UNIVERSAL
LIBRARY
OU-232765
UNIVERSAL
LIBRARY

مجموعہ کامل

ترجمہ تاریخ واقدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ

مشتمل بر چہار حصہ

حصہ اول ترجمہ مغازی الرّسول

جسکا نام تاریخی مغازی الصّادقہ ہی یعنے کیفیات غزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حصہ دوم وسوم فتوح الشام والمصر

جو باعث مزید خواستگاری مومنین وطلبگاری طالبین کئی مرتبہ علحدہ بھی چھپکر شائع ہوا

حصہ چہارم ترجمہ فتوحات عجم

جسمین حالات محاربہ ممالک عجم وعراق صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بتفصیل بیان ہین

اطلاع۔ جلد اول ترجمہ مغازی الصّادقہ وجلد دوم وسوم ترجمہ فتوح الشام والمصر جو کہ

ایک مین شامل ہی وجلد چہارم فتوحات عجم علحدہ علحدہ بھی مطبع سے خریدارون کو ملسکتی ہے

مطبع نامی گرامی منشی نول کشور سی آئی ای مقام کانپور مین چھاپا گیا

اگلے صفحہ پر

اعلان۔ حق ترجمہ اس کتاب کا بحق مطبع اودھ اخبار محفوظ ہے

اطلاع

اِس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مِل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اِس کتاب کے مٹیل چھپکے تین صفحہ سادہ مین کتب تاریخ عربی و کتب اخلاق عربی و کتب تفسیر و کتب حدیث و کتب فقہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب تاریخ عربی

کنز الدقائق - خردمشی مصنفہ عبداللہ بن احمد النسفی -

فوائد بہیہ فی تراجم الحنفیہ - مع تعلیقات حسبین حالات تاریخی فقہاء محدثین مع اسم اور کنیت اور لقب کے مفصل مرقوم ہین مصنفہ مولوی محمد عبدالحی لکھنوی -

ملا مسکین - حاشیہ شرح وقایہ مصنفہ ملا اخوند مسکین کتاب البیوع سے تا کتاب الوصایا

تقریب التہذیب مع رسالہ معنی کہ حاشیہ پر پورا چڑھا ہی اسمین راویان احادیث کے نام و کنیت و لقب ہین اہل حدیث کو یہ کتاب کارآمد ہی مصنفہ ابن حجر عسقلانی علم اسماء رجال مین

عمدۃ البضاعۃ - فی مسائل البضاعۃ بچونکے دودھ پلانیکی حد میعادی از راہ شریعت -

کتب اخلاق عربی

حاشیہ خیالی مخشی - بر شرح عقائد نسفی -

احیاء العلوم - عجب جامع کتاب ہی کہ
و اخلاق کا اسمین جوش تن ہی
انواع طبقات شرف انسا ... یب ہوا بنظر مفید عام
اسکا ترجمہ بھی اردو مین ہوکر اس مطبع مین چھپا ہی چار جلد
مصنفہ حضرت ابو حامد بن محمد الغزالی رح یہ مجموعہ چار جلدین ہی -

۱- جلد اول مین کتاب العلم و کتاب اسرار الطہارۃ و اسرار الصلوٰۃ و الزکوٰۃ و الصوم و الحج اور ترتیب اوراد کا ذکر ہے

۲- جلد دوم مین آداب النکاح آداب کسب معاش و حلال و حرام و آداب خلوۃ و صحبت و معاشرت و آداب عزلت و آداب سفر و آداب سماع الامر بالمعروف و النہی عن المنکر و آداب معیشت و اخلاق النبوۃ کا بیان ہی -

۳- جلد سوم مین ریاض نفس ... اخلاق کا بیان ہی اور تدبیر صلاح شہوت شکم وغیرہ و کتاب آفات اللسان حسد و مذمت دنیا و بخل و حب المال و الجاہ و الریاء و مذمت کبر و غرور کا بیان

۴ و جلد چہارم مین توبہ اور صبر و شکر اور رجا و خوف اور فقر و زہد اور توحید و توکل اور محبت و انس اور اخلاص و صدق اور مراقبہ اور محاسبہ اور تفکر اور موت کا ذکر ہے -

شرح عقائد نسفی مخشی از ملا سعد الدین تفتازانی

کتب تفسیر

خلاصۃ الکشاف معروف بہ اعراب القرآن مصنف نامعلوم الاسم مع رسالہ فتح المجید مصنفہ ولی اللہ بن عبدالرحیم ان دونون کتاب مین قرآن کے اعراب کی تحقیق بنا بر مسائل نحویہ کے خوب لکھی ہی نوادر کتب سے ہی

تفسیر سراج المنیر مصنفہ عالم متبحر مولانا محمد سرسینی حسیب نقل از چھاپہ مصر چار جلد مین -

۱- جلد اول از سورۂ فاتحہ تا سورۂ توبہ -

۲- جلد دوم - از سورۂ یونس تا سورۂ فرقان -

۳- جلد سوم - از سورۂ شعرا تا سورۂ حاشیہ -

۴- جلد چہارم - از سورۂ احقاف تا سورۂ ناس

فہرست کتاب مسمّاۃ بہ امتاع الاسماع یعنی مغازی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

خلاصۂ مطالب	صفحہ
ذکر غزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتعداد ماہ و سنہ بسبیل اجمال۔	۴۰
بیان بدر اقتال یعنے بدر کا۔	۹
بعاتکہ بنت عبد المطلب کا خواب	۱۷
[illegible] ہین اور مجادلہ ابو جہل کا عباس بن	
[illegible] رباب خروج بدر کے	۲۱
[illegible] ن کا اپنے کا روان کو	۲۹
[illegible] نکر قریش و مشورت رسول خدا صلعم	۴۳
کا ساتھ اصحاب با وفا کے اور بشارت فتح و غنیمت کا	
ذکر نزول لشکر اسلام قریب بچاہ بدر و آمد لشکر قریش	۳۹
ذکر ممانعت فرمانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ	۴۹
وسلم کا انصار کو اور حکم فرمانا واسطے مقابلے کے	
مہاجرین کو اور غالب آنا حضرت علی کرم اللہ	
وجہہ و امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا۔	
ذکر امتناع قتل ابو البختری اور قتل ہونا	۵۹
اون کا حالت لاعلمی مین۔	
ذکر سرگرمی معرکہ قتال و ظہور فتح و ظفر و نزول ملائکہ کا	۶۰
ذکر قتل امیہ ابو جہل و غیرہ سرداران لشکر قریش کا۔	۶۱
نام اون لوگون کے جو بمقدمہ اسیر ہونکے آئے تھے	۹۷

خلاصۂ مطالب	صفحہ
ذکر نازل ہونا سورۂ انفال کا۔	۹۸
ذکر اون لوگون کا جو مشرکین مین سے تعریف ہوا آئے تھے	۱۰۳
نام اون مشرکین کے جو جنگ بدر مین اپنے ہمراہیونکے	۱۰۷
طعام واری کرتے تھے۔	
نام اون مشرکین کے جو غزوۂ بدر مین قتل کیے گئے	۱۰۹
نام اون صحابۂ کرام قریش و انصار کے جو حاضر	۱۱۲
بدر ہوے اور جو غیر حاضر تھے مگر رسول خدا صلعم	
نے اون کا حصہ غنائم سے عطا کیا تھا۔	
ذکر مارے جانے عثمان بن عنبت مروان کا۔	۱۲۳
ذکر مارے جانے ابو عفک کا۔	۱۲۴
ذکر غزوۂ قینقاع کا۔	۱۲۶
ذکر غزوۂ قرارۃ الکدر۔	۱۳۰
ذکر قتل ابن الاشرف۔	۱۳۱
ذکر غزوۂ غطفان بن امر جو بمقام ذو امر واقع ہوا	۱۴۰
ذکر غزوۂ بنی سلیم مقام بحران مین۔	۱۴۲
ذکر سریۃ القردہ یعنے لشکر کوچک کا۔	۱۴۳
بیان غزوۂ احد کا۔	۱۴۴
ذکر شہدا غزوۂ احد کا۔	۲۲۳
نام اون مشرکین کے جو غزوۂ احد مین	۲۲۷
قتل کیے گئے۔	

خلاصہ مطالب	صفحہ
بیان اون آیتون اور سورتون قرآن شریف	۲۳۷
کا جو احد مین نازل ہوئین۔	
ذکر سریہ بشیر ابی سلمہ بن عبداللہ سلمہ کا۔	۲۵۵
ذکر غزوہ بیر معونہ کہ ماہ صفر چھتیسوین مہینے	۲۶۰
ہجرت سے واقع ہوا۔	
اسمار شہدا بیر معونہ کے۔	۲۶۶
ذکر غزوہ رجیع جو صفر مین چھتیسوین مہینے	۲۶۷
ہجرت سے واقع ہوا۔	
ذکر غزوہ بنی النضیر کہ ماہ ربیع الاول سنہ چوتیسوین	۲۷۵
مہینے ہجرت سے واقع ہوا۔	
ذکر غزوہ خندق کا۔	۲۸۴
ذکر غزوہ بنی قریظہ کا۔	۲۹۲
ذکر غزوہ بنی لحیان کا۔	۲۹۶
ذکر غزوہ بیر معونہ کا۔	۲۹۹
ذکر غزوہ بنی المصطلق کا۔	۳۰۱

خلاصہ مطالب	صفحہ
ذکر غزوہ ذی قردہ کا۔	۳۰۴
ذکر غزوہ عظیم خیبر کا۔	۳۱۱
ذکر عمرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا	۳۲۱
قصہ موتہ جو زمین ہرقل شام اور اہل روم کی	۳۲۲
حکایت مقابلہ خلفای بنی امیہ کے ساتھ خلفای	۳۲۳
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔	
ذکر مکالمہ ابی سفیان بن حرب قیصر سلطان روم کا	۳۲۴
درباب نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے	
ذکر غزوہ فتح مکہ معظمہ کا۔	۳۲۷
ذکر غزوہ حنین کا۔	۳۳۸
ذکر غزوہ طائف کا۔	۳۴۲
ذکر تبوک آخر غزوات کا۔	۳۴۵
ذکر حجۃ الوداع کا۔	۳۵۲
ذکر وفات شریف نبی کریم علیہ وعلی آلہ التسلیم۔	۳۵۴
آخر کتاب مغازی وخاتمہ الطبع۔	۳۵۷

بہ نامِ خلاقِ کون و مکان فضل خالق زمین و زمان جل شانہ

معانی الآثار

ترجمہ اردو

معانی الآثار

مطبع نامی منشی نول کشور میں بہ طبع مزین مطبوع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و سپاس خداوند جہان جوہر تیغ زبان و فسان دم سیف بیان نعت و ثنائے سرور انبیا سپر نماز یان
راہ خدا و مغفر سربازان طریق رضا + مودت اہل بیت رسالت موجب فوز مرتبۂ شہادت + و محبت اصحاب امجاد باعث
حصول ثواب جہاد + سلام اللہ و رضوانہ علیہم اجمعین اما بعد پس بندۂ بیمجدان بشارت علیخان ابن علی مردان خان ابن
مردان علیخان اسکنہما اللہ بالجنان خدمات عالیات مین ناطقان زبان دان کے عرض کرتا ہی کہ کتاب مغازی سلطان
حجازی صلی اللہ علیہ و آلہ مرویہ شیخ الاجل امام العدل محمد ابن عمر الواقدی علیہ الرحمہ جو بہترین کتب تواریخ ہی چنانچہ بعض
علمائے عظام نے ترجمہ لفظی اسکا مثل ترجمہ تحت اللفظ کے لکھا ہی اور اسی طرح اکثر مترجمات ہین جو کتب عربیہ سے مثل معانی لغو یہ
زبان فارسی یا اردو مین منتقل کیے گئے ولیکن فہم مطالب اس سے متعسر بلکہ اصل متن سے بھی مشکل تر ہی لہذا راقم بے بضاعت نے
بفرمایش سرآمد اقران و اماثل و سرگروہ معاصر و معاد اجناب منشی نولکشور صاحب دامت حشمتہ کے ترجمہ اصل کتاب سے
بطریق نقل بالمعنی حسب محاورۂ اہل زبان و زمرۂ اعیان دیشان کے ضبط تحریر کیا تا بے تکلف پڑھا جاوے اور بلا دقت
سمجھ مین آوے اور اسکا نام سرو شش غیبی سے مغازی الصادقہ الہام ہوا جسکے اعداد حروف مکتوبی سے تاریخ
تالیف ۱۲۹۰ ہجری ہو پیدا ہی اور واضح ہو کہ کتاب مغازی عمدۃ الیسیر ہی جسکی سیر ہم خرما و ہم ثواب ہی یعنی اہل ذوق کو
مزہ شجاعت کا ملے اور اہل شوق کو لطف تواریخ کا حاصل ہو امید سیرت اہل بصیرت سے یہ ہی کہ بچشم الطاف و عطا نظر فرماوین
اور غلط و خطا در گذر کرین آب شروع کرتا ہون ترجمہ اصل متن سے توفیق خداوند ذوالمنن سے کہ محمد بن عمرو

مغازی الصادقہ قرآن فرقہ موصوف باصفت قول

واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ فلاں فلاں رواۃ کثیرہ نے مجھسے نقل روایت کی کہ بعض انکے اپنی روایت مین بعض سے
زیادہ تر حافظ و ضابط تر ہین پس کل وہ حدیثین جو ان لوگون نے مجھسے روایت کین مین نے وہ سب لکھی ہین چنانچہ
رسول خدا صلعم تاریخ بارھوین ربیع الاول روز دوشنبہ کو مدینے مین تشریف لائے اور بعضون کے نزدیک دوسری تاریخ
تھی مگر ہمارے نزدیک تاریخ بارھوین ثابت و محقق ہی اور لشکر اسلام مین اول لوا و رایہ تھا جو رسول خدا صلعم نے
واسطے حمزہ بن عبد المطلب رض کے ماہ رمضان مین ساتوین مہینے ہجرت سے بروقت مقابلہ قافلۂ قریش کے ارسال کیا تھا
بعد ازان لوا و رایہ عبیدہ بن الحارث جب ماہ شوال مین آٹھوین مہینے ہجرت سے لشکر کشی طرف رابغ کے ہوئی تھی
اس روز تیار ہوا اور رابغ قدید کی راہ پر جحفہ سے دس منزل ہی بعد ازان ماہ ذی قعدہ مین نوین مہینے
ہجرت سے رسول خدا صلعم نے لشکر کو بسرکردگی سعد بن ابی وقاص طرف خرار کے روانہ کیا و بعد ازان ماہ
صفر مین گیارھوین مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم بقصد غزوہ مقام ابواء روانہ ہوے جب وہان پہونچے تو نوبت
حرب کی نہین پہونچی بنی ضمرہ کے لوگ منفرد ہو گئے تھے تب وہان سے واپس آئے اور اس صفر مین پندرہ روز باہر رہے بعد ازان ماہ
ربیع الاول مین تیرھوین مہینے ہجرت سے آنحضرت صلعم نے عزم غزوہ بواط کا کیا اور مقام بواط جحفہ سے قریب واقع ہی وہان ایک
قافلہ قصد کیا کہ امیہ بن خلف وغیرہ قریش بھی تھے اور دو ہزار بانسو بعیر اس قافلہ کے ساتھ تھی مگر وہ لوگ بھی ہاتھ نہ آئے
تب حضرت نے مراجعت فرمائی بعد ازان اسی ماہ ربیع الاول مین تیرھوین مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم نے غزوہ کیا بطلب
کرز بن جابر الفہری کے اور بدر تک پہونچ کر پھر آئے و بعد ازان ماہ جمادی الثانی مین سولھوین مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے
ان قریش کے قافلون پر قصد کیا جو شام کو جاتے تھے اور اسی کو غزوہ ذی العشیرہ کہتے چنانچہ وہان جب پھر آئے تو عبد اللہ
بن جحش کو ماہ رجب مین سترھوین مہینے ہجرت سے طرف نخلہ کے بھیجا بعد ازان تاریخ سترھوین رمضان المبارک روز جمعہ کو
انیسوین مہینے ہجرت سے غزوۂ بدر واقع ہوا بعد ازان سریہ یعنی لشکر قلیل طرف عصما نیت مردان کے بھیجا گیا کہ عصما کو
عمیر بن عدی بن خرشہ نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے انکو عبد الوہاب نے انھون نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی محمد بن شجاع نے انسے محمد بن عمر نے انسے عبد اللہ بن الحارث بن الفضل نے انھون نے سنا اپنے باپ سے کہ
پچیسوین رمضان کو انسوین مہینے ہجرت سے عمیر نے عصما کو قتل کیا تھا بعد ازان ماہ شوال مین بیسوین مہینے ہجرت سے
ایک سریہ طرف سالم بن عمیر کے جسنے ابو عقل کو قتل کیا تھا بھیجا گیا بعد ازان نصف شوال مین بیسوین مہینے ہجرت سے
غزوہ قینقاع کا کیا بعد ازان ماہ ذی الحجہ مین بائیسوین مہینے ہجرت سے آنحضرت صلعم نے غزوہ سویق کا کیا بعد ازان ماہ محرم مین
تیئسوین مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے مقام قدر مین غزوہ بنی سلیم کا کیا بعد ازان شہر ربیع الاول مین پچیسوین مہینے
ہجرت سے سریہ یعنی جماعت قلیل واسطے قتل ابن الاشرف کے بھیجا گیا بعد ازان شہر ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے
بمقام نجد جسکو دوات الرقاع کہتے ہین غزوۂ غطفان واقع ہوا بعد ازان سریہ عبد اللہ بن انیس کا طرف سفیان بن خالد بن نبیح الہذلی

روانہ ہوا عبداللہ نے کہا جس روز شنبہ مین لشکر لیکر مدینہ سے چلا ہون تو روز دوشنبہ تاریخ پانچوین محرم کی تھی اور
تینتیسوان مہینا ہجرت سے تھا اور اکتیسوین پانچ محرم روز شنبہ کو مین واپس آیا چنانچہ اٹھارہ شب باہر رہا بعد ازان
شہر جمادی الاول مین ستایئسوین مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے غزوہ بحران کا کیا بعد ازان شہر جمادی الثانی مین
اٹھایئسوین مہینے ہجرت سے ایک لشکر بسرکردگی زید بن حارثہ طرف قردہ کے بھیجا گیا کہ وہان ابوسفیان بن حرب
تھا بعد ازان شہر شوال مین تیئیسوین مہینے ہجرت سے غزوہ بنی صلعم بمقام اُحد واقع ہوا بعد ازان ماہ شوال مین
چوبیسوین مہینے ہجرت سے غزوہ بنی صلعم بمقام حمراء الاسد ہوا بعد ازان شہر محرم مین پچیسوین مہینے ہجرت سے
لشکر بسرکردگی ابوسلمہ بن عبد الاسد واسطے بنی اسد کے طرف قطن کے بھیجا گیا بعد ازان بماہ صفر چھبیسوین مہینے
ہجرت سے غزوہ بیر معونہ کا ہوا کہ اُس لشکر کے سردار منذر بن عمرو تھے بعد ازان اُسی ماہ صفر مین کہ چھبیسوان مہینا
ہجرت سے تھا غزوہ الرجیع واقع ہوا جسمین سب لشکر مُرتد تھے بعد ازان ماہ ربیع الاول مین کہ ستایئسوان مہینا
ہجرت سے تھا کہ غزوہ بنی صلعم کا بنی نضیر سے واقع ہوا بعد ازان بماہ ذی قعدہ کہ پینتالیسوان مہینا ہجرت سے
تھا آنحضرت صلعم نے غزوہ بدر الموعد کا کیا بعد ازان بماہ ذیحجہ کہ چھیالیسوان مہینا ہجرت سے تھا کہ سریہ ابن
عتیک کا طرف ابی الحقیق کے بھیجا گیا پھر جسوقت سلام بن ابی الحقیق قتل ہوا تو یہود گھبرائے ہوئے خیبر مین
پاس اسلام بن مشکم کے گئے اُسنے انکار کیا اس بات سے کہ اُسکا سردار بنی نضیر اُسیر بن رازم اُنکے ہمراہ لڑنے کو
اُٹھ کھڑا ہوا بعد ازان ماہ محرم مین کہ سینتالیسوان مہینا تھا حضرت صلعم نے غزوہ ذات الرقاع کا کیا بعد ازان
ماہ ربیع الاول مین سینتالیسوین مہینے ہجرت سے غزوہ دومۃ الجندل کا درپیش ہوا بعد ازان ماہ شعبان سن پانچ مین
یعنی پانچوین سال غزوہ اُحد بنی نضیر واقع ہوا بعد ازان بماہ ذیقعدہ سن پانچ مین جنگ خندق واقع ہوئی بعد ازان
آخر ذیقعدہ و اوائل ذیحجہ سن پانچ مین غزوہ بنی صلعم ساتھ بنی قریظہ کے واقع ہوا بعد ازان ماہ محرم سن ششم مین
سریہ ابن اُنیس کا واسطے سفیان بن خالد بن نبیح کے بھیجا گیا بعد ازان اُسی ماہ محرم سنہ ششم مین سریہ محمد بن مسلمہ کا
قرنطا کی طرف بھیجا گیا بعد ازان بماہ ربیع الاول سنہ ششم مین غزوہ آنحضرت صلعم کا مقام غابہ مین بنی لحیان سے ہوا
بعد ازان ماہ ربیع الثانی سنہ ششم مین غزوہ بنی صلعم کا پھر مقام غابہ مین واقع ہوا و بعد ازان اُسی ماہ ربیع الثانی
سنہ ششم مین لشکر بسالاری عکاشہ بن محصن کی طرف غمر کے بھیجا گیا بعد ازان اُسی ماہ و سنہ یعنی ربیع الآخر سنہ ششم مین
لشکر محمد بن مسلمہ کا طرف ذی القصہ کے روانہ کیا گیا بعد ازان پھر اسی ماہ و سن مذکورہ مین ایک سریہ جسکا سردار ابوعبیدہ
بن الجراح تھے ذی القصہ کی طرف بھیجا گیا بعد ازان پھر اسی ماہ و سنہ مذکور مین ایک سریہ بسالاری زید بن حارثہ کے
واسطے بنی سُلیم کے جموم مین روانہ کیا گیا اور جموم مابین بطن نخل و نقرہ کے واقع ہے بعد ازان ماہ جمادی الاول
سنہ ششم مین سریہ زید بن حارثہ کا عُرض کی طرف بھیجا گیا و بعد ازان ماہ جمادی الثانی

سنہ ششم مین پھر سریہ زید بن حارثہ کا طرف مقام طرف کے روانہ کیا گیا اور طرف مدینے سے چھتیس ۳۶
میل کے فاصلہ پر واقع ہی بعد ازان ماہ جمادی الثانی سنہ ششم مین پھر سریہ زید بن حارثہ کا جسکے لیا بھیجا گیا اور جسمیں
عقب پر وادی القرے کے واقع ہی بعد ازان ماہ رجب سنہ ششم مین پھر لشکر زید بن حارثہ کا طرف وادی القرے
روانہ کیا گیا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ششم مین ایک سریہ جسمین عبد الرحمن بن عوف سالار تھے جانب دومۃ الجندل
کے بھیجا گیا بعد ازان اُسی ماہ شعبان سنہ ششم مین علی علیہ السلام نے غزوۂ فدک کا کیا و بعد ازان ماہ رمضان
سنہ ششم مین زید بن حارثہ مع لشکر طرف ام قرفہ کے بھیجے گئے (اور ام قرفہ ایک کنارہ وادی القرے کا ہی جو اسکے
پہلو مین واقع ہی) بعد ازان ماہ شوال سنہ ششم مین جہاد ابن رواحہ کا ساتھ اُسیر بن زارم کے واقع ہوا و بعد ازان
شوال سنہ ششم مین سریہ کُرز ابن جابر کا عرنیین کی طرف بھیجا گیا بعد ازان ماہ ذی قعدہ سنہ ششم مین رسول خدا صلعم
نے غزوۂ حدیبیہ کا کیا بعد ازان ماہ جمادی الاولے سنہ ہفتم مین غزوہ خیبر کا ہوا پھر خیبر سے طرف وادی القرے کے پھرے
اور وہان پہونچکر سنہ ہفتم مین قتال کیا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ہفتم مین لشکر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا طرف
تربہ کے روانہ ہوا بعد ازان اُسی ماہ شعبان سنہ ہفتم مین سریہ ابی بکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ کا جانب نجد کے
بھیجا گیا بعد ازان اُسی ماہ شعبان سنہ ہفتم مین سریہ بشیر بن سعد کا جانب فدک بھیجا گیا و بعد ازان ماہ رمضان
سنہ ہفتم مین سریہ غالب بن عبد اللہ جانب میفعہ کے بھیجا گیا (اور میفعہ کنارے نجد کے واقع ہی) بعد ازان ماہ شوال
سنہ ہفتم مین پھر سریہ بشیر بن سعد کا جانب جناب روانہ ہوا بعد ازان ماہ ذیقعدہ سنہ ہفتم مین آن حضرت صلعم
عمرۃ القضیہ بجا لائے بعد ازان ماہ ذیحجہ سنہ ہفتم مین آن حضرت صلعم نے ابن ابی العوجا السلمی سے جہاد کی بعد ازان
ماہ صفر سنہ ہشتم مین غزوۂ غالب بن عبد اللہ کا کدید مین ہوا (اور کدید عقب قدید کے واقع ہی) بعد ازان
ماہ ربیع الاول سنہ ہشتم مین سریہ شجاع بن وہب کا طرف بنی عامر بن الملوح کے واقع ہوا بعد ازان ماہ ربیع الاول
سنہ ہشتم مین غزوہ کعب بن عمیر الغفاری کا جانب ذات اطلاح کے واقع ہوا (اور اطلاح ناحیہ شام مین بلقا سے
ایک شب کی راہ ہی) بعد ازان اُسی سال مین غزوۂ زید بن حارثہ مؤتہ کی جانب واقع ہوا بعد ازان ماہ
جمادی الثانی سنہ ہشتم مین غزوہ بسر کردگی عمرو بن العاص کے طرف ذات السلاسل کے واقع ہوا بعد ازان رجب
سنہ ہشتم مین غزوہ الخبط جسمین ابو عبیدہ بن الجراح امیر تھے واقع ہوا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ہشتم مین سریہ
خضرۃ جسکے امیر ابو قتادہ تھے روانہ ہوا (اور خضرۃ نواح نجد مین بستان ابن عامر سے بیس میل پر واقع ہی)
بعد ازان رمضان سنہ ہشتم مین سریہ ابی قتادہ بطن اضم کی جانب گیا بعد ازان تاریخ سترھوین رمضان سنہ ہشتم کو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ عام الفتح کا کیا یعنی فتح مکہ بعد ازان پچیسوین رمضان سنہ ہشتم کو بت عزی گرایا گیا کہ اُسکو
خالد بن الولید نے ہدم کیا و بعد ازان ماہ رمضان ہی مین بت مناۃ کو عمرو بن العاص نے ہدم کیا بعد ازان

ماہ رمضان ہی سنہ ہشتم مین بت منات کو سعد بن زید الاشہلی نے ہدم کیا بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین
خالد بن الولید نے غزوۂ بنی جذیمہ کا کیا بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کا کیا
بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین رسول خدا صلعم نے جہاد طائف کا کیا اور اسی سال یعنی سنہ ہشتم مین لوگون نے
حج خانہ کیا اور واقدی نے کہا کہ بعد ازان رسول خدا صلعم نے جہاد تبوک کیا اور یہ آخر غزوات تھا
اور ابو اسحاق نے کہا کہ اول غزوۂ حضرت صلعم کا غزوۂ ابوا ہی بعد ازان غزوۂ بواط بعد ازان غزوۂ عشیرہ ہی
اور عبد اللہ بن محمد نے کہا مجھے خبر دی وہب نے انکو شعبہ نے ابو اسحاق سے انھون نے کہا مین زید بن ارقم کے
پہلو مین موجود تھا کہ کسی نے انسے تعداد غزوات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھی انھون نے کہا انیس غزوے کیے
لوگون نے کہا تو کتنے غزوون مین حضرت کے ہمراہ رہا ہی انھون نے جواب دیا سترہ جہاد مین شریک رہا ہون
ابو اسحاق نے کہا مین نے پوچھا جملہ غزوات مین سے پہلا غزوہ کون سا تھا انھون نے کہا غزوۂ عشیرہ اور بعضون نے
روایت کی ہی کہ جب رسول خدا صلعم مدینے مین تشریف لائے ہین تو اول سریہ یعنی لشکر مختصر جو رسول خدا
صلعم نے مدینے سے روانہ کیا تھا وہ تھا کہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بجمعیت تیس ۳۰ سوار انصار کے بھیجے گئے تھے
چنانچہ انون لوگون نے ابو جہل کو جا لیا کہ وہ تین سو سوارون سے سرزمین جہینہ مین قریب سیف البحر کے پڑا تھا
بناگاہ مجدی بن عمرو الجہنی درمیان فریقین کے آگیا اسواسطے کہ وہ میان جہینہ اور انصار کے حلیف تھا یعنی
انکی مدد و کمک پر ہم عہد و ہم سوگند تھا بالآخر اہل اسلام بلا جنگ و قتال واپس آئے بعد ازان رسول خدا صلعم نے
خروج فرمایا اور راہ رضوی سے جو واقع سرزمین بنی کنانہ ہی مقام بواط مین پہونچے پھر وہان مردمان بنی ضمرہ سے
مصالحہ کیا اس شرط پر کہ نہ وہ لوگ حضرت کی اعانت کرین اور نہ حضرت پر کسی اور کی مدد کرین و بعد ازان رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے شش رہط سے یعنی چھ قوم کے آدمیون سے ایک لشکر مختصر بنا کر روانہ کیا اور انپر عبیدہ
بن الحارث بن عبد المطلب کو سالار کیا اور انکے لیے ایک نشان آراستہ کیا پھر جب عبیدہ حضرت سے
وداع و رخصت کے لیے گئے تو حضرت کے رنج مفارقت مین انکی آنکھین بھر آئین تب حضرت نے انکو بٹھا لیا یعنی
روانگی انکی موقوف رکھی اور بجاے انکے عبد اللہ بن جحش الاسدی کو مقرر کیا اور عبد اللہ کو ایک نوشتہ لکھدیا
اور انکو حکم کیا کہ اس نوشتہ کو ابھی نہ پڑھنا بلکہ بعد دو شبون کے پڑھنا پھر جب عبد اللہ مع لشکر روانہ ہوے
تو بعد دو شبون کے اس حکمنامہ کو پڑھا ناگاہ اسمین یہ لکھا تھا کہ خدا کے نام و برکات سے تو طرف مقام
نخلہ کے جا اور اپنے اصحاب مین سے کسی پر اپنے ہمراہی کے لیے جبر و زیادتی نہ کیجیو اور واسطے امتثال امر
میرے یا یہ کہ واسطے میرے کام کے تو چلا جائیو اور انمین سے جو کوئی تیری اطاعت کرین انکو ہمراہ لے
یہان تک کہ جب درمیان نخلہ کے تو پہونچے تو وہان قریش کے قافلون کا انتظار کیجیو الغرض جب عبد اللہ نے

وہ حکمنامہ پڑھا تو استرجاع کیا یعنی کہا انا للہ وانا الیہ راجعون (یعنی استرجاع باعتبار تحمل امر اہم کے کیا)
اور پیچھے ملایا اپنے استرجاع کے کلمہ سمعاً وطاعۃً للہ وللرسول کو یعنی استرجاع کے ساتھ ہی کلمہ سمع وطاعت کہا کہ میں نے
بگوش قبول سُنا اور طاعت خدا اور رسول بجا لایا بعد ازاں اپنے اصحاب سے کہا کہ تم میں سے جو کوئی میری ہمراہی
چاہے تو چلے اور جسکو لوٹ جانا منظور ہو وہ چلا جاوے اور میں تو ہر آئینہ بتعمیل حکم رسول خدا صلعم کے
جانے والا ہوں یہ سُن کے قوم میں سے دو آدمی پھر پڑے ایک سعد بن ابی وقاص الزہری اور دوسرا عتبہ بن غزوان
جو حلیف تھا بنی زہرہ کا اور بنی زہرہ قبیلہ بنی مازن بن منصور سے تھے یا یہ کہ وہ حلیف بنی زہرہ کا تھا جانب
بنی مازن بن منصور سے آخر یہ دونوں طرف بحران کے گئے جو حدود بنی سلیم سے ہے پھر وہ دونوں وہاں مقیم رہے
اور عبداللہ بن جحش مع اپنے ہمراہیوں کے آگے چلے جب درمیان نخلہ پہونچے تو وہاں ملاقات ہوئی یعنی
مقابلہ ہوا عمرو بن الحضرمی اور عثمان بن عبداللہ بن المغیرہ اور نوفل بن عبداللہ اور حاکم بن کیسان سے
چنانچہ عمرو بن الحضرمی تو مارا گیا اور قاتل اُسکا واقد بن عبداللہ التمیمی تھا جو بنی ثعلبہ بن یربوع سے تھا اور
عثمان بن عبداللہ اور حاکم بن کیسان یہ دونوں اسیر ہوے مگر نوفل بن عبداللہ اپنے گھوڑے پر درمیان سے
بھاگ نکلا اور دوسرے روز مکہ میں جا پہونچا اور اُسی روز چاند رجب دیکھا گیا چنانچہ نوفل نے وہ ماجرا جو اُسکے
یاروں پر گذرا تھا اہل مکہ سے بیان کیا ولیکن اُن لوگوں کو استطاعت طلب و تلاش قوم کی نہ تھی یعنی تدارک
اسکا اُنکے امکان سے باہر تھا اور وہاں سے اصحاب مستطاب مع اپنے غنیمت و اپنے اسیرون کے روانہ ہوے
تا آنکہ بحضور نبی اللہ صلعم فائز ہوے اور واقعات اہل نخلہ بیان کیا پھر اُن اصحاب باوفا نے عرض کی یا رسول اللہ
ہم لوگ صبح کو اُس قوم پر ظفر یاب ہوے اور شام کو ہلال رجب نظر آیا پس ہم نہیں جانتے ہیں کہ لڑنا اور فتح پانا
ہمارا داخل رجب ہوگا یا آخر روز جمادی الآخر میں شامل ہے مصنف کتاب لکھتا ہے کہ اس باب میں ذکر
نزول آیت کا عنقریب آتا ہے اور کہا راویوں نے کہ قریش نے دربارہ فدا دینے اپنے اصحاب کے یعنی واسطے
سر بہا دینے اور چھوڑا لیجانے عثمان بن عبداللہ اور حاکم بن کیسان کے حضور میں رسول خدا صلعم کے آدمی
بھیجے حضرت نے جواب دیا جب تک ہمارے دونوں صحابی یعنی سعد بن ابی وقاص و عتبہ بن غزوان ہمارے پاس
نہ پہونچینگے ہم فدا دونوں قیدیوں کا نہ لینگے یعنی ان دونوں کو نہ چھوڑینگے اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ مجھسے
حدیث بیان کی ابوبکر بن اسمعیل بن محمد نے اپنے باپ اسمعیل سے اُنھوں نے کہا سعد بن ابی وقاص ذکر کرتے تھے
کہ ہمنے عبداللہ بن جحش کے ساتھ مدینے سے کوچ کیا یہاں تک کہ جا پہونچے بحران میں (اور بحران ایک گوشہ ہے
معدن یعنی مسکن بنی سلیم کا) پھر ہمنے وہاں سے ابا عزا کو روانہ کیا (یعنی آگے بھیجا) اور ہم لوگ بارہ مرد تھے
اور دو دو آدمی ایک ایک اونٹ پر آگے پیچھے سوار تھے اور میں عتبہ کے اونٹ پر اُسکا زمیل اور ردیف تھا

یعنی پیچھے بٹھنے والا تھا ناگاہ وہان ہمارا اونٹ گم ہوگیا تو ہمنے وہان دو روز اونٹ کی تلاش مین قیام کیا اور اصحاب ہمارے چلے گئے تھے پھر ہم بھی اُنکے نشان پر پیچھے پیچھے چلے مگر اُنکی راہ سے ہمنے خطا کی اور وہ لوگ مدینے مین ہمسے کئی روز پیشتر داخل ہوگئے اور ہم لوگ بمقام نخلہ حاضر ہوے تھے آخر ہم لوگ خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوے اور یہان سب گمان کرتے تھے کہ ہم لوگ مارے گئے (ونقد اصابنا) اور ہم لوگون نے اس سفر مین سختی بھوکھ کی بہت اُٹھائی تھی جبکہ ہم مُلیحہ سے نکلے تھے اور درمیان مُلیحہ اور مدینہ کے فاصلہ شش بُرُد کا ہی (اور ایک بُرُد بارہ میل کا ہوتا ہی) اور درمیان مُلیحہ اور معدن کے ایک شب کی راہ ہی اور اسی قدر مابین معدن بنی سلیم اور مدینہ کی مسافت ہی راوی نے کہا غرض ہم لوگ مُلیحہ سے باری باری سواری پر نکلے اور ہمارے ساتھ کچھ کھانا نہ تھا یہان تک کہ مدینے پہونچے راوی نے کہا ایک سائل نے پوچھا ای ابو اسحاق مُلیحہ اور مدینہ مین کتنی مسافت ہوگی اُنھون نے کہا تین روز کی راہ ہی اور جب ہم مین سے کوئی بھونکھا ہوتا تھا تو درخت طباق کھاتا تھا اور اُسپر پانی پی لیتا تھا یہان تک کہ جب ہم لوگ مدینے مین پہونچے تو ہمنے چند آدمیون کو قریش سے دیکھا کہ وہ اپنے اصحاب کا فدیہ دینے آئے تھے اور رسول خدا صلعم نے انکار کیا تھا (یعنی اُنکا فدا لینے سے) اور فرمایا مجکو اندیشہ ہی اپنے دونون صحابی کا کہ یکایک ہم سب جا پہونچے) راوی کہتے ہین کہ آن حضرت صلعم نسے فرماتے تھے کہ اگر تمنے میرے اُن دونون صحابی کو قتل کیا ہوگا تو مین بھی تمھارے ان دونون اصحاب کو قتل کرونگا اور فدا اُن دونون کا ہر ایک کی عوض چالیس اوقیہ چاندی مقرر تھی اور اوقیہ چالیس درہم ہوتا ہی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عمر بن عثمان الحبشی نے اپنے باپ سے اُنھون نے محمد بن عبد اللہ بن جحش سے اُنھون نے کہا کہ عبد اللہ کا نام جاہلیت مین مُرّہ تھا پھر جب کہ عبد اللہ بن جحش نخلہ سے پھرے تو مال غنیمت سے خمس نکالا اور باقی اپنے اصحاب کے درمیان تقسیم کر دیا چنانچہ اسلام مین جو خمس نکالا گیا تو اول خمس وہ تھا جسکو عبد اللہ نے نکالا تا آنکہ بعد اُسکے یہ آیت نازل ہوئی واعلموا انما غنمتم من شی فان للہ خمسہ یعنی آگاہ ہو تم اس بات سے جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو تو خمس اُسکا خدا و رسول کے لیے ہی اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن یحیی بن سہل نے محمد بن سہل بن ابی حثمہ سے اُنھون نے رافع بن خدیج سے اُنھون نے ابی بردہ بن نیار سے اُنھون نے بیان کیا کہ بتحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنائم اہل نخلہ کو ملتوی رکھا یعنی اُسکو تقسیم نہین کیا اور طرف بدر کے تشریف فرما ہوے یہان تک کہ جب بدر سے مراجعت فرمائی اُسوقت وہ غنیمت مع غنائم بدر تقسیم کی اور ہر قوم کو حق اُنکا عطا کیا اور راوی کہتے ہین کہ نازل ہوا قرآن یعنے یہ آیت یسئلونک عن الشہر الحرام یعنی لوگ سوال کرتے ہین تجھسے حال شہر حرام کا پس حقتعالے نے اپنی کتاب مین اُنسے بیان فرمایا کہ قتال شہر حرام مین حرام ہی جسطرح سابق سے ہی اور جو لوگ مسلمین مین سے

قتال شہر حرام کو حلال جانتے ہین تو یہ گناہ بہت زیادہ ہی اُن لوگون کے گناہ سے جو مؤمنین کو راہ خدا سے روکتے ہین یعنی قریش (اصل عبارت یہ ہی بے عن سبیل اللہ کے عن رسول اللہ ہی یعنی روکتے ہین راہ رسول اللہ سے تاکہ لوگ رسول اللہ کی طرف نہ جاوین) یہان تک کہ وہ سختی کرتے ہین اور قید کرتے ہین لوگون کو ہجرت کرنے سے طرف رسول اللہ علیہ السلام کے اور بھی گناہ بہت زیادہ ہی قریش کے کفر کرنے سے ساتھ خدا کے اور اُنکے روکنے سے مسلمانون کو مسجد حرام سے دربارۂ حج و عمرہ کے اور فتنہ و گمراہی مین ڈالتے ہین اُنکو عداوت دین سے (حال آنکہ حقتعالے فرماتا ہی وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ یعنی لوگون کو فتنے مین ڈالنا گناہ سخت تر ہی قتل کرنے سے راوی نے کہا مراد فتنہ سے اسلام و نایلہ دونون ثبت ہین یعنی شک ان بتون کا ساتھ خدا ے عزوجل کے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ معمر و زہری کے عروہ سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلعم نے قبل نزول سورۂ براۃ کے دیت عمرو بن الحضرمی کی اپنے پاس سے دی تھی اور شہر حرام کو حرام رکھا تھا جیسا کہ قریش پہلے سے اُسکو حرام جانتے تھے یہان تک کہ حقتعالی نے سورۂ براۃ نازل فرمائی۔ اور دوسری روایت مین واقدی نے ابوبکر بن ابی سبرہ اور عبدالمجید بن سہل کے واسطے سے کریب سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین نے ابن عباس سے استفسار کیا کہ آیا رسول خدا صلعم نے دیت ابن الحضرمی کی دی تھی انھون نے کہا ایسا نہین ہی پس ابن واقد نے کہا ہمارے نزدیک مجتمع علیہ یعنی جس بات پر لوگون کا اجماع ہی وہ یہ ہی کہ آن حضرت صلعم نے دیت اُسکی نہین دی تھی اور اسی لشکر مین جو نخلہ کو بھیجا گیا تھا عبداللہ بن جحش موسوم بامیرالمومنین ہوے تھے اس بات کو مجھسے ابومعشر نے بیان کیا نام اُن لوگون کے جو عبداللہ بن جحش کے لشکر مین ہمراہ اُنکے گئے تھے وہ آٹھ آدمی تھے عبداللہ بن جحش۔ و ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ و عامر بن ربیعہ و واقد بن عبداللہ التمیمی و عکاشہ بن محصن و خالد بن ابی البکیر و سعد بن ابی وقاص و عتبہ بن غزوان اور عتبہ جنگ نخلہ مین حاضر نہین تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ سب بارہ آدمی تھے اور بعض نے کہا تیرہ آدمی تھے اور ہمارے نزدیک آٹھ آدمی ثابت ہین۔

بدر القتال یعنی جنگ بدر

راوی کہتے ہین جسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو معلوم ہوا کہ قافلہ قریش کا شام سے پھرا ہی تو حضرت علیہ السلام نے بقصد اُس قافلے کے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور دس روز پیشتر اپنے خروج کے مدینے سے ایسا کیا کہ طلحہ بن عبیداللہ اور سعد بن زید کو واسطے تجسس و تفحص حال قافلے کے روانہ کیا تاآنکہ یہ دونون پاس کشد (لجنی کے موضع نخبار مین جو مضافات حوراء سے ہی جا اُترے (اور نخبار عقب ذی المروہ کنارے دریا کے ہی) چنانچہ کشد نے اُن دونون کو اجازت دی کہ اپنے یہان ٹھہرایا اور

اُتارا اور یہ دونون اُسکے پاس ایک گوشۂ خفیہ مین برابر مقیم رہے یہان تک کہ وہان گذر قافلے کا ہوا تب طلحہ اور سعید دونون ایک ٹیلے پر چڑھ گئے اور قوم کی طرف نظر کی اور جو کچھ اونٹون پر بار تھا دیکھتے تھے اور اُن اونٹون کے مالک یعنی اہل قافلہ کہنے لگے اے کشد تو نے محمد کے جاسوسون مین سے کسیکو دیکھا ہی کشد نے کہا اعوذ باللہ محمد کے جاسوس غبار مین کہان سے آئے پھر جب وہان سے قافلہ چلا گیا تو وہ دونون رات کو وہین رہ گئے اور صبح کو دونون روانہ ہوے اور کشد بھی نگہبانی و رہنمائی کے واسطے اُنکے ہمراہ چلا یہانتک کہ دونون کو ذوالمروہ مین جا اُتارا اور قافلے والے دریا کے کنارے کنارے چلے اور جلدی کرتے تھے اور رات دن چلے جاتے تھے اس خوف سے کہ کوئی اُنکے طلب و تلاش مین آتا ہو پس طلحہ بن عبید اللہ اور سعید دونون مدینے مین اُس روز پہونچے کہ آن حضرت صلعم قریش سے بدر مین ملاقات کر چکے تھے پھر جب ان دونون نے حضرت کو مدینے مین نہ پایا تو مدینے سے نکلے اور تربان مین پہونچکر حضرت سے ملاقات کی (اور تربان درمیان مین ملل اور رویثہ کے برسر راہ واقع ہی اور وہ منزل و مسکن اونیہ شاعر کا ہی اور بعد اسکے جب کشد حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوا تو سعید اور طلحہ نے حال کشد سے حضرت کو مطلع کیا کہ اُسنے ہم دونون کو پناہ دی اور مدد کی پس حضرت علیہ السلام نے اُسکو مقرب کیا اور اُسکا اکرام کیا اور فرمایا کہ آیا تو چاہتا ہی کہ موضع ینبع کو تیرے لیے جاگیر کردون کشد نے عرض کی مین بڈھا ہون میری عمر آخر ہو چکی ولیکن اُسکو میرے برادرزادہ کے نام سے کر دیجیے چنانچہ حضرت علیہ السلام نے ینبع کو اُسکے برادرزادے کے لیے جاگیر کر دی راوی کہتے ہین کہ آن حضرت علیہ السلام نے مسلمین کو طلب کیا اور فرمایا یہ قافلہ قریش کا جو آیا ہی اسمین اُنکا مال کثیر ہی کیا عجب ہی کہ حقتعالی اُسکو تمھارے لیے غنیمت مین عطا کرے یہ سُن کے ہر شخص خروج مین تعجیل کرنے لگا اور باپ بیٹے مین واسطے خروج کے قرعہ ڈالا جاتا تھا چنانچہ قرعہ ڈالنے والون مین سعد اور اُنکے باپ خیثمہ تھے کہ ان دونون باپ بیٹے نے بنا بر خروج طرف بدر کے عمل قرعہ کا کیا تب سعد نے اپنے باپ سے کہا اگر یہ خروج سوا ے جنت کے اور کسی نفع کے واسطے ہوتا تو وہ مین آپکے لیے گوارا کرتا مگر مین اپنے اسطرف کے جانے مین امیدوار شہادت کا ہون خیثمہ نے کہا اے فرزند تو مجھی کو جانے دے اور تو اپنی عورات مین انکی حفاظت کے لیے توقف کر مگر سعد نے انکار کیا تب خیثمہ نے کہا ہر آینہ ہم مین سے کسی کو مقیم رہنا عورتون کے پاس ناگزیر ہی پس دونون نے قرعہ ڈالا تو سعد کا نام نکلا آخر سعد ہمراہ گئے اور بدر مین شہید ہوے اور اکثر مردم حضرت کی ہمراہی سے باز رہے اور وہ اُن لوگون مین سے تھے جو حضرت کے خروج کو طرف بدر کے ناپسند کرتے تھے اور اس باب مین کلام کثیر اور اختلاف بسیار ہی جو کوئی جانے سے باز رہا وہ ملامت نہین کیا گیا اس لیے کہ اُسکے زعم مین لوگ قتال و جہاد کے لیے نہین نکلے تھے بلکہ واسطے تاراج قافلہ کے نکلے تھے چنانچہ اُس قوم تک نے تخالف کیا جو اہل نیات اور صاحب بصیرت تھے کیونکہ اگر انکو اس امر کا

مطمئن ہوتا کہ یہ قتال ہی تو وہ تخلف نکرتے اور تخلف کرنے والون مین سے ایک اُسید بن حضیر تھے چنانچہ
جب آن حضرت صلعم بدر سے پھر کر مدینے مین تشریف لائے ہین تو اُسید نے عرض کی حمد ہی اُس خدا کی جسنے
آپ کو مسرور کیا اور آپ کو دشمنون پر مظفر و منصور کیا قسم ہی اُس ذات پاک کی جسنے آپ کو بحق مبعوث کیا
مین نے اپنی جان کو آپ کی جان سے عزیز کر کے آپ کی ہمراہی سے تخلف نہین کیا اور نہ مجکو یہ گمان تھا
کہ آپ اعدا سے ملاقات و مقابلہ کرینگے بلکہ مجکو منظنہ سوائے اسکے نہ تھا کہ یہ خروج واسطے قافلے کے ہی تب
حضرت علیہ السلام نے اُسکے قول کی تصدیق کی کہ تو سچ کہتا ہی اور غزوۂ بدر اول غزوہ تھا کہ اسمین حقتعالی نے
اسلام کو عزیز و غالب کیا اور اہل شرک کو ذلیل و مغلوب کیا غرض کہ رسول خدا صلعم مع اپنے ہمراہیون کے
مدینے سے طرف بدر کے روانہ ہوے جب نقب یعنی درۂ بنی دینار پر پہونچے تو لقع مین اُترے اور لقع بیوت و
وبستی سُقیا کی ہی (لقع نقب یعنی درۂ بنی دینار ہی مدینے مین اور سقیا متصل ہی آبادی مدینہ سے) اور روز
خروج یکشنبہ تھا بارھوین تاریخ ماہ رمضان کی۔ اور اُسی مقام پر خیمہ گاہ لشکر کا ہوا اور وہین جائزہ و ملاحظہ
مبارزون جنگ آورون کا ہوا اور جو لوگ ملاحظۂ عالی مین پیش کیے گئے اُنمین عبداللہ بن عمر و تھے اور
اسامہ ابن زید و رافع ابن خدیج و براء ابن عازب و اُسید ابن حضیر و زید بن ارقم و زید بن ثابت یہ سب تھے
مگر آنحضرت صلعم نے ان سب کو پھیر دیا اور اُنکو اجازت ساتھ چلنے اور جنگ کرنے کی نہ دی واقدی علیہ الرحمہ نے
حدیث بیان کی بواسطۂ ابوبکر اور اُنکے باپ اسمعیل کے اور عامر اور اُنکے باپ کے واسطے سے اُنھون نے کہا
قبل از آنکہ ہم لوگ ملاحظہ مین رسول خدا صلعم کے پیش کیے گئے تھے مین نے اپنے بھائی عمیر بن ابی وقاص کو دیکھا
کہ وہ لشکر مین چھپا رہتا تھا یعنی سامنے حضرت کے نہین آتا تھا مین نے پوچھا اے برادر تجکو کیا ہوا کہ تو سامنے
حضرت کا نہین کرتا اُنھون نے کہا مین ڈرتا ہون کہ رسول خدا صلعم مجھے دیکھ کر صغیر سن سمجھینگے تو مجکو ہمراہی سے
واپس کر دینگے و حال آنکہ مین ساتھ چلنا چاہتا ہون کیا عجب ہی کہ حقتعالی مجکو شہادت نصیب کرے راوی نے کہا
پھر جب عمیر ملاحظہ حضرت مین پیش کیے گئے آخر وہ ہی ہوا کہ آپ نے کم عمر دیکھ کر فرمایا تو پھر جانب عمیر روانے لگے پس حضرت
علیہ السلام نے اُنکو اجازت دی چنانچہ سعد کہتے تھے کہ باعث کم سنی عمیر کے پرتلہ اُسکی تلوار کا مین نے خود باندھ دیا تھا
و بالآخر وہ بدر مین شہید ہوا اور اُسوقت عمر عمیر سولہ برس کی تھی اور واقدی نے واسطے سے ابوبکر بن عبداللہ
اور عباس بن عبدالرحمان الشجعی کے حدیث بیان کی کہ جناب رسول خدا صلعم نے اُوس روز اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ
اُنکے کنوؤن سے پانی پیوین اور آپنے بھی اُنھین کے کنوے سے پانی پیا اور دوسری روایت مین واقدی
علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبدالعزیز بن محمد کے عمرو بن ابی عمرو سے روایت بیان کی کہ اُس روز اول جس شخص نے
اُنکے کنوے کا پانی پیا وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبدالعزیز بن محمد اور

ہشام اور اُنکے باپ کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت ذکر کی کہ بعد اس وزکے کہ حضرت نے
اُنکے کنون کا پانی نوش فرمایا پھر حضرت کے لیے آب شیرین بستی بیوت سُقیا سے منگایا جاتا تھا اور
واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی ذیب نے مقبری سے اُنھون نے عبداللہ
بن ابی قتادہ اُنھون نے اپنے باپ سے اُنھون نے کہا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ نے قریب بیوت السقیا کے
نماز پڑھی اور اُس وز اہل مدینہ کے حق مین دعاے خیر فرمائی کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَبْدُکَ وَخَلِیْلُکَ وَنَبِیُّکَ
وَدَعَاکَ لِاَھْلِ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ مُحَمَّدٌ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَدَعَوْتُکَ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ تُبَارِکَ لَھُمْ فِیْ صَاعِھِمْ وَمُدِّھِمْ
وَشِمَارِھِمْ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ وَاجْعَلْ بِھَا سَنَ الْوَبَارِ نُجُمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ قَدْ حَرَّمْتُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا
کَمَا حَرَّمَ اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُکَ مَکَّۃَ یعنی اے میرے پروردگار بتحقیق کہ ابراہیم تیرے بندے تیرے خلیل تیرے
نبی نے اہل مکہ کے حق مین تجھسے دعاے برکت کی تھی وہر آینہ مین محمد تیرا بندہ اور نبی تیرا اہل مدینہ کے حق مین
تجھسے دعاے خیر کرتا ہون کہ تو اُنکو برکت عطا کر اُنکے وزن صاع مین اور وزن مُد مین اور اُنکے میوون
اور دانون مین اے میرے پروردگار مدینہ کو ہمارا محبوب و مرغوب کر اور دور کر جو کچھ اُسمین قسم وبا سے ہو طرف
خم کے (اور خم جحفہ سے دو میل پر واقع ہی) اور اے میرے پروردگار درمیان دو سنگستان مدینہ کے مین نے
حرم مقرر کیا (یعنی درمیان اُن دونون کے خونریزی وغیرہ حرام ہی) جسطرح ابراہیم تیرے خلیل نے
مکے کو حرام مقرر کیا تھا (یعنی اہن) راوی کہتے ہین کہ عدی بن ابی الزغبا و بسبس بن عمرو
بیوت السقیا سے حاضر حضور رسول خدا صلعم ہوے اور کہتے ہین کہ اُسی روز عبداللہ بن عمرو حزام بھی خدمت
شریف مین حاضر ہوے اور عرض کی یا رسول اللہ منزل و مقام کرنا آپکا اس جگہ اور ملاحظہ کرنا آپکا یہان
جائزہ اپنے اصحاب کا مجکو نہایت خوش آیا اور مین نے اس سے فال نیک تفاؤل کی ہی کیونکہ یہ مقام
ہم بنی سلمہ کا منزل و ماوی ہی یہین درمیان ہمارے اور اہل حُسَیکہ کے ہوا تھا جو کچھ ہوا تھا حُسَیکہ الدباب
وُدباب ایک پہاڑ ہی ناحیہ مدینہ مین کہ یہود اُسکو خاربریز کرتے تھے واسطے انسداد اپنے دشمنون کے
یا اُسکو خارستان مغیلان کا کیا تھا اور وہین اُنکی بڑی بستی تھی) پس اسی مقام مین ہمنے بھی اپنے
اصحاب کا جائزہ حاضری لیا تھا اور جو لوگ طاقت سلاح رکھتے تھے یعنی لائق جنگ تھے اُنکو اجازت رزمگاہ کی
دی تھی اور جو لوگ تحمل سلاح سے عاجز یعنی قابل ہتھیار باندھنے کے نہ تھے اُنکو یہین سے پھیر دیا تھا بعد ازان ہم لوگ
طرف یہود حُسَیکہ کے روانہ ہوے اور اُن دنون یہود حُسَیکہ سب یہود سے غالب تر تھے چنانچہ ہمنے جسطرح چاہا اُنکو قتل کیا
پس آج تک ساری قوم یہود ہمسے زیر و مغلوب ہین اسوجہ سے یا رسول اللہ مجکو امید ہی اس بات کی کہ جب
ہم لوگ اور قریش طرفین سے مقابل ہونگے تو اسوقت حقتعالی آپکی آنکھون کو اُنسے ٹھنڈھا کریگا

اور خلاد بن عمرو بن الجموح کہتے تھے کہ بعد اُس شب کے جب دن ہوا تو مین خبر باین اپنے اہل کی طرف گیا
تب عمرو بن الجموح اُنکے باپ نے اُنسے کہا کہ مین نے تمکو طلب نہین کیا یعنی مجکو تمھاری طلب نہین تھی اسلیے
کہ تم جا چکے خلاد نے کہا کہ رسول خدا صلعم بقیع مین لوگون کا جائزہ حاضری لیتے تھے تب عمرو نے کہا کہ
کیا نیک فال ہی واللہ مین امید رکھتا ہون کہ تم غنیمت حاصل کروگے اور مشرکین قریش پر ظفریاب ہوگے
کہ ہر آینہ یہ وہی ہماری منزل ہی جس روز ہم طرف حُسَیکہ کے گئے تھے اور رسول خدا صلعم نے نام حُسَیکہ کا
بدل کر سُقیا نام رکھا تھا خلاد کہتے ہین میرے دل مین خیال تھا کہ مین سُقیا کو خریدونگا یہان تک
کہ سعد بن ابی وقاص نے اُسکو بعوض دو اونٹون کے خرید لیا اور بقول بعضے سات اوقیہ سے خرید لیا
چنانچہ حضور مین حضرت صلعم کے ذکر کیا گیا کہ سعد نے سقیا کو خرید لیا ہی فرمایا یہ بیع نفع کریگی راوی
کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے اخیر روز یکشنبہ تاریخ بارھوین رمضان کو بیوت السقیا سے کوچ کیا
اور لشکر مسلمین ہمراہ حضرت کے روانہ ہوا اور وہ تین سو پانچ آدمی تھے اور آٹھ آدمی پیچھے رہ گئے تھے
مگر اُنکو بھی غنیمت سے حصہ واجر دیا گیا اور لشکر مین ہمگی چالیس اونٹ تھے کہ ایک ایک پر دو دو اور تین تین
اور چار چار آدمی آگے پیچھے اُترتے چڑھتے جاتے تھے چنانچہ رسول خدا صلعم اور علی بن ابی طالب علیہ السلام
اور مرثد یا بجاے مرثد کے زید بن حارثہ ایک اونٹ پر سوار ہوتے تھے اور حمزہ بن عبد المطلب و زید بن حارثہ
و ابو کبشہ و انسہ مولی النبی یہ چارون ایک اونٹ پر تھے اور عبیدہ بن الحارث اور طفیل و حصین دونون بیٹے
حارث کے اور مسطح بن اثاثہ یہ سب ایک اونٹ پر تھے اور یہ اونٹ عبیدہ بن الحارث کا تھا اور وہ آبکش تھا
کہ اُسکو ابن ابی داؤد المازنی سے خرید کیا تھا اور معاذ و عوف و معوذ پسران عفرا اور اُنکے مولا ابو الحمراء سب
ایک اونٹ پر تھے اور ابی بن کعب و عمارہ بن حزم و حارثہ بن النعمان یہ سب ایک اونٹ پر اور خراش بن الصمہ
و قطبہ بن عامر بن حدیدہ و عبد اللہ بن عمرو بن حرام ایک اونٹ پر و عتبہ بن غزوان و طُلَیب بن عمیر ایک اونٹ پر
کہ وہ اونٹ عتبہ بن غزوان کا تھا اور اُسکا نام عبس تھا اور مصعب بن عمیر و سویبط بن حرملہ و مسعود
بن ربیع ایک اونٹ پر کہ وہ اونٹ مصعب کا تھا اور عمار یاسر و ابن مسعود ایک اونٹ پر و عبد اللہ بن
کعب و ابو داؤد المازنی و سلیط بن قیس ایک اونٹ پر اور اونٹ عبد اللہ کا تھا اور عثمان و قدامہ و عبد اللہ
پسران مظعون اور سائب بن عثمان ایک اونٹ پر آگے پیچھے اُترتے چڑھتے چلے جاتے تھے اور ابو بکر و
عمر و عبد الرحمان بن عوف ایک اونٹ پر اور سعد بن معاذ اور بھائی و بھتیجا اُنکا حارث بن اوس اور حارث
بن انس ایک اونٹ پر کہ اونٹ سعد بن معاذ کا آبکش تھا اُسکا نام ذیال تھا اور سعد بن زید و سلمہ بن سلامہ
و عباد بن بشر و رافع بن یزید و حارث بن خزمہ یہ سب ایک پر جو آبکش سعد بن زید کا تھا اور زاد راہ

سوائے ایک صاع تمر کے نہ تھا اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبید بن یحیی نے معاذ بن رفاعہ سے اُنھون نے اپنے باپ سے اُنھون نے کہا کہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے طرف بدر کے نکلا اور تین تین آدمی ایک ایک اونٹ پر حیرتھے اُترتے چلے جاتے تھے چنانچہ مین اور میرا بھائی خلاد بن رافع اپنے ایک اونٹ پر سوار تھے اور ہمارے ساتھ عبید بن زید بن عامر بھی تھے اور ہم لوگ آگے پیچھے اُترتے چڑھتے چلے جاتے تھے یہان تک کہ جب ہم روحا مین پہونچے یکبارگی ہمارا اونٹ ہمکو لیکر گر پڑا اور بیٹھ گیا کہ وہ بہت تھک گیا تھا اُوسوقت میرے بھائی نے کہا ای میرے پروردگار تیرے لیے مجھپر نذر واجب ہی کہ اگر تو ہمکو پھر مدینے کی طرف پھیر لاوے تو مین اُسکو قربانی کرونگا رفاعہ کہتے ہین کہ اُس حالت مین گذر رسول خدا صلعم کا ہمپر ہوا ہم لوگون نے عرض کی یارسول اللہ ہمارا اونٹ بیٹھ گیا ہی تب حضرت نے پانی طلب کیا اور ایک ظرف مین وضو کیا اور اُسمین کلیان کین اور فرمایا اس اونٹ کا مُنھ کھولو تو ہمنے اُسکا مُنھ کھولا چنانچہ حضرت نے وہ پانی اُسکے منھ مین ڈالا بعد ازان اُسکے سر پر اور اُسکی گردن پر اور اُسکے شانون اور کوہان پر بعد ازان اُسکے استخوان پُشت پر دُم تک چھڑکا بعد ازان فرمایا تم دونون سوار ہو جاؤ اور آن حضرت علیہ السلام روانہ ہو گئے پھر ہم حضرت سے جا ملے مقام منصرف کے نشیب مین اور وہ اونٹ ہمارا ہمکو لے بھاگا بالآخر جب ہم بدر سے پھر کر مضیق مین پہونچے ہین تو وہ اونٹ ہمارا پھر بیٹھ گیا تب ہمارے بھائی نے اُسکی قربانی کی اور گوشت اُسکا تقسیم کر دیا اور للہ دیا اور محمد بن عمر واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یحیے بن عبد العزیز بن سعید بن سعد بن عبادہ نے اپنے باپ سے اُنھون نے کہا کہ سعد بن عبادہ راہ بدر مین بیس اونٹون پر باری باری سوار کرائے گئے تھے اور محمد بن عمر واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابوبکر بن اسمعیل نے اپنے باپ سے اُنھون نے سعد بن ابی وقاص سے اُنھون نے کہا ہم لوگ جب ہمراہ رسول خدا صلعم کے بدر کو چلے تو ہمارے ساتھ ستر شتر تھے اور لوگ اُس مین ایک ایک اونٹ پر دو دو تین تین چار چار آگے پیچھے اُترتے چڑھتے چلے جاتے تھے اور اصحاب نبی صلعم مین سب سے زیادہ مین بڑی مُصیبت مین مُبتلا تھا کہ پیادہ پا چلتا تھا اور تیر چلاتا تھا یہان تک کہ جانے اور آنے مین ایک قدم بھی سوار نہین ہوا اور رسول خدا صلعم جسوقت جدا ہوے ہیوت السُقیا سے تو دعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمْ حُفَاۃٌ فَاحْمِلْھُمْ وَعُرَاۃٌ فَاکْسُھُمْ وَجِیَاعٌ فَاَشْبِعْھُمْ وَعَالَۃٌ فَاَغْنِھِمْ مِنْ فَضْلِکَ یعنی اے میرے پروردگار یہ لوگ یعنی مسلمین پیادہ ہین اُنکو سوار کر دے یعنی اُنکو سواری عطا کر اور یہ لوگ برہنہ ہین اُنکو لباس پہنا اور یہ گرسنہ ہین اُنکو سیر کر اور یہ محتاج ہین اُنکو اپنے فضل سے غنی کر راوی نے کہا بالآخر انمین سے کوئی خالی نہ پھرا مگر یہ کہ جو کوئی سواری چاہتا تھا اُسنے سواری پائی کہ ہر شخص کو ایک ایک اور دو دو شتر دستیاب ہوے اور جو لوگ برہنہ تھے وہ صاحب لباس ہوے اور جو گرسنہ تھے

انھون نے زاد مشرکین سے طعام وافر حاصل کیا اور جو نا دار تھے وہ قیدیون کے سر بہا پانے سے مالدار
ہو گئے اور رسول خدا صلعم نے قیس بن ابی صعصعہ کو یا دون پر افسر کیا تھا اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن
زید بن عوف بن مبذول تھا اور حضرت نے وقت کوچ کے بیوت السقیا سے قیس کو حکم کیا تھا کہ مسلمین ہمراہی کا
شمار کر لیوین لہذا قیس نے سب کو لب چاہ ابی عتبہ ٹھہرا کر انکا شمار کیا بعد ازان خدمت جناب مین تعداد
مردم عرض کی اور ایسا ہوا کہ آن حضرت علیہ السلام بیوت السقیا سے کوچ کر کے بطن العقیق مین گئے بعد ازان
مکتمن کی راہ چلے یہانتک کہ بطحاء ابن زبیر پر جا نکلے اور وہان زیر درخت نزول اجلال فرمایا اور ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوے واسطے چننے اور فراہم کرنے پتھر کے پھر نیچے اسی درخت کے ایک مسجد بنائی یعنی
پتھرون سے ایک حد مسجد کی گھیر دی پھر اسمین رسول خدا صلعم نے نماز پڑھی اور دوشنبہ کی صبح کو حضرت وہین
تشریف رکھتے تھے اور دوسری صبح کو وادی ملل مین گئے (اور ترجمان درمیان حفیرہ اور ملل کے واقع ہی)
اور سعد بن ابی وقاص نے کہا جب ہم لوگ ترجمان مین تھے اسوقت آن حضرت صلعم نے مجھسے فرمایا
اے سعد اس آہو کو دیکھ سعد نے کہا پھر مین نے تیر کمان سے جوڑا اور حضرت نے اٹھ کر سر مبارک درمیان میرے شانے اور کان کے رکھا
اور فرمایا مار تیر اور دعا کی اَللّٰھُمَّ اَسْدِدْ رَمْیَتَہٗ یعنی یا اللہ کر سکے تیر کو نشانے پر لگا دے سعد نے کہا پس اس دعا سے میرے تیر نے
گردن آہو سے خطا نکی اسوقت حضرت نے تبسم فرمایا اور مین اس کی طرف دوڑا اور اسکو جیتا پایا کہ اسمین رمق جان باقی تھی تب مین اسکو
ذبح کر کے اٹھا لایا اور سامنے حضرت کے رکھا چنانچہ آپ نے حکم کیا کہ وہ درمیان اصحاب کے تقسیم کیا گیا
اور محمد بن عمر واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ محمد بن یحیٰی کے سعد سے روایت کی کہ لشکر مسلمین مین دو گھوڑے
تھے ایک گھوڑا مرثد بن ابی مرثد غنوی کا اور ایک گھوڑا مقداد بن عمرو البہرانی کا جو حلیف بنی زہرہ کے تھا
اور بعضے کہتے ہین کہ وہ گھوڑا زبیر کا تھا وحال آنکہ دو ہی گھوڑے تھے اور ہمارے نزدیک بلا اختلاف
دو گھوڑون مین ایک گھوڑا مقداد کا تھا چنانچہ دوسری روایت مین واقدی نے بواسطہ چند رواۃ کے
مقداد بن عمرو سے روایت کی ہی کہ مقداد نے کہا روز بدر میرے پاس ایک گھوڑا تھا اسکا نام سبحہ تھا
اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی سعد بن مالک الغنوی نے اپنے اباء سے کہ مرثد بن ابی مرثد
الغنوی روز بدر اپنے گھوڑے پر سوار تھے اسکا نام سبیل تھا۔ الغرض رواۃ کثیر بیان کرتے ہین کہ پس گروہ
قریش شام مین اپنے قافلے سے جا ملے اور وہ قافلہ ہزار شتر کا تھا اور اوپر متاع گران بہا بار تھا کیونکہ مکے
مین کوئی قرشی ایسا باقی نہ تھا اور نہ کوئی قرشیہ کہ جسکا مال بمقدار مثقال یا زائد از مثقال کے نہو مگر یہ کہ اول
ہر ایک نے وہ مال ہمراہ قافلے کے بھیجا تھا یہان تک کہ ایک عورت نے ایک شئی یعنی ناقہ محملہ مال بھیجا تھا چنانچہ
کہتے ہین کہ اس قافلے مین البتہ پچاس ہزار دینار نقد تھا اور بعضون نے کچھ کم کہا ہی اور کہتے ہین کہ اس

قافلے مین اکثر مال ابی احیحہ آل سعید بن العاص کا تھا اور وہ مال یا تو از آن خاص اُن آل کا ہو اور قوم سے بطریق قرضہ جمع کرکے نصف منافع پر دیا تھا و بہرکیف اکثر قافلہ آل سعید بن العاص کا تھا یا یہ کہ اکثر مال اُس قافلے مین اُنھین کا تھا اور کہتے ہین کہ اُس قافلے مین بنی مخزوم کے دوسو شتر اور پانچ یا چار ہزار مثقال سونا تھا اور ہزار مثقال سونا حارث بن عامر بن نوفل کا تھا اور دو ہزار مثقال امیہ بن خلف کا تھا اور واقدی علیہ الرحمۃ نے ہشام بن عمارہ بن ابی الحویرث سے نقل حدیث کی ہے کہ اُس قافلے مین دس ہزار مثقال سونا بنی عبد مناف کا تھا اور تجارتگاہ اُنکی طرف غزہ کے تھی جو زمین شام سے ہے اور اُس قافلہ مین بہت سے عیرات یعنی کاروان شتران عوام قریش کے تھے اور محمد بن عمر واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ عبد اللہ بن جعفر و ابوعون مولی المسور کے مخرمہ بن نوفل سے روایت کی ہے اُنھون نے کہا جب ہم شام مین پہونچے (یعنی ہمراہ قافلہ قریش کے) تو قبیلہ جذام سے ہمکو ایک شخص ملا اُسنے ہمسے خبر کی کہ محمد بقصد ہمارے قافلے کے ہماری گذرگاہ پر پیش آئے ہین اور منتظر ہماری مراجعت کے ہین اور باشندگان سیانہ راہ سے حلف لیا ہے اور اُنسے مصالحہ کرلیا ہے مخرمہ نے کہا کہ تب ہم وہان سے ڈرتے ہوے نکلے اور خوف کمینگاہ کا رکھتے تھے پس جب ہم شام سے روانہ ہوے تو ضمضم بن عمرو کو واسطے خبر کے آگے بھیجا یا یہ کہ واسطے اطلاع قریش کے روانہ کیا اور عمرو بن عاص بیان کرتا تھا کہ جب ہم زرقا مین تھے (اور زرقا ملک شام مین معان کے کنارے اور عادت سے دو منزل پر واقع ہے) تو ہم لوگ نیچے نیچے کے راہ چلے جاتے تھے ناگاہ ایک شخص قبیلہ جذام سے ہمکو ملا اور اُسنے کہا کہ محمد نے قصد تمھارا کرکے تمھاری گذرگاہ پر جمعیت اپنے اصحاب کے پیش آئے ہین ہمنے کہا ہمکو معلوم نہین ہے اُسنے کہا ہان ایسا ہوا کہ محمد ایک مہینا مقیم رہکر یثرب کو پھر گئے تھے اگر وہ تمھارے مقابل آتے تو اُس عرصہ مین تم لوگ سبکسار ہوسکتے تھے اور اب وہ ضرور تمسے پیش آوینگے کہ وہ تمھاری مراجعت کے انتظار مین اور تمھارے دنون کو شمار کر رہے ہین پس تم اپنے قافلے کو بچاؤ اور تم اپنی راے مین فکر کرو والا بخدا مین نہین دیکھتا ہون کہ تمھارے ساز و رخت اور گھوڑے اونٹ اور جمعیت مردم سے کچھ باقی بچے پس لازم ہے کہ اپنے امر کو درست کرو اور لوگون کو جمع کرو یہ سُنکے اہل قافلہ نے ضمضم کو جو ہمراہ قافلہ تھا طرف مکے کے روانہ کیا اور یہ وہ شخص ہے کہ کنارے دریا کے رہا تھا اور قریش اسکو ہمراہ لیتے آئے تھے اور اُسکے پاس دو اونٹ بھی تھے چنانچہ قافلے والون نے اجرت اُسکی بیس مثقال طلا مقرر کی اور ابوسفیان نے اُسکو حکم کیا کہ تو جاکر قریش مکہ کو خبر کر کہ محمد ہمارے قافلے پر آئے ہین اور اُسکو امر کیا کہ جب تو مکے مین داخل ہو تو اپنے اونٹ کا کان کاٹ ڈالیو اور کاٹھی اُلٹی کسنا اور پیش و پس سے اپنا پیراہن چاک کرڈالیو و بصدا بلند الغوث الغوث یعنی فریاد ہے فریاد شور کیجیو (مترجم کہتا ہے ایام جاہلیت مین یہ دستور عرب تھا کہ حالت اضطراب

واستغاثہ مین ایسا کیا کرتے تھے اور بعضے برہنہ ہوجاتے تھے اُنکو عریان نذیر یعنی برہنہ ڈرانے والے کہتے تھے) اور بعضون نے کہا کہ ضمضم کو بتوک سے بھیجا تھا اور اُس قافلے مین قوم قریش سے تیس آدمی تھے اُنمین عمرو بن العاص و مخرمۃ بن نوفل تھا

ذکر خواب دیکھنے عاتکہ بنت عبد المطلب کا شکست لشکر قریش کی اور مجادلہ کرنا ابو جہل کا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے

راوی نے کہا کہ قبل پہونچنے ضمضم کے مکے مین عاتکہ بنت عبد المطلب نے ایک ایسا خواب دیکھا کہ اُنکو اُس خواب نے گھبرا دیا اور اُنکے دل کو صدمہ عظیم ہوا تب اپنے بھائی عباس بن عبد المطلب کو بلا بھیجا اور کہنے لگین اے میرے بھائی واللہ مین نے آج کی رات ایسا خواب دیکھا ہی کہ مین اُسکو بہت بُرا جانتی ہون اور مین خوف کرتی ہون کہ تمھاری قوم کو اُس سے مبادا ضرر و مصیبت پہونچے پس جو کچھ مین بیان کرون تم اُسکو مخفی رکھو مین نے ایک شتر سوار دیکھا کہ وہ آیا ہی اور ابطح یعنی بطحا مین ٹھہرا ہی و بصدائے بلند شور کرکے کہتا ہی ای آل غدر ای قوم بیوفا تم اپنی قتل گاہ کی طرف روانہ ہو تین روز کی مدت مین اور اس بات کو تین بار پکارا تب مین نے لوگون کو دیکھا کہ اُسکے پاس جمع ہوے بعد ازان وہ شتر سوار مسجد کعبہ مین داخل ہوا اور لوگ اُسکے پیچھے تھے ناگاہ اُسنے اپنے شتر کو پس کعبہ ٹھہرایا اور اسی طرح تین بار پکارا بعد ازان وہ اونٹ اُسکو بالاے کوہ ابو قبیس چڑھا لیگیا تو وہان بھی اُسنے تین بار اُسی طرح شور سے پکارا بعد ازان اُسنے ابو قبیس سے ایک بھاری پتھر اُٹھا کر لڑھکایا کہ وہ لڑھکتے ہوے جبل پر کوہ پہونچا تو پاش پاش ہوگیا پس باقی نرہا کوئی بیت بیوت مکہ سے اور نہ کوئی وار دُور مکہ سے یعنی کوئی گھر مکے کے گھرون مین باقی نہ بچا کہ اُس پتھر کا ایک ٹکڑا وہان نہ پہونچا ہو چنانچہ عمرو بن العاص ذکر کرتے تھے (یعنی بعد اسلام کے) کہ مین نے یہ سب کچھ بچشم خود دیکھا مین نے ایک ٹکڑا اُون صخرۂ بو قبیس کا جو گر کر پارہ پارہ ہوگیا تھا اپنے گھر مین بھی دیکھا اور یہ واقعہ بڑی عبرت کا تھا ولیکن ارادۂ الٰہی مین اُس روز اسلام لانا مجھکو نصیب نہ تھا پس اسلام میرا تا ارادۂ باری تعالے مؤخر و ملتوی رہا راوی کہتے ہین کہ محلات و مکانات بنی ہاشم و بنی زہرہ کے کسی گھر مین اُس صخرہ سے ایک ریزہ نہین گرا اور کہا راویون نے کہ عباس رضی اللہ عنہ یہ خواب سن کر عاتکہ سے کہنے لگے کہ ان ہذہ لرویا یہ ایک خواب رویاے صادقہ سے ہی (مترجم کہتا ہی کہ اس جملہ سے یہ معنی بھی محتمل ہی کہ یہ ایک خواب ہی خواب خیال چنانچہ یہ کہنا اُنکا سہل انگاری سے بنا بر رفع اضطراب عاتکہ کے تھا) پس عباس وہان سے مغموم چلا آیا راہ مین ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کہ اُنکا بڑا دوست تھا ملاقات ہوئی اُس سے ذکر اس خواب کا کیا اور تاکید کتمان کی کردی مگر یہ بات لوگون مین فاش ہوگئی چنانچہ

وبالنداء فی الناس وبقال فی الطریق یال غدر ۱۲ ص

عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ صبح کو مین واسطے طواف خانۂ کعبہ کے گیا وہان مردم قریش بیٹھے ہوے
ذکر خواب عاتکہ کر رہے تھے اور انمین ابوجہل بھی تھا وہ مجھے دیکھ کر کہنے لگا کہ عاتکہ نے یہ خواب دیکھا ہی
مین نے کہا وہ کیونکر ہی اُسنے کہا اے اولاد عبدالمطلب کیا تم ابھی راضی نہین ہوے کہ تمھارے مرد تو نبی بنے
اور اخبار غیب بیان کرتے ہین یہان تک کہ اب تمھاری عورتین بھی نبی بنتی ہین اور جبرین غیب کی بیان
کرنے لگین عاتکہ گمان کرتی ہی کہ اُسنے خواب مین ایسا کچھ دیکھا ہی پس جو کچھ اُسنے دیکھا ہی ہم تین روز تک
تمھارا انتظار کرتے ہین اگر کہنا اُسکا حق ہوگا تو قریب ہی کہ اس عرصے مین واقع ہوگا اور اگر تین روز گذر گئے
اور کچھ وقوع مین نہ آیا تو تمپر لکھا جائیگا یعنی ثابت و مشہر کیا جائیگا کہ عرب مین تم لوگ اہل خاندان کذب و فریب ہو
تب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے مصفر استہ یعنی اے گوز مارنے والے تو ہی سزاوار کذب
و ملامت ہی ابوجہل نے کہا جب درمیان ہمارے تمھارے دربارۂ مجد و شرف کے معارضہ ہوا تو تمنے کہا ہمارے
یہان خدمت سقائی ہی ہمنے کہا کہ ہم کچھ پرواہ اعتراض نہین کرتے کہ تم حاجیون کو پانی پلاتے ہو پھر تمنے کہا
ہم مین خدمت دربانی کی ہی تو ہمنے کہا کیا جاے اعتراض ہی کہ تم دربانی خانۂ کعبہ کی کرتے ہو پھر تمنے کہا کہ
کہ ہم میزبانی اور دعوت طعام کرتے ہین تو ہمنے کہا ہم اس بات پر بھی کچھ اعتراض نہین کرتے کہ تم طعام داری
کرتے ہو اور لوگون کو کھانا کھلاتے ہو بعد ازان تمنے کہا کہ ہم مین جود و سخاوت ہی تو ہمنے کہا تھا کہ ہم کچھ باک
نہین کرتے کہ تم جمع و مہیا رکھتے ہو اپنے پاس اسقدر کہ اس سے ضعفا کو دیتے ہو پس ہرگاہ ہم بھی لوگون کو کھانا
کھلاتے تھے اور تم بھی کھلاتے تھے اور لوگ جمع تھے اور ہم تم مجد و شرف مین مسابقت کرتے تھے پس ہم تم مثل
اُن دو گھوڑون کے تھے جو بازی مین برابر دوڑتے ہین اُسوقت تمنے کہا ہم مین نبی ہی اور اب تم کہتے ہو
کہ ہم مین ایک عورت نبی بنی ہی (یعنی غیب کی خبر دینے والی مراد عاتکہ سے) قسم ہی لات و عزیٰ کی
ایسا کبھی نہین ہو سکتا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ واللہ یہ باعث میری غیرت کا نہ تھا مگر
یہ کہ مین نے اس بات سے تجاہل و انکار کیا کہ عاتکہ نے خواب دیکھا ہی آخر جب شام ہوئی تو نہ بانی رہی
کوئی ایسی عورت جسکو علاقہ ہوا ولاد ہونے مین عبدالمطلب کے مگر یہ کہ وہ سب آئین اور جمع ہوئین اور
کہتی تھین کیا تم لوگ اس فاسق خبیث یعنی ابوجہل کی باتون کو گوارا کرتے ہو کہ یہ تمھارے مردون کی
توہین تو کرتا ہی تھا بعد ازان اب تمھاری عورتون تک نوبت پہونچائی اور تو اے عباس سنتا ہی اور تجکو
اس بات کی غیرت نہین آتی۔ یہ سن کے عباس نے کہا مین خاموش نہین رہا مگر اسلیے کہ شر نہو مگر قسم ہی
خدا کی صبح کو مین پھر اُسکے پاس جاؤنگا اگر پھر اُسنے اعادہ تمھاری توہین کا کیا تو مین تمھارا بدلہ اس سے
لونگا۔ پھر جب صبح ہوئی بعد اُس دن کے جسکی شب کو عاتکہ نے خواب دیکھا تھا تو ابوجہل بولا آج ایک روز ہوا

یعنی پہلا دن ہوا بعد ازان جب دوسری صبح ہوئی تو کہا آج دو دن ہوے پھر جب تیسری صبح ہوئی تو کہنے لگا
آج تین دن پورے ہوے اب کوئی دن باقی نہین ہی حضرت عباس کہتے ہین جب تیسری صبح ہوئی تو مین گھر سے
نکلا اور مین سخت غضبناک تھا کیونکہ مجھے خیال تھا کہ اُس سے یہ امر فوت ہوگیا تھا تو مین چاہتا تھا کہ اُسکا تدارک
کرون اور مجکو یاد تھا غیرت دلانا عورتون کا اُنکی باتون سے جو کچھ مجھسے کہتی تھین چنانچہ مین ابوجہل کی طرف
متوجہ ہوا اور وہ مرد لاغر اندام ترش رو تیز زبان شوخ چشم تھا پس بناگاہ وہ مجھے دیکھکر شتاب روی طرف
باب بنی سہم کے نکل گیا مین نے کہا اسکو کیا ہوا خدا اُسپر لعنت کرے کیا عاجز ہوکر اس خوف سے ٹل گیا کہ مین
اُسکو شتم و شماتت کرونگا پس اسی حال مین یکایک اُسنے آواز ضمضم بن عمرو کی سُنی کہ وہ کہتا تھا اے گروہ
قریش اے آل لُوی بن غالب اپنے نظیمہ یعنی مالہاے محمولۂ شتران کو بچاؤ کہ محمد اسی کے تاراج کو آئے ہین فریاد ہے
فریاد کو پہونچو واللہ مین نہین دیکھتا ہون کہ تم اُنکو سلامت پاؤگے چنانچہ ضمضم درمیان وادی کے اسطرح
استغاثہ کر رہا تھا اور اپنے شتر کے دونون کان کاٹ ڈالے تھے اور اپنے پیراہن کو پیش و پس سے
چاک کر ڈالا تھا اور اُلٹی کاٹھی اونٹ پر کسی تھی اور ضمضم نے اُسی حالت استغاثہ مین یہ بھی بیان کیا کہ قبل اس ہونے
کے کے مین نے اپنے اسی ناقے پر سوتے ہوے خواب مین دیکھا گویا کہ وادی مکہ مین سیلاب خون کا
پستی سے بلندی کو بہتا ہی پس مین گھبرا کر ڈرا ہوا چونک پڑا اور جاگ اُٹھا اور قریش کے حق مین بد معلوم ہوا
اور میرے دل مین یہ تاویل آئی کہ یہ خواب قریش کی جانون پر مصیبت ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جس شخص نے
اُس دن صداے استغاثہ بلند کی تھی وہ ابلیس تھا کہ بصورت سراقہ بن جعشم قبل ضمضم کے آواز دیکر قریش کو
اُنکے قافلے کی طرف آمادۂ رونگی کیا تھا پھر بعد اُسکے ضمضم آیا اُسنے فریاد کی اور عمیر بن وہب کا قول تھا کہ
ضمضم کے امر عجیب سے کوئی امر اعجوبہ تر مین نے کبھی نہین دیکھا اور اُسکی زبان سے شور و فریاد نہین کیا
مگر شیطان نے کہ ہمکو ہمارے امور مین کچھ چارہ نہوا یہانتک کہ ہم لوگ بہرکیف حالت شدت و رُخا مین اپنے
اپنے قافلے کی مدد کو نکل پڑے اور حکیم بن حزم کا یہ مقولہ ہی کہ جو شخص ہمارے پاس آیا تھا اور فریاد لایا تھا
وہ انسان نہ تھا بلکہ وہ شیطان تھا کہ ناگہ ہمارے تئین قافلے کی مدد کے لیے لے گیا لوگون نے پوچھا اے
ابو خالد یہ امر کیونکر واقع ہوا اُسنے کہا مین خود اُس سے نہایت متعجب ہون کہ سواے کوچ کرنے کے ہمکو
اپنے امور مین کچھ چارہ نہوا اور راوی کہتے ہین کہ پھر قریش تہیہ سامان کوچ مین مصروف ہوے اور
ایک دوسرے سے بے پروا تھا یعنی کوئی کسی پر بند نہ تھا ہر ایک بجاے خود تیاری سفر مین مشغول ہوا اور
جانے والون مین دو طرح کے لوگ تھے کہ یا خود بنفسہ چلنے پر مستعد تھے یا اپنے بدلے دوسرے کو مقرر کیا اور حال
قریش یہ تھا کہ خواب عاتکہ سے ڈر گئے تھے اور بنو ہاشم اُس خواب سے خوش تھے اور بعضے کہنے والے کہتے تھے

ہرگز یہ بات نہین ہی کہ تم ہمکو جھوٹا جانتے ہو اور خواب عاتکہ کا غلط سمجھتے ہو غرضکہ قریش تین روز بقول بعض کے
دو روز تیاری کرتے رہے اور اپنے اپنے ہتھیار نکالے اور مزید بران خرید کیے اور اُنکے مقدور والون نے
عاجزون کی اعانت کی آور سہیل بن عمرو درمیان مردمان قریش کھڑا ہو کر کہنے لگا اے گروہ قریش دیکھو یہ محمدؐ
اور چند مردم بے دین جو تمھارے ہی جوانون مین سے اُنکی ہمراہ ہین اور اہل شیرب یہ سب واسطے تعرض تمھارے
کاروان شتران اور بقصد تاراج بطیمہ قریش کے آئے ہین (بطیمہ بمعنی تجارت یعنی مال تجارت و بقول ابن ابی الزناد
بطیمہ وہ سب مال ہی جو واسطے تجارت کے اونٹون پر لادا جاتا ہی و بقول بعضون کے بطیمہ خاص عطر کو کہتے ہین)
بس جس کسی کو سواری درکار ہو تو سواری میرے پاس موجود ہی اور جسکو حاجت خرچ کی ہو وہ مجھسے خرچ
لیوے اور اسی طرح زمعہ بن الاسود کھڑا ہوا اور کہنے لگا قسم ہ لات و عزی کی اس سے زیادہ تر کوئی امر عظیم
تمپر کبھی نازل نہوا ہوگا کہ محمد اور اہل شیرب قصد تاراج تمھارے عیر کا کرین اور اُسمین تم سب کا مال ہی چاہیے کہ
تم سب جمع ہو کر چلو اور تم مین سے ایک بھی تخلف نکرے اور جسکے پاس خرچ نہو مجھسے لے واللہ اگر محمد اس
عیر کو لوٹ لینگے تو پھر ہرگز اُنکو خوف تمھارا نرہیگا مگر یہ کہ یہان تمپر قصد کرینگے اور اسی طرح طعیمہ بن عدی نے کلام کیا
کہ اے گروہ قریش واللہ کوئی امر عظیم تر اس سے تمپر نازل نہوا ہوگا کہ کاروان تمھارا اور بطیمہ قریش کا یون
تاراج کیا جاوے اُسمین تم سب کا بہت سا مال اور متاع گران بہا ہی واللہ مین کسی مرد یا عورت کو بنی عبد مناف مین سے
ایسا نہین جانتا ہون جسکا مال بوزن بنس کے نہو یا زیادہ مگر یہ کہ وہ سب اسی قافلے مین ہی پس جسکے پاس زاد نہو تو
ہمارے پاس زاد موجود ہی کہ ہم اُسکو سواری اور زاد دیونگے چنانچہ اُسنے لوگون کو بیس اونٹ سواری مین دیے
اور اُنکو خرچ دیا اور اُنکے پیچھے اُنکے اہل و عیال مین مدد و معاونت خرچ مقرر کردی و بعد ازان حنظلہ و عمرو
دونون پسران ابی سفیان کھڑے ہوے اور لوگون کو واسطے خروج کے برانگیختہ کرنے لگے لیکن کسی سے
وعدہ خرچ و سواری کا نہین کرتے تھے تب لوگون نے کہا تم دونون بھی وعدہ خرچ و سواری کا کیون نہین کرتے جیسا کہ
سہیل وغیرہ تمھاری قوم نے دعوت قوم طرف خروج کے خرچ و سواری سے کی ہی اُن دونون نے کہا بخدا کہ ہمارے پاس
کچھ مال نہین ہی اور جو کچھ مال ہی تو ابو سفیان کا ہی اور نوفل بن معاویہ الدیلی پاس قریش اہل دول کے گیا و دربارہ مدد
خرچ و سواری خروج کرنے والون کے کلام کرنے لگا چنانچہ اس باب مین عبد اللہ بن ربیعہ سے کلام کیا اُسنے کہا یہ
پانسو دینار حاضر ہی اسکو خرچ ارجبطرح تیری رائے مین آوے پھر اسی طرح نوفل نے کلام کیا حویطب بن عبد العزیٰ سے
چنانچہ اُس سے بھی دو سو یا تین سو دینار لیے پھر یہ سب خرید سلاح و سواری مین خرچ کیے راوی کہتے ہین
کہ قریش مین سے کوئی پیچھے نہین رہا مگر یہ کہ بعضون نے بجاے اپنے کسی اور کو اجرت پر مقرر کر کے بھیجدیا
بعد ازان قریش پاس ابولہب کے گئے اور کہنے لگے کہ ہر آینہ صناديد قریش مین سے تو ایک سردار ہی اگر تو ہمراہی

گروہ سے باز رہیگا تو اور لوگ تیرے اعتبار پر عدم خروج سے سند پیش کرینگے پس تو خروج کر خواہ اپنی عوض کسی اور شخص کو مقرر کرکے ہمراہ کردے یہ سن کے ابو لہب نے جواب دیا قسم لات وعزی کی نہ میں خود جاؤنگا نہ بدلے اپنے کسی کو بھیجونگا تب پاس ابو لہب کے ابوجہل آیا اور کہنے لگا اے ابو عتبہ واللہ ہم لوگ خروج نہیں کرتے مگر از روے قہر وغضب کے کہ یہ واسطے حمایت دین تیرے اور تیرے بزرگون کے ہے اور اندیشہ ہوا ابوجہل کو کہ شاید ابو لہب مسلمان ہوجاوے پس ابو لہب کلام ابوجہل سن کر خاموش ہورہا مگر نہ خود گیا نہ کسی اور کو اپنی طرف سے بھیجا اور ابو لہب کو خروج سے کوئی امر مانع نہ تھا مگر یہ کہ وہ خواب عاتکہ سے خوف زدہ تھا کیونکہ وہ کہتا تھا کہ خواب عاتکہ کا ہاتھ پکڑنے والا ہے یعنی یقینی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اُسنے بجاے خود عاص بن ہشام بن المغیرہ کو بھیجا تھا کیونکہ عاص اُسکا قرضدار تھا لہذا ابو لہب نے اُس سے کہدیا کہ تو میری طرف سے جا کہ زر قرضہ میرا تیرے لیے معاوضہ ہے چنانچہ عاص اُسکی طرف سے روانہ ہوا **راوی** کہتے ہین عتبہ وشیبہ نے اپنی زرہ وغیرہ ساز حرب کو باہر نکالا تو اُن دونون کی طرف عدّاس نے دیکھا کہ وہ دونون درستی اپنی زرہون اور تیاری آلات حرب کی کرتے تھے تو پوچھا کہ تم دونون کا کیا ارادہ ہے اُنھون نے کہا کیا تو نے اُس شخص کو نہین دیکھا یعنی اُسکو نہین جانا جسکی طرف ہمنے تجکو انکو اپنی زمین طائف کا دیا بھیجا عدّاس نے کہا ہان مین اُنکو جانتا ہون تب وہ دونون بولے کہ ہم خروج کرتے ہین تا اُس سے مقابلہ کرین یہ سُن کے عدّاس رونے لگا اور کہنے لگا کہ تم دونون نہ جاؤ کہ بخدا وہ البتہ رسول خدا ہے مگر اُن دونون نے نہ مانا اور خروج کیا اور عدّاس بھی اُن دونون کی ہمراہ گیا اور اُنھین کے ساتھ بدر مین مارا گیا

ذکر قرعۂ قریش کا واسطے خروج بدر کے وبرآنا منع وعمل برخلاف کا

راوی کہتے ہین کہ قریش جمع ہوکر پیش ہبل بُت کے گئے اور واسطے خروج کے تفاؤل بالازلام کرنے لگے (مترجم کہتا ہے کہ استقسام بالازلام عمل تیرون کا ہوتا ہے کہ اُسپر کچھ نقش کرکے اُس سے بطور قرعہ واستخارہ کے تفاؤل کرتے ہین) چنانچہ امیتہ بن خلف نے یہی عمل بطلب حکم یا منع کے کیا تو تیر منع خروج کا برآمد ہوا تب سب نے قیام واقامت پر اجماع واتفاق کیا مگر ابوجہل نے باصرار تمام اُنکو آمادۂ خروج کیا اور کہا نہ ہم تفاؤل کرینگے اور نہ اپنے قافلے سے تخلف کرینگے اور جب معہ بن الاسود مکی سے نکل کر روانہ ہوا اور ذی طوی مین پہونچا تو اپنا تیر ترکش سے کھینچ کر اوس سے تفاؤل کیا تو تیر مانع خروج کا نکلا تب غیظ وغصے مین آکر دوسری بار اعادہ اُس فال کا کیا پس مثل اول کے نکلا اُسوقت معہ نے اُس تیر کو توڑ ڈالا اور کہنے لگا مثل آج کے مین نے ایسا تیر کاذب نہین دیکھا اور وہ اسی حالت مین تھا کہ اُسکے پاس سہیل بن عمر کا گذر ہوا تو کہنے لگا اے ابو حکیمہ مجھے کیا ہوگیا ہے کہ مین تجکو خشمناک پاتا ہون

تب زمعہ نے سہیل سے وہ ماجرا بیان کیا تب سہیل نے کہا ای شخص تو اپنے ارادے پر روانہ ہو کہ
ان تیرون سے کوئی چیز زیادہ جھوٹھی نہین ہی اور عمیر بن وہب نے بھی مجھسے جو کیفیت ان تیرون کی بیان کی
وہ مثل اسی کے ہی جیسا کہ تو کہتا ہی کہ اُسنے بھی ایسا ہی کچھ دیکھا تھا بعد ازان قریش اپنے اُسی ارادے پر
روانہ ہوے اور ایک روایت مین واقدی نے سعید سے روایت کی ہی کہ ابو سفیان بن حرب نے ضمضم سے
کہدیا تھا کہ جب تو قریش کے پاس پہونچے تو اُنسے کہدینا کہ استقسام بالازلام یعنی عمل فال تیرون کا نکریں
اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اُنھون نے ابی بکر
بن سلیمان بن ابی حثمہ سے اُنھون نے بیان کیا کہ مین نے حکیم بن حزام سے سُنا وہ کہتا تھا کہ مین نے
کبھی ایسا کسی سفر کا قصد نہین کیا کہ وہ مجھے اس سفر بدر سے زیادہ ناگوار ہوا ہو اور کسی سمت کے جانے مین
کبھی مجھے ایسا اضطراب پیدا نہین ہوا جیسا بدر کے جانے مین قبل از خروج میرے تئین انکا ظاہر ہوا
بعد ازان وہ کہتا ہی کہ پھر ضمضم آیا اور پیش مردم صیحہ و فریاد کرنے لگا تب مین نے تفاؤل تیرون کا کیا تو ہر بار
وہ ہی نکلتا تھا جو مجکو ناگوار تھا بعد ازان مین اپنے ارادے پر نکلا یہان تک کہ جب ہم لوگ قرار ظہران تک
پہونچے تو وہان ابن الحنظلیہ نے چند اونٹون کو نحر کیا ناگاہ اُنمین سے ایک اونٹ نحر کیا ہوا بھاگا اُسمین
جان تھی یعنی ہنوز وہ ذبح نہین ہوا تھا پس وہ تمام لشکر مین بھاگتا پھرا یہان تک کہ لشکر کے خیمون مین سے
ایسا کوئی خیمہ باقی نہ بچا جسمین اُسکا خون نہ پہونچا ہو چنانچہ یہ میری فال کی بدشگونی ظاہر ہوئی بعد ازان
مین نے قصد باز رہنے اور پھر آنے کا کیا بعد ازان مین ابن الحنظلیہ کی شامت و بدیمنی کو یاد کرتا تھا اور یاد
دلاتا تھا مگر وہ مجھے نہین چھوڑتا تھا آخر مین اپنے سامنے چلا پس حکیم کہتا تھا کہ جسوقت ہم ثنیۃ البیضا مین پہونچے
(اور ثنیۃ البیضا یعنی بیضا کا ٹیلہ کہ مدینے سے آتے ہوے فتح کو جاتے ملتا ہی) ناگاہ مین نے دیکھا کہ
عداس اُس ثنیہ پر بیٹھا ہوا تھا اور لوگ چلے جاتے تھے دونون بیٹے ربیعہ کے یعنی عتبہ و شیبہ پاس
عداس کے پہونچے (اور وہ دونون اُسکے آقا زادے تھے) چنانچہ عداس نے دوڑکر ان دونون کے
پانون رکاب مین پکڑ لیے یعنی اُنکی رکابین پکڑ لین اور کہنے لگا میرے باپ ماں تم دونون پر فدا ہون
واللہ وہ بے شبہہ رسول اللہ ہی تم دونون نہین جانتے ہو مگر مارنے کے جاتے ہو طرف اپنی قتل گاہون کے اور
وہ یہ کہتا تھا اور اُسکی دونون سے اشک رخسارون پر جاری تھا حکیم کہتا ہی کہ مین نے وہان بھی ارادہ کیا
کہ پھر آؤن مگر چار ناچار آگے چلا اور جسوقت عتبہ و شیبہ چلے گئے اور عداس اُس ٹیلے پر بیٹھا تھا تو اُسکے پاس
گذر عاص بن منبہ بن الحجاج کا ہوا اُسنے وہان توقف کرکے عداس سے پوچھا تو کیون روتا ہی اُسنے کہا مین
روتا ہون اسلیے کہ میرے دونون آقا اور سردار اور اہل وادی یعنی سردار اہل دیار کے اپنی قتل گاہون کی طرف

نکلے ہین کہ مقاتلہ کرینگے رسول اللہ سے تب عارض نے کہا کیا محمد رسول اللہ ہین یہ سُن کے عدا اس شدت سے
کانپنے لگا اور اُسکے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے پھر وہ رونے لگا اور کہا ہان واللہ بے شبہہ وہ رسول اللہ ہین
کہ مبعوث ہوے ہین طرف کافہ خلائق کے حکیم کہتا ہی کہ پھر اُسی وقت عاص بن منبہ اسلام لایا و بعد ازان آگے چلا
لیکن شک مین تھا یہان تک کہ اُسی شک و شبہہ پر مشرکین کے ہمراہ مارا گیا اور کہتے ہین کہ عدا اس پھر آیا اور
بدر کو پھر نہین گیا اور بعضے کہتے ہین کہ حاضر بدر ہوا اور اُسی قتل ہوا راوی کہتا ہی ہمارے نزدیک قول اول
ثابت تر ہی راوی نے کہا اور سعد بن معاذ قبل واقعہ بدر کے مکے کو گئے اور امیہ بن خلف کے پاس اُترے ناگاہ
اُسکے پاس ابوجہل آیا اور سعد کو دیکھ کر امیہ سے کہنے لگا تو نے اُسکو اپنے یہان اُتارا کہ یہ اُن لوگون مین سے ہی
جنھون نے محمد کو اپنے یہان جگہ دی اور ہمسے آمادۂ حرب ہین یہ سُن کے سعد بن معاذ نے کہا جو چاہو سو کہو کیا
تمھارے قافلے کی آمد و رفت ہماری طرف سے نہین ہی (یعنی ہم بھی اُسوقت سمجھ لینگے) اُمیہ نے کہا ایسی بات
ابوحکم یعنی ابوجہل کو نہ کہو کہ وہ سردار اہل دیار کا ہی تب سعد نے کہا ای اُمیہ تو تو یہ کہتا ہی اور مین نے واللہ محمد سے
سُنا ہی وہ فرماتے تھے کہ مین اُمیہ بن خلف کو ضرور قتل کرونگا امیہ نے کہا کیا تو نے یہ بات محمد سے خود سنی ہی اُنھون نے
کہا ہان مین نے خود سُنا ہی اُسوقت سے اُمیہ کے دل مین ہراس غالب ہوا پھر جب لوگ جانے والے اُمیہ کے
لیجانے کو آئے تو اُسنے اُنکے ہمراہ چلنے سے طرف بدر کے انکار کیا تا آنکہ امیہ کے پاس عُقبہ بن ابی مُعیط اور
ابوجہل دونون ملکر آئے اور عقبہ کے ہاتھ عود سوز اُسمین بخور تھا یعنی بخوردان تھا اُسمین خوشبو کی چیزین
سُلگاتے تھے اور ابوجہل کے پاس سرمہ دانی اور سلائی تھی چنانچہ عقبہ نے وہ بخوردان اُمیہ کے پاس رکھ دیا اور کہا لے
اسکی خوشبو سونگھ کہ تو عورت ہی اور ابوجہل نے سُرمہ دانی اور سلائی پیش کی سُرمہ لگا کیونکہ تو زن ہی اس سے
زینت کر اُسوقت اُمیہ کو غیرت آئی کہنے لگا کہ میرے لیے ایک شتر تیز رو خرید کر دو تب لوگون نے
شتران بنی قُشیر سے اُسکے لیے ایک اونٹ بقیمت تین سو درہم کے خرید کر دیا چنانچہ اُس اونٹ کو مسلمانون نے
روز بدر غنیمت مین پایا تھا اور خُنیس بن یساف کے حصے مین آیا تھا راویون نے کہا اور اُن جانے والون کے
قافلے مین کوئی شخص بڑا کروہ جاننے والا جانے کو زیادہ حارث بن عامر سے نہ تھا اور وہ کہتا تھا کاشکے
قریش عدم خروج پر عزم بالجزم کرتے اگرچہ مال میرا اور سارا مال بنی عبد مناف کا بھی اُس عہد مین تلف ضائع ہوجاتا
تو ہوجاوے لوگ کہتے تھے کہ تو اعیان قریش مین سردار قوم ہی کیا تو قریش کو جانے سے روکتا ہی اُسنے کہا
مین قریش کو خروج پر عازم جازم دیکھتا ہون اور مین کسی کو نہین دیکھتا ہون کہ اُسکو کوئی چارہ تخلف بغیر
کسی عذر مانع کے اور قریش کے خلاف کرنے مین بھی بد جانتا ہون بلکہ جو باتین مین نے اسوقت کہی مین
نہین چاہتا ہون کہ وہ اُسکو معلوم کرین و با اینہمہ بدفالی و بدشگونی ابن حنظلیہ کی قوم مین مشہور ہی و

حال آنکہ مین خوب جانتا ہون کہ وہ اپنی قوم کو اہل یثرب سے بچاتا ہی پس یہ کہکے اُسنے اپنا سارا مال درمیان
اپنی اولاد کے تقسیم کر دیا اور اُسکے دل مین یقین ہو گیا کہ اب مکے مین پھر آنا نہو گا بعد ازان پاس حارث
بن عامر کے ضمضم آیا اور وہ حارث کا ممنون احسانات تھا پس اُسنے کہا ای ابا عامر مین نے ایک خواب دیکھا ہی
کہ اُسکو بہت بُرا جانتا ہون کہ مین اپنے ناقے پر ایسا سو گیا تھا گویا کہ مین جاگتا تھا تو مین نے دیکھا کہ گویا تمھارے
اس میدان مین سیل خون بستی سے بلندی کو روان ہی حارث نے کہا کوئی کبھی کسی طرف ایسا ناخوش نہین کہ اُسکو
کہ اُسکو مجھسے زیادہ اسطرف کا جانا ناگوار گذرا ہو پھر ضمضم نے اُس سے کہا میری راے یہ ہی کہ تو بیٹھ رہ اور ان لوگون کی
ہمراہ نہ جا حارث نے کہا اگر قبل از خروج مین تجھسے یہ بات سُنتا تو ایک قدم آگے نہ رکھتا پس اب اس بات کو تو
مخفی رکھ تا وہ نہ جانین کیونکہ جو کوئی اُنکے ساتھ چلنے سے باز رہیگا تو وہ میری طرف انہام کرینگے اور مجکو اُسکا باعث
جانینگے اور ضمضم نے بطن یاجج مین اس بات کو حارث سے ذکر کیا تھا راوی کہتے ہین کہ قریش مین جو اہل راے
و اہل شوری تھے وہ بدر کے جانے سے کارہ و ناخوش تھے چنانچہ شام کو بعضے بعضے پاس مشورہ کرنے کو گئے اور جو لوگ
بدر کے جانے مین تراخی و تاخیر کرتے تھے اُنمین سے حارث بن عامر تھا اور اُمیہ بن خلف اور عتبہ و شیبہ دونون بیٹے
ربیعہ کے اور حکیم بن حزام و ابو البختری و علی بن اُمیہ بن خلف و عاص بن منبہ یہ سب سُستی کرتے تھے یہانتک کہ
ابو جہل اُنکو طعن و تشنیع بجبن و نامردی کرتا تھا اور عقبہ بن ابی مُعیط و نضر بن الحارث بن کلدہ وغیرہ درباره
خروج کے تائید کلام ابو جہل کی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ کام عورتون کا ہی یعنی مکاسل و تماہل کرنا عادت
نسوان سے ہی آخر سب نے چلنے پر اتفاق کیا اور قریش آپسمین کہتے تھے کہ اپنے دشمنون مین سے کسی اپنے پیچھے نہ چھوڑو یعنی
مسلمانون مین سے کوئی یہان خفیہ نرہنے پاوے راوی کہتے ہین کہ جو بات کہ حارث و عتبہ و شیبہ کے کراہت خروج پر
دلالت کرتی ہی وہ یہ تھی کہ اُنمین سے کسی نے کسی کو نہ سواری دی نہ کسی کی مدد خرچ کی اور نہ کسی کو اپنے
ساتھ سوار کر لیگئے بلکہ اگر کوئی شخص حلیف اُنکا یا عدید یعنی شریک حلیف اُنکے پاس آتا تھا اور اُنسے سواری
وغیرہ طلب کرتا تھا تو وہ جواب دیتے تھے کہ اگر تیرے پاس کچھ مال ہو اور جانا بدر کا تو چاہتا ہو تو جا اُنمین تو
رہجا یہانتک کہ یہ قول اُنکا جملہ قریش جانتے تھے پھر جب کہ قریش نے خروج پر اتفاق کیا تو اُسوقت قریش نے
عداوت بنی بکر کو جو درمیان اُنکے اور اُنکے تھی یاد کیا اور جنکو چھوڑے جاتے تھے اُنکی نسبت بنی بکر سے خوف
و اندیشہ کرنے لگے اور سب سے زیادہ تر خوف زدہ عتبہ بن ربیعہ تھا کہ وہ بار بار کہتا تھا ای معشر قریش جس
شخص پر تم قصد رکھتے ہو اگر تمنے اُسپر ظفر پائی تو کیا حاصل کیونکہ جو لوگ پیچھے چھوڑے جاتے ہین اُنپر
مین امین اور مطمئن نہین ہون اسلیے کہ پیچھے نہین رہے جاتے ہین مگر عورتین اور بچے اور مرد نادار پس تم لوگ
اپنی اپنی راے سے فکر کرو اُسوقت ابلیس از روے تلبیس سراقہ جعشم المدلجی کی صورت بنکر قریش کے پاس آیا

اور کہنے لگا اے گروہ قریش تم لوگ میرا شرف و مرتبہ میری قوم مین خوب جانتے ہو پس ہر آئینہ مین تمھارا حامی و ضامن ہون اس بات کا کہ قبیلہ کنانہ تمھارے یہان کوئی بُرائی لاوین یہ سُن کے عتبہ خوش و مطمئن ہوا اور ابوجہل نے عتبہ سے کہا اب تو کیا چاہتا ہی کہ شخص یعنی سراقہ سردار کنانہ کا ہی اور وہ اُن لوگون کی نسبت جنکو ہم پیچھے چھوڑے جاتے ہین ہمارا پشت پناہ ہی تب عتبہ نے کہا اب کچھ باک و اندیشہ نہین مین چلتا ہون اور جو خصومت کہ درمیان بنی کنانہ اور قریش کے تھی اُس بات مین تھی جسکو یزید بن فراس اللیثی نے مشرک بن ابی عمر سے اور اُسنے عطار بن یزید اللیثی سے سُن کر بیان کیا ہی کہ ہر آئینہ ایک لڑکا حفص بن الاخیف کا جو از جملہ بنی معیص بن عامر بن لؤی کے تھا بتلاش ناقہ گم شدہ اپنے گھر سے نکلا اور اُس لڑکے کے سر پر گیسو تھے یعنی کاکلین اور وہ اچھی پوشاک پہنے اور خوبصورت تھا چنانچہ موضع اضخنان مین گذر اُسکا پاس عامر بن یزید بن عامر بن الملوح بن یعمر کے ہوا پس عامر نے اُس سے پوچھا ای لڑکے تو کون اور کسکا اور کس قبیلے سے ہی اُسنے بتایا مین حفص بن الاخیف کا بیٹا ہون تب عامر طرف بنی بکر کے مخاطب ہو کر بولا اے بنی بکر کیا تم مین سے کسی کا خون اوپر قریش کے ہی اُنھون نے کہا ہان تب عامر بولا کیا ایسا کوئی شخص نہین ہی کہ اسکو عوض اپنے آدمی کے قتل کرے کہ معاوضہ برابر اور پورا ہو جاوے یہ سُن کے بنی بکر مین ایک شخص اُس لڑکے کے پیچھے دوڑا اور بدلے اُس خون کے جو قریش پر تھا اُس لڑکے کو قتل کیا چنانچہ اس بات مین قریش نے بہت کچھ کلام کیا عامر نے کہا البتہ ہمارے یہان کا خون درمیان تمھارے باقی تھا سو تم عوض لے چکے پس اب تم کیا چاہتے ہو کیونکہ اگر تم معاوضہ چاہتے ہو تو حال یہ ہی کہ جو خون ہمارے یہان کا سابق تمھارے یہان ہوا وہ تم برابر سمجھو اور تمھارے یہان کا تھا وہ برابر سمجھین سو ایسا ہو چکا اور اگر چاہو یہ سمجھو کہ یہ خون بدلہ ایک آدمی کا ایک آدمی تھا تو یہ بھی ہو چکا اور اگر چاہو کہ جو کچھ پیشتر ہمنے کہا اب تم ہمسے درگذر کرو اور جو کچھ سابق تھا کیا اب ہم تمسے درگذر کرین تو ایسا کرو بہرکیف خون اس جوان نے قریش پر تخفیف و سبک داری کی یعنی عوض معاوضہ ہو گیا کہ بالآخر قریش نے اُسکے خون سے درگذر کیا اور کہنے لگے کہ عامر سچ کہتا ہو البتہ ہمارا آدمی اُنکے آدمی کی عوض مارا گیا پس طلب خون ہمارے باذمہ ہے پس اُسی عرصے مین اُس جوان کا بھائی مکرز بن حفص کہ مراد اُن مین تھا پیدا ہوا اُسنے عامر بن یزید کو دیکھا کہ وہ اپنے ناقے پر سوار تھا اور وہ سردار بنی بکر کا تھا پھر جب مکرز نے اُسکو دیکھا تو اپنے دل مین کہنے لگا کہ اب عوض اپنا کیون نہ لون بعد عین کے یعنی بعد معاینہ کرنے کے چنانچہ مکرز نے اُسکا ناقہ بٹھا دیا اور وہ تلوار اپنی پہنے تھا تو مکرز نے اُسکی تلوار کھینچ لی اور اُسکو قتل کیا بعد ازان وقت شب کے مکہ مین آیا اور تلوار عامر کی جس سے اُسکو قتل کیا تھا کعبہ کے پردہ سے لٹکا دی جب صبح ہوئی تو قریش نے تلوار عامر کی دیکھ کر پہچانی اور معلوم کیا کہ مکرز نے اُسکو قتل کیا ہی اور قصاص قتل عامر کے بھی مکرز کی [illegible]

کہ وہ اس فکر مین ہی چنانچہ بنوبکر نے مارے جاننے سے عام اپنے سردار کے بہت جزع وفزع کی اور باہم آمادہ ہوے اس بات پر کہ اعیان قریش سے دو یا تین سردارون کو بدلے عام کے قتل کرین چنانچہ آدمی اُنکے اسی امر پر آمادہ ہوکر آئے تھے اور اسی فکر مین رہتے تھے کہ ناگاہ اسی اثنا مین قریش کو خروج طرف بدر پیش آیا پس خوف اُن لوگون کا نسبت زنان وفرزندان کے جنکو مکے مین چھوڑے جاتے تھے قریش پر غالب ہوا پھر جب کہ سراقہ نے بزبان ابلیس کہا جو کچھ کہا (مترجم کہتا ہی بلکہ جو کچھ ابلیس نے کہا بزبان سراقہ کے کہا) تب لوگ مطمئن ہوے اور قریش نے بشتابی تمام کوچ کیا اور کنیزین گانے والیان دف بجانے والیان ہمراہ لین کہ منجملہ اُن گانے والیون کی ساره تھی کنیز عمرو بن ہشام بن عبد المطلب کی اور غرہ کنیز اسود بن المطلب کی اور کنیز اُمیہ بن خلف کی تھی کہ یہ سب جس نہر وچشمہ سار پر مقام ہوتا تھا گاتی بجاتی تھین اور قریش وہان کھانے کے اونٹون کو نحر وذبح کرتے تھے اور اُنکے ہمراہ حبشی غلام تھے کہ وہ پیشاپیش لشکر نیزہ بازی دپٹہ بازی کرتے چلتے تھے اور قریش نو سو پچاس مرد مقابل ومبارز سے نکلے تھے اور سو گھوڑے اُنکے ہمراہ تھے کہ اتراتے اور نمود اری کرتے جاتے تھے جیسا کہ حق سبحانہ تعالے نے مذمت بطر ورئا کی قرآن مین فرمائی ہی ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارہم بطرا ورئاء الناس یعنی مثل اُن لوگون کے تم نہو اپنے گھرون سے اتراتے اور نمود اری کرتے نکلے تھے اور ابوجہل کہتا تھا کیا محمد اور اُنکے اصحاب کو یہ گمان ہی کہ جسطرح وہ اہل نخلہ پر غالب آئے تھے ہمپر بھی ظفریاب ہونگے عنقریب اُنکو معلوم ہوجائیگا کہ ہم اپنے قافلے کی حمایت کرکے بچاتے ہین یا نہین اور قریش مین جو اہل دول تھے اُنکے پاس گھوڑے تھے چنانچہ اُنمین سے بنی مخزوم کے ساتھ تیس گھوڑے تھے اور اس لشکر مین سات سو اونٹ سواری کے تھے وہ سب زرہ پوش تھے اور سب وہ تنو مند تھے اور سوائے اُنکے پیادون مین بھی اکثر زرہ پوش تھے **راوی** کہتے ہین کہ ابوسفیان قافلہ لیکر روانہ ہوا جب قافلہ مدنے سے قریب ہوا تو خوف شدید اُنپر غالب ہوا تب لوگون نے ضمضم کو مع چند نفر روانہ کیا (یعنی اسلیے کہ اہل مکہ کو خبر کرے پھر جب وہ رات آئی جسکی صبح کو بدر پر پہونچنیکے تو عیر یعنی اونٹون نے طرف چشمۂ بدر کے رخ کیا اور آخر شب تھی کہ عقب بدر سے اہل عیر آتے تھے اور ارادہ رکھتے تھے کہ اگر کوئی معترض نہوا تو صبح کو بدر پر پہونچینگے پس عیر یعنی اونٹون نے اہل عیر کو قرار وآرام لینے نہ دیا کیونکہ وہ چھوٹے ہوے چشمۂ بدر پر دوڑے چلے جاتے تھے آخر اُن اونٹون کو عقال کیا یعنی چھانڈ دیا اور بعضون کو دوسری عقال سے باندھ دیا کہ وہ جنین کی راہ پر چلے جاتے تھے تاکہ چشمۂ بدر پر وارد ہون وحال آنکہ اُن اونٹون کو پانی کی خواہش نہ تھی کیونکہ کل روز گذشتہ پانی پلائے گئے تھے اور اہل کاروان کہتے تھے کہ جب سے ہم نکلے ہین ایسی نوبت عجیب کبھی نہین پہونچی یعنی ایسا ماجرا اونٹون کا کبھی نہ دیکھا تھا کہ اُس رات کو ہمپر ایسی تاریکی طاری ہوئی کہ ہمکو کچھ دکھائی نہین دیتا تھا اور بسبس بن عمرو اور عدی بن ابی الزغباء یہ دونون پاس

مجدی کے بدر مین واسطے تفحص خبر کے گئے جب چشمۂ بدر پر نازل ہوے تو اپنے اونٹون کو قریب پانی کے بٹھایا
پھر اُن دونون نے اپنی مشکون مین پانی بھرا اور پیا اور اونٹون کو پلایا اُسوقت ان دونون نے دو چھوکریون کی
باتین سُنین اور وہ دونون چھوکریان جواری قبیلہ جُہنیہ سے تھین اور اُنمین سے ایک کا نام برزہ تھا
اور وہ اپنی دوسری ساتھی سے بابت چند درمون کے جو اُسپر قرض تھے تقاضا کرتی تھی اور وہ دوسری اُس سے
وعدہ کرتی تھی کہ کل یا پرسون قافلہ کاروان جو روحا مین اُترا ہی یہان پہونچیگا یعنی بروقت آنے اُس
قافلے کے مین قرضہ ادا کرونگی اور مجدی بن عمر اس لڑکی کی بات سُنکر بولا تو سچ کہتی ہی پھر جب بسبس اور
عدی نے یہ باتین سُنین تو وہان سے روانہ ہوے اور پھر کر حاضر خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوے
اور بمقام عرق الظبیہ مین دونون نے حضرت سے ملاقات کرکے کیفیت بدر گزارش کی اور واقدی رحمہ اللہ نے
کہا مجھے خبر دی رواۃ کثیرہ نے عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی سے اُنھون نے باپ دادا سے اور یہ عبداللہ
ایک منجملہ باکیین کے تھے یعنی رقت قلب سے بہت بکا کرتے تھے اُنھون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے
کہ موسیٰ نبی علیہ السلام ہمراہ ستر ہزار بنی اسرائیل کے وادی روحا کے نالون مین جاتے تھے اور مسجد مین جو
درمیان عرق الظبیہ کے واقع ہی نماز پڑھتے تھے (اور عرق الظبیہ روحا سے جانب مدینہ دو منزل پر واقع ہی اور
مدینہ روحا کو جاتے ہوے بائین طرف پڑتا ہی) غرض کہ ابوسفیان اُس شب کی صبح کو بدر مین پہونچا اور
وہان قافلہ کاروان بھی آیا ہوا تھا تو وہ مکینگاہ سے خوف زدہ ہوکر مجدی سے دریافت کرنے گیا کہ تو
بتعلم اپنے کسی کو جانتا ہی جو وہ جاسوسی کو آیا ہوا ور بخدا کہ مکے مین کوئی مرد و عورت وہ نہین جسکے پاس سے
ایک نش مال یا زیادہ اُس سے ہمارے ساتھ نہ آیا ہو (نش نصف اوقیہ یعنی بیس درہم کا وزن ہوتا ہی) اور اگر تو حال
ہمارے دشمنون کا ہمسے چھپا دیگا تو قریش مین سے کبھی کوئی آدمی تجھسے صلح نکریگا جب تک کہ دریا مین تری
بقدر تر ہونے صوف کے باقی رہیگی یعنی ایسا کبھی نہوگا تب مجدی نے کہا بخدا مین نے کسی کو ایسا یہان
نہین دیکھا جسکو مین نہ پہچانتا ہون بلکہ یہان سے درمیان تری اور یثرب کے کوئی دشمن نہین ہی اور اگر
یہان سے یثرب تک کوئی دشمن ہوتا تو تجھسے کوئی مخفی نرہتا اور ایسا نہین ہی کہ مین تجھسے اُسکو پوشیدہ رکھتا
مگر ہان مین نے دو سوارون کو البتہ دیکھا تھا کہ وہ اس جگہ وارد تھے اور اشارہ بجاے اونٹ بٹھانے
بسبس و عدی کے کیا کہ اُن دونون نے اس جگہ اونٹ بٹھائے تھے اور مشکین اپنی سے بھر کر پیا تھا بعد ازان یہان سے
پھر گئے پس ابوسفیان مناخ پر یعنی جس جگہ اُن دونون نے اونٹ بٹھائے تھے آیا اور اُن دونون کے اونٹون کی
مینگنیان اُٹھا کر توڑنے لگا ناگاہ اُسمین سے خستہ خرما نکلا تو ابوسفیان بولا واللہ اہل یثرب کے اونٹون کا
یہی چارہ ہی یہ لوگ محمد و اصحاب محمد کے جاسوس تھے مجکو معلوم ہوتا ہی کہ وہ لوگ بہت قریب ہین پھر وہان سے

اپنے قافلے کا روان کو پھیر کر رستہ کنارہ دریا کا لیا اور بدر کو بائین ہاتھ چھوڑ دیا اور جلدی جلدی چلے جاتے تھے
اور قریش جو مکے سے چلے تھے وہ ہر چشمہ سار پر اترتے تھے اور وہان کھانا کھلاتے تھے اور اونٹون کو نحر و
ذبح کرتے تھے چنانچہ وہ لوگ اسی طریق سے سرگرم سیر تھے یعنی چلے جاتے تھے ناگاہ عتبہ و شیبہ یہ دونون
پیچھے رہ گئے اور وہ دونون باہم باتین کرتے تھے پس ایک نے دوسرے سے کہا کیا تجکو رویاے عاتکہ یاد نہین ہے
ہر آینہ مین تو اس سے ڈرتا ہون اور دوسرا کہتا تھا ہان مجکو بھی یاد ہے اس حال مین ابوجہل اُنکے پاس
جا پہونچا اور پوچھا تم دونون کیا باتین کرتے ہو انھون نے کہا ہم خواب عاتکہ ذکر کرتے ہین ابوجہل نے کہا
کیا تعجب کی باتین ہین بنی عبد المطلب سے کہ وہ اکتفا نہین کرتے ہین اس بات پر کہ اُنکے مرد ہمپر نبی
بنائے جاوین یہانتک کہ اُنکی عورتین بھی ہمپر نبی بنائی جاتی ہین یعنی اب اُنکی عورتین بھی نبوت کرنے لگین
اور خبر ہاے غیب کی بیان کرتی ہین آگاہ ہو واللہ جسوقت ہم مکے مین پھر آوینگے تو البتہ بنی عبد المطلب کے ساتھ
کرینگے جو کچھ کرینگے تب عتبہ نے کہا کہ ہر آینہ ہمارے اُنکے صلہ رحم اور قرابت قریبہ ہے پھر اُن دونون یعنی عتبہ و شیبہ
مین سے ایک نے دوسرے سے کہا آیا تیرا ارادہ ہے کہ ہم پھر چلین تب ابوجہل بولا کیا تم دونون بعد خروج کے
پھر لوٹ جاؤگے اور کیا تم اپنی قوم کو رسوا اور اُنسے قطع کروگے وحال آنکہ تم بدلہ لینا اپنا اپنی آنکھون سے
دیکھتے ہو کہ عنقریب ہے اور کیا تم دونون گمان اس بات کا کرتے ہو کہ محمد اور اُنکے اصحاب تمسے مقابلہ کرینگے اور
غالب آوینگے ہرگز واللہ ایسا نہ ہوگا آگاہ ہو نہین ہے میرے ساتھ میری قوم سے ایک سو اسّی آدمی ہین جو خاص
میرے گھر والے ہین جس جا مین مقام کرتا ہون وہ بھی وہین مقام کرتے ہین اور جب مین کوچ کرتا ہون تب
وہ بھی کوچ کرتے ہین اگر تم دونون پھر جانا چاہتے ہو تو چلے جاؤ تب اُن دونون نے کہا واللہ تو نے اپنی قوم کو
سخت ہلاک کیا بعد ازان عتبہ نے شیبہ اپنے بھائی سے کہا یہ شخص یعنی ابوجہل شامت زدہ ہے اور قرابت محمد سے
اسکو وہ علاقہ نہین ہے جو ہمکو اُنسے متعلق ہے و باوجود اسکے ہمارا بیٹا بھی اُنکی ہمراہ ہے پس تو ہمارے ساتھ
لوٹ چل اور اسکی باتون کو چھوڑ یہ سُن کے شیبہ نے کہا اے ابوالولید گھر سے بعد چل نکلنے کے اگر اب ہم پھر جاینگے
تو واللہ ہمپر کالیان پڑینگی آخر وہ دونون ہمراہ قافلہ چلے گئے بعد ازان وہ سب شام کو بمقام جحفہ پہونچے تا آنکہ
جُہیم بن الصلت بن مخرمہ بن المطلب بن عبد مناف وہان سویا اور بعد بیداری کے کہنے لگا کہ مین نے ایک خواب
دیکھا ہے اور مین اُس حالت مین کچھ سونا کچھ جاگتا تھا کہ مین نے ایک شخص کو دیکھا وہ اپنے گھوڑے پر سوار
آیا ہے اور اُسکے ساتھ ایک شتر بھی ہے اور وہ میرے قریب کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ عتبہ و شیبہ دونون پسران
ربیعہ مارے گئے اور ابوجہل الاسود و اُمیّہ بن خلف و ابوالبختری و ابوالحکم و نوفل بن خویلد مع دیگر مردم اشراف
قریش سے کہ اُنکے بھی نام لیے سب قتل ہوے اور سہیل بن عمرو اسیر ہوا اور حارث بن ہشام اپنے بھائی سے چھوڑا بھاگا

اور کوئی کہنے والا کہتا تھا واللہ مین یقین کرتا ہون کہ تم لوگ اپنے مقتل کی طرف عود کرکے ہو بعد ازان مین نے اُس سوار کو دیکھا کہ اُسنے اپنے اُس شتر کے جو اُسکے ہمراہ تھا سینے مین سنان ماری اور اُسکو لشکر مین چھوڑ دیا پس خیام لشکر سے کوئی خیمہ ایسا نہ بچا جسمین کچھ خون اُسکا نہ پہونچا ہو چنانچہ ذکر اس خواب کا ابوجہل سے کیا گیا اور لشکر مین بھی اس خواب کی شہرت ہوئی تب ابوجہل نے کہا یہ دوسرا نبی ہے اولاد مطلب سے قریب ہے کہ کل حال کھل جائیگا کہ کون مقتول و مغلوب ہے ہم ہین یا محمدؐ اور اصحاب اُنکے اور قریش نے جہیم سے کہا کہ تیرے خواب مین شیطان تجھسے کھیلتا ہے قریب ہے کہ جو تونے دیکھا ہے خلاف اُسکے کل تو دیکھ لیگا کہ اکابر اصحاب محمد قتل کیے جاوینگے اور اسیر ہونگے بعد ازان عتبہ شیبہ اپنے بھائی کو علحدہ لیجاکر کہنے لگا آیا پھر چلنے مین تیری کیا رائے ہے کیونکہ یہ خواب جہیم کا بھی مثل رویاے عاتکہ اور موافق قول عداس کے ہے واللہ ہمسے عمداً نہین جھوٹھ نہین کہا ہے اور قسم ہے اپنی زندگانی کی اگر محمدؐ کاذب ہونگے تو ہر آینہ عرب بہت ہین بجاے ہمارے اُنکو کافی ہونگے اور اگر وہ اپنے دعوی مین صادق ہین تو ہم یہان سے جدا ہو جانے پر البتہ اُنکے نزدیک بہترین عرب ہونگے اسلیے کہ ہم اُنکے یگانہ ہین تب شیبہ نے کہا جو کچھ تو کہتا ہے یون ہی ہے لیکن ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم اہل لشکر کے سامنے سے پھر کر چلے جاوین ناگاہ جسوقت وہ دونون باہم باتین کر رہے تھے کہ ابوجہل آیا اور پوچھنے لگا تم دونون کیا ارادہ کرتے ہو اُنھون نے کہا پھر جانے کا مشورہ کرتے ہین کیا تو خیال نہین کرتا کہ خواب عاتکہ اور رویاے جہیم بن الصلت دونون موافق قول عداس ہین تب ابوجہل نے کہا واللہ تم اپنی قوم کو رسوا اور اُنسے قطع کرتے ہو اُنھون نے جواب دیا واللہ تو خود بھی ہلاک ہوا اور اپنی قوم کو بھی ہلاک کیا آخر دونون اسی بات پر ساتھ رہے پھر جب ابوسفیان اپنے کاروان کو وہان سے بچاکر نکال لے گیا اور اُنکے محفوظ رہنے سے مطمئن ہوا تو قیس بن امرئ القیس جو اہل کاروان کے ہمراہ مکے سے آیا تھا اور ساتھ تھا اُسکو ابوسفیان نے طرف قریش کے جو کمک سے چلے جاتے تھے روانہ کیا تا اُن لوگون کو پھیر لیجاوے اور اُنسے کہدیوے کہ کاروان تمھارا بسلامت محفوظ رہا اب تم اپنے تئین اہل یثرب کے قابو مین یعنی اپنی جانون کو اُنکے ہاتھون مین نہ دو کیونکہ سواے اُسکے تمھاری حمایت نتھی بلکہ تم واسطے حمایت و حراست اپنے عیر اور مال کے نکلے تھے سو حقتعالے نے اُسکو نجات دی پس اگر وہ لوگ پھر جانے سے انکار کرین تو چاہیے کہ ایک خصلت یعنی اس ایک بات سے انکار نکرین کہ گانون کو اپنے ساتھ سے پھیر دین اسلیے کہ جنگ مین گرانی و آسانی اور کسر و انکسار دونون واقع ہوتے ہین پس قیس نے جاکر قریش کو پیغام پہونچایا اور اُنکو فہمایش کی مگر اُنھون نے پھر جانے سے انکار کیا اور کہنے لگے کہ البتہ گانون کو ہم پھیر دیتے ہین آخر اُن کنیزون کو تحفہ سے پھرا دیا اور قیس قاصد پھر کر مقام بدہ مین ابوسفیان کو مل گیا (اور بدہ سات میل پر ہے عقبہ عسفان سے

اور اُنتالیس میل ہی سکتے ہے) پھر اُسنے ابوسفیان کو عدم مزاحمت اور کوچ قریش سے خبر دی اُسنے کہا واقوماہ یعنی افسوس ہی حال قوم پر یہ کام عمرو بن ہشام کا ہی کہ پھر جانا اُسی کو ناگوار ہوگا پس ہر آینہ اُسنے لوگون کی سرشکنی اور خود سرکشی کی کہ یہ سرسر منقصت و شامت ہی کیونکہ اگر اصحاب محمدؐ اس گروہ کو پا جاوینگے تو سکے تک ہمارا پیچھا کرینگے اور راوی کہتے ہین کہ وہ گانہین جو لشکر ابوجہل کے ہمراہ آئین تھین ایک سارہ تھی کنیز عمرو بن ہشام اور کنیز اُمیہ بن خلف تھی اور عزہ کنیز اسود بن المطلب کی تھی اور ابوجہل کہتا تھا کہ واللہ ہم ہرگز نہ پھر جاینگے جب تک نہ داخل بدر رہونگے اور اُن دنون بدر مین موسم سالہاے جاہلیت سے موسم یعنی مجمع تھا کہ عرب وہان جمع ہوتے تھے اور وہان بازار لگتا تھا لہذا ابوجہل نے چاہا کہ پہونچنا ہمارا وہان تک عرب سنین یعنی ہمارے ارادے اور اولوالعزمی کو جانین اور ہم بدر مین تین روز مقام کرین اور وہان اونٹون کو ذبح کرین اور لوگون کو کھانے کھلاوین اور شرابین پیین اور گانیون کا گانا سنین تاکہ عرب یہ حشمت و شوکت ہماری دیکھ کر ہمیشہ ہماری بہادری و مردانگی سے ہیبت کرینگے اور ایسا ہوا کہ جب قریش مکے سے روانہ ہوے تھے تو فرات بن الحیان العجلی کو طرف ابی سفیان بن حرب کے روانہ کیا تا اُسکو اُنکے کوچ و روانگی اور جمعیت لشکر کی خبر کرے چنانچہ فرات خلاف رستہ ہوگیا ابوسفیان سے اسلیے کہ ابوسفیان دریا کی ترائی تراتی گیا اور فرات شارع عام پر چلا پھر لشکر مشرکین سے جحفہ مین آکر مل گیا اور وہان کلام ابوجہل کا سنا وہ کہتا تھا ہم ہرگز نہ پھرینگے تب فرات نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اُنکو یعنی ابوسفیان وغیرہ کو تیری کچھ پروا نہین ہی پس جو شخص بدلہ پانا مقرر بے کھہ کر بلا عوض لینے کے پھر جاویگا البتہ وہ کمزور و ناتوان ہی آخر فرات نے ابوسفیان کا ساتھ چھوڑ دیا اور ہمراہ قریش ہولیا چنانچہ وہی فرات روز بدر بہت زخمی ہوکر پاپیادہ بھاگا اور کہتا جاتا تھا کہ آج کے دن سے زیادہ کوئی امر سخت مین نے نہین دیکھا بے شبہہ فال حنظلیہ کی منحوس و نامبارک ہی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبدالملک بن جعفر نے اُم بکر بنت المسور نے اُسنے اپنے باپ سے اُنھون نے کہا اخنس بن شریق ایک مرد اعرابی تھا اور وہ حلیف بنی زہرہ کا تھا اُسنے کہا اے بنی زہرہ خدا نے تمھارے کاروان کو بچا لیا اور تمھارا مال باسن تمام پہونچا دیا اور مخرمہ بن نوفل تمھارے سردار کو سلامت رکھا و حال آنکہ تم اسی واسطے نکلے ہو کہ مخرمہ اور اُسکے مال کی حفاظت کرو سو خدا نے اُسکو محفوظ رکھا اب سواے اسکے نہین ہی کہ محمدؐ ایک شخص ہی تم مین سے اور وہ تمھارا خواہرزادہ ہی اگر وہ نبی ہی تو تم لوگ اُسکے سبب بڑے سعید و نیکوکار ہوگے اور اگر وہ کاذب ہی تو اُسکے قتل کے لیے متولی ہونا تمھارے قاطے کا بہتر ہی اس سے کہ تم اپنے خواہرزادے کے قتل پر متولی ہو پس لازم ہی کہ تم پھر جاؤ اور الزام نامردی کا میرے ذمے رکھو تمکو کیا ضرورت ہی کہ بغیر کسی وجہ کے صرف اس شخص کے کہنے سے خرچ کرتے ہو

اور یہ شخص تو اپنی قوم کو ہلاک کرنے والا ہی اور بہت جلد اُنکو فساد مین ڈالنے والا ہی آخر بنی زہرہ نے
اُسی کی اطاعت کی اور اُسکا کہنا مانا کیونکہ وہ اُنمین مطاع و معزز تھا اور وہ سب اُسکو مؤتمن و معتمد جانتے تھے
تب اُن لوگون نے کہا پھر ہم کیا حیلہ کرین کیونکر یہان سے چلے جاوین اخنس نے کہا کہ ہم تم سب ہمراہ قوم کے
چلتے ہین جب شام ہوگی تو مین اپنے اونٹ سے گر پڑونگا تو اُسوقت تم یہ کہنا کہ اخنس کو سانپ نے کاٹا ہی پھر
جب قوم چلنے کو کہین تو تم کہیو کہ ہم اپنے صاحب سے کیونکر مفارقت کرین تا آنکہ ہمکو معلوم ہو کہ وہ زندہ ہی یا اگر
مر جاوے تو اُسکو دفن کرین پس جب وہ لوگ چلے جاوینگے تو ہم تم پھر چلینگے الغرض بنو زہرہ نے یون ہی کیا (پھر
جب اِن لوگون کو پھرتے ہوے بمقام ابواصبح ہوئی اُسوقت لوگون کو ظاہر ہوا کہ بنو زہرہ لوٹ گئے) پس
بنی زہرہ مین سے ایک بھی ہمراہ قوم حاضر نتھا **راوی** لکھتا ہی کہ یہ سب بنی زہرہ سو لوگ آدمی تھے یا سو سے
کم ہون ہمارے نزدیک یہی ثابت تر ہی کہ کم از سو تھے + اور بعض کہنے والے نے کہا تین سو تھے اور **واقدی**
علیہ الرحمۃ نے بالواسطہ روایت کی ہی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اُنھون نے کہا کہ ہمراہ گروہ قریش کے
بنو عدی بھی نکلے تھے یہانتک کہ وہ لوگ ثنیۂ لفت یعنی لفت کی چڑھائی پر پہونچے پھر جب آخر شب وقت سحر ہوا
تو بنو عدی دریا کے کنارے کنارے مکے کی طرف پھر چلے بناگاہ ابوسفیان اُنکو مل گیا اُسنے کہا اے بنو عدی
تم لوگ کیونکر پھرے جاتے ہو نہ ہمراہ کاروان کے ہو نہ لشکر کے ساتھ ہو۔ کیا ماجرا ہی اُنھون نے کہا تو ہی نے
قریش سے کہلا بھیجا کہ مکے کو پھر جاؤ پس جسکو پھرنا منظور تھا وہ پھر گیا اور جسکو ہمراہ لشکر جانا منظور تھا وہ ساتھ
چلا گیا چنانچہ بنو عدی مین سے کوئی ہمراہ لشکر بدر مین حاضر نہین ہوا + اور بعضون نے کہا ہی کہ ابوسفیان نے
بنی عدی سے بمقام مرالظہران کے ملاقات کی تھی اور وہین یہ باتین کہی تھین اور **واقدی** نے کہا کہ بنو زہرہ جحفہ سے
پھر گئے تھے مگر بنو عدی راستے سے لوٹ گئے تھے اور بعض نے کہا مرالظہران سے اور یہان رسول خدا صلعم تاریخ
چودھوین رمضان وقت صبح بمقام عرق الظبیہ روانہ ہوے تھے اور وہان ایک اعرابی جانب تہامہ یعنی پستی ترائی کی
طرف سے آیا اُس سے اصحاب رسول خدا صلعم نے پوچھا تجھے کچھ حال ابوسفیان بن حرب کا معلوم ہی اُسنے کہا مجھے
ابوسفیان کا حال کچھ معلوم نہین ہی تب اصحاب نے کہا آؤ خدمت رسول اللہ مین حاضر ہو کر سلام کر اُسنے کہا
کیا تمہارے درمیان مین اللہ کا کوئی رسول ہی اُنھون نے کہا ہان اُسنے کہا تم مین کون شخص رسول اللہ ہی
لوگون نے اشارہ کیا کہ یہ رسول اللہ ہین اُسنے کہا اگر تو صادق ہی تو اس میرے ناقہ کے پیٹ مین کیا ہی
اُسوقت سلمہ بن سلامہ بن وقش بول اُٹھے کہ تو نے اس اُٹنی سے مجامعت کی ہی تو وہ تجھسے حاملہ ہی چنانچہ آنحضرت
صلعم کو یہ کلمہ سلمہ کا ناگوار گذرا کہ اُس سے منھ پھیر لیا پھر حضرت وہان سے روانہ ہوے اور شب چہارشنبہ نیمہ شہر رمضان کو
روحاء مین تشریف لائے اور بیر روحاء کے قریب نماز پڑھی (یعنی نماز شب) **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا

مجھسے حدیث بیان کی عبد الملک بن عبد العزیز نے ابان بن صالح سے انھون سعید بن المسیب سے انھون نے
کہا جب رسول خدا صلعم نے وتر مین رکوع سے سر اٹھایا تو عند القنوت کافرون پر لعن کی کہ اللھم لا تفلتن
ابا جہل فرعون ہذہ الامۃ اللھم لا تفلتن زمعۃ بن الاسود اللھم و اعم عین ابی زمعۃ بزمعۃ
اللھم و اعم بصرۃ ابی زمعۃ اللھم لا تفلتن سہیل اللھم انج سلمۃ بن ہشام و عیاش بن ابی ربیعۃ
و المستضعفین من المؤمنین یعنی اے میرے پروردگار تو ابو جہل کو نہ چھوڑ کہ وہ فرعون اس
امت کا ہے اے پروردگار تو زمعہ بن الاسود کو بھی نہ چھوڑ اے پروردگار تو ابو زمعہ کی آنکھون کو رولا
زمعہ کے مارے جانے سے اے پروردگار ابو زمعہ کی آنکھین اندھی کر اے پروردگار مخلصی ندے
سہیل کو اور اے پروردگار نجات دے سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور مسلمانان مستضعف
عقیدت کو یعنے بے عقلون اور عاجزون کو اور حضرت علیہ السلام نے ولید بن الولید کے لیے اسدن
تو دعا نکی تا آنکہ وہ بدر مین اسیر ہوا لیکن جب وہ بعد واقعہ بدر کے مکے کو چلا تب اسلام لایا پھر ارادہ
کیا کہ مدینے کو جاوے مگر قید کیا گیا اسوقت حضرت علیہ السلام نے اسکے حق مین دعا فرمائی اور سعد
بن المسیب راوی نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب سے مقام روحا مین فرمایا کہ
یہ روحا سجاج ہے یعنی یہ وادی روحا تمام وادیون عرب سے افضل ہے اور راوی کہتے ہین کہ
خبیب بن یساف ایک مرد شجاع تھا اور اسلام سے انکار کرتا تھا پھر جسوقت آنحضرت صلعم نے
بدر کی طرف خروج کیا تو خبیب اور قیس بن محرث یہ دونون بھی ہمراہ نکلے اور وہ دونون اپنی قوم کے
دین پر تھے پھر یہ دونون مقام عقیق مین حضرت سے جا ملے اور خبیب نے اسوقت زرہ وغیرہ ساز حرب مین
سراپا متنع یعنی چھپا ہوا تھا تو حضرت نے اسکو زیر خود سے یعنی خود کی جھالر مین سے پہچانا اور طرف سعد
بن معاذ کے کہ وہ پہلو مین چلے جاتے تھے ملتفت ہوے اور فرمایا کیا یہ خبیب بن یساف نہین ہے انھون نے
عرض کی ہان یا رسول اللہ یہ وہی ہے تب خبیب نے آگے بڑھکر رکاب ناقہ نبی صلعم کی تھامی حضرت نے اس سے
اور قیس بن المحرث سے کہ لوگ اسکو قیس بن الحارث بھی کہتے تھے فرمایا کہ تم دونون ہمارے ساتھ کیون آئے ہو
ان دونون نے کہا تا ہمارے خواہر زادے اور ہمسایہ ہو تو ہم اپنی قوم کے ساتھ واسطے مال غنیمت کے نکلے ہین
فرمایا جو شخص ہمارے دین مین نہین ہے وہ ہرگز ہمارے ساتھ نہ چلے تب خبیب نے کہا بتحقیق کہ میری قوم
مجکو خوب جانتے ہین کہ مین جنگ مین سخت جفاکش اور بڑا دشمن کش ہون پس مین آپکے ساتھ ہو کر واسطے
حصول غنیمت کے جنگ کرونگا مگر اسلام نہ لاونگا حضرت نے فرمایا ایسا نہین ہو سکتا مگر یہ کہ تو اسلام قبول کر
تب قتال کر بعد ازان پھر جب مقام روحا مین حاضر حضور ہوا تو عرض کی کہ اب مین اللہ رب العالمین کا

ولید بن الولید کو ابو جہل بن ہشام نے اذیت دی تھی اور بہت ایذا کیا تھا اور ولید بدر مین جب اسیر کیا گیا تو اسکے بھائی خالد نے اور وہان سے فدیہ لیکر اسکو رہائی دی اسنے قریش کے ساتھ ہو

اسلام لایا یعنی خالصاً للہ دین اسلام قبول کیا اور مین گواہی دیتا ہون کہ تم بے شبہہ رسول اللہ ہو یہ سنکے حضرت علیہ السلام مسرور ہوے اور فرمایا اب تو ہمراہ چل چنانچہ اُسنے جنگ بدر وغیرہ مین بڑی بہادری و مردانگی کی اور قیس بن المحرث نے اسلام لانے سے انکار کیا اور مدینے کو پھر گیا پھر جب آن حضرت علیہ السلام نے بدر سے مراجعت فرمائی اُسوقت قیس بھی اسلام لایا بعد ازان حاضر اُحد ہو کر شہید ہوا اور راوی کہتے ہین کہ جب آن حضرت علیہ السلام رمضان مین بعزم بدر روانہ ہوے تو ایک دو دن روزہ رکھکر افطار کیا اور لوگون کو بھی سفر مین روزہ رکھنے سے منع کیا مگر لوگون نے افطار نکیا بعد ازان پھر حضرت کے حکم سے منادی نے ندا دی کہ اے گروہ نافرمان مین نے افطار کیا ہی تم بھی افطار کرو

ذکر آمدن لشکر قریش و مشورت رسول خدا صلعم با اصحاب باوفا و آمادگی غازیان جان فدا و بشارت فتح و غنیمت حسب تمنا

واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کثیرہ کے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلعم مدینے سے روانہ ہوے اور قریب بدر پہونچے تو حضرت کے پاس خبر روانگی قریش کی پہونچی اور آپ نے اصحاب سے بیان کیا اور لوگون سے مشورت چاہی تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُٹھ کھڑے ہوے اور کلام پسندیدہ کیا بعد ازان عمر رضی اللہ عنہ اُٹھے اُنھون نے بھی پسندیدہ کلام کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ قریش ہین بخدا کہ یہ بڑے معزز ہین چنانچہ جب سے انکی عزت اور اُنکو غلبہ ہی کبھی ذلیل و مغلوب نہین ہوے اور بخدا کہ جب سے یہ لوگ کافر ہین کبھی ایمان نہین لائے اور واللہ انکے معزز لوگ کبھی اسلام نہ لاوینگے اور ضرور آپ سے مقابلہ کرینگے پس آپ بھی اپنے سامان مین مستعد ہو جیے اور اپنی تیاری کیجیے بعد ازان مقداد بن عمرو نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ آپ اسطے امتثال امر خدا کے تشریف لے چلیے ہم بھی آپ کے ہمراہ ہین ان شاء اللہ ہم آپ سے وہ باتین نہ کہینگے جو بنی اسرائیل نے اپنے نبی سے کہی تھین اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا یعنی موسی علیہ السلام سے بنی اسرائیل نے کہا کہ تو جا اور تیرا مربی یعنی ہارون جاوے پھر تم دونون مل کر مقاتلہ کرو اور ہم بھی تمھارے ساتھ مقاتلہ کرنے والے ہین اور قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپکو بحق مبعوث کیا اگر آپ ہمکو طرف برک الغماد کے لیجاوین تو ہمراہ آپ کے ہم چلے جاوین (اور برک الغماد نام مقام ہی عقب مکہ پر پانچ منزل ہی اور وہ درمیان ساحل یعنی اُس ترائی مین ہی جو دریا سے ملی ہی اور یہ مکے سے آٹھ منزل جانب یمن کے واقع ہی) یہ کلام مقداد سُن کے حضرت نے فرمایا تو خیر پر ہی اور اُنکے لیے دعاے خیر فرمائی کہ جزاک اللہ خیرا بعد ازان حضرت نے فرمایا اے گروہ مجھے مشورہ دو اور اس گروہ سے مراد انصار تھے اور حضرت علیہ السلام کو گمان تھا کہ انصار سواے درمیان مدینے کے بیرون مدینہ نصرت کرنے کو نہ جاوینگے

اسلیے کہ انھون نے حضرت سے شرط کرلی تھی کہ جس نہج سے یا جن سے ہم اپنی جان اور اولاد کی حراست
و حمایت کرتے ہین اُسی طرح آپ سے بھی دفاع دشمن کرینگے (اور حال یہ تھا کہ وہ لوگ ہمیشہ مدینہ سے
باہر نہین جاتے تھے) اسلیے حضرت نے اُنکی طرف خطاب کرکے فرمایا کہ مجکو مشورہ دو اُسوقت
سعد بن معاذ اُٹھ کھڑے ہوے اور عرض کی کہ مین انصار کی جانب سے جواب دیتا ہون کہ یا رسول اللہ گویا
کہ آپ کے ارادے مین یہ خطاب ہماری طرف ہو فرمایا صحیح ہو تب معاذ نے کہا اگر آپ ایسے امر کے لیے
خروج کرین کہ شاید اُسمین وحی آپ کو نہ آئے یعنے اگر آپ بغیر حکم وحی کے بھی خروج کرین تب بھی
ہم ہمراہ آپکے حاضر ہین اسواسطے کہ ہم آپ کے ساتھ ایمان لائے ہین اور ہمنے آپ کی تصدیق کی اور
ہمنے گواہی دی ہو اس بات کی کہ جو کچھ آپ لائے ہین وہ سب حق ہو اور ہمنے آپ کو قول دقرار دیا ہو
اور سمع وطاعت پر عہد کیا ہو یعنی فرمان آپکا بگوش جان سُنینگے اور بسر وچشم بجالاوینگے پس آپ
چلیے جہان آپکا ارادہ ہو قسم ہو اُس خدا کی جسنے آپ کو بحق مبعوث کیا اگر پیش آوے یہ بحر یعنی دریاے سمندر
اور آپ اُسمین درآوین تو ہم بھی اُسمین آپ کے ساتھ گھس جاوین اور ہم مین سے کوئی باقی نرہ جاویگا
پس آپ جس سے چاہیے ہم سے صلح کیجیے اور جس سے چاہیے مسالمت کیجے یعنی جسکو چاہیے نزدیک
کیجیے جسکو چاہیے دور کیجیے اور ہمارے مال سے جسقدر اور جو چاہیے لیجیے اور جو کچھ آپ لیوینگے وہ ہمارے
نزدیک اُس مال سے بہتر ہوگا جو کچھ آپ نہ لیوینگے قسم ہو اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہو
مین اس راستے پر کبھی نہین گیا اور نہ مجھے کچھ حال اس جنگ کا معلوم ہو اور ہمکو اُسکا خوف بھی نہین ہو
اگر کل کے روز دشمن ہمسے مقابلہ کرینگے تو ہم لوگ ہنگام جنگ بڑے صابر ہین اور وقت مقابلہ کے بڑے
ثابت قدم ہین کیا بعید ہو کہ حقتعالے ہمسے کوئی ایسا کام آپ کو دکھلاوے جس سے آپ کی آنکھین ٹھنڈی
ہون اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے
اُنھون نے محمود بن لبید سے کہ سعد نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنی قوم سے اپنے پیچھے مدینے مین ایسے لوگ چھوڑ آئے ہین
کہ ہم آپ کے چاہنے والے کسیسے زیادہ نہونگے اور آپ کی اطاعت کرنے والے اُنسے زیادہ نہونگے یعنی وہ لوگ ہمسے
زیادہ آپکے محب اور مطیع ہین اور جہاد مین اُنکو بڑی رغبت ہو اور نیت اُنکی خالص ہو (یعنی جہاد اُنکی طمع
غنیمت نہین ہو) پس اگر اُنکو گمان اس بات کا ہوتا کہ آپکو ضرر مقابلہ دشمنون کا کرینگے تو وہ آپ سے پیچھے
نرہ جاتے لیکن اُنکو گمان ہو آکہ یہ خروج واسطے تاراج کاروان کے ہو سو لسب ہم آپکے لیے ایک شامیانہ
یہان کھڑا کردیتے ہین اور آپ کی سواریان یعنی آپ ناقہ بھی اسی جگہ تیار و مہیا کردیتے ہین بعد ازان
ہم لوگ دشمن کے مقابلے کو آگے بڑھتے ہین اگر حق سبحانہ تعالے نے ہمکو دشمنون پر غالب وفیروزمند کیا تو یہ عین

ہماری تمنا ہی جیسا ہم چاہتے ہین اور اگر مبادا امر دگرگون ہوا تو آپ ان سواریون پر سوار ہوکر اُن لوگون سے جا ملیے جو پیچھے رہ گئے ہین (یعنی وہ آپ کی اطاعت و اعانت مین ہمنے زیادہ جہد و کوشش کرینگے) حضرت نے یہ کلام سعد کا سُن کے فرمایا جزاک اللہ خیرا اور فرمایا اے سعد حق تعالیٰ چاہیگا تو اسمین بہتری کریگا (یعنی جو کچھ تم کہتے ہو ضرورت اُسکی نہوگی) راوی کہتے ہین کہ جب سعد اپنے کلام سے فارغ ہوئے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ برکات خدا کی توقع اور توکل پر روانہ ہو کہ ہر آینہ حق تعالیٰ نے دونون گروہون مین سے ایک کا تجھسے وعدہ کیا ہی (یعنی یا ظفر لشکر ابوجہل پر یا تجارت کاروان ابوسفیان) اور فرمایا واللہ گویا کہ مین قتل گاہ قوم کو دیکھتا ہون اور سعد نے کہا حضرت نے بیشک اسمین ذرا انکی قتل کا ہون کو دکھلا دیا کہ وہ مقتل فلان کا ہی اور یہ قتل گاہ فلان کی ہی اور سوائے اسکے ہر ایک کی قتلگاہ کو بتا دیا سعد نے کہا پس قوم کو یقین حاصل ہوا کہ بالفعل قتال ہوگی اور غیر یعنی کاروان ابوسفیان کا ہوسکیگا جسکے بتانے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بسکو اُمید فتح حاصل تھی اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھے حدیث بیان کی ابراہیم بن عبداللہ بن عطیہ بن عبداللہ بن انیس نے اپنے باپ سے سُن کر کہ اُسی وقت یعنی جس وقت خبر لشکر مسلمین پر پہنچی رسول خدا صلعم نے حکم تیاری لشکر اسلام کا کیا اور وہ تین علم تھے اور ہتھیارون کو نکلوایا اور درست کرایا اور جب مدینہ سے چلنے لگے تو کوچ علم منعقد یعنی تیار تھا پھر حضرت نے روحاء کو چھوڑ کر بسمت ذفران (ذفران ۱۲) کی راہ کو سمت چلا اور درمیان خبیر تین کے پہونچے اور مابین دونون موضع قبیر کے نماز پڑھی و بعد ازان داہنی طرف روانہ ہوئے پھر بائین طرف وادی کا راستہ لیا جب ضیعۃ المتعہد پر پہنچے تو وہان سے بنیۃ المتعرضہ مین داخل ہوئے یہان تک کہ مقام تیا پر پہونچے اور وہان سفیان ضمری حاضر ہوا اور رسول خدا صلعم بہت جلد جاتے تھے اور قتادہ بن النعمان الظفری ہمراہ تھے اور بعض نے کہا عبداللہ بن کعب المازنی تھا اور بعض نے کہا سعد بن زنبل تھا پس جب سفیان الضمری مقام تیا پر ملا تو حضرت نے فرمایا تو کون ہی تب ضمری نے کہا کہ تم کو کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا ہم کو بتا تو ہم تجکو بتا دین ضمری نے کہا کیا یہ بات اس بات پر موقوف ہی یعنی کیا یہی شرط ہی کہ مین بتاؤن تو تم بتاؤ گے فرمایا ہان تب ضمری نے کہا پوچھو کیا پوچھتے ہو حضرت نے فرمایا حال قریش ہمسے بیان کر ضمری نے کہا مجھے خبر معلوم ہوئی ہی کہ وہ لوگ فلان روز فلان تاریخ مکہ سے روانہ ہوئے ہین پس جسنے مجھے خبر دی ہی اگر وہ سچا ہی تو وہ اب اسی وادی کے قریب ایک جانب مین ہونگے تب حضرت نے پھر پوچھا کہ ہمسے خبر محمد اور اُنکے اصحاب کی بیان کر اُسنے کہا مین نے خبر پائی ہی کہ وہ لوگ بھی فلان روز یثرب سے چلے ہین اگر خبر سچی ہی تو وہ لوگ بھی اب اسی وادی مابین کسی جانب ہونگے پھر ضمری نے پوچھا پس تم کون ہو حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہم اس چشمہ سے آئے ہین اور یہ کہکر ہاتھ سے اشارہ سمت عراق کے کیا تو ضمری اس اشارہ سے یہ سمجھا

بعد ازان حضرت علیہ السلام اپنے اصحاب کی جانب تشریف فرما ہوے اور دونون فریق مین سے کوئی یعنی فرقہ
مسلمین و فرقہ مشرکین مین سے ایکدوسرے فریق کی منزل و مقام سے مطلع نہ تھا اسلیے کہ اُنکے درمیان مین
بڑے بڑے تودے اور ٹیلے ریگ بیابان کے تھے اور آن حضرت صلعم نے مقام وتبہ مین نماز پڑھی بعد ازان سیر مین
جاکر نماز پڑھی پھر ذات الجدال مین نماز پڑھی بعد ازان خیف عین الحلامین پھر خبیر مین مین نماز پڑھی بعد ازان
وہان دو پہاڑون کو دیکھا تو پوچھا ان دونون پہاڑون کا کیا نام ہی لوگون نے کہا مسلح و منمری نام ہی فرمایا
ان دونون پر کون رہتے ہین لوگون نے کہا بنو النار و بنو حراق تب حضرت خبیر مین کے قریب سے پھر گئے اور
روانہ ہوے یہان تک کہ مقام خیرف کو طی کیا اور اُسکو بائین طرف چھوڑتے ہوے معترضہ مین پہونچے
وہان پر بسبس و عدی بن ابی الزغبا حضرت نبی صلعم مین حاضر ہوے اور یہ دونون جو کہ خبر لینے گئے تھے
تو دونون نے آکر حضرت سے خبر بیان کی اور آن حضرت علیہ السلام نے قریب بدر وقت عشا رشب جمعہ کو مقام
کیا اور تاریخ سترھوین رمضان کی تھی چنانچہ آن حضرت صلعم نے وہان سے علی و زبیر و سعد بن ابی وقاص و
بسبس بن عمرو کو واسطے تفحص حال کے اوپر چشمۂ آب کے روانہ کیا اور ان لوگون سے اشارہ کیا کہ طرف غرب کے
جاؤ امید ہی کہ نزدیک اس قلیب کے جو طریب سے ملا ہوا ہی وہان خبر پاؤگے اور قلیب چاہ ہی زیر نظر یب اور
نظریب پہاڑی ہی پس یہ لوگ جانب نظریب کے گئے چنانچہ اُن لوگون نے اُس چاہ پر جسکا پتہ رسول خدا صلعم نے
بتایا تھا قریش کے شتران آبکش کو پایا ساتھ قریش کے سقے تھے پس بعض نے بعض سقون سے ملاقات کی
تو اکثر اُنمین سے بھاگ گئے اور ان بھاگنے والون مین سے ایک وہ جو پہچانا گیا عبیر تھا کہ پہلے اُسی نے
قریش کو خبر رسول خدا صلعم اور اصحاب کی پہونچائی اور اکر پکارا اے آل غالب یا ابن کبشہ یعنی محمد صلعم اور
انکے آگئے ہین اور تمھارے سقون کو گرفتار کر لیا ہی یہ خبر سُن کر تمام لشکر گھبرا گیا اور بل چل پڑ گئی حکیم بن
حزام نے بیان کیا کہ ہم اپنے خیمہ مین گوشت شتر کا کباب بریان کر رہے تھے ناگاہ ہمنے یہ خبر سُنی تو کھانا
ہمسے چھوٹ گیا اور بعضے ہم مین سے بعض کے پاس دوڑے اور عتبہ بن ربیعہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا
اے ابو خالد مین کسی کو نہین جانتا کہ وہ اپنے آنے مین ایسا حیران ہوا جیسا مین اپنے آنے مین
پشیمان ہون و ہر آئینہ کاروان ہمارا تو بچگیا اور ہم اس قوم کی طرف انکے ملک مین انھین پر سرکشی کرتے ہوے
آئے ہین پھر اُسنے کہا خیر یہ ایک امر تقدیری تھا مگر میرے نزدیک جو کوئی اس شوم ابن الحنظلیہ کی اطاعت و
پیروی کرتا ہی وہ بے عقل ہی اے ابو خالد آیا تجکو بھی اندیشہ اس بات کا ہی کہ یہ قوم ہمپر شب خون مار سکیگی
مین نے کہا البتہ مین بھی اس سے ایمن نہین ہون اُسنے کہا ای ابو خالد پھر تیری کیا رائے ہی مین نے کہا ہم لوگ
تمام شب حرب و بیداری کرین اسمین تمھاری جو رائے ہو عتبہ نے کہا یہ رائے بہت خوب ہی حکیم نے کہا پس ہمنے رات بھر

ناصح مبانی کی ابوجہل نے کہا یہ کیا تھا یہ کام عتبہ کا ہی کہ وہ قتال کرنا محمد اور اُنکے اصحاب سے بد جانتا ہی
یہ بات نہایت متعجب کی ہی کیا تم لوگون کو یہ گمان ہی کہ محمد اور اُنکے اصحاب تمہارے لشکر سے مقابلہ کرینگے بخدا کہ
مین اپنی قوم کو علحدہ ایک طرف لیجاتا ہون پھر تم مین سے کوئی ہماری نگہبانی نکرے آخر ابوجہل ایکطرف ہوگیا
اور اُسوقت ترشح بارش کی ہورہی تھی اور عتبہ کہنے لگا کہ یہ شخص نہایت ناکارہ اور شوم ہی اور عقل اُسکی زائل ہی
وہ جانی انکہ اصحاب محمد نے تمہارے ستون تک کو گرفتار کرلیے ہین غرض اُس شب کو جو کہ یسار غلام عبید بن سعید
بن العاص اور سالم غلام عتبہ بن الحجاج و ابو رافع غلام امیہ بن خلف گرفتار ہوے تھے یہ سب پیش نبی
صلعم حاضر کیے گئے اور حضرت اُسوقت مصروف نماز تھے چنانچہ اُن غلامون نے کہا ہم سقے ہین قریش نے
ہمکو پانی لانے کے لیے بھیجا تھا اور یہ بیان اُنکا اصحاب کو ناپسند ہوا بلکہ وہ چاہتے تھے کہ وہ سچ ظاہر کرین
کہ ہم غلام ابی سفیان کے ہین اور کاروان کے ہمراہیون مین تھے تا آنکہ اصحاب اُنکو مارنے لگے پھر جب اُن
غلامون کو ایذا مار کی پہونچی تو وہ کہنے لگے ہم غلام ابوسفیان کے ہین اور ہمراہ کاروان کے تھے اور وہ کاروان
ان ٹیلون کے تلے ہی آخر جب اُن غلامون نے خوف سے ایسا کچھ بیان کیا تو اصحاب نے زدوکوب سے ہاتھ
روک لیا اس عرصہ مین رسول خدا صلعم نماز سے فارغ ہوے تو فرمایا کہ جب اُن غلامون نے تمسے سچ کہا
تو تم اُنکو مارنے لگے اور جب جھوٹھ کہا تو تم باز رہے تب اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ یہ غلام ہمسے بیان
کرتے ہین کہ قریش یہان آئے ہین حضرت نے فرمایا یہ سچ کہتے ہین درحقیقت قریش اپنے کاروان کے بچانے کو
آئے ہین کہ اُسکے لوٹے جانے کا تمسے اندیشہ رکھتے ہین بعد ازان حضرت علیہ السلام اُن سقون کی طرف متوجہ
ہوے اور فرمایا قریش کہان ہین اُنھون نے کہا ان ٹیلون کے پیچھے ہین جسے آپ دیکھ رہے ہین فرمایا وہ لوگ
کتنے ہونگے اُنھون نے کہا بہت کثرت سے ہین فرمایا شمار اُنکا کسقدر ہونگے اُنھون نے کہا ہم شمار اُنکا نہین جانتے
فرمایا کتنے اونٹ روز نحر کرتے ہین اُنھون نے کہا ایک روز دس اونٹ نحر کرتے ہین ایک روز نو اونٹ
تب آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ ۹ ہین ہزار اور نو سو کے ہین پھر اُن حضرت صلعم نے سقون سے پوچھا کہ مکے سے
کون کون چلا ہی اُنھون نے کہا جنکے پاس خرچ تھا اُنمین سے کوئی باقی نہین رہا کہ نہ آیا ہو پس کہ آن حضرت صلعم
لوگون کی جانب متوجہ ہوے اور فرمایا ہذہ مکۃ القت افلاذ کبدہا یعنی مکے نے کلیجے کے ٹکڑون کو سامنے
ڈال دیا ہی اس سے کنایہ ہی کہ جملہ اعزہ باشندہ مکے کے نکل پڑے ہین بعد ازان پھر حضرت نے اُن
غلامون سے پوچھا کہ کوئی اُن قریش مین سے لوٹ بھی گیا ہی وہ بولے ہان ابی بن شریق بنی زہرہ کو
پھیر لے گیا ہی حضرت نے فرمایا کہ ابن شریق اُنکا راہبر ہوا اور خود راہ پر نہ آیا اگرچہ یہ بات ہی کہ مین اُسکو
دشمن خدا اور دشمن کتاب اللہ نہین جانتا ہون پھر اُن غلامون سے پوچھا کہ بھلا بنی زہرہ کے سوا

اور بھی کوئی پلٹ گیا ہی وہ بولے ہان بنو حدی بن کعب بھی چلے گئے ہین بعد ازان حضرت علیہ السلام نے
اپنے اصحاب سے فرمایا کہ دربارۂ منزل و مقام یہان کے تمھارا مشورہ ہی اُسوقت حباب بن المنذر نے عرض کی
یا رسول اللہ آپ فرمائیے کہ اگر یہ منزل وہ مقام ہی کہ خدا نے آپکو یہان اترنے کا حکم کیا ہی تو ہمکو مجال نہین ہی
کہ ہم یہان سے آگے بڑھین یا پیچھے ہٹین اور اگر یہ مشورہ رائے سے ہی تو جنگ خدع و کید ہی یعنی لڑائی مین
چال کرنا اور دھوکا دینا ہی اس صورت مین یہ مقام اُترنے کا نہین ہی بلکہ آپ ہم سب کو قریب چشمۂ قوم کے
لیچلیے کہ مین وہان سے اور وہان کے کنوؤن سے واقف ہون وہان ایک کنوان ہی مین اُسکو پہچانتا ہون
کہ اُسکا پانی بہت شیرین ہی اور اُسمین بہت پانی ہی کہ وہ کم نہین ہوتا پس وہان ہم ایک حوض بنا کر بھر لینگے
اور اُسمین شربی اور کٹورے چھوڑ دینگے پھر اُسمین سے پانی پینگے اور لڑینگے اور اُس کنوے کے
سوائے اور جو کنوے ہین اُنھین بند کر دینگے اور **واقدی** نے بواسطۂ راویون کے بیان کیا کہ اُسوقت
یعنی وقت مکالمہ حباب بن المنذر کے جبرئیل علیہ السلام پاس نبی صلعم کے نازل ہوے اور کہا رائے
وہی ہی جسکا مشورہ حباب نے دیا تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے حباب تیرا مشورہ موافق رائے
کے ہی پس حضرت نے وہان سے کوچ کیا اور جو جو کچھ حباب نے کہا تھا وہ سب کیا گیا اور **واقدی** نے
بواسطہ عبید بن یحیے وغیرہ کے **روایت** کی کہ جب حضرت علیہ السلام نے اُس مقام سے کوچ کیا
تو حق تعالے نے پانی برسایا اور وہ میدان ریگستان تھا کہ تمام ریگ زمین پر جم گئی تو ہلوگون کو چلنا
اُسپر بہت آسان ہوا اور قریش کی طرف تمام کیچڑ ہوگئی کہ اُنکو چلنا دشوار ہوگیا اور درمیان فریقین کے
ٹیلہ ریگ کا حائل تھا **راوی** کہتے ہین کہ اور اُس شب کو مسلمین پر نیند غالب ہوئی یہان تک کہ وہ سب
خوب سوئے اور بارش نے اُنکو کچھ ایذا نہین پہونچائی زبیر بن العوام نے کہا اُس شب کو ہمپر ایسی نیند غالب
ہوئی کہ مین ہر چند اپنے تئین سخت و مضبوط کرتا تھا مگر زمین پر گر پڑتا تھا پھر تاب اُٹھنے کی نر کھتا تھا
اور یہی حال رسول خدا صلعم اور سارے اصحاب کا شدت نیند مین تھا اور سعد بن ابی وقاص نے کہا
مین نے اپنے تئین دیکھا یعنی اپنا ایسا حال دیکھتا تھا کہ اگر کوئی میرے سینے مین دھکا مارتا تو مجھے
کچھ خبر نہوتی یہانتک کہ مین گر پڑتا اور اسی طرح رفاعہ بن رافع بن مالک نے کہا کہ جب مجھپر نیند غالب ہوئی
تو مجکو احتلام ہوا تا آنکہ مین نے آخر شب غسل کیا اور **راوی** کہتے ہین کہ جب رسول خدا صلعم نے بعد گرفتاری
سقون کے اسطرف کو کوچ کیا تھا تو عمار بن یاسر اور ابن مسعود کو واسطے تفحص احوال مشرکین کے بھیجا تو یہ
دونون گرد لشکر مشرکین کے پھر کر خدمت نبی صلعم مین حاضر ہوے اور بیان کیا یا رسول اللہ قوم مشرکین بہت
مضطر اور خوف زدہ ہین اگر اُنکے گھوڑے بولتے ہین تو اُنکے منھ پر مارتے ہین کہ اُنکے بولنے پر تاخت مسلمین سے

اندیشہ کرتے ہین اور باوجود اسکے آسمان سے اُنپر شدت کی بارش برسا رہا ہی وبعد ازان جب صبح ہوئی
تو بنیہ بن الحجاج کہ وہ نقش پا خوب پہچانتا تھا کہنے لگا کہ یہ نقش قدم ابن سمیہ اور ابن ام عبد اللہ کے ہین
مجھے معلوم ہوا کہ محمد ہمارے یہان کے احمقون اور یثرب کے احمقون کو جمع کرکے لایا ہی شعر لم یترک الجوع
لنا مبیتا ۔ لا بد ان نموت او نبیت ۔ یعنی گرسنگی نے ہمکو ساری رات سونے نہ دیا ضرور ہی کہ ہم مرجاوین
یا مارین یعنی سوائے جنگ کے چارہ نہین ہی ابو عبد اللہ نے کہا مین نے قول بنیہ بن الحجاج یعنی کم یترک الجوع
لنا الخ محمد بن یحیے بن سہل بن ابی حثمہ سے ذکر کیا اُسنے کہا قسم ہی زندگانی کی البتہ وہ لوگ بہت گرسنہ تھے
کیونکہ مجھسے میرے باپ نے نوفل بن معویہ سے سُنکر بیان کیا وہ کہتا تھا کہ ہمنے اُس شب کو دس اونٹ نحر کیے تھے
اور ہم اپنے خیمون مین گوشت کو ہان وکلیجی اور سپندے بریان کرتے تھے اور شب خون سے خوف زدہ تھے
پس ہم رات بھر نگہبانی کرتے رہے یہانتک کہ صبح روشن ہوئی اُسوقت مین نے منبہ سے سُنا کہ بعد پھیلنے
روشنی کے وہ کہتا تھا یہ نشان قدم ابن سمیہ اور ابن مسعود کا ہی اور مین نے اُس سے یہ کہتے ہوے سُنا
کم یترک الخوف لنا مبیتا ۔ لا بد ان نموت او نبیت ۔ یعنی ہمکو خوف نے نہ چھوڑا کہ ہم شب گزاری کرین ضرور ہی کہ
ہم مرین یا مارین اور کہا اے گروہ قریش صبح کو وقت جنگ جب ہم لوگ محمد اور اُنکے اصحاب سے مقابلہ
کرین تو تم اپنے ان جوانون کو باقی رکھو اور اہل یثرب سے خوب مقاتلہ کرو کیونکہ اگر ہم اُنکو یہان سے
کسے مین بچا لیجا وینگے تو وہ اپنی ضلالت پر مطلع ہوکر نادم ہونگے اور پھر کبھی اپنے دین آبائی سے نہ پھرینگے

ذکر نزول لشکر اسلام قریب بچاہ بدر و ترتیب صفوف و آمد لشکر قریش

اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر سے اُنھون نے محمود
بن لبید سے اُنھون نے کہا جب رسول خدا صلعم چاہ بدر پر نازل ہوے تو حضرت کے لیے ایک عریشہ سائبان
شاخہاے خرما سے تیار کیا گیا اور اُسکے دروازہ پر سعد بن معاذ تلوار کھینچ کر کھڑے ہوے اور اندر اُس
عریشہ کے جناب رسالت مآب مقیم ہوے اور حضرت کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور واقدی
علیہ الرحمہ نے بواسطہ یحیے بن عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت کی اُنھون نے کہا کہ قبل آنے قریش سے
رسول خدا صلعم اور اصحاب ترتیب صف کرتے تھے پس اُسوقت قریش آپہونچے کہ رسول خدا صفوف اصحاب
درست کر رہے تھے اور اصحاب نے ایک حوض تیار کیا تھا اُسمین وقت سحر سے پانی بھر رہے تھے اور اُسمین
آبخورے ڈال دیے تھے تا وقت تشنگی بلا زحمت اُس سے سیراب ہون اور رسول خدا صلعم نے علم لشکر مصعب
بن عمیر کو عطا کیا تھا چنانچہ عمیر مصعب اُس علم کو لیکر آگے بڑھے اور جس جگہ رسول خدا نے برپا ہونا علم کا
چاہا تھا اور بنایا تھا وہان لیجا کر نصب کیا اور یہان رسول خدا صلعم کھڑے ہوے ملاحظہ صفوف کر رہے تھے

پس حضرت نے رُخ صفون کا بسمت مغرب کیا اور آفتاب کو پس پشت رکھا اور مشرکین نے آفتاب کو اپنے سامنے کیا تھا اور بنزول حضرت کا عدوہ الشامیہ مین تھا اور مشرکین عدوۃ الیمانیہ مین اُترے تھے (نزدیک وادی کے دونون طرف سے ہر طرف کو عدوہ کہتے ہین چنانچہ حضرت جس طرف اُترے تھے وہ عدوہ وادی جانب شام تھا اور جدھر مشرکین تھے وہ عدوہ وادی جانب یمن تھا) اُسوقت اصحاب مین سے ایک ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر نزول آپکا اس مقام پر بموجب وحی الٰہی کے ہو تو آپ اُسکو بجا لائیے والا میری رائے یہ ہو کہ آپ بالاے وادی صعود کیجیے اسلیے کہ مین دیکھتا ہون ایک آندھی بلندی وادی سے آتی ہو مجھے معلوم ہوتا ہو کہ وہ آپ کی نصرت کے لیے بھیجی گئی ہو تب حضرت نے فرمایا ابتو مین اپنی صفون کو مرتب کر چکا ہون اور علم لشکر قائم کر چکا اب اسکو مین نہ بدلونگا بعد ازان حضرت نے اپنے پروردگار سے دعاے نصرت کی اُسوقت پاس حضرت کے جبرئیل نازل ہوے اور یہ آیت لائے اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّي مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ یعنی جب تم اپنے پروردگار سے استغاثہ کرتے تھے تو اُسنے تمھاری فریاد سن لی کہ ضرور مین تمھاری مدد کرونگا ہزار فرشتون پیہم آنے والون سے راوی نے کہا مراد مردفین سے بعد بعض کے بعض ہو اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عروہ بن الزبیر سے روایت کی اُنھون نے کہا کہ اُس روز جب رسول خدا صلعم ترتیب تعدیل صفوف کرتے تھے تو سواد بن غزیہ صف سے آگے بڑھا حضرت نے چوبدستی اُسکے پیٹ مین لگا کر اُسکو پیچھے ہٹا دیا اور فرمایا اے اسود صف سے ملجا اسود نے کہا آپ نے میرے پیٹ مین مارا قسم ہو اُس خدا کی جسنے آپکو بحق مبعوث کیا مجکو اس ضرب کا عوض و قصاص دیجیے حضرت علیہ السلام نے اپنا بطن اقدس کھول دیا اور فرمایا بدلے اُسنے شکم مبارک سے اپنا سینہ لپٹا کر اُسپر بوسہ دیا حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ تو نے کیا باعث اسکا کیا تھا اُسنے کہا آپ دیکھتے ہین کہ حکم خدا آچکا مجکو اپنے قتل کا اندیشہ ہوا لہذا مین نے چاہا کہ آخری ملاقات آپ سے ملون اور آپ سے معانقہ کرون اور راوی کہتے ہین کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّعَمْ يُسَوِّي الصُّفُوْفَ وَكَانَّمَا يُقَوِّمُ بِهَا الْقِدَاحَ یعنی اس روز رسول خدا صلعم نے صفون کو چوبدستی سے برابر و ہموار کیا تھا گویا لوگ ایسے کھڑے تھے جیسے نیزے گڑے تھے یا یہ کہ صفون کو ایسا مستوی کیا تھا کہ اُس سے تیر راست کرین اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے ایک شخص بنی اود سے روایت کی اُسنے کہا مین نے علی علیہ السلام سے سُنا کہ وہ درمیان مسجد کوفہ خطبے مین فرماتے تھے مَا اَنَا رَمَيْتُ فِيْ قَلِيْبِ بَدْرٍ اِلَّا مِيْحٌ بمعنی مستقی یعنی پانی بھرتا تھا و مِتح بمعنی دول نکالنا) یعنی ہنگام درپیش جنگ بدر کے مین چاہ بدر سے پانی کھینچ رہا تھا ناگاہ ایک ایسی آندھی آئی کہ مین نے ویسی شدت کبھی نہ دیکھی تھی بعد ازان وہ جاتی رہی پھر ایک اور آندھی آئی کہ ویسی بھی سوا پہلے کے اور کبھی نہ دیکھی تھی بعد ازان ایک اور آندھی آئی کہ

ویسی بھی سوائے پہلی والی کے اور کبھی نہ دیکھی تھی پس صف اول تو جبرئیل علیہ السلام تھے کہ ہزار فرشتون سے
ہمراہ رسول خدا صلعم حاضر ہوے اور صف ثانی میکائیل علیہ السلام باجماعت ہزار ملائک واسنے رسول خدا صلعم اور
ابو بکر رضی اللہ عنہ کے نازل ہوے اور صف ثالثہ سرافیل علیہ السلام باجمعیت ہزار ملک بائین طرف حضرت کے آئے اور
مین بھی بائین طرف موجود تھا پھر بعد توجہ حضرت تعالی نے مشرکین کو شکست دی رسول خدا صلعم نے مجکو اپنے گھوڑے پر
سوار کیا تو وہ میری سواری مین اڑ گیا اور سہ دفعہ چل نکلا تو مین اسکی گردن پر آپڑا اسوقت مین نے اپنے
پروردگار سے دعا کی تو اسنے مجھے گرنے سے روک لیا تا آنکہ مین سیدھا ہو بیٹھا اور مجھے گھوڑون سے کیا کام تھا
مین تو صاحب غنم تھا یعنی بکریان چرانے والا تھا پھر جب مین سیدھا ہوا تو مین تیغ زنی کرنے لگا یہان تک کہ میرا
ہاتھ یہان تک یعنی تا بغل خون مین رنگین ہو گیا راوی کہتے ہین کہ اس روز میمنہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور
افسر سوار ان مشرکین کا زمعۃ بن الاسود تھا اور دوسری روایت مین ہی کہ خیل مشرکین پر حارث بن ہشام
افسر تھا اور انکے لشکر میمنہ پر ہبیرہ بن ابی وہب سالار تھا اور سرگروہ لشکر میسرہ زمعۃ بن الاسود تھا اور بعض نے
کہا میمنہ پر حارث بن عامر تھا اور میسرہ پر عمرو بن عبد تھا اور واقدی علیہ الرحمہ نے دوسرے طرق سے روایت
کی ہی کہ روز بدر لشکر بنی صلعم مین نہ میمنہ والے افسر کا نام معلوم ہوا نہ میسرہ والے کا اور یہی حال میمنہ و میسرہ لشکر
مشرکین کا تھا کہ ہمنے اسمین بھی کسی افسر کا نام نہین سنا اور ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک بھی یہی ثابت ہی
اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن قدامہ نے عمر بن حسین سے انھون نے کہا کہ روز بدر
علم لشکر بنی صلعم سب علمون سے بڑا وہ تھا جو درمیان مہاجرین کے مصعب بن عمیر کے ہاتھ مین تھا اور لوا جماعت
خزرج حباب بن المنذر کے پاس تھا اور نشان گروہ اوس کا سعد بن معاذ کے ساتھ تھا اور مشرکین کے یہان بھی
مین نشان تھے ایک نشان بردار تو ابو عزیز تھا اور دوسرے کا نشان بردار نضر بن الحارث تھا اور تیسرا نشان بردار
طلحہ بن ابی طلحہ تھا اور راوی کہتے ہین کہ روز بدر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ بیان کیا چنانچہ
بعد حمد و ثنا کے مسلمین کو حکم جہاد کرتے تھے اور انکو آمادہ کرتے تھے اور اجر و ثواب جہاد سے ترغیب دیتے تھے اور اس خطبے مین
ارشاد فرمایا کہ اما بعد حمد و ثنا کے مین تمکو اس امر پر آمادہ کرتا ہون جس امر پر تمکو حق تعالی نے آمادہ کیا ہی
اور مین تمکو منع کرتا ہون اس بات سے جس سے تمکو خدا نے منع کیا ہی و ہر آئینہ شان خدا عز و جل
بہت عظیم ہی وہ تمکو حکم بحق کرتا ہی اور تمسے راست بازی چاہتا ہی اور اہل خیر کو جزاے خیر علی قدر مراتب
انکے اپنے پاس سے عطا کرتا ہی اور وہ اہل خیر ایسے ہین کہ ہمیشہ اسی ذکر خیر مین مشغول رہتے ہین اور اسمین وہ
باہم یکدیگر تفاضل و سبقت ڈھونڈھتے ہین اور تم لوگ ایسے مقام حق پر ہو کہ خدا اسکو قبول نہین کرتا مگر اس
شخص سے جو اسکو خالصاً لوجہ اللہ یعنی واسطے خوشنودی خدا کے ڈھونڈھتا ہو اور ہر آئینہ مقامات خوف و

خطر مین صبر وہ شی ہی کہ اُسی کے سبب خدا رفع رنج کرتا ہی اور بسبب اُسی کے غمون دنیا سے نجات دیتا ہی اور اُسی سے تم نجات آخرت حاصل کرتے ہو اور حال یہ ہی کہ تمھارے درمیان نبی خدا کا موجود ہی کہ ڈراتا ہی تمکو غضب خدا سے اور حکم کرتا ہی تمکو رضاے خدا کا پس لازم ہی کہ تم شرم وحیا کرو آج کے دن اس بات سے کہ حقتعالے تمھارے ایسے کامون پر نگاہ کرے جس سے تمپر غضب نازل کرے یعنی تم شرم ولحاظ رکھو اُس کام سے جسکے سبب تمپر غضب نازل نہو چنانچہ حقتعالے نے فرمایا ہی لَمَقْتُ اللّٰہِ اَکْبَرُ مِنْ مَّقْتِکُمْ اَنْفُسَکُمْ یعنی غضب خدا بہت بڑا ہی تمھارے غضب کرنے سے اپنی جانون پر اے قوم دیکھو اور فکر کرو کہ حقتعالے تمکو جس کام کا حکم کرتا ہی اپنی کتاب مین اور جو نشانیان دکھلاتا ہی تمکو اپنی نشانیون سے اور عزت دیتا ہی تمکو بعد ذلت کے پس چاہیے کہ اُس سے متمسک رہو یعنی اُسکو مضبوط تھامے رہو تو اُسکے سبب پروردگار تمھارا تمسے راضی رہیگا اور ان مقامون مین تم اپنے پروردگار کے کامون کو پورا کرو اور امتحان مین پورے نکلو تاکہ تم مستوجب و مستحق اُسکی رحمت ومغفرت کے ہوسکا تمسے خدا نے وعدہ فرمایا ہی وہر آینہ وعدہ خدا برحق ہی اور قول اُسکا واقع ہی اور عذاب اُسکا سخت ہی اور سواے اسکے نہین ہی کہ ہم تم سب سامنے خداے حی القیوم کے حاضر ہین اور اُسکی طرف ہماری پشت پناہ ہی اور ساتھ اُسی کے اعتصام ہی یعنی ہم اُسی کے دست بدامان ہین اور اُسی پر ہم توکل رکھتے ہین اور اُسی کی طرف پھر ہماری بازگشت ہی پس خداے تعالے ہماری اور سب مومنون کی مغفرت کرے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عروہ بن الزبیر اور عاصم بن عمر بن یزید بن رومان سے **روایت** کی کہ اُنھون نے جب رسول خدا صلعم نے قریش کو جانب وادی سے آتے ہوے دیکھا پہلے جو شخص نظر آیا وہ زمعہ بن الاسود تھا کہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا اور پیچھے اُسکے اُسکا بیٹا آیا اور زمعہ اپنے گھوڑے کو کاوے دینے لگا اور اس سے ارادہ اُسکا یہ تھا کہ آگے قوم کے اپنے فر وشکوہ کی نمود کرے اُسوقت رسول خدا صلعم نے یہ دعا کی کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھپر کتاب نازل فرمائی اور تو نے مجھے حکم کیا جہاد کا اور تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی ایک گروہ کا دونون گروہون مین سے یعنی غنیمت عیر یا فتح یا لشکر مشرکین پر وحال آنکہ وعدہ تیرا خلاف نہین ہوتا ہی اے میرے پروردگار یہ قریش آئے ہین تکبر اور نخوت کرتے ہوے تجھسے لڑنے کو اور تکذیب کرتے ہین تیرے رسول کی اے میرے پروردگار مین تجھسے نصرت مانگتا ہون جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی اور اے میرے پروردگار تو اُنکو کل صبح کو شکست دے اور ہلاک کر اُسوقت عتبہ بن ربیعہ شتر سرخ پر سوار سامنے آیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اس قوم سے اگر کسی مین خیر ہی تو صاحب شتر سرخ مین ہی اگر قوم مشرکین اُسکا کہنا مانتے تو راستی پر رہتے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عبد اللہ بن مالک سے **روایت** کی کہ جب گذر لشکر قریش کا طرف ابیا بن رحضہ کے ہوا تو اُسنے اپنے بیٹے کو دس جزائر یعنی کھانے کے اونٹ دیکر بطریق ہدیہ جانب

قریش کے روانہ کیا تھا اور کہلا بھیجا کہ اگر تمکو حاجت ہو تو میں تمھاری مدد کے لیے سلاح اور اپنے لوگون کو بھیجون
کہ ہم لوگ تمھاری کمک کے واسطے مستعد ہین اور ہم اپنے اس کام کی آزرو مین ہین چنانچہ قریش نے جواب بھیجا کہ تو نے
صلہ رحم کیا یعنی قرابت کو قائم رکھا اور جو کچھ تجھپر لازم تھا وہ تو نے ادا کیا اور قسم ہی زندگانی کی اگر یہ لڑنا ہمارا
آدمیون سے ہی تو ہمکو اُنسے کچھ ضعف و عجز نہین ہی یعنی ہم اُنکو کافی ہین اور اگر یہ لڑائی ہماری حسب عم محمدؐ کے
خدا سے ہی تو مجال کسی کی خدا سے لڑنے کی نہین ہی اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطۂ رواۃ کے خفاف
بن ایما بن رحضہ سے روایت کی ہی کہ خفاف نے کہا میرے باپ کو اصلاح فیما بین مردم سے زیادہ کوئی بات
محبوب و مرغوب نہ تھی کہ وہ موکل و آمادہ اسی بات پر رہتے تھے پھر جب قریش بدر جاتے ہوے ہماری طرف گذرے
تو میرے باپ نے مجھے دس اونٹ اُنکے لیے ہدیہ دیکر بھیجا اور مین اونٹون کو ہانکتے آگے چلا اور میرے پیچھے سے
میرا باپ بھی چلا آخر مین نے وہ اونٹ حوالہ قریش کیا اُنھون نے اونٹون کو ذبح کرکے سب قبیلون مین تقسیم کردیا
بعد ازان میرا باپ عتبہ بن ربیعہ کے پاس گیا اور وہ اُس عرصہ مین لوگون کا سردار تھا چنانچہ اُس سے پوچھا
اے ابوالولید اس سفر کا کیا باعث ہوا عتبہ نے کہا مجکو معلوم نہین بخدا کہ مین اس آنے مین مجبور تھا تب میرے
باپ نے کہا تو سردار گروہ کا ہی کون سا امر تجکو مانع ہی کہ تو لوگون کو پھیر لیجاوے اور اپنے خلیفون کے خون کا
تحمل کر یعنی تیرے حلیف جو نخلہ مین مارے گئے تھے اُنکے خون بہا کا تو بذات خود متحمل ہو اور اپنے پاس سے دے اور
بدلہ اُس کاروان کا جو نخلہ مین مسلمان لوٹ لے گئے تھے تو اپنے ذمے تحمل کر اور اپنی قوم پر تقسیم کردے بخدا کہ ان
لوگون کو محمدؐ اور اُنکے اصحاب سے سوائے اس بات کے اور کچھ دعوی و طلب نہین ہی اور ای ابوالولید واللہ یہ لڑائی
تم لوگ محمدؐ اور اُنکے اصحاب سے نہین کرتے ہو مگر اپنی جانون سے یعنی اپنی جانون کو ہلاک کرتے ہو اور واقدی نے
بواسطۂ ابن ابی الزناد کے ابی الزناد سے روایت کی اُسنے کہا مینے کسی کو ایسا نہین سُنا کہ سوائے عتبہ بن ربیعہ کے
کوئی بغیر صرف زر سردار قوم بنا ہو یعنی عتبہ محض اپنے حسن تدبیر اور دانائی سے بلا صرف مال کے سردار قوم ہوا تھا
اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ موسی بن یعقوب و ابوالحویرث کے محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت کی
اُنھون نے کہا جب قوم بمقابل یکدیگر نازل ہوئی اُسوقت رسول خدا صلعم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پاس
قریش کے بھیجا یعنی برائے اتمام حجت تب عمر رضی اللہ عنہ نے اُنسے کہا کہ تم لوگ یہان سے اپنے وطن کو پھر جاؤ اسلیے کہ
مرتکب ہونا اس امر کا یعنی جنگ کرنا غیرون کا ہمسے میرے نزدیک خوشتر ہی اس بات سے کہ تم لوگ جنگ کرو ہمسے اور
اسی طرح جنگ کرنا ہمارا تمھارے غیر سے مجھے خوشتر ہی اس بات سے کہ ہم جنگ کرین تمسے یہ سُن کے حکیم بن حزام نے کہا
کہ اس شخص نے انصاف پیش کیا ہی چاہیے کہ اُسکو قبول کرو واللہ بعد عرض اس انصاف کے پھر اُسپر نصرت و ظفر پاؤگے
یعنی پھر ایسا موقع اور ایسی بات منصفی کی ہاتھ آویگی تب ابوجہل بولا واللہ بعد ازان کہ خدا نے ہمکو اُنپر قابو و دسترس دیا

تو اب ہم ہرگز یہان سے یون ہی نہ پھر جاوینگے کہ بعد معائنہ اپنے غلبہ کے ہم اپنا عوض نہ لیوین اور راوی کہتے ہین
کہ پھر چند آدمی قریش سے آگے بڑھے یہانتک کہ وارد حوض مسلمین ہوے اور اُن لوگون مین حکیم بن حزام بھی تھا
تب مسلمن نے قصد اُنکے تخلیہ یعنی ارادہ اُنکے دفع کا کیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا چھوڑدو اُنکو یعنی کرنے مزاحم و
متعرض نہو آخر وہ لوگ اُس چشمہ پر آئے اور اُسمین پانی پیا اور جس جس نے اُسمین سے پانی پیا وہ مارا گیا سوا ے
حکیم بن حزام کے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطۂ ابو اسحاق وغیرہ کے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے
اُنھون نے کہا حکیم بن حزام نے دو مرتبہ ہلاک ہونے سے نجات پائی اسلیے کہ ارادہ باریتعالے مین اُسکے واسطے
بہرہ مندی خیر سے تھی چنانچہ ایک اُسوقت جب رسول خدا صلعم بعزم ہجرت اپنے گھر سے سامنے مردم چند قریش کے
برآمد ہوے تھے اور وہ لوگ بقصد آن حضرت علیہ السلام تاک مین بیٹھے تھے تب حضرت نے سورۂ یس پڑھکر
مشت خاک اُنکے سرون پر پھینکی پس کوئی نہین سوا ے حکیم بن حزام کے کوئی نہ بچا تھا اور دوسرے روز بدر جب مشرک
وارد حوض مسلمین ہوے پس جو جو اُس روز وارد حوض ہوا وہ قتل ہوا سوا ے حکیم کے اور جب قوم مشرکین کو اطمینان
فی الجملہ حاصل ہوئی تو اُنھون نے عمیر بن وہب الجمحی کو جو مرد قداح اندازہ مین تھا بھیجا تا اندازہ و شمار لشکر اسلام کا
کرے چنانچہ اُسنے اپنے گھوڑے کو گرد لشکر جولان کیا اور زیر وادی اُترا اور بلندی پر چڑھا اسلیے کہ شاید
مسلمانون کی کوئی مدد یعنی مردم دیدبان و جاے بلند دیدبانی یا کمینگاہ ہو بعد ازان واپس آیا اور بیان کیا
کہ مسلمانون کی یہان نہ مدد ہے نہ کمین اور جمعیت مردم کچھ زیادہ نہین ہو آدمی ہونگے اور اُنکے ساتھ ستر شتر اور دو گھوڑے
ہین بعد ازان اُسنے کہا اے گروہ قریش سختیان اُنکے موت کی اُٹھانے والیان ہین و شتران ثمرت موت آنے والی
کے اُٹھانے والے ہین یعنی اُنکے اونٹون پر بار موت لدا ہوا ہے اور یہ وہ قوم ہین کہ اپنی تلوارون کے سوا ے
کوئی جاے امان و پناہ نہین رکھتے کیا تم اُنکو نہین دیکھتے ہو کہ یہ لوگ خاموش بیٹھے ہین اور زبانین مانند زبان مار کے لبون پر
پھرتے ہین گویا ذوق شہادت مین ہونٹ چاٹتے ہین و اللہ مین ایسا نہین دیکھتا کہ کوئی اُنمین مارا جاوے
جب تک وہ کسی کو مار نہ لیوے پھر جب کہ وہ بقدر اپنے عدد و شمار کے تم مین سے قتل کر لیوینگے یعنی جتنے وہ ہین
اُتنے ہی تم مین سے مار لینگے تو پھر زندگی کا کیا مزہ ہے اور پھر زیست بیخبر نہین تو پس خلیے کہ اس بارہ مین تم باہم
مشورہ کرو اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد الظفری نے اپنے باپ سے
اُنھون نے بیان کیا کہ جسوقت عمیر بن وہب نے قریش سے یہ کلام کیے تو اُن لوگون نے ابو اساسۃ الجشمی کو
برائے تفحص احوال روانہ کیا اور وہ سوار تھا پس گرد لشکر اسلام پھر کر واپس آیا قریش نے پوچھا تو نے کیا دیکھا
اُسنے کہا وہان نہ مین نے جلد دیکھا نہ عدد نہ حلقہ نہ کراع یعنی نہ سامان سلاح وغیرہ ہے نہ کثرت نہ جمعیت نہ گھوڑے
ہین لیکن واللہ مین نے اُس قوم کو ایسا دیکھا کہ وہ اپنے اہل کی طرف ارادہ پھر جانے کا نہین رکھتے ہین اور مین نے دیکھا

اُس قوم کو کہ وہ سب طالب موت ہین یعنی مرنے پر تیار ہین اور وہ اپنی تلوارون کے سوائے اور کوئی جائے امن
وامان نہین جانتے ہین وبعد ازان ابو اسامہ نے کہا مین ڈرتا ہون کہ اُنکی کوئی کمینگاہ ہو یا اُنکے دیدبان ہون
کہ جائے دیدبانی مین چھپے بیٹھے ہون پس وہ پستی وادی مین اُترا اور بلندی پر چڑھا اور پھر واپس آیا اور خبر دی کہ
وہان نہ کمین ہی نہ دیدبان ہین اب جو تمھاری راے ہو مشورہ کرو اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اُنھون نے عروہ سے اور بیان کیا محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن رومان سے
پس یہ سب کہتے ہین کہ جب حکیم بن حزام نے کلام عمیر بن وہب کا سُنا تو لوگون کے درمیان گیا اور عتبہ بن ربیعہ کے
پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو خالد تو بزرگ قریش اور اُنکا سردار ہی اور اُنمین تو مطاع ہی کہ وہ سب تیرا کہنا
مانتے ہین آیا تجھسے کوئی ایسا امر خیر ہو سکتا ہی کہ وہ ہمیشہ آخر زمانہ تک یادگار رہے جیسا تو نے روز عکاظ کیا تھا
(عکاظ مقام بازار عرب تھا ایام جاہلیت مین کہ وہان باہم محاربہ واقع ہوا تھا اور اُس روز عتبہ سردار مردم تھا)
پس عتبہ نے کہا اے ابو خالد وہ کون سا امر ہی حکیم نے تو لوگون کو پھیر لیجا اور اپنے حلیفون کا خون بہا جو نخلہ
مین مارے گئے اور بدلہ اُس مال کا جو محمد کے اصحاب کاروان نخلہ سے لوٹ لے گئے ہین تو اپنے ذمے کرلے اور
اپنے پاس سے دے کیونکہ قریش سوائے اس خون بہا اور عوض اُس لوٹ کے اور کچھ محمد سے دعوی وطلب نہین رکھتے ہین
تب عتبہ نے کہا مین نے اس بات کو قبول کیا اور تجکو اس بات کا گواہ کرتا ہون بعد ازان عتبہ اپنے ناقے پر
سوار ہو کر درمیان مشرکین قریش کے گیا اور کہنے لگا اے قوم میرا کہنا مانو کہ محمد اور اصحاب محمد سے مقابلہ نکرو اور
اس امر کو میرے سر باندھو یعنی خون بہا حلیفون کا اور لوٹ کاروان کی میرے ذمے رکھو اور لوٹ جانے کی نامردی
وبدنامی میرے نام لگاؤ کیونکہ اُن لوگون مین مجھسے وہ لوگ ہین جنکی قرابت ہمسے بہت قریب ہی اور علاوہ ہر شخص تم مین سے
جو اپنے باپ بھائی کے قاتل کو دیکھیگا تو وہ مورث کینہ خواہی کا رہیگا اور ہمیشہ یہ خونریزی جاری رہیگی اور تم ان لوگون کے
قتل پر قادر نہوگے یہان تک کہ وہ جتنے ہین لا اقل اُسقدر تو تم مین سے قتل کرینگے وعلاوہ مین اُن نہین ہون
اس بات سے کہ تمکو شکست وہزیمت ہو اور تمکو اُنسے دعوی وطلب نہین ہی بجز اسکے کہ تم عوض خون کا چاہتے ہو اور
بدلہ اُس کاروان کا جسکو اُنھون نے تاراج کیا ہی یعنی نخلہ مین اور مین ذمہ اسکی مکافات کا کرتا ہون وہ سب
سمجھ ہی اسے قوم اگر محمد کاذب ہین تو ذوبان عرب اُنکو کافی ہونگے (ذوبان یعنی صعالیک عرب یعنی عوام
وغارتگران) اور اگر وہ پادشاہ ہی تو تم لوگ اپنے خواہرزادے کی سلطنت مین فراخ روزی ہونگے اور اگر
وہ نبی ہی تو تم اُسکے سبب بہترین مردم ہوگے اے قوم تم میری نصیحت کو رد نکرو اور میری رسالہ کو بیوقوفی
نہ سمجھو پھر جب ابو جہل نے کلام عتبہ کا سُنا تو حسد سے کہنے لگا کہ اگر لوگ خطبہ عتبہ کا سُن کر پھر جائینگے تو وہ
سردار قوم کا ہو جاویگا اسلیے کہ عتبہ ساری قوم مین بڑا گویا اور وسیع البیان ہی اور وجاہت ورواداری مین

سب سے بہتر ہو پس عتبہ نے کہا اے قوم مین تمکو قسم دیتا ہون خدا کی درباره ان لوگون کے جنکے چہرے شمع کے
مانند روشن ہین تو انکو تم مقابل کرتے ہو انکے چہرون سے جنکی صورتین سانپون کی سی ہین یعنی ان شمع خون کو
کیون سانپ نما شکلون کے کرتے ہو پھر جب عتبہ اپنے کلام سے فارغ ہوا تو ابوجہل قوم سے مخاطب ہو کر کہنے لگا
کہ عتبہ تم لوگون کو ایسی باتون کا مشورہ اسلیے دیتا ہی کہ اسکا بیٹا محمد کے ساتھ ہی اور محمد اسکا ابن عم ہی وہ نہین چاہتا
کہ اسکا بیٹا اور اسکے چچا کا بیٹا مارا جاوے پھر عتبہ سے مخاطب ہو کر بولا کہ واللہ تیرا جادو پر ہو گیا اور جب دونون
حلقے رکاب سے مل گئے یعنے دونون لشکر مقابل ہو گئے تو نامرد ہو گیا اور اب تو ہمارے درمیان سے باز رہا جاتا ہی
اور ہم لوگون کو بھی پھیرتا ہی ایسا نہین ہو سکتا واللہ ہم ہرگز نہ پھرینگے جب تک کہ خدا درمیان ہمارے اور
محمد کے کچھ حکم فیصل کرے یہ سُن کے عتبہ غضبناک و خشمگین ہو کر بولا اے مصفر استہ یعنی لے گوز مارنے والے
من قریب تجکو معلوم ہوگا کہ ہم مین اور تم مین کون بڑا نامرد اور کون بڑا مصلح ہی اور قریب ہی کہ قریش
نامرد اور مفسد قوم کو پہچان لینگے اور یہ میری رائے تھی کہ مین نے امر کیا اور تو ام عمرو کو لاولدی کی خوشخبری دی
بعد ازان ابوجہل پاس عامر بن الحضرمی کے جو برادر مقتول عمرو کا تھا گیا اور کہا یہ تیرا حلیف یعنی عتبہ چاہتا ہی کہ
لوگون کو پھیر لیجاوے اور تو اپنا عوض خون اپنی آنکھون سے دیکھتا ہی کہ سامنے اور عنقریب ہی اور یہ عتبہ
لوگون مین تفرقہ ڈالتا ہی اور اسنے خون تیرے بھائی کا اپنے ذمے لیا یعنی اسکے خون بہا کا تحمل خود کیا ہی
اور اسکو گمان ہی کہ تو اپنے بھائی کا خون بہا لیکر راضی ہو جائیگا کیا تجکو شرم نہین آتی کہ تو اپنے بھائی کی دیت
لیگا اس حالت مین کہ اب تو اپنے بھائی کے قاتل پر قادر ہو چکا ہی اٹھ کھڑا ہو اور لوگون کے سامنے
اپنی شرم اور عذر اپنا بیان کر آخر عامر بن الحضرمی مستعد ہوا اور ایسا کیا کہ اپنے چوتڑ کھول کے خاک ڈالی اور نام
اپنے بھائی مقتول کا لیکر فریاد کرنے لگا کہ وا عمراہ اور ان حرکات سے ارادہ اسکا یہ تھا کہ عتبہ کو شرمندہ کرے
کیونکہ درمیان قریش کے وہ اسکا حلیف تھا آخر وہ رائے لوگون کی جسپر انکو عتبہ نے آمادہ کیا تھا فاسد ہو گئی
یعنی بدل گئی اور عامر نے حلف کیا کہ یمان سے نہ پھرونگا جب تک کہ اصحاب محمد مین سے کسی کو قتل کر دون
اور مشرکین نے عمیر بن وہب کو حکم کیا کہ تو ان لوگون کو متفرق و منتشر کر دے تا آنکہ عمیر سوار ہوا اور مسلمین مین
در آیا تا کہ انکی صف کو توڑ دیوے مگر مسلمین اپنی صفون مین ثابت قدم و قائم رہے اور وہان سے نہ ہٹے اور ابن الحضرمی
آگے بڑھا اور قوم پر حملہ کیا تا آنکہ جنگ شروع ہو گئی اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے حکیم بن حزام سے
روایت کی ہی اسکے بعد ابوجہل نے لوگون کی رائے کو برہم کر دیا اور درمیان انکے پہلے جو باعث جنگ
ہوا وہ عامر بن الحضرمی تھا پس جسدم وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر مقابلے پر آیا تو اول جو اُس سے لڑنے کو
لشکر اسلام سے نکلا وہ مجمع بن عدی کے تھے چنانچہ عامر نے انکو شہید کیا اور گروہ انصار مین سے جو شہید ہوے

تو اول قتیل حارثہ بن سراقہ تھے جنکو جبان بن العرقہ نے شہید کیا اور بعض نے کہا کہ اول قتیل انصار مین عمیر
بن الحمام تھے جنکو خالد بن الاعلم العقیلی نے شہید کیا اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مین نے کیون مین کسی سے
نہین سُنا کہ وہ سوائے جبان بن عرقہ کو کہتا ہو یعنی انصار مین سے جو اول قتیل ہی اُسکا قاتل سوائے جبان کے
دوسرا نتھا راوی کہتے ہین کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بعہد خلافت اپنے مجلس مین عمیر بن وہب سے
فرماتے تھے کہ اے عمیر تو ہی ہی کہ روز بدر اندازہ وشمار ہم لوگون کا مشرکین کی جانب سے کرتا تھا کہ
بالاے وادی چڑھتا تھا اور اُسکی نشیب مین اُترتا تھا گویا مین تیرے گھوڑے کو دیکھتا تھا کہ وہ گرد بگرد
پھر رہا تھا اور تو مشرکین کو ہمارے یہان کی خبر دے رہا تھا کہ وہان نہ کمینگاہ ہی اور نہ دیدبان ہین اُسنے
کہا ہان واللہ یہ سچ ہی یا امیر المؤمنین اور مین شرمندہ وپشیمان ہوتا ہون اسلیے کہ واللہ مین وہی ہون جو اُس
روز اُن لوگون مین سے باعث جنگ ہوا ولیکن جقتعالے نے ہمکو اسلام عطا کیا اور ہدایت فرمائی اور جو کچھ
مجھ مین شرک تھا وہ بہت زیادہ ہی اس سے جو مین نے کیا یعنی خبر دینا مشرکین کو احوال مسلمین سے یہ سُنکے
حضرت عمر رض نے فرمایا تو نے سچ کہا اور راوی کہتے ہین کہ عُتبہ نے حکیم بن حزام سے کلام کیا اور یہ کہا کہ
سوائے ابن الحنظلیہ کے اور کسی کے نزدیک خلاف نہین ہی یعنی میری رائے سے پس تو اُسکے پاس جا اور
میرا پیام پہونچا کہ ہر آئینہ عُتبہ اپنے حلیف کا خون بہا خود اپنے ذمہ لیتا ہی اور اُس کاروان کا بھی ضامن
ہوتا ہی جو نخلہ مین تاراج ہوا چنانچہ حکیم کہتا ہی کہ مین ابوجہل کے پاس گیا تو اُسوقت اُسکے سامنے اُسکی
زرہ رکھی ہوئی تھی اور اُسمین وہ خوشبو مین ملتا تھا مین نے اُس سے کہا کہ عتبہ نے مجھکو تیرے پاس بھیجا ہی
تو وہ مجھپر غصے سے متوجہ ہوا اور کہنے لگا کیا عُتبہ کو سوائے تیرے کوئی نہین ملا جو وہ اُسکو میرے پاس بھیجتا
تب مین نے کہا آگاہ ہو واللہ اگر اُسکے سوائے کوئی اور شخص مجھکو بھیجتا تو مین اس کام کے لیے نہ آتا
ولیکن مین آیا ہون واسطے اصلاح کرانے درمیان قوم کے اور ابوالولید سردار قوم کا ہی پس ابوجہل یہ سُنکے
دوبارہ غضب مین آیا اور کہا تو بھی کہتا ہی کہ وہ سردار قوم ہی بیچ کہا مین اُسکو رئیس قوم کہتا ہون
یا کہ سارے قریش اُسکو رئیس کہتے ہین تب ابوجہل نے عامر کو حکم کیا کہ وہ اپنے بھائی کے قصاص کے لیے
پیش قوم برہنہ ہوکر فریاد کرے اور خود کہنے لگا اے قوم عتبہ بھونکھا ہی اُسکو ستو پلاؤ یعنی شدت گرسنگی مین
وہ ایسی ایسی باتین کہتا ہی یہ سُن کے سارے مشرکین کہنے لگے عتبہ بھوکھا ہی اُسکو ستو پلاؤ پس یہ باتین
جو مشرکین عتبہ کے ساتھ کرتے تھے تو ابوجہل خوش ہوتا تھا یعنی اُسکی تفضیح وتوہین سے مسرور ہوتا تھا
حکیم کہتا ہی تب مین منبہ بن الحجاج کے پاس گیا اُس سے بھی مین نے وہ کلام کیا جو ابوجہل سے کہا تھا
تو مین نے اُسکو ابوجہل سے بہتر پایا کہ اُسنے کہا جس بات کے لیے تو آیا ہی اور جس بات کا عتبہ طالب ہی

بہتر ہی حکیم نے کہا پس مین عتبہ کے پاس پھر گیا تو مین نے اسکو کلمات قریش سے غیظ و غضب مین پایا اسلیے
کہ وہ تمام لشکر مین پھر چکا تھا اور مشرکین کو فہمایش کرتا تھا کہ قتال سے باز رہین اور ان لوگون نے باز رہنے سے
انکار کیا تھا لہذا غضب غصے مین تھا اور اپنے ناقے سے اُتر کر اپنی زرہ پہنی اور لوگون نے اسکے لیے ایک خود
یا مغفر سر اسکے تلاش کیا تو لشکر مین کہین ایسا خود نہ ملا جو اسکے سر پر درست آوے اسلیے کہ وہ بزرگ سر
تھا جب ایسا خود نہ ملا تو اسنے سر پہ باندھا بعد ازان باہر نکلا اور اپنے بھائی شیبہ اور اپنے بیٹے ولید کے
آگے چلا بنا گاہ ابو جہل مادہ اسپ پر سوار صف مین کھڑا تھا پھر جسوقت عتبہ کا سامنا ہوا تو عتبہ نے اپنی
تلوار کھینچی لوگون نے کہا واللہ یہ ابو جہل کو قتل کریگا مگر اسنے گھوڑی ابو جہل کے کوچون پر تلوار ماری
کہ وہ گھوڑی تڑپ کر گر پڑی مین نے کہا آج کا سا ماجرا مین نے نہین دیکھا پھر عتبہ نے ابو جہل سے کہا
پیدل ہو کہ آج سوار سے تمھارے دن نہین ہین اور ساری قوم تیری پیادہ ہی پس ابو جہل اُترا اور عتبہ نے کہا
عنقریب تو جانیگا کہ ہم مین سے کون بدخواہ اپنی قوم کا ہی بعد ازان عتبہ نے مبارزطلبی کی اور یہان رسول خدا
صلعم اپنے عریشہ مین تھے اور اصحاب اپنی صفون مین قائم تھے پس اسوقت حضرت بہ غلبۂ نیند کے لیٹ گئے تھے
اور حکم کیا تھا کہ جب تک مین تمکو اذن جہاد نہ دون تم لوگ قتال نہ کیجیو اور اگر مشرکین تمھارے قریب آوین تو
انکو تیر مار کر دفع کرنا مگر تلوار نہ کھینچنا جب تک کہ وہ تمکو گھیر لیوین چنانچہ جسوقت مشرکین مقابل ہوے اور عتبہ
طالب مبارز ہوا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ قوم بہت قریب آ گئے اور ہمسے بھڑ گئے ہین اور
جگا یا رسول خدا صلعم کو اور اسوقت حضرت خواب دیکھ رہے تھے کہ خدا نے حضرت کو جمعیت مشرکین کی
خواب مین قلیل دکھائی کہ اور بعض اصحاب کی نگاہون مین بھی انکو تھوڑا دکھلایا پس حضرت فورًا بیدار ہوے اور
اپنے دونون ہاتھ اٹھائے ہوے اپنے پروردگار سے حسب عدہ اسکے دعا سے فتح کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ اے
پروردگار اگر یہ جماعت مسلمین مغلوب ہو جاوینگے تو شرک غالب ہو جائیگا اور دین تیرا قائم نہ رہیگا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ
اسوقت عرض کرتے تھے کہ واللہ البتہ حقتعالے آپ کو فتح دیگا اور ضرور آپکا وعدہ روشن کریگا اور اسوقت
ابن رواحہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین آپ کو مشورہ دیتا ہون وحال آنکہ رسول خدا صلعم امر آلہی کو بہتر
جانتے ہین اور عظیم تر ہین اس بات سے کہ انکو مشورہ دیا جاے یعنی وہ مشورۂ مردم سے مستغنی ہین اور وہ
مشورہ ابن رواحہ کا یہ تھا کہ حقتعالے بزرگ تر و برتر ہی اس بات سے کہ آپ اسکو وعدہ یاد دلاوین حضرت نے
جواب دیا اے ابن رواحہ کیا مین حقتعالے سے اسکے وعدے کو طلب نکرون کہ وہ خلف وعدہ
نہین ہی غرضکہ عتبہ بقصد قتال آگے بڑھا تب اُس سے حکیم بن حزام نے کہا اے ابا الولید جلدی نہ کر ٹھہر جا
کہ تو جس امر سے اوروں کو روکتا تھا وہ کام پہلے تو ہی کرتا ہی اور خفاف بن ایما نے بیان کیا کہ مین نے اصحاب

نبی صلعم کو دیکھا کہ روز بدر وہ اپنی صفین آراستہ کیے ہوے باہم راجع یعنی ملے ہوے تھے پھر مین نے آنکو دیکھا
کہ وہ تلوار نہین نکالتے تھے بلکہ اُنکے ہاتھون مین کمانین کھنچی ہوئی بعضے بعضے تیر چلا رہے تھے اور اپنی صفون مین
قریب قریب اسطرح ملے ہوے تھے کہ درمیان اُن صفون کے کچھ شگاف نہ تھا اور دو بسرون نے اُسدم تلوار
میان سے لی جب مشرکین بہت قریب آگئے تھے پس مجکو اس بات سے بہت تعجب ہوا آخر مین نے بعد اس
واقعہ کے مہاجرین مین ایک شخص سے باعث پوچھا اُسنے کہا ہم لوگون کو رسول خدا صلعم نے حکم کیا تھا کہ ہم تلوار
نہ کھینچین جب تک کہ مشرکین ہمپر آپڑین اور ہمکو گھیر لیوین اور راوی کہتے ہین کہ جب طرفین سے لوگ
مقابل ہوے اور اسود بن عبد الاسد مخزومی جسوقت حوض مسلمین کے قریب آیا تو کہنے لگا مین نے خدا سے
عہد کیا ہے کہ مین جاکر حوض مسلمین سے ضرور پانی پیونگا پھر اُسکو یا تو مین توڑ ڈالونگا یا قریب اُسکے مارا جاؤنگا
یعنی یا تو مارا ہی جاؤنگا یا اُسکو توڑ ہی ڈالونگا آخر اسود حملہ کرکے حوض سے قریب آیا تب اُسکے روکنے کو حضرت حمزہ
بن عبد المطلب آگے بڑھے اور اُسکو ایک ایسی تلوار ماری کہ اُسکا ایک پاؤن کٹ گیا مگر وہ اُچھل کر حوض مین
جا ہی پڑا اور اپنے دوسرے پاؤن سے جو سالم تھا حوض کو بگاڑ دیا اور اُس سے پانی بھی پی لیا اور حضرت حمزہ بھی
اُسکے پیچھے لگے ہوے برجستہ جا پہونچے اور اُسی حوض کے اندر اُسکو قتل کیا اور سارے مشرکین اپنی صفون مین سے
یہ حال دیکھ رہے تھے اور خیال کرتے تھے کہ مسلمان غالب رہینگے بعد ازان لوگون مین ایک دوسرے سے مقابلہ ہونے لگا

ذکر ممانعت فرمانا رسول خدا صلعم کا انصار کو قتال کرنے سے سب کے پہلے اور حکم کرنا مہاجرین کو واسطے مقابلے مشرکین کے اور غالب آنا علی و حمزہ وغیرہ کا رضی اللہ عنہم

پھر جب کہ عتبہ و شیبہ اور ولید یہ تینون اپنی صفون سے باہر نکلے اور مبارز طلب کیا تو اُنکے مقابلے کو انصار
مین سے تین جوان برآمد ہوے کہ وہ معاذ و معوذ و عوف پسران عفرا بنی الحارث سے تھے اور بعضون نے کہا
اُنمین تیسرا شخص عبد اللہ بن رواحہ تھا اور راوی نے کہا ہمارے نزدیک ثابت یہ ہے کہ وہ تینون پسران عفرا تھے
پس آنحضرت صلعم کو پسران عفرا کے نکلنے سے حیا آئی اور ناپسند ہوا کہ اول قتال مشرکین سے درمیان انصار کے
واقع ہو بلکہ منظور رہا کہ یہ شوکت واسطے فرزندان عم اپنے اور واسطے اپنی قوم کے ہو لہذا پسران عفرا کو حکم کیا
کہ اپنی صفون مین پھر جاوین اور اُنکے حق مین دعاے خیر فرمائی کہ جزاکم اللہ خیرا بعد ازان مشرکین کے
کسی منادی نے پکار کر کہا اے محمد ہمارے مقابلے کو ہماری قوم سے ہمسرون کو بھیجو یعنی قبائل قریش
مین سے جو تمہارے ساتھ ہین اُنکو بھیجو تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے بنو ہاشم اُٹھو اور قتال کرو اور
خیال کرو کہ ہرگاہ مشرکین واسطے باطل کے لڑنے آئے ہین اور چاہتے ہین کہ نور خدا کو بجھا دیوین تو
چاہیے کہ تم اُس حق پر قتال کرو جسکو نبی تمہارا تمہارے پاس لایا ہے یہ سُن کے حضرت حمزہ بن عبد المطلب اور علی

بن ابی طالب اور عبیدہ بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف رضی اللہ عنہم اُٹھ کھڑے ہوے اور بجانب میدان متوجہ ہوے اور ان لوگون کے سرون پر بیض تھے یعنی خود ہاے جھانردار کہ وہ انکو نہین پہچان سکتے تھے تب عتبہ نے کہا کچھ تم لوگ کام کرو تاکہ ہم تمکو پہچانین اسلیے کہ اگر تم ہمارے ہمسر ہو گئے تو ہم تمسے مقابلہ کرینگے یہ سُن کے حضرت حمزہ نے جواب دیا کہ مین ہون شیر خدا اور شیر رسول کاتب عتبہ نے کہا ہان یہ ہمسر بزرگ ہی اور بولا کہ مین بھی اپنے حلیفون کا شیر ہون اور یہ دونون تمہارے ساتھ کون ہین حمزہ نے کہا علی بن ابیطالب اور عبیدہ بن الحارث وہ بولا یہ دونون بھی ہمسر ان بزرگ ہین چنانچہ ابن ابی الزناد نے اپنے باپ سے سُن کر نقل کیا کہ ہمنے عتبہ سے ایسا کلمہ حقیر کبھی نہین سُنا تھا جو کہ اُسنے کہا انا اسد الحلفا یعنی حلفاء الاجمہ یعنی مردم فریادی بعد ازان عتبہ اپنے بیٹے ولید سے بولا اُٹھ اے ولید پس ادھر ولید کھڑا ہوا اور اُدھر علی اُٹھے اور حضرت کوتاہ قد تھے پھر دونون نے باہم کیچند تیغ زنی کی آخر علی علیہ السلام نے ولید کو قتل کیا بعد ازان اُدھر سے عتبہ آیا اور ادھر سے حمزہ چلے اور دونون نے بایکدیگر وار تلوار کیا آخر حضرت حمزہ نے عتبہ کو قتل کیا بعد ازان شیبہ کھڑا ہوا اور اُسکے مقابلے پر عبیدہ بن الحارث اُٹھے اور وہ اس عرصہ مین درمیان اصحاب نبی صلعم کے بہت سن دار تھے تا آنکہ شیبہ نے نوک تلوار کی عبیدہ کی پنڈلی پر ماری کہ پر گوشت کٹ گیا تب حمزہ اور علی نے شیبہ پر حملہ کرکے اُسکو بھی قتل کیا اور دونون صاحب مل کر عبیدہ کو زخمی اُٹھا لائے اور صف کے ایک کنارے اُتار دیا انکی پنڈلی کا گودا خون کے ساتھ بہا جاتا تھا اُسوقت عبیدہ نے کہا یارسول اللہ کیا مین شہید نہین ہون فرمایا البتہ تو شہید ہی تب عبیدہ نے کہا واللہ اگر ابوطالب زندہ ہوتے تو وہ خوب و بہتر جانتے کہ ہم اُنکے قول کے زیادہ تر مستحق ہین جسوقت اُنھون نے یہ اشعار پڑھے تھے

كَذَبْتُمْ وَبَيْتِ اللّٰهِ نُخْلِي مُحَمَّدًا + وَلَمَّا نُطَاعِنْ دُونَهُ وَنُنَاضِلِ ۔ وَنُسْلِمَهُ حَتَّى نُصَرَّعَ حَوْلَهُ + وَنَذْهَلَ عَنْ أَبْنَائِنَا وَالْحَلَائِلِ یعنی تم جھوٹے ہو قسم خانہ کعبہ کی کہ ہم محمد کو تنہا چھوڑ دینگے وحال آنکہ ابھی ہمنے نیزے مارے نہ تیر چلائے اور مصرعہ ثالث مین تسلمہ بھی جواب قسم معطوف ہی نخلی پر یعنی اور تم جھوٹے ہو قسم ہی بیت اللہ کی کہ ہم چھوڑ دینگے محمد کو یہان تک کہ ہم مارے جاوینگے گرد اُسکے اور بھول جاوینگے ہم اپنے فرزندان اور زنان کو اور یہ آیت انھین دونون کے حق مین نازل ہوئی ہذان خصمان اختصموا فی ربہم یعنی یہ دونون اپنے پروردگار کے واسطے مخاصمہ و معارضہ کرتے ہین اور حمزہ رضی اللہ عنہ عمر مین نبی صلعم سے چار برس زیادہ تھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلعم سے تین برس بڑے تھے اور راوی کہتے ہین کہ جسوقت عتبہ بن ربیعہ نے میدان مین مبارز طلبی کی تھی تو ابو حذیفہ بیٹے عتبہ کے اپنے باپ سے لڑنے کو اُٹھے مگر رسول خدا صلعم نے اُنکو روک لیا

فرمایا تو بیٹھ جا پھر جب اور لوگ عتبہ سے لڑنے کو گئے تو ابو حذیفہ نے اپنے باپ کو قتل پر اُن لوگون کی اعانت کی اور واقدی نے بواسطۂ رواۃ کے روایت کی ہی کہ شیبہ اپنے بھائی عتبہ سے تین برس بڑا تھا اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ معمر بن راشد اور زہری کے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے روایت کی ہی کہ روز بدر جب ابو جہل دعاے فتح مانگتا تھا اور یہ کلمات کہتا تھا اَللّٰھُمَّ اَقْطَعَنَا لِلرَّحِمِ وَاَتَانَا بِمَا لَا نَعْلَمُ فَاَحْنِہْ الْغَدَاۃَ اے پروردگار جسنے ہم مین قطع یعنی قرابت شکنی کی ہی اور ہمارے پاس وہ باتین لایا جو ہم نہین جانتے ہین تو اُسکو کل صبح کو ہلاک کر چنانچہ حقتعالے نے اس بات مین یہ آیت نازل فرمائی اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَکُمُ الْفَتْحُ وَاِنْ تَنْتَھُوْا فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ یعنی اگر تم حکم فیصل چاہتے ہو تو حکم فیصل تمکو آچکا اور اگر باز رہو گے تم اپنے شر سے تو یہ تمھارے حق مین بہتر ہوگا اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ عمر بن عقبہ کے شعبہ مولے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ شعبہ نے کہا مین نے ابن عباس سے سُنا وہ کہتے تھے جب لوگ آمادۂ جنگ ہوے اُسوقت حضرت صلعم پر اُندکے بیہوشی طاری ہوئی یعنی وہ حالت جو وقت نزول وحی ہوا کرتی ہی پھر جب وہ حالت مرتفع ہوئی تو حضرت نے مؤمنین کو خوشخبری دی کہ جبرئیل مع لشکر ملائک میمنہ لشکر پر نصرت کو آئے ہوے ہین اور میکائیل با لشکر دگر میسرہ پر نازل ہین اور سے فیل ساتھ اور ایک لشکر ہزار فرشتون کے وارد ہین اور اُس روز ابلیس صورت سراقہ بن جعشم مدلجی کی بنکر مشرکین کو اغواے جنگ کرتا تھا اور اُنکو ورغلاتا تھا کہ اُن لوگون مین کوئی تمپر غالب نہ آویگا مگر جسوقت اُس دشمن خدا یعنی ابلیس نے جنود ملائکہ معائنہ کیا تو اپنے پچھلے پاؤن ہٹا اور کہنے لگا مین تمسے بری بیزار ہون کیونکہ جو کچھ مین دیکھتا ہون تم نہین دیکھ سکتے ہو پس جسوقت اُسکا یہ کلام حارث بن ہشام نے سُنا تو اُسکو سراقہ سمجھ کر اُس سے لپٹ گئے اور اُسنے حارث کے سینے پر دھکا مارا تو حارث گر پڑے اور ابلیس چلا گیا کہ وہ اپنے کیے پناہ نہین دیکھتا تھا یہان تک کہ وہ دریا مین گھس گیا اور اپنے دونون ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے لگا کہ اے پروردگار تو نے اپنا وہ وعدہ جو مجھسے کیا ہی پورا کر (یعنی وعدۂ مہلت تا قیامت) اور ابو جہل اپنے اصحاب کے آگے اور اُنکو جنگ پر اُبھارنے لگا اور اُنسے کہنے لگا کہ تم دھوکے مین نہ آؤ اس بات سے کہ سراقہ بن جعشم تمسے باز رہا اور بھاگ گیا کیونکہ سواے اسکے نہین ہی کہ وہ محمد اور اُسکے اصحاب کی میعاد و مصالحہ پر تھا عنقریب اُسکو معلوم ہوگا کہ جب ہم پھرتے ہوے مقام قدید مین جاوینگے تو دیکھو ہم اُسکی قوم کے ساتھ کیا کرتے ہین اور تم لوگ قتل ہونے عتبہ اور شیبہ اور ولید سے بھی ہول و خوف مین نہ پڑو اسلیے کہ اُنھون نے طیش دیتے مین آکر وقت جنگ بہت جلدی کی اور قسم ہی خدا کی کہ آج ہم نہ پھرینگے یہان تک کہ محمد اور اُنکے

اصحاب کو رسیون مین باندھ لاوینگے پس اُسوقت مین کسی کو تم مین سے گرفتار نیا ون یعنی رخصت ندونگا
کہ وہ اُنمین سے کسی کو قتل کرے لیکن اُنکو قید و بند مین گرفتار رکھونگا کہ ہم اُنکو رنج کرین اور یاد دلاوین
اُن باتون کو جو اُنھون نے کہا ہی کہ اُنھون نے تمھارا دین چھوڑا اور جسکو تمھارے باپ دادا پوجتے تھے
اُس سے منحرف ہوگئے اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ ابن ابی حبیبہ وغیرہ رواۃ کے حضرت عائشہ
ام المؤمنین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے شعار
مہاجرین کا یا بنی عبد الرحمن مقرر کیا (یعنی جو کوئی یہ کلمہ کہکر آواز دیتا تھا تو معلوم کیا جاتا تھا کہ وہ
مہاجرین مین سے ہی) اور شعار خزرج کا یا بنی عبد اللہ مقرر کیا تھا اور شعار قبیلہ اوس کا یا بنی عبد اور
واقدی نے بواسطہ رواۃ کے زید بن علی سے روایت کی ہی کہ روز بدر شعار رسول خدا کا یا منصور امت
تھا اور راوی کہتے ہین کہ قریش مین سے سات نوجوان تھے کہ وہ اسلام لائے تھے اور اُنکے باپون نے
اُنکو قید کر رکھا تھا چنانچہ وہ لوگ بھی اپنے اپنے پدر کے ہمراہ مین آئے تھے اور وہ سب شک و شبہات
مین تھے یعنی ہنوز اسلام اُنکا کامل نتھا از انجملہ قیس بن الولید بن المغیرہ تھا اور ابو قیس بن الفاکہ
بن المغیرہ اور حارث بن زمعہ اور علی بن امیہ ابن خلف و عاص بن منبہ بن الحجاج اور دو اور تھے پھر جب
یہ لوگ بدر مین آئے تو قلت اصحاب نبی صلعم دیکھ کر کہنے لگے کہ اُنکے دین نے اُنکو مغرور کر دیا ہی اور
یہ لوگ اب مارے جاوینگے چنانچہ اس مقدمہ مین حقتعالے فرماتا ہی کہ اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ غَرَّ هٰؤُلَآءِ دِیْنُهُمْ وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ یعنے مردم منافق اور جنکے
دلون مین مرض ہی یعنی شرک و شک ہی وہ کہتے ہین کہ ان مسلمانون کو اُنکے دین نے مغرور و بے پرواکر دیا ہی
وحال آنکہ جو کوئی خدا ہی پر توکل و تکیہ رکھتا ہی تو حقتعالے غالب صاحب حکمت ہی بعد ازان حقتعالے
حال کفار کا بدترین ندمت سے ذکر کیا اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ اَلَّذِیْنَ
عَاهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِیْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا یَتَّقُوْنَ الی آخر قولہ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ
خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ یعنے قوم کفار پیش خدا بدترین جانورون مین ہین پس وہ ایمان
نہ لاوینگے اور یہ وہ ہین جنسے تو نے عہد مقرر کیا بعد ازان اُنھون نے عہد شکنی کی بار بار اور
ڈرتے نہین ہین اگر تو اُنکو ہنگام جنگ پاوے تو بھگا دے اُنکے پیچھے والون کو شاید کہ وہ
عبرت پذیر ہون اور راوی نے کہا کہ من خلفہم سے مراد یہ ہی کہ قبائل عرب سے جو پیچھے قریش کے
ہین وہ سب قتل کیے جاوین وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اور اگر وہ واسطے صلح کے جھکین تو تو بھی اُنکی طرف مائل ہو مگر توکل و تکیہ خدا ہی پر رکھ کہ وہ بڑا سننے جاننے والا ہی

راوی نے اس آیت کی تفسیر مین بیان کیا ہی یعنے اگر وہ لوگ زبانی بھی اقرار کرین کہ ہم مسلمان
ہین تو چاہیے کہ تو اُنسے یہ اقرار محض اُنکا قبول کرلے وَاِنْ یُّرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْکَ فَاِنَّ حَسْبَکَ
اللّٰہُ ہُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَکَ بِنَصْرِہٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِہِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ
جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِہِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَہُمْ اِنَّہٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ یعنے اور اگر وہ
اس اقرار مین ارادہ فریب دینے کا رکھتے ہون تو حقتعالے تیری جانب سے اُنکو کفایت
کرتا ہی کہ وہ ایسا خدا ہی جسنے تیری مدد کی اپنی نصرت اور نصرت مؤمنین سے اور مسلمین کے
دلون کو باہم مؤلف و متفق کردیا اگر تو مال تمام دنیا کا سارا خرچ کرتا تو بھی اسطرح تالیف قلوب
اُنکی تو نکرسکتا ولیکن حقتعالے نے درمیان اُنکے ایسی الفت ڈالدی ہی کہ وہ غالب حکمت والا ہی
راوی نے تفسیر مین اس آیۃ کے کہا ہی یعنے الفت ڈالی ہی اُنکے دلون مین قبول اسلام پر اور
واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبدالرحمان بن محمد بن ابی الرجال و عمرو بن عبداللہ کے محمد بن
کعب القرظی سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا کہ روز بدر حقتعالے نے مؤمنین کو ایسی قوت و توانائی
عطا فرمائی تھی کہ اگر صبر و استقامت کرین تو وہ بیس آدمی سو مشرکین پر غالب رہین اور روز بدر
حق سبحانہ تعالے نے دو ہزار فرشتون سے اُنکی تائید کی پھر جب کہ حق سبحانہ تعالے نے بعلم ظہوری علوم
کیا کہ مسلمانون مین ناتوانی ہی تو اُنسے تخفیف کی یعنی مقابلہ دہ چند سے کم کرکے دو چند پر مقرر رکھا
پھر جب کہ رسول خدا صلعم نے بدر سے مراجعت فرمائی تو حق مین اُن لوگون کے جو دعوی اسلام بشک کرتے تھے
اور وہ بدر مین مارے گئے اور حق مین اُن ساتون آدمیون کے جنکو بعد لانے اسلام کے شک تھا اور اُنکو
اُنکے باپ نے روک رکھا اور آخر کو وہ اُس روز مشرکین کے ساتھ مارے گئے کہ اُنمین ایک ولید بن عتبہ بن
ربیعہ تھا کہ ذکر ان لوگون کا حدیث ابن ابی حبیبہ مین مذکور ہوا اور حق مین اُن مسلمانون کے جو مکے مین رہ گئے تھے
اور استطاعت و توفیق ہجرت کی نہوئی تھی پس ان سب کے حق مین خدائے عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی
اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰہُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِہِمْ قَالُوْا فِیْمَ کُنْتُمْ قَالُوْا کُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا
اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃً فَتُہَاجِرُوْا فِیْہَا الآیۃ یعنی جو لوگ اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہین
نافرمانی کرنے سے تو فرشتے جب اُنکی روحین قبض کرتے ہین اُسوقت کہتے ہین تم کس خیال و غفلت مین تھے
وہ کہتے ہین ہم دنیا مین ناتوان اور بے بس تھے تو فرشتے کہتے ہین کیا زمین خدا کی وسیع نہین ہی کہ تم اُسمین
چلے جاتے اور راوی نے کہا جب مہاجرین نے اُن مسلمانون کو جو مکے مین رہ گئے تھے ہجرت کرنے کے لیے
لکھ بھیجا تو جندب بن ضمرۃ الجندعی نے کہا کہ مکے مین میرے رہ جانے سے کوئی عذر و حیلہ میرا پیش خدا

پیش رفت نہ جائیگا اور ہر چند وہ مریض تھا اپنے عزیزون سے کہنے لگا مجکو یہان سے لے چلو کیا عجب ہو کہ مجھے صحت ہو جاوے لوگون نے کہا کس طرف تو جانا چاہتا ہی اُسنے کہا تنعیم کی طرف تب وہ اُسکو تنعیم مین لیگئے اور درمیان تنعیم و مکہ کے چار میل کا فاصلہ ہی مدینے کے راستے پر ہی بنوقت جذب یہ کہتا تھا اَللّٰھُمَّ اِنِّی خَرَجْتُ اِلَیْکَ مُھَاجِرًا یعنی اے پروردگار مین تیرے واسطے وطن چھوڑ کر نکلا ہون پس حقتعالی نے اُسکے باب مین یہ آیہ نازل کیا وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ الآیۃ یعنے جو شخص اپنے گھر سے بارادۂ ہجرت و ترک وطن واسطے خدا اور رسول کے نکلتا ہی و بعد ازان اُسکو موت آجاتی ہی تو اجر و ثواب اُسکا پیش خدا ثابت ہو جاتا ہی پھر جب کہ اُن مسلمانون نے جو مکے مین تھے یہ بات دیکھی اور سُنی (یعنی پیام مُہاجرین اور ہجرت جندب اور نزول آیت سے مطلع ہوے) تو اُنمین سے جو استطاعت خروج رکھتے تھے وہ نکل گئے اُسوقت ابوسفیان مشرکین مین سے کچھ لوگون کو ہمراہ لیکر اُن مسلمانون کی تلاش مین نکلا پھر اُنکو گرفتار کر کے پھیر لیگیا اور اُنکو قید کیا پس وہ لوگ آفت مین مبتلا رہے پھر جو لوگ اس مصیبت و بلا مین گرفتار تھے اُنکے حق مین حقتعالے نے یہ آیہ نازل کیا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ فَاِذَا اُوْذِیَ فِی اللّٰہِ جَعَلَ فِتْنَۃَ النَّاسِ کَعَذَابِ اللّٰہِ تا آخر آیہ اور دو آیتین بعد والی یعنی لوگون مین بعضے ایسے ہین جو کہتے ہین کہ ہم خدا کے ساتھ ایمان لائے ہین مگر جب اُسکو راہ خدا مین کچھ ایذا پہونچتی ہی تو وہ فتنہ مردم کو گویا عذاب خدا کا سمجھتا ہی چنانچہ مہاجرین نے اس آیت کو پاس مسلمانان مکہ کے لکھ بھیجا پھر جب اُنکو وہ نوشتہ پہونچا اور جو کچھ اُنکے حق مین نازل ہوا تھا اُنکو معلوم ہوا تب اُن لوگون نے کہا اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ عَلَیْنَا اَنْ لَّا نَعْدِلَ بِکَ اَحَدًا یعنی اے پروردگار ہر آئینہ ہم تیرے لیے اپنے اوپر نذر واجب کرتے ہین اس بات کی کہ اگر تو ہمان سے ہماری مخلصی کرے تو ہم تیرے ساتھ کسی کی برابری یعنی شرک نکرینگے آخر وہ لوگ باہر نکلے اور یہ نکلنا اُنکا دوسری بار تھا چنانچہ ابوسفیان اور مشرکون کو ہمراہ لیکر اُنکی تلاش مین نکلا یہ لوگ اُنکے پانے سے عاجز رہے کہ وہ بھاگ کر پہاڑون مین ہو رہے تب ابوسفیان وغیرہ مکے مین واپس آئے اور نہایت سختی کرنے لگے اُن مسلمانون پر جنکو پہلے پکڑ لے گئے تھے اور اُنکو مار کی ایذا دینے لگے اور زبردستی کرتے تھے ترک اسلام پر اُسی عرصے مین ابن ابی سرح مدینے مین چلا آیا اور قریش سے بیان کرنے لگا کہ محمد کے پاس کوئی وحی نازل نہین ہوتی ہی مگر یہ کہ ابن قمطۃ غلام نصرانی محمد کو جو کچھ تعلیم کرتا ہی مین اُسکو بحکم محمد لکھا کرتا تھا اور جیسا چاہتا تھا بدل کر لکھدیتا تھا پس حقتعالے نے اس بارہ مین یہ آیت نازل فرمائی وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا یُعَلِّمُہٗ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْہِ

اعجمی وہذا لسان عربی مبین یعنے ہم خوب جانتے ہین جو وہ کہتے ہین کہ اُسکو ایک بشر تعلیم کرتا ہی
وحال آنکہ زبان اُس شخص کی جسکی طرف پھیرتے ہین اور نسبت دیتے ہین وہ غیر عرب ہی اور یہ قرآن
عربی خالص ہی اور جن مسلمانون کو ابوسفیان اور اُسکے ہمراہی گرفتار کرلے گئے تھے اور وہ مبتلاے
مصیبت ہوے تھے اُنکے حق مین حقتعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان
پہلے اس آیت سے وعید ہی واسطے کفار کے بعد ازان فرمایا مگر وہ لوگ جو مجبور کیے گے یعنے کفر
اُنکا بالاجبار ہی ولیکن قلب اُنکا مبارز ثابت ہی ایمان پر یعنی پس وہ مستثنے ہین کفار سے غرض کہ
ابن ابی سرح اُن لوگون مین سے ہی جنکو شرح صدر ہی کفر سے یعنے وہ دل کشادہ ہین واسطے
کفر کے بعد ازان حقتعالے نے حق مین اُن لوگون کے جو ابوسفیان کے پاس سے بھاگ کر حضور مین
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوے جنھون نے صبر کیا عذاب پر بعد فتنہ کے یہ آیہ نازل فرمایا
ثم ان ربک للذین ہاجروا من بعد ما فتنوا الے اخر الایہ یعنے یہ وہ لوگ ہین جنھون نے
صبر کیا ایذاؤن پر بعد فتنہ ابوسفیان کے بعد ازان رب تیرا واسطے اُن لوگون کے جنھون نے
وطن چھوڑا بعد مصیبت پانے کے وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہی محمد بن عمر الواقدی
رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو اسحق بن محمد نے اسحاق بن عبد اللہ سے اُنھون نے
عمر بن الحکم سے اُنھون نے کہا اُس روز نوفل بن خویلد بن العدویہ نے پکار کر کہا اے گروہ
قریش بہ تحقیق کہ یہ سراقہ وہ سراقہ نہین ہی یعنے اب وہ تمھارا دوست نہین ہی اُسکی قوم کو
تم خوب پہچانتے ہو اور اُن لوگون کا تمسے باز رہنا ہر جگہ جانتے ہو پس چاہیے کہ اُس قوم سے
خوب لڑو اور مین جانتا ہون کہ پسران ربیعہ یعنے عتبہ وشیبہ نے جنگ کرنے مین بڑی جلدی
کی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے رافع سے روایت کی ہی کہ اُنھون نے کہا ہر آئینہ
ہم لوگ اُس روز ہنکارنا ابلیس کا باعث ہزیمت کفار کے اور واے واویلا اسکی سُنتے تھے
اور وہ صورت سراقہ بن جعشم کی بنکر ظاہر ہوا تھا یہان تک کہ وہ بھاگا یعنے جنود ملائکہ
دیکھ کر گریزان ہوا اور سمندر مین گھُس گیا اور اپنے دونون ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے لگا کہ یارب
انا وعدتنی یعنے اے پروردگار وفا کر جو تونے مجھسے وعدہ مہلت تا قیامت فرمایا ہی وبعد ازان
جب قریش مکے مین آئے تو سراقہ کو ملامت وسرزنش کرتے تھے کہ تو نے روز بدر ایسا ایسا
کیا تھا اُسنے قسم کھائی کہ مین نے ہرگز ایسا نہین کیا اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ
رواۃ کے شیخ عراک سے روایت کی ہی اور عراک صیادا ہی گیر تھا قبیلہ حی سے اُس روز

وہ کنارہ دریا پر تھا اور اوپر سے نشیب دریا کی طرف دیکھتا ہوا شکار ماہی مین مشغول تھا تو وہ
کہتا ہی کہ مین نے ایک شور واویلا و واحسرتا کا سُنا کہ تمام دشت و وادی صدائے فغان سے پر تھا
اُسوقت متحیر ہوکر مین ادھر اُدھر دیکھنے لگا تو ناگاہ مجھے سراقہ بن جعشم نظر آیا مین اُسکے قریب
گیا اور مین نے اُس سے پوچھا کہ میرے باپ ماں تجھپر فدا ہون یہ تیرا کیا حال ہی اُسنے مجھے کچھ جواب
ندیا بعد ازان مین نے اُسکو دیکھا کہ دریا مین کود پڑا اور اپنے دونون ہاتھ پھیلا کر کہنے لگا اے
پروردگار جو تو نے مجھے وعدۂ مہلت تا قیامت کیا ہی اُسکو وفا کر تب مین نے یہ حال دیکھکر اپنے
دل مین خیال کیا کہ قسم ہی خانۂ کعبہ کی سراقہ مگر دیوانہ ہوگیا اور یہ حال ہی وقت غروب آفتاب کا
روز بدر بہنگام شکست مشرکین کے اور اُس روز علامت و نشانی ملائکہ کی یہ تھی کہ عمامے نور کے سبز و سرخ
و زرد اُنکے سرون پر بندھے ہوے شملے اُسکے شانون پر لٹکتے تھے اور اُنکے گھوڑون کی پیشانیون پر پشمینے کی
چوٹیان چھوٹی تھین اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے محمود بن لبید سے روایت کی ہی کہ فرمایا
رسول خدا صلعم نے بتحقیق کہ ملائکہ نشانیان یعنے دردیان باندھے آئے ہین چاہیے کہ تم بھی نشانیان
باندھو تب اصحاب نے اپنے مغفرون اور کلاہون مین پشمینہ باندھ لیا تھا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث
نقل کی موسے بن محمد نے اپنے والد سے اُنھون نے کہا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے جو شخص نشانیان
باندھے ہوے معرکۂ جنگ مین نظر آتے تھے مثل حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے وہ روز بدر پر شتر مرغ
اپنے خود مین لگائے تھے اور علی علیہ السلام سر سبز پشمینہ سفید باندھے تھے اور زبیر زرد پٹکہ سر پر باندھے تھے
اور زبیر کہتے تھے کہ روز بدر ملائکہ ابلق گھوڑون پر سوار نازل ہوے تھے اور اُنکے سرون پر عمامے زرد
رنگ بندھے تھے اسلیے اُس روز زبیر نے زرد سر پیچہ باندھا تھا اور ابو جاہل کا سر بند سرخ رنگ تھا
اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے موسے سہیل سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا مین نے
سہیل بن عمرو سے سُنا وہ بیان کرتا تھا کہ مین نے روز بدر چند اشخاص سفید پوش کو ابلق گھوڑون پر
سوار نشانیان باندھے ہوے دیکھا کہ وہ مشرکین کو قتل اور اسیر کر رہے ہین اور ابو اُسید الساعدی
بعد نابینا ہونے کے کہتے تھے کہ اس عرصہ مین اگر مین تمھارے ساتھ بدر مین ہوتا اور میری آنکھین بھی
بینا ہوتین تو مین تمکو شعب جبل مین وہ درہ جسمین سے مین نے ملائکہ کو نکلتے دیکھا تھا دکھا دیتا
اور اسمین مجکو کچھ شک و شبہہ نہین ہوا اور وہ بیان ایک شخص کا بنی غفار مین سے نقل کرتے تھے کہ اُسنے
کہا روز بدر مین اور میرا ابن عم آگے بڑھا اور پہاڑ پر چڑھ گئے اور اسوقت ہم دونون مشرک تھے اور بدر کے
دونون ٹیلون مین سے جو تودۂ ریگ کا جانب شام واقع ہی ہم دونون اُسی کے کنارے پر تھے اور قرینہ جنگ کا

دیکھ رہے تھے کہ جسکی طرف شکست ہو تو اسکی لوٹ مین لوٹنے والون کے شریک ہو کر ہم بھی لوٹین ناگاہ ہمنے
ایک ٹکڑا ابر دیکھا کہ وہ ہمسے قریب آیا پھر اُسمین سے مین نے شور گھوڑون کا اور صدا ہتھیارون کی یعنی ہنہنانا
اور کھڑکھڑانا سُنا اور یہ بھی مین نے سُنا جیسے کوئی کہتا ہی اَقْدِمْ حَیْزُوْمُ یعنے اے حیزوم آگے بڑھ (حیزوم
اسپ دنام اسپ) چنانچہ حال میرے اِین عم کا یہ ہوا کہ ہیبت سے پردہ اُسکے دل کا پھٹ گیا وہ فوراً مر گیا اور
مین بھی قریب ہلاکت پہونچا اور بے حس و حرکت ہو گیا اور جب وہ ابر چلا تو مین اُسکو تکتا تھا تا آنکہ وہ پاس
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کے گیا اور مین بھی اُس جگہ سے چلا آیا پھر اُس ابر مین کچھ شور نہ تھا اور واقدی
علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی خارجہ نے بواسطہ اپنے والد ابراہیم بن محمد بن ثابت بن قیس بن
شماس کے اُنھون نے بیان کیا کہ رسول خدا صلعم نے جبرئیل سے پوچھا کہ روز بدر ملائکہ مین سے کون کونسے والا تھا
کہ اقدم یا حیزوم یعنے آگے بڑھ اے حیزوم گھوڑے جبرئیل نے کہا یا محمد مین آسمان کے سارے فرشتون کو نہین بھیجا
اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابی رہم سے روایت کی اُنھون نے کہا مین اور میرے چچا کا بیٹا
ہم دونون چشمہ بدر پر تھے پھرتے جب قلت اصحاب محمدؐ اور کثرت اصحاب قریش کی دیکھی تو ہمنے باخود صلاح کی
کہ جسوقت دونون جماعت مقابل ہونگے تو ہم لشکر محمدؐ مین ملجا دینگے آخر ہم لوگ حضرت کے بائین والی جماعت کی طرف
چلے اور ہم کہہ رہے تھے کہ یہ لوگ چوتھائی قریش سے ہین پس اسی غرصہ مین کہ ہم یہ کہتے ہوے لشکر پر چلے جاتے تھے
ناگاہ ایک ابر آکر ہمپر چھا گیا ہمنے آنکھ اُٹھا کر جو دیکھا تو آواز آدمیون کی اور ہتھیارون کی سُنی اور ایک کو سُنا
کہ وہ اپنے گھوڑے سے کہتا تھا اے حیزوم آگے بڑھ اور اُسے ہمنے یہ کہتے ہوے سُنا رُوَیْدًا تَتَاَمَّ اُخْرَاکُمْ
یعنے ٹھہرے چلو کہ تمھارے پیچھے والے آگے آجاوین پس یہ لوگ رسول خدا صلعم کے میمنہ پر نازل ہوے بعد ازان مثل
اسی کے ایک اور ابر آیا اور رسول خدا صلعم کے ساتھ شامل ہوا پھر اُسوقت جو ہمنے طرف رسول خدا صلعم اور اصحاب کے
نگاہ کی تو یہ لوگ قریش سے دوچند نظر آئے اور ہنگام مشاہدہ نزول ابر و استماع صدا ے مہیب کے میرے چچا کا بیٹا تو صدمہ
خوف سے مر گیا اور مین بے حس و حرکت ہو گیا آخر مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کی اور اسلام قبول کیا
اور راوی کہتے ہین فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سوے روز بدر کے شیطان کسی روز ایسا نہین دیکھا یا گیا
کہ وہ ذلیل و حقیر تر و پشیمان و پُرخشم زیادہ یوم عرفہ سے ہوا ہو اسلیے کہ اُسنے نزول رحمت خدا و عفو گناہان عظیم بندون سے
معائنہ کیا تھا لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ شیطان نے روز بدر دیکھا تھا فرمایا کیا اُسنے نہین دیکھا تھا کہ
جبرئیل جنود ملائکہ لائے ہین اور راویون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے روز بدر فرمایا کہ دیکھو یہ جبرئیل آدمی بنے ہوے
آتے ہین اور گویا کہ وہ ہیئت و صورت مین دحیہ کلبی دکھائی دیتے ہین پس مین منصور و فیروزمند ہوا صبا بچھوا ہوے
اور قوم عاد ہلاک ہوئی دبور پوروا ہوا سے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عبدالرحمان بن عوف سے

روایت کی کہ انھون نے کہا مین نے روز بدر پاس رسول خدا صلعم کے دو مردون کو دیکھا کہ ایک داہنے ہی
اور ایک بائین اور وہ دونون قتال شدید کر رہے تھے پھر ایک اور تیسرا آیا عقب پر حضرت صلعم کے بعد ازان ایک اور
چوتھا آیا آگے حضرت کے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے سعد سے روایت کی ہی انھون نے
کہا روز بدر مین نے دو مردون کو دیکھا کہ وہ حضرت کی طرف قتال کر رہے ہین ایک داہنے سے دوسرا بائین سے
اور مین حضرت علیہ السلام کو دیکھتا تھا کہ وہ کبھی اسکو دیکھتے تھے کبھی اسکو دیکھتے تھے اور فتح وظفر الہی سے مسرور
ہوتے تھے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے صہیب سے روایت کی کہ انھون نے کہا روز بدر مین نے بہت سے
ہاتھ کے مچ کٹے دیکھے اور بہت سے جراحات اندرونی دیکھے کہ ان زخمون نے خون نہین دیا تھا اور واقدی نے
بواسطہ رواۃ ابی بردۃ بن بنار سے روایت کی ہی انھون نے کہا کہ روز بدر مین تین سر کاٹ لایا اور رو برو
جناب رسول خدا صلعم کے رکھا اور عرض کی یا رسول اللہ انمین دسرون کو تو مین نے کاٹا ہی مگر تیسرا سر تو مین نے
ایک شخص بہیں یعنی سفید پوش یا گورے رنگ دراز قد کو دیکھا کہ اسنے اس سر والے کو قتل کیا اور سر اسکے آگے
پھینک دیا تو مین اسکو اٹھا لایا یہ سُن کے حضرت علیہ السلام نے فرمایا یہ فلان ملک تھا اور ابن عباس رض کہتے تھے
کہ سوے روز بدر کے ملائکہ نے اور کہین نہین قتال کی ہی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے روایت کی انھون نے کہا کہ روز بدر فرشتے اُن لوگون کی صورت بنا کر آئے جنکو تم پہچانتے تھے تا
مسلمانون کے دلون کو مستقل و مطمئن کرین چنانچہ مین انکے پاس گیا مین نے سنا کہ وہ مسلمانون سے یہ کہتے تھے
اگر گروہ مشرکین ہمپر حملہ کرینگے تو ہمارے سامنے ثابت و قائم نہ رہ سکینگے کیونکہ وہ کچھ مال نہین ہین اور
اُنکی کچھ حقیقت نہین ہی اور یہ بموجب ارشاد حقتعالی کے ہی اِذْ یُوحِیْ رَبُّکَ اِلَی الْمَلٰئِکَۃِ اَنِّیْ مَعَکُمْ فَ
ثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الی اخر الآیۃ یعنی جب تیرے پروردگار نے فرشتون کو وحی کی کہ مین آپنے مین تمھارے
ساتھ ہون تم مسلمانون کو تقویت اور تسلی دو اور واقدی نے موسے بن محمد سے روایت کی ہی کہ سائب بن
ابی حُبَیش الاسدی نے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذکر کرتے تھے کہ اُدمیون مین سے مجکو کسی نے اسیر نہین کیا
لوگون نے کہا پھر کسنے تجکو اسیر کیا تھا اُسنے کہا جب قریش بھاگے اُنکے ساتھ بھاگا اُسوقت ایک شخص گورا رنگ
دراز قد ابلق گھوڑے پر سوار ہوا سے اُترا یعنی مابین آسمان و زمین سے آیا اور مجکو مضبوط باندھ دیا بعد ازان عبدالرحمان
بن عوف میرے پاس آیا اُسنے مجھے بندھا ہوا پایا تب عبدالرحمن لشکر مین پکارنے لگا کہ اسکو کسنے اسیر کیا ہی مگر
کوئی نہ بولا کہ مین نے اسکو قید کیا ہی یہان تک کہ مجھے پیش رسول خدا صلعم لیگئے اور آنحضرت علیہ السلام نے مجھسے فرمایا اے
ابن حُبَیش تجھے کسنے قید کیا ہی مین نے کہا مین نہین جانتا ہون اور مجھے ناگوار ہوا کہ جسنے مجھے اسیر کیا ہی اسکا وہ حال
بیان کرون جو مین نے بچشم خود دیکھا تھا مگر رسول خدا صلعم نے خود فرمایا کہ فرشتون مین سے ایک فرشتہ

بزرگ نے اسکو اسیر کیا ہی پھر فرمایا اے پسر عوف تو اپنے اس قیدی کو لیجا آخر عبد الرحمان مجکو لے گیا اور وہ کلمہ حضرت علیہ السلام کا ہمیشہ مجکو یاد رہا اور قبول اسلام مین تاخیر ہوئی یہان تک کہ مجھے اسلام نصیب ہوا اور واقدی بواسطۂ رواۃ کے حکیم بن حزام سے روایت کی ہی اُسنے کہا روز بدر مین نے دیکھا کہ وادی خلص مین ایک کالا مکمل سانمودار ہوا اور سارا افق آسمان اُس سے ڈھک گیا (وادی خلص ایک گوشہ ہی مقام رُویثہ کا) بناگاہ وہ وادی پر از نمایہ ہوگیا کہ وہ سب مانند سیل کے روان ہوئین اُسوقت میرے دل مین خیال آیا کہ یہ کوئی شی ہی جو واسطے تائید محمدؐ کے آسمان سے نازل ہوئی ہی آخر معلوم ہوا کہ وہ فرشتے تھے پھر تھوڑی دیر نگذری تھی کہ شکست کفار ہوئی

ذکر امتناع قتل ابو البختری وغیرہ اور پھر قتل ہونا اُنکا حالت لاعلمی مین

راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے قتل ابو البختری سے منع فرمایا اسوجہ سے کہ وہ ایک روز مکے مین واسطے دفاع ایذاے رسول خدا کے ہتھیار لگا کر حمایت کو نکلا تھا اور کہتا تھا کہ آج کے دن جو کوئی محمدؐ سے باندا پیش آویگا مین اُسکو قتل کرونگا پس حضرتؐ نے اس بات کی شکر گزاری کی اور احسان مندی مین روز بدر اُس سے منع قتل فرمایا تھا چنانچہ ابو داؤد مازنی نے بیان کیا مین نے ابو البختری سے ملاقات کرکے کہا کہ رسول خدا صلعم نے تیرے قتل کرنے سے منع کیا ہی بہتر ہی کہ تو ہاتھ اپنا دے (یعنی برائے اسیری) اُسنے جواب دیا کہ تو مجھسے کیا چاہتا ہی یعنے اس کلام سے میرے ساتھ تیری کیا غرض ہی کیونکہ اگر محمدؐ نے میرے قتل کرنے سے منع کیا ہی تو مین نے اُنسے دفع بلا کی تھی ولیکن ہاتھ دینا میرا پس قسم ہی لات وعزّی کی مکے کی عورتین تک جانتی ہین اس بات کو مین ہرگز اپنا ہاتھ نہ دونگا اور مین جانتا ہون کہ تو مجھسے باز نہ رہیگا تو کرگذ مجھسے جو تیرا ارادہ ہو آخر ابو داؤد نے اُسکو تیر مارا اور کہا اَللّٰھُمَّ سَھْمُکَ اے پروردگار یہ تیرا تیر ہی اور ابو البختری تیرا بندہ ہی یعنی قبضۂ قدرت مین ہی پس اس تیر کو تو قتل پر پہونچا دے (مقتل جسم انسان مین وہ جگہ ہی جہان صدمہ وزخم سے آدمی مرجاتا ہی) اور حال یہ تھا کہ ابو البختری زرہ پوش تھا مگر تیر نے زرہ توڑ کر اُسکو قتل کیا اور بعضون نے کہا ہی کہ ابو البختری کو مجذر بن زیاد نے ناداستہ قتل کیا یعنی وہ اُسکو پہچانتا نتھا اور مجذر نے اس مضمون کا شعر کہا ہی جس سے قتل کرنا اُسکا ثابت ہوتا ہی اور اسی طرح حضرت رسول خدا صلعم نے قتل کرنے سے نسبت حارث بن عامر کے منع کیا اور فرمایا تھا کہ اُسکو اسیر کرلو قتل نکرو اسلیے کہ وہ خروج بدر سے بہت کارہ تھا (یعنی قریش اُسکو باکراہ واجبار لائے تھے) چنانچہ خُبیب بن یساف سے اُسکا مقابلہ ہوگیا اور یہ اُسکو پہچانتے نتھے پس لاعلمی مین اُسکو قتل کیا پھر جسوقت آن حضرت صلعم کو اسکے قتل ہونے کی خبر معلوم ہوئی تو فرمایا اگر پہلے سے مین اُسکو پاتا کہ وہ اسیر ہوتا اور قتل نکیا جاتا تو مین اُسکو چھوڑ دیتا کہ وہ اپنے اہل وعیال مین چلا جاتا اور اسی طرح حضرت صلعم نے قتل زمعہ بن الاسود سے منع فرمایا تھا مگر ثابت بن الجذع نے ناشناسائی مین اُسکو قتل کیا

ذکر سرگرمی معرکۂ قتال و ظہور فتح و ظفر بنزول ملائک از پیش ملک المتعال

اور راوی کہتے ہین جسوقت ہنگامہ حرب شدید گرم تھا تو رسول خدا صلعم اپنے دونون ہاتھ اُٹھائے ہوے حق سبحانہ تعالے سے نصرت اور وعدۂ نصر طلب کر رہے تھے اور کہتے تھے خداوندا اگر گروہ مشرکین مجھپر غالب آوینگے تو شرک پھیل جائیگا اور دین تیرا قائم نرہیگا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے تھے واللہ یا رسول اللہ حقتعالی ضرور آپ کی نصرت کریگا اور روے مبارک روشن کریگا چنانچہ حق سبحانہ تعالے نے ہزار فرشتے بہیم کفار پر نازل کیے اسوقت حضرت علیہ السلام ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے اے ابو بکر خوش ہو یہ جبرئیل عمامہ زرد باندھے ہوے اپنے گھوڑے کی باگ اُٹھائے ہوے مابین آسمان و زمین یعنی ہوا سے نظر آئے ہین اور جب زمین پر اُترے تو تھوڑی دیر مجھسے غائب ہے پھر حاضر آئے ہین اسطرح کہ اُنکے سامنے کے دانت یعنی چہرۂ انکا گرد آلود ہی اور کہتے ہین کہ فتح و نصرت خدا کی جسے تو نے خدا سے طلب کی وہ تیرے لیے آپہونچی ہی اور راوی کہتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلعم منجانب پروردگار مامور ہوے کہ ایک مشت سنگریزے لیکر کفار پر پھینکا اور یہ دعا پڑھی شاہت الوجوہ اللھم ارعب قلوبھم وزلزل اقدامھم یعنے سنگریزے پھینکتے وقت فرمایا اُنکے منھ بگڑ جاوین یعنی انکا کالا منھ ہو اے پروردگار انکے دلون مین ہیبت ڈال اور انکے پانون کو ڈگادے کہ بھاگ جاوین بالآخر وہ دشمنان خدا ایسے بھاگے کہ کسی شی کو مڑکر نہ دیکھتے تھے اور اہل اسلام اُنکو خاطرخواہ قتل کرتے تھے یا اسیر کر لیتے تھے اور ان مشرکین مین سے کوئی ایک بھی ایسا باقی نہ بچا تھا جسکا منھ اور آنکھین اُسکی کنکریون سے پُر نہون اور وہ نہین جانتا تھا کہ آنکھون سے کدھر دیکھے یعنی اُسکی آنکھین کسی طرف کھلتی نہ تھین اور اُنکو ملائکہ و مومنین قتل کر رہے تھے اُس روز عدی بن ابی الزغبا نے یہ شعر کہا اور پڑھا شعر

اَنَا عَدِیٌّ وَ اسْمَعُ ۔ اَمْشِیْ بِہَا مَشْیَ الْفَحَلْ ۔ یعنی مین عدی ہون اور یہ میری زرہ ہی کہ مین اُسکو پہنے ہوے چلتا ہون چال شیر نر کی راوی کہتا ہی مراد سحل سے زرہ ہی اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ درمیان جماعت کے عدی کون شاعر ہی تب ایک شخص نے قوم مین سے عرض کی یا رسول اللہ مین عدی ہون فرمایا ابن فلان تو نے کیا شعر پڑھا ہی اُسنے کہا مین وہ عدی نہین ہون جسنے شعر کہا ہی بعد ازان عدی بن الزغبا نے کہا یا رسول اللہ وہ عدی مین ہون فرمایا تو نے کیا شعر کہا ہی اُسنے کہا وَاسْحَلْ اَمْشِیْ بِہَا مَشْیَ الْفَحَلْ حضرت علیہ السلام نے پوچھا سحل کیا چیز ہی اُسنے عرض کی زرہ ہی (یعنے ہمارے یہان ذرع کو سحل کہتے ہین) بعد ازان حضرت نے اُسکی مدح کی اور فرمایا کیا خوب آدمی ہی جو عدی بن الزغبا ہی اور راوی کہتے ہین کہ عقبۃ بن ابی مُعیط جب مکے مین تھا اور آن حضرت صلعم برسبیل ہجرت مدینے مین تشریف لاے تھے تو عقبۃ نے یہ اشعار کہے تھے قطعہ یا راکب ناقۃ القصواء ما جرنا

فَمَا قَتِيلٌ تَرَانِي رَاكِبَ الْفَرَسِ + أُعِلُّ رُمْحِي فِيكُمْ ثُمَّ أُنْهِلُهُ + وَالسَّيْفُ يَا خُذُ مِنْكُمْ كُلَّ الْكَتَائِبِ
یعنے اے سوار ناقہ قصواؑ کے اب ہمنے بھی مکے سے ہجرت کی ہے عنقریب ہے کہ تو مجکو گھوڑے پر سوار دیکھیگا
کہ مین اپنے نیزے کو تمہارے خون سے سیراب کرونگا اور پھر سیراب کرونگا یعنی بار بار نیزے مارونگا اور
ہماری تلوار سارا سازوبرگ تمہارا سلب کریگی یعنی چھین لیگی واقدی علیہ الرحمہ نے کہا ان اشعار کو میرے سامنے
ابن ابی الزناد نے پڑھا اور کہا جسوقت یہ اشعار حضرت رسول خدا صلعم کو پہونچے تو فرمایا اَللّٰھُمَّ کُبَّہٗ لِمَنْخِرِہٖ وَاَصْرَعْہُ
یعنے اے پروردگار اُسکو سرنگون اوندھے مُنھ گرا اور ہلاک کر راوی نے کہا کہ روز بدر عقبہ کے گھوڑے نے
شوخی کی اور اُسکو گرا دیا چنانچہ عبداللہ بن سلمۃ العجلانی نے اُسکو پکڑ کر حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین
حاضر کیا حضرت نے عاصم بن ثابت ابی الاقلح کو حکم کیا اُنھون نے اُسکی مشکین باندھ کر قتل کیا

ذکر قتل امیہ و ابوجہل وغیرہ سرداران لشکر قریش و سرکردگان کفار و بہادری صحاب کرام و ظہور بعض معجزات آنحضرت و حصول غنیمت عظیم

مروی ہے عبدالرحمان بن عوف سے کہ روز بدر بعد گریز کفار کے مین زرہون کو جمع کرنے لگا اُسوقت
امیہ بن خلف نے مجھسے ملاقات کی اور وہ ایام جاہلیت مین میرا دوست تھا اور اُس زمانے مین میرا نام عبد عمرو تھا
اور جب اسلام میرا نام عبدالرحمان ہوا پس وقت ملاقات کے اُسنے مجھے پکارا اے عبد عمرو مین نے اُسکو کچھ جواب
نہ دیا تب اُسنے کہا مین تجکو عبدالرحمان اسلیے نہین کہتا ہون کہ مسیلمہ یمامہ مین بنام رحمٰن پکارا جاتا تھا لہذا مین
تجکو اس نام سے نہین پکارتا ہون آخر وہ مجکو بنام عبدالالٰہ پکارا کرتا تھا چنانچہ روز بدر جب مین نے اُسکو دیکھا
تو وہ گویا کہ حمل اورق ہے یعنے شتر خاکستر گون اور اُسکے ہمراہ علی اُسکا بیٹا تھا پھر امیہ نے مجھے پکارا یا عبد عمرو
مین نے اُسکو کچھ جواب نہ دیا تب اُسنے مجھے پکارا اے عبدالالٰہ تو مین نے جواب دیا اُسنے کہا اگر تمکو حاجت دودھ
پینے کی یعنے احتیاج مال ہو تو مین تیرے لیے تیری ان زرہون سے بہتر ہون تب مین نے کہا آؤ تم دونون میرے
ساتھ چلو پھر مین اُن دونون کو اپنے آگے آگے لیچلا اُسوقت امیہ نے کسی قدر لشکر مین امن مین دیکھا تو اُمیہ مجھسے
پوچھنے لگا کہ آج مین نے ایک شخص کو تمہارے درمیان دیکھا تھا کہ اُسکے سینہ و سر پر بطور نشان سر بند پر شتر مرغ
بندھا تھا وہ کون شخص ہے مین نے کہا وہ حمزہ بن عبدالمطلب تھے وہ کہنے لگا یہی وہ شخص ہے جسنے میرے ساتھ بڑی
بڑی سختیان کی ہین پھر اُسنے پوچھا وہ شخص مدراج قصیر یعنی بزرگ شکم کوتاہ قد جو نشان سر پر پنجہ شتر مرغ باندھے تھا
کون ہے مین نے کہا یہ ایک مرد ہے انصار مین سے اسکا نام معاذ بن عفراء ہے امیہ نے کہا اس سے بھی مین نے
بہت ایذا پائی یا عبدالالٰہ آج کے روز ہم تمہارے لیے جزر ہوگئے یعنے شتران گشتنی و خوردنی ہوگئے عبدالرحمان نے کہا
اسی اثنا مین کہ وہ میرے آگے آگے قدم اُٹھائے اور لمبے قدم چلا جاتا تھا اور اُسکا بیٹا بھی ہمراہ تھا ناگاہ
نگاہ بلال کی اُسپر پڑی اور وہ اُسوقت اپنا آٹا گوندھ رہے تھے پھر اُنھون نے گوندھنا چھوڑ دیا اور اپنے ہاتھ کا

آتا زور زور سے پکار رہے تھے اور پکارتے جاتے تھے اے گروہ انصار امیہ بن خلف سرغنہ اہل کفر ہے اگر یہ بچ گیا تو میں نہ بچونگا یہ سن کے لوگ امیہ کی طرف دوڑ پڑے جسطرح ناقہ نوزائیدہ بلبلاتی ہوئی اپنے بچے کی طرف دوڑتی ہے یہاں تک کہ امیہ گر پڑا اور میں بھی اسکے بچانے کو اوپر ٹوٹ گیا مگر خباب بن المنذر نے بڑھ کر اپنی تلوار پنڈلی سے ڈالی کہ اک امیہ کی ٹانگ کٹ گئی پھر جب وہ قطع جنبی سے آگاہ ہوا تو کہا آؤ بیٹھ ہمارے اور اُنکے درمیان سے تو جدا ہو جا عبد الرحمان نے کہا اسوقت مجھے قول حسان کا یاد آیا اَوْعَنْ ذَكَرٍ لَّا تُفْ جَادِعٍ یعنے کیا وہ اس بات سے ناک کٹانے والا ہے بعد ازاں خبیب بن یساف اسکی طرف بڑھا اور اسکو قتل کیا اور امیہ نے بھی خبیب کو ایک ایسی ضرب تلوار ماری کہ ہاتھ اسکا شانے سے جدا ہو گیا مگر حضرت رسول خدا صلعم نے اپنے دست مبارک سے اُنکا ہاتھ شانے سے ملایا کہ وہ دھل ہو گیا اور زخم بھر آیا اور برابر ہو گیا بعد ازاں خبیب بن یساف نے بعد اس واقعہ کے دختر امیہ بن خلف سے عقد نکاح کیا ایک روز اس زوجہ نے نشان اس ضربہ کا دیکھ کر بولی لَا یَفْعَلُ اللّٰہُ بِرَجُلٍ فَعَلَ ہٰذَا خدا شل نکرے ہاتھ اُس شخص کے جسنے یہ کام کیا یعنی خدا اس سے یعنے اُسکے باپ سے درگذر کرے یا یہ معنی ہیں کہ کیا شل نکرے خدا ہاتھ اُس شخص کے جسنے یہ کام کیا خبیب نے کہا میں نے بھی اُسکے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ اُسکی پسلی تک اُتر آئی و حال آنکہ وہ زرہ پہنے ہوئے تھا اور میں کہتا تھا لے اس وار کو کہ میں ابن یساف ہوں اور میں نے اُسکے ہتھیار لیے اور اُسکی زرد کٹی ہوئی تھی لی بعد ازاں علی بن اُمیہ میرے مقابلے پر آیا تو اُسکا سامنا حباب نے کیا اُسکا پاؤں کاٹ ڈالا پھر اُسنے ایک ایسی چیخ ماری کہ مثل اُسکے کبھی کوئی شور نہیں سُنا گیا تھا پھر عمار برسر وقت پہونچے انھوں نے ضربت شمشیر سے کام اُسکا تمام کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ عمار قبل زخمی ہونے اُسکے آئے پھر دونوں نے باہم چاشنی کی اور باہمدیگر وار کیے آخر عمار نے اُسکو مار لیا اور پہلی روایت ثابت تر ہے کہ عمار نے اُسکو بعد قطع پاؤں کے قتل کیا اور دربارہ قتل امیہ کے ہمنے سوائے اسکے اور روایت بھی سُنی ہے **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے رفاعہ بن رافع سے **روایت** کی ہے اُنھوں نے کہا کہ روز بدر جب ہمنے اُمیہ بن خلف کو گھیر لیا اور وہ قریش میں بڑا شان دار تھا اور میرے ہاتھ میں نیزہ تھا اور اُسکے پاس بھی برچھا تھا پھر ہم دونوں نے باہم نیزہ بازی کی یہاں تک کہ نوک دونوں کے نیزوں کی ٹوٹ گئی پھر ہم دونوں نے تلوار لی کہ باہمدیگر خوب تیغ زنی ہوئی تا آنکہ تلواریں بھی گرنیں بعد ازاں میں نے اُسکی بغل زرہ سے خالی دیکھی کہ اُس جگہ سے زرہ پھٹی تھی تب میں نے نوک تلوار کی اُسکی بغل میں بھونک دی تو وہ قتل ہو گیا اور تلوار جو میں نے کھینچی تو وہ چربی آلودہ تھی اور راوی نے کہا مجھے دوسری روایت بھی اس بارہ میں سُنی ہے اور **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن قدامہ بن موسے نے اپنے باپ سے اُنھوں نے عائشہ بنت قدامہ سے عائشہ نے بیان کیا کہ صفوان

بن امیہ بن خلف نے قدامہ بن مظعون سے کہا یا قدام روز بدر میرے پدر کا ہاتھ تو نے قطع کیا قدامہ نے
کہا ایسا نہین ہوا واللہ مین نے یہ کام نہین کیا اگر مین ایسا کرتا بھی تو بھی قتل مشرک سے عذر خواہ ہوتا تب
صفوان نے کہا اے قدام پھر روز بدر کسنے میرے باپ کا ہاتھ قطع کیا اُسنے کہا مین نے چند جوانان انصاری کو دیکھا
کہ وہ امیہ کی طرف بڑھے انمین معمر بن حُبیب بن عبید بن الحارث بھی تھا اُسی کو مین نے تلوار اُٹھاتے اور مارتے دیکھا
صفوان نے کہا وہ ابو قردہ ہی یعنے بندر کا باپ اور یہ اسلیے کہ معمر ایک شخص کریہ منظر تھا چنانچہ اس بات کو
حارث بن حاطب نے سُنا وہ اسپر غصہ ہوا اور مادر صفوان کے پاس گیا کہ وہ کریمہ بنت معمر بن حُبیب تھی پھر بیان
کیا کہ صفوان ہمکو ایذا رسانی سے نہ ایام جاہلیت مین چھوڑتا تھا اور نہ اب اسلام مین چھوڑتا ہی کریمہ نے کہا
وہ کیا بات ہی حارث نے کہنا صفوان کا کہ معمر کو ابو قرد کہا تھا بیان کیا تب مادر صفوان نے غصہ ہوکر کہا اے
صفوان تو معمر بن حُبیب کی مذمت کرتا ہی اور اُسکو بد کہتا ہی وحال آنکہ وہ اہل بدر سے ہی واللہ مین سال بھر تیری
عزت و توقیر کرونگی صفوان نے کہا اے مادر واللہ پھر کبھی ایسا کلمہ نکہونگا اور مین نے تو یہ کلمہ بے ساختہ کہا تھا
میرے دل مین کچھ اسکا خیال نہتھا اور دوسری روایت مین واقدی نے بواسطہ محمد بن قدامہ از قدامہ نے عائشہ
بنت قدامہ سے روایت کی ہی کہ جسوقت مادر صفوان بن امیہ نے حباب بن المنذر کو مکہ مین دیکھا تو لوگون نے
مادر صفوان سے کہا یہ وہی شخص ہی جسنے روز بدر علی بن اُمیہ کا پانون قطع کیا تھا مادر صفوان نے کہا مجھے معاف کرو
ایسے شخص کے ذکر سے جو اوپر شرک و کفر کے مارا گیا حقتعالے نے علی بن امیہ کو حباب بن المنذر کے ہاتھ سے خوار
ذلیل کیا اور حباب کو حقتعالے نے قتل علی بن امیہ سے مکرم کیا کیونکہ حباب جسوقت مکے سے نکلا اسلام پر تھا
پس اُسنے اُسکو غیر اسلام پر قتل کیا اور راوی کہتے ہین زبیر بن عوام بیان کرتے تھے کہ روز بدر عبیدہ بن سعید
بن العاص مجکو ملا اور وہ اپنے گھوڑے پر سوار اور زرہ کامل یعنے دامن دار تا بپا پہنے تھا اُسمین سے سوائے
اُسکی دونون آنکھون کے اور کوئی عضو دکھائی نہین دیتا تھا اور اُسکے پاس ایک چھوٹی لڑکی تھی اور وہ بیمار تھی
کہ آزار سے اُسکا پیٹ بڑا تھا چنانچہ عبیدہ اُس لڑکی کو گود مین اُٹھائے ہوے لوگون سے پکار کر کہتا تھا
انا ابو ذات الکرش انا ابو ذات الکرش یعنی مین باپ ہون اطفال خرد سال کا زبیر کہتے تھے اور اُسوقت میرے
ہاتھ مین برچھی تھی مین نے اُسکی آنکھ مین ماری تو انی برچھی کی اٹک گئی پھر مین نے اُسکے رخسارہ پر پانون رکھکر
برچھی کج کرکے کھینچی کہ حلقہ آنکھ کا نکل آیا چنانچہ وہ برچھی رسول خدا صلعم نے لی اور وہ مثل نیزہ نشان کے پیش پیش
رسول خدا صلعم اُٹھایا جاتا تھا اور اسی طرح آگے آگے ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے بھی رکھا جاتا تھا اور کہا زبیر نے جسوقت
اہل اسلام پھر گئے اور باہم مختلط ہوگئے تو عاصم بن ابی عوف بن صبرۃ السہمی مانند گرگ کے آگے بڑھا اور کہتا تھا
ہی گروہ قریش تمپر لازم ہی کہ قاطع رحم و قرابت اور پراگندہ کنندہ جماعت اور غیر معروف باتین لانے والے کو یعنی

محمد کو باقی نچھوڑو کہ اگر وہ بچ گیا تو پھر ہم نہ بچینگے اُسوقت ابو دجانہ اُسکے مقابلے پر آئے پھر دونون مین خوب تلوار چلی آخر ابو دجانہ نے اُسکو قتل کیا اور ابو دجانہ وہان ٹھہر کر رخت وسلاح مقتول کا اُتارنے لگے اس عرصہ مین کہ وہ رخت اُسکا کھینچ رہے تھے گذر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اُس طرف ہوا تو اُنھون نے سبب رخت سے اُنکو منع کیا اور کہا اُسکا اسباب چھوڑ دے جب تک کہ دشمنون کو ہم دفع کرین اور مین اس بات کا شاہد رہونگا کہ یہ اسباب تیرا ہی اور اسی وقت معبد بن وہب نے بڑھ کر ابو دجانہ کو ایسی ضربت تلوار کی ماری کہ وہ بیٹھ گئے جسطرح اونٹ بیٹھ جاتا ہی بعد ازان پھر کھڑے ہوے اور آگے بڑھے اور چند ضربات شمشیر معبد پر لگائین مگر تلوار اُنکی کچھ اُسکو کارگر نہوئی یہان تک کہ معبد ایک غار مین جو اُسکے سامنے تھا اوندھا اُسکو دیکھتا تھا گر پڑا اور اُسی کے اوپر ابو دجانہ بھی کود پڑے پھر اُسکو ذبح کرنے کے طور پر دفع کیا اور اُسکا اسباب اُتار لیا اور راوی کہتے ہین جب روز بدر ہوا اور بنی مخزوم نے قتل ہونا ہر ایک مقتول کا دیکھا تو اُنھون نے کہا نسبت ابو الحکم یعنے ابو جہل کے ہمکو اندیشہ ہی اسکو تنہا نہ چھوڑو کہ ہر آینہ پسران ربیعہ جنگ مین جلدی کر گئے اور اپنی شجاعت پر نازان ہوے وحال آنکہ اُنکی قوم نے اُنکی کچھ حمایت نہ کی پھر بنی مخزوم نے مجتمع ہو کر ابو جہل کو حلقہ مین کر لیا جسطرح قاطر درمیان گلہ شتران کے پھر سب نے باہم مشورہ کیا کہ زرہ ابو جہل کی کسی اور شخص کو اپنے لوگون مین سے نپہاوین چنانچہ زرہ ابو جہل کی عبد اللہ بن المنذر بن ابی رفاعہ کو پہنائی آخر علی علیہ السلام نے اُنپر حملہ کر کے قتل کیا اور وہ اُسکو ابو جہل سمجھے تھے اور وقت قتل کے فرمایا اس مرتبت کو کہان اولاد عبد المطلب ہون پھر بعد قتل اُس جگہ سے پھر آئے بعد ازان بنی مخزوم نے وہ زرہ ابو قیس بن الفاکہہ بن المغیرہ کو پہنائی اُسکو حمزہ بن عبد المطلب نے ابو جہل جانکر حملہ کیا آخر اُسکو قتل کیا اور کہا لے اس مرتبت کو مین پسر عبد المطلب ہون بعد ازان وہ زرہ حرملہ بن عمرو کو پہنائی گئی تو اُنپر علی علیہ السلام نے حملہ کر کے قتل کیا اور ابو جہل اپنی جماعت مین تھا بعد ازان لوگون نے ارادہ کیا کہ وہ زرہ خالد بن الاعلم کو پہنادین مگر اُسنے اُسدن اُسکے پہننے سے انکار کیا چنانچہ معاذ بن عمرو بن الجموح نے کہا مین نے ابو جہل کو دیکھا کہ وہ حلقہ مردم مین جسطرح درمیان گلہ شتران کے تھا اور وہ لوگ کہتے تھے کہ نسبت ابو جہل کے ہمکو اندیشہ ہی اُسکو تنہا نچھوڑو اُسوقت مین نے جانا کہ ابو جہل یہان ہی تب مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ یا تو آج مین اُسی کے پاس مرونگا یا اُسی کو مارونگا پس مین قصد اُسکا کر کے چلا یہان تک کہ اُسکی نمود نے یا اُسکی ناآزمودہ کاری نے مجکو اُسپر قدرت دی کہ مین نے حملہ کیا اور ایک ایسی ضربت ماری کہ اُسکا پاؤن کٹ کر جدا جا پڑا جسطرح خستہ خرما زیر سنگ سے پھٹکا اور اُچھل جاتا ہی بعد ازان اُسی کا بیٹا مجھپر آیا اور میرے شانے پر تلوار ماری کہ میرا ہاتھ شانے سے کٹ گیا مگر کچھ پوست باقی رہگیا کہ ہاتھ لٹکنے لگا اور مین اس ہاتھ کو پیچھے سے پوست مین

لگا تھا اُس معرکہ مین کھینچتا پھرا پھر جب مجکو اُس سے اذیت شدید ہوئی تو مین نے اپنا پانون اُس ہاتھ پر رکھکر کھینچا تا آنکہ مین نے اُسکو الگ کر دیا پھر مین عکرمہ کے پاس گیا تو مین نے اُسکو دیکھا کہ وہ جاے امن و پناہ اپنے لیے ڈھونڈھتا تھا اگر اُسوقت میرا ہاتھ ہوتا تو مجکو امید تھی کہ اُس روز مین اُسکو بھی قتل کرتا راوی نے کہا کہ معاذ نے زمان عثمانؓ مین وفات پائی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن عوف نے حدیث بیان کی کہ بتحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن عمرو بن الجموح کو تلوار ابی جہل کی عطا کی اور وہ آجتک آل معاذ بن عمرو مین موجود ہی کہ اُسمین کچھ رخنہ بھی ہی یعنے تھوڑی سی ٹوٹی ہی اور عطا فرمائی تھی بعد اسکے کہ حضرت علیہ السلام نے عکرمہ بن ابی جہل سے پوچھوا بھیجا کہ تیرے باپ کو کسنے قتل کیا تھا اُسنے کہا میرے باپ کو اُس شخص نے قتل کیا ہی جسکا ہاتھ مین نے قطع کیا ہی تب حضرت صلعم نے معاذ کو تلوار ابوجہل کی مرحمت فرمائی کہ اُنکا ہاتھ عکرمہ نے قطع کیا تھا اور واقدی نے ثابت بن قیس سے روایت کی کہ اُنھون نے نافع بن مطعم سے سُنا وہ کہتے تھے کہ اولاد مغیرہ کو اس بات مین کچھ شک نہ تھا کہ تلوار ابوالحکم کی معاذ بن عمرو بن الجموح کو ملی کہ اُنھون نے روز بدر اُسکو قتل کیا تھا اور واقدی نے بواسطہ ابواسحاق کے نویس بن یوسف سے روایت کی اُنھون نے کہا مجھ سے بیان کیا اُس شخص نے جس سے بیان کیا معاذ بن عمرو نے کہ رسول خدا صلعم نے معاذ کو واسطے لینے سازو رخت ابی جہل کے حکم دیا معاذ کہتے ہین کہ مین نے اُسکی زرہ اور تلوار لی و بعد ازان اُس تلوار کو مین نے بیچا اور واقدی نے کہا کہ دربارۂ قتل ابی جہل اور سلب رخت اُسکے اور طرح بھی روایت سُنی ہی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے عبدالرحمان بن عوف سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلعم نے رات کو ہماری صفون کو آراستہ کیا کہ صبح تک ہم اپنی صفون مین حاضر تھے ناگاہ مین نے دونون جوان دیکھے کہ ہر ایک کے گلے مین تسمہ اُسکی تلوار کا لٹکا تھا پھر اُنمین سے ایک میری طرف مخاطب ہوکر بولا اے چچا ان قریش مین ابوجہل کون ہی مین نے کہا اے میرے بھتیجے تو اُسکے ساتھ کیا کریگا اُسنے کہا مین نے سُنا ہی کہ وہ رسول خدا صلعم کو گالیان دیتا ہی تو مین نے حلف کیا ہی کہ اگر مین اُسکو دیکھون تو قتل کرون یا اُسکے پاس مارا جاؤن تب مین نے اُسکو طرف ابوجہل کے اشارہ کیا بعد ازان اُس دوسرے لڑکے نے بھی مثل اُسی پہلے کے خطاب کیا تو اُسکو بھی مین نے ابوجہل کی طرف اشارہ کیا پھر مین نے اُن دونون سے پوچھا تم دونون کون ہو اُنھون نے کہا ہم دونون حارث کے پسر ہین پھر مین نے اُن دونون کو دیکھا کہ وہ طرفۃ العین ابوجہل کی تاک سے غافل نہ تھے یہان تک کہ جب لڑائی شروع ہوئی تو وہ دونون نوجوان اُسکی طرف گئے اور قتل کیا پر اُسنے بھی اُن دونون کو قتل کیا خدا رحم کرے اُن دونون پر اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عبدالرحمان بن عوف سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا روز بدر مین نے اپنے دائین بائین اُن

دونون نوجوانون کو دیکھ کر اپنے دل مین خیال کیا کاش ان دونون نوجوانون مین کوئی میرے ہمراہ ہوتا تو وہ خوب تائید کرتا پس تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ انمین سے ایک میری طرف مخاطب ہوکر بولا ان قریش مین ابوجہل کون ہی مین نے کہا وہ ہی جسے تو سامنے دیکھتا ہی یکایک وہ طرف ابوجہل کے ایسی شتابی سے نکلا جیسے شیر جھپٹتا ہی پھر اسکے پاس اسکا بھائی بھی جا ملا اور مین انمین تلوارون کی وارین دیکھ رہا تھا بعد ازان مین نے رسول خدا صلعم کو دیکھا کہ وہان پہونچکر لاشون مین پھر رہے ہین اور وہ دونون نوجوان بھی ساتھ ہین اور واقدی نے کہا مجھے خبر دی محمد بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ابی مالک نے اپنے والد سے ستکر کہ درباره کمسنی دونون پسران عفرا کے جو کچھ لوگ کہتے ہین میرے والد کو انکار تھا بلکہ وہ کہتے تھے کہ روز بدر انمین جو چھوٹا تھا وہ پینتیس برس کا تھا پس یہ جوان بسمہ اپنی تلوار کا اپنے گلے مین ڈالے تھا اور واقدی نے کہا کہ قول اول ہمارے نزدیک ثابت تر ہی یعنے صغر سنی واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کثیرہ کے ربیع بنت معوذ سے روایت کی ہی اسنے کہا کہ بعہد عمر بن الخطاب مین ہمراہ زنان انصار کے پاس اسما بنت مخربہ مادر ابی جہل کے گئی اور اسکا بیٹا عبداللہ بن ابی ربیعہ یمن سے اسکے پاس عطر بھیجا کرتا تھا اور وہ بیچتی تھی میرے ہاتھ سوائے عطیہ کے جو بطریق تحفہ کے دیتی تھی چنانچہ ایک بار ہم عطر مول لے رہے تھے پھر جب اسنے میری شیشی مین عطر ڈالا تو اسکا وزن کیا جیسا میرے ساتھیون کے عطر کو وزن کیا اور کہا تم اپنے نام سے میرا حق یعنے قیمت مال لکھا دو مین نے کہا بہتر ہی تو اپنے پاس بنام ربیع بنت معوذ کے یعنے میرے نام سے لکھ لے جب اسما نے نام معوذ کا سنا تو کہنے لگی ای سر مونڈی تو بیٹی ہی اس شخص کی جو قاتل ہی اپنے آقا اور سردار یعنے ابی جہل کا مین نے کہا نہین بلکہ مین بیٹی اس شخص کی ہون جو قاتل تھا اپنے غلام کاتب اسما نے کہا واللہ مین تیرے ہاتھ کبھی کچھ نہ بیچونگی مین نے کہا مین بھی واللہ کبھی کچھ تجھ سے مول نہ لونگی کہ بخدا یہ عطر تیرا نہ طیب ہی نہ عرف یعنے خوب خوشبودار نہین اور نہ بدبو بعد ازان ربیع اپنے بیٹے سے کہنے لگی ای فرزند مین نے کبھی کوئی ایسا عطر نہین سونگھا جو اس سے زیادہ خوشبودار ہو لیکن ای فرزند مجکو اسکے کلام سے غصہ آگیا اور راویون نے کہا ہی جب اوزار حرب اتارے گئے یعنے جب خاتمہ جنگ ہوا تو رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ ابوجہل تلاش کیا جائے ابن مسعود نے کہا مین تلاش مین گیا تو مین نے جو اسکو پایا اسوقت تک اسمین رمقے جان باقی تھی جب مین نے اپنا پانون اسکی گردن پر رکھ کر شکر خدا کیا کہ الحمد للہ الذی اخزاک یعنے حمد ہی اس خدا کا جسنے تجھے ذلیل و خوار کیا اسنے جواب دیا نہین خراب کیا خدا نے مگر عبد ابن ام عبد کو یعنے اس غلام کو جو بیٹا ہی مادر غلام کا تو چڑھا ہوا ہی ایسے مقام بلند پر ایسی سختی سے ای بکریون کے چرانے والے بیان کر کہ آخر فتح کسکی ہوئی مین نے کہا فتح اللہ و رسول کی ہی پھر ابن مسعود نے کہا کہ جانب قفا اسکے سر سے خود سرک گیا تب مین نے کہا ای ابوجہل

مین تیرا قاتل ہون اُسنے کہا تو بھلا وہ غلام نہین ہی جسنے اپنے آقا و سردار کو قتل کیا تو آگاہ ہو کہ جو کچھ مصیبت
تیرے قتل کرنے سے میری ذات پر واقع ہوئی زیادہ اُس سے نہین ہی کہ شخص ناکس و ناہنجار میرے قتل پر
متسلط ہو غرض کہ عبداللہ نے اُسکو ایک ایسی ضربت ماری کہ سر اُسکا آگے آپڑا پھر اُسکو اُٹھا لیا اور اُسکے
تن پر جو نظر کی تو اُسکے پہلو پر نشان کوڑے کے دیکھے پھر اُسکی زرہ و خود اور اُسکا ہتھیار اُتار لیا اور پیشگاہ
رسول خدا صلعم کے لاکر حاضر کیا اور عرض کی یا نبی اللہ قتل ہونے سے دشمن خدا ابی جہل کے خوش ہو جیسے
حضرت نے فرمایا کیا تو سچ کہتا ہی اے عبداللہ قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہی البتہ قتل ہونا
اُسکا مجکو خوشتر آیا ہی پانے سے شتران سرخ کے عبداللہ نے کہا پھر مین نے خدمت شریف مین ذکر اُس
نشان کا کیا جو اُسکی پشت پر مین نے دیکھا تھا فرمایا یہ نشان تھا ملائک کے کوڑون کا آور فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ ایک وقت ابن جدعان کے گھر ضیافت مہمانی تھی وہان ابوجہل کو زخم خراش پہونچا تھا اسطرح
کہ مین نے اُسکو ایک دھکا دیا تھا تو زانو اُسکا چھل گیا تھا تم اُس خراش کو جاکر دیکھو اگر وہ مقتول ابوجہل ہی
تو وہ نشان اُسمین پاؤگے اور بعضون نے کہا ہی کہ وقت بیان ابن مسعود کے ابوسلمہ بن عبدالاسدی
المخزومی حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر تھا اُسکے دل مین دعوی عبداللہ پر نسبت قتل ابی جہل کے
شک گذرا تو وہ ابن مسعود کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کیا تو نے ابوجہل کو قتل کیا ہی ابن مسعود نے کہا
ہان اللہ نے اُسکو قتل کیا (یعنے میرے ہاتھ سے) پھر ابوسلمہ نے کہا تو ہی اُسکے قتل پر قادر ہوا ابن مسعود
بولے ہان مین نے ہی اُسکو مارا وہ کہنے لگا اگر ابوجہل چاہتا تو مجکو اپنی آستین مین ڈال لیتا ابن مسعود نے
کہا بخدا مین نے ہی اُسکو قتل کیا اور اُسکا رخت و ساز تن سے اُتار لیا ابوسلمہ نے پوچھا بھلا اُسمین کوئی
علامت بھی تھی کہا ہان ایک داغ سیاہ اُسکے داہنی ران مین اندر طرف تھا تب ابوسلمہ نے بیان ابن
مسعود کا راست جانا پھر ابوسلمہ نے کہا تو نے ابوجہل کو برہنہ کیا وحال آنکہ اُسکے سوائے کوئی قرشی برہنہ
نہین کیا گیا ابن مسعود نے جواب دیا کہ واللہ قریش اور حلیفان قریش مین ابوجہل سے زیادہ تر کوئی
دشمن خدا و رسول نہ تھا اور مین کوئی عذر تیرا پذیرا نہین کرتا ہون اسلیے کہ تو اُسکی حمایت کرتا ہی پس ابوسلمہ
چپ ہو رہا اور بعد ازان لوگون نے اُس سے سنا کہ وہ دربارہ ابی جہل کے اپنے کلام سے استغفار بخدا
کرتا تھا اور رسول خدا صلعم قتل ابی جہل سے بہت مسرور تھے اور کہتے تھے اللھم الخزیت ما وعدتنی فتمم
علی نعمتک ای پروردگار تو نے جو مجھ سے وعدہ کیا تھا وہ وفا کیا پس اپنی نعمتون کو مجھ پر تمام کر راوی نے
کہا آل ابن مسعود کہتے تھے کہ سیف ابی جہل کی سیم کوفتہ یعنے چاندی لگی ہوئی یا چاندی چڑھی ہوئی جسکو
عبداللہ بن مسعود نے اُس روز غنیمت مین پائی تھی ہمارے پاس ہی الغرض اجتماع اقوال ہمارے

اصحاب کا یہ ہی کہ معاذ بن عمرو اور دونون پسران عفرا نے ابوجہل کو گھیرا اور زخمی کیا اور آخر رمق مین عبداللہ
بن مسعود نے اسکا سر کاٹا پس یہ سب کے سب اسکے قتل مین شریک تھے اور راویون نے کہا ہی کہ
رسول خدا صلعم اوپر مقتل پسران عفرا کے کھڑے ہوے فرماتے تھے خداوندا دونون فرزندان عفرا پر
رحم کر کہ ان دونون نے قتل مین فرعون اس امت اور سرغنہ پیشوایان کفر کے شرکت کی ہی لوگون نے عرض کی
یارسول اللہ اسکے قتل مین ان دونون کے ساتھ اور کون شریک تھا فرمایا ملائک شریک تھے اور آخر کو
ابن مسعود نے اسکو زخمی قتل کیا پس یہ بھی اسکے قتل مین شریک ہوا اور واقدی نے کہا مجھ سے حدیث
بیان کی معمر نے زہری سے انھون نے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے ای پروردگار تو کافی ہو میری جانب سے
نوفل بن خویلد کو یعنے اس سے انتقام کر اور اس روز نوفل آگے نکل کر شور کرتا تھا یعنے اپنی جماعت کو
پکارتا تھا اور وہ خوف زدہ تھا اسلیے کہ اسنے قتل ہونا اپنے اصحاب کا دیکھا تھا اور ایسا ہوا کہ اوائل مین
جسوقت مشرکین اور مسلمین مقابل ہوے تو وہ باواز بلند شور کرتا تھا کہ ای گروہ قریش یہ آج کا دن روز
بلندی اور نیکنامی کا ہی اور جب اسنے دیکھا کہ قریش بھاگ نکلے تو انصار کو پکارنے لگا کہ ہمارے خون سے
تمھاری کیا غرض ہی کیا تم خیال نہین کرتے ہو کہ کسکو تم قتل کرتے ہو کیا تمکو دودھ پینے کی حاجت نہین ہی یعنے
کیا تمکو مجھ سے متمتع ہونے کی احتیاج نہین ہی یہ سنکے جبار بن صخر نے نوفل کو اسیر کر لیا اور اسکو اپنے آگے
آگے لے چلے اور نوفل جبار سے باتین کرتا جاتا تھا اسوقت اسنے علی کو اپنی سمت آتے دیکھ کر پوچھنے لگا ای برادر انصاریہ
کون شخص ہی قسم ہی لات و عزی کی مین اس شخص کو دیکھتا ہون کہ وہ میرے قصد پر میری جانب چلا آتا ہی جبار نے
کہا یہ علی بن ابی طالب ہی تب نوفل نے کہا مین نے مثل آج کے کوئی ایسا مرد تیز و چالاک اسکی قوم بھر مین نہین
دیکھا تا آنکہ علی علیہ السلام نے اسپر حملہ کیا اور ایسی تلوار ماری کہ اسکی سپر مین در آئی پھر اسکو سپر سے کھینچ کر اسکے
دونون پاؤن پر ضرب لگائی کیونکہ دامن زرہ اسکی کمر سے لپٹی تھی یا زرہ نیمہ تھی یعنے کمر تک اونچی تھی پس حضرت نے
اسکے دونون پاؤن کاٹے بعد ازان اسکو قتل کیا اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا تم مین کسکو حال قتل نوفل بن
خویلد کا معلوم ہی علی علیہ السلام نے جواب دیا یارسول اللہ مین نے اسکو قتل کیا ہی سنکے آن حضرت صلعم نے تکبیر کی اور
فرمایا وہ خدا ایسا ہی جسنے میری دعا کو اسکے بارہ مین قبول فرمائی اور اس روز عاص بن سعید آگے بڑھ کر لوگون کو واسطے
قتال کے اغوا کرتا تھا اسوقت درمیان اسکے اور علی کے ملاقات ہوئی تو علی نے اسکو قتل کیا چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ سعید اسکے بیٹے سے کہتے تھے کہ مین تجکو اپنی طرف کشیدہ خاطر دیکھتا ہون گویا تجکو گمان ہی کہ مین نے تیرے باپ کو
مارا ہی درحال آنکہ مین قتل مشرک سے عذر خواہی نہین کرتا ہون بلکہ مین نے عاص بن ہشام بن المغیرہ نے
اپنے خال کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہی سعید نے جواب دیا اگر تو ہی اسکو قتل کرتا تو قتل کرنا تیرا البتہ باطل پر تھا

یعنے اسلیے کہ وہ باطل پر تھا اور تو حق پر تھا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قریش بہترین مردم ہین از روے
عقل کے اور برتر ہین امانت مین کوئی شخص تاش اُنکے برائی کی نہ کریگا مگر یہ کہ خدا اُسکو اوندھے منھ گراویگا
یعنے ذلیل کریگا اور علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ روز بدر جب دن چڑھا اور ہم لوگ اور مشرکین مقابلے مین
باہم بھڑ گئے اور صفین ہماری اور اُنکی مل گئین تو مین نے پیچھے ایک شخص کے اُنمین سے بقصد جنگ چلا اُسوقت
مین نے دیکھا کہ ایک اور شخص مشرکین مین سے اور سعد بن خثیمہ یہ دونون ایک تودۂ ریگ پر باہم جنگ
کرتے تھے یہان تک کہ اُس مشرک نے سعد بن خثیمہ کو مار لیا اور وہ مشرک زرہ وغیرہ ساز حرب مین ڈھکا
ہوا تھا اور گھوڑے پر سوار تھا پھر وہ اپنے گھوڑے سے اُترا اور مجھے اُسنے پہچانا مگر مین نے اُسکو نہین پہچانا
کہ وہ وردی پہنے تھا پھر وہ مجھ سے پکار کر کہنے لگا اے ابن ابی طالب لڑنے کو ادھر آ پھر مین اُسکی طرف مڑا اور
وہ آگے بڑھ کہ مجھ پر آیا و چونکہ مین کوتاہ قد تھا تو مین نیچے کو پیچھے ہٹا تاکہ وہ بلندی سے میری طرف اُترآوے
کیونکہ مجھے ناگوار ہوا کہ وہ میرے اوپر آ پڑے اور مجھکو قابو مین کر لیوے تب وہ بولا اے ابن ابی طالب
تو بھاگ چلا پھر جب کہ دونون قدم میرے مل گئے (یعنے مین چلنے اور ہٹنے سے ٹھہرا) اور قدم ایک جا جم گئے
تو وہ میری طرف بڑھا اور قریب آکر اُسنے مجھے تلوار ماری مین نے وار اُسکا سپر پر روکا پس تلوار اُسکی سپر مین
گڑ گئی مین نے فرصت پاکر اُسکے شانے پر کہ وہ زرہ پوش تھا تلوار ماری تو وہ تھرا گیا اور میری تلوار نے اُسکی زرہ
کاٹی مجھے گمان ہوا کہ میری تلوار عنقریب اُسکا کام تمام کریگی کہ ناگاہ چمک تلوار کی اپنے پیچھے سے دیکھی
تو مین نے اپنا سر نیچا کر لیا دفعۃً وہ تلوار اُسپر آ پڑی کہ کاسۂ سر اُسکا مع خود کاٹ گئی اور وہ صاحب شمشیر بولا
لے اس ضربت کو مین ابن عبد المطلب ہون اُسوقت مین نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ حمزہ ابن عبد المطلب
تھے تب اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عکاشہ بن محصن سے روایت کی ہے اُنھون نے کہا روز بدر میری
تلوار ٹوٹ گئی تو رسول خدا صلعم نے مجھکو ایک چھڑی عنایت فرمائی تو یکایک وہ ایک شمشیر دراز ہو گئی
صاف وصیقل کی ہوئی کو اُسی سے مین برابر جنگ کرتا رہا یہان تک کہ مشرکین کی شکست ہوئی پھر ہمیشہ
وہ تلوار تا بمرگ اُسی کے پاس رہی اور واقدی نے بواسطہ اسامہ بن زید کے داؤد بن الحصین سے
روایت کی کہ اُنھون نے چند اشخاص بنی عبد الاشہل سے سُنکر بیان کیا کہ روز بدر تلوار سلمہ بن اسلم
بن حریش کی ٹوٹ گئی پس وہ بیکار یعنے نہتے رہگئے کہ اُنکے پاس اور کوئی ہتھیار نہ تھا تب رسول خدا صلعم نے
ایک شاخ شاخہاے سبز سے کہ آپ کے ہاتھ مین تھی اُسکو عطا کی اور فرمایا اس سے جنگ کر چنانچہ وہ لکڑی
بہترین تلوار ہو گئی اور ہمیشہ اُسی کے پاس رہی یہان تک کہ وہ روز جنگ جسر ابی عبید کے شہید ہوے
اور راوی نے کہا کہ اُسی عرصے مین حارث بن سراقہ لب حوض حاضر تھے ناگاہ ایک تیر آیا کہ وہ بہت تیز تھا

جسر ابی عبید وہ جنگ کہ واقع ہوئی تھی ۱۲

حارث کے سینے پر لگا پس لوگون نے شام تک وہ ہی پانی خون ملا ہوا پیا چنانچہ جب مدینے مین خبر قتل
حارث کی اُنکی مادر و خواہر نے سنی تو اُنکی والدہ نے کہا واللہ جب تک رسول خدا صلعم تشریف نہ لاوینگے
مین حارث کے غم مین نہ رووُنگی اسلیے کہ مین حضرت سے پوچھونگی اگر میرا بیٹا جنت مین ہی تو مین اُسکے لیے
نہ رووُنگی اور اگر وہ دوزخ مین ہی تو رووُنگی دَلعمرُ اللہ فاعولتہ اور قسم ہی خدا کی کہ پھر مین اُسکو چلا چلا کے
رووُنگی یا بمعنی تعویل یعنے مین نے اس غم کو اپنے دل پر بار کر رکھا ہی یعنے موقوف رکھا ہی آخر جب رسول خدا
صلعم نے بدر سے مراجعت فرمائی تو مادر حارث خدمت والا مین آئی اور عرض کی یا رسُول اللہ صدمہ حارث کا
جو میرے دل پر ہی آپ خوب جانتے ہین مین نے چاہا کہ اُسکے غم مین بکا کرون پھر مین نے اپنے دل مین کہا
کہ مین ایسا نہ کرونگی تا وقتیکہ رسول خدا صلعم سے یہ بات پوچھ نہ لونگی کہ اگر حارث جنت مین ہی تو اُسپر بکا
نہ کرونگی اور اگر جہنم مین گیا تو اُسکے ماتم مین گریہ وزاری بشور و شیون کرونگی یہ سُنکے حضرت نے فرمایا ہبلت
یعنے تو بے فرزند ہوا یا تو اپنے فرزند کے غم مین روے کیا جنت ایک ہی بلکہ بہت سی جنتین ہین قسم ہی اُس
خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی البتہ حارث فردوس برین مین ہی اُسنے کہا تو پھر مین اب کبھی اُسکے لیے
بکا نہ کرونگی اور رسول خدا صلعم نے ایک کاسہ پانی کا طلب کیا اُسمین دست اطہر دھویا اور اُسمین دہن
اقدس سے کلی ڈالی پھر وہ کاسہ مادر حارث کو مرحمت کیا تب اُسنے وہ پانی پی لیا اور بقیہ اپنی دختر کو دیا
کہ اُسنے بھی پیا بعد ازان دونون کو حکم کیا کہ کچھ پانی اپنے گریبانون کے اندر چھڑک لو اُن دونون نے
یون ہی کیا اور حضرت علیہ السلام کے حضور سے رخصت ہو کر اپنے گھر مین آئین چنانچہ مدینے مین کوئی عورت
زیادہ ان دونون عورتون سے خنک چشم و دل شاد نہ تھی اور راوی کہتے ہین کہ ہبیرہ بن ابی وہب نے
جب شکست قوم کی دیکھی تو اوندھے منھ گرا اُسکو کسی نے نہ کیا کہ وہ قدرت اُٹھنے کی نہ رکھتا تھا اُسوقت
اُسکے پاس ابو اسامہ الجشمی حلیف اُسکا آیا اُسنے اُسکی زرہ تن سے جدا کر کے اُسکو اُٹھا لیگیا اور بعضون نے
کہا ہی کہ ہبیرہ کو ابو ذاؤد مازنی نے تلوار سے مارا کہ اُسکی زرہ تک کاٹ گئی اور وہ منھ کے بل گرا کہ پھر مین سے
جنبش نہ کر سکا اور ابو ذاؤد وہان سے چلے گئے تب یہ حال ہبیرہ کا دونون پسران نہیر جشمی یعنے ابو اسامہ
اور مالک نے دیکھا اور یہ دونون جشمی اُسکے حلیف تھے چنانچہ ان دونون نے لوگون کو اُسکے پاس سے
بزور تلوار ہٹایا اور اُسکو قاتلون کے ہاتھ سے بچایا پھر اُسکو ابو اسامہ اُٹھا لے بھاگا اور بچا لیگیا اور لوگون کو
اُس سے دفع کرتا جاتا تھا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اُن دونون قتلون نے جو حلیف تھے اُسکی
حمایت کی مثل ابو اسامہ کے کہ گویا وہ رقل تھا یعنے تحلہ دراز اور بعضون نے کہا ہی کہ جس شخص نے
اُسکو تلوار ماری تھی وہ مجذر بن زیاد تھا اور واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی موسی بن یعقوب نے

اپنے عم سے انھون نے کہا مین نے ابو بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے سنا اسنے کہا مین نے مروان بن الحکم سے
سنا کہ اسنے حکیم بن حزام سے حال بدر کا سوال کیا مگر شیخ بیان اس حال سے انکار کرتا تھا آخر اسنے اس
بات مین اصرار کیا تب حکیم نے کہا جب ہمارا مقابلہ ہوا تو ہمنے مقاتلہ کیا اسوقت مین نے ایک صدا سنی
کہ کوئی چیز آسمان سے زمین پر واقع ہوئی جیسے طشت مین پتھر گرتا ہو اسوقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ایک مشت بھر کر ان لوگون پر پھینکی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے عبداللہ بن ثعلبہ بن
صعیر سے روایت کی ہو اسنے کہا مین نے نوفل بن معویۃ الدیلی سے سنا وہ کہتا تھا جب روز بدر ہم شکست
پاکر بھاگے ہین تو ہم اپنے آگے اور پیچھے ایک ایسی صدا سنتے تھے جیسے سنگریزے طشت مین گرتے ہین
پس اس آواز سے سخت ہیبت ہم پر طاری تھی اور حکیم بن حزام بیان کرتا تھا جب روز بدر ہم لوگ شکست
پاکر بھاگے ہین تو مین دوڑتا پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ خدا ہلاک کرے ابن الحنظلیہ کو وہ کہتا ہو کہ دن تمام ہوا
وحال آنکہ ابھی دن اسی قدر ہو جو تھا حکیم کہتا ہو غرض میری اس بات سے یہ تھی کہ مین چاہتا تھا کسی طرح
رات ہو جاوے تا قوم ہماری طلب وتلاش سے باز رہین اور ایسا ہوا کہ اسوقت حکیم کو عبداللہ اور
عبدالرحمان پسران عوام مل گئے کہ وہ دونون اپنے اونٹ پر سوار تھے چنانچہ عبدالرحمان نے اپنے
بھائی سے کہا آؤ ہم اتر پڑین اور ابو خالد کو سوار کردین وحال آنکہ عبیداللہ لنگڑا تھا تب عبیداللہ نے کہا
تو دیکھتا ہو کہ میرے پانون نہین ہین مین کیونکر چلونگا عبدالرحمان بولا واللہ ایسے شخص کو سواری دینی
اسوقت ضرور ہو کہ اگر ہم مرجاوینگے تو ہمارے پیچھے ہمارے عیال کی وہ کفالت کریگا اور اگر زندہ رہے
تو وہ ہم سب کو سواری دیگا آخر عبدالرحمان اور اسکا بھائی لنگڑا دونون اونٹ سے اتر پڑے اور حکیم کو
سوار کردیا اور خود دونون پیچھے پیچھے اونٹ کے چلے جاتے تھے جب قریب مکہ مرالظہران مین پہونچے
تو حکیم کہنے لگا واللہ مین نے یہان وہ امر دیکھا تھا کہ مثل اسکے اگر کوئی عاقل دیکھتا تو ہرگز یہان سے آگے
نہ جاتا کہ بدبخت ابن الحنظلیہ نے یہان چند اونٹ ذبح کیے تھے تو کوئی خیمہ کسی کا باقی نہ بچا تھا جسپر خون اونٹون کا
نہ پہونچا ہو یہ سنکے وہ دونون بھی کہنے لگے البتہ ہم دونون نے بھی یہ ماجرا دیکھا تھا ولیکن ہم نے تجکو اور اپنی
قوم کو جاتے دیکھا تو ہم بھی تمھارے ہمراہ چلے گئے کیونکہ ہمکو تمھارے ساتھ مین کچھ اختیار نہ تھا اور واقدی
نے بواسطہ رواۃ کے مخلد بن خفاف سے روایت کی کہ اسنے اپنے والد سے سنکر بیان کیا کہ قریش کے
ساتھ زرہین بہت سی تھین پھر جب وہ شکست پاکر بھاگے تو انھون نے زرہون کو پھینکنا شروع کیا اور
مسلمین انکا پیچھا کیے تھے اور جو کچھ وہ ڈالے جاتے تھے یہ لوگ اسے اٹھاتے جاتے تھے پھر خفاف نے
کہا مین بھی اس روز تین زرہ پڑی ہوئی اپنے اہل مین اٹھا لایا اور بعد اس واقعہ کے وہ ہمارے یہان رہین

چنانچہ ایک شخص قریش نے اُن زرہون مین سے ایک زرہ کو ہمارے پاس دیکھ کر پہچانا اور بولا یہ زرہ حارث
بن ہشام کی ہی اور واقدی نے بواسطہ محمد بن ابی حمید کے عبداللہ بن عمرو بن امیہ سے روایت کی ہی
اُسنے کہا مین نے اپنے والد عمرو بن امیہ سے سُنا وہ کہتے تھے مجھ سے بیان کیا اُس شخص نے جو اُس روز
بھاگنے والون مین تھا یہ کہ مین اُس روز اپنے دل مین کہتا تھا مین نے ایسا امر کبھی نہین دیکھا کہ سب مرد
عورتون کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور راوی کہتے ہین کہ ایک شخص قباث بن اشیم الکنانی کہتا تھا مین ہمراہ
مشرکین کے بدر مین حاضر ہوا اور مین اصحاب محمد کو جو دیکھتا تھا تو وہ میری نگاہ مین قلیل نظر آتے تھے
اور جو آدمی اور گھوڑے ہمارے ساتھ تھے وہ بکثرت معلوم ہوتے تھے مگر باین ہمہ وہ سب جب بھاگے
تو مین بھی اُنکے ہمراہ بھاگا اور مین دیکھتا تھا کہ مشرکین ہر طرف بھاگے جاتے ہین تو مین اپنے دل مین کہتا تھا
کہ مین نے مثل اسکے کبھی نہین دیکھا کہ لوگ عورتون کو چھوڑ کر بھاگے جاتے ہین اُسوقت ایک اور شخص
جو میرے ہمراہ تھا اور وہ بھی میرے ساتھ بھاگا جاتا تھا ناگاہ ایک مرد ہمارے پیچھے پیچھے آنلا مین نے
اپنے ساتھی سے پوچھا یہ آدمی بھی تیرے ساتھ آتا ہی اُسنے کہا نہین واللہ یہ میرے ہمراہ نہین ہی تا آنکہ اُس
شخص نے میرے ہمراہی کو زخمی کیا اور مین نکل گیا اور موضع غیقہ مین قبل طلوع آفتاب پہونچا (موضع غیقہ
مقام سُقیا سے جانب یسار واقع ہی اور درمیان غیقہ اور مقام قُرع کے ایک شب کی راہ ہی اور وہان سے
مدینہ آٹھ بُرد ہی اور ایک بردہ بارہ میل کا ہوتا ہی) اور مین اپنے ہمراہیون کا راہبر تھا اور مین شارع عام پر
نہین چلتا تھا اس خوف سے کہ پیچھے کوئی بطلب و تلاش ہمارے آتا نہو سو مین نے راستہ بدل دیا اور
راہ سے کج ہو کر چلا چنانچہ مقام غیقہ مین ایک شخص میری قوم سے مجکو ملا اُسنے مجھ سے پوچھا تیرے پیچھے کی کیا
خبر ہی مین نے کہا کچھ نہین سوائے اسکے کہ ہم لوگ بارے گئے اور قید ہوے اور باقی بھاگ آئے آخر تیرے
پاس کوئی سواری بھی ہی تب اُسنے مجکو ایک اونٹ پر سوار کر دیا اور کچھ زاد راہ بھی دے دی تا آنکہ مین جحفہ
مین پہونچ کر راستے پر ہو لیا اور مکے مین پہونچا اور مین نے صیفی بن حابس الخزاعی کو مقام غمیم مین دیکھا تھا
تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ شخص آگے جاتا ہی تا کہ مکے مین قریش سے خبر ہلاکی و تباہی قوم کی بیان کرے اگر اُسوقت
مین چاہتا تو اُس سے پہلے مکے مین پہونچتا مگر مین نے اُس سے راستہ اپنا کاٹ لیا تا آنکہ وہ مجھ سے پہلے
دن کو پہونچ گیا تھا پھر جسوقت مین مکے مین پہونچا اور قریش کو خبر اُنکے مقتولون کی پہونچ چکی تھی تو وہ لوگ
خزاعی کو لعن کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ یہ شخص خبر اچھی نہین لایا ہی بعد ازان مین مکے مین مقیم رہا پھر جبکہ
جنگ خندق بھی ہو چکی ہی تو مین نے خیال کیا کہ اگر مین مدینے مین جاتا تو مین دیکھتا کہ محمد کیا کہتے ہین اور
میرے دل مین اسلام مرتکز ہو چکا تھا آخر مدینے کو مین گیا اور وہان لوگون سے رسول خدا صلعم کو استفسار

کیا انھون نے کہا وہ دیکھو مسجد کے سایہ مین اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہین تب مین اس مجمع مین آیا اور سائلین سے حضرت علیہ السلام کو مین پہچانتا نہ تھا چنانچہ مین نے سلام علیکم کہا حضرت نے فرمایا یا قباث بن اشیم روز بدر تو ہی کہتا تھا مارایت مثل ہذا الامر فرہنہ الا النساع یعنے مین نے مثل اس امر کے کبھی نہین دیکھا کہ لوگ بھاگ گئے سوائے عورتون کے یعنے عورتون کو چھوڑکر مین نے کہا اشہد انک رسول اللہ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہہ تو رسول اللہ ہی کیونکہ یہ بات مین نے کبھی کسی سے نہین کہی تھی اور زبان سے مین نے یہ کلمہ اصلا نہین نکالا تھا بلکہ مین یہ بات صرف اپنے دل مین کہتا تھا پس اگر آپ نبی نہوتے تو حق تعالی آپ کو اس کلام پر مطلع نہ کرتا آپ مجھ پر توجہ فرمائیے کہ مین آپ سے بیعت کرتا ہون تب حضرت نے مجکو عقائد اسلام تعلیم کیے اور مین اسلام لایا ہورر اوی کہتے ہین کہ جسوقت مسلمانون نے اور مشرکون نے اپنی صفین آراستہ کی تھین یعنے جب طرفین سے بمقابلہ پیش آئے تھے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا جو جسکو قتل کرے اسکے لیے کذا و کذا یعنے ایسا ایسا امر ہو اور جو کوئی اسیر کریگا کسی کو اسکے واسطے یہ یہ اجر ہو پھر جسوقت مشرکین کی شکست ہوئی اور وہ گریزان ہوے تو لشکر اسلام مین لوگ تین فرقہ ہوگئے ایک فرقہ تو گرد خیمۂ رسول خدا صلعم کے حاضر باش رہے اور اس خیمہ مین ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی حاضر تھے اور ایک فرقہ غارت و تاراج پر جا پڑے اور ایک فرقہ در پی طلب دشمن تعاقب کرتے چلے گئے آخر وہ لوگ اکثر دشمنون کو اسیر کرلائے اور مال غنیمت بھی لے پھرے چنانچہ سعد بن معاذ جو منجملہ حضار خیمہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے انھون نے کلام کیا کہ یارسول اللہ ہمکو تعاقب و طلب دشمن سے اس بات نے نہین روکا کہ ہم مال سے بے پروا ہین یا دشمنون کے مقابلہ مین ہم نامرد ہین بلکہ ہمکو اس خوف نے منع کیا اور باز رکھا کہ اگر ہم آپ کے مقام کو خالی چھوڑ دیون تو مبادا کوئی غول سوار خواہ پیادہ مشرکین کا آپ پر آپڑے اور حال یہ ہو کہ جو لوگ گرد خیمہ آپ کی نگہبانی کو رہگئے وہ وجوہ الناس یعنے رود ار و ممتاز ہین مہاجرین و انصار مین سے کہ انمین سے ایک بھی آپ کی خدمت سے جدا نہوا اور ما ورا ے انکے کثرت مردم کی بہت ہو اگر مال غنیمت سارا آپ ان سب کو دیدیوینگے تو آپ کے اصحاب کے لیے جو رفاقت مین حاضر تھے کچھ باقی نہ رہیگا اور حال یہ ہو کہ اسیر و قتیل تو بہت ہین اور مال غنیمت کم ہو اور مترجم کہتا ہو کہ اخیر کلام سعد سے مراد یہ ہو کہ ہر گاہ سر بہا اسیرون کا اور رخت و ساز مقتولون کا جو کہ کثیر التعداد ہو وہ ہی لوگ پاوینگے جو حکم مین من قتل قتیلا فلہ سلبہ و من اسر اسیرا کے ہین یعنے جنھون نے جسکو قتل کیا یا اسیر کیا اور پھر غنیمت قلیلہ مین بھی وہ سہیم ہین تو واسطے اُن اصحاب کے جو رفاقت مین حاضر تھے کچھ باقی نہ بچیگا) چنانچہ اس باب مین درمیان مردم اختلاف پڑا پس حق تعالی نے یہ آیہ نازل فرمایا

یَسْئَلُونَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ یعنے دربارۂ مال غنیمت کے لوگ تجھ سے سوال کرتے ہین
تو اُنسے کہدے کہ غنیمت بال خدا اور رسول کا ہی آخر الامر جب لوگ بدر سے چلے اور غنیمت سے اُنکو
کچھ وصول نہوا تو بعد اُسکے حق تعالیٰ نے یہ آیہ نازل فرمایا وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوْلِ
یعنے تم لوگ آگاہ ہو اس حکم سے کہ جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو اُسکا خمس خدا اور رسول کے واسطے ہوگا
چنانچہ بعد نزول اس حکم کے رسول خدا صلعم نے مال غنیمت درمیان مردم تقسیم کردیا اور واقدی
علیہ الرحمۃ نے بواسطۂ رواۃ کے عبادہ بن الصامت سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ ہم لوگون نے
سارا انفال مال واسطے خدا اور رسول کے سپرد کردیا یہانتک کہ اُس غنیمت بدر سے رسول خدا صلعم نے
بھی خمس نہین لیا بعد ازان یہ آیت نازل ہوئی وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ مصور رسول خدا
صلعم نے بعد بدر کے مسلمین سے طلب خمس کیا اُس مال سے جو اول غنیمت مین حاصل ہوا تھا اور
واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عکرمہ سے روایت کی ہی اُسنے کہا لوگون نے دربارۂ غنیمت بدر کے
باخود ہا اختلاف کیا یعنے آپسمین جھگڑا ڈالا تب رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ ساری غنیمت جو لوگون کے
پاس ہی لے لیجاوے اور بیت المال مین جمع رہے چنانچہ اُسمین سے کسی کے پاس کچھ باقی نہ رہا مگر یہ
کہ سب جمع ہوگیا اُسوقت اہل شجاعت یعنے لڑنے والون نے یہ جانا کہ یہ مال مخصوص ہمین لوگ
پاوینگے اور سوائے ہمارے اوروں کو جو اہل ضعف ہین یعنے جنکو یارائے جنگ نہین ہیگا بعد ازان
رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ اموال غنیمت درمیان مردم برابر تقسیم کیا جاوے تب سعد نے عرض کی یا
رسول اللہ سواران قوم جنھون نے لوگون کی حمایت کی کیا اُنکو آپ حصہ برابر اُن لوگون کے دینگے جو ضعیف
و عاجز قابل جنگ نہین ہین حضرت نے فرمایا قیری مادر تیرے ماتم مین روئے تم لوگ فیروزمند و ظفریاب
نہین ہوتے مگر اپنے انھین ضعفا کی دعا سے اور واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد الحمید بن
جعفر نے اُنھون نے کہا مین نے موسیٰ بن سعد بن زید بن ثابت سے سوال کیا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے
دربارہ اسیران مشرکین اور رخت سلاح وغیرہ قتلے کے اور درباب انفال غنیمت کے کسطرح حکم کیا تھا اُنھون نے
کہا اُس روز نقیب بحکم حضرت علیہ السلام کے ندا دیتا تھا کہ جس کسی نے کسی کو قتل کیا ہو اُسکا رخت و ساز
اُس قاتل کے لیے ہی اور جسنے جسکو اسیر کیا ہو وہ اُسی کا بندی ہی یعنے اُس قیدی کا سر بہا اُسی شخص کے واسطے ہی
پس ہر قاتل کو اُسکے قتیل کا اسباب دیا گیا اور جو کچھ تاراج لشکر مین دستیاب ہوا یا جو کچھ بغیر جنگ ہاتھ لگا
وہ سب درمیان مردم اُسی عرصہ مین تقسیم کیا گیا پھر مین نے عبد الحمید بن جعفر سے پوچھا کہ رخت و سازاہل جمل کا
کسکو ملا اُنھون نے کہا ہمارے نزدیک اسمین اختلاف ہی چنانچہ بعض نے کہا کہ اُسکا اسباب معاذ بن عمرو بن الجموح نے لیا

اور بعض نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے ابن مسعود کو دیا تب میں نے عبد الحمید سے کہا مجھے اس بات کی کسنے خبر دی یعنے تو نے کس سے سنا انھوں نے کہا جسنے مجھ سے بیان کیا کہ وہ اسباب حضرت نے معاذ بن عمرو کو دیا تو اسکی خبر مجکو خارجہ بن عبد اللہ بن کعب نے دی ہے اور جس شخص نے پایا ابن مسعود کا نقل کیا تو اس روایت کو مجھ سے سعد بن خالد القارظی نے ذکر کیا اور راویون نے کہا ہے کہ زرہ ولید بن عتبہ کی اور خود و کلاہ اسکا یہ سب علی علیہ السلام نے لیا اور سلاح عتبہ کا حضرت حمزہ رضی اللہ نے پایا اور زرہ شیبہ بن ربیعہ کی عبیدہ بن الحارث کو ملی یہان تک کہ انکے ورثہ کے پاس باقی تھی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے محمد بن سہل بن خثیمہ سے روایت کی انھون نے کہا رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ جملہ قیدی اور تمام رخت و ساز مقتولون کا اور جو کچھ غنیمت سے جسکو دستیاب ہوا ہے سب انھیں کو پھیر دیا جاوے بعد ازان جمع کیا گیا اور درمیان مردم دربارہ اسیرون کے قرعہ ڈالا گیا اور اسباب قتیلون کا مخصوص اُن قاتلون کو تقسیم کیا گیا جنھون نے معرکہ مین قتل کیا تھا اور جو کچھ غنیمت لشکر سے ہاتھ لگا تھا وہ سب درمیان مردم تقسیم کر دیا اور ہمارے نزدیک ثابت تر یہ بات ہے کہ جو کچھ جنگ سے پیشتر حضرت علیہ السلام مقرر و تجویز کر چکے تھے وہ بدستور انکو سپرد کیا اور اسی عرصہ مین جو غیر مقرر تھا وہ درمیان مردم برابر تقسیم کیا گیا اور جب مال غنیمت جمع کیا گیا تھا تو اسپر جو شخص مہتمم مقرر ہوا تھا وہ عبد اللہ بن کعب بن عمرو المازنی تھے اور واقدی نے دوسری روایت مین بواسطہ رواۃ کے ابو جثمہ سے نقل کیا ہے کہ نبی صلعم نے مال غنائم کو بمقام سیر تقسیم کیا تھا اور سیر ایک گھاٹی ہے کوہ صفرا مین) اور بعضون نے کہا ہے کہ رسول خدا صلعم نے مہتمم مال غنیمت کا حباب بن الارث کو کیا تھا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے حارثہ انصاری سے روایت کی ہے کہ جب مال غنیمت جمع ہوا اسمین اونٹ تھے اور جنس متاع اور قسم فرش اور لباس تھا تو ان سب کو درمیان لوگون کے تقسیم کیا پس بعضون کو ایک ایک اونٹ ملا مع اسباب اسکا اور کتنون کو دو دو اونٹ اور کسی کو صرف قسم فرش اور مال غنیمت کے تین سو ستر ہ بخش ہوئے تھے اور پیدل تین سو تیرہ تھے اور دو گھوڑون کے سوار انکے چار حصے لگے یعنے دو ہر احصہ اور آٹھ آدمی جو غیر حاضر تھے انکے حصے بھی رسول خدا صلعم نے عطا کیے کہ وہ سب مستحق حصہ بدر تھے انمین سے تین شخص مہاجر تھے جنمین ہمارے نزدیک کچھ اختلاف نہین ایک تو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے کہ رسول خدا صلعم انکو پاس رقیہ اپنی دختر کے چھوڑ آئے تھے کہ وہ بیمار تھین اور انھون نے وفات پائی جسدن کہ زید بن حارثہ مدینہ مین خبر فتح لائے تھے اور دوسرے طلحہ بن عبد اللہ اور تیسرے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل تھے کہ ان دونون کو رسول خدا صلعم نے واسطے تجسس کاروان کے بھیجا تھا سو یہ دونون موضع حورا تک پہونچے تھے (حورا عقب ذی المروہ کنارہ دریا کے واقع ہے اور درمیان

حورا اور ذی المروہ کے درمیان راہ ہی اور درمیان ذی المروہ اور مدینے کے فاصلہ آٹھ برد کا یا کچھ کم ہوگا
اور ایک برد بارہ میل کا ہوتا ہی) اور انصار مین سے ایک ابو لبابہ تھے کہ رسول خدا صلعم انکو مدینے مین
اپنا خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور دوسرے عاصم بن عدی تھے انکو حضرت نے اہل قبا اور اہل عالیہ پر خلیفہ مقرر
کیا تھا اور تیسرے حارث بن حاطب کہ انکو درمیان بنی عمرو بن عوف کے کسی امر پر مامور کیا تھا جو سوتھے
خوات بن جبیر پانچوین حارث بن الصمہ کہ یہ دونون مقام روحا مین چھوڑے گئے یا یہ کہ یہ دونون بیمار ہوگئے
تھے پس یہ لوگ ہین کہ ہمارے نزدیک انکی غیر حاضری اور حصہ پانے مین کچھ اختلاف نہین اور مروی ہی کہ
رسول خدا صلعم نے سعد بن عبادہ کو بھی سہم غنیمت عطا کیا وحالانکہ وہ بھی غیر حاضر تھے اور جسوقت قتال بدر سے
فارغ ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ سعد بن عبادہ اگرچہ حاضر بدر نہین ہوا لیکن اُسکو اسمین رغبت بہت تھی اور اسطرح
ہوا کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے مدینے مین لوگون سے بیعت جہاد لی ہی تو سعد بن عبادہ محلہ انصار مین جاکر انکو
خروج پر تاکید کرتے تھے اور وہین کسی مقام مین انکو سانپ نے کاٹا تھا اسوجہ سے وہ حاضری سے باز رہے تھے سو
انکو بھی حصہ ملا اور سعد بن مالک الساعدی کے لیے بھی حصہ لگایا گیا اسلیے کہ وہ بدر چلنے کی تیاری کر چکے تھے دفعۃً
بیمار ہوگئے اور بعد روانگی حضرت کے وہ مر گئے اور انھون نے خدمت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین وصیت بھی
کی تھی (یعنے درباره حصہ اپنے واسطے اہل وعیال اپنے) اور ایک مرد انصاری اور کسی دوسرے کو بھی حصہ ملا یہ
سب چار آدمی ہین کہ انکے بارہ مین اجماع اہل حدیث کا ویسا نہین ہی جیسا اُن آٹھون پر اتفاق ہی اور واقدی نے
بواسطہ ابن ابی سبرہ کے زید پدر یعقوب سے روایت کی ہی کہ ہر آئنہ رسول خدا صلعم نے چودہ قتیلون کا بھی سہم
جو بدر مین شہید ہوے عطا کیا چنانچہ زید بن طلحہ نے ذکر کیا کہ مجھ سے عبداللہ بن سعد بن خثیمہ بیان کرتے تھے کہ جسوقت
رسول خدا صلعم تقسیم غنائم کرتے تھے تو ہم نے اپنے والد کا سہم بھی پایا کہ اُسکو عویم بن ساعدہ ہمارے پاس لے
آئے تھے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عبداللہ بن مکنف سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا مین نے
سائب بن ابی لبابہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ہر آئنہ رسول خدا صلعم نے مبشر بن عبدالمنذر کا بھی حصہ غنیمت
کیا کہ وہ حصہ ہمارے پاس معن بن عدی لے آئے تھے اور تعداد اُن اونٹون کی جو روز بدر دستیاب ہوے
ایک سو پچاس اونٹ تھے اُنپر آدم یعنے اویم یا گندم وغیرہ غلہ واسطے تجارت کے لدا تھا وہ سب اُسدن مسلمانون کو
ہاتھ لگا اور اُس اسباب غنیمت مین جو اُس روز حاصل ہوا تھا ایک چادر پیچیدہ تھی جسکا رنگ وہ گم ہوگئی تھی تو بعض
مسلمین مین سے یہ بات کہی گیا ہوا جو ہم اُس قطیفہ کو نہین دیکھتے ہین یعنے وہ نظر نہین آتا اور نہین ملتا شاید رسول خدا
صلعم نے لیا ہو پس اس بات پر حق تعالی نے یہ آیہ نازل فرمایا وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ الی آخرہ یعنے نبی کے لیے
یہ بات سزاوار نہین ہی کہ وہ کچھ چھپا رکھے اور اسوقت ایک شخص رسول خدا صلعم کی خدمت مین آیا اور عرض کی

یارسول اللہ فلان شخص نے وہ قطیفہ چرایا ہی تب حضرت نے اُس آدمی سے پوچھا اُسنے انکار کیا کہ مین نے
ایسا نہین کیا پھر مُخبر نے عرض کیا یا رسُول اللہ فلانی جگہ کھودی جاوے پس حضرت علیہ السّلام نے
حکم کیا تو وہان کھودا گیا ناگاہ وہ چادر نکل آئی اُسوقت ایک شخص نے کہا یا رسُول اللہ فلان شخص کے
حق مین استغفار کیجیے اور اُس کہنے والے نے دو مرتبہ یا چند بار عرض کیا حضرت علیہ السّلام نے فرمایا
دَعُوْنَا مِنْ اَبِیْ خُرَیْرٍ یعنے فرمایا مجکو باز رکھو ابی خریر سے یعنے اُس شخص کے ذکر سے مجھے معاف کرو اور لشکر
اسلام مین دو گھوڑے تھے ایک گھوڑا تو مقداد کا جسکا نام سبحہ تھا اور ایک گھوڑا زبیر کا اور بعضے کہتے ہین
وہ گھوڑا مرثد کا تھا اور مقداد کہتے تھے کہ رسول خدا صلعم نے روز بدر میرا حصہ غنیمت سے دیا اور میرے
گھوڑے کا بھی حصہ عطا کیا اور بعض نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے اُس روز گھوڑے کا دو ہرا حصہ لگایا اور
ایک حصہ اُسکے سوار کا بھی عنایت کیا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابو عُفیر محمد بن سہل سے روایت
کی ہی اُنھون نے کہا کہ روز بدر ابو بُردہ بن نیار ایک گھوڑا لوٹ مین لائے اور وہ گھوڑا زمعہ بن الاسود کا تھا آخر
وہ اُنھین کے سہم مین آیا اور اُس روز مسلمانون کو دس گھوڑیان لوٹ مین ہاتھ لگین اور بہت سے ہتھیار
اور سواریان ہاتھ آئین اور اُسمین ناقہ ابو جہل کا بھی تھا کہ اُنکو رسول خدا صلعم نے غنیمت مین سے خود لیا اور
اکثر اُسی پر سوار ہو کر جہاد کرتے تھے یہان تک کہ روز حدیبیہ اُسکو ہدی کعبہ کر دیا بعد ازان اُن دنون مشرکین نے
اُس ناقہ کو بعوض ستّر ناقون کے درخواست کیا حضرت نے فرمایا اگر مین نے اُسکو نامزد ہدی کعبہ نہ کر دیا ہوتا تو البتہ
مین بدل لیتا اور رسول خدا صلعم کے لیے مال غنیمت سے قبل از تقسیم کے حق صفی مقرر تھا اور واقدی نے
بواسطہ رواۃ کے ابن عباسؓ سے اور دوسرے طرق مین سعید بن المسیب سے روایت کی ہی کہ ان دونون نے
کہا کہ ذوالفقار تلوار کو رسول خدا صلعم نے بدر مین مال غنیمت سے لیا تھا کہ وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی اور جس
تلوار سے حضرت نے روز بدر جہاد کی اُسکا نام عضب تھا وہ سعد بن عبادہ کی تھی کہ اُنھون نے وہ تلوار اور
ایک زرہ جسکا نام ذات الفضول تھا حضرت کی خدمت مین نذر کی تھی اور واقدی نے بواسطہ ابن ابی سبرہ کے
صالح بن کیسان سے روایت کی وہ کہتا تھا کہ رسول خدا صلعم نے جب بدر کو خروج کیا تو کوئی تلوار حضرت کے
ہاتھ مین نہ تھی اور اول تلوار جو حضرت نے باندھی تو وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی کہ روز بدر غنیمت سے ہاتھ آئی
اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابو اُسید الساعدی سے روایت کی ہی کہ جب روز بروے ابی اُسید کے ذکر
ارقم بن ابی ارقم کا آجاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ اُس سے مجکو وہ رنج و افسوس ہی جو کسی سے نہین لوگون نے پوچھا
آخر باعث اسکا کیا ہی اُنھون نے بیان کیا جب رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ مسلمین نے جو کچھ لوٹ مین پایا ہی وہ سب
پھیر دیوین یعنے حاضر کرین تو مین نے بھی تلوار ابن عائذ المخزومی کی جو لوٹ مین پائی تھی داخل کر دی اور اُسکا نام مرزبان تھا

اور اُسکی بڑی قدر و قیمت تھی اور مجھے آرزو تھی کہ وہ پھر مجھی کو ملے ناگاہ ارقم نے رسول خدا صلعم سے اُسی کو مانگا
اور حضرت کی یہ عادت تھی کہ جو کوئی کچھ مانگتا تھا تو انکار نہین کرتے تھے چنانچہ وہ تلوار اُسکو دیدی اور پھر
ایسا ہوا کہ میرا بیٹا یعقعہ گھر سے باہر نکلا تو اُسکو غول بیابانی نے اُٹھا لیا اور اپنی پیٹھ پر لاد کر اُٹھا لیگیا اور درمیان
اس ذکر کے ایک شخص نے ابو اُسید سے پوچھا کیا اُس زمانے مین غیلان بھی تھے اُنھون نے کہا ہان اُسوقت تو
تھے مگر اب ہلاک ہوگئے ناگاہ صحرا مین میرے بیٹے کو ابن ارقم ملا تو میرا بیٹا اُسکو دیکھ کر خوش ہوا اور اُسنے رو کر
استغاثہ کیا اُنھون نے پوچھا تو کون ہے غول بولا اُسکو مین نے اپنی گود مین پالا ہے اور وہ غول اُس سے بازی
کرتا تھا اور لڑکا اُسکو جھونٹھا کھنچتا تھا پس ارقم نے اُسپر کچھ التفات نہ کی اور پھر ایسا ہوا کہ میرے گھر سے گھوڑا
میرا رسی توڑ کر نکل گیا اور مقام غابہ مین ارقم کو ملا اُنھون نے اُسکو پکڑا اور اُسپر سوار ہو کر آتے تھے جب قریب
مدینہ پہونچے تو گھوڑا اُنسے چھڑا کر بھاگ گیا تب وہ میرے پاس عذر خواہی کو آئے اور کہا وہ گھوڑا مجھ سے چھڑا کر
بھاگ گیا پھر مین اُسکے پکڑنے پر قادر نہوا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے سعد پدر عامر سے روایت
کی ہے کہ روز بدر مین نے تلوار عاص ابن منبہ کی رسول خدا صلعم سے مانگی حضرت نے مجھے عطا کی اور
میرے ہی باب مین یہ آیہ نازل ہوا یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ اور راوی کہتے ہین کہ جو چند غلام مملوک
بدر مین حاضر ہوے تھے اُنکو حضرت علیہ السلام نے غنیمت سے حصہ نہین دیا وہ تین غلام تھے ایک
غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا تھا اور یہ غلام عبدالرحمان بن عوف کا اور غلام سعد بن معاذ کا اور رسول خدا
صلعم نے شقران اپنے غلام کو اسیرون پر مہتمم مقرر کیا تھا سو اُن تینون غلامون نے ہر ایک قیدی سے اسقدر
مال پایا کہ اگر وہ آزاد ہوتے تو تقسیم غنیمت مین اتنا نہ پاتے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے سعد پدر عامر سے
روایت کی ہے اُنھون نے کہا مین نے سہیل بن عمرو کو روز بدر تیر مارا تو اُسکی رگ عرق النساکٹ گئی پھر
مین نے اُسکا پیچھا کیا اُسکے نشان خون پر یہان تک کہ مین نے اُسکو پایا اُس حال مین کہ مالک بن دخشم نے
اُسکو پکڑ لیا تھا اور وہ اُسکے سر کے بال تھامے تھے تب مین نے کہا یہ میرا بندی ہے کہ مین نے اُسکو تیر مارا ہے اور
مالک نے کہا یہ قیدی میرا ہے کہ مین نے اُسکو گرفتار کیا ہے مگر رسول خدا صلعم نے اُسکو ان دونون سے خود لے لیا
آخر مقام روحا مین مالک کی حراست سے سہیل نکل بھاگا تب مالک نے لوگون مین اُسکے بھاگ جانے کا
شور کیا اور اُسکی تلاش مین نکلے اور رسول خدا صلعم نے حکم کیا جو شخص سہیل کو پاوے فوراً قتل کرے ناگاہ خود
آن حضرت صلعم نے اُسکو پایا مگر قتل نہین کیا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عاصم سے روایت
کی ہے اُنھون نے کہا کہ ابو بردہ بن نیار نے مشرکین مین سے ایک شخص کو گرفتار کیا اُسکا نام سعید بن وہب تھا
اور وہ بنی سعد بن لیث سے تھا اور اُس وقت مین عمر رضی اللہ عنہ ابی بردہ سے ملاقات کی اور اُنکو دربارۂ

قتل قیدی کی تاکید کرتے تھے بلکہ وہ جسکے پاس کسی اسیر کو دیکھتے تھے تو اُسکو حکم بقتل اسیر کرتے تھے اور یہ ماجرا قبل متفرق ہونے لوگون کے تھا پھر معبد بن وہب اسی حالت مین کہ وہ ابی بُردہ کے پاس قید تھا حضرت عمر رضی اللہ سے مخاطب ہوکر بولا ای عمر کیا تم لوگ جانتے ہو کہ تم ہم پر غالب ہو ہرگز نہین قسم ہی لات و عزّی کی تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا البتہ بندگان خدا جو مسلم فرمان بردار ہین ہمیشہ غالب ہین مگر تو ایسا کلام کرتا ہی درحال آنکہ تو ہمارے ہاتھ مین گرفتار ہی یہ کہکے اُسکو ابی بُردہ سے لے لیا اور اُسکو قتل کیا اور یعقوبی نے کہا کہ خود ابو بُردہ نے اُسکو قتل کیا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عامر بن سعد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلعم نے فرمایا سعد کو اُسکے بھائی کے قتل ہونے کی خبر نہ کرو نہین تو سارے اسیرون کو جو تمھارے پاس قید ہین مار ڈالیگا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے یحیی بن ابی کثیر سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا رسول خدا صلعم فرماتے تھے کوئی تم مین سے اپنے بھائی کے اسیر کو بزور چھین نہ لیوے اسلیے کہ اُسکو قتل کرے اور جسوقت مردم مشرکین بندی مین آئے تو سعد بن معاذ کو ناگوار ہوا یعنے بلکہ مارا جانا اُن قیدیون کا گوارا تھا چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ای ابو عمرو گویا کہ اسیر ہونا ان اسیرون کا تجھپر شاق گذرا عرض کی ہان یارسول اللہ البتہ یہ مجکو شاق ہوا کیونکہ یہ اول جنگ تھی کہ ہمارا اور مشرکین کا مقابلہ ہوا لہذا مین نے چاہا کہ خدا تعالی ان مشرکون کو ذلیل و خوار کرے کہ ہم انکو قتل کرکے خون بہادین اور اُس نضر بن الحارث کو مقداد نے اسیر کیا تھا پھر جسوقت رسول خدا صلعم بدر سے نکل کر مقام اُثیل مین پہونچے تو وہان سارے قیدی حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیش کیے گئے اُسوقت حضرت علیہ السلام نے نضر بن الحارث کی طرف نظر کی اور دیر تک اُسکو دیکھتے رہے تب نضر بن الحارث نے ایک شخص سے جو اُسکے پہلو مین کھڑا تھا کہنے لگا کہ واللہ محمد مجکو قتل کرینگے کیونکہ میری طرف ایسی نگاہ سے دیکھتے ہین کہ اُنکی آنکھون مین مجکو اپنی موت نظر آتی ہی اُس شخص نے جواب دیا واللہ یہ بات نہین ہی مگر تجھپر رُعب غالب ہی تب نضر نے مصعب ابن عمیر سے کہا ای مصعب منجملہ اُن لوگون کے جو یہان موجود ہین تو مجھ سے از روے صلہ رحم کے قریب تر ہی تو اپنے صاحب یعنے محمد صلعم سے میرے بارہ مین کلام کر کہ میری قوم مین سے جو کچھ کسی کے ساتھ کرین اُسی طرح میرے ساتھ بھی کرین اور اگر تو میرے حق مین یہ کلام نہ کریگا تو واللہ وہ ضرور مجھے قتل کرینگے مصعب نے جواب دیا مین کیونکر تیری مدد کرون تو وہ ہی کہ درباب کتاب اللہ و درباب نبی اللہ ایسا ایسا یعنے بدو نسبت کہتا تھا اُسنے کہا ای مصعب تو ایسا کچھ کر کہ میری قوم مین سے جو امر کسی کے لیے کیا جاوے وہی میرے واسطے کیا جاوے کہ اگر وہ سب قتل کیے جاوین تو مین بھی قتل کیا جاؤن اور اگر وہ رہائی پاوین تو مین بھی رہائی پاؤن مصعب نے کہا تو بہت بتاتا تھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسنے کہا آگاہ ہو ای مصعب مگر اسطرح مجکو اسیر کرتے قریش تو میرے جیتے جی تو قتل نہ کیا جاتا مصعب نے کہا

واللہ میرے چند میں تجکو سچا نہین جانتا ولیکن اگر تو یہ بات سچ بھی کہتا ہو تو بھی مین قتل تیرے نہین ہون کہ تیری حمایت کرون کیونکہ اسلام نے قطع کردیا عمود قرابت جاہلیت یا معاہدہ فیما بین کو بعد تمھارے خروج و نقض عہود کے تب مقداد نے کہا یہ میرا قیدی ہی آن حضرت صلعم نے مقداد کو حکم کیا کہ اسکو قتل کر اور فرمایا اللھم اغن المقداد من فضلک یعنے خداوندا مقداد کو غنی کر اپنے فضل سے پس علی بن ابی طالب علیہ السلام نے نضر بن حارث کو درحالیکہ وہ اسیر تھا قتل کیا تلوار سے بمقام اثیل اور جب اسیر ہوا سہیل بن عمرو تو کہا رضی اللہ عنہ نے شاید مراد راوی علی بن ابی طالب سے ہو کہ انھون نے کہا یا رسول اللہ اُنکے دندان پیشین کھینچوا ڈالیے تا زبان اُسکی جو باہر نکلی رہیگی تو اُسکو پھر قدرت باقی نہ رہیگی کہ آپ پر کبھی خطبہ توہین بیان کرسکے حضرت نے فرمایا کہ مین اُسکے تئین اس قسم کی عقوبت یعنے قطع اعضا نہ کرونگا تا نہو کہ حق تعالی میرے لیے ایسی عقوبت کرے اگرچہ نبی ہون وعلاوہ کیا عجب ہی کہ وہ کھڑا ہوگا اس مقام پر جو تجکو ناگوار نہوگا پس ایسا ہی ہوا کہ جب خبر وفات آن حضرت صلعم کی مکے مین پہونچی تو سہیل کھڑا ہوا پڑھتا ہوا وہ خطبہ جو ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینے مین پڑھ رہے تھے گویا سہیل اُسکو سن رہا تھا پس اسوقت یہ خبر یعنے کیفیت کلام سہیل حضرت عمر نے سنی تو کہا اشھد انک رسول اللہ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ بے شک تو رسول خدا ہی مراد حضرت عمر کی اس کلمے سے یہ تھی جو کہ نبی صلعم نے حال سہیل سے خبر دی تھی کہ لعلہ یقوم مقاما لا تکرہہ یعنے وہ کھڑا ہوگا اُس مقام پر جو تجکو ناگوار نہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بعد وفات سرور کائنات وہ کھڑا ہوا مکہ مین پڑھتا ہوا خطبہ خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ اور علی علیہ السلام در بیان حدیث کہتے تھے کہ آئے جبرئیل روز جنگ بدر خدمت مین نبی صلعم کے اور منجانب حق تعالی حضرت صلعم کے لیے در بارہ اسیران بدر اختیار دیا کہ اُنکو قتل کرین خواہ اُنسے سرمالیون مین تو اُتنے مسلمان یعنے جتنے اسیرون سے سرمالیا جائیگا سال آیندہ شہید ہونگے تب حضرت صلعم نے اپنے سب اصحاب کو طلب کیا اور فرمایا ابھی جبرئیل آئے ہوے ہین اور در بارہ اسیرون کے تمھین اختیار دیتے ہین کہ خواہ اُنکی گردنین مارین خواہ اُنسے بہاے سرمالیون تو درین صورت شہید ہونگے سال آیندہ تم مین سے بعدد انھین اسیرون کے جنسے فدا لوگے لوگون نے کہا بلکہ ہم فدیہ لینا قبول کرتے ہین کہ اُس سے اعانت پانی چاہتے ہین اور جو کہ شہید ہونگے ہم مین سے تو داخل ہونگے ہم جنت مین یعنے فدیہ لینے مین فائدہ دنیوی تو یہ ہی کہ توسع و رفاہ حال حاصل ہوگی اور شہید ہونے مین جزاے اخروی یہ ملیگی کہ فائز جنت ہونگے پس آن حضرت صلعم نے حسب خواہش اصحاب کے سرمالینا اسیرون سے قبول کیا ولیکن سال آیندہ یعنے جنگ احد مین اصحاب مین سے اسقدر شہید ہوے جتنے باندھ فدیہ رہا ہوے تھے اور کہا راویان حدیث نے کہ جب اسیران بدر محبوس ہوے تھے تو آن بندیون کی حراست پر شقران مولی رسول خدا کے مقرر ہوے و چونکہ مسلمین اُنپر کچھ رفق و نرمی کرنے لگے تھے تو اُن لوگون کو کچھ بھروسا اپنی زندگی کا ہوا تب اُن قیدیون نے

ف ۱ دعا عزت کی ہوا ہوگی کہ مقداد سے فضل قبول کرکے رہائی دے یا طلب کیا ہو

کہا کاش ہم جانے پاتے ابوبکر کے پاس تو اسکو پاس صلہ رحم ہم قریش کا ضرور ہوتا کیونکہ اس سے برگزیدہ تر
نزدیک محمد کے ہم کسی کو نہیں جانتے ہیں راوی کہتے ہیں کہ وہ قیدی ابوبکر کے نزدیک بھیجے گئے اور
ابوبکر انکے پاس آئے تو ان لوگوں نے کہا ای ابوبکر ہم ہیں باپ بیٹے بھائی چچا اور چچا کی اولاد ہیں اور ہمارے
دور والے بھی جنسے اگلی پشتوں میں قرابت تھی وہ بھی ہمارے قریب اور قرابت دار ہیں تو ہماری سعی میں کلام کر
اپنے صاحب یعنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ وہ ہم پر احسان کریں اور ہمکو امان دیویں خواہ ہم سے سر بہا لیویں
ابوبکر نے کہا اچھا انشاء اللہ تعالی میں خیر میں کوتاہی نہ کرونگا پھر ابوبکر خدمت میں رسول خدا صلعم کی گئے لوگوں نے
کہا ان قیدیوں کو پاس عمر بن الخطاب رض کے بھیجو کہ بے شک وہ ایسا ہی شخص ہے کہ ہر آئنہ تم لوگ بھی جانتے ہو پس ہمکو
باور نہیں ہے کہ وہ تم پر فساد کریگا بلکہ عجب نہیں کہ وہ تم سے سد مفاسد کرے پس بھیجے گئے قیدی نزدیک حضرت عمر رض کے
اور آئے وہ رضی اللہ عنہ انکے پاس تب ان قیدیوں نے وہ ہی کلام انسے کیا جو کچھ ابی بکر سے کیا تھا تب حضرت عمر نے
جواب دیا کہ میں کوتاہی نہ کرونگا شر کرنے سے تمہارے حق میں بعد ازاں وہ بھی گئے خدمت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی تو دیکھا ابوبکر کو اور لوگوں کو گرد آن حضرت صلعم کے اور ابوبکر رض ملائم و نرم دل کر رہے ہیں حضرت صلعم کو اور انکے
غضب کو قیدیوں سے فرو اور کم کرتے جاتے ہیں اور کہتے ہیں یا رسول خدا فدا ہوں میرے باپ ماں آپ پر یہ لوگ قریش
آپ کی قوم ہیں انمیں باپ بیٹے بھائی چچا اور چچا زادے ہیں اور انکے دور والے بھی اور ان کی نسبت آپ سے قریب
ہیں انپر احسان کیجیے اور انکو امان دیجیے احسان و امان ہو خدا کا آپ پر یا فائدہ و فدا کیجیے انسے تا نجات دیوے انکو خدا
بطفیل آپ کے آتش جہنم سے پس کیجیے انسے کہ جو کچھ کیجیے گا وہ آذوقہ ہوگا واسطے مسلمین کے تو کیا عجب ہے کہ حق تعالی متوجہ
کر دیوے انکے دلوں کو بعد ازاں اٹھ کھڑے ہوئے ابوبکر اس جگہ سے اور ایک کنارے ہو رہے اور رسول خدا صلعم
خاموش تھے کچھ جواب ابوبکر کو نہ دیا تھا کہ آئے عمر اور بیٹھے اس جگہ جہاں پہلے ابوبکر بیٹھے تھے پھر عرض کی یا رسول خدا
یہ سارے اسیر دشمن خدا ہیں کہ تکذیب کی آپ کی اور مقاتلہ کیا آپ سے اور وطن سے نکالا آپ کو قتل کیجیے انکو کہ یہ
سب مرغنہ کفر اور پیشوایان ضلالت ہیں حق تعالی انکے مارے جانے سے اسلام کو بسیط کریگا اور اہل شرک کو خوار کریگا
چنانچہ اسپر بھی سکوت کیا رسول خدا صلعم نے کہ عمر کو بھی کچھ جواب نہ دیا پھر رجوع کی ابوبکر نے اپنے اول مقام پر اور عرض کی
یا رسول اللہ فدا ہوں آپ پر میرے باپ ماں یہ لوگ آپ کی قوم ہیں انمیں آباء و ابناء و اعمام و خوانین اور
انکے دور والے بھی جنسے اگلی قرابت تھی آپ سے قریب ہیں پس احسان کیجیے انپر اور امان دیجیے انکو یا سر بہا لیجیے انسے کہ یہ
آپ کے اصل یگانہ آبائی اور آپ کی قوم ہیں آپ اول قاتلین انکے نہو جیسے حق تعالی ان لوگوں کو ہدایت کرے تو بہتر ہے
اس سے کہ انکو ہلاک کرے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات میں بھی خاموش ہو رہے اور کچھ نہ فرمایا پس ابوبکر ایک کنارے
اٹھ گئے پھر آئے عمر اور بجا ابی بکر جہاں سے وہ اٹھ گئے تھے آ بیٹھے اور عرض کرنے لگے یا رسول خدا آپ کیا انتظار کرتے ہیں ان لوگوں کے

بارہ مین انکو قتل کیجیے کہ حق تعالیٰ بسط دیگا اسلام کو اور خوار کریگا شرکین کو یہ لوگ دشمن خدا ہین کہ تکذیب کی
آپ کی اور مقاتلہ کیا آپ سے اور جلاے وطن کیا آپ کو یا رسول خدا مومنون کو انکے مارے جانے سے خوشدل کیجیے
اگر یہ لوگ قادر ہوتے اسطرح سے ہم پر تو کبھی نہ کوتاہی وکمی کرتے ہمارے قتل مین پس آن حضرت صلعم نے سکوت کیا اور
کچھ جواب نہ دیا چنانچہ عمر وہان سے اٹھ گئے اور کنارے جا بیٹھے پھر تیسری بار اعادہ کیا ابوبکر نے اور کلام کرنے لگے
جیسا کہ پہلی اور دوسری دفعہ کہا تھا پھر حضرت صلعم نے کچھ جواب نہ دیا اور ابوبکر کنارے ہو رہے پھر اٹھے عمر تیسری دفعہ اور
کلام کیا مثل اپنے اگلے کلام کے اور حضرت صلعم نے بھی کچھ جواب نہ دیا بعد ازان برخاست کیا رسول خدا صلعم نے اور
داخل ہوے اپنے مکان مین اسمین تھوڑی دیر توقف کرکے پھر برآمد ہوے اور لوگ دربارہ قیدیون کے خوض و
غور مین تھے کوئی تو کہتا تھا بات وہ ہی درست ہی جو ابوبکر نے کہی اور اور لوگ کہتے تھے بات وہ ہی ہی جو عمر کہتے ہین چنانچہ
جب رسول خدا صلعم برآمد ہوے تو فرمایا تم لوگ کیا کہتے ہو حق مین ان دونون صاحبون کے یعنے ابی بکر و عمر کے ان دونون کو
تو بجاے خود چھوڑ دو کیونکہ ان دونون کے لیے مثل ہی مثل ابی بکر کی مثل میکال کی ہی کہ وہ جو نازل ہوا کرتے ہین زمین پر تو
خوشنودی خدا و آمرزش واسطے بندون کے لیے ہوے آتے ہین اور انبیا مین مثل ابی بکر کی مثل ہی ابراہیم کی کہ وہ
اپنی قوم کے حق مین نہایت نرم دل و شیرین زبان تھے شہد سے زیادہ چنانچہ انکی قوم نے جب انکے لیے آگ کو
مشتعل کیا اور انکو اسمین ڈالا تو زیادہ اس کلمہ سے اور کچھ نہ کہا کہ اُفٍّ لَّکُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ
یعنے تف تم پر اور اسپر جسکو سواے خدا کے تم پوجتے ہو کیا تم بے عقل ہو اور اس حال مین خدا سے رجوع کی تو بس یہ کہا
کہ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ یعنے جسنے میری پیروی کی وہ مجھی مین سے ہی یعنے وہ میرا ہی اور جسنے
میری نافرمانی کی پس تو آمرزگار اور رحم کرنے والا ہی اور مثل ابی بکر کی مثل عیسیٰ کی ہی کہ وہ اپنی امت کے حق مین
خدا سے کہتا تھا کہ اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ یعنے اگر تو ان لوگون پر عذاب
کریگا تو یہ تیرے ہی تو بندے ہین اور اگر انکے لیے آمرزش کریگا تو ہر آئنہ تو بڑا حکیم ہی اور مثل عمر کی ملائک مین سے ہی مثل
جبرئیل کی کہ وہ نازل ہوتے ہین زمین پر غضب و قہر خدا لیے ہوے اوپر دشمنان خدا کے اور انبیا مین مثل عمر کی
مثل ہی نوح کی کہ وہ نہایت سخت تھے اپنی قوم پر زیادہ تر پتھر سے جب کہا انھون نے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ
الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا یعنے خدایا نہ چھوڑ روے زمین پر ان کافرون مین سے کسی کو بسنے والا پس نوح نے ایسی بددعا کی
اس قوم پر کہ خدا نے سارے زمین کو غرق کر دیا اور مثل عمر کی جیسے مثل موسیٰ کی جب کہا انھون نے رَبَّنَا اطْمِسْ
عَلٰٓی اَمْوَالِھِمْ وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْا حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ یعنے اے پروردگار ہمارے مٹا ڈال انکے مالون کو
جو باعث انکی سرکشی کا ہی اور سختی ڈال انکے دلون مین اسلیے کہ یہ ایمان نہ لاوینگے جب تک دیکھینگے عذاب دردناک
و بعد ذکر ان مثالون کے حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہر آئنہ تمھارے یہان ناداری و محتاجی ہی پس ہرگز نہ چھوٹیگا

تم سے کوئی شخص ان قیدیون مین سے مگر سر بھاد ینے یا قتل ہونے سے تب کہا عبداللہ بن مسعود نے یا رسول خدا سوائے سہیل بن بیضا کے یعنے یہ شخص مستثنیٰ کیا جاوے قیدیون مین سے (کہا واقدی نے کہ سہیل قریش مین سے ہی راوی کا کیونکہ وہ مہاجرین حبشہ مین سے ہی حاضر بدر نہین ہوا بلکہ وہ بھائی ہی سہل کا جسکا ذکر ابن مسعود نے کیا اور کہا) کہ مین نے اسکو دیکھا تھا مکہ مین کہ اظہار اسلام کرتا تھا پس سکوت کیا رسول خدا صلعم نے کہا عبداللہ نے کہ کبھی نہین گذری تھی مجھ پر کوئی ایسی گھڑی جو سخت تر ہو مجھ پر اس گھڑی سے چنانچہ مین دیکھنے لگا آسمان کی طرف خوف کھاتا ہوا اس بات سے کہ مجھ پر آسمان سے پتھر گرین اسواسطے کہ مین نے سبقت کی کلام کرنے مین بذکر سہیل پیش خدا و رسول پس رسول خدا صلعم نے سر اپنا بلند کیا اور فرمایا الا سہیل بن بیضا یعنے آن حضرت صلعم نے بھی بقول عبداللہ کے اسکو مستثنیٰ کیا تب عبداللہ نے کہا کہ کوئی ایسی ساعت خوشوقتی کی مجھ پر نہین گذری کہ ٹھنڈی ہوئی ہو آنکھ میری زیادہ اس ساعت سے جب کہ فرمایا اس بات کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یعنے درباره استثناء سہیل بن بیضا بعد ازان فرمایا کہ حق تعالی ہر آئنہ سخت کر دیتا ہی دلون کو اپنے بارہ مین یہان تک کہ وہ دل سنگ سے بھی سخت تر ہو جاتا ہی اور حق سبحانہ نرم کر دیتا ہی دلون کو اپنے امر مین یہان تک کہ وہ مسکہ سے بھی ملائم تر ہو جاتا ہی پھر قبول کیا رسول خدا صلعم نے سر ہا ان قیدیون سے اور فرمایا اگر نازل ہوتا عذاب روز بدر کے تو نجات نہ پاتا کوئی اس عذاب سے سوائے عمر کے اسلیے کہ وہ کہتے تھے قتل کرو اسیرون کو اور سر بہانہ لو اور سعد بن معاذ بھی یہی کہتے تھے کہ قتل کیے جاوین قیدی اور فدا نہ لیا جاوے آنسے واقدی نے کہا مجھ سے بیان کیا پیغمبر نے آسنے نقل کی زہری سے آسنے محمد بن جبیر بن مطعم سے آسنے منی حدیث اپنی والدہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے روز بدر کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا تو مین اس قدم ناہنجار کے تئین اسی کو بخشتا اور واسطے مطعم بن عدی کے اجرت تھی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت پھرا تھا وہ طائف سے کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو رواۃ کثیر نے سعد بن المسیب سے آسنے کہا کہ امان دی رسول خدا صلعم نے روز بدر اسیرون مین ابا عزہ عمرو بن عبداللہ بن عمیر جمحی کو اور یہ مرد شاعر تھا پس آزاد کر دیا اسکو حضرت صلعم نے تب آسنے کہا میرے پانچ بیٹیان ہین انکے لیے میرے پاس کچھ نہین ہی پس کچھ آنکے واسطے مجھے دیجیے یا محمد چنانچہ عطا کیا اسکو رسول خدا صلعم نے تب کہا ابو عزہ نے کہ مین آپ سے عہد و ثیق کرتا ہون کہ مقاتلہ نہ کرونگا آپ سے اور جمع نہ کرونگا لوگون کو آپ پر کبھی پس خصلت کر دیا اسکو رسول خدا صلعم نے چنانچہ جب خروج کیا قریش نطرف احد کے تو صفوان بن امیہ پاس ابی عزہ کے گیا اور کہا نکل ہمارے ساتھ آسنے کہا مین نے محمد سے عہد و میثاق کیا ہی کہ مین آسنے کبھی مقاتلہ نہ کرونگا اور نہ اسپر لوگون کو جمع کرونگا کبھی کہ مجھ پر آسنے احسان کیا اور مجکو امان دی اور سوائے میرے کسی کے ساتھ یہ سلوک نہین کیا یہان تک کہ یا اسکو قتل کیا یا اس سے سر بہا لیا تب صفوان بن امیہ نے اس بات کی ضمانت کی کہ اگر تو قتل کیا جائیگا تو تیری بیٹیان میرے بیٹون کے ساتھ ہونگی اور اگر زندہ رہیگا تو اسقدر مال کثیر دونگا کہ عیال تیرے نکھا سکینگے پس اس وعدہ پر ابو عزہ صفوان کے ساتھ نکلا اور عرب کو بلا کر جمع کرتا تھا بعد ازان جب روز احد ابو عزہ ہمراہ جمعیت قریش کے نکلا اتفاقا لشکر اسلام مین اسیر

ہو گیا اور اسکے سوا قریش مین سے کوئی اور قید نہ ہوا تب ابو عزہ نے کہا ای محمد مین نے بخوشی اپنے خروج نہین کیا بلکہ بجبر ہمراہ قریش آیا میری بیٹیان ہین انکا کوئی نہین مجھ پر احسان کیجیے مجکو امان دیجیے فرمایا رسول خدا صلعم نے ای ابو عزہ وہ عہد و میثاق جو تو نے ہم سے کیا تھا کہان ہی واللہ اب ایسا نہو گا کہ تو مکے مین جاکر اپنے منہ پر ہاتھ پھیر کر لوگون سے یہ بات کہے کہ مین نے محمد کو دو بار فریب دیا رادی نے کہا کہ فلان فلان روات کثیر نے مجکو خبر دی سعد بن المسیب سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ہرگز مومن ایک پتھر سے دوبارہ گزند نہین اٹھاتا یعنے ایک دغا باز سے دو دفعہ دھوکھا نہین کھاتا ای عاصم بن ثابت نے اسکو اور قتل کر پس عاصم آگے بڑھا اور قتل کیا اسکو کہا راویون نے کہ حکم کیا رسول خدا صلعم نے کہ غار ہاے عمیق یعنے گڑھے گہرے کھودے جاوین بعد ازان حکم کیا حضرت صلعم نے کہ سارے مقتول اس غار مین ڈالے جاوین سوا ے امیہ بن خلف کے کہ وہ فربہ اندام تھا بعد قتل اسی روز پھول گیا تھا جب لوگون نے ارادہ کیا کہ اسکو غار مین ڈالین تو گوشت اسکا کھنڈ گیا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا اسکو چھوڑ دو یعنے یون ہی پڑا رہنے دو اور دیکھا رسول خدا صلعم نے کہ مردہ عتبہ کا غار کی طرف کھینچا جاتا ہی اور یہ شخص فربہ تھا اسکے چہرے پر چیچک کے داغ تھے پس اسکے بیٹے ابی حذیفہ کا چہرہ متغیر ہو گیا آن حضرت صلعم نے فرمایا ای ابو حذیفہ یہ حال اپنے باپ کا دیکھ کر تجکو بہت ناگوار گذرا اسنے کہا واللہ ایسا نہین یا رسول اللہ ولیکن مین اپنے باپ مین چونکہ عقل و شرافت دیکھتا تھا تو مجکو امید تھی کہ وہ عقل اسکو بطرف اسلام ہدایت کریگی مگر جب کہ عقل نے اسکو قبول اسلام سے غلطی مین ڈالا یعنے ہرگاہ اسنے اس امر مین خطا کی اور مین نے اسکو ایسی خواری مین دیکھا تو اسکی خطا نے مجکو غیظ و غبطہ مین ڈالا جسکا نتیجہ ایسا کچھ ہوا ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ واللہ یہ شخص بڑا صیاد اور رحیم تر تھا بہ نسبت غیر کے اپنی قوم مین اور کارہ تھا اس امر سے جو اسکو پیش آیا ولیکن مرگ سے ناچار ہوا فرمایا رسول خدا صلعم نے شکر خدا کہ اسنے منہ ابو جہل کا زیر خاک دبایا اور اسکو مٹی مین ملایا اور ہمارے دلون کو حسین و آرام دیا پھر جب وہ سب مقتول غار مین باہم اکٹھا مل گئے اور رسول خدا صلعم انپر گشت کرتے تھے یعنے گرد انکے دیکھتے پھرتے تھے اور وہ لوگ خندق مین ڈالے جاتے تھے اور ابو بکر ان مقتولون مین سے ایک ایک کو بتاتے جاتے تھے کہ یہ فلان وہ فلان ہی اور رسول اللہ حمد و شکر خدا کرتے تھے اور کہتے تھے حمد کرتا ہون اس خدا کا جسنے وفا کیا جو مجھ سے وعدہ کیا تھا و ہر آئنہ اسنے مجھ سے وعدہ ایک گروہ کا دو گروہ مین سے کیا تھا بقولہ تعالی اذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انہا لکم یعنے جسوقت خدا نے ہم سے دو طائفون مین سے ایک کا تم سے وعدہ کیا کہ وہ تمھارے لیے ہی چنانچہ جب اصحاب کو خبر قافلہ ابی سفیان کی معلوم ہوئی کہ جمعیت قلیل ہی اور مال کثیر تب سب نے ارادہ مقاتلہ اور غارت مال کا کیا اسی اثنا مین ابو جہل قافلہ قریش لیکر واسطے کمک ابی سفیان کے نکلا اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارادہ مقاتلہ ابی جہل کا کیا اور فرمایا حق تعالی تم سے وعدہ ایک کا دونون طائفون مین کرتا ہی مگر نصرت پانا ابی جہل پر بہتر ہی واسطے دفع شوکت کفار کے پھر سب مجتمع ہوے ارادہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور مقاتلہ کیا ابو جہل سے تو ستر نفر اسکے مارے گئے

اور ستر اسیر ہوے واقعۂ جنگ بدر مین راوی نے کہا کہ بعد ازان کھڑے ہوے رسول خدا صلعم اہل غار پر اور ایمین سے
ایک ایک کو پکارنے لگے کہ ای عتبہ بن ربیعہ و ای شیبہ بن ربیعہ اور ای امیہ بن خلف اور ای ابوجہل بن ہشام آیا
تم نے دیکھ لیا کہ جو کچھ تم پر وعید کی تھی خدا نے وہ سچ ہوئی اور ہر آئنہ ہم نے تو جو کچھ ہم سے خدا نے سچا وعدہ کیا تھا وہ
پورا کیا تم لوگ بُری قوم اپنے نبی کے تھے کہ تم نے تو میری تکذیب کی اور لوگون نے میری تصدیق کی اور تم نے
مجھے وطن سے نکالا اور لوگون نے مجھے جگہ دی اور تم لوگون نے مجھ سے مقاتلہ کیا اور لوگون نے میری نصرت کی لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ
جنکو ندا دیتے ہین وہ تو مر گئے حضرت صلعم نے فرمایا تحقیق کہ انکو معلوم ہوا ہی کہ جو کچھ آنسے خدا نے وعدہ وعید کیا تھا وہ سچ ہوا اور کہا
راویون نے کہ جسوقت اُس قوم نے ہزیمت پائی اور منھ پھیرا تو ہنگام زوال شمس تھا پس حضرت نے بدر مین قیام کیا
اور حکم کیا عبداللہ بن کعب کو کہ مال غنائم کو اپنے قبضے اور حفاظت مین لے اور اُسکو اُٹھوا اور لد والے اور حضرت صلعم نے ایک
اور شخص کو اُسکا معین مقرر کیا پھر حضرت صلعم نے نماز عصر بدر مین پڑھی بعد ازان اُسوقت وہان سے روانہ ہوے اور اُثیل مین پہونچے
اُثیل ایک وادی ہی طول اُسکا تین میل اور درمیان اُثیل اور بدر کے دو میل کا فاصلہ ہی پس گویا کہ حضرت صلعم بدر سے چار
میل پر جاکر قبل غروب آفتاب ٹھہرے اور وہان اُترے اور شب باش ہوے اور حضرت کے اصحاب کو خستگی تھی مگر
بہت تشنگی نہ تھی اور فرمایا حضرت صلعم نے اپنے اصحاب سے کہ کون شخص آج کی شب ہماری حفاظت یعنے شب نگہبانی کریگا پس
سب تو خاموش رہے مگر ایک شخص کھڑا ہوا حضرت نے فرمایا تو کون ہی یعنے تیرا کیا نام ہی اُسنے کہا ذکوان بن عبد قیس فرمایا تو
بیٹھ جا پھر اعادہ کیا حضرت نے اپنے کلام کو یعنے کون نگہبانی شب کریگا پھر وہی شخص کھڑا ہوا فرمایا تو کون ہی اُسنے
کہا ابن عبد قیس حضرت نے فرمایا تو بیٹھ پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر ایک اور شخص کھڑا ہوا فرمایا تو
کون ہی اُسنے کہا ابو سبع پھر ایک ساعت کے بعد حضرت نے فرمایا تم تینون آدمی کھڑے ہو جاؤ تب تنہا ذکوان بن
عبد قیس کھڑا ہوا حضرت صلعم نے فرمایا تیرے دونون ہمراہی کہان ہین جو دوسری اور تیسری بار کھڑے ہوے تھے
اُسنے کہا یا رسول اللہ مین نے ہی رات کی نگہبانی قبول کی تھی حضرت صلعم نے فرمایا خدا تیری نگہبانی کرے پس اُس
رات کو اُسی شخص نے نگہبانی کی مسلمین کی یہان تک کہ جب آخر شب ہوئی تو کوچ ہوا اور راوی نے کہا بعض کا یہ بھی
قول ہی کہ جب حضرت صلعم نے نماز عصر ادا کی تھی اُثیل مین تو جسوقت ایک رکعت حضرت نے پڑھی تبسم کیا اور بعد فراغ
سلام کے لوگون نے سبب تبسم سے سوال کیا فرمایا ابھی میرے پاس میکال آئے تھے اُنکے شانون پر گرد تھی اُنھون نے
تبسم کیا اور کہا کہ مین تلاش و گرد آوری قوم مین مصروف تھا اور کہا راوی نے کہ جسوقت قتال اہل بدر سے
فراغ ہوئی تو جبرئیل خدمت رسول خدا صلعم مین آئے اس حال سے کہ اسپ مادہ پر جسکے بال گوندھے ہوے تھے
سوار تھے اور وہ مادیان گرد و غبار آلودہ تھی اور کہا ای محمد حق تعالی نے مجھے آپ پاس بھیجا تھا اور حکم کیا تھا کہ تا رضا
آپ کی آپ سے جدا نہ ہون آیا آپ راضی ہوے فرمایا ہان مین راضی ہون اور جب قیدی سامنے حضرت صلعم کے

بمقام عرق ظبیہ پیش کیے گئے تو حضرت صلعم نے عاصم بن ثابت بن ابی اقلح کو حکم کیا کہ قتل کر عقبہ بن ابی معیط کے
تئین جسکو اسیر کیا تھا عبداللہ بن سلمۃ العجلانی نے یہ سنکے عقبہ کہنے لگا واویلا ای گروہ قریش ان لوگون مین سے
جو یہان موجود ہین مین کس بات پر مارا جاتا ہون حضرت صلعم نے جواب دیا اسواسطے تو قتل کیا جاتا ہی کہ تو عداوت
رکھتا ہی خدا اور رسول سے اُسنے کہا ای محمد آپ کا احسان بہت بڑا ہی میری قوم مین سے جو کچھ کسی کے ساتھ کیا جاوے
وہ ہی میرا بھی حال کیجیے اگر انکو قتل کیجیے تو مجھے بھی قتل کیجیے اور اگر انپر احسان کیجیے تو مجھ پر بھی احسان کیجیے اور
آپنے سر بہا لیجیے تو مین بھی ایک انمین سے ہون ای محمد میرے لڑکون کا کفیل کون ہوگا فرمایا آتش جہنم پھر فرمایا
ای عاصم اسکو قتل کر پس آگے بڑھا عاصم اور اُسکو قتل کیا پھر رسول خدا صلعم نے اُس مقتول کی طرف خطاب
کرکے فرمایا کہ واللہ تو بڑا بدذات آدمی تھا مین نہین جانتا ہون کسی کافر کو کہ ایسا منکر خدا اور رسول و منکر کتاب خدا
اور ایسا موذی نبی اللہ کا ہو پس مین شکر کرتا ہون اُس خدا کا جسنے تجکو قتل کیا اور میری آنکھون کو ٹھنڈھا کیا
تیرے قتل سے اور جب لوگ فروکش ہوے بمقام ستیر شعب جو حد صفرا مین واقع ہی تو رسول خدا صلعم نے اُس
مقام مین تقسیم غنائم کی درمیان اپنے اصحابؓ کے راوی نے کہا کہ مجھے خبر دی رواۃ کثیرہ نے کہ جب زید بن حارثہ
و عبداللہ بن رواحہ اُثیل سے چل کر خدمت مین رسول خدا صلعم کی حاضر ہوے وہ روز یک شنبہ تھا کہ وقت ضحی
یعنے پہر دن چڑھے پہونچے تھے اور یہ دونون اپنے گروہ مین سے آگے تھے اور جدا ہوا عبداللہ زید سے بمقام عقیق
اور عبداللہ نے اپنے شتر پر چڑھے ہوے ندا کرنی شروع کی کہ ای گروہ انصار خوش ہو سلامتی پر رسول خدا صلعم کی
اور قتل شرکین اور اُنکے اسیر ہونے پر کہ مارے گئے دونون بیٹے ربیعہ اور دونون بیٹے حجاج کے اور مارا گیا ابوجہل
اور قتل ہوے زمعہ بن الاسود و امیہ بن خلف اور منجملہ اسیرون کے سہیل بن عمرو جسکا لقب ذوالانیاب تھا قید ہوا
اور وجہ لقب یہ ہی کہ اُسکے دندان پیشین دراز تھے مثل درندون کے اور وہ زبان دراز دریدہ دہن بھی تھا حاتم
بن عدی نے کہا کہ مین نے عبداللہ کے پاس جاکر بطریق سرگوشی کے کہا کہ ای ابن رواحہ جو تو کہتا ہی کیا یہ سچ ہی اُسنے
کہا ہان واللہ سچ ہی اور کل صبح کو انشاء اللہ تعالی رسول خدا صلعم تشریف لاوینگے اور اُنکے ساتھ قیدی بھی بندھے
ہوے ہونگے بعد ازان عبداللہ بمقام عالیہ انصار کے مکانات پر گیا اور عالیہ وہ مقام ہی جہان عمرو بن عوف و خطمہ
و وایل نے اپنے منازل بنا لیے ہین پس اُسنے اُنکے گھر گھر بشارت دی اور اطفال شور مچا کر کہتے تھے کہ ابوجہل فاسق
مارا گیا یہان تک کہ وہ لڑکے غل کرتے ہوے بنی امیہ بن زید تک گئے پھر زید بن حارثہ نے بھی بسواری قصوی ناقہ
نبی صلعم کے پہونچ کر اہل شہر کو بشارت دینی شروع کی پس جب زید مقام مصلے پر پہونچا تو اپنے شتر پر سے چلا کر کہا کہ
ہر آئنہ عقبہ و شیبہ دونون بیٹے ربیعہ اور دونون بیٹے حجاج کے اور ابوجہل و ابوالبختری و زمعہ بن الاسود و امیہ بن
خلف یہ سب مارے گئے اور بہت اسیر ہوے انمین سہیل بن عمرو جسکا لقب ذوالانیاب تھا اسیر ہوا پس

لوگون نے نسبت زید کے تکذیب کرنی شروع کی اور کہنے لگے کہ زید جو خبر عجیب لایا ہی وہ رخنہ اندازی اور
فوج بھگانے کی باتین ہین یہان تک کہ لوگون کو اس بات نے اندیشہ مین ڈالا کہ وہ خوف کرنے لگے اور
آثار زید کا اسوقت ہوا تھا جب رقیہ بنت رسول اللہ کہ لوگ بقیع مین دفن کر چکے تھے تب منافقین مین سے
ایک شخص نے اسامہ بن زید سے کہا کہ صاحب تمھارا یعنے محمد اور اصحاب اسکے سب قتل ہوے اور انھین
منافقین مین سے ایک اور شخص نے ابولبابہ بن عبدالمنذر سے کہا کہ تمھارے لوگ ایسے متفرق اور پریشان
ہوگئے کہ پھر کبھی جمع نہین ہو سکتے و تحقیق کہ مارا گیا محمد مع اصحاب اپنے اور دلیل قتل ہونے محمد کی یہ ہی کہ یہ ناقہ
اسی کا ہی ہم اسکو پہچانتے ہین اور یہ زید نہین جانتا ہی کہ وہ کیا کہتا ہی یعنے مخبوط الحواس ہی یا یہ کہ نہین معلوم کیا
کہتا ہی رعب سے یعنے خوف زدہ آیا ہی اور آیا ہی ڈرانے والا ابولبابہ نے کہا تیری بات کو خدا جھوٹھا کریگا اور یہ
کہتے تھے کہ زید باتین بنا کر لایا ہی اسامہ بن زید نے کہا کہ مین اپنے باپ کے پاس خلوت مین گیا اور مین نے کہا اے ابا
جو آپ کہتے ہین کیا یہ سچ ہی انھون نے کہا بیٹا واللہ یہ سچ ہی تب میرے دل کو قوت حاصل ہوئی اور مین اپنے
دل مین قوی ہوکر اس منافق کے پاس گیا اور کہا تو بدخبری رسول خدا صلعم سے مسلمین کو لرزان و ترسان
کرنیوالا ہی تحقیق کہ وہ تیرے سامنے آتے ہین اور جب آوینگے تو بے شک تیری گردن مارینگے اسنے کہا اے ابومحمد
مین یہ بات نہین کہتا ہون مگر مین نے لوگون سے سنی ہی کہ وہ لوگ ایسا کچھ کہتے ہین بعد ازان قیدی آپہونچے
اور آپہونچے شقران غلام رسول خدا کے نگہبان تھے اور وہ قیدی جو شمار کیے گئے تھے انچاس نفر تھے و در اصل ستر قیدی
تھے اسپر اجماع ہی جسمین کچھ شک نہین اور لوگ حضرت صلعم سے ملاقات کو آئے روحا مین مبارکبادی دیتے ہوے
ساتھ فتح خدا کے پھر اسی طرح ملاقات کی آن حضرت سے اشراف قبیلہ خزرج نے تب کہا سلمہ بن سلامہ بن وقش نے
وہ کیا ہی جسکی مبارکبادی تم ہمکو دیتے ہو واللہ ہم نے جو قتل کیا تو بڈھون کل سرون کو جنکے سر کے بال کہنگی سال سے
گر گئے تھے پس یہ سنکر رسول خدا صلعم نے تبسم کیا اور فرمایا اے میرے برادرزادے وہ لوگ ایسے گروہ تھے کہ اگر تو انکو
دیکھتا تو انسے ہیبت کرتا اور اگر وہ تجکو حکم کرتے تو انکی تو اطاعت کرتا اور اگر تو انکے کردار شایستہ کو ساتھ اپنے کردار کے
دیکھتا تو حقیر جانتا تو اپنے کردار کو مگر باوجود اسکے یہ لوگ بدتھے حق مین اپنے نبی کے سلمہ نے کہا مین پناہ مانگتا ہون
ساتھ خدا کے غضب خدا و غضب رسول خدا سے بے شک یا رسول اللہ آپ ہمیشہ مجھ سے درگذر کرتے آئے
ہین جب سے ہم نے روحا مین ابتدا ئی سکونت کی ہی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مکروہ بات جو کہ تو نے
اعرابی سے کہی تھی کہ تو واقع ہوا اپنے ناقہ پر یعنے جماع کیا کہ وہ ناقہ تجھ سے حاملہ ہوئی ہی یہ کلمہ فحش زبان پر تو لایا اور
تو نے وہ بات کہی جسکی تجھے خبر نہین ولیکن جو کہ تو نے درباره اس قوم کے کہا کہ نہین قتل کیا ہم نے مگر بڈھون کو
پس بے شک تو نے قصد کیا کہ اس نعمت کا نعماے خدا سے انکار کرے بعد ازان رسول خدا صلعم نے اسکی معذرت کی

قبول کیا کہ وہ محتاج ترین اصحاب مین سے تھا اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو رواۃ کثیرہ نے زہری سے کہ جب
ابو ہند البیاضی مولی فروہ بن عمرو نے آن حضرت صلعم سے آکر ملاقات کی اور اسکے ساتھ ایک مشک مین میں تھا یعنے
خرما بریان بروغن و پروردہ بماست تو فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ابو ہند ایک مرد انصار مین سے ہے اسکو نکاح دو اور اس سے
نکاح لو یعنے مناکحت فیما بین قبول کرو اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو فلان فلان رواۃ کثیرہ نے عبد اللہ بن ابی سفیان سے
اسنے کہا اور ملاقات کو آیا اسید بن حضیر اور کہا یا رسول اللہ حمد ہے اس خدا کی جسنے ظفر یاب کیا آپ کو اور ٹھنڈا کیا آپ کی
آنکھون کو واللہ یا رسول اللہ تخلف میرا بدر سے اس مظنہ پر نہ تھا کہ آپ بمقابلہ عدو جاتے ہین بلکہ میرے خیال مین
یہ تھا کہ جنپر آپ جاتے ہین وہ عیر یعنے قافلہ ہے اور اگر مجکو ظن اس بات کا ہوتا کہ آپ واسطے مقاتلہ دشمن کے جاتے ہین
تو ہرگز مین پیچھے نہ رہجاتا پس آن حضرت صلعم نے فرمایا تو سچ کہتا ہے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی فلان و فلان
راویان بسیار نے حبیب بن عبد الرحمان سے اسنے کہا جب عبد اللہ بن انیس ثربان مین حضرت صلعم کی
ملاقات کو آیا تو کہا یا رسول اللہ مین حمد خدا کرتا ہون آپ کی سلامتی پر اور آپ کی ظفر یابی پر یا رسول اللہ مین راتون کو
چلتا تھا حالت تب مین پس اسنے مجھ سے معارفت نہ کی تھی کل تک کہ مین آپ کے پاس حاضر ہوتا حضرت صلعم نے
فرمایا خدا تجکو اجر عطا کرے اور کہا راوی نے کہ سہیل بن عمرو جب تھا شقوق مین اور شقوق کہ فیما بین سقیا و ملل کے
واقع ہے تو تھا سہیل ساتھ مالک بن دخشم کے تب سہیل نے کہا مجھے جانے دے ضرور کو جانے دے تب مالک بھی اسکے ہمراہ
کھڑا ہوا سہیل نے کہا مجھے شرم آتی ہے تو ٹھہر جا تب اسنے توقف کیا اور سہیل اسکے ساتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر سامنے چلا جب
چلا گیا اور دیر ہوئی تو مالک آگے بڑھا اور لوگون مین شور و غوغا کیا تو لوگ اسکی تلاش مین نکلے اور رسول خدا صلعم
بھی ایک طرف اسکی تلاش مین چلے اور حکم دیا کہ جو شخص اسکو گرفتار کرے وہ ہی اسکو قتل کرے پس اتفاقاً خاص رسول اللہ
صلعم نے اسکو درمیان مقام سمرات کے پالیا تب حکم کیا کہ اسکے دونون ہاتھ اسکی گردن سے باندھے گئے اور اسکو اپنے
ناقہ کے ساتھ لے لیا پس تھوڑی دور چلے تھے کہ مدینہ مین پہونچے اور اسامہ بن زید ملاقات کو آئے راوی کہتا ہے
کہ مجھے خبر دی راویان بسیار نے جابر بن عبد اللہ سے کہ جب اسامہ بن زید واسطے ملاقات رسول خدا صلعم کے حاضر
ہوے اسوقت حضرت صلعم قصوی اپنے ناقہ راحلہ پر سوار تھے تو اسامہ کو اپنے آگے بٹھا لیا اور سہیل کے ہاتھ اسکی
گردن مین بندھے تھے پھر جب اسامہ نے سہیل کی طرف دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ یہ ابو یزید ہے فرمایا ہان یہ
وہ ہی ہے جو بکہ مین روشنان باتمکنا تھا اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو محمد نے اسکو عبد الوہاب نے اسنے کہا ہم سے
حدیث بیان کی واقدی نے اسنے کہا مجھ سے عبد الرحمان بن عبد العزیز نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے
اسنے یحیی بن عبد الرحمان بن سعد بن زرارہ سے اسنے کہا داخل ہوے رسول خدا صلعم مدینہ مین اور
جسوقت کہ لائے گئے قیدی تو سودہ بنت زمعہ آل عفرا کے یہان ماتم داری مین عوف و معوذ کے تھین

اور یہ واقعہ قبل واجب ہونے حجاب کے تھا سودہ نے کہا جب ہلوگ ماتم خانہ سے اپنے اپنے گھر کو آئے تو ہلوگون نے سنا کہ قیدی لوگ آئے ہین تب مین نکلی اپنے گھر کے ایک طرف کو تو اسی جا پر رسول خدا صلعم بھی آپہونچے تھے اور یکایک یہ دیکھا کہ ابو یزید کے ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین اس گھر کے کنارے آگیا ہو واللہ جسوقت مین نے انکے ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین دیکھا نہین قدرت رکھتی تھی یہ کہ کہتی اے ابو یزید تم نے آپ اپنے ہاتھ بندھانے کیون اچھی موت نہ مرے یعنے لڑکر کیون نہ مرگئے کہ اکرام ہوتا پس واللہ مجھے خوف مین نہین ڈالا مگر صدائے رسول خدا صلعم نے جانب اس بیت سے کہ اے سودہ علی اللہ وعلی رسول اللہ یعنے تو آمادہ حرب کرتی ہے خدا و رسول خدا پر مین نے کہا یا نبی اللہ قسم ہے اسکی جسنے آپ کو بحق مبعوث کیا اگر مجکو قدرت حاصل ہوتی جسوقت کہ مین نے ابو یزید کو ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین دیکھا تھا تو وہ ہی کہتی جو مین نے ابھی کہا واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی خالد بن الیاس نے اسنے کہا مجھ سے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی جہم نے اسنے کہا کہ خالد بن ہشام بن المغیرہ وامیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ یہ دونون منزل ام سلمہ مین آئے اور ام سلمہ بیچ سناحہ آل عفرا کے تھین یعنے ماتم داری مین عوف ومعوذ کی اسوقت کسی نے اُن ماتم دارون سے کہا کہ قیدی لائے گئے پس نکلین ام سلمہ اور گئین قیدیون کے پاس مگر اُنسے کچھ کلام نہین کیا یہان تک کہ وہان سے پھر ین تلاش کرتی ہوئی رسول خدا صلعم کو کہ وہ اسوقت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان مین تھے پس ام سلمہؓ نے کہا یا رسول اللہ میرے عم زادے جو بندی مین آئے ہین چاہتے ہین داخل ہونا اپنا میرے پاس اسلیے کہ مین اُنکی مہمانی کرون اور اُنکی تیمارداری وسربراہی کرون اور پریشانیون سے اُنکی خاطر جمع کرون وحال آنکہ مین نہین چاہتی کہ ایسا کرون یہان تک کہ آپ سے اجازت حاصل کرون تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ ان سب باتون مین کوئی امر مجکو ناگوار نہین ہے ان امور سے جو تجھے منظور ہو وہ کر

واقدی نے کہا مجھ سے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اسنے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے استوصوا بالاسیری خیرا یعنے قبول وصیت کرو اسیرون کے لیے امور خیر مین تب ابو العاص بن الربیع نے کہا کہ مین چند آدمیون کے ساتھ تھا اور وہ انصار مین سے تھے حق تعالی اُنکو جزاے خیر عطا کرے کہ جب ہمارے تئین وقت طعام شام آتا تھا یا وقت طعام چاشت ہوتا تھا یعنے جب ہمارے شام کے کھانے کا وقت یا صبح کے کھانے کا وقت آتا تھا تو وہ لوگ مجھے تو روٹیان کھلاتے تھے اور وہ سب آپ تمر کھاتے تھے کیونکہ اُنکے ساتھ روٹی کم تھی اور تمر اُنکی زاد راہ تھے یہان تک کہ انمین اگر کسی کے ہاتھ مین کوئی روٹی کا ٹکڑا بطریق حصہ آجاتا تھا تو وہ بھی مجھی کو دے دیتا تھا اور اسی طرح ولید بن الولید بن المغیرہ نے بھی مثل اسی کے بیان کیا اور مزید بران یہ بھی کہا کہ وہ ہمین اپنے اوپر لادے چلتے تھے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اسکو عبد الوہاب نے اسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی محمد نے اسنے سے واقدی نے کہا مجھ سے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے کہ لائے گئے تھے قیدی ایک روز پیش از تشریف بری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور بعضے کہتے ہین کہ قیدی اُسی روز آخر وقت آئے تھے جس روز اول وقت رسول خدا صلعم داخل ہوے تھے
یعنے جس روز پہلے آن حضرت صلعم پہونچے اُسی دن آخر روز قیدی آئے اور راوی کہتے ہین کہ جب قریش بدر
کی طرف متوجہ و عازم ہوے تو کچھ لوگ جو اُنسے پیچھے رہ گئے اُنمین چند جوان افسانہ خوان تھے شبہاے ماہ مین
بمقام ذی طوی داستان گوئی کرتے تھے چنانچہ جب رات ہوتی تھی تب وہ سب آپسمین اشعار پڑھتے تھے
اور باتین کیا کرتے تھے اسی عرصہ مین اُن لوگون نے اپنے قریب ایک آواز سُنی کہ کوئی شخص باواز بلند اشعار مین
گاتا ہی اور وہ دکھلائی نہین دیتا ہی مضمون اشعار کا یہ ہی کہ حنیفیون یعنے مسلمانون نے بدر مین وہ مصیبتین ڈالین
اور دکھلائین کہ اُس سے ارکان دایوان کسریٰ و قیصر قریب ہین کہ زلزلہ مین آوین فریاد مین آئے اُس سے
سخت جبال اور زاری کرتے ہین قبائل ماہین و تیرا و خیبر کے اور اخشبان دونون پہاڑ مکّے کے شور کرتے ہین
اور زنان حُرّہ بیوہ سر برہنہ ہوکر چھاتی پیٹتی ہین حسرت سے راوی کہتا ہی کہ ان اشعار کو میرے سامنے
عبداللہ بن ابی عبیدہ ابن محمد بن عمار بن یاسر نے پڑھا پس اُن جوانون نے جب آواز سُنی اور کسی کو نہ دیکھا تو
وہان سے اُسکی تلاش مین نکلے جب کسی کو نہ دیکھا تو پھر آگے چلے گھبرائے ہوے یہان تک کہ مقام حجر کے مقابل
ہوے وہان چند مشائخ کو پایا کہ اُنمین سے چند بزرگ سمار تھے یعنے افسانہ خوان تب ان لوگون نے انکو اُس خبر سے
مطلع کیا اُنھون نے اُنسے کہا جو کچھ تم کہتے ہو حق ہی کہ تحقیق محمد اور اصحاب اُسکے موسوم بحنیفیہ ہین اور وہ لوگ
اُس روز تک اسم حنیفیہ نہین جانتے تھے پس اُن جوانون مین جو ذی طوی مین تھے کوئی ایسا باقی نہ رہا جو
یہ بات سُنکر بتلاے شدت تپ نہوا ہو چنانچہ وہ لوگ وہان دو تین رات مقیم رہے تھے کہ حیسمان بن
عابس الخزاعی خبر اہل بدر اور اُنکے مقتولین کی وہان لائے اور اُن لوگون کو ماجراے قتل عتبہ و شیبہ پسران
ربیعہ سے اور قتل پسران حجاج و ابی البختری و زمعہ پسر اسود کی خبر دینے گئے راوی نے کہا کہ صفوان بن امیہ
بمقام حجر بیٹھا کہتا تھا کہ یہ شخص یعنے حیسمان جو کلام کرتا ہی نہین جانتا ہی یعنے مخبوط ہی بھلا اُس سے میرا حال تو
پوچھو تب لوگون نے کہا اے حیسمان تجکو کچھ صفوان کا حال معلوم ہی اُسنے کہا ہان یہ شخص مقام حجر مین ہی اور مین نے
اُسکے باپ و بھائی کو بدر مین مقتول دیکھا تھا اور یہ دیکھا تھا کہ سہیل بن عمرو اور نضر بن الحارث اسیر
ہوے لوگون نے کہا یہ کیونکر تجکو معلوم ہوا کہ وہ دونون اسیر ہین اُسنے کہا مین نے اُن دونون کو رسیون مین
بندھا ہوا دیکھا ہی اور راوی نے کہا کہ جب نجاشی کو مکّے مین خبر مقتل قریش اور بشارت فتح پہونچی حق تعالیٰ نے
اپنے نبی کو مظفر و منصور کیا تو نجاشی دو سفید کپڑے پہنے ہوے اپنے گھر سے نکلا اور زمین پر بیٹھ گیا
بعد ازان جعفر بن ابی طالب اور اُنکے اصحاب کو بلوایا اور کہا تم مین سے کون جانتا ہی کہ بدر کدھر ہی اُن
لوگون نے اُسکو اُسطرف کا نشان بتلایا تب نجاشی نے کہا مین بھی اُس سمت کو پہچانتا ہون اگر مین نے اُسکے حوالی مین

بھیر بن چرائی ہین کہ وہ بعضی خبر کی ترائی مین سے ہی ولیکن مین نے چاہا کہ تم سے تثبت و تحقق بہم پہونچاؤن تحقیق کہ
حق تعالی نے اپنے رسول کو نصرت دی ہی بدر مین پس مین حمد خدا کرتا ہون اس بات پر تب سپاہیان ہمراہی نے
کہا خدا اصلاح کرے بادشاہ کی لیعنے آپ کی خیر ہو ہر آئنہ یہ امر عجیب ہی تو نے کبھی ایسا نہین کیا کہ دو کپڑے پہنکر زمین پر
بیٹھا ہو اُسنے کہا مین اُس قوم مین سے ہون کہ جب اُنکے لیے حق تعالی کوئی نعمت مُہیا کرتا ہی تو وہ تواضع و فروتنی زیادہ
کرتے ہین و بنا بر بعض قول کے اُسنے یہ کہا کہ جب عیسی بن مریم علیہ السلام کو کوئی نعمت حاصل ہوتی تھی تو وہ تواضع زیادہ
کرتے تھے اور جب قریش نے مگے مین مراجعت کی تو ابو سفیان بن حرب اُنمین کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ ای گروہ قریش تم
اپنے مقتولون کے لیے بکانہ کرو اور نہ کوئی زن نوحہ خوان اُنپر نوحہ خوانی کرے اور نہ کوئی شاعر اُنپر مرثیہ پڑھے کہ ظاہر کرین
جزع و فزع کو پس ہر آئنہ تم جسوقت اُنپر نوحہ کروگے اور اشعار پڑھ کر روؤگی تو یہ بات تمھارے غیظ و غصہ کو زایل کریگی
پس مین عداوت محمد اور عناد اُسکے اصحاب سے یہ کلام تمھارے ساتھ کرتا ہون و عادہ اگر محمد اور اُسکے اصحاب کو خبر تمھارے
نوحہ و بکا کی پہونچیگی تو وہ لوگ شماتت کرینگے پس طعنہ زنی اُنکی بہت بڑی مصیبت ہوگی اور کیا عجب ہی تم بدلہ خون کا
لوگے پس سرکا تیل اور شانہ اور صحبت نسوان مجھ پر حرام ہی جب تک کہ پھر محمد سے جنگ کرون پس خاموش رہے قریش
ایک مہینا کہ نہ بکا کیا کسی شاعر نے اور نہ نوحہ کیا اُنپر کسی زن نوحہ خوان نے چنانچہ جب قافلہ قیدیون کا مدینہ مین پہونچا
تو خدا نے اس ذلت سے گردنین مشرکین و منافقین اور یہود کی جھکا دین اور کوئی یہود و منافق مدینہ مین ایسا
باقی نہ رہا جسکی گردن واقعہ بدر سے نہ جھکی ہو اور کہا عبد اللہ بن ابتل نے کاش ہم بھی نکلے ہوتے رسول خدا صلعم کے ساتھ
تو مال غنیمت پاتے اور صباح واقعہ بدر سے یعنے بعد اس واقعہ کے حق تعالی نے فرق کر دیا درمیان کفر و اسلام کے اور لوگون کو
دونون امر مین تمیز حاصل ہوئی اور اسی درمیان مین یہود کہتے تھے کہ یہ وہ شخص ہی یعنے آن حضرت صلعم کہ ہم اُسکو منصف
بعون اللہ پاتے ہین آج سے جو علم اُسکا اُٹھیگا وہ غالب ہوگا اور کعب ابن اشرف نے کہا آج سے زیر زمین ہونا بہتر ہی رہنے
بالاے زمین سے یعنے اِس زندگی سے مرنا بہتر ہی کیونکہ یہ قریش جو بزرگترین خلائق اور سرداران مردم اور شاہان عرب
اور صاحبان حرم اور اہل امن و امان تھے مبتلاے مصائب ہوے و بعد ازان کعب مگے کو چلا گیا اور ابی وداعہ
بن ضبیرہ کے یہان اُترا اور وہان سے اشعار ہجو مسلمین کے اور مرثیے مقتولان قریش کے جو بدر مین مارے گئے بھیجنا
شروع کیا چنانچہ یہ ابیات بھیجے جسکا مضمون یہ ہی - چکی بدر کی واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے چلی اور بھی واسطے شامل
بدر کے شورو شیون و اشکباری ہی کہ سرداران مردم اگر قتل کیے گئے حوالی بدر مین تو بعید نہین کیونکہ اکثر بادشاہ جنگ مین
مارے جاتے ہین اور لوگ کہتے ہین کہ ہم ذلیل ہوے باعث غضب اُنکے یعنے شماتت مسلمین سے کہ ہر آئنہ کعب بن اشرف
جزع کرتا ہی لوگ سچ کہتے ہین مگر کاشکے زمین جسوقت وہ لوگ مارے گئے تھے تو اپنے اہل کو یعنے کل اہل زمین کو خسف
کر ڈالتی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی مجھے خبر ہوئی ہی کہ حارث بن ہشام لوگون مین مصروف بامور خیر ہی اور لوگون کو

جمع کرتا ہی تاکہ زیارت و ملاقات کرے جمعیت کو مہیا و تیار کر تیرب و اجوان سے اور سعی نہین کرتا ہی اوپر و مقور قدیم کے مارے بڑا
دلیر واقدی نے کہا کہ ان ابیات کو عبد اللہ بن جعفر و محمد بن صالح و ابن ابی الزناد نے میرے پاس لکھ بھیجا تھا کہا
روات نے کہ بعد پہونچنے ان ابیات کے رسول اللہ صلعم نے بلایا حسان بن ثابت کو جو بڑے شاعر تھے اور اُسکو ابیات
کعب اور اُسکے مقام سے خبر دی کہ وہ ابی عوداعہ کے یہان مکے مین مقیم ہی پس حسان نے ہجو اسکی اور اُنکی جو اُسکے
پاس تھے کرنی شروع کی یہان تک کہ کعب مدینے کو پھر آیا اور جب کہ اُسنے اُن ابیات کو مکے سے بھیجا تھا تو اُسکو لوگون نے
اُس سے لیکر بطریق مرثیہ خوانی پڑھتے تھے اور چھوکرون اور چھوکریون مین سے جو اُن لوگون کے پاس آتے اُن
ابیات کو مکے مین پڑھتے تھے بعد ازان لوگون نے اُسکا مرثیہ کیا پس قریش نے اپنے مقتولون پر ایک مہینے
نوحہ خوانی کی اور کوئی گھر مکے مین ایسا باقی نہین رہا جسمین ماتم برپا نہوا ہو اور عورتون نے اپنے سرون کے بال
منوچ ڈالے اور ایسا ہوا کہ مقتولین قریش مین سے کسی کا ناقہ یا گھوڑا لایا جاتا تھا اور عزاداروں کے سامنے کھڑا کیا جاتا تھا
تو لوگ اُسکے گرد نوحہ خوانی کرتے تھے۔ اور حال عورتون کا یہ ہوا کہ کوچون مین اور تنگ گلیون مین نکل پڑین تو پردے
ڈال دیے اور راستے بند کر دیے اور وہان نوحہ کرتی پھرتی تھین اور خواب عاتکہ و جہیم بن صلب کی تصدیق کرتی تھین
اور یہ ہوا کہ اسود بن عبد المطلب کی آنکھین اپنے بیٹون کے مارے جانے سے جاتی رہی تھین اور سخت اندوہ و قلق مین تھا
اور چاہتا تھا کہ اپنے بیٹون پر روئے مگر قریش اُسکو رونے سے منع کرتے تھے تب اسود ایک دن درمیان مین اپنے
غلام سے کہا کرتا تھا کہ شیشہ شراب میرا بہرا لے اور مجھے لیچل اُس درہ اور راہ پر جہان ابو حکیمہ یعنے اُسکا بیٹا گیا تھا
پس وہ غلام اُسکو اُس راستے پر نزدیک اُس درہ کے لاتا تھا اور وہ وہان بیٹھتا تھا اور غلام اُسکو شراب پلاتا تھا یہانتک
کہ نشے مین آکر ابی حکیمہ اور اُسکے بھائیون پر روتا تھا بعد ازان اپنے سر پر خاک اُڑاتا تھا اور کہتا تھا اپنے غلام سے مخفی رکھ
میرے حال کو تا قریش معلوم نہ کرین کیونکہ ہر آئنہ مین دیکھتا ہون قریش کے تئین کہ وہ اپنے مقتولون پر رونے کو
جمع نہین ہوتے واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی مصعب بن ثابت نے عیسی بن معمر سے اُسنے عبد اللہ بن
زبیر سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنھون نے کہا کہ جب قریش بعد قتل ہونے اہل بدر کے مکے کو پھرے تو کہتے تھے
کہ اپنے مقتولون پر بکا نہ کرو کہ یہ خبر محمد اور اُنکے اصحاب کو پہونچیگی تو وہ تمکو شماتت کرینگے اور اُن اسیرون کے پاس
جو تم مین سے محبوس ہین کسی کو وہان نہ بھیجو کہ وہ قوم تم سے حصول مطالب کرینگے آگاہ ہو کہ باز رہو بکا سے اور کہا رضی اللہ
عنہا نے کہ اسود بن مطلب اپنے تین بیٹون کے غم و الم مین مبتلا ہوا ایک زمعہ دوسرا عقیل تیسرا حارث بن زمعہ پس وہ چاہتا تھا
کہ ان مقتلا پر بکا کرے اسی خیال مین وہ تھا کہ یکایک رات کو اُسنے آواز ایک عورت نوحہ کرنے والی کی سُنی چونکہ اُسکی آنکھین
جاتی رہی تھین تو اپنے غلام سے کہا آیا قریش اپنے مقتولون پر بکا کرتے ہین کاش کہ مین بھی ابی حکیمہ یعنے زمعہ پر
بکا کرون کہ ہر آئنہ سینہ و جگر میرا جل گیا ہی تب غلام دریافت کے لیے گیا اور پھر آکر جواب دیا کہ یہ ایک عورت ہی

جو روتی ہی اسواسطے کہ اُسکا شتر گم ہو گیا ہی پس اُسوقت اسود اشعار پڑھنے لگا جسکا مضمون یہ ہی کہ وہ عورت روتی ہی
اسلیے کہ اُسکا شتر گم ہو گیا ہی اور بیداری رات کی اُسکے تئین سونے سے منع کرتی ہی پس بکا نہ کر شتر پر ولیکن بکا کر واقعہ
بدر پر جسنے بڑے کلے والون کو خوار کیا اگر بکا کرتی ہی تو بکا کر عقیل پر اور بکا کر حارث پر جو شیرون کے شیر تھے اور
بکا کر اُنکے لیے کہ اُنمین سے کسی کا نظیر و مثل نہ تھا اور نہ ابی حکیمہ کا کوئی مثل و نظیر تھا اور بکا کر اُنکے لیے جو بدر پر
سردار تھے بنی قصیص و بنی مخزوم و گروہ ابی الولید آگاہ ہو کہ بعد اُن لوگون کے بہت ایسے لوگ سردار ہو گئے
کہ اگر واقعہ روز بدر کا نہوتا تو وہ سردار نہوتے اور کہا رواۃ نے کہ زنان قریش گئین ہند بنت عتبہ کے یہان
اور کہنے لگین کہ تو بکا کیون نہین کرتی ہی اپنے باپ و بھائی و چچا اور اپنے گھر والون پر اُسنے کہا ای سرمونڈی آیا
اُنکے لیے مین بکا کرون کہ یہ خبر محمد اور اُسکے اصحاب کو پہونچیگی تو وہ لوگ تشنیع و طعن کرینگے مجھکو اور زنان بنی خزرج کو
واللہ ہرگز بکا نہ کرونگی جب تک بدلہ قتل کا لیا جاوے محمد و اصحاب محمد سے اور اپنے سر مین تیل ڈالنا مجکو حرام ہی
جب تک غزوہ کیا جاوے محمد سے واللہ اگر مین جانتی کہ میرے دل سے غم جاتا رہیگا تو بکا کرتی ولیکن بکا اس
غم کو دور نہ کریگا مگر یہ کہ مین اپنی آنکھون سے بدلا قتل احبا کا دیکھون چنانچہ جس روز سے کہ اُسنے حلف کیا تا واقعہ
احد وہ اپنی اُسی حالت پر رہتی تھی کہ نہ استعمال روغن سر کیا نہ فرش ابی سفیان اپنے شوہر کے قریب گئی اور
جب نوفل بن معویۃ الدیلی کے پاس کہ وہ اپنے اہل مین تھا جنکے ساتھ حاضر موقع بدر ہوا تھا یہ خبر پہونچی کہ قریش
اپنے مقتولون پر بکا کرتے ہین تو وہان سے آیا اور کہا ای گروہ قریش تمہاری عقلین سبک ہو گئین اور تمہاری
راے نے غلطی کی اور تم لوگون نے اپنی عورتون کی اطاعت کی عجب ہی کہ مثل تمہارے مقتولون کے بکا کیے
جاوین یعنے ایسے بہادرون کو روئین جو اعظم تر ہین بکا سے باوجود اس بات کے غیظ تمہارا عداوت محمد و اصحاب محمد سے
جاتا رہیگا پس لازم نہین ہی کہ غیظ و غصہ تم سے جاتا رہے تا وقتیکہ اپنے دشمن سے اپنا بدلا پاؤ چنانچہ ابو سفیان بن
حرب نے یہ کلام اُسکا سنا تو کہا ای ابو معاویہ آجتک ماتم داریان زنان بنی عبد الشمس کی اُنکے مقتولون پر منع
کی گئی ہین اور بکا نہین کراتا ہی کوئی شاعر مگر اُسکو باز رکھتا ہون یہان تک کہ ہمارا بدلا محمد اور اصحاب سے لیا جاویگا
اسواسطے کہ ہم نے عوض خون اپنے قتلی کا نہین پایا اور ہم کینہ خواہ ہین کہ ہمارا بیٹا حنظلہ مارا گیا اور ایسے سردار اس
وادی کے قتل کیے گئے جنکے گم جانے سے یہ وادی ویران ہی واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی معاذ
بن محمد انصاری نے عاصم بن عمیر ابن قتادہ سے اُسنے کہا جب مشرکین قریش مکے کو پھرے اور قتل ہوے تھے
بڑے بڑے بزرگوار اُنکے تو عمیر بن وہب بن عمیر الجمحی مقام حجر مین پہونچا اور پاس صفوان بن امیہ کے آکر بیٹھا
صفوان نے کہا فتح اللہ العیش بعد قتلی بدر یعنے بعد مقتولین بدر کے خدا عیش کو منغص کرے عمیر بن وہب نے
کہا سچ ہی واللہ بعد اُنکے زندگانی مین کچھ بہتری نہین اور اگر مجھ پر دین ایسا نہوتا کہ ادا کرنا اُسکا اپنے امکان مین

نہیں پاتا اور نہوئے عیال کہ اُنکے لیے کچھ چھوڑ نا نہوتا البتہ طرف محمدؐ کے میں قصد کرتا تا اُسکو قتل کرون بشرطیکہ اُنکھ بھر اُسکو دیکھون یعنے بشرطیکہ میری آنکھون کے سامنے پڑے کیونکہ مجکو یہ خبر معلوم ہوئی ہی کہ وہ بازارون میں آمد و شد رکھتا ہی پس میرے لیے اُنکے نزدیک ایک باعث ہی کہ میں کہونگا اپنے بیٹے قیدی کے پاس آیا ہون چنانچہ صفوان اُسکی ان باتون سے خوش ہوا اور کہا ای ابو امیہ آیا ہم تجکو ایسا کام کرنے والا دیکھینگے یعنے تو اس کام کو انجام دیگا اُسنے کہا ہان قسم ہی بربت کعبہ میں اس کام کو کرونگا تب صفوان نے کہا تو دین تیرا مجھ پر ہی اور عیال تیرے میرے عیال کے ساتھ ہین اور تو خوب جانتا ہی کہ مکے میں کوئی شخص توسیع کرنے میں ساتھ عیال کے مجھ سے زیادہ نہین ہی عمیر نے کہا ای ابو وہب میں اس امر کو خوب جانتا ہون صفوان نے کہا تیرے عیال میرے عیال کے ساتھ ہین مجھے وسعت نہو کسی شی کی درحالیکہ میں اُنسے عاجز رہون یعنے اپنے حق میں دعاے بد کرتا ہی کہ اگر میں اُنکی کفالت سے کوتاہی کرون تو مجکو کچھ میسر نہووے اور دین تیرا مجھ پر ہی پس عمیر کو صفوان نے اپنے ناقہ پر سوار کیا اور اُسکو زاد راہ دیا اور صرف اُسکے عیال کا مثل مصارف اپنے عیال کے جاری کیا اور امر کیا عمیر کو کہ اپنی تلوار کو تیز کرلے اور زہر میں بجھا لیوے بعد ازان عمیر مدینہ کو چلا اور صفوان نے کہدیا کہ اس راز کو چند روز مخفی رکھیو یہان تک کہ میں بھی مدینے میں پہونچون چنانچہ عمیر گیا اور صفوان نے کسی سے اُسکا ذکر نہین کیا تب عمیر مدینے میں باب مسجد پر پہونچا اور اپنے ناقہ کو بٹھایا اور اپنی تلوار کو گلے میں لٹکا کر طرف رسول خدا صلعم کے عازم ہوا پس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہ چند اصحاب میں بیٹھے ہوے باتین کر رہے تھے اور نعمت خدا کو جو بدر میں اُنپر متوجہ ہوئی تھی باہم یاد کر رہے تھے عمیر کو مسلح دیکھ کر گھبرائے اور اپنے اصحاب سے کہا پکڑو اس کتے کو یہ وہی دشمن خدا ہی جسنے روز جنگ بدر درمیان ہمارے فریب و فساد برپا کیا تھا اور قوم کو حزن میں ڈالا تھا اور ہمارے مقدمہ میں ایک بلندی پر چڑھا اور اُتر کر ہمارے احوال سے قریش کو خبر دیتا تھا کہ نہ اُنکے یہان عدد جمعیت ہی نہ کمینگاہ ہی پس اصحاب نے آگے بڑھ کر اُسکو گرفتار کیا واقدی نے کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خدمت میں رسول خدا صلعم کے گئے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ عمیر بن وہب مسجد میں تلوار باندھے داخل ہوا تھا اور یہ وہ غدار خبیث ہی جس سے مجھے اصلا اطمینان نہین ہی حضرت صلعم نے فرمایا اُسکو میرے سامنے لاؤ پس عمرؓ گئے اور اُسکی تلوار کا تسمہ پکڑ کر ایک ہاتھ سے گرفت کر لیا اور دوسرے ہاتھ سے قبضہ پکڑ لیا اور حضرت صلعم کے حضور لیکر اُسکو حاضر کیا جب حضرت نے اُسکو دیکھا تو فرمایا ای عمر تامل کر اور جب عمیر حضرت صلعم کے قریب آیا تو اُسنے کہا انعم اللہ صباحا یعنے خدا آپ کی صبح بخیر کرے حضرت نے فرمایا حق تعالی نے ہمکو تیری تحیت یعنے تیری دعا خیر سے مستغنی کیا ہی تحیت ہماری سلام ہی کہ یہ تحیت اہل جنت کی ہی اُسنے کہا یہ عہد آپکا جدید ہی حضرت نے فرمایا حق تعالی نے اس تحیت کو ہمارے لیے خیر جاودانہ قرار دیا ہی پس ای عمیر تو یہان کیون آیا ہی اُسنے کہا میں اپنے اسیر ون کے

پاس آیا ہون جو آپ کے یہان قید ہین کہ انمین ہم سے قرابت رکھتے ہین اور وہ ہماری اصل قوم ہین حضرت صلعم نے فرمایا تیری تلوار کا کیا حال ہی اسنے کہا خدا اس تلوار کو خوار کرے اور تلوارون سے کیا یہ ہمارے کچھ کام آئی روز جنگ بدر کے مگر جب مین یہان آکر اسکو بھول گیا کہ میرے گلے مین لٹکی رہگئی اور قسم ہی مجکو اپنی زندگانی کی کہ میرا قصد اور ہی سوائے اسکے جو آپ کو گمان ہوا ہی تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ سچ بیان کر کس ارادے تو یہان آیا ہی اسنے پھر کہا کہ مین اپنے اسیرون کے پاس آیا ہون فرمایا پھر کیا شرط تو نے کی تھی عمیر مین صفوان بن امیہ سے پس گھبرا گیا عمیر اور کہنے لگا وہ کیا شرط مین نے اس سے کی تھی یعنے مین نے تو کچھ شرط نہین کی تھی فرمایا تو نے اس سے میرے قتل کی شرط کی ہی اس بات پر کہ وہ تیرے دین کو ادا کرے اور تیرے عیال کی کفالت کرے درحال آنکہ حق تعالی درمیان تیرے اور تیرے قصد کے حائل ہی عمیر نے کہا اشہد انک رسول اللہ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ تو رسول خدا ہی اور بے شک تو سچا ہی واشہد ان لا الہ الا اللہ اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ سوائے خدا کے کوئی دوسرا معبود نہین یا رسول اللہ مین آپ کے وحی کی جو آسمان سے نازل ہوتی ہی تکذیب کرتا تھا درحال آنکہ یہ بات جو درمیان میرے اور صفوان کے ہوئی تھی اور آپ نے اسکی خبر دی تو سوائے میرے اور اسکے اسپر کسی کو اطلاع نہ تھی اور اسنے مجکو حکم کتمان کیا تھا رات کو مگر خدا نے آپ کو اسپر مطلع کر دیا پس مین ایمان لایا ساتھ خدا اور رسول اسکے کے اور مین نے گواہی دی کہ جو کچھ آپ لائے ہین یعنے جو کچھ آپ کہتے ہین وہ سب حق ہی حمد ہی اس خدا کی جو مجھے اس راہ پر تا تک لایا تب اہل اسلام اس بات سے خوش ہوے کہ خدا نے اسکو ہدایت کی اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب مین نے اسکو دیکھا تھا تو میرے نزدیک خوک اس سے بہتر تھا اور اسوقت میرے نزدیک یہ شخص میری بعض اولاد سے محبوب تر ہی حضرت صلعم نے حکم کیا کہ تم لوگ اس برادر کو قرآن تعلیم کرو اور اسکے قیدی کو اسکے لیے رہا کر دو عمیر نے کہا یا رسول اللہ مین نور خدا کے بجھانے مین جد کرنے والا تھا ولیکن حمد ہی خدا کی کہ اسنے مجھے ہدایت کی پس مجکو اذن دیجیے کہ مین قریش سے مکہ مین جا کر ملون اور انکو طرف خدا کے اور طرف اسلام کے طلب کرون کیا عجب ہی کہ حق تعالی انکو ہدایت کرے اور ہلاکت سے انکو نکالے پس حضرت صلعم نے اسکو اجازت دی تو وہ چلا اور مکہ مین پہونچا اور حال صفوان کا یہ تھا کہ جو سوار مدینے کی طرف سے آتا تھا اس سے عمیر کی خبر دریافت کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ کوئی خبر مدینے مین تم نے پائی ہی اور قریش مکہ سے کہا کرتا تھا کہ خوشی مناؤ تم لوگ ساتھ ایسے امر کے جس سے واقعہ بدر تمکو بھول جائیگا پس ایک شخص مدینے سے آیا صفوان نے اس سے حال عمیر کا دریافت کیا اسنے کہا وہ اسلام لایا یہ سنکر صفوان نے اور سب مشرکون نے اسپر لعن کی اور کہا کہ عمیر بددین ہوگیا پس صفوان نے حلف کیا کہ عمیر سے کبھی کلام نہ کریگا اور نہ اسکو کچھ نفع دیگا اور اسکے عیال کو چھوڑ دیا اسی حال مین عمیر آنپر داخل ہوا اور لوگون کو طرف اسلام کے دعوت کی اور

نہین ہاتا اور نہوتے عیال کہ اُنکے لیے کچھ چھوڑنا نہوتا البتہ طرف محمدؐ کے مین قصد کرتا تا اُسکو قتل کرون بشرطیکہ آنکھ بھر اُسکو دیکھون یعنے بشرطیکہ میری آنکھون کے سامنے پڑے کیونکہ مجکو یہ خبر معلوم ہوئی ہی کہ وہ بازارون مین آمد و شد رکھتا ہی پس میرے لیے اُنکے نزدیک ایک باعث ہی کہ مین کہونگا اپنے بیٹے قیدی کے پاس آیا ہون چنانچہ صفوان اُسکی ان باتون سے خوش ہوا اور کہا ای ابو امیہ آیا ہم تجکو ایسا کام کرنے والا دیکھینگے یعنے تو اس کام کو انجام دیگا اُسنے کہا ہان قسم ہی برب کعبہ مین اس کام کو کرونگا تب صفوان نے کہا تو دین تیرا مجھ پر ہی اور عیال تیرے میرے عیال کے ساتھ ہین اور تو خوب جانتا ہی کہ مکے مین کوئی شخص توسع کرنے مین ساتھ عیال کے مجھ سے زیادہ نہین ہی عمیر نے کہا ای ابو وہب مین اس امر کو خوب جانتا ہون صفوان نے کہا تیرے عیال میرے عیال کے ساتھ ہین مجھے وسعت نہو کسی شی کی درحالیکہ مین اُنسے عاجز رہون یعنے اپنے حق مین دعاے بد کرتا ہی کہ اگر مین اُنکی کفالت سے کوتاہی کرون تو مجکو کچھ میسر نہووے اور دین تیرا مجھ پر ہی پس عمیر کو صفوان نے اپنے ناقہ پر سوار کیا اور اُسکو زاد راہ دیا اور صرف اُسکے عیال کا مثل مصارف اپنے عیال کے جاری کیا اور امر کیا عمیر کو کہ اپنی تلوار کو تیز کرلے اور زہر مین بجھا لیوے بعد ازان عمیر مدینہ کو چلا اور صفوان نے کہدیا کہ اس راز کو چند روز مخفی رکھیو یہان تک کہ مین بھی مدینے مین پہونچون چنانچہ عمیر گیا اور صفوان نے کسی سے اُسکا ذکر نہین کیا تب عمیر مدینے مین باب مسجد پر پہونچا اور اپنے ناقہ کو بٹھایا اور اپنی تلوار کو گلے مین لٹکا طرف رسول خدا صلعم کے عازم ہوا پس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہ چند اصحاب مین بیٹھے ہوے باتین کر رہے تھے اور نعمت خدا کو جو بدر مین اُنپر متوجہ ہوئی تھی باہم یاد کر رہے تھے عمیر کو مسلح دیکھ کر گھبرائے اور اپنے اصحاب سے کہا پکڑو اس کتے کو یہ وہی دشمن خدا ہی جسنے روز جنگ بدر درمیان ہمارے فریب و فساد برپا کیا تھا اور قوم کو حزن مین ڈالا تھا اور ہمارے مقدمہ مین ایک بلندی پر چڑھا اور اُتر کر ہمارے احوال سے قریش کو خبر دیتا تھا کہ نہ اُنکے یہان عدد و جمعیت ہی نہ کمینگاہ ہی پس اصحاب نے آگے بڑھ کر اُسکو گرفتار کیا واقدی نے کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خدمت مین رسول خدا صلعم کے گئے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ عمیر بن وہب مسجد مین تلوار باندھے داخل ہوا تھا اور یہ وہ غدار خبیث ہی جس سے مجھے اصلا اطمینان نہین ہی حضرت صلعم نے فرمایا اُسکو میرے سامنے لاؤ پس عمرؓ گئے اور اُسکی تلوار کا تسمہ پکڑ کر ایک ہاتھ سے گرفت کرلیا اور دوسرے ہاتھ سے قبضہ پکڑ لیا اور حضرت صلعم کے حضور مین اُسکو حاضر کیا جب حضرت نے اُسکو دیکھا تو فرمایا ای عمر تامل کر اور جب عمیر حضرت صلعم کے قریب آیا تو اُسنے کہا انعم اللہ صباحا یعنے خدا آپ کی صبح بخیر کرے حضرت نے فرمایا حق تعالی نے ہمکو تیری تحیت یعنے تیری دعا خیر سے مستغنی کیا ہی تحیت ہماری سلام ہی کہ یہ تحیت اہل جنت کی ہی اُسنے کہا یہ عہد آپکا جدید ہی حضرت نے فرمایا حق تعالی نے اس تحیت کو ہمارے لیے خیر جاودانہ قرار دیا ہی پس ای عمیر تو یہان کیون آیا ہی اُسنے کہا مین اپنے اسیر اول

پاس آیا ہون جو آپ کے یہان قید ہین کہ انمین ہم سے قرابت رکھتے ہین اور وہ ہماری اصل قوم ہین حضرت
صلعم نے فرمایا تیری تلوار کا کیا حال ہی اسنے کہا خدا اس تلوار کو خوار کرے اور تلوارون سے کیا یہ ہمارے کچھ
کام آئی روز جنگ بدر کے مگر جب مین یہان آکر اسکو بھول گیا کہ میرے گلے مین لٹکی رہگئی اور قسم ہی مجکو اپنی
زندگانی کی کہ میرا قصد اور ہی سوائے اسکے جو آپ کو گمان ہوا ہی تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ سچ بیان کر کس ارادے
تو یہان آیا ہی اسنے پھر کہا کہ مین اپنے اسیرون کے پاس آیا ہون فرمایا پھر کیا شرط تونے کی تھی جسپر صفوان ہن
امیہ سے پس گھبرا گیا عمیر اور کہنے لگا وہ کیا شرط مین نے اس سے کی تھی یعنے مین نے تو کچھ شرط نہین کی تھی فرمایا
تونے اس سے میرے قتل کی شرط کی ہی اس بات پر کہ وہ تیرے دین کو ادا کرے اور تیرے عیال کی کفالت کرے
وحال آنکہ حق تعالی درمیان تیرے اور تیرے قصد کے حائل ہی عمیر نے کہا اشہد انک رسول اللہ یعنے مین
گواہی دیتا ہون کہ تو رسول خدا ہی اور بے شک تو سچا ہی واشہد ان لا الہ الا اللہ اور مین گواہی دیتا ہون اس
بات کی کہ سوائے خدا کے کوئی دوسرا معبود نہین یا رسول اللہ مین آپ کے وحی کی جو آسمان سے نازل ہوتی ہی
تکذیب کرتا تھا وحال آنکہ یہ بات جو درمیان میرے اور صفوان کے ہوئی تھی اور آپ نے اسکی خبر دی تو سوائے
میرے اور اسکے اسپر کسی کو اطلاع نہ تھی اور اسنے مجکو حکم کتمان کیا تھا رات کو مگر خدا نے آپ کو اسپر مطلع کر دیا پس
مین ایمان لایا ساتھ خدا اور رسول اسکے کے اور مین نے گواہی دی کہ جو کچھ آپ لائے ہین یعنے جو کچھ آپ کہتے ہین
وہ سب حق ہی حمد ہی اس خدا کی جو مجھے اس راہ پر تا تک لایا تب اہل اسلام اس بات سے خوش ہوے کہ خدا نے
اسکو ہدایت کی اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب مین نے اسکو دیکھا تھا تو میرے نزدیک خوک اس سے بہتر تھا
اور اسوقت میرے نزدیک یہ شخص میری بعض اولاد سے محبوب تر ہی حضرت صلعم نے حکم کیا کہ تم لوگ اس برادر کو
قرآن تعلیم کرو اور اسکے قیدی کو اسکے لیے رہا کر دو عمیر نے کہا یا رسول اللہ مین نور خدا اے بجھانے مین جلد کرنے والا
تھا ولیکن حمد ہی خدا کی کہ اسنے مجھے ہدایت کی پس مجکو اذن دیجیے کہ مین قریش سے مکہ مین جا کر ملون اور انکو طرف
خدا کے اور طرف اسلام کے طلب کرون کیا عجب ہی کہ حق تعالی انکو ہدایت کرے اور ہلاکت سے انکو نکالے
پس حضرت صلعم نے اسکو اجازت دی تو وہ چلا اور مکہ مین پہونچا اور حال صفوان کا یہ تھا کہ جو سوار مدینے کی طرف سے
آتا تھا اس سے عمیر کی خبر دریافت کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ کوئی خبر مدینے مین تم نے پائی ہی اور قریش مکہ سے کہا
کرتا تھا کہ خوشی مناؤ تم لوگ ساتھ ایسے امر کے جس سے واقعہ بدر تمکو بھول جائیگا پس ایک شخص مدینے سے
آیا صفوان نے اس سے حال عمیر کا دریافت کیا اسنے کہا وہ اسلام لایا یہ سنکر صفوان نے اور سب مشرکون نے
اسپر لعن کی اور کہا کہ عمیر بد دین ہو گیا پس صفوان نے حلف کیا کہ عمیر سے کبھی کلام نہ کریگا اور نہ اسکو کچھ نفع دیگا
اور اسکے عیال کو چھوڑ دیا اسی حال مین عمیر آپہونچا داخل ہوا اور لوگون کو طرف اسلام کے دعوت کی اور حمد

رسول خدا سے اُنکو خبر دی چنانچہ اُسکے ساتھ گروہ کثیر ایمان لائے راوی نے کہا مجھے خبر دی فلان فلان رواۃ
کثیر نے کہ جب عمیر بن وہب اپنے اہل مین پہونچا اور صفوان بن امیہ کے پاس نہ گیا تب اظہار اسلام کا کیا اور لوگون کو
طرف اسلام کے دعوت کی پس یہ خبر پہونچی صفوان کو اُسنے کہا مین نے اُسی وقت پہچانا تھا جب وہ قبل داخل ہونے
اپنے گھر کے اول میرے پاس نہین آیا یہ ایک شخص ہے کہ ہمارے پاس سے اُٹھا پھر اُسطرف جہان سے مخلصی پائی تھی
اور مین اُس سے کبھی اپنی جانب سے کلام نہ کرونگا اور نہ کبھی اُسکو نفع دونگا اور نہ اُسکے عیال کو تب عمیر پاس صفوان کے
حجر مین گیا اور خطاب کیا کہ اے ابو وہب مگر اُسنے اُس سے مُنھ پھیر لیا پھر عمیر نے کہا تو منجملہ ہمارے سرداروں کے
سردار ہے تو ہمکو بتا کہ جس امر پر ہملوگ تھے کہ پتھر پوجتے تھے اور اُسکے لیے ذبح حیوان کرتے تھے آیا یہی دین ہے
اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ یعنے مین گواہی دیتا ہون اُس خدا کی کہ سوائے اُسکے کوئی خدا
نہین ہے اور بے شک محمد بندہ اور رسول ہے خدا کا پس صفوان نے کسی کلمہ سے اُسکو جواب نہ دیا۔ المطعمون
یعنے تقسیم کنندگان طعام جنکے ساتھ قافلہ قافلہ کی روٹی مقرر تھی پس منجملہ مطعمون کے عبد مناف مین تو حارث ابن
عامر بن نوفل و شیبہ و عتبہ دونون بیٹے ربیعہ کے تھے اور بنی اسد مین سے زمعہ بن اسود بن المطلب بن اسد و نوفل
بن خویلد بن العدویہ تھے اور بنی مخزوم مین سے ابو جہل تھا اور بنی جمح مین سے امیہ بن خلف تھا اور بنی سہم مین سے
عتبہ و منبہ دونون بیٹے حجاج کے تھے راوی نے کہا کہ سعید بن المسیب کہتے تھے کہ نہین روٹی دیتا تھا کوئی
بدر مین مگر یہ کہ مقتول ہوا یعنے ہر کوئی جو بدر مین قافلہ قافلہ کو اپنے ہمراہ روٹی کھلاتے تھے وہ سب مارے گئے
راوی نے کہا کہ ان لوگون کے باب مین ہم پر اختلاف واقع ہے اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ ثابت ہے اور لوگون نے
اور چند اشخاص کا ذکر کیا ہے کہ اُنمین سے سہیل ہے و ابو البختری وغیرہ راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو
عبد الوہاب نے اُس سے حدیث بیان کی واقدی نے اُنھون نے کہا مجھ سے روایت کی ہشام بن
عمارہ نے عثمان بن ابی سلیمان سے اُسنے نافع بن جبیر بن مطعم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ مین خدمت
مین رسول خدا صلعم کے بوقت سر بہا لیے جانے اسیرون سے مدینہ مین گیا پس مین بعد نماز عصر کے مسجد مین
لیٹ رہا کیونکہ محکم ماندگی بہت پہونچی تھی یہان تک کہ مین سو گیا تب نماز مغرب نے مجھے بیدار کیا کہ رسول خدا
صلعم جسوقت نماز مغرب مین سورہ والطور و کتاب مسطور پڑھنے لگے تو مین گھبرا کے اُٹھ کھڑا ہوا اور حضرت کی
قرارت خوب سنتا تھا یہان تک کہ مسجد سے باہر نکلا پس وہ اول روز تھا کہ اسلام میرے قلب مین داخل ہوا
اور راوی نے کہا کہ خبر دی مجھے فلان فلان رواۃ کثیر نے کہ چودہ آدمی قریش مین سے بیچ فدائے اصحاب اپنے
آئے تھے یعنے واسطے سر بہا دینے عوض رہائی اپنے اصحاب کے اور کہا راوی نے بعد نقل اسناد رواۃ کثیر کے
کہ بعقدہ سر بہائے اسیران پندرہ آدمی مکے سے آئے اُنمین سے پہلے مطلب بن ابی وداعہ آیا پھر بعد اُسکے سب

تین شبون مین آئے اور کہا راوی نے باسناد کثیرہ کہ رسول خدا صلعم نے سر بہا بدر کا چار ہزار واسطے ہر شخص کے مقرر فرمایا اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی فلان و فلان رواۃ نے اسحاق بن یحییٰ سے اُسنے کہا مین نے پوچھا نافع بن جبیر سے کہ کسقدر سر بہا مقرر تھا اُسنے کہا سر بہا اُنکے اعلیٰ درجہ کا چار ہزار تین ہزار تک دو ہزار تک ایکہزار تک یہان تک کہ جس قوم کے پاس کچھ مال نہ تھا اُنپر رسول خدا صلعم نے احسان کیا اور حضرت صلعم نے بمقدمہ ابی وداعہ کے فرمایا کہ مکہ مین اسکا بیٹا بڑا دانشمند ہی اُسکے پاس مال ہی اور وہ ناگزیر فدیہ اپنے باپ کا دینے والا ہی پس اُس سے چار ہزار فدیہ لو اور اسیرون مین سے جس سے اول فدا لیا گیا ابو وداعہ تھا اور یہ اسواسطے کہ جب بیٹا اُسکا مطلب لگے سے اپنے باپ کے واسطے مدینہ کو تیاری جانے کی کرنے لگا تو قریش نے دیکھ کر اُسکو کہا کہ تو سب سے پہلے جلدی نہ کر ہم ڈرتے ہین کہ ہمارے اسیرون کے باب مین تو ہم پر فساد ڈالیگا کیونکہ محمد کو ہماری ہلاکت منظور ہی تو وہ سر بہاے اسیران مین ہم پر غلو و گرانی کرینگے پس اگر تجکو وسعت و مقدرت ہی تو تیری قوم کو وہ مقدرت نہین ہی جو تجکو ہی مطلب نے کہا مین نہ چلونگا جب تک اور لوگ جاوینگے چنانچہ اُسنے اُنسے فریب کیا کہ جب وہ غافل ہوئے تو رات کو اپنے ناقہ پر سوار ہو کر نکلا اور چار شب مین مدینہ کو پہونچا اور چار ہزار سر بہا اپنے باپ کا دیکر چھوڑا لایا پس قریش نے اُسکو اس بات پر ملامت کی اُسنے کہا مین ایسا نہ تھا کہ اپنے باپ کو اُس قوم کے ہاتھ مین اسیر چھوڑ دون اور تم لوگ سو رہنے والے اور بازار رہنے والے کام سے یعنے غافل و کاہل ہو ابو سفیان نے کہا یہ لڑکا نوجوان خود رائے ہم پر فساد ڈالنے والا ہی واللہ مین سر بہا نہین دینے والا ہون عمرو بن ابی سفیان یعنے اپنے بیٹے کا اگرچہ وہ سال بھر وہان پڑا رہے یا چھوڑ دیوین اُسکو محمد واللہ مین تم سے زیادہ نادار نہین ہون ولیکن مین مکروہ جانتا ہون اس بات کو کہ دافع کرون تم پر وہ امر جو شاق ہو تم پر و حال آنکہ عمرو بھی مثل اور اسیرون تمھارے کے ہی

نام ان لوگون کے جو بمقدمہ اسیرون کے آئے تھے

بنی عبد شمس سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط و عمرو بن الربیع برادر ابی العاص تھا اور بنی نوفل بن عبد مناف سے جبیر بن مطعم اور عبد الدار سے طلحہ بن ابی طلحہ اور بنی اسد سے عثمان بن ابی حبیش اور بنی مخزوم سے عبد اللہ بن ربیعہ و خالد بن الولید و ہشام بن ولید بن المغیرہ و فروہ بن السائب و عکرمہ بن ابی جہل اور بنی جمح سے ابی بن خلف و عمیر بن وہب اور بنی سہم سے المطلب بن ابی وداعہ و عمرو بن قیس اور بنی مالک بن حسل سے مکرز بن حفص بن الاخیف راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب اہل مکہ نے بمقدمہ فدا دینے اسیرون کے لوگون کو روانہ کیا تو زینب بنت رسول خدا صلعم نے بھی بمقدمہ سر بہاے ابی العاص بن الربیع اپنے شوہر کے ایک شخص کو بھیجا اور اسی مقدمہ مین ایک اپنا قلادہ یعنے جمیل جو حضرت رضی اللہ عنہا کی تھی بطریق سر بہا بھیجا اور راوی کہتے ہین کہ وہ قلادہ مہرۂ یمانی کا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے

زینب کو بھیجا کر ابو العاص کے پاس بھیجا تھا اور یہ جب عقد ابو العاص کا ساتھ زینب بنت خدیجہ کے ہوا تھا چنانچہ جب حضرت صلعم نے اس قلادہ کو دیکھا تو پہچانا اور دلگیر ہوئے یعنے دل بھر آیا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کو یاد کیا اور آپنے رحمت بھیجی اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اگر تمھاری راے ہو یہ کہ رہا کردو اسیر زینب یعنے ابو العاص کو اور پھیر دو زینب کو اسکی متاع یعنے قلادہ تو ایسا کرو تب اصحاب نے کہا بہت خوب یا رسول اللہ پس چھوڑ دیا ابو العاص کو اور پھیر دی زینب کو اسکی متاع کے تئین اور عہد لیا نبی صلعم نے ابی العاص سے اس بات کا کہ بھیجکر زینب کو یہان رخصت کر دیوے اسنے وعدہ کیا اور بمقدمہ خدا سے ابی العاص کے بھائی اسکا عمرو بن الربیع بھیجا ہوا زینب کا آیا تھا اور جس شخص نے ابو العاص کو اسیر کیا تھا وہ عبد اللہ بن جبیر بن النعمان تھا جسکا بھائی خوات بن جبیر تھا

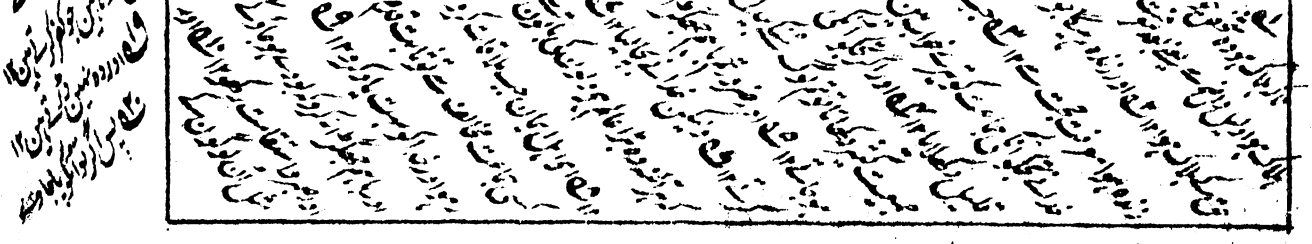
ذکر سورۂ انفال

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ راوی نے کہا جب رسول خدا صلعم نے روز بدر غنیمت حاصل کی تو لوگون نے باخود ہا اختلاف کیا اسطور پر کہ ہر گروہ نے دعوی کیا کہ بابت اس غنیمت کے بڑے حقدار ہم ہین تب یہ آیت مذکورہ نازل ہوئی و در بارۂ قولہ تعالی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا یعنے یقینًا و در بارۂ قولہ تعالی اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا یعنے یقینًا و در بارۂ قولہ تعالی کَمَآ اَخْرَجَکَ رَبُّکَ مِنْ بَیْتِکَ بِالْحَقِّ یعنے جیسے امر کیا تیرے پروردگار نے واسطے خروج کرنے طرف بدر کے وہی حق تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے محمد بن عباد بن جعفر المخزومی سے در بارہ قولہ تعالی مِنْ بَیْتِکَ راوی نے کہا یعنے مدینہ سے و در بارۂ قولہ تعالی وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَکٰرِھُوْنَ یُجَادِلُوْنَکَ فِی الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَیَّنَ کَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ اِلَی الْمَوْتِ وَھُمْ یَنْظُرُوْنَ یعنے اصحاب مین سے بعض قوم کے تئین خروج و عزم رسول خدا صلعم کا طرف بدر کے ناگوار معلوم ہوا اور کہتے تھے ہملوگ قلیل ہین یہ خروج خلاف راے ہے چنانچہ اس باب مین لوگون کے درمیان اختلاف بسیار واقع ہوا و در بارۂ قولہ تعالی وَاِذْ یَعِدُکُمُ اللّٰہُ اِحْدَی الطَّآئِفَتَیْنِ اَنَّھَا لَکُمْ یعنے جسوقت رسول خدا صلعم قریب بدر کے تھے اور ارادہ قافلہ پر رکھتے تھے تو جبرئیل حضرت کے پاس آئے اور خبر دی کہ لشکر قریش مکہ سے چلا ہے پس وعدہ کیا ہے خدا نے آپ سے کہ یا قافلہ پر جاؤ یا مقابلہ قریش کا کرو کہ ہم تمکو اُنسے بہرہ مند کرینگے چنانچہ جب لشکر اسلام قریب بدر تھا تو لوگون نے سقون کو پکڑا اور اُنسے خبر قافلہ کی پوچھی وہ لوگ خبر لشکر قریش کی بیان کرنے لگے پس اصحاب اس بات کو مکروہ جانتے تھے یعنے اُنکے مقابلہ نہین چاہتے تھے کہ اسمین کھٹکا اور خطر ہے اسلیے قافلہ کو چاہتے تھے کہ وہ بے خلش ہے و در بارۂ قولہ تعالی وَیُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقِّ بِکَلِمٰتِہٖ یعنے خدا غالب کریگا دین کو اور راست یعنے کریگا کفار کا

یعنے وہ لوگ جو بدر مین مارے گئے لیحق الحق یعنے تا غالب کرے حق کو اور خوار کرے باطل کو جو کفار لائے تھے سامان جنگ وغیرہ وتوی المجرمین یعنے قریش اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکۃ مردفین یعنے بعض ملائکہ بعد بعض کے یعنے پے در پے دیہم وما جعلہ اللہ الا بشری لکم یعنے تعداد ان فرشتون کی جنکی خبر مسلمین کو دی گئی تھی اور تاکہ وہ لوگ یقین کرین کہ ہر آئنہ خدا تعالے مدد کرتا ہی اذ یغشیکم النعاس امنۃ منہ یعنے آویگی تمکو نیند جب امن پاوگے دشمن سے آخر اس امن کو خدا نے تمہارے دل مین ڈال دیا وینزل علیکم من السماء ماء لیطہرکم بہ جسکے بعض اصحاب کو جنب ہوا تھا ویذہب عنکم رجز الشیطان یعنے وسوسہ شیطان کہ نماز پڑھتے تھے اور غسل جنابت نہین کرتے تھے ویربط علی قلوبکم یعنے ساتھ طمانیت کے وتثبت بہ الاقدام کیونکہ مقام دشت کا تھا پس محکم کیا قدم کو لغزش سے اذ یوحی ربک الی الملائکۃ انی معکم فثبتوا الذین امنوا پس ملک بصورت انسان متمثل ہوکر کہتے تھے ہم ثابت قدم رہین یعنے تم بھی ثابت رہو کہ قریش کوئی چیز نہین ہین سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب یعنے ہاتھ انکے کانپتے تھے اس واقعہ سے اور ترسان ولرزان تھے جانت اضطراب مین مثل سنگریزون کے طشت مین فاضربوا فوق الاعناق یعنے اعناق جمع عنق گردن واضربوا منہم کل بنان یعنے دست ویا ذلک بانہم شاقوا اللہ ورسولہ یعنے جن لوگون نے ساتھ خدا کے کفر کیا اور رسول خدا کا انکار کیا وقولہ تعالی فلم تقتلوہم ولکن اللہ قتلہم یعنے بنا بر قول ایک شخص کے اصحاب نبی صلعم مین سے کہ مین نے فلان کو قتل کیا وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی یعنے جسوقت نبی صلعم نے مشت خاک طرف کفار کے پھینکی تھی یہان تک کہ آنھون نے حضرت کو سامنے سے جاتے نہین دیکھا ولیبلی المومنین منہ بلاء حسنا یعنے نصرت خدا کی واسطے مومنین کے بروز بدر ان تستفتحوا فقد جاءکم الفتح قول ابوجہل اللہم قطعنا للرحم واتانا بما لا یعرف فاحنہ یعنے اے خدا جو ہم مین سے قطع رحم کرتا ہی اور وہ باتین ہمارے پاس لایا ہی جو پہچانی نہین جاتی پس ہلاک کر اسکے تئین وان تنتہوا یہ خطاب ہی ان لوگون سے جو باقی رہگئے تھے قریش مین سے فہو خیر لکم یعنے اسلام قبول کرو وان تعودوا یعنے واسطے قتال کے نعد یعنے واسطے قتل تمہارے ولن تغنی عنکم فئتکم شیئا یعنے قریش نے کہا تھا کہ ہمارے لیے مکہ مین جماعت ہی کہ خوب جنگ کریگی محمد سے پس ہم فائز ہونگے اس سے یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ ورسولہ ولا تولوا عنہ وانتم تسمعون یعنے بلانا حضرت کا یہ آیہ نازل ہوا روز احد

کہ عتاب کیا خدا نے لوگوں کے تئیں اس بات پر لا تخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم یعنے باہم نفاق وخیانت نہ کرو اور جو چیز تمھارے سپرد ہو اداکرو واعلموا انما اموالکم واولادکم فتنۃ یعنے جب کسی کے پاس مال کثیر ہوتا ہے تو فساد اسکا عظیم ہوتا ہے اور جسکے بیشتر اولاد ہوتی ہے تو وہ اسکے تئیں محاسب مقرر مجتہد ہے وقولہ تعالی یجعل لکم فرقانا یعنے مخرج ورستگاری واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک یعنے یہ مکہ میں قبل ہجرت کے جسوقت حضرت ارادہ خروج کا طرف مدینہ کے رکھتے تھے واذا تتلی علیھم ایاتنا قالوا قد سمعنا لو نشاء لقلنا الی آخر الآیۃ واذ قالوا اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم اس بات کا کہنے والا النضر بن الحارث تھا پس نازل کیا حق تعالی نے اسکے حق میں اس آیہ کو یعنے فسیقولون الیک متی ھو قل عسی ان یکون قریبا یستعجلون فاذا نزل بساحتھم فساء صباح المنذرین یعنے روز بدر وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم یعنے اہل مکہ وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون یعنے نماز بجالاتے ہیں بعد ازاں اس بات سے اعراض کرکے فرمایا وما لھم ان لا یعذبھم اللہ وھم یصدون عن المسجد الحرام یعنے ہم عذاب کرینگے انپر عذاب بزمیت وقتل بدر سے وقولہ تعالی فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون یعنے یوم بدر ان الذین کفروا ینفقون اموالھم لیصدوا عن سبیل اللہ الی قولہ ثم یغلبون یعنے جسوقت وہ لوگ طرف بدر کے نکلے حسرت ونداست کرتے ہوئے واسطے اپنے قافلہ کے جسکے لوٹے جانے کا اندیشہ تھا تو فرمایا کہ مغلوب ہونگے یعنے مقتول ہونگے بدر میں قل للذین کفروا ان ینتھوا یغفر لھم ما قد سلف یعنے اگر وہ لوگ ایمان لاوینگے تو اعمال گذشتہ انکے بخشے جاوینگے وان یعودوا فقد مضت سنۃ الاولین یعنے اگر پھر کرینگے تو دیکھ چکے ہو ان لوگوں کو جو قتل کیے گئے بدر میں وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ یعنے باقی نہ رہے شرک ویکون الدین کلہ للہ کہ بھول جاوین اساف ونائلہ کو جو یہ دونوں بت ہیں واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل یعنے جو چیز خدا کے لیے ہو وہی واسطے رسول کے ہے اور جو چیز واسطے ذی القربی کے ہو وہ قرابت رسول اللہ کی ہے وما انزلنا علی عبدنا یوم الفرقان یوم التقی الجمعان یعنے روز بدر فرق کیا گیا درمیان حق وباطل کے اذ انتم بالعدوۃ الدنیا یعنے اصحاب نبی صلعم جب کہ نازل تھے بدر میں اور مشرکین قریش بالعدوۃ القصوی تھے کہ درمیان میں ان لوگوں کے تودۂ ریگ تھا والرکب قافلہ شتر سواران ابوسفیان کا متصل تھا دریا سے جو زیر بدر ہے ولو تواعدتم لاختلفتم فی المیعاد یعنے

لامحالہ قافلے کے آگے آگے یعنی قافلہ شتر سواران سے قبل ازو دیگرے آگے پیچھے نکل جاتے لیسلک من ہلک عن بینۃ یعنے قتل کیا گیا وہ شخص جو قتل کیا گیا ہو عذر و حجت سے یعنے جو کفر پہ حجت ہو دیکھنا یعنے جو زندہ رہا انمیں سے عذر و حجت پر اذ یریکہم اللہ فی منامک قلیلا یعنے اس روز جب خواب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو وہ لوگ قلیل نظر آئے حضرت کی نگاہ میں ولو اراکہم کثیرا لفشلتم یعنے رعب میں آجاتے تم و لتنازعتم یعنے تم باہم اختلاف کرتے و لکن اللہ سلم یعنے اختلاف فیما بین سے اللہ علیم بذات الصدور یعنے تمہارے ضعف قلوب کو یا ایہا الذین امنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا یعنے جمع ہو کر تم سب کے سب پس فرار نہ کرو بلکہ تکبیر خدا کرو و لا تنازعوا فتفشلوا و تذہب ریحکم واصبروا یعنے سیف پر حق تعالی فرماتا ہے کہ تکبیر کرو خدا کی اپنے دلوں میں اور اظہار نہ کرو تکبیر کا کیونکہ اظہار تکبیر کا حرب میں منع کیا ہوا ہے ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارہم بطرا و رئاء الناس و یصدون عن سبیل اللہ یعنے مخرج قریش سے طرف بدر کے و اذ زین لہم الشیطان اعمالہم و قال لا غالب لکم الیوم من الناس و انی جار لکم یہ سارا کلام سراقہ بن جعشم کا تھا فرماتا ہے حق تعالی کہ جس روز میں کہ لوگ مشورہ کرتے تھے اس روز ابلیس بصورت سراقہ ظاہر ہوا فلما ترات الفئتان یعنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قریش نکص یعنے ابلیس کیونکہ وہ دیکھتا تھا ملائکہ کو کہ قتل کرتے ہیں اور اسیر کرتے ہیں وقال انی بری منکم انی ارے ما لا ترون کہ اسنے دیکھا ملائکہ کو اذ یقول المنافقون و الذین فی قلوبہم مرض غرہؤلاء دینہم یعنے کچھ لوگ تھے کہ اقرار کیا تھا اسلام کا پھر جب قلیل نظر آئے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکی نگاہ میں تو ذلیل و حقیر سمجھا انھوں نے اور یہ کلام کیا پس مارے گئے اسی حالت کفر پر یضربون وجوہہم و ادبارہم یعنے انکے سر پر کہ ادبار کنایہ ہے سر سے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیر کے مجاہد و اسامہ بن زید سے اور اسامہ نے اپنے باپ سے روایت کی کدأب ال فرعون یعنے مثل کردار آل فرعون و در بارہ قولہ تعالی ان شر الدواب عند اللہ الذین کفروا الی قولہ و ہم لا یتقون یعنے قینقاع و بنی النضیر و قریظہ کہ یہ تینوں نام قبیلہ کا ہے فاما تثقفنہم فی الحرب فشرد بہم یعنے قتل کرانکو و اما تخافن من قوم خیانۃ آخر آیہ تک نازل ہوا در بارہ بنی قینقاع کے تب رسول خدا صلعم اس آیہ کو انکے پاس لیگئے و اعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ یعنے تیر اندازی وغیرہ من رباط الخیل یعنے باندھو گھوڑوں کو کہ وہ صہیل کرتے ہیں اور نمایش کیے جاتے ہیں و اخرین من دونہم لا تعلمونہم اللہ یعلمہم یعنے خیبر والے و ان جنحوا للسلم فاجنح لہا تا آخر آیہ یعنے قریظہ و ان یریدوا ان یخدعوک فان حسبک اللہ ہو الذی ایدک بنصرہ یعنے قریظہ و نضیر جب کہ انھوں نے کہا تھا کہ ہم اسلام لاوینگے اور آپ کی اتباع کرینگے یا ایہا النبی حسبک اللہ



وَمِنَ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ نازل ہوئی یہ آیت
بدر میں بعد ازاں منسوخ ہوگئی بقولہ تعالیٰ الآن خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا فان یکن منکم مائۃ صابرۃ یغلبوا مائتین
پس حاصل تھا یہ امر کہ نہیں فرار کرتا تھا ایک آدمی دو آدمی سے ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض یعنے
اسیر لینا مسلمین کا بدر میں اعنے لوگوں کو اسیر رکھنا تریدون عرض الدنیا یعنے سر بہا واللہ یرید الآخرۃ یعنے خدا ارادہ رکھتا ہے
کہ وہ قتل کیے جاویں لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم یعنے حلال کر دینا غنیمت کا آگے سے ہو چکا ہے فکلوا
مما غنمتم حلالا طیبا یعنے حلال کرنا غنیمت کا ان الذین امنوا وہاجروا وجاہدوا باموالہم وانفسہم فی سبیل اللہ والذین اووا
ونصروا مراد ہے ان قریش سے جنھوں نے ہجرت کی قبل بدر کے اور جگہ دی اور نصرت کی انصار نے اما قولہ تعالیٰ والذین
امنوا ولم یہاجروا مالکم من ولایتہم من شیء حتی یہاجروا یعنے درمیان تمھارے اور انکے وراثت نہیں ہے جب تک کہ وہ
بھی ہجرت کریں یعنے اپنا وطن ترک کریں وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم وبینہم میثاق یعنے
مدت معین اور عہد والذین کفروا بعضہم اولیاء بعض الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد کبیر یعنے کفار میں سے
کسی کو دوست نہ سمجھو کہ وہ سب آپس میں ایک کا دوستدار ایک ہے بعد ازاں وراثت فیما بین صاحبین کے تین آیت میراث نے
منسوخ کر دی واولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ ان اللہ بکل شیء علیم ودر بارہ قولہ تعالیٰ الیوم نبطش البطشۃ
الکبری یعنے یوم بدر فسوف یکون لزاما یعنے یوم بدر او یاتیہم عذاب یوم عقیم یعنے یوم بدر حتی اذا فتحنا علیہم بابا ذا عذاب
شدید یعنے یوم بدر سیہزم الجمع ویولون الدبر یعنے یوم بدر وان عسی ان یکون قد اقترب اجلہم پس تھی وہ مدت مگر اندک
یہاں تک کہ واقع ہوئی جنگ بدر وذرنی والمکذبین اولی النعمۃ ومہلہم قلیلا یہ آیہ اندک کے پیش از جنگ بدر نازل ہوا
واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا یعنے یوم بدر واصبر حتی یحکم اللہ وہو خیر الحاکمین ایک روز پیش از یوم بدر ومن یولہم
یومئذ دبرہ یعنے خاص بروز بدر اور ہر آئنہ یہ امر انکے لیے قرار پا چکا تھا کہ جب بیس آدمی دو سو کے مقابل ہوں تو
فرار نہ کرینگے پس جب کہ وہ فرار نہ کرینگے تو غالب ہونگے بعد ازاں اُنسے تخفیف تکلیف کی گئی چنانچہ فرمایا الآن خفف اللہ عنکم
مائۃ صابرۃ یغلبوا مائتین پس منسوخ ہوئی پہلی آیت پس ابن عباس کہتے تھے کہ جو شخص فرار کرے دو آدمی سے تو ہر آئنہ

---

۱ ابن عباس ۲ فی قولہ ۳ ہر ایک ۴ ہر ایک ۵ ہر ایک ۶ ہر ایک ۷ ہر ایک ۸ ہر ایک ۹ ہر ایک ۱۰ ہر ایک ۱۱ ہر ایک ۱۲ ہر ایک ۱۳ ہر ایک ۱۴ ہر ایک ۱۵ ہر ایک ۱۶ ہر ایک ۱۷ ہر ایک ۱۸ ہر ایک ۱۹ ہر ایک ۲۰ ہر ایک ۲۱ ہر ایک ۲۲ ہر ایک ۲۳ ہر ایک ۲۴ ہر ایک ۲۵ ہر ایک ۲۶ ہر ایک ۲۷ ہر ایک ۲۸ ہر ایک ۲۹ ہر ایک ۳۰ ہر ایک ۳۱ ہر ایک ۳۲ ہر ایک ۳۳ ہر ایک ۳۴ ہر ایک ۳۵ ہر ایک ۳۶ ہر ایک ۳۷ ہر ایک ۳۸ ہر ایک ۳۹ ہر ایک ۴۰ ہر ایک ۴۱ ہر ایک ۴۲ ہر ایک ۴۳ ہر ایک ۴۴ ہر ایک ۴۵ ہر ایک ۴۶ ہر ایک ۴۷ ہر ایک ۴۸ ہر ایک ۴۹ ہر ایک ۵۰ ہر ایک ۵۱ ہر ایک ۵۲ ہر ایک ۵۳ ہر ایک ۵۴ ہر ایک ۵۵ ہر ایک ۵۶ ہر ایک ۵۷ ہر ایک ۵۸ ہر ایک ۵۹ ہر ایک ۶۰ ہر ایک ۶۱ ہر ایک ۶۲ ہر ایک ۶۳ ہر ایک ۶۴ ہر ایک ۶۵ ہر ایک ۶۶ ہر ایک ۶۷ ہر ایک ۶۸ ہر ایک ۶۹ ہر ایک ۷۰ ہر ایک ۷۱ ہر ایک ۷۲ ہر ایک ۷۳ ہر ایک ۷۴ ہر ایک ۷۵ ہر ایک ۷۶ ہر ایک ۷۷ ہر ایک ۷۸ ہر ایک ۷۹ ہر ایک ۸۰ ہر ایک ۸۱ ہر ایک ۸۲ ہر ایک ۸۳ ہر ایک ۸۴ ہر ایک ۸۵ ہر ایک ۸۶ ہر ایک ۸۷ ہر ایک ۸۸ ہر ایک ۸۹ ہر ایک ۹۰ ہر ایک ۹۱ ہر ایک ۹۲ ہر ایک ۹۳ ہر ایک ۹۴ ہر ایک ۹۵ ہر ایک ۹۶ ہر ایک ۹۷ ہر ایک ۹۸ ہر ایک ۹۹ ہر ایک ۱۰۰ ہر ایک

اُسنے فرار کیا اور جو کوئی فرار کرے تین آدمی سے تو یہ فرار نہین ہی و دربارہ قولہ تعالیٰ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ کُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَھُمْ دَارَ الْبَوَارِ مراد اس آیۃ مین قوم قریش ہین روز بدر و قولہ تعالیٰ حَتّٰی اِذَا اَخَذْنَا مُتْرَفِیْھِمْ بِالْعَذَابِ یعنے بہ سیف روز بدر و قولہ تعالیٰ وَ لَنُذِیْقَنَّھُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰی دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَکْبَرِ عذاب ادنیٰ یعنے سیف روز بدر راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابو ہریرہ سے دربارۂ قولہ تعالیٰ اَخَذْنَا مُتْرَفِیْھِمْ بالعذاب اُسنے کہا یعنے یوم بدر اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے بطرق اسناد دیگر رواۃ کے مجاہد سے اُسنے کہا مراد ہی سیف سے روز بدر اور کہا راوی نے خبر دی مجھے محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ بسیار کے عمر بن عثمان مخزومی سے اُسنے عبد الملک بن عبید سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابی بن کعب سے درباب قولہ تعالیٰ یَا تِیْھِمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَقِیْمٍ اُسنے کہا مراد ہی روز بدر سے

ذکر اُن لوگون کا جو اسیر ہوے تھے مشرکین مین سے

واقدی نے کہا مجھے خبر دی موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُسنے محمود بن لبید سے کہ اسیر کیے گئے بنی ہاشم مین سے عقیل بن ابی طالب محمود نے کہا اُنکو اسیر کیا تھا عبید بن اوس الظفری نے اور اسیر کیے گئے نوفل بن الحارث و حبار بن صخر اور عتبہ جو حلیف بنی ہاشم کا تھا یعنے ہم عہد و ہم قسم تھا اس بات پر کہ دونون مین جسپر کوئی قتال واقع ہو دوسرا اُسکی کمک و مدد کرے اور وہ بنی فہر سے اور بنی المطلب بن عبد مناف سے تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابی الحویرث سے اُسنے کہا اسیر ہوے بنی المطلب بن عبد مناف سے دو آدمی ایک سائب بن عبید و عبید بن عمرو بن علقمہ کہ ان دونون کو سلمہ بن اسلم بن حریش اشہلی نے اسیر کیا تھا راوی نے کہا خبر دی مجکو محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُسکو محمد نے اُسکو واقدی نے اُسنے کہا مجھ سے بیان کیا اس بات کو ابن ابی حبیبہ نے عبد الرحمان بن عبد الرحمان الانصاری سے کہ کوئی ان دونون یعنے سائب و عبید سے قیدیون مین متقدم نہ تھا اور یہ دونون نادار تھے کچھ مال نہ رکھتے تھے پس بنی سلمہ نے ان دونون کو بغیر فدیہ رہا کر دیا اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عقبہ بن ابی معیط قید مین بمقام صفرا قتل کیا گیا اور عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے بحکم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسکو قتل کیا اور اُسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے و دیگر منجملہ اسیرون کے حارث بن ابی وجرہ تھا کہ اُسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا اور دربارہ فدیہ دینے اُسکے ولید بن عقبہ بن ابی معیط آیا تھا اور فدیہ اُسکا چار ہزار درہم چھوڑا لیگیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابو عفیر سے کہ جب حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے پھیرنے قیدیون کے تو جس شخص کو اسیر کیا تھا سعد بن ابی وقاص نے اول مرتبہ بعد ازان جب باہم قرعہ کیا لوگون نے قیدیون پر تب بھی وہ سعد کے حصہ مین آیا

اور عمرو بن ابی سفیان جسکو علی نے اسیر کیا تھا قرعہ سے حصہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آیا اُسکو حضرت صلعم نے
ساتھ سعد بن النعمان بن اکال کے جب وہ عمرہ کرنے چلا تھا بھیجا تھا پس وہ مکہ مین محبوس ہوگیا اور ابو العاص
بن الربیع کو اسیر کیا تھا خراش بن الصمہ نے راوی نے کہا مجھ سے اس بات کو بیان کیا اسحاق بن خارجہ بن
عبداللہ نے اپنے باپ سے اُسنے کہا واسطے فدیہ ابی العاص کے اُسکا بھائی عمرو بن الربیع آیا تھا اور اپنے بھائی ابی العاص کو
اور ابو ریشہ اپنے حلیف کو فدیہ دیکر چھڑا لیگیا اور عمرو بن الازرق کو بھی عمرو بن الربیع چھڑا لیگیا اور وہ حصہ مین تمیم
مولی خراش بن صمہ کے تھا اور عقبہ بن الحارث الحضرمی کو عمارۃ بن حزم نے قید کیا تھا اور وہ از روے قرعہ کے
حصہ مین ابی بن کعب کے آیا تھا اُسکو عمرو بن سفیان بن امیہ نے فدیہ مین لیا اور ابو العاص بن نوفل بن عبد شمس کو
اسیر کیا تھا عمار بن یاسر نے اُسکے فدا کے لیے اُسکا برادر عم زاد آیا تھا اور بنی نوفل بن عبد مناف سے عدی
بن الخیار تھا کہ اسکو خراش بن صمہ نے اسیر کیا تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے
اُس سے حدیث بیان کی محمد نے اُس سے واقدی نے اُسنے کہا مجھ سے بیان کیا اس بات کو ایوب بن النعمان نے
کہ منجملہ قیدیون کے عثمان بن عبد شمس بن ابی عتبہ بن غزوان حلیف قریش کا تھا اُسکو حارثہ بن النعمان نے
اسیر کیا تھا اور ایک ابو ثور تھا کہ ان لوگون کو جبیر بن مطعم نے فدیہ مین لیا تھا اور ابو ثور کو مرثد الغنوی نے تین
اوقیون مین قید کیا تھا اور بنی عبد الدار بن قصی سے ابو عزیز بن عمیر تھا جسکو اسیر کیا تھا ابو الیسیر نے بعد ازان قرعہ
کیا گیا اُسپر پس وہ حصہ مین مخرز بن نضلہ کے آگیا اور ابو عزیز کے برادر مادری و پدری یعنے حقیقی مصعب بن عمیر تھے
اُنھون نے مخرز سے کہا کہ دونون ہاتھ ابو عزیز کے مضبوط باندھ لے یعنے اسکو قابو مین رکھ کہ اسکی مادر مکے مین
بڑی مالدار ہے تب ابو عزیز نے کہا ای میرے بھائی تو میرے حق مین اُسکو ایسی وصیت کرتا ہے مصعب نے کہا
وہ ہی میرا بھائی ہے قریب تر تجھ سے پس اُسکی مادر نے اُسکے لیے چار ہزار فدیہ بھیجا اور یہ بعد اسکے کہ اُسنے دریافت
کیا تھا کہ کسقدر زیادہ تر فدیہ دیا جاتا ہے قریش کا لوگون نے کہا چار ہزار اور منجملہ قیدیون کے اسود بن عامر بن الحارث
بن السباق تھا جسکو حمزہ بن عبد المطلب نے اسیر کیا تھا پس درپارہ فدیہ اُسکے طلحہ بن ابی طلحہ نے دو ہزار دینار سے
آیا تھا اور بنی اسد بن عبد العزی مین سے سائب بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد تھا اُسکو عبد الرحمان بن عوف نے
اسیر کیا تھا اور منجملہ اُنکے حارث بن عامر بن اسد تھا جسکو حاطب بن ابی بلتعہ نے اسیر کیا تھا اور سالم بن شماخ تھا اُسکو سعد
بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا پس ان سب اسیرون کے فدیہ مین عثمان بن حبیش نے آنکر تینون کے فدیہ مین چار ہزار داخل کیا
اور بنی تیم سے ملک بن عبداللہ بن عثمان تھا اُسکو قطبہ بن عامر بن حدیدہ نے اسیر کیا تھا مگر وہ بحالت قید مدینہ مین مر گیا اور
بنی مخزوم سے خالد بن ہشام بن المغیرہ تھا اُسکو سواد بن عزمہ نے اسیر کیا تھا اور امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ تھا وہ بلال کا اسیر تھا
اور عثمان بن عبداللہ بن المغیرہ تھا جو چھڑا بھاگا تھا روز جنگ نخلہ کے جو درمیان مکہ و طائف کے واقع ہے

اور اُسکو اسیر کیا تھا عبداللہ تیمی نے روز جنگ بدر پس عبداللہ نے کہا عہد ہی خدا کا کہ اُسنے غالب کیا تجکو تجھپر کہ ہرا نہ
تو چھڑا بھاگا تھا اول مرتبہ مین روز نخلہ پس ان سب کے فدا مین عبداللہ بن ابی ربیعہ نے اقدام کیا اور ہر ایک
کے لیے چار ہزار فدیہ دیا اور منجملہ قیدیون کے ولید بن الولید بن المغیرہ تھا کہ اُسکو عبداللہ بن جحش نے اسیر
کیا تھا پس اُسکے فدیہ کے واسطے اُسکے دونون بھائی خالد بن الولید و ہشام بن الولید آئے پس باز رہا و بجائے
خود رہا عبداللہ بن جحش یہان تک کہ اُن دونون نے چار ہزار فداو کیرے لیا ولیکن ارادہ ہشام کا اس مقدار
تک نہ تھا بلکہ تین ہزار تک ارادہ رکھتا تھا تب خالد نے اپنے بھائی ہشام سے کہا کہ آیا دو تیری ماں کا بیٹا نہین ہی
یعنے کیا برادر حقیقی نہین ہی واللہ اگر انکار کیا جاتا اسقدر سے اس اس مقدار تک تو بھی مین ایسا کرتا بعد ازان وہ
دونون اُسکو لیکر چلے جب پہونچے ذوالحلیفہ مین جو میقات احرام ہی اہل مدینہ کا پس یکایک ولید بن الولید اپنے
بھائیون سے چھڑا بھاگا اور حاضر ہوا خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور قبول اسلام کیا لوگون نے کہا تو نے
قبل فدیہ کے قبول اسلام کیون نہ کیا تھا اُسنے کہا مجکو ناگوار ہوا اسلام لانا اپنا تاوقتیکہ فدیہ دون جسطرح فدیہ دیگئی تیری
قوم تب اسلام لائی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے کہ اس حدیث کو نقل
کیا یحیی بن المغیرہ نے اپنے باپ سے اُسنے خبر دی بمثل اسکے جو مذکور ہوا سوائے اس بات کے کہ اُسکو اسیر کیا تھا
سلیط بن قیس المازنی نے اور منجملہ قیدیون کے قیس بن سائب تھا جسکو اُسکے غلام ابن حسحاس نے اسیر کیا تھا اور
چند روز تک اپنے پاس اُسکو محبوس رکھا اس مظنہ سے کہ اُسکے پاس مال ہی چنانچہ فروۃ بن السائب برادر قیس کا واسطے
فدیہ قیس کے آیا اور وہ بھی چند روز مقیم رہا بعد ازان چار ہزار درہم کہ مع نقد وجنس تھا فدا دیکر اُسکو لیگیا اور قیدیون
مین قبیلہ بنی ابی رفاعہ سے صیفی بن ابی رفاعہ بن عائذ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھا اور اسکا کچھ مال نہ تھا اُسکو کسی نے
مسلمین مین سے اسیر کیا تھا چنانچہ وہ چند روز پاس مسلمین کے نظر بند رہا پھر رہا ہوا اور قیدیون مین سے ابو المنذر بن ابی رفاعہ
بن عائذ تھا کہ دو ہزار درہم سر بہا اُسکا لیا گیا اور اسیرون مین عبداللہ تھا جسکی کنیت ابو عطا ابن سائب بن عائذ
بن عبداللہ تھی کہ اسکا ایک ہزار درہم فدیہ لیا گیا اور اُسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا اور قیدیون مین
مطلب بن حنطب بن الحارث بن عبید بن عمر بن مخزوم تھا یہ وہ شخص ہی جسکو ابو ایوب انصاری نے اسیر کیا تھا
اُسکا کچھ مال نہ تھا کہ بعد چند روز کے رہا کیا گیا اور اسیرون مین خالد بن الاعلم حلیف قریش کا تھا قبیلہ عقیلی سے
کہ وہ یہ شعر پڑھا کرتا تھا ابسنا علی الاعقاب تدمی کلومنا + ولکن علی اقدامنا تقطر الدماء + ہم وہ نہین ہین کہ ہمارے
پس پشت پر ہمارے زخمون سے خون جاری ہو ولیکن ہم وہ ہین کہ ہمارے قدمون پر لوگون کے قطرات
خون ٹپکین چنانچہ اسکے فدیہ کے لیے عکرمہ بن ابی جہل آیا اور اُسکو جباب بن المنذر بن الجموح نے اسیر کیا تھا اور یہ سب
آٹھ اسیر تھے اور قیدیون مین بنی جمح سے عبداللہ بن ابی بن خلف تھا اور اُسکو فروۃ بن عمرو البیاضی نے

اسیر کیا تھا اور رباب فدیہ اسکے باپ اُسکا ابی بن خلف آیا تھا پس فروۃ نے ایک مدت تک اُسکو باز رکھا اور
قیدیون مین ابو عزۃ عمرو بن عبد اللہ بن وہب تھا جسپر احسان کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور
اُس سے حلف لیا تھا کہ اُنپر کسی کے لیے لوگون کو جمع نہ کرے پس حضرت صلعم نے اُسکو بغیر فدیہ چھوڑ دیا چنانچہ پھر وہ روز
جنگ اُحد گروہ مشرکین مین سے قید ہوکر قتل کیا گیا اور قیدیون مین وہب بن عمیر بن وہب بن خلف تھا کہ اُسکے
فدیہ کے واسطے اُسکا باپ عمیر بن وہب بن خلف آیا تھا جب کہ اُسکو صفوان نے طرف رسول خدا صلعم کے
بھیجا تھا پس عمیر اسلام لایا تو اُسکے بیٹے کو حضرت نے بغیر فدیہ چھوڑ دیا اور اُسکو رفاعۃ بن رافع الزرقی نے اسیر
کیا تھا و منجملہ قیدیون کے ربیعہ بن دراج بن العنبس بن وہبان بن وہب بن حذافہ بن جمح تھا وہ نادار تھا تو اُسے
کچھ لیکر چھوڑ دیا اور اسیرون مین فاکہ مولی اُمیہ بن خلف تھا اُسکو سعد ابی وقاص نے اسیر کیا تھا یہ سب چار آدمی
تھے اور اسیرون مین اولاد سہم بن عمرو سے ابو وداعہ بن ضبیرہ تھا اور اول جس اسیر کا فدیہ لیا گیا وہ یہی تھا اُسکے
فدیہ کے واسطے اُسکا بیٹا مطلب آیا تھا اور چار ہزار درم فدیہ اُسکا دیا تھا اور اسیرون مین فروۃ بن قیس بن حذافہ
بن سعید بن سعد بن سہم تھا کہ ثابت بن اقرم نے اُسکو اسیر کیا تھا اُسکے فدیہ کے باب مین عمرو بن قیس آیا تھا کہ چار
ہزار درم اُسکے فدا مین دیا تھا اور اسیرون مین حنظلہ بن قبیصۃ بن حذافہ بن سعید بن سعد بن سہم تھا کہ
اُسکو عثمان بن مظعون نے اسیر کیا تھا اور اسیرون مین حجاج بن الحارث بن سعد تھا اُسکو عبد الرحمان بن عوف نے
اسیر کیا تھا و بناگاہ اُسکو پکڑ لیا تھا ابو داؤد المازنی نے یہ سب چار آدمی تھے اور اسیرون مین اولاد مالک بن
حسل سے سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک تھا اُسکے فدیہ کے باب مین مکرز بن حفص بن
الاخیف آیا تھا اور سہیل کو مالک ابن دخشم نے اسیر کیا تھا اور اشعار پڑھے جسکا مضمون یہ ہے کہ مین نے اسیر کیا
سہیل کو کہ تمامی مردم مین سے مجکو سوائے سہیل کے اور کسی کی تلاش نہ تھی اور قبیلہ خندف جانتے ہین کہ
ہر سنہ جوان مرد سہیل جوانمرد ہے اُنکا جبکہ اُس سے تظلم و استغاثہ کرتے ہین و حال آنکہ مین نے یہ تلوار اُسکو ماری
کہ وہ خم ہو گیا یعنے عجز سے جھک گیا پس ایسے وہاب شہرت کو قتل کرنا مین نے اپنے دل پر حرام کیا پس جب کہ
مکرز آیا تو در بارہ سہیل کے منتہاے رضاے مسلمین اعلی درجہ کا فدیہ چار ہزار درم قرار پائے تب مسلمین نے کہا
حاضر کر اُسنے کہا بہت اچھا مگر ایک شخص کو اُس شخص کی جگہ محبوس رکھو اور اُسکو چھوڑ دو کہ وہ اپنے وطن سے جاکر
زر بہا بھیج دیگا تب عبد اللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور ابن ابی الزیاد نے کہا کہ اسی کو اُسکے بدلے رکھو
پس مکرز کو محبوس رکھا اور سہیل کو رہا کیا چنانچہ سہیل نے جاکر مکہ سے زر فدا اپنا بھیج دیا اور اسیرون مین عبد
ابن زرعہ بن قیس بن نصر بن مالک تھا کہ اُسکو عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو نے اسیر کیا تھا اور اسیرون مین عبد الرحمان
تھا اُسکا نام پہلے عبد العزی تھا تب رسول اللہ صلعم نے بعد اسلام کے اُسکا نام عبد الرحمان رکھا اور وہ عبد الرحمان

اشعار

بن مشنوین وقدان بن قیس ہی اسکو نعمان بن مالک نے اسیر کیا تھا یہ سب تین آدمی تھے اور اسیرون مین بنی فہر سے طفیل بن ابی قنیع وابن مجدم تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے محمد بن یحیی بن حبان سے اُسنے کہا وہ سب اسیر جو شمار کیے گئے پچاس تھے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے ابن المسیب سے اُسنے کہا کہ ستر آدمی قید تھے اور ستر آدمی مقتول تھے اور ابن عباس سے بھی مثل اسی کے منقول ہی اور راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کے زہری سے اُسنے کہا کہ شمار قیدیون کا ستر سے زیادہ تھا اور تعداد مقتولون کی بھی ستر سے زائد تھی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے عبد الرحمان بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے اُسنے کہا روز جنگ بدر چودہ ستر آدمی اسیر ہوئے تھے

نام اُن لوگون کے مشرکین مین سے جو طعام داری کرتے تھے اپنے ہمراہیون کی اثنا راہ بدر مین

واقدی نے روایت کی عبد اللہ بن جعفر سے اُسنے محمد بن عثمان الیربوعی سے اُسنے عبد الرحمان بن سعید بن یربوع سے اُسنے کہا طعام داری کرنے والے بدر مین نو آدمی تھے ازانجملہ بنی عبد مناف مین سے تین شخص تھے حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف اور شیبہ اور عتبہ دونون بیٹے ربیعہ کے اور بنی اسد مین سے دو شخص تھے زمعہ بن الاسود بن المطلب بن اسد ونوفل بن خویلد بن العدویہ اور بنی المخزوم سے ایک ابو جہل بن ہشام تھا اور بنی جمح سے ایک امیہ بن خلف تھا اور اولاد سہم سے دو شخص تھے نبیہ ومنبہ دونون بیٹے حجاج کے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی محمد نے اسکو عبد الوہاب نے اُس سے حدیث بیان کی محمد نے واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی اسمعیل بن ابراہیم نے موسی بن عقبہ سے اُسنے کہا اول جسنے نحر کیا دس شتر واسطے قافلہ کے بیچ راہ طہران کے وہ ابو جہل تھا بعد ازان امیہ بن خلف نے عسفان مین نو شتر ذبح کیے اور سہیل بن عمرو نے بمقام قدید دس شتر ذبح کیے پھر متوجہ ہوے وہ لوگ پانی کی طرف جانب دریا تو راستہ بھول گئے پس وہان ایک روز مقام کیا چنانچہ نحر کیا اُن لوگون کے لیے شیبہ بن ربیعہ نے نو شتر بعد ازان صبح کو مجفہ مین داخل ہوے وہان عتبہ بن ربیعہ نے لوگون کے لیے دس شتر ذبح کیے بعد ازان بمقام ابوا پہونچے تو قیس الجمحی نے اُن لوگون کے واسطے نو شتر ذبح کیے بعد ازان فلان نے دس شتر نحر کیے اور نحر کیا اُنکے لیے حارث بن عامر نے نو شتر بعد ازان ابو البختری نے آب بدر پر پہونچکر دس شتر ذبح کیے اور اُسی مقام پر مقیس نے بھی نو شتر ذبح کیے بعد ازان مشتغل بحرب ہوے پس کھاتے رہے اپنے پاس کے زاد وتوشہ سے اور کہا ابن ابی الزناد نے کہ واللہ میرے مظنہ مین مقیس ایک شتر پر بھی قدرت نہین رکھتا تھا اور واقدی قیس جمحی کو نہین پہچانتا ہی اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی عبد الوہاب نے باسناد فلان وفلان

رواۃ کثیرہ کے ام بکر بنت المسور سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا طعام داری مین بہت سے لوگ
شریک ہوتے تھے مگر نسبت ایک شخص کی طرف دیجاتی تھی اور باقی غیر مشہور تھے واقدی نے روایت
کی عبداللہ بن جعفر سے اُسنے کہا مین نے سوال کیا زہری سے کہ کسقدر لوگ مسلمین سے شہید ہوے بدر مین
اُسنے کہا چودہ آدمی بعد ازان اُسنے مجھے شمار کرادیا پس وہ وہ لوگ ہین جنکا مین نے نام لیا راوی نے
کہا مجھے خبر دی محمدؐ نے اُسکو عبدالوہاب نے باسناد فلان رواۃ کے عاصم بن عمر بن رومان سے مثل خبر
مذکور کے اور کہا چھ مرد مہاجرین مین سے تھے اور آٹھ انصار مین سے چنانچہ بنی المطلب بن عبد مناف مین سے
تو عبیدہ بن الحارث تھے اُنکو شیبہ بن ربیعہ نے قتل کیا اور اُنکو رسول خدا صلعم نے صفرا مین دفن کیا اور
بنی زہرہ مین سے عمیر بن ابی وقاص تھے اُنکو قتل کیا تھا عمرو بن عبد نے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمدؐ نے
باسناد رواۃ کثیر و اسمعیل بن محمد سے اُسنے کہا کہ اور شہداء بدر مین عمیر بن عبد عمرو ذوالشمالین تھے یعنے
اُنکے دست چپ مین بھی زور برابر دست راست کے تھا کہ دونون ہاتھ کی قوت سے برابر کام کرتے تھے
اسلیے حضرت نے اُنکو خطاب ذوالشمالین کا دیا اور بعضے کہتے ہین اُنکے بائین ہاتھ مین ایک دوسرا ہاتھ
بطریق غدد کے نکلا تھا اسواسطے وہ ذوالشمالین مشہور تھے لیکن صحیح شق اول ہے اُنکو اُسامہ جشمی نے قتل کیا
اور بنی عدی بن کعب سے عاقل بن ابی البکیر حلیف بنی سعد بن بکر تھے اُنکو قتل کیا مالک بن زہیر جشمی نے
اور شہید ہوے مہجع مولی عمر اُنکو عامر بن الخضری نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمدؐ نے باسناد رواۃ
کثیرہ کے زہری سے اُسنے کہا کہتے ہین کہ اول قتیل جو شہید ہوا مہاجرین مین سے وہ مہجع مولی عمر تھے اور
بنی الحارث بن فہر سے صفوان بن بیضا تھے اُنکو قتل کیا طعیمہ بن عدی نے راوی نے کہا مجھ سے اس حدیث کو
بیان کیا محرز بن جعفر بن عمرو نے جعفر بن عمرو سے کہ انصار مین بنی عمرو بن عوف سے مبشر بن عبدالمنذر تھے
جنکو شہید کیا ابوثور نے اور سعد بن خیثمہ تھے جنکو شہید کیا عمرو بن عبد نے اور بعضے کہتے ہین کہ طعیمہ بن
عدی نے اور بنی عدی بن النجار سے حارثہ بن سراقہ تھے جنکو تیر مارا تھا جبان بن العرقہ نے کہ اُنکے
گلو مین لگا تو شہید ہوے واقدی نے کہا مین نے دو شخص اہل مکہ سے سنا کہ وہ ابن العرقہ کہتے تھے
یعنے بالفتح اور بنی مالک بن النجار سے عوف و معوذ دونون پسر عفرا کے تھے کہ اُن دونون کو ابوجہل نے
شہید کیا اور بنی سلمہ بن حرام سے عمیر بن الحمام بن الجموح تھے اُنکو شہید کیا خالد بن الاعلم نے کہا راوی نے
کہ مجھے خبر دی محمدؐ نے باسناد رواۃ کثیر کے کہ اول قتیل جو شہید ہوے انصار مین سے پیچ اسلام کے وہ عمیر
بن الحمام تھے جنکو خالد بن الاعلم نے شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اول قتیل حارثہ بن سراقہ ہین جنکو تیر مارا
جبان بن العرقہ نے اور بنی زریق مین سے رافع بن المعلی ہین اُنکو مکرم بن ابی جہل نے شہید کیا اور

بنی الحارث بن الخزرج مین سے یزید بن الحارث بن لسیم ہین جنکو شہید کیا نوفل بن معویہ الدیلی نے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابن عباسؓ سے اُنھون نے کہا کہ انسہ مولی النبی صلعم بدر مین شہید ہوے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے زبیر بن عدی سے اُسنے عطا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہدا بدر پر نماز جنازہ پڑھی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابن عباسؓ سے مثل اس حدیث کے اور واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی یونس بن محمد الظفری نے اُسنے کہا میرے باپ نے مجکو چار قبرین دکھلائین بمقام سیر شعب کے تنگنائے صفرا سے اور کہا یہ لوگ مسلمین سے شہدا بدر ہین اور تین قبرین بمقام رتبہ تھین جو زیر عین المستجلہ واقع ہی اور قبر عبیدہ بن الحارث کی مجھے دکھلائی بمقام ذات اجدال ایک گوشۂ تنگ مین جو نیچے عین الجدول کے واقع ہی اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو عبد الوہاب نے باسناد رواۃ کثیرہ کے معاذ بن رفاعہ سے اُنھون نے کہا کہ معاذ بن ماعص زخمی ہوے تھے بدر مین اور اُسی زخم سے وفات کی مدینہ مین اور عبید بن السکن جسوقت چلے تھے یعنے بدر سے تو بیمار ہوے اور وفات پائی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے سعید بن عمرو سے اُنھون نے کہا کہ اول انصاری جو شہید ہوے مسلمین مین سے وہ عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح تھے کہ اُنکو عامر بن الحضرمی نے بدر مین شہید کیا اور مسلمانون مین اول جو شخص شہید ہوا مہاجرین مین سے وہ مہجع تھے اُنکو شہید کیا عامر بن الحضرمی نے ونیز انصار مین سے عمیر بن الحمام تھے اُنکو شہید کیا خالد بن الاعلم نے اور بعضے کہتے ہین کہ انصار مین شہید اول حارثہ بن سراقہ ہین جنکو جبان بن العرقہ نے تیر سے شہید کیا +

نام اُن لوگون کے مشرکین مین سے جو قتل کیے گئے بدر مین

بنی عبد شمس بن عبد مناف سے حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب تھا اُسکو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے داؤد بن الحصین سے اُسنے کہا کہ منجملہ مقتولین مشرکین کے حارث بن الحضرمی تھا اُسکو عمار بن یاسر نے قتل کیا اور عامر بن الحضرمی تھا اُسکو قتل کیا عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے اور مقتولین مین عمیر بن ابی عمیر اور پسر اُسکا اور دو غلام اُنکے تھے کہ سالم مولی ابی حذیفہ نے عمیر بن ابی عمیر کو قتل کیا اور عبیدہ بن سعید بن العاص کو زبیر بن العوام نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہ عاص بن سعید کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عقبہ بن ابی معیط کو جب کہ وہ صفرا مین قید تھا تو عاصم بن ثابت نے بحکم نبی صلعم بسیف قتل کیا اور عتبہ بن ربیعہ کو حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور شیبہ بن ربیعہ کو عبیدہ بن الحارث نے قتل کیا و چونکہ ضربت عبیدہ سے وہ زخمی ہو گیا تھا تو اُسپر حمزہ اور علی نے زدستی سے حملہ کر کے کام اُسکا تمام کیا اور ولید بن عتبہ بن ربیعہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا

اور عامر بن عبداللہ بن ہبیرہ حلیف تھا قریش کا اور قبیلہ انمار سے تھا علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور دوسری
روایت میں جو واقدی بن الحصین سے منقول ہے عامر بن عبداللہ کو سعد بن معاذ نے قتل کیا یہ سب بارہ آدمی قتل
ہوئے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے حارث بن عامر بن نوفل کو مُنَبِّہ بن یساف نے قتل کیا اور طعیمہ
بن عدی کو حمزہ بن عبد مناف نے قتل کیا یہ دو آدمی قتل ہوئے اور بنی اسد سے ربیعہ بن اسد کو ابو دجانہ
نے قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے جعفر بن عمرو سے اُسنے کہا ربیعہ بن
اسد کو ثابت الجذع نے قتل کیا اور حارث بن ربیعہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عقیل
بن الاسود بن المطلب کو حمزہ و علی نے شریک ہو کر قتل کیا واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی ابو معاشر نے
اُسنے کہا کہ عقیل بن الاسود کو تنہا علی نے قتل کیا اور ابو البختری عاص بن ہشام کو مجذر بن زیاد نے قتل کیا
اور دوسری روایت میں باسناد رواۃ کثیرہ عباد بن تمیم سے مروی ہے کہ ابو البختری عاص بن ہشام کو ابو داؤد المازنی
نے قتل کیا اور ایک روایت میں ابو ایوب بن النعمان نے اپنے باپ سے نقل حدیث کی ہے کہ ابو البختری کو ابن البسر نے
قتل کیا اور نوفل بن خویلد بن اسد جسکو ابن العدویہ کہتے ہیں ضربت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے قتل
ہوا واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن رومان سے اُس سے ابن ابی حبیبہ نے
داؤد بن الحصین سے اُس سے حدیث بیان کی عمرو بن عاتکہ ابی الاسود نے ان پانچ مقتولوں کو اور بنی عبدالدار بن قصی
سے عثمان بن ابی طلحہ بن عبد بن عثمان بن عبدالدار کو جب وہ اسیر ہیں قید تھا تو علی بن ابی طالب نے بحکم نبی صلعم تلوار سے قتل کیا اور زید
بن [illegible] بن عبد بن عثمان بن عبدالدار کا تھا علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور دوسری
روایت میں باسناد رواۃ کثیرہ یعقوب بن عتبہ سے منقول ہے کہ زید بن ملیص کو بلال نے قتل کیا یہ دو آدمی قتل
ہوئے اور بنی تیم کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور دوسری روایت میں رواۃ کثیرہ سے منقول ہے
کہ عثمان بن مالک کو خبیب نے قتل کیا اور واقدی نے کہا مجھ سے اس حدیث کو بیان کیا موسیٰ بن
محمد نے اپنے باپ سے کہ یہ دو آدمی قتل ہوئے اور ابو جہل جو بنی مخزوم بن یقظہ سے ہے وبعد ازاں بنی المغیرہ
بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم سے ہے اُسکو معاذ بن عمرو بن الجموح اور معوذ و عوف دونوں بیٹے عفرا کے
ان تینوں نے ملکر زخمی کیا اور عبداللہ بن مسعود نے اُسکا کام تمام کیا اور عاص بن ہشام بن المغیرہ کو
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے اُسکو رواۃ کثیرہ نے
نافع بن جبیر سے اور محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن رومان سے مثل روایت مذکورہ کے اور
کہا یزید بن تمیم التمیمی کو جو حلیف قریش کا تھا قتل کیا عمار یاسر نے اور دوسری روایت میں باسناد
رواۃ کثیرہ عبداللہ بن ابی عبیدہ نے اپنے باپ سے نقل کی اُسنے کہا کہ بعضے کہتے ہیں یزید بن تمیم کو علی

علیہ السلام نے قتل کیا اور ابو سافع الاشعری حلیف قریش کو ابو دجانہ نے قتل کیا اور حرملہ بن عمرو
بن ابی عتبہ کو علی نے قتل کیا ابو عبیدہ راوی نے کہا اس بات پر ہمارے جمیع اصحاب کا اتفاق ہے
اور بنی الولید بن المغیرہ سے ابو قیس بن الولید کو علی علیہ السلام نے قتل کیا اور کہا راوی نے خبر دی
مجھکو محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے جعفر بن عمرو سے کہ بنی انفاکہ بن المغیرہ سے ابو قیس بن الفاکہ بن المغیرہ
کو حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا اور کہا جعفر بن عمرو نے کہ اسحاق بن خارجہ نے مجھ سے بیان کیا کہ
ابو قیس بن الفاکہ کو حباب بن عمرو بن المنذر نے قتل کیا اور بنی امیہ بن المغیرہ سے مسعود بن ابی امیہ کو
علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا محمد بن عمر الواقدی نے کہا کہ اور مقتولین مشرکین بدر میں
رفاعہ بن ابی رفاعہ تھا بنی عایذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم سے جو منجملہ بنی رفاعہ ہے کہ اسکو امیہ بن
عایذ بھی کہتے ہیں اسکو سعد بن الربیع نے قتل کیا اور ابو المنذر بن ابی رفاعہ کو معبر بن عدی العجلانی نے
قتل کیا اور عبد اللہ بن ابی رفاعہ کو علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور زبیر بن ابی رفاعہ کو
اسید الساعدی نے قتل کیا اور واقدی نے کہا اس حدیث کو بیان کیا اتی بن عباس بن سہل نے
اسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ سائب بن ابی رفاعہ کو عبد الرحمان بن عوف نے قتل کیا اور بنی
ابی السائب سے کہ وہ صیفی بن عایذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ہے سائب بن ابی السائب تھا
اسکو زبیر بن العوام نے قتل کیا اور اسود بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم کو حمزہ
بن عبد المطلب نے قتل کیا اور کہا راوی نے کہ ہمکو خبر دی اس بات کی ہمارے سب اصحاب نے
بالاتفاق کہ واسطے قریش کے دو شخص حلیف تھے قبیلہ طی سے ایک عمرو بن سفیان تھا اسکو تو یزید بن
رقیش نے قتل کیا اور دوسرا اسی کا بھائی جبار بن سفیان تھا اسکو ابو بردہ بن نیار نے قتل کیا اور
بنی عمران بن مخزوم سے حاجز ابن سائب بن عویمر بن عایذ تھا اسکو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے
قتل کیا اور عویمر بن عایذ بن عمران بن مخزوم کو نعمان بن ابی مالک نے قتل کیا یہ سب اونیس آدمی قتل
ہوے اور بنی جمح بن عمر بن ہصیص سے امیہ بن خلف تھا اسکو خبیب بن یساف اور بلال نے شریک ہوکر
قتل کیا اور راوی نے کہا ہمکو خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے معاذ بن رفاعہ بن رافع سے اسنے
کہا امیہ بن خلف کو ابو رفاعہ بن رافع بن مالک نے قتل کیا اور علی بن امیہ بن خلف کو عمار بن یاسر نے
قتل کیا اور اوس بن المعبر بن لوذان کو عثمان بن مظعون و علی بن ابی طالب نے شریک ہوکر قتل کیا
اور دوسری روایت میں عائشہ بنت قدامہ سے مذکور ہے اسنے کہا کہ اوس بن المعبرہ کو عثمان بن
مظعون نے قتل کیا اور منبہ بن الحجاج کو ابو الیسر نے قتل کیا اور بعضے کہتے ہیں علی نے اور بعضے کہتے ہیں

ابو اسید الساعدی نے اور کہا راوی نے کہ ہمکو خبر دی محمدؐ نے اسکو عبد الوہاب نے اسکو محمدؐ نے اسکو واقدی نے اُس سے حدیث بیان کی ابی بن عباس نے اپنے باپ سے اُسنے ابو اسید سے اُسنے کہا منبہ بن الحجاج کو مین نے قتل کیا اور نبیہ بن الحجاج کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عاص بن منبہ کو بھی علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور ابو العاص بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم کو ابو دجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت مین باسناد رواۃ کثیرہ کے وارد ہی کہ واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابو معشرؒ نے اپنے اصحاب سے کہ اُنھون نے کہا کہ ابو العاص بن قیس کو علی علیہ السلام نے قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمدؐ نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ ناصم بن ابی عوف بن جبیرہ بن سعید بن سعد مقتول ابو دجانہ کا تھا یہ سب سات آدمی تھے اور سعویہ بن قیس حلیف قریش کا جو عامر عامر بن لوی سے جو منجملہ بنی مالک بن حسل کے تھا اُسکو عکاشہ بن محصن نے قتل کیا اور سعد بن وہب حلیف قریش کا جو قبیلۂ کلب سے تھا اُسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت مین بھی عاصم سے منقول ہی کہ اُسکو ابو دجانہ نے قتل کیا پس جملہ مقتولین از روے شمار کے اونچاس ۴۹ آدمی تھے اُنمین سے کتنون کو امیر المومنین علی علیہ السلام نے قتل کیا اور بائیس مرد اور تھے جو قتل کرنے مین شریک تھے

نام اُن لوگون کے قریش اور انصار مین سے جو حاضر بدر ہوے اور جو غیر حاضر تھے مگر رسول خدا صلعم نے اُنکا حصّہ غنائم سے عطا کیا تھا یہ سب تین سو تیرہ مرد تھے

واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی سلیمان بن بلال نے عمرو بن ابی عمرو سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے اُنھون نے کہا کہ بیس مرد موالی و غلامون سے حاضر بدر ہوے تھے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمدؐ نے اُسکو عبد الوہاب نے اُسکو محمدؐ نے اُس سے واقدی نے اُس سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے اُسنے کہا مین نے عبد اللہ بن حسن سے سُنا وہ کہتے تھے کہ بدر مین جو لوگ حاضر ہوے تھے وہ قرشی تھے یا انصار یا حلیف قرشی یا حلیف انصار یا موالی ان لوگون کے یعنے بندگان آزاد و غیر آزاد پس بنی ہاشم سے تو محمد رسول خدا صلعم بذات طیب و مبارک اور حمزہ بن عبد المطلب اور علی بن ابی طالب اور زید بن حارثہ و ابو مرثد کناز بن حصین الغنوی و مرثد بن ابی مرثد کہ یہ دونون حلیف حمزہ تھے و آنسہ مولی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ابو کبشہ مولی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حاضر بدر تھے شقران مملوک رسول خدا صلعم اور اُنکو کچھ حصہ سہام سے حضرت صلعم نے نہین دیا تھا اور یہ اسیرون پر تعینات تھے

پس ہر ایک شخص نے ایک اسیر انکو حوالہ کیا چنانچہ انکو حاصل ہوا زیادہ اُس سے جو کچھ کسی کو قوم مین حاصل ہوا
چنانچہ یہ سب غیر حاضران بدر جنھون نے سہم پایا سوائے شقران کے آٹھ آدمی تھے واقدی نے کہا مجھ سے
حدیث بیان کی عبد العزیز بن محمد نے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ ہر آئنہ رسول خدا صلعم نے
جعفر بن ابی طالب کو سہم اور اجر اُنکا عطا کیا اور ہمارے اصحاب نے ذکر اُنکا نہین کیا ہی اور صدر کتاب مین نام
اُنکا داخل نہین ہی یعنے کتاب مجاہدین بدر مین اور بنی المطلب بن عبد مناف سے عبیدہ بن الحارث بن المطلب عبد مناف
تھے اور حصین بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف و طفیل بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف و مسطح بن اثاثہ بن
عباد بن المطلب بن عبد مناف یہ چارون حاضرین بدر سے تھے اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عثمان بن عفان
بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس حاضر بدر نہ تھے بلکہ تخلف انکا واسطے نگہبانی رقیہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوا تھا
مگر سہم اور اجرت اُنکی حضرت صلعم نے عطا فرمائی تھی اس خبر کو بالاتفاق سب نے ذکر کیا ہی اور حضار بدر مین ابو حذیفہ بن عتبہ
بن ربیعہ و سالم مولی ابی حذیفہ تھے اور حلفاے قریش مین بنی غنم بن دودان سے عبد اللہ بن مخرش بن ریاب تھے اور عکاشہ
بن محصن و ابو سنان بن محصن و سنان بن ابی سنان بن محصن و شجاع بن وہب و عقبہ بن وہب و ربیعہ بن اکثم و یزید بن رقیش و
محرز بن فضلہ بن عبد اللہ تھے اور حلفاے قریش مین بنی سُلیم سے مالک بن عمرو و مدلاج بن عمرو و ثقاف بن عمرو اور قبیلہ طی سے
سوید بن مخشی حلیف قریش تھے واقدی نے کہا اس حدیث کو مجھ سے ابو معشر و ابن جعیسہ نے داؤد بن
الحصین سے بیان کیا اُسنے کہا بعض نے مجھ سے نقل کی کہ عبد اللہ بن جعفر الزہری وہی ارشد بن حمیرہ ہی اور ابو مخشی
اُسکی کنیت ہی اور وہ بنی اسد بن خزیمہ مین اُنکے اقربا سے ہی اور کہا داؤد بن الحصین نے کہ ہمکو ہمارے بعض اصحاب نے
خبر دی کہ جہیش مولی العاص جب تیاری بدر جانے کی کر چکا تو بیمار ہو گیا پس اُسنے اپنے شتر پر بجاے خود اباسلمہ بن
عبد الاسد کو سوار کر کے ساتھ کر دیا کہ وہ ہمراہ حضرت صلعم کے جملہ مشاہد مین حاضر رہا یہ سب سولھ آدمی ہین سوائے
جہیش کے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے عتبہ بن غزوان بن جابر بن اُہیب بن نسیب بن مالک بن الحارث
بن مازن بن منصور بن عکرمہ تھے برادر سُلیم کے اور بنی مازن سے حباب مولی عتبہ بن غزوان تھے یہ دونون شخص
حاضر بدر تھے اور بنی اللہ بن عبد العزی سے تین شخص حاضر تھے ایک زبیر بن العوام دوسرے حاطب بن ابی بلتعہ
حلیف قریش تیسرے سعد مولی حاطب اور بنی عبد بن قصی سے طلیب بن عمیر بن وہب تھے راوی مصنف
کتاب نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو فلان و فلان رواۃ نے اسمعیل بن محمد سے و فلان و فلان رواۃ نے
عائشہ بنت قدامہ سے اُسنے کہا کہ بنی عبد الدار بن قصی سے دو شخص حاضر تھے مصعب بن عمیر و سویبط بن حرملہ بن
مالک بن عمیلہ بن السباق بن عبد الدار اور بنی زہرہ بن کلاب سے عبد الرحمان بن عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث
بن زہرہ تھے اور سعد بن ابی وقاص بن اُہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھے اور عمیر بن ابی وقاص تھے اور حلیفان قریش

یعنی سے عبداللہ بن مسعود الہذلی اور مقداد بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعہ بن ثمامہ بن مطرود بن زمیر بن ثعلبہ
بن مالک بن الشرید بن فاس بن قریم بن القین بن اسود بن بہرا تھے اور یہی وہ ہیں کہ بعضے انکو مقداد بن الاسود
بن عبد یغوث بن جبد بن الحارث بن زہرہ کہتے تھے اور خباب بن الارث بن حندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن
سعد تھے مولی ام سباع بنت انمار کے اور دوسری روایت میں مسعود بن الربیع بن القارہ وذوالیدین بن عمیر بن عبد
عمرو بن نضلہ بن عشان بن سلیم بن مالک بن اقصی قبیلہ خزاعہ میں سے یہ آٹھوں آدمی حاضر تھے اور بنی تیم سے ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ تھے کہ نام انکا عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم ہے اور طلحہ بن عبیداللہ تھے
کہ رسول اللہ صلعم نے سہم انکا بھی لگایا تھا اور بلال بن رباح اور عامر بن فہیرہ مولی ابی بکر اور صہیب بن سنان یہ
پانچوں شخص حاضر تھے اور بنی مخزوم بن یقظہ سے ابوسلمہ بن عبد الاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم اور شماس
بن عثمان بن الشرید اور ارقم بن ابی الارقم وعمار بن یاسر ومعتب بن عوف بن الحمر احلیف قریش قبیلہ خزاعہ سے
پس یہ پانچوں آدمی بھی حاضر تھے اور بنی عدی بن کعب سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بن نفیل بن عبد العزی
بن رباح اور زید بن الخطاب اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کہ انکو اور طلحہ کو رسول خدا صلعم نے واسطے دریافت خبر قافلہ
یعنے واسطے سراغ رسانی کے بھیجا تھا اسوجہ سے طلحہ کو باوجود غیر حاضری بدر کے سہم واجورہ دیا گیا اور عمرو بن سراقہ بن
المعتمر بن انس بن اداہ بن ربیاح وازجملہ حلفاے قریش قبیلہ بنی سعد بن لیث سے عاقل بن ابی البکیر تھے جو شہید ہوے
بدر میں اور خالد بن ابی البکیر تھے کہ وہ بھی روز واقعہ رجیع شہید ہوے واناس بن ابی البکیر وعامر بن ابی البکیر ومہجع
مولی عمر جو اہل یمن سے تھا اور حولی اور پسر انکا کہ یہ دونوں حلیف قریش تھے اور عامر بن ربیعہ العنزی جو بطن
یعنے گروہ کمتر ہی قبیلہ ربیعہ سے اور وہ حلیف قریش تھے اور واقد بن عبداللہ التمیمی حلیف قریش کہ یہ سب تیرہ آدمی
حضار بدر سے تھے اور بنی جمح بن عمرو سے عثمان بن مظعون وقدامہ بن مظعون وعبداللہ بن مظعون وسائب
بن عثمان بن مظعون ومعمر بن الحارث یہ پانچوں آدمی حاضر بدر تھے اور بنی سہم بن عمرو سے خنیس بن حذافہ بن
قیس اور بنی مالک بن حسل سے عبداللہ بن مخرمہ بن عبد العزی وعبداللہ بن سہیل بن عمرو کہ یہ مشرکین کے
ساتھ آئے تھے اور طرف مسلمین کے آگئے ووہب بن سعد بن ابی سرح تھے واقدی نے کہا روایت کی مجھ سے
فلان فلان رواۃ نے زہری سے اس سے حدیث بیان کی ابن ابی حبیبہ نے اسنے داؤد بن الحصین سے اسنے
عکرمہ سے اسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبداللہ بن جعفر نے اسمعیل بن محمد سے کہ منجملہ حضار بدر کے ابوسبرہ
بن ابی رہم تھے اور عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو وسعد بن خولہ اہل یمن سے حلیف قریش اور حاطب بن عمرو
بن عبد شمس بن عبد ود تھے کہا راوی نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ یہ لوگ چھ آدمی تھے سواے حاطب کے
اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ عبداللہ بن سہیل اپنے باپ کے ہمراہ نکلے اور

خرچہ روزمرہ کا باپ کے ساتھ تھا اور باپ اُسکا اپنے دین پر تھا جب لشکر اسلام قریب ہوا تو عبداللہ مسلمین میں آملا اور قبل قتال خدمت میں رسول خدا صلعم کے حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا اس بات سے باپ اُسکا غیظ و طیش میں آیا تب سہیل نے کہا کہ حق تعالیٰ اس امر میں اُسکے لیے اور میرے لیے خیر کرے اور بنی الحارث بن فہر سے ابو عبیدہ تھے اور نام اُنکا عامر بن عبداللہ بن الجراح تھا صفوان بن بیضا و سہیل بن بیضا و عیاض بن زہیر و سعد بن ابی سرح و عمرو بن ابی عمرو اور یہ سب چھوٹوں کہ بنی ضبہ سے تھے حاضر بدر تھے واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی نافع بن ابی نافع ابو الحصیب و ابن ابی سبرہ بشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ روز بدر چھتے قریش کے سو بخش تھے اور واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی موسی بن محمد نے اپنے باپ سے اُسنے کہا قریش چھیاسی آدمی تھے اور انصار دو سو ستائیس تھے کہ مجموعاً تین سو تیرہ آدمی ہوئے اور دوسری روایت میں قریشی تہتر آدمی تھے اور انصار دو سو چالیس تھے چنانچہ انصار میں بنی عبدالاشہل سے سعد بن معاذ بن النعمان بن امری القیس بن زید بن عبدالاشہل تھے و عمرو بن معاذ بن النعمان تھے و حارث بن اوس بن معاذ بن نعمان و حارث بن انس بن رافع بن امری القیس تھے اور بنی عبد بن کعب بن عبدالاشہل بن زعورا سے سعد بن مالک بن عبد بن کعب اور سلمہ بن سلامہ بن وقش اور عباد بن بشر بن وقش و سلمہ بن ثابت بن وقش و رافع بن یزید کزر بن سکن بن زعورا بن عبدالاشہل اور حارث بن خزمہ بن عدی بن ابی غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف جو حلیف قوم بنی حارثہ سے تھے اور اہل قوافلہ سے بھی اُنکا علاقہ تھا اور انھیں میں اُنکا گھر تھا اور محمد بن سلمہ خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن الحارث قبیلہ بنی حارثہ سے تھے اور سلمہ بن اسلم بن جریش بن عدی بن مجدعہ تھے جو شہید ہوئے روز جنگ جسر ابی عبید سنہ چودہ میں اور ابو الہیثم بن التیہان تھے اور عبید بن التیہان یہ دونوں حلیف انصار تھے اور قبیلہ بلی سے تھے اور عبداللہ بن سہل تھے یہ سب پندرہ آدمی تھے اور بنی حارثہ بن الحارث بن الخزرج بن عمرو بن مالک بن الاوس سے مسعود بن عبد سعد بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ تھے اور ابو عبس بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ اور حلفائے قوم میں سے ابو بردہ بن نیار قبیلہ بلی سے تھے یہ تینوں شخص حاضر بدر تھے کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابو عبس سے و دیگر رواۃ نے عاصم بن عمر سے اُسنے محمود بن لبید سے مثل روایت مذکور کے اور کہا کہ منجملہ انصار کے عبد المجید بن ابی عبس بن محمد بن ابی عبس بن جبر تھے اور بنی ظفر بنی سواد بن کعب سے قتادہ بن النعمان بن زید و عبید بن اوس بن مالک بن سواد تھے اور بنی زراح بن کعب سے نضر بن الحارث بن عبد زراح بن ظفر بن کعب تھے اور حلفائے قریش میں سے دو شخص قبیلہ بلی تھے ایک عبداللہ بن طارق بن مالک بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن قرآن بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ تھے جو شہید ہوئے

واقعہ رجیع میں اور آنکے برادر مادری معتب بن عبید بن اناس بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن قرآن بن بلی بن عمرو
بن الحاف بن قضاعہ تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے اسکو رواۃ کثیرہ نے ابی عیس سے
و محمد بن صالح نے عاصم بن عمر سے اُسنے محمود ابن لبید سے اُسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابی حبیبہ نے داؤد
بن الحصین سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا کہ بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف سے مبشر بن عبد المنذر
بن زنیر تھے کہ شہید ہوے بدر میں اور رفاعہ بن عبد المنذر و سعد بن عبید بن النعمان بن قیس بن عمرو بن امیہ
بن زید بن امیہ و عویم بن ساعدہ و رافع بن عنجدہ کہ عنجدہ اُنکی ماں کا نام تھا و عبید بن ابی عبید و ثعلبہ بن حاطب و
ابو لبابہ بن عبد المنذر کہ انکو رسول خدا صلعم مدینہ میں عامل مقرر کر آئے تھے اور انکو روحا سے پھیر دیا تھا اور غنائم سے
انکا حصہ عطا ہوا تھا اور حارث بن حاطب کہ انکو بھی حضرت صلعم نے روحا سے پھیر دیا تھا اور حصہ اُنکا اُنکو عطا ہوا یہ سب
نو آدمی تھے اور بنی ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے عاصم بن ثابت بن قیس اور قیس
جسکی کنیت ابو الاقلح بن عصمہ بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ ہے اور عاصم روز جنگ رجیع شہید ہوے تھے اور اخوص الشاعر
جو مشہور ہے اولاد عاصم بن ثابت سے ہے و معتب بن قشیر بن ملیل بن زید بن العطاف و ابو ملیل بن الازعر بن
زید بن العطاف کہ اُنکے اولاد نہ تھی و عمیر بن معبد بن الازعر اُنکے بھی اولاد نہ تھی و سہیل بن حنیف بن واہب بن
عکیم بن الحارث بن ثعلبہ یہ سب پانچ شخص تھے اور بنی عبید بن زید بن مالک بن عمرو بن عوف بن انیس بن قتادہ
بن ربیعہ بن خالد بن الحارث بن عبید بن زید تھے جو روز اُحد شہید ہوے اور وہ شوہر تھے خنسا بنت خذام انصاریہ
کے اُنکے اولاد نہ تھی اور حلفاے انصار سے معن بن عدی بن الجد بن العجلان تھے کہ قتل ہوے روز جنگ
یمامہ اور ربعی بن رافع اور ثابت بن اقرم مقتول ہوے روز جنگ طلیحہ اور عبد اللہ بن سلمہ بن مالک بن الحارث بن
عدی بن الجد بن العجلان و زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن الجد بن العجلان تھے کہ انکے اولاد نہ تھی اور عاصم بن
عدی بن الجد بن العجلان جب یہ شخص ہمراہ چلا تھا تو رسول خدا صلعم نے اسکو لوٹا دیا طرف مسجد ضرار کے کہ وہاں کے
لوگوں کی کچھ خبر پہونچی تھی چنانچہ وقت تقسیم غنیمت کے حضرت صلعم نے حصہ اور اجورہ عاصم کا عطا کیا اور سالم
مولی ثبیتہ بنت یعار کہ وہ روز جنگ یمامہ قتل ہوا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے عبد اللہ
بن جبیر بن النعمان تھے جو شہید ہوے روز جنگ اُحد کہ اُنکو رسول خدا صلعم نے روز اُحد رماۃ پر امیر کیا تھا اور عاصم بن
قیس و ابو ضیاح بن ثابت و ابو حبیہ کہ یہ شخص بدر میں نہ تھا اور سالم بن عمیر کہ یہ شخص بکائین میں تھا اور حارث بن النعمان
بن ابی خرمہ و خوات بن جبیر بن النعمان کہ روحا میں کسی کام کے لیے لشکر سے جدا ہو گئے تھے یہ سب آٹھ
آدمی تھے اور بنی مجحبا ابن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عمرو سے منذر بن محمد بن عقبہ بن اُحیحہ بن الجلاح بن حریش
بن مجحبا بن کلفہ تھے اور اُنکی کنیت ابو عبیدہ تھی اُسکے اولاد نہ تھی مگر اُحیحہ کے اولاد تھی غیر منذر سے اور حلفاے قوم میں

بنی آنیف سے ابوعقیل بن عبداللہ بن ثعلبہ بن یحان تھے اور نام ابوعقیل کا عبدالعزی تھا کہ رسول خدا صلعم نے
عبدالرحمان عدو الاوثان نام رکھا تھا اور وہ روز جنگ یمامہ شہید ہوے اور نسب انکا یہ ہے ابوعقیل بن عبداللہ
بن ثعلبہ بن یحان بن عامر بن آنیف بن جشم بن عائذ اللہ بن تیم بن یراش بن عامر بن عقیلہ بن قسمیل بن قسران
بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ پس یہ دو شخص تھے اور بنی غنم بن السلام بن امری القیس بن مالک بن الاوس
بن حارثہ سے سعد بن حثیمہ تھے جو شہید بدر ہوے و منذر بن قدامہ و مالک بن قدامہ و ابن عرفجہ و تمیم مولی بنی غنم بن
السلام یہ سب پانچ شخص تھے پس یہ سب اوس اور بنی معویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے جابر بن عتیک
بن الحارث بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن معویہ و مالک بن ثابت بن نمیلہ حلیف قوم قبیلہ مزینہ سے اور نعمان
بن عصر حلیف قوم قبیلہ بلی سے اور حارث بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن اسیہ کہ یہ ثابتین بلی میں سے نہ تھا یعنے
ہونا اسکا بخوبی ثابت نہیں اور بنی مالک بن النجار بن عمرو بن الخزرج سے جو منجملہ بنی غنم ابن مالک سے اور یہ منجملہ بنی ثعلبہ
بن عبد عوف بن غنم کے ہیں ابوایوب تھے کہ نام انکا خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ تھا جو زمین روم میں مر گئے تھے
زمانہ معویہ میں اور بنی عسیرہ بن عبد عوف سے ثابت بن خالد بن النعمان بن خنسان بن عسیرہ تھے اور
بنی عمرو بن عبد عوف سے عمارہ بن حزم بن زید تھے اور سراقہ بن کعب بن عبدالعزی بن غزیہ بن عمرو بن عبد تھے
اور بنی عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک سے حارثہ بن النعمان تھے اور سلیم بن قیس بن قہد اور نام قہد کا خالد بن قیس
بالقاف بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم تھا اور بنی عائذ بن ثعلبہ بن غنم سے سہیل بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ ابن ثعلبہ
بن غنم تھے اور عدی بن ابی الزغبا تھے اور نام ابی الزغبا کا سنان بن سبیع بن ثعلبہ بن ربیعہ بن بدیل بن سعد بن
عدی بن نضر بن کاہل بن نضر بن مالک بن نطفان بن قیس بن جہنیہ تھا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی زید بن ثعلبہ
بن غنم سے مسعود بن اوس بن زید تھے اور ابوخزیمہ بن اوس بن اصرم بن زید بن ثعلبہ تھے اور رافع بن الحارث
بن سواد بن زید بن ثعلبہ یہ سب تین آدمی تھے اور بنی سواد بن مالک بن غنم بن عوف سے عوف و سعود و معاذ
پسران حارث بن رفاعہ بن سواد اولاد عفرا کہ یہ دختر عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ کے تھے اور نعمان بن عمرو بن
رفاعہ بن حارث بن سواد تھے اور عامر بن مخلد بن سواد تھے اور عبداللہ بن قیس بن خالد بن خالدہ بن الحارث بن
سواد تھے و عمرو بن قیس بن سواد و قیس بن عمرو بن قیس بن زید بن سواد و ثابت بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد اور
عصیمہ حلیف قوم اور ایک شخص قبیلہ جہنیہ سے جسکو ودیعہ بن عمرو بن جراد بن یربوع بن ظہیل بن عمرو بن غنم بن الربیعہ
بن رشدان بن قیس بن جہنیہ کہتے تھے واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبداللہ بن ابی عبیدہ نے
اپنے باپ سے اُسنے کہا میں نے سنا ربیع دختر معوذ بن عفرا سے وہ کہتی تھی کہ ابوالحمراء مولی حارث بن رفاعہ کا
حاضر بدر تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اسکو عبدالوہاب نے اسکو محمد نے اسکو واقدی نے اُسنے کہا مجھ سے

حدیث بیان کی ابن ابی حبیبہ نے داؤد بن الحصین سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا یہ بارہ آدمی تھے مع ابی الحمراء پس جملہ حضار بدر بنی غنم بن مالک بن النجار سے تینتیس ۳۳ آدمی تھے مع ابی الحمراء اور بنی عامر بن مالک بن النجار سے بعد ازان بنی عمرو بن مبذول سے بعد ازان بنی عتیک بن عمرو بن مبذول سے ثعلبہ بن عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک تھے یعنے ثعلبہ قبیلہ بنی عامر سے تھے پھر اسی سلسلہ مین طرف عمرو کے کہ وہ نامی تھا نسبت دی گئی بعد ازان اسی سلسلہ مین عتیک سے کہ وہ بھی سرغنہ قبیلہ تھا نسبت پائی اور سہل بن عتیک بن النعمان بن عمرو بن عتیک اور حارث بن صمہ بن عمرو بن عتیک جو کسی کام کے لیے لشکر سے جدا ہو گئے تھے روحا مین مگر رسول خدا صلعم نے حصہ و اجرہ انکا غنیمت سے عطا کیا تھا اور شہید ہوے دفعۃً بیئر معونہ مین پس یہ تین آدمی ہوے اور بنی بن عمرو بن مالک سے کہ وہ بنو حدیلہ ہین بعد ازان بنی قیس بن عبید بن زید بن رفاعہ بن معویہ بن عمرو بن مالک سے ابی بن کعب بن قیس بن عبید تھے اور انس بن معاذ بن انس بن قیس ابن عبید کہ یہ دونون آدمی حاضر بدر تھے اور بنی عدی بن عمرو بن مالک بن النجار سے اوس بن ثابت بن المنذر بن حرام برادر حسان بن ثابت تھے اور ابو شیخ تھے جنکا نام ابی بن ثابت بن المنذر بن حرام بن عمرو تھا اور ابو طلحہ تھے انکا نام زید بن سہل بن الاسود بن حرام تھا یہ سب تین شخص تھے اور بنی عدی بن النجار سے حارثہ بن سراقہ بن الحارث بن عدی بن مالک تھے جو شہید بدر ہوے اور عمرو بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی تھے اور کنیت عمرو کی ابو حکیمہ تھی اور سکیط بن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر تھے اور ابو سلیط تھے جنکا نام اسیرۃ بن عمرو بن عامر بن مالک تھا وہ روز احد شہید ہوے اور عمرو تھے جنکی کنیت ابو خارجہ بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن خنساء بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر تھی اور عامر بن امیہ بن زید بن الحمحاس بن مالک بن عدی بن عامر تھے و مخرز بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی تھے و ثابت بن خنساء بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر تھے جو روز بدر شہید ہوے اور سواد بن غزیہ بن اہیب حلیف القوم قبیلہ بلی سے یہ سب نو آدمی ہوے اور بنی حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار سے قیس بن السکن بن قیس بن زید بن حرام تھے اور کنیت قیس کی ابو زید تھی اور ابو الاعور کعب بن الحارث بن جندب بن ظالم بن عبس بن حرام بن جندب تھے اور سلیم بن ملحان و حرام بن ملحان بن خالد بن زید بن حرام تھے یہ سب چار آدمی تھے اور بنی مازن بن النجار سے بعد ازان بنی عوف بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن سے قیس بن ابی صعصعہ تھے اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن زید بن عوف بن مبذول تھا واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد نے عبد اللہ بن عبد الرحمان سے کہ قیس کو نبی صلعم نے مشاۃ یعنے پیادون پر مقرر کیا تھا اور عبد اللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن غنم بن مازن تھے کہ روز بدر حضرت صلعم کی طرف سے مغانم یعنے مال غنائم پر مقرر تھے اور محصن

حلیف القوم تھے بنی اسد سے یہ سب تین آدمی تھے اور بنی خنساء بن سبدول بن عمرو بن غنم بن مازن سے عمیر تھے جنکی کنیت ابوداؤد بن عامر بن مالک بن خنساء تھی اور سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن سبدول تھے یہ دو آدمی اور بنی ثعلبہ بن مازن سے قیس بن محمد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن الحارث بن ثعلبہ بن مازن تھے اور بنی دینار بن النجار سے بعد ازان بنی مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار سے نعمان بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل تھے اور ضحاک بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل تھے وسلیم بن الحارث بن ثعلبہ تھے کہ وہ برادر مادری تھے نعمان وضحاک پسران عبد عمرو کے اور کعب بن زید تھے جو جنگ خندق مین شہید ہوے اور معرکہ رو زبیر معونہ مین درمیان مقتولان سے زخمی اٹھوائے گئے تھے اور جابر بن خالد بن عبد الاشہل بن حارثہ تھے اور سعید بن سہیل بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار تھے اور بنی قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار سے کعب بن زید بن مالک تھے ویحیی بن ابی یحیر حلیف القوم تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی الحارث بن الخزرج سے بعد ازان بنی امرئ القیس بن ثعلبہ سے سعد بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرئ القیس تھے جو شہید ہوے احد مین اور عبد اللہ بن رواحہ بن ثعلبہ بن امرئ القیس تھے جو روز موتہ شہید ہوے وخلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرئ القیس تھے جو روز جنگ بنی قریظہ شہید ہوے اور خارجہ بن زید بن ابی زہیر بن مالک تھے جو یوم احد شہید ہوے اور یہ خسر تھے ابی بکر کے کہ دختر خارجہ کی زوجہ ابی بکر تھی چنانچہ یہ سب چار آدمی تھے اور بنی زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج سے بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن جلاس تھے جو روز عین التمر ہمراہ خالد بن الولید شہید ہوے وسنبیع بن قیس بن عنسہ بن امیہ بن عامر بن عدی بن کعب بن الخزرج تھے اور عبادہ بن قیس بن مالک تھے اور سماک بن سعد تھے اور عبد اللہ بن عبس بن عمیر اور یزید بن الحارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج تھے اور انھیں یزید کو بعضے قسم بھی کہتے تھے چنانچہ یہ سب چھ آدمی ہوے اور بنی جشم بن الحارث بن الخزرج سے اور اسکے بنی اخی سے کہ اخی اسکا زید بن الحارث بن الخزرج تھا اور یہ دونون توامان تھے یعنے بنی جشم اور بنی زید برادران توامان سے خبیب بن اساف بن اساف اور عتبہ بن عمر بن حدیج بن عامر بن جشم وعبد اللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید بن الخزرج بن الحارث تھے اور یہ عبد اللہ وہ ہین جنھون نے خواب مین اذان دیکھی تھی اور برادر انکے حریث بن زید تھے واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی شعیب بن عبادہ نے بشیر بن محمد سے انہ نے اپنے باپ سے کہ حریث بے شک حاضر بدر تھے اور ہمارے اصحاب کا اس بات پر اتفاق ہے اور سفیان بن بشر بھی حاضر بدر تھے یہ سب پانچ آدمی ہوے اور بنی جدارہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج سے نمیلہ بن یعار بن قیس بن عدی بن امیہ بن جدارہ تھے اور عبد اللہ بن عمیر بنی جدارہ سے اور یزید بن المزین

اور عبداللہ بن عرفطہ یہ سب چار آدمی تھے اور بنی الابجر بن عوف بن الخزرج سے عبداللہ بن الربیع بن قیس بن عمرو بن الابجر تن واحد تھے اور عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک تھے بنی عوف بن الخزرج سے بعد ازان عبید بن مالک فہن سالم بن غنم بن الخزرج سے اور یہ لوگ بنو الجلی کہلاتے تھے اسلیے کہ سالم بزرگ شکم تھا اسوجہ سے وہ جلی مشہور تھا اور مادر ابی کی سلول ایک عورت تھی اور اوس بن حجر لی بن عبداللہ بن الحارث بن عبید بن مالک تھے یہ دونون شخص حاضر تھے اور بنی حزن بن عدی بن مالک بن سالم بن غنم سے زید بن ودیعہ بن عمرو بن قیس بن حزی تھے اور رفاعہ بن عمرو بن زید بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن سالم بن غنم تھے اور عامر بن سلمہ بن عامر بن عبداللہ حلیف القوم اور وہ اہل یمن سے تھے اور عتبہ بن وہب بن کلدہ حلیف اُنکے بنی عبداللہ بن غطفان سے تھے اور معبد بن عباد بن قشعر بن القدم بن سالم بن غنم تھے اور اُنکی کنیت ابو خمیصہ تھی اور عاصم بن الاکیمن اُنکے حلیف تھے یہ سب چھ آدمی تھے اور بنی سالم بن عمرو بن عوف بن الخزرج سے بعد ازان بنی العجلان بن غنم بن سالم سے نوفل بن عبداللہ بن نضلہ بن مالک بن العجلان تھے وعثمان بن مالک بن ثعلبہ بن عمرو بن العجلان تھے وملیل بن ویرہ بن خالد بن العجلان وعصمہ بن الحصین بن ویرہ بن خالد بن العجلان یہ چار آدمی تھے اور بنی اصرم بن فہر بن غنم بن سالم سے عبادہ بن الصامت بن اصرم تھے اور برادر حقیقی اُنکے اوس بن الصامت تھے اور بنی وعد بن فہر بن غنم سے نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن وعد تھے اور یہ نعمان باسم قوقل بھی مشہور تھے واقدی نے کہا اسلیے نام انکا قوقل رکھا گیا تھا کہ جب کوئی شخص اُنکی ہمسائگی کرتا تھا تو اُس سے کہتے تھے کہ قوقل یا علا ثیرب واسفلہا یعنے ثیرب کی بلندی و پستی مین امن سے رہو اسواسطے اُنکا لقب قوقل مشہور ہوا اور بنی قریوش بن غنم بن سالم سے امیہ بن لوذان بن سالم بن ثابت بن ہزال بن عمرو بن قریوش بن غنم تھے اور بنی وعد سے دو شخص تھے اور بنی مرصحہ بن غنم بن مالک سے مالک بن الدخشم ایک شخص تھا اور بنی لوذان بن غنم سے ربیع بن ایاس تھے اور برادر اُنکے وذقہ بن ایاس بن عمرو بن غنم تھے اور عمرو بن ایاس حلیف اُنکے اہل یمن سے تھے اور اُنکے حلفا مین قبیلہ بلی سے وبعد ازان بنی عصینہ سے المجذر بن زیاد بن عمرو بن مرۃ ابن عمرو بن مرۃ تھے اور عبدہ بن الحسحاس بن عمرو بن زمرہ تھے وبحاث بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ تھے اور اُنکے برادر عبداللہ بن ثعلبہ بن اصرم اور حلیف اُنکے بن بہرا بنکو عتبہ بن ربیعہ بن حلف بن معویہ کہتے ہین چنانچہ یہ سب آٹھ شخص تھے اور بنی ساعدہ بن کعب بن الخزرج سے اور پھر زید بن ثعلبہ بن الخزرج سے ابو دجانہ تھے جنکا نام سماک بن خرشہ بن لوذان بن عبد ودّ بن ثعلبہ تھا جو روز جنگ یمامہ شہید ہوے اور منذر بن عمرو کہ وہ رسول خدا صلعم کی طرف سے قوم پر امیر تھے

اور روز جنگ بیر معونہ شہید ہوے پس یہ دونون آدمی حاضر بدر تھے اور بنی ساعدہ سے بعد ازان بنی البدی بن عامر بن عوف سے ابو اسید الساعدی تھے جنکا نام مالک بن ربیعہ بن البدی تھا اور مالک بن مسعود کہ یہ بھی منسوب بطرف بنی البدی تھے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اسکو عبد الوہاب نے اسکو محمد نے اسکو واقدی نے اسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابی بن عباس بن سہل نے اپنے باپ سے اسنے اسکے جد سے اسنے کہا کہ جب سعد بن مالک نے طرف بدر کے خروج کی تیاری کی تو بیمار ہو کر مر گئے کہ انکی قبر نزدیک دار ابن فارطہ کے واقع ہے پس حصہ و اجر انکا رسول خدا صلعم نے عطا کیا تھا اور واقدی نے کہا کہ مجھ سے روایت بیان کی عبد المہیمن نے اپنے باپ سے اسنے اپنے باپ سے اسنے کہا کہ سعد مقام روحا مین مرے اور انکا حصہ حضرت صلعم نے عطا کیا تھا اور وہ بنی البدی سے تھے اور بنی طریف بن الخزرج بن ساعدہ سے عبد ربہ بن حق بن اوس بن قیس بن ثعلبہ بن طریف تھے وکعب بن حمان بن مالک بن ثعلبہ حلیف القوم قبیلہ غسان سے تھے وحمزہ بن عمرو بن کعب بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مرزعۃ بن عدی بن غنم بن الربیعہ بن رشدان بن قیس بن جہنیہ تھے اور زیاد بن کعب بن عمرو بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مرزعہ بن عدی بن عمرو بن الربیعہ بن رشدان بن قیس بن جہنیہ تھے اور بسبس بن عمرو بن ثعلبہ بن خرشہ بن زید بن عمرو بن عبید بن زبیان بن رشدان بن قیس بن جہنیہ یہ پانچ آدمی تھے اور بنی جشم بن الخزرج سے جو منجملہ بنی سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن شاردہ بن یزید بن جشم ہین و بعد ازان منجملہ بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ ہین خراش بن صمہ بن عمرو بن الجموح بن حرام تھے اور عمیر بن حرام تھے اور تمیم مولی خراش بن صمہ تھے وعمیر بن الحمام بن الجموح تھے جو روز بدر شہید ہوے اور معاذ بن الجموح و معوذ بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام تھے اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام تھے اور انکی کنیت ابو جابر تھی وہ جنگ احد مین شہید ہوے وحباب بن المنذر بن الجموح بن زید بن حرام بن کعب تھے اور خلاد بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام اور عقبہ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام تھے اور حبیب بن الاسود مولی ان لوگون کے اور ثابت بن ثعلبہ بن زید بن ثعلبہ تھے جنکو جذع بھی کہتے ہین اور عمیر بن الحارث بن ثعلبہ بن حرام یہ سب گیارہ آدمی تھے واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد العزیز بن محمد نے یحیی بن اسامہ سے اسنے دونون پسران جابر سے انھون نے اپنے باپ سے کہ حاضر ہونا سعاذ بن صمہ بن عمرو بن الجموح کا بدر مین متفق علیہ نہین ہوا اور بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے بعد ازان منجملہ بنی خنساء بن سنان بن عبید سے بشر بن البراء بن معرور بن صخر بن سنان بن صیفی بن صخر بن خنساء تھے اور عبد اللہ بن الجد بن قیس بن صخر بن خنساء تھے اور سنان بن صیفی بن صخر بن خنساء تھے وعتبہ بن عبد اللہ بن صخر بن خنساء تھے اور حمزہ بن الحمیر تھے اور کہا راوی نے مین نے سنا کہ وہ ہی خارجہ بن الحمیر ہو اور عبد اللہ بن الحمیر یہ دونون

حلیف القوم تھے قبیلہ اتبع بنی دہمان سے اور بنی نعمان بن سنان بن عبید بن عبد بن عدی بن غنم سے
عبداللہ بن عبد مناف بن النعمان بن سنان تھے اور نعمان بن سنان مولی انصار تھے اور جابر بن عبداللہ
بن رباب بن النعمان تھے اور خالد بن قیس بن نعمان بن سنان تھے جنکو مبذہ بن قیس بھی کہتے ہیں اور یہ
چار آدمی تھے اور بنی خناس بن سنان بن عبید بن عدی سے یزید بن المنذر بن سرح بن خناس اور برادر اسکا
معقل بن المنذر بن سرح بن خناس تھے اور عبداللہ بن النعمان بن بلذمہ بن خناس یہ تین شخص تھے اور بنی خنساء
بن عبید سے حبان بن صخر بن امیہ بن خنساء بن عبید بن واحد تھے اور بنی ثعلبہ بن عبید سے ضحاک بن عارثہ بن
ثعلبہ بن عبید تھے اور سواد بن زید بن ثعلبہ بن عبید تھے اور بنی عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے عبداللہ بن قیس
بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم تھے اور برادر انکے عبید بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم تھے
اور بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ سے وبعد ازاں منجملہ بنی حدیدہ سے یزید بن عامر بن حدیدہ تھے اور کنیت یزید کی
ابو المنذر تھی اور سلیم بن عمرو بن حدیدہ و قطبۃ بن عامر بن حدیدہ تھے اور عنترہ مولی سلیم بن عمرو بن حدیدہ اور بنی
عدی بن نابی بن عمرو بن سواد سے عبس بن عامر بن عدی بن ثعلبہ بن غنمہ بن عدی و ثعلبہ بن غنمہ ابو الیسر اور نام
انکا کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد تھا و سہل بن قیس بن ابی کعب بن القین تھے جو شہید ہوے احد میں
اور معاذ بن جبل بن عائذ بن عدی بن کعب تھے اور ثعلبہ و عبداللہ دونوں پسران انیس تھے اور ان دونوں نے
بنی سلمہ کے بتوں کو توڑا تھا اور بنی زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج سے
بعد ازاں منجملہ بنی مخلد بن عامر بن زریق سے قیس بن محصن بن خالد بن مخلد اور حارث بن قیس بن خالد
بن مخلد تھے اور جبیر بن ایاس بن خالد بن مخلد تھے اور سعد بن عثمان بن خالد بن مخلد تھے اور انکی کنیت ابو عباد
تھی اور عقبہ بن عثمان بن خالد تھے اور ذکوان بن عبد قیس بن خالد بن مخلد تھے اور سعود بن خلدہ بن عامر
بن مخلد یہ سب سات آدمی تھے اور بنی خالد بن عامر بن زریق سے عباد بن قیس بن عامر بن خالد بن عامر بن
زریق تنہا تھے اور بنی خلدہ بن عامر بن زریق سے اسعد بن یزید بن الفاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر تھے
اور فاکہ بن بشر بن الفاکہ بن زید بن خلدہ تھے اور معاذ بن ماعص بن قیس بن خلدہ تھے اور برادر انکے
عائذ بن ماعص تھے اور مسعود بن سعد بن قیس بن خلدہ تھے جو شہید ہوے بیر معونہ میں یہ سب پانچوں
آدمی حاضر بدر تھے اور بنی العجلان بن عمرو بن عامر بن زریق سے رفاعہ بن رافع بن مالک بن العجلان تھے
اور خلاد بن رافع بن مالک بن العجلان تھے اور عبید بن زید بن عامر بن العجلان یہ سب تین آدمی تھے اور بنی
حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج سے رافع بن المعلی بن لوذان بن عارثہ بن زید بن
حارثہ بن ثعلبہ بن بدی بن مالک تھے اور برادر انکے ہلال بن المعلی جو بدر میں شہید ہوے اور یہ دونوں حاضر بدر تھے

اور بنی بیاضہ بن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ سے زیاد بن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن خارجہ بن عدی بن امیہ بن بیاضہ تھے و فروہ بن عمرو بن وذقہ بن عبید بن عامر و خالد بن قیس بن مالک بن العجلان بن علی بن عامر بن بیاضہ تھے و رخیلہ بن ثعلبہ بن خالد بن ثعلبہ بن بیاضہ یہ چار آدمی تھے اور بنی امیہ بن بیاضہ سے حلیفہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن عامر بن فہیرہ بن عامر بن بیاضہ تھے و غنام بن اوس بن غنام بن اوس بن عمرو بن مالک بن عامر بن بیاضہ تھے۔

ذکر مارے جانے عصما بنت مروان کا

واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبداللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ عصما بنت مروان بنی امیہ بن زید کی جو زوجہ یزید بن حصن الخطمی کی تھی رسول خدا صلعم کو بدزبانی سے ایذا دیتی تھی اور توہین اسلام کرتی تھی اور لوگون کو رسول خدا صلعم پر آمادۂ شر کرتی تھی اور اشعار پڑھتی تھی جسکا مضمون یہ ہے قبائست بنو مالک تا آخر اشعار یعنے برے ہوگئے بنو مالک و بنات مالک اور قبیلہ عوف اور بنو خزرج یعنے یہ سب بودے و بیدل ہوگئے کہ تم لوگ مطیع ہوگئے اُن مسافرون کے جو تم سے مغائرت رکھتے ہین پس وہ مراد ہین نہ مُلمج ہین تم اُسکو یعنے محمد کو بعد قتل اپنے رئیسون سردارون کے باقی چھوڑتے ہو جسطرح شوربا سے پختہ باقی چھوڑا جاتا ہے یعنے جسطرح بوٹیان کھا کر شوربا چھوٹ رہتا ہے یہ کنایہ ہے توہین و تحقیر شی سے پناچہ اصحاب مین سے جو عمیر بن عدی بن حارثہ بن امیہ الخطمی تھے اُنکو جسوقت یہ خبر پہونچی کہ عصما شان مین بنی صلعم کے ایسے کلمات کہتی ہے اور لوگون کو اُبھارتی ہے تو اُنھون نے دعا کی اور یہ نذر مانی کہ خداوندا تیرے لیے مین نے اپنے اوپر نذر واجب کی ہے کہ اگر رسول خدا صلعم مدینے مین تشریف لائین تو مین عصما کو قتل کرونگا اور اُسوقت رسول خدا صلعم بدر مین تھے پس جب حضرت صلعم نے بدر سے مدینے مین مراجعت فرمائی تو عمیر بن عدی نصف شب کو عصما کے پاس اُسی کے گھر مین پہونچے اور وہ عورت سوتی تھی اور اُسکے گرد چند نفر پسران اُسکے سوتے تھے اور اُسکے لڑکون مین سے ایک لڑکا شیرخوار تھا جسکو وہ دودھ پلاتی تھی وہ بھی ماں کے پہلو پر تھا تب عمیر نے اُس عورت کو اپنے ہاتھ سے ٹٹولا کیونکہ عمیر اعمی تھے پس اُس شیرخوار کو اُس عورت سے جدا کرکے تلوار اپنی اُس عورت کے سینے پر رکھی کہ پشت تک اُتر گئی تب عمیر نے وہان سے نکل کر نماز صبح کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینے مین جاکر پڑھی جب حضرت علیہ السلام سلام سے پھرے تو عمیر کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کیا تو نے بنت مروان کو قتل کیا اُسنے عرض کی ہان یا رسول اللہ میرے باپ ماں فدا ہون آپ پر اور عمیر خائف تھے اس بات سے کہ قتل عصما رسما خلاف مرضی حضرت کے واقع ہوا ہو بعد ازان عمیر نے عرض کی یا رسول اللہ اس قتل سے مجھ پر کچھ لازم آویگا یعنے گناہ یا قصاص فرمایا حضرت نے لا تنطح فیہا عنزان

یعنے اس مقدمہ مین دو بھیڑین بھی آپسمین سینگون سے نہ لڑینگی (کنایہ اس مثل سے یہ ہی کہ یہ واقعہ دو بھیڑون کے
باہم لڑنے سے بھی خفیف تر ہی) پس یہ کلمہ یعنے یہ مثل اول حضرت ہی سے منہ مین آئی پیشتر کبھی کسی نے اسکو
نہین کہا تھا عمیر نے کہا کہ بعد ازان آنحضرت صلعم اُن لوگون کی طرف جو گرد تھے متوجہ ہوے اور فرمایا جب چاہو
کہ دیکھو ایسے شخص کو جو غائبانہ نصرت خدا اور رسول کی کرتا ہو تو عمیر بن عدی کو دیکھو تب عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا دیکھو اس اندھے کو جسنے اپنے تئین طاعت خدا مین بیچا ہی حضرت علیہ السلام نے فرمایا ای عمر اسکو اندھا نہ کہو
بلکہ دیدنا کہو پھر جب عمیر رسول خدا صلعم کے حضور سے پھرے تو اثنائے راہ مین معلوم کیا کہ پسران عصما ایک
جماعت کے ساتھ عصما کو دفن کر رہے ہین پس اُن لوگون نے جب عمیر کو مدینے کی طرف سے آتے دیکھا
تو سب اُنکے پاس آئے اور کہنے لگے ای عمیر آیا تو نے عصما کو قتل کیا ہی عمیر نے کہا ہان مین نے قتل کیا ہی اور یہ آیتین
پڑھی فَکِیدُونِی جَمِیعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ یعنے جو شر و فساد سے تم سے میرے حق مین ہو سکے وہ تم کرو اور مجھے مہلت
نہ دو یعنے تم میرے ساتھ کچھ نہین کر سکتے ہو پس قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی اگر تم لوگ
بھی وہی کلمہ کہتے جو کچھ عصما کہتی تھی تو ہر آئینہ تمکو بھی اسی تلوار سے مارتا یہان تک کہ مین مرتا یا تمکو قتل کرتا
پس اُسی روز سے بنی خطمہ مین اسلام ظاہر ہوا اور انمین سے بعض اشخاص ایسے بھی تھے کہ اپنی قوم کے
خوف سے بظاہر استخفاف اسلام کرتے تھے اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ حسان بن ثابت نے
جو اشعار مدح مین عمیر کے کہے تھے وہ ہمارے سامنے عبداللہ بن حارث نے پڑھے اشعار بنی وائل و بنی
واقف + و خطمۃ دون بنی الخزرج + متی دعوت اخنکم یجبہا + بمعولتہا و النسایا تجی + فغرت فتی ماجدا عرقہ +
کریم المداخل و المخرج + فضرجہا بین بجمع الدیار + قبیل الصباح و لم یخرج + فاورد کہا اللہ برد الجنان + خلالا
فی نعمۃ المروج + یعنے ای بنی وائل اور ای بنی واقف اور ای بنی خطمہ ہمسایہ بنی الخزرج کے جسوقت تمھاری
خواہر عصما نے والے ہوا سپر اپنے شوہرون کو بلایا و حال آنکہ مرگ خود اسکی طرف متوجہ تھی پس وہ
عورت ایک ایسے جوان کی رگ حمیت کو جنبش مین لائی جو بزرگ منش ہی اور وہ نیک مداخل و نیک
مخارج یعنے اسکا آغاز و انجام کار دونون بخیر ہی چنانچہ اُس جوان نے آخر اُس عورت کو رنگ خون مین رنگین
کیا اور یہ امر کچھ پہلے صبح سے تھا اور اس کام مین اسکو کچھ باک نہ تھا پس ای عمیر حق تعالی تجکو خنکی جنت مین
وارد کرے اسطرح کہ تو خوشدل رہے نعمتہاے وافرہ متوالیہ سے اور واقدی نے کہا کہ مجھ سے
روایت کی عبداللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ تاریخ قتل عصما پچیسوین رمضان اٹھارہ
مہینا ہجرت سے تھا اور وہی روز مراجعت حضرت کا تھا مدینے مین

واقدی

ذکر مارے جانے ابو عفک کا

واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی سعید بن محمد نے عمارہ بن عزمہ سے انھون نے ابو مصعب اسمعیل بن مصعب بن اسمعیل بن زید بن ثابت سے انھون نے اپنے شیوخ سے کہ ابو عفک ایک شخص تھا بنی عمرو بن عوف سے اور وہ کبر سن تھا چنانچہ جس زمانہ مین رسول خدا صلعم مکہ سے ہجرت کر کے مدینے مین تشریف لائے ہین اسوقت عمر اس شخص کی ایک سو بیس ۱۲۰ برس کی تھی اور وہ اسلام مین داخل نہوا تھا اور وہ لوگون کو حضرت کی عداوت پر آمادہ شر کرتا تھا پس جب کہ حضرت علیہ السلام نے جنگ بدر کے واسطے خروج کیا اور وہان سے مظفر و منصور مدینے مین مراجعت فرمائی تو وہ شیخ حسد و بغاوت مین اشعار پڑھتا تھا اشعار قد عشت حینا و ما ان ارای + من الناس ذرا ولا مجمعا + اعم عقولا و انای الی + شتیت سراعا و ذواما دعا + فسلبهم امرهم ربک + حراما حلالا لاشتما رعا + فلیک کان بالملک صدقتم + و بالنصر تابعتم تبعا + یعنے مین اسوقت تک زندہ رہا اور مین نے کسی مکان و کسی مجمع مین ایسے آدمی نہین دیکھے جو عقلون سے خالی ہین اور دور دور کر آنے والے ہین طرف پریشان کرنے والے کے جسوقت وہ بلاتا ہی یعنے محمد صلعم پس اسنے ان لوگون کے امر کو سلب کر لیا یعنے انکا دین بدل ڈالا کہ وہ مرتکب ہی حرام حلال مختلف کا باہم پس اگر یہ بات ہی کہ تم لوگون نے باعث اسکے بادشاہی کے اسکی تصدیق کی ہی اور باعث غلبہ کے اسکی تبعیت کی ہی تو تصدیق و تبعیت تبع کی کی ہوتی کہ وہ اولی تر ہی راوی کہتا ہی کہ سالم بن عمیر بنی النجار سے جو بڑے باکی تھے انھون نے کہا مجھپر نذر واجب ہی کہ مین ابو عفک کو قتل کرونگا یا اس سے پہلے مین خود مر جاؤن پس سالم نے چندے تامل کیا اور حیلہ ڈھونڈھتا تھا یعنے گھات مین رہا یہان تک کہ ایک شب گرم تاب موسم گرما مین ابو عفک بیرون مکان درمیان بنی عمرو بن عوف یعنے اسکے محلے مین سوتا تھا کہ سالم بن عمیر جا پہونچے اور تلوار اسکے منہ مین بھونک دی کہ فرش تک در آئی تب دشمن خدا نے شور کیا اسوقت اتباع اسکے طرف اسکے دوڑے اور اسکو گھر مین اسکے اٹھا لے گئے اور دفن کر دیا اور کہنے لگے کسنے اسکو قتل کیا اگر قاتل کو ہم جانتے تو اسکو بھی اسکے بدلے قتل کرتے واقدی نے بواسطہ معن کے رقیس سے روایت کی ہی کہ ابو عفک ماہ شوال مین بیسوین مہینے ہجرت سے قتل ہوا اور سہدیہ عورت جو مسلمان تھی اسنے حال مین ابو عفک کے یہ اشعار پڑھے اشعار تکذب دین اللہ والمرا حمدا + لعمر الذی امناک اذ انت نائم + حبابک حنیف اخر اللیل طعنۃ + اباعفک خذنا علی کبر السن + فانی وان اعلم بقاتک الذی + اباتک حلس اللیل من انس او جنی + یعنے ای ابو عفک تو تکذیب کرتا تھا دین خدا کی اور اس شخص کی جسکا نام احمد ہی قسم ہی اسکی جسنے تجھے ہلاک کیا پس اس صورت مین کہ تو تکذیب کرتا تھا بری موت نے تجکو مارا اس مرد حنیف یعنے سالم نے آخر شب ایک ضربت ماری اور کہا لے اس ضربت کو اپنے بڑھاپے مین شاعر نے کہا البتہ مین جانتا ہون تیرے قاتل کو جسنے تجھے فرش شب پر سلایا یا یہ کہ قاتل ملازم شب تھا یعنے ہنگام شب تجھے سلایا یعنے قتل کیا کہ وہ انسان ہی یا جن ہی یہ جملہ متعلق ہی اعلم سے ای تیرے قاتل کو

جسنے ایسا کام کیا میں جانتا ہوں کہ وہ انسان سے ہی یا جن سے

غزوہ قینقاع

روز شنبہ نیمہ شوال بیسوان مہینا ہجرت سے کہ محاصرہ انکا تا ہلال ذیقعدہ رہا محمد بن عمر الواقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبداللہ بن جعفر حارث بن فضیل نے اسنے ابن کعب القرظی سے اسنے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے تو بھگی قوم یہود نے حضرت صلعم سے درخواست کی کہ درمیان انکے اور حضرت کے ایک نوشتہ بطریق عہدنامہ لکھا جاوے چنانچہ لکھا گیا اور حضرت صلعم نے کل قوم کو جو باہم حلیف یکدیگر تھے ملحق و مجتمع کرکے درمیان اپنے اور انکے عہدامان مقرر کرایا اور چند شرطین اسپر قائم کی گئین اور منجملہ ان شرائط کے ایک یہ ہے کہ حضرت پر دشمن کے ساتھ غلبہ اور چڑھائی نہ کرین پس جب کہ رسول خدا صلعم اعراب بدر پر فتحیاب ہوکر مدینے مین تشریف لائے تو یہود نے بغاوت کی اور عہود فیما بین کو قطع کیا چنانچہ بعد عہد شکنی انکے حضرت صلعم نے سفیر اپنا انکے پاس بھیجا اسنے سب قوم کو جمع کیا تب حضرت نے پہلے اسنے کلام بدعوت اسلام کیا چنانچہ فرمایا اے گروہ یہود واللہ تم خوب جانتے ہو کہ بتحقیق مین رسول خدا ہون پس تم سب اسلام قبول کرو قبل اس سے کہ تمپر مثل ہلاکت قریش کے واقع ہو تب اُن لوگون نے جواب دیا اے محمد تو مغرور نہو ظفر یابی سے اہل بدر پر کہ تو نے اُس قوم انبوہ کثیر پر غلبہ پایا واللہ کہ بے شک ہملوگ اہل حرب ہین اگر تو ہم سے مقاتلہ کریگا تو تجکو خوب معلوم ہوجائیگا کہ تو نے کبھی ہم ایسون سے قتال نہ کیا ہوگا چنانچہ اس عرصہ مین کہ وہ لوگ بعد اظہار دشمنی و عہد شکنی کے برسر عناد تھے اتفاقاً ایک زن اعنبیہ عربیہ جسکے دونون جانب سر سے بال جھڑے تھے اور وہ انصار مین سے کسی شخص کی زوجہ تھی بازار قینقاع مین آئی اور اپنا زیور بنوانے کے لیے پاس ایک زرگر کے بیٹھی تھی کہ ناگاہ ایک شخص یہود قینقاع مین سے آیا اور اُس عورت کے پس پشت بیٹھا اور اُس عورت کو خبر نہ تھی پس اُسنے دامن پیراہن اُس عورت کا پیچھے سے الٹ کر ایک کانٹے سے پیٹھ پر کپڑے مین اٹکا دیا پس وہ عورت جب وہان سے اٹھی تو اندام نہانی اُسکا کھل گیا پس لوگون نے اُسکی اس بے پردگی سے مضحکہ کیا تب ایک مرد مسلمین مین سے اٹھکر اُس یہودی کے پیچھے جسنے عورت کو برہنہ کیا تھا دوڑا اور اُسکو قتل کیا بعد ازان بنو قینقاع جمع ہوے اور اپنی جمعیت جمع کرکے اُس مرد مسلم کو قتل کیا اور اُس عہد کو جو فیما بین انکے اور رسول خدا صلعم کے تھا پس پشت ڈالا اور آمادہ حرب ہوے اور اپنے قلعہ گڑھی کی پناہ مین جا بیٹھے پس رسول خدا صلعم نے طرف انکے لشکر بھیجا اُس لشکر نے انکا محاصرہ کیا پس اول جسنے اُن یہود پر لشکر کشی کی اور انکو آوارہ و ہمان کیا وہ رسول خدا صلعم تھے اور یہود مین سے جسنے اول محاربہ کیا ہے رسول خدا صلعم سے وہ یہود قینقاع تھے اور کہا واقدی نے مجھ سے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ نے زہری سے اسنے عروہ سے اسنے کہا

جب یہ آیت نازل ہوئی وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ترجمہ آیہ اگر اندیشہ کرے تو آنکے شب خون خونی یا عہد شکنی کا تو ڈال تو بھی طرف آنکے شب خون کہ یہ طریق مساوات ہے تا انکو

عہد باقی نہ رہے تحقیق کہ حق تعالیٰ نے تمامتر عہد شکن کو دوست نہیں رکھتا فقط پس رسول خدا صلعم نے بعد نزول
اس آیۃ کے طرف اہل قینقاع کے لشکر کشی کی کمانڈر ہری وغیرہ نے کہ لشکر نے انکو انھیں کے قلعہ میں پندرہ شبانہ روز
سخت محاصرہ میں رکھا یہاں تک کہ حق تعالیٰ نے انکے دلوں میں ہیبت ڈالی تب محصورین نے درخواست کی کہ
آیا ہمارے اپنے حصن سے اتر آویں اور چلے جاویں حضرت نے فرمایا یوں نہیں کہ تم نکل کر چلے جاؤ مگر یہ کہ ہمارے حکم پر اطاعت
حاضر ہو پس وہ لوگ حکم و اطاعت رسول خدا صلعم پر قلعہ سے باہر آئے حکم ہوا کہ انکو باندھ لو پس باندھے گئے جسطرح بازو
باندھے جاتے ہیں اور رسول خدا صلعم نے ان بندیوں پر منذر بن قدامۃ السامی کو مقرر کیا تھا اس عرصہ میں ابن ابی قیدیوں کے
پاس آیا اور کہا انکو کھول دو منذر نے کہا جس قوم کو رسول خدا نے بندھوایا ہو اسے تم کھلواتے ہو واللہ جو کوئی انکو کھولیگا میں
اسکو قتل کرونگا تب ابن ابی برہم ہو کر پاس رسول خدا صلعم کے گیا اور حضرت کے دامن پیراہن پر پیچھے سے ہاتھ ڈالا اور کہا اے
محمد میرے موالی اور اقارب سے حسن سلوک کیجیے پس حضرت اسپر غضبناک ہوئے کہ چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور فرمایا خدا تجھے
ہلاک کرے میرا دامن چھوڑ دے اسنے کہا نہ چھوڑونگا جب تک میرے موالی کے ساتھ احسان نہ کیجیے کہ انمیں چار سو آدمی پیراہن
پوش ہیں اور تین سو برہنہ ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے روز جنگ حدائق و روز جنگ بغاث روسیوں اور جنھوں سے
ہماری حمایت کی تھی ان دونوں مقام میں محاربہ فیما بین اقوام واقع ہوا پس تیرا ارادہ کیا ہے کہ ان لوگوں کو ایک ہی روز
قتل کر ڈالے اے محمد میں وہ شخص ہوں کہ اندیشہ کرتا ہوں گردش انقلاب اور ہزیمت سے اور یہ قول اسکا کہ ابی اخشی الدوائر
بطریق تخویف ہے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ان لوگوں کو کھول دو خدا انپر اور اسپر لعنت کرے چنانچہ جب ان
بندیوں کے بارہ میں ابن ابی نے کلام کیا تو رسول خدا صلعم نے ان سب کو قتل کرنے سے چھوڑ دیا اور حکم کیا کہ یہ سب
مدینے سے نکالے جاویں پس جب وہ لوگ نکالے جاتے تھے تو پھر ابن ابی اپنے حلیفوں کو ہمراہ لیکر اس ارادہ پر
آیا کہ انکے مقدمہ میں حضرت صلعم سے کلام کرے تا وہ لوگ اپنے گھروں میں بدستور آباد رہیں اسوقت وہ وقت پر
عویم بن ساعدہ بطریق دربانی حاضر تھے پس ابن ابی جب دروازہ پر پہونچا اور چاہا کہ اندر داخل ہو تو عویم نے
اسکو روکا کہ جب تک تیرے بارہ میں اذن رسول خدا نہ ہوگا تو اندر جانے نہ پاویگا مگر ابن ابی نے نہ مانا اور اندر چلا
تب عویم نے اسپر حملہ کر کے سر اسکا دیوار سے ٹکرایا کہ خون بہنے لگا پس یہود نے جو اسکے حلیف تھے باہم غوغا کرنے لگے
اور کہا اے ابو الحباب اب اس شہر اس گھر میں ہمان تجکو یہ صدمہ پہونچا وہاں ہم ہرگز نہ رہینگے اور نہ اس بات پر قادر
ہیں کہ اپنے اس ارادے سے باز رہیں تب ابن ابی انپر شور کرنے لگا اور اپنے چہرے کا خون پوچھتا جاتا تھا اور
کہتا تھا واے ہو تم پر قرار پکڑو اور مستقل رہو پھر وہ لوگ آپسمیں غوغا کرنے لگے کہ ہم ہرگز نہ رہینگے اس مقام پر میہاں سے
تجکو گزند پہونچا ہے اور نہ تجکو قدرت ہے کہ اپنے ارادے کو ترک کریں اور یہ لوگ یہود میں بڑے شجاع تھے
بعد ازاں ابن ابی نے انکو حکم کیا کہ پھر قلعہ میں چلے جاویں اور جھوٹا وعدہ کیا کہ میں بھی تمہارے ساتھ قلعہ میں

داخل ہونگا مگر آنسے دغا کی کہ آنکے ساتھ نہین کیا پس وہ لوگ اپنے قلعہ مین جاگزین ہوے اسطور پر کہ نہ تیر چلایا نہ مقاتلہ کیا یہان تک کہ حکم رسول خدا صلعم مین اس صلح پر پھر قلعہ سے اُتر آئے کہ مال اُنکا مال رسول خدا ہو پس جب کہ اُنھون نے دروازہ قلعہ کھول دیا اور قلعہ سے اُتر آئے تو محمد بن مسلمہ اُنکو شہر بدر کر آیا اور مال اُنکا ضبط کر لیا چنانچہ اُنکے اسباب حرب مین سے رسول خدا صلعم نے تین کمانین پسند کر لین ایک کمان جسکو کتوم کہتے تھے کہ بعد ازان وہ ہی جنگ اُحد مین ٹوٹ گئی اور ایک کمان جسکو رد حا کہتے تھے اور ایک کمان جو بیضا کہلاتی تھی اور اُنکے سلاح مین سے دو زرہین لین ایک کا نام صغدیہ تھا اور دوسرے کو فضہ کہتے تھے اور تین تلوارین لین ایک کو سیف قلعی کہتے تھے اور ایک کو بتار اور ایک اور تھی اور تین برچھیان لین اور اُنکے قلعہ مین ہتھیار بہت تھے اور اسباب زرگری کا بھی بہت تھا کہ اکثر انمین زرگر تھے محمد بن مسلمہ نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے اُنکی زرہون مین سے ایک زرہ مجکو مرحمت فرمائی اور سعد بن معاذ کو بھی ایک زرہ جسکو سمحل کہتے تھے عنایت فرمائی اور اُنکے پاس زمین و زراعت نہ تھی اور اُنکے کل اسباب سے جو دستیاب ہوا تھا خمس رسول خدا صلعم نکال کر باقی صحابہ پر تقسیم کیا گیا اور جب رسول خدا صلعم نے حکم کیا تھا عبادہ بن صامت کو تا اُن لوگون کو جلاے وطن کرے تو اہل قینقاع کہتے تھے کہ اے ابوالولید تو تو ہمارے اوس اور بنی الخزرج مین سے ہے اور ہم لوگ تیرے موالی و دوست دار ہین تو ہم سے اسطور پیش آتا ہے تب عبادہ نے اُنکو جواب دیا کہ جسوقت تم لوگ مُحاربہ کرتے تھے تو مین نے خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہو کر عرض کی تھی کہ یا رسول اللہ مین اُن لوگون سے اور اُنکے حلیف ہونے سے بری و بیزار ہو کر آپ کی طرف آیا ہون اور ابن اُبی و عبادہ بن صامت اُنھین مین سے تھے اور حلیف ہونے مین دونون بمنزلہ شخص واحد کے تھے اسوجہ سے عبداللہ بن اُبی نے اُس سے کہا کہ تو بیزار و جدا ہو گیا اپنے موالی کے حلیف سے یہ تو نے کیا کام کیا یعنے تو نے برا کام کیا پس اُسکو یاد دلائی اکثر مقامات جسمین وہ مبتلا ہوے تھے و از یکدیگر دفع بلا کی تھی تب عبادہ نے کہا کہ ای ابوالحباب طبیعتین بدل گئین اور اسلام نے عہود سابقہ کو مٹا ڈالا واللہ تو باز رہنے والا ہے ایسے امر سے کہ قریب ہے انجام اُسکا تو فردا دیکھیگا اور جب عبادہ اُن لوگون کو زجر و تاکید کوچ کر جانے اور نکل جانے کی کرتا تھا تو اہل قینقاع نے طلب مہلت و درخواست دم لینے کی کی عبادہ نے کہا آج کے روز تمھارے لیے بموجب حکم رسول خدا صلعم کے تین ساعت یا ثلث یوم کی مہلت ہے مین اُسپر ایک ساعت زیادہ نہین کر سکتا اور اگر ایسا حکم نہوتا بلکہ مین خود مختار ہوتا تو تمکو دم بھر دم نہ لینے دیتا پس جب کہ وہ تین ساعتین یا ثلث یوم گذر گئے تو اُنکو نکالا اور آپ بھی اُنکے پیچھے چلا یہانتک کہ وہ لوگ روانہ سمت ملک شام ہوے تو عبادہ کہتے جاتے تھے کہ دور سے دور تر اور منتہی سے منتہا چلے جاؤ چنانچہ عبادہ اُنکے پیچھے عقیب اذرعات تک جا کر لوٹ آئے اور وہ لوگ اذرعات مین پہونچے اور وہ ایک موضع ہے ملک شام مین اور قریب ہے شام سے اور مروی ہے کہ بروقت نکالے جانے کے اہل قینقاع بحضور رسول خدا صلعم یہ عذر کرتے تھے

کہ اے محمد لوگون پر ہمارا دین ہی حضرت نے فرمایا جلد نکل جاؤ اور چھوڑو جو کچھ ہو اور راویان اخبار نقل کرتے ہین کہ دربارہ نکالے جانے اہل قینقاع بابت عہد شکنی کے ہمنے سوائے حدیث ابن کعب کے دوسری روایت بھی سنی ہی کہا واقدی نے مجھسے حدیث بیان کی محمد نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے کہا کہ بتحقیق رسول خدا صلعم نے جب بعد فتح بدر سے مراجعت فرمائی تو لوگون کو حسد عظیم ہوا اور کینہ درونی ظاہر کرنے لگے پس جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لیکر نازل ہوے وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِيْنَ جب جبرئیل تبلیغ اس آیہ سے فارغ ہوے تو حضرت صلعم نے اُنسے کہا کہ البتہ مین ان لوگون سے خوف و اندیشہ رکھتا ہون پس حضرت نے بعد تبلیغ اس آیہ کے انپر لشکر کشی کی یہان تک کہ وہ لوگ حکم رسول خدا صلعم پر حاضر ہوے اور اس بات پر صلح ٹھہری کہ مال انکا مال رسول خدا ہی اور اُنکے زنان و فرزندان اُنہین کے ہین واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن القاسم نے اپنے باپ ربیع بن سُبرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہ مین پھرا ہوا شام سے آتا تھا جب مقام فلیتین مین پہونچا کہ بناگاہ بنی قینقاع سے ملاقات ہوئی کہ وہ لوگ اپنے فرزندان و زنان کو اونٹون پر سوار کیے ہوے چلے جاتے تھے مین نے اُنسے حال پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ ہمکو ہمارے وطن و مسکن سے نکال دیا اور مال و منال ہمارا چھین لیا مین نے کہا تم لوگ کہان کے ارادے سے جاتے ہو کہا شام کو جاتے ہین سُبرہ نے کہا جب یہ لوگ وادی قرے مین پہونچے تو وہان ایک مہینا قیام کیا بعد ازان یہود وادی قرے نے پیدلون کو سوار اور زاد راہ سے تقویت کرکے اذرعات مین جو ایک موضع ہی شام مین پہونچا دیا اور وہ لوگ وہین بود و باش کی مگر بقاء اُنکی بہت تھوڑے دنون رہی کہ تباہ و ہلاک ہوگئے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یحیے بن عبداللہ بن ابی قتادہ نے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم سے اُسنے کہا کہ رسول خدا صلعم نے ابو لبابہ بن عبدالمنذر کو تین بار مدینے پر خلیفہ کیا ایک وقت بدر القتال دوسرے بنی قینقاع تیسرے غزوہ سویق مین اور غزوہ سویق ماہ ذیحجہ مین ہجرت سے بائیسوین مہینے واقع ہوا کہ خروج کیا تھا رسول خدا صلعم نے روز یکشنبہ پانچوین تاریخ ذیحجہ کو اور پانچ روز مدینے سے حضرت غائب یعنے باہر رہے تھے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ نے زہری سے اور اسحاق بن حازم نے محمد بن کعب سے اُسنے کہا جب مشرک بدر سے شکست پاکر مکے کو پھرے تو ابوسفیان نے تیل ڈالنا سر مین یعنے زینت کرنا اپنے اوپر حرام کیا یہان تک کہ محمد و اصحاب محمد سے اپنی قوم کا بدلا لیوے چنانچہ بنابر حدیث زہری کے دو سو سوار ہمراہ لیکر مکے سے نکلا و بنابر حدیث ابن کعب کے چالیس سوار ہمراہ تھے یہان تک کہ وہ سب چلے نجد کی راہ سے اور وقت شب پاس بنی النضیر کے پہونچے پھر شب پاس حیی بن اخطب کے گئے اور اُسکا دروازہ کھٹکھٹایا تاکہ اخبار نبی و اصحاب کی

اس سے دریافت کرین اسنے انکار کیا کہ دروازہ اُنکے لیے نہ کھولا اور نہ اُنسے ملاقات کی پھیر اُسی شب کو پاس سلام بن مشکم کے گئے اور اُسکا دروازہ کھٹکھٹایا اُسنے انکے لیے دروازہ کھولا اور اُنکی مہمانداری کی اور ابوسفیان کو بطریق مہمانی شراب پلائی اور اخبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب سے اُسکو خبر دی جب صبح ہوئی تو ابوسفیان وہان سے نکلکر بمقام عُریض پہونچا تو وہان ایک شخص انصاری کو پایا کہ وہ مع اپنے مزدور کے اپنے کھیت مین مشغول تھا پس ابوسفیان نے اُس انصاری اور اُسکے مزدور کو قتل کیا اور عُریض مین دو گھر انصاریون کے اور اُنکے کھیت جلا دیے پھر جب اُسنے یہ دیکھا کہ قسم اُسکی درباب ترک زینت و بدلا لینے کی اُتر گئی تو وہان سے بخوف یا داش کر وہ اپنے بھاگ گیا پس یہ خبر رسول خدا صلعم کو پہونچی حضرت نے اپنے اصحاب کو مامور کیا کہ وہ واسطے تعاقب ابوسفیان کے نکلے اور حال یہ تھا کہ ابوسفیان اور اصحاب اُسکے سبکبار رہتے تھے کہ بفور استماع آمد لشکر اسلام سبکبار ہی سے مفرور ہو جاتے تھے یہان تک کہ مشک اور تھیلے ستو کے جو اکثر خورش اُنکی اور زاد روز مرہ تھی وہ بھی ڈال جاتے تھے کہ سلم جب اس مقام پر گذر کرتے تھے تو اُٹھا لیجاتے تھے اسیوجہ سے اُس غزوہ کا نام غزوہ سویق ہوا اور جب رسول خدا صلعم نے مع لشکر مدینے کو مراجعت فرمائی تو ابوسفیان اشعار پڑھتا تھا جو حدیث زہری مین منقول ہے جسکا مضمون یہ ہے کہ مسلم بن مشکم نے حالت تشنگی مین مجکو بادام کیت یعنے شراب شرخ پلائی اور سیراب کیا اور وہ ابن مشکم ابوعمرو ہے جو صاحب جود ہے اور گھر اُسکا یثرب مین ہے کہ وہ امیدگاہ و پناہ تمام مہترین عطا کا ہے ۔

ذکر غزوہ قرارۃ الکدر

واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد نے زہری سے اُسنے کہا کہ غزوہ قرارۃ الکدر جسکو قردی بھی کہتے ہین ساتھ بنی سلیم و غطفان کے ماہ ذیحجہ مین بامیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور یعقوبی کہتے ہین کہ نیمہ محرم تیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور آن حضرت پندرہ شب مدینے سے غائب یعنے باہر رہے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ بن جعفر نے ابن ابی عون سے اُسنے یعقوب بن عتبہ سے اُسنے کہا کہ باعث خروج رسول خدا صلعم مدینے سے طرف قرارۃ الکدر کے یہ تھا کہ حضرت برانگیختہ و برہم اسبات سے ہوے تھے کہ انکو خبر مجمع غطفان و سُلیم کی پہونچی تھی کہ وہ لوگ بطریق تعاوت قرارۃ الکدر مین جمع ہین پس حضرت نے اُنپر لشکر کشی کی اور اُنکی راہون کو مسدود کیا اور جب وہان پہونچے تو آثار اُنکے چارپایون کے اور نشان آمد و رفت اُن مویشیون کا وہان دیکھا مگر کسیکو اُس میدان مین نپایا تب حضرت نے چند آدمی کو اپنے اصحاب مین سے بلندی وادی پر روانہ کیا اور خود مع چند اصحاب تلاش اُنکے بطن وادی مین متوجہ ہوے چنانچہ اُس وادی مین چرواہون کو دیکھا کہ اُنمین ایک لڑکا تھا اُسکا نام یسار تھا اُنسے خبر باغیون کی دریافت کی تو یسار نے کہا کہ مجھے اُن لوگون کی خبر معلوم نہین ہے پانچوین روز پانی پلانے والے وارد ہو چکے ہین

اور آج ہماری چوتھے روز پانی پلانے والون کی ہے سو اسطے وہ لوگ طرف پانی کے بلند نی وادی پر چرتے ہین
اور ہم لوگ عزآب ہین یعنے بے غمخوار ہین انمین اور تمون ہین رہنے والے ہین اور ہانک لانے والے چوپایون
کے جب وہ چراگاہ مین دور چلے جاتے ہین پس رسول خدا صلعم نے اُن چوپایون کو ہمراہ ہنکوا لیا اور رہنے کو
پھرے جب وہان پہونچکر نماز صبح پڑھی تو دیکھا کہ وہ ہی لیسا لڑکا چرواہے کا نماز پڑھ رہا ہے پھر حضرت صلعم نے
لوگون کو حکم تقسیم غنائم کا کیا لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہر آئنہ ہمارے قوی لوگ تو سارے چوپایے ہانک لائے
ہین اور ہم مین وہ لوگ ہین جو اپنے حصہ سے ضعیف ہین یعنے ضعیف الجثہ ہین فرمایا حضرت نے آپسمین تقسیم کر لو
لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ کے لیے وہ غلام ہے جسکو آپ نے نماز پڑھتے دیکھا ہے پس اُسے ہم آپ کو دیتے
ہین کہ وہ آپ کے حصہ مین ہے حضرت نے فرمایا تم سب اس بات مین خوش ہوا نھون نے کہا ہم سب
کی خوشی ہے پس حضرت نے اُس غلام کو اپنے حصہ مین قبول کیا اور اُسکو آزاد کیا اور یہ ہوا کہ جب
لوگون نے مقام غزوہ سویق سے کوچ کیا اور رسول خدا صلعم مدینہ مین تشریف لائے اور غنیمت تقسیم
کی گئی تو ہر شخص کو اصحاب مین سے سات سات شتر حصہ مین ملے اور اہل حصہ دو سو آدمی تھے اور دوسری
روایت مین واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد الصمد بن محمد السعدی نے حفص بن عمر بن ابی طلحہ
سے اُسنے اُس سے جسنے اُسکو خبر دی اُسنے ابی اردی الدوسی سے اُسنے کہا مین ہمراہ لشکر اُن لوگون
مین تھا جو اونٹون کو ہانک لائے تھے پس جب ہم لوگ صرار مین پہونچے اور صرار ایک مقام ہے مدینہ سے
تین میل کے فاصلہ پر تو وہان جملہ شتر پانچ حصہ کیے گئے اور شتر پانسو تھے پس اُسمین سے سو شتر خمس نکالکر
باقی چار سو تقسیم کیے گئے مسلمین پر کہ ہر ایک کے حصہ مین دو دو شتر آئے اور واقدی نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی عبد اللہ بن نوح نے اُسنے ابی عفیر نے اُنھون نے کہا کہ رسول خدا صلعم ابن مکتوم کو
مدینے مین خلیفہ مقرر کر گئے تھے یعنے بروقت خروج جانب غزوہ سویق کے چنانچہ ابن مکتوم اہل مدینہ کو
جمع کرکے پہلوے منبر مین کھڑے ہوکر خطبہ بیان کیا کرتے تھے اور منبر کو اپنے بائین جانب کرتے تھے

ذکر قتل ابن الاشرف کہ قتل اُسکا ماہ ربیع الاول مین چھبیسوین مہینے ہجرت سے ہوا

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد الحمید بن جعفر نے اُنھون نے یزید بن رومان و معمر سے ان دونون
نے زہری سے اُسنے ابن کعب بن مالک اور ابراہیم بن جعفر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے
پس ہر ایک نے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جابر سے بطرق رواۃ اپنے اپنے کے پس جس امر پر لوگون کا اجماع
و اتفاق ہوا وہ یہ ہے کہ ہر آئنہ ابن الاشرف شاعر تھا اور شان مین پیغمبر خدا صلعم اور اُنکے اصحاب کی ہجو کیا
کرتا تھا اور کفار قریش کو مسلمین پر آمادہ شر کرتا تھا اپنے شعرون مین پھر جب رسول خدا صلعم سے

سے مدینہ مین تشریف لائے اور اہل مدینہ باہم مختلط تھے بعضے انمین سے مسلم تھے جو دعوت اسلام پر جمع ہوے تھے اور انمین سے اہل جمعیت واہل حصون تھے اور انمین حلیف بھی تھے واسطے دو قبیلہ اوس وخزرج کے پس رسول خدا صلعم جب مدینے مین تشریف لائے تو انمن سب کی نیکو خواہی چاہی اور انکو مصالحۃ الہی پر طلب کیا اور اُسوقت حال یہ تھا کہ اگر کوئی مسلم تھا تو اُسکا باپ مشرک تھا اور سارے مشرک اور یہود اہل مدینہ رسول خدا صلعم اور اصحاب کو بایذاے شدید ستاتے تھے پس حق تعالے نے اپنے نبی اور تمام مسلمین کو اس بات پر امر بصبر فرمایا اور فرمایا کہ اُنسے عفو کرو اور اُنھین لوگون کے باب مین یہ آیہ نازل ہوی لَتُبْلَوُنَّ فِیْ اَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا اَذًی کَثِیْرًا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ترجمہ ہر آئینہ تم لوگ سنتے ہو اگلے اہل کتاب یعنے یہود سے اور مشرکین سے ایذاے کثیر یعنے بدزبانیان انکی وحال آنکہ صبر کرنا تمھارا اور تقوے رکھنا لازم ہی کیونکہ یہ امر غالب امور ہی بقط اور انھین لوگون کے باب مین خدا نے نازل کی یہ آیت وَدَّ کَثِیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ الآیہ ترجمہ یعنے آرزو کرتے ہین اکثر مردم اہل کتاب مین سے کہ بعد ایمان کے تمکو کفر کی طرف پھیرین باعث حسد درونی کے پس جب کہ ابن الاشرف ایذا رسانی نبی اور اصحاب نبی سے باز نہ آیا اور غلبہ مسلمین کی خبر اُسکو پہونچی تھی چنانچہ جب زید بن حارثہ بدر سے خوشخبری فتح لائے کہ مشرکین قتل ہوے اور اکثر اسیر ہوے وبالآخر ابن الاشرف نے بچشم خود دیکھا وبندی بندے ہوے آئے ہین تو سرنگون اور ذلیل ہوا اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ وای تمپر واللہ آج کے روز شکم زمین تمھارے لیے بہتر ہی پشت زمین سے یعنے زمین پر چلنے سے تبر مین جانا بہتر ہی کہ ایسے لوگ سرداران مردم قتل کیے گئے اور اسیر ہوے پس تمھارے نزدیک کیا ہی اور کیا تمھاری راے ہی لوگون نے کہا ہم جب تک زندہ ہین ہمکو محمدؐ سے عداوت ہی اُسنے کہا تم کیا ہوے کہ ہر آئینہ قوم اُسکی غالب آئی اور ظفر یاب ہوئی ولیکن مین قریش کے پاس جاتا ہون اور اُنکو برانگیختہ وآمادہ جنگ کرتا ہون اور اُنکو اُنکے مقتولون کو یاد دلاکر لاتا ہون کیا عجب ہی کہ وہ لوگ نادم ہوکر خروج کرین تو مین بھی اُنکے ہمراہ خروج کرون پس ابن الاشرف یہ کہکر مدینے سے چلا اور مکے مین پہونچ کر پاس ابووداعہ بن جبیرۃ السہمی کے جسکی زوجہ عاتکہ بنت اُسید بن ابی العیص تھی مقیم ہوا اور قریش کے مرثیے مین اشعار کہتا تھا شعر تَحَنَّنْ رَحَا بَذْرٍ لِمَهْلَكِ اَهْلِهٖ + وَلِمِثْلِ بَذْرٍ تَسْتَهِلُّ وَتَدْمَعُ + فَلَكَتْ بِرَاةُ النَّاسِ حَوْلَ حِيَاضِهٖ + لَا يَبْعُدُوْا اِنَّ الْمُلُوْكَ تَصَرَّعُ + وَيَقُوْلُ اَقْوَامٌ اَذَلَّ بِكَبْشِهِمْ اَنَّ ابْنَ اَشْرَفَ ظَلَّ كَعْبٌ يَجْزَعُ + صَدَقُوْا فَلَيْتَ الْاَرْضُ سَاعَةَ قُتِّلُوْا + ظَلَّتْ تَسِيْخُ بِاَهْلِهَا وَتَصَدَّعُ لم قد اُصيب بها من ابيض ماجد + ذی بهجة يا وی لركبه اليفع + طلق اليدين اذا الكماة اكبّت اطلقت + حمال اثقال يسود ويربع + تبيت اكناف نبی امیۃ کلهم

خشعوا لقتل ابی الحکیم وجدعہ + وانبار بیعۃ عندہ ومنبہ + حل مال مثل المعلکین متبع + یعنے
جبکی بدر کی واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے چلی + اور لازم ہی واسطے ایسے اہل بدر کے کہ شور و فغان
اور اشک روان کریں + کیونکہ قتل کیے گئے سردار ان مردم گرد چشمۂ سار بدر کے + اور یہ بعید نہین
ہی اسلیے کہ اکثر ملوک ہی مارے جاتے ہین + اور اکثر اقوام ارذال اپنے غصہ اور غیظ مین کہتے ہین
کہ ہر آئینہ کعب ابن اشرف بے صبر ہوگیا + سچ کہتے ہین حال یہ ہی کہ جسوقت وہ لوگ قتل ہوئے کاش
زمین اُسوقت پھٹ جاتی اور خسف کر لیتی اپنے اہل کو + اور البتہ قتل ہوے بدر مین وہ لوگ جو بہترین
برترین مردم تھے + اور وہ ایسے خوبیون والے تھے کہ مردم حاجتمند انکی طرف پناہ پاتے تھے +
اور وہ لوگ کشادہ دست تھے جب ستارے غائب ہوتے ہین یعنے ہر صبح سخاوت کرنے والے
تھے + پھر جو لوگ بھاری بوجھ اُٹھانے والے ہین وہ ہی سرداری کرتے ہین اور آزمائے جاتے ہین +
مجھے خبر پہونچی ہی کہ بنی المغیرہ سب کے سب بسبب مارے جانے ابو الحکیم کے ڈر گئے ہین اور ناک کاٹی
گئی یعنے نکٹے و خوار ہوگئے + چنانچہ درجواب اسکے حسان بن ثابت نے یہ اشعار کہکر مکے مین بھیجدیے
شعر بکت عین کعب ثم حل لعبرۃ + منہ وعاش مجدعا لا یسمع + ولقد رایت بنطن بدر منہم
قتلی تبیح لہا العیون وتدمع + فابکی فقد ابکیت عبدا راضعا + شبہ الکلیب للکلیبۃ یتبع +
ولقد شفی الرحمان منہم سیدا + واحان قوما قاتلوہ وصرعوا + ونجا وافلت منہم من قلبہ
شعف یظل لخوفہ یتصدع + ونجا وافلت منہم متسرعا + قل فلیل یا رب یتسرع + +
یعنے کعب کی آنکھین روئین اور بہائے گئے اشک + اُسکی آنکھ سے یعنے رویا اور آنسو بہایا اور زندہ رہا
نکٹا پھرا یہ کنایہ ہی کہ وہ ذلیل و خوار جیا + اور مین نے بدر کے میدان مین مشرکین کے + ایسے مقتولون
کو دیکھا کہ اُنکے لیے بہت سی آنکھین روتی ہین + اور رو تو ای کعب کہ تو نے شیر خوار دن کو رولایا ہی
مانند پلوٹن کتے کے کہ وہ پیچھے کتیا کے ہوتے ہین یعنے ہرگاہ تو نے زنان مشرکین کو اُنکے مقتولون کا مرثیہ
بیان کرکے رولایا تو انکے بچے بھی مثل سگ بچون کے کتیا کے ساتھ روئے + اور البتہ خدا نے ہمارے
سردار یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُنکی طرف سے تشفی خاطر عطا کی + اور سزاوار ہلاکت کیا
اُس قوم جھوٹون نے اُس سید سردار سے مقاتلہ کیا و حال آنکہ وہ مارے گئے + اور اُنمین سے
وہ شخص بچگیا اور نکل بھاگا جسکا دل پژمردہ اور خوف سے پارہ پارہ تھا + اور اسیطرح بچ گیا
اور نکل بھاگا وہ شخص جو بڑا دوڑنے والا + اور شکست پاکر فرار کرنے والا اور تیز بھاگنے
والا تھا جب وہ گریز کرتا تھا + بعد ازان رسول خدا صلعم نے حسان کو بلوایا اور فرمایا کہ کعب فلانی

جگہ بکے ہین اُترا ہی تب حسان نے اشعار ہجو کہکر وہان بھی بھیجنا شروع کیا شعر اَلَا اَبْلِغَا عَنِّیْ اُسَیْدًا رِسَالَۃً + فَخَالُکَ عَبْدٌ بِالسُّرَاۃِ مُجَرَّبُ + لَعَمْرُکَ مَا اَوْفٰی اُسَیْدٌ بِجَارِہٖ + وَلَا خَالِدٌ وَلَا اُلْمُفَاضَۃ زَیْنَبُ + وَعَتَّابٌ عَبْدٌ غَیْرُ مُوْفٍ بِذِمَّۃٍ + کَذُوْبٌ سَئُوْنُ الرَّاْسِ قِرْدٌ مُدَرَّبُ + اَلَا اَبْلِغَا الخ (مترجم کہتا ہی ابلغا تثنیہ ہی کہ عرب اپنے اشعار مین اکثر خطابات مین استعمال صیغہ تثنیہ کا کرتے ہین اور کبھی وزن شعر کی رعایت سے الف زائد لاتے ہین) یعنے آگاہ ہو کہ اُسید[1] کو میری طرف سے یہ پیام پہونچادو + کہ خال تیرا غلام اور مکر و فریب مین آزمودہ تھا + قسم ہی زندگانی کی کہ اُسید اپنے ہمسایہ اور اپنے ذمیون کے ساتھ وفا کرنے والا نتھا + اور نہ خالد ایسا تھا اور نہ مفاضہ[2] زینب ایسی تھی (مفاضہ یعنے عورت بڑے پیٹ والی) اور عتاب بھی غلام بیوفا تھا اپنے ذمیون سے + اور وہ بڑا کاذب اوندھی کھوپڑی والا اور سکھلایا ہوا بندر تھا غرض کہ جب اشعار حسان بن ثابت جسمین مذمت کعب اور اُسید پدر عاتکہ کی تھی عاتکہ کو پہونچی تو اُسنے اسباب کعب کا اپنے گھر سے باہر نکال دیا اور کہا مجکو اس یہودی سے کیا کام ہی کیا تو نہین دیکھتا کہ حسان نے کیسی تفضیح ہماری کی ہی چنانچہ کعب وہان سے اپنا اسباب اُٹھا لیگیا اور دوسری قوم کے پاس اُٹھ گیا تب حضرت علیہ السلام نے حسان کو بلوا کر فرمایا کہ کعب فلان فلان جگہ اُترا ہی پس حسان ہمیشہ ان لوگون کی ہجو کہتے تھے یہان تک کہ اُنھون نے بھی اسکا رخت اقامت اپنے یہان سے پھینک دیا پھر جب کہ کعب نے کہین ٹھکانا نہ پایا تو مدینے مین چلا آیا جب رسول خدا صلعم کو اسکے آنے کی خبر ہوئی تو حضرت نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ ابْنَ الْاَشْرَفِ بِمَا شِئْتَ فِیْ اَعْلَاہُ الشَّرَّ وَقَوْلِہِ الْاَشْعَارَ کہ اے پروردگار میری تو کفایت و مکافات کر میری جانب سے ابن اشرف کو جسطرح تیری مشیت ہو اُس بارہ مین کہ اُسنے اعلان شر اور اشتہار اپنے اشعار کا کیا ہی بعد ازان رسول خدا صلعم نے فرمایا کون میری جانب سے اُسکو کفایت کریگا اسواسطے کہ اُسنے مجکو بہت ایذا دی ہی تب محمد بن مسلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین اُس سے انتقام کرونگا کہ اُسکو قتل کرونگا فرمایا اچھا تو ہی اس کام کو کر پس محمد بن مسلمہ نے بانتظار موقع وقت چند روز درنگ کی اور کھانا پینا چھوڑ دیا تب حضرت نے اُنکو بلوایا اور فرمایا ای محمد کیا تو نے ترک آب و طعام کیا ہی اُنھون نے کہا ہان یا رسول اللہ اسواسطے کہ مین نے آپ سے قول کیا مین نہین جانتا ہون کہ مین اسکو وفا کرسکونگا یا نہین حضرت نے فرمایا ذمہ تیرا صرف کوشش کرنے مین ہی یعنے تجکو فقط جہد لازم ہی لیکن انجام کار بدست خدا ہی اور فرمایا سعد بن معاذ سے اس بات مین مشورہ کر پس مجتمع ہوے محمد بن مسلمہ اور چند اشخاص قبیلہ اوس سے اُنمین عباد بن بشر اور ابو نائلہ

[1] اسید پدر عاتکہ زوجہ ابی وداعہ جسکا گھر میں کعب مہمان تھا ۱۲

[2] مفاضہ لقب زینب مادر خالد ۱۲

سلکان بن سلامہ اور حارث بن اوس اور ابو عبس بن جبیر تھے اور ان لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم اسکو قتل تو کرینگے مگر ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم اس سے کچھ باتین کرینگے کیونکہ ہمارے تئین اس سے کرنی ضرور ہونگی (یعنے خدع وحیلہ) حضرت نے فرمایا اچھا باتین کرو پس ابو نائلہ پاس کعب کے گئے جب اسنے انکو دیکھا تو شان انکی اسکو دگرگون نظر آئی اور ترسان و ہراسان ہوا اس بات سے کہ ایسا نہو اسکے پیچھے لوگ کینگا مین ہون پس ابو نائلہ نے کہا کہ تیری طرف میرے تئین ایک حاجت پیش آئی ہی اور اسوقت کعب کی مجلس مین اسکے قوم کی جماعت بیٹھی تھی تب کعب نے کہا میرے نزدیک آ اور اپنی حاجت سے مجھے خبر دے مگر اسوقت رعب سے رنگ اسکا متغیر تھا اور ابو نائلہ و محمد بن مسلمہ اسکے برادر رضاعی تھے پس دونون نے اس سے باتین کین اور دونون نے اشعار پڑھے اور کعب خوش ہوتا تھا اور درمیان مین کہتا جاتا تھا کہ تمھاری وہ حاجت کیا ہی مگر ابو نائلہ اسکے سامنے اشعار پڑھ رہے تھے یہان تک کہ پھر کعب نے کہا آخر حاجت تیری کیا ہی شاید تو یہ چاہتا ہی کہ جو لوگ میرے پاس ہین وہ اٹھ جاوین پس جب قوم نے یہ بات سنی تو وہ اٹھ گیے تب ابو نائلہ نے کہا مجکو ناگوار تھا کہ قوم ہمارے سر کلام کو سنین اور مظنہ بد کرین آخر کعب آنا اس شخص یعنے محمد کا گویا ہمپر منجانب بلایا کے ہی کہ ہمسے عرب نے حرب کیا اور ہمپر تیر اندازی کی ایک کمان سے یعنے ہم اور سب عرب گویا کہ ہم کمان ہمجنس ہین اور ہماری راہون کو ہمسے قطع کیا اور ہمارے نفوس نے تعب و رنج اٹھائے اور عیال ہمارے ضائع ہوے اور ہمنے صدق لینا اختیار کیا تو باوجود اسکے پھر ہمکو اسقدر میسر نہین ہوتا کہ ہم سیر ہو کر کھاوین تب کعب نے کہا واللہ بتحقیق کہ مین بھی یہی باتین تجھسے کیا چاہتا تھا ای ابن سلامہ اب قریب ہی کہ امر ولایت و ریاست اسکی طرف یعنے واسطے رسول خدا صلعم کے ہوا چاہتی ہی ابو نائلہ نے کہا کہ میرے ساتھ چند شخص ہین میرے اصحاب مین سے وہ بھی میری رائے پر ہین میرا ارادہ ہی کہ انکو بھی تیرے پاس بلاؤن کہ ہم تجھسے باہم خرید و فروخت گندم و تمر کا کرین اور اس باب مین تو ہمارے ساتھ احسان کرے اور رہن کرینگے ہم تیرے پاس جو چیز تیرے نزدیک موثق ہو تب کہا کعب نے آگاہ ہو کہ بردار خانہاے ہمارے پر ہین تمر قسم عجوہ سے تمر عجوہ قسم عمدہ ہی پر مغز اور دلدار کہ اسمین دانت غالب ہو جاتے ہین یعنے سما جاتے ہین آگاہ ہو اے ابو نائلہ مین نہین چاہتا تھا کہ تجکو ایسی زحمت مین دیکھون کیونکہ تو میرے نزدیک کریم ترین مردم سے ہی تو میرا برادر رضاعی ہی کہ مین نے اور تو نے ایک پستان سے دودھ پیے ہین چھینا جھپٹی کی ہی تب ابو نائلہ سلکان نے کہا جو باتین محمد کی مین نے تجھسے کی ہین اسکو پوشیدہ رکھ ذکر اسکا کسی سے نہ کیجیو کعب نے کہا مین اسمین سے ایک حرف ذکر نہ کرونگا پھر کعب نے کہا ای ابا نائلہ تو اپنے دل کی بات مجھسے سچ بتا کہ محمد کے بارہ مین تیرا کیا ارادہ ہی سلکان نے کہا اسکی خواری اور اس سے باز رہنا اور کنارہ کشی

کرنا چاہتا ہون کعب نے کہا ای ابا نائلہ تم لوگ جو کچھ رہن کیا چاہتے ہو تو کیا اپنی زنان و فرزندان کو میرے پاس
رہن کروگے اُسنے کہا کیا تو ہماری تفضیح چاہتا ہی اور کیا تو ہمارے اسرار امر کو ظاہر کریگا ولیکن ہم تیرے پاس حلقہ
رہن کرینگے یہان تک کہ تو راضی ہو کعب نے کہا حلقہ مین البتہ صورت وفا ہی اور معنی حلقہ لقاف انگشتری یا نقش
یعنے خاتم و مہر (اور احتمال ہی کہ وہ لفظ حلقہ لفا ہو یعنے حلف حلیف ہونا جیسا کہ معمول عرب تھا) پس ابو نائلہ
وعدہ پھر آنیکا کرکے اُسکے پاس سے نکلے اور اپنے اصحاب کے پاس آئے اور اُنسے مشورہ کیا کہ شام کو
حسب وعدہ پاس کعب کے جمع ہو کر آنا چاہیے بعد ازان یہ لوگ وقت عشا خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر
ہوے اور ماجرائے فیما بین سے حضرت کو مطلع کیا اور ابو نائلہ اپنے ہمراہیون کے ہمراہ بقیع مین گئے بعد ازان
لوگون کو روانہ کیا اور کہا جاؤ خدا کے توکل پر کہ وہ تمکو برکت عطا کرے اور تمھاری اعانت کرے اور بعضے
کہتے ہین کہ اُنکو بعد نماز عشا کے بھیجا اور وہ چاندنی رات تھی مثل دن کے روشن کیونکہ شب چہاردہم ربیع الاول
کی تھی اور وہ پچیسوان مہینا سال ہجرت سے تھا پس وہ لوگ اسوقت چلے اور ابن اشرف کے یہان آئے جب
اُسکے محل کے نیچے پہونچے تو ابو نائلہ نے اُسکو آواز دی اُسوقت ابن اشرف اپنی زوجہ پاس تھا اور اُسی عرصہ مین
اُسکی نئی شادی ہوئی تھی کہ وہ اپنی وطن کے پاس سے یکایک اُٹھا تو اُسکی زوجہ نے گوشہ لحافہ کا پکڑ لیا
اور کہا تو اسوقت کہان جاتا ہی تو مرد مبارز ہی ایسے شخص کے دشمن بہت ہوتے ہین پس تجھسا آدمی چاہیے
کہ اسوقت گھر سے نہ نکلے اُسنے کہا مجھسے وعدہ ہی اور وہ میرا بھائی ابو نائلہ ہی واللہ وہ تو ایسا مہربان ہی کہ اگر
مجکو سوتے ہوے پاتا تو بلحاظ میری تکلیف کے مجکو نجگاتا بعد ازان لحافہ کو جو مثل دولائی کے ہوتا ہی ہاتھ کے جھٹکے
سے چھوڑا کر یہ کہتا ہوا باہر چلا کہ اگر جوانمرد برچھیون کے سامنے بلایا جاوے تو چاہیے کہ بلا تامل حاضر ہو بعد ازان
اُنکے پاس آیا اور اُنسے ملاقات بدعاے تحیہ کی کہ احیاکم اللہ یعنے تمکو خدا جیتا رکھے یہ کلمہ بجاے سلام قبل اسلام
معمول عرب تھا بعد ازان سب باہم بیٹھے اور ایک ساعت باتین کین تا آنکہ کعب اُنسے مائل بانبساط ہوا تب
اُن لوگون نے کہا ای ابن اشرف آیا ہو سکتا ہی کہ مقام شرح العجوز تک تو چلے کہ وہان ہم تم باہم باتین کرین اور
بقیہ شب وہین باتون مین بسر کرین پس وہ سب وہان سے نکلے اور چلے جب قریب مقام شرح پہونچے تو
ابو نائلہ نے اپنا ہاتھ کعب کے سر مین لگایا اور رفق و محبت سے کہا ای ابن اشرف تیرے عطر کی کیا خوب خوشبو ہی
کہ ہم تک اُسکی مہک چلی آتی ہی اور یہ حقیقت تھا کہ کعب سر مین تیل جو لگاتا تھا اُسمین مشک و عنبر پانی سے گھسکر
ملاتا تھا بلکہ اُسکو بطور افشان یا مثل ضماد صندل کے دونون کنپٹی پر جماتا تھا اور اُسکی زلفین بہت خوب تھین
بعد ازان تھوڑی دور اور آگے بڑھے کہ ابو نائلہ نے پھر ایسا ہی کیا کہ ہاتھ زلفون مین لگایا اور خوشبو
کی مدح کی اور کعب کو اُس سے طمانینت تھی یہان تک کہ ابو نائلہ نے دونون ہاتھون کی گھاتیون مین اُسکی زلفون

کی پیشین لین اور سلسلہ بندی کی اور اسکے سر کے دونون قرن کو محکم کرکے اپنے اصحاب کو پکارا ہان جلد قتل
کرو اس دشمن خدا کو پس ان سب نے اسپر تلوارین ماریں کہ تلوارین اسپر ایک ساتھ پڑین کوئی کارگر نہوئی
بلکہ ایک دوسرے پر پڑی اور کعب ابو نائلہ کو لپٹ گیا محمد بن مسلمہ نے کہا اسوقت مجھے یاد آیا کہ ایک قرولی
میرے تلوار کے میان مین ہی مین نے اسکو جلدی سے کھینچکر اسکے نافہ پر رکھکر زور کیا اور بھونک دیا کہ وہ
چھری اسکے پیر تک اتر گئی تب اس دشمن خدا نے ایسی چیخ ماری کہ یہود جو جہان قلعون پر رہتے تھے اسکے
شور سے متحیر ہوکر ان قلعون پر آگ روشن کی کوئی قلعہ ایسا باقی نتھا جسپر روشنی آگ کی نہوگی ہو چنانچہ یہود
ابن سنینہ ایک یہودی تھا قبیلہ بنی حارثہ سے وہ موقع واردات سے تین میل کے فاصلہ پر رہتا تھا اسنے
اپنے مقام پر کہا کہ شہر سے بوسے خون ریختہ کی آتی ہی اور ایسا ہوا کہ جب وہ لوگ کعب کو تلوارین مار رہے
تھے تو انمین سے حارث بن اوس کی پنڈلی پر تلوار کعب پڑ گئی کہ اسکو مجروح کیا پھر جب قتل کعب سے فارغ
ہو چکے تو سر اسکا کاٹ لیا اور ہمراہ لیچلے اور چلنے مین بہت جلدی کرتے تھے اس خوف سے کہ شاید یہود
جو بلندی اور اوپر نگران ہونگے تو مزاحمت و مضائقہ کرینگے یہان تک ان جماعت مسلمین نے بنی امیہ
بن زید کی راہ لی یعنے اُن تک پہونچ گئے کہ وہ سب ہموار تھے پھر پہونچے قریضہ پاس اور روشنی اُنکے
آگ کی جو قلعون پر یہود نے جلائی تھی بلند تھی بعد ازان سریہ مسلمین بعاث مین پہونچا اور جب وہ سب
حرۃ العرض مین پہونچے کہ وہان کی زمین سنگ لاخ ہی پس وہان حارث بن اس کو خون کی قے آئی تو وہ
ٹھہر گیا اور اصحاب کو آواز دی کہ رسول خدا صلعم کو میرا سلام عرض کرنا تب سب اُسکے پاس لوٹ آئے
اور اُسکو سوار کر لیا یہان تک کہ حضرت کی خدمت مین پہونچے اور جسوقت سریہ مسلمین بقیع غرقد مین پہنچا
تو سب نے صدائے تکبیر بلند کی اور اسوقت شب کو رسول خدا صلعم نماز پڑھ رہے تھے جب آواز تکبیر
کی سنی تو خود بھی تکبیر کی اور پہچانا کہ بے شک لوگون نے کعب کو قتل کیا بعد ازان وہ لوگ جلد قدم
اٹھاتے ہوے آپہونچے اور رسول خدا صلعم کو باب مسجد پر کھڑے ہوے پایا پس حضرت نے دعا دی کہ افلحت
الوجوہ یعنے تم سب کے منہ کو فیروزی اور بقا ہو یعنے تمہارا منہ اُجالا رہے ان سب نے جواب دیا وجھک
یا رسول اللہ یعنے آپکے منہ کو بھی بقا ہو پس ان لوگون نے سر کعب کا حضرت کے روبرو ڈالدیا حضرت
نے اُسکے قتل پر حمد خدا کی بعد ازان لوگ اپنے صاحب حارث کو سامنے لائے حضرت نے اُسکے زخم مین
تھوک ڈال دیا پھر اسکو اس زخم سے ایذا نہوئی اور اس معرکہ مین جو اشعار کہ عباد بن بشر نے موزون
کیے ہین اور پڑھے ہین انکا مضمون یہ ہی اشعار صریحت بہ فلم یخفل لصولتے ۔ وادنی طالعا من فوق قصر
فعدت فقال من ذا الشادی ۔ فقلت اخوک عباد بن بشر فقال محمد اسرع الینا ۔

فقد جئنا نشکر زادنا تقرے وترفدنا فقد جئنا سغابا + منصف الوسق من حب وتمر + وهذے درعنا رهنا فخذها
لشهران وفاء ونصف شهر فقال معاشر سغبوا وجاعوا + لقد عدموا الغنی من غیر فقر + واقبل نحونا یهوے
سریعا + وقال لنا لقد جئتم لامر + وفی ایماننا بیض حداد + مجربة بها الکفار تفری + فعانقه بن مسلمة
المرادے به الکفان کالذئب الهزبر + وشد بسیفه صلتا علیه + فقطره ابو عبس بن جبیر + وصلت
وصاحبای فکان لنا + قتلناه الخبیث کذبح عنز + ومر برأسه نفر کرام + هم ناهوک من صدقه وبر +
وکان الله ساد سنا فانبا + بافضل نعمة واعز نصر + یعنے مین نے کعب کو شور سے پکارا مگر اُسنے میری
آواز کی کچھ پروا نکی اور چڑھگیا واسطے اشراف یعنے جھانکنے کے لیے بالاے قصر سے پھر پھر مین نے پکارا تو
اُسنے کہا یہ پکارنے والا کون ہے مین نے کہا مین تیرا بھائی عباد بن بشر ہون + پھر محمد بن مسلمہ نے کہا تو ہمارے
پاس جلد آ کہ ہم تیرے یہان آئے تاکہ تو ہماری قدر و منزلت کرے اور مہمانداری کرے + اور تو ہمارے
ساتھ بخشش و نوازش کر بوزن نصف وسق کے دانہ غلہ یا تمر سے + کہ ہم تیرے یہان گرسنہ آئے ہین اور
یہ ہماری زرہ ہے کہ ہم رہن کرتے ہین تو اسکو لے + اگر وفا کرے وہ زر واسطے ایک ماہ یا نیم ماہ کے + تب
لوگ بولے کہ یہ لوگ جو گرسنہ ہین اور بھوکے آئے ہین تو البتہ معدوم الغنی ہین بدون فقر کے (یعنے اسوقت
عدم غنا و ناداری انکی محتاجگی سے نہین ہے کہ ہمیشہ کے محتاج ہون بلکہ تہیدستی اتفاقیہ ہے) یہ سُنکے
کعب ہماری طرف بہت جلد متوجہ ہوا اور ہمسے بولا البتہ تم کسی کام کے لیے آئے ہو + پھر شاعر
کہتا ہے کہ اور ہمارے ہاتھون مین سیف درخشان تھی اور وہ آزمودہ تھی کہ اس سے کفار کو ہم قطع و قتل
کرینگے + ناگاہ ابن مسلمہ مرادی نے اسکو اپنی آغوش مین لپٹا لیا کہ دونون ہاتھ ابن سلمہ کے مثل شیر
زبردست کے تھے + آخر ابن مسلمہ نے اپنی سیف مسلول سے اُسپر حملہ کیا اور ابو عبس بن جبیر نے اُسکا
خون بہایا + اور مین نے اور میرے دونون یارون نے بھی تلوار کھینچی پھر جب ایسا ہوا کہ ہمنے اس خبیث
کو مثل گوسپند کے ذبح کیا تو سر اسکا اشخاص کرام کاٹ لیگئے کہ وہ بالغ و کامل ہین صدق و نیکوکاری
مین اور چھٹا ہمارا اللہ تھا یعنے ہم اور محمد بن مسلمہ وغیرہ پانچ آدمی تھے اور چھٹا ہمارے ساتھ اللہ
جل شانہ تھا پھر ہم لے پھرے بہترین نعمت اور برترین نصرت کو اور جب کہ شب قتل ابن الاشرف تمام
ہوئی تو اُسکی صبح کو رسول خدا صلعم نے حکم عام دیا کہ جب تم لوگ کسیکو یہود مین سے قابو مین پاؤ
تو اسکو قتل کرو تو یہود پر خوف طاری ہوا کہ کوئی رئیس اُنکے رؤسا مین سے گھر سے نہ نکلا اور نہ کچھ
کلام کیا اور نہ کمر بندی کی اور اندیشہ کرنے لگے اس بات سے کہ مثل ابن الاشرف کے کہین شب باشی
یا شب گزاری کرین اور ایسا ہوا کہ ابن سینہ یہودی جو بنی حدیثہ سے تھا اور وہ حویصہ بن مسعود کا

خلیف تھا کہ آخر کو حویصہ ایمان لایا چنانچہ مہیصہ نے سنینہ پر حملہ کرکے اسکو قتل کیا پس حویصہ جو سنینہ کا حلیف
تھا محیصہ کو مارنے لگا اور وہ محیصہ سن اور زیادہ تھا اور کہتا تھا ای دشمن خدا تو نے سنینہ کو کیون قتل
کیا واللہ تیرے پیٹ مین چربی بہت ہو اسکے مال سے لینے تو اس سے بڑا مالدار ہے محیصہ نے کہا واللہ جس شخص نے
تجھے اسکے قتل پر مامور کیا اگر وہ تیرے قتل کو مجھے امر کرتا تو مین تجھے بھی قتل کرتا حویصہ نے کہا بھلا اگر
محمد صلعم تجکو میرے قتل کے لیے امر کرتے تو آیا تو مجھے قتل کرتا یعنے تو میرے قتل کرنے مین بھی انکا حکم بجا لاتا
اُسنے کہا ہان مین انکا بھی انشال امر کرتا تب حویصہ نے کہا واللہ جو دین کہ اس مرتبہ اخلاص کو پہونچا ہے
خوشگوار ہے پس اُسی روز حویصہ نے اسلام قبول کیا محیصہ نے یہ اشعار کہے راوی نے کہا یہ بات ثابت ہے
مین نے کسی کو نہین دیکھا کہ اس روایت کو دفع کرے شعر یوم ابن امے لوامرت بقتلہ + لطبقت مفرقہ
بابیض قاضب + حسامہ کلون الملح اخلص صقلہ + متی ما تصوبہ فلیس بکاذب + وما سرنی انی قتلتک
طائعا + ولوان لی ما بین یصری ومارب + یعنے میرا مان جایا حویصہ مجھے ملامت کرتا ہے قتل سنینہ
پر وحال آنکہ اگر مین خود اُسکے قتل پر نبی کی طرف سے مامور ہوتا تو جدا کرتا مین اُسکے دونون طرفون سر کو
تلوار کاٹنے والی سے اور وہ تلوار ایسی ہے کہ رنگ اُسکا سفید مثل نمک کے ہے کہ نہایت صاف ہے صیقل
اُسکا اور جب تو اسکو راست یعنے علم کرے تو وار اسکا جھونٹھا نہین ہے یعنے خالی نہین جاتا اور نہین خوش
آتا ہے مجکو قتل کرنا تیرا بطیب خاطر اگرچہ اُسکی عوض مین میرے لیے حاصل ہو مابین شہر یصری و مارب
کا یعنے باوجود اسقدر حاصلات کے قتل تیرا مجھے خوش نہین آتا لیکن اگر رسول خدا صلعم مجکو حکم تیرے
قتل کا کرتے تو لامحالہ مین تجکو قتل کرتا الغرض یہود اور مشرکین جو انکے شریک تھے بہت گھبرائے اور خدمت
مین رسول خدا صلعم کے صبح کو آئے اور کہنے لگے کہ صاحب ہمارا ابن الاشرف جو ہمارے سردارون مین
ایک سردار تھا وہ رات کو اپنے گھر سے نکلا فریب و ناگہانی سے مارا گیا کوئی جرم و خطا اُسکی ہمکو معلوم
نہین ہوئی فرمایا رسول خدا صلعم نے اگر وہ بجاے خود قائم رہتا جیسا کہ اور لوگ غیر اُسکے جو اسیکی رائے پر
ہین تو وہ ناگہانی سے مارا نجاتا ولیکن اُسنے ہمکو اذیت پہونچائی اور ہماری ہجو مین اشعار موزون کیے وحال
آنکہ تم مین سے کسی نے ایسا کام نہین کیا والا اسکے لیے بھی تلوار ہے و بعد ازان حضرت نے انکو بلوایا کہ اسکے
درمیان مین ایک نوشتہ لکھا جاوے تا جو کچھ اُسمین لکھا جاوے اُسیکی طرف منتہی رہین پس وہ لوگ
گھر مین رملہ بنت حارث کے جمع ہوے اور زیر درخت خرما بیٹھکر سب نے ملکر ایک نوشتہ درمیان اپنے
اور رسول خدا صلعم کے لکھدیا الغرض جملہ یہود روز قتل ابن اشرف سے ترسناک و خوف زدہ اور ذلیل و خوار
رہے اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابراہیم بن جعفر نے اپنے باپ سے کہ مروان بن حکم

شعر ابن اخی آخر ۱۲

جب مدینہ پر حاکم تھا ایکروز اسنے اپنی مجلس مین کہا کہ ابن اشرف کیونکر قتل ہوا تھا اسوقت اس مجلس مین ابن یامین حاضر تھا اُسنے کہا کہ فریب سے مارا گیا اور محمد بن مسلمہ شیخ بزرگ تھے وہ بھی بیٹھے تھے انھون نے مروان کی طرف خطاب کرکے کہا کہ ای مروان کیا رسول خدا صلعم تیرے زعم مین غادر تھے واللہ ہمنے ابن اشرف کو نہین قتل کیا مگر بحکم رسول اللہ صلعم واللہ سوائے مسجد کے کسی گھر کی چھت مجکو اور تجکو جائے بندگی یعنے خدا تعالے مجکو اور تجکو ایک گھر مین جمع نہ کرے سوائے مسجد کے دانا تو ای ابن یامین پس خدا کی جانب سے مجھپر واجب ہے کہ اگر تو مجھے اپنے تئین چھوڑا کر بھاگے اور مین تجھے پکڑنے کی قدرت نرکھتا ہون اور میرے ہاتھ مین تلوار ہو تو مین تجکو قتل کرون پس اُس روز سے ابن یامین ایسا خوف زدہ ہوا کہ کبھی قبیلہ بنی قریظہ سے باہر نہین نکلتا تھا اور جب کہین جانا اسکو منظور ہوتا تھا تو کسی آدمی کو آگے بھیجتا تھا کہ محمد بن مسلم کو دیکھتا رہے اور جب وہ اپنے کسی کھیت یا باغ پر ہوتے تھے تب ابن یامین اپنی کسی قضاے حاجت کو نکلتا تھا و بعد ازان پھر چلا جاتا تھا و الا یون نہین نکلتا تھا اسی عرصہ مین ایک روز محمد بن مسلمہ ایک جنازہ کے ساتھ تھے اور ابن یامین بھی بقیع مین موجود تھا پس محمد نے اس نعش کو دیکھا کہ اُسپر جریدہ سبز ہے یعنے چھڑیان نازی دیکھین جسکو جریدہ سدر کہتے ہین اور وہ نعش عورت کی تھی تو محمد بن مسلمہ اسکے پاس آکر جریدہ کو کھولنے لگے پس لوگ اسکے سامنے آگئے اور کہنے لگے ای ابا عبد الرحمان یہ تو کیا کرتا ہی ہمارے لوگ تیری طرف سے کفایت کرتے ہین مگر محمد نے ابن یامین کے پاس جاکر اسکو چھڑیان مارنی شروع کین یہان تک کہ مارے جریدے اُسکے سر و منہ پر ٹوٹ گئے اور یہانتک مارا کہ اُسکے بدن مین کوئی عضو صحیح و سالم باقی نرہا بعد ازان چھوڑ دیا کہ اُسمین کچھ طاقت و قوت باقی نرہی تھی اور کہا واللہ اگر اسوقت مجھے تلوار ملتی تو مین تجکو قتل کرتا

غزوہ عطفان ذی امر یعنے بمقام ذی امر

چنانچہ یہ غزوہ ماہ ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا کہ رسول خدا صلعم نے روز پنجشنبہ تاریخ بارھوین ربیع الاول کے خروج فرمایا اور مدینے سے گیارہ روز غائب یعنے باہر رہے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن زیاد بن ابی ہند نے اسکو خبر دی زید بن ابی عتاب نے اُسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی عثمان بن الضحاک بن عثمان نے اُس سے حدیث بیان کی عبد الرحمان بن محمد بن ابی بکر نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اور بمجملہ ان رواۃ کے بعضون نے بعض پر اس حدیث مین کچھ کچھ زیادہ بیان کیا ہی اور سوائے انکے اور رواۃ نے طرق دیگر سے بھی اس حدیث کو بیان کیا ہی چنانچہ کہا راویون نے کہ جب رسول خدا صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ ایک جماعت نے قبیلہ بنی ثعلبہ و محاربہ سے بمقام ذی امر جمعیت کی ہی اور ارادہ رکھتے ہین کہ ہر طرف سے رسول خدا صلعم پر بطریق تاخت شب خون مارین

اور انمین سے جس شخص نے سب کو جمع کیا ہی وہ دعثور بن الحارث بن محارب ہی پس رسول خدا صلعم نے بھی
مسلمین کو طلب کیا کہ وہ چار سو پیادے تھے اور پچاس آدمی اور تھے کہ انکے پاس گھوڑے تھے پس حضرت صلعم
ان سب کو ہمراہ لیکر نکلے اور مقام مقا کو جا لیا پھر وہان سے جنیت کی گھاٹی کو چلے پھر وہان سے وہ اقصد کو
جا پہونچے وہان ایک شخص کو جماعت باغیون مین سے پایا اسکا نام جبار ثعابنی ثعلبہ بن سے مسلمین نے اُس سے
پوچھا تو کہا تمکا ارادہ رکھتا ہی اُسنے کہا یثرب کو جاتا ہون لوگون نے کہا یثرب مین تیری کیا حاجت ہی اُسنے کہا
میرا ارادہ ہی کہ مین وہان جاکر اپنی بود و باش کی جگہ دیکھ آؤن یعنے جسطرح قافلہ اعراب کی طرف سے زائد مقرر ہوتا ہی
کہ وہ کسی وادی مین جاکر جاے ورود و تجویز کر آتا ہی پس مسلمین نے کہا کسی جماعت پر تیرا گذر ہوا ہی یا تمکو کچھ خبر
تیرے قوم کی پہونچی ہی اُسنے کہا مین نے کسی جماعت کو تو نہین دیکھا مگر مجکو اسقدر خبر معلوم ہوئی ہی کہ دعثور بن
الحارث اپنی قوم کے چند آدمیون کے ساتھ کہین گوشہ گیر ہی پس لوگ اسکو حضرت صلعم کی خدمت مین لے گئے تو
حضرت نے پہلے اسکو طرف اسلام کے دعوت کی اُسنے اسلام قبول کیا اور کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ہرگز آپکا سامنا
نہ کرینگے اگر وہ لوگ اسطرف گذر کرنا آپکا سُنینگے تو پہاڑون کی چوٹی پر بھاگ جاوینگے اور مین ہمراہ آپکے
چلتا ہون اور آپ کو لے چلتا ہون اور بتلاتا ہون شقوق جبال کو جہان وہ لوگ چھپے ہین پس حضرت صلعم اسکو
ہمراہ لیچلے اور اسکے ساتھ بلال کو لگا دیا تو وہ لیچلا اسکو ایسی راہ پر کہ ایک ٹیلے سے اُنکے سرون پر قریب تر آ نکلا
لایا اور اعراب وہان سے بھاگ کر بالاے کوہ ہو رہے اور آگے اس سے تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ وہ اپنے چرائی کے
جانورون کو غالب کر چکے تھے اور پہاڑ کی چوٹی پر چراگاہون مین بھیج چکے تھے پس وہان حضرت سے کسی کی ملاقات
نہوئی مگر یہ کہ وہ لوگ قلہ کوہ پر نظر آتے تھے آخر کار حضرت وہان سے ذات امر مین پھر آئے اور لشکر لشکر گاہ مین اترا
اور اُنکو وہان مینہ نے لیا کہ خوب پانی برسا اور اُسیوقت رسول خدا صلعم واسطے قضاے حاجت کے تشریف لیگئے
تھے کہ پانی برسنے لگا سارے کپڑے تر بتر ہوگئے تب حضرت نے وادی ذات امر کو اپنے اور اصحاب اپنے کے بیچ مین کیا
یعنے اس وادی کے حجاب مین کپڑے اپنے اُتارے اور پھیلا دیے تا خشک ہو جاوین اور کپڑون کو ایک درخت پر
ڈال دیا تھا اور اُسی درخت کے ایک جانب زمین پر آپ لیٹ گئے اور آرام فرمایا اور وہ اعراب وہان سے
جو کچھ یہان حضرت کرتے تھے سب دیکھتے تھے اُن اعراب نے دعثور سے کہ وہ انکا سردار اور رائین برا شجاع
تھا کہنے لگے کہ اب محمد تیرے امکان اور قابو مین آگیا اور اپنے اصحاب سے جدا اور تنہا ہی وہان سے اگر اپنے
اصحاب کو پکاریگا اور استغاثہ کریگا تو وہ لوگ اسکی فریاد و مدد کو نہین پہونچ سکتے ہین اُسوقت تک کہ ہم اُسکو قتل
کر ڈالین یعنے اتنے عرصہ تک کہ قتل کرینگے وہ لوگ کمک کو نہ پہونچین گے چنانچہ دعثور نے اپنی تلوارون مین سے ایک
سیف جو تیز و برّان تھی اُٹھائی اور آگے بڑھا اور تیغ علم کیے ہوے حضرت کے بالین پر جا پہونچا اور میان سے تلوار

کھینچکر سرہانے کھڑا ہوا اور کہنے لگا ای محمدؐ اب آج تجکو مجھسے کون بچا سکتا ہی حضرت نے فرمایا حق سبحانہ وتعالیٰ بچاتا ہی
اُسوقت جبرئیل علیہ السلام نے اُسکے سینہ پر ایسا ہاتھ مارا کہ تلوار اُسکے ہاتھ سے چھوٹ پڑی اُس تلوار کو حضرت نے
اُٹھالیا اور اُسکے سر پر اُٹھائی اور فرمایا اب آج تجکو کون میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہی اُسنے کہا فی الواقع نہین
کوئی بچا سکتا یہ کہکے اُسنے کلمہ شہادتین پڑھا کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین
گواہی دیتا ہون کہ سوائے حق تعالےٰ کے کوئی دوسرا لائق پرستش نہین ہی اور گواہی دیتا ہون کہ محمدؐ بے شک
رسول اُسی خدا کا ہی آور کہا واللہ اب کبھی مین لوگون کو آپ پر جمع نہ کرونگا تب حضرت نے اُسکی تلوار اُسی کو دیدی
اور وہان سے اپنے لشکر کی طرف پھرے اور دُعثور حضرت کے سامنے آکر کہنے لگا کہ بخدا آپ امور خیر مین مجھسے بہتر ہین
حضرت نے فرمایا بخدا البتہ مین تجھسے اس بات مین بہتر ہون پھر دُعثور اپنی قوم مین آیا سب نے کہا وہ باتین جو تو
کہتا تھا کیا ہوئین وحال آنکہ تو اُسپر قادر ہو چکا تھا اور تیرے ہاتھ مین تلوار بھی موجود تھی اُسنے کہا واللہ ایسا تو
تھا ولیکن مین نے ایک شخص سفید رنگ یعنے گورا بدن طویل قامت کو دیکھا کہ اُسنے میرے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ مین
چت گر پڑا تو مین نے خوب پہچانا کہ وہ فرشتہ ہی تب مین نے شہادت پڑھی کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور
مین نے عہد کیا کہ بخدا اب لوگون کو اُسپر جمع نہ کرونگا پھر تو اُسنے اپنی قوم کو بھی طرف اسلام کے دعوت کرنی شروع
کی اُسوقت یہ آیت اُسیکے بارہ مین نازل ہوئی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْٓا
اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ فَكَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ ثم جمعہ یعنے اے اہل ایمان یاد کرو نعمت خدا کو اپنے اوپر جب کہ قصد کیا اُس
قوم نے کہ تمھاری طرف دست درازی کرین پس اُنکے ہاتھون کو تمسے روک لیا یعنے اُنکو تمسے باز رکھا اور
اس واقعہ مین حضرت صلعم گیارہ شب مدینے سے غائب یعنے باہر رہے اور اُس عرصہ تک حضرت نے مدینہ
مین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا تھا

ذکر غزوہ بنی سلیم بمقام بحران

جو بجانب فرع کے واقع ہی اور چند شبین ماہ جمادی الاول سے جو ستائیسوان مہینا ہجرت کا تھا گذری
تھین چنانچہ اس واقعہ مین آن حضرت صلعم دس دن سے مدینے سے غائب یعنے باہر رہے اور واقدی
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی معمر بن راشد نے زہری سے اُنھون نے کہا جب رسول خدا صلعم کو یہ خبر
پہونچی کہ مقام بحران مین جماعت کثیر قبیلۂ بنی سلیم سے جمع ہی تو حضرت نے اُس طرف کی تیاری کی اور سامان
مہیا کیا مگر حضرت نے یہ کچھ ظاہر نہ کیا کہ کدھر جاوینگے پس تین سو آدمی اپنے اصحاب مین سے ہمراہ لیکر نکلے
اور آمادۂ سفر ہوے جب پہونچے اُس منزل پر کہ وہان سے بحران تک ایک شب کی راہ باقی رہ گئی تھی تو قبیلۂ
بنی سلیم کا ایک آدمی ملا اُس سے خبر قوم کی دریافت کی کہ وہ لوگ کہان جمع ہین اُسنے بیان کیا کہ وہ لوگ تو

کل کے روز متفرق ہوکر اپنے اپنے مقام پر لوٹ گئے تب حضرت نے اُسکے محبوس رکھنے کا حکم کیا اور اُسکی قوم سے ایک شخص کی حوالات مین سپرد ہوا بعد ازان وہان سے کوچ کیا تا آنکہ نجران مین پہونچے دیکھا کہ فی الواقع وہان کوئی نتھا پس کئی روز مقام کرکے وہان سے پھرے اور جب کہ کوئی کید و مکر اُس قوم کا پاس قید نہ پایا گیا تو اُسکو قید سے رہا کیا اور اُس واقعہ مین غیبت حضرت کی مدینے سے دس روز کی تھی اور اس عرصہ مین ابن ام مکتوم حسب استخلاف رسول خدا صلعم کے مدینے مین خلیفہ مقرر ہوئے تھے

ذکر سریۃ القردہ

سریہ اس لشکر کو کہتے ہین جسکے ہمراہ رسول خدا صلعم نہوتے تھے بلکہ اس مین کوئی اور امیر و سرگروہ مقرر کیا جاتا تھا چنانچہ اُس سریہ مین زید بن حارثہ تھے اور یہ اول سریہ ہی جسمین امیر و سرگروہ زید تھے اور روانگی لشکر کی روز ہلال ماہ جمادی الآخر کے ہوئی کہ یہ سترھوان مہینا ہجرت سے تھا

واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن الحسن بن اُسامہ بن زید نے اپنے اہل سے کہ وہ لوگ بیان کرتے تھے اس ذکر کو کہ قریش لوگ شام کے راستے سے سفر کرتے تھے اور اُدھر کی آمد و شد سے ڈرتے تھے اسلیے کہ وہ لوگ قوم تاجر تھے اُنکو رسول خدا صلعم اور اُنکے اصحاب کی جانب سے بڑا اندیشہ تھا چنانچہ صفوان بن امیہ نے اپنے مشورہ مین کہا کہ ہر آینہ محمد اور اُنکے اصحاب نے ہماری تجارات اور تجارت کے مقامات کو ناقص کر دیا ہی پس ہم نہین جانتے ہین کہ اُنکے اصحاب سے کیا چارہ کرین کہ وہ ہمیشہ ساحل مین یعنے دریا کے کنارے کنارے کھارون اور ترائی مین آیا کرتے ہین اور اہل ساحل اُنسے مصالحہ رکھتے ہین اور اُنکی رعایا بھی اُنکے شریک ہین تو ہم نہین جانتے کہ کدھر سے آمد و شد کرین اور اگر ہم قیام رکھین تو اصل مال کھا جاوینگے اور ہم جو اپنے ان گھروں مین پڑے رہین گے تو یہان ہمارے لیے کوئی صورت بقا نہین ہی اور نہین ہی بود و باش ہماری ان گھرون مین مگر از روے تجارت کے کہ شام سے ارض حبشہ تک ایام گرما و سرما مین بطریق تجارت آمد و رفت رکھتے ہین تب اسود بن المطلب نے اُس سے کہا کہ پھر راہ ساحل سے کنارہ کر اور راستہ عراق کا اختیار کر صفوان نے کہا مین اُس راستے سے واقف نہین ہون ابو زمعہ نے کہا کہ انشاء اللہ مین تیرے لیے ایک اجورہ دار ٹھہرا دونگا کہ وہ اُسطرف کا رہبر ہی اور اُس راہ سے آتا جاتا ہی اُسکی آنکھ باریک نما و دوربین ہی صفوان نے کہا وہ کون ہی اُسنے کہا فرات بن حیان العجلی کہ وہ راستہ اُسکا منجا ہوا ہی اور اکثر اُدھر آیا گیا ہی صفوان نے کہا بخدا یہ تدبیر خوب ہی پس فرات کو میرے پاس بھیجدے چنانچہ وہ آیا تو صفوان نے کہا کہ مین شام کے جانیکا ارادہ رکھتا ہون اور حال یہ ہی کہ محمد نے ہماری تجارات اور مقامات تجارت کو فاسد و ناقص کر دیا کہ ہمارے قافلہ شتران کا راستہ اُدھر سے نہین ہی پس مین نے راہ عراق کا ارادہ کیا ہی فرات نے کہا مین تجھے لے چلونگا

راہ عراق سے کہ اصحاب محمد مین سے ابتک کسیکا گذر نہین ہوا تا کہ وہ راہ بلند اور میدان ہے اور میدانون کا حال ہے کہ ہم لوگ ایام سرما مین چلتے ہین اور اندنون ہمارے تئین حاجت پانی کی کمتر ہوتی پس صفوان بن امیہ نے سامان سفر کا مہیا کیا تو ابو زمعہ نے تین سو مثقال طلا و نقرہ صفوان کو سپرد کیا اور اکثر مردم قریش نے اپنی اپنی بضاعت سرمایہ اسکے ہمراہ کر دی اور عبداللہ بن ابی ربیعہ و خویطب بن عبدالعزی با دیگر مردم قریش اسکے ہمراہ چلے پس صفوان مع مال کثیر نقرہ و ظروف نقرہ کہ اُن سب کا وزن تیس ہزار درہم تھا روانہ ہوا اور سب کے سب فوات عرق کی راہ پر چلے اور نعیم بن مسعود الاشجعی کہ وہ اپنی قوم کے دین پر تھا مدینہ کو گیا اور کنانہ بن ابی الحقیق کے یہان محلہ بنی النضیر مین مقیم ہوا اور اُسکے ساتھ بطریق مہمانی کے شراب پینے مین مشغول ہوا اور اُنکے ساتھ سلیط بن النعمان بن اسلم بھی شریک تھے اور اُس روز تک شراب حرام نہ ہوئی تھی اور سلیط اکثر بنی النضیر کے یہان آتے جاتے تھے اور اُنکے ساتھ شراب پیا کرتے تھے پس ایک روز نعیم نے اس مجمع مین بحالت نشہ شراب حال روانگی صفوان کا بمراہی قافلہ مع مال کثیر جو اُنکے ہمراہ تھا ذکر کیا پس سلیط اُسیوقت حضور مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوئے اور اس خبر سے مطلع کیا چنانچہ حضرت نے زید بن حارثہ کو سو سوار کے ساتھ روانہ کیا پس اُنھون نے جاکر اُسکا مقابلہ کیا اور قافلہ کو گھیر لیا جو لوگ سردار قافلہ کے نکل بھاگے ایک یا دو آدمی اُنمین سے اسیر ہو گئے اور قافلہ شتران محملہ مال کو خدمت نبی صلعم مین حاضر لائے اُسکے پانچ حصے ہوئے کہ اس روز پانچوان حصہ یعنے خمس بیس ہزار درہم تھے اور مابقی اہل سریہ پر تقسیم کیا گیا اور اسیرون مین وہ ہی فرات بن حیان تھا پس حضرت کے سامنے اُسکو حاضر کیا اُس سے کہا گیا اسلام قبول کر اُسنے قبول کیا پس قتل سے اُسنے امان پائی ۔۔

غزوہ احد

غزوہ احد روز شنبہ ساتوین شوال یا سیوین مہینے ہجرت کو واقع ہوا اور رسول خدا صلعم نے ایام احد مین ابن ام مکتوم کو مدینہ پر خلیفہ مقرر کر دیا تھا واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ بن مسلم نے اور موسے بن محمد بن ابراہیم بن الحارث نے اور عبداللہ بن جعفر اور ابن ابی لبیبہ اور محمد بن صالح بن دینار اور معاذ بن محمد اور ابن حبیبہ اور محمد بن یحیے بن سہل بن ابی حثمہ اور عبدالرحمان بن عبدالعزیز اور یحیے بن عبداللہ بن ابی قتادہ اور یوسف بن محمد الظفری اور ابن ابی سبرہ اور عبدالرحمان بن ابی الزناد اور ابو معشر نے درمیان مجمع اُن شخاص کے جنکا نام مجکو معلوم نہین پس ہر ایک نے مجھسے حدیث بیان کی باتفاق جماعت اس حدیث کے اور بعض قوم اُنمین سے زیادہ تر حافظ حدیث تھے بعض سے چنانچہ جو کچھ اُن لوگون نے مجھسے حدیث بیان کی مین نے تمامتر جمع کیا پس روایت موصوفہ نے کہا کہ جب وہ لوگ مشرکین مین سے جو حاضر بدر ہوے تھے مکہ کو پھرے اور وہ قافلہ

شتران جسکو ابوسفیان شام سے لایا تھا سب دارالندوہ مین متوقف تھے اور دارالندوہ مکے مین ایک مکان ہی جسمین قوم مشاورۃ کے لیے جمع ہوتے تھے پس وہ سب وہان اسطرح ٹھہرائے ہوے تھے کہ ابوسفیان نے وہان سے انکو حرکت کرنے نہ دی تھی اور وہان سے جدا ہونے نہ دیا تھا تاکہ اہل عیر غائب نہو جاوین اسی عرصہ مین اشراف قریش مثل اسود بن المطلب بن اسد و جبیر بن مطعم و صفوان بن امیہ و عکرمہ بن ابی جہل و حارث بن ہشام و عبداللہ بن ابی ربیعہ و خویلد بن عبدالعزی و حکیم بن ابی اباب یہ سب پاس ابی سفیان بن حرب کے جمع ہوے اور کہنے لگے ای ابوسفیان دیکھ ان کاروان شتر کو جنکو تو لایا تھا اور انکو روک رکھا ہی پس تو جانتا ہی کہ یہ مال اہل مکہ اور مال یتیمان قریش ہی اور وہ سب بطیب خاطر اس کاروان شتران کا ایک لشکر بھاری تیار کر دیتے ہین کہ طرف محمد کے قصد کرین اور تو نے دیکھا کہ کیسے کیسے لوگ قتل ہوے ہمارے پدران و فرزندان اور ہمارے اقربا سے ابوسفیان نے کہا آیا اس بات مین خوشی خاطر قریش کی پائی جاتی ہی سب نے کہا ہان انکی یہی مرضی ہی ابوسفیان نے کہا تو پھر اس امر کے قبول کرنے والون مین اول مین ہی ہون اور بنی عبد مناف میرے ساتھ ہونگے واللہ مین قصاص بدلا اپنے مقتولون کا لینے والا ہون کہ حنظلہ میرا بیٹا اور اشراف میری قوم کے مارے گئے ہین چنانچہ بدستور وہ گلہ شتران متوقف تھا تا آنکہ طرف احد کے تیاری چلنے کی کی پس ان لوگون نے اپنے عیرات کو بطریق بیع خیار بیع کر ڈالا سفیان نے اسکو وعدہ پر خرید لیا پس وہ اسکے پاس عہدہ پر رہین رہے کہ انکو بیچ کر روپیہ دیا جائیگا یا یہ کہ عیرات کو بیچ ڈالا کہ وہ زر نقد ہو گیا پس وہ عیرات خواہ زر نقد اسکا ابوسفیان پاس رہے اور بعضون سے یون روایت ہی کہ لوگون نے کہا ای ابوسفیان اونٹون کو بیچ ڈال اور منافع اسکا علیحدہ رکھ اور گلہ شتر کا شمار مین ہزار شتر کا تھا اور وہ مالیت پچاس ہزار دینار کی تھی و یا کہ مال پچاس ہزار دینار نقد بھی تھا اور انکا معمول یہ تھا کہ اپنی تجارت مین منافع بدل ایک دینار کے ایک دینار لیتے تھے اور متجرہ یعنے جاے خرید و فروخت انکا صرف سرزمین شام تھی تمام اسکے نواح و اطراف مین خرید و فروخت کرتے پھرتے تھے دوسری سرحد مین تجارت نہین کرتے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ ابوسفیان نے کاروان شتران بنی زہرہ کا ضبط و قید کر رکھا تھا اسلیے کہ وہ لوگ بدر کے راستے ہی سے پھر گئے تھے یعنے حاضر بدر نہوے تھے اور باقی کاروان شتران جو کچھ مخرمہ بن نوفل کا تھا یا جو کچھ اسکے باپ کی اولاد کا تھا یا جو کچھ بنی عبد مناف بن زہرہ کا تھا وہ سب انھین لوگون کو سپرد کر دیا اسوقت مخرمہ نے اپنے عیر کے لینے سے عذر و انکار کیا تا وقتیکہ عیر بنی زہرہ کا تمام انھین کو سپرد کیا جاے اور اس باب مین اخنس نے بھی کلام کیا کہ کیا وجہ ہی کہ عیر بنی زہرہ کا انکو نہین ملتا اور جمیع قریش کو انکے عیرات دیے جاتے ہین ابوسفیان نے کہا اسلیے کہ بنی زہرہ قریش سے بچھڑ گئے تھے یعنے بدر کے جانے مین راہ سے لوٹ گئے تھے اخنس نے کہا تو ہی نے قریش سے کہلا بھیجا تھا کہ تم لوگ پھر جاؤ

اسلیے کہ تم لوگ جو ہماری کمک کو آئے ہو تو ہم اپنا قافلہ بچا لاتے ہین تم لوگ لوٹ جاؤ پر تیرے کہنے سے ہم لوٹ گئے
غرض کہ بنی زہرہ نے بھی عیر اپنا پایا اور ہر قوم نے اہل مکہ مین سے جو کہ اہل ضعف ہین جنکے نہ اتنا باہین نہ اُنکا کوئی مانع
ضرر و مدد گار ہو کل اُنکا جو کچھ عیر مین تھا اپنا اپنا لے لیا راوی نے کہا پس یہ قول ابن ہشام کہ ہر قوم نے منافع اپنے
اپنے عیر کا نکالا یعنے ہر قوم نے منافع اپنی بضاعت کا اس کام مین دیا اور انھین لوگون کے بارہ مین یہ آیت
نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ لِیَصُدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یعنے قوم کفار مال اپنا صرف کرتے
ہین اسلیے تا لوگون کو راہ خدا سے روکین الغرض جب لوگون نے روانگی پر اتفاق و اجماع کیا تو اُسوقت سب نے
باخود یہ مشورہ کیا کہ آؤ اب ہم عرب مین پھر کر اُنسے نصرت کی درخواست کرین کہ ہر آئینہ پرستندگان و بندگان
مناۃ ہمسے مخالف نہ کرینگے کیونکہ وہ صلہ رحم مین ہمسے قریب تر ہین اور اُنکو ہمارے صلہ رحمی کا بڑا پاس ہوگا اور
ان لوگون سے طلب نصرت کرین جو ہمارے اتباع مین ہر قوم و ہر قبیلہ سے پس اتفاق راے ہوا لوگونکا
اس بات پر کہ چار آدمی قریش مین سے بھیجے جاوین تا وہ لوگ عرب مین گشت کر کے اُنکو نصرت پر طلب کرین چنانچہ
عمرو بن العاص اور ہبیرہ بن وہب اور ابن الزبعری اور ابو غزۃ الجمحی ان چارون کو بھیجنے کے لیے تجویز کیا سب نے
اقبال کیا مگر ابو غزہ نے جانے سے انکار اور عذر کیا کہ محمد نے روز بدر مجھپر بڑا احسان کیا ہے اور مین نے اُنکے روبرو
حلف کیا ہے کہ تمھارے دشمن کو کبھی تمپر چڑھانہ لاؤنگا تب ابو غزہ کے پاس صفوان بن امیہ گیا اور کہا تو کیون
نہین چلتا اُسنے کہا مین نے روز بدر محمد سے عہد کیا ہے کہ مین کسی دشمن کو آپ پر کبھی نہ چڑھا لاؤنگا پس مین نے
جس بات پر عہد کیا ہے اُسکو وفا کرونگا کیونکہ اُنھون نے مجھپر وہ احسان کیا ہے کہ ویسا میرے سوائے کسی اور
پر نہین کیا یہان تک کہ اوروں کو باقتل کیا یا اُنسے سر بہا لیا صفوان نے کہا تو ہمارے ساتھ چل اگر تو ہمارا
کہنا مانیگا تو جسقدر مال تو مانگیگا اُتنا ہم تجکو دینگے اور اگر تو قتل ہو جاویگا تو پروردش تیرے عیال کی ہم اپنے
عیال کے برابر کرینگے مگر ابو غزہ نے نمانا یہان تک کہ دو سرا دن ہو گیا تب صفوان ابو غزہ کے پاس سے نا امید ہو کر
چلا گیا پھر دوسرے روز صفوان اور جبیر بن مطعم دونون باہم ابو غزہ کے پاس آئے پس صفوان نے اپنے پہلے
کلام کا اعادہ کیا مگر ابو غزہ نے انکار کیا اور وہی عذر بیان کیا تب جبیر نے کہا مجھے گمان اس بات کا تھا کہ مین
زندہ رہون یہان تک کہ تیرے پاس ابو وہب چلکر آوے اور اُسکی بات سے تو انکار کرے پس اس بات
کو تو یاد رکھیو تب ابو غزہ نے کہا کہ مین چلتا ہون آخر ابو غزہ نکلا عرب مین اور لوگون کو جمع کرتا تھا اور وہ اشعار
پڑھتا تھا جسکا مضمون یہ ہے کہ اے بنی عبد مناۃ اور عبد مناۃ ایک شخص تھا یعنے بندہ منات بت کا پس
اُسکی اولاد بنی عبد منات بمنزلہ ایک قبیلہ کے کہلاتے تھے پس اُسنے خطاب کیا کہ اے اولاد
عبد مناۃ تم بڑے بہادر ہو تم بھی مددگار ہو اور تمھارا باپ بھی مددگار تھا مجکو بچھوڑو کہ بلا میت

چھوڑنا حلال نہین ہے اور بعد اس سال کے پھر ایسا ہوگا تو میرے لیے اپنی نصرت کا اعادہ نہ کیجیو اور اگر
نقد وفی وعدہ سے لیا جاوے تو یہ معنے ہین کہ تم مجکو وعدۂ نصرت سال آیندہ کا نہ دو اور کہا راوی نے کہ ابو عزہ
ہمراہ اور چند آدمی بھی تھے پس عرب کے پاس آئے اور سب کو جمع کیا اور ثقیف مین پہونچے تو انکو بھی فراہم کیا
جب کہ کشت تمام کر چکے اور مردم عرب جو انکے ساتھ تھے ہر جانب سے مجتمع ہو چکے اور حاضر آئے اسوقت
قریش سے دربارہ ہمراہ لیجانے سواریان زنانی کے اختلاف کیا واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان
کی بکر بن سمار سے زیاد مولی سعد سے اسنے نسطاس سے اسنے کہا کہ صفوان بن امیہ نے کہا کہ زنانی
سواریان لیچلو اور سب سے پہلے مین خود ایسا کرتا ہون اسلیے کہ عورتین برپا کرینگی اس بات کو کہ تمکو یاد دلائینگے
مقتولان بدر کے تئین اور اس عہد کو تازہ کرینگی اور ہم لوگ طالب موت ہین ارادہ نہین رکھتے ہین کہ اپنی عورتون
کو زندہ پھر آوینگے یہان تک یا بدلا لیوینگے یا بغیر اسکے مرجاوینگے تب عکرمہ بن ابی جہل نے کہا جو تیرا رائے ہوا اسکے
قبول کرنیوالون مین اول مین ہون اور عمرو بن العاص نے بھی اسیطرح سے کہا مگر نوفل بن معویہ الدیلی اس
امر مین بمضائقہ پیش آیا کہ ای گروہ قریش یہ میری رائے نہین ہے کہ اپنے حرم کو دشمن کے حوالہ کرو کیونکہ مجکو
یہ یقین نہین کہ خواہ مخواہ انکی شکست ہوگی پس تم لوگ اپنی عورتون کے باب مین فضیحت ہوگے صفوان بن
امیہ نے کہا جو بات قرار پائی ہے اسکے خلاف کبھی نہوگا پس نوفل ابو سفیان کے پاس آیا اور جو کچھ لوگون
سے دربارۂ عورتون کے کہا تھا بیان کیا پس ہند بنت عتبہ نے شور کیا کہ روز بدر تو سلامت رہا اور اپنی
عورتون کے پاس پھر آیا ہان ہم تو ضرور چلین گے اور معرکہ قتال مین ساتھ رہین گے کیونکہ سفر بدر مین مقام محفہ
سے جو درمیان مکہ و مدینہ کے ہے کنیز بن مغنیہ یعنے گانیان جنکا گانا باعث تحریک حرب ہوتا ہے پھیری گئین تھین آخر
اسی روز بہترین مردم مارے گئے ابو سفیان نے کہا مین مخالفت قریش کی نہ کرونگا کیونکہ مین بھی تو انھین مین
سے ہون جو کچھ کیا وہ کیا بالآخر زنانی سواریان ہمراہ لیچلے چنانچہ ابو سفیان بن حرب نے اپنی دونون عورتون کو
ہمراہ لیا کہ ایک ہند بنت عتبہ تھی اور دوسری امیہ بنت سعد بن وہب بن اشیم قبیلہ کنانہ سے اور صفوان
بن امیہ نے بھی اپنی دونون عورتین ہمراہ لین کہ ایک برزہ بنت مسعود الثقفی تھی جو مادر عبد اللہ اکبر کی تھی
اور دوسری جو رداسکی نعوم بنت المعدل تھی قبیلہ کنانہ سے جو مادر عبد اللہ اصغر تھی اور طلحہ بن ابی طلحہ نے
اپنی زوجہ سلامہ بنت سعد بن شہید کو ساتھ لیا اور وہ قبیلہ اوس سے تھی اور کنیت اسکی ام نبی طلحہ تھی اسلیے
کہ وہ مادر مسافع و حارث و کلاب و جلاس کی تھی اور یہ چارون پسران طلحہ بن ابی طلحہ تھے اور عکرمہ بن ابی
جہل نے اپنی زوجہ ام حکیم بنت الحارث بن ہشام کو ساتھ لیا اور حارث بن ہشام نے اپنی زوجہ فاطمہ بنت الولید
بن المغیرہ کو ساتھ لیا اور عمرو بن العاص کے ساتھ اسکی عورت ہند بنت منبہ بن الحجاج چلی اور وہ مادر عبد اللہ بن عمرو

بن العاص بھی اور خناس بنت مالک بن المضرب اپنے بیٹے ابو عزیز بن عمیر عبد بلی کے ہمراہ ہولی اور حارث بن سفیان
بن عبد الاسد کے ہمراہ اسکی عورت رملہ بنت طارق بن علقمہ نکلی اور کنانہ بن علی بن ربیعہ بن عبد العزی اپنی عورت
الحکیم بنت طارق کو ہمراہ لیچلا اور سفیان بن عویف کی جورو قتیلہ بنت عمرو بن ہلال ساتھ چلی اور نعمان وجابر دونون
قرزندان مسک الذیب نے قتیلہ اپنی مادر کو ہمراہ لیا اور عزاب بن سفیان بن عویف نے اپنی زوجہ عمرہ بنت
الحارث بن علقمہ کو ساتھ لیا اور یہ عمرہ وہ عورت ہی جسنے نشان قریش کا جب وقت ہزیمت زمین پر گرا تھا
تو اٹھالیا تھا اور لیے رہی تھی جب تک کہ قریش اپنے نشان کے پاس پھر آئے اور سفیان بن عویف نے اپنی
دوسون مٹیون کو بھی ہمراہ لیا اور بنو کنانہ بھی جمع ہوے اور روز روانگی مکہ سے تین نشان تھے جو دار الندوہ مین
آراستہ و تیار کیے گئے تھے ایک نشان تو وہ تھا جسکا حامل سفیان بن عویف تھا اور ایک نشان قبیلہ
احابیش کا تھا کہ انھین مین سے ایک شخص اُسکا حامل تھا اور ایک نشان کو طلحہ بن ابی طلحہ نے اٹھایا تھا اور بعضے
لوگون روایت کرتے ہین کہ جب قریش مکے سے نکلے ہین تو اُن تینون نشانون کو ایک ساتھ لپیٹ لیا تھا اور اُسکو
طلحہ بن ابی طلحہ اٹھائے تھا ابن واقدی نے کہا یہ امر ہمارے نزدیک ثابت تر ہی اور قریش جب مکہ سے
چلے ہین تو تین ہزار آدمی تھے مع اُن لوگون کے جو انسے آملے تھے کہ انمین بنی ثقیف سے سو آدمی تھے اور
ساز و رخت بسیار اور سلاح کثیر ساتھ لیچلے تھے اور دو سو گھوڑے کوتل ہمراہ تھے اور اُس لشکر مین سات سو
زرہ پوش تھے اور لشکر مین تین ہزار شتر تھے اور جب سب چلنے پر آمادہ ہوچکے تو اُس وقت عباس بن
عبد المطلب نے ایک خط مہری لکھکر ایک آدمی کو بنی غفار مین سے قاصد اجورہ دار مقرر کرکے مدینہ کو بھیجا اور
اُس سے یہ شرط کرلی کہ تین شبانہ روز مین پاس رسول خدا صلعم کے پہونچے اُس خط مین یہ خبر لکھی تھی کہ ہر آئینہ
قریش جمعیت کثیر فراہم کرکے آپ کی طرف بقصد حرب چلے ہین پس جب یہ لوگ وہان پہونچین تو جو کچھ
آپکو فکر و تدبیر کرنی ہی اسکا بندوبست کیجیے اور وہ لوگ جو جمع ہوکر چلے ہین وہ سب تین ہزار آدمی ہین اور
اُنکے ہمراہ دو سو گھوڑے ہین اور انمین سات سو زرہ پوش ہین اور تین سو شتر ہمراہ ہین اور بہت سے
سلاح فراہم کرلیچلے ہین جب غفاری مدینہ مین آیا تو وہان رسول خدا صلعم کو نپایا تب باہر نکلا اور باب مسجد قبا پر
حضرت کو دیکھا کہ اُسوقت اپنے حمار پر سوار ہوتے تھے اُسنے خط پیش کیا حضرت نے ابی بن کعب کو جو منشی تھا
ایما فرمایا تو اُسنے خط لیکر حضور مین پڑھا حضرت نے اُبی کو بکتمان مضمون راز ارشاد کیا اور خود بنفس اقدس
اُسیوقت منزل سعد بن ربیع پر تشریف لائے اور فرمایا اس گھر مین اور کوئی بھی ہی سعد نے کہا یہان کوئی نہین
ہی آپ ارشاد حاجت کیجیے چنانچہ آپ نے اخبار مندرجہ خط عباس بن عبد المطلب سے سعد کو مطلع فرمایا
انھون نے عرض کی یا رسول مجکو اس مرمین امید خیر ہی اور حال یہ ہی کہ یہود مدینہ اور مردم منافق خبر لیتے رہتے تھے

اور کہا کرتے تھے کہ محمد کے پاس بھی کوئی ایسا مژدہ نہین آیا ہی جو انکو خوش کرے الغرض حضرت صلعم سعد کو امر باخفاے راز کرکے مدینے کو پھیرے اور ایسا ہوا کہ جب آن حضرت صلعم سعد کے گھر سے باہر نکلے تو زوجۂ سعد بن ربیع ایک گوشہ سے نکلکر سعد کے پاس آئی اور کہنے لگی تجھسے رسول خدا نے کیا کہا ہی اسنے کہا لا اتم لک لعنے تیری ماں مرے تجکو ان باتون سے کیا کام اسنے کہا مین تمھاری طرف کان لگائے سنتی تھی چنانچہ اسنے اس خبر کو سعد سے بیان کیا تو سعد نے استرجاع کیا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون اور کہا مین نے تو تجکو نہین دیکھا تھا کہ تو ہماری باتین سنتی ہی جو آنکہ مین نے رسول خدا صلعم سے عرض کی تھی کہ گھر مین کوئی نہین ہی آپ بے تامل ارشاد مدعا کیجئے لیدا ازان سعد نے اس عورت کے سر کی لٹون کو ملا کر پکڑا یعنے اسکی چوٹی پکڑکے کھینچتا ہوا باہر نکلا تا آنکہ رسول خدا صلعم کو مل لیا اور وہ عورت بہت خفہ ہوگئی تھی تب سعد نے کہا یا رسول اللہ جو باتین آپ نے مجھسے بیان فرمائی تھین اسکو اس عورت یعنی زوجہ نے مجھسے پوچھا مین نے اس سے چھپایا اسنے کہا مین نے کلام رسول خدا خود سنا ہی تب اسنے وہ ساری باتین بیان کین پس مین ڈر گیا یا رسول اللہ ایسا نہو یہ خبر ظاہر ہو جاوے تو آپ منطنہ میری جانب کرین کہ مین نے آپ کے راز کو ظاہر کردیا حضرت نے فرمایا اس عورت کو چھوڑ دے وبالآخر خبر روانگی قریش کی کے سے لوگون مین مشہور ہوگئی اور اسی عرصہ مین عمرو بن سالم الخزاعی پہونچے کہ انکے ساتھ اور بھی چند آدمی بنی خزاعہ سے تھے اور ان لوگون کو مکے سے چلے ہوے چوتھا روز تھا اور پہونچے تھے قریش کے پاس جبکہ لشکر انکا مقام ذی طوی مین پڑا تھا چنانچہ ان لوگون نے آنکر یہ خبر رسول خدا صلعم سے بیان کی پھر یہ لوگ لوٹ گئے اور بطن رابغ مین قریش سے جا ملے مگر انسے علحدہ یعنے کنارہ کیے رہے اور رابع کی رات کی راہ پر ہو لیے سے باقی احوال آئندہ مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے محمد بن عمر الواقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ بن عمرو بن زبیر نے عبداللہ بن عمرو بن ابی حکیمۃ الاسلمی سے انھون نے کہا جب دوسرا دن ہوا تو ابوسفیان نے کہا قسم بخدا کی کہ یہ لوگ یعنے عمرو بن سالم وغیرہ خزاعی محمد کے پاس گئے تھے اور ہمارے آنے کی اسکو خبر کرآئے ہین اور اسکو ڈرا کر ہوشیار کردیا ہی اور ہمارے لشکر کی مردم شماری سے انکو خبر دی ہی پس وہ ہی لوگ اب آنکر اپنی گڑھیون مین بیٹھے ہین تو کیا عجب ہی کہ ہمکو انسے کچھ ضرر پہونچے تب صفوان نے کہا کہ اگر وہ لوگ میدان مین نکلکر ہمارے شریک نہون تو ہم لوگ نخلستان اوس اور خزرج مین جاکر اسکو قطع کرڈالین اور انکو نادار و مفلس کردیون تا کہ کبھی جبر نقصان انکا نہو سکے اور اگر وہ لوگ میدان مین نکلکر ہمارے شریک ہون تو ہمکو کچھ انسے اندیشہ نہین ہی کیونکہ جمعیت ہمارے لشکر کی انکی تعداد مردم سے زیادہ جوادر ہتھیار ہمارے پاس انکے ہتھیار سے زیادہ ہین اور ہمارے پاس گھوڑے ہین انکے ساتھ کوئی گھوڑا نہین اور ہم جو کہ مقاتلہ کرتے ہین تو اسلیے کہ ہمکو آپس دعوی خون کا ہی اور انکا کچھ دعوے خون ہمارے ذمہ نہین اور ایسا ہوا کہ جب رسول خدا صلعم مدینہ کو تشریف لے گئے تھے تو ابی ہبیرہ

مین ایک شخص ابو عامر فاسق پچاس آدمی ہمراہ اپنے لیکر نکلا اور یہ سب قبیلہ اوس سے تھے اور مکے کو گئے اور قریش کے ساتھ قیام پذیر ہوے اور ابو عامر اپنی قوم کو بلا کر کہا کرتا تھا کہ محمد نے ہمپر غلبہ کیا پس ہمکو لیچلو اس قوم کے پاس تاہم اُنسے درخواست پشت پناہی کی کرین چنانچہ ابو عامر قریش کی طرف نکلا اور انکو ابھارنے لگا اور انکو معلوم کراتا تھا کہ تم لوگ حق پر ہو اور جو کچھ محمد کہتے ہین باطل ہے پس اُسیکے ابھارنے سے قریش نے قصد بدر کیا تھا اور ابو عامر انکے ساتھ نہ گیا تھا لیکن جب قریش نے بقصد احد خروج کیا تو ابو عامر بھی انکے ساتھ نکلا اور قریش سے یہ کہتا تھا کہ اگر مین اپنی قوم مین مقدم الجیش اور انکا پیشرو ہوتا یعنے بدر مین تو انمین سے دو آدمی بھی تمیر باہم اختلاف نہ کرتے اور اب یہ چند آدمی ہین میری قوم سے کہ ہمگی وہ پچاس نفر ہین یعنے یہ سب باہم متفق و مجموع رہینگے پس اُن لوگون نے اسکے قول کی تصدیق کی کہ تو سچ کہتا ہے اور ان لوگون کو اسکی نصرت کی طمع ہوئی اور ایسا ہوا کہ عورتین اس لشکر کی ہاتھون مین دف لیے ہوے لشکر مین نکلین کہ گا بجا کر مردون کو اُبھارتی تھین اور انکو طیش مین لاکر آمادہ جنگ کرتی تھین اور اُنکو اُنکے مقتولان بدر کو ہر منزل مین یاد دلا کر غیظ و غضب مین لاتی تھین اور جب قریش کے لوگ منزل پر پانی کی جگہ اُترتے تھے تو منجملہ کلہ شتران کے جو شتر نحر کرتے اور کھانے کے واسطے لاتے تھے انکو ذبح کر کھلاتے تھے اور اُس سے تقویت و توانائی راہ نوردی کی پاتے تھے اور جو کچھ اُنکے ساتھ زاد تھا اُس مال سے جو انکے پاس جمع تھا اُسی سے باہم کھاتے تھے اور جب گذر قریش کا مقام ابواء پر ہوا تو وہ لوگ باہم کہنے لگے کہ تم لوگ زنانی سواریان ہمراہ لائے ہو ہم اپنی عورتون کے بارہ مین خوف کرتے ہین پس آؤ ہلو گ قبر مادر محمد کو نبش کرین اور کھود کر نکالین اسلیے کہ عورتین ننگ و ناموس ہین انظار اغیار سے مخفی کیجاتی ہین پس اگر وہ تمھاری عورتون مین سے کسیکو پاویگا اور رستا دیگا تو تم کہوگے کہ یہ استخوان بوسیدہ تیری مان کی ہمارے پاس ہین پس اگر وہ بنا بر گمان اپنے اپنی مان کے ساتھ نیکو کار ہوگا تو قسم ہے مجکو اپنی زندگانی کی یہ استخوان کہنہ اُسکی مادر کی البتہ تمکو فائدہ دینگی کہ اُسکی شرم سے تمھاری عورتون سے وہ باز رہیگا اور اگر وہ تمھاری عورتون مین سے کسی پر ظفر یاب نہوا تو مین قسم کھاتا ہون اپنی زندگانی کی کہ تو بھی اُسکے مان کی پرانی ہڈیان تمکو نفع کرینگی کہ وہ اگر بوجہ اپنی مان کے نیکو کار ہے تو باز خواست اُن استخوان بوسیدہ کی بمال کثیر کریگا چنانچہ ابو سفیان بن حرب نے اس باب مین اہل عقل و راے مردم قریش سے مشورہ طلب کیا اُنھون نے کہا اس بات کا کچھ ذکر مذکور نہ کرو کیونکہ اگر ہم ایسا فعل کرینگے تو بنو بکر و بنو خزاعہ ہمارے تمام مُردون کی قبرین کھود ڈالینگے اور ایسا ہوا کہ قریش اپنے نکلنے کے مکے سے دسوین روز صبح کو مقام ذوالحلیفہ مین تھے اور وہ یوم پنجشنبہ تھا اور پانچ شبین ماہ شوال کی گذر گئین تھین یعنے تاریخ پانچوین ماہ شوال کی تھی بتیسوین ۳۲ مہینے ہجرت سے اور ان لوگون کے ساتھ تین ہزار شتر اور دو سو اسپ مہیا تھے چنانچہ جب قریش ذوالحلیفہ مین داخل ہوے تھے تو قبیلہ فرسان نے

آنکر انکو آنارا اور اُسی شب پنجشنبہ کو رسول خدا صلعم نے دو شخص دیدبان و جاسوس اپنے انس و مونس دونون پسران فضالہ کو مقرر کرکے بھیجا تھا کہ وہ دونون مقام عقیق مین شامل قریش ہوے تھے اور انکے ساتھ رہے یہان تک کہ وہ سب بالوط پر آکر اُترے تب وہ دونون حاضر خدمت رسول خدا صلعم ہوے اور دونون نے حضرت کو اُنکے حالات سے خبر دی اور حال یہ ہے کہ مسلمانون نے قریب مدینہ موضع عرض مین زراعت کی تھی اور عرض بابین وطا اور اُحد کے ہم متصل باحد طرف جوف کے اور جرف یعنے نالہ واقع ہے اُس میدان مین جسکو اندونون عرصۃ البقل کہتے ہین اور مالک اُس عرض اور اُس عرصہ کے بنو سلمہ و بنو حارثہ و بنو ظفر و بنو عبدالاشہل تھے اور اُن دونون پانی جرف مین بطور آبکشی کے چاہ سے تھا کہ آب پاشی اُس سے نہین ہوتی تھی تو شتران آبکش مسابقت کرتے تھے (یعنے کھینچنے مین دلو کلان کے) مجلس اور اُحد تک اور پھر آتے تھے ایک ساعت مین (یعنے اتنی دیر مین) یہان تک کہ پانی اسکا نہر غابہ لیگیا یعنے چشمہ غابہ مین جسکو معاویہ بن ابی سفیان نے کھدوایا تھا مل گیا غرض کہ اُس روز اکثر مسلمان اپنے آلات زراعت شب پنجشنبہ کو مدینہ مین پہونچانے گئے تھے کہ ناگہان لشکر مشرکین وہان آپہونچا اور اُنھون نے اپنے اونٹون اور گھوڑون کو اُن کھیتون مین چھوڑ دیا کہ وہ کھیت اونٹون کے لوٹنے بیٹھنے چلنے پھرنے سے پامال اور روندگیا اور اُس نواح عرض مین ملکیت اُسید بن حضیر سے بیس شتر آبکش تھے کہ وہ سب کھیت جو کا سینچتے تھے اور حال یہ تھا کہ مسلمین کو نسبت اپنے شتران اور شبان و مزارعان کے اور نسبت آلات زراعت مثل قلبہ وغیرہ کے اندیشہ تھا اور حال مشرکین کا یہ تھا کہ شب پنجشنبہ انھون نے اونٹ چرائی پر چھوڑے تھے تا آنکہ جب شام ہوئی تو اونٹون کو جمع کرکے اور شب جمعہ کو رات بھر کھلانے کے لیے کھیت کاٹ کاٹ کر اونٹون اور گھوڑون پر لادے گئے پھر روز جمعہ جب صبح ہوئی تو انھون نے اپنے اونٹون بیلون گھوڑون کو کھیتون مین چھوڑ دیا اور چرائے یہان تک کہ اس سرزمین عرض مین کچھ سبزی باقی نرہی پھر جب وہ لوگ اپنے خیمون مین اُترے اور اسباب کھولے اور اطمینان سے مقیم ہوے تو اسی حالت مین رسول خدا صلعم نے حباب بن المنذر بن الجموع کو اُس قوم کی طرف بھیجا پس وہ انکے درمیان گیا اور اندازہ جمعیت مردم اور عیر اور اسلحہ وغیرہ کا کرنے لگا اور جو ارادہ تھا بخوبی اُسکا نگران ہوا اور چونکہ حضرت نے حباب کو خفیہ بھیجا تھا تو اس سے تاکید کردی تھی کہ جماعت مسلمین مین کسی سے کچھ خبر بیان نہ کیجیو لیکن جب کہ تو ان لوگون کی جمعیت قلیل دیکھے تو اظہار اسکا مضائقہ نہین پس حباب لوٹ کر آئے اور حضرت کو تنہائی مین خبر دی حضرت نے پوچھا تو نے کیا کیا دیکھا انھون نے کہا یا رسول اللہ مین نے انکی جمعیت کا جو اندازہ کیا تو تین ہزار کچھ بیش و کم ہونگے اور دو سو گھوڑے ہونگے اور مین نے زرہین رکھی ہوئی دیکھین اور انکا اندازہ کیا تو وہ سات ہونگی فرمایا تو نے عورتون کو بھی دیکھا انھون نے کہا ہان مین نے عورتون کو بھی دیکھا کہ اُنکے پاس

ع عرض بالکسر وادی تمام و ادی مدینہ و موضع بنی سلیم و موضع بنی حارثہ و موضع بنی ظفر و موضع بنی عبدالاشہل و موضع بنی حارثہ بن الحارث و موضع بنی ساعدہ و موضع بنی جشم بن الخزرج و موضع بنی النجار و موضع بنی عدی بن النجار و موضع بنی مازن بن النجار و موضع بنی دینار و موضع بنی معاویہ و موضع بنی عمرو بن عوف و موضع بنی امیہ و موضع بنی واقف و موضع بنی زریق و موضع بنی خطمہ و موضع بنی وائل و موضع بنی بیاضہ و موضع بنی خدرہ و موضع بنی عبید و موضع بنی ابیض و موضع بنی عبدالاشہل و موضع بنی حارثہ و موضع بنی النبیت و موضع بنی الحبلی و موضع بنی سلمہ و موضع بنی حرام و موضع بنی سواد و موضع بنی غنم و موضع بنی سالم و موضع بنی عوف و موضع بنی الحبلی و موضع بنی سلمہ و موضع بنی حرام و موضع بنی سواد و موضع بنی غنم و موضع بنی سالم و موضع بنی عوف

ع جرف بالتحریک وادی است نزدیک مدینہ و موضع است بنی عبدالاشہل و موضع است بنی حارثہ بن الحارث و موضع است بنی ساعدہ و موضع است بنی جشم بن الخزرج و موضع است بنی النجار و موضع است بنی عدی بن النجار و موضع است بنی مازن بن النجار و موضع است بنی دینار و موضع است بنی معاویہ و موضع است بنی عمرو بن عوف و موضع است بنی امیہ و موضع است بنی واقف و موضع است بنی زریق و موضع است بنی خطمہ و موضع است بنی وائل و موضع است بنی بیاضہ و موضع است بنی خدرہ و موضع است بنی عبید و موضع است بنی ابیض و موضع است بنی عبدالاشہل و موضع است بنی حارثہ و موضع است بنی النبیت و موضع است بنی الحبلی و موضع است بنی سلمہ و موضع است بنی حرام و موضع است بنی سواد و موضع است بنی غنم و موضع است بنی سالم و موضع است بنی عوف

ع مجلس بالفتح و اللام موضع است نزدیک باحد

ع قریب باحد

یا جو وف وڈھواں تھے حضرت نے فرمایا اُن عورتون کا یہ ارادہ ہی کہ قوم کو ابھارین اور مقتولان بدر کی یاد دلاکر
کو غیظ وغضب مین لاوین اور اسطرح کی خبر انکی جو ہمارے پاس آئی ہی تو چاہیے کہ اُنکے حالات سے ایک حرف بھی
ذکر کرین بعد ازان فرمایا حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنے حق تعالے ہمکو کفایت کرتا ہی اور وہ بہترین کفیل ہی اللھم بک
حول وبک اصول یعنے اے پروردگار تیری قوت سے میری توانائی ہی اور تیری مدد سے مین مقصد کو پہونچونگا
اسی روز جمعہ کو سلمہ بن سلامہ بن وقش باہر نکلے جب قریب ترزمین عرض کے پہونچے تو یکایک ایک طلایہ
دس سوارون کا لشکر مشرکین سے پیش آیا تو اُن لوگون نے سلمہ کے پیچھے گھوڑے ڈالے تو سلمہ ایک ٹیلہ
سنگ لاح پر چڑھ گئے اور اُنپر کبھی تیر لگاتے تھے کبھی پتھر مارتے تھے یہان تک کہ وہ سب ہٹ گئے پھر جب
وہ لوگ چلے گئے تو سلمہ قریب ترارض عرض سے اپنے کھیت پر آئے اور ایک تلوار اپنی اور زرہ آہنی کہ یہ دونون
گوشۂ مزرعہ مین دفن تھین کھود کر نکالی اور تیغ بدست وزرہ دربر وہان سے پھرے اور بنی عبدالاشہل کے یہان
پہونچکر اپنی قوم کو طلب کیا اور ماجرائے ملاحات طلیعہ سواران لشکر سے خبر دی اور حال یہ ہی کہ ورود لشکر مشرکین کا
روز پنجشنبہ تاریخ پانچوین شوال کو ہوا تھا اور روز شنبہ ساتوین شوال کو محاربہ فیمابین واقع ہوا چنانچہ اشراف وس
وخزرج مثل سعد بن معاذ واسید بن حضیر وسعد بن عبادہ باچند کس دیگر شب جمعہ کو مسلح ہوکر مسجد مین دروازہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اندیشہ شب خون مشرکین سے شب باش رہے اور تمام شب حراست مدینہ کی کی تاآنکہ
صبح ہوئی اور اُس شب جمعہ کو رسول خدا صلعم نے خواب دیکھا جب صبح ہوئی اور مسلمین مجتمع ہوے تو حضرت صلعم نے
خطبہ ارشاد کیا واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھون نے
محمود بن لبید سے انھون نے کہا پیغمبر خدا صلعم منبر پر چڑھے اور بعد حمد وثنا کے فرمایا اے گروہ مسلمین مین نے
ایک خواب دیکھا ہی کہ گویا مین ایک زرہ محکم پہنے ہون اور مین نے دیکھا گویا کہ یہ میری تلوار ذوالفقار ٹوٹ گئی ہی
نزدیک پیلے یعنے نوک سے اور مین نے ایک گائے کو دیکھا کہ ذبح کیجاتی ہی اور مین نے دیکھا کہ مین درپے ایک
گلہ کے روان ہون لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے اسکی کیا تاویل کی ہی فرمایا کہ وہ زرہ محکم تو مدینہ ہی
پس تم لوگ اسمین قیام رکھو اما شکستگی میری سیف کی نزدیک نوک سے وہ مصیبت ہی میری ذات پر واما گائے
مذبوح وہ مقتول ہین میرے اصحاب مین سے واما درپے ہونا میرا گلہ کے تئین پس سردار لشکر مشرکین کو ہم
قتل کرینگے انشاء اللہ تعالے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ نے زہری سے انھون نے
عروہ سے انھون نے مسور بن مخرمہ سے انھون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اور مین نے خواب مین دیکھا
میری تلوار شکستہ ہی پس یہ مجھکو ناگوار ہوا اور یہ وہ ہی جو روے مبارک پر گزند پہونچا یعنے صدمۂ دندان اور فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ تم لوگ مجھکو مشورہ دو اور راے آن حضرت صلعم کی یہ ہوئی کہ بنا بر اس خواب کے مدینے سے

باہر نہ نکلین اور رسول خدا صلعم چاہتے تھے کہ موافق اس خواب کے اور مثل تعبیر اسنے اس خواب کے عمل کرین یعنے اس خواب
اور اسکی تعبیر کی موافقت کرین اسوقت عبداللہ بن ابی سامنے کھڑے ہوے اور عرض کی یا رسول اللہ ہملوگ ایام جاہلیت
مین جو مدینہ مین سے مقاتلہ کرتے تھے تو عورتون کو اور لڑکون کو اسی قلعہ مدینہ مین متمکن کرتے تھے اور انکی پاس بہت سے
پتھر سنگریزے رکھدیتے تھے واللہ اکثر مہینہ مہینہ بھر وہ لڑکے ٹھہرے رہتے تھے اور ہمارے دشمنون کو بیشمار پتھر مارتے
تھے اور ہم لوگ شہر مدینہ کو کل تو وہ لے گھیر لیتے تھے پس یہ ہر جانب سے مثل قلعہ کے ہوجاتا تھا کہ بالاے بنیان اور ٹیلون سے
صبیان اور نسوان تو وہی سنگریزے مارتے تھے اور ہملوگ کوچون اور راہون مین تلوارون سے قتل کرتے تھے
یا رسول اللہ ہمارا یہ شہر مدینہ عذرا یعنے باکرہ ہی یعنے کبھی اسپر دسترس نہین ہوا اور اسمین ہمپر کبھی کوئی آفت و تنگی
نہین پہونچی اور کبھی ایسا نہین ہوا کہ مدینہ سے ہم دشمن کی طرف نکلے ہون اور اسنے ہمسے ہزیمت پائی ہو اور جب
کبھی ایسا ہوا کہ اسمین دشمن ہمپر داخل ہوا تو ہمین نے اسپر ظفر پائی یا رسول اللہ چھوڑیے انکو کہ اگر یہ لوگ مقام پر
تو مقام انکا بدترین محبس ہوگا اور اگر نا امید و محروم لوٹ جاوین گے تو پھر کبھی خیر و فلاح کو نہ پہونچین گے یا رسول اللہ
اس باب مین میری عرض پذیرا کیجیے اور یقین جانیے کہ مین اس راے و تدبیر کا وارث ہون کہ مجکو میرے اکابر قوم سے
میراث پہونچی ہے کہ انمین اہل راے تھے و اہل حرب و اہل تجربہ بھی تھے چنانچہ راے رسول خدا صلعم کی موافق راے ابن
ابی کے تھی اور یہی راے جماعت کبار مہاجرین و انصار کی تھی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مدینے مین قیام گزین
رہو اور نسوان و صبیان کو ٹیلون پر کردو اگر وہ ہمپر حملہ آور ہونگے تو ہم انسے مقاتلہ کرینگے مورچون اور کوچون مین
کیونکہ گلیون سے ہم بہ نسبت انکے زیادہ واقف ہین اور کوٹھون اور ٹیلون پر سے نسوان و صبیان انکو پتھر مارینگے اور
حال یہ تھا کہ مسلمین نے شہر کو ہر طرف تو دہاے گل اور دیوارون سے گھیر دیا تھا کہ وہ مانند قلعہ کے تھا اور حال بہادری
و دلیری مسلمین کا یہ تھا کہ نوجوانان مدینہ جو جنگ بدر مین حاضر تھے تو وہ اذن خروج طرف دشمن کے رسول خدا صلعم
سے چاہتے تھے اور رغبت شہادت و درخواست مقابلہ دشمن کی کرتے تھے اور اصرار کرتے تھے کہ یا رسول اللہ ہمکو
اجازت دیجیے کہ ہم اپنے دشمنون کی طرف خروج و پیش قدمی کرین اور مردم سندار و اولوالعزم مثل حمزہ بن عبدالمطلب
و سعد بن عبادہ و نعمان بن مالک بن ثعلبہ و غیرہم قبیلہ اوس و خزرج سے یہ سب کہتے تھے یا رسول اللہ ہمکو اندیشہ
اس بات کا ہے کہ ہمارے خروج و پیش قدمی نہ کرنے سے انکو مظنہ ہوگا کہ گویا ہمکو انکی طرف خروج و پیش قدمی اور
انسے بڑھکے مقابلہ کرنا جبن و نامردی سے ناگوار و انکار ہے پس یہ انکی جانب سے ہمپر باداش ہوجاوے گی
اور انکی جرأت و جسارت ہمپر بڑھ جاویگی اور حال یہ ہے کہ ہم لوگ روز جنگ بدر ہمکی تین سو مرد تھے کہ حق تعالے نے
آپ کو آپ پر منعم کیا تھا اور آج تو ہم جماعت کثیر ہین و بتحقیق کہ ہم لوگ اسی دن کی تمنا کرتے تھے اور حق تعالے سے
اسی روز کے لیے دعا مانگتے تھے سو خدا نے ہمکو وہ دن دکھایا اور ہمارے دشمنون کو ہمارے میدان مین اور

ہماری زد پر تانک لایا دتحال آنکہ جس امر مین یہ لوگ الحاح ومبالغہ کرتے تھے رسول خدا صلعم کو ناپسند تھا وبہ تحقیق
یہ سب ہتھیار لگائے ہوے اپنی تلوارون کو ہلاتے ہوے نباز وتبختر آگے بڑھے جاتے تھے اور اپنے اسلحہ سے اپنے تئین
آراستہ کیے ہوے نوجوانون کی طرح جوانمردی ودلاوری کرتے تھے اور مالک بن سنان ابوابی سعید الخدری نے
کہا یارسول اللہ ہملوگ دو خوبیون کے درمیان مین ہین کہ دونون مین سے ایک ہمارے لیے بالضرور ہی یعنے فتح
یا شہادت کہ اگر حق تعالے ہمکو اپنے ظفریاب کرے یہ تو ہماری مراد ہی ہی پس حق تعالے انکو ہمسے خوار کریگا کہ یہ جنگ
مثل جنگ بدر کے فیروزمند ہوجاوینگی تو انمین سے کسیکو باقی نہ چھوڑینگے سوائے اُن لوگون کے جو
سامنے سے بھاگ جاوینگے اور دوسرے یہ کہ یارسول اللہ حق سبحانہ وتعالے ہمکو شہادت نصیب کرے اور
یارسول اللہ ہم کچھ پروا نہین کرتے ہین کہ دونون مین سے کون ہو کیونکہ ہر آینہ اُس ہر ایک مین خیر وخوبی ہی راوی
نے کہا پس ہمکو یہ خبر نہین پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے کسی قائل کے قول کو پھیرا یا رد کیا ہو بلکہ ہر ایک کے کلام مین
سکوت کیا تب حمزہ بن عبد المطلب رض نے کہا یارسول اللہ مین قسم کھاتا ہون اُس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا
مین آج کھانا نہ کھاؤنگا جب تک مدینے کے باہر نکلکر اپنی اس تلوار سے اُنکے ساتھ جنگ کرون اور بعضے روایت
کرتے ہین کہ اُس روز جمعہ کو حمزہ صائم تھے اور روز شنبہ بھی صائم تھے یعنے بہ نیت عہد تا بدون جنگ وجدال افطار
نہ کرین پس اُسی روز شنبہ کو صائم تھے مشرکین سے جاکر مقاتلہ کیا اور مروی ہی کہ نعمان بن مالک بن ثعلبہ برادر
بنی سالم نے کہا یارسول اللہ مین شہادت دیتا ہون کہ ہر آینہ گا وان مذبحہ جنکی تعبیر آپنے مقتولان اصحاب اپنے سے
کی ہی مین بھی اُنمین سے ہون پھر آپ مجکو کیون محروم رکھتے ہین جنت سے پس قسم ہی اُس خدا کی جسکے سوائے
کوئی معبود نہین ہی البتہ وہ مجکو داخل جنت کریگا حضرت نے فرمایا کیونکر مین تجکو جنت سے محروم رکھتا ہون انھون نے
کہا مین خدا اور رسول سے محبت رکھتا ہون روز معرکہ صف جنگ سے گریز نہ کرونگا حضرت نے فرمایا تو سچا ہی چنانچہ وہ
اسی روز شہید ہوے رضی اللہ عنہ اور اسیطرح ایاس بن اُس بن عتیک نے کہا یارسول اللہ ہملوگ اولاد عبد الاشہل
بھی اُنھین گا وان مذبحہ مین سے ہین ہمکو تمنا ہی یارسول اللہ کہ ہم اُس قوم مین ذبح کیے جاوین اور وہ لوگ ہمارے
درمیان مارے جاوین پس ہم داخل جنت ہون اور وہ جہنم مین جاوین وعلاوہ یارسول اللہ مین نہین چاہتا ہون
کہ وہ لوگ اپنی قوم کی طرف پھر کر جاوین اور بیان کرین کہ ہمنے محمد کو شربت کے کوٹھون اور ٹیلون پر
گھیر لیا تھا پس یہ بات باعث انکی جرأت ودلیری کی ہوگئی وتحقیق کہ اُنھون نے ہمارے مزرعات کو پامال کیا
اور شاخہاے نخلستان کو قطع کر ڈالا پس اگر ہم اُنکو اپنے موضع عرض سے دفع نہ کرینگے تو ہماری زراعات
سرسبز نہونگی یارسول اللہ اور یہی دستور ہمارا ایام جاہلیت مین رہتا تھا کہ عرب لوگ ہمسے اسی قسم کی طمع کرکے
ہمارے یہان آتے تھے تو ہم لوگ تلوار پکڑ کر اُنکی طرف نکلتے تھے تا اُنکو اپنے یہان سے دفع کردیتے تھے پس ہم آج زیادہ

ترحقدار اور پہلے سے اب اعلے حق پر ہین اسوجہ سے کہ بطفیل آپ کے حق تعالے نے ہماری تائید کی ہی اور پہنچوایا ہمکو
ہماری جاے بازگشت یعنے جنت کو تو اب ہم لوگ اپنے گھرون مین محاصرہ نہ کیے جاوینگے اور اسیطرح خیثمہ ابوسعید
بن خیثمہ سامنے حضرت کے کھڑے ہوے اور کہنے لگے یارسول اللہ قریش نے ایک سال توقف کیا یعنے بعد بدر
کے جمعیت جمع کرتے رہے اور عرب کو اور اُنکے رعایا کو ہر قسم کی قوم سے اپنے وادی مین کھینچوا بلوایا بعد ازان
آئے ہمارے یہان گھوڑون کی باگین لیے ہوے اور اونٹون کی باربرداری کھینچتے ہوے تا آنکہ ہمارے
نواح میدانون مین آکر اترے ہین اور ہمکو ہمارے گھرون اور کوٹھون مین محاصرہ کیا ہی بعد ازان جب
وہ یہان سے مال وافر لیکر بلا جرح وگزند پھرینگے تو یہ بات انکو جرأت دلاویگی ہمپر یہان تک کہ وہ تبغاریق ہمپر
تاخت لاوینگے اور تاراج کرینگے اور ہماری متاع کو بیجا وینگے اور خراب کرینگے ہمارے چشمون اور رصدون
کو باوجود اسکے کہ کیا کچھ کر چکے ہین ہمارے کھیتون مین وبعد ازان ان عربون کو جو ہمارے گرد نواح مین ہین ہمپر
دلیری ہوگی یہانتک کہ جب یہ لوگ دیکھینگے کہ ہم لوگ طرف اعدا کے خروج نہین کرتے تو انکو بھی ہم مین طمع
ہوگی پس لازم ہی کہ ہم لوگ دشمنون کو اپنے گرد سے دور کرین قریب ہی کہ حق تعالے ہمکو انپر ظفریاب کریگا تو ہمارے
نزدیک یہ عادت اللہ ہی کہ گویا اعادہ پیروزی بدر کا کیا یا یہ کہ ہمارے لیے دوسرا امر ہو کہ وہ شہادت ہی اور حال
یہ ہی کہ جنگ بدر نے مجکو خطا اور غلطی مین ڈالا تھا یعنے مجکو دھوکھا دیا وحال آنکہ مجکو اُس معرکہ کی بڑی حرص تھی
اور میرے حرص کی یہ نوبت پہونچی تھی کہ مین نے اپنے فرزند کے ساتھ دربارۂ خروج طرف بدر کے مساہمہ کیا
یعنے باہم قرعہ ڈالا مگر اوسیکے نام قرعہ نکلا پس اُسکو شہادت روزی ہوئی وحال آنکہ شہادت پر مین اُس سے
زیادہ حریص تھا اب مین نے شب کو اپنے فرزند کے تئین نہایت صورت پاکیزہ خواب مین دیکھا کہ ثمار جنت
اور اُسکی نہرون مین بلا قید چھوٹا ہوا پھر رہا ہی اور وہ مجھسے کہتا ہی کہ جنت مین آکر ہمسے مل اور جنت مین ہماری
رفاقت کر کیونکہ میرے پروردگار نے جو کچھ مجھسے وعدہ کیا تھا اُسکو مین نے برحق پایا وہر آئینہ واللہ یارسول اللہ
مین آج صبح سے اُسکی مرافقت کا جنت مین نہایت مشتاق ہون اور میرا سن بھی دراز ہوگیا اور ہڈیان گھل
گئین ہین اور ملاقات اپنے پروردگار کی مجکو محبوب ومطلوب ہی پس آپ دعا کیجئے خدا سے یارسول اللہ کہ وہ
مجھے شہادت روزی کرے اور جنت مین مرافقت سعد کی نصیب کرے چنانچہ رسول خدا صلعم نے اُنکے لیے
اِس بات کی دعا کی کہ آخر وہ اُحد مین شہید ہوے اور اسیطرح انس بن قتادہ نے کہا یارسول اللہ یہ معرکہ اُحد
احدالحسنیین ہی یعنے ہمارے لیے دو خوبیون مین ایک ضرور ہی یا شہادت یا غنیمت وفیروزی بقتل کفار
تب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مجکو تمپر خوف ہزیمت کا ہی راوی کہتے ہین کہ جب لوگون نے غیر از خروج
کے مدینے مین رہ کر لڑنے کو انکار کیا تب رسول خدا صلعم نے لوگون کو نماز جمعہ پڑھائی بعد ازان لوگون کو وعظ

وتید فرمایا اور امر بجہاد کیا اور انکو خبر دی کہ اگر تم لوگ صبر و استقامت رکھوگے تو تمھارے لیے نصرت وظفر ہی پس لوگ اس مژدہ سے خوش ہوے جبکہ رسول خدا صلعم نے انکو خبر دی واسطے مقابلے دشمن کے یعنے جبکہ اذن جہاد دیا وحال آنکہ اکثر اشخاص اصحاب مین سے اس خروج کو ناگوار سمجھتے تھے چنانچہ رسول خدا صلعم نے انکو حکم کیا کہ اپنے دشمنون کے لیے تیاری و کمربندی کرو بعد ازان حضرت نے لوگون کو نماز عصر پڑھائی اور لوگ مجتمع و مستعد ہوے اور اہل عوالی بھی حاضر ہوے اور عورتون کو اونچے ٹیلون پر چڑھا دیا بعد ازان بنو عمرو بن عوف اور جو لوگ انکے شریک تھے اور قبیلہ بنیت اور شرکا انکے سب حاضر آئے اور ہتھیار لگائے اسوقت رسول خدا اپنی دولتسرا مین تشریف فرما ہوے اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی حضرت کے ساتھ تھے کہ ان دونون نے حضرت صلعم کو عمامہ و لباس پہنایا اور باہر درمیان حجرہ و منبر کے یعنے حجرہ سے تا منبر مسجد لوگ صف بستہ بانتظار برآمد ہونے حضرت کے کھڑے تھے کہ دفعۃً ان لوگون کے پاس سعد بن معاذ و اسید بن حضیر آپہونچے اور آپسے کلام کرنے لگے کہ تم لوگون نے رسول خدا صلعم سے کیا جو کچھ کہا اور سامنے حضرت کے تمنے خروج سے انکار کیا اور حال یہ ہے کہ ہر امر آپپر نازل ہوتا ہے آسمان سے پس چاہیے کہ اس امر کو انھین کی طرف رد کرو اور انھین کی طرف رجوع کرو اور جو کچھ انھون نے تمکو امر کیا ہے اسکو بجا لاؤ اور جس بات مین تم انکی خواہش دیکھتے ہو اور جو کچھ انکی راے ہو انمین انکی اطاعت کرو پس اسی درمیان مین کہ قوم گفتگو اس امر کی کر رہی تھی اور بعضے کہتے تھے کہ بات وہ ہی ہے جو سعد نے کہی اور بعضون نے از روے علم و یقین واسطے مقابلہ دشمن ہی کے اپنی زرہ کو زیب تن کیا اور بعضے خروج سے کارہ و منکر تھے کہ ناگاہ رسول خدا صلعم برآمد ہوے اور اسیوقت زرہ اپنی پہنے ہوے تھے وقد لبس الدرع فاظہرنا وہر آئینہ زرہ اپنی پہنے تھے مگر اسکو اوپر سے پہنے تھے یعنے زرہ پر زرہ یا پیراہن پر زرہ اور میانہ زرہ کو منطقہ چرمی سے کہ وہ حمائل یعنے پرتلہ سیف ہی کسے تھے یعنے تسمہ پرتلہ سے مضبوط باندھے تھے چنانچہ وہ منطقہ بالآخر پاس آل ابی رافع مولے رسول خدا صلعم کے رہا تھا اور آن حضرت صلعم عمامہ پہنے ہوے اور سیف حمائل کیے ہوے تھے پس جب آنحضرت اس تیاری سے برآمد ہوے تو لوگ اپنے کردار و گفتار پر پشیمان ہوے اور وہ لوگ آن حضرت سے سوال خروج بالخارج و اصرار کرتے تھے کہنے لگے ہمکو کیا ہوا تھا کہ ہم حضرت سے اصرار کرتے تھے اس امر مین جو خلاف مرضی مبارک تھا (یعنے پہلے راے حضرت کی قیام پر تھی) چنانچہ اہل راے جو مشورہ عدم خروج کا کرتے تھے اہل اصرار کو نادم کرنے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ ہمکو کیا ہوا ہے کہ ہم آپ کی مخالفت کرین پس کیجیے جو کچھ آپکا ارادہ ہو اور ہمکو کیا فائدہ جو آپکے امر کو ہم ناپسند کرین اور اس سے انکار کرین وحال آنکہ یہ امر منجانب خدا و رسول ہے تب فرمایا حضرت صلعم نے کہ مین نے تم لوگون کو اس امر کی طرف بلایا یعنے جنگ بقیام مدینہ مگر تم لوگون نے

انکار کیا وحال آنکہ نبی کے تئین لازم وسزاوار نہین ہی کہ جب اُسنے اپنی زرہ کو پہن لیا تو پھر اسکو اتار ڈالے یعنے نبی کو فسخ عزیمت جہاد لازم نہین ہی جب تک حق تعالے درمیان اسکے اور اسکے اعدا کے حکم مناسب کرے اور یہی طریقہ تھا انبیاے سابقین علیہم السلام کا کہ جب کوئی نبی زرہ اپنے تن پر آراستہ کر لیتا تھا تو پھر اُسکو نہین اُتارتا تھا جب تک کہ حق تعالے درمیان اُسکے اور اُسکے اعدا کے حکم مناسب کرتا تھا بعد ازان رسول خدا صلعم نے فرمایا دیکھو جس امر کا مین نے تمکو امر کیا ہی اُسکی اطاعت کرو اور بسم اللہ کرکے چلو کہ جسقدر تم صبر واستقامت رکھوگے تمھارے لیے نصرت ہی اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد الظفری نے اپنے باپ سے کہ مالک بن عمرو النجاری اسی جمعہ کو مرگئے جب رسول خدا صلعم زرہ پہنکر بقصد حرب روانہ ہوے تو جنازہ انکا جہان جنازے رکھے جاتے تھے رکھا ہوا دیکھکر اُسپر نماز جنازہ پڑھی اور گھوڑا اپنی سواری کا طلب کیا پھر سوار ہوکر اُحد کو تشریف لیگئے واقدی نے کہا مجھے خبر دی اسامہ بن زید نے اپنے باپ زید سے اُنھون نے بیان کیا کہ جعال بن سراقہ نے اُحد کو جاتے ہوے رسول خدا صلعم سے عرض کی یا رسول اللہ لوگ مجھسے کہتے ہین کل تو قتل ہوگا اور حال یہ تھا کہ اس کرب سے دم اُس شخص کا گھٹتا تھا تب حضرت نے اپنا ہاتھ اسکے سینے پر مارا یعنے اُسکا شرح صدر کیا اور تسلی دی اس کلمۂ لاجواب سے کہ الیس الدہر کلہ غدا یعنے کیا کل زمانہ کل نہین کہلاتا ہی بعد ازان رسول خدا صلعم نے تین برچھیان طلب فرمائین انکے تین نشان علم تیار کرائے چنانچہ ایک لواء قبیلۂ اس کا قرار دیکر اسکو اُسید بن حضیر کے ہاتھ مین دیا اور ایک لواء الخزرج حباب بن المنذر بن الجموح کو عطا کیا اور بعضے کہتے ہین کہ سعد بن عبادہ کو دیا اور علم مہاجرین کا علی بن ابی طالب علیہ السلام کو عنایت ہوا اور بعض کا قول ہی کہ مصعب بن عمیر کو ملا بعد ازان رسول خدا صلعم نے اپنا گھوڑا طلب کیا اور اُسپر سوار ہوے اور دوش مبارک پر کمان لگائی اور قناۃ یعنے نیزہ کو چک ہاتھ مین لیا کہ اس روز بن نیزہ کا برچھی تھا یعنے بونڈی نیچے کا پھل پر لچھی تھی اور سارے مسلمین ہتھیار بند تھے چنانچہ زرہ پوشون کی قطار در یف دار جمائے تھے کہ انمین سو زرہ پوش تھے پھر جب سوار ہوے رسول خدا صلعم تو دونون سعد حضرت کے آگے آگے دوڑتے چلے ایک سعد بن عبادہ تھے اور ایک سعد بن معاذ اور یہ ہر ایک زرد پوش تھے اور سب آدمی حضرت کے داہنے بائین چلے جاتے تھے تا آنکہ بدائع مین پہونچے اور وہانسے زقاق حسی مین گئے یہان تک شیخین مین پہونچے اور شیخین نام دو ٹیلون کا ہی کہ ایام جاہلیت مین ان دونون ٹیلون پر ایک بوڈھا اندھا اور ایک بوڈھیا اندھی رہتے تھے اور وہ دونون آپسمین باتین کیا کرتے تھے اسیواسطے ان دونون ٹیلون کا نام شیخین ہوا اور جب ثنیہ مین پہونچے اور دیکھا تو ایک لشکر جرار بند نظر آیا اسکا شور اُسکے پیچھے سے سنائی دیتا تھا حضرت نے فرمایا یہ کیا ہی اور کیسا شور ہی لوگون نے خبر دی یا رسول اللہ یہ لوگ حلیف کمکی ابن ابی کے ہین قوم یہود سے حضرت نے فرمایا طلب نصرت

اہل شرک سے اوپر اہل شرک کے نہین کیجاتی ہی پھر وہان سے رسول خدا صلعم آگے بڑھے تا آنکہ شیخین مین پہونچے وہان
لشکر گاہ کیا وہان گروہ نوجوانان حضرت کے سامنے آکے مثل عبداللہ بن عمرو زید بن ثابت واسامہ بن زید ونعمان بن بشیر و
زید بن ارقم وبرا ابن عازب واسید بن ظہیر وعرابہ بن اوس ابو سعید الحذری وسمرہ بن جندب ورافع بن خدیج مگر حضرت نے
سب کو پھیر دیا رافع بن خدیج نے کہا اسوقت ظہیر بن رافع نے عرض کی یعنے میری سفارش کی کہ یا رسول اللہ وہ یعنے
رافع بن خدیج تیر انداز وسنگ انداز ہی اور مین نے اپنی گردن بلند کرنی شروع کی تاکہ اونچا معلوم ہون اور مین
موزے پہنے ہوے تھا کہ کچھ اس سے بھی اونچا تھا چنانچہ حضرت نے مجکو اجازت میدان کی دی پھر جب مجکو اجازت
مل گئی تو سمرہ بن جندب نے اپنے ربیب مری بن سنان سے جسنے اسکو پالا تھا اور اسکی ماں کا شوہر تھا
کہا ای ابا رسول خدا صلعم نے رافع بن خدیج کو تو رخصت حرب کی دی اور مجکو پھیر دیا وحال آنکہ مین رافع کو کشتی مین
گرا دیتا ہون تب مری بن سنان الحارثی نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے میرے بیٹے کو لوٹا دیا اور رافع بن
خدیج کو لے لیا وحال آنکہ میرا بیٹا اسکو کشتی مین گرا دیتا ہی حضرت نے فرمایا اچھا دونون کشتی کرین پس دونون نے
باہم کشتی کی تو سمرہ نے رافع کو گرا دیا تب حضرت نے سمرہ کو بھی اجازت دی اور یا در سمرہ کی بنی اسد سے تھی اور آگے بڑھے
ابن ابی اور لشکر اسلام سے ایک کنارہ اترا تب اسکے حلیف یہودی اور منافقین جو اسکے ساتھ تھے ابن ابی سے
کہنے لگے کہ تو نے اپنی راے محمد سے ظاہر کر دی اور اسکی خیر خواہی کی اور اسکو خبر دی تو نے کہ یہی راے ان لوگون
کی تھی جو گذر گئے تمھارے باپ دادا اور پہلی راے انکی بھی موافق تیری راے سے ہوئی تھی مگر محمد نے اسکے قبول
کرنے سے انکار کیا اور کہنا مانا ان چھوکرون کا جو اسکے ساتھ ہین پھر رفیقون نے ابن ابی سے ازراہ نفاق وکینہ
کے روگردانی کی غرض رسول خدا صلعم نے اپنے لشکر کے ہمراہ مقام شیخین مین شب باشی کی اور ابن ابی اپنے اصحاب کے
درمیان شب باش ہوا اور یہ یون ہوا کہ جب رسول خدا صلعم جانزہ سے ان لوگون کے جو پیش کیے گئے تھے فارغ
ہوے اور آفتاب نے غروب کیا تب بلال نے مغرب کی اذان دی اور حضرت نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی بعد ازان
بلال نے اذان عشا کی کہی پس حضرت نے مع اصحاب نماز عشا ادا کی اور رسول خدا صلعم درمیان بنی النجار کے اترے
تھے اور شب کی نگہبانی پر محمد بن مسلمہ کو پچاس جوان کے ساتھ مقرر فرمایا کہ گرداگرد لشکر کے گشت کرین تا آنکہ شب تمام
ہوئی اور مشرکین نے دیکھا کہ جسوقت رسول خدا صلعم اول شب سے آکر شیخین مین شب باش ہوے تو مشرکین نے بیس
اسپ سوارون اور شتر سوارون کو جمع کیا اور رات کی نگہبانی ونگرانی پر اپنے یہان عکرمہ بن ابی جہل کو بسر کردگی
اسپان سوار کے مقرر کیا چنانچہ تمام شب گھوڑے انکے حملہ کرتے رہے یعنے ہنہناتے رہے آرام نکرتے تھے اور نزدیک
آتے تھے طلائے انکے دبلے ہوے بمقام حرۃ جو موضع سنگ لاخ ہی اور وہان بلندی پر نہین چڑھ سکتے تھے
تا آنکہ وہان سے سوار پھر جاتے تھے اور مقام حرۃ سے خوف کرتے تھے کہ وہان محمد بن مسلمہ بھی پچاس سوار سے

گشت کر رہے تھے اور ایسا ہوا کہ رسول خدا صلعم نے بعد فراغ نماز عشا کے فرمایا کہ کون شخص امشب ہماری نگہبانی
و نگرانی کریگا تو ایک شخص نے اٹھکر کہا مین یا سبانی کرونگا یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا تو کون ہی تیرا کیا نام ہی
اسنے کہا ذکوان بن عبد قیس فرمایا بیٹھ جا پھر فرمایا کون شخص امشب ہماری نگہبانی و پاسداری کریگا تو ایک شخص
کھڑا ہوا اور کہنے لگا مین یہ کام کرونگا فرمایا تو کون ہی اسنے کہا مین ابو شبیح ہون فرمایا بیٹھ جا پھر حضرت نے
پوچھا کہ آج کی رات کون آدمی ہماری چوکیداری کریگا تو ایک مرد اٹھکر کھڑا ہوا اور بولا مین ایسا کر سکتا ہون کہا تو
کون ہی اسنے عرض کی مین ابن عبد قیس ہون فرمایا بیٹھ جا پس رسول خدا صلعم نے تھوڑی دیر توقف کرکے فرمایا تم تینون
آدمی جو اٹھے تھے کھڑے ہو جاؤ پس ذکوان بن عبد قیس کھڑے ہوے حضرت نے فرمایا تیرے دونون ساتھی کیا
ہوے انھون نے عرض کی مین نے ہی آپ سے اقرار شب نگرانی کا کیا تھا فرمایا اچھا تو ہی جا حق تعالے تیری نگرانی
کریگا پس انھون نے اپنی زرہ پہنی اور سپر لگائی اور رات کو لشکر مین گشت کرنے لگے اور بعضے کہتے ہین کہ صرف حضرت
صلعم کے گرد پھرتے تھے اور ایکدم جدا نہوتے تھے اور رسول خدا صلعم نے خواب فرمایا آخر شب تک پھر جب وقت
سحر ہوا تو حضرت نے فرمایا راہبر لوگ کہان ہین کون شخص ہمکو راہ بتاویگا اور راہ مطلوب پر لگا ویگا کہ ہمکو قریب کی
راہ سے اس قوم پر پہنچے تب ابو حثمۃ الحارثی اٹھکر کھڑے ہوے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مین اس راستے پر لیچلونگا اور
بعضون نے کہا وہ اوس بن قیظی تھے اور بعضون نے کہا ہی وہ مخیصہ تھے اور راوی نے کہا ہمارے نزدیک ہونا
ابو حثمہ کا ثابت و متحقق ہی چنانچہ جب رسول خدا صلعم خوابگاہ سے برآمد ہوے اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوے
تو ابو حثمہ حضرت کو بنی حارثہ مین لیگئے پھر بمقام اموال جا پہونچے نا آنکہ احاطے مین مربع بن قیظی کے گذر ہوا اور مربع
اندھا منافق تھا پس جب رسول خدا صلعم مع اصحاب داخل احاطہ ہوے تو مربع کھڑا ہوا اور سپر کے سامنے خاک اوڑھانے
لگا اور کہنے لگا کہ اگر تو رسول خدا کا ہی تو میرے احاطے کے اندر قدم نرکھ تب سعد بن زید الاشہلی گوشہ کمان سے
جو اُنکے ہاتھ مین تھی اوس اندھے منافق کو مارنے لگے اُسکے سر کو ایسا زخمی کیا کہ خون بہنے لگا پس بعضے بنی حارثہ اُن
لوگون مین سے جو مربع کی رائے پر تھے سعد پر غضبناک ہوے اور کہنے لگے اے بنی عبد الاشہل یہ تم لوگون کے عدالت
کی باتین ہین کہ اُسکو تم ہمارے حق مین کبھی نچھوڑوگے تب اسید بن حضیر نے کہا لا واللہ یہ بات نہین بلکہ باعث تمھارے
نفاق کا ہی واللہ اگر نہوتی یہ بات کہ مین نہین جانتا ہون کہ اس امر مین کیا موافق مرضی رسول خدا صلعم کے ہی تو مین نے شک
مربع کو اور جو کوئی مثل اُسکے اسکی رائے پر ہی اسکو بھی قتل کرتا پس اُن سب نے یہ بات سُنکر سکوت کیا اور
رسول خدا صلعم وہان سے آگے چلے اور اس درمیان مین کہ حضرت چلے جاتے تھے کہ ناگاہ ابو بردہ بن نیار کے
گھوڑے نے دُم اُچھالی اور ابو بردہ کے نیام شمشیر پر دُم گھوڑے کی جا پڑی میان گر پڑی تلوار ننگی ہوگئی حضرت
نے فرمایا اے صاحب سیف اپنی سیف کو اپنی رکھ مین گمان کرتا ہون کہ عنقریب تلوارین کھینچینگی پھر اسکا انکار ہوگا

اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم فال کو پسند کرتے تھے اور طیرہ سے کراہت کرتے تھے یعنے فال نیک شگون تھی طیرہ بدشگون اور رسول خدا صلعم نے مقام شیخین سے فقط زرہ واحد پہنی تھی جب اُحد مین پہونچے تو دوسری زرہ بھی پہنی اور سر پر مغفر یعنے قلنسوہ اُسپر خود رکھا پھر جب حضرت نے منزل شیخین سے کوچ کیا اُسیوقت مشرکین نے بھی لشکر اپنا نقیبہ کو روانہ کیا پھر وہانسے وہ ایک مقام پر زمین ابن عامر مین اُسی روز پہونچے پھر جب رسول خدا صلعم اُحد مین گئے اور اُسی روز شوط قطر مین آئے اور وقت نماز کا آگیا تھا اور اُسوقت اوس جگہ سے مشرکین بھی نظر آتے تھے تب حضرت نے بلال کو اذان دیا اور وہان ٹھہر کر صحابہ کی صفین بنہ جین حضرت نے نماز جمعہ پڑھائی اور اسی مقام سے ابن ابی اپنے لشکر کو لیکر جدا ہوا اور مدینہ کو پھر چلا اور آگے آگے اپنے لشکر کے شتر مرغ کی طرح سر اُٹھائے چلا جاتا تھا اور عبداللہ بن عمرو بن حرام ان لوگون کے پیچھے ہوے اور فہمائش کرتے جاتے تھے کہ مین تمکو نصیحت کرتا ہون اور یاد دلاتا ہون اور بار خدا اور رسول و مین تمھارے وبمقدمہ ہون تمھارے جو تم لوگون نے رسول خدا صلعم سے شرط کی ہے کہ تم انکی حمایت کروگے اور اُنکو باز رکھوگے اس ضرر سے جس سے تم اپنی جانون کو اور اپنی زنان و فرزندان کو باز رکھتے ہو ابن ابی نے جواب دیا کہ میری راے نہین کہ فہما مین انکے اور اُنکے قتال ہوا ای ابوجابر اگر تو میرا کہنا مانے تو تو بھی ہمارے ساتھ مدینہ کو پھر چل کیونکہ جو لوگ اہل عقل و راے ہین وہ سب مدینے کو پھر اور ہم لوگ محمد کی نصرت کرنے والے ہین مگر مدینے مین وحال آنکہ اُنھون نے ہماری مخالفت کی ہر چند مینے اُنسے اپنی راے بیان کی مگر اُنھون نے ہمارا کہنا نہ مانا مگر کہنا مانا چھوکرون کا جن پر جہاد واجب بھی نہین پھر جب ابن ابی نے عبداللہ کے ساتھ لوٹنے سے انکار کیا اور مدینے کی گلیون مین داخل ہوگئے تو ابوجابر نے اُن لوگون سے کہا خدا تمکو دور رکھے اور تمپر لعنت کرے قریب ہے کہ حق تعالے اپنے نبی اور سارے مومنین کو تمھاری نصرت سے بے نیاز و بے پروا کریگا مگر ابن ابی پیچھا پھیرے چلا ہی گیا اور یہی کہتا رہا آیا ہوسکتا ہے کہ محمد میرا کہا نہ مانین اور لڑکون کا کہا کرین پس عبداللہ بھی وہان سے پھر کر دوڑتے ہوے رسول خدا صلعم سے آملے اور اُسوقت حضرت صف کو صفوف صحابہ سے آراستہ کر رہے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ جب اصحاب رسول خدا صلعم کو گزند عظیم پہونچا تھا تو اُسکو ابی فکر بہت خوش ہوا اور اظہار شماتت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ محمد نے ہمارے خلاف کیا اور بے عقلون کی راے پر چلے الغرض جب رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کی صفین باندھتے تھے تو پچاس مرد تیر انداز کو عینین کی طرف قائم کیا اور اُنپر عبداللہ بن جبیر کو افسر کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اُنپر سعد بن ابی وقاص کو افسر کیا ابن واقد راوی نے کہا ہمارے نزدیک اُنپر افسر ہونا عبداللہ بن جبیر کا صحیح و ثابت تر ہے اور رسول خدا صلعم نے صفوف اصحاب مین سے مرتب کی کہ اُحد کو اپنی پشت پر کیا اور مدینے کو سامنے کے رخ کیا اور عینین کو اپنے یسار پر رکھا اور مشرکین نے ترتیب اپنے لشکر کی وادی مین اسطرح شروع کی کہ مدینے کو پس پشت رکھا اور اُحد کو رخ کے سامنے کیا اور عینین

نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے عینین کو پس پشت کیا تو آفتاب بھی پس پشت پر تھا اور مشرکین نے آفتاب کو سواجہ مین لیا تھا ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک قول اول صحیح تر ہے کہ احد حضرت کے پس پشت تھا اور مدینہ کی طرف رخ تھا اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد الظفری نے عثمن بن عبدالرحمان بن عمرو سے انھون نے محمد بن عمرو بن یزید بن السکن سے انھون نے کہا جب پہونچے رسول خدا صلعم احد مین اور کفار قریب عینین اترے تھے تب حضرت نے احد کو پس پشت کیا اور حضرت نے منع کیا کہ جب تک مین کسیکو حکم کرون کوئی قتال نہ کرے جب اس بات کو عمار بن یزید بن السکن نے سنا تو کہنے لگا کہ مین کھیت پر وادون اپنے بیٹے کا جسکو اون لوگون نے قتل کیا اور رہنورہنے انکو نہین مارا اور متوجہ ہوے مشرکین کہ انھون نے بھی اپنی صفون کو آراستہ کیا اسطرح کہ میمنہ پر خالد بن الولید کو اور میسرہ پر عکرمہ بن ابی جہل کو مقرر کیا اور انھون نے اپنے یہان دو سو سوار کے دو مجنبے بنائے یعنے دو غول داہنے بائین اور سوارون پر صفوان بن امیہ کو افسر کیا تھا اور بعضے کہتے ہین عمرو بن العاص کو افسر کیا تھا اور تیر اندازون پر عبداللہ بن ربیعہ کو افسر کیا تھا اور تیر انداز سو آدمی تھے اور نشان لشکر کا طلحہ بن ابی طلحہ کو دیا تھا اور نام ابی طلحہ کا عبدالعزی بن عثمان بن عبدالدار بن قصی تھا اور اس روز ابوسفیان نے پکار کر کہا کہ ای بنی عبدالدار ہم خوب جانتے ہین کہ تم لوگ نشان برداری مین ہمسے زیادہ حقدار ہو اور ہمکو چند روز کے لیے صرف بدر مین نشان برداری ملی تھی اور یہ تمھاری قوم سابق سے حامل لوا رہے ہین پس تم اپنے اس لوا کو مضبوط پکڑو اور اسکی حفاظت کرو یا ہمارے اور اسکے درمیان چھوڑ دو یعنے اسکو ہمارے درمیان چھوڑ دو اسواسطے کہ ہملوگ طالب موت اور غالب لوگون ہین کہ عوض چاہتے ہین جو ابھی تازہ عہد ہے اور ابوسفیان کہتا تھا کہ جب نشانون پر زوال آویگا تو بعد اسکے پھر لوگون کو نہ قیام ہوگا اور نہ بقا ہوگی پس یہ سنکر بنی عبدالدار غضب مین آئے اور کہنے لگے کہ ہم اپنے لوا کو تمھارے سپرد کرین یہ کبھی نہ ہوگا ولیکن اسکی محافظت کرنی بس قریب ہے کہ تو دیکھیگا تب اسوقت اعیان لشکر نے اس نیزہ نشان کے تین طلحہ کو سپرد کیا اور بنو عبدالدار نے نشان کو قبضے مین لاکر ابوسفیان کو سخت و ناسزا کہا اسوقت ابوسفیان نے کہا ہم دوسرا نشان تیار کرینگے ان لوگون نے کہا ہان مگر اسکو بھی سوا کسی بنی عبدالدار کے کوئی غیر نہ اٹھانے پاویگا اور سوا اسے اس امر کے دوسری بات کبھی نہ ہوگی اور حال رسول خدا صلعم کا یہ تھا کہ پا پیادہ ہوکر صفوف اصحاب کو برابر کرتے تھے اور اپنے اصحاب کو واسطے قتال کے آمادہ کرتے تھے اور فرماتے تھے تو آگے بڑھ ای فلانے اور ای فلانے تو پیچھے ہوجا اور یہ اسلیے تاکہ اگر شانہ کسی شخص کا باہر نکلا ہوا دیکھین تو اسکو آگے پیچھے کر دیتے تھے پس آن حضرت اون لوگون کو ایسا راست کرتے تھے گویا کہ اس صف سے تیرون کو راست کرلیتے راوی نے کہا جب صفین برابر ہوچکین تو حضرت صلعم نے پوچھا کہ نشان

مشرکین کا کون شخص اُٹھائے ہی لوگون نے کہا اُنکے لوا کے حامل نبی عبدالدار ہین فرمایا ہمارے لوگ وفاداری
مین اُنسے زیادہ سزاوار ہین پھر فرمایا مصعب بن عمیر کہان ہی مصعب نے عرض کی مین یہ حاضر ہون فرمایا
تو ہمارا علم لے پس مصعب بن عمیر وہ علم لیکر روبروے رسول خدا صلعم کے کھڑے ہوے بعد ازان حضرت کھڑے
ہوے اور لوگون کے سامنے خطبہ شروع کیا جسکا ترجمہ یہ ہی فرمایا اے گروہ مردم مین تمھارے تئین پند و
اندرز کرتا ہون اُس بات کی جسکی بابت حق تعالے نے اپنی کتاب مین مجکو نصیحت کی ہی کہ وہ عمل بطاعت اور
پرہیزگاری حرام چیزون سے ہی اور تم لوگ آجکے روز بمقام ذخیرہ خیر و اجر عظیم کے ہو کیونکہ یہ سب اُس شخص
کے لیے ہی کہ جو کچھ اُسپر واجب ہی یاد کرے اور اُس امر کے واسطے اپنے نفس کو استقامت اور یقین پر قائم
رکھے رنجو شدلی کوشش کرے اسواسطے کہ جہاد با دشمن سخت دشوار ہی اس امر پر قائم رہنے والے بہت
قلیل ہین اور وہ وہی ہین جنکے رشد و قوت کو خدا نے استوار کیا ہی پس جو کوئی فرمان بردار خدا کا ہی اُسکا مددگار
خدا ہی اور جو کوئی تابعدار شیطان کا ہی اُسکا یار شیطان ہی پس چاہیے کہ جہاد پر استقامت
کرنے سے اپنے اعوانون کو شاد کرو اور بدنیوسیا جو کچھ خدا نے تمھارے حق مین وعدہ کیا ہی خدا سے طلب
کرو اور طریق طلب یہ ہی کہ جو کچھ مین تمکو حکم کرتا ہون اُسکو اپنے نفس پر لازم کرو اور بجا لاؤ کہ ہر آئینہ مین تمھاری
زلت بازی کا حریص ہون اور آپسمین اختلاف ڈالنا و تنازع و نا پروائی کرنا موجب پستی ہمت و ضعف ایمان
کا ہی اور ایسی باتین خدا پسند نہین کرتا اور نہ ایسی باتون پر خدا نصرت و فیروزی دیتا ہی اے گروہ مردمان اسوقت
ایک امر تازہ میری خاطر مین گذار ہی کہ جو شخص ہر ام سے ہی حق تعالے اُسکو اپنے نبی سے دور رکھیگا اور جو کوئی مجھپر
ایکمرتبہ صلوۃ و درود بھیجیگا اُسپر خدا اور ملائکہ دس بار رحمت بھیجینگے اور جو کوئی نیک کام کریگا سلم ہویا کافر اجر
اُسکا خدا کے نزدیک ثابت ہی خواہ وہ بلا مدت اسی دنیا مین ملے خواہ مدت آخرت مین حاصل ہو اور جو کوئی ایمان
و یقین لاتا ہی خدا پر اور برحق جانتا ہی روز حشر کو اُسپر نماز جمعہ روز جمعہ واجب ہی مگر اطفال نابالغ اور نسوان پر
اور مریضون پر واجب نہین ہی اور نہ اُس غلام پر جو مالک کے قبضے مین ہی اور جو کوئی ان امور سے ناپروا ہی
اُس سے خدا بے پروا ہی اور خدا بے نیاز و صاحب حمد و ثنا ہی اور مجکو کوئی عمل ایسا معلوم نہین ہی جس سے تمکو
تقرب بخدا حاصل ہو سوائے اُس امر کے جسکا مین تمکو حکم کرتا ہون اور مجکو کوئی عمل ایسا معلوم نہین ہی جس سے تمکو قرب
جہنم کی حاصل ہو سوائے اُن کاموں کے جس سے مین تمکو منع کرتا ہون اور امر واقعی یہ ہی کہ روح الامین جبرئیل نے میرے
دل مین القا کیا ہی یعنے مجھسے وحی کی ہی کہ کوئی جاندار اُسوقت تک ہرگز نمریگا کہ جب تک پورا اور تمام رزق اپنا پا لیوے
اور اُسمین سے کچھ کم نہوگا اگرچہ اُسکی طلب حاصل کرنے مین سستی و تاخیر کرے پس خوف خدا رکھو اور طلب رزق مین
خوبی و شائستگی عمل مین لاؤ یعنے بوجہ حلال طلب کرو اور اُسکی دیر یا بی تمکو اس بات پر آمادہ نکرے کہ اوسکو خدا کی نافرمانی

اور گناہ مین طلب کرو لیکن اُسکو حرام سے طلب نہ کرو کیونکہ جو چیز خدا کے پاس ہی کوئی شخص اُسپر معصیت کرکے قدرت نہین پاسکتا اگر پاسکتا ہی تو خدا کی طاعت سے وہ بتحقیق کہ خدا نے تمھارے لیے حلال و حرام کو بیان و اضح کردیا ہی سوائے اُن امور کے جو درمیان حلال و حرام کے مشتبہ الحکم ہین یعنے حکم اُسکی حلت و حرمت کا معلوم نہین کہ وہ مشتبہات مین سے ہین مگر مردمان کثیر اُسکو نہین جان سکتے سوائے بعض کے جو معصوم یعنے گناہ سے دور ہین پس جو کوئی اُن مشتبہات کا ارتکاب نہ کریگا تو وہ محفوظ رکھیگا اپنی آبرو اور اپنے دین کو اور جو کوئی اُن مشتبہات کے اندر پڑیگا تو وہ مثل اُس چرواہے کے ہی جو کنارے ایک حد یا حدیقہ کے ہو عنقریب ہی کہ اُسمین داخل ہو یعنے کیا عجب کہ اُسکا گلہ وغیرہ اوس حدیقہ مین گھس جاوین اور حال یہ ہی کہ ایسا کوئی بادشاہ نہین جسکا کوئی حد محدود ہو یا حدیقہ مخصوصہ نہو پس آگاہ ہو کہ حدود خدائے عزوجل اور حدیقہ اسکا اسکے محارم ہین یعنے وہ چیزین اور وہ باتین جنکو خدا نے حرام کیا پس اجتناب اُس سے واجب حفاظت دین ہی اور مومن و مومنون مین سے سر ہوتا ہی و شمر جب درد سر ہوتا ہی تو تمام بدن اُسکی طرف متوجہ و مصروف ہوجاتا ہی والسلام علیکم راوی مصنف کتاب نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد خود اپنے راوی روایۃ کثیرہ کے مطلب بن عبداللہ سے انھون نے کہا کہ مشرکین مین سے اول جس شخص نے بنا حرب کی طرف ڈالی وہ ابو عامر تھا کہ اپنی قوم سے پچاس آدمی ہمراہ لیکر میدان مین آیا اور اُسکے ساتھ اکثر عبید یعنے غلامان قریش تھے اور ابو عامر خود بھی غلام عمرو کا تھا قبیلہ اوس مین سے پس اُسنے ندا دی اے قوم مین ابو عامر ہون مسلمین نے جواب دیا اے فاسق لا مرحبا بک ولا اہلا یعنے تجکو فراخی نصیب نہو اور تیرا کوئی مونس نہو اُسنے کہا میری قوم کو میرے بعد مصیبت پہونچی (یعنے میری غیبت مین روز بدر کہ وہ حاضر نہ تھا) اور اُسکے ساتھ اکثر غلامان اہل مکہ تھے پس وہ سب پتھر پھینکنے لگے اور مسلمین بھی اُنکو پتھر مارنے لگے اور ایک ساعت تک پتھر چلے تا آنکہ ابو عامر اور اسکے ساتھی بھاگے اور طلحہ لوگون کو پکارتا تھا کہ میدان مین لڑنے کو آؤ اور لوگ کہتے تھے کہ عبید یعنے غلامون نے کبھی قتال نہین کیا ہی اور نہین کرسکتے اسلیے اُنکو حکم کیا کہ وے لوگ پاسبانی اشکر کی کیا کرین اور قبل اس سے کہ دونون لشکر باہم مقابلہ مین آوین زبیر مشرکین سامنے صفوف مشرکین کے دہل دون و دائرہ بجاتی تھین تا آنکہ پھرتی ہوئین پیچھے صفون سے ہوجاتی تھین اور مطلب بن عبداللہ نے کہا کہ جب صف مشرکین کی ہمارے قریب آجاتی تھی تو وہ عورتین اُن صفون کے پیچھے ہورہتی تھین اور صفون کے عقب کھڑی رہتی تھین جب کوئی شخص انمین سے پیچھے ہٹتا اور منھ پھیرتا تھا تو وہ عورتین ابھارنا اور غیرت دلانا شروع کرتی تھین اور اُسکو مقتولان بدر کی یاد دلاتی تھین اور ایسا ہوا کہ قزمان ایک شخص تھا منافقین مین سے کہ وہ معرکہ اُحد سے پیچھے رہ گیا تھا جب لشکر اسلام مدینے سے چلا گیا تو صبح کو زنان بنی ظفر اُسکو غیرت دلانے لگین اور کہنے لگین اے قزمان مردون نے

جانب اُحد خروج کیا اور تو باقی رہ گیا ای قزمان جو تو نے ایسا کیا ہی تو تجکو شرم نہین آتی ہی تو مرد نہین مگر
زن ہی تیری قوم تو چلی گئی تو گھر مین بیٹھا رہ گیا پس وہ عورتین اُسکو یہ سب باتین یاد دلاتی تھین تا آنکہ قزمان
اپنے گھر کے اندر گھسکر کمان اپنی اور ترکش اور اپنی تلوار باہر لیکر نکلا اور وہ معروف بشجاعت تھا پس
دوڑتا ہوا لشکر کو چلا تا آنکہ رسول خدا صلعم کے پاس پہونچا اور اسوقت حضرت صلعم صفوف مسلمین برابر کر رہے
تھے پس وہ صفون کے عقب سے آیا تا آنکہ صف اول تک جا پہونچا اور اُسی صف مین شامل ہا پس مسلمین مین سے
پہلے پہلے جسنے تیر چلایا وہ وہی قزمان تھا پس اُسنے تیر چلانا شروع کیا اور تیر اُسکے گویا رماح یعنے برچھے تھے
اور وہ غضب مین آکر مثل شتر کے بلبلاتا تھا بعد ازان اُسنے تلوار پکڑی پھر بڑے کام کیے مگر آخر کو اُسنے
خودکشی کی کہ آپ اپنے تئین قتل کیا اور حال یہ تھا کہ اُسکے حین حیات جب ذکر اُسکی شجاعت و قتال کا پیش رسول
خدا صلعم کے آجاتا تھا تو فرماتے تھے وہ اہل جہنم مین سے ہی اور ایسا ہوا کہ جب مسلمین اُس معرکہ مین مبتلا
ہونے لگے تھے تو قزمان نے اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اور کہتا تھا کہ فرار سے موت بہتر ہی ای آل اوس
مقاتلہ کرو اپنے حسب و نسب کی غیرت پر اور ایسا کرو جیسا مین کرتا ہون مطلب بن عبد اللہ راوی نے کہا کہ
قزمان تلوار پکڑ کر درمیان مشرکین کے گھس جاتا تھا یہان تک کہ لوگ کہتے تھے کہ ضرور وہ مارا گیا اور پھر وہ
اُنمین سے نکلا چلا آتا تھا اور کہتا تھا مین ظفر ہی کا لڑکا ہون یعنے قبیلہ ظفر سے ہون غرض اُسکے اس کام سے
کنایہ بشجاعت انی ظفر ہی چنانچہ اُسنے مشرکین مین سے سات آدمی قتل کیے اور آپ بھی زخمی ہو گیا اور زخم
کثرت سے لگے تھے کہ گر پڑا پس قتادہ بن النعمان اُسکے پاس آئے اور اُسکو آواز دی کہ ای ابو الغیداق تیرا کیا
حال ہی قزمان بولا یا للبشر یعنے کاش تو میری جگہ ہوتا تو حال تجکو معلوم ہوتا تب قتادہ نے کہا تجکو شہادت
مبارک ہو قزمان نے کہا ای ابو عمرو واللہ مین نے دین کے واسطے قتال نہین کیا بلکہ اس نظر سے مین نے
مقاتلہ کیا کہ قریش مکہ اگر ہمارے یہان آوینگے تو ہمارے نخلستان وغیرہ کو تباہ کر ڈالینگے یا آنکہ جب قریش
مسلمین پھر کر مدینے مین آوینگے تو ہماری املاک کو خراب کرینگے اور جب کہ حال اُسکے مجروح ہونیکا پیش رسول
خدا صلعم مذکور ہوا تو فرمایا وہ اہل جہنم مین سے ہی چنانچہ جب اُسکے زخمون نے بہت شدت کی تو اُسنے اپنے تئین
آپ ہلاک کیا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ حق تعالے تائید دین کی کبھی مرد فاسق سے بھی کرا دیتا ہی اور بنی
کنار اولیون نے کہ رسول خدا صلعم نے تیر اندازون کو آگے مقدم کیا اور اُن لوگون سے فرمایا ہمارے
پیچھے والون کی خبرداری کرو کیونکہ مین اندیشہ کرتا ہون کہ دشمن ہمارے عقب سے نہ آپڑین اور اپنی جگہ کو پکڑے
رہو اُس سے نہ ہٹو نہ تجاوز کرو اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہم اُنکو بھگا کر اُنکے لشکر مین گھس گئے ہین تب بھی تم اپنی اس جگہ کو
نچھوڑیو اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہم لوگ قتل ہوے تب بھی تم ہماری کمک کو اور اُنکو ہمسے دفع کرنے کو اپنے مقام سے

جدا نہو جیو پھر حضرت نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَنْشُدُکَ عَلَیْھِمْ یعنے اے خداوند مین تجکو انپر حاضر و ناظر کرتا ہون اور فرمایا
کہ تم انکے گھوڑون کو چوڑے بھال کے تیرون سے مارو کیونکہ گھوڑے تیرون کے مقابل رخ نہین کرتے ہین اور
حال یہ ہی کہ مشرکین کے یہان دو غول سوارون کے تھے میمنہ والے رسالے پر تو خالد بن الولید افسر تھا اور
میسرہ والے پر عکرمہ بن ابی جہل تھا اور راویون نے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلعم نے لشکر راست کیا جسکو
جسکو میمنہ میسرہ کہتے ہین مرتب کر چکے تو لوا اکبر مصعب بن عمیر کو عطا فرمایا اور لوا اوس اوسید بن حضیر کو عنایت ہوا
اور لوا خزرج کو سعد یا حباب نے پایا اور گروہ تیر اندازان اپنے پیچھے والون کی حفاظت کرتے ہوے سوارون
مشرکین پر تیر مارتے جاتے تھے پس بھگوڑے سامنے سے منھ پھیر کر بھاگے چنانچہ بعض تیر اندازون نے بیان کیا
کہ ہم اپنے تیرون کو نگاہ کرتے تھے تو جو تیر ہم اُنکے خیل پر چلاتے تھے تو ہمنے کسی تیر کو نہین دیکھا کہ وہ زمین پر گرا ہو
یعنے خالی گیا ہو بلکہ وہ گھوڑے پر پڑا یا سوار کو لگا اور کہا راویون نے کہ وہ قوم باہمدیگر قریب قریب ہو گئے
اور اُنھون نے اپنے صاحب لوا یعنے نشان بردار طلحہ بن طلحہ کو آگے کیا اور صفون کو آراستہ کیا اور اپنی عورتون
کو پس پشت مردون کے قریب اُنکے شانون کے کیا کہ ہند اور اُسکے ساتھ والیان طبل و دف بجا بجا کے اور گا گا
کر لوگون کو جوش مین لاتی تھین اور اپنے مردون کو آمادہ بجنگ کرتی تھین اور واقعات بدر کو یاد دلاتی تھین
اور اشعار گاتی تھین جنکا مضمون یہ ہی کہ ہم لوگ دختران طارق ہین کہ فرشہای نرم پر سوتے بیٹھتے تھے اگر تم لوگ
اس جنگ مین آگے بڑھکر لڑوگے تو ہم تم باہم بھر ملین گے اور اگر پیٹھ پھیروگے تو ہم تمسے مفارقت کرینگے اور ہمارے
تمھارے درمیان مین ایسا فراق ہوگا کہ پھر ملاقات نہوگی تب اُدھر سے طلحہ بن طلحہ نشان بردار نے پکار کے کہا کہ
کون شخص لڑنے کو نکلتا ہی پس علی علیہ السلام نے جواب دیا کہ آیا تو لڑنے کو نکلیگا اُسنے کہا ہان مین نکلونگا تب وہ دونون
اپنی اپنی طرف سے درمیان دونون صفون کے باہر نکلے اور رسول خدا صلعم دو ہری زرہ اور خود قبتہ بالائے خود
پہنے ہوے زیر علم بیٹھے تھے ناگاہ وہ دونون باہم ہوے پس علی نے چابکدستی و چالاکی سے بڑھکر ایک ایسی ضربت
اُسکے سر پر لگائی کہ تلوار اُسکے سر مین تیر گئی یہان تک کہ سر اُسکا اُسکے زانو تک دو پارہ ہو گیا پس طلحہ تو زمین
پر گرا اور علی علیہ السلام اپنی صف مین پھر گئے لوگون نے علی سے کہا کہ آپ نے اُس بیمن کا سر کیون نہ کاٹ لیا اور
اُسکو جان سے کیون نہ مار ڈالا اُنھون نے کہا اسواسطے کہ جب وہ گرا تو میرے سامنے اُسکی شرمگاہ کھل گئی تو مجکو
اُسپر رحم و ترس آیا کہ مین اُسپر رواء ڈالکر پھر آیا کہ وہ سردار لشکر ہی اور مجکو یقین ہوا کہ عنقریب خدا اُسکو قتل کریگا یعنے
وہ ایسا زخمی ہی کہ خود مر جائیگا اور بعض روایت مین یون ہی کہ طلحہ نے علی پر حملہ کیا پس اُسکے وار کو علی نے سپر پر روکا
پس اُسکی تلوار نے کچھ کام نہ کیا تو پھر علی نے اُسپر حملہ کیا اور اُسکے زرہ مشمرہ یعنے ران تک اونچی تھی یا دامن گردانے
ہوے پنہے تھا پس علی نے اُسکے دونون رانون کو تاک کے تلوار ماری کہ دونون پانون اُسکے کٹ کے جدا ہو گئے پھر

ارادہ کیا کہ اُسکو قتل کرین تو اُسنے کہا مجھپر رحم و ترس کر پس علیؓ نے اُسکو چھوڑ دیا تا آنکہ کوئی مسلمین مین سے
اُسکے پاس گیا اور اُس نیم جان کا سر کاٹ لایا اور بعض روایت مین ہی کہ خود علیؓ نے اُسکو قتل بھی کیا پس جب
طلحہ قتل ہو گیا تو رسول خدا صلعم کو سرور ہوا اور اظہار تکبیر کا فرمایا پھر سارے مسلمین نے تکبیر کی و بعد ازان اصحاب
نبی نے لشکر مشرکین پر سخت حملہ کیا اور اُنکو ایسا مارنا شروع کیا کہ صفین اُنکی پراگندہ ہو گئین اور اُسوقت تک کہ
سوائے طلحہ کے کوئی قتل نہوا تھا تو بعد طلحہ کے لواء مشرکین کو ابو شیبہ عثمان بن ابی طلحہ نے اُٹھایا تھا اور وہ آگے
آگے عورتون کے شعر رجز پڑھتا تھا جسکا مضمون یہ ہی کہ اہل لواء یعنے نشان بردار پر حق یہ ہی کہ نیزہ اسکا خون مین
رنگین ہو یا پرزے کیا جاوے آخر کار ابو شیبہ نشان لیے ہوے آگے بڑھا اور عورتین دف بجا بجا کر گاتی تھین
کہ لوگون کو اُبھارتی اور جوش مین لاتی تھین چنانچہ ابو شیبہ عثمان حامل نشان پر حضرت حمزہ بن عبد المطلب
رضی اللہ عنہ نے حملہ کیا اور اُسکے دونون شانون کے درمیان مین ایسی تلوار ماری کہ اُسکا ہاتھ شانہ جدا ہو گیا
یہانتک کہ تلوار اُسکی کمر و ناف تک اُتر گئی کہ اُسکا پھیپھڑا تک کھل گیا بعد ازان حضرت حمزہ یہ کہتے ہوے پھرے
کہ مین اُس شخص کا بیٹا ہون جو حاجیون کا پانی پلانے والا تھا اُسوقت اُس نشان کو ابو سعید بن ابی طلحہ نے اُٹھایا
تو سعد بن ابی وقاص نے اُسکو تیر مارا کہ اُسکے حلق مین جا لگا اور وہ زرہ پہنے تھا اور اُسکے سر پر خود منڈھا تھا
اور اُسمین دامن یعنے جھالر تھی جو قفا پر لٹکتی ہی اسوجہ سے حلق اُسکا کھلا ہوا تھا کہ تیر سے چھد گیا پس زبان
اُسکی باہر نکل آئی جیسے کتے زبان نکالتے ہین اور بعض روایت مین ہی کہ جب ابو سعید نے نشان اُٹھایا تھا
تو عورتین اُسکے پیچھے کھڑی ہو ئین یہ شعر پڑھتی تھین جسکا مضمون یہ ہی اے بنی عبد الدار تم اپنے دشمنون کی
پشتون پر ایسی تلوارین تیز مارو جیسے اہل حمیت و حمایت تلوار مارتے ہین چنانچہ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ جب
مین اُسکو یعنے ابو سعید بن طلحہ کو تلوار مارتا تھا اور اُسکا دست راست قطع کرتا تھا تب اُسنے نشان کو دست چپ
مین لیا تب مین نے اُسکے دست چپ پر حملہ کیا اور ایک ہاتھ مین اُس ہاتھ کو بھی جدا کیا تب اُسنے نشان کو دونون
بازو ملا کر تھام لیا اور اپنے سینے سے لپٹا لیا کہ اُوس سے پشت اُسکی خمیدہ ہو گئی یعنے جھک گیا سعد نے کہا
تب مین نے گوشہ کمان کا درمیان زرہ اور خود اُسکے ڈال کر کھینچا تو خود اُسکا اُتر آیا مین نے اُس خود کو اُسکی
پشت پر پھینک مارا پھر مین نے اُسکو تلوار ماری کہ وہ قتل ہو گیا بعد ازان مین اُسکی زرہ اُتارنے لگا کہ دفعۃً شیخ
بن عبد مناف مع چند نفر ہمراہی میری طرف آیا اور اُتارنے زرہ سے مجھے باز رکھا اور سارا زرہ جملہ مشرکین سے
اسباب زرہ وغیرہ ابی سعد مقتول کا بہت عمدہ تھا کہ زرہ اُسکی بہت فراخ سیم کوفتہ تھی اور اُسکا خود اور اُسکی
تلوار بھی بہت خوب تھی ولیکن سبیع درمیان ہے اور مقتول کے آنکر حائل ہو گیا راوی نے کہا دونون قول مین سے
قول اصح و اثبت ہی (یعنے لینا زرہ و خود کا یا نہ پانا باعث حائل ہونے سبیع کے) اور اسیطرح اتفاق ہی اس بات پر

لہ ان شعار اہل اللواء
حقا ان تخضب الصعدة
او تشظی القنا علی
بنی عبد الدار
محمد الاذبار
یقول بشار ۱۲ ۱۲

کہ سعد نے اُسکو قتل کیا تب مسافع بن طلحہ ابن طلحہ نے وہ نشان اُسکا اُٹھایا اُسوقت عاصم بن ثابت ابن ابی الاقلح
نے مسافع کو تیر مارا اور کہا لے اُسکو یعنے تیر کو مین ابن ابی الاقلح ہون پھر اُسکو قتل کیا پس جب کہ مسافع کو کہ ابھی
اُسمین جان باقی تھی لوگ اُسکی ماں سلافہ بنت سعد بن الشہید کے پاس اُٹھا لیگئے اور وہ اُسوقت سب عورتون کے
ساتھ تھی تو سلافہ نے کہا تجکو کسنے مارا وہ بولا مین نہین جانتا ہون مگر مین نے اسقدر کہنا اُسکا سُنا کہ لے اُسکو یعنے تیر کو
کہ مین ابن ابی الاقلح ہون سلافہ نے کہا دا اللہ وہ میرے ہی گروہ سے ہی اور بعض روایت مین یون ہی کہ سعد نے
کہا لے اُس دار کو اور مین بعد ابن کسرہ ہون اور لوگ ایام جاہلیت مین بنی کسر الذہب کہتے تھے چنانچہ جب
سلافہ نے مسافع اپنے پسر سے پوچھا کہ تجکو کسنے مارا اُسنے کہا مین نہین جانتا ہون مین نے اُس سے اسقدر
کہتے سنا کہ لے اسکو اور مین ابن کسرہ ہون سلافہ نے کہا احدی واللہ کسرے یعنے وہ کسرے ایک شخص ہم مین سے
پس اُسی روز سلافہ نے نذر کی اس بات کی کہ مین عاصم کے کاسۂ سر مین قوم کو شراب پلاؤن گی اور پیون گی اور
جو کوئی اُسکا سر لادے مین اُسکو سو شتر دون گی بعد ازان جب اُس نشان کو کلاب بن طلحہ بن ابی طلحہ نے
اُٹھا لیا تو اُسکو زبیر ابن العوام نے مار لیا جب نشان کو جلاس بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اُٹھا لیا تو اُسکو طلحہ بن عبداللہ
نے قتل کیا بعد ازان ارطاۃ بن عبد شرحبیل نے وہ نشان اُٹھایا اُسکو علی علیہ السلام نے قتل کیا بعد
ازان شریح بن فارظہ حامل نشان ہوا راوی کہتا ہی ہم نہین جانتے اُسکو کسنے قتل کیا بعد ازان صواب غلام
بنی عبدالدار نے نشان اُٹھایا اُسکے قاتل مین اختلاف ہی بعضے قائل ہین کہ سعد بن ابی وقاص نے اُسکو قتل کیا
اور بعضے کہتے ہین علیؑ نے قتل کیا اور بعض کا قول ہی کہ قزمان اسکا قاتل ہی راوی نے کہا ہمارے نزدیک
صحیح قزمان ہی کہ جب قزمان صواب کے نزدیک پہونچا تو اُسپر حملہ کیا اور اُسکا دست راست تن سے جدا کیا
تو اُسنے نشان کو دونون بازو سے جب وہ ہاتھ بھی کٹ گیا تو اُسنے نشان کو دونون بازو سے آغوش مین جمع
لیا اور اُسپر جھک گیا پھر اُسنے صدا دی کہ ای بنی عبدالدار آیا میرا عذر پذیرا ہی تب قزمان نے اُسپر حملہ کیا
اور قتل کیا راوی یعنے صحابہ نبی کہتے ہین کہ حق تعالے نے اپنے نبی کو کسی جگہ کبھی ایسا فیروزمند نہین کیا جیسا
اُنکو اور اُنکے اصحاب کو روز اُحد ظفریاب کیا مگر باوجود اس بات کے اصحاب نے نافرمانی رسول خدا صلعم
کی کی تھی اور حکم مین باخود ہا تنازع ڈالی تھی چنانچہ جب نشان بردار ان لشکر مشرکین قتل ہوے اور مشرکین
شکست پاکر بھاگ چلے اور رُخ نہ کرتے تھے اور اُنکی عورتین دہل دوف بجا بجا کے اور کوس کوس کے اُنکو اُس جا
بلاتی تھین جہان ہم لوگ جمع تھے واللہ مین ہند کو اور اُسکے ساتھ والیون کو دیکھتا تھا کہ وہ سب بدحواس بھاگی
جاتی تھین اور کوئی چیز اپنی خواہش اور حاجت کی اُٹھا نہ سکتی تھین آور جب خالد بائین طرف سے رسول خدا صلعم پر
آتا تھا تاکہ نکل جاوے اور بجانب سفح کے چلا جاوے اور سفح یعنے سر کوہ اور ایک موضع کا نام بھی ہی تو اسکو تیر اندازان

تیر مار کر بھیر دیتے تھے یہانتک کہ وہ کئی مرتبہ آیا اور تیراندازون نے یون ہی ہنکا دیا اور جب مسلمین تیراندازون کے پاس سے آگے چلے تو رسول خدا صلعم تیراندازون کے سامنے آکر فرمانے لگے کہ تم اپنے اسی جاے مصاف پر کھڑے رہو اور ہماری پشت پر نگہبانی کرو اگر تم دیکھنا کہ ہم لوگ مال غنیمت لے رہے ہین تو تم اگر شریک نہونا اور اگر تم دیکھو کہ ہم لوگ قتل ہوتے ہین تو بھی تم ہماری حفرت کے لیے نہ آنا لیکن کسی حالت مین اپنی جگہ سے نہ سرکنا چنانچہ جب مشرک شکست پاکر بھاگے اور مسلمین نے پیچھا کیا اور جسطرح چاہا انکو قتل کیا تا آنکہ انکو لشکر سے دور بھگا دیا اور لشکر یعنے لشکر گاہ کی لوٹ پر مستعد ہوے اسوقت تیراندازون مین سے جو مصاف پر امور باستقامت تھے بعض نے بعض سے کہا کہ اس جگہ جہان کچھ نہین ہے تم لوگ کیون کھڑے ہو کیا نہین دیکھتے ہو کہ حق تعالے نے تمھارے دشمنون کو ہزیمت دی اور یہ لوگ ہمارے اور تمھارے لیے مسلمین انکے لشکر کو لوٹ رہے ہین تم بھی مشرکین کے لشکر مین داخل ہو اور اپنے بھائیون کے ساتھ تم بھی مال غنیمت حاصل کرو جب ایک تیرانداز نے دوسرے سے کہا کہ کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ رسول خدا صلعم نے تمکو اپنی پشت پناہی کے واسطے مامور و مقرر کیا ہے اور تاکید فرمائی ہے کہ اپنے مقام سے نہ ہٹو اگر ہمکو قتل ہوتے دیکھو تو ہماری حفرت کے لیے بھی نہ جاؤ اور اگر ہم لوگ مال غنیمت کے لینے مین مشغول ہون تو بھی تم شریک نہو بلکہ ہماری پشت پر نگہبانی رکھو مگر اُن دوسرون نے کہا یہ ارادہ رسول خدا صلعم کا نہ تھا جو تم سمجھتے ہو کیونکہ مشرکین کو تو خدا نے خوار کر دیا اور انکو شکست دیکر بھگا دیا اب چلو لشکر مین اور اپنے بھائیون کے ساتھ ملکر لوٹو آخر لوگون نے جب اس امر مین باہم اختلاف کیا تو عبداللہ ابن جبیر جو ان تیراندازون کے افسر تھے انکو نہایت کی اور انکے سامنے خطبہ بیان کرنے لگے اور اُس روز اسوقت سفید لباس پہنے تھے چنانچہ بعد حمد و ثنا خداوند عزوجل کے جو سزاوار حمد و ثنا ہی اُن لوگون کو حکم بطاعت خدا و رسول کیا اور تہدید کی اس بات کی کہ کوئی شخص مخالفت رسول خدا صلعم کی نہ کرے لیکن لوگون نے انکا کہنا نہ مانا اور لوٹ کے لیے چلے گئے صرف انمین سے قریب دس آدمی کے ہمراہ اپنے افسر عبداللہ بن جبیر کے باقی رہ گئے تھے ازانجملہ حارث بن انس بن رافع تھے جو کہتے تھے اے قوم اپنے نبی کے عہد کو یاد کرو اور اپنے افسر کی اطاعت کرو مگر ان لوگون نے نہ مانا آخر لشکر مشرکین مین لوٹنے کے لیے چلے ہی گئے مقام کو خالی کر دیا اور گھوڑون کو جبل کی طرف چھوڑ دیا اور لوٹنا شروع کیا چونکہ صفوف مشرکین درہم برہم ہو گئی تھین اور لوگ انکے منتشر ہو گئے تھے اور اسوقت آندھی چل رہی تھی اور اول نہار تھا یعنے دن چڑھتا تھا تا آنکہ اُن لوگون نے رجوع کی اسوقت ہوا پھر ساکن ہو گئی پھر وہ تھمی ہوا چلنے لگی یعنے مسلمین کا رُخ جو کہ پچھم طرف تھا تو ہوا اسنے کی تھی اسوقت مشرکین پھر آئے اور اس عرصہ مین مسلمین مشغول نہب و غارت تھے قسطاس مولی صفوان بن امیہ جو اخیر کو بوجہ احسن اسلام لایا تھا اسنے بیان کیا کہ مین صفوان کا مملوک تھا یعنے آزاد نہ تھا اور مین اُن لوگون مین تھا جنکو مشرکین بھاگتے وقت لشکر گاہ مین چھوڑ گئے تھے اور اس روز تک سواے وحشی و صواب غلام بنی عبدالدار کے

کسی مملوک نے مقاتلہ نکیا تھا اور ابو سفیان نے کہا تھا یعنے وقت معرکہ جنگ کے کہ اے گروہ قریش اپنے اپنے غلاموں کو اپنی اپنی متاع پر چھوڑ چلو کہ یہ لوگ تمھارے اسباب اور خورجیون پر نگہبان رہین گے چنانچہ ہمنے اسباب متفرق کو ایک جا جمع کر دیا اور اونٹون کو عقال کر دیا یعنے چھانڈ دیا اور قوم لڑنے کو میمنہ و میسرہ پر گئی تب ہمنے اسباب پر پوشش ڈال دی اور خورجیون کو چھپا دیا اور اسوقت قوم مین سے ایک دوسرے کی مدد و کمک کو لڑنے جاتا تھا اسی طرح تھوڑے عرصہ تک وہ لوگ قتال کرتے رہے بنا گاہ ہمارے لوگ شکست پاکر بھاگے اور اصحاب محمد ہمارے لشکر گاہ مین داخل ہو گئے اور ہم درمیان اسباب کے موجود تھے یعنے ہم بھاگے نتھے تب انھون نے ہمین گھیر لیا اور جن غلامون کو انھون نے اسیر کر لیا انمین مین بھی تھا پھر انھون نے لشکر کو خاطر خواہ لوٹا ایک شخص نے مجھسے پوچھا کہ مال صفوان بن امیہ کا کہان ہے مین نے کہا وہ مال تو لا نہین لایا ہے مگر جو کچھ زیادہ لایا ہے وہ انھین خورجیون مین ہے تب وہ نکلکر میرے تئین کھینچنے لگا تا آنکہ جو کچھ مال تھا مین نے گٹھری سے نکال دیا اور وہ مال تقریبا سو مثقالی کے تھا اور بعض روایت مین ایک سو پچاس مثقال تھا دیر گاہ ہمارے لوگ بھاگ گئے تھے اور ہم انسے مایوس ہو گئے تھے اور عورتین بھاگ بھاگ گوشون مین چھپ رہی تھین اور جو لوگ مسلمین مین سے ان عورتون کا ارادہ رکھتے تھے اُن سے محفوظ رہین اور مال قبضہ مین مسلمین کے تھا اور ہم اسی حالت اسیری مین تھے کہ بنا گاہ مین نے سوارون کو دیکھا کہ وہ چلے آتے ہین اور لشکر مین داخل ہو گئے اور مسلمین مین سے کوئی انکو رد کرنے والا نتھا کیونکہ انھون نے اپنے مورچال جاے حرب کو جہان تیر انداز مامور ہوے تھے خالی دیکھ پرا چھوڑ کر لوٹنے چلے آئے تھے اور لوٹ رہے تھے اور مین دیکھتا تھا کہ وہ اپنی کمانین اور ترکش بغلون مین ڈالے تھے اور انمین سے ہر ایک نے جو کچھ پایا تھا اُسکی ہاتھ یا اسکی گود مین تھا پس اسی حالت مین کہ یہ لوگ بخوف و خطر غارت و تاراج مال مین مصروف تھے سوار ہمارے آپہنچے اور تلوارین مارنے لگے تا آنکہ قدم بڑھا بڑھا کے اور چابکدستی سے بہتون کو قتل کیا کہ مسلمین ہر طرف متفرق و پریشان ہو گئے اور جو کچھ لوٹا تھا سب چھوڑ بھاگے اور ہمارے لشکر سے نکل گئے پھر ہم لوگ اپنی متاع کے پاس پھر آئے اور ہمارا کچھ اسمین سے نہین گیا تھا اور جو ہم مین سے اسیر ہوے تھے وہ بھی چھوٹ رہے اور وہ زر طلا ہمنے مقتل مین پایا (یعنے وہ یکصد و پنجاہ مثقال مال صفوان) اور مسلمین مین سے ایک شخص کو مین نے دیکھا کہ وہ صفوان بن امیہ کو لپٹ گیا اور دبا بیٹھا مجکو یقین ہوا کہ وہ مرا چاہتا ہے تا آنکہ مین جا پہنچا تو اسمین کچھ جان باقی تھی اسوقت میرے پاس خنجر تھا مین نے اسپر جنبیہ چلائی کہ وہ گر پڑا اور مین نے کہا یہ کون شخص ہے کسی نے کہا یہ شخص بنی ساعدہ مین سے ہے جو بعد ازان حق تعالے نے مجکو ہدایت کی کہ مین نے قبول اسلام کیا اور واقدی نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے اسحاق بن عبد اللہ سے انھون نے عمر بن الحکم سے انھون نے کہا کہ اصحاب نبی جو غارت و تاراج مین پڑ گئے تھے اور قسم ذہب وغیرہ سے جو کچھ انکے ہاتھ لگا تھا پس جسوقت مشرکین

آنپر آپڑے اور گھیر لیا اور مختلط و متسلط ہو گئے تو ہمنے نہین دیکھا کہ ان اصحاب مین سے کسی کے پاس اُس
مال مغروشے سے کچھ باقی رہ گیا ہو کہ وہ لے پھرا ہو سوائے دو شخص کے ایک عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح کہ پہلے سے
وہ ایک منطقہ کمر بند جو لشکر مین پایا تھا لے آئے تھے اُسمین پچاس دینار تھے کہ انھون نے زیر جامہ اپنے اُسکو ازار بند کی
گرہ مین باندھ رکھا تھا اور دوسرے عباد بن بشر کہ وہ ایک تھیلی لائے تھے اُسمین تیرہ مثقال زر طلا تھا
اُسکو اپنی قمیص کی جیب مین ڈال لیا تھا اور اُسپر اُدر ایک قمیص اور اُسکے اُوپر ایک زرد پہنے تھے اور اُسکو درمیان
مین کر کے کمر بند سے مضبوط کر لیا تھا پس وہ دونون شخص اُس مال کو بجنسہ پیش رسول خدا صلعم اُحد مین حاضر لائے
حضرت نے نہ اُسکا خمس لیا نہ اُن دونون کے مال یافتہ مین سے کم کرایا لینے کسی اور کو اُسمین سے نہین دلایا
اور بقیہ احوال آیندہ بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالے واقدی نے کہا مجھسے بیان کیا رافع بن خدیج نے کہ جب گروہ
تیر انداز اُس مقام سے جہان مامور تھے چلے گئے اور باقی رہ گیا جو رہ گیا تو خالد بن الولید نے نظر کی کہ شعب جبل خالی ہے
اور لوگ وہان قلیل ہین تو سوارون کو ہمراہ لیکر دہ ڈپاری اور عکرمہ بھی سوارون مین اُسکے ساتھ ہو لیا تب
یہ دونون مع سواران ہمراہی اُسمقام مین پہونچے جہان تیر انداز تھے اور چلے آئے تھے اور کچھ باقی رہ گئے تھے
پس اُن لوگون نے اُنپر حملہ کیا اور بقیہ تیر اندازون نے بھی اُس قوم کو تیر مارے تا آنکہ اُنپر غالب رہے اور عبداللہ
بن جبیر جو تیر انداز تھے جب اُنکا ترکش تیرون سے خالی ہو گیا تو انھون نے نیزہ مارنا شروع کیا تا آنکہ نیزہ
ٹوٹ گیا تو اُنھون نے اپنی تلوار کا میان توڑ پھینکا اور اُنسے مقاتلہ کرنے لگے یہان تک کہ قتل ہو گئے تب جمال
ابن سراقہ و ابو بردہ بن نیار آگے بڑھے اور یہ دونون وقت قتل عبداللہ بن جبیر حاضر تھے اور جو لوگ اُس
شعب جبل سے چلے آئے تھے یہ دونون انھین مین سے تھے مگر یہ کہ بعد اُنکے اخیر مین چلے آئے تھے اور قوم
مین مل گئے اور اُسوقت خیل مشرکین کا بڑی استواری کے ساتھ تھا پھر جب ہماری صفین ٹوٹ گئین اُسوقت
ابلیس صورت جمال بن سراقہ بنکر پکارنے لگا کہ بتحقیق محمد قتل کیا گیا اسیطرح تین بار چیخ ماری پس اُس روز
جمال بن سراقہ بلیتہ عظیم مین مبتلا ہو گئے اسلیے کہ ابلیس اُنھین کی صورت بنکر پکارا تھا و حال آنکہ وہ ہمراہ
مسلمین کے بقتال شدید مقاتلہ با مشرکین کر رہے تھے بلکہ وہ پہلو مین ابی بردہ بن نیار و خوات بن جبیر کے موجود
تھے راوی رافع بن خدیج کہتے ہین کہ ہمنے ایسی فیروزی جلد تر پلٹتے ہوے نہین دیکھی جیسی فیروزی مشرکین
کو جلدی سے ہمپر پھیری چنانچہ گروہ مسلمین ساتھ جمال بن سراقہ کے یون پیش آئے کہ ارادہ اُسکے قتل کا کیا اور
کہنے لگے یہ وہی ہے جو پکارتا تھا کہ محمد قتل ہوے تب خوات بن جبیر اور ابو بردہ نے اُسکے لیے گواہی دی
کہ جب پکارنے والا پکارتا تھا تو جمال ہم دونون کے پہلو مین موجود تھا وہ پکارنے والا کوئی اور تھا اور رافع نے
کہا کہ بعد اُسکے مین نے بھی اُسکی گواہی دی بعد ازان رافع بن خدیج نے کہا کہ ہرگاہ ہم بخواہش نفسی و بمعصیت اپنے

بنی کے اپنے ہمنفسان کے آگے چلے آئے تھے اور مسلمین سامنہ مشرکین کے مختلط ہوگئے تو باہم شبہہ ہو کر مقاتلہ
کرنے لگے اور باخود ہا ایکدوسرے کو مارتے تھے مگر عجلت مین اور حالت اضطراب مین جسکو مارتے تھے اسکو پہچانتے
نتھے کہ وہ کون ہی چنانچہ اسی روز اسید بن حضیر کو دو زخم لگے ایک زخم تو ابو بردہ کی ضرب سے لگا مگر
وہ نہین جانتا تھا جب یہ کہکر اسنے ضرب لگائی کہ لے اس ضربت کو مین پسر انصاری ہون لینے دستور حرب
عرب یہ تھا کہ جب وہ ضرب لگاتے تھے تو کہتے تھے کہ خذہا انا فلان بن فلان اس ضربت کو لے کہ مین فلان بن
فلان ہون اسوقت ابو زعنہ اس معرکہ عظیم مین آگے بڑھے اور ابو بردہ کو دشمن سمجھ کر انکو دو ضربتین ماریں اور
بولے لے اس ضربت کو مین ابو زعنہ ہون مگر ابو بردہ نے اسوقت یہ نجانا تھا کہ کسنے مارا جب یہ آواز سنی
کہ مین ابو زعنہ ہون تو پہچانا اور جب ملاقات کی تو شکایت کی کہ دیکھ تو نے میرے ساتھ کیا کیا تب ابو زعنہ نے
کہا کہ تو نے بھی تو لاعلمی مین اسید بن حضیر کو ضربت لگائی تھی ولیکن مضائقہ نہین کہ یہ جراحت فی سبیل اللہ ہی
پس اس بات کا ذکر پیش رسول خدا صلعم کے ہوا فرمایا یہ فی سبیل اللہ ہی ای ابو بردہ اس جراحت کا تیرے
لیے اجر ہی گویا تجھے کوئی مشرکین مین سے مارتا اور فرمایا جو کوئی قتل ہوگا وہ شہید ہی اور ایسا ہوا تھا
کہ یمان جنکو حسیل بن جابر کہتے ہین اور رفاعہ بن وقش یہ دونون بزرگ جو کبیر السن تھے مدینہ کے ٹیلون
اور کوٹھون پر عورتون کے ساتھ چڑھا دیے گئے تھے تو ایک نے دوسرے سے کہا آبالک یہ کلمہ
بددعا ہی یعنے تیرا باپ مرے یا کلمۂ غیرت ہی کہ تیرے لیے باپ نہین ہی کیا وجہ ہی کہ ہم اپنے ہمنفسون سے
چھوٹ رہین ہمکو شرم ہی جو ہمنے انکو چھوڑ دیا واللہ سوا اسکے کیا ہی کہ ہم آج بالکل کے مہمان ہین اور ہماری
مرگ مین کوئی دم بقدر ظمی دابہ باقی ہی یعنے اسقدر کہ جانور پیاسا درمیان دو پانی پینے کے سانس لیتا ہی
کاش ہم اپنی تلوارین پکڑ کر رسول خدا صلعم کے ساتھ چلکر احد مین کچھ دن رہے تک بھی ملجا دین (راوی
نے کہا چنانچہ ایسا ہی ہوا) کہ جب وہ دونون بزرگ آنکر لاحق ہوے تو زفاعہ کو مشرکین نے قتل کیا و اما حسیل
ابن جابر جب مسلمین و مشرکین باہم مختلط ہوگئے تھے اور تلوار چل رہی تھی تو اسوقت اُنپر تلوار مسلمین کی ناواقفیت
پڑگئی اور حذیفہ شور کرتے ہی رہے کہ میرا باپ ہی میرا باپ ہی تاآنکہ حسیل قتل ہوگئے تب حذیفہ نے کہا ای
مسلمانون خدا تمکو بخشے کہ وہ ارحم الراحمین ہی جو کچھ تمنے کیا اُسنے میرے باپ کے درجات و خیر کو پیش رسول خدا
صلعم زیادہ کیا بعد ازان رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ حذیفہ کو خون بہا دیا جاوے اور بعض روایت مین ہی
کہ یمان کو زخم عتبہ بن مسعود کے ہاتھ سے لگا دہر کیف حذیفہ بن یمان نے خون یمان کا سارے مسلمین پر حلال کیا
اور اُسی روز حباب بن المنذر بن الجموح نے صیحہ کیا کہ ای آل سلمہ لبیک اجل کہتے ہوے یکبارگی اپنی
گروہون کو پیش کرو یعنے آگے بڑھو اور اُسی روز جبار بن صخر نے ضربت سخت ناواقفتہ سر حباب بن المنذر کے

لگائی تھی تا آنکہ مسلمین نے باخود ہا یہ نشانی قرار دی کہ اُمت اُمت کہکر صیحہ کرنا شروع کیا (یعنے تا لوگ اپنے لوگون کو پہچانین) تا آنکہ لوگون نے ہاتھ اپنے روک لیے اور آپسمین ایک دوسرے کے قتل وضرب سے باز رہا اور واقدی نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی زبیر بن سعد نے عبداللہ بن الفضل سے اُنھون نے کہا کہ جب رسول خدا صلعم نے مصعب بن عمیر کو علم لشکر عطا کیا اور مصعب شہید ہوے اُسوقت ایک فرشتے نے بصورت مصعب مشکل ہوکر علم کو اٹھا لیا تو آخر روز رسول خدا صلعم نے فرمایا اے مصعب آگے بڑھ اُسوقت وہ فرشتہ حضرت کی طرف متوجہ ہوکر بولا کہ مین مصعب نہین ہون تب حضرت نے پہچانا کہ یہ فرشتہ ہے تائید کو آیا ہے اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبیدہ بنت نائل نے عائشہ بنت سعد سے انھون نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے انھون نے کہا اُس روز مین اپنے تئین دیکھتا ہون کہ تیر چلاتا ہون اور ایک شخص سفید رنگ یعنے گورا رنگ خوبصورت میرے تیر کو میری طرف پھیر دیتا ہے (یعنے اُسوقت جب مسلمین بہ مشرکین مختلط ہوگئے تھے کہ اُس تہلکہ مین اکثر مسلمین مسلمین کے ہاتھ سے دھوکے مین خطاءً وناواقفیت قتل ہوتے تھے) اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے انھون نے کہا مین نے دو شخص کو سفید کپڑے پہنے ہوے دیکھا کہ اُنمین سے ایک دا ہنے رسول خدا صلعم کے اور دوسرا بائین سے یہ دونون قتال شدید کررہے تھے اور ان دونون کو مین نے کبھی نہ پہلے دیکھا تھا نہ بعد اُسکے دیکھا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبدالملک بن سلیم نے قطن بن وہب سے انھون نے عبید بن عمیر سے اُنھون نے کہا جب قریش اُحد سے پھرے مین تو اپنی محفلون مین اپنی نظر بازی کی باتین کرتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ ابلق گھوڑون کو اور وہ مردم گورے رنگ سپید پوشون کو جو معرکۂ بدر مین دکھائی دیے تھے اس معرکہ مین ہمنے اُنکو نہین دیکھا عبید بن عمیر نے کہا کہ یوم اُحد ملائکہ نے قتال نہین کیا اور دوسری روایت مین عمر بن الحکم سے منقول ہے کہ معرکۂ اُحد مین ایک ملک نے بھی تائید رسول خدا صلعم کی نہین کی بلکہ جملہ ملک روز بدر مؤید تھے اور دوسری روایت مین مجاہد سے منقول ہے کہ روز احد ملائکہ حاضر ہوے مگر قتال نہین کیا یعنے لشکر مسلمین کافی تھا احتیاج تائید ملائکہ نہ تھی اور دوسری روایت مین مجاہد سے ہے کہ سوا بدر کے کسی غزوہ مین ملائکہ نے قتال نہین کی اور ایک روایت مین ابی ہریرہ سے مروی ہے انھون نے کہا حق تعالے نے مسلمین سے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم لوگ جنگ مین صبر واستقامت رکھوگے تو ہم ملائکہ سے تمھاری تائید کرینگے اور جب کہ وہ مصاف سے ہٹ گئے تو پھر ملائکہ نے مقاتلہ نہین کیا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد بن ابی معصعہ نے موسی بن ضمرہ بن سعید سے اُنھون نے

جہاں تیسرا الرا شار فاعلین ابن ہشام کا ہم نے لکھا اور شاید صحیح علی کا ہو جاہین جاہین لکھا

اپنے باپ سے انھون نے ابی بشیر المازنی سے انھون نے بیان کیا کہ جسوقت میان عقبہ سے شیطان نے پکارا
کہ محمدؐ قتل ہوے اس بات سے ارادہ غزوجبل مین یون تھا تا مسلمین اپنی نافرمانی پر پشیمان دنادم ہون اور ہر طرف تفرقہ
ہوکر جبل پر چڑھ جاوین تو پہلے جسنے انکو سلامتی رسول خدا صلعم کی خوشخبری دی وہ کعب بن مالک تھے کعب نے کہا
مین نے شور کرنا شروع کیا کہ رسول خدا صلعم سلامت ہین اسوقت حضرت صلعم اپنا ہاتھ منھ پر رکھکر میری طرف
اشارہ کرتے تھے کہ چپ رہو اور دوسری روایت مین عبید اللہ بن کعب بن مالک سے منقول ہی کہ کعب نے کہا جب
مسلمین نے روگردانی کی تھی تو پہلے مین نے ہی رسول خدا صلعم کو پہچانکر مومنین کو خوشخبری دی کہ آن حضرت صلعم زندہ
سالم ہین اور کعب نے کہا اسوقت مین ایک گھاٹی مین تھا اور راوی حدیث نے کہا کہ اسوقت رسول خدا صلعم نے
کعب کو اپنے پاس بلایا اور انکی زرہ لیکر آپ پہن لی اور وہ زرد رو مینہ تھی یا کچھ رو مینہ تھی اور کچھ غیر رو مینہ اور حضرت
نے اپنی زرہ آنارکر اسکو کعب نے پہن لیا پس اس روز کعب نے قتال شدید کی تا آنکہ وہ مجروح ہوے کہ سب سے
زخم گنے گئے تھے اور ایک روایت مین یون ہی کہ کعب نے کہا مین نے اس روز حضرت کی آنکھون کو جو خود جنگ کے
دیکھکر پہچانا اور زیادی کہ اے گروہ انصار باہم خوشی کرو یہ رسول خدا صلعم موجود ہین تب حضرت نے میری طرف
اشارہ کیا کہ چپ رہ اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن رباح سے
انھون نے اعرج سے انھون نے کہا جب شیطان نے صیحہ کیا کہ ہر آئنہ محمدؐ قتل کیا گیا تو ابو سفیان بن حرب نے
کہا اے گروہ قریش تم مین سے کسنے قتل کیا محمدؐ کو ابن قمیہ نے کہا اسکو مین نے قتل کیا ابو سفیان نے کہا
مین تیرے ہاتھون مین کڑے ڈلوا دونگا جیسا کہ صنادید عجم دلاوردون اور بہادرون کے ساتھ یہ معاملہ کیا کرتے
ہین چنانچہ ابو سفیان ابو عامر فاسق کو اپنے ہمراہ لیکر مقتل مین پھرنے لگا تا کہ رسول خدا صلعم کو تلاش کرے
اس حال مین گذر اسکا نعش پر خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے ہوا ابو عامر نے کہا اے ابو سفیان تو جانتا ہی یہ قتیل کون
ہی اسنے کہا مجکو معلوم نہین اسنے بتایا یہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر خزرجی ہی اور یہ سردار بنو الحرث بن الخزرج کا ہی
و بعد ازان گذر اسکا اوپر نعش عباس بن عبادہ بن نضلہ کے ہوا جو برابر نعش خارجہ کے تھی ابو عامر نے کہا
یہ ابن قتیل ہی جو بیت الشرف یعنے کعبہ کا شریف تھا بعد ازان گذر اسکا ذکوان بن عبد قیس کی نعش پر ہوا
ابو عامر نے کہا یہ شخص اس قوم کے سادات سردارون مین ہی بعد ازان گذر اسکا نعش پر حنظلہ پسر ذکوان کے ہوا
ابو سفیان نے کہا اے ابو عامر یہ کون ہی اسنے کہا یہان جتنے ہین یہ سب سے زیادہ مجھپر عزیز ہی یہ حنظلہ بن ابی عامر
ہی یعنے ابو عامر کنیت ذکوان کی بھی تھی پھر ابو سفیان نے کہا مین مقتل محمدؐ نہین دیکھتا ہون یعنے انکی نعش
کہین نظر نہین آتی ہی اگر انکو قتل کیا ہوتا تو ضرور ہم انکو دیکھتے ابن قمیہ جھوٹ کہتا ہی بعد ازان خالد بن ولید سے
ملاقات ہوئی تو اسنے اس سے پوچھا کہ حال قتل محمدؐ تجکو کچھ معلوم ہی اسنے کہا قبل ازین مین نے انکو دیکھا ہی

کہ وہ اپنے چند نفر اصحاب کے ہمراہ جبل پر چڑھے جاتے تھے ابوسفیان نے کہا یہ بات البتہ صحیح ہی اور ابن قمیہ جھوٹھ کہتا ہی کہ انکو قتل کیا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن یاح سے انھون نے ابی سفیان مولی بن ابی احمد سے انھون نے کہا مین نے سنا محمد بن مسلمہ سے وہ کہتے تھے کہ مین نے اپنے کانون سے سنا اور میری آنکھون نے دیکھا کہ جب مسلمین نے طرف جبل کے گریز کی اور رسول خدا صلعم کی طرف رخ نہین کرتے تھے تو اس روز حضرت فرماتے تھے کہ ای فلان میرے پاس آ ای فلان میری طرف آ مین رسول خدا ہون مگر ان دونون مین سے ایک بھی حضرت کی طرف نہ مڑا اور وہ دونون یعنے جنکو بلاتے تھے چلے ہی گئے اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے ابوبکر بن عبداللہ بن ابی جہم سے اور نام ابی جہم کا عبیدہ تھا انھون نے کہا کہ خالد بن الولید شام مین حدیث بیان کرتا تھا اور کہتا تھا حمد ہی اس خدا کا جسنے مجھے اسلام کی ہدایت کی کہ روز احد جسوقت مسلمین روگردان و گریزان ہوے تھے تو مین نے عمر بن الخطاب کو دیکھا کہ وہ چلے جاتے تھے اور انکے ساتھ کوئی نتھا اور مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین ایک جماعت مسلح کے ہمراہ ہون مگر انمین سے کسی نے میرے سوا اسے انکو نہین پہچانا تو مین نے دیدہ دانستہ انکو طرح دی اور مین نے کنارہ کیا کسیکو نہ بتایا اس خوف سے کہ گویا مین انکو اغوا اغرا کرونگا اس بات مین کہ لوگ انکو سردار سمجھکر انکے ہمراہ چلے جانیکا قصد کرینگے آخر مین نے عمر کو دیکھا کہ وہ شعب جبل کی جانب متوجہ تھے اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے انھون نے ابی الحویرث سے انھون نے نافع بن جبیر سے انھون نے کہا مین نے مہاجرین مین سے ایک شخص سے سنا وہ بیان کرتا تھا کہ جب مین حاضر احد تھا تو مین نے دیکھا کہ ہر طرف سے تیر چل رہے ہین اور رسول خدا صلعم بیچ مین کھڑے ہین مگر جو تیر آتا ہی وہ حضرت سے کترا کر نکل جاتا ہی اور مین نے عبداللہ بن شہاب کو دیکھا کہ اس روز وہ کہ رہا تھا یا رو مجھے بتا دو محمد کدہر ہین اگر وہ بچ رہے تو ہم لوگ نہ بچینگے وحال آنکہ رسول خدا صلعم اسکے برابر پہلو مین تھے اور حضرت کے ساتھ کوئی نتھا تا آنکہ وہ اس جگہ سے چلا گیا اور اس سے صفوان بن ابی امیہ نے ملاقات کرکے کہا ابتو تو محمد سے فاصلہ پر چلا آیا کیا تیرے امکان مین نتھا کہ تو انکو قتل کرتا اور اس مہم شاقہ کو قطع کر دیا ہوتا وحال آنکہ خدا نے اسکو تیرے قابو مین کر دیا تھا اسنے کہا کیا تو نے انکو کمین دیکھا تھا اسنے کہا ہان تو انھین کے پہلو مین تو تھا اسنے کہا بخدا مین نے انکو نہین دیکھا اب مین بخدا حلف کرتا ہون کہ وہ بے شبہہ ہملوگون سے محفوظ و مصئون رہینگے کیونکہ ہم چار آدمی اسکے قتل پر قول و قسم کرکے تلاش کرنے نکلے تھے پر وہ کسیکو نملا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن ریاح سے انھون یعقوب بن عمر بن قتادہ سے انھون نملہ سے یعنے نملہ بن ابی نملہ سے اور

اور نام ابی نملہ کا عبداللہ بن معاذ تھا یعنے معاذ باپ تھے ابی نملہ عبداللہ کے اور معاذ برادر ہمدری براء بن معرور کے تھے چنانچہ ابو نملہ بیان کرتے تھے کہ جب اُس روز مسلمین نے گریز کیا اور حضرت صلعم تنہا رہ گئے اسوقت مہاجرین و انصار مین سے چند اشخاص نے جو حضرتؐ کو تنہا دیکھا تو ہر طرف سے حلقہ باندھکر شعب جبل کی طرف چلے اور اُس روز مسلمین کا نہ علم قائم تھا نہ انکی جمعیت و جماعت تھی اور لشکر مشرکین سے تمن تمن واسطے گرفتار مسلمین کے یا واسطے دور بھگانے انکے آگے پیچھے اُس وادی مین پھرتے تھے کبھی وہ غول غول یا ہمدیگر ملجاتے تھے کبھی پھر جدا ہو جاتے تھے مگر مسلمین سے کسیکو ندیکھتے تھے کہ جو انکا مانع و دافع ہوا اور اسوقت مین بھی رسول خدا صلعم کے پیچھے تھا اور دیکھتا جاتا تھا کہ حضرتؐ اُن چند اصحاب ہمراہیون کے آکے مین بعد ازان مشرکین اپنے لشکر اور لشکر گاہ کی طرف پھر آئے اور باخود ہا مشورہ کرنے لگے کہ مدینہ پر چلین یا کہ تلاش و طلب مسلمین مین نکلین پس اس باب مین درمیان قوم کے اختلاف پڑا اور ایسا ہوا کہ جب رسول خدا صلعم ایک جماعت اصحاب کو نظر آئے تو جسوقت انھون نے حضرتؐ کو صحیح و سالم پایا ایسا خوش ہوے گویا انکو کچھ بھی صدمہ نہ پہونچا تھا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابراہیم بن محمد بن شرحبیل العبدری نے اپنے باپ سے انھون نے بیان کیا کہ ہر گاہ لشکر اسلام مین حامل لوا مصعب تھے پس جب مسلمین نے روگردانی کی تو مصعب اُس علم کو لیے ہوے ثابت قدم رہے اسوقت ابن قمیۃ اسپ سوارہ آگے بڑھا اور اُنکے دست راست پر تلوار ماری کہ ہاتھ جدا ہو گیا اسوقت مصعب یہ آیہ پڑھنے لگے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ یعنے فرمایا ہی حق سبحانہ تعالے نے کہ جز این نیست محمد رسول ہی اسکے پیشتر بھی اکثر رسول آئے ہین آخر آیہ تک یہ مضمون ہی کہ اگر وہ محمد مر جاوے یا قتل کیا جاوے تو تم ای کافہ مومنین کیا دین سے پھر جاؤ گے غرض کہ مصعب نے علم کو دست چپ مین لیا اور اسپر جھک گئے تب اُسنے اُنکا دست چپ بھی قطع کیا تو پھر وہ اُس علم پر جھکے اور اُس علم کو اپنے دونون بازو سے سینے مین لپٹا لیا اور وہ ہی آیت تلاوت کرنے لگے کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الآیۃ بعد ازان ابن قمیۃ نے تیسری مرتبہ آنپر تیزی سے حملہ کیا اور خوب زور سے نیزہ مارا کہ وہ کاری لگا اور مصعب زمین پر گرے اور علم بھی گر پڑا تب بنی عبدالدار مین سے دو آدمی نے شتابی و چالاکی سے اُس علم کو اٹھا لیا ایک سویبط بن حرملہ اور دوسرے ابو الروم پس ابو الروم نے اُس علم کو لے لیا اور بدستور ہمیشہ اُسیکے پاس وہ علم رہا یہان تک کہ جب مسلمین مدینہ کو لوٹ آئے ہین تو ابو الروم ہمراہ اُنکے مع علم داخل مدینہ ہوے اور واقدی نے کہا مجھے خبر دی موسے بن یعقوب نے اپنی عمہ خواہر پدر سے ان بی بی نے اپنی مادر سے اُس بی بی نے مقداد سے انھون نے بیان کیا کہ جب ہم لوگون نے اپنی صفون کو واسطے قتال کے آراستہ کیا اسوقت رسول خدا صلعم زیر علم مصعب بن عمیر تشریف رکھتے تھے پھر جب نشان ہوا

لشکر اعدا قتل ہوگئے تو مشرکین پہلی مرتبہ شکست پاکر بھاگ گئے اور مسلمین بطریق غارت اموال اُنکے لشکرگاہ مین
اُترے اور لوٹنے لگے بعد ازان مشرکین بناگاہ مسلمین پر عقب سے دوڑ پڑے اور لوگ بھاگنے لگے اُسوقت
رسول خدا صلعم نے اپنے یہان کے علمدار دن کو ندا دی تو مصعب بن عمیر نے علم اُٹھایا کہ بعد اُسکے وہ شہید ہوے
اور علم کتیبہ بنی الخزرج کا سعد بن عبادہ نے اُٹھایا اُسوقت رسول خدا صلعم زیر اُس علم کے تشریف فرما تھے اور
سب اصحاب حضرتؐ کے گرد تھے اور علم مہاجرین کا آخر روز ابی الروم العبدری کو ملا یعنے بعد شہادت مصعب بن
عمیر کے اور علم قبیلہ بنی اوس کا مین نے اُسید بن حضیر کے ہاتھ مین دیکھا اُسوقت پہلے تو ایک ساعت مسلمین نے
مشرکین پر خوب یورش کی پھر جب صفوف طرفین مختلط ہوگئین تو آپس ہی مین مقاتلہ ہونے لگا کہ اُس روز اردی
مین امتیاز فیما بین یگانہ و بیگانہ کے نہ تھا اُسوقت مشرکین نے بنا بر شعار اپنے بنام عُزّے کے ندا دی کہ اے
آل ہبل پھر آؤ کہ یہ قتال عظیم ہے راوی نے کہا مشرکین نے رسول خدا صلعم سے پایا جو کچھ پایا یعنے آنحضرتؐ
صلعم سخت متالم ہوئے پر اُنکے ہاتھ نہ آئے وحال آنکہ قسم اُس خدا کی جسنے اُنکو بحق مبعوث کیا کہ مین نے حضرتؐ کو
ایک بالشت جگہ سے ہٹتے یا ہٹے ہوے نہین دیکھا بلکہ اُسیطرح روبرو دے اعدا قائم رہے اور حال مسلمین
یہ تھا کہ کبھی تو کوئی جماعت اصحاب کی حضرتؐ کے پاس جمع ہوجاتی تھی اور کبھی پھر متفرق ہوجاتی تھی اور
جب مین حضرتؐ کو قائم دیکھتا تھا تو کبھی اپنی کمان سے تیر چلاتے تھے اور کبھی پتھر مارتے تھے یہانتک کہ مشرکین
تھک گئے اور باز رہے اور رسول خدا صلعم اپنی اسی جماعت قلیلہ مین بدستور ثابت و قائم رہے اور وہ جماعت
جو حضرتؐ کے ساتھ بصبر ثابت قدم رہی وہ چودہ مرد تھے سات مہاجرین سے اور سات انصار سے مہاجرین
مین سے ابو بکرؓ و عبد الرحمان بن عوف و علی بن ابی طالبؓ و سعد بن ابی وقاصؓ و طلحہ بن عبید اللہ و ابو عبیدہ
بن الجراح و زبیر بن العوام اور انصار مین سے جناب بن المنذر و ابو دجانہ و عاصم بن ثابت و حارث بن الصمہ و سہل
بن حُنیف و اُسید بن حضیر و سعد بن معاذ اور بعض روایت مین بجاے اُسید بن حضیر و سعد بن معاذ کے سعد
بن عبادہ و محمد بن مسلمہ ثابت و قائم رہے تھے اور اُس روز آٹھ آدمیون نے حضرتؐ کے ہاتھ پر بیعت مرگ کی
کی تھی تین نے مہاجرین مین سے علی و زبیر و طلحہ اور پانچ نے انصار مین سے ابو دجانہ و حارث بن صمہ و
جناب ابن المنذر و عاصم بن ثابت و سہیل بن حُنیف مگر ان آٹھون مین سے ایک بھی قتل نہوا یعنے یہ سب قتل
سے محفوظ رہے اور رسول خدا صلعم عقب مین مسلمین منہزمین کے پکارتے تھے تا آنکہ اُنمین سے بعض اشخاص
قریب مہراس کے حضرتؐ کے پاس لوٹ آئے اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عتبہ بن جبیرہ نے
یعقوب بن عمر بن قتادہ سے اُنھون نے بیان کیا کہ اُس روز رسول خدا صلعم کے حضور مین تیس آدمی
ثابت قدم رہے اور وہ سب یہی کہتے تھے کہ سر ہمارا آپ کے سر پر فدا اور جان ہماری آپکی جان پر

کتیبہ بنی خزرج ۱۲

نثار اور آپ پر ہمارا اسلام غیر موقوف ہے یعنے خدانخواستہ یہ سلام وداعی و رخصتی نہیں ہے اور جب رسول خدا صلعم کو قتال
شدید پیش آئے اور حضرت پر مشرکین ٹوٹ پڑے تو مصعب بن عمیر اور ابو دجانہ حضرت کی مدد کو حاضر ہوے
اور اعدا کو قریب سے دور کیا یہان تک کہ وہ بہت زخمی ہوے اسوقت حضرت نے فرمایا کون شخص اپنی جان
بیچتا ہے یعنے جان فروشون و جانبازون مین کون حاضر ہے تب ایک جماعت انصار مین سے یہ سُنکر اُچھل پڑی اور
سامنے آئی وہ پانچ مرد تھے کہ ایک انمین عمارہ بن زیاد بن السکن تھے پھر ان سبنے قتال کیا یہانتک کہ ثابت
قدم رہے اور پھر ایک جماعت مسلمین مین سے پلٹکر آمادہ ہوگئی اور قتال کرنے لگی تا آنکہ اعدا کو دفع کیا اور
حضرت نے عمارہ بن زیاد سے فرمایا میرے قریب آجاؤ نزدیک آئے تو انکو اپنے قدمبارک کا تکیہ لگا دیا کہ
اُنکے چودہ زخم لگے تھے یہان تک کہ وہ مرگئے اور اُس روز رسول خدا صلعم لوگون کو آمادۂ حرب اور انکو قتال پر برانگیختہ
کرتے تھے اور مشرکین مین سے کچھ لوگ تھے کہ تیر مار مار کر مسلمین کو پریشان و ازجارفتہ کرتے تھے ان لوگون مین یہ دو
آدمی تھے ایک حبان بن العرقہ اور ابو اسامۃ الجشمی پس رسول خدا صلعم سعد بن ابی وقاص سے فرمانے لگے میرے باپ
ماں تیرے فدا ہون مار تیرا اور اُسی عرصہ مین حبان بن العرقہ نے ایک تیر مارا کہ وہ ام ایمن کے دامن مین لگا اُسکے
دامن کو لے اڑا یعنے دامن اُلٹ گیا اُسکو برہنہ کر دیا اُس بات سے حبان کو ضحک و استہزا نے لیا رسول خدا صلعم کو
یہ امر بہت شاق گذرا پس حضرت نے سعد بن ابی وقاص کو وہی تیر یا دوسرا ایک تیر جسمین پیکان نہ تھا حوالہ کیا
اور فرمایا مار اس تیر کو چنانچہ وہ تیر حبان کے حلقہ سینہ مین جا لگا کہ وہ چت گرا کہ اُسکا عضو پوشیدہ کھل گیا سعد نے
کہا مین نے رسول خدا صلعم کو اُس روز ایسا ہنستے ہوے دیکھا کہ دندان پیشین نظر آئے اور فرمایا کہ سعد نے خوب بدلا
لیا ام ایمن کا حق تعالے نے تیری دعا قبول فرمائی اور تیرے تیر کو نشانے پر پہونچا دیا و ایضاً اُس روز مالک بن زہیر
برادر ابو اسامہ الجشمی کا بھی تیراندازی کر رہا تھا اور حال یہ تھا کہ یہی مالک بن زہیر اور حبان بن العرقہ یہ دونون
بہت درپے اصحاب نبی تھے اور بہت جلد بازی کرتے تھے اور اُن لوگون کو ان دونون نے اکثر تیرون ہی سے قتل کیا
تھا کہ یہ دونون پتھرون کی آڑ مین چھپکر مسلمین کو تیر مارتے تھے چنانچہ وہ دونون جسوقت اسی گھات و تاک مین تھے
کہ ناگاہ سعد ابن ابی وقاص نے پتھرون کے نیچے مالک بن زہیر کو دیکھ لیا کہ وہ تیر لگا رہا ہے اور اُسکا سر نظر آتا ہے تب
سعد نے اُسکا سر تاک کے تیر چھوڑا کہ اُسکی آنکھ مین جا لگا اور اُسکی گدی سے پار نکل گیا اور نظر آیا کہ وہ تڑپا ایک قد
بلند ہوکر گرا اور خدا نے اُسے قتل کیا یعنے وہ مرگیا اور اُس روز رسول خدا صلعم نے اتنے تیر چلائے کہ کمان پر خچے
پر خچے ہوگئی اور اُسکو قتادہ بن النعمان نے لے لیا اور وہ ہمیشہ اُنہین کے پاس رہی اور ایسا ہوا کہ اُسی روز جنگ
احد مین قتادہ بن النعمان کی آنکھ مین ایک ایسا پیکان لگا تھا کہ آنکھ اُنکی نکلکر رخسارہ پر لٹک پڑی تھی قتادہ
بیان کرتے ہین کہ مین اُسی حالت مین رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور مین نے عرض کی یا رسول اللہ میری وجیہ مین

ایک عورت ہو کہ وہ نوجوان اور صاحب حسن وجمال ہو مین اُسکو بہت چاہتا ہون اور وہ مجھے بہت چاہتی ہو مجھکو
اندیشہ وخوف ہو کہ میری آنکھ اُسکو مکروہ وناگوار نظر آوے گی یعنے مین اُسکی نگاہ مین معیوب وبدنما دکھائی دونگا
پس حضرت نے اُسکی آنکھ کو ہاتھ سے اُٹھا کر حدقہ مین پھیر رکھدی کہ وہ بینا ہوگئی اور جیسی تھی ویسی ہوگئی پھر کبھی اُس
آنکھ نے ایک ساعت بھی شب وروز مین اُنکو ایذا نہ دی چنانچہ بعد ازان جب سن انکا زیادہ ہوا تو وہ کہتے تھے
کہ یہ آنکھ میری قوت بصر مین تیز تر ہو اور وہ آنکھ بہ نسبت دوسری آنکھ کے خوش نما وخوش منظر زیادہ تھی یعنے
کجی وغیرہ عیوب سے صاف تھی غرض کہ رسول خدا صلعم بدستور مشغول ومصروف قتال رہے اور تیر چلایا کیے یہان
تک کہ تیر چک گئے اور گوشہ کمان کا ٹوٹ گیا اور اس سے پیشتر اُسکا چلہ بھی ٹوٹ گیا تھا اور حضرت کے ہاتھ مین
ایک ٹکڑہ باقی رہ گیا تھا کہ وہ گوشہ کمان مین بقدر بالشت کے لگا تھا تب اُس کمان کو عکاشہ بن محصن لیکر اُسکا
روہ کھینچکر چڑھانے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ روہ نہین بیٹھتا ہو یعنے پورا نہین ہوتا فرمایا کھینچ پہونچ جائیگا
عکاشہ نے کہا قسم ہو اُس خدا کی جسنے اُس رسول کو مبعوث کیا ہو یقینا مین نے اُس روہ کو کھینچا تو وہ اسقدر
بڑھا کہ پورا ہو کر دو تین بالشت سے زیادہ ہوا مین نے گوشہ مین لیا یعنے دبا لیا تب حضرت نے اُس کمان کو لیا
اور بدستور اُسی سے قوم پر تیر چلاتے رہے اور ابو طلحہ آگے صحابہ کے حضرت کے آگے مین کھڑے ہوے
سامنے سپر روکے ہوے تھے راوی نے کہا مین نے دیکھا کہ جب کمان حضرت کی بہت شکستہ ہوگئی تو
اسکو قتادہ بن النعمان نے لیا اور کہا رواۃ نے کہ روز احد ابو طلحہ نے اپنے ترکش سے تیرون کو نکال کر سامنے
رسول خدا صلعم کے پھینک دیے یعنے کہ یہ ہے پاس اسقدر تیر ہین ان سب کو صرف کرتا ہون اور یہ بڑے تیر انداز تھے
اور ڈانٹ ڈپٹ اُنکی بڑے زور وشور کی تھی چنانچہ حضرت نے فرمایا کہ لشکر مین للکارا ابو طلحہ کی بہتر ہے چالیس
آدمیون سے یعنے اتنے لوگون کے زور وشور سے باُنکے حرب وضرب سے اور ابو طلحہ کے تیرون مین پچاس
تیر تھے اُنھون نے اُن سب تیرون کو روبرو ے حضرت بکھیر دیے وبآواز بلند کہنے لگے یا رسول اللہ میری
جان آپ پر نثار ہو پھر سیم ایک ایک تیر چلاتے رہے اور حضرت پیچھے ابی طلحہ کے مابین صرد وش اُنکے سر اقدس
نکالے ہوے مواقع پیکان ملاحظہ کرتے تھے کہ تیر کہان جاتا ہو اور کس نشانے پر واقع ہوتا ہو اور یہی صورت رہی
جب تک کہ تیر اُنکے تمام ہوگئے تھے اور ابو طلحہ یہی کہتے تھے کہ اب آپ ہٹ جائیے (یعنے تیر چک گئے) مجکو خدا
آپ پر فدا کرے اور آن حضرت صلعم چوب خشک زمین سے اُٹھا دیتے تھے اور فرماتے تھے مار اس تیر کو ای
ابا طلحہ تا آنکہ وہ اُسی تیر کو مارتے تھے کہ وہ بہترین تیر ہو جاتا تھا اور اصحاب نبی صلعم مین جو تیر انداز کہ مذکور وشہور تھے
ازانجملہ سعید ابی وقاص تھے وصائب بن عثمان بن مظعون ومقداد بن عمرو وزید بن حارثہ وحاطب بن ابی بلتعہ
وعتبہ بن غزوان وخراش بن صمہ وقطبہ بن عامر بن حدیدہ وبشر بن البراء بن معرور وابو نائلہ سلکان بن سلامہ

وابوطلحہ وعاصم بن ثابت بن ابی الاقلح وقتادہ بن النعمان اور ایسا ہوا کہ اس روز ابو ہیثم النفاری کے سینہ پر
ایک تیر لگا وہ خدمت مین رسول خدا صلعم کے آئے تو حضرت نے لعاب دہن مل دیا وہ اچھے ہو گئے چنانچہ ابو ہیثم
بنام میخور مشہور تھے اور ایسا ہوا کہ قریش مین سے چار آدمی حضرت کے قتل پر باہم قسم دہم عہد ہوئے تھے اور
مشرکین اس بات مین ان چارون کو پہچانتے تھے کہ تھے وہ چارون عبد اللہ بن شہاب وعتبہ بن ابی وقاص
وابن قمیہ وابی بن خلف اور اسی روز عتبہ نے رسول خدا صلعم کو چار پتھر مارے کہ ایک دانت رباعیہ حضرت کا
ٹوٹ گیا یعنے جو دو دو دانت اوپر نیچے کے ہوتے ہین انکو رباعیہ کہتے ہین پس اسی طرف
نیچے کا دانت رباعیہ شکست ہو گیا تھا اور حضرت کے دونون رخسارون پر سخت صدمہ پہونچا یہان تک کہ
کڑیان مغفر کی رخسارون مین گھس گئین اور رانون پر بھی گزند سخت پہونچا کہ دونون رانون کا چمڑا پھٹ گیا
اور ابو عامر نے کچھ گڈھے مثل خندقون کے مسلمین کے لیے کھودے تھے اور رسول خدا صلعم بعض غار کے کنارے نادانستہ پھر رہے
تھے یعنے خدا نے اس سے بچا لیا اور واقدی نے کہا ہمارے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ حضرت کے رخسارون پر جسنے
پتھر مارا وہ ابن قمیہ تھا اور جسکا پتھر لبون پر لگا اور دانت رباعیہ ٹوٹ گیا وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا اور اس
روز ابن قمیہ آگے بڑھا اور کہنے لگا مجکو کوئی بتا دے کہ محمد کدھر ہین تو قسم ہے اسکی جسکے لیے قسم سزاوار ہے اگر مین
محمدؐ کو دیکھ پاؤن تو بے شک انکو قتل کرون تا آنکہ جب اسنے حضرت کو دیکھا تو تلوار بلند کیے ہوے دوڑا اور عتبہ
بن ابی وقاص نے بھی تلوار کی دار کے ساتھ پتھر مارا اسوقت حضرت سامنے والے غار مین ہو رہے دونون رانین
چھل گئین اور ابن قمیہ کی تلوار نے کچھ کام نکیا مگر چونکہ اسنے بھرپور ضرب لگائی تھی تو ثقل وصدمۂ سیف سے حضرت
صلعم غار مین گر گئے بعد ازان حضرت اس غار سے نکلے اسطرح کہ عقب سے طلحہ نے اٹھایا اور علی نے ہاتھ پکڑ کر
کھینچ لیا تا آنکہ حضرت سیدھے کھڑے ہوے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ضحاک بن عثمان نے حمزہ
بن سعید ابی بشیر المازنی سے انھون نے کہا مین روز احد حاضر تھا اسوقت مین لڑکا تھا مین نے دیکھا ابن قمیہ کو کہ
اسنے رسول خدا صلعم پر تلوار اٹھائی اور وار کی پھر مین نے دیکھا کہ حضرت اپنی رانون کے بھل آگے کے غار مین جا رہے
اور اسکی آڑ مین ہو رہے وچونکہ مین لڑکا تھا تو شور کرنے لگا تا آنکہ مین نے لوگون کو دیکھا کہ اس غار مین کود رہے
اور مین نے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھا کہ انھون نے حضرت کو گود مین اٹھایا کہ حضرت اٹھ کھڑے ہوے اور بعضون نے
یون بیان کیا ہے کہ پیشانی رسول خدا صلعم کو جسنے سخت شکستگی پہونچائی یعنے پتھر سے وہ ابن شہاب تھا اور جسنے
حضرت کی رباعیہ توڑی اور خون بہایا لبون سے وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا اور جسنے حضرت کے رخسارون پر
ایسا پتھر مارا کہ مغفر کی کڑیان رخسارون مین پھنس گئین وہ ابن قمیہ تھا اور جبین منور جو شق ہو گئی تھی اور اس سے خون
بہتا تھا تو ریش مبارک تر ہو گئی تھی چنانچہ سالم مولے ابی حذیفہ چہرۂ اقدس سے خون دھوتے تھے اور حضرت فرماتے تھے

کہ وہ قوم کیونکر فلاح پاویگی جو اپنے نبی کے ساتھ اسطرح پیش آئے وحال آنکہ نبی اُنکو خدا کی طرف بلاتا تھا پس حق
تعالے نے اُسوقت یہ آیہ نازل کیا لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ یعنے تجکو اس امر مین کچھ دخل نہین چاہین ہم اُنپر متوجہ ہون
خواہ اُنپر عذاب کرین اور سعد بن ابی وقاص نے بیان کیا کہ مین نے حضرت سے یہ کہتے ہوے سُنا کہ غضب خدا
کا اُس قوم پر بہت سخت ہی جسنے اپنے نبی کے چہرہ سے خون بہایا و نیز غضب خدا اُسپر بہت سخت ہی جسکو نبی نے
قتل کیا سعد نے کہا بدعاے رسول خدا صلعم نے حق مین عتبہ میرے بھائی کے مجکو تسلی بخشی کہ ہر آئینہ مجکو اُسکے
قتل پر وہ حرص تھی کہ کسی چیز پر مجکو کبھی ایسی حرص نہوئی تھی اور اسقدر مجکو معلوم ہی کہ بے شک وہ والد کا عاق
و نافرمان بردار اور اُنکے ساتھ بدخلق تھا چنانچہ مین نے مشرکین کی صفون کو دو مرتبہ چیرا ہی اور دونون بار
مین تلاش کرتا تھا اپنے بھائی عتبہ کو تاکہ اسکو قتل کرون لیکن وہ مجھسے ہر بار کترا کر نکل گیا جسطرح لومڑی
کنائی کٹا جاتی ہی جب مین نے تیسری بار ارادہ کیا تو حضرت نے مجھسے فرمایا ای بندہ خدا تو کیا ارادہ کرتا ہی
کیا تیرا ارادہ اپنی جان دینے کا ہی پس مین اس ارادہ سے یعنے اُنکے لشکر مین گھس جانے سے باز رہا پھر حضرت
نے یہ دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ لَا یَحُوْلَنَّ الْحَوْلُ عَلٰی اَحَدٍ مِنْھُمْ یعنے اے پروردگار انمین سے کسی پر یہ
سال ہرگز نہ گذرے سعد نے کہا واللہ انمین سے جنھون نے حضرت کو پتھر مارا اور مجروح کیا تھا کسی پر
سال تمام نہین گذرا چنانچہ عتبہ تو مرگیا مگر ابن قمیہ کے بارہ مین اختلاف ہی بعضے قائل ہین کہ وہ اُسی معرکہ مین
قتل ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ روز اُحد جب اُسنے تیر چلایا اور تیر اسکا مصعب بن عمیر کو لگا اور اُسنے کہا لے
اس تیر کو مین ابن قمیہ ہون پس اُسکے اُس تیر نے مصعب کو قتل کیا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا
سواے اسکے کیا ہی کہ خدا تعالے اُسکو ذلیل و ہلاک کریگا چنانچہ اُسنے قصد ایک بکری کا کیا کہ اُسے ذبح کرے
اُسنے اُسکی کنپٹی مین سینگ مارا تب ابن قمیہ نے اُسکی ٹانگ چیر ڈالی اور مار ڈالا اور وہ خود بھی بموجب
بددعاے رسول خدا صلعم کے اُسی زخم سے اندر جبل کے مرا پڑا ہوا دکھائی دیا اور تھا ایک دشمن خدا کہ جب وہ اپنے
یارون کی طرف پھرا تو اُنکو خبر دی کہ رسول خدا صلعم قتل ہوگئے اور وہ شخص اولاد آرزم بنی فہر سے تھا اور ایسا ہوا
کہ عبداللہ بن حمید بن زہیر جسوقت رسول خدا صلعم کو اُس حالت مین جسمین تھے دیکھتا تھا تا آنکہ گھوڑا رپٹا کرایا
اور لوہے مین تمام لپٹا ہوا تھا یعنے زرہ وغیرہ سارا اسباب حرب پہنے تھا اور کہتا تھا مین ابن زہیر ہون مجھے
محمد کے تئین بتادو تاکہ مین اُنکو قتل کرون یا پہلے اُنسے مین ہی مرون تب ابو دجانہ نے اسے روکا اور کہا
اُس شخص کی طرف قصد کر جو بدلے محمد کے اپنی جان خدا کو دیتا ہی یعنے میری طرف آ تب ابو دجانہ نے حملہ کرکے
ابن زہیر کے گھوڑے کو پے کیا کہ گھوڑے نے دم دونون رانون کے اندر دبائی پھر ابو دجانہ نے اُسپر تیغ علم کر
للکارا کرکے اُس ضرب کو مین ابن خرشہ ہون پس اُسکو قتل کیا اور رسول خدا صلعم اُنکی طرف دیکھتے تھے اور فرماتے تھے

اللھم ارض عن ابن خرشۃ کما انا عنہ راض یعنے اے خداوند ابن خرشہ سے تو راضی ہو جیسا کہ مین اُس سے راضی ہون
اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی اسحاق بن طلحہ نے عیسے بن طلحہ سے اُنھون نے عائشہ رضی اللہ
عنہا سے اُنھون نے کہا مین نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے جب روز اُحد ہوا اور رسول خدا صلعم
کے روی مبارک پر پتھر لگا کہ دو کڑیان مغفر کی حضرتؐ کے رخسارون مین چُبھ گئین تب مین حضرت کی طرف
دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور اَور لوگ بھی جانب مشرق سے حضرت کے سامنے تیز روی سے گویا اُڑتے ہوے آئے
مین نے کہا خداوندا ان لوگون مین کہین طلحہ بن عبید اللہ آیا ہو پھر جب ہم لوگ حضرت کی خدمت مین جمع
ہو گئے تو یکایک ابو عبیدۃ بن الجراح میرے پاس دوڑتے ہوے پہونچے اور کہا مین تجھسے خدا کی قسم دیکر کہتا ہون
کہ تو مجھے کیون نہین چھوڑتا یعنے مجھے حضرت کے پاس جانے دے کہ حضرت کے رخسارہ سے جو کچھ اُسمین چبھا ہے
مین اُسکو نکال ڈالون ابوبکر نے کہا تب مین نے اُسکو چھوڑ دیا یعنے آگے کر دیا اُسوقت رسول خدا صلعم نے
فرمایا تم لوگ اپنے صاحب یعنے طلحہ بن عبید اللہ کو میرے پاس آنے دو تب ابو عبیدہ نے حلقۂ مغفر کو اپنے
دندان پیشین سے بھنور دیکر کھینچ لیا کہ پیچھے کے بھل گر پڑے اور ابو عبیدہ کا سامنے کا دانت بھی گر پڑا
بعد ازان دوسری کڑی کو دوسرے سامنے کے دانت سے کھینچا پس اسیوجہ سے ابو عبیدہ لوگون کے درمیان
مین کھونڈھے تھے اور بعضون نے یون بیان کیا ہی کہ جس شخص نے دونون کڑیون کو رخسارۂ حضرت سے کھینچ لیا
تھا وہ عقبہ بن وہب بن کلدہ تھے اور بعضون نے کہا ابو الیسر تھے اور ہمارے نزدیک اثبت یہ ہی کہ عقبہ بن وہب
بن کلدہ تھے اور ابو سعید الخدری بیان کرتے تھے کہ بروز اُحد جب رسول خدا صلعم کے روے مبارک پر صدمہ پہونچا کہ
مغفر کی دو کڑیان پتھر سے ٹوٹ کر رخسارون مین سما گئین پھر جب وہ دونون کڑیان نکالی گئین تو خون ایسا
بہتا تھا جیسے رخنۂ مشک دریدہ سے پانی بہتا ہی اور حال اُنکا مالک بن سنان کا یہ تھا کہ اُس خون کو اپنے مُنھ
مین چوس کر گھونٹ جاتے تھے تب رسول خدا صلعم نے فرمایا جو کوئی خواہش کرے دیکھنے کی ایسے شخص کو جسکا
خون میرے خون مین مخلوط ہو گیا تو مالک بن سنان کو دیکھے چنانچہ جب لوگون نے مالک سے کہا کہ تو خون کو
پی لیتا ہی اُنھون نے کہا ہان مین رسول خدا صلعم کے خون کو پی جاتا ہون یعنے پی گیا اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا ہی
کہ جسکا خون میرے خون سے مَس یعنے مخلوط ہو جاوے گا اُسکو آتش دوزخ نہ پہونچے گی اور ابو سعید نے کہا مین
اُن لوگون مین تھا جو مقام شیخین سے پھیر دیے گئے تھے کہ مقابلہ کے ساتھ حاضر نہوے تھے جب دوسرا دن ہوا
تو ہم جرگاہ مین بتمام رسول خدا صلعم پہونچے اور لوگ وہان سے متفرق ہوتے جاتے تھے چنانچہ مین دو سو کے
بیچ حلقۂ رہ سے ہمراہ لیے ہوے حاضر ہوا پس ہم دشمنون کو روکتے تھے کہ کوئی حضرتؐ کی طرف آنے پاوے
اور ہم حضرتؐ کو بسلامت دیکھکر اپنے اہل و قوم کو خبر سلامتی پہونچاتے تھے تا آنکہ ہمسے ملاقات ہوئی اُن لوگون سے

۱۲ قولہ کہا ابو سعید نے اور فیہ کہا ابو سعید الخدری بیان کرتے تھے کہ بروز اُحد جب رسول خدا صلعم کے روے مبارک پر صدمہ پہونچا کہ مغفر کی دو کڑیان پتھر سے ٹوٹ کر رخسارون مین سما گئین پھر جب وہ دونون کڑیان نکالی گئین تو خون ایسا بہتا تھا جیسے رخنۂ مشک دریدہ سے پانی بہتا ہی اور حال اُنکا مالک بن سنان کا یہ تھا کہ اُس خون کو اپنے مُنھ مین چوس کر گھونٹ جاتے تھے تب رسول خدا صلعم نے فرمایا جو کوئی خواہش کرے دیکھنے کی ایسے شخص کو جسکا خون میرے خون مین مخلوط ہو گیا تو مالک بن سنان کو دیکھے چنانچہ جب لوگون نے مالک سے کہا کہ تو خون کو پی لیتا ہی اُنھون نے کہا ہان مین رسول خدا صلعم کے خون کو پی جاتا ہون یعنے پی گیا اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا ہی کہ جسکا خون میرے خون سے مَس یعنے مخلوط ہو جاوے گا اُسکو آتش دوزخ نہ پہونچے گی اور ابو سعید نے کہا مین اُن لوگون مین تھا جو مقام شیخین سے پھیر دیے گئے تھے کہ مقابلہ کے ساتھ حاضر نہوے تھے جب دوسرا دن ہوا تو ہم جرگاہ مین بتمام رسول خدا صلعم پہونچے اور لوگ وہان سے متفرق ہوتے جاتے تھے چنانچہ مین دو سو کے بیچ حلقۂ رہ سے ہمراہ لیے ہوے حاضر ہوا پس ہم دشمنون کو روکتے تھے کہ کوئی حضرتؐ کی طرف آنے پاوے اور ہم حضرتؐ کو بسلامت دیکھکر اپنے اہل و قوم کو خبر سلامتی پہونچاتے تھے تا آنکہ ہمسے ملاقات ہوئی اُن لوگون سے ۱۲

جو پھیرے جاتے تھے مقام قناۃ کے درے مین اور ہماری ہمت سوائے نبی صلعم کے اور کسیطرف مصروف نتھی
تاہم انکو دیکھتے رہین اور نگہبانی کرین پس حضرت نے جب میری طرف نگاہ کی تو فرمایا سعد بن مالک ہی مین نے
عرض کی ہان مین ہی ہون میرے باپ ماں آپ پر تصدق ہون پھر مین قریب گیا اور حضرت کے پانون کو
بوسہ دیا اور حضرت اسوقت گھوڑے پر سوار تھے فرمایا حق تعالے تیرے باپ کے بارہ مین تجھے اجر خیر
عطا کرے بعدازان مین نے روے اقدس کی طرف جو نگاہ کی تو دیکھا کہ حضرت کے دونون رخسارون پر مثل زخم
کے نشان ہی اور پیشانی انور قریب جڑ بالون کے شق ہی اور کیا دیکھتا ہون کہ نیچے کے لب مبارک سے خون جاری
ہی اور داہنی رباعیہ شکستہ ہوگئی ہی اور یہ دیکھا کہ زخمون پر کچھ سیاہ سا لگا ہوا ہی مین نے لوگون سے
پوچھا کہ زخمون پر یہ سیاہ سیاہ کیا چیز لگی ہی ان لوگون نے کہا بوریا جلا کر خاکستر اسکی لگائی گئی ہی پھر مین نے
پوچھا کہ حضرت کے رخسارون پر کسنے پتھر مارا ہی انھون نے کہا ابن قمیہ نے پھر مین نے کہا یہ پیشانی پر
کسکے ہاتھ سے چوٹ آئی ہی انھون نے کہا ابن شہاب کے پتھر سے پھر مین نے کہا لب پر کسنے پتھر مارا
انھون نے کہا عتبہ نے تب مین حضرت کی سواری کے آگے آگے دوڑتا چلا تا آنکہ حضرت اپنے دولتسرا
پر پہونچے پس گھوڑے سے اترنیکے مگر لوگون نے اٹھا کر اتارا اور مین حضرت کی دونون رانون کو
دیکھتا تھا تو دونون کا پوست شگافتہ و ترنجیدہ یعنے سمٹا ہوا تھا اور حضرت دونون سعد پر تکیہ دیے ہوے تھے
سعد بن عبادہ اور سعد ابن معاذ تا آنکہ داخل دولتسرا ہوے جب غروب آفتاب ہوا اور بلال نے اذان مغرب
کی دی تو رسول خدا صلعم اسی حالت سے تکیہ دیے ہوے دونون سعد پر برآمد ہوے بعدازان دولتسرا مین
تشریف لیگئے اور لوگ مسجد مین آگ جلائے ہوے اپنے زخمون کو سینک رہے تھے پھر جسوقت شفق غائب
ہوئی تو بلال نے اذان عشا کی کہی اسوقت تک حضرت برآمد نہوے اور بلال حضرت کے دروازہ پر بیٹھے رہے
جب ایک تہائی رات کی گذری تو بلال نے ندا دی کہ الصلوٰۃ یا رسول اللہ یعنے جماعت تیار ہی نماز کو تشریف لائیے
تب حضرت سوتے سے اٹھکر برآمد ہوے پھر جسوقت داخل دولتسرا ہوے تھے تو مین نے دیکھا کہ بہت آہستہ
آہستہ قدم اٹھاتے تھے اور جسوقت مین نے حضرت کے ساتھ نماز پڑھی اور حضرت اپنی دولتسرا کی طرف
تشریف لیچلے اور لوگ حضرت کے سامنے مصلےٰ تک صف بستہ کھڑے تھے تو مین نے دیکھا کہ اسوقت حضرت
تنہا چلے جاتے تھے یعنے بلا اعانت غیرے تا آنکہ داخل منزل شریف ہوے اور مین اپنے اہل و قوم کی طرف
پھرا اور انکو سلامتی حضرت کی خبر دی ان لوگون نے اس خوشخبری پر حمد خدا کیا اور باطمینان سو رہے اور
اس شب کو گروہ خزرج اور اوس مسجد مین باب نبی صلعم پر حاضر تھے اور حراست حضرت کی فرقہ قریش
سے کرتے رہے تا ایسا نہو کہ وہ دوبارہ مارین اور رواۃ کہتے ہین کہ فاطمہ علیہا السلام مع چند عورتین

ہمراہی کے اپنے گھر سے برآمد ہو کر رسول خدا صلعم کے پاس آئین اور زخمہاے روے مبارک دیکھا تو حضرت کے گلے سے لپٹ گئین اور چہرۂ انور سے خون پونچھنے لگین اور حضرت فرماتے تھے اشتد غضب اللہ علی قوم دموا وجہ رسولہ یعنے غضب خدا اُس قوم پر بہت سخت ہے جنھون نے اُسکے نبی کے منھ سے خون بہایا اور علی علیہ السلام مقام مہراس سے پانی لائے اور فاطمہ سے کہا کہ یہ میری سیف لیے رہو اور اُس پانی کو اپنے سپر مین بھرا اور چاہا کہ رسول خدا صلعم کچھ اُسمین سے پیئین اور حضرت پیاسے بھی تھے مگر پی نسکے اور اُس پانی مین بو بھی پائی اُس سے کراہت آئی اور فرمایا یہ پانی بدمزہ ہے پر اُس پانی سے صرف کلی کی تا دہن مبارک سے خون صاف ہو جاوے اور فاطمہ علیہا السلام نے اپنے باپ کا خون دھو کر صاف کیا اور جب کہ رسول خدا صلعم نے تیغ علی کو خون آلودہ دیکھا تو فرمایا تو نے بہت خوب قتال کی و ہمارے عاصم بن ثابت اور حارث بن الصمہ اور سہل بن حنیف نے بھی اچھی قتال کی اور ابو دجانہ کی سیف بھی غیر مذموم ہے الغرض جب حضرت نے اُس پانی کے پینے کی طاقت پائی تو محمد بن مسلمہ باہر نکلے اور عورتون کے پاس پانی تلاش کرنے لگے اور اُسوقت وہان چودہ بیبیان آئی تھین اُنھین چودہ مین فاطمہ بنت رسول خدا بھی تھین اور وہ سب کھانا اور پانی اپنے ساتھ لاتی تھین اور مجروحون کو کھلاتی پلاتی تھین اور اُنکی دوا کرتی تھین کعب بن مالک کہتے ہین کہ مین نے ام سلیم بنت ملحان اور عائشہ (یعنے بنت سعد) کو دیکھا کہ روز اُحد یہ دونون اپنے دوش پر مشک اُٹھائے ہوے تھین اور حمنہ بنت جحش پیاسون کو پانی پلاتی تھین اور مجروحون کا علاج کرتی تھین اور ام ایمن بھی مجروحون کو پانی پلاتی تھین الغرض جب محمد بن مسلمہ نے عورتون کے پاس پانی پایا اور اُس روز رسول خدا صلعم کو شدت کی پیاس تھی تب محمد بن مسلمہ ایک قناۃ یعنے کاریز کی طرف مشک لیکر گئے اور مالک کاریز سے طلب کیا اور وہ مقام آج معروف بقصور تمیمین ہے پس محمد بن مسلمہ آب شیرین بھر لائے رسول خدا صلعم نے وہ پانی پیا اور محمد بن مسلمہ کے حق مین دعاے خیر فرمائی اور حال خون کا یہ تھا کہ بند نہوتا تھا اور اُس حالت مین حضرت فرماتے تھے کہ وہ لوگ اب ہرگز مثل ایسی فیروزی کے جو انکو ملی ہے نہ پہونچین گے یہان تک کہ مس کرینگے رکن کو یعنے پہونچین گے مکہ مین اور جب فاطمہ علیہا السلام نے دیکھا کہ خون زخم بند نہین ہوتا و حال آنکہ وہ آب خون دھوتی جاتی تھین اور علی علیہ السلام مجن سے اُسپر پانی ڈالتے تھے بعد ازان فاطمہ نے ایک ٹکڑہ حصیر کا لیکر جلایا جب وہ خاکستر ہوا تو اُس کو زخمون پر چپکا دیا تا آنکہ خون بند ہو گیا اور بعضے کہتے ہین کہ پشمینہ جلا کر بھرا تھا اور بعد ازان رسول خدا صلعم زخمہاے روے مبارک کی دو ہڈی کہنہ بوسیدہ سے کرتے تھے تا کہ نشان زخم کا جاتا رہے اور اسقدر عرصہ گذرا کہ صدمہ ضربت ابن قمیئہ کا حضرت کے شانے پر ایک مہینے تک یا زیادہ ایک مہینے سے رہا اور جو نشان کہ چہرہ مبارک پر رہ گیا تھا اُسکی داخصرتے

استخوان کہنہ سے کی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے
انھون نے سعید بن المسیب سے انھون نے کہا جب روز احد ہوا تو ابی بن خلف آگے بڑھا اور ہمیز کرکے گھوڑا
دوڑا کر رسول خدا صلعم کے قریب آیا لوگون نے اسکو روکا اور ارادہ اسکے قتل کا کیا حضرت نے فرمایا تامل
و تاخیر کرو پس حضرت کھڑے ہوے اور اسوقت ہاتھ مین آپ کے جو حربہ تھا یعنے نیزہ کوتاہ خواہ چوبدستی
یا سنان اس سے اسکو مارا کہ درمیان خود و زرہ کے جو دامن خود کا گردن پر آویزان رہتا ہی وہان اسکے
گلے مین نوک سنان پیوستہ ہوگئی پس ابی اپنے گھوڑے سے زمین پر گرا کہ ہڈی پسلی کی ٹوٹ گئی تب اسکے
ہمراہی اسکے تئین زندہ مع رخت تن لے بھاگے اور وہان سے پلٹ گئے تا آنکہ وہ اثناے راہ مین مرگیا اور
اسی کے بارے مین یہ آیہ نازل ہوی وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى یعنے جب تونے اسکو
مارا تو تونے نہین مارا بلکہ خدا نے اسکو مارا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد انصاری
نے عاصم بن عمر سے انھون نے عبد اللہ بن کعب بن مالک سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے بیان
کیا کہ بعد معرکہ بدر کے جب ابی بن خلف بمقدمہ فدیہ دینے اور چھوڑا لیجانے اپنے پسر کے جو روز بدر اسیر ہوا تھا
مدینے مین آیا تو کہنے لگا یا رسول اللہ میرے پاس میرا ایک گھوڑا ہی کہ مین اسپر ہر روز سوار ہوا کرتا ہون بخوف
تیزی اسکے (یعنے براے عادت و مہارت) نامین اسپر سوار ہو کر آپ کو قتل کرون فرمایا رسول خدا صلعم
نے بلکہ مین تجھکو قتل کرونگا اسی پر ان شاء اللہ۔ یعنے درآنحالیکہ تو اسپر سوار ہوگا اور دوسری روایت مین یون
منقول ہی کہ یہ کلمہ ابی بن خلف نے مکہ مین کہا تھا پس خبر اس بات کی حضرت کو مدینہ مین پہونچی اسوقت فرمایا
کہ ان شاء اللہ مین اسکو قتل کرونگا درآنحالیکہ وہ اسی گھوڑے پر سوار ہوگا اور راویون نے بیان کیا کہ عادت
رسول خدا صلعم کی یہ تھی کہ قتال مین پیچھے مڑکر نہین دیکھتے تھے اسوجہ سے فرماتے تھے مجھکو اندیشہ ہی کہ ابی
بن خلف کہین میرے عقب سے نہ آجاوے لہذا تم لوگ جب اسکو آتے دیکھو تو میرے تئین مطلع کیجیو
وہ یہ فرما رہی رہے تھے کہ یکبارگی ابی اپنے گھوڑے کو ہمیز کرتا ہوا دوڑتا ہوا آپہونچا اور اسنے حضرت کو دیکھکر
پکارنا و آواز بلند کہنے لگا ای محمد اگر تم بچ گئے تو پھر مین نہ بچونگا تب مسلمین نے عرض کی یا رسول اللہ اگر وہ آکر
آپ کو دبوچ لیگا یعنے اگر وہ پہلے آپ پر سبقت کریگا تو اسوقت آپ کیا کرینگے حال آنکہ وہ خود آگیا ہی
اگر اجازت ہو تو ہم مین سے کوئی اسپر بحملہ سبقت کرے حضرت نے انکار کیا پھر ابی جب
نزدیک آگیا تو حضرت نے حارث بن صمہ سے حربہ لے لیا اور اصحاب سے نکلکر میدان لیا ہم لوگ
سامنے سے مثل پروانہ پرواز کرگئے اور حال مشقت و مشاقی حضرت کا یہ تھا کہ جب وہ کسی امر مین کوشش
کرتے تھے تو کوئی انکا اس کام مین مشابہ نہین ہوسکتا تھا یعنے مثل انکے کوئی کوشش نہین کرسکتا تھا

یا انکی سی کوشش کوئی نہین کرسکتا تھا الغرض حضرت نے اُسی حربہ سے ابّی کی گردن مین انی ماری کہ وہ
اپنے گھوڑے سے نیچے گرا اور بنکارتا تھا جسطرح بیل بنکارتا ہی اور اُسکے ہمراہی اُس سے کہنے لگے ای ابوعلی
واللہ تجکو کچھ ضرر نہو گا یہ شخص جسنے تجکو صدمہ پہونچایا اگر ہم مین سے کسیکے سامنے پڑجائیگا تو کسقدر ضرر
اٹھاویگا ابّی نے کہا قسم ہی لات وعزے کی یہ شخص جسنے مجکو گزند پہونچایا اگر اسیطرح ساتھ کل اہل ذی المجاز کے
پیش آیا تو وہ سب مارے جاوینگے کیا اُسنے پہلے ہی نہین کہا تھا کہ مین تجکو قتل کرونگا (ذوالمجاز ایک مقام
ہو منا مین کہ ابّی وہین کا باشندہ تھا) بالآخر ابّی کو اُسکے اصحاب اُٹھالیگئے اور اُس شغل کے باعث وہ گروہ
طلب رسول خدا صلعم سے باز رہے بعد ازان رسول خدا صلعم جماعت اصحاب کے ساتھ جو گھاٹیون مین تھی
جا ملے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت نے حربہ زبیر بن العوام سے لیا تھا اور ابن عمر کہتے تھے کہ ابّی بن خلف ذی رابغ
وادی رابغ کے مرگیا اور مین وادی رابغ مین بعد گذرنے تھوڑی رات کے چلا جاتا تھا ناگاہ کیا دیکھتا ہون
کہ میرے سامنے ایک شعلہ چمکا تو مین اُس سے ڈر گیا پھر یکایک اُسی شعلہ مین سے ایک شخص زنجیرون مین جکڑا ہوا
نکلا کہ زنجیرین بھی آگ کی طرح سرخ تھین اور العطش کہکے غل وشور کرتا تھا و بناگاہ ایک شخص کہتا ہی کہ اسکو پانی
نہ پلایہ قتل کیا ہوا رسول خدا کا ہی یہی ابّی بن خلف ہی مین نے کہا دور ہو دور ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ
بمقام سرف مرگیا تھا اور ایک روایت مین یون وارد ہی کہ جب حضرت نے حربہ زبیر سے لیا تھا اسوقت
ابّی نے حضرت پر حملہ کیا تاکہ اُنپر تلوار کا وار کرے دفعۃً مصعب بن عمیر اسکے آگے آگئے اور اپنے کو درمیان
اُسکے اور حضرت پر حملہ کیا تاکہ اُنپر تلوار مُنھ پر تلوار ماری اور رسول خدا نے درمیان دامن خود اور زرہ اُسکے
ایک فرجہ شگاف لینے جاے خالی اُسکی گردن مین تاک کر وہین برچھی کی انی ماری کہ وہ زمین پر گر پڑا اور بیل
کی طرح بھنکارنے لگا اور راوی نے کہا کہ اُسی عرصہ مین عثمان بن عبداللہ بن المغیرہ المخزومی اپنا گھوڑا ابلق
دوڑاتا ہوا آگے بڑھا اور وہ اپنی پوری زرہ پہنے تھا یعنے تابیا اور رسول خدا صلعم اُسوقت شعب کی طرف جانے
تھے تب عثمان بن عبداللہ بقصد رسول خدا صلعم آگے بڑھا اور پکار کر کہنے لگا کہ اگر اسوقت تو مجھسے بچے گا تو پھر
مین تجھسے نہ بچونگا یہ سُنکر حضرت ٹھہر گئے کہ یکبارگی اُسکے گھوڑے کا پانون پھسلکر درمیان کسی غار کے اُن غارون
مین سے جا تارہا جسکو ابو عامر نے حضرت کے لیے کھودا تھا پس اُسمین گھوڑا مُنھ کے بھل گرا پھر گھوڑا اُسمین سے
اُچھل کر نکل آیا اُسکو اصحاب نبی نے پکڑ کر پے کیا اور حارث بن صمہ عثمان کے اوپر گئے اور ایک ساعت دونون
مین تلوار چلی بالآخر حارث نے اُسکے پانون مین تلوار ماری کیونکہ اسوقت اُسکی زرہ کا دامن لپٹا تھا پھر جلدی
چابکدستی کرکے اُس زخمی پر تلوار مار کر قتل کیا اور حارث نے اُس روز اُسکی زرہ جید نفیس اور خود و سیف کہ
بہت عمدہ تھے لے لی اور اُس روز اُنکے سوا کسیکو نہین سُنا کہ کسیکا سلب رخت کیا ہو اور رسول خدا صلعم

اُن دونون کی قتال ملاحظہ کر رہے تھے اور حضرت نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہی ناگاہ معلوم ہوا کہ عثمان بن عبداللہ بن المغیرہ ہی فرمایا الحمد للہ الذی اعانہ یعنے حمد ہی اُسکی جسنے اُسکو ہلاک کیا اور ایسا ہوا تھا کہ اسی عثمان بن عبداللہ کو عبداللہ بن جحش نے بمقام بطن نخلہ یعنے وادی نخلہ مین اسیر کیا تھا تا آنکہ اُسکو رسول خدا صلعم کے پاس حاضر کیا کہ فدیہ لیکر اُسکو چھوڑ دیا تھا تب وہ وہان سے پھر کر قریش کے پاس گیا یہان تک کہ احد مین آکر لڑا اور مارا گیا اور اُسوقت اسکا مارا جانا عبید بن حاجز العامری بن عامر بن لوی نے دیکھا تو آگے بڑھا اور مانند درندون کے دوڑتا ہوا آیا اور حارث بن حمیہ کے شانے پر تلوار مار کر مجروح کیا پس حارث زخمی ہوکر زمین پر گرے تا آنکہ اُنکو اُنکے اصحاب اُٹھا لائے تب ابو دجانہ عبید کے مقابلہ پر آئے پھر ان دونون نے تھوڑی دیر باہم چالش و کاوش کی اور ہر ایک دوسری کی ضرب سیف کو سپر پر روکتا تھا تا آنکہ ابو دجانہ نے اُسپر حملہ کیا اور اسکو کو دمین اٹھا کر زمین پر دے مارا پھر اُسکو ذبح کر ڈالا جسطرح کوئی بکری کو ذبح کرتا ہی بعد ازان مقتل سے پھرے اور حضرت کی خدمت مین آئے اور کہا راویون نے کہ سہل بن حنیف دفع کرتے تھے اعدا کو رسول خدا صلعم سے ساتھ تیر زنی کے تب حضرت نے فرمایا اُو رتیر دو سہل کو کہ فی الحقیقت وہ سہل ہر یعنے سہل الحق اور رسول خدا علیہ السلام نے التفات کی طرف ابی الدرداء کے اور حال یہ تھا کہ صحابہ ہر طرف شکست پاکر بھاگے جاتے تھے تب حضرت نے فرمایا عویمر کیا اچھا سوار ہی بخلاف اس بات کے کہ لوگ کہتے ہین وہ حاضر احد نہوے اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے محمد بن عبداللہ بن ابی صعصعہ سے انھون نے حارث بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے انھون نے کہا مجھسے بیان کیا اُس شخص نے جسنے ابو اُسیرہ بن الحارث بن علقمہ کو دیکھا جبکہ وہ مقابل مین تھے ایک شخص کے بنی عوف سے چنانچہ اُن دونون نے باہمدیگر تیغ زنی کی اور ہر مرتبہ ایک دوسرے پر بغلبہ حملہ کرتا تھا پس اُس دیکھنے والے نے دیکھا اپنا اُن دونون کے تئین بیان کیا کہ وہ دونون گویا دو شیر تھے باہم لڑنے والے کہ کبھی ٹھہر جاتے تھے اور کبھی قتال کرتے تھے بعد ازان دونون باہم لپٹ گئے اور ایک نے دوسرے کو بضبوط اور زور سے پکڑا پھر دونون لپٹے ہوے زمین پر گرے تب ابو اسیرہ اُسپر چڑھ بیٹھے اور اپنی تلوار سے اُسکو ذبح کیا جسطرح بکری کو ذبح کرتے ہین اور اسکو اسیطرح چھوڑ کر چلے کہ ناگاہ خالد بن الولید اپنے پیکان گھوڑے پر سوار اور نیزہ طویل ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور ابو اُسیرہ کی پشت پر آکر نیزہ لگایا راوی کہتا ہی مین نے دیکھا نوک سنان سینے سے باہر نکل آئی کہ ابو اُسیرہ زمین پر گرے اور مر گئے اور خالد بن الولید یہ کہتا ہوا پھرا کہ مین ابو سلیمان ہون اور کہا راویون نے کہ طلحہ بن عبیداللہ نے اُس روز قتال شدید کی چنانچہ طلحہ کہتے ہین کہ جسوقت صحابہ نے شکست پائی تو مین نے دیکھا رسول خدا صلعم کو کہ مشرکین نے آنکر انکو ہر طرف سے

گھیر لیا اسوقت میری خاطر مین کچھ نہ آتا تھا کہ مین حضرت کے آگے رہون یا پیچھے یا داہنے رہون یا بائین
آخر کو مین کبھی سامنے حضرت کے کبھی عقب پر اعدا کو بمجلہ شمشیر دفع کرنے لگا یہان تک کہ وہ لوگ گریزان ہوے
چنانچہ اُس روز حضرت فرماتے تھے کہ طلحہ نے بڑی کوشش کی ہی اور سعد بن ابی وقاص ذکر مین احوال
طلحہ کے کہتے تھے کہ خدا طلحہ پر رحم کرے وہ ہم مین روز اُحد بزرگتر تھا از روے حمایت بنی صلیم کے لوگون نے
پوچھا ای ابو اسحاق یہ بات کیونکر ہی انھون نے کہا کہ طلحہ حضرت کے ساتھ لپٹے رہے یعنے ساتھی ساتھ رہے
اور ہم لوگ اُنسے متفرق ہوگئے تھے اور کبھی جمع بھی ہوجاتے تھے مگر انھون نے ایکدم ساتھ نچھوڑا مین نے
انکو دیکھا کہ وہ حضرت کے گرد چارون طرف پھرتے تھے اور اپنے تئین سپر کردیا تھا یعنے سینہ سپر تھے
اور جب لوگون نے طلحہ سے پوچھا کہ تمھاری اُنگلی مین کیا ہوا تھا انھون نے کہا جسوقت مالک بن زہیر
الجشمی نے رسول خدا صلعم کو تاک کر تیر چھوڑا اور حال یہ تھا کہ اُسکا تیر کبھی خطا نکرتا تھا تو مین نے اپنا ہاتھ
روے مبارک کے سامنے کردیا کہ وہ تیر میری انگشت خنصر مین آلگا اور پھاڑ دیا کہ اُنگلی بیکار ہوگئی اور
جب طلحہ نے تیر چلایا تو کہا حسّ (اور حسّ ایک آواز ہی کہ وقت تیر زنی منھ سے عرب کے نکلتی ہی) تب
حضرت نے فرمایا اگر طلحہ بسم اللہ کہتا تو داخل جنت ہوتا اور لوگ اُسکو دیکھتے اور پھر تصریح فرمایا کہ جو کوئی
چاہتا ہو دیکھنا ایسے شخص کو جو دنیا مین چلتا پھرتا ہی یعنے زندہ ہی وحال آنکہ وہ اہل جنت سے ہی تو چاہیے کہ
دیکھے طلحہ بن عبید اللہ کو پس طلحہ اُن لوگون مین سے ہی جنھون نے اپنی مدت عمر کو یا اپنے عہد کو پورا کیا
یعنے شہیدون مین سے ہی اور طلحہ نے کہا جب اس تفرقہ مین مسلمین متفرق ہوگئے و بعد ازان پھر بھیر آئے
تو ایک شخص بنی عامر بن لؤی بن مالک بن المضرب مین سے اپنا نیزہ ہلاتا ہوا کمیت سنارہ پیشانی گھوڑے
پر سوار مغرق باہمن آگے بڑھا اور باواز بلند کہتا تھا کہ مین ابوذات الودع ہون مجھے بتادو کہ محمد کدھر
ہین پس طلحہ نے کہا کہ دفعۃً مین نے اُسکے گھوڑے کو پکڑ لیا کہ وہ اپنی دُم رانون مین دباکے رہ گیا یعنے گر پڑا
تب مین نے اُسکا نیزہ لے لیا اور واللہ مین نے خطا نکی کہ مین اُسکی آنکھ کی پتلی مین انی ماری وہ بیل
کیطرح ہنکارنے لگا اور مین برابر اُسکے رخسار پر پانون اپنا رکھے رہا یہان تک کہ مین نے اُسکے تئین موت
سے ملاقات کرائی اور ایسا ہوا کہ طلحہ کے سر مین اُسخوان پر کسی نے مشرکین مین سے دو ضربت ماری تھی
ایک ضربت تو جب وہ مقابل تھے اور ایک جب وہ پھرے تھے پس اُس زخم سے خون بہت سا بہا تھا
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ روز اُحد خدمت مین رسول خدا صلعم کی مین گیا تو فرمایا کہ تو اپنے
ابن عم کی ملاقات وعیادت کو جا پس مین طلحہ بن عبید اللہ کے پاس آیا اور حال انکا یہ تھا کہ خون اُنکا
سارا بہ گیا تھا وہ بہت ناتوان و بیہوش تھے مین نے انکے منھ پر پانی چھڑکنا شروع کیا تا آنکہ وہ ہوش مین آئے

اور کہنے لگے رسول خدا کیسے ہین اور کیا کرتے ہین مین نے کہا بخیریت ہین انھون ہی نے مجکو تیرے پاس بھیجا ہی تب وہ بولے الحمد للہ کہ بعد ہر مصیبت کے آسانی ہوتی ہی اور ضرار بن الخطاب الفہری نے کہا کہ مین نے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھا جب انھون نے اپنے عمرہ مین بمقام مروہ اپنا سر منڈایا تھا تو اُنکے سر مین استخوان کاسہ پر زخم نظر آیا تو مین بولا واللہ یہ ضربت مین نے ہی انکو لگائی تھی چنانچہ جب طلحہ میرے سامنے آئے تھے تو ایک ضربت اُسوقت ماری تھی اور جب یہ پھر کر چلے ہین تو مین نے مکر حملہ کر کے دوسری ضربت لگائی تھی اور بیان کیا راویون نے کہ جب معرکہ روز جمل ہوا تھا اور علی نے اُن لوگون مین سے قتل کیا جسکو کیا اور بصرہ مین داخل ہوے تو ایک شخص عرب کا حضرت کے پاس آیا اور روبرو اُنکے کلام کرنے لگا اور کہا طلحہ کون ہی تب علی اُس سے گھرک کر بولے کیا تو روز اُحد حاضر نہ تھا عظیم غنائہ یعنے بزرگ تھا کفایت کرنا طلحہ کا اسلام سے یعنے حمایت کرنا اور بجاے خود قائم و ثابت قدم رہنا اُنکا پیش رسول خدا صلعم کے پس وہ شخص منفعل ہوا اور چپ رہا تب ایک اور شخص قوم مین سے بولا یا علی غنا رہ بلا و طلحہ رحمہ اللہ یعنے کفایت کرنا اسکا اور سختی اُٹھانا اُنکا روز اُحد کیونکہ تھا فرمایا علی علیہ السلام نے ہان یون تھا کہ خدا رحم کرے طلحہ پر تحقیق کہ مین نے اُسکو دیکھا کہ اپنے تئین اُسنے سامنے رسول خدا صلعم کے سپر کر دیا تھا یعنے سینہ سپر ہو گیا تھا اور تلوارون مین وہ چھپ گیا اور گھر گیا تھا اور ہر طرف سے تیرون کی بوچھار آتی تھی اور وہ اُس حالت مین واسطے رسول خدا صلعم کے سپر تھا تب اس کہنے والے نے کہا کہ ہر آینہ وہ دن وہ تھا جسدن اصحاب رسول خدا صلعم قتل ہوے اور حضرت بھی اُسی روز زخمی ہوے پس علی علیہ السلام نے کہا مین حاضر تھا شاہد ہون کہ مین نے رسول خدا صلعم سے سُنا فرماتے تھے کاش مین بھی اصحاب کے ساتھ در غار ہوتا اسفل جبل مین بعد ازان علی نے کہا اُس روز مین نے اپنے تئین دیکھا کہ اعدا کو ایک طرف مین دفع کرتا تھا اور ایک طرف ابو دجانہ ایک گروہ کو اُنمین سے ہنکاتا تھا اور ایک طائفہ کو اُنمین سے ایک طرف سعد بن ابی وقاص بھگاتا تھا یہان تک کہ حق تعالے نے ان سب کو دور کیا اور اُس تہلکہ سے نجات تمام حاصل ہوئی اور اُسی روز مین نے دیکھا کہ اُنمین سے ایک غول سلاح بند جدا ہوے ہین اور اُسمین عکرمہ بن ابی جہل بھی تھا مین تیغ بکف اُنکے درمیان مارتا ہوا گھس گیا اور انھون نے مجھپر ہجوم کیا تا آنکہ مین بھیڑ چیرتا ہوا آخر جماعت تک پہونچا اور دوبارا اُنمین مارتا ہوا پھر پھیرا یہان تک کہ اپنی جا پر لوٹ آیا ولیکن اجل نے مہلت دی نتھی کیونکہ جاری کرتا ہی حق تعالے اُس امر کو جو مقدر ہو گیا ہی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی جابر بن سلیم نے عثمان بن صفوان سے انھون نے عمارہ بن خزیمہ سے انھون نے کہا مجھسے حدیث بیان کی اُس شخص نے جسنے جناب بن المنذر الجموح کو دیکھا تھا کہ وہ اُس روز دشمنون کو مانند بھیڑیئے کے

ہانکتے تھے بعد ازان وہ لوگ اپنپر ٹوٹ پڑے یہان تک کہ لوگون نے کہا وہ قتل ہوگئے پھر وہ تیغ بکف میدان
مین نکلے اور وہ لوگ اُنسے متفرق ہوگئے اور جب حباب نے اُنکے ایک فرقہ پر حملہ کیا تو وہ بھاگ کر اپنے
لشکر مین جاملے اور حباب خدمت مین نبی صلعم کی واپس آئے اور حباب اُس روز سر بند سبز واسطے نشان
اپنے لشکر کے اپنے مغفر مین باندھے ہوے تھے اور اُس روز عبدالرحمان بن ابی بکر گھوڑے پر سوار غرق
بآہن کہ سواے آنکھون کے کوئی عضو نہین دکھائی دیتا تھا پرے سے باہر نکلا اور ندا دی کہ ابا عبدالرحمان
بن عتیق سے کون لڑنے کو نکلتا ہی راوی نے کہا یہ سُنکر ابو بکرؓ اسکی طرف چلے اور کہنے لگے یا رسول اللہ
مین اُس سے لڑنے کو نکلتا ہون اور تلوار میان سے لی اُسوقت حضرت صلعم نے فرمایا تلوار میان مین کر
اور اپنی جگہ پھر جا اور اپنی ذات سے ہمکو منفعت پہونچا اور رسول خدا صلعم فرماتے تھے کہ مین نے شماس بن
عثمان کا مثل کسیکو نہیں پایا سواے سپر کے کیونکہ وہ اُس روز خاص حضرت کی طرف مقاتلہ کرتے تھے چنانچہ
رسول خدا صلعم جب داہنے بائین مُڑکے تیر چلاتے تھے تو اسیطرف شماس کو دیکھتے تھے کہ وہ تلوار کے
وار سے دشمنون کو دفع کر رہے ہین یہان تک کہ حضرت گھر گئے تو شماس حضرت پر سینہ سپر ہوگئے تا آنکہ
وہ قتل ہوگئے پس اسیوجہ سے حضرت فرماتے تھے کہ مین نے شماس بن عثمان سا کسیکو نہیں پایا مگر یہ کہ وہ سپر تھا
اور بعد تولیہ و روگردانی کے مسلمین مین سے جس شخص نے حاضر ہونے مین سبقت کی وہ قیس بن محرث تھے
کہ مسکن بنی حارثہ تک جاکر مع ایک جماعت انصار کے بہت جلد پھر آئے اور مشرکین مین سے منھ ایک
جماعت کا پھیر دیا اور انکے ہجوم مین گھس گئے پس اُس جماعت مین سے کوئی بھاگ نہ بچا تا آنکہ قتل ہوے اور
قیس بن محرث انکو مار رہے تھے اور دفع کرتے تھے اپنی تلوار سے تا آنکہ انھون نے تنہا انمین سے چند
آدمیون کو قتل کیا پس اُن لوگون نے قیس کو نیزہ سے چھید لیا چنانچہ اُنکے بدن مین چودہ زخم سنان
پائے گئے کہ وہ سب اندر جسم کے کارگر ہوگئے تھے یعنے کاری لگے تھے اور دس زخم تلوار کے انکے بدن پر
لگے تھے اور ایسا ہوا کہ عباس بن عبادہ بن نضلہ و خارجہ بن زید بن ابی زہیر و اوس بن ارقم بن زید یہ سب
و خصوصًا عباس باواز بلند کہتے تھے کہ ای گروہ مسلمین الم دبیکم یعنے تجا ہی اللہ و نبی تمھارا کہ یہ جو کچھ مصیبت تمپر
نازل ہوئی اسوجہ سے ہی کہ تم لوگون نے اپنے نبی کا عصیان کیا یعنے نافرمانی و روگردانی کی حال آنکہ وہ تمسے
وعدۂ فتح کا کرتے تھے مگر تمنے صبر نکیا بعد ازان عباس نے اپنے سر سے خود اُتار ڈالا اور اپنے تن سے
زرہ اُتار رکھی اور خارجہ سے کہا کہ تجکو میری زرہ و خود کی حاجت ہی انھون نے کہا مجکو حاجت نہین
بلکہ جو تمھارا ارادہ ہی وہ ہی میرا بھی ارادہ ہی پس یہ سب کے سب قوم مشرکین مین گھس گئے اور عباس
یہ کہتے تھے کہ ہرگاہ رسول خدا صلعم مبتلاے مصیبت ہوگئے یعنے اگر شہید ہوے اور ہم گوشہ چشم سے دیکھتے

تو پھر کیا عذر ہمارا پیش پروردگار باقی رہا اور یہی کلمہ خارجہ بھی کہتے تھے کہ ہمارے لیے پیش پروردگار ہمارے
نہ کچھ عذر کی جا ہی نہ کوئی حجت باقی رہی فاما عباس کو تو سفیان بن عبد شمس السلمی نے شہید کیا مگر عباس نے بھی
اسکو دو ضربتین ایسی ماری تھین کہ اُسکو دونون زخم کاری لگے تھے تب لوگ اسکو زندہ جنگ گاہ سے خستہ و مجروح
اٹھا لیگئے اور وہ اُسی حالت جراحت مین سال بھر رہا بعد ازان زخم اُسکا اچھا ہو گیا اور خارجہ بن زید نیزہ سے
مجروح ہوے کہ زائد از دو زخم اُنکے بدن پر لگے تھے اُسوقت صفوان بن امیہ اُنکے پاس گیا اور اُنکو پہچان کر
کہا کہ یہ شخص محمدؐ کے اکابر اصحاب مین سے ہی اور اُسوقت تک رمق جان باقی تھی پس اُسنے اُنکو اُسی
حالت مین شہید کیا اور اُسی معرکہ مین اوس بن ارقم بھی شہید ہوے اور صفوان بن امیہ کہتا تھا کہ حبیب بن
یساف کو کسنے دیکھا ہی کیونکہ وہ انکو ڈھونڈھتا پھرتا تھا اور اُسی روز خارجہ کو مثلہ کیا تھا یعنے اونکا گوش و بینی
اُنکی کاٹ لی تھی اور صفوان کہتا تھا کہ یہ وہ شخص ہی جسنے روز بدر میرے باپ کی زبان نکال لی تھی یعنے امیہ بن
خلف پدر صفوان پس اب مین نے اپنے دل کو تشفی و تسلی دی جب کہ مین نے اماثل و اکابر اصحاب محمدؐ کو قتل کیا
چنانچہ ابن نوفل کو مین نے قتل کیا اور ابن ابی زہیر کو مین نے قتل کیا اور ابن اوس کو مین نے ہی قتل کیا
محمد بن عمر الواقدی نے کہا کہ روز اُحد رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ تم مین سے کون شخص اس تلوار کو
لیتا ہی بیسا کہ حق تلوار پکڑنے کا ہی لوگون نے عرض کی وما حقہ یعنے حق تلوار پکڑنے کا کیا ہی فرمایا دشمنون کو
قتل کرنا عمر نے کہا یا رسول اللہ اس تلوار کو مین لونگا حضرت نے اُنکی طرف سے منہ پھیر لیا اور اُس تلوار کو
اِسی شرط پر پھر پیش کیا تب زبیر کھڑے ہوے اور عرض کی یہ تلوار مجکو عنایت ہو پس حضرت نے اُن سے بھی
اعراض کیا تب عمر اور زبیرؓ نے اپنے دلون مین برا مانا بعد ازان حضرت نے تیسری بار پھر اُس تلوار کو پیش کیا
اسوقت ابو دجانہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین اِس تلوار کو لونگا جیسا کہ حق اسکے لینے کا ہی پس حضرت نے
وہ تلوار انکو مرحمت کی چنانچہ جب انھون نے مقابلہ دشمنون کا کیا تو جو شرط اُس تلوار کے لینے کی تھی وہ
وفا کی کہ اُس نے وہ تلوار کی خوب دی اُسوقت ایک نے اُن دونون سے یا تو عمرؓ نے یا زبیرؓ نے کہا کہ واللہ
مین بجاے خود تفحص احوال اس شخص کا کرونگا اسطور پر کہ رسول خدا صلعم نے اُسکو تلوار عطا کی اور مجکو اُس
باز رکھا تھا راوی نے کہا پس عمر اُنکے پیچھے پیچھے رہے اور بیان کرتے تھے کہ واللہ مین نے کسیکو نہین دیکھا کہ
ابو دجانہ کے قتال سے بہتر قتال کی ہو البتہ مین نے انکو ایسا دیکھا کہ وہ وہ ہی تلوار مارتے تھے یہان تک کہ جب
وہ تلوار کند ہو جاتی تھی اور اندیشہ اِس بات کا ہوتا تھا کہ یہ تلوار اب کچھ کام نکرے گی تو اسکو پتھر پر لگا کر تیز
کر لیتے تھے تب دشمنون کو اُس سے قتل کرتے تھے یہانتک کہ وہ تلوار مانند داس کے مندرس و فرسودہ ہو گئی اور ایسا ہوا
تھا کہ جب رسول خدا صلعم نے ابو دجانہ کو تلوار دی تھی تو وہ درمیان دونون صف یعنے میانہ صفوف طرفین کے ایسی چال

ڈھال سے قدم اٹھاتے تھے کہ انکی رفتار مین ناز و تبختر تھا چنانچہ جب رسول خدا صلعم نے انکو اس روش کی رفتار سے دیکھا تو فرمایا کہ ایسی رفتار کو لینے اترا کر چلنے کو خدا ناپسند کرتا ہی مگر مثل اس مقام کے پسند ہی اور اصحاب نبی مین چار آدمی ایسے تھے جنھون نے درمیان لشکر کے شناخت کے واسطے اپنے سرون پر سرخ نشانی باندھے تھے کہ ایک اُن چارون مین ابو دجانہ تھے انھون نے اپنے سر پر سر بند سرخ باندھا تھا اسواسطے کہ جب ایسا سر بند باندھین تو قوم اُنکی اُنکو پہچانین کہ اُسنے خوب قتال کیا ہی اور علی رضی اللہ عنہ کا سر بند پشمینہ سفید تھا اور زبیر کا سر پیچ تمغہ زرد تھا اور حمزہؓ کا تمغہ پر شتر مرغ تھا اور ابو دجانہ نے بیان کیا کہ اُس روز مین نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے لوگون کو گالیان دیتی تھی اور کوستی تھی اور بے شرمی کی شرم دلاتی تھی تب مین نے اُسپر تلوار اٹھائی اور پہلے مین اُسکو مرد جانتا تھا پھر جب مین نے معلوم کیا کہ وہ عورت ہی تو مجکو ناگوار ہوا کہ رسول خدا صلعم کی دی ہوئی تلوار سے عورت کو کیا مارون اور نام اُس عورت کا عمرہ بنت الحارث تھا اور کعب بن مالک کہتے تھے کہ روز احد مجکو بہت زخم لگے پھر مین نے جب دیکھا مثلہ کرنا یعنے گوش و بینی کاٹنا مشرکین کا مقتولان مسلمین کو کہ اشد و اقبح طور پر مثلہ کر رہے ہین تو مین وہان سے اٹھا اور رفقے سے علیحدہ جاکر ایک گوشہ مین بیٹھا اور مین اپنے اُس مقام سے کیا دیکھتا ہون کہ خالد بن الاعلم العقیلی زرہ وغیرہ اسباب حرب پہنے ہوے آہن مین سراپا غرق آگے بڑھا اور مسلمین کو گھیرتا تھا اور اپنے اصحاب سے کہتا تھا کہ گھیر لو مسلمانون کو جس طرح چرواہے گلہ بھیڑون کا فراہم کر لیتے ہین و باواز بلند کہتا تھا کہ ای گروہ قریش محمد کو قتل نکرو بلکہ اسیرون کی طرح اُسکو اسیر کر لو تاکہ ہم اُسکو آگاہ کرین جو کچھ اُسنے ہم لوگون کے ساتھ کیا اور اُسکو زخمی کر کے مارین چنانچہ وہ یہ کہہ رہا تھا کہ قزمان نے اُسکی طرف قصد کیا اور اُسکے شانے پر تلوار ماری کہ اُسکے سینے تک مین نے کھلا دیکھا بعد ازان قزمان نے اُسکی تلوار لے لی اور پھرا کہ ایک شخص اور مشرکین مین سے سامنے قزمان کے آیا مین نے اُسکی دونون آنکھون کے سوا اور کچھ اُسکے بدن سے نہین دیکھا یعنے اسباب حرب سے اُسکا سارا جسم بجز آنکھون کے ڈھکا ہوا تھا چنانچہ قزمان نے اسکو بھی ایک ضربت تلوار ایسی ماری کہ اُسکو دو ٹکڑے کر دیا تب ہم لوگون نے کہا یہ کون شخص تھا لوگون نے کہا ولید بن العاص بن ہشام تھا بعد ازان کعب نے کہا کہ مین اُس روز دیکھتا تھا اور کہتا تھا کہ مین نے مثل اس شخص کے کوئی اشجع بسیف یعنے ایسا تیغ بہادر نہین دیکھا بعد ازان اُسکے لیے جس بات سے مہر کر دی گئی پس اُسپر مہر ہو گئی یعنے جو کچھ اُسکے حق مین ہونا تھا وہی ہوا راوی نے کہا کس بات سے اُسکے واسطے مہر کر دی گئی کعب نے کہا وہ یعنے قزمان اہل نار سے ہی چنانچہ اُسی روز خودکشی کی یعنے اپنے تئین آپ ہلاک کیا اور کعب نے بیان کیا اُس روز مین نے یہ دیکھا کہ مشرکین مین سے ایک شخص زرہ وغیرہ اسباب حرب پہنے ہوے باواز بلند کہتا ہی کہ گھیر لو گھیر لو جسطرح چرواہے بھیڑون کو اکٹھا کر لیتے ہین اور اُسکا رجز یون تھا

عامہ صدقات تھا یعنے اُنکا صدقہ عام تھا اور حاطب بن امیہ جو منافق تھا اُسکا بیٹا یزید بن حاطب مرد راستباز تھا
ہمراہ رسول خدا صلعم کے حاضر اُحد ہوا اور جب وہ مجروح ہوا تو قوم اُسکو زخمی و زندہ اُٹھالے گئے اور اُسکے
گھر پہونچا دیا چنانچہ گھر والے اُسکے نزدیک بیٹھے ہوئے روتے تھے تب اُسکا باپ حاطب یہ حال دیکھکر کہنے لگا
والدہ تمھین لوگون نے اُسکے ساتھ ایسا کچھ کیا لوگون نے کہا کیونکر ہمنے کیا اور ہمنے کیا کیا اُسنے کہا تمنے اُسکو
ورغلانا یہانتک کہ وہ لڑنے کو نکلا پس مارا گیا بعد ازان وہ تم مین سے اور ہی حالت مین ہوگیا
یعنے وہ تما مسلمان ہوگیا کہ آخر کار تم اُس سے وعدہ جنت کا کرتے ہو کہ وہ اُس حالت مین داخل
جنت ہوگا و حال آنکہ جنت ایک باغ ہی نباتات سے (یعنے گھاس پھوس ہی) تب اُن لوگون نے
کہا قاتلک اللہ یعنے تجکو خدا ہلاک کرے اُسنے کہا ایسا ہی سہی اور اقرار اسلام نہ کیا اور کہا راوی نے
کہ قزمان بنی ظفر مین شمار کیا جاتا تھا ولیکن معلوم نہ تھا کہ کسکی اولاد مین ہی اور قزمان اُس قبیلہ کے واسطے
دیوار محکم و معظم تھا یعنے اُنکے لیے پناہ تھا اور وہ مثقل مجرد تھا کہ نہ فرزند رکھتا تھا نہ زن، درضمن اُس
قوم و قبائل کے جو لڑائیان واقع ہوئی تھین تو اُنمین شجاعت قزمان کی مشہور تھی چنانچہ جب وہ حاضر
اُحد ہوا تو اُسنے قتال شدید کیے کہ چھ یا سات مبارزون کو قتل کیا اور وہ خود بھی بہت زخمی ہوا لوگون نے
حضور مین رسول خدا صلعم کے ذکر کیا کہ قزمان بہت مجروح ہوگیا پس وہ شہید ہی حضرت نے فرمایا وہ
اہل جہنم مین سے ہی اور جب لوگون نے قزمان سے کہا کہ اے ابو الفیداق تیرے تئین شہادت مبارک ہو
اُسنے کہا تم لوگ مجکو کس بات کی بشارت دیتے ہو واللہ ہمنے قتال جو کیا ہی تو محض اپنی شرافت
آبائی پر لوگون نے کہا ہم تجکو بشارت جنت کی دیتے ہین اُسنے کہا جنت تو خرمل یعنے نباتات کو ہی ہو واللہ
ہمنے قتال نہ جنت پر کیا نہ نار پر بلکہ ہمنے اپنے حسب یعنے شرافت آبائی پر مقاتلہ کیا بعد ازان قزمان نے
اپنی ترکش سے ایک تیر نکالکر اپنی گردن پر رگڑنے دینے لگا و باوجودیکہ پیکان تیز و پہنا ور تھا مگر بُرش مین
درنگ ہوئی تب اُسنے تلوار کی نوک سینے مین اڑاکر اور قبضہ زمین پر رکھکر ایسا زور کیا کہ پیلا پشت کے پار ہوگیا
جب پیش رسول خدا صلعم اس بات کا ذکر کیا گیا تو فرمایا وہ اہل نار مین سے ہی اور راوی کہتے ہین کہ عمرو
بن الجموح جو مرد اعرج یعنے لنگڑے تھے اُنکے چار بیٹے تھے جب روز اُحد ہوا تو وہ چارون ہمراہ رسول خدا
صلعم کے جملہ مشاہدین مین مثل شیرون کے حاضر باش رہے جب روز اُحد ہوا اور عمرو آمادۂ جنگ ہوے تو
اُنکے بیٹون نے ارادہ کیا تا اُنکو اس قصد سے باز رکھین اور محبوس کرین اور لوگ کہنے لگے کہ تم لنگڑے ہو
[illegible] تمسے ساقط ہی و ہر آئینہ بیٹے تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جاتے ہین یہ تمکو کافی ہی اُنھون
نے کہا خوشا حال وہ تو جنت کو جاتے ہین اور مین تمھارے پاس بیٹھا رہ جاؤن تب اُنکی زوجہ ہند

بنت عمرو بن حرام نے کہا کہ مین انکو اسی طرف متوجہ و عازم دیکھتی تھی کہ انھون نے اپنی سپر اٹھائی اور یہ دعا پڑھتے چلے اللّٰھُمَّ لَا تَرُدَّنِی اِلٰی اَہْلِیْ خَزْیًا یعنے اے پروردگار میرے مجکو میرے اہل کی طرف خوار و شرمسار نہ پھیر یو پس جب وہ گھر سے نکلے تو انکے بیٹے بھی ساتھ چلے دربارہ خانہ نشینی کے فہمایش کرتے جاتے تھے پر انھون نے نمانا تا آنکہ رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے بیٹے ارادہ کرتے ہین کہ مجھے اس سعادت سے محروم رکھین اور آپکے ساتھ چلنے سے روکتے ہین واللہ مین تمنا رکھتا ہون کہ اپنی اسی انگڑی ٹانگ سے جنت مین مشی کرون حضرت نے فرمایا اگر تجکو تو حق تعالے نے معذور کیا ہو تجھپر جہاد واجب نہین ہو اور انکے بیٹون سے فرمایا تمپر لازم نہین ہو کہ اسکو باز رکھو کیا عجب ہو کہ حق تعالے اسکو شہادت روزی کرے پس اسکی راہ اور اسکا پیچھا چھوڑ دو چنانچہ وہ اسی روز شہید ہوے اور ابو طلحہ نے بیان کیا کہ جب مسلمین بعد ہزیمت کے جمع ہو کر پھر آئے تھے تو مین نے عمرو بن الجموح کو دیکھا کہ وہ گروہ اول مین موجود تھے (یعنے جو لوگ متفرق نہوے تھے یا جو لوگ سب سے پہلے پھر آئے) گویا کہ اسوقت انکی کبی اور خمیدگی پاؤن کی طرف مین دیکھ رہا ہون اور وہ یہ کہہ رہے ہین کہ واللہ مین کمال مشتاق جنت ہون بعد ازان مین نے انکے پسر کو دیکھا کہ وہ بھی انکے پیچھے پیچھے جھپٹا چلا جاتا ہی یہان تک کہ وہ دونون باپ بیٹے ایک ساتھ شہید ہوے اور ایسا ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا و جہنی صلی اللہ علیہ وسلم عورتون کے ساتھ گھر سے نکلین اور آخر روز تفحص خبر کرتی تھین اور اس روز تک حکم حجاب نازل نہین ہوا تھا تا آنکہ جب منہاے مقام حرہ پر پہونچین کہ وہ جگہ حرات وادی کے جاے ورود بنی حارثہ کی ہی وہان ہند بنت عمرو بن حرام خواہر عبد اللہ بن عمرو سے ملاقات ہوئی اور وہ اپنے ناقہ کو ہانکتی تھی اور اس ناقہ پر شوہر اسکا عمرو بن الجموح اور بیٹا اسکا خلاد بن عمرو اور بھائی ہند کا عبد اللہ بن عمرو بن حرام جسکی کنیت ابو جابر تھی ان سب کی نعشین تھین تب عائشہ نے پوچھا بتھے کچھ خبر معلوم ہی تو پیچھے اپنے وہان لوگون کو کسطرح چھوڑ آئی ہی ہند نے کہا خیریت ہی رسول خدا صلعم بخیر و عافیت ہین اور ہر ایک مصیبت بعد اسکے آسان ہی پھر ہند نے یہ پڑھا وَاتَّخَذَ اللّٰہُ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ شُہَدَاءَ وَرَدَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِغَیْظِہِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ وَکَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیْزًا یعنے خدا نے مومنین سے شاہد و شہید لیا ہی اور کافرون کو باعث غیظ انکے رد کیا کہ نہ پہونچے وہ خیر کو اور حق تعالے واسطے مومنین کے قتال کے تئین کفایت کرتا ہی اور حق سبحانہ تعالی بڑی قوت والا اور بڑا غالب ہی چنانچہ حضرت عائشہ نے کہا یہ سب جو ناقہ پر بار ہین تیرے کون ہین ہند نے کہا میرا بھائی اور میرا بیٹا خلاد اور شوہر میرا عمرو بن الجموح ہی انھون نے پوچھا پھر تو انکو کہان لیے جاتی ہو اسنے کہا مدینے مین انکو

دفن کرنے لیے جاتی ہون پھر وہ اپنے اونٹ کو ہانکنے لگی آخر ناقہ اُسکا زمین پر بیٹھ گیا مین نے کہا اسپر بار بہت ہی اُسنے کہا یہ کبھی بار ہی اکثر اُس ناقہ نے دوبار بسیر اُٹھایا ہی ولیکن اسوقت اسکو مین برخلاف اسکے دیکھتی ہون چنانچہ پھر اُسنے اُسکو زجر کیا تب وہ کھڑا ہوا جب اُسکو لے چلی مدینے کی طرف تو وہ ناقہ پر بیٹھ گیا اور جب اُسنے اُسکا رخ پھیرا پھر چلنے کو اُحد کی طرف تو وہ ناقہ بہت جلد دوان ہوا آخر کو ہند پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واپس آئی اور حضرت کو اس بات سے خبر دی تو فرمایا یہ ناقہ مامور با مر خدا ہی بھلا یہ شوہر نے کبھی کچھ کہا تھا اُسنے کہا ہان یا رسول اللہ جب عمرو جانب اُحد عازم و متوجہ ہوا تھا تو اُسنے رو بقبلہ ہو کر یہ کہا تھا اَللّٰھُمَّ لَا تَرُدَّنِیْ اِلٰی اَھْلِیْ خَائِبًا وَّارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً یعنے اے پروردگار میرے مجکو میرے اہل کی طرف خوار و شرمسار نہ پھیر یو اور مجھے شہادت نصیب کیجیو فرمایا پس اسی وجہ سے ناقہ نہین چلتا ہی یا معاشر انصار ہر آئینہ تم مین سے وہ لوگ ہین کہ اگر خدا کو اُنمین سے کسی بڑے نیکوکار کی قسم دون تو وہ عمرو بن الجموح ہی اے ہند جسوقت سے تیرا بھائی شہید ہوا ہی اس دم تک ہمیشہ ملائکہ اُسپر سایہ کیے ہوے ہین اور انتظار دفن ہین بعد ازان رسول خدا صلعم نے دفن ہونے اُن شہیدون کے وہین توقف کیا و بعد ازان فرمایا اے ہند عمرو بن الجموح اور تیرا بیٹا خلاد اور تیرا بھائی عبد اللہ یہ سب جنت مین باہم دیگر رفیق ہین ہند نے عرض کی یا رسول اللہ میرے حق مین بھی خدا سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی اُنکی رفاقت مین پہونچاوے جابر بن عبد اللہ نے کہا روز اُحد لوگون نے شغل صبوح کا کیا یعنے صبح کی مے نوشی کی اُنمین میرے باپ بھی تھے کہ بعد ازان وہ سب شہید ہوئے اور کہا جابر نے کہ روز اُحد مسلمین مین سے جو لوگ شہید ہوئے اُنمین اول قتیل میرے باپ تھے کہ اُنکو سفیان بن عبد شمس ابو الاعور السلمی نے قتل کیا تھا اور نماز جنازہ میرے باپ پر رسول خدا صلعم نے پڑھی تھی اور یہ امر قبل ہزیمت مسلمین کے ہوا تھا اور جابر نے کہا جسوقت میرے باپ شہید ہوے تو میری پھوپھی روتی تھین تب حضرت نے فرمایا یہ کیون روتی ہی وحال آنکہ اُسکو یہ مرتبہ ملا ہی کہ ہمیشہ دفن تک فرشتے اپنے پرون کا اُسپر سایہ کیے ہوئے رہے اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام بیان کرتے تھے کہ چند روز قبل از واقعہ اُحد کے مین نے بشر بن عبد المنذر کو خواب مین دیکھا تھا کہ اُنھون نے مجھسے کہا تو تھوڑے دنون مین ہمارے پاس آنے والا ہی مین نے اُس خواب ہی مین اُس سے پوچھا تو کہان ہی اُسنے جواب دیا کہ مین جنت مین ہون اور ہم سیر کرتے پھرتے ہین اُسمین جہان چاہتے ہین مین نے کہا کیا تو روز بدر قتل نہین ہوا تھا اُسنے کہا ہان مین قتل ہوا پھر زندہ کیا گیا چنانچہ اس خواب کا ذکر جب پیش رسول صلعم کے ہوا تو فرمایا اے جابر یہ شہادت تھی یعنے جو اُسنے خواب مین دیکھی تھی اور آن حضرت صلعم نے روز اُحد فرمایا کہ عبد اللہ بن عمرو بن حرام کو

اور عمرو بن الجموح کو ایک قبر مین دفن کرو اور بعضے کہتے ہین کہ نعش اُن دونون کی جب ملی ہی تو دونون کے
عضو عضو بدن ایسے ٹکڑے ٹکڑے تھے کہ دونون کے جسم از یکدیگر پہچانے نہ جاتے تھے اسلیے رسول خدا
صلعم نے حکم کیا کہ دونون کو ایک ساتھ ایک ہی قبر مین دفن کرو اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت نے جو حکم کیا
کہ اُن دونون کو ایک قبر مین دفن کرو تو اس لیے کہ اُن دونون مین دوستی خالص تھی پس فرمایا کہ یہ دونون
جو دُنیا مین باہم دوستدار تھے تو دونون کو ایک ہی قبر مین دفن کرو اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام
مرد سرخ رنگ فربہ اندام تھے دراز قد نہ تھے اور عمرو بن الجموح کشیدہ قامت تھے اِسوجہ سے وہ دونون
پہچانے جاتے تھے چونکہ قبر اُنکی نشیب مین سیل رواں سے متصل تھی کہ جب اُسپر پانی جاری ہوا تو مٹی بہ گئی
قبر کھل گئی نعشین دکھلائی دیتی تھین اور اُن دونون پر دو کمل تھے اور ایسا ہوا تھا کہ جسوقت عبد اللہ کے خسارہ
زخم لگا تھا اُسوقت ہاتھ اُنکا زخم پر تھا جب زخم سے ہاتھ اُنکا ہٹایا گیا تھا تو خون جاری ہوا پس ہاتھ اُنکا
پھر اُسی زخم پر رکھدیا گیا تھا کہ خون تھم گیا چنانچہ اُسی طرح چہرے پر ہاتھ رکھا نظر آیا جابر نے کہا مین نے
اپنے باپ کو قبر مین دیکھا گویا کہ وہ سوتے ہین اور کچھ تغیر اُنکے حال مین نہ آیا تھا لوگون نے پوچھا تو نے
اُسکے کفن کو کیسا دیکھا اُنھون نے کہا نمرہ یعنے جامہ صوفی کملی مین وہ کفنائے گئے تھے کہ اُسمین اُنکا چہرہ
بطور خمار لپٹا ہوا تھا اور سر کے پاؤن حرمل گھاس سے چھپے تھے پس مین نے اُس نمرہ و حرمل کو
بدستور اُسی حال و ہیئت پر پایا و حال آنکہ زمانہ چھیالیس برس کا گذر لیا تھا تب جابر نے لوگون سے
مشورہ کیا کہ اُس نعش پر مشک سے استعمال خوشبو کا کیا جاوے مگر اصحاب نبی صلعم نے اس بات سے منع کیا اور
کہا اُس قبر و نعش مین کچھ اور اشیا نے کوئی نئی بات نکرو اور بعضے کہتے ہین کہ معویہ نے جب ارادہ جاری کرنے
نظامیہ یعنے نہر یا کاریز کا کیا اُسوقت اُنکے منادی نے مدینہ مین ندا دی کہ جسکے کوئی قتیل احد کا ہو وہ حاضر ہو
یعنے اگر نہر کھودنے مین کوئی نعش نکل آوے تو وارث اُسکا اُسکو کسی جگہ دفن کرے تب لوگ اپنے مقتولون کے
لیے نکلے چنانچہ اُنکی نعشین تر و تازہ دو دو ایک ایک قبر مین پائی گئین ناگاہ اُن شہدا مین سے ایک شخص پر
بیل آہنی پہونچا اُس سے خون جاری ہوا ابو سعید خدری نے کہا اب کوئی منکر بعد مشاہدہ اس کرامت کے کبھی
انکار نکریگا اور ایسا ہوا کہ عبد اللہ بن عمرو و عمرو بن الجموح ایک ہی قبر مین پائے گئے اور اسی طرح خارجہ بن
زید بن ابی زہیر و سعد بن ربیع یہ دونون بھی ایک ہی قبر مین پائے گئے ولیکن قبر عبد اللہ بن عمرو و عمرو
بن الجموح کھل گئی تھی اسلیے کہ اس قبر پر سیل کاریز بہتا تھا اور قبر خارجہ و سعد بن ربیع کی چھوٹ رہی اسلیے کہ
وہ قبر گوشہ مین تھی چنانچہ اُن دونون قبرون پر مٹی برابر کردی تھی و جب مٹی کھودتے تھے اور کھودنے مین گرد اڑتی
تھی تو اُن لوگون کو خوشبو مشک کی آنے لگی اور راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے جابر سے فرمایا اے جابر

مین تجکو خوشخبری دون جابر نے عرض کی بہت اچھا میرے باپ ماں آپ پر فدا ہون فرمایا ہر آئینہ حق تعالے نے
تیرے باپ کو زندہ کیا اور اُس سے کلام کیا اور ارشاد فرمایا کہ جو کچھ تیرا جی چاہے اپنے رب سے درخواست کر
اُسنے عرض کی میری آرزو یہ ہی کہ مین دنیا مین پھر رجوع کرون اور تیرے نبی کے ساتھ پھر قتل کیا جاؤن
بعد ازان پھر زندہ کیا جاؤن اور پھر تیرے نبی کے ہمراہ مارا جاؤن تب حق تعالے نے فرمایا کہ ہمارا حکم جاری
ہو چکا ہی کہ لوگ بعد قتل و مرگ پھر رجوع بطرف دنیا نہ کرینگے اور کہا راویون نے کہ نسیبہ بنت کعب یا
عمارہ ہو کہ شک راوی ہی پس وہ زوجہ غزیہ بن عمرو تھی کہ اُحد مین مع شوہر اور دو پسر اپنے حاضر ہوئی تھی
اور گھر سے صبح کو نکلی تھی اور اُسکے ہمراہ مشک تھی ارادہ رکھتی تھی کہ مجروحون کو پانی پلاوے پس اُسنے بھی
اُس دوز قتالی کی اور بلا حسنہ مین مبتلا ہوئی کہ اُسکو بارہ زخم برچھی اور تلوار کے لگے تھے چنانچہ ام سعد بنت سعد بن
ربیع نے کہا کہ مین اُس بی بی کے پاس گئی اور مین نے کہا ای خالہ تو اپنی کیفیت مجھسے بیان کر اُنھون نے بیان کیا
کہ مین اپنے گھر سے صبح کو طرف احد کے نکلی اور مین دیکھتی تھی جو کچھ کہ لوگ کر رہے تھے اور میرے پاس ایک
مشک تھی اُسمین پانی تھا تا آنکہ مین رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچی اور حضرت اُسوقت اپنے اصحاب کے ساتھ
تھے اور اُسوقت تک ظفر و غلبہ مسلمین کے لیے تھا پس جسوقت مسلمین نے شکست پائی تو مین حضرت کے گرد ہو کر
قتال کرنے لگی اور اعدا کو حضرت کے پاس سے بضرب شمشیر دفع کرتی تھی اور تیر مارتی تھی تا آنکہ مین زخمی ہو گئی
ام سعد نے کہا کہ پھر مین نے اُس بی بی کے شانے پر ایک زخم دیکھا کہ جسمین غار و جوف تھا مین نے پوچھا
ای ام عمارہ یہ زخم تجکو کسکے ہاتھ سے لگا اُسنے کہا جب لوگون نے حضرت کے پاس سے روگردانی کی تو ابن
قمیہ آگے بڑھا اور باواز بلند کہنے لگا کہ مجھے بتاؤ محمد کہان ہین اگر وہ بچ گئے تو پھر مین نہ بچونگا اُسوقت مصعب
بن عمر آگے آئے اور کچھ اور لوگ بھی اُنکے ساتھ تھے کہ اُنمین مین بھی تھی تب ابن قمیہ نے مجھپر یہ ضربت
لگائی پر اسپر بھی یعنے باوجود زخمی ہونے کے مین نے بھی اُسکو کئی ضربتین ماریں مگر اُس دشمن خدا پر دو زرہین
تھین یعنے اس صورت مین کوئی ضربت کارگر نہوئی ام سعد نے کہا کہ پھر مین نے پوچھا تیرے ہاتھ مین کیونکر
یہ صدمہ پہونچا اُسنے کہا یہ صدمہ مجکو روز جنگ یمامہ کے پہونچا کہ وہان جب اعراب نے لوگون کو شکست دی
کہ سب بھاگے جاتے تھے اُسوقت انصار نے ندا دی کہ آؤ ہمارے ساتھ ہو لو یعنے ہم تم باہم ہو جاوین پس انصار
آملے اور مجتمع ہو گئے اور مین بھی اُنھین کے ساتھ تھی یہانتک کہ جب ہملوگ حدیقۃ الموت مین پہونچے تب وہان
ہملوگون نے ایک ساعت قتال کی تا آنکہ ابو دجانہ باب حدیقہ پر شہید ہوئے اُسوقت اندر حدیقہ کے مین گھس گئی
اور اُس دشمن خدا مسیلمہ کو مین تلاش کرتی تھی اور ارادہ قتل اُسکا رکھتی تھی چنانچہ اُنمین سے ایک شخص
میرے سامنے آیا اور میرے ہاتھ پر تلوار مار کر قطع کیا اور واللہ وہ حدیقہ میرے تئین باہر آنے سے مانع نہ تھا مگر

مین اُس حدیقہ پر ہوا سطے چڑھی تھی تاکہ اُسکے قتل سے مطلع ہون یہانتک کہ مین اُس خبیث مردہ مقتول پر
پہونچی اور میرا بیٹا عبداللہ بن زید المازنی کپڑے سے اپنی تلوار صاف کر رہا تھا مین نے کہا تو نے اسکو
قتل کیا اُسنے کہا ہان مین نے قتل کیا تب مین نے سجدۂ شکر کیا اور ضمرہ بن سعید اپنی جدہ سے سُنکر ذکر کرتے تھے
کہ میری جدہ اُحد مین حاضر ہوئین لوگون کو پانی پلاتی تھین اُنھون نے کہا مین نے سُنا رسول خدا صلعم سے
کہ فرماتے تھے مقام نسیبہ بنت کعب کا آج کے روز مقام فلان و فلان سے بہتر ہو اور حال یہ ہو کہ حضرت اُسکو
اُس روز قتال شدید کرتے ہوے دیکھتے تھے اور وہ اپنے کپڑے سے کر مضبوط باندھے تھی تا آنکہ زخمی ہوئی
تیرہ زخم لگے تھے پھر جب اُس بی بی نے وفات پائی تو مین غسل دینے والیون مین تھی اُسوقت مین نے
اُسکے زخمون کو ایک ایک شمار کیا تو وہ سب تیرہ تھے اور کہا مین دیکھتی تھی ابن قمیہ کو جسوقت اُسنے اُس
بی بی کے شانے پر تلوار ماری کہ اُسکا زخم بہت گہرا تھا کہ سال بھر اُسکی دوا کی بعد ازان رسول خدا صلعم کے
منادی نے براے جنگ حمراء الاسد کے ندا دی تب اُس بی بی نے اُس زخم کو اپنے کپڑے سے خوب کسکے
باندھا مگر خون بہنے سے اُسمین کچھ قوت باقی نرہی تھی یہانتک کہ ہم لوگ ساری رات ٹھہرے رہے اور زخم کی
تکمید تا صبح کرتے رہے اور جب کہ رسول خدا صلعم نے حمراء سے مراجعت فرمائی اور ہنوز اپنے دولت منزل مین
داخل نہین ہوے ہین کہ عبداللہ بن کعب بن المازنی کو پاس اُس بی بی کے واسطے عیادت کے بھیجا پس عبداللہ
پھرے اور حضرت کو اُسکی سلامتی سے خبر دی پس آن حضرت صلعم اس بات سے خوش ہوے اور واقدی
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبدالجبار بن عمارہ نے عمارہ بن غزیہ سے اُنھون نے کہا کہ مجھسے ام عمارہ نے
بیان کیا کہ مین اپنے تئین دیکھتی تھی کہ جسوقت لوگ رسول خدا صلعم کے پاس سے گریزان ہوئے اور حضرت کے
پاس سواے چند آدمیون کے کہ دس بھی پورے نہوان گے باقی رہگئے تھے اور مین اور دونون بیٹے میرے اور شوہر
میرا ہم چارون پیش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور دشمنون کو دفع کرتے تھے اور لوگ حضرت کے پاس سے
بھاگے جاتے تھے اور حضرت نے جب دیکھا کہ میرے پاس سپر نہین ہو تو حضرت نے ایک شخص بھاگنے والے کو دیکھا کہ اُسکے
پاس سپر بھی فرمایا اے صاحب سپر اپنی سپر کو اُس شخص کے تئین حوالہ کر جو قتال کر رہا ہو تب اُسنے اپنی سپر ڈال دی
مین نے اُسکو اُٹھالی اور اُسکو حضرت کے سامنے روکے تھی اور سوار ان مشرکین ہمپر اپنا وارد کر رہے تھے اگر وہ لوگ بھی
مثل ہمارے پیادہ ہوتے تو انشاء اللہ ہم اُنکو مار لیتے چنانچہ اُنمین سے ایک سوار آگے بڑھا اور مجھپر تلوار چلائی مین نے
اُسکو سپر پر لی پس اُسکی تلوار نے کچھ کام نہ کیا اور وہ پھر کر چلا کہ مین نے اُسکے گھوڑے کو پے کیا تا آنکہ وہ پشت پر سے
چت گرا اُسوقت نبی صلعم نے بآواز بلند فرمایا اے پسر ام عمارہ انکَ انکَ یعنے جلد جا اپنی ماں کی خبر لے اُسکی اعانت کر
ام عمارہ نے کہا کہ پس میرے بیٹے نے اُسپر میری اعانت کی یہانتک کہ مین نے اُسکو شعب مین وارد کیا یعنے اُسکو

حوالہ بمرگ کیا اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ عمرو بن یحیی سے انھون نے
اپنے باپ سے انھون نے عبداللہ ابن زید سے انھون نے کہا مین اُس روز مجروح ہوا کہ ایک شخص نے گویا کہ وہ
دقل تھا میرے بائین بازو پر تلوار ماری اور پھر اُسنے مجھپر حملہ نکیا اور میرے پاس سے چلا گیا اور خون میرے زخم کا
تھمتا نہ تھا تب حضرت نے فرمایا اپنے زخم پر پٹی باندھ اُسوقت میری والدہ میرے پاس آئین اور اُنکے پاس مرین
چند پٹیان کپڑے کی موجود تھین کیونکہ اُنھون نے اسی خیال سے چند جنگ زخمون کے لیے تیار کر رکھی تھین تب مین نے
اپنے زخم کو باندھ لیا اور حضرت صلعم کھڑے ہوے دیکھتے تھے بعد ازان میری والدہ نے کہا بیٹا جلد جا اور قوم کو مار
اور حضرت فرماتے تھے یا اُم عمارۃ من یطیق ما تطیقین کہ کون ایسی طاقت رکھتا ہی جیسی تو طاقت رکھتی ہی یعنے
جو کچھ تجھسے ہو سکتا ہی ویسا کون کر سکتا ہی ام عمارہ نے کہا پھر وہ شخص جسنے تجھے تلوار ماری تھی آگے بڑھا
تب حضرت نے فرمایا یہی شخص تیرے بیٹے کا بھی تلوار مارنے والا ہی ام عمارہ نے کہا پھر مین اُس سے
پیش آئی مین نے اُسکی ران پر تلوار ماری کہ وہ گر پڑا اُسوقت مین نے رسول خدا صلعم کو ہنستے دیکھا یہانتک
کہ ہنسی مین دنداں مبارک دکھائی دیے بعد ازان حضرت نے فرمایا ہی ام عمارہ آخر تو نے بدلہ لیا بعد ازان
ہم اُسپر جا پہونچے اور ہتھیار سے حملہ و غلبہ کرنے لگے یہانتک کہ اُسکو قتل کیا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا
حمد ہی اُس خدا کو جسنے تجکو ظفر یاب کیا اور تیرے دشمن سے تیری آنکھون کو ٹھنڈا کیا اور بدلا تیرا تجکو آنکھون سے
دکھا دیا اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھے خبر دی یعقوب بن محمد نے موسی بن نصرہ بن سعید سے اُنھون
نے اپنے باپ سے اُنھون نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یعنے اُنکے عہد دولت مین چند مرط
یعنے کلیم صوف وخز سے بنے ہوے کہین سے آئے تھے اُسمین ایک کلیم بڑا چوڑا لانبا اور بہت خوب بُنا ہوا تھا مردم
حضار مین سے بعض نے کہا کہ یہ چادر اس اس قدر قیمت کا ہی کاش آپ اس چادرے کو صفیہ بنت ابی عبید کے
تئین جو زوجہ عبداللہ ابن عمر کی ہی بھیجدیتے (یعنے اپنی بہو کو بھیجدیجیے) اسلیے کہ وہ ابھی کم سن ہی ہنوز
عبداللہ بن عمر کے پاس داخل نہین ہوئی ہی (یعنے تا روز عروسی اُسکے لیے زینت ہو) عمرؓ نے کہا مین اس
کلیم کو اُس شخص کے تئین بھیجون گا جو صفیہ سے زیادہ تر حقدار ہی وہ ام عمارہ نسیبہ بنت کعب ہی کیونکہ مین نے روز
احد رسول خدا صلعم سے سنا فرماتے تھے کہ جب جب مین نے داہنے بائین اپنے مڑکے دیکھا تو ام عمارہ ہی کو دیکھا
کہ وہ میرے قریب قتال کر رہی ہی اور واقدی نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی سعید ابن ابی زید نے
مروان بن ابی سعید بن المعلے سے اُنھون نے بیان کیا کہ کسی نے ام عمارہ سے پوچھا ہی ام عمارہ روز احد
کیا قریش کی بھی عورتین اپنے شوہرون کے ہمراہ ہو کر قتال کرتی تھین ام عمارہ نے کہا اعوذ باللہ لا واللہ یعنے
خدا کی پناہ بخدا ایسا نہین ہوا مین نے اُنکی عورتون مین سے کسی عورت کو نہین دیکھا کہ اُسنے تیر چلایا ہو

یا پتھر مارا ہو مگر مین نے یہ دیکھا کہ اُن عورتون کے پاس دف و دہل باجے تھے کہ بجا بجاکے اپنی قوم کو اُنکے مردے
مقتولان بدر یاد دلاتی تھین اور اُنکے ساتھ شرمہ دانیان اور سلائیان تھین کہ جب کوئی اُنکے
مردون مین سے بھاگتا تھا یا نامردی سے ٹھہر جاتا تھا تو وہ عورتین سرمہ دانی اور سلائی پیش کرتی تھین اور
کہتی تھین کہ تو عورت ہو (یعنے عورتون کا سنگار کر) اور مین نے اُن عورتون کو دیکھا کہ منھ پھیرائے بھاگی
جاتی تھین اور دامن کمر مین پیٹے ہوے تھین اور اُنکے مرد گھوڑون پر سوار اُنکے سامنے سے جان بچانے منھ چھپائے
بھاگے جاتے تھے تا آنکہ اور عورتین بھی اُن مردون کے پیچھے پیچھے بھاگی جاتی تھین اور راہ مین گر گر پڑتی تھین
اُسوقت مین نے ہند بنت عتبہ کو دیکھا کہ وہ قوی ہیکل اور بھاری ڈیل کی عورت ہو اور وہ خوشخو تھی چنانچہ
سوارون سے خوف زدہ ہوکر ایک جا بیٹھی ہو اور چل نہین سکتی ہو اور اُسکے ساتھ ایک دوسری عورت
بھی ہو یہانتک کہ اُسکی قوم کے لوگ ہم پر پھر پڑے پس وہ لوگ ہمسے اپنی فیروزی کو پہونچے جسقدر پہونچنے
اور ہمکو اُس روز جو کچھ صدمہ مجانب تیراندازون کے پہونچا اسلیے کہ اُنھون نے نافرمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی کی تھی پس اجر و ثواب اُس مصیبت کا ہم خدا سے طلب کرتے ہین اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھسے
حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے اُنھون نے حارث بن
عبد اللہ سے اُنھون نے کہا مین نے سنا عبد اللہ بن زید بن عاصم سے وہ کہتے تھے کہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم
کے جانب اُحد ہوا جب حضرت کی خدمت سے لوگ متفرق ہوگئے تو مین حضرت کے قریب گیا اُسوقت میری والدہ
دشمنون کو اُنسے دفع کر رہی تھین تب مجھسے حضرت نے فرمایا اے پسر ام عمارہ مین نے کہا حاضر ہون فرمایا
رمی کر مین نے اُنکے حضور مین ایک سوار کو مشرکین مین سے پتھر مارا وہ پتھر اُسکے گھوڑے کی آنکھ پر پڑا گھوڑا
ایسا تڑپا کہ وہ آپ بھی گرا اور اُسکا سوار بھی گرا تب مین نے اُسکے اوپر اسقدر پیہم پتھر پر پتھر مارے کہ اُسپر
انبار ہوگیا اور آن حضرت صلعم ملاحظہ کرکے تبسم فرماتے تھے اُسوقت حضرت نے میری والدہ کے شانے پر زخم
دیکھکر فرمایا اُمُّکَ اُمُّکَ یعنے خبردار اپنی ماں کی اُسکے زخم پر پٹی باندھو حق تعالے برکت نازل کرے تم لوگون پر
اہل بیت سے (یعنے تم اہل بیت پر کہ تم لوگ ایک گھرانے مین سے ہو) اور فرمایا مقام تیری ماں کا (یعنے
رتبہ و درجہ اُسکا) بہتر ہو مقام فلان و فلان سے اور مقام تیرے ربیب کا (رایک) یعنے تیری ماں کے
شوہر کا بہتر ہو مقام فلان و فلان سے اور مقام تیرا بہتر ہو مقام فلان و فلان سے حق تعالے تم لوگ
اہل بیت پر رحم کرے تب میری والدہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ حق تعالے سے دعا کیجیے کہ وہ بہشت
مین آن رفیق کرے چنانچہ حضرت نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھُمْ رُفَقَائِیْ فِی الْجَنَّۃِ یعنے اے پروردگار ان لوگون کو
جنت مین میرا رفیق کر اُسوقت میری والدہ نے کہا اب کیا پروا ہی اُس مصیبت سے جو مجکو دنیا مین پہونچی

لہ فلان و فلان سے مراد ابو بکر و عمر ہین
بسبب دہلان ۱۲

اور راوی کہتے ہین کہ حنظلہ بن ابی عامر نے عقد نکاح کیا تھا جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی بن سلول سے ناگاہ اُس دُلھن کو اُنکے گھر مین اُس شب کو لائے جسکی صبح کو قتال اُحد کا تھا اور حنظلہ نے رسول خدا صلعم سے اجازت لے لی تھی کہ شب باشی عروس کے پاس کرین جب صبح ہوئی تو نماز صبح کی پڑھکر ارادہ روانگی کا طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کیا اُسوقت جمیلہ اُنسے لپٹ گئین تو وہ اُس بی بی کے پاس ٹھہر گئے پھر اُس سے جدا ہو کر عزم روانگی کا کیا اور ایسا ہوا تھا کہ قبل از خروج حنظلہ کے اُس بی بی نے کسیکو بھیجکر اپنی قوم سے چار آدمی کو بلا لیا تھا پس اُنکو شاہد کیا اس بات پر کہ حنظلہ اُس سے ہم بستر ہوے ہین چنانچہ لوگون نے بعد اس واقعے کے جب اُس بی بی سے پوچھا کہ تو نے حنظلہ پر اُن لوگون کو کیون شاہد کیا تھا اُسنے جواب دیا مین نے دیکھا تھا کہ گویا آسمان کھل گیا ہی اور حنظلہ اُسمین داخل ہوے ہین اور آسمان پھر بدستور ملگیا ہی تب مین نے جانا کہ یہ اُنکے لیے شہادت ہی اسلیے لوگون کو مین نے اُنپر شاہد کیا اس امر مین کہ وہ ہمصحبت ہوے چنانچہ اُسی شب سے اُس بی بی کو حمل عبداللہ بن حنظلہ کا ہوا تھا اور بعد شہادت حنظلہ کے ثابت بن قیس نے اُس بی بی سے نکاح کیا تھا کہ وہ محمد بن ثابت بن قیس کو جنی تھی الغرض حنظلہ نے اپنا ہتھیار لیا اور اُحد مین پہونچکر رسول خدا صلعم سے لاحق ہوے اور اُسوقت آن حضرت صلعم صفون کو آراستہ و مرتب کر رہے تھے پس جب مشرکین بھاگنے لگے تھے تو حنظلہ بن ابی عامر ابوسعید بن عرب کے سامنے آئے اور اُسکے گھوڑے کو پکڑ لیا وہ گھوڑا تڑپکر گر پڑا تب ابوسفیان بن حرب زمین پر لوٹنے لگا اور شور کرتا تھا کہ اے گروہ قریش مین ابوسفیان بن حرب ہون اور حنظلہ اُسکو ذبح کیا چاہتا ہی ہرچند وہ اپنی صدا لوگون کو سناتا تھا مگر بھاگنے مین کسی نے اُسکی طرف التفات نکی مگر اسود بن شعوب اُسکی مدد کو آیا اور حنظلہ پر حملہ کیا اور بھالا مارا کہ پار ہو گیا اور اُسی سے اُنکو روکے ہوے تھا لیکن حنظلہ برچھی مین چھدے ہوے اُس سے قریب ہوے تب اُوسنے دوسرا ضرب لگاکر اُنکو شہید کیا اور ابوسفیان پاپیادہ وہان سے بھاگا اور دوڑتا ہوا قریش سے جاملا اور اسود بن شعوب بھی گھوڑے سے اُترکر ابوسفیان کے پیچھے پیچھے آیا چنانچہ قول ابوسفیان کا ہی کہ جب حنظلہ شہید ہوئے تو اُنکے والد اُنکی نعش پر گئے اور نعش اُنکی پہلو مین حمزہ بن عبدالمطلب اور عبداللہ بن جحش کے پڑی تھی تب اُنکے والد نے اپنے دل سے خطاب کرکے کہا کہ اس واقعہ سے پہلے مین تجکو اس شخص یعنے حنظلہ سے ڈراتا تھا واللہ تو ہی حنظلہ اپنے والد کے ساتھ نیکوکار تھا اور تو بزرگ خلق تھا اپنی حیات مین و ہر آئینہ ممات تیری ساتھ انبوہ اصحاب اور ہمراہ اشراف قوم کے ہوئی اگرچہ حق تعالے جزاے خیر اس شہادت کی حمزہ کو دے اور کسیکو اصحاب محمد مین سے عطا کرے تو تجکو بھی جزاے خیر مرحمت کرے بعد ازان اُسنے پکار کر کہا اے گروہ قریش حنظلہ کو مثلہ کرد یعنے اُسکی نعش سے ناک کان نہ کاٹو اگرچہ وہ ہمارے اور تمھارے خلاف تھا پر اسلیے کہ وہ جس امر کو

خیر جانتا تھا اُسمین اُسنے اپنی جان کو دریغ نکیا اور نہ بچایا چنانچہ اور لوگون کی لاش مثلہ کی گئی یعنے گوش و بینی بریدہ ہوئی اور لاش حنظلہ محفوظ و مسلم رہی اور اول جسنے اصحاب نبی صلعم کو مثلہ کیا ہندہ تھی اور اُسی نے اپنے ساتھ والیون عورتون کو حکم کیا کہ نعش شہدا کے کان و ناک کاٹ لیوین پس کوئی عورت ایسی نتھی کہ جو چوڑیان بازو بند اور کڑے اور پازیب پہنے نہو یہان تک کہ سوا ے حنظلہ کے سائر شہدا کی لاشون کو اُنھون نے مثلہ کیا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے مین نے ملائکہ کو دیکھا کہ وہ حنظلہ بن ابی عامر کو مابین آسمان و زمین کے ایک چاندی کے بڑے طشت مین ماء مزن سے (یعنے آب باران ابر سپید سے) غسل میت دیتے تھے ابو اُسید الساعدی نے کہا ہم نے یہ سنکر حنظلہ کی نعش پر جا کر دیکھا تو واقع مین اُنکے سر سے پانی ٹپک رہا تھا ابو اسید کہتے ہین کہ مین یہ حال دیکھکر رسول خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اس واقعہ سے خبر دی تب حضرت نے کسیکو پاس زوجہ حنظلہ کے بھیجکر پوچھوایا تو اُس بی بی نے کہلا بھیجا کہ میرے پاس سے حنظلہ حالت جنب مین نکلے تھے اور مروی ہی کہ وہب بن قابوس المزنی مع اپنے برادر زادہ حارث بن عقبہ بن قابوس کے اپنی اپنی بھیڑین ساتھ لیے ہوے جبل مزینہ سے مدینہ مین آئے تو مدینے کو خالی پایا مگر باقی تھے اطفال و زنان تب اُن دونون نے پوچھا کہ مردمان شہر کیا ہوے لوگون نے کہا کہ رسول خدا صلعم مشرکین قریش سے قتال کرنے اُحد کو گئے ہین تب اُن دونون نے کہا کہ بعد معائنہ ایسے حال کے اب ہم بھی اُنکے پیچھے جاتے ہین بعد ازان وہ دونون مدینے سے نکل کر اُحد مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے اور لوگون کو مصروف بقتال دیکھا اور اُسوقت تک ظفر و غلبہ واسطے رسول خدا صلعم اور واسطے اصحاب کے تھا پس وہب و حارث بھی ساتھ مسلمین کے لوٹ مین مشغول ہوے اور مشرکین بطریق تاخت آپہونچے چنانچہ اُنکے عقب سے پر اسوارون کا آپڑا اُنمین خالد بن الولید و عکرمہ بن ابی جہل دونون تھے پس وہ لوگ اگر باہم مختلط ہو گئے تا آنکہ اُن دونون یعنے وہب و حارث نے اشد قتل کی اور جب ایک گروہ مشرکین کا جُدا ہو کر مقابلہ پر آیا تو رسول خدا صلعم نے فرمایا تم مین سے اِس فرقہ کے لیے کون روکنے والا ہی وہب بن قابوس نے عرض کی مین یا رسول اللہ پس وہب کھڑے ہوے اور اُنکو تیر مارنے لگے یہان تک کہ وہ لوگ پلٹ گئے بعد ازان ایک اور گروہ اُنکا سامنے آیا تب حضرت صلعم نے فرمایا اس گروہ کے لیے کون ہی پھر مزنی نے عرض کی مین حاضر ہون یا رسول اللہ پس وہب مزنی پر کھڑے ہوے اور اُن لوگون کو تلوار سے دفع کیا یہان تک کہ وہ لوگ لوٹ گئے اور وہب بھی اپنی جگہ پر پھر آئے بعد ازان ایک اور کتیبہ نظر آیا تب حضرت صلعم نے فرمایا اِن لوگون کے لیے کون کھڑا ہوتا ہی مزنی نے عرض کی یا رسول اللہ مین موجود ہون حضرت نے فرمایا اُٹھ کھڑا ہو اور شادباش ہو جنت سے تب وہب مزنی شادان و فرحان

کھڑے ہوے اور کہنے لگے واللہ مین کسیکو آرام لینے نہ دونگا اور نہ خود آرام کرونگا چنانچہ وہب کھڑے ہوے
اور ان لوگون کے درمیان گھس گئے اور تلوار کرنے لگے اور آن حضرت صلعم اور سائر مسلمین دیکھ رہے تھے
یہان تک کہ اُنکے لشکر کے منتہا پر نکل گئے اور حضرت دعا کرتے تھے کہ اللھم ارحمہ یعنے اے پروردگار اُسپر
رحم کر بعد ازان وہب پھر کر پھر اُنمین در آئے اور برابر یہی حال رہا آخر اعدا نے اُنکو گھیر لیا اور اُنکی
تلوارین اور برچھیان اُنپر پڑنے لگین پس اُنکو اُنھون نے قتل کیا اور اُس روز اُنکے بدن مین بیس زخم
سنان پائے گئے کہ تمام وہ زخم مقتل مین لگے تھے (اور مقتل جسم انسان مین اُس جگہ کو کہتے ہین جہان
زخم وضرب لگنے سے آدمی مرجاتا ہی) اور اُس روز لاش اُنکی بہت بُری طرح سے مثل کی گئی
یعنے ناک کان کاٹ لیا تھا بعد ازان اُنکا برادرزادہ حارث بن عقبہ بن قابوس بھی کھڑے ہوے
اور مثل برادر بزرگ اپنے خوب قتال کی یہان تک کہ شہید ہوے چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے
خوشترین موت جسپر مین اپنا مرنا چاہتا ہون وہ موت ہی جسپر مزنی مرے اور بلال بن الحارث المزنی بیان
کرتے تھے کہ ہملوگ ساتھ سعد ابن ابی وقاص کے جنگ قادسیہ مین حاضر تھے جب ہماری فتح ہوئی اور غنائم
درمیان ہمارے تقسیم ہوئی پس ایک جوان آل قابوس کا مزینہ مین سے اپنے حصہ سے محروم رہ گیا تب
مین سعد کے پاس گیا اُسوقت وہ سوکر اُٹھے تھے اُنھون نے کہا بلال مین نے کہا ہان اُنھون نے کہا
مرحبا تم خوب آئے اور یہ شخص کون تمھارے ساتھ ہی مین نے کہا یہ شخص میری قوم مین آل قابوس سے ہی
تب سعد نے کہا اے جوان تو اُس مزنی کا کون ہی جو روز احد شہید ہوا اُس جوان نے کہا مین اُس مزنی
کے بھائی کا بیٹا ہون سعد نے کہا مرحبا واہلا یعنے تیرے آنے سے دل شاد ہوا اور آرام جان ملاحق تعالے
تیرے دیکھنے سے آنکھون کو ٹھنڈا کرے یہ وہ شخص تھا یعنے وہب مزنی کہ روز احد مین نے اُس سے
ایسا مشہد و مقتل دیکھا کہ کسی اور سے نہین دیکھا چنانچہ مین نے اُس روز دیکھا کہ مشرکین نے ہمکو چارون
طرف سے گھیر لیا اور رسول خدا صلعم ہمارے بیچ مین تھے اور گروہ گروہ غول غول ہر طرف نظر آتے تھے
اور آن حضرت صلعم لوگون پر نگاہ ڈالتے تھے اور اُنکے لشکر سے اُنکی قیافہ شناسی کرتے تھے اور
فرماتے تھے کہ اس غول سے کون مقابلہ کرتا ہی تو مزنی کہتا تھا یا رسول اللہ مین قتال کرونگا اور ہر بار
جب حضرت اعادہ اُس ارشاد کا کرتے تھے تو مزنی بھی ہر مرتبہ اپنے اُسی جواب کو عرض کرتا تھا پس مجھے
نہین بھولتا ہی آخر مرتبہ کہ آخر کو وہ کھڑا ہوا تھا جب آن حضرت صلعم نے فرمایا اُٹھ کھڑا ہو اور شادمانی
جنت کی حاصل کر پس وہ اُٹھ کھڑا ہوا سعد نے کہا تب مین بھی کھڑا ہوا اور اُسکے پیچھے پیچھے چلا خدا
خوب جانتا ہی کہ اُس روز جسطرح وہ طالب شہادت تھا مین بھی مثل اُسکے طلب کرتا تھا چنانچہ مین

درمیان لشکر مشرکین کے گھس گیا یہان تک کہ دوبارہ انھین مین پھر گیا اور ساعد اُسکو قتل کر چکے تھے اور مجھے
آرزو تھی کہ واللہ اُس روز اُسیکے ساتھہ مجکو بھی شہادت نصیب ہو لیکن میری اجل نے تاخیر کی بعد ازان سعد نے
اُس جوان کا سہم اُسی وقت طلب کیا اور اُسکو دیدیا اور کچھہ زیادہ بھی دیا اور کہا تجھے اختیار ہے کہ ہمارے پاس
قیام کرو خواہ اپنے اہل کی طرف بازگشت کرو بلال نے کہا نہین یہ جوان رجوع بطرف اہل چاہتا ہے پس ہم دونون
پھرے اور سعد نے کہا مین حاضر تھا تو مین نے دیکھا کہ رسول خدا صلعم مزنی کی نعش پر کھڑے ہوے فرماتے تھے
خدا تجھسے راضی ہو پس مین بے شبہ تجھسے راضی ہون بعد ازان مین نے دیکھا کہ آنحضرت اپنے دونون پانون
سے اُسکی نعش پر کھڑے ہوے فرماتے تھے کہ کسقدر اسکو خم لگے مین اور میرے تئین خوب معلوم تھا کہ اُسوقت اُسکی
قبر پر کھڑے رہنا حضرت کو بہت شاق و دشوار تھا یہان تک کہ وہ لحد مین رکھے گئے تو اُنکی نعش پر ایک چادر تھی
اُسپر نقش علم سُرخ (یعنے بیل بوٹہ و نشان وغیرہ کے) بنے تھے کہ حضرت نے اُس چادر کو کھینچکر اُنکے سر مین
بطور خمار یعنے سر پیچ کے لپیٹا اور اُسکو طول مین دراز کیا تو وہ نصف رانون تک پہونچی پھر ہمکو حکم کیا تو ہمنے
حرمل یعنے گھاس پھوس جمع کیا اور لحد مین اُنکے دونون پانون پر پھیلا دیا بعد ازان حضرت وہان سے اپنی جا کی طرف
پھرے پس نہ تھی کوئی ایسی صورت میرے مرنی کی جو مجھے محبوب زیادہ ہو اس بات سے کہ مین ملاقات کرون خدا کی
مثل حالت موت مزنی کے اور راویون نے بیان کیا کہ جب ابلیس نے باواز بلند پکار کر کہا کہ محمد قتل ہوے
تو لوگ متفرق ہو گئے چنانچہ بعضے اُنمین سے وارد مدینہ ہوے اور پہلے جو شخص داخل مدینہ ہو کر خبر دیتا تھا کہ
رسول خدا صلعم قتل ہوے وہ سعد بن عثمان ابو عبادہ تھا پھر بعد اُسکے بہت سے لوگ وارد مدینہ ہوے یہانتک
کہ اپنی عورتون کے پاس پہونچے تب اُن عورتون نے کہنا شروع کیا کہ تم لوگ رسول خدا صلعم کے پاس سے
بھاگ آئے ہو اور ابن ام مکتوم بھی کہتے تھے کہ تم لوگ حضرت کے پاس سے بھاگ آئے ہو پھر ابن ام مکتوم
اُن لوگون کے ساتھہ رفق و نرمی کرنے لگے اور اُنکو اپنی رفاقت مین رکھا اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم ابن
ام مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ اپنا مقرر کر گئے تھے کہ وہ لوگون کی پیش نمازی کرتے تھے بعد ازان اُنھون نے کہا
مجھے اُحد کے سیدھے راستے پر لگا دو تب لوگون نے اُنکو سیدھا راستہ بتا دیا چنانچہ جو کوئی احد کی راہ پر آتے ہمے
اُنکو ملتا تھا اُس سے خبر پوچھتے تھے تا آنکہ وہ ایک ایسی قوم سے لاحق ہوے جنھون نے سلامتی و خیریت
نبی صلعم سے آگاہ کیا تب ابن ام مکتوم اُس جگہ سے مدینہ مین پھر آئے اور جو لوگ بھاگ آئے تھے اُنمین سے ایک تو
فلان تھے اور حارث بن حاطب و ثعلبہ بن حاطب و سوید بن عزیہ و سعد بن عثمان رض و عقبہ بن عثمان و خارجہ بن
عامر کہ پہونچا بمقام ملل اور اوس بن قیظی تھا مع چند نفر بنی حارثہ سے یہ سب قبیلہ شقرہ کے یہان پہونچے اُنسے
ام ایمن کی ملاقات ہوئی وہ اُنکے مُنھون پر خاک اُڑاتی تھین اور اُنمین سے بعض کے تئین کہا کہ یہان

پر حملہ ہی تو چرخہ کات اور اپنی تلوار مجکو دے چنانچہ ام ایمن مع چند چھوکریون کے طرف احد کے متوجہ ہوئین
اور بعض رواۃ مین سے جو اس حدیث کو روایت کرتا ہی کہتا ہی کہ مسلمین اُس جبل سے آگے نہ گذرے تھے
اُسکے درہ دامن مین تھے اور وہان سے دوسری جگہ تجاوز کی تھی اور وہ گروہ خاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
تھا اور بعضے کہتے ہین کہ درمیان عبد الرحمن اور عثمان کے کچھ کلام درپیش تھا چنانچہ عبد الرحمن نے ولید بن عقبہ
کو بلا بھیجا اور کہا اپنے برادر کے پاس جا اور مین جو کچھ تجھسے بیان کرون اُسکو تو بطریق پیام پہونچا کیونکہ تیرے سوائے
کسیکو مین ایسا نہین جانتا کہ وہ اس پیغام کو اُسکے تئین پہونچاوے ولید نے کہا مین ایسا کرونگا عبد الرحمن
نے کہا تو میری طرف سے کہیو کہ عبد الرحمن تجھسے کہتا ہی کہ مین حاضر بدر تھا اور تو غیر حاضر تھا اور مین احد مین
ثابت قدم رہا اور تو وہان سے بھاگ آیا اور مین بیعت رضوان مین شریک تھا اور تو شریک نہ تھا پس ولید
عثمان کے پاس گئے اور یہ پیام پہونچایا عثمان نے کہا میرے بھائی نے کہا سچ کہا کہ بدر سے جو مین پیچھے رہ گیا تو اسکا
بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رہ گیا کہ وہ علیل تھین چنانچہ رسول خدا صلعم نے مجکو میرا سہم وجائزہ بھی عطا کیا
پس مین بمنزلہ حضار بدر کے تھا اور روز احد سے باز رہ گیا تو حق تعالے نے اُسکو مجھسے عفو کیا و اما غیر حاضری
بیعت رضوان سے پس مین مکے کی طرف جو نکلا تو مجکو حضرت نے بھیجا تھا اُسوقت حضرت نے فرمایا کہ عثمان
طاعت خدا اور طاعت رسول مین جاتا ہی اور رسول خدا صلعم نے اپنے دونون ہاتون مین سے ایک ہاتھ
بیعت مین دیا کہ وہ ایک مثل دوسرے کے تھا پس نبی کا دست چپ بھی بہتر ہی دست راست سے غرضکہ جب ولید بن عقبہ
عبد الرحمن کے پاس پھر آئے تو عبد الرحمن نے جواب سنکر کہا میرے بھائی نے سچ کہا اور کہا راوی نے کہ
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھکر یہ آیت پڑھی قد عفا اللہ عنکم اور
کہا یہ اُن لوگون مین سے ہین جنسے خدا نے عفو کیا اور بخدا کہ خدا نے اور کسی چیز سے عفو نہین کیا مگر یہ کہ
اُنکو وہان سے پھیرا اور حال یہ تھا کہ یوم التقی الجمعان یعنے جس روز دونون جماعت باہم دوچار ہوئی تو اُنھون نے
روگردانی کی تھی اور ایک شخص نے ابن عمر سے حال عثمان کا سوال کیا اور کہا کہ اُنھون نے ہرگاہ روز احد
گناہ عظیم کیا اور خدا نے اُنسے عفو کیا و حال آنکہ وہ اُن لوگون مین تھے جنھون نے روز التقاے جمعان سے
روگردانی کی تھی پھر اُنھون نے تمھارے درمیان مین ایک گناہ صغیر کیا پس تم لوگون نے اُسکی عوض مین
اُنکو قتل کیا اور علی رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ جب روز احد لوگون نے اُس معرکہ مین معاودت کی اُسوقت ابی
ابن ابی حذیفہ بن المغیر آگے بڑھا اور وہ زرہ پوش اور آہن مین لپٹا تھا کہ سوائے دونون آنکھون کے اور کچھ
نظر نہین آتا تھا اور کہتا تھا کہ آج بدلا بدر کا ہی پس ایک شخص مسلمین مین سے پیش آیا کہ مین نے اُسکو قتل کیا علی
علیہ السلام نے کہا کہ تب مین نے اُسپر حملہ کیا اور اُسکے سر پر تلوار ماری و چونکہ اُسکے سر پر کلاہ آہنی تھا اور اُسکے اوپر

خود تھا اور مین کوتاہ قامت تھا تو تلوار میری اُسکے ضربگاہ پر نہ پڑی اور کارگر نہوئی اور اُسنے جو مجھپر تلوار چلائی
تو مین نے سپر پر لی پس تلوار اُسکی سپر مین گڑ گئی پھر مین نے اُسکو تلوار ماری و چونکہ دامن زرہ اُسکی کمر سے بندھا تھا
(یعنے پانوں کھلے تھے) تو مین نے اُسکے دونون پانوں کاٹ ڈالے اور وہ زمین پر گر پڑا اور اپنی تلوار میری سپر سے
کھینچی جب وہ نکل آئی تو وہ گھٹنے ٹیک کر مجھپر وار کرنے لگا تا آنکہ مین نے اُسکے دیر بغل خالی و کشادہ دیکھکر تیز
تلوار کا پیلا پھونک دیا کہ وہ مر گیا مین وہان سے اپنی جا پر پھر آیا اور مروی ہی کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اُس روز بطریق رجز فرمایا کہ انا ابن العواتک یعنے مین فرزند عواتک کا ہون (عواتک جمع عاتکہ یعنے حضرت
کے جدات مین نو بیبیون کا نام عاتکہ ہوا ہی) و ایضاً حضرت نے اُس روز فرمایا کہ مین نبی ہون بی کذب
نہین کہتا مین ابن عبد المطلب ہون اور صحابہ راوی کہتے ہین کہ ہم لوگ پاس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
آئے یعنے روز احد اور وہ اُسوقت بیچ مجلس چند مسلمین کے بیٹھے تھے اُسی عرصہ مین انس بن النضر بن ضمضم عم
انس بن مالک بھی اُس محفل کی طرف گذرے اور پوچھا کس وجہ سے تمنے قعود و تقاعد اختیار کیا (یعنے جنگ سے
کیون بیٹھ رہے) اُنھون نے جواب دیا کہ رسول خدا صلعم شہید ہو گئے تب انس بن النضر نے کہا کہ پھر بعد اُنکے
تم لوگ زندہ رہ کر کیا کروگے اُٹھ کھڑے ہو اور لڑو جس امر پر رسول خدا صلعم مر گئے بعد ازان انس بن النضر
تیز دستی و چابکی سے تلوار پکڑ کر قتال کرنے لگے یہانتک کہ شہید ہوے اُسوقت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا
مین قسم کھاتا ہون کہ روز حشر خدا اُسکو امۃ واحدہ یعنے بے مثل و مانند و پیشرو اُٹھاویگا کہ اُنکے چہرے پر ستر زخم
لگے تھے کہ وہ پہچانے نہ جاتے تھے تا آنکہ اُنکی خواہر نے اُنکے حسن سر انگشتان یا حسن دندان سے اُنکو پہچانا تھا اور
کہا راویون نے کہ گذرا مالک بن دخشم کا پاس خارجہ بن زید ابن ابی زہیر کے ہوا کہ اُسوقت وہ درمیان اپنے
حشوہ یعنے زمرۂ مردم خدام مین بیٹھے تھے اور اُنکے بدن مین تیرہ زخم تھے اور وہ سارے زخم مقتل مین لگے تھے
(مقتل جسم انسان مین وہ مقام ہی جہان زخم لگنے سے ہلاک ہو جاتا ہی) پس مالک نے کہا کیا تجکو معلوم نہین ہوا
کہ محمدؐ قتل ہوے خارجہ نے کہا اگر محمدؐ قتل ہوے تو خدا تو زندہ ہی جسکو موت نہین ہی اور حال یہ ہی کہ محمدؐ
تبلیغ حکم کر چکے اب تو اپنے دین کے لیے قتال و جہاد کرو ایضاً گذرا مالک بن دخشم کا طرف سعد بن ربیع کے ہوا اور
اُنکے بدن مین بارہ زخم لگے تھے اور تمام وہ زخم مقتل مین تھے پس مالک نے کہا کیا تجکو معلوم نہین ہی کہ محمدؐ
شہید ہوے سعد بن ربیع نے جواب دیا مین گواہی دیتا ہون کہ ہر آئینہ محمدؐ نے رسالت اپنے پروردگار کی پہونچا دی
اب تو اپنے دین کے لیے جہاد کر کیونکہ حق تعالے حی و قائم ہی وہ تو نہ مریگا اور ایک منافق کہتا تھا کہ رسول اللہ
قتل ہوے تم لوگ اپنی قوم مین پھر چلو کہ وہ لوگ اپنے گھرون مین داخل ہو گئے اور واقدی نے کہا
کہ مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن عامر نے حارث بن الفضیل انصاری سے اُنھون نے بیان کیا کہ

اُس روز جب مسلمین غول غول متفرق ہو گئے اور باخود ہا و پشیمان تھے اُسوقت ثابت ابن وحداحہ آگے بڑھے
و باآواز بلند کہنے لگے اے گروہ انصار میری طرف متوجہ ہو میں ثابت ابن الدحداحہ ہون اگر محمدؐ شہید ہوے تو حق تعالے
تو زندہ و باقی ہی جو کبھی نہ مریگا پس تم لوگ سب اپنے دین کے لیے قتال و جہاد کرو کہ حق تعالی تمکو فتحیہ دینے والا ہی
اور تمھاری نصرت کرنے والا ہی پس چند اشخاص انصار سے اُنکے شریک ہو گئے تب ثابت مع اُن مسلمین کے
جو اُنکے ساتھ تھے آمادۂ جنگ ہوے اور اُنکے مقابلے کے واسطے ایک فرقہ مشرکین کا سلاح بند مقرر ہوا انمین
چند رئیس اُنکے تھے مثل خالد بن الولید اور عمرو بن العاص و عکرمہ بن ابی جہل اور ضرار بن الخطاب کے
پس یہ سب مسلمین پر دست درازی کرنے لگے اور خالد بن الولید نے ثابت بن وحداحہ پر ساتھ نیزے کے حملہ کیا
پس ایسا نیزہ مارا کہ پار ہو گیا اور وہ بیجان ہو کر زمین پر گرے اور جو مردم انصاری اُنکے ہمراہ تھے وہ سب
شہید ہوے چنانچہ کہتے ہین کہ جو لوگ مسلمین مین سے شہید ہوے یہ لوگ یعنے ثابت بن وحداحہ وغیرہ
آخر شہدا تھے اور رسول خدا صلعم اپنے اصحابؓ کے ساتھ طرف شعب کے پہونچے پس وہان یعنے احد مین
کوئی قتال کنندہ نہ تھا اور ایسا ہوا تھا کہ قبل معرکہ احد کے ایک یتیم انصاری نے ابولبابہ پر بمقدمہ عذق یعنے نخل
خرمائے باردار کے جو درمیان متخاصمین کے متنازع فیہ تھا دعوے کیا اور رسول خدا صلعم نے فیصلہ بحق ابولبابہ کے
کیا تھا اور اُس یتیم نے اُس عذق پر بہت جزع و فزع کی تھی تب آن حضرت صلعم نے اُس عذاق کو ابولبابہ سے
واسطے اُس یتیم کے طلب فرمایا مگر ابولبابہ نے دینے سے انکار کیا اور آن حضرت ابولبابہ سے فرماتے تھے کہ
بدلے اُس عذق کے تیرے لیے جنت مین عذق ہی اسپر بھی ابولبابہ نے انکار کیا اُسوقت ابن الدحداحہ نے
عرض کی یا رسول اللہ آپ ارشاد کیجیے کہ اگر مین اُس یتیم کو اُسکا عذق دلوادون تو میرے لیے کیا جایزہ ہوگا
حضرت نے فرمایا اُسکی عوض تجکو جنت مین عذق ملیگا تب ثابت ابن الدحداحہ یہ قرعہ سنکر پاس ابی لبابہ
بن المنذر کے گئے اور اُس عذق کو بعوض ایک باغچہ نخل کے ابولبابہ سے خرید کر لیا اور اُس لڑکے مدعی کو حوالہ
کر دیا تھا اُسوقت حضرت صلعم نے فرمایا تھا کہ رُبَّ عَذْقٍ مُدَلَّلٍ لِابْنِ الدَّحْدَاحِ فِی الْجَنَّةِ یعنے بہت سے
عذق جنت مین ابو دحداحہ کے لیے تیار کیے گئے ہین یعنے اُسکے لیے مہیا ہین پس بنا بر اس ارشاد کے شہادت
ابن وحداحہ کی امیدگاہ تھی یہان تک کہ وہ اُحد مین شہید ہوے اور ضرار بن الخطاب گھوڑے پر سوار نیزہ دراز
ہلاتا ہوا آیا اور عمرو بن معاذ کو ایسی امی ماری کہ پار ہو گئی اور حال عمرو کا یہ تھا کہ اُسکے سامنے چلے ہی جاتے تھے
یہان تک کہ اُسکو زیر کیا کہ وہ مُنھ کے بھل گر پڑا اور کہنے لگا کہ ایسے شخص کو تو گم نکر جسنے تیری زوجہ حورعین سے
کرادی اور ضرار کہا کرتا تھا کہ اصحاب محمد مین سے مین نے دس صحابہ کا عقد تزویج کر دیا ہی ابن واقدی نے
ابن جعفر سے سوال کیا کہ کیا ضرار نے دس مرد کو قتل کیا تھا ابن جعفر نے کہا مجھے یہ خبر نہین پہونچی مگر یہ کہ اُسنے

ابن سعد کی روایت کے موافق ابولبابہ نے اُس عذق کو ابن الدحداحہ سے خرید کر لیا اور اُس یتیم کو دیدیا تھا
اور ابن سعد کی روایت کے موافق ابن الدحداحہ نے اُس عذق کو ابولبابہ سے خرید کر لیا اور اُس یتیم کو دیدیا تھا

تین آدمی کو قتل کیا اور اُسی روز ضرار نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بھی نیزہ مارا تھا اور یہ اسوقت جب اس معرکہ مین لوگ متفرق ہو گئے تھے اور ضرار نے وقت ضرب سنان کے کہا اے ابن خطاب یہ ضربت نصت مشکورہ ہی واللہ ایسا نہین کہ مین تجکو قتل کرون اور ضرار بن الخطاب اکثر باتین کیا کرتا تھا اور ذکر وقعہ یعنے جنگ اُحد کا ذکر کرتا تھا اور ذکر انصار کرکے اُنپر رحمت بھیجتا تھا اور اُنکا غنی ہونا اسلام مین اور شجاعت اُنکی معرکہ مین اور پیش قدم ہونا اُنکا واسطے موت کے یاد کیا کرتا تھا بعد ازان کہتا تھا کہ جب اشراف میری قوم کے بدر مین مارے گئے تھے تو مین دریافت کرنے لگا تھا کہ ابو الحکم کو کسنے مارا کہتے تھے ابن عفرا نے اور امیہ بن خلف کو کسنے قتل کیا کہتے تھے خبیب بن یساف نے اور عقبہ بن ابی معیط کو کسنے قتل کیا کہتے تھے عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے اور فلان کو کسنے مارا اُسکا نام بھی مجھسے بتایا پھر مین نے کہا سہیل بن عمرو کو کسنے اسیر کیا لوگون نے کہا مالک وخشم نے پھر جب ہمنے احد کی طرف خروج کیا تو مین کہتا تھا کہ اگر وہ لوگ (یعنے مسلمین) اپنے حصارون مین اقامت رکھینگے تو وہ بلند بہت ہین ہمکو اُنکی طرف کوئی سبیل رسائی کی نہوگی سوائے اسکے کہ ہم چند روز مقیم رہکر پھر جاوینگے اور اگر وہ لوگ اپنے حصار سے نکلکر ہماری طرف خروج کرینگے تو ہم اُنپر ظفریاب ہونگے کیونکہ ہمارے ساتھ جمعیت کثیر ہی جو اُنکی جمعیت سے بہت زیادہ ہی اور ہماری قوم موتور ہی یعنے عوض خسران سے ہنوز محروم ہین اور ہم اپنے ساتھ زنانی سواریان لیکر نکلے ہین کہ وہ ہمکو ہمارے مقتولان بدر کو یاد دلاوینگی (یعنے یہ کہ موجب مزید غیرت شجاعت وتہور کا ہوگا) اور ہمارے ساتھ کراع ہین یعنے ہمارے یہان گھوڑے ہین اور اُنکے یہان کراع نہین ہی اور ہمارے ساتھ سلاح اُنکے سلاح سے بہت زیادہ ہین بالآخر انہین یہی امر قرار پایا کہ اُنھون نے خود خروج کیا چنانچہ ہمارے اُنکے مقابلہ ہوا واللہ پس ہم اُنکے سامنے نہ ٹھہر سکے یہانتک کہ شکست پاکر پسپا ہوے اور گریزان وروگردان ہوے اُسوقت مین نے اپنے دل مین کہا کہ یہ جنگ تو جنگ بدر سے بھی سخت تر ہی اور مین نے خالد بن الولید سے کہنا شروع کیا کہ قوم پر حملہ کر تو وہ کہنے لگا تو کسی موقع دیکھتا ہی کہ اُس طرف ہم حملہ کرین تب مین نے اُس جبل کی طرف نگاہ کی جسپر گروہ تیراندازون کے تھے کہ وہ خالی ہی تب مین نے کہا اے ابو سلیمان اپنے پیچھے دیکھ پس خالد بن الولید نے باگ اپنے گھوڑے کی پھیری اور رجوع کی اور ہمنے بھی اُسکے ساتھ رجوع کی تب ہم اُس جبل پر پہونچے تو اُسپر ہمنے کسیکو ذی قوت نپایا جسکا کچھ خطرہ ہو مگر وہان ہمنے چند نفر پائے کہ اُنکو گرفتار کرلیا بعد ازان ہم جب اپنے لشکر مین پہونچے تو دیکھا کہ قوم تاراج کر رہی ہی اور لشکر کو لوٹ رہے ہین تب ہمنے اُنپر بڑی شدومد سے زور ڈالا کہ وہ ہر طرف کنارے ہوگئے اور جسطرح ہمنے چاہا اُنکو تلوارون پر دھر کیا اور ہم سرداران قبیلہ اوس اور خزرج کو ڈھونڈھنے لگے جو ہمارے احبہ بزرگون کے قاتل تھے مگر ہمنے اُنمین سے کسیکو نہ دیکھا کہ وہ لوگ بھاگ گئے تھے اور اسکو عرصہ بعد

دودھ دوہنے ناقہ کے نہوا تھا کہ اسی مابین مین انصار آپڑے اور جنگ ہم مین خلط ہوگئے اور ہماوگ گو سوار تھے
لیکن وہ ہمارے سامنے ثابت قدم رہے اور بڑی کوشش اور جانبازی کی یہان تک کہ اُنھون نے میرے
گھوڑے کو پی کیا تب مین پیدل ہوگیا پس مین نے اُنمین دس مردون کو قتل کیا پر اُنمین سے ایک مرد
کے ہاتھ سے مین موت بالغ سے دوچار ہوگیا تھا اور اُسدم مجھے خون کی بو آئی اور وہ شخص لپٹا تھا چھوڑتا نہتھا
یہان تک کہ ہوتوں سے لوگون نے اُسکو سنان نیزہ سے چھید لیا تب وہ زمین پر گر پڑا پس حمد ہو اُس خدا کی
جسنے اُنکو (یعنے شہدا کو) مکرم کیا میرے ہاتھ سے (یعنے اُنکو شہادت ملی) اور اُنکے ہاتھون سے میرا امر
مجھپر آسان ہوا اور صحابہ راویون سے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کیسکو حال ذکوان بن عبد قیس
کا معلوم ہی علی علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ مین نے ایک سوار کو گھوڑا دوڑاتے ہوے طرف ذکوان
کے دیکھا یہان تک کہ جب وہ اُسپر لاحق ہوا تو کہتا تھا اگر تو بچگیا تو پھر مین نہ بچونگا پس گھوڑے سے اُسپر حملہ کیا
اور ذکوان پیدل تھے کہ اُنکو پہلے تلوار ماری اُسنے اس ضربت کو مین اپنا علاج ہون تب مین نے اُسپر
کہ وہ سوار تھا حملہ کیا پس اُسکے پاؤن پر تلوار ماری کہ نصف ران سے اُسکا پاؤن جدا ہوگیا بعد ازان مین نے
اُسکو گھوڑے سے نیچے گرا کر اُسپر چڑھ بیٹھا اور چونکہ وہ زخمی تھا جلد اُسکا کام تمام کیا آخر معلوم ہوا کہ وہ
ابو الحکم بن الاخنس بن شریق بن علاج بن عمرو بن وہب الثقفی ہی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ
مجھسے حدیث بیان کی صالح بن خوات نے یزید بن رومان سے اُنھون نے کہا کہ خوات بن جبیر بیان کرتے تھے کہ جب
مشرکین دوبارہ پھر آئے اور جبل کی طرف منتہی ہوے تو اُسکو قوم سے خالی دیکھا مگر عبد اللہ بن جبیر دس آدمیون سے
وہان باقی تھے اور مقام عینین کی بلندی پر قائم تھے پھر جب خالد بن الولید و عکرمہ مع سواران اُنکی راہی دکھلائی دیئے تو عبد اللہ نے
اپنے اصحاب سے کہا کہ جدا جدا پھیل جاؤ تاکہ قوم اپنی جاسے حرکت نکرین بعد ازان بمواجہ اعدا کے صف باندھی اور
آفتاب کو سامنے کرکے ایک ساعت سرگرم قتال رہے تا آنکہ افسر اُنکے عبد اللہ بن جبیر شہید ہوئے اور ہمراہی اُنکے
زخمی ہوے پس جب عبد اللہ زمین پر گرے تو اُنکا رخت تن اُس قوم نے اُتار لیا اور اُنکو بری طرح مثل کیا یعنے
گوش و بینی وغیرہ اعضا کو بریدہ کیا اور نیزہ اُنکے شکم سے پار ہوگیا تھا کہ ناف سے تا پہلو شانہ پھٹ گیا تھا اور
انتڑیان نکل پڑی تھین پھر جب وہ مسلمین اس جولانگاہ سے پھرے تو خوات ابن جبیر کہتے ہین کہ مین اُسی
حالت مین اُنکے پاس گیا تو وہان مجھکو ایک محل پر ہنسی آئی کہ اُس محل پر کسیکو ہنسی نہین آتی اور ایک مقام
مین مجھکو نیند آئی کہ ویسے مقام مین کسیکو نیند نہین آتی اور مین نے بخشش کی یعنے بذل نفس کیا ایسی جگہ جہان
کوئی مثل نہین کرتا لوگون نے پوچھا یہ کیا بات تھی تو کہا جب مین نے عبد اللہ کو اُٹھایا پس مین نے اُسکی دونون
بازو پکڑے اور ابو حثمہ نے دونون پاؤن پکڑے اور مین نے اپنے عمامہ سے اُنکے زخم کو باندھ لیا تھا چنانچہ

اُسی عرصہ مین کہ ہم اُنکو اُٹھائے لیے جاتے تھے اور گروہ مشرکین ایک کنارے تھے تا آنکہ عامر میرا زخم سے
نکل پڑا پھر آستین باہر نکل آئین تب ابوجہنہ گھبرایا اور پیچھے پھر پھر کے دیکھنے لگا اُسکو گمان ہوا کہ کوئی دشمن
آپہونچا اُسوقت مجھے ہنسی آئی پھر ایک شخص نے میرے سینے کے مقابل ہوا (یا تو اُس حالت مین دفعتہً
بیہوشی غالب ہوگئی اور وہ نیزہ دور ہوگیا پھر مین نے اپنے تئین دیکھا تو اُس ہنگامہ [illegible]
کی قبر کھودنی منظور تھی اور میرے پاس میری کمان تھی تو کھودنا جبل مین [illegible]
مین اُتر آئے اور نوک کمان سے کھودنے لگے وچونکہ اُسمین زہ چڑھی تھی تو مین نے کہا یہ زہ خراب ونا کارہ ہوجائیگی
پس مین نے اُسکو اُتار لیا بعد ازان گوشۂ کمان سے قبر کھودنے لگا تا آنکہ کام ہمارا درست ہوا تب ہمنے اُنکو
دفن کیا اور وہان سے پھرے اور اُسوقت گروہ مشرکین ہمسے دور ایک کنارے تھے اور ہم اُنکو [illegible]
ہوے تھے پس اُنھون نے جنگ درمیان نہ ڈالی مگر یہ کہ پھر گئے اور کہا را ویون نے کہ وحشی نامی ایک غلام
تھا دختر حارث بن عامر بن نوفل کا اور بعضے کہتے ہین کہ جبیر بن معطم کا غلام تھا چنانچہ جبیر نے اُس غلام
سے کہا کہ میرا باپ روز جنگ بدر مارا گیا پس اگر تو تین شخص مین سے کسی ایک کو قتل کرے تو مین تجھکو آزاد کرتا ہون
اگرچہ تو قتل کرے محمد کو یا حمزہ بن عبد المطلب کو یا علی بن ابی طالب کو اسلیے کہ [illegible]
قوم مین کیسکو نہین دیکھتی کہ وہ میرے باپ کے ہمسر ہو تب وحشی نے جواب دیا کہ رسول اللہ کے بارہ مین
تو مجھکو یقین ہی کہ مین اُنپر قادر نہو سکونگا کیونکہ اصحاب اُنکے اُنکو تنہا نہین چھوڑتے ہین پھر وحشی ذکر کرتا ہی
کہ مین نے کہا اور حمزہ پس بخدا کہ اگر اُنکو مین سوتا ہوا دیکھون تو ہیبت سے جگا بھی نہین سکتا وا ما علی پس اُنکو
مین طلب کرتا تھا اور اسی اثنا مین کہ مین لوگون کے درمیان سے علی کو طلب کرتا تھا تا آنکہ میرے
سامنے ایک شخص نظر آیا مین نے جانا علی ہی مگر وہ شخص جو نظر آیا تو ڈرا ہوا وحشت زدہ ادھر اُدھر دیکھتا ہوا
مین نے کہا یہ وہ میرا حریف نہین ہی جسکو مین طلب کرتا ہون (یعنے علی) بناگاہ مین نے دیکھا کہ [illegible]
لوگون کی بھیڑ چیرتے ہوے آپہونچے تب مین اُنکو دیکھکر ایک پتھر کی آڑ مین چھپ رہا اور وہ بزرگ سر اور
پُر ریش تھے پس اُنسے سباع بن ام انمار نے سامنا کیا اور ام انمار مکہ مین ختانہ تھی (یعنے پیشہ ختنہ گری عورتونکا
رکھتی تھی) اور کنیز تھی شریق بن علاج ابن عمرو بن وہب الثقفی کی اور کنیت سباع کی ابا انمار تھی چنانچہ حمزہ نے
کہا اے پُر مقطعۃ البظور کے تو بھی اُنمین ہی جو ہمپر ہجوم کر سکتے ہون (مقطعہ یعنے ختنہ کاٹنے والی بظور جو چیز کہ
درمیان دو لب فرج کے ہوتی ہی اور اُسکا ختنہ کیا جاتا ہی پس حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے ختنہ کرنے والی
کے بیٹے تو بھی ہمپر حملہ کرنے آیا ہی) میرے قریب تو آپس اُسکو اُٹھا لیا جب اُسکے دونون پاؤن
زمین سے اُٹھ گئے تو اُسکو زمین پر دے مارا اور اُسکے پیرون تلے دبا لیا تو وہ تڑپنے لگا جسطرح

بکری وقت ذبح تڑپتی ہو پھر جب اُنھون نے سر بلند کرکے مجکو دیکھا تو میری طرف آگے بڑھے اور ایک نالی
کے کنارے ہو کر آنے لگے کہ پاؤن اُنکا پھسلگیا تب مین نے نیزہ اپنا بلایا اور اُنکے گرنے سے خوش ہوا
پھر اُنکے پیٹ پر مین نے نیزہ مارا کہ مثانے سے پار ہوگیا اُسوقت ایک گروہ نے اُنکے اصحاب مین سے
اُنکی طرف رجوع کی مین سُنتا تھا کہ وہ پکارتے تھے اے ابو عمارہ مگر وہ جواب ندیتے تھے تب مین نے کہا
واللہ یہ شخص مرگیا اور مین نے جاکر ہند بنت عتبہ سے ذکر کیا اور جو کچھ اُسنے اپنے باپ وچچا و بھائی کا صدمہ
حمزہ کے ہاتھ سے اُٹھایا تھا یاد دلایا اور اُسوقت اصحاب حمزہ کو جیسا اُنکے مرجانے کا یقین ہوا تو وہ لوگ اُنکی
نعش سے ہٹ گئے تھے اور مجلو وہ نہین دیکھتے تھے کہ مین پھر اُس نعش کے قریب گیا اور پیٹ پھاڑکر کلیجہ
نکال لیا اور اُسکو پاس ہند کے لایا اور مین نے اُس سے کہا کہ اگر مین تیرے باپ کے قاتل کو قتل کرون
تو میرے لیے کیا جائزہ ہی اُسنے کہا میرا سلب یعنے رخت تن سب حاضر ہی تب مین نے کہا یہ کلیجہ
حمزہ کا حاضر ہی اُسنے اُسکو چبا لیا اور پھر مُنھ سے ڈال دیا مگر مجکو معلوم نہین کہ کیون اُسکو پھینک دیا
آیا نگل لیا کسی یا گھن کھاکر اُسکو اُگل دیا بعد ازان اُسنے اپنا لباس اور دیور مجکو اُتار دیا اور وعدہ کیا کہ جب
تو مکے کو جائیگا تو مجکو دس دینار دونگی بعد ازان اُسنے کہا مجھے اُسکی نعش دکھا دے تب مین نے لاش
اُنکی بتا دی اُسنے اُنکے مذاکیر یعنے ذکر اور انثیین کاٹ لیے اور ناک اور دونون کان کاٹ لیے بعد
ازان اُسنے مجکو اپنے دونون کرے اور بازو بند اور پازیب اُتار دی مین یہ سب کے مین لیگیا اور وہ کلیجہ
وغیرہ اپنے ہمراہ لائی اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ بن جعفر نے
ابن ابی عون سے اُنھون نے سنا زہری سے اُنھون نے سنا عروہ سے اُنھون نے کہا ہمسے حدیث
بیان کی عبید اللہ بن عدی بن خیار نے اُنھون کہا جب ہمنے غزوہ کیا شام مین بزمان عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ کے تو در ہمارا بعد نماز عصر کے مقام حمص مین ہوا تب ہملوگون نے پوچھا یہان وحشی کہان ہی
لوگون نے کہا تم لوگ اُسوقت اُسکے پاس نہین جا سکتے ہو کہ وہ اس گھڑی شراب پی رہا ہی اور نشے مین ہی
اور پھر صبح تک یون ہی رہیگا تب ہم لوگ اُسکے لیے وہان شب باش رہے اور ہم سب اسّی آدمی تھے پھر جب ہم
نماز صبح پڑھ چکے تو اُسکے گھر پر گئے تو دیکھا کہ وہ ایک بہت بوڑھا آدمی ہی اور بقدر اُسکے بیٹھنے کے ایک
زربیہ یعنے پوستین یا قالین ادنی بچھا ہی اُسپر وہ بیٹھا ہی ہملوگون نے اُس سے کہا کہ کچھ حال
قتل حمزہ و قتل مسیلمہ کا ہمسے بیان کر اُسکو یہ بات ناگوار ہوئی اور اس بات اوسنے منھ پھیرا تب
ہمنے کہا کہ آج کی رات ہملوگ تیرے ہی لیے یہان شب باش رہے ہین تب اُسنے بیان کرنا شروع کیا
کہ مین غلام جُبیر بن مطعم بن عدی کا تھا جب لوگون نے اُحد کی طرف خروج کیا تو جُبیر نے مجھے بلایا اور کہا

تو نے مقتل طعیمہ بن عدی کا دیکھا ہی کہ اُسکو روز بدر حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا تھا چنانچہ اُسوقت سے آج تک ہمیشہ ہماری عورتین حزن شدید مین ہین اگر تو حمزہ کو قتل کرے تو تیرے لیے آزادی ہی تب مین لوگون کے ساتھ نکلا اور میرے پاس کئی نیزے تھے اور جب مین پاس ہند بنت عتبہ کے جاتا تھی تو وہ مجھسے کہتی تھی ایہا ابا دسمہ (یعنے خاموش اے ابو دسمہ) میری خاطر حزین کو تسلی دے اور تندہی کر آخر جب ہم روانہ ہوے تو مین نے حمزہ کو دیکھا کہ لوگون کے آگے آگے چلے جاتے ہین اور ہماری جماعت کو بھگاتے ہین اور میری طرف دیکھا اور مین نے ایک درخت کے نیچے اُنکے لیے ایک کمین بنا رکھی تھی تو جب وہ میری طرف آگے بڑھے اُسی وقت سباع الخزاعی اُنکی طرف بڑھا تب حمزہ نے کہا تو بھی اے پسر زن ختنہ کاٹنے والی کے اُن لوگون مین ہی جو مجھپر ہجوم و زیادتی کر سکتے ہون میرے پاس تو آیہ کہکے حمزہ نے آگے بڑھکر اُسکو اُٹھا لیا تا آنکہ مین نے دیکھا کہ اُسکے دونون پانون زمین سے اُونچے ہوے اور سفیدی پانون تلے کی نظر آئی تب اُسکو زمین پر پٹک مارا پھر اُسکو قتل کیا پھر بسرعت تمام میری طرف کو بڑھے کہ ناگاہ ایک مغاک اُنکے سامنے پڑا کہ وہ اُسمین گر پڑے اُسوقت مین نے اُنکو برچھی ماری کہ انی اُسکی اُنکے زیر ناف جالگی کہ اُنکے دونون زانون کے پار نکل گئی اُسوقت مین نے اُنکو قتل کیا اور مین ہند بنت عتبہ کے ہمراہ رہتا تھا پس اُسنے مجکو اپنا لباس و زیور صلہ مین دیا محمد بن الواقدی علیہ الرحمہ نے بیان کیا بقیہ قول وحشی کا کہ آما مسیلمہ پس ہم جب حدیقۃ الموت مین داخل ہوے اور مسیلمہ کو دیکھا تو مین نے اُسکو نیزہ مارا اور انصار مین سے بھی ایک شخص نے اُسکو تلوار ماری پس خدا بہتر جانتا ہی کہ ہم دونون مین سے کسنے اُسکو قتل کیا (یعنے کسکی ضربت سے وہ مرگیا) مگر مین نے ایک عورت کو بالاے کلیسا سے یہ کہتے ہوے سُنا کہ مسیلمہ کو غلام حبشی نے مارا تب عبید اللہ نے کہا کہ مین نے وحشی سے پوچھا کہ تو مجھے پہچانتا ہی اُسنے مجھپر نگاہ کرکے کہا تو ابن عدی دابن عاتکہ بنت ابی العیص ہی مین نے کہا ہان اُسنے کہا کیا مجکو تیرا زمانہ یاد نہین ہی یعنے درمیان ہمارے تمہارے بہت زمانہ نہین گذرا بعد از انکہ مین تجکو گود مین اُٹھا کر تیری ماں پاس محفہ مین جسمین وہ تجکو دودھ پلایا کرتی تھی پہونچایا کرتا تھا (محفہ ہودج بے قبہ بمثل کجاوہ) اور پھر مین نے دیکھا اُٹھنا تیرے دونون قدمون کا (یعنے چلنا تیرا) یہان تک کہ تو اُسوقت موجود ہی اور یون ہوا کہ ہند کے دونون پانون مین دو پاے برنجن یعنے خلخال تھے جڑاؤ نگینہ یمانی سے بنے ہوے اور دو دستانے چاندی کے تھے (یعنے کڑے اور انگشتان چاندی کی (یعنے چھلے) اُسکے پانون کی انگلیون مین تھے پس اُسنے یہ سب مجکو اُتار دیا اور راویون نے کہا کہ صفیہ بنت عبد المطلب کہتی تھین کہ جب ہم ٹیلون پر چڑھائے گئے تھے اور ہمارے ساتھ حسان ابن ثابت مقرر کیے گئے تھے اور ہم لوگ فارع مین تھے (فارع بلندی کوہ و نام حصن ہی) کہ ناگاہ چند نفر یہودی آئے اور اُس ٹیلے پر تیر چلانے لگے تب مین نے کہا اے پسر دریعہ کچھ تیرے پاس اسباب حرب سے ہی اُنھون نے کہا واللہ مجکو استطاعت

واختیار اُس امر کا نہین ہو جو مجکو ہمراہی رسول خدا صلعم سے مانع ہوا ہی یعنے اگر ایسی استطاعت ہوتی تو مین ہمراہ
حضرت کے اُحد کو جاتا پھر کہا صفیہ نے کہ آخر وہ یہودی بالائے حصار چڑھا آتا تھا تب مین نے کہا یعنے حسان سے میرے ہاتھ
تلوار کو خوب مضبوط باندھ دے پھر تو ہٹ جا تب اُنھون نے ایسا ہی کیا کہ تلوار میرے ہاتھ مین باندھ دی کہا
صفیہ نے کہ تب مین نے اُسکی گردن پر تلوار ماری (یعنے جو یہودی کہ حصن پر چڑھا آیا تھا) اور اُسکے سر کو اُسکے
ہمراہیون کی طرف پھینکا جب اُنھون نے اُسکے سر کو دیکھا تو پسپا ہو گئے اور مین فارع مین کچھ دن چڑھے بالائے
حصن سے دیکھ رہی تھی تو مین نے نیزون کا وار دیکھکر کہا کہ کیا یہ نیزے اُنکے اسلحہ مین سے ہین پھر مین کیون
نہین دیکھتی تھی اور نہین جانتی تھی کہ وار اُن نیزون کے میرے بھائی حمزہ پر چل رہے ہین اور کہا صفیہ نے
کہ بعد ازان مین آخر روز وہان سے نکلی تا آنکہ پاس رسول خدا صلعم کے پہونچی و ایضا صفیہ بیان کرتی تھین
کہ مین بالائے حصن سے دیکھتی تھی اور پہچانتی تھی ہزیمت اصحاب نبی کو اور حسان نے اقصائے حصن پر رجوع کی تھی
جب اُنھون نے وہان سے غلبہ اصحاب نبی علیہ السلام کا دیکھا تو سامنے آئے اور حصن پر کھڑے ہوے و ایضا صفیہ
نے کہا کہ مین حصن سے نکلی اور تلوار میرے ہاتھ مین تھی تا آنکہ بنی حارثہ مین پہونچی تو مین نے انصار کی چند عورتون
کو پایا کہ ام ایمن بھی اُنکے ساتھ تھین پھر ہوا مل چلنا اُنکا ہمسے یعنے ہم سب باہم ملکر بشتابی تمام روانہ ہوے
تا آنکہ مین پاس رسول خدا صلعم کے پہونچی اور اُسوقت اصحاب حضرت کے مجتمع تھے پس پہلے مجکو علی مرتضے بھیجے
لے اُنھون نے مجھسے کہا اے پھوپھی تم یہان سے پھر جاؤ اسلیے کہ لوگون مین تفرقہ ہی تب مین نے پوچھا کہ رسول خدا
صلعم کا کیا حال ہی اُنھون نے کہا بحمد اللہ خیر ہی مین نے کہا مجھے بتا دو وہ کہان ہین تا مین اُنکو دیکھون اُنھون
نے مشرکین سے خفیہ مجکو طرف حضرت کے اشارہ کیا مین آنکے پاس گئی تو اُنکو زخمی دیکھا اور راوی
کہتا ہی کہ رسول خدا صلعم فرما رہے تھے کہ کیا حال ہی میرے عم کا کیا حال ہی میرے عم حمزہ کا اُسوقت حارث
بن صمہ دریافت حال کے لیے گیے جب اُنکو دیر لگی تو علی بن ابی طالب گئے اور وہ رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے
یَا رَبِّ اِنَّ الْحَارِثَ بْنَ الصِّمَّہ ✦ کَانَ رَفِیْقًا وَبِنَا ذَا ذِمَّۃ ✦ فَدَخَلَ فِی غَمَامَۃٍ مُہَمَّۃ ✦ یَلْتَمِسُ الْجَنَّۃَ فِیْمَا ثَمَّہ ✦ یعنے
اے پروردگار حارث بن صمہ جو ہمارا رفیق اور ہمارے ساتھ ہین وہ صاحب عہد و ذمت ہی وہ گم ہو گیا ہی
وادی پر آفت و سخت مین وہ طالب ہی جنت کا جس جا مین کہ وہ ہی (واقدی نے کہا مین نے اس حدیث کو
اصبغ بن عبد العزیز سے بھی سنا اور مین اُسوقت لڑکا تھا اور وہ ہم سن ابی ازناد کا تھا) چنانچہ علی حارث تک
پہونچے اور حمزہ کو مقتول پایا پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آنکر خبر بیان کی تب حضرت تشریف لیگئے اور لاش
حمزہ پر پہونچے اور فرمایا مین کبھی کسی ایسی جگہ نہین کھڑا ہوا ہون کہ اس سے زیادہ مجھے غیظ و غصہ مین لایا ہو
راوی نے کہا پس اُسوقت صفیہ نظر پڑین تو حضرت نے فرمایا اے زبیر میری طرف سے اپنی ماں کو روک

لہ یعنے مین بنی حارثہ کی طرف گئی اور اُنسے بھائی کا حال پوچھتی رہی ۱۲

اور اُسکو بچاؤ اور اُسوقت حمزہ کی قبر کھودی جاتی تھی تب زبیر نے کہا اے مادر اسوقت لوگون مین تفرقہ ہی تم پھر جاؤ صفیہ نے جواب دیا مین یہ نہین مانتی جب تک کہ رسول خدا صلعم کو بچشم خود دیکھ لون پھر جب صفیہ نے حضرت کو دیکھا تو کہنے لگین یا رسول اللہ میرا مان جایا حمزہ کہان ہی حضرت نے فرمایا وہ لوگون مین ہی تب صفیہ نے کہا جب تک مین اُنکو نہ دیکھون گی یہان سے نجاؤن گی زبیر نے کہا تب مین والدہ کو ایک اونچی زمین کی آڑ مین ٹھہرائے رہا یہان تک کہ حمزہ رضی اللہ عنہ دفن ہوگئے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا اگر باعث حزن و اندوہ ہماری عورتون کا نہوتا تو ہم نعش حمزہ کو درندون اور طائرون کے لیے بلا دفن چھوڑ دیتے تاکہ وہ روز قیامت درندون اور طائرون کے حواصل سے محشور ہوتے اور راویون نے کہا کہ اُس روز صفوان بن امیہ نے حمزہ کو جہان وہ تھے دیکھا کہ وہ لوگون کو سرگرم جہاد کر رہے ہین تو کہنے لگا کہ یہ کون شخص ہی لوگون نے کہا یہ حمزہ بن عبد المطلب ہین اُسنے کہا مین نے مثل آج کے کسی شخص کو ایسا جلد باز و جلد دست قوم مین سوائے حمزہ کے نہین دیکھا اور اُس روز حمزہ رضی اللہ عنہ سر بند پر نسر طائر کا واسطے نشان و شناخت کے باندھے تھے اور بعضی روایت مین یون وارد ہوا ہی کہ جب حمزہؓ شہید ہوے تو صفیہ بن عبد المطلب آنکر اُنکو تلاش کرنے لگین اُسوقت درمیان اُنکے اور نعش حمزہؓ کے انصار حائل ہوگئے تب حضرت رسول خدا نے فرمایا صفیہ کو چھوڑ دو اور اُسکو روکو پس وہ آئین اور قریب نعش بیٹھین پھر جب وہ روتی تھین تو حضرت بھی روتے تھے اور جب وہ فریاد و شور سے روتی تھین تو حضرت بھی شور سے روتے تھے اور فاطمہ بنت نبی بھی علیہا السلام روتی تھین اور جب وہ روتی تھین تو حضرت بھی روتے تھے اور حضرت فرماتے تھے کہ جیسا تیرے اس ماتم مین مبتلاے مصیبت ہوا ہون ایسا کبھی مصیبت مین نہ پڑونگا بعد ازان حضرت نے فرمایا تم دونون خوش ہو کہ اسوقت میرے پاس جبرئیل آئے ہین اور خبر دیتے ہین کہ نام حمزہ کا ساتھ اہل آسمان کے مکتوب ہوا ہی اور حمزہ بن عبد المطلب شیر ہی خدا کا اور شیر ہی اُسکے رسول کا اور کہا راوی نے کہ جب حضرت نے حمزہ کی لاش پر سختی مثلہ یعنے بُریدہ گوش و بینی کی دیکھی تو حضرت کو بہت حزن و ملال ہوا اور فرمایا کہ اگر ہم قریش پر فتحیاب ہونگے تو ہم تمین سے تیس آدمیون کو مثل کرینگے (یعنے عوض حمزہ کے) تب یہ آیہ نازل ہوا وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ یعنے اگر تم عقاب کرو تو عقاب کرو بمثل و بمقدار اُسیلے کہ جسقدر تم عقاب کیے گئے ہو اور اگر صبر کروگے تو بے شبہہ یہ بات صابرون کے لیے بہتر ہی چنانچہ رسول خدا صلعم نے اس امر سے قطعاً درگذر کیا کہ کسیکو مُثلہ نہین کیا یعنے کسی کی لاش سے ناک و کان کو نہین کاٹا اور ابو قتادہ نے ارادہ بدلا لینے کا قریش سے کیا بعوض اسکے کہ جو کچھ قتل مین حمزہ عم رسول خدا صلعم کے غم و الم حضرت کا اور جو صدمہ اُنکے مُثلہ ہونے مین دیکھا تھا اور ان سب باتون کی بابت حضرت صلعم اُنکی طرف

اشارہ کرتے تھے کہ بیٹھ اور تین بار یہی اشارہ کیا اور ابو قتادہ مستعد کھڑے تھے تب رسول خدا صلعم نے فرمایا
ای قتادہ مین ترے لیے پیش خدا اجر و ثواب طلب کرتا ہون اور فرمایا ای ابو قتادہ قریش اہل امانت ہین
جو کوئی اُنسے باعث لغزش اقدام اُنکے بغاوت کریگا تو خدا اُسکو سرنگون ڈالیگا اور قریب ہی کہ مدت عمر تیری
طول ہوگی تو بمقابلہ اعمال اُنکے تیرا عمل حقیر معلوم ہوگا اور کردار تیرے اُنکے کردار کے سامنے ناچیز نظر آوینگے اگر
قریش کبر و سرکشی نکرتے تو جو کچھ اُنکے لیے پیش خدا مہیا تھا اُس سے مین اُنکو آگاہ کرتا تب ابو قتادہ نے
عرض کی یا رسول اللہ مین غضب مین نہین آیا مگر واسطے خدا و رسول کے جب کہ کیا اُنھون نے جو کچھ کیا
حضرت نے فرمایا تو سچ کہتا ہی وہ قوم اپنے نبی کے لیے بہت بد ہین اور عبد اللہ بن جحش نے کہا یا رسول اللہ
ہر آئنہ یہ قوم بہت بُری طرح پیش آئی جیسا آپ نے ملاحظہ کیا اور مین نے خدا اور رسول سے سوال کیا ہی اور
یہ کہا کہ ای پروردگار مین تجکو تیری ہی قسم دیتا ہون اس بات کی کہ کل مین ملاقات اعدا کی کرون اسطرح
کہ وہ مجھے قتل کرین اور مجھے ٹکڑے کرین اور تجکو مُثلہ کرین کہ ناک و کان کاٹین اور مین مقتول ہو کر تیری ملاقات
کرون اور یہ سب سختیان میرے لیے کیجاوین اُسوقت تو مجھسے پوچھے کہ یہ سب کچھ تیرے لیے کسکے واسطے ہوا
تو مین عرض کرون محض تیرے واسطے اور یا رسول اللہ مین آخر سوال آپ سے یہ کرتا ہون کہ بعد میرے
میرے ترکہ کے والی آپ ہون فرمایا حضرت نے اچھا پس عبد اللہ میدان کارزار مین نکلے تا آنکہ شہید ہوے
اور نعش اُنکی بہت سختی سے مثلہ کی گئی اور عبد اللہ اور حمزہ دونون ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے اور حضرت
صلعم ترکہ عبد اللہ کے والی ہوے چنانچہ حضرت نے مادر عبد اللہ کے لیے خیبر سے کچھ مال مول لیا اور جب حمنہ
بنت جحش خواہر عبد اللہ کی پاس رسول خدا صلعم کے آئی تھی تو حضرت نے فرمایا ای حمنہ چشمداشت اجر و ثواب
کی خدا سے رکھ اُسنے کہا کسکے لیے فرمایا واسطے خال اپنے حمزہ کے (خال یعنے برادر مادر) تب حمنہ نے کہا
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَرَحِمَہٗ ہَنِیْئًا لَہُ الشَّہَادَۃُ یعنے ہم خدا کے ہین اور اُسکی طرف
ہماری بازگشت ہی اور خدا تعالے حمزہ کی آمرزش کرے اور اُسپر رحم نازل کرے اور شہادت اُنکے لیے
سزاوار کرے بعد ازان پھر حضرت نے فرمایا ای حمنہ چشمداشت اجر و ثواب کی خدا سے رکھ اُسنے کہا
کسکے لیے یا رسول اللہ فرمایا واسطے بھائی اپنے عبد اللہ کے تب حمنہ نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَرَحِمَہٗ ہَنِیْئًا اَلشَّہَادَۃُ بعد ازان پھر حضرت نے فرمایا کہ ای حمنہ خدا سے التماس اجر و ثواب
کی کر اُسنے کہا کسکے لیے فرمایا واسطے مصعب کے عمیر کے اُسنے کہا وَاُخْرَنَاہ یعنے ہاے افسوس اور بعضون نے
کہا کہ اُسنے کہا وَاعَقْرَاہ (یعنے ہاے تباہی اُسکی) فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ہر آئینہ شوہر کے لیے زوجہ پر
وہ مرتبہ ہی کہ کسیکے لیے نہین ہی بعد ازان حضرت علیہ السلام نے فرمایا تو نے یہ کلمہ کیون کہا یعنے (وا عقراہ)

اُسنے کہا یارسول اللہ مین اُسکے اولاد کی یتیمی کو یاد کرکے پریشان ہوگئی تب حضرت نے اُسکی اولاد کے لیے دعا
کی تا اُسکے اخلاف پر لوگ احسان و نیکوئی کرین بعد ازان حمنہ زوجیت مین طلحہ بن عبید اللہ کے آئی اور محمد بن صیفی
جنی چنانچہ طلحہ اولاد مصعب سے زیادہ تر التفات رکھتے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ حمنہ اُس روز طرف اُحد کے اُن
عورتون کے ساتھ نکلی جو لوگون کو پانی پلاتی تھین اور سمیرا بنت قیس بھی جو منجملہ زنان بنی دینار تھی اُس روز
اُحد کی طرف نکلی اور اُسکے دونون بیٹے نعمان بن عبد عمرو سلیم بن الحارث ہمراہ بنی صلعم کے اُحد مین شہید ہوے
پس جب اُن دونون کی ماتم پرسی کی گئی تو اُسنے کہا کہ رسول اللہ صلعم کا کیا حال ہی لوگون نے کہا بحمد اللہ وہ بخیر و
صلاح ہین جیسا تو چاہتی ہی اُسنے کہا مجھے بتا دو کہ مین اُنکو اپنی نظر سے دیکھون تب لوگون نے اُسکو حضرت کی طرف
اشارہ کیا تب اُسنے حضرت کو دیکھکر کہا کُلُّ مُصِیْبَۃٍ بَعْدَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جَلَلٌ یعنے ساری مصیبتین بعد دیکھنے آپکے
آسان ہین (یا ہر مصیبت بعد آپکے بہت بڑی مصیبت ہوگی کیونکہ جَلَلٌ بمعنی اہم و مہم بمعنی آسان لغات
اضداد سے ہی) اور وہ اُس روز اپنے دونون بیٹون کی لاشین ناقہ پر بار کیے ہوے مدینے کو ہانکتی چلی
جاتی تھی کہ ناگاہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے راہ مین ملاقات ہوئی اُس سے پوچھا کہ تیرے پیچھے والون کی
کیا خبر ہی اُسنے جواب دیا کہ بحمد اللہ رسول اللہ صلعم تو بخیر و عافیت زندہ ہین مگر جال مسلمین کا یہ ہی جیسا کہ حق تعالے
نے فرمایا وَاتَّخَذَ مِنْکُمْ شُهَدَاءَ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِغَیْظِهِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا وَكَفَى اللّٰهُ
الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ ترجمہ خدا نے مومنین مین سے شہیدون کو اختیار کیا یا شہیدون کو مومنین
مین سے لیا اور مردود کر دیا کافرون کو باعث غیظ و غصہ اُنکے کہ وہ خیر و برکت کو نہ پہونچے اور
حق تعالے مومنون کو جہاد مین کفایت کرتا ہی (یعنے تائید و توفیق کے لیے) تب عائشہ نے اُس سے
پوچھا یہ لوگ تیرے ساتھ تیرے کون ہین اُسنے کہا یہ دونون بیٹے ہین یہ کہکے حلحلہ کیا یعنے اونٹ کو ہانکا اور
راویون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ کون شخص ہی جو سعد بن ربیع کی میرے پاس خبر لاوے کہ مین نے
اُسکو وہان دیکھا ہی اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف ایک گوشہ وادی کے اور اُسکو بارہ زخم سنان لگے تھے
پس محمد بن مسلمہ خبر کو نکلے اور بعضون نے کہا کہ ابی بن کعب نکلے تھے پس جب وہ اُس ناحیہ وادی کی طرف
نکلے تو کہتے ہین کہ مین درمیان مقتولون کے تھا اور اُنکو پہچان رہا تھا کہ اُنمین سعد کون ہی ناگاہ مین سعد کے
پاس پہونچا کہ وہ وادی مین پڑے ہوے تھے تب مین نے اُنکو آواز دی مگر اُنھون نے کچھ جواب مجھے نہ دیا تب
مین نے کہا کہ مجھے رسول خدا صلعم نے تمھارے لیے بھیجا ہی تب وہ تنفس کرنے لگے (یعنے سانس لینے لگے جسطرح
کورۂ آہنگر یعنے دھونکنی سے سانس نکلتی ہی) اُس حال مین اُنھون نے پوچھا کہ رسول اللہ صلعم تو سلامت ہین مین نے
کہا ہان وہ سلامت ہین اور ہمنے خبر پائی ہی کہ تمکو بارہ زخم کاری لگے ہین اُنھون نے کہا ہان مجھے

بارہ زخم سنان ایسے لگے ہین کہ سب سنان میرے بدن مین پار ہوگئے ہین میری جانب سے قوم انصار کو سلام
پہونچانا اور اُنسے کہنا کہ اللہ اللہ یعنے خدا سے خوف رکھیو اُس امر مین جسکا تمنے لیلۃ العقبۃ مین رسول خدا
صلعم سے عہد کیا ہی واللہ تمھارے دیکھتے ہوے یعنے جیتے جی اگر تمھارے نبی کو کوئی ایذا پہونچائی گئی تو
تمھارے لیے پیش خدا کچھ عذر نہ ہیگا پھر کہا محمد بن مسلمہ نے کہ ابھی مین سعد کے پاس سے ہٹا نہ تھا کہ وہ مرگئے
تب مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور مین نے اُنکو خبر دی پھر مین نے حضرت کو دیکھا کہ رو بقبلہ ہوکر
دونون ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی کہ ای پروردگار ملاقات کر سعد بن ربیع سے جیسا کہ تو اُس سے راضی ہی اور
راویون نے کہا جب ابلیس نے صیحہ کیا تھا کہ محمدؐ قتل ہوے تاکہ لوگون کو اس بات سے غمگین کرے اور تاکہ
لوگ ہر طرف متفرق ہوجاوین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ لوگ حضرت کے پاس سے چلے جاتے تھے اور کوئی اُنمین سے
رجوع نہین کرتا تھا اور حضرت اُنکے پیچھے سے اُنکو پکارتے تھے یعنے مین یہان ہون تم کہان جاتے ہو تا آنکہ
اُنمین سے جو پھر آیا وہ پھر آیا تا بمہر[۱] اس اور رسول خدا صلعم بارادہ اصحاب اپنے طرف شعب کے متوجہ ہوے
واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ضحاک بن عثمان نے ضمرہ بن سعید سے اُنھون نے کہا جب
رسول خدا صلعم اُن اصحاب تک پہونچے کہ وہ سب ایک گروہ قلیل تھے (یعنے مہراس والے) تب حضرت شعب کو
تشریف لیگئے اور اصحاب اُس جبل مین مجتمع تھے اور جو جو اُنمین سے مارے گئے تھے اُنکا مقتل یاد کر رہے تھے
اور جو خبر اُنھون نے دربارۂ حضرت کے سُنی تھی اُسکا ذکر کرتے تھے کعب نے کہا جسنے پہلے وہان حضرت کو پہچانا
وہ مین تھا اور اُسوقت حضرت مغفر پہنے ہوے تھے تب مین پکار کر کہنے لگا کہ یہ دیکھو رسول خدا صلعم زندہ وسلامت
ہین اور مین اُسوقت شعب مین تھا چنانچہ رسول خدا صلعم نے اُنگلی اپنے لب پر رکھکر میری طرف اشارہ کیا
کہ سکوت کر بعد ازان میری زرہ مجھسے طلب کی اور وہ زرہ تمام روئینہ تھی یا کچھ اُسمین سے روئینہ تھا تب حضرت نے
اُسکو پہن لیا اور اپنی زرہ اُتار ڈالی اور کہا راوی نے کہ پھر رسول خدا صلعم شعب مین اپنے اصحاب پر مدد دیا
دونون سعد یعنے سعد بن عبادہ وسعد بن معاذ کے طالع وظاہر ہوے اور آنحضرت صلعم اپنی زرہ پہنے ہوے
بوقار تمام خرامان تھے اور اُنکی یہی عادت تھی کہ جب وہ چلتے تھے تو عظم ووقار سے رفتار کرتے تھے اور بعضے
کہتے ہین کہ حضرت صلعم طلحہ بن عبیداللہ پر تکیہ دیے ہوئے تھے کیونکہ حضرت ایسے مجروح تھے کہ اُس روز بیٹھکر
نماز ظہر پڑھائی اور طلحہ نے عرض کی تھی یا رسول اللہ مجھ مین قوت ہی پس اُنھون نے حضرت کو اپنی آغوش مین
اور دوش پر اُٹھاکر صخرہ تک پہونچایا جو اثنار راہ اُحد مین جاتے ہوے شعب الجزارین کو ملتا ہی پھر وہان سے
حضرت کسی اور طرف قصد نکرتے تھے وبعد ازان طلحہ پھر وہان سے حضرت کو اُٹھاکر بلندی مقام صخرہ پر چڑھائے
بعد ازان حضرت اپنے اصحاب کی طرف تشریف لیچلے اور حضرت کے ہمراہ وہ چند اصحاب جانباز تھے جو ساتھ

[۱] مہراس ایک پہاڑ کا نام ہی

ثابت قدم رہ گئے تھے پھر جب مسلمین نے حضرت کے ہمراہیون کو دیکھا تو اندر شعب کے گریزان ہونے لگے انکو گمان ہوا کہ یہ گروہ مشرکین کا ہے تب ابو دجانہ اپنا عمامہ سرخ اپنے سر سے ظاہر کرنے لگے چنانچہ اُن لوگون نے اُنکو پہچانکر رجوع کی یا بعضے پھرے اور بعضے نہ پھرے اور بعضے کہتے ہین کہ جب رسول خدا صلعم اُن چند اشخاص کے ساتھ جو ہمراہ حضرت کے ثابت قدم رہے طالع ہوے اور وہ سب چودہ شخص تھے سات آدمی مہاجرین مین سے اور سات انصار مین سے تو وہ سب مسلمین اندر جبل کے بھاگنے لگے تو حضرت اُسوقت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھکر متبسم کرنے لگے کہ وہ پہلو مین تھے اور فرمایا تو اپنے تئین اُنکی طرف ظاہر کر چنانچہ ابو بکر ہر چند آپ کو اُنپر نمایان کرتے تھے پر وہ توقف نکرتے تھے یہان تک کہ ابو دجانہ سربند سرخ اپنے سر سے اُتار کر جبل کی طرف ایما کر کے دکھلاتے تھے اور شور کرتے تھے تا آنکہ وہ لوگ ٹھہرے اور آئے اور ایسا ہوا تھا کہ مسلمین جب تعاقب مشرکین کا گمان کر کے شعب جبل مین بھاگے جاتے تھے اُسوقت اُنمین سے ابو بردہ بن نیار نے تیر کو چلے ملا کر ارادہ کیا تھا کہ قوم پر چلا دے پھر جب لوگون کے درمیان مین باتین ہونے لگین اور حضرت نے اُنکو آواز دی تب اُن لوگون نے پہچانا اور جب اُنھون نے اچھی طرح حضرت کو دیکھا اور پہچانا تو گویا کہ اُنکی ذات پر کوئی مصیبت نہ پہونچی تھی اور ایسا ہوا کہ اُس روز شیطان نے اپنا مکر اور اپنا گروہ پیش کیا کہ جب مسلمین نے اعدا کو دیکھا کہ اُنسے کنارہ کر گئے رافع بن خدیج کہتے ہین کہ اُسوقت مین پہلو مین ابو مسعود انصاری کے تھا وہ اپنی قوم کے مقتولون کا ذکر کرتے تھے اور جب لوگ اُنسے اُن مقتولون کو پوچھتے تھے تو وہ اُن شہیدون کی خبر بیان کرتے تھے کہ اُنمین سے سعد بن ربیع و خارجہ بن زید تھے اور وہ استرجاع کرتے تھے یعنے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہتے تھے اور اُن شہدا پر رحمت خدا بھیجتے تھے پھر بعضے اُن مین سے اپنے بعض دوستون کو پوچھتے تھے تو بعضے اُنکے بعضون کو خبر دیتے تھے پس اسی اثنا مین کہ وہ لوگ اس ذکر و فکر مین تھے حق تعالے نے مشرکین کو اُنکی طرف پھیرا تا کہ اُنکا ہم و غم اُنکے دل سے غلط کر دیوے (یعنے جب وہ اعدا کو دیکھینگے تو اپنے مقتولون کا غم بھول جاوینگے) پس جب گروہ اعدا بالائے سر اُنکے بلندی پر آپہونچے تو ناگاہ غول غول لشکر مشرکین سے اُنکو نظر آئے تو یہ لوگ جس ذکر و فکر مین تھے وہ سب بھول گئے (یعنے اب اپنی اپنی فکر پڑ گئی) اور کہا رافع بن خدیج راوی نے کہ پھر اُسوقت رسول خدا صلعم نے ہم لوگون کو طلب کیا اور قتال و جہاد پر آمادہ کرنے لگے اور مین دیکھتا تھا کہ فلان و فلان یعنے لوگون کو کہ قلہ کوہ پر چڑھے جاتے ہین تب اُسوقت شیطان نے صیحہ کیا کہ محمدؐ قتل ہوے (یعنے اسلیے کہ مسلمین مفرور ہو جاوین) چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اُسوقت آگے بڑھا اور جبل پر مثل بز کوہی کے چڑھگیا پھر مین رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچا اُسوقت وہ فرما رہے تھے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ

من قبلہ الرسل یعنے محمد رسول ہی خدا کا اسکے پہلے بھی بہت رسول گذرے ہین پس اگر وہ مرجاوے یا مارا جاوے تو کیا تم لوگ دین سے پھر جاؤگے اور ابوسفیان ذیل جبل مین تھا اسوقت رسول خدا صلعم نے دعا کی اللّٰھم لیس لھم ان یعلون اے پروردگار انکو ہمپر غلبہ نہو اور وہ ہمپر نہ آسکین آخر کو مشرکین مقہور ہوگئے اور ابو اسید الساعدی کہتے تھے کہ ہمنے اپنے تئین جو دیکھا تو باوجودیکہ لوگ ہمپر قصد کرتے ہین اور ہم اسسے سالم و محفوظ تھے مگر ہمکو باعث ہم و حزن کے نیند نہین آتی تھی پھر ہمکو نیند آنے لگی پس ہملوگ سوئے یہان تک کہ سپر مین آپسمین ٹکرانے لگین اور بیدار ہوے ہم ایسے کہ گویا قبل اس سے کوئی زحمت ہمکو نہ پہونچی تھی اور طلحہ بن عبداللہ نے بھی کہا کہ ہمپر نیند نے ایسا غلبہ کیا کہ ہم مین کوئی ایسا نہ تھا کہ شدت نیند سے اسکا ذقن سینے سے نہ مل گیا ہو اور اسوقت گویا مین خواب مین تھا کہ مین نے معتب ابن قشیر سے سنا وہ کہتے تھے کہ لو کان لنا من الامر شیئ ما قتلنا ہھنا یعنے کاش ہمارے لیے کوئی امر غلبہ کا ہوتا تو یہان ہم مارے نہ جاتے چنانچہ حق تعالے نے انھین کے بارہ مین یہ آیہ نازل کیا لو کان لنا من الامر شیئ ما قتلنا ہھنا اور ابو الیسر کہتے تھے کہ مین نے اپنے تئین دیکھا کہ اس روز مین اپنی قوم سے چھ آدمیون کے ساتھ پہلوے رسول خدا صلعم مین ہون اور باعث امن کے ہمکو نیند آنے لگی ہم لوگون مین سے کوئی ایسا آدمی نہ تھا جسکا گلا نیند مین خرخر نکرتا ہو یہان تک کہ سپر مین آپسمین ٹکرانے لگین اور مین نے دیکھا کہ تلوار بشر بن البراء ابن معرور کی غلبۂ نیند سے اسکے ہاتھ سے گر پڑی اور اسکو خبر نہ تھی یہان تک کہ اسنے بعد گر جانے یا ٹوٹ جانے نوک تلوار کے اٹھالیا اور اسوقت مشرکین ہمارے پاؤن تھے اور ابو طلحہ کہتے تھے کہ اس روز ہمپر نیند نے ایسا غلبہ کیا کہ سب سے زیادہ مین اونگھتا تھا یہان تک کہ تلوار میرے ہاتھ سے گر پڑی اور حال یہ تھا کہ اس روز اہل نفاق و اہل شک کو نیند نہ تھی تو ہر ایک منافق اس روز اپنے دل کی بات زبان پر لاتا تھا اور نیند جو غالب تھی تو فقط اہل ایمان و یقین پر اور بس اور راویون نے کہا جب مسلمین جنگ سے باز رہے تھے تو ابوسفیان نے پھر انکا ارادہ کیا اور اپنی گھوڑی مادیان سیاہ و سرخ رنگ پر سوار چالش کرتے ہوے آگے بڑھا اور بالاے سر اصحاب نبی بلندی جبل پر پہونچکر باواز بلند ندا دینے لگا کہ اعل ہبل (ہبل نام بت کا ہی) یعنے اے ہبل بلند ہو ہماری نصرت کے لیے) بعد ازان اسنے پکار کر کہا آج کہان ہین پسر ابو کبشہ (یعنے پسر ہاشم) و پسر ابو قحافہ و پسر خطاب کہ آج بدلہ ہو بدر کا آگاہ ہو کہ ایام کے لیے گردش ہی اور جنگ دلو ہاے دولاب ہی کہ ایک بھرتا ہو دوسرا خالی ہوتا ہی یعنے جنگ دو سردار ہی اور حنظلہ بدلے حنظلہ کے ہی یعنے حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب جو بدر مین قتل ہوا تو اسکی عوض احد مین حنظلہ بن مالک شہید ہوے تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ مین اسکو جواب دیتا ہون فرمایا حضرت نے کہان اسکو جواب دے پھر جب ابوسفیان نے کہا اعل ہبل یعنے بلند ہو اے ہبل

عمرؓ نے جواب دیا کہ اللہ اعلے واجل ہی ابوسفیان نے کہا کہ وہ بلند ہی اسلیے کہ اُسنے اپنی جانب سے ہمپر احسان کیا ہی بنصرت بعد ازان اُسنے کہا کہ پسر ابی کبشہ و پسر ابی قحافہ و پسر خطاب یہ سب کہان ہین تب عمرؓ نے جواب دیا کہ یہ ہین رسول خدا صلعم اور یہ ہین ابوبکر اور یہ ہون مین عمر کہا ابوسفیان نے آج بدلا ہی یوم بدر کا آگاہ ہو کہ ایام کے لیے گردش ہی اور جنگ دول اب ہی جواب دیا عمرؓ نے کہ مساوات نہین ہی کہ قتلا ہمارے جنت مین ہین اور تمھارے قتلا جہنم مین ہین ابوسفیان نے کہا کہ یہ تم لوگون کی باتین ہین کیونکہ اگر ایسا ہو تو درینصورت ہم ناامیدی و ہلاکی مین ہین پھر کہا ابوسفیان نے کہ ہمارے لیے عزّیٰ ہی (یعنے جو عزیز و غالب ہی) اور تمھارے لیے عزّیٰ نہین ہی عمرؓ نے کہا اللہ ہمارا مولا ہی اور تمھارے لیے کوئی مولا و ناصر نہین ہی ابوسفیان نے کہا اے پسر خطاب ہر آئینہ عزّیٰ نے ہمکو نعمت و عزت بخشی اسوجہ سے وہ بلند ہی بعد ازان ابوسفیان نے کہا اے ابن خطاب اُٹھ میرے پاس آکہ مین تجھسے کلام کرون تب عمرؓ اُٹھکر اُسکے قریب آئے ابوسفیان نے کہا مین تجکو تیرے دین کی قسم دیتا ہون (سچ بتا کہ) آیا ہمنے محمدؐ کو قتل کیا ہی (یعنے وہ قتل ہو گئے ہین یا نہین) عمرؓ نے کہا یا اللہ ایسا نہین بلکہ وہ اسوقت تیرا کلام سنتے ہین ابوسفیان نے کہا میرے نزدیک تو ابن قمیہ سے بہت سچا ہی اور حال یہ ہی کہ ابن قمیہ اُن لوگون کو خبر دیتا تھا کہ نبی علیہ السلام قتل ہو گئے بعد ازان ابوسفیان نے پکارکر کہا کہ تم لوگ جو کہ اپنے مقتولون مین خوارمی و مثل یعنے گوش و بینی بریدہ پاتے ہو تو یہ بات ہمارے یہان کے سردارون کی راے سے نہین ہوئی بعد ازان اُسکو حمیت جاہلیت نے لیا تو کہنے لگا کہ آگاہ ہو جبکہ ایسا ہو گیا تو اس امر کو ہم بد نہین جانتے ہین بعد ازان ابوسفیان نے ندا دی کہ آگاہ ہو کہ اب ہمارا تمھارا وعدہ گاہ بدر الصفر ہی شروع سال پر (صفرا نام مقام ہی بدر مین) تب عمرؓ نے جواب دینے سے توقف کیا اور انتظار رہے کہ رسول خدا صلعم کیا ارشاد کرتے ہین پس حضرت نے فرمایا تو جواب دے کہ ہان اچھا تب عمرؓ نے کہا ہان اچھا تب ابوسفیان اپنے لوگون کی طرف پھرا اور سامان اپنے کوچ کا کرنے لگا اُسوقت رسول خدا صلعم اور مسلمین کو اندیشہ ہوا اور پھر شدت سے خوف ہوا اس بات کا کہ ایسا نہو یہ لوگ مدینے پر تاراج و غارت کیجاتے ہون تو عورتون اور بچون کو ہلاک کرین پس حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا کہ اس قوم کی خبر ہمارے پاس لا کہ اگر وہ لوگ سوار ہون ناقون پر اور کوتل کرین گھوڑون کو تو کوچ ہی اور اگر سوار ہون گھوڑون پر اور کوتل رکھین ناقون کو تو قصد غارت ہی مدینے پر اور قسم اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی اگر وہ لوگ مدینے کی طرف روانہ ہونگے تو مین بھی اُنکی طرف جاونگا اور ہاتھون ہاتھ اُنکو بدلہ دونگا سعدؓ نے کہا مین یہ سنکر اُس طرف دوڑتا ہوا چلا اور اپنے دل مین قصد کرتا تھا کہ اگر کوئی بات مجھے خوف و اندیشہ کی معلوم ہوگی تو مین حضرت کے پاس دوڑتا ہوا پھرونگا پس جسوقت سے مین روانہ ہوا تو دوڑنا شروع کیا اور اُنکے پیچھے رہا ہوتا تا آنکہ وہ عقیق مین پہونچے

اور مین جب اُنکو دیکھتا تھا تو اُنکے امر مین تامل کرتا تھا یعنے اُنکی طرف کان لگاتا تھا اور اُنکے کامون پر نظر رکھتا تھا
پس بناگاہ وہ لوگ سوار ہوے اونٹون پر اور کوتل کر لیا گھوڑون کو تب مین نے جانا کہ یہ کوچ ہی اُنکے
شہر کی طرف اور اُن لوگون نے عقیق مین اندکے توقف کرکے در باب داخل ہونے درمیان مدینے کے باخود
مشورہ کیا تھا تو صفوان بن امیہ نے اُنسے کہا کہ تم قوم پر ظفر پا چکے ہو اب پھر چلو اور اُنپر قصد کرو کیونکہ تم لوگ
سُست ہو گئے اور تھک گئے ہو اور تم ظفر یاب بھی ہو کیونکہ تم نہین جانتے ہو کیا چیز تمپر طاری ہونی تھی کہ تم
روز بدر پسپا ہوے تھے واللہ کہ اُنھون نے تمھارا پیچھا نہین کیا تھا وحال آنکہ اُنکے لیے فتح تھی پناپخہ یہان
رسول خدا صلعم نے بجاے خود فرمایا کہ صفوان نے اُنکو اُنکے ارادے سے منع کیا ہی پھر جب کہ سعد نے اُنکو
اس حال پر دیکھا کہ وہ سب چلے جاتے ہین اور بمقام مکمین وہ لوگ داخل ہوے تب سعد وہان سے پھرے
اور خدمت مین حضرت کی حاضر ہوے مگر منکسر اور شکستہ خاطر تھے پس عرض کی یارسول اللہ وہ قوم کے کوگئی
اس طرح سے کہ اپنے اونٹون پر بار کیا تھا اور گھوڑون کو خالی لیگئے فرمایا وہ کیا کہتے تھے مین نے کہا یہ کہتے تھے
بعد ازان میرے ساتھ خلوت کی اور فرمایا تو جو کہتا ہی سچ ہی مین نے عرض کی ہان سچ ہی یا رسول اللہ
تب فرمایا کہ پھر مین تجکو منکسر کیون دیکھتا ہون کہا مجکو ناگوار ہوا خوش ہونا مسلمین کا اُنکے چلے جانے سے
اپنے شہرون کو دیسے بلکہ قتال پر خوش ہونا چاہیے) فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سعد بڑا آزمودہ کار ہی
اور دوسری روایت مین یون ہی کہ جب سعد وہان سے پھر کر آئے تو باواز بلند کہنے لگے کہ قوم نے گھوڑون کو
کوتل لیا اور اُونٹون پر بار کیا پس رسول خدا صلعم سعد کی طرف اشارہ کرنے لگے کہ اپنی آواز کو پست کرینے
آہستہ بیان کر کہ ہر آئینہ جنگ مین خدع یعنے دھوکھا ہوتا ہی پس چاہیے کہ اُنکے پھر جانے سے لوگ خوش نہون
کیونکہ خدا نے اُنکو پھیر دیا ہی اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے
یحیی بن شبل سے اُنھون نے سنا ابی جعفر سے اُنھون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے سعد سے کہ اگر تو
دیکھے کہ قوم نے ارادہ مدینہ کا کیا ہی تو مجھے خبر دے درمیان میرے اور اپنے یعنے جسوقت مین ہون اور تو ہو
اور مسلمین کی قوت کو فوت نکر پس سعد روانہ ہوے اور اُنکو دیکھا کہ اُنھون نے اونٹون پر بار کیا ہی تو وہان سے
جلد پھر آئے اور تاب ضبط نہ رہی کہ اُنکے لوٹ جانے کی خبر خوشی سے شور کرکے بیان کرنے لگے چنانچہ جب
ابوسفیان مکے مین قریش کے پاس پہونچا تو اپنے گھر نہ گیا تا آنکہ ہبل بت کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ تو نے
ہمکو نصرت و نصرت دی اور میرے دل کو تشفی و تسکین دی محمد اور اصحاب محمد کی طرف سے اور اپنا سر منڈایا
اور عمرو بن عاص سے لوگون نے پوچھا کہ روز احد مشرکین و مسلمین کیونکر از ہمدیگر متفرق ہوے تھے اُسنے کہا
اس بات سے تمھاری کیا مراد ہی اصل تو یہ ہی کہ خدا نے اسلام عطا کیا اور کفر اور اہل کفر کو دور کیا بعد ازان

(۱) یہان سے وہ رسید بیان کیا

عمر نے بیان کیا کہ جب ہمنے اُنپر غلبہ کیا اور ہمنے پایا اُنمین سے جسکو پایا اور وہ لوگ ہر طرف متفرق ہوگئے
وبعد ازان کہ اُنکے گروہ پھر جمع ہوگئے (اور اُنکو غلبہ ہوا) تب قریش نے باخود ہا مشورت کی اور کہنے لگے
کہ ہمارے لیے غلبہ وظفر ہی کاش ہملوگ پھر چلین کیونکہ ہمکو خبر پہونچی ہی کہ ابن ابی سوم حصہ لوگون کو ساتھ لیکر
جا چکا ہی اور قبیلۂ اُوس وخزرج سے کچھ لوگ پیچھے رہ گئے ہین اور ہم امین نہین ہین کہ مسلمین ہم پر پھر عود کرین اور
ہم مین اکثر زخمی ہین اور اکثر گھوڑے ہمارے تیرون سے زخمی ہین چنانچہ وہ سب چلے گئے پس ہملوگ روحا
پہونچے تھے کہ کچھ لوگ آمادۂ جنگ ہمارے سامنے آئے مگر ہملوگ وہانسے روانہ ہوگئے

ذکر شہدا ے احد

اور کہا واقدی علیہ الرحمہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی سلیمان بن بلال نے یحیے بن سعید سے
اُنھون نے سنا سعید بن المسیب سے کہ احد مین انصار مین سے ستر مرد شہید ہوے اور دوسری روایت مین
واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی عمر بن عثمان نے عبد الملک بن عبیدہ سے اُنھون نے سنا جابر
سے مثل حدیث مذکور کے اور یہ کہ اُن شہدا مین چار شخص قریش سے تھے اور باقی انصار مین سے تھے کہ مزنی اور
اُنکا برادر زادہ اور دو فرزند پسر ہبیت کے ملاکے سب چوہتر آدمی تھے اور یہ تعداد مجتمع علیہ ہی چنانچہ بنی ہاشم
مین سے حمزہ بن عبد المطلب تھے کہ اُنکو وحشی غلام نے شہید کیا تھا اس بات مین ہمارے نزدیک کچھ اختلاف نہین
اور بنی امیہ مین سے عبد اللہ بن جحش بن رباب تھے کہ اُنکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے قتل کیا اور بعضے کہتے ہین
کہ قریش مین سے پانچ شخص تھے پس بنی اسد سے سعد مولی عاطب تھے اور بنی مخزوم سے شماس بن عثمان
بن الشرید تھے کہ اُنکو ابی بن خلف نے شہید کیا تھا اور کہتے ہین کہ ابو سلمہ بن عبد الاسد زخمی ہوے تھے
اور وہ تا بزیست مجروح رہے تا آنکہ اُنھون نے وفات کی اور وہ غسل دیے گئے درمیان بنی امیہ کے بمقام
عالیہ مابین دو شاخے یعنے دو منارہ اُس چاہ کے جو آج بیر عبد الصمد بن علی مشہور ہی اور بنی عبد الدار مین سے مصعب
بن عمیر کہ اُنکو ابن قمیہ نے شہید کیا اور بنی سعد بن لیث مین سے عبد اللہ و عبد الرحمن پسران ہبیب شہید ہوے
اور قبیلہ مزینہ سے دو شخص شہید ہوے ایک وہب بن قابوس دوسرے اُنکے بھتیجے حارث بن عقبہ بن قابوس
اور انصار مین پس قبیلہ بنی عبد الاشہل سے بارہ مرد شہید ہوے عمرو بن معاذ بن النعمان اُنکو ضرار بن الخطاب
نے شہید کیا اور حارث بن انس بن رافع اور عمارہ بن زیاد بن السکن اور سلمہ بن ثابت بن وقش اُنکو ابو سفیان بن
حرب نے شہید کیا اور عمرو بن ثابت بن وقش اُنکو بھی ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور رفاعہ بن وقش کو خالد بن
الولید نے شہید کیا اور یمان اُنکو ابو حذیفہ کو مسلمین نے عند الاختلاط میان فریقین کے خطاً شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ
اُنکو عتبہ بن مسعود نے خطاً شہید کیا اور مبشر بن قیظی کو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور حباب بن قیظی شہید ہوے اور

عتبا و بن سہل کو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور اہل راج مین سے کہ دہم طرف قبیلہ عبد الاشہل کے ہوا یاس بن
اوس بن عتیک بن عمرو بن عبد الاعلم بن زعورا بن جشم کو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور عبید بن التیہان کو عکرمہ
بن ابی جہل نے شہید کیا اور حبیب بن قیم شہید ہوے اور بنی عمرو بن عوف سے ومن بعد منسوب بہ بنی ضبیعہ بن زید
ابو سفیان بن الحارث بن قیس بن زید بن ضبیعہ شہید ہوے جنکی کنیت ابو النبات تھی اور وہ وہ تھے جو رسول خدا صلعم
سے کہتے تھے کہ مین قتال کرتا ہون بعد ازان رجوع کرتا ہون طرف دختران اپنے تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے
کہ صدق اللہ عزوجل یعنے سچ فرمایا ہے حق تعالے نے اور بنی امیہ بن زید بن ضبیعہ سے حنظلہ بن ابی عامر تھے انکو
اسود بن شعوب نے شہید کیا اور بنی عبید بن زید سے اُمیس بن قتادہ تھے جنکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے
شہید کیا اور عبد اللہ بن جبیر بن النعمان جو حضرت علیہ السلام کی طرف سے تیر اندازون کے افسر تھے انکو عکرمہ
بن ابی جہل نے شہید کیا اور بنی غنم بن السلام بن مالک بن اوس سے خیثمہ ابو سعد تھے انکو ہبیرہ بن ابی وہب نے
شہید کیا اور بنی العجلان سے عبد اللہ بن سلمہ تھے انکو ابن الزبعرا نے شہید کیا اور بنی معویہ سے سبیق بن حاطب
بن الحارث بن ہلیشہ تھے انکو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی بلحرث بنی الخزرج سے خارجہ
بن زید بن ابی زہیر تھے انکو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور سعد بن ربیع شہید ہوے اور یہ دونون ایک ہی قبر مین دفن
کیے گئے اور اوس بن ارقم بن زید بن قیس بن النعمان بن ثعلبہ بن کعب شہید ہوے یہ چار آدمی تھے اور بنی الابجر
جو بنو جدارہ کہلاتے تھے مالک بن سنان بن عبید ابن الابجر تھے جنکی کنیت ابو ابی سعید الخدری تھی انکو غراب
بن سفیان نے شہید کیا اور سعد بن سوید بن قیس بن عامر بن عمار بن الابجر شہید ہوے اور عتبہ بن ربیع بن
رافع بن معاویہ بن عبید بن ثعلبہ شہید ہوے یہ سب تین آدمی تھے اور بنی ساعدہ سے ثعلبہ بن سعد بن مالک
بن خالد بن نمیلہ وحارثہ بن عمرو ونفث بن فروۃ الیدی یہ تینون شہید ہوے اور بنی ظریف سے عبد اللہ بن
ثعلبہ وقیس بن ثعلبہ اور ظریف وحمزہ جو اُنکے حلیف تھے اور جہینہ سے تھے بعد ازان بنی عوف بن الخزرج سے
جو بنی سالم تھے وبعد ازان منجملہ بنی مالک بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم سے تھے یہ سب شہید ہوے اور
نوفل بن عبد اللہ تھے انکو سفیان بن عویف نے شہید کیا اور عباس بن عبادہ بن نضلہ کو سفیان عبد شمس السلمی
نے شہید کیا اور نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن غنم کو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور عبدہ بن الحسحاس شہید ہوے
کہ یہ دونون ایک قبر مین دفن کیے گئے اور مجذر ابن زیاد کو حارث بن سوید نے ناگہانی اور دغا سے شہید کیا
اور کہا واقدی نے مجھسے حدیث بیان کی یمان بن معن نے ابی وجزہ سے اُنھون نے کہا کہ روز اُحد
تین آدمی ایک قبر مین دفن ہوے نعمان بن مالک اور مجذر بن زیاد وعبدہ بن الحسحاس اور قصہ مجذر بن زیاد
کا یہ ہے کہ حضیر الکتائب بنی عمرو بن عوف کے پاس آیا اور کلام کرنے لگا سوید بن الصامت اور خوات بن جبیر

ف قولہ یہ سب آٹھ آدمی تھے الخ تعداد کے اعتبار سے
شمار صحیح نہین ہے
ف

اور ابو لبابہ بن عبد المنذر سے اور بعضے کہتے ہین سہل بن حنیف سے بھی اور کہنے لگا کہ تم سب میرے یہان آؤ
تو مین تمکو پینے کی چیزین پلاؤن اور تمھارے لیے شتر ذبح کرکے کھلاؤن اور چند روز ہمارے یہان قیام
کرو انھون نے کہا اچھا ہم فلان روز آوینگے پس جب وہ روز آیا تو یہ سب اُسکے یہان آئے تو اُسنے اُنکے لیے
ایک شتر بچہ نحر کیا اور اُنکو شراب پلائی اور وہ لوگ اُسکے پاس تین روز مقیم رہے یہانتک کہ وہ گوشت متغیر ہو گیا
اور سوید اُس زمانے مین کبر سن تھا پھر جب تین دن گذر گئے تو اُن لوگون نے کہا اب ہم اپنے اہل کی طرف
رجوع کرنے والے ہین تب حضیر نے کہا جو تمھاری خوشی ہو چاہو رہو چاہو جاؤ چنانچہ وہ دونون جوان نکلے
اور سوید کو اپنے اوپر لادے ہوئے تھے اسلیے کہ اُسکو نشہ باقی تھا پس یہ لوگ حرہ کے متصل ہو کر چلے جاتے
تھے یہان تک کہ وقت طلوع آفتاب قریب بنی غضینہ کے پہونچے کہ یہ مقابل بنی سالم کے ہین پس سوید پیشاب
کرنے بیٹھا اور نشے مین چور تھا تب کوئی آدمی قبیلہ خزرج سے اُسکو مارنے لگا پھر وہ ہی شخص پاس مجذر
بن زیاد کے آکر کہنے لگا کہ آیا تیرے لیے غنیمت بارد یعنے مفت و آسان سے جو گوارا ہو حاجت ہی مجذر
نے کہا یہ کیا بات ہی اُس شخص نے کہا سوید خالی ہاتھ ہی اُسکے پاس ہتھیار نہین باقی ہی تب
مجذر بن زیاد تلوار لٹکائے ہوے نکلا جب دونون جوانون ہمراہی نے اُسکو آتے دیکھا تو مُنھ پھیر گئے
اسلیے کہ وہ دونون نشے تھے اُن دونون کے پاس ہتھیار نہ تھا اور درمیان اوس اور خزرج کے عداوت
تھی پس وہ دونون بھی جلدی جلدی چلے گئے اور بڈھا باقی رہ گیا اور وہان سے حرکت نہ کی پس مجذر
اُسکے سر پر جا پہونچا اور کہنے لگا کہ اُسوقت خدا نے مجکو تجھپر قدرت دی ہی شیخ نے کہا تو مجھسے کیا ارادہ رکھتا ہی
اُسنے کہا تیرے قتل کا ارادہ ہی تب شیخ نے کہا فارفع عن العظام واخفض عن الدماغ یعنے استخوان چھوڑکر
اور دماغ سے نیچے اُتار کے یعنے دماغ بچاکر تلوار مار پھر جب تو اپنی مادر کے پاس پھر کر جایگا تو کیسی مین نے
سوید بن الصامت کو قتل کیا دیکھنا یہ ہی اس بات سے کہ بڈھے نہتے کو مارنا جوانمردی نہین ہی مگر عورتون کے
سامنے بیان کرنے کو کافی ہی) اور قتل اُسکا باعث ہمان جنگ بعاث کا ہوا تھا (یعنے جنگ بعاث فیما بین
اوس و خزرج کے باعث قتل سوید واقع ہوئی تھی) بعد ازان جب رسول خدا صلعم تشریف لائے ہین (یعنے
مدینہ مین) تو حارث بن سوید بن الصامت و مجذر بن زیاد یہ دونون اسلام لائے اور جنگ بدر مین دونون
ہمراہ حضرت کے حاضر تھے مگر حارث بدلے اپنے باپ کے فکر مین قتل مجذر کے تھا مگر بدر مین اس بات پر
قادر نہوا پس جب روز اُحد آیا اور جسوقت کہ مسلمین اُس معرکہ مین باہمدیگر روگردان ہوے تب حارث نے
پیچھے سے آکر مجذر کو قتل کیا پھر جب رسول خدا صلعم مدینے کی طرف پھرے اور طرف حمراء الاسد کے خروج کیا
اور وہان سے بھی جب پھر آئے تو جبرئیل علیہ السلام حضرت کے پاس نازل ہوے اور اُنکو خبر دی کہ حارث بن

سوید نے مجذر بن زیاد کو غدر و دغا سے قتل کیا ہی اور حضرت سے حکم اُسکے قتل کا ظاہر کیا چنانچہ جس روز جبرئیل نے یہ خبر دی اُسی روز رسول خدا صلعم قبا کی طرف سوار ہوے اور وہ دن بہت گرم تھا اور یہ وہ دن تھا جس دن کو حضرت علیہ السلام قبا کو سوار نہین ہوا کرتے تھے کیونکہ آن حضرت صلعم جس جس روز کو قبا مین تشریف لاتے تھے وہ روز شنبہ و دوشنبہ ہوتا تھا پس جب حضرت علیہ السلام اُس روز داخل مسجد قبا ہوے اور اُسمین نماز پڑھی جسقدر خدا نے چاہا اور انصار حضرت کا آنا وہان سُنکر حاضر ہوے اور سلام کیا اور اُس روز ایسے وقت مین وہان حضرت علیہ السلام کے تشریف لانے سے حیرت کرنے لگے اور حضرت علیہ السلام وہان بیٹھکر باتین کرنے لگے اور لوگون مین تفحص کرتے تھے کہ بناگاہ حارث بن سوید سامنے سے نظر آیا اور وہ چادر زرد رنگ مُنہ سے لپیٹے ہوے تھا جب حضرت نے اُسکو دیکھا تو عویم بن ساعدہ کو بلا کر فرمایا کہ حارث ابن سوید کو باب مسجد پر لیجا کر قصاص مین مجذر بن زیاد کے اُسکو قتل کرا سلیے کہ اُسنے روز اُحد مجذّر کو قتل کیا ہی پس عویم نے اُسکو پکڑا حارث نے کہا مجھے چھوڑدے کہ مین رسول خدا صلعم سے کچھ کلام کرون عویم نے انکار کیا مگر اُسنے عویم کو کھینچا اس ارادہ سے کہ حضرت علیہ السّلام سے کلام کرے اور حضرت تشریف لیچلے ارادہ سوار ہونیکا کیا اور حمار اپنا باب مسجد پر طلب فرمایا اُسوقت حارث نے کہنا شروع کیا کہ یارسول اللہ واللہ البتہ مین نے اُسکو قتل تو کیا مگر قتل کرنا میرا اُسکے تئین اس راہ سے نہ تھا کہ مین اسلام سے برگشتہ ہوا ہون اور نہ یہ بات تھی کہ اسلام مین کچھ مجکو شک ہو لیکن یہ بات حمیّہ شیطانی تھی اور یہ ایک امر تھا کہ اُسمین مین اپنے نفس کا مغلوب ہوا (یعنے اس امر مین میرے نفس نے مجکو عاجز کیا تھا) اور اب مین اپنے عمل سے طرف خدا اور رسول کے توبہ کرتا ہون اور مین خون بہا دونگا اور صوم شہرین متتابعین سے کفارہ کرونگا اور غلام آزاد کرونگا اور ساٹھ مسکین کھلاؤن گا اور ہر آئینہ مین توبہ کرتا ہون طرف خدا اور رسُول اُسکے اور وہ رکا پھر حضرت علیہ السلام کی تھامنے لگا اور اولاد مجذر بھی حاضر تھے حضرت اُنسے کچھ فرماتے تھے (یعنے درباره دیت و قصاص) تا آنکہ اُسکا کلام تمام ہوا حضرت علیہ السّلام نے عویم کو حکم کیا کہ اُسکے سامنے آ اور قتل کر اور حضرت سوار ہوگئے اور عویم اُسکو باب مسجد پر لائے اور قتل کیا اور بعضون نے کہا ہی کہ جب حارث نے مجذر کو قتل کیا تھا تو خبیب بن یساف دیکھتے تھے کہ اُنھون نے حضرت کے پاس آکر خبر دی تب حضرت صلعم سوار ہوکر اُن لوگون کی طرف آئے اور اُسمین فکر کرتے تھے پس اُسی عرصہ مین کہ حضرت علیہ السلام ہنوز اپنے فرس پر سوار ہین بناگاہ جبرئیل حضرت پاس نازل ہوے اور اثنائے راہ مین اس امر سے خبر دی پس حضرت نے عویم کو حکم قتل دیا اور حسان بن ثابت نے اُسوقت یہ شعر پڑھا شعر خَارِقِیْ سَفَہَۃً مِنْ نَوْمِ اَوَّلِکُمْ ۔ ام کنت وَیلک مغترًا یجبرئیل اُسکا مضمون یہ ہی کہ اے حارث کیا تو اپنی اوایل نیند مین اُنگھتا تھا یا کہ اے ہی تو غافل تھا آئے جبرئیل سے اور کہا راوی نے کہ میرے سامنے مجمع بن یعقوب

اور اُنکے شیوخ نے جو اُنکے اُستاد تھے یہ شعر پڑھا کہ سوید بن صامت نے وقت قتل اپنے کہا تھا اشعار
أبلغ جلاسا وعبد اللہ مالکة ۞ وان کبرت فلا تخذ لہما حارہ ۞ اقتل جدارة اما کنت قاتلہا ۞ واکی عوفا
علی عرف وانکار اُسکا مضمون یہ ہے کہ اے حارث تو اس واقعہ کی خبر جلاس کو اور عبد اللہ اُسکے
آقا کو پہونچا دیجیو اور اگر تو تکبر کرے تو اُن دونوں کو رسوا نکر اور کیا تو بنی جدارہ و قبیلہ عوف کی ملاقات نکریگا
تو اُنکو بھی قتل کر خواہ تو اُنکو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو اور بنی سلمہ سے عشرہ مولی سلمہ کو نوفل بن معویہ الدیلی
نے شہید کیا اور قبیلہ البجلی سے رفاعہ بن عمرو شہید ہوے اور بنی حرام سے عبد اللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ کو
سفیان بن عبد شمس نے شہید کیا اور عمرو بن الجموح شہید ہوے اور خلاد بن عمرو بن الجموح کو اسود بن جعونہ
قتل کیا یہ سب تین آدمی شہید ہوے اور بنی حبیب بن عبد سے حارثہ المعلی بن لوذان ابن حارثہ بن سحم بن
ثعلبہ تھے اُنکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور بنی زریق سے ذکوان بن عبد قیس تھے اُنکو ابو الحکم بن الاخنس
بن شریق نے شہید کیا اور بنی النجار سے بعد ازاں منجملہ بنی سواد عمرو بن قیس تھے اُنکو نوفل بن معونہ الدیلی نے شہید کیا
اور بیٹا اُنکا قیس بن عمرو اور سُلیط بن عمرو و عامر بن مخلد یہ سب شہید ہوے اور بنی عمرو مبذول سے ابو اسیرہ بن
الحارث بن علقمہ بن عمرو بن مالک تھے اُنکو خالد بن الولید نے شہید کیا اور عمرو بن معاذ بن علقمہ بن عمرو
شہید ہوے اور بنی عمرو بن مالک سے کہ وہ بنو مغالہ ہیں اوس بن حرام شہید ہوے اور بنی عدی بن النجار سے
انس بن النضر بن ضمضم تھے اُنکو سفیان بن عویف نے شہید کیا اور بنی مازن بن النجار سے قیس بن مخلد
وکیسان مولی اُنکے اور بعضے کہتے ہیں کہ کیسان اُنکے غلام غیر آزاد تھے شہید ہوے اور بنی دینار سے سلیم بن الحارث
اور نعمان بن عمرو شہید ہوے اور یہ دونوں پسران سمیر ابنت قیس کے تھے چنانچہ بنی النجار سے بارہ آدمی شہید ہوے

اسماے مقتولان مشرکین

بنی اسد سے عبد اللہ بن حمید بن زہیر بن الحارث بن اسد تھا اُسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور بنی عبد الدار سے
طلحہ بن ابی طلحہ اُنکے لشکر کا نشان بردار تھا اُسکو علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور عثمان بن ابی طلحہ کو حمزہ بن
عبد المطلب نے قتل کیا اور ابو سعید بن ابی طلحہ کو سعد بن ابی وقاص نے قتل کیا اور مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ
کو عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے قتل کیا اور حارث بن طلحہ کو بھی عاصم بن ثابت نے قتل کیا اور کلاب بن طلحہ
کو زبیر بن العوام نے قتل کیا اور جلاس بن طلحہ کو طلحہ بن عبد اللہ نے قتل کیا اور ارطاۃ بن عبد شرحبیل کو علی
بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور فارط بن شریح بن عثمان قتل کیا گیا اور جب کہ صواب غلام نے علی
علیہ السلام پر حملہ کیا تو اُسکو قزمان نے قتل کیا اور ابو عزیز بن عمیر کو بھی قزمان نے قتل کیا اور بنی زہرہ سے ابو الحکم
ابن الاخنس ابن شریق کو علی بن ابی طالب رحمہ اللہ علیہ نے قتل کیا اور سباع بن عبد العزی الخزاعی کو حمزہ

شریح بن فارط بن عثمان

بن عبد المطلب نے قتل کیا اور عبد العزی کا نام عمرو بن نضلہ بن عباس بن سلیم تھا اور وہ بسرام انمار تھا اور بنی مخزوم سے ہشام بن ابی امیہ بن المغیرہ تھا اسکو قزمان نے قتل کیا اور ولید بن العاص بن ہشام کو بھی قزمان نے قتل کیا اور امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ کو علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور خالد بن الاعلم العقیلی کو قزمان نے قتل کیا واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد الظفری نے اپنے باپ سے سنکر کہا کہ قزمان اُس روز جب آگے بڑھا اور مشرکین پر سختی و تیزی کرتا تھا اُسوقت خالد بن الاعلم اُسکے سامنے آیا اور دونون پیدل تھے پس دونون باہم چالش کرتے تھے و بایکدیگر اپنی اپنی تلوار کا وار کرتے تھے چنانچہ وہ دونون کہ اس حال مین تھے کہ ناگاہ خالد بن ولید کا گذر ہوا اُسنے تیزدستی کرکے قزمان پر نیزہ سے حملہ کیا مگر نیزہ غیر مقتل مین لگا (مقتل جسم انسان مین وہ جگہ ہی جہان کے ضرب سے مرجاتا ہی) پس نیزہ بہک کر بے ٹھکانے لگا تب خالد وہان سے چلا اور وہ یہ جانتا تھا کہ مین نے قزمان کو قتل کیا ہی پس عمرو بن عاص اوپر قزمان کے آیا اور یہ دونون یعنے قزمان و خالد بن اعلم بدستور لڑ رہے تھے کہ عمرو نے پھر دوسری بار قزمان کو نیزہ مارا مگر اسپر کارگر نہوا پس یہ دونون برابر چالش کرتے رہے تا آنکہ قزمان نے خالد کو قتل کیا اور قزمان بھی اُسی وقت اپنی شدت جراحات مین مرگیا اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ کو حارث بن صمہ نے قتل کیا یہ سب پانچ آدمی قتل ہوئے اور بنی عامر بن لوی عبید بن حاجز تھا اُسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور شیبہ بن مالک بن المضرب کو طلحہ بن عبید اللہ نے قتل کیا اور بنی جمح سے ابی بن خلف تھا اُسکو رسول خدا صلعم نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور عمرو بن عبد اللہ بن عمر بن وہب بن حذافہ بن جمح کہ وہ ہی ابو عزہ تھا اور وہ روز احد رسول خدا صلعم کے پاس اسیر ہوا تھا اور سوائے اُسکے اور کوئی روز احد اسیر نہ تھا تب ابو عزہ نے کہا ای محمد مجھپر احسان کیجیے (یعنے مجکو چھوڑ دیجیے) فرمایا حضرت نے کہ ہرگز مومن ایک چھید سے دو مرتبہ گزند نہین اُٹھاتا (یعنے کسی چیز سے ایک بار دغا پاکر دوبارہ اُس سے دھوکا نہین کھاتا اور یہ اسلیے کہ وہ روز بدر بھی اسیر ہو کر منت کرکے بلا فدیہ رہا ہو گیا تھا) چنانچہ فرمایا کہ تو مکے مین جاکر اپنے منھ پر ہاتھ پھیریگا اور کہیگا مین نے محمد کو دو بار فریب دیا بعد ازان عاصم بن ثابت کو حکم کیا کہ اُنھون نے اُسکو قتل کیا اور ابو عبد اللہ الواقدی نے کہا کہ سوائے اسکے ہمنے اسیری ابو عزہ کے باب مین اور طرح سے بھی سنا ہی چنانچہ واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھے خبر دی بکیر بن مسمار نے اُنھون نے کہا جب مشرکین احد سے پھرے مین اور حمراء الاسد مین اول شب تھوڑی دیر ٹھہر کر کوچ کر دیا ہی تو ابو عزہ کو وہین سوتا چھوڑ گئے (یعنے قافلہ چلا گیا اور ابو عزہ سوتا رہ گیا) یہان تک کہ کچھ دن چڑھا اور مسلمین وہان آکر لاحق ہوے تو وہ بیدار و خبردار ہو کر دائین بائین دیکھنے لگا اور پہلے جسنے اسکو پکڑا تھا وہ عاصم بن ثابت تھے پس اُنھون نے بموجب حکم رسول خدا صلعم کے اُسکو قتل کیا اور بنی عبد مناۃ بن کنانہ سے خالد بن سفیان بن عویف اور ابو الشعشاء بن سفیان بن عویف

اور ابو الحکمہ بن سفیان بن عویف اور عثمان بن سفیان بن عویف یہ سب قتل ہوے اور کہا راویون نے
کہ جب گروہ مشرکین احد سے لوٹ گئے تو مسلمین اپنے اموات کے پاس آئے چنانچہ شہداء مین سے لوگ جسکی
لاش کو پہلے رسول خدا کے پاس لائے وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے کہ حضرت علیہ السلام نے اُنپر نماز جنازہ
پڑھی اور فرمایا مین نے ملائک کو دیکھا کہ حمزہ کو غسل دیتے تھے کیونکہ حمزہ اُس روز حالت جنب مین تھے اور رسول خدا
صلعم نے شہیدون کو غسل نہین دلایا اور فرمایا انکو مع خون وزخمون انکے لپیٹ دو کیونکہ ایسا کوئی نہوگا کہ وہ
راہ خدا مین مجروح ومقتول ہو مگر یہ کہ قیامت کو وہ اُسی حالت جراحت سے محشور ہوگا کہ رنگ اُسکا رنگ خون
ہوگا اور بو اُسکی بوے مشک ہوگی پھر فرمایا رکھو انکو (یعنی قبر مین) کہ مین ان لوگون پر گواہ ہونگا قیامت مین پس
اول جسپر رسول خدا صلعم نے تکبیر کی چار بار (یعنی چار تکبیر سے نماز جنازہ کی) وہ حمزہ رضی اللہ عنہ تھے بعد ازان حضرت
کے پاس شہدا جمع کیے گئے چنانچہ جب کسی شہید کو لوگ اُٹھاتے تھے تو اُسکو حمزہ بن عبد المطلب کے پاس لاتے تھے
جاتے تھے تو حضرت علیہ السلام حمزہ پر اور اُس شہید پر نماز جنازہ پڑھتے تھے یہان تک کہ حمزہ رضی اللہ عنہ پر ستر بار
نماز جنازہ ہوئی کیونکہ شہید بھی ستر تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ نو نو شہید کو لاتے تھے اور رکھتے حمزہ ہوتے تھے
تب اُنپر نماز جنازہ ہوتی تھی بعد ازان کہ وہ نو وہان سے اُٹھائے جاتے تھے اور نعش حمزہ بدستور اُسی جگہ رہتی تھی
تو نو لاشین اور لاتے تھے کہ وہ بھی پہلوے حمزہ مین رکھی جاتی تھین اور اُنپر نماز ہوتی تھی تا آنکہ اسی طرح
سات مرتبہ کیا گیا اور بعضون نے کہا ہے کہ اُنپر نو نو سات سات و پانچ بار تکبیر ہوئی ہے اور طلحہ بن عبید اللہ وابن
عباس وجابر بن عبد اللہ یہ لوگ کہتے تھے کہ جب رسول خدا صلعم نے شہدا اُحد پر نماز جنازہ پڑھی تو فرمایا
مین اُن لوگون پر شاہد ہون تب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ لوگ ہمارے برادر نہ تھے کہ
اسلام لائے تھے یہ لوگ جیسا ہم اسلام لائے اور جہاد کی اُنھون نے جیسے ہمنے جہاد کی فرمایا ہان یہ سچ ہے ولیکن اِن
لوگون نے اپنے اجور وکمائی مین سے کچھ نہین کھایا اور مین نہین جانتا کہ تم میرے بعد کیا کیا احداث وبدعت
کروگے پس ابو بکر رضی اللہ عنہ روئے اور کہا کیا ہم بعد آپکے زندہ رہین گے (یا کیا ہم بعد آپ کے ایسے ہونے
والے ہین) اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے زہری سے اُنھون نے
اُنس بن مالک سے سنا اُنھون نے کہا کہ اُن شہدا پر رسول خدا صلعم نے نماز جنازہ نہین پڑھی اور کہا
واقدی نے مجھسے حدیث بیان کی عمر بن عثمان نے عبد الملک بن عبید سے اُنھون نے سعید بن
المسیب سے اُنھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور کہا کہ اُس روز فرمایا حضرت صلعم نے مسلمین سے
کہ قبر کھودو اور اُسکو وسیع کرو اور خوب صاف کرو اور اُس قبر مین دو دو اور تین تین کو دفن کرو اور اُنمین سے
جو قرآن زیادہ جانتا تھا اُسکو جانب قبلہ مقدم کرو چنانچہ مسلمین اُنمین جو زیادہ ماہر قرآن تھا اُسکو مقدم رکھتے

تھے اور اُن لوگون مین سے جو پہچانے گئے کہ وہ ایک قبر مین دفن کیے گئے وہ عبداللہ بن عمرو بن حرام اور عمرو
بن الجموح وخارجہ بن زید وسعد بن ربیع ونعمان بن مالک وعبدہ بن الحسحاس تھے یہ سب ایک قبر مین دفن
ہوے اور جبکہ حمزہ بن عبدالمطلب کو قبر مین اُتارا تو حضرت علیہ السلام نے حکم کیا کہ قبر مین اُنکے اوپر چادر اُڑھائی
جاوے مگر چادر جب سر سے پیچ دیکر (یعنے سر سے) اُڑھائی جاتی تھی تو دونون پانون کھل جاتے تھے اور جب پانون
سے اُڑھائی جاتی تھی تو مُنھ کھلا رہتا تھا تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ مُنھ اُنکا ڈھانک دو اور اُنکے پانون کو
حُرمل یعنے نبات کوہی سے چھپا دو پس اُس روز مسلم روئے اور کہنے لگے یارسول اللہ یہ عم رسول اللہ ہین کہ
اُنکے لیے کوئی کپڑا نہین پاتے ہین تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا جب فتحیابی ہوگی صحراے سبزہ زار اور
امصار مین اور لوگ اُس طرف نکلین گے اور اپنے اہل کو بلا بھیجین گے باعث قحط مدینہ کے اور کہلا بھیجین گے
کہ تم لوگ زمین حجاز جسردیہ مین ہو (جردیہ یعنے خالیہ جسمین درخت نہین) وحال آنکہ مدینہ اُنکے لیے بہتر ہوگا
کاش کہ یہ بات اُنکو معلوم ہوتی قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہی جو کوئی مدینے کی سختی وشدت
پر صبر کریگا مین روز قیامت اُسکا شفیع ہونگا اور شک راوی ہی کہ یا فرمایا مین اُنکا شاہد ہونگا اور راویون نے
کہا کہ عبدالرحمن بن عوف کے پاس کھانا آیا اُنھون نے اُسوقت کھانا ناگوار سمجھ کر کہا کہ حمزہ یا کسی اور شخص کا
نام لیا کہ اُسکے لیے ابھی کفن میسر نہین آیا اور مصعب بن عمیر شہید ہوے اُنکے لیے بھی سواے ایک چادر کے
کفن میسر نہین آیا وحال آنکہ وہ مجھسے بہتر ہین اور گذرہوا رسول خدا صلعم کا اوپر نعش مصعب بن عمیر کے اور
ایک چادر مین لپٹے ہوے سے تھے تو فرمایا ہر آئینہ مین نے تجکو مکے مین دیکھا ہی کہ نہ تھا کوئی مکہ مین نرم تر لباس وخوبتر
زلف پیچان زیادہ تجھسے بعدازان اب تو پریشان سر ہی ایک چادر مین بعدازان حضرت علیہ السلام نے اُنکو قبر مین
رکھنے کا حکم کیا اور اُنکی قبر مین اترے اُنکے بھائی ابوالروم اور عامر بن ربیعہ اور سُویط بن عمرو بن حرملہ اور حمزہ
رضی اللہ عنہ کی قبر مین علی اُترے اور زبیر اور ابوبکر رضی اللہ عنہم اور رسول خدا اُس قبر کے کنارہ پر بیٹھے تھے اور
اکثر مردم یا بنا بر شک راوی عامہ مردم اپنے مقتولون کو مدینے مین اُٹھا لیگئے اور بقیع الجبل مین دفن کیا اُنمین
سے چند آدمی بازار مین جو سوق الظہر مشہور ہی نزدیک دار زید بن ثابت کے جو آج کے زمانہ مین وہان واقع ہی
دفن کیے گئے اور دفن کیے گئے وہین بعض بنی سلمہ مین سے اور دفن کیے گئے مالک بن سنان بیچ موضع
اصحاب العبا کے جو نزدیک دار نخلہ کے واقع ہی بعدازان منادی رسول خدا صلعم نے ندا دی کہ پھیرلاؤ اپنے
قتلا کو طرف مضاجع مراقد اُنکے اور حال یہ تھا کہ لوگ اپنے قتلا کو دفن کر چکے تھے پس نہ پھیرا گیا کوئی مگر ایک
شخص کہ اُسکو منادی نے پا لیا کہ ہنوز وہ دفن نہوا تھا یعنے ندائے منادی تک وہ دفن نہوا تھا اور وہ
شماس بن عثمان المخزومی تھے کہ لوگ اُنکو مدینے مین اُٹھا لائے تھے اُس حالت مین کہ اُنمین رمق جان

باقی تھی چنانچہ لوگون نے اُنکو داخل کیا پاس عائشہ زوج النبی رضی اللہ عنہا کے اُسوقت ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ بیشرم میرا میرے سوائے اور کے گھر مین داخل کیا گیا تب فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اُنکو ام سلمہ کے پاس اُٹھا لیجاؤ پس اُنکو اُٹھا لائے ام سلمہ کے پاس اور وہ انھین کے پاس مرگئے چنانچہ ہمکو حکم کیا رسول خدا صلعم نے کہ ہم اُنکی نعش پھیر لیجاوین اُحد مین اور وہ اُسی لباس مین جسمین وہ مرگئے تھے وہین دفن کیے جاوین اور وہ ایک روز و ایک شب بے دفن رہے تھے ولیکن کچھ تغیر اُنکو نہوا تھا اور رسول خدا صلعم نے اُسپر نماز جنازہ نہین پڑھی اور نہ اُنکو غسل دیا تھا اور جو لوگ مسلمین مین سے وہان دفن ہوے تھے تو وادی مین دفن کیے گئے تھے اور طلحہ بن عبید اللہ سے جب لوگون نے سوال اُن قبرون کا کیا جو اُحد مین مجتمع تھین تو وہ کہتے تھے کہ زمان الرماد یعنے سال ہلاکی مین بعہد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ایک قوم اعراب یہان رہتے تھے پس وہ لوگ جو مرے تو یہ قبرین اُنھین کی ہین اور عباد بن تمیم المازنی بھی اس بات سے انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ لوگ ایک قوم تھے کہ یہان رہتے تھے زمانہ قحط مین مرگئے یہ اُنھین کی قبرین ہین اور ابن ابی ذیب اور عبد العزیز بن محمد یہ دونون بھی کہتے تھے کہ ان قبرون بمجتمعہ کو ہم نہین پہچانتے ہین جزین نیست کہ یہ قبرین ہین باشندگان بیابان اور بادیہ نشینون کی اور کچھ قبرین تھین قبور شہداء سے جو غائب و پنہان ہوگئین ہم اُنکو نہ وادی مین پہچانتے ہین نہ مدینے مین اور نہ اُسکی نواح مین مگر قبر حمزہ بن عبد المطلب و قبر سہل بن قیس و قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور قبر عمرو بن الجموح کہ ان سب قبرون کو البتہ پہچانتے ہین اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم ہمیشہ زیارت کیا کرتے تھے ان شہدا کی قبرون پر ہر سال اور جب وہان داخل ہوتے تھے تو شعب کی طرف رخ کرکے باواز بلند فرماتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ یعنے سلام تم لوگون پر عوض تمھارے صبر و استقامت کے پس کیا خوب ہی تمھارے لیے دار آخرت اور بعد از وفات حضرت علیہ السلام کے ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ہر سال اسی طرح زیارت کیا کرتے تھے اُنکے بعد عمر رضی اللہ عنہ بھی ہر سال یون ہی کیا کرتے تھے اُنکے بعد عثمان رضی اللہ عنہ بھی اُنکے بعد معویہ بھی جب وہ حج یا عمرہ کرنے جایا کرتے تھے اور رسول خدا صلعم فرمایا کرتے تھے کاش مین سختی مین پڑتا ساتھ اصحاب بن کوہ کے (یعنے کاش مین بھی اس شعب مین ان اصحاب کے ساتھ ہوتا) اور اکثر فاطمہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو تین دن کے یعنے تیسرے روز قبور شہداء پر جاتی تھین اور وہان بکا و دعاے مغفرت کرتی تھین اور سعد بن ابی وقاص اکثر جاتے تھے اپنے مال کے واسطے مقام غابہ مین تو آیا کرتے تھے عقب سے قبور شہدا پر اور کہا کرتے تھے السلام علیکم تین بار بعد ازان متوجہ ہوتے تھے اپنے اصحاب کی طرف اور کہتے تھے کہ کیون تم لوگ سلام نہین بھیجتے ہو اس قوم پر جو جواب دیتے ہین تمکو سلام کا کیونکہ نہین اُنپر کوئی سلام کرتا ہی مگر یہ کہ وہ جواب سلام دیا کرتے ہین قیامت تک یعنے قیامت تک یون ہی رہیگا اور رسول خدا

صلعم قبر مصعب بن عمیر پر گذرے اور وہان اندک توقف کیا اور دعاے مغفرت کی اور یہ آیت پڑھی رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا یعنے یہ وہ لوگ ہین کہ جس امر پر خدا سے عہد کیا تھا اُسکو سچ کیا پس اُنمین سے بعضون نے اپنی مدت پوری کی یعنے شہید ہوے اور بعضے منتظر ہین اور اُنھون نے اپنے عہد کو تبدیل نہین کیا اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ مین شاہد ہون اس بات کا کہ یہ لوگ پیش خدا حاضر باش ہین قیامت تک پس تم لوگ انکے پاس دینے انکی قبرون پر) آیا کرو اور انکی زیارت کیا کرو اور انپر سلام بھیجا کرو قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی ایسا کوئی نہین ہی کہ سلام کرے انپر قیامت تک مگر یہ کہ وہ جواب سلام اُسپر ادا کرتے ہین اور ابو سعید خدری قبر حمزہ پر جاکر توقف کیا کرتے تھے پس دعاے مغفرت کرتے تھے اور جو کوئی اُنکے ساتھ ہوتا تھا اُس سے کہتے تھے کہ جو کوئی اُنپر سلام بھیجتا ہی تو وہ بھی اُسپر جواب سلام رد کرتے ہین پس تم لوگ انپر سلام کرنے کو اور اُنکی زیارت کو ترک نکرو اور ابو سفیان مولی ابن ابی احمد بیان کرتے تھے کہ وہ کئی مہینے ساتھ محمد بن مسلمہ بن سلامہ بن وقش کے اُحد مین رہے پس یہ سب آدمی سب قبرون سے پہلے قبر حمزہ پر سلام بھیجتے تھے اور نزدیک قبر اُنکے اور نزدیک قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور نزدیک اُن قبرون کے جو وہان تھین توقف کیا کرتے تھے اور وہین ام سلمہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر مہینے جایا کرتی تھین اور اُنپر سلام بھیجتی تھین اور اُس روز عرصۂ طویل تک وہان رہتی تھین جیتا ایک روز جو وہ وہان آئین اور اُنکے ساتھ تیہان اُنکا غلام تھا مگر اُسنے شہدا پر سلام نہ بھیجا تب ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے لئیم و خوار تو انپر سلام کیون نہین بھیجتا واللہ نہین انپر کوئی سلام بھیجتا ہی مگر یہ کہ وہ بھی درجواب اُسکے اُسپر سلام بھیجتے ہین قیامت تک اور ابو ہریرہ اکثر اُنکی طرف آمد و شد رکھتے تھے اور عبد اللہ بن عمرو جب غابہ کی طرف سوار ہوتے تھے تو ذباب مین پہونچکر قبور شہدا کی طرف پھر پڑتے تھے اور اُنپر سلام کرکے پھر ذباب کو پھر جاتے تھے تا آنکہ متوجہ راہ غابہ ہوتے تھے اور وہ ناپسند کرتے تھے اس بات کو کہ ہرگاہ اُن شہدا کی طرف کا راستہ لیا ہو اور کوئی دوسری راہ عارض ہوئی تاکہ اُدھر سے جاوین مگر یہ کہ وہ اپنی اُسی پہلی راہ پر پھر جاتے تھے اور فاطمہ الخزاعیہ کہ وہ اُحد مین پہونچی تھین تو وہ کہتی ہین کہ مین نے اپنے تئین قبور شہدا پر دیکھا اور اُسوقت آفتاب غروب ہوچکا تھا اور میرے ہمراہ میری خواہر تھی مین نے اُس سے کہا آؤ قبر حمزہ پر چلکر زیارت کرین اُنپر سلام بھیجین پھر پھر آوینگے اُسنے کہا بہت اچھا پس ہم دونون نے قبر حمزہ پر وقوف کیا اور ہمنے کہا السلام علیک یا عم رسول اللہ اُسوقت ہمنے ایک کلام سُنا کہ جواب سلام ہمپر پھر آیا کہ وعلیکما السلام ورحمۃ اللہ اور وہ دونون کہتی تھین کہ اُسوقت کوئی آدمی ہمارے

قریب نہ تھا اور کہا راویون نے کہ جب رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کے دفن سے فارغ ہوے تو اپنا گھوڑا
طلب کیا اور سوار ہوے اور مسلمین حضرتؐ کے گرد چلے اور اُنمین سے اکثر زخمی تھے اور کوئی مثل بنی سلمہ و بنی
عبد الاشہل کے زخمی نہ تھا اور حضرت علیہ السلام کے ہمراہ چودہ عورتین بھی تھین جب نیچے مقام حرہ کے پہونچے
تو فرمایا لوگون سے کہ صف بستہ ہو جاؤ ہم یہان حمد و ثناے خدا کرینگے تب لوگون نے دو صفین کرلین کہ پیچھے
اُنکے عورتین تھین بعد ازان حضرت علیہ السلام نے دعا کی اور یہ کلمات فرمائے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّہٗ اَللّٰھُمَّ
لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا ھَادِیَ لِمَنْ
اَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ ھَدَیْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ
مِنْ بَرَکَتِکَ وَرَحْمَتِکَ وَفَضْلِکَ وَعَافِیَتِکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ النَّعِیْمَ الْمُقِیْمَ الَّذِیْ لَا یَحُوْلُ
وَلَا یَزُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْخَوْفِ وَالْغِنَاءَ یَوْمَ الْفَاقَۃِ عَائِذًا بِکَ اَللّٰھُمَّ مِنْ
شَرِّ مَا اَعْطَیْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَ مِنَّا اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْہُ
فِیْ قُلُوْبِنَا وَکَرِّہْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ اَللّٰھُمَّ عَذِّبْ
کَفَرَۃَ اَھْلِ الْکِتَابِ الَّذِیْنَ یُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلَیْھِمْ رِجْزَکَ
وَعَذَابَکَ اِلٰہَ الْحَقِّ اٰمِیْنَ یعنے اے پروردگار تمام حمد و ثنا تیرے لیے ہین اے پروردگار کوئی
بند کرنے والا نہین ہے اُس چیز کا جسکو تو نے کھولا ہے اور کوئی کھولنے والا نہین ہے اُس
چیز کا جسکو تو نے بند کردیا ہے اور نہین کوئی روکنے والا ہے اُس چیز کا جو تو نے دیا ہے
اور کوئی دینے والا نہین ہے اُس چیز کا جو تو نے روک دیا ہے اور کوئی ہدایت کرنے والا نہین
ہے اُسکا جسپر تو نے مسلط کیا ضلالت کو اور کوئی گمراہ کرنے والا نہین اُس شخص کا جسکو تو نے
ہدایت کی اور کوئی قریب لانے والا نہین ہے اُس چیز کا یا اُس شخص کو جسکو تو نے دور کیا
اور کوئی دور کرنے والا نہین ہے جسکو تو نے نزدیکی بخشی ہے اے پروردگار میرے
مین تجھے مانگتا ہون تیری برکت اور تیری رحمت اور تیری عافیت یعنے تیرے عفو کو
اور تیرے فضل کو اے خداوندمین تجھسے ایسی نعمتین پائدار مانگتا ہون جسکو نہ تغیر ہو
نہ زوال اے خداوندمین تجھسے سوال کرتا ہون امن کا روز خوف اور روز غم و الم سے
کہ وہ روز قیامت ہے اور اے پروردگار جو شر تو نے ہمکو عطا کی ہے اُسکے شر سے ساتھ تیرے
پناہ مانگتا ہون (یعنے وہ میرے حق مین ضرر نکرے) اور جو چیز تو نے ہمسے روک رکھی ہے اُسکے
شر سے بھی پناہ مانگتا ہون اے خداوند ہمکو مسلمان مار (یعنے ہم مرتے مرتے

مسلمان رہین، اور اے خداوند ہمارے لیے ایمان کو پسند کر اور ایمان سے ہمارے دلون کو زینت
دے اور باز رکھ ہمسے کفر و نافرمانی کو اور ہمکو رشد و فلاح پانے والون مین کر اے خداوند عذاب کر
اُن کافرون پر جو اہل کتاب مین سے ہین وہ جو تیرے رسول کی تکذیب کرتے ہین اور باز رکھتے ہین
لوگون کو تیری راہ راست سے اے خداوند تو نازل کر اُنپر اپنے غضب اور عذاب کو اے الٰہ الحق آمین
بعد ازان حضرت علیہ السلام آگے بڑھے اور بنی حارثہ کی داہنی جانب کو اُترے تا آنکہ حضرت علیہ السلام
بنی الاشہل پر وارد ہوے اور اُسوقت وہ لوگ اپنے مقتولون کو گریہ وزاری کر رہے تھے تب حضرت علیہ السلام
نے فرمایا مگر کوئی حمزہ پر بکا کرنے والا نہین ہی پس عورتین دیکھنے نکلین کہ حضرت سلامت ہین چنانچہ ام عامر الاشہلیہ
کہتی ہین کہ جسوقت ہم لوگ اپنے قتلا کے ماتم مین تھے کہ رسول خدا صلعم ہمارے سامنے آئے تو ہم لوگ باہر نکلے
پس مین نے حضرت عمر کو دیکھا کہ اُنکے اُوپر زرہ ہی بجنسہ یعنے زرہ پہنے تھے اُسی طرح جیسے پہنے تھے
پس مین حضرت کو دیکھ کر بولی کہ کل مصیبت بعد دیکھنے آپ کے آسان ہی **محمد بن عمر الواقدی** نے
بواسطہ رواۃ کے **روایت** کی ہی کہ جب اُم سعد بن معاذ کہ وہ کبشہ بت عبید بن معویہ بن الحرث بن
الخزرج تھین گھر سے نکلکر دوڑتی ہوئی طرف رسول خدا صلعم کے گئین اور اسوقت حضرت علیہ السلام اپنے
گھوڑے پر سوار اور ٹھہرے ہوے تھے اور سعد بن معاذ باگ گھوڑے کی تھامے ہوے تھے تب سعد نے
عرض کی یا رسول اللہ یہ میری مادر حاضر ہی حضرت نے اُن بی بی کی نسبت مرحبا فرمایا پس وہ نزدیک آئیو
تا آنکہ اُنھون نے حضرت صلعم کو بتامل دیکھ کر بولین یا رسول اللہ اسوقت جو مین نے آپ کو صحیح وسالم دیکھا
تو ساری مصیبتین مٹ گئین تب حضرت نے اُنکو اُنکے پسر عمرو بن معاذ کا پرسا دیا اور فرمایا اے ام سعد تو
خوش ہو اور اپنے اہل قبیلہ خزرج کو خوشخبری دی کہ اُنکے قتلا سب کے سب جنت مین باہمیگر رفیق ہین
اور وہ سب بارہ مرد ہین اور وہ سب اپنے اہل کے لیے شفیع ہین یہ سنکر ام سعد نے کہا یا رسول اللہ سب راضی
ہین اور بعد اسکے ہم مین سے کوئی اب اُن قتلے پر بکا نکریگا پھر عرض کی یا رسول اللہ اُن شہیدون کے خلاف
اولاد کے حق مین دعا کیجیے چنانچہ آن حضرت صلعم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اذْھِبْ حُزُوْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاجْبُرْ مُصِیْبَتَھُمْ وَاَحْسِنِ
الْخَلَفَ عَلٰی مَنْ خَلَفُوْا یعنے اے پروردگار اُنکے دلون سے غم کو دور کر اور اُنکی مصیبتون کا بدلا دے
اور اُنکے جانشین کو اُنکے اخلاف اولاد پر نیکوکار کر بعد ازان حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے ابو عمرو میرے
مرکب کو چھوڑ دے اُنھون نے باگ گھوڑے کی چھوڑ دی اور لوگ حضرت کے پیچھے چلے اور فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ اے ابو عمرو تیرے گھر والون مین مردم مجروح بہت سے ہین اور نہین کوئی اُنمین مجروح مگر قیامت
مین زخمی آویگا یعنے زخمی محشور ہوگا اُس طرح کہ ہوگا رنگ اُسکا رنگ خون اور بو اُسکی بوے مشک پس جو کوئی

زخمی ہو چاہیے کہ وہ اپنے گھر مین قیام کرے اور اپنے زخمون کی دوا کرے و بقصد میرے ہمراہی کے میرے گھر تک
میرے ساتھ نہ جاوین یہ امر میری جانب سے تاکیدًا واجب ہی چنانچہ سعد نے درمیان اُنکے تاکید ندا دی کہ کوئی
زخمی بنی عبد الاشہل کا ساتھ رسول خدا صلعم کے بعزم ہمراہی اُنکے نجاوے پس سارے مجروح ٹھہر گئے اور آگ
روشن کرکے مجرون کا علاج کرتے تھے اور وہ سب تیس زخمی تھے پھر سعد بن معاذ حضرت علیہ السلام کے ہمراہ گھر تک گئے
پھر اپنے قبیلہ کی عورتین پاس جاکر اُن سب کو گھرون سے نکالا کوئی عورت باقی نرہی مگر یہ کہ اسکو رسول خدا صلعم
گھر مین پہونچایا پس وہ سب درمیان مغرب و عشا کے بکا کرتی تھین دیعنے بطریق مناحہ و ماتم کے تا آنکہ رسول خدا
صلعم جب ثلث شب گذری تھی خواب سے بیدار ہوے تو اسوقت صداے بکا سنکر فرمایا یہ کیسی صدا ہی لوگون نے بیان کیا
کہ انصار کی عورتین حمزہ پر بکا کرتی ہین فرمایا حضرت علیہ السلام نے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْکُنَّ وَعَنْ اَوْلَادِکُنَّ یعنے حق تعالے
تم عورتون اور تمھاری اولاد سے رضامند ہو چنانچہ ام سعد کہتی ہین کہ پھر حضرت نے ہمکو گون کو حکم کیا کہ ہم اپنے مکانون
کو پھر جاوین پس ہم بعد چند شب اپنے اپنے گھرون کو گئے اور ہمارے مرد بھی ہمراہ گئے اُس روز سے ابتک جب کبھی
ہم مین کوئی بی بی بکا کرتی ہی تو ابتدا بحمزہ رضی اللہ عنہ کرتی ہی اور بعض رواۃ نے کہا ہی کہ معاذ بن جبل زنان
بنی سلمہ کو بلا لائے اور عبد اللہ بن رواحہ زنان بلحرث بن الخزرج کو لائے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مین نے
تو انکے جمع کرنے کا ارادہ نہین کیا تھا پھر صبح کو اُنکے تئین نوحہ کرنے سے بتاکید منع کیا اور حضرت علیہ السلام نے
نماز مغرب مدینے مین آکر پڑھی اور حضرت مدینے کی طرف جو آئے تھے تو رنج مین تھے اُس صدمہ سے جو اصحاب کو
اور حضرت کو فی نفسہ پہونچا تھا چنانچہ ابن ابی و منافقین ہمراہی اُسکے شماتت کرتے تھے اور اُنکی مصیبت واندوہ
پر خوش ہوتے تھے اور کلمات زشت زبان پر لاتے تھے اور اصحاب مین سے ہمراہ حضرت کے پھرے جو پھرے
اور اُنمین اکثر زخمی تھے اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی بھی ہمراہی مین پھرے اور وہ زخمی تھے کہ وہ اپنے گھر
مین شب باش ہو کر زخمون کو آگ سے داغ دیتے تھے کہ اسی مین ساری رات گذر گئی اور باپ اُنکا عبد اللہ
ابن ابی کہتا تھا کہ خروج تیرا محمد کے ساتھ اس جنگ مین موافق راے میرے نہ تھا محمد نے میری راے کے
خلاف کیا اور چھوکرون کا کہنا مانا واللہ گویا کہ مین اس واقعہ و افتاد کو دیکھ رہا تب عبد اللہ نے جواب دیا کہ جو امر خدا نے
اپنے رسول اور مسلمین کے حق مین کیا وہ محض خیر ہی اور یہود بدباتین زبان سے نکالنے لگے کہتے تھے سوا اسکے
نہین ہی کہ محمد طالب ملک ہین بنی کو کبھی ایسی مصیبت نہین پہونچتی جیسا کہ وہ اپنی ذات خاص اور اپنے اصحاب کے
بارہ مین مبتلاے مصیبت ہوے اور منافقون نے اصحاب کو حضرت سے باز رہنے پر ورغلانا شروع کیا اور
اُنکو ترک رفاقت و مفارقت پر مشورہ دیتے تھے اور کہتے تھے جو لوگ تم مین سے مارے گئے اگر وہ ہمارے
پاس ہوتے تو کیون قتل ہوتے یہان تک کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ان باتون کو چند جا سے سنا اور حضرت مین

رسول خدا صلعم کے حاضر ہو کر طلب اذن کرتے تھے اس امر مین کہ یہود و منافقین مین سے جس جس سے ایسی باتین سُنی ہین اُسکو قتل کرین تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر حق تعالی اپنے دین کو غلبہ دینے والا اور اپنے نبی کو غالب کرنے والا ہی اور واسطے یہود کے ذمہ ہو (یعنے یہ لوگ ذمی ہین) پس انکو قتل نکر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ یہ لوگ منافق ہین فرمایا حضرت نے کیا لوگ شہادت الوہیت خدا اور شہادت میری رسالت کی ظاہر نہین کرتے ہین عمر نے کہا ہان یا رسول اللہ یہ لوگ اظہار شہادتین کا اسلیے کرتے ہین تا تلوار سے امان پاوین پس حال اُنکا ہمپر ظاہر ہو گیا کہ وقت وقوع اِس مصیبت و رنج کے خدا نے اُنکے کینہ درونی کو ظاہر کر دیا تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ حق تعالے نے مجکو اُس شخص کے قتل سے منع کیا ہی جو لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ کہتا ہو اے فرزند خطاب مثل آج کے اب کبھی قریش ہمسے پیروزمند نہونگے یہانتک کہ ہم اسلام رکن کرین گے (یعنے یہانتک کہ ہم مکے مین داخل ہونگے) اور کہا راویون نے کہ عبداللہ بن ابی کے لیے ایک مقام تھا کہ وہ وہان ہر جمعہ کو اپنی بزرگی سمجھ کر کھڑا ہوا کرتا تھا (یعنے کچھ بطریق خطبہ بیان کیا کرتا تھا) اور اس معمول کو کبھی ترک نکرتا تھا چنانچہ جب رسول خدا صلعم اُحد سے مدینہ کو پھرے اور روز جمعہ منبر پر تشریف رکھتے تھے اُسوقت عبداللہ کھڑا ہو کر بیان کرنے لگا کہ یہ رسول خدا صلعم جو تمھارے درمیان تمھارے سامنے ہی حق تعالے نے اُسکے طفیل سے تمکو مکرم کیا چاہیے کہ تم لوگ اُسکی نصرت کرو اور اُسکی اطاعت کرو اور ہرگاہ اُسنے اُحد مین کیا تھا جو کچھ کیا تھا یعنے ہمرا ہی سے پھر آیا تھا تو جب وہ حسب دستور کھڑا ہو کر یہ بات بیان کرنے لگا پس مسلمین اُسکے پاس گئے اور کہنے لگے اے دشمن خدا بیٹھ جا اور اُن لوگون مین جو اسپر ہجوم کر کے آئے تھے ابوایوب و عبادہ بن الصامت یہ دونون سخت تر تھے چنانچہ یہ دونون اُسکے قریب آئے اور اُنکے سوا مہاجرین مین سے کوئی اُسپر نہ اُٹھا ابوایوب نے اُسکی ڈاڑھی پکڑ لی اور عبادہ بن الصامت نے اُسکی گردن مین ہاتھ دیکر کہنے لگے تو لائق اس مقام کے نہین ہی پس ان دونون نے جب اُسکو نکال دیا تو وہ وہان سے نکلا اور لوگون پر سے اُچکتا ہوا چلا اور کہتا جاتا تھا کہ گویا مین نے یہ بات بیہودہ و ناشایستہ کہی تھی و حال آنکہ مین کھڑا ہوا تھا تا کہ تمھارے نبی کے امور کو استوار کرون اُسوقت معوذ بن عفرا نے اُسکی ملاقات کی اور کہا تیرا کیا حال ہی اُسنے کہا مین اُس مقام پر کھڑا ہوا تھا جہان پہلے ہمیشہ کھڑا ہوا کرتا تھا (یعنے وہان وعظ کیا کرتا تھا) پس کچھ لوگ میری قوم کے میری طرف آئے اور اُنمین سخت تر مجھپر عبادہ اور خالد بن زید تھے (یعنے ان دونون نے مجھپر سختی کی) تب معوذ نے اُس سے کہا تو پھر چل اور اپنے لیے رسول خدا صلعم سے استغفار طلب آمرزش کر اُسنے جواب دیا مجکو پروا نہین ہی کہ وہ میرے لیے استغفار کرین پس اس باب مین یہ آیہ نازل ہوئی وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ الایہ یعنے جب اُن لوگون سے کہا جاتا ہی کہ آؤ تمھارے حق مین

رسول خدا استغفار کریگا تو وہ لوگ اپنا سر ہلاتے ہین یعنے انکار کرتے ہین راوی کہتا ہے کہ گویا مین دیکھتا تھا اُسکے پسر کی طرف یعنے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی کو کہ وہ لوگون مین بیٹھا تھا اور اپنے باپ کی طرف نگاہ نہین کرتا تھا اور اُسکا باپ یعنے ابن ابی کہتا تھا کہ محمدؐ نے تجھے مربد سہل وسہیل سے نکالدیا (مربد نام موضع قریب مدینہ اور سہل وسہیل دو شخص تھے جنکا وہ موضع تھا

ذکر ما نزل من القرآن باُحد

یعنے ذکر ہے اُن آیات قرآن کا جو بمقدمۂ اُحد نازل ہوئین

مصنف کتاب نے کہا کہ مجھے خبر دی محمدؐ نے اُنکو عبدالوہاب نے اُنکو محمدؐ نے اُنکو واقدی نے اُنھون نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ بن جعفر نے ام بکر بنت المسور بن مخرمہ سے اُنھون نے کہا میرے باپ مسور بن مخرمہ نے عبدالرحمن بن عوف سے کہا کہ ہمسے اُحد کا حال بیان کر اُنھون نے کہا اے پسر برادر من سورۂ آل عمران مین بعد ایک سو بیس آیہ کے شمار کر تو مطلع ہو جائیگا تو گویا کہ تو ہمارے ساتھ حاضر تھا وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ الے آخر الآیہ کہا عبدالرحمن نے کہ جب صبح کو رسول خدا صلعم طرف اُحد کے روانہ ہوے پس صف اپنے اصحاب کی واسطے قتال کے اِس طرح درست کرتے تھے گویا کہ اُنکے صف تیر راست کیے جاوین اگر سینہ کسی کا نکلا نظر آتا تھا تو فرماتے تھے پیچھے ہٹ جا اور درباره قولہ تعالے اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا الے آخر الآیہ کہا عبدالرحمن نے کہ وہ دونون جماعت بنو سلمہ و بنو حارثہ تھی جنھون نے قصد کیا کہ رسول خدا صلعم کے ساتھ اُحد کی جنگ مین بعد از ان خدا نے اُنکو غریمت و ہمت دی کہ وہ حضرت کے ہمراہ نکلے تھے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ یعنے قلیل تھے کیونکہ تین سو اور دس سے کچھ زیادہ آدمی تھے فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ یعنے شکر کرو اُس بات کا کہ بدر مین تمکو ظفر و فتح عطا کی اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ (یعنے روز اُحد) اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا الآیہ حال یہ ہے کہ قبل از خروج طرف اُحد کے رسول خدا صلعم پر یہ آیہ نازل ہوا تھا اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ عبدالرحمن نے کہا کہ پھر اُن لوگون نے صبر و اتقا نہ کی بلکہ روگردانی کی تو روز اُحد مدد رسول خدا صلعم کی ساتھ ایک ملک کے بھی نہین کی گئی قولہ مسوّمین راوی نے کہا معلمین یعنے سربند شناخت کا سر پر باندھے ہوے (یعنے وردی) قولہ تعالے وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى یعنے تاکہ مژدہ حاصل کرو تم اُن فرشتون

کی امداد سے اور تاکہ تم مطمئن ہوجاؤ اُنکی طرف یقطع طَرَفًا مِّنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَوْ یَکْبِتَهُمْ فَیَنْقَلِبُوْا خَآئِبِیْنَ یعنے حصّہ پہونچاوین گے ہم اُنسے اُحد مین پس اُلٹے پھرینگے وہ ہزیمت وخسارت پاکر لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ راوی نے کہا مراد ہی اُن لوگون سے جو منہزم ومفرور ہوے روز اُحد اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیہ نازل ہوا بمقدمۂ حمزہ رضی اللہ عنہ کے کہ جسوقت اُنھون نے دیکھا رسول خدا صلعم کو جو کچھ اُنپر گذرا جراحات سے تو اُنھون نے کہا ہم بھی اُنکو یعنے کفار کو مثل کرینگے یعنے اُنکے عضو عضو کاٹین گے اُسوقت یہ آیہ نازل ہوا اور بعضون نے کہا یہ آیہ نازل ہوا شان مین رسول خدا صلعم کے جسوقت حضرت علیہ السّلام کو روز اُحد تیر لگا تو فرمایا کیونکر فلاح پاوینگے یہ قوم جنھون نے اپنے نبی کے ساتھ ایسا کچھ کیا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً راوی نے کہا اہل جاہلیت کا یہ دستور تھا کہ جب مدت کسی کے دین کی نسبت کسی دین دار کے تمام ہوجاتی تھی اور اُسکے پاس زر قرضہ موجود نہوتا تھا تو صاحب دین اُسکو مہلت دیتا تھا مگر دوگنا زر قرضہ اُسپر باندھ لیتا تھا وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ راوی نے کہا مراد ہی تکبیر اولے سے امام کے ساتھ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ کہتے ہین ایک جنت ہی جو ساتھ آسمان ہین اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ راوی نے کہا مراد سراء سے یسر ہی اور ضراء سے عسر ہی وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ مراد ہی اُن لوگون سے جنکو ایذا پہونچی وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ یعنے جو کچھ اُنکی طرف عائد ہوا وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ یعنے وہ لوگ دعا کرتے ہین کہ حق تعالےٰ اُنکے گناہون کی آمرزش کرے وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا راوی نے کہا یہ مسئلہ مشہور ہی لا کبیرۃ مع توبۃ ولا صغیرۃ مع اصرار یعنے توبہ کرنے سے کبیرہ باقی نہین رہتا اور اصرار کرنے سے صغیرہ نہین رہتا بلکہ کبیرہ ہوجاتا ہی هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ یعنے عمی وکوری سے وَهُدًى مِّنَ ضَلَالَةٍ وگمراہی سے وَلَا تَهِنُوْا یعنے قتال وجہاد مین ساتھ عدو کے وَلَا تَحْزَنُوْا یعنے اُس مصیبت پر جو تم مین کسیکو پہونچی قتل اور زخمی ہونے سے وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ یعنے ہر آئینہ تم فیروز مند ہوے ہو روز بدر اُسقدر کہ وہ دوچند ان ہو اُس فیروزی کا جو اُنکو تمسے روز اُحد حاصل ہوئی ہی اِنْ یَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ یعنے جراحات روز اُحد فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ یعنے زخمہاے روز بدر وَتِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ یعنے اُنکے لیے غلبہ وظفر ہی تو تمھارے لیے بھی ہی اور نیکوئی عاقبت خاص تمھارے لیے مقرر ہی وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنے قتال کرنے والون کو ہمراہ اپنے نبی کے وَیَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ

ایک جماعت کو اُن کافرون مین سے یا ذلیل کرے اُنکو پھرجانے والے ہوں نہیں تیرے لیے اُس امر مین کچھ اختیار یا قبول توبہ کرے اُنپر یا عذاب کرے اُنکو کہ وہ لوگ ظالم ہین ہ اسمان ہین نیکی اور بدی کرنے والے ہ سود دونا دون ہ شتاب روی کرو بخشش پروردگار اپنے کی ہ

ہ جنت جسکی چوڑائی آسمان وزمین ہی ہ ہ جو صابر ہین ہ ہ حال بد مین مبتلا کرنے والے ہ ہ اور عفو کرنے والے ہ ہ ہ کہ ہ ہ

یعنے جو کوئی قتل ہوا روز اُحد وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنے ازمالیوے اُن لوگون کو جنھون نے قتال وجہاد کیا اور ثابت قدم رہے وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ یعنے مشرکین اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ یعنے کہ کون شہید ہوا اُحد مین یا مبتلاے بلا ہوا اُسمین وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ یعنے کسنے صبر کیا ای اُس روز وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ راوی نے کہا کہ تلوارین لوگون کے ہاتھون مین تھین یعنے کچھ لوگ اصحاب بنی صلعم مین وہ تھے جنھون نے تخلف کیا تھا بدر سے یعنے روز بدر پیچھے رہ گئے تھے پس وہ ہی لوگ وہ ہین جنھون نے اب بھی دوبارہ خروج طرف اُحد کے رسول خدا صلعم سے الحاح واصرار کیا تاکہ جائزہ وغنیمت کو پہونچین پس جبکہ روز اُحد آیا تو بھاگے اُنمین سے جو بھاگے اور بعضون نے کہا کہ نزول اِس آیہ کا دربارہ اُن چند نفر کے ہی جو قبل خروج نبی صلعم کے طرف اُحد کے آپسمین کلام کرتے تھے کہ کاش ہم گروہ مشرکین سے ملاقات کرتے پس اگر ہم اُنپر ظفریاب ہوتے یا ہم فائز بشہادت ہوتے پھر جبکہ روز اُحد اُنکو موت کا سامنا ہوا تو وہ بھاگ گئے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الآیۃ راوی نے کہا کہ روز اُحد ابلیس صورت جعال بن سراقۃ الثعلبی کی بنکر پکارنے لگا کہ محمدؐ قتل ہوے پس اصحابؓ ہر طرف متفرق ہو گئے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ گویا مین مثل بُز کوہی کوہ پر چڑھا جاتا تھا یہان تک کہ مین خدمت مین رسول خدا صلعم کی پہونچا اور اُسی وقت حضرت علیہ السلام پر یہ آیتین نازل ہوئی تھین وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الآیہ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ یعنے جو کوئی منھ پھیرے گا وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا یعنے کسی نفس کو اختیار نہین ہی کہ وہ بدون اجل اپنے مرجاوے اور یہ حسب منشا رقول ابن اُبیّ ہی جب اُسنے اپنے یارون کو پھیرا ہی اور روز اُحد جو شہید ہو گئے تھے وہ ہو گئے لَوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا پس حق تعالےٰ نے خبر دی اور اُسکو آگاہ کیا کہ وقت معین کا نوشتہ ہی اور فرمایا ہی حق تعالےٰ نے کہ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا یعنے جو کوئی عمل کرتا ہی واسطے دنیا کے ہم اُسکو اُسی دنیا سے جسقدر چاہتے ہین دیتے ہین وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ یعنے جو کوئی ارادہ آخرت کا رکھتا ہی نُؤْتِهٖ مِنْهَا ہم اُسکو اُسی آخرت سے ثواب دیتے ہین وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ راوی نے کہا کہ ربیون یعنے جماعت کثیر فَمَا وَهَنُوْا لِمَا اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا

یعنے اُن لوگون نے اپنی گردنین نہین ڈالین اور ارادے اُنکے ضعیف نہین ہوے
وَمَا اسْتَكَانُوا یعنے ذلیل نہین ہوے سامنے دشمنون کے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ
خبر دیتا ہی اُنکو اس بات کی کہ وہ صابر ہین وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا
اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِلٰى قَوْلِهِ وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ یعنے اُنکو ظفر و نصرت عطا کی اور
آخرت مین اُنکے لیے جنت کو واجب کیا یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ
عَلٰى أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ یعنے اگر تم لوگ اطاعت یہود و منافقین کروگے
جس بات مین کہ وہ تمکو مخذول کرتے ہین تو پھر وہ تمکو پچھلے پاؤن پھیر دینگے اور تم پھر جاؤگے
نقصان اُٹھائے ہوے بَلِ اللّٰهُ مَوْلَاكُمْ مراد ہی مومنین سے کہ حق تعالے تمکو دوست رکھتا ہی
سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ یعنے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ فتح ہوئی ہماری
رُعب سے ایک مہینے کی راہ سامنے اور ایک مہینے کی راہ پیچھے وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهُ
إِذْ تَحُسُّونَهُمْ بِإِذْنِهِ حس بمعنی قتل ہی یعنے وہ ایسا خدا ہی جسنے تمکو خبر دی کہ اگر تم صبر و استقامت
کروگے تو پروردگار تمھارا مدد کریگا تمھاری پانچہزار فرشتون سے حَتّٰى إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ
فِي الْأَمْرِ یعنے سستی و بددلی کی تمنے دشمن سے اور باہم تنازع کی تمنے مراد اس سے اختلاف کرنا
تیراندازون کا ہی اُس مقام مین جہان اُنکو رسول خدا صلعم نے ٹھہرایا تھا اور نافرمانی کرنا اُنکا قیام سے
کیونکہ حضرت علیہ السلام اُنکو پہلے سے مامور کر چکے تھے کہ اُس مقام سے تجاوز نکرنا اور اپنے موضع
قیام سے جدا نہونا اگرچہ تم دیکھنا کہ ہم قتل ہوتے ہین تب بھی تم ہماری مدد کو نہ آنا اور اگر تم دیکھنا کہ
ہم تاراج اموال غنیمت کرتے ہین تب بھی تم ہمارے شریک نہونا مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ
یعنے ہزیمت مشرکین و حال آنکہ تم خود اُلٹے پھرے بھاگتے ہوے مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا
یعنے لشکر مشرکین مین جو کچھ مال غنیمت سے تھا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ یعنے وہ لوگ
جو منجملہ تیراندازون کے ثابت قدم رہے اور نہین جدا ہوے وہ لوگ عبداللہ بن جبیر
اپنے افسر سے اور نہ اُن لوگون سے جو عبداللہ کے ساتھ ثابت قدم رہے تھے اور
کہا ابن مسعود نے کہ جب سے مین نے اِس آیہ کو سُنا تب سے مین نے اصحاب رسول خدا
صلعم مین سے کسیکو ایسا نہین دیکھا کہ وہ ارادہ دنیا کا رکھتا ہو ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ یعنے اُسوقت
کہ تمکو اُنپر غلبہ تھا لِيَبْتَلِيَكُمْ تاکہ رجوع کرین مشرکین یعنے دوسری بار پس قتل کرین اُنکو
جو قتل ہوے تم مین سے اور مجروح کرین جو زخمی ہوے تم مین سے وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ

کیا خدا نے تمسے ۱۲
۱۵ اور ظاہر نہین ہوے ۱۲
۱۵ اور خدا دوست رکھتا ہی صابرون کو ۱۲
۱۵ اور نتھا قول اُنکا مگر یہ کہ کہتے تھے اے پروردگار ہمارے گناہون کو اور ہمارے کاموں مین ہماری زیادتی کو اور ہمکو ثابت قدم رکھ اور ہمکو مدد کر کافر لوگون پر ۱۲
۱۵ اور ہمکو نیکی جزا دنیا کی اور بہتر ثواب آخرت کی ہمنے کہا تھا کہ ہمکو دیگا ۱۲
۱۵ اے ایمان لانیوالو اگر اطاعت کروگے کافرون کی تو وہ تمکو پھیر دینگے پچھلے پاؤن کی طرف پھر جاؤگے اور تم پھر جاؤگے پچھلے پاؤن پھیر کے ۱۲
۱۵ نقصان پہنچانیوالے اور دشمن ۱۲
۱۵ اور ڈالیگا ۱۲
۱۵ اور سچا کیا خدا نے تمسے وعدہ اپنا جب تم قتل کرتے تھے اُنکو ۱۲
۱۵ یہان تک کہ جب تم بزدلی کی ٹھہرے ۱۲
۱۵ اور جھگڑا کیا تم نے ۱۲
۱۵ اور نافرمانی کی تم نے ۱۲
۱۵ بعد اسکے کہ دکھایا تمکو اُسنے جو تم دوست رکھتے ہو ۱۲
۱۵ اور تم مین سے بعضے وہ ہین جو چاہتے ہین دنیا کو ۱۲
۱۵ اور تم مین سے بعضے وہ ہین جو چاہتے ہین آخرت کو ۱۲
۱۵ پھیر دیا تمکو اُنسے ۱۲
۱۵ تاکہ آزمائے تمکو ۱۲

یعنے عفو کیا خدا نے اُنسے جو اُس روز تم مین سے فرار ہو گئے تھے اور عفو کیا اُس شخص سے بھی ارادہ کیا تھا جو کچھ کیا تھا تاراج غنیمت سے پس خدا نے ان سب باتون کو اُنسے عفو کیا اِذْ تُصْعِدُوْنَ یعنے جب تم جبل پر بھاگے جاتے تھے وَلَا تَلْوُوْنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ یعنے وہ لوگ چلے جاتے تھے بھاگے ہوے اور چڑھے جاتے تھے کوہ پر اور رسول اُنکا پکارتا تھا کہ اے گروہ مسلمین مین رسول خدا ہون میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ پر کوئی حضرت علیہ السلام کی طرف مائل نہوتا تھا پس اس بات کو بھی خدا نے اُنسے عفو کیا فَاَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ پس غم اول تو زخم ہونا تھا اور قتل ہونا تھا دوسرا غم وہ تھا جب سنا تھا کہ رسول خدا صلعم شہید ہو گئے چنانچہ اس غم آخر نے اُس غم اول زخمی ہونے اور قتل ہونے کو بھلا دیا تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ غم اول وہ تھا جب بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گئے اور نبی صلعم کو چھوڑ گئے تھے اور غم دوسرا جسوقت مشرکین نے ہر طرف سے اُنپر ہجوم کیا اور اُنکے سرون پر پہونچ گئے بلندی جبل سے پس اُسوقت غم اول بھول گئے اور بعضون نے کہا ہی کہ غَمًّا بِغَمٍّ بلا پر بلا آزمایش پر آزمایش تاکہ لِكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ یعنے تاکہ یاد نکرو جو کچھ فوت ہوا تمھارا اُنکے مال کے تاراج کرنے سے اور زیادہ کرو جو کچھ کہ پہونچا تمکو قتل و مجروح ہونے سے تم مین ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا الے قولہ مَا قُتِلْنَا هٰهُنَا زبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مین نے اس قول کو معتب بن قشیر سے بواسطہ سنا کیونکہ مجھپر اُسوقت نیند کا غلبہ تھا اور مین کالح یعنے سخت نیند مین تھا مین نے خود اُسکی زبانی نہین سنا کہ وہ یہ کلام کہتا ہو وحال آنکہ اس بات پر لوگ مجتمع ہین کہ معتب صاحب اس قول کا ہی یعنے لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قال اللہ عزوجل لَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ یعنے اگر کچھ چارہ نہ تھا اس بات سے کہ وہ خود چلے جاتے طرف اپنے مصارع و مقاتل کے وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ یعنے تاکہ خدا تمھارے کینون کو اور تمھاری کھوٹی باتون کو تمھارے دلون سے نکالے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ یعنے جو لوگ دل مین پوشیدہ رکھتے ہین نفیض یا غش یعنی کھری یا کھوٹی باتون کو اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا مراد اُن لوگون سے ہی جو روز احد مفرور ہوے تھے یعنے جو کچھ اُنکو مصیبت پہونچی تو اُنکے بعض گناہون کے سبب تھا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ یعنے اُنکے فرار سے یَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا الراوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی بمقدمہ ابن ابی کے پس حق تعالے فرماتا ہی مومنین سے کہ تم لوگ ایسا کلام نکرو اور نہ کہو جو ابن ابی نے کہا اور وہی وہ ہی جو حق تعالے نے فرمایا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا یعنے نہو جا

مثل کفر کرنے والوں کے یجعل اللہ ذلک حسرۃ فی قلوبہم ولئن قتلتم فی سبیل اللہ او متم الے آخر الآیہ یعنے جو کوئی قتل بسبیل ہویا مرجاوے دشمن کے مقابلے مین یا مرابطہ مورچال مین تو یہ بہتر ہی جو کچھ جمع کیا جاوے مال دنیا سے لائے اللہ تحشرون یعنے روز قیامت تم سب خدا کی طرف پھیرے جاؤگے فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم یعنے رحمت خدا سے تو اُنکے لیے نرم دل ہی لانفضوا من حولک یعنے وہ اصحاب جو بھاگ گئے تھے اُحد مین فاعف عنہم واستغفر لہم وشاورہم فی الامر حق تعالے نے حکم کیا اپنے نبی کو کہ اصحاب سے مشورہ کرین مگر خاص درباۂ حرب فقط چنانچہ رسول خدا صلعم کسی سے کسی امر مین مشاورہ نہین کرتے تھے مگر مقدمہ حرب فاذا عزمت ای جب لوگون کو توجع کرے فتوکل علی اللہ وماکان لنبی ان یغل ومن یغلل یات بما غل یوم القیمۃ راوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی تھی روز بدر جبکہ لوگ غنیمت مین ایک چادر سرخ لائے تھے (کہ وہ گم ہوگئی تھی) چنانچہ منافقین نے کہا کہ ہم نہین دیکھتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (یعنے ایسا کہ نہین سکتے) مگر حضرت نے اُسکو لیا ہوگا تب یہ آیت نازل ہوئی افمن اتبع رضوان اللہ کمن باء بسخط من اللہ یعنے جو شخص خدا پر ایمان لاوے کیا وہ مثل اُس شخص کے ہی جو خدا کے ساتھ کفر کرتا ہو لہم درجات عند اللہ یعنے فضیلتین ہین درمیان اُنکے نزدیک حق تعالے کے لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم یتلوا علیہم ایاتہ یعنے القران ویزکیہم ویعلمہم الکتاب یعنے القران والحکمۃ قول درست وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین وقولہ عزوجل اولما اصابتکم مصیبۃ قد اصبتم مثلیہا الے آخر الآیہ یہ وہ مصیبت تھی جو پہونچی اُنکو روز اُحد کہ قتل ہوے مسلمین مین سے ستر آدمی مع اُن لوگون کے جو زخمی ہوے قلتم انی ہذا قل ہو من عند انفسکم یعنے بسبب کرنے تمھارے نافرمانی رسول کی مراد نافرمانون سے رماۃ مین اسی تیر اندازو قولہ تعالے قد اصبتم مثلیہا یعنے قتل کیا مسلمین نے روز بدر ستر آدمی اور اسیر کیا ستر نفر کو وما اصابکم یوم التقی الجمعان یعنے روز اُحد فباذن اللہ ولیعلم المؤمنین ولیعلم الذین نافقوا یعنے تاکہ معلوم کرے خدا بعلم ظہوری اُن لوگون کو جنکو آزمایا کہ اُنھون نے قتل کیا اور قتل ہوے اور معلوم کرے منافقون کو وقیل لہم تعالوا قاتلوا فی سبیل اللہ او ادفعوا قالوا لو نعلم قتالا لاتبعناکم یہ قول ابن ابی ہی وقولہ او ادفعوا یعنے زیادہ کرو جمعیت کو اور بعضون نے کہا ہی یعنے دعا مانگو ابن ابی نے

لہ تاکہ کہ اصحاب ما حق تعالے نے دلون مین حسرت واسف اور گلہ قتل کرنے راہ خدا مین جو جاتے ہین لہ البتہ تو اُن کے لیے نرم دل ہوا لہ پس بسبب رحمت خدا کے تو نے نرمی کی ہے رسول پر لہ بخلاف بدن کے لہ پس تم معاف کرو اُنکے قصور کو اور استغفار کرو اُنکے لیے اور مشورہ کرو اُن سے کام مین لہ یعنے جو شخص خیانت کرے گا قیامت کے روز اپنی خیانت کے ساتھ لہ کیا جب مبتلا ہوے تم مصیبت مین کہ پہونچی تھی تم سے مصیبت اُس سے دونون جماعت سے ۱۲ لہ کہ تم نے کہا یہ کہان سے آئی ہم پر

روز اُحد کہا اگر ہم جانتے اقتال ہوگی تو ہم تمھاری تبعیت کرتے یعنے وہ کہتا تھا کہ نوبت قتال کی نہ آویگی
بعدازاں حق تعالے نے فرمایا ہُمْ لِلْکُفْرِ یَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْہُمْ لِلْاِیْمَانِ نازل ہوئی یہ آیت بمقدمہ ابن ابی
بقولہ تعالے اَلَّذِیْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِہِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا یہ مقولہ ابن ابی ہے قُلْ فَادْرَءُوْا
عَنْ اَنْفُسِکُمُ الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ نازل ہوئی یہ آیت بمقدمہ ابن ابی وَلَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا اِلٰے قولہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ کہا
ابن عباس نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جب بھائی تمھارے شہید ہوے اُحد میں
تو ارواحین اُنکی شکمہاے طیور سبز میں داخل کی گئیں کہ وہ جنت کی نہروں پر وارد ہوتی ہیں اور
اُسکے میووں کو کھاتی ہیں اور سونے کی قندیلوں میں زیر سایۂ عرش بسیر اکرتی ہیں اور جسوقت اپنے
کھانے اور پینے کی چیزوں سے خوشبو پاتی ہیں اور خوبیاں اپنی جاگاہ و سیرگاہ کی دیکھتی ہیں کہتی
ہیں کاش بھائی ہمارے اُن چیزوں کو جانتے جنسے خدا نے ہمکو کرم کیا ہے اور جن نعمتوں میں کہ ہم ہیں
تاکہ جہاد سے کنارہ نکرتے اور وقت حرب کے باز نہ رہتے تب فرمایا حق تعالی نے کہ پیغام تمھارا اُنکو پہونچاتا ہوں
پس نازل کیا حق تعالی نے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا الآیۃ اور رسول خدا صلعم سے
ہمکو حدیث پہونچی ہے کہ شہیدوں کا مقام لب نہر جنت پر سبز گنبدوں میں ہے صبح و شام اُنکا رزق وہاں مہیا ہوتا
ہے اور اس آیہ کی تفسیر میں ابن مسعود کہتے تھے کہ ارواح شہدا کی مثیل خدا مانند طیور سبز کے ہے کہ اُنکے بسیر
کے لیے قندیلیں عرش میں لٹکتی ہیں اور عیش و سیر کرتے پھرتے ہیں جس جنت میں چاہتے ہیں اور
پروردگار تمھارا اُنپر نگاہ کرتا ہے اور اُنکو اطلاع دیتا ہے کہ اُسنے کہتا ہے آیا کسی چیز کی تم خواہش رکھتے ہو تا
میں تمھارے لیے اُسکو زیادہ کروں تو وہ کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے کیا ہم جنت میں عیش و آرام
نہیں کرتے پھرتے ہیں جہاں چاہتے ہیں پھر دوبارہ اُنپر اطلاع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ کس چیز کی تم خواہش کرتے ہو
تا اُسکو میں تمھارے لیے مہیا کروں تب وہ کہتے ہیں اے رب ہمارے اعادہ کر ہماری روحوں کو ہمارے بدنوں میں
کہ ہم پھر قتل کیے جاویں تیری راہ میں اور کہا ابن مسعود نے در بیان قولہ تعالے اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ
وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَہُمُ الْقَرْحُ اِلٰے آخر الآیہ کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے غزوہ کیا مثل سختی شیروں
کے اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھے خبر دی عبد الحمید بن جعفر نے اُنھوں نے اپنے باپ سے ذکر کیا
کہ ماہ محرم میں شب یکشنبہ کو بنا گاہ عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی دروازۂ رسول خدا صلعم پر حاضر ہوے
اور بلال بھی اُسی در دولت پر بیٹھے تھے اور اذان دے چکے تھے منتظر برآمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے
یہانتک کہ حضرت باہر تشریف لائے تب مزنی حضرت کی طرف دوڑے اور عرض کی یا رسول اللہ میں اپنے اہل سے

چلا جب ملل مین آیا تو ناگاہ وہان قریش اُترے ہوے تھے مین نے اپنے دل مین کہا کہ مین اُن لوگون مین داخل ہون اور اُنکے اخبار سنون چنانچہ مین اُنکے پاس جا بیٹھا پس مین نے ابوسفیان اور اُسکے اصحاب سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہمنے کچھ نہین کیا کہ تم لوگ اُس قوم کی سختیون کو پہونچے اور اُنکے لوہے کی تیزی اُٹھائی پس چاہیے کہ پھر چلو تاکہ جو لوگ باقی رہ گئے ہین ہم اُنکا استیصال کرین اور صفوان اس بات سے اُنکو منع کرتا تھا پس حضرت علیہ السلام نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بُلایا اور اُن دونون سے جو کچھ مزنی تھا ذکر کیا تب اُن دونون نے کہا طلب و تلاش کیجیے دشمنون کو والا وہ لوگ اطفال پر آپڑین گے پس حضرت نے اس مشورہ کو مسلم کیا تو لوگ گئے ہوے پھر جمع ہونے لگے اور حضرت علیہ السلام نے بلال کو حکم کیا کہ وہ لوگون مین ندا دیوے اور لوگون کو حکم کرے کہ دشمن کو طلب و تلاش کرین راویون نے کہا کہ روز یکشنبہ صبح کو رسول خدا صلعم نے مدینہ مین امر بطلب دشمن کیا پس لوگ نکلے وحال آنکہ وہ زخمی تھے و در بیان قولہ تعالے اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ الی قولہ وَاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰہِ وچونکہ ابوسفیان نے روز احد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ بدر کا بموعد صفر اثر وع سال پر کیا تھا اسلیے لوگون نے ابوسفیان سے کہا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے وعدے کو کیون وفا نکیا تب اُسنے نعیم بن مسعود الاشجعی کو مدینے کی طرف روانہ کیا تا کہ مسلمین کو مشغول و مخوف کرے موعود بدر پر آنے سے اور یہ شرط کی کہ اگر اُن لوگون کو عزم خروج سے طرف موعود بدر کے باز رکھے تو اُسکے لیے دس ناقے جائزہ مین دیوے اور اُسے اسطرح بیان کرے کہ قریش نے جماعت کثیر جمع کی ہی اور تمھارے گھرون پر آئے ہین اگر تم اُنکی طرف خروج کروگے تو وہ تمکو قتل کرین گے پس قریب تھی بات کہ وہ مسلمین کو یا اُنمین سے چند آدمیون کو مشغول و مصروف کرے یہانتک کہ یہ خبر رسول خدا صلعم کو پہونچی تو فرمایا قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی اگر کوئی میرے ہمراہ نہ نکلیگا تو مین تن تنہا خروج کرونگا پس یہ ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنکر مسلمانون کی آنکھین کھل گئین یعنے اُنکو بصیرت حاصل ہوئی تب وہ بطریق تجارت کے نکلے اور بدر مین موسم تھا فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَفَضْلٍ یعنے تجارت مین بہت سا نفع اُٹھایا لَمْ یَمْسَسْھُمْ سُوْءٌ کہ نوبت قتال کی نہ پہونچی اور بدر مین آٹھ روز مقام کیا پھر وہان سے پھر آئے اِنَّمَا ذٰلِکُمُ الشَّیْطَانُ یُخَوِّفُ اَوْلِیَاءَہٗ فَلَا تَخَافُوْھُمْ وَخَافُوْنِ یعنے شیطان خوف مین ڈالتا ہی تمکو اپنا دوستدار بنا کر اور اُسکو ڈراتا ہی جو کوئی اُسکی اطاعت کرتا ہی وَلَا یَحْزُنْکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ اِنَّھُمْ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیْئًا اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ یعنے محبوب رکھتے ہین کفر کو ایمان پر وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِھِمْ یعنے جسقدر کہ

اُنکے بدنون کو صحت و تندرستی دیجاتی ہی اور اُنکو رزق ملتا ہی اور اُنکو غلبہ و ظفر دکھلایا جاتا ہی
اُنکا عداپر تو یہ سب اُنکے لیے سامان مہلت ہی تاکہ موجب مزید اُنکے کفر کا ہو ۳ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ اس
سے مراد ہی مبتلاے مصائب ہونا اہل اُحد کا ۴ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ یعنے مقرب
کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اپنے رسولون مین سے و در بیان قولہ تعالے ۵ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ
يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ اِلٰے قولہ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ راوی نے کہا
جس مال کا حق ادا نہین کیا گیا یعنے زکوۃ وغیرہ نہین دی گئی وہ قیامت مین اژدہا بنکر آویگا
اور صاحب مال کی گردن مین لپٹا ہوا اُسکے دونون ہنسلیون مین ڈستا ہوگا اور کہے گا مین تیرا
مال ہون لَقَدْ ۶ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ راوی نے کہا جب
نازل ہوئی یہ آیت مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فنحاس یہودی نے کہا خدا فقیر ہی
اور ہم غنی ہین کہ وہ ہمسے قرضہ مانگتا ہی ۷ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ و قولہ تعالے ۸ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ
ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ تمھارے کفر سے اور باعث تمھارے قتل کرنے کے انبیا کو ۹ اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا
اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ یہ وہ آیت ہی
جسکو یہود نے پڑھی ۱۰ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ یعنے یہود سے ۱۱ وَمِنَ
الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا یعنے یعنے عرب والے ۱۲ اَذًى كَثِيْرًا اے آخر الآیۃ راوی
نے کہا نازل ہوئی یہ آیت نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر قبل مامور ہونے ساتھ
جہاد کے ۱۳ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ اے قولہ ۱۴ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
کہا لیا گیا علاے یہود سے عہد اس بات کا کہ کتمان صفت حضرت علیہ السلام کا نکرین پس اُس
عہد کو اُنھون نے اپنے پس پشت ڈالا اور اُسکو اُنھون نے وسیلہ اپنی روزی کا کیا اور صفت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بدل ڈالا و قولہ تعالے ۱۵ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ
يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا راوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی دربارۂ مردم منافقین چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب بارادۂ جہاد نکلتے تھے تو وہ منافق کہتے تھے کہ جب آپ جہاد کرینگے تو ہم بھی آپ کے ہمراہ چلینگے پھر
جب حضرت علیہ السلام غزوہ کرتے تھے تو وہ لوگ ساتھ نہین دیتے تھے اور بعضون نے کہا وہ لوگ
یہود تھے ۱۶ اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ کہا راوی نے کہ نماز
پڑھتے تھے کھڑے ہوکر اور بیٹھکر اور اپنے پہلوون پر یعنے کروٹ

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا راوی نے کہا وہ منادی قرآن ہی کیونکہ نہین ہی ایسا کہ کل مردم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو وقولہ تعالے فَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا یعنے مہاجرین جو مکے سے نکال آئے تھے وقولہ لَا یَغُرَّنَّکَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ یعنے تجارت انکی اور پیشہ انکا وَاِنَّ مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْھِمْ یعنے عبداللہ بن سلام یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا راوی نے کہا عہد رسول خدا صلعم مین رباط سوائے نماز بعد نماز کے نہ تھا یعنے بذل جہد مردم سوائے ربط دینے کے ایک نماز کو دوسری نماز سے نہ تھا اور بیان کیا جابر بن عبداللہ نے کہ جب سعد بن ربیع اُحد مین شہید ہوے تو رسول خدا صلعم مدینے کی طرف پھرے بعد ازان حمراء الاسد کی جانب تشریف فرما ہوے اور برادر سعد بن ربیع نے آکر میراث سعد کی لی اور سعد کی دو بیٹیان اور بی بی انکی حاملہ تھی اور حال مسلمین کا یہ تھا کہ میراث لیتے تھے اُس دستور پر جو جاہلیت مین مقرر تھا یہان تک کہ شہید ہوے سعد بن ربیع پھر جب اُن لڑکیون کا چچا وہ سارا مال لے گیا اور اُسوقت تک فرائض نازل نہوئی تھی اور زوجہ سعد کی زن ہوشیار تھی اُسنے طعام ضیافت گوشت و روٹی تیار کرکے رسول خدا صلعم کو طلب کیا اور وہ اُن روزون اسوان مین تھی پس ہملوگ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین صبح سے حاضر ہوے اور اُسی عرصہ مین کہ ہملوگ حضرت کے پاس بیٹھے اور ذکر معرکہ اُحد کا کر رہے تھے کہ کون کون شہید ہوا مسلمین مین سے اور ذکر سعد بن ربیع کا بھی ہوتا تھا تا آنکہ حضرت نے فرمایا اُٹھو ہمارے ساتھ چلو پس ہم ساتھ چلے اور ہملوگ بیس آدمی تھے پھر جبکہ ہم اسوان مین پہونچے اور رسول خدا صلعم اور ہملوگ بھی اُنکے ہمراہ پاس زوجہ سعد کے داخل ہوے تو ہمنے دیکھا کہ اُسنے بابین دو درخت خرما کے پانی کا چھڑکاؤ کیا ہی اور چٹائی خرمے کی وہان ڈالی تھی جابر بن عبداللہ نے کہا واللہ مسند و فرش پورا نہ تھا کہ ہم لوگ بیٹھتے اور رسول خدا صلعم سعد بن ربیع کی باتین کرتے تھے اور اُنپر رحمت بھیجتے تھے اور فرماتے تھے مین نے اُس روز دیکھا کہ نیزون کی انی اُسکے بدن سے پار ہوگئین یہان تک کہ وہ شہید ہوا پھر اس حال کو عورتون نے سُنا تو سب رونے لگین اور حضرت کی آنکھون سے آنسو ٹپکنے لگے اور اُن عورتون کو رونے سے کچھ منع نہین کیا جابر نے کہا کہ اُس عالم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسوقت ایک شخص اہل جنت سے تمکو سامنے نظر آوے گا جابر نے کہا ہملوگ دیکھنے لگے کہ کون شخص ہمارے سامنے سے آتا ہی

کھانا گاہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سامنے سے نظر آئے تب ہم لوگون نے بڑھکر اُنکو خوشخبری دی کہ تمھارے
حق مین حضرت نے ایسا فرمایا ہی بعد ازان ابوبکرؓ نے قوم پر سلام کیا لوگون نے جواب سلام دیا پھر وہ بیٹھ گئے
بعد ازان حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت مین سے تمھارے سامنے سے آویگا پھر ہمنے لوگون کے
درمیان شگاف سے دیکھنا شروع کیا کہ اب کون آتا ہی کہ ناگاہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سامنے سے
دکھائی دیے تب ہملوگ اُٹھے اور جو کچھ اُنکے حق مین حضرت نے فرمایا تھا اُس سے اُنکو مژدہ دیا پھر وہ
آئے اور بعد سلام کے بیٹھ گئے بعد ازان حضرت نے پھر فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت مین سے تمھارے
سامنے نمایان ہوگا پھر ہم درمیان شگاف مردم سے دیکھنے لگے کہ اب کون آتا ہی تو دفعتہً علی بن ابی طالب
سامنے سے نمودار ہوے پھر ہم لوگ اُٹھے اور بڑھکے اُنکو بشارت جنت کی دی پس وہ بھی آئے اور
بعد سلام بیٹھ گئے بعد ازان کھانا آیا جابر نے کہا اُس قدر کھانا آیا کہ بقدر کھانے ایک آدمی یا دو آدمی کے
تھا چنانچہ حضرت علیہ السلام نے اُس طعام مین اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا کھاؤ بسم اللہ تب ہم اُسمین کھانے لگے
یہان تک کہ ہملوگ سیر و آسودہ ہوگئے اور ہمنے نہین دیکھا کہ اُس طعام مین سے کچھ نکلا ہو بعد ازان
حضرت علیہ السلام نے فرمایا اس طعام کو اُٹھا لیجاؤ تب اُسکو اُٹھا لیگئے بعد ازان ایک طبق رطب تازہ
توڑا ہوا یا کچھ دیر کا ہمارے سامنے آیا تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا بسم اللہ نوش کرو جابر نے کہا پھر ہم کھانے
لگے یہان تک کہ سیر آسودہ ہو گئے اور بیشک مین نے دیکھا کہ جسطرح وہ طبق آیا تھا پُر ہی اور وقت نماز ظہر آیا
پس حضرت علیہ السلام نے ہمکو نماز پڑھائی اور پانی کو ہاتھ نہین لگایا بعد ازان اپنی مجلس یعنے اپنے مقام
نشست پر پھر آ بیٹھے اور باتین کرنے لگے بعد ازان وقت نماز عصر آیا اُسوقت بقیہ طعام حاضر کیا گیا کہ اُس سے
سب سیر و آسودہ ہوے تب حضرت اُٹھے اور نماز عصر ہمکو پڑھائی اور پانی کو ہاتھ نہ لگایا یعنے اُسوقت
تک آیہ وضو نازل نہوی تھی بعد ازان زوجہ سعد بن ربیع اُٹھکر سامنے آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ سعد بن
ربیع اُحد مین شہید ہوا اور جو کچھ اُسکا متروکہ تھا اُسکا بھائی آکر وہ سب لے گیا اور حال یہ ہی کہ سعد اپنی دو بیٹیان
چھوڑ گیا ہی اُن دونون کے پاس کچھ مال نہین ہی اور یا رسول اللہ عورتین بیاہی نہین جاتی ہین مگر مال پر
تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے اے پروردگار پیچھے سعد کے اُسکے ترکہ مین احسان اور نیک معاملہ کر اور فرمایا
کہ اس مقدمہ مین مجھپر ابھی کچھ حکم نازل نہین ہوا جب مین یہان سے مدینہ کو پھرون تو وہان میرے پاس تو
پھر آئیو پھر جب حضرت علیہ السلام اپنے دولتسرا کو تشریف لائے اور دروازہ پر جلوس فرمایا اور ہملوگ بھی
اُنکے پاس بیٹھے چنانچہ یکبیک حضرت پر سختی وجد مثل شدت غلیان طاری ہوئی ہم لوگون نے جانا کہ حضرت پر
ہنگام نزول وحی کا ہی بعد ازان حضرت اُس سے فارغ ہوے اور عرق جبین انور سے مثل موتیون کے ٹپکتے تھے

پس فرمایا زوجہ سعد کو میرے پاس حاضر کرو جابر نے کہا کہ ابو سعود عتبہ بن عمرو گئے اور زوجہ سعد کو بلا لائے
جابر نے کہا کہ وہ عورت ہوشیار و تیز طبع تھی پس حضرت نے فرمایا تیرے لڑکون کا چچا کہان ہی اُسنے کہا
یارسول اللہ وہ اپنے گھر مین ہوگا فرمایا اُسکو میرے پاس بُلا لا بعد اذان فرمایا تو بیٹھ اور ایک شخص کو بھیجا
کہ دوڑتا ہوا جاوے اور اُسکو لاوے اور وہ درمیان قبیلہ بلحرث بن الخزرج کے تھا پس وہ آیا اور خستہ و ماندہ تھا
تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے مال متروکہ مین سے دو ثلث مال اپنے بھائی کی بیٹیون یعنے
اپنی بھتیجیون کے حوالہ کر یہ سنکر زن سعد نے پکار کر تکبیر کی کہ سب اہل مسجد نے صدائے تکبیر سنی پھر فرمایا حضرت صلعم
نے کہ اور ثمن اُس متروکہ کا اپنے بھائی کی زوجہ کو دے اور باقی جو تیرے پاس رہ جاوے اُسکو تو لے
اور اُس روز تک بچہ وارث نہین ہوتا تھا اور وہ جو اُسوقت حمل مین تھین وہ ام سعد بنت سعد بن ربیع تھین
زوجہ زید بن ثابت کی یا زوجہ خارجہ بن زید کی تھین اور جب کہ عمر رضی اللہ عنہ متولی خلافت ہوے اور اُس ام سعد
بنت سعد کو جو حمل مین تھی زید اپنے عقد نکاح مین اُسوقت لا چکے تھے تب زید نے اپنی زوجہ سے کہا اگر تجکو حاجت ہو
تو اپنے باپ کے میراث مین کلام کر کیونکہ امیر المومنین نے بچہ شکم کو اب وارث کیا ہی اور تو روز شہادت
اپنے باپ سعد کے حمل مین تھی اُسنے کہا مجھے اپنے بھائی سے اب کچھ مطالبہ نہین ہی اور جب اُحد مین مشرکین
شکست پاکر بھاگے تھے تو اول جو شخص اُحد سے خبر فرار مشرکین کی لیچلا تھا وہ عبداللہ بن امیہ بن المغیرہ تھا
کہ اُسنے مکے مین جانا ناپسند کیا اور طائف مین گیا اور خبر دی کہ اصحاب محمد ظفریاب ہوے اور ہلوگون نے شکست
پائی اور آنے والون مین اول مین تمھارے پاس آیا ہون راوی نے کہا کہ اور یہ ذکر ہی اُسوقت کا جب
ہزیمت اُولے مین مشرکین کو ہزیمت ہوئی تھی وبعد ازان کہ مشرکین جب بطریق تراجع کے پھر پڑے اور پہونچے جس
امر کو پہونچے پس اُسوقت اول جس شخص نے حال قتل اصحاب محمد اور ظفر قریش سے قریش مکہ وغیرہ کو
خبر دی وہ وحشی غلام تھا اور کہا واقدی نے کہ مجسے حدیث بیان کی موسے بن شیبہ نے قطربن وہب الشیبی
سے اُنھون نے کہا جب وحشی پاس اہل مکہ کے خبر مصاب اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے خبر قتل وجرح وہزیمت
اُنکی لایا اور وہ اپنے ناقہ پر چار روز کے اندر آیا جب مکے مین پہونچا تو وہ ایک ایسے ثنیہ یعنے ٹیلے پر چڑھ گیا جو
کوہ حجون پر مشرف تھا اور وہ قریب مکہ واقع ہی تب اُسنے بآواز بلند ندا دی یا معشر قریش یا معشر قریش چند
بار یہان تک کہ لوگ اُسکے پاس جمع ہو گئے مگر وہ سب خائف تھے کہ کوئی بدخبری نہ لایا ہو پس جب وحشی اُنکے
اجتماع پر راضی ہوا تو کہنے لگا تم سب باہم خوش ہو کہ ہمنے اصحاب محمد کو قتل کیا اور ایسے طور کا قتل کہ مثل اُسکے
کسی لشکر مین کبھی قتل نہین کیا گیا اور محمد کو ہمنے مجروح کیا اور اُنکو مجروح چھوڑ آئے ہین اور بڑے سردار
لشکر حمزہ کو قتل کیا ہی بعد ازان لوگ ہر طرف متفرق ہوے اور قتل اصحاب محمد پر شماتت اور بایکدیگر اظہار

کرتے چلے جاتے تھے اُسوقت جبیر بن مطعم نے وحشی سے خلوت کی اور پوچھا کہ دیکھو تو کیا کہتا ہی وحشی نے کہا
واللہ مین نے سچ کہا ہی جبیر نے کہا تو نے حمزہ کو سچ قتل کیا ہی اُسنے کہا واللہ مین نے اُسکے پیٹ مین برچھیان
ماریں کہ اُسکی دونون رانون سے نکل آئین جب لوگون نے اُسکو آواز دی اُسنے کچھ جواب ندیا تب مین نے
اُسکا کلیجہ نکالا اور مین اُسکے تئین تیرے پاس لایا ہون تاکہ تو اُس کلیجہ کو دیکھے ابن جبیر نے کہا تو نے ہماری لڑکیون
اور عورتون کے خون وغم کو دور کیا اور اُن لوگون کے مارے جانے سے ہمنے اپنی جانون کو تقویت دی پس اُس روز
ابن جبیر نے اپنی عورتون کو حکم کیا کہ خوشبو اور روغن سر کو جو ترک کیا تھا تو اب پھر استعمال مین لاوین آور معویہ بن المغیرہ
بن ابی العاص جو اُس روز شکست اُٹھاکر بھاگا تھا تو اپنے سامنے سر اُٹھائے چلا گیا اور قریب مدینہ رات کو سویا
جب صبح ہوئی تو مدینہ مین داخل ہوا اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مکان پر آیا اور دق باب کیا تب زوجہ عثمانؓ
ام کلثومؓ بنت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا عثمانؓ یہان نہین ہین وہ رسول خدا صلعم کے پاس ہین اُسنے کہا
اُنکے پاس کسیکو بھیجکر طلب کرو اسلیے کہ میرے پاس اُسکی امانت زرقیمت ایک اونٹ کی ہی کہ مین نے اُسکی جانب سے
اول سال مین بیچا تھا اب مین اُسکی قیمت لایا ہون اور نہین تو مین چلا جاتا راوی نے کہا پس اُمّ کلثومؓ نے آدمی بھیجا
عثمانؓ کو بُلوایا جب وہ آئے تو اُسکو دیکھکر بولے وای تجھپر تو نے مجھے بھی ہلاک کیا اور اپنی جان کو بھی ہلاکت مین
ڈالا تو یہان کیون آیا اُسنے کہا اے فرزند عم اے بھائی میرے تجھسے زیادہ تر کوئی میرا قریب نہین ہی اور نہ زیادہ تر
تجھسے کوئی احق ولائق ہی پس عثمانؓ نے اُسکو اپنے گھر کے اندر ایک گوشہ مین داخل کیا بعدازان وہ خود خدمت
مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوے اور ارادہ کیا کہ اُسکے لیے امان حاصل کرین درحال آنکہ قبل آنے
عثمانؓ کے حضرت رسول خدا صلعم فرما چکے تھے کہ بتحقیق معویہ مدینہ کو چلا گیا ہی اُسکو تلاش وگرفتار کرو چنانچہ
لوگ اُسکو تلاش کر چکے تھے وہ ہاتھ نہ آیا تھا اور بعضون نے کہا تھا کہ اُسکو عثمانؓ بن عفان کے گھر مین تلاش کرو
جب وہ لوگ اُنکے مکان مین آئے اور اُمّ کلثومؓ سے استفسار کیا تو اُنھون نے اُسکی طرف اشارہ کیا تب
اُن لوگون نے اُسکو زیر حصیر سے باہر نکالا اور پکڑ لیگئے اور حضرت علیہ السلام کے حضور مین حاضر کیا اُسوقت
عثمانؓ بھی پاس بیٹھے تھے جب عثمانؓ نے اُسکو دیکھا کہ وہ گرفتار ہوا آیا تو کہا قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپ کو بحق
مبعوث کیا مین اسوقت نہین آیا تھا مگر اسلیے کہ آپ سے سوال کرون اس بات کا کہ اگر آپ اُسکو امان دیوین
تو اُسکو میرے لیے ہبہ کیجیے اور بخش دیجیے یا رسول اللہ پس حضرت علیہ السلام نے اُسکو عثمانؓ کے لیے ہبہ کر دیا
اور اُسکو امان دی اور اُسکو تین دن کی مہلت دی (یعنے تا اس مُدت مین دور چلا جاوے) اور فرمایا اگر بعد
اس مُدت سہ روزہ کے پھر ہاتھ آوے تو قتل کیا جاوے راوی نے کہا عثمانؓ وہان سے نکلا اور اُسکے لیے
ایک شتر خرید کیا اور اُسکا سامان مہیا کر دیا بعدازان اُس سے کہا کہ اب تو چلا جا پس وہ کوچ کر گیا اور رسول خدا صلعم

حمراء الاسد کے طرف روانہ ہوے اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہمراہ مسلمین کے حمراء الاسد کو گئے اور معویہ بھی وہین مقیم تھا
جب تیسرا روز ہوا تو وہ اپنے ناقہ پر سوار ہوکر چلا گیا یہان تک کہ جب وہ نقیع الخضمات مین یعنے درمیان مقام عقیق کے
جارہا تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا بتحقیق کہ معویہ یہان سے قریب ٹھہرا ہی اُسکو تلاش کرو چنانچہ لوگ اُسکی تلاش
مین نکلے اتفاقاً معویہ راہ بھول گیا تھا لوگ اُسکا نشان پاکر پیچھے لگے آخر چوتھے روز اُسکو جالیا اور ایسا ہوا کہ
زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر یہ دونون اُسکی تلاش مین تعجیل تمام آگے بڑھ گئے تھے تو انھین دونون نے اُسکو
مقام حمار مین پکڑ لیا پس زید بن حارثہ نے اُسکو تلوار ماری تب عمار نے کہا اسکے قتل مین میرا بھی حق ہی آخر
عمار نے اُسکو تیر مارا پس دونون نے قتل کیا بعد ازان وہ دونون وہان سے پھر کر خدمت رسول خدا صلعم مین
حاضر ہوئے اور اُسکے قتل کی خبر دی اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ ثنیۃ المرید مین مدینے سے آٹھ میل پر گرفتار ہوا
اسوجہ سے کہ وہ راستہ بھول گیا تھا پس اُن دونون یعنے زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر نے اُسکو گرفتار کیا اور
وہ دونون چوڑے پھل کے تیر سے اُسکو مارنے لگے جب وہ بہت زخمی ہوا تو اُسکو زندہ از برائے غرض پکڑ لے گئے
اور جسوقت یہ لوگ غزوۂ حمراء الاسد مین مشغول تھے تو معویہ مجروح مرگیا اور غزوہ حمراء الاسد کا روز یکشنبہ کو تھا کہ
تاریخ آٹھوین شوال کی بتیسوین مہینے ہجرت سے تھی اور رسول خدا صلعم روز جمعہ مدینے مین داخل ہوئے اور ہمکی
پانچ روز باہر رہے تھے راویون نے کہا کہ جب رسول خدا صلعم نے روز یکشنبہ نماز صبح کی پڑھی اور ہمراہ حضرت کے
اعیان قبیلہ اوس و خزرج کے تھے اور یہ سب مسجد مین باب بنی صلی اللہ علیہ وسلم پر شب باش رہے تھے مثل سعد بن
عبادہ و حباب بن المنذر و سعد بن معاذ و اوس بن خولی و قتادہ بن النعمان و عبید بن اوس مع اور چند آدمی کے
کہ انھین مین سے تھے پھر جب حضرت علیہ السلام نماز صبح سے فارغ ہوے تو بلال کو حکم کیا تا ندا دیوے کہ ہر آئینہ
رسول خدا صلعم تم لوگون کو امر بطلب دشمن کرتا ہی یعنے حکم جہاد و قتال کرتا ہی دشمن سے اور نہ نکلین ہمارے
ساتھ مگر وہ لوگ جو کل یعنے روز آئندہ واسطے قتال کے حاضر ہوے تھے راوی نے کہا کہ پھر سعد بن معاذ نکلے اور
اپنے گھر کی طرف چلے اسلیے کہ اپنی قوم کو حکم خروج کا کرتے تھے اور راوی نے کہا لوگون کے زخم ہرے تھے خصوص
اکثر بنی عبد الاشہل زیادہ تر زخمی تھے بلکہ وہ سب کے سب مجروح تھے چنانچہ سعد بن معاذ اُنکے پاس آئے اور کہنے لگے
کہ ہر آئینہ رسول اللہ تمکو حکم کرتا ہی کہ اپنے دشمنون کی طلب کرو یعنے اُن سے جہاد و قتال کرو یہ آدمی نے کہا یہ سُنکر
اُسید بن حضیر نے جنکے بدن مین سات زخم تھے اور وہ علاج کے ارادہ مین تھے جواب دیا سمعاً و طاعۃً اللہ و لرسولہ
یعنے ہمنے بسمع قبول سُنا اور اطاعت خدا اور رسول کی دل سے بجا لائے یہ کہکر اپنا ہتھیار لیا اور اپنے زخمون کے
علاج کی کچھ پروانہ کی اور رسول خدا صلعم کے ہمراہ جاکر شریک ہوے اور اسی طرح سعد بن عبادہ اپنی قوم بنی ساعدہ
کے پاس گئے اور اُنکو حکم کیا خروج و کوچ کا اُنھون نے اپنے لباس حرب پہنے ہتھیار لگائے اور جاکر شریک ہوے

اور اسی طرح ابو قتادہ اہل خربا کے پاس گئے اور اسوقت وہ لوگ اپنے زخمون کی دوا کر رہے تھے تب ابو قتادہ نے کہا یہ منادی رسول اللہ کا آیا ہی تمکو امر بطلب دشمن کرتا ہی وہ لوگ بھی یہ سنکر برجستہ اپنے ہتھیارون کو اٹھائے اور اپنے زخمون کی دوا کے واسطے مائل بتوقف نہوے چنانچہ بنی سلمہ مین سے چالیس مجروحون نے خروج کیا ازانجملہ طفیل بن النعمان کے بدن پر تیرہ زخم تھے اور خراش بن صمہ کے جسم پر دس زخم تھے اور کعب بن مالک کے تن پر کچھ اوپر دس زخم تھے اور قطبیہ بن عامر بن حدید کے بدن مین نو زخم تھے یہان تک کہ یہ سب لاحق ہوے بنی صلے اللہ علیہ وسلم سے قریب بیرابی عقبہ کے سر راہ ثنیہ پر جو اُن روزون وہی پہلی راہ تھی اور یہ سب مردان راہ خدا مسلح تھے اور صف بستہ پیش رسول خدا صلعم کھڑے ہوے پھر جب حضرت علیہ السلام نے ان لوگون کی طرف نگاہ کی اور ان لوگون کے زخم کاری اور بڑے بڑے تھے تو حضرت نے فرمایا اللّٰھم ارحم بنی سلمۃ اے پروردگار بنی سلمہ پر رحم کر اور واقدی نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی عبتہ بن جبیرہ نے اپنی قوم کے بہت لوگون سے سنکر اُن سب نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن سہل و رافع بن سہل بن عبد الاشہل جب یہ دونون اپنے گھر سے پھرے ہین اور ان دونون کو زخم بہت لگے تھے خصوص عبد اللہ زیادہ تر زخمی تھے پس جب صبح ہوئی تو انکی قوم کے پاس سعد بن معاذ آئے اور انکو خبر دی کہ ہر آئینہ رسول اللہ تمکو حکم بطلب دشمن کرتا ہی تب ایک نے اُن دونون مین سے اپنے صاحب سے کہا اگر ہم ہمراہ رسول خدا صلعم کے ترک غزوہ کرین یعنے جہاد نہ کرین تو نقصان عظیم ہی واللہ ہمارے پاس کوئی جانور سواری کا نہین ہی کہ سوار ہوکر چلے جاوین پس ہم نہین جانتے کہ کیا کرین تب عبد اللہ نے کہا تو ہمارے ساتھ چل رافع نے کہا لا واللہ مجھ مین طاقت رفتار نہین ہی پھر اُنکے بھائی نے کہا تو ہمارے ہمراہ چل ہم تیری مجاورت کرینگے یعنے تجکو مدد دینگے اور میانہ روی کرینگے راہ چلنے مین جلدی نکرینگے آخر وہ دونون چل نکلے پر دونون لغزش کرتے جاتے تھے یعنے لڑکھڑاتے تھے پس رافع بہت خستہ و ناتوان ہو گئے تب عبد اللہ نے اُنکو اپنی پیٹھ پر اُٹھا لیا باری باری سے کہ دوسرا شخص اُسکے پیچھے رہتا تھا (یعنے برادر رافع) اور یہ بھی مراد ہی کہ رافع تھوڑی دور اپنی پیٹھ پر چڑھا لیتے تھے اور تھوڑی دور عبد اللہ پا پیادہ چلتے تھے یہان تک کہ یہ لوگ حضور رسول خدا صلعم کے پہونچے اور وقت عشا تھا لوگ آگ جلا رہے تھے اسوقت وہ دونون حضرت کے پاس حاضر لائے گئے اور اُس شب کو حضرت کی حراست پر عباد بن بشر مقرر تھے انھون نے کہا تم دونون کو اب تک کس چیز نے روک رکھا تھا اُن دونون نے اپنی علت معذوری سے اُنکو مطلع کیا تب عباد نے اُن دونون کے حق مین دعاے خیر کی اور کہا اگر تمکو دیر ہوتی اُس حالت مین کہ سواریان گھوڑون اور اشترون اور ناقون کی موجود ہوتین تو یہ تمھارے حق مین بہتر نہوتا اور کہا واقدی رحمہ اللہ علیہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی عبد العزیز بن محمد نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے سنکر انھون نے کہا کہ یہ دونون انس و مؤنس تھے اور

یہ قصہ انھین دونون کا ہی اور جابر بن عبد اللہ نے کہا یا رسول اللہ بتحقیق کہ منادی نے ندا دی ہی کہ ہمارے ساتھ نہ نکلین مگر وہ لوگ جو روز گذشتہ یعنے اُحد کو قتال کے لیے حاضر ہوے تھے اور حال میرا یہ تھا کہ مین حاضر ہونے پر بڑا حریص و مشتاق تھا ولیکن میرے باپ نے مجھے میری بہنون کے پاس چھوڑا تھا اور کہا ای فرزند سزاوار نہین ہی مجکو نہ تجکو کہ ہم ان لڑکیون کو تنہا چھوڑ جاوین کہ اُنکے ساتھ کوئی مرد نہو اور مجکو اسپر خوف آتا ہی کیونکہ وہ لڑکیان ناتوان و بے بس ہین اور مین رسول خدا صلعم کے ہمراہ جانے والا ہون کیا عجب ہی کہ حق سبحانہ تعالے تجکو شہادت روزی کرے پس مین اُن لڑکیون کی نگہبانی پر پیچھے چھوڑا گیا تھا اور والد نے مجھپر اپنے لیے اختیار شہادت کیا و حال آنکہ اسکا امیدوار مین تھا پس اگر آپ مجکو اجازت دیوین تو مین ہمراہ چلون چنانچہ حضرت صلعم نے اُنکو اجازت ہمراہی کی دی پس جابر نے کہا جو لوگ روز گذشتہ یعنے روز اُحد واسطے قتال کے حاضر نہوے تھے اُنمین سے سوای میرے کوئی ہمراہ حضرت کے نہین نکلا اور سوای میرے اور لوگون نے جو روز اُحد حاضر قتال نہین ہوے تھے اجازت ہمراہی کی طلب کی مگر حضرت صلعم نے انکار کیا بعد ازان رسول خدا صلعم نے علم اپنا طلب کیا اور پھر بہرہ اُسکا لپیٹا تھا روز اُحد سے نہین کھلا تھا پس وہ علم علی علیہ السلام کو دیا اور بعضون نے کہا ہی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو عطا کیا اور حضرت صلعم برآمد ہوے اُس حالت مین کہ مجروح تھے اور رخسار پُر انوار پر نشان دو حلقہ زرہ کا تھا یعنے زرہ کی کڑیون کا نشان تھا اور پیشانی منور خستہ تھی قریب بن موے سر اور ریاعیہ یعنے دانت بعد دندان پیشین کے اندر وار شکستہ تھا اور لب مبارک اندر وار شق تھے اور شانہ راست ضربت سے جو ابن قمیہ کو مارا تھا اُم گیا اور جھکا تھا اور دو زین دونون چبھی تھین اور پوست شگافتہ تھا پس آن حضرت علیہ السلام داخل مسجد ہوے اور دو رکعت نماز تحیہ پڑھی اور لوگ گرد پیش جمع تھے اور اہل عوالی عراق جب اُنکو منادی نے ندا دی تھی وہ بھی آ اُترے تھے بعد ازان حضرت علیہ السلام نے پھر دو رکعت نماز پڑھی اور گھوڑا اپنا باب مسجد پر طلب فرمایا اور طلحہ بھی نداے منادی سُنکر حاضر ہوے تھے اور منتظر تھے کہ کب رسول خدا صلعم سوار ہوتے ہین اور حضرت اُسوقت زرہ خود پہنے تھے کہ سوای آنکھون کے سارا جسم اطہر ڈھکا تھا فرمایا ای طلحہ تیرا ہتھیار کہان ہی طلحہ نے کہا مین نے عرض کی یہین قریب ہی پھر مین نے جھپٹ کے اپنی زرہ پہن لی اور اپنی تلوار لی اور سپر اپنی سینے سے لگائی اور میرے بدن مین نو زخم تھے اور مین بہ نسبت اپنے زخمون کے رسول خدا صلعم کے زخمون پر زیادہ تر اندوہگین تھا بعد ازان حضرت علیہ السلام طلحہ کے سامنے آئے اور فرمایا اسوقت قوم عدد تجکو کدھر و کہان نظر آتے ہین طلحہ نے عرض کی سیالہ مین معلوم ہوتے ہین فرمایا اسیکا مجھے بھی گمان ہی اور فرمایا ای طلحہ آگاہ ہو کہ وہ لوگ مثل روز احد کے اب ہرگز ہمسے ظفر یاب اور بہرہ مند نہونگے یہان تک کہ حق تعالے ہمکو مکہ پر فتحمند کریگا بعد ازان رسول خدا صلعم نے تین آدمیون کو جو اسلام لائے تھے آثار قوم کی نگرانی و جاسوسی کو روانہ کیا اور ان تینون مین دو تو سلیط

وفعمان دونون پسران سفیان بن خالد بن عوف ابن دارم بنی سہم سے تھے اور اُن دونون کے ساتھ تیسرا وہ شخص تھا
جسکا نام ہمکو معلوم نہین اور وہ بنی عویم سے تھا کہ اسلام لایا تھا چنانچہ اس تیسرے نے اُن دونون سے تاخیر اور
دیر کی مگر وہ دونون بشتاب ردی روان تھے ان دونون مین سے ایک کی جوتی کا تسمہ یعنے اُسکی نتھی ٹوٹ گئی
اُسنے دوسرے سے کہا تو اپنی جوتی مجھے دے اُسنے کہا مین تو ندونگا تب اُسنے اُسکی چھاتی پر ایک لات ماری
کہ وہ چت گرا اور اُسکی جوتی پہنکر روانہ ہوا اور حمراء الاسد مین قوم سے لاحق ہوا اور اُنمین ایک جماعت تھی
کہ وہ مشورہ عود کا کرتی تھی یعنے مسلمین پر پھر آوین اور صفوان اُنکو اس ارادہ سے منع کرتا تھا بناگاہ اُس
قوم نے جب ان دونون مردون کو دیکھا تو دونون پر ٹوٹ پڑے اور قتل کر ڈالا آخر جب مسلمین بمقام حمراء الاسد
اُن دونون کی لاش پر پہونچے تو اُنکو اپنے لشکر مین اُٹھا لیگئے تب رسول خدا نے اُن دونون کو ایک ہی
قبر مین دفن کرا دیا پس ابن عباسؓ نے کہا یہ قبر اُن دونون کی ہے کہ وہ دونون باہم یار تھے پھر وہان سے
رسول خدا صلعم مع اصحاب اپنے روانہ ہوے اور حمراء الاسد مین آکر لشکر کیا اور جابر نے کہا کہ اس سفر مین اکثر
زاد ہمارا تمر تھا اور سعد بن عبادہ نے تیس اونٹ قرسے لدوا لیے تھے کہ حمراء تک کافی ہوا اور جزر یعنے کھانے
کے اونٹ ہانک لائے تھے تو ایک روز دو اونٹ نحر یعنے ذبح کرتے تھے اور ایک روز تین اونٹ نحر کرتے تھے
اور اُس روز رسول خدا صلعم نے دن کو حکم کیا کہ لکڑیان جمع کرو پھر جب شام ہوئی تو ہمکو حکم کیا کہ سبھوں آگ روشن کرین
تب ہر شخص نے آگ سلگائی چنانچہ اُس رات کو ہلوگون نے بانسو جگہ آگ جلائی کہ فاصلہ بعید سے روشنی
نظر آتی تھی اور ہماری جمعیت لشکر کا تذکرہ اور ہمارے یہان کی روشنی آگ کی ہر طرف پھیل گئی یہان تک کہ
یہ سبب ہوا اسکا کہ حق تعالے نے دشمنون کی ہمت کو پست اور اُنکو ڈھیلا کیا تب معبد بن ابی معبد الخزاعی
ایک کنارے آیا اور وہ اُسدن تک مشرک تھا اور حال یہ ہے کہ قبیلہ خزاعہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح
رکھتے تھے پس معبد نے کہا یا محمدؐ جو کچھ آپ کی ذات خاص کو صدمہ پہونچا اور آپکے اصحاب کو مصیبت پہونچی یہ ہمپر
بہت شاق ہے اور ہم چاہتے تھے کہ حق تعالے آپ کے سنان نیزہ کو بلند رکھے یعنے فیروزمند رکھے یا یہ معنے کہ
آپکا قدم اونچا رہے یعنے دشمن پامال ہون اور مصیبت آپ کے اغیار پر پڑے یہ کہکے وہ وہان سے بشتاب تمام چلا
اور ابو سفیان اور قریش کے پاس روحا مین پہونچا اور وہ سب آپسمین کہتے تھے کہ تم لوگون نے محمدؐ کو قتل نکیا
اور رزمان نوجوان سینہ نوخیز ان سے ہم آغوش نہوے پس تمنے ناکارہ کام کیا اور اب اُن لوگون نے
عزم رجوع باجماع کیا ہے تب اُنکے درمیان مین سے ایک کہنے والے نے کہا تمنے کیا کچھ نہین کیا کہ اُنکے
اشراف عمائد کو قتل کیا اور کیا بلا استیصال اُنکے پھر آئے ہین اور کیا اُنکے لیے جمعیت مال و مردم چھوڑ آئے ہین
اور کہنے والا اس بات کا عکرمہ بن ابی جہل تھا اور جب معبد پاس ابو سفیان کے آیا تو اُسنے کہا یہ معبد ہے

اور اسکے پاس کچھ خبر ہوگی اے معبد تو اپنے پیچھے اُنکو کیونکر چھوڑ آیا ہی اُسنے کہا مین محمدؐ کو اور اُنکے اصحابؓ کو
اپنے پیچھے اسطرح چھوڑ آیا ہون کہ وہ لوگ آتش غضب سے تمپر مثل آگ کے شعلہ ور ہین اور تمپر دانت
پیستے ہین اور جو لوگ قبیلہ اوس وخزرج مین سے روز اُحد اُن سے پیچھے رہ گئے تھے وہ سب اب اُنکے ہمراہ
جمع ہین اور اُن لوگون نے باخود ہا تعاہد کیا ہی کہ بدون ملاقات تمھارے وہ نہ پھرینگے اور تمسے بدلا خون کا
لیوینگے اور دربارۂ قوم اپنے اور دربارۂ عمایدا پنے جنکو تمنے قتل کیا سخت غضبناک ہین یہ سنکے اُن لوگون نے
کہا وای تجھپر یہ تو کیا کہتا ہی اُسنے کہا واللہ کیا تو نہین دیکھتا ہی کہ وہ اُنھون نے کوچ کیا ہی کہ اُنکے
گھوڑون کی چوٹیان اور کنوٹیان نظر آتی ہین بعد ازان معبد نے کہا کہ جو کچھ مین نے اُن لوگون سے دیکھا ہی
اُسنے مجھے برانگیختہ کیا ہی اس بات پر کہ مین نے یہ تین بیتین پڑھین کادت تہدمن الاصوات راحلتی
اذا سالت الارض بالجرد الابابیل + تعدوا بأسد کرام لا تنابلۃ + عند اللقاء ولا میل معازیل
فقلت ویل لابن حرب من لقائہم + اذا تغطمطت البطحاء بالجیل قریب تھا کہ ناقہ میرا صدائے صہیل سے
گر پڑتا جسوقت کہ زمین پر سیل ہوئی کثرت گھوڑون سے وہ گھوڑے جو تیزروی مین اُڑنے والے مثل ابابیل کے
یا کثرت اُنکی مثل ابابیل کے ہی اور وہ لے دوڑتے ہین اُن شیر مردون کو جو سستی و کوتاہی کرنے والے نہین ہین
وقت مقابلہ دشمن کے اور نہین بھاگنے والے ہین بے سلاح یعنے سلاح چھوڑکر پس مین نے کہا ہلاکی ہی واسطے
ابن حرب یعنے ابی سفیان کے اُن لوگون کے مقابلے سے جسوقت جوش زن ہوگا صحرای بطحا صدائے فوج سے
اور ایسا ہوا تھا کہ قبل آنے معبد کے حق تعالے نے ابو سفیان اور اُسکے ہمراہیان کو جس وجہ سے باز رکھا تھا
وہ کلام صفوان بن امیہ کا تھا کہ وہ کہتا تھا اے قوم ایسا کام نکرو کیونکہ تمنے اُن سے جنگ کی ہی مین اندیشہ کرتا ہون
کہ جو لوگ قبیلہ خزرج سے روز اُحد پیچھے رہ گئے تھے ابکی مرتبہ وہ لوگ بھی تمپر جمع ہوے ہین پس
مناسب ہی کہ تم لوگ پھر چلو کیونکہ ابھی تک تمھین کو غلبہ ہی اور مین ڈرتا ہون کہ تم اُنکی طرف قصد کرو اور
غلبہ اُنکا تمپر ہو جاوے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اُنمین بڑا راستباز صفوان ہی وحال آنکہ وہ راستباز
نہین ہی قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی کہ پتھر اُنکے لیے مثل مُہر کے نقش پذیر ہین یعنے
اُنکے نام پر مُہر زدہ ہین کہ جس سے وہ مارے جائینگے اگر وہ لوگ پھر کر چلے جاوینگے تو وہ مانند روز دیروزہ کے
رفتہ وگذشتہ ہو جاوینگے پھر عود نکرینگے پس وہ لوگ بہت پھر چلے اُس حالت مین کہ طلب اور ملاقات مسلمین
یعنے اُنکے مقابلے سے بہت خائف وترسان تھے اور ایسا ہوا کہ چند آدمی قبیلہ عبدالقیس سے جو مدینہ کو جاتے تھے
گذرے اُنکا پاس ابو سفیان کے ہوا تو اُسنے کہا بھلا تم لوگ پیام میرا محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کو پہونچاؤگے اور جو کچھ
مین کہلا بھیجون تم کہدوگے مین تمسے شرط اس بات کی کرتا ہون کہ کل بازار عکہ مین جب تم میرے پاس آؤگے

تو مین تمھارے اونٹون کو زبیب سے پُر بار کر دونگا اُنھون نے قبول کیا تب ابو سُفیان نے کہا جسوقت تم لوگ محمدؐ اور اُنکے اصحابؓ سے ملاقات کرو تو اُنکو خبر دو اس بات کی کہ ہم سب نے اتفاق و اجماع اُنپر پھر آنے کا کیا ہی اور کہتے تھے کہ تم چلو ہم بھی تمھارے پیچھے آتے ہین پس ابو سفیان وہان سے اپنے لشکر کو گیا اور وہ قافلہ مقام حمراء الاسد مین پاس رسول خدا صلعم کے گیا اور جو کچھ ابو سفیان نے اُن سے پیغام دیا تھا اُنھون نے حضرت صلعم اور اصحابؓ سے بیان کیا تو اِن لوگون نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنے حق تعالے ہمکو کافی ہی اور وہ بہترین مددگار ہی اور اسی باب مین خدا ے عزوجل نے یہ آیہ نازل کیا اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ الایہ یعنے وہ لوگ جنسے لوگون نے کہا کہ تمھارے لیے مردمان کثیر جمع ہین تو اُنکا ایمان زیادہ ہوا و قولہ تعالے اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَھُمُ الْقَرْحُ الآیہ جن لوگون نے امتثال امر خدا اور رسُول کیا بعد ازان کہ باوجودیکہ وہ زخمی ہو چکے تھے اور ایسا ہوا کہ معبد نے ایک شخص کو خزاعہ مین سے پاس رسول خدا صلعم کے روانہ کیا تا اُنکو خبر دیوے کہ ابو سفیان اور اُسکے اصحاب ڈرتے اور کانپتے پھر گئے بعد ازان رسول خدا صلعم بعد تین روز کے مدینہ مین پھر آئے

ذکر سریۂ لشکر ابی سلمہ بن عبد الاسد

جو شہر محرم پینتیسوین مہینے ہجرت سے بمقام قطن طرف بنی اسد کے بھیجا گیا تھا **محمد بن عمر الواقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عمر بن عثمانؓ بن عبد الرحمان بن سعید بن یربوع نے سلمہ بن عبد اللہ بن عمر بن ابی سلمہ بن عبد الاسد سے اور سوائے اُنکے اَورسی بھی اور اُنھون نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی اُس شخص نے جسنے ذکر اس سریہ کا کیا اور وہ عماد حدیث ہی اور روایت کی عمر بن عثمانؓ سے اُنھون نے سلمہ سے پس ان سب نے کہا کہ جب ابو سلمہ بن عبد الاسد احد مین حاضر ہوے اور درمیان بنی امیہ بن زید کے بمقام عالیہ اُترے تھے اور اُسوقت قبا سے آئے تھے اور اُنکے ساتھ اُنکی بی بی اُم سلمہ بنت ابی امیہ بھی تھین چنانچہ ابو سلمہ احد مین زخمی ہوے اور زخم اُنکے بازو مین لگا تھا پھر جب وہ اپنے مکان پر آئے ہین تو اُنکو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم طرف حمراء الاسد کے روانہ ہوے ہین تب ابو سلمہ اپنے حمار پر سوار ہو کر روانہ ہوے اور سامنے رسول خدا صلعم کے آکر ملاقات کی اور اُسوقت حضرتؐ بجندی مقام عصبہ سے اُتر کر عقیق مین پہونچے تھے تو وہ وہان سے ہمراہ حضرت علیہ السلام کے جانب حمراء الاسد کے چلے پھر جب رسول خدا صلعم مدینے کو پھرے تو ابو سلمہ بھی مسلمین کے ساتھ آئے اور عصبہ کی راہ سے پھر آئے تھے اور ایک مہینا قیام کر کے دوا اپنے زخمون کی کرتے تھے یہان تک کہ زخم اچھے ہونے لگے

ور نگلور بھرا ہے کچھ اثر پوست پر باقی تھا۔ پھر جبکہ چاند محرم کا پینتیسویں مہینے ہجرت سے دیکھا گیا تو
رسول خدا صلعم نے ابو سلمہ کو طلب کیا اور فرمایا اس لشکر کو ہمراہ لیکر خروج کر کہ ہمنے تجکو اس لشکر کا امیر
و افسر کیا ہے اور اُنکے لیے ایک علم تیار کرایا اور فرمایا روانہ ہو تا آنکہ جب تو ارض بنی اسد پر پہونچے
تو اُنپر تو پہلے زور ڈال یعنے بسختی تمام سبقت کر قبل اس سے کہ گروہ اُنکا تجھسے بغلبہ ملاقات کرین اور حضرت
صلعم نے اُنکو اور اُنکے ہمراہی مسلمین کو بتقوے و خیر وصیت فرمائی چنانچہ اُنکے ہمراہ اس لشکر مین اکیسو
پیادہ سوار روانہ ہوے و از انجملہ ابو سبرہ بن ابی رہم تھے جو برادر مادری ابی سلمہ کے تھے اور مادر اُنکی برہ
بنت عبد المطلب تھین اور عبد اللہ بن سہیل بن عمرو تھے اور عبد اللہ بن مخرمۃ العامری تھے اور بنی مخزوم سے
مطلب بن الفضل بن عمرو المخزاعی تھے کہ یہ سب آپسمین حلیف تھے اور ارقم بن ابی الارقم بھی انھین لوگون
مین سے تھے اور بنی فہر سے ابو عبیدہ بن الجراح و سہیل بن بیضا تھے اور انصار مین سے اُسید بن الحضیر
و عباد بن بشر و ابو نائلہ و ابو عبس و قتادہ بن النعمان و نضر بن الحارث الظفری و ابو قتادہ و ابو عباس الزرقی
و عبد اللہ بن زید و خبیب بن یساف تھے اور سوائے اُنکے اور لوگ بھی جنکا نام ہمکو معلوم نہین اور ایک
وہ شخص تھا جسنے رسول خدا صلعم کو آمادہ و برانگیختہ کیا چنانچہ وہ ایک شخص تھا قبیلہ طی سے کہ مدینہ مین بارادۂ ملاقات
کسی عورت قبیلہ طی سے آیا تھا جو اس شخص کی قرابتدار تھی اور کسی صحابی کی زوجہ تھی پس اُس صحابی کے قرابتدارون
مین آکر اُترا اور صحابی سے خبر دی اس بات سے کہ مین طلیحہ اور سلمہ دونون پسران خویلد کو چھوڑ آیا ہون
اس حال پر کہ وہ دونون اپنی قوم مین ساتھ اُن لوگون کے ہین جو اُن دونون کی اطاعت مین حاضر ہین
اور دونون کو واسطے حرب رسول خدا صلے اللہ علیہ کے طلب کرتے ہین اور ارادہ داخلہ مدینہ کا رکھتے ہین
اور کہتے ہین کہ خاص خانۂ محمد مین در آوینگے اور اُسکے اطراف و جوانب مین جو اُنکے توابع و لواحق بستے ہین
اُنکے مال و متاع لوٹینگے اور اُنکے سفوران چرائی کے جو حوالی مدینہ مین چرائے جاتے ہین وہ ہاتھ
آوینگے اور ہم اپنے گھوڑون پر سوار ہوکر نکلین گے کہ ہر آئینہ ہمنے اپنے گھوڑون کو شایستہ و تیز رو تیار کیا ہے
اور ہم اپنے تاقون آزمودہ پر سوار ہونگے کہ اگر ہم لوٹ کو پہونچین گے تو وہ ہمکو نہین پا سکتے ہین اور ہمارے
اُنکے مقابلہ ہو جاویگا اور ہمنے ساز و سامان حرب مہیا کر لیا ہے کہ ہمارے پاس گھوڑے ہین اُنکے یہان
گھوڑے نہین اور ہمارے ساتھ ناقے ہین تیز رو مثل گھوڑون کے اور وہ قوم بھی خوار و خستہ خاطر ہین کیونکہ
ابھی حال مین قریش اُنپر غالب آچکے ہین (یعنے بجنگ احد) کہ تا بحدت آزار زخم سے اُنکو مہلت نہوگی کہ
آمادۂ جنگ ہون اور اب اُنکی جمعیت جمع نہوگی چنانچہ اُنھین مین سے ایک شخص جسکا نام قیس بن حارث
بن عُمیر ہے اُنکے درمیان کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے قوم واللہ یہ بات جو تم تجویز کرتے ہو میری رائے کے موافق

نہین ہی قتل کرنا ہمارا اُنکے تئین کچھ عوض خون نہین ہی اور لوٹنا اُنکو بدلہ لوٹ کا نہین ہی ہمارا وطن شرب سے
بعید ہی اور ہمارے یہان مثل جمعیت قریش کے نہین ہی کیونکہ قریش ایک مدّت متوقف رہے اور عرب مین آمدورفت
کرتے ہوے عرب سے طلب نصرت کرتے رہے اور اُنکے لیے مسلمین پر بدلہ خون کا تھا کہ وہ طالب خون تھے بعدازان
جب وہ عازم ہوے تو اُنھون نے اپنے اونٹون کو بار کیا اور گھوڑون کو کوتل لیا اور پشتارے ہتھیارون کے لدوائے
اور اُنکے ہمراہ جمعیت کثیر تھی کہ تین ہزار تو صرف مقاتل و مُبارز تھے سواے اور ہمراہیان توابع کے اور منتہاے
کوشش تمھاری یہ ہی کہ تم خروج کرتے ہو تین سو آدمیون مین بشرطیکہ اسقدر بھی پورے ہوجاوین پس تم اپنی اپنی
جان کو فریب مین ڈالتے ہو کہ تم اپنے شہر سے نکلتے ہو اور مین امین نہین ہون اس بات سے تم پر شکستہ پڑے
پس یہ باتین اُنکی روانگی مین شک ڈالتی تھین و بعدازان وہ لوگ اسی حیص و بیص مین تھے (یعنے میری روانگی تک)
غرض کہ وہ صحابی اُس شخص کو اپنے ہمراہ حضور مین پیغمبر خدا صلعم کے لیگئے اور جو کچھ اُس شخص نے بیان کیا حضرت سے
بیان کیا حضرت صلعم نے ابو سلمہ کو بھیجا تو وہ ہمراہ اپنے اصحاب کے روانہ ہوے اور وہ مرد طائی بھی رہبری کے لیے
ساتھ ہوا اور مسلمین راہ چلنے مین شتاب روی کرتے تھے چنانچہ اُس مرد رہبر نے مسلمانون کو راہ روشن یعنے شارع عام
سے باندیشہ خطر پھیرا کر دوسری راہ پیش کی اور شبانہ روز لیے چلا گیا پس اخبار سے گذر کر قریب قطن پہونچے کہ بنی اسد
کے چشمہاے آب مین سے قطن بھی اُسکا ایک چشمہ سار ہی اور اُسی جگہ انکا لشکر بھی جمع تھا چنانچہ مسلمین نے
اُنکے مویشی کو وہان چراہی پر دیکھکر اُن چرائی کے جانورون کو لوٹ لیا اور گلہ مویشی کو اپنے قابو مین کیا اور
تین نفر غلامون کو جو چرواہے تھے پکڑ لیا اور باقی چرواہے چھوڑا بھاگے اور اپنے لشکر مین آکر اس خبر کو
بیان کیا اور جمعیت لشکر ابی سلمہ کی کثرت ظاہر کرکے اُنکو ڈرایا پس جماعت بنی اسد کی ہر طرف متفرق ہوگئی
تب ابو سلمہ اُس چشمۂ سار پر وارد ہوے وہان دیکھا تو درحقیقت جماعت باغیون کی منتشر ہوگئی تب وہان
لشکر کیا اور اپنے اصحاب کو ہر طرف بتلاش شتران و ستوران و گوسپندان وغیرہ کے متفرق کردیا چنانچہ ان اصحاب
کے تین گروہ کیے ایک گروہ اپنے ہمراہ رکھا اور دو گروہ کو تاراج کے لیے دو طرف مختلف مقرر کیا اور اُن دونون
جماعت سے تاکید کردی کہ تلاش کرتے ہوے دور نکل نجانا اور بشرط سلامتی شب باشی سوا میرے پاس کے اور کہین نکرنا
اور اُنکو حکم کردیا کہ ازہم یکدیگر جدا نہونا اور ہر ایک جماعت پر اُنھین مین سے ایک ایک افسر مقرر کردیا تا آنکہ وہ سب
گروہ گروہ سالماً و غانماً ابو سلمہ کے پاس لوٹ آئے اور اونٹ و بکریان لوٹ لائے اور کسی سے نوبت مقابلہ کی بھی
نہ پہونچی پس ابو سلمہ یہ سب کچھ لیکر مدینہ کو پھر آئے اور وہ مرد طائی بھی ہمراہ پھر آیا اور ایسا ہوا کہ جس شب کو وہان سے
روانہ ہوتے تھے تو ابو سلمہ نے کہا کہ اپنے غنائم کو تقسیم کرلو اور ابو سلمہ نے مال غنیمت سے جو چیزین اُس طائی رہبر نے
خواہش کین پہلے اُسکو دین بعدازان مال غنیمت سے حق صفی یعنے برگزیدہ و پسندیدہ واسطے رسول خدا صلعم کے

ایک غلام یعنے ایک چھوکرے کو نکالا بعد ازان اس مال سے خمس باہر کیا پھر مابقی کو درمیان اصحاب کے تقسیم کردیا پھر
جب لوگون نے اپنے اپنے حصے پہچان لیے تو سب اونٹون اور بکریون کو ایکہ ساتھ ہانکتے ہوے آگے بڑھے یہان تک
کہ مدینہ مین داخل ہوے اور کہا عمر بن عثمان نے کہ مجھسے حدیث بیان کی عبد الملک بن عبید نے عبد الرحمان بن
سعد بن یربوع سے انھون نے عمر بن ابی سلمہ سے سنا انھون نے کہا کہ جسنے ابو سلمہ کو زخمی کیا تھا وہ ابو اسامہ
الجشمی تھا کہ اسنے روز احد تیر چوڑے بھال کا انکے بازو مین مارا تھا تو وہ ایک مہینے کے عرصہ تک اسکا علاج
کرتے رہے پھر ہمنے دیکھا کہ وہ زخم اچھا ہو گیا تھا چنانچہ ماہ محرم مین پینتیسوین مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم نے
انکو مع لشکر طرف قطن کے بھیجا کہ وہ دس روز سے کئی روز زیادہ باہر رہے پھر جب وہ مدینے مین داخل ہوے
تو اس زخم کا منھ پھر کھل گیا یہان تک کہ ستائیسوین جمادی الثانی کو انھون نے وفات پائی اور غسل انکی میت کا
یسیرہ چاہ بنی امیہ سے درمیان دونون منارۂ چاہ کے دیا گیا اور اس چاہ کا نام جاہلیت مین عبیر تھا سو رسول خدا
صلعم نے اسکا نام یسیرہ رکھا بعد ازان جنازۂ انکا بنی امیہ کے یہان سے اٹھوا کر مدینے مین دفن کیا گیا اور
بیان کیا عمر بن ابی سلمہ نے کہ بعد وفات ابو سلمہ کے میری مادر ام سلمہ عدۃ مین رہین جب مدت عدۃ کے چار مہینے
دس دن گذر گئے تو رسول خدا صلعم نے ام سلمہ سے عقد نکاح کیا اور حضرتؐ نے ان سے انھین شبون مین صحبت کی
جو چند ستبین ماہ شوال سے باقی رہی تھین چنانچہ والدہ میری ام سلمہ کہتی تھین کہ ماہ شوال مین عقد نکاح کرنا اور اسی
ماہ مین ہم بستر ہونا کچھ باک اور کچھ مضائقہ نہین ہے کیونکہ رسول خدا صلعم نے میرے ساتھ ماہ شوال مین عقد تزویج کیا اور اسی
شوال مین مجھسے ہم صحبت ہوے اور تاریخ وفات ام سلمہؓ کی ماہ ذیقعدہ ۵۹ھ ہجری ہے اور ابو عبد اللہ واقدی نے کہا کہ مین نے
اس حدیث کو عمر بن عثمان الجحشی کے روبرو بیان کیا انھون نے کیفیت سریہ اور مقدمہ خروج ابی سلمہ کی تصدیق کی اور اس
روایت کی صحت کا اعتراف کیا اور مجھسے کہنے لگے کہ تجکو اس مرد طائی کا نام بھی کچھ معلوم ہوا تھا مین نے کہا مجھے نہین معلوم ہوا تب انھون نے
کہا کہ وہ ولید بن زہیر بن طریف تھا چچا زینب طائبہ کا جو زوجہ طلیب بن عمیر کی تھی چنانچہ وہ مرد طائی انھین کے یہان آتا تھا
اور ان سے یہ خبر بیان کی تھی پس طلیب اس مخبر کو پاس رسول خدا صلعم کے لیگئے تب اسنے حضرت سے خبر
بنی اسد بیان کی اور جو کچھ انکے ارادے مدینے کی طرف آنے کے تھے وہ سب ظاہر کیا پھر وہ مرد طائی ہمراہ مسلمانون کے راہ بتاتا چلا
اور وہی مقدمۃ الجیش وراہبر تھا پس وہ ان مسلمین کو بعرصہ چار روز قطن مین لیگیا اور غیر راستہ سے لے آیا تاکہ
اس قوم پر خبر مخفی رہے آخر گروہ مسلمین انکے پاس اس حال مین پہونچے جب وہ سب اپنے گلہ شتر وغیرہ کی
چرائی مین مصروف تھے تب مسلمانون نے اس جماعت کو جا لیا تو وہ ان سے ڈر گئے پھر آمادۂ جنگ ہوے اور لڑنے
لگے اور زخمی ہو کر متفرق ہو گئے پھر طائیون نے بنی اسد پر شبخون مارا اور زخمی بھی ہوے اور انکے اونٹ اور بھیڑ بکر
پکڑ لائے بعد ازان بنی اسد کو پھر کچھ مسلمانون سے چارہ نہ رہا تو وہ اسلام لائے اور واقدی نے کہا کہ ہمارے اصحاب

جو راوی حدیث ہین وہ بیان کرتے ہین کہ ابو سلمہ شہدائے اُحد مین سے ہین کیونکہ وہ روز اُحد ایسے زخمی شدید ہوئے تھے
کہ بعد اچھے ہونے کے پھر وہ زخم تازہ کھولکر فائز وفات ہوئے اور یہی حال بعینہ ابو خالد الذرقی کا ہوا جو اہل عقبہ سے
تھے کہ اُنکو بھی جنگ یمامہ مین بہت سے زخم لگے تھے چنانچہ بعد اچھے ہونے کے عہد خلافت عمر رضی اللہ مین پھر
اُن زخمون نے جوش کیا اور باعث اُنکی موت کا ہوا اور اُنپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھی اور کہا
کہ یہ شہدائے یمامہ سے ہی اسلیے کہ جنگ یمامہ مین زخمی ہوا اور واقدی نے کہا کہ مین نے تمام حدیث ابی سلمہ کی
سامنے یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ کے پڑھی تو اُنھون نے کہا مجھے بھی خبر دی ہی ابو بکر بن عبد الرحمان بن
ابی صعصعہ نے کہ رسول خدا نے ابو سلمہ کو ماہ محرم مین چونتیسوین مہینے ہجرت سے ہمراہ اکیسو پچیس مردون کے روانہ کیا
اور انھین مین سعد بن ابی وقاص اور ابو حذیفہ بن عقبہ اور سالم مولی ابی حذیفہ تھے چنانچہ یہ لوگ راتون کو چلتے تھے
اور دنون مین کہین چھپے رہتے تھے تا آنکہ چشمہ سارقطن پر وارد ہوئے اور جا لیا اُن لوگون کو جنھون نے وہان
لشکر جمع کیا تھا پھر ابو سلمہ نے تاریکی صبح مین اُنکا محاصرہ کیا اور اُسوقت مسلمین کو وعظ کرنے لگے چنانچہ اول اُن کو
امر بتقوے کیا یعنے خائف رہنا خدا سے اور بچے رہنا منکرات سے پھر اُنکو جہاد کی رغبت دلائی اور اُن کو قتال پر
آمادہ و مستعد کیا اور در باب طلب دشمن کمال تاکید کی اور موالفت کرادی درمیان دو دو آدمیون کے یعنے
دو دو مین مواخات کرادی غرض کہ وہ سب مسلمین جو حاضر تھے پیش از انکہ دشمن اُنپر حملہ کرین خود ہوشیار و آمادۂ
کارزار ہو گئے اور سامان حرب درست کر لیے اور سب نے اپنے اپنے ہتھیار لگائے یا بشک راوی بعض نے اُنمین سے
ایسا کیا و بعد ازان سب نے صف جنگ مرتب کی تا آنکہ سعد بن ابی وقاص نے دشمنون مین سے ایک شخص پر حملہ کر کے
تلوار ماری کہ اُسکا پاؤن کاٹ ڈالا پھر اُسکو قتل کر ڈالا پھر ایک اعرابی نے مسعود بن عروہ پر حملہ کیا اور اُنپر نیزے کا
وار کیا تا آنکہ اُسنے اُنکو قتل کیا اُسوقت مسلمین کو اندیشہ ہوا کہ رخت مسعود کا وہ اعرابی اُتار لیجاویگا تب اُسکو
اُسکی جماعت کے طرف ہانک دیا بعد ازان سعد نے مسلمین پر شور کیا کہ کیا انتظار کرتے ہو تب ابو سلمہ نے اُنپر حملہ کیا
بالآخر مشرکین چپ و راست گریزان ہوئے اور مسلمین نے اُنکا تعاقب کیا بعد ازان کہ مشرکین ہر طرف منتشر ہو گئے
تب ابو سلمہ نے اُنکی طلب و تلاش سے مسلمانون کو باز رکھا اور سب مسلمین اپنے محل لشکر پر پھر آئے اور مسعود کو دفن کیا
اور جو جو اسباب اُنکا متاع ہر قوم سے ہلکا لائق لیجانے اور بار کرنے کے تھا لے لیا اور اُس مقام مین عیال و اطفال
مشرکین کے نہ تھے بعد ازان مسلمین وہان سے مدینے کی طرف روانہ ہوئے یہان تک کہ جب چشمہ سارقطن سے
مسافت ایک شب کی راہ طی کی تو راستہ بھول گئے پس دفعۃً اُن مشرکین کے گلہ شتران پر جو چرائی پر تھے جا پہنچے
اور وہان اُنکے چرواہے بھی تھے جو اپنے مالکون کی راہون سے پھیر رہے تھے پس مسلمانون نے وہ سب اونٹ
ہانک لیے اور اُن چرواہون کو بھی پکڑ لائے چنانچہ اُس غنیمت سے اُنکو سات سات اونٹ حصہ ملا اور کہا

واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابی سبرہ نے حارث بن الفضیل سے انھون نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص کہتے تھے جب ہم راستہ بھول گئے تو ہمنے ایک آدمی کو عرب مین سے اجورہ پر رہبر مقرر کیا کہ وہ ہمکو راہ بتاوے اُسنے کہا اگر مین تمکو گلہ شتران مشرکین کی چرائی پر لیچلون تو مجکو اُسمین سے کیا حصہ دوگے مسلمین نے کہا ہم تجکو پانچوان حصہ دیوینگے سعد نے کہا کہ پھر وہ مسلمین کو اُن اونٹون کی چرائی پر لیگیا کہ آخر کو اُسنے بھی پانچوان حصہ لیا

ذکر غزوہ بیر معونہ کہ ماہ صفر مین چھتیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا

کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ و عبد الرحمن بن عبد العزیز و معمر بن راشد و فلیح بن سعید و ابن ابی سبرہ و ابو معشر و عبد اللہ بن جعفر نے اور ہر ایک نے اس حدیث کو مع طائفہ رواۃ کے نقل کی اور بعضے اُنمین سے بابت اس حدیث کے بڑے ضابط تھے اور سوائے ان لوگون کے جنکے نام مذکور ہوے اور اور بھی راوی اس حدیث کے ہین اور مین نے ہر ایک کی روایت کو جمع کیا اور طریق جمع حدیث کا ربط دینا اختلافات کا ہی چنانچہ راویون نے کہا کہ عامر بن مالک بن جعفر ابو البرّاء جو ملاعب الاسنۃ یعنے برچھیت تھا خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوا اور دو گھوڑے اور دو ناقے اُسنے حضور مین پیشکش کیے حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین ہدیہ مشرک کا قبول نہین کرتا پھر حضرتؐ نے اُسکو دعوت طرف اسلام کے کی یعنے تکلیف قبول اسلام کی وہ اُسنے قبول تو نہین کیا مگر گریز بھی نہین کیا بلکہ یہ کہا کہ اے محمد مین آپ کے اس امر کو بہتر و بزرگتر دیکھتا ہون مگر میرے پیچھے میری قوم ہے اگر آپ اپنے اصحاب مین سے چند اشخاص میرے ساتھ روانہ کیجیے تو مجکو امید ہے کہ وہ لوگ آپ کی دعوت یعنے دعوت اسلام قبول کرین اور آپ کے امر کی پیروی کرین پس اگر وہ لوگ آپ کے دین کی اتباع کرینگے تو کیا خوب غلبہ آپ کے امر کا ہوگا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا مجھے اپنے اصحاب کے لیے اہل نجد سے اندیشہ ہے عامر نے عرض کی آپ اصحاب پر اہل نجد سے کچھ اندیشہ نہ کیجیے اگر کوئی اُنمین سے پیش آویگا تو مین آپکے اصحاب کا شریک و مددگار رہون اور ایسا ہوا کہ انصار مین سے ستر مرد نوجوان وہ تھے جو قرّار قرآن کہلاتے تھے اُنکا معمول یہ تھا کہ جب شام ہوتی تھی تو حوالی مدینہ مین جاکر تلاوت اور تعلیم و تعلم قرآن کرتے تھے اور نمازین پڑھتے تھے اور جب صبح پیش آتی تھی تو آب شیرین پر گذر کرتے تھے اور وہان سے کچھ لکڑیان چنکر حضرت صلعم کے محلات مین پہونچاتے تھے اور اُنکے گھر والے جانتے تھے کہ یہ سب شب کو مسجد مین رہتے ہین اور اہل مسجد جانتے تھے کہ یہ سب اپنے مکانون مین شب باش رہتے ہین چنانچہ رسول خدا صلعم نے انھین سب کو طرف بیر معونہ کے روانہ کیا تا آنکہ یہ لوگ گئے اور جاکر بیر معونہ مین شہید ہوے پس آن حضرت صلعم نے پندرہ روز تک اُنکے قاتلون پر بددعا کی یعنے لعنت کی اور ابو سعید خدری رضؓ نے کہا

کہ یہ سب ستر مرد تھے اور بعضون نے کہا کہ وہ سب چہل تن تھے اور میرے نزدیک بھی ثابت ہی کہ سب چالیس آدمی تھے
اور آن حضرت صلعم نے ایک نوشتہ یعنے نامہ اپنا ان لوگون کے ہمراہ کر دیا تھا اور اپنے اصحاب مین سے منذر بن
عمرو الساعدی کو اُن جوانون پر امیر و افسر کر دیا تھا چنانچہ یہ لوگ روانہ ہوے یہان تک کہ بیر معونہ پر پہونچے اور
بیر معونہ ایک چشمہ ہی چشمہاے بنی سلیم سے اور وہ درمیان مین ارض بنی عامر و بنی سلیم کے واقع ہی اور یہ دونون
یعنے ارض بنی عامر و ارض بنی سلیم دو شہر شمار کیے جاتے ہین بیر معونہ سے اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے
کہ مجھسے حدیث بیان کی مصعب بن ثابت نے ابی الاسود سے اُنھون نے عروہ سے سنکر اُنھون نے
کہا کہ منذر ہمراہ اُس رہبر کے جو بنی سلیم سے تھا اور نام اُسکا مطالب تھا بیر معونہ کو روانہ ہوے جب وہان پہونچے
تو اُسمین لشکرگاہ کیا اور اپنی سواری و باربرداری کے جانورون کو چرنے چھوڑ دیا اور اُنکی چرائی پر حارث
بن حتمہ اور عمرو بن امیہ کو تعینات کیا اور حرام بن ملحان کے ہاتھ نامہ رسول خدا صلعم کا روانہ کیا تا وہ درمیان مرد بنی عامر کے جاکر وہ نامہ پاس عامر بن طفیل کے پہونچا دے چنانچہ جب حرام اُن لوگون کے درمیان پہونچا اور نامہ
پہونچایا تو اُن لوگون نے نامہ پڑھا اور عامر بن طفیل نے جھپٹ کر حرام کو قتل کیا اور بنی عامر کو پکارنے لگا کہ
قتال مسلمین پر سب جمع ہون مگر اُن لوگون نے انکار کیا اسلیے کہ پہلے سے عامر بن مالک ابو براء حوالی نجد مین
پاس قوم کے گیا تھا اور پکار آیا تھا کہ مین نے اصحاب محمدؐ کی شرکت و مددگاری کی ہی تم لوگ اُن سے تعرض نکرنا
لہذا اُن لوگون نے کہا کہ ہم ابو براء کے عہد مددگاری و پناہ دہی کو نگاہ رکھینگے اور عہد شکنی نکرینگے پس عامر
اور بنو عامر نے ہمراہ ہونے سے عامر بن طفیل کے انکار کیا پھر جب بنو عامر نے انکار کیا تو عامر نے دیگر قبائل سے
مسلمانون پر مدد مانگی مثل قبیلہ سلیم و قبیلہ عفیہ و قبیلہ رعل سے سو یہ سب قبیلے اُسکے ساتھ چلے اور ان سب نے عامر بن طفیل کو
اپنا سردار کیا اور عامر بن طفیل نے کہا کہ مین قسم دیتا ہون خدا کی کہ کوئی شخص تنہا اسطرف نجاوے پس اُن لوگون نے اُسکی
پیروی کی تا آنکہ اُن لوگون نے مسلمانون کو اسحالت مین پایا کہ وہ سب اپنے صاحب اور امیر کے پاس ٹھہرے
ہوے تھے تب وہ لوگ اُسکے پیچھے پیچھے آگے بڑھے پھر ان لوگون سے مسلمانون کی ملاقات ہوئی اور
منذر افسر بھی اُنکے ہمراہ تھے پس بنو عامر نے مسلمانون کو گھیر لیا اور اُنپر ہجوم و غلبہ کیا اُسوقت اہل اسلام
قتال کرنے لگے تا آنکہ سارے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے اور صرف منذر بن عمرو باقی رہے تب
بنو عامر نے منذر سے کہا کہ اگر تو چاہتا ہو تو ہم تجکو امان دیوین منذر نے کہا مین اپنا ہاتھ تمھارے اختیار مین نہین
دیتا ہون اور نہ تمھاری امان منظور کرتا ہون مگر ہان اتنی دیر امن چاہتا ہون کہ مقتل حرام بن ملحان تک
پہونچون بعد ازان امن تمھاری مجھسے نکل جاویگی پس اُن لوگون نے منذر کو امان دی یہان تک کہ منذر
مقتل حرام بن ملحان پر آئے تب اُن لوگون نے اپنی امان اُن سے نکال لی بعد ازان منذر نے اُن سے قتال کی

تا آنکہ شہید ہوے چنانچہ یہی اشارہ ہی قول رسول خدا صلعم سے جو حق مین منذر بن عمرو کے ارشاد ہوا تھا
اعتق لیموت یعنے سبقت و شتابی کی منذر نے موت کے لیئے جو کہ حارث بن الصمہ و عمرو بن امیہ جانورون کو
چرائی پر لے گئے تھے تو اُن دونون نے بلندی پر نگاہ کی اور اُڑنا اور متوجہ ہونا طائرون کا طرف اپنے
منزل و لشکر گاہ کے دیکھا تب یہ دونون آپسمین کہنے لگے واللہ اصحاب ہمارے قتل ہو گئے واللہ ہمارے
اصحاب کو سوائے اہل نجد کے اور کسی نے قتل نہین کیا پس ایک اُونچی زمین یعنے ایک ٹیلے پر دونون چڑھ گئے
تو کیا دیکھتے ہین کہ اصحاب اُنکے مقتول پڑے ہین اور سوار اُنکے کھڑے ہین تب حارث بن الصمہ نے
عمرو بن امیہ سے کہا اب تیری کیا راے ہی اُنھون نے کہا میری راے یہ ہی کہ مین جاکر رسول اللہ صلعم
سے ملون اور یہ ماجرا بیان کرون حارث نے کہا مین وہ نہین ہون کہ جس جگہ منذر قتل ہوے وہان سے
مین پیچھے ہٹ جاؤن آخر یہ دونون آگے بڑھے اور قوم بنی عامر سے ملاقات کی اور حارث اُن سے
قتال کرنے لگے اور ان مین سے دو نفر کو قتل کیا بعد ازان اُن لوگون نے حارث کو پکڑ لیا اور اسیر کیا
اور عمرو بن امیہ کو بھی اسیر کر لیا تب اُنھون نے حارث سے کہا جو کچھ تو چاہتا ہو وہ ہم تیرے ساتھ کرین اور
ہم تیرا قتل کرنا نہین چاہتے حارث نے کہا تم مجھے مقتل منذر اور حرام پر پہونچا دو پھر امن و امان تمھاری
مجھسے ساقط ہو جاوے اُنھون نے کہا اچھا ہم یون ہی کرتے ہین پھر اُنھون نے حارث کو وہان پہونچا دیا
اور قید سے چھوڑ دیا پس حارث نے اُن سے قتال کی اور اُنمین سے دو آدمی کو قتل کیا بعد ازان خود بھی
قتل ہوے اور اُنکو یون قتل نہین کیا بلکہ اُنکو بھالا مارا پھر بھالے مین چھید لیا اور عمرو بن امیہ جو کہ اُنکی
قید مین تھے اور لڑے نہ تھے تو اُن سے عامر بن الطفیل نے کہا کہ ہر آئینہ میری مان پر نذر یا منت ہی
رہا و آزاد کرنا ایک قیدی و بندی کا پس تو اُسکی طرف سے آزاد ہوا اور ابن امیہ کی پیشانی کے بال
اُکھیڑ لیے یعنے چوٹی اُنکی کاٹ لی و بعد ازان عامر بن الطفیل نے عمرو بن امیہ سے پوچھا کہ تو اپنے
اصحاب کو پہچانتا ہی اُنھون نے کہا ہان مین جانتا ہون تب وہ اُن شہیدون مین پھرنے لگا اور ابن امیہ
اُسکے نسب دریافت کرنے لگا بعد ازان ابن طفیل نے کہا آیا اُنمین سے کوئی شخص گم بھی ہی
اُنھون نے کہا کہ ہان اُنمین عامر بن فہیرہ مولی ابی بکر کو مین نہین پاتا ہون اُسنے کہا وہ
تم مین کیسا شخص تھا عمرو بن امیہ کہتے ہین کہ مین نے کہا وہ ہم مین افضل اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین
اول تھا اُسنے کہا مین تجھسے اُسکی خبر بیان کرون اور ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا کہ اِس شخص نے اُسکو
بھالا مارا اور جب اُسنے اپنا بھالا اُس سے کھینچ لیا تو اُسکو ایک شخص طرف بلندی آسمان کے لیگیا یہانتک
کہ پھر وہ مجکو نظر نہین آتا تھا عمرو نے کہا مین بولا ذلک عامر بن فہیرہ کہ عامر بن فہیرہ کا یہ حال ہی اور جسنے اُنکو قتل کیا

عامر بن فہیرہ اسلام کا پہلا شخص تھا

وہ شخص بنی کلاب سے تھا اُسکا نام جبار بن سلمی تھا وہ ذکر کرتا تھا کہ جب مین نے اُسکو بھالا مارا تو مین نے اُس سے یہ کہتے ہوے سُنا فُزتُ واللہ یعنے واللہ مین فیروزمند و رستگار ہوا جبار کہتا ہی مین نے اپنے دل مین کہا کہ فُزت اُسکے قول سے کیا اُسکا مقصد ہی پھر مین پاس ضحاک بن سفیان الکلابی کے آیا اور مین نے اُسکو اس واقعہ سے خبر دی اور اُسکے قول فُزت سے سوال کیا کہ اس سے اُسکی کیا مراد تھی اُنھون نے جواب دیا کہ مقصد اُسکا جنت ہی اور کہا جبار نے کہ پھر ضحاک نے مجھپر عرض اسلام کیا تو مین نے قبول اسلام کیا اور باعث قبول اسلام میرے تین وہ امر تھا جو وقت قتل عامر بن فہیرہ کے واقع ہوا اُنکے اُٹھائے جانے سے طرف بلندی آسمان کے اور جبار نے بیان کیا کہ ضحاک نے خدمت مین رسول اللہ صلعم کے ایک عرضی لکھی اُسمین خبر میرے اسلام لانے کی اور کیفیت اُس واقعہ کی جو مقتل عامر بن فہیرہ سے مین نے دیکھی تھی مندرج کی حضرت نے فرمایا کہ ملائکہ نے جثہ عامر بن فہیرہ کا نظر مردم سے نہان کردیا اور وہ علیین مین داخل کیا گیا الغرض جب خبر واقعہ بیر معونہ کی رسول خدا صلعم کو پہونچی تو اس خبر کے ساتھ اُسی ایک شب مین اور چند مصیبتین جمع ہوئین ایک تو مصیبت شہدا بیر معونہ اور خبر مصیبت مرثدبن ابی مرثد اور رواقی محمد بن مسلمہ کی چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ یہ نتیجہ عمل ابو برّاء کا ہی کیونکہ مین اس بات سے کارہ تھا یا مجھے پسند نہ تھا چنانچہ جس شب کو خبر واقعہ بیر معونہ کی آئی اُسکے صبح کو نماز صبح مین بعد رکوع کے قاتلان شہدا بیر معونہ پر بد دعا و لعن کی پس[ط] جب سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ چکے تو یہ دُعا اُن قاتلون پر پڑھی اَللّٰھُمَّ اُشْدُدْ وَطْاَتَکَ عَلٰی مُضَرَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِبَنِی لِحْیَانَ وَزِعْبٍ وَرِعْلٍ وَذَکْوَانَ وَعُصَیَّۃَ فَاِنَّھُمْ عَصَوُا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِبَنِی لِحْیَانَ وَعَضَلٍ وَالْقَارَۃِ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَۃَ بْنَ ہِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَغِفَارَ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا وَاَسْلَمَ سَالَمَھَا اللّٰہُ یعنے اے پروردگار سخت پامالی و ہلاکی ڈال قبیلہ مضر پر اے پروردگار تجھپر لازم ہی انتقام ساتھ بنی لحیان و بنی زعب و بنی رعل و بنی ذکوان و بنی عُصیّہ کے کہ ان سب قبیلون نے نافرمانی خدا اور رسول کی کی ہی اے پروردگار تجھپر لازم ہی انتقام ساتھ بنی لحیان اور قبیلہ عضل اور قبیلہ قارہ کے اے پروردگار نجات دے ولید بن الولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش ابن ابی ربیعہ کو اور ناتوان مسلمانون کو اور قبیلہ غفار کی خدا مغفرت کرے اور قبیلہ اسلم کو حق تعالے سلامتی عطا کرے بعد ازان حضرت صلعم نے سجدہ کیا اور اسیطرح حضرت علیہ السلام نے پندرہ روز تک یہی دعا پڑھی اور بعضون نے کہا چالیس روز تک تا انکہ یہ آیہ نازل ہوئی لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ اَوْ یُعَذِّبَھُمْ فَاِنَّھُمْ ظَالِمُوْنَ یعنے اس امر مین تیرے لیے کچھ اختیار یا کوئی محل تردد نہین ہی

[ط] قد بوّب الکوہین بعد الرکوع وتبعہ بعد الرکوع الاولیٰ بعد سمع اللہ لمن حمدہ کان القنوت ۱۲

کیونکہ شاید حق تعالے اُنپر متوجہ ہو کہ وہ اسلام لاوین یا اُنپر عذاب کرے جبکہ وہ اپنے کردار پر اصرار کرین
اسلیے کہ وہ ظالم و فاجر ہین اور انس بن مالک کہتے تھے اللھم یارب یہ کلمہ حیرت و حسرت مین کہا جاتا ہے
یعنے ای اللہ ای پروردگار کہ روز بیر معونہ ستر مرد انصار مین سے تھے اور ابو سعید خدری نے کہا
کہ انصار مین سے کئی جگہ ستر ستر آدمی شہید ہوے چنانچہ ستر مرد روز اُحد اور ستر آدمی دفعۃً بیر معونہ مین اور ستر
شخص معرکۂ یمامہ کے دن اور ستر تن بروز جنگ جسر ابی عبید اور جناب رسول خدا صلعم کو جسقدر صدمہ
شہدای بیر معونہ پر ہوا اسقدر اور کہین کے شہیدون پر غمگین نہین ہوے اور انس کہتے تھے کہ حق تعالے نے
حق مین شہدا بیر معونہ کے قرآن نازل کیا تھا یعنے کچھ آیتین نازل کی تھین کہ اُنکو پڑھتے تھے یہان تک
کہ وہ منسوخ ہوگئین (یعنے متروک ہم) ومنجملہ اُنکے یہ دو آیتین ہین بَلِّغُوا قَوْمَنَا وَاَنَّا لَقِیْنَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَاَرْضَانَا عَنْہُ
یعنے وہ کہتے تھے کہ مشرکین ہماری قوم پر پہونچے اور ہمنے ملاقات کی اپنے پروردگار سے یعنے شہید ہوے
پس راضی ہوا پروردگار ہمارا ہمسے اور راضی ہوے ہم اُس سے یعنے اُسکی عطیۂ رحمت و کرامت سے
اور کہا رواۃ نے کہ ابو برار پھرتا ہوا مقام عیص مین آیا اور ابو برار اپنے قبیلہ مین بہت بڑا تھا اور بزرگ تھا
پس اُسنے اپنے برادر زادہ لبید بن ربیعہ کو وہان سے مع ہدیہ ایک فرس کے روانہ خدمت رسول خدا
صلعم کیا سو حضرت نے اُس ہدیہ کو اُسپر واپس کر دیا اور فرمایا مین ہدیہ مشرک کا قبول نہین کرتا ہون تب
لبید نے کہا میرے ذہن مین نہین آتا کہ بنی مضر مین سے کسی نے کبھی ہدیہ ابو برار کا پھیر دیا ہو پھر
حضرت علیہ السلام نے فرمایا اگر مین نے ہدیہ کسی مشرک کا کبھی قبول کیا ہوتا تو ہدیہ ابو برار کا قبول
کر لیتا تب لبید نے کہا اُسنے مجھے آپ کی خدمت مین اسلیے بھیجا ہے کہ وہ آپ سے شفا مانگتا ہے یعنے
دعاے شفا چاہتا ہے اپنے درد و بیماری سے اور اُسکے تئین دبیلہ تھا یعنے اُسکے پیٹ مین آزار قرحہ تھا
پس حضرت نے زمین سے ایک ڈھیلا مٹی کا اُٹھا لیا اور اُسپر آب دہن ڈالا اور لبید کو حوالہ کیا
اور فرمایا اسکو پانی مین گھول کر اُسکو پلا دینا چنانچہ لبید نے جاکر ایسا ہی کیا تو ابو برار اُس مرض سے
بری ہو گیا اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے اُسکے لیے ایک قطی شہد کی لبید کے ہاتھ بھیجی تھی
کہ ابو برار اُسکو چاٹتا تھا یہان تک کہ اچھا ہو گیا پس اُسی روز ابو برار اپنی قوم مین پھرتا ہوا
ارادہ سر زمین بلی کا رکھتا تھا اور بلی ایک قبیلہ ہے پھر گذر اُسکا عیص پر ہوا تب اُسنے وہان سے
ربیعہ اپنے بیٹے کو اور لبید کو غلہ طعام دیکر بھیجا اور وہ دونون غلہ لدوا کر خدمت رسول خدا مین پہونچے تو حضرت
نے ربیعہ سے فرمایا کہ دربارہ ذمہ و امان تیرے باپ کے کیا معاملہ کیا گیا ربیعہ نے کہا قبیلہ نے جب کہ تلوار چلائی
اور نیزہ مارا تو اُس عہد کو توڑ ڈالا فرمایا حضرت صلعم نے ہان سچ ہے تب لبید ابی برار رخصت ہو کر چلا اور

جاکر اپنے باپ کو اس کیفیت سے مطلع کیا چنانچہ جو کچھ عامر بن الطفیل نے کیا تھا اور جو کچھ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر واقع ہوا وہ ابو برار پر بشاق و ناگوار گذرا اور حال یہ تھا کہ باعث پیرانہ سالی و ناتوان حالی کے اُسمین تاب حرکت نہ تھی تو اُسنے کہا کہ بنی عامر کے درمیان سے میرے بھتیجے یعنے عامر بن الطفیل نے میرے عہد امان کو توڑ دیا یہ کہکر ابو برار وہان سے روانہ ہوا یہان تک کہ اُس مقام پر پہونچا جہان بنو عامر ایک چشمہ پر چشمہاے قبیلہ بلی سے موجود تھے اور اُس چشمہ کو بدم کہتے ہین تب وہان سے ربیعہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر عامر سے جاملا اور وہ اسوقت اپنے ناقہ پر سوار تھا پھر ربیعہ نے اُسکو بھالا مارا مگر بھالا اُسکے مقتل سے خطا کر گیا (مقتل جسم انسان مین وہ جگہ ہی جہان زخم لگنے سے مرجاتا ہی) اور بنو عامر شور و غوغا کرنے لگے تب عامر بن الطفیل کہنے لگا کہ مجھے ضرر نہین پہونچا مجھے ضرر نہین پہونچا یعنے زخم نیزہ نہین لگا پھر ربیعہ نے کہا کہ عہد ذمہ ابو برار کا مین نے پورا کیا عامر نے کہا مین نے اپنے عم سے عفو کیا کیونکہ یہ فعل اُسکا ہی اور اُسکی جانب سے ہوا اور رسول خدا صلعم نے دعا کی تھی کہ اَللّٰھُمَّ اھْدِ بَنِیْ عَامِرٍ وَاطْلُبْ حَفَرَتِیْ مِنْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَیْلِ یعنے اے پروردگار ہدایت کر بنی عامر کو اور طلب کر بدلا میرے عہد شکنی کا عامر بن الطفیل سے اور جب عمرو بن امیہ بیر معونہ سے چلے اور خدمت مین رسول خدا صلعم کی آتے تھے اور چار دن تک پیادہ پا چلے آئے پھر جب وہ درمیان مقام قناد کے پہونچے تو ملاقات ہوئی دو آدمی سے جو دونون بنی کلاب مین کے تھے اور وہ دونون خدمت مین جناب رسالت مآب صلعم کے گئے تھے اور حضرت نے اُن دونون کو لباس پہنا دیا تھا اور اپنی جانب سے دونون کو امان دی تھی اور عمرو اس بات سے مطلع نہ تھے چنانچہ اُنھون نے دونون کو قتل کرڈالا جب وہ دونون سو گئے تو عمرو نے برجستہ اُن دونون کو قتل کرڈالا اور یہ اسلیے کہ بنو عامر نے اصحاب بیر معونہ کو قتل کیا تھا تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا تو بھی اُنکے درمیان سے ہی (یعنے اصحاب بیر معونہ سے) اور بعض روایت مین ہی کہ سعد بن ابی وقاص بھی عمرو بن ابی امیہ کے ساتھ پھرے تھے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا جب کبھی تجکو مین نے کہین بھیجا تو درمیان اصحاب اپنے سے تو میرے پاس پھر آیا اور بعض نے کہا کہ سعد بن ابی وقاص ہمراہ اصحاب بیر معونہ کے نہ تھے اور اُس لشکر مین سواے انصاریون کے اور کوئی نہ تھا اور یہی ہمارے نزدیک ثابت ہی اور جب عمرو بن امیہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن دو عامریون کے قتل کرنے کی خبر دی تو حضرت نے فرمایا تو نے بد کام کیا کہ ایسے دو آدمیون کو تو نے قتل کیا جنکے لیے میری جانب سے امان و پناہ دی گئی تھی تاکہ مین اُن دونون کو جزا دون چنانچہ عامر بن الطفیل نے حضرت صلعم کی خدمت مین نامہ لکھا اور چند آدمیون کو اپنے اصحاب مین سے مع نامہ روانہ کیا تا وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کرین کہ آپ کے اصحاب مین سے ایک شخص نے دو آدمیون کو ہمارے اصحاب سے قتل کیا حالانکہ اُن دونون کے لیے آپ کی جانب سے امان و پناہ تھی تب آنحضرت صلعم نے دیتان دونون کی اُس قسم سے نکالی جسطرح

۵ قولہ تو بھی اُنکے درمیان سے ہی احتمال ہی اُشتہ بطرف بنو عامر سے کیا ہو واللہ اعلم ۱۲

دیت دو آزاد مسلمانون کی ہوتی ہی پس وہ خون بہا دونون کا اُس قوم کے پاس بھیجدیا اور واقدی نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی مصعب نے ابی الاسود سے اُنھون نے عروہ سے اُنھون نے کہا مشرکین کو خواہش ہوئی نسبت عروہ بن الصلت کے کہ اُنکو امان دیوین اور عروہ بڑے دوستدار عامر بن الطفیل کے تھے وباوجودیکہ اُنکی قوم بنی سلیم نے بھی اُنکے امان دینے کی خواہش کی مگر اُنھون نے انکار ہی کیا اور کہتے تھے کہ مین تمھارا امان قبول نہین کرتا اور نہ اپنی جان کو اپنے اصحاب کے مقتل سے باز رکھونگا اور راوی کہتے ہین کہ جسوقت اصحاب بیر معونہ کے گھر گئے تو وہ لوگ کہنے لگے کہ ای پروردگار اسوقت ہم سوائے تیرے کسی ایسے شخص کو نہین پاتے ہین جو ہمارا سلام سوائے تیرے تیرے نبی کو پہونچاوے سو تو سلام ہمارا اُن حضرت پر پہونچادے چنانچہ جبرئیل علیہ السلام نے اُسکی خبر جناب مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پہونچائی

اسمائے شہدائے بیر معونہ

قریش مین بنی تیم سے عامر بن فہیرہ شہید ہوے اور بنی مخزوم سے حاکم بن کیسان جو اُنکے حلیف تھے شہید ہوے اور بنی سہم سے نافع بن بدیل بن ورقا تھے جو شہید ہوے اور انصار مین سے منذر بن عمرو امیر قوم شہید ہوے اور بنی رزیق سے معاذ بن ماعص تھے اور بنی النجار سے حرام وسلیمان دونون پسر ملحان کے تھے اور بنی عمرو بن مبذول سے حارث بن الصمہ اور سہل بن عامر بن سعد بن عمرو اور طفیل بن سعد تھے سو یہ دونون شہید ہوے وبنی عمرو بن مالک سے انس بن معویہ وابو شیخ ابی بن ثابت بن المنذر اور بنی دینار بن النجار سے عطیہ بن عبد عمرو شہید ہوے اور کعب بن زید بن قیس زخمی اُٹھا لائے گئے درمیان مقتولون سے وبالآخر وہ روز جنگ خندق شہید ہوے اور بنی عمرو بن عوف سے عروہ بن الصلت تھے جو حلیف اس قبیلہ کے تھے بنی سلیم سے اور قبیلہ بنیت سے مالک بن ثابت وسفیان بن ثابت تھے پس یہ سب جو شہید ہوے جنکے نام محفوظ و یاد ہین وہ ستر مرد ہین اور عبد اللہ بن رواحہ نے کہا کہ مرثیہ پڑھا جاتا تھا نافع بن بدیل کا مین نے اپنے اصحاب سے سُنا کہ وہ یہ اشعار پڑھتے تھے رحم اللہ نافع بن بدیل رحمۃ المبتغی ثواب الجہاد صار مع صادق اللقاء اذا اکثر الناس قال قول السداد یعنے خدا رحمت کرے نافع بن بدیل پر مثل رحمت اُن کو گون کے جو طالب ثواب جہاد ہین وہ تیغ زن تھا اور مقابلے کا سچا تھا اور جسوقت لوگ بہت باتین کرتے ہین تو منجملہ اُنکے جو کچھ نافع کہتا تھا قول اُسکا راست و استوار تھا یعنے اُسکا کلام سنجیدہ تھا اور انس بن عباس کہتے تھے کہ لعیمہ بن عدی مامون انس کا جسکی کنیت ابو الریان ہی وہ روز بیر معونہ نکلکر اپنی قوم کو بطلب عوض خون اپنے بھتیجے کے ورغلاتا اور اُبھاتا تھا یہان تک کہ اُسی نے نافع بن بدیل بن ورقا کو شہید کیا اور اُسوقت اشعار پڑھتا تھا ترکت بنی ورقاء الخ راعی ثاریا بمعترک تسفی علیہ الاعاصر + وذکرت آبا الریان لما عرقتہ + ذکا یقنت

اِلَیَّ یَوْمَ ذٰلِکَ ثَائِرُہٗ + یعنے مین نے ابن ورقا خزاعی کو معرکہ مین مقیم چھوڑا یعنے پڑا ہوا کہ اُڑتی ہی اُسپر گرد باد
اُسوقت مین نے ابوالریان کو یعنے انس کے تئین یاد کیا (ابو ریان کنیت انس کی تھی) جبکہ مین نے
اُسکو یعنے ابن ورقا کو پہچانا اور مین نے یقین کیا کہ بے شبہہ آجکے روز مین طالب عوض خون ہون
اور کہا راوی نے مین نے اپنے اصحاب سے سُنا کہ وہ ان اشعار کو صحیح النقل کہتے تھے اور کہا راوی نے
کہ حسان بن ثابت نے منذر بن عمرو کے مرثیے مین یہ اشعار کہے جنکا مضمون یہ ہی کہ حق تعالے ابن عمرو پر
رحمت نازل کرے کہ وہ ملاقات مقابلہ کا سچا تھا اور صداقت اس بات کی فائق تر ہی لوگون نے اُس سے
نسبت دو امرون کے کہا کہ ان دونون مین کونسی اختیار کر پس اُسنے اُسی راے کو اختیار کیا جو بہتر تھی
واقدی نے کہا کہ ابن جعفر نے قصیدہ حسان کا میرے سامنے پڑھا (یعنے جسکے یہ اشعار تھے)
اور سر مطلع اُسکا سگاغیر نذر ہی

ذکر غزوہ رجیع واقع ماہ صفر چھتیسوین مہینے ہجرت سے

واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی موسیٰ بن یعقوب نے ابی الاسود سے اُنھون نے عروہ سے
اُنھون نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم نے اصحاب رجیع کو واسطے جاسوسی و سراغ رسانی کے طرف مکہ
روانہ کیا تاکہ وہ لوگ اخبار قریش حضور مین پہونچاوین سو وہ لوگ بخدیہ کی راہ سے چلے یہان تک کہ رجیع مین آئے
تو وہان اُن سے بنولحیان متعرض و مزاحم ہوے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ
و معمر بن راشد و عبدالرحمان بن عبدالعزیز و عبداللہ بن جعفر و محمد بن صالح و محمد بن یحیے بن سہل بن ابی حثمہ و معاذ
بن محمد نے منجملہ اُن لوگون کے جنکے نام معلوم نہین اور اُن ہر ایک نے پارہ پارہ حدیث بیان کی اور بعضے
اُنمین کے بڑے ضابط حدیث تھے بہ نسبت بعض کے و بتحقیق کہ جو کچھ اُنھون نے مجھسے حدیث بیان کی مین نے
اُس سب کو جمع کیا چنانچہ اُن راویون نے کہا کہ جب سُفیان بن خالد بن نبیح الہذلی قتل کیا گیا تو بنولحیان پاس
قبیلۂ عضل و قارہ کے گئے اور اُنکے لیے حصہ اور عطیۂ شتران دستوران سے مقرر کیا اس بات پر کہ وہ لوگ
رسول خدا صلعم کے پاس جاوین اور اُن سے کلام کرین اس نہج سے کہ وہ چند اشخاص اپنے اصحاب مین سے
اُنکے یہان بھیجین تاوہ اُنکو دعوت اسلام کرین (پھر جب وہ اس حیلے سے آوین) تو ہم قتل کرین اُس شخص کو جسنے
ہمارے صاحب یعنے سفیان کو قتل کیا ہی اور باقیون کو اسیر کرکے پاس قریش کے مکہ مین لیجاوین اور اُن سے
ان لوگون کی قیمت لیوین اسلیے کہ اُن لوگون کے نزدیک کوئی چیز زیادہ تر اس سے محبوب نہین ہی کہ
اصحاب محمد مین سے کوئی بھی اُنکے پاس پکڑا آوے تو اُسکو مُثلہ کرکے یعنے اُسکے ٹکڑے ٹکڑے کرکے قتل کرین
اور یہ بعوض اُن لوگون کے جو اُنمین سے روز بدر مارے گئے غرض کہ سات آدمی عضل و قارہ سے

کہ یہ دونون دو قبیلہ ہین پاس خزیمہ کے اقرار باسلام کرتے ہوے داخل ہوے اور رسول خدا صلعم سے
عرض کی کہ ہمارے یہان اسلام کا ظہور ہوا ہی آپ چند اصحاب اپنے ہمارے ساتھ بھیجدیجیے تا وہ لوگ ہمکو
قرآن سکھلاوین اور مسائل اسلام کے بتاوین چنانچہ حضرت علیہ السلام نے سات آدمی مثل مرثد بن ابی مرثد
اور خالد بن ابی البکیر اور عبد اللہ بن طارق البلوی حلیف بنی ظفر کو اور اُنکے برادر مادری معتب بن عبید حلیف
بنی ظفر کو اور خبیب بن عدی کو جو بلحرث بن الخزرج سے تھے اور زید بن دثنہ کو جو بنی بیاضہ سے تھے اور عاصم بن
ثابت بن ابی الاقلح کو اُن لوگون کے ساتھ روانہ کیا اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ سب دس اصحاب تھے اور امیر افسر
اُنکے مرثد بن ابی مرثد تھے اور بعضے کہتے ہین کہ اُنکے افسر عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح تھے پس یہ سب روانہ ہوے
تا آنکہ چشمۂ سار ہُذیل پر جسکو رجیع کہتے ہین وارد ہوے اور وہ قریب ہُدہ کے واقع ہی تب وہان چند آدمی
نکلے اور اپنے اُن اصحاب کو جنکو لحیانیون نے بھیجا تھا بغرض حملہ آوری اوپر مسلمین کے پکارنے لگے اور اصحاب
محمد صلعم نے اس بات کا کچھ باک نکیا مگر یہ کہ اُس قوم مین سو تیر انداز تھے اور مسلمانون کے ہاتھون مین تلوارین
تھین چنانچہ اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میان سے تلوارین کھینچکر کھڑے ہو رہے تب اُن دشمنون نے کہا
کہ ہم تمسے لڑنے کا ارادہ نہین رکھتے ہین بلکہ ہمارا ارادہ یہ ہی کہ تمھاری عوض مین اہل مکہ سے ہم قیمت حاصل کرین
دیعنے تم لوگون کو اُنکے ہاتھ بیچ لیوین م اور تمھارے لیے عہد و میثاق خدا کا ہی یعنے ہم تمسے عہد کرتے ہین
اور تمکو امان دیتے ہین کہ تمکو ہم قتل نکرین پس خُبیب بن عدی اور زید بن الدثنہ و عبد اللہ بن طارق نے
اسیری قبول کی کہ خبیب نے کہا میرے لیے نزدیک قوم کے دست بیعت ہی یعنے مجکو ذمہ و امان قوم منظور ہی
ولیکن عاصم بن ثابت اور مرثد اور خالد بن ابی البکیر و معتب بن عبید نے انکار کیا اس بات سے کہ اُنکا
ذمہ اور اُنکی امان کے تئین قبول کرین چنانچہ عاصم نے کہا مین نے اپنے اوپر نذر واجب کی ہی اس بات کی
کہ مین کبھی پناہ مشرکین کی قبول نکرون تب عاصم اُن سے قتال کرنے لگے اور رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے
مَا عَلَّتِی وَ اَنَا جَلْدٌ نَابِلٌ + اَلنَّبْلُ وَ الْقَوْسُ لَهَا بَلَابِلُ + تَنْزِلُ عَنْ صَفْحَتِهَا مَعَابِلُ اَلْمَوْتُ حَقٌّ وَ الْحَيَاةُ بَاطِلُ
وَ كُلُّ مَا حُمَّ الْاِلٰهُ نَازِلُ + اِنْ لَمْ اُقَاتِلْكُمْ فَاُمِّی ثَاكِلُ یعنے کیا خوب ہی علت و حجت استوار میری کہ مین تیز دست و تیغ بکف
اور تیردار ہون میرے ہر ایک تیر و کمان کے لیے صدائے شر و کڑک ہی تھراتے ہین یعنے چلتے ہین تیر رخ کمان سے اور حق کیا ہی
موت ہی اور باطل کیا ہی زندگانی دنیا ہی اور ہر چیز جو قضا و قدر الٰہی مین گذری ہی انسان پر آنے والی ہی اور انسان
اُسکی طرف آنے والا ہی اگر مین تمسے قتال نکرون تو مان میری ماتم اولاد مین رونے والی ہی اور واقدی رح نے
کہا مین نے اپنے اصحاب مین سے کسیکو نپایا جو روایت عاصم اور اُنکے اشعار سے انکار کرتا ہو الغرض راوی نے
کہا کہ عاصم نے اُس قوم پر تیر پیکانی چلائے جب تیر اُنکے تمام ہو چکے تو اُن لوگون کو بھالا مارنے لگے یہان تک کہ

بھالا بھی ٹوٹ گیا صرف تلوار باقی رہی تب عاصم نے کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ حَمَیْتُ دِیْنَکَ اَوَّلَ النَّھَارِ فَاحْمِ لِیْ لَحْمِیْ آخِرَہٗ یعنے ای پروردگار میرے مین نے شروع دن مین تیرے دین کی حمایت کی پس تو حمایت کر میرے لیے میرے گوشت پوست کی آخر روز اور حال یہ تھا کہ کفار جس کسیکو اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین سے قتل کرتے تھے اُسکا لباس اُتار لیتے تھے اور ننگا کر دیتے تھے راوی نے کہا کہ پھر عاصم نے میان تلوار کا توڑ ڈالا اور قتال کرنے لگے یہان تک کہ شہید ہو گئے اور اُنھون نے دو آدمیون کو زخمی کیا تھا اور ایک کو جان سے مار ڈالا تھا اور عاصم یہ شعر پڑھتے تھے اور قتال کرتے تھے اَنَا اَبُوْ سُلَیْمَانَ وَمِثْلِیْ رَامٍ وَرِثْتُ مَجْدًا مُعَشَّرًا کَرَامٍ اُصِیْبُ مُرْثِدًا وَخَالِدًا قِیَامًا مین ابو سلیمان ہون اور مجھسا اولوالعزم کہ وارث ہون مین بزرگواری گروہ بزرگ کا قتل ہوے مرثد و خالد کھڑے کھڑے (یعنے مجھسا شخص موجود ہو اور مرثد خالد قتل ہو جاوین) بعد ازان مشرکین نے اُنکو برچھیان مارین تا آنکہ وہ شہید ہوے اور ایک عورت تھی سلافہ دختر سعد بن الشہید اُسکا شوہر اور چار پسر اُنکے مارے گئے تھے اور اُن چارون مین سے حارث و سلافہ دو کو عاصم نے قتل کیا تھا چنانچہ اُس عورت نے منت مانی تھی اس بات کی کہ اگر خدا اُسکو قدرت دیوے عاصم پر تو اُنکے کاسۂ سر مین شراب پیے اور جو کوئی عاصم کا سر لاوے اُسکے لیے سو شتر مقرر کیے اور اُسکی اس نذر سے عرب آگاہ تھے اور بنو لحیان کو بھی اطلاع تھی سو بعد شہادت عاصم کے اُن سب نے ارادہ کیا کہ سر عاصم کا کاٹ لیوین اور اُسکو سلافہ بنت سعد پاس لیجاوین تاکہ اُس سے سو ناقہ جائزہ لیوین تب حق تعالے نے عاصم پر سارن مکھیون کو جو مثل زنبور ہوتی ہین مقرر کیا کہ اُن زنبورہ مکھیون نے عاصم کی حفاظت کی پس جو کوئی عاصم کے پاس چلا اُسکا منھ نشیون سے چھید دیا اور بہت کچھ اُن زنبورون سے ظہور مین آیا کہ کسیکو عاصم پاس جانے کی مجال نرہی تب اُن کافرون نے کہا کہ رات تک عاصم کو یون ہی چھوڑ دو جب رات ہو گی تو یہ مکھیان عاصم کے پاس سے چلی جاوینگی پھر جب کہ رات آئی تو حق تعالے نے عاصم پر ایک سیلاب جاری کیا وحال آنکہ ہلوگ اُسوقت اطراف آسمان مین کہین کسیطرف کوئی ٹکڑہ ابر کا نہین دیکھتے تھے آنروہ سیلان نعش عاصم کو بجنسہ بہا لیگیا کہ کفار نہ اُن تک پہونچ سکے نہ اُنکو گزند پہونچا سکے چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ذکر عاصم کا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بتحقیق عاصم نے اپنی حیات مین نذر اس بات کی کی تھی کہ وہ کسی مشرک کو مس نکرین اور نہ کوئی مشرک اُنکو مس کرے بخوف نجس ہو جانے کے مشرک سے یعنے مشرک کو عاصم نجس جانتے تھے پھر کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ بے شبہہ حق تعالے حفاظت کرتا ہی مؤمنین کی پس خدا نے عاصم کو محفوظ رکھا مس کفار سے بعد وفات اُنکے جسطرح وہ باز رہتے تھے اور پرہیز رکھتے تھے اپنی حیات مین اور کہا راوی نے کہ معتب بن عبید قتال کرتے ہوے درمیان مشرکین کے در آئے تب وہ سب اُنپر ٹوٹ پڑے اور اُنکو شہید کیا بعد ازان

کفار وہان سے خبیب اور عبداللہ بن طارق اور زید بن الدثنہ کو لیچلے اور یہ سب کمانون کے رودون مین بندھے تھے
جب اس حال سے یہ لوگ مقام مرالظہران مین آئے تو عبداللہ بن طارق نے اپنے اصحاب سے کہا یہ ہمارے ساتھ
اول غدر یعنے عہد شکنی ان لوگون کی ہوی واللہ مین تمھارے ساتھ نہ چلونگا کہ ہر آئینہ میرے تئین تاسی و پیروی
انھین لوگون یعنے شہیدون کی منظور ہی تب انھون نے عبداللہ کو روکا مگر عبداللہ نے نانا اور اپنا ہاتھ
رودۂ کمان سے چھوڑا لیا اور اپنی تلوار پکڑی تو کفار اُن سے الگ ہوگئے پھر عبداللہ درمیان کفار کے دوڑ دوڑکر
سخت حملہ کرنے لگے اور وہ لوگ اُن سے ہٹ ہٹ کر پتھر مارنے لگے یہان تک کہ اُنکو شہید کیا چنانچہ قبر اُنکی
مرالظہران مین ہی پھر وہان سے کفار لیچلے خبیب بن عدی اور زید بن ثابت کو تا آنکہ اُن دونون کو لیکے مکے مین جا پہونچے اور خبیب کو حجیر بن ابی اہاب نے آشتاد مثقال طلا یعنے ہشتاد دینار پر خرید لیا
اور بعضون نے کہا کہ اُنکو بعوض پچاس شتر خواہ ستور کے خرید کیا اور بعضون نے کہا کہ اُنکو بنت الحارث
بن عامر بن نوفل نے سو اونٹ پر خرید کیا اور حجیر نے جو اُنکو خریدا تو واسطے اپنے بھتیجے عقبہ بن الحارث
کے لیا تھا تاکہ وہ بدلے اپنے باپ کے جو بدر مین مارا گیا تھا اُنکو قتل کرے اور زید بن دثنہ کو صفوان بن امیہ نے
بعوض پچاس شتر کے مول لیا اور اپنے باپ کے بدلے اُنکو شہید کیا اور بعضون نے کہا کہ اس خرید مین
یہ کہ زید کی خرید مین چند قریش شریک تھے اور جب خبیب اور زید کو مکے مین داخل کیا تھا تو شہر حرام شہر
ذیقعدہ تھا تو حجیر نے خبیب بن عدی کو ایک عورت کے گھر مین قید کیا تھا اور اس عورت کا نام ماویہ تھا
وہ مولاۃ بنی عبد مناف کی تھی اور صفوان بن امیہ نے زید بن دثنہ کو پاس چند آدمیون کے جو بنی جمح سے تھے
قید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ صفوان نے نسطاس اپنے غلام کے پاس قید رکھا اور وہ ماویہ عورت جو بعد اُس واقعہ
کے اسلام لائی تھی اور اسلام اُسکا اچھا اور سچا تھا تو وہ کہتی تھی کہ واللہ مین نے کسیکو بہتر خبیب سے نہین دیکھا
واللہ مین خبیب کو شگاف دروازے سے جھانکتی تھی کہ وہ زنجیرون مین ہین اور مین نہین جانتی کہ روے زمین مین
کوئی دانہ انگور کا کسیکے کھانے مین آتا ہو یعنے موسم نہ تھا وحال آنکہ خبیب کے ہاتھ مین خوشہ انگور کا ہوتا تھا
اور وہ اتنا بڑا خوشہ ہوتا تھا جیسے آدمی کا سر چنانچہ وہ اُس خوشہ مین سے کھاتے تھے اور وہ ہی اُنکا رزق تھا
کہ خدا اُنکو پہونچاتا تھا اور خبیب راتون کو تہجد مین قرآن پڑھا کرتے تھے اور عورتین اُن سے قرآن سُنکر رویا کرتی تھین
اور اُنپر نرمی اور رحم دلی کرتی تھین پھر وہ عورت ماویہ کہتی تھی کہ مین نے خبیب سے کہا اے خبیب کچھ
تیری حاجت ہی اُنھون نے کہا میری کوئی حاجت نہین مگر یہ کہ تو مجکو آب شیرین پلا اور جو جانور نصب
یعنے بتون کے استھانون پر ذبح کیا جاتا ہی اُسکا گوشت مجکو مت کھلا اور جسوقت لوگ ارادہ میرے
قتل کا کرین تو میرے پاس اُسکی خبر لا پھر وہ کہتی تھی کہ جب شہر ہاے حرام یعنے جن مہینون مین قتل و قتال

حرام ہی گذر گئے تو کفار اُنکے قتل پر جمع ہوے تب مین نے آنکر اُنکو خبر دی مگر واللہ مین نے دیکھا کہ اُنکو
اُسکی کچھ پروا بھی نہوئی اور مجھسے کہا کہ مجھے ایک استرہ دے تا مین اصلاح بنالون یعنے بال مونڈلون پھر مین نے
ایک استرہ اُنکے پاس اپنے بیٹے ابی حسین کے ہاتھ بھیجدیا اور جب لڑکا میرا استرہ لیکر میرے پاس سے
چلا گیا تو مین نے کہا واللہ یہ شخص اس لڑکے کو اپنے بدلے مین مار لیگا مین نے یہ کیا کام کیا کہ اس لڑکے کے ہاتھ
استرہ بھیجا کہ وہ اُسکو قتل کریگا اور وہ یہ کہیگا رجل برجل یعنے ایک کا بدلا ایک ہی اور جب میرا بیٹا اُنکے
پاس استرہ لیگیا تو اُنھون نے اس سے استرہ لے لیا اور مزاح سے کہنے لگے قسم تیرے باپ کی بے شبہہ
تو بڑا جری ہی گیا تیری مان نڈری میری عہد شکنی سے کہ تیرے ہاتھ استرہ بھیجا وحال آنکہ تم لوگ میرے
قتل کا ارادہ رکھتے ہو ماویہ نے کہا مین یہ بات سنتی تھی تب مین نے کہا ای خبیب مین نے تیری امن مین دیا تھا
ساتھ امان خدا کے اور مین نے تجکو یہ چیز تیرے خدا کے واسطے دی اور اسواسطے مین نے تجکو یہ استرہ
نہین دیا کہ تو میرے بیٹے کو قتل کرے خبیب نے کہا مین وہ نہین ہون کہ اُسکو قتل کرون اور ہمارے دین مین
عہد شکنی حلال نہین ہی بعد ازان مین نے اُنکو خبر دی کہ کل صبح کو وہ لوگ تجکو نکالنے والے ہین اور قتل
کرنے والے ہین راوی نے کہا آخر اُنکو زنجیرون مین باہر نکالا اور لیگئے اُنکو مقام تنعیم تک اور اُنکے ساتھ
عورتین بھی نکلین اور لڑکے اور غلام اور ایک جماعت اہل مکہ سے نکلی یہان تک کہ کوئی پیچھے نرہگیا اور نکلنے والے
یا موتور تھے یا غیر موتور موتور وہ جسکا کوئی بدر مین مارا گیا تھا اور اُسکو اُسکا بدلا نہین ملا تھا پس وہ چاہتا تھا
کہ خبیب کا قتل ہونا دیکھکر اور اسکو اپنا خون بہا سمجھکر خوشدلی حاصل کرے اور غیر موتور اسلیے نکلے کہ وہ مخالف
اسلام اور دشمن اہل اسلام تھے (یعنے یہ لوگ تماشائی تھے پھر جب کفار اُنکو تنعیم تک لیگئے اور اُنکے ساتھ
زید بن الدثنہ تھے اُسوقت اُن کافرون نے حکم کیا کہ ایک لمبی لکڑی گاڑی جاوے (یعنے واسطے سولی
دینے خبیب کے) تب اُس لکڑی کے لیے گڑھا کھودا گیا یعنے وہ لکڑی گاڑی گئی پھر جب کہ خبیب کو اُس
سولی کے پاس لیگئے تو خبیب نے کہا اگر تم مجکو چھوڑ دو تو مین دو رکعت نماز پڑھ لون اُنھون نے کہا اچھا پس
خبیب نے دو رکعت نماز پڑھی اور تمام کیا اُنھون نے دونون رکعت کو بدون اسکے کہ دونون کو طول دیا ہو
اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی معمر نے زہری سے اُنھون نے عمرو بن سفیان بن
ابی سفیان بن اُسید بن العلاء سے اُنھون نے ابی ہریرہ سے اُنھون نے کہا اول جسنے طریقہ نکالا ہی
دو رکعت نماز پڑھنے کا وقت قتل کے وہ خبیب تھے راوی کہتے ہین کہ پھر خبیب نے کہا واللہ اگر یہ گمان اُنکو نہوتا
کہ مین نے موت سے ڈرکر نماز کو طول کیا تو مین اُسوقت نماز مین اکثار کرتا بعد ازان خبیب نے دعا کی
اَللّٰھُمَّ اَحْصِھِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْھُمْ بَدَدًا وَلَا تُغَادِرْ مِنْھُمْ اَحَدًا یعنے اے پروردگار اُنکے عدد کو تو شمار کر

(یعنے اپنے قہر مین اُنکے ایک ایک کو گھیر لے) اور ہلاک کر انکو پراگندہ و پریشان اور باقی نچھوڑ اُنمین سے
کسیکو معویہ بن ابی سفیان نے کہا کہ مین اُنکی دعا کے وقت موجود تھا تو مین نے اپنے تئین دیکھا کہ
میرا باپ ابوسفیان دعاے خبیب کے خوف سے مجکو زمین پر لٹاتا تھا اور ابوسفیان نے مجکو اُسدن
ایسی کشاکش سے گھسیٹا کہ مین سُرین کے بھل گر پڑا اور اُس گرنے کی چوٹ سے مین ایک مدت دردمند رہا
اور خویطب بن عبدالعزی کہتا تھا کہ مین نے اپنے تئین ایسا پایا کہ اپنے کانون مین اُنگلیان دیکر دوڑتا ہوا
بھاگا اِس خوف سے تا دعاے خبیب کو مین نہ سنون اور اسی طرح حکیم بن خزام نے کہا کہ خوف دعاے خبیب سے
مین اپنے تئین درختون کی آڑ مین چھپاتا تھا اور راوی کہتا ہی مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ
بن نزید نے اُن سے سعید بن عمرو نے اُنھون نے کہا مین نے جبیر بن مطعم سے سُنا وہ کہتا تھا کہ اُسدن
مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین چھپا تھا لوگون کے درمیان اس خوف سے تا سامنا نہو میرا دعاے خبیب سے
اور حارث بن برصا نے کہا واللہ مجکو گمان نہ تھا کہ دعاے خبیب اُنمین سے کسیکو چھوڑے گی اور واقدی
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ بن جعفر نے عثمان بن محمد الاخنسی سے اُنھون نے کہا کہ
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر بن حُذیم الجمحی کو عامل مقرر کیا تھا اور حمص کے اور حال اُنکا
یہ تھا کہ اُنپر غش طاری ہوا کرتا تھا باوجودیکہ وہ درمیان اپنے اصحاب کے ہوتے تھے چنانچہ ذکر اس بات کا
آگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہوا اور سعید اکثر حمص سے خدمت مین عمر رضی اللہ عنہ کے آیا کرتے تھے تو ایکمرتبہ
اُنکے آنے مین اُنھون نے پوچھا کہ اے سعید تیرے تئین کیا ہوجایا کرتا ہی کیا تجھپر جن ہی اُنھون نے
کہا نہین یا امیرالمومنین ولیکن تھا مین اُن لوگون مین جو وقت قتل خبیب حاضر تھے اور مین نے دعا اُسکی
سُنی تھی سو واللہ جسوقت میرے قلب پر اُنکی دعا کا خطور و خیال آجاتا ہی تو مین کسی مجلس و مجمع مین ہون
مگر مجھپر غش طاری ہوجاتا ہی عثمان راوی نے کہا کہ بس یہ غشی سعید کے تئین نزدیک عمر رضی اللہ عنہ کے
موجب مزید خیر کی ہوئی اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی قدامہ بن موسی نے عبدالعزیز
بن رُمانہ سے اُنھون نے عروہ بن الزبیر سے اُنھون نے نوفل بن معویہ الدیلی سے اُنھون نے کہا کہ
مین اُس روز بوقت دعاے خبیب حاضر تھا پس مین نے اُن لوگون مین سے جو وہان اُسوقت حاضر تھے
کسیکو نہین دیکھا کہ وہ اُنکی دعا کے ضرر سے بچ رہا ہو اور مین جو کھڑا تھا تو اُس دعا کے خوف سے زمین کی طرف
جھک پڑا اور قریش ایک مہینے بلکہ زائد یکماہ تک ایسی حالت مین رہے کہ اُنکی محفلون مین سوا ذکر دعاے خبیب کے
اور کسی بات کا مذکور نہوتا تھا راوی کہتے ہین جب خبیب دو رکعت نماز پڑھ چکے تو کفار اُنکو سولی پاس لیگئے
اور اُنکا رخ طرف مدینے کے کرکے رو دے یا رسی سے اُنکو خوب کس دیا بعد ازان اُن سے کہنے لگے کہ اگر تو

اسلام سے پھر جاے تو ہم تجکو چھوڑ دیوین اُنھون نے کہا واللہ مین نہین چاہتا کہ مین اسلام سے دست بردار ہون
اور عوض اسکے دولت تمام روے زمین کی میرے ہاتھ آوے پھر اُن کافرون نے کہا بھلا یہ تو چاہتا ہی
کہ بجاے تیرے محمد ہون (یعنے جس حال مین کہ تو ہی) اور تو اپنے گھر مین بیٹھا ہو اُنھون نے کہا واللہ
مین ہرگز نہین چاہتا کہ جسم محمد مین ایک کانٹا بھی چبھے یعنے اُنکو ایک کانٹے کی بھی کھٹک ہو اور مین اپنے
گھر مین آرام سے بیٹھون پھر اُنھون نے بار بار کہنا شروع کیا ای خبیب لے پھر جا اسلام سے خبیب کہتے تھے
مین کبھی نہ پھرونگا وہ کہنے لگے آگاہ ہو قسم ہی لات و عزی کی اگر تو ایسا نکریگا کہ اسلام سے باز نہ آویگا تو البتہ
ہم تجکو ضرور قتل کرینگے اُنھون نے کہا میرا قتل ہونا راہ خدا مین امر خفیف اور ایذاے قلیل ہی (یعنے قتل میرا
آسان اور تھوڑی دیر کی اذیت ہی بخلاف انحراف اسلام سے کہ کار دشوار و موجب خلود نار ہے) پھر جب
خبیب نے اُنکے کہنے سے انکار کیا تو اُن کافرون نے اُنکا منھ اُس طرف کر دیا جسطرف سے آئے تھے یعنے
مدینے کی جانب منھ اُنکا پھرا دیا خبیب نے کہا ولیکن پھیر دنیا تمھارا میرے منھ کو جہت قبلہ سے (یعنے یہ مجکو ضرر
نہین کرتا) پس بتحقیق کہ حق تعالے فرماتا ہی فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنے جس طرف تم رخ کرو اُسی طرف
وجہ خدا موجود ہی ای دلیل و حجت خدا۔ بعد ازان خبیب نے دعا کی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَا اَرٰی اِلَّا وَجْهَ مُحَمَّدٍ
اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَیْسَ هٰهُنَا اَحَدٌ یُبَلِّغُ رَسُوْلَكَ عَنِّی السَّلَامَ فَبَلِّغْهُ اَنْتَ عَنِّی السَّلَامَ یعنے ای پروردگار مین یہان
سواے شکل دشمنون کے اور کسیکو نہین دیکھتا ہون ای پروردگار اس جگہ کوئی ایسا نہین ہی
جو تیرے نبی کو میرا اسلام پہونچاوے پس تو ہی اُنکو میری جانب سے سلام پہونچا اور واقدی
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی اُسامہ بن زید نے اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کے
ساتھ مدینے مین بیٹھے تھے کہ دفعۃً حضرت پر ایک حالت بیہوشی کی طاری ہوئی جسطرح وقت
نزول وحی کے وہ کیفیت غشیان کی ہوا کرتی تھی بعد ازان ہمنے حضرت سے کہتے ہوے سُنا کہ
وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ بعد ازان فرمایا کہ یہ جبرئیل آئے ہین اور خبیب کے طرف سے سلام پہونچاتے ہین
وبعد ازان اُن کافرون نے طلب کیا لڑکون کو اُن لوگون کے لڑکون مین سے جو بدر مین مارے گئے تھے
یعنے اُن لڑکون کو بلایا جنکے باپ بدر مین مارے گئے تھے چنانچہ ایسے چالیس لڑکے پائے گئے تب اُن کافرون نے
ہر ایک لڑکے کو ایک ایک نیزہ دیا اور کہا دیکھو یہ وہ شخص ہی جسنے تمھارے آبا کو مارا ہی تب اُن لڑکون نے
خبیب کو نیزے مارے مگر ہلکے لگے اور خبیب اُس لکڑی پر تڑپے کہ اُنکا منھ قبلہ کیجانب ہو گیا اُسوقت خبیب نے
کہا حمد ہی اُس خدا کی جسنے میرے منھ کو سمت اُس قبلہ کے پھیر دیا جسکو اپنے لیے اور اپنے نبی اور جمیع مومنین
کے لیے پسند و اختیار کیا ہی اور جو لوگ قتل خبیب پر جمع ہوے اور لوگون کو جمع کیا وہ علامہ بن الی جہل تھا اور

سعید بن عبداللہ بن قیس اور اخنس بن شریق اور عبیدہ بن حکیم بن امیہ بن الاوقص السلمی یہ سب تھے اور ان حاضرین مین عقبہ بن الحارث بن عامر بھی تھا جو کہتا ہی واللہ مین نے خبیب کو قتل نہین کیا کیونکہ اُس روز مین لڑکا کم سن تھا ولیکن ایک شخص نے بنی عبدالدار مین سے جسکا نام ابو میسرہ بن عوف بن اسباق تھا میرا ہاتھ پکڑکر برچھی پر رکھا اور ہاتھ میرا اپنے ہاتھ سے تھامے رہا اور اپنے ہاتھ کے زور سے برچھی مارتا تھا یہان تک کہ خبیب قتل ہوے اور جبکہ وہ برچھی مار چکا تو اپنا ہاتھ اُسنے چھوڑا لیا تو کافرون نے چلا کر کہا ای ابوسروعہ ابو میسرہ نے بڑی برچھی ماری تب ابوسروعہ نے (یعنے یہ کوئی اور شخص تھا) خبیب کو نیزہ مارا کہ اُنکے پشت سے پار کر دیا اور اُس نیزہ کو اُسی طرح اُسدم تک چھیدا رکھا کہ خبیب توحید خدا کرتے تھے اور شہادت دیتے تھے کہ محمد رسول ہی خدا کا چنانچہ اخنس بن شریق کہتا تھا کہ اگر خبیب کسی حال مین ذکر محمد سے باز رہتا تو ایسی حالت مین (یعنے جب برچھیون مین چھدا تھا) بالضرور ترک ذکر محمد کرتا یعنے بھول جاتا ہمنے کبھی کسی والد کو نہین دیکھا کہ وہ اپنی اولاد سے ایسی محبت دلی رکھتا ہو جیسی محبت کہ اصحاب محمد محمد کے ساتھ رکھتے ہین اور کہا راویون نے کہ زید بن دثنہ جو صفوان بن امیہ کے یہان زنجیرون مین مقید تھے تو راتون کو نماز تہجد پڑھا کرتے تھے اور دنون کو روزے رکھتے تھے اور جو چیزین کھانے کو اُنکے سامنے آتی تھین اُسمین سے گوشت ذبائح نہ کھاتے تھے یہ بات صفوان پر بہت دشوار تھی اسلیے کہ قریش نے اپنے قیدیون کو اچھی طرح رکھا تھا تب صفوان نے زید سے کہلا بھیجا کہ کھانون مین سے تو کیا چیز کھاتا ہی اُنھون نے جواب دیا کہ جو جانور سوائے نام خدا کے کسی غیر کے نام سے ذبح کیا جاتا ہی مین اُسکا گوشت نہین کھاتا ہون ولیکن مین دودھ سے رغبت رکھتا ہون (یعنے دودھ پی لینا اور کھانون سے کفایت کرتا ہی) کیونکہ وہ صائم رہتے تھے تب صفوان نے اُنکے لیے حکم دیا اور مقرر کیا کہ دودھ ایک بڑا کاسہ بھر کے وقت افطار کے زید کو ملا کرے یہان تک کہ مثل اُسی کاسہ کے اگلے روز بھی ہوتا تھا یعنے ملتا تھا پھر جب کہ زید بن دثنہ اور خبیب کو ایک ہی روز مقتل مین لائے اور اُن دونون کی باہم ملاقات ہوئی اور اُن ہر ایک کے ساتھ لوگون کے غول تھے پس ہر ایک دونون اپنے صاحب سے لپٹ گیا اور اُن دونون مین سے ہر ایک نے اپنے صاحب کو وصیت کی کہ وہ اپنی اُس مصیبت پر صبر کرے بعد ازان وہ دونون از یکدیگر جدا ہوے اور جو شخص قتل زید پر متولی مقرر ہوا تھا وہ نسطاس غلام صفوان کا تھا چنانچہ اُنکو تنعیم تک لائے اور لکڑی سولی کی زمین پر گاڑی زید نے کہا مین دو رکعت نماز پڑھ لون پس اُنھون نے دو رکعت نماز پڑھی بعد ازان اُنکو اُس لکڑی پر اُٹھایا اور زید سے کہنے لگے کہ تو اپنے اس دین جدید سے دست بردار ہو اور پیروی ہمارے دین کی کر تو ہم تجکو

چھوڑ دیوین انھون نے کہا لا واللہ یعنے واللہ ایسا نہو گا مین اپنے دین سے کبھی جدا نہونگا اور کفار کہتے تھے
کہ آیا تجکو خوش آتا ہی اور تیرا دل گوارا کرتا ہی کہ بجاے تیرے ہمارے ہاتھ محمد گرفتار ہون اور تو اپنے گھر مین
بیٹھا ہو زید نے کہا مجھے بہت ناگوار ہی اور مجھپر دشوار ہی کہ جسم محمد مین ایک کانٹا چبھے یعنے ایک کانٹے کی بھی
کھٹک ہو اور مین اپنے گھر مین بآرام بیٹھون راوی نے کہا ابو سفیان بن حرب کہتا تھا کہ مینے کبھی کسیکے
اصحاب مین اُسکے لیے ایسی اشد محبت نہین دیکھی جیسی محبت شدید اصحاب محمد مین محمد کے لیے پائی اور حسان بن ثابت
یہ اشعار شان مین خبیب کے پڑھتے تھے جسکا مضمون یہ ہی لَیْتَ خُبَیْبًا لَمْ تَخُنْہُ اَمَانَۃٌ + وَلَیْتَ خُبَیْبًا کَانَ
بِالْقَوْمِ عَالِمًا + شَرَاہُ زُہَیْرُ بْنُ الْاَغَرِّ وَجَامِعٌ + وَکَانَ قَدِیْمًا یَرْکَبَانِ الْمَحَارِمَا + اَجَرْتُمْ فَلَمَّا اَنْ اَجَرْتُمْ
غَدَرْتُمْ + وَکُنْتُمْ بِاَکْنَافِ الرَّجِیْعِ اللَّہَازِمَا + اے کاشکے خبیب کی خیانت اُس قوم نے از روے امانت
یعنے از راہ امان کے نکی ہوتی و کاشکے خبیب حال اُس قوم کا یعنے غدر اُنکا جانتا ہوتا یعنے کاش خبیب اُنکی
خیانت اور اُنکے غدر کو جانتا تو اس نوبت کو نہ پہونچتا اور یہ اشارہ ہی اس بات پر کہ ہرگاہ اصحاب رجیع جو اکثر
شہید ہو گئے تھے اُنمین سے خبیب و زید نے اُنکی امان کو قبول کیا تھا اور اُنکے ذمہ پر اعتماد کر کے قتال سے
باز رہے تھے) خرید لیا خبیب کو زہیر بن الاغر اور جامع نے اور یہ دونون ہمیشہ کے حرامکار تھے پھر ہمسے
امان پیش کی پھر جب ہم امان دیچکے تو ہمسے پھر غدر و فریب کیا کہ تم لوگ اطراف رجیع مین نیزہ بازی
کرنے والے ہو۔ اور حسان نے جو یہ اشعار کہے تھے اُنکے دیوان قدیم مین پائے گئے لَوْ کَانَ فِی الدَّارِ
قَوْمٌ ذُوْ مُحَافَظَۃٍ + حَامِی الْحَقِیْقَۃِ مَاضٍ نَالَہُ اَنَسٌ + اِذْ اَحْلَلْتَ خُبَیْبَ مُنْزِلًا فَسَحًا + وَلَمْ یَشُدَّ عَلَیْکَ اللَّیْلُ وَالْحَرَسُ
وَلَمْ تُقَدَّ اِلَی التَّنْعِیْمِ زَعْنَفَۃٌ + مِنَ الْمَعَاشِرِ مِمَّنْ قَدْ نَقَتْ عَدَسُ + فَاصْبِرْ خُبَیْبُ فَاِنَّ الْقَتْلَ مَکْرُمَۃٌ
اِلٰی جِنَانٍ نَعِیْمٍ تُرْجِعُ النَّفَسُ + وَتَوْکَ غَدْرًا وَاَنَّمْ فِیْہَا اُوْ خُلُفٍ + وَاَنْتَ ضَیْفٌ لَہُمْ فِی الدَّارِ مُحْتَبِسُ یعنے
اگر ان گھرون مین حفاظت کرنے والے ہوتے یعنے مکے مین اور وہ حامی حقیقی ہوتے اور اقدام کرنے والے ہوتے
امور حق مین اور نہوتی اُنکے لیے انس کسی سے یعنے عیال و مال سے تو اُسوقت ای خبیب تو نزول کرتا منزل وسیع مین
اور تجھپر سختی قید اور درشتی نگہبانون کی نہوتی اور وہ کوتاہ دست لئیم یعنے نسناس تجکو کشیدکر تنعیم کو نہ لیجاتا
اور وہ ان گروہ مین اُن لوگون مین سے ہی جو چبنے والے عدس کے ہین یعنے ذلیل و کمینہ پیشہ بہرحال صبر کر
ای خبیب کہ ہر آئینہ قتل راہ خدا مین بزرگی ہی کیونکہ طرف جنات نعیم کے کل نفوس رجوع کرنے والے ہین
تسلط کیا اُنھون نے تجھپر کہ یہ لوگ قریش مین خلف وعدہ ہین اور تو اُنکا مہمان تھا اور اُنکے گھر مین مقید تھا

اذکر غزوہ بنی النضیر ماہ ربیع الاول مین ستیسوین مہینے ہجرت سے

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور

محمد بن یحیے بن سہل اور ابن ابی حبیبہ اور محمد بن راشد نے اور یہ لوگ منجملہ اُن راویون کے ہین جنکا نام مین نہین
جانتا اور ہر ایک نے پارہ پارہ اس حدیث کا مجھسے بیان کیا اور اُنمین سے بعضے بڑے ضابطہ حدیث تھے بعض سے
پس اُن سب نے جو مجھسے حدیث بیان کی مین نے سب کو جمع کیا کہا رواۃ نے کہ جب عمرو بن امیہ ہیر معونہ سے
چلے اور قناۃ مین آئے تو وہان دو آدمی بنی عامر سے ملے تب اُن دونون کا نسب پوچھا یعنے تعارف کیا اُن
دونون نے اپنا نسب بتایا پھر اُن دونون کو قیلولہ کرنے کی ترغیب دی جب وہ سو گئے تو اُنپر حملہ کرکے دونون کو
قتل کیا بعد ازان وہان سے چل نکلے اور اُسی ساعت بہت جلد جتنی دیر مین بکری دوہتے ہین آنکر خدمت مین
رسول خدا صلعم کے حاضر ہوئے اور اُن دونون کی خبر بیان کی حضرت نے فرمایا تو نے بہت برا کام کیا اُن
دونون کے لیے تو ہماری جانب سے امان تھی اور اُنسے ہمنے عہد ذمہ کیا تھا عمرو نے کہا مجکو معلوم نہ تھا بلکہ مین
اُن دونون کو مشرک جانتا تھا علاوہ اُنکی قوم نے ہمارے ساتھ کیا جو کچھ کیا کہ ہمسے عہد شکنی کی اور عمرو جو کچھ سلاح
و رخت اُن دونون کا لائے تھے اُسکی نسبت رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ علحدہ رکھا جاوے و بعد ازان حضرت
صلعم نے وہ سب اسباب مع خون بہا دونون کا اُنکی قوم کے پاس بھجوا دیا اور یہ اسطرح ہوا کہ عامر بن الطفیل نے
حضرت صلعم کی جناب مین کہلا بھیجا تھا کہ آپ کے اصحاب مین سے ایک شخص نے ہماری قوم مین سے دو آدمیون کو
مار ڈالا ہے و حال آنکہ اُن دونون کے لیے آپ کی جانب سے امان تھی اور آپ نے اُنسے عہد ذمہ کیا تھا
پس چاہیے کہ اُن دونون کی دیت ہمارے پاس بھیجدیجیے چنانچہ رسول خدا صلعم بنی النضیر کے پاس تشریف لیگئے
اسلیے کہ وہ لوگ بھی دیت مین مدد کرین اور حال یہ تھا کہ بنو النضیر حلیف بنی عامر کے تھے چنانچہ رسول خدا صلعم
روز شنبہ تشریف لیچلے اور مسجد قبا مین آکر نماز پڑھی اور حضرت کے ہمراہ کچھ لوگ تھے مہاجرین و انصار سے و بعد ازان
کہ بنی النضیر کے یہان تشریف لائے تو اُنکو دیکھا کہ سب اپنی محفل مین جمع ہین تب اُن حضرت صلعم مع اصحاب اپنے
وہان بیٹھے اور اُن لوگون سے کلام کرنے لگے تا وہ لوگ اُن دونون کلابیون کے لیے جنکو عمرو بن امیہ نے
قتل کیا تھا مبلغ دیت مین مدد کرین تب بنو النضیر نے کہا اے ابو القاسم جو آپ چاہتے ہین ہم وہی کرینگے
ہم فدا ہون آپ پر کہ آپ نے ہماری ملاقات کی اور ہمارے یہان تشریف لائے بیٹھ جائیے تاہم آپ کے لیے طعام
حاضر کرین اور رسول خدا صلعم اُنکے مکانون مین سے ایک مکان کی دیوار سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے چنانچہ وہ لوگ
جدا ہوے اور بعضون نے بعض سے خلوت کرکے باہم شورہ کیا اُنمین سے حیی بن اخطب بولا اے گروہ یہود
اسوقت محمد اپنے چند اصحاب کے ہمراہ آئے ہین کہ وہ سب پورے دس بھی نہون گے اور وہ جو اُنکے ساتھ مین
ابو بکر و عمر اور علی اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن معاذ و سعد بن خضیر و سعد بن عبادہ ہین پس جس گھر کے نیچے محمد
بیٹھے ہین اُسکے اوپر سے ایک پتھر اُنپر ڈالدو اور اُنکو مار ڈالو کیونکہ پھر کبھی ایسا موقع پاؤ گے کہ وہ تنہا ہون اور

اُسوقت اُنکے دوستدارون مین کوئی اُنکے ساتھ نہین ہی اور جب وہ قتل ہوجائینگے تو اصحاب اُنکے
متفرق ہوجاوینگے پھر جو کوئی اُنکے ہمراہ قریش سے ہوگا وہ اپنی قوم مین ملجائیگا اور باقی رہجاوینگے وہان وہ کو
جو اوس وخزرج سے ہین سو وہ تمھارے حلیف ہین پھر جو کچھ تمھارا ارادہ ہو کہ تم کسی روز کسی زمانہ مین کروگے تو وہ
اسیوقت کرو یعنے اسیوقت موقع ہی تب عمرو بن جحاش نے کہا کہ مین ابھی اس مکان کی چھت پر چڑھتا ہون
اور اُنپر ایک بھاری پتھر گراتا ہون اُسوقت سلام بن مشکم نے کہا اے قوم اس مرتبہ تم میری اطاعت کرو اور ہمیشہ
تم میری مخالفت لیجیو یعنے ابکی بار تم میری بات مان لو پھر چاہیو تو آیندہ کبھی میرا کہنا نا نیو واللہ اگر تم ایسا کرتے ہو تو
ضرور محمد کو خبر ہوجائیگی کہ ہم لوگون نے اُنکے ساتھ غدر کی اور یہ دغابازی نقض اُس عہد کا ہی جو درمیان
ہمارے اور اُنکے واقع ہوا ہی پس ایسا کام نکرو آگاہ ہو واللہ کہ جس بات کا تم ارادہ رکھتے ہو اگر وہ کروگے
تو یہ جان لو کہ اُنمین سے کوئی نہ کوئی قائم رہیگا اور اس دین کو تا قیامت برپا رکھیگا پھر وہ یہود کی جڑ اور بنیاد
کھود ڈالیگا اور اپنا دین ظاہر و غالب کریگا اور حال یہ ہی کہ ابن جحاش پتھر گران سنگ مہیا کرچکا تھا تا کہ آن
حضرت صلعم پر گرادے اور چاہتا تھا کہ اُسکو اُنپر لڑکا دے پھر جب اُسکو لیے ہوے چھت پر چڑھ گیا اُسیوقت آن حضرت
صلعم کو جو کچھ اُن لوگون نے قصد کیا تھا اُسکی خبر آئی (یعنے بواسطہ جبرئیل) تب حضرت وہان سے بہت جلد
اُٹھ کھڑے ہوے گویا کہ وہ ارادہ قضاے حاجت کا رکھتے تھے (یعنے جیسے کوئی ارادہ جانے پاخانے کا
رکھتا ہو) اور اس جگہ سے آن حضرت صلعم طرف مدینے کے متوجہ ہوے اور اصحاب حضرت کے ابھی وہین
بیٹھے باتین کرتے تھے اور اُنکو گمان ہوا کہ حضرت براے قضاے حاجت تشریف لیگئے ہونگے پھر جب
عرصہ ہوا اور وہ لوگ اس گمان سے مایوس ہوے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب یہان ٹھہرنا ہمارا کچھ نہین
بالضرور حضرت کسی امر کے لیے تشریف لے گئے ہین تب یہ سب اصحاب اُٹھ کھڑے ہوے اور حُیَیّ بن
اخطب بولا کہ ابو القاسم نے بہت جلدی کی ہمتو اس ارادے اور فکر مین تھے کہ اُنکی حاجت روا کرین یعنے
اُنکی فرمائش بجالاوین اور چاشت کھلاوین یعنے ناشتہ کراوین الغرض یہود اپنے کردار پر پشیمان ہوے
بعد ازان کنانہ بن صوریا نے اُن یہود سے کہا کچھ تم جانتے ہو کہ محمد کیونکر اُٹھ گئے اُنھون نے کہا نہین واللہ
ہم نہین جانتے مگر تو کچھ جانتا ہی اُسنے کہا ہان توریت کی قسم البتہ مین جانتا ہون کہ جو کچھ تمنے محمد کے ساتھ قصد غدر کیا
تحقیق کہ وہ اُس سے مطلع ہوے پس تم لوگ اپنے نفس کو فریب و ریب مین نڈالو واللہ بے شبہہ وہ رسول اللہ ہین
اور وہ نہ اُٹھ جاتے مگر اسلیے کہ جو کچھ تم قصد رکھتے تھے اُس سے وہ آگاہ کیے گئے اور وہ بیشک آخر الانبیا خاتم
المرسلین ہین اور تم یہود ہمیشہ سے اس تمنا مین ہو کہ آخر الانبیا اولاد ہارون سے ہو پس حق تعالے نے اُسکو
جہان چاہا ظاہر کیا اور بے شبہہ ہماری کتابون یعنے صحف انبیا مین اور وہ جو ہمنے توراۃ مین پڑھا کہ

وہ توریت جسمین کچھ تغیر و تبدل واقع نہین ہوا یہ ہی کہ آئینہ مولد اُسکا مکہ ہوگا اور دار الہجرۃ اُسکا یثرب ہوگا
پس صفت اُسکی بعینہا یقیناً ویسی ہی کہ جیسی ہماری کتابون مین ہی اُسکا ایک حرف بھی مخالف اُس صفت کے
نہین ہی اور اُسکے خلاف بھی نہین ہی کہ موافق اُن نوشتون کے جو کچھ تمھارے تئین درپیش ہوگا
وہ اول اُسکا محاربہ ہی تمسے یعنے پہلے وہ ہی تمسے لڑنے کو آویگا اور گویا بے شبہہ مین تمکو دیکھ رہا ہون
کہ تم کوچ کیے جاتے ہو یعنے بھاگے جاتے ہو اور تمھارے بچے بھونکھون کے مارے چلاتے ہین اور تم اپنی
اولاد کو اور مال کو اپنے گھرون مین چھوڑے جاتے ہوگے و حال آنکہ یہی اولاد و مال موجب تمھارے عزو
شرف کے ہین پس چاہیے کہ تم دو خصلتون یعنے دو امرون مین میری اطاعت کرو یعنے میری بات مانو کہ
سوائے ان دو امر کے کسی تیسری بات مین خیر نہین ہی اُن لوگون نے پوچھا وہ کون سے دونون امر
ہین اُسنے کہا کہ تم اسلام قبول کرلو اور محمد کے ساتھ شامل ہوجاؤ تو امان پاؤگے اپنے مال اور اپنی اولاد پر
اور تم اُنکے اصحاب کبار مین محسوب ہوجاؤگے اور تمھارے مال و منال تمھارے ہاتھون مین باقی رہینگے
اور تم اپنے وطن سے نکالے نجاؤگے تب بنو النضیر نے جواب دیا کہ ہمتو توریت اور عہد موسے سے باہر نہونگے
تب کنانہ نے اُنسے کہا کہ اور وہ دوسری صورت یہ ہی کہ ہر آئینہ محمد کسیکو تمھاری طرف ضرور بھیجنے والے ہین
تم لوگ ہمارے ملک و شہر سے نکل جاؤ تو تم کہنا بہت اچھا (یعنے بلا قتال و جدال اس امر کو قبول کرلینا) تو اسصورت
مین محمد تمھارا خون اور مال حلال نجا ئینگے اور سارا مال تمھارا باقی رہ جاویگا پھر اگر تم چاہو بیچ ڈالو (یعنے گھر بار
وغیرہ) خواہ رہنے دیجیو بنو النضیر نے کہا جو یہی راے تیری ہی تو بہت خوب ہی پھر کنانہ نے کہا نجد کہ ہر آئینہ
دوسری صورت سب صورتون سے میرے لیے بہتر ہی (یعنے اسلام) پھر اُسنے کہا آگاہ ہو واللہ اگر خیال
نہوتا کہ مین تفضیح تمھاری کرونگا (یعنے تم کہوگے کہ ہمکو رسوا کیا) تو البتہ مین اسلام قبول کرتا ولیکن واللہ
کہ شقشا میرے اسلام کے سبب سے اب عیب نکیجاویگی یہان تک کہ پہونچے مجکو وہ گزند جو تمکو پہونچے (یعنے جو تمھارا
حال ہوگا وہ میرا بھی حال ہوگا تو اسصورت مین البتہ شقشا عیب نکیجاویگی یعنے لوگ کہینگے تیرا باپ مسلمان ہوگیا)
اور کہا راوی نے کہ شقشا دختر کنانہ کی وہ عورت ہی کہ مدح اُسکے حسن و جمال کی حسان نے اپنے اشعار
مین کی ہی بعد ازان سلام بن مشکم نے بنو النضیر سے کہا کہ جو کچھ تمنے کہا مین اُس سے پہلے ہی کارہ و ناخوش
تھا اور اب محمد ضرور کسیکو ہماری طرف عنقریب بھیجتے ہین کہ تم لوگ ہمارے دار یعنے ملک و شہر سے کہ وہ ہمارا
گھر ہی نکل جاؤ پس تو اے حیی اُس حکم کے بعد کچھ کلام نکیجیو اور اُسکے جواب مین در بارۂ خروج کے
نعم کہیو یعنے قبول خروج کیجیو پھر نکل جائیو تو اُنکے دیار سے تب حیی نے کہا مین ایسا کرتا ہون کہ
نکلا جاتا ہون واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ سلسلہ رواۃ اپنے کے کہا جب رسول خدا صلعم مدینے مین

تشریف لائے (یعنے بنو نضیر کے یہان سے) تو پیچھے سے حضرت کے اصحاب بھی وہان سے چلے اور راہ مین
ایک شخص سے ملاقات ہوئی کہ وہ مدینے سے نکلا تھا تب اصحاب نے اُس سے پوچھا کہ آیا تو نے رسول خدا
صلعم سے ملاقات کی ہی یعنے تو نے اُنکو دیکھا ہی اُسنے کہا ہان مجکو حضرت صلعم جسر کے پار مدینے
کی طرف ملے تھے پھر جب اصحاب پاس حضرت کے پہونچے تو معلوم ہوا کہ حضرت علیہ السلام نے محمد بن مسلمہ کو
طلب کیا ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ بنو النضیر کے یہان سے اُٹھ آئے
اور ہلوگون کو خبر نہوئی حضرت علیہ السلام نے فرمایا یہود نے میرے ساتھ قصد غدر کیا تھا سو حق تعالے نے
مجکو اُس بات کی خبر دی اسلیے مین وہان سے اُٹھ آیا بعد ازان محمد بن مسلمہ حاضر ہوے تب اُنسے حضرت
صلعم فرمانے لگے کہ یہود بنی النضیر کے پاس تو جا اور اُنسے کہدے کہ رسول اللہ نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہی
اسلیے کہ تم لوگ میرے ملک و شہر سے نکل جاؤ چنانچہ جب ابن مسلمہ اُنکے پاس گئے تو انھون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے
مجکو تمھارے پاس اپنا پیغام بھیجا ہی اور مین ذکر اُس پیغام کا نکرون گا جب تک تمکو معلوم کراؤن وہ بات جسکو تم بھی
خوب پہچانتے اور جانتے ہو پھر کہا تمکو مین اُس توریت کی قسم دیتا ہون جسکو خدا نے موسے علیہ السلام پر نازل کیا ہی
آیا تم جانتے ہو تمکو یاد ہی کہ قبل مبعوث ہونے محمد صلعم کے مین تمھارے پاس آیا تھا اور اسوقت تمھارے درمیان مین
توریت تھی تب تمنے اپنی مجلس مین اسی جگہ مجھسے کہا تھا کہ اے ابن مسلمہ اگر تو چاہے تو ہم تجکو صبح کا کھانا کھلائین یعنے
چاشت کا ناشتا کرائین تو کھلائین ہم اور اگر تو چاہے کہ ہم تجکو یہودی بناوین تو یہودی بناوین تب مینے
تمسے کہا تھا کہ مجھے ناشتا کراؤ پر مجھے یہودی نہ بناؤ کہ واللہ مین کبھی یہودی نہ بنونگا پھر تمنے مجھے
اپنی ایک قاب مین کھانا دیا واللہ مین اُسکی طرف دیکھنے لگا گویا وہ لیسب یمانی تھا بر نگ سیاہ
وسفید اُسوقت تمنے کہا تجکو ہمارے دین سے کون چیز مانع ہی آگاہ ہو کہ ہر آمینہ دین تو دین یہود ہی
ولیکن گویا کہ تو ارادہ دین حنفیہ کا رکھتا ہی وہ حنفیہ کہ تو نے اُسے اس عرصہ مین سُنا ہی (یعنے
اسلام) آگاہ ہو یعنے سُن اے ابن مسلمہ کہ ابو عامر بیزار ہی دین حنفیہ سے اور وہ اُس دین پر نہین ہی
چنانچہ صاحب اُسکا تمھارے پاس آویگا شان اُسکی یہ ہوگی کہ وہ خندہ رو ہوگا اُسکی دونون آنکھون مین
سُرخی ہوگی جانب یمن سے آویگا ناقہ پر سوار ہوگا گلیم پوش ہوگا یک پارہ نان پر قناعت کریگا اُسکے
دوش پر تلوار ہوگی اُسکے پاس کلمہ رایہ کو دخل نہوگا (یعنے) اُسکت یعنے وہ کسیکو نکہیگا کہ خاموش ہو
بلکہ وہ سب کی سُنے گا اور کلام اُسکا بحکمت ہوگا وگانہ وسنجتکم ہذہ سنجہ زمین شور زار اور حرف واو
بمعنی مع اور وسنجہ مفعول معہ و نیزل فعل مقدر یعنے گویا کہ وہ تمھاری زمین پر اُتریگا اور واللہ تمھارے
اس قریہ مین واقع ہوگا کہ ہتھیار و اسباب چھینے جاوینگے اور لوگ قتل ہونگے اور مثل کیے جاوینگے

یعنے نعشون سے گوش و بینی قطع کیے جاوینگے یہ سنکے بنو النضیر بولے اللہم نعم یعنے بخدا ہان یہ سچ ہی ہمنے یہ بات تجھسے ضرور کہی تھی ولیکن یہ شخص صاحب ملت حنفیہ کا نہین ہی تب محمد بن مسلمہ نے کہا کہ مین اپنے کلام سے تو فارغ ہوا اب آگاہ ہو کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہی اور تمسے فرمایا ہی بتحقیق کہ تمنے اُس عہد کو جو ہمنے تمھارے لیے مقرر کیا تھا توڑ ڈالا اسلیے کہ تمنے مجھپر قصد غدر کیا تھا اور مین تمکو خبر دیتا ہون اُس بات کی جسکی تمنے فکر کی تھی اپنی راے سے اور وہ چڑھنا عمرو بن الجحاش کا تھا اُس مکان کی چھت پر کہ اُوپر سے بھاری پتھر گراوے پس وہ سب یہود چپ ہو رہے اور ایک حرف نہ بولے اور یہ فرمایا ہی کہ تم لوگ ہمارے شہر سے نکل جاؤ اور ہمنے تمکو دس دن کی مہلت دی (یعنے واسطے درستی سامان اسباب سفر کے) پس جو شخص بعد اُس مدت کے نظر آویگا تو مین اُسکی گردن مارون گا تب اُن لوگون نے کہا اے محمد ہمکو یہ گمان نہ تھا کہ کوئی شخص قبیلہ اوس مین سے یہ خبر (یعنے یہ حکم) ہمارے پاس لاویگا محمد یعنے ابن مسلمہ نے کہا اب قلوب لوگون کے متغیر ہو گئے (یعنے بعد اسلام کے) چنانچہ اسپر وہ لوگ چند روز ٹھہرے رہے کہ سامان و تیاری کوچ کی کرتے تھے اور جانوران سواری و بار برداری اُنکے جو ذی الحدر مین چرائی پر تھے اُنکے لانے کے واسطے آدمیون کو روانہ کیا اور قبیلۂ اشجع سے لوگون کو کرایہ اور اجرت پر مقرر کیا اور تیاری و تہیہ سفر مین بہت جلدی کر رہے تھے چنانچہ وہ لوگ کہ اپنے سامان مین مصروف تھے اسی عرصہ مین ناگاہ اُنکے پاس قاصد ابن ابی کے آئے اور وہ فرستادے جو اُنکے پاس آئے سُوید و داعس دو آدمی تھے اُن دونون نے کہا کہ عبد اللہ ابن ابی نے پیغام دیا ہی کہ تم لوگ اپنے دیار اور اموال سے نہ نکلو اور تم اپنے حصارون مین مقیم رہو بتحقیق کہ میرے ساتھ میری قوم سے دو ہزار آدمی ہین اور سواے اُنکے عرب کے لوگ ہین کہ یہ سب تمھارے حصارون مین تمھارے ساتھ داخل ہونگے اور وہ مرجا دینگے اپنے آخر تک یعنے وہ سب کے سب قبل اس سے کہ وہ لوگ یعنے مسلمین تمکو کچھ ضرر پہونچا سکین اور قبیلہ قریظہ بھی تمھاری مدد کرینگے اور وہ تمسے کوتاہی و خطا کرینگے اور تمھارے حلیف بھی جو قبیلہ غطفان سے ہین تمکو مدد دینگے اور ابن ابی نے کعب بن اسد کے پاس قاصد بھیجا کہ وہ اُس سے گفتگو کرتا تھا اس امر مین کہ وہ مددگاری کرے اپنے اصحاب یعنے اپنے ہم کفو کی کعب نے جواب دیا کہ بنی قریظہ مین سے ایک مرد بھی عہد شکنی نکرے گا تب ابن ابی بنی قریظہ کے طرف سے تو مایوس ہوا پھر ارادہ کیا کہ درمیان بنو النضیر اور رسول خدا صلعم کے لڑائی ڈال دیوے چنانچہ ابن ابی اکثر پاس حیی بن اخطب کے قاصد بھیجکر تحریک کرتا تھا یہان تک کہ حیی نے کہا کہ مین اپنا قاصد پاس محمد کے بھیجکر اُنکو اطلاع دیتا ہون کہ ہم اپنے دیار اور اموال سے نہ نکلینگے اسمین جو اُنسے ہو سکے سو کرین اور حیی کو طمع دامنگیر اُن باتون مین تھی جو ابن ابی نے کہی تھین اور حیی نے کہا

اب ہم درستی و مرمت اپنے حصارون کی کرتے ہین بعد ازان جو کچھ چاہینگے اُسمین داخل کرینگے اور ہم اپنے کوچون اور گلیون کو صاف و ہموار کرتے ہین اور سنگ و سنگریزون کو اُٹھواکر حصارون مین بھجوا دیتے ہین (یعنے پتھر مارنے کے لیے) اور ہمارے پاس خوراک جمع ہی اسقدر کہ ہمارے تئین ایک سال تک کفایت کریگی اور چشمے ہمارے پانی کے مدام و علے الاتصال ہمارے حصارون مین جاری ہین اُسکے چک جانیکا ہمکو خوف نہین ہی اور کیا تو یہ جانتا ہی کہ سال بھر محمد ہمکو محاصرے مین رکھینگے سو تو ایسا نہ سمجھیگا تب ابن مشکم نے کہا تیری نفس نے تجکو اس آرزو مین رکھا ہی واللہ ای حیّے یہ تیرا گمان باطل اور خیال خام ہی واللہ اگر مجکو اس بات کا خیال نہوتا کہ تیری رائے مشہور بسفاہت ہوگی اور تجکو لوگ لغو جانینگے تو بے شبہہ مین تجھسے جدا ہو کر اُن لوگون کے ساتھ ہو جاتا جو یہود مین سے میری بات مانتے ہین پس تو ای حیّے ایسا نکر واللہ کہ تو خوب جانتا ہی اور مین بھی تیرے ساتھ یعنے مثل تیرے ہم بھی جانتے ہین کہ بالضرور محمد رسول اللہ ہی و بتحقیق کہ صفت اُسکی ہمارے نزدیک ثابت ہی پس اگر ہم اُسکی پیروی نکرین اور اُس سے حسد کرین اسوجہ سے کہ اولاد ہارون سے نبوت نکل گئی ہی تو آؤ ہم تم اُسیقدر اُسکی امان کو قبول کرین جسقدر اُسنے ہمکو امن دی ہی کہ ہم نکل جاوین اُنکے بلاد سے اور تو خوب جان چکا ہی نتیجہ اس بات کا جو بمقدمہ عہد شکنی اُسکے تو نے میری مخالفت کی ہی بہرکیف جب موسم مین ہمارے درخت پھلینگے اُسوقت ہم خود آوینگے خواہ کوئی ہماری جانب سے پھلون کے لیے چلا آویگا پھر اُسکو بیچ ڈالیگا خواہ جو مناسب ہوگا کیا جائیگا بعد ازان پھر وہ ہمارے پاس واپس چلا آویگا اور جب ایسا ہوا کہ ہمارے مال ہمارے قبضے مین رہینگے تو گویا ہم اپنے دیار سے نہین نکلے ہین اور ہر آئینہ بزرگی اور بڑائی ہماری اپنی قوم پر نسبت ہمارے مال اور ہماری داد و دہش کے ہی پھر جب مال ہمارا ہمارے قبضے سے جاتا رہا تو ہم بھی مثل اور یہود کے خواری و ناداری مین مبتلا ہو جاوینگے اور جسوقت محمد ہمپر قصد کرینگے اور ان گڑھیون مین ہمارے تئین ایک روز بھی محاصرہ کر لینگے پھر اگر ہم اُسی امر کو پیش کرینگے یعنے قبول کرینگے جو زبانی محمد بن مسلمہ کے ہمسے کہلا بھیجا ہی تو اُسوقت وہ نمانینگے اور ہمارے قول قرار پر انکار کرینگے حیّے نے کہا محمد ہرگز ہمارا محاصرہ نکرینگے اگر وہ ہمسے فرصت وقت پاوینگے تو غنیمت جانینگے نہین تو پھر کر چلے جاوینگے و بتحقیق کہ بن ابی نے جو کچھ مجھسے وعدہ کیا ہی تجھے معلوم ہی سلام نے کہا قول بن ابی کوئی چیز نہین ہی وہ چاہتا ہی کہ تجکو ورطۂ ہلاکت مین ڈالے یہان تک کہ ہم تو محمد سے محاربہ کرین اور وہ اپنے گھر مین بیٹھ رہے اور تجکو چھوڑ دیوے (یعنے تجکو محمد سے بھڑا کر آپ الگ ہو جاوے اور تجھسے دغا کرے) دیکھ اُسنے کعب سے درخواست نصرت کی تھی کعب نے انکار کیا اور کہا بنی قریظہ مین سے کوئی شخص میرے جیتے جی عہد شکنی نکریگا والاحال بن ابی کا تو یہ ہی کہ اُسنے حلفاے بنی قینقاع سے بھی ایسا ہی وعدہ

کیا تھا جیسا تجھسے وعدہ کیا ہی یہان تک کہ وہ لوگ لڑ پڑے اور عہد شکنی کر بیٹھے اور اپنے تئین اپنی گڑھیون
مین آپ مقید کرایا اور ابن ابی کی نصرت کے منتظر رہے اور ابن ابی اپنے گھر مین بیٹھا رہگیا اور محمدؐ اُنپر گئے اور جاکر
اُنکو گھیر لیا یہان تک کہ گڑھی والے اُنکے حکم پر حاضر ہوے غرضکہ ابن ابی نہ اپنے حلفاء کی مدد کرتا ہی نہ اُس
شخص کی جو خود اُسکو بچاتا ہی آدمیون سے پس نہ اُنکی نہ اُنکی کسی کی مدد نہین کرتا اور یہلوگ ہمیشہ قبیلۂ ابن کے ساتھ
تمام اُنکی لڑائیون مین اُسکو تلوارین مارا کیے (یعنے وہ ہمیشہ ہماری مار کھاتا رہا ہی) یہان تک کہ اُنکی لڑائیان
منقطع ہوگئین اسطرح پر کہ اُنکے درمیان مین محمدؐ در آئے اور مانع و حائل ہوے اور حال یہ ہی کہ ابن ابی نہ یہودی ہی
کہ دین یہود پر ہو اور نہ وہ دین محمدؐ پر ہی اور نہ وہ اپنی قوم کے دین پر ہی پس کیونکر قول اُسکا جو کچھ اُسنے کہا ہی
تو قبول کرتا ہی تب جیے نے کہا میرا نفس ہر بات سے انکار کر سکتا ہی سوائے عداوت محمدؐ اور سوا ہی اُسنے
لڑنے کے (یعنے سوائے عداوت اور جنگ محمدؐ سے باقی سب باتون سے اپنے دل کو پھیر سکتا ہون) پھر سلام نے کہا
واللہ یہ باتین ہمارے آوارۂ وطن ہونے کی ہین کہ ہم اپنی زاد بوم سے نکل جاوینگے اور مال ہمارا تلف ہوجاویگا
اور ہماری بزرگی ضائع ہوجاویگی اور ہمارے زنان و فرزندان اسیر ہوجاوینگے و بالجملہ ہمارے سارے لڑنے والے لوگ
قتل ہوجاوینگے غرضکہ جیے نے کسیطرح نہ مانا سوائے اسکے کہ مستعد بقتال رہا بالآخر حق تعالے نے اپنے نبی کو
حکم کیا کہ بنی النضیر پر جاوین اور اُنکو سرحد مدینہ سے نکال دیوین اور ایسا ہوا کہ منافقون نے بنی النضیر سے خفیہ
کہلا بھیجا کہ تم لوگ نکل نجانا بلکہ ناکہ بندی کرین اور اپنے حصارون کو استوار رکھین پس اگر محمدؐ تم سے
لڑائی کے نا مینگے تو ہم تمھاری اعانت کرینگے آخر یہود نے ایسا ہی کیا اور یہان رسول خدا صلعم کے نقیب نے
حکم پکار دیا اُسیدم اہل اسلام ہتھیار لگاکر بنو النضیر کی طرف روانہ ہوے پھر جب رسول خدا صلعم اُس قوم کے پاس
پہونچے تو ناگاہ اُن لوگون کو روتے ہوے کعب پر پایا اور وہ لوگ بولے ای محمدؐ کیا ایسا ہی کہ ہمارے لیے
مصیبت پر مصیبت اور رونے پر رونا ہوا کریگا حضرت نے فرمایا ہان ایسا ہی ہوتا رہیگا تب اُنھون نے کہا ہمکو
چھوڑ دیجیے یعنے مہلت دیجیے کہ ہم اپنی مصیبت مین رولیوین پھر ہم تعمیل آپ کے حکم کی کرینگے حضرت صلعم نے
حکم دیا کہ مدینے سے نکل جاؤ اُنھون نے اس بات سے انکار کیا اور کہا جو آپ حکم کرتے ہین اُسکے قبول کرنے سے
ہمکو موت بہت آسان ہی پس لوگون نے دونون طرف سے لڑائی شروع کردی اور لوگ طرفین سے قریب
بیس رات تک لڑتے رہے اور اس عرصہ مین جب رسول خدا صلعم کسی مورچال یا کسی گڑھی مین اُنپر دوڑ مارتے تھے
اور غالب آتے تھے تو وہ پیچھے ہٹ جاتے تھے اسطرح کہ اُس دار سے پچھلے دار مین جمعیت سے نقب دیکر
گھس جاتے تھے پھر اُسکی مضبوطی کرکے لڑتے تھے اور حال اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ جس جس گڑھی اور
مکان پر غلبہ پاتے جاتے تھے اُسکو کھود کر برابر کرتے جاتے تھے اور یہی مراد ہی قول اللہ عزوجل سے یُخْرِبُوْنَ

لن اُن آدمیون کی مدد کرتا ہی جو اُسکو ضرر سے بچاتے تھے

بیوتھم بایدیھم وایدی المومنین فاعتبروا یا اولی الابصار یعنے وہ کفار اپنے گھرون کو اپنے ہاتھون
اور مومنین کے ہاتھون سے آپ خراب و برباد کرتے تھے اے صاحبان بصیرت عبرت کرنے کی جا ہی اور ان
حضرت صلعم نے حکم کیا کہ کچھ درخت خرمے کے کاٹ ڈالے جاوین تاکہ یہ امر اُنکے حق مین شدت غیظ
وغصے مین لاوے جسکے باعث حق تعالے اُنکو خوار و ذلیل کرے اور وہ نخل جو کاٹے گئے اُنکے نخلستان
مین وہ قسم تھے جسکو وہ لوگ لونز اصفر کہتے تھے وہ نہایت زرد رنگ اور اُسکے پوست و مغز کی لطافت کا
یہ عالم تھا کہ اندر سے خستہ اُسکا صاف نظر آتا تھا یعنے گودے سے گٹھلی دکھائی دیتی تھی اور وہ درخت اُنکو گلہ عبید
وجواری سے بہ اِتب محبوب تر و مرغوب تر تھے پس اُن دشمنان خدا نے جب یہ دیکھا کہ اُنکے نخلستان مین سے
اُس قسم کے نخل کاٹے جاتے ہین تو وہ کہنے لگے اے محمد جو کتاب تمھارے پاس نازل ہوئی ہی کیا تمنے اُسمین
کوئی حکم زمین پر فساد کرنیکا بھی پایا ہی یا اصلاح کا حکم ہی چنانچہ اس بارہ مین اُنھون نے اپنے کلام مین بہت
سبالغہ کیا پھر جب وہ بسبب حالات مین منافقین کی نصرت سے بھی مایوس ہوے اور حق تعالے نے اُنکے دلون مین
رعب وہیبت ڈالی آخر اُنھون نے رسول خدا صلعم سے درخواست کی کہ اگر آپ ہمکو ہماری جان مال اولاد پر امان
دیوین تو ہم مدینے سے نکل جاوین تب آن حضرت صلعم نے اُنسے اس شرط پر مصالحہ کیا کہ وہ مدینے سے نکل جاوین
اسطرح سے کہ اُنکے تین تین آدمی مین ایک ایک اونٹ ہو یعنے تین آدمی پیچھے ایک اُونٹ ہو کہ اُسی پر جو کچھ چاہین
مال وخوراک اور پینے کی چیزین لاد لیجاوین اور سوے اسکے باقی جو کچھ رہ جاوے لیعنے لادنے سے جو رہ جاوے
وہ مال اُنکا نہین ہی بالآخر وہ لوگ اسی قرارداد پر شہر بدر ہو گئے اور حق تعالے نے اُن درختون کی نسبت جو کاٹے
گئے تھے یہ آیہ نازل فرمایا مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ
یعنے جو کاٹ ڈالے تمنے درخت خرمون کے یا اُنکو اُنکے جڑون پر قائم رہنے دیا تو یہ سب کچھ حکم
خدا سے ہی اور تاکہ وہ رسوا و فضیحت کرے فاسقون کو اور اُنکے حق مین بمقدمہ اخراج بلد یہ آیت
نازل فرمائی وَلَوْلَا أَن كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ یعنے
اگر یہ امر نہوتا کہ حق تعالے نے اُنکے حق مین وطن بدر ہونا مقرر کیا تو اُنپر دنیا ہی مین عذاب کرتا
اور اُنکے لیے آخرت مین عذاب آتش دوزخ ہی غرض وہ لوگ چلے یہان تک کہ سرحد مدینہ سے نکلکر طرف اذرعات
اور اریحا کے گئے جو مواضع شام سے ہین مگر سوائے حیی بن اخطب کے کہ وہ ان لوگون کے ساتھ نہ تھا بلکہ وہ
اپنے اہل وعیال اور اپنے بھائی کی اولاد کو ہمراہ لیکر خیبر کو چلا گیا پھر وہان اُن سب کو چھوڑکر خود مکے مین آیا تو اہل
مکہ کو دیکھا کہ مکے سے نکلے تھے اور ارادہ جنگ کا رسول خدا صلعم سے رکھتے ہین اور اُس سال مین قحط تھا چنانچہ
بعد نکلنے مکے سے ٹھہر گئے تھے اور وہ لوگ آپسمین کہتے تھے کہ لَا نُصَالِحُ یعنے ہم تمسے مصالحہ و موافقت

۵۱ پہلی کی پہلی جزو
نخل یعنی وہ جات
والعاف نخل غیر

نہین کرتے ہین یا یہ کہ ہم تمھارے لیے مصلحت و مناسب نہین دیکھتے ہین خروج کرنے مین سوائے سال فراخ کے یعنے تا آنے فراخ سالی کے کہ اُسمین سبزہ درخت چراؤگے اور دودھ خوب پیوگے اور حال یہ ہی کہ اُن لوگون نے زادراہ کے لیے ستو بہت لے لیا تھا اسواسطے اس لشکر کا نام جیش السویق ہوا تھا یعنے لشکر ستو والا چنانچہ جسوقت وہ لوگ باخود ہا مشورہ کر رہے تھے اور اُنکے مشورہ مین یہ بات ٹھہری تھی کہ مکے مین پھر چلین ناگاہ اُسی حال مین حیی بن اخطب اُنکے پاس پہونچا تب اُن لوگون نے حیی سے اُسکی قوم کا حال پوچھا اُسنے کہا مین اُنکو درمیان خیبر و مدینے کے متردد چھوڑ آیا ہون (یعنے اِدھر سے اُدھر اُدھر سے اِدھر آتے جاتے چھوڑ آیا ہون) یہانتک کہ جب تم اُن تک پہونچو تو تم اُنکے ساتھ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کے طرف جاؤ تب اُنھون نے حال بنی قریظہ کا دریافت کیا تو اُسنے کہا کہ بنی قریظہ محمدؐ سے مکر و حیلہ کرکے مدینے ہی مین مقیم ہین جسوقت تم اُن تک پہونچوگے تو وہ تمھارے شامل ہوجاوینگے آخر اہل مکہ اور ایک سال متوقف رہے بس حکایت بنی النضیر کی یہ تھی

ذکر غزوۂ خندق

بعد انقضاے مدت سال تمام کے قریش نے جماعتین کثیر جمع کین اور اکثر قبائل عرب سے اجرت پر مقرر کیا یعنے نوکر رکھا اور قبائل غطفان و اسد و سلیم و قریش اور جو اُنکی رعایا تھے چنانچہ اُنمین سے جمع غفیر مجتمع ہوے اور سب ملکر روانہ ہوے اُسوقت یہ خبر حضرت صلعم کو پہونچی تب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گرد مدینے کے خندق کھودانی شروع کی جب اصحاب نے دیکھا کہ حضرت کو امر خندق مین کمال اہتمام ہی تو اُنکو معلوم ہوا کہ مشرکین اُنپر آیا چاہتے ہین اور حضرت صلعم نے یہ تجویز کیا کہ لوگ جس جس قبیلہ سے ایک باپ کی اولاد ہون گروہ گروہ ہوجاوین اور ہر ایک گروہ کے لیے خندق سے حد مقرر کردی کہ ہر گروہ اپنا اپنا حصہ کھودین چنانچہ سلمان فارسی کہ مرد قوی ہیکل تھے انکے بارہ مین ہر ایک گروہ مہاجرین و انصار نے اُسمین جھگڑا کیا کہ وہ ہمارے نزدیک ہون تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ سلمان میرے اہل بیت مین سے ہی (یعنے حضرت نے نزاع باخود ہا کا فیصلہ کردیا) پھر جب قوم خندق کھودنے لگے تو ایک پتھر سخت زمین مین عارض و حائل ہوا اور اُن لوگون سے جو اُسکے قریب تھے نکالنا اُسکا سخت دشوار گذرا اس درمیان مین سلمانؓ اُسمین ہر چند ضرب تبر لگاتے تھے اُسمین کچھ اثر نہ کرتا تھا تب حضرت علیہ السلام نے سلمان کے ہاتھ سے کلند اپنے دست قدس مین لیکر تین ضربت اُسپر لگائی کہ وہ پاش پاش ہوگیا اور اُس پتھر سے سلمان نے ایک ایسا امر مشاہدہ کیا کہ اُنکے سوائے اور سوائے رسول خدا صلعم کے کسی نے نہین دیکھا پھر جب اُس پتھر کو لوگون نے زمین سے باہر نکالا اُسوقت حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب ہم اس پتھر پر چوٹ لگاتے تھے اُسوقت اُس سے ہمنے ایک امر عجیب معائنہ کیا کہ تو نے بھی دیکھا ہوگا پھر فرمایا اے سلمان کیا تو نے بھی اُس امر کو دیکھا ہی سلمان نے کہا ہان قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپ کو

کتاب کو یعنے قرآن نازل کیا مین نے بھی وہ امر دیکھا ہی فرمایا حضرت نے کہ پہلی ضربت مین مجکو قریات یمن
نظر آئے (یعنے اُس پتھر کے اندر) بعدازان دوسری ضربت مین قصرہاے ابیض مدائن کسریٰ کے دکھائی دیے
اور تیسری ضربت مین شہرہاے روم یعنے شام وغیرہ کو دیکھا اور اُسوقت میرے پاس وحی آئی کہ یہ سب مجھپر
مفتوح ہونگے یعنے اِن سب پر میری فتح ہوگی پس تم سب خوش ہو اور آپسمین خوشی کرو چنانچہ حضرت کی بشارت سے
تمام مسلمین خوش ہوے پھر جب حضرت صلعم کو خندق کی کھودائی سے فراغت ہوئی اُسی عرصہ مین مشرکین
آپہونچے اور مدینے کے گرد آ اُترے اور قتال شدید کرنے لگے کہ اصحاب نبیؐ کو گزند تمام پہونچا یعنے بہت سے اصحاب
کام آئے پھر مشرکین نے مسلمین کا سخت محاصرہ کیا کہ جس سے منافقین بدگمان ہوے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی شان مین اُنکو شک ہوا کہ الفاظ بد وکلمات ناشایستہ سے بے ادبی کرنے لگے چنانچہ انصار مین سے ایک شخص جسکا
نام معتب بن بشیر تھا اُٹھکر کہنے لگا کہ محمدؐ نے ہمسے وعدہ فتح قصرہاے فارس اور فتح شہرہاے روم ویمن کا
کیا تھا وحال آنکہ ہم مین سے ایک آدمی اپنے مقام سے پاخانے کو بھی باہر نہین نکل سکتا ہی واللہ یہ سب فریب
کی باتین ہین اور اُسکی ایسی باتون مین ایک گروہ منافقین اُسکے شریک وپیرو تھے پس حق تعالے نے اُنھین کے
باب مین یہ آیت نازل فرمائی وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اِلَّا غُرُوْرًا یعنے منافق لوگ اور وہ لوگ جنکے دلون مین آزار یعنے جنکے جی مین بدگمانی ہی کہتے ہین
کہ خدا اور رسول نے ہمسے وعدہ نہین کیا مگر فریب کا یا یہ کہ فریب کیا (یعنے خدا اور رسول نے جو کچھ ہمسے وعدہ کیا
وہ سب فریب تھا) اور زعم وگمان کیا ہی مورخین نے کہتے ہین کہ انصار مین سے بنی حارثہ بن حارث اور بنی سلمہ
ان دونون قبیلون نے قصد کیا کہ اپنے مقامون کو خالی کرکے چلے جاوین (یعنے مورچون کے مقام سے
نکل جاوین) پس کہنے لگے یا بنی اللہ ہمارے گھر خالی پڑے ہین یعنے حیثیت سے کھلے ہین ہم اندیشہ رکھتے ہین
کہ اُسمین چور در آئینگے چنانچہ اُنکے باب مین حق تعالے فرماتا ہی کہ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِیَ بِعَوْرَةٍ
اِنْ یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا یعنے وہ لوگ کہتے ہین کہ ہمارے مکانات کھلی چھت پڑے ہین وحال آنکہ وہ
کھلی نہین ہین اس بات سے ارادہ اُنکا سوائے فرار کے اور کچھ نہین اور اسیکا ذکر دوسری سورہ
مین اس نہج سے فرمایا اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِیُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ یعنے
جب دو جماعت نے تم مین سے قصد کیا کہ بودے ہوجاوین نامردی کرین وحال آنکہ خدا اُنکا
مددگار تھا پس چاہیے کہ مومن خدا ہی پر تکیہ وتوکل کرین پھر وہی لوگ بعد نزول اس آیہ کے یون کہنے لگے
کہ ہرگاہ حق تعالے ہمارا والی ومددگار ہی تو اس صورت مین پہلے ہمنے جس امر کا قصد کیا تھا اب ہم نہین چاہتے ہین
کہ وہ قصد کرین (یعنے اپنے مقام حربگاہ سے چلے جانا) القصہ قریش نے حیی بن اخطب سے کہا کہ تونے اپنی قوم کی

نصرت کا ہمسے کیا وعدہ کیا تھا اُسنے اُنسے کہا مین بدستور اُسی قول پر قائم ہون اور قوم میرے کہنے مین ہین
یا آنکہ میرے کہنے کے منتظر ہین چنانچہ جیے آخر روز جمعہ قریب غروب طرف قوم روانہ ہوا جب پہونچا تو بنی قریظہ
کو اس حال مین پایا کہ وہ جیے کو شوم و شامت زدہ جانتے تھے اور وہ آپسمین کہتے تھے کہ اگر جیے تمہاری پاس
آوے تو اُسکو اپنے یہان آنے نہ دو کہ اُسکی شامت اور نحوست تمکو بھی لگیگی جسطرح اُسکی نحوست اُسکے قبیلہ کو
پہونچی تھی غرض کہ جب وہ اُنکے پاس آیا تو اُنھون نے اُسکے سامنے سے اپنے دروازے بند کر لیے اور کہنے لگے
تو اپنے پیچھے چلا جا یعنے جدھر سے آیا اودھر پھر جا کہ تو مردمنحوس ہی تو نے اپنے قبیلہ کو ہلاک کیا ہمکو تجھسے
کچھ امید نہین ہی اور نہ ہمکو اُس بات کی حاجت ہی جو تو خبر لایا ہی اور جیے اُنکا واقف کار تھا کہ اُنھون نے
اپنے سبت کا کھانا پکایا ہی تو اس حیلہ سے کہنے لگا کہ تمنے جو مجھپر دروازہ بند کر لیا ہی تو سوائے اسکے
اور کوئی وجہ نہین ہی کہ تمکو خوف اپنے کھانے کا ہی میرے تئین کھانا کھلانے سے تو خدا تمہارا کھانا
برباد کرے پھر جب اُسنے اُنکے کھانیکا ذکر کر کے غیرت دلائی تو اُس سے وہ شرمندہ ہوے اور دروازہ
کھول دیا جب وہ اُنکے گھر مین داخل ہوا تو شیطان نے اُنکو بہکانے کی قدرت پائی تب جیے نے اُنسے کہا
وای تمپر اے بنی قریظہ میرا کہنا مانو کہ بے شک خدا اس شخص سے اور اُسکے اصحاب سے بیزار ہوا اب اُنکی
ہلاکت کے ایام قریب آپہونچے ہین چاہیے کہ اُنپر خروج کرو اور ساتھ ان قومون یعنے قریش کے شریک
قتال ہو کر مسلمانون سے اپنا بدلا لو کیونکہ مین ڈرتا ہون اس بات سے کہ اگر تم ایسا نکروگے تو قریش بعد فراغ
جنگ محمد و اصحاب محمد سے تمپر جھک پڑینگے اور حال یہ ہی کہ مین تمھاری مدد کے لیے اور قریب پندرہ ہزار
مردم عرب سے لایا ہون کہ اُنمین بڑے بڑے اُنکے صنادید و سردار ہین تب بنی قریظہ نے اُسکو جواب دیا دای تجھپر
اے جیے ہم مشرکین کی عادات سے ڈرتے ہین کہ وہ بھاگ جاوینگے اور محمد کو ہمپر بیخبر چھوڑ جاوینگے اور
اُسوقت ہم قطع کر چکے ہونگے اُس عہد کو جو درمیان ہمارے اور اُنکے ہو چکا ہی اور حال یہ ہی کہ نہ ہمارا
کوئی مددگار ہی اور نہ ہمارے پاس کسی قوم مین سے منصف ہین منصف بالکسر نوکر جاکر دیکھو تو صورت ایسی جیے جو کچھ
قوم مسلمین سے ہمپر آفت آوے گی تجکو کیا ضرر کریگی بلکہ تو اُسوقت اپنے تئین بچا لیجاویگا ہمکو تو مشورہ دیتا ہی کہ
جو حلف و عہد درمیان ہمارے اور محمد کے واقع ہوا ہی ہم اُسکو توڑ ڈالین اس صورت مین اگر انجام اسکا
بہتر ہوا تو تیرے لیے ہوگا اور اگر بُرا ہوا تو ہمپر پڑیگا جسطرح وہ تباہی جو تیری قوم نے تیری شامت اور تیرے
گھر والون کی شامت سے اُٹھائی تھی اُسنے کہا اسپر مین قسم کرتا ہون توریت کی جسکو خدا نے موسے پر نازل
کی ہی اگر مشرکین مقابلہ محمد و اصحاب محمد سے بھاگ نکلینگے و حال آنکہ مین نہین دیکھتا ہون کہ وہ ایسا کرین
تو مین تمھارے پاس آکر تمھارے حصار مین تمھارے ساتھ شریک رہونگا پس جو آفت تمکو پہونچیگی وہ ہی مجھپر بھی

پڑیگی آخر بنی قریظہ نے اس بات پر اُس سے عہد و مواثیق لیا اور کہا خبردار اگر کرتا ہی تو جو کچھ کرتا ہی تو مشرکین کے
پاس جا پھر درمیان ہمارے اور اُنکے سرنو سے حلف مقرر کر اور ستر مرد اُنکے سواروں اور سرداروں میں سے
ہمارے پاس حاضر کر کہ وہ ہمارے ساتھ ہمارے حصار میں موجود رہیں تا آنکہ جب مشرکین طرف محمدؐ کے قصد کریں
تو ہم بھی اُن سواروں کے پیچھے اُنکی طرف روانہ ہوں چنانچہ حیئے وہاں سے پاس مشرکین کے گیا اور اُنسے
بنی قریظہ کے طرف سے حلف لیا اور اُسکے ہمراہ ابو لبابہ القرظی بھی گیا تھا اور حلف اس شرط پر لیا کہ وہ اپنے
سرداروں شہسواروں میں سے ستر مرد بنی قریظہ کے پاس روانہ کریں تا کہ اُنکے ساتھ اُنکے حصن حصار میں
حاضر رہیں اور بنی قریظہ کو مدت دس دن کی فرصت دیویں اسلیے کہ وہ اپنے امور سے فراغت کریں اور اپنے
ہتھیار جمع کریں اور اس مدت میں تم لوگ محمدؐ اور اصحابؓ محمدؐ سے لڑتے رہو اور بنی قریظہ کی طرف ایک بازار بھی
بھیجدیویں چنانچہ مشرکین نے یہ سب کچھ قبول کیا تا آنکہ مشرکین اس دس روز کی مدت تک ایسے سرگرم قتال رہے
کہ قبل اسکے ایسا نہ لڑے تھے اور ایسا ہوا کہ جسوقت مشرکین زیر و بالائے وادی سے مسلمین پر وارد ہوئے
تو اُنھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے لڑنیکے لیے اپنے لشکر سے تین حصے کیے چنانچہ ابن اعور السلمی جماعت
بنی سعد اور بنی ذبیان ہمراہ لیکر بالائے وادی سے رسول خدا صلعم پر آیا اور اُسکے ہمراہ حارث بن عوف المرّی
بھی تھا اور عیینہ بن حصن جماعت بنی فزارہ اور اسد کو لیکر آیا اور سردار بنی اسد کا اس روز طلحہ بن خویلد الاسدی تھا
کہ اُنکے لیے ابو سفیان نے خندق کے سامنے خیمے ایستادہ کیے تھے چنانچہ اُس روز مشرکین نے جو ساتھ
آن حضرت صلعم کے لڑائی کی تو بالائے وادی اور زیر وادی اور سامنے سے آئے اور تا غروب آفتاب لڑتے رہے
اور اُس روز درمیان نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اُنکی نماز عصر کے حائل و حارج ہوے تب حضرت صلعم نے فرمایا
کہ ان لوگوں نے ہمکو گوں کو نماز عصر سے باز رکھا حق تعالےٰ انکے پیٹ اور انکے گھروں کو آگ سے بھرے اور
یہ وہ گروہ ہیں جنکا ذکر حق تعالےٰ نے قرآن میں کیا ہی اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ
وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا یعنے جب گروہ مشرکین تمھارے اوپر سے اور نیچے سے
یعنے بالائے وادی و زیر وادی سے تمپر آئے تھے اور جسوقت آنکھیں تمھاری ڈگڈگانے لگیں تھیں اور
تمھاری جانیں حلقوم تک پہونچی تھیں اور تم خدا کے ساتھ طرح طرح کے گمان کرتے تھے اور نوفل بن عبد اللہ
بن المغیرہ اپنے گھوڑے پر سوار بعد غروب آفتاب کے آگے بڑھا تا کہ گھوڑے کو خندق پھیند الیجاوے ناگاہ وہ
اور اُسکا گھوڑا دونوں خندق میں گر پڑے تو دونوں کے عضو عضو بند بند جدا ہو گئے تب ابو سفیان نے حضرت صلعم
کے پاس کہلا بھیجا کہ لاش نوفل کی دیت میں یعنے اُسکی عوض میں سو اونٹ ہم آپکے پاس پیش کرتے ہیں مراد
دیت سے بہاے نعش ہی عوض میں اُسکے اُٹھا لیجانے کے کیونکہ مردہ اُسکا عزیز و محترم جانتے تھے حضرت

علیہ السلام نے جواب بھیجا کہ تم دیت اُسکی ہمارے یہان نہ بھیجو تم خود اُسکو رکھو کیونکہ وہ خبیث و ناپاک ہی اُسکی
دیت بھی نجس و ناپاک ہی اور اُس شام کی لڑائی مین اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکین سے زلزلہ شدید و تعب
سخت اُٹھایا بعد ازان گروہ مشرکین اپنے لشکرگاہ کے طرف پھرے اور بہت سی آگ جلائی اور بیٹھے یعنے آگ تاپنے
بیٹھے اور آن حضرت صلعم نے اپنے اصحاب مین سے کچھ لوگون کے نام لیکر آواز دی منجملہ اُنکے حذیفہ بن یمان کا
بھی نام لیا مگر اُن اصحاب مین سے جنکا جنکا نام پکارا تھا کسی نے جواب نہ دیا تب رسول خدا صلعم اُٹھکر دیوان
صفون کے پھرنے لگے جب حذیفہ پاس گذرے اور اُنکو پاؤن سے ٹھوکر مار کر فرمایا یہ کون ہی حذیفہ نے کہا
یا رسول اللہ مین حذیفہ ہون فرمایا تو اول شب سے میری آواز سنتا تھا اُنھون نے کہا ہان قسم ہی اُس خدا کی
جسنے آپ پر کتاب نازل کی ہی مین آواز آپکی سنتا تھا فرمایا کیا چیز تجکو جواب دینے سے مانع تھی اُنھون نے کہا
شدت سردی و صعوبت سختی جسمین مین مبتلا ہون (یعنے ان وجوہ سے میری آواز منھ سے نہین نکلی) فرمایا
اُٹھو بسم اللہ حذیفہ کھڑے ہو گئے پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا ای حذیفہ تو لشکر مشرکین کی طرف جا اور اُنکی
خبر لا کہ صبح کو اُنکے کیا ارادے ہین اسلیے کہ مجکو کچھ خبر اُنکی معلوم ہوئی ہی اور جب تک تو میرے پاس پھر آوے
کوئی خبر وہان کی یہان کسی سے ہرگز بیان نکرنا تب حذیفہ حسب الارشاد روانہ ہوے جب اُنھون نے پیٹھ پھیری
تو حضرت علیہ السلام نے دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ احْفَظْ حُذَیْفَۃَ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ یعنے
ای پروردگار حذیفہ کی حفاظت کر اُسکے سامنے سے اور اُسکے پیچھے اور اُسکے داہنے اور بائین سے پھر حذیفہ
جب چلے تو اُنکو نہ سردی کی خبر تھی نہ صعوبت کا خیال یہان تک کہ اُنکے ایک غول مین پہونچے کہ وہ اپنی آگ کے
پاس بیٹھے تاپتے تھے اور باتین کرتے تھے تب حذیفہ بھی اُنکے پاس بیٹھ گئے اور وہ نجانتے تھے کہ کوئی غیر ہی
بلکہ اپنون مین سے جانتے تھے اُسوقت کوئی آنے والا پیش ابوسفیان سے اُنکے پاس آیا اُن لوگون نے
پوچھا تیرے پیچھے کیا خبر ہی اُسنے کہا تم مین سے ہر شخص اپنے اپنے ہمنشین و ہم پہلو کا ہاتھ پکڑ لیوے اور پہچان لیوے
کہ وہ کون ہی (یعنے کوئی غیر آدمی تو نہین ہی کیونکہ مین چاہتا ہون کہ تمسے وہ خبر بیان کرون تا تم خوش ہو جاؤ
تب ہر شخص نے اُنمین سے ہاتھ اپنے ہم جلیس کا یعنے جو جس سے ملا بیٹھا تھا اُسکا ہاتھ پکڑ لیا تو حذیفہ نے بھی ہاتھ
اپنے پاس والے کا پکڑ لیا پھر اُن لوگون نے اُس سے مکرر کہا کہ ہم مین سوائے ہمارے کوئی غیر نہین ہی تو اپنی بات
بیان کر اُسنے کہا ابولبابہ سردار بنی قریظہ کا اور حیی بن اخطب ہمارے یہان آئے ہین اور سوال کرتے ہین کہ تم ہم
یہان کے اُنکے یہان بھیجدیوین کہ جب وہ ہمارے لوگ محمد کے طرف چلین تو بنی قریظہ بھی اُنکے پیچھے مسلمین پر خروج کرین
پھر اُنھون نے پوچھا یہ امر کب ہوگا اُسنے کہا تیسرے روز تب حذیفہ اُس قوم کے پاس سے اُٹھے اور ابوسفیان پر
وارد ہوے اور اُسوقت اُنکے یہان آگ جو جل رہی تھی اُس سے ابوسفیان اپنی پیٹھ سینکتا تھا حذیفہ نے قصد کیا کہ

اُسپر اپنا تیر ڈالیں مگر وصیت دفہالیش رسول خدا صلعم یاد آگئی تب وہان سے چل کھڑے ہوے تا آنکہ حضور مین
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوے اور اُسوقت حضرت مشغول بنماز تھے تو خدیفہ پھر گئے اور حضرت صلعم بعد فراغ
اپنے خیمہ مین تشریف لیگئے اور خدیفہ کو بلوایا اور فرمایا خدیفہ ہمسے خبر بیان کر تب خدیفہ نے عرض کی کہ یہود نے
عہد شکنی کی پھر ساری باتین اس قوم کی جسطرح اُنھون نے کہین بتحقیق خدیفہ نے سب بیان کین بعد ازان خدیفہ نے کہا یا نبی اللہ
اُس عرصہ مین کہ مین آپ کی طرف متوجہ چلا آتا تھا ناگاہ مین نے دیکھا ایک شخص ایسا ایسا یعنے اُسکی ہیئت کذائی ایسی
تھی وہ اپنی پیٹھ آگ سے سینکتا تھا حضرت صلعم نے فرمایا وہ ابوسفیان تھا خدیفہ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ کی وصیت
نہوتی تو ضرور مین اُسکی پشت مین تیر پار کر دیتا بعد ازان رسول خدا صلعم نے عبداللہ بن رواحہ اور سعد بن معاذ و عبّاد بن
جبیر کو طرف بنی قریظہ کے روانہ کیا اور کہا تم اُنکے پاس جاؤ اور اُنسے کہو تمھاری خبر ہمکو پہونچی ہے کہ تمنے نقض حلف
عہد شکنی کی ہے اور اُنسے سوال مصالحہ کرو اور خدا سے ڈراؤ اور اُنکو اُنکا عہد یاد دلاؤ اور اُنسے کہو جو کچھ تمھارا حال
ہمکو معلوم ہوا وہ ہمارے تئین کافی ہے (یعنے زیادہ برین اپنے قصد سے باز رہو) چنانچہ یہ لوگ اُسی رات کو گئے
اور اُنکو دیکھا کہ وہ سطح باب پر یا کہ اندر ڈیوڑھی کے بیٹھے ہین تب اُنسے کہا دروازہ کھولو اُنھون نے دروازہ کھول دیا
یہ لوگ اُنکے پاس داخل ہوے اور جس بات کے لیے یہ لوگ بھیجے گئے تھے وہ پیغام اُنکو پہونچایا تب اُن لوگون نے
جواب دیا کہ تمنے ہمارے بازو توڑ ڈالے پھر اگر تم ہمسے مصالحہ چاہتے ہو تو اُس امر کو ہمارے پھیر دو نہین تو ہم تمسے
بری اور علحدہ ہین اور تم لوگ کاذب ہو (یعنے از روے دین کے) اور مراد اُنکی توڑے گئے بازو سے اخوان اُن کے
بنو النضیر ہین تب سعد بن معاذ نے کہ اُس قوم کے حلیف تھے (یعنے جاہلیت مین) کہنے لگے اے گروہ بنی قریظہ مین
ڈرتا ہون تمھارے لیے اُس آفت سے جو بنی النضیر نے اُٹھائی بلکہ اُس سے زیادہ پھر اُنھون نے سعد سے
کہا اگر تو کھانا کھایا چاہتا ہے تو اپنے بیٹے کے یہان سے شروع کر سعد نے کہا اِنْ مِنَ الْغِذَاءِ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ
کہ نہین ہے ایسی کوئی غذا جو بہتر ہو اس امر سے یعنے جس امر کے لیے مین آیا ہون اُس سے کوئی غذا بہتر نہین ہے یا مراد ہے
کہ یہ غذا کچھ چیز نہین مگر وہ غذا جو بہتر ہے اس غذا سے یعنے اطاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر سعد نے یہ دعا کی اَللّٰهُمَّ
لَا تُمِتْنِي حَتّٰى تَشْفِيَ صَدْرِي مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ یعنے ای پروردگار مجھے موت نہ دے یہان تک کہ میرے دل کو بنی
قریظہ کی طرف سے تشفی ہو پھر اُسوقت یہود شان مین رسول خدا صلعم کے بے ادبی کرنے لگے کہ بد کہتے تھے
اور کذب و دروغگوئی سے نسبت دیتے تھے اور کہتے تھے کہ محمدؐ نے ہمارے پاس لوگون کو بدرخواست مصالحہ بھیجا ہے
اور صلح کا پیام اُسوقت آیا کہ جب مصیبتین ہماری انتہا کو پہونچین اور یہ مثل کہی اِلْتَقَتْ حَلْقَتَا الْبِطَانِ یعنے
دونون کڑیان تنگ گھوڑے کی مل گئین (اور یہ کنایہ ہے شدائد امر سے) سو ایسا ہرگز نہوگا قسم ہے اُسکی جسکے نام سے
قسم کیجاتی ہے کہ ہم اپنی بہرہ مندی کے واسطے اپنی عداوت کو محمد پر بڑھاوینگے اور البتہ ہم اپنے بھائیون بنی النضیر کا

بدلا لینگے چنانچہ عبداللہ اور دونون اُنکے ہمراہیون نے جب یہود سے ایسے کلمات ناشائستہ سنکے بہت رنج و اذیت پائی تو وہان سے روانہ ہوے اور خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوے حضرت آگے بڑھکر خود اُنکے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمھارے پیچھے کیا خبر ہی اُنھون نے عرض کی یارسول اللہ ہم لوگ اشرار مردم بدترین آدمیون کے پاس سے آپ تک پہونچے ہین کہ جب سے ہملوگ آپ کی خدمت سے رخصت ہوکر گئے اُنسے سواے مکروہات کے اور ہمنے کچھ نہین سُنا اور سواے قباحات کے ہمنے کچھ نہین دیکھا بعدازان جسطرح جو کچھ اُنسے سُنا تھا حضرت صلعم سے بیان کیا فرمایا اپنی اس خبر کو مخفی رکھو اور اچھی بات ظاہر کرو اسلیے کہ لڑائی دھوکے کا کام ہی بعدازان آن حضرت صلعم عبداللہ وغیرہ کے پاس سے جب اپنے اصحاب کے قریب آئے تو تکبیر کہی کہ اللہ اکبر تو اصحاب نے بھی تکبیر کہی پھر حضرت نے تکبیر کہی اور اصحاب نے بھی تکبیر کہی پھر حضرت نے تکبیر کہی اور اصحاب نے بھی (یعنے تین مرتبہ صداے تکبیر بلند ہوئی) تب مشرکین گھبرائے اور کہنے لگے کہ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کو کسی ایسے امر کی خبر آئی ہی کہ اُس بات نے اُنکو خوش کردیا ہی اور اصحاب نے عرض کی یا نبی اللہ کیا آپ کو خوشخبری آئی تب حضرت نے اُن تینون صحابیون یعنے عبداللہ و سعد و خوات کو بلوایا اور فرمایا اپنے بھائیون سے احوال بیان کرو چنانچہ عبداللہ بن رواحہ کھڑے ہوے اور کہنے لگے کہ یہ یہود تمھارے حلیف ارادہ رکھتے ہین اور مشرکین سے کہلا بھیجا کہ وہ ستر مرد اپنے سردارون اور شہسوارون مین سے اُن یہود بنی قریظہ کے پاس بھیجین اور جب وہ ستر آدمی اُنکے حصار مین داخل ہون تو اُنکی گردنین ماردین بعدازان ہماری طرف آوین پھر مشرکین پر ہماری مدد کرین پس صبح ہوتے ہی ہم مشرکین کو مارلین گے انشاء اللہ تعالے اور ایسا ہوا کہ ایک شخص قبیلۂ اشجع سے جسکا نام نعیم بن مسعود تھا حضرت کی صف جماعت مین وہ مشرکون کا جاسوس تھا پس اُسنے یہ بات سُنی اور کفار اُس جاسوس کے منتظر تھے تب جاسوس اُنکے پاس گیا اُنھون نے پوچھا ای نعیم تیرے پیچھے کیا خبر ہی اور لشکر محمدؐ مین یہ صدا کیسی بلند تھی اُسنے کہا مین تمھارے پاس یقینی خبر لایا ہون تم اس بات کے قریب ہو کہ اپنے اشراف مین سے ستر آدمیون کو ہلاک کروگے یہ سنکر وہ گھبرائے اور پوچھا وہ کونسی خبر ہی لا اَبا لک یہ کلمہ مدح و ذم دونون کو شامل ہوتا ہی یعنے تیرا کوئی باپ نہین یا یہ کہ تیرا باپ مرے اُسنے کہا محمدؐ نے تین آدمیون کو ایک ساتھ بنی قریظہ کے پاس بھیجا تھا تاوہ دیکھین دریافت کرین کہ بنی قریظہ اُنکے ساتھی ہین یا تمھارے ساتھی ہین تب وہ تینون فرستادے یہود کے پاس سے پھر کر محمدؐ کے پاس آئے اور اُنکی خبر بیان کرتے تھے مین خود سُنتا تھا کہ بنی قریظہ نے جو تمسے اس بات پر مصالحہ کیا ہی کہ تم اپنے یہان کے سردارون اور شہسوارون مین سے ستر آدمی اُنکی طرف بھیجدو پس جب وہ سوار اُنکے حصار مین داخل ہون تو اُنکو قتل کرین بعدازان وہ سب محمدؐ کے پاس آوین اور تمھارے اوپر اُنکی مدد کرین تب ابوسفیان یہ بات سُنکر بولا قسم ہی لات و عزی کی

یہ نغمہ یعنے یہ صدا یہ بات سچ ہی پھر ابوسفیان نے کہا کہ اس بات مین یہود نے عہد شکنی کی خدا انپر لعنت کرے
اور اُن سوارون نے (یعنے جو بنی قریظہ کی ہمراہی کو تعینات ہوے تھے) انکار کیا اور کہا کہ ہم اُنکے حصن حصار
مین ہرگز نجاوینگے تب ابوسفیان نے ابولبابہ سے جو سردار بنی قریظہ کا تھا کہلا بھیجا کہ ای ابولبابہ یہان ہماری
اقامت کو طول ہوا کہ ہم اس شخص یعنے محمدؐ کا محاصرہ کیے ہوے ہین اور اب میری راے مین مناسب یہ ہی
کہ تم کل صبح کو محمدؐ پر قصد کرو اور وہ لوگ بھی جاوین جو تمسے قریب ہون کیونکہ مین نہچھوڑونگا کہ بعد میرے تم میرے
پیچھے رہو ابولبابہ نے جواب کہلا بھیجا کہ کل روز سبت ہی ہم قتال نہین کرسکتے ہین اور ہم کوئی کام روز سبت نہین
کرتے ہین یہ سُنکر وہ فرستادہ ابوسفیان کا واپس آیا اور خبر لایا کہ ابولبابہ اور اُسکے ہمراہی گمان اس بات کا رکھتے ہین
کہ وہ لوگ یوم السبت قتال نہین کرسکتے یہ سُنکر ابوسفیان غضب مین آیا اور نعیم مخبر کی بات کو سچ جانا پھر ابوسفیان
نے دوبارہ آدمی بھیجا اور مکرر کہلا بھیجا کہ اس سبب کی عوض کسی اور دن سبت کرلینا (یعنے اسکے بدلے اور دن
سبت منالینا) کیونکہ کل قتال لابد و ناگزیر ہی قسم ہی لات و عزی کی اگر ہم کل لڑنے کو جاوین اور تم ہمارے ساتھ
نچلوگے تو ہم تمھاری حلف سے علحدہ ہوجاوینگے اور قبل محمدؐ کے پہلے ہم تمھین سے لڑائی شروع کرینگے پس
فرستادۂ ابوسفیان کا ابی لبابہ کے پاس یہ پیام لایا یہ سنکے ابولبابہ غضب مین آیا اور قاصد سے بولا جسنے تجھے
بھیجا ہی بے عقل ہی کیا ابوسفیان کی یہ راے ہی کہ ہم اُسکی پاس خاطر سے اپنے سبت کے روز سے
تجاوز کرینگے کہ ہر آئینہ ہم مین سے ایک قوم نے سبت مین تجاوز کی تھی تو اُسپر حق تعالے نے غضب نازل کیا کہ وہ
سب بہیئت بوزنہ و خوک مسخ ہوگئے لہذا ہم ڈرتے ہین کہ اگر کل کے روز ہم اطاعت ابوسفیان کی کرین تو ہم بھی
اُسی طرح ممسوخات مین سے ہوجاوین یہ سُنکر فرستادہ ابوسفیان کا واپس آیا اور جواب لایا کہ ابولبابہ اور اُسکے
ہمراہیون کا یہ گمان ہی کہ آگے یہود مین سے جن لوگون نے اپنے سبت مین تجاوز و تعدی کی تھی وہ لوگ بندر
اور سور ہوگئے تھے اس خوف سے ہم اطاعت ابوسفیان کی نکرینگے اور اپنے سبت مین تجاوز نکرینگے اگر ابوسفیان
کو منظور ہو تو تا انقضاے یوم سبت تاخیر کرے تب ابوسفیان کھڑا ہوا اور اپنے لشکر مین ندا دی ای معشر قریش
اور جو لوگ یہان حاضر ہون آگاہ ہو مین تمکو خبر دیتا ہون سواے اسکے نہین ہی کہ ہم بندر اور سور کی نصرت کا
انتظار کرتے ہین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَیْکَ مِنْ حَلْفِ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ یعنے ای پروردگار مین تیری طرف ہون
اور حلف بنی قریظہ سے علحدہ و بیزار ہون ای قریش صبح کو محمدؐ کی طرف عزم کرو اور خندق سے نہ ہٹو یہان تک
کہ تمھارے تئین اول صبح فرصت ہوجاوے چنانچہ خبر اس بات کی جو ابوسفیان نے کہی تھی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہونچی تو مسلمین کے دلون مین اندیشہ ہوا اور منافقون نے یقین کیا (یعنے مشرکین ضرور غلبہ کرینگے پھر جب
حق تعالے نے ضعف و ناتوانی مومنین اور وفور کوشش اُنکی اُس کام مین جسمین وہ تھے ملاحظہ فرمائی اُسوقت

اُنکے دلون پر تسکین و تسلی نازل کی کہ اُنکے مدد کے لیے لشکر ملائکہ کا بھیجا اور مشرکین پر آسمان سے ایک ایسی شدت کی ہوا یعنے آندھی چلائی کہ اُنکا کوئی ڈیرہ خیمہ نہ چھوڑا مگر یہ کہ اُسکو زمین پر بچھا دیا اور اُنکے یہان کچھ آگ باقی نہ رہی مگر یہ کہ بجھا دی (یعنے اُس آندھی نے خیمہ گرا دیے اور آگ تمام لشکر کی اُڑا لیگئی جس سے ایذا مردی کی بہت ہوئی) پھر کافرون نے اپنے لشکر مین صدائے تکبیر ملائکہ کی سنی اور گھوڑے وغیرہ جانور لشکر کے سب توڑا کر چھوٹ گئے اور خدا نے اُنکے دلون مین رعب و ہیبت ڈال دی اُس وقت طلیحہ بن خویلد برادر بنی فقعس کھڑا ہوا اور لشکر مین پکارنے لگا کہ ای قوم ہر آئینہ محمد نے اب تمپر شر کو ظاہر کیا (یعنے شر سحر) فالنجا النجا یعنے پس بچو اور بچاؤ اپنے تئین اور ہر قوم کے سالار نے اپنے اپنے قافلے مین کوچ پکار دیا پھر لوگون نے کوچ کر دی اور اپنے بار اسباب کو ہلکا کر دیا کہ بقیہ اسباب کو چھوڑ دیا اور وہ لوگ صدائے تکبیر بدستور سنتے تھے اور آندھی اُنپر برابر چل رہی تھی اور اُس آندھی کی شدت مین کوئی چیز اُنکو نظر نہین آتی تھی یہان تک کہ وہ بھاگ نکلے وکفی اللہ المؤمنین القتال وکان اللہ قویا عزیزا یعنے کافی ہوا حق تعالے مؤمنین کے تئین لڑائی مین اور حق تعالے قوی اور غالب ہی القصہ آندھی برابر چلتی رہی اور کفار کے پیچھے پیچھے ملائکہ علے الاتصال تکبیر کرتے رہے یہان تک کہ وہ سب روحا کے دوراہے یعنے موڑ پر پہونچے اور رسول خدا صلعم اور سارے مومنین بعد تحمل مشقت و شدائد اپنے مقام مین پھر آئے

ذکر غزوہ بنی قریظہ

اُس وقت مین کہ رسول خدا صلعم اپنا سر دھوتے تھے بناگاہ جبرئیل علیہ السلام نزدیک منبر کے اپنی تلوار میان سے کھینچے ہوے آکھڑے ہوے اُنکو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور بولین یا رسول اللہ یہ دیکھیے کہ دحیہ کلبی شمشیر برہنہ قریب منبر کھڑے ہین یہ لشکر رسول خدا صلعم نے حال معلوم کیا (یعنے کہ یہ حلیہ جبرئیل کا ہی) اُسیوقت حضرت علیہ السلام اُٹھ کھڑے ہوے اور فرمایا اے جبرئیل کیا خبر ہی جبرئیل نے کہا یا محمد حق تعالے آپ سے عفو کرے و بتحقیق حق سبحانہ تعالے آپ کو حکم کرتا ہی کہ آج ہی آپ بنی قریظہ پر جائیے کہ حق تعالے اُنکو تہ و بالا کرنے والا ہی جسطرح پٹک مارنا انڈے کا زمین سخت اور ستمپر پر تب حضرت علیہ السلام نے مسلمین مین حکم پکار دیا کہ اپنے ہتھیارون کو مشقت سخت اور امتحان صعوبت پر اُٹھالو پس یہ حکم سُنکر سب نے اپنے ہتھیار اُٹھا لیے اور حضرت علیہ السلام نے اُنپر ایک شخص کو افسر مقرر کر دیا کہ وہ لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا یہان تک کہ حصن بنی قریظہ تک پہونچے اور حال یہ ہی کہ حیی بن اخطب بنا بر اُس قول قرار کے جسپر بنی قریظہ سے استحکام کیا تھا اُنکے پاس پہونچکر اُنکے ساتھ حصار مین حاضر ہوا چنانچہ مسلمین قتال کرنے لگے اور اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین سے ایک شخص انصاری شہید ہوا اور

ایسا ہوا کہ بعد روانگی لشکر طرف بنی قریظہ آن حضرت صلعم اپنی دولت سرا مین تشریف لے گئے اور سر دھویا
اور اپنی حاجات سے فارغ ہوکر روانہ بطرف لشکر ہوے اور حال یہود کا یہ تھا کہ مسلمانون کو عیب لگاتے تھے
اور عار دلاتے تھے بکذب وسحر یعنے اُنکو کاذب و ساحر کہتے تھے اور شان مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور حق مین
ازواج نبی کے ہجو کرتے تھے پھر جسوقت رسول خدا صلعم پاس اپنے اصحابؓ کے پہونچے تو ایک شخص مہاجرین
مین سے حضرت صلعم کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کی یا نبی اللہ حق تعالے مجکو آپ پر فدا کرے آپ ذرا کنارے
رہیے فرمایا کیلیے پھر فرمایا مین گمان کرتا ہون کہ میرے حق مین تو نے یہود سے اذیت کی باتین بہت سنین
پس تو ناگوار رکھتا ہی اس بات کو کہ مین اُسکو سنون تب اُس مہاجر نے عرض کی البتہ بعضی باتین اسی طرح کی
تھین پھر حضرت نے فرمایا البتہ اگر مجھے وہ دیکھینگے تو جو کچھ تو نے سُنا ہی اب اُسمین سے کچھ نہ کہین گے
بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اہل حصن سے چند آدمیون کو اُنکے نام لیکر آواز دی کہ یا ابالبابہ و یا حیے
اور اسی شعبہ کہ یہ لوگ اشراف اہل حصن مین سے تھے تب یہ لوگ حضرت کو جھانکنے لگے اور نظر آئے اور
کہنے لگے اے ابوالقاسم کیا چاہتے ہو کیا کہتے ہو فرمایا اے بندرون کے بھائیو دور ہو خدا تمکو اپنی رحمت
سے دور اور خراب کرے اُن لوگون نے جواب دیا اے ابوالقاسم آپ تو واللہ فحش گو نتھے اور حضرت علیہ السلام
نے یہ کلمات اسلیے کہے تا وہ لوگ حضرت سے دور ہو جاوین اور اُنکو باتین ایذا دہی کی نسنا دین سو یہ ایسا ہی ہو
(یعنے پھر اُنکی طرف سے کوئی بات ایذا دینے والی کسی نے نہین سُنی) بعد ازان اکیس شب (یعنے اکیس روز)
لڑائی ہوتی رہی اور اس مدت مین منافقین اُن یہود سے کہلا بھیجتے تھے کہ حاضر نہو نا محمد کے پاس اور اگر
وہ ارادہ تمھین نکال دینے کا کرین تو ہرگز تم نہ نکلنا مدینے سے قسم ہی اُس ذات کی جسکے نام سے حلف
کیا جاتا ہی اگر محمد سوائے لڑائی کے نا نینگے تو ہم تمھاری اعانت کرینگے اپنی جان سے اور مدد سلاح سے
اور ہم تمھارے ساتھ اپنی جانین صرف کرینگے اور تمھارے بارہ مین ہم کبھی کسیکی اطاعت نکرینگے اور اگر تم نکال دیے گئے
تو ہم بھی تمھارے بعد مدینے مین نہ ٹھہرینگے مگر تھوڑی دیر یا تھوڑے دن یہان تک کہ ہم تمسے آملین گے پس یہی معنی ہین
قول خدا ے عزوجل کے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝
لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝
یعنے کیا تو نے نہین دیکھا اُن لوگون کو جو منافق ہین کہ وہ اپنے اُن بھائیون سے کہتے ہین جو کافر ہین
اہل کتاب مین سے کہ اگر تم نکالے جاؤگے تو ہم بھی تمھارے ساتھ ضرور نکل جاوینگے اور ہم تمھارے
بارہ مین کبھی کسیکی اطاعت نکرینگے اور اگر تم لڑوگے تو ہم تمھاری نصرت کرینگے وحال آنکہ خدا شاہد ہی کہ

ہر آئینہ وہ کاذب ہین اگر وہ کافر اہل کتاب نکالے جاوین تو یہ منافق اُنکے ساتھ نہ نکلین اور اگر وہ اقبال کرینگے تو یہ اُنکی مدد نکرینگے اور اگر مدد کرینگے بھی تو پیٹھ پھیر کر بھاگین گے بعد ازان پھر کوئی انکی مدد نکریگا اور جسوقت یہود نصرت منافقین سے مایوس ہوے تو حق تعالے نے یہود کے دلون مین رعب وہیبت ڈالی تب اُن لوگون نے سوال کیا کہ ہم اپنے بھائیون بنی النضیر کے پاس اوریحا کو چلے جاوین مگر اُسی شرط پر جسطرح بنی النضیر نے نکلنے کے روز مصالحہ کیا تھا پس اس بات کا رسول خدا صلعم نے انکار کیا مگر یہ کہ حکم پر حاضر ہون اس صورت مین اگر چاہینگا قبول کرونگا چاہونگا کال دونگا تب اُنھون نے کہا کہ قبیلہ اوس سے فلان شخص کو ہمارے پاس بھیجیے اسلیے کہ وہ اُنکا خیر خواہ تھا پس وہ اُنکے پاس آیا تو وہ لوگ کہنے لگے اے فلان ہم حکم محمدؐ پر قلعہ سے اُترین اُسنے کہا ہان مگر اپنے ہاتھ سے اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا اس سے مراد اُسکی یہ تھی کہ ذبح ہوجاؤ گے چنانچہ اُن لوگون نے حکم پر حاضر ہونے سے انکار کیا اُسوقت حق سبحانہ تعالے نے اپنے نبیؐ پر وحی نازل کی کہ حضرت صلعم کو اُس شخص کے حال سے خبر دی فرمایا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ یعنے رنج مین نڈالین تجکو وہ لوگ جو کفر مین بڑی دوڑ کرتے ہین کہ وہ اُن لوگون مین سے ہین جو زبانی کہتے ہین ہم ایمان لائے وحال آنکہ اُنکے دل ایمان نہین لائے یعنے ایسے لوگون کی باتون سے تو غم نکھا بعد ازان یہود نے بنی الاوس اپنے حلیف کے پاس کسیکو بھیجا اور اُنسے کہلا بھیجا کہ تم کیون نہین نفع لیتے ہو اپنے بھائیون کے لیے یعنے ہمارے لیے جیسا کہ قبیلہ خزرج نے اپنے بھائیون کے لیے لیا تھا تب بنو الاوس پاس رسول خدا صلعم کے گئے یا نبیؐ اللہ آپ ہمارے حلیفون سے کیون قبول نہین کرتے جیسا آپ نے خزرجیون کے حلیفون سے قبول کیا ہی فرمایا اے گروہ اوس کیا تم اپنے حلیفون کے حق مین اس بات سے راضی نہین ہو کہ مین درمیان اپنے اور اُنکے کسی شخص کو حکم مقرر کرون اُنھون نے کہا بہت اچھا فرمایا اُنسے کہو کہ اوس مین سے جسکو چاہین اختیار و پسند کرلین تب اُنھون نے سعد بن معاذ کو قبول کیا اور اختیار کرنا اُنکا سعد کو بموجب ارادہ الٰہی کے ہوا جیسا کہ خدا نے مقدر کیا تھا (یعنے عوض اُنکی سرتابی کے) اور سعد اُنپر ازراہ غضب وغصہ کے شدید ترین مردم تھے اور یہ باعث اُنکے اُس قول کا تھا کہ جب وہ اُنکے پاس پیغام رسول خدا صلعم لائے تو اُنھون نے رات کو اُسکو وہ باتین کہی تھین تب رسول خدا صلعم نے سعد سے فرمایا کہ اُس قوم نے تجکو حکم اختیار کیا ہی پس تو درمیان میرے اور اُنکے حکم یعنے فیصلہ کر چنانچہ سعد نے دونون جانب سے عہد و میثاق اس امر کا لیا کہ میرے فیصلہ کو قبول کرین اور جو مین فیصلہ کرون اُسپر راضی ہون

تب فریقین نے اس بات پر عہد کیا اُسوقت سعد نے بنی قریظہ کو حکم کیا کہ حصار سے اُتر آؤ اور ہتھیار رکھدو
پس اُن لوگون نے ایسا ہی کیا پھر سعد نے اُنکے حق مین یہ حکم کیا کہ اُنمین جو مقاتل ہین یعنے جو لڑنے
والے ہین وہ قتل کیے جاوین اور اطفال و زنان بندی مین لیے جاوین تب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی بتحقیق کہ تیرے اس حکم سے حق تعالے اور ملائکہ اور سارے
مؤمن راضی ہوے اور اسی امر کا مین بھی مامور ہوا ہون آخر اُنکی شکمین باندھی گئین اور قتل کیے گئے اور
راوی نے کہا جسوقت جیتے بن اُنکے حاضر کیا گیا تو اُس سے رسول خدا صلعم نے فرمایا اے جیے کیا تجکو
خدا نے خوار نہین کیا اُسنے کہا ہرزہ ی روح ذائقہ موت کا پانے والا ہی اور میرے لیے بھی ایک وقت
معین تھا کہ مین اُس سے تجاوز نہین کر سکتا اور تمھاری ضد و عداوت پر مین اپنے نفس کو ملامت نہین
کرتا ہون اور مین آج وقت فراق دنیا کے گواہی دیتا ہون اُس بات کی کہ تم کاذب ہوا اور بے شبہہ مین
تمھارا دشمن ہون پس حضرت علیہ السلام نے حکم اُسکے قتل کا کیا تا آنکہ وہ قریب احجار الزیت کے
جو مدینے مین بازار کی جگہ ہی مارا گیا پھر حق تعالے نے یہ آیہ اپنے نبی پر نازل کیا وَاَنْزَلَ الَّذِیْنَ ظَاهَرُوْهُمْ
مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا وَاَوْرَثَكُمْ
اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا یعنے جو لوگ مددگار کفار تھے اہل کتاب مین سے اُنکو
حق تعالے نے اُنکی گڑھیون سے نیچے اُتار دیا اور اُنکے دلون مین ہیبت ڈالی کہ تم اُنمین سے ایک فریق کو
قتل کرتے تھے اور ایک فریق کو تمنے بندی بنایا اور تمکو وارث کیا اُنکی زمین اور ملک اور اُنکے اموال کا اور اُس
زمین کا جسپر تمھارا پانون نہین پڑا تھا اور وہ زمین کہ جسکو تمنے نہین روندا تھا خیبر ہی جسکا وعدہ حق تعالے
نے دو مرتبہ قرآن مین کیا تھا اور اُس روز بنی قریظہ کی بندی سات سو پچاس آدمی کی تھی اُسوقت عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ان بندیون کا پانچ حصہ آپ کیون نہین کر ڈالتے جیسا کہ
بدر وہان کی غنیمت کا آپ نے پانچ حصہ کیا تھا یعنے پانچوان حصہ خمس بنی کا اور چار حصہ تقسیم برا
مسلمین) فرمایا مین اسکا پانچ حصہ نکرونگا بلکہ یہ وہ چیز ہی جسکو حق تعالے نے خاص میرے لیے بلا شرکت
غیرے مقرر فرمایا ہی اُسمین مومنین کی شرکت نہین ہی چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہی مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى
رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰى یعنے جو غنیمت کہ حق تعالے اپنے نبی کو اہل قری
دلاوے وہ مخصوص ہی واسطے خدا کے اور مخصوص ہی واسطے رسول خدا اور واسطے اقربا کے پس مراد
اہل قری سے قریظہ و نضیر و فدک و خیبر ہی اور قریے عربیہ ہین جسکا وعدہ حق تعالے نے قبل از فتح فرمایا تھا
چنانچہ رسول خدا صلعم نے اسباب بنی قریظہ مین سے تو ستر گھوڑے لے لیے اور اُنکو اپنے اہل مین تقسیم

کر دیے اور باقی مال اور بندیون سے دو نصف کیے ایک نصف تو سپرد سعد بن عبادہ کر کے شام کی طرف روانہ کیا اور ایک نصف انس بن قیظی کو تفویض کر کے طرف زمین غطفان کے بھیجا اور حکم کیا کہ بدلے مین نرینہ گھوڑے لاوین آخر اُنھون نے ایسا ہی کیا کہ اچھے اچھے بڑے بڑے گھوڑے بہم پہونچائے پس اُن گھوڑون کو رسول خدا صلعم نے درمیان مومنین کے واسطے جہاد کے مقرر رکھا اور فرمایا حضرت نے کہ خمس سے جو میرا حصہ تھا مین نے مومنین کی طرف لگا دیا اور خمس ڈیڑھ سو کا مال تھا پس یہ تھا ذکر جنگ احزاب و بنی قریظہ کا

ذکر غزوۂ بنی لحیان

بعد ازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین مقیم رہے جب تک خدا نے چاہا (یعنے تا صدور حکم ثانی) پھر حضرت نے خروج کیا اور ارادہ کیا طرف بنی لحیان کے تا آنکہ اُنسے مقابلہ کیا اور خدا نے اُنکو شکست دی اور اُنکو قتل کیا اور پراگندہ کر دیا اُنکو مسلمانون کے گرد سے اور رسول خدا صلعم نے اُنکے پیچھے سوار بھیجے کہ وہ اُنکو مارتے بھگاتے ہوے موضع تنعیم تک پہونچا دیا کہ جسکے سبب خدا نے اہل مکہ کو ذلیل و خوار کیا اور چند شبین حضرت علیہ السلام نے بنی لحیان کے مقامون مین مقام کیا بعد ازان مدینے کو پھر آئے اور کعب بن مالک انصاری نے اس باب مین اشعار کہے تھے جسکا مضمون یہ ہی کہ ہمنے قیام کیے مقام مرس البریع مین چند شب یعنے ہمنے اُسمقام مین چند شب قیام کیا ہمراہ لشکر جرار جو کہ لشکر وسیع ہاتھ پانون کے پیش آنے والے ہین اور ہمنے تمام گردش و تلاش مین ہر چند کوشش کی پر فرات بن حیان کو نپایا کہ وہ بھی شامل ہلاک ہونے والون کے ہوتا۔ اور فرات بن حیان ایک شخص تھا بنی عکل سے اور اُسکے پاس ایک عورت تھی یعنے اُسکی زوجہ تھی قبائل قریش سے اور وہ شخص شدید العداوت تھا واسطے رسول خدا صلعم کے یعنے حضرت سے سخت عداوت رکھتا تھا پھر بعد اسکے اُسنے توبہ کی اور صالح ہوا اور رسول خدا صلعم سالماً و غانماً یعنے سلامت با غنیمت مدینے کے طرف پھرے یہان تک کہ حضرت جب اثناے راہ مین تھے تو خدا نے اُنپر (یعنے بنو لحیان پر جو متفرق ہو گئے تھے) ایک سخت آندھی بھیجی کہ وہ اُس سے اپنی ہلاکت کو ڈرے اور وہ اس شدت کی آندھی تھی کہ لوگ خاک گرد مین تپ گئے تھے اور اُسی آندھی مین اُسی رات کو ناقہ حضرت کا گم گیا تھا اور وہ دستیاب نہوا تھا یہان تک کہ جب صبح ہوئی اور آندھی تھمی اُسوقت لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیسی آندھی تھی فرمایا یہ آندھی بسبب موت ایک شخص کے تھی یعنے اُسکے مرنے کی آندھی تھی اور وہ شخص منافقین مین سرداران اہل نفاق سے تھا وہ مدینے مین مرگیا ہی اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ وہ کون تھا فرمایا وہ رفاعہ بن باتور تھا بنی قینقاع سے چنانچہ یہ خبر یون ہی تھی اور ایک شخص تھا منافقین

مین سے اور وہ جماعت اصحاب مین تھا اُسنے کہا محمدؐ کیونکر گمان رکھتے ہین کہ وہ حال غیب جانتے ہین اور جو بات کل ہونے والی ہی اُسکی خبر ہمکو دیتے ہین وحال آنکہ وہ نہین جانتے ہین کہ اُنکا ناقہ کہان ہی بھلا جو شخص اُنکے پاس اُس غیب کی خبر لاتا ہی وہ کیون نہین اُس ناقہ کی بھی خبر دیتا ہی پس ایک اور شخص اُسیکے یارون مین بولا خاموش ہو واللہ اگر محمدؐ اس بات کو جانین گے تو وہ کہین گے کہ اسپر ہمپر وحی آئی ہی تب وہ شخص اپنے یارون کے پاس سے اُٹھکر پاس رسول خدا صلعم کے آیا تو دیکھا کہ حضرت اپنے اصحاب سے وہی باتین بیان کر رہے تھے جو کچھ کہ وہ شخص اپنے یارون مین کہتا تھا اور نگاہ رسول خدا صلعم اُسوقت فرماتے تھے کہ ایک شخص منافقین مین سے مجھپر شماتت کرتا ہی اور کہتا ہی میرے ناقہ کے گمشدہ ہونے سے خوش ہوتا ہی اور کہتا ہی کیا محمدؐ کو گمان ہی کہ وہ غیب جانتے ہین بھلا وہ شخص جو اُنکے پاس غیب لاتا ہی وہ ہی کیون نہین خبر ناقہ کی دیتا ہی اور کیون نہین بتاتا ہی کہ وہ ناقہ کس جگہ ہی اور قسم ہی مجکو اپنی زندگانی کی وہ جھوٹھا گمان کرتا ہی اس بات کا کہ مین غیب جانتا ہون حال آنکہ مین غیب نہین جانتا البتہ مجھے خبر دی ہی حق تعالے نے اُس جگہہ سے جہان میرا ناقہ ہی پس وہ ناقہ اس شعب مین نکیل اُسکی ایک درخت مین اٹک گئی ہی پس اُسکے لوگ دوڑتے ہوے شعب کی طرف نکلے ناگاہ دیکھا کہ مہار اُس ناقہ کی جسطرح حضرت نے کہا تھا ایک درخت مین لٹکی ہی تا آنکہ لوگ اُس ناقہ کو لے آئے اور وہ منافق دیکھ رہا تھا آخر وہ اسیوقت اُسیجگہ ایمان لایا اور حضرت کی تصدیق کی اور اپنے یارون پاس پھر آیا اُنکو اُسی جگہ جہان چھوڑ گیا تھا بیٹھا پایا اور اُنسے کہا مین تمھین خدا کی یاد دلاتا ہون یعنے اُسکی قسم دیتا ہون کہ آیا کوئی تم مین سے اپنی جگہ سے اُٹھا تھا یا میری اُس بات کا میرے پیچھے کسی سے ذکر کیا ہی دیکھنے کوئی اپنی جگہ سے اُٹھا نہین اور میری بات کسی سے کہی تو نہین اُنھون نے کہا اللھم ایسا نہین ہوا تب اُسنے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہہ محمد رسول ہی خدا و لیکن مین ہرگز اسلام نہین لایا تھا الا آجکے روز اُن لوگون نے پوچھا اسکا باعث کیا ہوا اُسنے کہا مین نے محمدؐ کو جیسا دیکھا تو وہ اپنے اصحاب سے وہی ذکر کر رہے تھے جو باتین مین نے تمسے کہی تھین پس مین گواہی دیتا ہون کہ البتہ حق تعالے نے اُسکو آگاہ و مطلع کر دیا اور وہ صادق ہی بعد ازان حضرت نے اُس منزل سے کوچ کیا یہانتک کہ جب مدینے کے قریب پہونچے تو دو آدمیون نے آپسمین مجادلہ کیا اور ایک اُن دونون مین بنی عامر سے تھا اور دوسرا جہینہ سے پس عبداللہ بن ابی نے مدد کی اپنے حلیف کی جو جہینہ سے تھا اور نصرت کی عامری کی ایک شخص نے مہاجرین مین سے کہ اُسکا نام جُعال تھا کہ وہ فقرائے مومنین سے تھے پس عبداللہ بن ابی نے اس بات سے تعجب کیا اور کہنے لگا ای جعال اب تو اس مرتبہ کو پہونچا الخ

مقابلے مین عامری کی مدد کرتا ہی جمال نے کہا اس کام کے کرنیمین کون مجکو مانع ہی اور سخت ہوئی زبان
جمال کی عبد اللہ پر تب عبد اللہ نے جمال سے کہا کہ مثل میری اور مثل تیری ویسی ہی جیسی لگے لوگون نے
کہی ہی کہ سمن کلبک یاکلک یعنے اپنے کتے کو فربہ کر کہ وہ ہی ترا گوشت کھاوے گا قسم ہی اُسکی جسکی عبد اللہ
قسم کرتا ہی کہ مین تجکو چھوڑ دونگا کہ تو میرے ہم وغم مین غیر اس حال کے یعنے بدتر اس حال سے تب اُس سے
جمال نے کہا کوئی ایسا نہین ہی اور جمال نے معلوم کر لیا جو کچھ عبد اللہ نے اس بات سے اشارہ اور طعنہ کیا
پھر جمال نے کہا کہ رزق خدا کے ہاتھ ہی تب عبد اللہ اپنے یارون پاس گیا اور غضب و غصہ مین تھا اور قوم سے
کہنے لگا اگر تم اپنے کھانے کو ان لوگون سے روک رکھتے تو بہتر ہوتا کیونکہ یہ لوگ وہ ہین کہ جب تمنے اُنکو ہمارا
کھانا کھلایا آخر وہ تمھاری ہی گردنون پر سوار ہو بیٹھے اور یہ لوگ قریب ہین اس بات کے یعنے اُنسے بعید
نہین کہ محمدؐ کو چھوڑ کر اپنے اقربا اور احبا سے جا ملین گے اور جب لوگ اُنکے گرد سے الگ ہو جاوینگے تو یہ کچھ
نفع نہ دینگے یعنے کچھ کام نہ آوینگے اور اسیطرح عبد اللہ اپنے یارون پر بہت غصہ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اگر
جمال محمدؐ کے پاس جاکر میرا شکوہ کریگا تو شکایت کریگا یہ گمان کر کے کہ مین ظالم ہون اور البتہ قسم ہی اُسکو اُسی
زندگانی کی مین ظالم ہون جب کہ ہم محمدؐ کو مکہ سے لائے وحال آنکہ اُنکو اُنکی قوم نے وہان سے نکال دیا تھا
اور ہمنے اُنکو برابر اپنی جانون کے آرام دیا اور ہمنے اُنکو اپنی گردنون پر مالک و حاکم بنایا واللہ اگر ہم مدینہ مین
پھر کر جاوینگے تو وہان سے محمدؐ کو نکال دینگے اور ہم اپنے اوپر کسی کو اپنون مین سے رئیس مقرر کرینگے اور
اُس قول سے وہ دشمن خدا اپنے تئین مراد لیتا تھا یعنے مین حاکم و سردار بنونگا اور وہ گمان رکھتا تھا
کہ وہ بذات خود اور از روے اپنی قوم کے محمدؐ سے اور اُنکے اصحاب سے زیادہ تر عزت دار اور اُنسے غالب
تر ہی چنانچہ اُسکی ان باتون کو زید بن ارقم انصاری نے سُنا اور وہ ان دنون جوان تھے تو اُنھون نے کہا واللہ
تو ہی ذلیل و حقیر اور مبغض ہی اپنی قوم مین یعنے تیری قوم خود تجھسے بغض و عداوت رکھتی ہین اور محمد
صلعم خدا کی جانب سے یعنے فضل خدا سے مرتبہ عزت و کرامت پر ہین اور مسلمین کیطرف سے مقام مودت و محبت
مین ہین یعنے اُنکے محبوب ہین پھر اُس سے کہا واللہ اب کبھی تیرے ساتھ دوستی نہ رکھونگا اور تجکو اپنا دوست
نجانونگا تب عبد اللہ بن ابی زید سے کہا ای میرے بھائی کے بیٹے مین تو کھیل کی باتین کرتا تھا یعنے بازیچہ
اور دل لگی بازی کرتا تھا پس زید اُسکی محفل سے اُٹھکر رسول خدا صلعم کی خدمت مین آئے اور باتین
عبد اللہ کی حضرت سے بیان کین حضرت اس بات سے اپنے دل مین سخت مکدر ہوے اور یہ خبر مشہور ہوئی
کہ زید ابن ارقم نے جو کسی بات کی خبر حضرت کو سنائی ہی تو آن حضرت صلعم عبد اللہ پر غضبناک ہین پھر حضرت
علیہ السلام نے عبد اللہ کو بلوا بھیجا تب عبد اللہ چلا اور اُسکے ساتھ بہت سے انصاری آئے تاکہ اُسکے

شریک ہون اور اُسکی مدد کرین اور زید کو جھوٹھا کرین اور اُنکو ملامت لگوائین پھر جب عبد اللہ رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچا تو حضرت نے اُس سے فرمایا جس بات کی خبر مجکو پہونچی اُسکا کہنے والا تو ہی ہی اُسنے کہا نہین قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا مین نے ان باتون مین سے کچھ کبھی نہین کہا اور یہ بے شبہہ جھوٹھا ہی اور مین نے کوئی عمل ایسا جسکے سبب خدا مجھے داخل جنت کرے کبھی نہین کیا جو میرے نزدیک قریب تر و بہتر ہو میرے اُس جہاد سے جو مین نے آپکے ہمراہ کیا ہی اور انصار نے اُسکی تصدیق کی اور کہا یا رسول اللہ یہ شخص ہمارا بزرگ اور رئیس ہی آپ اسپر اُس لڑکے کی بات سچ نہ سمجھئے کہ انصار کے لڑکون مین سے وہ ایک لڑکا ہی جو آپ کے پاس کذب و تہمت لایا ہی تب رسول خدا صلعم نے اس سے درگذر کیا اور اسیکا عذر قبول کیا اور ملامتی واسطے زید کے انصار مین فاش ہوئی کہ زید نے رسول خدا صلعم سے جھوٹھ کہا تھا سو حضرت نے اُسکو جھوٹھا کیا بعد ازان وہان سے حضرت علیہ السلام نے مدینے کی طرف کوچ کیا اور معمول زید بن ارقم کا یہ تھا کہ جب حضرت کوچ کرتے تھے اور سوار ہوتے تھے تو وہ ہمراہ رہتے تھے اور راہ مین حضرت سے باتین کرتے چلتے تھے مگر بعد اس مقدمہ کے زید کو ایسی شرمندگی ہوئی کہ وہ قریب حضرت کے نہ راہ مین چلتے تھے اور نہ مقام مین سامنے جاتے تھے تب حق تعالے نے بابت عذر زید اور تکذیب عبد اللہ کے اپنے نبی پر یہ آیت نازل فرمائی یَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْھَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنے کہتے ہین اگر ہم پھرینگے طرف مدینے کے تو عزت دار لوگ نکال دینگے مدینے سے ذلیلون کو حال آنکہ عزت مخصوص ہی واسطے خدا کے اور واسطے اُسکے رسول کے اور مومنون کے لئے و لیکن منافق نہین جانتے ہین اُنسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ناقہ پر سوار ہوکر درمیان لوگون کے پھرنے لگے یہان تک کہ زید کو دیکھا کہ وہ چلے جاتے تھے پس حضرت نے زید کا کان پکڑا اور ملا یعنے گوشمالی کی یہان تک کہ زید کا چہرہ سرخ ہوگیا (یعنے تعب و خوف سے یا یہ کہ خوشی سے) بعد ازان حضرت نے اُسسے ارشاد کیا کہ اے زید خوش ہو خوشی کر کیونکہ حق تعالے نے عذر تیرا پذیرا کیا اور تجکو سچا کیا اور اسی آیت کو آپ نے پڑھا و بعد ازان حضرت مدینہ مین تشریف لائے اور مقیم رہے جبتک قیام اُنکا خدا نے چاہا یہ ماجرا غزوہ بنی لحیان کا تھا

ذکر غزوہ بیر معونہ

بعد ازان کہ حضرت رسالت مآب صلعم مدینے مین تشریف لائے تب اپنے اصحاب مین سے ایک لشکر مختصر جانب بیر معونہ کے روانہ کیا اور اُس لشکر کے ہمراہ ایک شخص کو بنی سلیم مین سے جنکا نام عروہ بن اسما بن الصلت تھا کر دیا یعنے اُنکو سالار لشکر کیا پس وہ لوگ روانہ ہوے یہانتک کہ جب پہونچے اُس مقام پر

کہ اُس پانی یعنے بیر معونہ سے پھر دن کی راہ باقی تھی تو وہان اُترے اور شب باشی کی اور اُن اصحاب
مین سے چار آدمیون نے اُونٹ اپنا گم کیا اور وہ اُسے ڈھونڈھنے لگے اور اصحاب کوچ کر گئے اور صبح کو
اُس پانی پر پہونچے ناگاہ وہان ایک بڑا قبیلہ اُترا ہوا تھا کہ اُنھون نے اصحاب کو گھیر لیا اور قتال سخت
کرنے لگے اور عروہ سے بولے کہ تو ہماری امن مین ہی تو چاہے ہماری طرف آجا چاہے ہمارے غیر کے پاس
جا عروہ نے کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا ہی کہ مین ہاتھ اپنا مشرک کے ہاتھ مین
کبھی نہ دونگا اور نہ اُسکو اپنا دوست و مددگار کرونگا تا آنکہ وہ سب اصحاب درمیان کفار کے گھر گئے اور
جب اُنکو یقین ہوا کہ نہ درہم قتل ہون گے تب اُنھون نے دعا مانگی اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَجِدُ مَنْ یُخْبِرُ عَنَّا رَسُوْلَکَ
غَیْرَکَ فَاقْرَأْ عَلَیْہِ مِنَّا السَّلَامَ فَاِنَّا قَدْ رَضِیْنَا یعنے اے پروردگار اُسوقت ہم تیرے سوائے اور کسیکو نہین پاتے
ہین جو ہماری جانب سے تیرے رسول کو خبر پہونچاوے پس تو ہی اُسکو ہمارا اسلام و پیام پہونچا دے کہ البتہ
ہم سب راضی برضا ہین چنانچہ حق تعالے نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ سے مطلع کیا پھر حضرت
صلعم نے اُنکی خبر مرگ اور سنانی مدینے والون کو سُنائی اور فرمایا کہ اصحاب تمھارے بیر معونہ پر مارے جاتے
یعنے مارے گئے تم لوگ اُنکے لیے استغفار و طلب آمرزش کرو خدا سے اور اُنھون نے مجھپر سلام بھیجا ہی
اور ایسا ہوا کہ اُن چارون آدمیون نے جب بعد صبح کے اپنا اُونٹ جو گم کیا تھا پایا تو اپنے اصحاب کیطرف
آگے بڑھے یہان تک کہ جب قریب اُس پانی یعنے بیر معونہ کے پہونچے تو اُنکو ایک چھوکری قبیلہ بنی عامر کی
ملی اُسنے پوچھا کیا تم لوگ اصحاب محمدؐ سے ہو مگر اُن لوگون نے اُس لڑکی کو کچھ جواب نہ دیا تب اُسنے
مکرر پوچھا آیا تم لوگ محمدؐ کے اصحاب سے ہو اُن لوگون نے بامید اس بات کے کہ وہ اسلام قبول کرے گی
تو جواب دیا کہ ہان ہم اصحاب محمدؐ ہین تب اُس لڑکی نے کہا تمھارے بھائی سب مارے گئے اور وہ لوگ
بنو عامر بیر معونہ پر ٹھہرے ہین پس اُنسے بچو اپنی جانون کو بچاؤ پھر اُن چارونمین سے ایک نے اپنے
یارون سے کہا کہ میرا انتظار کرو یہانتک کہ مین تمھارے پاس خبر لاؤن تب وہ ایک بلندی پر چڑھ گیا
تاگاہ وہان سے دیکھا کہ سب اصحاب اُسکے بیر معونہ پر مقتول پڑے ہین پس وہ اپنے یارون کیطرف پھر آیا
اور اُنکو خبر دی اور اُنسے مشورہ پوچھا کہ اب تم لوگونکی کیا راے ہی اُنھون نے کہا مناسب ہی کہ ہم لوگ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر چلین اور اس خبر کو بیان کرین مگر اُس ایک نے کہا ولیکن مین
واللہ نہ پھرونگا آجکے روز یہانتک کہ مین بھی اپنے یارون کے کھانے کھاؤن یعنے اُنکی طرح مین بھی ذائقہ
موت چکھون اور تم لوگ جاکر میری طرف سے رسول خدا صلعم کی خدمت مین سلام عرض کیجیو یہ کہکر آگے بڑھا یہانتک
کہ بیر معونہ پر پہونچکر اُنپر حملہ کیا اور اپنی تلوار کے خوب وار کیے اور اُنمین سے کچند آدمی مار کر خود بھی شہید ہوا

اور یہان

اور یہان یہ تینون اصحاب بغیر بہت جلد روانہ ہوے یہان تک کہ جب یہ تینون کھوڑی رات گئے مدینے کی بلندی پر پہونچے تو ناگاہ اُنکو دو آدمی بنی سلیم کے ملے اور درمیان ان دونون اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حلف وعہد تھا پھر ان تینون نے اُن دونون سے پوچھا کہ تم دونون کون ہو اُنھون نے کہا ہم دونون بنی عامر سے ہین اور وہ دونون نہین جانتے تھے کہ بنو عامر نے کیا کیا ہی (یعنے بیر معونہ مین) تب ان تینون نے کہا کہ بے شک یہ دونون اُن لوگون مین سے ہین جنھون نے ہمارے بھائیونکو قتل کیا ہی چاہیے کہ اپنے بھائیون کا بدلا لو تب ان تینون نے اُن دونون کو قتل کر ڈالا اور اُن دونون کا رخت وسلاح لے لیا اور خدمت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضر ہوکر جو کچھ اُنکے بھائیون پر گذری تھی حضرت سے بیان کیا اور اُنکو معلوم ہوا کہ حضرت علیہ السلام کو پیشتر اطلاع اس واقعہ کی ہو چکی تھی پھر ان لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ بعد شام کے ہملوگ تاریکی شب مین مدینہ کے قریب آئے تو دو آدمی بنی عامر سے ہمکو ملے ہمنے اُن دونون کو قتل کیا اور یہ اُن دونونکے رخت وسلاح ہین حضرت علیہ السلام نے فرمایا بلکہ وہ دونون بنی سلیم سے میرے حلیف تھے تم لوگون نے بہت بُرا کام کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ناگوار ہوا اسوقت حق تعالے نے اسباب مین اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیہ نازل کیا یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یعنے اے ایمان لانے والو خدا اور رسول کے سامنے جلد بازی نکیا کرو اس سے مراد یہ ہی کہ تم لوگ بدون معیت نبی اور بلا حکم کسی کے قتل مین جلدی نکیا کرو یہان تک کہ نبی سے مشورہ کر لیا کرو پس حق نے نے اس بارہ مین سب کو نصیحت فرمائی وبعد ازان اُن دونون مقتولون کی قوم حضرت ع کے پاس آکر اور عرض کی کہ ہمارے اصحاب مین سے دو شخص آپ کے پاس آئے تھے اور آپ ہی سے یہان مارنے گئے فرمایا تمھارے دونون صاحب نے اپنے تئین ہمارے دشمنونکے ساتھ منسوب ومشتبہ کیا تھا ولیکن قریب ہی کہ ہم دونون پر خون بہا لیے دیتے ہین آخر حضرت علیہ السلام نے ایسا ہی کیا پس اُنکا ماجرا تھا

ذکر غزوۂ بنی المصطلق

بعد ازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمین کو حکم کیا کہ مستعد وتیار ہو پس لوگ آمادہ ہوگئے تب حضرت علیہ السلام نے اُنکو اپنے ارادے سے مطلع کیا کہ ہم قصد بنی المصطلق کا رکھتے ہین جو ایک قبیلہ ہی بنی خزاعہ سے اور فرمایا کہ اہل تہامہ نہین جانتے ہین کہ مین اسی سال اُنکی طرف جانے والا ہون ولیکن مشتہر کرنے والا ہون ارادہ خروج اپنا طرف ملک شام کے تاکہ اہل تہامہ کو اُنکے جاسوس اس بات کی خبر پہونچا دین چنانچہ لوگ اپنی تیاری سامان سے فارغ ہوے تب رسول خدا صلعم روانہ ہوے اور بنی سلمہ

انصار کے گھروں کی راہ لی یعنے اُنکی بستی کی طرف سے چلے گویا کہ شام کیطرف جاتے ہین چنانچہ تمام اُس روز
اُسی رخ چلے گئے جب شام ہوئی تو مقام کیا بعد ازان پھرے سامنے تہامہ کے یہانتک کہ نزدیک ضجنان
کے راہ سے مڑگئے پھر وہان سے تیز روی کرکے بنی المصطلق پر دوڑ ماری پس قتل کیا اور اشیاے کثیر
لوٹ مین لیا اور اُسی روز جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار ہاتھ آئین بعد ازان بہت جلد مدینے کی طرف
پھر پڑے اس خوف سے کہ مدینے پر کوئی چھاپہ مارے پس شبانہ روز راہ روی مین بہت جلدی کی تا آنکہ
صبح ہوئی تو ٹھہرے واسطے مقابلہ حارث بن ابی ضرار کے جو پیچھے آتا تھا اور اسنے قسم کھائی تھی کہ نہ پھرونگا
جب تک بعض اصحاب کو قتل کرونگا چنانچہ حضرت علیہ السلام نے وہان پر قیام کیا اور لوگون کو حکم کیا کہ اپنے
سر دن کو رکھین (یعنے تکیون پر کہ کنایہ خواب و آرام سے ہی) اور فرمایا کہ مین نہ کھولنا غرض لوگون نے
ایسا ہی کیا اور جن لوگون نے آرام کیا اُنکی نگہبانی کے واسطے کچھ لوگون کو پاسبان مقرر کیا اور پاسبانون
حارثہ بن النعمان کو افسر کیا تب حارثہ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ تم لوگ سو رہو اور مین بجاے تمھارے
حراست کو کفایت کرتا ہون اگر کچھ دیکھونگا تو تمکو خبردار کردونگا پھر اس درمیان مین کہ وہ جاگتے ہوے
قرآن پڑھتے تھے اور اُنکے یار یعنے گروہ پاسبانان سوتے تھے کہ یکایک حارث بن ابی ضرار نے حارثہ کے
قریب پہونچکر اُسکو تیر مارا پر تیر اُسکو نہین لگا اُسکے قریب آپڑا اور حارس لوگ یعنے نگہبانان جاگ پڑے
اور حارث کو تلاش کیا مگر اُسکو نہ پایا اور کہنے لگے اے حارثہ تو حارث سے غافل ہو گیا یہانتک کہ اُسنے
آکر تیر مارا حارثہ نے کہا نہین مین غافل نہین ہوا ولیکن مین نے چاہا تھا کہ وہ مجھکو آگاہ کرے تیر سے
پیشتر مجھے تیر مارے تب مین تمکو خبردار کرون اور ایسا ہوا کہ حال قریب آنے حارث کا اور غافل ہو جانا
نگہبانون کا اور اُسکی تلاش مین جانا اصحاب کا آگے کعب بن مالک کے ذکر ہوا تو یہ اُسکے نیند مدانکی
جاتی رہی اُمید ہوئی وہ خدمت رسول خدا صلعم مین آکر حاضر ہوے اور بالین حضرت تلوار لیے صبح تک
کھڑے رہے جب آپ بیدار ہوے ناگاہ دیکھا کہ کعب تلوار لیے ہوے سرہانے کھڑا ہی فرمایا اے کعب تیرے تئین
کیا امر پیش آیا کعب نے عرض کی مجھے لوگون نے بیان کیا قریب آنا حارث کا ہمسے اور غافل ہو جانا اصحاب کا
اور تلاش کرنا اُسکا تو نیند میری جاتی رہی تب مین آپ کی جناب مین نگہبانی کے لیے حاضر ہوا چنانچہ حضرت
علیہ السلام نے اُنکی تحسین کی پھر لوگون نے وہان نماز صبح پڑھی اور سوار ہوے اور مدینے مین پہونچے اور
رسول خدا صلعم نے جویریہ بنت الحارث سے نکاح کیا اور مہر اُسکا یہ مقرر کیا کہ بعضے جو قوم جویریہ سے
اسیر تھے اُنکو رہا کر دیا اور یہ امر بعد آنے حارث کے ہوا کہ وہ واسطے فدیہ دینے اپنی بیٹی کے (یعنے واسطے
چھوڑا لیجانے جویریہ کے) آیا تھا اور نکاح کرنا حضرت کا جویریہ سے ناگوار ہوا مگر اُسکے قرابت دار مومنین سے

ایک نے عقد تزویج جویریہ کا ساتھ حضرت علیہ السلام کے کر دیا تھا تب حارث نے اس بات پر اُس شخص کو سخت ملامت و سرزنش کی اور جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وقت خروج مدینے سے ارادہ بنی المصطلق کا رکھتے تھے اسوقت حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا تھا یا اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ یَوْمَ تَرَوْنَھَا تَذْھَلُ کُلُّ مُرْضِعَۃٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَھَا وَتَرَی النَّاسَ سُکَارٰی وَمَا ھُمْ بِسُکَارٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ یعنے اے آدمیو خدا سے ڈرو کہ البتہ زلزلہ قیامت کا امر عظیم ہے اُس روز اُسکو دیکھوگے کہ ہر دودھ پلانے والی پلانا دودھ کا یا دودھ پلائے کو بھول جاویگی اور ہر حاملہ حمل اپنا ڈال دیگی اور تو لوگون کو دیکھیگا کہ متوالے نظر آئین گے وحال آنکہ وہ متوالے نہونگے ولیکن عذاب خدا سخت ہے (یعنے یہ حالت لوگون کی خوف عذاب سے ہوگی) اسوقت آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور لوگ بھی سب رُک رہے پھر حضرت علیہ السلام نے ان دونون آیتون کے ساتھ اپنی آواز بلند فرمائی یعنے دونون آیتون کو باواز بلند پڑھا اور پھر اعادہ کیا یعنے چند بار پڑھا جتنے بار خدا نے چاہا بعد ازان فرمایا اے گروہ مردم تم جانتے ہو کہ وہ روز کونسا روز ہے لوگون نے عرض کی خدا اور رسول خوب جانتے ہین پھر حضرت نے کئی مرتبہ اسی سوال کا اعادہ کیا اور لوگون نے ہر بار یہی جواب دیا کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور رسول اُسکا تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ وہ دن وہ ہوگا جس دن حق تعالے آدم علیہ السلام سے فرماوے گا کہ اے آدم بھیجدے لشکر جہنم کا (یعنے جہنم کی طرف) تو وہ عرض کرین گے اے پروردگار میرے سب مین سے کسقدر تب حق سبحانہ تعالے فرماویگا کہ ہر ایک ہزار مین سے نو سو ننانوے طرف آتش دوزخ کے اور ایک شخص طرف جنت کے یہ سنکے جو سندار ہون گے وہ صدمۂ حزن واندوہ سے بیہوش ہو جاوین گے اور جو کم عمر ہونگے وہ خوف سے بوڈھے ہو جاوینگے اور وہ دن وہ ہے کہ حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے یوما یجعل الولدان شیبا یعنے وہ دن لڑکون کو بوڈھا کر دے گا غرض یہ ارشاد حضرت کا لوگ سُنکر زار زار رونے لگے یہان تک کہ اول منزل مین پہونچکر مقام کیا تو لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جمع ہوے اور عرض کی یا نبی اللہ ہمنے کبھی کوئی ایسی بات نہین سُنی جو دل ٹکڑے کرنیوالی اور ہمپہ دشوار تر ہو زیادہ اس بات سے جو آج ہمنے سُنی ہے (یعنے جو بات ہمنے آج سُنی ہے اس سے زیادہ کوئی بات دشوار تر ہم نے کبھی نہین سنی تھی) یہ سُنکے رسول خدا صلعم ہنس پڑے اور اُنکو بشارت دی اور فرمایا کہ خوش ہو کہ قسم ہے اُس خدا کی جسکے قبضہ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے مین البتہ امید رکھتا ہون کہ تم لوگ اہل جنت کے تہائی ہو بعد ازان فرمایا بلکہ بجا امید ہے کہ تم اہل جنت کے آدھے ہو

بعد ازان فرمایا بلکہ امید ہی کہ اہل جنت مین کثرت تمھاری نصف سے زیادہ ہوگی کیونکہ جب حق تعالے نے میرے سامنے ساری امتون کو پیش کیا تو مین نے نبیون کو آتے دیکھا ہمراہ تین آدمی یا چار یا دو کے اور بعضون کو دیکھا کہ اُنکے ساتھ ایک آدمی ہی اور بعض نبی کو دیکھا کہ وہ تنہا آیا ہی کہ کوئی اُسکی امت سے اُسکے ساتھ نہین ہی بالاخر مین نے ایک امت کو آتے دیکھا کہ اُنکی کثرت سے مین متعجب ہوا اُسوقت مجھے آرزو ہوئی کہ یہ میری امت ہو تب مین نے کہا اے میرے پروردگار کیا یہ میری امت ہی فرمایا نہین بلکہ یہ موسے ہی اور اُسکے ساتھ والے ہین یعنے اُسکی امت مین پھر مین نے دوسری امت دیکھی کہ اُسکی کثرت سے بھی مجھے حیرت ہوئی پھر مین نے کہا اے میرے پروردگار یہ میری امت ہی فرمایا نہین یہ یونس ہی اور اُسکی امت ہین بعد ازان مین نے ایک اور امت دیکھی پھر مین نے کہا اے میرے پروردگار کیا یہ امت میری ہی فرمایا نہین بلکہ یہ عیسے بن مریم اور اسکی امت ہی دنباگاہ مین نے عیسے کے ہمراہ بہت سے لوگ دیکھے تب مین نے عرض کی اے میرے پروردگار آخر میری امت کہان ہی فرمایا اے محمد دیکھ تب مین نے مکے کی جانب دیکھا تو ناگاہ مین نے لوگون کو کثرت سے دیکھا بعد ازان فرمایا دیکھ پھر مین نے شام کیطرف دیکھا تو اسیقدر لوگ دیکھے بعد ازان فرمایا نظر کر پھر مین نے نظر کی جانب عراق کے تو اُسیکے مثل دیکھا پھر فرمایا نگاہ کر تو مین نے اپنے نیچے نگاہ کی ناگہان ہر خبر کو دیکھا کہ وہ چل پھر رہی ہی (یعنے ہر ذی روح امت محمدؐ ہی) تب فرمایا حق تعالے نے اے محمدؐ اب تو راضی ہوا مین نے عرض کی ہان اے میرے پروردگار البتہ مین راضی ہوا پھر فرمایا حق سبحانہ تعالے نے کہ ان لوگون کے ساتھ نوے ہزار ہین جو بغیر حساب داخل جنت ہون گے (یعنے منجملہ امت محمدیہ کے) یہ سُنکے عکاشہ بن محصن الاسدی جو منجملہ بنی غنم بن دودان کے تھے کھڑے ہوگئے اور عرض کی یا رسول حق سبحانہ تعالے سے میرے لیے دعا کیجیے کہ مجھے اُنھین نوے ہزار مین شمار کرے فرمایا حق تعالے نے تجکو اُنھین مین شمار کیا یہ سُنکے ایک اور شخص انصار مین سے کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر فدا کرے میرے حق مین بھی حق تعالے سے دعا کیجیے کہ وہ میرے تئین بھی اُنھین لوگون مین محسوب کرے فرمایا اس بات مین عکاشہ نے تجھسے سبقت کی (یعنے جو اُنمین ہونے والا تھا وہ تجھسے سبقت کر گیا) پس یہ تھی حکایت ماجرا بنی المصطلق سے

ذکر غزوۂ الحدیبیہ

بعد ازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کے واسطے مذاکرا دی جیساکہ اس باب مین حق سبحانہ تعالے فرماتا ہی وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو لوگون مین حج کے لیے مذاکرا دے کہ وہ تیرے پاس حاضر ہون پیادہ چلکر اور اُونٹون پر سوار ہوکر تو وہ سب آوینگے راہ دور دراز سے یہ سُنکے عبداللہ بن جحش برادر بنی غنم بن

مین دو دان کے کھڑے ہوے اور وہ بیٹے تھے نبی کی پھوپھی کے جو مین تھین حضرت کے والد ماجد کی
پس انھون نے کہا یا رسول اللہ کیا ہر سال یعنے حج ہر سال ہوگا چنانچہ رسول خدا صلعم اس بات سے
بغضب شدید غصہ ہوے اور فرمایا قسم ہی مجکو اس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی اگر مین ہان
سوال پر ہان کہدیتا تو ہر آئینہ حج ہر سال واجب ہو جاتا اور جب واجب ہو جاتا تو تم ہرگز ادا نکر سکتے
پس چھوڑ دو تم مجکو جو کچھ چھوڑ دیا مین نے یعنے جو کچھ مین نے تمسے واگذاشت کر دیا ہی اسکا سوال
تم مجھسے کیون کرتے ہو تب حق تعالے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس باب مین یہ آیہ نازل فرمایا
یا ایہا الذین آمنوا لا تسألوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم وان تسألوا عنہا حین ینزل القرآن تبد لکم
عفا اللہ عنہا واللہ غفور حلیم قد سألہا قوم من قبلکم فاصبحوا بہا کافرین یعنے اے اہل ایمان بہت ایسی
چیزون کا سوال نکیا کرو کہ اگر وہ تمپر ظاہر ہو اگرے تو تمکو ناگوار اور دشوار معلوم ہو اور اگر سوال کرو
ایسی چیزون سے تو وقت نزول قرآن تمپر ظاہر ہو جاوینگی عفو کیا حق تعالے نے اُنسے اس بات کو
یعنے درگذر کیا اور حق تعالے آمرزگار و بردبار ہی البتہ وہ لوگ جو تمسے پہلے تھے وہ ایسے سوالات
کر چکے ہین پھر وہ منکر بھی ہو گئے ہین الغرض رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ لوگ تیاری سامان
حج کی کرین اور اُس بات کا خیال نہ رکھتے تھے کہ اہل مکہ درمیان انکے اور حج کے حائل و حارج ہون گے پھر
وہ سی ساتھ لیچکے اور مال کو ندھ لیے اور میقات ذی الحلیفہ سے لبیک کہتے ہوے چلے اور خبر اہل مکہ کو پہونچی
کہ محمدؐ اور اُنکے اصحاب نے تمہاری طرف تیاری کی ہی حج کرنے کے لیے آتے ہین تب انھون نے باہم مشورہ
کیا کہ اُنکو کعبہ سے روکو اور خالد بن الولید بن المغیرہ کو تین سو سوارون کے ساتھ روانہ کیا تا وہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبے کے آنے سے روک دیوے اور حضرت علیہ السلام کو خالد کے کوچ کی خبر
پہونچی اور حال یہ ہی کہ حضرت کو قتال کرنا ناگوار و نامنظور تھا اسلیئے کہ وہ زمانہ ماہ محرم کا تھا (یعنے کہ محرم
ماہہاے حرام مین سے ہی جنمین قتال حرام ہی) تب فرمایا رسول خدا صلعم نے آیا کوئی شخص جاننے والا راہ کا
نہین ہی کہ اُس قوم کی راہ خطر سے ہمکو پھرا لیجائے ایک شخص حاضرین مین بولا یا رسول اللہ مین راستہ خوب
جانتا ہون پس اُسکو حکم ہوا کہ لوگون کے آگے آگے چل تب وہ اپنی اونٹنی سے اُترپڑا پھر حضرت علیہ السلام
نے جب اُسکو اونٹنی سے اُترے دیکھا تو اُنکے راہ بتانے پر اعتماد نہوا پھر حضرت نے فرمایا آیا کوئی شخص ہی
کہ وہ اس راہ سے خوب واقف ہو تب ایک شخص قبیلہ جہنیہ سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین اس
راہ کو خوب جانتا ہون اُسکو حکم دیا کہ لوگون کے آگے ہو لے آخر وہ لیچلا اور راستہ ترائی کا لیا اور اس راہ
راہ پُر خطر کو طے کر گیا اور حدیبیہ یعنی لاشتار ایس یہ خبر اہل مکہ کو پہونچی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ مین

اُترے ہین یہ بات اُنپر بہت شاق و دشوار گذری بعد ازان رسول خدا صلعم نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو
حکم کیا کہ اہل مکہ پاس جاکر اُنسے اذن و اجازت حاصل کرین کہ وہ لوگ حضرت کے لیے تین دن کے واسطے
مکے کو خالی کر دیوین تاکہ آن حضرت صلعم مناسک و ارکان حج اپنے ادا کر لیوین بعد ازان واپس چلے
جاوینگے تب عمر رضہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ مین مکے مین کمتر قبیلہ والا ہون یعنے وہان میرے عزیز و اقربا
بہت کم ہین مین اُس قوم سے ڈرتا ہون کہ وہ مجھے قتل کرینگے ولیکن آپ عثمان بن عفان کو بھیجے کہ اُنکا خاندان
کثیر الجمعیت ہی کوئی اُنسے ہرگز تعرض نکریگا تب حضرت نے عثمان بن عفان کو بھیجا تا وہ حضرت کے لیے اہل
مکہ سے درخواست کرین غرض کہ عثمان رضی اللہ عنہ روانہ ہوے اور موضع بلاح مین جاکر سواران قریش
سے ملے اور ابان بن سعید بن العاص جو اُن سواردن کے ساتھ تھا اُس سے ملاقات کی اور اُس سے امان چاہی
اُسنے امان دی پھر ابان نے عثمان رضہ کو اپنے آگے گھوڑے پر بٹھا کر مکے کو لے گیا اور ابو سفیان بن حرب کے
پاس لاکر اُتارا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلعم کا پیام پہونچایا اُسوقت ابو سفیان مکہ کیطرف
نکلا لوگون نے پوچھا اے ابو سفیان تیرا ابن عم یعنے تیرے چچا کا بیٹا تیرے پاس کیا خبر لایا ہی اُسنے کہا میرے
شر کی بات لایا ہی مجھسے سوال کرتا ہی کہ مین مکے کو خالی کردون واسطے ایک جماعت اہل یثرب کے تاکہ اُنمین
تین روز نحر کرین پس تم لوگ کیا مشورہ دیتے ہو اُن لوگون نے کہا واللہ بعد ازانکہ خدا نے محمد کو مکے سے
باہر نکالا تو اب وہ مکے مین کبھی ہمپر نہ آنے پاوے گا الغرض حق تعالے نے یہان اپنے نبی کو حکم بیعت
لینے کا کیا پس حضرت علیہ السلام نے بیعت لینی اصحاب سے نیچے ایک درخت کے جو حدیبیہ مین تھا
مقرر کی بعد ازان حضرت کے نقیب نے مسلمین مین ندا دی کہ رسول خدا صلعم نے حکم اخذ بیعت کا کیا ہی یہ سُنکر
لوگ اُس منادی کے ساتھ مجتمع ہو کر حضور مین علیہا السلام کے حاضر ہوے اور سب نے بیعت کی اس بات پر کہ
اگر قتال واقع ہو تو فرار نکرین پھر جب بیعت سے فارغ ہوے اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ غائب تھے
یعنے وقت بیعت موجود نہ تھے تو فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ عثمان میرے کام کے لیے بھیجا گیا ہی پس یہ میرا
ہاتھ اُسکے لئے بیعت کیا جاتا ہی پھر آپ نے ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر رکھا چنانچہ بعض آدمیون کو بیعت
کرنی ناگوار ہوئی کہ اُنمین سے جد بن قیس الانصاری اور عمر بن عفوف تھے کہ یہ دونون اُنٹون کے
پیچھے چھپ رہے یہان تک کہ لوگ بیعت سے فارغ ہوے اور عبد اللہ بن ابی نے بھی بیعت کرنے سے انکار کیا
اور بہانہ در کا کیا اور اہل مکہ نے سُنا کہ محمد نے اپنے اصحاب سے بیعت لی ہی کہ جنگ سے فرار نکرین گویا کہ وہ ارادہ
لڑائی کا رکھتے ہین تب اُن لوگون نے دو آدمیون کو بھیجا تا کیفیت اصحاب محمد دریافت کرین کہ یہ لوگ
کس لیے یہان آئے ہین اور وہ دونون جو اُس کام کو بھیجے گئے ایک عروہ بن مسعود الثقفی اور دوسرا

کرزبن جعفر تھا پھر یہ دونون وہان سے روانہ ہوئے اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تک
پہونچے تھے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو حکم کیا کہ ہدی یعنے شتران قربانی کو ان لوگون کے
مقابل آگے بڑھاؤ اور لبیک پکارتے ہوے حج کے واسطے چل نکلو چنانچہ لوگون نے ایسا ہی کیا تب یہ دیکھکر
وہ دونون آدمی مکے کو پھر گئے اور مکے والون سے بیان کیا کہ ہمنے مثل ان لوگون کے کسی قوم کو نہین
دیکھا کہ وہ کعبے سے منع کیے جاوین یعنے جسطرح تم ان لوگون کو روکتے ہو اسطرح کسی قوم کو تمنے
کعبے کے آنے سے نہین روکا یہ لوگ تو قوم حاجی ہین قتال کے لیے نہین آئے ہین بلکہ انکے سرگروہ
اور حج کے واسطے لبیک کہتے ہوے آتے ہین ہماری راے نہین ہو کہ تم انکو کعبے سے منع کرو یہ سُنکے
اہل مکہ نے ان دونون کو بُرا کہا اور کالیان دین اور اتہام کیا (یعنے تم دونون نے سازگاری
کی ہو) بعد ازان انھین دونون کو اہل مکہ نے پھر بھیجا کہ صلح بیچ کرین اُسوقت حضرت علیہ السلام
نے جواب دیا کہ ہمکو سب باتون سے صلح بہت زیادہ پسند ہو تب دونون فرقون مہاجرین و انصار سے
ہر ایک فرقہ والے فرقہ ثانی سے ذکر صلح کرنے لگے یعنے اب صلح ہو گی اُسوقت کچھ لوگ مہاجرین مین
سے اپنے عزیزون قریبون کی ملاقات کے لیئے مکے مین چلے گئے پس یہ سب اپنے قرابتدارون کے
گھر مین مردم قریش کے ہاتھ سے گرفتار ہو گئے اور یہ خبر اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تب
یہ لوگ دوڑ پڑے اور مکے مین داخل ہوے اور بہت آدمیون کو قریش سے گرد کعبے کے جمع پایا چنانچہ
اُنکو رسیون مین باندھکر لشکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین پکڑ لائے پھر جب شام ہوئی تو اہل مکہ مین سے
چھ آدمی سفہا حمقا آنکر لشکر اسلام پر پردہ شب مین تیر مارنے لگے اُسوقت تو مسلمین پریشان ہوے
پھر صبح کو مکے کو روانہ ہوے اور اہل مکہ کو قریب جبل کے اسطرف دیکھکر تیر اور پتھر کی مار سے لڑنے لگے
آخر حق تعالے نے مشرکین کو شکست دی اور بھگا دیا اور مومنون نے اُنکا تعاقب کیا تا آنکہ اُنکو تیر
مارتے ہوے اُنکے گھرون کے اندر پہونچا دیا بعد ازان حق تعالے نے مومنین کے ہاتھون کو اُنسے
روک دیا اور اپنے نبی پر وحی نازل فرمائی وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ
أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ یعنے وہ خدا وہ ہی جسنے روک دی اُنکے ہاتھ تمسے اور تمھارے ہاتھ اُنسے درمیان مکے کے بعد
ازان کہ تمکو اُنپر ظفر حاصل ہو چکی چنانچہ متعالے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہی هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ
فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا یعنے وہ وہ ہی
لوگ ہین جنھون نے کفر کیا اور تمکو روکتے ہین مسجد حرام یعنے مسجد کعبہ سے اور شتران قربانی کو روکے ہین اس جگہ سے

کہ اپنی قربانگاہ تک نہ پہونچین اگر نہوتی یہ بات کہ مکے درمیان مین اکثر مرد مومن اور اکثر عورتین مومنہ پوشیدہ
ہین ایسے کہ تم اُنکو نہین پہچانتے ہو تاکہ پامال ہو اُنکے روندنے یعنے قتل کرنے سے پھر اس بیخبری سے تمپر اُنسے
مکروہات اور خرابیان پڑین ف یہان سے جواب لولا محذوف ہی یعنے اگر یہ باتین درمیانین نہوتین تو ہم تمھارا یا
قتل کفار سے نروکتے اور یہ اسلیے کہ داخل کرے حق تعالے اپنی رحمت مین جسکو چاہے (یعنے روک دیتا تمھارے
تئین اُنکے قتل سے اسلئے کہ جو تم مین بیخبری سے انکا قتل کرنے والا تھا کویا اُسکو داخل رحمت کیا) اور اگر تم تمیز
رکھتے ہوتے اور اُن مومنین و مومنات سے مالگ رہ سکتے تو ہم اُن کافرون کو تمھارے ہاتھ سے
عذاب دردناک مین مبتلا کرتے الغرض جب اہل مکہ نے دیکھا اور جانا کہ خدا نے اُنکو خرابی و خوار یمین
ڈالا اور اُنکے دلون مین خدا نے رعب ڈالا تب مشرکین نے سہیل بن عمرو القرشی کو جو برادر بنی عامر بن لوی کا
تھا واسطے صلح و موافقت کے روانہ کیا پھر جب وہ لشکر اسلام مین پہونچا تو اُسنے واسطے صلح و معاہدہ کے
ندا دی اور بولا آگاہ ہو اے قوم یہ امر جو مین لایا ہون من اعیان مکہ کے ہی نہ یہ مین اپنی دوستی و مرضی سے
کہتا ہون کہ البتہ مین تمھاری صلح کے لیے آیا ہون تب حضرت علیہ السلام نے اس بات کو قبول کیا اور فرمایا
اے سہیل کس بات پر صلح ہوگی اُسنے کہا آپ اپنے پیچھے جدھر سے آئے ہین اُدھری پھر جائے اور بدی
جس جگہ روکے گئے ہین وہین اُنکو نحر کیجے اور آپ کو یہ اختیار نہین ہی کہ قربانگاہ کی طرف گذر کیجے
اور درمیان ہمارے اور آپکے مدت صلح دو برس کی ہی کہ اس مدت مین بعض ہمارا بعض تمھارے سے
امن مین رہی یعنے نہ کوئی ہمارا تمھارے کسیکو ایذا پہونچاوے اور نہ کوئی تمھارا کسی ہمارے کو علاوہ
اس بات کے کہ جو کوئی ہم مین سے آپ کے یہان بھاگ جاوے تو آپ اس مدت دو برس مین اسکو قبول نکرین
یہ سُنکے حضرت نے فرمایا اگر یہ شرطین مین قبول کرون تو مجھے کیا فائدہ ہوگا سہیل نے کہا سال آیندہ ہم آپکی
خاطر کے کو تین دن کے لیے خالی کر دینگے تب حضرت عمر رض بولے یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر فدا کرے آیا آپ اُنکے لیے
یہ بات مقرر کرینگے کہ جو کوئی انمین سے اسلام لانے والا آپکے پاس آوے تو آپ اُسکو قبول نکرین گے حضرت
علیہ السلام نے فرمایا اے عمر سکوت کر بعد ازان سہیل نے پھر یہ شرط بیان کی کہ جو کوئی آپکے اصحاب
مین سے ہمارے پاس آوے گا تو وہ ہمارے لیے ہی یعنے ہم اُسکو پھیر دیونگے اور جو ہم مین سے آپکی طرف
جاوے گا اُسکو آپ ہمارے یہان پھیر بھیجے تب پھر عمر بولے یا رسول اللہ آیا ایسا کیجئے آن حضرت علیہ السلام
عمر کی بات پر ہنسے اور فرمایا اے عمر آگاہ ہو جو کوئی انمین سے نکلکر ارادہ ہمسے لاحق ہونیکا کریگا تو حق تعالے
اُسکی نکاسی خود کر دیگا اور جو ہم مین سے اُنکے یہان چلا جائیگا تو اُسکو خدا نے دور کر دیا کیونکہ جو کافر ہو جاویگا
تو اُسکے حقدار وہی کفار ہین (یعنے اسکی طلب مین ہمکو کرنی کیا ضرور) پس اُسوقت عمر جان گئے کہ جو اسے

جو رائے آنحضرت علیہ السلام کی ہو وہ ہی افضل و بہتر ہو آخر حضرت نے یہ سب شرطین قبول کین
تب سہیل نے کہا کہ درمیان ہمارے اور اپنے ایک نوشتہ لکھدیجیے اور میرے حوالہ کیجیے
تب حضرت علیہ السلام نے کاتب کو بلوایا اور فرمایا لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم اسوقت سہیل نے کاتب کا
ہاتھ تھام لیا اور کہا کہ ہم رحمان رحیم کو نہین جانتے ہین ولیکن ہمارے معاملات مین آپ وہ بات
لکھیے جسکو ہم جانتے سمجھتے ہین جو شروع مین لکھا جاتا ہو باسمک اللھم آن حضرت علیہ السلام نے
کاتب سے فرمایا اسکو اسیطرح لکھ پس کاتب نے وہ ہی لکھا بعد ازان حضرت نے اُس سے لکھوایا
کیا ہذا ما تقاضا علیہ محمد رسول اللہ واہلکہ یعنے یہ وہ نوشتہ ہو جسپر تصفیہ و فیصلہ محمد رسول اللہ
اور اہل مکہ کا قرار پایا ہی پھر اُسوقت سہیل نے کاتب کا ہاتھ روک دیا اور کہا ہم اقرار
نہین کرتے ہین اور نہین جانتے ہین کہ آپ رسول ہین خدا کے اگر آپ خدا کے رسول ہون
تو ہمنے آپ پر ظلم کیا کہ آپ کو طواف بیت اللہ سے باز رکھا بلکہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن
عبد اللہ ہین تو چاہیے ہمارے معاملہ مین آپ نام اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھوائیے یہ کلام سنکے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا البتہ مین محمد بن عبد اللہ ہون اور ارشاد کیا
کاتب سے کہ لکھ یہ نوشتہ ہی جسپر محمد بن عبد اللہ اور اہل مکہ نے باہم فیصلہ کیا ہی جسوقت کہ اہل مکہ
نے محمد کو خانہ کعبہ مین آنے سے باز رکھا تھا پس اُنھون نے مصالحہ و معاہدہ دو برس تک کا
اس بات پر کیا ہی کہ محمد کو اہل مکہ نے جس جگہ روک دیا ہی وہ وہین اونٹون کو قربانی کرین
اور مکے مین داخل نہون اور طواف خانہ کعبہ نکرین اور اہل مکہ مین سے جو اُسکے پاس مسلمان
ہوکر آوے اُسکو اُنکی طرف پھیر دیوین اور جو کوئی اُسکے اصحاب مین سے طرف اہل مکہ کے
جاوے تو وہ اُنھین کا ہی اور محمد بن عبد اللہ کے لیے اہل مکہ پر لازم ہی کہ وہ لوگ سال آیندہ اُسکے
واسطے مکے کو تین دن تک خالی کر دیوین اور اہل مکہ کے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ پر
یہ لازم ہی کہ کوئی مسلمین مین سے ہتھیارون کے ساتھ مکے مین داخل نہو سوائے اُن ہتھیار کے
جو غلاف و میانین رکھے جاتے ہین کہ وہ تلوار ہی بعد ازان وہ نوشتہ مُہر کیا گیا و بعد ازان ہی
واسطے قربانی کے بھیجے گئے اور اُسی اثنا مین ابو جندل بن سہیل مسلسل بزنجیر آگے آیا اور حال
یہ ہی کہ وہ اسلام لایا تھا تو باپ اُسکا ڈرتا تھا اس بات سے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ملجاویگا اسلیے اُسکو مقید بزنجیر کیا تھا چنانچہ آگے بڑھکر اُسنے اپنے تئین آگے مردم مومنین کے
ڈالدیا اور کہنے لگا تمکو مین قسم خدا کی اور واسطہ اسلام کا دیتا ہون اس بات سے کہ تم مجھے

پھیر دو طرف کفار کے چنانچہ اصحاب مین سے کچھ لوگون نے اُسکو روک رکھا تب سہیل نے کہا اے محمد
مین آپ کو خدا سے ڈراتا ہون اور جو کچھ آپ کے اُس نوشتہ مین ہی یاد دلاتا ہون کہ اسمین وہ باتین
ہین جو آپ نے اپنی طرف سے بطیب خاطر بلا اکراہ مجھسے عہد کیا ہی اور یہ سب یاد دلانا اسلیے ہی
کہ میرا بیٹا مجھے حوالہ کرو پس رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ اُسکا بیٹا اُسکو حوالہ کر دیا جاوے تب سہیل اپنے بیٹے کی
گردن پکڑکے لیگیا اور اُسکو مکے مین داخل کیا و بعد ازان ہدی یعنے شتران قربانی علیحدہ قربانگاہ سے
نحر کیے گئے اور رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سر مُنڈا ڈالین اُسوقت اصحاب مین سے کچھ
لوگون نے اپنے سر مُنڈانے کو ناپسند کیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپ کو خدا نے خواب دکھلایا تھا اُسوقت
حکم کیا تھا آپ کو یہ کہ وہ آپ کو مع اصحاب آپکے مکے مین داخل کرنے والا ہی اُسطرحسے کہ نازل کیا ہی قرآن مین
اٰمنین مُحلقین رُءُوسکم وَمُقصّرین یعنے اُس حالت مین کہ امن پانے والے ہوگے اور اپنے سرون کے
مُنڈانے والے اور بال کترانے والے ہوگے اور کچھ خوف نکروگے پس چاہیے کہ ہم پھر چلین کیونکہ
یہ کام پورا نہوا اور حال یہ ہی کہ یہ خواب حضرت صلعم کا واسطے سال آیندہ کے تھا جیساکہ اس باب مین حقتعالے
نے نازل کیا تھا لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْشَاءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ
رُءُوْسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِکَ فَتْحًا قَرِیْبًا یعنے حق تعالے نے اپنے رسول کو
سچا خواب ساتھ حق کے دکھلایا ہی کہ البتہ تم لوگ انشاء اللہ مسجد کعبہ مین داخل ہوگے امن پانے والے اور
اپنے سرون کو مُنڈانے والے اور بال کترانے والے بیخوف وخطر پس جانتا ہی حق تعالے جو تم نہین جانتے ہو
کہ مقرر کردی ہی اس سے پہلے اور ایک فتح قریب اور مراد اُس فتح قریب سے فتح خیبر ہی کہ حق تعالے نے
اپنے نبی سے وعدہ خیبر کیا تھا کہ جب مکے سے پھر آوینگے تو فتح خیبر ہوگی اور حضرت کو حقتعالے نے خبر دی تھی
کہ اے محمد خواب تیرا اُسوقت پورا ہوگا جب سال آیندہ ہم تجکو مکے مین داخل کرینگے الغرض رسول خدا صلعم
نے سر مبارک اپنا حلق کیا پھر جب سر اقدس خیمے سے باہر نکالا تو مُنڈا ہوا تھا اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ
یعنے اے میرے پروردگار سر مُنڈانے والون کی مغفرت کر پھر جن لوگون نے بال کترائے تھے اُنھون نے
عرض کی یا رسول اللہ اور مقصرین یعنے بال کترانے والون کے لیے کیا ہی پھر حضرت نے تین مرتبہ اُسی کلمہ کا
اعادہ کیا کہ ہر مرتبہ یہی فرماتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ پھر لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ اور مقصرین کے
لیے تب تیسرے کے اخیر مین یعنے چوتھی بار فرمایا وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ یعنے یا اللہ آمرزش کر سر مُنڈانے والون اور بال
کترانے والون کی بعد ازان حضرت علیہ السلام نے مکے سے کوچ کیا اور مدینے کی طرف مراجعت فرمائی اور
ہنوز آنحضرت علیہ السلام اثنا راہ مین تھے کہ خدا نے حضرت پر یہ خبر نازل فرمائی کہ عنقریب تیرے لیے

فتح خیبر ہوگی پس غنیمت وہان کی سوائے اُن لوگون کے جو حاضر حدیبیہ ہوے اور ون کو نہ دیجیو اور حقتعالے نے اپنے نبی کو اس بات سے بھی آگاہ کیا کہ بہت آدمی اعراب مین سے اور وہ لوگ جو مدینے مین پیچھے رہ گئے تھے سفر مکہ سے عنقریب تجھسے درخواست کرینگے کہ تیرے ساتھ چلکر غزوہ کرین تا وہان کی غنیمت حاصل کرین لہذا حقتعالے نے اپنے نبی کو حکم کیا کہ اُنکو غزوہ خیبر مین اپنے ہمراہ نلیجا چنانچہ فرمایا سَیَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰی مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ فَسَیَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا بَلْ كَانُوْا لَا یَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا قریب ہو کہ پیچھے رہ جانے والے مدینہ مین جسوقت تم چلوگے واسطے حاصل کرنے غنیمت کے تو کہین گے چھوڑ دہکو یعنے ہمکو مانع نہو کہ ہم تمھارے ساتھ چلین وہ چاہتے ہین کہ کلام خدا بدل ڈالین یعنے وعدۂ خدا بعطاے غنیمت خیبر برائے اہل حدیبیا سلیے کہ وہ جو غنیمت مکہ سے محروم رہے تھے تو اُنسے کہدے کہ ہرگز ہمارے ساتھ نہ آؤیون ہی تمھارے بارہ مین حقتعالے نے پہلے سے کہدیا ہی پس قریب ہی وہ کہین گے کہ تم ہمسے حسد رکھتے ہو بلکہ وہ سمجھ نہین رکھتے ہین مگر اندکے (قسم فہم معاش) اور جب حق تعالے نے اُنکو ساتھ لیجانے سے منع کیا تھا تو آگاہ کر دیا تھا کہ بالضرور یہ بات اُنپر دشوار ہوگی تو قریب ہی کہ وہ یہ بات کہین گے کہ غرض ہماری غنیمت سے نہین ہی وحال انکہ وہ کاذب ہونگے چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہی کہ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِیْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰی قَوْمٍ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ یُسْلِمُوْنَ فَاِنْ تُطِیْعُوْا یُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّیْتُمْ مِّنْ قَبْلُ یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا یعنے تو کہدے اُن پیچھے رہ جانے والون سے جو صحرانشینون مین سے ہین کہ تم لوگ آیندہ ایک قوم سخت لڑنے والی کیطرف بلاجائے جاؤگے (یعنے اہل فارس وروم کہ تم اُنسے قتال کرو یا یہ کہ وہ اسلام لاوین پس اُسوقت اگر تم حکم مانوگے تو حق تعالے تمکو اجر نیک دیگا اور اگر تم روگردانی کروگے جیسی تمنے پہلے سے سرتابی کی ہی تو حق تعالے تمکو عذاب اندوہناک مین مبتلا کریگا پس یہ حکایت حدیبیہ کی تھی

ذکر غزوۂ خیبر

بعد ازان کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے مراجعت فرما کر مدینے مین تشریف لائے اور پندرہ روز اُسمین قیام کیا پھر واسطے تیاری جنگ خیبر کے مسلمین کو حکم فرمایا اور ندا دلوائی کہ سوائے اُن لوگون کے جو حاضر حدیبیہ ہوے اور لوگ عزیمت کے ساتھ جہاد کرنے نہ جاوین مگر جو لوگ محض بقصد ثواب بلاطمع غنیمت جہاد کیا چاہتے ہون تو چاہین شریک غزوہ ہون پر اُنکے لیے مال غنیمت سے کچھ حصہ نہین ہی یہ حکم سنکے مسلمین خدا پر امیدوار ہوئے اس امر کی کہ اُنکے لیے فتح خیبر ہوگی تیاری سامان سفر جہاد کرنے لگے اور یقین کر لیا کہ خدا کے

وعدہ ہین کچھ خلاف نہین ہے اور اہل خیبر کو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا اور مومنون نے تمھاری طرف تیاری
و لشکر بندی کی ہے تب خیبریون نے اپنے حلیفون بنی اسد و بنی غطفان کو بلوا بھیجا پس وہ سب انکے
پاس آپہونچے اور انہین عیینہ بن حصین بن حذیفہ بن بدر الفزاری سردار قبیلہ غطفان کا تھا اور
حلیمہ بن عویلد الاسدی افسر بنی اسد کا تھا چنانچہ یہ لوگ انکے قلعون مین سے ایک قلعہ مین داخل ہوے
و بعد ازان رسول خدا صلعم خیبر کو تشریف لیگئے اور بنی اسد و بنی غطفان سے کہلا بھیجا کہ تم لوگ درمیان سے
اور اہل خیبر کے نکل جاؤ کیونکہ حق تعالے نے میرے لیے فتح خیبر کا مجھسے وعدہ کیا ہے پس اگر تم ایسا کرو گے
اور اسلام لاوگے تو یہ خیبر تمھارے لیے ہے مگر ان لوگون نے انکار کیا کہ حکم نمانا اور ہمراہ اہل خیبر کے رسول خدا
صلعم سے لڑنے مین بڑی کوشش کی چنانچہ خیبریون کے ساتھ ہو کر حضرت علیہ السلام سے ایک مہینے تک لڑتے
رہے و بعد ازان حق تعالے نے انکے دلون مین ایسا رعب ڈالا اور انپر ایسی ہیبت مسلمانونکی غالب ہوئی کہ
بنی اسد اور بنی غطفان اہل خیبر سے الگ ہو گئے پھر صرف خیبریون سے ایک مہینا اور لڑائی رہی پس محاصرہ
حضرت علیہ السلام کا خیبر والون پر دو مہینے تک رہا اور اس عرصہ مدت مین جو کچھ سامان زاد یا کہ
اصحاب بنی کے تھا وہ سب چک گیا تب مسلمانون نے کچھ گورخر اہل خیبر کے جو قلعہ سے باہر تھے پکڑ لیے
اور انکو ذبح کیے اور اصحاب کے پاس سوائے خرمون کے اور کچھ قسم طعام باقی نہ تھا چنانچہ مسلمانون نے
آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استفتا کیا یعنے مسئلہ پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمارے پاس سوائے خرمونکے
اور کچھ کھانا باقی نہین رہا اور ہمنے اہل خیبر کے گدھے پکڑ لیے اور ذبح کیے ہین پس اسکے کھانے مین
کیا حکم فرماتے ہین تب حضرت علیہ السلام نے انکے کھانے سے انکو منع کیا آخر مسلمانون نے پکتی ہوئی
ہانڈیان اپنی الٹ دین اور ایسا ہوا کہ یہود جو ہر روز مسلمانون سے لڑا کرتے تھے تو ایک روز
یہودیون مین سے ایک شخص کہ اسکا نام مرحب بن ابی مرحب تھا لڑنے کو نکلا اور وہ بڑا شجاع اور تیر انداز
اور سخت گیر و حملہ آور اور صاحب گروہ یہود کا یعنے افسر انکا تھا اور اسوقت سردار انصار کے سعد بن عبادہ
اور سالار مہاجرین کے عمر بن الخطاب نہ تھے پس مرحب اپنی جماعت لیکر مسلمانون پر نکلا اور وہ یہ
رجز کہتا تھا قَدْ عَلِمَتْ خَیْبَرُ اَنِّیْ مَرْحَبُ شَاکِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ یعنے اہل خیبر البتہ
جانتے ہین کہ مین مرحب ہون اور صاحب سلاحون کا یعنے ہتھیارون کا باندھنے والا ہون اور پہلوان
آزمودہ کار ہون کہ کبھی نیزہ و تیر لگاتا ہون اور کبھی تلوار مارتا ہون اور حال مسلمانون کا یہ تھا کہ جب
مرحب لڑنے کو نکلتا تھا تو وہ اسکے مقابلہ مین کمی کرتے تھے پھر جسوقت مسلمین قریب دروازہ خیبر پہونچے
اسوقت مرحب اپنا غول ہمراہ لیے ہوے مسلمانون پر نکل پڑا اور انکو بھگا دیا یہان تک کہ انکو صف

بزرگ تک یعنے لشکر گاہ تک پہنچا لایا اُسوقت آنحضرت صلعم مع اصحاب مقابلے مین یہود کے آگے بڑھے چنانچہ کچھ لوگ صحابہ
مین سے شہید ہوے اور برادرزادہ سعد بن عبادہ کا زخمی ہوا کہ انکو زخمی اُٹھالاے اور محمود بن مسلمہ الانصاری جو شہسوران
انصار مین سے تھے شہید ہوے تب اُنکے بھائی محمد بن مسلمہ آشفتہ و اندوہگین پاس رسول خدا صلعم کے آئے اور کہنے لگے
یارسول اللہ محمود بن مسلمہ شہید ہوا مین نے آج کا سا روز مصیبت کبھی نہ دیکھا تھا حضرت نے اُنسے فرمایا تو جان لے
اس بات کو کہ یہود مثل آج کے آب آیندہ ہمسے ایسی پیروزی پاوینگے یہان تک کہ حق تعالے ہمکو اُنپر فتحیاب کریگا اور
امید ہو کہ خدا آجکو کل کے روز مرحب پر غالب کردیوے پس تو اُسکو بدلے اپنے بھائی کے قتل کیجیو اور جب کہ مرحب محمود بن مسلمہ کو
اور ربیع بن اکثم الاسدی برادر بنی غنم بن دودان کو قتل کرچکا تو اُس روز کہ مسلمانون کو یہود سے سخت مصیبت پہونچی شام کو
بعد نماز مغرب جناب رسالت مآب نے ارشاد کیا کہ ہر آئینہ مین علم اپنا دینے والا ہون ایسے مرد کو جو نہ پھریگا جبتک کہ خدا فتح کردیوے
خیبر کو یہ سنکے اصحاب حضرت کے اپنے اپنے بسترون پر آئے اور بموجب بشارت رسول خدا صلعم کے آپسمین بشارت دیتے تھے اور
اُسی خوشدلی مین ہرگاہ وہ یقین کرنیوالے تھے کہ کل صبح کو خدا ہمکو فتح دیگا تمام شب بسر کی اور اکثر حضرتکی خدمتمین ضرابین رہے
تا آنکہ سب نے نماز صبح ادا کی بعد ازان اپنی اپنی جایگاہ و پایگاہ مین بیٹھے رہے اور نشان بردار اپنے اپنے نشان لیے ہوے حاضر ہوے
اور اصحاب نبی مین جو پیش نبی صاحب قدر و منزلت تھے اُنمین سے کوئی ایسا نتھا جو وہ اُمیدوار اس امر کا نہو
کہ مین ہی صاحب اُس فتح کا ہونگا جسکا ذکر رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے یعنے جو لوگ نبی سے خصوصیت و منزلت
رکھتے تھے اُنمین سے ہر شخص متر صد اس امر کا تھا کہ بموجب عطاے علم فتح کے میرے ہی نام فتح ہو پھر جب ہر قوم نے
اپنا اپنا علم ہاتھ مین لیا اُسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنا علم لیکر ہلانے لگے اور حقتعالے سے دعا مانگتے تھے
بعد ازان حضرت نے اُس علم کو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین دیا سطے آگے بڑھے اور لوگ بھی اُنکے
ساتھ چلے پس مرحب اپنے غول کے ساتھ مقابلے کو نکلا چنانچہ حق تعالے نے محمد بن مسلم کو توفیق دی یعنے
مرحب کا سامنا کرادیا کہ اُنھون نے اُسکو قتل کیا اور سارے دشمنان خدا بھاگ گئے اور مسلمانون نے قتل و زخمی
کرنے مین بڑی وسعت پائی کہ کشتون کے پشتے اور زخمیون کے ڈھیر کردیے بعد ازان انکے قلعون مین گھیس گئے
اور حق تعالے نے اُن دشمنون کے دلون مین رعب ڈال دیا کہ وہ ہیبت زدہ ہوکر سوال صلح کا کرنے لگے
تب رسول خدا صلعم نے اُنسے صلح کو اس بات پہ قبول فرمایا کہ امان دیتا ہون تمکو تمہارے خون پر اور تمہارے
اہل و عیال پر یعنے تمہارے خون کرنے اور تمہارے اہل و عیال کو بندی لینے سے تمکو امان دیتا ہون اور
املاک تمہارے اور کل مال تمہارا یہ سب ہمارا ہے بشرطیکہ تم اپنے مال مین سے کچھ چھپا نہ رکھو اگر ایسا کروگے
تو پھر مین تمہارے عہد ذمہ سے بری ہون (یعنے اس صورت مین امان باقی نہ رہیگی) تب اُن لوگون نے
دروازہ قلعہ کا کھول دیا اور سارا مال نکال لائے اور اُس قلعہ مین اُس روز دونون لڑکے ابی الحقیق کے

قبیلہ نضیر سے موجود تھے پھر وہ دونون خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین بہترین مال لینے اچھی اچھی چیزین لیکر حاضر ہوے اور سامنے حضرت کے رکھدیا تب اُن دونون سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی بیشوا بی الحقیق کے وہ ظروف کاسہ وغیرہ اور وہ مال کہان ہین اُن دونون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہمنے اُسکو خرچ کیا اور چکا دُلا اور حال یہ ہی کہ جب اُن دونون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے سے نکال دیا تھا تو جسوقت وہ دونون مدینے سے نکلے ہین اُنکے پاس ظروف چاندی کے نقش دار خوشنما کہ اہل مدینہ کچھ انکے نام لیکر ذکر کیا کرتے تھے پس اُنھین ظروف کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونون سے پوچھا اور ان دونون نے اُن ظروف کو زمین مین کہین دفینہ کر دیا تھا مگر اُن دونون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہمارے پاس اُسمین سے کچھ نہین ہی تب رسول خدا صلعم نے اُنسے عہد لیا اس بات کا کہ جس چیز پر مین نے تم دونون کا فیصلہ کیا اُسکو مین نے تمسے بیان کیا ہی اگر اُسمین سے کچھ تمنے مجھسے چھپایا ہو تو ذمہ خدا اور ذمہ رسول اور مومنین کا دونون بیٹون ابی الحقیق سے بری اور باہر ہی اور خون و مال و اہل و عیال دونون کے حلال ہین وہ دونون بولے ہان ہمکو قبول ہی حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے جماعت مسلمین اور اے گروہ یہود تم لوگ شاہد رہو سب نے کہا ہم گواہ ہین اُسوقت جبرئیل علیہ السلام پاس حضرت صلعم کے نازل ہوے اور جاے مال سے جہان وہ گڑا تھا آپ کو خبر دی اور حکم کیا اُن دونون کے قتل کا اور بندی کر لینے اُنکے اہل و عیال کا چنانچہ رسول خدا صلعم نے حسب نشان دہی جبرئیل کے لوگون کو اُس جگہ جہان وہ مال گڑا تھا روانہ کیا آخر وہ مال آیا تب حضرت علیہ السلام نے ان دونون کے قتل کا حکم کیا کہ وہ قتل کیے گئے اور اُنکے اہل بندی مین لیے گئے اور اُس روز تک اُن دونون مین سے ایک کے پاس یعنے اُسکی زوجیت مین صفیہ بنت حیی بن اخطب تھین پس اُسی روز اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بند مین لیا اور بلال موذن کو حکم کیا کہ اُنکو حضرت کے خیمے مین پہونچا دیوین پھر بلال اُنکو لے گیے اور بلال نے یہ کیا کہ حضرت صفیہ کو مقتولون پر سے گذرے یعنے لاشون کی طرف سے لیچلے تب حضرت علیہ السلام نے لوگون سے فرمایا کیا بلال کو نہین دیکھتے ہو کہ اُسنے کیا کام کیا آخر جب بلال صفیہ کو خیمے مین پہونچا کر خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین پھر آئے تو آپ نے فرمایا اے بلال کیا تو نے اپنے دل سے رحم کو دور کر دیا تجکو کون امر باعث ہوا اس بات پر کہ تو اُس کم سن لڑکی کو مقتولون کیطرف سے لیگیا بلال نے عرض کی مین نے چاہا تھا کہ جو امر صفیہ پر شاق تھا وہ ہی مین اُنکو دکھاؤن یا رسول اللہ آپ مجھسے اس بات کو معاف کیجئے حق تعالے آپ سے عفو کرے پس رسول خدا صلعم نے بلال سے درگذر کیا کیونکہ آن حضرت صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ بہت مہربان اور نہایت رحیم تھے و بعد ازان حضرت علیہ السلام نے تمام مال و متاع خیبر جمع کروا کے مومنین کے درمیان تقسیم کرا دیا و بعد ازان آنجناب اپنے خیمے مین

تشریف لیگئے اور صفیہ سے تنہائی مین فرمایا ای صفیہ تیرا باپ یہودیون مین سے مجھسے سخت تر عداوت رکھتا تھا یہانتک کہ خدانے اُسکو خوار و خراب کیا اور حضرت نے اُنسے ذکر کیا پسر ابی عقبق کا جسکا نام کنانہ تھا وہ حضرت کی ہجو مین اشعار کہا کرتا تھا اور وہ لوگون مین بڑا شاعر مشہور تھا چنانچہ حضرت نے اُسپر چند شخص کو مقرر کرکے بھیجا تھا کہ اُنھون نے اُسکو قتل کیا تھا اور حضرت علیہ السلام نے صفیہ سے اُنکے شوہر اور اُنکے بھائی کا ذکر کیا جو مارے گئے تھے بعد ازان حضرت علیہ السلام نے صفیہ سے فرمایا کہ مین تجکو درمیان اسلام اور یہودیت کے اختیار دیتا ہون دیکھنے تجکو اختیار ہی کہ چاہے اسلام اختیار کر چاہے یہودیہ رہ پس اگر تو اسلام اختیار کرے گی تو قریب ہی کہ مین تجکو اپنے لیے اپنے پاس رکھونگا اور تو اگر یہودیہ کو اختیار رکھے گی تو عنقریب مین تجکو چھوڑ دونگا اور تجکو تیرے اہل مین بھیجدونگا چنانچہ حق تعالے نے صفیہ کے دل پر رشد و ہدایت القا کیا تب اُنھون نے عرض کی یارسول اللہ واللہ جب مین مدینے ہی مین تھی تو خواہش اسلام رکھتی تھی اور اسلام مجکو خوش آتا تھا بعد ازان مجکو اسلام مین رغبت زیادہ ہوتی رہی اور یہودیون مین میرا کون ہی نہ اُنمین میرا باپ ہی نہ بھائی ہی کہ آپ نے میرے باپ اور میرے چچا کے بیٹے اور میرے بھائی کو سب کو قتل کیا پس اب تو اللہ اور رسول اور اسلام مجکو محبوب تر ہین اس بات سے کہ مجھے آپ چھوڑ دیجے اور بھیجدیجے یہودیون مین یہ سُنکے آنجناب نے اُنکو اپنے واسطے رکھ لیا پھر آپ نے وہ شب بسر کی یہان تک کہ صبح ہوئی اور ایسا ہوا تھا کہ ابو ایوب الانصاری حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے تھے تو اُنسے حال صفیہ کا اور اُنکے اہل کا جنکو قتل کیا تھا آپ نے ذکر کیا پس ابو ایوب کو صفیہ سے حضرت کی نسبت اندیشہ ہوا کہ وہ سوتے مین اُنکو قتل کرینگی تب ابو ایوب حضرت کی نگہبانی کے لیے ساری رات در خیمہ پر شب باش رہے تھے یہان تک کہ جب موذن نے صبح کی اذان دی اور آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم خیمے سے برآمد ہوے یکبیک ابو ایوب کو دروازہ پر دیکھکر فرمایا ای ابو ایوب تجھے کیا امر پیش آیا اُنھون نے عرض کی یارسول اللہ واللہ مجکو آپ پر صفیہ کی جانب سے خوف آیا کہ مبادا وہ آپ کو اپنے باپ کی عوض سوتے مین قتل کرین اسلیے مین نے نگہبانی مین یہین شب بسر کی آنجناب علیہ السلام نے اُنکی تعریف و تحسین فرمائی پھر حضرت نے لوگون کو نماز صبح پڑھائی بعد ازان اپنی جاے نماز پر بیٹھے ہوے قوم سے باتین کرتے تھے اور اُنکو نعمتین حق تعالے کی جو اُنپر نازل ہوئین یاد دلاتے تھے اور اُنکو حکم کرتے تھے کہ تم لوگ اپنے پروردگار کا شکر و حمد کرو اسی درمیان مین کہ جناب اُن لوگون سے باتین کرتے تھے کہ ناگاہ ایک زن یہودیہ ایک بکری بریان یعنے بکری کا کباب رو ئیان مع اصباغ یعنے نان خورش سالن وغیرہ حاضر لائی اور سامنے آپ کے اور اصحاب کے رکھا یا حضرت نے فرمایا یہ کیسی بکری ہی اُس عورت نے کہا یا محمد مین آپ کے لیے ہدیہ لائی ہون بدلے اُن نیکیون کے

جو آپ نے ہمارے ساتھ کی ہین تب حضرت نے اصحاب سے فرمایا کھاؤ بسم اللہ جب قوم نے اُس کباب بکری کے طرف ہاتھ بڑھائے اُسوقت آپ نے فرمایا جو لقمہ جسکے ہاتھ مین ہو پھینک دو کہ یہ بکری زہر آلودہ ہی تب اُس یہودیہ کو بُلوا بھیجا اور فرمایا تو ہلاک ہو کیا باعث ہوا تجکو کہ بعد ازان کہ تونے اچھا یکا یا پھر اُسکو کیون خراب کر ڈالا اُسنے کہا کیا آپ کو معلوم ہو گیا فرمایا ہان معلوم ہوا کہ زہر آغشتہ ہی اُسنے کہا قسم ہی مجکو اپنی زندگانی کی و قسم بخدا مین نے چاہا تھا مجھے یقین ہوا اس بات کا کہ تو نبی ہی یا کاذب کیونکہ اگر تو نبی ہوگا تو خدا تجکو اس بات سے مطلع کر دے گا اور اگر تو کاذب ہوگا تو تیرے حال سے لیعنے مرگ سے مین لوگون کو بہت پہونچاؤن گی چنانچہ آج البتہ مجھپر واضح ہوا کہ تو صادق ہی اور مین تجکو اور جو لوگ حاضر وقت ہین شاہد کرتی ہون اس بات پر کہ ہر آئینہ مین تیرے دین پر ہون اور شاہد کرتی ہون اس بات پر کہ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ لیعنے بے شبہہ اللہ وہ ہی کہ کوئی معبود سوائے اُسکے نہین اور البتہ محمد بندہ خدا اور رسول خدا ہی پس ہرگاہ وہ اسلام لائی تو جناب نے اُس سے درگذر کی و بعد ازان یہود اہل خیبر جناب علیہ السلام کے سامنے آئے اور عرض کرنے لگے کہ یا محمد آپ کی کیا رائے ہی ہمارے نکل جانیمین یہان تک کہ آپ تہکو طرف اریحا اور اذرعات کے نکال دیجیے جیسا کہ آپ نے ہمارے اور بھائیون کے ساتھ کیا ہی خواہ آباد رکھیے ہمکو ان نخلون لیعنے نخلستانمین کہ ہمکو اسکی درستی کرنیکے اور جو کچھ آپ درمیان ہمارے اور اپنے مقرر کر دینگے ہم اُسی پر قایم رہینگے چنانچہ انجناب علیہ السلام نے اُنکی صلح و اصلاح قبول کر کے نصف پر معاملہ کیا اور انکو اُنکے دیار مین آباد رکھا پس ازان لشکر مین حکم پکارا گیا کہ مدینے کو کوچ ہی پس آنحضرت صلعم نے حکم کیا صفیہ کو کہ حضرت کی سواری پر پیچھے بیٹھین پھر جب وہ سوار ہونے لگین تو آپ نے اُنکے لیے اپنے زانو کو ٹیک دیا تاکہ وہ آپکے پانون پر پانون رکھکر سوار ہو جاوین مگر اُنھون نے عظیم و دشوار سمجھا اس بات کو کہ اپنا قدم حضرت کے زانو پر رکھین آنحضرت کے گھٹنے پر پانون رکھکر سوار ہوئین اور انجناب علیہ السلام چادر صفیہ کی اُنکے سر پر درست کرتے تھے یعنے اچھی طرح ڈھانکتے تھے اور اصحاب اس حال کو دیکھکر آپسمین ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ دیکھتے رہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اگر صفیہ کو حکم فرماوین کہ وہ اپنا منہ ڈھانپ لیوین تو جان لو کہ وہ امہات مومنین مین ہین یعنے مسلمانونکی مان ہین اس صورت مین آپ کے ساتھ ساتھ نچلو کیونکہ رسول خدا صلعم بڑے غیور ہین اور اگر انکو حکم کیا کہ وہ اپنا منہ کھولے رہین تو جان لو کہ وہ مثل کنیزون کے ہین درین صورت آپ کے ساتھ ساتھ چلو کیونکہ وہ لوگ آپ سے باتین کرتے ہوے ہمراہ چلنے کو بہت محبوب رکھتے تھے چنانچہ آن حضرت صلعم نے بعد سوار ہونے صفیہ کے اُنکو حکم رخ پوشی کا کیا یعنے منہ پر پردہ ڈال لین بعد ازان آپ روانہ ہوے اور لوگ بھی وہان سے چلے اُسی اثنا مین ایک شخص بنی سلیم کا کہ اُسکا نام حجاج بن غلاط تھا اور وہ جب تک

خیبر مین ہمراہ خانہ تھا حضرت کے سامنے آیا اور مکے جانیکی درخواست کی اور عرض کی یارسول اللہ مکے مین میری زوجہ پاس میرا اچھا اچھا مال ہی اگر اُسکو میرے اسلام لانے سے آگاہی ہوجاویگی تو وہ سارا مال میرا لیجاویگی اور حال یہ ہی کہ اُن دنون اُسکی زوجہ ام حجر بنت شیبہ تھی جو صاحب و دربان کعبہ تھا اور وہ مردمالدار تھا اور درمیان نجران کے زمین بنی سلیم مین اس دربانکا معدن تھا یعنے ذخیرہ مال خواہ معدنیات تب حضرت علیہ السلام نے اُسکو اجازت دی پھر وہ عرض کرنے لگا یارسول اللہ مجھے خدا آپ پر فدا کرے آپ مجھکو یہ بھی اجازت دیجئے کہ مین اہل مکے سے آپ کی مصیبت بیان کرون اور اُنسے آپ کی موت کی خبر کرون تا بیش از آنکہ مجھکو میرے اسلام سے علم ہو شاید کہ مین انکو اس بات سے غفلت مین لاکر اپنا کام نکال لون آخر آپ نے اسکی بھی اجازت دی تب حجاج اپنے ناقہ تیز رو پر سوار ہوکر چلا اور اُسکو بہت جلد چلایا کہ راہ مین کسی چیز کی طرف مائل نہوتا تھا یہان تک کہ مکے پہونچا اور اہل مکہ قبل پہونچنے حجاج کے آپسمین خرید و فروخت بڑے بڑے مال گران بہا کی کرچکے تھے اور مدت داد و ستد فیمابین کی اُس میعاد تک رکھی تھی کہ حق تعالے درمیان محمد اور اہل خیبر کے فیصلہ کرے (یعنے مدت ادائی فیمابین اُسوقت پر مقرر ہوئی کہ انشاء اللہ تعالے اہل خیبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فتحیاب ہونگے) اور وہ لوگ باخود کہا کرتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُنکے اصحاب چاہتے ہین کہ عنقریب درمیان باغات یعنے نخلستان مین اہل خیبر اور اُنکے دونون حلیف بنی اسد و بنی غطفان پر وارد ہون بعد ازان قلعہ متوص مین داخل ہون و حال آنکہ وہ ایک قلعہ ہی بلند و استوار اور مثل اُس جگہ کے نہین ہی کہ مجد بھگا دیتے ہین قبائل عرب سے اور وہ لوگ ایسا نہین دیکھتے کہ جو تقدیر و مقدمہ درمیان محمد و اہل خیبر کے واقع ہو تو تھوڑے زمانہ مین منقضی ہوجاوے پھر جب کہ حجاج اُنکے پاس پہونچا تو اہل مکہ بکثرت تمام اُسکے پاس دوڑتے ہوے گئے یہان تک کہ مکان ہجوم مردم سے بھر گیا تب اُن لوگون نے پوچھا اے حجاج تیرے پیچھے کی کیا خبر ہی اُسنے کہا میرے پاس ایسی خبر ہی کہ تمکو بہت مسرور کریگی مین لڑائی مین محمد و اہل خیبر کے موجود تھا کہ درمیان اُنکے سخت لڑائی واقع ہوئی چنانچہ اصحاب محمد اہل خیبر کے مقابلے سے ہٹ گئے اور اہل خیبر نے محمد کو بطور بندیون کے پکڑ لیا اور کہتے تھے کہ ہم اُسکو قتل نکرینگے جب تک کہ اہل مکہ پاس اُسکو زندہ بھیجدین تا وہ اُسکے تئین دیکھ لین پھر ہم اُسکو بدلے اپنے سردار حیی بن اخطب کے قتل کرینگے یہ سُنکے اہل مکہ نہایت شادان و فرحان ہوے کہ ایسے کبھی مسرور نہوے تھے اور اُنکی عورتین اور اُنکے مرد اور دختران نا کتخدا مسجد مین جمع ہوئین اور اپنے معبودون جنیشہ یعنے بتون نجس کو نہلانے لگین اور خوشی منانے والیان اُس بات کی تھین جو یہود کے ہاتھ سے محمد و اصحاب محمد کو پہونچی اور کچھ ان لوگون کو اس خبر مین شک نتھا بلکہ اسکو حق جانتے تھے اور یہ حال سُنکے مومنین و مومنات مکہ کو سخت شکستگی و خواری پہونچی کہ

اُنکے سامنے گردنین ڈال دین گویا اُنکے سرون پر چڑیان بیٹھی ہین یعنے سر ہلاتے تھے اُسوقت یہ خبر عباس
بن المطلب کو پہونچی اور اُنھون نے جب ارادہ کھڑے ہونے کا کیا تو اُنکے پانون نے اُنکا بار نہ اُٹھایا یعنے
وہ کھڑے نہو سکے اور زمین پر گر پڑے اور اُنکو اس بات کا یقین ہوا کہ عنقریب از جملہ کفار مسرور اور مسلمین
محزون سے بعضے میرے گھر آوینگے اور اس بات کی آرزو کرینگے کہ شاید عباس کے پاس کوئی خبر ہو کی کہ وہ
بہتر ہو اُس خبر سے جو اُنکو پہونچی ہی بعد ازان عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا دروازہ کھول دینے کو
حکم کیا تو وہ کھولا گیا اور حکم کیا کہ اُنکا چھوٹا لڑکا جسکا نام قثم تھا چت لٹایا گیا تب عباس رضی اللہ عنہ
یہ اشعار بطریق رجز پڑھنے لگے (مترجم کہتا ہی کہ مراد اُس لڑکے کے لٹانے اور اشعار پڑھنے سے مثل
لوری دینے کے ہی تا لوگ گمان کرین کہ لڑکے کو لوری دیتے ہین) یا نبی قثم + شیبۃ ذی الکرم + ذی الآلف
الاشم + تردی بالنعم + یزعم من زعم + ای نبی قثم جو شیبہ صاحب کرم تھا یعنے اے اولاد ہاشم صاحب کرم پاک
والا اور بڑا زرک والا سونگھنے والا خوشبوؤنکا چادر نعمتون کی اوڑھنے والا یعنے نعمتون کا لباس پہنے
والا گمان بد کرتا ہی وہ شخص جسنے بدگمانی کی ہی یعنے یہ گمان ہوگا جسکو ہوگا پس ایسا ہوا کہ جو کوئی عباس
رضی اللہ کے گھر آتا تھا وہ یہ کلام اُنکا اپنے بیٹے سے کہتے ہوے سنتا تھا تب لوگ یہ کہتے ہوے چلے گئے
کہ اس خبر مین کچھ بات ہوتی یعنے اگر اسکی کچھ اصل ہوتی تو حال عباس کا جو ہم دیکھتے ہین اسکے سوائے
کچھ اور ہی حال ہوتا پھر جب گھر عباس رض کا لوگون سے خالی ہوا اور دو پھر دن آیا تو عباس رضی اللہ
عنہ نے اپنے غلام ابو رہبیہ کو بلا کر کہا اے ابو رہبیہ تو حجاج بن غلاظ کے پاس جا اور اُسکو بعد سلام کے میرا یہ
پیام پہونچا کہ خدا بزرگتر و برتر ہی اس سے کہ ایسی بات حق مین اُسکے نبی برحق کے واقع ہو تب ابو رہبیہ چلا
اور حجاج کے پاس آیا اور حجاج اُسوقت اپنے گھر مین تھا اور اُسکے پاس بہت سے مکے والے جمع تھے چنانچہ
حجاج کو خبر معلوم ہوئی کہ فرستادہ عباس کا آیا ہی تب اُسنے اُس فرستادہ کے واسطے تخلیہ کیا اور اُس سے
کہا اے ابو رہبیہ ابو الفضل عباس سے میرا سلام کہنا اور اُنسے کہیو کہ میرے لیے کوئی گھر ظہر کے وقت خالی
رکھین مین اسوقت اُونکا کہ مجھے کوئی نہ دیکھتا ہو کیونکہ میرے پاس ایسی خبر ہی جو اُنکو بہت خوش کریگی
یہ سنکے ابو رہبیہ وہان سے شادان و فرحان دوڑتا چلا جب دروازۂ عباس پر پہونچا تو گھر کے باہری
دروازے سے حضرت عباس کو آواز دی کہ یا ابا الفضل خوش ہو حجاج اسوقت آپ پاس آتا ہی اُسکے
پاس ایسی خبر ہی کہ آپ کو بہت خوشی حاصل ہوگی یہ سنتے ہی عباس رضی اللہ عنہ خوش ہو کر اُٹھ کھڑے ہوے
گویا کہ اُنھون نے کوئی بری دیکھی ہی تھی اور نہ سنی تھی پس ابو رہبیہ کو گلے سے لگا کر اُسکے سر کو بوسہ دیا اور
ہنوز بیٹھے نہ تھے کہ کھڑے کھڑے اُسکو آزاد کر دیا اور اپنے ایک مکان مین تخلیہ کر رکھا یہان تک کہ ظہر کے وقت

حجاج

حجاج آپہونچا تب اُس سے حضرت عباس نے کہا وائے تجھپر اے حجاج یہ کیسی خبر تھی جو تو نے ظاہر کی ہی اُسنے کہا میرے پاس وہ خبر ہی جو آپ کو خوش کریگی بشرطیکہ آپ میرے نام سے مخفی رکھیے اُنھون نے کہا تیرے لیے گمان اُس خبر کا مجھپر واجب ہی تب حجاج نے اس بات پر عہد و میثاق لیا تاکہ مخفی رکھین اُس خبر کو آج تمام روز صبح تک پس عباس نے اپنے قول و قرار کو مضبوط کیا اُسوقت حجاج نے اُنسے کہا کہ اول اس خبر کا جو مین بیان کرتا ہون یہ ہی کہ انی اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ یعنے البتہ مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود بحق نہین ہی کہ وہ یکتا ہی کوئی اُسکا ہمسر نہین اور شک نہین کہ محمد اُسی خدا کا بندہ برگزیدہ اور اُسیکا فرستادہ ہی و بعد ازان مین آپ کو خبر دیتا ہون کہ ہر آئینہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے فتح خیبر مین موجود تھا اور مین حضرت حلیہ السلام کو حالت عروسی مین چھوڑ آیا ہون کہ انھون نے صفیہ بنت حیی بن اخطب سے نکاح کیا ہی اور آنحضرت صلعم نے دونون بیٹون ابی الحقیق کو جو اسیر ہوے تھے قتل کیا اور کل مال و املاک اہل خیبر درمیان مسلمین کے تقسیم کر دیا اور مین نے آنحضرت صلعم سے اُس خبر کے بیان کرنیکی اجازت طلب کی تھی چنانچہ مجھے اجازت بخشی اور اُس خبر سے میرا مقصد یہ تھا کہ مین مال اپنا جو میری زوجہ پاس ہی اپنے قبضے مین لاؤن اس خوف سے کہ اگر وہ میرے اسلام سے مطلع ہوگی تو مال میرا ضبط کر لیگی اب مین ارادہ رکھتا ہون کہ اگر مین نے اپنا مال پایا تو انشاء اللہ تعالے آج کی شب تاریکی مین نکل جاؤنگا یہ سنکے حجاج اپنے مکان پر چلا آیا اور حضرت عباس اپنے مکانین ٹھہرے رہے جب شام ہوئی اور قریش کر کعبہ اپنے بتون کی پرستش کرتے تھے اور اُنسے دعائین مانگتے تھے اور خوشوقت تھے اس بات پر کہ محمد و اصحاب محمد پر مصیبت واقع ہوئی ہی اور حضرت عباس اپنے گھر کے اندر ٹہلتے تھے اور سوتے نتھے یا کروٹین بدلتے تھے نیند نہ آتی تھی اس بات سے جو قریش مین مشاہدہ کرتے تھے اُنکی شماتت و خوشی خاطر مصیبت نبی و اصحاب پر کہ اُنکی آنکھین ٹھنڈی تھین اور اُنکے دلون مین ٹھنڈک تھی یہانتک کہ صبح ہوئی اور آفتاب طلوع ہوا اور اُدھر حال حجاج کا یہ ہوا کہ جب شام ہوئی تھی تو وہ اپنی زوجہ پاس جاکر کہنے لگا کہ مین اسوقت جو تجھسے ایک بات کہتا ہون تو کسی سے نکہیو کہ مین مال محمد و اصحاب محمد کا جو اہل خیبر نے اُنسے لوٹا ہی مثل میوہ رسیدہ کے ارزان چھوڑ آیا ہون مین چاہتا ہون کہ شبانہ شب اُسکے خرید کو وہان جا پہونچون اس خوف سے کہ تجار تجھسے پہلے نہ پہونچین کہ سستا خرید لیوین یہ سنکے اس عورت نے اُسکو وہ مال دے دیا پھر جب وقت نماز عشا ہوا یعنے جسوقت شفق مغربی جاتی رہی اور شب شروع ہوئی تو حجاج تاریکی شب مین نکل گیا اور صبح ہوئی اُسکو ایسی جگہ کہ زمین مکہ بہت دور پیچھے چھوڑ چکا تھا اور جسوقت حضرت عباس کو صبح ہوئی تو اُنھون نے اپنا لباس پہنا اور چادر اوڑھی پھر قصد کیا پاس زوجہ حجاج کے اور اُسکو آواز دی تو وہ نکل آئی اُس سے حال حجاج کا

پوچھا تب وہ حال بیان کرنے لگی مگر باعث غمگینی عباس رض کے وہ بھی اپنے تئین مثل غمزدون کے غمزدی بنائے ہوے تھے چنانچہ کہنے لگی کہ وہ شبا شب چلا گیا تاکہ جو مال اہل خیبر نے محمد و اصحاب محمد کا لوٹا ہی اسکو خرید کرے تب حضرت عباس نے اُس سے کہا اے عورت غفلت زدہ احمق اگر تجکو اپنے شوہر کی خواہش ہو تو اُس سے جاکر ملجا کہ واللہ وہ اسلام لاچکا ہی اور یہان سے ہجرت کر گیا ہی یعنے وطن چھوڑ دیا ہی اور محمد سے جا ملا ہی ولیکن اُسنے جو خبر بیان کی تھی تو اسلئے کہ وہ مال اپنا بچا دے اپنے قبضے مین لا دے اور وہ تجھسے اور تیرے اہل سے خوف تلف رکھتا تھا وہ بولی اے ابن عم اے میرے چچیرے بھائی مین تمکو صادق جانتی ہون پر تمسے یہ بات کسنے کہی ہی اُنھون نے کہا خود حجاج نے مجھسے خبر کی ہی تب وہ عورت اپنے اہل مین گئی اور اپنا منھ پیٹنے لگی اور واویلا کرتی تھی اور لوٹ جاتی تھی زمین پر کبھی اور کبھی اُٹھ کھڑی ہوتی تھی اور عباس رضی اللہ عنہ وہانسے چلے اور مسجد کے مین داخل ہوے اُسوقت مشرکین گرد کعبہ جمع تھے اُنھون نے عباس کو تو دیکھا تو آپسمین عباس کی طرف اشارے کرنے لگے اور اُس وقت ذکر آن حضرت صلعم اور ذکر اُنکے اصحاب کا کرنے لگے اور بدگوئیان کرتے تھے بکلمات سحر و کذب کے یعنے وہ سب ساحر و کاذب ہین پھر جب عباس نزدیک اُنسے قریب ہوے تو اُنسے کہنے لگے کہو تمھارے یہان کوئی خبر آئی ہی اُنھون نے کہا ہان جو خبر ہمارے پاس آئی ہی وہ ہی تمھارے پاس بھی تو آئی ہی کہ آدمیون مین سے کوئی آدمی اس بات مین کچھ شک نہین رکھتا ہی اُنھون نے کہا قسم خدا کی خبر مین تو کچھ شک نہین (یعنے جو خبر مجکو ہی) پس تمکو چاہیے کہ اپنے قول مین میانہ روی رکھو (یعنے حد سے تجاوز نکرو) چنانچہ مین گواہی دیتا ہون کہ اہل خیبر کے مال و املاک مین حصے خدا و رسول اور مومنین کے جاری ہوگئے اور رسول خدا صلعم نے دونون بیٹون ابی الحقیق کی مسکین باندھکر گردنین ماریں اور مخبر اس خبر کا رسول خدا صلعم کو عالم عروسی مین چھوڑ آیا ہی کہ اُنھون نے صفیہ بنت حیی بن اخطب سے نکاح کیا ہی اُن لوگون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ تو کاذب ہی وہ کہان شخص ہی جسنے تجکو یہ خبر دی ہی بلکہ تو نے حجاج کی خبر سے یہ خبر بطور خود بنائی ہی تب عباس نے کہا کہ یہ خبر جو مین کہتا ہون مجھسے خود حجاج نے بیان کی ہی بتحقیق کہ وہ مسلمان ہوا ہی اور اُسنے ہجرت کی ہی اور رسول خدا صلعم سے جا ملا ہی اور وہ اپنی خبر اپنی زوجہ سے بھی کہ گیا ہی یہ سُنکے چند آدمی مشرکین مین سے زوجہ حجاج پاس آگئے تا عباس کی خبر اُس سے دریافت کرین چنانچہ جب وہ لوگ گئے تو زوجہ حجاج کو غمزدی اور روتے پایا اُنھون نے اُس سے اُسکے شوہر کا حال پوچھا تب اُسنے اُنسے بیان کیا کہ وہ مسلمان ہوگیا اور وطن چھوڑ گیا اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے جا ملا پس وہ لوگ اپنے اصحاب پاس پھر گئے اور جو کچھ زوجہ حجاج نے کہا تھا اور جو کچھ اُنھون نے حال اندوہ و ملال اُس عورت کا دیکھا تھا سب اُنسے بیان کیا چنانچہ جو کرب اندوہ مومنین پر تھا اُسکو حق تعالے نے مشرکین پر ڈالا اور اُنکو خوار و ذلیل کیا پس یہ قصہ خیبر کا تھا

ذکر عمرۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے مدینے کو پھر آئے تو سریہ چھوٹے چھوٹے لشکر ہر طرف روانہ کیے اور خود مدینے مین مقیم رہے یہان تک کہ جب چاند ذیقعدہ کا دیکھا گیا تو نقیب نبی نے مسلمین مین ندا دی کہ واسطے عمرہ کے سامان سفر کی تیاری کرو چنانچہ مسلمین ہمراہ رسول خدا صلعم آمادہ ہوگئے اور مکے کو روانہ ہوے جب آنحضرت صلعم مکے مین تشریف لائے تو میمونہ بنت الحارث بن الحزن العامری سے جو بنی ہلال بن عامر سے تھین نکاح کیا پھر جب آن حضرت صلعم مناسک عمرہ ادا کرچکے اور فارغ ہوے اور اُسوقت اہل مکہ مکے سے پیچھے پڑے ہوے تھے کہ مکے سے بہیئت و حالت پیشانی و خجالت کے نکل گئے تھے اور کہتے تھے کہ محمد مع اصحاب تو داخل مکہ ہوے اور ہملوگ مکے کے پیچھے پڑے ہین پھر جسوقت رسول خدا صلعم مکے سے کوچ کرکے مدینے کو مراجعت فرما ہوے یکبیک دختر حمزہ بن عبد المطلب سے ملاقات ہوئی کہ وہ صاحبزادی اپنے لوگونکے ہمراہ آئی تھین حضرت عم نے پوچھا تو ہمارے ساتھ کیونکر آئی اُسنے کہا آپ کے اہل مین سے ایک شخص کے ہمراہ آئی ہون و حال آنکہ رسول خدا صلعم نے کسیکو حکم اُسکے لانے کا مکے سے نہین دیا تھا فرمایا خبردار اگر تو بغیر سختی و زبردستی کسی کے نکلی ہی تو مجکو کچھ پروا اور اندیشہ نہین ہی اسلیے کہ جو شرط اہل مکہ سے کی گئی ہی اُنکے فیصلنامہ مین یہ امر داخل نہین ہی اسلئے کہ وہ اہل بیت نبی مین سے ہی (یعنے اُس نامہ مین یہ شرط مندرج تھی کہ جو کوئی اہل مکہ مین سے طرف آنحضرت صلعم کے جاوے اُسکو پھیر دیوین) الغرض جناب رسالت مآب صلعم مدینے مین داخل ہوے اور حال یہ ہی کہ حق تعالے نے البتہ اپنے وعدے کو پورا کردیا کہ آنحضرت صلعم کو مع اصحاب ایسے حال سے داخل مسجد الحرام کرادیا کہ آمنین محلقین رؤسکم و مقصرین تھے کہ یعنے امن پانے والے تھے اور سر منڈانے والے اور بال کترانے والے تھے اور حق تعالے نے آنحضرت صلعم کو مشرکین سے بدلا اُس امر کا دلایا کہ اُنھون نے سال گذشتہ مین روکا تھا اور ایسے ہی امر مین حقتعالے نے آمنین فرمایا ہی والحرمات قصاص یعنے جمیع امور محترمہ مین بدلا ہی اسی حرمت بدلا ہی حرمت کا فرماتا ہی حق تعالے کہ اگلے ذیقعدہ شہر حرام مین مشرکین نے تجکو اور تیرے اصحاب کو پھیر دیا تھا اگلے ذیقعدہ شہر حرام مین حقتعالے نے تجکو اُنسے بدلا دلایا پھر جب اہل مکہ پاس اس بات کی خبر پہونچی کہ آنحضرت صلعم مع اصحاب مدینے کو پھر گئے تب وہ لوگ مکے مین مدد آئے اُس عرصہ مین حقتعالے نے خالد بن الولید کے دلمین رغبت اسلام ڈالی کہ اُسنے امر محمد صلعم مین فکر کی اور مجمع قریش مین اسطرح بیان کرنے لگا کہ البتہ واسطے ہر ایک ذو العقل صاحب شعور کے یہ امر واضح تر ہی کہ محمد نہ ساحر ہی نہ شاعر ہی و ہر آئینہ کلام اُسکا کلام رب العالمین ہی پس ہر ایک اہل خرد پر حق دو واجب ہی کہ اُسکی پیروی اختیار کرے تب عکرمہ بن ابی جہل یہ باتین خالد کی سنکر گھبرایا اور کہنے لگا

اے خالد تو بدین ہو گیا یعنے اپنے دین سے نکل گیا خالد نے کہا مین دین سے نہین نکلا ولیکن مین اسلام لایا اور دین مین داخل ہو گیا تب عکرمہ بولا کہ واللہ قریش مین کوئی لائق تر اسکے نتھا کہ اس کلام کو جو تو نے کہا اپنی زبان پر لاوے مگر تو ہی ایسا تھا خالد نے پوچھا کیونکر یہ بات مجکو لائق تر تھی عکرمہ نے کہا اسلیے کہ محمد نے بدر مین تیرے باپ کے مرتبے اور آبرو کو لپیٹ کیا جسوقت اُسکو مجروح کیا اور تیرے چچا اور چچا کے بیٹے کو قتل کیا واللہ مین تجسا نہین ہون کہ اسلام لاؤن اور نہ ایسا ہون کہ تیری سی باتین کرون اے خالد کیا تو نہین دیکھتا ہی کہ قریش محمد سے ارادہ جنگ رکھتے ہین خالد نے جواب دیا یہ کام جاہلیت کا ہی اور حمیت ہی جاہلیت کی یعنے جب تک اسلام کا علم و یقین نتھا ولیکن جب کہ مجھپر حق خوب ثابت ہو چکا تو واللہ اب مین مسلمان ہو گیا و بعد ازان خالد نے خدمت مین جناب رسالت مآب کے بہت سے گھوڑے بھیجے اور اقرار اپنا ساتھہ اسلام کے اور حال اپنی معرفت اور تصدیق با تقلب کا کہلا بھیجا چنانچہ خبر اسلام اور کلام خالد کی ابوسفیان کو پہونچی اُسنے خالد کو اور عکرمہ کو بلوا بھیجا اور خالد سے کہا جو خبر تیری مجکو پہونچی ہی کیا سچ ہی خالد نے کہا تجکو میری کیا خبر پہونچی ہی اُسنے کہا مجکو خبر پہونچی ہی کہ تو آل محمد کو مجھپر قوت و مدد بھیجتا ہی (یعنے مال سے) خالد نے کہا اگر مین نے ایسا کیا تو مجکو اُسنے صلہ رحم اور قرابت ہی تب ابوسفیان غضب مین آکر اور بولا قسم ہی لات و عزی کی اگر مین جانتا کہ تو جو کہتا ہی وہ سچ ہی تو محمد سے پہلے مین تجھی سے لڑائی شروع کرتا خالد نے کہا واللہ وہ حق ہی علے رغم من زعم یعنے واسطے ناک گھسنے اُس شخص کے جسکی ناک گھسی گئی تب ابوسفیان خالد پر جھپٹا (یعنے بارادۂ قتل اُسکے) یکایک اُسکو عکرمہ نے خالد پر آنے سے روک لیا اور بولا اے ابوسفیان اپنی جگہ پر ٹھہر بخدا مجھے اندیشہ ہی کہ تیری اس حرکت سے مجکو غصہ آوے تو جو کچھ خالد نے کہا وہ ہی مین بھی کہون اور مین بھی اسکے دین پر ہو جاؤن کہ تم لوگ خالد کو اُس بات پر قتل کرتے ہو جو اُسکی رائے مین آئی ہی و حال آنکہ یہ دستور کل قریش کا ہی کہ کل امور مین اپنی رائے کی پیروی کرتے ہین واللہ مجکو اندیشہ ہی اس بات کا کہ یہ سال نگذرے گا یہان تک کہ سارے اہل مکہ اُسکی متابعت کرین گے تب ابوسفیان نے اُسکو چھوڑ دیا اور خالد مکے سے چلا گیا یہان تک کہ حضرت علیہ السلام کی خدمت مین آکر مومن و مصدق ہوا لیس یہ حدیث و حکایت عمرۂ قضا کی تھی

قصۂ موتہ جو زمین ہی اہل غسان و اہل روم کی

جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ اپنے عمرہ سے فارغ ہو کر مدینے مین تشریف لائے تو ایک لشکر مختصر طرف طرف موتہ کے روانہ کیا اور اہل موتہ اُن دنون غسان و روم تھے اور اُس لشکر کا سالار زید بن حارثہ الکلبی کو کیا تھا اور فرمایا تھا کہ اگر زید شہید ہو جاوے تو افسر لشکر کا جعفر بن ابیطالب ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو جاوے تو امیر لشکر عبداللہ بن رواحہ ہوگا آخر جب لشکر موتہ تک پہونچا تو غسان سے مقابلہ ہوا اور غسان کے ہمراہ

روم بھی تھے پس قتال شدید واقع ہوئی اور زید بن حارثہ شہید ہوے بعد ازان اصحاب اپنے لشکر گاہ مین پھرآے اور پانی سے سیراب ہوے بعد ازان علم لشکر جعفر بن ابی طالب کو حوالہ کیا تب جعفر نے گھوڑے کے منہ پر مارا یعنے گھوڑے کو چھیڑ کر یہ کہتے ہوے آگے بڑھے کہ رسول خدا صلعم کو میرا سلام پہونچانا بتحقیق کہ مین نے تو اپنی جان کو بشوق شہادت پیش کیا آخر جعفر اور اُنکے اصحاب اس قوم سے قتال کرنے لگے ناگاہ اُس قوم سے ایک شخص نے جعفر کو ایسی تلوار ماری کہ کمر سے دو ٹکڑے ہوگئے بعد ازان عبداللہ بن رواحہ نے علم لشکر اُٹھالیا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر اُس قوم پر بھالے مارے اور بعد تھوڑی دیر کے لشکر کی جانب پھرے اور پھر اپنے نفس کو ملامت کی اور گھوڑے سے اُتر پڑے اور اپنے نفس سے مخاطب ہوے کہ مین نے خدا کی قسم کھائی تھی کہ البتہ تو گھوڑے سے اُتریگا اور اب مین تجکو جنت سے ناخوش دیکھتا ہون یعنے تو شہادت مین حیلہ و درنگ کرتا ہے چنانچہ گھوڑے سے اُتر کر قوم کو نیزے مارے آخر وہ شہید ہوے تب خالد بن الولید اُٹھ کھڑے ہوے اور علم اُٹھالیا اور اُسی علم سے قوم کو نیزے مارنے لگے یہان تک کہ حق تعالے نے انھین پر فتح کردی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی گئی اور اُسکو خدا بہتر جاننے والا ہی کہ ہر آینہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین لوگون کو لشکر موتہ سے ایک ایک مرد کی خبر مرگ بیان فرماتے تھے یعنے اب فلان شہید ہوا اور اب فلان شہید ہوا بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اہل مدینہ کو یہ خوشخبری سنائی کہ حق سبحانہ تعالے نے تمھارے یارون کو فتحمند کیا اور فتح ہاتھ پر خالد بن الولید کے ہوئی اور اُس روز حضرت نے خالد کا نام سیف اللہ رکھا جیسا کہ خالد کو لوگ سیف اللہ کہتے ہین یہ قصہ جنگ موتہ کا تھا

حکایت مقاتلہ حلفاے بنی امیہ با حلفاے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

وبعد ازان کہ جناب رسالت مآب غزوہ موتہ سے فارغ ہوے اُس عرصہ مین قبیلہ کنانہ نے جو بنی امیہ کے حلیف وہم عہد تھے بنی خزاعہ حلیف وہم عہد رسول خدا صلعم سے منازعت کی اور آمادۂ قتال ہوے تب بنو امیہ نے کنانہ اپنے حلیفون کی حمایت و اعانت کرکے رسول خدا کے حلیفون کو رنج و آزار پہونچایا آخر حلفاے بنی سوار ہوکر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُپر نصرت و مدد مانگنے کو آئے اور اُنکے ساتھ بدیل بن ورقا بھی تھا اُسنے کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ نَاشِدٌ مُحَمَّدًا حَلْفَ اٰبَائِنَا وَاٰبَائِہٖ الْاَتْلَدِ ثُمَّ اَسْلَمْنَا وَلَمْ نَنْزِعْ یَدًا یعنے اے پروردگار مین قسم کرتا ہون محمد سے مثل قسم کرنے ہمارے ابا و اجداد محمد کے قسم اس بات کی کہ تو کسی سے پیدا نہین اور قسم ہی اس بات پر کہ ہمنے اسلام قبول کیا وحال آنکہ ہمنے کچھ عوض نہین لیا یعنے جسطرح ہمارے باپون نے محمد کے باپ سے قسم کی تھی اور باہم ہم سوگند ہوے تھے مین اسیطرح محمد سے قسم کرتا ہون اور قسم تیری ذات کی ہی جو تو نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ تجھسے کوئی پیدا ہوا اور قسم اس بات پر کرتا ہون کہ مین

اسلام قبول کرونگا و حال آنکہ ہمنے کچھ اگلا بدلا نہین لیا الغرض حضرت رسالت مآب صلعم نے وعدہ نصر تکا اسوقت پیدا کیا کہ مدت شرائط اہل مکہ کی جسپر اُنھون نے درمیان اپنے اور آنحضرت کے شرطین کی تھین جب منقضی ہوجاوین چنانچہ یہ خبر ابوسفیان کو پہونچی اور اُن دنون ابوسفیان بتقریب اپنی تجارت کے ہرقل سلطان روم کے پاس تھا

ذکر مکالمہ فیما بین ابوسفیان و ہرقل سلطان روم در باب نبوت رسول خدا صلعم

ہرقل نے ابوسفیان سے کہا کہ مجھے خوشی ہی اس بات کی لینے مجھے منظور ہی کہ تیرے شہر کے کسی آدمی سے ملاقات کرون کہ وہ مجھے خبر دیوے حال اُس شخص سے جسنے درمیان تمھارے خروج کیا ہی ابوسفیان نے کہا علی الخبیر سقطت لینے تو نے تو مجھ ایسے خبردار سے ملاقات کی ہی پوچھ مجھ سے کیا پوچھتا ہی اور اُسکے کس امر کو دریافت کیا چاہتا ہی ہرقل نے کہا تو مجھسے بیان کر کہ وہ نبی ہی یا کذاب ہی ابوسفیان نے کہا وہ کذاب ہی ہرقل نے کہا پھر تمپر وہ لڑائی مین کیون غالب آتا ہی ابوسفیان نے کہا واللہ وہ ہمسے سوائے ایک بار جنگ بدر کے اور کبھی ہمپر غالب نہین ہوا اور ہم آج غالب ہین اور بعد جنگ بدر کے ہم اُس سے دوبار لڑے سو ایکبار جو ہمنے محمد سے قتال کی تو البتہ ہمنے اُسکا منہ توڑا اور چہرہ بگاڑ دیا اور دوسری بار وہ ہمسے بچ رہا باعث حائل ہونے اُس خندق کے جو اُسنے واسطے حفاظت اپنے اور اپنے اصحاب کے کھودی تھی ہرقل نے کہا اے ابوسفیان یہ شان کذاب کی تو نہین ہی بلکہ کذاب وہ ہوتا ہی کہ جب وہ خروج کرتا ہی تو وہ مثل شعلہ کے مشتعل ہوتا ہی اُسپر کوئی غالب نہین آتا ہی یہان تک کہ مقتضاے یکبارگی اسکو ہلاک کردیتا ہی اور مین یون سُنتا ہون کہ کبھی وہ تمپر غالب آتا ہی اور کبھی تم اُسپر غالب آتے ہو اور اے ابوسفیان آخر وہ تمکو کس بات کا حکم کرتا ہی اور کس چیز سے تمکو منع کرتا ہی اُسنے کہا ہمکو حکم کرتا ہی کہ تنحنی طرفی النہار کما تنحنی النساء یعنے ہم جھکین صبح شام جسطرح عورتون کی شان سے جھکنا ہوتا ہی ہرقل نے کہا یہ ہیئت نماز و بندگی خدا کی ہی اور وہ قوم اچھی نہین ہی جو بندگی نہین کرتی ہی اور کہا وہ ہمکو حکم کرتا ہی کہ ہم ہر سال اپنے مال کا خراج دیا کرین ہرقل نے کہا اے ابوسفیان یہ زکوۃ ہی کہ البتہ ہم بھی مامور ہین کہ لوگون سے خراج لیوین اور لوگون کو وہی خراج دیوین اور کہا وہ ہمکو منع کرتا ہی مردہ و مردار اور خون کھانے سے ہرقل نے کہا کہ مردار خون اچھی چیز نہین ہی کیا تمھارا یہ قول نہین ہی کہ تم ان دونون چیزون کو گندہ کہتے ہو اگرچہ وہ ان چیزون سے منع نکرتا ہو پھر ہرقل نے کہا اے ابوسفیان یہ مرد صالح ہی چاہیے کہ اُسکی پیروی کرو اور اُس سے لڑائی نکرو اور طریقہ یہود کا اختیار نکرو وہ لوگ اقل و اقبح الناس ہین لینے وہ بدکار لوگون مین ہین کہ اپنے انبیا سے لڑائی کرتے ہین ولیکن تو مجھسے یہ بات بیان کر کہ جب وہ عہد و پیمان کرتا ہی تو عہد شکنی بھی کرتا ہی ابوسفیان نے

نہین واللہ اُسنے کبھی زمان گذشتہ مین تو عہد شکنی نہین کی مگر اس مرتبہ مجکو خوف ہی کہ وہ عہد شکنی کرے ہرقل نے کہا اے ابوسفیان یہ اندیشہ تجکو کیونکر ہوا ابوسفیان نے کہا کہ ہمنے اُس سے دو برس کا عہد لیا ہی کہ بعض ہمارا بعض سے امن مین رہے یعنے بہ نسبت ہر ایک ہمارے اور اُنکے عہد امان لیا گیا ہی اور اب یہان مجھے خبر پہونچی ہی کہ ہمارے حلیفون نے اُسکے حلیفون سے لڑائی کی ہی اور ہماری قوم نے اپنے حلیفون کی اعانت کی ہی پس مجھے خبر معلوم ہوئی ہی کہ اُسکے حلیفون نے اُس سے نصرت و مدد مان کی ہی لہذا وہ چاہتا ہی کہ ہماری قوم پر اپنے حلیفون کی اعانت کرے ہرقل نے کہا اے ابوسفیان اگر یہی بات ہی جیسے تو نے مجھسے بیان کی ہی تو اُس سے تمھین عہد شکنی مین اولے تر ہو کہ تمنے اُسکے حلفا سے قتال کو حلال سمجھا پھر ہرقل نے کہا اے ابوسفیان تو مجھسے یہ بیان کر کہ تم مین اُسکا مرتبہ کیسا ہی اور کیا اُسکی منزلت ہی اُسنے کہا واللہ وہ ہم مین بلندی پر ہی یعنے عالی رتبہ ہی یہ سُنکے ہرقل ہنسا اور کہا مین گمان اس بات کا تجھسے نہین رکھتا ہون کہ حقیقت امر اور امر واقعہ اُسکا تو مجھسے بیان کرے وحال آنکہ التہ مین نے دریافت کر لیا تیری بات تو نسے کہ ہر آینہ حق تعالے نے بعد لوط کے کسی نبی کو نہین بھیجا مگر اُسکے قوم کی تونگری و برتری مین یعنے جو اُس قوم کے تونگرون اور برترون مین ہوتب ابوسفیان نے یہ بات سنکر ہرقل سے کہا مین اپنے تئین یہان سے پھرجانے والا دیکھتا ہون یعنے عزم مراجعت رکھتا ہون چنانچہ وہ اپنی قوم کی خبر پانے سے وہان سے روانہ ہوا تا آنکہ مکہ مین پھر آیا اُسوقت اہل مکہ نے اُسکو مامور کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر پھر تجدید حلف کی کرے یعنے تازہ حلف لیوے تب سفیان مدینے مین آیا اور فاطمہ بنت رسول اللہ کے گھر پر اُترا اور صبح کو خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا پھر جسوقت حضرت کے قریب پہونچا تو گردن پکڑکے ہٹایا گیا اور درمیان اُسکے اور رسول خدا صلعم کے لوگ حائل ہوگئے تب ابوسفیان نے کہا تم لوگ درمیان میرے اور محمد کے کیون حائل ہوے ہو وحال آنکہ وہ میرا بھتیجا ہی چنانچہ آن حضرت صلعم نے فرمایا چھوڑ دو اُسکو یعنے اُسکو آنے دو تب وہ آیا اور حضرت کے پاس بیٹھا اور عرض کرنے لگا یا محمد مین آپ پاس اسلیئے آیا ہون تا جو عہد کہ درمیان ہمارے اور آپ کے تھا اُسکی تجدید حلف کردون یعنے عہد تازہ کردون آپ نے فرمایا کوئی نئی بات تمھارے تئین پیش آئی یعنے کیا تمنے کوئی نئی بات کی ہی اُسنے کہا نہین قسم ہی لات و عزّی کی کوئی نئی بات تو نہین ہوئی ہی فرمایا تو پھر ہم اپنے اول حلف پر قایم ہین ابوسفیان نے کہا مین نہین جانتا ہون کہ بعد نئی بات کرنے ہمارے جسکو ہماری قوم اور آپکے حلیفون نے کیا ہی شاید آپ کچھ بدلا کرین یہ کلام اُسکا سُنکر حضرت علیہ السلام ہنسے اور اس ہنسنے سے ابوسفیان جان گیا کہ آنحضرت صلعم ضرور اپنے حلیفونکی نصرت کرنے والے ہین تب ابوسفیان مخاطب ہوا حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے

۵ مارانی الا راجعا و بنا بر بعض نسخ مارای الا راجعا یعنے نہین دیکھتا ہون بجگہ کے رجوع کرنے والا طرف اسلام کے

اور بولا اے پسر ابی قحافہ تو اپنی اس قوم سے اُن لوگون یعنے قریش کے لئے حلف عہد کیون نہین لیتا ہی
ابوبکر نے جواب دیا کہ اللہ و رسول دانا تر ہین اور اس امر کو وہ خوب جانتے ہین تب ابوسفیان عثمان رضہ سے
مخاطب ہوکر بولا اے پسر عفان تو اپنی اس قوم سے قریش کے لیے عہد امان کیون نہین لیتا اُنھون نے کہا
مین ایسا نہین کرتا اُسنے کہا کیا وجہ ہی عثمان رضہ نے کہا اسلیے کہ علم اسکا خدا اور رسول کو بہتر ہی تب ابوسفیان
عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا اے عمر ابن خطاب تو اپنی اس قوم سے اُن لوگون کے لیے حلف امان
کیون نہین لیتا تا صلہ قرابت اُنکی تو بجا لاوے عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ جو کچھ قرابت تھی اُسکو خدا نے
باقی نر کھا اور جو صلہ رحم تھا اُسکو بھی خدا نے قطع کر دیا پس قسم ہی اُس خدا کی جسکے ہاتھ مین عمر کی جان ہی
اگر تو حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھا نہوتا تو مین تجکو قتل کرتا ابوسفیان نے کہا قسم مجکو اپنی زندگانی کی
البتہ مین نے تجکو ہمیشہ سے دیکھا کہ تو ہمسے باتین کرتا تھا مگر تو مجھسے فحش کلام نکرتا تھا اور نہ مجھپر کبھی ایسی بیری
وجرات کرتا تھا پس اے عمر مین نہین جانتا ہون کہ کس بات نے تجکو اس بات پر آمادہ کیا عمر نے کہا بسبب کفر کرنے
ساتھ خدا و رسول کے اور بوجہ تیری عداوت رکھنے کے خدا و رسول سے بعد ازان مؤذن نے اذان دی اور
آنحضرت صلعم کے لیے ایک کاسہ کلان مین پانی آیا حضرت نے وضو کیا جب حضرت علیہ السلام وضو سے فارغ ہوے تو
اصحاب نے بھی بچے پانی سے وضو کیا اور تہنشاق یعنے ناک مین پانی ڈالا یا تیمنی کہ خوش بو سونگھا اُسوقت
ابوسفیان نے کہا مثل آج کے کبھی مین نے کسی بادشاہ کو بالاتر محمد سے نہین دیکھا البتہ مابین زمین فارس کے
بہت پھرا ہون اور اُنکے بادشاہ کو بھی دیکھا اور مین نے ملک روم کو دیکھا جو ذات القرون یعنے قدیمی ہی اور اُنکے
بادشاہ کو بھی دیکھا پر مین نے کبھی کسی بادشاہ کو بالاتر محمد بادشاہ سے نہین دیکھا کہ ہر آینہ اصحاب اُسکے کثافت
دھوئی ہوئی اُسکے ہاتھون کی البتہ پی جاتے ہین اور اُسکو اپنی ناک کے اندر ڈالتے ہین اور اُس سے اپنا منھ دھوتے
ہین پس ابوسفیان مشاہدہ اس سے بحال خود مبہوت و حیران ہو رہا یہان تک کہ اقامت کہی گئی اور حضرت
علیہ السلام مقدم یعنے پیش نماز ہوے اور [illegible] پھر جب کہ لوگ رکوع حضرت کے ساتھ رکوع اور اُنکے سجدہ کے
ساتھ سجدہ کرنے لگے تو ابوسفیان یہ دیکھکر اور بھی متعجب ہوا اور بولا وَاَبِیکُم یعنے کہنے لگا مین تمسے اپنے باپ کی
قسم کھاتا ہون یعنے باپ کی قسم طاعت و تابعداری یہ ہی پھر جب آن حضرت صلعم نماز سے فارغ ہوے تب ابوسفیان
نے عرض کی کہ مین واللہ نہین جانتا ہون کہ لڑائی لیکر جاتا ہون یا صلح کا پیام لیے جاتا ہون آپنے فرمایا
اس مرتبہ تو چلا جا یہان تک کہ تو اپنے امر کو دیکھ لیگا انشاء اللہ تعالے بعد ازان ابوسفیان جناب فاطمہ رضہ
بنت رسول صلعم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا فاطمہ رضہ آیا ہو سکتا ہی کہ تو درمیان عرب کے اپنی قوم مین بہترین
دختران و دوشیزگان سے مشہور ہو یعنے اُنمین تو سب بیٹیون سے پیاری بیٹی ہو حضرت فاطمہ رضہ نے فرمایا

اے ابوسفیان وہ کون سی بات ہے اُسنے کہا تو درمیان لوگون کے امان و پناہ دے اور دلادے یہ سنکے حضرت فاطمہ رضہ نے جواب دیا کہ قسم ہے مجکو بقاے خدا کی اگر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوے اُنپر جرأت کرکے کسیکو امان دون یا دلاؤن تو اس صورت مین البتہ مین منسوب بسفاہت ہونگی پھر ابوسفیان نے کہا ہل لا اَعدمک کہ مین تجکو گم نکرون گا یعنے مین تجکو نہ چھوڑونگا اس بات سے کہ تو امان نہین دسکتی ہے کیونکہ خواہر تیری زینب بنت محمد نے اپنے شوہر ابی العاص سے عقد امان یعنے عہد پناہ دہی کا کیا تھا و حال آنکہ تیرا باپ اُسکے قتل کا حکم کر چکا تھا پس اُسکا عقد امان جاری ہو گیا کہ خون اُسکے شوہر کا چھوڑ دیا گیا و باوجود پیش کرنے ابوسفیان کے اس نظیر کو مگر حضرت فاطمہ رضہ نے انکار کیا پھر جب ابوسفیان نے انکار فاطمہ رضہ سُنا تو متوجہ ہوا طرف حسن اور حسین کے و حال آنکہ یہ دونون صاحبزادے تھے تب ابوسفیان نے وہی اپنی باتین ان دونونسے بیان کین مگر اُن دونون صاحبزادون نے جواب دیا کہ اگر ہم لوگون کے درمیان مین پڑین اور پناہ دیوین تو درینصورت البتہ ہم محمد اپنے جد پر حجت یعنے الزام قایم کرنے والے ہونگے پھر کہا دونون صاحبون نے جیسا اُنکی والدہ نے جواب مین کہا تھا بعد ازان ابوسفیان نے کہا قسم ہے بقاے پروردگار کی مین نے تمھارے بیسون اور اشرافون اور عورتونسے کلام کیا یہان تک کہ تمھارے بچون سے کلام کیا پر تمھارے دلون کو نہین پاتا ہون مگر متوافق دل ایک آدمی کے یعنے تم سب ایک دل ہو و لیکن ہرگاہ تم سب نے پناہ دہی یعنے بیچ مین پڑنے سے انکار کیا تو ہمین اس خون کا متحمل ہون اور مین پناہ دیتا ہون اور لوگون کے بیچ مین پڑتا ہون پس جو شخص مجھسے تعرض و مزاحمت کیا چاہتا ہو تو کرے بعد ازان یہ کہکر اپنے ناقہ پر سوار ہوا و بقصد مراجعت طرف مکے کے روانہ ہوا چنانچہ رسول خدا صلعم نے لوگون سے حال ابوسفیان کا پوچھا کہ آخر اُسنے کیا کیا ہے لوگون نے عرض کی کہ وہ بے مقصود و نامراد چلا گیا اور جیسا وہ کہتا تھا بیان کیا کہ خود اُسنے پناہ دہی لوگون کو اپنے ذمے تحمل کیا ہے +

ذکر غزوہ فتح مکہ

بعد ازان خدا صلعم نے اپنے نقیب کو حکم دیا تب اُسنے لوگون کو واسطے خروج طرف مکہ کے ندا دی تب مسلمین مدینے سے نکلکر لشکر مین جمع ہوے اور سامان اپنا درست کرنے لگے و ناگاہ ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص تھا مہاجرین مین کہ وہ حلیف تھا آل عوام بن خویلد کا اُسکا نام حاطب بن ابی بلتعہ تھا اُسنے ایک نامہ لکھا کہ بتحقیق محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے بقصد خروج لشکر جمع کیا ہے اور مین نہین دیکھتا ہون مگر یہ کہ ارادہ اُنکا تمپر ہے پس تمکو بھی حذر لازم ہے یعنے تم بھی اپنی حفاظت رکھو اور ہتھیار وغیرہ سامان درست رکھو پھر حاطب نے اُس نامہ کو ہاتھ ایک کنیز کے جو آزاد کی ہوئی بنی ہاشم کی تھی اور اُسکا نام سارہ تھا طرف مکہ روانہ کیا اور حال یہ ہے کہ وہ کنیز پاس حاطب کے سوال کرنے آئی تھی سو اُسکو کچھ دیکر نامہ بھی اُسکے ہاتھ بھیجا

اس اثنا مین جبرئیل علیہ السلام پاس رسول خدا صلعم کے نازل ہی اور خبر نامہ کی بیان کی اُسیوقت حضرت علیہ السلام نے اپنے اصحاب مین سے دو مردون کو روانہ کیا کہ وہ دونون علی بن ابی طالب و ابن الزبیر تھے اور فرمایا تم دونون جاکر اُس عدوۃ اللہ یعنے دشمن خدا کو گرفتار کرلاؤ اسلیے کہ ایک شخص نے میرے اصحاب مین سے ایک نامہ لکھکر اُس عورت کے ہاتھہ مکے کو بھیجا ہی تا اُنکو ڈرا دے اور ہوشیار کردیوے پس یہ دونون شخص سوار ہوکر اس عورت کے عقب پہ چلے یہان تک کہ اس سے ملاقات ہوگئی اور اُس سے حال مکتوب کا پوچھا اُسنے خدا کے نام پہ حلف کیا کہ میرے پاس کوئی خط نہین ہی اور مین ایسی نہین ہون کہ مین اپنے ساتھہ کسیکا نوشتہ رکھون اور نہ مین تمھاری خبر سے کچھہ احتیاج رکھتی ہون تب دونون نے اُسکی جامہ تلاشی لی مگر اُسکے پاس کچھہ نپایا تب ارادہ اُسکے چھوڑ دینے کا کیا بعد ازان پھر دونون نے کہا ہم کو ہی دیتے ہین اس بات کی کہ ہرآینہ رسول خدا صلعم نہ خود کبھی جھوٹھہ کہتے ہین اور نہ کسیکو کبھی جھوٹھہ لگاتے ہین یہ سوچکر پھر دونون پھر پڑے اور اُس عورت کو قتل سے ڈرایا و دھمکایا اور تلوارین اُسپر کھینچ لین پھر جب اُس عورت کو اپنے قتل ہونیکا یقین ہوا تو اُسنے یہ بات بناکر کہا کہ تم دونون مجکو عہد و امان دو کہ اگر مین تمکو نامہ حوالہ کرون تو نہ تم مجکو قتل کرو اور نہ مدینے کو پھر الیجاؤ بلکہ میری راہ خالی کردو تب اُن دونون نے اُس سے قبول قرار کیا آخر اُسنے اپنے بالون کے اندر سے وہ نامہ نکال دیا بناگاہ دیکھا تو وہ نامہ حاطب بن ابی بلتعہ کا ہی اُسپر اُسکی مہر لگی ہی تب دونون نے اُس عورت کو چھوڑ دیا اور خط لیکر چلے آئے پھر اُسکو رسول خدا صلعم کے سامنے رکھا چنانچہ آنحضرت علیہ السلام نے حاطب کو بلا بھیجا اور پوچھا اے حاطب کس بات نے تجکو اس بات پہ اور فلانا تھا کہ تو ہمارے دشمنون کو ہمسے ڈراکر خبردار کردیوے حاطب نے عرض کی یا رسول اللہ معاف کیجیے مجھسے حق تعالے عفو کرے آپ سے قسم ہی مجکو اُس خدا کی جسنے آپ پہ قرآن نازل کیا کہ جب سے مین نے آپ کو محبوب کیا کبھی مین نے آپ سے بغض نہین کیا اور جب سے آپکی تصدیق کی کبھی تکذیب نہین کی اور جب سے خدا کا ایمان لایا کبھی اُسکا کفر نہین کیا اور جب سے مشرکین سے جدا ہوا کبھی اُنسے نہین ملا ولکنی مُخبِرُک یا رسُولَ اللہ ثم قامذرنی ولیکن یا رسول اللہ مین نے آپ کی بات کی مخبری کی اور یہ معنی کہ ولیکن یا رسُول اللہ مین آپکو ایک بات کی خبر دینے والا ہون پس عذر میرا پذیر کیجیے خدا مجکو آپ پر فدا کرے حال یہ ہی کہ آپ کے اصحاب مین سے کوئی ایسا نہ تھا کہ جسکا کچھہ مال مکے مین ہو اور اُسکے عزیز و اقارب مین سے وہان کوئی اسکے مال کا حفاظت کرنے والا نہو ایک سوائے میرے کہ مین اُس قوم سے نہ تھا یعنے اُس قوم مین میرے کچھہ قرابت نہ تھی بلکہ اُنمین مین حلیف تھا اور جن لوگون کا مین حلیف تھا وہ لوگ بھی میرے ساتھہ وہان سے ہجرت کرآئے اور مین مکہ مین کثیر المال اور وسیع الحال تھا سو مین اپنے مال کے لیے مشرکون سے ڈرتا تھا اسلیے مین نے اُنکو لکھا

بو کچھ لکھا ہو تاکہ اسوجہ سے مین انکے نزدیک اپنی مودت ودوستی ظاہر کرون اور یہ بات ہو کہ بتحقیق مجکو یقین ہو کہ ضرور حق تعالے اُنپر خواری اور عذاب نازل کرنے والا ہو اور یہ میرا نامہ جو اُنکی طرف بھیجا گیا تو اُنکے کچھ کام نہ آویگا کہ اُنکو اُس عذاب سے بچاوے یہ سُنکے جناب رسالت مآب نے معلوم کیا کہ وہ سچا ہو اور حق تعالے نے اسی باب مین اپنے نبی پر آیہ نازل کیا تا وہ مومنین کو وعظ وفہمایش کردیوے اس امر سے کہ مثل حاطب کے پھر کوئی ایسا کام کرے یعنے تا مثل حاطب کے پھر کوئی ایسا نکرے چنانچہ فرمایا حق سبحانہ وتعالے نے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَیْتُمْ وَمَا اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ یعنے اے اہل ایمان میرے اور اپنے دشمنون کو اپنا دوست نسمجھو کہ اُنکی طرف دوستی کا پیغام یا دوستی سے پیغام بھیجو حال آنکہ وہ وہ ہین کہ جو کچھ تمہارے پاس امر حق آیا اسکا اُنھون نے کفر کیا کہ رسول کو اور تمکو وطن سے نکالتے ہین اس بات پر کہ تم کہ تم اپنے خداوند پروردگار پر ایمان لاتے ہو اگر تم میری راہ مین جہاد کرنے نکلے ہو اور میری رضامندی کے طالب ہو تو تم دوستی سے اُنکو خفیہ پیغام بھیجتے ہو حال آنکہ مین خوب جانتا ہون جو کچھ تمنے دل مین مخفی رکھا تھا اور جو کچھ ظاہر کیا اور جو کوئی تم مین سے اس کام کو کریگا تو وہ راہ راست سے گمراہ ہو جاویگا الغرض جب رسول خدا صلعم اور سارے مومنین درستی سامان سفر سے فارغ ہوے تو عازم ہوے طرف مکے کے جب جحفہ مین پہونچی جو میقات احرام ہو اہل مدینہ کا تو وہان عباس بن المطلب رضی اللہ عنہ اپنے اہل سے کچھ لوگون کو ساتھ لیے ہوے حضرت علیہ السلام سے ملے اور یہ خبر قریش کو پہونچی کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم قریب آپہونچے (واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ ابو سفیان آیا تھا تا دریافت کرے خبر لشکر مسلمین کی کہ کسطرف جانے والا ہو مگر دریافت کرنا اُسکو ممکن نہوا پس وہ مکے کو پھر گیا) تب لوگون نے ابو سفیان سے پوچھا کہ وائے تجھپر تو کس کام کو گیا تھا ابو سفیان نے کہا بخدا مین نہین جانتا کہ وہ سامان جنگ ہو یا سامان صلح اسوقت ابو سفیان کی زوجہ نے کہا خدا تیرا بُرا کرے جس شخص کو قوم بطریق رسولی کے بھیجتے ہین وہ اس سے امید خیر رکھتے ہین تو پھر جاکہ ہرگز کوئی تجھسے یہ بات قبول نکریگا کہ تو نے محمد کی ملاقات کی دیعنے تیرا پہونچنا اُس تک کوئی یقین نکریگا اور کیا عجب ہو کہ قوم کی طرف سے تو ہی محمد کو قتل کرے یہ سُنکے ابو سفیان نکلا وتحقیق کہ جناب رسالت مآب نے اپنے آگے سے کچھ مردم تیر انداز کو قبیلہ مزینہ سے روانہ کیا تھا اور اُنسے کہدیا تھا کہ شاید تم کسیکو مشرکین مین سے بیرون مکہ مارو گے کہ وہ مکے سے نکلا ہوگا پس یہ لوگ بعض اُن نالون پر جو قریب مکہ ہین ابو سفیان سے ملے کہ وہ بے ہتھیار و بے سامان تھا پس تیر اندازون نے اُنکو سے طرف

ف ۱ قولہ ان یجعل بعضہم کون بکسر قاف قبول نکرنا اخ دینا بعض نسخہ ان یجعلوا ان یقبلہ بعضہم اخ قولہ طرف امیر المومنین سے ملے گا اھ

ابوسفیان کے اشارہ اور قصد مارنیکا کیا کہ دفعتہً عباس بن المطلب ابوسفیان کو مل گئے تب حضرت عباس رضی
تیراندازونسے کہا کہ تم اپنے ہاتھون کو سکمارنے سے روک لو کہ مین متولی اُسکے عہد کا ہوا ہون تب تیراندازون نے
اُس سے اپنا ہاتھ روک لیا اُسوقت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان سے کہا کہ قوم تجکو قتل کرینگے پس تو کہو
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ چنانچہ ابوسفیان نے اس کلمہ کو کہا مگر زبان اُسکی اس کلمہ کے کہنے سے ژولیدگی کرتی تھی اور
اس سبب سے کہ وہ اپنے دل مین مودت و دوستی اپنے بتون سے رکھتا تھا تو کلمہ لا الہ کو درست و صاف
نہین کہتا تھا آخر جب اس کلمہ کو ابوسفیان نے کہا تو حضرت عباس نے ابوسفیان کو قوم سے الگ کر لیا راوی
نے کہا پس ہمکو یہ حدیث پہونچی ہی و حق تعالے اُسکو بہتر جاننے والا ہی کہ ہر آینہ جب جناب رسالت مآب
صلعم نے ابوسفیان کو ہمراہ عباس رضی اللہ عنہ کے دیکھا تو فرمایا کہ یہ شخص مستسلم ہی نہ مسلم یعنے بتکلف ظاہر کرتے
والا اسلام کا نہ از صمیم خاطر پھر جب عباس قریب آن حضرت صلعم کے پہونچے تو عرض کی یا رسول اللہ یہ ابوسفیان ہی
کہ آپ کے پاس مسلمان ہوکر آیا ہی پس آپ اُسکو پناہ دیجئے اور اُسکے حق کو پہچانیے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے عباس کو جواب دیا کہ اُسکو اپنے منزل گاہ پر پھر لیجاؤ آخر حضرت عباس رضی اللہ عنہ اُسکو لیچلے اور اُسکے
حضرت علیہ السلام کے خچر بیضاء یعنے سفید پر سوار کر لیا اور لشکر مین پھرتے ہوے اپنے مقام فرودگاہ مین
لائے اور اُس روز لشکر اسلام مین تو ہزار یا لنسو مرد تھے پس ابوسفیان نے وہ بات دیکھی یعنی کثرت و جمعیت
لشکر کہ اُسکے تئین شاق و ناگوار معلوم ہوئی و بہر کیف اُسنے عباس رضی اللہ عنہ کے پاس شب بسر کی جب
صبح ہوئی موذن نے اذان کہی مسلمین اپنے بسترون سے بہ تہیۂ وضو و نماز اُٹھنے لگے پھر جب ابوسفیان نے
صدائے اذان سُنی اور لوگون کی چل پھر دیکھی تو گھبرایا اور خوف زدہ ہوا اس بات سے کہ یہ آمد شد لوگونکی
گویا اُسکے لیے ہی بسبب اسکے کہ حق تعالے نے اُسکے دلمین رعب ڈال دیا تھا اُسوقت ابوسفیان پوچھنے لگا اے
عباس لوگون کی آمد و شد کسوجہ سے ہی اور یہ صداجو مین نے سُنی کیسی ہی اُنھون نے کہا یہ موذن ہی کہ ازبہر
نماز ندا دیتا ہی پس لوگ واسطے وضو کے چل پھر رہے ہین ابوسفیان نے کہا ہر کسیکو جو مین چلتے پھرتے دیکھا ہون
کیا برکت لوگون کی بسبب ندائے منادی رسول خدا کے ہی عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہان یون ہی ہی پھر
ابوسفیان نے عباس سے کہا مجھے رسول خدا کے پاس لیچلو کیا عجب ہی کہ مین اسلام بشایستگی تمام حاصل کرون
چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نماز سے کچھ پہلے اسکو لیچلے اور پاس آنحضرت صلعم کے اسکو داخل کیا اور اُسوقت
جماعت اصحاب گرد خیمہ حاضر تھے اور برآمد ہونے حضرت علیہ السلام کے منتظر کھڑے تھے چنانچہ عباس نے
کہا یا رسول اللہ ابوسفیان کچھ عرض کرتا ہی سُن لیجئے تب حضرت نے ابوسفیان سے فرمایا تو کیا چاہتا ہی
اُسنے کہا اے محمد آیا ان وجوہ کو لیئے ان مردم کو جنکو مین عوام الناس سے دیکھتا ہون منے اپنی قوم قریش پر

لہ سوار کر لیا حضرت سے خچر بیضا پر سوار کر لیا ابوسفیان کو اور لشکر مین پھرتے ہوے اپنے مقام فرودگاہ مین لائے اور ابوسفیان نے اُسکو اور لشکر کو اسلام ہوا اسکو اور لشکر کو

اختیار کیا اور روا رکھا ہی اور ارادہ رکھتے ہو اس بات کا کہ کل کے دن اپنی عورتون کو انکے لیے مباح کردو
فرمایا ہان مین راضی ہون ان مردم سے جنھون نے میری تصدیق کی اور مجھے اپنے یہان جگہ دی اور میری نصرت کی
بجاے مردمان میری قوم کے جنھون نے میری تکذیب کی اور مجکو نکال دیا اور میرے شہر سے مجکو خارج کردیا
اور میرے نکال دینے پر سب نے باہم اتفاق کیا اور حال اس عورتونکا جنکا تو نے ذکر کیا یہ ہی کہ خود تو نے
اور تیری قوم نے باعث کفر اپنے اور تکذیب کرنے خدا و رسول کے انکو مباح و حلال کردیا تب عباس رضی اللہ
عنہ نے ابوسفیان سے کہا اے ابوسفیان اسلام قبول کر ابوسفیان نے کہا پھر عزّیٰ کے ساتھ کیا معاملہ کرون
بنا گاہ عمر رضی اللہ عنہ کہ پس خیمہ کھڑے تھے کہنے لگے اے دشمن خدا ہلوگ تیرے اس عزّیٰ سے بہتر ہین قسم ہی
اُسکی جسکی عمر قسم کھاتا ہی کہ اگر تو حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوتا تو مین تجکو قتل کرتا ابوسفیان
بولا مین تجھسے اپنے باپ کی قسم کھاتا ہون اے ابن خطاب تو ہمیشہ بڑی جفا و جسارت کرتا ہی و حال انکہ
واللہ مین تیرے پاس نہین آیا ہون اور نہ تیری طرف مجکو کچھ رغبت و حاجت ہی ولیکن مین پاس
اپنے ابن عم رسول اللہ کے آیا ہون یا محمد اشہد ان لا الٰہ غیرہ و انک عبدہ و رسولہ و انی قد کفرت باللات
و العزّیٰ یعنے مین گواہی دیتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ سواے اللہ کے کوئی معبود لائق پرستش نہین ہی
اور تو بی شبہہ اُسکا بندہ برگزیدہ اور اُسیکا رسول فرستادہ ہی اور ہر آئینہ مین نے کفر و انکار کیا لات و عزّیٰ
سے یہ سنکے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (فرط خوشی سے) تکبیر کہی کہ اللہ اکبر اسلیئے کہ عباس رضی اللہ
عنہ اُسکے قرابت دار تھے اور اُس سے خویشی و یگانگی تھی اور ایام جاہلیت مین اُسکے ساتھ صحبت
و ہمنشینی رکھتے تھے الغرض جب اقامت کہی گئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس سے فرمایا جسوقت
ہم نماز پڑہین تو ابوسفیان کو اپنے پہلو مین کھڑا کرو اور اُسکو اسمعہ اور اللہ اکبر اور سبحان اللہ پڑہاؤ
پس عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا پھر جب ابوسفیان نے دیکھا کہ مردم جماعت حضرت کے رکوع کے
ساتھ رکوع کرتے ہین اور انکے سجدہ کے ساتھ سجدہ کرتے ہین اور انکے فارغ ہونے کے ساتھ فارغ ہوتے
یعنے سلام کے ساتھ سلام پھیرا تب ابوسفیان نے کہا اے عباس کیا وجہ ہی کہ جو کچھ کام محمد نے کیا وہ ہی ان
لوگون نے بھی کیا حضرت عباس نے جواب دیا واللہ اگر رسول خدا صلعم ان لوگون کو کھانے پینے سے یہی
منع کرین تو بعضے انمین سے تا بمرگ ترک کردین پھر ابوسفیان نے کہا اے عباس البتہ مین جوان لوگون کو
دیکھتا ہون تو خوف اس بات کا کرتا ہون کہ یہ لوگ میری قوم کو ہلاک کرینگے انھون نے کہا مین اس بات کا
حکم نہین کرتا یعنے مین یہ بات نہین جانتا اور نہین کہتا اُسنے کہا کیا تو حضرت کا تجاوز کرنا جاسے نہین دیکھتا ہی
انھین نے کہا امید ہی کہ ایسا نہو پھر ایسا ہوا کہ جناب سالت مآب صلعم نے لشکر مین مذاکر دی تب لوگونے

اپنے علم اُٹھا لیے اپنی مفون مین جا بیٹھے اُسوقت ابوسفیان اور حضرت عباس رضہ عنہ پاس رسول خدا صلعم
گئے اور عباس رضہ نے کہا یارسول اللہ یہ ابوسفیان مرد پیر ہی اور اپنی قوم کا بزرگ و سردار ہی پس آپ اسکے مرتبے اور
نسب اور اُسکے اسلام کا پاس کیجیے فرمایا تم اور ابوسفیان بھی مکے کو سوار ہو جاؤ اور مکے مین پکار دو کہ جو کوئی
ابوسفیان کے گھر مین داخل ہوگا وہ امن پانے والا اور ایمن ہوگا ابوسفیان نے عرض کی کہ یارسول اللہ میرا
گھر تنگ ہی (واعجبہ یعنے یہ حکم اُسکو خوش آیا تھا یا باین معنی کہ اس حکم نے اُسکو تعجب مین ڈالا تھا اسلیے کہ اُسکے
گھر مین گنجایش کثرت و ہجوم کی کیونکر ہوگی) حضرت ص نے فرمایا ہان اور جو کوئی اپنا دروازہ بند کریگا وہ بھی
امان پاویگا اور جو کوئی کعبے کیطرف توجہ کریگا اور ہتھیار اپنے ڈال دیگا وہ بھی پناہ پاویگا مگر سوائے اشخاص چند کے
قتل دشمن خدا ابن سعد بن ابی سرح جو بنی عامر بن لوی سے ہی اور مقیس الکنانی برادر بنی لیث اور عکرمہ بن ابی
جہل و ابن خطل اور سارہ مولاۃ یعنے کنیز آزاد بنی ہاشم کہ ان لوگون کے لیے عہد و ذمہ نہین ہی اگرچہ یہ لوگ
پردہ کعبہ سے بھی لٹکے ہون (یعنے اس صورت مین بھی پناہ نہ دینگے) پس تم دونون اس حکم پر چلے جاؤ
اور خدا کے نام اور برکت پر روانہ ہو چنانچہ حضرت عباس رض رسول خدا صلعم کے بغلہ بیضا یعنے خچری سفید پر
سوار ہوے اور ابوسفیان کو اپنا ردیف کیا یعنے اُسکو بھی اپنے پیچھے بٹھا لیا پھر جب وہ دونون بہت جلد
چلے گئے اُسوقت رسول خدا صلعم کو عباس رضہ عنہ پر خوف آیا تب پیچھے ایک شخص کو بھیجا کہ اُن دونون کو
پھیر لاؤ اور وہ دونون بہت آگے جا چکے تھے راوی کہتا ہی چنانچہ ہمکو یہ حدیث پہونچی ہی واللہ اعلم
کہ آنحضرت علیہ السلام اپنے پاس والون سے فرماتے تھے کیا عجب ہی کہ اہل مکہ عباس کے ساتھ وہ فعل کرین
جیسا بنی ثقیف نے ساتھ عروہ بن مسعود الثقفی کے کیا تھا کہ جب اُسنے اپنی قوم کو طرف اسلام کے دعوت کی
اور بلایا تو اُسکو اُسکی قوم نے قتل کر ڈالا دیکھو قسم ہی اُس خدا کی جسکے ہاتھ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان
ہی اگر اہل مکہ نے بھی ایسا کیا تو اُنمین سے کسی کو باقی نہ چھوڑونگا پھر آنحضرت علیہ السلام نے لشکر کو کتیبہ
کتیبہ کیا یعنے جماعت جماعت کرکے تفریق کر دیا اور اُسکے سالار جُدے جُدے تقسیم کر دیے اور رد مجنبہ یعنے
داہنے بائین کے غول بنائے اور ایک مقدمہ یعنے پیشی کا لشکر مقرر کیا پس مجنبہ میمنہ پر خالد بن الولید بن المغیرہ
کو امیر کیا اور مجنبہ میسرہ پر زبیر بن العوام کو افسر کیا اور ان دونون کو حکم کیا کہ ایک دستہ تو کے کی جانب
بلندی کو لیوے اور دوسرا دستہ طرف پستی کو لیوے اور لشکر مقدمہ کا مقدمۃ الجیش ابو عبادہ کو مقرر کیا اور
خود آن حضرت صلعم درمیان لشکر مہاجرین و انصار کے جو مثل سنگ سیاہ کے سخت تھے روانہ ہوے اور
حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لیکر ثنیہ پر یعنے پہاڑ کی ایک بلندی پر کھڑے تھے تاکہ ابوسفیان کو کثرت
و جمعیت فوج اصحاب کی مشاہدہ کرادین پھر جسوقت ابوسفیان نے دونون مجنبون اور مقدمہ کو دیکھا تو عباس

عباس سے اُن لوگون کو پوچھا تب انھون نے اُنکے نام بتائے بعد ازان جسوقت ابوسفیان نے اس لشکر کو دیکھا جسمین جناب رسول خدا صلعم تھے تو کہنے لگا یا عباس یہ کونسا لشکر ہی جو گویا سنگ سیاہ اور مانند سنگلاخ سیاہ کے ہی عباس رض اللہ عنہ نے کہا واللہ یہ وہ لشکر ہی جسکے ساتھ قوت اسمر ہی یعنے پاس شدید و تہمل نہین یہ لشکر ہی خاص رسول خدا صلعم کا مہاجرین و انصار سے تب ابوسفیان نے عباس رض سے کہا اُذکرک اللہ والرحم یعنے مین تجکو قسم دیتا ہون خدا اور صلہ رحم کی تا مجھسے تو بیان کرے کہ اس کھڑے ہونے پر تجکو کونسا امر باعث ہوا عباس نے جواب دیا کہ بخدا مین تجھسے راست راست کہتا ہون کہ جب تو پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا تھا تو اسوقت لوگ درمیان درختان اراک کے متفرق تھے اسوقت مین نے اندیشہ کیا ان ترغب فی قلۃ الاسلام یعنے پسند کرنا تیرا قلت و ضعف اسلام کو موجب تیرے کفر کا ہوگا بعد اسلام کے پس درین صورت سوائے قتل کے کچھ تجھسے قبول نکیا جاویگا یعنے عذر یا فدیہ تیرا قبول نہوگا پھر مین بھی تجکو اسی ابوسفیان قسم دیتا ہون خدا کی اور صلہ رحم کی کہ تو بھی مجھسے سچ سچ بیان کر کہ جو باتین تیرے دل مین تھین انمین سے کسکے مطابق میری بات واقع ہوئی ابوسفیان نے کہا اللہم میرے دل مین یہی بات تھی کہ جو کچھ تو نے بیان کیا بعض انمین سے مین تجھے ظاہر کرون مگر جب کہ مین نے دیکھا جو کچھ دیکھا تو تحقیق مین نے اب یقین کیا کہ البتہ یہ امر خدا ہی کی جانب سے ہی کوئی اُسکا رد کرنیوالا پھیر دینے والا نہین ہی واللہ ہمیشہ لشکر گذر جاتے تھے یہان تک کہ مین نے اندیشہ کیا کہ یہی محمد کے ساتھ مکے کے پہاڑ پر چلے جاوینگے سر یا عباس رض یعنے چلو اے عباس کہ مین نے مثل اُنکے کبھی ایسی کوئی صباح قوم کی اُنکے گھرون مین نہین دیکھی چنانچہ وہ دونون یعنے عباس و ابوسفیان مکہ مین گئے پس ابوسفیان نے باواز بلند ندا دی کہ جو کوئی میرے گھر مین داخل ہوگا پس وہ امان پاویگا یہ اُسکی صدا اُسنے عکرمہ و قیس اکنانی ابوسفیان کے پاس آئے اور دونون نے کہا ہلاکی ہو تجکو اے ابوسفیان کیا اسواسطے ہمنے تجکو بھیجا تھا تب ابوسفیان نے کہا چلے جاؤ اپنے کامون پر یعنے جاؤ اپنا کام کرو بتحقیق کہ تمھارے پاس ایسا لشکر عظیم آگیا ہی کہ تم دونون اور قوم تمھاری تاب تحمل نہین رکھتے ہو وہ لشکر آیا ہی کہ مانند شب تیرہ و تاریک کے سیاہ ہی یہ سُنکے اُن دونون نے ابوسفیان کو زجر کیا اور انتقام بد سے اور اپنے شر سے اُسکو ڈرایا پھر ابوسفیان نے کہا کہ اور دوسری خبر مین تمسے بیان کرتا ہون کہ جو کوئی اپنا دروازہ بند رکھیگا یعنے رد و داخلہ لشکر وہ بھی امان پاویگا اور جو کوئی رجوع طرف کعبے کے کریگا اور ہتھیار اپنا ڈال دیگا وہ بھی پناہ پاویگا مگر سوائے مقیس و عکرمہ بن ابی جہل و عبداللہ بن سعد و ابن خطل و سارہ کنیز آزادہ بنی ہاشم کی کہ ان لوگون کے لیے امان مقرر نہین کی گئی ہی اگرچہ یہ سبب لیے کے پردہ سے لٹکے رہین یعنے انکو کعبے مین بھی امان نہ ملیگی ناگاہ ہند بنت عتبہ زوجہ ابی سفیان کی آئی اور داڑھی ابوسفیان کی پکڑ کے لٹک گئی اور اُسکو لپٹ گئی اور طمانچے مارنے لگی اور شور کرنے لگی کہ اس بڈھے

احمق کو قتل کرو کہ یہ دین سے باہر ہوگیا اور ابوسفیان اس بات مین معروف تھا کہ پکارتا تھا ای آل غالب سلام ملاؤ تو سلامت رہوگے اور حال بنی خزاعہ یہ تھا کہ اُنکے ساتھ قریش اور حلفاے قریش نے جو کچھ کیا تھا وہ اُسکے بدلا لینے کی فکر مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے ہوکر آمادہ قتال تھے یعنے چاہتے تھے کہ لڑائی ہوے اور آنحضرت علیہ السلام اُنکو روکتے تھے اس خوف سے تا کوئی ذمی ہمارا قتل نہو جاوے اُسوقت عباس رضی اللہ عنہ پاس حضرت علیہ السلام کے آئے اور اُنکے ہمراہ جبیر بن مطعم بھی رویف وار سوار تھا تب آپ نے عباسؓ سے فرمایا کہو تمھارے پیچھے والون نے کیا خبر ہے اُنھون نے کہا اہل مکہ سب اسلام لائے ہین مگر وہ لوگ جنسے مبالات اور اُنکی پروا نہین کہ وہ لاابالی ہین پس بارسول اللہ تھوڑی دیر لڑائی روک رکھیے اور اُسی عرصے مین ابوسفیان ابن الحارث بن عبدالمطلب حاضر ہوا اور اُسکے ساتھ اُسکا بیٹا جعفر اور عبداللہ ابن امیہ بن المغیرہ برادر حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت ابی امیہ بن المغیرہ کا تھا اور اُس زمانہ مین حضرت ام سلمہ زوجیت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھین پس وہ دونون یعنے ابوسفیان مع پسر و عبداللہ سامنے حضرت علیہ السلام کے آئے اور سلام کیا آپ نے اُنسے منھ پھیر لیا اور اُنکے لیے عہد و امان قبول کرنے سے انکار کیا تب ابوسفیان نے عرض کی کیا آپ مجھ سے سلام کو پھیرے دیتے ہین سو واللہ مین مشرکین کی طرف کبھی نہ پھر جاونگا ولیکن مین مع اپنے بیٹے کے اسی صحرا مین پڑا رہونگا یہانتک کہ ہم دونو مرجاوین اور عبداللہ بن ابی امیہ پاس بنی امیہ یعنے اپنے باپ کی اولاد اپنے بھائیون پاس کنارہ لشکر کے چلا گیا بعد ازان کسیکو پاس ام سلمہ اپنی خواہر کے بھیجا تا وہ اُسکے لیے درخواست امان کرین تب حضرت ام سلمہ جناب رسول خدا صلعم کے پاس آئین اور کہا یارسول اللہ مَا جَعَلَ اللّٰہُ اَخِیْ وَابْنَ عَمِّکَ اَشْقٰی مِنْ خَرَجَ اِلَیْکَ مِنْ اَہْلِ مکہ یعنے اہل مکہ مین سے جو لوگ آپ کے پاس آئے ہین سو اُنسے زیادہ تر میرے بھائی اور آپکے ابن عم کو خدا نے شقی نہین کیا ہے آپ نے فرمایا مگر میرے چچا کا بیٹا تو میری ہجو کیا کرتا تھا ولیکن بھائی تیرا سو اُسنے قسم کھائی تھی اس بات کی کہ وہ میرے ساتھ ایمان نہ لاویگا یہان تک کہ مین آسمان پر چڑھون اور اُسکے لیئے خدا کے پاس سے کوئی ایسی کتاب لاؤن جو اُسکی طرف نازل بھی ہو کہ وہ اُسکے تین پڑھے پس اسلیے مین اُن دونون کو امان قبول نہین کرتا تھا آخر بعد اسکے آن حضرت علیہ السلام نے اُن دونون کو بلوا بھیجا اور اُنکے لیئے امان قبول فرمائی اور اُن دونون نے بیعت کی اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی کہ اہل مکہ البتہ سب اسلام لائے مگر تھوڑے جو ساتھ مقیس کے ہین تب آپ نے بنی خزاعہ کو حکم کیا کہ اُن لوگون کی طرف دوڑ مارین اور جو اُنسے لڑین اُنکے سوے اوروں کو قتل نکرین اور نہ اُن چند آدمیون کو مارین جنکا نام اُنکو بتا دیا چنانچہ خزاعہ نے دوڑ ماری اور خزاعہ کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہوے تھے آخر حق تعالے نے مقیس الکنانی کو اور اُسکے ہمراہیون کو جو قریش سے تھے کہ اُنھین مین حویرث بن نفیل بھی تھا اُسی معرکہ مین ہلاک کیا مگر ابن خطل کہ وہ

پردہ کعبہ سے لپٹ رہا تب ابو بردہ الاسلمی و سعید ابن حریث المخزومی اُسکے پاس جا پہونچے پھر اُسکو تلوار مین مارا یہان تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا یعنے مر گیا اور عبد اللہ بن ابی سرح بھاگکر پاس ایک صحابی کے پہنچا اور عبد اللہ اُس صحابی کا برادر رضاعی اور مہانہ اُسکی کنیز آزاد کا بیٹا تھا چنانچہ وہ صحابی عبد اللہ کو خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین ہمراہ لیگیا اور کہا سلام علی رسول اللہ پھر عبد اللہ نے بھی سلام کیا مگر آپ نے اُس سے منہ پھیر لیا بعد ازان وہ طرف رخ حضرت کے آکر پھر سلام بجا لایا پھر آپ نے اُس سے منہ پھیر لیا اسیطرح تین بار ہوا اور اس بات سے غرض آپ کی یہ تھی کہ قوم مین سے کوئی شخص اٹھکر اُسکو قتل کرے تب آن حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین نے جو اُس سے سکوت کیا کہ جواب اُسکے سلام کا نہ دیا اور اُسکی طرف سے منہ اپنا پھیر لیا تو غرض میری یہ تھی کہ قوم مین سے کوئی شخص اٹھکر اُسکو قتل کرے یہ سنکے انصار مین سے ایک مرد بولا یا رسول اللہ مین نے بھی ایسا ہی قصد کیا تھا ولیکن مین دیکھتا تھا کہ آپ میری طرف انکھون مین اشارہ کرین فرمایا کہ نبی انکھ نہین مارتا ہی گویا ایسا اس بات کو وفا اور عہد شکنی جانتے تھے و اما عکرمہ بن ابی جہل سو وہ دریا کی طرف بھاگ گیا تا کہ جشیون مین جاکر ملجا وے جب ملاحون کے پاس آیا اور اُنکو کرایہ دیا تب اُنھون نے اُسکو کشتی پر سوار کر لیا پھر جب عکرمہ کشتی مین بیٹھا تو لات و عزی کا نام لیا یہ سنکے اہل کشتی نے کہا کہ ہرآئنہ سفینہ ہمارا دریا مین جاری نہین ہوتا مگر بنام خدائے وحدہ لاشریک کہ پس اسی نام سے تو پکارتا نہین تو ہماری ناؤ سے اُتر جا تب عکرمہ بولا اگر وہ اللہ ایسا ہی کہ یکتا ہی کوئی شریک اُسکا نہین ہی دریا مین تو وہ ہی ایسا ہی خشکی مین بھی ہی ہی ما ہمنی اذن یعنے کیا ہی بُری بات سنائی ہی مجکو اُسوقت نہتھا گریز کرنا میرا مگر حق سے یعنے مین نے حق سے گریز کیا تھا پھر عکرمہ وہانسے پھرا اور خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہو کر ہاتھہ اپنا حضرت کے ہاتھہ مین دیا اور کہنے لگا کہ یہ جگہ ہی امن پانے والے اور پناہ لینے والے کی اگر آپ قتل کرین تو قتل کرینگے گناہگار خطاکار کو اور اگر عفو کیجئے تو عفو کیجئے گا ذی قرابت سے یہ کہکے پھر اُسنے شہادت حق کی گواہی دی یعنے اُسنے حق و یقین سے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تب حضرت نے ہاتھہ اپنا بڑھایا اُسنے بیعت کی بعد ازان خالد بن الولید طرف ایک قبیلے کے بنی کنانہ کے مقام ابرق کو روانہ ہوا اور وہ لوگ بنو جذیمہ کہلاتے تھے تقدیم جیم قبل ذال معجمہ تو خالد نے اُنکو صبح کی نماز پڑھتے مین پا لیا پھر جب اُن لوگون نے نماز سے فراغ پائی اور خالد کو دیکھا تو وہ سب پناہ لینے کو پہاڑ پر چڑھ گئے اور اُسوقت خالد کے ہمراہ سات سو سوار بنی سلیم سے تھے اور انصار مین سے اُسکے ساتھ سوائے ابو قتادہ بن انس کے دوسرا نہ تھا تب لشکر خالد سے ایک شخص نے درمیان بنی جذیمہ کے آواز دی کہ دیکھو یہ خالد ہی بعد ازان خالد نے اُن لوگون کو گھیر لیا اور کہنے لگا تم کون قوم ہو اُسنے کہا ہم مسلمان ہین ہم گواہی دیتے ہین کہ سوائے خدا یکتا کے جسکا کوئی شریک نہین

نہین دوسرا کوئی معبود لائق عبادت نہین ہی اور ہر آیتہ محمد بندہ ورسول اُسیکا ہی خالد نے کہا اگر تم سچے ہو
تو بتا دو تم کب مسلمان ہوے اُنھون نے کہا آج کی رات جسوقت ہمکو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے اپنا ہاتھ
اُن لوگون سے روک لیا ہی جنھون نے ہتھیار ڈال دئے اور شہادت لا الا اللہ کی دی ہی تو ہمنے بھی شہادت
ادا کی اور نماز پڑھی خالد نے کہا اگر تم یہ بات سچ کہتے ہو تو اُتر آؤ تب ایک شخص نے بنی جذیمہ مین سے کہا کہ اے
گروہ بنی جذیمہ یہ خالد بن الولید وہ شخص ہی کہ تم اُسکو خوب جان چکے ہو اور حال یہ ہی کہ بعد رکھدینے
ہتھیارون کے بجز اسیری کیا ہی اور بعد اسیری سوائے قتل کے اور کچھ نہین اُن لوگون نے اُسکو جواب دیا
واللہ ہم تیرا کہنا نمانین گے اور ہم لوگ کسی بات مین کہنے والون مین سے نہین ہین اور البتہ ہمنے اسلام قبول
کیا ہی اور اُسکو ہمنے سچ جانا ہی آخر اُن لوگون نے ہتھیار رکھدیے اور پہاڑ سے نیچے اُتر آئے اُسوقت خالد
نے اُنکے قتل کا حکم کیا کہ وہ لوگ قتل ہوے وحال آنکہ ابو قتادہ نے کہا تھا کہ اے خالد اس قوم کے قتل کرنے
سے ہمکو کچھ فائدہ نہین بعد ازان ابو قتادہ وہان سے پھر کر آن حضرت صلعم کی خدمت مین حاضر ہوے اور
خبر بیان کی اُسوقت آپ کو اس امر سے صدمہ شدید ہوا اور خالد بھی آپہونچا اور بنی جذیمہ کے زنان وفرزندان
کو نیز بہین پکڑ لایا اور حضرت علیہ السلام کے سامنے حاضر کیا آپ نے اس امر مین اُسکو نہایت سرزنش سخت سے
ملامت کی خالد نے کہا یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر قربان کرے آپ مجکو ملامت کیجیے کہ ہمنے انکو بموجب اُس
آیت کے قتل کیا ہی جسکو خدا نے آپ پر نازل فرمائی ہی کہ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ
وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ یعنے تم اُنکو قتل کرو کہ حق تعالے اُنکو تمھارے ہاتھون عذاب کریگا اور خوار کریگا
اور تمکو اُنپر غالب کریگا اور مؤمنین کے دلون کو تسکین وتسلی دیگا پس حق تعالے جانتا ہی کہ بے شک
مین مومنین مین سے ہون اور ہر آئینہ اُس قوم نے مجھسے کینہ کشی کی تھی پس حق تعالے نے اُنکی طرف سے
میرے سینے کو تسلی بخشی چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زنان وفرزندان بنی جذیمہ کو طرف اُنکے
وطن کے پھیر دیا اور مال ومتاع مغزوبہ اُنکے تئین پھر دا دیا بعد ازان جناب رسالت مآب صلعم نے اہل
مکہ کو واسطے بیعت کے طلب فرمایا اور مردون کو اُنکی عورتون سے پہلے بلایا پس قسم قسم مردے جو حاضر ہوے اُنمین
عبداللہ بن الزبعری بن قیس السہمی بھی تھا اور یہ وہ شاعر ہی جو شان مین حضرت علیہ السلام کی اشعار
ہجو کے کہتا تھا چنانچہ وہ روبرو حضرت کے کھڑا ہو کر یہ شعر پڑھنے لگا یا رسول الملیک ان لسانی
رانق ما فتقت اذ انا بور ۲ اذا جاری الشیطان فی سن الغی ۲ ومن مال میلہ مثبور ۲ امن اللحم والعظام
بما قلت ۲ ونفسی الفداء وانت النذیر ۲ اے رسول خدا کے ہر آئینہ زبان میری بند وبست کرنے والی ہی
اُن باتون کی کہ ہلاکی کے کانون کو پھاڑا تھا جسوقت مین ہمراہی کرنے والا تھا شیطان کی طرف تکبر مین

یعنے مین جسوقت طریق تکبر مین پیروی وہمراہی شیطان کی کرتا تھا باتین میری سمع خراشی
مردم کرتی تھین اور وہ باعث میری ہلاکی کی تھین یعنے اشعار ہجو سواب زبان میری اُسکی درستی
کرنیوالی ہی یعنے عذر خواہی کرتی ہی اور حال یہ ہی کہ جو شخص مائل ہوا اپنی میل خاطر کا یا کسی میلان کا
تو ہلاک ہونے والا ہی اور میرا گوشت دستخوان ایمان لاتا ہی اس پر جو مین نے کہی یعنے جو مین اقرار کرتا ہون
یہ سُنکے آنحضرت ع نے فرمایا کما بلغنا حسبک یعنے جیسے کہ مجھے خبر پہونچی ہی تیرے لیے کافی ہی (یعنے قبول اسلام کرنا
کفایت کرتا ہی عذر کو) اور آپ نے ہاتھ اپنا بڑھایا اُسنے حضرت کے ہاتھ پر بیعت کی اور جب آنحضرت صلعم دونون
بیعت لینے سے فارغ ہوے تب عورتون کو بلوایا اور آنحضرت صلعم اُسوقت بلندی صفا پر تھے اور عمر رض حضرت سے
پائین مین کھڑے ہوے عورتون کی بیعت حضرت کے لیے لیتے تھے تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ مین
تم سب عورتون سے بیعت لیتا ہون اس بات پر کہ تم کسی شی کو خدا سے شریک وہمسر نکرو اور ہنڈ اپنا سر
چادر مین چھپائے ہوے درمیان عورتون کے تھی وہ سر اونچا کرکے کہنے لگی بخدا کہ آپ ہمسے اُس امر کا عہد لیتے
جو مردون سے لیتے ہوے مین نے آپ کو نہین دیکھا بتحقیق کہ ہمنے یہ عہد آپکو دیا پھر آن حضرت ع نے فرمایا اور
اس بات کی بیعت تم عورتونسے لیتا ہون کہ تم چوری نکرو ہنڈ نے کہا بخدا کہ مین ابوسفیان کے گھر مین ان باتون
مبتلا ہوئی ہون سو مین نہین جانتی کہ یہ باتین میری جہالت وناواقفیت مین محسوب کیجائین گی یا نہین ابوسفیان
نے کہا جو کچھ ایام گذشتہ مین گذر گیا اور جس چیز مین تغیر دیا گیا وہ سب تیرے لیے حلال ہی تب آنحضرت علیہ السلام
نے فرمایا کہ تو ہی البتہ ہنڈ بنت عتبہ ہی اُسنے کہا ہان مین ہی ہنڈ ہون سو آپ گذشتہ کو عفو کیجئے حق تعالے
آپ سے عفو کرے پھر آپ نے فرمایا کہ اور تم اپنی اولاد کو قتل نکرو ہنڈ بولی بتحقیق کہ ہمنے تو اُن اولاد کو بچپن
مین پالا اور جب وہ سن دار ہوے تو بدر مین تمنے اُنکو قتل کیا پس تم جانو اور وہ یعنے تم اُنکا حال خوب جانتے ہو
یہ سُنکے عمر رض ہنسے یہان تک کہ استغراب کیا یعنے قہقہہ مارا پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم بہتان نہ باندھو
بَیْنَ اَیْدِیْکُنَّ وَاَرْجُلِکُنَّ یعنے اپنے سامنے ف اور اَیْدِیْکُنَّ سے کنایہ حمل حرام اور اَرْجُلِکُنَّ سے کنایہ وضع حمل حرام
پس اُسکو طرف شوہرون کے نسبت دینا بہتان ہی ہنڈ بولی بخدا کہ بہتان البتہ بدچیز ہی اور البتہ بغض سے
درگذر وعفو کرنا بہتر ہی اور جو کچھ آپ نے ہمکو امر کیا ہدایت اور بزرگ اخلاق ہی پھر آنحضرت علیہ السلام نے
فرمایا کہ اور تم امر معروف یعنے امور خیر اور اچھے کامون مین میری نافرمانی نکرو ہنڈ بولی ہم اس مجلس مین اسلیے
نہین بیٹھے ہین کہ چاہتے ہون کسی بات مین آپ کی نافرمانی کرین پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم زنا نکرو
ہنڈ بولی کیا آزاد عورت بھی زنا کرتی ہی یعنے کیا بیبیان بھی زنا کرتی ہین الغرض جن باتون پر اُن عورتون سے
حضرت نے عہد لیا اُن سب نے اقرار کیا اور آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ ان عورتون سے بیعت لے پھر

آن حضرت علیہ السلام نے اُن عورتون کے لیئے خدا تعالے سے استغفار و طلب آمرزش کی ۱۲ منہ

ذکر غزوہ حُنین

بعد فراغ فتح مکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے چند شبین وہان مقام کیا بعد ازان طرف حُنین کے خروج کیا اور یہ خروج ماہ رمضان مین ہوا چنانچہ مکہ سے چلکر قدید مین اترے تب وہان رسول خدا صلعم نے افطار کے لیے کوئی چیز پینے کی طلب فرمائی تو ایک کاسہ آپ کے سامنے آیا کہ اُسمین کوئی پینے کی چیز تھی (پانی ہو خواہ دودھ) پھر کاسہ کو حضرت نے بلند کیا یہان تک کہ لوگون نے اُسکو دیکھا بعد ازان آپ نے اُسکو پی لیا جسقدر خدا نے چاہا بعد ازان حضرت کے منادی نے ندا دی کہ مَنْ صَامَ فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ وَمَنْ اَفْطَرَ فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ یعنے جو کوئی روزہ رکھے اُسپر گناہ نہین اور جو کوئی روزہ نہ رکھے اُسپر بھی گناہ نہین (یعنے اس سفر مین) چنانچہ قبیلہ ہوازن کو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُنکی طرف عازم ہین تب اُنھون نے اپنے گرد نواح مین پیکون کو بھیجکر کہلا بھیجا سو لوگ حُنین مین مجتمع ہوے اور بنی ثقیف بھی وہین اُنکے پاس آپہونچے اور سالار بنی ثقیف کا کنانہ بن عبد یالیل بن عمرو تھا اور رسول خدا صلعم بھی وہان پہونچے اور لوگ ہمراہی مین بکثرت تھے تب ایک صحابی بول اُٹھا کہ آج بسبب کثرت اپنے لوگون کے ہم مغلوب نہونگے یہ سُنکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غیظ و غضب مین آئے اور سخت زجر و غصہ کیا اور اسی مقدمہ مین یہ آیت نازل ہوئی جس جگہ حق تعالے نے ذکر یوم حُنین فرمایا ہے اِذْ اَعْجَبَتْکُمْ کَثْرَتُکُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْکُمْ شَیْئًا وَضَاقَتْ عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُدْبِرِیْنَ یعنے جسوقت تمکو عجب مین ڈالا تمھاری کثرت نے اسی کہ تم اپنی کثرت جمعیت پر نازان ہوئے سو وہ کثرت تمھاری کچھ کام نہ آئی کہ زمین باوجود اس وسعت و فراخی کے تمپر تنگ ہوگئی پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگے آخر جب لشکر اسلام مشرکون پر جا پڑا تو وہ لوگ بھاگ نکلے اور اپنے اہل و عیال سے دور جا پڑے اُسیوقت بعض اصحاب اُنکی بعض عورتون کو قبضے مین لائے پھر مشرکون نے آپسمین غل شور مچایا کہ اے بدی کے مددگار و تم اپنی فضیحتون کو یاد کرو تا آنکہ گروہ مشرکین دفعۃً پھر پڑے اور اصحاب نبی بھاگ نکلے یہانتک کہ بعض انمین سے سوائے مکے کے کہین نہ ٹھہرے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تنہا رہ گئے یہان تک کہ تھوڑے سے ہمراہ باقی تھے کہ اُنمین ایمن بن ام ایمن موجود تھے کہ وہ آپ کے سامنے تلوار مار رہے تھے اُسوقت ایک شخص مع جماعت بنی ثقیف اس ارادے سے آگے بڑھا تا آن حضرت کو قتل کرے راوی گمان کرتا ہے کہ ایمن نے حضرت کی وقایت و حمایت اپنی جان سے کی پس ہر ایک وہ دونون باہم بضرب ذو حدین آئے آخر ہر ایک نے اپنے مدمقابل کو قتل کیا یعنے ایمن نے اُس شخص کو قتل کیا اور اُسنے ایمن کو شہید کیا اسطرح ایک دوسرے کی ضربت سے مقتول ہوا اور اُسوقت

ابوسفیان بن الحارث بن عبد المطلب بغلہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لگام پکڑے تھے اور عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ رکاب تھامے تھے اور اُن تھوڑے لوگون مین سے چند آدمی یمین ویسار سے قتال کر رہے تھے اُس حال مین عباس رضی اللہ عنہ نے کہ مرد بلند آواز تھے پکار کر آواز دی یا معشر الانصار انصار الذین آووا ونصروا اے وہ گروہ انصار جنھون نے اپنے نبی کو اپنے یہان جگہ دی اور نصرت کی و یا معشر المہاجرین الذین بایعوا تحت الشجرۃ یعنے اور اے وہ جماعت مہاجرین کی جنھون نے زیر شجرہ اپنے نبی کی بیعت کی ہی آگاہ رہو کہ ہر آئینہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم زندہ وسلامت ہین سو تم سب اُٹھے ہو جاؤ اور آواز دی تھی عباس نے ایسی آواز کہ دونون فریق کو سُنائی یعنے دونون فریق نے وہ آواز سنی تب لوگ مؤمنین مین سے اور گروہ مشرکین طرف اُس آواز کے دوڑتے ہوے آگے بڑھے اور قریب رسول خدا صلعم مجتمع ہو گئے پھر دونون فریق مسلمانون اور مشرکون نے باہم بشدت تمام تلوارین مارین یعنے دونون فریق سے بایکدیگر سخت تلوار چلی چنانچہ مسلمین اور مشرکین مین قتل کی کثرت وشدت ہوئی ثم انزل اللہ سکینتہ علے رسولہ وعلی المومنین وانزل جنودا لم تروہا وعذب الذین کفروا وذلک جزاء الکافرین یعنے بعد ازان حق تعالے نے اپنے نبی اور مومنین پر تسکین اور تسلی اپنی نازل کی اور حق تعالے نے ایسا لشکر بھیجا کہ اُنھون نے اُس لشکر کو نہ دیکھا یعنے وہ اُسکو نہ دیکھتے تھے اور عذاب کیا کافرون پر (یعنے قتل و نہب مال وبندی اہل وعیال) اور یہ جزا سزا ہی کافرون کی وبعد ازان حق تعالے نے کافرون کے دلون مین رعب ڈالا کہ اُس ہیبت مین وہ دشمنان خدا اور اُنکے مددگار بھاگ نکلے اور رئیس فرمان روا اُنکا اُس عرصہ مین مالک بن عوف النصری تھا جو اس روز اپنے گھوڑے سے کہتا تھا اقدم نجاح انہ یوم یکر ومثلی علے مثلک یمی ویکر ویطعن النجا العوی وتنہر یعنے آگے بڑھ اے فرس واسطے حاصل کرنے حاجت کے پا آنکہ نجاح مصدر بمعنی ناجح خطاب بفرس یعنے اے ناجح آگے بڑھ کہ ہر آئینہ آج وہ روز ہی کہ حملہ کرے مجھسا شخص اور حمایت کرے اور حملہ پر حملہ کرے اور نیزہ مارے بازو کھولکر سوار ہو کر تجھ ایسے فرس پر جو لتا ہوا اور شور کرتا ہو پس یہی عوف بن مالک اپنے اصحاب کے پیچھے بھاگ نکلا اور مسلمین نے اُن لوگونکا تعاقب کیا اور اُنھین مسلمین مین سے بنو سلیم سات سو آدمی تھے اور یہ سب وہ ہین جنھون نے نبی جذیمہ کو قتل کیا تھا چنانچہ مشرکین نے انھین بنی سلیم کو آواز دی کہ اے بنی نکمہ اپنے بھائیون یعنے ہمسے باز رہو یہ سنکے اُن لوگون نے طلب وتعاقب مشرکین مین تاخیر کی اور اپنے نیزون کو روک لیا تب اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اور فرمایا اللھم علیک ببنی نکمۃ اما فی قومی فوقعوا وقعا واما فی قومہم فابطوا وفاعا یعنے اے پروردگار تجھپر لازم کرتا ہون حکم وانتقام کرنا ساتھ بنی نکمہ کے کہ وہ لوگ دربارہ میری قوم کے

۱۵ قولہ قتل وہ بایں ہمہ اول اور خاص ان سب کا اور بعض کا مثلی ہی اور مثلک خاص قوی وسر کا ہی ویطعن النجا طعن رماح اے مال فراخ باز وکشادہ قوی وسر اے پر تاک مثلی وہر اد بالک مطلق تم بالک مطلقا ۱۲

تو حملہ پر حملہ کرتے ہین اور اپنی قوم کے بارہ مین اُنکے بچانے اور باز رکھنے کے لیے طلب و تعاقب مین تاخیر کرتے
ہین آخر جب اس بات کو بنی سلیم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا تو پھر طلب مشرکین مین کوشش کرنے لگے
چنانچہ ایک شخص بنی سلیم کا لاحق ہوا ساتھ بنی جیب اور دُرید بن الصمۃ الجشمی کے اور اسوقت دُرید ہوذج مین تھا
کہ بنی جیب اُسکو تیمناً دیکھنے کو نکلے تھے پس اس مرد سلمی نے اُسکے ناقہ کی مہار پکڑلی اور ناقہ کو بٹھایا تو دیکھا
کہ ہوذج مین ایک شیخ کبیر السن ہی کہ یہ اُسکو نہین پہچانتا تھا تب اس مرد سلمی نے کہا اے شیخ مین تجکو قتل
کرونگا دُرید نے کہا یہ وہ دن ہی کہ نہ مین اُس سے غائب ہون نہ اُسمین حاضر ہون یعنے نہ اس قوم سے
باہر ہون نہ اُنکے کام مین حاضر و شریک ہون غرض یہ کہ کالمعدم ہون پس اگر تو مجھے قتل کرنیوالا ہی تو میری
تلوار کو میان سے نکال لے اور میری پسلی کے نیچے ہڈیان چھوڑکے اس تلوار سے مار کہ مین بھی لوگون کو یون
ہی قتل کیا کرتا تھا بعد ازان اپنے اہل کے پاس جا اور اپنے قتل کرنے کی میرے تئین اُنکو خبر کر کہ مین نے
دُرید بن صمہ کو قتل کیا ہی آخر اس شخص نے جیسا اُس سے دُرید نے بیان کیا تھا ویسا ہی کیا پھر جب وہ جوان
اپنے اہل کے پاس آیا تو حال دُرید سے اُنکو خبر کی کہ مین نے اُسکو قتل کیا ہی سو اُس جوان کی ماں نے
اُس سے کہا خدا تیرے ہاتھون کو جلادے تُو نے مجھسے یہ بات نکمی تھی اور خبر کرنے کو نکما تھا مگر اسلیے
تا احسان اپنا جو تجھپر ہی ہمکو یاد دلادے پھر اُسکی ماں خدا کو اپنا محلوف کرکے یعنے خدا کی قسم کھاکر کہنے لگی
کہ ہرآئینہ دُرید نے ایک صبح مین تیری تین مائین آزادکین مجکو اور میری ماں اور تیرے باپ کی ماں تیری دادی کو
تب اُس جوان نے جواب دیا اے مادر جس کسی نے خدا و رسول کی تکذیب اور انسے روگردانی کی اب اسلام نے
اُسکے احسانات کو قطع کردیا و بعد ازان آن حضرت صلعم نے ابو عامر اشعری کو کچھ لوگ اُنکے ساتھ کرکے پیچھے
مفرون ہوازن کے روانہ کیا سو یہ لوگ جماعت ہوازن سے مقام اوطاس مین جاکر سے پھر باہم لڑائی ہوئی
اور مشرکین نے ابو عامر کو مارلیا تب حق تعالے نے مشرکین کو شکست دی کہ وہ سب بھاگ گئے اور مسلمین
اُنکی عورتون اور اُنکے لڑکون کو تمام جو کچھ تھی قید کرلائے چنانچہ آنحضرت صلعم نے اُن سب کو درمیان
مہاجرین و انصار کے تقسیم کردیا اور خمس چھوڑ دیا و چونکہ حضرت صلعم کو فتح حنین مین اونٹ و بکریان بکثرت
ہاتھ آئین تھین تو آپ نے چاہا کہ روساء عرب مین سے کچھ لوگون کی تالیف قلوب کرین مثل ابوسفیان بن
حرب و سہیل بن عمرو اور اقرع بن حابس الحنظلی اور عُیینہ بن حُصین الفزاری کے چنانچہ ان لوگون کو آپنے
سو سو اُونٹ عطا کیے (یعنے ہر ایک کو سو سو اونٹ دیے) اور حکیم بن حزام بن خویلد القرشی کو ستر اونٹ
دئے مگر حکیم کو اس مقدار سے ناخوشی ہوئی اور عرض کی یارسُول اللہ ہرآئینہ مین کسیکو لوگون مین سے
بڑا مقدار آپ کے عطیۂ بزرگ کا اپنے سے زیادہ نہین دیکھتا ہون تب آپ نے دس اونٹ اور بڑھا دئے

حکیم نے اسکے قبول سے بھی انکار کیا پھر آپ نے اور دس اونٹ اضافہ کیے حکیم نے اسکو بھی قبول نکیا تب
آپنے پورے سو کر دیے اُسوقت حکیم نے پھر عرض کی یارسول اللہ یہ عطیہ آپکا جس کے مین راضی ہوا یہ بہتر ہی
میرے حق مین یا وہ دوسرا یعنے پہلا جس سے مین نے انکار کیا تھا فرمایا نہین بلکہ وہ دوسرا جس سے
تو ناخوش ہوا تھا اُسنے کہا بخدا کہ مین اُسکے سوا اور نہ لونگا کہ پھر بعد آپکے آدمیون مین سے کسی سے کسی شے کی التجا
مین نکرون (یعنے اس قناعت سے بعد آپ کے تنعنا چاہتا ہون) فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ حق تعالے
تیرے لیے اسمین برکت دیوے راوی کہتا ہی کہ حکیم مرتے دم تک روے زمین پر قریش سے بہت زیادہ
مالدار تھا بعد ازان ہوازن مفرور بھی خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر آئے بامید پھیر پانے
اپنے زنان و فرزندان کے اور اسلام لائے چنانچہ آنحضرت علیہ السلام نے اُنسے فرمایا کہ اِذَا خَرَجْتُ اِلَی
النَّاسِ فَتَقَدَّمُوْا اِلَی النَّاسِ وَ تَقَدَّمُوْا النَّاسَ عَلَیَّ یعنے جب مین لوگون کے سامنے باہر نکلون تو تم مجھسے لوگون
کے سامنے اپنی ناداری بیان کرو اور لوگونسے میرے برروناداری ظاہر کرو (مترجم کہتا ہی میرے نزدیک بجاے
تقدموا کے تقدوا ہی یعنے تم لوگون کے سامنے مجھپر بوجھ ڈالو اور میرے برر و لوگون پر بوجھ ڈالو آخر ہوازن
نے ایسا ہی کیا کہ جب رسول خدا صلعم سے اُنھون نے کلام کیا تو حضرت نے اُنپر خمس پھیر دیا اور خود حضرت نے
اُنکے لیے لوگونسے کلام کیا تو سب نے واپس کر دیا سوا سے ایک صفوان بن امیہ بن خلف الجمحی کے کہ رسول خدا صلعم
اُسکو خمس سے ایک عورت عطا کی تھی اور وہ اُسپر واقع ہو چکا تھا تو گمان رکھتا تھا کہ وہ عورت حاملہ ہی اور
جب کہ قریش نے دیکھا کہ عطایا و بخشایش رسول خدا صلعم کی حق مین قریش اور مہاجرین کے بوسعت و کثرت
تمام ہی تو اُنکو خوف ہوا کہ آن حضرت صلعم ارادہ رجوع و بازگشت طرف اپنی قوم کے رکھتے ہین (یعنے گویا آپ
چاہتے ہین کہ انصار اور مدینہ چھوڑکر درمیان اپنی قوم کے مکے اپنے وطن مین آباد ہون) اس بات سے وہ باندوہ
شدید غمگین ہوے یہ خبر آنحضرت صلعم کو پہونچی کہ آپکی توسع بخشش سے انصار دلگرفتہ ہین تب آنحضرت صلعم طرف سعد
بن عبادہ کے گذرے اور اُنسے فرمایا کہ تو اپنی قوم کو میرے پاس جمع کر اور سعد نہین جانتے تھے کہ اس سے حضرت کی
کیا مراد ہی آخر سعد نے درمیان انصار کے منادی بھیجا کہ تم سب حضرت کے پاس سعد کے فرودگاہ مین جمع ہو چنانچہ
سب انصار آپ کے پاس جمع ہوے اور حضرت نے اُٹھکر اُنکے سامنے خطبہ بیان کیا اور فرمایا اے گروہ انصار
مجھے خبر پہونچی ہی کہ تم لوگ میری اس عطایا سے جو مین نے قریش مین کچھ لوگون کو دیا ہی اپنے دلون مین افسردہ
و رنجیدہ ہو سو حال یہ ہی کہ مین نے اس عطا و سخا سے اُنکا دین مول لیا ہی (یعنے اُنکا اکلا دین مول لیا
اور یہ دین ضعیف اُنکے لیے خرید دیا) اے گروہ انصار کیا تمکو یاد نہین اور تم کیون نہین یاد کرتے ہو کہ جب مین
تمھارے یہان آیا تھا تو اُسوقت تک تم گھوڑون پر سوار نہوے تھے یعنے تمکو گھوڑا سواری کو میسر نتھا اور

تم مدینے سے بدون کسی نگہبان اور امان دہندہ کے نہین نکل سکتے تھے سو آج تم افضل اور بہتر ہو ان لوگون سے جو لشکر مین تمھارے سامنے حاضر ہین یہ سنکے لوگ چپ ہے حضرت کو کچھ جواب نہ دیا پھر آپ نے فرمایا مجھے جواب کیون نہین دیتے ہو تب انصار بولے ہم خدا و رسول سے راضی ہین پھر فرمایا واللہ تم لوگ میری نسبت یہ بات سمجھو کہ تو ہمارے یہان نکالا ہوا آیا تھا ہمنے تجکو جگہ دی اور تو خوف زدہ تھا ہمنے تیری نصرت کی اور تو محتاج تھا ہمنے اپنے مال و تن سے تیری غمخواری کی پس اگر یہ بات تم کہوگے تو تم سچے ہو یعنے بات جھوٹھ نہین انھون نے جواب دیا ہم خدا و رسول سے راضی ہین بعد ازان حضرت نے فرمایا اے گروہ انصار کیا تم اس بات پر راضی و خوش نہین ہو کہ اور لوگ تو اپنے گھرون کو اونٹ و بکریان لیجاوین اور تم اپنے یہان رسول اللہ کو لیجاؤ سب بولے بلے یا رسول اللہ ہان ہم رسول خدا کے ساتھ راضی و خوش ہین اور البتہ جسوقت آپ کی عطائین آپ کی قوم مین فاش ہوئین یعنے آپ جب اونچر مثل سحاب کے عطا پاش ہوئے تو بے شبہ ہمکو یہ گمان ہوا کہ آپ قصد رجوع و بازگشت انکی طرف رکھتے ہین اسلیے ہم لوگ اندوہگین ہوئے اور ہمپر یہ بات بہت شاق و دشوار گذری اور اب ہمنے خوب جان لیا کہ بلاشبہہ ہمارے ساتھ آپ مدینے کو مراجعت فرماوینگے تو اب ہم کچھ پروا نہین کرتے کہ مال کے مقدمہ مین آپ کس طرح کرین گے پھر آنحضرت صلعم نے اُنسے فرمایا قسم ہے مجکو اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے کہ اگر لوگ کسی وادی یا کسی گھاٹی مین جاتے ہون اور تم لوگ کسی اور وادی یا گھاٹی مین جاتے ہو تو مین تمھارے ہی وادی یا گھاٹی مین چلون یعنے تمھارے ہی ہمراہ جاؤن پھر جب آنحضرت صلعم اپنے خطبہ سے فارغ ہوئے تو کچھ انصار مین سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور دست مبارک پر بوسے دینے لگے اور کہنے لگے یا نبی اللہ آپ نے ہمکو وہ نعمتین اپنی یاد دلائین اور اُن احسانون کا ذکر فرمایا جو متصل و پیہم ہمپر مبذول ہین اور جن نعمتون کا آپ نے ذکر نہین کیا کہ وہ افضل و فاضل تر ہین سو بہرکیف مال سے ہمارا تب زیادہ تر آپ ہمکو محبوب ہین بعد ازان محبوب خدا صلعم اپنے منزل مبارک مین تشریف لائے اور اُسوقت تک قبیلہ ہوازن اسلام لا چکے تھے (اور بنی ثقیف جو حنین مین شریک ہوازن ہوئے تھے سو طائف مین جمع تھے) غرض کہ جناب سالت مآب نے واسطے تیاری طرف طائف کے حکم کیا اسلیے کہ گروہ مشرکین طائف مین جا گھسے ہین

ذکر غزوہ طائف

بعد از فراغ جنگ حنین جناب سالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے قصد غزوہ طائف کا کیا کہ اُسکے قلعہ مین بنی ثقیف گھسے تھے اور اُن لوگون نے مسلمین سے قتال شدید کی تھی چنانچہ کچھ لوگ جری و دلیر اُس قوم کے مسلمانون کی طرف قلعے سے نکلے اور اُن مین سے ابوبکرہ مسلمانون کے مقابلہ پر آیا تو سحاب کے ہاتھ سے وہ مارا گیا تب وہ لوگ اپنے حصن مین قلعہ بند ہو گئے بعد ازآن ان حضرت صلعم نے واسطے قطع کرنے درختون انگور طائف کے

حکم کیا اور اپنے اصحاب مین سے ہر ایک شخص پر لازم کیا کہ پانچ پانچ جملات یعنے درخت چھلے ہوے یا
چھلنے کے ہون کاٹ ڈالین اور بنی ثقیف سے ایک شخص حضرت کے ہمراہ تھا اُسکا نام ابو مردام تھا سو وہ
اپنا ایک تبر لیے ہوے عیینہ بن حصین کی طرف سے گذرا اُسنے کہا اے ابو مردام تو کہان چلا اُسنے کہا
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہی کہ ہر شخص مسلمین مین سے پانچ پانچ درخت میوہ دار کاٹ ڈالے عیینہ نے
کہا مین بھی تیرے ساتھ اپنے حصے کے پانچ جملات کاٹ ڈالون اُسنے کہا اچھا تیرے لیے اسکی مزدوری کیا
چنانچہ جب عیینہ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا تا اُنکو خوش کرے
پھر آکر دیکھا تو حضرت کے پیچھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیٹھی تھین اُسنے کہا یا رسول یہ بی بی آپ کے
پیچھے کون ہی فرمایا یہ ام سلمہ ہی اور یہ قبل اس سے کہ بیان نبی صلے اللہ علیہ کی مامور پردہ کرنیکی
ہوان یعنے ہنوز حکم پردہ کا نازل نہین ہوا تھا تب عیینہ نے کہا مجھے گمان ہی کہ یہ عورت سفر غزوہ مین
داخل خدمت ہوئی ہی پس آپکی خوشی ہو تو زنان قبیلہ مضر سے کوئی نوجوان عورت اور بہت
حسین اور بہترین از روے حسب نسب کے آپ کے لیے وہان سے اُتار لاؤن تو آپ اُس عورت کو اس
عورت کی جگہ بدل لیجیے آخر اُسکی اس بات سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منہ پھیر لیے پھر وہ اُٹھکر چلا گیا
تب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا یا رسول یہ کون شخص تھا فرمایا یہ مرد احمق اپنی قوم کا مطاع ہی
ہی کہ وہ سب اُسکا کہنا مانتے ہین الغرض حضرت علیہ السلام نے ایک مہینے کا یا کچھ کم کا محاصرہ رکھا یہانتک
کہ ہلال ذیقعدہ دیکھا گیا تب حضرت علیہ السلام عمرہ کرنے کے لیے مکے کو گئے اور وہان چند شب مقیم رہے اور معاذ
بن جبل الانصاری برادر بنی سلمہ کو اہل مکہ پر اپنا خلیفہ مقرر کیا اور اُنکو حکم کیا کہ لوگون کو قرآن تعلیم کرے اور جو چیزین
اسلام مین مسلمین کے حق مین خیر و بہتر ہین اور جو چیزین اسلام مین اُنکے لیے شر و مضر ہین اُنکو بتاوے بعد ازان
آنحضرت صلعم مدینہ کیطرف روانہ ہوے اور مدینے مین پہونچکر لوگون سے آپنے ذکر کیا کہ جب ماہاے حرام
یعنے ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم گذر جائینگے تو مین تیاری کرینوالا طرف طائف کے ہونگا اور ایسا ہوا کہ مالک بن عوف
الانصاری اپنے اشعار مین بنی ثقیف کو تخویف کرتے تھے اور دھمکاتے ڈراتے تھے فَغَنَّنَا مِنْ تِہَامَۃَ کُلَّ رَیْثٍ ۔
وَخَیْبَرَ ثُمَّ اَجْمَنَا السُّیُوْفَا ۔ نُخَیِّرُہَا وَلَوْ نَطَقَتْ لَقَالَتْ ۔ قَوَاطِعُہُنَّ دَوْسًا وَثَقِیْفًا ۔ فَلَسْتُ بِمَارِضٍ اِنْ کُلِّفُوْا
بِسَاحَۃِ دَارِکُمْ مِنِّیْ اُلُوْفًا ۔ وَنَتْرُکُ دَارَکُمْ مِنْکُمْ خَوَانَا ۔ وَنَاتِیْکُمْ لَنَا سَرْعَانَ خَیْلٍ ۔
تُبَادِرُ خَلْفَنَا جَمْعًا کَثِیْفًا یعنے ہمنے دفع کیا تمام شک و شبہات کو یعنے دشمنون کو تہامہ و خیبر سے بعد ازان
ہمنے اپنی تلوارون کو پھر تاب دیا اور سرگرم کیا اور پھر ہمنے اُسکو اختیار کیا یعنے پھر ہم دست بقبضہ ہوے
اگر وہ تلوارین بولتین تو نسبت اپنے قواطع کے جو لائق قطع ہین یعنے قبیلہ دوس و ثقیف کے کہتین کہ اُنکو

یا یہ کہ وہ تلوارین اپنے تیغ زنون سے بولیتین کہ مار لو دوسن و ثقیف کو اور اگر تم لوگ اپنے گھرون کے
میدان مین اُترنہ آؤ تو مین حاضر یا حاصر یعنے مقابلہ کرنے والا اور گھیرنے والا لوگ ہزاون کا نہین ہو سکتا اور
ہم تمھارے درختون کو اُکھیڑ اور کاٹ ڈالین گے مقام فتح مین اور تمھارے گھرون کو خالی اور ویرانہ چھوڑ دینگے
اور ہمارے گھوڑے تمھارے یہان دوڑتے آوینگے اور وہ تمھاری جماعت کو پیچھے چھوڑ دینگے یعنے آگے نکل جاوینگے
جب اہل طائف کو خبر پہونچی کہ محمد ہماری طرف پھر ارادہ عود کا یعنے دوبارہ پھر آنیکا رکھتے ہین اور اشعار کعب کے
پڑھا تو وہ لوگ خائف ہوے اور اپنے ایلچیون کو بدرخواست صلح خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین روانہ کیا
جب وہ لوگ مدینے مین حضرت کے پاس پہونچے اور پیام صلح ذکر کیا آپ نے قبول کیا اور فرمایا کس بات پر صلح کرتے ہو
اُنھون نے کہا اس بات پر ہم صلح چاہتے ہین کہ ہمکو گ واسطے جہاد کے جمع نکیے جائین یعنے بُلائے نجاوین اور
ہمسے عشر نلیا جاوے اور ہم مقید بہ نماز نکیے جاوین اور دوسری شرط یہ بیان کی اور ہمکو سال بھر تک
لات سے متمتع رہین یعنے اسکی پرستش مین مشغول رہین یہ سنکے حضرت نے جواب دیا وہ دین لائق صلح نہین ہے جسمین
رکوع و سجود نہو پھر ایلچیون نے اعادہ اپنے سوالات کا کیا مگر حضرت نے انکار کیا کہ بدون قبول نماز کے صلح قبول
نہوگی اُنھون نے کہا بہرکیف ہم اُس نماز کو بھی آپکے تئین دینگے یعنے ہم وہ بھی بجا لاوینگے اگرچہ ہمین برائی ہو تب
فرمایا کہ اب البتہ جو تمنے سوال دونون خصلتون کا کیا تمھارے لیے منظور ہین کہ تم قتال کے واسطے بلائے نجاؤ گے اور
نہ تمسے عشر لیا جائیگا سوائے اس بات کے کہ تمسے نماز ساقط ہو پھر اُنھون نے کہا اور متمتع ہونا ہمارا سات لات کے
سال بھر پس ہم اسلام نہ لاوینگے مگر اسی شرط پر کیونکہ جو لوگ آپسے اسلام لانے مین فریب کرتے ہین یعنے اسلام لانا
اُنکا از روے خدع و مکر کے ہی تو ہم اُنسے بہتر ہین جو صاف صاف کہتے ہین اور ہم اُن لوگون سے زیادہ تر آپ پر مہربان ہین
چنانچہ آنحضرت نے اس بات کو نما زا پھر اُنھون نے اعادہ سوال کرکے کہا آپ لات مین کیا عیب دیکھتے ہین آنحضرت
نے پھر اعراض و انکار کیا یہانتک کہ اُنکو گمان ہوا اس بات کا کہ آنحضرت صلعم اُس امر مین اُنکے لیے ارادہ رخصت دینے کا نہین
رکھتے ہین اسوقت ایک شخص انصار مین سے گمان ہی کہ وہ حارثہ بن النعمان ہون اُٹھ کھڑے ہوے اور اُن ایلچیون سے
مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ تم لوگون نے ذکر لات سے ہمارے دلون کو ہیجان و التہاب مین ڈالا خدا تمھارے
کلیجون کو اگ مین جلا دے رسول خدا صلعم ہرگز اقرار و تقرر نکرینگے کہ زمین اسلام مین بتون کی پرستش کیجاوے
اور وہ مسلم نہین ہی جو درمیان اپنے قائم رکھنے پر لات کے راضی ہو پس خدا سے ڈرو اور اپنے اسلام کو خالص کرو
آخر وہ لوگ بولے کہ مگر لات کو اپنے ہاتھون سے نہ توڑینگے اور جو شخص چاہے اُسکو توڑ ڈالے چنانچہ مورخین
گمان کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لات کے توڑنے کے لیے مغیرہ بن شعبہ کو متولی و مامور کیا تھا اور
عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ ان لوگون کے لیے یہ بات مقرر کرتے ہین کہ نہ یہ بلائے جائین

اور نہ اُنسے عشر لیا جاے تب آن حضرت علیہ السلام نے جواب دیا کہ اُنکے صلحنامہ کے آخر مین مین لکھ چکا ہون کہ جو امر مسلم کے لیے روا ہی وہ ہی اُنکے لیے بھی ہی اور جو اُنپر ممنوع ہی وہ ہی مسلم پر بھی ممنوع ہی اور اُنھون نے لکھوا یا ہی کہ شہر اُنکا ایمن وامن مین رہے اور اُنکے شہر مین شکار کرنا اور عضاۃ و طلحہ یعنے درختان بزرگ وخار و درختان بلند سایہ دار قطع کرنا حرام ہی مثل حرمت بیت اللہ کے کیونکہ شرف بیت امین اور یہ بھی شرط لکھی ہی کہ جو کوئی ایسا ہو کہ ان کا مولسے کچھ اُنکے اُس شہر مین کرے تو اسکے کپڑے اُتار کر کوڑے مارا جاوے اور یہ سب باتین اُن شرطون مین ہین کہ اُنھون نے لکھ لی ہین اور نبی اللہ شرطین کامل کرلی ہین اور درمیان انکے اس شرط کو خالد بن سعد بن العاص بن امیہ نے لکھی ہی

ذکر غزوۂ بتوک آخر غزوات

بعد از فراغ غزوۂ طائف کے جس عرصے تک ٹھہرا آن حضرت صلعم کا مدینے مین مشیت الٰہی تھی آپ ہان قیام پذیر رہے بعد ازان مسلمین کو حکم کیا کہ سمت شام کی تیاری کرین اور موسم گرما کا تھا اور مسلمین سے اکثر اشخاص عشرت تنگدستی مین تھے پس یہ خروج اُنپر شاق و دشوار گذرا پھر منجملہ مسلمین کے بعضون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اذن طلب کیا اور اُنمین غنی مالدار تو منافق تھے اور مومن نادار تھے چنانچہ وقت تیاری اُن لوگون کے آنحضرت صلعم نے حکم کیا کہ لوگ اپنے مال کے صدقات لینے زکوۃ وغیرہ جمع کرین تاکہ اُس سے سامان ناداردن کا کیا جاے تب لوگون نے نقد و خرچ کثیر حاضر کیا کہ اُس سے تیاری سامان ناداردن کی کردی اور مردم ذی المقدور مین سے ہر شخص نے اپنی قوم کے ناداردن مین سے چند چند آدمیون کا بار اُٹھا لیا اور عبداللہ بن مفضل المزنی چند آدمیون کو لیکر آیا اُن سب نے رسول خدا صلعم سے سوال سواریونکا کیا آپنے فرمایا میرے پاس کوئی سواری نہین ہی جسپر تمکو سوار کرلیجاون تب وہ لوگ پھرے اور چلا چلا کے روتے جاتے تھے پس حق تعالے نے جن اہل عذر کا عذر پذیر کیا تھا اُنکو بھی اُنھین کے ساتھ معذور رکھا اور جناب رسول خدا صلعم نے بنابر آمادہ کرنے لوگون کے اور واسطے رغبت دلانے جہاد کے اور اُنکے خوش کرنے کے لیے فرمایا کہ میرے ساتھ شام کی طرف جلد چلو کیا عجب ہی کہ وہان تمکو بنات الاصفر دستیاب ہون یعنے اصفر کی لڑکیان اور اصفر بنابر زعم مورخین کے ایک شخص تھا اُنھین کالے آدمیونمین سے یعنے حبشیون مین سے اور بقول صواب وہ ایک بادشاہ تھا جو روم مین مرگیا کہ اسنے کسی رومی عورتون مین سے نکاح کیا تھا تو اُسکے بہت سے لڑکے لڑکیان پیدا ہوئین اور وہ سب ایسے حسین تھے کہ مثل اُنکے کبھی کسی نے نہین دیکھا اور وہ لڑکیان حسن وجمال مین ضرب المثل تھین غرض کہ جب آنحضرت صلعم نے اُنسے ذکر دختران اصفر کا کیا تو ایک شخص انصار مین سے جدّ بن قیس اُٹھکر عرض کرنے لگا کہ یارسول اللہ سارے انصار اس بات کو خوب جانتے ہین

کہ مجکو عورتین بہت بھلی معلوم ہوتی ہین مین ڈرتا ہون کہ اگر مین آپ کے ہمراہ جہاد کو جاؤن اور اصفر کی بیٹیون کو دیکھون تو ایسا نہو کہ اُنکے فتنے اور اُنکے پھندے مین پڑ جاؤن اسلیے مجھے رخصت دیجیے اور مجھے فتنے مین نڈالیے کیونکہ حق سے نے فرمایا ہی اَلَا فِی الْفِتْنَۃِ سَقَطُوْا وَاِنَّ جَہَنَّمَ لَمُحِیْطَۃٌ بِالْکَافِرِیْنَ یعنے آگاہ ہو کہ وہ لوگ گمراہی مین پڑگئے اور حال یہ ہی کہ جہنم کافرون کی گھیرنے والی ہی الغرض جب لوگ تیاری سامان اور درستی اسباب سفر سے فارغ ہوے تو روانہ ہوے اور طرف شام کے رخ کیا پھر جسوقت تبوک مین پہونچے تو ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی کہ جن لوگون نے ارادہ قتال کیا تھا وہ پاس سرداران روم کے دمشق اور اُسکے مضافات مین گئے ہین (یعنے بالفعل وہ لوگ تبوک مین حاضر نہین ہین) تب آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے تبوک مین قیام فرمایا وہان حضرت پر یہ آیتین نازل ہوتی رہین اور اُنمین مذمت اُن لوگون کی ہوتی تھی جو پیچھے رہ گئے تھے اور خدا نے نام اُنکا منافقین رکھا تھا اور اُنکو نجس کہا تھا پھر جسوقت آن حضرت علیہ السلام نے بنابر نزول آیات اُن منافقین کے باب مین کلام کیا تو یہ سنکے اُنکے برادر جو حضرت کے ہمراہ تھے اُنکے لیے غصے مین آئے اور کہنے لگے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو کچھ ہمارے بھائیون کے حق مین جو ہمسے پیچھے رہ گئے ہین کہتے ہین واللہ اگر وہ حق ہی تو ہرگاہ وہ ہمارے اشراف واخیار ہین پس ہمکو بطریق اولے گدھون سے بدتر ہین یہ سنکے عامر بن قیس برادر بنی عامر بن عوف نے جلاس ابن سوید بن صامت بن عمرو بن عوف سے کہا ہان سچ ہی واللہ بے شبہہ محمد صلی اللہ وسلم صادق ہین یعنے سچے اور مصدق ہین یعنے اُنکی تصدیق کی گئی کہ وہ سچے کیے گئے ہین اور البتہ تو بدترین خر ہی پھر عامر بن قیس جلاس عاصم بن عدی کے گئے اور اُنسے باتین جلاس اور اُسکے یارون کی بیان کین پھر عاصم بن عدی خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوے اور حکایت جلاس کی جو کچھ عامر بن قیس نے بیان کی تھی حضرت سے عرض کی تب آپ نے جلاس اور اُسکے جلسا کو بلوایا اور جو کچھ لوگون نے کہا تھا اُس سے ذکر کیا انھون نے قسم کی کہ ہمنے ان باتون مین سے کچھ نہین کہا ہی اور جسنے کہا ہی اُسکو ہمارے سامنے بلوایئے چنانچہ عامر بن قیس کو بلوایا اُنھون نے بقسم کہدیا کہ اُنھون نے وہ باتین ضرور کہین بلکہ اُس سے بھی بڑی بات کہی فرمایا وہ بڑی بات کیا کہی عامر نے کہا وہ کہتے تھے کہ ہم ارادہ قتل محمد کا رکھتے ہین پس جلاس اور اُسکے یارون نے انکار کیا اور کہا تو جھوٹھا ہی ہمنے کبھی کچھ ایسا کلام نہین کیا حضرت نے فرمایا اُٹھو حلف کرو (یعنے جس طریقے سے حلف کیا جاتا ہی) چنانچہ جلاس اور اُسکے جلسا نے حلف کیا کہ عامر کاذب ہی بعد ازان اُٹھا اور اسنے باسم خدا حلف کیا

کہ ہمین صادق ہون کہ ان لوگون نے وہ بات کہی ہی بعد ازان عامر نے اپنے دونون ہاتھ بطرف آسمان اٹھائے اور کہا اللّٰھم انزل علینا بمکیۃ المتصادقین منا الصدق یعنے اے پروردگار اپنے نبی صادق صدق طلب پر ہماری جانب سے صدق نازل کر یعنے ظاہر کر حضرت نے فرمایا اللّٰھم امین یعنے اے پروردگار یون ہی کر چنانچہ حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا یحلفون باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم وھمّوا بما لم ینالوا وما نقموا الا ان اغناھم اللہ ورسولہ من فضلہ فان یتوبوا یک خیرا لھم وان یتولوا یعذبھم اللہ عذابا الیما فی الدنیا والاخرۃ وما لھم فی الارض من ولی ولا نصیر یعنے وہ لوگ قسم خدا کی کھاتے ہین کہ وہ بات نہین کہی وحال آنکہ البتہ انھون نے وہ کلمہ کفر کہا ہی اور بعد اسلام اپنے کفر کیا ہی انھون نے ایسے امر کا قصد کیا تھا جو انکے امکان مین نہ تھا (یعنے قتل نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اور یہ بدلا ہی اُس احسان کا کہ خدا اور رسول نے اپنے مزید عطایا سے اُنکو مالدار و تونگر کر دیا ہی پھر اگر توبہ کرین اور ان باتون سے باز رہین تو اُنکے حق بہتر ہی اور اگر سرتابی و روگردانی کرینگے تو خدا اُنپر عذاب سخت کرے گا دنیا و آخرۃ مین اور اُنکا کوئی روے زمین پر حامی و مددگار نہوگا بالاخر وہ نادم ہوے اور اقرار اپنے گناہون کا کیا اور متوجہ و مصرف بتوبہ ہوے اور آن حضرت علیہ السلام وہانسے جانب مدینہ روانہ ہوے اور اسی اثنا مین کہ آپ راہ چلے جاتے تھے اور کچھ لوگ پانچ یا چھ آپ سے آگے آگے چلے جاتے تھے ناگاہ وہ لوگ آیات خدا مین خوض و دخل اور تمسخر و دل لگی بازی کرتے جاتے تھے اُسوقت حق تعالے نے بابت اُنکے باتون کے اپنے نبی کی طرف وحی کی پھر آپ نے اپنے اصحاب سے اُسکا ذکر کیا چنانچہ حق تعالے نے یہ وحی نازل کی ولئن سالتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قل ابا اللہ وایاتہ ورسولہ کنتم تستھزؤن یعنے اگر تو انسے باز پرس کرے تو وہ البتہ یہ کہین گے کہ ہم تو آپس مین ہنسی کھیل کی باتین کرتے تھے تو اُنسے تو پوچھ کہ کیا تم لوگ خدا سے اور اُسکی ایات اور اُسکے رسول سے دل لگی کرتے ہو تب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب مین سے ایک شخص کو بھیجا کہ اُنکے پاس جاکر پوچھ کہ جسوقت وہ مضحکہ کرتے تھے تو کیا کہتے تھے پھر اُس شخص صحابی نے جاکر اُنسے ملاقات کی چنانچہ ایک اور شخص بھی اُنکے ساتھ چلا جاتا تھا مگر نہین جانتا تھا کہ وہ کیا باتین ہین تب اُس فرستادہ نبی نے اُنسے پوچھا کہ تم کس بات پر مضحکہ کرتے ہو اور کیا کہتے ہو انھون جواب دیا کہ کچھ باتین ایسی ہین کہ جب راہ چلتے ہین تو اُسمین لوگ خوض کرتے ہین اُس شخص نے کہا خدا نے سچ فرمایا ہی اور اپنے رسول کو بھی خبر پہونچائی ہی تمپر غضب ہی اللہ کا تم ہلاک ہوے خدا تمکو ہلاک کرے پھر وہ صحابی پھر آیا اور حضرت سے عرض کی کہ خدا نے سچ فرمایا ہی اور اپنے رسول کو

سچی خبر پہونچائی ہی بعد ازان وہ لوگ عذر کرنے کو حاضر ہوے اُسوقت حق تعالےٰ نے یہ آیہ نازل فرمایا
لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ یعنے تم باتین بناؤ
البتہ تم بعد ایمان لانے کے کافر ہو گئے اگر ہم تم مین بعض آدمیون سے عفو کرینگے تو ایک گروہ پہ عذاب
بھی کرین گے اسلیے کہ وہ لوگ مجرم و منکر ہین بعد ازان وہ شخص جو اُن لوگون کے ساتھ چلا جاتا تھا آیا
اور کہنے لگا قسم ہی خدا اور اُسکے رسول کی کہ مین نے ان لوگون کا کلام نہین سُنا اور نہین جانتا تھا
کہ یہ کیا کہتے تھے الغرض جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک ثنیہ یعنے تل پر پہونچے تو نقیب نبی نے
ندا دی کہ تم لوگ درمیان وادی کے اُتر پڑو کہ تمھارے لیے اسمین وسعت ہی اور خود آن حضرت علیہ السلام
نے اُس ثنیہ کو اختیار کیا اسلیے کہ آپ کو اُس جگہ زحمت کرنا لوگون کا ناگوار ہوا چنانچہ منافقین نے
اس بات کو سُنا (یعنے تنہا اُترنا حضرت کا) تو وہ منافق پیچھے رہ گئے یہان تک کہ جب لوگ ثنیہ سے
گذر گئے تو حضرت علیہ السلام اُس ثنیہ پر ٹھہرے اور اصحابؓ مین سے دو شخص آپ کے ہمراہ تھے تب
وہ گروہ منافقون کا حضرت کے پیچھے لگا اور حضرت نے ایک آہٹ اپنے پیچھے سُنی تو ایک صحابی سے فرمایا
میرے پیچھے یہ کیسی آہٹ ہی تب وہ صحابی اُنکی طرف بڑھا اور اُنکے ناقون کے منھ پہ مارنے لگا آخر وہ
اونٹ وادی مین اُتر گئے بعد ازان وہ صحابی حضرت سے آملا آپ نے اُس سے فرمایا تو نے اُس
قوم کو پہچانا تھا اُسنے کہا اُن لوگون مین سے مجھسے کسی نے کچھ کلام نہین کیا اور مین اُنکو دیکھا کہ
وہ سب منھ لپیٹے ہوے تھے ولیکن مین نے البتہ اکثر اونٹون کو پہچانا ہی تب آنحضرت علیہ السلام ثنیہ یعنے
ٹیلے سے نیچے اُترے اور اُن دونون صحابیون سے فرمایا تم جانتے ہو کہ اُس قوم نے میرے ساتھ کیا ارادہ
کیا تھا کہ مجھے زحمت پہونچاوین اور مجھپر ہجوم کرکے ٹیلے سے گرائین اور اپنے مرکبون سے مجبور و ندین تب
اُن دونون نے کہا کہ جسوقت لوگ آپکے پاس مجتمع ہو جاوین تو کیون ان منافقون کی گردنین نمارین
فرمایا مین مکروہ جانتا ہون کہ اہل عرب باہم چہ چا کرینگے اس بات کا کہ ہر آئینہ محمدؐ نے اپنا ہاتھ اپنے اصحاب مین
کھولا ہی کہ اُنکو قتل کرتے ہین اور ایسا ہوا کہ چھ آدمی مدینے مین رسول خدا صلعم سے پیچھے رہ گئے تھے مگر وہ
لوگ منافق نتھے اور نہ انکے لیے اذن ہمراہی کا ہوا پس اُنمین سے تین آدمی نے تو اپنے نفسون پر سخت
ملامت و غرامت کی کہ ہمنے اپنے گھرونمین ٹھہرنے اور اپنے کھانون مین مشغول رہنے سے کیا کیا وحال
آنکہ ہمارے پاس عورتین ہین اور رسول خدا صلعم دامن کوہ کے ہوائے گرم مین ہین قسم ہی رب کعبہ کی کہ ہم
ہلاک ہوے مگر یہ کہ حق تعالےٰ ہمارے لیے قبول عذر نازل کرے آخر اُنھون نے اپنے تئین مسجد کے ستونون سے
باندھ لیا اور اُنھون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہم اپنے تئین اس بندش سے نہ کھولینگے یہانتک کہ رسول خدا صلعم

خود ہون تو کھولین کہ انھین تینون مین ایک ابولبابہ بن مروان تھا جو بنی عمرو بن عوف اور انصار مین سے تھا غرض کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور راستہ دولتسرا کا مسجد مین سے تھا تو حضرتؐ نے اُن تینون کو ستون سے بندھے دیکھکر پوچھا کہ یہ کون بندھے ہین لوگون نے اُنکے حال سے خبر دی کہ یا نبی اللہ ان لوگون نے خدا کی قسم کھائی ہی کہ وہ اپنے تئین نہ کھولین گے تا وقتیکہ آپ ہی انکو کھولین فرمایا مین بھی قسم کھاتا ہون خدا کی کہ مین بھی اُنکو نہ کھولونگا جب تک کہ خدا مجکو کھول دینے کا حکم کرے آخر حق تعالے نے اپنے نبی پر عذر اُنکا نازل کیا اور فرمایا وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ یعنے وہ لوگ ہین جنھون نے اپنے گناہون کا اقرار کیا اس بات کا کہ اُنھون نے اعمال صالحہ اور سیات کو مخلوط کر دیا ہی قریب ہو کہ حق تعالے اُنکی توبہ قبول کرے کہ بے شبہہ وہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہی اور لفظ عسی افعال مقاربہ سے ہی یعنے قریب ہی کہ ایسا ہو اور عسی جو خدا کی جانب سے ہو وہ بمعنی واجب ہی یعنے لازم ہی کہ یون ہی ہو الغرض بروقت نازل ہونے آیہ کے رسول خدا صلعم نے اُنکو کھول دیا تب وہ اپنے گھرون کو گئے اور سارا مال اپنا لے آئے اور کہنے لگے یا نبی اللہ اس مال کو ہماری طرف سے تصدق کر دیجئے اور ہمارے لیے خدا سے استغفار طلب مغفرت کیجیے فرمایا مین اسمین سے کچھ نہ لونگا تا وقتیکہ مجکو حکم صادر ہو تب حقتعالے نے نازل کیا خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ یعنے زکوۃ اُنکے مالون سے تو لے کر اُنکو تو پاک کرے اور اُنکے دلون کو اُس صدقہ سے صاف کرے اور اُنکے حقمین دعا کر کہ تیری دعا اُنکے لیے تسلی ہی اور حق تعالے بڑا سن لینے والا اور بڑا خبر رکھنے والا ہی اور اُن دوسرے تینون کے حقمین کچھ نازل نہوا تھا چنانچہ لوگ کہنے لگے جبکہ اُنکے حق مین کوئی عذر نازل نہوا تو یہ لوگ ہلاک ہوے آخر وہ تینون ایسے امر مین مبتلا ہوے (یعنے رسولؐ در رسیا ہی کہ اس سے قریب ہلاکت پہونچے دبا اینہمہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ اُنسے کلام کرتے تھے نہ اُنکو پاس بٹھاتے تھے اور نہ اُنکو کسی بات مین شریک کرتے تھے آخر اُن تینون نے اپنے پروردگار سے دعا کین ناحق تعالے اپنے نبی پر اُنکا عذر نازل کرے پس خدا نے قبول فرمایا کہ پہلے بشمول توبہ مومنین کے اُنکا ذکر کیا پھر خاصۃً اُنکی طرف حقتعالے ملتفت ہوا چنانچہ فرمایا وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ یعنے اور اُن تینون آدمیون پر جو پیچھے رہ گئے تھے یہان تک کہ زمین باوجود اس وسعت کے اُنپر تنگ ہو گئی اور اپنی جانون سے وہ تنگ آگئے اور اُنکو گمان اس بات کا ہوا کہ اللہ کے

قہر سے کوئی پناہ نہین مگر یہ کہ اُسیکی طرف پناہ ہی بعد ازان حق تعالے اُنپر مہربان ہوا اور توفیق دی کہ وہ توبہ و انابت کرین بے شبہہ حق سبحانہ تعالے وہی ہی بڑا قبول کرنے والا توبہ کا اور بڑا رحم کرنے والا مومنین پر اور اُنھین تینون مین کعب بن مالک و مرارہ بن الربیع

+ + + +

اُنکے مقدمہ مین حکم کیا کہ کلے اُنکے اُنٹون کے اور غلے لادنے والے پکڑے جاوین اور جہان کہین مشرک ملجاوین تو قتل کیے جاوین اور اُنکے ہر ایک ناکے اور درے پر مسلمان تعینات کیے جاوین یہ خبر سنکے مشرکون نے اہل مکہ سے کہلا بھیجا کہ ہم لوگ کعبے کے آنے سے روکے گئے ہین اور حکم ہوا ہی کہ ہمارے قافلے اونٹون کے پکڑلیے جاوین اور جو لوگ اونٹون کے ساتھ ہون وہ مارے جاوین اور جن اونٹون پر تمھارے یہان غلہ لاد کر بھیجا جاتا ہی جسوقت اُنکو تم پاؤگے تو تمکو معلوم ہوگا کہ سختی گرسنگی اور شدید مشقت سے کیا کچھ دیکھوگے یہ سنکے اہل مکہ فقر و محتاجی کو ڈرے پھر حق تعالے نے اُن مشرکین کے بارہین یہ آیت نازل کی لا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ یعنے مشرکین اس برس کے بعد پھر قریب مسجد حرام کے نجاوین اور اگر تملوگ فقر و محتاجی کو ڈرتے ہو تو عنقریب حق تعالے اپنے فضل سے غنی کردیگا اور ایسا ہوا کہ اہل یمن ایمان لائے تھے تو وہ اپنے قریب مکے مین غلہ لاد کر لانے لگے پس حق تعالے نے مکے والون کو اسوجہ سے غنی کردیا یعنے مشرکین سے بے پروا کر دیا کیونکہ ویسا ہی ہوگیا جیسا مشرکین اونٹ لاد کر لاتے تھے پس کچھ حق تعالے نے اہل مکہ سے وعدہ کیا تھا سو اُنسے اُسکی تصدیق کرائی کہ خدا نے اُنکو غنی و تونگر کردیا جیسا کہ فرمایا تھا چنانچہ اہل تھامہ نہ ٹھہرے تھے مگر تھوڑی مت یہان تک کہ وہ سب ایمان لائے یعنے تھوڑی ہی سی مدت ٹھہر کر وہ سب ایمان لائے پس یہ اول حج تھا کہ مسلمانون نے حج کیا تھا پھر جب وہ مومن حاجی حج سے فارغ ہوے تو مکے مین مقیم ہوے بعد ازان رسول خدا صلعم نے ایک لشکر سمرہ خالد بن الولید کی طرف بنی اسد بن خزیمہ کے روانہ کیا اور بنی اسد کو خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے ہماری طرف لشکر بھیجا ہی چنانچہ درمیان بنی اسد کے ایک شخص کاہن تھا کہ کہانت کیا کرتا تھا یعنے غیب کی باتین اور شگون بیان کیا کرتا تھا اُسکا نام طلیحہ بن خویلد الفقعسی تھا سو بنی اسد اُسکے پاس آئے اور اُس سے ذکر کیا کہ ایک فوج ہمپر بھیجی گئی ہی تو ہمسے اُسکی خبر غیب بیان کر تب اُسنے ایک کپڑا سفید اوڑھ لیا اور بیان کیا کہ بنی اسد تمھارے درمیان مین دو شخص ہین اور دونون دو گھوڑون پر سوار ہین سو اُنکو محمد نے واسطے جاسوسی اور نگرانی کے بھیجا ہی اور وہ ایک ساعت تک وہ کپڑا اپنے اوپر اوڑھے رہا بعد ازان اُتار ڈالا تب بنی اسد نے پوچھا تو نے کیا دیکھا اُسنے کہا مین نے اُن دونون مردون کو جو تمھاری قوم سے ہین دیکھا ہی کہ وہ تمپر فوج لاتے ہین اور عنقریب تمھارے پاس پہونچتے ہین اور تم شکست پانے والے ہو یہ سنکے بنی اسد نے بیابان کی طرف نکلنا چاہا مین جلدی کی آخر وہان جاکر لشکر سے مقابل ہوگئے تب اُس قوم کے مبارزون نے طلیحہ کے ساتھ صف باندھی یہان تک کہ مسلمان اُنکے پاس پہونچ گئے اور اُنکے قریب اُتر پڑے یا یہ کہ اُنپر آپڑے پھر لڑائی سخت و شدید واقع ہوئی آخر وہ دشمنان خدا بھاگ نکلے اور مسلمانون نے اُنکا پیچھا کیا اسی عرصہ مین عکاشہ بن محصن الاسدی پاس طلیحہ بن خویلد کے پہونچکر کہنے لگا اے طلیحہ اب بھاگنا کہان ہی طلیحہ نے کہا فمن انا فھات خبرا پس مین کون ہون

یعنے تو نہین جانتا کہ مین کون ہون پس لا کوئی امر مکروہ لا اور مترجم کہتا ہی کہ بجاے ہزالا کے غالباً لفظ نزالا ہی
یعنے کوئی واقعہ پھر طلیحہ طرف عکاشہ کے بڑھا اور دونون باہم چالش اور نیزہ بازی کرنے لگے آخر طلیحہ نے
عکاشہ کو نیزہ مار کر قتل کیا اور عکاشہ کے ساتھ ثابت بن ارقم بھی قتل ہوا اسوقت طلیحہ یہ ابیات پڑھنے لگا شعر
نَصَبْتُ لَهُمْ صَدْرَ الْحِبَالَةِ اِنَّهَا ۔ مُعَوَّدَةٌ قَتْلَ الْكُمَاةِ نِزَالِ ۔ فَيَوْمًا تَرَاهَا فِي الْجِلَالِ مَصُوْنَةً ۔ وَيَوْمًا تَرَاهَا
تَحْتَ ظِلِّ عَوَالِ ۔ عَشِيَّةَ قَادَتْ ابْنَ اَرْقَمَ نَاوِيًا ۔ عُكَّاشَةَ الْعَنْبِيَّ عِنْدَ مَجَالِ ۔ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالْقَوْمِ اِذْ تَقْتُلُوْنَهُمْ ۔
اَلَيْسُوْا وَاَنْ يُسْلِمُوْا بِرِجَالِ ۔ فَاِنْ تَكُ اَذْوَادٌ وَاُنْزِ هَيْرًا وَنِسْوَةً ۔ فَلَنْ يَذْهَبُوْا فَزَعًا بِعَقْلِ جِبَالِ ۔
صدر الحبال کنایہ ہی شمشیر سے یعنے مین نے تیغ علم کی اسلیے کہ وہ وعدہ دی گئی ہی یعنے اُس سے وعدہ
لیا گیا ہی قتل سرآورون کا حربگاہ مین پس تو کبھی تو اُس صدر حبالہ کو غلاف مین پوشیدہ دیکھتا
ہی اور کبھی تو اُسکو نیزون کے زیر سایہ دیکھتا ہی چنانچہ آخر روز اُس صدر حبالہ نے بن ارقم کو ڈال دیا
پڑا ہوا اور عکاشہ عبنی کو بھی وقت جنگ کے پس اے مسلمانو کیا تمھارا گمان ہی اس قوم کے ساتھ
کہ تم اُنکو قتل کرتے ہو گیا وہ مرد نہین ہین اگرچہ اسلام نہین لائے ہین اور اگرچہ یہ بات ہوئی کہ تمھونے
زہیر عورتون کو چھپایا یعنے پکڑ لے گئے مگر نہ لیجائینگے عقل جبال کو کھویا ہوا اور ایسا ہوا کہ جبال برادر زادہ
طلیحہ کا تھا اُسکو مسلمانون نے گرفتار کرکے اسپر اسلام پیش کیا اور وہ نوجوان تھا تو اُسنے اسلام لانے سے
انکار کیا اور کہا مجھے قتل کرو اور مجھے اپنے محمد کو نہ دکھاؤ کیونکہ میرے تئین اُنکی طرف کچھ حاجت نہین یعنے مجکو
اُنسے کچھ کام نہین آخر مسلمانون نے اُسکو قتل کیا چنانچہ اصحاب رسول خدا صلعم وہانسے غنیمت خاطر خواہ لے پھرے
جب رسول خدا صلعم کو خبر قتل عکاشہ کی پہونچی تو فرمایا خدا عکاشہ پر لعن کرے کہ اُن لوگون مین سے کوئی راہ خدا مین شہید نہین ہوا

ذکر حجۃ الوداع

بعد ازان جب موسم حج آیا تو نقیب رسول خدا نے درمیان مسلمین کے واسطے حج کے ندا دی اور فرمایا مین بھی حج
کے لیے چلنے والا ہون چنانچہ مسلمین حضرت کے ساتھ حج کو روانہ ہوے اور آنحضرت صلعم نے سو اونٹ ہدی یعنے قربانی
کے لیے ساتھ لیے پھر حضرت مکے مین پہونچے راوی لکھتا ہی کہ مجھے یہ حدیث پہونچی ہی کہ آنحضرت علیہ السلام نے حکم کیا
کہ جو کوئی ہدی نہ لایا ہو وہ حج سے باہر ہو کر اُسکو عمرہ کر ڈالے اور جو شخص ہدی لایا ہو وہ حج کو تمام کرے اور حضرت نے
حکم کیا اُس شخص کو جسنے احرام باندھا یہ کہ احرام حج کا باندھین اور ہدی یعنے شتران قربانی سے جو کچھ میسر ممکن ہو
قربانی کرین اور اہل حدیث گمان کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے بعد اُس حکم کے پھر یہ فرمایا کہ لوگون کو ساتھ
اس امر کے مین حکم کرتا ہون (یعنے اپنے سامنے ایسا حکم کرتا ہون) اور میرے بعد والے کے لیے یہ حکم نہین ہی
غرضکہ آن حضرت صلعم اور اصحاب نے حج کو تمام کیا اور ہدی کو قربانی کیا اور راوی کہتا ہی کہ اہل حدیث کے

زعم مین آنحضرت صلعم جو ساتھ بدنہ ساتھ لائے تھے اُنکو اپنے ہاتھ سے نحر کیا اور ہر بدنہ سے ایک ایک ٹکڑہ کاٹ کر
ہنڈولے دیگون مین چڑھوا دیا پھر آپنے اُسمین سے نوش فرمایا باقی لوگون کو حکم کیا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور مسلمین نے
یہ ایسا حج کیا کہ اُنمین کوئی مشرک نہ تھا اُسوقت حق تعالے نے اپنے نبی پر یہ آیہ نازل کیا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا یعنے آج مین نے تمھارے دین کو کامل کیا اور نعمت اپنی
تمپر تمام کی اور مین تمھارے اسلام سے جو دین تمھارا ہی راضی ہوا اور یہ آیت اور دیگر چند آیتین قرآن سے
اخیر آیات مین جنکو خدا نے نازل فرمایا ہی یعنے جو کچھ خدا نے نازل اسکے آخر مین وہ آیت مع دیگر چند آیتونکے
نازل ہوئی اور یہ حج بھی حجۃ الوداع ہی یعنے آخری حج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا بعد ازان آن حضرت علیہ السلام
نے منے مین جمع مسلمین خطبہ فرمایا اور بعد اس سال کے پھر جناب رسالت مآب صلعم حج کے واسطے تشریف
نہین لائے یہان تک کہ حقتعالے نے اُنکو وفات بخشی وچنانچہ اُس خطبہ مین جو کچھ ارشاد فرمایا وہ یہ ہین یا ایھا الناس
اسمعوا قولی الخ یعنے اے مسلمانو میری بات سنو کہ ہرآئینہ مین نہین جانتا ہون کہ بعد اس سال کے اس موقف
مین شما مین تمسے ملون اے مسلمانو بتحقیق کہ خون تمھارے اور مال تمھارے ہمیشہ تمپر حرام ہین یعنے ہر ایک
دوسرے کے خون ومال کو اپنے اوپر ہمیشہ حرام جانے جسطرح سے حرمت تمھارے اس دن کی تمھارے اس شہر مین اور
جسطرح حرمت تمھاری اس مہینے کی یعنے جسطرح سے خون ومال تمھارا ایک دوسرے پر آجکے روز اور اس مہینے اور تمھارے
اس شہر مین حرام ہی اسیطرح ہمیشہ اور ہر جگہ حرام رہیگا وبتحقیق کہ مین تمسے تبلیغ احکام کرچکا پس جس شخص کے پاس کسی کی
امانت ہو تو وہ اُس امانت کو جسنے اُسکے پاس رکھا ہی اُسکے تئین ادا کردیوے اور اگر کسی پر سود ہو تو وہ تمام تر اُتر گیا
اگرچہ سود عباس بن عبد المطلب کا ہو اور جو خون کسیکا ایام جاہلیت مین کسی پر تھا وہ بھی کل باطل ہوگیا وہر آینہ
اول خون جو تمسے اتارا جاتا ہی وہ خون ہمارا یعنے خون ربیعہ بن الحارث بن المطلب کا ہی اور وہ دودھ پلایا ہوا
بنی لیث کا تھا سو اُسکو ہذیل نے قتل کیا چنانچہ تو نہاے ایام جاہلیت مین سے اول اسی خون ربیعہ سے ابتدا
سقوط کیجاتی ہی اور بتحقیق کہ زمانہ گردش کرکے اپنی اُس ہیئت تخمینی پر آیا ہی کہ جس روز حقتعالے نے زمین و
آسمانونکو پیدا کیا تھا یعنے جس وضع جس مرکز سے زمانے نے دور شروع کیا آج میرے زمانہ مین اُسی مرکز پر آیا ہی اور شمار
مہینونکا پیش نزد خلقت آسمان وزمین سے بنا بر لوح تقدیر کے بارہ مہینے ہین اُنمین سے چار مہینے حرام ہین یعنے
اُنمین قتال حرام ہی اور ان چار مہینون مین تین مہینے پیہم ہین یعنے ذیقعدہ وذیحجہ ومحرم اور رجب جو گذر گیا ہے اور
جمادی الثانی وشعبان اے مسلمانو تمھارے واسطے تمھاری عورتون پر حق ہی اور تمھاری عورتون کے لیے تمپر حق ہی اور
تمھارے لیے عورتون پر سوا جب ہی کہ وہ فحش ظاہری یعنے بدکاری وزناکاری نکرین پھر اگر وہ ایسا کرین تو البتہ
حق تعالے نے حکم کیا ہی اس بات کا کہ اُنکی صحبت ترک کرو اور اُنکو مارو پر نہ وہ مار جو آزار سخت ہی (مثل

اعضا تکلنی (عضا آنکھ ناک وغیرہ) پس اگر وہ باز آوین تو اُنکے لیے کھانا پکڑا اُنکا موافق دستور کے دیا جاے اور چاہیے
کہ اُنکو حقیقین نیک نصیحت قبول کروا سواسطے کہ وہ لوگ تمھارے پاس عوان یعنے نگہبان و مددگار ہین کہ وہ اپنی ذات
خاص پر کچھ اختیار نہین رکھتی ہین اور تمنے اُنکو امانت خدا کرکے لیا ہی اور اُنکی شرمگاہون کو تمنے کلمہ عزاسے
حلال کر لیا ہی پس میری باتون کو سمجھ لو مین نہین جانتا کہ شاید بعد اس سال کے پھر کبھی تمسے اس موقف مین ملاقات
کرون اور ہر آئینہ ہر مسلم برادر ہی مسلم کا اور سارے مسلمین آپسمین بھائی ہین اور کسیکے لیے مال اُسکے برادر مسلم کا حلال
نہین ہی مگر جو کچھ وہ بخوشی خاطر اپنے اُسکو عطا کرے اور فرمایا اللّٰھُمَّ قَدْ بَلَّغْتُ اے میرے پروردگار البتہ مین نے
لوگون کو رسالت تیری پہونچا دی سب نے کہا کہ ہان البتہ آپنے حکم پہونچا دیا اور فرمایا کہ اگر تم بعد میرے کفر کی طرف
پھر جاؤگے کہ بعض تمھارے بعضون کی گردنین مارینگے تو پھر مین تمکو نہ پاؤنگا یعنے آخرت مین بھی کیونکہ البتہ مین نے تمپر
وہ چیز چھوڑی ہی کہ اگر تم اُسکو لیے رہوگے تو گمراہ نہوگے اور وہ کتاب اللہ قرآن ہی اللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ اے میرے
پروردگار مین نے تیری رسالت لوگون کو پہونچا دی یہ غرض یہ جو کچھ بیان ہوا حدیث حج الوداع ہی کا

ذکر وفات نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

بعد ازان جناب رسالت مآب صلعم مدینے مین تشریف لائے اور باقی ایام ذیحجہ اور تمام ماہ محرم اور ماہ صفر کی بائیسوین تک
بخیر وہین مقیم رہے بعد ازان آن حضرت صلعم علیل ہوے اُس بیماری مین جسمین وفات پائی اور وقت وفات پاس اُس
چھوکری کے تھے جسکا نام ریحانہ تھا اور وہ یہودی بندیون مین سے تھی اور اول جس روز علیل ہوے تھے وہ
یوم شب شنبہ اور اُس روز شب وزور نہایت شدت درد کی رہی جب صبح ہوئی تو موذن نے آذان دی اور تسویت
کہی یعنے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہا پھر جب مسلمین نے دیکھا کہ آپ برآمد نہین ہوے تو موذن کو بھیجا پس موذن
جب آپ پاس آیا تو دیکھا کہ آن حضرت صلعم سخت رنجور ہین تب اُسنے کہا الصلوٰۃ یا رسول اللہ یعنے نماز یاد دلائی فرمایا
نماز کے لیے باہر نکلنے کی طاقت نہین رکھتا ہون پھر موذن سے پوچھا دروازے پر کون کون ہین اُسنے جو لوگ وہان حاضر تھے
اُنکی خبر دی فرمایا ابن الخطاب سے تو کہدے کہ لوگون کو نماز پڑھادے تب بلال روتے ہوے نکلے مسلمین نے پوچھا
بلال کیا خبر ہی بلال نے کہا رسول خدا صلعم نماز کی بھی طاقت نہین رکھتے ہین یہ نکلے لوگ زار زار روئے پھر بلال نے
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم تمکو حکم دیتے ہین کہ تم لوگون کو نماز پڑھاؤ تب عمر نے کہا
کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے مین نماز مین کبھی مقدم نہین ہو سکتا یعنے اُنکے ہوتے ہوے مین ہرگز پیش نمازی
نہین کر سکتا تم حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جاکر عرض کرو کہ ابوبکر دروازہ پر حاضر ہین تب بلال گئے اور
سو جودی ابوبکر کی اور جو کچھ عمر نے کہا تھا عرض کی فرمایا اچھا پھر تو کیا دیکھتا ہی جا ابوبکر سے کہدے کہ وہ
لوگون کو نماز پڑھاوین تب پھر بلال پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آئے اور اُنکو حکم دیا آخر ابوبکر نے آٹھ روز تک

لوگون کو نماز پڑھائی اور اسی عرصہ مدت مین حضرت پر درد نے شدت کی تب عباس حضرت کے پاس
داخل ہوے اور اسوقت حضرت غش مین تھے اسوقت عباس نے حضرت کی بیبیون سے کہا کہ اگر تم لوگ
حضرت کے منہ مین دوا ڈالتین تو بہتر ہوتا بیبیون نے کہا ہملوگ اس امر مین جرأت و دلیری نہین کر سکتے
تب عباس حضرت کو آغوش مین لیکر منہ مین دوا ٹپکانے لگے اسوقت آپ ہوش مین آئے فرمایا یہ کسنے
میرے منہ مین دوا ٹپکائی ہے چاہیے کہ بیبیان دوا میرے منہ مین ٹپکائے جاوین مگر یہ کہ عباس بھی ہون
پھر فرمایا کہ تم لوگون نے میرے منہ مین دوا ڈالی ہے وحال آنکہ مین صائم تھا بیبیون نے عرض کی کہ عباس نے
آپکے منہ مین ڈالی ہے فرمایا اے عباس کس چیز نے تمکو دوا ٹپکانے پر آمادہ کیا اور اے بیبیو کس وجہ سے تمنے مجھپر خوف
کیا بیبیون نے کہا ہمنے آپ پر خوف ذات اجنب کا کیا فرمایا ہر آینہ حق تعالے مجھپر ذات اجنب کو متسلط نکریگا
اور حال یہ تھا کہ اس روز حضرت کے درد شدید سے لوگون کو بڑا خوف تھا مگر اسکی صبح کو دسوین روز کہ جسمین
وفات ہوئی آن حضرت علیہ الصلوۃ والسلام باہر برآمد ہوے اور لوگون کو نماز صبح پڑھائی اور مومنون کو
گمان ہوا اسبات کا کہ حضرت نے شفا پائی پس وہ سب نہایت شادان و فرحان ہوے بعد ازان آنحضرت
اپنے مصلے پر بیٹھکر لوگون سے باتین کرنے لگے اور فرماتے تھے لعن اللہ قوما اتخذوا قبور ہم مساجد اخدا لعنت
کرے اس قوم پر جنھون نے اپنی قبرون کو مسجد ٹھہرائی ہے یعنے ان قبرون پر نمازین پڑھتے ہین خواہ
ان قبرون کو سجدہ کرتے ہین اور مراد حضرت کی اس قوم سے یہود و نصاریٰ تھی اور حضرت لوگونسے
باتین کرتے رہے یہان تک کہ دن چڑھ گیا بعد ازان آپ دولتسرا مین تشریف لیگئے مگر صحابہ اس مجلس
سے متفرق نہوے یہان تک کہ لوگون نے شور عورتونکا سنا کہ وہ کہتی تھین پانی لاؤ پانی لاؤ صحابہ کو گمان
ہوا کہ حضرت پر غش طاری ہو گیا ہوگا پھر سارے مسلم دروازہ پر دوڑے اور عباس سب سے پہلے دوڑکر
اندر داخل ہوگئے اور باہر والون پر دروازہ بند کر لیا پھر تھوڑی دیر بعد لوگون کے پاس نکل آئے
اور انسے حضرت کی خبر مرگ سنائی صحابہ نے پوچھا اے عباس تمنے حضرت مین کیا بات پائی اور انسے کون سی
علامت دیکھی انھون نے کہا مین نے حضرت کو یہ کہتے ہوے پایا جلال ربی الرفیق فقد بلغت یعنے مین
اپنے پروردگار کی عظمت بلند اور قدس پر ترسے فائز ہوا اور یہ کلمہ آخر کلام حضرت کا تھا اور روز وفات
حضرت علیہ السلام کا روز دوشنبہ تھا کہ دوشنبین ماہ ربیع الاول سے گذری تھین اور اختتام سال دہم تھا
اس روز سے کہ آن حضرت علیہ الصلوۃ والسلام مدینے مین تشریف لائے تھے اور اسوقت اصحاب مین
سے کچھ لوگون نے کہا کہ رسول خدا صلعم کیونکر مر جائینگے وحال آنکہ دین ہمارا بھی غالب نہین ہوا بلکہ
سوا اسکے نہین ہے کہ آنحضرت پر غشی طاری ہوئی ہوگی پھر سب دروازے پر جمع ہوے اور کہنے لگے

کہ دفن نکرو تحقیق کہ آنحضرتؐ زندہ ہین اُسوقت عباس رضی اللہ عنہ اندر سے نکلے اور کہا اے مسلمانو حضرت کی شان وفات کے لیے کیا تمھارے پاس حضرت سے کوئی عہد ہی یعنے کیا اپنے نہ مرنے کا تمسے عہد کیا ہی سب نے کہا ایسا نہین ہی تب عباس رضی اللہ نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَنَا اَشْہَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلْعَم قَدْ ذَاقَ الْمَوْتَ یعنے حمد خدا کے لیے مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہہ رسول خدا صلعم نے ذائقہ موت کا چکھا ہی اور ہر آینہ خبر اس بات کی حق تعالے نے اُنکو دی ہی جو تمھارے پاس موجود ہی کہ فرمایا اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عِنْدَ رَبِّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ یعنے اے محمد صلعم ضرور تو بھی مرنے والا ہی اور وہ بھی یعنے کل موجودات مرنے والے ہین پعد ازان تم لوگ روز قیامت روبرو اپنے پروردگار کے باہم جھگڑنے والے ہو بالآخر لوگون کو یقین ہوا کہ ضرور آن حضرت صلعم نے وفات فرمائی تب صحابہ نے درمیان حضرتؐ اور انکے اہل بیت کے تخلیہ کردیا کہ اہل بیت نے اُنکو غسل دیا اور کفن پہنایا بعد ازان سب باہم ذکر کرنے لگے کہ کہان دفن کرین بعضونے کہا اُدْفِنُوْہُ فِیْ مُصَلَّاہُ عِنْدَ الْمَقَامِ یعنے حضرتؐ کی نماز کی جگہ جسوقت جہان کھڑے ہوتے تھے دفن کرو یعنے نماز مین جس جگہ کھڑے ہوتے تھے (اور مترجم کہتا ہی کہ مقام سے احتمال ہی کہ یعنے محراب مین قریب ہو) تب عباس نے کہا ایسا نہین ہوا ہی کہ رسول خدا صلعم نے ابھی قبل یکسا عت وفات کے تمسے عہد لیا ہی کہ فرماتے تھے لَعَنَ اللّٰہُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ اگہ خدا لعنت کرے اُس قوم پر جنھون نے اپنی قبرون کو مسجد مقرر کر لیا ہی پس حضرت نے تمسے اس بات کا ذکر اسلیے کیا ہی تاکہ تم اُنکو اُنکی نماز کی جگہ مین دفن نکرو (یعنے اسلیے کہ تم مثل یہود کے اُسپر یا اُسکو سجدہ کرو گے) تب لوگون نے کہا کہ پھر ہم بقیع مین دفن کرین عباس نے کہا نہین واللہ تم بقیع مین دفن نکرینگے سب نے کہا کیا وجہ ہی عباس نے کہا ہمیشہ وہان لونڈیان اور غلام قبر پر حضرت کے آیا کرینگے (یعنے بھاگ بھاگ کر چھپا کرینگے) اور اُنکے مالک وہان سے اُنکو پکڑ لیجایا کرینگے تب لوگون نے کہا آخر پھر کہان دفن کرین حضرت عباس نے کہا جس جگہ اُنکی قبض روح ہوئی ہی آخر ایسا ہی کیا پھر جب غسل و کفن سے فارغ ہوئے تو جس جگہ حضرتؐ نے وفات پائی تھی وہین لحد کھودی گئی تب لوگون نے نماز جنازہ پڑھی روز دوشنبہ اور روز سہ شنبہ کو اور چار شنبہ کو دفن کیا اور نماز حضرت پر بے امام کے تھی چنانچہ پہلے مہاجرین نے شروع کی کہ انمین سے جسقدر لوگ اندر مکان کے سماتے تھے حضرت پر نماز بے امام پڑھتے تھے اور انکے لیے استغفار کرتے تھے اور جب وہ باہر آتے تھے تو اور لوگ داخل ہوتے تھے اور اسیطرح کرتے تھے پھر جب مہاجرین فارغ ہوئے تو انصار داخل ہونے لگے اور اُنھون نے بھی مثل مہاجرین کے عمل کیا بعد ازان زنان مہاجرین و بعد ازان زنان انصار نے بھی اُسیطرح کیا پھر جسوقت حضرتؐ کو دفن کرنے لگے انصار چلائے اور کہنے لگے کہ رسول خدا صلعم کی میت مین ہمارے لیے بھی حصہ رکھو یعنے ہم بھی دفن کرین اسلیے کہ ہم انمین سے ہین یعنے ہم بھی تو انمین کے ہین

چنانچہ اوس بن خولی انصاری جو بنی جبلی سے تھا وہ بھی دفن کرنے والون مین شریک تھا پس یہ جو کچھ بیان ہوا حدیث وفات حضرت سرور کائنات سے ہی صلے اللہ علیہ وآلہ اجمعین

آخر کتاب المغازی

مصنف کہتا ہی کہ مجھسے حدیث بیان کی ابو الحسین النوری اور ابو طالب بن العوام نے انھون نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو یزید محمد بن عبد الاعلی الصنعانی نے انھون نے کہا مین نے معتمر بن سلیمان سے اسقدر حدیثین سنی ہین کہ شمار کر سکتا ہون نہ یاد رکھ سکتا ہون سو وہ کہتے تھے کہ مین نے اپنے والد سے سنا ہی کہ مین بعد قرآن کے کسی کتاب کو صحیح تر اور حافظہ اس سیرت سے نہین جانتا ہون یعنے تواریخ مین اس کتاب سے زیادہ تر معتبر کسی کتاب کو نہین پاتا ہون وصلے اللہ علے سیدنا محمد النبی الامی وعلے آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا الی یوم الدین والحمد للہ رب العالمین آمین۔

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ فتوح المغازی تصنیف حضرت واقدی رحمہ اللہ تعالے کی کتب تواریخ قدیم زمانہ کی نہایت معتبر ومشہور ہی سب سے پہلے اس مطبع مین ترجمہ فتوح الشام جو ترجمہ کیا ہوا سید عنایت حسین صاحب سیدن پوری کا ہی چھاپا گیا اور کثرت خواہش خریداران سے وہ ترجمہ ہاتھون ہاتھ فروخت ہوگیا بعد ازان فتوح المصر کو بھی سید مہدی حسین صاحب سیدن پوری نے ترجمہ فرمایا اور ترجمہ فتوح الشام وترجمہ فتوح المصر یکجا ہوکر شایع ہوا اور ایسی قدردانی شائقان ہوئی کہ کئی مرتبہ وہ ترجمہ چھپکر اشاعت پذیر ہوا اکثر شائقان والاہمت وقدردانان بلند مرتبت نے صلاح دی کہ حصہ اول مغازی الرسول یعنے غزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آخری حصہ یعنے فتوحات عجم کے ترجمے بھی پورے ہوکر یکجا مجموعہ طبع ہون چنانچہ مطبع کی طرف سے جناب افضل العلما حضرت مولانا محمد بشارت علیخان صاحب جو سابق مین نائب میر منشی محکمہ چیف کمشنری ملک اودھ کے تھے اس خدمت جلیلہ ترجمہ کو بذوق تمام انجام فرمانے پر مستعد ہوے اور ایسی زبان پاکیزہ مین

ترجمہ فرمایا کہ اتیک جسقدر ترجمہ عربی زبان سے زبان ہندی مین نظر آئے اُسکے ساتھ کچھ
مناسبت نہ پائی یہ ایسا عمدہ ترجمہ روزمرہ کی زبان ومحاورہ کے ساتھ ہی کہ ہرگز ترجمہ
معلوم نہین ہوتا بلکہ نفس الامر مین ایک نہایت عمدہ کتاب معلوم ہوتی ہی غرض کہ
شائقان خود اسکے مطالب خیز مضمون اور ترجمہ معانی افزا وبندش خیالات پاکیزہ ولطیف
کو دیکھکر قدردانی فرماوینگے چونکہ اکثر خریداران کے پاس مطبوعہ فتوح الشام وآخر کا
حصہ موجود ہی اسلیے کارخانہ کی طرف سے علاوہ تعداد مجموعہ کے کسیقدر جلدین زائد
بھی طبع ہوئی ہین اور یہ تجویز ہی کہ جن اصحاب قدردانان نے مجموعہ مذکور مطبوعہ سابق کو
خرید فرمایا ہی صرف حصہ اول مغازی الرسولؐ جسکا نام تاریخی ترجمہ کے لیے **مغازی الصادقہ**
مترجم صاحب نے تجویز کیا ہی پہلے اشاعت پائے تاکہ اپنے اپنے مجموعہ مرتب ہون اور اسی سلسلہ
مین بعد اُسکے کل مجموعہ کامل حضرت واقدی کا یعنے مغازی الرسول
وفتوح الشام والمصر وفتوح العجم ہر ایک مرتب ہوکر ایک جلد مین شایع
کیا جاوے اب آخر مین توفیق ایزدی کا شکریہ کہ یہ نایاب ترجمہ
مطبع منشے نولکشور صاحب سی آئی ای مقام لکھنؤ مین
کئی مرتبہ چھپکر شائع ہوا تھا اب شاخ مطبع
موصوف الصدر واقع کانپور مین بماہ
اگست ۱۸۸۹ء پہلی مرتبہ
چھپایا گیا

اعلان - حق تالیف اس کتاب کا مطبع اودھ اخبار مین محفوظ ہی

فہرست کتاب فتوح الشام والمصر

خلاصہ مطلب	صفحہ
ذکر انتقال حضرت رسول مقبول صلعم۔	۴
ذکر مناظرہ صقیلہ نفیس۔	۱۲
ذکر لڑائی جرجس اور پہونچنے رنجیل جرجس کے	″
ذکر امیر مقرر کرنے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ عمر بن العاص کو۔	۱۷
ذکر وصیت کرنے حضرت ابوبکر رضؓ کا عمر بن العاص کو۔	۱۸
ذکر مقرر کرنے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا ابوعبیدہ بن الجراح کو۔	۱۹
ذکر جواب حضرت صدیق رضؓ کا	۲۰
ذکر پہونچنے خبر روانگی لشکر مسلمانوں کی ہرقل بادشاہ کو۔	″
ذکر واقعہ اجنادین۔	۲۱
ذکر شہادت سعید بن خالد۔	۲۹
ذکر واقعہ فلسطین اور فتح مسلمانوں کی	۲۶
ذکر سریہ خالد بن سعید کا۔	۲۸
ذکر روانگی خالد بن ولید کا ملک فارس سے	۳۱
ذکر رہا کرنے خالد بن ولید کا عامر بن طفیل کو قید سے۔	۳۲
ذکر مصالحہ اہل ارکہ کا۔	۳۳
ذکر مصالحہ کرنے اہل سخنہ اور تدمر کا	۳۴
ذکر سریہ شرجیل بن حسنہ۔	″
ذکر پہونچنے خالد بن ولید کا بصرے میں	″
ذکر گفتگوے خالد بن ولید کا رباس حاکم بصرہ سے۔	″
ذکر مقرر کرنے اہل بصرہ کا دربیجان کو حاکم اپنا	۳۹
ذکر محصور ہونے اہل بصرے کا۔	″
ذکر داخل ہونے عبدالرحمن رضؓ کا بصرے میں	۴۰
ذکر مسلمان ہونے زوحہ رومانس کا۔	۴۲
ذکر کوچ کرنے خالد بن ولید کا۔	″
ذکر مخالفت کلوص کا ساتھ عزرائیل حاکم دمشق کے۔	۴۴
ذکر لڑائی خالد بن ولید کا ساتھ اہل دمشق کے	″
ذکر گرفتار کرنے کلوص کا اور عزرائیل کا آپ کے۔	۴۵
ذکر [illegible] کلوص کا۔	″
ذکر گفتگوے جرجس نصرانی کا ساتھ خالد بن ولید	۴۶
ذکر گرفتار ہونے کلوص کا۔	۴۸
ذکر گرفتار کرنے خالد بن ولید کے عزرائیل کو	۵۲
ذکر محاصرہ کرنے خالد بن ولید کا دمشق کو	۵۳
ذکر بھیجنے ہرقل بادشاہ کا دروان کو جانب دمشق کے۔	″
ذکر پہونچنے دروان کا مقام حیات بانیاس	۵۵
ذکر روانگی ضرار بن الازور کا۔	۵۶
ذکر گرفتار کرنی ضرار بن الازور کا۔	۵۸
ذکر دروان [illegible] خالد بن سعید کا واسطے رہائی ضرار کے	۵۹
ذکر مصالحہ کرنے ایک جماعت کا ساتھ [illegible]	۶۱
ذکر بھیجنے خالد بن الولید کا رافع بن عمیر الکلابی	۶۲
ذکر طلب کرنے خالد بن الولید کا روما مسلمانوں	۶۴
ذکر تعاقب کرنے اہل دمشق کا مسلمانوں کو	۶۶
ذکر ہونے مسلمانوں کی عورتوں کا دمشق سے	۶۹
ذکر قتل یونس کا اجنادین میں۔	۷۲
ذکر صف بندی کرنے خالد بن الولید کا	″
ذکر گفتگوے خالد بن ولید کا ساتھ [illegible]	۷۳
ذکر [illegible] ضرار بن الازور کا۔	۷۶
ذکر لڑائی ضرار بن الازور کا۔	″
ذکر نکلنے اور آنے دروان کا۔	۷۸
ذکر حیلہ اور فریب کرنے دروان کا۔	۸۱
ذکر گفتگو کرنے داؤد نصرانی کا۔	۸۲
ذکر ظاہر کرنے داؤد نصرانی کا فریب دروان کو	۸۳
ذکر مقرر کرنے خالد بن الولید کا مسلمانوں	۸۴
ذکر جانے خالد بن الولید کا واسطے ملاقات دروان کے	۸۵
ذکر نکلنے ضرار بن الازور کا۔	۸۶
ذکر مار ڈالنے ضرار کا دروان کو۔	۸۷
ذکر حملہ کرنے مسلمانوں کا مشرکین پر۔	۸۸
ذکر ترتیب کرنے خالد بن الولید کا اپنے لشکر کو۔	۹۲
ذکر مشورہ کرنے اہل دمشق کا۔	۹۳
ذکر آمادہ ہونے مسلمانوں کا واسطے لڑائی دمشق کے	۹۵
ذکر لڑائی دمشق اور نقبہ توما کا۔	۹۶
ذکر زوجہ ابان بن سعید کا۔	۹۷
ذکر مرتب کرنے توما کا لشکر دمشق کو۔	۱۰۲
ذکر لڑائی توما کا۔	۱۰۴
ذکر خط لکھنے توما کا ہرقل کو۔	۱۰۶
ذکر آنے اہل دمشق کا ابوعبیدہ کے پاس	۱۰۷
ذکر جواب دیکھنے ابوعبیدہ بن الجراح کا	۱۰۸
ذکر داخل ہونے خالد بن ولید کا دمشق میں	″
ذکر گفتگو کرنے خالد بن ابوعبیدہ کے ساتھ	۱۰۹
ذکر گفتگو توما [illegible] خالد بن [illegible]	۱۱۱
ذکر [illegible] خالد بن [illegible]	۱۱۷
ذکر [illegible]	۱۱۹
ذکر تقسیم کرنے خالد بن الولید [illegible]	۱۲۰
ذکر قتل توما کا۔	۱۲۱
ذکر قتل ہونے [illegible]	۱۲۲
ذکر طلب کرنے [illegible]	۱۲۳
ذکر [illegible]	۱۲۵
ذکر فتح حصن القصر کا۔	۱۲۶
ذکر [illegible]	۱۵۰
ذکر [illegible]	۱۵۲
ذکر [illegible]	۱۵۳
ذکر [illegible]	۱۵۴
ذکر [illegible]	۱۵۵
ذکر [illegible]	۱۵۶
ذکر [illegible]	۱۵۹
ذکر [illegible]	۱۶۰
ذکر [illegible]	۱۶۲
ذکر [illegible]	۱۶۳
ذکر [illegible]	۱۶۴
ذکر [illegible]	۱۶۵
ذکر [illegible]	۱۶۶
ذکر [illegible]	۱۸۹
ذکر [illegible]	۱۹۰

مضمون	صفحہ
ذکر فتح حمص۔	۱۹۷
ذکر آنے جاسوسان مسلمانون کا۔	۲۰۰
ذکر کوچ کرنے لشکر مسلمانون کا جابیہ سے۔	۲۰۳
ذکر پہونچنے لشکر رومیون کا یرموک سے	۲۰۴
ذکر گفتگو جبد بن ایہم غسانی کا عبادہ بن صامت سے	۲۰۸
ذکر فرار لشکر نصرہ کا مقام یرموک مین۔	۲۱۳
ذکر پہونچنے باہان کا جرجہ کو بطور ایلچی کے	۲۲۳
ذکر گفتگو خالد بن الولید اور باہان ارمنی کا بمقام یرموک۔	۲۲۵
ذکر رہائی پانے بچون مسلمانون کا قید سے	۲۲۹
ذکر صف بندی مسلمانون کا واسطے لڑائی باہان کے یرموک مین۔	۲۳۰
ذکر ترتیب دینے باہان کا اپنے لشکر کو واسطے لڑائی کے بمقام یرموک۔	۲۳۱
ذکر لڑائی دوباش کا ساتھ ایک طریق آدمی کے بمقام یرموک۔	۲۳۲
ذکر مارڈالنے عبدالرحمان کا اور قیس بن اسبیرہ کا۔	۲۳۵
ذکر خشمناک ہونے باہان کا اپنی لطارقہ پر	۲۳۹
ذکر آراستہ کرنے باہان کا لشکر کو واسطے لڑائی کے بمقام یرموک	۲۴۱
ذکر آراستہ کرنے ابوعبیدہ بن الجراح کا لشکر مسلمانون کو بمقام یرموک۔	۲۴۳
ذکر اُس شخص کا جسنے آغاز کیا لڑائی کو۔	۲۴۶
ذکر مخالفت جرجیر اور مناظرہ کا باہمدگر بمقام یرموک	۲۴۹
ذکر لڑائی عبدالرحمان بن مخاذر۔	۲۵۰
ذکر لڑائی عامر بن طفیل بمقام یرموک۔	۲۵۱
ذکر لڑائی حبیب بن طفیل الدوسی کا بمقام یرموک۔	۲۵۲
ذکر لڑائی عمرو بن العاص کا بمقام یرموک	۲۵۴
ذکر لڑائی یزید بن ابی سفیان کا بمقام یرموک	۲۵۵
ذکر لڑائی زبیر بن العوام کا بمقام یرموک کے	۲۵۶
ذکر تائید خرار کا واسطے شرجیل بن حسنہ کے بمقام یرموک۔	۲۶۰

مضمون	صفحہ
ذکر یوم التعویر بمقام یرموک۔	۲۶۱
ذکر لڑائی عورتون کا۔	۲۶۲
ذکر لڑائی خولہ بنت الازور۔	۲۶۳
ذکر وعظ نجم بن مقرح۔	۲۶۴
ذکر ہزیمت آدمیون کا۔	۲۶۵
ذکر ابوالجعید کا۔	۲۶۶
ذکر ڈوب جانے اور ہلاک ہوجانے آدمیون کا ندی مین۔	۲۶۷
ذکر لڑائی ابوعبیدہ بن الجراح کا۔	۲۶۸
ذکر لڑائی ضرار کا ساتھ سرجیس کے۔	۲۶۹
ذکر کوچ کرنے لشکر مسلمانون کا بہ بیت المقدس	۲۷۶
ذکر لڑائی بیت المقدس۔	۲۷۸
ذکر لڑائی تیراندازان قیسیہ۔	۲۷۹
ذکر دوبارہ جانے اہل بیت المقدس کا پاس بطریق قحامہ کے۔	۲۸۰
ذکر لباس حضرت عمر رضہ	۲۸۷
ذکر جمع کرنے یوذنا کا اپنے لشکر کو۔	۲۹۶
ذکر توجہ لشکر مسلمانون کا بجانب حلب کے	۲۹۷
ذکر آنے اہل حلب کا بطلب صلح کے پاس ابوعبیدہ بن الجراح کے۔	۲۹۹
ذکر کوچ کرنے ابوعبیدہ بن الجراح کا حلب کو	۳۰۲
ذکر پہونچنے لشکر ابوعبیدہ بن الجراح کا حلب مین	۳۰۴
ذکر محاصرہ کرنے ابوعبیدہ بن الجراح کا حلب کے قلعہ کو	۳۰۵
ذکر شہدائے مسلمین بمقام حلب۔	۳۰۶
ذکر بھیجنے یوذنا کا ایکہزار سوار کو واسطے لوٹنے مسلمانون کے	۳۰۷
ذکر شدت اور مبالغہ کا محاصرہ قلعہ حلب مین	۳۱۰
ذکر بلانا ابوعبیدہ بن الجراح کا داس ابوالہول کو	۳۱۸
ذکر حیلہ اور فریب داس ابوالہول کا بہ نسبت قلعہ	۳۲۰
ذکر نکلنے داس ابوالہول کا اور گرفتار کرانا اُسکا	۳۲۲
ذکر حیلہ اور فریب کرنے داس بوالہول کا	۳۲۴
ذکر لڑائی داس ابوالہول کا۔	۳۲۶
ذکر مرتب ہونے مسلمانون کا اوجانا یوقنا کا بجانب قلعہ	۳۳۱
ذکر گرفتار کرلینے حاکم اعزاز کا یوقنا وغیرہ کو	۳۳۲
ذکر گرفتار کرلینے مالک اشتر کا۔	۳۳۳

مضمون	صفحہ
ذکر قتل داور پس حاکم اعزاز کا۔	۳۳۴
ذکر کلام قس کا بمقام اعزاز کے۔	۳۳۶
ذکر کلام یوقنا کا ہرقل سے۔	۳۳۹
ذکر آنے قاصل کا زیتون دختر ہرقل کے پاس سے	۳۴۰
ذکر سوال ہرقل کا قیس بن عامر الانصاری سے	۳۴۶
ذکر خطبہ پڑھنے اور نصیحت کرنے ہرقل کا اپنی قوم کو	۳۵۹
ذکر مشورہ کرنے فلیطانوس کا ہرقل سے	۳۶۶
ذکر کلام فلیطانوس کا ساتھ یوقنا کے	۳۶۸
ذکر گفتگو فلیطانوس کا یوقنا سے۔	۳۶۹
ذکر روانہ ہونے ابوعبیدہ بن الجراح رضہ۔	۳۷۰
ذکر خواب ہرقل کا اور بھاگ جانا مسلمانون کا	۳۷۱
ذکر مشورہ کرنے ابوعبیدہ بن الجراح کا مسلمانون سے	۳۷۸
ذکر لڑائی داس ابوالہول کا۔	۳۸۴
ذکر لڑائی عبداللہ بن حزافہ کا۔	۳۸۹
ذکر لڑائی میسرہ بن مسروق کا۔	۳۹۰
ذکر گرفتار ہونے عبداللہ بن حزافہ سے	۳۹۳
ذکر شراب پینے سبع بن خمرہ اور چند مسلمانون کا	۳۹۵
ذکر لڑائی قیساریہ۔	۳۹۶
ذکر مشورہ کرنے قسطنطین کا اپنے ساتھیون سے	۴۰۸
ذکر واقعہ۔	۴۰۹
ذکر جانے خط رسول صلعم کا ساتھ حاطب کے	۴۲۶
ذکر طلب کرنے ملکہ ارمانوسہ کا یوقنا کا۔	۴۳۴
ذکر آپڑنے چار ہزار سوار قسطنطین کا مسلمانون پر	۴۵۵
ذکر بلاتی ہونا خالد ابن ولید وغیرہ کا بمقام عقبہ	۴۶۱
ذکر بھیجنے خالد ابن ولید کا نصر بن ثابت کو	۴۶۸
ذکر پہونچنے خالد وغیرہ کا مع اپنے لشکر کے مرعش	۴۷۰
ذکر حملہ کرنے خالد بن ولید وغیرہ کا قسطنطین کے لشکر مین	۴۷۳
ذکر گرفتار ہونے ضرار وغیرہ مسلمانون کا	۴۸۳
ذکر فتح وسیاط۔	۵۰۱
ذکر فتح جزیرہ منبس۔	۵۰۵
ذکر فتح قلعہ مدنیہ۔	۵۱۶
ذکر فتح قصر شیدا و رواردہ اور عریش کا	۵۱۷

به عون صناع مکین و مکافض فضل خلاق زمین و سما

کتاب شوکت اسلام مسلسلہ

شرح الشمائم

ترجمہ مولوی سید عنایت حسین صاحب سیدپوری اودھ رحمہ اللہ تعالے

مطبع نولکشور واقع لکھنؤ طبع مزین مطبوع جہاں ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الواحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد والصلوۃ والسلام علی رسولہ ونبیہ محمد الذی لیس لہ فی الخلق
ضد ولا ند وعلی آلہ واصحابہ الذین مناقبہم لا تحصی وفضائلہم لا تعد اما بعد بیان مدعا یہ ہی کہ اس جزو زمان مین
کہ سن ایکہزار دوسو بیاسی ہجری ہین کتاب مستطاب فتوح الشام بعبارت عربی از مرویات واقدی علیہ الرحمۃ مطبوعہ کلکتہ
اس ذرۂ بیمقدار سید عنایت حسین ابن مولوی نوازش احمد ابن مولوی عبد الجامع سیدنیوری منصفات دار
لکھنؤ کی نظر سے گذری اور حقیر نے باقتضاے شوق طبیعت کے ابتدا سے انتہا تک مکرر اسکے مطالعے سے حظ
اٹھایا آخرکار یہ خیال دل مین لایا کہ ہرچند کتاب ہاے علوم دینیہ وما یتعلق بہا کی زمانۂ کثیر سے بررو ہے لیکن
فی زماننا ہذا کہ شغل تعلیم وتعلم زبان عربی وفارسی کا یکسر روبانحطاط اور مزاولت درس وتدریس زبان اردو کی ترقی پذیر
ہی اگر یہ عمدہ حالات کتاب موصوف کے زبان عربی سے عبارت اردو رائج الوقت مین ترجمہ ہوکر بقید کتابت درآوین
تو یہ امر باعث نفع کثیر متصور ہی اسواسطے کہ حالات مذکورہ کے پڑھنے اور سننے مین جسکو کچھ بھی مادۂ فہم صحیح ہوگا وہ
بالیقین جانیگا کہ دین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق اور اللہ کے نزدیک ایسا محبوب اور پسندیدہ ہی کہ
اسنے عرصۂ قلیل مین تھوڑی جماعت سے اس دین متین کو سب دینون پر غالب اور آخرکار شرق سے غرب تک
بناے اس دین پاک کی تاقیامت مستحکم کردی اور اللہ جل شانہ نے ہمارے نبی کی امت کو امم سابقہ سے بہتر ارشاد
فرمایا اور برگزیدگی اس امت پر قطع نظر دیگر دلائل اور براہین واضحہ کے یہ ایک معاملہ فتوح بلاد شام اور

فارس وغیرہ کا بھی جو عہد خلفاے راشدین مین واقع ہوا اچھی دلیل ہی کہ ایسے باایمان راسخ العقیدہ لوگ اس امت مرحومہ مین ہوے جنھون نے اپنا گھر بار چھوڑکر باوصف قلت جماعت اور بے سامانی کے گروہ کثیر مالدار کے ساتھ اللہ کی راہ مین ایسی جانبازی کی کہ وقائع اُنکے اُس فتوح سے حیرت افزاے عقول معاصرین اور ناظرین ہین مگر اہل ایمان اور یقین کے نزدیک محل حیرت اور استعجاب کا نہین ہی کہ عالم اسباب مین تو اُن لوگون نے واسطے رضامندی اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے جانبازی کی اور واقع مین اللہ نے اپنے وعدہ صادقہ کو جو درباب خلافت وتمکین فی الارض نسبت صلحاے اِس امت مرحومہ کے اپنے حبیبؐ سے کیا تھا اُن لوگون کے ہاتھون پر پورا کیا اور تائید اپنے دین کی کما ینبغی فرمائی اور اگر عقل سلیم سے غور کیا جاے تو یہی معاملات کافی ثبوت خلافت حقہ خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین ہین کہ اگر وہ لوگ اللہ پاک کی مشیت اور اوسکے نبیؐ کے حکم اور تبعیت سے اِس عہد کام دین کو کہ عبارت جہاد فی اعداء اللہ سے ہی انجام نہ دیتے تو کہان وعدہ الٰہی کا اُنکے ہاتھون پر ہوتا اور اُنکو سرمایۂ قرب اور خصوصیت ابدی حالت حیات اور ممات مین ساتھ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عالم فانی و نیز بہشت جاودانی بمضمون حدیث شریف ما بین قبری ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ کہ مقر خاص ذوات قادسات کا ہی حاصل نہوتا پس نظر بوجوہ مصرحۂ صدر کے حقیر نے اس ارادے کو مصمم اور چند مہینے کی مدت مین باوصف ضیق فرصت اور مشاغل کثیرۂ دنیاوی ترجمہ کتاب موصوف کا بعبارت اُردو باندازۂ فہم ناقص اپنے کے تمام کیا اور اس فقیر نے اس ترجمے مین چند اُمور کا التزام کیا ہی **اولاً** یہ کہ لفظی ترجمہ عبارت عربی کا بلا تقدیم وتاخیر مطلب کے لکھا پس شاید اگر کسی مقام مین کوئی تعقید واقع ہوئی ہو تو سبب اُسکا وہی ترجمہ لفظی ہوگا **ثانیاً** یہ کہ جس جگہ مین آیات قرآنی اور احادیث نبوی اصل کتاب مذکور تھین اُنکو حقیر نے تیمناً وتبرکاً بلفظ متن اِس کتاب مین لکھکر ترجمہ اُسکا حاشیے پر لکھا **ثالثاً** یہ کہ جو خطا وکتابت معاملات شام مین باہیگر خلفاے راشدین اور اُنکے عمال کے ہوئی اُن خطوط کو بھی مع اکثر ادعیہ اور مقولات متبرکۂ صحابۂ کرام کے متن کتاب مین اور ترجمہ اُسکا حاشیے پر لکھدیا **رابعاً** یہ کہ جو اشعار بقاعدۂ عرب کے مواقع لڑائی مین بطور رجز کے درج اصل کتاب ہین اِس وجہ سے کہ اُنکو اصل کتاب سے کچھ تعلق نہ تھا حقیر نے وہ تمام اشعار اپنے موقع مین مع ترجمہ اُسکے حاشیے پر ثبت کیے **خامساً** یہ کہ حقیر نے بر رعایت اختصار کے نام رواۃ کے ترجمے مین نہین لکھے اور صرف **واقدی** رحمہ اللہ کی روایت پر حوالہ کیا **اب** ناظرین باتمکین کی خدمت مین التماس یہ ہی کہ ہرچند حال علم اور فضل خاندانی آباے کرام حقیر کا اکثر لوگون کو معلوم اور اس دیار مین مشہور بین الجمہور ہی لیکن یہ وصف اضافی حقیر کے مطلب کو کافی نہین ہوسکتا ہی کہ بے مائگی حقیر کی علوم مین بفحواے بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ حقیر کو خود یقین اور معلوم ہی پس اگر کسی مقام مین کوئی سہو اور غلطی واقع ہو تو

امید عفو ہی وبالعفو عند کرام الناس مامول والآن ابتدء فی المقصود بعون الملک المعبود ومنہ المبدأ والیہ العود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے ثقات سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسالت مآب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اس عالم ناپائیدار سے انتقال فرمایا اور بعد خلافت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ پر قرار پایا اور ابتدائے زمانہ خلافت صدیق میں مسیلمہ کذاب اور حجاج وغیرہ مدعیان نبوت مقتول اور مطرود
ہوئے اور فتح یمامہ کی حاصل ہوئی اور بنو حنیفہ مار ڈالے گئے اور اہل عرب نے اطاعت حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ کی قبول کی تب حضرت صدیق نے میل اور ارادہ اس امر کا کیا کہ لشکر مومنین کو بجانب ملک شام کے اور واسطے
لڑائی اہل روم کے بھیجیں پس ایک روز اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یکجا کر کے ان سے کہا کہ مجھ کو تم لوگ
اس بات کو کہ اللہ تعالیٰ نے تمکو فضیلت اسلام کی عطا فرمائی اور تمکو امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گردانا اور
تمہارے ایمان اور یقین کو زیادہ کیا ہے اور تمکو کھلی ہوئی مدد بخشی ہے چنانچہ جناب احدیت جل شانہ قرآن مجید میں
ارشاد فرماتا ہے کہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا اور اس بات کو بھی جانو کہ رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ میل اور ارادہ فرمایا تھا کہ اپنی ہمت عالی کو بجہاد ملک شام مصروف فرماویں
لیکن خداوند تعالیٰ شانہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس بلا لیا اور اختیار کی انکے
واسطے وہ چیز جو انکے نزدیک ہے آگاہ ہو کہ بہ تحقیق میں قصد رکھتا ہوں اس امر کا کہ لشکر مسلمانوں کا مع اہل و مال
انکے بجانب ملک شام بھیجوں اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش از وفات خود مجھکو اس بات کی
خبر دی فرمایا تھا زویت لی الارض فرایت مشارقہا و مغاربہا و سیبلغ ملک امتی ما زوی لی منہا پس تم سب کا
اس بات میں کیا مشورہ ہے رحمت کرے اللہ تم پر پس سب صحابہ اور مومنین نے بالاتفاق یہ جواب دیا کہ ہم
آپ کے حکم کے تابع ہیں جہاں منظور ہو ہمکو بھیجیے کیونکہ خداوند تعالیٰ شانہ قرآن مجید میں فرماتا ہے
اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس جواب کے سننے سے بہت خوش ہوئے

اور خطوط بنام ملوک ہین اور امرائے عرب و اہل مکہ معظمہ کے ایک ہی لفظ و عبارت سے روانہ کیے وہ ہذہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبداللہ عتیق بن ابی قحافۃ الی سائر المسلمین سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو و اصلی علی نبیہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و قد علمت ان اوجب کم الی الشام لتاخذوہا من ایدی الکفار اطعام الطعام لمن عول منکم علی الجہاد فلیہا در علی طاعۃ الملک الوہاب بعد ذلکم الخفوا اثقالا و جاہدوا باموالکم و انفسکم فی سبیل اللہ اور ان خطوط کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہاتھ روانہ فرمایا جابر بن عبداللہ نے روایت کی ہے کہ نہین گذرے تھے مگر تھوڑے دن کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے واپس آکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو خوشخبری آنے اہل یمن کی سنائی اور کہا کہ نہین پر ہیچ نے سنا یا مین نے آپ کا خط کسی کو مگر یہ کہ دوڑا و بجانب اطاعت خدا کے و آپ کا حکم منظور و قبول کیا اور سب اپنے اپنے گروہ اور ساز اور زرہ توبرتو وغیرہ سامان جنگ کے ساتھ آمادہ اور انکی حضوری خدمت آپ کے ہوئے ہین اور مین پیشتر یہ خوشخبری لوگون کے آنے کی لیکر آیا ہون اور جنھون نے فرمان برداری آپ کی بحالت ژولیدہ موئی اور غبار آلودگی کے منظور کیا وہ لوگ لیسہ ان یمن اور شہسوار اور بہادر اور رئیس وہان سے ہین اور مع اپنے اہل و مال کے روانہ ہو چکے ہین اور قریب پہونچتے ہین آپ انکی ملاقات کو آمادہ ہوئے ہین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ حال سنکر بہت خوش ہوئے اور وہ دن تو گذر گیا اسکے دوسرے دن ارباب مدینہ کو آثار آمد فوج مجاہدین معلوم ہوئے پس آئے ارباب مدینہ طیبہ حضرت صدیق کے پاس اور آگاہ کیا انکو اس حال سے پس حضرت صدیق مسلمانون کو ہمراہ لیکر واسطے استقبال لشکر مجاہدین کے سوار ہوئے اور ظاہر کیا انھون نے اپنی اہلی اور جماعت کو اور بلند اور ظاہر کیا نشانون کو پس نہین عرصہ گذرا تھا مگر اندک تا اینکہ ظاہر ہوا لشکر اور گروہ اونکا اس حیثیت سے کہ ایک قوم کے پیچھے دوسری قوم اور ایک قبیلہ کے بعد دوسرا قبیلہ تھا اور سب کے آگے قبیلۂ یمن سے قوم حمیر تھی زرہین اور خود پہنے اور کمانین عربی لٹکائے ہوئے اور آگے انکے ذو الکلاع الحمیری تھے عمامہ باندھے ہوئے جب وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے سلام کیا حضرت صدیق کو اور ظاہر کیا پتا اور نشان اپنے مسکن اور اپنی قوم اور اشعار عربی متضمن بہادری اور بڑائی اپنی کے پڑھے پس حضرت صدیق کلام انکا سنکر ہنسے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ یا علی آیا نہین سنا تھا تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اذا اقتلت حمیر و معہا قساوۃ با عمل اولادہن فابشروا بنصر اللہ للمسلمین علی اہل الشرک اجمعین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا سچ ہی مین نے بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ بات سنی ہی جیسا کہ تمنے سنا تھا انس بن مالک سے راوی نے روایت کی ہی کہ جب قوم حمیر مع لشکر اور لڑکے بالے مال و متاع اور جانورون کے آگے بڑھے انکے پیچھے قوم مذحج اصیل گھوڑون پر

سوار پرے باندھے ہوے آئے اور آگے اُس جماعت کے **قیس بن ہبیرۃ المرادی** سردار اُنکے تھے
جب وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے پتا اور نشان اپنی قوم اور سکن کا دیا اور اشعار عربی متضمن
بہادری اپنی قوم کے پڑھے پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے دعای خیر اُنکو دی اور وہ آگے بڑھ ملے لشکر کے
پھر پیچھے اُنکے قبائل طرد دکھائی دیے اور آگے اُس جماعت کے **حابس بن سعید الطائی** سردار اِنکے تھے پس جب وہ
قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے حابس نے واسطے تعظیم حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ارادہ اترنے کا
پشت گھوڑے سے کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم دیکر اُنکو اترنے سے منع فرمایا اور مصافحہ اور سلام
کرکے شکریہ اُنکے آنے کا بیان فرمایا پھر اُس قبیلے کے پیچھے **قوم ازد** تھی بڑی بھاری جماعت سے اور آگے
اُنکے **جندب بن عمرو الدوسی** تھے اور اُس گروہ میں **ابوہریرہ** رضی اللہ عنہ کمان و ترکش باندھے ہوے
شامل تھے جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکو اِس حیثیت سے دیکھا ہنسے اور فرمایا کہ تمھارے آنے کا کیا سبب ہے
تم تو لڑائی کے طریقے سے کمتر واقف ہو ابی ہریرہ نے کہا کہ میرے آنے کے دو سبب ہیں ایک یہ کہ جہاد کے ثواب میں داخل ہوں
دوسرے یہ کہ ملک شام کے میوہ جات کھاؤں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ جواب اُنکا سُنکر ہنسے اور بعد ہنسنے کے قوم
بنو عبس آگے آئی اور سردار اُنکے **میسرہ بن مسروق عبسی** تھے اور اُنکے پیچھے قوم کنانہ اور آگے
اُنکے **مخشم بن اشیم الکنانی** تھے اور ان سب قبائل کے لڑکے بالے عورتیں گھوڑے اونٹ وغیرہ اُنکے ساتھ تھے
پس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سب کیفیت ہر قوم کی دیکھی بہت خوش ہوے اور شکر خدا کا ادا کیا
پھر سب قوم گرد مدینہ طیبہ کے ہر گروہ جدا جدا اُترے بعدہ جب لوگ کثرت سے جمع ہو گئے اور سبب کم ملنے ضروریات
کھانے اور دانے اور چارے کے لوگوں کو تکلیف ہونے لگی سردار ہر قبیلہ نے یکجا ہو کر مشورہ کیا کہ حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چلکر درخواست کرو کہ ہمکو بجانب ملک شام کے روانہ کریں کہ واسطے کہ اِس مقام میں
سبب کثرت جماعت کے تکلیف اور سختی ہوتی ہے پس وہ سب سردار بعد اِس مشورے کے حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ کے پاس آئے اور سلام کرکے اُنکے سامنے بیٹھ گئے اور ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اِس خیال سے کہ
کون شخص اُنمیں کا موجب قرار دادہ مشورے عرض حال کرتا ہے پس اُنمیں سے جسنے پہلے عرض حال کیا وہ
قیس بن ہبیرۃ المرادی تھے اُنھوں نے کہا کہ ای خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے ہمکو
ایک کا حکم دیا اور ہمنے بپاس اطاعت خدا اور رسول کے اور بجوہ اِس جہاد اُسکے قبول کرنے میں جلدی کی اور
اب ہمارا لشکر پورا ہو گیا اور سب سامان درست ہے اور اِس شہر میں بوجہ کم ملنے ضروریات کے ہمکو تکلیف اور تنگی ہوتی ہے
اسواسطے کہ شہر تمھارا ایسا نہیں ہے جسمیں بقدر سم ستور اور اسپ کی جگہ ہو اور نہیں فراخی ہے اترنے والے لشکر کو پس اگر ظاہر ہو
تمکو کوئی سبب اُس امر میں جسکا تمنے قصد کیا تھا پس ہمکو حکم دیجیے کہ اپنے اپنے شہروں کو پلٹ جاویں
اور اسی طرح

اور اسی طرح ہر گروہ کے سردار نے عرض کیا پس جب سب کہہ چکے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اہل مکہ اور اے آنے والے اور ملکون کے قسم ہے خدا کی کہ مین تمھاری سختی اور ایذا نہین چاہتا ہون اور یہ توقف میرا رہ انکی مین صرف بہ انتظار یکجا اور پورے ہونے سب گروہون کے تھا بجواب اسکے سب سردارون نے کہا کہ اب ہم لوگون مین سے کوئی پیچھے باقی نہین رہگیا ہے آپ خدا کی برکت اور مدد پر نظر کرکے ہمکو روانہ مقام مقصود کیجیے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اسی وقت پاپیادہ اٹھ کھڑے ہوے اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم و سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اور مثل انکے اور صحابہ قوم اوس اور خزرج سے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہوکر جس مقام مین لشکر مجاہدین کا تھا وہان کو روانہ ہوے مسلمانان لشکر یہ خبر سنکر خوش ہوے اور تکبیرین کہنے لگے اور جواب دیا انکو پہاڑون نے بسبب گونجنے انکی آوازون اور انکی کثرت کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ وہان پہونچکر ایک اونچی جگہ مین کھڑے ہوے اور مسلمانون کے لشکر کو ملاحظہ فرمایا اور دیکھا لوگون کو کہ بھر لیا ہے انھون نے زمین کو پس چمکنے لگا چہرہ انکا خوشی سے اور دعا مانگی کہ الٰہی میرے صبر عطا کر ان لوگون کو اور مدد دے انکو اور نہ حوالہ کر انکو انکے دشمنون کے ہاتھ مین پھر جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے یزید بن ابی سفیان کو اپنے پاس بلایا اور انکو ایک ہزار سوارون پر لشکر مسلمانون سے سردار مقرر کیا اور ایک نشان فوج بنا کر انکو دیا پھر حضرت صدیق نے انکے بعد بلایا ایک شخص کو قوم بنی عامر سے جنکا نام ربیعہ بن عامر تھا اور وہ بڑے شہسوار اور بہادر ملک حجاز مین مشہور تھے پس انکو بھی ایک ہزار سوارون پر سب قسم کے لوگون سے سردار کیا اور ایک نشان فوج کا بنا کر انکے سپرد کیا پھر اسکے یزید بن ابی سفیان سے فرمایا کہ ربیعہ بن عامر مرد اشراف اور آبرو دار ہین اور انکی بہادری اور عقل و تدبر کی تمکو معلوم ہے سو مین نے انکو تمھارے ساتھ اور تمکو انپر امیر مقرر کیا تمکو چاہیے کہ اپنے لشکر کے آگے انکو رکھو اور انکے مشورے سے کام کرو اور انکی رائے کے خلاف نہ کرو یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ آپ کا فرمانا مجھکو بخوشی قابل منظور ہے پھر وہ دونون ہزار سوار مسلح اور تیار ہوئے اور یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر سوار ہوکر مع اپنی فوج ہمراہی کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین آئے اور رخصت ہوے حضرت صدیق پاپیادہ انکے ساتھ چلے تب یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو خدا کے غضب سے شرم معلوم ہوتی ہے کہ ہم سوار ہوکر چلین اور آپ پاپیادہ ہون یا آپ بھی سوار ہولین یا ہم سواری سے اتر پڑین حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ مین سوار ہونگا اور نہ تمکو اترنے دونگا اور مین اپنی اس خطا کا اجر اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہون چنانچہ اسی حال سے انکے ساتھ ثنیۃ الوداع تک چلکر وہان ٹھہر گئے اور یزید بن ابی سفیان حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے آئے اور کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہمکو کچھ وصیت فرماوین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اس مضمون کے کلمات وصیت ارشاد فرمائے کہ جسوقت کوچ کرو تم مقام سے

ساتھیون کو تیز روی کی سختی نہ کرو اور نہ جدا ہو تم اپنے لشکر سے اور اپنے کام مین ساتھیون سے مشورہ لیا کرو اور طریقہ
عدالت اختیار کرو ظلم و جور سے دور رہو کیونکہ اسطے کہ ظالم کو رستگاری نہین ہوتی ہی ظالم دشمن پر فتحیاب نہین ہوتا ہی
اور اس آیت پر عمل کرو واذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوہم الادبار ومن یولہم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال
او متحیزا الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ اور جب دشمن پر فتح پاؤ پس نہ مار ڈالو چھوٹے لڑکے اور نہ گمرسن
اور نہ بڈھے ضعیف کو اور نہ عورت کو اور نہ جاؤ نزدیک درخت خرمے کے اور نہ جلاؤ کھیتون کو اور نہ کاٹو
پھلے ہوے درخت کو اور نہ کاٹو کو تمہین جانورون کی مگر وہ جانور جنکا کھانا حلال ہی اور جو عہد و پیمان کفار سے
کرو اسمین بیوفائی نکرو اور صلح کو نہ توڑو اور قریب ہی کہ تمہارا گذر ایسی قوم پر ہوگا جو اپنے عبادت خانون مین
بیٹھے رہے ہین اور گوشہ نشینی کو خدا کی راہ مین بیٹھنا جانتے ہین حالانکہ ایسا نہین ہی بلکہ یہ بات صرف انکی
خواہش اور پسندیدگی نفس سے ہی پس انکے عبادت خانون کو نہ کھودو اور ان لوگون کو قتل نہ کرو اور ایک
قوم اور تمکو ملینگے کہ وہ کفار اور گروہ شیاطین اور بندۂ صلبان ہین اور منڈاتے ہین وہ درمیان اپنے سرون کو کہ وہ
منڈے ہوے سے انکے مثابہ گرفتا جانورکے ہین پس بلند کرو تم انکے سرون پر تلوارین اپنی یہان تک کہ اختیار
کرین وہ لوگ دین اسلام یا ادا ے جزیہ کو درانحالیکہ وہ ذلیل اور خوار ہون یہ وصیت فرما کر حضرت صدیق نے کہا
اب مین تمکو اللہ کے سپرد کرتا ہون اور یزید بن ابی سفیان سے مصافحہ اور معانقہ کیا اور ربیعہ بن عامر سے بھی
مصافحہ کیا اور فرمایا کہ اے ربیعہ ظاہر کرو تم شجاعت اور بزرگی اور دانش اپنی بمقابلہ قوم بنی اصفر کے تاکہ تمھاری
مراد پر پہونچاوے اور تمکو بخشے راوی نے کہا ہی کہ بعد اس گفتگو کے یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر
منزل مقصود کو روانہ ہوے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مع اپنے ہمراہیان بجانب مدینہ طیبہ کے معاودت
فرمائی اور جب یزید بن ابی سفیان کچھ دور مدینہ منورہ سے بڑھ گئے چلنے مین جلدی کی ربیعہ بن عامر نے کہا اسنے
کہ پشتابدوی خلاف حکم اور وصیت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی یزید بن ابی سفیان نے جواب دیا
کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے جیسا کہ ہمکو تمکو روانہ فرمایا ہی اسی طرح عنقریب لشکر مسلمانون کو بھی پیچھے ہمارے روانہ
فرماوینگے سو میری تیز روی کا سبب یہ ہی کہ ہم پہلے سب کے ملک شام مین پہونچین پس شاید قبل پہونچنے اور لشکر کے ہمکو
فتح حاصل ہو اور اس وجہ سے ہم تین فضیلتین حاصل کرین ایک خوشنودی خدا اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
دوسرے رضامندی ہمارے خلیفہ کی تیسرے لوٹنا اموال کفار کا اگر چاہا اللہ تعالی نے ربیعہ بن عامر نے کہا
کہ چلو جس طرح سے چاہو سب زور اور قوت اللہ برتر کے اختیار مین ہی بس روانہ ہوے وہ بجانب وادی
فراسی کے اس قصد سے کہ براہ تبوک اور حابیہ بجانب دمشق پہونچین واقدی رحمۃ اللہ نے روایت
کی ہی کہ جب یہ خبر بواسطہ بعض قوم عرب نصرانی کے جو مدینہ منورہ مین تھے ہرقل بادشاہ روم کو پہونچی ہرقل نے

اپنے ارکان دولت کو جمع کرکے کہا کہ اے قوم بنی اصفر جان لو تم اس بات کو کہ جب تک تم موجب حکم اپنے دین کے پابند احکام شریف کے تھے اور حدود خدا پر جیسا کہ انجیل مین ہین قائم تھے تب تک جس بادشاہ نے تمکو شام کا قصد کیا تم اُسپر غالب ہوئے چنانچہ کسریٰ بن ہرمز نے لشکر فارسی کے ساتھ تمپر چڑھائی کی تھی اُسکو ہزیمت ہوئی اور ترک نے تمپر غلبے کا قصد کیا تھا اُنھون نے شکست پائی اسی طرح قوم جرامقہ کو تمنے بھگا دیا مگر جب سے تمنے تغیر و تبدل احکام دین مین کیا اور ظلم کو شعار اپنا کر دیا اور مجرم خدا ہوے تب سے بیداد شمن ان باتون کے اللہ تعالی نے ایک ایسی قوم کو بھیجا کہ زیادہ اُنسے کوئی ضعیف نہ تھی اور کبھی ہمارے دلون مین یہ خیال نہین گذرتا تھا کہ وہ لوگ ہمسے ملک کے واسطے جھگڑا کرینگے پس اُنکے ملک کے قحط اور اُنکی بھوک نے اُنکو ہمارے ملک مین پہونچایا اور اُنکے پیغمبر کے خلیفہ نے اُنکو ہماری طرف بھیجا ہے کہ ہمارا ملک چھینکر ہمکو نکالدین پھر ہرقل نے سب مفصل حال روانگی لشکر اسلام کا بیان کیا بجواب اُسکے سب ارکان دولت نے کہا کہ اے بادشاہ تو ہمکو اُنکے مقابلے مین روانہ کر کہ ہم اُنکو ارادے سے باز رکھینگے اور اُنکے شہر مین جاکر اُنکے کعبے کو کھود ڈالینگے اور کسیکو اُنمین سے نہ چھوڑینگے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب ہرقل نے یہ کلام خوشی اور مستعدی اپنے ارباب دولت کا سُنا اُٹھ ہزار سوار بہادر اپنی افواج سے علیحدہ کیے اور چار شخصون کو اپنے مردان مبارز سے اُس فوج پر سردار مقرر کیا ایک کا نام باطلیق دوسرا بھائی اُسکا کہ نام اُسکا جرجیس تھا تیسرا حاکم شرطہ کا لوقا بن ثمعان چوتھا صلیبا حاکم غزہ اور عسقلان اور یہ چارون شخص شجاعت اور عقل مین ضرب المثل تھے پھر اُن لوگون نے زرہ بکتر پہنین اور اپنے ساز و سامان سے درست اور طیار ہوے اور اُنکے مہتر ترسایان نے اُنکے واسطے نماز نصرت کی پڑھی اور دعاے فتح مانگی کہ اے اللہ مدد دے اُس شخص کو جو ہم مین سے حق پر ہو اور جو خوشبو کی چیز اُنکے عبادت خانون مین جلائی جاتی تھی اُسکی دھونی اُن چار شخصون پر دی اور معمودیہ کا پانی اُنپر چھڑکا پھر وہ سردار مع اپنی فوج کے روانہ ہوے اور اُسکے آگے قوم عرب نصرانی تھی راہ بتلانے کے واسطے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ یزید بن ابی سفیان نے اپنی فوج کے تین دن قبل پہونچنے لشکر روم کے مقام تبوک داخل ہوے جب چوتھے روز صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبوک سے ارادہ کوچ کا کیا تھا کہ اُسی وقت لشکر روم کا وہان پہونچا پس جب اُڑتی ہوئی گرد اُنکے لشکر کی مسلمانون نے دیکھی تب مسلمان ہوشیار ہو گئے اپنی جانون پر اور یزید بن ابی سفیان نے ایکہزار مسلمانون کو اپنے لشکر سے پوشیدہ بطور گاڑے کے بٹھا دیا اور ربیعہ بن عامر کو اُنپر سردار مقرر کیا اور ایکہزار سوار سے آمادہ جنگ لشکر روم ہوے اور لڑنے کے واسطے صفین ترتیب دین اور مسلمانون نے نصایح اور ذکر نعمتہاے خدا کا کیا اور کہا کہ جان لو تم لوگ اس امر کو کہ اللہ تعالی نے تمہارے لیے مدد کا وعدہ فرمایا ہے اور بہت آیتین فرشتون کو بھیجکر تمہاری کمک کی ہے اور قرآن شریف مین کہا ہے کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الجنۃ تحت ظلال السیوف اور یہ لشکر تمہارا پہلا ہے

جو ملک شام مین واسطے جہاد کے بمقابلہ قوم بنی اصفر کے داخل ہوا ہی اور تم یقین جانو کہ گویا اور لشکر مسلمانون کا بہونچکر
تم مین ملگیا ہی پس تم مسلمانون کے گمان کو اپنے نزدیک جانو اور احتیاط رکھو اس بات کی کہ دشمن تمھارے قتل مین امید کرین
اور مدد کرو تم اللہ کی اللہ تعالی تمھاری مدد کریگا پس یزید بن ابی سفیان مسلمانون کو یہ نصایح کر رہے تھے کہ اسی وقت
لشکر روم کا سامنے نمودار ہوا پس جب رومیون نے قلت لشکر مسلمانون کی دیکھی اور سمجھے کہ سوائے اس جماعت کے اور کوئی
انکے پیچھے نہین ہی ایک نے دوسرے سے اپنی زبان مین آواز خشمگین کہا لو تم جانتے ہو ان لوگون کو جو تمھارا ملک
لینے کو آئے ہین اور یہ وہ ہی تمھاری حرمت کی اور قتل تمھارے بادشاہون کا چاہتے ہین اور طلب نصرت کی کرو تم صلیب سے
کہ وہ مدد دیگی تمکو پھر یہ کہکر رومیون نے مسلمانون پر حملہ کیا اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہمت درست اور
قلب استوا سے بارادہ لڑائی کے انکے لشکر مین ملگئے اور لڑائی شروع ہوگئی اور غلبہ و ہجوم کیا رومیون نے انپر اور جب
اپنی کثرت کے یہ جانا کہ یہ لوگ ہمارے قبضے مین آگئے کہ اسی حالت مین ربیعہ بن عامر اور ہزار سوار لشکر مسلمانون کی
کمینگاہ سے نکلے اور آواز بلند تکبیر کہتے ہوے اور درود پڑھتے ہوے گھوڑے عربی دوڑا کر رومیون پر حملہ کیا جب
رومیون نے یہ حال دیکھا ہمتین انکی ٹوٹ گئین اور اللہ تعالی نے انکے دلون مین خوف مسلمانون کا ڈال دیا پس
وہ فورا پیچھے پھرے اور ربیعہ بن عامر نے باطلیق سردار لشکر رومیون کو دیکھا کہ وہ اپنے ساتھیون پر لڑنے کی
تاکید اور ترغیب کرتا ہی کیفیت دیکھکر ربیعہ بن عامر نے جانا کہ وہ رومیون کا سردار ہی پس حملہ کیا اسپر اور ایسے راستے سے
اسکے نیزہ مارا کہ اسکے سرین توڑ کر دوسری جانب نکلا اور گر پڑا وہ بیہوش ہوکر زمین پر پس جب رومیون نے یہ حال
دیکھا بھاگ نکلے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالی نے فتح اور نصرت نازل فرمائی
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اس لڑائی مین دو ہزار دو سو سوار رومی مارے گئے اور ایک سو بیس
مسلمان شہید ہوے کہ اکثر انمین کے قوم سکاسیک سے تھے اور جب رومیون کو ہزیمت ہوئی جربیس نے کہا اسکے کہ افسوس ہی
تم پر کہ مین کون منھ لیکر ہرقل بادشاہ کے سامنے جاؤنگا حالانکہ شکست ہمکو ایک چھوٹے لشکر مسلمانون سے ہوئی کہ انھون نے
دلیری کرکے زمین کو ہماری لاشون سے بھر دیا اور ہمارے بڑون کو قتل کیا پس مین نہ پھرونگا جب تک کہ بدلا اپنے
بھائی باطلیق کا نہ لونگا یا مین بھی اسی سے جا ملونگا پس جب رومیون نے یہ کلام سنا بعضون نے بعض کی تعریف اور
اظہار رضامندی اور بعض کو ملامت کی اور بارادہ لڑائی کے پھرے اور قصد لڑائی اور حملے کا کیا پس جب ٹھہرے وہ اپنی
جگہون مین خیمے کھڑے کیے انھون نے اور بواسطہ ایک شخص عرب نصرانی کے جسکا نام قداح بن وائلہ تھا مسلمانون کے
پاس کہلا بھیجا کہ ایک شخص عاقل اور بزرگ مرتبے کو اپنے لشکر سے ہمارے پاس بھیجین تاکہ ہم دریافت کرین کہ وہ لوگ
ہمسے کیا چاہتے ہین واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب قداح بن وائلہ نے مسلمانون کے لشکر مین
آکر اسے پیام کیا تب ربیعہ بن عامر نے چاہا کہ رومیون کے لشکر مین جاوے یزید بن ابی سفیان نے اسے کہا کہ

تمھارے جانے مین مجھکو تمھارے واسطے اندیشہ ہی کیونکہ کل تُمنے ایک بڑے شخص کو اِس قوم سے قتل کیا ہی ربیعہ بن عامر نے یہ آیت پڑھی قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ہو مولٰنا اور کہا کہ مین تمسے اور سب مسلمانون سے یہ وصیت کیے جاتا ہون کہ تمھاری نگاہ و ہمت میری طرف مصروف رہے کہ اگر وہی میرے ساتھ بیوفائی اور فریب کرین اور اِس وجہ سے مین اُنپر حملہ کرون پس تم بھی اُنپر حملہ کرو یہ کہکر ربیعہ بن عامر گھوڑے پر سوار ہوے اور مسلمانون سے سلام علیکم کرکے بجانب لشکر دشمن کے روانہ ہوے جب قریب لشکر اور خیمے بادشاہ کے پہونچے قداح بن واثلہ نے اُنکے کہا کہ بادشاہ کے لشکر کی تعظیم کر گھوڑے سے اُتر کر ربیعہ بن عامر نے کہا کہ مجھسے تو یہ ممکن نہین ہی کہ عزت سے ذلت اختیار کرون اور مین گھوڑا اپنا دوسرے کو نہ دونگا اور سوائے دروازہ خیمے کے بیچ مین کہین نہ اُترونگا اور اگر خلاف اسکے مجھسے چاہتے ہو تو مین ابھی پھیرا جاتا ہون کسواسطے کہ ہمنے تمھارے پاس پیغام نہین بھیجا تھا بلکہ تمھارا پیغام ہمارے پاس آیا تھا پس قداح نے یہ حال دونون سے بیان کیا اُنھون نے کہا کہ یہ مرد عربی اپنے کلام مین راست گو ہین آؤ دونکو جسطرح سے وہ چاہین پس ربیعہ بن عامر خیمے کے قریب پہونچکر گھوڑے سے اُترے اور گھوڑے کی باگ اپنے ہاتھ مین لیے ہوے زمین پر بیٹھ گئے پس جربیس نے اُنسے کہا کہ اے برادر عربی باوجود اس بات کے کہ تم ضعیف تر بن اقوام ہمارے نزدیک ہو اور یہ خیال ہرگز ہمارے دلون مین نہ تھا کہ تم ہمسے لڑوگے تم کس امر کے ہمسے خواہان ہو ربیعہ بن عامر نے جواب دیا کہ ہم صرف تمسے یہ چاہتے ہین کہ تم دین اسلام مین داخل ہو اور جو ہم کہتے ہین اور کرتے ہین وہی تم بھی کہو کرو اور اگر یہ امر تمکو منظور نہو جزیہ دو اور اگر جزیے مین بھی انکار ہو پس تلوار حکم ہی ہمارے تمھارے بیچ مین جربیس نے کہا کہ کیا فصاحت اور کون چیز تمکو اِس امر سے مانع ہی کہ تم ملک فارس پر چڑھائی کرو اور ہمسے راہ و رسم اور دوستی رکھو ربیعہ بن عامر نے جواب دیا کہ بسبب اہل فارس کے تم ہمارے ملک سے قریب ہوا اور اللہ تعالٰی نے اپنی کتاب عزیز مین فرمایا ہی قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظۃ جربیس نے پوچھا کہ کوئی کتاب بھی تمپر اُتری ہی ربیعہ بن عامر نے کہا ہان جیسے انجیل تمھارے نبی پر اُتری ہی جربیس نے کہا آیا ممکن ہی کہ صلح کرلو تم اپنی اور ہماری قوم کے ساتھ اِس اقرار سے کہ دیوین ہم ہر سر کو تمھارے لشکر سے ایک دینار اور ایک وسق غلہ اور تمھارے لشکر کے سردار کو ایک سو دینار اور دس وسق غلہ اور تمھارے خلیفہ کو ایکہزار دینار اور ایک سو وسق غلہ اور ہمارے تمھارے اِس بات کی لکھا پڑھی ہو جاے کہ نہ تم ہمسے لڑو اور نہ ہم تمسے ربیعہ بن عامر نے جواب دیا کہ یہ بات نہین ہوسکتی ہی ہمارا تمھارا معاملہ وہی ہی جو پہلے ہم کہہ چکے ہین کہ دین اسلام اختیار کرو یا جزیہ دو یا تلوار کا سامنا ہی جربیس نے کہا کہ دین اسلام تو ہم کسی طرح قبول نہین کرسکتے ہین گو ہم سب کے مارڈالے جاوین کسواسطے کہ اپنے دین کا بدل ہمکو کسی طرح نہین دکھائی دیتا ہی اور مرجانے کو ہم اولے جزیے سے آسان اور سبک جانتے ہین اور لڑائی مین تمھسے زیادہ تم لوگ خواہشمند نہین ہو کہ ہمارے لشکر مین اولاد بطارقہ اور عمائد لڑائی اور نیزہ اور تلوار کے لوگ ہین پھر جربیس نے ایک دربان سے کہا کہ سقیلہ مہتر ترسایان کو اسوقت میرے سامنے حاضر

کرو تم سے امور دین کی گفتگو کرے۔ **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ ہرقل بادشاہ نے ایک بڑے دانا اور تجربہ کار یونان کو جو انکے دین اور شرع کے مسائل خوب جانتا تھا اس لشکر کے ساتھ بھیجا تھا سو وہ شخص جرجس کے سامنے آکر بیٹھا اور جرجس نے اُس سے کہا کہ اے باپ ہمارے دریافت کر تو ہمارے لیے اس مرد سے حالات اُنکے دین اور شرع کو پس **سقیلہ** نے **ربیعہ** ابن عامر سے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہی کہ اللہ تعالی ایک نبی عربی ہاشمی قریشی پیدا کریگا اور علامت اُنکی نبوت کی یہ ہوگی کہ اللہ تعالے اُنکو آسمان پر بُلا دیگا سو یہ بات واقع ہوئی یا نہین ربیعہ بن عامر نے کہا ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی چنانچہ خود اللہ تعالے قرآن مجید مین اُسکی خبر دیتا ہی سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصے الذی بارکنا حولہ پھر اُس شخص نے کہا کہ ہماری کتابون مین مذکور ہی کہ خدا اُنکی امت پر ایک مہینے کا روزہ فرض کریگا ربیعہ بن عامر نے کہا سچ ہی اللہ تعالی نے روزہ فرض کیا ہی اور اپنی کتاب مین یہ فرمایا ہی شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اور دوسری جگہ فرمایا ہی کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم پھر اُسنے کہا کہ ہماری کتب مین یہ بات لکھی ہی کہ اُنکی امت سے جو کوئی ایک نیکی کریگا اُسکے لیے دس نیکیان لکھی جائینگی اور جو کوئی ایک برائی کریگا اُسکے واسطے ایک ہی برائی لکھی جاویگی ربیعہ بن عامر نے کہا سچ ہی اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا ومن جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلہا پھر اُسنے کہا کہ ہماری کتابون لکھا ہی کہ اللہ تعالی اُنکی امت کو حکم کریگا کہ اُسپر درود بھیجا کرین ربیعہ بن عامر نے کہا سچ ہی اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا یہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما پس شخص مذکور یہ سب جوابات ربیعہ بن عامر کے سُنکر متعجب ہوا اور سرداران روم سے اُسنے کہا کہ حق انھین قوم کے ساتھ ہی پھر بعد اس گفتگو کے ایک دربان نے جرجس سے کہا کہ یہ وہی عرب بدوی ہی جسنے تیرے بھائی باطلیق کو مار ڈالا ہی پس جب جرجس نے یہ کلام سُنا لال ہوگئین آنکھین اُسکی غصے سے اور چاہا اُسنے ربیعہ بن عامر پر حملہ کرے مگر ربیعہ بن عامر اس حالت کو دیکھکر مثل بجلی کے فوراً اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوے اور دست بقبضۂ شمشیر ہوگئے اور جلدی کی جرجس پر اپنی تلوار کے وار سے پس ڈال دیا اُسکو زمین پر بیہوش اور مردہ اور وار بطارقہ اور اُنپر حملہ کیا تب ربیعہ بن عامر اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر آمادہ بمقابلہ ہوے اور حملہ کیا رومیون پر اور دیکھا یزید بن ابی سفیان امیر لشکر مسلمانون نے سامنے سے اس حال کو پس کہا اُنھون نے مسلمانون سے کہ دشمنان خدا نے صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی ربیعہ بن عامر کے ساتھ بیوفائی اور فریب کیا پس چلو اور لوٹو اُنکو جانے نہ پاوین پس حملہ کیا مسلمانون نے اور ملگئے دونون لشکر ایک مین اور خوب مضبوطی سے رومی لڑ رہے تھے کہ اُسی حالت مین ایک لشکر مسلمانون کا بسرداری **شرحبیل بن حسنہ** کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دکھائی دیا اور جب اُس لشکر کے مسلمانون نے اپنے بھائیون مسلمانون کو رومیون سے لڑتے دیکھا حملہ کیا اُنھون نے رومیون پر اور گھیر لیا اُنکو اور خوب تیغ زنی کی اُنکے سرون پر **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ اُس آٹھ ہزار جماعت رومیون سے

ایک شخص زندہ بچا کہ اہل عرب نے ایسا ستایا انکو گھوڑے دوڑا کر سب بھاگ گئے ملک شام کے
بتوک سے اور سب مال و اسباب انکا مسلمانوں کے قبضے مین آگیا پھر ہرقل نے یزید بن ابی سفیان کو
شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور انکے ساتھیون سے ملاقات کی اور سب ایک جگہ اترے اور شرحبیل
بن حسنہ نے سب مال لوٹ کا یکجا کر کے یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر سے مشورہ کیا سو ان
دونون سردارون نے یہ کہا کہ مناسب ہی کہ سب مال جو رومیون سے ہاتھ لگا ہی حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کے حضور مین بھیجا جاوے تاکہ مسلمان اسکو دیکھکر قصد جہاد رومیون کا کرین پس اس
رائے کو سبھون نے پسند کیا اور سب مال و اسباب سوائے ہتھیارون اور سامان جنگ کے واسطے
تقویت مسلمانون کے ہمراہی شداد بن اوس اور پانچون سوار کے مدینہ طیبہ کو روانہ کیا اور مسلمانون نے
بہ انتظار آنے لشکر کے بمقام بتوک قیام کیا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب شداد
بن اوس وہ سب مال و اسباب لیکر مدینہ منورہ مین پہونچے اور وہان کے مسلمانون نے اسکو دیکھا بڑی خوشی سے
آوازین لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کی بلند کین کہ شور انکی آوازون کا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے
کانون تک پہونچا پس انھون نے سبب اسکا استفسار فرمایا لوگون نے عرض کیا کہ شداد بن اوس
مال و اسباب کو جو رومیون سے جہاد مین ملا ہی لیکر آئے ہین پس یہ ذکر ہو رہا تھا کہ اسی وقت شداد
بن اوس مع ہمراہیان اپنے کے آپہونچے اور سواریون سے اترکر مسجد شریف نبوی مین علی ساکنہا الف التحیۃ
والثنا داخل ہوے اور دو رکعت نماز تحیۃ المسجد کی پڑھین پھر قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام کیا
بعدہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین آئے اور سلام کر کے مبارکباد فتح کی دی اور تمام سرگذشت لڑائی
رومیون کی بیان کی پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سجدہ اللہ تعالی جل شانہ کا ادا کیا اور اس معاملے کو ٹکٹکی
لیکر فتح اسلام کا تصور فرمایا اور اس مال و اسباب سے دوسرا لشکر مسلمان کا آراستہ کیا اور ایک خط بطلب اہل
مکہ معظمہ کے واسطے جہاد کے لکھا و ہو ہذہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی بکر عبد اللہ عتیق ابن ابی قحافۃ
الی المسلمین من اہل مکۃ و حولہا سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو و اصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اما بعد فانی قد استغفرت من قبل المسلمین الی جہاد عدوہم و فتوح بلاد الشام و قد کتبت الیکم لتسرعوا الی
ما امرکم سبحانہ و تعالی حیث یقول انفروا خفافا و ثقالا و جاہدوا باموالکم و انفسکم فی سبیل اللہ ذالکم خیر لکم
ان کنتم تعلمون و ہذہ الآیۃ نزلت فیکم و انتم احق بہا و ادنی من صدق بہا و قام بحکمہا فمن نصر دین اللہ
فاللہ ینصرہ و من بخل بنفسہ عن ذلک استغنی اللہ عنہ و اللہ غنی حمید ۔ سارعوا الی جنۃ عالیۃ قطوفہا
دانیۃ اعدہا اللہ للمجاہدین و المہاجرین و الانصار و من اتبع سبیلہم و حسبنا اللہ و نعم الوکیل

اور اس نامے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر کرکے عبداللہ بن حذافہ کے حوالہ کیا پس عبداللہ وہ نامہ لیکر
روانہ ہوے اور مکہ معظمہ مین پہونچکر اہل مکہ کو آواز دی جب اہل مکہ یکجا ہوے عبداللہ بن حذافہ نے وہ خط پڑھکر ان
لوگون کو سنایا پس سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ قبول کی ہمنے دعوت اللہ اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور سچا جانا ہمنے قول اُنکا اور حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا
قسم ہے خدا کی کہ نہ باز رہینگے ہم مدد دہی دین خدا سے اور کب تک راہ دیکھین اور باز رکھینگے ہم اپنی جانون کو
اُن لوگون سے جنھون نے سبقت کی ہمپر لڑائیون مین اور بہ تحقیق پہونچا مطلب کو وہ شخص جسنے سبقت کی کہ اگر
پیچھے رہے ہم سبقت کرنے والون سے پس شاید کہ ہم بھی پیچھے ملنے والون مین لکھے جائین پس روانہ ہوے عکرمہ بن
ابی جہل ساتھ چودہ آدمی اپنی قوم کے بنی مخزوم سے اور روانہ ہوے سہیل بن عمرو ساتھ چالیس آدمیون کے قوم عامر سے
اور حارث بن ہشام بھی اُنکے ساتھ ہوے اور دیگر اہل مکہ معظمہ نے بھی ساتھ دیا کہ تعداد کل اس جماعت کی پانچ سو تھی
اور اسی جریدہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خط قوم ہوازن اور ثقیف کو بھی لکھا تھا سو اس قوم سے بھی چار سو
آدمی بجانب مدینہ منورہ روانہ ہوے **واقدی** رحمہ اللہ نے عبداللہ بن سعید اور اُنھون نے ابی عامر ہوازنی سے
روایت کی ہے کہ ابی عامر نے کہا کہ ہم طائف مین تھے جسوقت یہ خط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ہمارے
پاس پہونچا پس اس خط کے پڑھتے ہی چار سو آدمی قوم ہوازن و ثقیف سے چلکر راستے مین اہل مکہ سے ملاقی
ہوے کہ ہم وہ سب ملکر نو سو آدمی سوار تھے اور ہر شخص ہم مین کا یہی کہتا تھا کہ ہم مین سے ہر ایک شخص نو سوار رومی کا
مقابلہ کرسکتا ہے پس ہم سب بالاتفاق مدینہ منورہ مین پہونچکر مقام بقیع اُترے جب یہ حال حضرت صدیق کو معلوم ہوا
حضرت صدیق نے ہمارے پاس کہلا بھیجا کہ اپنے بھائیون کے پاس روانہ ہو تم یعنی جس مقام مین شرحبیل بن حسنہ اور
یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر ہین پس روانہ ہوے ہم لوگ جرف کو اور وہان پہنچکر قیام کیا اور مسلمان آکر ہم مین
ملتے جاتے تھے شداد بن اوس نے جو اس جماعت مین تھے **روایت** کی ہے کہ آئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
مع جماعت مہاجرین اور انصار کے ہمارے پاس اور کھڑے ہوے اور خطبہ پڑھا پس حمد و تعریف بیان کی اللہ تعالی کی
پھر کہا کہ اے لوگو اللہ تعالی نے مسلمانون پر فرض کیا ہے جہاد کو اور ثواب اسکا بڑا ہے اللہ تعالی کے نزدیک پس اچھے کرو تم اپنے ارادے
اور نیتون کو تاکہ بڑھ جاوین نیکیان تمھاری اور جلدی چلو اے بندگان خدا بجانب عمل کرنے فرض اپنے پروردگار اور سنت
اپنے نبی کے اور نہین ہے یہ کام مگر ایک دو نیکیون کا یا فتح یا شہادت پس جو شخص شہید ہوگا تم مین سے جا ملیگا گذرے ہوے
لوگون مین اور جو مر جائیگا تم مین سے پس جزاے خیر دینا اُسکا اللہ تعالی کے ذمے ہے اور چار سو مسلمان قوم حضرموت کے بھی
اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک نامہ **صید بن سلمہ** کلابی اور قوم بنی کلاب کو بھی لکھا اور واسطے جہاد روم کے بلوایا
پس **ضحاک بن سفیان بن عوف** کلابی نے بطور خطبہ پڑھنے کے قوم کلاب سے کہا کہ اے قوم بنی کلاب

پرہیزگاری اختیار کرو اور روانہ ہو تم بجانب خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مدد دہی دین محمدی کی اور
ایک شخص پیر نے قوم بنی کلاب سے جو بارہا ملک شام میں گیا تھا کہا کہ اے ضحاک تم ہمکو ایسی قوم سے ڈراتے ہو
جنکے واسطے عزت اور قوت اور لشکر اور گھوڑے بیشمار ہیں اور اہل عرب طاقت انکے مقابلے کی نہیں رکھتے ہیں کہ یہ لوگ جھوٹے
ضعیف جماعت کے تھوڑے ہیں ضحاک نے کہا کہ جو فتح اور نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہوئی تھی وہ سبب کثرت لوگوں
اور ہتھیار کے نہ تھی بلکہ وہ نصرت اظہار دین خدا کے واسطے تھی جس دین پر اللہ نے انکو بھیجا تھا چنانچہ ہنگام غزوہ بدر کے
ہمکو تین سو تیرہ آدمی ہمراہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور قریش کے پاس لشکر اور ہتھیار سے بہت کچھ سامان تھا
اور ہمیشہ فتح و نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھی اسوقت تک کہ اس عالم سے انتقال فرمایا اور جب حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوئے اسوقت تمنے دیکھا ہی ان لوگوں کو جو بعد انتقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دین اسلام سے پھر گئے تھے کہ کیونکر ہمارے انکو مغلوب کیا اور کوئی تعریف تمہاری خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اور مسلمانوں کے نزدیک نہ ہوگی جب تک کہ تم مسلمانوں کی مدد نہ کروگے جیسا کہ قوم حمیر اور قوم طے نے کیا ہی
پس میں اللہ تعالی کی قسم تمکو دیتا ہوں کہ بزنہار نہ کہلاؤ تم اپنی قوم کو درمیان اہل عرب کے حالانکہ اہل عرب میں زیادہ گھوڑے
جماعت اور ہتھیار میں تم سب سے زیادہ ہو پس اللہ سے ڈرو اور حکم خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مان لو راوی نے
کہا ہی کہ جب قوم بنی کلاب نے یہ گفتگو ضحاک کی سنی کھل گئیں آنکھیں انکی اور جاندہی کی انھوں نے واسطے چلنے کے اپنے اونٹوں پر
اونٹوں پر اور قتل کر لیا عربی گھوڑوں کو اور آئے میدان مدینہ منورہ زادہا اللہ تعظیما و تشریفا میں پس جب لشکر اور گھوڑوں پر سوار
ہوئے اور مدینہ طیبہ میں پہونچکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور حضرت صدیق انکے آنے سے خوش ہوئے اور بہت شاباش
فوج اس جماعت کے واسطے بنا کر سپہ وضحاک بن سفیان کیا اور حکم دیا کہ لشکر مسلمانوں میں جا ملے اور ضحاک نے بہت سا مال
اپنے ساتھ لاکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور میں اس فوج کش سے عذر کیے تھے اور جہاد و دین میں کہ تم آدمی راوی نے کہا
کہ جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ گھوڑے برنگ سرخ و سفید دیکھے بہت خوش ہوئے اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے سنا ہی کہ فرماتے تھے خیل الیمن مجلبۃ طلیقۃ راوی نے بیان کیا ہی کہ اس لشکر کے جمع ہونے کا شور ہو گیا اور اوس
اور انصار کے بھی لوگ آکر اس لشکر میں شریک ہوئے اور بمقام جرف پورا ہوا لشکر اور حضرت صدیق نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے اس تمام لشکر
امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح کو سردار مقرر فرماویں اور کسی اور شخص کو اس لشکر کے طلیعہ پر امیر مقرر کریں سو یہ امر سعید بن خالد
بن سعید بن العاص کے واسطے جو جوان بزرگ تھے تجویز کیا اس وجہ سے کہ سعید نے حضرت صدیق سے کہا تھا کہ اے خلیفہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ نے ارادہ اس امر کا کیا تھا کہ لشکر کا ایک امیر طلیعہ مثل اور امیروں کے میرے باپ کو
مقرر فرماویں تب مسلمانوں نے اس مسئلہ میں آپس میں گفتگو کی تھی پس آپ نے انکو معزول فرمایا اور حال یہ ہی
کہ میرے باپ نے اپنے نفس کو راہ خدا میں قید کیا تھا اور میں نے بھی اپنے نفس کو اللہ تعالی کی راہ میں

لشکر کے ہی اور
طلیعہ اور طلایہ اس
چھوٹے لشکر کو کہتے
ہیں جو واسطے خبر گیری
دشمن کے بھیجا جاوے

قبید کیا ہی اور ہمیشہ آپکی دعوت اور بیعت کا قبول کرنے والا ہون پس اگر آپ مجھکو امیر طلیعہ اس لشکر کا مقرر فرماوین تو انشاء اللہ تعالے
لڑائی مین مجھکو عاجز نہ دیکھیگا **اودی** نے کہا ہی کہ سعید اپنے باپ سے زیادہ بزرگ منش اور سوار کار تھے پس حضرت
صدیق نے اُنکی درخواست کو منظور فرمایا اور نشان فوج اُنکے واسطے بنا کر اُنکو دیا اور دو ہزار سوار عرب پر اُنکو امیر کیا
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سب حال گفتگو سعید بن خالد کا
اور خواہش اُنکی درباب امارت لشکر اور مقرر ہونا اُنکا اس کام پر سُنا تو یہ امر اُنکو اچھا نہ معلوم ہوا اور حضرت
صدیق کے پاس آئے اور کہا ای خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نشان تُمنے سعید بن خالد کے واسطے
بنایا ہی اور اُنکو اُس شخص پر جو اُنسے بہتر ہو ترجیح دی ہی اور جو گفتگو سعید بن خالد نے بوقت بنانے نشان کے
تُمسے کی ہی سب مین نے سُنی ہی سو مین قسم بخدا کہتا ہون کہ تُم جانتے ہو کہ سعید نے اُس قول سے یعنی یہ کہ مسلمانون نے
اُنکے باپ کے مقدمے مین گفتگو کی سوائے میرے اور کسی کو مراد نہین لیا ہی حالانکہ قسم ہی خدا کی کہ مین نے اُنکے
باپ کے مقدمے مین کوئی کلام نہین کیا اور مجھکو اُنسے دشمنی ہی پس جب حضرت صدیق نے یہ کلام حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کا سُنا بہت گران گذرا اُنپر دو وجہون سے ایک معزول کرنا سعید بن خالد کا دوسرے عمل کرنا
خلاف رائے حضرت عمر کے کسواسطے کہ وہ حضرت عمر کے ساتھ محبت رکھتے تھے اور حضرت عمر ہوا خواہ مسلمانون کے تھے
اور اُنکو ایک قرب و منزلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل تھی پس اُٹھ کھڑے ہوے حضرت صدیق
اور حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاکر یہ حال بیان کیا حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپکو معلوم ہی
کہ عمر رضی اللہ عنہ کو اصلاح اور بھلائی دین کی منظور رہتی ہی اور اُنکو کسی مسلمان کے ساتھ دل مین دشمنی نہین ہی پس
حضرت صدیق نے قول حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قبول کرکے ابی اودی الدوسی کو سعید بن خالد کے
پاس روانہ کیا اور یہ پیغام دیا کہ میرے نشان کو میرے پاس پھیر بھیج جب یہ پیغام بمقام حرف سعید بن خالد کو پہونچا نشان
مسلمانون کا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو پھیر بھیجا اور کہا قسم ہی خدا کی مین کافرون کے ساتھ لڑونگا تحت نشان ابی بکر
صدیق کے جس جگہ ہو اور جسکے ہاتھ مین ہو کیونکہ مین اپنے نفس کو اللہ تعالی کی راہ مین قید کرچکا ہون **واقدی**
رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اُس فکر مین تھے کہ کس شخص کو امیر طلیعہ لشکر ابی عبیدہ
بن الجراح کا کرنا چاہیے کہ اس اثنا مین سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی جہل اور حرث بن ہشام آگئے اور یہ لوگ
متعصب اور خواہشمند اس امر کے تھے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اُنکے واسطے نشان سرداری فوج کا
بناوین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن لوگون کو دیکھکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس امر کا مشورہ کیا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ امر تو کرنے کا نہین ہی پس حرث بن ہشام نے حضرت عمر سے کہا کہ تُم مقبل اسلام کے
ہمارے واسطے شمشیر بران تھے اب کہ اللہ تعالی نے ہمکو ہدایت اسلام کی کی سو ہم کچھ پاس قرابت تُم مین نہین دیکھتے ہین

حال آنکہ اللہ تعالی نے پاسداری قرابت کا حکم کیا ہی پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس امر مین اسمعین کو مقدم گردانتا ہون جو پہلے ایمان لائے ہین سہیل بن عمرو نے کہا کہ اگر تمھاری یہی راے ہی کہ سابقین کو مقدم گردانو تو قسم ہی خدا کی کہ ہم نافرمانی نہ کرینگے اور جو خرچ ہمنے بایام جاہلیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی مین کیا ہی اُسکا دوچند ہم راہ خدا مین خرچ کرینگے اور جسقدر مدت کہ ہم بمقابلہ لڑائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹھہرے ہین اُسکے دوچند اب بمقابلہ دشمنان خدا ٹھہرینگے اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ اے لوگو مین خدا کو اس بات پر گواہ کرتا ہون کہ مین نے اپنا نفس اور اپنے ساتھیون کے نفوس کو اور اپنے مال کو راہ خدا مین قید کیا ہی اور ہم کبھی جہاد سے نہ پھرینگے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کلام اُنکا سُنکر یہ دعا مانگی اللّٰھم ملھم افضل ما یاملون واجرہم اجر ہم احسن ما کانوا یعملون پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص بن وائل السہمی کو اپنے سامنے بُلایا اور ایک نشان فوج اُنکے سپرد کرکے فرمایا کہ مین نے تمکو اس لشکر کے یعنے اہل مکہ معظمہ اور ثقیف وطائف وہوازن وبنی کلاب کا سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تم مسجانب زمین فلسطین کے اور ابی عبیدہ بن الجراح کی کمک کرو تم اگر وہ اُسکے خواہان ہون تمسے اور کوئی کام بدون اُنکی صلاح اور مشورے کے نہ کرنا پس روانہ ہو تم برکت دے خدا تم مین اور تمھارے ساتھیون مین پس عمرو بن العاص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ تمکو میری شدت اور سختی دشمنان دین پر اور صبر میرا جہاد مین معلوم ہی سو تم خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میرے واسطے سفارش اس امر کی کرو کہ مجھکو ابو عبیدہ بن الجراح پر سردار مقرر کرین اور میرا قرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے تمنے دیکھا ہی اور مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ میرے ہاتھون سے بلاد شام فتح اور دشمنان دین ہلاک ہون حضرت عمر نے کہا جو تمنے یہ اپنے حالات کا ذکر کیا مین اُسمین کچھ تکذیب اور کلام نہین کرتا ہون لیکن مین اس امر مین خوش نہ ہونگا کہ تم ابو عبیدہ بن الجراح پر امیر مقرر ہو کہ میرے نزدیک ابو عبیدہ کا مرتبہ تمھارے مرتبے سے بڑھکر ہی اور وہ سابق الایمان ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکے حق مین ارشاد فرمایا ہی اُنھون عبیدہ امیر ہذہ الامۃ عمرو بن العاص نے کہا کہ اگر مین ابو عبیدہ پر امیر مقرر کیا جاؤن تو یہ امر باعث کمی اُنکے مرتبے کا نہین ہو سکتا ہی حضرت عمر نے کہا افسوس ہی تمپر اے عمرو اس بات کا کہ بیان تمھارا تو دلیل ہی اس امر کی کہ اس درخواست سے غرض تمھاری صرف حصول مرتبہ اور بزرگی دنیا ہی سو ڈرو اے عمرو خدا سے اور نہ طلب کرو تم کچھ سوائے بندگی آخرت کے عمرو بن العاص نے کہا کہ درحقیقت بات تو یہی ہی جو تمنے کہا پھر بعد اس گفتگو کے عمرو بن العاص آمادہ بروانگی ہوے اور اہل مکہ اور بنو کلاب وہوازن وثقیف وغیرہ سے اُنکے ساتھ ہوے اور جہاں تہاں اور انصار واسطے ہمراہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ٹھہر گئے اور عمرو بن العاص نے اپنے ہمراہی لشکر کا سعید بن خالد کو مقدمۃ الجیش کیا ابو الدرداء نے بیان کیا ہی کہ مین عمرو بن العاص کے لشکر مین تھا پس سُنا تھا مین نے

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو جو عمرو بن العاص کو بوقت رخصت کے وصیت فرمائی تھی اور خلاصہ یہ ہی کہ ڈرتے رہو تم
اللہ تعالیٰ سے ہر حال چھپے ہوے اور ظاہر مین اور شرم رکھو اللہ تعالیٰ سے عالم تنہائی مین کہ وہ تمھارے کام کو
دیکھتا ہے اور یہ تم جان چکے ہو کہ سب سے بہتر اور باعزت لوگون پر مین نے تمکو سردار کیا ہی اور کام آخرت کا کرو اللہ کو
اپنے کام سے راضی رکھو اور اپنے ساتھیون پر مثل باپ کے شفقت کرو اور جیتے مین ہرگز شتابی نہ کرو اور ساتھیون کے خبر گیر رہو
کہ انمین ضعیف لوگ بھی ہین اور تمکو بہت دور جانا ہی واللہ ناصر دینہ لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اور جب تم مع اپنے
اس لشکر کے روانہ ہو تو اس راہ کو نہ جاؤ جس راہ مین یزید بن ابی سفیان اور شرحبیل بن حسنہ گئے ہین
بلکہ راہ بایہ جاؤ کہ اس آدسے ارض فلسطین پر پہنچ جاؤ گے اور لوگ خبر رسان اور جاسوس مقرر کرکے ابو عبیدہ پر بھیجکر
انکا حال دریافت کرتے رہنا پس اگر سنو کہ وہ اپنے دشمن پر غالب ہین تو تم اُن دشمنون سے جو ارض فلسطین
مین ہین لڑو اور اگر اُنکو تمسے کمک کی خواہش ہو تو لشکر کو کمک کے واسطے ایک کے پیچھے دوسرا بھیجتے جاؤ اور سہیل بن عمرو
اور عکرمہ بن ابی جہل اور شرحبیل بن حسنہ اور سعید بن خالد کو مقدمۃ الجیش اس لشکر کا کرو اور جس کام کے واسطے مین نے
تمکو مقرر کیا ہی اسمین سستی اور کاہلی نہ کرو اور ڈر و کاہلی سے اور کثرت دشمنون کی دیکھکر یہ نہ کہو کہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو ایسی جگہ بھیجا ہی کہ ہم مقابلہ نہین کرسکتے کیونکہ تمنے بہت جگہ کثرت کفار اور قلت مسلمانون کی
اپنی آنکھ سے دیکھی ہی اور معاملہ جنگ خیبر اور فتح مسلمانون کی بھی تمکو معلوم ہی اور تمھارے ساتھ صحابہ مہاجرین
اور انصار اور اہل بدر سے ہین سو انکی پاسداری اور بزرگداشت و حفظ مراتب اور حقوق انکے کا کرنا اور انپر کوئی دست درازی
اپنی حکومت کی نہ کرنا اور اس بات کا غرور اپنے دل مین نہ لانا کہ محکو ابی بکر نے اس وجہ سے سردار انکا کیا ہی کہ مین انسے
بہتر ہون اور فریب نفس سے ڈرتے رہنا اور اپنے کو مثل ایک ہمراہیون کے سمجھنا اور جسوقت جس امر کا قصد کرنا انمین
اُن لوگون سے مشورہ لے لینا اور نماز کا التزام رکھنا اور کوئی نماز بے اذان نہ پڑھنا اور جب نماز کا وقت آوے
اذان کہنا تاکہ تمھارے ساتھی سُنین پھر ارادہ نماز کا کرنا پس جو کوئی ہمراہیون سے تمھارے ساتھ نماز پڑھیگا اسکے واسطے
بہتر ہوگا اور جو اپنے قیام گاہ مین پڑھیگا اُسکو بھی اجر ہوگا اور تم خود ہمراہیون کی بات چیت مین مالک رہنا اور دشمنون سے
نڈر نہ رہنا اور اپنے ساتھیون کو قرآن مجید پڑھنے کی تاکید کرنا اور نگاہبانی کے واسطے ساتھیون کو باری باری سے مقرر کرنا
پھر تم خود اسکے نگران رہنا اور رات کو اپنے ہمراہیون کے ساتھ زیادہ بیداری اور نشست رکھنا اور جب کسی ہمراہی کو بعوض کسی امر
خلاف شرع کے عقوبت کرنا زیادہ شدت اُسمین نہ کرنا اور سزا کو بھی نہ چھوڑ دینا کہ زیادہ تر دلیری اُسکو ہوجاوے اور جب تک ممکن
ہوسکے ڈرے نہ مارنا کیونکہ تم بخوف نہین رہ سکتے ہو اس شخص سے کہ جا ملے دشمنون مین اور کمک کرے انکی تمھارے اوپر اور
نہ بلا کرنا کسی کے بھیدی کی بات کو اور اکتفا کرنا ظاہر اور کھلی ہوئی اُنکی باتون پر اور اپنے کام مین کوشش کرتے رہنا اور وقت
مقابلہ دشمن کے یاد اور تصدیق خدا کی کرنا اور کلام کرنے مین وصیت کو مقدم رکھنا اور اپنے ساتھیون پر حکم اس امر کا

کرنا کہ خیانت نہ کرین اور بحالت ثبوت خیانت سے سزا دینا اور وقت نصیحت کے کلام مختصر کہنا اور اصلاح رکھنا اپنے نفس کی تاکہ اصلاح پر رہے رعیت تمھاری اور امام اور پیشوا نہین ہوتا ہے مگر وہ شخص جو اپنے فعل اور عمل مین نسبت رعیت کے نزدیکی خدا کی ملحوظ رکھے اور مین نے سردار کیا ہے تمکو تمھارے ساتھیون اہل عرب پر پس ہر گروہ کی منزلت اور مرتبے کو پہچانتے رہنا اور بہ نسبت اُنکے مثل باپ کے مہربان رہنا اور کوچ کے وقت اپنے لشکر کی خبر گیری رکھنا اور کچھ لشکر بطور طلیعہ کے اپنی فوج کے آگے مقرر کرنا اور جس شخص سے راضی ہو اسکو نگرانی کے واسطے پیچھے لشکر کے رکھنا اور دشمن کے مقابلے مین صبر کرنا اور پیچھے نہ پھرنا کہ اسمین ضعف اور عاجزی تمھاری ثابت ہوگی اور بالتزام رکھنا اپنے ساتھیون کو قرآن پڑھنے پر اور مذاکرہ امور زمانہ جاہلیت اور کفر سے اپنے ساتھیون کو باز رکھنا کہ ایسی باتون سے آپس کی دشمنی پیدا ہوتی ہے اور تازگی اور خوبی دنیا سے احتیاط رکھنا اسوقت تک کہ جانلو تم گذشتگان گرسنہ شکم سے اور اپنے تئین اُن لوگون مین ملانا جنکی مدح قرآن شریف مین مذکور ہے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وجعلناہم ائمۃ یہدون بامرنا اوحینا الیہم فعل الخیرات واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وکانوا لنا عابدین ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جسوقت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ وصیت عمرو بن العاص کو کرتے تھے اُسوقت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بھی اُس جگہ موجود تھے پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ روانہ ہو ساتھ برکت اور مدد خدا کے وصیت کرتا ہون مین تمکو اس بات کی کہ خدا سے ڈرتے رہو اور اسکی راہ مین جہاد اور کفارون کو قتل کرو کہ اللہ مدد کرتا ہے اُس شخص کی جو مدد کرتا ہے اللہ کی پس روانہ ہوا لشکر مسلمانون کا جسکی تعداد نو ہزار تھی بسرداری عمرو بن العاص کے بارادہ فلسطین کے اور جب یہ لشکر ایک دن کے راستے پر پہونچ گیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے نشانہائے فوج راسطے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے بنایا اور اُنکو تمام لشکر مسلمانون پر سردار مقرر کیا اور حکم دیا کہ مع اپنے ہمراہیان کے بجانب زمین بلقا کے روانہ ہون اور کہا کہ اے امین الامۃ جو وصیتین مین نے عمرو بن العاص کو کی ہین وہ تم سب سُن چکے ہو اب مین تمکو وصیت کرتا ہون پس روانہ ہوئے مسلمان بجانب منزل مقصود کے پھر بعد رخصت کرنے ابو عبیدہ بن الجراح کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید المخزومی کو اپنے پاس بُلایا اور سردار کیا اُنکو قوم بنی مخزم اور جذام پر اور ساتھ کیا اُنکے لشکر زحف کو جسکی تعداد نو سو سوارون کی تھی اور دیا خالد بن الولید کو نشان حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو سیاہ رنگ تھا اور یہ نو سو آدمی لوگ تھے جو کہ اکثر لڑائیون مین سامنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لڑے تھے پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید سے فرمایا کہ اے ابا سلیمان مین نے اس سب لشکر پر تمکو سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تم بجانب زمین ایلیا اور فارس کے اور مین اللہ تعالی سے اسبات کی رکھتا ہون کہ فتح کرے اللہ تعالی اُس ملک کو تمھارے ہاتھ سے اور مدد دیوے تمکو پس روانہ ہوئے خالد بن الولید بجانب ملک عراق کے روح بن عامر نے بیان کیا ہے کہ تھا مین اُس لشکر مین جسکو حضرت صدیق نے عمرو بن العاص کے ساتھ بجانب ایلیا و فلسطین کے بھیجا تھا اور صاحب نشان عمرو بن العاص کے سعید بن خالد تھے پس دیکھا مین نے اُنکو کہ نشان کو جنبش دیتے تھے اپنے ہاتھ مین

خالد بن الولید کو داری لشکر رحضور اسطے روانگی ملک فارس کے

زحف لغت مین بمعنی لشکر روہ جو بجانب دشمن کے آوے اس کتاب مین بیان ہوا ہے مکرر زحف

خالد بن الولید

اور اشعار پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لشکر مسلمانون
کو بجانب ملک شام وعراق روانہ کرکے مدینہ طیبہ مین واپس تشریف لائے اور وہ اللہ تعالی سے دعاے فتح ونصرت کی
مسلمانون کے واسطے مانگتے تھے اور اسوقت حضرت صدیق کے دل مین مسلمانون کے واسطے ایک قلق اور غم پیدا ہوا کہ آثار
اسکے اُنکے چہرے سے نمایان تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھکر پوچھا کہ یہ قلق کس امر کا ہے تمکو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ مجھکو مسلمانون کے واسطے قلق ہے اور مین اللہ سے امید رکھتا ہون کہ اللہ تعالی مسلمانون کو اُنکے دشمنون پر غالب کرے
اور ایسا نہ کرے کہ مسلمانون کے کسی معاملہ لڑائی اور جہاد مین مجھکو غم لاحق ہو وے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے
خدا کی مجھکو کبھی کسی لشکر مسلمانون کی روانگی کا ایسا سرور نہین ہوا جیسا کہ اس لشکر کی روانگی مین بجانب ملک شام کے
مین خوش ہوا اور یہ سرور اور سیر اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدہ فتح ملک شام کا
فرمایا ہے اور اللہ کا وعدہ خلاف نہین ہوتا ہے حضرت صدیق نے کہا سچ ہے اور مین جانتا ہون کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا درباب فتح ملک شام کے سچ ہے اُسمین کچھ خلاف نہین ہے اور بیشک ہم روم اور فارس پر غالب ہونگے لیکن
ہم نہین جانتے ہین کہ یہ امر کس وقت مین واقع ہوگا آیا اسی لشکر کے ہاتھ سے ہوگا یا دوسرے لشکر کے ہاتھ سے حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا سچ ہے ولیکن خدا سے گمان نیک رکھنا چاہیے واقدی نے بیان کیا ہے کہ اسی شب کو حضرت
صدیق رضی نے یہ خواب دیکھا کہ عمرو بن العاص اور اُنکے ساتھی مسلمان ایک پشتۂ دشوار گذار مین پہونچے ہین اور کام انپر سخت
ہوگیا ہے پھر عمرو بن العاص نے چاہا کہ اس پشتۂ دشوار اور تنگ سے نجات پاوین پس حملہ کیا اُنھون نے نسبواری اسپ آہنین
اور ساتھیون نے بھی تقلید اُنکی کی پس ناگہان پہونچ گئے وہ ایک زمین سبز اور سیراب مین اور اُترے وہان اور راحت
حاصل کی پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو اس خواب کے دیکھنے سے سرور حاصل ہوا اور پس خواب کو لوگون سے بیان کیا
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تعبیر اس خواب کی یہ ہے کہ مسلمانون کو فتح حاصل ہوگی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ پہلے عمرو بن العاص اور اُنکے
ساتھی لوگون کو جنگ سخت مین سے مشقت شدید اُٹھانی پڑیگی پھر اُس مشقت سے نجات حاصل ہوگی واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہے کہ زمانہ جاہلیت اور اسلام مین ہمیشہ معمول تھا کہ عوام الناس ملک شام کے گیہون جو روغن زیت منقی انجیر وغیرہ
عمدہ چیزین مدینہ منورہ مین لاکر بیچتے تھے پس جس زمانے مین کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سامان روانگی لشکر کا کر رہے
تھے اور عمرو بن العاص کو مامور بہ روانگی جانب ارض ایلیا اور فلسطین کے کیا تھا اُسوقت بھی یہ لوگ برسم تجارت آئے تھے
اور سب معاملہ دیکھا سُنا تھا سو اُن لوگون نے یہ خبر وغیرہ حال مارے جانے مشرکین کا بمقام تبوک ہرقل بادشاہ روم کو پہونچایا
پس ہرقل نے سب اپنے ارکان دولت اور مردان جنگجو اور متصران ترسایان کو اکٹھا کرکے اس حال سے مطلع کیا اور کہا کہ سنو اے گروہ
تم کہ یہ معاملہ وہی ہے جسکی خبر مدت سے مین تمکو دیتا ہون اور بیشک اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے
تمھارا تمکہ مالک ہوجائینگے سو وقت اسکا قریب پہونچا ہے اور ساتھی تمھارے بمقام تبوک مارے گئے

اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر مسلمانون کا تمھاری طرف روانہ کیا ہی کہ اسکو تم اپنے پاس پہونچا ہی
سمجھو پس مناسب ہی کہ خود داری کرو تم اور اپنے دین کا شروع اور لڑکے بالے اور مال کے واسطے کہ نسے لڑو اور اگر اس باب مین
سستی اور کاہلی کروگے تو ملک اور مال تمھارا سب انکی ملکیت مین آجائیگا پس وہ یہ کلام ہرقل کا سنکر اپنے ساتھیون پر
جو بمقام بتوک مارے گئے تھے رونے لگے ہرقل نے کہا کہ رونا چھوڑو کہ یہ کام عورتون کا ہی اور جاکر تم سب بمقام جنادین جمع ہو
ہرقل کے وزیر نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ اس خبر کو جسکو تم نے بیان کیا ہم انکی زبان سے سنین پس ہرقل نے تمامین سے
ایک شخص عرب نصرانی کو قوم لخم سے اپنے سامنے بلایا اور اس سے پوچھا کہ تجکو مدینہ منورہ چھوڑے ہوے کتنے دن گذرے ہین
اسنے کہا کہ پچیس روز گذرے ہین پھر ہرقل نے پوچھا کہ مسلمانون کا سردار کون ہی اسنے کہا ایک شخص ہین جنکا نام ابوبکر ہی اور
انھون نے اپنا لشکر تمھارے ایک کنارہ کا ہی اور مین نے دیکھا ہی کہ وہ لوگ بڑے متقی اور عابد ہین پھر ہرقل نے پوچھا کہ
تو نے ابوبکر کو دیکھا ہی اسنے کہا کہ ہان مین نے دیکھا ہی اور ابوبکر نے مجھسے ایک چادر اور درہم کو سوال کیا اپنے شانون پر ڈال لی تھی
اور دیکھا مین نے انکو مثل اور مسلمانون کے بدون فرق کے کہ نہ تو وہ کپڑے پہنے ہوے بازارون مین پھرتے ہین اور
نگرانی خلائق کی کرتے ہین اور حق کم زور کا زور آور سے دلاتے ہین اور معاملہ مین انکے نزدیک کم زور اور زور آور برابر ہین پھر ہرقل
نے کہا کہ انکا حلیہ بیان کرو اسنے کہا کہ قد انکا لانبا ہی رنگ گندم گون ہی دونون شانے ہلکی اور پتلے ہین اور خوش زبان ہین اور
بیان مین بہت اچھے ہین پس ہرقل یہ سنکر ہنسا اور کہا کہ یہی خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور ہمنے اپنی
کتب مین یہ لکھا دیکھا ہی کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہی کام دین کا کرینگے اور ہمکو یہ بھی اپنی کتابون سے معلوم
ہوا ہی کہ انکے بعد ایک اور شخص بنام یاجیم دراز قد کندم رنگ حما آور مثل شیر کے جنکے ہاتھون سے ہلاکی اور جلاوطنی دشمنان دین
ہوگی اس کام کو کرینگے پس اس نصرانی نے کہا کہ اس شخص کو بھی جسکی صفت تمنے بیان کی مین دیکھا ہی ابوبکر کے
ساتھ کہ انسے کبھی جدا نہین ہوتے ہین ہرقل نے کہا کہ ٹھیک ہی اسمامہ اور مین نے تورمیون کے واسطے بہتری اور فلاح
چاہا تھا مگر انھون نے میری اطاعت سے انکار کیا اور قریب ہی کہ نکالدیے جاینگے رومی زمین سے یہ سے پھر بعد اس گفتگو کے
طیار کیا ہرقل نے ایک صلیب سونے کی اور سر دکیا اور دیبس کو جو سردار اسکے لشکر کا تھا اور کہا اس سے کہ مین نے حاکم کیا
تجکو اسپے لشکر پر پس جاؤ تو اور بازرکھا اہل عرب کو فلسطین مین آنے سے کہ یہ شہر بہت اچھا فراخ اور میوہ دار ہی اور اسی سے
ہماری عزت ہی پس روانہ کیا دیبس مذکور صلیب کو لیکر اسی دن مع لشکر بجانب اجنادین کے روانہ ہوا واقدی
رحمۃ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب عمرو بن العاص مع اپنے ساتھیون کے ارض فلسطین مین پہونچے اور جانور انکے کمزور
اور لاغر ہوگئے تھے پس وہ ایک مقام بہتر اور سرسبز مین پہونچکر اترے اور گھوڑے اونٹون کو چرنے کے واسطے چھوڑدیا
پس جاتی رہی لاغری انکی پھر مہاجرین اور انصار یکجا ہوے اور اپنے کام مین انھون نے مشورہ کیا پس وہ مشورہ
کر رہے تھے کہ اسی حالت مین عامر بن عدی جو بہترین مسلمانون سے تھے اس مقام مین آئے اور انکے عزیز اقارب

ذکر فتح اجنادین ۱۲

ملک شام مین بہت تھے کہ وہان کے آنے جانے سے اُنکے شہرون اور راستون سے واقف ہوگئے تھے اور وہ اسوقت اپنے
یگانون کے پاس سے جو نک شام مین تھے آئے تھے پس مسلمانون نے اُنکو اپنے ساتھ لیا اور عمرو بن العاص کے پاس لیگئے پس
جب دیکھا عمرو بن العاص نے کہ چہرہ عامر بن عدی کا بہت گھبرایا ہوا ہی پوچھا کہ ای عامر تمھارے اضطراب کا کیا سبب ہی عامر نے
کہا کہ میرے پیچھے ایک بڑا لشکر رومیون کا آپہونچا ہی درحالیکہ کھینچتے ہین اور پھاڑتے ہین وہ لوگ درختون کو اچھے گھوڑون پر
عمرو بن العاص نے یہ سنکر کہا کہ ای عامر تمنے تو مسلمانون کے دلون کو خوف سے بھر دیا پس ہم اللہ تعالی سے دشمنون پر
مدد چاہتے ہین تم یہ تو بتلاؤ کہ کس قدر جماعت کا تمنے اندازہ کیا ہی عامر نے کہا کہ مین نے ایک بلند پہاڑ پر چڑھکر دیکھا ہی
کہ نشانون اور نیزون اور صلیبون سے تمام وادی الاحمر جو ایک بڑا مقام ارض فلسطین مین ہی بھرا ہوا ہی اور
بقدر ایک لاکھ آدمی کی جماعت میرے اندازے مین معلوم ہوتی ہی اور مجھکو تو اسی قدر حال معلوم ہی اور تحقیق عذر خواہی کی
اُس شخص نے کہ ڈرایا تھا پس جب عمرو بن العاص نے یہ کیفیت سُنی کہا اُنھون نے کہ اعانت طلب کرتے ہین ہم
اللہ سے اُنپر اور نہین ہی طاقت اور قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر متوجہ ہوے اُن لوگون کی طرف
جو موجود تھے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا کہ ای لوگو ہم تم اس معاملہ جہاد مین برابر ہین پس مدد
چاہو تم اللہ سے اُسکے دشمنون پر اور لڑو اُنسے اپنے دین کے واسطے پس تم مین سے جو مارا جائیگا وہ رتبہ شہادت کا
پاویگا اور جو زندہ رہیگا وہ سعید و نیکبخت زندگانی کریگا پس تم لوگ اس معاملے مین کیا اے دیتے ہو جب اس کلام کے
ہر شخص کو جو اسے مناسب معلوم ہوئی اُسنے بیان کی اور ایک گروہ بادیہ اعراب نے عمرو بن العاص سے یہ کہا کہ ای
سردار ہماری راے یہ ہی کہ تم ہم سب کو لیکر بیچ جنگل مین چلیے کہ وہ لوگ وہان حملہ کرنے پر قادر نہونگے اور قلعجات اور
گانون کو نہ چھوڑینگے اور جماعت اُنکی متفرق ہوجاویگی اُسوقت ہم اُنپر بسبیل غفلت کے حملہ کرکے اگر خدا نے
چاہا بھگا دینگے سہیل بن عامر نے کہا کہ یہ مشورہ تو مرد عاجز کا ہی اور ایک جماعت مہاجرین اور انصار نے کہا کہ ہمنے
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تھوڑی جماعت سے بہت جماعت کو بھگا دیا ہی اور اللہ تعالی نے
وعدہ مدد دیا ہی اور حکم صبر کا فرمایا ہی اور نہین ہی وعدہ اللہ کا ساتھ صابرین کے مگر اچھا اور نیک اور اللہ تعالی نے
قرآن مجید مین فرمایا ہی قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظۃ اور حال یہ ہی کہ ہم لوگ دشمن کے دیار
مین ہین اور وہ دریے ہمارے قتل کے آئے ہین پس عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا کہ قسم ہی
خدا کی کہ نہ پھیرینگے ہم اُن لوگون کے مقابلے اور لڑائی کفار سے اور نہ پھیرینگے ہم اپنی تلوارون کو
اُنسے پس جسکا جی چاہے اُنکے مقابلے کو آگے بڑھے اور جسکا جی چاہے پلٹ جاوے اور جو شخص پیچھے پھریگا
پس اللہ تعالی اُسکی راہ مین ہی پس عمرو بن العاص نے قول مسلمانان مکہ معظمہ اور کلام عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا سُنا
خوش ہوے اور کہا کہ ای بیٹے فاروق کے کیا اچھی بات تمنے کہی گویا تمکو میرے دل کا بھید معلوم ہوگیا کہ میرے

لہ وقتم ان لوگون سے جو زنیکہ ہون وہان حکم
نہ تھا اور ہمارے مین سے کسی کو
قتل کرتے

دل مین بھی یہی تھا جو تمنے کہا اور میری تجویز یہ ہی کہ مین تمکو کسی قدر مسلمانون پر سردار کرون کہ وہ میرے لشکر کے واسطے
بطور طلیعہ کے ہون اور خبر لشکر کفار کی ہمسے بیان کرین اور دیکھین اور معلوم کرین اِس امر کو کہ آیا دینگے ہم کوئی راہ لڑائی کی
اُنکے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جو ارادہ تمنے کیا ہی وہ کرو کس واسطے کہ مین اپنی جان کے ساتھ بخیل
نہین ہون اِس امر مین کہ اُسکو خدا کی راہ مین صرف کرون پس عمرو بن العاص نے ایک نشان لشکر بنا کر عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما کو دیا اور ایک ہزار سوار مسلمانون سے اُنکے ساتھ کیے جسمین قوم بنی کلاب اور اہل طائف اور ثقیف سے
تھے اور حکم روانگی کا دیا پس عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مع ہمراہیان کے روانہ ہوے اور وہ باقی دن اور
تمام رات صبح تک چلنے مین گذرا تا کہ دفعۃً صبح کے وقت ایک غبار اُنکو دکھائی دیا عبداللہ بن عمر نے اپنے ساتھیون
سے کہا کہ یہ گرد تو لشکر کی معلوم ہوتی ہی اور میرا گمان یہ ہی کہ یہ لشکر طلیعہ فوج روم کا ہی پس توقف کیا عبداللہ بن عمر نے
مع اپنے ہمراہیان کے اور ایک قوم نے بادیہ اعراب سے کہا اگر اجازت دو تو ہم جاکر دیکھین کہ یہ گرد کیسی ہی
عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ایک کا دوسرے سے جدا ہونا مناسب نہین ہی جب تک نہ معلوم ہووے کہ یہ کیا ہی اِسی گفتگو
مین غبار قریب لشکر مسلمانون کے آگیا اور دس ہزار سوار رومی دکھلائی دیے جنکو رومیون نے بطور طلیعہ
لشکر کے بھیجا تھا بمرداری ایک بطریق اپنے ہمراہیون کے جسکا نام راوی کو نہین معلوم ہوا تا کہ مسلمانون کے لشکر کے اخبار
دریافت کرکے اُسکو اطلاع دیوین پس جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس لشکر کو دیکھا اپنے ساتھیون سے کہا
کہ مہلت ندو اِنکو کہ آخر تمھارے ہی مقابلے کو آئے ہین اور اللہ تعالیٰ تمکو اُنپر غالب کریگا اور مدد دیگا اور یقین جانو
اِس بات کو کہ بہشت تلوارون کے سایے مین ہی پس مسلمانون نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بآواز بلند کہا
اور حملہ کیا اور سب سے پہلے عکرمہ بن ابی جہل پھر سہیل بن عمرو نے حملہ کیا اور حملہ کیا ضحاک بن ابی سفیان نے اور للکارا
اپنے ساتھیون کو پھر اُسکے پیچھے مہاجرین اور انصار حملہ آور ہوے اور مل گئین دونون جماعتین اور کام کیا
تلوارون اور نیزون نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہی کہ ہم اُسی واقعہ جنگ مین تھے
کہ دیکھا مین نے ایک سوار رومی بڑے ڈیل ڈول کا کہ وہ دائین بائین لشکر کے گھوڑا دوڑاتا تھا پس مین نے
اپنے دل مین کہا کہ لشکر کا مالک اور کھنبہ یہی شخص معلوم ہوتا ہی حال آنکہ لڑائی کی گھبراہٹ اور نامردی اُسپر
چھا گئی تھی اور وہ سبب بڑائی اور بھاری ہونے ڈیل کے مثل اونٹ مست کے معلوم ہوتا تھا پس حملہ کیا
مین نے اُسپر اور بڑھایا مین نے اپنے نیزے کو اُسکی طرف اور پیچھے ہٹا اُسکا گھوڑا میرے نیزے سے
پس روک لیا مین نے نیزے کو ضرب سے اور گمان کیا اُسنے بہ نسبت میرے فرار کا اور حملہ کیا مجھپر پس ڈال دیا مین نے
نیزے کو ہاتھ سے اور تلوار کو اُسکے نیزے پر مارا کہ پھل اُسکا کاٹ کر نیزے کو مثل ایک چوب کے کر دیا پھر دوسرا وار مین نے
تلوار سے کیا پس قسم ہی خدا کی کہ معلوم ہوا مجھکو کہ گویا مین نے تلوار کو مچھر پر مارا اور سُنا مین آواز تلوار کی مثل آواز مگس کے

یہان تک کہ ڈر امین کہ تلوار ٹوٹ نہ گئی ہو لیکن تلوار بدستور باقی تھی اور دشمن خدا کا کام شدت ضرب سے تمام ہو گیا تھا
پھر مین نے ایک اور ضرب تلوار کی اُسکے رگ شانے پر ماری اور وہ مر گیا اور لے لیا مین نے زرہ وغیرہ اسباب اُسکا
پس جب کفار نے اپنے سردار کا یہ حال دیکھا ڈر گئے اور گھبرا گئے وہ لوگ اور مسلمان لوگ اُنکے قتل مین بے اختیار آمادہ ہو گئے
اور ضحاک بن سفیان اور حرث بن ہشام کی نیکوکاری واسطے اللہ کے تھی کہ وہ اِس واقعے مین مصیبت سخت مین پھنسے تھے مگر تھوڑے
عرصے مین غلبہ دیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کو مشرکین کے بازوون پر کہ غالب ہو گئے اُنپر اور بہت کفار مارے گئے
اور بہت زندہ پکڑ لیے گئے پس یکجا ہوئے مسلمان اور یکجا کیا اسباب کفار مقتولین اور اسباب لوٹ کا اور مسلمانون نے
آپس مین کہا کہ نہین معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن عمر کے ساتھ کیا معاملہ کیا کہ اُنکا پتا نہین معلوم ہوتا ہے پس بعضون نے
کہا کہ وہ مارے گئے اور بعضون نے کہا کہ وہ گرفتار ہو گئے اور بعضون نے کہا کہ ہمکو اللہ تعالیٰ سے ہدیہ ہے کہ سنے عبداللہ بن عمر کے
ساتھ سوائے بہتری کے اور کچھ نہ کیا ہوگا کہ وہ اچھے رہے اور عابد ہین اور بعضون نے کہا کہ اگر عبداللہ بن عمر ہمارے ہاتھ سے گئے
تو یہ فتح اُنکے ایک بال سر کے برابر بھی ہمارے نزدیک نہین ہے اور مین یہ سب گفتگو مسلمانون کی سُنتا تھا اپنے نشان کے پیچھے پس
بلند کیا مین نے آواز کو بقبول لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور بلند کیا اور جنبش دی مین نے نشان کو پس مسلمانون نے
جب نشان کو دیکھا پھرے اور میل کیا اُنھون نے میری طرف اور پوچھا کہ کہان تھے تم اے سردار مین نے کہا کہ مین بغرار لشکر
مشرکین کے ساتھ لڑائی مین مشغول تھا پس مسلمان بہت خوش ہوے اور دعا دے کر کہا کہ یہ فتح اللہ تعالیٰ نے تمھاری برکت سے
دی مین نے کہا کہ یہ فتح تم سب لوگون کے سبب سے ہوئی پھر یکجا کیا مسلمانون نے مال اور گھوڑے اور کپڑے اور ہتھیار وغیرہ
مقتولین مشرکین کے اور جو سو قیدیون کو اُنمین سے اور شہید ہوے اِس لڑائی مین مسلمانون کے لشکر سے سات آدمی
جنکے نام یہ ہین عمرو بن عامر عدی نوفل بن عامر سعید بن قیس سالم مولی عامر بن بدر الیربوعی عبداللہ بن
حویلد المازنی جابر بن راشد الخضری اوس بن سلمۃ الہوازنی پس چھپا دیا مسلمانون نے اُن شہیدون کو مٹی مین
اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اُنپر نماز جنازے کی پڑھی اور کوچ کیا بجانب عمرو بن العاص کے اور پہونچکر سب سرگذشت
اُنسے بیان کی پس خوش ہوے عمرو بن العاص اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اُسکی نعمت رسانی اور مدد دہی پر پھر طلب کیا عمرو بن العاص
نے قیدیون کو اور چاہا انھون نے اُنکے اُس شخص کو جو عربی زبان جانتا ہو پس تین شخص شامی کے سوا اور کوئی اُنمین نہ واقف زبان
عرب نہ تھا پس عمرو بن العاص نے اُن تینون سے خبر اُنکے لشکر کی پوچھی اُنھون نے بیان کیا کہ روس سردار ایک لاکھ
فوج لیکر آیا ہے اور ہرقل بادشاہ نے اُسکو حکم دیا ہے کہ کسی کو زمین ایلیا تک آنے نہ دیوے اور روس نے اِس سردار کو جو مارا
بطریق طلیعہ اپنی فوج کے بھیجا تھا اور تم اُس فوج کو اپنے قریب پہونچی ہی جانو اور یہ تحقیق روانہ ہوا ہے وہ اور ہلاک کریگا
تم سب کو اسواسطے کہ ہرقل کے ملازمین مین روس سے زیادہ کوئی شخص ماہر اور آزمودہ کار لڑائی کا ساتھ
اہل عرب کے نہین ہے پس عمرو بن العاص نے یہ سُنکر کہا قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسکو بھی قتل کریگا جس طرح اُسکا

ساتھی مارا گیا پھر عمرو بن العاص نے اُنپر دین اسلام پیش کیا پس کوئی اُنمین کا مسلمان نہوا پس عمرو بن العاص نے مسلمانون سے کہا کہ گویا تم نزدیک ہو اُنکے سردار سے جو بدلا لینے آتا ہی ہمسے اور ان قیدیون کو زندہ چھوڑنا ہمارے واسطے ایک بلا ہی پھر حکم دیا کہ اُنکی گردنین ماری جائین اور مسلمانون سے کہا کہ طیار ہو جاؤ کیونکہ میرا گمان یہ ہی کہ کفارون کا لشکر چل چکا ہی تمھاری جانب کو پس اگر وہ ہماری طرف آئے تو ہم ڈالینگے اُنکو شدت اور سختی مین بیچ لڑائی کے اور اگر نہ آئے تو قوت اُنکی گھٹیگی اور اگر ہم فرو ہیلکر لڑینگے تو ہم اللہ سے امید فتحیابی کی اُنپر رکھتے ہین جیسا کہ ہمکو پہلے فتح ہوئی دشمنون پر اور اللہ تعالی سے اچھے کام کی ہم امید رکھتے ہین ابو درداء جو مسلمانون کے لشکر مین تھے روایت کرتے ہین کہ شب کو ہم اُس جگہ مین رہے جب صبح ہوئی کوچ کیا ہمنے پس کچہ راہ کی تھی ہمنے کہ دیکھا ہمنے نو صلیبان کو کہ ختم صلیب کے دس ہزار سوار تھے پس جب سامنے اور قریب ہوے دونون لشکر دیکھا ہمنے رومیون کو مثل نر زور آور مست کے کہ اپنے لشکر کو لڑائی کے واسطے ترغیب دیتا تھا اور اس طرف عمرو بن العاص نے بھی اپنے لشکر کو لڑائی کے واسطے ترتیب دیا پس بجانب یمنہ کے ضحاک بن سفیان کو اور بجانب میسرہ سعید بن خالد کو مقرر کیا اور ساتھ مین ابو الدرداء رضی اللہ عنہم تھے اور قلب مین خود عمرو بن العاص نے اور ساتھی اُنکے اہل مکہ معظمہ مہاجرین انصار سے قرار پکڑا اور عمرو بن العاص نے مسلمانون کو قرآن مجید کے پڑھنے کا حکم کیا اور کہا کہ جان لو تم کہ اللہ تعالی کا ارادہ ہی کہ تمکو مبتلاے بلا کرکے امتحان کرے پس چاہیے کہ صبر کرو تم اللہ تعالی کی بلا پر اور خواہش کرو اللہ تعالی سے حصول ثواب اور بہشت کی پھر بعد اس کلام کے عمرو بن العاص نے بطریقہ جنگ صف بندی کی اور دیکھا رومیون نے صفوف لشکر مسلمانون کو اس طرح سے کہ باگ سے باگ اور رکاب سے رکاب نہین بڑھی ہی گویا کہ وہ شبیہ ایک بناے مضبوط کے ہین اور مسلمان قرآن شریف پڑھتے ہین اور اُنکے گھوڑون کی پیشانی سے نور چمکتا ہی پس معلوم ہوئی خوشخبری فتح مسلمانون کی رومیون کو اور دیکھا ہمنے اپنے نفس کو عاجز دیکھا اور جانا کہ سب میرے ہمراہیون کا یہی حال ہوگا پس توقف کیا اُسنے اس انتظار مین کہ دیکھیے مسلمان کیا کام کرتے ہین اور ٹوٹ گئی غیرت اور ہیبت اُسکی **واقدی** رحمہ اللہ نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے **روایت** کی ہی کہ پہلے جو شخص ہمارے لشکر سے واسطے مقابلہ کفار کے نکلا سعید بن خالد بن سعید تھے عمرو بن العاص کے تھے پس جب نکلے وہ مقابلے کو پکارا آواز بلند کہ نکلو واسطے مقابلے کے اے اہل شرک اور شک کے پھر یکبارگی بجانب میمنہ و میسرہ لشکر دشمنان کے حملہ کیا اور بہت لوگون اور دلیرون کو مار ڈالا پھر دوبارہ حملہ کیا انمین پس پریشان کر دیا اُنکی صفوفون کو اور ہلا دیا اُنکے لشکر کو پس دشمنون نے یکجا ہوکر اُنکو شہید کیا پس مسلمان اس سانحے سے بہت ملول ہوے اور سب سے زیادہ عمرو بن العاص کو رنج ہوا اور بہت افسوس کیا اور کہا کہ گذر گئے سعید قسم ہی خدا کی کہ بیچا اپنی جان کو ساتھ اللہ کے پھر عمرو بن العاص نے مسلمانون سے کہا کہ اے جوانمردان کون شخص تم مین سے اس حملے مین جو مین کیا چاہتا ہون شریک ہوا چاہتا ہی تاکہ دیکھون مین کہ انجام کار ہمارا کیا ہی اور دیکھون جاکر سعید بن خالد کو

ذکر شہادت سعید بن خالد بمقام اجنادین

پس ضحاک بن سفیان و ذوالکلاع الحمیری و عکرمہ بن ابی جہل و حرث بن ہشام و معاذ بن جبل و ابو درداء و عبد اللہ بن عمرو و اسید بن وارم و نوفل و سیف بن عباد الخضرمی و سالم بن عبید و مہاجرین اہل بدر اور مثل انکے اور لوگون نے ساتھ منظور کیا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ حملہ کیا مین نے سب کے ساتھ اور ہم سب شتر سوار تھے تا انکہ نزدیک دشمنون کے پہونچے ہم پس حملہ کیا ہمنے اُنپر اور اُنکو اس ہمارے حملہ کا کچھ فکر و خیال نہ تھا کہ وہ مثل پہاڑون لوہے کے معلوم ہوتے تھے پس جب دیکھا ہمنے اُنکے ثبات اور قرار کو آپسمین ہمنے ایک دوسرے سے کہا کہ اُنکی سواری کے جانورون کو چھیڑو کہ سوا اسکے اور کوئی صورت اُنکے ہلاک کی نہین ہے پس اُنکے جانورون کے شکم مین ہمنے تیرون کی نوکین چبھوئین تب اُنھون نے جنبش کرکے ہمپر حملہ کیا اور ہمنے اُنپر حملہ کیا اور جیسا سب مسلمانون نے اور دکھائی دیتی تھی ہماری جماعت اُنکے لشکر مین مثل سفید تل کے بیچ جلد شتر سیاہ کے اور اس معرکے مین شعار ہمارا یہ تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللھم انصر امۃ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ اس لڑائی نے ہمکو اشعار پڑھنے سے باز رکھا تھا اور حال یہ تھا کہ ہم مین سے جو کوئی ضرب لگاتا تھا یا ضرب کثرت مار دھاڑ کے وہ نہین جانتا تھا کہ مین نے اپنے ساتھی کو مارا یا دشمن کو اور ثابت قدم رہے مسلمان اس لڑائی مین اُسوقت باوجود تھوڑی ہونے اپنی جماعت کے اور سیر کیا اُنھون نے اپنے کام کو اللہ تعالی نے اور ہر مسلمان کے دل مین یہی دعا تھی اللھم انصر امۃ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم علی من بغی معاذ شریکا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ صبح سے تا وقت زوال ہمارے اُنکے لڑائی رہی اور ہوا چلی اور لوگ لڑ رہے تھے اور وہ دعا کی مین نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھکو تعلیم فرمائی تھی اور دیکھا مین نے بجانب آسمان کے کہ ہو گیا اُسمین ایک سوراخ اور نکلے اُسمین سے گھوڑے سبز کہ اُنکے سوار نشانہاے سبز لیے ہوے تھے اور نوکین نشانون کی چمکتی تھین اور پکارنے والا ساتھ فتح کے پکارتا تھا ابشروا یا امۃ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قد اتاکم النصر من عند اللہ تعالی پس مین نے یہ دیکھکر کہا کہ فتح حاصل ہوئی ہمکو ببرکت دعا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پس کچھ دیر نہین گذری تھی کہ دیکھا مین نے رومیون کو پیٹھ پھیر کر بھاگے ہوے اور مسلمان اُنکے پیچھے تعاقب مین ہین اور منادی آواز فتح کی دے رہا ہے اور تھے جانور مسلمانون کے زیادہ دوڑنے والے رومیون کے جانورون سے پس مارڈالا ہمنے بیچ اس لڑائی فلسطین کے دس ہزار رومیون کو یا زیادہ اور رات ہونے تک مسلمان اُنکے تعاقب مین چلے گئے اور عمرو بن العاص کو اس فتح کی خوشی ہوئی لیکن جو اُنکا مسلمانون مین لگا تھا جنھون نے رومیون کا پیچھا کیا تھا عمرو بن عتاب روایت کرتے ہین کہ دیکھا مین نے عمرو بن العاص کو اسوقت اس حال مین کہ نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور ڈال دیا تھا اُنھون نے نیزے کو اپنے مثل نے برا اور بحالت انتشار اُسکو ہاتھ سے ملتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ جو شخص پھیرلاے لوگون کو میری طرف پھیرے اللہ اُسکے گم شدہ کو کہ اس اثنا مین دیکھا مین نے

ذکر واقعہ فلسطین اور فتح مسلمانون کی ۱۲ اشعار نشانون اہل اسلام کے کہتے ہین کہ اُنکے ایک دوسرے کو پہچان لیوے

اہل عرب کو کہ پھرے آتے ہین پس عمرو بن العاص نے اُنکا استقبال کیا اور وہ یہ کہتے تھے کہ راضی کیا اللہ کو اُن ذاتون نے جنھون نے مشقت اُٹھائی اللہ تعالیٰ کی طلب رضا مین آیا نہین کافی تھی اِس قدر فتح تمکو جو اللہ تعالیٰ نے دی تھی یہان تک کہ تمنے کافرون کا پیچھا کیا مسلمانون نے کہا کہ اِس تعاقب سے غنیمت مقصود نہ تھی بلکہ صرف یہ ارادہ جہاد تھا پس جب پھر آئے مسلمان تو نہ تھا اُنکو کوئی رنج مگر یہ کہ کچھ لوگ اُنمین سے مفقود الخبر ہو گئے تھے کہ تعداد اُنکی اکیسو تھی اور سیف بن عباد النخعی و نوفل بن دارم و سالم بن رویم و اشہب بن شداد منجملہ اُنکے تھے اور سوائے اُنکے یمن کے لوگ اور بادیہ مدینہ کے لوگ تھے پس عمرو بن العاص کو اُنکے مفقود الخبر ہونے سے بڑا رنج ہوا بعدہ مراجعت کی اپنے نفس کی طرف اور کہا کہ اللہ تعالیٰ اُنکے ساتھ نیکی چاہتا ہے اور تو اے عمرو انکار کرتا ہے اُسکی اور نماز پڑھائین مسلمانون کو وہ نمازین جو لڑائی کے سبب سے فوت ہو گئی تھین ساتھ اذان اور اقامت کے جیسا کہ حکم کیا تھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ کچھ تھوڑے لوگون نے نماز اُنکے ساتھ پڑھی باقی سبھون نے بسبب تعب راہ اور مشقت کے اپنے اپنے قیام گاہون مین نمازین پڑھین اور اسباب لوٹ کا بھی اُسوقت تھوڑا ہی یکجا ہوا اور رات کاٹی لوگون نے پھر جب صبح ہوئی اذان کہی عمرو بن العاص نے اور نماز صبح کی پڑھائی اور حکم کیا کہ اسباب غنیمت کا اکٹھا کرو اور لاشین شہیدون کی میدان جنگ سے اُٹھاؤ پس ڈھونڈھنے اور اُٹھانے لگے مسلمان لاشون کو اور ایک سو تیس لاشین نکالین مگر اُنمین سعید بن خالد کی لاش نہ تھی پس عمرو بن العاص نے پھر تلاش اُنکی لاش کے ہوے پس اُنکی لاش کو اِس حیثیت سے پایا کہ گھوڑون نے سمون سے ایسا روندا تھا کہ ہڈی وغیرہ چور چور ہو گئین تھین پس عمرو بن العاص یہ حال دیکھکر روے اور اُنکے واسطے دعاے رحمت کی پھر سب لاشون کو دفن کر دیا اور نماز جنازے کی اُنپر پڑھی اور یہ معاملہ پیش از جمع اور تقسیم مال لوٹ کے واقع ہوا پھر یکجا کیا گیا اسباب لوٹ کا اور لکھا عمرو بن العاص نے خط اطلاعی اِس لڑائی کا بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو بن العاص الی امین الامۃ ابو عبیدۃ اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو و اصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و انی وصلت الی ارض فلسطین و لقینا عسکر الروم مع بطریق یقال لہ روبیس فی مائۃ الف من اللہ علینا بالنصر و قتل من الروم احد عشر الفا و فتح اللہ فلسطین علی یدی بعد ان قتل من المسلمین مائۃ و ثلاثون رجلا اکرمہم اللہ بالشہادۃ و انا مقیم بارض فلسطین فان حنت الی سرعت الیک و السلام علیک و علی المسلمین و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور اِس خط کو ابی عامر وہ خط لیکر روانہ ہوے اور ابو عبیدہ بن الجراح کو اول ملک شام مین پایا کہ نہین قدرت پائی تھی اُنھون نے داخل ہونے کی ملک شام مین مگر اُنھون نے بموجب حکم حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے اپنے لشکر مراہی کو یہان متفرق کر دیا تھا

پس جب پہونچے ابو عامر دوسی ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گمان کیا انھون نے نسبت ابو عامر کے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے آئے ہین پس کہا اور پوچھا اُنسے کہ کیا چیز ہی تمھارے پیچھے یعنی جہان سے تم آئے ہو انھون نے کہا نیکوکاری اور خوشخبری ہی اور یہ خط ہی عمرو بن العاص کا تمھارے نام کہ لکھی ہی اسمین خبر فتح کی جو اللہ تعالی نے اُنکے ہاتھ پر کی پھر دے دیا خط اُنکو پس جب پڑھا خط کو ابو عبیدہ بن الجراح نے سجدے کے بھل گر پڑے سجدے مین بسبب مدد دینے اللہ تعالی کے مسلمانون کو پھر ابو عامر نے اُنسے بیان کیا کہ قسم ہی خدا کی کہ بہترین لوگ اسمین مارے گئے مسلمانون سے جنمین سعید بن خالد بن سعید تھے اور باپ سعید کے اُسوقت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے پس جب اُنھون نے اپنے بیٹے کی شہادت کا حال سُنا بہت بیتاب ہوکر بیٹے کو یاد کرکے روئے کہ اُنکے رونے سے مسلمان بھی روئے پھر بعجلت اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر بقصد زیارت قبر اپنے بیٹے کے ارادہ جانے ارض فلسطین کا کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے کہا کہ کہان جاؤگے اے خالد حالانکہ تم ایک رکن ہو ارکان مسلمانون سے خالد نے کہا کہ مین صرف بارادہ زیارت قبر اپنے بیٹے کے جاتا ہون اور امید رکھتا ہون کہ مین بھی اپنے بیٹے سے جا ملون پس ابو عبیدہ بن الجراح نے سکوت کیا اور عمرو بن العاص کے خط کا جواب لکھا ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم انما انت مامور فان کان ابو کرا مرک ان تکون معنا فسر الینا وان کان امرک بالثبات فی موضعک فاثبت والسلام علیک وعلی المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اُس خط کو لپیٹ کر حوالہ خالد بن سعید کے کیا اور خالد بن سعید ابی عامر کے ساتھ روانہ ہوکر عمرو بن العاص کے لشکر مین پہونچے اور خط اُنکو دیا اور خود روتے تھے پس عمرو بن العاص نے اُٹھکر اُنسے مصافحہ کیا اور اُنکی تعظیم کی اور اُنکے بیٹے کی عزاداری کی پس خالد نے مسلمانون سے پوچھا کہ آیا دیکھا تھا تمنے سعید کو نیزے اور برچھی سے کفار کے ساتھ لڑتے ہوے مسلمانون نے کہا کہ ہان خوب لڑے کسی طرح کی کمی کی اور کوتاہی لڑائی مین نہین کی اور دین کو مدد دی پھر خالد مسلمانون سے نشان پوچھکر اپنے بیٹے کی قبر پر گئے اور کہا کہ اے میرے بیٹے روزی کرے اللہ تعالی مجھکو صبر تمھارے اوپر اور ملاوے وہ مجھکو تمھارے ساتھ فانا للہ وانا الیہ راجعون پھر کہا کہ اگر اللہ تعالی نے مجھکو قدرت اور مہلت دی تو مین تمھارا بدلا لونگا اور نزدیک اللہ کے امید مزد اور ثواب کی رکھتا ہون مین تمھارے لیے پھر خالد نے عمرو بن العاص سے یہ درخواست کی کہ مین چاہتا ہون کہ تھوڑا لشکر بطور سریہ کے ہمراہ لیکر کفار کی تلاش مین جاؤن کہ شاید کچھ مال اُنکا ہاتھ لگے یا کچھ لوگ اُنمین سے ملین کہ مین اُنکو مار ڈالون کہ اس صورت مین میرا بدلا اُنسے ملجاوے عمرو بن العاص نے کہا کہ اے بھائی لڑائی تو تمھارے آگے اور سامنے ہی جب ایسا اتفاق ہو کہ دشمن سے تمھارا سامنا ہو تو پس دشمن کو تم نہ باقی رکھنا خالد نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین ضرور جاؤنگا اگر چہ تم میرے ساتھ کوئی یاری کرنے والا اور قوت دینے والا نہ کہکر خالد بن سعید نے سب ساز سفر و سلاح جنگ وغیرہ درست کیے اور چاہا کہ تنہا روانہ ہون پس ساتھ دیا اُنکا اور سوار ہوے اُسکے ساتھ تین سو سوار مسلمان دلیران قوم حمیر سے اور اجازت چاہی اُنھون نے عمرو بن العاص سے خالد کی ہمراہی

کے واسطے پس اجازت دی عمرو بن العاص نے اور وہ اسی وقت روانہ ہوے پس ارادہ کیا انھون نے ٹھہرنے کا بعض میدان
مین تاکہ وا نہ چارہ دیوین جانورون کو پھر چلین رات کے وقت کہ دفعۃً خالد بن سعید نے چند آدمی بوڑھے کو ایک اونچے
پہاڑ پر دیکھا اور مسلمانون سے کہا کہ میرا گمان یہ ہی کہ یہ لوگ جاسوس دشمنون کے ہین اور مین خوف اس بات کا رکھتا ہون
کہ مبادا مشرکین ہم پر دوڑ پڑین مسلمانون نے کہا کہ ہم ان تک کیونکر پہونچ سکتے ہین کہ وہ پہاڑون پر ہین اور ہم میدان مین
خالد بن سعید نے کہا کہ مین ان تک جانے کا ارادہ رکھتا ہون تم سب اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو جب تک کہ مین پھر کر
نہ آؤن پس اترے خالد گھوڑے سے اور لے لیا اور باندھا تہ بند اپنا اور گردن مین لٹکا یا تلوار کو اور پانی بھرے ہوے ڈول کو کاندھے
پر ڈال لیا اور مسلمانون سے کہا کہ ابھی ان لوگون نے ہمکو نہین دیکھا ہے والا اپنی جگہ پر ٹھہرتے پس اگر تم مین سے کوئی شخص اپنی جان خدا کی
راہ مین صرف کرنا چاہتا ہے تو جو مین کرون وہ بھی وہی کرے پس دس آدمی مسلمانون سے مثل خالد کے طیار ہوکر انکے ساتھ ہوے اور
ہمراہ خالد کے پہاڑ پر چڑھ گئے اور اس قوم تک پہونچ گئے اور وہ اپنی اپنی جگہ پر تھے پس خالد نے مسلمانون کو للکارا کہ لو تم انکو اللہ تعالے
برکت دیوے تم مین پس جلدی سے دوڑے مسلمان انکی طرف اور دو شخص کو انمین سے مار ڈالا اور چار کو پکڑ لیا پس طلب ہوے اس
بات کہنے کی کی انسے خالد بن سعید نے پس معلوم ہوا کہ وہ لوگ گرد و نواح سے ہین پس خالد نے انکا حال پوچھا انھون نے کہا کہ ہم اہل
دیر البقیع اور جاسمہ اور کفر الغریزہ سے ہین اور ہمپر سخت مصیبت پڑی ہے جب سے کہ اہل عرب ہمارے ملک مین آئے ہین اور ہم بڑی
گھبراہٹ مین مبتلا ہین اور اکثر ہم مین سے بھاگ کر قلعون مین رہے ہین اور ہمنے اس پہاڑ پر پناہ لی ہے کہ اس پہاڑ سے زیادہ
کوئی جگہ اور موضع پناہ کی جگہ نہین ہے اور ہم خبر کے تجسس مین اس پہاڑ پر چڑھے تھے کہ تم لوگون نے ہمکو پکڑ لیا پھر خالد نے پوچھا کہ
لشکر روم کا کہان ہے انھون نے کہا کہ بمقام اجنادین ہے اور بادشاہ نے ارادہ کوچ کا بجانب فلسطین کے کیا ہے تاکہ بازو رکھے المقدس
سے اور دیکھا ہوا ہے لشکر اسکا مع مغروبین کے بمقام اجنادین کے اور اسکے سردارون سے ایک سردار رسد لینے ہمارے یہان
آیا ہے اور دیکھا کیا ہے انھون نے بار برداری واسطے لیجانے رسد کے اور انکو ڈر اس امر کا ہے کہ وہ عرب ان تک نہ پہونچ جاوین پس ہمکو
تو یہی خبر انکی معلوم ہے اور بیشک انھون نے آج ہی کوچ کیا ہے پس جب خالد بن سعید نے یہ حال سنا کہا قسم ہے پروردگار کعبہ کی کہ یہ مال
غنیمت ہے پھر دعا مانگی کہ ای میرے اللہ مدد دے ہمکو انپر پھر ان لوگون سے پوچھا کہ وہ کس راہ سے جائینگے انھون نے
کہا یہی راہ جسمین تم ہو بڑا درہ ہے اور رسد کا حال یہ ہے کہ گرد ایک بڑے ٹیلے کے جسکا نام تل بنی سیف ہے یکجا ہے
پھر خالد نے انسے کہا کہ تم ہمارے دین کے باب مین کیا کہتے اور کیا اعتقاد رکھتے ہو انھون نے کہا کہ ہم تو سوائے
دین صلیب کے اور کچھ نہین جانتے ہین اور ہم زراعت پیشہ ہین ہمارے مار ڈالنے مین تمکو کوئی فائدہ نہین ہے پس
خالد نے چاہا کہ انکو چھوڑ دین مگر ہمراہیان خالد نے کہا کہ انکو اس شرط سے چھوڑو کہ وہ جگہ جہان رسد یکجا ہے
ہمکو بتا دیوین پس انھون نے اس امر کو قبول کیا اور خالد کے آگے چلے یہان تک کہ بیچ درے مین پہونچے
پس خالد نے کسی کو بھیجکر اپنے ساتھیون کو جو میدان مین تھے طلب کیا سو وہ آکر خالد کے ساتھ ملگئے اور سب کے سب

چلنے مین بہت کوشش کرتے تھے اور وہ چارون شخص رستہ ٹیلے کا تلاش کرتے تھے پس جب پہونچے وہان دیکھا کہ رومی سب
کے جانورون پر لادے ہین اور گرد اس ٹیلے کے چھ سو سوار رومی ہین پس جب خالد بن سعید نے یہ حال
دیکھا مسلمانون سے کہا جان لو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی نے وعدہ تمھاری مدد دہی اور غلبے کا دشمنون پر فرمایا ہی
اور جہاد کو تم پر فرض کیا ہی اور یہ دشمنون کا لشکر تمھارے سامنے ہی پس خواہش کرو تم اللہ تعالی کے ثواب مین اور
سنو جو اللہ تعالی اپنے قرآن مجید مین فرماتا ہی ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانہم بنیان مرصوص
پس ہین دشمنون پر حملہ کرتا ہون تم بھی حملہ کرو اور نہ بڑھ جاوے تم مین کا کوئی اپنے ساتھی سے پس
حملہ کیا خالد بن سعید اور انکے ساتھیون نے حذافہ بن سعید روایت کرتے ہین کہ جب دیکھا ہمنے گروہ رومیون کو
اپنی طرف آتے ہوے اور بھاگ گئے وہ لوگ جو جانورون کے ساتھ تھے از قبیل کاشتکار اور غلامون کے
اور صبر کیا رومیون نے ہمارے مقابلے مین ایک ساعت پس اس حالت مین کہ ذوالکلاع الحمیری اپنے ساتھیون
اور قوم سے یہ نصیحت کر رہے تھے کہ اے آل حمیر جان لو تم اس امر کو کہ دروازے آسمان کے کھولے گئے ہین آج
تمھارے واسطے آراستہ ہوئی ہی اور حورین قریب ہورہی ہین کہ اسی وقت خالد بن سعید قریب سردار رومیون کے
پہونچے اور پچھاڑا اسکو اسکے ساز و سامان اور زرہ اور خشت اور سواری سے اور وہ اپنی قوم کو ترغیب لڑائی کی
دے رہا تھا پس متوجہ ہوے خالد اسکی طرف اور اس طرح سے اسکو ڈاٹا کہ وہ عجز مین آگیا اور کہا خالد نے بدلا لیا
سعید کا پھر مارا اس ستمگار رومی کو ایک نیزہ پس گر پڑا وہ مثل برج لوہے کے اور خالد کے ہر ایک ساتھی نے ایک ایک سوار
رومی کو مار ڈالا حذافہ روایت کرتے ہین کہ انمین سے تین سو بیس سوار مارے گئے اور باقی بھاگ گئے اور چھوڑ دیا
انھون نے سب جانور اور رسد وغیرہ پس ہمنے اسیر بحکم اللہ تعالی کے اپنا قبضہ کیا اور خالد بن سعید نے اپنے
وعدہ کیا ان کاشتکارون سے اور چھوڑ دی راہ انکی بعدہ خالد بن سعید مع اپنے ہمراہیان اور مال لوٹ کے
عمرو بن العاص کے پاس واپس آئے پس خوش ہوے عمرو بن العاص بوجہ صحیح اور سالم آنے مسلمانون کے مع
اسباب لوٹ کے اور ایک خط اطلاعی اس امر کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو لکھا اور دوسرا خط بنام ابوبکر
رضی اللہ عنہ متضمن حال لڑائی رومیون کے لکھکر عامر دوسی کے ہاتھ بحضور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ روانہ کیا اور وہ خط
لیکر پہونچے حضرت صدیق کے پاس پس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خط پڑھکر مسلمانون کو سنایا مسلمان بہت
خوش ہوے اور غایت سرور سے بکلمہ تکبیر آواز بلند کین پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عامر سے حال
ابو عبیدہ بن الجراح کا پوچھا عامر نے کہا کہ وہ اوائل ملک شام مین مقیم ہین اور نہین قادر ہوے وہ ملک مین داخل ہونے
اس واسطے کہ انھون نے سنا ہی کہ ہرقل کی فوج بکثرت بمقام اجنادین جمع ہی اور مسلمانون کے واسطے
انکو یہ رنج و خیال ہی کہ دشمن انپر غالب نہو جاوین پس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حال سنا

معلوم کیا کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ملائم طبیعت ہین کہ صلاحیت لڑائی کی رومیون کے ساتھ نہین رکھتے
اور قصد اس امر کا کیا کہ خالد بن الولید المخزومی رضی اللہ عنہ کو واسطے قتل دشمنون کے سردار
مقرر فرماوین پس اس امر مین مسلمانون سے مشورہ کیا مسلمانون نے کہا کہ رائے وہی ہے جو آپ کو بہتر معلوم ہو
پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خط بنام خالد بن الولید کے لکھا اس عبارت سے
بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عتیق بن ابی قحافۃ الی خالد بن الولید سلام علیک فانی احمد اللہ الذی
لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانی قد ولیتک علی جیوش المسلمین وامرتک
بقتال الروم فسارع الی مرضات اللہ عز وجل وقتال اعداء اللہ وکن من جاہد فی اللہ حق جہادہ بعد اسکے
لکھا یا ایہا الذین امنوا ہل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم وقد جعلتک الامیر علی ابو عبیدۃ ومن معہ
من المسلمین والسلام اور یہ خط تحم بن مفرج الکنانی کو دیا سو وہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر بجانب عراق روانہ ہوے
اور وہان پہونچکر خالد بن الولید کو اس حال سے پایا کہ قریب تھا کہ قادسیہ کو فتح کرین اور دیا خط انکو
پس خالد بن الولید نے خط پڑھکر کہا کہ اطاعت خدا و خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منظور ہے
پھر قادسیہ سے رات کو کوچ کر کے عین التمر کی راہ سے روانہ ہوے اور ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے مشعر اطلاع دہی انکی معزولی اور اپنی روانگی بجانب ملک شام کے لکھا
ان الفاظ سے قد ولانی ابو بکر علی جیوش المسلمین فلا ترحل من مکانک حتی اقدم علیک والسلام علیک
اور یہ خط عامر بن طفیل دوسی کے ہاتھ روانہ کیا اور وہ ایک منجملہ دلیران مسلمانون کے تھے پس عامر اسکو
لیکر بجانب ملک شام کے روانہ ہوے اور خالد بن الولید جب ارض سماوہ تک پہونچے ساتھیون سے
کہا کہ اس سرزمین کا سفر بدون اشیاے سیراب کنندہ اور بہت پانی کے نہین ہو سکتا ہے اسواسطے کہ پانی
اسمین کم اور ہمارے ساتھ لشکر بسیار ہے کیا کرنا چاہیے رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہا کہ جیسا مین مشورہ دون
ویسا کرنا چاہیے خالد بن الولید نے کہا جو مناسب جانو کرو پس رافع نے تیس اونٹ لشکر سے لیے اور پیاسا
رکھا انکو سات دن پھر انکو پانی پلایا پس جب وہ پانی پی چکے باندھ دیے مُنھ انکے پھر سوار ہوے
اونٹون پر اور کوتل رکھا گھوڑون کو اور روانہ ہوے پس جس منزل مین پہونچکر اترتے تھے
دس اونٹ کو انمین سے ذبح کرتے تھے اور انکے پیٹون کو چاک کر کے جس قدر پانی پاتے
تھے پکھالون مین بھر لیتے تھے اور جب وہ ٹھنڈا ہو جاتا تھا گھوڑون کو پلاتے تھے
اور گوشت اونٹون کا خود کھا لیتے تھے اسی طرح ہر منزل مین کرتے تھے یہان تک کہ
تیس اونٹ ذبح ہو گئے اور وہ منزلین بدون پانی کے قطع کین اور خالد بن الولید

اور ساتھی اُنکے پانی نہ ملنے سے قریب ہلاکت پہونچے پس خالد بن الولید نے رافع سے کہا کہ پانی نہ ملنے سے ہم سب قریب ہلاکت ہین آیا جانتے ہو تم ہمارے واسطے کوئی جگہ پانی کی کہ چلکر ٹھہرین اور رافع بعارضہ آشوب چشم علیل تھے پس کہا کہ اے امیر اسوقت تم سب بمقام قراقر اور سوی پہونچو مجھکو وہان کے پہونچنے سے آگاہ کرو پس کوشش کی مسلمانون نے چلنے مین تا اینکہ بمقام قراقر اور سوی آکر پہونچے اور اکثر مسلمان پیچھے چھوٹ گئے پس رافع کو اس مقام کے پہونچنے سے اطلاع دی وہ خوش ہوکر کنارہ اپنے عمامے کا اپنی آنکھ پر سے اُٹھا کر بجالت سواری دائین بائین کو چلے اور لوگ اُنکے گرد تھے تا اینکہ قصد کیا رافع نے بجانب درخت اراک کے اور رافع اور مسلمانون نے تکبیر کہی پھر کہا رافع نے کہ کھودو تم اس جگہ کو پس کھودا اہل عرب نے کہ دفعتہ پانی دکھائی دیا اور ظاہر ہوا اُنپر مثل دریا کے پس اُترے مسلمان وہان اور ادا کیا شکر اللہ تعالی کا اور رافع کی تعریف بخیر کی اور پانی پیا اور اونٹون کو پلایا پھر توشہ دان اور مشک پانی کی اونٹ پر لاد کر اُن لوگون کی تلاش مین پہونچے جو پیچھے چھوٹ گئے تھے پس اُنکو پانی پلایا اور اُنمین قوت آگئی اور آکر لشکر مین ملگئے اور آرام لیا بعدہ کوشش اور تیزی کی چلنے مین یہان تک کہ اُنکے اور مقام اراک کے بیچ مین ایک منزل باقی رہی کہ دفعتہ ایک جگہ آباد کے قریب پہونچے جو راہ پر واقع تھی اور اُسمین بکریان تھین اور اونٹ تھے پس جلدی روانہ ہوئے کچھ مسلمان بجانب چرواہے کے بغرض دریافت قسم قوم کے اور دیکھا کہ وہ چرواہا اُس وقت شراب پیتا تھا اور ایک جانب اُسکے ایک مرد اہل عرب سے تسکین بندھا ہوا تھا اور وہ عامر بن الطفیل تھے پس مسلمانون نے بعجلت خالد بن الولید کے پاس جاکر اس حال سے اُنکو آگاہ کیا پس خالد بن الولید گھوڑا دوڑا کر اُس مقام مین آئے اور عامر بن الطفیل کو دیکھکر ہنسے اور سبب اُنکی قید کا پوچھا عامر نے کہا کہ جب مین قوم مین پہونچا مجھکو پیاس اور گرمی معلوم ہوئی پس مین اس چرواہے کے پاس آیا اس غرض سے کہ مجھکو دودھ پلاوے سو مین نے اسکو شراب پیتے دیکھا اور اُس سے کہا کہ اے دشمن خدا شراب پیتا ہے تو حالانکہ شراب حرام ہے تم نے کہا کہ یہ شراب نہین ہے بلکہ پانی ہے تم سواری سے اُتر کر دیکھ لو اور بو اسکی سونگھ لو اگر شراب نکلے تو جو چاہو سو کرو پس یہ کلام اُسکا سنکر مین پالان اُنٹنی سے اُترا اور بیٹھ گیا زانو کے بھل تا کہ سونگھون مین اُس چیز کو جو اُسکے برتن کاسے مین تھی کہ اس حالت مین اُس شخص نے ایک لاٹھی جو اُسکے پاس تھی مجھکو اس شدت سے ماری کہ میرے سر کی ہڈی ٹوٹ گئی اور اُسکے صدمے سے مین اپنی جانب کو پھرا اُسنے جلدی کرکے میرا بازو پکڑ کر رسی سے باندھ دیا اور کہا کہ مین تمکو اصحاب محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گمان کرتا ہون اور نہ چھوڑون گا مین تمکو جب تک کہ میرا مالک بادشاہ کے پاس سے نہ آویگا مین نے پوچھا کہ تیرا مالک اہل عرب سے کون ہے اُسنے کہا کہ اُسکا نام قدامہ بن مالکہ ہے اور اسی حالت مین مجھکو تین دن گذرے ہین کہ جب یہ شخص شراب پیتا ہے تو مجھکو اپنے سامنے بلاتا ہے اور باقیماندہ شراب مجھپر ڈال دیتا ہے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو یہ حال سنکر بہت غصہ آیا اور

فی ذکر ما کان من خالد بن الولید

اسکے گھوڑے کی طرف جھک کر ایک ضرب تلوار کی اسکے سر پر ماری کہ وہ بیہوش ہوکر گر گیا اور مسلمانون نے اونٹ
بکری سب لوٹ لیے اور اُس جگہ کو کھود ڈالا اور عامر بن الطفیل رضی اللہ عنہ کو قید سے چھڑایا اور خالد
بن الولید نے عامر سے پوچھا کہ میرا خط کہان ہے عامر نے کہا کہ میرے عمامے کے بیچ مین ہے کہ اُسکو کسی نے نہین
جانا ہے پس خالد بن الولید نے کہا کہ تم وہ خط لیکر ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس روانہ ہو اور احتیاط کو چادر اپنی
گردن پس عامر بن الطفیل خالد بن الولید سے رخصت ہوکر بجانب ملک شام روانہ ہوے واقدی رحمۃ اللہ
روایت کی ہے کہ خالد بن الولید اُس مقام سے روانہ ہوکر ارکہ مین پہونچے اور یہ مقام جنگل خطرناک تھا
اُس شخص کے واسطے جو عراق سے چلے اور روم کے قافلے وہان ٹھہرنے مین تشویش کرتے تھے اور بادشاہ
کی طرف سے وہان ایک حاکم جنگ آزمودہ رہتا تھا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جو کچھ اُسکے اطراف مین
پایا لوٹ لیا اور وہان کے لوگ قلعے مین محصور ہوگئے اور تھا وہان ایک حکیم حکماے روم سے جسنے کتابین
اور ملاحم پڑھا تھا پس جب اُسنے مسلمانون کے لشکر کو دیکھا خوف سے رنگ اُسکا بدل گیا تھا اور کہا کہ زود
آگیا وقت قسم ہے اپنے دین کی اہل ارکہ نے اُس سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے اور کیونکر ہے اُسنے کہا کہ میرے پاس ملحمہ ہے
جسمین اس قوم کا ذکر ہے اور یہ بھی اُسمین مذکور ہے کہ پہلا نشان جو اس طرف عراق سے آویگا وہ نشان فتحمندی کا
ہوگا اور قرب ہے ہلاکت روم کی پس تم لوگ اس بات کو دیکھو کہ اگر نشان اُنکا سیاہ ہے اور سردار اُنکا اپنا چوڑا موٹا
دونون مونڈھون مین اُسکے بہت فرق ہے اور اُسکے چہرے مین نشان چیچک کے ہونگے پس وہی شخص
ملک شام مین سردار اُنکے لشکر کا ہے اور اُسی کے ہاتھ فتح ہوگی پس دیکھا اُن لوگون نے لشکر مسلمانون کو اور
نشان فوج خالد بن الولید کے سر پر تھا اور پایا اُنکو اُسی طرح جیسا کہ حکیم شمعان نے کہا تھا پس یکجا ہوے
وہ سب اپنے حاکم کے پاس اور کہا کہ تجکو معلوم ہے کہ حکیم شمعان کوئی بات خلاف حکمت کے نہین کہتا ہے اور
اُسنے ایسا کچھ بیان کیا ہے اور جو اُسنے کہا وہ ہمنے آنکھون سے دیکھا ہے اور ہماری راے یہ ہے کہ ہم اہل عرب سے
مصالحہ کرلیون اور جان و مال و اولاد کی طرف سے این رہین حاکم نے کہا کل صبح تک مجھکو مہلت دو تاکہ
مین اس امر مین کوئی راے تجویز کرون پس وہ لوگ حاکم کے پاس سے چلے گئے اور حاکم رات بھر اس معاملے مین اپنے
نفس سے گفتگو اور اپنے کام کی تدبیر کرتا رہا اور تھا وہ عالم اور عاقل اور یہ سوچا کہ اگر قوم کے مشورے کے خلاف کرونگا
تو خوف اس بات کا ہے کہ گردن پکڑکر مجھکو اہل عرب کے حوالہ کرین اور یہ امر مجھکو تحقیق ہوچکا ہے کہ سردار روم نے
ایک چھوٹے گروہ اُنھین اہل عرب سے فلسطین مین مقابلہ کرکے شکست پائی اور عرب عرب کا رعب لوگون کے دلون مین
چھا گیا ہے اور کبھی اہل عرب سے اُنکو فلاح نہوگی چنانچہ حاکم مذکور صبح تک اپنے نفس سے مشورہ کرتا رہا پھر قوم کو
بلاکر یہ پوچھا کہ تمھارا کیا ارادہ ہے اُنھون نے کہا کہ ہم اہل عرب سے مصالحہ کرینگے اور اپنے شہر مین

قولہ کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جو کچھ اُسکے اطراف مین پایا لوٹ لیا
قولہ ملاحم جمع ملحمہ ہے بمعنی کتاب الفتن و الحوادث
قولہ زود بزاء معجمہ و دال مہملہ ای بمعنی الفتال و الحرب
قولہ فلاح بفتح الفاء و تخفیف اللام بمعنی الصلاح و النجاح و کانہ بالالف و اللام

مقیم رہینگے پس حاکم نے کہا کہ مجکو بھی تم مثل ایک شخص کے سمجھو اپنے جانو اور جو تم کروگے مین اُسکے خلاف نہ کرونگا پس بوڑھے لوگ ارکہ کے خالد بن الولید کے پاس آئے اور مصالحہ کی گفتگو کی خالد بن الولید نے مصالحہ منظور کیا اور اُنسے گفتگوی نرم اور اُنکی خاطرداری کی تاکہ سوائے اُنکے اور لوگ باشندۂ سخنہ اور حوران اور تدمر اور قرمتین یہ حال سُنکر اسلام قبول کرین پس خالد بن الولید نے کہا کہ مین مصالحہ اُس اقرار پر کرتا ہون کہ ہم یہان سے چلے جائینگے اور باز رہینگے تم سے اور جو شخص تم مین سے ہمارے دین مین داخل ہوگا قبول کرینگے ہم اوسکو اور جو شخص اپنے دین مین رہیگا اُس سے جزیہ پر اکتفا کرینگے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ اہل ارکہ نے دو ہزار درم چاندی اور ایک ہزار اشرفی پر مصالحہ کیا اور خالد بن الولید نے دست آویز مصالحہ کی اُنکو لکھ دی اور ہنوز خالد بن الولید نے وہان سے کوچ نہین کیا تھا کہ اہل سخنہ اور تدمر نے بھی اُنسے مصالحہ کیا اور صورت مصالحہ تدمر کی یہ ہوئی کہ جب خبر تدمر مین پہونچی تو اُنکے حاکم نے جسکا نام کرکر تھا رعیت کو یکجا کرکے کہا کہ اہل عرب نے ارکہ اور سخنہ کو بطور مصالحہ کے فتح کیا اور ہمنے سُنا ہے کہ اہل عرب صالح اور عادل اور نیک سیرت ہین اور طالب فساد نہین ہین اور ہر چند یہ قلعہ ہمارا ایسا بلند اور مضبوط ہے کہ کوئی اُسمین آ نہین سکتا ہے لیکن ہمکو یہ خوف ہے کہ ہماری کھیتی اور درخت برباد نہو جاوین اور اگر ہم اہل عرب سے مصالحہ کرلیوین تو اسمین ہمارا کچھ ضرر نہین ہے کیواسطے کہ اگر ہماری قوم کو اہل عرب پر فتح حاصل ہوگی تو ہم مصالحہ اہل عرب کا توڑ دینگے اور اگر اہل عرب کو فتح حاصل ہوئی تو ہم اُنکی طرف سے امن مین رہینگے یہ کلام حاکم کا سُنکر قوم اُسکی خوش ہوئی اور سامان ضیافت کا یکجا کیا تا اینکہ خالد بن الولید وہان پہونچے اور اہل تدمر نے حاضر ہوکر اُنکی خدمتگزاری کی اور خالد بن الولید نے اُسکو قبول کیا اور اُنسے تین سو اوقیہ سونے اور چاندی پر مصالحہ کرکر صلح نامہ لکھدیا اور اُنسے اسباب خورد و نوش واسطے زاد راہ کے مول لیکر جانب حوران کوچ کیا **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ جب عامر بن طفیل نے خط خالد بن الولید کا

ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پہونچایا ابو عبیدہ بن الجراح خط کو پڑھکر ہنسے اور کہا الحمد للہ السمع والطاعۃ للہ و لخلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر اپنی معزولی اور خالد کی منصوبی سے مسلمانون کو آگاہ کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے قبل پہونچنے اس خط کے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بمعیت چار ہزار سوار کے بجانب بصری روانہ کیا تھا اور شرحبیل بن حسنہ وہان پہونچکر اُسکے حوالی مین اُترے تھے اور وہان کا حاکم روماس تھا جو بادشاہ اور رومیون کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتا تھا اور پچھلی کتابین اور گذرے ہوئے حالات پڑھے تھا اور تھا وہ بھاری ڈیل ڈول کا اور رومی تمام بلاد شام سے اُسکے پاس آتے تھے اور اُسکے ڈیل ڈول کو دیکھتے اور اُس سے حکمت کی باتین سُنتے تھے

اور شہر بصرہ بہت آباد اور آدمیون سے بھرا تھا تیس بارہ ہزار رومی رہتے تھے اور اہل عرب حجاز اور یمن سے
مع اپنے اسباب تجارت کے اسکے پاس آتے تھے اور دستور یہ تھا کہ ہر ایام موسم ایک لوہے کی کرسی اسکے واسطے
بچھائی جاتی تھی اور وہ اوپر بیٹھکر کلمات علم و حکمت کے بیان کرتا تھا اور لوگ جمع ہوکر اسکے منہ کو دیکھتے تھے
اور اسکی باتین سنتے تھے پس اسی وقت اور حالت مین شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ مع لشکر
وہان پہونچے پس حاکم مذکور نے جب آمد لشکر مسلمانان سنی تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنی قوم کو بلایا سو وہ سب
اسکے پاس یکجا ہوے اور اسنے اپنی قوم سے کہا کہ کچھ بات چیت نکرو تم جب تک کہ دیکھین ہم مسلمانون کو اور
سنین اور دریافت کرین انکی باتون کو اور انکے مطلب کو پھر وہ قریب لشکر مسلمانون کے آیا اور پکار کر کہا
کہ اے گروہ عرب میرا نام روماس ہے اور مین حاکم بصرہ ہون اور مین چاہتا ہون کہ تمھارے لشکر کے
سردار سے ملاقات کرون پس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ لشکر سے نکلکر اسکے قریب آے تب اسنے پوچھا
کہ تم کون ہو شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ ہم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین جو نبی امی تھے اور جنکا ذکر
توریت و انجیل مین ہے روماس نے پوچھا کہ انھون نے کیا کام کیا شرحبیل نے کہا کہ اللہ تعالی نے انکی روح کو
قبض کرکے اپنے پاس بلایا اور اختیار کی اسکے واسطے وہ چیز کہ اللہ تعالی کے نزدیک ہے روماس نے
پوچھا کہ انکی بعد کون شخص انکی جگہ پر ہوا شرحبیل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بعد انکے عبد اللہ عتیق بن ابی قحافہ
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے روماس نے کہا قسم ہے اپنے دین کی کہ مین جانتا ہون اس امر کو کہ تم
لوگ حق پر ہو اور ضرور تم مالک شام و عراق کے ہوگے اور مین براہ مہربانی تمسے کہتا ہون کہ تمھاری
جماعت تھوڑی اور ہمارے ساتھ جماعت کثیر ہے پس تم اپنے ملک کو پلٹ جاؤ کہ ہم تمسے تعرض نکرینگے اور جان لو
تم اس بات کو کہ ابوبکر میرے دوست ہین اگر وہ یہان موجود ہوتے تو تمسے نہ لڑتے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ اگر انکے بیٹے بخصیے خلاف دین اور ملت ہون تو وہ انکو بھی عفو نہین کرینگے کیونکہ وہ مکلف اور مامور بتعمیل
حکم خدا ہین اور یہ معاملہ انکا ذاتی نہین ہے بلکہ اللہ تعالے نے حکم تمھارے جہاد کا فرمایا ہے اور ہم تمسے جدا
نہونگے جب تک کہ تم تین باتون سے ایک کو اختیار نہ کروگے یا دین ہمارا اختیار کرو یا جزیہ دو یا ہمسے لڑو
پس روماس نے کہا قسم ہے اسکی جسکا مین اعتقاد رکھتا ہون کہ اگر میرا اختیار ہوتا تو مین تمسے نہ لڑتا کسواسطے
کہ مین جانتا ہون کہ تم حق پر ہو اور یہ قوم یکجا ہین پس مین چاہتا ہون کہ انکے پاس پلٹ جاؤن اور انکو
نصیحت کرون اور دیکھون کہ انکو کیا منظور ہے پس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس بات مین جلدی
کرو کیونکہ ہم تمسے جو کہہ چکے ہین وہ ہمکو ضرور کرنا ہے یعنی لڑائی یا جزیہ یا دین اسلام پس روماس اپنی قوم کے پاس پلٹ گیا
اور انکو یکجا کرکے کہا کہ اے اہل دین نصرانیہ و بنی ماموعہ بجان لو تم اس امر کو کہ جو تمھاری کتابون مین ذکر آتے

اہل عرب کا تمہارے شہرون مین اور لوٹنا اُنکا تمہارے مالون کو اور مارڈالنا اُنکا تمہارے بہادرون کو لکھا ہی
اُسکا وقت یہی ہی اور تم لوگ جماعت اور لشکر مین روس سے بڑھکر نہین ہو جو وہ خود اور اُسکے ساتھی بہادر
ارض فلسطین مین ایک چھوٹی جماعت مسلمانون کے ہاتھ سے مارے گئے اور باقی بھاگ نکلے اور مین نے
سُنا ہی کہ اُنمین سے ایک شخص نے جسکا نام خالد بن الولید ہی عراق کی طرف سے خروج کیا ہی اور اُسنے
ارکہ اور تدمر اور حوران کو فتح کر لیا ہی اور عنقریب تمہاری طرف پہونچیگا پس بہتر یہ ہی کہ ہم اہل عرب کے
واسطے ادائے جزیہ قبول کرین اور جانون سے محفوظ رہین اور یہ لوگ یہان سے چلے جاوین پس جب
روماس کی قوم نے یہ تقریر سُنی اُسکے قتل پر آمادہ ہو گئے روماس نے یہ کیفیت دیکھکر کہا کہ مین نے
اِس قصد سے یہ بات کہی تھی کہ تمہاری غیرت اور حمیت بہ نسبت تمہارے دین کے دیکھون ورنہ مین تمہارے
ساتھ ہون اور تمہارے آگے ہونگا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ بعد اس گفتگو کے
رومی مستعد بجنگ اور سب کے سب زرہین پہنکر آمادہ حملہ ہوے پس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے
یہ حال دیکھکر اپنے ساتھیون کو نصیحت کی اور کہا کہ جانو تم اِس بات کو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہی الجنۃ تحت ظلال السیوف وجب مالی اللہ قطرۃ دم فی سبیل اللہ اور دمعۃ جرت من خشیۃ اللہ
جاہدہ العدو وارموا السہام ولکن مجتمعۃ فانہا لن تخیب یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن
الا وانتم مسلمون۔ پھر حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور مسلمانون نے لشکر بصری پر ماجدین وہم العلمی نے
روایت کی ہی کہ البصری کی لڑائی مین شرحبیل بن حسنہ کے لشکر مین مین بھی تھا اور دشمنون نے ہم مین طمع کر کے
بارہ ہزار رومیون سے حملہ کیا اور ہم لوگ اُنکے بیچ مین اس طرح پر تھے جیسے کہ ایک تل کی سپیدی
سیاہ اونٹ کے پہلو مین ہوتی ہی پس ہم لوگون نے اُنکی لڑائی مین ایسا صبر کیا جیسا کوئی ارادۂ
موت اور عالم آخرت کے واسطے صبر کرتا ہی اور ہمارے اُنکے بیچ مین لڑائی تا دوپہر رہی تھی اور دشمنون
نے ہم مین طمع کی اور دیکھا مین نے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو کہ آسمان کی طرف دونون ہاتھ اُٹھائے
یہ دعا پڑھتے تھے یا حی یا قیوم یا بدیع السموات والارض یا ذوالجلال والاکرام اللہم انک قد وعدتنا علے
لسان نبیک بفتح الشام وفارس اللہم انصرنا علی من یکفر بک اللہم انصرنا علی القوم الکافرین پس قسم ہی
خدا کی کہ تمام نہین کیا شرحبیل رضی اللہ عنہ نے اپنی دعا کو کہ آگئی مدد اور حال یہ گذرا کہ رومیون نے
ہمکو گھیر لیا تھا اور اپنے دلون مین غالب جان چکے تھے اپنے کو ہمیں کہ دفعۃً دیکھا ہمنے ایک غبار کہ قریب ہوا ہمسے
حوران کی طرف سے گویا وہ غبار ایک ٹکڑا اندھیری رات کا تھا پس جب وہ غبار نزدیک ہوا ہمسے دیکھا
ہمنے تیز اور پیش پیش چلنے والے گھوڑے اور دیکھا ہمنے بے ہمکو نشان اور جھنڈے اور آگے بڑھکر آئے

ہماری طرف آسمین سے دو سوار کہ ایک انمین کا یہ کہتا تھا اے شرحبیل بشارت اور خوشی ہو تمکو ساتھ مدد اللہ تعالے
کے تین شہسوار مضبوط ہون مین خالد بن الولید ہون اور دوسرے نے کہا کہ مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق ہون
پھر قوم لخم اور جذام وغیرہ سب لشکر قریب پہونچے اور بلند دکھائی دیا نشان لشکر کا جسکا نام رایت العقاب تھا
اور رافع بن عمیرہ الطائی اسکو اٹھائے ہوے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ ٹھنڈی اور
پست ہوگئین آوازین رومیون کی جسوقت سنی انھون نے آواز بلند خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی اور مسلمانون
نے تکبیر کہی ایک دوسرے کو سلام کیا پس خالد بن الولید نے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا نہین جانتا تھا تو
کہ یہ ایام کیجا ہونے اہل شام اور حجاز اور عراق کے ہین اور آسمین لشکر رومی اور سردار انکے یکجا ہوتے ہین اور
کیونکر غزوا کیا تمنے اپنے نفس پر اور اپنے ساتھیون پر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے یہ بات
بموجب حکم ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے کی ہی خالد بن الولید نے کہا کہ وہ مرد مسلمان ہین لڑائی کا ڈھنگ
نہین جانتے ہین پھر خالد بن الولید نے لوگون کو آرام حاصل کرنے کا حکم دیا پس اترے وہ لوگ اور آرام دی بعضون نے بعض کو
اپنے توشے سے پس جب دوسرا دن آیا لشکر بصرے کا آمادہ بجنگ ہوا پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ دیکھو ہمارے
جانورون کو تھکا ماندہ سمجھکر ہماری طرف آتے ہین پس سوار ہو تم لوگ ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالی کے پس سوار ہوے
مسلمان مسلح ہوکر اور خالد بن الولید نے رافع بن عمیرہ الطائی کو بجانب میمنہ اور ضرار بن الازور کو بجانب میسرہ کے مقرر کیا
اور ضرار بن الازور کم سن اور لڑائی مین دلیر تھے اور انکی بہادری اور دانشمندی ہر جگہ مشہور تھی اور جبل فوج پر
عبد الرحمن بن حمید الحمیری کو مقرر کیا پھر تقسیم کیا لشکر صف کو اور تھوڑے لشکر پر سعید بن عتبہ اور تھوڑی جماعت پر
مدعور بن غانم الاشعری کو مقرر کیا اور سب کو حکم دیا کہ جب مین حملہ کرون تم سب بھی یکبارگی حملہ کرو واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی کہ بعد اس تقسیم و ترتیب فوج کے خالد بن الولید لوگون کو نصیحت اور وصیت کرتے تھے اور
عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا بھی یہی حال تھا اور عزم کیا سبھون نے حملہ کرنے کا کہ دفعۃ رومیون کی طرف سے نکلا
اور انمین سے ایک سوار ہماری ڈیل ڈول کا اور بہت خوش پوشاک جسکے جسم پر سونا اور چاندی اور جواہر اور یاقوت
چمکتے تھے نکلا اور دونون لشکرون کے بیچ مین آیا اور زبان عربی کہنے لگا کہ اے گروہ عرب کے تم مین سے جو سردار ہو
میرے مقابلے مین آوے کہ مین سردار اور حاکم بصرے کا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ لشکر سے نکلکر اسکے
نزدیک گئے اسنے پوچھا کہ تمھین سردار مسلمانون کے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ ہان مسلمان لوگ ایسا ہی جانتے ہین
اور مین انکا سردار جبتک ہون کہ اللہ تعالی کی اطاعت پر قائم رہون اور جب مجھسے نافرمانی اللہ تعالی کی ہووے تو میری
حکومت اوپر نہین ہی رومانس نے کہا کہ مین ایک شخص دانایان اور بادشاہان روم سے ہون اور حق بات دانشمندی
چھپی نہین رہتی اور مین نے پچھلی کتابون اور گذرے ہوے ملاحم اور اخبار مین پڑھا ہی کہ اللہ تعالی بنی ہاشمی

فتح
ذکر گفتگو
خالد بن الولید کا
رومانس
بصری عالم

قرشی عربی مبعوث کریگا جسکا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا خالد بن الولید نے کہا کہ وہ ہمارے پیغمبر ہین رومانس نے پوچھا کہ آیا اللہ تعالی نے کوئی کتاب اُسپر نازل کی ہی خالد بن الولید نے کہا ہان اور نام اُسکا قرآن ہی رومانس نے کہا کہ آیا شراب اُسپر حرام کی گئی ہی خالد بن الولید نے کہا ہان جو شخص شراب پیتا ہی ہم اُسپر حد جاری کرتے ہین اور جو زنا کرتا ہی ہم اُسپر دُرّے لگاتے ہین اور اگر مرد زن دار یا عورت شوہردار زنا کرتے ہین تو اُنکو ہم موجب حکم خدا کے سنگسار کرتے ہین پھر رومانس نے پوچھا کہ آیا نماز اُسپر فرض ہوئی ہی خالد بن الولید نے کہا ہان پانچ وقت کی نماز ہمپر فرض ہوئی ہی رومانس نے کہا تم لوگ حج کرتے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان رومانس نے کہا تم پر جہاد فرض کیا گیا ہی خالد بن الولید نے کہا ہان اگر ہمپر جہاد فرض نہوتا تو ہم تم لوگون سے لڑنے کو نہ آتے پھر رومانس نے کہا کہ مین خوب اور تحقیق جانتا ہون کہ تم لوگ حق پر ہو اور مین تمکو دوست رکھتا ہون اور اپنی قوم کو تمھاری طرف سے مین نے ڈرایا اور دھمکایا لیکن اُنھون نے نہ مانا اور مین اُنسے ڈرتا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا رومانس سے کہ تو اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ کہ اُسکے کہنے سے ہمارا تیرا حال برابر ہوجاوے پس رومانس نے کہا کہ اگر مین مسلمان ہوجاؤن تو مجھکو اِس امر کا ڈر ہی کہ میری قوم مجھکو مار ڈالینگے اور میرے لڑکے بالون کو قید کر لینگے لیکن مین جاتا ہون اپنی قوم کے پاس کہ دھمکاؤن اور ترغیب دون مسلمان ہونے کی اُنکو شاید اللہ تعالی ہدایت پر لاوے اُنکو پس خالد بن الولید نے رومانس سے کہا کہ اگر تو بدون لڑے بھڑے مجھسے اپنی قوم کے پاس پھر جائیگا تو مجھکو تیرے واسطے اُنکی طرف سے ڈر ہی پس مین تجھپر حملہ کرتا ہون اور تو مجھپر حملہ کر تاکہ قوم تیری ہمت ساز کر لینے کی تجھپر نہ کرین پھر اُسکے بعد اپنی قوم کے پاس جانا

راوی نے **بیان** کیا ہی کہ اِس گفتگو کے بعد اُنمین ایک دوسرے پر حملہ آور ہوکر دونون لشکرون کو لڑائی کے ڈھنگ دکھائے یہان تک کہ بچا یا رومانس نے اپنے تئین اور کہا کہ تم مجھپر شدت کرو حملے مین تاکہ مین پیٹھ پھیر کر بھاگ جاؤن اور مین ڈرتا ہون تمھارے واسطے ایک سردار سے جسکو بادشاہ نے میری کمک کے واسطے بھیجا اور نام اُسکا دریان ہی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالی مجھکو اُسپر غالب کریگا اور مدد دیگا پھر خالد بن الولید نے رومانس پر حملے مین شدت کی یہان تک کہ رومانس بھاگ کر اپنی قوم مین پہونچا لوگون نے اُس سے حال پوچھا اُسنے کہا کہ اہل عرب بڑے مضبوط و بہادر ہین تم اُنکی لڑائی مین طاقت ٹھہرنے کی نہین رکھتے ہو اور بالضرور وہ لوگ مالک ملک شام تا تختگاہ بادشاہ کے ہوجاوینگے پس ڈرو تم اللہ تعالی سے اور اہل عرب کی اطاعت قبول کرو اور عوام اہل ارکلا و مدثر اور حوران نے کی ہی تم بھی وہی کرو اور مین تمھاری بہتری کا خواہان ہون پس رومیون نے اُسکو جھڑکا اُسکے مار ڈالنے کا ارادہ کیا اور اگر خوف بادشاہ کا مانع نہوتا تو مار ڈالتے پھر اُس سے کہا کہ تو شہر مین جا کر اپنے مکان مین بیٹھ رہ ہم اہل عرب سے لڑینگے پس رومانس اُنکے پاس سے چلا گیا اور یہ اُسکی عین خواہش اور آرزو تھی اور اُسنے اپنے دل مین تصور کیا تھا

کہ شاید اللہ تعالیٰ خالد بن الولید کو فتح دیوے تو میں اپنے لڑکے بالے لیکر جہاں وہ جاوین وہان چلا جاؤن پھر اہل بصریٰ نے دریجان کو اپنا حاکم مقرر کیا اور اس سے کہا کہ جب ہم مسلمانون کی لڑائی سے فراغت پاوینگے تو تیرے ساتھ بادشاہ کے پاس چلکر رومانس کی معزولی اور تیری منصوبی کی درخواست کرینگے کیونکہ تو نسبت رومانس کے بڑا ضبط اور دانشمند ہی دریجان نے انسے پوچھا کہ تمھارا قصد کیا ہی انھون نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ حملہ کرکے مسلمانون کے لشکر پر اور انکے سردار سے مقابلہ کرین اگر غالب ہوجائینگے تو انکے سردار پر تو باقی لوگ انکے بھاگ جائینگے راوی نے بیان کیا ہی کہ بعد اس گفتگو کے دریجان زرہ وغیرہ ہتھیار اور لباس سے بن ٹھنکر نکلا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اپنے مقابلے مین طلب کیا پس عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما نے خالد بن الولید سے کہا کہ تم سردار لشکر کے ہو اور بقا و ثبات ہمارا سب کا تمھارے سبب سے ہی اور مین اس دشمن کا مقابلہ کرونگا پھر عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے لشکر سے نکلکر دریجان پر حملہ کیا اور طرفین سے معرکہ آرائی ہوئی اور دونون لشکرون کے لوگ گردنین اٹھاکر انکی لڑائی دیکھتے تھے پس تھوڑے سے عرصہ مین دریجان تھک کر بھاگ نکلا اور گھوڑا اسکا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے گھوڑے سے زیادہ دوڑنے والا تھا اسوجہ سے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے بچکر اپنی قوم مین پہونچ گیا پس اسکی قوم نے پوچھا کہ کیا سبب ہی تیرے پھر آنے کا دشمن کی لڑائی سے اسنے کہا کہ دشمن نے مجھپر شدت کی پس مین ٹھہر سکا اور بھاگا مگر تم سب دشمن پر حملہ کرو پس اللہ تعالیٰ نے رومیون کے دلون مین رعب اور اضطراب ڈال دیا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوگئی پس حملہ کیا خالد بن الولید اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور ضرار بن الازور اور حبیب بن مسلمہ اور شرحبیل بن حسنہ اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور سعید بن نخبۃ الفزاری اور عبد الرحمن بن حمید الحمیری رضی اللہ عنہم اور سب مسلمانون نے پس جب اہل بصریٰ نے مسلمانون کو حملہ کرتے دیکھا اور سمجھے کہ ضرور لڑنا ہوگا پس آگے بڑھے اور ظاہر ہوا قتل بیچ رومیون کے اور بجنے لگے ناقوس دیوار قلعے کے اوپر اور شور کیا راہبون نے ساتھ کلمۂ کفر کے پس دعا کی شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے ان کلمات سے اللھم ان ھؤلاء الارجاس یتھللون الیک بکلمۃ الکفر ہم ویدعون معک الھا اخر لا الہ الا انت ونحن نتھلل الیک بلا الہ الا انت وبحق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا انصرت ہذا الدین علی اعدائک الکافرین اور مسلمانون نے اس دعا پر آمین کہی پھر سبھون نے یکبارگی حملہ سخت کیا اور اہل بصری کو اس حملے سے یہ معلوم ہوا کہ گویا دیوار شہر پناہ کی گر گئی پس نہ ٹھہر سکے وہ لوگ اور پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور باقی رہگئی زمین مردون کی لاشون سے بھری ہوئی اور بعضون نے انمین سے دروازون شہر پناہ پر بعضون کو مارڈالا پس جب وہ لوگ شہر مین پہونچ گئے اور مرجون پر قرار پکڑا اور بیرق اور صلیبان کو بلند کیا اور اپنی جانون کو بچایا تب ارادہ اس بات کا کیا کہ بادشاہ کو اس حال سے اطلاع دیوین تاکہ وہ لوگ بھیجکر انکی کمک کرے عبد اللہ بن رافع نے روایت کی ہی کہ جب اہل بصریٰ شہر مین جاکر شہر پناہ کی دیوارون پر

پڑ گئے ہم لوگ اُنکے تعاقب سے پلٹے اور اپنے بعض ساتھیون کو مفقود دیکھا پس پایا ہمنے دو سو تیس آدمیون کو
اپنی جماعت سے مقتول کہ اکثر اُنمین کے قوم بجیلہ اور ہمدان سے تھے اور منجملہ روسا ہمارے لشکر کے بدر بن حرملہ
اور علی بن فاعہ اور مازن بن عوف اور سہل بن ناشط اور جابر بن مرارہ اور ربیع بن جامد
اور عباد بن بشر شہید ہوے اور لوٹا مسلمانون نے مال و اسباب اہل بصری کا اور نماز پڑھی خالد بن ابو لید رضی اللہ عنہ نے
شہیدون پر اور دفن کرا دیا اُنکو پھر بھیجا ایک ربع حصہ رات کا گذرا تب عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور عمر
بن رشاد اور مالک اشتر نخعی اور ایک سردار نے لشکر زحف سے نگہبانی لشکر کے واسطے گشت کرنا شروع کیا اور یہ لوگ لشکر
گرد گھوم رہے تھے کہ دفعتہً گھوڑے سواروں کے چوکنے ہوے اور بولنے لگے پس ہوشیار اور خبردار ہو گئے مسلمان اور
اِدھر اُدھر دیکھنے لگے کہ کیا ایک شخص رومی کو دیکھا کہ وہ موٹا کپڑا بالون کا مثل کمل کے پہنے تھا پس عبد الرحمن رضی اللہ
عنہ نے اُسکی طرف پیش قدمی کر کے چاہا کہ اُسکو پکڑ لیوین پس اُس شخص نے کہا کہ ٹھہرو اور توقف کرو کہ مین رومانس
حاکم بصری کا ہون پس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اُسکو ساتھ لیکر خالد بن ابو لید کے پاس گئے پس خالد بن ابو لید نے اُسکو پہچانا اور ہنسے
رومانس نے کہا کہ اے امیر لشکر مسلمانون کے میری قوم نے مجھکو نکال دیا اور کہا کہ تو اپنے مکانین بیٹھ رہ ورنہ ہم تجھکو مار ڈالینگے پس مین
اپنے مکان مین جا بیٹھا اور میرا مکان دیوار شہر پناہ سے ملا ہوا ہے پس جب تاریکی رات کی ہوئی میرے غلام اور اولاد نے
بموجب میرے حکم کے شہر پناہ کو کھود کر ایک دروازہ اُسمین کھول دیا سو مین اُسی راہ سے تمہارے پاس اس غرض سے آیا ہون
کہ بھیجو تم میرے ساتھ اُن لوگون کو اپنے ساتھیون سے جن پر تمکو اعتماد ہو کہ اگر اللہ چاہیگا تو وہ شہر پر قابض ہو جاوینگے
پس خالد بن ابو لید نے یہ کلام سُنکر سجدۂ شکر اللہ تعالیٰ کا ادا کیا اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو حکم دیا
کہ جن پر اُنکو اعتماد ہو اُنمین سے ایک سو سوار لیکر رومانس کے ساتھ جاوین اور اُن سواروں پر عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو
سردار مقرر کیا ضرار بن الازور نے روایت کی ہے کہ مین بھی اُس جماعت مین تھا جو شہر مین داخل ہوئی پس
جب پہونچے ہم رومانس کے مکان پر کھول دیا اُسنے ہمارے واسطے اپنا خزانہ اور جدا کیا ہمارے واسطے ہتھیار اور کہا
کہ لباس رومیون کا پہن لو پھر پہن لیا ہمنے لباس اُنکا پھر بانٹ دیے گئے ہم چارون کنارے شہر مین ہر کنارے مین
پچیس سوار تھے اور حکم کیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے اس امر کا کہ جسوقت تم ہماری تکبیر کی آواز سنو تم بھی تکبیر کہو پس جب ہم لوگ
بموجب حکم کے روانہ ہوے ہوشیار ہو گئے ہم اپنی جانون پر واسطے حملہ کرنے کے قوم پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت
کی ہے کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بعد روانہ کرنے اپنے ساتھیون کے شہر کے کنارون پر خود زرہ پہنکر مستعد کار ہوے
اور رومانس بھی مسلح اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو ایک تلوار اور ایک کلاہ دی جسکو عبد الرحمن نے اپنے لباس پر ڈال لیا اور
رومانس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اُس برج کی طرف چلا جسمین ریحان مع اپنے ہمراہیان کے تھا پس ریحان نے اُن دونون کو
دیکھکر پوچھا کہ تم کون ہو رومانس نے کہا کہ مین بطریق ہون ریحان نے کہا کہ آرام و آسانی ہو تجھکو کیا سبب ہے تیرے آنے کا

ذکر داخل ہونے عبد الرحمن بن ابی بکر کا بمعہ رفقا شہر مین بموجب تدبیر رومانس کے

اور ریحان و رومانس کا ہمراہ ہونا خالد کے

اور یہ ساتھی تیرا کون ہی روماس نے کہا کہ یہ میرے دوست ہین تیری ملاقات کے مشتاق ہوکر آئے ہین ریحان نے کہا کہ سختی ہو تجھپر وہ کون ہی روماس نے کہا کہ عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور تیرے پاس اسواسطے آئے ہین کہ تیری روح کو دوزخ مین بھیجین پس جب ریحان نے یہ کلام سنا چاہا اسنے کہ حملہ کرے مگر اسکے دل نے نامردی سے نہ مانا اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے جلدی سے تلوار کا وار اسکے شانے پر مارا پس گر پڑا وہ بیہوش اور مردہ ہوکر زمین پر **راوی** نے بیان کیا ہی کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے آواز تکبیر بلند کی وقت مارڈالنے ریحان کے اور روماس نے بھی تکبیر کہی اور اصحاب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بھی آواز تکبیرون کی سنکر شہر کے کنارون سے تکبیرین کہنے لگے اور جواب دیا اونکی تکبیرون کا پتھرون اور پہاڑون اور درختون اور چڑیون نے اور نیک لوگون نے آبادیون سے اور کہا انھون نے کہ ای معبود اور مالک ہمارے کیا خوش اور پاک ہی سنتا تیرے نام اور ذکر کا اور کون شخص ہم مین سے تیری حقیقت شکر مین قیام کرسکتا ہی اور یہ تحقیق سنا ہمنے کلمہ توحید کو اور دیکھا ہمنے تیرے شکر کرنے والون اور یزرگداشت کرنے والون کو **راوی** نے بیان کیا ہی کہ جب تکبیر کہی مسلمانون نے اطراف بصری سے رکھا انھون نے تلوار کو رومیون مین اور قتل کرنا شروع کیا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بھی آواز تکبیر سنکر مع اپنے ساتھیون کے شہر مین پہونچے پس جب دیکھا اہل بصری نے اپنے شہر کو کہ وہ فتح کرلیا گیا از روے غلبے کے تلوار سے شور وغل مچایا سب مردون اور عورتون اور لڑکون نے پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین روماس نے کہا امان طلب کرتے ہین پس کہا خالد بن الولید نے کہ اٹھالو انکے اوپر سے تلوار کو پس اٹھالی گئی تلوار اور خالد بن الولید نے انکو امان دی پس صبح کو اہل بصری یکجا ہوے اور خالد بن الولید سے کہا کہ اگر ہم تجھسے مصالحہ کرلیتے تو تجھپر اس حال کی نہ آتی خالد بن الولید نے کہ اللہ تعالی کا حکم ٹلتا نہین ہی پھر اہل بصری نے خالد بن الولید سے پوچھا کہ کس شخص کے راہ بتلانے سے تمنے ہمارا شہر فتح کیا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے حیا سے نام روماس کا نہین بتلایا پس روماس اٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ ای دشمنان خدا مین نے بہ لحاظ خوشنودی خدا اور بغرض جہاد کے راہ بتلائی اہل بصری نے کہا کہ کیا تو ہمارے طریق پر نہین ہی روماس نے کہا کہ ای میرے اللہ نہ کر تو مجکو ان لوگون سے مین سنکر صلیب اور اسکی پرستش کرنے والون کا ہون مین نے یہ کلام واسطے رضامندی اللہ اور بغایت درغرض جہاد کرنے کے تیرے کیا ہی راضی ہوا مین اور کیا مین نے اللہ تعالی کو پروردگار اپنا اور اسلام کو دین اپنا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اپنا اور کعبہ کو قبلہ اپنا اور قرآن کو پیشوا اپنا اور مسلمانون کو بھائی اپنا یہ سنکر وہ لوگ روماس سے ناراض ہوے اور ارادہ برائی کا اسکے ساتھ کیا پس روماس نے خالد بن الولید سے کہا کہ مین اس شہر مین ان لوگون کے ساتھ نرہونگا اور جہان کہین تم جاؤگے مین بھی تمھارے ساتھ چلونگا اور جب کل ملک شام تمھارا داخل ہوجائیگا پھر اپنے وطن کو آؤنگا کہ گھر کی الفت اور چاہ دل سے سب کو ہوتی ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے معمر بن سالم بن بن مرحوم سے **روایت** کی ہی کہ روماس کل لڑائیون مین شام کی شریک اور جہاد کرتا رہا جب تمام ملک شام فتح ہوگیا تب جب

ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت مین روماس کو بصری کا حاکم مقرر کیا اور روماس تھوڑے دن وہان کی حکومت کرکے ایک بیٹا چھوڑکر مر گیا **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے چند اشخاص اپنے ہمراہی کو واسطے اعانت روماس کے بصر ورت نکالنے اور اٹھانے مال و اسباب خانگی روماس کے شہر سے مقرر کیا پس اُن لوگون نے اعانت روماس کی کی کہ اُسی حالت مین لوگون نے روماس کی زوجہ کو روماس سے لڑتے جھگڑتے دیکھا مسلمانون نے کہا کہ تو کیا چاہتی ہی اُسنے کہا کہ میرا فیصلہ تمہارے لشکر کے سردار کے پاس ہوگا پس مسلمان اُسکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اور اُسنے نالش کی اور ایک شخص رومی واقف زبان عربی نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے اُسکے مطلب کو بیان کیا کہ یہ عورت اپنے شوہر روماس پر نالشی ہی خالد بن الولید نے بواسطہ اُس رومی کے عورت سے سبب نالش کا پوچھا اُسنے بواسطہ ترجان کے بیان کیا کہ حال میرا یہ ہی کہ رات کو مین نے بحالت خواب ایک شخص [illegible] صورت کو مشرق یا جنوب کی طرف سے دیکھا کہ وہ کہتے ہین کہ یہ شہر بصری اور تمام ملک شام اور عراق اسی گروہ عرب کے ہاتھ سے فتح ہوگا مین نے اُن شخص سے پوچھا کہ آپ کون ہین اُنھون نے فرمایا کہ مین محمد رسول اللہ ہون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر مجکو بجانب اسلام کے دعوت فرمائی اور مین نے اسلام قبول کیا پھر مجھکو آپ نے دو سورتین قرآن مجید کی سکھائین پس خالد بن الولید نے یہ کلام اُسکا سُنکر تعجب کیا اور بواسطہ ترجمان کے اُس سے کہا کہ وہ دو سورتین پڑھے پس اُسنے سورۂ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑھکر سُنائین اور خالد بن الولید کے ہاتھ پر اپنے اسلام کو تازہ کیا اور اپنے شوہر روماس سے کہا کہ یا تو میرا دین قبول کر یا مجھکو چھوڑ دے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ کلام اُسکا سُنکر ہنسے اور کہا سبحان من وفقہا پھر بواسطہ ترجمان کے اُس عورت سے کہا کہ تیرا شوہر تجھسے پہلے مسلمان ہو چکا ہی یہ سُنکر وہ عورت بہت خوش ہوئی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اہل بصرہ سے جس مقدار پر چاہا مصالحہ کر لیا اور اُنکی خاطرداری کی اور ارادہ اس امر کا کیا کہ ایک شخص کو اپنا نائب معتمد کرین تاکہ وہ قوم اپنے مطلب اُس سے کہتے رہین پس باتفاق رائے اُنکے ایک شخص کو اُنہ حاکم کیا پھر ایک خط مشعر فتح بصری بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لکھا اور اُسمین یہ بھی لکھا کہ مین بجانب دمشق کوچ کرتا ہون تم وہان مجھسے آملو اور ایک خط بنام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے اور عبارت سے لکھا قد سرت الی الشام کما امرتنی وقد فتح اللہ علی یدی مدبر وارکہ وحوران وسخنہ وبصری ویوم کتبت الیک ہذا الکتاب ارتحلت الی دمشق واسال اللہ النصر والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور یہ خط دونون ساتھی روانہ کرکے بجانب دمشق کے کوچ کیا اور ایک گانون مین جسکو ثنیہ کہتے ہین پہونچکر توقف کیا اور اپنے نشان کو جسکا نام رایۃ العقاب تھا گاڑ دیا پس اُس جگہ کا نام ثنیۃ العقاب رکھا گیا پھر وہان سے بجانب غوطہ کوچ کیا اور ایک [illegible]

اُترے کہ وہ اب تک مشہور ہے دیر خالد ہی اور حال دمشق کا یہ تھا کہ قرب وجوار کے لوگ بے انتہا وہان یکجا ہوگئے تھے اور یہ گنتی سے زیادہ تھے سمین سوار تھے اور اُنھون نے شہر مذکور کو نشان دیر قرون وصلیبان سے آراستہ کیا تھا اور خالد بن الولید یا منتظر آنے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون کے اُس دیر مین مقیم رہے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب ہرقل کو یہ خبر پہونچی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ارکہ اور تدمر اور حوران وبصری کو فتح کرکے بجانب دمشق متوجہ ہوے تب اُسنے اپنے سرداروں کو یکجا کرکے کہا کہ جو مین تمسے کہتا تھا اور تمکو ڈراتا تھا وہ تمنے کچھ نہ مانا اور نہ سُنا اور اہل ارکہ وتدمر اور حوران وبصری فتح کرکے متوجہ دمشق ہوے ہین پس اگر دمشق کو بھی فتح کرلیا تو بڑی مصیبت کی بات ہے کہ شہر دمشق ملک شام کا بہشت ہے اور مین نے اہل دمشق کے پاس دو چند مسلمانون کا اپنا لشکر بھیجا ہے پس تم مین سے کون شخص اُنکے مقابلے کا قصد کریگا اور کفالت کریگا مجھکو اُنکے کام مین کہ جو شخص اُنکو ہزیمت دیگا مین کل محصول اُن شہرون کا جو مسلمانون کے قبضے مین ہین اُسکو معاف کردونگا پس منجملہ اُسکے سردارون کے ایک شخص جسکا نام کلوص تھا اور اُسکی بہادری اور شجاعت اُس زمانے مین جب کسریٰ بادشاہ فارس نے قصد یعنے ملک شام کا کیا تھا ظاہر ہوئی تھی بولا کہ اے بادشاہ مین مسلمانون کے لیے کافی ہون اور مقابلہ کرکے اُنکو بھگا دونگا ہرقل نے یہ کلام اُسکا سُنکر ایک صلیب سونے کی اُسکو دی اور پانچ ہزار سوار اُسکے ساتھ کیے اور کہا کہ صلیب کو آگے رکھنا کہ یہی تجھکو مدد دیگی پس کلوص نے اُسی روز انطاکیہ سے کوچ کیا اور حمص مین پہونچا اور اُس مقام کو ہتھیار اور لوگون سے بھرا پایا اور جب وہان کے لوگون کو اُسکے آنے کی خبر پہونچی نکلے وہ لوگ اُسکی ملاقات کے واسطے اور اپنے آگے کیا اُنھون نے شتران اور راہون کو ساتھ شوخ دار جلتی ہوئی چیزون کے اور جبل اُنکے پاس تھی پس آئے وہ آگے اُسکے لشکر کے اور چھڑکا اُسپر پانی معمودیہ کا اور اُسکی فتح کے واسطے دعا مانگی پس کلوص نے ایک شب اور روز وہان مقیم رہکر بجانب شہر حوسیہ روانہ ہوا اور وہان کے لوگ بھی مثل اہل حمص کے اُسکے ساتھ پیش آئے پھر شہر بعلبک مین پہونچا پس وہان کے لوگ آدھے حصار مین مُنہ بند کرکے اور آدھے باہر نوچتی ہوئی مثل فریادیون کے اُسکے پاس آئے اور بیان کیا کہ اہل عرب نے ارکہ وتدمر وحوران وبصری کو فتح کرلیا ہے اور ہمنے سُنا ہے کہ وہ لوگ ارادہ دمشق کا رکھتے ہین کلوص نے کہا کہ مجھکو تو یہ معلوم ہے کہ وہ لوگ بمقام جابیہ ہین اور مین متعجب ہون کہ اُن لوگون نے کیونکر شہرون اور قلعون پر قدرت حاصل کی اہل بعلبک نے کہا کہ سچ ہے وہ لوگ تو اپنی جگہ پر یعنی جابیہ مین ہین اور جسنے کہ یہ مقامات یعنی ارکہ وغیرہ فتح کیا ہے یہ شخص عراق سے آیا ہے اور نام اُسکا خالد بن الولید ہے کلوص نے کہا کہ اُنکی تعداد کسقدر ہے اُنھون نے کہا کہ پندرہ سو سوار ہین کلوص نے یہ سُنکر کہا قسم ہے اپنے دین کی کہ مین اُسکا سر کاٹ کر اپنے نیزے کی نوک پر لٹکاونگا پھر وہان سے کوچ کرکے بجانب دمشق روانہ ہوا اور دمشق کا سردار جو ہرقل کی طرف سے مقرر تھا اُسکا نام عزرائیل تھا اور وہ رومیون کے نزدیک بہت معزز تھا اور اُسکے ساتھ تین ہزار سوار اور پیادے تھے پس جب کلوص دمشق مین پہونچا وہان بڑے بڑے رئیس اور سردار کلوص کے پاس یکجا ہوے اور بادشاہ کا فرمان دربارہ ضروری اُسکے واسطے مقابلہ مسلمانون کے

پڑھا پس کلوص نے اُنسے کہا کہ مین تمھاری طرف سے لڑونگا اور تمھارے دشمنون کو تمھارے شہر سے ہٹا دونگا لیکن کام اِس امر پر موقوف ہی کہ تم عزرائیل کو اپنے شہر سے نکال دو کہ مین اکیلا اِس کام کے لیے ہی جاؤن اُنھون نے کہا کہ دشمن ہمارے شہر پر چڑھے آتے ہین پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ ہم عزرائیل کو نکال دین بلکہ ایسے وقت مین اگر دس ہزار تم مین سے ملین تو ہم لوگ اُنکی خواہش رکھتے ہین اور ہم بقوت اُنکے اہل عرب سے مقابلہ کرین پس جب عزرائیل نے یہ حال سُنا کہا کہ جسوقت اہل عرب اِس شہر کو محاصرہ کرین تب مین اور کلوص دونون جدا جدا ایک ایک دن اُنسے لڑون پس ہم دونون مین سے جو شخص اہل عرب کو بھگا دے وہی حاکم اِس شہر کا قرار پاوے اہل دمشق نے اِس امر کو پسند کیا اور اپنی اپنی جگہ پر گئے اور اِس گفتگو سے عداوت قلبی باہم دگر کلوص اور عزرائیل کے ہو گئی **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ رومی ہر روز جانب جابیہ دمشق سے نکلکر واسطے دریافت حال آنے ابو عبیدہ بن الجراح کے ایک فرسخ تک جایا کرتے تھے یہان تک کہ آنے اُنپر خالد بن الولید جانب ثنیہ سے جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا ہی رفاعہ بن مسلم نے **روایت** کی ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بمقام دیر مخوطہ آکر اُترے تھے کہ دفعتہ اُنھون نے فوج دمشق کو اپنی جانب مثل ٹڈیون کے آتے دیکھا پس یہ امر دیکھکر خالد بن الولید نے پہن لی زرہ مسمّیہ کذاب کی اور باندھا اپنی کمر کو اپنے عمامے سے اور گلے مین لٹکا لیا اپنے کنارے کو اور مسلمانون کو آواز دی اور کہا کہ یہ لشکر دشمن کا سوارون اور پیدلون سے آپہونچا ہی لو تم اُنکو جانے نہ پاؤ اور مدد دو تم خدا کے دین کو مدد دیگا اللہ تعالی تمکو اور ہو تم مصداق اِس آیت کے ان اللہ اشتری من المؤمنین الخ بان لہم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ الی آخر الآیۃ اور جان لو تم اِس بات کو کہ مسلمان بھائی تمھارے جو ابی عبیدہ بن الجراح کے ساتھ ہین وہ تمھارے پاس پہونچ گئے ہین پس مسلمان یہ کلام نصیحت انجام خالد بن الولید کا سُنکر جلدی سے مسلح اور سوار ہو کر بجانب دشمن کے متوجہ ہوے یہ حال دیکھکر ٹھہر گیا لشکر رومیون کا سامنے لشکر مسلمانون کے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کی ترتیب واسطے لڑائی کے اِس طرح پر کی کہ رافع بن عمیرۃ الطائی کو میمنہ اور ستیب بن نجبۃ الفزاری کہ میسرہ اور دائین بازو مین شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو اور بائین بازو مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو اور ساقہ پر سالم بن نوفل کو مقرر کیا اور خود مع اپنے ساتھیون کے بیچ مین ٹھہرے اور جب یہ امر ترتیب چکے ضرار بن الازور سے کہا کہ اختیار کرو تم راہ اپنے باپ اور قوم کی اِس معاملے مین اور مدد دو تم اللہ کے دین کو کہ مدد دیگا اللہ تعالی تمکو اور تم رعب رومیون مین اپنے حملے سے اور جنبش مین لاؤ اُنکے لشکر کو اپنی شجاعت سے پس نکلے ضرار بن الازور مسلمانون کے لشکر سے اِس حیثیت سے کہ تھے کپڑے کہ اُنکے میلے اور تھا اُنکے سر پر پرانا عمامہ اور اُنکی سواری مین ایک بچہ یابو اپ لاغر تھی مگر وہ ہوا کے آگے چلتی تھی اور حملہ کیا رومیون کے لشکر پر اور رنج مین ڈالا اُنکی صفون کو اور اِس حملے مین چار سو سوار رومی کو مار ڈالا پھر دوبارہ حملہ کیا پیدلون پر اور اُنمین سے چھ کو مار ڈالا اور اگر رومی تیر اور پتھر نہ چلاتے تو ضرار اُنکے مقابلے سے نہ پھرتے پس جب واپس آئے ضرار بن الازور لشکر مین خالد بن الولید اور مسلمانون نے اُنکا شکریہ ادا کیا پھر عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما زرہ پہنکر لشکر سے نکلے

فائدہ اذا نافت کلوص کا مادہ عزرائیل عزم کرنا شدت ۱۲ ثمرۃ آیت ہی فقتلون وتقتلون وعدا علیہ حقا فی التوراۃ والانجیل والقرآن ومن اوفی بعہدہ من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذلک ہو الفوز العظیم ترجمہ آیت ہم اللہ نے خریدی مسلمانون سے اُنکی جان اور مال اِس قیمت پر کہ اُنکو بہشت

پس خالد بن الولید نے اُنسے کہا کہ ای بیٹے صدیق کے عیب ڈال دو تم دشمنون پر اپنے حملہ سے اور پریشان کر دو صفین اُنکی اللہ تعالے تم مین برکت عطا فرماوے پس عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے بھی مثل ضرار کے حملہ اور قتل کفار کرکے معاودت کی پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے خود حملہ کیا اور طریقہ اپنی نیزہ بازی اور شجاعت کا رومیون کو دکھلایا اور اُنکو تعجب مین ڈالا پس جب کلوص سردار رومیون نے خالد بن الولید کو اس طرح پر دیکھا قرینے سے اُسنے جانا کہ مسلمانون کے لشکر کے سردار یہی ہین اور سمجھا کہ خالد بن الولید میرا سا ساز و سامان سرداری کا دیکھکر میرے ہی اوپر قصد حملے کا رکھتے ہین پس پیچھے کو ہٹا اور خالد بن الولید نے اُسپر حملہ کیا اور سرداران رومی نے خالد بن الولید کو ڈاٹا اور اُنپر تیر اندازی شروع کی مگر خالد بن الولید نے کچھ التفات نہ کیا اور گھوڑا اُنکا صف دشمنون مین بجلی کی طرح چمکتا تھا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس حملے مین دس آدمیون کو رومیون سے مار ڈالا پھر پلٹ کر میدان جنگ مین آئے اور پہلی دفعہ سے زیادہ ڈھنگ لڑائی کے رومیون کو دکھلائے اور لشکر رومیون سے اپنے مقابلے کے لیے لڑنے والے کو طلب کیا لیکن کوئی اُنمین کا لشکر سے نہ نکلا پس خالد بن الولید نے کہا کہ مجھ اکیلے کے مقابلے مین تم دو سوار یا چار سوار بلکہ دس تک آکر لڑو مگر کسی نے جواب اسکا نہ دیا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خرابی ہو تمکو مین تو اس جگہ اکیلا ہون اور حال یہ ہے کہ لڑائی مین میرے لشکر کا ہر ایک آدمی میرے برابر ہے

واقدی رحمۃ اللہ نے روایت کی ہے کہ خالد بن الولید کی اس گفتگو کو بعض رومی سمجھے اور بعض نہین سمجھے کہ اسی حالت مین عزرائیل نے کلوص سے کہا کہ بادشاہ نے تجکو لشکر کا سردار مقرر کرکے اہل عرب سے لڑنے کو بھیجا ہے پس بچا اپنے شہر اور رعیت کا تیرے دیتے ہے کلوص نے جواب دیا کہ تو مجھسے زیادہ اس کام کا مستحق ہے کس واسطے کہ تو پہلے سے اس شہر مین ہے اور تو مے جانا اور گمان کیا ہے اس امر کا کہ تو بدون حکم ہرقل کے اس شہر سے نہین نکل سکتا ہے پس کیا سبب ہے کہ نہین نکلتا ہے تو عرب کے مقابلے کو عزرائیل نے کہا کہ میرے اور تیرے یہ شرط ہو چکی ہے کہ ایکدن مین لڑون اور ایک دن تو پس آج تو مقابلہ کر کل مین لڑونگا پس کلوص نے کہا کہ تو مجھسے پہلے اس شہر مین ہے اور مین تجھسے یہ چھوٹا کر تا ہون کہ آج تو ہی لڑ کل مین لڑونگا پس گفتگو اُنکی طول کو پہونچی تا انیکہ لوگون نے تجویز کیا کہ دونون کے نام قرعہ ڈالا جاوے جس شخص کے نام قرعہ نکلے وہ آج مسلمانون سے مقابلہ کرے کلوص نے کہا ایسا نہ چاہیے بلکہ مناسب ہے کہ ہم سب ملکر حملہ کرین تا ہمین ہیبت کی صورت بنی رہیگی عزرائیل نے کہا کہ مجکو اس بات سے کچھ مطلب نہین ہے **راوی** نے کہا ہے کہ کلوص کو اس بات کا خوف پیدا ہوا کہ اگر بادشاہ کو اس قیل و قال سے اطلاع ہوگی تو اُسکو اپنی مصاحبت سے نکال دیگا اور مار ڈالیگا یہ سوچکر قرعہ اندازی پر راضی ہوا سو قرعہ کلوص کے نام نکلا پس عزرائیل نے اُس سے کہا کہ کل تو واسطے مقابلے کے اور ظاہر کر اپنی شجاعت کو جیسا امیر لشکر مسلمانون نے کیا اور مین کل واسطے مقابلے کے نکلونگا اور دونون فریق دیکھینگے کہ ہم دونون مین سے کون زیادہ شہسوار اور بہادر ہے **واقدی** رحمۃ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ بعد اس قرارداد کے کلوص مسلح ہوکر گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے ساتھیون سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ تم تمھاری میرے ساتھ متعلق رہے

پس اگر تم مقابلے مین میری جانب سے کچھ کمی اور عجز دیکھو تو حملہ کرکے مجکو بچاؤ ساتھیون نے کہا کہ یہ بات تو عاجزی اور ڈر کی ہی اسکو فلاح نہین ہی پھر کلوص نے کہا کہ یہ شخص جسکے مقابلے کو مین جاتا ہون بدوی ہی اور اسکی زبان میری زبان کے خلاف ہی اور مین اس شخص سے بات چیت کیا چاہتا ہون اور احتیاط کرنا آدمی کے واسطے ایک زندہ مضبوط ہی پس مین ایک شخص کو چاہتا ہون کہ میرے اور اُنکے بیچ مین واسطہ گفتگو ہو پس ایک شخص نصرانی جسکا نام جرجس اور وہ بہت دانشمند اور فصیح تھا کلوص کے ساتھ ہوا اور کہا کہ مین مترجم گفتگو کا ہونگا کلوص نے اُس سے کہا کہ یقین جان تو اس بات کو کہ یہ شخص بڑا بہادر ہی اہل عرب سے سوا اسکے مقابلے مین اگر تو مجکو سست دیکھنا تو میری اعانت کرنا کہ اُسکے عوض مین مین تجھکو اپنا مصاحب اور وزیر کرونگا اور اس میری گفتگو کو پوشیدہ رکھنا پس مین اب جاتا ہون مقابلہ کرنے کو اور قریب دیگر پھر آتا ہون اور قریب ہی کہ کل کے دن عزرائیل مقابلے کو نکلیگا پس مارا جائیگا وہ اور مجکو راحت اور فرصت ملیگی اُسکی تیزی سے جرجس نے کہا کہ مین تو لڑنا نہین جانتا ہون بات چیت مین تیری اعانت اور دشمن کے ساتھ فریب کرونگا جہان تک ممکن ہوگا پس اگر یہ امر تجکو منظور نہین ہی تو اپنے دل سے مشورہ کر کلوص نے کہا افسوس ہی تو یہ چاہتا ہی کہ مجکو دشمن کے حوالہ کردے جرجس نے کہا کہ میرا دل یہ چاہتا ہی کہ تیرے ساتھ دینے اور تیری رضامندی مین مین مارڈالا جاؤن پس جب مین مارا گیا تو میرا انعام اور احسان میرے کس کام آویگا پھر کلوص چلکر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے قریب آیا اور مسلمانون نے دونون کی طرف دیکھا اور رافع بن عمیرہ الطائی نے چاہا کہ بڑھکر کلوص پر حملہ کرین پس خالد بن الولید نے اُنکو روکا اور کہا کہ تم اپنی جگہ پر رہو مدد ہی دین کی میرا کام ہی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب کلوص اور جرجس خالد بن الولید کے نزدیک آئے کلوص نے جرجس سے کہا کہ تو انسے استفسار کر کہ تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو اور ہمارے دیدبے اور کثرت فوج سے اُنکو ڈرا اور دریافت کر کہ انکا ارادہ کیا ہی پس جرجس قریب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے آیا اور کہا کہ اے اعرابی مین تمسے ایک مثال بیان کرتا ہون وہ یہ ہی کہ ہماری تمھاری مثال ایک شخص کی مثل ہی کہ اسکے پاس کچھ بکریان تھین اور اُسنے چرانے کے واسطے چرواہے کو سپرد کیا اور چرواہا بڑا ڈرنے والا تھا اور جانور درندے کے مقابلہ کی جرأت بہت کم رکھتا تھا پس ایک درندہ جانور ہر روز آکر ایک بکری کو اٹھا لیجاتا تھا یہان تک کہ بکریان کم ہوگئین اور وہ درندہ جانور اس امر کا عادی ہوگیا تھا اس وجہ سے کہ کوئی روکنے والا نہ پاتا تھا پس جب بکریون کے مالک نے یہ حال دیکھا معلوم کیا اُسنے اس بات کو کہ یہ امر چرواہے کی سستی اور غفلت سے ہی پس مالک نے ایک شخص مضبوط کو بکری چرانے پر مقرر کیا پس وہ شخص رات بھر بکریون کے گرد پھرتا تھا کہ اسی حالت مین وہ جانور درندہ اپنی عادت کے موافق آیا اُس نگہبان نے حملہ کرکے برچھی سے جو اُسکے ہاتھ مین تھی اُس جانور کو مارڈالا پھر بعد اُسکے کوئی درندہ جانور بکریون کے قریب نہین آتا تھا پس

ف ذکر گفتگو جرجس نصرانی کا

ایسا ہی حال تمہارا ہی کہ ہمنے تمہارے معاملے مین سستی کی اس وجہ سے کہ تم لوگ ہمارے نزدیک ایک گروہ ضعیف
بھوکے ننگے محتاج تھے اور غذا تمہاری چنا اور جو اور روغن زیت وغیرہ تھی پس جب تم ہمارے شہرون مین
آئے اور ہماری غذائین کھائین تب شیر ہوگئے ہمپر پس پہونچے تم جہان تک پہونچے اور کیا تمنے جو کیا اور
اب بادشاہ نے تمہارے مقابلے کے واسطے ایسے شخص کو بھیجا ہی کہ وہ آدمیون مین نہین شمار کیا جاتا ہی اور
نہین پیوار رکھتا ہی بہادرون کی اور وہ یہی شخص ہی جو میری جانب مین موجود ہی پس ڈرو تم اس سے اس بات کو
کہ پہونچے تمکو اس سے وہ چیز کہ پہونچی اس مضبوط نگہبان بکریون سے شیر کو اور اس شخص نے مجھسے یہ کہا ہی کہ مین یہ
مہربانی تمسے بات چیت کرون پس بیان کرو تم کہ ہمسے کیا چاہتے ہو اور کیا مانگتے ہو کس واسطے کہ ایسے
دریا مین تم لوگ در آئے ہو کہ جو شخص اسمین در آتا ہی اسکی لہرون مین ڈوب جاتا ہی اور جو پانی اسکا پیتا ہی
اسکے حلق مین وہ پانی پھنس جاتا ہی پس اگر تم مسلمانون کے لشکر کے سردار ہو تو اپنے دل اور مسلمانون سے
اس امر مین گفتگو اور مشورہ کرو پیش ازین کہ حملہ کرے یہ شیر تمپر اور پہاڑ ڈالے تمکو اپنے چنگل سے پس جب خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ کلام جرجس کا اور فصاحت بیانی اسکی سنی کہا کہ اے دشمن خدا ہمارے واسطے تو مثلین بیان
کرتا ہی قسم ہی خدا کی کہ نہین سمجھے ہین ہم تمکو اپنے نزدیک لڑائی مین مگر مثل شکاری اور ان چڑیون کے جو اسکے
جال مین پھنسی ہون اور وہ شکاری پکڑ لیتا ہی ہوائین اور بائین سب کو اور نہین گھبراتا ہی انکی کثرت سے پکڑ لیتے ہین
اور جو تو نے ہمارے شہر اور وہان کی قحط سالی کا ذکر کیا سو ایسا ہی ہی جیسا کہ تو نے بیان کیا لیکن اللہ تعالی نے
ہمکو اس سے بہتر عنایت کیا ہی اور جو کے عوض مین گیہون اور فواکہ اور روغن اور شہد ہمکو عطا فرمایا ہی
اور یہ ملک ہماری زمین ہی کہ ہمارے پروردگار نے اسکو ہمارے واسطے پسند کیا ہی اور اسکا وعدہ
بزبان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا تھا اور جو تو ہمارے قصد اور ارادے کا حال پوچھتا ہی
سو ہم تین باتین چاہتے ہین یا اسلام قبول کرو یا جزیہ دو یا لڑو حتی یحکم اللہ بحکمہ وہو خیر الحاکمین اور جو
تو نے عظمت اور بڑائی اس شخص بد کی بیان کی سو وہ ہماری نگاہ مین سب تھوڑون کا تھوڑا ہی پس اگر
وہ بادشاہ کا کارندہ ہی تو ہم دین اسلام کے کارندے ہین اور ہم حاکم تدمر اور ارکہ اور حوران اور بصریٰ
اور بصریٰ کے ہین اور نام میرا خالد بن الولید ہی پس جرجس یہ کلام خالد بن الولید کا سنکر قبیلے کو ہٹا
اور خوف سے رنگ اسکا بدل گیا کلوص نے یہ حال اسکا دیکھکر کہا کہ پہلے تو مین نے تجھکو اس
معاملے مین ایسا دیکھا تھا جیسا شیر حملہ کرتا ہی اب کیا سبب ہی کہ تجھکو گھبرایا اور پیچھے پھرتا دیکھتا ہون جرجس نے
کہا قسم ہی اپنے دین کی مجھکو کہ مین اس شخص کو اوباش آدمیون سے سمجھتا تھا اور مین نہین جانتا تھا کہ
یہ شخص مثل مینڈھے سینگ مارنے والے کے ہی اور یہ شہسوار اور مرد آگندہ لوگون کا ہی یہ سردار اس قوم کا ہی

اور دو دن
بہت چلکر
والا ہی ۱۲

جسنے زمین کو شر سے بھر دیا ہے پس تو اُسکی طرف متوجہ ہوا اور اپنی شجاعت ظاہر کر پس جب کلوص نے یہ ذکر خالدؓ بن الولید کا
سُنا ڈر گیا اور کانپنے لگا اپنے زین پر مثل شاخ اُس درخت کے جو ہوائے تند سے ہلتی ہے اور کہا کہ ای جرجس
درخواست کر تو اُنسے کہ لڑائی کو کل صبح پر اُٹھا رکھیں جرجس نے کہا کہ میں درخواست تو کرونگا لیکن میں گمان
نہیں کرتا ہوں کہ وہ اس درخواست کو منظور کرین پھر جرجس نے خالدؓ بن الولید کی طرف متوجہ ہو کر
کہا کہ ای سردار اپنی قوم کے میرا ساتھی تُجسے یہ درخواست رکھتا اور کہتا ہے کہ وہ پلٹ جاوے اپنی قوم کے
پاس اور جس امر کے تم خواہان ہو اس بارہ میں اپنی قوم سے مشورہ کرے خالدؓ بن الولید نے کہا کہ تو مجھسے
فریب کرتا ہے حالانکہ میں جرّ فریب کی ہوں اور تمھارا بچنا بہت دور ہے پھر تانا خالدؓ بن الولید نے اپنے
نیزے کو جرجس کی طرف پس جرجس نے جب نیزے کو دیکھا خوف سے زبان اوسکی بند ہو گئی اور تجھے کو
بھاگا پھر خالدؓ بن الولید نے کلوص کو مقابلے کے واسطے طلب کیا اور حملہ کیا اُسپر تا قرب لشکر روم کے یہاں تک
کہ بھاگنے نہ دیا اُسکو پس جب کلوص نے یہ حال دیکھا آمادہ بجنگ ہو کر خالدؓ بن الولید پر حملہ اور اُنکی لڑائی میں
کیا اور دونوں نے آپسمیں ایسی نیزہ بازی کی کہ گرمی اُسکی چنگاری آگ سے زیادہ تھی پھر کلوص نے حملہ
خالدؓ بن الولید سے کنارہ کشی چاہی پس خالدؓ بن الولید نے یہ حال دیکھکر اپنے گھوڑے کو اُسکے گھوڑے سے
نزدیک کیا اور بسبب قرب کے اُسکے نیزے کو بیکار کر دیا اور اپنے چھوٹے نیزے کو دائیں جانب سے بائیں طرف
پھیر کر اُسکی حلق میں مارا اور پڑھا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کھینچ لیا اُسکو اپنے ہاتھ سے
اور جدا کر لیا اُسکو زین اسپ سے پس مسلمانوں نے یہ کام خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا دیکھکر آواز تکبیر کی
بلند کی اور سردار اور دلیر لوگ مسلمانوں کے خالدؓ بن الولید کے پاس پہونچے پس حوالے کیا خالدؓ بن الولید
نے کلوص کو مسلمانوں کے اور کہا کہ مضبوط باندھو تم مشکین اُسکی اور وہ اُسی حالت میں بڑبڑاتا تھا
پس بُلایا مسلمانوں نے رماس حاکم بصریٰ کو اور پوچھا رماس سے کہ شخص کیا کہتا ہے رماس نے کہا کہ یہ شخص
کہتا ہے کہ تم میری مشکین نہ باندھو میں تو اُس بات کو قبول کرتا ہوں جو تمھارے سردار نے کہا تھا آیا تم جزیہ درمیان
مجھسے نہیں مانگتے ہو سو میں اقرار کرتا ہوں کہ جس قدر مال مجھسے طلب کروگے میں دونگا پس مسلمانوں نے خالدؓ بن الولید کو
اس حال سے آگاہ کیا خالد بن الولید نے کہا کہ مضبوط باندھو اسکو کہ میں اسکو سردار قوم کا گمان کرتا ہوں پھر
خالدؓ بن الولید اپنے گھوڑے سے اُتر کر ایک شہری[1] پر سوار ہوئے جو حاکم تدمر نے اُنکو بطور تحفے کے بھیجا تھا
اور ارادہ حملے کا رومیوں پر کیا پس ضرارؓ بن الازور نے اُنسے کہا کہ تم اس رومی سردار کی لڑائی میں محنت اُٹھا چکے ہو
اب مجکو اجازت دو کہ میں تمھاری طرف سے حملہ کرون تا وقتیکہ تم آرام حاصل کرو خالد بن الولید نے کہا کہ راحت و آرام نہیں ہے
مگر عالم آخرت میں اور جو آج محنت اور مشقت کریگا وہ کل راحت حاصل کریگا پھر خالدؓ بن الولید نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نگاہبان

ف ذکر گرفتار ہونے کلوص کا بدست خالدؓ بن الولید

[1] شہری ۔ شہری

اور خلیفہ ہی تمیر اور یہ کہکر متوجہ بحملہ ہوے پس کلوص نے چلاکر خالد بن الولید سے کہا کہ قسم ہی تمکو اپنے نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی کہ پلٹ آؤ تاکہ مین تمسے کچھ باتین کرلون پس مسلمانون نے آواز بلند خالد بن الولید سے کہا کہ یہ طریق
چلاکر تمکو پکارتا ہی پس خالد بن الولید پلٹ آئے اور روماس سے پوچھا کہ یہ شخص کیا چاہتا ہی پس روماس نے
اس سے ایک سے ایک ساعت باتین کین اور خالد بن الولید سے کہا کہ یہ شخص تمسے کہتا ہی کہ مین مصاحب
بادشاہ کا ہون اور بادشاہ نے پانچ ہزار سوار میرے ساتھ کرکے تمھارے مقابلے کو بھیجا تھا اور میرے اور عزرائیل
حاکم دمشق کے بیچ مین جھگڑا ہوا اور ایسی ایسی باتین واقع ہوئین اور تمنے مجھکو پکڑلیا پس مین تمکو تمھارے دین کی قسم
دلاتا ہون کہ اگر عزرائیل تمھارے مقابلے مین آوے تو اسکو باقی نہ چھوڑنا اور اگر مقابلے کو نہ نکلے تم خود استعداد کرکے
اس سے مقابلہ کرنا اور اسکو مارڈالنا کہ وہ سردار قوم کا ہی پس جب اسکو تم مارڈالوگے تو دمشق کے مالک
بھاگ جاوگے پس آیا تم یہ امر کروگے پس خالد بن الولید نے روماس سے کہا کہ اس سے کہدو کہ مین تو کسی مشرک
اور کسی شخص کو جو اللہ تعالی کے واسطے بیٹا قرار دیتا ہی باقی نہ چھوڑونگا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اشعار رجز
پڑھتے ہوے حملہ کیا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی جب جرجس نصرانی خالد بن الولید کے خوف سے
بھاگ کر کانپتا ہوا اپنی قوم مین پہونچا اسکی قوم نے کہا کہ تیرے پیچھے کیا معاملہ ہی جرجس نے کہا کہ میرے پیچھے
موت ہی جس سے لڑائی نہین ممکن ہی اور وہ شیر ہی جسکا مقابلہ نہین ہوسکتا ہی اور سردار مسلمانون کا ہی اور وہ
بتدات خود ہمارے مارنے کو آیا ہی وہ طلب کریگا ہمکو جہان تک اور جہان کہین ہم جاوینگے اور نہ کی کریگا ہمارے
قتل مین اور مین بڑی محنت سے اپنی جان بچاکر بھاگ آیا ہون پس مناسب ہی کہ پیش ازینکہ وہ سب ملکر ہمپر حملہ کرین تم
اسسے مصالحہ کرلو پس رومیون نے کہا خرابی اور سختی ہو تجھکو کیا بھاگ آتا تیرے واسطے کافی نہوا جو اسکے سوا تو ہمارے
دلون مین رعب اور دہشت ڈالتا ہی اور چاہا کہ جرجس کو مارڈالین پھر رومیون نے اسی حالت مین کہ کلوص کو خالد بن الولید
نے پکڑلیا تھا عزرائیل سے ملتفت ہوکر کہا کہ کلوص مصاحب بادشاہ کا تو قید ہوگیا اور اسنے لڑنے مین کمی نہین کی
اور تیرے اور اسکے بیچ مین یہ شرط ہوچکی تھی کہ ایک دن وہ مسلمانون سے لڑے اور ایک دن تو پس اب تو مقابلے
کے واسطے نکل اور اس بدوی کو قتل کر عزرائیل نے کہا کہ جان لو تم اس بات کو کہ اگر خالد بن الولید مارے جائینگے
تو انکی جگہ پر اور کوئی شخص اہل عرب سے قائم مقام ہوجائیگا اور جو مین مارا جاؤنگا تو تم لوگ مثل بکریون کے بدون چرواہے
کے رہ جاؤگے پس میری راے یہ ہی کہ ہم تم سب کے سب بالاتفاق حملہ کرین رومیون نے کہا کہ ایسا کبھی نکرنا چاہیے
کہ اس صورت مین بہت لوگ مارے جائینگے اور بہت عورتین رانڈین ہوجائینگی پس یہ گفتگو انمین ہورہی تھی کہ
کلوص کے ساتھی لوگ اس مقام پر آگئے اور چلاکر عزرائیل سے کہا کہ تو ہمارے مالک سے بڑھکر بادشاہ کے نزدیک عزیز
نہین ہی اور تیرے اور کلوص کے درمیان مین شرط ہوگئی تھی سو کلوص نے تو اسپر عمل کیا اور گرفتار ہوگیا پس تو بھی حملہ کر والا ہم تجھسے لڑینگے

عزرائیل نے کہا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ میں پہلے سے اس بدوی سے ڈر گیا ہوں سو ایسا نہیں ہے اب میں لڑنے کو جاتا ہوں تم دونوں طرف کے لوگ دیکھینگے کہ ہم دونوں سے کون شخص بڑا شہسوار اور ثابت قدم اور بہادر ہے پھر عزرائیل ساز و سامان جنگ سے طیار ہو کر ایسے گھوڑے پر جو قابل گرداوے اور سواری وقت لڑائی کے تھا سوار ہوا اور خالد بن الولید کے مقابلے کو نکلا پس قریب آنکے آکر کہا کہ ای برادر عربی میرے نزدیک آؤ کہ میں تجھسے کچھ سوال کروں اور عزرائیل نہ تا عرب جانتا تھا پس خالد بن الولید یہ کلام اسکا سنکر غصے میں آئے اور کہا کہ ای دشمن خدا تو ہی میرے نزدیک آ کہ تو ڑوں میں تیرے سر کو اور یہ کہکر خالد بن الولید نے ارادہ حملے کا اسپر کیا اسنے کہا کہ میں تمھارے نزدیک آتا ہوں پس خالد بن الولید نے جانا کہ یہ شخص ڈر گیا ہے پس توقف کیا حملہ کرنے سے تا انیکہ عزرائیل نزدیک آیا اور کہا کہ ای برادر عربی کس چیز نے تمکو اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ اپنی قوم کے ہوتے ہوئے تم بذات خود حملہ کرو پس اگر تم مارے جاؤ گے تو تمھارے ساتھی مثل مکریوں کے بدون چرواہے کے رہ جاوینگے خالد بن الولید نے کہا کہ ای دشمن خدا تو نے دیکھا ہے حال دو شخصوں کا میرے ساتھیوں سے کہ انھوں نے تیری قوم کے ساتھ کیا جو کچھ کیا اور اگر میں ان دونوں کو انکے حال پر چھوڑ دیتا تو خدا کی مدد سے تیرے ساتھیوں کو چیر پھاڑ ڈالتے اور میرے ساتھی ایسے لوگ ہیں کہ موت کو غنیمت جانتے ہیں اور زندگی کو عذاب سمجھتے ہیں پھر خالد بن الولید نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے عزرائیل نے کہا کہ میں سردار شہسواروں کا ہوں اور میں سلطانی دار الشکر ترک اور جراسقہ کا ہوں خالد بن الولید نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے اسنے کہا کہ میں ملک الموت کا ہمنام ہوں اور میرا نام عزرائیل ہے پس خالد بن الولید یہ کلام اسکا سنکر ہنسے اور کہا کہ ای دشمن خدا جسکے نام پر تیرا نام رکھا گیا ہے وہ تیرا مشتاق ہے اس غرض سے کہ تجھکو دوزخ کو پہونچا دیوے پھر عزرائیل نے پوچھا کہ کلوص کے ساتھ تم نے کیا معاملہ کیا خالد بن الولید نے کہا کہ وہ سامنے شکین بندھا ہوا بیٹھا ہے عزرائیل نے کہا کہ اسکو مار کیوں نہ ڈالا کہ وہ بلا ہے اس قوم سے خالد بن الولید نے کہا کہ میں نے اس وجہ سے اسکو قتل نہیں کیا کہ میں تم دونوں کو ساتھی مارونگا عزرائیل نے کہا کہ آیا یہ بات تم کر سکتے ہو کہ ایک ہزار مثقال سونا اور دس کپڑے ریشمی اور پانچ گھوڑے مجھسے لو اور کلوص کو مار ڈالو اور اسکا سر مجھکو دو خالد بن الولید نے کہا کہ یہ مال تو کلوص کا عوض خون ہوگا تو اپنے مارے جانے کا عوض کیا دیگا پس عزرائیل غصے میں آکر کہنے لگا کہ مجھسے تم کیا لے سکتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ میں تیرا جزیہ لونگا درانحالیکہ تو خوار اور ذلیل ہوگا عزرائیل نے کہا کہ ای برادر عربی جتنی کہ ہم تمھاری تعظیم اور بزرگی کرتے ہیں اتنا ہی تم ہماری اہانت اور تذلیل اور ہمارے ساتھ زبان درازی کرتے ہو پس بچاؤ تم اپنے تئیں کہ میں تمھارا قاتل ہوں پس جب خالد بن الولید نے یہ کلام سنا مثل شعلہ آگ کے عزرائیل پر حملہ کیا پس عزرائیل بھی اپنے کو بچاتا ہوا انکے مقابلے میں آیا اور دیر تک دونوں ایک دوسرے کے گرد گھومے اور عزرائیل کی بہادری اور شجاعت ملک شام میں زبانوں پر مذکور تھی پس خالد بن الولید سے کہا کہ میں بقسم اپنے دین کے یہ بات کہتا ہوں کہ اگر میں چاہوں تو تیر غالب ہو سکتا ہوں مگر میں عمداً غلط

چھوڑے دیتا ہون اسواسطے کہ بہ نظر شفقت اور مہربانی کے تمہارے اور تمہارے ساتھیون کے حال پر مین ارادہ
صلح کا تمسے رکھتا ہون سو تم میری قید مین آجاؤ تاکہ لوگ معلوم کرین کہ تم میرے قیدی ہو پھر بعد اسکے اس شرط پر تمکو
کہ تم یہان سے کوچ کرجاؤ اور جن شہرون پر تمنے قبضہ کیا ہے وہ ہمکو سپرد کرو پس جب خالد بن الولید نے یہ کلام عزرائیل کا سنا
کہا کہ اے دشمن خدا تو ہم لوگون کے ساتھ ایسی امید اور طمع رکھتا ہے حالانکہ یہ گروہ مسلمانون کا جنھون نے تدمر اور کہ اور حوران
اور بصریٰ فتح کیا ہے وہ لوگ ہین جنھون نے اپنی جانون کو بعوض بہشت کے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بیچا ہے اور عالم آخرت کو اس
عالم پر اختیار کیا ہے اور قریب تر تجھکو معلوم ہوجائیگا کہ ہم مین سے کون اپنے نزدیک اللہ پر غالب و مالک ہوجاتا ہے پھر خالد بن الولید نے
اپنی شجاعت اور بہادری اور بہت ہشیاری سے گھاتین لڑائی کی اسکو دکھائین پس عزرائیل اپنی گفتگو سے شرمندہ ہوا
اور کہا کہ اے برادر عربی تم تو یہ باتین مزاح کی کرتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ مزاح میرا تلوار مارنا ہے بغرض حصول
خوشنودی خدا کے پس بچا تو اپنے تئین پھر خالد بن الولید نے بڑھکر اسپر تلوار کا وار کیا مگر تلوار نے کچھ کام نکیا
اور کچھ بھی نہ کاٹا اور ڈر گیا دشمن خدا کا دیدبہ خالد بن الولید سے اور اندوہگین ہوا دل اسکا اور جانا اسنے کہ مین انکے
مقابلے اور ان تک پہونچنے کی قدرت نہین رکھتا ہون پس پیٹھ پھیر کر بھاگا اور خالد بن الولید نے اسکا پیچھا کیا
عامر نے بیان کیا ہے کہ مین فوج قلب مین تھا اور مین خالد بن الولید اور عزرائیل کے معاملے کو دیکھتا تھا پس
جب بھاگا دشمن خدا کا پیچھا کیا اسکا خالد بن الولید نے لیکن اس سبب سے کہ عزرائیل کا گھوڑا خالد بن الولید کے
گھوڑے سے تیز رو تھا خالد بن الولید اس تک پہونچ نہ سکے پس جب عزرائیل نے دیکھا کہ وہ پیچھا کرنے سے رک رہے ہین
برا طمع اپنے دل مین سوچا کہ یہ مجھسے ڈر گئے ہین پس کیا وجہ ہے کہ مین انکو گرفتار نہ کرلون اور ٹھہر جاؤن یہان تک کہ وہ
مجھسے آملین پس شاید کہ مسیح مجھکو انپر غالب اور میری اعانت کرین پس یہ منصوبہ کرکے وہ ٹھہر گیا تا انیکہ خالد بن الولید
قریب اسکے پہونچے اور گھوڑا انکا تھک گیا اور پسینے مین تر ہوگیا تھا پس عزرائیل نے چلاکر کہا کہ تمہارا گمان یہ ہے کہ
مین خوف سے بھاگا ہون سو ایسا نہین ہے بلکہ مین نے یہ چاہا کہ تمکو تمہارے لشکر سے دور لاکر پکڑ لون خالد بن الولید نے کہا
کہ اسکا تو علم اللہ کو ہے اسنے کہا کہ اے برادر عربی اپنی جان پر رحم کرو اور خصومت بڑھانے سے اپنی جان کو نہ کھوؤ اور اپنے
تئین میرے حوالے کرو اور اگر اپنی موت کے خواہان ہو تو مین اسکو تمہارے پاس پہونچائے دیتا ہون مین نکانے والا انمین کا
ہون اور مین عزرائیل ملک الموت ہون پس خالد بن الولید نے کہا کہ اے دشمن خدا تو نے اس وجہ سے طمع کی کہ میرا گھوڑا پیچھے رہ گیا
پس اگر تو بھاگ نہ جائیگا تو مین پیدل ہوکر تجھکو مار ڈالونگا پس اترے خالد بن الولید گھوڑے سے اور تلوار نکالکر مثل شیر حملہ آور ہوئے
اسکی طرف قدم بڑھایا پس جب عزرائیل نے خالد بن الولید کو پیادہ دیکھا زیادہ ہوئی طمع اسکی اور مثل گدھ کے اسنے گرد
منڈل باندھا اور بڑھکر چاہا کہ انپر تلوار کا وار کرے پس خالد بن الولید اسکی طرف سے پھرے اور غافل کیا اور للکارا اسکو اور ایک ضرب
قوی مارکر اسکے گھوڑے کی کوچین کاٹ ڈالین اور وہ گھوڑے سے گر پڑا اور اپنے لشکر کی طرف بھاگا اور خالد بن الولید نے اسکا پیچھا کیا

اور کہا کہ ای دشمن خدا جسکے نام پر تیرا نام رکھا گیا ہے وہ تجھپر غصے مین ہے اور تیری جان کے نکلنے کے واسطے آپہونچا ہے
پس آمادہ ہوجا تو پھر خالد بن الولید نے اُسپر شدت کرکے زمین سے ہاتھون پر اٹھالیا اور چاہا کہ مار ڈالین اُسکو
پس جب رومیون نے اُسکو خالد بن الولید کے ہاتھ مین دیکھا اُسکی رہائی کے واسطے قصد حملے کا کیا کہ اسی حالت مین
لشکر مسلمانون کا سپہ سالار امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آپہونچا اور اُنکے آنے کی یہ صورت ہوئی کہ خالد
بن الولید نے مقام بصری سے قاصد کو ابی عبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجا تھا پس قاصد نے اُنکو راستے مین آتے ہوے
پایا اور وہ قاصد کے ساتھ خالد بن الولید کے پاس آئے اور خالد بن الولید عزرائیل کی لڑائی مین مصروف تھے
پس جب اہل دمشق نے دیکھا کہ مسلمانون کا لشکر آگیا اُنکے دلون مین رعب سما گیا اور حملہ نہ کرسکے اور خالد بن الولید نے
عزرائیل کو گرفتار کرلیا **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ خالد بن الولید کے نزدیک
پہونچے چاہا کہ سواری سے اُترین پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قسم دلاکر اُنکو اُترنے سے منع فرمایا اور سبب اسکا یہ تھا
کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بہت دوست رکھتے تھے پھر ایک نے دوسرے کی طرف
متوجہ ہوکر سلام علیک کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید سے کہا کہ قسم ہے خدا کی ای میرے بیٹے
مین بہت خوش ہوا ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خط سے جو متضمن تمھاری سرداری کے آیا تھا اور مین نے دل مین
تمھاری نسبت اس معاملے مین کچھ خیال نہین کیا اس واسطے کہ مین تمھاری لڑائیون کو اہل فارس اور عرب کے ساتھ جانتا ہون
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ مین کوئی کام بدون تمھارے مشورے کے نہ کرونگا اور نہ کسی بات مین
کسی طرح تمھارے خلاف کرونگا قسم ہے خدا کی کہ اگر امام اور خلیفہ کا حکم نہوتا تو مین امر نہ کرتا کیونکہ تم مجھسے پہلے مسلمان ہوے ہو اور تم
خاصان درگاہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے ہو پھر دونون صحابیون نے آپسمین مصافحہ کیا اور خالد بن الولید کا گھوڑا
سامنے لایا گیا اور وہ اُسپر سوار ہوکر ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ باتین کرتے دونون سردار ان دین اور شامل ہوے
نصرت الٰہی کی اس معاملے مین کرتے ہوے بمقام دیر کے پہونچے اور وہان اُترے اور سب مسلمانون نے آپسمین ملاقاتین کین
پھر جب دوسرا دن آیا لشکر مسلمانون کا آراستہ ہوا اور لوگ سوار اور اہل دمشق لڑنے کو آمادہ ہوے اور حاکم مقرر ہوا اہل دمشق پر
توما داماد بادشاہ کا جو معتمد علیہ تھا پس جب متوجہ ہوے وہ لوگ خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ رومی ذلیل ہوے
اور رعب اسلام کا اُنکے دلون مین سما گیا اور دونون سردارون کے گرفتار ہوجانے سے اُنکی توہین ہوئی پس مناسب ہے کہ ہم تم
باتفاق اُنپر حملہ کرین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بہتر ہے مین تمھارا تابع حکم ہون پس سب مسلمانون نے تکبیر کہتے ہوے حملہ کیا اور
اُنکی تکبیرون سے گرد اور غبار اُس مقام کا کانپ اُٹھا اور واقع ہوا قتل رومیون مین اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے
ایسا جہاد کیا کہ کفار ذلیل ہوے اور اللہ تعالی راضی ہوا **عامر بن اسمٰعیل** نے روایت کی ہے کہ اس حملے مین ایک ایک نے
ہم مین سے دس دس رومیون کو قتل کیا اور وہ لوگ سوا ے ایک ساعت کے ٹھہر نسکے اور بھاگ نکلے اور ہم مقام دیر سے

شرقی دروازہ دمشق تک انکو مارتے چلے گئے جب دیکھی اہل دمشق نے ہزیمت اپنے لشکر کی بند کر لیا انھوں نے شہر کے
دروازون کو اون لوگون پر جو باقی رہگئے تھے واقدی بن ہبیرہ نے بیان کیا ہے کہ بعضون کو ہمنے مار ڈالا اور بعضون کو
پکڑ لیا اور ہم اپنی جگہ پر پلٹ آئے پس خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ میری راے یہ ہے کہ مین دروازہ شرقی پر
اترون اور تم دروازہ جابیہ پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ صلاح اچھی ہے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جو مسلمان
حجاز اور یمن اور حضرموت اور ساحل عمان اور طائف اور حوالی مکہ کے ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے
ساتھ تھے وہ سب سینتیس ہزار تھے اور عمرو بن العاص کے ساتھ بمقام فلسطین نو ہزار مسلمان تھے اور جو خالد بن الولید
ساتھ عراق سے آئے تھے وہ پندرہ سو تھے پس کل تعداد مسلمانون کی سینتالیس ہزار پانسو تھی سوائے اسکے جو حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت مین اور لشکر مسلمانون کا یکجا کیا کہ اسکا ذکر اپنی جگہ بیان ہوگا پس خالد بن الولید
نصف لشکر لیکر دروازہ شرقی پر اترے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نصف لشکر لیکر بابجابیہ دمشق پر اترے
اور اہل دمشق یہ معاملہ دیکھکر گھبرا گئے پھر خالد بن الولید نے کلوص اور عزرائیل کو اپنے سامنے بلا کر انپر اسلام عرض کیا
مگر انھون نے انکار کیا پس جب حکم خالد بن الولید کے ضرار بن الازور نے عزرائیل کو اور رافع بن عمیرہ الطائی نے
کلوص کو قتل کیا اور جب اہل دمشق نے اپنے دونون سردارون کا یہ حال دیکھا ہرقل بادشاہ کو سب حال لکھ جانے
دونون سردارون کے محصور ہونے دمشق کا اور فتح ہونے اکثر شہرون کا لکھکر درخواست کمک کی اور خط ایک قاصد کو دیکر
رات کے وقت اسکی کمر مین ایک رسی باندھکر دیوار شہر بنیاہ سے اسکو اتار دیا اور وہ قاصد بمقام انطاکیہ ہرقل کے
پاس پہونچا پس جب ہرقل نے خط پڑھا ہاتھ سے پھینک دیا اور رونے لگا پھر سب سردارون کو یکجا کرکے کہا کہ اے
بنی الاصفر مین تمکو بیشتر ان اہل عرب سے ڈرا چکا ہون اور اس امر سے تمکو مین نے آگاہ کیا ہے کہ یہ لوگ میرے اس تخت گاہ تک
مالک ہوجاوینگے پس تم میری بات کو ہنسی اور ٹھٹھول سمجھے تھے اور ارادہ کیا تھا تمنے میرے مار ڈالنے کا اور یہ لوگ
اہل عرب قحط کے ملک اور غذاے چینا اور جو اور خرمے سے نکلکر شہر سبز اور میوہ دار مین آگئے اور یہان کی چیزین
اور یہ شہر ہمارے انکو اچھے معلوم ہوے اور کوئی چیز انکو ہمسے باز نہ رکھیگی مگر ارادہ قوی اور لڑائی سخت ہمنسے اور اگر
شرم کی بات نہوتی تو مین ملک شام کو چھوڑ کر قسطنطنیہ مین چلا جاتا یا اپنے اہل و عیال کی حفاظت کے واسطے لڑتا
پس ان سرارون نے یہ کلام ہرقل کا سنکر کہا اے بادشاہ ہرگاہ شدت اہل عرب کی یہان تک پہونچی ہے کہ تو بذات خود انکے
مقابلے کا ارادہ رکھتا ہے پس تجھکو چاہیے کہ اس کام کے واسطے وردان حاکم حمص کو اختیار کر کہ مثل وردان کے ہم مین سے
کوئی شخص طریقہ لڑائی کا جاننے والا نہین ہے اور اسکی بہادری بمقابلہ لشکر فارس کے جب اس لشکر نے ہمارا قصد کیا تھا
تیرے سامنے ظاہر ہوئی تھی پس ہرقل نے وردان کو طلب کیا اور کہا کہ واسطے مقابلے دشمن کے آمادہ ہو وردان نے کہا کہ اے
بادشاہ روم کے اگر مجھکو خیال تیری خفگی اور غضب کا نہوتا تو مین اہل عرب سے لڑنے نہ جاتا کیونکہ تو نے مجھکو اس معاملے مین

فتح بصریٰ و اجنادین و دمشق

ہرقل بادشاہ روم کا وردان حاکم حمص کو بجانب دمشق روانہ کرنا

اپنے سب امرا اور سرداران سے پیچھے ڈال دیا ہرقل نے کہا کہ مین نے اس [illegible] سب سے پیچھے تجکو اس کام کے واسطے تجویز کیا کہ تو بجاے میری تلوار کے ہے اور پشت پناہ میرا ہے پس اسی وقت تو اس کام [illegible] کہ مین نے بارہ ہزار رومیون پر تجکو سردار مقرر کیا اور جب تو بمقام حلبک پہونچے تو اس لشکر رومیون کو جو بمقام اجنادین ہے حکم کر کہ وہ لوگ ارض بلقا اور حبال سراۃ مین متفرق ہوکر ٹھہرے ہین اور کسی عرب کو اس ارادے سے نہ آنے دین کہ وہ اپنے ساتھیون مین یعنی عمرو بن العاص کے ساتھ جو اسی نواح مین ہین آملین وردان نے کہا کہ سب حکم تیرا مجکو بخوشی منظور ہے اور مین پھر ونگا مگر خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیون کا سر لیکر بعد وہ حجاز مین جاونگا اور وہان سے نہ پھرونگا مگر بعد کھود ڈالنے کعبے اور مدینے کے ہرقل نے کہا قسم ہے انجیل کی کہ اگر تو اپنا قول پورا کریگا تو وہ شہر جو مسلمانون نے فتح کیا ہے مین تجکو دے دونگا اور تجکو اس بات کی شاباش دلھادونگا کہ میرے بعد تو ہی بادشاہ ہو پھر ہرقل نے اسکو خلعت اور ایک صلیب سونے کی دی جسکے چارون کناردن مین یاقوت بیش قیمت لگے تھے اور کہا کہ جسوقت دشمن سے مقابلہ ہووے تو اس صلیب کو اپنے آگے رکھنا کہ یہ تجکو مدد دیگی **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ جب وردان نے صلیب کو لیا **کنیسہ** مین آکر معمودیہ کے پانی مین دراایا اور قسون نے اسکے واسطے نماز فتح کی پڑھی اور کنائس کی خوشبوؤن کی دھونی اسپر دی بعدہ اسی وقت وردان نے شہر سے نکلکر باب فارس پر خیمہ کھڑا کیا اور رومی لوگ بھی اسی اسکے آمادہ بکوچ ہوے پس جب لشکر اسکے ساتھ کا پورا اور یکجا ہوگیا ہرقل مع اپنے ارباب دولت اسکے رخصت کرنے کو سوار ہوکر یونے کے پل تک آیا اور وہان ٹھہر کر وردان کو رخصت کیا اور وردان براہ معرات روانہ ہوکر حماۃ مین پہونچا اور وہان ٹھہر کر فوراً ایک قاصد اجنادین کو بھیجا اور وہان کی فوج کو یہ حکم دیا کہ وہ سب راستون پر متفرق ہوکر ٹھہرین اور عمرو بن العاص کے لشکر کو خالد بن الولید کے لشکر مین ملجانے سے مانع اور مزاحم رہین پھر اسنے اپنے روسا اور سرداران ہمراہی کو یکجا کرکے کہا کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ مین اہل عرب کی غفلت اور بیعلمی مین اُن تک پہونچکر کسی کو اُنمین سے باقی نہ چھوڑون سرداروں نے اسکی اس تجویز کو پسند کیا پس جب رات ہوئی وردان براہ **سلمیہ** اور **وادی الحیاۃ** کے روانہ ہوا **واقدی** نے بیان کیا ہے کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کلیص اور غزہ کو مارڈالا تب اپنے لشکر کو حکم دیا کہ دمشق پر حملہ کرین پس مسلمانون نے اس حیثیت سے حملہ کیا کہ اکثرون کے ہاتھون مین واسطے بچانے کے تیر اور پتھرون سے چمڑے کی ڈھالین تھین پس اہل دمشق نے یہ دیکھکر تیر اور پتھر چلانا شروع کیا اور مسلمانان مین کے اُنپر تیر مارتے تھے اور شور و ہنگامہ برپا ہوا اور اہل دمشق ضیق محاصرہ مین مبتلا ہوے اور یقین ہوگیا رومیون کو اپنے ہلاک کا **شداد بن اوس** نے **روایت** کی ہے کہ پس اتنین ہم اہل دمشق کو محاصرہ کیے رہے پھر ہمکو یہ خبر معلوم ہوئی کہ بڑا بھاری لشکر رومیون کا بمقام اجنادین اکٹھا ہوا ہے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے مقام سے سوار ہوکر بجانب باب الجابیہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گئے اور اُنسے مشورہ کیا اور کہا کہ اے امین الامۃ میری رائے یہ ہے کہ ہم سب میان سے اجنادین

کوچ کرین اور وہان رومیون سے لڑین پس اگر اللہ تعالیٰ ہمکو اُنپر غالب کریگا تو پھر یہان پلٹ آوینگے ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہا کہ یہ بات میری راے کے خلاف ہی اسواسطے کہ میں نے ذائقہ بُرائی کا اہل دمشق کو چکھا دیا اور محاصرہ کرکے اُنکو تنگی مین
ڈالا ہی اور ہمارا رعب اُنکے دلون مین سما گیا ہی پس اگر ہم یہان سے کوچ کرجائینگے تو اِن لوگون کو قوت حاصل ہوجاویگی اور کھانے
پینے کی چیزین یکجا کرلینگے پھر ہم لوگ اِن مقامات پر نہ آسکینگے سو ہم تو یہان سے دور نہ جائینگے خالد بن الولید نے کہا قسم ہی
خدا کی کہ مین کسی بات مین تمھاری نافرمانی نہ کرونگا پھر خالد بن الولید سوار ہوے اور سرداران لشکر کے پاس جو دمشق کے
دروازون پر متعین تھے حکم بھیجا کہ اپنی اپنی طرف اہل دمشق پر حملے کی شدت کرو پھر خالد بن الولید نے باب شرقی کی طرف سے
بذات خود حملہ کیا اور مسلمانون کو لڑنے کی ترغیب دی اور اشعار رجز پڑھتے تھے پس خوشی سے مستعد ہوے لوگ لڑنے کو
اور آگے بڑھے واسطے شمشیر زنی کے اور اسی طرح اکیس اتین حملے اور لڑائی مین گذرین پس خراب ہوا حال اہل دمشق کا
اور شکستہ حال ہوگئے وہ اور بادشاہ کی طرف سے کوئی لشکر بطور کمک کے اُنکو نہ دکھائی دیا پس اُنھون نے ارادہ صلح کا کیا
اور خالد بن الولید کے پاس زبانی جا فلیقا کے کہلا بھیجا کہ ہم ایک ہزار اوقیہ چاندی اور پانسو اوقیہ سونا اور ایک سو کپڑے
ریشمی دینا قبول کرتے ہین بشرطیکہ تم یہان سے کوچ کرجاؤ خالد بن الولید نے اِس امر کو نہ مانا اور کہا جب تک
تین باتون سے ایک نہوگی مین یہان سے کوچ نہ کرونگا یا وہ مسلمان ہوجاوین یا جزیہ دیوین یا لڑین اہل دمشق نے جب
یہ جواب سُنا اُنپر سخت معلوم ہوا عراوہ بن شداد نے روایت کی ہی کہ میلان اہل دمشق کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کی طرف بہت تھا بہ نسبت اُنکے میلان کے طرف خالد بن الولید کے اِس وجہ سے کہ خالد بن الولید لڑائی اور تلوار کے آدمی تھے
اور ابو عبیدہ بن الجراح مرد بوڑھے پارسا تھے اہل دمشق سے آمادہ صلح اور خالد بن الولید آمادہ جنگ تھے پس اُسی حالت مین کہ
خالد بن الولید نے مسلمانون کو لڑنے کا حکم دیا تھا اہل دمشق کو اِس طرح سے دیکھا کہ وہ لوگ تالیان بجا تماوکو دتے ناچتے اور اسپل
جوانون کے آوازین کھیل کود کی کرتے ہین پس خالد بن الولید نے حال دیکھکر پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہی کہ دفعتہً وہ لوگ جو دیوار قلعہ پر تھے
اشارہ کرتے تھے بجانب پہاڑ اور ہیت لہا کے پس دیکھا اُنھون نے ایک بڑے غبار کو جس سے کنارہ اور درمیان زمین و آسمان
تاریک ہوگیا ہی پس خالد بن الولید سمجھ گئے کہ یہ لشکر ہی کہ اہل دمشق کی کمک کو آتا ہی پس آواز دی خالد بن الولید نے مسلمانون کو اور
حکم کیا کہ سوار ہوں پس مسلح اور سوار ہوے وہ اور ہرگروہ اپنے اپنے سردار کے پاس یکجا ہوا اور غلغلہ دشمون نے خالد بن الولید کو یہ خبر دی
کہ ہمنے بجانب گھاٹی پہاڑ کے ایک لشکر جرار دیکھا ہی اور وہ بیشک لشکر رومیون کا ہی پس خالد بن الولید نے یہ سنکر اللہ تعالیٰ کی عنایت پر
نظر کرکے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر لوگون کو دروازہ شرقی پر چھوڑکر خود گھوڑا دوڑاکر باب ابجابیہ پر آے اور
ابو عبیدہ بن الجراح کو اِس حال سے آگاہ کیا اور کہا کہ اے امین الامۃ اس امر مین تمھاری کیا راے ہی مین تو سب جماعت کو لیکر
اِس لشکر سے لڑنے جاتا ہون ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میری راے تو یہ نہین ہی اسواسطے کہ جب ہم اِس جگہ سے چلے جاوینگے
اہل دمشق یہان اپنا قبضہ کرلینگے خالد بن الولید نے کہا پھر کیا صلاح ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میری یہ تجویز ہی

کہ تم اپنے لشکر سے ایک جوانمرد بہادر جنگ آزمودہ کو چنکر اس لشکر کے مقابلے کو بھیجو پس اگر پاوے وہ انمین جاہ اسکی تو
پھیر آوے ورنہ ہمارے پاس پلٹ آوے پس جب خالد بن الولید نے کلام ابو عبیدہ بن الجراح کا سنا کہا انھون نے کہ اے امین الامۃ
مین نے مرد لشکر مسلمانون سے ایک شخص کو جانتا ہون کہ وہ موت سے نہین ڈرتا ہے اور دلیر اور بہادرون سے لڑنے مین
آگاہ اور دانا ہے اور اس شخص کے باپ اور چچا جہاد مین شہید ہوے ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے پوچھا کہ وہ کون شخص ہے
خالد بن الولید نے کہا کہ وہ ضرار بن الازور بن سنان بن طارق ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہے خدا کی تمنے
ایسے شخص کی تعریف کی جسکی سیر مین مشہور ہین پس تم انھین کو اس کام پر بھیجو پس خالد بن الولید اپنی جگہ پر آئے اور
ضرار بن الازور کو طلب کیا پس آئے ضرار بن الازور اور سلام کیا خالد بن الولید نے انکو اور کہا کہ اے بیٹے
ازور کے مین ارادہ رکھتا ہون کہ تمکو ایسے پانسو سوارون کا سردار مقرر کرون جنھون نے اپنی جانین بعوض بہشت
کے اللہ تعالی کے ہاتھ بیچی ہین اور اس دار فانی پر عالم باقی کو اختیار کیا ہے اور پچھلے گھر کو پہلے گھر پر اور جاؤ تم بمقابلے
اس لشکر کے جو بہ لبک اہل دمشق کے آتا ہے پس اگر دیکھو تم کہ انپر کچھ قابو چل سکتا ہے تو انسے لڑو اور اگر طاقت مقابلے
کی نہو تو پلٹ آؤ ضرار بن الازور یہ کلام سنکر بہت خوش ہوے اور کہا کہ تمنے میرے دل کی اس معاملے سے بڑھکر کبھی خوشی مین
کیا ہے اور اگر تم منع نہ کرو تو مین اکیلا بذات خود اس کام پر جا سکتا ہون خالد بن الولید نے کہا مین اپنی جان کی قسم کھا کر
کہتا ہون کہ تم مضبوط اور بہادر ہو لیکن اللہ تعالی نے تمکو یہ حکم نہین کیا ہے کہ دیدہ و دانستہ اپنے کو ہلاکت مین ڈالو لیکن
جن لوگون کو مین نے چنکر تمھارے ساتھ کے واسطے مقرر کیا ہے انکو لیکر روانہ ہو راوی نے بیان کیا ہے کہ ضرار بن الازور
بہوشیاری تمام مسلح ہوے اور چاہا کہ فوراً روانہ ہو جاوین خالد بن الولید نے کہا کہ اپنے نفس کے ساتھ نرمی اور مہربانی کرو
تا انیکہ لشکر جا ہو جاوے لشکر تمھارے ساتھ کے واسطے ضرار بن الازور نے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ مین نہ پھرونگا اور جو شخص
اس معاملے کو بہتر جانیگا وہ مجھسے آملیگا پھر جلدی کر کے ضرار بن الازور روانہ ہوے اور بیت لہیا تک پہونچے اور یہ وہ مقام ہے
جہان آذربت تراش بت بناتا تھا اور وہان پہونچکر ٹھہرے تا انیکہ انکے ساتھی بھی وہان پہونچکر انسے جا ملے پس
جب جماعت پوری اور یکجا ہو گئی ضرار بن الازور نے بجانب لشکر دشمن کے دیکھا کہ لوگ اس لشکر کے مثل پھیلی ہوئی ٹڈی
کے پہاڑ کی گھاٹی سے اترتے ہین اور وہ لوگ پہنے ہوے ہین زرہون اور لباس سے اور آفتاب انکی زرہون اور خودون پر
چمک رہا ہے پس صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ حال دیکھا ضرار بن الازور سے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ لشکر بہت
بڑا ہے بہتر یہ ہے کہ ہم لوگ پلٹ چلین ضرار بن الازور نے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ مین خدا کی راہ مین شمشیر زنی کرونگا اور بیعت راہ
اس شخص کی کرونگا جسنے اللہ تعالی کی طرف رجوع کیا ہے اور اللہ تعالی کبھی مجھکو پیٹھ پھیر کر بھاگتے نہ دیکھیگا اور خود اللہ تعالی
فرماتا ہے فلا انساب بینھم الاوبار پس اگر مین بھاگونگا تو اللہ تعالی کا گنہگار و نافرمانبردار ہونگا پس رافع بن عمیرۃ الطائی نے
کہا کہ اے مسلمانو یہ کیا ڈر ہے ان گبرون سے آیا اللہ تعالی نے تمکو اکثر لڑائیون مین مدد نہین دی ہے اور مدد خدا صبر سے

نزدیک ہوتی ہی اور ہمیشہ ہمارا گروہ قلیل جماعت کثیر سے لڑا کیا ہی پس مناسب ہی کہ اگلے لوگون کی راہ چلو اور مدد کے
رجوع کرو بجانب پروردگار عالم کے اور مثل اصحاب طالوت کے بمقابلے جالوت کے یہ دعا مانگو ربنا افرغ علینا صبرا اور پڑھو اس آیت کو
کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ الی آخر الآیۃ پس رافع بن عمیرۃ الطائی کے اس کلام نصیحت انجام سے مسلمانون کے دل
جنبش مین آئے اور انھون نے کہا کہ اللہ تعالی ہمکو بھاگتے ہوے نہ دیکھے البتہ ہم دشمنان خدا سے لڑینگے پس جب
ضرار بن الازور نے یہ کلام مسلمانون کا سنا اور یہ کہ انھون نے اختیار کیا عالم آخرت کو دنیا پر سب کو ساتھ لیکر بیت لہیا
نزدیک بطور گاڈے کے چھپا رہے اور ضرار بن الازور کا یہ حال تھا کہ وہ ننگے بدن عربی گھوڑے پر سوار تھے اور انکے ہاتھ مین
ایک بڑا لانبا نیزہ تھا اور دیکھ رہے تھے وہ قوم رومی کو اور وہ اس حیثیت سے بنوہش جہاد تھے پس جب لشکر رومیون کا
نزدیک پہونچا پہلے ضرار بن الازور تکبیر کہتے ہوے نکلے اور انکے ساتھ مسلمانون نے بھی تکبیر کی آواز بلند کی جس سے کہ
دلون مین رعب سما گیا اور دفعۃ مشرکین پر حملہ کیا راوی نے بیان بیان کیا ہی کہ دیکھا رومیون نے ضرار بن الازور کی
طرف اور وہ پھرتے تھے اول لشکر مین اسی حالت اور حیثیت مذکورۃ الصدر سے اور وردان مقدمۃ الجیش تھا اور صلیب اور نشانہاے
لشکر ایک دوسرے سے ملے ہوے اسکے اوپر چھائے ہوے تھے اور قربانی والے لوگ گرد اسکے تھے پس ضرار بن الازور نے سمجھکر کہ
سردار لشکر کا انھین مین ہی سوائے اس جماعت کے اور کسی کو طلب نہین کیا اور تلوار کھینچکر نڈر ہوکے اوپر حملہ کیا قلب لشکر مین
اور نیزہ مارا ایک سوار کے جو نشان فوج کا اٹھائے تھا پس نیزہ اسکے سینے مین لگا اور وہ گھوڑے پر سے گر پڑا اور نشان اسکے
ہاتھ سے چھوٹ گیا پھر ضرار بن الازور دوسرے شخص پر پھرے میمنہ مین پس اسکو بھی مار ڈالا اور دوبارہ حملہ کیا بارا قلب لشکر
کے اور وردان کو دیکھا کہ صلیب اسکے سر پر ہی و جواہر اسکے چمکتے ہین اور اس صلیب کو ایک سوار جو تاتاری گھوڑے پر سوار تھا
اٹھائے ہوے ہی پس مقابلہ کیا ضرار بن الازور نے اس سوار سے اور ایک ضرب نیزے کی اسکو ماری پس پھاڑ ڈالا نیزے نے
اسکے چوتڑ کو انتلیون تک پس گر پڑا وہ سوار بیہوش ہوکر اور گر پڑی صلیب اسکے ہاتھ سے زمین پر پس جب وردان نے
صلیب کی طرف دیکھا یقین ہوا اسکو اپنی ہلاکت کا اور چاہا کہ گھوڑے سے اتر کر یا رکاب مین جھک کر صلیب کو
اٹھالیوے مگر اٹھا نہ سکا اس وجہ سے کہ ایک گروہ مسلمانون نے گھوڑون سے اتر کر صلیب کو لینے کے واسطے گھیر
لیا تھا پس ضرار بن الازور نے کہ حالت شدت لڑائی مین تھے مسلمانون سے کہا کہ یہ صلیب میرا حق ہی تم لوگ اسمین طمع نکرو
جسوقت مین اس رومی اور اسکے ساتھیون سے فراغت پاؤنگا پلٹ کر اسکو لونگا پس جب وردان نے یہ کلام سنا
اور وہ زبان عربی سمجھتا تھا پھر قلب لشکر سے ارادہ فرار کے پس اسکے ساتھیون نے اس سے کہا کہ کہان جاؤگے اسی سردار
کی نے اشارہ بجانب ضرار بن الازور کیا کہا کہ مین اس شخص شریر سے بھاگتا ہون آیا تمنے اس شخص سے زیادہ بدصورت
کوئی کبھی دیکھا ہی یا ڈراونے والا زیادہ اسکی ہیئت سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ضرار بن الازور نے وردان کو پھرتے ہوے
دیکھا سمجھ گئے کہ وہ ارادہ بھاگنے کا رکھتا ہی پس پکارا ضرار بن الازور نے اپنی قوم کو اور باگ پھیری انھون نے بجانب وردان کے

بہت جگہ جماعت
تھوڑی غالب
ہوئی ہی جماعت
بہت پر اللہ کے
حکم سے اور
اللہ ساتھ ہی
ٹھہرنے والون کے

اور خوف ہو کر اسکا پیچھا کیا اور نیزہ بڑھا کر گھوڑے کو خیز کیا اور شور کر کے رومیون نے انکی طرف باگین پھیریں اور ضرار
بن الازور یہ شعر پڑھتے تھے پھر ضرار بن الازور نے جماعت رومیون کو پھاڑتے ہوے انپر حملہ کیا اور ضرار بن الازور طلب
وردان تھے اور سرہنگان روم نے ضرار بن الازور کو گھیر لیا تھا اور وہ دائین بائین سب کو اپنے سے باز رکھتے تھے اور جس
شخص کو نیزہ مارتے تھے وہ شخص ہلاک ہو جاتا اور جو سوار انکے نزدیک آتا تھا اس سے مقابلہ کرتے تھے یہان تک کہ ایک جماعت
کثیر کو رومیون سے مار ڈالا اور بآواز بلند مسلمانون سے کہا کہ ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانہم بنیان مرصوص
پھر آراستہ لشکر رومیون کا مسلمانون پر یورش کیا اور ڈاٹا انکو اور لڑائی کا شعلہ بلند ہوا اور حمیران بن وردان
نے ضرار بن الازور کے پاس پہنچکر ایک نیزہ انکے مارا کہ انکے بائین جانب بازو مین لگا پس سست کر دیا انکو
اور ادراک کیا انکی اذیت کا ضرار نے پس انھون نے براہ غیرت کے وردان کے بیٹے پر حملہ کر کے نیزہ اسکے مارا
کہ اسکے دل مین لگا اور وہ مر گیا اور جب ضرار نے نیزے کو اپنی طرف کھینچا تو نیزہ بدون پھل کے نکلا اور اس
نیزے نے حمیران کا کام اس طرح سے تمام کیا تھا کہ پیٹھ کی گرہون تک پار ہو گیا تھا پس جب رومیون نے دیکھا
کہ نیزے سے پھل کا نکلا اور پھر قتل ضرار بن الازور ہو کر انکو گرفتار کر لیا اور اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جب ضرار کو دست دشمن کے اسیر دیکھا یہ امر انپر بہت شاق گذرا اور وہ بہت سخت لڑائی لڑے اس غرض سے
کہ ضرار بن الازور کو چھوڑا دین لیکن کوئی راہ انکے چھڑانے کی انکو نہ ملی اور ارادہ بھاگنے کا کیا تب رافع بن عمیرۃ الطائی
نے مسلمانون سے خطاب کر کے کہا کہ اے لوگ حافظ اور حامل قرآن شریف کے کہان جاؤ گے تم کیا نہین جانتے ہو
تم کہ جو شخص جہاد سے پیٹھ پھیریگا وہ اللہ تعالی کے غضب مین مبتلا ہوگا اور حال یہ ہے کہ بہشت مین دروازے ہین کہ
وہ سوائے مجاہدین صابرین کے اور کسی کے واسطے نہین کھولے جاتے ہین صبر کرو صبر کرو اے حامیان دین کے
اور حملہ کرو تم بندگان صلبان پر آگاہ ہو کہ مین تمھارے ساتھ اور تمھارے آگے ہونگا اور اگر تمھارے سردار بن الازور
گرفتار ہو گئے یا مار ڈالے گئے پس اللہ تعالی تو زندہ ہے اور نہین مرا ہے اور تمکو اپنی آنکھون سے دیکھ رہا ہے اوی نے
بیان کیا ہے کہ مسلمانون نے اس کلام کے سننے سے ہمراہ رافع بن عمیرۃ الطائی کے رومیون پر حملہ کیا اور بہتون کو
مار ڈالا اور بہت بہادرون سے لڑے پھر جب یہ خبر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو پہونچی کہ ضرار بن الازور گرفتار ہو گئے
اور بہت مسلمان مارے گئے پس یہ امر انپر سخت گذرا اور پوچھا انھون نے کہ رومیون کی تعداد کس قدر ہے مخبرون نے کہا
کہ بارہ ہزار ہین خالد بن الولید نے یہ سنکر کہا قسم ہے خدا کی کہ مین نے یہ گمان کیا تھا کہ دشمن کی جماعت تھوڑی ہے اور
یہ سمجھکر کہ بہت ہے اپنے قوم کی کمی سمجھی پھر پوچھا کہ سردار انکا کون ہے مخبر نے کہا کہ وردان جمیس کا ہے کہ انکا سردار ہے اور ضرار
بن الازور نے اسکے بیٹے کو قتل کیا ہے پس خالد بن الولید نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کسی ایک شخص کو
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجکر اس معاملے مین مشورہ طلب کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ کہا بھیجا

کہ میری یہ رائے ہے کہ جو لوگ تمہارے معتمد ہیں اُنکو دروازۂ شرقی پر چھوڑ کر تم خود بہ مقابلے دشمن کے جاؤ کہ بیشک تم پس ڈالو گے اُنکو جیسا کہ چکی غلے کو پیستی ہے اور مار کر بہیشہ ڈال دو گے تم اُنکو مٹی میں پس غالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ سنکر کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ میں اُن لوگوں میں نہیں ہوں جو اللہ تعالی کی راہ میں اپنی جان کا بخل کرتے ہیں پھر **میسرہ بن مسروق العبسی** کو بجماعت ایک ہزار سوار کے اپنی جگہ پر مقرر کیا اور اُنسے کہا کہ اس جگہ سے نہ ٹلنا اور اللہ تعالے سے مدد چاہنا اور اُسی پر بھروسا کرنا میسرہ بن المسروق نے کہا کہ تمہارا کہنا بخوشی خاطر منظور ہے پھر ٹھہرے میسرہ اُنکی جگہ پر اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوکر اُنسے کہا کہ باگیں گھوڑوں کی چھوڑ دو اور تیزی سیدھے کر لو اور جب دشمن کے قریب پہونچو یکبارگی سب کے سب حملہ کرو کہ شاید اس تدبیر سے ہم ضرار بن الازور کو چھوڑا لیویں اگر باقی رکھا ہے رومیوں نے اُنکو اور قسم ہے خدا کی کہ اگر رومیوں نے جلدی کرکے اُنکو مار ڈالا تو انشاء اللہ تعالے ہم ضرور ضرار کا بدلا رومیوں سے لینگے اور اللہ تعالی سے مجکو یہ امید ہے کہ ضرار بن الازور کے معاملے میں اللہ تعالے ہمکو ثواب دیوے یعنی وہ زندہ رہائی پاوے پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اشعار رجز پڑھتے ہوئے آگے آگے اپنے لشکر کے روانہ ہوئے کہ ناگاہ دیکھا اُنھوں نے ایک سوار کو کمیت گھوڑے بلند قامت کو تاہ گردن پر اور اُسکے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا اور زین خاصہ ہوتی تھیں اُس سے سوائے کنارۂ آنکھوں کے اور سوار کاری اور ہوشیاری اور دانائی اُسکی شکل اور وضع سے اور شجاعت اُسکی باگیں گھوڑے کی پھیرنے سے ظاہر ہوتی تھی اور ڈھیلا کر دیا تھا اُسنے گھوڑے کی باگ کو اور جما ہوا تھا وہ گھوڑے کے زین پر گویا آہن جسیان تھا اور لباس سیاہ پہنے تھا اپنی زرہ کے اوپر اور مضبوط باندھے تھا اپنی کمر کو ایک چادر سے اور ڈالے ہوئے تھا اُسکو سینے کی طرف سے پشت تک اور سر کے آگے مثل شعلۂ آگ جاتا تھا پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس حال سے اُسکو دیکھا کہا کاش میں جانتا اس مرد کو کہ یہ سوار کون شخص ہے اور قسم ہے خدا کی کہ یہ سوار بہادر ہے پھر پیچھے اُسکے روانہ ہوئے اور وہ سوار مشرکین کی طرف سے سب کے آگے جاتا تھا **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ رافع بن عمیرۂ الطائی اور اُنکے ہمراہی بہت استقلال سے رومیوں کے ساتھ لڑ رہے تھے کہ دفعتہ دیکھا اُنھوں نے خالد بن الولید کو مع لشکر ہمراہی کے کمک کو پہونچ گئے اور دیکھا اُسی سوار کو جسکا ذکر اوپر ہوا ہے کہ حملہ کیا اُسنے روم کے لشکر میں اس طرح سے جیسے باز چڑیا پر حملہ کرتا ہے پس ہلا دیا اُس سوار نے رومیوں کے لشکر کو اور توڑ دیا اُنکے گروہ کو پھر غائب ہو گیا وہ ایک ساعت وسط لشکر میں پس نہ تھا وہ غائب ہونا مگر مثل ایک بادلے کے تا آنکہ وہ باہر نکلا اور نیزہ اُسکا خون سے بھرا تھا اور بہتوں کو اُسنے مار ڈالا اور بہت بہادروں سے لڑ کر پھرا اور افسوس اور قلق اُسکی صورت سے ظاہر ہوتا تھا اور اپنی جان کو اُسنے معرض ہلاکت میں ڈال دیا تھا پھر دوبارہ حملہ کیا اور بڑھ کر ہو کر لشکر کے لوگوں کو پھاڑتے ہوئے ایک گروہ کی طرف پھرا اور اپنے لشکر کے لوگوں سے پوشیدہ ہو گیا اور قلق اُسکا بڑھتا جاتا تھا پس رافع بن عمیرۂ الطائی تو یہ سمجھے کہ یہ سوار خالد بن الولید ہیں اور آپسمیں کہا کہ ایسے حملے سوائے خالد بن الولید کے اور کوئی نہیں کر سکتا ہے

پس مسلمان اسی سوچ مین تھے کہ دفعتہً خالد بن الولید مع اپنے لشکر کے قریب اُنکے پہونچے پس رافع نے باواز بلند خالد بن الولید سے پوچھا کہ یہ سوار جو اپنی جان کو راہ خدا مین خرچ کر رہا ہی اور دلیری کر رہا ہی ساتھ دشمنان خدا کے کون ہی خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین خود نہین جانتا ہون اور اُسکے حالات اور صفات نے مجکو تعجب مین ڈال رکھا ہی رافع نے کہا کہ حال اُسکا یہ ہی کہ وہ در آتا ہی رومیون کے لشکر مین اور دائین بائین نیزہ مارتا ہی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے سب کے سب بالاتفاق حملہ کرو اور واسطے حمایت دین خدا کے مستعد ہوجاؤ راوی نے بیان کیا ہی کہ ملا لیا مسلمانون نے گھوڑون کی باگون کو اور راست کر لیا نیزون کو اور ملگئے بعض اُنکے بعضون سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُنکے آگے آگے اور مستعد بحملہ تھے کہ دفعتہً دیکھا اُسی سوار کو کہ قلب فوج سے مثل شعلہ آگ کے نکلا اور وہ خون سے بھرا ہوا تھا اور گھوڑے سے پسینا ٹپکتا تھا اور جو رومی اُس سوار کے نزدیک آجاتا تھا اُسکے خوف سے پلٹ کر اپنی قوم مین جا ملتا تھا پس لڑتا تھا وہ سوار رومیون کے چند اشخاص کے ساتھ پس اس حالت مین خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون نے رومیون پر حملہ کیا اور چاہا اُس سوار کو رومیون کے تیزی حملے سے اور آملا وہ سوار مسلمانون کے لشکر مین پس مسلمانون نے بنظر غور اُسکو دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ گویا وہ ایک ٹکڑا ارغوان پھول کا ہی جو سُرخ رنگ ہوتا ہی اور خون مین آلودہ تھا پس خالد بن الولید نے اُسکو پکارا اور کہا کہ خدا تجھکو جزاے خیر دیوے کون شخص ہی تو کہ صرف کیا تو نے اپنی جان کو اللہ کی راہ مین اور ظاہر کیا تو نے اپنے غصّے کو دشمنان خدا پر کھول تو ہماری آگہی کے واسطے اپنے ڈھانکے کو راوی نے بیان کیا ہی کہ اعراض کیا اُس سوار نے خالد بن الولید سے اور کچھ کلام نہین کیا اُنسے اور چھپایا اپنے تئین لوگون کے بیچ مین پس پکارا اور کہا اُس سے اہل عرب نے طرف سے کہ اے فلانے سردار تیرا تجھکو پکارتا ہی اور تجھسے کلام کرتا ہی اور تو اُنسے اعراض کرتا ہی چل اپنے سردار کے پاس اور بیان کر اپنا نام اور حال اپنے سردار سے تاکہ زیادہ کرین وہ بزرگداشت تیری سو اس سوار نے اُنکی بات کا بھی کچھ جواب نہ دیا پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو حال اُسکا نہ کھلا خود اُسکے پاس گئے اور کہا کہ افسوس ہی تجھسے کہ میرے اور مسلمانون کے دل تیرے تحقیق حال مین متعلق ہین سو تو کون شخص ہی پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُس سے اصرار کیا تب جواب دیا اُس سوار نے اپنے ڈھانکے کے نیچے سے اُنکو عورت کی زبان مین اور کہا اُسنے کہ اے سردار نہین روگردانی کی مین نے تُمسے برابر نافرمانی کے لیکن بسبب حیا و شرم کے کسواسطے کہ مین پردے کی بیٹھنے والیون سے ہون اور نہین کیا مین نے اس کام کو مگر ناچیزی دل کے سبب سے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کون ہو اُنھون نے کہا کہ میرا نام خولہ ہی اور مین ازور کی بیٹی ہون اور ضرار جو قیدی ہین میرے بھائی ہین اور مین عورات عرب قوم تدمر مین بیٹھی تھی کہ دفعتہً نکلو خبر قید ضرار کی پہونچی پس سوار ہوئی مین اور کیا مین نے جو کیا راوی نے کہا ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ حال سُنکر بہ نظر مہربانی اور شفقت کے خولہ کے حال پر رونے لگے اور کہا کہ ہم سب ملکر ایک حملہ کرین اور ڈھونڈھ لیوے

امید ہو کہ تمھارے بھائی تک پہونچین اور اُنکو قید سے چھڑاوین خولہ نے کہا کہ اس حملے مین مین سب کے آگے ہونگی عاصم
بن الطفیل نے روایت کی ہو کہ مین خالد بن الولید کے داہنی جانب مین تھا اور حملہ کیا خولہ بنت الازور نے آگے
خالد بن الولید کے اور حملہ کیا مسلمانون نے پس بہت بڑا معلوم ہوا رومیون کو وہ معاملہ جو خولہ بنت الازور کے ہاتھ سے
آمیز گذرا اور اُنھون نے آپسمین کہا کہ اگر سب اہل عرب مثل اس سوار کے بہادر ہین تو ہمکو طاقت اُنکے مقابلے کی
نہین ہو پس جب خالد بن الولید نے مع اپنے ساتھیون کے حملہ کیا اُسوقت رومیون کے لشکر مین گھبراہٹ پڑگئی اور
وردان نے یہ حال اپنے لشکر کا دیکھکر اُنسے کہا کہ ثابت قدمی کرو اُنکے مقابلے مین کہ یہ لوگ جسوقت تمکو ثابت قدم دیکھینگے
پیٹھ پھیر دینگے اور اہل دمشق نکلکر تمھاری اعانت اور کمک کرینگے اور اُنکی ناگہانی کمک مین کوئی اُنمین سے بچ نرہیگا
راوی نے کہا ہو کہ وردان کے سمجھانے سے اہل روم نے ثابت قدمی کی اور خالد بن الولید نے مع ہمراہیان اپنے حملہ
سخت کیا اور رومیون کی جماعت کو دہ بیس مین متفرق اور پریشان کر دیا اور چلا کہ جس مقام پر وردان سردار لشکر کا ہو وہان پہونچین لیکن
اس وجہ سے کہ بڑے سردار مضبوط اور مسلح اُسکے گرد تھے اُس تک نہ پہونچ سکے اور مسلمان متفرق ہوکر لڑنے لگے
اِس طرح پر کہ جسکے نزدیک پہونچا اُسی سے لڑائی مین مشغول ہوا اور رافع بن عمیرۃ الطائی بہت سخت لڑائی لڑے
اور خولہ بنت الازور کا یہ حال تھا کہ رومیون کا لشکر پھاڑ کر دہ بیس اور بیس لڑتی تھین اور اپنے بھائی کو ڈھونڈھتی
اور باواز بلند اشعار درد انگیز پڑھکر اُنکو پکارتی تھین راوی نے کہا ہو کہ مسلمان لوگ خولہ کا کلام سنکر رونے لگے
مگر ضرار بن الازور کا کچھ پتا نہ معلوم ہوا اور یہ لڑائی تا زوال دوپہر رہی پھر جدا ہوے لوگ ایک دوسرے سے اور عاصب کھا
اللہ تعالی نے مسلمانون کو رومیون پر اور بہت رومیون کو مسلمانون نے مار ڈالا پھر رجوع کیا ہر فرد نے اپنی جگہ اور قیام کیا
اور اندوہناک ہوے دل رومیون کے مسلمانون کے معاملہ جنگ سے اور ارادہ فرار کا کیا اور نہین روکا اُنکو بھاگنے سے مگر
خوف وردان سے پس جب مسلمان اپنی جگہ پر آئے خولہ بنت الازور نے ہر شخص سے بھائی کا حال پوچھا لیکن کسی
مسلمان نے یہ نہین کہا کہ ہمنے ضرار کو قیدی یا مقتول دیکھا پس جب خولہ کو بھائی کی طرف سے نا امیدی ہوئی بھائی کو
کرکے طور پر بہت روئین اور کہا یا ابتی امی لیت شعری فی البید اطرحوک ام بدا ماک صمیم کل یالیت انہ
لک الفداء اترای انی ارانک بعدہا ابدا ترکت واللہ فی قلب انفک جمرۃ لا یطفی لہیبہا ولا یحمد لحقت بابیک
المعدل بین یدی المصطفے علیہ الصلوۃ والسلام علیک منی السلام الی یوم التلاق پس خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ اور مسلمان لوگ خولہ کا نوحہ سنکر رونے لگے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ پھر حملہ کرین
کہ اسی حالت مین اُنھون نے دیکھا کہ دس سواروں کو کہ نکلا سینۂ فوج روم سے اور وہ باگین گھوڑون کی چھوڑے
ہوے تھے گویا وہ تعاقب کنندہ معلوم ہوتے تھے پس مسلمان آمادہ ہوگئے اُنسے لڑنے کو اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بھی مستعد
آمادہ ہوے اور گرد اُنکے مسلمان لوگ تھے پس جب نزدیک مسلمانون کے آئے وہ سوار پھینک دیا اُنھون نے ہتھیارون کو ہاتھ سے اور

اُتر پڑے گھوڑون پر سے اور چلائے لفون لفون خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہا کہ قبول کرو تم اُنکے
امان مانگنے کو اور لاؤ اُنکو میرے سامنے پس سامنے لائے گئے وہ لوگ اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم
کون ہو اُنھون نے کہا کہ ہم وردان کی فوج کے لوگ ہین اور مقام ہمارا حمص ہی اور ہمکو خوب یقین ہوگیا ہی کہ ہم لوگون کو
طاقت مقابلہ اور لڑنے کی تم لوگون سے نہین ہی اسواسطے آئے ہین کہ تم ہمکو اور ہمارے اہل و عیال کو امان دو اور ہمکو اُن
لوگون مین سمجھو جنسے تمنے صلح کیا ہی کہ جتنا مال طلب کروگے ہم تمکو دینگے اور جو لوگ ہمارے شہر مین ہین وہ بھی اس قرارداد پر
راضی ہوجاوینگے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنسے کہا کہ جب ہم تمھارے شہر مین پہونچینگے تب صلح کرینگے اس جگہ
ہم صلح نہ کرینگے لیکن تم لوگ ہمارے ساتھ رہو اسوقت تک کہ حکم کرے اللہ تعالی ہمارے اور دشمن کے بیچ جو حکم اُسکو
منظور ہو پھر حکم کیا خالد بن الولید نے اُنکے حوالات مین رکھنے کا اور پوچھا اُنسے کہ آیا تمکو حال ہمارے اُس ساتھی کا
معلوم ہی جنھون نے تمھارے سردار کے بیٹے کو قتل کیا ہی اُنھون نے کہا کہ شاید وہ ننگے بدن ہین جنھون نے مارا ہم مین سے جسکو مارا
اور رنج مین ڈالا ہی ہمارے سردار کو بسبب قتل کرنے اُسکے بیٹے کے خالد بن الولید نے کہا کہ ہان مین اُنھین کو پوچھتا ہون اُن
لوگون نے کہا کہ اُنکا حال یہ گذرا کہ جب وردان نے اُنکو اپنے قابو مین پایا تب ایک استر پر سوار کرکے ہمراہی سو سوار کے بجانب
حمص بارادہ اِس امر کے روانہ کیا ہی کہ وہان سے ہرقل بادشاہ کے پاس بھیجے بغرض اظہار اپنی شجاعت کے پس خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ یہ کلام سنکر خوش ہوے پھر بلایا اُنھون نے رافع بن عمیرہ الطائی کو اور کہا کہ تم اُس ملک کی راہون سے
خوب واقف ہو اور تمھاری تجویز اور تدبیر سے ہمنے ارض سماوہ وغیرہ بآسانی طی کی تھی جبکہ تمنے اونٹون کو پیاسا کرکے
پانی پلایا تھا اور باندھ دیے تھے مُنھ اُنکے اور ہم ذبح کرتے تھے اُنمین سے ہر روز دس اونٹ اور کھاتے تھے گوشت اُنکا
اور پیا تھا گھوڑون نے وہ پانی جو اونٹون کے پیٹون مین تھا یہان تک کہ نکل آئے ہم ارکہ مین اور تدبیر اور حیلے مین
تم لوگون مین یکتا ہو اور ضرار بن الازور بمعیت ایک سو سوار کے حمص کو بھیجے گئے ہین پس تمکو چاہیے کہ لشکر مسلمانون مین سے
جسکو دوست رکھتے ہو اپنے ساتھ لو اور اُس قوم کے پیچھے جاؤ اور قریب ہی کہ تم اُنمین ملجاؤ گے اور ضرار کو اُنسے چھڑا لوگے
پس اگر تمنے ایسا کیا تو قسم ہی خدا کی کہ یہ بات بڑی کشودکار ہوگی رافع نے کہا کہ مین یہ امر بخوشی خاطر قبول کرتا ہون پھر
رافع نے ایک سو سوار مسلمانون کے لشکر سے چن لیے اور ارادہ روانگی کا کیا اور خوشخبری خولہ بنت الازور کو پہونچی
پس وہ بہت خوش ہوئین اور مسلح ہوکر گھوڑے پر سوار ہوئین اور خالد بن الولید کے پاس آکر کہا کہ ای ہمارے سردار
مین تمکو وسطہ ذات پاک اور برترین خلائق یعنی رسول مقبول محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دلاتی ہون کہ مجکو بھی
اِس جماعت کے ساتھ روانہ کرو کہ مین بھی اُنکی مدد دہی مین شریک ہون پس خالد بن الولید نے رافع سے کہا کہ تمکو خولہ
کی شجاعت اور بہادری معلوم ہی سو اُنکو بھی اپنے ساتھ لے لو پس رافع نے خولہ کو بھی ساتھ لیا اور روانہ ہوے اور خولہ بھی
مسلمانون کے پیچھے پیچھے اُنسے دور دور چلی جاتی تھین اور جب مسلمان اوسلیمہ مین پہونچے تب رافع نے ادھر اُدھر دیکھا

لفون لفون
لفت روی ہی ترکی
یعنی امان امان ۱۲
فت ذکر کرنا حضرت
خالد بن الولید کا

کوئی آثار نشان قدم گھوڑے رومیون کے انکو دکھائی نہ دیے پس رافع نے مسلمانون سے کہا کہ بشارت ہو تمکو کہ رومی یہان تک نہین پہونچے ہین پھر مسلمانون کو بطرگاڈے کے وادی الحیاۃ مین چھپایا اور وہ لوگ پوشیدہ ٹھہرے تھے کہ اسی حالت مین ایک غبار ظاہر ہوا پس رافع نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ پس مسلمان لوگ ہوشیار ہو گئے اور انتظار کرنے لگے کہ ناگہان رومی ضرار بن الازور کو اپنے بیچ مین گھیرے اور لیے ہوے وہان پہونچے اور ضرار بن الازور اسوقت اشعار دردناک پڑھتے تھے پس جواب دیا خولہ نے کمینگاہ سے اور کہا کہ اللہ تعالی نے تمھاری دعا اور زاری قبول کی اور تمکو نجات دیا آگاہ ہو کہ مین تمھاری بہن ہون پھر خولہ نے تکبیر کہکر حملہ کیا اور رافع اور مسلمانون نے تکبیر کہتے ہوے حملہ کیا حمید بن سالم نے روایت کی ہے کہ مین مسلمانون کی جماعت مین تھا جسوقت تکبیر کہی ہم لوگون نے گھوڑے ہمارے ہنہنانے لگے بسبب ہونے الہام کے اللہ تعالی کی طرف سے اور قصد کیا ہر سوار نے ہم مین سے ایک ایک سوار رومی کا سو ایک گھڑی بھی نہین گذری کہ ہر ایک مسلمان نے اپنے خصم مقابل کو مار ڈالا اور نجات و رہائی دی اللہ تعالی نے بحکم ضرار بن الازور کو اور لے لیے ہم سبھون نے گھوڑے اور ہتھیار رومیون کے رافع بن قاسم التنوخی نے روایت کی ہے کہ مین انھین مسلمانون مین تھا اور خولہ نے پکارا اپنے بھائی کو اور سلام کیا انکو اور ضرار نے مرحبا کہا خولہ کو اور سوار ہوے ایک گھوڑے پر جو ہر طرف دوڑتا پھرتا تھا اور ہاتھ مین لے لیا ایک نیزے کو جو اس مقام مین پڑا تھا اور وہ اشعار شکر خدا کے پڑھتے تھے سو اقدی حمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ اس حالت مین کہ مسلمان لوگ بعد چھڑا لینے ضرار بن الازور کے اسباب اور گھوڑے لیکر آتے تھے کہ رومی بھاگے ہوے وہان پہونچے اس گھبراہٹ سے کہ اگلا پچھلے کی طرف متوجہ نہین ہوتا تھا پس رافع نے انکو دیکھکر معلوم کیا کہ رومی خالد بن الولید سے بھاگ نکلے پس اپنے ساتھیون کو لیکر آگے بڑھے اور جو رومیون سے ملتا تھا پکڑ لیتے تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو ضرار کے چھڑانے کو بھیجا تھا اسی سختی سے انھون نے وردان اور اسکی قوم کو صدمہ پہونچایا جیسے کوئی بطلب شہادت اور خواہش حصول سعادت کے سختی اٹھاتا ہے اور مسلمانون نے صدمہ سخت پہونچایا رومیون پر پس بلا توقف رومیون نے پیٹھ پھیری اور وردان انکے آگے تھا اور مسلمانون نے انکا پیچھا کیا اور مال اور گھوڑے لے لیے اور تعاقب کنان تا مقام وادی الحیاۃ کے پہونچے اور خالد بن الولید اور لوگ ہمراہی انکے رافع اور ضرار کے پاس پہونچکر یکجا ہوے اور ضرار کی سلامتی پر مبارکباد دی اور خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کی تعریف کی پھر سب کے سب بجانب دمشق کے پلٹے اور مسلمان اس فتح سے خوش ہوے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو خوشخبری فتح کی دی اور درباب غلبے اور فتح دمشق کے یقین حاصل کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب خبر ہزیمت وردان اور مارے جانے اسکے بیٹے کی ہرقل کو پہونچی اسکو اپنے زوال ملک کا یقین ہو گیا پس وردان کو اسنے خط اس مضمون کا لکھا کہ تحقیق خبر پہونچی مجھکو کہ اہل عرب بھوکون اور ننگون نے تجھکو ہزیمت دی اور تیرے بیٹے کو مار ڈالا پس نہین رحم کیا مسیح نے تجھپر اور تیرے بیٹے پر اور اگر مین نہ جانتا ہوتا کہ تو لڑائی مین دانا اور ہوشیار اور تمیز باز اور شمشیر زن ہے تو تجھکو گرفتار عذاب کرتا خیر جو ہوا سو ہوا

اب مین نے روانہ کیا ہی بطرف اجنادین کے تو سے ہزار فوج اور تجکو اُس فوج کا سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تو اس مقام کو اور فوج کو لیکر اہل دمشق کی کمک کر اور مدد دے اُنکو اور بھیج تو بعض اپنے ساتھیون کو واسطے مقابلے اُن اہل عرب کے جو مقام فلسطین ہین کہ یہ ساتھی تیرے اُن اہل عرب کے جو فلسطین مین ہین اور اُنکے ساتھیون کے بیچ مین جو دمشق مین ہین حایل ہو جاوین اور مدد دے تو اپنے سردار کو اور روانہ کیا اُسنے خط ڈاک پر پس جب خط ہرقل کا وردان کے پاس پہنچا اور پڑھا اُسکو اور ہوا اُس سے جو رنج و غم اپنی ہزیمت اور بیٹے کے مارے جانے کی تھا اور روانہ ہوا وہ بطرف اجنادین کے پس وہان پہونچکر رومیون کو لباس اور نشان اور صلیبون سے آراستہ پایا اور رومی اُسکا استقبال کو آئے اور اُسکے بیٹے کے مارے جانے کی تعزیت کی پس جب وردان اپنے خیمے مین آرام بادشاہ کا خط اُنکو پڑھکر سُنایا اُن لوگون نے حکم بادشاہ کا بخوشی منظور کیا اور ہوشیار ہو گئے وہ اپنی جانون پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ تعاقب وردان سے پھر کر اپنے مقام پر آئے اُسی وقت عباد بن سعید النضری بھیجے ہوئے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام بصری سے خالد بن الولید کے پاس آئے اور بیان کیا کہ تو سے ہزار رومی اجنادین کو آئے ہین پس خالد بن الولید یہ حال سُنکر سوار ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گئے اور کہا کہ اے امین الامۃ یہ عباد بن سعید النضری شرحبیل بن حسنہ کے بھیجے ہوئے میرے پاس آئے ہین اور بیان کرتے ہین کہ ہرقل نے وردان کو اُن رومیون پر جو بمقام اجنادین یکجا ہوئے ہین سردار مقرر کیا ہی اور تعداد اُنکی تو سے ہزار ہی پس اس معاملے مین تمہاری رائے کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابا سلیمان اشراف اور رئیس مسلمانون کو کہ وہ مقامون مین ہین جیسے شرحبیل بن حسنہ بصری مین اور معاذ بن جبل ارض حوران مین اور یزید بن ابی سفیان ارض بلقاء مین اور نعمان بن مقرن تدمر مین اور عمرو بن العاص فلسطین مین ہین پس بہتر یہ ہی کہ ہم ان سب کو لکھ بھیجین کہ وہ ہمارے پاس چلے آوین پھر اُنکے جانے کے بعد ہم ارادہ مقابلہ دشمن کا کرین اور مدد اور اعانت اللہ تعالی کی طرف سے ہوتی ہی پس خالد بن الولید نے عمرو بن العاص کو خط لکھا ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فان اخوانک المسلمون قد عولوا علی المسیر الی اجنادین فان رایک ان تعجل المسیر الینا لیطفوا نار اللہ بانواہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون اذا وصل الیک کتابی ہذا فاقدم من معک من المسلمین الی اجنادین فانک بعد نا ہنالک انشاء اللہ تعالی والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین پھر اسی مضمون کا خط سب امرا کے نام جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی لکھا بعد ہ لشکر کو حکم کوچ کا دیا پس لادے گئے خیمے اونٹون کی پشت پر اور نیچے رکھا مال اور اسباب لوٹ کو پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میری رائے یہ ہی کہ مین لشکر کے اسباب اور عورتون کے ساتھ رہون اور تم مع اصحاب خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر کے آگے رہو پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین تجھے ہرگز نہ جانے دونگا اور تم آگے رہو کہ اس صورت مین اگر روم کا لشکر مع وردان کے تمہارے سامنے آوے تم ثابت رکھو گے اُنکو پہونچنے سے اور اشارہ

مال اور اسباب تک خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو تمنے تجویز کیا میں اسکے خلاف نہ کرونگا پھر خالد بن الولید نے
کہا کہ اے مسلمان لوگو تم ایک بڑی بھاری جماعت اور لشکر کی طرف چلتے ہو پس ہوشیار ہو کر چلو اور اپنس رکھو اپنی موت سے
اور جانے رہو اس چیز کو جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے آمادہ اور مہیا کیا ہے کس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے تمسے وعدہ دیدیا ہے
فرمایا ہے پھر خالد بن الولید نے اس آیت کو پڑھا کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین پھر خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ نے لشکر کو ساتھ لیا اور خود آگے لشکر کے ہو کر روانہ ہوے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
مع ایک ہزار کے باقی رہے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب اہل دمشق نے یہ حال دیکھا خوش ہو کر آواز میں گھیل کود کی
کرنے لگے اور گمان کیا انھون نے اس امر کا کہ مسلمان لوگ تلاش و طلب اہل عرب کے جاتے ہین اس وجہ سے کہ انھون نے خط
روم کی جو مقام جنادین ہے سنی ہے اور انکے عقلا اور دانشمند لوگون نے یہ کہا کہ اگر یہ لوگ بعلبک کی طرف جاتے ہین پس ارادہ
انوس کی اور حمص کی فتح کا رکھتے ہین اور اگر براہ سوج شحورا اور راہ ہرط کے جاوین تو کچھ شک نہین ہے کہ بھاگے جاتے ہین
بجانب حجاز کے اور چھوڑ دینگے ان شہرون کو جسپر انھون نے ملکیت اور قبضہ حاصل کیا ہے واقدی رحمہ اللہ نے روایت
کی ہے کہ دمشق مین ایک بڑا بطریق تھا جسکا نام بوصن بن بلقا تھا اور بطریقون کے نزدیک اسکا مرتبہ بڑا تھا اور
جب ہرقل کے پاس کوئی پیام اور ایلچی کہین سے آتا تھا اور ہرقل اسکی جوابدہی مین عاجز ہوتا تھا تب اس بوصن کو اپنے
پاس بلاتا تھا اور وہ ایلچیون اور پیامون کا جواب دیتا تھا اور یہ بوصن بڑا تیر انداز تھا اور حال تیراندازی کا یہ ہے کہ اسکے گھر مین
ایک بڑا بھاری درخت تھا اور بوصن نے اسپر تیر چلایا تھا پس وہ تیر بسبب قوت بازو بوصن کے اس درخت مین درآیا اور
سما گیا اور بوصن نے اس درخت پر لکھدیا تھا کہ جو کوئی دعوی شجاعت کا کرے پس اسکو لازم ہے کہ اسی تیر کے مقابلے مین
وہ بھی تیر لگاوے اور یہ معاملہ لوگون مین مشہور ہو گیا تھا اور جب سے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملک شام مین
داخل ہوے تھے کبھی بوصن انسے لڑا نہ تھا پس جب اہل دمشق نے مسلمانون کو کوچ کرتے دیکھا سب بوصن کے پاس گئے اور اسنے
سبب انکے آنے کا پوچھا انھون نے کہا کہ اہل عرب کوچ کیے جاتے ہین اور تو اگر اس بات کو چاہتا ہے کہ تیرے واسطے ہمیشہ کی عزت
اور بڑا رتبہ بادشاہ کے اور تمام شامیون کے نزدیک حاصل ہو پس ہمارے ساتھ چل کہ جو انمین کا پیچھے رہجاوے ہم اسکو اپنے
قابو مین لیوین اور جو تیرے نزدیک مناسب ہو تو ہم انسے لڑین بوصن نے کہا کہ مین جو تمھاری مدد ہی سے باز رہا
سبب اسکا یہ ہے کہ عرب کے مقابلے اور لڑائی مین مین نے تمکو بہت کم ہمت دیکھا اور اب مجکو کچھ ضرورت نہین ہے کہ مین انسے
لڑون پس اہل دمشق نے کہا کہ قسم ہے حق مسیح اور انجیل کی کہ اگر تو ہمارے آگے ہو کر چلیگا تو ہم تیرے ساتھ ثابت قدم رہینگے
اور ہم مین سے کوئی بھاگنے والا نہین ہے اور ہم تجکو بھاگنے والے پر حکومت اور اختیار دیتے ہین کہ جو کوئی ہم مین سے بھاگے تو
اسکی گردن مارنا اور کوئی تجھسے اس امر مین مانع نہوگا پس جب بوصن نے عہد مضبوط انسے لیا اپنے گھر مین جاکر زرہ کو پہنا پس اسکی
زوجہ نے پوچھا کہ کہان تک تو نے جانے کا ارادہ کیا ہے اسنے کہا کہ مین ان اہل عرب سے لڑنے کو جاتا ہون اسکی زوجہ نے کہا کہ قسم ہے مسیح بنجا

اور اپنے گھر مین بیٹھ رہا اور جس چیز کی تو طاقت نہین رکھتا ہی اُسکو نہ طلب کر اسواسطے کہ مین نے رات کو خواب مین یہ دیکھا ہی کہ گویا
تو اپنی کمان لیے ہوے اُڑتی ہوئی چڑیون پر تیر چلاتا ہی اور بعض چڑیان اُنمین سے زمین پر گر پڑین اور بعض اُڑ گئین پس مین یہ دیکھکر
تعجب کر رہا تھا کہ دفعتہ دیکھا مین نے چڑیان تیز چنگل کی کہ وہ لوٹ پڑین ہوا سے تجھپر اور تیرے ساتھیون پر پس چنگل مارتی تھین وہ
تمھارے سرون اور منھون پر پھر تم سب اُنسے بھاگ نکلے اور دیکھا مین نے اُن چڑیون کو کہ جس شخص پر تم مین سے چنگل مارا اُسکو بیہوش
کر دیا پھر مین چونک اُٹھی گھبرائی اور ڈری ہوئی تیرے حال پر پس بولص نے پوچھا کہ آیا تو نے مجھے بھی بیہوشون مین سے دیکھا
اُسنے کہا ہان قسم ہی خدا کی مین نے تجھکو بیہوشون مین سے دیکھا کیا تجھکو ایک بڑی چڑیا شکاری نے بیہوش کر دیا اُسنے تجھکو پس طمانچہ مارا بولص نے
اپنی زوجہ کے منھ پر اور کہا کہ خرابی ہو تجھکو نہ خوشخبری سُنائی تو نے تحقیق سما گیا خوف اہل عرب کا تیرے دل مین یہان تک کہ خواب
مین بھی تو اُنکو دیکھتی ہی تو خوف نہ کر قریب ہی کہ مین سردار عرب کو تیرا خادم بنا دونگا اور اُنکے ساتھیون کو جو رہا ہی بکری اور
سور ہان کا کر دونگا اُسکی زوجہ نے کہا کہ کر تو جو چاہتا ہی کہ تحقیق مین نے نصیحت کر چکی ہون تجھکو پس نہ مانا بولص نے اُسکی بات کو
اور طیار ہوکر گھر سے نکلا اور جو لوگ دمشق مین تھے سب اُسکے ساتھ سوار ہوے اور تھے وہ چھ ہزار سوار اور دس ہزار پیدل آزمودہ کار
اور تجربہ کار اور بہادر جسے لوگ پیچھے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مقدمہ لشکر مین تھے اور ور
اور ڈاصلے پر جا چکے تھے عورتون اور لڑکون بالون سے پس اُسی حالت مین کہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اونٹون کی
بال پر چلے جاتے تھے کہ دفعتہ اُنکے ایک ہراہی نے ایک غبار دیکھا اور ابوعبیدہ بن الجراح سے کہا کہ مین اس غبار کو دشمن کا لشکر
گمان کرتا ہون پس ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بیشک وہ اہل دمشق ہین کہ ہم لوگون مین امید رکھکر آئے ہین اور ٹھہر گئے ابوعبیدہ
بن الجراح یہان تک کہ آملے ہو دج سواری عورات اور غنام کے اُنسے اور وہ غبار بڑھتا جاتا تھا اور آواز مین بلند ہوتی تھین
پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ اے مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ کہ دشمن تم تک پہونچنے والے ہین پس یہ کلام تمام نہین کر چکے تھے
کہ ظاہر ہوا لشکر گویا وہ ایک ٹکڑا اندھیری رات کا تھا اور بولص لشکر کے آگے تھا پس جب دیکھا اُسنے ابوعبیدہ بن الجراح کی
طرف قصد حملے کا کیا اُنپر اور تھے اُسکے ساتھ چھ ہزار سوار اور بولص کے بھائی بطرس اور پیدل فوج نے عورتون پر حملہ کیا اور
اُنمین سے ایک جماعت کو پکڑ لیا اور بسجانب دمشق کے واپس گیا پس جب بطرس نہر اشتریاق پر پہونچا وہان اس غایت سے
ٹھہرا کہ دیکھے اور دریافت کرے کہ اُسکے بھائی بولص کا معاملہ کیونکر گذرتا ہی اور ابوعبیدہ بن الجراح کا حال یہ ہوا کہ جب اُنھون
نے یہ معاملہ ناگہانی رومیون کی طرف سے دیکھا کہا قسم ہی خدا کی کہ رائے وہی اچھی تھی جو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
کہا تھا یعنی اپنے تئین پیچھے لشکر کے تجویز کیا تھا اور ایسی حالت مین بولص اُنکے قریب آیا اور ارادہ حملے کا اُنپر کیا اور شان اور
صلبان اُسکے سر کے اوپر تھے اور عورتین ہمراہ تھین اور لڑکے چلاتے تھے اور ہزار مسلمان اُسکی طرف بڑھے اور مقابلہ اُسکا قتال
شدید کیا اور دشمن خدا بولص نے قصد بجانب ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے کیا اور ہونے لگی اُنمین اُن دونون کے لڑائی اور واقع
ہوئی لڑائی درمیان صحابہ اور رومیون کے اور اوپنچا ہوا غبار لڑائی کا اُنکے سرون پر اور پڑے لوگ مار دھاڑ لڑائی مین نہین سنتے تھے

ف ذکر نقل کرنا لشکر کے
اہل دمشق اور بولص
کا مسلمانون کو اور
بکر لینا کچھ اُنکے عورتون
اور لڑکون کا

اور زلزلے

اور ابتلا سے سخت ہوئی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بوص کی لڑائی مین اور ثبات قدمی اور صبر کیا انھون نے اسکے
مقابلے مین مانند صبر بڑے مرتبے والون کے سہیل بن صباح نے روایت کی ہے کہ تھا میری سواری مین مین کا ایک گھوڑا
سپید پیشانی اور سفید ہاتھ پیر کا پس ڈھیلی کر دی اور چھوڑ دی مین نے باگ اسکی پس وہ چل نکلا مثل بجلی کوندنے والی کے اور اندک عرصے مین
پہونچ گیا مین خالد بن الولید اور مسلمانون کے پاس اور چلا کر پکارا مین نے خالد بن الولید کو پس باگ پھیری انھون نے میری طرف اور کہا
کہ تمھارے پیچھے کیا مصیبت ہے اے بیٹے صباح کے پس کہا مین نے کہ اے سردار پہونچو اور جا ملو تم ابی عبیدہ بن الجراح اور عورات سے سوا
کہ گروہ دمشق کا املام اسمین اور پکڑ لیا ہے انھون نے کچھ جماعت عورتون اور لڑکون کو اور ابو عبیدہ بن الجراح ایسی بلا مین مبتلا ہو گئے ہین
جسکی طاقت وہ نہین رکھتے ہین پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ حال سنا کہا انا للہ وانا الیہ راجعون قسم ہے خدا کی
کہ مین نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا تھا کہ چھوڑ دو مجکو پیچھے فوج کے پس نہ چھوڑا انھون نے لیکن حکم خدا کا مٹتا ہے پھر حکم کیا
رافع بن عمیرہ الطائی کو کہ لیکر ہزار سوار لیکر پہونچین اور جا ملین ہودج سواری عورتون مین پس جب وہ روانہ ہو کر کچھ دور گئے
تب روانہ کیا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو ساتھ ایکہزار سوار کے اور کہا اُنسے کہ جا ملو تم دشمنون مین پھر پیچھے
اُنکے روانہ کیا ضرار بن الازور کو ساتھ ایک ہزار سوار کے اور اُنکے ساتھ قیس بن ہبیرۃ المرادی کو بھیجا پھر عقب لشکر
لیکر اُنکے پیچھے روانہ ہوے پس اُسی حالت مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بوص سے لڑ رہے تھے کہ دفعۃً پہونچ گیا لشکر
مسلمانون کا اور حملہ کیا انھون نے کفار دشمنان خدا پر اور گھیر لیا اُنکو ہر طرف سے اور سرنگون کر دیا صلیبان کو اور یقین ہو گیا رومیون کو
اپنی خواری اور سستی کا اور آگے بڑھے ضرار بن الازور مثل شعلہ آگ کے اور ارادہ حملے کا کیا بوص پر پس جب دیکھا دشمن خدا نے انکو
اور گندہ ہو گئی طبیعت اسکی اور ڈر سے وہ کانپنے لگا اور کہا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اے عربی قسم ہے تمکو اپنے دین کی کہ اس شریر سے
کہو کہ مجھسے الگ اور دور رہے اور حال یہ تھا کہ بوص مذکور ضرار بن الازور کے حالات شجاعت اور بہادری کے بعلت کلوص اور
عزرائیل اور جو کام اُنھون نے بمقام بیت لہیا کیا تھا دیوار شہر بنیاہ سے بچشم خود دیکھ چکا تھا پس پہچان لیا اُسنے اُنکو اور ابو عبیدہ بن الجراح
سے کہا کہ اس شیطان کو میرے پاس آنے دو پس ضرار بن الازور نے کہا کہ مین شیطان اُسی حالت مین ہونگا جب کہ تیری طلب اور لڑائی مین
کمی اور کوتاہی کرونگا پھر جلدی سے نیزہ مارا اُسکو پس جب بوص نے دیکھا کہ نیزہ اُنکا اُس تک پہونچتا ہے اپنے تئین گھوڑے سے گرا دیا
اور اپنے ساتھیون کی طرف بھاگا پس ضرار بن الازور گھوڑے سے اُترے اور اُس سے کہا کہ کہان جاتا ہے تو شیطان تیرے پیچھے ہے اور تجکو
طلب کرتا ہے پس بوص نے کہا کہ اے بدوی مجکو باقی رکھ کہ میری بقا مین تمھاری عورتون کی بھی بقا ہے پس ضرار بن الازور نے سنکر اُسکے مارنے
سے رک رہے اور گرفتار کر لیا اُسکو اور مسلمانون نے دشمنان خدا پر حملہ شدید کیا اور سخت لڑائی لڑے اُنسے واقدی رحمہ اللہ نے ماجد بن روح
العبسی سے روایت کی ہے کہ کہا ماجد نے کہ تھا مین جنگ شحورا مین ساتھ مسلمانون کے پس گروہ عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ
عنہما کے اور گھیر لیا تھا اُنھون نے اُنکو ہر طرف سے اور خوب تیغ زنی کی ہمنے اُنپر اور وہ چھ ہزار سوار تھے رفاعہ بن قیس نے روایت کی ہے کہ ایسا مجکو معلوم
ہوا کہ منجملہ چھ ہزار کے ایک سو سے زیادہ کوئی اُنمین سے بچکر نہین پھرا اور جب ضرار بن الازور نے اس امر کو جانا کہ انکی بہن خولہ

اہل روم کے قیدیون مین ہین بہت دشوار گذرا اُنپر یہ معاملہ پس آئے وہ خالد بن الولید رضی اللہ کے پاس اور اُنکو اس حال سے آگاہ کیا خالد بن الولید نے اُنسے کہا کہ بے صبری نہ کرو تم اسواسطے کہ ہمنے اُنکے سردار اور ایک گروہ رومیون کو پکڑ لیا ہی پس قریب ہی کہ بعوض اُنکے ہم اپنی عورتون کو چھڑا لیوین اور ہمکو بطلب عورات کے دمشق کا جانا ضرور ہی پھر خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ عورتون کو لیکر بآہستگی رفتار روانہ ہون یہان تک کہ دیکھین وہ کہ بمقدمہ ہماری عورات کے کیا ہوتا ہی پھر جریدہ روانہ ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ دو ہزار سوار کے اور سب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ کیا اس خوف وخیال سے کہ شاید وہ ان مع لشکر کے اُنسے مقابل نہو جاوے پس روانہ ہوا لشکر اور چلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع اُن لوگون کے جو اُنکے ساتھ تھے بطلب قیدیون کے اور آگے اُنکے رافع بن عمیرۃ الطائی اور بسر بن مسروق العبسی اور ضرار بن الازور رؤساے مسلمان تھے اور کوشش کی سبھون نے چلنے مین اور ضرار بن الازور یہ اشعار پڑھتے تھے پس سنسے خالد بن الولید اُنکے مضمون شعر سے اور چلے جاتے تھے تا انکہ قریب آتریاق کے پہونچے پس دیکھا ایک گرد بلند کو کہ اُسکے بیچ مین تلوارین چمکتی ہین پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ تعجب کا معاملہ ہی قیس بن ہبیرۃ المرادی نے کہا کہ یقیناً گروہ دمشق کے ہین خالد بن الولید نے کہا کہ رست کرو تم اور تمان لونیزون کو تا کہ دیکھین ہم کہ یہ کیا ہو رہا ہی پس رست کر لیا انھون نے نیزون کو اور چلے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بطرس برادر بوبص عورات عرب کو پکڑ لیجا کر بمقام نہر استریاق بغایت دیکھنے حال اپنے بھائی کے ٹھہرا تھا اُسنے عورتون کو اپنے سامنے بلایا پس خولہ بنت الازور سے کسی کو زیادہ اُسنے خوبصورت نہ دیکھا پس کہا اُسنے کہ یہ خاص میرے واسطے ہین اور مین اُنکے واسطے اسمین کوئی کچھ جھگڑا نہ کرے اور اسی طرح قوم ہمراہی اُسکی ہر عورت کی نسبت کہتے تھے کہ یہ میرے لیے ہین پھر یکجا کیا اُن لوگون نے مال لوٹ کو اور ٹھہرے بہ انتظار دریافت حال بوبص اور اُسکے ہمراہیان کے اور عورتون کا حال یہ تھا کہ اسمین بوڑھی عورتین قوم حمیر اور اولاد عمالقہ اور تبابعہ سے تھین اور وہ عورتین گھوڑے کی سواری اور راتون کے چلنے اور درآنے اور مقابلہ کرنے مین اہل عرب پر عادت رکھتی تھین راوی نے کہا ہی کہ یکجا ہوئین عورتین ایک دوسرے کے پاس اور خولہ بنت الازور نے کہا اُنسے کہ اے بیٹیان حمیر اور باقی ماندگان تبابعہ کی آیا راضی ہوتم اس امر مین کہ غالب ہو جاوین تم پر گبران روم کے اور ہو تم خدمتکنندہ اہل شرک کی پس کہان گئی اور کیا ہوئی وہ شجاعت اور دانشمندی تمھاری جسکا چرچا اور مذکور مجالس عرب مین ہوتا تھا اور مین تمکو اس امر مین کنارہ کش دیکھتی ہون اور مین تمھارا سب کا مارا جانا آسان دیکھتی ہون اس مصیبت اور خدمتگاری اہل روم سے پس عفیرہ بنت عفار الحمیریہ نے کہا کہ اے بنت الازور قسم ہی خدا کی کہ شجاعت اور عقل اور معاملات لڑائی اور سوارکاری مین تو ہم ایسے ہین جیسا کہ تو نے بیان کیا لیکن کیا کام اور کیا حیلہ وہ شخص کر سکتا ہی جسکے پاس گھوڑا نیزہ کچھ بھی نہو اور دشمنون نے ہمکو ناگاہ گرفتار کر لیا ہی اور کوئی سامان ہمارے پاس نہین ہی اور ہم مثل بکریون بھاگنے والی کے ہین پس خولہ بنت الازور نے کہا کہ اے بیٹیان تبابعہ کی خیمون کی چوبین تو ہین کہ اُنکو لیکر ہم سب اِن ناکسون پر حملہ کرین اور شاید اللہ تعالیٰ ہمکو مدد دے اور ہم غالب

یا یہ کہ ہم سب مارڈالے جاوین پس راحت پاوینگے اِس شرم و عار سے پس عفیرہؓ دبنت عفار نے کہا کہ قسم ہی خدا کی جو تمنے بات کہی اِس سے بہتر کوئی بات نہین ہی پس لیا ہر ایک عورت نے ایک ایک چوب خیمے کی اور ایکبارگی شور کرکے رومیون کے مقابلے کو نکلین اور خولہؓ بنت الازور سب عورتون سے آگے تھین اور ایک چوب خیمے کی اُنکے کاندھے پر تھی اور اُنکے پیچھے عفیرہ بنت عفار اور ام ابانؓ بنت عتبہ اور سلمہؓ بنت النعمان ابن المقرا اور اُنھین سی عورتین تھین پس خولہؓ نے اُنسے کہا کہ سب یکجا ہوکر لڑو اور کوئی ایک دوسرے سے جُدا نہو کہ معرض ہلاکت اور پریشانی مین پڑو اور نیزون اور تلوارون سے شکست اُٹھاؤ پس قدم بڑھایا خولہؓ نے اور ایک شخص رومی کے سر پر چوب ماری کہ وہ بیہوش ہوکر گر پڑا اور مرگیا پس رومی متوجہ بتحقیق حال ہوے پس دفعۃً اُنھون نے عورتون کو آتے ہوے دیکھا اور چوبین اُنکے ہاتھون مین تھین یہ دیکھکر بطرس نے چلاّکر کہا کہ سختی ہو تمپر اے عورتو یہ کیسا معاملہ ہی پس عفیرہؓ بنت حفار نے کہا کہ یہ کام ہمارا اِسواسطے ہی کہ ہم اپنے کو عار عرب سے بچاوین اور تمکو آج کے دن اِن چوبون سے ماریںگے تا اینکہ دھس جاوینگے بھیجے تمھارے نیچے کو اور منقطع ہوجاوینگی عمرین تمھاری پس ہنسنے لگا بطرس یہ کلام سنکر اور اپنی قوم سے چلاّکر کہا کہ سختی ہو تمپر متفرق کردو عورتون کو اور تلوارون سے نہ مارو اور پکڑلو اُنکو امر جو کوئی تم مین سے خولہؓ کو پکڑے کوئی امر بدا اُنکی نسبت نہ کرے راوی نے بیان کیا ہی کہ قوم نے ہر طرف سے عورتون کو گھیرلیا اور قصد پہونچنے کا اُن تک کیا لیکن کوئی سبیل پہونچنے کی نہ پائی اور جو شخص قریب اُنکے جاتا تھا اُسکے گھوڑے کے ہاتھ پیر وہ توڑ ڈالتی تھین اور جب وہ شخص گھوڑے سے گرتا تھا دوڑکر چوب سے اُسکو مارڈالتی تھین واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ عورتون نے تیس سوار ان رومی کو مارڈالا پس جب بطرس نے یہ حال دیکھا خشمناک ہوکر گھوڑے سے اُترا اور اُسکے ساتھی بھی گھوڑون سے اُتر پڑے اور حملہ کیا عورتون پر ساتھ قطاریات اور تلوارون کے اور عورتین ایک دوسرے کے پاس دوڑتی تھین اور کہتی تھین کہ اختیار کرو تم موت کو مثل بڑے اور بزرگ لوگون کے اور نہ مرو تم مثل ناکسون کے راوی نے بیان کیا ہی کہ بطرس نے ظاہر کیا شجاعت اور رنج اپنا بوقت دیکھنے ایسے کام عورتون کے اور دیکھا اُسنے خولہؓ بنت الازور کو کہ وہ مثل شیر کے ڈکارتی تھین اور اشعار بہادری کے پڑھتی تھین پس بطرس نے اُنکے قریب جاکر کہا کہ اے عربیہ باز رہو تم اپنے کامون سے کہ مین تمھاری تعظیم کرتا ہون اور تمھاری نسبت وہ امر دل مین رکھتا ہون جس سے تم خوش ہوگی کیا تم نہین راضی ہوگی اِس امر پر کہ مین تمھارا مالک ہون کہ مین وہ ہون کہ سب نصرانی عورتین میری خواہش رکھتی ہین اور میری ملک مین زمین اور جگہ اور جانور اور مال بہت ہین اور ہرقل بادشاہ کے نزدیک میرا بڑا مرتبہ ہی سو یہ سب تمھارے لیے ہی پس تم اپنے تئین اپنے ہاتھ سے ہلاک نہ کرو خولہؓ بنت الازور نے کہا کہ اے بیٹے کافر ناکس بدکارہ کے قسم ہی خدا کی کہ اگر ظفر اور غلبہ پاؤنگی مین تجھپر تو تیرے سر کے بھیجے کو اِس چوب سے توڑون گی قسم ہی خدا کی کہ ہرگاہ مین اِس امر مین راضی نہین ہون کہ تجھکو اپنی بکریون اور اُونٹون کا چرواہہ بناؤن پس کیونکر ہوسکتا ہی کہ تو ہمارا مثل اور کفو ہو راوی نے کہا ہی کہ غصے مین آیا بطرس خولہؓ بنت الازور کی گفتگو سے اور برانگیختہ کیا اُسنے اپنی قوم کو ساتھ لڑائی کے اور اُنسے کہا کہ اِس سے زیادہ تمام ملک شام اور گروہ عرب مین کونسی بات شرم کی ہوگی کہ عورتین ہمپر غالب ہوگئین

پس ڈرو تم مسیح اور ہرقل کے غضب سے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جنبش مین آئے وہ لوگ بطرس کے کلام سے اور یکبارگی حملہ سخت کیا اور صبر کیا عورتون نے اُنکے مقابلے مین اور وہ اُسی حالت مین تھین کہ دفعۃً قریب پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع اپنے ساتھیون کے اور دیکھا اُنھون نے اُڑتے ہوے گرد اور چمک تلوارون کی پس کہنے ساتھیون سے کہا کہ کون شخص تم مین سے اِس معاملے کی خبر مجھکو دیگا پس رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہا کہ مین خبر لاؤنگا یہ کہکر رافع بن عمیرہ روانہ ہوے اور اپنے گھوڑے کی باگ کو چھوڑ دیا یہانتک کہ قریب عورتون کے پہونچے اور دیکھا کہ وہ لڑ رہی ہین پس پھیرے رافع اور بیان کیا خالد بن الولید سے جو دیکھا تھا پس خالد بن الولید نے کہا کہ بڑے تعجب کا یہ معاملہ ہے بتحقیق یہ عورتین اولاد عاد القدیم اور اولاد تبایعہ سے ہین اور بعض اُنمین سے تبع بن الاقرن اور تبع بن ابی کرب ذی الادرعین وعبد الکلال المعظم اور تبع بن حسان ہین اُس تبع کی ہین جنھون نے قبل ظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر رسول اللہ کا کیا تھا اور گواہی اُنکی نبوت کی دی تھی اور اشعار نعت کے تصنیف کیے تھے اور جانو تم اے رافع کہ ان عورتون کی لڑائی بہت جگہ مشہور ہے سو اگر اُنھون نے ایسا ہی کیا ہے جیسا کہ تم بیان کرتے ہو پس بڑائی حاصل کی اُنھون نے تمام لوگون اور عرب کی لڑکیون پر ہمیشہ کے واسطے اور دور کر دیا عورات عرب سے بدنامی کو راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ حال عورات کا سُنکر مسلمان بہت خوش ہوے اور اُٹھ کھڑے ہوے ضرار بن الازور اور پھینک دیا اُنھون نے اپنے پرانے کپڑون کو اور لے لیا نیزے کو اور سوار ہو کر ڈھیلی کر دی باگ گھوڑے کی بقصد مدد دہی عورتون کے پس خالد بن الولید نے کہا کہ جلدی نہ کرو تم اے ضرار جانے مین اِسواسطے کہ جو شخص درنگ کرتا ہے اپنے کام مین پہونچ جاتا ہے اپنے مطلب کو اور خوشی حاصل ہوتی ہے اِسکو اور جلدی کرنے والے کا کام نہین بنتا ہے اور نہین رستگاری پاتا ہے پس ضرار بن الازور نے کہا کہ اے سردار نہین صبر ہو سکتا ہے مجھسے اپنی بہن کی مدد دہی مین پس خالد بن الولید نے کہا کہ اگر اللہ تعالی نے چاہا تو کشود کار قریب ہے پھر مرتب کیا خالد بن الولید نے اپنے ساتھیون کو اور نزدیک ملا دیا سب گھوڑون کے سرون کو اور بلند کیا نشانون کو اور آئے قلب فوج مین اور کہا اے گروہ مسلمانان جسوقت پہونچ جاؤ تم رومیون تک پس متفرق ہو کر گھیر لو اُنکو پس شاید اللہ تعالی ہماری عورات کو رہائی بخشے اور ہمارے لڑکون پر رحم کرے پس سبھون نے کہا کہ ہمکو تمھارا کہنا بخوشی خاطر منظور ہے پس اُسی حالت مین کہ رومی عورتون سے لڑ رہے تھے کہ قریب پہونچے اُنکے لشکر اور نشان مسلمانون کے پس چلاّ کر کہا خولہ بنت الازور نے کہ اے اولاد تبایعہ کی بتحقیق آئی تمھارے لیے کشود کار پروردگار بزرگ و مہربان سے اور خوشی دی اُسنے تمھارے دلون کو راوی نے بیان کیا ہے کہ جب بطرس نے مسلمانون کے لشکر کو اِسطرح سے دیکھا کہ نیزے اور تلوارین اُنکی مثل برق کے چمکدہی ہین پس دھڑکنے لگا دل اُسکا اور کانپنے لگے ہاتھ پیر اُسکے اور رومی آپسمین ایک دوسرے کو دیکھنے لگے پس بطرس نے کہا کہ اے گروہ عورتون کے بتحقیق میرے دل مین تمھاری نسبت مہربانی اور شفقت آگئی ہے اِسوجہ سے کہ ہم لوگ بھی مان بہن بیٹی پھوپھی رکھتے ہین اور مین چھوڑے دیتا ہون تمکو صلیب کے صدقے مین پس جب تمھارے مرد آجاوین تم اُنکو اِس حال سے آگاہ کرنا

پھر باگ پھیر کر اُسنے ارادہ بھاگنے کا کیا تھا کہ دفعۃً دیکھا اُسنے دو سوارون کو کہ قلب لشکر مسلمانون سے نکلے ایک انمین
زرہ وغیرہ پہنے تھے اور دوسرے ننگے بدن عربی گھوڑے پر سوار جسپر زین وغیرہ نہ تھی سوار تھے اور اُنکے ہاتھ مین نیزہ تھا
اور دونون سوار باگین چھوڑے ہوے مثل شیر کے آتے ہین ایک انمین سے خالد بن الولید تھے اور دوسرے ضرار بن الازور
پس جب خولہؓ نے ضرار کو دیکھا کہا کہ ای بھائی کہان چلے تم اور بتحقیق اللہ تعالی نے کفایت کیا ہمکو اور بے پروا کر دیا تمھاری مدد سے
پس چلاّ کر کہا بطرس نے خولہؓ سے کہ جاؤ تم اپنے بھائی کے پاس کہ مین نے دے ڈالا تمھارے تئین اُنکو اگرچہ تمھاری جدائی کو مین
دوست نہین رکھتا ہون یہ کہکر وہ بھاگا پس خولہ نے اُسکا پیچھا کیا اور کہا کہ یہ امر خصائل عرب سے نہین ہی کہ تو ہمسے تقرب
اور شفقت ظاہر کرے اور ہم تجھسے دوری و جفا چاہین پس تو اپنی خواہش طبیعت کا پابند رہ یہ کہکر خولہؓ اُسکے سامنے ہوئین پس کہا
اُسنے کہ چھپاؤ تم اپنی صورت کو مجھسے کہ بتحقیق جاتی رہی محبت تمھاری میرے دل سے پس خولہؓ نے کہا کہ ضرور ہم مجھکو تیرا ساتھ
دینا ہرحال مین پھر جلدی کی خولہؓ نے بجانب بطرس کے اور ضرارؓ بن الازور اور خالدؓ بن الولید اور لشکر نے بھی قصد اُسکا کیا پس
بطرس نے ضرار کو دیکھکر شور کیا اور کہا کہ ای عربی اپنی بہن کو لے لو مبارک ہون تمکو کہ وہ ہدیہ اور تحفہ ہین میری طرف سے تمکو پس
ضرارؓ نے کہا کہ قبول کیا مین نے تیرے ہدیے کو اور اُسکا بدلا تو تیرے پاس کچھ نہین ہی مگر نوک نیزے کی پس لے تو اُسکو بطور بدلے کے
مجھسے پھر حملہ کیا ضرارؓ نے اُسپر اور وہ پڑھتے تھے اس آیت کو وَاِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا اور دوہا پھر نیزا مارا ضرارؓ نے اُسکے
دل پر اور پہونچ گئین خولہؓ بنت الازور اُس تک اور مارا چوب کو اُسکے گھوڑے کے پیرون مین پس جھکا گھوڑا اور چاہا
دشمن خدا نے کہ گر پڑے زمین پر پس دوڑے ضرارؓ قبل گرنے اُسکے زمین پر اور نیزا مارا اُسکے چوتڑ مین کہ دوسری طرف پار ہوکر نکلا
اور وہ اندھا گر کر مر گیا پس چلاّ کر تعریف کی خالدؓ بن الولید نے اور کہا کہ یہ وہ ضرب ہی کہ نہین زیانکار رہتا ہی مارنے والا اُسکا
اور حملہ کیا مسلمانون نے رومیون پر پس نہ تھا وہ حملہ مگر مثل ایک گرداوے کے یہانتک کہ تین ہزار رومی مارے گئے حامد
بن عون الربعی نے بیان کیا ہی کہ بتحقیق شمار کیا تھا مین نے کہ ضرارؓ بن الازور نے اُس لڑائی مین تینتیس رومیون کو
مار ڈالا اور خولہؓ بنت الازور نے بہتون کو چوب خیمے سے مار ڈالا اور دیکھا تھا مین نے عفیرہ بنت عفار الحمیریہ کو کہ وہ ایسی
سخت لڑائی لڑتی تھین کہ نہین دیکھا تھا مین نے مثل اُس لڑائی کے اور بھاگ نکلے رومی اور مسلمانون نے برابر تا دمشق
اُنکا پیچھا کیا مگر نہ نکلا کوئی شخص انمین کا دمشق سے بلکہ بڑھگیا خوف اور رنج اور ڈر اُنکا اور پلٹ آئے مسلمان اور
یکجا کیا اُنھون نے مال غنیمت اور گھوڑے اور ہتھیارون کو اور کہا خالدؓ بن الولید نے مسلمانون سے کہ چلو تم ابو عبیدہؓ بن الجراح
کی طرف تاکہ وہان مع فوج کے اُنکے پاس نہ آنے پاوے اور لشکر لیا ضرارؓ بن الازور نے سر بطرس کا اپنے نیزے کی نوک پر
اور روانہ ہوے مسلمان تا اینکہ پہونچ گئے وہ ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس بمقام مرج راہط کے اور وہ وہان ٹھہرے تھے یہانتک
کہ آئے مسلمان اُنکے قریب اور آوازین تکبیر کی بلند کین اور ایک نے ایک سے سلام علیک کی اور دیکھا اُنھون نے عورتون کو
پس خوش ہوے اُنکے دیکھنے سے اور اُنکے کامون سے اور بشارت حاصل کی ساتھ مدد الٰہی کی اور یقین ہوا اُنکو کہ ملک شام کا

انھین کے لیے ہی پھر سامنے بلایا خالد بن الولید نے بولص کو اور اسلام عرض کیا اُسپر اور اُسنے انکار کیا پس خالد بن الولید نے اُس سے
کہا کہ اسلام اختیار کر تو ورنہ تیرے ساتھ بھی مین وُہی کرونگا جو تیرے بھائی کے ساتھ کیا ہی اُسنے پوچھا کہ تمنے میرے بھائی کے
ساتھ کیا کیا خالد بن الولید نے کہا کہ مار ڈالا مین نے اُسکو اور یہ سر اُسکا میرے پاس موجود ہی اور سر منگوا کر اُسکے سامنے ڈال دیا
پس بولص سر کو دیکھکر رونے لگا اور کہا کہ بھائی کے پیچھے کچھ لطف زندگی کا نہین ہی پس مجھکو بھی اُسمین ملا دو پس مسیب بن
نجبۃ الفزاری نے اُسکی گردن ماری پھر روانہ ہوے مسلمان واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب خالد بن الولید نے
خطوط بجانب شرحبیل بن حسنہ و معاذ بن جبل و یزید بن ابی سفیان و عمرو بن العاص کے روانہ کیے اور سبھون نے خطوط کو
پڑھا بعجلت وہ سب مع لشکر ہمراہی اپنے کے واسطے اعانت مسلمانون کے بجانب اجنادین روانہ ہوے سفینہ غلام رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا ہی کہ مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا اور پہونچے ہم سب کے سب بمقام اجنادین کے
ساتھ ہی ایک ہی وقت مین اور یہ معاملہ جمادی الاول ۱۳ھ ہجری مین واقع ہوا اور مسلمانون نے آپسمین سلام علیک کی
اور دیکھا ہمنے لشکر رومیون کو بے گنتی کا پس جب ہم دکھائی دیے اُنکو ظاہر کیا اُنھون نے لباس اور شمار اپنے اور صف بندی کی
اُنھون نے اپنے لشکر کی اور پھیل گئے وہ ہمارے واسطے زمین اجنادین مین اور تھین صفین اُنکی نوے ہزار اور ہر صف مین ایک ہزار
آدمی تھے ضحاک بن عروہ نے روایت کی ہی قسم ہی خدا کی کہ مین عراق کے ملک مین گیا تھا اور لشکر کسریٰ اور فوج جرامقہ کو
دیکھا تھا لیکن رومیون کے لشکر اور اُنکی تعداد اور ہتھیارون سے بڑھکر وہان نہین دیکھا تھا پس اُترے ہم لوگ اُنکے مقابلے مین
پس جب دوسرا دن ہوا قصد مقابلے کا کیا اُنھون نے ہمسے پس جب دیکھا ہمنے کہ وہ سوار ہوے ہین ہوشیار ہو گئے ہم اور
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور وہ ہماری صفون کے بیچ مین آتے تھے اور کہتے تھے کہ جان لو تم لوگ اِس امر کو کہ اِس سے
پیشتر لشکر تم نہ دیکھو گے پس اگر اللہ تعالیٰ نے اِس لشکر کو تمھارے ہاتھون سے بھگا دیا پھر کوئی اُنکی جگہ پر آکر تمسے نہ لڑیگا پس
رغبت کرو تم جہاد مین اور مدد دو دین کو اور ڈر و پیٹھ پھیرنے سے کہ پیٹھ پھیرنا موجب دخول آگ کا ہوتا ہی اور کاندھون سے کاندھے
ملا لو اور جنبش دو تم تلوارون کو اور نہ حملہ کرو تم جبتک کہ مین حکم دون اور ہو شیار رہو اور ہمتین اپنی آگے کو متعلق رکھو واقدی نے
بیان کیا ہی کہ جب وردان نے دیکھا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارادۂ جنگ جمع ہوے ہین تب بھیجا کیا اُسنے
بطارقہ اور ملوک کو اور کہا اُسنے اُنسے کہ اے بنی الاصفر جان لو تم اِس بات کو کہ ہرقل بادشاہ کو تمپر ناز ہی اور اِسنے یہ بوجھ
تمھارے اوپر رکھ دیا اور تمسے اعانت چاہی ہی پس اگر شکست اُٹھائی تمنے اِس لڑائی مین تو پھر کوئی تمھاری جگہ اُنسے کبھی
لڑنے کو نہ آویگا اور مالک ہو جاوینگے وہ تمھارے شہرون کے اور مار ڈالینگے تمھارے مردون کو اور پکڑ لینگے تمھاری عورتون کو
پس چاہیے کہ صبر کرو تم لڑائی مین اور یکبارگی سب کے سب حملہ کرو اور متفرق نہو اور جان لو تم اِس امر کو کہ تم مین سے ایک آدمی
اُنکے ایک آدمی کے مقابلہ مین ہین اور اعانت طلب کرو تم صلیب سے کہ وہ تمکو مدد دیگی راوی نے بیان کیا ہی کہ خالد بن
الولید رضی اللہ عنہ مسلمانون کی طرف متوجہ ہوے اور کہا اُنسے کہ تم مین وہ کون شخص ہی جو نگاہ کرے ہمارے واسطے دشمنون کی

ف ذکر قتل بولص کا اور صف بندی کرنا دونون لشکرون کا

رجب وہ مین مین سے ہر رئیس سے

اور آزمایش کرے اُنکی تعداد کی پس ضرار بن الازور نے کہا کہ یہ کام مین کرونگا خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ یہ کام تمھین سے ہوگا ولیکن ای ضرار جبوقت تمھارا سامنا ہوجاوے دشمن سے تو احتیاط کرو تم اِس امر سے کہ نوب مین آجاؤ تم اپنے نفس کے غرور پر اور جرأت زائد از طاقت کرو اللہ تعالی نے یہ حکم نہین کیا ہی اور فرمایا ہی ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ پس سوار ہوے ضرار اور چھوڑدی باگ گھوڑے کی تا انکہ پہونچے وہ قریب لشکر رومیون کے پس دیکھا ساز وسامان اُنکا اور خیمے اُنکے اور چمک خودون اور طوارق اور نشانون کی مثل پرہاے چڑیون کے اور وہ اُسوقت بجانب لشکر مسلمانون اور اُنکے طریقون کے دیکھ رہا تھا کہ دفعۃً اُسنے ضرار بن الازور کو دیکھا پس کہا اُسنے اپنے سوارون سے کہ مین ایک سوار کو دیکھتا ہون کہ وہ آتا ہی اور وہ بیشک سردار قوم کا ہی پس کون تم مین سے اُسکو میرے پاس لاویگا پس نکلے رومیون سے تیس سوار بطلب ضرار بن الازور کے پس جب ضرار بن الازور نے اُنکو دیکھا تو اُنکے سامنے سے پیچھے پھیرے اور بھاگا کیا اُن لوگون نے اور سمجھے وہ کہ ضرار بن الازور بھاگے جاتے ہین اور مطلب ضرار کا یہ تھا کہ اُنکو اُنکے ساتھیون سے دور اور فاصلے پر لاوین جب دور لائے اُنکو موڑا منھ اپنے گھوڑے کا اُنکی طرف اور راست کیا نیزے کو بجانب اُنکے پس ایک سوار کو اُنمین سے نیزہ مار کر گرادیا اور دوسرے پر ارادہ کیا اور حملہ کیا اُنپر مثل حملہ شیر نر کے اور ڈاٹا اُنکو اور سمجھا گیا رعب ضرار بن الازور کا اُنکے دلون مین اور بھاگ نکلے وہ اوپر بھاگا کیا اور مار ڈالا اُنمین سے ضرار نے اِس تعاقب مین ایک سوار کو دوسرے کے بعد یہانتک کہ مارا اُنمیس سوارون کو پس جب وہ قریب لشکر روم کے پہونچے تب پھرے وہان سے اور آکر خالد بن الولید کو حقیقت حال سے مطلع کیا پس خالد بن الولید نے کہا کہ آیا نہین کہا تھا مین نے تمسے کہ نہ جرأت کرنا اپنے نفس کی فریب دہی پر اور نہ حملہ کرنا اُنپر ضرار بن الازور نے کہا کہ اُن لوگون نے مجھسے مقابلہ کیا اور مین نے اِس امر کا خوف کیا کہ اللہ تعالی مجھکو بھاگتے اور شکست اُٹھاتے نہ دیکھے پس کوشش کی مین نے ساتھ نیت خالص کے اور لامحالہ اللہ تعالی نے مدد دی اور غالب کیا مجھکو پر اور قسم ہی خدا کی کہ اگر مجھکو تمھاری ملامت کرنے کا ڈر نہوتا تو مین نہ چھوڑتا جبتک کل لشکر پر حملہ نہ کرلیتا اور یہان لوتم ای سوارکہ یہ لشکر سب ہماری واسطے مال غنیمت ہو راوی نے بیان کیا ہی کہ مرتب کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کو میمنہ اور میسرہ اور قلب اور دہ بازو پر پس میمنہ مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور میسرہ مین سعید بن عامر اور دائمین بازو پر نعمان بن مقرن اور بائین بازو پر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور ساقہ مین یزید بن ابی سفیان کو ساتھ چار ہزار سوارون کے گروہ اولاد اور عورتون کے مقرر کیا پس متوجہ ہوے خالد بن الولید طرف عورتون کے اور نام اُنکے یہ تھے عفیرہ بنت عفار اور اُم ابان بنت عتبہ بن ربیعہ اور انھین دونون مین اُنکا نکاح ہوا تھا اور رنگ مہندی کا اُنکے ہاتھ مین تھا اور خوشبو عطر کی اُنکے سر مین تھی اور خولہ بنت الازور اخت ضرار اور مزرد عہ بنت عکوف اور سلمی بنت نارع بن عروہ اور لیلی بنت سوار اور سلمی بنت النعمان اور اُنکے سوا اور عورتین جنکی شجاعت اور پیش قدمی لڑنے والون مین مشہور تھی پس کہا خالد بن الولید نے اُنسے کہ ای اولاد تبایعہ بقیۂ عمالقہ اور سردار ان کاسرہ کی تمنے وہ کام کیے ہین جس سے خدا اور

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ
سرحد بیت المقدس پر
فتح
بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ
خالد بن الولید کا اپنے لشکر کو
اور اُنکے ارادہ کو اور
مسلمانون کو اور
لڑائی رومیون سے

مسلمانون کو راضی کیا اور اسکی وجہ سے ذکر بزرگ تمھارا باقی ہی اور یہ دروازے بہشت کے تمھارے واسطے کھولے گئے ہین
اور آگ دوزخ کی روشن کی گئی ہی تمھارے دشمنون کے لیے اور جان لو تم اس امر کو کہ بتحقیق مجھکو تمپر اعتماد ہی پس اگر حملہ کرے
کوئی گروہ رومیون کا تمپر تو لڑو تم اُس سے اور اگر دیکھو تم کسی مسلمان کو بھاگتے ہوے پس لو تم اُسکے واسطے چوب خیمے کی اور
دکھاؤ اُسکو اُسکی اولاد کو اور کہو اُس سے کہ لڑکے بالے چھوڑ کر کہان جاتے ہو کہ اس صورت مین تم آمادہ کروگی مسلمانون کو
واسطے لڑائی کے پس عفیرہ بنت غفار نے کہا کہ ای سردار قسم ہی خدا کی ہماری خوشی تو یہ ہی کہ اگر تم ہمکو اپنے لشکر کے آگے کرو تو ہم ملوارین
مارین رومیون کے منھون مین اور لڑین اُنسے یہانتک کہ نہ باقی رہے ہم مین سے کوئی شخص اور خولہ بنت الازور نے
کہا کہ ای امیر قسم ہی خدا کی کہ نہین پردا ہی ہمکو کسی بھیڑ اور تنگی کی پس دعاے خیر دی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنکو
اور پھرے وہ صفون مسلمانون کی طرف اور گھومتے تھے اُنکے بیچ مین اپنے گھوڑے پر اور ترغیب لڑائی کی لوگون کو دیتے تھے
اور آواز بلند سے کہتے تھے کہ ای گروہ مسلمانون کے مدد دو تم اللہ کو مدد دیگا وہ تمکو اور لڑو تم اللہ کی راہ مین کفار سے اور
قید کرو اپنی جانون کو اللہ کی راہ مین اور صبر کرو دشمنون کی لڑائی مین اور لڑو اپنے حریم اور اولاد کی حفاظت اور دین کے
واسطے اور نہین ہی تمھارے لیے کوئی پناہ کی جگہ کہ رجوع کروگے تم اُسکی طرف اور نہ کوئی چھپنے کی جگہ کہ چھپ رہوگے اُسمین
پس ملا لو تم شانون کو اور آگے کرو تلوارون کو اور نہ حملہ کرو جبتک کہ مین حکم حملے کا نہ دون اور تیرون کو چلاؤ اطلاع
کہ جسوقت نکلین وہ کمانون سے تو یہ معلوم ہو کہ گویا ایک ہی کمان کے تیر ہین کسواسطے کہ جسوقت ملے ہوے نکلینگے تیر مثل

شیرون کے تو بے شبہہ کوئی تیر اُنمین کا کارگر ہوگا واصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون اور جان لو تم اس
بات کو کہ نہ ملاقی ہوگے تم کسی دشمن سے مثل حمایت کنندگان اور دلیران اور بادشاہان اس گروہ کے راوی نے بیان
کیا ہی کہ خوش ہوے مسلمان خالد بن الولید کی باتون سے پھر بخوشی آمادہ ہوگئے واسطے لڑائی کے اور نکال لیا تلوارون کو
اور کھینچ لیا کمانون کو اور چڑھایا تیرون کو اُنپر اور خالد بن الولید قلب فوج مین ٹھہرے مع عمرو بن العاص اور عبد الرحمن بن ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہما اور قیس بن ہبیرۃ المرادی اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور ذو الکلاع اور ربیعہ بن عامر
اور مثل ان لوگون کے پھر چلے بجانب دشمن کے آہستگی اور آرام کے ساتھ پس جب دیکھا رومان نے بجانب لشکر مسلمانان
اور اُنکی آمادگی اور چلنے کو وہ بھی مع لشکر کے آمادہ ہو کر چلا اور اُسکے لشکر نے طول و عرض مین کثرت جوانمردون سے زمین کو
بھر لیا تھا اور پوری ہوئین جماعتین اور ایک نے دوسرے کی طرف رجوع کیا اور ظاہر کیا دشمنان خدا نے اپنے لشکر مین
صلبان اور نشانون کو اور بلند کیا آواز کو ساتھ کلمہ کفر کے پس جب قریب ہوئین دونون جماعتین نکلا صفوف رومیون سے
ایک شخص بوڑھا سیاہ لباس پہنے ہوے اور گبر لوگ اُسکے آگے تھے پس جب وہ نزدیک مسلمانون کے آیا عربی زبان مین اُسنے
پکار کر کہا کہ کون تم مین سے سردار ہی جو گفتگو کرے مجھسے اور آوے میری طرف کو پس نکلے اُسکی طرف خالد بن الولید رضی اللہ
اور پوچھا اُس دانشمند ترسایان نے کہ آیا تم سردار مسلمانون کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان مسلمان لوگ ایسا ہی سمجھتے ہین

اسوقت تک کہ مین طاعت خدا اور طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قائم ہون اور اگر اسمین مجھسے کچھ تغیر اور تبدل واقع ہوجائے تو میری سرداری اُپر باقی نہ رہیگی پس اُسنے کہا کہ اسی وجہ سے تم ہمپر غالب ہوگئے اور اگر تم کچھ تغیر اور تبدل اپنے طریقے مین کرتے تو ہرگز ہمپر غالب نہوتے پھر اُسنے کہا کہ تم آگئے اور داخل ہوے اُن شہرون مین جنکی نسبت کسی بادشاہ نے جرأت آنے اور داخل ہونے کی نہین کی اور اہل فارس اور جرامقہ اُن شہرون مین آئے اور پشیمان ہوکر پھر گئے تھے اور اپنی مراد کو نہ پہونچے اور اب تم ہمپر غالب ہوگئے ہو اور حال یہ ہی کہ غلبہ ہمیشہ نہین رہتا ہی اور ہمارے سردار وردان نے بنظر شفقت کے تمھارے حال پر مجھکو تمھارے پاس بھیجا اور اُسنے کہا ہی کہ مین ہر ایک کو تمھارے لشکر سے ایک ایک کپڑا اور عمامہ اور دینار اور تمکو ایک سو دینار اور دس کپڑے اور تمھارے خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک ہزار دینار اور سو کپڑے دونگا اس شرط سے کہ تم مع لشکر اپنے پلٹ جاؤ کیونکہ ہمارے تعداد مثل چونٹیون کے ہی اور تم یہ نہ سمجھو کہ یہ گروہ مثل اُن اشخاص کے ہی جنسے تم لڑائی ہوے اور لڑ چکے ہو اسواسطے کہ بادشاہ نے نہین بھیجا ہی اس لشکر مین مگر بڑے بڑے سرہنگان جنگ آزمودہ اور پرستوا ترسایان کو پس خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ نہ پھرینگے اور نہ پلٹ جاوینگے ہم تمسے مگر بسبب ایک کے تین باتون سے یا داخل ہو تم ہمارے دین مین اور کہو تم جو ہم کہتے ہین یا ادا کرو جزیہ یا لڑو ہمسے اور جو تعداد اپنی مثل چونٹیون کے بیان کرتے ہو پس بتحقیق اللہ تعالی نے ہمسے وعدہ مدد دہی کا فرمایا ہی بزبان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اس مضمون کو اپنی کتاب مین بیان کیا ہی اور جو تم ہمکو طمع کپڑون اور دینار کی دیتے ہو پس عنقریب دیکھوگے تم اپنے کپڑون اور اپنی نعمتون کو ہمارے پاس اور اپنے شہرون کو ہماری ملک مین پس راہب نے کہا کہ مین اس تمھاری گفتگو سے اپنے سردار کو مطلع کرونگا پھر پلٹ گیا وہ اور جو کچھ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جواب مین کہا تھا وردان سے بیان کیا پس وردان نے کہا کہ وہ ہمکو مثل اُن لوگون کے سمجھتے ہین جنسے کل مقابلہ ہوا ہی اور اُنکو ہم لوگون مین امید اور طمع لاحق ہوئی ہی اس سبب سے کہ ہمنے کمی کی اُنکی لڑائی مین اور بادشاہ نے دیران قوم اساقیہ اور ارد حانیہ اور ہرقلیہ اور کفار بطارقہ کو اُنکے مقابلے کے واسطے بھیجا ہی پس نہین ہی ہمارے اُنکے بیچ مین مگر ایک گروہ اکہ اُس گروہ سے مین ہم اُنکو مٹی مین ہمیشہ ڈال دینگے پھر راہب کیا اور وردان اپنے لشکر کو اور آمادہ جنگ ہوکر چلا اور آگے گیا اُسنے پیدل فوج کو صف باندھے ہوے اور اُنکے ہاتھون مین کمانین اور چھوٹے نیزے تھے پس یہ کیفیت دیکھکر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے پکارا اور کہا کہ اے مسلمانو بتحقیق بہشت آراستہ کی گئی ہی اور دروازہ آگ کا بند کرلیا گیا ہی اور ملائکہ قریب ہوے ہین اور حورون نے آراستگی اور زینت اختیار کی ہی پس بشارت ہو تمکو ساتھ زندگانی دائمی کے پھر پڑھی اُنھون نے یہ آیت ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ آخر تک برکت دیوے اللہ تعالی تم مین حملہ کرو پس خالد بن الولید نے کہا ٹھہرو اور توقف کرو اے معاذ تا اینکہ وصیت کرون مین لوگون کو پس مرتب کین خالد بن الولید نے صفین اُنکی اور کہا کہ ملا لو تم مونڈھون کو مونڈھون سے اور جان لو اس امر کو کہ یہ گروہ تمھارے دو چند ہین اور بڑھاؤ تم لڑائی کو اُنسے تا وقت عصر کے کہ بتحقیق وہ ایسی ساعت ہی کہ اُسمین تمھارے

---

۱۱ سورہ توبہ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتح اور غلبہ حاصل ہوا ہو اُنکے دشمنون پر اور احتیاط رکھو اس امر کی کہ پیٹھ پھیرو دشمن کے مقابلے سے
کیونکہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہو تمکو لطف و رحم ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالیٰ کے راوی نے بیان کیا ہو کہ جب قریب ہوئین دونون جماعتین
چلایا قوم ارمن نے تیرون کو ایک ساتھ پس مار ڈالا اُنھون نے لوگون کو اور زخمی کیا بہتون کو اور خالد رضی اللہ عنہ ابن الولید نے منع کیا
لوگون کو حملہ کرنے سے پس ضرار رضی اللہ عنہ بن الازور نے کہا کہ کوئی سبب ہمارے ٹھہر جانے کا نہین ہو کہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہی ہمکو اور سامنے
ہوا ہی ہمسے اور گمان کرتے ہین دشمن خدا اس امر کا نسبت ہمارے کہ ڈر گئے ہم اور بے صبری اختیار کی ہمنے پس حکم دو ہمکو حملے کا یا
شکلین ہم مین سے کچھ لوگ تاکہ دوڑین اور طول دیوین ہم لڑائی کو وقت حملے تک پس اُسی وقت حملہ کرینگے ہم سب تمھارے
حملے کے ساتھ خالد بن الولید نے کہا کہ اس کام کے واسطے خاص تمھین ہو ضرار رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہی خدا کی کہ کوئی چیز اس سے زیادہ میرے
دل کی مرغوب نہین ہی پھر نکلے ضرار بن الازور اور سینا اُنھون نے زرہ بطرس برادر بولس کو اور ڈال لیا بٹی ہوئی زرہ کو اپنے
چہرے پر اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور اُس اُس گھوڑے پر ایک عرق گیر ہاتھی کے چمڑے کا تھا اور وہ بھی بطرس کا تھا
اور چھپایا تھا ضرار رضی اللہ عنہ نے اپنے تئین بیچ لباس روم کے پھر چھوڑ دیا اور ڈھیلی کر دی باگ اپنے گھوڑے کی اور راست کر لیا اپنے نیزے کو
اور حملہ کیا پہلے صف رومیون کے پس چلائے اور پھینکے رومیون نے اُنکی طرف تیر اور پتھر لیکن کسی طرح کی ایذا نہین پہنچی ضرار رضی اللہ عنہ کو
اُنسے اور وہ در آتے اور پھاڑتے تھے اُنکی صفون کو اور مار ڈالتے تھے اُنکے دلیرون کو پس نہ تھا یہ حملہ مگر مثل ایک گرداب کے یہانتک کہ
مار ڈالا اُنھون نے بتیس آدمیون کو سوار اور پیدل سے حسان بن عوف نے بیان کیا ہو کہ مین نے گنا تھا ضرار رضی اللہ عنہ بن الازور کے
مقتولین کو اور جب وہ مارتے تھے کسی سوار یا پیدل کو تو مین اُسکا حساب کر لیتا تھا یہانتک کہ مارے گئے اُنکے حملے مین بتیس آدمی
پس بیس قدمی کی سوارون نے درمان حالیکہ وہ حیرتناک تھے ضرار کی معرکہ آرائی اور لڑائی سے پس ڈال دیا علیحدہ ضرار رضی اللہ عنہ نے خود کو
سر سے اور زرہ بافتہ کو چہرے سے اور کہا کہ ای بنی الاصفرین ضرار بن الازور ہون اور کل مین تمھارا ساتھی اور یار تھا اور آج تمھارا
مخالف ہون اور مین قاتل حمران بن وردان کا ہون اور مین بلا ہون غلبہ دیا گیا اور مقرر کیا گیا کفار پر مین مٹانے والا
تمھارا ہون ہر جگہ پر راوی نے بیان کیا ہو کہ جب سُنا اُنھون نے یہ کلام ضرار رضی اللہ عنہ کا پہچان گئے وہ اُنکو اور فوراً پلٹے بجانب اپنی
پشت کے پس طمع کی ضرار رضی اللہ عنہ نے اُنپر اور حملہ کیا اُنکے پیچھے پس اسی حالت مین ہم آپڑے اُنپر رطبا رقہ اور اراحیہ اور ہرقلیہ اور مذبحہ
پس پیچھے پھیرے ضرار رضی اللہ عنہ بن الازور پس کہا وردان نے کہ یہ بدوی کون شخص ہو اُسکے ساتھیون نے کہا کہ یہ وہی شخص ہو جو
کبھی برہنہ تن نیزہ لیکر ظاہر ہوتا ہو اور کبھی بدون نیزے کے اور کبھی ساتھ تیر کمان کے پس جب وردان نے ذکر ضرار رضی اللہ عنہ کا سُنا سانس لی
اوپر کی اُسنے اور کہا یہی قاتل میرے بیٹے کا ہو اور کم کرنے والا میرے کنبے کا ہو اور مین تحقیق خواہش رکھتا ہون اس بات کی
کہ کون شخص میرا بدلا اس شخص سے لیگا اور جو مجھسے مانگیگا وہ پاویگا پس قصد کیا بجانب وردان کے
ایک سرہنگ آزمودہ جنگ نے قوم اراحیہ سے اور وہ حاکم طبریہ کا تھا پس کہا اُسنے وردان سے کہ مین تمھارا بدلا لونگا
پھر ڈھیلی کر دی اُسنے باگ اپنے گھوڑے کی پس حملہ کیا ضرار رضی اللہ عنہ پر پس نہین گردانے دیے اُن دونون نے زیادہ تین گھڑی سے

تا اینکہ نیزا مارا ضرارؓ نے اسکے اور پھاڑ ڈالا اُس ضرب سے اُس کافر کی زرہ کو پس گرا وہ بیہوش ہو کر اور مر گیا پس کہا وردان نے
کہ نہ لایا وہ ضرار کو مجھ تک اور اگر لاتا وہ ضرار کو اور مین دیکھ لیتا اُسکو اپنی آنکھ سے جب بھی مین تصدیق نہ کرتا اور کیونکر طاقت
رکھیگا آدمی جن کی لڑائی کی اور نہین مقابل پاتا ہون اُسکے واسطے سوائے اپنے پھر اُترا وہ اپنے گھوڑے سے اور پہنا
اپنی زرہ کو اور ڈال لیا موتیون کی زرہ کو اپنے بدن پر اور رکھ لیا سر پر تاج کو بغرض ظاہر کرنے اپنے دبدبے کے ضرار پر پھر
سوار ہوا عربی گھوڑے پر اور ارادہ نکلنے کا کیا پس آگے آیا اُسکے بطریق دریکان قوم اردحانیہ سے کہ نام اسکا اصطفان
تھا اور وہ حاکم عمان کا تھا پس بوسہ دیا اُسکی رکاب کو اور کہا کہ ای سردار مین تیرا بدلا لونگا اِس ناکس سے اور مار ڈالونگا اُسکو
یا پکڑ لونگا پس اِس صورت مین آیا تو اپنی بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کردیگا پس کہا وردان نے کہ وہ تیرے ہی واسطے ہے اور
تیرے ہی سامنے ہے پھر اور تو کیا چاہتا ہے اور مین گواہ کرتا ہون اِس امر پر اُن لوگون کو جو موجود ہین بادک شام اور خاصان
بادشاہ سے پس جب اصطفان نے یہ کلام سُنا نکلا وہ بحالت دلیری کہ مثل شعلہ آگ کے اور حملہ کیا ضرارؓ پر اور کہا کہ خرابی ہو تجکو
لو تم مجھسے وہ چیز جسکے دفع کی طاقت تجکو نہین ہے پس نہ سمجھے ضرار اُسکے کلام کو جو رومی زبان مین کہا اُسنے غیر از نیکہ ہوشیار ہو گئے
وہ اُس سے اور حملہ کیا اُسپر اور نکالی اصطفان نے ایک صلیب سونے کی جسمین چاندی کی زنجیر تھی اور ڈال لی اُسکو اپنے گلے مین
اور چومتا تھا اُسکو پس ضرارؓ بن الازور نے دیکھا کہ وہ اُس صلیب سے اعانت چاہتا ہے پس کہا ضرار نے اُس سے کہ اگر تو صلیب سے
مجھپر اعانت چاہتا ہے تو مین اعانت چاہتا ہون تجھپر ساتھ نزدیک قبول کرنے اُسکی کہ جو اُسکو بلاتا ہے اُسکے نزدیک وہ
آجاتا ہے پھر حملہ کیا اُسپر اور دکھایا دونون نے حملے مین گھاتین لڑائی کی یہانتک کہ بیقرار ہو گئے لوگ اُنکی لڑائی سے پس
چلاکر کہا خالد بن ابو لید رضی اللہ عنہ نے کہ ای بیٹے ازور کے یہ کیا سستی اور غفلت اور طول دینا لڑائی کا ہے حالانکہ آگ تمھارے
دشمن کے واسطے روشن کی گئی ہے احتیاط کرو تم خوف اور بددلی سے اسواسطے کہ تم پروردگار کے سامنے ہو پس ہوشیار اور
متنبہ ہو گئے ضرارؓ بن الازور اِس کلام کے سُننے سے اور کانپنے لگے گھوڑے کے زین پر اور حملہ کیا اپنے دشمن پر راوی نے بیان
کیا ہے کہ شور کیا رومیون نے اور شجاعت دلاتے تھے وہ اصطفان کو اور دونون لڑائی سخت مین تھے یہانتک کہ گرم ہوا
آفتاب اور لے لیا اُن دونون کو پسینے نے اور تھک گئے دونون کے گھوڑے پس اشارہ کرکے کہا اصطفان نے ضرارؓ سے کہ پیدل
ہو کر ہم تم لڑین پس بنظر مہربانی کے اپنے گھوڑے سے ضرار نے قصد اُترنے کا کیا کہ دفعۃً ایک سوار صفون روم سے نکلا ایک
گھوڑا کوتل لیے ہوئے اور وہ غلام اصطفان کا تھا پس جب ضرار نے اُسکو دیکھا چلاکر اپنے گھوڑے سے کہا اور لوگ سُنتے تھے اور
وہ یہ کہتے تھے کہ مضبوط ہو اور چالاکی کر تو میرے ساتھ ایک گھڑی نہین تو شکایت کرونگا مین تیری پاس قبر شریف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس ہنہنانے لگا گھوڑا اُسکا اور بازو کھولکر چلا اور بڑھکر لیا ضرارؓ نے اصطفان کے غلام کو اور
ضرب نیزے سے مار ڈالا اُسکو پھر لے لیا کوتل گھوڑے کو اور سوار ہوئے اُسپر اور چھوڑ دیا اپنے گھوڑے کو بجانب مسلمانون کے
پس آملا وہ مسلمانون مین پھر پلٹے ضرارؓ بجانب اصطفان کے پس جب دیکھا اصطفان نے کہ ضرارؓ نے اُسکے غلام کو مار ڈالا

ف ضرار بن الازور رضی
ضرار بن الازور نے
اصطفان کے
ابن دین مین ۱۲

اور غلام کے گھوڑے پر سوار ہین یقین کیا دشمن خدا نے اپنے ہلاک کا اور جان لیا اُسنے کہ بیشک ضرار ارادہ قتل اُسکے مین ہین
پس جب دیکھا اور جانا ضرار نے اُسکی سُستی کو قصد حملے کا کیا اُسپر اور وہ اِسی حالت مین تھے کہ دفعتہً دیکھا اُنھون نے ایک گروہ
سوارون کو آتے ہوے لشکر روم سے اور صورت اُسکی یہ ہوی کہ جب وردان نے اصطفان کو قریب بہ ہلاکت دیکھا اور جان لیا
اُسنے کہ اگر وہ کمک نہ کریگا تو اصطفان ہلاک ہوجاویگا پس کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ ای قوم اِس شیطان نے کھایا ہی ایک ٹکڑا
میرے جگر کا اور اگر آج مین اُسکو نہ مارونگا تو مین اپنے کو آپ ہلاک کرونگا ضرور ہی مجھکو اِس سے مقابلہ کرنا اور چھوڑ دونگا
بادشاہون کو اِس حالت مین کہ سرزنش کرینگے وہ میری نکلنے اور مقابلے کو اِس بدوی ضعیف کی طرف راوی نے بیان
کیا ہی کہ نہ دور ہوے بطارقہ اور قیاصرہ اور ہرقلیہ یہانتک کہ وردان نے واسطے مقابلے ضرار کے قسم صلیب کی اُنکو دلائی پس
نکلا وہ بجانب ضرار کے ساتھ دس آدمیون کے قربانی والے لوگون سے اور وہ زرہین پہنے ہوے تھے اور اُنکے پالونون مین
موٹے لوہے کے تھے اور بازو اُنکے بھی لوہے کے تھے اور اُنکے ہاتھون مین لوہے کے عمود تھے اور وردان لپٹا ہوا تھا اپنی زرہ مین
اور اُسکے سر پر تاج تھا پس نکلے وہ لوگ اور وردان اُنکے آگے تھا مثل شعلۂ آگ کے اور دیکھا اِس حال کو اصطفان نے جو ضرار سے
لڑ رہا تھا پس قوت حاصل کی اور مضبوط ہوگیا دل اُسکا بعد اِسکے کہ وہ یقین ہلاک کا رکھتا تھا اور خوشی حاصل کی اِسنے واسطے لڑائی کے
بعد ازانکہ یوسی خلاص کے اور چلاکر کہا ضرار سے کہ آمادہ ہو واسطے لڑائی کے پس نہ التفات کیا ضرار نے بطرف اُسکے اور نہ بجانب اُن
لوگون کے جو ضرار کی طرف آتے تھے مگر یہ کہ مستعد ہوگئے وہ اُنکے مقابلے کے واسطے پس وہ اِسی حالت مین تھے کہ دفعتہً دیکھا خالد
بن الولید نے قوم کو آتے ہوے اور دیکھا تاج کو کہ چمکتا تھا اُنکے سردار کے سر پر پس کہا خالد بن الولید نے کہ تاج نہین ہوتا ہی مگر بادشاہ
سر پر اور بیشک یہ سردار قوم کا ہی کہ ہمارے ساتھی کی طرف خروج کیا ہی پس ہمکو بھی مدد دہی اپنے ساتھی کی چاہیے پھر کہا خالد
بن الولید نے اپنے ساتھیون سے کہ نکلو تم میرے ساتھ دس آدمی تاکہ برابر ہوجاوین ہم قوم کے پھر نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
ساتھ دس آدمیون کے اپنے بہترین ہمراہیون سے پس چھوڑ دیا اور ڈھیلی کردین اُنھون نے باگین اپنے گھوڑون کی قوم کی
طرف اور پہونچے رومی بجانب ضرار کے پس صبر کیا ضرار نے اُنکے مقابلے مین مثل صبر بڑے مرتبے والون کے اور لڑے اُنسے
یہانتک کہ پہونچ گئے خالد بن الولید مع ہمراہیان اپنے اور پکار کر کہا کہ بشارت ہو تمکو ای ضرار پس بتحقیق اللہ تعالی نے
سعید کیا تمکو پس نہ خوف کرو تم کفار سے پس کہا ضرار نے کیا نہین نزدیک ہی مدد اللہ کی طرف سے راوی نے بیان
کیا ہی کہ گھیر لیا خالد بن الولید نے اُنکو مع اپنے ساتھیون کے اور متوجہ ہوے لوگ یمین اور جدا ہوا ہر ایک شخص بمقابلے
ہر ایک شخص کے اور خالد بن الولید نے طلب کیا سردار قوم یعنی وردان کو اور ضرار بن الازور اپنے خصم سے لڑ رہے تھے اور
حال اُنکے حضم کا یہ تھا کہ تھک گئے تھے بازو اور کانپنے لگے تھے ہاتھ اُسکے پس بدل گئی خوشی اُسکی ساتھ رنج کے جب دیکھا اُسنے
خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیون کو پس دیکھتا تھا وہ دائین اور بائین اور نہین جنبش تھی اُسکے گھوڑے کو پس سمجھ گئے
ضرار بن الازور حال اُسکا اور حملہ کیا اُسپر ساتھ نیزے کے پس جب یقین ہوا اُسکو اپنی موت کا گرا دیا اُسنے اپنے تئین گھوڑے سے

فاذا ذکر خالد اور اُسنے وردان کا بجاے عن دس آدمیون کے

اور بھاگا پس ضرارؓ بھی گھوڑے سے اُتر کر اُسکے پیچھے دوڑے اور پہونچ گئے اُس تک پس اُسی وقت پھینک دیا ضرار نے نیزے کو
اپنے ہاتھ سے اور دونون کشتی لڑنے لگے زمین پر اور ایک نے دوسرے کا مونڈھا پکڑا اور معرکہ آرائی کی اور تھا دشمن خدا مثل
بڑے پہاڑ اور پتھر کے اور ضرارؓ بن الازور دُبلے پتلے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اُنکو حیلہ اور قوت عطا فرمایا تھا پس جب بڑھی اُنمین
معرکہ آرائی پکڑ لیا ضرارؓ نے جاے بند شزار دشمن خدا کو اور اُٹھا لیا اُسکو زمین سے اور دے پٹکا پس چلایا دشمن خدا کا اور بر
رومی زبان مین وردان سے کہا کہ ای سردار بچا تو مجھکو اِس مصیبت سے جسمین ہون مین کہ ہلاک ہوا مین پس چلا کر کہا وردان نے
کہ سختی ہو تجھپر مجھکو کون بچا دیگا ان درندہ جانورون سے اور سُنا خالد بن الولید نے آواز اور زیادہ گوئی اُسکی اور وہ دونون
آپسمین گفتگو کرتے تھے پس امید اور طمع کی خالد بن الولید نے اور حملہ کیا وردان پر اور قصد کیا ضرارؓ نے اپنی نزدیکی پر اور دیکھا
اُنھی دونون کی طرف جوانان دونون لشکر نے اور شور کیا رومیون نے اور تکبیر کہی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
پس نہ چھوڑا ضرار نے اپنے نزدیک ولے کو مگر یہ کہ چڑھے اور قائم ہوے اُسکے سینے پر اور وہ ڈرتا تھا اُنکے نیچے اور آواز اور
فریاد کرتا تھا مثل آواز شتر نر کے اور ہر ایک شخص قوم کا باور کرتا تھا وہ وہی اپنے ساتھی سے پس اسی حال مین نکالا ضرار نے
اپنی تلوار کو اور مارا اور ٹھہرایا اُسکو دشمن خدا کے سینے مین پس نکلی تلوار اُسکے حلق کی طرف سے اور فریاد کی اور چلایا دشمن
خدا اِس شور سے کہ سُنا اُسکو دونون لشکرون نے اور اُسکی آواز سُنکر سب رومیون نے حملہ کیا اور ٹوٹ پڑا لشکر پس جب دیکھا
ضرارؓ نے اِس معاملے کو اور یہ کہ مصیبت ڈالی اُنپر لشکر نے کہا اُنھون نے اپنے دل مین کہ مین نہ تنہا توقف نہین کر سکتا ہون کہ
روندڈالین مجھے گھوڑے دشمنون کے اپنے سُمون سے پھر تکبیر کہی اور مکا مارا سر دشمن خدا کا اور اُٹھکر کھڑے ہوے اُسکے سینے
پر سے اور وہ بھرے ہوے تھے خون مین پھر تکبیر کہی اُنھون نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے اور حملہ کیا اُنھون نے اپنی جگہ سے اور حملہ کیا
رومیون نے جیسا کہ بیان کیا ہمنے لشکے میمنہ والون نے معاذ بن جبل پر اور میسرہ والون نے سعید بن عامر پر اور چلائے قوم ارمن
اور عرب نے تیر ایک دوسرے پر یہانتک کہ چھپا دیا اُنھون نے آفتاب کو کثرت تیرون سے اور پکار کر کہا سعید بن زید
بن عامر بن نفیل نے کہ ای گروہ مسلمانون کے یاد کرو تم اِس واقعے کو اللہ تعالیٰ کے سامنے اور احتیاط رکھو اِس امر سے کہ
پیٹھ پھیر کر بھاگو اور مستوجب آگ دوزخ کے ہو صبر کرو ای بچانے والو دین کے اور پڑھنے والو قرآن کے اور زیادہ کیا سعید نے
اپنے کلام سے لوگون کی خوشی اور جرأت اور بر معرکہ لڑنے کو راوی نے بیان کیا ہے کہ لڑے آپسمین دونون فریق یہانتک
کہ قریب ہوا وقت عصر کا پس جدا ہو گئے آپس سے اور دونون گروہ کے لوگ مارے گئے مگر مشرکین بہ نسبت مسلمانون کے بہت
مقتول ہوے اور جو پہلے واقعہ جنادین مین مسلمانون سے شہید ہوے تھے اُنکے نام یہ ہین سلمہؓ بن ہشام المخزومی اور
نعمانؓ العدوی اور ہشامؓ بن العاص السہمی و رہبانؓ بن سفیان اور عبداللہؓ بن عمرو الدوسی اور ذرؓ بن عوف الغفری اور
راعبؓ بن ربیعہ الخزرجی اور قادمؓ بن مقدام الزہری اور ذوالیسارؓ بن خزیمہ التمیمی اور حزامؓ بن سالم العنزی اور
سعیدؓ بن عاص بن ابی لیلی الکلابی اور حازمؓ بن بشر السکسکی اور امیہؓ بن حبیب بن سیار احمر بن عبداللہ بن عبداللہ اور

ف ... سعید بن عامر بن نفیل ... سعید بن زید ... خزاعی العدوی ... ہشام بن العاص السہمی وعبداللہ بن ... الدوسی وذر بن عوف ... الغفری اور ربا فی پس ... اور بارہ آدمی عوام الناس ۱۲

مرہف بن واثق الیربوعی اور محلی بن حنظلۃ الثقفی اور عدی بن یسار اسدی اور مالک بن نعمان الطائی اور سالم
بن طلحۃ الغفاری اور بارہ آدمی اور عوام الناس سے جنکے نام نہین معلوم ہوے پس کل تیس آدمی ہوے رضی اللہ عنہم اجمعین
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اس موکے مین قریب تین ہزار رومی کے مارے گئے اور اُنمین دنل بادشاہ اُنکے تھے
اور نام اُنکے یہ ہین مارس بن منافا حاکم عمان اور اُسکے گرد و نواح کا اور مرقس بن لبنا حاکم سمین اور دیر ایوب اور نوی کا
اور دمذر بن قالا حاکم جولان کا تا مقام کہف اور رقیم کے اور لاون بن جنہ حاکم جبل السواد اور عاملہ کا اور مرر عون
بن رومیس حاکم غزہ اور عسقلان کا اور نجا بن عبد المسیح حاکم حلحول اور اُسکے بلاد متعلقہ کا اور جرقیاس بن جرون حاکم
یافا اور رملہ کا اور مریونس حاکم ارض بلقا کا اور کورک حاکم نابلس کا اور نیز حاکم زمین عواصم کا جسکا نام معلوم نہین ہوا
پھر جدا ہوئی قوم اور پلٹ آیا وردان اپنی جگہ پر اور بھر لیا اُسکے دل نے بڑے رعب کو دیکھنے شدت صبر مسلمانون سے پیچ لڑائی کے
پس جمع کیا اُسنے سرہنگان جنگجو کو اور کہا کہ اے اہل ہمارے اس دین کے کیا کہتے ہو اور کیا صلاح دیتے ہو تم ان اہل عرب کے
مقدمے مین کہ بتحقیق مین اُنکو غالب دیکھتا ہون اور کسی طرح اُنکو مغلوب نہین پاتا ہون اور بتحقیق دیکھا مین نے اُنکی تلوارون کو
کاٹنے والی اور تمھاری تلوارون کو کند اور تمھارے گھوڑے ہانپنے والے اور اُنکے گھوڑے صبر کرنے والے اور اُنکے بازو سخت
اور تمھارے بازو سست اور وہ لوگ تمسے زیادہ تر مطیع ہین اپنے پروردگار کے اور بڑے تصدیق کرنے والے ہین
دل سے اور نہین خوار و خراب ہوے تم مگر بسبب ظلم اور فریب کاری کے اور نہین معلوم ہوتی ہی مجھکو تمھارے واسطے بقاے
دولت مگر اس صورت مین کہ دھو ڈالو تم جو تمھارے دلون مین نافرمانی خدا کی ہی اور کثرت گناہون سے توبہ کرو بجانب
اپنے پروردگار کے پس اگر ایسا کرو گے تو مین امید رکھتا ہون تمھارے غلبے کی تمھارے دشمنون پر اور اگر انکار کرو گے اس امر سے
پس قریب ہو جاؤ گے تم ہلاکت کے اسواسطے کہ بتحقیق اللہ تعالی نے سخت عذاب تمپر کیا ہی جو مسلط کر دیا تمپر ایسی قوم کو جو ہمارے
نزدیک کچھ شمار مین نہ تھے اور ہم اُنکی فکر نہین کرتے تھے اور نہین گذرے وہ ہمارے دلون مین کسواسطے کہ اکثر اُنمین سے
چرانے والے اور غلام بھوکے غریب تھے کہ قحط ملک مچا اور شدت تنگی اور بلا نے اُنکو ہم تک پہونچایا پس اب ہر گاہ کھائین
اُنھون نے اچھی چیزین اور میوجات تمھارے شہرون کے اور کھایا عوض روئی جو اور چینے کے صاف روئی گیہون کی
اور کھایا سرکہ اور زیت کی جگہ شہد اور گھی اور مسکہ تازہ اور انجیر اور نارنگی اور انار اچھی اور نادر چیزین اور سب سے بڑھکر یہ ہی کہ
پکڑ لیا اُنھون نے تمھاری عورتون اور مانوئن اور اولادون کو پس کیونکر صبر کیا تمنے بیحرمتی اپنی حریم اور بڑی بلا پر اور اوی
کہا ہی کہ نہین باقی تھا کوئی رومی مگر جلا کر رویا اور کف افسوس ملا اور بڑے غصے مین آئے وہ لوگ اور کہا کہ لڑینگے ہم
جبتک کہ ایک ہم مین کا باقی رہیگا اور نہو سکیگی یہ بات اُنسے اور ہم ماریںگے اُنکو تلوارون سے اور نیزون سے اور مٹا دینگے
اُنکو تیرون سے اور نہ کر سکینگے وہ لوگ ہمارے ساتھ جو معاملہ کہ ذکر کیا تو نے پس جب وردان نے یہ گفتگو اُنکی سُنی بہت
خوش ہوا اور پکارا اور بلایا قوم اور رؤساے بطارقہ کو واسطے مشورے کے اور کہا اُنسے کہ سُنا تمنے جو بادشاہ کے

لشکر نے کہا پس کہا ایک شخص نے قوم سے کہ ای وردان نہ اعتماد کر تو لوگون کی بات پر اور جلدی نہ کر تو اس بات کو کہ تو بلا مین ڈالا گیا ہی بسبب ایسی قوم کے کہ اُنکے معاملے مین تو برابری نہین کر سکتا ہی اور دیکھا تو نے ایک کو اُنمین سے کہ حملہ کرتا ہی وہ ہمارے تمام لشکر پر اور نہین پروا کرتا ہی ہمارے بہت ہونے سے اور نہین پھرتا ہی وہ جبتک کہ نہین مار ڈالتا ہی ہم مین سے لوگون کو اور اُن لوگون نے دل سے یقین کیا ہی اپنے نبی کے قول پر کہ اُنکے نبی نے اُنسے یہ کہا ہی کہ جو شخص ہم مین کا مارا جاویگا وہ دوزخ کو جاویگا اور جو مسلمان اُنمین سے مارا جاویگا وہ بہشت مین داخل ہوگا اور موت اور زندگی اُنکے نزدیک برابر ہی اور ہماری طرف کے لوگ بہت مارے گئے اور اُنکی طرف تھوڑے قتل ہوئے اور نہین معلوم ہوتی ہی مجکو تیرے واسطے کوئی صورت امید کی مگر یہ کہ پہونچے تو اُنکے سردار تک پس اگر مار ڈالا تو نے اُنکے سردار کو تو وہ سب شکست اُٹھا کر بھاگ جاوینگے اور تیرا پہونچنا اُنکے سردار تک نہین ہو سکتا ہی مگر کسی حیلے اور فریب سے پس وردان نے کہا کہ کون حیلہ اُنمین چل سکتا ہی حیلہ اور فریب تو وہی لوگ خوب جانتے ہین پس اُس بطریق نے کہا کہ حیلہ یہ ہی کہ طلب کر تو اُنکے سردار کو واسطے گفتگو اور سوال جواب کے پس جب تمام ہووے گفتگو قصد کر تو اُنکی طرف اور گردن پکڑ لے اُنکی اور آواز دے اپنی قوم کو واسطے اعانت کے جو پیشتر سے کچھ لوگ پوشیدہ ہون پس وردان نے کہا کہ مجکو کوئی راہ اُنکی طرف نہین ملتی ہی کہ وہ سخت سرکش ہین اور پہونچنا اُن تک دور ہی اور نہ مین اُنسے گفتگو کر سکتا ہون اور نہ اُنکا شکار مجھسے ہو سکتا ہی پس اُس بطریق نے کہا کہ مین ایک تدبیر بیان کرتا ہون اگر تو کریگا اسکو تو سردار مسلمانون تک پہونچ جاویگا اس حیثیت سے کہ وہ تجھ تک نہ پہونچینگے اور وہ تدبیر یہ ہی کہ تو دس جوان دلیر اپنے لشکر سے لے اور چھپا کر بٹھلا دے اُنکو ایک طرف لشکر کے قبل اسکے کہ جاوے تو سردار مسلمانون کے پاس پس جب آوین سردار مسلمانون کے تیرے بلانے سے تو اُنکو لیکر چلا آ تو گاڑے کی جگہ تک اور بیٹھ جا تو اور وہ اس جگہ مین اور باتون مین لگا اُنکو یہانتک کہ وہ تیری طرف سے مطمئن ہو جاوین پھر حملہ کر تو اُنپر اور پکار قوم اپنی کو کہ وہ دوڑ آوینگے تیرے پاس اور کاٹ ڈالینگے اُنکے ٹکڑے ٹکڑے اور کفایت کرینگے اُنکی مشقت دہی کو اور متفرق ہو جاوینگے ساتھی اُنکے اور پھر نہ اکٹھا ہونگے اُنمین سے وہ پس جب وردان نے یہ کلام اسکا سُنا خوش ہوا اور کہا کہ اچھی بات ہی جو تو نے کہی اور میری رائے تیرے بیان کے موافق ہی لیکن یہ امر تو نہین ہو سکتا ہی مگر رات کے وقت اور صبح نہونے پاوے کہ ہم اس رائے سے فارغ ہو جاوین پھر وردان نے ایک شخص کو نصاریٰ شام سے بلایا اور وہ رہنے والا حمص کا اور نام اسکا داؤد تھا پس کہا اس سے کہ مین جانتا ہون کہ تو خوش بیان ہی اور مضبوط دل اور گفتگو مین فلاح پانے والا اپنی دلیل سے ہی اور مین چاہتا ہون کہ تو ان اہل عرب کے پاس جا اور درخواست کر اُنسے کہ موقوف کر دیوین ہمارے اور اپنے بیچ مین لڑائی آج باقی دن تک اور درخواست کر اُنسے کہ صبح کے وقت سردار اُنکا ہماری طرف آوے تاکہ مین بذات خود جاؤن اور اُنسے ملاقات کرون اور شاید کہ اس ملاقات مین صورت صلح کی ٹھہرا لیوین اور دیوین ہم اُنکو مال جسقدر کہ وہ مانگین داؤد نے کہا افسوس ہی تجھپر کہ خلاف بادشاہ کے تو کرتا ہی جسنے حکم لڑائی کا دیا ہی تجکو اور اگر مصالحہ کریگا تو اپنے اور اہل عرب کے بیچ مین پس منسوب کیا جاویگا تیری طرف ڈر اور خوف اور مجھسے کبھی نہوگا کہ مین اہل عرب سے ایسی گفتگو کرون اور بادشاہ کو میرے درمیانی ہونے کی خبر پہونچے اور قبول کرے وہ مجکو وردان نے کہا

سختی ہو تجھپر مین نے تو اس امر مین ایک فریب کا ارادہ کیا ہی کہ پہونچ جاؤن سردار مسلمانون تک اور مار ڈالون انکو اور متفرق
ہو جاوین یہ لوگ اور ہلاک کرون مین انکو تلوار سے پھر بیان کیا اُس سے حال اپنے ارادۂ فریب کا ساتھ خالدؓ بن الولید کے پس کہا داؤد نے
کہ ای وردان باغی اور فریب کا خوار رہتا ہی اپنے سب کام مین پس تجکو چاہیے کہ لشکر لیکر لڑنے اور اس ارادے کو چھوڑ دے
پس غصے مین آیا وردان اور کہا کہ مین تجھسے اس امر مین مشورہ نہین لیتا ہون اور نہین حکم دیتا ہون تجکو مگر یہ کہ جا تو میرا پیام لیکر
پس کر تو جو مین نے حکم دیا ہی اور چھوڑ دے جھگڑنے کو داؤد نے کہا کہ تمھارا کہنا مین نے بخوشی منظور کیا پھر روانہ ہوا وہ اور برا
جانا اسنے اس معاملۂ فریب کو جو وردان سے سنا تھا اور دل مین کہا کہ وردان نے یہ ارادہ کیا ہی کہ اپنے بیٹے سے جا ملے پھر وہ
قریب لشکر مسلمانون کے آکر ٹھہرا اور آواز بلند سے پکار کر کہا کہ ای گروہ عرب کے آیا کافی جانتے ہو تم لڑائی اور خونریزی کو پس
بتحقیق اللہ تعالی اسوال کریگا تمسے خونریزی کا اور ہمنے اتفاق کیا ہی ایک امر مین کہ ہم اسمین امید صلح کی رکھتے ہین پس چاہیے
کہ نکلے سردار تمھارے لشکر کا تاکہ بیان کرون مین اُس سے وہ بات جسکے واسطے مین بھیجا گیا ہون یا نکلے کوئی ایسا شخص سوائے
سردار کے جو پہونچا دے میرے پیغام کو پس نہین تمام ہوا تھا یہ کلام اسکا کہ نکلے خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ مانند شعلۂ آگ کے اور وہ
زرہ پہنے ہوے تھے اور انکے ہاتھ مین نیزہ تھا کہ رکھدیا تھا اُسکو درمیان دونون کانون گھوڑے کے پس جب داؤد نصرانی نے انکو
دیکھا کہا اُسنے کہ ٹھہر جاؤ تم ای عربی اپنی جگہ اور روش نرم پر کہ مین لڑنے کو نہین آیا ہون اور نہ مین لڑائی کے لوگون سے ہون
اور نہ مین طلب کرتا ہون نیزہ بازی اور شمشیر زنی کو اور مین ارادہ پیغام رسانی کا رکھتا ہون اور سُن تو تم جو مین کہتا ہون پس دو کر تم
مجھسے اپنے نیزے کو تاکہ گفتگو کرون مین تمسے پس پھیرا اور اُٹھا لیا خالدؓ بن الولید نے نیزے اپنے کو اور رکھ لیا اُسکو پہلو مین اور
نزدیک ہوے اس سے اور کہا کہ پہونچا تو اپنے پیام کو اور استعمال کر راستی کو حفظ اُٹھاوے تو اسمین کسواسطے کہ جو شخص سچ کہتا ہی وہ
نجات پاتا ہی اور جو جھوٹ بولتا ہی وہ گڑھے مین گرتا ہی داؤد نے کہا کہ سچ کہا تو نے ای اعرابی اور پیغام یہ ہی کہ بتحقیق ہمارا سردار بڑا جانتا ہی
خونریزی کو اور نہین چاہتا ہی تمسے لڑنے کو اور دونون طرف کے مقتولین کو دیکھکر غمگین ہوا ہی اور اُسنے یہ تجویز کی ہی کہ کچھ مال دیکر
خون آدمیون کا بچاوے بشرطیکہ ہمارے تمھارے بیچ مین ایک تحریر ہو جاوے جسپر تمھاری اور تمھاری قوم کے بڑے بڑے لوگون کی
گواہی ہو اس مضمون سے کہ تم ہمارے سردار اور اسکے ساتھیون سے تعرض نکرو اور ہمارے شہر مین نہ ٹھہرو اور ہمارے قلعون سے مزاحم نہو
پس اگر ایسا کروگے تو ہم امید رکھینگے تمھارے مضبوطی قول کی اور رضامندی تمھارے فعل کی اور ہمارا سردار تمسے درخواست کرتا ہی
کہ آج باقی دن تک لڑائی موقوف کرو پس جب صبح ہو تو تم اکیلے اپنی قوم سے نکلو اور کوئی تمھارے ساتھ نہو پس دیکھے اور معلوم کرے
سردار ہمارا کہ کس امر پر تم اور وہ متفق ہوتے ہو اور کس راہ پر تم چلتے ہو اور جوانمردی اور نرمی کرے بعض تم مین کا واسطے بعض کے
شاید کہ اللہ تعالی بچا دے تم دونون کی جہت سے خون لوگون کا جب خالدؓ بن الولید نے یہ کلام اسکا سُنا دیر تک سوچ مین رہے
پھر کہا کہ اگر وہ اس امر سے جو اُسکے دل مین ہی اور جسواسطے تجکو بھیجا ہی کوئی حیلہ اور فریب چاہتا ہی پس قسم ہی خدا کی کہ ہم جڑ مکر
اور فریب کی ہین اور اس امر مین کوئی ہمارا مثل نہین ہی پس اگر یہی امر اُسکے دل اور عقاد مین ہی تو نہین ہی یہ بات مگر بسبب عجز

ذکر القتال الخ
داؤد نصرانی کا

ہونے اُسکی موت کے اور منقطع ہونے امید اُسکی اور ہلاک ہوجانے تمھاری جماعت کے اور اگر یہ قول اُسکا سچ ہی پس نہ مصالحہ کرونگا
مین تمسے مگر اوپر قبول کرنے اسلام یا ادا کرنے جزیے کے تمھاری جماعت اور تمھارے ولا سے اور جو مال کا ذکر کیا تونے پس نہین خواہش
رکھتا ہون مین مال کی مگر اسی طریق سے جو کہا مین نے تجھسے پس لونگا مین وہ مال تمسے طول مدت مین فی کس ہر سال مین پس
گران گذرا دیگا اوپر کلام خالد بن الولید کا اور کہا اُسنے کہ تمھاری ہی خواہش کے مطابق ہوگا اور جسوقت تم دونون یکجا
اور موافق ہوگے فیصلہ اُسکا تم دونون کے بیچ مین ہوجائیگا اور آگاہ ہو تم کہ مین اب پھرا جاتا ہون اور تحقیق پھر گیا جب
اُسکے دل مین خالد بن الولید سے اور ڈرا اُس سے جو کچھ کہ سنا اُسنے پھر اپنے دل مین کہا اُسنے کہ قسم ہے خدا کی سچا ہے عربی اپنے قول مین
اور قسم ہے خدا کی مین جانتا ہون اس امر کو کہ وردان مارا جائیگا اور ہم بھی اُسکے بعد مارے جائینگے اور نہین مغفرت ہے مجکو مگر اسمین کہ سچ کہون
عربی سے اور لے لون اپنے اور اپنے اہل کے واسطے امان اُنسے پھر ملتفت ہوا وہ طرف خالد بن الولید کے اور کہا اے برادر عربی
مین ایک امر کہنے کو بھول گیا ہون اپنے سردار کی طرف سے خالد بن الولید نے کہا وہ کیا ہے اُسنے کہا کہ ہوشیار ہوجاؤ تم اور شفقت کرو
اپنے نفس پر اسواسطے کہ وردان نے تمھارے واسطے دل مین فکر مکر اور فریب کا کیا ہے پھر سب قصہ اُسنے بیان کیا اور کہا کہ مین
چاہتا ہون تمسے امان اپنے اور اپنے اہل و عیال کے واسطے پس خالد بن الولید نے کہا کہ امان دی مین نے تجکو اور تیرے مال کو اور تیری
اولاد کو بشرطیکہ تو خبردار رکھیگا قوم کو اور نہ فریب کریگا تو ہمسے اُسنے کہا کہ اگر مجکو فریب کرنا منظور ہوتا تو مین تمسے یہ حال نہ کہتا
پس خالد بن الولید نے پوچھا کہ قوم کے گاڈے کی جگہ کون ہے اُسنے کہا وہ جگہ نزدیک ٹیلہ ریگ کے دائین جانب اُنکے لشکر کے ہے
پھر رخصت ہوا اور پلٹ گیا اور اپنے سردار سے جواب خالد بن الولید کا بیان کیا پس خوش ہوا وردان اور کہا اب مین امید
رکھتا ہون صلیب سے کہ مجکو فتح دیگی اُنپر جیسے بلائے اُسنے دس آدمی بہادر اور دلیر اور کہا اُنسے پیدل ہوکر جاؤ تم اور پوشیدہ ہوکر بیٹھو
اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پھرے اُس مقام سے پس ملے اُنکو ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور دیکھا اُنھون نے خالد
بن الولید کو ہنستے ہوے پس کہا اُنھون نے کہ اے ابا سلیمان ہنستے ہوے رکھے اللہ تعالی تمھارے دانتون کو کیا حال ہے پس خالد
بن الولید نے سب حال جو اُس گاڈے کا تھا بیان کیا پس ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمھارا ارادہ کیا ہے خالد
بن الولید نے کہا مین ارادہ رکھتا ہون کہ اکیلا جاؤن مین اُنکے پاس پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ
اے ابا سلیمان قسم ہے اپنی جان کی کہ بیشک تم کافی ہو اُنکے واسطے لیکن اللہ تعالی نے تمکو یہ حکم نہین کیا ہے کہ اپنے ہاتھون سے
ہلاکت مین پڑو اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللّٰهِ
وَعَدُوَّكُمْ اور تمھارے مقابلے مین اُسنے دس آدمی آمادہ کیے ہین اور وہ خود گیارھوان ہے اور مجکو اطمینان نہین ہے
تمپر اُس ملعون سے مگر یہ کہ مقرر کرو تم بھی دس آدمی جیسا کہ اُسنے مقرر کیے ہین اور چھپا کر ٹھہراؤ اُنکو قریب اُنکے
اور جسنے راہ تمسے بتائی ہے آیا اُسنے وہ جگہ بھی بتائی ہوگی خالد بن الولید نے کہا ہان جگہ معلوم ہے ابوعبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہا پس حکم دو تم اپنے ساتھیون کو کہ گاڈا بیٹھین قریب اُنکے پس جب پکارے ملعون پکارو تم

اپنی قوم کو کہ اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے تو کفایت کرینگے اُس چیز کو جسکی احتیاط کرتے ہو تم اور ہم سب اپنے گھوڑون پر آمادہ
اور تیار رہینگے پس جسوقت تم دشمن خدا کے کام سے فارغ ہوگے ہم سب اُنپر حملہ کرینگے اور امید رکھتے ہین ہم اللہ تعالیٰ سے
مدد اور یاری کی پس خالدؓ بن الولید نے کہا کہ مین تمھاری راے کے خلاف نہ کرونگا پھر بُلایا خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ نے
دس آدمیون کو جنکے نام یہ ہین رافعؓ بن عمیرۃ الطائی اور مسیبؓ بن نجبۃ الفزاری اور معاذؓ بن جبل اور ضرارؓ
بن الازور اور سعیدؓ بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی اور سعیدؓ بن عامر بن جمیح اور ابانؓ بن عثمان بن سعید اور
قیسؓ بن ہبیرہ اور زفرؓ بن سعید البیاضی اور عدیؓ بن حاتم طائی پس جب یکجا ہوے یہ لوگ گاہ کیا خالدؓ بن الولید نے انکو
حیلہ اور مکر دیون سے اور کہا کہ جاؤ تم سب یہانتک کہ دراؤ تم اُس زمین نشیب مین جو دائین طرف ٹیلے ریگ کے ہے
اور چھپکر بیٹھو وہان پس جسوقت پکارون مین تمکو دوڑو تم اور ایک ایک مقابلے کے واسطے جُدا ہوجاؤ اور مجھکو دشمن
خدا کے مقابلے مین چھوڑو کہ مین مثل اور مانند اسکا ہون اور مین کفایت کرونگا اسکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس
ضرارؓ بن الازور نے کہا کہ ای سردار بہت تیز ہے اور بڑا معلوم ہوتا ہی یہ معاملہ اور ہم ڈرتے ہین اس بات کو کہ باز رکھین قوم
تمھین اپنے سردار سے اور پھرے وہ جماعت تمھاری طرف پس نہ مطمئن ہوگے تم اس امر سے کہ وہ کچھ بُرائی تمکو پہونچا دین اور
میری راے یہ ہی کہ ہملوگ اسی وقت اُنکے گاڈے کی جگہ پر جاوین پس اگر انکو سوتے ہوے پاوین تو قبل صبح کے انکو
مار کے اُنکی جگہ پر ہملوگ پوشیدہ ہوکر بیٹھین پس جسوقت تنہا ہو تم اور نزدیک تمھارے نکلین ہم لوگ اُسکی طرف گاڈے سے
بغیر کسی لڑنے والے اور خصومت کرنے والے کے پس ہنسے خالد بن الولید رضی عنہ انکے کلام سے اور کہا کہ تم جو بیان
کیا تمنے اگر کوئی طریق اسکے کرنے کا پاؤ تم اور ساتھ لے اوان لوگون کو جنکو مین نے مقرر کیا ہی اور تم اُنپر سردار ہو اور مین اللہ تعالیٰ سے
امید رکھتا ہون کہ تمکو تمھاری مراد کو پہونچاوے پس اگر ایسا ہوا تو بڑی کشود کار ہی پس ضرارؓ بن الازور نے کہا کہ مین
امید اُن تک پہونچنے کی رکھتا ہون اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر نکلے اور چلے وہ لوگ اور اُنکے ہاتھون مین تلوارین تھین اور
سلام کیا خالدؓ بن الولید اور مسلمانون کو اور استدعاے دعا کی انسے اور یہ روانگی ایک تہائی رات گذرے واقع ہوئی
اور ضرارؓ بن الازور سب کے آگے تھے اور اشعار بطور رجز کے پڑھتے تھے پھر چلکر پہونچے ٹیلۂ ریگ تک پس ٹھہرایا ضرارؓ
بن الازور نے اپنے ساتھیون کو اور کہا ٹھہر جاؤ تم اپنی جگہ اور روش نرم پر یہانتک کہ دریافت کرون اور خبر دون مین
تمکو قوم کے حال سے پھر نکالا ضرارؓ نے اپنے کپڑون کو اور لے لیا تلوار کو اور چلے چھپے ہوے پہاڑ اور ٹیلے کی آڑ مین تا اینکہ
پہونچے وہ نزدیک قوم کے اُسوقت کہ وہ لوگ بسبب مشقت لڑائی اُس دن کے بیہوش سوے تھے اور مطمئن اور
بے ڈر تھے اس امر سے کہ کوئی دشمن اُنکا قصد کریگا یا کوئی انسے مقابل ہوگا پس چاہا ضرارؓ بن الازور نے کہ قریب اُنکے جاوے
لیکن خوف اس امر کا ہوا کہ جگا دیگا ایک اُنمین کا دوسرے کو بسبب اضطراب کے جو وقت قتل اُنکے ہوگا پس پھرے اپنے
ساتھیون کی طرف اور کہا کہ بشارت ہو تمکو کہ تحقیق حاصل ہوئی تمکو وہ چیز جسکا ارادہ تم رکھتے ہو اور دور ہوا تمسے خوف اُس چیز کا جس سے ڈرتے ہو

پس نکال لو تم تلوارون کو اور چلاؤ انکی جانب اور مارو انکو جسطرح سے چاہو اور ہر ایک ہم مین کا ایک کے واسطے ہو
اور چاہیے کہ ضرب تلوار دن کی ایک ہو ن اور چھپاؤ تم جہانتک ہو سکے اپنی آوازون کو ساتھیون نے کہا کہ یہ سب بخوشی منظور ہی
پھر ہلکے اور سبک ہوے لوگ زرہون سے اور نکال لیا انھون نے تلوارون کو میان سے اور ضرار بن الازور لگے آگے ہونے
اور چلے تا نیکہ پہونچے قوم ملک اور ہر ایک کے ہتھیار کمین سے اسکے سر کے پاس تھے پس مسلمان متفرق ہو کر ہر ایک ایک کے
واسطے جدا ہو گئے پس جب قرار پکڑا انھون نے آخر بلند کیا تلوارون کو اور مارا قوم کے چہرون اور گردنون اور پیٹھون پر پس
نہ جاگے وہ لوگ مگر اسوقت کہ ضربات تلوارون نے لیا تھا انکو پس کاٹ ڈالا انکو ٹکڑے ٹکڑے اور فنا کر دیا سب کو پھر
لے لیے ہتھیار اور جو کچھ اسکے پاس تھا اور کہا ضرار نے بشارت ہو تمکو کہ یہ پہلی فتح ہی اگر چاہا اللہ تعالی نے اور امید رکھتے ہین ہم
اللہ تعالی سے تمام اور پورے کرنے وعدے کی پس تعریف کی انھون نے پروردگار کی بسبب اسکی مدد ہی کے اور شب گذرانی
انھون نے درانحالیکہ وہ شکر کرتے تھے اللہ تعالی کا اور مدد مانگتے رہے اسی سے اور وہ اسی حال مین تھے کہ سفیدی صبح کی
دکھائی دی پس بچا ہوے سب اور نکالے کپڑے اپنے اور پہن لیے کپڑے رومیون کے اور باندھ لیا انھون نے سر بند وغیرہ کو
اور بھیجکر بیٹھے اس جگہ سے کہ شاید آوے کوئی شخص بھیجا ہوا ورون کا اور چھپا دیا مقتولین کو بیچ نشیب ٹیلہ ریگ کے اور
ڈال دی اپنے اوپر مٹی اور مسلح ہو کر بیٹھے بامید کشود کار کے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب صبح ہوئی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
نماز صبح کی پڑھی ساتھ مسلمانون کے اور مرتب کیا اپنے ساتھیون کو بصورت لڑائی کے اور ظاہر کیا اپنے تئین لباس رومی
سرخ مین اور عمامہ زرد باندھا اور اسی طرح رومیون نے بھی صف بندی کی اور ظاہر کیے انھون نے ہتھیار اپنے اور بلند کیا
نشان اور صلبان کو پس مسلمان اسی حال مین تھے کہ دفعتہً ایک سوار فوج قلب رومیون سے نکلا اور ظاہر کیا کہ ای گروہ
عرب کے آیا بد عہدی اور فریب کیا تمنے کہان ہی وہ سعالہ جو کل تمھارے بیچ مین قرار پایا تھا پس نکلے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ہمارا طریقہ غدر اور بیوفائی کرنے کا نہین ہی پس اس سوار نے کہا کہ ردان چاہتا ہی کہ تم اسکے
پاس چلو تا کہ دیکھے اور دریافت کرے وہ اس بات کو کہ تم اور وہ کس امر پر اتفاق کرتے ہو پس خالد بن الولید نے کہا کہ پھیر جا اور کہہ تو
اس سے کہ آگاہ ہو مین آتا ہون بجانب اسکے بدون رمح اور بے صبری کے پس پلٹ گیا وہ سوار اور اطلاع دی اسنے ردان کو
جواب خالد بن الولید سے پس اسی وقت نکلا دشمن خدا لپٹا ہوا اپنی زرہ مین اور نمایش کی تھی دشمن خدا نے اپنی ساتھ گردن بند
جڑاؤ اور سر بند اور تاج کے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اسکو کہا کہ یہ سب مال لوٹ کا ہی مسلمانون کے واسطے اگر چاہا
اللہ تعالی نے پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ میرا گمان ہی کہ ضرار بن الازور اور ساتھی انکے پہونچ گئے ہمارے
دشمنون تک پس جسوقت دیکھو تم مجاکو حملہ کرتے ہوے پس حملہ کرو تم بھی مع اپنے ساتھیون کے پھر سلام کیا مسلمانون کو اور چلے
وہ اور اشعار رومائیہ پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب دیکھا دشمن خدا نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور انکے
لباس کو تعجب ہوا اور گمان کیا اسنے کہ وہ قریب تر انکے پاس پہونچتے ہین تا نیکہ پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نزدیک اسکے اور

اسی وقت وردان نزدیک ہوا ٹیلہ ریگ سے پس جب پہونچے خالد بن الولید نزدیک اُسکے اُتر پڑا وردان اپنے اشتر سے اور
اُترے خالد بن الولید اپنے گھوڑے سے اور بیٹھ گئے دونون اور وردان نے کھینچ لیا تلوار کو اپنے دونون ہاتھون کے بیچون بیچ
اپنے حملہ خالد بن الولید کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُسکے سامنے بیٹھ گئے اور کہا اُس سے کہ تو جو کچھ جانتا ہی اور استعمال کر
سچ کو اور اختیار کر حق کو اور جان لے اس امر کو کہ تو اُس شخص کے سامنے ہی جو نہین پروا رکھتا ہی مکر اور فریب کی کیونکہ وہ خود
جڑ اور کھینہ مکر اور فریب کا ہی پس کہا وردان نے کہ بیان کر تو تم مجھسے کہ تم کیا چاہتے ہو اور نزدیک ہوا ہی معاملہ میرے اور تمھارے
اور بچاؤ تم خون آدمیون کو اور جان لو تم اس امر کو کہ بتحقیق اللہ تعالی تمسے سوال اور مطالبہ کریگا اُس چیز کا جو تمنے کیا ہی اور
مار ڈالا ہی بندگان خدا کو پس اگر تم کوئی چیز دینا کی چاہتے ہو تو نہ بخل کرونگا مین اُسکے دینے سے بطور صدقہ اور خیرات کے
کسواسطے ہمارے نزدیک کوئی گروہ تمسے زیادہ ضعیف نہین ہی اور ہم اس بات کو جانتے ہین کہ تم لوگ قحط ملک کے رہنے والے
ہو ننگے اور بھوکے سے مرے ہوے ہو پس کہو جو کچھ تمکو منظور ہو اور تھوڑے پر تمسے اکتفا کرو پس جب سنا خالد بن الولید نے اُسکے
کلام کو کہا کہ ای گروہ نصرانیہ کے بتحقیق اللہ غالب در بزرگ نے بے پروا کر دیا ہی ہمکو تمھارے صدقے اور خیرات سے اور تمھارے
مال کو ہمپر حلال کر دیا ہی کہ ہم اُسکو آپسمین بانٹ لیتے ہین اور تمھاری عورتون اور اولاد کو ہمپر حلال کر دیا ہی مگر یہ کہ کہو تم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس اگر اس سے انکار ہی تو جزیہ دو ہر شخص کی طرف سے درانحالیکہ تم خوار
اور ذلیل ہونے والے ہو اور اگر اس سے بھی انکار ہی پس تلوار حاکم ہی ہمارے اور تمھارے بیچ مین تا دم مرگ اور اللہ تعالی
مدد دیگا جس شخص کو چاہیگا ہم مین اور تم مین سے اور ہمارے پاس تو تمھارے واسطے یہی ہی جو سنا ہی تمنے پس اگر اس سے انکار ہی
تو لڑائی موجود ہی اور قسم ہی خدا کی کہ ہمکو صلح سے لڑائی کی خواہش زیادہ ہی اور جو تو نے حال ضعف ہمارے گروہ کا بیان کیا ہی
پس قسم ہی خدا کی کہ تم لوگ ہمارے نزدیک مثل کتون کے ہو اور بتحقیق ایک شخص ہم مین کا کھائے ایک ہزار شخص کو ضعیف
جانتا ہی اور یہ گفتگو تیری اس قبیل کی نہین ہی جیسا کہ ہمارے ساتھ صلح کرنے والون نے گفتگو کی پس اگر یہ گفتگو تیری اس طمع سے ہی
کہ تو مجکو جدا اور اکیلا میری قوم سے پاکر مجھ تک پہونچ جاوے پس سے اور کر جس امر کا تو ارادہ رکھتا ہی کہ بتحقیق مین تیرے
واسطے مثل اور کافی ہون اگر چاہا اللہ تعالی نے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب وردان نے گفتگو خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ کی سنی اُٹھ کھڑا ہوا بدون اسکے کہ نکالے تلوار کو باعتماد اس امر کے کہ ساتھی اُسکے گاڑے سے نکلینگے پس اچک کر
دونون بازو خالد بن الولید کے پکڑ لیے اور ہلا لیا خالد بن الولید نے اُس سے اور لپٹ گئے اُسکو اور پکڑ لیا اُسکے دونون بازو کو اور
دونون آستین اور ایک نے دوسرے پر مضبوطی کی اور چلا کر پکارا دشمن خدا نے اپنی قوم کو اور کہا کہ دوڑو میرے پاس کو
کہ بتحقیق قابو مین کر دیا صلیب نے سردار عرب کو ہمارے پس یہ کلام اُسکا تمام نہین ہوا تھا کہ سنی قوم نے آواز اُسکی پس
دوڑے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پشت ٹیلہ ریگ سے مثل مرغان تیز چنگل زمین پر اُترنے والے کے اور پھینک دیا
اُنھون نے کپڑے پرانے اور رسن جو پہنے ہوے تھے اور نکال لیا تلوارون کو اور سب کے پہلے ضرار بن الازور تلوار لیے ہوے

تنکے بدن سوائے انار کے اور کوئی کپڑا نہین پہنے تھے اور مثل شیر کے جوش اور خروش مین تھے اور باقی لوگ اُنکے پیچھے تھے
پس متوجہ ہوا اور دیکھا دشمن خدا نے اُنکو آتے ہوے اور دو یقین رکھتا تھا کہ یہ لوگ میری قوم کے ہین تا اینکہ جب اُسکے قریب
پہونچے دیکھا اُسنے قوم کے آگے ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ کو اور وہ مثل گرگ کے جست کرتے ہوے بعجلت اُسکی طرف آتے
اور تلوار کو جنبش دیتے اور ہلاتے تھے پس جب دیکھا وردان نے ضرار کی کیفیت کو کپنے لگے ہاتھ اُسکے اور سست ہوے بازو اُسکے
اور کہا کہ اے خالد بن ولید تجھ پر سلام اللہ کا اور اُسکے رسول کے سوال کرتا ہون کہ تم مجھکو مار ڈالو یہ شیطان مجھکو نہ مارے کہ مین متغیر حال
ہوتا ہون اُسکی صورت سے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تیرے قائل خواہ مخواہ وہی ہین پس خالد اور وردان مین
یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ پہونچگئے ضرار بن الازور اور وہ جنبش دیتے تھے تلوار کو اور جوش مین آتے مثل شیر کے اور اشعار رجز کے
پڑھتے تھے اور کہا کہ اے دشمن خدا کہان گیا تیرا دیندا بکر اور حیلہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو تلوار کو چمکایا
ضرار نے اُسکی طرف پس کہا خالد بن الولید نے کہ توقف کرو اے ضرار اور باز رہو تم اُسکے پاس جانے سے اور صبر کرو یہانتک
کہ حکم کرون تمکو اُسکے مار ڈالنے کا اور پہونچگئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلوارون کو ہلاتے اور چمکاتے ہوے
اور دوڑے وہ سب وردان کی طرف قتل کرنے کو پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا اُنسے کہ تم سب اپنے طریقے اور
روش نرم پر رہو اور توقف کرو یہانتک کہ حکم دون مین اُسکے مار ڈالنے کا اور دیکھا وردان نے اِس مصیبت اور سختی کو
پس ڈر گیا وہ اور کپنے لگے ہاتھ اور بازو اُسکے اور گر پڑا وہ زمین پر اور اشارہ کرتا تھا وہ اپنی اُنگلی سے اور پکار کر کہتا تھا
امان امان پس خالد بن الولید نے کہا کہ امان اُسکو دی جاتی ہے جو مستحق امان کا ہوتا ہے اور تو وہ شخص ہے کہ بتحقیق ظاہر کیا تو نے
ہمسے طریقہ سلامت روی اور مصالحے کو اور پوشیدہ کیا تو نے ہمارے لیے فریب اور مکر کو واللہ خیر الماکرین پس جب سنا
ضرار بن الازور نے یہ کلام خالد بن الولید کا نہ مہلت دی اُسکو اور مارا تلوار اُسکے رگ شانے پر پھر لپک کر لیا تاج کو
اُسکے سر سے اور کہا جس شخص نے سبقت کی کسی چیز کی طرف وہ مستحق اُسکا ہے اور پڑین اُسپر تلوارین مجاہدین کی پس کاٹ ڈالا
اُسکو ٹکڑے ٹکڑے اور دوڑے اُسکے کپڑون کی طرف پس لے لیا اُسکو پھر خالد بن الولید نے اپنی قوم سے کہا کہ مجکو تمھارے واسطے
اُسکی قوم کی طرف سے اطمینان نہین ہے کسواسطے کہ وہ حال اپنے ساتھی کا دیکھ رہے ہین پس کاٹ لو تم سر دشمن خدا کا اور
پہن لو کپڑے رومیون کے اور متوجہ ہو واسطے مقابلے اُسکی قوم کے پس جب قریب اُنکے پہونچو تکبیر کہو اور حملہ کرو پس حملہ کرینگے
تمام مسلمان وقت تمھارے تکبیر کہنے کے راوی نے بیان کیا ہے پس قصد کیا ہر ایک شخص نے طرف اُس شخص کے جسکو اُسنے
قتل کیا تھا اور پہن لیا اسباب جنگ اور زرہ اُس مقتول کا پھر متوجہ ہوے واسطے مقابلے رومیون کے اور چھپایا اپنے تئین
نیچے ہتھیارون کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور ضرار بن الازور سب کے آگے تھے اور سر وردان کا خالد بن الولید کی
نوک تلوار پر تھا پس جب ظاہر ہوے وہ دونون لشکرون کے سامنے پھرے بجانب دم کے اور دیکھا کفار نے سر اپنے سردار کا
نوک تلوار پر پس کچھ شک نہ کیا اُنھون نے اِسمین کہ وہ سر خالد بن الولید کا ہے اور وہ لوگ اُسکے ساتھی اور قوم ہین پس

ف ۱۹ وردان کی تحقیق عبد الرحمن کا نام اور والد کا عبد الرحمن الغسانی اور والدہ کا ملکہ بنت الاصفر الغسانی اور بھائی کا عبد الملک الاصفر الغسانی اور بیٹا اُسکا وردان اور بیٹی اُسکی ورد اور بھتیجا اُسکا جبلہ بن ایہم اور بھتیجی اُسکی ہند بنت ایہم

ف ۲۰ اور روایت کی ہے کہ وردان نے اپنے غلام عامر کو فرمایا کہ طلب کرو تم میرا اسی کام کے واسطے مجھکو اور لیجاؤ مجھکو اُسکے پاس پس لیگیا اُسکو اور اسکے پاس اور اُسکے لڑکے اور عورتین اُسکی اور اُسکے نوکر چاکر

ف ۲۱ ذکر مارنا ضرار کا وردان کو

آوازین کین انھون نے مثل آواز جوان کھیلنے والون کے اور تالیان بجائین اور ظاہر کیا صلبان کو اور بہت ہوا شور اور غل انکا اور دیکھا مسلمانون نے اس حالت کو اور ہجوم کیا انکے دلون مین خوف نے اور ڈرے اس امر کو کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مبتلاے مصیبت ہوگئے پس بعض ڈر کر دعا مانگنے لگے اور چلانے لگے پس جب قریب صفوف لشکر روم کے پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے سر کو لیکر دکھلایا اور پکار کر کہا کہ ای دشمنان خدا یہ سردار تمھارے سردار کا ہی اور مین خالد بن الولید صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پھر پھینک دیا انھون نے سر کو ہاتھ سے اور تکبیر کہی اور حملہ کیا حضرات نے انکے پیچھے اور حملہ کیا مسلمانون نے تکبیر کہتے ہوے اور پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ ای گھبانان اور حامیان دین کے حملہ کرو پھر حملہ کیا انھون نے اور حملہ کیا مسلمانون نے بھی انکے ساتھ پس جب دیکھا رومیون نے اپنے سردار کے سر کو اور یہ یقین جانا کہ انکی قوم کے لوگ مارڈالے گئے پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور لے لیا تلوارون نے انکو جگہ جگہ اور مارے گئے وہ لوگ نیچے ہر پتھر اور ڈھیلے کے اور کام کیا تلوارون نے انمین صبح سے عصر کے وقت تک اور متفرق اور جدا ہوے وہ مثل شتران پریشان کے عامر بن طفیل لدوسی نے بیان کیا ہی کہ مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر مین تھا اور میرے ساتھ گھوڑے دمشق کے تھے اور تعاقب کیا ہمنے مشرکین کا راستہ وقت تک کہ دفعۃً ظاہر ہوا ہمکو ایک غبار پس گمان کیا ہمنے کہ وہ گروہ رومیون کا ہی کہ ہرقل بادشاہ کے پاس سے آتا ہی پس ہوشیار ہوگئے ہم اور جب قریب ہوا وہ غبار ہمسے تو دیکھا ہمنے کہ وہ لشکر ہی جو حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہماری کمک کو بھیجا تھا پس اس لشکر کے لوگون نے جس کسی رومی مفرور کو پایا اسکو مارڈالا اور جو کچھ اسکے پاس تھا لوٹ لیا راوی نے بیان کیا ہی کہ جو لشکر بمقام اجنادین کے بروز ہزیمت مشرکین کے مسلمانون کے پاس آیا تھا وہ عمرو بن العاص بن وائل السہمی مع لشکر کے تھے اور وہ انکے ساتھی مسلمان اس معرکہ اجنادین مین موجود اور شریک تھے اور وہ اس دن آئے تھے جسدن کہ رومیون کو ہزیمت ہوئی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ لشکر رومیون کا اجنادین مین نو ہزار تھا کہ منجملہ اسکے پچاس ہزار آدمی سے کچھ زیادہ مارڈالے گئے اور آپسمین انھون نے اس لڑائی کی گرد اور غبار مین ایک دوسرے کو مارڈالا اور باقی متفرق ہوگئے پس بعضے فیسا ریہ کو چلے گئے اور بعضون نے دمشق کا راستہ لیا اور لوٹا مسلمانون نے مال و اسباب کہ اسوقت تک ایام گذشتہ مین انھون نے اس قدر لوٹا نہ تھا اور لے لیا سونے اور چاندی کی صلبان کو اور زنجیرین بے گنتی پس سمیٹا کیا خالد بن الولید رضی اللہ تعالی عنہ نے وہ سب مع اس تاج کے جو وردان سے لوٹ مین لیا تھا اور کہا کہ نہ تقسیم کرونگا مین اسمین کی کوئی چیز جسوقت تک کہ حاصل ہو فتح دمشق کی اگر چاہا اللہ تعالی نے واقدی رحمہ اللہ تعالے نے روایت کی ہی کہ یہ واقعہ اجنادین کا سنیچر کے دن اٹھائیسوین تاریخ جمادی الاول سنہ ۱۳ ہجری مین ہوا تھا اور یہ معاملہ تیرہ روز قبل از وفات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واقع ہوا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ایک خط متضمن حال اس فتح کا بنام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لکھا ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم خالد بن الولید ابی خلیفہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم اما بعد
حمدا وشکرا علی سلامۃ المسلمین ودمار المشرکین واخماد جمرتہم وانصداع بیضتہم وانا لقینا جموعہم باجنادین مع وردان
صاحب حمص وقد نشروا کتبہم ورفعوا صلبانہم وتقاسموا بدنہم الا یفرون ولا ینہزمون فخرجنا الیہم وایقنا باللہ وتوکلنا
علی اللہ فعلم ربنا ما اضمرناہ فی افئدتنا وسرائرنا فرزقنا الصبر وایدناہ بالنصر وکتب اعداء اللہ بالقہر فقتلنا منہم فی
کل فج وشعب وواد وجملۃ من احصینا من الروم ممن قتل خمسون الفا وقتل من المسلمین فی اول یوم وثانیتہ
اربع مائۃ وخمسۃ وسبعون رجلا ختم اللہ لہم بالشہادۃ ویوم کتبت الیک بہذا الکتاب وہو یوم الخمیس لثلاث لیال مضین من
جمادی الآخرۃ ونحن راجعون الی دمشق فادع اللہ لنا بالنصر والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین پھر لیا خط
اور دیا عبدالرحمن بن حمید الحمیری کے ہاتھ مین اور حکم دیا انکو کہ اسی وقت بجانب مدینہ منورہ روانہ ہوں روانہ
عبدالرحمن اسی وقت اور کوچ کیا خالد بن الولید نے بعد اسکے بجانب دمشق کے واقدی رحمہ اللہ نے روایت
کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہر روز بتلاش اخبار شام کے مدینہ منورہ کے باہر آیا کرتے تھے پس اسی حالت
انتظار مین عبدالرحمن بن حمیر الحمیری پہونچے اور صحابہؓ نے انسے پوچھا کہان سے آتے ہو انھون نے کہا ملک شام سے آتا ہون
خوشخبری سنائی لوگون نے انکے آنے اور فتح مسلمانون کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو پس سجدہ شکر کیا حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ نے پھر سامنے آئے عبدالرحمن اور کہا سلام علیک یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتحا مبینا آپ
سر کو کہ یہ تحقیق ٹھنڈی کیا اللہ تعالی نے آپ کی آنکھون کو بسبب مسلمانون کے پس اٹھایا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
سر کو سجدے سے اور دیا عبدالرحمن نے خط انکو اور تھا وہ خط لکھا ہوا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا پھر پڑھا
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خط کو باواز خفی پس جب سمجھ لیا اسکے مطلب کو پڑھکر سنایا لوگون کو باواز بلند اور
ہجوم کیا لوگون نے اور مشہور ہوئی یہ خبر فتح کی مدینہ طیبہ مین پس آنے لگے لوگ دوڑتے ہوئے اور اڑتے ہوئے
پس پڑھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اس خط کو سہ بارہ راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سنا اہل مدینہ منورہ نے
کیفیت حاصل ہونے فتح اور مال کی مسلمانون کو پس آپہنچے عمد اور ارادہ کیا مسلمانون نے واسطے جانے کے
بجہاد بخواہش حصول ثواب اور اقامت ملک شام کے اور جب پہونچی خبر فتح کی اہل مکہ معظمہ کو پس آئے مدینہ منورہ مین
بڑے بڑے رئیس مکہ معظمہ کے ساتھ گھوڑون اور ہتھیارون اور ہیبت سخت کے کہ آگے آگے ابوسفیان بن صخر بن حرب
اور عتاب بن اسید اور حکیم بن ہاشم اور مثل انکے اور لوگ تھے پس آئے وہ بطلب اجازت جانے ملک شام کے پاس حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ کے پس بڑا جانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکے جانے کو بجانب ملک شام کے اور حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس قوم کے دلون مین مسلمانون کی نسبت انکار اور دوری اور کینہ ہے اور تعریف ہے اس
اللہ تعالی کی جسکا کلام برتر ہے اور اس قوم کا قول وکلام پست ہے اور یہ لوگ کفر پر ہین اور چاہا تھا انھون نے

کہ بجھا دین نور اللہ کو اپنے منھون سے اور سا نکار کرتا ہی اللہ تعالیٰ انکی خواہش سے مگر یہ کہ پورا اور تمام کریگا اللہ تعالیٰ اپنے
نور کو اور ہم کہتے ہین کہ نہین ہی اللہ کے ساتھ کوئی معبود اور شریک اور یہ لوگ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود و
شریک ہین پس جسوقت کہ غالب اور بزرگ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے دین کو اور مدد دی ہماری شریعت کو اسلام لائے
یہ لوگ بخوف تلوار کے اور جب سنا اُنھون نے کہ فوج اللہ تعالیٰ کی غالب ہوئی رومیون پر رجوع لائے ہمارے پاس
تاکہ بھیجین ہم اُنکو بطرف دشمنون کے اور برابر ہو جاوین وہ سابقین مہاجرین اور انصار کے اور بہتر تو یہ ہی کہ انکو وہان
نہ بھیجو پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین تو کسی قول اور کام مین تمھارے خلاف رائے نکرونگا راوی نے
بیان کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ گفتگو اہل مکہ معظمہ کو معلوم ہوئی پس آئے وہ سب کے سب حضرت صدیق کے
پاس مسجد نبوی مین اور پا یا گرد اُنکے ایک جماعت کو مسلمانون نے کہ باہم ذکر فتح مسلمانون کی اور اُنکے شب کا مشرکین کے
کر رہے تھے اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ دائین جانب اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بائین جانب اور سلمان گرد حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹھے تھے پس آئے قریش حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور بیٹھ گئے اُنکے
سامنے اور آپسمین بات چیت کی کہ کون شخص تم مین کا پہلے کلام کریگا پس جسنے پہلے گفتگو کی وہ ابو سفیان صخر بن حرب تھے
کہ سامنے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور کہا کہ ای عمر تھے تم دشمن رکھنے والے ہمارے اور چھوڑنے والے زمانہ جاہلیت مین
اور تھے تم مخالف ہمارے اور ہم تمھارے پس جب ہدایت فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمکو اسلام کی مٹا دیا اُس چیز کو اللہ تعالیٰ نے
جو ہمارے دلون مین تمھاری نسبت تھی کسواسطے کہ ایمان نے مٹا دیا شرک اور دشمنی اور فریب کو اور تم اب بھی پراگندہ کرتے ہو
اور دشمن رکھتے ہو ہمکو آیا نہین ہین ہم تمھارے بھائی اسلام مین اور ایک باپ کی اولاد نسب مین پس یہ کیا عداوت ہی
تمھاری ہمارے ساتھ ای بیٹے خطاب کے آگے اور اب بھی آیا نہین ہو سکتا ہی کہ دھو ڈالو تم اپنے دل کو کینہ اور دشمنی سے
جو ہمارے ساتھ ہی اور ہم جانتے ہین کہ تم بیشک بہتر ہو ہمسے اور تم سبقت کرنے والے ہو ایمان اور جہاد مین اور ہم خوب اس امر کو
پہچانتے ہین اور اس سے منکر نہین ہین پس سکوت کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بسبب شرم و حیا کے یہانتک کہ پسینا نکل آیا
پھر کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ نہ تھا مطلب میرا اس کلام سے مگر جدا کرنا بدی اور بیجا ناخوشنودی کا کسواسطے کہ غیرت زمانہ جاہلیت
کی تم مین باقی ہی اور تم بُرائی اپنے نسب کی ظاہر کرتے ہو اُن لوگون پر جو سابق الایمان ہین پس کہا ابو سفیان نے کہ مین گواہی
کرتا ہون تمکو اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ مین نے قید کیا ہی اپنی ذات کو خدا کی راہ مین اور اسی طرح
سب روسائے مکہ معظمہ نے کہا پس اٹھے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ انکی گفتگو سے اور دعا مانگی حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ نے کہ ای میرے اللہ بہو نچا تو ان لوگون کو بہتر اس چیز کا جسکی وہ لوگ امید رکھتے ہین اور نیک جزا دے اُنکے کامون کی
جو کرینگے اور دے اُنکو مدد اُنکے دشمنون پر اور نہ غلبہ و قدرت دے اُنکے دشمنون کو انہی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ
قسم ہی خدا کی کہ نہین گذرے تھے مگر تھوڑے دن تا اینکہ آئے گروہ کثیر مین سے کہ مقدم اُنکے عمرو بن معدیکرب الزبیدی تھے

اور اسکے ساتھ عورتین اور لڑکے تھے اور آئے تھے بارادہ جانے ملک شام کے پس ہنوز مدینہ طیبہ مین پہونچکر قرار نہین پکڑا تھا کہ مالک اشتر نخعی آئے اور اُترے وہ حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کے پاس اور تھے وہ فریفتہ محبت حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حاضر ہوے تھے وہ اکثر معرکون مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ اور ارادہ کیا اُنھون نے لوگون کے ساتھ شام کے جانے کا پس جمع ہوا مدینہ منورہ مین ایک بڑا لشکر بقدر سات ہزار سوار کے اور اس لشکر کے ساتھ قوم جرہمی تھی پس جب پورا ہوگیا کام اس لشکر کا لکھا حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک خط خالد بن الولید المخزومی رضی اللہ تعالی عنہ کو اس عبارت سے وہ ہوندہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی بکر خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی خالد بن الولید المخزومی ومن معہ من المسلمین اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وامرک بتقوی اللہ فی السر والجہر والرفق بالمسلمین واحمل ضعیفہم واتجاوز عن مسیہم والمشاورۃ لہم وقد فرحت بما فتح اللہ علیکم وافاد اللہ علیکم من النصر وہزیمۃ الکفار فاجمل المسیر وابتک الی ان تظاہر فتصلی ارضہم وانزل علی جنبۃ الشام الی ان یاذن اللہ تعالی بالفتح فامضہا علی یدیک ثم الی حمص والمعرات واطلب انطاکیۃ والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وقد نفذت الیک ایلاط الیمن والبہوت النجع وافیال کندۃ ویکفیکہ عمرو بن معدیکرب مالک الاشتر وان نزلت علی مدینۃ العظمی ذات الجبل المطل انطاکیۃ فان الملک ہناک فان صالحک فصالحہ وان حاربک فحاربہ ولا تدخل الدروب او تکاتبنی بذلک مع انی اظن ان الاجل قد اقترب ہر قل پھر لکھا اس آیۃ کو کل نفس ذائقۃ الموت والسلام پھر لپیٹا خط کو اور ثبت کیا پس مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور سپرد کیا وہ خط عبد الرحمن بن حمید الحمیری کو اور کہا اُسسے کہ تمھین قاصد شام کے تھے اور تمھین جو اب بھی پہونچا دو پس لے لیا عبد الرحمن نے وہ خط اور چلے اپنی اونٹنی پر سوار ہوکر براہ شاہ عام کے طی کرتے ہوے منازل کو یہانتک کہ پہونچے دمشق مین اور پہونچایا خط خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب خالد بن الولید نے خط پاس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے روانہ کیا تھا کوچ کیا تھا اُنھون نے جانب دمشق کے اور اہل دمشق خبر مارے جانے دلیران لشکر بادشاہ اور اُنکی ہزیمت کی سن چکے تھے پیش سے اور گھبرا گئے وہ لوگ اور بھاگے اہل دیہات اور بستیون کے اپنا گذر کرتے ہوے وہ دمشق مین اور بھیا کیا سامان قلعے کا اور بند کیین اُنھون نے تلوارین اور طوارق اور نیزے اور ڈھلوا سیان اور عراقات کو اوپر دیوار شہر پناہ کے اور ظاہر کیین نشانون کو پس جب ہوشیار ہوگئے وہ لوگ پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور لشکر ہمراہی اُنکا اور زیادہ ہوے عمرو بن العاص ساتھ دو ہزار کے اور لشکر شرجیل بن حسنہ اور عمرو بن ربیعہ کا ساتھ دو ہزار کے اور بھر گئی زمین سوارے انکے ساتھ معاذ بن جبل کے اور دیکھا اہل دمشق نے ایک لشکر جرار پس یقین ہوگیا اُنکو اپنی ہلاکت کا اور آکر اُترے خالد بن الولید بمقام دیر کے جو اُنکے نام سے مشہور ہے اور دیر اور دمشق کے بیچ کی مسافت آدھ کوس کی تھی پس جب اُترے وہ اُس مقام مین بلایا امرا لشکر کو اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ تمکو معلوم ہے جو فریب

موا و اجتمع عراد، حشر وترا نہ بمنجیق الف ذکر ترتیب و تقسیم کرنے خالد بن الولید کا اپنے لشکر کو دروازہ ہاے دمشق پر ۱۲

ان لوگون نے ہمارے ساتھ وقت ہمارے پھرنے کے کیا ہی پس جاؤ تم مع ہمراہیان اپنے اور اترو انکو لیکر باب جابیہ پر
اور جگہ کو نہ چھوڑو اور نہ جوانمردی کرو تم واسطے قوم کے ساتھ امان کے پس فریب مین ڈالین وہ تمکو یا آوین تمہارے
پاس اپنے لشکر سے اور دروازون سے فاصلے پر ٹھہرو اور بھیجو انکی طرف ایک فوج کو دوسری کے بعد اور مقرر کرو واسطے
اپنے لوگون کے نوبت اور باری کو اور نہ دلتنگ ہو زیادہ اُس مقام کے ٹھہرنے سے اور صبر کے پیچھے فتح ہوتی ہی
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تمہارا کہنا مجھے بخوشی منظور اور پسند ہی پھر روانہ ہوے وہ ساتھ چوتھائی
لشکر کے یہانتک کہ پہونچے باب جابیہ پر اور ٹھہرا کیا اُنکے واسطے ایک گھر چھ کوے طائفی کا فاصلے پر دروازہ جابیہ سے واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہی سلیمان بن عوف سے اور اُنھون نے عبد اللہ سے اور اُنھون نے ابی محمد عبد اللہ بن حجاز الانصاری
سے کہا حجاز نے کہ مین نے پوچھا اپنے جد سے جو ہنگام فتح دمشق کے لشکر ابو عبیدہ بن الجراح مین موجود تھے اس بات کو کہ کیا چیز
مانع تھی ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے کہ کھڑا کیا جاتا اُنکے واسطے کوئی خیمہ خیمہا کے روم سے جو مال لوٹ مین بمقام
اجنادین اور بصرہ اور شکورا اور حوران کے ملے تھے اور وہ کئی ہزار خیمے اُنکے پاس مال لوٹ سے موجود تھے پس کہا میرے
جد نے کہ ای میرے بیٹے باز رکھا تھا ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے فروتنی اور عاجزی نے واسطے اللہ تعالی کے
اور یہ کہ نہ گھمنڈ کرین مسلمان زینت دنیا مین اور یہ کہ دیکھین اور جانین رومی اس بات کو کہ مسلمان بہ طلب
خواہش ملک کے نہین لڑتے ہین بلکہ بامید ثواب از جانب اللہ تعالی اور طلب آخرت کے لڑتے ہین اور حال یہ تھا کہ
جسلوگ مسلمان جاتے اور اُترتے تھے اُنکے شہرون مین پس دور کھڑے کرتے تھے ہم خیمے اُنکے اور رکھتے تھے اُنکے آگے شہادی
اور ہتھیار اور زرہین اور قطار یات اور طوارق اور نہین نزدیک اُنکے جاتا تھا کوئی شخص ہم مین کا اور کبھی بھاگ جاتے تھے
اکثر لوگ ہم مین سے پانی مین پس نہین رجوع کرتے تھے خیمون کی طرف اسواسطے کہ اللہ تعالی کا نام اُنپر نہین لیا گیا تھا
بلکہ ساتھ شرک کے اور تھے ہم کہ جاتے تھے دشمن کی لڑائی مین خالی ہاتھ ہتھیار سے اور بعض ہم مین سے ایسے تھے کہ خرمے کی
گٹھلیون کو ایک دوسری کے ساتھ دوسے مین لپیٹ کر باندھ لیتے تھے اور اُسکو بجاے زرہ کے پہنتے تھے واقدی رحمہ اللہ
روایت کی ہی کہ جب اُترے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ باب جابیہ پر حکم کیا اپنے ساتھیون کو لڑائی کا پھر خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو بلایا اور کہا کہ جاؤ تم اپنے ہمراہیون کے ساتھ باب الصغیر پر اور نگاہ
رکھو اپنی اور اطرف کو جہان مین تمکو امیر مقرر کرتا ہون اور اگر شہر سے کوئی ایسا نکلے جسکے مقابلے کی تم طاقت نہ رکھتے ہو پس روانہ کرو تم
کسی کو میرے پاس تاکہ مین کمک کرونگا تمہاری اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر بلایا بشر جبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو اور کہا اُنسے کہ تم اپنے ساتھیون کو لیکر باب توما پر جاؤ اور احتیاط رکھو حاکم اس دروازے سے جسکا نام توما ہی اور اگر وہ
تمہارے مقابلے کو نکلے پس اطلاع دو مجکو تاکہ کمک کرونگا مین تمہاری کہ مین نے سنا ہی کہ بحقیق وہ سخت اور ہوشیار لڑائی مین اور
وہ سردار رقوم کا ہی اور ہرقل بادشاہ اُسکو دوست رکھتا ہی اور یہ امر سبب اُسکی شجاعت کے ہی اور اسی وجہ سے ہرقل نے اُسکو اپنی بیٹی

بیاد دی ہی پس کہا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ نہین ہی ہم مین کوئی ایسا کہ جسپر اسکا حیلا اور فریب چل سکیگا اگر چاہا
اللہ تعالی نے پھر طلب کیا خالد بن الولید نے عمرو بن العاص بن وائل السہمی کو اور کہا کہ جاؤ تم مع اپنے لشکر کے
باب الفرادیس پر اور ٹھہرو وہان اور نہ ہٹو تم اُس جگہ سے کسواسطے کہ مین نے سنا ہی کہ وہان بہادر اور دلیر لوگ
قوم کے ہین پس گئے عمرو بن العاص باب الفرادیس پر پھر بلایا خالد بن الولید نے قیس بن ہبیرۃ المرادی کو اور تھوڑا لشکر
اُنکے سپرد کرکے کہا کہ تم مع اپنے ساتھیون کے جاکر باب کیسان پر ٹھہرو پس گئے قیس بن ہبیرۃ اس باب پر واقدی رحمہ
اللہ نے روایت کی ہی کہ باب مرقش دمشق کا بند تھا اور اس دروازے پر لڑائی تھی اور اسی وجہ سے عرب نے
اسکا نام باب السلامۃ رکھا تھا پھر خود خالد بن الولید رضی اللہ عنہ باب شرقی پر اُترے اور طلب کیا ضرار بن الازور کو اور
دو ہزار سوار اُنکے ساتھ کرکے کہا کہ تم بطور طلیعہ لشکر کے رہو اور پھرو گرد تمام شہر کے پس اگر پیش آوے تمکو کوئی امر سخت
یا دیکھو تم تمکو جاسوس قوم کے پس اطلاع دو تم اور روانہ کرو بجانب میرے کہ مین جو کچھ مناسب ہوگا کرونگا ضرار
بن الازور رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ تو میری خواہش کی بات نہین ہی کہ لڑائی کو چھوڑ کر مشغول بانتظار اور خود آرائی
رہون پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ لڑو تم جہانتک کہ قدرت اور طاقت رکھتے ہو پس کہا ضرار بن الازور رضی اللہ
عنہ نے کہ اگر ایسا ہی تو بہتر ہی پھر روانہ ہوے ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ اشعار رجز کے پڑھتے ہوے مثل شیر غضبناک اور چیتے
خشم آگین کے اور باقی خالد بن الولید باب شرقی پر اور حملہ کیا قوم نے اُس مقام پر پس چلی قوم لڑنے کو اور ارادہ کیا اہل دمشق نے
اس امر کا کہ لڑین وہ جبتک کوئی اُنمین کا باقی رہے اور نہ حوالہ کردیوین عورتون اور اولاد کو اور چلائے دونون
لشکرون نے آپسمین تیر اور پتھر اور ڈھلوا سی یہانتک کہ زخمی ہوے اکثر لوگ دونون طرف کے اور آئے عبدالرحمن
بن حمید حجی مدینہ منورہ سے خط حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا لیکر دروازہ شرقی پر اس حالت مین کہ تھے خالد بن الولید
دروازہ شرقی پر اور ایک جماعت اُنکے ساتھیون کی ہمراہی رافع بن عمیرۃ الطائی کے دشمنون سے لڑتے تھے پس وہا
عبدالرحمن نے خط اُنکو پس جب پڑھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُس خط کو خوش ہوے اُسکے مضمون سے اور خوشخبری
سُنائی اپنے ساتھیون کو ساتھ آئے لشکر کے ہمراہی ابی سفیان اور عمرو بن معدیکرب زبیدی کے اور مشہور ہوئی یہ خبر سب
مسلمانون مین اور دن بھر لوگ مصروف لڑائی رہے تا اینکہ رات ہوئی اور دونون فریق جدا ہوے اور ہر سردار مسلمانون کا
اپنے دروازے پر ٹھہرا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے خط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ہر دروازے پر بھیجا اور پڑھکر
سُنایا گیا اُن لوگون کو پس خوش ہوے مسلمان بسبب آنے کمک کے اور شب گذرانی لوگون نے درانحالیکہ مستعد تھے واسطے
لڑائی کے نگاہبانی کرتے تھے نوبت بہ نوبت اور ضرار بن الازور گھومتے تھے گرداگرد اور وہ نہین ٹھہرتے تھے ایک جگہ باحتیاط
اس امر کے مشرکین سے کہ نکلین وہ شہر سے مسلمانون پر یا آپڑے کوئی لشکر اُنپر ہرقل کی طرف سے واقدی رحمہ اللہ نے روایت
کی ہی کہ رات کو زیادہ ہوئی آواز تکبیر مسلمانون کی اور رومی بھی چلاتے تھے ساتھ کلمات پہچان اور نشان اپنے کے

دیوار شہر پناہ سے اور گھنٹے بجائے جاتے تھے اور مشعلین روشن تھین مثل روشنی دن کے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جمع
ہوے اہل دمشق اپنے رئیسون اور دانشمندون کے پاس اور مشورہ کیا آپسمین پس بعضون نے کہا کہ ہماری رائے تو یہ ہی کہ مصالحہ
کرلیوین ہم قوم مسلمانون سے اُس مقدار پر کہ طلب کرین وہ ہمسے کیونکہ اسطے کہ نہین ہی ہمکو طاقت اُنکے مقابلے کی اور نہ ہم زیادہ
شجاع ہین اُنسے جو یکجا ہوے تھے اجنادین مین قوم ہرقلیہ اور بطارقہ اور اراخلہ اور قیاصرہ سے اور پیرو ہوا اُنکو مسلمانون نے
مثل پسینے غلے کے پس کہا بعض رئیسون نے کہ چلو بادشاہ کے داماد توما کے پاس کہ مشورہ کرین ہم اُس سے اور دیکھین کہ وہ کیا کہتا ہی
اور درخواست کرین اُس سے اِس امر کی کہ دور کرے وہ ہمسے اُس چیز کو جسمین یا مصالحہ کرینگے ہم مسلمانون سے یا اُنکے
مقابلے کو نکلینگے پس حمایت کریگا وہ ہماری راوی نے بیان کیا ہی کہ چلی وہ ساری قوم تو ملکے دروازے پر اور دروازے پر لوگ
ہتھیار بند مقرر تھے پس پوچھا اُن لوگون نے قوم سے کہ کیا چاہتے ہو تم اُنھون نے کہا کہ ہم بادشاہ کے داماد توما کو چاہتے ہین
پس گیا بعض اُنمین کا بطلب اجازت کے پاس توما کے اور اجازت دی اُسنے پس داخل ہوئی قوم اُسکے پاس اور بوسہ دیا زمین کو اُسکے
سامنے پس خوش ہوا وہ اور حکم بیٹھنے کا دیا اُنکو پس بیٹھے وہ اور تھے وہ بڑے رنج مین بسبب اُس چیز کے جو اُتری تھی اُنپر پھر متوجہ ہوا
اُنکی طرف توما اور پوچھا اُسنے کہ کیا سبب ہی تمھارے آنے کا اندھیری رات مین پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار پناہ اور داد دے ہمکو
اِس بلا سے جو ہمپر نازل ہوئی ہی اور گھیر لیا ہی ہمارے شہرون کو کہ وہ چیز ہمارے سامنے آئی ہی جسکی طاقت ہم نہین رکھتے اور ہم
آئے ہین تیرے پاس اور اعتماد رکھتے ہین تجھپر پس یا مصالحہ کر تو اہل عرب سے اُس چیز پر جو وہ مانگین یا نکھر بادشاہ کو کہ ہماری
کمک کرے یا باز رکھے مسلمانون کو ہمسے کہ ہم قریب ہلاکت پہونچے ہین پس جب سُنا توما نے اُنکی گفتگو کو ہنسا اور کہا کہ خرابی ہو تمکو
طمع اور امید دلائی تمنے اپنے دشمن کو آپ مین پس طمع کی دشمن نے تم مین قسم بادشاہ کے سر کی کہ نہین دیکھتا ہون مین قوم
مسلمانون کو اہل اور لائق واسطے لڑائی کے اور نہ اُنکو لائق ٹھہرنے جگہ تیراندازی کے اور اگر بھاگینگے وہ مجھ تک تو ملا دونگا
اُنکے آگے والون کو پیچھے والون مین اور دے لونگا بدلا اپنی قوم کا اُنسے اور رہو تم اپنے شہرون مین اطمینان سے پس اگر کھول دیا جاوے
اُنکے واسطے دروازہ تو نہین جماعت ہی قوم کو کہ آجاوین وہ شہر مین پس کہا اہل دمشق نے کہ اے سردار قوم مسلمان بہت بڑھکر ہین
اُن صفات سے جو بیان کیا تو نے اور ایک شخص چھوٹا اور بوڑھا سا اُنمین کا دشمن اور مبین سے لڑتا ہی اور سردار اُنکا بڑا سخت ہی کہ
اُسکا مقابلہ نہین ہو سکتا ہی پس اگر ہو تو امن مین رکھنے والا ہمارے شہرون اور نگہبان ہمارے اموال کا اور حمایت کرنیوالا
ہمارا اپنی فوج اور اپنی قوم سے پس مصالحہ کرلے تو اُنسے یا چل تو ہمارے ساتھ اُنکے مقابلے مین پس کہا توما نے کہ اے قوم تم زیادہ
جماعت مین مسلمانون سے اور پیچھے تمھارے مثل اِس شہر کے ہی اور تمھارے واسطے جو سامان اور ہتھیار اور زرہ وغیرہ ہین اُنکے
پاس اسقدر نہین ہین کسواسطے کہ وہ لوگ ننگے پیر اور ننگے بدن ہین پس کہا اُن لوگون نے کہ اے سردار ہمکے ساتھ ہمارا سامان
اور ہمارے ہتھیار بہت ہین جو اُنھون نے لیا ہی فلسطین مین لشکر روم سے اور جو لیا ہی بصری مین اور ہمسے بروز مقابلہ کرنے کے لوس
اور عمائیل سے بمقام بیت لیسا کے اور جو لیا ہی اُنھون نے بمقام شحورا کے بولص اور اُسکے بھائی بطرس سے اور جو لیا ہی اُنھون نے

اجناد مین بیشک تحقیق سامان اور مال ہمارے لیا ہے قوم نے ولیکن ہمین لیتے ہین وہ لوگ اس سے جو بہ بے پروائی کے
علاوہ اسکے انکے نبی نے انکو اللہ کی طرف سے خبر دی ہے کہ جو شخص کفار مین سے مارا جائیگا وہ جائیگا بطرف آگ کے اور جو شخص
مسلمانون سے مقتول ہوگا جائیگا بطرف بہشت اور حیات دائمی کے پس اسی وجہ سے مقابلہ کرتے ہین وہ لوگ ہمسے تنگ پیر شتے ہین
تنگ ہوئے ہین وہ بجانب اسکے جو کہا ہے انکے نبی نے انکے واسطے پس ہنسا تو مانے ان لوگون کے کلام سے اور کہا کہ اسی سبب سے کہ ہوا ہے
دلون مین یہ کلام اور رسولے اسکے اور انکی باتین در آئی ہین امید اور طمع کیا ہے ان فرو دیا اور غلامون نے تم مین اور اگر ہمدرد
اور ساتھی ہوتے تم تو تمھین اتنے غالب ہو جاتے لڑائی مین کسواسطے کہ تم کئی حصہ اتنے سے بڑھکر ہو شمار مین پس کیا ہوا تم کو
کہ ڈرتے ہو آسان کرتو انکے بار اور شدت کو جسطرح سے تجکو منظور ہو اور جان لے تو اس امر کو کہ اگر تو باز نہ رکھیگا قوم کو ہمسے تو کھوا دیگے
ہم دو ہزار شہر کے انکے واسطے اور صالحہ کر لیوینگے ہم اتنے اس چیز پر جو طلب کرینگے وہ لوگ ہمسے پس جب سنا تو مانے انکی گفتگو کو
سوچا دیر تک اور کہا اس امر کہ یہ لوگ ایسا ہی کرینگے جیسا کہ کہتے ہین پس کہا اسنے کہ نہین پھیرونگا اہل عرب کو تمسے اور
مار ڈالونگا انکے سرداروں کو ایک ایک کرکے مگر مین چاہتا ہون کہ تم قوت دو مجکو اور لڑو میرے ساتھ ہو کر ایسی لڑائی کہ
پسند کرون مین اسکو اور پہونچ جاؤ تم اس لڑائی سے اپنی مراد کو پس کہا ان لوگون نے کہ ہم تیرے ساتھ ہین در تیرے سامنے
لڑینگے اور سب کے سب جمع ہونگے پس کہا تو نے کہ صبح پر رکھو قوم کو واسطے لڑائی کے پس اس وقت تو یکا عرب پر بڑا کام سخت اور
ناگوار راوی نے بیان کیا ہے کہ بعد اس گفتگو کے پھر وہ لوگ اپنی جگہون مین اس قرار داد پر رہے تھے وہ تو مالک کے شکر گزار اور تھے وہ
منتظر اسکے حکم کے اور متوجہ ہوئے تمام رات نگہبانی پر اور آگ برجون اور دروازون پر روشن تھی اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اپنی جگہون مین مصروف اور متوجہ بدل تھے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بمقام دیر عورتون اور لڑکون اور
مال غنیمت کے پاس تھے اور رافع بن عمیرہ الطائی بیچ لشکر کے محفہ وغیرہ کے تھے اور لوگ رات کو نگاہبانی کرتے رہے تا اینکہ
چمکی روشنی صبح کی اور نماز پڑھی ہر سردار نے ہمراہ اپنے لشکر کے اور نماز پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے معہ اپنے ساتھیون
بمقام باب الجابیہ کے اور حکم دیا اپنے ساتھیون کو لڑائی پر جانے کا اور کہا کہ نہ رنجیدہ ہو لڑائی سے پس جو شخص آج کے دن مشقت
اٹھاویگا کل راحت پاویگا اور وہ بڑی راحت ہوگی اور احتیاط رکھو تیرون سے بتحقیق تیر خطا بھی کرتے ہین اور کارگر بھی ہوتے ہین
اور نہ سوار ہو گھوڑون پر سوا اسکے کہ شیطان خدا سے اونچی جگہ پر ہین اور انکو تیر چلانے کا موقع اچھا ہے اور قوت دیوین بعض
تم مین کے بعض کو اور ثابت رہو اور مقابلہ دشمن مین مضبوطی کرو راوی نے بیان کیا ہے پس روانہ ہوئے وہ سب بارادہ
لڑائی کے پیادہ پا بطرف دشمنون کے اور چھپایا اپنے تئین ڈھالون سے اور آمادہ ہو کر چلے یزید بن ابی سفیان باب الصغیر کی طرف سے
اور قیس بن ہبیرہ باب کیسان سے اور رافع بن عمیرہ باب شرقی سے اور شرحبیل بن حسنہ باب توما سے اور عمرو بن العاص
باب فرادیس سے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے رفاعہ بن قیس سے روایت کی ہے کہا رفاعہ نے کہ نہین تھا
کوئی ہم مین سے اس لڑائی مین سوار مگر بقدر دو ہزار سوار کے ساتھ ضرار بن الازور کے ہنگام محاصرے کے کہ وہ پھرتے تھے گرد

ف ذکر اشارہ ہونا مسلمانون کا واسطے لڑائی کے وشمنون سے

شہر کے تاکہ در نہ آویں دشمن ناگہان مسلمانون پر اور جسوقت کسی دروازے پر ضرار بن الازور آتے تو ٹھہرتے تھے وہان جمع آمادہ اور تیز کرتے تھے لوگون کو لڑائی پر اور کہتے تھے کہ صبر کرو صبر کرو واسطے لڑائی دشمنان خدا کے اٹھائے جاؤگے کل یعنی قیامت کو بیچ سایہ قرب اللہ تعالیٰ کے اور اگر ایسا ہو کہ دشمنان خدا ظاہر ہون اور مقابلہ کرین تمسے پیچھے دیوار شہر پناہ کے پس اللہ تعالیٰ قادر ہے اُس مرکہ بھیجے اُنپر عذاب اُنکے اوپر سے اور اُنکے پیرون کے نیچے سے اور مین امید رکھتا ہون تمھارے واسطے فتح کی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے راوی نے بیان کیا ہے پس بُلایا لوگون نے ایکدوسرے کو واسطے لڑائی کے اور چلائے تیر اندازون نے تیر اور آئے پتھر قلعے والون کی طرف سے اور کام کیا عزادت اور ڈھلوا سیون نے اور مسلمان ثابت قدم تھے اس بار پر جو مشرکین کی طرف سے اُنپر آئی تھی اور نکلا تو ما وامادبا دشاہ کا اُس دروازے سے جو اُسکے نام سے بولا جاتا تھا اور تھا ایک شخص اہل دمشق کی جماعتون مین راہب عابد زاہد اور شجاع اور دانشمند بھی تھا اور اُنکے نزدیک شہر کفر مین اُس سے زیادہ عابد اور زاہد اُنکے دین کا کوئی نہ تھا وہ بزرگ قوم کے نزدیک پس نکلا وہ اُس دن اپنے مکان سے اور صلیب اعظم اُسکے سر پر تھی پس گاڑ دیا اُسنے صلیب کو برج کے اوپر اور ٹھہرے اور جمع ہوے بطارقہ اور اساقفہ اور بڑے بڑے نصرانی گرد اُسکے اور انجیل ایک شخص عالم کے ہاتھ مین تھی اُنمین سے اور رکھا انجیل کو قریب صلیب کے اور بلند کین قوم نے آوازین اپنی اور زیادہ ہوئی گفتگو اور قیل و قال اُنکی اور آگے آیا اور رکھا تو ما نے اپنے ہاتھ کو ایک سطر انجیل کے اور کہا اُسنے کہ ای اللہ مدد دے ہم مین سے اُس شخص کو جو حق پر ہو اور غالب کر سکے اور نہ حوالہ کر ہمکو دشمنو کے ہاتھ مین اور تباہ اور برباد کر ظالمون کو کہ تو ظالم کو جانتا ہے اے اللہ میرے نزدیک چاہتے ہین ہم تجھسے بوسیلہ صلیب اور اس شخص کے جو سولی دیا گیا اور ظاہر کین اُس شخص نے نشانیان ربوبیت اور افعال لاہوتیہ کی اور وہ شخص قدیم اور ہمیشہ تیرے ساتھ ہے دنیا مین آیا پھر تیرے پاس لوٹ گیا اور لایا ہے اسی انجیل کو تیرے پاس سے پس مدد دے ہمکو اُن ظالمون پر اور غالب کر اس شخص کو جو راہ راست پر ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ آمین کہی قوم نے اسکی دعا پر رفاعہ بن فہیر نے کہا ہے کہ اسی طرح سے بیان کیا مجھسے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور جسنے شرح اور بیان کیا اس کلام رومانکو شرحبیل بن حسنہ وہ رومانس حاکم بصرہ کے شرحبیل بن حسنہ کے لشکر مین باب تھا پر تھے اور جو کلام رومی اپنی زبان مین کرتے تھے وہ ہمکو ہماری زبان مین بنا دیتے تھے رفاعہ نے کہا ہے کہ پناہ مانگی مسلمانون نے اللہ تعالیٰ سے اہل دمشق کے کلمات کفر اور اُنکے تہمت لگانے سے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام پر اور بڑھے شرحبیل بن حسنہ اور مسلمان ساتھی اُنکے اور ارادہ کیا باب تو ما کا اپنے حملہ سے اور سخت ناگوار گذرا اُنکو قول تو مردود کا اور کہا شرحبیل بن حسنہ نے کہ ای دشمن خدا تو جھوٹا ہے کیونکہ تحقیق مثل عیسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ کے نزدیک آدم کے ہے کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اُنکو مٹی سے زندہ رکھا اُنکو جبتک چاہا اور بلا لیا اُنکو جب چاہا پھر شدت اور سختی کی شرحبیل نے اُسپر لڑائی مین اور اُسدی مسلمان ایسی سخت لڑائی لڑے کہ کبھی ایسی لڑائی دیکھی نہین گئی تھی اور مارے لوگون نے پتھر اور چلائے تیر پے در پے پس زخمی کیا بہت لوگون کو اور تھے منجملہ زخمیون کے ابان بن سعید بن العاص کہ ایک تیر زہر آلودہ اُنکے لگا تھا پس نکال لیا اُنھون نے تیر کو اور باندھ لیا زخم کو اپنے عمامے سے اور پایا ابان نے اثر زہر کا اپنے بدن مین پس بیچے ہے وہ اور اُٹھا لیا اُنکو اُنکے بھائیون نے اور لے گئے

فصل ۱
ذکر لڑائی دمشق اور فتح وتباہی اور شہید ہونے صحابان بن سعید کا ۱۲

مسلمانون کے لشکر مین اور ارادہ کیا مسلمانون نے عمامے کے کھولنے کا تاکہ علاج کرین اُنکے زخم کا پس کہا ابان نے کہ نہ کھولو میرے عمامے کو زخم سے کہ اگر کھولوگے اُسکو تو اُسکے ساتھ ہی میرا دم نکل جائیگا وقسم ہے خدا کی کہ اُسنے دے دیا مجکو وہ چیز جسکی مین امید رکھتا تھا پس نہ مانا اور نہ سُنا مسلمانون نے اُنکے کلام کو اور کھولا عمامے کو پس نہیں کھول چکے تھے مسلمان عمامے کو کہ کھولی ابان نے اپنی آنکھ کو آسمان کی طرف اور اُنگلی اُٹھا کر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بذا ما وعد الرحمن وصدق المرسلون پس نہین تمام کیا تھا ابان نے اِس کلام کو کہ مرحبا رحمت کرے اللہ اُنپر اور سنا اِس سُننے کو اُم ابان بنت عتبہ بن ربیعہ زوجہ ابان نے اور نکاح کیا تھا ابان نے اُنکے ساتھ بروز جنگ اجنادین کے اور تھوڑے دن گذرے تھے اُنکے نکاح کے کہ رنگت منہدی اور خوشبو سے عطر کی اُنکے ہاتھ اور سر مین باقی تھی اور تھین وہ عورتین پاپیادہ لڑنے والی اور دلیر خاندان شجاعت سے پس جب سُنا اُنھون نے حال موت اپنے شوہر کا آئین وہ ساتھ گھبراہٹ کے درانحالیکہ ٹھوکرین کھاتی تھین بسبب لٹکنے دامن اپنے کپڑون کے اور کھڑی ہوئین اپنے شوہر کی لاش کے پاس پس جب دیکھا اُنکو کہ یا میدان کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور نہین سنا گیا اُنسے کوئی کلام سوائے اِسکے کہ کہا اُنھون نے اپنے شوہر کی لاش پر حبیب بابا عطیہ

مضیت الی الحور العین الی جوار رب العالمین ھو الذی جمع بیننا ثم فرق وما لبثنا ان اجتمعنا حتی الحق بک لا انی منتشوقۃ الیک ثم ولم ترمنی ولکن ابا اللہ الا ان یقضی لبیتی حرام علی ان یاسمنی بعدک احد فقد حبست نفسی فی سبیل اللہ عسی ان الحق بک وارجو ان یکون ذلک عاجلا راوی نے بیان کیا ہے کہ نہین دیکھا لوگون نے ام ابان سے اچھی صبر کرنے والی کو پھر تجہیز اور تکفین کرکے دفن کیا اُنکی جگہ مین اور قبر اُنکی مشہور ہوا اور نماز پڑھی خالد بن الولید اور مسلمانون نے پس جب چھپلئے گئے وہ مٹی مین نہین روئین ام ابان اور نہ ٹھہرین اُنکی قبر پر سوائے اِسکے کہ آئین وہ اپنے ہتھیارون کی طرف اور مسلح ہوگئین اور بدل دی ہیئت اپنی اور دُھاٹا باندھا اور لیا ڈھال اور تلوار کو اور مل گئین مسلمانون کے لشکر مین بدون علم اور اطلاع خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پھر پوچھا کہ کس دروازے پر میرے شوہر مارے گئے لوگون نے کہا کہ دروازہ توما دہرقل بادشاہ پر وہ مارے گئے اور اُسی نے مارا ہے اُنکو اور روانہ ہوئین وہ شہر جسمین شرحبیل بن حسنہ کے ساتھیون کی طرف پس لڑ گئین اُنسے اور بہت سخت لڑائی لڑین اور تھین وہ بڑی تیر انداز لوگون مین شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے بروز لڑائی اہل دمشق کے دروازہ توما پر ایک شخص کو صلیب لیے ہوئے توما کے آگے اور وہ اشارہ کرتا تھا ہماری طرف اور پکار کر کہتا تھا کہ اے اللہ مدد دے صلیب کو اور اُس شخص کو جسنے پناہ لی ہے ساتھ صلیب کے اے اللہ ظاہر کر اُنپر غلبہ اُسکا اور بلند کر مرتبہ اُسکا کہا شرحبیل نے کہ مین دیکھتا تھا اُسکی طرف کہ دفعۃً چلایا ام ابان نے ایک تیر کہ خطا کی اُسکے بدن سے اور اسی وقت اُسکے ہاتھ سے صلیب چھوٹکر ہماری طرف گری اور دیکھا مین نے اُسکو جواہر جڑے ہوئے پس ہر شخص ہم مین کا اُسکے لینے کو دوڑا اور چھپایا ہمنے اپنے تئین ڈھالون سے اور برسنے لگے ہم پتھر اور جھڑمٹ اور ہجوم کیا بعض ہمارون نے بعض پر اسطرح سے کہ ہر شخص پیشی کرتا تھا طرف صلیب کے کہ دے اپنے

اُسکو اور دیکھی دشمن خدا تو مانے کثرت لوگون کی بجانب صلیب کے اور اُسکے گرنے کو ہماری طرف پس یقین کیا اُسنے اپنی خواری کا
اور برہم ہوا اور کفر و انکار ظاہر کیا اور سخت گذرا اُسپر یہ معاملہ اور کہا اُسنے کہ پہونچیگی یہ خبر بادشاہ کو کہ صلیب سیاہ بزرگ
لے لی گئی مجھسے اور اہل عرب اسکے مالک ہو گئے تھے کچھ عرصے تک پس مضبوط باندھی اُسنے کمر اور لے لی تلوار اور سپر اپنی
اور کہا اپنے ساتھیون سے کہ جس شخص کو تم مین سے میرا ساتھ دینا ہو پس ساتھ دے میرا اور جس کسی کا جی چاہے ٹھہر رہے
اور مین ضرور مقابلے کو جاؤنگا اور آرام دونگا مین اپنے دل کو اُن دشمنون کے دفع کرنے سے اور اُترا وہ جلدی سے اور
حکم کیا دروازہ کھول دینے کا پس کھولا گیا دروازہ اور نکلا وہ سب کے پہلے پس جب اُسکی قوم نے یہ حال دیکھا نہین باقی رہا
کوئی مگر یہ کہ اُترا حصار سے اُسکے پیچھے اِسوجہ سے کہ حرص اور ارادہ اور دانشمندی اور شدت ربودگی اُسکی وہ لوگ
جانتے تھے پس بعضون کے ہاتھ مین کمان اور تیر تھے اور بعضون کے پاس سپر اور شمشیر اور نکلے سب کے سب مثل
پھیلی ہوئی ٹڈی کے راوی نے بیان کیا ہے کہ مسلمان لوگ صلیب کے لینے مین مصروف تھے پس جب نکلے رومی
دروازے سے اور بلند ہوئین آوازین اُنکی ہوشیار کر دیا بعضون نے بعض کو پس جب دیکھا اُنھون نے اِس معاملے کو
حوالہ کیا صلیب کو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے اور جُدا ہو گئے ایک ایک واسطے مقابلے اپنے دشمنون کے اور پھرے
اُنکی طرف اور حملہ کیا اُنکے لشکرون پر درانحالیکہ ڈرانے والے تھے اُنکو اور لگے اُنکے اوپر تیر اور پتھر سر پیچ سے دروازے
اوپر سے پس آواز دی اور پکار کر کہا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ اے لوگو پیچھے پھرو تاکہ بے ڈر ہو جاؤ دشمنون کے
تیرون اور پتھرون سے جو اوپر دروازون کے ہین پس پھرے لوگ پیچھے کو تا اینکہ بے ڈر ہو گئے اپنے دشمنون کی بدی سے
اور پیچھا کیا اُنکا دشمن خدا تو مانے دائین بائین لڑتے اور مارتے ہوئے اور گرد اُسکے دلیر لوگ اُسکی قوم کے تھے اور وہ
مثل اونٹ نر مست کے تھا پس جب دیکھا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کثرت اور غلبہ مشرکین کا پکارا اور بر انگیختہ کیا
اپنی قوم کو لڑائی پر یہ کہتے ہوئے کہ بھول جاؤ تم اپنی موتون کو اور ہو جاؤ طلب کرنے والے بہشت کے اور راضی کرو تم
اپنے خالق کو اپنے کام سے اسواسطے کہ وہ نہین پسند کریگا تمسے بھاگنے کو اور نہ پیٹھ پھیرنے کو حملہ کرو اُنپر اور ملجاؤ اُنپر
برکت عطا کرے اللہ تم لوگون پر راوی نے بیان کیا ہے پس حملہ سخت کیا مسلمانون نے اور بڑی لڑائی ڈالی قوم نے
اور ملگئے بعضے اُنکے بعض سے اور کام کیا تلوارون نے اور چلایا تیر اور پتھر اور ملایا منھون سے سیرون کو اور سنا
اہل دمشق نے اِس امر کو کہ تو مسلمانون کے مقابلے کو نکلا ہے اور صلیب اعظم اُسکے ہاتھ سے گر کر مسلمانون کی طرف
جاتی رہی پس نکلے وہ لوگ واسطے لڑائی کے درانحالیکہ ڈرتے تھے وہ تا اینکہ بڑھ گئی جماعت اُنکی اور دشمن خدا تو ما
دائین و بائین طرف دیکھتا اور ترغیب دیتا تھا اپنی قوم کو واسطے تلاش اور لینے صلیب کے کہ دفعۃً دیکھا اُسنے
صلیب کو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے پاس پس دیکھتے ہی تلوار نکالکر حملہ اور ہجوم کیا اُسنے اُنپر اور چلایا اور
کہا گالی دیکر کہ ڈال دو تم صلیب کو بتحقیق پہونچگئی تمپر بلا اور سختی اُسکی راوی نے بیان کیا ہے کہ دیکھا شرحبیل

بن حسنہ نے اُسکے ناگہانی ڈرانے کو اپنے اوپر پر پہ ڈال دیا صلیب کو اپنے ہاتھ سے اور سامنے اپنے سینے کے کیا سپر کو اور نکال لیا
اپنی تلوار کو اور سامنا کیا اُسکا اور حملہ سخت کیا دشمن خدا نے جب دیکھا اُسنے صلیب کو پڑی ہوئی اور آواز سخت سے
پکارا اپنے ساتھیوں کو پس آملے وہ اور کمک کی اُسکی مشرکون نے اور دیکھا ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ نے حملہ شر دشمن خدا کو
شر جبیل بن حسنہ پر پس کہا اور پوچھا اُنھون نے کہ یہ کون شخص ہی خوار کرنے والا اپنے نفس کا مسلمانون نے کہا
کہ یہ داماد بادشاہ کا اور قاتل تمھارے شوہر ابان بن سعید بن العاص کا ہی پس جب سُنا اُم ابان نے یہ کلمہ سخت
کرکے اُسکے نزدیک پہونچین پھر چڑھایا تیر کو کمان مین اور چلایا بجانب تو ما کے پس دوڑے بجانب ام ابان کے گیرو گ
اور گھیرا اور گرند پہونچائی انکو تاکہ ڈراوین اُنکو پس نہ التفات کیا ام ابان نے بجانب اُنکے غیر از نیکی راست کیا تیر کو
اُسکے سردار پر اور پکار کر کہا بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ پھر چھوڑا تیر کو اور دشمن خدا کو پہونچ گیا تھا شر جبیل بن
حسنہ تک اور قریب تھا کہ غالب ہوجاوے اوپر صلیب کے اور لے لیوے اُسکو کہ دفعۃً تیر پہونچا اُسکی دائین آنکھ پر اور گھس گیا
اُسمین پس پھرا دشمن خدا پیچھے کو چلاتا ہوا اور ارادہ کیا ام ابان نے کہ دوسرا تیر چلاوین اُسپر پس دوڑے لوگ اُنکی طرف
اور چھین لیا دشمن خدا کو ساتھ سپرون اور طوارق کے اور بچاتے تھے تو ما کو اُنسے پس جب ڈر ہوئین ام ابان شر اعدا سے
چلانے لگین تیر اور پڑھتی تھین اشعار واقدی نے بیان کیا ہی کہ پھر مارا اُنھون نے تیر ایک گبر کو پس جا لگا اُسکے
سینے مین اور گر پڑا وہ زمین پر اور دوسرا تیر مارا اُسکو پس لگا اُسکی گردن مین پس اوندھا ہوکر گرا اور مرگیا اور
دشمن خدا تو ما سب کے پہلے پھرا اور بھاگا تھا بسبب حرارت لگنے تیر کے پس جا آیا وہ مثل اونٹ کے تا اینکہ داخل ہوا دروازے
مین اور دیکھا شر جبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اس حال کو پس پکار کر کہا اپنے ساتھیون سے سختی تم پر کس چیز نے تمکو
روک رکھا ہی اور بہ تحقیق رہائی پائی سگ رومی نے حملہ کرو تم ان کتون پر قریب ہی اللہ کے تردیک یہ امر کہ پہونچا دے تم دشمن
خدا تک پس حملہ سخت کیا مسلمانون نے اور حملہ کیا شر جبیل بن حسنہ اور سب لوگون نے اور مارہٹایا لشکر روم کو تا اینکہ
پہونچے وہ لوگ دروازے تک اور حمایت کی اُنکی قوم نے دیوار کے اوپر سے ساتھ تیرون اور پتھرون کے پس پھرے مسلمان
اپنی جگہ پر اور مار ڈالا اُنھون نے تین سو رومیون کو اور لے لیے کپڑے اور ہتھیار اور صلیب اُنکی اور داخل ہوا دشمن خدا
تو ما شہر مین درانحالیکہ تیر نے اُسکی آنکھ مین قرار پکڑا اور نہین نکلا تھا پس جب ملا تو ما قوم مین بند کر لیا اُنھون نے
دروازے کو اور بکھیرا ہوئے گرد اُسکے بڑے بڑے معزز رومی قوم نصرانیہ اور اساقفہ اور راہبہ سے اور چاہا اُنھون نے
کہ نکالین تیر کو اور کھینچ لین اُسکی آنکھ سے مگر نہ نکل سکا وہ تیر اور اپنی جگہ مین رہا اور وہ نالہ و فریاد کرتا تھا پس جب دیر گذری
اس تدبیر مین اور کوئی سبیل اُسکے نکالنے کی نہ ملی پس کاٹ لیا تیر کی لکڑی کو اور باقی رہگئی گانسی اُسکی آنکھ مین اور
باندھ دیا اُسکو پٹی سے اور کہا اُس سے چلنے کو پس انکار کیا اُسنے اور بیٹھ گیا اندر دروازے کے یہانتک کہ سکون ہوا اُسکے
درد مین اور کہا قوم نے اُس سے کہ چلکر ٹھہر تو اپنے مکان مین اس باقی دن تک اسواسطے کہ آج کے دن دو مصیبتون مین

ہم گرفتار ہوے ایک مصیبت صلیب اعظم کی اور دوسری مصیبت تیر اندازی کی جو اس قوم سے ہمکو پہنچی اور جان سکتے
اس امر کو کہ مسلمانون کے سامنے کوئی نہین ٹہر سکتا ہو اور نہین رہ سکتا ہو کوئی آگی آتش حرب مین اونہین کی تھی ہمنے چاہے دیکھا
مصالحہ کرنے کی اگر سبب دیکھے اور سُنے اُنکے حالات اور کامون کے اور سواے صلح کے اور کوئی صورت ہم مناسب نہین دیکھتے ہین
پس خشمناک ہوا تو اور زیادہ ہوا غصہ باطنی اُسکا اور کہا کہ سختی ہو تمپر حال یہ ہو کہ لے لی گئی صلیب اعظم اور ایذا پہونچی میری آنکھ کو
اور مارے گئے میرے مصاحب اور مین غفلت اور بیخبری کرون اُن غلامون سے اور بادشاہ کو میری غفلت کی اطلاع اور
اُسکے نزدیک میرا عجز اور سستی ظاہر ہو اور ضرور ہی مجھکو اُنکا مقابلہ کرنا اور ہر حال مین طلب کرونگا مین اپنی صلیب اور
لے لونگا بعوض اپنی آنکھ کے ہزار آنکھین اُنکی تاکہ بادشاہ کو معلوم ہو جاوے کہ مین نے اپنا بدلا اُنسے لیا اور قریب تر
مین اُنکے ساتھ ایک کرونگا اور اُسکے ذریعہ سے اُنکے سردار تک پہونچونگا اور بھگا دونگا اُنکی جماعت کو اور لوٹونگا
مال اُنکا اور وہ سب جو میرے لوٹا ہو اُنھون نے اور بھیجدونگا وہ سب بادشاہ کے پاس پھر بعد اُسکے نہ راضی ہونگا اور
نہ اکتفا کرونگا مین اُنکے ساتھ اُسی پر یہانتک کہ تیار کرونگا مین ایک لشکر اور ساتھ لونگا بار بردار یان اور زاد راہ اور
جاونگا اُنکے سردار ابی بکر کی طرف جو ملک حجاز مین ہین اور مٹا دونگا اُنکی نشانیون کو اور کھود ڈالونگا اُنکی مسجدون کو
اور کردونگا اُنکے شہرون کو مسکن گوہون اور کھوسلون اور وحشی جانورون کا پھر تو ملعون چڑھ گیا درانے کے اوپر
اور آنکھ مین پٹی باندھے ترغیب دیتا تھا لوگون کو تاکہ دور ہو جاوے اُنکے دلون سے رعب اور کہتا تھا کہ بیصبری نکرو
اس معاملے مین جو ظاہر ہوا اُنکو مسلمانون سے اور بیشک صلیب بھگا دیگی اُنکو بسبب اپنی سختی کے اور مین ذمہ دار ہوتا ہون
اس امر کا پس قرار پکڑا لوگون نے اُسکے کلام سے اور سخت لڑائی لڑے اور صبر کیا اُنکے مقابلے مین مسلمانون نے ادب
اطلاع دی شرحبیلؓ بن حسنہ نے اس حال کی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اور کہا قاصد سے کہ بیان کر تو خالد بن الولید سے
کہ اس دشمن خدا تو مادا مادا بادشاہ کے ہاتھ سے ظاہر ہوا ہمکو وہ امر جو اندازہ و شمار سے باہر ہو پس ہماری کمک کے واسطے
لوگون بھیجو اسوجہ سے کہ ہمارے سر پر لڑائی ہر جگہ سے زیادہ ہو پس جب پہونچا قاصد پاس خالد بن الولید کے اور حال لڑائی
مشرکین اور قوما اور زخمی ہونے اُسکی آنکھ کا ام ابانؓ کے تیر سے اور گر پڑنا صلیب کا اور آجانا اُسکا ملکیت مسلمانون مین
اور مارا جانا اس شخص کا جسکے ہاتھ مین صلیب تھی اُنسے بیان کیا خوش ہوے خالدؓ بن الولید اور سجدہ خدا کا ادا کیا پھر کہا کہ یہ
ملعون تو ما معزز ہو بادشاہ کے نزدیک اور وہی منع کرتا ہو قوم کو مصالحے سے اور مین اللہ تعالی سے امید رکھتا ہون کہ کفایت
کرے ہمارے واسطے اللہ تعالی اُسکے کام مین اور پھیر دے ہمسے بدی اور برائی اُسکی پھر قاصد سے کہا کہ پھر جا تو اور کہہ شرحبیلؓ
بن حسنہ سے کہ جسطرح سے مین نے تمکو مامور اور حکم کیا ہو اُسی طرح حفاظت کرتے رہو اسواسطے کہ ہر گروہ مسلمانون کا مشغول ہو
اُس کام مین جسکے نزدیک ہو وہ اور مین تمسے نزدیک ہونگا تمھارے ساتھی ضرارؓ بن الازور بھی شہر کے گرد پھرتے ہین اور ہر وقت تمسے
نزدیک مین اور نہ آویگا کوئی تمپر اُنکے سامنے ہو کر اگر چاہا اللہ تعالی نے پس لڑو تم اور نہ رنجیدہ ہو راوی بیان کیا ہی کہ

قاصد نے پھر آکر جواب خالدؓ بن الولید کا شرجیلؓ کو پہونچایا پس پھرا اور استقامت کیا اُنھون نے اور لڑا کیے باقی دن تک
اور صبر کیا مسلمانون نے اپنی جگہون پر اور سرداران مسلمانون کے حال لڑائی اور سختی تو ما کا ساتھ شرجیل کے اور لوٹ لینا
شرجیلؓ بن حسنہ کا صلیب کو سُنکر بہت خوش ہوے اور ثابت رہے لوگ لڑائی مین یہان تک کہ گذر گیا انسے وقت نماز ظہر کا اور
نزدیک ہوا وقت عصر کا پس موقوف کر دیا اُنھون نے لڑائی کو اور پھرا ہر فرقہ اپنی جگہ پر تا انکہ شام ہوگئی اور روشن کی گئی آگ
اور پڑھا گیا قرآن مجید اور اذان کہی موذنون نے اور نماز عشائی پڑھی ہر سردار نے اپنی جماعت کے ساتھ **واقدی** رحمہ اللہ
نے بیان کیا ہی کہ جب تاریکی رات کی ہوئی بُلایا تو ملعون نے بڑے بڑے لوگون اور دلیران دمشق کو پس آئے وہ لوگ
اُسکے پاس اور کہا اُسنے اُنسے کہ اے اہل اس دین کے تحقیق گھیر لیا ہی تمکو ایسی قوم نے کہ نہین ہی اُنمین نیکوئی اور نہ دین اور نہ ایمان
اور نہ وفاداری اور نہ ذمہ داری اور اگر مصالحہ کروگے تم اُنسے اور دینگے تمکو وہ امان تو نہ وفاداری کرینگے وہ تمھارے ساتھ
اور نہ صلح رکھینگے تمسے اور اپنی اولاد اور عورتین اپنی اسواسطے ساتھ لائے ہین کہ انکو تمھارے شہرون مین آباد کرین
خوشی سے چاہو اس بات کو یا نہ انکار کرو پس ایسی صورت مین کیونکر صبر کیا تمنے اپنی بیحرمتی اور قید ہونے اپنی عورتون اور
نکل جانے اپنے گھرون اور اِس امر سے کہ ہون عورتین تمھاری لونڈی غلام تابعدار انکے اور نہین جاتی ہی
صلیب انکی طرف مگر بسبب خشم اور غضب کے تمپر اس وجہ سے کہ ارادہ کیا ہے تمنے اپنے دلون مین مٹ جانا اس دین اور
مُصالحہ مسلمین کا پس ایذادی تمکو صلیب نے اور اہانت کی تمھاری اور مین جو انکے مقابلے کو نکلا تھا اگر زخمی نہو جاتی
میری آنکھ نہ پھرتا مین انکی لڑائی سے یہانتک کہ فراغت پاتا مین انسے اور اب ضرور مین اپنا بدلا لونگا اور دور کرونگا
اپنی عار کو پس بتحقیق قسم کھاتا ہون مین عزت بادشاہ رحیم کی کہ ضرور ہی کہ مجکو بدلا لینا اور یہ کہ لگا لونگا مین دو ہزار آنکھین
اہل عرب کی اور بھیجونگا بادشاہ کے پاس پھر اپنی صلیب لے لونگا اور اگر غفلت کی مین نے ان باتون مین تو نہ بیخوف رہونگا
مین خفگی بادشاہ سے بہ نسبت اپنے پس جب سنی ان لوگون نے یہ گفتگو تو ما کی کہا ای سردار حال یہ ہے کہ قوم مسلمان بہت
ہین اور نہین ہی تیری تدبیر مگر یہ کہ قصد کیا جاوے ایک جہت اور طرف کا ان جہتون سے یہان تک کہ باگین پھیر کر
آوینگے قوم ہر جگہ سے اور لشکر لیکر آویگا تیری طرف بڑا سردار انکا دروازۂ شرقی سے آویگا دوسرا سردار باب جابیہ سے
اور سخت گذریگا اور پیش آویگا وہ امر جسکی طاقت تجھے نہین ہی اور بعد اسکے ہم راضی ہین اس امر مین جسمین تو راضی ہی پس
اگر حکم دیگا تو ہمکو نکلنے کا انکے مقابلے مین نکلینگے ہم اور اگر حکم کریگا تو ہمکو لڑنے کا شہر پناہ پر لڑینگے ہم تو ما نے کہا کہ قریب ہی
تمھارے واسطے ایک خاص تدبیر لڑائی کی تجویز کرونگا مین پھر حکم کیا اُسنے سب خاص و عام کے یکجا ہونے کا پس اکھٹا ہوے
سب لوگ گرروہ گئے کچھ تھوڑے لوگ دروازون پر بخوف مسلمانون کے پس جب یکجا ہو چکے سب لوگ کہا تو ما نے کہ مین نے
ارادہ کیا ہی کہ در آؤن مین ناگاہ مسلمانون پر اس رات مین اور جا پڑون انکی جگہون پر اسواسطے کہ رات خوفناک ہی اور
تم لوگ زیادہ واقف اور خبردار اپنے شہر کے ہو بہ نسبت اپنے غیر کے پس ہر شخص کو تم مین سے چاہیئے کہ مسلح ہو کر اپنے دروازے سے نکلے اور

چھاپہ مارے قوم پر اور مین اپنے ساتھیون سمیت اپنے دروازے سے نکلونگا اور مین امید رکھتا ہون کہ نہ پھرونگا مگر ساتھ خوشی اور
سرور کے پس جسوقت فراغت پاونگا مین قوم سے اور باگ پھیر کر آونگا تمھاری طرف پس ایک ایک کو انمین سے بھگاتے اور
مٹاتے ہوے سردار قوم تک پھونچونگا پس قید کر لونگا اسکو اور روانہ کرونگا بادشاہ کے پاس تاکہ حکم کریگا اسکی نسبت جو چاہیگا
پس جو شخص نکلے تم مین سے کسی جہت کی طرف پس نہ پھرے اور نہ ہٹے وہ اپنی جگہ سے یا پہونچ جاؤن مین استک بھون نے
کہا کہ تیرا حکم بخوشی منظور ہے پس اسی وقت قصد کیا تومانے بجانب قوم کے اور جدا جدا کر دیا ہر گروہ کو اور بھیجا ایک گروہ کو
باب جابیہ پر اور ایک گروہ کو باب شرقی پر اور کہا انسے نہ ڈرو تم کسواسطے کہ بڑا سردار قوم کا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ہے تمسے
اور نہین ہین باب جابیہ پر مگر ناکس اور غلام لوگ پس پیس ڈالو انکو مثل پیسنے غلے کے اور کھا جاؤ تم انکو مثل کھانے کے پس
روانہ ہوے وہ لوگ اور بلا کر بھیجا تومانے ایک اور گروہ کو باب لفراديس پر بجانب عمرو بن العاص کے اور ایک گروہ کو باب
کیسان پر بطرف سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے پس روانہ ہوا ہر گروہ سبطرف کو وہ بھیجا گیا اور خاص کر لیا تومانے
اپنے تئین اپنے دروازے کے واسطے اور اسکے ساتھ دلیران قوم تھے اور نہین چھوڑا کسی بہادر دلیر کو اسنے جسکی شجاعت
کو وہ جانتا تھا مگر یہ کہ اپنے ساتھ مقرر کیا اسکو پھر کہا قوم سے کہ قریب ہے کہ چڑھاونگا مین تمھارے واسطے اپنے دروازے پر ایک
شخص کو جسکے پاس ناقوس ہوگا کہ بجاویگا وہ اسکو اور آواز گھنٹے کو پس جسوقت سنو تم اسکی آواز کو پس وہی نشانی ہے میرے اور
تمھارے بیچ مین پس کھول دو دروازون کو اور نکلو جلدی کر کے بجانب اپنے دشمنون کے اور در آؤنگا مین اُنپر اور بیشک تم پاؤگے
مسلمانون کو اس حیثیت سے کہ کوئی انمین کا سوتا اور کوئی بیٹھا ہوگا پس در آؤ تم اُنپر پیش از یکہ پہونچین وہ اپنے ہتھیارون تک
پس لگاؤ اُنپر ضربات زیادہ دہندہ اور مار ڈالو انکو جسطرح سے چاہو تم پس اگر کرو گے تم اس کام کو صدق دل اور راستی سے نسبت
قوم کے اس رات مین امید کرو گے تم انمین اس امر کی کہ شکست اٹھاوینگے اور لوٹ جاوینگے وہ ایسا لوٹنا کہ نہ بندھ
سکینگے اور نہ درست حال ہو سکینگے کبھی بعد اسکے پس خوش ہوئے قوم اس کلام سے اور چلے بموجب اسکے حکم کے اور ارادہ
کیا ہر فرقے نے ایک دروازے کا دروازدن سے راوی نے بیان کیا ہے کہ بلایا تومانے ملعون نے ایک نصرانی کو اور
کہا اس سے کہ لے تو ناقوس کو اور چڑھ جا دروازے پر پس جسوقت دیکھے تو ہمکو کہ کھولا ہمنے دروازے کو آواز دے تو
ہمکو اس سے ایسی آواز کہ سُنین اُسکو سب لوگ ہمارے جو دروازون پر مقرر ہین اور دوڑین وہ اپنے دشمنون کی طرف پس کہا اُسنے کہ یہ امر
بخوشی منظور اور پسند ہے پھر روانہ ہوا وہ اور جلدی کی اُسنے اس کام پر اور لایا ایک بڑا ناقوس اور چڑھ گیا دروازے پر اور
چلا تومانے ساتھ ایک ٹکڑے کے اپنے لشکر سے جو زرہین اور خود پہنے تھے اور ہاتھون مین عمود اور تلوارین تھین اور تومانے
ان سب کے آگے تھا اور اسکے ہاتھ مین جو ڑی تلوار ہند کی اور سپر جرمقیہ کی تھی اور پہنے تھا دشمن خدا جوشن لوہے کے اور اسکے
سر پر خود کہ مرحمت کیا تھا جو ہر قل نے اسکو اپنے سلح خانے سے بطور تحفے کے بھیجا تھا اور اوسپر سونے چاندی کا کام تھا اور سیف بران امین
کچھ کارگر نہین ہوتی تھی لعین جسوقت پہونچا وہ دروازے پر اور پورا ہو گیا لشکر اسکا کہا اسنے اپنے ساتھیون سے کہ ایسی جلدی اور کوشش کرو تم

کہ پہونچ جاؤ دشمنون تک اور پہونچکر حملہ کرو اور ناگہان در آؤ اور ٹھہراؤ تلوارون کو انپر اور جو شخص تمسے امان طلب کرے پس نہ باقی رکھو اسکو مگر یہ کہ وہ سردار قوم کا ہو اور تم مین سے جو شخص دیکھے صلیب کو پس پہونچ جاے اُس تک اور اگر دور ہو صلیب اُس شخص سے پس آواز دیکر پکارے مجکو تا انیکہ جاؤن مین بجانب اسکے سبھون نے کہا کہ تیرا حکم ہمکو بجو شی پسند اور منظور ہے پھر اسکے حکم سے دروازہ کھولا گیا اور ایک شخص نے اسکے ساتھیون سے صاحب ناقوس کے پاس جاکر حکم اسکے بجانے کا دیا پس ایک ایسی آواز سخت لگائی اسنے کہ سواے اسکے اور آواز نہ تھی یہان تک کہ کھولا قوم نے سب دروازون کو اور ڈر پڑے لوگ اسی وقت اور نکلا تو ملعون دروازے سے اور سُنی مسلمانون نے آواز پس دوڑے وہ لوگ بجانب صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور وہ غافل تھے قوم کے فریب سے مگر یہ کہ جاگتے اور ہوشیار تھے پس جب سُنا لوگون نے آواز کو جگا دیا بعضون نے بعض کو اور آوازین دینے لگے اور اُٹھ کھڑے ہوے لوگ اپنے خوابگاہون سے مثل شیر حملہ آور کے پس نہین پہونچے ان تک دشمن انکے مگر یہ کہ وہ ہوشیار ہو گئے تھے اور متوجہ مقابلہ دشمن ہوے مگر بے ترتیب تھے پس لڑے لوگ بیچ اندھیری رات کے اور کام کیا تلوارون نے اور سُنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے آواز کو پس اُٹھ کھڑے ہوے بدحواس گھبراے ہوے بسبب سننے آواز اور فریاد کے اور چلا کر کہا واغوثاہ واسلاماہ واامحمداہ اکیدوا قومی ورب الکعبۃ اللھم انظر الیھم بعینک التی لا تنام وانصرھم ولا تسلمھم الی عدوھم پھر بلایا فستخان بن زید طائی برادر عدی بن حاتم طائی کو اور کہا اُسے کہ تم میری جگہ پر ٹھہرو میری قوم اور لڑکے بالون مین کہ نہین صبر ہی مجکو اِس سے جو سُنا ہی مین نے اور احتیاط رکھو تم اس امر سے کہ آوے کوئی تمھارے سامنے سے پھر چھوڑا خالد بن الولید نے لشکر کو فستخان کے ساتھ اور روانہ ہوے وہ ساتھ چار سو سوار کے اپنے لشکر سے اور وہ بدون زرہ کے تھے اور نہین پہنے تھے وہ مگر کپڑے ملک شام کے اور کھلے سر تھے بدون خود کے اور باز رکھا تھا انکو عجلت روانگی نے بجانب مسلمانون کے مسلح ہونے سے اور چھوڑ دیا تھا گھوڑے کی باگ کو انھون نے اور اونکے ہمراہیون نے اور وہ آگے اپنی قوم کے تھے اور آنسو انکے جاری تھے رخسارون پر بسبب خوف کے بحال مسلمانون کے اور سُنا لوگون نے انکو یہ اشعار رنج آمیز پڑھتے ہوے پھر گوشش کی چلنے مین اور چار سو سوار انکے پیچھے تھے اور جنبش دیتے تھے تلوارون کو تا انیکہ پہونچے باب شرقی پر اور اُسی وقت وہ گروہ جو اس دروازے پر تھا ناگہان در آیا تھا رافع بن عمیرہ پر اور وہ ثابت اور قائم تھے واسطے مقابلے اور لڑائی کے قوم روم سے اور لڑ رہے تھے اور تلوارین چمکتی تھین اور کام کرتی تھین اور سُنائی دیتی تھین آوازین تلوارون کی ڈھالون پر اور آوازین چلانے کی پشت دروازون سے اور بلند تھین آوازین مسلمانون کی ساتھ تکبیر کے اور قوم شہر بیاہ کے اوپر سے دھمکاتی تھی اور چلاتی تھی بوقت بیدار اور ہوشیار ہو جانے مسلمانون کے انکے مقابلے مین پس حملہ کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قوم پر اور پکارا اپنی بلند آواز سے کہ بشارت ہو تمکو اے گروہ مسلمانون کے آیا تمھارے تئین فریادرس پروردگار عالم کی طرف سے مین سوار ہلاک کرنے والا ہون مین خالد بن الولید ہون پھر حملہ کیا رومیون پر مع اپنے ساتھیون کے پس مار ڈالا انھون نے لوگون کو اور ڈال دیا زمین پر دلیرون کو اور ضعیف

فستخان بن زید

اس معاملہ کے دل انکا متعلق تھا ساتھ ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور تمام مسلمانون کے جنکو دروازون پر مقرر کیا تھا اور وہ سنتے تھے آوازین اور فریاد کرنا انکا اور آوازین اور فریاد روم اور نصاری اور یہود کی بلند تھین **سنان** بن عوف نے **روایت** کی ہی کہ پوچھا مین نے اپنے چچازاد بھائی قیس بن سہیرہ سے کہ آیا یہودی بھی تمسے لڑتے تھے انھون نے کہا ہان لڑتے تھے دیوار کے اوپر سے اور چلاتے تھے وہ ہمپر تیر اور پتھر **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ ڈرے خالدؓ بن الولید شرجیل بن حسنہ کے واسطے بسبب قریب ہونے دشمن خدا تو ملعون کے انسے کسواسطے کہ وہ اسی دروازے پر تھا پس خوف کیا خالد بن الولید نے شرجیل بن حسنہ سے بسبب شجاعت تو مکے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ پیش ہوا شرجیل بن حسنہ کو دشمن خدا تو ماسے ایسا سخت اور بڑا معاملہ کہ نہین پیش آیا کسی کو مثل انکے اور صورت یہ ہوئی کہ ناگہان در آیا تو ما اس گروہ پر جو شرجیل بن حسنہ کے ساتھ تھے اور سب سے پہلے نکلنے والا قوم سے اور پہلے پہونچنے والا مسلمانون کی طرف تو ملعون تھا پس صبر کیا مسلمانون نے مثل صبر بڑے مرتبے والون کے اور ثابت اور قائم رہے لڑائی پر اور لڑا دشمن خدا تو ماسخت لڑائی در انحالیکہ پکارتا تھا وہ صفون کو دائین اور بائین اور پکارتا تھا کہ کہان ہی تمھارا سردار جسنے پیچھا کر مجکو زخمی کیا مین رکن بادشاہ کا ہون مین مدد دینے والا صلیب کا ہون پس لاؤ اور سپرد کرو اسکو میرے تئین تاکہ پلٹ جاؤن مین تمھارے مقابلہ سے پس جب سنی شرجیلؓ بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز اسکی ارادہ کیا اسکی طرف کا اور زخمی کیا تھا اسی تو مانے بہت لوگون کو مسلمانون سے پس کہا شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ مین ہون ساتھی تیرا اور بدخواہ اور مخالف تیرا مین سردار قوم کا ہون مین ہلاک کرنے والا تمھاری جماعت کا ہون مین لینے والا تمھارے صلیب کا ہون مین کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پس بھاگ پھیرا تو مانے مثل پھرنے شیر کے اپنے شکار پر اور کہا کہ تمھین کو طلب کیا مین نے اور تمھاری ہی خواہش رکھتا ہون مین پھر سب سے الگ ہوگیا انکے مقابلے مین اور صدمہ پہونچایا انکو اور نہین دیکھا تھا لوگون نے مدتون مین ردوخورد مثل ردوخورد ان دونون کے اس رات مین اور دیکھا شرجیلؓ بن حسنہ نے ایسی چیز کو خوفناک کیا اسنے انکو پس وہ دونون اسی حالت مین تھے کہ گذری آدھی رات اور ہر شخص اپنے نزدیک والے سے لڑتا تھا اور تھین ام ابانؓ بنت عتبہ ساتھ شرجیل بن حسنہ کے کہ نہین دور ہوئی تھین انسے اور اس رات مین بڑا صبر اور استقلال کیا انھون نے اور چلائے تیر اور کوئی تیر انکا نہین پڑتا تھا مگر کسی مرد مشرک پر یہان تک کہ قتل کیا بہت لوگون کو اور رومی انکو مرد سمجھتے تھے اور اسی طرح وہ تیر چلاتی تھین یہان تک کہ سوا ایک تیر کے اور انکے پاس باقی نہ رہا پس وہ اس تیر کو لیے ہوے دائین اور بائین قوم کو دیکھتی تھین اور قوم روم مخالف تھی انکے بخوف تیر کے کہ دفعۃً قریب آیا انکے ایک شخص قوم سے اور چلایا انھون نے اسپر تیر کو پس جا لگا تیر اسکے سینے پر پس جب قریب ہوا وہ موت کے ناگہان حملہ کیا اور در آیا انپر اور فریاد اور آواز دیکر پکارا اپنی قوم کو پس پھرے وہ لوگ واسطے اسکی اعانت کے اور ناگہان در آئے وہ ام ابان پر اور گرفتار کر لیا انکو اور مر گیا وہ دشمن خدا جسکو ام ابانؓ نے تیر مارا تھا اور شرجیلؓ بن حسنہ کا حال یہ تھا کہ پیش آیا انکو دشمن خدا سے وہ معاملہ جو نہین پیش آیا کسی کو مگر یہ کہ صبر اور ثابت قدمی کی انھون نے اور ماری ایک ضرب سخت

تلوار کی دشمن جذایر پس لیا اسنے اس ضرب کو اپنی ڈھال پر اور ٹوٹ گئی تلوار شرحبیل رضؓ بن حسنہ کی پس طمع کی دشمن خدا لعین
اور حملہ کیا اپر اور گمان کیا اسنے کہ وہ میرے قیدی ہو چکے اور اسی حالت مین ظاہر ہوے وہ سوا انکے پیچھے لشکر سوارون کا تھا
پس ناگہان در آئے وہ لوگ رومیون پر اور دیکھا اونھون نے ام ابان کو اس مصیبت سے کہ ایک سوار انکو اپنے دو نون ہاتھون سے
پکڑے ہوے اور وہ فریاد کرتی ہین پس آپہونچی وہ دونون سوار انکے پاس ایک عبدالرحمن رضؓ بن ابو بکر صدیق رضؓ اور دوسرے ابانؓ بن عثمان
رضی اللہ عنہم تھے پس مار ڈالا ان دونون نے ابن سوار کو اور چھوڑ آیا ام ابانؓ اور شرحبیل رضؓ بن حسنہ کو اور پلٹ گیا دشمن خدا تو ما
بجانب شہر کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے بسلسلۂ راویان کے تمیم بن عدی سے کہا تمیم بن عدی نے کہ تھا مین
بیچ لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور اس معرکے مین کوئی سردار مسلمانون کا مثل ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح اور انکے
ساتھیون کے نہین لڑا اور صورت یہ ہوئی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے خیمہ مین نماز پڑھتے تھے اور وہ قوم سے
دور تھے کہ ناگہان سنی انھون نے آواز کو جو بلند ہوئی اور دروازہ کھولا گیا اور دوڑے مسلمان قوم کی طرف پس جب دیکھا ابو عبیدہ
بن الجراح نے اس معاملے کو مختصر کر کے تمام لیا نماز کو اور کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر مسلح ہوے اور اٹھ کھڑی ہوئی
قوم انکے ساتھ اور زرہین پہنی انھون نے ساتھ ہتھیارون کے اور قریب ہوے ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح قوم سے اور
دیکھا انکو زرمگاہ مین کہ للکارتے اور لڑتے تھے پس پھرے وہ قوم کی طرف سے دائین بائین کو یہان تک کہ تجاوز کیا انسے
اور بڑھے بجانب دروازے کے اور پہونچے وہان اور قوم لڑ رہی تھی پس آواز تکبیر کی بلند کی ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح اور انکے ساتھیون نے
پس جب سنی مشرکون نے آواز کلمے کو سمجھے وہ کہ مسلمان آپڑے اونپر ساتھ لشکر کے یا بھاری جماعت کے پس پھرے وہ اپنی طرف
کو اور آگے انکے جرجی بن قالا سردار انکا تھا پس نعانب کیا اسکا مسلمانون نے اور خرج کیا انھین تلوار کو یہان تک کہ جب
نزدیک پہونچے وہ لوگ دروازے کے پس حملہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور انکے ساتھیون نے اور مل گئے اور پہونچ گئے
قوم تک اور پڑتے تھے تیر اور پتھر مسلمانون پر دروازے کے اوپر سے اور مسلمان نہین پھرتے تھے انکے پیچھے سے پس جب قصد کیا
مسلمانون نے انکا موقوف کیا پتھر اور تیر چلانا ان لوگون نے اس خیال سے کہ اپنی قوم پر پڑینگے اور ایذا پہونچاوینگے اور تصور
کیا اور دیکھا ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح نے اس امر کو حسن اتفاق سے پس صرف کیا مسلمانون نے تلوارون کو انھین واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ معلوم کیا مین نے کہ نہین بچا اس واقعے مین رومیون سے کوئی شخص نہ چھوٹا نہ بڑا اور سب کے سب مارے گئے
اور مارا گیا جرجی بن قالا اور خالد رضؓ بن الولید رضی اللہ عنہ البتہ لڑائی لڑے کہ مثل اسکے نہین دیکھی گئی تھی پس وہ اسی حالت مین تھے
کہ دیکھا ئی دیے ضرار بن الازور اور وہ آلودہ تھے خون سے پس خالد رضؓ بن الولید نے انسے پوچھا کہ کیا ہے حال تمھارے پیچھے ضرار بن
الازور نے کہا کہ بشارت ہو تمکو اے سردار کہ نہین آیا مین تمھارے پاس مارا سوقت کہ تمنا کر لیا مین نے کہ اس رات مین مین نے ڈیڑھ سو رومیون
کو مار ڈالا اور میرے ساتھیون نے اسقدر لوگون کو مارا جنکی حد تمھارے نہین ہے اور کفایت کیا مجھ نے تمھارے واسطے ان لوگون کی شدت کو
جو نکلے تھے باب صغیر سے بطرف یزید بن ابی سفیان کے پھر بھاگ پھیری مین نے سب سردارون کی طرف پس مار ڈالا مین نے

لوگون کو اور تائید کی مین نے اپنی قوم کی راوی نے بیان کیا ہی کہ بہت خوش ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اس حال کے
سننے سے پھر چلے سب کے سب یہان تک کہ آئے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور شکریہ انکے کا موافق ادا کیا واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یہ رات بڑی سخت تھی کہ کبھی ایسی نہین آئی تھی لوگون کو مثل اسکے اور اس رات مین
مسلمانون نے ہزار ہا آدمیون کو مار ڈالا پس یکجا ہوے بڑے بڑے رئیس دمشق کے توما کے پاس اور کہا اس سے کہ اے سردار ہمنے
نصیحت کی تھی تجکو مگر نہ قبول کیا تو نے اور نہ نفع کیا ہماری نصیحت نے اور جو ہمپر گذرا وہ تجھپر بھی گذرا اور مارڈالے گئے ہم مین سے بہت
لوگ اور یہ وہ معاملہ ہی جسکے اٹھانے کی ہمکو طاقت نہین ہی پس مصالحہ کرے تو قوم سے کہ وہ ہمارے اور تیرے واسطے موجب سلامتی ہو
اور اگر تو اس امر سے انکار کریگا تو ہمارے لوگ اپنے واسطے مصالحہ کرلینگے اور تجکو تیرے حال پر چھوڑدینگے پس کہا توما نے اے قوم مہلت دو
مجکو یہان تک کہ لکھون مین یہ سب حال بادشاہ کو پس اگر اعانت اور کمک کی اسنے تو بہتر ہو ورنہ صلح تو ہمارے آگے ہی راوی نے
بیان کیا ہے کہ اسی وقت توما نے ایک خط بادشاہ کو لکھا جسکا مضمون یہ تھا کہ اہل عرب نے گھیر لیا ہی ہمکو مثل گھیرنے سپید ی
آنکھ کے اسکی سیاہی کو اور مار ڈالا ان لوگون نے ہماری قوم کو اجنادین مین اور پلٹ کر ہماری طرف آئے اور قتل کیا ان
لوگون نے ایک بڑا بھاری قتل اور نہین انکے مقابلے کو تاکہ اور زخمی ہوا مین انسے مگر تیسری قوم اور اہل شام نے چھوڑدیا مجکو اور جاتی ہی
میری آنکھ اور ارادہ کیا ہی قوم نے صلح کرنے کا اہل عرب سے اور خبر یہ دینے کا انکو پس تو یا خود اس طرف روانہ ہو یا لشکر ہمارے پاس روانہ کر
کہ کمک ہماری کرے یا حکم دے ہمکو مصالحہ کرلینے کا کہ تحقیق سخت ہو گیا اور بڑھ گیا ہی ہمپر معاملہ انکا بھر لپٹیا اسنے خط کو اور مہر کی
اسپر اپنی اور قبل از صبح ہونے روانہ کیا پس جب صبح ہوئی ارادہ کیا مسلمانون نے لڑنے کا اور حکم بھیجا خالد بن الولید نے ہر سردار
کو کہ روانہ ہو اپنی جگہ سے اور لڑے اور سوار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور واقع ہوئی لڑائی اور سخت ہوا معاملہ
اہل دمشق پر پس کہلا بھیجا انھون نے خالد بن الولید کے پاس کہ مہلت دو ہمکو تاکہ سوچین ہم اپنے کام مین پس انکار کیا خالد
بن الولید نے اور نہ ہٹے انکی لڑائی اور مقابلے سے یہان تک کہ تنگ آئے وہ محاصرے سے اور اسکے سوا وہ منتظر جواب کے بادشاہ کے
پاس سے تھے اور یکجا ہوئے بعض رئیس شہر کے بعض کے پاس اور کہا کہ اے قوم نہین صبر ہو سکتا ہی ہمسے اس معاملے مین جسمین
ہم ان لوگون کے سبب سے ہین اگر لڑتے ہین ہم انسے تو غالب ہو جاتے ہین وہ ہمپر اور اگر ترک لڑائی کرکے اپنے شہر مین بیٹھ رہین
ہم تو ضیق اور تنگی مین پڑینگے پس چھوڑدو اور دور کرو تم جنگ کو اور خصومت کو اپنے سے اور مانگو انسے امان اور صلح جسر
مقدار پر کہ وہ طلب کرین ہمسے پس کہا انسے ایک بوڑھے آدمی رومی نے جو اگلی کتابین پڑھے ہوے تھا کہ اے قوم قسم ہی خدا کی تحقیق
مین جانتا ہون کہ اگر آتا بادشاہ لشکر اور سامان سے تو انکو تمسے دفع نہین کر سکتا تھا اسواسطے کہ مین نے کتابون مین پڑھا ہی
کہ سردار انکے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین اور سید المرسلین ہین اور قریب ہی کہ دین انکا سب دینون پر غالب ہو جائیگا پس
چھوڑدو تم حیلہ جوئی اور مشغول رہنے کو مال کامون مین اور دو تم انکو جو تمسے مانگین کہ یہی تمھارے واسطے بہتر اور موافق ہی
پس جب سنا قوم نے یہ کلام اسکا میل کیا اسکی طرف اسوجہ سے کہ بزرگی اسکی اور عالم اور واقف ہونا اسکا اخبار اور

فنا
ذکر خط لکھنے توما کا کلام قتل
بادشاہ کو اور مدد طلبی
دمشق سے

حالات گذشتہ سے انکو معلوم تھا اور کہا کہ بتری کیا رائے ہی اسنے کہا کہ جان لو تم اس بات کو کہ وہ سردار مسلمانون کا جو جانب
شرقی پر ہے یعنی خالد بن الولید وہ ایک مرد خونریز ہی پس اگر چاہتے ہو کہ اپنے کام اور مطلب سے نزدیک ہو جاؤ پس جاؤ تم اُس شخص
کی طرف جو باب جابیہ پر ہی یعنی ابو عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ پس قریب صواب جانا قوم نے رائے اس شخص کو اور جب اندھیری
ہوئی آئے وہ سب باب جابیہ پر اور کلام کیا انمین سے ایک شخص نے جو زبان عربی جانتا تھا پس کہا اسنے بلند آواز سے کہ اے
گروہ عرب کے آیا ہمکو تمسے امان مل سکتی ہی یہان تک کہ آوین ہم تمھاری طرف اور بات چیت کرین تمھارے سردار سے تاکہ صلح
کریون ہم اپنے اور تمھارے بیچ مین ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
کچھ لوگ مسلمان مقرر کیے تھے کہ وہ بخیال آپڑنے اہل دمشق کے مثل شب گئے تہ کے دروازے کے قریب تھے اور اس رات کو قوم
دوس کی باری تھی اور سردار اُنپر عامر بن طفیل الدوسی تھے پس اسی حالت مین کہ لوگ اپنی جگہون مین بیٹھے تھے قریب دروازے کے
کہ سنا اسنے قوم کو پکارتے ہوے پس دوڑا گیا مین ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس اور خوشخبری سنائی انکو اور کہا مین نے کہ شاید اللہ تعالے
راحت دیوے مسلمانون کو مشقت سے پس خوش ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح میرے کلام سے اور کہا کہ جاؤ تم اور کہو اُنسے
کہ امان ہے تمکو ہماری طرف سے جب تک کہ اپنے شہر مین بسلامت پھر جاؤ پس گیا مین قوم کے نزدیک اور پکار کر کہا مین نے اُنسے
کہ آؤ تم تمھارے واسطے امان ہی پس کہا قوم نے کہ تم کون شخص ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تاکہ ہم تمھارے کلام پر
اعتماد کریں مین نے کہا کہ مین ابو ہریرہؓ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہون اور نہین ہی ہمارا طریقہ غدر اور فریب
کرنا اگر ہم مین سے ایک غلام تمکو امان دیوے اور وہ وفاداری کرے تو ہم وفاے اقرار کرینگے اسواسطے کہ اللہ تعالے نے فرمایا
ہی واوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا اور ہر گاہ وفاے عہد اور وفاداری نشانی اور پہچان اہل عرب کی زمانہ جاہلیت
مین تھی اسکہ راہ راست بتلائی اللہ تعالے نے ہمکو بسبب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تو کیونکر خلاف اسکے ہو سکتا ہی پس
کھولا قوم نے دروازے کو اور نکلے اور وہ ایک سو آدمی تھے رؤسا اور علما سے پس جب قریب ہوے وہ لشکر ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ سے دوڑے مسلمان انکی طرف اور دور کیا اُنسے زنار اور صلیبون کو یہان تک آیا ابو عبیدہؓ بن الجراح
کے پاس پس مرحبا کہا انکو اور اٹھ کھڑے انکے واسطے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمکو فرمایا ہی اذا لقیتم قوما
فاکرموہ پھر بات چیت کی اُنھون نے صلح کے باب مین اور کہا اُنھون نے کہ ہم تمسے صلح کیا چاہتے ہین اس شرط پر کہ چھوڑ دو
ہمارے واسطے کنائس ہمارے اور انکو ہمسے غصب نکرو اور وہ کنیسۂ یحیا ہی جو اب جامع مسجد ہی اور کنیسۂ مریم اور
کنیسۂ جنینا اور کنیسۂ بولص اور کنیسۂ مقاط اور کنیسۂ سوق البقل اور کنیسۂ اندریا اور کنیسۂ قزاریہ ہی پس
قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس امر کو اور جو شرطین اُنھون نے پیش کین اور لکھ دی اُنکو ایک
تحریر صلح اور امان کی مگر اپنا نام اُسمین نہین لکھا اور نہ گواہی کسی کی لکھی اور یہ امر اسواسطے تھا کہ ابو عبیدہؓ
بن الجراح بعد از تیکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکو معزول کیا تھا اس امر کو دوست نہین رکھتے تھے کہ وہ

مسلمانون کے معاملے مین مداخلت کرین اور جب لکھ دی ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ دست آویز اور سپرد کیا انکے کہا ان لوگون نے کہ اب چلو تم ہمارے ساتھ پس اٹھ کھڑے ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور سوار ہونکے ساتھ ابو ہریرہ اور معاذ بن جبل اور سلمہ بن ہشام المخزومی اور نعیم بن عدی اور ہشام بن العاص السہمی اور یزید بن ابی سفیان اور عبد اللہ بن عمرو الدوسی اور عامر بن طفیل اور سعید بن العیص الدوسی اور ذو الکلاع الحمیری اور حسان بن نعمان الطائی اور جریر بن نوفل الحمیری اور سالم بن فرقد العبسی ابو عمی اور سفیان بن اسلم الطائی اور معمر بن خویلد السکسکی اور سنان بن اوس الانصاری اور خلدہ بن عوف الکندی اور ربیعہ بن مالک التمیمی اور محکم بن عدی الہنائی اور شعبہ بن شعبہ الثقفی اور بکر بن عبد اللہ التمیمی اور راشد بن سعد اور قیس بن سعد اور سعید عمرو ابن العنوی اور رافع بن سہیل اور یزید بن عامر اور عبیدہ بن اوس اور مالک بن الحرث اور عبد اللہ بن طفیل اور ابو النابہ ابن المنذر اور عوف بن ساعدہ اور عباس بن قیس اور عباد بن عتبہ النبہانی اور سبرہ بن عامر اور عبد اللہ بن قرط الازدی رضی اللہ عنہم یہ سب پینتیس ۳۵ مرد صحابی تھے اور پینسٹھ آدمی اور عام مسلمانون سے ساتھ ہوے پس جب سوار ہو کر چلے طرف دروازے کے کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے انسے جنسے مصالحہ کیا تھا کہ مین چاہتا ہون تمسے کچھ بطور گرد کے راوی نے بیان کیا ہے کہ نہین لی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کوئی چیز بطریق گرد کے انسے بلکہ بھروسا اور اعتماد کیا اللہ تعالے پر اور سبب اسکا یہ تھا کہ اسی رات مین کہ مصالحہ کیا انسے جسوقت کہ نماز فرض پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور سو گئے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین کہ فرماتے ہین آپ اللیلۃ تفتح الدینۃ انشاء اللہ تعالے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مستعجل پس عرض کیا مین نے کہ یا رسول اللہ کیا سبب ہے کہ مین مستعجل دیکھتا ہون پس فرمایا آپنے کہ مین آیا ہون اسواسطے کہ جنازہ ابو بکر صدیق پر جاؤن پس بیدار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اور اسی وقت ابو ہریرہ نے آکے بشارت صلح کی دی پس نہین لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے قوم سے گروہ باعتماد ارتاد صدق بنیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیون کے شہر کے اندر داخل ہوے چلے ساتھ انکے قس اور راہب اور وہ لباس بنا ہوا سیاہ بالون کا پہنے تھے اور لئے ہوے تھے انجیلون کو اور دھونی دیتے تھے انپر عود اور خوشبودار چیزون کی اور یہ معاملہ بروز دوشنبہ گیارھوین جمادی الثانی سنہ ۱۳ تیرہ ہجری مین واقع ہوا تھا واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ داخل ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دمشق مین دروازہ جابیہ سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اس حال سے مطلق خبر نہ تھی اسواسطے کہ انھون نے شدت اور سختی کی لڑائی ڈال رکھی تھی باب شرقی پر اور بہت خشم اور غضب مین تھے اہل دمشق پر اسوجہ سے کہ مارا تھا ان لوگون نے خالد بن سعید اور عمرو بن العاص کو تیر زہردار سے پس نماز پڑھی خالد بن الولید نے آگے اور دفن کیا انکو مابین دروازہ مشرقی اور دروازہ توما کے اور تھا ایک قس روم کے قسون سے کہ نام اسکا یوشا بن سرش تھا اور رہتا تھا وہ ایک مکان مین جو مشہور بناہ سے ملا ہوا تھا قریب دروازہ شرقی کے اور تھی اسکے پاس کتابہ

ملاحم دانیال پیغمبر علیہ السلام کی اور اُسمین لکھا تھا کہ اللہ تعالےٰ فتح کریگا شہرون کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھون سے
اور روین انکا سب دینون پر غالب ہوگا پس جب آئی رات دوشنبہ گیارھوین تاریخ جمادی الثانی کی نقب دیکر نکلا وہ اپنے
گھر سے بحالت بیعلمی اور غفلت اپنے اہل وعیال کے اور آیا خالدؓ بن الولید کے پاس اور بیان کیا اُسنے کہ مین اپنے گھر سے
نقب دیکر آیا ہون اور اپنے اہل وعیال کے واسطے امان چاہتا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اُسکے
ہاتھ مین لے اطمینان امان کے دیا اور روانہ کیا اُسکے ساتھ ایک سو مسلمان مستعد اور مسلح کو اور اکثر اُنمین کے قوم حمیر کے تھے
اور کہا اُن سے کہ جسوقت داخل ہوجاؤ تم شہر مین پس بلند کرو تم آوازین اپنی سب کے سب اور ارادہ کرو بجانب دروازے کے اور
توڑ ڈالو قفل اُسکے اور پھینک دو زنجیرین اُسکی یہان تک کہ داخل ہوجاوین ہم شہر مین اگر چاہا اللہ تعالےٰ نے پس
روانہ ہوے وہ لوگ اور سردار کیا اُنپر کعبؓ بن ضمرہ یا مسعود بن عون کو علی اختلاف الروایات اور روانہ کیا
یوشع بن سرقش آگے اُنکے یہان تک کہ اُنکو لیکر داخل ہوا جسطرح سے کہ نکلا تھا پس جب داخل ہوے وہ لوگ
اسکے گھر مین زرہین پہنین اور ہوشیار اور طیار رہو کر نکلے اور چلے دروازے کی طرف اور بلند کیا آوازون کو ساتھ
تکبیر کے راوی نے بیان کیا ہے کہ قوم لڑ رہی تھی دروازے کے اوپر سے پس جب سنی اُنھون نے آواز تکبیر کی
بھول گئے لڑائی کو اور جانا اُنھون نے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوگئے شہر مین پس گر پڑے ہتھیار وغیرہ
جو اُنکے ہاتھون مین تھے خوف سے اور کعب بن ضمرہ نے قصد کیا دروازے کا اور توڑ ڈالا قفل کو اور کاٹ ڈالا زنجیرون کو
اور داخل ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور ساتھی اُنکے اور شمشیر زنی کی رومیون پر اور وہ آتے جاتے تھے اُنکے سامنے
یہان تک کہ پہونچے کنیسۂ مریم تک اور خالدؓ بن الولید قتل اور گرفتار کرتے تھے اُنکو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ
مُلاقی ہوے دونون لشکر خالدؓ بن الولید اور لشکر ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہما کے نزدیک کنیسۂ مریم کے پس جب مل گئے
دونون لشکر دیکھا خالدؓ بن الولید نے بجانب ابو عبیدہؓ بن الجراح اور اُنکے ساتھیون کے کہ وہ لوگ چلے جاتے ہین اور قس
اور راہب اُنکے سامنے ہین اور نہین تھا کوئی اُسا تھی ابو عبیدہؓ بن الجراح کا تلوار نکالے ہوے پس جب دیکھا خالدؓ بن الولید
نے اُنکی طرف اور اس امر کو کہ اُنمین کا کوئی لڑتا نہین ہے متحیر ہوے اِس معاملے سے اور براہ تعجب کے اُنکی طرف دیکھتے تھے اور
دیکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بجانب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پس جانی اور پائی خالد بن الولید کے چہرے اور نشست سے
ناگواری اِس امر کی پس کہا کہ ای ابا سلیمانؓ تحقیق فتح کیا اللہ تعالےٰ نے شہر دمشق کو از روے صلح کے میرے ہاتھ سے اور
کفایت کیا اللہ تعالےٰ نے مسلمان کے واسطے لڑائی کو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ نہین کلام کیا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بروز فتح دمشق کے مگر ساتھ لفظ امارت کے پس کہا خالدؓ بن الولید سے کہ ای امیر بوری ہوگئی صلح پس کہا
خالدؓ بن الولید نے کہ صلح کیا ہے تو نے تحقیق کرے اللہ تعالےٰ تجھکو بھلائی کے حال کو ہمنے بتحقیق فتح کیا ہے شہر کو بزور تلوار کے از روے ہیبت کے
اور نہین باقی رہا انکا کوئی حمایت کرنے والا پس کیونکر سے ہے مصالحہ کرین ہم اُنسے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا تو تم اللہ سے

اے امیر قسم ہے خدا کی کہ مین نے مصالحہ کیا ہے قوم سے اور پہونچ گیا تیرا نشانی پر اور لکھ دی مین نے تحریر صلح کی اور وہ یہ ہے
جو ان لوگون کے پاس ہے پس کہا خالدؓ بن الولید نے کیونکر مصالحہ کیا تمنے بغیر میرے حکم کے اور بدون میرے مطلع کرنے کے
اور مین سردار ہون تمپر اور نہ موقوف کرو لکا مین شمشیر زنی کو جب تک کہ انکو ٹھانہ دو لگا پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے قسم ہے
خدا کی کہ نہین جانتا تھا مین نے اس امر کو کہ تم مخالفت کروگے میری کسی امر اور کسی رائے مین پس قسم ہے خدا کی بڑا یہ ہے معاملہ
میرا اللہ کے نزدیک کسواسطے کہ قسم ہے خدا کی کہ ذمہ داری کی مین نے سب قوم سے اور دی ہے انکو امان اللہ بزرگ
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اور راضی ہوے اس معاملے سے مسلمان ہمراہی میرے اور نہین ہے
عذر اور فریب کرنا ہماری عادتون سے رحم کرے اللہ تمپر **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ بلند ہوا شور
کلمہ و کلام کا دونون کے بیچ مین اور ٹکٹکی لگائی لوگون نے ان دونون کی طرف اور بایمہ خالدؓ بن الولید اپنے ارادے سے
نہین پھرتے تھے اور دیکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ہمراہیان خالدؓ بن الولید کو جو لوگ حبیش زحف اور اہل بادیہ
عرب سے تھے کہ وہ لڑتے تھے اور قتل کرتے تھے گبرون کو اور گرفتار کرتے تھے انکی اولاد کو اور نہین پھیرتے تھے تلوار کو کسی سے
پس فریاد کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے تئین بدو عادیکر اور کہا کہ ناچیز جانی گئی قسم ہے خدا کی ذمہ داری میری اور تو ڑا گیا
عہد میرا اور پھیرتے تھے اپنے گھوڑے کو اور اشارہ کرتے تھے بجانب اہل عرب کے کبھی دائین اور کبھی بائین اور پکار کر کہا اپنی
بلند آواز سے کہ اے گروہ مسلمانان قسم دیتا ہون مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ بڑھاؤ تم اپنے ہاتھون
کو اس راہ کی طرف جس راہ سے مین آیا ہون یہان تک کہ دیکھون مین کہ کس امر پر ہین اور خالد بن الولید متفق ہوتا ہون پس
جب یہ لشکر پکارا انکو ابو عبیدہؓ بن الجراح نے موقوف کیا انھون نے لڑائی اور لوٹ کو اور ایکجا ہوے ان دونون کے
پاس شہسواران مسلمانون کے اور مالک نشانون کے مثل معاذؓ بن جبل اور یزیدؓ بن ابی سفیان اور سعیدؓ بن زید اور عمروؓ
بن العاص اور شرحبیلؓ بن حسنہ اور ربیعہؓ بن عامر اور قیسؓ بن ہبیرہ اور عبد الرحمنؓ بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور عبد اللہؓ
بن عمر والخطاب رضی اللہ عنہما اور ابانؓ بن عثمان رضی اللہ عنہما اور مسیبؓ بن نجبۃ الفزاری اور ذو الکلاعؓ الحمیری اور مانند
انکے اور لوگ یکجا ہوے اس کنیسہ کے پاس جہان دونون لشکر ملے تھے واسطے مشورے اور گفتگو کے پس کہا ایک
گروہ مسلمانون نے جسمین معاذؓ بن جبل اور یزید بن ابی سفیان تھے کہ صلاح یہ ہے کہ چلو تم اس راہ پر جس راہ ابو عبیدہؓ
بن الجراح گئے ہین اور باز رہو قوم سے اسواسطے کہ شہر ملک شام کے جیسا کہ چاہیے ہنوز فتح نہین ہوئے ہین اور
بعد اسکے ہرقل انطاکیہ مین موجود ہے پس اگر یہ خبر اور شہر والون کو پہونچیگی کہ تمنے مصالحہ کرکے عذر کیا پس
نہ فتح ہوگا کوئی شہر از روے مصالحے کے دوسری بات یہ ہے کہ داخل کرلو تم ان گبرون کو اپنی صلح مین
کہ یہ تمہارے واسطے بہتر ہے انکے مار ڈالنے سے پھر کہا ان لوگون نے خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہ اپنے قبضے مین
رکھو تم وہ چیز جو فتح کیا ہے تمنے اور قبضے مین رکھین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ وہ چیز جو انکی طرف مین ہے

اور لکھو تم دونون یہ حال خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اور حکم گردانو انکو پس جو حکم خلیفہ دیوین اُسی کو صحیح جانو تم خالدؓ
بن الولید نے کہا کہ مان لیا مین نے اس بات کو اور قبول کیا تمھارے مشورے کو اور اہل دمشق کو اور جو اسمین ہین امان دی مین نے
انکو دونون ملعون توما اور ہربیس اور ان دونون کے لشکرون کو **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ
جب سرداری توما پہ مقرر ہوئی تھی تب اسنے ہربیس کو نصف شہر پر حاکم کیا تھا پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ
دونون پہلے سب کے میری صلح مین داخل ہو چکے ہین آیا جانتے ہو تم اس امر کو کہ اگر تم ایسا کرتے تو مین تمھاری
ذمہ داری کو ناچیز کرتا پس ناچیز نہ کرو تم میری ذمہ داری کو خدا رحم کرے تمپر آیا جانتے ہو تم کہ توما اور ہربیس شہر مین تھے
یا باہر شہر کے پس اگر داخل شہر تھے تو وہ دونون بھی ذمہ داری مین ہین اور اگر خارج اور باہر شہر کے تھے پس نہین ہی ذمہ داری
انکے واسطے پس کہا خالدؓ بن الولید نے قسم ہی خدا کی اگر نہوتی ذمہ داری تمھاری تو مین مار ڈالتا ان دونون کو ولیکن
نکل جاوین وہ دونون ملعون اس شہر سے جہان چاہین پس ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ اسی اقرار پر مین نے انسے اور
اور انکے ساتھیون سے مصالحہ کیا ہی اور توما اور ہربیس کو حال منازعت خالدؓ بن الولید کا ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ
دیکھکر خوف اپنے ہلاک کا لاحق ہوا اور تھا ایک شخص ترجمہ کرنے والا زبان رومی کا ابو عبیدہؓ بن الجراح کے ساتھ پس
کہا اس مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ یہ دونون کہتے ہین کہ اگر تمھارے ساتھی یعنی خالدؓ بن الولید ہمارے
ساتھ عذر اور فریب کرنے کا ارادہ رکھتے ہین پس ہم اور شہر کے لوگ صلح مین برابر ہین اور توما نے کہا کہ ہم اپنے مقتولین کے
خون کا تمسے مطالبہ نہین کرتے ہین بلکہ تمسے یہ درخواست رکھتے ہین کہ چھوڑ دو مجکو تا کہ چلا جاؤن مین مع اپنے ساتھیون
کے اِس شہر سے اور چلا جاؤن جس راہ چاہون پس کہا خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ تو ہماری ذمہ داری مین ہی پس
چلا جا جس راہ سے تجکو منظور ہو پس جب پہونچیگا تو دار الحرب مین یعنی جس زمین کے تم لوگ مالک ہو پس نکل جاویگا تو
اور تیرے ساتھی ذمہ داری اور عہد سے پس کہا توما اور ہربیس نے کہ ہمکو تین دن تک ذمہ داری مین رکھو کہ جس راہ چاہین
ہم چلے جاوین اور کوئی تم مین کا ہمارا پیچھا نکرے اور جب تین دن گذر جاوینگے پس نہ رہیگی ہمارے واسطے ذمہ داری تمھاری
اور ایفاے عہد تمھارے ذمے کا اور بعد تین دن کے جو کوئی تم مین کا ہم تک پہونچیگا ہم اُسکے بجاے غلام کے ہونگے چاہے
قید کرے اور چاہے مار ڈالے پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ مین نے قبول کیا اس امر کو اس شرط پر کہ نہ لیجاؤ تم اس شہر سے سوا
کھانے کی چیزون کے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے خالدؓ بن الولید سے کہا سبحان اللہ یہ کلام تو عہد شکنی چاہتا ہی اور میرے انکے
تو یہ قرار داد ہو چکا ہی کہ نکل جاوین یہ لوگ مع اسباب اور مال کے اور اسی مین پورا ہوگا جو عہد میرے انکے بیچ مین ہی پس کہا
خالدؓ بن الولید نے کہ دیا اور آسان کیا مین نے انکو یہ بھی مگر ہتھیار کہ اسمین سے ایک چیز بھی انکے واسطے نہ چھوڑونگا
پس کہا ہربیس نے کہ ضرور ہین ہمکو ہتھیار تا کہ باز رکھین ہم اس سے راہ مین کسی بلا کو جو ہمارے سامنے آوے یہان
تک کہ پہونچ جاوین ہم مقام مطلوب کو اور اگر ایسا نہوگا تو ہم تمھارے قابو مین ہین جو چاہو سو کرو تم ابو عبیدہؓ بن الجراح نے

فائدہ
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید کا عہد شکنی کرنا ناپسند کیا اور ان کو ناچیز کرنا ناپسند کیا اور ان کو ناچیز کرنا ناپسند کیا اور ان کو ناچیز

کہا خالد بن ولید سے کہ چھوڑ دو ہر شخص کے واسطے انمین سے ایک ہتھیار یعنی جو شخص لیوے تلوار کو بس نہ لیوے وہ نیزے کو اور جو لیوے کمان کو بس نہ لیوے وہ چھری کو تو مانے کہا کہ راضی ہوے ہم اس امر پر اور نہین چاہتا ہی ہمسے کوئی مگر ایک ہتھیار پھر کہا تو مانے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ مین ڈرتا ہون خالد بن الولید سے پس لکھ دو تم مجکو اس قرارداد پر ایک عہد نامہ اور گواہی کرا دو اسپر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ خاموش ہو مگر کرے تجکو مان تیری ہلاک گروہ عرب کے ہین نہین فریب کرتے ہین اور نہین جھوٹ بولتے ہین اور خالد بن الولید کا قول مضبوط قول ہی اور عہد انکا مضبوط عہد ہی نہین کہتے ہین وہ مگر حق اور نہین عادت ہی انکی مگر سچ بولنا راوی نے بیان کیا ہی کہ جمع کیا تو ماں اور ہر بیس نے اپنی قوم کو اور حکم دیا انکو اپنے اسباب نکالنے کا اور تھا واسطے ہرقل کے ایک خزانہ ریشمی کپڑون کا جسمین قریب تین سو بوجھ کے کپڑے طلائی کام کے تھے پس ارادہ کیا ان دونون نے اس خزانے کے لیجانے کا اور تو ماں کے حکم سے ایستادہ کیا گیا ایک خیمہ ریشمی باہر شہر کے اور نکالتے اور لیجاتے تھے رومی اسباب اور مال متاع اور بار برداری یہان تک کہ نکالکر بجا کیا انھون نے مال عظیم اور دیکھا خالد بن الولید نے اس جماعت اور مال کثیر کو پس کہا انھون نے کہ کیا بڑی ہی جماعت انکی اور بڑا ہی اسباب انکا پھر کہا کہ سچ فرمایا ہی اللہ تعالے نے ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ الی آخر الآیۃ پھر دیکھا بجانب قوم کے کہ گویا وہ بھاگنے والے ہین مثل گدھے بھاگنے والون کے کہ نہین متوجہ ہوتا تھا کوئی انمین کا بجانب اپنے ساتھیون کے بسبب شدت جلدی کے پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ دیکھا بلند کیا اپنے ہاتھون کو آسمان کی طرف اور کہا اللھم اجعلہ لنا وملکنا ایاہ واجعل ہذا الاستعۃ فیا للمسلمین ایک سمیع الدعا پھر آئے اپنے ساتھیون کے پاس اور کہا انسے کہ مین نے ایک راے تجویز کی ہی آیا تابعیت کرو گے میری تم لوگ اسپر انھون نے کہا کہ ہماری راے تمھاری راے کے تابع ہی اور نہ خلاف کرینگے ہم تمھاری کسی امر مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ اٹھو اور جاؤ تم اپنے گھوڑون کی طرف اور جہان تک ہو سکے تیمارداری کرو انکی اور لے لو اپنے ہتھیارون کو اسواسطے کہ مین قصد رکھتا ہون کہ روانہ ہون بعد گذرنے تین دن کے ان گبرون سے پیچھے امید رکھتا ہون مین اللہ تعالے سے کہ غنیمت مین دیوے ہمکو یہ مال جو دیکھا ہی ہنسے اور دل میرا مجھسے یہ کہتا ہی کہ قوم نے کوئی اچھی چیز اور اچھا کپڑا نہین چھوڑا ہی مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیا ہی انھون نے پس مسلمانون نے کہا کہ وہ تم جو تجویز کیا ہی تمنے ہم کسی امر مین تمھارے خلاف نکرینگے پھر مصروف ہوے مسلمان درستی اپنے حال اور تیمارداری اپنے گھوڑون مین اور ہر بیس اور تو مانے اپنے پاس ایکجا کیا گاؤن کے لوگون کو اور جو مال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے دستے کو کہا تھا وہ آنکے پاس لائے پس خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اس مال کے سبب سے اور کہا کہ تمنے ایفاے وعدہ کیا پس چلے جاؤ تم کہ تین دن تمھارے لیے ہماری طرف سے امان ہی اور بعد تین دن کے اگر کوئی مسلمان تم تک پہونچکر تمکو پکڑ لیگا تو ملامت اسکی ہمپر عاید نہوگی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب وہ قوم مال ابو عبیدہ بن الجراح کو

دیکر روانہ ہوئی تو دیکھائی دیتی تھی مثل ایک سواد تاریک کے اور ایک جماعت کثیر اہل دمشق کی مع اپنے لڑکے بالون کے بسبب
نفرت ہماری کے مسلمانون سے انکے ساتھ نکلی **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ باز رہے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
انکے پیچھا کرنے سے بسبب واقع ہونے خلاف کے درمیان اہل اسلام اور اہل دمشق کے بایت گیہون اور جو کے جو بکثرت
شہر مین پایا گیا تھا پس مسلمانون نے کہا کہ اسکے مالک ہم ہین اور اہل دمشق نے کہا کہ یہ مال ہمارا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہا کہ یہ مال اہل دمشق کا ہی اور داخل ہی اُنکی صلح مین اور قریب تھا کہ واقع ہووے فساد درمیان ہمارے بیان خالد بن الولید اور
ہمارے بیان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کے اور متفق ہوئی رائے سب مسلمانون کی اس بات پر کہ لکھا جاوے اس مقدمے
مین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اور اس حال سے انکو خبر نہ تھی کہ بروز فتح دمشق کے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ نے اس عالم سے انتقال فرمایا ہی **عطیہ** بن عامر سکسکی نے **بیان** کیا ہی کہ مین کھڑا تھا باب الجابیہ پر اُسوقت
جس دن تو ما اور ہرقل بسبب روانہ ہونے کے اور انکے ساتھ ہرقل کی بیٹی تھی پس دیکھا مین نے ضرار بن الازور کو اُس حال سے کہ
دیکھتے تھے وہ قوم کی طرف گوشہ چشم سے ساتھ غضب کے اور دانت پر دانت پیستے تھے مثل حسرت زدہ کے اس چیز پر
جو جاتی رہی اس سے پس کہا مین نے کہ ای بیٹے ازور کے کیا باعث ہی کہ مین تجکو مثل حسرت زدون کے دیکھتا ہون کیا
اللہ تعالے کے نزدیک اس مال سے زیادہ نہین ہی پس کہا ضرار نے قسم ہی خدا کی کہ نہین ہی آزردہ میری لوٹ کی طرف اور
نہین افسوس ہی مجکو نگرانکے جانے اور بچ رہنے پر ہمسے اور بُرا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے جو کام مسلمانون کے ساتھ کیا
پس کہا مین نے کہ ای بیٹے ازور کے نہین ارادہ کیا امین الامۃ نے اس معاملے مین مگر بچانا خون آدمیون کا اور راحت
پانا انکا مشقت لڑائی سے اور نگاہ رکھنا ایک مرد کا افضل ہی اللہ تعالے کے نزدیک اس چیز سے جسپر آفتاب طلوع کرتا ہی
اور اللہ غالب اور بزرگ نے رکھ دی ہی مسلمانون کے دلون مین رحمت اور مہربانی کو اور دور کر دیا ہی اسکو کفار کے
دلون سے اور فرماتا ہی اللہ تعالے اپنی بعض کتابون مین اُتاری ہوئی مین انا الرب الرحیم لا ارحم من لا یرحم اور فرماتا ہی
والصلح خیر ضرار بن الازور نے کہا قسم ہی اپنی جان کی تم سچ کہتے ہو لیکن گواہ رہو تم اُس امر پر کہ مین بتحقیق ترحم کرونگا
اُس شخص پر جسنے اللہ تعالے کے واسطے جورد اور لڑکا قرار دیا ہی پھر ارادہ کیا خالد بن الولید نے بیٹھ رہنے کا تو ما کے
تعاقب سے پس نہین آمادہ کیا انکو اس امر پر مگر ایک شخص نے اہل دمشق سے جو خالد بن الولید کے پاس تھا اور وہ
شخص بڑا شہسوار تھا رومیون سے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ **واثلہ** بن الاسقع نے کہا ہی کہ مین لشکر
دمشق مین خالد بن الولید کے ساتھ تھا اور مقرر کیا تھا انھون نے مجکو اس گروہ پر جو گشت مین رہتا تھا ضرار
ابن الازور کے ساتھ باب سرقیسی باب توما اور وہان سے باب السلامۃ اور وہان سے باب فرادیس اور پھر
باب الجابیہ اور پھر باب کیسان اور پھر باب الصغیر تک اور یہ معاملہ قبل فتح دمشق کے تھا پس اسی حالت
مین کہ ہملوگ ایک شب گشت کر رہے تھے چاندنی رات مین اور نزدیک ہوے تھے باب کیسان سے

۱۲ ترجمہ
مین ہر دو گواہ ہر بانی
کرنیوالا ہون مین
قربانی کرنیوالون مین
ہر بانی کرنیوالون ایم
کی شخص ہر ۱۲

کہ دفعۃً سنی ہمنے آواز دروازے کی پس ٹھہر گئے ہم اور اُسی وقت کھولا گیا دروازہ اور نکلا اُس سے ایک سوار پس
نہین تعرض کیا ہمنے اُس سے یہان تک کہ نزدیک ہوا ہمسے اور پکڑ لیا ہمنے اُسکو اور کہا اُس سے کہ اگر تو کچھ بولیگا تو ہم تیری
گردن مارینگے اور اُسی وقت دو سوار اور دروازے سے نکلکر احتیاط دروازے پر ٹھہر گئے اور پکارتے تھے اُسکا نام لیکر جسکو
ہمنے پکڑ لیا تھا پس کہا ہمنے اُس سے کہ بات چیت کر اُنسے یہانتک کہ آوین وہ دونون پس کہا اُسنے ان دونون سے
زبان رومی مین کہ چڑیا جال مین پھنس گئی پس جانا اُنھون کہ وہ گرفتار ہوگیا اور پلٹ کر بعجلت داخل ہوگئے دروازے
مین اور بند کر لیا اُسکو پس ارادہ کیا ہمنے اُس قیدی کے مار ڈالنے کا مگر بعض لوگون نے ہم مین سے کہا کہ نہ مارو
اِسکو جب تک کہ لیچلین ہم اُسکو اپنے سردار کے پاس تاکہ اپنی راے سے وہ جائین سو کرین پس جب دیکھا خالد بن
الولید رضی اللہ عنہ نے اُسکو پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا کہ مین بطارقہ اور ملوک سے ہون اور مین نے قبل تمھارے
محاصرہ کرنے کے ایک عورت اپنی قوم کے ساتھہ شادی کی تھی اور اُسکو مین دوست رکھتا تھا پس جب بڑھگیا زمانہ
محاصرے کا درخواست کی مین نے اُسکے گھر والون سے کہ اسکو میرے پاس رخصت کرین پس انکار کیا اُنھون نے اور کہا کہ
ہم ایسے کام مین مشغول ہین کہ اسکو رخصت نہین کر سکتے ہین اور مین دوست رکھتا تھا اس امر کو کہ اس سے ملاقات
کرون اور ہلوگون مین بازیون کی جگہین مقرر تھین کہ کھیلتے تھے ہم اُسمین پس وعدہ کیا اور کہلا بھیجا مین نے اُسکے
پاس کہ نکلکر آوے وہ ان بازی گاہون مین پس آئی وہ اور گفتگو اور درخواست کی اُسنے مجھسے کہ نکلون مین اُسکے
ساتھہ لیکر دروازے شہر کی طرف پس نکلا مین دروازے سے تاکہ دریافت کرون مین خبر تمھاری پس پکڑ لیا تجکو تمھارے
ساتھیون نے اور نکلا میرا ساتھی اور وہ عورت پس پکار کر کہا مین نے کہ چڑیا جال مین پھنس گئی اور ڈرایا مین نے اُسکو خوف سے
کہ قید نکر لیوین تمھارے ساتھی اُس عورت کو اور اگر اُسکے سوا کوئی اور ہوتا تو مجھپر آسان تھا یہ امر پس خالد بن الولید نے
اُس سے کہا کہ کیا متصور ہی تجکو اختیار کرنے دین اسلام مین اور اگر داخل ہونگا مین شہر مین تو نکاح کرونگا مین تیرا
اُسکے ساتھہ اور اگر انکار کریگا تو قبول کرنے دین اسلام سے تو مار ڈالونگا مین تجکو پس اختیار کیا اُسنے دین اسلام کو
اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ راوی نے بیان کیا ہی کہ لڑتا تھا
وہ ہمارے ساتھہ ہوکر سخت لڑائی پس جب داخل ہوے ہم شہر مین ارزوے صلح کے آیا وہ شخص درانحالیکہ
تلاش اور طلب کرتا تھا اپنی زوجہ کو پس کہا لوگون نے اُس سے کہ اُس عورت نے کپڑے راہبون کے پہنے ہین
اور راہبہ ہوگئی ہی بسبب رنج کے تیرے حال پر پس آیا وہ بجانب کنیسہ کے اور دیکھا اُسکی طرف اور اُس
عورت نے نہین پہچانا اُسکو پس پوچھا اُس سے کہ کس چیز نے تجکو راہبہ بنایا ہی اُسنے کہا کہ سبب یہ ہی کہ مجکو محبت
تھی اپنے شوہر کے ساتھہ یہان تک کہ پکڑ لیا اُسکو اہل عرب نے پس مین اُسکے رنج مین راہبہ ہوگئی ہون پس کہا
اُس شخص نے کہ مین تیرا شوہر ہون اور داخل ہوا ہون مین مین اہل عرب مین اور تو میری ذمہ داری مین ہی پس

جب سُنا اسنے یہ کلام کہا کہ قسم ہی حق مسیح کی ایسا کبھی نہوگا اور نہین ہی تیرے واسطے کوئی طریق میرے ملنے کا اور چلی گئی وہ
ساتھ تو ما اور ہر بیس کے پس جب دیکھا اس شخص نے اُسکے باز رہنے کو آیا خالدؓ بن الولید کے پاس اور اُسنے شکایت اس
معاملے کی کی پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ ابو عبیدہؓ بن الجراح نے شہر کو براہ صلح کے فتح کیا ہی اور کوئی راہ تیرے واسطے اُسکے
ملنے کی نہین ہی راوی نے **بیان** کیا ہی کہ معلوم کیا اُس شخص نے کہ خالدؓ بن الولید اُنکے تعاقب کا ارادہ رکھتے ہین
پس کہا اُسنے کہ مین تمھارے ساتھ چلونگا شاید کہ اُس تک پہونچ جاؤن اور ٹھہرے خالدؓ بن الولید چوتھے دن تک
بعد نکل جانے تو ما وغیرہ قوم کے اور وہ نہین روانہ ہوے تھے پس آیا وہی شخص خالدؓ بن الولید کے پاس اور کہا کہ ای سردار
ارادہ کیا تھا تمنے روانگی کا بتعاقب ان دونون ملعون کے اور لینے اُنکے مال و اسباب کا خالدؓ بن الولید نے کہا ہان
اُسنے کہا پس کس چیز نے تمکو روک رکھا ہی اُس ارادے سے خالدؓ بن الولید نے کہا کہ دور نکل جانا قوم کا اور ہمارے انکے
بیچ مین جادون اور راتین گذر چکی ہین اور وہ جاتے ہین ڈر کی چال سے اور کوئی راہ ہمکو ان تک پہونچنے کی معلوم
نہین ہوتی ہی پس کہا اس شخص نے اور نام اسکا **یونس** تھا کہ ای سردار اگر باز رہنا تمھارا اُس ارادے سے بسبب
بعد اور دوری کے تمھارے اُنکے بیچ مین ہی پس مین جانتا ہون اُس ملک کی زمین کو اور تمھارے ساتھ چلونگا راہ پر پس
ملجاؤگے تم انمین اگر چاہا اللہ تعالے نے اور مین یہ ضرور کرونگا تاکہ مالک ہو جاؤن اپنی زوجہ کا پس میل کیا خالدؓ بن
الولید نے اُسکے قول کی طرف اور کہا ای یونس آیا جانتا ہی تو راہ اور بتا سکتا ہی ہمکو اُسنے کہا ہان ولیکن یہ تم سب لباس
قوم لخم اور جذام کے اور یہ لوگ عرب نصرانی تھے اور لے لو زاد راہ کو پس ایسا ہی کیا مسلمانون نے اور ساتھ لیا خالدؓ بن الولید
نے لشکر زحف کو اور وہ چار ہزار تھے اور حکم کیا انکو کہ چلو اور سوار ہو تیز رو گھوڑون پر اور اہلکا کرو بار زاد راہ کو پس
ایسا ہی کیا اُنھون نے اور روانہ ہوے خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ اور وصیت کی ابو عبیدہؓ رضی اللہ عنہ کو واسطے شہر دمشق
کے **زید بن طریف نے بیان** کیا ہی کہ روانہ ہوے ہم اور یونس ہمارے آگے تھا اور تو ما کی قوم کا حال یہ تھا
کہ نہین گزرا کوئی اونٹ اور پھر اُسکے ساتھ کارانے مین مگر یہ کہ چھوڑ دیا اُسکو اور نہین رُکا اُنکے ساتھ کا کوئی جانور مگر یہ
کہ کوچین کاٹ ڈالین اُسکی اور ہم لوگ برابر رات دن چلتے تھے اور نہین ٹھہرتے تھے مگر وقت نماز کے یہان تک کہ گذر گئے
نشان چلنے قوم کے پس بُرا جانا اُسنے اُسکو اُنکے معاملے مین پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ ای یونس تیرا حال انکے مقدمے مین
کیا ہی اُسنے کہا کہ ای سردار چلے چلو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالے سے کسواسطے کہ قوم روانہ ہوئے ہین خوفناک تمسے
پس نکل گئے ہین وہ راہ سے اور لی ہی راہ اُنھون نے راہ پہاڑون اور گھاٹیون کی اور تم یہ سمجھ لو کہ ہم مل گئے انمین اگر
چاہا اللہ تعالے نے پھر چھوڑ دیا یونس نے راہ کو اور لیا چھپی ہوئین اور پوشیدہ راہین **ضحاک** بن سفیان نے **بیان**
کیا ہی کہ روانہ ہوا یونس ہمکو گون کو لیکر ایسی راہ سے جسمین بہت پتھر تھے کہ نہین ممکن تھی رہائی اور گذرنا اُس سے
مگر بہ کہ ناگوار ہی گذرتی تھی پتھرون پر ساتھ گھوڑون کے اور ہم دیکھتے تھے خون کو کہ ظاہر ہوتا تھا

گھوڑون کے پیرون کے پٹھون سے اور نعل انکے علٰحدہ ظاہر ہوتے جاتے تھے سمون سے اور موزے ہمارے پیرون کے پارہ پارہ
ہوگئے تھے یہان تک کہ نہین باقی رہین مگر پنڈلیان اُسکی عبّاد سعید الحضرمی نے بیان کیا ہی کہ تھا مین اُس دن ساتھ
خالدؓ بن الولید کے اور تھا ہمارے ساتھ یونس راہبر پس قسم ہی خدا کی کہ تھے میرے پاس دو موزے چمڑے کے کہ
اُنمین نعل یمانی لگا یا تھا مین نے اور بسبب انکی مضبوطی کے مین اپنے دل مین یہ کہتا تھا کہ وہ برسون میرے پاس رہینگے پس
قسم ہی خدا کی کہ باقی رہی اُس رات کو پنڈلی موزون کی میری پنڈلیون مین اور مین ڈرتا تھا اس چیز سے جو لاحق
ہوئی تھی مجکو شدت درشتی پہاڑون اور اسکے دشوار ہونے سے یہان تک کہ دیکھا مین نے اہل عرب کو شکایت
کنندہ ایک دوسرے سے اور وہ کہتے تھے کہ کاش راہبر ہمکو کھلی ہوئی اور درمیان راہ چلتی ہوئی پر لیجاتا پس نہین
گئی وہ رات یہان تک کہ کاٹا ہمنے شدت داہ کو پس جب نکلے ہم دیکھا ہمنے نشان قوم کو کہ آگے ہمارے گئے ہین بھاگے ہوے
پس خالد بن الولید نے کہا کہ بچ گئے اور نجات پائی اُنھون نے اپنی جانون سے پس کہا یونس راہبر نے کہ مین
امید رکھتا ہون اللہ تعالے سے اُس امر کی کہ بازرکھے انکو یہان تک کہ مل جاوین ہم اُنمین اگر چاہا اللہ تعالے نے پس
جلدی کرو تم میرے ساتھ پس جلدی کی خالدؓ بن الولید نے اور کہا مسلمانون سے کہ جلدی کرو چلنے مین رحمت کرے
اللہ تجپر مسلمانون نے کہا کہ اے سردار سختی چلنے کی دشواری راہ نے تنگی مین ڈالا ہی ہمکو پس راحت دو ہمکو ایک ساعت
یہان تک کہ راحت حاصل کرین ہمارے گھوڑے اور چارا دیوین ہم انکو خالدؓ بن الولید نے کہا چلو تم اللہ تعالے کا نام لیکر
وہی سیر کرنے والا ہی اور کوشش کرو اپنے دشمن کی طلب مین پس روانہ ہوے وہ لوگ اور راہبر اُنکے سامنے تھا اور اسی طرح
چلے جاتے تھے اور راہبر سے کہتا تھا کہ نہین داخل ہوتے ہین ہم کسی شہر مین شہرون روم سے مگر یہ کہ گمان کرتے ہین وہان کے
لوگ ہمکو عرب نصرانی اور قوم غسان اور لخم اور جذام سے یہان تک کہ قطع کیا راہبر نے ہمارے ساتھ جبلہ اور لاذقیہ کو اور
پہونچا وہ کنارے دریا کے اور وہ ڈھونڈھتا تھا نشان قدم قوم کے اور قوم نے چھوڑ دیا تھا راہ انطاکیہ کو اور نہین داخل ہوئی تھی
وہان بخوف ہرقل بادشاہ کے پس ٹھہر گیا یونس راہبر حیرت زدہ ہوکر اپنے کام مین اور گیا ایک گانون مین جو اُس جگہ سے تھا اور پوچھا
بعض گانون والون سے پس بیان کیا اُنھون نے کہ پہونچی ہرقل بادشاہ کو یہ خبر کہ تو ما اور ہربیس نے شہر دمشق کو مسلمانون
کے سپرد کر دیا پس غصہ اور غضبناک ہوا بادشاہ ان دونون پر اور نہ چاہا اُسنے کہ آوین وہ دونون اُسکے پاس
اور یہ امر اُسنے اسواسطے کیا ہی کہ وہ بکجا کرتا ہی جماعتون اور لشکرون کو اور روانہ کرتا ہی اُنکو بجانب یرموک
کے پاس ڈرا وہ اس امر سے کہ بیان کرینگے تو ما اور ہربیس وغیرہ اُسکی فوج سے حالات اور کیفیات شجاعت
اور بہادری اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس ضعیف ہو جائینگے دل انکے پس کہلا بھیجا اُسنے تو ما اور ہربیس کو کہ
روانہ ہو تم مع اپنے ساتھیون کے بجانب قسطنطنیہ کے پس انحراف کیا اُنھون نے انطاکیہ سے اور گئے ہین وہ بارادہ
مقام کے پس معلوم کیا یونس نے کہ قوم پھر گئے انطاکیہ کی راہ سے اور لیا اُنھون نے راستہ دریا کا براجانا اُسنے اس کو اور

اور ڈر اسلمانون کے واسطے پس ٹھہر گیا حیرت زیادہ ہوکر اپنے کام مین اور واقع ہوا یہ معاملہ صبح کو روز سہ شنبہ پہلی غرہ ماہ رجب مین **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ صبح کی نماز پڑھی خالد بن الولید نے لوگون کے ساتھہ لیکر ارادہ سوار ہونے کا کیا کہ دفعۃً انھون نے اثر شکستگی اور عجز یونس مین دیکھا پس کہا اس سے کہ کیا حال ہی تیرے پیچھے اے یونس اسنے کہا کہ اے سردار قسم ہی خدا کی کہ فریب اور دھوکے مین اگر جرأت دلایا مینے تمکو اور پہونچا مین انتہا کو طلب دشمن مین اور نہ ملیگی تمکو اس سریہ مین وہ چیز جسکو طلب کرتے ہو تم اور رجاتے رہے تمھارے ہاتھہ سے دشمنان خدا کے اور مال اور ریشمین کپڑے انکے ساتھہ کے خالد بن الولید نے کہا کہ کیونکر جانا تو نے اس بات کو اسنے کہا کہ مین نے پیروی کی انکے نشان قدم کی اس جگہ تک بامید پہونچنے اور ملجانے کے انمین بمقام سوریہ کے پس جب دیکھا اور جانا مین نے کہ نکل گئے وہ اس راہ سے معلوم ہوا مجکو کہ نجات پائی انھون نے اپنی جانون اور مالون سے اور بیان کیا مجھسے ایک مسیحانی نے کہ بادشاہ نے منع کیا انکو انطاکیہ مین جانے سے اسوجہ سے کہ رعب مسلمانون کا نہ ڈالین اسکے لشکر مین اور حکم دیا انکو قسطنطنیہ کی طرف جانے کا اور واقع ہوا ہی تمھارے اور انکے بیچ مین بڑا پہاڑ اور تم قریب شہر ہرقل اور مجمع اسکے لشکر کے ہو جسکو وہ بھیجنے والا ہی تمھارے ساتھ لڑنے کو اور مین خوفناک ہون تمھارے واسطے اس خیال سے کہ چھوڑ دوگے تم اس پہاڑ کو پس لشت اپنے حال پر ہو آیندہ جو حکم تمھارا ہو اور مجکو جو حکم دوگے وہ مین کرونگا **ضرار** بن الازور نے **بیان** کیا ہی کہ دیکھا مینے خالد بن الولید کو کہ بعد سننے اس کلام کے رنگ انکا مثل خضاب کے ہوگیا اور گمان کیا مین نے کہ یہ امر بسبب پیمبری اور رنج کے ہوا ہی حالانکہ میرے نزدیک وہ ایسے نہ تھے پس کہا مین نے کہ اے سردار کس چیز کا ارادہ کیا ہی تمنے کس واسطے کہ مین تمکو دیکھتا ہون ملا اور مخلوط ہوا اپنے کام مین بی ارادے اسکے کرنے کے پس کہا انھون نے کہ اے ضرار قسم ہی خدا کی کہ نہین ہی خوف موت اور قتل سے بلکہ ڈر اس بات کا ہی کہ لائے جاوینگے مسلمان بروز قیامت کے میرے سامنے اور مینے دیکھا ہی قبل فتح دمشق کے ایک خواب جسنے خوف مین ڈالا ہی مجکو اور مین منتظر اسکی تعبیر کا ہون اور مین امید رکھتا ہون اللہ تعالے سے کہ بہتر کرے اس خواب کو میرے واسطے اور مدد اور غلبہ دیوے ہمکو دشمنون پر پس کہا مسلمانون نے کہ جو دیکھا تمنے خیر ہی اور ہوگا خیر اگر چاہا اللہ تعالے نے پس کیا دیکھا ہی تمنے کہا خالد بن الولید نے کہ گویا ہون مین اور مسلمان ایک جنگل بے پانی گھاس مین اور ہم انمین چلے جاتے ہین پس ہم اسی حال مین تھے کہ ناگہان دیکھا مین نے ایک گروہ حمارون وحشی کا کہ بڑے بڑے تھے اجسام انکے ڈرانے والی تھین خلقتین انکی اور اچھی دکھائی دیتی تھین جلدین اور بال انکے کہ انھون نے سرکشی کی تھی ہمسے اور وہ قریب آتے تھے ہمارے اپنے منھون سے اور مارتے تھے ہمکو اپنی ٹاپون سے اور ہنہنے باہمہ گھیر لیا تھا انکو اپنے گھوڑون سے اور مارتے تھے ہم انکو اپنے تیرون سے اور تلوارون سے اور نہین کرتے تھے وہ اندیشہ اس اذیت سے جو اوپر گذرتی تھی اور نہین ڈرتے تھے وہ بلا سے اور ہمارے لوگ ایسا ہی کرتے تھے یہان تک کہ رنج مین پڑے ہم اور ہمارے گھوڑے بسبب کوشش کے اور گویا مین آیا اپنے ساتھیون کے پاس اور بعد اسکے دیکھا مین نے اپنے

ف ۱ ذکر رویاے خالد بن الولید ورباب واقعہ صبح الصباح ۱۲

ساتھیون کو اُنپر چارون طرف جنگل مین اور حملہ کیا ہم سبھون نے اُنپر ہر طرف سے پس بھاگے وہ ہمارے سامنے ہو کر
بجانب تنگ جگھون ٹیلون اور اپنے گھرون اور پشتون کے پس نہ قادر ہو سکے ہم مگر تھوڑون پر انمین سے پس اسی حالت مین
کہ ہم پکاتے اور بریان کرتے تھے انکے اچھے اچھے گوشتون کو کہ پلیٹے وہ بطلب اپنے رہنے کے ہمسے پس جب دیکھا مین نے
انکی طرف کہ نکلے وہ تنگ جگھون اور اپنے گھرون سے پکار کر کہا مین نے مسلمانون سے کہ سوار ہو تم انکی طلب مین برات
عطا فرماوے اللہ تعالے تم مین پس سوار ہوے مسلمان اپنے گھوڑون پر اور سوار ہوا مین بھی ساتھ انکے اور پیچھا کیا انکا
یہان تک کہ جا پڑے ہم اُنپر اور شکار کیا مین نے انمین سے ایک اونٹ کو جو سب کے آگے انمین تھا اور مسلمان قتل کرتے
اور شکار کرتے تھے پس نہین ناپدید ہوے انمین سے مگر تھوڑے پس اسی حالت مین کہ مین خوش تھا انکے شکار کرنے اور
پکڑ لینے سے اور ارادہ رکھتا تھا مین پلٹ جانے کا مع مسلمانون کے بجانب انکے وطنون کے کہ دفعۃً گرا دیا مجکو میرے گھوڑے نے
پس اُڑ گیا میرا عمامہ میرے سر سے اور خواہش کی مین نے اسکے لینے کی اور سست اور تعب مین ہو گیا مین اسکے سبب سے
پس خبردار اور بیدار ہو گیا مین بعد دیکھنے اس خواب کے اور مین ڈرا اور گھبرایا ہوا تھا پس ہی کوئی ایسا جو تعبیر بیان کرے
اسواسطے کہ میرے نزدیک تو یہی تعبیر خواب کی ہی جسمین ہم سب مبتلا ہین پس دشوار گذرا یہ امر مسلمانون پر اور خالد بن الولید
اپنے دل مین قصد پلٹنے کا رکھتے تھے پس کہا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے کہ توانا اور فربہ و خوش تو یہی لوگ ہین
جنکی طلب مین ہم ہین کہ انکے سبب سے ہم ڈالے گئے ہین محنت اور رنج مین اور گرنا تمہارا زمین کی طرف پس یہ ایک کام ہی تمہارے
گھوڑے کا کہ وہ جاوے بلند سے پست جگہ کی طرف اُترتا گا اور گرنا تمہارے عمامے کا سر سے پس عمامے تو تاج اہل عرب کے ہین اور
اُڑ جانا انکا ایک بلا ہی کہ لاحق ہو گی تمکو خالد بن الولید نے کہا سوال کرتا ہون مین اللہ تعالے سے اس امر کا کہ اگر ہی یہ خواب
اور تاویل اُسکی حق پس ظاہر کرے اللہ تعالے اسکو ہمارے امورات دنیاوی مین اور نہ کرے اسکو امورات آخرت مین اور اللہ تعالے
سے طلب اعانت کرتا ہون مین اور اسی پر بھروسا ہی سب کامون مین پھر کہا خالد ابن الولید نے کہ اے مشہوران مسلمین بتحقیق مین
نہین مالک ہون مگر اپنی جان کا اور اسکو مین نے اللہ کی راہ مین قید کیا ہی پس آیا ہو سکتا ہی تمسے یہ کہ ارادہ کرو تم لوگ سچ طلب
اس گروہ کے پس یا تو اس معاملے مین فتح اور دولت ہی یا وعدہ گاہ ہمارے تمہارے ملنے کا بہشت ہی پس مسلمانون نے
کہا کہ جو تم ارادہ رکھتے ہو کہ ہم تمہارے ساتھ ہین مگر کچھ تھوڑے لوگون نے جنکو محنت اور رنج لاحق ہوا تھا برا جانا
اس تجویز کو پھر آئے خالد بن الولید یونس راہبر کے پاس اور نام اسکا خالد بن الولید نے نجیب رکھا تھا پس کہا انھون نے کہ اے یونس آیا
ہو سکتا ہی کہ ہلاک ہو کر ملجاوینگے قوم مین پس کہا اسنے کہ بیشک تم مل جاؤگے انسے اور نہین ڈرتا ہون مین تمہارے واسطے
مگر اس امر کو کہ اگر جانینگے لشکر رومی تمہارے یہان آنے کو پس دوڑ پڑینگے تمپر ہر طرف اور ہر جگہ سے پس کہا خالد بن الولید نے
کہ چل تو ہمارے ساتھ اے یونس بھروسا کرتا ہون مین اللہ غالب اور بزرگ پر پس قسم ہی حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام سے
سونے والے تیرب کی اور حق بیعت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کہ نہین کمی کی مین نے انکی طلب اور تلاش مین پھر سوار ہوے وہ

اپنے گھوڑے پر اور سوار ہوے مسلمان اور چلا بولس راہبر انکے آگے یہان تک کہ پہنچے وہ اونچی جگہ پر اور قطع کیا بولس نے سب مسلمانوں کو جبل لگام کو اور وہ ڈھونڈھتا تھا نشان قوم کو اور دیکھتا تھا نشان قدم انکے اور نشان انکے جانورون کے پس جب رات آئی وہ رات جسمین ہمنے ارادہ کیا تھا کہ صبح کرینگے ہم قوم کے پاس برسا اور آیا ابر پانی مثل مشکون مشک کے اور یہ امر موافقت اور مدد اللہ سے تھا ہمارے واسطے کہ روک رکھا تھا اسنے قوم کو چلنے سے **فروخ** بن ظریف نے **بیان** کیا ہی کہ ہلوگ اشارہ کرتے تھے آپس مین ایک دوسرے کو اور پانی برستا اور بڑتا تھا ہم پر بہت راستہ گئے تک پس جب روشنی صبح کی نمودار ہوئی اور ابر دور ہوکر کھل گیا اور نکلا آفتاب کہا بولس راہبر نے کہ اے سردار ٹھہرو تم یہان تک کہ دریافت کرون مین تمھارے واسطے خبر قوم کی کہ بیشک وہ ہمسے نزدیک جگہ مین ہین اور بتحقیق مین نے سنا ہی شور و غل انکا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا آیا سنا ہی تو نے آواز انکی یا نہ سنے کہا ہان اے سردار اور مین چاہتا ہون کہ مجکو اجازت دو کہ جاؤن مین اور خبر انکی لاؤن اگرچہ یا اللہ تعالے نے **واقدی** رحمہ اللہ **روایت** کی ہی کہ خالد بن الولید بڑے دیکھنے والے مکر اور فریب کے تھے پس متوجہ ہوے وہ ایک شخص کی طرف جسکا نام **مضرط** بن جعدہ تھا اور کہا کہ اے مضرط جاؤ تم بجیب کے ساتھ اور ہو تم مونس بنشین اسکے اور لاؤ تم دونون خبر قوم کی پس مضرط نے کہا کہ اطاعت اللہ تعالے کی اور اطاعت تمھاری بخوشی منظور ہی پھر روانہ ہوے وہ دونون یہان تک کہ چڑھ گئے اس پہاڑ پر جسکا نام ابرش ہی اور رومی اسکو جبل بارق کہتے ہین **مضرط** بن جعدہ نے **بیان** کیا ہی کہ جب ہم وہ دونون شخص پہاڑ کی چوٹی پر گئے دیکھا ہمنے اسکی پشت پر ایک چراگاہ وسیع بہت ہری اور سبز کو اور دیکھا ہمنے اسکے وسط مین جماعت قوم کو کہ بہتون کو انمین سے اثر بارش کے پانی کا پہونچا تھا یہان تک کہ بھیگ گئے تھے کپڑے اور اسباب انکے اور گرم ہوا آفتاب اور پس خوف کیا تھا انھون نے اسکے تلف ہوجانے کا اور نکالا اسکو باہر دارلون سے اور پھیلایا اسکو میدان چراگاہ مین اور سوگئے اکثر انکے بسبب شدت چلنے اور اٹھانے محنت اور بھیگنے پانی سے تمام رات پس جب دیکھا مین نے یہ حال بہت خوش ہوا مین اور اترا پہاڑ کی چوٹی سے اور روانہ ہوا اور چلا مین بہت جلد اس غرض سے کہ خوشخبری سناؤن مین خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو ساتھ مال غنیمت کے اور چھوڑا مین نے اپنے ساتھی بولس کو پیچھے اپنے اور دیکھ رہا تھا قوم کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے مجکو تنہا جلدی سے آتے وہ میری طرف اور گمان کیا انھون نے کہ میرے ساتھی نے فریب کیا اور کہا انھون نے مجھسے کہ کیا حال ہی تمھارے پیچھے اے بیٹے جعدہ کے کہا مین نے بہتر ہی اور مال لوٹ کا ہی اگر چاہا اللہ تعالے نے اور قوم اس پہاڑ کے پیچھے ہین اور بھیگے ہین وہ پانی مین اور حاصل ہوئی تھی انکو راحت بسبب نکلنے آفتاب کے اور پھیلا دیا ہی انھون نے اسباب اپنا پس کہا خالد بن الولید نے کہ بشارت دے اللہ تعالے تجھکو ساتھ نیکی کے پھر دیکھے مین نے انکے چہرے سے آثار خوشی کے پس وہ اسی حالت مین تھے کہ آیا بولس پس کہا خالد بن الولید نے کہ بہتری ہی اے نجیب اسنے کہا بشارت ہو تجھکو اے سردار اسواسطے کہ قوم نے بچایا اپنی جانون کو بسبب چھوڑ دینے الطاکیہ کے اپنی پشت پر اور جانا تھا انھون نے کہ تم یہان تک انکا پیچھا نکروگے لیکن وصیت کرو تم اپنے ساتھیون کو کہ جو شخص پہونچے میری زوجہ تک پس نگاہ رکھے اسکو میرے واسطے کہ مین نہین چاہتا ہون مال لوٹ سے اسکے پس کہا خالد بن الولید نے

ذکر تقسیم کرنا خالد بن الولید کا اپنے لشکر کو چار حصون پر اور حملہ کرنا تا دیگر دیہ اور انکے جواب میں ۱۲

کہ وہ تیرے واسطے ہو اگر چاہا اللہ تعالے نے پھر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے تقسیم کیا اپنے ساتھیون کو چار گروہون پر اور سردار مقرر کیا ایک ہزار سوار پر ضرار بن الازور کو اور ایک گروہ پر رافع بن عمیرۃ الطائی کو اور ایک گروہ پر عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو اور ساتھ رکھا اپنے ایک چوتھائی لشکر کو اور کہا سب سے کہ روانہ ہو اللہ تعالے کی برکت اور اعانت پر اور احتیاط رکھو تم اس بات کی کہ نہ نکلو تم سب ایک دفعہ بلکہ نکلے ہر سردار تم مین سے اور اسکے اور دوسرے سردار کے بیچ مین کچھ تھوڑا تفاوت ہو پھر متفرق ہو جاؤ تم قوم پر اور حملہ کرو تم سب یہان تک کہ حملہ کرون مین پس آگے ہوے ضرار بن الازور اور نکلے وہ شگاف پہاڑ سے جو وہان تھا اور قوم مطمئن اور بے ڈر تھی پھر پیچھے ضرار کے رافع بن عمیرۃ الطائی پھر پیچھے انکے عبد الرحمن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما پھر خالد بن الولید سب کے پیچھے چلے یہان تک کہ پہونچے درمیان چراگاہ مین عبیدہ بن سعید التمیمی نے **بیان** کیا ہی کہ تھا مین اس جماعت مین جسمین خالد بن الولید تھے پس جب پہونچے ہم چراگاہ مین اور ظاہر ہوئی ہمکو خوبی اور تروتازگی اسکی دکھائی دیا جاری ہونا اسکے پانی کا اور رنگبرنگ ریشمی کپڑون کی مانند زردی اور سرخی کے کہ خیرہ کرتی تھی آنکھ کو پس قسم ہی خدا کی قریب تھا کہ فتنہ اور آزمایش خدا مین پڑین ہملوگ اسکے اچھے دیکھائی دینے سے اور باز رہین طلب جہاد سے پس کہا ایک شخص نے بنی تمیم سے بر اکرے اللہ تعالے دنیا کا پس کون چیز ہی زیادہ جانے والی اسکے جانے اور اسکے الٹ پھیر سے پس ڈرو تم اس امر سے کہ میل کرو طرف دنیا کے کسواسطے کہ وہ بڑی فریب دینے والی اور بڑی مکارہ ہی پس رونے لگے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اس شخص کے کلام سے اور کہا کہ سچا ہی قسم خدا کی تمیمی اپنے قول مین پھر پکار کر کہا مسلمانون سے کہ طلب کرو دشمنان خدا کو اور خواہش کرو انکی لڑائی مین اور انکی ہلاکی مین اور نہ متوجہ ہو طرف غنائم کے کسواسطے کہ اگر اللہ تعالے نے چاہا تو وہ تمھارے ہی واسطے ہین اور نہین ہوتی ہی قوت اور طاقت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر بھاگ پھیری خالد بن الولید نے ساتھ اپنے ہمراہیون کے قوم پر مثل پھرنے شیر کے اپنے شکار پر اور دیکھا رومیون نے بطرف گروہ کے کہ نکلے اسپر اور خالد بن الولید انکے آگے ہین اور نشان فوج کا انکے ہاتھ مین ہی پس جانا انھون نے کہ وہ گروہ مسلمانون کا ہی پس پکارے اور فریاد کی انھون نے کہ خراب اور ہلاک اور برباد ہوے ہم اور پکارا تو مانے اپنے گروہ کو اور ہر ہر نے اپنے لشکر کو پس دوڑے وہ لوگ اپنے ہتھیارون کی طرف اور سوار ہوے گھوڑون پر اور کہا بعض نے بعضون سے کہ یہ گروہ تھوڑا ہی جسکو بھیجا ہی مسیح نے تمھاری طرف اور کیا ہی انکو غنیمت تمھارے واسطے پس دوڑو تم انکی طرف اور اعتماد کرو اور پر مدد دہی صلیب کے پس رومی مسلح اور گھوڑون پر سوار ہو کر ٹھہرے قریب مالون کے واسطے باز رکھنے مسلمانون کے اس سے اور وہ جانتے تھے کہ سوا ے خالد بن الولید کے اور کوئی نہین ہی اور اسی وقت ضرار بن الازور دکھائی دیے انکو ایک ہزار سوار سے اور ظاہر ہوے بعد انکے رافع بن عمیرۃ الطائی ساتھ ایک ہزار سوار کے اور ظاہر ہوے بعد انکے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور خواستگار ہوا اور قصد کیا ہر فرقے نے بجانب قوم کے مثل مرغان تیز جنگل پر سمیٹ کر اترنے والے کے اور متفرق ہو گئے گروہ انکے اور ارادہ کیا لینے اس جگہ کا جو قوم کے قبضے مین تھی اور بلند کیا اپنی آوازون کو ساتھ قول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ جا گرے گروہ

مسلمانون کے رومیون پر مثل مینہ کے برستے ہوے پانی کے اور پکار کر کہا ہرمیس ملعون نے اپنے لوگون سے لڑو تم واسطے اپنی نعمتون کے
نہین چلیگا اس قوم کا کوئی مکر اور نہ رہائی پاوینگے وہ اس جگہ سے کبھی پس منقسم ہوے اور بٹ گئے رومی بارادہ لڑائی مسلمانون
کے ایک گروہ ساتھ تو ماکے اور ایک گروہ ساتھ ہرمیس کے پس پہلے جو شخص خالد بن الولید کے مقابلے اور لڑائی کو نکلا وہ تو ماتھا اور
گروہ اسکے پانچ ہزار سوار اسطے کہ نہین ظاہر ہوتی تھی اُنسے سواے تیلی آنکھ کے اور بلند کی تھی اُنسے سانسا اپنی دونون آنکھون کے ایک صلیب چوڑی
جڑی ہوئی سونے مین پس بھیجے خالد بن الولید اسکی طرف اور حملہ کیا مع اپنے ساتھیون کے اور کہا اُسکا نام لیکر کہ اے دشمن خدا آیا تم لوگ
جانتے تھے اس امر کو کہ تم نابود ہو جاؤگے اور جاتے رہوگے ہمارے ہاتھون سے اور اللہ تعالے نے لپیٹ دیا ہمارے واسطے شہرون کو پس قصد کیا
تو ما کا اور وہ کھاتا تھا کہ ام ابان نے اُسکو کاٹا کر ڈالا تھا پس حملہ کیا خالد بن الولید نے اُسپر اور نیزہ مارا اُسکی دوسری آنکھ مین پھوڑ دیا اُسکی
دوسری آنکھ کو اور گرا دیا اُسکو گھوڑے سے اور حملہ کیا خالد بن الولید کے ساتھیون نے تو ما کے لوگون پر اور اندھی ہو گئی صلیب پس قتل کی گئی
مسلمان اُنکو جلدی جلدی پس واسطے اللہ کے تھا کام نیک عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کا کہ وہ نہین مشغول ہوے سواے
تو ما کے اور سبب اُسکا یہ ہوا کہ جب دیکھا اُنھون نے تو ما کی طرف کہ گرا وہ اوندھا ہو کر گھوڑے سے متوجہ ہوے اسکی طرف اور چڑھے اُسکے
سینے پر اور کاٹ لیا سر دشمن خدا کا اور اُٹھا لیا سر کو اپنے نیزے کی نوک پر اور پکار کر کہا مسلمانون سے کہ مارا گیا دشمن خدا تو ما ملعون پس
طلب کرو تم ہرمیس کو پس خوش ہوے مسلمان اس معاملہ سے راقم بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہے کہ تھا مین بیچ میمنہ خالد بن الولید
کے نکلا مین ساتھ اپنے گروہ کے اُسطرف جہان قوم اور اُنکے اہل و عیال اُترے تھے پس دیکھا مین نے رومیون کی عورتون کو
کہ وہ ٹھہری ہوئین بشدت باز رکھتی تھین لوگون کو اپنے سے اور دیکھا مین نے ایک سوار کو کہ لباس اُسکا مثل لباس رومیون کے
تھا اور وہ اُترا اپنے گھوڑے سے اور لڑتا تھا ایک عورت رومی سے اور کبھی عورت اُسپر غالب ہو جاتی تھی اور کبھی وہ عورت
پر غالب ہو جاتا تھا پس نزدیک گیا مین اس ارادے سے کہ دیکھون وہ کون ہے اور تھا وہ بولس راہب اور لڑائی لڑتا تھا
اپنی زوجہ سے اور کشتی کرتا تھا اُس سے مثل کشتی لڑنے شیر کے اپنی بادہ سے پس جا پہنچا مین نے کہ بڑھون اُسکی طرف اور اعانت
کرون اُسکی پس قصد کیا میری طرف دس عورتون نے کہ چلاتی تھین وہ میرے گھوڑے پر پتھرون کو پس لگا ایک بڑا
پتھر ایک عورت خوبصورت کے ہاتھ سے جو کپڑے ریشمی پہنے ہوے تھی اور پڑا وہ پتھر گھوڑے کی پیشانی مین پس زانو پر مارا اُسنے اپنے
سر کو اور تھا وہ گھوڑا کہ حاضر ہوا تھا مین اُسکی سواری پر جنگ یرموک مین ساتھ خالد بن الولید کے پس گر پڑا گھوڑا میرا اور مر گیا پس کود پڑا
مین پشت گھوڑے سے اور مین خشمگین تھا اُس عورت پر پس جلدی کیا مین نے اُسکی طلب مین پس بھاگی وہ میرے سامنے سے
مثل ہرن نکاری کے اور بھرین اور بھاگین عورتین اُسکے پیچھے سے پس دوڑا مین اُنکے پیچھے اور جا ملا مین اُنمین ارادہ کیا مین نے
اُنکے مار ڈالنے کا پھر باز رہا مین مار ڈالنے سے اور ڈاٹا مین نے اُنکو اور دھمکایا اور نہین تھا ارادہ میرا متعلق مگر اُس عورت سے
جسنے میرے گھوڑے کو مار ڈالا تھا پس نزدیک ہوا مین اُسکے اور بلند کیا مین نے تلوار کو جو ران مین اُسکے سر پر پس رکھ لیا
اُسنے اپنے ہاتھ کو سر پر اور وہ کہتی تھی لفون لفون یعنی امان امان پس باز رہا مین اُسکے مار ڈالنے سے اور آگے بڑھکر قبضہ

کرلیا اسپر اور وہ بھاری کپڑے دیباج کے پہنے تھی اور اسکے سر پر لڑیان موتیون کی تھین بس قید کرلیا مین نے اسکو اور ان عورتون کو جو اسکے ساتھ تھین اور بلند کیا مین نے شکین ان سب کی اور پیچھے کو پھیرا اور دیکھا مین نے ایک ہزار رومی کو بغیر سوار کے بس سوار ہوا مین اسپر اور چاہا کہ پھیرون لڑائی کی طرف پھر کہا مین نے قسم ہی خدا کی کہ نہ جاؤنگا مین جب تک دریافت کرون کہ حال یونس راہب کا کیا ہی بس ڈھونڈھتا تھا مین اسکی جگہ کو کہ دفعۃً دیکھا مین نے اسکو بیٹھا ہوا اور زوجہ اسکی سامنے اور آلودہ ہی اپنے خون مین اور یونس رو تا ہی اسپر بس پکار کر پوچھا مین نے کہ کیا حال گذرا تیرا ای یونس بس کہا اسنے کہ یہ میری زوجہ ہی جسکی طلب مین آیا تھا مین کہ تجکو سوائے اسکے اور خواہش نہ تھی اسواسطے کہ قسم ہی خدا کی کہ مین اسکو دوست رکھتا تھا بس جب دیکھا مین نے اسکو کہا مین نے اُس سے کہ آگاہ ہو تو کہ بھریج گیا مین تیرے پاس اور تجھا گتی ہی میرے سامنے سے بس کہا اسنے قسم ہی حق مسیح کی کہ نہ کجا ہونگی مین اور تو کبھی اور تو نے چھوڑ دیا ہی اپنے دین کو اور داخل ہوا ہی دین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور مین نے اپنی جان کو ہبہ کر دیا ہی واسطے مسیح کے اور مین جاتی ہون قسطنطنیہ کو بس وہان جاکر راہبہ بن بیٹھونگی پھر باز رکھا اسنے مجھکو اپنے سے ساتھ لڑائی کے اور لڑا مین اس سے یہان تک کہ غالب ہوگیا اسپر اور پکڑ لیا مین نے اُسکو بس جب دیکھا اسنے یہ حال نکالی اسنے ایک چھری جو اُسکے پاس تھی اور ماری اُسنے اپنے سینے مین اور گر پڑی اور مرگئی بس مین رو تا ہون اُسپر بسبب شدت خواہش اور شوق کے اسکے ساتھ **رافع** بن عمیر الطائی نے بیان کیا ہی کہ مین رونے لگا یونس کی باتون سے اور کہا مین نے کہ اللہ بزرگ نے عوض دیا ہی تجکو وہ چیز جو بہتر اور خوبصورت ہی اس سے اور وہ کپڑے ریشمی اور لڑیان موتیون کی اور کنگن سونے کے پہنے ہی اور مثل چاند کے چہرہ اُسکا چمکتا ہی بس لے تو اسکو بعوض اپنی زوجہ کے بس کہا یونس نے وہ کیا ہی مین نے کہا کہ یہ میرے ساتھ ہی بس جب دیکھا یونس نے اسکی طرف اور اسکے زیور کو اور ظاہر ہوا حسن و جمال اُسکا گفتگو کی اُس سے زبان رومی مین اور پوچھا حال ایک بڑی تک اور وہ روتی تھی پھر متوجہ ہوا یونس میری طرف اور کہا کہ آیا جانتا تھا تو کہ یہ کون ہی مین نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون اسنے کہا کہ یہ بیٹی ہرقل بادشاہ اور زوجہ تو ما کی ہی اور مجھسا آدمی اسکی صلاحیت نہین رکھتا ہی اور ضرور ہرقل خواستگار ہوگا اسکا اپنے لوگ لیکر اور اسکے عوض مال دیگا تجکو بس کہا مین نے اُس سے کہ اب تو یہ تیرے واسطے ہی اور تو اسکے واسطے ہی بس لے لیا اسنے اور مسلمان اُسوقت ایسی لڑائی مین مصروف تھے جس سے زیادہ نہین ہوسکتی اور بعض یکجا کرتے تھے [illegible] اور اسباب اور مال کو **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ اسی وجہ سے اس مرج کا نام مرج الدیباج رکھا گیا اور اسی نام سے اب تک مشہور ہی اور وجہ تسمیہ اور شہرت اس نام کی یہ ہی کہ کوئی اہل عرب [illegible] اس کپڑا دیباج کا دیکھتا تھا تو اُس سے پوچھتا تھا کہ یہ کہان سے ملا تجکو بس وہ شخص جواب مین کہتا تھا کہ یہ مال غنیمت مرج الدیباج کا ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ کھودیا اور گم کیا مسلمانون نے اپنے [illegible] خالد بن الولید کو اور نہ دیکھا کسی نشان اور پتا اُنکا بس سخت غمگین ہوئے اور بے چین ہوئے وہ لوگ کہ [illegible]

انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے بطرف مرج الدیباج کے لیطلب مال
غنیمت دمشق سے اور پہونچے وہان چار ہزار سواروں سے پس مار ڈالا انھون نے تو ماکو اور قید کیا اُسکے بھائی کو اور لوٹا بڑا مال
اور جاتا رہا ہاتھ سے اور صورت یہ ہوئی کہ خالد بن الولید نے ڈھونڈھا اُسکو جنگ میں پایا اُسکو اور قصد کیا اُسکی
تلاش کا پس اسی حالت مین کہ خالد بن الولید گرد اوا دیتے تھے لشکر روم مین اور قتل کرتے تھے لوگون کو اور زمین پر گرا کر تے تھے
دلیرون کو کہ دفعۃً دیکھا اُنھون نے ایک گبر بھاری ڈیل ڈول سرخ رنگ بڑی ڈاڑھی والے کو اور وہ بھاری کپڑے دیباج کے
پہنے تھا اور کپڑون کے اوپر لوہا تھا پس خالد بن الولید نے جانا کہ وہی ہرمیس ہے پس دوڑایا اپنے گھوڑے کو اُسکی طرف اور سخت
حملہ کیا اُسپر اور شدت سے خواستگار ہوے اُسکے تاکہ مار ڈالین اُسکو اور گبر نے جب نگاہ کی اُنکے اور اُنکے حملے کی طرف پس بھاگا اُنکے
سامنے سے اور خالد بن الولید نے پیچھا کیا اُسکا اور گبر نے چکر کھایا اُنکے سامنے پس جھپٹا خالد نے اُسکی پشت پر نیزے کو زور سے
اور اُسی وقت جھکا وہ بجانب زمین کے اپنے جانور سے اور گر پڑا اسکے بھل اور جا پڑے اُسپر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
مثل شیر غضبناک کے اور وہ کہتے تھے کہ سختی ہو تجھپر اے ہرمیس آیا جانا تھا تو نے کہ جاتا رہیگا تو میرے ہاتھ سے اور وہ کافر
زبان عربی سمجھتا تھا پس فریاد کی اُسنے کہ اے عربی مین ہرمیس نہین ہون پس چھوڑ دو اور زنہار مار ڈالو مجکو یہان تک دون مین اپنے
خزانون مین وہ چیز تمکو کہ خوش ہو جائیگا دل تمھارا اُس سے اور جو کچھ مجھسے مانگوگے وہ تمکو دونگا پس کہا خالد بن الولید نے کہ سختی ہو تجھپر
تحقیق مجکو ملا ہے میرے ہاتھ سے جب کہ بتا دیگا تو ہرمیس کو پس نہین ہے مصری آرزو سوا اُسکے اور تحقیق مار ڈالا اللہ تعالے نے میرے
ہاتھون سے تو ماکو اور مین لمبیدہ کھتا ہون کہ مل جاؤنگا ہرمیس سے پس اگر بتا دیگا تو مجکو بطرف ہرمیس کے چھوڑ دونگا مین تجکو
عوض دونگا اُسکے پس کہا اُس گبر نے کہ خوش ہو تم اے برادر عربی کہ تحقیق پہونچے تم اپنی مراد کو ولیکن مین چاہتا ہون کہ لوٹ
جاؤن اور اوا کرون اُسکا کہ جسپر وقت راہ بتانے مین مجکو بطرف ہرمیس کے چھوڑ دو تو راستہ میرا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ تیرے واسطے ایسا ہی ہوگا اگر چاہا اللہ تعالے نے پس راہ بتا دیگا تو مجکو اور آجاویگا ہرمیس میرے قابو اور قبضہ مین
پس کہا اُس گبر نے کہ اے برادر عربی یہ بات تو تمھاری غدر اور بیوفائی کی ہے اسواسطے کہ تمنے مجھسے امان چاہی کیا وقت ہمارا اُسپر جگہ تمکو
کہ نہین جانتے تھے ہم اُسکو کہ پہنچیگا وہان کوئی شخص تم مین کا اور تعاقب کیا تمنے اور نے لباس میرے کو جو لیکر ہم دمشق سے نکلے تھے
اسوجہ سے کہ جاسوس تمھارے دمشق مین تھے پھر کہتے ہو مجھے اسوقت کہ اگر قابو مین آجائیگا ہرمیس اُسے چھوڑ دونگا مین
تیری اُسکو مگر کیونکر ذمہ دار ہون مین ہرمیس کے گرفتار ہو جانے اور قابو مین آجانے کا اور ہرمیس مرد ہی قدرت رکھنے والا اپنے
حریفون پر اور یہ کلام تمھارا جانبتا ہی غدر اور بیوفائی کو پس خشمناک ہوے خالد بن الولید اُسکے کلام سے اور کہا کہ تیری زبان
مرے یا نفس مرے کہ تو ہو تجھکو طرف بیوفائی اور عہد شکنی کے حالانکہ نہین ہے امر ہماری خصلتون سے کسواسطے کہ ہم اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین جو بنی الرحمۃ اور شفیع الامۃ تھے جو ہم کہتے ہین پورا کرتے ہین اور جو ہم امانت رکھتے ہین
ادا کرتے ہین قسم ہے خدا کی کہ نہین نکلے ہم تمھاری تلاش مین مگر جو تھے دین اور اللہ غالب اور بزرگ نے آسان کر دیا ہمارے واسطے

دوری کو اور لپیٹ دیا ہمارے لیے دشواری شدید کو اور نہیں کیا میں نے تجھسے یہ کہ راہ بتادے تجھے بطرف ہربیس کے مگر جو وقت
کہ دیکھا تو نے دیگا وہ میری آنکھوں میں لے تو نگا میں ہربیس کو ساتھ مدد اللہ تعالے کے اور یہ امر میرے جی میں ہی اور قسم ہی مجھے بابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہ کی کہ اگر راہ بتا دیگا تو مجکو اسکی طرف تو چھوڑ دونگا میں تیرا راستہ بدون عوض کے پس جب سنا کافر نے یہ کلام کہا
کہ ای جوانمرد عرب کے اٹھ کھڑے ہو تم میرے سینے سے تاکہ راہبری کروں میں بجانب ہربیس کے پس اٹھ کھڑے ہوے خالد بن الولید
اسکے سینے پر سے اور اچک کر دیکھنے لگا کافر ادائیں اور بائیں پھر کہا اسنے آیا دیکھتے ہو تم اس گروہ چڑھنے والے کو بلندی پر خالد بن الولید نے
کہا ہان اسنے کہا کہ قصد کرو تم جماعت گروہ کا کہ ہربیس مقدمہ اس گروہ کا ہی اور چمکنے والی اسکے سر پر ایک صلیب جواہر کی ہی پس مقرر کیا خالد
بن الولید نے ایک شخص کو قوم جرہم یا زبید سے جسکا نام اسد بن جابر تھا اور کہا ای اسد لگا ہیان رہو تم اس گبر کے پس اگر ہو پنجادے
یہ شخص مجکو طرف ہربیس کے پس چھوڑ دو اسکے واسطے راہ کو اور اگر ہو وہ اپنے قول میں جھوٹا پس مارو گردن اسکی پس مقرر ہوے
اسپر اسد بن جابر پھر چھوڑ دیا خالد بن الولید نے باگ اپنے گھوڑے کی اور سیدھا کیا اپنے نیزے کو یہان تک کہ جا ملے ساتھ اس جماعت
گروہ کے اور چلا کر آواز دی اور کہا کہ سختی ہو تیرے لیے کہان ہی تمھارے لیے مجھسے نجات اور رہائی اور یہ دونوں کھینچے بال پشانیون
کا ہی جب سنا ہربیس نے انکی آواز اور کلام کو جانا اسنے کہ وہ بعض اہل عرب سے ہین اور طمع اور امید کی اسنے انمین پس ٹھہر گیا وہ اور ٹھہر
گروہ اسکے سرہنگان مبارز اسکے اور پورے تھے وہ لوگ ہتھیارون اور تلوارون اور عودون سے اور نہین تھا کوئی انمین مگر اہل شجاعت
اور دانشمندی کا پس حملہ شدید کیا خالد بن الولید نے اسپر اور کہا سختی ہو تیرے اوپر آیا جانا تو نے کہ اللہ غالب اور بزرگ نہ قادر کرنیگا تجھکو تیرے
اوپر اس چیز پر جو تمھارے پاس ہی اور نہ مالک کریگا تجھکو تمھارے مال و متاع کا میں شمشیر آبدار شدت کرنے والا ہون میں دلیر سردار ہون
میں خالد بن الولید ہون پھر نیزہ مارا ایک سوار کے انمین سے پس گرا دیا اسکو پھر مارا دوسرے کو **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ
جب سنا ہربیس نے یہ کلام خالد بن الولید کا سمٹ گیا وہ زین گھوڑے پر اور فریاد کرکے پکارا اپنے لوگون کو کہ سختی ہو تیرے پر وہ شخص ہی جسنے
الٹ دیا ہی ملک شام کو وہان کے لوگون پر اور یہ مالک ارکہ اور بتدمر کا ہی اور یہ سردار حوران اور بصرے کا ہی یہ حاکم دمشق اور اجنادین کا ہی
کو تم اسکے تئین پس اگر لے لیا تمنے اور مالک ہو گئے اس شخص پر پھر دیگی عزت اور بڑائی تمھاری جیسی کہ تھی اور پھر نیگے شہر تمھارے واسطے اور
لے لوگے بدلا ان لوگون کا جو مار ڈالے گئے ہین تم مین سے تو تم اس شخص کو **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ طمع اور امید کی قوم نے خالد
بن الولید مین بسبب اکیلے اور جدا ہونے انکے اپنے ساتھیون سے اور مصروف تھے مسلمان بیچ لڑائی رومیون کے اور لوٹنے انکے مالون کے اور ہر شخص
انمین کا مشغول تھا اپنی ذات مین اور زیادہ ہو گئے بطارقہ گرد خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے اسواسطے کہ وہ لوگ ایسے بہادر و شوارگذار
پر تھے کہ جسمین درخت بکثرت اور انبوہ تھے اور گھیر لیا تھا خالد بن الولید کو اس چیز نے جسکے دفع کی قدرت انکو نہ تھی اور
اسی وقت پاپیادہ ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اترے اپنے گھوڑے سے اور لی تلوار اور سپر اور صبر کیا انکے مقابلے اور لڑنے
مین **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے **بیان** کیا ہی کہ جب اترے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے سے کہا کہ ٹھیک
ہو اخواب تمھارا ای خالد اور اس کو مین نے نہین طلب کیا تھا اور جانا انھون نے اپنے دل مین یہ کہ مین نے اس کام مین خطا کی اور

میرا کام لڑائی نہین ہی اور نہین ہی یہ کام مگر مسلمانون کا کہ لڑین وہ میرے نشان کے نیچے ذکر کیا ہی علمانے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
بتیس ۳۲ لڑائیون مین گئے اور ہر لڑائی مین خواستگار شہادت کے تھے لیکن نہ نصیب ہوئی انکو اُنمین شہادت پس جب اُترے خالد
بن الولید اپنے گھوڑے سے آگے بڑھکر لڑنے لگے اور وہ لوگ بیس ۲۰ گبر تھے پس آیا خالد بن الولید کی طرف ہربیس اور تحقیق
ممکن ہوا اُسکو موقع ضرب تلوار کا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے سر پر اور خالد بن الولید مشغول تھے لڑائی مین پس آیا ہربیس اُنکی پشت سے
اور ماری اُنپر ایک ضرب پس پڑی تلوار اُنکے خود پر اور پھاڑ ڈالا اُسکو اور عمامے کو اور گر پڑی تلوار ہربیس کے ہاتھ سے اور ڈرے
خالد بن الولید اس امر سے کہ اگر متوجہ ہوون وہ اپنی پشت کی طرف تو ناگہان در آوینگے کُبر کافر لوگ اور ڈرے اس امر کو بھی کہ بھاگ جاویگا
ہربیس اُنکے ہاتھ سے یا ناگہان در آکر مار ڈالیگا اُنکو پس حملہ کیا خالد بن الولید نے التفات کرتے ہوے دائین بائین پھر پکارا اور
شور کیا اُنھون نے ساتھ کلمہ تکبیر کے گویا اُنھون نے خوشخبری پائی ساتھ کسی چیز کے کہ پایا اُسکو اور یہ امر خالد بن الولید کا ایک حیلہ تھا
کہ اُسکے سبب سے ارادہ مکر کا ساتھ کفار کے رکھتے تھے پس وہ اسی حالت مین تھے کہ سنا اُنھون نے شور اہل عرب کا کہ گھیر لیا اُس
شور نے گبرون کو اُنکی پشت اور دائین بائین سے اور اہل عرب شور کرتے تھے ساتھ تکبیر کے اور کہتا تھا کہنے والا لا الہ الا اللہ وحدہ

لاشریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ یا ابا سلیمان اتتک النجوث من رب العلمین مین عبد الرحمن ابن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما
ہون پس جب سُنی خالد بن الولید نے آواز اُنکی نہین متوجہ ہوے وہ بجانب عبد الرحمن اور نہ بجانب اُنکے ساتھیون کے
یہان تک کہ متفرق کر دیا کافرون کو دائین بائین اور جب سنی ہربیس نے آواز مسلمانون کی اور تحقیق گھیر لیا تھا اُسکو بیچھے
بھیری اُسنے بہ ارادے بھاگنے کے پس لے لیا اُسکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور ماری اُسپر ضرب تلوار کی اور چھوڑا
اُسکو کشتہ اور دست درازی کی ہمراہیان عبد الرحمن ابن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے ہمراہیان ہربیس پر اور خرچ کیا
اُن مین تلوار کو اور سب سے زیادہ مار ڈالنے والے رومیون کے فرار بن الازور تھے پس دور ہوا اندوہ خالد بن الولید سے
اور دیکھا اُنھون نے فرار بن الازور کے کامون کو کہا کہ رستگار اور فیروزمند ہوئی ذات تمھاری ای بیٹے ازور کے پس یعنی خوش ہو
تم مبارک اپنے سب کامون مین پھر سلام کیا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور مسلمانون کو اور کہا کہ کہان ہے جانا
میری اس جگہ کو پس کہا عبد الرحمن نے کہ ای سردار تھے ہم رومیون کی لڑائی مین اور فتح دی اللہ تعالے نے ہمکو اُنپر اور وہ لوگ
کشتہ اور گرفتار ہوے اور مسلمان مصروف تھے بکار کرنے مال غنیمت مین کہ ناگہان سُنی ہنسنے اور بکارنے والے کی ہوا سے اور وہ کہتا تھا کہ اے گروہ
ہو تم لوٹ کے مال جمع کرنے مین اور خالد بن الولید کو گھیر لیا ہی دشمنون نے پس جب سُنا یہ نے آواز کو اور مین نہین جانتا تھا کہ کس جگہ مین ہو تم
اور گم کیا تھا ہمنے تمھاری ذات کو اور مسلمان اس سبب سے رنج مین تھے پس راہ بتائی ہمارے تئین ایک گبر نے جو تمھارے ایک
ساتھی کے قابو مین تھا اور کہا اُسنے کہ تمھارے سردار کو مین نے راہ بتائی ہی بجانب ہربیس کے اور وہ اُسکے ساتھ اس پہاڑ پر ہین
پس جلدی روانہ ہوے ہم تمھاری طرف پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ راہ بتلایا اُسنے مجکو میرے دشمن کی طرف اور راہ بتلایا
مسلمانون کو میری مدد دہی کے واسطے اور واجب ہوا اُسکے واسطے حق ہمپر اور رجوع کیا خالد بن الولید نے بجانب مسلمانون کے اور

وہ بڑے رنج مین تھے انکے پوشیدہ اور غائب ہوجانے سے اپنی نگاہون سے پس جب دیکھا انھون نے خالد بن الولید کی طرف
خوش ہوے اور دوڑے سلام کرتے ہوے اسپر پس خالد رضؓ بن الولید نے جواب سلام کا دیا انکو اور شکریہ انکے کامون کا ادا کیا پھر بلایا
خالد رضؓ بن الولید نے اس گبر کو جسنے راہ بتلایا تھا اور کہا کہ تو نے پورا کیا قول اپنا ہمسے اور ہم چاہتے ہین کہ پورا کرین وعدہ اپنا تجھسے اسواسطے
کہ واجب ہوا تجھپر ترے واسطے خیر خواہی کرنا پس آیا منتظر ہے تو کہ ہوجاے تو اصحاب دین نماز و روزہ اور ملت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس
ہوجاویگا اہل بہشت سے اسنے کہا کہ مین اپنے دین کو بدلنا نہین چاہتا ہون پس چھوڑ دیا خالد رضؓ بن الولید نے اسکے واسطے راہ **نوفل** بن عمر
بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے اس گبر کو کہ سوار ہوا وہ اپنے گھوڑے پر اور اکیلا چلا بطلب شہرون روم کے پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
حکم کیا مسلمانون کو ساتھ یکجا کرنے مال غنیمت اور قیدیون کے اور یکجا کیا گیا وہ سب انکے پاس پس جب دیکھی انھون نے کثرت اسکی تکبیر اور
تعریف ادا کیا واسطے اللہ تعالے کے اور بلایا اپنے راہبر کو اور کہا تو پوشیدہ نہین ہے پھر پوچھا اس سے کہ کیا کیا تیری زوجہ نے پس
بیان کیا اسنے حال اپنی زوجہ کا پس متوجہ ہوے خالد رضؓ بن الولید اس معاملے سے پس کہا رافع بن عمیرۃ الطائی سے کہ اے سردار تم نے
گرفتار کیا ہے ہرقل بادشاہ کی بیٹی کو اور یونس کے سپرد کیا ہے بعوض اسکی زوجہ کے پس پوچھا خالد بن الولید نے کہ کہان ہے بیٹی
ہرقل کی پس لائی گئی وہ انکے سامنے اور دیکھا انھون نے حسن و جمال اسکا جو اللہ تعالے نے اسکو دیا تھا پس پھیر لیا منھ اسکی
طرف سے اور کہا سبحانک اللھم بحمدک تخلق ما تشاء و تختار پھر پڑھا و ربک یخلق ما یشاء تمام آیت کو اور کہا یونس سے کہ آیا تو لیویگا اسکو
عوض اپنی زوجہ کے اسنے کہا ہان ولیکن مین جانتا ہون کہ ہرقل دیگا اسکی عوض مین مال بہت لیگا اسکے واسطے پس کہا خالد بن
الولید نے کہ نے تو اسکو عوض مین اپنی زوجہ کے پس اگر نہ طلب کریگا ہرقل اسکو تو وہ تیری ہے اور اگر خواستگار ہوگا ہرقل اسکا
پس اللہ تعالے عوض دیگا تجکو بہتر اس سے پھر یونس نے کہا کہ اے سردار تم شہرون اور مقام تنگ اور دشوار مین ہو پس
قصد کرو چلنے کا یہان سے پیش ازینکہ آملے تم مین جماعت رومیون کی پس کہا خالد رضؓ بن الولید نے کہ اللہ تعالے ہمکو کافی اور ہمارے
ساتھ ہی پھر روانہ ہوے وہان سے اور کوشش کی چلنے مین اور مال لوٹ کا انکے ساتھ تھا اور مسلمان انکے پیچھے تھے
بحالت خوشی کے بسبب حاصل ہونے مال غنیمت اور سلامتی کے **روح** بن عطیہ نے **بیان** کیا ہے کہا ہمنے
کہ سب راہ قطع کی اور کوئی رومی ہمسے متعرض نہوا اور ہم در آتے تھے انکے ملکون مین پس جب پہونچے ہم نزدیک موج الصفر
قریب پل ام حکیم کے کہ دفعۃً دیکھا ہمنے ایک غبار اپنی پشت سے اور گرد گھومتی ہوئی کو پس جب دیکھا ہمنے وہ غبار
ناگوار معلوم ہوا ہمکو وہ امر اور دوڑا گیا ایک شخص مسلمانون سے بجانب خالد رضؓ ابن الولید کے اور آگاہ کیا انکو پس کہا
انھون نے کہ کون شخص تم مین کا اسکی خبر لاویگا پس منتظر رہا ایک شخص نے قوم غفار سے جسکا نام صعصعہ تھا اور
کہا اسنے کہ مین خبر لاؤنگا پھر اترا وہ شخص اپنے گھوڑے سے اور اسکو اپنی مضبوطی پر اعتماد تھا اور سبقت لیجاتا تھا اور ڈراتا تھا
گھوڑے کو اپنے دشمن کے مقابلے مین پس پہونچا وہ شخص غبار کے قریب اور دریافت کیا اسکو اور پھرا اپنی پشت پر
اور پکار کر کہتا تھا کہ اے سردارے لیا ہمکو صلبان نے اور انکے پیچھے قوم ہین بندھے گئے اور چھپے ہوے ساتھ لوہے کے

کہ نہین ظاہر ہوتی ہی اُنکے جسم سے سوائے پتلی آنکھ کے پس بلایا اُنھون نے یونس راہبر کو بوقت نزدیک پہونچ جانے گروہ کے اور کہا کہ جاؤ بجانب گروہ کے اور دریافت کرو کہ اُنکا ارادہ کیا ہی اُسنے کہا بہتر اور گیا وہ گروہ کے قریب پھر پلٹ آیا خالد بن الولید کے پاس اور کہا آیا مین نہین کہتا تھا تمسے اے سردار کہ ہرقل نہ غافل ہوگا اپنی بیٹی کے طلب کرنے سے اور اُسنے بھیجا ہی اُس گروہ کو بہ ارادے لینے مال غنیمت کے مسلمانون کے ہاتھ سے پس جب ملینگے وہ لوگ تم مین قریب دمشق کے بھیجینگے تمھارے پاس کسی ایلچی کو اور درخواست اور طلب کرینگے تمسے دختر ہرقل کو یا بطور بیع کے یا بطریق ہدیے کے پس اُسی حالت مین کہ خالد بن الولید یونس سے باتین کر رہے تھے کہ آیا اُنکے پاس ایک شخص بوڑھا اور وہ لباس بالون کا بنا ہوا پہنے تھا پس آکر نزدیک ہوا مسلمانون سے اور کہا کہ مین ایلچی ہون پس کہان ہین سردار تمھارے پس مسلمانون نے اُسکو لاکر خالد بن الولید کے سامنے کھڑا کیا اور کہا اُس سے کہ بیان کر تو جو کچھ چاہتا ہی اُسنے کہا کہ مین ایلچی ہرقل بادشاہ کا ہون اور اُسنے کہا ہی تمسے کہ سنا مین نے تجھ تمنے میرے لوگون کے ساتھ کیا اور مار ڈالا میری بیٹی کے شوہر کو اور قید کر لیا عورتون کو اور ظلم اور زیادتی کرنے والی خبر ہی اور فتحمند ہوئے اور سلامت رہے تم اور نہ تجاوز کرو تم حد سے تاکہ نہ گر پڑو تم اور اب پانچ ڈالو میرے ہاتھ میری لڑکی کو یا بطور ہدیے کے میرے پاس بھیجدو اسواسطے کہ کرم اور بخشش تمھاری خصائل سے ہی اور نہین رحم کیا جاتا ہی وہ شخص جو رحم نہین کرتا ہی اور مین اُمید رکھتا ہون اس امر کی کہ ہو جاوے ہمارے تمھارے صلح پس جب سُنا خالد رضؓ بن الولید نے یہ کلام کہا اُس شخص سے کہ کہدے تو اپنے سردار سے کہ قسم ہی خدا کی کہ نہ پھر جاؤنگا مین یا مالک ہو جاؤنگا تیرے تختگاہ تک جیسا کہ تجکو اپنے علم سے معلوم ہی اور جھوڑ دینا تیرا اہکو پس اگر پاتا تو کوئی سبیل اور راہ اُسکی تو نکلی کرتا تو اُسمین اور بیٹی تیری ہدیہ ہی ہماری طرف سے تجکو اور مین اُمید رکھتا ہون کہ وہ پہونچ جاوے اپنی جگہ پر پس خالد بن الولید نے چھوڑا اور دے دیا اُسکی بیٹی کو اور کچھ مال اُسکی عوض مین نہین لیا پس پھر گیا ایلچی ہرقل کے پاس کہا ہرقل نے اپنے رئیسون اور ملوک سے کہ یہ وہی معاملہ ہی جو مین نے تمسے کہا تھا پس نہ مانا اور ارادہ کیا تمنے میرے قتل کا اور قریب ہی کہ اس سے بڑھکر بھی ہوگا اور یہ امر تمھاری طرف سے نہین ہی بلکہ پروردگار آسمان کی طرف سے ہی پس بہت روئے رومی اُسکے کلام سے اور روانہ ہوئے خالد بن الولید یہانتک کہ پہونچے وہ دمشق مین اور مسلمان اور ابو عبیدہ ابن الجراح نا اُمید ہوگئے تھے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیون کے صحیح اور سالم پھر آنے سے پس وہ سب بڑی نا اُمیدی مین تھے کہ دفعتہً آپہونچے خالد بن الولید پس نکلے سب مسلمان اُنکی ملاقات کو اور مبارکباد سلامتی کی دی اُنکو اور سلام کیا بعضون نے بعض کو اور یا یا خالد رضؓ بن الولید نے عمرو بن معدیکرب الزبیدی اور مالک الاشتر النخعی اور اُنکے ساتھیون کو دمشق مین اور کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور سب سرگذشت بیان کی ابو عبیدہ بن الجراح تعجب کرتے تھے اُنکی شجاعت اور دلیری سے پس جب بٹھرے خالد رضؓ بن الولید اپنی جگہ پر نکالا پانچوان حصہ مال غنیمت سے اور بانٹ دیا باقی کو مسلمانون پر پھر دیا خالد بن الولید نے اپنے مال سے یونس راہبر کو اور کہا اُس سے کہ لے یہ مال اور نکاح کرے اس مال کو صرف کرکے یا مول لے کوئی عورت دختران روم سے یونس نے کہا قسم ہی خدا کی نہ نکاح کرونگا مین بعد اپنی زوجہ کے اس دنیا مین کسی کے ساتھ اور نہین چاہتا ہون مین مگر اپنی زوجہ کو عالم آخرت مین یعنی حور العین کو راوی رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ موجود رہے ہمارے ساتھ یونس لڑائیون مین تا روز لڑائی یرموک کے پس وہ ہر لڑائی مین جہاد عظیم

کرتے تھے پس جب آیا دن لڑائی یرموک کا دیکھا مین نے اُنکو امتحان کیے گئے بلائے نیک مین پس لگا ایک تیر اُنکے سینے مین اور گر پڑے وہ دم
ہو کر رحمت کرے اللہ اُنپر پس غمگین ہوا مین اُنپر اور بہت درخواست رحمت کی مین نے اُنکے واسطے پس دیکھا مین نے اُنکو خواب مین اور
لباس اُنکا چمکتا تھا اور اُنکے پانوں مین نعلین طلائی تھی اور پھرتے تھے باغ سبز مین پس کہا مین نے کہ کیا کیا اللہ تعالے نے تمھارے ساتھ اُنھون نے
کہا کہ بخش دیا مجکو اور عطا فرمایا مجکو بعوض میری زوجہ کے سترحوریں اگر ظاہر ہوے اُنمین سے ایک دنیا مین تو دور کرے روشنی اُسکے چہرے کی
روشنی سورج اور چاند کو پس نیک بدلا دیوے اللہ تعالے تمکو **رافع** نے **بیان** کیا ہی کہ ذکر کیا مین نے اس خبر کو خالد بن الولید سے پس
کہا اُنھون نے کہ نہین ہی یہ مرتبہ قسم ہی خدا کی مگر لسبب شہادت کے پس گوارا ہو جسکو نصیب ہوے شہادت **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان**
کیا ہی کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پھرے ساتھ مال لوٹ کے جاتا اُنھون نے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات نہین فرمائی پس ارادہ کیا کہ لکھین خط متضمن فتح اور خوشخبری اور کیفیت ملنے مال غنیمت کے اور ابو عبیدہ ابن
الجراح نے اُنکو حال وفات حضرت صدیق اور خلافت حضرت عمر سے آگاہ نہین کیا تھا پس طلب کیا دوات اور کاغذ اور لکھا خط ان الفاظ سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم بعبد اللہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عامل علی الشام خالد بن الولید المخزومی اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو
واصلی علی نبیہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم وذلک انا لم نزل من مکایدۃ العدو علی حرب دمشق انزل اللہ علینا نصرہ وقہر عدوہ وفتحت دمشق عنوۃ
من الباب الشرقی بالسیف وکان ابو عبیدۃ علی باب الجابیۃ فخذعہ الروم فصالحوا علی الباب الآخر دمشقی ان باسی واقل او التیفنا عندکنیسۃ
یقال لہا کنیسۃ مریم وامامہ القسوس والرھبان ومعہم کتاب الصلح وان صہر الملک توما وآخر یقال لہ ہربیس خرجا من المدینۃ بمال عظیم وحال
جسیم فسرت خلفہم وزعت النعمۃ من ایدیہما وقتلت للعینین واسرت ابنۃ ملک ہرقل ثم اہدتہا الیہ وقد رجعت سالما وانا انتظر امرک والسلام

اور لپیٹا خط کو اور مہر کی اسپر اپنی اور بلایا ایک شخص کو اہل عرب سے کہ نام اُنکا **عبید اللہ** بن قرط تھا پس دیا خط اُنکو اور روانہ ہوے
وہ بجانب مدینہ منورہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس پہونچے وہ اور خلیفہ اُسوقت حضرت **عمر فاروق**
رضی اللہ عنہ تھے پس پڑھا عمر رضی اللہ عنہ نے آغاز خط کا اور وہ تھا خالد بن الولید کی طرف سے بنام خلیفہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آیا نہین جانی مسلمانون نے خبر وفات حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کی عبید اللہ نے کہا کہ نہین یا امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے بھیجا ہی ایک خط بنام ابو عبیدہ
ابن الجراح کے اور سردار مقرر کیا مین نے اُنکو مسلمانون پر اور معزول کیا مین نے خالد بن الولید کو اور نہین جانتا ہون
مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے ارادہ کیا ہی سرداری کا اپنی ذات کے واسطے پھر سکوت کیا اور پڑھا خط کو **صحابہ**
سیر نے ثقات سے **روایت** کی ہی کہ جب وفات پائی حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور خلیفہ ہوے
بعد اُنکے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور تھی عمر اُنکی باون برس کی پس بیعت کی لوگون نے اُنسے بیچ مسجد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پوری بیعت کہ نہین بچھڑ گیا تھا اُنکی بیعت سے کوئی شخص نہ بڑا نہ چھوٹا
اور موقوف ہو گئی اُنکے زمانہ خلافت مین خلاف اور دشمنی اور نفاق اور منقطع ہوا باطل اور ثابت اور قایم ہوا

حق اور قوی ہوا غلبہ دین کا ضعیف ہو گیا مکر شیطان کا اور ظاہر ہوا حکم خدا کا حالانکہ کافر لوگ بُرا جانتے تھے حکم خدا کو اور وہ
اپنے زمانۂ خلافت مین غربا پر لطف اور مہربانی کرتے تھے اور رحم کرتے تھے لڑکون پر اور بزرگداشت کرتے تھے بڑون کی لطف
اور مہربانی کرتے تھے یتیم پر اور داد دلاتے تھے مظلوم کی ظالم سے یہان تک کہ پھیرتے تھے حق کو اسکی جگہ پر اور نہین پکڑتے تھے
اُنکو بیچ اجرائے حکم خدا کے ملامت کسی ملامت کرنے والے کی اور اپنے زمانہ خلافت مین وہ گھومتے تھے مدینہ منورہ کے بازارون
مین اور لباس اُنکی گدڑی تھی اور ہاتھ مین اُنکے دُرّہ ہوتا تھا اور اُنکے دُرّون کا خوف تمھاری اِن تلوارون سے زیادہ تھا
اور غذا اُنکی ہر روز جو کی روٹی تھی ساتھ نمک کوٹے ہوے کے اور کبھی کھاتے تھے روٹی جو کی بدون نمک کے بسبب بیخواہشی دنیا
اور یا سداری مسلمانون کے بنظر مہربانی کے مسلمانون کے حال پر اور نہین چاہتے تھے وہ اِس امر سے مگر تو اب اللہ غالب
اور بزرگ سے اور نہین باز رکھتا تھا کوئی کام ادائے فرض اور حقوق خدا اور سُنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے **بیان** کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ متولی خلافت ہوے عمرؓ اور قدم بقدم اپنے
دونون صاحبون یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے بیچ آمادگی کامون دین کے اور
چھوڑ دیا تھا اپنے نفس سے بڑائی اور غرور کو اور جلا دیا اور ضعیف کر دیا تھا اُنکو جو اور نمک نے اور اذیت دی تھی اُنکو کھانے نے بیت
اور خشک چھوہارے نے اور کبھی لے لیتے اور کھاتے تھے کسیقدر کبھی اور کہتے تھے کہ کھانا جو کا نمک کے ساتھ اور بھوکھا رہنا
آسان تر ہی کل کے واسطے آگ سے کہ جو در آویگا اُسمین نہ مریگا اور نہ پاویگا اُسمین راحت کبھی گہرائی اُسکی دور ہی اور
عذاب اُسکا سخت ہی اور پانی اُسکا پیپ ہی نہین اذن دیتے اور طلب کرتے تھے مسلمانون کو مگر یہ کہ آتے تھے لشکر اُنکے زمانۂ
خلافت مین اور بھیجین اُنھون نے فوجین اور حاصل کیا فتوح اور آباد کیا شہرون کو اور خوف کرتے تھے آتش دوزخ سے رضی اللہ عنہ

ترجمۂ جلد دوم فتوح الشام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ **بیان** کیا ہی کہ جب ہرقل کو یہ خبر پہونچی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متولی کام خلافت کے ہوے یکجا کیا اُسنے ملوک اور بطارقہ اور قیاصرہ اور اپنے ارباب دولت کو اور ایک منبر پر جو اُسکے واسطے کنیسۂ قسطان مین نصب کیا گیا تھا کھڑا ہوکر اس مضمون کا خطبہ سُنایا کہ ای بنی الاصفر یہ وُہی شخص ہین جنسے مین تمکو ڈراتا تھا پس نہ سُنا تمنے میرے کلام کو اور بتحقیق دشوار اور سخت ہوگیا کام تمپر بسبب حکومت مرد گندم رنگ سیاہ چشم کے اور نزدیک ہوا وہ معاملہ جو بعد اسکے ہی بسبب سرداری صاحب فتوح مشابہ نوح کے اور قسم ہی خدا کی پھر قسم ہی خدا کی کہ ضرور وہ مالک ہوجائیگے میرے اس تخت تک پس ڈرو تم ڈرو تم قبل واقع ہونے معاملہ اور پیش آنے سختی اور ویران ہونے محلون اور مارے جانے قسطون اور ہنکائے جانے ناقوس کے یہ شخص سردار لڑائی کے ہین اور یہ شدت اور سختی کی طرف کھینچنے والے اہل روم اور فارس کے ہین یہ عابد ہین اپنے دین مین سخت اور درشت ہین اُسپر جسنے پیروی کی خلاف اُنکے دین کی اور مین اُمید رکھتا ہون تمھارے واسطے مدد اور غلبے کے بشرطیکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پابند ہوجاؤ تم اور چھوڑ دو طریقہ ظلم کو اور پیروی کرو احکام مسیح علیہ السلام کی ادا کرنے فرائض اور رغبت کرنے طاعات اور چھوڑ دینے حرامکاری اور سب طرح کی بیہودہ گوئیون مین اور اگر انکار کروگے تم ان کاموں سے اور ثابت رہوگے خلاف حق اور نافرمانی اور میلان خواہش دنیا پر مقرر اور غالب کیا جائیگا تمپر دشمن تمھارا اور ایسی بلا مین تمکو مبتلا کریگا جسکی طاقت تم مین نہین ہی اور مین جانتا ہون کہ اس قوم کا دین بہت جلد ظاہر اور غالب ہوجائیگا سب دینون پر اور ہمیشہ لوگ اس دین کے نیکوکار رہینگے جب تک کہ کوئی تغیر اور تبدل اپنے دین مین نکرینگے پس تم لوگ یا رجوع کرو اس دین کی طرف یا مصالحہ کرو اس قوم سے جزیہ دینے پر پس جب سُنا قوم ہرقل نے یہ کلام اُسکا جھپٹے اُسکی طرف اور قصد اسکے مار ڈالنے کا کیا پس ٹھہرایا ہرقل نے انکے خشم کو گفتگوے نیک سے اور کہا کہ قصد میرا اس بیان سے نہ تھا مگر دیکھنا اور جاننا اس امر کا کہ حمیت اور غیرت تمھاری اپنے دین مین کیونکر اور کسطرح ہی اور خوف اہل عرب نے تمھارے دل مین جگہ پکڑی ہی یا نہین پھر بلایا ہرقل نے ایک شخص نصرانی عرب کو کہ جسکا نام طلیقہ بن مازن تھا اور قبول کیا اُسکے واسطے کچھ مال دینے کو اور کہا اُس سے کہ روانہ ہو تو اسی وقت بجانب تیرب اور دیکھ فکر اور تامل سے اس امر کو کہ کیونکر قتل کرسکتا ہی تو

عمر کو پس طلیقہ نے منظور کیا اس امر کو اور روانہ ہوا بطرف مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور پہونچکر جیب ہا حوالی مدینہ طیبہ مین
اُسی وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور دیکھ رہے تھے یتیمون اور بیوہ عورتون کے مالون کو اور خبر گیری کرتے تھے باغبون اور احاطون کی
اور جڑھ گیا وہ نصرانی ایک درخت پیچیدہ شاخ دار پر اور جھپ ہا اسکے پتون مین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُسی درخت کے نزدیک
آکر زمین پر لیٹ رہے اور ایک پتھر سے تکیہ لگایا پس جب سو گئے وہ ارادہ کیا اس نصرانی نے اس امر کا کہ درخت سے اُتر کر انکو مارڈالے
کہ اُسی وقت ایک درندہ جانور آیا اور گھوما گرد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور آگے آکر چاٹا اپنی زبان سے دونون پاؤن انکے اور ناگہان
ہاتف غیبی نے آواز دیکر یہ کلمات کہے یا عمر عدلت فامنت ثم نمت فامنت پس جب بیدار ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ چلا گیا
وہ درندہ اور اُترا وہ نصرانی درخت سے اور آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور بوسہ دیا انکے ہاتھون کو اور کہتا تھا کہ میرے
ماں باپ قربان ہون اس شخص پر جسکی حفاظت اور نگہبانی مخلوقات اور جانور اور اُنکا وصف اور تعریف فرشتے اور جن
کرتے ہین پھر ظاہر کیا اُس نصرانی نے اپنا حال اور ارادہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور مسلمان ہوا اُنکے ہاتھون پر واقدی
رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس عبارت سے
قد ولیتک علی الشام وجعلتک امیر جیوش المسلمین وعزلت خالدا والسلام پھر حوالہ کیا خط عبد اللہ ابن قرط کو اور اخبار کیا
مشقت اور بے آرامی کو اپنے اوپر بسبب رجوع کرنے کام اور معاملات مسلمانون کے **راوی** نے **بیان** کیا ہے کہ جب
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کام مسلمانون کا اپنے ذمے لیا پھیرا اپنی ہمت کو بجانب ملک شام کے پھر **راوی** نے ثقات سے
بیان کیا ہے کہ جس رات کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس عالم سے انتقال کیا اُسی رات کو عبد الرحمن بن عوف الزہری
رضی اللہ عنہ نے ایک خواب دیکھا پس بیان کیا انھون نے اس خواب کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس دن کہ لوگون نے اُنسے
بیعت کی تھی پس وہ خواب بعینہ مطابق تھا اس خواب سے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی رات کو دیکھا تھا عبد الرحمن نے
کہا کہ دیکھا مین نے اپنی آنکھون سے دمشق کو اور مسلمانون کو گرد اسکے اور گویا مین سنتا ہون اواز تکبیر مسلمانون کی اپنے کانون مین اور
ہنگام تکبیر کہنے اور حملہ کرنے مسلمانون کے دیکھا مین نے ایک تہرپناہ کو کہ دھنس گئی وہ زمین مین یہان تک کہ نہ دیکھا مین نے
کوئی نشان باقی اس سے اور دیکھا مین نے خالد بن الولید کو کہ داخل ہوے دمشق مین بزور تلوار کے اور تھی ایک آگ اُنکے آگے
پھر دیکھا مین نے کہ گویا پانی پڑا آگ پر پس وہ بجھ گئی پس کہا حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ تعالے نے کہ بشارت ہو تمکو کہ
دمشق فتح ہوا اسی دن اگر چاہا اللہ تعالے نے اور بعد چند روز کے **عقبہ** رضہ بن عامر جہنی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دمشق سے
مدینہ طیبہ مین آئے اور اُنکے پاس خط فتح اور خوشخبری کا تھا پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو کہا اُنسے کہ اے ابن عامر
کتنے دن گذرے تمکو ملک شام چھوڑے ہوے اُنھون نے کہا کہ جمعہ کے روز مین نے چھوڑا تھا اور آج جمعہ ہی اور برابر چلا آیا
مین جب سے کہ روانہ ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمنے سنت ادا کی پس کیا خبر تمہارے ساتھ ہی اُنھون نے کہا
کہ نیکوکاری اور بشارت ہے کہ مین قریب تر بیان کرونگا اُسکو سامنے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پس حضرت عمر

رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انتقال کیا انھون نے اس عالم سے قسم ہی خدا کی درانحالیکہ وہ ستودہ صفات تھے اور گئے وہ بجانب پروردگار کریم کے اور اپنے ذمے لیا عمر ضعیف نے اس کام کو پس اگر عدالت کریگا وہ اس کام مین نجات پاویگا اور اگر چھوڑ دیگا یا کمی اور قصور کریگا ہلاک ہوگا **عقبہ** بن عامر نے **بیان** کیا ہی کہ رویا مین یہ حال شنکر اور دعاے رحمت کی مین نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے واسطے پھر نکالا مین نے خط اور دے دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس جب پڑھا انھون نے خط کو پوشیدہ رکھا خبر کو تا وقتیکہ نماز جمعہ کے پس جب خطبہ اور نماز پڑھ چکے چڑھ گئے منبر پر پس گرد انکے بیٹھے مسلمان اور پڑھکر سنایا انھون نے مسلمانون کو خط فتح دمشق کا پس سرور کیا مسلمانون نے ساتھ آواز تکبیر کے اور خوش ہوے پھر اترآئے عمر رضی اللہ عنہ منبر سے پس جب اترے وہ منبر سے لکھا ایک خط بنام ابو عبیدہؓ بن الجراح کے مشتمل منصوبی انکے اور معزولی خالدؓ بن الولید کے اور مجکو حکم دیا بلیٹ جانے کا دمشق کو پس پھر گیا اور پہونچا مین دمشق مین پس پایا مین نے خالدؓ بن الولید کو کہ وہ تو ما اور ہربیس کے تعاقب مین گئے تھے پس دیا مین نے خط ابو عبیدہؓ بن الجراح کو اور پڑھا انھون نے پوشیدہ مسلمانون سے اور نہین آگاہ کیا کسیکو حال انتقال حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اور چھپایا اپنی منصوبی اور خالدؓ بن الولید کی معزولی کو یہان تک کہ واپس آئے خالدؓ بن الولید اور لکھا انھون نے خط متضمن فتح کرنے مسلمانون کے دمشق کو اور غالب ہونے انکے دشمنون پر اور مالک ہونے مال لوط مرج الدیباج اور چھوڑ دینے بیٹی ہرقل کے اور سپرد کیا خط عبد اللہ بن قرظ کو پس جب پہونچا عبد اللہ بن قرظ پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور پڑھا انھون نے سر خط کا از طرف خالدؓ بن الولید المخزومی کے بنام حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ناگوار گذرا یہ امر انکو اور گندم گون رنگ انکا سپید ہوگیا اور کہا اے ابن قرظ آیا نہین معلوم کیا مسلمانون نے حال وفات ابو بکر صدیقؓ اور مقرر کرنے میرے ابو عبیدہؓ کو بکار سرداری مسلمانون کے عبد اللہ بن قرظ نے کہا کہ مسلمانون کو اس حال سے اطلاع نہین ہی پس خشمناک ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پکارا لوگون کو اور کھڑے ہوے منبر پر اور سنایا مسلمانون کو حال فتح دمشق اور حاصل ہونے مال غنیمت مرج الدیباج کا پس بلند ہوئین آوازین مسلمانون کی ساتھ کلمات خوشی اور دعا کے نسبت برادران اسلامی کے پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اے لوگون مین نے سردار مقرر کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح کو جو مرد امین ہین اور پایا مین نے انکو لایق اس کام کے اور معزول کیا مین نے خالدؓ بن الولید کو سرداری سے پس کہا ایک شخص نے قوم بنی مخزوم سے کہ آیا معزول کرتے ہو تم ایسے شخص کو کہ مشہور کیا اللہ تعالے نے سیف ناطق انکو اور کیا انکو دفع اور دور کرنے والے مشرکین کا اور لوگون نے انکی معزولی کے واسطے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا تھا مگر انھون نے منظور نہین کیا اور کہا تھا کہ نہ معزول کرونگا مین اس تلوار کو جسکو کھینچا ہی اللہ تعالے نے اور مدد دی ہی اس سے اپنے دین کو اور اللہ تعالے اور مسلمان نہ معذور جانینگے تمکو اس حالت مین کہ تم میان مین کردوگے خدا کی تلوار کو اور معزول کروگے ایسے سردار کو جسکو سردار کیا اللہ تعالے نے تحقیق تمنے قطع کردیا پاسداری قرابت کو اور برائی چاہی چچازاد بھائی کی یہ کہکر خاموش ہورہا وہ شخص پھر دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکی طرف اور پایا اسکو کم سن پس کہا کہ جوان کم سن ہی کہ خشمناک ہوا اپنے چچازاد بھائی کے واسطے

فائدہ ۱ فرار مرتدی خالد بن الولید اور گفتگو کرنا مسلمانون کا اس باب مین بیان فرمانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سبب معزولی خالد بن الولید اور بھیجنا ابو عبیدہؓ بن الجراح کو بجاے انکے

فائدہ ۲ تسخیر دمشق بدست مسلمانون

فائدہ ۳ بیان حضرت

پھر اُترآئے منبر پر سے اور رکھ لیا خط کو اس رات مین اپنے بستر خواب کے نیچے اور مشورہ کرتے تھے اپنے نفس سے بقدر معمولی
عمالؓ کے پس جب صبح کی نماز پڑھی لوگون کے ساتھ کھڑے ہوے منبر پر اور حمد و ثنا کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اور درود بھیجا اُنپر اور دعاے رحمت مانگی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے واسطے پھر کہا
اے لوگون مین نے اُٹھایا ہی بڑا بوجھ امانت کا اور مین مثل چرواہے کے ہون اور جو چرواہا ہی سوال کیا جائیگا اُس سے بہ نسبت
حال اُسکی رعیت کے اور بتحقیق دوست رکھا ہی اللہ تعالے نے میرے واسطے نیکو خواہی تمھاری اور نگرانی تمھاری معیشت امور
اور اُن کامون کی جو نزدیک کردین تمکو تمھارے پروردگار سے پس یہ معاملہ ہمارے تمھارے اور سکنائے
اس شہر کے بیچ مین ہی اور مین نے سنا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے من صبر علی بلائها
وسنذ نها کنت له شهیدا و شفیعا یوم القیمة اور یہ شہر تمھارا ایسا ہی جسمین نہ کھیتی ہی نہ دودھ مگر وہ چیز کہ لائی
جاوے اونٹ پر ایک مہینے کی راہ سے اور بتحقیق اللہ تعالے نے وعدہ فرمایا ہی ہمسے بہت مال غنیمت کا
اور مین امید رکھتا ہون نیکو خواہی سب عام و خاص کی ادا ے امانت مین اور نہین دے سکتا ہون
مین اپنی امانت اُس شخص کو جو لایق اور سزاوار اُسکا نہین ہی بلکہ اُس شخص کو دونگا جو خواہش
کرنے والا ہو ادا ے امانت اور پورا کرنے حقوق مسلمانون کی طرف اور مین ناپسند کرتا ہون سرداری خالدؓ کو
اسواسطے کہ وہ ایسے شخص ہین جنمین عادت پر لیشان کرنے اور بیجا صرف کرنے مال کی ہی کہ دیتے ہین وہ شاعر کو
جو انکی تعریف کرتا ہی اور دیتے ہین اُس سوار کو جو اُنکے سامنے جہاد کرتا ہی زائد اُسکے استحقاق سے اور
کچھ بھی باقی نہین رکھتے ہین واسطے ضعیف اور غریب مسلمانون کے اور مین نے معزول کیا اُنکو اور انکی جگہ پر
ابو عبیدہؓ کو سردار مقرر کیا ہی پس نہ کہے کوئی تم مین کا یہ بات کہ معزول کیا گیا شخص شدید اور سخت اور سردار
مقرر کیا گیا ایسا نرم آسان کار مطیع پس اللہ تعالے اُسکے ساتھ ہی واسطے استوار کرنے اور اعانت کرنے
اُسکے پھر اُترآئے منبر سے اور لیا ایک چمڑا صاف اور لکھا خط اُسمین بنام ابو عبیدہؓ کے ان الفاظ سے
بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ من عبد اللہ امیر المومنین و اجیر المسلمین الی ابی عبیدہ عامر بن الجراح سلام علیکم
فانی احمد اللہ الذی لا الٰہ الا ہو و اصلی علی نبیہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم وقد ولیتک علی امور المسلمین
فلا یبجی فان اللہ لا یستحی من الحق شیئا و انی اوصیک بتقوی اللہ الذی یبقی و یفنی ما سواہ الذی استخرجک
من الکفر الی الایمان و من الضلالة الی الهدایة و قد امرتک علی جند خالد فاقبض منه جنده و زایله
عن امارته و لا تقدم المسلمین الی هلکة رجاء غنیمة و لا تبعث سریة الی جمع کثیف و لا تقل انی ارجو لکم النصر فان النصر
مع التدبیر و الثقة باللہ تعالے و ایاک و التعذیر و القاء المسلمین الی المهلکة و عض عن الدنیا غنیک و آله عنها
قبلک و ایاک ان یهلک امامک من قبلک فقد رایت مصادعهم و اعتبرت سرائرهم و انما بینک و بین الآخرة

ستر کالخمار وقد تقدم الیها سلفک وانت منتظر رحیلا من دار مصت فضار رنهاو ذهبت زهرتها فاجرم الناس الراجل منها
الی خیر ویکون زاده التقوی وراع المسلمین ما استطعت واما الخنطة والشعیر الذی قد وجدت فی دمشق وکثر فیها فاشاهر تکم
فهو للمسلمین واما الذهب والفضة ففیه الخمس والسهام واما اختصامک انت وخالد فی الفتح والصلح فالفتح
بالصلح لا بالقتال لانک انت الوالی وصاحب الامر وان کان صلحک جری علی الخنطة انها للدرهم فسلمها الیهم والسلام
علیک وعلی جمیع المسلمین واما مسئلة خالد خلف العدو الی مرج الدیباج فانه غر دبدماء المسلمین وکان بهاشیخا وابنة
هرقل وهبتها لابیها بعد اسرها فذلک تقریظ وقد کان یاخذ بها مالا کثیرا یرجع علی ضعفاء المسلمین ۵ پھر لپیٹا خط کو اور
مہر کیا اُسپر اور بلایا عامرؓ بن ابی وقاص برادر سعدؓ بن وقاص کو اور خط اُنکے سپرد کرکے کہا کہ روانہ ہو تم دمشق کو اور دو خط
خالدؓ کو اور حکم کرو اُنسے لوگون کے یکجا کرنے کا اُنکے پاس اور آگاہ کرو وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے اور
کھو اُنسے کہ پڑھکر سناوین وہ خط لوگون کو اور بلایا شداد بن اوس کو اور مصافحہ کیا اُنسے اور کہا جاؤ تم عامرؓ کے
ساتھ شام کو پس جب پڑھین عامرؓ خط کو پس حکم کرو تم لوگون کو کہ بیعت کرین تمسے تاکہ ہوجاوے تمھارے ساتھ
بیعت کرنے سے میرے ساتھ بیعت کرنا پس روانہ ہوے دونون یار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درآنحالیکہ کوشش
کرتے تھے وہ چلنے مین یہان تک کہ وارد ہوے دمشق مین اور لوگ منتظر تھے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے دریافت
حال اور اس امر کے کہ کیا حکم کرینگے وہ اُنکو پس جب سامنے ہوے وہ دونون یار مسلمانون کے دراز ہوئین گردنین
مسلمانون کی انکی جانب کو اور دوڑے لوگ اُنکی طرف اور خوش ہوے اُنکے آنے سے یہان تک کہ اترے وہ دونون
خالد بن الولید کے خیمے مین اور سلام کیا اُنپر اور پوچھا خالدؓ بن الولید نے کس حال مین چھوڑا تمنے خلیفہ ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کو انھون نے کہا کہ چھوڑا ہمنے ساتھ خیر کے یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور میرے پاس خط انکا ہے اور
اُنھون نے مجکو حکم دیا ہے کہ پڑھکر سناؤن مین مسلمانون کو پس حکم دو تم اُنکو یکجا ہونے کا پس بیجا خالدؓ بن الولید نے
اس امر کو اور شک کیا انھون نے معاملے مین اور یکجا ہوے مسلمان اُنکے پاس اور کھڑے ہوے عامرؓ بن وقاص
اور پڑھا خط کو پس جب پہونچے مضمون وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ تک شور کیا مسلمانون نے ساتھ
بڑی آواز رونے کے اور روئے خالدؓ بن الولید اور کہا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی پس بتحقیق
متولی خلافت ہوے عمر رضی اللہ عنہ اور بخوشی اطاعت اُنکی منظور ہے قسم ہے خدا کی کہ نہ تھی کوئی چیز دوست زیادہ مجکو
خلافت اور حکومت ابوبکر صدیقؓ سے اور نہ تھی کوئی چیز دشمن مجکو خلافت اور حکومت عمر رضی اللہ عنہ سے اور اب
بخوشی اطاعت خدا اور عمرؓ کی اور جو حکم اُنھون نے کیا منظور ہے اور پڑھا خط کو آخر تک پس جب سُنا گو گون نے خط اور
اسمین حکم بیعت کرنے کا تھا شداد بن اوس سے بعوض بیعت امیر المومنین کے اُٹھ کھڑے ہوے لوگ سامنے شداد بن اوس کے
اور بیعت کی اُنسے پس واقع ہوئی یہ بیعت دمشق مین تیسری تاریخ ماہ شعبان سنہ ۱۳ ہجری کو واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے

کر لیا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مال اور لشکر کو اپنے اختیار مین اور آگاہ کیا مسلمانون کو حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
اور جانا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اس امر کو کہ گران گذریگا یہ امر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پر اور کمی کرینگے وہ مقابلے اور تلاش
دشمن مین اور سستی کرینگے بعد اسکے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ مجکو پہونچی ہی روایت اس امر کی کہ تھے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ بعد معزولی کے دشمن پر زیادہ شدید اور سخت تکست دینے اور جہاد کرنے مین خصوصًا حصن ابی القدس کی لڑائی مین
واقدی رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ پوچھا مین نے اس شخص سے جسنے مجھسے بیان کی ہی کیفیت حصن ابی القدس کی کہ
کس جگہ تھا وہ ملک شام مین کہا اس شخص نے کہ وہ حصن درمیان عرقہ وطرابلس ومرج السلسلہ کے تھا اور اسکے مواجہے مین ایک بڑا
اور اس دیر مین ایک صومعہ اور اسمین ایک راہب عالم دین نصرانیت کا رہتا تھا اور بڑھا ہوا تھا کتب گذشتہ اور حالات اگلی امتون کے
اور آتے تھے رومی اسکے پاس بغرض فائدہ لینے کے اسکے علم سے اور عمر اسکی زیادہ ایک سو سال سے تھی اور وہ ہر سال
اپنے دیر کے قریب ایک عید قائم کرتا تھا وقت آخر ہونے ایام صیام رومیون کے اور وہ عید شعانین کی تھی پس ایکی ہوتے تھے
رومی اور نصرانی وغیرہ سب اطراف اور کنارون دریا اور مصر کے قوم قبط اور آتے تھے یہ سب اسکے پاس اور گرد ہوتے تھے اسکے پس نکلتا اور
ظاہر ہوتا تھا وہ ان لوگون پر اپنے طاق سے اور سکھلاتا تھا انکو نصایح انجیل کی اور قائم ہوتی تھی اسکے دیر کے نزدیک ایک بڑی
بازار بعد ایک سال کے اور لاتے تھے لوگ مال اور متاع اور سونا اور چاندی اس بازار مین اور تین دن یا سات دن تک وہان خرید وفروخت
ہوا کرتی تھی اور مسلمان لوگ اس بازار کو نہین جانتے تھے یہان تک کہ راہ بتلائی انکو ایک عرب نصرانی معاہدی نے جسکے ساتھ ابو عبیدہؓ
بن الجراح نے نیکی کی تھی اور امان دی تھی اسکو اور اسکے گھر والون کو پس متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مسلمانون کے
کام کے لیے ارادہ کیا اس معاہدی نے کہ تقرب اور نزدیکی حاصل کرے ابو عبیدہؓ بن الجراح سے اور شاید کہ فتح ہو جاوے دیر اور مال
انکے ہاتھون سے پس آیا وہ سامنے ابو عبیدہؓ بن الجراح کے اور وہ اس سوچ اور فکر مین تھے کہ کیا کرنا چاہیے اور کس شہر کا شہرون روم سے
قصد کرنا چاہیے پس کبھی یہ کہتے تھے کہ بیت المقدس کی طرف جاونگا کہ وہ بہترین شہرون روم کا ہی اور وہ کرسی انکی بادشاہت کی
اور اسی سے ہی قیام انکے دین کا اور کبھی کہتے تھے کہ انطاکیہ جاؤن اور قصد ہرقل کا کرون اور فراغت حاصل کرون اس سے اور وہ
اندیشہ مند تھے اپنے کام مین ہرقل سے اور ایکی کیا تھا مسلمانون کو واسطے منسورے کے کہ اسی وقت آیا وہ معاہدی اور تھا وہ نصاریٰ
شام سے پس کہا اسنے کہ ای سردار تحقیق تمنے نیکی اور احسان کیا میرے ساتھ بسبب تخصیص دینے امان کے مجکو اور میرے لڑکے بالون کو اور
مین آیا ہون تمھارے پاس ساتھ خوشخبری اور اظہار مال غنیمت کے جسکو لوٹ لیونگے مسلمان اور بھیجا ہی اللہ تعالے نے اسکو تمھاری
طرف پس اگر فتح دی اللہ تعالے نے مسلمانون کو اوپر تو ایسے مالدار ہو جانینگے کہ بعد اسکے حاجتمند نہونگے کہا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہ بیان کر تو کہ یہ غنیمت کیا چیز اور کہان ہی کہ نہین جانتا ہون مین تجکو مگر نیکو خواہ پس کہا اسنے کہ ای سردار تحقیق تمھارے
لشکر اور محاذات مین کنارہ دریا پر ایک جانب اسطوار بطور قلعے کے ہی مشہور بہ حصن ابی القدس اور اسکے ساتھ ایک دیر ہی جسمین ایک راہب رہتا ہی کہ نصرانی
بزرگداشت کرتے ہین اسکی اور برکت طلب کرتے ہین اسکے علم سے اور اسنے ہر سال ایک دن عید کا مقرر کیا ہی کہ یکجا ہوتے ہین

اسمین لوگ سب اطراف وجوانب اور دیہات اور دیرون سے اور قائم ہوتی ہی اسکے نزدیک ایک بازار کہ ظاہر کیے جاتے ہین اسمین
اچھے کپڑے اور رخت دیباج کے اور سونا چاندی اور ٹھہرتے ہین لوگ اسکے نزدیک تین یا سات دن پھر متفرق ہوجاتے ہین درحقیقت
نزدیک آیا ہی وہ وقت ہونے بازار کا پس اگر بھیجو تم اسکی طرف ایک لشکر کو جسمین عرب کے لوگ ہون کہ چاپڑین اس بازار پر درانحالیکہ
وہان کے لوگ بیخوف اور مطمین ہونگے پس لے لینگے مسلمان سب مال جو بازار مین ہوگا اور مار ڈالینگے مردون کو اور پکڑ لینگے عورتون
اور انکی اولاد کو اور ہوگا یہ معاملہ باعث سستی مشرکین اور حاصل ہونے مال غنیمت کا مسلمین کے واسطے پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح
نے یہ حال بہت خوش ہوے باسید اسکے کہ واقع ہو وہ بات جو معاہدی نے ظاہر کی ہی اور پوچھا اس سے کہ ہمارے اور دیر کے بیچ مین
کسقدر مسافت ہی اسنے کہا کہ دس فرسخ ایک دن کی راہ ہی واسطے جلد چلنے والے کے پھر پوچھا کتنے دن باقی ہین بازار کے جمع ہونے
کو اسنے کہا کہ تھوڑے دن ہین پھر پوچھا کہ آیا کوئی حامی بھی انکا رومیون سے ہی اسنے کہا کہ نہین مشہور ہوا ہی یہ معاملہ بازار وغیرہ کا
بادشاہ کے شہرون مین اسواسطے کہ ہرقل بادشاہ کی ہیبت انکے نزدیک بہت ہی پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال
پوچھا کہ آیا قریب دیر کے کوئی شہر شام کا ہی اسنے کہا ہان ای سردار قریب بازار قوم کے ایک شہر ہی جسکا نام طرابلس ہی اور وہ
شہر فرضہ ہی ملک شام کا اور اسی کی طرف کشتیان ہر جگہ سے آتی ہین اور اس شہر مین ایک بطریق بڑا لشکر رکھتا ہی کہ دے دی ہانچ سو
بطور جاگیر کے وہ زمین اسکے حصہ مین بسبب مغرور ہونے اسکے اور وہ نہین آتا ہی بازار مین اور مین نہین اقرار کرسکتا ہون تمسے اس بات کا
کہ کوئی رومی اس بازار کا حامی ہی مگر یہ کہ اب حامی ہوجاوے بسبب خائف ہونے انکے تمسے اور اگر روانہ ہو دین ادنی مسلمان بجانب
دیر اور بازار کے ہر آئینہ امید رکھتا ہون مین فتح اور حصول مال غنیمت کی اگر چاہا اللہ تعالے نے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے مسلمانون سے کہ ای لوگو کون شخص تم مین سے ہبہ کریگا اپنی جان کو واسطے اللہ تعالے کے اور روانہ ہوگا اس لشکر کے ساتھ
جسکو مین اس بازار کی طرف بھیجونگا پس شاید اللہ تعالے مدد کرے اسکی اور ہووے یہ امر فتح واسطے مسلمانون کے **راوی نے بیان**
کیا ہی کہ سکوت کیا مسلمانون نے اور نہین جواب دیا انکو کسی نے پس دوبارہ پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور نہین ارادہ کیا
ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے کلام سے مگر خالد بن الولید کو اور براہ ترحم انکو خاص مخاطب نہین کیا پس خاموش رہے خالد بن الولید اور
کچھ کلام نہین کیا پس اٹھ کھڑے ہوے سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے درمیان لوگون سے ایک شخص جوان سنہ آغاز اور یہ تھے جوان
عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما اور تھین والدہ انکی اسماء بنت عمیس الخثعمیہ اور باپ انکے جعفر طیار رضی اللہ عنہ جو غزوہ تبوک مین
شہید ہوے اور ہاتھ انکے کاٹ ڈالے گئے تھے اور چھوڑا تھا انھون نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو کم سن پس نکاح کیا حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے ساتھ اسماء بنت عمیس کے اور کفالت اور پرورش کی حضرت صدیق نے عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کی پس جب زیادہ
ہوا سن عبد اللہ بن جعفر طیار کا کہتے تھے وہ اپنی ماں سے کہ ای ماں ہمارے باپ نے کیا کام کیا پس کہتی تھین وہ کہ ای بیٹے انکو رومیون نے
شہید کیا پس کہتے تھے عبد اللہ کہ اگر مین چھتیار ہا تو بدلا اپنے باپ کا لونگا پس جب وفات پائی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اور خلیفہ ہوے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما بجانب شام کے اس لشکر مین جسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ

ف ۱ ف ۲ ف ۳ ف ۴ ف ۵ ف ۶ ف ۷ ف ۸ ف ۹ ف ۱۰ ف ۱۱ ف ۱۲ ف ۱۳ ف ۱۴ ف ۱۵ ف ۱۶ ف ۱۷ ف ۱۸ ف ۱۹ ف ۲۰

ابن انیس الجہنی کے ساتھ بھیجا تھا اور عبداللہؓ بن جعفر طیار منشا بہ تھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صورت و سیرت مین
اور بڑے بھی اور جوانمرد تھے پس جب کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے مسلمانون سے کہ کون شخص تم مین کا جائیگا بجانب اس دیہ کے
پس اٹھ کھڑے ہوے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما اور کہا کہ ای امین الامتہ مین پہلا ہون اس شخص کا اس لشکر مین جسکو تم بھیجا چاہتے ہو
پس خوش ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح انکے اٹھ کھڑے ہونے اور آمادگی سے اور منتخب کیا انکے ساتھ کے واسطے لوگون کو مسلمانون سے
اور شہسواران موحدین کو اور کہا عبداللہؓ بن جعفر طیار سے کہ تم سردار ہو اپنے ہمراہی بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور طیار کیا
انکے لیے ایک نشان سیاہ رنگ فوج کا اور سپرد کیا انکے اور تھا یہ گروہ پانچ سو سواران کا کہ بعض انمین کے اہل بدر سے تھے اور منجملہ
ہمراہیان عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے ابوذر غفاری اور عبداللہ بن ابی اوفی اور عامر بن ربیعہ اور
عبداللہ بن انیس الجہنی اور عبداللہ بن ثعلبہ اور عتبہ بن عبد السلمی اور واثلہ بن الاسقع اور سہیل بن سعد اور سعد
بن مالک السہمی اور عبداللہ بن بسر السلمی اور سائب بن زید اور انس بن صعصعہ اور محمد بن ربیع ابن سراقہ اور عمرو بن
نعمان المعتم اور تھے یہ بدری اور سالم بن فالح اور یہ بھی بدری تھے اور جابر بن مسروق الزہبی اور یہ بھی بدری تھے اور رافع
بن خرغل اور تھے یہ بدری اور ناجی بن معاذ الاسلمی اور یہ بھی بدری تھے اور مثل ان لوگون کے اور بھی رئیس تھے رضی اللہ عنہم
واقدی رحمۃ اللہ بیان کیا ہے کہ جب جمع ہوے پانچ سو سوار تحت نشان حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے
نہین تھے انمین کوئی مگر وہ کہ موجود ہوے تھے بدر مین اور در آئے تھے معرکون اور لڑائیون مین نہین پیٹھ پھیرنے تھے اور نہین
میل کرتے تھے بجانب فرار کے پس جب قصد کیا انھون نے روانگی کا کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ
عنہما سے کہ ای بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ تاخت تاراج کرو تم قوم کو مگر پہلے دن مین ایام قائم ہونے بازار کے
پھر رخصت کیا انکو روانہ ہوے وہ لوگ واثلہ بن الاسقع نے بیان کیا ہے کہ تھا مین بیچ لشکر ہمراہی عبداللہؓ بن جعفر طیار کے اور
واقع ہوئی روانگی ہماری دمشق سے بجانب دیر ابی القدس کے نصف مہینے شعبان کی رات مین اور روشنی چاند کی زیادتی
مین تھی اور مین بجانب پہلوے عبداللہؓ بن جعفر کے تھا پس کہا انھون نے کہ ای ابن الاسقع کیا اچھی چاندنی اس رات کی ہے مین نے
کہا کہ ای بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ رات نصف شعبان کی بڑی برکت کی رات ہے پس کہا انھون نے
کہ سچ ہے اس رات مین لکھی جاتی ہے موت اور روزی بخشے جاتے ہین گناہ اور میرا ارادہ اس شب مین بیداری کا تھا پس کہا مین نے
کہ یہ ہمارا چلنا بہتر ہے قیام سے اور اللہ تعالے بہت دینے والا بخشش کا ہے انھون نے کہا سچ کہتے ہو تم پس چلے ہمراہ تمام رات
صبح تک پس صبح کی ہمارے ساتھ اس راہبر معاہدی نے ایک بڑے پہاڑ پر پس اس حال مین کہ چلے جاتے تھے ہم کہ دفعۃً پہونچے
ہم قریب صومعہ ایک راہب کے اور وہ ہمارے دائین جانب راہ کے تھا پس پھیرے عبداللہؓ بن جعفر اسکی طرف اور ہمراہ لوگ
بھی انکے ساتھ اسکی طرف چلے پس نکل آیا راہب صومعہ سے ہمارے پاس اور وہ ایک ٹوپی بالون کی پہنے تھا پس دیکھتا تھا
وہ ہمکو تامل کی نگاہ سے اور پوچھا کہ تم کون ہو ہمنے کہا کہ اہل عرب ہین پس کہا اسنے کہ تم محمدی ہو ہمنے کہا ہان پس تامل لگا ایک ایک کو

ہم مین سے وہ دیکھتا تھا پھر دیر تک دیکھتا رہا بجانب عبد الرحمن بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے پس کہا اُسنے کہ یہ جوان تمھارے
نبی کے بیٹے ہین ہمنے کہا نہین پس کہا اُسنے کہ نور نبوت کا ظاہر ہوتا ہی انکی دونون آنکھون سے پس آیا کوئی قرابت ہی انکو تمھارے نبی سے
ہمنے کہا یہ ہمارے نبی کے چچا ہین پس کہا اُس راہب نے کہ پتے ہین اور پتے درخت سے ہوتے ہین پس کہا عبد اللہ بن جعفر نے کہ اے راہب
آیا جانتا اور پہچانتا ہی تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُسنے کہا کیونکر نہین جانونگا اور پہچانونگا انکو حالانکہ نام انکا لکھا ہی
توریت اور انجیل اور زبور مین اس صفت سے کہ وہ صاحب اونٹنی اور شمشیر برہنہ کے ہین پھر کہا عبد اللہ بن جعفر نے پس کیون تو لاتا ایمان
نہین لاتا اور تصدیق انکی نہین کرتا ہی پس اُٹھایا راہب نے اپنے ہاتھون کو بجانب آسمان کے اور کہا کہ یہ امر اسوقت ہوگا جسوقت
چاہیگا مالک اس آسمان سبز کا پس تعجب کیا اُسکے کلام سے ہمارے لوگون نے اور روانہ ہوے ہم اور راہب ہمارے آگے تھا تا انیکہ پہونچے ہم
ایک جنگل بہت درخت اور پانی والے مین اور راہب نے کہا کہ چھپکر ٹھہرین ہم وہان اور اُسنے عبد اللہ بن جعفر طیار سے کہا کہ مین
جاتا ہون اس غرض سے کہ دریافت کرون مین تمھارے لیے خبر قوم کی پس کہا عبد اللہ بن جعفر طیار نے کہ جلدی کر تو اپنے جانے مین اور پھر آ
ہمارے پاس پس روانہ ہوا وہ بعجلت اور ٹھہرے عبد اللہ بن جعفر مع ہمراہیان اپنے اُس جنگل مین پوشیدہ ہو کر پس درست کیا ہمنے
اپنی زاد راہ کو اور کھایا ہمنے پس جب گذری تھوڑی رات اُٹھے ٹھہرے ہوے عبد اللہ بن جعفر درانحالیکہ بذات خود لگا ہبانی مسلمانو
کرتے رہے وہ صبح تک پس جب صبح ہوئی نماز پڑھی ہمنے اور بانتظار پھر آنے راہب کے منتظر تھے پس نہین آیا وہ اور دیر ہوئی اُسکے حال
معلوم ہونے مین پس بے چین ہوے مسلمان اُسکے رُکے رہنے سے اور خوف کیا مکر اور فریب سے اور وسوسہ کیا شیطان نے انکو اور بدگمان
ہوے نسبت راہب کے پس مسلمانون نے اُسکے نسبت گمان بُرائی کا کیا مگر ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا گمان نیک رکھو اُسکے ساتھ
اور نہ خوف کرو تم اُسکے جانب سے کسی مکر و فریب کا اُسکے واسطے ایک شان و حال ہی جسکو تم لوگ آیندہ معلوم کروگے پس تسکین ہوئی
مسلمانون کو اور اُسی وقت راہب پہونچا پس ہم لوگ اُسکو دیکھکر خوش ہوے اور سمجھے ہم کہ وہ کہیگا ہمکو واسطے چلنے کے بجانب دشمن کے
پس آ ٹھہرا ہوا وہ مسلمانون کے بیچ مین اور کہا کہ اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قسم ہی حق مسیح کی کہ جو حال مین نے تمسے بیان کیا تھا
اُسمین کوئی میل اور خیانت کی بات نہ تھی اور مین امید رکھتا ہون تمھارے واسطے حصول غنیمت کی مگر ایک امر مانع اور حائل ہو گیا ہی
تمھارے اور غنیمت کے بیچ مین پس کہا عبد اللہ بن جعفر طیار نے کہ کیونکر حائل ہو گیا ہی ہمارے اور غنیمت کے بیچ مین پس کہا اُسنے کہ حائل ہو گیا ہی
ایک دریا بڑے زور و شور کا اور تھپیڑا مارنے والا موجون سے اور وہ یہ ہی کہ مین گیا تھا قوم کے قریب بازار مین اور اُسمین خرید و فروخت قائم
ہو چکی تھی اور اہل دین نصرانیہ وہان مجتمع ہوے ہین اور اکثر انمین کے گرد حصن ابی القدس کے یکجا ہین اور جمع ہوے ہین قسس اور راہب اور ملوک
اور بطارقہ پس جب مین نے یہ حال دیکھا جاملا انمین اور سبب انکے یکجا ہونے کا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سردار طرابلس نے
کسی ایک بادشاہ رومی کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کیا ہی اور لائے ہین اس لڑکی کو نزدیک دیر ابی القدس کے تاکہ بوجہ دین
اپنے دین کے اُسکے واسطے قربانی کرین اور جمع ہوے ہین گرد اُسکے بہادران روم اور عرب متنصرہ بکثرت مع ہتھیاروں کے اور اُس
یکجا ہونا انکا بسبب خوف کے ہی تمسے اے گروہ عرب کے اور میرے نزدیک قرین صواب نہین ہی تم لوگون کا جانا انکی طرف کہ وہ ایک جماعت

کثیر وضیع اور شریف یکجا ہین پس عبداللہ بن جعفر نے کہا کہ کسقدر ہین وہ لوگ تیرے اندازہ نگاہ مین پس کہا اُسنے کہ بازار مین تو زیادہ
تیس ہزار سے عوام الناس رومی ورامنی اور نصاری اور قبطی مصر کے اور یہودی اہل سواد اور بطارقہ اور قسیسہ ہین اور وہ جو استعداد
لڑائی کی رکھتے ہین اُنکی تعداد پانچ ہزار سوار ہی اور تمکو طاقت اُنکے مقابلہ کی نہین ہی اور اگر لڑیگے وہ تو اور لوگ مثل اُنکے کہان ہونگے
اسواسطے کہ شہر اُنکے نزدیک ہین اور تمھاری جماعت تھوڑی اور فریادرس تمسے دور ہی راوی نے **بیان** کیا ہی کہ شور گذرا
یہ معاملہ مسلمانون پر پس کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ اے گروہ مسلمانون کیا کہتے ہو تم اس امر مین مسلمانون نے کہا رائے یہ ہی کہ ہم اپنے تئین
معرض ہلاکت مین نہ ڈالین جیسا کہ ہمکو ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب بزرگ مین حکم دیا ہی اور پھر چلین ہم سردار ابوعبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پاس اور اللہ تعالے نہ رائیگان کریگا ہمارے اجر کو پس جب سُنا عبداللہ بن جعفر نے قول مسلمانون کا کہا اُنسے کہ مجکو یہ ہی
کہ اگر مین ایسا کرونگا تو لکھیگا اللہ تعالے میرے تئین بھاگنے والون مین اور مین واپس نہ جاؤنگا یا یہ کہ ظاہر کرون مین کوئی عذر
اللہ تعالے کے نزدیک پس جو شخص قوت دیگا مجکو اجر اسکا اللہ تعالے کے ذمے ہی اور جو پھر جاویگا پس نہین سرنش ہی اسپر پس جب سُنا
مسلمانون نے یہ کلام عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کا دریا پر خرچ کرنے اپنی جان کے اللہ کی راہ مین تو فرمائے اُسے اور منظور کیا اُنکی رائے کو
اور کہا کہ تم جو ارادہ رکھتے ہو اسواسطے کہ نہین نفع کرتی ہی احتیاط امر تقدیر سے پس خوش ہوے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے
قبول کرنے سے پھر پہنا اُنھون نے اپنی زرہ کو اور رکھا سر پر خود کو اور مضبوط باندھا کمر کو پٹکے سے اور گردن سے لٹکایا اپنے باپ کی تلوار کو
اور سوار ہوے گھوڑے پر اور لیا نشان اپنے ہاتھ مین اور حکم کیا مسلمانون کو واسطے ساختگی سامان لڑائی کے پس پہنین مسلمانون نے
زرہین اپنی اور لگائے ہتھیار اور سوار ہوے اپنے گھوڑون پر اور کہا راہبر سے کہ چل تو ہمارے ساتھ قوم کی طرف پس قریب تر دیکھیگا تو
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معاملہ عجیب کو **واثلہ** رضی بن الاسقع نے **بیان** کیا ہی کہ دیکھا مین نے راہبر کو کہ چہرہ اسکا
زرد ہو گیا اور بدل گیا تھا رنگ اسکا اور کہا اُسنے کہ چلو تم اپنی راہ سے مجھپر تمھارے اس کام مین کچھ الزام اور ننگ گیری
نہوگی **ابوذر** غفاری رضی اللہ عنہ نے **بیان** کیا ہی کہ دیکھا مین نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو کہ مہربانی اور
لطف کرتے تھے راہبر کے ساتھ یہان تک کہ چلا وہ اُنکے سامنے ہو کر راہ بتلاتے ہوے بجانب قوم کے ایک ساعت پھر ٹھہر گیا وہ
اور کہا اُسنے کہ ٹھہر جاؤ تملوگ کہ نزدیک پہونچے ہو تم قوم سے پس رہو تم اپنی جگہون مین پوشیدہ ہو کر صبح ہونے تک پھر تا خت
تاراج کرو تم قوم کو **واثلہ** رضی بن الاسقع نے **بیان** کیا ہی کہ رات گذرانی ہمنے اُسی حالت پوشیدگی مین اور ہم مانگتے تھے اللہ تعالے
سے کشودکار کو اور مدد دشمنون پر پس جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی مسلمانون کو عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے اور جب
فارغ ہوے وہ نماز سے مسلمانون سے کہا کہ کیا رائے ہی تمھاری تاخت کرنے قوم مین پس عامر بن ربیعہ نے کہا کہ مین ایک رائے
تم سب کو بتلاؤن کہ اُسکے موافق عمل کرو مسلمانون نے کہا کہ بیان کرو تم عامر بن ربیعہ نے کہا کہ رائے یہ ہی کہ چھوڑ دو قوم کو
خرید اور فروخت مین اور دیکھنے اور دیکھانے مال مین پھر جا پڑو تم اُنپر بسبیل غفلت کے پس مناسب اور بہتر جانا مسلمانون نے
اُنکی رائے کو اور صبر کیا وقت قائم ہونے بازار تک پھر نکالا اُنھون نے تلوارون کو میان سے اور بڑھایا کمانون کو اور تان لیا

نیزون کو اور عبداللہ بن جعفر انکے آگے تھے اور نشان انکے ہاتھہ مین تھا پس جب نکلا آفتاب قصد کیا عبداللہ بن جعفر نے
مسلمانون کی طرف اور کیے انکے پانچ گروہ ہر گروہ مین ایک سو سوار تھے اور ہر ٹکڑے پر ایک شخص واقفکار کو سردار مقرر کیا
اور کہا کہ ہر ایک گروہ تم مین کا ایک جانب بازار لے لیوے اور نہ مشغول ہو تم لوٹ پاٹ مین ولیکن مارو اور رکھو تم تلوارون کو
انکے سرون پر یہ کہکر آگے ہوے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نشان لیے ہوے اور چلکر ظاہر ہوے قوم پر پس دیکھا قوم کو پھیلی ہوئی
زمین مین مثل چیونٹیون کے بسبب کثرت کے اور گھیرے ہوے تھی ایک جماعت کثیر دیر راہب کو اور وہ اپنے دیر سے سر
نکالے ہوے لوگون کو نصیحت اور وصیت کرتا تھا اور سکھلاتا تھا علوم انکے ہلاکی کے اور وہ لوگ اسکی طرف ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے تھے
اور ارطبون بادشاہ کی دیر مین اسکے نزدیک تھی اور بطارقہ اور اولاد انکی کپڑے دیباج کے پہنے تھے اور اسکے اوپر زرہین اور جوشن
اور خود پہنے ہوئے اور منتظر اسکے آنے کے اپنے پاس تھے اور احتیاط کو انھون نے چادر اپنی گردانی تھی گویا کہ وہ منتظر تھے کسی شور اور
آواز کے اپنے سامنے سے یا کسی سختی کے جو آویگی انپر اور دیکھا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے یہ سب معاملہ پس خوفناک کیا
انکو اس حال نے بیچ کام قوم کے اور پکار کر کہا اپنے ساتھیون سے قبل حملے کے کہ ای اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حملہ کرو تم برکت دیتا
اللہ تعالے تم مین پس اگر حاصل ہوئی غنیمت اور خوشی پس وہ فتح اور سلامتی ہی اور ہوگی نجاتی دیر راہب کے پاس اور اگر ہی سوائے
اسکے اور امر اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے پس وہ عمدہ گاہ ہماری اور تمھاری بہشت ہی اور ملاقات ہماری نزدیک حوض میرے
چچا کے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوگی پھر جنبش دی انھون نے نیزے کو اور حملہ کیا بطرف مشرکین کے اور سو سوار
ساتھی انکے گردانکے تھے اور انکے حملے کے ساتھہ حملہ کرتے تھے اور اسمین سابق الایمان لوگ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے
اور طلب کیا عبداللہ بن جعفر نے اس جگہ کو جہان مجمع عظیم تھا پس در آئے انمین اور مارتے تھے انکو کبھی تلوار سے اور کبھی نیزے سے
اور مسلمان بھی انکے پیچھے حملے مین شریک تھے اور سنی رومیون نے آواز تہلیل اور تکبیر مسلمانون کی پس یقین کیا
انھون نے اس امر کا کہ لشکر مسلمانون کا آپہونچا انپر اور وہ اسی کی راہ دیکھتے تھے اپنے کام مین بیدار اور ہوشیار تھے
اور بازطبون کا یہ حال ہوا کہ دوڑے وہ اپنے ہتھیارون کی طرف اور بجانب بازرکھنے مسلمانون کے اپنی جانون اور مالون سے
اور پس مانھون نے تلوارین اور عمود اور پھرے بجانب مسلمانون کے مثل پھرنے شیر شکاری کے پس طلب کیا انھون نے
صاحب نشان مسلمانون کو اور نہ تھا مسلمانون کے ساتھہ سوائے اس نشان کے جو عبداللہ بن جعفر کے پاس تھا پس
گھیر لیا انھون نے نشان کو ہر طرف سے اور قائم ہوئی اور جم گئی لڑائی اور بلند ہوا غبار اور گھیر لیا انھون نے مسلمانون کو
ہر طرف سے پس نہ تھے مسلمان انمین مگر مثل سپید تل کے پوست مین اونٹ سیاہ کے اور نہین پہچانتے تھے اصحاب عبداللہ بن
جعفر کے ایک دوسرے کو اپنی جماعت سے مگر ساتھہ تکبیر اور تہلیل کے اور ہر شخص کو اپنی ذات سے کام تھا اور بازو تھا دوسرے سے
ابو سیرہ بن ابراہیم بن عبدالعزیز بن ابی قیس نے جو سابق الایمان صاحب ہجرت ہین بیان کیا ہی کہ حاضر ہوا تھا مین لڑائی
حبشہ مین ساتھہ جعفر بن ابی طالب کے اور حاضر ہوا تھا مین بدر اور احد اور حنین کی لڑائیون مین ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے پس کہا تھا بیٹی کہ ایسے معرکے کبھی نہین دیکھنے مین آوینگے پس جب وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غمگین ہوا مین اس سانحے سے اور نہ ٹھہر سکا مین مدینہ منورہ مین بعد وفات آپ کے اور چلا گیا مین مکہ معظمہ کو اور اقامت اختیار کی وہان پس عتاب کیا گیا مین خواب مین بسبب باز رہنے اور بچھڑ جانے اپنے کے جہاد سے پس روانہ ہوا مین بجانب ملک شام کے اور حاضر ہوا تھا مین وہان اور تھین میرے ساتھ زوجہ میری ام کلثوم بنت سہیل بن عمرو بن العاص پس آیا مین ملک شام مین اور حاضر ہوا تھا مین لڑائی اجنادین اور سریہ خالد بن الولید مین بجانب توما اور ہربیہ کے اور حاضر ہوا تھا مین سریہ عبداللہ ابن جعفر مین اور تھا مین انکے ساتھ دیر ابی القدس پر پس بھولا دیا مجکو دیر ابی القدس کے واقعے نے ان اطریون کو جنمین سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین موجود تھا اور کیفیت یہ گذری کہ دیکھا مین نے رومیون کو جسوقت حملہ کیا ہمنے انکی جماعت کثیر پر اور کہا ہمنے کہ انکے سوائے اور کوئی نہین ہے اور نہ کوئی جماعت پوشیدہ بطور گارد کے ہے کہ دفعتہً نکلی ایک بڑی جماعت انکی گھاٹے سے پس دیکھا ہمنے انکے قدمون کو بڑا مہیب اور زرہین پہنے ہوئے تھے کہ نہین دکھائی دیتی تھی انکے جسم سے کوئی چیز سوائے تیلی آنکھون کے اور بلند تھین آوازین انکی اور انکے گھوڑون کی ٹاپون کی وقت حملہ کرنے کے یہان تک دیکھا مین مسلمانون کو چھپ گئے انکے بیچ مین اور نہین ہنستا تھا مین مگر آوازون کو ایک بار بھر بند ہو جاتی تھین آوازین پس کہتا تھا مین کہ ہلاک ہوئے مسلمان پھر دیکھا مین نے نشان کو بلند عبداللہ بن جعفر کے ہاتھ مین پس خوش ہوا مین اسکے دیکھنے سے اور عبداللہ بن جعفر نشان لیے ہوئے لڑتے تھے اور حملہ کرتے تھے مشرکین پر پس نہین دیکھا گیا دوسرا شخص ہمدار اور کوشش کرنے والا ہمسن انکا اور برابر قائم تھی لڑائی اور جہان تک بڑھتی جاتی مدت لڑائی کی بڑھتی تھی گرمی اسکی اور بلند ہوتی تھی گرد اسکی اور شعلہ زن تھی آگ اسکی اور تھے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما تو بیچ مین وہ لوگ گئے انکے ساتھیون کے گرد تھے مثل حلقہ دائرہ کے پس اگر عبداللہ بن جعفر ملا کرتے تھے دائین و بائین جانب کو مین بھی حملہ کرتا تھا دائین جانب کو اور اگر حملہ کرتے تھے وہ بائین طرف کو مین بھی حملہ کرتا تھا بائین طرف کو اور برابر یہ لوگ لڑتے رہے تھے یہان تک کہ کھک گئے بازو اور سن ہو گئے شانے ہمارے اور دشوار دکھائی دیا معاملہ اور سخت گذرا اوپر صبر کرنا اور لے لیا انکو عاجزی اور زاری نے اور میٹھا پھیری دان نے اور رخنہ دار ہو گئی تلوار عبداللہ بن جعفر کی اور قریب تھا کہ گر جاوے اور گر پڑے گھوڑا انکا انکے نیچے سے پس پناہ لی انھون نے مع اپنے ساتھیون کے ایک جگہ مین تاکہ یکجا ہو دین پس لوگ انکے پاس پس دیکھا مسلمانون نے نشان کو اور قصد کیا اسکی طرف اور سخت بازو دے بسبب متفرق ہونے کے پس تنگی کی عبداللہ بن جعفر کی زرہ نے اوپر بسبب اس معاملے کے اور نہین رنج تھا انکو اپنی ذات کے واسطے اسقدر رنج کہ مسلمانون کے واسطے تھا پس التجائی انھون نے اپنے کام مین اللہ کی طرف اور حوالہ کیا اپنے کام کو علام الغیوب پر اور اٹھایا اپنے دونون ہاتھون کو آسمان کی طرف اور کہا انھون نے اپنی دعا مین یہ کلمات یا من خلق خلقا فاحصی عددھم وبلی بعضھم ببعض وجعل ذلک مختلفا لم اسالک بجاہ محمد عبدک الا جعلت لنا من امرنا فرجا و مخرجا پھر رجوع کیا طرف لڑائی کے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑتے تھے انکی معیت مین انکے

نشان کے بیچے پس اللہ کے واسطے تھی نیکوکاری ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی کہ مدد دی انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چچا کے بیٹے کو اُس دن اور جہاد اور کوشش کی انکے سامنے **عمرو** بن ساعدہ نے **بیان** کیا ہی کہ دیکھا مین نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو کہ باوصف زیادہ ہونے سن کے تلوارین مارتے تھے رومیون پر اور آملتے تھے اپنی قوم مین اور حملون کے وقت اپنا نام لیتے اور کہتے کہ ابوذر ہون اور مسلمان بھی کام کرتے تھے مثل انکے کام کے یہان تک کہ آگئے اور آپہونچے دل اور کلیجے مُنھون تک اور جانا مسلمانون نے کہ وہی جگہ انکی قبرون کی ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی عبداللہ بن انیس سے کہا عبداللہ بن انیس نے کہ دوست رکھتا تھا مین جعفر کو اور انکی اولاد سے عبداللہ کو پس جب فات کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیکھا اپنی مان اسماء بنت عمیس کو ملول اور غمگین اور مرجھانا انکو حالت رنج مین دیکھنے کو اور تھے ابوبکر صدیق بجاے جعفر رضی اللہ عنہما والد عبداللہ کے اور بہت دوست رکھتے تھے عبداللہ کو پس اجازت کی عبداللہ بن جعفر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے واسطے جانے ملک شام کے اور کہا مجھسے کہ اے ابن انیس خواہش رکھتا ہون مین شام کے جانے اور جہاد کرنے کی پس ساتھ دو تم میرا مین نے کہا کہ ہان مین ہمراہ ہونگا پس رخصت ہوے عبداللہ اپنے چچا علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور مسلمانون سے اور روانہ ہوے ہم ارادۂ ملک شام کے اور ہمارے ساتھ تھے تین سو سوار یمن اور قوم آزاد سے تھے یہان تک کہ پہونچے ہم تبوک مین پس کہا عبداللہ نے کہ اے ابن انیس آیا جانتے ہو تم جگہ قبر میرے باپ کی مین نے کہا ہان قبر انکی موتہ مین ہی انھون نے کہا کہ خواہش رکھتا ہون مین کہ دیکھون اُس جگہ کو پس چلے ہم یہان تک کہ آگئے ہم انکے باپ کی قبر اور اس جگہ پر جہان لڑائی ہوئی تھی اور قبر پر انکی پتھر تھے جو قوم کلب نے واسطے تبرک کے رکھے تھے پس جب دیکھا عبداللہ نے قبر اپنے باپ کو اُترے دہان اور گئے قبر پر اور روئے پھر دعاے رحمت مانگی انکے واسطے اور قیام کیا ہمنے قبر کے پاس تک وقت صبح دوسرے دن کے پس جب کوچ کیا ہمنے دیکھا مین نے عبداللہ بن جعفر کو کہ روتے تھے اور چہرہ انکا مثل رنگ زعفران کے ہو گیا تھا پس پوچھا مین نے سبب اسکا پس کہا انھون نے کہ مین نے رات اپنے باپ جعفر کو خواب مین دیکھا اور وہ دو کپڑے سبز پہنے ہوئے تھے اور انکے دو پر تھے اور انکے ہاتھ مین ایک تلوار برہنہ خون آلودہ تھی پس دی انھون نے وہ تلوار مجکو اور کہا کہ اے بیٹے لڑو تم ساتھ اس تلوار کے دشمنان خدا اور اپنے دشمنون سے اور نہین پہونچا مین اس مرتبے کو جسکو تم دیکھتے ہو مگر بسبب جہاد کے اور گویا مین لڑتا ہون ساتھ اس تلوار کے یہان تک کہ زخمدار ہو گئی وہ تلوار میری پس کہا عبداللہ بن انیس نے کہا ہی کہ روانہ ہوے ہم یہان تک کہ پہونچے ابوعبیدہ بن الجراح کے لشکر مین بمقام دمشق کے پس بھیجا انھون نے عبداللہ کو اپنے پاس سریہ کا سردار مقرر کرکے بجانب دیر ابی القدس کے پس جب دیکھا مین نے یہ واقعہ انکے اور رومیون کے بیچ مین کہا مین نے اپنے دل مین کہ قریب ہی کہ سختی مین پڑین عبداللہ بن جعفر پس روانہ ہوا مین مثل برق کے اور آیا مین ابوعبیدہ بن الجراح کے لشکر مین پس کہا انھون نے کہ خوشخبری ہی اے بیٹے انیس رضی اللہ عنہ کے یا نہین پس کہا مین نے کہ بھیجو تم مسلمانون کو بجانب عدو وہی عبداللہ بن جعفر کے پھر بیان کیا مین نے سب حال لڑائی کا پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے انا للہ وانا الیہ راجعون ۵ مقام رنج اور افسوس کا ہی اگر ہلاک ہوے عبداللہ بن جعفر اور ساتھی انکے

تیرے نشان کے نیچے اے ابا عبیدہؓ اور یہ پہلا معاملہ ہے تیری سرداری مین پھر متوجہ ہوے وہ بجانب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے
اور کہا کہ درخواست کرتا ہون مین تمسے بواسطہ خدا کے کہ جاملو تم عبیدہؓ اللہ مین کہ تمھین لائق اور باسامان ہوا نجام اس کام کے واسطے
پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ مین ایسا ہی کرونگا قسم ہے خدا کی اگر چاہا اللہ تعالے نے اور مین تمھارے حکم کا منتظر تھا پس کہا ابو عبیدہؓ
بن الجراح نے کہ مین نے شرم کی تھی تمسے خالدؓ بن الولید نے کہا قسم ہے خدا کی کہ اگر سردار مقرر کرین مجھپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ
تو ملکے کو بلا اطاعت کرونگا مین اسکی پس کیونکر مخالفت کرسکتا ہون مین تمسے حالانکہ تم مقدم ہو ایمان مین مجھسے اور آگے ہو تم
بسبب اپنے ایمان لانے کے اور ملگے ہو سابقین مین اور جلدی کی ہے تمنے نسبت اختیار کرنے دین اسلام کے اور ملگے ہو جلدی
کرنے والون مین اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمھارا نام امین رکھا تھا پس کیونکر سبقت کرسکتا ہون مین تمسے
اور کسطرح پہونچ سکتا ہون تمھارے مرتبہ کو قسم ہے خدا کی کہ شمشیر زنی کی ہے مین نے مسلمانون کے سامنے مدت تک اور اب
گواہ کرتا ہون مین تمکو اس بات پر کہ قید کیا ہے مین نے اپنی ذات کو اللہ کی راہ مین اور قریب ہے ظاہر کرونگا مین حال اپنی جانبازی کا
امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کہ میری نسبت کہا انھون نے کہ مین نہین ارادہ کرتا ہون جہاد کا مگر واسطے بلند نامی کے
پس قسم ہے خدا کی کہ نہین خواہش کی مین نے کبھی امارت اور سرداری کی پس مستحسن معلوم ہوئی یہ گفتگو خالدؓ بن الولید کی
مسلمانون کو اور ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ اے ابا سلیمانؓ روانہ ہو تم اور جاملو اپنے مسلمان بھائیون مین پس اٹھ کھڑے ہوے
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مثل شیر کے اور گئے اپنے اسباب کی طرف اور پہن لی زرہ مسیلمہ کذاب کی جو بروز لڑائی یمامہ کے انکو
ملی تھی اور رکھ لیا خود کو سر پر اور حمائل کرلیا تلوار کو گردن مین اور جا بیٹھے گھوڑے کے زین پر اسطرح سے کہ گویا وہ مثل کندہ
اور نقش چوب تھے اور پکار کر کہا لشکر زحف کو کہ چلو بجانب شمشیر زنی کے پس قبول کیا ان لوگون نے انکے پکارنے کو اور جلدی چلے وہ
مثل چڑیون تیز جنگل زمین پر اترنے والیون کے اور دوڑے بجانب خدا کے اور لیا خالدؓ بن الولید نے نشان کو اپنے ہاتھ مین اور جنبش
دی اور رکھ لیا اسکو اپنی رکاب مین اور یکجا ہو گیا گرد آگے اگر لشکر زحف کا ہر جگہ سے اور رخصت ہوے مسلمانون سے اور سلام کیا
خالدؓ بن الولید نے مسلمانون پر اور عبد اللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ انکو راہ بتلاتے تھے رافع بن عمیر الطائی نے بیان کیا ہے
کہ تھا مین اُن دن ہمراہ یان خالدؓ بن الولید سے اور بہت کوشش کی ہمنے چلنے مین اور اللہ غالب اور بزرگ نے لپیٹ دیا تھا
ہمارے واسطے راہ دور کو پس وقت غروب آفتاب کے قریب پہونچے ہم قوم کے اور رومی مثل شیرون کے پھیلے ہوے تھے اور
بیچ مین آگئے تھے مسلمان بسبب انکی کثرت کے پس خالد بن الولید نے کہا کہ اے ابن انیسؓ کس جانب مین تلاش اور طلب کرون مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا بیٹے کو پس کہا ابن انیسؓ نے کہ عبد اللہ بن جعفر نے وعدہ کیا تھا اپنے ساتھیون سے یہ کہ
ملینگے اور یکجا ہونگے وہ سب دیر راہب کے پاس یا وعدہ گاہ انکی بہشت ہے پس دیکھا خالدؓ بن الولید نے بجانب دیر کے اور دیکھا انھون نے
نشان اسلامیہ کو عبد اللہ ابن جعفر کے ہاتھ مین اور نہین تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ زخمی اور عینک ہوا تھا اور ناامید ہو گئے تھے
مسلمان زندگی فانی سے اور طمع اور امید کی تھی انھون نے زندگانی دایمی مین یا مرد و مسون نے ڈال رکھی تھی اوپر لڑائی کی سختی اور تیز زنی اور شمشیر زنی کی

اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کہتے تھے اپنے ساتھیون سے کہ لوتم منتظر رہو اور صبر کرو اس گروہ خوار کی لڑائی مین اور جان لو تم
تحقیق اللہ دیکھ رہا ہی تمکو اور تجلی کی ہی تمپر ارحم الرحمن نے پھر پڑھا انھون نے اس آیت کو کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن واللہ مع الصابرین
پس جب دیکھا خالد بن الولید نے مسلمانون کے صبر اور مضبوطی کو دشمنون کی لڑائی مین نہو سکا صبر انسے سوائے
اسکے کہ جنبش دیا نشان کو اور کہا اپنے ہمراہیون سے کہ لوتم قوم قبیحہ اور زشت کو اور بیدریغ کرو تم انکے خون سے تلوارون کو
اور بشارت حاصل کرو ساتھ برآنے حاجت کے ای اہل ستمگاری اور قحبہ ی کے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی
کہ اسی حال مین کہ ہمراہیان عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے سخت ہین تھے کہ ناگہان نکلے انکی طرف لشکر مسلمین اور گروہ
موحدین کے اور گویا تھے وہ مثل مرغان تیز چنگل اور شیرون حملہ آور کے اور ڈوبے تھے وہ لوہے اور زرہون مین اور بلند تھین
انکی آوازین اور آوازین ہنہناہٹ گھوڑون کی پس جب دیکھا ہمراہیان عبد اللہ ابن جعفر نے یہ حال یقین ہوگئی انکو اپنی
ہلاکی کی اور دیکھنے لگے اُس گروہ کی طرف اور وہ انکی جانب آتے تھے پس طمع بڑے اور دوڑے اور جانا انھون نے کہ یہ لشکر گاڑے کا ہی
رومیون سے کہ انکے مار ڈالنے اور پکڑنے کو نکلا ہی پس دشوار گذرا انپر یہ معاملہ پس اسی حالت مین سُنی انھون نے آواز ہاتف کی کہ
کہتا تھا ان الفاظ سے خذل الامن ولا تخف انک انت الاعلی جاءکم الفرج من الرحمن وانصرتم علی عبدۃ الصلبان اور تحقیق
آگئے اور پہونچے تھے دل اور کلیجے مسلمانون کے منھون تک اور کام کیا تھا شمشیرہائے بُرّان نے انمین اور اسی وقت ایک سوار
آگے اس لشکر کے مثل شیر ڈکارنے والے کے دکھائی دیا اور اُسکے ہاتھ مین نشان چمکنے والا تھا ساتھ نور کے مثل چمکنے چاند کے
پس پکار کر کہا اُس سوار نے کہ بشارت ہو تمکو ای گروہ مسلمانون کے ساتھ مدد ہلاک کرنے والے کافرون کے مین خالد بن الولید ہون
پس جب سنی مسلمانون نے آواز انکی اور گویا تھے وہ دریا کی موجون مین پس جواب دیا انھون نے خالد بن الولید کو ساتھ تہلیل
اور تکبیر کے پس تھمین آوازین انکی مثل آواز سخت رعد اور ہوائے تند کے پھر حملہ کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مع لشکر صف کے
جو کبھی الگ جدا نہین ہوتے تھے اور رکھا تلوارون کو رومیون کے سرون پر عاصم بن سرقہ نے بیان کیا ہی کہ تھا حملہ انکا
رومیون مین مثل شیر کے بکریون مین پس متفرق کر دیا انکو دائین اور بائین پر اور ثابت قدمی کی کافرون نے واسطے لڑائی کے
اور باز رکھا مسلمانون کو اپنی جانون اور مالون سے اور خالد بن الولید چاہتے تھے کہ پہونچ جاوین وہ عبد اللہ بن جعفر تک
پس جب دیکھا مسلمانون نے بجانب گروہ آنے والے کے اپنی طرف نہین جانا انھون نے کہ یہ کیا ہی یہان تک کہ سنی انھون نے
آواز خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی اور وہ اظہار اپنی بہادری اور فخر کیا کرتے تھے اپنی ذات اور نسب مین اور سُنا اسکو عبد اللہ
بن جعفر نے پس کہا انھون نے اپنے ہمراہیون سے کہ لوتم دشمنون کو پس تحقیق آئی تمکو مدد آسمان سے پھر حملہ کیا عبد اللہ
بن جعفر اور مسلمانون نے ابن الاسقع نے بیان کیا ہی کہ تھے ہلوگ مایوس اپنی جانون سے یہان تک کہ بھیجی اللہ تعالے نے
مدد پس نہین ہوتی تھی تاریکی شب کی یہان تک کہ دیکھا ہمنے خالد بن الولید کو کہ نشان انکے ہاتھ مین تھا اور بھگاتے اور چلاتے تھے مشرکین کو
مثل چلانے بکریون کے بجانب چراگاہ کے اور مسلمان قتل کرتے تھے اور قید کرتے تھے انکو اور واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری ابی ذر غفاری

اور ضرار بن الازور اور مسیب بن نجبۃ الفزاری رضوان اللہ علیہم کی کہ بتحقیق بلایا تھا انھون نے شانون کو اور جنگ کی تھی
تلوارون کو اور قتل کیا تھا رومیون کو سر طرف مین اور ملاقی ہوے ضرار بن الازور عبد اللہ بن جعفر سے پس دیکھا ضرار نے
ان کی طرف اور خون انکی زرہ کی آستینون اور بلون پر مثل مکڑے کے جو اونٹ کے تھا پس کہا ضرار بن الازور نے کہ فائدہ مند کرے اور جزاے خیر دے اللہ تعالی اسکو
اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس بتحقیق لے لیا تمنے بدلا اپنے باپ کا اور سکون اور آرام دیا تمنے اپنی سوزش دل کو پس کہا
عبد اللہ بن جعفر نے کہ یہ کون شخص ہین کلام کرنے والے اور ہو گئی تھی تاریکی شام کی اور ضرار بن الازور رہا باندھے تھے پس کہا انھون نے
کہ مین ضرار صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون پس کہا عبد اللہ بن جعفر نے کہ فراخی اور کشایش ہو تمکو بسبب بھلے آنے کے
ہماری مساعدت اور مدد ہی کو عبد اللہ بن لبس نے بیان کیا ہے کہ وہ دونون اسی حال مین تھے کہ آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
اور لوگ لشکر زحف کے اور کہا عبد اللہ بن جعفر نے کہ فائدہ مند کرے اللہ اور جزاے خیر دے اللہ تعالے تمکو پھر کہا عبد اللہ بن جعفر نے
کہ اے ضرار بطارقہ حمایت کرنے والے رومیون کے نزدیک دیر کے ہین بسبب ہونے لڑکی حاکم طرابلس کے اس مقام مین اور بتحقیق گھیرا گیا ہے
دیر کو رانجالیکہ باز رکھا ہے لوگون کو اس لڑکی سے اور گھیرا لیا ہے ہر سوار دلیر نے اسکو پس آیا ہے سکتا ہے تمسے اے بیٹے ازدی کے کہ حملہ کرو میرے
ساتھ ضرار نے کہا کہ وہ لوگ کہان ہین عبد اللہ بن جعفر نے کہا کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم انکو پس لگاہ بڑھا کر دیکھا انھون نے اور
تھے اسوقت یہ ان مسلح رومی اور حاکم طرابلس ٹھیرے ہوے داہنی جانب دیر کو باز رکھتے تھے اس لڑکی سے اور آگ روشن تھی اور
صلبان چمکتی تھین آگ کی روشنی مین مثل دیوار لوہے کے پس کہا ضرار نے کہ راہ بتلاوے اللہ تمکو پس کیا خوب راہ بتلانے والے
ہو تم حملہ کرو تم تا کہ حملہ کرون مین ساتھ تمھارے حملے کے پس حملہ کیا خالد بن الولید نے ایک طرف سے اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے
ایک جانب سے اور حملہ کیا ضرار بن الازور نے ایک طرف سے اور ہیبت کی انکی لوگون نے اور ڈالا رومیون کو اور بچایا مسلمین نے اپنی
اپنی جانون کو اور سب سے زیادہ اور سخت لڑنے والا انکا بطریق تھا پس نکلا وہ واسطے لڑائی کے آگے قوم کے گویا وہ اچھا تیر تھا
اور ڈھنکتا تھا مثل ڈھنکنے شیر کے اور قصد کیا اسنے ضرار بن الازور پر اور حملہ سخت کیا اوپر ضرار کے تعجب کرتے تھے اسکے بھاری ڈیل ڈول
اور اسکے قرار پکڑنے سے زین پر اور اسکی شدت حملہ اور حبست اور احتیاط بچانے سے اپنے کو پس ہوشیار ہو گئے ضرار بن الازور اس سے
اور وہ انکی طلب مین شدت کرتا تھا اور ہر ایک ان دونون سے اور امید رکھنے والا تھا اپنے ساتھی مقابل پر اور اکیلا اور الگ ہو گیا
وہ ضرار کے مقابلے مین پس کشادہ ہو گئے ضرار اسکے سامنے اور ارادہ کیا اسنے اور اسکے ساتھیون نے ضرار کی طلب مین پس قصد کیا ضرار نے
ایسی جگہ کی طرف جو صلاحیت پھیرنے اور دوڑانے گھوڑے کی رکھتی تھی پس پھیل کر کھڑے ہوے ضرار اور حائل ہوے اسکو بیچ مین ایک
میدان کی اندھیری رات مین پس اندھا ہو گیا گھوڑا ضرار کا اور جھک کر گر پڑے ضرار زمین پر پھر ضرار نے گر پڑنے سے غصہ مین آکر قصد لینے گھوڑے
کا کیا مگر کوئی سبیل اس امر کی اسنے نہ سکی پس ٹھہرے اور قائم رہے وہ اپنی جگہ پر اور ڈھال تلوار انکے ہاتھ مین تھی اور کوشش اور جہاد کرتے تھے
انکے ساتھ بحالت پیادہ پائی کے اور صبر کیا تھا انکے مقابلے مین مثل صبر اچھے لوگون کے پس آیا اوپر بطریق رومی اور آگے آکر چاہا کہ وار کرے
اوپر عمود کہنی سے پس جب متصل انکے آیا اور وار کیا اوپر عمود کا خالی دیا ضرار نے اسکے وار کو پھر [illegible] طرف مثل چھپٹنے شیر کے

ضرار بن الازور

پس تندی کی بطریق کے گھوڑے نے اسکے نیچے اور گھڑا ہوگیا وہ دونون پانوں کے بل اوندھا ہوگیا زمین کیطرف پس پہونچا
وار عمود کا گھوڑے کی گردن مین اور گر پڑا بطریق پشت گھوڑے سے اور اُٹھ کھڑا نہو سکا اسواسطے کہ وہ چھپ گیا تھا گھوڑے کی
زرہ مین پس جلدی کی ضرار نے اسکی طرف قبل پہونچنے اسکے غلامون کے اور ماری تلوار اُسکی گردن پر پس آواز نہوی تلوار نے اور کچھ کارگر
نہوئی پس اُٹھنا چاہا کافر نے اور یقین ہوگیا اسکو اپنی ہلاکت کا پس جھپٹے ضرار اور قابو مین ہوگئے اُسپر اور تھا وہ مثل بڑے پہاڑ کے پس اٹھا کر
اٹھا کر اُسکو ضرار نے اور کر لیا اُسکو اپنے نیچے اور چڑھ بیٹھے اُسکے سینے پر اور تھی ضرار کے پاس چھری یمن کی بنی ہوئی اور اُسکو اپنے پاس سے
کبھی جدا نہین کرتے تھے پس نکالا اُسکو میان سے اور ماری ایک ضرب چھری کی اُسکے سینے مین پس گر پڑا وہ مُردہ ہوکر اور جلدی روانہ کردیا
اللہ تعالے نے اُسکی روح کو بجانب آگ دوزخ کے پھر جھپٹے ضرار اور لے لیا اُسکے گھوڑے کو اور تھا اس گھوڑے پر جڑاؤ زیور سونے
اور چاندی کا جسکی قیمت کثیر تھی پس جب سوار ہوے ضرار گھوڑے پر تکبیر کہی انھون نے اور حملہ کیا رومیون پر پس متفرق کردیا انکو
دائین بائین اور جب فراخی اور کشادگی حاصل کی ضرار بن الازور نے آگے دشمن خدا کے مالک ہوگئے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما
دیر کے اور جو کچھ انمین تھا اور گھیر لیا اسکو مسلمانون نے پس نہین لی انھون نے اُسمین سے کوئی چیز اُسوقت تک کہ پھرے خالد بن الولید
رومیون کے تعاقب سے اور صورت یہ گذری کہ خالد بن الولید نے تعاقب کیا تھا ایک بڑی نہر تک جو آگے اوطہ ابلس کے
بیچ مین تھی اور رومی جانتے تھے اُسکی راہ کو پس اُتر گئے وہ لوگ پار اُسکے اور ٹھہر گئے خالد بن الولید اور واپس آگئے اپنے
ساتھیون کی طرف پس پایا اُنکو اس حال مین کہ مالک ہوگئے تھے وہ دیر کے اور اُنکی کیا غنائم کو اور جو چیز متاع اور اقسام پارچہ اور طعام
بازار مین تھی **واقدی نے بیان** کیا ہی کہ جمع کیا ہمنے اُس سب مال کو پالانون مین اور گھائین ہمنے اچھی چیزین کھانے کی اور
نکالا مسلمانون نے ان اشیاء کو جو دیر مین تھین اقسام ظروف چاندی اور جانور وغیرہ سے اور نکالی گئی اسمین سے حاکم کی بیٹی
اور اُسکے ساتھ چالیس لڑکیان تھین اور زیور اور کپڑا اٹھا اور بار کیا اور سوار کر لیا سب کو براذین اور خچرون پر اور بھر کر روانہ ہوے
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غنیمت اور بہت مال کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ تمام
کی گئی یہ لڑائی تین شخصون کے نام سے عبد اللہ بن جعفر سردار اسکے تھے اور عبد اللہ بن انیس پہونچنے والے اور خبر دینے والے
اور خالد بن الولید کمک کرنے والے اسکے تھے اور خالد بن الولید کو اس لڑائی مین بہت مشقت سے سامنا ہوا تھا اور زخم رنج
دہندہ اُنکے جسم مین پہونچا تھا پس جب روانہ ہوے اُس مقام سے آئے وہ بجانب راہب دیر کے اور آواز دی اُسکو پس نہ کلام کیا اُسنے پھر
دوبارا پکارا اور دھمکایا اُسکو پس نکلکر آیا وہ اُنکے پاس اور کہا کہ جو کچھ کہنا ہو کہو تم پس قسم ہی حق مسیح کی کہ ہر آئینہ مطالبہ کریگا تمسے
مالک اس آسمان سبز کا ساتھ خون مقتولین کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ کیونکر مطالبہ کریگا وہ ہمسے حالانکہ ہم مامور ہین اس امر پر
کہ لڑین اور جہاد کرین تمسے اور وعدہ کیا گیا ہی ہمسے اس امر پر ثواب کا قسم ہی خدا کی اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ فرماتے کہ نہ مقتل
ہون ہم تمسے ہر آئینہ نیچے اتار لیتا مین تجکو تیرے صومعہ سے اور مار ڈالتا تجکو سختی سے پس چپ ہورہا راہب اور روانہ ہوے خالد
بن الولید ساتھ مال غنیمت کے یہان تک کہ پہونچے دمشق مین اور ابو عبیدہ بن الجراح منتظر تھے اُنکے آنے کے پس جب دیکھا

انھون نے غنائم کو بہت خوش ہوے وہ اور مسلمان ہمراہی انکے اور استقبال کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے انکا اور سلام کیا خالدؓ بن الولید پر اور شکریہ انکا ادا کیا اور سلام کیا مسلمانون اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما پر اور آئے اپنی جگہ مین اور بانٹون حصہ عبد اکیا مال غنیمت سے اور بانٹ دیا باقی غنایم مسلمانون کو اور دیا فرارؓ بن الازور کو گھوڑا الطریق کا مع زین اسکے اور جو کچھ تھا اسپر زیور جڑاؤ سونے اور چاندی کا پس لائے فرارؓ بن الازور وہ سب زیور اپنی بہن کے پاس **راوی نے بیان** کیا ہے کہ دیکھا بہن نے اُنکی بہن کو کہ نکال لیے تھے انھون نے نگینے جواہر کے اُس زیور سے اور تقسیم کر دیے سب مسلمان کی عورتون پر اور ایک ایک نگینہ بڑی بڑی قیمت کا تھا **راوی نے بیان** کیا ہے کہ لائے گئے قیدی ابو عبیدہؓ بن الجراح کے سامنے اور اُن سب مین ترکی بطریق کی بھی پس درخواست کی عبداللہ بن جعفر نے کہ اسکو مجھے دو ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ اجازت طلب کرلون مین اس مقدمے مین امیر المومنینؓ سے اور لکھا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو متضمن اس حال کے پس جواب مین لکھا حضرت عمرؓ نے کہ وے دو اور حوالہ کرو اسکو عبداللہ ابن جعفر کے **راوی نے بیان** کیا ہے کہ مقیم رہی وہ عورت اُنکے نزدیک مدت تک اور پکھلایا عبداللہ بن جعفر نے اسکو کھانا پکانا اور وہ رومی کھانے اچھے پکاتی تھی پس تھی وہ عبداللہؓ جعفر کے نزدیک تا زمانہ یزید کے پس بیان کیا لوگون نے حال اُسکا یزید سے اور بطور ہدیہ کے طلب کیا اُسکو یزید نے پس بھیجدیا عبداللہؓ بن جعفر نے اُسکو یزید کے پاس **عامرؓ بن ربیعہ نے بیان** کیا ہے کہ میرے حصے مین غنائم دیر سے بڑے دیباج حریر کے ملے تھے جسمین صورتین رومیون کی بنی ہوئی تھین اور منجملہ اسکے ایک بڑے مین صورت مریم اور عیسیٰ علیہما السلام کی تھی پس لیگیا مین وہ کپڑے یمن مین اور بیچا اُسکو بعوض قیمت کثیر کے اور مول لیا مین نے اسباب طائف مین اور لکھا مجکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حالانکہ تھا مین ابو عبیدہؓ بن الجراح کے ساتھ اس مضمون کا خط اے بیٹے میرے بھائی کے ایسے قسم کے کپڑے میرے پاس بھیجا کر کہ وہ کام آوین مسلمانون اور غربا کے نفقہ تین **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ جب واپس آیا لشکر مسلمانون کا ساتھ فتح اور غنائم کے لکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شعر حال فتح و برابی القدس اور حصول غنائم کے اور تعریف اور شکر گزاری خالدؓ بن الولید کے اور جو گفتگو انھون نے وقت روانگی و برابی القدس کی تھی اور لکھا اور درخواست کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ آپ خالدؓ بن الولید کو کلمات بشارت اور مہربانی کے لکھین **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ لکھا تھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے یہ خط وقت روانگی بجانب ہرقل اور بجانب بیت المقدس کے اور لکھا تھا اسمین حال بعض مسلمانون کا جنھون نے شراب پی تھی **عاصمؓ بن زدیب عنزی نے بیان** کیا ہے کہ موجود تھا مین ملک شام کی لڑائی مین اور فتح دمشق اور اسکے غوطہ مین اور عرب آئے ہوئے یمن کے جنھون نے شراب پی تھی اور پک جانا تھا اسکو پس بُرا جانا اس امر کو ابو عبیدہؓ بن الجراح نے پس کہا ایک شخص نے اہل عرب سے ان لوگون سے اور شاید وہ سُراقہ بن عامر تھے کہ اے گروہ مسلمانون کے چھوڑ دو شراب خواری کو اسواسطے کہ وہ کھو دیتی ہے عقل کو اور بڑھاتی ہے ارتکاب گناہ کو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعنت فرماتے تھے شراب پینے والے کو یہان تک کہ لعنت فرماتے تھے اسکے لیجانے والے اور طلب کرنے والے کو اُسامہؓ بن زید اللیثی نے حمید بن عبدالرحمن ابن عوف الغسانی سے **روایت** کی ہے کہ

۱۵ نفقہ تین کے بکسر نون و فتح فا و تشدید قاف جمع نفقہ بکسر نون و سکون فا و فتح قاف

کہا حمید نے کہ تھا میں ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے ملک شام میں پس لکھی انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر فتح بازار کی اور یہ بھی
لکھا کہ مسلمانوں نے شراب پی اور سزا دار اسکی حد کے ہوے ہیں پس روانہ ہوا میں یہ خط لیکر اور پہونچا مدینہ طیبہ میں اور پایا میں نے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور تھے آپکے نزدیک چند اصحاب جنمیں حضرت عثمان اور حضرت علی اور طلحہ
اور عبد الرحمن ابن عوف رضی اللہ عنہم تھے اور باہم یکدیگر باتیں کر رہے تھے پس دیا میں نے خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس جب پڑھا انھوں نے
خط کو سوچنے لگے مضمون خط میں پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُرّے لگائے ہیں شراب پینے والے کو اور پوچھا حضرت علی رضی اللہ
عنہ سے اور کہا کہ تمھاری رائے اس معاملے میں کیا ہے پس حضرت علی نے کہا ان الشکران اذا شکر بذا واذ بذا افتری فاجلدہ ثمانین جلدۃ فاجلد
فیہ ثمانین جلدہ پس لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا ان الفاظ سے اما بعد فقد درد وکتابک وفہمت
من شرب الخمر فاجلدہ ثمانین جلدۃ ولعمری ما یصلح لہم الا الشدۃ والفقر ولقد کان حقہم ان یحسنوا بانتہم دیر اقبوا رہم عزوجل ولعبیدہ
ولو منوا بہ ولشکر وہ فمن عاد فاقم فیہ الحد **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ جب پہونچا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ابو عبیدہ
بن الجراح کے پاس اور پڑھا اسکو لیکار کر منادی مسلمانوں کو یہ بات کہ جس شخص پر ہووے حد اللہ کی پس وہ قبول کرے اور دیوے
اس حد کو اپنی ذات سے اور توبہ کرے اللہ تعالے کے حضور میں پس ایسا ہی کیا لوگوں نے اور جسنے شراب پی تھی اُسنے اجرا
حد اپنے اوپر قبول کی پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ میں ارادہ رکھتا ہوں انطاکیہ کے جانے کا بقصد روسیوں کے
اور شاید کہ اللہ تعالے فتح کرے اسکو ہمارے ہاتھوں پر پس کہا مسلمانوں نے کہ چلو تم جہاں منظور ہو ہمکو ہم تمھارے تابع حکم ہیں پس
خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح انکے کلام سے اور کہا کہ تیار ہو جاؤ تم واسطے کوچ کے پس ہیں تم سب کو لیکر حلب کو جاوینگا پس جسوقت
ہم حلب کو فتح کر لینگے تو اگر خدا نے چاہا پھر متوجہ انطاکیہ ہونگے پس تعجیل کی مسلمانوں نے بجانب اصلاح اپنے حالات اور خبر گیری اپنی
اور تیاری ساز وسامان جنگ کے پس جب فراغت پائی ابو عبیدہ بن الجراح نے سب کاموں سے حکم کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو
اس بات کا کہ لیویں وہ اپنے نشان عقاب کو جو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے برزرد انکی انکے بجانب ایدے کے بنایا تھا اور روانہ ہوں آگے
فوج کے لشکر زحف کو ساتھ لیکر پس روانہ ہوے خالد بن الولید مقدمۂ لشکر میں اور تھے انکے ساتھ ضرار بن الازور اور رافع بن عمیر الطائی اور
اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور لوگ ایک دوسرے کے پیچھے تھے اور چھوڑا ابو عبیدہ بن الجراح نے دمشق میں سفیان بن عامر الاسدی کو
اور چھوڑا انکے ہمراہ پانچ سو مسلمانوں کو اور روانہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح پیچھے مسلمانوں کے اور ہمراہ انکے عرب یمن اور مضر تھے
واقدی رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ روانہ ہوے ابو عبیدہ ابن الجراح براہ **بقاع** اور **لبوہ** کے پس جب پہونچے وہاں تک
بھیجا انھوں نے خالد بن الولید کو بجانب حمص کے اور کہا کہ اے ابا سلیمان کوچ کرو تم اللہ تعالے کی برکت اور مدد پر اور جاؤ دوتم
پر اور تاخت تاراج کرو ارض عواصم اور قنسرین کو اور میں بعلبک کو روانہ ہوتا ہوں اور شاید کہ اللہ تعالے آسان اور میسر کرے ہمیں فتح
اُسکی پھر رخصت کیا انکو اور روانہ ہوے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیوں کے بجانب حمص کے اور متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح بطرف
بعلبک کے اور اُسی وقت آیا ایک بطریق جو سپہ سے اور اُسکے ساتھ ہدایا اور تحفے تھے اور مصالحہ کیا اُسنے مسلمانوں سے ایک سال کا بن ہرا اور کہا اُسنے

اگر فتح کرلیا تمنے حمص اور بعلبک کو پس ہم تمھارے سامنے حاضر ہونگے اور کسی بات مین تمھارے خلاف نکرینگے پس بھیجا کیا
اُس سے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے چار ہزار درہم اور پچاس کپڑے دیباج پر پس جب مضبوط ہوگئی صلح روانہ ہوا ابو عبیدہ بن الجراح بطلب
بعلبک کے پس وہ چل کر نہین دور گئے تھے کہ دکھائی دیا ایک ناقہ سوار اور وہ دکھائے جاتا تھا زمین کو اپنی تیز روی سے پس ٹھہر گئے
ابو عبیدہ بن الجراح یہانتک کہ اُنکے قریب آیا وہ ناقہ سوار اور وہ اُسامہؓ بن زید طائی تھے پس پوچھا اُنھون نے کہ اے اُسامہ کہان سے
آتے ہو پس بٹھایا اُسامہ نے اپنے ناقہ کو اور سلام کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح اور مسلمانون پر اور کہا کہ مین مدینہ منورہ سے آتا ہون
اور دیا اُسامہؓ نے ایک خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اُنکو پس توڑا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُسکی مُہر کو اور پڑھا اُسکو اور اُسمین لکھا تھا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰی اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ اَمِیْنِ الْاُمَّۃِ سَلَامٌ عَلَیْکَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اللّٰہَ الَّذِیْ
لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاُصَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّہٖ اَمَّا بَعْدُ فَلَا مَرَدَّ لِقَضَاءِ اللّٰہِ وَقَدَرِہٖ وَمَنْ کُتِبَ فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ کَانَ فَرْضًا عَلَیْہِ اَنْ یَّرْضٰی بِہٖ وَذٰلِکَ اَنَّ جَبَلَۃَ
بْنَ الْاَیْھَمِ الْغَسَّانِیَّ کَانَ قَدِمَ عَلَیْنَا فِیْ بَنِیْ عَمِّہٖ وَسَرَاۃِ قَوْمِہٖ فَاَنَرْنَا لَھُمْ وَاَحْسَنَّا اِلَیْھِمْ وَاَسْلَمُوْا عَلٰی یَدَیَّ وَفَرَحْتُ بِذٰلِکَ
اَشَدَّ اللّٰہُ حَضْدَ الْاِسْلَامِ بِھِمْ وَلَمْ اَعْلَمْ بِاَنَّ لَھُمْ کَمِیْنَ الْغَیْبِ وَاَنَّا اَسَرْنَا اِلَیْھِمْ مَلَکَۃً حَرَّمَھَا اللّٰہُ تَطَلُّبَ الْحَجِّ فَطَافَ جَبَلَۃُ بْنُ الْاَیْھَمِ
بِالْبَیْتِ سَبْعًا فَوَطِیٔ اِزَارُہٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ فَزَارَۃَ فَسَقَطَ الْاِزَارُ عَنْ کَتِفَیْہِ فَالْتَفَتَ اِلَی الْفَزَارِیِّ وَقَالَ وَیْلَکَ اَتَسْتَقْبِلُ فِیْ حَرَمِ
اللّٰہِ تَعَالٰی فَقَالَ الْفَزَارِیُّ وَاللّٰہِ مَا تَعَمَّدْتُّکَ فَلَطَمَ الْفَزَارِیَّ لَطْمَۃً سَتَّمَ اَنْفَہٗ وَکَسَرَ ثَنَایَاہُ الْاَرْبَعَ فَاَقْبَلَ الْفَزَارِیُّ اِلٰی
مُسْتَعِیْدًا یَا عَلِیُّ جَبَلَۃَ فَاَمَرْتُ بِاِحْضَارِہٖ وَقُلْتُ مَا حَمَلَکَ عَلٰی اَنْ لَطَمْتَ اَخَاکَ فِی الْاِسْلَامِ فَکَسَرْتَ ثَنَایَاہُ الْاَرْبَعَ
وَھَشَّمْتَ اَنْفَہٗ فَقَالَ اِنَّہٗ وَطِیَٔ اِزَارِیْ فِیْ مَحَلٍّ وَاللّٰہِ لَوْ لَا حُرْمَۃُ الْبَیْتِ لَقَتَلْتُہٗ فَقُلْتُ قَدْ اَقْرَرْتَ عَلٰی نَفْسِکَ فَاِمَّا اَنْ یَّعْفُوَ عَنْکَ
وَاِمَّا اَنْ اٰخُذَ مِنْکَ الْقِصَاصَ لَہٗ فَقَالَ اَقْتَصُّ مِنِّیْ وَاَنَا مَلِکٌ وَھُوَ سُوْقِیٌّ فَقُلْتُ قَدْ تَمَلَّکَ وَاِیَّاہُ الْاِسْلَامُ
یَا نَفْصَلُہٗ اِلَّا بِالْاِسْلَامِ فَقَالَ یَا عُمَرُ تَرَکَنِیْ اِلٰی غَدٍ فَاَقْتَصُّ مِنِّیْ فَقُلْتُ لِلْفَزَارِیِّ تَرَکَہٗ اِلٰی غَدٍ فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا کَانَ اللَّیْلُ
رَکِبَ فِیْ بَنِیْ عَمِّہٖ وَتَوَجَّہَ اِلَی الشَّامِ اِلٰی کَلْبِ الطَّاغِیَۃِ وَاَزْجُوَانَ تَظَفَّرَکَ اللّٰہُ بِہٖ فَاَنْزِلْ عَلٰی حِمْصَ وَلَا تَبْعُدْ عَنْھَا
فَاِنْ صَالَحَکَ اَھْلُھَا فَصَالِحْھُمْ وَاِنْ اَبَوْا فَاقْتُلْھُمْ وَابْعَثْ عُیُوْنَکَ اِلَی الظَّاغِیَۃِ وَکُنْ عَلٰی حَذَرٍ مِّنَ الْمُتَنَصِّرَۃِ وَالسَّلَامُ
عَلَیْکَ وَعَلٰی مَنْ مَّعَکَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پس جب پڑھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے خط کو آہستہ آواز سے
پڑھا اُسکو دوبارہ بلند آواز سے پھر میل اور رجوع کیا بطلب حمص کے اور خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ ایک تہائی لشکر
لیکر پہلے وہان پہونچ گئے تھے پس پہونچے تھے وہان روز جمعہ ماہ شوال سن چودہ ہجری مین اور تھا وہان ایک بڑا طریق
ہرقل کی طرف سے اور نام اُسکا نقیطا ابن کرگس تھا اور روز پہونچے خالدؓ بن الولید کے وہ مرگیا تھا پس جب دیکھا
اہل حمص نے کہ لشکر خالدؓ بن الولید اور مسلمانون کا وہان پہونچ گیا ہے جمع ہوئے وہ سب ایک بڑے کنیسہ مین اور کہا اُنکے
بطریق نے اُنسے کہ جان لو تم لوگ اس امر کو کہ ساتھی بادشاہ کا مرگیا اور بادشاہ کو ان اہل عرب کی خبر نہین ہے اور وہ لوگ
ہمارے اوپر آئے ہین حالانکہ یہ بات خلاف ہمارے ظن اور علم کے واقع ہوئی اور ہم جانتے تھے کہ وہ لوگ ہمارے یہان

نہ آوینگے جبتک کہ حمیسہ اور بعلبک کو فتح نہ کر لینگے اور اگر لڑوگے تم اُنسے اور بادشاہ کو خبر لکھ کر لشکر اور سردار بھیجنے کی درخواست کروگے پس تحقیق اہل عرب کسی ایک کو لشکر بادشاہ سے تم تک نہ آنے دینگے اور تمھارے نزدیک سامان کھانے کا نہین ہی جو باعث قوت وقت محصور ہونے کے ہوگا پس اُن لوگون نے کہا کہ تیری رائے اس معاملے مین کیا ہی اُسنے کہا کہ مصالحہ کر لو تم مسلمانون سے اُس چیز پر جسکو وہ چاہین اور طلب کرین تمسے اور کہو تم کہ ہم تمھارے تابع ہین اور تمھارے سامنے قابو مین ہونگے اگر فتح کر لوگے تم حلب اور قنسرین کو اور شکست دوگے ہرقل بادشاہ کے لشکر کو پس بعد اس قرارداد کے جب قوم مسلمان ہمارے یہان سے چلے جائینگے کسی کو بھیج کر طلب کرینگے ہم ہرقل سے لشکر کثیر کو اور ایک سردار اُسکے گھر والون یا اُسکے حاجبون سے اور ایکجا ہو جائیگا ہمارے واسطے غلہ اور سامان اور بعد اسکے ہم لڑینگے اُنسے پس قرین صواب اور بہتر جانا قوم نے اُسکی رائے کو اور کہا اُس سے کہ تو اپنی اچھی تدبیر اور رائے سے ہمارے اس کام کا سامان اور بندوبست کر دے پس بھیجا بطریق نے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کے پاس جاثلیقا کو جو اُسکے نزدیک معزز تھا واسطے منعقد کرنے صلح کے اُنکے اور مسلمانون کے بیچ مین پس نکل کر روانہ ہوا اور پہونچا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کے پاس اور اُنسے صلح کے باب مین اور جو بطریق نے درباب چلے جانے مسلمانون کے بجانب حلب اور قنسرین اور عواصم اور انطاکیہ کے کہا تھا بات چیت کی پس قبول اور منظور کیا اُسکو ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے اور مصالحہ کیا اہل حمص سے بارہ ہزار دینار اور دو سو کپڑے دیباج پر اور مدت صلح کی ایک سال قرار پائی کہ ابتدا اُسکی ماہ ذیقعدہ اور انتہا شوال سن پندرہ ہجری تھی

راوی نے بیان کیا ہی کہ مضبوط ہو گئی صلح اور نکلے بازاری لوگ حمص سے اور معاملہ خرید و فروخت کا مسلمانون سے جاری کیا اور دیکھا اہل حمص نے جو انمردی اہل عرب کی خرید و فروخت مین اور نفع کثیر حاصل کیا اُن لوگون نے اور ابو عبیدہ رضہ بن الجراح فہی اللہ عنہ نے بلایا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اور ساتھ کیا اُسکے چار ہزار سوار قوم لخم اور جذام اور کندہ اور کہلان اور سنبس اور نہان اور طی اور حولان سے اور کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہ اے ابا سلیمان روانہ ہو تم یہ لشکر لیکر اور قصد کرو تم معراتا کا اور نزدیک ہو تم حلب سے اور تاخت تاراج کرو بلاد عواصم کو اور پھر و پس آؤ تم اپنے بھیجے کو اور بھیجو تم جاسوس اپنے تاکہ لاوین وہ لوگ خبر تمھارے پاس اور دیکھو تم اور دریافت کرو اس امر کو کہ قوم کا کوئی معین اور مددگار اُنکے قوم سے ہی یا نہین پس منظور کیا اس بات کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور لیا نشان اپنا اور آگے ہوئے لشکر کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور پہونچے بمقام تیزرک اور وہان نہر مقلوب پر دو دن قیام کیا پھر بلایا اُنھون نے مصعب بن مجارث التیزرکی کو اور ساتھ کیا اُنکے پانچ سو سوار اور حکم کیا اُنکو کہ تاخت تاراج کرین بلاد عواصم کو اور روانہ ہوئے خالد رضہ بن الولید بجانب کفرطات اور پھر وہان سے بطرف معراتا کے دیہمان تک اور مقرر کیا اُنھون نے اپنی فوج کو اسطرح پر کہ لوٹتے تھے وہ دائین بائین گانون کو اور حاصل کرتے تھے غنائم اور قیدی پس جب بوجھل ہو گئے اُنکے ہاتھ غنائم اور قیدیون سے پھر آئے خالد رضہ بن الولید ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کے پاس پس جب دیکھا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے غنائم اور قیدیون کو اُنکے ساتھ بہت خوش ہوئے اور ابو عبیدہ رضہ بن الجراح اسی حال مین تھے کہ دفعۃً سنا اُنھون نے ایک بڑا شور جو واقع ہوا بسبب کلمات تہلیل اور تکبیر کے اور تھے وہ کچھ مرد مسلمان اور اُنکے ساتھ ایک بڑی جماعت تھی پس کہا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہ اے ابا سلیمان یہ کون لوگ ہین خالد بن الولید نے کہا

کہ ای سوار یہ مصعب بن حارث لشکری ہین جنکے واسطے بنایا تھا مین نے ایک نشان پانچسو سوار پر اُنکی قوم اہل یمن سے اور اُنھون نے تاخت تاراج کیا مین حواصم کو اور آئے ہین قیدی اور مال لیکر پس ملاقات کی اُنسے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اور دیکھا اُنکے ساتھ ایک بڑا گلہ گاے اور بکریون اور بنادین کا جنمین مرد اور عورتین اور لڑکے سوار تھے اور اُنکے پیچھے چلا ہوا اور شدت رونے کی آواز تھی پس متوجہ ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح آواز شور و غل کی طرف اور تھے وہ کفار اہل زمین بندھے ہوے رسیون مین اور روتے تھے اپنے لڑکے بالون اور لوٹے جانے گھرون اور مالون پر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے ترجمہ سے جو کبھی اُنسے جدا نہین ہوتا تھا کہ پوچھ تو اُنسے کہ کیون روتے ہو تم اور کس وجہ سے داخل نہین ہوتے ہو دین اسلام مین اور کیون نہین طلب کرتے ہو ذمہ داری کو اور کیون بے ڈر نہین ہو جاتے ہو اپنی جان اور مالون اور لڑکے بالون سے پس کہا اُن لوگون نے کہ ہم قوم دور کے رہنے والے ہین اور تمھارے اخبار ہمکو پہونچے تھے اور نہین جانتے تھے ہم کہ تم لوگ ہم تک پہونچوگے پس نہین خبر ہوئی ہمکو یہانتک کہ آگئی ہمپر یہ قوم تمھاری پس لوٹ لیا اُنھون نے ہمارے مالون کو اور باندھ لیا ہمکو رسیون مین اور لے لیا ہمارے جانورون کو **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ تھے یہ گبر قریب چار سو کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے کہ اگر احسان کرین تمپر اور رہا کرین قید سے اور پھیر دیوین تمکو تمھاری اولاد کو پس آیا تم ہمارے مطیع ہوگے اور جزیہ اور خراج دوگے ہمکو اُنھون نے کہا کہ یہ باتین ہمارے ساتھ کون کریگا اور ہم تو تمھارے شرائط پر عمل کرینگے پس بعد اس گفتگو کے آئے ابو عبیدہ بن الجراح رؤسا مسلمین کے پاس اور کہا اُنسے کہ میری راے یہ ہی ہی اُن دونون مین اس قوم کو قتل سے اور پھیر دون اُنکو اُنکے لڑکے بالون کو پس ہو جاوینگے وہ لوگ ہمارے تابعدار اور آباد کرینگے زمین کو اور لوگے تم خراج اور جزیہ اُنکا پس تم لوگ اس باب مین کیا کہتے ہو کہ مین بدون تمھارے مشورے کے کوئی کام نہین کرتا ہون پس کہا مسلمانون نے کہ ای سوار حکم اور راے وہی ٹھیک ہی جو تم کہو اور کرو اگر تمھارے نزدیک امر قرین صلاح ہی مسلمانون کے واسطے پس کرو تم جو تمنے تجویز کیا ہی پس مقرر کیا اُنھون نے ہر شخص کنبہ مے اُنمین سے چار دینار اور اسی طرح سے لکھا تھا اُنکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر بعد اُسکے بھیر دیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُنکے اہل و عیال اور مال کو اور چھوڑ دیا اُنکو اور ساکن کر دیا اُنکو اُنکی زمینون مین اور لکھ لیے نام اُنکے اور حکم کیا اُنکو واپس جانے کا پس پھیر گئے وہ اپنے وطنون کو اور جب قرار پکڑا اُنھون نے اپنی جگہون مین آگاہ کیا اُن لوگون نے اپنے قرب اور جوار کے لوگون کو عادت نیک عرب کی اُنکی عدالتون اور نیکیون سے اور کہا اُنسے کہ سمجھتے تھے کہ اہل عرب ہمکو مار ڈالینگے اور ہمکو اور ہماری اولاد کو غلام بنا دینگے پس رحم کیا اُنھون نے ہمپر اور مقرر کر لیا ہمسے جزیہ اور خراج کو پس جب یہ خبر قرب اور جوار کے رومیون نے یہ حال آئے وہ لوگ ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس طلب امان اور اقرار ادا کے جزیہ کے پس قبول کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُنکی درخواست کو اور لکھ لیے نام اُنکے قلعون اور گانون کے اور پہونچی یہ خبر اہل قنسرین اور حاضر ہوکر ابو عبیدہؓ بن الجراح امان دیتے ہین اُس شخص کو جو اُنکے پاس جاتا ہی پس بہتر اور پسندیدہ جانا اُنھون نے اس امر کو کہ حاصل کرین وہ اپنے واسطے امان کو ابو عبیدہؓ بن الجراح اسلامی سے اور متفق الراے ہوے وہ لوگ اس بات پر کہ بھیجین کسی ایلچی کو بدون علم اور اگہی اپنے بطریق حاکم کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ تھا حاضر اور قنسرین مین ایک بطریق بطارقہ بادشاہ اور تھا وہ بہت

لڑائی کا جو انمرد اور دہان کے لوگ اُنسے ڈرتے تھے اور نام اُسکا لوقا تھا اور حاکم حلب سے ملک اور سلطنت مین دشمنی رکھتا تھا

واقدی رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ ہرقل بادشاہ نے دونون کو اپنے پاس بلاکر کہا تھا کہ اہل عرب کے مقدمے مین تمھاری کیا رائے ہی پس کہا تھا دونون نے بادشاہ سے کہ ہم اُنھین نہین ہین کہ چھوڑ دیوین اپنے ملک کو بدون لڑے بھڑے اہل عرب سے پس وعدہ کیا تھا ہرقل نے اُنسے لشکر کے بھیجنے کا اُنکے پاس اور وہ دونون اس امر کی راہ دیکھتے تھے اور ہر ایک کے ساتھ اُن دونون سے دس دس ہزار سوار تھے مگر وہ دونون اکٹھے نہین ہوتے تھے پس جب سُنا حاکم قنسرین نے ارادہ اہل قنسرین کا واسطے صلح کے ابو عبیدہ بن الجراح سے شدت سے غضبناک ہوا اُنپر اور ارادہ مکر و فریب کا اُنکے ساتھ کیا پس یہ بکی کیا اُسنے اہل قنسرین کو اپنے پاس اور کہا کہ اے بنی الاصفر عباد المسیح کی کیا رائے دیتے ہو تم اس بارے مین کہ کیا کرون مین اہل عرب کے مقدمے مین اور تم گویا اُنکے سامنے ہوا اور وہ آئے ہین ہماری طرف پس فتح کرلینگے وہ ہمارے شہر کو جیسا کہ فتح کیا ہی اُنھون نے تمام شہرون کو پس جواب مین کہا اُن لوگون نے کہ اے سردار ہمنے سنا ہی کہ وہ لوگ اہل وفا اور ذمہ داری کے ہین اور بتحقیق فتح کیا ہی اُنھون نے اکثر بلاد شام کو پس جو شخص لڑا اُنسے قتل کیا اُنھون نے اسکو اور لونڈی اور غلام بنایا اُسکی اولاد کو اور جو شخص داخل ہوا اُنکی ذمہ داری اور اطاعت مین اُسکو برقرار اور قائم رکھا اُسکے شہر مین اور ہو گیا وہ بے ڈر اُنکے دبدبہ سے اور رائے ہمارے نزدیک یہ ہی کہ مصالحہ کرلیوین ہم اُنسے اور رہ جاوین بے ڈر اپنی جانون پر بطریق نے کہا کہ کلام نیک کیا اور مشورہ بہتر دیا تم لوگون نے اسواسطے کہ یہ عرب فتحمند ہوے ہین ہر شخص پر جو لڑا ہی اُنسے اور ہم منتظر کرینگے اُنسے صلح کو ایک سال کامل کے واسطے یہانتک کہ پورا کرلینگے ہم لشکر کو ہرقل بادشاہ کے پاس سے اور باگین پھیر لینگے ہم اُنکی طرف حالانکہ وہ مطمئن اور بے خوف ہونگے پس ہلاک کر ڈالینگے ہم اُن سب کو پس کہا اُن لوگون نے کہ تو جو تو نے تجویز کیا ہی اور متفق ہوئی رائے اہل قنسرین اور رائے بطریق کی اس امر پر اور اُنکے دلون مین حذر اور فریب کی بات تھی پس بلایا لوقا بطریق نے ایک شخص اپنے ہمراہیون سے جسکا نام اصطخر تھا اور تھا وہ شخص بڑا راہب اور عالم دین نصرانیہ کا اور دین یہودیہ کو بھی جانتا تھا اور زبان عربی مین بھی فصیح تھا پس کہا لوقا نے کہ جا تو سرداران اہل عرب کے پاس اور کہہ اُنسے کہ مصالحہ کرلیوین ہمسے ایک سال کامل کے واسطے یہانتک کہ مٹا دینگے اور ہلاک کرینگے ہم اُنکو ساتھ حیلے اور مکر کے اور لکھا اُسنے ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے جسکا مضمون بعد ذکر کرنے کلمات کفر کے یہ تھا کہ شہر ہمارا بارزرکھنے والا ہی اور اُسمین آدمی اور سامان اور کھانا بہت ہی اور کسی چیز کی کمی نہین ہی اور ہم اگر چاہینگے بس ہمکو گھیرے اور یہان مقیم رہوگے تب بھی ہمپر قادر نہوسکوگے اسواسطے کہ بادشاہ نے کمک طلب کی ہی روسیون کی تمھارے مقابلے مین **خلیج** سے رومۃ الکبری تک اور ہم مصالحہ کرتے ہین تمسے ایک سال کے واسطے یہانتک کہ دیکھین ہم شہرون کو کہ کسکی ملکیت اور قبضے مین آتے ہین اور چاہتے ہین کہ مقرر ہو جاوے ایک نشانی ہمارے تمھارے بیچ مین حد قنسرین اور عواصم سے یہانتک کہ جسوقت ارادہ کرین اہل عرب تاخت اور تاراج کرنے کا اور دیکھین اُس نشانی کو پھر جاوین اور باز رہین دست اندازی سے اور ہم بادشاہ سے حالت پوشیدگی مین مصالحہ کرتے ہین کسواسطے کہ اگر بادشاہ کو معلوم ہو جاویگا یہ حال تو مار ڈالیگا وہ ہمکو اور سلامتی ہو تمپر پھر تمھاری اور عمدہ خلعت دی اُسنے اصطخر کو اور دیا اُسکو ایک استر اپنی سواری کا اور ساتھ کیا اُسکے دس غلامون کو اور روانہ ہوا اصطخر اور پہونچا

حمص میں اور پایا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس حال میں کہ پڑھتے تھے وہ نماز عصر کی ساتھ لوگوں کے پس تھم گیا
اصطخر اور دیکھتا تھا وہ مسلمانوں کے فعل کو پس جب فارغ ہوئے مسلمان نماز سے نظر کی جانب فرس اور اسکے ساتھیوں کے
اور معلوم کیا انھوں نے کہ وہ ایلچی ہے پس نزدیک گئے اسکے عبداللہ بن ربیعہ اور پوچھا کہ تو کون ہے اس نے کہا کہ میں ایلچی ہوں اور میرے
پاس ایک خط ہے پس سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے لائے اسکو اور رکھے دائیں جانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے خالد بن الولید
اور بائیں جانب عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور مسلمان آگے اسکے سامنے تھے پس ارادہ کیا فرس نے سجدہ کرنے کا پس بازو رکھا ابو عبیدہ
بن الجراح نے اسکو سجدہ کرنے سے کہ ہم لوگ بندگان خدائے غالب اور بزرگ کے ہیں ہم میں سے کوئی سجدہ نہیں کرتا مگر اپنے رب کو
پس جو برے ہیں انکے واسطے دوزخ ہے جسمیں آواز سخت ہے مثل آواز خر کے اور جو اچھے ہیں وہ بہشت میں ہیں پس ایلچی نے کہا اس سے
خالد بن الولید نے کہ اے شخص کیا تیرا حال ہے اور تو کون ہے اور کسکا ایلچی ہے اس نے کہا کہ آیا ہوں سردار قوم کے ہوخالد بن الولید سے
کہا نہ بلکہ میں ایک شخص ہوں قوم سے اور یہ یعنی ابو عبیدہ بن الجراح ہمارے سردار ہیں اصطخر نے کہا میں ایلچی بھیجا ہوا ہوں قسم ہے
اور حاضر کا ہیوں میں بجانب تمھارے سردار کے پھر نکالا اس نے خط اور دیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس لیا انھوں نے خط اور
پڑھ کر سنایا مسلمانوں کو پس جب سنا خالد بن الولید نے مضمون اور صفت انکے شہر اور کثرت آدمیوں اور زادکی اور دیکھا انکے
ساتھ لشکروں ہر قل کے حرکت دی اپنے کو اور کہا اے سردار قسم ہے حق اسکی جسنے تائید ہماری کی ساتھ مدد دینے کی اور
ہمکو امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بتحقیق نہ جانا ایسے شخص کا ہے جسنے نہیں ارادہ کیا ہے اس خط سے مصالحے کا اور نہیں چاہتا ہے
وہ مگر لڑنا ہمارے ساتھ پس فیصلہ کرو تم اسکی مرخواست کو اور چلو یہانتک کہ آئیں اسپر قسم ہے حق صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی اور قسم ہے حق بیعت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امارت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ ہر آئینہ گردانیں گے
اور اسکے شہر والوں کو غنیمت واسطے مسلمانوں کے اور ذرا دیر نہ کی ہے سبب انکے اور ان کو جو کہ لوح میں انکے اہل حصن
تلعون اور دیرون سے ہیں ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ توقف کرو اے اسلمیان اسوا اصطخر اللہ تعالیٰ نے
اپنے امور غیبی اور پوشیدہ پر کسی کو آگاہی نہیں دی ہے اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی حال پوشیدہ بندوں کا نہیں جانتا ہے
حالانکہ انھوں نے ہمکو طلب کیا ہے بجانب صلح کے ہی پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار مصالحہ کرو تم انسے مگر جسنے کے واسطے
پس اگر منظور کریں وہ اس امر کو تو بہتر ہے ورنہ چھوڑ دو انکے حال پر اور ہم انکے واسطے ساتھ مرد اللہ کے مثل اور کافی ہیں
راوی نے بیان کیا ہے کہ اصطخر سنتا تھا بہ گفتگو خالد بن الولید کی اور انکی فصاحت بیانی کو اور ظاہر ہوئی اس کلام میں جلالی
اور شدت اور شجاعت انکی پس سامنے آیا وہ خالد بن الولید کے اور کہا کہ اے سردار کیا نام ہے تمھارا اور کس بنے اور نشان سے تم مشہور ہو
اہل عرب کے بیچ میں کہ بتحقیق سنا ہے کہ تمھارے ساتھ ایسے لوگ ہیں کہ بعض انکے افضل ہیں بعض سے شدت اور شجاعت میں
پس کہا انھوں نے کہ میں خالد بن الولید المخزومی ہوں ہوں دلیر جنگجو ہوں میں تلوار مٹانے والی اور ہلاک کرنے والی ہوں اصطخر نے
کہا کہ بتحقیق معلوم کیا میں نے کہ تم اہل شجاعت سے ہو اور قسم ہے حق مسیح کی کہ میں نے پہچان لیا تھا جسوقت دیکھا تھا اور سنا تھا

کلام تمھارا اور اسی طرح سے تمھارے حال کی ہمکو خبر پہونچی تھی کہ چالاک مضبوط ہو اور دلیر جنگجو ہو اور یہی بات تمھاری ہمکو نہین پہونچی ہے بلکہ عادت نیک اور راستی قول اور نرمی طبیعت تم لوگون کی اور جوانمردی اور مردمی تمھارے گروہ کی بھی اس شخص کی نسبت جو تمھارے پاس آتا ہے سنی ہے اور تم امت نبی رحیم کے ہو اور امت ہائے مرحومہ سے ہو اور مین معاملے کو خلاف ان سب باتون کے دیکھتا ہون اسواسطے کہ ہم تمسے مصالحہ چاہتے ہین پس انکار کیا تمنے اور ہم طالب امن ہین تمسے پس باز رکھتے ہو تم پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ ہم ایسی قوم ہین کہ مکر و فریب مین نہین آتے ہین اور پہچان لیتے ہین ہم کلام مکر و فریب کا اور بتحقیق جان لیا ہمنے اس امر کو تمھارے مضمون خط سے در باب صلح کے پس بحالت صلح کے اگر آویگا لشکر بادشاہ کا اور پاؤگے تم قوت اپنی جانب کی تو رد دوگے عہد ہمارا اور ہوگے تم پہلے ان لوگون کے جو ہمسے لڑینگے اور اگر دیکھوگے تم غلبے کو تو بھاگ جاؤگے بجانب فرمانبردارون کے پس اگر نہ چاہتا ہے کہ ہم تیرے ساتھ صلح کرین تو اس اقرار سے کہ نہ لڑینگے ہم بدون اسکے کہ ہو جاوے ایک سال کامل پس اگر آملا تم مین کوئی لشکر اس سال مین ہرقل کی طرف سے پس اس لشکر سے ہم ضرور لڑینگے اور جو شخص تم مین کا مقیم رہیگا شہر مین اور لشکر کے ساتھ شریک ہوکر نہ لڑیگا اس سے ہماری صلح بدستور رہیگی اور کچھ تعرض نہ ہم اس سے کرینگے اصطخر نے کہا کہ ہمنے یہ صورت منظور کی پس اسی مضمون کی ایک دستاویز تم لکھ دو پس کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار لکھ دو تم اسکے واسطے ایک دستاویز مصالحہ کی سال کی جسکی ابتدا چاند ماہ ذیحجہ سنہ چودہ ہجری ہوگی پس ایسا ہی کیا انھون نے پس جب فارغ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح دستاویز کے لکھنے سے اصطخر نے انسے کہا کہ اے سردار ہمارے شہر کی حد معلوم اور مشہور ہے اور ہمارے شہر کے سامنے حاکم حلب کا ہے اور اسکے شہر کی بھی حد ہے اور ہم چاہتے ہین کہ تم مقرر کرو ہمارے واسطے اس جگہ مین جو ہمارے اور مسلمانون اور رومیون کے بیچ مین ہے کوئی علامت کہ تمھارے ساتھی اس علامت سے تجاوز نکرین پس راضی ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اس امر پر اور کہا اس سے کہ تو نے بات اچھی کہی ہے اور مین مقرر کرکے بھیجدونگا کسی شخص کو کہ وہ نشانی حد کی بنا دیگا تمھارے واسطے پس کہا اصطخر نے کہ تم کسی کو اپنے ساتھیون سے نہ بھیجو بلکہ ہم ایک ستون بنا کر کھڑا کرینگے اور اسپر صورت ہرقل بادشاہ کی ہوگی پس جب دیکھین تمھارے ساتھی اسکو نہ تجاوز کرین اس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تو ایسا ہی کر اور دے دی دستاویز صلح کی اسکو اور پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے اور تاخت اور تاراج کرنے والے کو کون ہے کہ جو شخص دیکھے ستون کو نہ تجاوز کرے اسسے بلکہ تاخت تاراج کرے زمین حلب اور اسکی حد کو اور نہ تجاوز کرے ستون سے وہ شخص اور پہونچاوے خبر اسکی حاضر غائب کو پس واپس گیا اصطخر بجانب حاکم قنسرین کے اور دے دیا صلحنامہ اور مطلع کر دیا اسکو سب گفتگو سے جو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی تھی پس خوش ہوا وہ اور بنایا اسنے ایک ستون اور اسپر صورت ہرقل بادشاہ کی اس حیثیت سے کہ وہ بیٹھا ہے اپنے تخت مین واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ بعد اسکے گروہ مسلمانون کے تاخت تاراج کرتے تھے انتہاے بلاد حلب اور انطاکیہ کو اور لگاہ رکھتے تھے حد قنسرین اور حاضر کو اور نزدیک نہین جاتے تھے عمر بن عبد العزیز نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ صلح مسلمانون کے ساتھ اہل قنسرین اور حاضر کی چار ہزار دینار بادشاہی اور ایکسو اوقیہ چاندی اور ایکہزار

فتح مسلمانون کو اور صلح کرنا اہل قنسرین اور حاضر کا واسطے اپنے اور اپنے ساتھیون کے

بڑے حلب کے اور ایک ہزار دسق غلے پر واقع ہوئی تھی عامر بن رفاعہ نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح سنا میں نے معاذ بن جبل سے بیان کرتے ہوئے مگر وہ چار سو دسق غلہ ذکر کرتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے ملتمس بن عامر سے روایت کی ہے کہا ملتمس نے کہ تھے ہم بعض تاخت میں کہ دفعتہً دیکھا ہم نے بجانب ستون کے اور اسپر صورت ہرقل بادشاہ کی تھی پس متعجب ہوئے ہم اس سے اور ہم لوگ اسکے گرد گھومتے اور گھوڑا دوڑاتے تھے اور انکو کاوے پر پھر نا سکھلاتے تھے اور قصد کیا اور دوڑے ابو الجعد بن سہیل بن عمرو آگے لیکر چلاتے تھے وہ ایک تیر کو اور ہم چاہتے تھے کہ بازی کے کھیل میدان میں کھیلیں اور ابو جعد کے ہاتھ میں ایک پورا نیزہ تھا پس جب نزدیک ہوا گھوڑا انکا مارنے تیر کے ہرقل کی تصویر سے اور یہ امر انسے قصداً اور عمداً نہیں ہوا پس اندھی ہو گئی نیزے سے آنکھ تصویر کی اور رومی غلام حاکم قنسرین کے مامور بحفاظت ستون کے تھے پس گیا بعض انمیں کا پاس حاکم کے اور یہ حال اُس سے بیان کیا پس دی اُسنے ایک صلیب سونے کی اپنے بعض ساتھیوں کو اور سپرد کیا اُسکے ایک سو سوار رومی جو کپڑے دیباج کے پہنے اور انکی کمریں میں ٹپکے تھے اور حکم کیا مصطحر کو کہ جاوے انکے ساتھ اور کہا اُس سے کہ جا تو سردار عرب کے پاس اور کہہ اُسسے کہ غدر اور فریب کیا تمنے ہمسے اور نہ وفا کیا اپنی ذمہ داری کو اور جس شخص نے فریب کیا وہ خوار ہوا پس لیا مصطحر نے صلیب کو اور چلا ساتھ انکے سو سوار کے یہانتک کہ آیا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس جب دیکھا مسلمانوں نے بجانب صلیب کے در آنحالیکہ وہ بلند تھی دوڑے مسلمان اور اوندھی کر دیا اُسکو اور اٹھ کھڑے ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور استقبال کیا انکا اور پوچھا تم کون ہو مصطحر نے کہا کہ میں ایلچی ہوں بھیجا ہوا حاکم قنسرین کا تمھارے پاس اور تحقیق تمنے غدر اور نقض عہد کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیا سبب ہے ہمارے توڑ دینے کا تمھاری صلح کو اور کہنے توڑنے اسکو انھوں نے کہا کہ اُس شخص نے توڑا ہے جسنے اندھا کر دیا ہے آنکھ ہمارے بادشاہ کی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا قسم ہے حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجکو یہ حال معلوم نہیں ہے اور قریب تر تحقیقات کرونگا میں اسکی پھر پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اہل عرب کو کہ اے گروہ عرب جس شخص نے پھوڑی ہے آنکھ تصویر کی وہ مجکو اس امر سے آگاہ کرے ابو جعد بن سہیل نے کہا کہ یہ امر مجھسے ہوا بغیر قصد اور ارادے کے پس کس امر پر تم لوگ راضی ہوتے ہو کافروں نے کہا کہ نہ راضی ہونگے ہم یہانتک کہ پھوڑ ڈالینگے آنکھ تمھارے بادشاہ کی اور اس کلام سے انکا قصد یہ تھا کہ وفائے ذمہ داری مسلمانوں کا امتحان کریں پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں موجود ہوں کرو تم میرے ساتھ اسی طرح جیسا کہ تمھاری تصویر کے ساتھ کیا گیا ہے انھوں نے کہا کہ اس امر میں ہماری رضامندی نہ ہوگی بلکہ رضامندی ہماری اسمیں ہے کہ تمھارے بڑے بادشاہ کے ساتھ جو کل عرب کے مالک ہیں ایسا کریں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آنکھ ہمارے بڑے بادشاہ کی بڑی بازرکھنے والی ہے اس امر سے راوی نے بیان کیا ہے کہ برہم اور خشمناک ہوئے مسلمان جسوقت کافروں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھ کا ذکر کیا اور ارادہ انکے مار ڈالنے کا کیا پس منع کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکو اس امر سے پس کہا مسلمانوں نے کہ ہم لوگ اپنے امام کے عوض میں جان نثار کرنے اور آنکھیں دینے پر موجود ہیں پس جب مصطحر نے مسلمانوں کا ارادہ بنسبت اپنے قتل کے دیکھا کہا نہ پھوڑینگے ہم آنکھ کو اور نہ تمھاری آنکھیں مگر بنا دینگے ہم تصویر تمھارے سردار کی ایک ستون پر اور ویسا اُسکے ساتھ کرینگے جیسا کہ تمنے ہمارے بادشاہ کی تصویر کے ساتھ کیا پس مسلمانوں نے کہا کہ ہمارے ساتھی نے یہ امر عمداً اور قصداً نہیں کیا ہے اور تم یہ امر عمداً کیا ہے

پس ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہا کہ چھوڑ دو اور توقف کرو تم لوگ اس امر مین پس اگر راضی ہوون یہ لوگ ساتھ شرک کے تو مین اسکو منظور کرتا ہون کہ بیوفائی اسمین نکرون گا اور نہ کہینگے یہ لوگ ہماری نسبت کہ عہد کیا تھا تمنے پھر بیوفائی کی ہمنے اسواسطے کہ یہ قوم احمق اور بے عقل ہین پھر منظور کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر کو راوی نے بیان کیا ہے کہ بنائی رومیون نے ایک تصویر مثل صورت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ایک ستون پر جسمین دو شیشے کی آنکھین تھین پس آگے آیا ایک شخص اُنمین کا بحالت خشمناکی کے اور پھوڑ دی اُسنے آنکھ تصویر کی اپنے نیزے سے پس واپس کیا عسکر مجانب حاکم قنسرین کے اور آگاہ کیا اسکو اس حال سے پس کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ ایسی ہی باتون سے سب ارادے اُنکے پورے ہوتے ہین پس ابو عبیدہ بن الجراح تاخت تاراج کرتے تھے دائین بائین حمص کے بانتظار تمام ہونے سال کے اور دیر ہوئی ابو عبیدہ بن الجراح کو خبر پہونچنے مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کہ نہ دیکھا اُنھون نے کوئی خط اُنکا اور نہ کسی فتح کو پس بُرا جانا اُنکے کام کو اور ہر طرح کا گمان کیا اُنکی نسبت اور جانا کہ اُنکے دل مین نامردی سما گئی ہے اور میل کیا ہے اُنھون نے بیٹھ رہنے پر جہاد سے پس خط لکھا اُنکو پس عبارت اور مضمون یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم الی ابی عبیدہ بن الجراح سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد فاتقوی اللہ واحذرک معصیتہ وانہاک ان تکون ممن قال اللہ فیہم فی کتابہ قل ان کان اٰبآؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم الآیہ صلی اللہ علی خاتم النبیین اور روانہ کیا خط اُنکے پاس پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط اور سنا یا مسلمانون کو جانا اُنھون نے اس امر کو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ برانگیختہ اور آمادہ کرتے ہین اُنکو جہاد پر اور نادم ہوے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح مصالحہ قنسرین سے اور نہ تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ رویا مضمون خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کہا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار کس چیز نے باز رکھا ہے تمکو جہاد سے پس چھوڑ دو تم اہل قنسرین کو اور ارادہ کرو تم ہمکو ساتھ لیکر حلب اور انطاکیہ کا اور شاید اللہ تعالے فتح کرے اُسکو اگر چاہا اللہ تعالے نے اور عجلتین گذر گئی ہیں اور نہین باقی ہے مگر تھوڑے دن پس ارادہ روانگی کا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب حلب کے اور طیار کیا ایک نشان واسطے مصعب بن مجاعت الیشکری کے اور بنایا دوسرا نشان واسطے سہیل بن عمرو کے اور سردار کیا عیاض رضی اللہ عنہ بن غنم الاشعری کو اُنکے مقدمہ لشکر پر اور پیچھے اُنکے مقرر کیا خالد بن الولید کو اور روانہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح بجانب رستن کے اور مصالحہ کیا وہان کے لوگون سے اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح بطرف حماۃ کے پس آئے وہان کے لوگ اور تھی اُنکے ساتھ انجیل جسکو اُٹھائے ہوے تھے راہب اپنے ہاتھون مین اور قسس آگے قوم کے اور آئے تھے واسطے مصالحہ کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو ٹھہرایا اُنکو اور پوچھا کہ کیا چاہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ ہو جاوین ہم تمھارے عہد اور ذمہ داری مین کہ تم ہمارے نزدیک محبوب تر ہو ہماری قوم سے پس مصالحہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے اور لکھدی اُنکو ایک دستاویر صلح اور ذمہ داری کی اور درخواست کی اُنھون نے کہ کسی ایک شخص کو اُنکے پاس بھیجو مین اور روانہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح یہانتک کہ پہونچے شیزر مین پس استقبال کیا اُنکا وہان کے لوگون نے اور اُنسے بھی مصالحہ کیا اور پوچھا اُنسے کہ آیا معلوم ہے تمکو خبر ہرقل کی اُنھون نے کہا کہ ہمنے اور کوئی خبر اُسکی نہین سُنی ہے

۱۵ تمام فتح شام ابو عبیدہ بن الجراح کے سلامتی ہونے تک اور توقف کرنا اُنکا تا ہونے صلح کے سوا کوئی بھی اور

سو اے اسکے کہ حاکم قنسرین نے ہرقل کو لکھکر کمک طلب کی ہو اور اسکو بلایا ہو واسطے اپنی مدد کے اور بھیجا ہو قبلے نے اسکے واسطے
جبلہ بن ایہم الغسانی کو ساتھ قوم غسان اور عرب متنصرہ کے اور اسکے ساتھ حاکم عمودیہ بکیفیت دس ہزار لشکر کے اور وہ لوگ مع اپنی
فوج کے لوہے کے پل پر ٹھہرے ہین پس تم انسے ہوشیار ہو جاؤ ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل دیر تو توقف کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے شہر بین اور وہ متحیر تھے اور کہتے تھے کہ کدھر جاؤن پس کبھی کہتے تھے کہ حلب کو جاؤن اور کبھی کہتے تھے کہ انطاکیہ کا
ارادہ کرون پس کیا کیا انھون نے مسلمانون کو اور کہا انسے کہ مین نے سنا ہی کہ حاکم قنسرین نے بادشاہ سے کمک طلب کی ہو اور
سبب اوسکا نہین ہی مگر یہ کہ اُسنے دل مین ارادہ بیوفائی اور مکر کا کیا ہی پس خالد بن الولید نے کہا اے سردار آیا مین نے تمسے
نہین کہا تھا کہ کلام اُسکا مکر اور فریب پر دلالت کرتا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے ابا سلیمان نزع کریگا حیلہ اور مکر کرا
حالانکہ اللہ تعالے اُسکی راہ اور گھات مین ہی واقدی علیہ الرحمۃ نے بیان کیا ہی کہ ابو عبیدہ بن الجراح اپنے نفس سے
مشورہ اس امر کا کرتے تھے کہ ابتدا جہاد کی کرین ساتھ اہل قنسرین کے جبکہ فارغ ہوین وہ اُنکے عہد اور صلح سے اور باقی تھا
مدت صلح مین ایک مہینا یا کچھ پس توقف کیا انتظار ٹوٹنے عہد کے راوی نے بیان کیا ہی کہ غلام اہل عرب کے آتے تھے
جڑین نرتون اور انار وغیرہ اُن درختون کی جنکے پھل کھائے جاتے ہین پس گران گذرا یا مر ابو عبیدہ بن الجراح پر اور بلایا
اُنھون نے غلامون کو اور کہا کہ یہ کیا ہی اے بھائی یہ کیا فساد کی بات ہی اُنھون نے کہا کہ اے سردار لشکر یان ہمنے دیکھا درین درخت
درخت ہمنے نزدیک ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہی میری طرف سے ہر ایک غلام کو کاٹنے ایسے درخت کی جسمین نہ لگے اور پھل
اور مین ہر آئینہ سختی اور عذاب کرونگا ایسے درخت کے کاٹنے پر پس جب کہا غلامون نے یہ کلام کو سنکر یاد داشتہ اور عذاب سے اور
لاتے تھے وہ لکڑیان درختون سے سعید بن عامر نے جو مسلمانون کے لشکر مین تھے بیان کیا ہی کہ تھا ایک غلام شریف کہ نام اُسکا
مرجع تھا اور حاضر ہوا تھا وہ میرے ساتھ لڑائیون مین اور لڑائی مین دل مضبوط تھا اور جب وہ جاتا تھا لڑائی کی تلاش مین
یا واسطے تاراج کے جدا ہو جاتا تھا اپنے ساتھیون سے اور لڑتا تھا دھلوسی کی اچھی لڑائی پس لگا وہ اور ایک جگہ تیز سے
جہان ابو عبیدہ بن الجراح مقیم تھے تلاش لکڑیون کی پس جبکہ اُسنے اپنی خبر پہونچائی مین اپنے مالک کو کہ سعید بن عامر تھے پس سوار ہوے
سعید مالک اُسکے اپنے گھوڑے پر اور نکلے تلاش مین اور اُسکو دیکھ رہے تھے کہ دفعۃً دکھلائی دیا اُنکو ایک شخص بیکسی کے وہ اُس شخص کے
پاس آیا تھا وہ غلام اُنکا شکستہ سر اور خون بہتا تھا اُسکے منھ پر سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ کہا اور پوچھا مین نے اُس سے کہ اے مرجع
تیرے پیچھے کیا حال اور کیا چیز آئی اُسنے کہا بیشتی اور بلا کی ہی اے میرے مالک پس کلام سخت کہکر مین نے اُسکا حال پوچھا پس تھوڑا عرصہ کچھ
نہین گذرا کہ وہ ٹھہر جاتا ہے یہانتک کہ گرپڑا منھ کے بھل پس تھا مین اور گیا مین اُسکے پاس اور چھڑکا مین نے پانی اُسکے منھ پر پس تسکین ہوئی
اُسکو اور کہا اُسنے مجھسے کہ اے میرے مالک بچاؤ تم اپنے تئین ورنہ پہونچ جاوینگے قوم تم تک اور کرینگے وہ لوگ تمھارے ساتھ مثل اُسکے
کہ میرے ساتھ اُنھون نے کیا پس پوچھا مین نے کہ قوم کون لوگ ہین اُسنے کہا کہ اے میرے مالک گیا تھا مین اور میرے ساتھ ایک
جماعت غلامون کی تھی تاکہ جمع کرین ہم لکڑی کو اور دور گئے تھے ہم اور ارادہ پھرنے کا کیا تھا کہ دفعۃً ملا ایک گروہ ایکہزار سوار کا

وہ سب اہل عرب تھے اور انکے گردن مین سونے کی صلبان لٹکتی تھین اور وہ باندھے تھے نیزون کو درمیان رکابون کے پس جب
دیکھا انھون نے ہمکو دوڑے ہماری طرف اور گھیر لیا ہمکو اور ارادہ ہمارے مار ڈالنے کا کیا پس کہا مین نے اپنے ساتھیون سے کہ اونکو
انھون نے کہا افسوس ہے تجھپر کس سے مرتین ہم اور کیونکر ہے ہمکو طاقت مقابلے کی اس لشکر سے اور نہین ہو سکتا ہمسے مگر یہ کہ اپنے ہاتھ
قیدی ہو جاوین کہ یہ آسان تر ہے قتل سے پس کہا مین نے قسم ہے خدا کی مین تو اپنے تئین کبھی اونکے سپرد نکرونگا سوائے قتل کے پس جب دیکھا
ساتھیون نے میری کوشش کو کیا انھون جیسا کہ مین نے کیا اور لڑے ہم قوم سے پس قید کر لیا انھون نے ہم مین سے دس کو اور مین مست
ہو گیا تھا بسبب زخم کے اور گر پڑا مین منھ کے بھار پس پلٹ گئے وہ لوگ پس اٹھکر چلا آیا مین جیسا کہ تم مجکو دیکھتے ہو پس غم مین گھیرا مجکو اسکے
حال نے اور اپنے پیچھے سوار کر لیا مین نے اسکو اور چاہتا تھا مین پلٹنے کو کہ دفعۃً دیکھا مین نے ایک گروہ کو اپنے پیچھے کہ دوڑتے تھے قتل ہم
پہنچنے والی کے اور وہ غسان سے تھے پس ٹھیر لیا مجکو نیزون نے اور وہ کہتے تھے کہ ہم اہل غسان سے ہین ہم گروہ صلبان اور ہمسے بھی
پہلے پکار کر کہا مین نے کہ ہم گروہ محمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین پس جلدی کی میری طرف بعض انمین سے اور چاہا کہ بلند کرے سر اوپر تلوار کو پس کہا
مین نے کہ سختی ہو تجھپر آیا قتل کرنگا تو ایک شخص کو اپنی قوم سے اسنے کہا کہ تم کن لوگون سے ہو مین نے کہا کہ قوم خزرج بزرگ سے ہون پس
پھیرا اسنے تلوار کو مجھسے اور کہا کہ تمکو طلب کیا ہے ہمارے سردار جبلہ نے قسم ہے دین مسیح کی پس کہا مین نے کہ کہان ہے یہی نا مجکو جبلہ نے
جو طلب کرتا ہے پس کہا اسنے کہ وہ طلب کرتا ہے ایک شخص ساکن یمن کو انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پھر کہا اسنے چلو تم
خوشی سے اگر منظور ہو تمکو ورنہ باکراہ و ناگواری چلو گے پس گیا مین انکے ساتھ اور غلام میرے ساتھ تھا یہانتک کہ پہونچا مین ایک بڑے
لشکر اور اچھے سامان اور بھاری نعمت اور صلبان بلند تھین پس مین انکے ساتھ تھا یہانتک کہ آئے وہ میرے ساتھ جبلہ بن ایہم
خیمے تک اور وہ بیٹھا تھا سونے کی کرسی پر اور پہنے تھا کپڑے دیباج کے موتی جڑے ہوے اور اسپر لڑیان جواہر کی تھین اور اسکے گلے مین
ایک صلیب یاقوت کی تھی اور ٹھہرا مین اسکے سامنے اٹھایا اسنے اپنے سر کو اور کہا کہ کس عرب سے ہو تم مین نے کہا مین سے پس کہا کہ کس گروہ مین سے
مین نے کہا کہ مین اولاد حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بن حارثہ بن ثعلبہ بن امرء القیس بن عبد اللہ بن المازن بن عوف بن بنت ابن
مالک بن زید بن کہلان بن سبا سے ہون پس کہا اسنے کہ کس لڑکے کا اولاد مین ہو تم ان دونون لڑکون سے جو منسوب
اپنی مانکی طرف ہین مین نے کہا کہ اولاد خزرج بن حارثہ الکرام انصار محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہون پس اسنے کہا کہ
مین بھی تمھاری قوم اور غسان سے ہون پس مین نے کہا کہ تو اس جبلہ سے ہے جو منسوب کیا گیا ہے جانب نسب مادری کے اسنے کہا ہان مین جبلہ بن
ایہم وہ شخص ہون کہ پھر گیا مین اسلام سے تاکہ ظلم نکرون مین آپنہ راضی ہوے تمھارے سردار اس امر پر کہ ہووے مجھسا شخص اس
دین پر یہانتک کہ بیٹھے تھے مجھسے قصاص بعوض ایک شخص حقیر کے اور مین سردار قوم غسان اور بادشاہ ہمدان کا ہون پس کہا مین نے کہ
اے جبلہ اللہ تعالی کا حق تیرے حق سے زیادہ واجب ہے اور ہمارا دین نہین پائیدار ہوتا ہے مگر انصاف کرنے سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نہین لیتے ہین اپنے ذمے حقوق خدا مین کسی کی ملامت کو پس کہا جبلہ نے کہ تمھارا نام کیا ہے مین نے کہا کہ میرا نام سعید بن عامر انصاری ہے
پس کہا اسنے مجھسے کہ اے سعید بیٹھو تم پس بیٹھا مین اور کہا اسنے مجھسے کہ کتنا زمانہ گذرا تمکو حسان بن ثابت انصاری سے

ہین نے کہا کہ وہ شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور اُنکے حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی
انت حسان ولسانک حسام پس کہا اسنے کتنے دن ہوئے تمکو اُنکو چھوڑے ہوے مین نے کہا تھوڑے دن گذرے ہین اور
اُنھون نے ایک مجلس دعوت منعقد کرکے مجکو اُسمین بلایا تھا اور اُنھون نے اشعار ہمارے واسطے کہے اور پڑھے تھے پھر وہان سے
ہم ملک شام مین آئے اور پیچھلا وقت ہی میرا اُنکو چھوڑے ہوے پس کہا اُسنے آیا یاد کراوگے مجکو وہ اشعار مین نے کہا ہان پس
حکم کیا اُسنے میرے واسطے ایک کتان رومی کا اور کہا کہ مین کتان تمکو اسواسطے دیتا ہون کہ پہنو اور نہ حرام جانو تم اُسکو پھر کہا
اُسنے کہ جہان سے تم آئے ہو وہان کیا کام کرتے تھے مین نے کہا بیع بولنا بورا کرنا ہی بندون کے کام کو مین سردار ابو عبیدہ
بن الجراح کے لشکر سے ہون اور ہم ارادہ حلب اور انطاکیہ کا رکھتے ہین پس کہا اُسنے کہ ہرقل بادشاہ نے بھیجا ہی مجکو اور لطریق
تاکہ مرد دیون ہم قنسرین کو اسواسطے کہ اُسنے قریب کیا ہی تمھارے ساتھ مصالحہ کرنے مین اور پلٹ جاؤ تم اپنے سردار ابو عبیدہ بن الجراح
کے پاس اور ڈراؤ اُنکو ہمسے اور ہمارے تلوار دن سے اور کہو اُنسے پلٹ جاوین وہ جسطرح سے کہ آئے ہین اور نہ تعرض ہووین بادشاہ کے
شہرون سے اور ہم نیکی اور جوانمردی کرینگے ساتھ مدد دہی دین بادشاہ کے اور قریب ترچھین لیوینگے ہم تمھارے ہاتھون سے
دو جزیرین جولی ہین تمنے ملک شام سے پس بعد اس گفتگو کے سوار ہوا مین اپنے گھوڑے پر اور پیچھے اپنے سوار کرلیا مین نے اپنے
غلام کو اور روانہ ہوا یہانتک کہ آیا مین مسلمانون کے لشکر مین پس دیکھے مسلمان میری طرف اور کہا کہا ی ابن عامر تم کہان تھے
کہ تمھارے گم ہونے سے ہم لوگ رنج مین ہین پس آیا مین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور بیان کیا مین نے اُنسے اپنے حال کو
جو ساتھ جبلہ بن ایہم کے گذرا تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق نجات اور رہائی دی تمکو اللہ تعالی نے
بسبب کرنے تمھارے حال حسان بن ثابت کو پھر کیا کیا اُنھون نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واسطے مشورے کے
اور کہا کیا رائے دیتے ہو تم لوگ اس طریق کے معاملے مین کہ ہمنے اُس سے وفاے عہد کی اور اُسنے ہمارے ساتھ فریب کیا پس کہا
خالد بن الولید نے کہ ظلم اور بغاوت کرنے والے کے واسطے جگہ ہی اُسکے گر پڑنے کی اور اللہ تعالے اُسکی گھات مین ہی اور قریب تر
فریب کرینگے ہم اُسکے ساتھ جو اُسکے فریب سے بڑا ہوگا اور جاؤنگا مین اُسکی ملاقات کو ساتھ دس آدمیون کے اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو بہتر ہین دس ہزار سوار کے ہین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ یہ کام تمھین سے ہوگا ای ابا سلیمان
ولکل کہ تہمہ پس لے تم اپنے ساتھ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جسکو تم دوست رکھتے ہو پس کہا
خالد بن الولید نے کہان ہین عیاض بن غانم اشعری اور عمرو بن سعد البشکری کہان ہین سہیل
بن عامری اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور سعید بن عامر الانصاری اور عمرو بن معدیکرب اور عبد الرحمن بن ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہما اور ضرار بن الازور اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور قیس بن ہبیرہ پس اکٹھے موجود ہوے لوگ
اُنکے پاس پس کہا خالد بن الولید نے اُنسے کہ ہوشیار ہوجاؤ تم برکت عطا فرماوے اللہ تعالے تم مین اور یکجا ہو سب پس
نزدیک ہین ہوئے مسلمانون نے اور لیا اپنے سب سلاح جنگ کو اور آئے خالد بن الولید کے پاس پس پایا اُنکو اس حال مین کہ

زرہ پہنی تھی انھون نے اور سوار ہوے تھے اپنے گھوڑے پر پھر کہا انھون نے اپنے غلام سے جسکا نام ہمام تھا کہ چل تو
میرے ساتھ یہانتک کہ دیکھیگا تو مجھسے معاملہ عجیب کو پس جلدی چلا ہمام اور چلے خالد بن الولید اور آئے دسون ساتھی انکے
اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دعا کرتے تھے انکے واسطے پس جب روانہ ہوے خالد بن الولید سامنے آئے سعید بن عامر الاشعری
کے اور کہا انسے کہ ای سعید جبلہ نے تمسے کہا تھا کہ حاکم قنسرین اسکے پاس آویگا سعید نے کہا ہان کہا تھا خالد بن الولید نے کہا پس
لیچلو تم اس راستے مین جو بجانب لشکر جبلہ کے ہی تاکہ پوشیدہ ہوکر ٹھہرین ہم وہان پس جسوقت آویگا حاکم قنسرین اسطرف
لے لینگے ہم اسکو اور اسکے ساتھیون کو اور ہلاک کرینگے ہم انکو پس روانہ ہوے سعید بن عامر آگے قوم کے درانحالیکہ کوشش
کرتے تھے ساتھ انکے راہ چلنے مین بجانب لشکر جبلہ کے اور تھا چلنا انکا رات کو پس جب قریب ہوے اسلیے اور پہونچے نزدیک
روشنی آگ کے اور سنی انھون نے آواز قوم کی پھرے سعید بن عامر مسلمانون کو ساتھ لیکر بجانب راہ بطریق قنسرین کے اور
پوشیدہ ہوکر ٹھہرے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ وہان مع اپنے ساتھیون کے صبح تک پس نہ آیا انکی طرف کوئی شخص پس
نماز صبح کی پڑھی خالد بن الولید اور مسلمانون نے اور تھے وہ گاڑے مین پس وہ اس حالت مین تھے کہ دفعۃً دکھائی دیا انکو
اور آیا لشکر جبلہ بن ایہم اور حاکم عمودیہ کا انکی طرف گویا کہ تھا وہ ایک برج مضبوط اور وہ جاتے تھے ارض عواصم کو پس کہا
مسلمانون نے خالد بن الولید سے آیا دیکھتے ہو تم اس لشکر کو جو آتا ہی ہماری طرف بشمار ریگ اور ڈھیلون اور عدد کانٹون اور
درختون کے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ نہ ڈھہر ہوسکیگا انکی کثرت سے جسوقت ہوگی ہمارے واسطے مدد اپس
اللہ تعالے ہمارے ساتھ ہی ملجاؤ تم انمین اور ہوجاؤ بنجملہ انکے گویا کہ تم انکے لشکر سے ہو یہانتک کہ ملجاوے بطریق قنسرین اور
کرے اللہ تعالے جو چاہے پس اسی وقت مل گئے مسلمان انمین اور ہوگئے بنجملہ انکے اور وہ چپ تھے اور نہین کلام کرتے تھے راقع بن
عمیر الطائی نے بیان کیا ہی کہ جب چلے ہم اور ظاہر ہوے ہمکو شہر عواصم اور قنسرین کے کہ دفعۃً حاکم قنسرین ہمارے آگے آیا اور بلند کی گئی صلیب اسکے
آگے صلیب اور قس لوگ اسکے آگے تھے انجیل پڑھتے ہوئے اور بلند تھا انکے بیچ مین کلمہ کفر کا اور قریب تھے بعض انکے بعض سے اور نکلا
حاکم قنسرین آگے اپنے ساتھیون کے تاکہ آوے وہ جانب جبلہ اور حاکم عمودیہ کے اور سلام کرے ان دونون کو پس سامنے گئے آپکے
خالد بن الولید اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گروانکے تھے پس جب نزدیک ہوئے وہ اس سے کہا بطریق قنسرین نے
سلامت اور باقی رکھین مسیح اور صلیب تمکو خالد بن الولید نے اس سے کہا کہ سختی ہو تجھپر ہم لوگ بندگان صلیب سے نہین ہین
بلکہ ہم اصحاب محمد حبیب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین اور کھولا خالد بن الولید نے ڈھاٹا اپنا اور پکار کر کہا لا الٰہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور یہ سن خالد بن الولید ہوں اور مارا خالد بن الولید نے اپنا ہاتھ
اسپر اور کھینچ لیا اسکو زین سے اور دوڑے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسکے ساتھیون کی
طرف اور کھینچا مسلمانون نے تلوارون کو آپنی اور بلند ہوئی آواز شور و فریاد کی اور اعلان کیا دشمنان
خدا نے ساتھ کلمہ کفر کے اور شور کیا مسلمانون نے ساتھ کلمہ توحید کے اور سنی جبلہ اور ہمر ایہان حاکم عمودیہ کے

فتح کرنا خالد بن الولید کا حاکم قنسرین کو

آواز مسلمانون کی ساتھہ تہلیل اور تکبیر کے پس جنبش مین آئے وہ دونون اس معاملے سے اور دیکھا انھون نے تلوارون کو جنبش
اور نیزون کو راست پس دوڑے وہ بجانب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور گھیر لیا انکو ہر جگہ سے پس جب
دیکھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنی اور اپنے ساتھیون کی طرف آئی ہوئی بلا کو اور حاکم قنسرین انکے ہاتھہ اور قابو مین
تھا کہ نہین جدا کرتے تھے اسکو اور بتحقیق مالک ہو گئے تھے اسکی رسی کے اور وہ ڈرتے تھے اس امر سے کہ مبادا نکل جاوے وہ انکے
ہاتھہ سے یا آجاوے اوپر کوئی حادثہ قبل اسکے کہ مار ڈالین اسکو پس ارادہ کیا اسکے مار ڈالنے کا اور بلند کیا تلوار کو اوپر پس
سنا وہ بطریق انکے اس کام سے اور تعجب کیا خالد بن الولید نے اسکی ہنسی سے پس کہا انھون نے کہ سختی ہو تجھپر کس چیز نے
تجکو ہنسایا ہی اسنے کہا کہ مین اسوجہ سے ہنستا ہون کہ تم اور تمھارے ساتھی تو خود ہی مار ڈالے جاؤگے اور تم میرے مار ڈالنے کا
ارادہ رکھتے ہو اور اگر تم مجکو باقی رکھوگے مین تمکو بھی باقی رکھونگا پس روک لیا خالد بن الولید نے ہاتھہ کو اسکے مار ڈالنے سے
پھر پکار کر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہ ای اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو تم گرد میرے
اور حمایت کرو تم میری اور حمایت کرون مین تمھاری اور صبر کرو تم سختی پر پس بہت نہ جانو تم اس چیز کو جسنے تمکو گھیر لیا ہی
اسواسطے کہ سخت تر اس چیز کا جس سے تم ڈرتے ہو موت ہی اور مارا جانا تو خواہش تمھاری اور آرزو خالد کی ہی اللہ کی راہ مین
اور مین نے قسم ہی خدا کی کہ ہبہ کر دیا ہی اپنی جان کو بطرف قتل کے اور ڈالا ہی مین نے اسکو معرض ہلاکت مین فسا
کر پاؤن مین شہادت کو اور جان لو تم رحمت کرے اللہ تمپر اس امر کو کہ راہ ہماری اللہ کی طرف کھلی ہی اور گویا تم
پہونچ گئے ہو بجانب پروردگار کریم کے اور جا رہے ہو ایسے گھر مین کہ نہین مرتا ہی رہنے والا اسکا اور نہین بڈھا ہوتا ہی
جوان اسکا پھر پڑھا اس آیت کو لا یمسھم فیھا نصب وما ھم منھا بمخرجین **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ
جمع ہوے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجانب خالد بن الولید کے اور ہو گئے گرد آنکے اور گئے عبد الرحمن
بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما دائین جانب آنکے اور رافع بن عمیر طائی بائین طرف آنکے اور غلام انکا ہمام
آنکی پشت پر اور باقی لوگ گرد آنکے تھے پس سپرد کیا خالد بن الولید نے بطریق قنسرین کو اپنے غلام کے اور
کہا کہ مضبوط کر کے رکھہ تو اسکے بازو کو اپنے ہاتھہ مین اور نہ جدا ہو اپنی جگہ سے **راوی** نے **بیان** کیا ہی
کہ آے مسلمانون کی طرف عرب متنصرہ قوم غسان کے آگے انکے جبلہ بن ایہم الغسانی تھا اور اسکی گردن مین طوق سونے
کا تھا جسمین صلیب جواہر کی تھی اور پہنے تھا بھاری کپڑے دیباج کے اور اسکے اوپر زرہ اور سر پر اسکے خود لوہے کا اور
اسکا اوپر دوسرا خود سونے کا تھا جسکے اوپر صلیب جوہر کی تھی اور اسکے ہاتھہ مین ایک برچھا نیزہ تھا جسکا پھل مثل ستارے کے
چمکتا تھا اور حاکم عمودیہ کا ایک جانب مین اسکے مثل برج مضبوط کے تھا اور اسکے گرد قوم مذحج کا فردون سے تھے اور گرد ان
دونون کے لشکر تھا پس جب دیکھا بطریق عمودیہ نے خالد بن الولید کو اس حال سے کہ وہ مالک ہو گئے ہین حاکم قنسرین کے
اور وہ انکے ہاتھہ مین ہی کہ نہین جدا کرتے ہین اسکو ڈرا وہ اس امر سے کہ جلدی کرینگے خالد بن الولید اسکے مار ڈالنے مین

اور آیا جبلہ بن ایہم کے پاس اور کہا نہیں ہیں یہ عرب مگر شیطان آیا نہیں دیکھتا ہے تو اس عربی اور اسکے ساتھی بارہ
شخصوں کو اور یہ تحقیق گھیر لیا ہے انکو ہمارے گھوڑوں کی باگوں نے محاصرہ کر لیا ہے انکا اس بڑے لشکر نے اور وہ کچھ اندیشہ
نہیں کرتے ہیں اس امر میں اور مالک ہو گئے ہیں ہمارے ساتھی کے اور وہ انکے ساتھ قید ہے اور نہیں چھوڑتے ہیں اسکو اپنے
ہاتھوں سے اور ہیں خوفناک ہوں اس امر سے کہ مار ڈالینگے اسکو پس جانو اس عربی کی طرف اور کہو تو اس سے کہ پھیر دیوے وہ
ہمارے ساتھی کو ہماری جانب تاکہ جوانمردی اور نیکی کریں ہم اوپر ساتھ انکی جانوں کے پس جب چھوڑ دینگے وہ ہمارے
ساتھی کو سیل کرینگے ہم اوپر اور مار ڈالینگے ان سب کو **رافع** بن عمیر الطائی نے **بیان** کیا ہے کہ تھے ہم انکے بیچ میں
مثل گروہ کے بیچ میدان میں اور ہمکو انکی کثرت سے کچھ فکر و اندیشہ نہ تھا کسواسطے کہ ہمکو اللہ تعالے پر اعتماد تھا اور
اسی وقت آیا ہماری طرف جبلہ بن ایہم الغسانی اور وہ اپنی بلند آواز سے پکار کر پوچھتا تھا کہ تم کون ہو آیا تم لوگ بھی
مشہورین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو یا عرب تابعین سے ہو آگاہ کرو مجکو اپنے حال سے قبل اسکے کہ آوے تیر بلا کی اور تھے
ہماری طرف سے گفتگو کرنے والے خالد بن الولید اور کہا انھوں نے کہ ای جبلہ ہم صحابہ مشہورین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں ہم اہل قبلہ
اور اہل اسلام ہیں اور بزرگی اور بخشش کے لوگ ہیں ہم کبھی متفرق قبیلوں سے ہیں اور اللہ تعالے نے ہمارے دلوں کو ایک کر دیا اور ہم لوگ
متفق ہیں ایک کلمہ پر اور وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے پس جب سنا جبلہ نے کلام خالد بن الولید کا بہت خشمناک ہوا اور کہا اس
کو ای جوان عرب کے آیا تم سردار ہو عرب کے خالد بن الولید نے کہا کہ میں سردار انکا نہیں ہوں بلکہ میں انکا بھائی ہوں ان
اسلام میں پس کہا جبلہ نے کہ تم کون شخص ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انھوں نے کہا کہ میں مشہور ہوں بنی مخزوم سے
ہوں میں خالد بن الولید ہوں اور یہ جو میرے دائیں طرف ہیں عبد الرحمن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور جو میرے بائیں
طرف ہیں وہ ایک مرد اہل یمن بزرگ اور بلند قبیلہ طی سے ہیں اور یہ رافع بن عمیر الطائی ہیں اور لیا ہے میں نے اپنے ساتھ
ہر قبیلے سے بہادر مشہور اور دلیر تعریف کیا گیا اسکا پس حقیر نہ جان تو ہمکو بسبب ہماری قلت کے اور نہ خوش ہو تو بسبب کثرت پر
اور نہیں ہو تم ہمارے نزدیک لڑائی میں مگر مثل چڑیوں کے کہ آپڑا شکاری انکا اوپر لوشیدہ ہیں خانوں میں پس پڑا ان پر
شکاری نے جال کو اوپر پس نہیں نکل گئے انمیں سے مگر بہتر اور برگزیدہ انمیں کے پس زیادہ ہوا غصہ جبلہ کا خالد بن الولید کے
کلام سے اور کہا اسنے کہ فریب تر جانوگے تم ای بیٹے مخزوم کے کہ کلام تمھارا میرے نزدیک ہوگا جب وقت گھیر لینگے تمکو بھل نیزوں کے اور ہو جاؤگے تم
اور تمھارے ساتھی غذا جانوران وحشی کے اس میدان میں کہ پھاڑینگے وہ تمکو صبح سے شام تک پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ وہ
بات ہے کہ نہ گران گذریگی ہمپر اور یہ آسان ہے ہمارے نزدیک پس تو اپنا حال بیان کر کہ جن عرب نے کونسش کی ہے واسطے عبادت
صلیب کے انمیں سے تو کون ہے اسنے کہا کہ میں سردار غسان اور بادشاہ ہمدان کا ہوں میں جبلہ بن ایہم ہوں خالد بن الولید نے کہا کہ تو ہی
پھرنے والا اسلام سے اور اختیار کرنے والا گمراہی کا ہدایت پر اور راہ تیری راہ تاریک اور گمراہی کی ہے جبلہ نے کہا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ
میں نے اختیار کیا ہے بزرگی کو ذلت پر خالد بن الولید نے کہا کہ تو نے اپنے نفس کی ذلت پر طمع کرنے والا ہے اور تو نے اپنے نفس کا خوار اور سبک کرنے والا

اور نہین ہی بزرگی مگر اس گھر مین جو ہمیشہ باقی ہی اور دور رہنے مین اس گھر سے پس کہا جبلہ نے کہ اے بھائی نہی مخزوم زیادہ کوئی نہ کرو تم اسواسطے کہ میرا چھوڑ دینا اور باقی رکھنا تمکو اور تمھارے ساتھیون کو نہین ہی مگر بسبب اس قیدی کے جو تمھارے قابو اور ہاتھ مین ہی کہ مین خوف اس امر کا رکھتا ہون کہ بحالت میرے حملہ کرنے کے تم اسکو مار ڈالوگے اور وہ آبرو والا ہی بادشاہ کے نزدیک اور نسب مین اس سے ملتا ہی پس چھوڑ دو تم اسکو اپنے ہاتھ سے تاکہ چھوڑ دون مین تمکو اور تمھارے ساتھیون کو قتل سے کہ تم لوگ تھوڑے ہو اور ہم بہت ہین خالد بن الولید نے کہا کہ قیدی کو تو مین نہ چھوڑونگا تا اینکہ اسکو مار ڈالونگا اور نہین پرواہی مجکو اس خبر سے جو بعد اسکے قتل کے تم کروگے اور جو تو کہتا ہی کہ مین باوصف اپنی کثرت کے تمسے اور تمھارے ساتھیون سے لڑائی مین کمی کرتا ہون یہ کہنا تیرا کلام انصاف کا نہین ہی اور یہ بات تو تمکو معلوم ہی کہ تم جماعت مین کثیر ہو اور ہم بارہ آدمی ہین اور گھیر لیا ہی ہمکو تمھارے گھوڑون کی باگون نے اور تمھارے نیزون کی لوکون اور تمھاری تلوارون نے پس اگر چاہتے ہو تم عدالت کو لڑائی مین پس نکلو واسطے ہمارے طرف ایک بعد ایک کے پس اگر مار ڈالا تمنے ہمکو تو قیدی تمھارا تمکو آسانی سے ملیگا اور اگر غلبہ دیا اللہ تعالے نے ہمکو تم پر اسواسطے کہ مدد اور غلبہ اللہ تعالے کی طرف سے ہی جسکو چاہے دیوے پس نہ گمان گذریگا تیرا ملاک ہونا ہمکا جسوقت کہ تم خود پیش آئینگے ہلاک ہو جاوگے پس جھکا لیا جبلہ نے اپنے سر کو اور آیا وہ حاکم عموریہ کے پاس اور بیان کیا اس سے حال گفتگو ئے خالد بن الولید کا پس غیرتمند ہوا وہ بطریق اور نکال لیا اپنی تلوار کو میان سے اور دیکھا خالد بن الولید نے اسکی طرف کہ نکالا ہی اپنی تلوار کو پس جانا انھون نے کہ وہ غصے مین ہی اور ارادہ لڑائی کا رکھتا ہی پس جب قصد کیا حاکم عموریہ نے لڑائی کے واسطے نکلنے کا اسکو جبلہ نے اور کہا اسنے خالد بن الولید سے کہ لڑائی بیشک عدالت کو چاہتی ہی جیسا کہ تمنے بیان کیا اور یہ قوم بنی اصفر کبر مثل بھیڑ بکری کے ہین کہ نہین سمجھتے ہین بات کو اور مین نے اپنی اور تمھاری گفتگو سب اسسے بیان کردی پس راضی ہوا وہ مین وہ میدان مین نکلکر لڑنے کو پس جس شخص کو تم مین سے منظور ہو وہ میدان مین نکلے پس ارادہ کیا خالد بن الولید نے نکلنے کا پس روکا اور باز رکھا اسکو عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے اور کہا اے ابا سلیمان قسم ہی حق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ نکلے انکے مقابلے کو کوئی شخص سوائے میرے اور مین خرچ کرونگا کوشش کو انمین کہ شاید جا ملون مین اپنے باپ سے پس چھوڑ دیا خالد بن الولید نے انکو انکے ارادے پر اور کہا اسنے شکر اللہ مقالک وعرف تعالک پس نکلے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیون کے بیچ سے اور وہ سوا تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر جو دیا تھا انکو قسمت دقعہ اجنادین سے اور تھا وہ گھوڑا عرب متنصرہ کا قوم لخم سے اور تھا وہ مثل بڑے پہاڑ کے اور پہنے تھے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ زرہ اور انکے ہاتھ مین ایک پور انیزہ تھا پس گردا دیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے میدان مین دونون صفون کے بیچ مین تا جکہ کم ہوئی نیزی انکے گھوڑے کی پھر متوجہ ہوئے انکی طرف اور طلب کیا میدان مین لڑنے والے کو اور کہا جانو تم اے بنی الاصفر کہ مین ابن عتاب کا ہون پھر اشعار رجز کے پڑھے رافع بن عمیرہ الطائی نے بیان کیا ہی کہ نکلے پانچ سوار بہادران روم سے ایک کے پیچھے ایک پس نہین گردا دیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے ہر ایک پر انمین سے زیادہ ایک گردا دینے سے یہانتک مار ڈالا اسکو پس

قتل کیا انھون نے بائیون کو ایک کے بعد ایک پھر ارادہ حملے کا کیا انھون نے قلب لشکر روم پر اور اسی وقت نکلا اسکے مقابلہ
کو جبلہ بن ایہم اور بہت خشمناک تھا اور کہا اسنے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کہ بتحقیق تجاوز کیا تمنے حد سے ہمارے اوپر اپنے کاموں
اور لڑائی مین پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ یہ امر کیونکر ہی حالانکہ بغاوت اور بیوفائی ہماری عادت سے نہین ہی جبلہ نے
کہا تمنے بھر دیا زمین کو ہمارے بہادرون کی لاشون سے اور مین سوا سطے نہین آیا ہون کہ مار ڈالون مین تمکو کیونکہ تم مستحق نہین ہو بلکہ
مین اسواسطے آیا ہون کہ مار رکھون مین تمھارے ساتھیون کو تمھاری اعانت سے اسواسطے کہ جب چلا کوئی ساتھی تمھارے مقابلے کو نکلا تو نکلا
ایک شخص تمھارے ساتھیون مین کا ایسا نہین کہ وہ تمھاری اسپر اور نہین ہی یہ بات عادت انصاف اور کاموں اشراف کی واقدی رحمہ اللہ
بیان کیا ہی کہ جب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کلام جبلہ بن ایہم کا سنا وہ اور کہا کہ ای بیٹے ایہم کے آیا میرے ساتھ تو
مکر اور فریب کا ارادہ رکھتا ہی حالانکہ مین تربیت یافتہ علی چاکے بیٹے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون اور مین حاضر ہوا ہون
معرکے اور لڑائیون مین جبلہ نے کہا کہ مین مکار نہین ہون اور نہین کہا مین نے مگر امر حق پھر کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے
اس سے کہ نکل تو اور نکلے تیرے ساتھ کوئی دوسرا تیری قوم سے اگر سچا ہی تو اپنے کلام مین اور حملہ کرو تم دونون مجھپر اسواسطے کہ مین
مثل اور کسی جوانمردون آپ مین کے دیکھا جبلہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو اس حال مین کہ کسی طرح نہین آتے ہین وہ اسکے
فریب اور حیلے مین متعجب ہوا انکے کلام اور درخواست اور جرات اور تیزی نیزہ اور انکی کم سنی سے اور پکار کر کہا جبلہ نے اسنے
کہ آیا ہو سکتا ہی تجھسے کہ آؤ تم ہم پر اور غوطہ دون مین تمکو محمودیہ کے پانی مین پس نکلو تم اسمین سفید پاک گناہون سے اسطرح
کہ نکلے تم ماں کے پیٹ سے اور سو جاؤ گے تم گرد وہ صلیب اور اہل دین مسیح سے اور رکھا ہو تم قربان کو اور لو تم انعام بادشاہ
رحیم سے اور بیلہ دون مین تمھارے ساتھ ایسی ہیبت کو اور سو جاؤ تم مثل ہیبت بیٹے کے اور زیادہ کرونگا مین تمپر اپنی نعمتون اور بخشش کو
اور مین وہ ہون کہ تمھارے نبی نے میری تعریف کی ہی پس جلدی کرو تم اس امر کے کرنے مین جو مین نے تمسے بیان کیا ہی
تاکہ نجات پاؤ تم بلا کی سے اور داخل ہو جاؤ تم نعمت باقی اور زندگانی بہتر مین پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ سخنی ہو تجھپر اے جبلہ آیا ہتا ہی تو مجھکو ہدایت سے ضلالت اور گمراہی کی طرف
اور ایمان سے جہل کی جانب اور مین ان لوگون سے ہون جو ایمان لایا ہی ساتھ اللہ تعالے کے اور جگہ بکر طی ہی اسلام نے
مجھکو دامن ہو جانا اور پہنچانا اسنے راہ راست کو گمراہی سے اور تصدیق کی ہی اللہ کے نبی کی اور دشمن ہی کفار کا پس نکلو اور ارادہ کرو
لڑائی کو گرارا دیکھتا ہی مین تجھکو اے جبلہ مین تجھپر ایسی ضرب کو کہ جلدی کرون مین کس ضرب سے تیری موت مین اور خاک مین ملا دون تیری
ناک کو اور راحت حاصل کرین اہل عرب اس امر سے کہ نسبت دیا جاؤ تجھسا شخص انکی طرف واسطے کر تو بہتر گان صلیب سے ہی پس خشمناک ہوا
جبلہ اسکے کلام سے اور نکالا اسنے اپنی تلوار کو اور ارادہ کیا نیزہ مارنے کا اسپر اور کرتے تھے دونون آپس مین دونون پیچ لڑائی کے یہانتک
کہ گران گرد اسپ بادل کی سے اٹھانا اپنے نیزے کا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو پس ڈال دیا اسکو زمین پر اپنے ہاتھ سے اور نکال لیا تلوار کو میان سے
اور نزدیک ہو جبلہ سے اور مل گئے وہ دونون پس ڈالا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے جبلہ کو اور مارا ایک وار تلوار کا اسپر پس کاٹ ڈالا اسکے

ذکر تغیر جبلہ بن ایہم کا
عبدالرحمن رضی اللہ عنہ
واسلام جبلہ

نیزے کو اور پھینکے یا جبلہ نے یا قماندہ نیزے کو اور نکالا اُسنے اپنی تلوار کو میان سے اور تھی وہ تلوار قوم کندہ کی جو منجملہ یا قماندگان قوم عاد کے
تھا چمکتی تھی مثل بجلی کے اور جس چیز پر پڑتی تھی اُسکو کاٹ ڈالتی تھی پس حملہ کیا جبلہ نے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ پر **رافع** رضی بن
عمیرہ الطائی نے **بیان** کیا ہے کہ تعجب میں تھے ہم عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے استقلال اور صبر جبلہ کی لڑائی میں اور اسکا کہ تھے وہ
جبلہ کے مقابلے میں بعد از نیکہ تھک گئے تھے پیشتر اُسکے پانچ سو اران کی لڑائی میں سخت اور دشوار ہو گیا معاملہ اُن دونوں کی لڑائی کا اور
دونوں نے ایک ہی ساتھ دار تلوار کا کیا لیکن سبقت لیگئے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ جبلہ پر تلوار مارنے میں اور لیا جبلہ نے اُس وار کو اپنی ڈھال پر
اور کاٹ ڈالا تلوار نے ڈھال کو اور پہونچی خود تک پس دو ہری ہو گئی تلوار عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کی اسواسطے کہ وہ تلوار باڑھ کی سونپی تھی
پس زخمی کیا جبلہ کو اور جاری ہو لخون اُسکا اور مارا جبلہ نے ایک وار تلوار کا عبد الرحمن رضی پر پس کاٹ ڈالا اُنکی زرہ کو اور زخمی کیا اُنکو مونڈھے
کو پس جب جانا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے کیفیت ضرب تلوار کو ثابت رکھا اپنے تئیں اور بھیجا یار جم کے پہونچنے کو اور الفور بھیجے پھر اپنے
گھوڑے کو یہانتک کہ آملے خالد بن الولید اور مسلمانون میں پس جب دیکھا مسلمانون نے اُس چیز کو جو لاحق ہوئی اُنکو اُتارا اُنکو گھوڑے سے
اور مضبوط باندھا اُنکے زخم کو اور کہا خالد بن الولید نے کہ اے بیٹے صدیق کے میں جانتا ہون کہ جبلہ نے تمکو زخم آلیں کیا ہے ساتھ
ضرب تلوار کے اور قسم ہے حق تمھارے باپ اور اُنکے صدق کی کہ ہر آئینہ مصیبت اور درد میں ڈالونگا میں اُسکو جو فرض ہے اُسکو جسکا
درد مند کیا اُسنے ہمکو بسبب تمھارے رنج پہونچانے کے پھر آواز دی خالد بن الولید نے اپنے غلام کو اور کہا کہ لا تو کمر کو میرے پس
کہا یا ہمام حاکم قسرین کو اُنکے پاس پس کاٹ کر زمین پر پھینک یا خالد بن الولید نے اُسکے سر کو اور دیکھا رومیون نے اپنے ساتھی کی طرف
کہ مارڈالا اُسکو خالد بن الولید نے پس مصیبت اور رنج میں ڈالا اُنکو اس امر نے اور غضبناک ہوا جبلہ اور کہا مسلمانون نے کہ بدعہدی اور
بیوفائی کی تمنے اور ہوے تم مستوجب قتل کے بسبب مارڈالنے ہمارے ساتھی کے پس پکارا اُسنے عرب متنصرہ اور قوم روم اور ایرن کو اور
برانگیختہ کیا اُنکو لڑائی پر اور کہا اُنسے کہ نہ باقی چھوڑو تم اُنمین سے کسی کو پس بگڑ ہوے رومی اور آگے کیا اُنھون نے حملے اور دیکھا
خالد بن الولید نے اُنکو کہ ارادہ حملے کا رکھتے ہین پس آواز دی اور کہا اُنھون کو کہ ای ہمام ٹھہر تو سامنے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے
اور بار رکھ تو اُسکو جو ارادہ اُلکا کرے پھر کہا اپنے ساتھیون سے کہ نہ جدا ہو کر نکلے کوئی تم مین سے اور ہو جاؤ تم گرد میرے پس ہو گئے وہ گرد
کرتا ہون مین اور رد ہوتی ہے اللہ تعالے کی طرف پس کھڑے ہوے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد خالد بن الولید رضی اللہ عنہ جسطرح
کہ حکم کیا تھا اُنھون نے اور بنا امید ہو گئے تھے اپنی جان سے اور حملہ کیا رومیون نے مسلمانون پر اور بہت سخت لڑائی اور مارا دھاڑ ہوئی
اُنمین **ربیعہ** بن عامر نے **بیان** کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ جب حملہ کیا رومیون نے ہمپر سامنا کیا اُنکا خالد بن الولید نے بذات خود
اور دور کر دیا اُنکو ہمسے بزور اپنی تلوار کے اور اسی طرح پر ہمارے اور اُنکے شدت کی لڑائی ہوتی تھی کہ نہین پاتے تھے ہم کوئی راہ خلاص
کی اور معلوم ہوئی پیاس اور زیادہ ہوئی بسبب شدت گرمی اور پسینے کی **رافع** بن عمیرہ نے **بیان** کیا ہے کہ جب دیکھا مین نے یہ حال کہا مین نے
خالد بن الولید سے کہ ای ابا سلیمان آئی ہے تمپر قضا پس کہا اُنھون نے کہ قسم ہے خدا کی کہ سچ کہا تو نے ای بیٹے عمیرہ کے اسواسطے کہ مین
بھول گیا اپنی کلاہ مبارک کو اور نہین ساتھ لایا اُسکو اور ہوتی تھی بڑی برکت اُسمین حالت شدت اور سختی میں اور نہین بھولا مین اُسکو

مگر بسبب قضائے امت کے راوی نے بیان کیا ہے کہ دشوار اور بڑا دکھائی دیا مسلمانون کو معاملہ اور سختی اور دشواری کی
اپر صبر نے اور لاحق ہوئی انکو زاری اور آئی کافرون پر ہلاکی اور روشن کیا انمین لڑائی نے آگ کو اور تلوارین چمکتی تھین اور سر
لوگون کے کٹ کر گرتے تھے اور زمین بھر گئی تھی مردون سے اور تھے مسلمان رومیون کے بیچ مین مثل قبیلون کے اور قوم سخت
لڑائی مین تھی اور تلوارین کام کر رہی تھین لوگون مین کہ دفعۃً پکار کر کہا مسلمانون سے ہاتف غیبی نے خذل الامین لنصر الی الف
یا حماۃ القرآن جاءکم الف من الرحمن ولنصرکم علی عبدۃ الصلبان اور آگئے تھے کلیجے منھون مین اور کام کیا تھا شمشیرہاے
برّان نے اور ہر شخص اپنے نزدیک کے مقابلے مین صبر کرنے والا تھا اور ٹھہرے ہوے تھے مسلمان اور لاحق ہوئی تھی انکو تشنگی
اور ہر شخص نے اپنے نزدیک کو رنج مین ڈالا تھا واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلہ راویون کے ابی مسلم حضرمی سے روایت کی ہے
کہا ابی مسلم نے کہ تھا مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہر لڑائی اجنادین وغیرہ مین اور موجود تھا مین انکے ساتھ
قنسرین اور حلب مین اور نہین دیکھی مین نے اپنے معاملات جہاد مین مگر بہتری اور مدد اور غلبہ پس اسی حال مین کہ ہم بمقام
تیز رکھے تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ایک رات کو اپنے خیمہ مین تھے کہ دفعۃً نکلے وہ خیمے سے مسلمانون کو آواز دیتے ہوے
اور وہ پکارتے تھے الکفر الکفر فقد خیفر بغدر شان الحدین پس دوڑے ہم سب انکی طرف ہر جگہ اور مکان سے اور کہا ہم نے کیا حال
تمھارا اے سردار انھون نے کہا کہ مین اس وقت سوتا تھا کہ دفعۃً جگا دیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور جھڑکا
اور درشتی سے فرمایا مجکو یا ابن الجراح انام عن نصرۃ القوم الکرام نعم والحق بجالد فقد احاط بہ اللئام فانک تلحق
بہ ان شاء اللہ تعالے انشاء اللہ رب العالمین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب سنا مسلمانون نے
کلام عبیدہ بن الجراح کا دوڑے وہ بجانب ہتھیارون کے اور سوار ہوے گھوڑون کسے اور بے کسے ہوے پر اور
جلدی کی انھون نے چلنے مین بارادہ جا ملنے خالد بن الولید اور آنکے ساتھیون سے پس اسی حال مین کہ ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ آگے اس گروہ کے تھے کہ دیکھا انھون نے ایک سوار کو کہ جلد جاتا تھا آگے قوم کے پس حکم کیا مسلمانون
کو کہ جا ملین اس سوار سے پس نہ مل سکے وہ لوگ بسبب تیز رفتاری گھوڑے اس سوار کے ابو عبیدہ بن الجراح نے بیان
کیا ہے کہ گمان کیا مین نے کہ وہ سوار کوئی فرشتہ ہے بھیجا اللہ تعالے نے ہمارے لشکر کے آگے بھیجا ہے راوی نے بیان کیا ہے
جب تھک گئے گھوڑے اسکے پانے سے پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس سوار سے کہ ٹھہر جا تو اپنے طریقے
اور روش نرم پر اے سوار کو نرمی کرنے والے اور دلیر سختی اور جلدی کرنے والے نرمی کر تو اپنی ذات کے ساتھ رحمت کرے اللہ تجھ پر
پس ٹھہر گیا وہ سوار جسوقت سنا اسنے آواز کو پس جب قریب ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اس سے تو دیکھا کہ وہ ام تمیم
زوجہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ہین پس جب ابو عبیدہ بن الجراح نے پہچانا انکو کہا کہ اے ام تمیم کیا چیز باعث تمھارے چلنے کی
ہوئی پس کہا انھون نے کہ اے سردار جب مجھ سے بیان کیا مالک نے کہ خالد بن الولید کو دشمنون نے گھیر لیا ہے پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ خالد بن الولید
کبھی پست اور مغلوب نہونگے حالانکہ گیسوے مبارک مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے پاس ہین اے جسوقت پھر مجھسے خیال آنکا پس دیکھا مین نے

بجانب کلاہ کے جسمیں موے مبارک تھے کہ بھول گئے خالد بن الولید اسکو پس لیا ہمنے اسکو اور لشکار چلی ہوون اسکی طرف، پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ واسطے اللہ کے ہی یہ کام تمہارا ای امم تم چلو تم اللہ تعالی کی برکت اور مدد سے ہم بیان کیا ہی کہ تھی ہمن
ساتھ ایک جماعت عورات قوم مذحج وغیرہ کے اور گھوڑے ہمارے سواری کے تیز رو ہمیں مثل چیتوں کے آتے تھے یہانتک پہونچے ہم قریب ایک
غبار اور لڑائی کے اور لوگین تیرون کی چمکتی تھین مثل بجلی کے ستارون کے اور مسلمانون کی کوئی خبر اور آواز نہین جانی تھی پس برا
جانا ہمنے اس امر کو اور کہا ہمنے کہ قوم مسلمانون پر غالب ہوگئے ہین دشمن انکے پس تکبیر کہی ابو عبیدہ بن الجراح اور آنکے ساتھیون نے حملہ کیا
دشمنون پر راوی نے بیان کیا ہی کہ رافع بن عمیرہ الطائی نے کہ اس حال مین کہ ہم اپنی جانون سے مایوس ہوگئے تھے ہمنے آواز تہلیل اور
تکبیر کی پس کہا ہمنے کہ لبیک یا ہمارے واسطے اللہ تعالی کے کہ وہ کارکوا گر چاہا اللہ تعالی نے پس نہین چکے وہ مگر تھوڑا سا وقت کہ پھیر لیا مسلمانون نے
لشکر مشرکین کو اور مارا انہین تلوار کو ہر جگہ سے اور راوی کہتا ہی فرماتے تھے ابن عباس رضی اللہ عنہ اور بلند ہوا شور مصعب بن عبد اللہ نے بیان کیا ہی کہ
دیکھا مین نے بندگان صلیب کو اور کہ زیادہ بھاگنے والے ہین اور دیکھا مین نے خالد بن الولید کو کہ وہ غائب اور ظاہر ہوتے اور دیکھتے اور دریافت
کرتے تھے آوازون کو کہ وہ کسکی اور کہان سے ہین ہر ساعت ایک سوار نکلا اگر سامنا وہ بہادر کا تھا روہیون کو یہانتک کہ دور کر دیا ہم
انکو جو ہمارے گرد تھے پس جلدی گئے خالد بن الولید انکی طرف اور پوچھا کہ تو کون ہی اور کہان سے ہی انھون نے کہا کہ مین تمھاری زوجہ ہم ہون اے
ابا سلیمان لائی ہون تمھاری اس کلاہ مبارک کو جس سے کہ مدد چاہتے ہو اور توسل ڈھونڈتے ہو تم بجانب اللہ پاک کے پس قبول کرتا ہی
اللہ تعالی دعا کو تمھارے لئے لو تم اسکو اپنے پاس پس قسم ہی خدا کی کہ نہین پہنچا گئے تھے ہم اسکو مگر ہمارے ہی ہاتھ سے واسطے تمھاری کلاہ انکو
پس چمکا گیسو مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قدر حسن و جمال سے ایک دن مثل بجلی کے پس قسم ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ نہین رکھا تھا خالد بن الولید نے کلاہ کو اپنے سر پر اور حملہ کیا تھا قوم پر مگر یہ کہ پھیر اور ہلا دیا انکے آگے والون کو پیچھے والون مین اور
حملہ کیا انکے ساتھ مسلمانون نے پس نہین ہوئی تھی بہت دیر یہانتک کہ پیٹھ پھیری کافرون نے اور تری انپر بلا کی اصحاب محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھون سے اور نہین تھے قوم رومیون مین مگر کشتہ اور زخمی اور قیدی اور بھاگنے والے بھاگنے کے والون مین جید تھا اور
متنصر اسکے پیچھے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ پھرے مسلمان انکے تعاقب سے اور پھرے ہوے گردنشان ابو عبیدہ بن الجراح کے
اور آئے خالد بن الولید اور ساتھی انکے اور سلام کیا انھون ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون پر اور احوال پرسی کی اللہ تعالی کا کیا اسلامی
مسلمانون پر کافرون سے اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو گویا وہ مثل ٹکڑے گل ارغوان کے سرخ ہوتا ہی
پس مصافحہ کیا انسے اور کہا کہ واسطے اللہ کے ہی نیکو کاری تمھاری پس بتحقیق تسکین دی تم نے سوزش دل کو اور راضی کیا تم نے خدا کے برتر کو
پھر مسلمانون سے کہا کہ میری رائے یہ ہی کہ نہ اوجھل ہم بجانب تیسرین اور اسکے حاضر کرے پس مسلمانون نے کہا کہ بہتر ہی اے تمھاری ہی رائے
امین الامتہ پس عمل کیا اور جدا کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لشکر مسلمانون کو اور حاضر کیا مقدمۃ الجیش کے ساتھ عیاض
بن غانم الاشعری کے اور کہا انسے کہ قریب ہو اور جلد تم تیسرین اور ہلاکر دیا تاخت تاراج کرو تم اور قید کرو انکی اولاد کو اور مارڈالو
انکے عاصیون کو پس جب دیکھا اہل تیسرین نے اس خبر کو جو آتری انپر بند کر لیا انھون نے دروازون کو اور قبول کیا انھون نے

عام ابن خلدون یا کشف الظنون ۱۲

صلح اور جزیہ دینے کو پس منظور کیا اس امر کو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور لکھ دی انکو دستاویز صلح کی اور فرض اور مقرر کیے ہر بالغ
جوان پر چار دینار یا اڑتالیس درہم بدلے دینار کے اور اسی طریقے پر طے کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے **واقدی** رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ روایت کی مجھ سے عبد الملک بن محمد بن ابی عبد اللہ نے سلمان بن علی سے کہا سلمان نے کہ تھا میں قیدیان حاضر
قنسرین میں جب بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے پانچواں حصہ مال غنیمت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اسکے ساتھ مجکو بھیجا
پس جب سامنے آئے ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سنا میں نے انکو کہ اپنے ہمنشینوں سے کہتے تھے کہ میری رائے میں یہ آتا ہے کہ مقرر کریں
میں اس قیدی کو مکتب میں اس تعلیم کرنے کے لیے ہم میں سے ایک ایک لڑکے پھر سپرد کیا قیدی کو زید بن ثابت کے اور کہا انسے کہ جاؤ اور داخل کرو تم
قیدی کو حارث انصاری کے گھر میں اور یہی دستور تھا عہد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زمانہ خلافت حضرت ابو بکر صدیق
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما میں جس وقت کہ فتح کیا اللہ تعالیٰ نے قنسرین اور حاضر کو ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانوں کے ہاتھ پر پھر اس
حیثیت سے کہ شہر کو اور رد سے صلح اور دیہات گروہ نواح اور زمین مرزدعہ کو ساتھ قہر اور غلبے کے اور مال غنیمت حاصل کیا مسلمانوں نے اور بھیجا
پانچواں حصہ غنیمت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں سے کہ مشورہ دو مجکو اپنی رائے سے رحمت کرے اللہ
تمہیں اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ پس
چلیں ہم بجانب حلب اور اسکے حصار کے یا طرف انطاکیہ اور اسکے ملوک کے یا پیچھے کو پھریں ہم یہ کہا مسلمانوں نے کہ ایسا کرنیکو سکتا ہے
کہ چلیں ہم بجانب حلب اور اسکے حصار کے اور نہ خوف ہے ہمیں ہرقل کی لڑائی میں اور حال یہ ہے کہ زمانہ صلح کا ہمارے اور اہل شہر اور حمات اور حمص
اور حمص اور حوصیہ کے بیچ میں گذر گیا ہے اور بیشک ان لوگوں نے یکجا کیا ہے سامان اور اسباب قلعہ داری کا اور مضبوط کیا ہے اپنے شہروں کو ساتھ
علات اور لشکروں کے پس ہم ڈرتے ہیں اس امر سے کہ برانگیختہ اور متفق کریں گے وہ لوگ ان شہروں کو جو ہمارے قبضے میں ہیں اور تاخت و تاراج
کرینگے انکو خصوصاً ابن لعلبک اسواسطے کہ وہ لوگ صاحب شوکت اور حشم اور صاحب فوج ہیں اور ہماری رائے یہ ہے کہ پھر چلیں ہم اور لڑیں انسے شاید
اللہ تعالیٰ فتح کرے اسکو ہمارے ہاتھوں پر پس بہتر جانا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے انکی رائے کو اور پھرے وہ اپنی راہ پر پس پاشہروں کو
جیسا کہ مسلمانوں نے کہا تھا کہ مضبوط کیے گئے ہیں بسامان جنگ اور گیہوں اور جو کے اور نہ تھا ارادہ ابو عبیدہ بن الجراح کا مگر واسطے
حمص کے پس یا اسکو اس حیثیت سے کہ مضبوط کیا گیا تھا وہ اور بھیجا تھا بادشاہ نے اسکی طرف ایک لشکر عظیم سخت اور لڑنے والے کو اپنے گھر والو
جسکا نام مرقس تھا ساتھ لشکر کثیر کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس حال کو چھوڑا خالد بن الولید کو واسطے محاصرہ کرنے حمص کے اور خود
متوجہ ہوئے بجانب بعلبک کے پس جب پہنچے قریب اسکے دیکھا ایک بڑی جماعت کو جنکے پاس طرح طرح کے سامان تجارت کے کناروں دریا سے پس جب
دیکھا انکو دور سے کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ یہ لشکر کیسا ہے لوگوں نے کہا ہم نہیں جانتے ہیں بس کیا ایک گروہ اس قافلے کی طرف اور دریافت
کی خبر انکی اور بعض انمیں سے خبر لیکر آئے کہ یہ قافلہ رومیوں کا ہے مال منال لیے ہوئے شداد بن عدی النشوخی نے بیان کیا ہے کہ بڑا بوجھ قافلے کا
لشکر تھی جو اہل بعلبک کے واسطے لائے تھے جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال کہا مسلمانوں سے کہ بعلبک ہمارے واسطے دار الحرب ہے اور ہمارے
اور انکے بیچ میں کوئی قوی قرار نہیں ہے پس یہ مال غنیمت ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے تمہارے واسطے بھیجا ہے شداد نے بیان کیا ہے کہ گھیر لیا ہم نے قافلے کو اور

اسمین چار سو بوجھ شکر اور قند اور انجیر وغیرہ کے تھے اور اہل قافلہ کو قید کر لیا ہمنے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
کہ باز رہو انکے مار ڈالنے سے اور طلب کرو انسے فدیہ کو پس عوض لیا ہمنے انسے سونا اور چاندی اور کپڑے اور جانور وغیرہ اور بنایا ہمنے
لشکر سے عصیدہ اور فالودج ساتھ گھی اور روغن زیت کے پس جب صبح ہوئی حکم کیا ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
چلنے کا بجانب بعلبک کے اور اترنے کا اسپر اور کچھ لوگ بھاگ گئے تھے قافلے کے پس بیان کیا انھوں نے اہل بعلبک سے اپنے حال کو اور
تھا بعلبک مین ایک بڑا بطریق جسکا نام ہرمیس تھا اور وہ مضبوط لڑائی کا اور بہادر دل کا مہیب صورت تھا پس جب پہونچی
اسکو خبر ہمکی کیا اسنے شہر کے لوگون کو اپنے پاس اور حکم کیا انکو ہتھیار اور ساز جنگ پہننے کا اور چلا ہرمیس آگے لشکر کے بارادہ چھیڑنے قافلے
اور وہ نہین جانتا تھا کہ ابو عبیدہ بن الجراح مع لشکر مسلمانون کے اسکی طرف آتے ہین پس جب دوپہر ہوئی دیکھا ایک جماعت بے دسر کو
اور ہرمیس ملعون کے ساتھ سات ہزار سوار تھے سوائے ان لوگون کے جو دیہات اور شہر اور بازاریون سے اسکا ساتھ دیا تھا
پس جب دیکھا انھون مردم فوج طلیعہ ابو عبیدہ بن الجراح نے پکارا انھون نے کہ چلو چلو دشمن پر اور اسی وقت دوڑے دلیر لوگ اور جلدی کی
شہسوارون نے اور آگے ہوئے شجاع اور راست کر لیا انھون نے نیزون کو اور نکال لیا تلوارون کو اور مرتب کین ہرمیس نے صفین اپنے
ساتھیون کی مثل صف بندی لڑائی کے پس کہا بعض بطارقہ نے اس سے کہ اہل عرب کے ساتھ تیرا کیا ارادہ ہی اسنے کہا کہ مین لڑونگا تاکہ نہ امید
کرین وہ لوگ ہم مین اور اترین وہ ہمارے شہرون پر پس کہا بطریق نے اس سے کہ واپس چل تو اور نہ لڑ انسے اسواسطے کہ نہ اہل دمشق
نے اوپر قدرت پائی نہ لشکر احنادین نہ فوج فلسطین نے آیا نہین معلوم ہی اہل بعلبک کو وہ امر جو واقع ہوا ہی کل ساتھ حاکم قنسرین اور
حافر عرب متنصر اور حاکم عموریہ کے کہ پھیر دیا اس گروہ نے انکو بھگا کر انکی پشتون کی طرف اور بہتر تو یہ ہی کہ نہ غرور کر اور نہ فریب مین آجا تو
اپنے ساتھیون پر اور پھر چل بحالت سلامتی کے پس کہا ہرمیس نے کہ یہ تو مین نہ کرونگا اور نہ بھاگونگا ان عربیون کے آگے سے اور مجکو
یہ خبر پہونچی ہی کہ بڑا لشکر مسلمانون کا سردار سابق یعنی خالد بن الولید کے ساتھ حمص مین ہی اور یہ لشکر مال غنیمت ہی جسکو مسیح نے
ہماری طرف بھیجا ہی پس بطریق نے کہا کہ مین تیری رائے کی متابعت نکرونگا اور نہ غرور و فریب مین آونگا اپنے ساتھیون پر پھیر والیں گیا وہ بعلبک کو
اور متابعت کی اسکی بہت لوگون نے قوم سے اور آمادہ ہوا ہرمیس اور بڑھا وہ واسطے لڑائی مسلمانون کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
انکو آمادہ اور وائل لڑائی پر آمادہ کیا اپنے ساتھیون کو لڑائی پر اور مرتب کیا انکو گروہ گروہ کر کے اور کہا انسے کہ اے لوگو تم رحمت
کرے اللہ تعالے تم پر اس امر کو کہ اللہ تعالے نے تائید کی تمھاری ساتھ مدد دہی اپنی کے یہانتک کہ شکست دی تمنے بہت لشکرون کو اس قوم سے اور
شہر جسکا تم ارادہ رکھتے ہو بیچ مین ان شہرون کے جنکو تم نے فتح کیا ہی واقع ہوا ہی اور اس شہر کے لوگ بہت کھانا اور سامان رکھتے ہین اور احتیاط
کرو تم غرور سے اور دیکھو تم اس امر کو کہ کس دین سے لڑتے ہو اور کس چیز پر مدد دیے جاتے ہو پس لو تم لڑائی کو اور جان لو تم کہ اللہ تعالے تمھارے
ساتھ ہی اور مدد دیگا تمکو پس حملہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون نے ہاشم بن ربیعہ نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی عیش رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ تھا ہمارے اور انکے بیچ مین مگر ایک گرد اور یہانتک کہ پیٹھ پھیری انھون نے بطلب شہر کے اور ہرمیس کے سات زخم لگے تھے
پس ملا اسکو بطریق اور کہا اس سے کہ کیا ہوے غنائم عرب کے جو لوٹا تھے پس کہا اس سے ہرمیس نے تیرا برا کرین مسیح تھھول کرتا ہی تو مجھے

حالانکہ مار ڈالا عرب نے میرے لوگون کو اور زخمی کیا مجکو ان زخمون سے پس کہا بطریق نے اس سے کہ مین نے نہین کہا تھا تجھسے کہ تو ہلاک کریگا اپنی قوم اور لوگون کو اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چلے اور پہونچ کر اترے بعلبک پر پس دیکھا شہر کو ڈرانے والا اور شہر پناہ کو مضبوط اور بند کر لیا تھا ان لوگون نے دروازہ ہائے شہر کو اور جمع کر لیا تھا اپنے جانورون کو شہر کے اندر اور چڑھ گئے تھے دیوار شہر پتیل پر ٹڈیون پھیلی ہوئی کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب مضبوطی شہر اور بلندی دیوار شہر پناہ اور شدت سردی اس مقام کے اور ہمیشہ اس شہر مین گرمی اور جاڑے مین سردی رہتی تھی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے خواص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانان اہل رائے اور مشورے سے کہ ای لوگو صلاح دو تم مجکو اپنی رائے سے رحمت کرے اللہ تم پر پس متفق ہوئی رائے سب لوگون کی ایک ہی مشورے پر کہ اترے رہو نیچے اور ننگی مین ڈالو انکو پس کہا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہ نیکی کرے اللہ تعالے تمھارے ساتھ ای سردار مین جانتا ہون کہ قوم اس شہر مین ٹکراتے ہین بعض انمین کے بعض سے بسبب کثرت کے اور مین نہین جانتا ہون کہ شہر وسعت کرے انکو اور اگر کرینگے اور غلبہ کرینگے ہم پر تو امید رکھینگے ہم اللہ تعالے سے کہ فتح کریگا اسکو مسلمانون کے ہاتھ پر اور ہمیشہ اللہ تعالے وارث اپنی زمین کا کرتا ہے اپنے نیک بندون کو پھر پڑھا انھون نے اس آیت کو ولقد کتبنا فی الزبور آخر تک پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای بیٹے جبل کے کہان سے جانا تم نے کہ قوم آبس کی لڑائی مین ہین انھون نے کہا کہ ای سردار تھا مین اول ان لوگون کا جسنے گھوڑا دوڑایا جماعت مسلمانون سے پس قریب پہونچا اس حصار سپید کے اور امید کی مین نے اس امر کی کہ ملجاؤن مین انکے گلے گروہ مین پس حائل ہو جاؤن مین درمیان قوم اور انکے شہر کے پس نہ ملا میرے ساتھ کوئی ایک بھی مسلمانون سے اور دیکھا مین نے قوم کو کہ شہر مین داخل ہوتے ہین وہ سب دروازون سے جسطرح کہ میدانون مین پانی کی بہا آتی ہے پس شہر ڈھک گیا وہان کے لوگون اور زمین والون اور گانون والون سے اور سوائے اسکے جانور قوم کے بھی انکے ساتھ ہین اور وہ مثل شہد کی مکھی کے ہین کثرت مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچ کہا تجھنے ای معاذ اور نصیحت کی تجھنے اور نہین جانا مین نے تجکو مگر مبارک بیع مشورے کے اور اللہ سے مدد چاہتے ہین ہم اور اسی سے درخواست کرتے ہین ہم توفیق کی اور شب گذرانی مسلمانون نے رات ایکہ نگہبانی کرتے تھے بعض انکے بعض کی صبح تک پس جب صبح کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط انھون نے بنام اہل بعلبک کے ان لفظون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من امیر جیوش المسلمین بالشام والعامل علیہم وخلیفۃ امیر المومنین فیہم ابو عبیدۃ عامر بن الجراح الی اہل ہذا المدینۃ من المخالفین للحق العادلین عن القصد اما بعد فلکہ المنۃ والطول وقد اظہر الدین واعز اولیاءہ المومنین علی الجنود الکافرین وفتح علیہم البلاد وابار اہل العناد وان کتابنا ہذا انما ہو معذرۃ بیننا وبینکم ودعوۃ منا الی کبیرکم وصغیرکم لاننا قوم لا نرضی فی دیننا البغی والغدر وما کنا بالذی نقاتلکم اذ لم تغدروا بنا ونعلم ما عندکم فان دخلتم فیما دخل فیہ اہل المدن من قبلکم من الصلح والامان صالحناکم وان ارادتم الذمام او ممناکم فان ابیتم الا الحرب والقتال پھر خط کے آخر مین اس آیت کو لکھا انا قد اوحی الینا ان العذاب علی من کذب وتولی پھر لپیٹا خط کو اور دیا ایک دہقانی معاہدین سے اور حکم کیا اسکو کہ خط لیکر جاوے اہل شہر کے پاس اور نہ جدا ہو اور نہ پھرے مگر ساتھ جواب کے اور ضمانت اور اقرار کیا اسکو پس درم دینے کا مال مسلمانون سے اور کیا نہین کام لیتا ہون مین کسی سے مگر ساتھ پورا کرنے بخشش کے پس لیکر معاہدی نے خط کو اور آیا اسکو لیکر دیوار شہر بناہ تک اور گفتگو کی انسے

اُنکی زبان مین اور کہا کہ مین بھیجا گیا ہون تمھارے پاس پس لٹکایا اُنھون نے اُسکے واسطے رسّی کو اور باندھا رسّی کو اُسکی کمر مین اور لے لیا اُسکو قوم نے اپنے پاس اور لیگئے نزدیک ہربیس کے پس سلام کیا اُسنے ہربیس کو اور دیا خط اُسکو پس بکا ہوے بطارقہ اور ملوک اور رؤسا لوگ اور پڑھکر سُنایا اُنکو ہربیس نے خط ابو عبیدہؓ بن الجراح کا **راوی** نے بسلسلۂ راویون کے **بیان** کیا ہے کہ کہا سفیانؓ بن خرزجہ نے کہ سوال کیا مین نے اپنے باپ خرزجہؓ بن عوف الازدی سے جو برابر فتوح ملک شام مین موجود ہے اس امر کا کہ کیونکر پڑھا ہربیس نے خط ابو عبیدہؓ بن الجراح کا حالانکہ وہ خط زبان عربی مین تھا پس کہا اُنھون نے کہ اے بیٹے میرے موجود تھا مین اُسدن کہ لکھا تھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے خط بنام اہل بعلبک کے اور صورت اُسکی یہ ہوئی کہ بُلایا تھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے ایک شخص نصرانی کو شام سے اور اُسکو کاتب اپنا مقرر کیا تھا کہ لکھوائے تھے اُس سے جسوقت چاہتے تھے بنام اہل روم کے اور نام اُسکا **قس** بن کورک یا جرجس تھا اور اللہ بڑا جاننے والا ہے پس جب پڑھا ہربیس نے اُس خط کو اپنی قوم پر کہا اُسنے کہ مشورہ دو تم مجکو اپنی رائے سے پس کہا بطریق صاحب مشورہ نے کہ میری رائے یہ ہے کہ نہ لڑین ہم اہل عرب سے کسواسطے کہ ہم طاقت اُنکے مقابلے کی نہین رکھتے ہین اور جب مصالحہ کر لینگے تو سوجاوینگے ہم بیچ فراخی اور فارغ البالی کے جیسا کہ سوئے اہل مکہ اور تدمر اور حوران اور بصرہ اور دمشق سوائے اُنکے اور جسنے مصالحہ کیا ہے اُس قوم سے اگر ہم لڑینگے اُنسے اور لینگے وہ ہمکو بیچ لڑائی کے تو مارڈالینگے وہ ہمارے بہتر لوگون کو اور غلام بنا دینگے ہمارے لڑکون کو اور عورتون کو اور صلح کرنا موافق تر ہے پس کہا ہربیس نے کہ نہ رحم کرین تیرے سر پر پس نہین دیکھا مین نے روم مین بڑا ڈرنے والا تجھسے اور کیونکر حکم کرتا ہے تو ہمکو اس امر کا کہ سپرد کرین ہم اپنا شہر مردم بازاری عرب کو خصوصاً اُس حالت مین کہ پہچان لیا ہے مین نے اُنکی لڑائی کو اور آزمایش کی ہے مین نے اُنکے حملون کی اور مین نے حملہ کیا تھا اُنکے لشکر کے حمایت کرنے والون پر میمنہ مین اور اگر حملہ کرتا مین میسرہ مین تو بھگا دیتا اُنکو پس کہا بطریق نے آیا فوج میمنہ اور قلب ڈرتی تھی تجھسے اور جدا ہو گئے اہل بعلبک دو گروہ پر ایک قوم طلب کرتی تھی صلح کو اور ایک قوم چاہتی تھی لڑائی کو اور بھاڑ کر ڈالا ہربیس نے خط کو معاہدی کے پاس اور حکم دیا اپنے غلامون کو کہ اُسکو باہر شہر کے کر دیوین اور آیا وہ ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس اور بیان کیا اُنسے سب حال قوم کا اور کہا کہ اکثر قوم نے چھوڑ دیا ہے تمسے لڑائی کو پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے مسلمانون سے کہ شدت اور سختی کرو تم اُنپر اور جان لو تم اس امر کو کہ یہ شہر تمھارے عمل اور شہرون کے بیچ مین ہے پس اگر باقی رہیگا یہ شہر تو ہوگا گران اُن لوگون پر جنھون نے تمسے مصالحہ اور معاہدہ کیا ہے یا نہ طاقت رکھینگے وہ سفر کرنے اور کسی امر کی پس پہنا صحابؓ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہتھیارون کو اور آگے بڑھے اور آوازین کھیل کود کی کین اُنپر رومیون نے اور لڑے وہ اور دشمن خدا ہربیس دائیں رکھا گیا تھا ایک تخت بڑے برج پر طرف نخلہ کے اور باندھے گئے زخم اُسکے اور اُسکے سر پر ایک صلیب جواہر کی تھی اور گرد اُسکے قوم از درہ اور اراجیہ اور ارمانیہ تھی جنکے جسمون پر زرہین طلائی اور اُنکے سرون پر لڑیان موتیون کی تھین اور اُنکی گردنون مین صلبان سونے کی اور جواہرات کی تھین اور اُنکے ہاتھون مین تیر اور کمان تھی **عامر** بن قیس نے **بیان** کیا ہے کہ تھا مین موجود بعلبک کی لڑائی مین اور مسلمان قریب شہر پناہ کے تھے اور رومیون کے تیر مثل بھیلی ہوئی ٹڈیون کے پڑتے تھے اور بعض لوگ عرب کے باہر سے ہتھیار کے تھے پس پہونچے اُنپر تیر قوم کے اور دیکھا مین نے ایک قوم کو دم سے کہ

گرتے تھے وہ بلندی شہر پناہ سے مثل چیونٹیوں کے خندق میں پس میں نے ایک شخص کے ان لوگوں سے جو گرتا تھا ساتھ
تلوار کے اس ارادے سے کہ ماروں میں اسکو پس چلا کر کہا اسنے فنون پس کہا میں نے افسوس ہے تجھ پر تیرے واسطے امان ہے پس
کمان میرے ڈال دیا ہے تجکو ہماری طرف شہر پناہ کے اوپر سے پس کلام کیا اسنے مجھسے زبان رومی میں اور نہ جانا میں نے کہ وہ کیا کہتا ہے
پس کھینچ لیگیا میں اسکو بجانب خیمہ سردار ابو عبیدہؓ بن الجراح کے اور کہا میں نے اسسے دعا دے کر کہ ای سردار طلب کرو تم
اس شخص کو جو پہچانتا ہو اس گبر کے کلام کو اسواسطے کہ میں نے دیکھا ہے قوم کو کہ بعض رومی بعض کو گرا دیتے ہیں بلندی شہر پناہ سے
پس بلایا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اپنے مترجم کو اور کہا اسسے کہ سوال کر تو اس سے پس سوال کیا ترجمان نے اور کہا اسسے کہ افسوس ہے
تجھ پر تیرے لیے امان ہے پس سچ بول تو ہمسے پس کہا اسنے کہ میں دیہاتی لوگوں سے ہوں پس جب سنا ہمنے تمھارے چلنے اور
پھرنے کو قفرین سے یکجا ہو کر چلے ہم لوگ دیہاتوں سے تاکہ پناہ لیویں ہم شہر میں اور آئی ایک جماعت کثیر ہم لوگوں سے بجانب
شہر پناہ کے اسواسطے کہ نہیں ہے ہمارے واسطے کوئی جگہ کہ رجوع کریں ہم طرف اسکے پس جب چلے تم لوگ واسطے لڑائی کے نکلے تمھارے
مقابلے کو لڑائی کو لوگ پس ڈھانپ لیا ان لوگوں نے پس جسوقت سخت ہوئی اوپر لڑائی اور آئے اوپر تمھارے لشکر سے دفع کیا بعض لوگوں نے
انمیں سے بعض ہم لوگوں کو اور گرا دیا تمھاری طرف پس جب سنا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال خوش ہوے اور کہا کہ امید
رکھتے ہیں ہم اس امر کی اللہ تعالے سے کہ انکو ہماری غنیمت کرے اور لیا لڑائی نے اپنی جگہ کو اور چلی چکی اسکی اور بلند ہوا شور و فریاد کا
اور گرد ہوے رومی اپنی شہر پناہ کے پس نہیں طاقت رکھتا تھا کوئی مسلمان انکے نزدیک جانے کی بسبب تیر اور پتھر اور ڈھلوا کے
پس مارے گئے مسلمانوں سے بارہ آدمی اور رومیوں سے بہت لوگ اور وہ جو گرے شہر پناہ کی بلندی سے اور پھرے مسلمان اپنے
قیامگاہ کی طرف اور نہیں تھا انکو قصد کھانے پانی میں سوائے روشن کرنے آگ کے بسبب شدت سردی کے پس رات گذرانی ہم لوگوں نے
درآنحالیکہ آگ روشن کرتے تھے ہم اور نوبت بہ نوبت نگاہبانی کرتے تھے اور اعلان کرتے تھے ہم ساتھ تہلیل اور تکبیر کے صبح تک پس
جب نماز صبح کی پڑھی ہمنے پکار کر کہا منادی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہے سردار کی طرف سے ہر مرد مسلمان پر
اس امر کی کہ نہ نکلے کوئی واسطے لڑائی اس قوم کے یہانتک کہ صبح کرے وہ اپنی جگہ میں اور تیار کرے اپنے واسطے نان خورش گرم کو
تاکہ ہووے وہ قوت دینے والی دشمن کی لڑائی پر پس دوڑے ہم لوگ واسطے اصلاح اپنے کاموں کے اور دیکھا اہل بعلبک نے ہمارے توقف
اور ٹھہر جانے کو اپنی لڑائی سے اور گمان کیا انھوں نے اس امر کو ہماری عاجزی سے پس امید کی انھوں نے ہم میں اور پکار کر کہا انسے ہرمز ملعون نے
کہ نکلو تم انکی طرف پس نہیں جانا ہے مگر یہ کہ دروازے شہر کے کھولے گئے اور نکلے سوار اور پیدل مثل ٹڈیوں پھیلی ہوئی کے
اور بعض یاروں نے بڑھایا تھا اپنے ہاتھ کو کھانے کی طرف اور بعض پکاتے تھے کلیجا اور بعض فارغ ہو چکے تھے پس اسوقت
پکار کر کہا پکارنے والے نے کہ ای گروہ اللہ کے چلو چلو دشمن پر اور لو تم قوم کو قبل اسکے کہ ہجوم کرے اوپر تمہارے وہ تمیم حمرا ان میں اسد حضرمی نے
بیان کیا ہے کہ تھا میرے پاس ایک کلیجہ کہ پکاتا تھا میں اسکو اپنے ساتھیوں کے واسطے اور رکھا تھا میں نے زیتون کے ساتھ اسکو خوش
کرنے آواز چلو چلو کی واقع ہوئی پس قسم ہے خدا کی کہ نہیں رعایت کی میں نے اسکی تا اینکہ نکال لیا میں نے اسکو آگ سے اور لے لیا اس سے

ایک ٹکڑا اور ڈال دیا میں نے اسکو روغن زیت میں اور لیگیا میں اسکو اپنے منھ میں جلدی سے اور مارا میں نے اپنے ہاتھ کو گھوڑے کی
باگ میں پس سوار ہوا میں اور حملہ کیا رومیوں پر پس قسم ہے خدا کی کہ نہیں خبردار ہوا میں اپنی ذات سے تا اینکہ ہو گیا میں بیچ میں رومیوں کے
اسواسطے کہ وہ ناگاہ در آئے ہیر ہمارے لشکر میں اور گویا تھے وہ ایک ٹکڑا اندھیری رات کا پس نظر نہ آتا تھا میں اُنکو عمود سے اور
دھوکر کھاتا تھا میں اُنپر تا اینکہ بھاگے وہ اور دیکھا میں نے گروہ مسلمانوں کو متفرق اور جدا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بلند اور
کھڑا کیا تھا اپنے نشان کو اور لوگ دوڑ کر جاتے تھے اسکی طرف اور مشرکین ہمارے لشکر کے بیچ میں تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح پکار کر
کہتے تھے کہ آؤ اے جوانان عرب کے آج کا دن ہے کا دن ہے اچھی طرح سے جنبش دو اپنی اسپ اور طمع کو پس نہ دیکھو گے تم اپنے میں خوف اور بزدلی اور
ضعف کو اور اعتماد کرو تم اس امر سے کہ مشہور اور منتشر ہو کر تمھارا اس باب میں کہ اہل بعلبک غالب ہو گئے تمھاری زمین اور اہل و عیال
پر اور گرو ہو گئے وہ اس چیز کے جو تمھارے لشکر میں ہے **مطرف** رض بن عبد اللہ تمیمی نے **بیان** کیا ہے کہ موجود تھا میں بعلبک کی
لڑائی کے دن اور گروہ ہمارے بنی تمیم اکثر پیدل تھے اور پکار کر کہا ہمکو پکارنے والے نے کہ یا تمیم پس ڈال دیا ہم نے اپنی ذاتوں کو
قوم روم پر سب کے آگے پس دوڑے اسلمین قبیلے اور ملایا آپس میں ایک نے دوسرے کو اور ہر گروہ پہنچتا تھا اپنی اصل طرف
اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے شدت صبر رومیوں کو مسلمانوں کی لڑائی پر پس حملہ کیا انھوں نے
سواروں پر اور گھیر لیا رومیوں کو اور تھے منجملہ گروہ ہمراہی اُنکے عمرو بن معدیکرب الزبیدی اور عبد الرحمن بن ابی بکرۃ الحارثی
اور مالک اشتر النخعی اور ضرار بن الازور اور ذو الکلاع الحمیری پس تحقیق یہ لوگ آزمائش کیے گئے بلائے نیک میں اور انھوں نے
رومیوں میں وہ کام کیا جو لکڑی آگ میں کام کرتی ہے اور نہیں یا یا رومیوں نے کسی کو حرم اور اولاد مسلمین سے اور نہیں لیا انھوں نے
مگر اسباب اور کپڑے اور غلہ اور کھانا اور داخل ہوئے وہ شہر میں اور بند کر لیا دروازوں کو اور امید کی مسلمانوں میں اور جرأت کی انسے
لڑنے میں پس جب دیکھا مسلمانوں نے ایسے کام انکے بھرے وہ بجانب اپنے لشکر کے اور روغن کی آگ اور باندھا خیمگیوں کو اور علاج کیا خیموں کا
اور دفن کیا اپنے مردوں کو پس وہ جو بچ رہے گئے پہلے دن وقت آخر کے رومیوں کے آٹھ آدمی اور رہا تھا انکے غلام تھے پس جب رات ہوئی
یکجا ہوئے رئیس مسلمانوں کے اور بڑے بڑے سو محمد بن ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا انھوں نے کہ اے سردار بتحقیق دیکھا تم نے اس
چیز کو جو آئی ہمیر آج کے دن قوم کے کردار سے پس کیا کام کرنے کا ارادہ کیا ہے تم نے اور کیا رائے ہے تمھاری رحم کرے اللہ تم پر پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ یہ ایک فتنہ تھا جو لکھا تھا اللہ تعالی نے ہمارے اوپر اور یہ مراد ہے اللہ کہ ابتدا کرتا ہے اللہ تعالی اُن لوگوں
کے واسطے جو ہم میں سے مارے گئے ہیں اور قوم کل ضرور ہمسے لڑینگے اور رائے میری یہ ہے کہ تم لوگ دور ہو جاؤ مع اپنے خیموں اور خرگاہوں اور
جماعتوں کے شہر سے بقدر ایک میل کے تاکہ ہو جاوے تمھارے واسطے جگہ گھوڑے دوڑانے اور باز رکھنے کی اور مدد ہوتی ہے
اللہ تعالی کی نزدیک سے پھر بلایا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عدوی کو اور بنایا ایک نشان رات کو اور سردار مقرر کیا اُنکو
پانچ سو سوار اور تین سو پیدل برادر حکم کیا اُنکو کہ اتریں وہ میدان میں اور لڑیں وہ درواں جبلی پر اور باز رکھیں اُنکو مسلمانوں سے
تاکہ متفرق ہو جاوے جماعت اُنکی اور ہو جاویں وہ منتشر اور پراگندہ اور وصیت کی اُنکو مسلمانوں کے واسطے سعید نے کہا

کرینگے کفایت کرونگا تمھارے واسطے اگرچاہا اللہ تعالے نے اور نہین قوت اور طاقت ہی مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر بلایا ابو عبیدہ
بن الجراح نے ضرار کو اور بنایا اُنکے لیئے ایک نشان سرداری کا تین سو سوار اور دو سو پیدل برابر روانہ کیا اُنکو دروازہ شام پر اور
حکم کیا اُنکو طرف اُن لوگون کے جو اس دروازہ مین تھے پس روانہ ہوئے وہ جیسا کہ حکم دیا تھا اُنکو جب صبح کی مسلمانون نے نماز صبح کی بڑھائی
ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کو تاریکی شب مین اور پہنچے اُنھون نے ہتھیار اپنے پہن جب آفتاب قریب طلوع کے ہوا کھولا گیا
دروازہ شہر کا ابو عبیدہ بن الجراح اور تھے اور نکلے لوگ اسطے لڑائی کے اور صف بندی کی اپنے ساتھیون کی ابو عبیدہ
بن الجراح نے اور دیکھتے تھے کثرت اُن لوگون کی جو شہر سے اُنکی طرف نکلے تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح مشورہ کرتے تھے اپنے
ساتھیون سے لڑائی کے باب مین اور قوم روم پورے ہوتے جاتے تھے گرد اپنے بطریق کے اور وہ کہتا تھا اُسسے کہ اے گروہ نصرانیہ کے وہ لوگ
تمسے پہلے تھے تحقیق بزدلی اور خوف کیا اُنھون نے عرب کی لڑائی سے اور تمنے ہبہ کر دیا ہے اپنی جانون کو مسیح کے واسطے اور تم حمایت
اور نگہبانی کرتے ہو اپنے دین اور اپنی اور ملک کی پس کہا بڑے لوگون نے قوم کے کہ اے سردار خوش رکھ تو اپنی جان اور
ہمکو دیکھا ہے اپنی آنکھ سے تحقیق ہم لڑے تھے عرب سے قبل اسکے اور آگاہ ہونے کے اُنکی لڑائی سے اور اب جان پہچان گئے ہم اُنکی لڑائی کو
اور معلوم کیا ہم نے کہ وہ ایسی قوم ہین کہ ہو نہین تم نے اُنسے کیا اُنھون نے لڑائی کو تو نہ تھے زیادہ تر سخت ہمسے اور نہ بڑے صبر کرنے والے
ہمسے اور اُنمین کا مرد لڑتا تھا تین مردون کے اور نہین ہم مین ایک کے پاس مگر ایک کپڑا جس سے چھپاتا ہے وہ اپنے بدن کو
یا بستین ہے اور محتاجگی استرا پہننے کے اور ہم ایسی قوم ہین کہ ہمارے پاس پوری زرہین اور دوہرے جوشن اور
مضبوط خود ہین علاوہ اسکے ہم جان دیتے ہین اُس لڑائی لڑنے مین جس مین دیکھی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کثرت رومیون کی بکار
اپنی بلند آواز سے اور کہا کہ اے گروہ مسلمانون نہ خوف اور نہ بزدلی کرو تم کہ جاتی رہے ہوا تمھاری اور گر جائے ہیبت تمھاری اور
غرب مثل ہو جاؤ تم لوگون کے نزدیک اس امر مین کہ اہل بعلبک جھگڑا دیا تمکو اور خونریزی کی تمھاری اُنھون نے پس صبر کرو تم بسوا سطے کہ
اللہ تعالے نے وعدہ نیک فرمایا ہے صابرون کے واسطے پس کہا مسلمانون نے کہ اے سردار تربیت صرف کرینگے ہم کوشش کو پھر رومیون کے دلون مین
داخل ہوئی طمع اور امید مسلمانون کے متعلق اس امر مین جو بیان کیا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ موجود تھا مین بعلبک مین اور نکلے وہان سے لوگ
ہماری طرف دوسرے رومیون اور اُنکو زیادہ طمع اور امید ہو گئی تھی ہم مین اور ارادہ مضبوط کیا تھا اُنھون نے حملے کا ہم پر اور مین زخمی اور
زخم میرے دائین بازو مین تھا اور مین اپنے کو چھپتا دیکھتا تھا اور تلوار اُٹھاتا تھا بائین ہاتھ سے پیادہ ہو گیا مین اُتر کر اپنے گھوڑے سے
اور نکلا اپنے ساتھیون کے بیچ سے اور کہا اپنے دل مین اگر خدا میرے لیئے کوئی راہ نکالیگا تو اُس سے پس ضرور قدرت ہوگی مجکو اُسکے دفع کرنے کی اپنی
ذات سے پھر مین بجانب بندی ہو گئے اور جو طمع کیا اُسپر اور بلند ہوا مین دونون لشکرون پر اور دیکھتا تھا مین اُنکی لڑائی کو
اور رومیون نے طمع کی تھی مسلمانون مین اور مسلمان پکارتے تھے اللہ اکبر اور ابو عبیدہ بن الجراح وعدہ کرتے تھے اُنسے ساتھ مدد کے اور
قبائل اور گروہ مسلمانون سے اظہار فتح اور لڑائی کا کرتے تھے اور مین دیکھتا تھا اُنھون کو خود اور ڈھال پر اور خونخوار یان اُڑتی تھین
اُسکی آگ سے اور باہم مل گئے تھے دونون فریق یہان تک کہ نہین فرق ہوتا تھا کسی سے سوا سعید بن زید اور ضرار بن الازور کا بندہ دلاور

حالانکہ سردار مسلمانون کے اسطرح کی لڑائی مین مین پھر جلدی کی مین نے بجانب درختون کی چڑھون کے کہ توڑتا تھا مین انکو اور رکھتا تھا
ایک لکڑی کو دوسری پر اور قصد کیا مین نے بجانب سنگ چقماق کے اور روشن کیا مین نے آگ کو پس شعلہ زن ہوئی آگ اور رکھا
مین نے ایک ہری لکڑی کو خشک لکڑی پر پس بلند ہوا دھوان اور تھی یہ بات ہماری نشانی اور پہچان سے کہ جس وقت ہم چاہتے تھے
اکٹھا ہونا بعض کا طرف بعض کے ملک شام مین تو رات کو آگ روشن کرتے تھے اور دن کو دھوان بلند کرتے تھے پس تھوڑے عرصے مین
بلند ہوا دھوان اور چڑھا وہ کرانون آسمانو تمین تا انیکہ دیکھا اُسکی طرف سعید بن زید اور اُنکے ساتھی اور ضرار بن الازور اور اُنکے
ہمراہیان نے پس پکارا بعضون نے بعضون کو کہ پہونچو اور خبر لو تم سردار کی رحم کرے اللہ تم پر اسواسطے کہ نہین ہی یہ دھوان
مگر کسی بڑے امر پر اور بہتر یہ ہی کہ ہو جاوین ہم سب ایک جگہ مین پس جلدی سوار ہوئے قوم اپنے گھوڑون پر اور چلے یہانتک کہ قریب
پہونچے مسلمانون کے اور وہ لڑائی سخت اور اندوہ عظیم مین تھے اور تلوارین چمکتی تھین اور سر لوگون کے کٹتے تھے اور جیڑا اُنپر گری ہو گیا تھا
اور دشوار ہو گیا تھا اُنپر کام اور صبر اور بلند ہوا تھا دن اور لے لیا تھا اُنکو گھبراہٹ لڑائی نے اور آئی تھی مشرکین پر بلا کی اور
روشن کی گئی تھی اُنمین آگ لڑائی کی اور پہونچی تھین جانین حلقون مین اور کام کیا تھا شمشیرہاے برندہ نے اور ہر شخص
اپنے نزدیکی کے مقابلے مین صبر کرنے والا تھا کہ دفعتہً پکارا اُنمین غیب کے آواز دینے والے نے کہ خذل اللہ الکافر و نصر الی الف اور
نکلا و ظاہر ہوے سعید بن زید اور ضرار بن الازور آگے قوم کے اور راست کیا تھا اُنھون نے نیزون کو اور نکال لیا تھا تلوارون
میان سے اور زمین جنبش کرتی تھی اُن دونون کے نیچے اور یقین کیا تھا رومیون نے اپنے غالب ہو جانے کا کہ اسی وقت ظاہر ہوے
اُنپر نشان مسلمین اور گروہ گروہ لشکر موحدین کے پس تو جہ کی اُنھون نے واسطے دریافت حال کے کہ دفعتہً دیکھا اُنھون نے مسلمانون کو
اپنے پیچھے کہ حائل ہو گئے وہ آگے اور اُنکی عورتون اور اولاد کے بیچ مین پس تباہ کی اُنھون نے ساتھ سختی اور ہلاکی کے اور نقصان کے
اور جانا اُنھون نے کہ مسلمانون کی مدد آگئی ہی اور فریب اور جرات کیا ہی اُنکے بطارقہ نے پس جب دیکھا اُنکے سردار نے بجانب اُنکے
مقابلہ کرنے کے ڈانٹا اُنکو اور کہا کہ سختی ہو تم پر نہ پھرو تم بجانب شہر کے حائل ہو گیا ہی لشکر تمھارے اور شہر کے بیچ مین اور یہ بات
مکر و فریب اہل عرب سے ہی پس جب سنی مسلمانون نے یہ گفتگو گھیر لیا اُنکو بطارقہ کو مثل حلقہ مدور کے در آنحالیکہ حمایت کرتے تھے
بعض اُنمین کے بعض کی پس نکلا بطریق مع اپنی قوم کے بائین جانب مسلمانون کی بطرف پہاڑ کے اور سعید اور ضرار مع اپنے
لشکر کے آتے تھے دائین جانب شہر پناہ سے پس تعاقب کیا اُنکا مسلمانون نے تا انیکہ چڑھ گئے وہ پہاڑ پر اور پناہ لینا چاہا
رومیون نے بیچ ایک حصار کے پہاڑ مین اور تھی وہ جگہ مضبوط اور لوگون سے خالی تھی پس بیٹھ رہی قوم نے طرف اُسکے اور در آئے
بطور پناہ کے اُنمین اور مسلمانون سے جنسے تعاقب کیا تھا اُنکا وہ سعید ابن زید تھے مع پانچ سو سوار کے جو اُنکے ساتھ تھے اور
حال یہ ہوا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے جب دیکھا ہزیمت روم کو در نہضت بجا لائے اور ارکاب رکھنے اپنی جانون کو پکار کر کہا کہ اے
گروہ مسلمانون کے پیچھا کرے اُنکا کوئی تم مین سے اور نہ تعلق کرے اور جدا ہو کوئی تم مین کا اسواسطے کہ مین ڈرتا ہون اس امر سے
کہ ہووے بہتر ہزیمت روم کی مکر اور فریب تمھارے لیے تا انیکہ جب متفرق ہو جاوے جماعت تمھاری تو پھرین تمھاری طرف اور

سعید بن زید نے نہین سنا تھا آواز ابو عبیدہ بن الجراح کو اور اگر سنتے وہ آواز کو تو نہ تعاقب کرتے قوم کا اور نہ جاتے انکے
پیچھے اور نہین جانا سعید نے مگر یہ کہ مسلمان سب کے سب آنمین مل گئے ہین اور پوچھا کیا ہی انکے نشان قدم کا پس جب پناہ لی بطریق اور
بڑے بڑے لوگون نے اس حصار مین کہا سعید بن زید نے کہ اللہ تعالی نے ارادہ ہلاکی اس گروہ کا کیا ہی پس پھیر لو انکو ہر طرف سے اور
نہ چھوڑو کسی کو انمین سے کہ نکالے سر کو اپنے ساتھیون سے تاکہ ملجا وین اگر تم مین مسلمان اور معلوم ہو تمکو یہ تجویز اور رائے سردار کی پھر آئے
سعید ایک بڑے مرتبے والے شخص کے پاس مسلمانون سے اور کہا کہ تم میرے قائم مقام رہو یہانتک کہ جاؤن مین اور دریافت
کرون رائے سردار کی ان رومیون کے مقدمے مین پھر لیا سعید نے قریب بیس سوار کے اپنے ہمراہیون سے اور چلے تا انکہ آملے
وہ مسلمانون کی طرف پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکے طرف کہا انا للہ وانا الیہ راجعون گئے قسم ہی خدا کی مسلمان پس
آگے آئے انکے اور پوچھا کہ ای سعید کہان ہین لوگ ہمراہی تمھارے اور کیا کام کیا تمنے انکے ساتھ پس کہا سعید نے
کہ بشارت ہو تمکو ای سردار کہ مسلمان ساتھ بہتری اور سلامتی کے ہین اور محاصرہ کیا ہی انھون نے دشمنان خدا کو ایک حصار
مین بیان کیا سب حال اور کہا کہ جب پیر کی مجھپر پہونچے خبر مسلمانون نے اترامین خود پہاڑ سے تاکہ دریافت کرون مین خبر
مسلمانون کی اور تمھاری تجویز کو رومیون کے مقدمے مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ شکر اور تعریف ہی
اس خدا کی جسنے بھگا دیا انکو انکے گھرون سے اور انکی جگہ سے انکو ضعیف دی پھر کہا انھون نے سعید اور ضرار سے کہ کیا مخالفت
تھی تمھاری میرے ساتھ رحمت کرے اللہ تمپر آیا نہین حکم دیا تھا مین نے تم دونون کو ٹھہرنے کے لیے شہر کے دروازے پر اور بازار طعنے
قوم کے پس کس چیز نے تمکو میرے نزدیک کر دیا پس بتحقیق بیقرار کر دیا تم دونون نے میرے دل اور میرے ساتھیون کے دلون کو اور گمان کیا
مین نے کہ تمھارے ہمراہی مسلمان ہلاک ہو گئے اور شہر والون نے مکر اور فریب کیا تمسے اور اسی امر نے باز رکھا تمکو تعاقب کرنے سے یہانتک
تا انکہ چڑھ گئے وہ پہاڑ پر پس کہا سعید نے کہ ای سردار نہین نافرمانی کی مینے تمھاری کسی امر مین اور نہین مخالفت کی
مینے تمسے کسی قول مین اور ہم ٹھہرے تھے جسطرح سے کہ تمنے حکم دیا تھا کہ دفعۃً دیکھا ہمنے ایک دھوین کو کہ بلند ہوئی گرد اسکی اور
دیکھائی دیا ہمکو ظاہر ہونا اسکا پس کہا ہمنے کہ یہ ایک سخت اور بڑا کام ہی کارہائے رومیون سے یا نشانی پکارنے کی ہی مسلمانون کو
پس جلدی آئے ہم تمھاری طرف یہانتک کہ ہوا وہ جو دیکھا تمنے اور ہم ڈرے اس امر کو کہ ٹھہرے رہین اپنی جگہ پر اور ہوین مخالف
کرنے والے تمھارے حکم کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر وما توفیقی الا باللہ قسم ہی خدا کی کہ آپڑے تھے رومی
ہمپر اور حملہ کیا تھا ہمارے لشکر پر تا انیکہ کہا تھا مین نے اپنے دل مین کہ کاش ہوتا ہمارے واسطے کوئی چلا کر پکارنے والا کہ پکارتا
وہ سعید اور ضرار انکے ساتھیون کو مسلمانون سے کہ ہوتے وہ ہمارے ساتھ اور ہوتا کوئی ایسا کہ چڑھ جاتا اس پہاڑ پر اور دعوان
کرتا اور دیکھتے وہ دھوین کو اور آتے ہمارے پاس پس کہا سعید بن زید نے قسم ہی خدا کی کہ دیکھا مین نے آگ کو پہاڑ پر اور
دھوان اسکا بہونچا تھا بجانب ابر آسمان کے اور اسی ذکر مین پکارا ابو عبیدہ بن الجراح نے لشکر مین کہ ای
گروہ مسلمانون کے جس شخص نے تم مین سے روشن کیا تھا آگ کو پس آوے وہ سردار کے پاس سہیل بن صباح نے

بیان کیا ہی کہ جب سنا مین نے آواز کو اور وہ قسم دیتے تھے ہمکو اللہ غالب اور بزرگ اور حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور
مین پھر آچکا تھا لشکر مین بعد عزیمت قوم روم کے پس جواب دیا مین نے پکارنے والے کو اور آیا مین سردار کے پاس اور کہا
مین نے کہ یہ کام مین نے کیا ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ کیا باعث ہوئی تمکو اسپر پس مین نے اپنا سب
قصہ بیان کیا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بتحقیق توفیق دیا تمکو اللہ تعالے نے بجانب جنت کے پس
احتیاط کرو تم بعد اسکے نئی بات کرنے مین بدون حکم اپنے سردار کے پس ابو عبیدہ بن الجراح سہیل بن صباح سے یہ باتین
کر رہے تھے کہ دفعۃً ایک شخص مسلمانون سے اترا پہاڑ سے اور پکارا اُسنے کہ جلو جلو پہونچو اور خبر لو اپنے بھائیون کی پس بتحقیق
گھیر لیا ہی انکو رومیون نے اور وہ شدت لڑائی اور بڑے اندوہ اور سختی مین ہین اور حال یہ ہوا کہ جب بطریق ملعون نے دیکھی قلت
مسلمانون کی جو اسکو گھیرے تھے پس پکار کر کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ لکلو تم اس تھوڑے گروہ کی طرف جنسے احاطہ کیا ہی تمکو پس
مار ڈالو انکو اور پھر چلو تہمکو اور اگر مار ڈالوگے تم انکو توڑ دوگے تم عرب کی تیزی کو اور پلٹ جاوینگے وہ تمھارے یہان سے
مصعب بن ابن عدی تنوخی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین بروز لڑائی بعلبک کے بیچ ہمارا میان سعید بن زید کے اور ہم گھیرے
ہوئے تھے بطریق اور رومیون کو حصار مین اور ہم قریب پانچ سو کے تھے پس نہین خبردار ہوے ہم مگر اس حال مین کہ بطریق
اور ساتھی اُسکے دوڑے ہماری طرف ہر جگہ سے پس پکارا اُسنے ایک دوسرے کو اور یکجا ہوگئے ہم سب اور قسم ہی خدا کی کہ موجود تھا
مین اکثر وقایع شام اور لڑائی رومیون مین پس نہین دیکھا تھا مین نے شدید اور سخت تر اُن لوگون سے جو سردار بعلبک کے
ساتھ تھے اور ثابت اور قائم تر انسے لوہے کے بیچ درآنے مین قسم ہی خدا کی کہ دفعۃً ہجوم کیا اُنھون نے ہمپر اور پھیل گئے وہ گرد
ہمارے تا انیکہ گھیر لیا اُنھون نے ہمکو بعد اسکے کہ ہم انکو گھیرے ہوے تھے اور تھی نشانی ہماری اُسدن آپسمین یہ کلام الصبر
یعقبہ الظفر اور ہم اسی شدت لڑائی مین تھے کہ دفعۃً سنا ہمنے ایک آواز بلند کو کہ بھر لیا تھا اُسنے پہاڑ کو ان الفاظ سے آمین

رجل یہیب لفسہ للہ تعالی ولرسولہ وللمومنین فانہم بالقرب منا ولا یعلمون ما نزل بنا پس جب سنا مین نے آواز کو
دیا مین نے اپنے گھوڑے کے پہلو کو اور گرم کیا مین نے اُسکو کوڑے سے اور تھا وہ گھوڑا مثل پہاڑ کے کہ برابری کرتا تھا
ہوا کی پس نکلا وہ مثل بجلی کے اور نہ مل سکا مجھسے کوئی رومی مگر گرد کو بعد اسکے کہ مار ڈالا تھا مین نے اُنمین سے دو شخص کو
اور دیکھا مین نے گھوڑے کو کہ وہ اچک جاتا تھا بڑے پتھر کو اور چلتا تھا وہ جیسے دشوار پرتا انیکہ قریب پہونچا مین مسلمانونکے
پس پکار کر کہا مین نے اُنسے چلو چلو پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آواز کو پکارا اُنھون نے
تیر اندازون کو پس آئے اُنکے پاس منجملہ تیر اندازون کے ایک سو تیر انداز جنکے پاس کمانین عربی تھین پس بلایا اور
ساتھ کیا اُنکو سعید بن زید کے اور کہا اُنسے کہ جاملو تم اپنے ساتھیون مین قبل اسکے کہ آوے دشمن اُنکی طرف پھر ملا یا فرار
مین الازدر کو اور کہا اُنسے کہ قوت دو تم اپنے بھائی سعید کو پس روانہ ہوے وہ پہاڑ کے چوٹی پر اور قریب رومیون کے پہونچے
اور وہ گھیرے ہوے تھے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابو زید بن عامر زبیدی نے بیان کیا ہی

کہ مین موجود تھا اُس لڑائی مین ہمراہیان سعید بن زید مین اور گھیر لیا تھا ہمکو رومیون نے اور صبر کیا تھا ہمنے اُنکے مقابلے مین
مثل بڑے مرتبے والون کے اور زمین پر گرکے بیہوش ہوگئے تھے ہم مین سے ستر آدمی مردہ اور زخمی ہوکر اور ہم سختی اور تنگی مین تھے
اور ایسا اور طمع کی تھی رومیون نے ہم مین تا اینکہ سُنی ہمنے آواز تکبیر اور تفیر کو پس جب قریب آئے نشان مسلمانون کے پھیر
رومی پیچھے کو در آنحالیکہ پیٹھ دینے والے تھے وہ بطرف حصار کے اور جا ملے ہم اُنکے پیچھے لوگون مین اور بہت لوگ اُنمین سے
مارے گئے اور زخمی ہوے بسبب کثرت کے اور پناہ لی اُنھون نے حصار مین اور گھیر لیا ہمارے ساتھیون نے اُنکو اور نہین چھوڑا ہمنے
کسی کو اُنمین سے اس امر پر کہ نکالے اپنے سر کو حصار سے بسبب خوف تیر کے اور پہونچی خبر ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو
اُن لوگون کی جو شہید ہوے مسلمانون سے اور جو مارڈالے گئے مشرکین سے اور یہ کہ گھیر لی گئی قوم روم اور نہین ہی اُنکے نزدیک
کھانا اور پانی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ شکر اور تعریف ہی اُس خدا کی جسنے متفرق کردیا اُنکو بعد مجتمع ہونے کے
پھر پڑھا اُنھون نے یہ آیت وَحِيلَ بَيْنَهُمْ الآخر تک پھر آئے وہ مسلمانون کے پاس اور کہا اُنسے کہ پھر چلو تم اپنی جگہون پر
اور کھڑے کرو تم گرد شہر کے خیمون کو سوا سطے کہ اللہ تعالے نے مکر کیا تمھارے دشمنون پر اور وفا کیا اُسنے تمسے اپنے
وعدہ کو ذلک بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولی لہم پس پھر آئے مسلمان اپنی جگہون پر جہان تھے
وہ پہلی مرتبہ اور کھڑا کیا اپنے خیمون کو اور مقرر کیا اور بھیجا اُنھون نے لشکر طلایہ کو اور بھیجا چراگاہ کی طرف اپنے
اونٹون کو اور روانہ کیا واسطے لکڑی لانے کے اپنے غلامون کو پھر روشن کیا اُنھون نے اپنی آگ کو اور جانا رہا
اُنسے ڈر اور حاصل ہوئی اُنکو طمانیت اور بعلبک کے لوگ چڑھے شہر بناء پر اور شور اور فریاد کی اُنھون نے اپنی زبان مین
پس سوال کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اپنے مترجم سے شرح اُنکے کلام کا پس کہا مترجم نے کہ اے سردار وہ بیان کرتے ہین
اوپر کی سختی اور مصیبت کو اور تباہ ہونا اپنے ملک اور گھر بار اور فنا اور معدوم ہونا اپنے لوگون کا وقت آنے اہل عرب سے
اُنکے ملک مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نزدیک ہوا وقت شام کا پس کہلا بھیجا ابو عبیدہؓ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے سعیدؓ بن زید کے پاس کہ احتیاط رکھو تم اپنے ہمراہی مسلمانون پر اور کوشش کرو تم رحمت کرے اللہ تمپر
اس امر کی کہ نہ جاتا رہے تمسے قوم کا کوئی شخص اور نہ وسعت دو تم جگہ کو واسطے محصورین کے اسقدر کہ بھاگ جاوے کوئی
اُنمین کا پس تعبیت کرے اس پہلی کی دوسرا اُنکا اور ہووے یہ امر مثل اُسکے کہ حاصل ہوئی کسی شخص کے ہاتھ مین کوئی چیز
اور ضائع کردیا اُسنے اُس چیز کو پس جب آیا ایلچی پیام لیکر سعیدؓ کے پاس وصیت کی اُنھون نے اپنے ساتھیون کو اس امر کی
کہ نہ نکلین وہ واسطے تلاش لکڑی کے مگر سو آدمی مسلح اور نہ دو رجاوین پس نکلی قوم واسطے لکڑی کے جیسا کہ حکم کیا تھا سعیدؓ نے
اُنکو اور روشن کیا اُنھون نے آگ کو اور رات گذرانی درآنحالیکہ وہ تکبیر اور تہلیل کہتے تھے اور گرد حصار کے گھومتے تھے پس جب
دیکھا لطریق نے اس حال کو آیا وہ اپنی قوم کے پاس اور کہا اُسنے کہ سختی ہو تمپر بتحقیق بری تدبیر کی ہمنے اور خطا کی ہمنے
رائے مین اور نہین ہی ہمارے واسطے مدد اور نہ یاری کرنے والا اور بندا درقید کیا ہی اہل عرب نے ہمکو اس جگہ تنگ مین

اور نہین ہی ہمارے نزدیک کھانا اور پانی اور اگر رہا یہ معاملہ ہمپر دوسرے دن تک گھٹ جائینگی قوتین ہماری اور مر جائینگے
ضعیف لوگ اور ہلاک ہو جائینگے گھوڑے ہمارے اور اگر سپر دکیا ہمنے اپنے تئین باکراہ پس مار ڈالے جائینگے ہم سب کے سب
پس کہا بطارقہ نے کہ تو نے کیا تجویز کی ہی کہ ہم اسکو کرین پس کہا اُسنے کہ میری راے یہ ہی کہ مکر اور حیلہ کرین ہم اہل عرب سے
اور درخواست کرین مین اُنسے صلح کی اپنے اور اہل شہر کے واسطے جسطرح سے کہ وہ چاہین اور ضمانت کرون مین اُنکے اسلئے اس امر کی
کہ کھول دونگا مین اُنکے واسطے شہر کو جیسا کہ اُنکو منظور ہوگا اور ہو جائینگے ہم اُنکی ذمہ داری مین پس جب داخل ہونگے ہم
شہر مین لڑینگے ہم اُنسے شہر پناہ کی دیوار پر اور بھیجینگے ہم کسی کو حاکم عین الجر اور حاکم جوسیہ کے پاس پس شاید کہ وہ دونون
آوینگے ہماری مدد دہی کو پس لڑینگے وہ شہر کے باہر سے اور ہم شہر پناہ کے اوپر سے اور اب کی بار کفایت کرینگے ہمکو مسیح
پس کہا قوم نے کہ ای سردار حاکم جوسیہ کا کبھی تیری کمک کو نہ آویگا اسواسطے کہ وہ اپنے کام مین ہی اور کبھی وہ بھی
محصور ہوا تھا جیسے کہ ہم محصور ہوے ہین اور ہمنے سنا تھا قبل آنے اہل عرب کے ہمارے اوپر یہ بات کہ اُنھون نے مقاطعا
کر لیا ہی حاکم جوسیہ سے اور اُسکو قوت اور طاقت عرب سے لڑنے کی نہین ہی اور حاکم عین الجر کا حال یہ ہی کہ وہ دیندار اور
زاہد ہی اور اُسمین جرات لڑائی کی نہین ہی اور نہ اوسکے پاس لشکر ہی اور جو لوگ اُسکے شہر مین ہین وہ تاجر اور سوداگر ہین اور
پھیلے ہوے ہین انتہا اور حدود ملک شام مین اور ہم اُنکو داخل صلح اہل عرب مین جانتے ہین پس تجویز کر تو اپنی راے
اپنے اور ہمارے اور رعیت کے واسطے وہ چیز جسمین بہتری ہو پس منظور کیا اُسنے اُنکے مطلب کو اور جب صبح ہوئی آیا اور بیٹھا
وہ حصار کی دیوار پر اور کہا اُسنے کہ ای گروہ عرب کے آیا نہین ہی تم مین کوئی ایسا شخص جو سمجھے میرے کلام کو اور مین سر
بطارقہ ہون پس سُنا اس کلام کو بعض ترجمان نے جو ساتھ سعید رضی ابن زید کے تھا پس آیا وہ اُنکے پاس اور کہا کہ ای سردار یہ سر
ہر بیس ہی حاکم قوم کا اور وہ استدعا کرتا ہی تمسے بات چیت کی پس کہا سعید رضی نے کہ جا تو نزدیک اُسکے اور سوال کر کہ کیا کہتا ہی
پس کہا اس شخص نے ہربیس سے کہ تو کیا چاہتا ہی ہربیس نے کہا کہ تمھارے سردار پناہ دیون مجکو اپنے ساتھی تیر اندازون سے
اور نزدیک ہون مجھسے پس گفتگو کرون مین اُنسے پس بیان کیا ترجمان نے یہ مقولہ اُسکا سعید بن زید سے پس کہا سعید نے کہ
نہ بزرگی ہو اسکو اگر اُسکا کچھ مطلب ہی تو آوے وہ میرے پاس بحالت خواری اور ذلت کے تا اینکہ گفتگو کرون مین اُسسے پس کہا ہربیس نے
ترجمان سے کہ کیونکر آؤن مین اُنکے پاس حالانکہ میرے اُنکے لڑائی ہی پس ڈرتا ہون مین اس امر سے کہ مار ڈالینگے وہ مجکو پس کہا ترجمان نے
کہ مین امان لے لونگا تیرے واسطے اُنسے کہ اہل عرب نہین جور و ستم کرتے ہین جب وہ امان دیتے ہین اور نہین توڑتے ہین عہد کو جسوقت
کہ عہد کرتے ہین پس کہا بطریق نے ہان سچ ہی ایسے ہی حالات اُنکے ہمنے سنے ہین اور مین چاہتا ہون کہ طلب ضبوطی کرون اپنی
ذات کے واسطے اور لیون تجھسے عہد کو اور رہو جاؤن اُنکی ذمہ داری مین اسواسطے کہ وہ امانت دار ہین اور سردار غدر اور
بیوفائی نہین کرتے ہین اور لونگا مین اپنے شہر والون کے واسطے امان کو اسواسطے کہ وہ ایسی قوم ہین جنسے لاحق ہوا ہی
کینہ اور اُنکے ہاتھون سے ہمارا بہت خون ہوا ہی پس کہا ترجمان نے کہ مین ظاہر اور بیان کرونگا سب یہ حال سردار سے

اور آیا ترجمان سعید بن زید کے پاس اور بیان کیا اُنسے پس کہا سعیدؓ نے کہ چھوڑ دے تو اُسکو اس حال پر کہ متوجہ ہو جسکی طرف وہ چاہے اور ہم اسکے واسطے امان ہیں یہانتک کہ پھر جاوے وہ اپنی طرف کو پس آگاہ کیا ترجمان نے اُسکو پس آیا ہرقل پس لیکر ایک بڑے مرتبے والے اور عاقل ہمراہی کے پاس اور کہا اُس سے کہ یہ تحقیق دیکھا تو نے اس چیز کو جو نازل ہوئی اور کیونکر لے لیا ہے عرب نے راہ کو ہمارے اوپر اور تحقیق نے بلاد شام کی خرابی کا حکم دیا ہے اور غالب ہو گئے ہیں عرب ہم پر اور ہم مبتلاے شدت اور سختی ہیں اور اگر نہ لیوینگے ہم اُنسے امان کو تو مر جاینگے ہم بھوکھ اور پیاس سے اور بعد اسکے حاکم ہو جاینگے وہ ہمارے گھر بار لڑکے بالون پر اور تقسیم کر لیوینگے وہ ہمارے مال اور ملک کو اور نہیں ہے ہمارا کوئی کمک کرنے والا اسواسطے کہ ہر حاکم اور بطریق مشغول ہے اپنے ذاتی کام میں اور بازر ہا ہے اور حمص محصور ہے اور بادشاہ بازر رکھا گیا ہے بسبب فکر اپنی ذات کے ہماری مدد دہی سے پس جا تو اُس قوم کے پاس اور لے اُنسے ہمارے واسطے امان اور عہد و میثاق کو تا انیکہ جاؤں میں اُنکے پاس شاید کہ ہو جاوے ہمارے اُنکے بیچ میں مصالحہ اور شاید کہ قدرت مکر اور حیلے کی حاصل کروں میں تا انیکہ پھر چلیں ہم بجانب شہر کے پس لڑیں ہم اُنسے اور شاید کہ لون میں اُنسے اپنے اور شہر والون کے واسطے امان کو کچھ تھوڑی مقدار پر اپنے مال سے کہ رغبت دلاؤں میں اُنکے سردار کو شاید کہ وہ خواہش کریں اس مال میں اور چلے جائیں اور باز رہیں ہمسے یہانتک کہ دیکھیں ہم کہ اُنکے اور بادشاہ کے بیچ میں کیا معاملہ ہوتا ہے پس آیا وہ شخص اور کھڑا ہوا سامنے سعیدؓ بن زید کے اور ارادہ زمین بوسی اور سجدے کا کیا پس اشارے سے منع کیا اُسکو سعیدؓ بن زید نے کہ وہ ایسا نہ کرے اور دوڑے مسلمان اُسکی طرف اور روکا اُسکو اُس کام سے پس ڈرا وہ اور کہا ترجمان سے کہ کیون مانع ہوئے تم مجکو اس امر سے کہ تعظیم کروں میں تمھارے سردار کی پس بیان کیا ترجمان نے اُسکے اس کلام کو سعیدؓ بن زید سے پس کہا سعید بن زید نے کہ ہم اور وہ نہیں ہیں مگر دو بندے خدا ے برتر کے نہیں جائز ہے سجدہ مگر اللہ تعالے کے واسطے پس کہا بطریق نے کہ اسی وجہ سے غلبہ دیے گئے تم ہمپر اور دوسرون پر پس کہا سعیدؓ بن زید نے اُس سے کہ کیا سبب ہے یہ آنے کا اُسنے کہا کہ میں اسواسطے آیا ہون کہ حاصل کروں میں تمسے اپنے بطریق کے واسطے امان کو اور یہ بات عادت سرداران اور احکام لشکر سے نہیں ہے کہ بیوفائی کریں وہ بعد دینے امان کے اور توڑیں عہد کو سعیدؓ بن زید نے کہا کہ اے شخص شکر ہے خدا کا کہ ہم اُن لوگون میں نہیں ہیں کہ نقض عہد اور غدر اور بیوفائی کریں کسی کے ساتھ اور یہ تحقیق دی میں نے تیرے سردار کو امان اور اُسکے ساتھیون سے اسکو جو ڈال دیوے ہتھیار کو اور نکلے بحالت اطاعت بطلب امان کے پس کہا اُسنے کہ یہ امان تمھارے اور تمھارے سردار اور تم دونو ہمراہیون کی طرف سے ہے سعیدؓ بن زید نے کہا ہان ایسا ہی ہے تمھارے لیے پس پھرا اور آیا وہ ہرقل کے پاس اور بیان کیا اُس سے جواب سعیدؓ بن زید کا اور کہا کہ چلو اور پرہیز کرو تم غدر اور بیوفائی سے اسواسطے کہ غدر ہلاک کرتا ہے غدر کرنے والے کو اور یہ قوم نہیں خیانت کرتے ہیں اپنی امانت میں اور نہیں کبر و غرور کرتے ہیں اُسپر جو آتا ہے اُنکے پاس **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ ہرقل نے پہنا لباس صوف کا اور نکال ڈالا اُسنے ریشمی کپڑا اور ڈال دیا ہتھیارون کو در آنحالیکہ

گرد اگرد اور برہنہ لیے ہتھیار تھے کچھ لوگ اسکی قوم کے اپنی وضع اور لباس مین تا نیکہ آکھڑا ہوا وہ سامنے سعید بن زید کے
پس جب دیکھا سعید بن زید نے اسکو اور وہ لباس صوف کے پہنے تھا گر پڑے وہ اللہ تعالے کے سجدے مین اور کہا الحمد للہ
الذی اذل لنا جبابرتہم وانکتنا من بطارقتہم پھر آئے اسکی طرف اور بٹھایا اسکو اپنے پہلو مین اور کہا اس سے کہ تیرا
لباس ہے اور بدل دیا ہے تو نے اسکو پس کہا اسنے قسم ہے حق مسیح اور قربان کی کہ مین نے کبھی اس لباس کو نہین پہنا تھا
مگر اسوقت اور نہین پہچانا تھا مین نے سوائے حریر اور دیباج کے اور نہین پہنا اسکو مگر اسوقت کہ نہین ارادہ رکھتا ہون
مین تمسے لڑائی کا پس آیا ہو سکتا ہے تمسے کہ صلح کرو تم میرے ساتھ ان میرے ہمراہیون اور اہل شہر کے واسطے پس کہا
سعید بن زید نے اس سے کہ آیا نہ مصالحہ کرون مین تجھسے اور تیرے ساتھیون سے ان دو شرطون پر کہ جو شخص داخل ہووے
ہمارے دین مین تو ہمارا اسکا حال یکسان ہوگا اور جو شخص رہے اپنے دین پر اور ڈال دیوے ہتھیار کو ہوگا وہ بے خوف قتل سے
اور اسپر عہد اس امر کا ہوگا کہ نہ اٹھاوے وہ ہمارے اوپر ہتھیار اور نہ لڑے ہمسے اور شہر کو ہمارے سردار محاصرہ کیے ہوئے ہین
اور نزدیک ہے فتح اسکی اگر چاہا اللہ تعالے نے پس اگر تجکو یہ منظور ہے کہ چلے تو میرے ساتھ ہمارے سردار کے پاس امر مومنین
وہ گفتگو تیری اور مصالحہ کرین تیری قوم سے پس چل تو میری ذمہ داری مین پس اگر اتفاق ہو جاویگا کام مین تیرے اور انکے
تو بہتر ہے ورنہ پہونچا دونگا مین تجکو اور اس شخص کو جو تیرے ہمراہیون سے ارادہ پھرنے کا کریگا اس جگہ پر تا نیکہ فیصلہ کر دیگا
اللہ تعالے ہمارے تمھارے بیچ مین پس کہا بطریق نے کہ مین ایسا ہی کرونگا پس اسی وقت بلایا سعید بن زید نے وفاض عوف
العدی کو اور کہا اسنے کہ ہو تم خوشخبری پہونچانے والے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس معاملے سے جو سنا اور دیکھا تم نے
تمنے پس جلد سوار ہوے وفاض گل دار گھوڑے پر اور تھا وہ گھوڑا بڑا مضبوط پس روانہ ہوے وہ تا نیکہ پہونچے ابو عبیدہ
بن الجراح کے پاس اور کہا کہ خوشخبری دیتا ہون مین تمکو ای سردار اور بیان کیا سب حال بطریق کا پس سجدہ کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے واسطے ادائے شکر اللہ تعالے کے پس جب اٹھایا سر کو کہا ای لوگو آگے ہو واسطے لڑائی شہر کے اور دیکھو اپنے
ہتھیارون کو اور سب ایک ساتھ تکبیر کہو تا کہ رعب مین ڈال دو تم قوم کو پس ایسا ہی کیا مسلمانون نے اور سبھون نے ایک ساتھ
تکبیر کہی پس رعب مین ڈالا انھون نے قوم کو اور چلے لوگ واسطے لڑائی کے پس گھیر لیا انھون نے شہر کو ہر طرف سے پس پہلے سب کے
جو گیا شہر کی طرف اور دی شہر والون کو خبر بطریق کی وہ **مرقال** بن عنبہ تھے اور کہا اسنے کہ سختی ہو تم پر ہلاک ہو سے حمایت کرنے والے
تمھارے اور لے لیا ہمنے تمھارے سردار کو اور ہمارے سردار نے صرف کیا تھا صلح کو تمھاری جانون اور اہل و عیال اور مالون پر پس
انکار کیا تمنے اور اللہ تعالے نے وعدہ فرمایا ہے ہمسے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر اس امر کا کہ فتح کریگا وہ ہمارے
تمھارے شہرون وغیرہ کو اور اللہ تعالے پورا کرنے والا اپنے وعدے کا ہے پس جب سنا اہل بعلبک نے یہ حال بھر گئے منھ انکے
اور ڈر گئے دل انکے لڑائی سے اور کہا انھون نے کہ ہلاک کیا ہمکو بطریق نے اور ہلاک کیا اسنے اپنی جان کو اور اگر مصالحہ کر لیتے ہم
اہل عرب سے قبل اسکے کہ آوے ہمپر یہ محاصرہ اور لڑائی تو بہتر تھا ہمارے واسطے اور سخت ہوئی لڑائی اوپر اور واقع ہوا انمین خوف

پس پکار کر کہا انھون نے لفون لفون یعنی امان واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جانا اس امر کو کہ آگ لڑائی کی بروشن کی گئی ہی اہل بعلبک پر کہلا بھیجا سعید بن زید کے پاس کہ جلد آؤ تم میرے پاس اس شخص کو لیکر جسکو تمنے امان دی ہی اور ہماری طرف سے بھی امان ہی اسکو اور ہم نہین ناچیز کرینگے تمھاری ذمہ داری کو اور نہ پھیرینگے تمکو کسی کام مین اور نہین تو ٹینگے تمھارے عہد کو پس جب پہونچا ایلچی ابو عبیدہ بن الجراح کا سعید بن زید کے پاس چھوڑا اور مقرر کیا انھون نے اس حصار پر ایک شخص کو اپنے ساتھیون سے اور چلے وہ مع بطریق کے تا انیکہ پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس جب ٹھہرا بطریق انکے سامنے اور دیکھا انکے اور انکے ساتھیون کا جماؤ اور اس چیز کو جو سامنے تھے شہر کے شدت انکی لڑائی سے جنبش دی اسنے اپنے سر کو اور کاٹین دانتون سے اپنے انگلیون کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے کہ سوال کر تو اس سے پس سوال کیا مترجم نے پس آیا بالبطریق آگے مترجم کے اور کہا اس سے کہ بتحقیق مین نے جانا تھا اس امر کو کہ تم بہت ہو تعداد مین اس سے کہ جتنے ہو تم اور خیال مین آتا اور معلوم ہوتا تھا ہمکو تمھاری لڑائی کے وقت اور ہنگام اٹھنے شدت کے تمھاری لڑائی مین یہ کہ تم لوگ بیتعداد شگریزون کے ہو کثرت مین اور ہم دیکھتے تھے سبز گھوڑون کو کہ سر انکے ہوا سے ملے ہوے اور اوپر لوگ سبز پوش نشان لیے ہوے سوار ہوتے تھے پس جب آیا مین تمھارے بیچ مین نہین دیکھتا ہون مین کوئی چیز انمین کی اور دیکھتا ہون مین تم لوگون کو اب تھوڑی تعداد مین اور نہین جانتا ہون مین کہ کیا کام کیا ان لوگون نے اور کیا ہوے یا انھین لوگون کو بھیجا ہی تمنے بجانب عین الجر کے یا اور کسی طرف پس سامنے آئے اسکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا مترجم سے کہ کہہ تو اس سے کہ سختی ہو تجھپر ہم لوگ گروہ مسلمانون کی مین بہت دکھلاتا ہی اللہ تعالے ہماری تعداد کو مشرکین کی آنکھون مین اور مدد دیتا ہی ہمکو ساتھ فرشتون کے جیسا کہ اسنے ہمارے ساتھ بدر کی لڑائی مین کیا تھا اور یہ امر احسان اور بزرگی کا ہی اللہ تعالی کی طرف سے ہمارے اوپر اور اسی سے فتح کیا اللہ تعالے نے ہمارے اوپر تمھارے شہرون اور ملکون کو اور گھٹا دیا اسنے تمھارے لشکرون کو اور بھگا دیا تمھاری جماعتون کو اور مٹا دیا اسنے تمھارے بڑون کو پس نہ ناچیز جانو تم اس چیز کو جو دی ہی اللہ تعالے نے بڑائی سے مسلمانون کو پس جب سنا بطریق نے یہ کلام جو بیان کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح کے کہنے سے کہا اسنے کہ بتحقیق میں نے سپر کیا تمنے اس ملک شام کو جسنے عاجز کر دیا تھا اہل فارس اور جراسقہ اور ترک کو اور نہین جانتے تھے ہم کہ ایسا کبھی ہوگا اور یہ ہمارا شہر ایسا ہی کہ نہین محصور ہوتا تھا اور نہین عاجز کرتی تھی اسکے لوگون کو لڑائی اسواسطے کہ یہ شہر مضبوط ہی کہ نہین ہی ملک شام مین مثل اسکا بنایا تھا اسکو سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے اپنے واسطے اور مقرر کیا تھا اسکو گھر اپنے رہنے کا اور رکھنے خزانہ اپنے ملک کا اور اگر نہ واقع ہوا ہوتا نجاذر کرنا ہمارا احد سے اور نکلنا تمھارے مقابلے کو اور منحرف ہونا ہمارا شہر سے نہ مصالحہ کرتے ہم تمسے اور نہ ڈرتے ہم تمھاری لڑائی سے اگر تم مقیم رہتے سو برس تک اور اب تو جو ہوا سو ہوا پس آیا منظور ہی تمکو کہ مصالحہ کرو تم شہر کے واسطے تا کہ مصالحہ کر لیوین ہم تمسے اور عدالت کرو تم اپنی شرائط اور درخواست مین کیونکہ نزدیکتر راہ راست کے ہمارے اور تمھارے واسطے ہی اور قسم ہی حق مسیح اور انجیل کی کہ اگر

کھول دینگے ہم تمھارے لیے اس شہر کے دروازے کو تو نہ دشوار ہوگا تمپر ملک شام مین کوئی شہر پناہ نہ کوئی قلعہ پس جب آگاہ کیا مترجم نے ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس گفتگو سے کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے مترجم سے کہ تو اس سے کہ اللہ تعالے نے قدرت اور جگہ دی ہمکو تمھاری زمینون پر اور مقرر کیا ہی ہمارے لیے غنیمت تمھارے مالون مین اور ذلیل اور خوار کیا ہمارے واسطے تمھارے بادشاہون کو درانحالیکہ ادا کرتے ہین وہ جزیہ اور ذلیل و خوار ہین اور بہ تحقیق ڈالا تھا تجھمین تیرے نفس نے بھولے اعتماد کو اور گمان کیا تھا تو نے ساتھ گمانہائے فریبندہ کے تا انیکہ بھر آیا تھا اللہ تعالے نے تیرے نفس مین بدیلون کو اور چکھا دیا تجکو ذائقہ ذلت اور حقارت کا اور ضرور ہی ہمکو کہ ملکیت حاصل کرینگے ہم تمھارے شہرون پر اس چیز پر جو اسمین ہی اگر چاہا اللہ تعالے نے اور مار ڈالینگے ہم لوگون کو اور قید کر لیونگے ہم ان دلیرون کو جنھون نے ارادہ کیا ہی ہمسے لڑنے کا اور نہین داخل ہوے وہ ہماری صلح مین پس جب سنا بطریق نے یہ کلام زبان مترجم سے کہا آسنے کہ یقین ہوگیا مجکو اس امر کا کہ مسیح خشمناک ہوے ہین اس شہر اور سوا اسکے اور شہرون پر کہ بھیجا تھا مکو انکی طرف اور غالب کر دیا تھا مکو انپر اور بہ تحقیق مین نے کوشش کی تمھاری لڑائی مین اور مکر اور فریب کیا تمھارے ساتھ مگر کچھ نفع نہ دیا میرے حیلے اور فریب نے اسواسطے کہ تم قوم غلبہ دیے گئے ہو کہ نہین بے پروا کرتا ہی کسی کو تم مین حیلہ اور مکر اور نہین اندوہگین کرتی ہی تمکو لڑائی اور نہین طلب کیا مین نے تمسے مگر سلامتی اور بہتری کو اسواسطے کہ نہین آیا مین از خود تمھارے پاس مگر بعد کوشش کے بہ نظر مہربانی کے اپنی جان پر اور نہ بطمع باقی رہنے اپنے مال کے ولیکن ارادہ کیا ہی مین نے بہتری تیندون اور آبادی شہرون کا اسواسطے کہ اللہ تعالے نہین دوست رکھتا ہی فساد کو پس بہ تحقیق منظور کیا مین نے صلح کو پس آیا منظور ہی تمکو یہ امر کہ مصالحہ کرو تم مجھسے شہر اور وہان کے لوگون اور میرے ساتھیون کے واسطے پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس سے کہ کیا دیگا تو ہمکو اپنی صلح مین اسنے کہا کہ یہ امر تمپر حوالہ ہی پس دیکھو اور بچو نہ کرو تم کہ کیا چاہتے ہو ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ اگر اللہ تعالے فتح کرے مسلمانون پر صلح سے اس شہر کو در آنحالیکہ بھر لیوین وہ سونے اور چاندی کو پس نہین ہی یہ بات پسند اور محبوب تر مجکو خون ایک مرد مسلمان کی ولیکن اللہ تعالے نے دیا ہی شہیدون کو عالم آخرت مین بہت زیادہ اس سے پھر پڑھا انھون نے اس آیت کو وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ الآخر تک پس کہا بطریق نے کہ اب مصالحہ کرتے ہین ہم تمسے ایکہزار اوقیہ سونے اور دو ہزار اوقیہ چاندی اور ایک ہزار کپڑے ریشمی پر پس ہنسے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور لیے مسلمانون کے ساتھ اور کہا انسے کہ نہین سننے ہو تم قول اس گبر کا انھون نے کہا ہان سنا ہمنے ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا پس کیا رائے ہی تمھاری اسکی شرط مین پس کہا انھون نے کہ رائے سردار کی بڑی ہی اور شرط انکی پسند ہوگی ہمکو اور نہ باہر ہونگے ہم تمھاری اطاعت سے پس لے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بطریق کے پاس اور کہا اسسے کہ اے شخص مصالحہ کرتے ہین ہم تجھسے دو ہزار اوقیہ سونے اور چار ہزار اوقیہ چاندی اور دو ہزار کپڑے ریشمی اور پانچ ہزار تلوار پر شہر سے اور ان ہتھیارون پر جو تیرے ساتھیون کے پاس حصار مین ہین اور لیونگے ہم محصول تمھاری زمین کا آیندہ سال سے

اور جزیہ اور تم بعد اس مصالحے کے نہ اُٹھاؤ ہتھیار ہمارے مقابلے مین اور نہ لکھا پڑھی رکھو کسی بادشاہ سے اور نہ کرو بعد صلح کے کوئی نئی بات اور نہ بناؤ کوئی کینسہ اور نہ کوئی دیر پس جب سُنا بطریق نے ان شرائط کو کہا اُسنے کہ یہ سب تمھارے واسطے ہمکو اپنے اوپر منظور ہی اور مین ایک اور شرط کرتا ہون تیسرا اور تمھارے ساتھیون پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تو شرط کیا ہی اُسنے کہا کہ وہ یہ ہی کہ تو داخل ہووے تم مین کا کوئی ہمارے پاس اور ٹھہرے وہ شخص جسکو تم بجاے اپنے ہمارے اوپر مقرر کروگے باہر شہر کے مع اپنے ساتھیون کے پس ہوگی اُسکے واسطے لگاہبانی اور جزیہ لینا اور چھوڑ دے ہمکو وہ اندر شہر کے تمھاری طرف سے واسطے اصلاح اور بہتری اور نگرانی امور لوگون کے اور ہم باہر لاوینگے شہر سے اُس شخص کے پاس جو تمھاری طرف سے مقرر ہوگا ایک بازار کو کہ اُسمین ہر چیز ہمارے شہر کی ہوگی پس خرید فروخت کرینگے بازاری لوگ اُنکے ساتھ اور نہ داخل ہونگے وہ ہمارے یہان اس خوف سے کہ سخت کلامی کرین وہ ہمارے بڑون سے پس فساد مین ڈالین معاملے کو ہمارے اور تمھارے بیچ مین اور ہو جاوے وہ معاملہ سبب عذر اور بیوفائی اور عہد شکنی اور آغاز برائی کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضؓ نے کہ ہم اسوقت مین مصالحہ کرینگے تمسے اپنے ذمے کر لینگے تمھارے کام کو اور باز رکھینگے تمسے اور کوشش کرینگے تمھارے دشمن پر اسواسطے کہ تم ہو جاؤگے ہماری ذمہ داری مین اور ہوگا وہ شخص جسکو ہم مقرر کر جانینگے مثل درمیانی کے تمھارے بیچ مین بطریق نے کہا پس مقرر ہو وہ شخص باہر شہر کے اور کرے وہ جو چاہے حمایت اور نگاہبانی سے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمنے منظور کیا تمھارے واسطے شرط کو اور ہمکو کوئی حاجت تمھارے قلعہ مین داخل ہونے اور اقامت پس نسبت پچھرون کی تمھارے شہر مین نہین ہی بطریق نے کہا کہ تمام ہوئی صلح اس قرارداد پر پس روانہ ہوا بطریق بجانب شہر کے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اسکے ساتھ تھے پس جب پہونچا وہ دروازے پر ہنسکیا اُسنے اپنے سر کو موافق دستور کے اور آہستہ کلام کیا اُسنے اپنی زبان مین پس پہچانا اُسکو شہر والون نے اور کہا اُس سے کہ کیا حال ہی تیرا اور تیرے ساتھی کہان ہین پس بیان کیا اُسنے سب قصہ اپنا اور اپنے ساتھیون کا اور آگاہ کیا اُنکو صلح سے پس روئے قوم کے لوگ اور کہا اُنھون نے کہ ہلاک ہوئین جانین اور گیا مال پس کہا اُسنے بطریق نے کہ اے قوم نہین مصالحہ کیا مین نے اُسنے مگر اسمین میرا مطلب اور ہی سوا صلح کے پس کہا اُنھون نے کہ جا تو اپنی ذات کے واسطے صلح کر اور ہم اُسنے کبھی مصالحہ نکرینگے اور نہ چھوڑینگے ہم کسی عرب سے اس امر کے واسطے کہ مالک ہو جاوین وہ ہماری گردنون کے اور داخل ہووین ہمارے شہر مین اور ہمارا شہر مضبوط تر شہرون کا ہی ملک شام مین اور بہت ہی سب شہرون سے مال مین اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آگاہ کیا تھا مسلمانون کو مصالحہ بطریق سے اور حکم کیا تھا اُنکو کہ باز رہین وہ لڑائی سے اور پلٹ جاوین اپنی جگہون اور خیمون مین پس جب سُنی مترجمین نے گفتگو اہل بعلبک کی اُنکے بطریق سے خبر دی اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس حال سے پس متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضؓ بطریق کی طرف اور کہا اُس سے کہ کیا جواب دیتا ہی تو پس کہا بطریق نے کہ اے سردار تم اپنی روش اور طریق نرم پر رہو اور چھوڑ دو مجکو اور قوم کو پس قسم ہی حق مسیح کی کہ اگر نہ قبول

کرینگے وہ میری صلح کو ہر آئینہ داخل کرینگے تمکو شہر پناہ مین بنا گوارہی اُنکے پس رکھوگے تم اُنمین اپنی تلوار کو اور مارڈالوگے
تم اُنکے لوگون کو اور لونڈی غلام بناؤگے اُنکی عورتون کو اور لوٹ لوگے اُنکے مالون کو سو اسلئے کہ مین آگاہ ہون اپنے دیدہ امور
سے شہر سے اور جانتا ہون اُسکی راہون کو اور اس امر کو کہ کسطرح سے اُسمین داخل ہونا چاہیے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے
جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور ہم شکر کرتے ہین اللہ تعالے کا ہر حال مین اور رومی دلوا شہر پناہ پر سنتے تھے کلام اپنے ابطریق کا
اور مترجم شرح بیان کرتا تھا اُسکی ابو عبیدہ بن الجراح سے پس جب تمام ہوئی اُنھون نے یہ گفتگو تاریک ہوگئے چہرے اُنکے اور داخل
ہوا خوف اُنکے دلون مین اور بدل گئین رنگتین اُنکی پس اُسی وقت آیا اُنکے سامنے ابطریق اور کہا اُسنے کہ کیا کہتے ہو تم لوگ صلح
کرنے کے مقدمے مین اسواسطے کہ مین قیدیون اُنکے ہاتھون مین اور یہی حال تمھارے اور یہی عمام کا ہے پس اگر نہ مصالحہ کروگے تم ہمارے
وہ ہم سبکو اور بعد ہمارے پھر نیگے تمھاری طرف پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار ہم نہین طاقت رکھتے ہین سب اسقدر مال دینے
کی ابطریق نے کہا چہارم حصہ اُس مال کا مین دونگا یعنی پانچ سو اوقیہ سونا اور ایک ہزار اوقیہ چاندی اور دو پچاس
زرہ ریشمی اور اسی قدر تلوارین پس خوش ہوئے دل رومیون کے اس بات سے اور کہا اُنھون نے ابطریق سے کہ بھیجدیتے ہین
تجھکو ذرہ اور تلوار کے صرف تیرے واسطے اور نہ داخل ہونگے تیرے ساتھ کوئی شخص عرب کا جبتک کہ اصلاح کرین ہم اپنے شہر کی اور
باندھ لیوین ہم اسباب اپنا اور چھپا دیوین اپنی عورتون کو اور مطمئن ہوجاوین اُنکے اور ہمارے دل پس کہا ابطریق نے کہ مین نے
اسی بات پر اُنسے مصالحہ کیا ہے کہ کوئی شخص اُنمین کا شہر مین داخل نہوگا اور جسکو وہ تمھارے اوپر مقرر کرینگے وہ شخص مع اپنے
ہمراہیون کے باہر شہر کے رہیگا اور تم مقرر کرکے بھیج دوگے ایک بازار اُنکے پاس کہ خرید و فروخت کرینگے وہ اُس سے پس
خوش ہوئی قوم اس بات سے اور کھول دیا اُنھون نے دروازے کو پس داخل ہوا ابطریق اُنکے پاس اور بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے
سعید بن زید کو بجانب حصار واقع پہاڑ کے تا انیکہ چھوڑ دیا سعید بن زید نے اُن لوگون کو جو اُسمین محصور تھے اور
لائے اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس لے لیے ابو عبیدہ بن الجراح نے ہتھیار اُنکے اور رکھا لوگون کو اپنے پاس بطریق ہونے کے
اسواسطے کہ خوف کیا اُنھون نے اس امر کا کہ اگر چھوڑ دین اُنکو اور جاوین وہ اپنے شہر مین تو غدر اور بیوفائی کرینگے مسلمانون کے ساتھ
اور تھے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح کے لشکر مین اور نہین کوئی برائی کی جاتی تھی اُنکے ساتھ اور ابطریق جمع کرتا تھا مال کو
سہیل رفع بن صباح نے بیان کیا ہے کہ آیا ابطریق مع مال بارہ دن کے بعد اور لائے وہ مسلمانون کے لشکر مین غلہ اور
چارہ پس جب پورا ہوگیا مال اور کپڑے اور ہتھیار سپرد کیا اُسکو ابطریق نے ابو عبیدہ بن الجراح کے اور چھوڑ دیا اپنے لوگون کو
اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ لاؤ تم اُس شخص کو جسکو تم ہمپر مقرر کروگے تا کہ شرط کرون مین اُس سے تمھارے سامنے اس امر کی کہ
نہ جور و ظلم کرے وہ ہمپر اور نہ مطالبہ کرے ہمسے اُن امور کا جنکے ہم متحمل نہو سکین اور نہ داخل ہووے ہمارے شہر مین پس بلایا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک مرد کو بہترین قریش سے جسکا نام رافع بن عبد اللہ اسمی تھا پس کہا اُسنے کہ مین مقرر کرتا ہون
تجھکو اس شہر پر اور متعین کرتا ہون تمھارے ساتھ پانچ سو سوار تمھاری برادری اور گردہ سے اور چار سو اور مسلمانون سے اور مین

ذکر فتح بعلبک بطور
صلح کے ۱۲ منہ

حکم کرتا ہون تمکو مطابق حکم اللہ تعالے کے پرہیزگاری کا پس ڈرو اور پرہیز کرو تم اللہ سے اسقدر جو ڈرنے کا حق ہے اور ہو تم حاکمان عدالت کنندہ سے اور احتیاط رکھو ظلم سے اس حالت مین اٹھائے جاؤگے تم ساتھ ظالمین کے اور جان لو تم اس امر کو کہ اللہ تعالے سوال کریگا تمسے ان لوگون کی نسبت اور مطالبہ کریگا تمسے اس کام پر جو خلاف حق کروگے اور جان لو تم اس امر کو کہ مین نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ارشاد فرماتے تھے ان اللہ تعالے اوحی الی داؤد یا داؤد قد وعدت من ذکرنی ذکرته وانا اذکر فی نعمتہ پس قائم اور مقرر کرو تم گاڈے اطراف شہرون مین اور نہ لاحق ہو تمکو غرور اسواسطے کہ تم اپنے دشمنون کے بیچ مین ہو اور اللہ تعالے انکی کمین گاہ مین ہے اور نہین جانا مین نے تمکو مگر ہوشیار اور بیدار رہو اور احتیاط رکھو سواحل دریا سے اور ناخت تاراج کرو اور رہو تم ناخت تمھاری بجمعیت ایک سو یا دو سو یا کچھ کم تمھارے ساتھیون سے اور نہ جگہ دو تم کسی کو شہر والون سے اس امر کی کہ شریک ہو اور ملے وہ تمھارے ساتھیون مین کسی ناخت مین تاکہ نہ طمع کرے دشمن تمھارا بسبب تنہا ہونیکی کسی تمھاری طرف اور اچھا معاملہ کرو تم اس شخص کے ساتھ انکی جماعت سے جو اعانت چاہے تمسے اور اصلاح کرو تم انکے آپس کے مقدمات کی اور حکم کرو انکو عدالت کا اور رہو تم قوم مین مثل ایک انمین کے معاملات مین اور حکم کرو اپنے ساتھیون کو اس امر کا کہ باز رکھین وہ اپنے ہاتھون کو زیادتی سے اور ڈرتے رہو ظلم اور فساد سے واسطے رعیت کے اور اللہ تعالے میرا قائم مقام ہے تمپر اور سلامتی ہو پھر ارادہ کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے کوچ کا کہ اسی وقت آیا حاکم عین الجر کا پس مصالحہ کیا اس سے نصف اس مقدار پر جسپر ابن العلبک مصالحہ کیا تھا اور حاکم مقرر کیا اسپر سالم بن ودیب السلمی کو اور وہ مامون عباس ابن مرداس کے تھے اور وصیت کی انکو جیسے کہ وصیت کی تھی رافع بن عبد اللہ کو اور کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بہ طلب حمص کے پس جب پہونچے وہ درمیان راس اور فیکہ کے ملاقات کی انسے حاکم جوسیہ نے اسکے ساتھ بہت ہدایا اور تحفے تھے پس قبول کیا انکو اس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے اور از سر نو صلح کی اسکے ساتھ اور روانہ ہوئے تا انیکہ پہونچے وہ حمص مین حبان بن تمیم نے بیان کیا ہے کہ تھا مین ان لوگون مین جو رافع بن عبد اللہ کے ساتھ اور حال یہ تھا کہ خیمے نصب کیے تھے خیمے بنے ہوے بالون کے اور مضبوط کیا تھا انکو میخون سے اور اقامت کی تھی باہر بعلبک کے نہین داخل ہوتا تھا انمین کوئی ہم مین کا مگر وقت ضرورت خرید کھانے اور عمل جو کے اور بانیہہ ہم ناخت تاراج کرتے تھے سواحل روم کو اور جاڑے تھے ان دنون پر جو ہماری صلح مین نہ تھے اور ہمارے سردار ایک سو آدمیون پر ایک نشان بناتے تھے اور روانہ کرتے تھے ہمکو پس جب ہم بلٹ آتے تھے اسی طرح اور دوسرون کو بھیجتے تھے اور ہمارا آپس مین سریہ کی باری مقرر کردی تھی پس جب ہم جاتے تھے کسی سریہ مین تو بھیجتے تھے ہم مال غنیمت کو بعلبک مین پس آسانی حاصل کی بعلبک نے ہمارے ساتھ اور خوش ہوے وہ ہماری خرید و فروخت سے اور دیکھا انھون نے ہمکو القوی کہ نہ تھا ہم مین جھوٹھ اور نہ خیانت اور نہین چاہتے تھے ہم ظلم کو کسی پر اور استعمال کرتے تھے صدق و راستی کو پس مانوس ہو گئے وہ لوگ اس سبب سے اور خوش ہوے دل انکے اور فائدہ حاصل کیا انھون نے تھوڑی مدت مین ساتھ بڑے مال کے پس جب دیکھا انکے بطریق نے اس چیز کو جو حاصل ہوئی انکو ہمسے اپنی تجارت مین یکجا کیا اسنے انکو ایک کینسہ واقع شہر مین اور کہا اسنے کہ اے گروہ تاجرون اور بازاریون کے تحقیق تمنے جانا ہے اس امر کو کہ مین نے کوشش کی تمھارے کامون مین اور رغبت اور خواہش کی مین نے سلامتی تمھاری جانون اور نگاہ رکھنے اور بچانے

اہل اور اولاد اور حفاظت تمھارے شہر پر اور جانتے ہو تم لوگ اُس چیز کو جو گیا ہی میرے مال سے اور مین ایک مرد ہون مثل تمھارے کہ لیے ہے
مال اور ہتھیار میرے اور مارے گئے اکثر غلام اور ساتھی اور لگانے میرے اور تم لوگ پہونچے ہو ساتھ اس گروہ کے معاملہ تجارت مین اور مین نے اکیلے ادا
کیا ہی چہارم اس مال کا جو واجب ہوا تھا شہر پر اُنھون نے کہا کہ تو سچا ہی اپنے قول مین پس اب تو کیا چاہتا ہی اُسنے کہا کہ ای قوم نہ تھا مین مشتہر
اس دن کے مگر سردار تمھارا اور اب مین مثل ایک مرد کے ہون تم مین سے اور مین چاہتا ہون کہ پھیر دو تم مجکو کسی قدر اُس چیز کا جو دیا ہی
مین نے مال عرب کو پس کہا اُنھون نے کہ ای بطریق ہم یہ کہان سے لا دین تیرے واسطے اُسنے کہا کہ مین یہ تکلیف تمکو نہین دیتا ہون کہ اپنے
مال سے نکال کر مجکو دو مگر یہ کہ مقرر کرو تم اس خرید و فروخت مین میرے واسطے دسوان حصہ اُس چیز سے جو لیتے ہو تم اور دیتے ہون عرب
اسواسطے کہ وہ قید کرتے ہین اور لوٹتے ہین روم کو اور لاتے ہین مال کو تمھارے پاس پس بہت کھبرائے وہ لوگ اس گفتگو سے اور ڈسوار گذرا اُنپر یہ امر
پس آئے بعض اُنکے بعض کے پاس اور کہا کہ جو کچھ ہمارے پاس ہی ہمارے سردار کا ہی اور تحقیق کوشش کی تھی اُسنے ہمارے کام مین اور رحمایت
ہماری اپنی ذات سے پس قبول کیا اُنھون نے اور مقرر کیا اُسکے واسطے اپنے اوپر دسوان حصہ پس مقرر ہوا اُسکی طرف سے ایک شخص عشر لینے والا
کہ لیتا تھا اُنسے دسوان حصہ اور بیچا کرتا اور لیجاتا تھا وہ بطریق کے پاس پس مقرر رہا وہ شخص اس کام پر چالیس دن پس جب دیکھا امر مین نے اُس
چیز کو جو جمع ہوا اُسکے پاس دسوین حصے سے ایک بڑا مال کہا اُسنے کہ یہ شہر بڑا مالدار اور رہبان کی سوداگری مین نفع ہی کہ نہین دیکھا ہی اہل بعلبک نے
کسی شہر کو مثل اُسکے پس بیچا کیا اُنکو دوبارہ کینسہ مین اور کہا کہ ای قوم تم جانتے ہو جو خرچ کیا مین نے مال سے تمھاری صلح پر اور یہ جو تم مجکو دیتے ہو
وہ میرے تئین کافی نہین ہوتا ہی پس اگر تم چاہتے ہو کہ پھیر دو مجکو مال میرا اور کر دو مجکو مثل ایک اپنون کے پس مقرر کرو تم میرے لیے چہارم حصہ تاکہ
جلد رجوع کرے میری طرف مال میرا پس انکار کی قوم نے اور شور و فریاد کی اُنھون نے اور سُنی گئین آوازین اُنکی باہر شہر کے پس جب سُنی مسلمانون نے
فریاد اُنکی بیصبری کی اُنھون نے اس امر سے اور وہ لوگ نہین جانتے تھے اس قصے کو آپس مین کیا ہوا ہی وہ سب اپنے سردار رافع بن عبد اللہ کے پاس اور کہا
کہ ای سردار ہم سنتے ہین آواز چلانے اس قوم کی اُنھون نے کہا کہ مین بھی سنتا ہون جیسا کہ تمنے سنا ہی اور نہین قریب ہی کہ مین کچھ اُنکے ساتھ کرون
نہین حلال ہی مجکو اُنکے پاس کا جانا اور اسی قرارداد پر ہمارے اور اُنکے اجرا کار ہوا ہی اور ہم زیادہ مستحق ہین الیفاے عہد اللہ کے کہ اللہ تعالے
فرماتا ہی وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ اِلٰی آخر الآیۃ پس اگر آوینگے وہ لوگ ہمارے پاس اور آگاہ کرینگے مجکو اپنے معاملے سے تو اصلاح کر دینگے ہم اُنکے
بیچ مین اور فکر اور نظر کرینگے ہم اُنکے کام مین پس نہین تمام کیا تھا رافع عبد اللہ نے اپنے کلام کو تا اینکہ دوڑ کر آئے اُنکے پاس شہر کے لوگ پس
جب ٹھہرے وہ اُنکے سامنے کہا اُنھون نے کہ ہم داد خواہ ہین اللہ سے اور تجھ سے اور بیان کیا سب قصہ اپنا اور جو کچھ کیا تھا بطریق نے اُنکے ساتھ
اور جو قبول کیا تھا اُنھون نے اُسکے واسطے پہلی مرتبہ اور طمع کرنا اُسکا اُنمین رافع بن عبد اللہ نے کہا کہ نبگا اور قدرت دینگے ہم اُسکو اس امر کی اُنھون نے
کہا کہ ہمنے مار ڈالا ہی اُسکو پس دسوار گذرا یہ امر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور رافع بن عبد اللہ نے کہا کہ کیا چاہتے ہو تم مجھ سے
اُنھون نے کہا کہ داخل ہو تم ہمارے شہر مین اسواسطے کہ ہمنے چھوڑ دی ہی تمھارے داخل ہونے کی راہ شہر مین رافع بن عبد اللہ نے کہا کہ مین قدرت
داخل ہونے کی نہین رکھتا ہون مگر بحکم و اجازت سردار ابو عبیدہ بن الجراح کے پس اگر اجازت دینگے وہ داخل ہونگا مین ان شاء اللہ جلد ہونگا مین تمھارے
ساتھی اپنی جگہ سے پھر لکھا اُنھون نے بسبب حال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس جواب لکھا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ داخل ہو تم شہر مین جسطرح سے

۱۵ تم آیت ۹۲ سورہ نحل
ترجمہ اور پورا کرو عہد اللہ کا جب
عہد کرو اور نہ توڑو قسمون کو
پیچھے کرنے اُنکے مضبوط کرنے
اُنکو اور تحقیق کر لیا ہی تم نے
اللہ کو اُوپر اپنے ضامن
بیشک اللہ جانتا ہی جو کچھ
کرتے ہو تم

اجازت دی ہی تمکو انھون نے پس داخل ہوے رافع بن عبداللہ شہر مین اور لیگئے وہ اپنے ساتھ اسباب اور جو کچھ باہر تھا واقدی
رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا اللہ تعالے نے بعلبک کو مسلمانون کے ہاتھ پر اور چھوڑا ابوعبیدہ بن الجراح
بعلبک مین رافع بن عبداللہ کو متوجہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح بجانب حمص کے پس نزدیک جوسیہ کے پہونچے ملاقی ہوا انسے حاکم جوسیہ کا
ساتھ ہزار اویگھوڑے اور ہتھیارون کے اور تجدید کی انسے صلح کی ساتھ ابوعبیدہ بن الجراح کے اور ٹھہرے وہ وہان ایک دن اور
روانہ ہوے طرف حمص کے یہان جب قریب بک جگہ کے پہونچے جسکو زراعہ کہتے ہین روانہ کیا انھون نے بشیر اپنے پیغمبر کو اور ساتھ کیے انکے
پانچ ہزار سوار پس روانہ ہوا بشیر یہانتک پہونچے وہ حمص مین پس نکلے اور آے خالد بن الولید انکی ملاقات کو اور سلام کیا انھون نے اور مسلمانون پر بھیجی تھا
ابوعبیدہ بن الجراح نے بعد ہزیمت دے کے مضرب بن الازور کو ساتھ پانچہزار سوار کے اور بعد مضرب کے بھیجا تھا عمر بن معدیکرب کو ساتھ پانچ ہزار
سوار کے ہرون ایک ہزار کو اور روانہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح بعد انکے ساتھ باقی لشکر کے پس جب وہ قریب حمص کے پہونچے یہ دعا
مانگی یا اللہم سہل علیہا فتحہا واجعل لنا خیرہا واصرف عنا شرہا اور استقبال کیا انکا سب مسلمانون نے اور سلام کیا انھون نے اور اترے ابوعبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نہر پر پس ٹھہرے اور مقام کیا انھون نے ایک خط بنام اہل حمص اور اسکا بطریق پس یہ الفاظ ہے کے
بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی عبیدۃ بن الجراح الفہری عامل امیر المومنین عمر بن الخطاب علی الشام وقاہر عدوہ اما بعد
فان اللہ سبحانہ وتعالی قد فتح اکثر بلادکم علی ایدینا ولا یخفی علیکم عظم سلطانکم وکثرۃ عددکم وشدید تمنیاتکم وکثرۃ زادکم وہو ان کنتم
تعلمون انا قد اتیناکم بامر لا قبل لکم بہ ولا طاقۃ لکم بمحاربتہ فی وسط عسکرنا والقینا الیکم فیہا جمیع العسکر ما ترکنا الا کل ما
وقد وارد بانکم تظنون انکم بمحاربتنا تاتی بنصرۃ ومدد اتاکم من بلادکم فاننا نسرع نضا جہادکم قبل ما یصلہا واما ان تدعوکم
الی دین ان قبلتموہ کنا وایاکم اخوانا وشرایعہ جاء بہا نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فصدقناہ واطعناہ فان ابیتم کان لکم حالنا
وعلیکم ما علینا واذا رکبنا عنکم وخلفنا فیکم رجالا منا لیلیکم امر دینکم وانا فرض اللہ علینا کما فرض علیکم
اول مرۃ وان ابیتم الاسلام اقررناکم علی اداء الجزیۃ وان ابیتم الجزیۃ فہلموا الی حربنا حتی یحکم اللہ بیننا وہو
خیر الحاکمین پھر لپیٹا خط کو اور سپرد کیا ایک شخص معاہدی کو جو زبان عربی اور رومی یاد رکھتا تھا اور کہا اس سے
کہ جا تو یہ خط لیکر اہل حمص کے پاس اور لا تو میرے لیے جواب اسکا پس لیا اسنے خط کو اور روانہ ہوا تا انکہ پہونچا وہ
نزدیک شہر پناہ کے پس ارادہ کیا اہل حمص نے اسپر تیرون کے چلانے کا پس کہا اسنے کہ اے قوم ٹھہرو اور روکو اپنے ہاتھون کو کہ مین
ایک شخص تمھیں سے ہون اور میرے پاس ایک خط ہی اہل عرب کا پس لٹکائی انھون نے اسکے واسطے ایک رسی اور باندہ دی اسکی
کمر مین اور چڑہایا اور کھینچ لیا اسکو اپنی طرف اور لیگئے اپنے سردار کے پاس پس ٹھہرا وہ اسکے سامنے اور سجدہ کیا اسکے لیے اور دیا
اسکو خط پس کہا اس سے بطریق نے کہ پھر گیا تو اپنے دین سے اس قوم کے دین کی طرف اسنے کہا کہ ایسا نہین ہی ولیکن مین اور میری اولاد
انکی سردار ی اور عہد مین ہین اور نہین دیکھی مین نے قوم سے مگر نیکی اور بہتری ہی کہ لڑو تم انسے اسواسطے کہ قوم بڑی سخت اور زبردست
ہین لڑائی مین نہین ڈرتے ہین موت اور آوار سخت سے اور جنگل مارا ہی انھون نے اپنے دین اور اس چیز مین جو انکے

بنی نے کہا اُنکے واسطے پس مرجانا اُنکے نزدیک بہتر ہی زندگی سے اور بہ تحقیق قسم کھائی ہی قوم نے اپنے دین کی اس بات پر کہ نہ جدا ہونگے
وہ تمھارے شہر سے مگر اُس حال مین کہ سپرد کردوگے تم اُنکو شہر یا فتح کریگا اللہ تعالے اُسکو اُنکے ہاتھون پر اور قسم ہی جو مسیلح اور اپنے دین کی
مجکو کہ تم محبوب اور دوست تر ہو مجکو اس قوم سے اور مین چاہتا ہون تمھاری مدد کو سوے اُنکے اور مین ڈرتا ہون تمھارے واسطے اُنکی شدت
لڑائی اور دبدبے سے پس آشتی اور صلح کرو تم تاکہ سلامت اور محفوظ رہو اور نہ مخالفت کرو تم کہ ندامت اور پشیمانی اُٹھاؤ پس جب سنا
مرسس نے قول اُسکا ظاہر ہوا خشم اور غصہ اُسکے چہرے مین اور بڑبڑانے لگا اور کہا قسم ہی اپنے دین کی کہ اگر نہوتا تو ایلچی تو حکم دیتا مین
تیری زبان کے کاٹ ڈالنے کا بسبب تیری جرأت کے ایسی بات کہنے سے میرے فرش پر اور دیا اُسنے خط اُس شخص کو جو اچھی
طرح سے پڑھتا تھا عرب کے لکھے ہوے کو اور حکم دیا اُسنے اُسکو خط کے پڑھنے کا پس جواب لکھا اور ابتدا بہ کلمہ کفر کیا اور اُسکے بعد
بہ لکھا **اما بعد** یا معاشر العرب فانہ قد وصل الینا کتابکم وعلمنا ما فیہ من التہدید ولا ید منا من الحرب والقتال والسلام اور
لپیٹا خط اور دیا معاہدی کو اور حکم کیا اُسکو اُتار دینے کا ساتھہ رسی کے پس جب آیا وہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے
پاس اور دیا اُنکو خط پس توڑا اور کھولا اور پڑھا اور پڑھکر سُنایا مسلمانون کو پس مائل ہوے وہ لڑائی پر اور تقسیم کیا ابوعبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے لشکر مسلمانون کو چار گروہ پر اس طریقے سے کہ بھیجا اُنھون نے ایک ٹکڑے کو ساتھہ مسیب رضہ بن نجبۃ الفزاری کے
پس اُترے وہ باب جیل پر اور بھیجا اُنھون نے دوسرے ٹکڑے کو ساتھہ شرجیل رضہ بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اور بھیجا ایک ٹکڑے کو ساتھہ مرقال ہاشم بن عتبہ کے اور ایک ٹکڑے کو ساتھہ یزید بن ابی سفیان کے اور ٹھہرے ابوعبیدہ بن الجراح
اور خالد بن الولید باب سنت ہر **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ حملہ کیا اور روانہ ہوے مسلمان اُنکے طرف اور تمام دن وہ لڑتے رہے
پس جب دوسرا دن ہوا یکایک خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے سب غلامون کو جو لشکر مین تھے اور حکم کیا اُنکو جانے کا بجانب شہر بیاہ کے
پس کہا ابوعبیدہ رضہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ نہ کافی ہونگے ہمکو یہ کام اُنکے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ اے سردار تم اپنی روش
نرم پر رہو اور نہ مخالفت کرو تم میری اس کام مین جو کیا مین نے تاکہ جانین رومی اس بات کو کہ نہین ہی اُنکے واسطے ہمارے نزدیک کوئی قدر
اور مرتبہ اور نہین لڑتے ہین ہم اُنسے بذات خود ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کرو تم جو تمکو منظور و پسند ہی اور تھے وہ غلام
قریب چار ہزار کے **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ مطلع ہوا اور دیکھا حصار کے اوپر سے غلامون کو مرسس ملعون نے اور بتحقیق گرد تھے
اُسکے بڑے بڑے بطارقہ اور صلبان باندھی تھین اُنھون نے اپنے سرون پر اور کہا اُنھون نے کہ نہین جانا تھا ہمنے عرب کو اس صفت سے
اور اسوقت تو وہ سب کے سب سیاہ رنگ ہین پس کہا بعض نے اُنمین سے جسنے دیکھا تھا اُنکو اجنادین مین کہ یہ لوگ گروہ عرب کے
نہین ہین بلکہ اُنکے غلام ہین اور یہ بات مکر و فریب سے ہی مطلب اُسکا یہ ہی کہ نہین ہی ہمارے واسطے اُنکے نزدیک کوئی قدر اور مرتبہ کہ نہین لڑتے ہین
وہ بذات خود ہمسے **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ غلام لڑتے رہے تمام اُس روز آغاز رات تک اور بھیجا مرسس نے ایک ایلچی کو مع خط کے پاس
ابوعبیدہ بن الجراح کے پس آیا وہ ایلچی بطرف مسلمانون کے اور دیکھا اُسکو مسلمانون نے اور لیگئے اُسکو ابوعبیدہ رضہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پس پوچھا
ابوعبیدہ بن الجراح نے اُس سے کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ مین ایلچی ہون حاکم کی طرف سے اور جاتا ہون جواب اُس خط کا پس لیا ابوعبیدہ بن الجراح نے

اور پڑھا خط اور اسمین یہ لکھا تھا اما بعد یا معاشر العرب قد تبین عندنا فضلکم وشرفکم وانکم اولو وجاهتکم لدینا البعید للقتال ونحن نتحیة
هذه الکتیبة تخرج الینکم والله یصیر ممن یشاء پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس خط کو مشورہ کیا انھون نے
اس بات مین مسلمانون سے پس کہا انھون نے کہ ہماری رائے یہ ہی کہ لکھین ہم اس قوم کو اور درخواست کرین ہم اسلئے اس امر کی کہ دیوین ہمکو
وہ بہت غلہ کھانے کا اور ضمانت کرین ہم اسلئے اس امر کی کہ کوچ کرجاوے تم انکے یہان سے تا انیکہ فتح کرے اللہ تعالے تمپر سوا اس شہر کے پھر رجوع
کرینگے اور پھیرینگے ہم انکی طرف اور صف ہوچکا ہوگا غلہ انکے کھانے کا اور متفرق ہوگئے ہونگے وہ سب اپنی جگہون مین پس تاختا راج کرڈالینگے ہم انکو
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تمھاری رائے بہتر اور مضبوط ہی پس اگر چاہا اللہ غالب اور زبردست نے تو مین قریب ترالسا ہی کرونگا جو تمنے بیان
کیا ہی پس طلب کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دوات اور کاغذ کو اور لکھا انھون نے جواب خط اہل حمص کا ان الفاظ اور عبارت سے
بسم الله الرحمن الرحیم اما بعد فانی قرأت کتابکم ورأیت ان قولکم صلاحا ولسنا ممن یرید البغی علی احد من عباد الله عز وجل
فان اردتم ان نرحل عنکم فابعثوا الینا میرة خمسة ایام فالطریق قدامنا تابع واذا فتح الله علینا رجعنا الیکم فان
فعلتم ذلک کان صلاحا لکم والسلام اور لپیٹا خط کو اور مہر کی اسپر اور دیا ایلچی کو پس پڑھا مرلیس نے خط کو بہت خوش ہوا
اور ایکجا کیا اسنے رئیسون کو اور کہا انسے کہ بتحقیق عرب تمسے غلہ طلب کرتے ہین تاکہ کوچ کرجاوین وہ تمھارے یہان سے اسواسطے کہ
مثل عرب کی مثل جانور درندہ کے ہی کہ جسوقت پاوینگے وہ شکار تو نہ تجاوز کریگا اس سے دوسرے کی طرف راوی نے بیان کیا ہی
کہ بھیجا مرلیس نے قسون کو اور کھول دیا انکے واسطے دروازہ شہر کا پس آئے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور لیا انھون نے عہد کہ وہ
کرجاوینگے کا اور ریوڑی ہوئی صلح اس قرارداد پر پھر کہا انسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے اہل حمص ہمنے قبول کیا جو لائے تم ہمارے واسطے
خوشی سے پس اگر تم غلے اور دانے جارے کو ہمارے ہاتھ بیچنا مناسب جانو پس کرو تم اس کام کو انھون نے کہا کہ ہان ہمکو منظور ہی پس لیا
مسلمانون نے وہ چیزین جسکے وہ حاجت مند تھے اور کوچ کیا انکے یہان سے اور اہل حمص خوش تھے عرب کے غلہ لینے اور کوچ کرجانے سے راوی نے
بیان کیا ہی کہ کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون نے حمص سے تا انیکہ آئے وہ رستن مین اور دیکھا اسکو کہ مضبوط اور بانی اسمین کثیر
اور بھرا ہوا لوگون سے ہی پس بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکے پاس ایلچی کو واسطے گفتگو کے صلح کے پس انکار کی اور کہا انھون نے کہ ہم صلح
نکرینگے تا انیکہ دیکھین ہم اس امر کو کہ تمھارا معاملہ ہر قل بادشاہ کے ساتھ کیا ہوتا ہی اور ہم اسکے جو اللہ چاہیگا وہ ہوگا ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہا کہ ہم جانتے ہین بادشاہ کے شہر دن کی طرف اور ہمارے ساتھ اسباب ہی کہ بوجھ ہوگیا ہی ہمکو اور ہم خوش رکھتے ہین اس امر کی کہ سپرد کرین
اور چھوڑ دیوین ہم اسکو تمھارے شہر مین تا وقت اپنے پھرآنے کے پس لائے اہل رستن ایلچی کو اپنے بطریق کے پاس جسکا نام نقیطا تھا اور آگاہ
کیا اسکو اس حال سے اسنے کہا کہ ہمیشہ سے دستور ہی بادشاہون کا کہ امانت سپرد کرتے ہین بعض انکے بعض کے پاس اور ہارا مفرت نہین کرتا ہی پس کہلا بھیجا
اسنے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس کہ جو حاجت اور کام تمھارا ہوگا ہم اسکو جلد انجام دینگے واقدی رحمہ اللہ نے ثابت بن علقمہ سے روایت
کی ہی کہا ثابت بن علقمہ نے کہ تھا میں حمص مین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس جب کوچ کیا تھا انھون نے اور ہم ترے تھے رستن مین اور بلایا
انھون نے اہل رائے اور مشورہ کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا انسے کہ جان لو تم اس امر کو کہ یہ شہر بڑا مضبوط ہی اور

نہین ہے کوئی سبیل اسکے فتح کی مگر یکہ اور فریب سے اور مین نے ارادہ کیا ہے کہ مقرر کرون مین تم مین سے بیس ۲۰ آدمیون کو بیس صندوقون مین
اور ہووین کنجی اور قفل اسکے تمھارے پاس پس جسوقت پہونچ جاؤ تم شہر مین پس نکلو تم اللہ کا نام لیکر اور تم مدد دیے جاؤگے پس خالد بن الولید نے
کہا کہ ہرگاہ تمنے یہ ارادہ کیا ہے آپس چاہیے کہ ہووین قفل ظاہر سطح صندوقون مین اور نیچے کے تختے مین زیادگی ہووین بدون کسی چیز کے کہنے والے
پس جسوقت کہ پہونچین قوم نکلین ایک ہی ساتھ اور تکبیر کہین اسواسطے کہ مدد نزدیک ہوتی ہے ساتھ تکبیر کے پس منظور کیا اس رائے کو ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے اور لیا کھانے کے صندوقون کو اور لٹور دیا انکے نیچے کے تختون کو اور زیادگی لگائی آدمیون پس پہلے سب کے داخل ہوے
صندوق مین قعقاع بن عمرو اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور زید الخیل الطائی الحمیری اور عمرو بن معدیکرب اور مرقال ہاشم بن عتبہ و قیس بن
ہبیرہ اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور عبد الرحمن بن مالک اشتر اور عون بن سالم اور عامر بن کلکل الطائی اور مالک بن عامر
اور ربیعہ بن عامر اور عکرمہ بن ابی جہل اور عتبہ بن العاص اور عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما جنکو سردار مقرر کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے
ان سب پر رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین پس جب گئین صندوقین رستن مین ڈال دیا انکو نقیطانے اپنی زوجہ کے محل مین جسکا نام ماریہ
تھا اور کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے تا انیکہ اترے وہ ایک گانون مین جسکو لوگ سویدہ کہتے تھے پس جب رات ہوئی بھیجا خالد بن الولید کو
ساتھ لشکر زحف کے قریب رستن کے اور اسی وقت بلند ہوا نور رستن کے اندر اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ حال گذرا کہ جب چھوڑ دیا انکو نقیطانے
ماریہ کے محل مین سوار ہوا وہ طرف اپنے کنیسہ کے مع اپنے لبطارقہ کے تاکہ پڑھین وہ نماز شنکی کی اور بلند ہوین آوازین انکی انجیل کے پڑھنے سے
اور سنین اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکی آوازون کو پس اسی وقت نکلے وہ صندوقون سے اور مضبوطی کی انھون نے اپنی
جانون پر اور ظاہر کیا اپنے ہتھیارون کو اور قبضہ کر لیا نقیطا کی زوجہ پر اور کہا اس سے کہ ہم کنجیان شہر کی چاہتے ہین پس دے دین اسنے
کنجیان انکو پس جب آگئین کنجیان انکے ہاتھون مین چلے وہ ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور جا پڑے قوم پر انکے کنیسہ مین پس نہین دلیری کی
کسی نے قوم سے انکی طرف نکلنے اور مقابلہ کرنے کی اسواسطے کہ قوم بدون سامان کے تھے اور مقرر کیا عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے
ربیعہ بن عامر اور اسید بن مسلمہ اور عکرمہ بن ابی جہل اور عتبہ بن العاص کو اور سپرد کیا انکے کنجیان دروازون کی اور کہا انسے کہ کھول دو
دروازے کو اور بلند کرو اپنی آوازون کو ساتھ تکبیر کے اسواسطے کہ بھائی تمھارے چھپے ہوے ہین گرد شہر کے پس انھون نے ایسا ہی کیا پس
جب کھولا دروازون کو اور تکبیر کہین انھون نے جواب دیا انکو خالد بن الولید اور لشکر نے ہر جگہ سے اور آگے لشکر کے خالد بن الولید تھے جواب دیتا
خالد نے انکو ساتھ تکبیر کے اور داخل ہوے وہ شہر مین اور سنین اہل رستن نے آوازین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس جانا
انھون نے کہ وہ مسلمانون کے قبضے مین ہین پس نکلے انکی طرف بحالت انقیاد کے اور کہا انھون نے کہ نہ لڑینگے ہم تمسے اور ہم تمھارے قیدی ہین پس
عدالت کرو تم ہم مین کہ تم ہمکو دوست تر ہو ہماری قوم سے پس عرض کیا امیر خالد بن الولید نے اسلام کو پس مسلمان ہوے بعض لوگ انمین اور باقی رہے
بہت اپنے دین پر باقرار ادا ے جزیہ کے اور نقیطانے کہا کہ مین نہین چاہتا ہون ساتھ اپنے دین کے عوض کو پس کہا خالد بن الولید نے اسسے کہ
نکل جا تو مع اپنے لڑکے بالون کے ہمارے یہان سے پس نکال دیا اسکو اور متوجہ ہوا وہ بجانب حمص کے اور آگاہ کیا اسنے اہل حمص کو حال
فتح رستن سے پس دشوار گذرا امیر پر یہ معاملہ اور جانا انھون نے کہ اہل عرب صبح کرینگے انکے یہان ساتھ لڑائی اور تاخت کے پس جب

پہونچی خبر فتح رستن کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو سجدہ کیا انھون نے واسطے ادائے شکر اللہ تعالے کے اور روانہ کیا
ابکہزار مرد کو اور وصیت کی انکو واسطے حفاظت رستن کے اور سردار مقرر کیا اُنپر ہلال بن عامر التنوخی کو پس جب ٹھہرے اور مقام کیا
آن لوگون نے رستن مین آملے خالد بن الولید اور عبد اللہ بن جعفر اور ساتھی اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح کے لشکر مین اور متوجہ ہوے وہ
سب بجانب حماۃ کے پس جب پہونچے اور اُترے وہان صبح کے وقت اور داخل تھے حماۃ کے لوگ مسلمانون کی صلح مین جیسا کہ بیان
کر چکے ہین ہم اور اسی طرح اہل شیزر بھی مسلمانون کی صلح مین داخل تھے مگر یہ کہ بطریق انکار کیا تھا اور بھیجا تھا اُسکی طرف مرقل طاغی نے ایک بطریق
ظالم کو جسکا نام نکلس تھا پس توڑ دیا اُسنے صلح کو اور چکھایا اہل شیزر کو ذائقہ نقصان کا اور جب خبر ابو عبیدہ بن الجراح کو پہونچی بھیجا
اُنھون نے ایک گروہ مسلمانان سوار کو پیشتر اپنے بجانب شیزر کے پس تاخت تاراج کیا گروہ نے اُنکے ملک کو اور واقع ہوا شور غل اور فریاد نکلس
بطریق نے شور اور فریاد قوم کو پس آیا وہ اہل شیزر کے پاس اپنے قلعہ سے اور کہا کہ اے اہل شیزر جانو تم اس امر کو کہ بادشاہ رحیم نے حاکم مقرر کیا ہی
مجکو تمپر واسطے حفاظت تمھارے شہر کے پھر کھول دیا اُسنے فراہ ہتھیارون کا اور تقسیم کیا اُنکو اور حکم کیا اُنکو لڑنے کا پس تھی تو وہ اسی حال مین کہ پہونچے خالد
بن الولید مع اپنے ساتھیون کے اور ڈرایا اُنکو پس لشکر نے اور حیران ہوے عقلین اُنکی پس لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط بنام اہل شیزر کے اِن
الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد یا اہل شیزر فان حصنکم لیس بامنع من حصن بعلبک ولا من رستن ولا رجالکم باشجع
من رجالہم فاذا قرأتم کتابی ہذا فادخلوا فی طاعتی ولا تخالفوا فیکون وبالا ذلک علیکم اور لپیٹا اور دیا خط ایک شخص
کو معاہدین سے پس جب پہونچا خط اہل شیزر کے پاس دیا اُنھون نے اس خط کو اپنے بطریق نکلس کو پس کہا اُسنے کہ کیا ہے تمھارا کیا
اہل شیزر آپس کہا اُنھون نے کہ سچے ہین عرب اسواسطے کہ نہین ہی ہماری شہر پناہ اُن لوگون کی شہر پناہون سے زیادہ مضبوط جسکو لیا
مسلمانون نے پس کیونکر شہر اُنکو باز رکھیگا پس بُرا اور سخت کہا نکلس نے اُنکو اور لعنت کی اُنپر اور حکم کیا اپنے غلامون کو اُنکے مارنے کا
اور نکلے وہ لڑنے کو پس توڑ دیا اُنکو مسلمانون نے اور داخل ہوے شہر مین اور واقع ہوئی لڑائی پس خوش ہوے مسلمان اس معاملے سے پھر
منادی کرائی ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون مین اس امر کی کہ فتح کیا اللہ تعالے نے اس شہر کو تمپر ساتھ آسانی کے اور بہ تحقیق
نکل گئے ہین اہل حمص اب تمھاری ذمہ داری سے پس اب پھر چلو تم میرے ساتھ اُنکی طرف کو پس سوار ہوے عرب اپنے گھوڑون پر اور
ارادہ کیا تھا اُنھون نے روانگی کا کہ دفعتہً ظاہر ہوا اُنکو ایک بڑا غبار جو آتا تھا اُنکی طرف انطاکیہ کی راہ سے پس جلدی کی ایک گروہ نے طرف اُسکے اور
کھا وہ ایک بڑا قس اور اُسکے ساتھ ایک سو نہ دون تھے اور اُنکو ایک سو کبر گھیرے ہوے تھے اور وہ نہین جانتا تھا مسلمانون کے آنے کا حال
شہرین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ڈاٹا اُنکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے اور ہانک لیا براذین کو
اور قید کر لیا قس اور کبرون کو اور لیکر چلے یہ سب بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے اور پایا اُنکو مہر متعلون پر استفسار حال کیا قس سے پس
بیان کیا اُسنے جو کچھ جانتا تھا اپنے بادشاہ کا حال اور یہ کہ سب روم اور روسیہ اور مقالیہ اور آفرنج اور آرمن نے کمک کی ہی بادشاہ کی اور
وہ سب ارادہ رکھتے ہین تمھارے اوپر کا پس بڑا دکھائی دیا یہ امر ابو عبیدہ بن الجراح کو اور عرض کیا اُنھون نے قس پر اسلام کو پس کہا اُسنے
ترجمان سے کہ تو اپنے سردار سے کہ شب کو دیکھا تھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اور اسلام قبول کیا مین نے اُنکے ہاتھون پر اور

عرض کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اسلام کو گبروں پر پس انکار کیا انھوں نے پس مارین گردنیں انکی اور روانہ ہوئے بجانب حمص کے پس نہیں خبردار ہوئے اہل حمص مگر اسوقت کہ گرد مسلمانوں نے تاخت تاراج کی اوپر پس جنبش کی قوم نے بجانب شہر کے اور بند کر لیا اسکے دروازوں کو اور کہا عذر اور بیوفائی کی عرب نے راوی نے بیان کیا ہے کہ آئے مسلمان گرد حمص کے اور گھیر لیا اسکو اور سخت گذرا یہ امر اہل حمص پر پس لکھا انھوں نے خط بنام ابو عبیدہؓ بن الجراح کے اس مضمون سے اما بعد یا معشر العرب انا لم نخبر لغدرکم وانتم صالحتمونا علی المیرۃ فمرنا کم ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جواب اسکا اس مضمون سے دیا کہ ہم نہیں بیوفائی کرتے ہیں اور نہیں عہد توڑتے ہیں اور آیا نہیں جانا تھا تمنے کہ میں نے عہد کیا تھا تمسے اس قرارداد پر کہ پھر جاؤنگا تمھارے یہاں سے تا آنیکہ فتح کرلونگا کسی شہر کو شہرہائے روم سے اور اختیار ہوگا مجکو اس امر کا کہ اگر منظور ہوگا تو جاؤنگا میں تمھارے کسی دوسری طرف کو یا آؤنگا میں تمھاری جانب کو اہل حمص نے کہا سچ ہے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ بتحقیق فتح کیا اللہ تعالے نے ہمارے واسطے شیزر اور رستن کو آسانی سے اور اب نہیں ہے تمھارے واسطے ہمارے نزدیک مگر اس حال میں کہ از سر نو تم صلح کرو پس کہا قسوں نے کہ سچے ہو تم نہیں ہے تمیز سرزنش خطا ہماری ہے کہ نہ مضبوطی عہد کی کرلی ہمنے تمسے پھر چلے گئے وہ لوگ شہر کو اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے لوگوں کو اور کہا کہ لوتم سامان لڑائی کو اسواسطے کہ قوم بدون توشے کے ہیں اور نہ آگے واسطے کوئی مرد آنے والی ہے انکے داعی کی طرف سے اعانت طلب کرو تم اللہ سے اور اسی پر بھروسا کرو تم راوی نے بیان کیا ہے کہ نزدیک ہوئے مسلمان دروازوں سے پس بند کیا ہوا اہل حمص اپنے بطریق کے پاس اور کہا اس سے کہ تیری کیا رائے ہے اسنے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ لڑیں ہم انسے اور نہ دکھاویں ہم انکو اپنی جانب سے ضعف کو انھوں نے کہا کہ کھانا کہاں ہے اور کیا تدبیر ہے اسنے کہا کہ میرے نزدیک کھتا غلے کا ہے کہ کافی ہوگا تمھارے کھانے کو مدت دراز تک پھر کھولا اسنے خزانہ اپنے دادا کا جسمیں غلہ تھا اور تقسیم کیا انکو اور دیں انکو رہیں اور ہنھیار اور آگے رکھی گئی آگے انجیل اور گذرانی انھوں نے وہ رات در آنحالیکہ زاری کرتے تھے وہ سات اپنے کلمات کفر کے پس جب صبح ہوئی کھولے گئے دروازے حمص کے اور نکلی قوم ساتھ اپنی جماعت اور سامان اور نشانہائے فوج اور پانچ ہزار گبروں کے کہ نہیں ظاہر تھی آنکے جسم سے سوائے گوشہ پتلی آنکھوں کے گویا وہ دیوار لوہے کی تھی اور بے سر کیا انھوں نے اپنی جانوں کو واسطے موت کے پیچھے اپنے مال اور اہل وعیال کے اور دوڑے مسلمان لوگ انکی طرف مثل پھیلی ہوئی ٹیڈیوں کے اور حملہ کیا انھوں نے اوپر اور گبر لوگ مثل جمے ہوئے پتھروں کے تھے کہ نہیں دور ہوتے تھے اپنی جگہوں سے اور نہیں اندیشہ مند تھے اس معاملے میں پس اسی وقت شور کیا بطریق نے پس شور کیا رومیوں نے اور گرے وہ مسلمانوں پر اور چلائے پیدل لوگوں نے تیر تا نے زہر آلود کو اور مل گئے دونوں فریق اور پیچھے کو پھرے مسلمان اور کثرت سے مقتول اور زخمی ہوئے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب ہزیمت مسلمانوں کے بہت سخت گذرا اوپر یہ معاملہ اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے کہ ای اولاد زنان عربیہ پھر و پھر و بجانب دشمن کے برکت دیوے اللہ تم میں اور اسدن کے پیچھے اور دن بھی ہے حملہ کرو تم ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالے کے پس پھرے مسلمان اور سخت حملہ کیا انھوں نے اہل حمص پر اور ڈرانے دوانے سختی کے اوپر اور آگے بڑھے خالد بن الولید ساتھ جماعت کثیر کے بنی مخزوم سے پس مارتے تھے انمیں ضرب تلوار کو مثل سوختہ آگ کے اور رکھا مسلمانوں نے انمیں تلوار اور نیزوں کو اور حملہ کیا میسرہؓ بن مسروق نے ساتھ جماعت بنی عبس کے تکبیر اور تہلیل

بسلسلہ راویون کے روایت کی ہے کہ کہا سراقہ نے کہ بھاگے ہم آگے رومیون کے اور تعاقب کیا ہمارا مرلیس نے ساتھ ایک
جماعت کے اپنے گروہ سے اور وہ ایک ہزار آدمی اور بڑے سخت تھے قوم کے اور بھاگے ہم آگے رومیون کے بطلب جوسیہ کے اور
پہونچ گئے اور لے لیا ہمکو بطارقہ نے اور تھا حمص مین ایک قس بڈھا بڑے مرتبے کا کہ مضبوط کیا تھا اسکو تجربے نے اور جانتا تھا
وہ راہین مکر اور فریب کی اور تھا وہ ایک عالم علماے روم سے کہ پڑھی تھی اسنے توریت اور انجیل اور صحف شیث اور ابراہیم علیہ
وعلیہا الصلوٰۃ والسلام کو اور پائی تھی اسنے صحبت بعض حواری[1] عیسیٰ علیہ السلام کی پس جب چڑھ آوے شہر پناہ کے اوپر
اور دیکھا مسلمانون کو کہ بھاگ گئے اور قبضے مین آگئی جگہ انکی اور لوٹا جاتا ہی اسباب انکا پکار کر کہتا تھا وہ کہ قسم ہی حق مسیح اور
انجیل کی کہ بات مکر اور فریب کی ہی اہل عرب کی طرف سے اور مین نے سونگھی ہی بو اس دن کی اہل حمص پر سختی ہو تیرے اہل حمص پر تحقیق
اہل عرب نہ سپرد کرینگے اپنی اہل اور اولاد کو اگر چہ مار ڈالے جاوین وہ سب کے سب۔ واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ قس شور
کرتا تھا اور اہل حمص لوٹتے تھے توشہ اور اسباب کو اور بطریق مرلیس درپے تھا عرب کی طلب مین پس پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے ساتھ بلند آواز کے کہ پھیرو پھیرو اے گروہ مسلمانون کے برکت دیوے اللہ تعالیٰ تم مین اور مدد کرے تمھاری
دشمنون پر پس جب سنی مسلمانون نے آواز انکی پھیرے رومیون پر مثل ستارہ ٹوٹنے والے کے آسمان سے اور مثل تیر چلنے والے کے کمان سے
گویا کہ وہ جانور درندہ گروہ درگروہ مارنے والے تھے یہانتک گھیر لیا انکے لشکر اور بطریق کو اور رومی مسلمانون کے بیچ مین مثل تل سیہ کے سیاہ
پیل مین تھے پس چڑھا یا گبرون نے اپنی کمانون کو اور چلائے عرب نے اپنے تیرہاے زہردار کو اور مسلمان حملہ کرتے تھے اوپر مثل حملہ کرنے
تیر کے اور منڈل باندھے تھے گرد انکے مثل گرگسون کے پس مار گراتے تھے انکو دائین بائین یہانتک کہ نگونسار کر دیا بہتون کو انمین سے
عطیہ رضی اللہ عنہ بن فہر الزبیر نے بیان کیا کہ جب دیکھا رومیون نے ہمارے معاملے کو اپنے ساتھ حملہ کیا انھون نے ہمپر تا انیکہ گرم ہوا تنور لڑائی
کا اور نکل کر دوڑے خالد بن الولید وسط معرکہ گاہ سے ایک گھوڑے پر کہ دم اسکی سرخ تھی اور وہ پہنے تھے کپڑے طلائی
حاکم بعلبک کے اور اسکے سر پر عمامہ سرخ تھا اور وہ جوش خروش مین تھے مثل شیر مست کے اور نکال لیا تھا اپنی تلوار کو میان سے
اور ہلایا اسکو پس اڑین اس سے چنگاریان اور چمکین وہ مثل روشنی بجلی کے اور پکارا بلند آواز سے کہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ اس شخص پر
جسنے نکالا اپنی تلوار کو اور مضبوط کیا اپنے ارادے کو اور بڑھایا اپنے نیزے کو اور وہ اشعار رجز پڑھتے تھے پس اسی وقت نکالا
عرب نے اپنی تلوارون کو میان سے اور جا پڑے رومیون پر مثل گرنے چیتون کے والے ہرا اور پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہ ای لوگو لڑو تم اپنے حریم اور جگہ کے واسطے اور حمایت کرو تم اہل اور اولاد کے واسطے کہ بتحقیق اللہ تعالیٰ تمھارے
سامنے ہی اور دیکھ رہا ہی تمکو اور مدد دینے والا ہی تمکو تمھارے دشمنون پر اور تھے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اس حال مین کہ علیحدہ ہو گئے تھے
ساتھ پانچ سو سوار کے بجانب جماعت کے پس لوٹ پڑے وہ رومیون پر اور نہین آگاہ ہوئے گبران رومی مگر اسوقت کہ فرو باندھ لیا تھا
انکو مثل آگ روشن کے اور پکار کر کہا مسلمانون سے معاذ رضی اللہ عنہ جبل نے کہ ای جوانمردو لو تم دروازے کو تا کہ نہ نجات پاوین رومی تمھارے
ہاتھون سے پس قصد کیا مسلمانون نے شہر کے دروازون کا جب دیکھا رومیون نے انکو پھینک دیا انھون نے اسباب کو

[1] حواری یعنی فتوی اس لفظ کے کا ذکر آوے گا یاری دہندہ مین اور یہان مراد اصحاب عیسیٰ علیہ السلام ہین ۱۲

استعار الرجز یوم الکروس الجدید آج کا دن عمل مسلم اور جو

اور قصد کیا انھون نے دروازون کا پس مارے گئے رومیون سے جو مارے گئے اور بھاگ بچے انمین سے جو بھاگ بچے محمد بن سیف فزاری نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی نہین بھاگ بچے ایک ہزار سوار ہمراہی مرد سے مگر کچھ زیادہ ایک سو سوار سے اور تھی بڑی مصیبت اُنپر مارا جانا اُنکا دروازون پر اسواسطے کہ عوام الناس اُنمین کے باہر شہر پناہ کے تھے سعید بن زید نے بیان کیا ہے کہ موجود تھا مین روز واقعہ حمص مین اور تھا مین حریص ساتھ شمار کرنے کشتگان کے پس شمار کیا مین نے سو رومیون کو کہ مارے گئے تھے سوائے زخمی اور قیدی کے اُنمین سے پس بشارت دی مین نے اس امر کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس کہا اُنھون نے کہ آیا دیکھا ہے تمنے مارا جانا اُنکے بطریق کا مین نے کہا کہ اگر وہ مقتولین مین ہے تو سوائے میرے اور کسی نے اُسکو نہین مارا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیونکر جانا تمنے کہ وہ تمھارا کشتہ ہے مین نے کہا کہ دیکھا تھا مین نے ایک مرد موٹے تازے بھاری ڈیل ڈول سرخ رنگ والے کو اور وہ زرہ وغیرہ اس اسطرح کی پہنے تھا اور خوشبوے مشک پھیلی تھی اُسکے ریشمی کپڑون سے اور تھی اُسکے ہاتھ مین ایک سیخ لوہے کی اور تھا وہ رومیون کے بیچ مین پس حملہ کیا مین نے اُسپر اور یہ دعا پڑھی مین نے اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُقَدِّمُ قُدَّامَکَ قَبْلَ قُدْرَتِیْ اللّٰھُمَّ اجْعَلْ قِتْلَتَہٗ عَلٰی یَدَیَّ وَاَزْرُقْنِیْ اَجْرَہٗ ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا آیا پایا تمنے پس کہا اُسکے مین نے کہا کہ نہین ولیکن میری کتابی اُسمین ایک تیر ہے جسکو مارا اور جا دیا ہے مین نے اُسکے دل مین اور رد و ضرب تلوار کی ہین اُسکے ازار بند کی جگہ مین ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہا کہ جاؤ اور پھونچو تم اُسکے پاس اور لیکر دے دو اسباب اُسکا سعید کو پس الہام کیا مسلمانون نے پس جب رکھ دیا لڑائی نے اپنے بوجھ کے لیے مسلمانون کے کپڑے اور زرہین اور شہاریں اور لائے اُس سب کو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے سامنے اور واقع ہوا شور اور چلانا رومیون کا حمص مین اور عورتین اُنکی روتی تھین اور دیکھا ہوے لوگ اور بوڑھے آدمی اُنکے کنیسہ مین اور بات چیت کی اُنھون نے قس اور راہبون سے یہ کہ حمص کو مسلمانون کے سپرد کر دیوین پس نکل کر آئے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور مصالحہ کیا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے اس امر پر کہ سپرد کر دین شہر کو اُنکے اور ہوین وہ اُنکی ذمہ داری مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم ہماری صلح اور ذمہ داری مین ہوا اور واجب ہوئی ہمپر نیکو خواہی تمھاری اور چلے جانینگے ہم تمھارے یہان سے ولیکن نہ داخل ہونگے ہم تمھارے شہر مین اُسوقت تک کہ دیکھین ہم کہ ہمارے اور بادشاہ روم کے بیچ مین کیا معاملہ ہتا ہے اور چاہا رومیون نے تعظیم اور تکریم مسلمانون کی ساتھ ٹھہرنے کے حمص مین لیکن منع کیا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر سے اور نہین داخل ہوا کوئی شخص مسلمانون سے حمص مین مگر بعد لڑائی یرموک کے اور یہ سب اسواسطے تھا کہ نزدیک ہو جانا مسلمان واسطے رومیون کے ساتھ عدالت اور نیکو خواہی کے جریر بن عون نے بجار سے روایت کی ہے کہا بجار نے کہ مصالحہ کیا اہل حمص نے بعد مارے جانے پس کے اور نکلے وہ اور دفن کیا اُنھون نے اپنے مردون کو اور شہید ہوے جماعت مسلمانون سے ایک سو پینتیس آدمی کہ وہ سب قوم حمیر اور ہمدان سے تھے مگر تیس آدمی اہل مکہ سے رحمت کرے اللہ تعالے اُنپر واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پھونچین خبرین ہرقل کو کہ مسلمانون نے فتح کر لیا حمص اور رستن اور تدمر کو اور جھین لیا اُنھون نے اُس ہدیہ کو جو اُسنے پس کے واسطے بھیجا تھا پس ہو پچا وہ اس معاملے سے کاہش جان کو اور توقف کیا اُسنے بانتظار آنے لشکر کے اُن شہرون سے جہان لکھا تھا اُسنے کہ

بلکہ کیا اُسنے جماعت کو اور آراستہ کیا لشکروں کو پس تھا طول لشکر کا انطاکیہ سے آخر لشکر تک کیش فرسخ اور بھیجا اُسنے فوجوں کو بجانب شہر قیساریہ کنارے ملک شام کے تاکہ نگہبانی کریں وہ صور اور عکا اور طرابلس اور بیروت اور طبریہ کی اور بھیجا اُسنے دوسرا لشکر کو بجانب بیت المقدس کے اور توقف کیا انتظار آنے باہان ارمنی کے کہ آوے وہ ساتھ قوم ارمن کے اور جمع کی تھی اُسنے قوم ارمن سے اسقدر جماعت کہ نہیں جمع کیا تھا اسقدر کسی بادشاہ نے پس بعد تھوڑے دن کے آیا لشکر اسکا ہرقل بادشاہ کے پاس اور نکلا بادشاہ مع اپنے ارباب دولت کے اور پیادہ ہو گیا باہان اور لشکر اسکا واسطے استقبال بادشاہ کے اور دعائیں دین اسکے تئیں اور گیا بادشاہ بجانب کنیسہ قسوں کے اور بیٹھا اُنکے منبر کفر پر اور ٹھہرے ملوک اور ہرقلیہ اور قیاصرہ کنیسہ میں اور بلند کیا اُنھوں نے اپنی آوازوں کو ساتھ گریہ وزاری کے پس منع کیا ہرقل نے اُنکو اس امر سے اور کہا اے اہل صلیب بتحقیق میں نے ڈرایا اور دھمکایا تمکو عرب سے پس نہ مانا تم نے میرے کہنے کو اور قسم ہے اپنے دین کی کہ ضرور وہ مالک ہو جاوینگے تمہارے اس تخت گاہ کے اور گرجیہا اور رہبانی کا مگر عورتونکا ہی اور بتحقیق نکلا ہوا ہی تمھارے واسطے اسقدر لشکر وسامان کہ نہیں قدرت رکھتا ہی اُس مقرار پر کوئی بادشاہ نصرانی اور بتحقیق صرف کیا میں نے اپنے مال اور لوگونکو تاکہ باز رکھوں میں اہل عرب کو تمسے اور تمھارے دین اور آبرو سے پس توبہ کرو تم طرف مسیح کے اپنے گناہون سے اور قصد کرو اپنی عیت کے واسطے نیکی کا اور نہ ظلم کرو تم اور صبر کرو تم لڑائی میں اور نہ حسد کرو تم آپس میں اور ڈرتے رہو تم غرور سے کہ جس قوم نے غرور کیا وہ مخذول اور عاجز ہوا اور میں ایک بات تمسے پوچھتا ہوں اور اسکا جواب تمسے چاہتا ہوں کہیں کہا اُنھوں نے کہ سوال کر لو تم ہمسے جو تجکو منظور ہو کہیں کہا اُسنے کہ بتحقیق تم لوگ میرے ازروے کمک اور شمار کے اور بڑے ہیں طویل تھارے اور زیادہ ہی قوت تمھاری اہل عرب سے پس کسوجہ اور کہان سے واقع ہوئی تمپر باز ماندگی اور عاجزی حالانکہ ترک اور اہل فارس ڈرتے تھے تمھارے دبدبہ سے اور مکر اُنھوں نے تمھاری طرف کا قصد کیا اور شکست اُٹھا کر پلٹ گئے اور اب غالب ہو گئے تمپر قوم ضعیف ترین خلق کے جو ننگے بدن اور بھوکے اور بے سامان اور بے ہتھیار ہیں اور مار ڈالا اُنھوں نے تمکو بصرے اور حوران میں اور غالب ہو گئے تمپر اجنادین اور دمشق اور بعلبک اور حمص میں کیس سکوت کیا قوم نے اِس کلام کے جواب سے اور اُٹھ کھڑا ہوا ایک قس عالم اُنکے دین کا اور کہا اُسنے کہ اے بادشاہ آیا جانتا ہی تو کس وجہ سے عرب ہمپر غلبہ دیے گئے ہیں کہا اُسنے کہ نہیں قس نے کہا کہ وہ اسوجہ سے غلبہ دیے گئے ہیں کہ ہماری قوم نے تغیر اور تبدل کیا ہی اپنے دین میں اور انکار کی اُنھوں نے اُس خبر کی جسکو مسیح بن مریم لائے تھے پس ظلم کیا بعضوں نے بعض پر اور کوئی اُنمیں پابند امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں ہی اور رائگاں کر دیا اُنھوں نے اپنی نماز کو اور رکھایا سود کو اور مرتکب ہوے زنا کے اور ظاہر ہوے اُنمیں گناہ اور بدکام اور اہل عرب کا یہ حال ہی کہ فرمانبرداری کرتے ہیں وہ لوگ اپنے پروردگار اور اپنے نبی کی عبادت کرتے ہیں رات کو اور روزہ رکھتے ہیں دنکو اور نہیں سستی کرتے ہیں وہ اپنے پروردگار کی یاد اور اپنے نبی پر درود بھیجنے سے اور کوئی اُنمیں ایسا نہیں ہی کہ ایک دوسرے پر ظلم اور بڑائی کا اظہار کرے اور خصلت اور عادت اُنکی راستی اور عبادت ہی اگر حملہ کرتے ہیں تو وہ نہیں پھرتے ہیں اور اگر ہم اُنپر حملہ کرتے ہیں تو نہیں پیٹھ پھیرتے ہیں وہ جان لیا ہی اُنھوں نے اس امر کو کہ دنیا نیست ہونے والی ہی اور عالم آخرت پایدار اور باقی ہی پس جب سُنا بادشاہ نے یہ کلام کہا اُسنے کہ بالضرور اسی وجہ سے غلبہ دیے گئے ہیں اہل عرب ہمارے اوپر اور ہرگاہ تیرا قول یہ ہی پس کوئی ضرورت نہیں ہی مجکو تمھاری مدد دہی کی اور نہ قیام کرونگا میں تمھارے ہیچ میں

اور مین نے میل اور ارادہ اس امر کا کیا ہی کہ بھیجدون ان لشکرون کو اُنکے شہرون کی طرف اور لے لون اپنا مال اور لڑکے بالے اور چھوڑ دون
ارض سوریہ کو اور چلا جاؤن بجانب قسطنطنیہ کے پس ہو جاؤنگا مین وہان بے ڈر اہل عرب سے پس جب سُنا قوم نے یہ کلام اُسکا
گر پڑے سجدے مین اُسکے سامنے اور کہا اُنھون نے کہ اے بادشاہ تو ایسا کر اور نہ خوار اور ذلیل کر تو مین مسیح کو کہ مطالبہ کیا جاویگا تو اس سبب
قیامت کے دن اور ملوک سے تجکو عار اور سرزنش لاحق ہوگی اور خوش ہونگے ہمارے عم اور ارذہ دہ پر دشمن ہمارے اور اگر تو چلا جاویگا غدہ باغ
ملک شام سے تو اقامت کرینگے اہل عرب شام مین بعد ہمارے اور تحقیق یکجا ہوا ہی ہمارے لیئے یا لبسا لشکر کہ کسی بادشاہ کے واسطے نہین جمع
ہوا تھا اور سامنا کرینگے ہم ساتھ اس لشکر کے اہل عرب کا اور صبر کرینگے ہم اُنکی لڑائی مین اور شاید مدد نازل ہو ہمپر اور اگر ہوگا غلبہ ہمارے دشمنون کے
واسطے طلب کرینگے ہم بجان اپنی جانون کی پس مقدمۃ الجیش کر تو اس فوج کا جس کسی کو منظور ہو اور چھوڑ اور اجازت دے ہمکو کوچ کرنے کی واسطے
لڑائی اہل عرب کے پس خوش ہوا بادشاہ اُنکے کلام سے اور میل اور ارادہ کیا اُسنے اس امر کا کہ بھیجے لشکر کو ہمراہی پانچ بادشاہون روم کے پس پہلے
بنایا اُسنے ایک نشان مُنہری دیباج کا اور نشان کے سر پر صلیب جوہر کی تھی اور سپرد کیا اُس نشان کو قناطر ملک رومیہ کے اور ہمراہ کیا اُسکے
ایک لاکھ سوار قوم روسیہ اور صقالبہ سے اور خلعت اور تاج اور پٹکا پہنایا اُسکو اور بنایا دوسرا نشان دیباج سفید کا جسمین قبے سونے کے تھے
اور اُسکے سر پر صلیب زبرجد کی تھی اور دیا اُس نشان کو جرجیر ملک عموریہ و طوریہ اور انقوریہ کو اور خلعت دی اُسکو اور کہا اُس سے
کہ سردار مقرر کیا مین نے تجھکو ایک لاکھ رومی پر اور بنایا تیسرا نشان اور سپرد کیا دربجان کو اور مقرر کیا ساتھ اُسکے ایک لاکھ قوم
مغلیط اور افرنج سے اور بنایا چوتھا نشان دیباج سیاہ کا اور سپرد کیا قوریہ کو اور سردار مقرر کیا اُسکو ایک لاکھ فوج پر قوم
دوقس اور ارمن اور مغلیط سے اور خلعت دی اُسکو اور بنایا پانچوان نشان جڑاؤ موتی اور یاقوت کا ایک مُنہری چھتر ہے جسکے سر پر
صلیب یاقوت سُرخ کی تھی اور سپرد کیا باہان ارمنی کو اور وہ بہت دوست رکھتا تھا باہان کو اسواسطے کہ تھا وہ عقل اور تدبیر اور
شجاعت والے لوگون سے اور وہ لڑا تھا مکرر لشکر فارس سے اور کہا اُس سے کہ اے باہان مین نے سردار مقرر تجکو اس سب لشکر پر پس
تیرے حکم پر کسی کا حکم نہین ہی اور کہا اُسنے قناطر اور جرجیر اور دربجان اور قوریہ سے کہ جان لو تم اس بات کو کہ صلبان تمھاری تحت
صلیب باہان کی ہین اور کام تمھارا متعلق اُس سے ہی پس نہ کرنا تم کوئی امر بدون اسکی راے اور مشورے کے اور تلاش اور طلب کرو تم
اہل عرب کو جہان کہین وہ ہون اور نہ خوف اور بزدلی کرو تم اور لڑو اپنے دین قدیم اور فرع مضبوط کے واسطے اور جدا ہو جاؤ تم
جدا راہون مین اسواسطے کہ اگر تم سب ایک راہ لوگے تو نہ وسعت دیگی وہ راہ تمکو اور ہلاک کروگے تم زمین کو پھر خلعت دی اُسنے جبلہ
بن ابہم الغسانی کو اور ساتھ کیا اُسکے عرب متنصر قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے اور کہا اُنسے کہ رہو تم آگے لشکر کے اسواسطے
کہ ہلاکی ہر شے کی اُسکی جنس سے ہوتی ہی اور لوہا لوہے سے کٹتا ہی اور حکم کیا قسون کو اس امر کا کہ نہلاؤ اُنکو معمودیہ کے پانی مین اور قربانی کرو
اور نماز دعا کی پڑھو اُنکے واسطے واقدی رحمہ اللہ نے سالم مولی ہشام بن عمر بن عتبہ سے روایت کی ہی کل فوج جو ہرقل نے
یرموک کی طرف بھیجی تھی جیھ لاکھ تھی تمام گرد ہون اُن کفار سے جو صلیب کا اعتقاد رکھتے تھے اور ایک روایت مین تعداد اس فوج کی
سات لاکھ راشد بن سعد الحمیری نے بیان کیا ہی کہ مین نے پوچھا عمرو سے کہ آیا تم موجود تھے فتوحات شام مین اُنھون نے کہا کہ ہان مین موجود تھا

اور مجکو حرص اور خواہش تھی دریافت کرنے تعداد لشکروں کی پس جب قریب ہمارے پہونچیں فوجیں روم کی یرموک میں چڑھ گیا میں
ایک اونچی زمین پر پس شمار کیا میں نے بیس نشان پس جب ٹھہرے وہ اپنی جگہوں میں بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے رومانس
حاکم بصرے کو واسطے دریافت اور تلاش اُنکی تعداد کے پس گیے رومانس بہ تبدیل وضع اپنے اور غالب ہے وہ ایک دن رات پھر والپس آئے
پس جب دیکھا ہمنے اُنکو پھرے ہوے ہم ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس آور پوچھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُنسے اُنھوں نے کہا کہ سنا تھا میں نے قوم کو کہ
ذکر کرتے تھے کہ کل فوج دس لاکھ ہے پس نہیں جانتا ہوں میں کہ وہ اس غرض سے یہ تعداد بیان کرتے ہیں کہ ہیبت اُسکو ہمارے جاسوس اور
بیان کریں وہ ہمسے تاکہ ڈر دے تم لوگ اُنسے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ ای رومانس تمھارے وقت میں ہر نشان کے نیچے کتنے لوگ ہوتے ہیں پس کہا
رومانس نے کہ ای سردار ہمارے لشکروں میں ہر نشان کے نیچے پچاس ہزار ہوتے ہیں پس جب سنا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اس کلام کو کہا اللہ اکبر اللہ
پھر پڑھا اُنھوں نے اس آیت کو کم من فئۃ قلیلۃ آخر تک واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب ہرقل نے مطیع اور محکوم
کیا اپنے لشکر کو باہان ارمنی کا اور خلعت دی اُسکو سوار ہوا ہرقل اور ملوک اور بھائی گئی ترنے واسطے کوچ کے اور نکلا ہرقل
باب فارس پر واسطے رخصت کرنے اپنے لشکر کے اور چلا ساتھ اُنکے وصیت کرتا ہوا اور کہا قناطر اور جرجیر اور دریحان اور اپنے بھانجے
قوریہ سے کہ لیوے اور اختیار کرے ہر ایک تم میں سے ایک راہ کو اور حکم ہر ایک کا تم میں سے جاری اور نافذ ہوگا اُسکے لشکر پر اُسوقت تک
کہ صف بندی کرو تم عرب مسلمین پر پس حکمرانی تم میں واسطے باہان کے ہوگی کہ اُسکے ہاتھ کے اوپر کوئی نہوگا اور جان لو تم اس امر کو کہ تمھارے
اور اہل عرب کے بیچ میں بھی واقعہ جنگ ہی پس اگر غالب ہو جاوینگے وہ تمپر پس نہ اکتفا اور قناعت کرینگے وہ شام کے شہروں پر
کبھی بلکہ امید کرینگے تم میں اور ڈھونڈھینگے تمکو جن شہروں میں تم جاؤگے اور نہ اکتفا کرینگے مال پر سوائے جان کے اور بنا دینگے تمھارے
بیٹوں کو غلام اور لاونگے تمھاری لڑکیوں کو ملکیت میں اور تمھاری عورتوں کو لونڈیاں بنا دینگے پس صبر کرو تم لڑائی پر اور مدد دو اپنے
دین اور شرع کو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ پھر روانہ کیا اُسنے قناطر کو اوپر گھاٹی طرطوس اور جبلہ اور لاذقیہ
پہاڑوں کے اور بھیجا جرجیر کو راہ پر معرات اور معرین کی اور روانہ کیا توریر کو حلب اور حماۃ پر اور بھیجا دریحان کو ارض حمص
اور قنسرین پر اور روانہ ہوا باہان ارمنی پیچھے ہر قوم کے مع اپنے لشکر کے اور پیدل لوگ اُسکے آگے تھے کہ دور کرتے تھے پتھروں اور گھنے درختوں کو
راہ سے اور نہیں گذرتے تھے کسی شہر میں مگر یہ کہ سختی کرتے تھے وہاں کے لوگوں پر اور مانگتے اور لیتے تھے اُنسے مرغیاں اور چڑیاں اور وہ جو
جسکی طاقت اور قدرت اُنکو تھی اور لوگ دعا کرتے اُنپر اور کہتے تھے کہ خدا تمکو پھر ہمپر نہ لاوے اور جبلہ بن ایہم الغسانی مقدمۃ الجیش تھا اور اُسکے
ساتھ بنو غسان تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب پہنچا ہرقل طاغی نے اپنے لشکر کو واسطے لڑائی مسلمانوں کے سو جو دیکھے جاسوس ابو عبیدہ
بن الجراح کے معاہدین سے لشکر رومیوں میں کہ دریافت کرتے تھے اخبار روم کی پس جب پہونچا لشکر تبوک تک جدا ہوے اُنسے جاسوس ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور چلے ڈھونڈھتے ہوے مسلمانوں کے لشکر کو پس بتایا اُنکو حمص میں اور کہا لوگوں نے اُنسے کہ لشکر مسلمانوں کا جابیہ میں ہے
اسواسطے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جب فتح کیا حمص کو چھوڑا تھا اہل حمص کے نزدیک اُس شخص کو جو لیتا تھا اُنسے خراج اور
جزیہ اور جاسوس چل کر جابیہ میں پہونچے اور جو دیکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے بیان کیا پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے

یہ حال بڑا معلوم ہوا انپر یہ معاملہ اور کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور رات گذرانی حالت قلق اور بیقراری مین نہین آنکھ بند کی بسبب خوف کے بحال مسلمانون کے پس جب صبح ہوئی اذان کہی اور نماز پڑھی ساتھ مسلمانون کے تاریکی رات مین پس جب فارغ ہوے وہ نماز سے متوجہ ہوے لوگون کی طرف اور کرنا اور دم دلائی انکو اس امر کی کہ نہ بیٹھجاوین وہ یہانتک کہ سنین انکے کلام کو پھر کھڑے ہوے بحالت خطبہ پڑھنے کے پس حمد اور تعریف اللہ تعالی کی بیان کی اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا انپر اور دعا مغفرت کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور دعا کی واسطے مسلمانون کے ساتھ مدد اور غلبے کے پھر کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے رحمت کرے اللہ تعالی تمپر بتحقیق اللہ تعالی نے آزمایش تمھاری بلای نیک مین کی ہے تاکہ دیکھے وہ کہ کیونکر عمل کرتے ہو تم اور سچا کیا اسنے اپنے وعدے کو اور دلایا تمپر اپنی مدد اکثر جگہون مین اور بتحقیق میرے جاسوسون نے مجکو خبر دی ہے کہ دشمن خدا ہرقل نے طلب کی ہے تمپر ترک کے شہرون سے اور روانہ کیا ہے انکو تمھاری طرف بعد از نیکہ بوجھبل کر دیا ہے انکو ساتھ زاد اور سامان کے چاہتے ہین وہ کہ بجھاوین نور خدا کو اپنے منھون سے اور اللہ تعالی پورا اور تمام کرنے والا ہے اپنے نور کا اور جان لو تم اس امر کو کہ روانہ ہوے ہین وہ مختلف راہون مین اور وعدہ ان سب کا یہ ہے کہ ہو جاوین سب تمھارے مقابلے مین اور جان لو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی تمھارے ساتھ ہے اور نہوگا وہ شخص تھوڑا جسکے ساتھ اللہ ہے اور اللہ تعالی مخذول اور پشیمان کرنے والا ہے تمھارے دشمنون کا اور نہوگا وہ شخص بہت جسکو مخذول اور پشیمان کریگا اللہ تعالی پس کیا رائے ہے تمھاری اس معاملے مین پھر کہا اپنے بعض جاسوس سے کہ اٹھ کھڑا ہو اور آگاہ کر تو مسلمانون کو اس امر سے جو دیکھا ہے تو نے پس اٹھ کھڑا ہوا وہ اور آگاہ کیا اسنے مسلمانون کو ساتھ اس چیز کے جو دیکھی تھی اسنے بھاری اور کثیر لشکر سے پس بڑا معلوم ہوا یہ معاملہ مسلمانون پر اور داخل ہوا بعض کے دلون مین خوف اور دیکھنے لگے بعض انمین کے بعض کی طرف اور کسی نے انمین سے کچھ جواب نہ دیا پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ یہ کیا سکوت ہے میرے جواب سے رحم کرے اللہ تعالی تمپر مشورہ دو تم مجکو اپنی رائے سے کہ مین نہین ہون مگر مثل ایک کے تم مین سے پس کلام کیا کچھ لوگون نے سابق الایمان والون سے اور کہا انھون نے کہ اے سردار تم بزرگی اور مرتبے کے آدمی ہو اور تمھاری شان مین آیات قرآن شریف نازل ہوئی ہین تم وہ ہو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمکو امین اس امت کا مقرر فرمایا ہے اور ارشاد کیا لکل امۃ امین و امین ہذہ الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح پس ایسا مشورہ دو تم مجکو جسمین بہتری مسلمانون کی ہو پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ مین مثل ایک مرد کے ہون تم مین سے کلام کرتے ہو تم کلام کرتا ہون مین بھی مشورہ دیتے ہو تم مشورہ دیتا ہون مین بھی اور اللہ تعالی توفیق دیتا ہے پس اٹھ کھڑے ہوے انکی طرف دس مسلمان جسمین کچھ لوگ قوم مین اور کچھ لوگ مضر سے تھے اور کہا انھون نے کہ اے سردار تم وہ شخص ہو کہ تمھارے واسطے بلندی اور مرتبہ ہے اور ہماری رائے تو یہ ہے کہ روانہ ہو تم اپنی اس جگہ سے اور اترو ایک میدان چراگاہ اور جاے کشادہ مین جو نزدیک ہووے وادی القری کے پس ہونگے مسلمان قریب مدینہ طیبہ کے اور کمک پہونچیگی ہمکو خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سے پس جسوقت آوینگے دشمن ہماری طرف ہونگے ہم غالب اور فتحیاب پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ بیٹھو تم رحمت کرے اللہ تمپر بتحقیق مشورہ دیا تمنے جو تمھاری تجویز مین آیا حالانکہ اگر مین ایسا کرونگا اور چلا جاونگا اپنی جگہ سے برا جانینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے واسطے اس امر کو اور سرزنش اور ملامت کرینگے وہ مجکو اور کہینگے کہ چھوڑ دیا تمنے ان شہرون کو جنکو فتح کیا اللہ تعالی نے تمھارے ہاتھ پر اور چلے گئے وہان سے

اور یہ امر مثل شکست اور ہزیمت کے تمسے دافع ہوا پھر کہا کہ مشورہ دو مجکو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس اُٹھ کھڑے ہوے قیس بن ہبیرۃ المرادی
رضی اللہ عنہ اور کہا کہ اے امین امت نہ پھیرینگے ہم اپنے اہل و عیال کی طرف صحیح و سالم اگر نکل جائینگے ہم ملک شام سے کبھی اور کیونکر چھوڑینگے ہم
چشمے بہنے والے اور نہرین اور کھیتی اور انگور اور سونا اور چاندی اور ریشمی کپڑا اور کیونکر پھیرینگے ہم بجانب قحط حجاز اور زمین خشک بے گیاہ
اور غذاے جو اور لباس صوف کے اور ہم لوگ اس مقام مین مثل ایسی عیش وسیع اور پاک مین ہین کہ اگر مار ڈالے جائینگے ہم یہان پس بہشت
وعدہ گاہ ہماری ہے اور ہونگے ہم بیچ ایسی نعمتون کے کہ ہرآئنہ نزدیک کریگا اللہ اُس شخص کے جو چھوڑیگا اور جاویگا طرف عالم ثابت اور
برقرار اور ہمسایگی محمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچے ہین قیس بن ہبیرہ اور کلام حق کہا
اُنھون نے پھر کہا کہ اے لوگو آیا پلٹوگے تم بجانب شہر تمہارے اور ڈھیلے کے اور چھوڑدوگے تم ان گھرون کے واسطے محلون اور شہر بناہون اور باغون
اور نہرون اور کھانون اور پینیون اور چاندی کو یہ تحقیق سچے ہین قیس اپنے کلام مین اور ہم نہین جانیوالے ہین اپنی جگہ سے تا اینکہ حکم کرے
اللہ تعالی ہمارے بیچ مین اور وہ بہترین حکم کرنے والا ہے پس اُٹھ کھڑے ہوے قیس بن ہبیرہ اور کہا کہ سچے کہے اللہ تعالی تمہارے کلام کو
اور اعانت کرے تمہاری سرداری پر اور نہ جدا ہو تم اپنی جگہ سے اور بھروسا کرو تم اللہ غالب پر پس اگر جاتی رہیگی تمسے فتح اس عالم کی امید رکھتے ہین
ہم کہ نہ جاتا رہیگا ہمسے ثواب اُس عالم کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے قیس بن ہبیرہ سے کہ مشکور کرے اللہ تعالی تمہارے کامون کو پس
رائے تمہاری ہے اور پیروی ہو اقوال مسلمانون کا ساتھ اچھائی تجویز قیس بن ہبیرہ کے مگر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کہ وہ چپ تھے اور
کچھ نہین بولتے تھے پس سامنے آئے اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا کہ اے ابا سلیمان تحقیق تم مرد بزرگ منش اور تیز سوار
اور چالاک ہو اور تم صاحب رای اور ارادہ اور مبصر سب کامون کے ہو پس تم کیا کہتے ہو قیس کے کلام مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ
ہان سنا مین نے مشورہ قیس کا مگر یہ کہ میری رائے سوائے اُنکی رائے کے ہے ولیکن مین نہین چاہتا ہون کہ مخالفت کرون مین مسلمانون
کی اور تحقیق متفق ہو چکی ہے رائے اُنکی اس جگہ کے ٹھہرنے مین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بیان کرو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس اگر ہوگی
رائے تمہاری موافق واسطے مسلمانون کے اختیار کرونگا مین اُسکو اور ہونگا مین تابع تمہاری رائے کا پس کہا خالد بن الولید نے
کہ جان لو تم اے سردار اس امر کو کہ اگر ٹھہرے رہوگے اپنی اس جگہ مین پس تحقیق اعانت دوگے تم اپنے اوپر دشمن کو اسواسطے کہ یہ مقام
جابیہ کا نزدیک ہے قیساریہ سے اور سکھن قسطنطین ہرقل کا بیٹا چالیس ہزار کی جماعت سے ہے اور اہل اردن بسبب تمہارے خوف
کے وہان یکجا ہوے ہین اور مین تمکو یہ مشورہ دیتا ہون کہ کوچ کرو تم اپنی جگہ سے اسطرح سے کہ گویا تم استقبال کرنے والے ہو اپنے
دشمن کے اور چھوڑدو تم اذرعات کو پس پشت اپنے یہانتک کہ جاے تو تم یرموک مین اور ہوگی مدد اور کمک امیر المومنین رض کے پاس سے
اگر ملنے والی تم مین اور تمہارے سامنے اپنے دشمن کے بیچ جگہ کشادہ اور قابل دوڑانے اور گرداوے گھوڑون کے ہوگی پس جب کہا خالد بن الولید نے
یہ کلام مسلمانون نے کہا کہ مشورہ خالد بن الولید کا بتحقیق ہمکو اسپر عمل کرنا چاہیے اور اُٹھ کھڑے ہوے ابو سفیان اور کہا کہ اے سردار عمل
کرو تم خالد بن الولید کی رائے پر اور روانہ کرو اُنکو اس جانب کو جو نزدیک رقاد کے ہو کہ ہوین وہ بیچ مین ہمارے لشکر اور
روسیون کے لشکر کے جو اردن مین مقیم ہے تا کہ سختی اور دشواری مین نہ پڑے ہمارا لشکر وقت ہمارے کوچ کرنے کے واسطے کہ قریب ہے

کہ بلند ہونگی واسطے کوچ لشکر کے اِن درختون سے آوازین پس داخل ہوگی تمھارے دشمنون کے دلون مین طمع اور امید پس اگر آوینگے وہ
بارادۂ غارتگری یا مکر اور فریب کے ملاقی ہونگے اُنسے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیون کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہے خدا کی اس بیٹے عرب کے
یہ بات تو تمنے میرے دل کی کہی اور میری رائے یہی تھی پس کوچ کیا مسلمانون نے اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُس لشکر خالد بن الولید کو
جو آیا تھا اُنکے ساتھ عراق سے اور خالد بن الولید کے ساتھ کیا اُس لشکر کو اور حکم دیا اُنکو کہ رہین وہ مسلمانون کی نگہبانی پر اور طلیعہ اُنکے
لشکر کے پس ایسا ہی کیا خالد بن الولید نے اور واقع ہوا شور مسلمانون کا وقت اُنکے کوچ کرنے کے یہانتک کہ سنی گئی آواز اُنکے شور کی
ایک فرسخ پر اور طلب کیا اُنھون نے یرموک کو اور سنی اُن رومیون نے جو یکجا تھے اردن مین آواز مسلمانون کی وقت اُنکے کوچ کے
پس طلب کیا رومیون نے مسلمانون کو اور گمان کیا فرار کا نسبت مسلمانون کے اور امید کی اُنمین اور ملاقی ہوے وہ خالد بن الولید
اور لشکر ضعف سے پس آگے آئے رومی پس جب دیکھا خالد بن الولید نے گروہ مشرکین کی باگون کی طرف اور آنحالیکہ وہ آگے آنے والے تھے
پس ہنسے اور کہا کہ احتیاط رکھو کیا اچھی زرہ مضبوط ہے پھر پکار کر کہا اپنے ساتھیون سے کہ لو تم یہ نشانی غلبے کی ہے پس نکالا مسلمانون نے
تلوارون کو اور بڑھایا نیزون کو اور حملہ کیا خالد بن الولید اور مرقال اور ضرار بن الازور اور طلیحہ بن نوفل عامری اور عامر بن الطفیل
اور زہیر ابن اکال الدم اور ہلال بن مرہ اور صخر بن غانم اور مثل اُنکے اور لوگون نے پس نہوئی رومیون کو طاقت اُنکے مقابلے کی
پس پیٹھ پھیر کر بھاگے وہ اور مسلمان مارتے اور قید کرتے تھے اُنکو یہانتک کہ ڈال دیا زمین پر اُنھون نے رومیون سے ایک بڑا پشتہ کشتون کا
اور قریب ہوے اُنسے خالد بن الولید وقت غنیمت کے دریاے اردن تک پس ڈوب گئی اُنمین ایک جماعت کثیر رومیون کی پھر روانہ ہوے
خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیون کے بارادۂ شمول لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کے اسواسطے کہ وہ پہونچ گئے تھے یرموک مین اور چھوڑا تھا اُنھون نے
کو پس پشت اپنے اور تھا وہان ایک بڑا ٹیلا مثل پہاڑ کے پس چڑھایا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کی عورتون اور اُنکی اولاد کو اُس
ٹیلے پر اور حکم کیا اُنکو ہشیار اور بیدار رہنے کا اور کھڑے کیے نگہبان اور مقرر کیے طلائع اور جاسوسون کو ہر راہ پر اور آئے خالد بن الولید
لڑائی سے اور اُنکے ساتھ قیدی اور مال غنیمت کا تھا پس دعای خیر دی اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا کہ قسم ہے خدا کی نشانی
غلبے کی ہے بشارت ہو تمکو پروردگار عالم کی طرف سے اور ٹھہرایا مسلمانون کو یرموک مین اور وہ لوگ ساتھ سامان اور ہشیاری کے مستعد تھے واسطے
لڑائی دشمنون کے گویا کہ وہ منتظر وعدہ کے تھے اور پہونچی خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اِس امر کی کہ ملوک نے کوچ کیا ہے بجانب یرموک کے پس بھیجا اُسنے
اپنے ایلچی کو بجانب بطریان کے درآنحالیکہ وہ سرزنش اور ملامت کرتا تھا باہان کو اور سست سمجھتا تھا اُسکی راے کو توقف روانگی مین اور دیر لگنے مین
کرتا تھا اُسکو چلنے پر بجانب لڑائی مسلمانون کے پس جب پہونچا باہان کے پاس خط قسطنطین کا بلایا اُسنے بطارقہ اور ملوک کو اور پڑھ کر سنایا خط اُنکو اور
حکم کیا اُنکو چلنے کا اور کہا اُسنے ملوک اور بطارقہ سے کہ نہو کرگذرد تم کسی شہر مین شہرہاے شام سے مگر یہ کہ اپنے ساتھ لے لو تم وہان کے
لوگون کو خوشی یا جبر سے پس روانہ ہوئی فوج رومیون کی بعضی کے پیچھے بعضی اور نہیں پہنچتے تھے وہ کسی شہر مین اُن شہرون سے
جنکو مسلمانون نے فتح کیا تھا مگر یہ کہ درشتی اور ملامت کرتے تھے اُنکو اور کہتے تھے سختی ہو تمپر چھوڑ دیا تمنے اپنے دین کو اور میل کیا تمنے بجانب
اہل عرب کے پس وہ لوگ کہتے تھے کہ تم ہمسے زیادہ تر مستحق ملامت کے ہو کسواسطے کہ تم لوگون نے فرار اختیار کیا اُنسے اور چھوڑ دیا تمنے

فصل
بیان کوچ کرنے لشکر مسلمانون کا بجانب یرموک کے اور
بیان کوچ کرنے لشکر رومیون کا بجانب یرموک کے اور
ذکر آنے خالد بن الولید کا ساتھ
رضی اللہ عنہ کے اردن سے وقت
اپنے لشکر کے یرموک کے اور
ذکر آنے رومیون کے یرموک کے اور

ہمکو نشانہ واسطے بلا کے پس مطیع نبایا ہمنے اپنی جان کو واسطے اِن عرب کے پس پہچانتے تھے رومی حق بات کو اور سکوت کرتے تھے اُنکے
جواب سے اور ہمیشہ لیتے تھے عوام الناس کو آگے اپنے تا اینکہ پہونچے وہ یرموک مین پس آترے وہ بمقام دیر الجمیل کے اور وہ نزدیک تھا
زمین قاد اور جولان سے اور اپنے اور مسلمانون کے بیچ مین تین فرسخ جگہ چھوڑی اور پڑاؤ اُنکے لشکر کا چھ فرسخ طول اور عرض مین تھا پس جب پورا
ہوگیا لشکر روم کا دکھلائی دیے اور قریب ہوے لگے گروہ اُنکے مسلمانون کے لشکر پر اور تھا وہ جبلہ بن ایہم غسانی اور ساٹھ ہزار عرب
متنصرہ جو مقدمۃ الجیش ہاہان کے تھے پس جب دیکھا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بجانب کثرت دشمن کے کہا اُنھون نے
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم عطیہ بن عامر نے بیان کیا ہے کہ نہین مشابہت دیا جاتا تھا لشکر رومیون کا مگر ساتھ پھیلی ہوئی
گھٹا کے جسوقت بند کردیتی ہے وہ کنارہ ہاے آسمان اور زمین کو بسبب اپنی کثرت کے اور دیکھا مین نے مسلمانون کو کہ بدل گئین
رنگتین اُنکی اور ظاہر ہوا اُنسے رنج اور گھبراہٹ اور نہین جدا ہوتے تھے وہ قول لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سے اور
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دیکھتے تھے اُنکی طرف اور کہتے تھے ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا آخر آیت تک اور اختیار
کیا مسلمانون نے احتیاط کو اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے جاسوسون کو اور حکم کیا کہ داخل ہو دین وہ قوم کے لشکر مین
اور دریافت کرین مسلمانون کے واسطے خبر اُنکی پس روانہ ہوے اور غائب رہے ایک دن اور ایک رات اور پھرے وہ بجانب
لشکر مسلمانون کے اور بیان کیا اُنسے حال تعداد اُنکا اور گروہ اور گھوڑے اور ہتھیارون کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ
امید رکھتا ہون مین اللہ برتر سے اس امر کی کہ ہوجاوے ساز وسامان اُنکا مال غنیمت ہمارے واسطے پس جب اترا باہان مع
اپنے لشکر کے مسلمانون کے مقابلے مین نہر یرموک اور بلد قاد اور ارض جولان اور بلد سوا پر چند روز نہ لڑے وہ مسلمانون سے
اور نہین ڈالا اُنپر لڑائی کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سبب توقف اور پھر جانے باہان کا مسلمانون کی لڑائی
سے یہ تھا کہ ہرقل نے ایک ایلچی بھیج کر باہان کو یہ کہلا بھیجا تھا کہ نہ جاری کر تو لڑائی کو اپنے اور مسلمانون کے بیچ مین تینک
کہ بھیجے تو اُنکے پاس ایک ایلچی کو اور وعدہ کرے تو اُنسے ہماری طرف سے ہر سال مین ساتھ مال کے واسطے اُنکے سردار عمر رضی اللہ
عنہ اور اُنکے ہر امیر کے اور یہ کہ اُنکے قبضے مین رہیگا جابیہ سے حجاز تک پس جب پہونچا ایلچی باہان کے پاس اور بیان کیا اُس سے
پس کہا باہان نے کہ افسوس ہے کہ بلا دین عرب ہمکو اس امر کی طرف پس کہا جرجیر نے کہ جو بادشاہ نے کہا اُسکے کرنے مین تجکو کیا
مشقت ہوگی پس کہا باہان نے جرجیر سے کہ جاتو اُنکی طرف اور طلب کر تو اُنمین سے کسی ایسے مرد عاقل کو جس سے بات چیت کرے تو
اس امر مین جو سنا ہے تو نے اور کوشش کر تو اس معاملے مین پس پہنے جرجیر نے ریشمی کپڑے اور باندھا اُسنے سر پر ریشمی سہرا اور ڈال لیا گلے
مین جیل وغیرہ کو اور سوار ہوا ایک بڑے شہری پر جسپر سنہری زین تھی اور نکلے اُسکے ساتھ ایک ہزار آدمی قوم مذیحہ سے پس جب
ظاہر اور قریب ہوا وہ مسلمانون کے لشکر کے ٹھہرا اُنکے سامنے اور کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے سامنے آوے ہمارے تمھارا سردار تاکہ پیش کرین
ہم تمپر گفتگو اپنی اور شاید کہ ہم مصالحہ کرلیوین اور نہ خونریزی کرین ہم اور سنا اُسکے کلام کو مسلمانون نے اور آگاہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ کو پس سوار ہوے وہ اپنے گھوڑے پر اور چلے بجانب جرجیر کے یہانتک کہ مل گئین گردنین اُن دونون کے جانورون کی اور لوگ

ذکر پورپنے ۱۰ لشکر دیر الجمیل
یرموک مین ۱۲

تمت آیت
والفرنا علی القوم الکافرین
ترجمہ تمام آیت
ای پروردگار ہمارے
ڈال قوم ہم مین صبر اور
جنبی مضبوطی ہی اور
ٹھہرا قدم ہمارے پاؤن کو
اور مدد کر ہماری اس
کافر قوم پر ۱۲

دیکھتے تھے اُن دونون کی طرف پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای بھائی کفر کے کہ تو جو مجکو کہتا ہی اور پوچھ جو تجکو پوچھنا ہی پس کہا جبلہ نے
کہ ای برادر عربی نہ فریب مین ڈالے تجکو یہ کہنا تمھارا کہ بھگا دیا ہمنے رومیون کو بہت بگھون مین اور فتح کر لیا ہمنے اُنکے شہرون کو پس دیکھو تم
آپ اُس چیز کو جو تمھارے سامنے آئی ہی اسواسطے کہ ہمارے ساتھ تمام مختلف زبانون کے لوگ ہین اور آپس مین قول و قسم کی ہی روم اور
ارمن نے اور مساہدہ اس امر کا کیا ہی کہ نہ بھاگینگے وہ تمھارے مقابلے سے اور تمکو اُنکے مقابلے کی طاقت نہین ہی پس پھر جاؤ تم اپنے شہرون
کی طرف کہ بہ تحقیق پایا اور پہونچ گئے تم بادشاہ کی زر سے اُسقدر کو کہ پایا تمنے اور بہ تحقیق قصد اور میل اس امر کا کیا ہی عظیم روم نے
کہ نہ ترک کرے تمھارے ساتھ احسان کرنے کو اور وہ دیتا ہی اور ہبہ کرتا ہی اُسقدر جو لیا ہی تمنے شہرون سے سال کی مدت مین اور لے لیا ہی
تمنے گھوڑے اور ہتھیار اور جب تم آئے تھے تو پیادہ چلتے تھے اور اب تم نیک اور خوشحال ہوگئے ہو پس منظور اور قبول کرو تم اُس امر کو
جسکی طرف بلاتا ہون مین تمکو ورنہ ہو جاؤ گے تم ہلاک ہونے والون سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آیا تو کہچکا اُسنے کہا ہان پس
تمھارا جواب کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جو تو نے مال اپنے ساتھیون کا قوم روم اور ارمن سے اور قصد نہ بھاگنے کا اُنکی نسبت بیان
کیا پس خطا کی تو نے اس کلام مین اور ہمکو تلوارے دھمکانے اور ڈرانے مین اسواسطے کہ ہم تلوار سے نہین ڈرتے ہین اور ہم شیر زنی کو
نکلے ہین اور اپنے کلام مین ہم یقین کہتے ہین اور ضرور ہم فتح کرینگے تمھاری زمین کو اور لے لینگے تمھارے بادشاہ کے خزانے کو جیسا کہ
وعدہ کیا تھا ہمسے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ہمارے نبی کا وعدہ خلاف نہین ہی اور جو تو نے حال مساہدہ رومیون کا
در باب نہ بھاگنے کے بیان کیا ہی پس چھپا لینگی رومیون کو تیز تلوارین ہماری تلوارون کی پس بھاگینگے وہ اپنے پیچھے کو اور کہنا اور ڈرانا
تیرا اپنی کثرت تعداد اور جماعت پر پس تحقیق دیکھا ہی تمنے حال قلت اور ضعف ہمارا کیونکر بھیڑے ہم تمھاری بڑی جماعتون پر سامان
اور ہتھیار سے اور زدست ترین چیزون کا ہمکو وہ دن ہی جسمین جاری کرینگے ہم لڑائی کو یہانتک کہ معلوم ہو جاویگا کہ کون ہم مین کا ایسا
ہی جسکی خواہش اور تمنا لڑائی ہی پس جب سنا جبیر نے کلام اُنکا متوجہ ہوا وہ ایک مرد ارمنی کی طرف اور کہا کہ سختی ہو تجھپر ای بہیل
بادشاہ بڑا پہچاننے والا اس قوم کا ہی پھیر پھیری اُسنے باگ اپنے گھوڑے کی اور پلٹ گیا باہان کی طرف اور آگاہ کیا اُسکو ابو عبیدہ بن الجراح
کی گفتگو سے پس کہا باہان نے جبیر سے کہ آیا کہا اور بلایا تو نے اُنکو بجانب مصالحے کے اُسنے کہا نہین قسم ہی حق مسیح کی کہ مین نے اس بارہ مین
کوئی آغاز گفتگو نہین کی ولیکن بھیجے تو اُنکے پاس بعض عرب منصرہ کو اسواسطے کہ عرب بعض اُنمین کے بعض کی طرف میل کرتے ہین پس اُسی وقت
بلایا باہان نے جبلہ بن ایہم غسانی کو اور کہا اُس سے کہ جا تو ان قوم کی طرف اور ڈرا تو اُنکو ہماری کثرت سے اور ڈال تو اُنکے دلون مین خوف
اور دہشت کو اور اُتار تو اُنپر مکر اور فریب اپنا پس نکل کر روانہ ہوا جبلہ تا اینکہ مسلمانون کے سامنے آ ٹھہرا اور پکار کر کہا اُسنے اپنی بلند
آواز سے کہ ای گروہ عرب کے آوے تم مین سے میرے پاس کوئی مرد اولاد عمرو بن عامر سے کہ گفتگو کرون مین اُس سے پس سنا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کلام جبلہ کا اور کہا مسلمانون سے کہ بھیجا ہی قوم نے تمھارے پاس اُنمین کے خبر کو بارادہ مکر و فریب کے بسبب پاس
بیگانگت اور قرابت کے پس بھیجو تم اُسکے سامنے ایک مرد کو انصار سے پس جلدی کی اُسکے پاس جانے کی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے
اور کہا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ای سردار مین اُنکے پاس جاؤنگا اور سنونگا جو وہ کہیگا اور جواب اُسکا دونگا پس جلدی اپنے

نام مرد

ذکر گفتگو جبلہ بن ایہم غسانی کا عبادہ بن صامت سے

گھوڑے پر سوار ہو کر گئے عبادہ بن صامت سامنے جبلہ کے پس دیکھا جبلہ نے ایک مرد سخت سیاہ رنگ کو کہ گویا وہ قوم شنوءہ سے ہی اور ذرا شنوءہ قبیلہ الیمن ۱۲
اُنکے دیکھنے سے بسبب بڑائی اُنکے ڈیل ڈول کے پس کہا جبلہ نے کہ اے جوان تم کن لوگون سے ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ مین اُس قوم سے ہون جس قوم کا آدمی تو نے طلب کیا ہی مین اولاد عمرو بن عامر سے ہون جبلہ نے کہا مبارک ہو تمکو کون قبیلے سے ہو تم عبادہ بن صامت نے کہا مین قبیلہ خزرج سے ہون مین عبادہ بن صامت صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون پس سوال کر تو جو تجکو منظور ہی پس کہا جبلہ نے کہ اے بیٹے چچا کے مین نہین آیا ہون تمھاری طرف مگر اسوجہ سے کہ مین جانتا ہون کہ اکثر تمھاری جماعت کے لوگ غریب اور بیگانے ہین پس مین بہتر خواہ اور مشورہ دینے والا تمھارا ہون اور یہ قوم جو اترے ہین گرداگرد تمھارے اُنکے ساتھ ایسا لشکر ہی کہ نہین سامنا ہو سکتا ہی تمکو اُس سے اور لشکر کے پیچھے لشکر ہی اور یہ بات نہ کہو تم کہ ہمنے کاٹ ڈالا ہی تمھاری جماعتون کو ایک بعد دوسرے کے اور جان لو تم کہ لڑائی گھومنے والی مثل ڈول کے ہی اور غالب ہو جائینگے وہ تمپر تو نہوگی تمکو کوئی جاے پناہ مگر غریب اور اگر وہ شکست اُٹھاوینگے تو پلٹ جائینگے وہ اپنے لشکرون اور شہر پناہون اور خزانون اور شہرون کی طرف اور جو تمنے پایا ہی پس لے لو تم اُسکو اور پھر جاؤ تم اپنے شہرون کی طرف عبادہ بن صامت نے کہا کہ فارغ ہوا تو اپنے کلام سے جبلہ نے کہا کہ ہان تم کہو جو تمکو منظور ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ اے جبلہ آیا نہین جانا تو نے اُس چیز کو کہ ملاقی ہوے ہم تمھاری پہلی جماعت سے اجنادین وغیرہ مین اور کیونکر فتح اور غلبہ دیا ہمکو اللہ تعالی نے تمپر اور بھگا دیا تمھارے نافرمانی کرنے والون کو اور ہم جانتے ہین اس امر کو کہ بعد تمھاری جماعت باقی ہی اُسکا معاملہ ہمپر آسان ہو گیا ہی اور ہم لڑتے ہین اور لڑینگے ایسے دین سے کہ چاہتے ہین ہم مدد وہی اُسکی نہین ڈرتے ہین ہم جو آگے آتا ہی ہمارے اور نہین پرواکرتے ہین ساتھ تمھاری جماعت کے اور ہم حریص اور خواہشمند ہین خونریزی مین پس نہین دیکھتے ہم کوئی چیز بہت میٹھی رومیون کے خون سے اور مین دعوت کرتا ہون اے جبلہ تجکو بجانب اسلام کے اور داخل ہو تو مع اپنی قوم کے ہمارے دین مین تا کہ حاصل ہو تجکو بزرگی دنیا اور آخرت کی اور نہو تو تابع ایسے امر کا کہ خدا کرے تو اپنی جان کو اُسپر ساتھ بُرائی اور مشقت کے اور تو رُسوا عرب سے ہی اور ہمارا دین ظاہر اور غالب ہو چکا ہی پس تبعیت کر اور اختیار کر تو راہ اُس شخص کی جسنے رجوع کی بجانب حق کے اور کہا تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس خشمناک ہوا جبلہ کلام عبادہ بن صامت سے اور کہا اُسنے کہ چپ رہو تم میرے سامنے ایسے کلام سے کہ نہین جدا ہونے والا ہون مین اپنے دین سے عبادہ بن صامت نے کہا کہ اگر ایسا کرتا ہی تو اور رہیگا اپنے کفر پس ڈرا اس امر سے کہ ڈالین ہم تجکو اول تیرہ بازی مین کہ ہم گرند پہونچانے والے ہین لڑائی مین اور اگر لے لینگی تجکو ہماری تلوارین تو نہ رہائی پاویگا تو اُنکی لوگون کی تیزی سے اور چھوڑدے تو ہمکو اور رومیون کو اپنے حال پر کہ وہ بہ نسبت تیرے آسان اور سبک ہین ہمپر اور اگر تو انکار کریگا اس سے اور آمادہ رہیگا اُنکی مدد دہی پر تو اُتریگی تجپر وہ چیز جو اُتریگی اُنپر پس خشمناک ہوا جبلہ اور کہا اُسنے کہ تم کس وجہ سے مجکو اپنی تلوارون سے ڈراتے ہو آیا نہین ہون مین مثل تمھارے اور نہین ہوتا ہی ایک مرد کر مقابل ایک مرد کے عبادہ بن صامت نے کہا کہ جان لیا ہی ہمنے اس امر کو کہ تو ہمارے پاس مگر اور ہمارا نقصان کرنے آیا ہی حالانکہ ہم مثل تم لوگون کے نہین ہین سختی ہو تیرے حال پر یہ ہی کہ ہم باوصف اپنی قلت جماعت کے توحید کرتے ہین اپنے پروردگار کی اور درود بھیجتے ہین اُسکے نبی پر اور ہمارے پیچھے ایک لشکر ہی کہ بھر لیگا وہ کنارہ ہاے عالم کو جبلہ نے کہا کہ مین تمھارے پیچھے کوئی لشکر مثل اس لشکر کے جو تمھارے ساتھ ہی نہین دیکھتا ہون اور نہ کوئی اور گروہ

تمھارا مدد کرنے والا ہی عبادہ بن صامت نے کہا کہ تو جھوٹا ہی قسم ہی خدا کی اپنے کلام مین ہمارے پیچھے لوگ بزرگ شریف دلیر سخت ہین
کہ جانتے ہین موت کو غنیمت اور زندگانی کو تاوان ہر ایک انمین کا بنداتہ لشکر ہی کیا بھول گیا تو عمر رضی اللہ عنہ اور انکی شدت اور منصوبلی کو
اور عثمان رضی اللہ عنہ اور انکی دانش اور جوانمردی کو اور علی کرم اللہ وجہہ اور انکے دبدبہ کو اور عباس اور طلحہ اور زبیر اور فلان اور فلان لوگ
جو یکجا ہوے ہین انکے پاس مسلمانان مکہ اور طائف اور یمن وغیرہ سے پس جب سنا جبلہ نے یہ کلام کہا اسنے اے بیٹے چچا کے کیا تھا مین بارادے
تمھاری نصیحت کے پس ہرگاہ انکار کی تمنے پس مین درخواست کرتا ہون تجھسے اس امر کی کہ سوال کرو تم اپنی قوم سے کہ قبول کرین وہ
صلح کو جسکی طرف ہم انکو بلاتے ہین عبادہ بن صامت نے کہا قسم ہی خدا کی نہ صلح ہوگی ہمارے اور تمھارے بیچ مین مگر ساتھ ادا کے جزیہ یا اسلام یا تلوار کے
اور اگر نہو تا عذر اور بیوفائی کرنا امر بد ہمارے نزدیک ہر آئنہ بلند کرتا مین تیرے اوپر اپنی اس تلوار کو اور بھیج دیتا تیری روح کو دوزخ کی طرف پس جب سنا
جبلہ نے کلام عبادہ بن صامت کا حالانکہ انھون نے نہ موافقت کی جبلہ سے کلام مین اسکی جانب کو پس پھیرا وہ ڈرتا ہوا بجانب باہان کے درآنحالیکہ پھر
لیا تھا اسکے دل نے گفتگوی عبادہ بن صامت سے خوف اور ڈر کو پس جب ٹھہرا وہ آگے باہان کے ظاہر تھا اسکے چہرے سے خوف پس کہا باہان نے جبلہ سے کہ
تیرے پیچھے کیا حال ہی اسنے کہا کہ اے بادشاہ مین نے ڈرایا اور رعب ڈالا انپر پس انکے نزدیک یکسان ہی اور انھون نے کہا ہی کہ نہین ہی ہماری خواہش
اور آرزو مگر لڑائی باہان نے کہا کہ یہ کیا بے صبری ہی جو تجھسے ظاہر ہوئی ہی آیا نہین ہین وہ عرب مثل تمھارے مین نے سنا ہی کہ وہ تیس ہزار ہین اور تم
ساٹھ ہزار ہو آیا نہین لڑ سکتے ہین وہ آدمی تمھارے انکے ایک آدمی سے تو انکو اور جاتو اے جبلہ اور تیرے بھائی بند انکی لڑائی کے واسطے اور
ہم تمھارے پیچھے ہین پس اگر فتح اور غلبہ پایا تنے انپر تو ہوگا ملک ہمارے بیچ مین مشترک اور ہوگے تم نزدیکتر ہمسے لوگون کے ہمسے پس دیگا بادشاہ تمکو
وہ ملک ہمارا جو عرب نے لیا ہی اور باہان ترغیب دیتا تھا جبلہ کو بخشش اور انعام مین اور خواہش دلاتا تھا اسکو لڑائی پر پس منظور کیا جبلہ نے اسکو
اور آگاہ کیا اپنی قوم غسان کو اور حکم کیا انکو کہ ہشیار ہو جاوین اور زرہین پہنین وہ پس ایسا ہی کیا قوم نے اور سوار ہوے ساتھ پورے لوہے کے
درآنحالیکہ نہین ملا تھا کوئی رومی انمین سوا آگے انکے جبلہ بن ایہم سنہری زرہ پہنے ہوے اور لٹکائے ہوے تھا اس تلوار کو جو بنائی ہوئی بنا بوکی تھی
اور اسکے ہاتھ مین وہ نشان تھا جو ہرقل نے اسکے واسطے بنایا تھا پس چلا وہ بجانب صحابہ کے ساٹھ ہزار کی جماعت سے پس جب دکھائی دیے اور
قریب ہوے وہ مسلمانون کے مثل دیوار آہنی کے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ وہ باتین کر رہے تھے عبادہ بن صامت سے جو انکے اور جبلہ کے
بیچ مین ہوئی تھین فتنہ دکھائی دیے انکو غسان پس جب دیکھا انکو مسلمانون نے پہچانا انکو اور آواز دی بعض نے بعض کو کہ اے گروہ مسلمانون کے
یہ تحقیق عرب متنصرہ تمسے لڑنے کو آے ہین پس کیا کہتے ہو تم اس معاملے مین مسلمانون نے کہا کہ لڑینگے ہم انسے اور ہم اللہ سے امید مدد اور نصرت کی
رکھتے ہین اور قصد کیا لوگون نے انکی طرف کوچ کرنے کا پس پکار کر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہ صبر کرو تم رحمت کرے
اللہ تمپر اور نہ جلدی کرو تم پس یہ تحقیق درآئی ہی انپر کوری تا انیکہ ایسا مکر کرونگا مین انکے ساتھ کہ اسکے سبب سے وہ ہلاک ہو جائینگے ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ وہ کیا مکر ہی اے ابا سلیمان خالد بن الولید نے کہا کہ اسمرد ارومیون نے امانت چاہی ہی ہمپر ہمارے مخبیر عرب سے اور وہ شمار مین
ہمارے دونے ہین اور اگر ہم تمام اپنی جماعت سے انسے لڑینگے تو یہ بات ہمارے لیے باعث ضعف کی ہوگی اور مین بھیجونگا انکے مقابلے مین کچھ لوگ
انمین سے کہ کام کرینگے وہ انکے پھیر دینے مین اور جب پلٹ جاوینگے وہ ہمارے سامنے سے تو ہوگا یہ امر باعث شکستگی مشرکین اور انکی بڑی سبکی کا

اور اگر انکار کرینگے وہ پھر جانے سے اور آمادہ جنگ ہونگے تو نکلینگے انکی طرف کچھ تھوڑے لوگ کہ پھیر دینگے انکو انکی پشت پر پس تعجب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید کے کلام سے اور کہا اے ابا سلیمان کرو تم جو تمنے تجویز کی ہے اور جو ظاہر ہوا ہے تمھاری رائے مین پس اسی وقت بلایا خالد بن الولید نے قیس بن سعید بن عبادہ خزرجی اور کعب بن مالک انصاری اور معاذ بن جبل اور جابر بن عبداللہ اور ابی ایوب خالد بن زید کو پس جب آ ٹھہرے یہ لوگ خالد بن الولید کے سامنے کہا خالد بن الولید نے آنسے کہ اے مددگاران خدا اور رسول کے یہ عرب آنے والے تمھاری طرف کے تمسے لڑائی چاہتے ہین اور وہ قوم غسان و لخم اور جذام چچیرے بھائی تمھارے ہین پس نکلو تم انکی طرف اور گفتگو کرو انسے اور کوشش کرو انکے پھیر دینے مین لڑائی سے پس اگر وہ ایسا کرینگے تو بہتر ہے ورنہ لے لینگے ہماری تلوارین انکے تئین اور ہو دینگے ہم کافی انکی لڑائی کو پس نکلے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ پانچ شخص تھے انصار سے تا اینکہ سامنے ہوے جبلہ کے اور نجاور کیا تھا جبلہ نے مسلمانون کے مقابلے مین بارادہ لڑائی کے یہانتک کہ جب قریب ہوے صحابہ قوم غسان سے پکارا انھون نے کہ اے گروہ عرب کے قوم غسان اور لخم اور جذام سے ہم بھائی تمھارے ہین نہین چاہتے ہین ہم لڑنے کو تمسے پس اجازت دی انکو جبلہ نے اپنے نزدیک آنے کی پس جب داخل ہوے صحابہ پاس اسکے اور وہ خیمہ سرخ ریشمین مین جسمین فرش زرد بچھایا گیا تھا تکیہ لگائے بیٹھا تھا اور اسکے گرد ملوک آل جفنہ تھے پس دعا دی اسکو مثل دعا ہی سلاطین کے پس بلند کیا جبلہ نے انکی مرتبون کو اور کہا کہ اے اولاد چچا کی تم عزیز اور یگانے ہو اور مین آیا تھا تمھاری طرف اس لشکر سے جسنے ڈھانپ لیا ہے تمکو پس بھیجا تمنے میرے پاس ایسے شخص کو اپنی جماعت سے جسنے گفتگو مین تجاوز اور شدت کی پس کون سا امر تمکو میرے پاس لایا ہے پس سب کے پہلے کلام کیا اس سے جابر بن عبداللہ نے اور کہا انھون نے کہ اے بیٹے چچا کے نہ سوا فدہ کرو تو ہمسے انکی گفتگو کا اسواسطے کہ ہمارا دین نہین قائم رہتا ہے مگر ساتھ نصیحت کے اور مسلمان کے واسطے نصیحت کرنا واجب ہے اسواسطے کہ تو عزیز اور قرابتی ہے پس ہم آئے ہین تیرے پاس در آنحالیکہ بلاتے ہین ہم تجکو طرف اسلام کے اور ہو جاوے تو اہل ایمان سے اور ہمارا تیرا حال یکسان ہو جاویگا اسواسطے کہ دین ہمارا بزرگ ہے اور نبی ہمارے بزرگ اور دانا ہین جبلہ نے کہا کہ مین اس امر کو دوست نہین رکھتا ہون اور مین اپنے دین مین تہمت کیا گیا ہون اور تم گروہ عرب اوس اور خزرج نے پسند کیا ہے ایک امر کو اور مین نے پسند کیا ہے اپنے واسطے ایک امر کو پس کہا اس سے انصار نے کہ مرد بزرگ ہے اور تجھسا آدمی نہین بے علم رہ سکتا ہے اسلام اور اسکے مرتبے سے پس قبول کر تو اسلام کو تا کہ راہ پر ہو جاوے تو پس انکار کی جبلہ نے پس کہا صحابہ نے اس سے کہ اگر انکار کرتا ہے تو اسلام سے تو قبول کرینگے ہم تجھسے جزیہ کو اور ٹھہراوینگے ہم تجکو تیرے شہر اور تیرے باپ دادے کے گھر مین اور چھوڑ دے تو ہمسے لڑائی کو جبلہ نے کہا کہ مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ جسوقت چھوڑ دون مین تمسے لڑائی کو اور ہو دے جبلہ واسطے روم کے تمپر تو نہ بیخوف رہونگا مین انسے اس بات پر کہ نکال دینگے وہ مجکو میرے شہر سے اسواسطے کہ روم نہین راضی ہونگے مجھسے مگر اس بات پر کہ لڑون مین تمسے اور انھون نے مجکو ڈرایا ہے اور اگر داخل ہو جاونگا مین تمھارے دین مین تو حقیر اور ناچیز ہونگا مین صحابہ نے کہا کہ ہرگاہ تو اس سے انکار کرتا ہے پس جسوقت کہ غالب اور فتحمند ہو جائینگے ہم تو مار ڈالینگے ہم تجکو اسواسطے کہ ہماری تلوارین پھاڑ ڈالتی ہین ہڈیون کو پس سختی لڑائی کی ساتھ غیر تیرے کے دوست تر ہے ہمارے نزدیک اور ارادہ کیا صحابہ نے اسکے ڈرانے کا تا کہ پھر جاوے وہ رومیون سے اور جبلہ نے انکار کی اس امر سے اور کہا قسم ہے حق صلیب کی ضرور لڑونگا قوم سے اگرچہ ہو لڑائی بھائی اور سب یگانون سے پس کہا قیس بن سعید نے کہ بتحقیق گھیر لیا ہے شیطان نے تیرے دل کو اور تو دوزخی ہلاک ہونے والون سے ہے پس قریب تر تو کہ دیکھیگا ہمسے ایسی لڑائی کو کہ بوڑھا ہو جاویگا بسبب اسکے لڑکا پس اٹھ کھڑے ہوے قیس اور کہا اپنی قوم سے کہ چلو تم دوستی اور خواہی ہو واسطے اسکے

جبلہ نے کہا کہ مستعد ہو تم کل واسطے لڑائی کے پس چلے آئے صحابہ پھر کر خالد بن الولید اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کے پاس اور آگاہ
کیا انکو جبلہ کے حال اور گفتگو سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ چھوڑ دو اسکو پس قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمارا یقین دیکھیگا جبلہ
ہم میں سے ایسے لوگوں کو کہ نہ ارادہ کرینگے وہ اسکی لڑائی میں سوائے رضامندی پروردگار عالم کے اور کہا انھوں نے کہ اسی گروہ مسلمانوں کے قوم ساٹھ ہزار
ہیں اور ہم کچھ زیادہ تیس ہزار اور ہم اللہ تعالی کے گروہ ہیں اور چاہتے ہیں ہم کہ ملاقی ہوں اور بھڑیں ہم اس بھاری جماعت سے پس اگر رہا رہے جبلہ کو
تو پڑ جاویگی ہیبت ہمارے دشمنوں کے دلوں میں ولیکن منتخب کرونگا میں کچھ لوگ اپنی جماعت سے واسطے لڑائی ان عرب کے ابو سفیان نے کہا کہ واسطے اس کے
ہے کام نیک تمہارا اے ابا سلیمان بتحقیق رای نیک کو پہونچے تم پس کرو تم جس امر کا ارادہ کیا ہے تمنے اور لے لو جس لشکر سے جسکو تم چاہو پس کہا خالد بن الولید نے
کہ میں چاہتا ہوں کہ منتخب کروں اپنے لشکر سے تیس آدمی پس لڑے ہر آدمی ہم میں سے ساتھ دو ہزار کے ان تنصرہ سے پس نہیں باقی تھا کوئی شخص مسلمانوں سے
مگر یہ کہ تعجب کیا اسنے مقولہ خالد بن الولید سے اور گمان کیا انکی نسبت مزاح کا پس جس شخص نے پہلے اسنے اس بات میں اس دن کلام کیا وہ ابو سفیان تھے
پس کہا انھوں نے کہ اے بیٹے ولید کے آیا یہ کلام تمہارا مزاح کا ہے یا صحیح اور درست ہے خالد بن الولید نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جسکی میں عبادت
کرتا ہوں کہ نہیں کہا میں نے مگر کلام صحیح اور درست کو پس کہا ابو سفیان نے کہ ہو گئے تم اس صورت میں خلاف کرنیوالے واسطے حکم اللہ تبارک اور ظلم کرنے
والے اپنی ذات پر اور میں نہیں گمان کرتا ہوں اس امر کا کہ تمہارے واسطے اسمیں قوت ہو پس اگر کہتے تم کہ لڑیگا ایک مرد دو سے تو یہ آسان ہوتا تمہارے اس کلام سے کہ لڑیگا
ایک مرد ہم میں کا دو ہزار سے اور اللہ تعالی رحم کرنے والا ہے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے اسنے ہم پر یہ کہ لڑے ہم میں کا ایک آدمی دو آدمیوں سے اور ایک سو دس سے
اور ایک ہزار دو ہزار سے اور تم تیس آدمی ساٹھ ہزار کے مقابلے میں تجویز کرتے ہو سو اس بات کو ہم میں سے کوئی نہ قبول کریگا اور اگر کوئی قبول کریگا تو ضرور
کریگا ساتھ اپنی ذات کے اور اعانت کریگا اپنے ہلاک پر خالد بن الولید نے کہا کہ اے ابا سفیان نہ ہو جاؤ تم بد دل اور ڈرنے والے اسلام میں حالانکہ تھے تم مضبوط
اور شجاع جاہلیت میں خاموش ہو تم اپنی گفتگو سے اور دیکھو کہ کیسے بہادر شہسوار مسلمانوں کو میں منتخب کرتا ہوں پس جب تم انکو دیکھو گے تو جانو گے اس امر کو
کہ یہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنی جانوں کو اللہ تعالی کے واسطے ہبہ کر دیا ہے اور نہیں چاہتے ہیں وہ لڑائی سے سوائے اللہ تعالی کے اور جسکے دل کا حال اللہ تعالی
اس کیفیت سے جانیگا تو لائق اور سزاوار ہوگا اللہ تعالی پر یہ کہ مدد کریگا اسکی اگر جلیگا وہ آگ کے ٹکڑوں پر ابو سفیان نے کہا کہ اے ابا سفیان بات یہی ہے
جو تمنے کہا ہے اور میرا کلام بنظر شفقت بحال مسلمانوں کے تھا اور اگر تمہارا ارادہ یہی ہے تو ساٹھ آدمی ساٹھ ہزار کے واسطے مقرر کرو ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہا کہ ہاں مشورہ ابو سفیان کا مناسب ہے خالد بن الولید نے کہا کہ قسم ہے خدا کی نہیں ارادہ کیا تھا میں نے اپنے اس کام سے مگر مکر اور فریب کرنے کو ساتھ اپنے
دشمن کے اسواسطے کہ جسوقت وہ شکست اٹھا کر پھر جاوینگے اپنے سردار کی طرف تو داخل ہوگا خوف اور ڈر ہمارا انمیں اور جانیگا بایں امر کو کہ ہمارا لشکر اسکے
واسطے کافی اور مثل ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تم ساٹھ آدمی ہے لوگ بعض کی اعانت کرینگے خالد بن الولید نے کہا کہ جس شخص کا جی چاہے اس بات کے
واسطے درنہ میرے واسطے تو سوائے اپنی جان کے اور کچھ نہیں ہے اور اللہ تعالی توفیق دیوے مجھکو اس چیز کی جسکو میں دست رکھتا ہوں عبد اللہ بن عمر نے
بیان کیا ہے کہ پہلے سب کے جس شخص کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے انتخاب کیا شہسواران مسلمین سے وہ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اور بعد انکے مقداد
بن عمرو تھے پھر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہاں ہیں ہاشم بن عتبہ بن سعید الطائی کہاں ہیں شہسوار بنی تمیم کے قعقاع بن عمرو التمیمی کہاں
ہیں شرحبیل بن حسنہ کہاں ہیں خالد بن سعید کہاں ہیں عمر بن عبد اللہ کہاں ہیں عبد اللہ بن فضل الاعطل السلمی کہاں ہیں صفوان بن امیہ

کہان ہین سہیل[۱] بن عمرو کہان ہین ربیعہ[۲] بن عامر کہان ہین ضرار[۳] بن الازور کہان ہین رافع[۴] بن عمیرہ کہان ہین عدی[۵] بن حاتم طائی کہان
ہین یزید الخیل[۶] الاجفیں الرکبان کہان ہین حذیفہ[۷] بن الیمان کہان ہین قیس[۸] بن الیمان کہان ہین قیس[۹] بن سعید الخزرجی کہان ہین کعب[۱۰] بن مالک
انصاری کہان ہین سوید[۱۱] بن عمرو بن العنوی کہان ہین عبادہ[۱۲] بن صامت کہان ہین جابر[۱۳] بن عبد اللہ کہان ہین ابو ایوب[۱۴] انصاری کہان ہین عبد الرحمن[۱۵]
بن ابی بکر صدیق[۱۶] الاموی کہان ہین عبد اللہ[۱۷] بن عمر بن الخطاب العدوی کہان ہین یزید[۱۸] بن الخطاب کہان ہین رافع[۱۹] بن سہیل کہان ہین یزید بن عامر
کہان ہین عبیدہ[۲۰] بن ابی وس کہان ہین مالک[۲۱] بن نضر کہان ہین حارث[۲۲] بن عبد کہان ہین ظفر[۲۳] بن ابی لبابہ کہان ہین عبد المنذر[۲۴] بن عوف کہان ہین
عابس[۲۵] بن قیس کہان ہین عباد[۲۶] بن عبید اللہ کہان ہین رافع[۲۷] بن عمیدہ اور تہین بان انکی کہ برابر ہی لڑی تہین ایک سو سوار سے کہان ہین
عبیدہ[۲۸] بن ابی عبید کہان ہین مغیث[۲۹] بن قیس کہان ہین ہلال[۳۰] بن صابرہ کہان ہین ابن ابی[۳۱] ابید کہان ہین کلال[۳۲] بن حارث کہان ہین عمرو
بن عمر کہان ہین عبد اللہ[۳۳] بن یزید واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مین نے مختصر کرکے ذکر کیا ہی اور بہ تحقیق خالد بن الولید نے منتخب کیا اکثر قوم
انصار سے پس کہا قوم انصار نے کہ خالد بن الولید آگے کرتے ہین آج کے روز انصار کو اور پیچھے کرتے ہین مہاجرین کو شاید کہ انکے دل مین کوئی
بات ہی انصار کی طرف سے یا یہ کہ انکو برگزیدہ کرتے ہین واسطے لڑائی انکی قوم کے تاکہ دیکھین وہ کہ کیسا ہی صبر انکا اس معاملے مین یا ارادہ
کرتے ہین وہ اس امر کا کہ آگے کرین انکو واسطے ہلاکی کے اور شقاوت کرتے ہین اولاد وغیرہ پر پس جب سنا خالد بن الولید نے یہ کلام متوجہ
ہوے وہ یہانتک کہ انصار کے بیچ مین آئے اور کہا کہ قسم ہی اللہ کی اے اولاد عمر بن عامر کے نہین بلایا اور تجویز کیا مین نے تمکو مگر اس معاملے مین جسکو
پسند کیا ہی مین نے اپنی ذات کے واسطے اور بنظر اچھے ہونے اعتماد کے تمپر اور تمہارے ایمان پر واسطے کہ تمہارے دلون مین ایمان جگہ پکڑی ہی انصار نے
کہا کہ تم سچے ہو پھر مصافحہ کیا انسے اکثر قوم نے ازردی نزدیک ہونے کے ساتھ انکے دل کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سب کے پیچھے ساتھ
آدمیون کے خالد بن الولید نے حاطب بن عمرو کو بلایا پس جب بلایا انھون نے حاطب بن عمرو کو ساتھ کے پیچھے ظاہر ہوا اشعم اور غمہ انکے چہرے سے اور حاطب کو
شدت عداوت تھی اپنے بھائی سہیل کے ساتھ اسلام مین اور وہ اکثر کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ اگر قدرت پاؤنگا مین اپنے
بھائی سہیل کے خون پر تو پہونچاؤنگا اسکو پس تعجب فرماتے تھے مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکی اچھائی ایمان سے پس جب ہوا دن یرموک کا آگے گیا
خالد بن الولید نے سہیل کو اور پیچھے کیا حاطب کو پس لاحق ہوئی حاطب کو عار اور آئے خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ اے بیٹے ولید کے تم ہمیشہ
دشمن رہے خاندان بنی عامر کے آگے کرتے ہو تم جسکو پیچھے ہونا چاہیے اور پیچھے کرتے ہو جسکو آگے ہونا چاہیے اور نہین ارادہ کیا ہی تمنے اس امر سے مگر یہ کہ
چھوڑ دو ہمکو اور مقدم کرو ہمارے غیر کو اور نہین خطا پر تمہی تجویز امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی تمہارے باب مین کہ تم نار کرتے ہو اپنی دلیری اور
جوانمردی پر ساتھ اس چیز کے جو فتح کی اللہ تعالی نے تمہارے ہاتھ پر اور تم اپنے کو شجاع اور لوگون کو اپنے سے کم جانتے ہو اور اگر مین نہ ڈرتا اللہ تعالی سے
حالانکہ اللہ تعالی پر بھروسا اور اعتماد کرتے ہین مومنین تو ملاتا مین اپنی باگ کو تمہاری باگ کے ساتھ اور اپنے گھوڑے کو تمہارے گھوڑے کے ساتھ اور
حملہ کرتا مین ان کافرون پر پس دیکھتے سلطان کہ کون ہم مین کا بڑا صبر کرنے والا ہی شرکین کی لڑائی پر اللہ تعالی کی راہ مین پس خشمناک ہوے
خالد بن الولید حاطب کے کلام سے اور کہا انسے کہ نکلو اور تم ایسے اور لوگون کو کہنے کی بات ہوگئی اور دراز ہوئین تم بانین تمہاری گفتگو مین یہانتک کہ
زیادہ کیا تمنے میرے لیے ملامت کو نزدیک عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور مین نہین جانتا ہون اس امر کو کہ تمہارے واسطے اس کلام مین کوئی گناہ ہی

دین نہیں ہے یہ مگر آزمایش اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ ناطق کیا ہے اُسنے اس کلام سے تمھاری زبانوں کو اور چاہتا ہے وہ میری آزمایش کو اُسکے سبب سے
اور میرے صبر کو اور میں نے خواست کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے توفیق اور سلامتی کی تاکہ دور ہو جاوے میرے دل سے تنگ عار شیطان کی اور غصہ ماں بہت
کا پھر کہا قسم ہے خدا کی اے حاطب اگر قصد کرو تم بعد اس کلام کے اس امر کا کہ رکھو تم اپنے قدم کو خالد کے رخسار پر تو ہرگز نہ پاؤ گے تم انمیں سے کوئی دو
امر از روے عاجزی اور فروتنی کے ہو واسطے بندہ خدا کے اور از روی طاعت کے ہو واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس نہیں باقی رہا کوئی
شخص مسلمانوں سے جسنے سنا قول خالد بن الولید کا مگر یہ کہ شکرگزاری اور استحسان اُنکی بات کا کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح سنتے تھے قول خالد بن الولید کا پس
رونے لگے اور کہا قسم ہے خدا کی اے ابا سلیمان کہ تم فرد اور یکتا ہو اللہ کی شکرگزاری میں پھر اٹھ کھڑے ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور پکڑ لیا ہاتھ حاطب
کا اور ڈال دیا اُنکے ہاتھ کو خالد بن الولید کے ہاتھ میں پس روئے وہ اور صاف کیا ایک نے دوسرے سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ میں امید رکھتا ہوں اس امر کی
کہ ہو جاؤ تم دونوں بمصداق اُسکے جو فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مجید میں ونزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے
کہ جب انتخاب کیا خالد بن الولید نے شہسواران مسلمین سے ساٹھ مردوں کو کہ ہر ایک انمیں کا اگر ارادہ کرتا بذات واحد لشکر کے مقابلے کا تو آسان تھا اُنپر پس
اُسی وقت کہا خالد بن الولید نے اُنسے کہ کیا رائے ہے تمھاری رحمت کرے اللہ تم پر بیچ حملہ کرنے کے میرے ساتھ اس لشکر پر جو ہمسے لڑنے کو آیا ہے اور وہ لوگ
قوم عرب ہیں مثل تمھارے اور تم خوب انکو جانتے اور پہچانتے ہو پس اگر ہو گا تمکو اُنکے مقابلے میں صبر اور تائید کریگا اللہ تعالیٰ بحالت صبر کے ساتھ مدد کے اور
شکست دوگے تم ان عرب کو پس جان لو تم اس امر کو کہ تم اس لشکر کو شکست دوگے پس جب شکست دوگے تم انکو اور پڑ جاویگا خوف تمھارا اُنکے دلوں میں
پس پلٹ جائینگے وہ بحالت زبونی کے اُنھوں نے کہا کہ اے ابا سلیمان کر دو تم جو تم چاہتے ہو قسم ہے خدا کی ہرآئینہ لڑینگے ہم اپنے دشمنوں سے مثل لڑائی
ایسے شخص کے جو مدد دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے دین کو اور بھروسا کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی قوت پر اور خرچ کرتا ہے طلب آخرت میں اپنی جان کو پس دعا بخیر کی
دی خالد بن الولید اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما نے اُنکو اور کہا کہ آمادہ ہو جاؤ تم رحمت کرے اللہ تم پر اور لے لو تم ساز اور سامان اپنا اور ہو دین بمقابلے
باتوں اور دین نزدیک کرنے والے موت کی اور نہ لیوے کوئی تم میں سے کوئی کو اسواسطے کہ نیزہ ہونا ہے نارستی اور کمی کرنے والا کبھی میل کرتا ہے وقت مارنے کے پس
نارستی کرتا ہے اور نہ لو تم نیزوں کو کہ وہ خطا بھی کرتے ہیں اور کارگر بھی ہوتے ہیں اور سوار ہو گھوڑوں پر برہنہ اور نہ سوار ہو کوئی مرد مگر اپنے آگھوڑے پر
جسپر اُسکو اعتماد ہو اور وعدہ کرو آپس میں اس امر کا کہ یکجائی نزدیک حوض مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوگی واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے
کہ متفرق ہوے ساٹھوں مسلمان اپنے اسباب کی طرف واسطے درستی اپنے حال کے اور سلام کرتے تھے وہ اپنے اہل و عیال پر اور ضرار بن الازور آئے اپنے
خیمے میں در لباس بہنچی اُنھوں نے اور سلام کیا اپنی بہن خولہ پر پس جب درست کیا اُنھوں نے آلات لڑائی کو خولہ اُنکی بہن نے کہا کہ اے بھائی میں دیکھتی ہوں
تمکو کہ تم مجکو اس طرح سے رخصت کرتے ہو جیسے کوئی یقین کرنے والا جدائی کا رخصت کرتا ہے پس آگاہ کیا ضرار نے اُنکو اس حال سے کہ وہ ارادہ
رکھتے ہیں دشمن سے بھڑنے کا جمعیت خالد بن الولید کے پس روئیں خولہ اور کہا کہ اے بھائی میرے لڑو تم دشمن سے اور تم یقین رکھتے ہو ساتھ اللہ تعالیٰ کے اسواسطے کہ
دشمن نزدیک کریگا تمسے قوت دور کو اور نہ دور کریگا وہ نزدیک کو پس اگر پیش آویگا تمپر کوئی حادثہ یا لاحق ہوگی تمکو تمھارے دشمن سے کوئی مصیبت تو سنو
خدا بزرگ کی کہ ہرآئینہ سست اور ضعیف ہو جاوینگی خولہ اور ہونگی بیٹھنے والی زمین پر یا لیوینگی تمھارا بدلا اور جا ملینگی تم میں جلدی سے پس دعا کی ضرار بن الازور
اُنکے رونے سے اور راستگفتاری اُنھوں نے نماز اور دعا اور عاجزی اور رونے میں در آنحالیکہ طلب کرتے تھے وہ مدد کو اللہ تعالیٰ سے تا نیکہ ظاہر ہوئی صبح

پس بیدار کیا قوم نے وضو کو اور بلند کیا آوازون کو ساتھ اذان کے اور نماز صبح کی پڑھائی انکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے پس جب فراغت پائی انھون نے نماز سے تو سب کے پہلے جلدی کی نکلنے اور لڑائی مین خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور وہ اشعار رجزیہ پڑھتے تھے اور گئے وہ اپنے اسباب کی حفاظت اور پہنا اپنے ہتھیارون کو اور رخصت کیا اپنی ازواج کو اور سوار ہوے وہ آگے لشکر مسلمانون کے اور یکجا ہوے تھے ساتھی انکے نزدیک انکے پس سب کے پیچھے جوانے انکے پاس ابو عبیدہ بن الجراح تھے اور تھے ہمراہ انکے زبیر بن العوام اور انکے ساتھ انکی زوجہ اسما بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما تھین اور ایک جانب مین انکے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ تھے اور اسمار دعا کرتی تھین انکی سلامتی کی اور کہتی تھین کہ اے بھائی میرے نہ جدا ہو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کے بیٹے سے وقت اپنے حملہ کرنے کے کرنا تم وہ امر جو وہ کرینگے اور نہ تم اسطرح سے جسطرح سے وہ لڑین اور نہ لاحق ہو تمکو اللہ کے کام مین ملامت کسی ملامت کرنیوالے کی اور رخصت کیا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اہل کو اور روانہ ہوے اور خالد بن الولید انکے بیچ مین تھے گویا وہ شیر تھے اور گرد انکے اسیر تھے یہانتک کہ ٹھہرے وہ سامنے ہرقل جبلہ کے پس جب دیکھا انھون نے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف حالانکہ وہ تھوڑے تھے گمان کیا انھون نے کہ وہ بھیجے ہوے آئے ہین انکے پاس طلب مصالحہ اور ترک لڑائی کے اور چلا کر پکارا جبلہ نے اپنی قوم کو اور درخواست مدد انکی کی انسے اور پکار کر کہا غسان سے کہ جلدی کرو تم بجانب مدد دہی صلیب کے پس قبول کیا انھون نے اور لیا انھون نے سامان لڑائی کو اور بلند کیا صلیبان کو اور صف بندی کی واسطے لڑائی کے اور بلند ہوا آفتاب آنیزہ اور تلوارین چمکتی تھین مثل روشنی آفتاب کے اور چمکتے خودون کی مثل روشنی آگ کے تھی اور ٹھہرے وہ بانتظار اس امر کے کہ کیا کام کرتے ہین صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جب برابر ہوئین دونون جماعتین نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیون کے بیچ سے اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے کہ اے عبادت کرنے والے صلیب کے اور کھانے والے قربان کے نکلو اور چلو تم بجانب لڑائی اور نیزہ بازی کے پس جب سنا جبلہ نے کلام خالد بن الولید کا جانا کہ مسلمان بھیجے ہوے نہین آئے ہین بلکہ لڑنے کو آئے ہین پس نکلا جبلہ قلب لشکر سے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتا تھا پھر کہا جبلہ نے کہ کون شخص ہے ہمارا پکارنے والا واسطے ہماری لڑائی کے خالد بن الولید نے کہا کہ وہ شخص مین ہون پس نکلو تم بجانب مبارزت لڑائی کے جبلہ نے کہا بتحقیق ہمنے درست کیا ہے اپنے کامون کو تمھاری لڑائی کے واسطے اور تم نہین درست ہوتے ہو ہماری ملاقات سے اور قسم ہے حق مسیح کی کہ نہ منظور کرینگے ہم اس چیز کو جو تم ہمسے خواہان ہو پلٹ جاؤ تم اپنی قوم کی طرف اور آگاہ کرو انکو اس امر سے کہ سوا لڑائی کے ہم کچھ نہین چاہتے ہین پس ظاہر کیا اسکے لیے خالد بن الولید نے تعجب کو اسکے کلام سے اور کہا کہ اے جبلہ آیا جانتا ہے تو کہ ہم نہین آئے ہین مگر واسطے لڑائی کے پس اگر تم ہماری نسبت یہ کہوگے کہ ہم گروہ قلیل ہین پس اللہ تعالی مدد اور غلبہ دیگا ہمکو تو جبلہ نے کہا کہ اے جوان بتحقیق غرور اور فریب کیا تمنے اپنی ذات اور قوم کے ساتھ جو تم ہمسے لڑنے کو آئے ہو خالد بن الولید نے کہا تو ایسا گمان نہ کر پس قسم ہے خدا کی کہ ہم جدا ہوے ہین تمسے لڑنے کو ہر مرد ہم مین کا تمھارے ایک ہزار کے واسطے کافی ہے اور ہمارے پیچھے ایسے قوم رہ گئے ہین کہ وہ زیادہ خواہشمند ہین لڑائی کے خواہش پیاس سے سرد پانی کی طرف جبلہ نے کہا کہ اے بھائی مخزوم کے بتحقیق مین بزرگ جانتا تھا تمکو عقل مین اور قصد کیا تھا مین نے تمھارے مقابلے مین چلانے اور بھیجنے دلیرون کو تا آنکہ سنا مین نے تمسے یہ کلام کہ تم ساٹھ آدمی قصد ہماری لڑائی کا رکھتے ہو اور ہم رئیس غسان اور قوم لخم اور جذام کے ہین اور اب ہم حملہ کرتے ہین تمپر ساٹھ ہزار سے پس نہ باقی رہیگا تم مین کا کوئی شخص اور پکار کر کہا جبلہ نے اپنی قوم سے کہ اے آل غسان حملہ کرو حملہ کرو پس حملہ کیا ساٹھ ہزار نے ایک ہی ساتھ خالد بن الولید اور انکے ہمراہیون پر پس ثابت قدمی کی انکے مقابلہ مین صحابہ نے

اور سخت ہوئی لڑائی انکے بیچ مین پس نہین سنی جاتی تھی مگر آواز شمشیر و غل قوم کی اور پڑین تلوارین خودون پر یہانتک کہ یقین کیا ہر مسلمان اور مشرک نے اس امر کا کہ خالد بن الولید اور ہمراہی انکے نہ بچات پاوینگے قتل سے پس تکبیر کہی مسلمانون نے اور لاحق ہوا انکو قلق اور اضطرار اپنے مسلمان بھائیون پر اور بعض انکے بعض سے یہ کہتے تھے کہ بتحقیق خالد بن الولید فریب نفس مین آگئے بہ نسبت ہمارے ساتھیون کے اور ہلاک کیا انکو اور رومی کہتے تھے کہ اگر ہلاک کیا جبلہ نے اس گروہ کو پس لامحالہ ہلاک عرب کا ہمارے ہاتھ سے حاصل ہو اور اسی طرح برابر لڑائی ہوتی رہی عبادہ بن صامت نے بیان کیا ہے کہ واسطے اللہ کے تھی بنکو کارہی خالد بن الولید اور زبیر بن العوام اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق اور فضل بن عباس اور ضرار بن الازور اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی کہ بتحقیق دیکھا تھا مین نے ان چھ شخصون کو کہ ملائے ہوئے تھے مونڈھے لڑائی مین اور بچاتے اور نگاہ رکھتے تھے بعض انمین کے بعض کو اور نہین جدا ہوتے تھے پس کتنے لوگ ایسے تھے کہ باقی رہگئے بدون دگا کے دائین جانب مین اور کتنے ایسے تھے کہ نیست ہوگئی تھی مدد انکی بائین جانب کی اور زیادہ کیا تھا لڑائی نے شعلون کو پس کتنے خون تھے کہ بہنے لگے اور کتنے فرار پکڑنے والے زمین کے جھک گئے اور متوجہ ہوئے بیر ساتھ دلیرون کے اور چلاتے تھے تیرون کو اور نیزہ بازی کی انھون نے ساتھ نیزہ ہاے بلند کے اور تلگی مین ڈالا ساتھ تلوارون چمکتی ہوئی کے اور سن ہوگئے بازو تھکے ہوے اور آئی کوشش اور گئی سستی اور سست پنڈلی اور رخنہ دار ہوگئین ٹہیان گودہ دار سرداروں کے سونڈھون کی اور جب آئے انمین چھ اصحابی اور قتل کیا انکو جلدی سے پس داخل ہوا ین ساتھ انکے اور کہا مین نے کہ پہونچیگی مجکو وہ چیز جو پہونچ گئی انکو اور پکار کر کہا خالد بن الولید نے کہ اے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی جگہ سے قیامت ہو اور بتحقیق دی گئی خالد بن الولید کو وہ چیز جسکی وہ تمنا رکھتے ہین پس جب گرم ہوئی ہماے بیچ مین لڑائی پاپیادہ ہوگئے خالد بن الولید اپنے گھوڑے سے اور پاپیادہ ہوگئے مرقال بن ہاشم اور ہجوم کیا اپنے لوگون نے اور منڈل باندھا گرد انکے زبیر بن العوام اور فضل بن عباس نے درآنحالیکہ بچاتے تھے ان دونون کو اور فضل بن عباس پکار کرتے تھے کہ جدا ہو اے گروہ کتون کے اور دور ہو اے اصحاب رسول سے ہین شمشیر زنیزہ زن ہون مین ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون عبادہ بن صامت نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ مین نے شمار کیا تھا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے بیس حملے کہ حملہ کرتے تھے وہ خالد بن الولید کی طرف سے اس لشکر پر جو گرد انکے تھا پس مار ڈالتے تھے وہ ہر حملے مین ایک سوار کو گروہ قوم سے اور سوار ہوے خالد بن الولید ایک گھوڑے پر سوا ے اپنے گھوڑے کے اور سوا ہوے مرقال ایک گھوڑے پر اسپان قوم سے اور حملہ کیا انھون نے مشرکین پر اسطرح سے کہ گویا وہ لڑے نہ تھے اور برابر تمام اس دن سخت لڑائی لڑتے رہے تا اینکہ قریب غروب ہوا آفتاب اور تھے وہ مثل شیر حملہ آور کے اور مسلمانون کو سخت قلق تھا اپنے بھائیون پر پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے شور کر کے کہا مسلمانون سے کہ حملہ کرو برکت دیوے اللہ تعالی تم مین پس دیکھین ہم کہ ہمارے بھائیون کا کیا حال ہوا کہ بے شبہہ ہلاک ہوے خالد بن الولید اور ساتھی انکے پس سبھون نے انکا کہنا منظور کیا سوا ے ابو سفیان کے پس کہا ابو سفیان نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار فرور قوم مسلمانون کو مخلصی حاصل ہوگی اور دیکھوگے تم جو کچھ ہوگا پس التفات کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب کلام ابو سفیان کے اور بوجہ قلق کے قصد حملے کا کیا اور رونے لگے پس اسی حال مین کہ وہ آمادہ تھے حملہ کرنے پر کہ دفعۃ لشکر منصورہ کا بھاگ نکلا اور آواز تین مسلمانون کی بلند ہوئین ساتھ قول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر کے اور دیکھا ہوے

فتوح الشام ازواقدی شمس الدین محمد بن عمر بن واقد

بعض انکے بعض کے پاس اور گروہ گروہ کا بھاگا جاتا تھا اس طرح سے کہ گویا کسی پکارنے والے نے آسمان سے پکار کر بھگا دیا تھا
انکو اور آئے خالد بن الولید اور ساتھی انکے وسط لشکر کے سے درآنحالیکہ پیاسے تھے وہ بسبب لاحق ہونے مشقت اور شدت کے پیچھے اور
تلاش کی اپنے ساتھیوں کی خالد بن الولید نے پس نہ دیکھا انمیں سے مگر بیس مردوں کو پس طمانچے مارتے تھے وہ اپنے منہ میں اور کہتے تھے کہ ہلاک کیا
تو نے مسلمانوں کو اے بیٹے ولید کے کل پروردگار عالم کے سامنے تجکو اس بارے میں کیا عذر ہوگا پس دیکھا انکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور
پکار کر پوچھا انسے کہ کیا حال ہے تمہارا اے خالد انھوں نے کہا کہ اے سردار کم کر دیا ہمیں نے مسلمانوں سے چالیس شخص کو کہ منجملہ انکے زبیر بن العوام اور فضل بن
عباس اور ابو بکر اور ایوب اور خلان غلان شہسواران مسلمین ہیں پس انہوں نے رجوع کی اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم اور کہا اے خالد میں نے کہا تھا تجھے کہ تمہارا غرور فریب تمہارے ساتھ کچھ نہ کچھ کریگا پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
انا للہ وانا الیہ راجعون پس کہا انسے سلامہ بن احوص اسلمی نے کہ اے سردار لوٹو تم جگہ لڑائی کو اور تلاش کرو صحابہ کو پس اگر دیکھو گے
تم انکو تو خیر ورنہ لوگ یا تو قید ہو گئے ہیں یا تعاقب کفار کا کیا ہے پس لائی گئیں ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس مشعلیں آگ کی
اور وہ آئے وہ لڑائی کی جگہ میں پس دیکھا انھوں نے کہ بنی غسان سے پانچ ہزار آدمی مارے گئے ہیں اور صحابہ سے دس آدمی
شہید ہوئے ہیں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ احتمال ہے کہ بقیہ صحابہ قید میں ہیں یا مشرکین کا پیچھا کیا ہے پھر کہا انھوں نے اللھم
امنن علینا بالفرج ولا تفجعنا بابن عمۃ نبیک ولا بابن عمۃ الفضل پھر کہا انھوں نے کہ اے گروہ مسلمانوں کے کون شخص تم میں سے
پیچھا کریگا نشان قوم کا اور دریافت کریگا خبر مسلمانوں کی اور ثواب اور فروری اسکی اللہ تعالی پر ہوگی پس منظور کیا اس
امر کو خالد بن الولید نے کہا قسم ہے خدا کی میں ضرور جاؤنگا انکی تلاش کو پھر بدل لیا خالد بن الولید نے اپنے گھوڑے کو جازم بن ہبیرہ کے گھوڑے سے
جسکا نام ہرطال تھا کہ تیز روی میں نہیں تھا اس سے مگر غبار پس کہا انسے گھوڑے کے مالک نے کہ اے ابا سلیمان بشارت ہو تجکو ساتھ
اس خبر کے کہ خوش کریگی تجکو کہ ایسے گھوڑے پر تم سوار ہوئے کہ جسکی سواری میں نے احد اور خیبر اور ذات السلاسل اور تبوک اور یرموک
میں کی ہے اور سوار ہوئے تھے اسپہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بروز غزوہ حنین کے اور سوار ہوئے تھے اسپہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بروز ردۃ
کے جب کہا تھا انھوں نے کہ لڑونگا میں ساتھ انکے ہمراہ اپنے ان دونوں بیٹوں کے پس خوش ہوئے خالد بن الولید اور ڈال دیا اسکی
باگ کو بطلب تعاقب قوم کے اور تہیہ کی انکی ایک جماعت نے مسلمانوں سے پس بہت دور نہیں چلے تھے خالد بن الولید کہ دفعۃً
انھوں نے آواز تہلیل اور تکبیر کی پس جواب دیا خالد نے بن الولید نے مثل اسکے پس آئی قوم خالد بن الولید کی طرف کہ آگے انکے زبیر بن العوام
اور فضل بن عباس اور ہاشم مرقال تھے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے انکی طرف مرحبا کہا انسے اور تعظیم کی انکی اور سلام کیا انپر اور کہا فضل بن
عباس سے کہ اے ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا حال تھا تمہارا انھوں نے کہا کہ اے ابا سلیمان شکست دی اللہ تعالی نے مشرکین
کو اور پھیر دیا انکو انکے پیچھے پس تعاقب کیا ہمنے انکا اور یہ امر اس وجہ سے ہمنے کیا تھا کہ کچھ لوگ ہم میں سے قید ہو گئے ہیں پس امید کی ہمنے انکی
رہائی کی پس نہ دیکھا ہمنے انکو اور مشکوہ مار ڈالے گئے ہیں خالد بن الولید نے کہا کہ قوم فرور قید میں ہیں زبیر بن العوام نے انسے پوچھا کہ انکی قید کا

امیر اللہ تعالی کا تو ہاتھ کشودہ کرے اور نہ اندوہگین کرے بسبب پھوپھی کے تجھے اپنے نبی کے اور نہ بسبب چچیرے بھائی اپنے نبی کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲

حال تمکو کہان سے معلوم ہوا خالد بن الولید نے کہا اس وجہ سے کہ ہنے نہین پایا لڑائی کی جگہ مین سوائے قتل کے اور ہم بیس ہین اور تم پچیس ہو اور پانچ قید ہو گئے ہین اور رہے قیدیون مین اقرع بن عمیرۃ الطائی اور ضرار بن الازور اور ربیعہ بن عامر اور عاصم بن عمرو اور یزید بن ابو سفیان پس سخت گذرا یہ معاملہ مسلمانون پر اور سجدہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے گھوڑے کی زین پر پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے گروہ مسلمانون کی قسم ہے خدا کی کہ خرچ کیا مین نے اپنی جانون کو پیش روی ہوئی مجکو شہادت اور جو مارے گئے موت آنکی آگئی تھی اور پانچ آدمی تم مین سے قید ہو گئے ہین اور رہائی آنکی میرے ہاتھون پر ہو اگر چاہا اللہ تعالی نے اور رات گذرانی مسلمانون نے حالت خوشی اور سرور مین اور مشرکین نے سختی مین در آنحالیکہ شکستگی پائی تھی آنکے حامی لشکر نے پس بلایا بابان نے جبلہ کو اور دریافت کیا سب حال اور کام آسکا پس کہا اسنے کہ اے بابان ہم برابر اوپر غالب تھے یہانتک کہ در آئی تاریکی رات کی پس ہنگامہ اور شور کرکے پکارا اسکو پکارنے والے نے پس متفرق کر دیا اسنے جماعت کو اور مارے گئے ہم مین جو مارے گئے اور قوم کو جو مدد اور غلبہ دیتا ہو وہ معبود آسمان کا ہو اور اگر ایسا نہوتا تو نکلتے انمین کے ساتھ آدمی واسطے مقابلہ ساٹھ ہزار کے ہم مین سے بابان نے کہا کہ بھیجتا ہون مین تم مین سے لوگون کو بطور ایلچی کے پس نہین قبول کیے جاتے ہو تم اور بھیجتا ہون مین تمھارے لشکرون کو پس شکست اٹھاتے ہین وہ قسم ہو حق صلیب کی کہ حملہ کرونگا مین کل انپر ساتھ اپنے گروہ کے اور کرونگا مین تمکو مٹی در رات گذرانی آسنے بفکر مکر اور فریب کے مسلمانون اور خالد بن الولید پر اور در رات گذرانی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور اتفاق رائے کیا رومیون کی لڑائی کی کل کی صبح پر اور لکھا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو ایک خط ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عامر بن الجراح عامل علی الشام سلام علیک امّا بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واعلم یا امیر المومنین ان کلب الروم قد استنفر علینا کل من یحمل سلیبا وقد سارو الینا کالجراد المنتشر وقد نزلنا بالیرموک قریب من الجولان والعدو فی ثمان مائۃ الف مقاتلۃ غیر الاتباع وشیل الخاسر المتنصرۃ من غسان واول من التقانا جبلۃ وجموعہ فی ثمانین الفا فخرج الیہم منا ستون رجلا فنصرہم اللہ المشرکین علی ایدیہم وما النصر الا من عند اللہ وقتل منا عشرۃ وسماہم واسر منہم رافع بن عمیرۃ وربیعۃ بن عامر وضرار بن الازور وعاصم بن عمیرۃ ویزید بن ابی سفیان ومحمن علی انیۃ اللقاء فلا تغفل عن المسلمین وامدنا برجال الموحدین ونحن نسأل اللہ تعالی ان ینصر الاسلام واہلہ والسلام علیک وعلی جمیع المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اولپیٹا خط اور سپرد کیا عبد اللہ بن قرط کو اور حکم کیا انکو واسطے مدینہ طیبہ کا عبد اللہ نے بیان کیا ہے کہ سوار ہوا مین یرموک سے جمعہ کے دن بعد عصر کے ماہ ذیحجہ مین اور گذری تھین ماہ ذیحجہ سے بارہ راتین پس پہونچا مین مدینہ منورہ مین جمعہ کے دن بیچ پانچوین گھڑی کے اور مسجد نبوی بھری تھی لوگون سے پس بٹھایا مین نے اپنی اونٹنی کو باب جبریل پر اور آیا مین روضہ مبارک مین پس سلام کیا مین نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور قصد کیا مین نے ساتھ خط کے طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پس شور کیا مسلمانون نے مجکو دیکھکر اور بڑھکر گیا مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پس بوسہ دیا مین نے آنکے ہاتھون کو اور سلام کیا مین نے انپر اور مسلمانون پر پس جب پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط کو مل گیا رنگ انکا اور کہا انھون نے انا للہ وانا الیہ راجعون پس کہا حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت عباس اور عبد الرحمن بن عوف اور طلحہ وغیرہم رضی اللہ عنہم نے کہ اے امیر المومنین آگاہ کر تم ہمکو مضمون خط سے ہمارے بھائیون کے پس کھڑے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور چڑھ گئے منبر پر اور پڑھکر سنایا خط مسلمانون کو پس جب سنا

امر کی کہ مدد دے غلبہ دیوے وہ اسلام اور اہل اسلام کو اور سلامتی ہو تم پر اور سب مسلمانون پر اور رحمت و برکت اللہ کی ۱۲

فاقرؤہ علی المسلمین فاخبرہم ان یقاتلوا فی سبیل اللہ یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا الآیۃ والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر لپیٹا خط کو اور حوالے کیا عبداللہ بن قرط کے اور کہا کہ اے بیٹے قرط کے جس وقت کہ قریب ہو تم مسلمانوں کے اور برابر ہو تم کافرون کے صفین لڑائی کی جاؤ تم مسلمانوں کی صفوں میں اور ٹھہرو انکے سرداران صاحب نشانوں کے پاس اور آگاہ کرو انکو اس امر سے کہ تم فرستادہ ہو انکے پاس اور کہو انسے کہ عمر نے سلام کہا ہے تمکو اور کہا ہے تمسے کہ اے ایمان والے لوگ صدق دل سے لڑو انسے وقت مقابلے کے اور شدت کرو اپنے مثل شدت کرنے شیروں کے اور مارو انکے سروں کو ساتھ تلواروں کے اور ہو دین وہ آسان تر تمہارے نزدیک کہنے سے پس تم مدد دیے جاؤ گے اور غالب ہو جاؤ گے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر پڑھکر سنا دو تم انکو یہ آیت ان حزب اللہ ہم الغالبون عبداللہ بن قرط نے بیان کیا ہے کہ کہا میں نے کہ اے امیر المومنین دعا کیجیے میرے واسطے سلامتی اور جلد پہونچنے کی پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ملک سلمہ اللہ تعالیٰ وسلک وطوی لک البعید عبداللہ بن قرط نے بیان کیا ہے کہ سلام کیا میں نے آپ پر اور مسلمانوں پر اور باہر نکلا میں مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس جب آیا میں دروازے پر کہا میں نے اپنے دل میں کہ قسم ہے خدا کی کہ خطا کی میں نے کہ نہیں سلام کیا میں نے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسواسطے کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ اس دن کے بعد دیکھونگا میں قبر شریف کو یا نہ دیکھونگا پس قصد کیا میں نے حجرۂ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا کا اور وہ بیٹھی تھیں قبر شریف کے پاس اور حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سرہانے قبر شریف کے بیٹھے تھے اور حضرت امام حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت عباس کی گود میں تھے اور حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت علی کی گود میں تھے اور حضرت عباس سورۂ انعام اور حضرت علی سورۂ ہود پڑھتے تھے پس سلام کیا میں نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور رخصت ہوا میں پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اے بیٹے قرط کے قصد کی تم نے کہ آؤ ہمارے پاس کیا تمنے میں نے کہا کہ ہاں اے میرے سید و نہیں جانتا ہوں میں کہ پہونچونگا میں مسلمانوں کے پاس اگر اس وقت کہ لشکر متوجہ لڑائی کے ہونگے اور لڑائی تیز ہو گی اور سرگرم ہونگے اور جس وقت دیکھینگے مسلمان بحالو اس حالت کو کہ میرے آنے کو کوئی فائدہ نہیں ہے تو ڈرتا ہوں میں انکے واسطے اس امر کو کہ بے صبری کرینگے وہ اور میں دست دیکھتا ہوں اس بات کو کہ پہونچ جاؤں میں انکے پاس قبل انکے ملاقی ہونے کے دشمن سے پس ہمدردلاؤں میں اور نصیحت کروں میں انکو پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ تمنے عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست دعا کی نہیں کی آیا نہیں جانتا تمنے اے بیٹے قرط کے کہ انکی دعا نہیں پھیری جاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے حق میں ارشاد فرمایا ہے لو کان بعدی نبی لکان عمر آیا نہیں ہیں وہ ایسے کہ موافقت کی میں نے انکے حکم نے حکم قرآن مجید کی اور فرمایا تھا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لو نزل من السماء عذاب ما نجا منہ الا ابن الخطاب آیا نہیں جانا تمنے کہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے آنکے حق میں آیات کو نہیں ہیں وہ زاہد پرہیزگار آیا نہیں ہیں وہ عابد قوم عدو سے آیا نہیں ہیں وہ مشابہ نوح نبی کے آیا نہیں ہیں وہ پیروی کرنے والے راہ گذرے ہوئے لوگوں کی آیا نہیں ہیں وہ پہونچنے والے مرتبہ مقبولیت اور رضا کے آیا نہیں جانا اور نہیں سنا تمنے کہ انکی بیٹی حفصہ نے عہد کیا تھا آپ اور کہا انسے کہ اے میرے باپ نرمی کرو تم اپنی جان کے ساتھ اور کھاؤ تم غذا گیہوں کی اپنے کھانے میں پس تحقیق دی گئی ہے تم کو

فاقرؤہ علی المسلمین واعرہم ان یقاتلوا فی سبیل اللہ یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا الآیۃ والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
پھر لپیٹا خط کو اور حوالے کیا عبداللہ بن قرط کے اور کہا کہ اے بیٹے قرط کے جس وقت کہ قریب ہو تم مسلمانوں کے اور برابر ہو پہلین ہون
صفین لڑائی کی جاؤ تم مسلمانوں کی صفون مین اور ٹھہرو انکے سرداران صاحب نشانون کے پاس اور آگاہ کرو انکو اس امر سے
کہ تم فرستادہ ہو انکے پاس اور کہو انسے کہ عمر نے سلام کہا ہے تمکو اور کہا ہے تمسے کہ اے ایمان والے لوگ صدق دل سے لڑو انسے وقت
مقابلے کے اور شدت کرو اپنے مثل شدت کرنے شیرون کے اور مارو انکے سرون کو ساتھ تلوارون کے اور ہو دین وہ آسان تر تمھارے
نزدیک کہنے سے پس تم مدد دیے جاؤگے اور غالب ہو جاؤگے اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر پڑھکر سناؤ تم انکو یہ آیت ان حزب اللہ ہم
الغالبون عبداللہ بن قرط نے بیان کیا ہے کہ کہا مین نے کہ اے امیر المومنین دعا کیجیے میرے واسطے سلامتی اور جلد پہونچنے کی پس
کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ملک سلمہ اللہ تعالی وسلک وطوی لک البعید عبداللہ بن قرط نے بیان کیا ہے کہ سلام کیا مین نے
اوپر اور مسلمانون پر اور باہر نکلا مین مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس جب آیا مین دروازے پر کہا مین نے
اپنے دل مین کہ قسم ہے خدا کی کہ خطا کی مین نے کہ نہین سلام کیا مین نے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسواسطے کہ مین
نہین جانتا ہون کہ اس دن کے بعد دیکھونگا مین قبر شریف کو یا نہ دیکھونگا پس قصد کیا مین نے حجرۂ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
وعن ابیہا کا اور وہ بیٹھی تھین قبر شریف کے پاس اور حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سرہانے قبر
شریف کے بیٹھے تھے اور حضرت امام حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت عباس کی گود مین تھے اور حضرت
امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت علی کی گود مین تھے اور حضرت عباس سورۂ انعام اور حضرت
علی سورۂ ہود پڑھتے تھے پس سلام کیا مین نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور رخصت ہوا مین پس کہا حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اے بیٹے قرط کے قصد کیا تمنے مین نے کہا کہ ہان اے میرے سید و نہین جانتا ہون مین کہ پہونچونگا
مین مسلمانون کے پاس مگر اس وقت کہ لشکر متوجہ لڑائی کے ہونگے اور لڑائی تیزی پر ہوگی اور سر گرتے ہونگے اور جس وقت دیکھینگے مسلمان بحالو
اس حالت مین کہ میرے آنے کو کوئی امید اور دیکھ نہین ہے تو ڈرتا ہون مین انکے واسطے اس امر کو کہ بی صبری کرینگے وہ اور مین دست رکھتا ہون
اس بات کو کہ پہونچ جاؤن مین انکے پاس قبل انکے ملاقی ہونے کے دشمن سے پس میسر ہو لاؤن مین اور نصیحت کرون مین انکو پس کہا حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے کہ تمنے عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست دعا کی نہین کی آیا نہین جانتا تمنے اے بیٹے قرط کے کہ انکی دعا نہین بھیجی جاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے انکے حق مین ارشاد فرمایا ہے لو کان بعدی نبی لکان عمر آیا نہین ہین وہ ایسے کہ موافقت کی مین نے انکے حکم نے حکم قرآن مجید کی
اور فرمایا تھا مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لو نزل من السماء عذاب ما نجا منہ الا ابن الخطاب آیا نہین جانا تمنے کہ اللہ تعالی نے نازل فرمایا
ہے انکے حق مین آیات کو نہین ہین وہ زاہد پرہیزگار آیا نہین ہین وہ عابد قوم عدد سے آیا نہین ہین وہ مشابہ نوح نبی کے آیا نہین ہین وہ
پیروی کرنے والے راہ گذرے ہوئے لوگون کی آیا نہین ہین وہ پہونچنے والے مرتبہ مقبولیت اور رضا کے آیا نہین جانا اور نہین سنا تمنے کہ انکی بیٹی
حفصہ نے عہد کیا تھا آپ اور کہا انسے کہ اے میرے باپ نرمی کرو تم اپنی جان کے ساتھ اور کھاؤ تم غذا گیہون کی اپنے کھانے مین پس تحقیق دی گئی ہے تم کو

کشایش اور آیا ہی تمھارے پاس مال پس کہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اے حفصہؓ اگر سنتا مین اس کلام کو سوائے تمھارے کسی اور شخص سے تو
مین اُسپر بہت ملامت اور غصہ کرتا اور بیان کیا اُنسے حال سختی اور تنگی عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صدیق رضی اللہ عنہ کا پھر کہا
کہ اے حفصہؓ آیا نہین جانتی تھے وہ دونون میرے ساتھی اور سدھارے وہ ایک راہ کو اور مین چاہتا ہون کہ اُنکے طریقہ کی موافقت مین ہی رفاقت
کرون پھر کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ نے تمھارے واسطے دعا کی ہی تو پہونچ گئے تم قبولیت دعا کو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کہا
عبد اللہ نے قسم ہی خدا کی اے امیر المومنین کہ جو فضائل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آپ نے ذکر کیے ہین مین اُنکو جانتا ہون ولیکن مین اُسکے سوائے
آپ کی دعا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کی دعا چاہتا ہون خصوصاً نزدیک قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اُٹھایا حضرت
علیؓ نے اپنے دونون ہاتھون کو اور حضرت عباسؓ اور حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم نے اور بیٹھی
تھین اُنکے پاس حضرت حفصہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما پھر پڑھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس دعا کو اللّٰھم انی اتقرب الیک بنبیک
المجتبیٰ والنبی المصطفیٰ الذی توسل بہ آدم فاجبت دعوتہ وغفرت خطیئتہ الا سہلت علی عبد اللہ طریقتہ وطویت لہ البعید وادنیت منہ الحبیب
بیتیک بنصرک یا ذا الجلال والاکرام اور آمین کہی حضار نے حضرت علی کی دعا پر پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ روانہ ہوا اے بیٹے
قرظہ کے پس بہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہ پھیریگا دعای علیؓ اور عمرؓ اور عباسؓ اور حسنؓ اور حسینؓ اور ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
حالانکہ وسیلہ اختیار کیا ہی ہمنے اُسکی طرف ساتھ بزرگترین خلائق کے عبد اللہ نے بیان کیا ہی کہ نکل کر باہر آیا مین بحمد
اللہ سے اور مین خوش تھا اور سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور در لایا مین اُسکو دشت بے آب وگیاہ مین بعد نماز عصر کے
اُسی دن کہ جس روز مین مدینہ طیبہ مین داخل ہوا تھا اور مین نگاہ رکھتا تھا قطع راہ کو پس جب ملی تاریکی اور آئی رات
ڈھیلی کردی مین نے باگ اونٹنی کی پس جاتا مین نے کہ وہ مجکو لیے ہوے اُڑتی ہی اور اسی طرح مین تین دن برابر چلتا رہا پس جب
ہوا وقت عصر کا تیسرے دن سے قریب ہوا مین پر سوک کے اور سُنا مین نے شور اذان اور تکبیر مسلمانون کا پس قصد کیا مین نے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کے خیمے کا اور بٹھایا مین نے اپنی اونٹنی کو اور آیا مین اُسکے پالان سے اور سلام کیا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور مسلمانونکو
پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے مجکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین تعجب کرتا ہون تمھارے جلد جانے اور پھر آنے سے حالانکہ راستہ دور ہی
اور جسوقت سے کہ تم ہمسے جدا ہوے دس دن گذرے ہین پس آگاہ کیا مین نے اُنکو کیفیت دعای حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچے ہو تم اُنکی دعا نہین پھیری جاتی ہی پھر پڑھکر سُنایا اُنھون نے خط مسلمانون کو پس خوش ہوے
دل اُنکے اور کہا اُنھون نے کہ ہم مین کوئی ایسا نہین ہی کہ نہ چاہتا ہو شہادت کو پس اللہ تعالیٰ پہونچاوے ہمکو مرتبہ شہادت پر واقدی
رحمۃ اللہ نے عمرو بن العلا اور اُنھون نے ایک مرد ثقہ سے روایت کی ہی کہ کہا اُس مرد نے کہ جسوقت آئے عبد اللہ بن قرظہ ہمارے لشکر
مین کہ دفعۃً سُنا ہمنے آواز زین ڈرانے والی کو پس دوڑے ہم آوازون کی طرف کہ اُسی وقت دیکھا ہمنے قوم مین کو صعدا اور
زبید اور بجیلہ اور بلادیمین اور عقبہ اور دی جبلہ اور خاجر اور بجوہ اور حضرموت سے کہ آئے تھے واسطے جہاد کے
تعداد اُنکی چھ ہزار تھی اور امیر اُنکے جابر بن خویلد الربعی تھے پس سلام کیا ہمنے اُنکو اور مرحبا کہا اُنسے اور نہین آئی تھی

ترجمہ
اے پیارے اللہ
تیری طرف
تیرے نبی کی چاہتا
ہون مین تیرے
بڑے پیغمبر آن
رسول مقبول
اور نبی پیارا
کے وسیلہ
وہ نبی کریم
چاہا آنے آدم
پس قبول کی
تو نے اُنکی دعا کو
اور بخش دیا
اُنکا گناہ کو

تاریکی رات کی تا اینکہ آئے انکے ہزار سوار اہل مکہ معظمہ اور طائف سے اور اُنکے سردار سعید بن عامر تھے کہ بنایا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکے واسطے نشان فوج کا اور وصیت کی اور کہا تھا اُنسے کہ اے سعید مین نے سردار مقرر کیا ہے تمکو اس لشکر پر اور نہین ہے تم بہتر اُنسے مگر یہ کہ ہو جاوے تم زیادہ ڈرنے والے اور پرہیزگار اُنسے پس جب روانہ ہو تم تو نرمی کرو اُنکے ساتھ اور نہ دشنام دہی اور ناخوش روئی کرو تم اُنکے سامنے اور نہ ناچیز جانو تم اُنکے چھوٹے کو اور نہ برگزیدہ کرو تم اُنکے قوی کو ضعیف پر اور نہ تبعیت کرو تم اپنی خواہش نفس کی اور پرہیز کرو تم اُنکے ساتھ راہ چلنے جنگل مین اور چلو اُنکو لیکر راہ آسان مین اور نہ لاوو تم اُنکو سخت راہ پر اور مانند خلیفہ ہے تمپر اور تمھارے ساتھیون پر کہا سعید نے کہ اے امیر المومنین آپ نے مجکو ایسی وصیت کی ہے کہ اگر عمل کرونگا مین اُسپر تو ہو جاونگا نجات پانے والون سے پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اے سعید یاد رکھو تم وصیت اپنے امام کی اور جب پہونچو تم ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور ملاقی اور مقابل ہو تم اُس لشکر سے کہ نہ ملاقی ہوگے کبھی مثل اُسکے اور دشوار ہووے تمپر معاملہ اُسکا پس لکھو تم امیر المومنین کو تاکہ بھیجدیں وہ مجکو تمھارے پاس پس کیا ہونگا مین اور تم جو میرے ساتھ ہونگے مہاجرین سے پس اُلٹ دیوینگے ہم زمین شام کو اگر چاہا اللہ تعالی نے اور رخصت کیا سعید کو اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے سعید بن عامر نے بیان کیا ہے کہ جب ہم پہونچا مین مدینہ طیبہ سے چلا مین تبوک کی راہ پر اور کہا مین نے کہ جانکلون مین مسلمانون کو لیکر بصرے مین پس ٹھہرا مین تبوک مین اور وہ مقام صلح مسلمانون مین داخل تھا اور اُسکے پیچھے جندل تھا جسکو عیاض بن غانم نے فتح کیا تھا اور کوچ کیا مین نے بارادہ جابیہ کے اور چھوڑ دیا مین نے شاہ راہ کو اور مین خوفناک تھا مسلمانون کے واسطے دشمن سے اور تھا یہ معاملہ میری روانگی کا بسبب توفیق اور لطف اللہ تعالی کے پس پیش آئی راہ مشکل مجکو گویا کہ مین نہین چلا تھا اُس راہ مین ایک ساعت کبھی پس متحیر ہوا مین اور دیکھا ہوے مسلمان میرے پاس اور مین پڑھتا تھا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پس ملگئے آپس مین مسلمان اور پہچانا مین نے کسی کو اپنے کام مین پس چلا مین دو دن اور مین بلاتا تھا لوگون کو چلنے کے واسطے اور لوگ مجھسے سوال کرتے تھے اور مین اُنسے یہ کہتا تھا کہ مین راہ پر ہون پس جب دسوان دن ہوا ظاہر ہوا ہمکو ایک بڑا پہاڑ پس دیکھا مین نے اُسکی طرف اور نہین پہچانتا تھا مین اُسکو اور کہا مین نے اپنے دل مین کہ فریب نفس مین آیا کیا کیا تو نے مسلمانون کے اور اپنے ساتھ اور مین کہتا تھا کہ یہ پہاڑ طبلبک کا ہوگا اور دیکھا تھا مین نے پہاڑ کو آغاز دن مین پس نہین پہونچے اور چلے ہم اُسپر مگر وقت کہ رات آگئی پس جب پہونچے ہم ایک گانون مین اور آگے آیا ہمارے ایک بڑا جنگل جسمین بہت سے درخت وغیرہ تھے پس کہا مین نے اپنے ساتھیون سے کہ بشارت ہو تمکو کہ یہ درخت ملک شام کے ہین اور اُسی وقت ایک جنگل متوحش پیش آیا جسمین اندھیری پس مشقت اُٹھائی مسلمانون نے اُسمین اور اکثر لوگ پیدل تھے اور اُٹھاتے تھے بعض اُنکے بعض کو اور ایک دوسرے کے پیچھے تھے گھوڑون اور اونٹون کی پیٹھون پر پس کہا مسلمانون نے کہ ہم جانتے ہین اے سعید کہ تمنے خطا کی چلنے مین ہمارے ساتھ پس تھوڑی راحت دو ہمکو اس جنگل مین کہ ہم تھک گئے ہین سعید نے کہا کہ قبول کیا مین نے اس امر کو اور تھا جنگل مین ایک چشمہ جسمین بہت پانی تھا پس اُترے مسلمان اُس مقام مین اور پانی پیا اُس چشمے سے اور پانی پلایا اپنے گھوڑون اور اونٹون کو اور نماز پڑھی اور چرایا گھوڑون اور اونٹون کو درختون کے پتون سے اور سوے لوگ اور بعضے نماز پڑھتے تھے اور بعضے اپنے پروردگار سے دعا مانگتے تھے اور مین بیٹھا تھا پس سوگیا مین اور دیکھا مینے خواب مین کہ

فتوح الشام

گویا مین ایک باغ سبز اور ہرے مین ہون جسمین درخت اور پھل بہت ہین اور مین اسکے پھل کھاتا ہون اور اسکی نہرون کا پانی پیتا ہون
اور جتنا چاہتا ہون پھل اور دیتا ہون اپنے ساتھیون کو اور وہ کھاتے تھے اور مین اس معاملے مین خوش تھا کہ دفعۃً نکلا میری طرف ان درختون سے
ایک بڑا شیر پس دیکھا اسنے میرے منہ کی طرف اور قصد ناگہان در آنے کا کیا مجھپر اور مین خوفناک تھا کہ اسی وقت نکلے اس شیر پر دو اور بڑے
شیر پس گرادیا ان دونون نے زمین پر اسکو پس سنا مین نے اس سے ایک بڑی آواز کو پس متنبہ اور بیدار ہوگیا مین خواب سے اور منہ سے
پھلون کی میرے منہ مین تھی پس تعبیر کی اسکی مین نے کہ یہ مال غنیمت ہوگا کہ حاصل کرینگے مسلمان اسکو اور مین بیٹھا ہوا قرآن شریف
پڑھتا تھا کہ دفعۃً سنا مین نے آواز دینے والے غیب کو کہ پکارتا تھا جنگل مین اور اشعار تعزیت اور بشارت دہی کے پڑھتا تھا اسید نے
بیان کیا ہے کہ جب سنا مین نے اشعار ہاتف اور اسکی بشارت دہی کو مسلمانون کے واسطے در باب حصول مال غنیمت کے سجدۂ شکر اللہ تعالی کا
ادا کیا مین نے اور بیدار ہوے مسلمان بسبب آواز ہاتف کے پس یاد رکھا مین نے ایک شعر کو اور یاد رکھا شماخ بن حصن کلبی نے تین شعرون کو
اور پڑھکر سنایا انھون نے مجھکو اور خوش ہوے مسلمان کلام ہاتف کا سنکر اور خوش ہوے دل انکے واسطے حصول غنیمت کے اور نکلے مسلمان
جنگل سے بعد پڑھنے نماز صبح کے اور طول جنگل کا دو فرسخ تھا پس دیکھا مین نے اسکو اور تحقیق کیا تو وہ جبل رقیم تھا پس جب یاد دیکھا اور پہچانا مین نے
اسکو تکبیر کہی مین نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے میرے تکبیر کہنے سے اور کہا انھون نے مجھسے کہ کیا چیز دیکھی ہے تمنے اے بیٹے عامر کے مین نے کہا کہ نزدیک
پہونچے ہم شام کے شہرون کے کہ یہ جبل رقیم ہے اور اکثر ہمارے ہی میرے جاہل تھے اور کہا انھون نے کہ اے سعید رقیم کیا چیز ہے پس کہا مین نے کہ مین نے
اس پہاڑ کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا اور آیا مین مسلمانون کو لیکر غار کی طرف پس نماز پڑھی مسلمانون نے اسمین اور
روانہ ہوے ہم تا اینکہ پہونچے ہم شہر عمان مین سعید نے بیان کیا ہے کہ تجاوز کیا مین نے راہ سے ایک گانون کی طرف جسکا نام انھون نے
تھا پس دیکھا مین نے گانون والون کو کہ وہ نکلے تھے گانون سے مع لڑکے بالون کے گویا کہ وہ چھوڑنے والے تھے گانون کے پس جب دیکھا مسلمانون نے
انکو حملہ کیا انپر بدون اسکے کہ حکم دون مین انکو حملہ کرنے کا پس قید کرلیا انھون نے بعضون کو اور پھری قوم گانون کی طرف اور تھی اسمین
ایک شہر پناہ مضبوط پس پناہ لی انھون نے اسمین پس نزدیک گیا مین شہر پناہ کے اور پکار کر کہا مین نے ان لوگون سے جو اسمین تھے اے بختی
تمپر کیا حال ہے تمھارا جو نکلے جاتے ہو تم اپنے گانون سے پس قریب آیا میرے ایک گانون والا اسمین اور کہا اسنے کہ اے عرب ہم
نکلے جاتے تھے اپنے گانون سے پس ڈر گئے ہم تمسے اور سبب ہمارے جانے کا یہ تھا کہ حاکم عمان نے پیام بھیجا تھا ہمارے پاس اور حکم کیا
ہمکو کہ روانہ ہو وین ہم اسکے پاس تاکہ ہو جاوین ہم اسکی حمایت مین آیا ہو سکتا ہے تمسے اے گروہ عرب کے کہ ہم تمھاری ذمہ داری اور
امان مین ہین پس کہا مین نے کہ ہان ہمکو منظور ہے پس واقع ہوئی صلح ہمارے انکے بیچ دس ہزار درہم پر اور لکھدی مین نے انکو دست آویز صلح
کی پس جب قصد کیا ہمنے چلنے کا کہا دھقان نے کہ بتحقیق امن دیا اور بے ڈر کر دیا تمنے ہمکو اے گروہ عرب کے اور ڈرتے ہین ہم اپنی قوم سے اور جان لو
تم اس امر کو کہ یقیناً حاکم عمان کی طرف سے نمرود ہے ہمکو سختی پہونچیگی پس اگر فتحمند ہوے تم اسپر تو ہوگی فتح ہمکو اور ہمکو پس کہا مین نے اس سے کہ کیونکر
فتح پاوینگے ہم اسپر انھون نے کہا کہ ملک بابان ارمنی نے کہلا بھیجا ہے اسکے پاس یہ کہ کوچ کرے وہ بجانب کنارے دریا کے فبسارہ یہ کو تاکہ
ہووے وہ ساتھ قسطنطین بیٹے ہرقل بادشاہ کے یکبارگی اور متفق پس اگر فتحمند ہوے تم اسپر تو ہوگی وہ فتح بڑی غنیمت مین نے کہا کہ کسقدر ہے لشکر انکا

اُسنے کہا کہ پانچ ہزار ہتھیار بند ہین ولیکن ڈرتا ہی تمھارا خوف اُنکے دلون مین پس وہ نہ رستگاری پاوینگے پس کہا سعید نے مسلمانون سے کہ کیا مشورہ دیتے ہو تم اس بطریق عمان اور اُسکی ضخیمت کے باب مین مسلمانون نے کہا کہ تم جو چاہو پس اگر مار ڈالوگے تم اُسکو تو ہوگا یہ امر بہتر واسطے مسلمانون کے اور باعث سستی اور ضعف مشرکین کا سعید بن زید نے بیان کیا ہی کہ کہا مین نے گانون والون سے کہ وہ تم کس راہ پر آوینگے اُنھون نے کہا اسی راہ پر اور بتایا ہمکو راہ حوران کی پس چلے ہم طرف ایک بڑے جنگل کے پس پوشیدہ رہے ہم اُسمین ایک رات پس جب صبح کی ہنسے کہا مین نے کہ اگر گروہ مسلمانون کے وہ امر جسکے واسطے بھیجا ہی ہمکو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یعنی کمک ابو عبیدہ بن الجراح کی بہتر اور بزرگتر ہی ہمارے اس مقام کے ٹھہرنے سے پس نکلو اور چلو تم رحمت کرے اللہ تم پر تا کہ کمک کرین ہم اصحاب اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور جسوقت پہونچینگے ہم قریب مسلمانون کے بجماعت سات ہزار مرد کے تو ہوگا یہ امر باعث سستی اور ذلت مشرکین کا پس کہا مسلمانون نے کہ اے بیٹے عامر کے ہمارے دلون کو یقین حصول غنیمت کا ہی پس نہ محروم کرو تم ہمکو اُس سے پس مسلمان اسی حال مین تھے کہ دفعۃً قریب پہونچی اُنکے ایک قوم جو بالون کے بُنے ہوے کپڑے پہنے تھے اور اُنکے ہاتھون مین صلبان تھین اور منڈائے تھے وسط اپنے سرون کو پس دوڑے مسلمان اور لیگیا اُنکو اور لاکر کھڑا کیا سامنے سعید کے پس کہا سعید نے اُنسے کہ تم کون ہو اور تھا اُنمین ایک بڑا بوڑھا پس کہا اُسنے کہ ہم لوگ راہب ان دیرون کے ہین ارادہ رکھتے تھے ہم بادشاہ کے بیٹے قسطنطین کے پاس جانے کا تا کہ دعا کرین ہم واسطے غلبے لشکرون کے تب سعید نے کہا وما دعاء الکافرین الا فی ضلال پس تمھارے پیچھے کیا چیز ہی اُنھون نے کہا ہمارے پیچھے حاکم عمان کا ساتھ جمعیت پانچ ہزار ہتھیار بند بڑے لڑنے والے نصرانیت اور بہادر عبادت کرنے والے صلیب کے ہی پس کہا مسلمانون نے اللھم اجعلھم نخیمۃ لنا پھر کہا سعید بن عامر نے اُس راہب سے جس سے گفتگو کی تھی کہ اے بوڑھے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسے فرمایا تھا کہ نہ تعرض کرین ہم اُس راہب سے جسنے قید کیا ہی اپنی ذات کو اپنی جگہ پر اور اگر نہ ڈراتے اور دھمکاتے تم ہمکو دشمن سے تو چھوڑ دیتے ہم تمھاری راہ کو پھر حکم کیا سعید نے اُنکی مشکین باندھنے کا اُنکے زناروں سے پس وہ اسی حال مین تھے کہ دفعۃً دکھائی دیا اور قریب پہونچا سرے کا لشکر حاکم عمان کا پس جب نزدیک ہوے وہ مسلمانون کے حملہ کیا اُنھون نے مسلمانون پر اور مسلمان اُس وقت سامان لڑائی سے درست تھے مگر یہ کہ بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور رکھا اُنمین تلوارون کو پس مار ڈالا اُنکے سب لوگون کو اور خبر دی گئی حاکم کو پس جب دیکھا اُسنے مسلمانون کے کام کو لڑائی مین حکم کیا اُسنے اپنے ساتھیون کو حملہ کرنے کا پس چڑھایا اُنھون نے کمانون کو اور بڑھایا قطاریات کو اور کھینچ لیا تلوارون کو اور حملہ کیا مسلمانون پر اور حملہ کیا مسلمانون نے اُنپر اور بہت سخت لڑائی لڑے سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے مسلمانون کو کہ وہ مار ڈالتے تھے رومیون کو اور کر دیتے تھے اُنکو ٹکڑے ٹکڑے مثل بکری کے پس دیکھا نقیطا نے مسلمانون کی لڑائی کو اور بھاگ نکلا وہ اور پیچھا کیا اُسکا مسلمانون نے اور بعض مسلمان مشغول لینے اور پکڑنے غنیمت مین تھے اور بعض مسلمان قیدیون کی نگہبانی کرتے تھے اور نقیطا بھاگا جاتا تھا پس ٹھہر گیا وہ تا کہ ملحق ہوین اُس سے بھاگے ہوے لوگ کہ دفعۃً پہونچا اور قریب ہوا اُنکے پیچھے سے دوڑتا ہوا ایک گروہ سواردن کا اور یہ تحقیق راست کیا تھا اُنھون نے تیرون کو اور وہ قریب ایکہزار سوار کے اور پیشرو اُنکے دو سوار مثل دو شیر کے تھے پس تامل سے دیکھا مین نے اُن دونون مین تو ایک اُنمین کے فضل بن عباس

دوسرے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہما تھے پس جب دیکھا رومیون نے اُنکی طرف پھرے اپنی پشتون پر پس حملہ کیا زبیر بن العوام نے بطریق پر اور نیزہ مارا اُسکے اور اُلٹ کر گرا دیا اُسکو زین سے زمین پر اور جلدی بھیجا اللہ تعالی نے اُسکی روح کو آگ کی طرف اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اوندھا گرا دیتے تھے شہسواران کو یہانتک کہ مار ڈالا اُنھون نے اُنکی جماعت سے بہتون کو اور پکار کر کہا زبیر بن العوام نے کہ اے گروہ مسلمانون کے پکڑ لو اور قید کر لو تم قوم کو رحمت کرے اللہ تعالی تُمپر کہ ہم فریب کرینگے اُنکے سبب سے اپنے دشمن کے ساتھ **راوی** نے **بیان** کیا ہے کہ پہونچے ہمراہی سعید کے اُس جگہ پس دیکھا اُنھون نے بطرف معرکے کے پس بہ تحقیق دیکھا اُنھون نے رومیون کو کہ آپسمین لڑ رہے ہین اور بعض اُنکے بعض کو قتل کرتے ہین پس جب نزدیک ہوے اُنسے سُنا اُنھون نے آواز تکبیر اور تہلیل کو پس اقبال کیا سعید غبار مین پس آ ملے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ کہتے تھے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کا بیٹا ہون پس نزدیک ہوگئے سعید اُنکے اور کہا کہ واسطے اللہ کے ہے نیکوکاری تمھاری اے فضل کون تمھارے ساتھ ہین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فضل نے کہا کہ میرے ساتھ زبیر بن العوام ہین سعید بن عامر نے **بیان** کیا ہے کہ نہین چھوٹ گیا قوم سے کوئی شخص مگر یہ کہ مارا گیا اور گرفتار ہوا تھا اور حاصل کیا مسلمانون نے بڑے مال غنیمت کو اور سلام کیا بعضون نے بعض کو پس آئے زبیر بن العوام سعید کے سامنے اور کہا کہ اے ابن عامر کس چیز نے روک رکھا تھا تمکو چلنے سے تا اینکہ پایا ہمنے تمکو اس مقام مین حالانکہ آئے تھے سالم بن نوفل العدوی اور آگاہ کیا تھا اُنھون نے ہمکو تمھاری روانگی سے ہماری طرف کو پس بڑے ہوے گمان مسلمانون کے تمھاری نسبت پس بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ہمکو کہ تاخت و تاراج کرین ہم عمان کو پس پہونچے ہم تمھارے پاس پس شکر ہے اللہ کا سلامتی پر پھر حکم کیا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے جدا کرنے سرون کا اور اُٹھا لیا سرون کو عربانے نیزون کی نوکون پر اور تھے سر چار ہزار اور قیدی ایک ہزار اور چھوڑ دیا سعید بن عامر نے راہبون کو اور روانہ ہوے مسلمان تا اینکہ پہونچے وہ قریب لشکر مسلمانون کے اور بلند کیا اپنی آوازون کو ساتھ تکبیر اور تہلیل کے اور جواب دیا اُنکو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے سب لشکر نے پس اپنی جگہ سے نکلے بدلوگ رومیون کے اور دیکھا اُنھون نے آٹھ ہزار مسلمانون کو اور سرون کو نیزون کی نوکون پر پس متحیر ہوگئے وہ اس حال کے دیکھنے سے اور سلام کیا مسلمانون نے سعید بن عامر رضی اللہ عنہ پر اور بیان کیا مسلمانون نے حال شامل ہونے مدد اللہ تعالی اور حاصل ہونے غنیمت رومیون کا ابو عبیدہ بن الجراح سے پس سجدہ شکر ادا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور حکم کیا نسبت ایکہزار رومیون کے پس ماری گئین گردنین اُنکی **قطبۃ بن سوید** نے **بیان** کیا ہے کہ نہین دیکھا مین نے کسی لشکر رومی کو کہ نہ بچ رہا اُس سے کوئی شخص مگر لشکر عمان کو اور زبیر بن العوام نے لیا تھا اُنمین سے ایک غلام پس ٹھہرا وہ اُنکے نزدیک تین دن اور بھاگ گیا بجانب لشکر باہان کے اور ملال ہوا زبیر بن العوام کو اُسکے چلے جانے سے پس بعد ختم ہونے لڑائی کے ہاتھ آیا وہ ایک مرد مسلمان کے پس دیکھا اُسکو زبیر نے اور پہچانا اُسکو اور مطالبہ کیا اُسکا پس نہ دیا اُس شخص نے اُنکو پس جھگڑتے ہوے آئے وہ دونون پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے پس حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسکی نسبت واسطے زبیر کے پس لیا اُسکو زبیر نے اور تھا وہ زبیر کے ساتھ یہانتک کہ مراجعت کی اُنھون نے مدینہ طیبہ کو اور مضبوط ہوے دل مسلمانون کے بسبب اُنکے جو آئے اُنکے پاس **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب گرفتار ہوگئے

پانچ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رنج ہوا اُنکے گم ہونے سے صحابہ کو اور سب سے زیادہ ابو عبیدہ بن الجراح کو رنج تھا
اور وہ روتے تھے اور عاجزی اور دعا کرتے تھے قیدیون کی رہائی کے واسطے اور پانچون قیدیون کا یہ حال گذرا کہ وہ لائے گئے باہان ملعون
کے سامنے پس جب دیکھا اُسنے اُنکو ناچیز جانا اُنکے حال کو اور پوچھا جبلہ سے کہ یہ کون ہین اُسنے کہا کہ یہ لوگ کھنے لشکر مسلمانون کے ہین جو رہتے وہ
ساٹھ آدمی کہ مار ڈالا مین نے اکثر اُنمین سے اور گرفتار کیا مین نے ان پانچ کو اور نہین باقی رہا اُنکے لشکر مین کوئی ایسا شخص کہ ڈرین ہم اُسکی فریب
کاری سے مگر ایک شخص کہ وہی ثابت قدم رکھتا ہی اُنکو اور ہر ایک اُس سے ڈرتا ہی اُسی نے فتح کیا ہی ارکہ اور تدمر اور حوران اور بصری اور دمشق اور
وہی ہی جسنے توڑ دیا تھا لشکر اجنادین کو اور تعاقب کیا تھا تو ما اور ہربیس کا صرح الدیباج تک اور مار ڈالا تھا اُن دونون کو اور پکڑ لیا تھا ہرقل
بادشاہ کی بیٹی کو پس جب باہان نے یہ حال سُنا کہا اُسنے کہ ضرور ہی مجکو کہ کوئی حیلہ اور مکر کرون مین اِس مرد کے ساتھ کہ یہانتک ملاؤن مین
اُسکو اپنے پاس اور مار ڈالون اُسکو ساتھ اِن پانچون کے پھر بلایا اُسنے ایک مرد رومی کو جسکا نام جرجہ اور وہ حکیم دانا اور زبان عرب
مین فصیح تھا اور کہا اُس سے کہ ای جرجہ جا تو اِن عرب کے پاس اور کہہ تو اُنسے کہ بھیجیں وہ ہمارے پاس ایک ایلچی کو اور وہ خالد بن الولید ہو
پس سوار ہوا جرجہ اور روانہ ہوا بجانب مسلمانون کے پس ملاقی ہوے خالد بن الولید اُس سے اور کہا کسواسطے تو آیا ہی اُسنے کہا کہ بادشاہ نے
مجکو تمھارے پاس بھیجا ہی اور کہا ہی کہ بھیجو تم اپنی جماعت سے ایک شخص کو شاید کہ اللہ تعالی بچاوے ہمارے اور تمھارے خونون کو پس کہا خالد
بن الولید نے کہ مین بذات خود ایلچی ہو کر جاؤنگا اور ٹھہرایا اُنھون نے ایلچی رد کم کو اور بیان کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے یہ کہ مین
باہان کے پاس جانے کا ارادہ رکھتا ہون پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ جاؤ تم سلامت رکھے اللہ تعالی تمکو پس شاید کہ اللہ تعالی ہدایت دیوے
اُنکو یا ایک گروہ کو اُنمین سے تمھارے ہاتھون پر اور گردن دیوین اور منظور کرین وہ صلح اور ادای جزیہ کو اور بچائے جاوین خون تمھارے ہاتھون سے
پس بچانا خون ایک مسلمان کا دوست تر ہی اللہ کے نزدیک سب کافرون سے خالد بن الولید نے کہا کہ مین طلب کرتا ہون اعانت اور تائید کو
اللہ تعالی سے پھر گئے وہ اپنے خیمے کیطرف اور پہنا اُنھون نے جامہ ہی موزون کو اور سیاہ عمامہ سر سے باندھا اور مضبوط کیا اپنی کمر کو ساتھ ٹیکے چرمی کے جسمین
کڑیان چاندی کی تھین اور لٹکایا ایک تلوار مین کی جو مسیلمہ ملعون کی تھی اور حکم کیا اپنے غلام ہمام کو کہ لیوے وہ اپنے ساتھ قبہ سرخ اُنکا جو طائف کے چمڑے سے
بنا ہوا تھا اور اُسمین دو سورج سونے کے بنے تھے جو چمکتے تھے اور حلقے اُسکے چاندی کے تھے مول لیا تھا اُسکو خالد بن الولید نے زوجہ میسرہ بن مسروق عبسی سے
بقیمت تین سو دینار کے پس لا دیا اُسکو ہمام نے سبز خچر پر اور سوار ہوے خالد بن الولید اپنے گھوڑے پر اور تھا وہ سبقت لیجانے والا گردنون گھوڑون سے
اور کوتل رکھا ہمام اُنکے غلام نے اُس خچر کو جسپر قبہ تھا اور ہمام پہنے تھے چلتہ سبز اور عمامہ سرخ اور کمربند جسمین کڑیان چاندی کی تھین اور لٹکائے ہوے تھے
تلوار مین کو پس جب ارادہ کیا خالد بن الولید نے چلنے کا کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای ابا سلیمان لیلو تم اپنے ساتھ کچھ لوگون کو مسلمانون سے
خالد بن الولید نے کہا کہ ای سردار مین نہین دوست رکھتا ہون اِس امر کو اور نہین درست ہی جبر کرنا دین مین اور نہین ہی اُنکے ذمے میری اطاعت کرنا
پس جب سُنا مسلمانون نے کلام خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا کہا اُنسے معاذ بن جبل نے کہ ای ابا سلیمان تحقیق تم بزرگ کے لوگون سے ہو اور اگر حکم کرو گے
تم ہمکو کسی کام مین تو ہم فرمانبرداری کرینگے اسواسطے کہ تم جانتے ہو اللہ اور رسول کی اطاعت مین اور اِس مقام مین کوئی جبر کی بات نہین ہی حکم کرو
ہمسے جو تمکو منظور ہو کہ ہم جلدی کرینگے اللہ اور رسول کی اطاعت مین راوی نے بیان کیا ہی کہ منتخب کرایا خالد بن الولید نے مسلمانون سے ایک سو بہادر

ف ۱ بیان کا جرجہ
ف ۲ قبہ کا بیان
ف ۳ خالد بن الولید
کا بطور اپنی کے
اور مین سے

انصار کو حسین مقداد بن ہاشم اور عتبہ بن ابی وقاص الزہری اور سعید بن زید اور میسرہ بن مسروق اور قیس بن ہبیرہ اور شرحبیل بن حسنہ اور یزید بن ابوسفیان اور سہیل بن عمرو اور قعقاع بن عمر التمیمی اور جابر بن عبداللہ انصاری اور عبادہ بن صامت اور اسود بن سوید المازنی اور ذوالکلاع الحمیری اور مقداد بن عمر الربعی اور مقداد بن اسود الکندی اور عمرو بن معدیکرب الزبیدی تھے رضی اللہ عنہم اور برابر خالد بن الولید منتخب کرتے رہے ایسے ہی بزرگ لوگون کو تا اینکہ پورے کیا اُنکو ایکسو سوار کہ ہر فرد اُنمین کا اکیلا نکلنے والا تھا ایک لشکر کے مقابلے مین اور بنا اُنھون نے ہتھیارون کو اور باندھا عماموں کو اور ڈال لیا اپنے اوپر چادرون کو اور لٹکا یا خنجرون کو اور مونڈھون پر ڈال لیا ڈھالون کو اور داہنی طرف اُنکے معاذ بن جبل اور بائین جانب اُنکے مقداد بن عمرو اور سب گرد اُنکے تھے معاذ بن جبل نے بیان کیا ہی کہ اعلان کیا ہمنے وقت چلنے کے ساتھ تکبیر اور تہلیل کے نضر بن سالم نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو جسوقت کہ روانہ ہوے خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے پڑھتے تھے ایک آیت قرآن شریف کی اور آنسو اُنکے جاری تھے پس کہا مین نے کہ اے سردار کون چیز تمکو رُلاتی ہی اُنھون نے کہا کہ اے بیٹے سالم کے یہ لوگ قسم ہی خدا کی مدد دینے والے اس دین کے ہین پس اگر مصیبت پہونچے کسی کو اُنمین سے ابوعبیدہ کی سرداری مین تو کیا ہوگا عذر اُنکا اللہ کے نزدیک واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچے خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے قریب لشکر روم کے بڑھایا مسلمانون نے اپنی نگاہون کو پس دیکھا اُنھون نے دشمن کے لشکر کو پانچ فرسخ تک اور دوہا چکتا تھا اُنکے لشکر مین پس شور کرکے کہا خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیون نے لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس اسی حال مین تھے کہ آگے آئی اُنکے فوج طلیعہ روم کی کہ پیشرو اُنکا جبلہ بن ایہم الغسانی تھا پس کہا اُسنے کہ تم کون ہو پس جواب دیا گیا کہ یہ خالد بن الولید ہین کہ چاہتے ہین باہان کو آئے ہین اُسکے پاس بطور ایلچی کے بلاتے ہین اُسکو طرف ہدایت کے اُسنے کہا کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ پر اُسوقت تک کہ اجازت حاصل کرون مین تمھارے واسطے ملک باہان سے پھر آیا جبلہ باہان کے پاس اور کہا اُس سے کہ اے بادشاہ بتحقیق آئے ہین سردار عرب کے خالد بن الولید اور ہمراہ اُنکے ایک سو سوار اُنکے اصحاب سے ہین گویا وہ شیر حملہ کرنے والے ہین پس کہا باہان نے مین نے تو فقط خالد بن الولید کو چاہا تھا اور اُنکے سوا دوسرے کو نہین بلایا تھا پس آکر ٹھہرا جبلہ سامنے مسلمانون کے اور کہا اُسنے اے گروہ عرب کے ملک باہان نے نہین طلب کیا تھا مگر تنہا خالد بن الولید کو کہ سوال کریگا وہ جس بات کا وہ ارادہ کریگا پس شاید اُن دونون مین صلح واقع ہوجاوے خالد بن الولید نے کہا کہ تو کہدے اپنے سردار سے کہ خالد نہ آوینگے تیرے پاس مگر اصحاب اُنکے ہمراہ اُنکے ہونگے کہ مین نہین بے پرواہون اُنکی رائے اور مشورے سے پس گیا جبلہ باہان کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو گفتگوی خالد بن الولید سے پس کہا باہان نے کہ اجازت دے تو اُنکو آنے کی پس جب آوین وہ میرے خیمے کے پاس پس حکم کر تو اُنکو گھوڑون سے اُترنے کا اور تلوارون کے جدا کرنے کا پس گیا جبلہ اور اپنے ساتھ چلنے کو اُنسے کہا پس چلے اور داخل ہوے صحابہ رضی اللہ عنہم اور بطارقہ گرد اُنکے چلتے تھے اور خالد بن الولید سر جھکائے ہوے خاموش تھے اور نہین دیکھتے تھے دائین اور بائین کو اور ساتھی بھی اُنکے نہین فکر اور اندیشہ کرتے تھے روم مین اور نہ اُنکے ساز و سامان مین یہانتک کہ پہونچے وہ باہان کے خیمے تک پس جب سامنے ہوے خیمے کے پکار کر کہا اُنسے جبلہ نے کہ اے گروہ عرب کے پہونچ گئے تم بادشاہ کے خیمے تک پس اُترو تم اپنے گھوڑون سے اور رکھدو تم اپنی تلوارون کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ گھوڑون سے تو ہم اُترینگے مگر تلوارین ہماری بزرگی عزت ہین اور ہم نہین چھوڑینگے

اُس بزرگی اور عزت کو جسکے واسطے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوے ہین پس آگاہ کیا مترجم نے اس گفتگو سے باہان کو پس کہا اُسنے کہ چھوڑ دو اُنکو آوین جسطرح سے وہ چاہین پس پکار کر کہا حاجبون نے کہ داخل ہو تم اے گروہ عرب کے جسطرح سے تم چاہو

واقدی رحمۃ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ جب خالد بن الولید اُترے اپنے گھوڑے سے اور پاپیادہ ہو گئے وہ اور ایک سو مسلمان درآنحالیکہ ناز کرتے تھے وہ اپنے چلنے مین اور کھینچتے تھے حمائل اپنی تلوارون کو اور پھاڑتے تھے صفین حجاب اور بطارقہ کی اور نہین ڈرتے تھے کسی سے یہانتک کہ پہونچ گئے وہ تکیون اور مسندون اور دیباج تک اور دکھائی دیا اُنکو باہان دراں حالیکہ وہ بیٹھا تھا اپنے تخت پر پس جب دیکھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے تکلفات اور زینت کو بڑائی بیان کی اُسنون نے اللہ تعالی کی اور بچھائی گئین اُنکے واسطے کرسیان پس نہ بیٹھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنپر بلکہ اُٹھا دیا اُنکو اور بیٹھے وہ زمین پر پس جب دیکھا باہان نے اُنکے کامون کو ہنسا وہ اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے کسواسطے انکار کرتے ہو تم بزرگی اور بخشش سے اور کیون دور کیا تمنے فرش دیباج اور کرسیون کو اور نہ بیٹھے تم مٹی پر اور نہ عمل مین لائے تم ادب کو ہمارے ساتھ اور پریشان کر دیا تمنے ہمارے فرش کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ ادب کرنا ساتھ اللہ پر تر اور بزرگ کے بہتر اور بزرگتر ہی ادب کرنے سے تمھارے ساتھ کہ بچھونا اللہ تعالی کا پاک ہی تمھارے بچھونے سے پھر پڑھی یہ آیت منہا خلقنا کم آخر تک **واقدی** رحمۃ اللہ نے بسلسلۂ راوین کے **بیان** کیا ہی کہ خالد بن الولید اور باہان کے بیچ مین کوئی مترجم واسطہ نہ تھا بلکہ وہ خود آپسمن باتین کرتے تھے پس کہا باہان نے کہ اے خالد بن الولید مین بُرا جانتا ہون تمسے آغاز کلام کرنے کو خالد بن الولید نے کہا کہ بات چیت کر تو جو چاہتا ہی کہ مجکو پروا نہو گی اُس بات سے جو تو کہیگا اور ہر بات کو جواب ہو گا پس اگر تجکو منظور ہی تو کلام کر تو اور اگر تو چاہتا ہی تو مین بات چیت شروع کرون باہان نے کہا بلکہ مین شروع کرتا ہون پھر کہا اُسنے کہ تعریف ہی اُس اللہ کی جسنے کیا ہمارے سید مسیح کو بزرگترین انبیا کا اور کیا اُسنے ہمارے بادشاہ کو بزرگترین بادشاہون کا اور ہماری امت کو بہترین امتون کا پس کاٹ دیا خالد بن الولید نے اُسکی بات کو پس کہا ترجمان نے کہ نہ کاٹو تم بادشاہ کی بات کو اے برادر عربی اور عمل مین لاؤ تم ادب کو پس انکار کی خالد بن الولید نے چپ رہنے سے اور کہا سب تعریف ثابت ہی اُس اللہ کی جسنے گردانا ہمکو ایسا کہ ایمان لائے ہم اپنے نبی اور تمھارے نبی اور سب نبیاؤن پر اور گردانا اُسنے ہمارے سردار کو جسکے سپرد کیا ہی ہمنے اپنے کامون کو ایک مرد مثل بعض ہم لوگون کے اگر ہمارے سردار امید اس امر کی کرین کہ وہ ہمپر بادشاہ ہین تو معزول کرینگے ہم اُنکو اپنے اوپر کی حکومت سے پس نہین دیکھتے ہین ہم یہ کہ ہمارے سردار کو ہمارے اوپر بزرگی ہو مگر اُس حال مین کہ ہو دین وہ ہمسے زیادہ خدا سے ڈرنے والے اور پرہیزگار اور بہ تحقیق گردانا ہی اللہ تعالی نے ہمارے گروہ کو ایسا کہ پابند امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہین اور اقرار کرتے ہین وہ اپنے گناہون کا اور طلب مغفرت کی کرتے ہین اُس سے اور عبادت کرتے ہین اللہ واحد کی جسکا کوئی شریک نہین ہی راوی نے **بیان** کیا ہی کہ زرد ہو گیا رنگ باہان کا اور چپ ہا وہ کچھ دیر تک اور کہا اُسنے کہ سب تعریف ہی واسطے اُس اللہ کے جسنے آزمایش مین ڈالا ہمکو اور نیک کیا آزمایش کو ہماری طرف اور معاف رکھا ہمکو محتاجگی سے اور غالب کیا ہمکو ہمتون پر اور عزت دی ہمکو پس نہ خوار اور ذلیل ہونگے ہم اور منع کیا ہمکو ظلم کرنے سے پس نہین ملہم کرتے ہین ہم اور نہین ہین ہم اُس خبر مین جو دیا ہی ہمکو اللہ تعالی نے نعمتون کی تمسے [illegible]

زیادتی کرنے والے لوگون پر اور تھے ایک گروہ تم مین سے کہ آتے تھے اور درخواست کرتے تھے ہماری لپلپی گری اور ہماری بخشش اور انعام کی پس ہم نیکی کرتے تھے تمہارے ساتھ اور تعظیم کرتے تھے تمہارے مہمان کی اور بڑھاتے تھے تمہارے مرتبے کو اور احسان کرتے تھے تمپر اور ایفای وعدہ کرتے تھے اور ہم جانتے ہین کہ سب قبائل عرب کے ہمارے اس معاملے کو جانتے ہین اور ہمارے شکر گزار ہین اس چیز پر جو بخشش کی تمی ہمنے اپنی نعمتون بزرگ سے تمکو پس نہین آگاہ ہوے ہم تا اینکہ آئے تم ہمارے یہان ساتھ گھوڑون اور مردون کے اور جانا ہمنے کہ تم آئے ہو بطلب اس چیز کے ہمسے جسکو طلب کیا تھا تمہارے بھائیون نے پس نا گہان تم اسکے خلاف پائے گئے یہانتک کہ آئے تم دران حالیکہ قتل کرتے ہو مردون کو اور قید کرتے ہو عورتون کو اور لوٹ لیتے ہو مالون کو اور کھو دیتے ہو اور مٹاتے ہو آثار اور نشانیون کو اور چاہتے ہو ہمارے نکالدینے کو ہمارے شہرون سے اور یہ تحقیق طلب کیا ہمسے ان باتون کو ان لوگون نے جو تمہارے پیشتر اور تمسے زیادہ تعداد اور ہتھیار اور مال مین تھے اور پھیر دیا ہمنے انکو دران حالیکہ تھے وہ ناامید ہونے والے اور ٹوٹنے والے درمیان زخمیون اور راندے ہوون کے پس پہلے جو ہمنے ایسا کیا تھا وہ بادشاہ فارس کے ساتھ تھا اور پھیر دیا تھا اسکو اللہ تعالی نے اسکی پشت پر ساتھ ناامیدی اور ذلت کے اور ایسا ہی ہمنے بادشاہ ترک اور جراثقہ وغیرہ کے ساتھ بھی کیا پیش تھا کوئی گروہ تمسے زیادہ چھوٹا اور شکستہ حال اسواسطے کہ یہ تحقیق کہ تم اہل بالون اور پشم شتر اور بدبختی کے لوگ یعنی محتاج ہو اور تم باینہمہ امید اور طمع رکھتے ہو ہمارے شہرون اور مالون مین اور ہمارے گرد بہت سردار ہین اور ہمارا وبد بہت سخت ہے اور گروہ ہمارے بڑے ہین اور نہین دوڑ کر آتے تم ہمارے اوپر مگر اس سبب سے کہ نکلے تم زمین خشک بی گیاہ اور قحط پانی سے پس آئے تم شام کے ملکون مین اور فساد کیا تمنے تمامتر فساد اور سوار ہوے تم ایسی سواریون پر کہ نہین ہین وہ مثل تمہاری سواریون کے اور پہنے تمنے ایسے کپڑے کہ نہین ہین وہ مثل تمہارے کپڑون کے اور تعرض کیا تمنے واسطے شہرون روم اور انکی لڑکیان سپید رنگ انس کرنے والیون کے پس مقرر کیا تمنے انکو خدمت کنندہ اپنے واسطے اور کھائے تمنے وہ کھانے جو نہین ہین مثل تمہارے کھانون کے اور بھر لیا تمنے اپنے ہاتھون کو سونے اور چاندی اور متاع بزرگ سے اور تحقیق ملاقی ہوے ہین ہم تمسے اب حالانکہ تمہارے ساتھ ہمارا مال اور متاع اور جو کچھ ہمسے تمنے لوٹا ہے موجود ہے پس چھوڑ دیتے ہین ہم تمکو اس حال مین کہ نہ مطالبہ کرینگے ہم تمسے ان چیزون کا اور نہ جھگڑا کرینگے ہم تمسے انہین اور نہ خشم اور غصہ کرینگے ہم تمپر تمہارے گذرے ہوے کامون مین پس اب چلے جاؤ تم ہمارے ملک سے پس اگر انکار کروگے تم پھر جانے سے تو غریمت سخت کرینگے ہم تمپر پس نیست کرینگے ہم تمکو مثل کل کے دن گذرے اور نیست ہوگے اور اگر میل کروگے تم بجانب صلح کے تو حکم کرینگے ہم دینے کا ہر مرد کو تمہارے لشکر سے ایکسو دینار اور ایک کپڑا اور تمہارے سردار ابو عبیدہ بن الجراح کے واسطے ایکہزار دینار اور تمہارے خلیفہ کے واسطے دس ہزار دینار اس اقرار پر کہ قسم کھاؤ تم ہمسے اس امر کی کہ پھر وتم بجانب ہماری لڑائی کے

راوی نے بیان کیا ہے کہ باہان کبھی خواہش اور رغبت دلاتا تھا اور کبھی دھمکاتا اور ڈراتا تھا اور خالد بن الولید خاموش تھے اور کچھ کلام نہین کرتے تھے پس جب فارغ ہوا باہان اپنی کلام سے کہا خالد بن الولید نے کہ بادشاہ نے کلام کیا اور اچھا کلام کیا اور سنا ہمنے اسکے کلام کو اور ہم کلام کرتے ہین اور سنے وہ ہمارے کلام کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ سب تعریف ثابت ہے واسطے اس اللہ کے جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے پس جب سنا باہان نے یہ کلام بڑھایا اپنے ہاتھون کو آسمان کی طرف اور کہا کہ سچ ہے جو تمنے کہا اے عربی پس کہا خالد بن الولید نے کہ گواہی دیتا ہون مین اس امر پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندے اور بھیجے ہوے اسکے ہین بندے پسندیدہ کیے گئے ہین اور نبی اسکے برگزیدہ ہین پس کہا باہان نے

کہ نہ قسم ہی خدا کی مین نہین جانتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہین یا نہین اور شاید ہون جیسا کہ تم کہتے ہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ پسند کیا مرد نے اپنے دین کو پھر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ بزرگترین سامتون کی وہ ہی جسمین اللہ تعالی کی اطاعت کیجاوے پس کہا باہان نے اپنی قوم سے کہ یہ شخص مرد حکیم اور دانشمند اور عاقل ہی کلام حکمت کا کرتا ہی پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ تو نے اپنی قوم سے کیا کہا پس آگاہ کیا اُسنے اُنکو اپنی گفتگو سے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ اگر دی گئی ہی مجکو عقل پس اللہ تعالے تعریف کیا گیا ہی اس باب مین اور سنا ہے مینے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ان اول ما خلق اللہ تعالی العقل فقال لہ اقبل فاقبل ثم قال لہ ادبر فادبر فقال وعزتی وجلالی ما خلقت شیئا احب الی منک بک تنال طاعتی وتدخل جنتی باہان نے کہا کہ جب تم مین ایسی عقل ہی تو کیون لائے تم اُن لوگون کو ساتھ اپنے خالد بن الولید نے کہا کہ مین اُنکو اسواسطے لایا ہون کہ مشورہ کرون مین اُنسے باہان نے کہا کہ تم باوصف اپنی تیزی عقل اور اپنی رائے اور ادراک کے محتاج مشورہ غیر کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو شورے کا حکم فرمایا ہی اور وہ سب زمین کے لوگون سے زیادہ عاقل تھے پس فرمایا اللہ تعالی نے اُنکو وشاورہم فی الامر اور فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ما ضاع امرء عرف قدرہ ولا ضاع مسلم قبل مشورۃ اگرچہ مین صاحب رائے اور عقل ہون جیسا کہ یقین کرتا ہی تو اور جیسا کہ سنا ہی تو نے پس تحقیق نہین ہے نیاز ہون مین مشورہ دانشمند سے پس کہا باہان نے کہ تمہارے لشکر مین مثل تمہارے عاقل اور ہوشیار کسقدر ہین خالد بن الولید نے کہا کہ ہمارے لشکر مین زیادہ ایکہزار مرد سے ہین کہ نہین ہے نیاز ہون ہمین اُنکی رائے اور مشورے سے باہان نے کہا کہ ہم نہین جانتے تھے کہ تم مین ایسے لوگ ہین اور سنتے تو یہی سنا تھا کہ تم لوگ فرومایہ جاہل بے عقل ہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ اکثر ہم مین ایسے ہی تھے یہانتک کہ بھیجا اللہ تعالی نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس ہدایت کی اللہ تعالی نے ہمکو راہ راست اور بتلایا ہمارے تئین ہماری راہون کو اور سمجھے ہم نیک کو بد سے اور ہدایت کو گمراہی سے پس کہا باہان نے کہ اے خالد تعجب مین ڈالا ہی مجکو تمہاری عقل اور دانشمندی نے اور مین دوست رکھتا ہون اس امر کو کہ بھائی ہو جاؤن مین تمہارا پس ہو جاؤ تم بھائی میرے اور دوست میرے پس کہا خالد بن الولید نے کہ بڑی خوشی کی بات ہی کہ اگر پورا کرے اللہ تعالی تیرے کلام کو اور ہو جاوے تو نیکبخت اور پیچا ہو جاوین ہم اور تم اور نہ جدا ہو دین پس کہا باہان نے کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی خالد بن الولید نے کہا کہ گواہی دے اور کہہ تو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا رسول اللہ الذی بشر بہ المسیح عیسی پس جسوقت تو ایسا کریگا ہو جاویگا تو بھائی میرا اور مین بھائی تیرا اور ہو جاویگا تو دوست میرا اور مین دوست تیرا اور نہ جدا ہونگے ہم مگر بسبب پیش آنے کسی بُری بات کے باہان نے کہا کہ جو تم مجھسے اپنے دین چھوڑ دینے اور تمہارے دین مین داخل ہونے کو چاہتے ہو پس نہین ہی میرے لیے طرف اس امر کے کوئی راہ خالد بن الولید نے کہا کہ مجکو بھی تیرے بھائی بننے کی کوئی راہ نہین ہی جس حال مین کہ تو اپنے دین پر ہی باہان نے کہا کہ مین دوست رکھتا ہون اس امر کو کہ اصلاح پر ہو جاوے کام ہمارے اور تمہارے بیچ مین خالد بن الولید نے کہا کہ جو اللہ تعالی چاہیگا وہ ہوگا باہان نے کہا پس تحقیق مین چاہتا ہون کہ دور کرون مین خشم اور غصے کو اپنے اور تمہارے بیچ سے اور بات چیت کرون مین تجھسے اسطرح جیسے کہ بھائی بھائی سے کلام کرتا ہی پس جواب دو تم میرے اس کلام کا جسپر مینے تمکو بلایا ہی کہ سنون مین کہ تم کیا کہتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ بعد اس

۲ تم جسکو نہین پہچانتے ہو کہ کیا ہی اور تم نہین جانتے ہو کہ کیا ہی اور تم نہین جانتے ہو کہ کیا ہی

۳ تم جسکو نہین پہچانتے ہو کہ کیا ہی اور تم نہین جانتے ہو کہ کیا ہی

۴ تم جسکو نہین پہچانتے ہو کہ کیا ہی اور تم نہین جانتے ہو کہ کیا ہی

۵ تم جسکو نہین پہچانتے ہو کہ کیا ہی اور تم نہین جانتے ہو کہ کیا ہی

۶ تم جسکو نہین پہچانتے ہو کہ کیا ہی اور تم نہین جانتے ہو کہ کیا ہی

۷ تم جسکو نہین پہچانتے ہو کہ کیا ہی اور تم نہین جانتے ہو کہ کیا ہی

۸ تم جسکو نہین پہچانتے ہو کہ کیا ہی اور تم نہین جانتے ہو کہ کیا ہی

۹ تم جسکو نہین پہچانتے ہو کہ کیا ہی اور تم نہین جانتے ہو کہ کیا ہی

۱۰ تم جسکو نہین پہچانتے ہو کہ کیا ہی اور تم نہین جانتے ہو کہ کیا ہی

۱۱ تم جسکو نہین پہچانتے ہو کہ کیا ہی اور تم نہین جانتے ہو کہ کیا ہی

۱۲ تم جسکو نہین پہچانتے ہو کہ کیا ہی اور تم نہین جانتے ہو کہ کیا ہی

گفتگو کے حال یہ ہے کہ تو جانتا ہے اس امر کو کہ جو کیفیت تو نے اپنی قوم کی عزت اور مالداری کی اور غلبہ انکا دشمنون پر اور قرار پکڑنا ملکون مین
بیان کیا پس ہم جانتے اور آگاہ ہین اس سے اور جو تو نے اپنی بخششون کا حال ہمارے ہمایون عرب پر ذکر کیا وہ بھی ہم جانتے ہین ولیکن
نہین کیا تھنے یہ امر مگر واسطے باقی رکھنے اپنی نعمتون کے اور منظر نگاہ رکھنے اپنی جانون اور اولادون کے اور بڑھانے اپنے ملک اور عزت کے تا کہ زیادہ
ہو جاوے جماعت تمھاری اور ڈرین اسکے دبدبے کو وہ لوگ جو تمھارے مقابلے کا قصد کرین اور جو تو نے ہماری محتاجگی اور اونٹ چرانے کا ذکر کیا سو
اکثر لوگ ہم مین سے اونٹ چراتے ہین اور جس شخص نے ہم مین سے اونٹ چرایا حاصل ہوئی اسکو بزرگی اس شخص پر جسنے نہین چرایا اور جو تو ہمکو محتاج
اور بدبخت کہتا ہے پس ہم ایسے ہی تھے اور بتحقیق اتارا تھا اللہ تعالی نے ہمکو ایسی جگہ مین جہان نہرین اور درخت اور کھیتی نہین ہر مگر تھوڑی مدت سے
ہم والا بیت کے لوگ ایسے جاہل کہ نہین مالک تھا ہم مین کا کوئی شخص مگر اپنی تلوار اور گھوڑے اور اونٹون اور بکریون کا اور کھاجاتا تھا
زبردست ہم مین کا نسیف کو اور نہین بے ڈر اور امن مین رہتے تھے بعض ہمارے بعض سے مگر چار مہینے حرام مین عبادت کرتے تھے
ہم سوائے اللہ تعالی کے ان بتون کی جو نہ سنتے تھے اور نہ نفع دیتے تھے اور ہم اوپر منھ کے بھل پڑے رہتے تھے یہانتک کہ بھیجا اللہ تعالی
نے ہم مین نبی عربی کو کہ پہچانا ہمنے شرافت اور بزرگی انکی اور تھے وہ نبی پیشوا پرہیزگار ظاہر کیا انھون نے اسلام کو اپنی دعوت سے اور
لائے وہ ہمارے واسطے قرآن روشن اور ہدایت مضبوط کو اور دکھایا ہمکو راہ راست تمام کیا اللہ تعالی نے بسبب انکے انبیا کو پس
حکم کیا انھون نے ہمکو ساتھ عبادت پروردگار عالم کے کہ عبادت کرتے ہین ہم اسکی اور نہین شریک گردانتے ہین ہم اسکے ساتھ کسی چیز
کو اور نہین پرستش کرتے ہین ہم اسکے سوا کسی بت کو اور نہین اختیار کرتے ہین ہم اسکے سوا کسی مالک اور حاکم کو اور نہین سجدہ کرتے ہین
ہم چاند اور سورج کا اور نہ آگ اور صلیب کا اور نہ قربان کا اور نہین سجدہ کرتے ہین ہم مگر واسطے اللہ تعالی کے اور اقرار کرتے ہین
ہم ساتھ نبوت اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ ہدایت کیا اللہ تعالی نے ہمکو انکے سبب سے پس اطاعت کی ہمنے انکے حکم
کی پس منجملہ انکے احکام کے ہمکو ایک یہ ہے کہ جہاد کرین ہم اس شخص کے ساتھ جو ہمارے دین کو نہ اختیار کرے اور جو ہم کہتے ہین وہ نہ
کہے ہو وہ شخص ان لوگون سے جنھون نے نہین مانا اور ناسپاسی کی ساتھ اللہ تعالی کے اور مقرر کیا اسکے ساتھ شریک کو حالانکہ بزرگ
اور بڑی ہے پروردگار ہمارا اس سے لا تاخذہ سنۃ ولا نوم پس جس شخص نے غنیمت کی ہماری ہو گیا وہ ہمارا بھائی اسلام مین اور جسنے
انکار کیا قبول کرنے اسلام سے پس جزیہ دینا پڑتا ہے اسکے خون اور مال کو اور جسنے انکار کی جزیہ سے پس تلوار حکم ہے ہمارے اسکے
بیچ مین یہانتک کہ جاری کرے اللہ تعالی حکم اپنا اور وہ بہترین حاکمون کا ہے اور ہم تمکو ان باتون پر چھوڑتے ہین یا کہو تم لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ یا جزیہ دو ہر سال مین ہر مرد جوان کی طرف سے ایک دینار اور نہین ہو اس شخص پر
جو نہین پہونچا ہے مرتبہ بلوغ کو اور نہ عورت پر نہ راہب جو بیٹھ رہا ہے اپنے صومعہ مین پس کہا بابان نے کہ آیا معبد کہنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کے کوئی اور بات بھی مجھپر لازم ہو گی خالد بن الولید نے کہا کہ بعد اسکے نماز پڑھو تم اور زکوۃ دو تم اور روزے رکھو رمضان کے مہینے مین
اور حج کرو بیت الحرام کا اور قتل کرو کافرون کو اور حکم کرو ساتھ احکام شریعت کے اور منع کرو منہیات شرعیہ سے اور آپسمین دوستی رکھو اللہ کے
کام مین اور دشمنی رکھو دشمنان خدا کے ساتھ پس اگر انکار کرو گے تم اس سے پس لڑائی ہو گی ہمارے اور تمھارے بیچ مین یہانتک کہ مالک در

وارث کریگا اللہ تعالیٰ اپنی زمین کا جس شخص کو وہ چاہیگا اپنے بندوں سے باہان نے کہا کہ جو حکم تمکو منظور ہو کرو کہ ہم پھرنیکے اپنے دین سے
اور نہ جزیہ دینگے اور جو تم کہتے ہو کہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے سچ کہتے ہو اسلئے کہ وہ ہماری اور تمہاری ہی نہیں بلکہ ہمارے اور تمہارے
سوا اوروں کی بھی ہے اب لڑنے ہم آئے اور مالک ہوگئے ہم زمین کے اور ہمارے تمہارے بیچ میں لڑائی ہوگی پس نکلو تم مقابلے کو اللہ کا
نام لیکر پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہے خدا کی کہ ہم سے زیادہ خواہشمند لڑائی کے تمہیں ہو اور گویا میں دیکھتا ہوں تمہارے لشکر کو کہ شکست
اٹھائی ہے اور دوڑ بھاگے آگے ہو اور تو چلایا جاتا ہے خچر اور ذلیل و ران حالیکہ رسی تیری گردن میں ہو اور سامنے لایا گیا ہے تو امیر المومنین عمر
رضی اللہ عنہ کے پس مارا ہے انہوں نے تیری گردن کو پس جب سنا باہان نے کلام خالد بن الولید کا بہت سخت غضبناک ہوا وہ راوی نے بیان کیا ہے کہ
جب دیکھا اجناد و بطارقہ اور ہرقلیہ و قیاصرہ نے باہان کے خشم اور غصے کو ارادہ کیا انہوں نے خالد بن الولید کے مار ڈالنے کا لیکن وہ لوگ منتظر حکم
باہان کے تھے پس کہا باہان نے کہ اے خالد میں تجھ سے بات چیت کرتا تھا اور میرے دل میں تمہاری نسبت مہربانی تھی اور اب ہوگیا ہے میرا خشم
اور غصہ پس قسم ہے حق مسیح کی کہ سامنے بلاؤنگا میں تمہارے پانچوں اصحاب قیدی کو اور مار دونگا انکی پس کہا خالد بن الولید نے کہ میں
تو جو میں سمجھے کہتا ہوں کہ ہمارا جانا تو ان پانچوں کی خواہش اور تمنا ہے اور ہم بھی مثل انکے ہیں پس قسم ہے حق صاحب عامی مقبول کی اور
رجوت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امارت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ اگر مار ڈالیگا تو انکو تو مار ڈالونگا میں تجھکو اپنی اس تلوار سے اور مار ڈالیگا ہر ایک
شخص میرے ساتھیوں سے ایک ایک کو تیرے ساتھیوں سے پھر جلد اٹھ کھڑے ہوئے خالد بن الولید اور کھینچ لیا انہوں نے اپنی تلوار کو میان سے
اور انکے ساتھیوں نے بھی ایسا ہی کیا اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدا رسول اللہ راوی نے بہ سلسلۂ
راویوں کے بیان کیا ہے رافع بن ازن سے کہا رافع بن ازن نے کہ تھا میں ہمراہ خالد بن الولید کے باہان کے خیمے میں اور نکال لیا تھا ہم نے
اپنی تلواروں کو اور قصد کیا تھا ہم نے قوم کا اور نہیں تھی ہماری انکے میں روسیوں سے کوئی خبر اور یقین کی تھی ہم نے کہ شر ہمارا ہی ہم پر
ہوگا پس جب دیکھا باہان نے حال خالد بن الولید کا اور ہمارا اور ظاہر ہوئی سوت ہماری تلواروں کی تیزی سے پس پکار کر کہا باہان نے
کہ اے خالد توقف کرو و عجلت نہ کرو کہ جلدی میں ہلاک ہو جاؤ گے تم اسواسطے کہ میں جانتا ہوں کہ تم نے یہ کام نہیں کیا ہے مگر اس وجہ سے کہ
تم اپنے کو بچی ہوا اور اپنے نہیں مار ڈالا جاتا ہے اور جو باتیں میں نے کہیں وہ اسواسطے کہیں کہ آزمائش کروں میں تمہاری اور دیکھوں اور دریافت کروں
میں کہ تمہاری کیا رائے ہے اور اب میں تم سے مواخذہ نہیں کرتا ہوں پس پلٹ جاؤ تم اپنے لشکر کو اور قصد اور طیاری لڑائی کی کرو اور دیگا اللہ
تعالیٰ مدد اور غلبہ جس شخص کو چاہیگا پس جب سنا خالد بن الولید نے یہ کلام باہان کا میان میں کیا تلوار کو اور کہا کہ اے باہان قیدیوں کے
ساتھ تو کیا ارادہ رکھتا ہے باہان نے کہا کہ میں چھوڑ دونگا انکو بنظر بخشش کے تمہارے حال پر اور چھوڑ دونگا انکی راہ کو تاکہ ہو وہ مددگار
تمہارے اور نہ عاجز ہو وہ مسلمان لڑائی میں کل کے روز پس خوش ہوئے خالد بن الولید اس کلام سے اور حکم کیا باہان نے چھوڑ دینے اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس چھوڑ دیے گئے وہ قید سے اور ارادہ کیا خالد بن الولید نے روانگی کا پس کہا باہان نے کہ اے خالد میں تجھ سے
رکھتا تھا صلح ہو جانے کو اپنے اور تمہارے بیچ میں اور میں سوال کرتا ہوں ایک حاجت کا خالد بن الولید نے کہا کہ سوال کر تو جس چیز سے کہ تو چاہتا ہے
باہان نے کہا کہ تمہارے اس مرنے قبیلے نے عجب میں ڈالا ہے مجھکو اور میں چاہتا ہوں کہ تم میرے تئیں مہلت کر دو تاکہ دیکھوں اور دیکھو تم میرے لشکر میں جو چیز کہ تمکو

ف ذکر کیا ہے پانچ قیدیوں کا مسلمانوں نے ۱۲

اچھی معلوم ہو وہ میں تجکو دیدوں خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی ہر آئنہ خوش کیا تو نے مجکو جبکہ کہا تو نے میری ملکیت کی چیز کو پس تو ہبہ ہی
تجکو اور جو تو نے اپنے لشکر کی چیزوں کو کہا ہی پس مجکو اسکی کچھ حاجت نہیں ہی ہاں نے کہا کہ تم اللہ والے لوگ ہو ہر آئنہ بخشش کی تمنے اور
نیکی کی تمنے خالد بن الولید نے کہا کہ تحقیق تو نے ہمپر احسان اور نیکی کیا جو ہمارے ساتھیوں کو قید سے چھڑا دیا پھر آئے خالد بن الولید
ہاں کے پاس سے اور ساتھی اُنکے گرد اُنکے تھے اور آگے لایا گیا گھوڑا اُنکا پس سوار ہوے وہ اور سوار ہوے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور
حکم کیا ہاں نے اپنے حجاب اور ہمراہیوں کو کہ جاویں وہ مسلمانوں کے ساتھ اُس جگہ تک جہاں اُنکے قبضے میں ہی پس ایسا ہی کیا قوم نے اور پہونچے خالد
بن الولید اور ہمراہی آنکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور خوش ہوے مسلمان ہونے پانے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم سے اور بیان کیا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے تمام سرگذشت کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہی حق صاحب منبر اور روضہ شریف کی
کہ نہیں چھوڑا ہاں نے ہمارے ساتھیوں کو مگر بخوف ہماری تلواروں کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ہاں ہر حکیم اور دانشمند ہی مگر شیطان
اُسکی عقل پر غالب ہو گیا ہی پس کس قرار داد پر تم اُنسے جدا ہوے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ ہمارے اُنکے لڑائی پر قرار داد ہوئی ہی اور دیگا مدد اور
غلبہ اللہ تعالی جسکو چاہیگا پس جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال سنا یکبارگی کیا میرے گون کو مسلمانوں سے اور کھڑے ہوے اُنکے
بیچ میں درآں حالیکہ وہ خطبہ پڑھنے والے تھے پس حمد اور ثنا بیان کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا
آنحضرت پر آگاہ کیا مسلمانوں کو اس امر سے کہ کل صبح کو دشمن کا ارادہ لڑائی کا ہی آنسے اور حکم کیا اُنکو واسطے درستی ساز اور سامان لڑائی کے اور کہا
کہ بھروسا اور اعتماد کرو تم اللہ تعالی پر پس درست کیا مسلمانوں نے سامان اپنا اور شہسوار مسلمانوں کے آمادہ کرتے تھے عنصر انمیں کے بعض کو اور
آئے خالد بن الولید اپنے ساتھیوں پاس اور وہ لوگ لشکر زحف کے تھے اور کہا آنسے کہ جان لو تم ہر بات کو کہ ان کافروں نے جسپر مدد دی ہی اللہ تعالی
نے تمکو بہت جگہوں میں یکجائی ہر جماعت اپنے ملکوں کی اور میں گیا تھا آنکے بیچ میں اور دیکھا میں نے کہ وہ کثرت میں مثل چیونٹیوں کے ہیں اور وہ ہاں کے
لوگ ہیں مگر نہ دل رکھتے ہیں نہ کوئی اُنکا مددگار ہی اور یہی لڑائی ہی ہمارے اُنکے بیچ میں اسواسطے کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا ہی ذلک
بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولی لہم اور قرار پائی ہی لڑائی کل کی صبح پر اور تم جوانمردی اور شدت کے لوگ ہو
پس کیا رائے ہی تمہاری رحمت کرے اللہ تعالی پر پس کہا خالد بن الولید کے ہمراہیوں نے کہ لڑائی تو ہماری خواہش اور تمنا ہی اور ہر آئنہ صبر کرینگے
ہم آنکے مقابلے میں لڑائی اور شدت اور نیزہ اور تلوار پر یہانتک کہ حکم کریگا اللہ تعالی ہمارے اُنکے بیچ میں اور وہ بہترین حاکموں کا ہی
پس خوش ہوے خالد بن الولید آنکے کلام سے اور کہا آنسے کہ درست کرو تم اپنے آلات لڑائی کو پس نہیں یہ رات گذرانی کسی نے مگر یہ کہ
وہ مسلح تھا اور رات کاٹی خوشی سے واسطے جہاد کے پس جب صبح ہوئی اذان کہی موذنوں نے اور وضو کیا مسلمانوں نے اور نماز پڑھائی
آنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور سوار ہوے مسلمان اپنے گھوڑوں پر واسطے لڑائی کے اور آراستہ کیا اپنی صفوں کو پس ہی میں نہیں میں نہیں
کرتا نہیں دیکھتی تھی ہر صف اپنی پچھلی کو اور آئے خالد بن الولید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ اے سردار کیا حکم دیتے ہو تم مجکو ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہا کہ مقرر کرو تم معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو میمنہ میں پس کہا خالد بن الولید نے کہ وہ اسکے لائق نہیں ہیں پس کہا کہ اے معاذ جاؤ تم میمنہ پر پس گئے معاذ بیچ
میمنہ کے اور ٹھہرے وہاں ساتھ نشان کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار کسکو مقرر کروگے تم میسرہ پر انہوں نے کہا کہ کنانہ بن ہاشم کو

پس دانہ ہوے گنا جیسا کہ حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور گنا کی شجاعت کا حال یہ تھا کہ وہ آتے تھے قبائل عرب کے پاس جو
انکے دشمن تھے پس پکارتے اور ڈانٹتے تھے انکو اور بڑائی اپنے نام کی بیان کرتے تھے پس نکلتے اور آتے تھے انکی طرف لوگ نیزہ دیگر دن پر
پس آنسے لڑتے تھے پس اگر فتحمند ہوتے تھے آپ تو عین انکا مطلب تھا اور اگر دیکھتے تھے انکی طرف سے غلبے اور سے کو اور دشوار ہوتا تھا
کام ان لوگوں کا اترتے تھے اپنے گھوڑے سے اور دوڑتے تھے انکے سامنے ہو کر پس نہیں پاتے تھے وہ لوگ انسے مگر گرد کو واقدی رحمہ
اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب مقرر کیا انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے میسرہ پر جا کر ٹھہرے وہ میسرہ میں اور متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
بجانب خالد بن الولید کے اور کہا انسے کہ اے ابا سلیمان سردار مقرر کیا میں نے تمکو لشکر پر پس سردار مقرر کرو تم پیدل لوگوں پر جسکو چاہو تم خالد بن
الولید نے کہا کہ نزدیک ہے کہ ذلیل کرینگا میں انکے کام کو ایسے شخص کے کہ نہ لائے جاوینگے مسلمان اسکے آگے سے پس پکارا خالد بن الولید نے ہاشم
بن عتبہ بن ابی وقاص کو اور کہا انسے کہ حاکم مقرر کیا ہے تمکو سردار نے پیدل لوگوں پر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اترو اے ہاشم
اور ہو تم انکے ساتھ آگاہ ہو کہ میں اس جگہ تمہاری موافقت کرنے والا ہوں راوی نے بیان کیا ہے کہ جب مرتب اور آراستہ کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے مسلمانوں کی صفوں کو کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار کہلا بھیجو تم اب سرداران مالک نشانوں کے پاس کہ سنیں وہ میری
بات کو پس بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے ضماک بن قیس کو اور کہا انسے کہ اے میرے قبیس کے جاؤ تم اصحاب الرایات کے پاس اور کہو انسے
کہ ابو عبیدہ تمکو حکم دیتے ہیں کہ سنو اور اطاعت کرو تم واسطے خالد بن الولید کے پس ایسا ہی کیا ضماک نے اور گھوما وہ اصحاب الرایات پر
یہانتک کہ آئے معاذ بن جبل کے پاس اور ابلغ حکم کیا پس کہا معاذ بن جبل نے کہ بخوشی اور اطاعت یہ حکم منظور ہے پھر آئے معاذ اپنے ہمراہی
لوگوں کے پاس اور کہا انسے کہ آگاہ ہو تم کہ امور کیے گئے ہو تم ساتھ اطاعت مرد مبارک پیشانی اور مبارک صورت کے پس جو حکم دے وہ دیوے اسکے
خلاف نہ کرنا تم کہ وہ سوائے خیر کی مسلمانوں کے اور کچھ نہیں چاہتے ہیں پس جب وصیت کر چکے ضماک بن قیس اصحاب الرایات کو ساتھ
قول ابو عبیدہ بن الجراح اور تابعداری خالد بن الولید کے پھرتے تھے خالد بن الولید درمیان صفوں کے اور ٹھہرتے تھے نزدیک نشانوں کے اور کہتے تھے کہ
اے مسلمانوں بتحقیق صبر کرنا ارادہ اور قصد ہے اللہ کی اور ڈرنا اور بددلی کرنا عاجزی ہے اور جانو تم اس بات کو کہ صبر کرنے والے غالب ہوتے ہیں اور ڈرنا
اور نامردی دونوں سبب خواری کے ہیں پس جسنے صبر کیا اللہ تعالیٰ اسکو مدد اور غلبہ دیتا ہے اسکے دشمن پر اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ اسکے ساتھ ہے پس جسنے
صبر کیا تلواروں کی تیزی پر پس جب آویگا وہ اللہ تعالیٰ کے پاس زندہ کریگا اللہ تعالیٰ اسکی جگہ کو اور مشکور ہوگی سعی اسکی واللہ سبب
المشاکرین راوی نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح خالد بن الولید ہر صاحب نشان سے یہی کلام کرتے تھے تا اینکہ گذرے ساتھ جماعت
لوگوں کے پھر خالد بن الولید نے یکجا کیا اپنے پاس گروہ مسلمانوں کو اہل شدت اور صبر سے اور جو شخص موجود ہوا انکے ساتھ لشکر رحمت میں
پس تقسیم کیا انکو چار ٹکڑوں پر پس مقرر کیا ایک حصے پر قیس بن ہبیرۃ المرادی کو اور کہا انسے کہ تم شہسوار عرب کے ہو پس ہو تم اس گروہ
پر اور جیسا میں کروں ویسا ہی تم بھی کرو اور مقرر کیا دوسرے حصے پر میسرہ بن مسروق العبسی کو اور اسی طرح کی وصیت انکو بھی کی اور بلایا عمر
بن الطفیل کو اور اسی طرح انسے بھی وصیت کی اور مقرر کیا انکو تیسرے ٹکڑے پر اور ٹھہرے خود خالد بن الولید مع لشکر رحمت اور باقی لشکر کے واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ نہیں بلند ہوا تھا آفتاب مگر یہ کہ خالد بن الولید فراغت پا چکے تھے ترتیب لشکر سے اور بایں معنی کا حال تھا

کرنے حکم کیا رومیون کو ساتھ کرنے نیت اور درستی سامان لڑائی کے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے مگر یہ کہ مسلمان زیادہ جلدی کرنے والے تھے ترتیب لشکر اور درستی سامان جنگ مین راوی نے بیان کیا ہے کہ چلا لشکر رومیون کا بجانب لشکر مسلمانون کے اور دیکھا باہان اور اُسکی قوم نے مسلمانون کو اور اُنکی آراستگی صفون کو کہ گویا پرچیان اُنپر سایہ کیے ہین اور صفین ملی ہوئی ہین اور نیزے بلند ہین پس ڈرا یا اُنکے دلون مین خوف اور ہیبت پھر آراستہ کیا باہان نے اپنے لشکر کو اور مقرر کیا اُسنے عرب کو قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے آگے صفون کے اور آگے کیا اُسنے اپنی صلیب کو اور وہ صلیب لکڑی چاندی کی تھی بوزن پانچ رطل کے اور سونے کا کام اُسپر تھا اور اُسکے چارون گوشون پر جواہر جڑے تھے اور روشن تھے مثل ستارون کے راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ تین جنگ باہان نے آراستہ اور مرتب کیا تھا تیس صفین تین کہ ایک صف اُنمین کی مثل لشکر مسلمانون کے تھی اور ظاہر کیا باہان نے اپنے تین صفون مین اوقس اور راہب جو اُسکے تھے اُنکو اور پڑھتے تھے وہ انجیل کو اور ہیبت بنایا تھا باہان نے اپنے لشکر مین نشان اور علمون کو پس جب برابر اور پوری ہوگئین صفین اُنکی کلاہ بطریق بطارقہ روم سے بھاری دیبل ڈوال کا جو مذہبی زرہ پہنے تھا اور اُسکی گردن مین صلیب جڑاؤ سونے اور جواہرات کی تھی اور اُسکی سواری مین سبزہ گھوڑا تھا اور وہ بطریق مرتبے والے رومیون سے تھا جو بادشاہ کے تخت کے پاس کھڑا ہوتا تھا پس جب نکلا وہ لشکر سے مقابلے کو تو تلاپن کرتا تھا ساتھ کلام رومی کے اپنی آواز سے مثل گرجنے بادل کے پس جانا مسلمانون نے کہ وہ طلب کرتا ہے لڑنے والے کو پس توقف کیا مسلمانون نے نکلنے سے پس بلا کر کہا خالد بن الولید نے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یہ گبر بلاتا ہے تمکو واسطے اپنی لڑائی کے تو تم کون شخص ہو پس اگر تم لوگ نکلوگے اُسکی طرف تو مین خود نکلونگا اور ارادہ کیا خالد بن الولید نے اُسکے مقابلے مین نکلنے کا کہ دفعۃً نکلا ایک سوار مسلمانون سے ایک بڑے بزرون سبزہ رنگ پر اور وہ زرہ وغیرہ سامان سے اچھا اور پورا تھا اور قصد کیا اُسنے بجانب بطریق کے پس نہین تھا کوئی شخص خالد بن الولید کے ہمراہ لیکن سے کہ پہچانتا ہو اُس سوار کو پس کہا خالد بن الولید نے اپنے غلام ہمام سے کہ جاتو اِس سوار کی طرف اور دیکھ کہ وہ کون شخص ہے مسلمانون سے اور کس گروہ عرب سے ہے پس گئے ہمام اور آواز دی اُس سوار کو درانحالیکہ ارادہ کیا تھا سوار نے نزدیک ہو جانے کا بطریق سے اور کہا ہمام نے کہ اے مرد تم کون شخص ہو پس کہا اُس سوار نے کہ مین رومانس حاکم بصری کا ہون پس پھر آئے ہمام اور آگاہ کیا خالد بن الولید کو احوال سے پس جب جانا خالد بن الولید نے اِس امر کو دعا کی اور کہا اللھم بارک فیہ وزدنی بصیرۃ پس جب گئے رومانس سامنے گبر کے کلام کیا اُس سے زبان رومی مین پس پہچانا اُنکو رومی نے اور کہا کہ اے رومانس کیونکر چھوڑ دیا تمنے اپنے دین کو اور میل کیا تمنے اِس قوم کی طرف رومانس نے کہا کہ یہ دین جسمین داخل ہوا ہون مین ایسا دین بزرگ ہے کہ جو شخص داخل ہوا اُسمین ہوگیا بیگمبت اور جسنے مخالفت کی اُسکی پس وہ تحقیق گمراہ ہوا وہ پھر حملہ کیا رومانس نے گبر پر اور حملہ کیا گبر نے اُنپر اور لڑے وہ آپس مین ایک گھڑی یہانتک کہ تعجب کیا دونون لشکرون نے اُن دونون کی لڑائی سے پس غافل ہوا گبر نے رومانس کو پس مارا اُسنے ایک وار سخت کہ پہنچے لگا خون اُنکا اور محسوس ہوئی ایذا ضرب کی رومانس کو پس پھرے وہ بجانب مسلمانون کے اور پہنچا کیا اُنکا گبر نے بطلب اُنکے اسطرف پر کہ نہین کمی کی اُنکی طلب سے اور قریب تھا کہ درآوے اُنپر پس للکارا اُنکو مسلمانون نے ہر طرف سے پس مضبوط ہوگیا دل رومانس کا مسلمانون کی آواز دینے سے اور ڈر گیا گبر اُنکے للکارنے سے پس نماز زیادہ اور کمی کی اُسنے رومانس کی طلب سے اور داخل ہوئے رومانس مسلمانون کے لشکر مین اور خون اُنکے تھم پر روان تھا پس لیا اُنکو ایک جماعت نے مسلمانون سے اور باندھا اُنکے زخم کو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کام پر

اور وعدہ کیا انکے اللہ تعالیٰ کی بخشش کا اور بسارت کیا دی انکو ساتھ سلامتی کے اور جب پھیرے رومانس شکست اٹھا کر غرور کیا کبر نے اپنے دل مین اور
ظاہر کیا اسنے اپنی دشمنی کو اور تلاش کیا اپنے کام مین اور طلب کیا لڑنے والے کو پس ارادہ کیا میسرہ بن مسروق العبسی نے نکلنے تقابلے مین نکلنے کا
پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے میسرہ تمھارا اٹھنا تمھاری جگہ پر دوست تر ہے مجکو تمھاری نکلنے سے اس گبر کی طرف اور تم شیخ بوڑھے ہو
اور یہ گبر شدید اور بھاری ڈیل ڈول کا ہے اور جوان بہادر ہے اور مین نہین دوست رکھتا ہون تمھارے کو کسکی طرف اور نہین بری کرسکتا مین
بوڑھا دمی جون اور مضبوط کی خصوصا یہ کہ ایک بال سلمانون کا دوست تر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب اہل شرک سے پھر گئے میسرہ اپنی جگہ پر اور ارادہ
کیا مقابلے کو نکلنے کا عامر بن طفیل نے پس کہا خالد بن الولید نے کہ تم بیٹھ رہو اور مین ڈرتا ہون کہ تم بلا بری کرسکو گے پس کہا عامر بن طفیل نے اے
بڑا کر دیا تمنے معاملہ اس گبر رومی بدکار کا اور داخل کر دیا تمنے سلمانونکے دلون مین اسکی طرف سے خوف کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ مشورہ نہین دیتے
پیچھا نہین اپنے مثل کو لڑائی مین اور اسکی شجاعت اور شدت ظاہر ہے اور تم اسکی برابری نہین کرسکتے ہو سوا اسکے کہ نہین نکلا وہ مگر اپنے
ساتھیونکے اور ظاہر کیا اسنے اپنی شجاعت کو مگر اس وجہ سے کہ وہ فرد ہے شجاعت مین اپنی قوم مین پس بیٹھ رہو تم اپنی جگہ پر پس بیٹھے عامر بن
طفیل اپنے ساتھیون مین اور نہین مخالفت کی خالد بن الولید کے حکم سے راوی نے بیان کیا ہے کہ گبر طلب کرتا تھا مقابلہ کرنے والے اور لڑائی
کو پس آئے خالد بن الولید کے پاس حرث بن عبداللہ ازدی اور کہا اسنے کہ مین چاہتا ہون اسکے مقابلے کو پس کہا خالد بن الولید نے قسم ہے
مجکو اپنی جانکی کہ تم مین دلیری اور قوت سخت ہے اور نہین جانتا ہون مین تمکو مگر مرد چالاک پس اگر تمکو منظور ہو تو اللہ کا نام لیکر اسکے مقابلے مین
نکلو پس درست کیا ازدی نے سامان لڑائی کا اور قصد کیا مقابلے مین نکلنے کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ ٹھہر و تم اپنی روش پر
اے میرے بیٹے عبداللہ کے یہان تک کہ سوال کرون مین تمسے انھون نے کہا کہ پوچھو تم اے ابا سلیمان خالد بن الولید کیا آیا ہے تمنے اسکے مقابلہ کیا ہے
تمنے کسی سے حرب مین انھون نے کہا نہین خالد بن الولید نے کہا نہ نکلو تم اسکے مقابلے کے واسطے کہ اے غرور کیا نکلنے مین اور یہ سوا تجربہ کار
لڑائی کا ہے اور آزمایش کی ہے مین نے اسکی اور پہچانا ہے مین نے اسکی بازگشت کو لڑائی مین اور نہین دوست رکھتا ہون کسی کے نکلنے کو اسکے مقابلے
مین مگر جو شخص کہ مثل اسکے ہو پس اشارہ کرتے تھے خالد بن الولید اس گبر کی طرف اور کہتے تھے یہ اور دیکھتے تھے قیس بن ہبیرۃ المرادی کی طرف
پس کہا قیس نے کہ اے ابا سلیمان مین جانتا ہون کہ تم پیش آتے ہو ساتھ میرے اور میرے نکلنے کو مراد لیتے ہو مین جاؤن اسکے مقابلے کو پس کہا خالد بن
الولید نے کہ جاؤ تم اللہ غالب اور بزرگ کا نام لیکر کہ بتحقیق تم مثل اسکے ہو واللہ تعالیٰ تمھاری اعانت کریگا اسپر پس نکلے قیس بن ہبیرہ
رحمہ اللہ اور روان کیا انھون نے اپنے گھوڑے کو میدان مین یہان تک کہ نرم اور ملائم کر دیا اسکی طبیعت کو اور تہ دیا اسکی تیزی کو پس آگے بڑھایا
اسکو جانب گبر کے اور رد و کہتے تھے بسم اللہ وعلی برکۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نزدیک ہوا وہ بطریق پس جب دیکھا گبر نے اسکے کام کو جانا
اسنے کہ وہ شہسوار سخت ہے مین سلمین سے پس جلدی پھیرا وہ انکی طرف اور ارادہ کیا انکی جانب کو اور تیرہ بازی اور تیز زنی کیا دونون نے
آپسمین پس دوڑے اسکی طرف قیس بن ہبیرہ اور مارا ایک تلوار کا اسکے سر پر پس لیا اسکو گبر نے اپنی ڈھال پر پس پھاڑ ڈالا قیس بن ہبیرہ کی
تلوار نے سپر کو اور پہونچی خود پر اور پیوست ہوگئی اسمین اور قصد کیا قیس نے تلوار کے نکالنے کا پس نہ نکال سکے وہ اور تلوار ماری گبر
اسکی شانہ پر پس قائم ہوا وہ اور تلوار کا اور ملاقی ہوے وہ دونون بعد دونون وار کے پس آپڑا گبر پر بارادہ قید کر لینے کے اور تھا وہ بہت سخت

اور قیسؓ بسبب عبادت شب بیداری اور روزہ وغیرہ کے دبلے پتلے جسم کے تھے پس جب دیکھا قیسؓ نے طرف گبر کے کہ غالب ہو گیا وہ ہم پر جدا ہو گئے وہ اپنے
ساتھیوں سے اور دور ہو گئے اُس سے اور دیکھتے تھے اُسکو گوشۂ چشم سے بطور غصے کے اور سوچتے تھے اُسکے لیے مکر اور فریب کو مگر یہ کہ تلوار اُنکی نکل گئی تھی اُنکے
ہاتھ سے پس پھیری باگ اپنے گھوڑے کی بارادہ اپنے کے مسلمانوں میں تاکہ لیویں وہ کسی کی تلوار کو اور پھر ہیں طرف لڑائی کے اور یہ بتحقیق مایوس ہو گئے
تھے وہ اپنی جان سے پس جب پھیری باگ کو دران حالیکہ وہ پیٹھ دیے تھے شور کیا گبر نے اُنکے پیچھے اور دوڑا اُنکی طلب میں پس کمی کی قیسؓ بن ہبیرہ نے
پیٹھ میں اور کہا اپنے دل میں کہ ای نفس مطلب تیرا موت ہے اور تو بھاگتا ہے پھر تو جانب گبر کے پس پکار کر کہا اُسنے خالد بن الولید نے کہ ای
قیسؓ میں واسطے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تمکو دیتا ہوں کہ پھر آؤ تم اور چھوڑ دو تم اُسکے کام کو میرے اوپر اور یہ واسطے تھا کہ خالد
بن الولید نے دیکھا تھا اُسمیں تعب کو پس کہا قیسؓ نے کہ ای خالدؓ تمنے بڑی قسم دلائی مجکو لیکن اگر پھر آؤنگا میں تمھارے پاس یا بڑھا دو گے
تم میرے وقت مقرر میں خالد بن الولید نے کہا کہ نہیں قیسؓ نے کہا پس نہ اختیار کرونگا میں قرار کو اور نہ ہونگا میں اصحاب تمھارے سے بلکہ صبر
کرونگا میں اور پہونچونگا میں مرتبہ بخشش کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور پھرے وہ اپنے نزدیکی کی طرف اور اُنکے ہاتھ میں تلوار نہ تھی بلکہ نکالا ایسا
تھا اُنھوں نے خنجر کو جو اُنکی کمر میں تھا پس دیکھا خالد بن الولید نے قیسؓ بن ہبیرہ کو اُس حال سے کہ اُنکے ہاتھ میں تلوار نہیں ہے پس کہا
خالد بن الولید نے کہ کون شخص لیگا اس تلوار کو اور پہونچا دیگا قیسؓ بن ہبیرہ تک یا سید حصول ثواب خدائے غالب اور بزرگ کے
پس کہا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے کہ ای ابا سلیمان میں اُس کام کو کرونگا پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ یہ کام تمھیں سے
ہوگا ای بیٹے صدیق کے پھر نکال لیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کو میان سے اور جا ملے وہ قیسؓ بن ہبیرہ سے بارادہ پہونچا دینے
تلوار کے پس جب دیکھا رومیوں نے بجانب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اور اُنکے ملنے کے قیسؓ بن ہبیرہ سے گمان کیا اُنھوں نے کہ وہ بارادہ
اعانت قیسؓ بن ہبیرہ کے اُس بطریق پر آئے ہیں پس نکالا رومیوں سے ایک دوسرا بطریق اور آیا وہ اپنے ساتھی کے پاس اور ٹھہرا اُسکے ساتھ
اور دے دیا تلوار کو عبدالرحمن نے قیس بن ہبیرہ کو اور ٹھہرے وہ اُنکے پاس اور نہ پھرے وہ جسوقت کہ دیکھا اُنھوں نے دو کو اور وہ گبر نکلے والا
لشکر رومیوں سے کچھ بڑی باتیں کرتا تھا کہ مسلمان کچھ بھی اُس کلام سے واقف نہیں ہوئے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ خواری ہو تجکو
کیا بات کہتا ہے تو کہ ہم نہیں سمجھتے ہیں تیرے کلام کو پس نکلا اُنکی طرف ایک مترجم رومیوں سے اور کہا اُسنے کہ ای گروہ عرب کے کہ آیا نہیں کہا تھا
یہ کہ ہم لوگ صاحب انصاف اور حق ہیں عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں ہم ایسے ہی ہیں قسم ہے خدا کی ترجمان نے کہا پس نہیں دیکھا
ہمنے تمھارے انصاف سے کچھ بھی دران حالیکہ نکلتے ہو تم دو سوار ایک سوار کی طرف عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں واسطے نکلا
ہوں کہ دے دوں میں اپنے ساتھی کو تلوار اور پلٹ جاؤں اور اگر نکلیں تمسے ایک سو مرد ہم میں سے ایک شخص کے مقابلے میں تو آئینہ نہ بڑا
اور دشوار ہوگا ہمپر یہ امر اور آگاہ ہو کہ تم تین شخص ہو اور میں اکیلا ہوں اور میں تمھارے واسطے کافی اور مثل ہوں پس آگاہ کیا مترجم نے اپنے ساتھی
کو پس تعجب کیا اُسنے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے کلام سے اور دیکھتے تھے وہ دونوں گوشۂ چشم سے بطرف تکبر اور غضب کے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ
عنہ نے کہ درخواست کرتا ہوں میں تمسے بواسطہ اللہ تعالیٰ کے ای قیسؓ کہ تمنے مشقت اُٹھائی ہے پس ٹھہر جاؤ تم تاکہ ایک ساعت کام حاصل کرو اور
دیکھو تم اُس لشکر کو جو مجھسے ہوگا پھر حملہ کیا عبدالرحمن نے اُس شخص پر جسپر سے گفتگو کرتے تھے پس نیزہ مارا اُنھوں نے اُسکے سینے میں کہ جا نکلا اُسکی

پشت سے پس گر پڑا وہ زمین پر اور دیکھا دونون گبرون نے اپنے ساتھی کو زمین پر گرنے والا پس حملہ کیا ان دونون نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر
پس قصد کیا عبدالرحمن کی طرف قیس رضی اللہ عنہ نے بارادۂ اعانت کے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اے قیس سوال کرتا ہون مین تجھ سے بواسطہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بحق ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یہ کہ چھوڑ دو تم مجھکو آگ مین ڈالونگا مین ان دونون کو پس اگر مارا گیا مین تو ہوگا
تم شریک میرے ثواب جہاد مین اور کہدینا عائشہ رضی اللہ عنہا کو میری طرف سے سلام پس پیچھے ہٹے انکے پاس سے قیس اور تعجب کیا اسکے کام سے
اور حملہ کیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے ایک پر ان دونون گبرون سے اور نیزہ مارا اسکے پس پھنس گئی نوک انکے نیزے کی گبر کی زرہ مین پس ڈال دیا
عبدالرحمن نے نیزے کو اپنے ہاتھ سے اور نکالا سنان سے اپنی تلوار کو اور مارا گبر کے ایسا ایک وار کہ دو ٹکڑے کر دیا اسکو اور دیکھا تیسرے
گبر نے بجانب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اور انکی جرات کے پس متحیر اور متعجب ہوا وہ انکے کامون سے اور دیکھا قیس رضی اللہ عنہ نے اس بطریق
کی طرف کہ وہ بیتجر اور مبہوت تھا پس ظاہر ہوئی انمین غفلت پس کہا آگے عبدالرحمن نے کہ اے قیس کیا باعث تمہارے توقف کا ہے پس مارا
قیس رضی اللہ عنہ نے اس بطریق پر اور مارا اسکے ایسا وار تلوار کا کہ توڑ دیا سر اسکا اور گر پڑا وہ زمین پر بیہوش ہوکر اور جلدی بھیجا
اللہ تعالی نے اسکی روح کو آگ کی طرف پس جب دیکھا رومیون نے حال اپنے ان ساتھیون کا کہا بعض نے انمین کے بعض سے کہ انمین مین
یہ گروہ مگر شیطان واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ آگاہ کیا گیا بابان انکے کامون سے پس کہا اسنے اپنی قوم سے کہ یا دشاہ ہمت
جاننے والا حال اس قوم کا ہے قسم ہے حق مسیح کی مین جانتا ہون کہ تم مین کوئی ایسی بات ہے جسکے سبب سے غلبہ دیے گئے ہین یہ قوم
اگر نہ پیش آؤ لوگے تم انکو اپنی کثرت سے پس کوئی شخص نہ ٹھہرا ہوگا تمہارے واسطے انکے مقابلے مین پھر آیا بابان کے پاس ایک بطریق اور
سرگوشی کی اس سے پس کہا اسنے کہ اے یا دشاہ قوم مسلمان بیشک غلبہ دیے گئے ہین ہمپر اسواسطے کہ مین بے شک کہ خواب مین دیکھا ہے گویا
کچھ لوگ اترے ہین آسمان سے طرف زمین کے اور وہ سبز لباس گھوڑون پر سوار ہین اور پورے ہتھیارون سے سلح مین اور دیکھا
انھون نے ان عرب کو اور ہم لوگ انکے سامنے کھڑے ہین اس حال مین کہ نہین نکلتا ہے کوئی شخص ہمارے لشکر سے مگر یہ کہ مار ڈالتے ہین وہ اسکو
بیان تک کہ ہمارے بہتون کے ساتھ ایسا ہی کیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ٹوٹ گیا اس بطریق کے کلام سے دل بابان کا
اور کچھ جواب اسکو نہین دیا پس یکجا ہوئی قوم اسکے پاس اور سوال کیا اس سے پس نہ آگاہ کیا اسنے انکو پس جب بہت بات چیت کی قوم نے اسکے
کھڑا ہوا بابان انکے بیچ مین مثل خطبہ پڑھنے والے کے اور کہا کہ اے اہل دین کے اگر نہ لڑوگے تم عرب سے تو ہوگے تم ویران کار دین سے اور غصہ
اور غصہ کرینگے تمپر مسیح اور اللہ تعالی ہمیشہ مدد اور عزت دینے والا ہے تمہارے دین کا اسواسطے کہ اللہ تعالی کی حجت تمپر یہ ہے کہ اسنے بھیجا
تمہاری طرف رسول کو اور اتارا تمہارے اوپر کتاب کو پس نہین تابعیت کی تمہارے رسول نے دنیا کی اور حکم کیا تمکو رسول نے یہ کہ نہ
تابعیت کرو تم دنیا کی اور اسکی کتاب مین یہ حکم ہے کہ نہ ظلم کرو تم اسواسطے کہ وہ ظالم کو دوست نہین رکھتا ہے پس جب تابعیت کی تمنے دنیا کی اور
ظلم کیا تمنے اور مخالفت کی تمنے اسکی غالب کیا اسنے تمہارے دشمنون کو تمپر پس کیا عذر ہے تمہارا اپنے خالق کے نزدیک اور بتحقیق چھوڑ دیا تمنے
حکم کیے نبی اور احکام مندرجہ کتاب الہی کا اور یہ عرب تمہارے سامنے چاہتے ہین قتل تمہارے شہسوارون اور اولادون اور عورتون کا
اور تم گناہ کے کام کرتے ہو اور نہین ڈرتے ہو اپنے پروردگار سے پس اگر دور کرو یا اللہ تعالی نے تمہارے قلعے کو تمہارے ہاتھ سے اور

کردیا اسنے تمہارے دشمن کو تیرپس یہ حق اور عدالت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اوسطے کہ تم مطابق احکام شریعت کے حکم نہین کرتے ہو اور منہیات شرعیہ سے باز نہین رکھتے ہو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ توڑا اور قطع کیا یا ہان نے اپنے اس کلام سے کلام اس طریق کا جسنے خواب کا حال بیان کیا تھا اور حکم کیا یا ہان نے اسکو کہ پراگندہ اور فاش کرے وہ اس حال کو کسی سے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب قیس بن ہبیرہ و عبدالرحمن رضی اللہ عنہما نے مار ڈالا تینون کو اترے عبدالرحمن اپنے گھوڑے سے اور لیا انھون نے اور قیس بن ہبیرہ نے ہتھیار اور کپڑے مقتولین کے اور پلٹ آئے وہ بجانب مسلمانون کے اور دیکھے کپڑے وغیرہ مقتولین کے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس کہا انھون نے کہ یہ تم دونون کا حق ہے اور جس شخص نے قتل کیا کسی سوار کو پس وہ شخص مالک مقتول کے اسباب کا ہے کہ ایسا ہی حکم دیا ہے مجکو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے پس لے لیا قیس بن ہبیرہ نے اسباب کو اور جا ٹھہرے وہ اپنی اس جگہ مین جہان خالد بن الولید نے انکو ٹھہرایا تھا اور پلٹے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بجانب میدان لڑائی کے پس گرا دیا انھون نے دونون صفون کے بیچ مین اور وہ اس طریق کے شہری پر سوار تھے جسکو انھون نے مار ڈالا تھا پس دیکھا اسکو ایک جماعت نے کہ جلدی کرتا ہے وہ گھوڑا اسکی سواری مین جیسا کہ نگاہ رکھتے تھے وہ عربی گھوڑے کو پس پھرے وہ اور بدل دیا اس شہری کو اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور حملہ کیا انھون نے میمنہ روم پر پس گھبرا دیا انکی صفون کو اور مار ڈالا تینون سے دسورون کو اور پلٹے پس حملہ کیا قلب پر پھر متوجہ ہوے طرف میسرہ کے پس چلائے گئے اوپر تیر پس پھرے وہ یہان تک کہ ٹھہرے سامنے لشکر کے اور ڈراتے تھے رومیون کو اپنے نام سے اور بتلاتے تھے میدان مین نکلنے والے کو پس نکلا انکے مقابلہ مین ایک گبر رومی پس مقابلہ کی اوسکی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اوسکے ساتھ مگر اوندک یہان تک کہ مار ڈالا اسکو اور نکلا دوسرا گبر پس اسکو بھی مار ڈالا پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اللھم ارعہ واحفظ فان عبدالرحمن قد اصطلی الیوم بقتال جیش الروم وحده پھر پکار کر کہا کہ اے عبدالرحمن قسم ہے تمکو اپنے باپ کے بڑھاپے اور انکی حرمت کی کہ پھر آؤ تم اپنی جگہ پر اور چھوڑ دو تم اپنے مسلمان بھائیون کو واسطے لڑائی کے پس پھر آئے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر جب قسم دلائی انکو خالد بن الولید نے حرام بن قثم نے بیان کیا ہے کہ پوچھا مین نے ایک شخص سے جو یرموک کی لڑائی مین موجود تھا کہ آیا عورتین بھی تمھارے ساتھ لڑائی مین حاضر ہوتی تھین اس شخص نے کہا ہان ایک اینین کی اسمار زوجہ زبیر بن العوام اور خولہ بنت الازور اور ام حکیم زوجہ عکرمہ بن ابی جہل اور عزہ بنت عمار مع اپنے شوہر سلمہ بن عوف الضمری کے اور رملہ بنت طلحۃ التیمی اور دعد عائذہ اور ام سنان اور زینب اور لبعم رفیدہ اور ہند اور غدہ اور لبنی اور سہل انکے اور عورتین کہ یہ سب ایسی سخت لڑائی لڑی تھین جس سے راضی کرتی تھین اللہ غالب و بزرگ اور اسکے رسول کو واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ واقعہ یرموک کی ابتدا ایک چنگاری اڑنے والی اور انتہا اسکی آگ بڑی ٹھہرنے والی اور جانے والی تھی اور جو دن لڑائی کا آتا تھا وہ گذرے ہوے دن سے سخت اور دشوار ہوتا تھا عمرو بن جریر نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے یرموک کی لڑائی کو کہ پہلے دن اندک تھی اور پچھلے دن سخت اور دشوار تھی اور سبب اسکا یہ تھا کہ یا ہان نے حکم دیا تھا دس صفون کو مسلمانون پر حملہ کرنے کا اور یہ بسبب اسکے ہوا تھا کہ مار ڈالا تھا عبدالرحمن نے جس کسی کو کہ مار ڈالا اور حملہ کیا مسلمانون نے آپس اور متوجہ ہوے لوگ ساتھ لوگون کے اور دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے درآنحالیکہ وہ متوقف تھے حملہ کرنے سے یا ہان کے لشکر پر اور جانا انھون نے کہ فریب تر اپنے معاملہ سخت اور دشوار ہوگا پس کہا انھون نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور پڑھتے تھے اس آیت

ف ذکر کرنا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا بعض رومیون کے بمقام یرموک کے

ع ای الشام

ف یہ ہے

ف

الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور برابر جاری رہی لڑائی بلند ہوئی آفتاب سے تا قرب غروب کے اور نہین جدا ہوے دونون لشکر تا انیکہ جدا کیا رات نے دونون گروہون کو پس جسوقت جدا ہوے بعض لوگ بعض سے تو نہین پہچانتے تھے مگر ساتھ نشانی کے اور ہر قوم عرب کے پکارتے تھے اور بتا دیتے تھے اپنی نشانیون معینہ کا اور باہم یاد دلاتے تھے اپنے نسبون کو اور پھر ہر گروہ طرف اپنی جگہون کے اور آئے مسلمان اپنی عورتون کی طرف اور ہر عورت ماتی تھی اور صاف کرتی تھی اپنے شوہر کے چہرے کو اپنی کملی سے اور کہتی تھی کہ بشارت ہو تمکو ساتھ بہشت کے اے دوست اللہ کے اور رات گذرنی مسلمانون کے ساتھ تنکی اور سہتری کے اور روشن کیا انھون نے آگ کو اور یہ اس سبب سے تھا کہ پہلے دن قتل نہین ظاہر ہوا تھا دونون گروہون پر بلکہ مارے گئے رومیون سے ستور سے اور شہید ہوے مسلمانون سے دس آدمی کہ منجملہ انکے دو شخص حضرموت کے تھے ایک شخص کا نام بازن اور دوسرے کا نام قادم تھا اور تین شخص غسان سے جنکے نام رافع اور مجلی اور حاجز تھے اور ایک شخص انصار سے جنکا نام عبداللہ بن الاخرم تھا اور تین شخص قوم بجیلہ اور ایک شخص قوم مراد سے جو بھتیجے قیس رضی اللہ عنہ بن ہبیرۃ المرادی کے تھے پس غمگین ہوے انکے مارے جانے سے قیس رضی اللہ عنہ بن ہبیرہ ڈھونڈتا تھا کہ یا انکو اور نہ دیکھا پس جانا انھون نے کہ وہ مارے گئے پس لیا قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھ تھوڑی آگ روشن کو اور نکلے وہ اور کچھ لوگ اسی قوم کے یہان تک کہ آئے میدان معرکے مین اور ڈھونڈھا انکو پس نہ دیکھا انکو پس جسوقت کہ ارادہ پھرنے کا کیا دفعتہً دیکھا انھون نے ایک آگ کو کہ آتی ہے رومیون کی طرف سے ارادہ میدان معرکے کا تلاش ایک بطریق کے جو بہت ذی رتبہ تھا انکے نزدیک پس کہا قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیون سے کہ بجھا دو تم اپنی آگ کو پس قسم ہے خدا کی کہ مین اپنے بھتیجے کا بدلا لونگا ان قوم سے پس بجھا دیا انھون نے آگ کو اور لپٹ گئے وہ زمین پر مقتولین کے بیچ مین اور مانده ہوے راستے سے رومیون کے اور تھے رومی قریب اکیسو آدمیون کے ساتھ ساز و سامان لڑائی کے اور قیس رضی اللہ عنہ کے ساتھ انکی قوم کے سات آدمی تھے پس کہا انھون نے کہ اے قیس رضی اللہ عنہ قوم اکیسو درین اور ہم سات آدمی ہین اور ہم تھکے ماندے ہین پس کہا قیس رضی اللہ عنہ نے کہ پلٹ جاؤ تم اپنے پیچھے کو مین اپنے واسطے سوا موت کے اور کچھ نہین چاہتا ہون یا لونگا مین بدلا اپنے بھتیجے کا پس تعجب کیا انھون نے انکے کلام سے اور ٹھہرے وہ انکے ساتھ مثل ٹھہرنے بڑے مرتبے والون کے اور آئے گبران رومی دران حالیکہ وہ گرد گھومتے تھے درمیان مقتولین کے تا انیکہ ٹھہرے وہ پاس گبر کی لاش کے پاس جو پہلے لڑنے کو نکلا تھا اور اسکو قیس رضی اللہ عنہ بن ہبیرہ نے قتل کیا تھا پس جب پھرے وہ ارادے جانے اپنے لشکر کے چاہا گبر نے کہ مارے انکو قیس رضی اللہ عنہ بن ہبیرہ نے انکے پیچھے اور متعجب ہوا انکے ساتھیون نے پس ڈالدیا رومیون نے اپنے بطریق کی لاش کو اپنے شانون سے اور غافل ہو گئے اور بھول گئے وہ اپنی تین شو کی آواز سے پس پہچانا انکا مسلمانون نے اور شیر زنی کی انھون نے اور مار ڈالا انکو جلد اور قیس رضی اللہ عنہ جسوقت مارتے تھے انھین اپنی تلوار کو کہتے تھے کہ یہ میرے بھتیجے کی طرف سے ہے یہ انکے بدلے مین ہے یہان تک کہ مارے گئے انکے ہاتھ سے سوا رومی اور مارا انکے ساتھیون نے بہت لوگون کو اور پلٹ گئے باقی رومی پس جب فراغت پائی قیس رضی اللہ عنہ نے قوم سے پھرے تلاش اپنے بھتیجے کے جنکا نام سوید بن بہرام تھا جانب لشکر روم کے پس سنا انھون نے ایک آواز نالہ کی اور آرا اسکی طرف پس وہ انکے بھتیجے سوید تھے پس جب دیکھا قیس رضی اللہ عنہ نے انکو پہچانا اور روے پھر کہا انھون نے کہ کیا حال ہے تمھارا اے میرے بھتیجے پس کہا انھون نے کہ اے چچا میرے مین نے پیچھا کیا تھا قوم روم کا پس پھرا انمین کا ایک شخص میری طرف پس لیا نیزہ مارا اسنے میرے سینے مین کہ نکل گئی نوک اسکی میری پشت سے اور مین دیکھتا ہون اسکے سبب سے ایک بڑے گبر کو اور یہ خوبصورت عورتین بہشتی میرے گرد ہین دران حالیکہ انتظار کرتی ہین وہ

کہ گبر نے انھون نے جب پیچھا کیا تھا قوم روم کا پس پھرا انمین کا ایک شخص میری طرف پس لیا نیزہ مارا اسنے میرے سینے مین کہ نکل گئی نوک اسکی میری پشت سے اور مین دیکھتا ہون اسکے سبب سے ایک بڑے گبر کو اور یہ خوبصورت عورتین بہشتی میرے گرد ہین دران حالیکہ انتظار کرتی ہین وہ

۱۲ پس ہاے ہو اللہ اور کیا خوب کارساز ۱۲

میری روح نکلنے کی پس رویے قیس رضی اللہ عنہ اور کہا لے ابی عبیدہ ہر وقت معین اور لکھا ہوا ہی ویتا ید کہ تمھارے واسطے وقت دراز ہوئیں کہا
سویدنے کہ اف وس ہی قریب ہوا ہی قسم ہی خدا کی معاملہ پس آیا قدرتا اور طاقت رکھتے ہو تم اس امر کی کہ اٹھا لیجاؤ بجانب مسلمانون کے اور مرون مین
اسی جگہ قیس رضی اللہ عنہ نے کہا کر یان پس اٹھا لیا قیس نے انکو اپنی پیٹھ پر اور لائے انکو مسلمانون کے لشکر مین اور رکھے انکو فرودگاہ مین اور کثیر اٹھا
دیا انکو اور سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قیس رضی اللہ عنہ کے آنے کو پس آئے وہ انکے پاس اور دیکھا انکے بھتیجے کی طرف انھون نے جو زخمی کیے
ساتھ اپنی جان دی پس سلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکو اور بیٹھے قریب سر کے اور روئے وہ اور مسلمان پس کہا انسے ابو عبیدہ بن الجراح نے
کیونکر اور کس حال مین ہم پاتے ہین تمکو اے سید بھتیجے سوید نے کہا ساتھ نیکی اور بہتری اور مغفرت کے جزاے نیک عطا کرے اللہ تعالی ہمارے ماموں
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس ہر آئینہ سچے تھے وہ اپنے قول مین اور راست ارشاد کیا تھا ہمکو اور سوید باتین کرتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح سے
یہان تک کہ مر گئے وہ رحمت کرے اللہ تعالی انپر پس نہین جدا ہوے ہم اون سے انیکہ چھپا دیا ہمنے انکو انکی قبر مین اور آگاہ کیا قیس نے ابو عبیدہ
بن الجراح کو شہر کیسن کے فتح کرنے سے پس بہت خوش ہوے وہ اور جانا انھون نے کہ یہ بات انشافی ہدا اور بھلے کی ہی اور باقی رات گذرانی
مسلمانون نے دران حالیکہ پڑھتے تھے وہ قرآن مجید کو اور مانگتے تھے اللہ تعالی سے مدد اور نصرت کو اور باتان کا یہ حال گذرا کہ جب بھاگا
وہ بجانب اپنے لشکر کے یکجا ہوے اسکے پاس بطارقہ روم اور راہب اور عالم دانشمند اور لایا گیا باتان کے سامنے کھانا اور بچھایا گیا دسترخوان
اسکا پس نہین کھایا اسنے کچھ بسبب واقع ہونے خوف کے اسکے دل مین اس خواب سے جسکو ایک بطریق نے دیکھا تھا اور مطلب اسکا یہ تھا
کہ لینا عرب سے اور دینا جزیہ کا تھا مگر مغلوب تھا اپنی راے مین بسبب خالف کرنے رومیون کے اس سے اور بوجہ خوف ہرقل بادشاہ کے وہ
لیقضی اللہ امرا کان مفعولا راوی نے بیان کیا ہی کہ قس اور راہب سامنے باتان کے آئے اور کہا انھون نے کہ کیا حال ہی بادشاہ کا جو باز رہا ہی
کھانے سے پس اگر یہ امر بسبب رنج اور غم مصیبت کے ہی کہ لڑائی کرنے والی ہی مثل ڈل کے ایک دن تیرے واسطے ہی اور ایک دن تجھکو
اور جان تو اے بادشاہ اس امر کو کہ قوم مسلمان غلبہ اور فتح دیے گئے ہین ہم پر اور نہین ہلاک کر سکتے ہین ہم انکو مگر اسطرح کہ ہم سب کے سب انپر
حملہ کرین پس نہ باقی رکھین ہمین سے ایک کو باتان نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون مگر ایک تیر کو تمھارے واسطے جو کی تمنے بارادے اپنے
احکام اپنے دین سے اور ظالم کرنے اپنی حکومت مین پس اسی وجہ سے غالب دیے گئے عرب تم پر پس اٹھ کھڑا ہوا ایک مرد اسکے دین والون سے اور
کہا اسنے کہ اے بادشاہ تو ہمیشہ زندہ رہے حال یہ ہی کہ مین ایک مرد اہل بلد اور تیرے دین والون سے ہون اور میرے پاس ایکسو بکریان تھین
جنکو میرا بیٹا چراتا تھا پس خیمہ کھڑا کیا ایک بڈھے آدمی نے تیرے بڑے رتبے والون سے بکریون کے پہلو مین پھر دوسرا دن کیا اسنے وہان
پس لے لین اسنے بکریون سے بقدر حاجت کے اور لیا باقی بکریون کو اسکے ساتھیون نے پس آئی اسکے پاس میری عورت درانحالیکہ
وہ شکایت کرتی تھی اسکے نزدیک میری بکریون کے لیجانے کی پس جب دیکھا اسنے اس عورت کو حکم کیا اسکے اپنے پاس آنے کا پس داخل ہوئی
وہ اسکے پاس اور دیر تک اسکے نزدیک ٹھہری پس جب دیکھا اس حال کو اسکے بیٹے نے آیا وہ نزدیک خیمے کے پس دیکھا اسنے کہ وہ اسکی ماں ہے
ہم پہلو ہی پس شور کیا لڑکے نے پس حکم دیا اس بطریق نے اسکے مارڈالنے کا مار ڈالا گیا وہ اور آیا مین اسکے پاس بارادہ رہائی اپنے بیٹے کے
پس بلایا اسنے مجکو اور مار مجھ تلوار کو پس لیا مین نے تلوار کو اپنے ہاتھ پر پس کاٹ ڈالا تلوار نے ہاتھ کو پھر بعد اس کلام کے نکالا اس شخص نے اپنے

ف اور دیکھا اللہ کو اور ان ایک کلام کا جو پہلے ہوا ف ۲۰ فصر ایک کا جس کو بیان کیا اور رومی نے

ہاتھ کو پس وہ ہاتھ درحقیقت کٹا ہوا تھا پس بہت خشمناک ہوا بابان اس حال کے سننے سے اور کہا آیا تو پہچانتا ہی اسکو اُسنے کہا بابان وہ شخص ہی
اشارہ کیا اُسنے اپنے ہاتھ سے بجانب ایک بطریق کے ابطارقہ سے پس دیکھا بابان نے بطریق کی حرمت بحالت غضب کے پس خشمناک ہوا وہ بطارقہ اسکے
سبب سے اور بھیجا اُنھوں نے اُس شخص کو عمامت چاہنے والے پر اور مار ڈالا اسکو اپنی تلوار دن سے اور بابان اُنکی طرف دیکھتا تھا پس زیادہ ہوا خشم اسکا
اور کہا کہ خوار ہو تم قسم ہی حق صابی کی سختی ہو تم پر کیونکر امید رکھتے ہو تم مدد اور غلبے کی حالانکہ تم ایسے کام کرتے ہو یا نہیں ڈرتے ہو تم کل کے عوض
کو کہ ضرور اللہ تعالی بدلا لیویگا تمسے اور چھین لیویگا تمھارے ہاتھوں سے اُس چیز کو جو اُسنے تمکو دی ہی اور دے دیویگا اُس چیز کے نہیں تمھارے
غیر کو جو موافق احکام شریعت کے حکم کرتے ہین اور منہیات شرعیہ سے باز رہتے ہین پس اب تم میرے نزدیک مثل کتون اور گدھونکے ہو اور جانور دنسے بدتر ہو
اور قریب ہی کہ دیکھو گے تم انجام کار اپنے ظلم کا کہ کس چیز کی طرف لیجا دیگا وہ تمکو اور کس جگہ جاؤ گے تم پھر حکم کیا اُسنے اُنکو پھر جانیکا اور بعضونے یہ روایت کی ہی
کہ اُٹھ کھڑا ہوا وہ اور اُنکو اُنکے حال پر چھوڑا پس جب پلٹ گیا قوم اُسکے نزدیک سے نہین باقی تھا مگر ایک بطریق پس کہا اُسنے کہ اے بادشاہ قسم ہی خدا کی بات
یہی ہی جو تو نے کہی اور نہین دیکھتے ہین ہم مگر یہ کہ ہم مغلوب ہین بسبب اپنے ظلم کے اور جان تو اُس امر کو کہ میں نے اپنے خواب مین دیکھا ہی کہ کچھ لوگ آتے
ہین آسمان سے سبز گھوڑون پر پس گھیر لیا اُنھون نے اُن عرب کو اور وہ پورے تھے ہتھیارون سے مسلح ہین اور ہم لوگ اُنکے سامنے کھڑے ہوئے اُنکو دیکھتے
ہین نہین نکلتا ہی ہم مین سے کوئی مگر یہ کہ اُسکو مار ڈالتے ہین یہان تک کہ بیشون کو ہم مین سے مار ڈالا اور یہان کی اُسنے کیفیت خواب کی جیسا پہلے
بطریق نے بیان کی تھی اور بابان تمام رات سوچتا رہا کہ مسلمانونکے معاملے مین کیا کرنا چاہیے پس آسانی کی اُسکی رائے نے واسطے اُسکے اس امر کے کہ
جاری کرے وہ لڑائی کو اپنے اور مسلمانونکے بیچ مین پس جب صبح ہوئی آراستہ کیا مسلمانونے اپنی صفونکو اور دیکھا اُنھونے کہ نہین ہی کوئی سبیل دینے
لشکر مین پس جانا اُنھون نے کارروائی کے واسطے کوئی عرض پیش ہو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ چھوڑ دو اُنکو اُنکے حال پر اور نہ بڑھو
تم اُنپر راوی نے بیان کیا ہی کہ یکایک آیا بطارقہ بابان کے پاس اور چار ون ملوک فنطرا اور جرجر او دریسان اور قوریرا وہ لشکر کے سردار تھے
کہ طلب اجازت لڑائی کی اُس سے کرتے تھے پس کہا بابان نے کہ کیونکر لڑون مین بسبب ایسی قوم کے کہ نظر کرتے ہین پس اگر ہو تم لوگ اہل قوم کے
پس لڑو تم اپنے بچاؤ اور حکومت کے واسطے اور بازرکھو تم اُنکو اپنی حرمت اور گھر بار سے پس کہا اُنھون نے دے ڈالے تو اور حوالہ کر لڑائی کو ہمپر پس قسم ہی حق
مسیح بن مریم کی کہ نہ جدا ہونگے ہم اُسنے یہان تک کہ دیدینگے ہم اُنکو ملک شام سے یا مار ڈالینگے وہ ہمکو یا ہم اُنکو پس اعتماد کر تو ہمارے کلام پر اور کوچ
کر اُنکی طرف پس جو وقت قصد کرے تو لڑائی کا پس چھوڑ تو ہر ایک کو ہم مین سے اُسکی باری پر مع اُسکے لشکر کے کہ لڑے ہر ایک ہم مین سے ایک دن تا ظاہر
معلوم ہو جاوے کہ کون شخص ہم مین سخت اور شدید ہی اور کون شخص بقیر کرتا ہی مسلمانونکا بعد اُنسے لڑائی سے اور دیکھا کرینگے ہم اُنکے لڑکے
بالون اور مالون کو شیشون مین پس اگر ہوگا غلبہ ہمکو عرب پر تو پھیر نیگے ہم اُنکو اور اگر ہوگا غلبہ عرب کو ہمپر پس جا ملینگے لڑکے بالے اپنے شہرون
اور قوم مین اور ہوگی لڑائی ہمارے اُنکے بیچ مین ایک ہفتے مین پانچ دن اور آرام حاصل کرینگے ہم دو دن اور امید رکھتے ہین ہم اس امر کی کہ
جدا اور فیصل ہو جاویگا کام ہمارے اُنکے بیچ مین ایک دن یا دو دن مین بابان ملعون نے کہا اے یہی ہی پھر لکھا اُسنے خط ہرقل کو اس مضمون سے
بعد حمد کے پس سوال کرتے ہین ہم اللہ سے اے بادشاہ تیرے لشکر اور تیرے گھر والونکے واسطے مدد اور غلبے کا اور تیری سلطنت کے واسطے
عزت اور حکومت کا پس بتحقیق بھیجا تو نے مجکو ساتھ بیشمار لشکر کے اور آیا مین عرب پر پس اُترا مین اُنکے میدان مین اور طمع دی مین نے اُنکو

فا
بہ خشناک ہونے
بابان کا اور بطارقہ
کے سردار کے
بہ اعتماد کرنے
بابان کا اُنکے
بہ اوقات کرنا دونون
لشکرون کا لڑائی سے

پس طمع کی انھون نے اور درخواست کی مین نے اُنسے صلح کی پس قبول کیا انھون نے اور کیے مین نے اُنکے واسطے حیلے اس امر پر کہ پھر جاوین وہ اپنے ملک کی طرف پس
کہ کیا اُنھون نے اور بہت سخت خوفناک ہوگیا ہی لشکر بادشاہ کا اُنسے اور مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ بددلی اور ڈر ان سب کو شامل اور اُن بسکے
دلون مین داخل ہووے اور یہ بسبب کثرت رواج ظلم کے ہی ایمن اور بہ تحقیق یکجا کیا مین نے عقلا اور اہل نصیحت کو اپنے ساتھیون سے
اور متفق ہوئی ہماری سب کی رائے کوچ کرنے پر تمام اپنی جمعیت سے یکدن مین اُنپر اور برابر لڑینگے ہم اُنسے یہان تک کہ حکم کرے اللہ تعالے
ہمارے اُنکے بیچ مین پس اگر غالب کردیگا اللہ تعالی ہمارے دشمن کو ہمپر پس راضی ہوجاتو ساتھ حکم خدا کے اور جان تو کہ دنیا دور ہونے والی ہی
تجھسے پس نہ افسوس کر تو اُس چیز پر جو جاتی رہے اس دنیا سے اور نہ غبطہ کر تو دنیا کی کسی چیز پر جو تیرے ہاتھ مین ہی اور جاہل تو اپنی پناہ کی جگہ
اور دارالریاست قسطنطنیہ مین نیکی کر تو اپنی رعیت کے ساتھ کہ نیکی کرے اللہ تیرے ساتھ اور رحم کر تو کہ رحم کیا جاے تجھپر اور عاجزی اختیار کرو واسطے
اللہ کے کہ بلند رتبہ کرے تجکو اللہ تعالی اسواسطے کہ اللہ تعالی نہین دوست رکھتا ہی غرور کرنے والے کو اور بہ تحقیق کیا مین نے مکر اور حیلہ سردار قوم
خالد بن ابولید کے بلانے مین پس نہ قادر ہوسکا مین اور خواہش اور رغبت دلایا مین نے اُنکو مال پر پس نہ قبول کیا اُنھون نے اور دیکھا
مین نے اُنکو حق پر ثابت اور قائم اور ارادہ کیا تھا مین نے اُنپر ناگہان درآنے کا اور مکر کرنے کا پس خوف کیا مین نے انجام کار مکر کو اور
نہین غلبہ دیے گئے وہ مگر بسبب عدالت اور تبعیت طریقہ اپنے نبی کے اور سلامتی ہو تجھپر پھر لپیٹا خط کو اور بھیجا اُسکو بعض گبروں کے
ہاتھ اپنے ہمراہیون سے پاس ہرقل کے راویون نے بیان کیا ہی کہ باہان بعد پہلی لڑائی کے سات دن مسلمانون سے نہین لڑا اور
نہ مسلمان اُس سے لڑے اور بھیجا ابوعبیدہ رض بن الجراح نے اپنے جاسوسون سے اُس شخص کو جو دریافت کرے اُس امر کو جسنے باز رکھا ہی قوم کو لڑائی سے
پس غائب رہا وہ جاسوس یکدن اور رات پھر واپس آیا اور آگاہ کیا اُسنے ابوعبیدہ بن الجراح کو اس امر سے کہ باہان نے خط لکھا ہی ہرقل بادشاہ
کو اور وہ راہ دیکھتا ہی اُسکے جواب کی پس کہا خالد رض بن ابولید نے کہ اے سردار قسم ہی خدا کی کہ نہین باز رہا ہی باہان لڑائی سے مگر اس وجہ سے کہ
درآیا ہی خوف ہمارا اُسکے دل مین پس روانہ کرو تم ہمکو اُسکی طرف ابوعبیدہ رض بن الجراح نے کہا کہ اے خالد رض جلدی نہ کرو تم کہ جلدی کرنا
شیطان کا کام ہی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ابوعبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ نرم طبیعت تھے اور دوست رکھتے تھے
نرمی کو پس جب آٹھوان دن ہوا دیکھا باہان نے افسوس اور ملال اپنے ساتھیون کا لڑائی پر پس بلایا اُسنے ایک شخص کو عرب بتنفرہ سے
اور کہا اُس سے کہ جاتو اور داخل ہو اُس قوم کے لشکر مین اور دریافت کر تو سیر واسطے اُنکے حالات کو اور دیکھ تو اس امر کو کہ اُنکے نزدیک ہماری خبر
کیا ہی و کیونکر ہی رزو اُنکی ہماری لڑائی مین اور کام اور خصلتین اُنکی کیا ہین اور کیونکر ہی خوف ہمارا اُنکے دلون مین پس چلا وہ شخص لحمی
یہان تک کہ داخل ہوا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر مین اور ٹھہرا وہان یکدن اور رات درآن حالیکہ بھرتا تھا وہ اُنکے
لشکر مین اور کوئی مسلمان اُسسے انکار نہین کرتا تھا اس وجہ سے کہ وہ عرب سے تھا اور اُسکے اور اُنکے لباس یکسان تھے پس دیکھا اُسنے مسلمانون کو
کہ بے فکر اور مطمئن ہین نہین ہی ایمن کسی طرح کا بیچ مگر یہ کہ حال اُنکا درست اور ایمن نماز اور قرآن اور تسبیح جاری ہی اور ایمن کوئی
امر تجاوز کرنے کا حد سے نہین ہی اور نہ کوئی کسی پر ظلم اور ستم کرتا ہی اور قصد کیا اُسنے اُس جگہ کا جہان ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے
پس دیکھا اُنکو گویا وہ ضعیف ترین عرب کے ہین کبھی بیٹھتے ہین زمین پر اور کسی وقت سوتے رہتے ہین پس جب آتا ہی وقت نماز

وقت نماز کا اٹھکر پورا وضو کرتے ہین اور مؤذن لوگ اذان کہتے ہین اور وہ لوگونکو نماز پڑھاتے ہین اور دیکھا تھمنی نے کہ جو ابو عبیدہ بن الجراح کرتے ہین وہی مسلمان بھی کرتے ہین پس کہا تھمنی نے کہ یہ اچھی اور نیک عبادت ہی اور قریب ہی یہ کہ مدد اور غلبہ دیے جاوینگے وہ پھر آپس مین جمع ہوگیا وہ لشکر باہانکی طرف اور بیان کیا اُس سے جو کچھ کہ دیکھا تھا اُسنے قوم مسلمانونسے اور کہا کہ اے بادشاہ مین آیا ہون تیرے پاس ایسی قوم سے کہ شب بیداری کرتے ہین رات کو اور روزہ رکھتے ہین دن مین اور حکم کرتے ہین مطابق احکام شریعت کے اور منع کرتے ہین منہیات شرعیہ سے اور انمین رات کو اور شیر ہین دن مین اگر چوری کرتا ہی کوئی انمین تو اُسکے ہاتھ کاٹ ڈالتے ہین اور اگر زنا کرتا ہی کوئی تو سنگسار کرتے ہین اسکو اور نہین غالب ہوتی ہی خواہش اُنکی مرحق پر بلکہ حق اُنپر غالب ہی اور نہین مطمع اُنکے ضعیف ترین انمین کے یگانہ کی اطاعت کیے جاتے ہین وہ اپنے کلام مین اُنکے بیچ مین اگر وہ کھڑے ہوتے ہین تو سب کھڑے ہوتے ہین اگر وہ بیٹھ جاتے ہین تو سب بیٹھ جاتے ہین خواہش اُنکی قتل ہی اور باز رہنا اُنکا لڑائی سے اس وجہ سے ہی کہ بغاوت تمھارے اوپر ثابت ہو جبکہ تم ابتدا کروگے آنیوالی لڑائی مین پس کہا باہان نے کہ یہ قوم فتحمند اور غلبہ دیے گئے ہین غیر اُنکے مین نے ایک حیلہ اور مکر تجویز کیا ہی کہ عمل مین لاؤنگا اُنپر پس کہا تھمنی نے کہ اے بادشاہ کیا مکر ہی باہان نے کہا کہ آیا نہین کہا تو نے کہ وہ نہ لڑینگے جب تک کہ ہم اُنسے نہ لڑینگے تاکہ ہم باغی قرار دیدین اُنسے کہا باہان نے کہا کہ مین لڑائی کرونگا بلکہ طول دونگا معاملے کو اُنکے بیچ مین اور بعد اُسکے جا پڑونگا مین اُنپر بیخبری غفلت کے اور ہونگے وہ بیخبر اور نہ ہونگے وہ ہوشیار اور آمادہ سامان لڑائی کے اور بدون ہتھیار کے پس قریب ہی کہ فتحمند ہونگا مین اُنپر پھر باہان نے نکلکر کیا اپنے پاس ملوک اور ابطال قوم کو اور بنایا اُنکے واسطے نشان اور صلیبانکو یہان تک کہ بنایا اُسنے ایکسو ساٹھ صلیب اور ہر صلیب کے نیچے دس آدمی تھے پس پہلے صلیب اُسنے قنالر کے واسطے بنائی جو ہم مرتبہ اُسکا تھا اور حکم کیا اُسکو کہ مہینہ مین ٹھہرے پھر بنائی اُسنے ایک صلیب ریحانی کے واسطے اور ساتھ کیا اُسکے قوم سکسکہ اور اُنکو اور مقرر کیا اُسکا شاہ مسیرہ پر پھر بنائی اُسنے ایک صلیب اسطے جرجیر کے اور ہمراہ کیا اُسکے قوم ارمن اور رجبہ اور نوبہ اور روسیہ اور سقالبہ کو اور بنائی ایک صلیب بطریق کے بجانب قورس کے واسطے اوپر قوم افرنج اور ہر قلیہ اور قیاصرہ اور برغل اور دوقس کے اور بنائی ایک صلیب جبنین ایہم غسانی کے واسطے اور ساتھ کیا اُسکے عرب متنصرہ کو قوم عاملہ اور لخم اور جذام اور غسان اور ضبیعہ سے اور حکم کیا کہ وہ نہ ٹھہرے اور کہا اُس سے کہ تم عرب ہو اور دشمن بھی ہمارے عرب ہین اور روسے کہ نہین کاٹتا ہی مگر روسا پھر جدا کیا اُسنے گبروں کو اپنے لشکر کے پہلو مین تیس صفین کرکے اس طرح سے کہ نہین دیکھتی تھی پہلی صف کو پچھلی صف کو اور برابر آراستہ کرتا رہا لشکر کو یہان تک کہ صبح ہوئی اور فراغت پائی اُسنے آراستگی لشکر سے اور ترتیب کیا اُسنے طلایع اپنے لشکر کے پھر حکم کیا اپنا خیمہ کھڑا کرنے کا پس کھڑا کیا گیا خیمہ ایک بلند ٹیلے پر بجانب پرموک تاکہ دیکھے وہ وہان سے دونون لشکرونکو اور ٹھہرایا اُسنے اپنے دائین جانب مین ایکہزار سوار کو خاصان روم کہ وہ پورے تھے ہتھیار مین اور ایکہزار سوار اپنی بائین جانب مین جنکے لباس ریشم سرخ اور سونے کے تار و نسبے ہوئے تھے نہین دکھائی دیتا تھا جسم اُنکا مگر قلیل اُنکھونکی اور یہ لوگ ملوک صاحب تخت تھے پس حکم کیا اُنکو ہوشیار رہنے کا اور کہا اُنسے کہ مین نے اپنے اُن کا سو نہین عرب کے ساتھ مکر اور حیلہ کیا تاکہ اسواسطے کہ وہ لڑائی کے واسطے آراستہ نہین ہین اور تم تب اور آراستہ ہو اور جب طلوع کرے آفتاب اور دیکھو تم مسلمانونکو غیر آراستہ پس حملہ کرو ہر جگہ اور ہر طرف سے پس نہین وہ ہمارے لشکر مین مگر مثل سپید تیل کے بیچ پوست شتر سیاہ کے اسید بن علقمہ نے بیان کیا ہی کہ جب تحقیق کیا باہان نے

لشکر کو مین اپنے لشکر مین تھا اور اسکو اس کام سے کچھ آگہی نہ تھی پس جب صبح ہوئی اذانین کہین مؤذنون نے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور نماز پڑھی کے ساتھ لوگون نے اور وہ نہین جانتے تھے بانکے مکر اور فریب کو پس پڑھا انھون نے پہلی رکعت مین سورہ والفجر کو یہان تک کہ جب پڑھی انھون نے یہ آیت ان ربک لبالمرصاد پس پکار کر کہا مسلمانون سے ہاتف غیبی نے اور ان حالیکہ وہ نماز مین تھے یہ کلام مضمر تم بالقوم و یعنی کہ دہم شنیدہ ما اجری اللہ ہذہ الآیۃ علی لسان امیرکم الا البشارۃ لکم پس جب سنا مسلمانون نے آواز ہاتف کو تعجب کیا انھون نے پھر پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے دوسری رکعت مین والشمس وضحاہا اس آیت تک فدمدم علیہم ربہم بذنبہم فسواہا ولا یخاف عقبہا اور اسی وقت ہاتف غیبی نے یہ کہا تم المقال وصح الرجز بذہ علامۃ النصر پس جب فراغت پائی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے نماز سے کہا انھون نے مسلمانونسے کہ آیا سنی تمنے آواز ہاتف غیب کی انھون نے کہا کہ ہان سنا ہمنے وہ ایسا ایسا کہتا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہی خدا کی ہاتف مدد اور غلبہ اور پہونچنے مطلب کا ہی پس خوش ہو تم ساتھ مدد اللہ تعالے کے پس قسم ہی خدا کی کہ اللہ مدد اور غلبہ دیگا ہمکو نیز اور بھیجیگا اوپر شدت اور سختی عذاب کی جیسا کہ انار اتھا اللہ تعالے نے عذاب کو اگلے لوگون پر پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے گروہ مسلمانونکے جانو تم اس امر کو کہ مین نے ان کو خواب دیکھا جو دلالت کرتا ہی ہمارے غلبے کو اعدا پر اور شامل ہونے اعانت کے اللہ تعالی کی طرف سے پس دعا دیکر کہا مسلمانون نے کہ کیا خواب دیکھا تمنے انھون نے کہا کہ دیکھا مین نے کہ مین کھڑا ہون ساتھ دشمنان دین کے تا انکے گھیر لیا مجکو ایسے لوگون نے جو سفید کپڑے پہنے تھے کہ مثل انکے نہین دیکھا تھا مین نے اور چمک انکے نور کی ڈھانپ لیتی تھی بینا کی انکھونکو اور انکے سرون پر عمامے سبز اور انکے ہاتھون مین نشان زرد اور وہ سبز گھوڑون پر سوار تھے پس جب وہ صف بستہ ہوگئی گروہ میرے کہا انھون نے مجھسے لڑائے بڑھو تم اپنے دشمنون پر اور نہ ڈرو تم کہ تمھین غالب ہو اور اللہ تعالے مددگار تمھارا ہی اور بلایا انھون نے کچھ لوگونکو تم مین سے پس پلائی انکو شراب جو انکے کاسون مین تھی اور گویا مین دیکھتا ہون اپنے لشکر کو کہ داخل ہوا وہ لشکر روم مین پس جب دیکھا رومیون نے ہمکو ہمارے سامنے سے بھاگ نکلے وہ لوگ پس کہا مسلمانون نے کہ صالح اور نیک کرے اللہ تمکو اے سردار یہ بشارت ہی کہ ٹھنڈی کیا اللہ تعالے نے اسکے سبب سے تمھاری آنکھونکو اور اچھی بشارت دی تمکو پس اٹھ کھڑا ہوا ایک شخص قوم خولان سے اور کہا اسنے کہ صالح اور نیک کرے اللہ تعالے سردار کو مین نے بھی رات کو ایک خواب دیکھا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ نیک خواب دیکھا اور نیک ہوگا اگر چاہا اللہ تعالے نے کیا دیکھا ہی رحمت کرے اللہ تم پر اور ہمپر انھون نے کہا کہ دیکھا مین نے کہ گویا ہم نکلے ہین اپنے دشمن پر پس ملا انھون نے ہمپر لڑائی کو کہ اسی وقت ٹوٹ پڑین ہمپر آسمان سے سفید چڑیان جنکے پر سبز اور چنگل انکے مثل گرگس کے تھے پس وہ توڑتی تھین انکو مثل توڑنے چڑیون تیز چنگل کے پس جب تیزی کی طرف ہمارے آنے تو ایسا چنگل مارا انھون نے کہ ٹکڑے کر دیا اسکو پس خوش ہوئے مسلمان اس خواب سے اور کہا بعضون نے بعض سے کہ بشارت ہوگا کہ بتحقیق بخشش کر دیا اللہ تعالے نے اور غلبہ دیا تمکو اور تائید کی تمھاری ساتھ فرشتونکے کہ کرینگے وہ تمھارے ساتھ ہوکر جیسا کہ انھون نے تمھارے ساتھ بدر کے دن کیا تھا اور خوش ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اور کہا انھون نے کہ یہ اچھا خواب اور سچ ہی اور تعبیر اسکی مدد اور غلبہ ہی اور مین امید کرتا ہون اللہ تعالے سے واسطے تمکو عاقبت پر بہتر کار ونکے پس کہا ایک شخص نے ترجمہ مسلمانونسے کہ اے سردار کیا سبب ہی تمھارے توقف کرنے کا ان گبر [illegible]

ترجمہ بتحقیق یہ دعا ترجمہ قسم ہو السلام قوم اور فرمایا کہ کریگا مین جاری کیا اللہ تعالے بطور خوش خبری کے ترجمہ پس کہا کیا اللہ

دینے کے اور سنین بجز اسکے وہ ہمارے مقابلے سے مگر ارادے آپڑنے کے ہمپر کسی لشکر مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کیسی بات تم کہتے ہو
معلوم ہوتی ہے جو تم گمان کرتے ہو سعید بن قاعہ حمیری نے بیان کیا ہے کہ ہم لوگ کسی حال مین تھے کہ دفعۃً سنا ہمنے آواز دین اور چلانے کی کہ کلمہ
ہوئی تھین وہ ہمطرف سے پکارتی تھین لڑنے کو اور دوڑی چلے آتے تھے ہماری طرف کہ اور جانا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ فریب دیے گئے
اوپر پڑی ہین مسلمان لوگ نماز صبح مین پس اٹھ کھڑے ہوئے وہ اور اٹھ کھڑے ہوئے ہم لوگ اور اُس رات مین لگا ہیان لشکر مسلمانونکے سعید بن یزید بن
عمرو بن ہاشل العدوی تھے کہ دفعۃً آئے وہ ہماری طرف اور وہ پکارتے تھے کہ چلو چلو اے گروہ عرب کے یہان تک کہ آکر اٹھہرے وہ آگے ابو عبیدہ
بن الجراح کے اور انکے ساتھ کچھ لوگ عرب متنصرہ تھے پس کہا انھون نے کہ اے سردار بیشک باہان نے فریب کیا مسلمانونکے ساتھ بسبب
اپنے باز رہنے کے لڑائی سے اور اب اُسنے آراستہ و مرتب کی ہین صفین اپنے لشکر کی اور چلا ہی ہماری طرف بارادے آپڑنے کے ہمپر پورے سامان
جنگ اور بے ترتیب ہین اور یہ منصرہ آئے ہین ہمارے پاس بخواہش اسلام کے ڈرانے والے ہین ہمکو باہان کی سختی سے اور کہتے ہین وہ کہ باہان روانہ ہوا ہی
مع اپنے لشکر کے اور آتے ہین ہماری طرف حامی بطارقہ کے اور رائے انکی اس امر پر متفق ہوئی ہی کہ لڑے ہمسے ایک بادشاہ انکے بادشاہ ہونے
مع اپنے لشکر ہمراہی کے ایکدن اور یہ صورت سخت ترین لڑائیونکی ہے اور دیکھا مسلمانون نے نشانہاے قوم کو کہ فریب ہوئے ہین اور صلیبان
تردیک آئی ہین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کہا انھون نے کہ کہان ہین یا سلیمان
خالد بن الولید پس آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے آئے کہ تم اپنی کام کے واسطے ہوئے یا سلیمان جاؤ اور نکلو
ساتھ دلیر اور بہادر مسلمانونکے اور بازر کھو قوم دشمنونکو اہل و عیال تک آنے سے تا انیکہ پونگی صفین آراستہ ہو جاوین اور درست کر لیوین
وہ اپنے آلات حرب کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ تمھارا کہنا بخوشی منظور ہی اور پکار کر کہا خالد بن الولید نے کہ کہان ہین ہاشم مرقال کہان ہین
زبیر بن العوام کہان ہین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کہان ہین فضل بن عباس کہان ہین یزید بن ابی سفیان کہان ہین ربیعہ
بن عامر کہان ہین میسرہ بن مسروق العبسی کہان ہین میسرہ بن خیثمہ کہان ہین عبد اللہ بن انیس الجہنی کہان ہین صخر بن حرب الاموی کہان
ہین عمارہ سدوسی کہان ہین سلامہ بن النعم العدوی کہان ہین مقداد بن اسود کندی کہان ہین ابو ذر غفاری کہان ہین عمرو بن
سعد یگر المزنی کہان ہین عمار بن یاسر عبسی کہان ہین ضرار بن الازور کہان ہین عمر بن الخطاب کہان ہین ابان بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم
اجمعین اور اسی طرح خالد بن الولید بلاتے تھے ایک کو بعد ایک کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان لوگونکو جو موجود ہوئے تھے انکے
ساتھ سخت لڑائیون مین یہان تک کہ بلایا انھون نے پانچ سو سوار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ہر ایک انمین کا بذات خود ایک لشکر تھا
جو کہ اللہ تعالی کی راہ مین لڑتا تھا پس آئے وہ سبکے سب خالد بن الولید کے پاس اور نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ پانچ سو سوارکے اور
اور استقبال کیا انھون نے لشکر مشرکین کا اپنے نیزونکی نوکون سے اور مشغول ہوئی لڑائی آپس مین اور مشغول رہے ابو عبیدہ بن الجراح
ترتیب صفوف اور درستگی لشکر مین اور آئے ابو سفیان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا اُسنے کہ اے سردار حکم کرو تم عورتونکو کہ چڑھ جاوین
وہ اس ٹیلے پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ابھی رہنے دو تجویز کی ہے راوی نے کہا ہے کہ حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے عورتونکو پس چڑھ
گئین وہ ٹیلے پر اور بچایا انھون نے اپنی جان کو اور انکے ساتھ [illegible]

جو بین حمیونکی اور تیمر دنکو اپنے سامنے رکھو اور ثابت قدم رہو تم مسلمانونکو لڑائی پر پس اگر فتح اور غلبہ تمہارے واسطے ہو پس ہو تم جسطرح پر کہ ہو
اور اگر بھاگتے ہوئے دیکھو تم کسی مسلمانکو پس مارو تم اُنکے منھون مین چوبین اور تیمر دنکو اور دکھاؤ تم اُنکی اولاد کو اور کہو اُنسے کہ لڑو تم اپنے
گھر بار اور اولاد اور اسلام کے واسطے پس کہا عمرو بن نے کہ اے سردار خوش رہو تم اس امر پر جو کہ آسان دکھائی دیا ہی تمکو واقدی رحمۃ اللہ
بیان کیا ہی کہ جب پناہ مین کر دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے عورتون کو ٹیلے پر متوجہ ہوے وہ واسطے ترتیب لشکر کے اور دوڑے
لوگ لڑائی کی طرف بعد از نیکہ آراستہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو میمنہ اور میسرہ اور قلب اور دونون بازو پر اور آگے کیا صاحب نشانونکو اور
مقرر کیا مہاجرین اور انصار کو قلب مین اور ظاہر کیا مسلمانون نے سامان اور ہتھیارونکو اور گرد انمین اپنے لشکر مین تین صفین پہلی
صف مین تیر انداز لوگ اہل مین سے تھے اور ایک صف مین ڈھال تلوار والے لوگ اور ایک صف مین صاحب تیر و اسپان و سامان تھے
اور تقسیم کیا سوارونکو تین فرقون پر پس اُسکی تین صفین کین اور مقرر کیا اُسپر تین شخص کو شہسوار ان مسلمین سے کہ ایک اُنمین کے عیاض
بن حرملہ خاری اور دوسرے سلمہ بن سیف الیربوعی اور تیسرے قعقاع بن عمرو التمیمی تھے اور ٹھہرے مسلمان اُنکے نشانونکے نیچے اور
ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح اپنے اُس نشان کے نیچے جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے وقت روانگی کے جانب ملک شام کے اُنکے واسطے بنایا تھا
اور وہ زرد نشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا جو غزوہ خیبر مین ہمراہ تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ خالد بن الولید کے ساتھ
رایۃ العقاب تھا اور وہ سیاہ رنگ تھا اور پیدل لوگون پر شرحبیل بن حسنہ اور بازوے میمنہ پر یزید بن ابی سفیان اور بازوے میسرہ پر
قیس بن ہبیرہ مقرر تھے پس جب آراستہ ہو گئین صفین چلے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ صفونکے بیچ مین اور وہ ترغیب دیتے تھے مسلمانونکو
لڑائی پر اور کہتے تھے کہ اگر مدد دوگے تم اللہ تعالی کو مدد دیگا وہ تمکو اور ملازم پکڑو قصہ نجات دینے والا رنج سے اور پسندیدہ پروردگار اور دفع
کرنے والا دشمن کا ہی پس دور کرو تم اپنی صفون کو اور نہ توڑو اپنی ترتیبونکو اور نہ چلو تم ایک قدم مگر یہ کہ یاد کرو تم اللہ غالب اور بزرگ کو
اور نہ آغاز کرو تم لڑائی کو یہان تک کہ ابتدا کرین وہ تم اور راست کرو تم تیرونکو اور چھپاؤ تم اپنے کو ساتھ ڈھالونکے اور ملازم کرو تم
خاموشی کا مگر اللہ غالب اور بزرگ کے یاد کرنے مین اور کوئی نئی بات نہ کرو یہان تک کہ حکم دون مین تمکو اسکے کرنے کا پھر گیا وہ
قلب فوج کی طرف اور ٹھہرے ایمن پھر نکلے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ دران حالیکہ وہ ترغیب دیتے تھے لوگونکو اور یہ کہتے تھے یا اہل الدین
و یا انصار الہدی و الحق علوا ان رحمۃ اللہ تعالی لا تنال الا بالعمل و النیۃ و لا تدرک بالمعصیۃ و التمنی بغیر عمل مرضی و لا یدخل الجنۃ الا
بالاعمال الصالحۃ مع رحمۃ اللہ عز و جل و الا یوتی اللہ رحمتہ و مغفرتہ الواسعۃ الا المصالحین و الصدقین ثم تسمعوا قول اللہ عز و جل و عد
اللہ الذین امنوا منکم و عملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم و لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم و لیبدلنھم
من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا و من کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون و تسمعوا محکم اللہ من اللہ تعالی ان
یریکم اللہ منہم من عددکم و انتم فی قبضتہ و لیس لکم بلد من دونہ اور پھر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مسلمانون سے
ایسا ہی کچھ کہتے تھے یہان تک کہ پھرے وہ اپنی قوم کی طرف اور نکلے بعد اُنکے سہیل بن عمرو کہ چلتے تھے صفون کے
بیچ مین اور نصیحت کرتے تھے مثل نصیحت معاذ بن جبل کے اور پھرے وہ اپنی قوم کی طرف اور نکلے بعد اُنکے ابو سفیان بن حرب پس گھومے وہ

صفون کے بیچ مین اور وہ پورے تھے ہتھیار وںمین سوار تھے اپنے گھوڑے پر اور نصیحت کرتے اور کہتے تھے یا معاشر القاس
انتم العرب الکرام السادۃ العظام وقد صبحتم فی دیار لا علاج منقطعین عن الاہل والوطن واللہ لا ینجیکم منہم الیوم الا الطعن
والضرب تبلغون بذلک اربکم وسمالون انفوسہن ربکم واعلموا ان الصبر فی مواطن البأس مما یفرج اللہ بہ الہم ویمحی بہ الغم
فاصدقوہم القتال فان النصر ینزل مع الصبر فان صبرتم ملکتم امضاءہم وبلادہم واستعبدتم نساءہم وابناءہم فان ولیتم
فلیس بین ایدیکم الا سفافذ ولا تقطع الا بالزاد الکثیر والماء الفری وہؤلاء یرجعون الی دور وقصور فاتبعوا یسوقکم
وجاہدوا فی اللہ حق جہادہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون پھر نکلے ابوسفیان صفون کے بیچ سے اور آئے عورتونکے پاس
اور بڑے ٹیلے پر تھین اور انمین مہاجرات اور بیٹیان انصار کی تھین اور وہ اولاد انکی انکے ساتھ تھی پس کہا ابوسفیان نے
انکے یہ کلمات ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال النساء ناقصات عقل ودین فکن ممن حفظن دیانتہن وقلن
ذلک البتہ وحرضن ازواجکن علی القتال ومن رجع منہم منہزما فاحصین وجہہ بالحجارۃ وآخرین خواصرہ بالعمد والسہن
اطفالکن حتی یرجع راوی نے بیان کیا ہی کہ ٹھہرین عورتین آمادہ ہوکر اور وہ باندھنے والی تھین دونو ںکو سر اور کمر مین اور
پڑھنے والی تھین اشعار رجز کو اور پھرے ابوسفیان اپنی جگہ پر اور وہ کہتے تھے یہ کلمات یا معاشر المسلمین قد حضر ماترون
وہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امامکم والشیطن والنار وراءکم اور بعد اسکے آکر کھڑے ہوے وہ اپنی جگہ پر اور نہین بے نیا
کیا مکر وفریب بابان نے کسی چیز کو اور پھرے رومی اپنے پیچھے کو جسوقت دیکھا انھون نے خالد بن الولید کو آتے ہوے بجیت
پانچ سو سوار کے پس تجاوز کیا انھون نے اس وجہ سے اور پھر گئے وہ پس جب برابر ہوئین صفین اور آراستہ کیا مسلمانون نے اپنے
لشکر کو چلاکر کہا بابان نے رومیونسے کہ کس چیز نے توقف مین رکھا ہی تمکو مسلمانونکی لڑائی سے پھر تم انکی طرف پس پھرے رومی بجا
مسلمانونکے اور دیکھا خالد بن الولید نے بڑے اور بہت لشکر کو رومیونسے اور تلوارین چمکتی تھین اور علیحدہ ہوگئے تھے
زمرہ رومیونسے تیس ہزار آدمی انکے بڑے مرتبے والونسے اور کہودی گئین تھین انکے واسطے خندقین اور آترے تھے
وہ انمین اور باندھا تھا انھون نے اپنے پیرون کو زنجیرونسے اور ملے تھے ہر دس آدمی ایک زنجیر مین بغرض حفاظت
کے اور اس غایت سے کہ نہ بھاگین وہ اور قسم کھائی تھی انھون نے مسیح بن مریم اور صلیب اعظم اور قسون اور
راہبون اور چار دن کنیسون کی اس امر پر کہ نہ دور ہونگے وہ اپنی جگہون سے یا مار ڈالے جاوینگے وہ پس جب دیکھا خالد بن
الولید نے انکے کام کو کہا انھون نے آنے جوانکے گرد تھے لشکر زحف سے کہ قریب ہی کہ یہ دن بہت سخت اور بڑا ہوگا
پھر کہا انھون نے اللہم اید المسلمین بالنصر وافراغ علیہم الصبر پھر آئے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا آنے
کہ اے سردار بہ تحقیق قوم ملے اور نزدیک ہین اپسمین ساتھ زنجیرون کے اور روانہ ہوے ہین وہ ہماری طرف
ساتھ شمشیرہاے برآن کے اور قریب ہی کہ ہووے یہ دن بڑا اور سخت پس آئے ابو عبیدہ بن الجراح مسلمانونکے
پاس اور کہا کہ قوم رومیون کی بتعداد کثیر ہی اور نہ نجات دیگا مگر صبر کرنا پھر کہا انھون نے خالد بن الولید سے

کہ تمھاری کیا رائے ہی اے ابا سلیمان پس کہا خالد بن الولید نے کہ جانو تم اس امر کو کہ بہان نے آگے کیا ہی حمایت کنندگان اپنے
سپاہیون کو اپنے لشکر کے اور صف بندی کی ہی انکی بمقابلے مسلمانون کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ
بہان نے اپنے آگے کیا ستھار دسیونسے ان لوگونکو جنکی شجاعت اور دانشمندی اور ثابت قدمی مشہور تھی ایک لاکھ پس جب دیکھا خالد بن
الولید نے انکو جانا انھون نے کہ وہ لوگ اہل شدت ہین پس کہا انھون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ میری رائے یہ ہی کہ ٹھہرو تم اپنی
اس جگہ پر جہان تم ہو سعید بن زید کو اور ٹھہرو تم انکی پشت پر محاذی انکے جمعیت دو سو یا تین سو مسلمانونکے اپنے حامیونسے پس جب
جائینگے مسلمان اس امر کو کہ تم انکے پیچھے ہو شرم کرینگے وہ اللہ پاک سے پھر تمسے پس نہ بھاگینگے وہ پس قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے مشورہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا اور بلایا سعید بن زید بن عمر بن نفیل کو اور یہ سعید منجملہ ان دس مسلمانونکے
ہین جنسے رضامندی اپنی ارشاد فرمائی ہی اللہ تعالے نے اس آیت مین لقد رضی اللہ عن المومنین آخر تک پس ٹھہرایا انکو اپنی
جگہ پر پھر منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک سو سوار کو شہسواران یمن سے اور انمین کچھ لوگ مہاجرین سے تھے اور
ٹھہرے انکو لیکر پیچھے صف کے محاذی سعید بن زید کے رومی نے ورقہ بن مہلہل التنوخی سے جو یرموک کی لڑائی مین نشان بردار
ابو عبیدہ بن الجراح کے تھے روایت کی ہی کہا ورقہ نے کہ پہلے جو نکلا لڑائی کو مسلمانونکے لشکر سے وہ ایک شخص قوم ازد سے کم سن تھا
پس کہا اس شخص نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار مین چاہتا ہون کہ تسکین دون اور سیراب کرون اپنے دلکو اور جہاد کرون
اپنے اور اسلام کے دشمن کا اور خرچ کرون مین اپنی جانکو اللہ تعالی کی راہ مین شاید دیجاوے مجکو شہادت پس یا اجازت دیتے ہو تم
مجکو اس بارے مین اور اگر کوئی تمھارا مطلب و حاجت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو پس آگاہ کرو تم مجکو اسسے پس رائے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا اقرار محمد نبی السلام و خیرہ انا وجدنا ما وعدنا ربنا حقا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پھر ازدی
نے اپنے گھوڑے کے سر کو اور حملہ کیا بارادہ لڑائی کے پس نکلا انکے مقابلے مین ایک گبر کفار روم سے پورا قد و قامت کا سبز
گھوڑے پر پس جب دیکھا اسکو ازدی نے چلے اسکی طرف اور یہ تحقیق قید کیا تھا انھون نے اپنی جانکو اللہ تعالی کی راہ مین پس جب
نزدیک ہوئے پڑھا انھون نے شعر رجز انکا اور حملہ کیا ہر ایک نے ان دونو نے اپنے ساتھی پر پس جلدی کی ازدی نے رومی پر اور نیزہ مارا
اسکے اور گرا دیا اسکو زمین پر بیہوش اور لے لیا اسباب اور گھوڑا اسکا اور سپر دکیا یہ سب ایک مرد کو اپنی قوم سے پھر پلٹے وہ میدان
کی طرف اور بلایا لڑنے والے کو پس نکلا انکے مقابلے مین دوسرا رومی پس مار ڈالا اسکو اور نکلا تیسرا اور چوتھا یہان تک کہ قتل کیا
انھون نے چار رومیونکو پس نکلا انکے مقابلے مین پانچوان رومی اور شہید کیا اسنے ازدی کو رحمت کرے اللہ تعالے اسپر پس شمار
ہوے قوم ازد سبب مارے جانے اپنے ساتھی کے اور نزدیک ہوے وہ رومیونکی صفونسے پس اسی وقت آگے بڑھے رومی اور چلے مثل
پھیلی ہوئی ٹیڑی کے یہان تک کہ نزدیک ہوا ایک کنارہ انکا میمنہ مسلمین سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
کہ بہ تحقیق دشمنان خدا اور تمھارے آمادہ حملہ کے ہین اور جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالے تمھارے ساتھ ہی پس قائم رکھو تم اپنے تئین ساتھ
صبر و راستی اور ملاقی اور شامل ہونے مدد کے اللہ تعالے کے پاس سے پھر دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے گوشہ چشم سے

آسمانکی طرف اور دعا مانگی انھون نے اللھم ایاک نعبد وایاک نستعین ولک نوحد ولا نشرک بک شیئا وان ھولا الکفرون بک وبایاک ویوحدون
لک ولدارلھما النصر نا علیھم یا من قال فی کتابہ واعتصموا باللہ ھو مولکم فنعم المولی ونعم النصیر اللھم زلزل اقدامھم واربعب قلوبھم و
انزل علینا السکینۃ والھمنا کلمۃ التقوی واسئلک یا من لا تنجاف السبیل اسی حال مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ یہ دعا کر رہے تھے کہ دفعۃً حملہ کیا رومیون نے میمنہ مسلمین پر اور انمین قوم ازد اور مذحج اور حضرموت اور حمیر اور خولان تھی
پس ایک ہی حملہ کیا انپر رومیون نے پس صبر کیا مسلمانون نے انکے مقابلے مین اور سخت لڑائی لڑے وہ اور بہت اچھی ثابت
قدمی کی پس حملہ کیا انپر دوسرے لشکر رومیون نے پس بڑا صبر کیا مسلمانون نے انکے مقابلے مین اور حملہ کیا تیسرے لشکر نے انپر پس ہٹے مسلمان
میمنہ سے اور چھوڑ دیا ایک گروہ نے لوگون سے جگہ کو اور پھرے وہ اپنے لشکر کی طرف اور بہت اچھی ثابت قدمی کی ایک گروہ نے
اور رہے وہ رومیون سے اپنے نشانونکے نیچے اور خالی کر دیا اپنی جگہ کو قوم زبید نے اسی وقت اور وہ میمنہ مین تھے پس دوڑے
انمین سے عمرو بن معدیکرب الزبیدی رضی اللہ عنہ اور وہ سردار تھے قوم زبید پر اور قوم زبید انکی تعظیم کرتی تھی بسبب انکی
شجاعت کے جو زمانہ جاہلیت اور اسلام مین تھی اور یرموک کی لڑائی تک عمر انکی اکیسو برس کی ہو چکی تھی مگر یہ آمادہ
کیا تھا انکو شجاعت نے پس جب دیکھا انھون نے اپنی قوم کی طرف کہ چھوڑ دیا ہی جگہ کو چلا کر کہا انھون نے یا آل زبید یا آل زبید
تفرون من الاعدا رتفرون من شرب کوس الردی ترضون لانفسکم بالعار والذلۃ فما ھذہ الاترعاج من کلاب
لا علاج ما عملتم ان اللہ مطلع علی المجاھدین الصابرین فاذا نظر الیھم قد لزموا الصبر فی مرضاتہ وثبتوا لقضائہ ولھم
بنصرہ وایدھم بصبرہ فاین تھربون من الجنۃ ارضیتم بالعار وغضب الجبار پس جب سنا قوم زبید نے کلام اپنے
سردار عمرو بن معدیکرب الزبیدی یا حجاج بن عبد یغوث کا علے اختلاف الروایات پھرے وہ اپنی جگہ کی طرف مثل پھرنے
بکری وغیرہ جانورونکے اپنے بچون کی طرف اور یکجا ہوے گرد عمرو بن معدیکرب الزبیدی کے اور وہ پانچ سو سوار تھے
اور شدت کی انھون نے رومیون پر اور حملہ کیا انکے ساتھ قوم حمیر اور حضرموت اور خولان نے اور حملہ کیا ان سب نے بالاتفاق
رومیون پر بہت سخت حملہ پس ہٹ گئے اور دور ہوے رومی اپنی جگہ سے اور حملہ کیا قوم دوس نے مشرکین پر ساتھ
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پس جنبش دی ابو ہریرہ نے اپنے نشان کو اور ترغیب دلاتے تھے وہ اپنی قوم کو لڑائی پر اور نصیحت
کرتے تھے وہ اس کلام سے یا ایھا الناس سارعوا الی معانقۃ حور العین وجوار رب العالمین فی جنات النعیم وما من
موطن احب الی اللہ من ھذہ المواطن الا دان الصابرین فضلھم اللہ علی غیرھم الذین لم یشھدوا مشھدھم پس جب سنا
دوس نے انکے کلام کو گرد ہوے انکے اور حملہ کیا رومیون پر اور گھیر لیا انکو جیسا کہ گھیر لیتی ہی چکی اور ہجوم کیا جماعت رومیون
نے میمنہ مسلمین پر پس چلایا اور ہٹایا انکو یہانتک قلب کے پس بہت اچھا صبر کیا مسلمانون نے انکے مقابلے مین اور جلدی پہونچا
انپر دوسرا لشکر رومیون کا پس شکست اٹھائی لشکر میمنہ مسلمانون نے اور انخالیکہ وہ اپنے پیچھے پھرنے والے تھے اور گھوڑے پھیرنے تھے
اپنی دونونکی طرف اور نکلا لشکر میمنہ کا درانحالیکہ چھوڑنے والا تھا اپنی جگہ کو مثل بکری جگہ چھوڑنے والی کے شیر کے آگے سے اور دیکھا

اسلامی ویب لائبریری ... ہمارا مقصد ... دعا کی درخواست ... ویب سائٹ ... فیس بک پیج ... یوٹیوب چینل ... ہماری ٹیم ... شکریہ

سلہ ہر جمعہ اے لوگو جلدی کرو ہم بجانب ملتے حور العین کے اور ہمسائگی پروردگار عالمین کے بہشت مین اور نہین ہے کوئی جگہ دوست تر اللہ کے نزدیک ایسی جگہون سے آگاہ ہو کر تحقیق

عورتون نے شکست اٹھائی ہوئے گروہ مسلمانونکو پس پکار کر کہا عورتو تم نے آپسمین کہا ہے بیٹیان عورات عرب کی او تم مردونکو اور پھیرو اور باز
رکھو شکست اٹھانے سے سعیدہ بنت عاصم خولانی نے بیان کیا ہی کہ تھی مین سب عورتونمین اُس دن ٹیلے پر پس جب چھوڑ دیا اپنی جگہ کو
میمنہ مسلمانون نے آواز دی ہمکو غفیرہ بنت غفار نے کہا اے عورات عربیہ تو تم مردونکو اور اٹھالو اپنی اولاد کو اپنے ہاتھونمین اور استقبال
کرو تم ساتھ پکارنے اور ترغیب دلانے کے راوی نے بیان کیا ہی آگے پڑھین عورتین دران حالیکہ تیر مارتی تھین وہ گھوڑونکی منہ پر اور
عیاض بن سنابہ کی بیٹی پکار کر کہتی تھین کہ برا اور زبون کرے اللہ تعالے سخت اُس مرد کا جو بھاگے اپنی زوجہ سے اور سب عورتین اپنے شوہرونسے کہتی تھین
کہ تم ہمارے شوہر نہین ہو اگر نہ بچاؤگے تم ہمکو گبر دستے عیاض بن سہیل بن سعید الطائی نے بیان کیا ہی کہ خولہ بنت الازور او خولہ بنت العلیہ
الانصاریہ اور کعوب بنت مالک بن عاصم اور سلمی بنت ہاشم اور نعم بنت قناص اور ہند بنت عتبہ بن ربیعہ اور لبنی بنت الحرث الحمیریہ آگے سب
عورتونکے تھین اور عود باجے اُنکے ساتھ تھے اور وہ اشعار نصیحت آمیز نسبت مسلمانونکے پڑھتی تھین اور برابر ترغیب دلاتی تھین وہ لڑائی
پر پس پھیر مسلمان شکست اٹھانے والے بہت سخت پھر ناوقت سننے ترغیب دہی عورتونکے اور زکیلین ہند بنت عتبہ اور اُنکے ہاتھ مین عود تھا
اور اُنکے پیچھے عورتین مہاجرات تھین اور ہند پڑھتی تھین وہ اشعار جو بروز جنگ احد اُنھون نے پڑھے تھے پھر استقبال کیا ہندنے گروہ مسلمانونکا
پس دیکھا اُنکو بھاگتے ہوئے پس آواز دیکر کہا اُنسے کہ کہان بھاگتے ہو تم اللہ تعالے اور اُسکی بہشت سے اور وہ سامنے ہی کھارے اور دیکھا ہندنے اپنے شوہر
ابوسفیان کو بھاگتے ہوئے پس مارا اُنکے گھوڑے کے منہ کو چوب خیمے سے اور کہا کہان جاؤگے تم اے بیٹے صخر کے پھر تم لڑائی کی طرف اور خرچ کرو تم
اپنی جانکو یہان تک کہ خالص اور پاک کرے اللہ تعالے تمکو اُس چیز سے جو گذری ہی تمھاری ترغیب دہی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس پھیر
ابوسفیان جب سنا اُنھون نے کلام ہند کا اور پھیرے مسلمان اُنکی ہمراہی مین اور دیکھا مین نے عورتونکو کہ حملہ کیا عورتونے ابوسفیان کی معیت مین پس
دیکھا مین نے عورتونکو کہ سبقت کرتی تھین وہ مسلمانونپر اور وہ گھوڑونکے منہ پر تھین اور دیکھا مین نے ایک عورت کو کہ وہ لڑتی تھی ایک بڑے گبر سے جو اپنے
گھوڑے پر سوار تھا پس جا ملی وہ عورت اُسکے پس پہنین جا ہوئی وہ اُس گبر سے یہان تک کہ اوندھا کر دیا اُسکو گھوڑے سے پھر ڈالا اُسکو اور وہ کہتی تھی کہ میں
عمرو اللہ کے ہین زبیر نے بیان کیا ہی کہ سخت حملہ کیا مسلمانونے دران حالیکہ نہین مطلوب تھی اُنکو اُس حملے مین سوائے خاندی اللہ غالب اور بزرگ اور رضا مند
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بہت سخت لڑائی لڑی قوم نے بالتفاق ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہان تک کہ ظاہر ہوا ئین قتل پس کام آدمی
ائمین سے ایک جماعت کثیر اسواسطے کہ اُنھون نے صدمہ اُٹھایا تھا اپنی جانون پر پس شہید ہوئے ائمین سے اسقدر کہ نہین شہید ہوئے سفدر انکے سوا
اور قبیلہ نے سعید بن عمرو بن نفیل نے بیان کیا ہی کہ مسلمانونکے سمینہ مین ایسی سخت لڑائی تھی کہ ابھی ہم شکست کھاتے تھے اور کبھی پھر
لڑائی کی طرف اور کبھی صبر کرتے تھے اور کبھی بھپرتے تھے اور دیکھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے لشکر میمنہ کو کہ پہونچ گیا ہی قلب لشکر
تک پس پکارا اُنھون نے اپنے ہمراہیونکو اور متوجہ ہوئے اُنکی طرف چھ ہزار آدمی کی جماعت سے اور تکبیر کہا اور حملہ کیا رومیون پر
پس بڑا قتل اور خرچ کیا ائمین یہان تک کہ دور کر دیا دشمنان خدا کو میمنہ اور قلب سے اور پھیر دیا اُنکو اُنکی پشت کی طرف پھیر چلے
وہ یہان تک کہ پھیرا اُنھون نے میمنہ اور قلب کو اپنی جگہونپر اور ٹھہرے خالد بن الولید آگے اُنکے اس حال مین کہ دور کرتے اور بھگاتے
تھے وہ اُس شخص کو جو رومیون نے مسلمانونکے نزدیک تھا پس بڑی شکست اُٹھائی رومیون نے خالد بن الولید کے آگے سے اور دیکھا

خالد بن

خالد بن الولید نے اُنکے شہسوار دنکو پس پکار کر کہا اُنھوں نے کہ اے سلام دریا کے لوگ اور اے پڑھنے والے قرآن کے اور اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتحقیق واقع ہوئی قوم روم مین شکست پس باقی ہی اُنکے نزدیک کوئی شخص مضبوط اور اڑنے والا مگر اسقدر کہ دیکھا تمنے اور بتحقیق توڑ دیا اللہ تعالیٰ نے اُنکی پیٹھ پس پھیرو تم اُنپر حملے کو اور شدت کرو اُنپر رحمت کرے اللہ تعالیٰ پس قسم ہی اُسکی جسکے ہاتھ مین خالد کی جان ہی کہ مین امید رکھتا ہون کہ دیدے اللہ تعالیٰ تمکو غلبہ اُنکے بازو پر پس کہا اُنسے مسلمانون نے سر جرات سے کہ حملہ کرو تم اے خالد بن الولید یا حملہ کرین ہم تمھارے ساتھ پس نکال لیا خالد بن الولید نے اپنی تلوار کو اور حملہ کیا باتفاق اپنے ہمراہیونکے عبد الرحمن بن حمید الحمی نے بیان کیا ہی کہ مین اُن لوگون مین تھا جنھون نے خالد بن الولید کے ساتھ حملہ کیا تھا پس قسم ہی خدا کی کہ جا چھوڑ دی رومیون نے ہمارے سامنے سے اور بھاگے وہ مثل بھاگنے بکری کے شیر کے للکارنے سے اور تعاقب کیا اُنکا مسلمانون نے پس واقع ہوا حملہ روم کے میمنہ پر پس بُری طرح سے جگہ کو چھوڑ دیا اُنھون نے اور وہ لوگ جو جگہ مین تھے پس نہین چھوڑا اُنھون نے اپنی جگہ کو دران حالیکہ چلاتے تھے وہ تیر وناکا اور وہ رکاہبان قوم کے تھے اور خالد بن الولید ہمارے آگے تھے حملہ مین اور ہم اُنکے پیچھے تھے اور ہمارا شعار اُس حملے مین یہ تھا یا محمداہ یا منصور اجب اجب پس خالد بن الولید برابر حملہ کرتے تھے یہان تک کہ پہونچے وہ دریجان تک اور وہ کھڑا تھا اپنی اُس جگہ جہان بابان نے اُسکو کھڑا کر دیا تھا اور اُسکے ساتھ صلیب جواہر کی اور ساتھی اُسکے منتظر حملے کے تھے اُسکی معیت مین پس جب پہونچا لشکر مسلمانون کا اُس جگہ تک جہان دریجان تھا کہا اُسکے بطارقہ نے اُس سے کہ اے بادشاہ آیا نہین حملہ کرتا ہی تو کہ حملہ کرین ہم اُسکے ساتھ یا پیچھے کو پھرین ہم کہ مل گیا ہی ہم مین لشکر عرب کا پس کہا اُسنے اپنے ساتھیون سے کہ جانو تم اس امر کو کہ مین بڑون کا دیکھنا اور اُسمین حاضر ہونا نہین چاہتا ہون اور بادشاہ نے مجھکو اس جگہ ٹھہرایا ہی اور مین برا جانتا ہون یہان کے ٹھہرنے کو مگر لپیٹ دو تم میرے منھ اور سر کو اس کپڑے مین تاکہ نہ دیکھون مین لڑائی کو پس لپیٹ دیا اُنھون نے اُسکے چہرے کو ایک ریشمی کپڑے مین اور لوگ لڑتے تھے یہان تک کہ بھاگے رومی مسلمانونکے سامنے سے اور پہونچے وہ دریجان کے پاس اور چہرہ اُسکا لپیٹا گیا تھا کپڑے مین پس حملہ کیا اُسپر ضرار بن الازور نے اور یار ہونے والا نیزہ مار اُسکے اور ڈالا اُسکو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اچھا معاملہ کیا اللہ تعالیٰ کا مسلمانونکے ساتھ یہ ہوا کہ جرجیر اور قناطر نے باہمدیگر اختلاف اور جھگڑا کیا اور جرجیر میمنہ مین تھا ساتھ قوم ارمن کے اور قناطر میسرہ مین تھا جرجیر نے قناطر سے کہا کہ حملہ کر تو عرب پر یہ کیا تیرا توقف ہی حملے مین پس قناطر نے کہا کہ آیا تو مجکو حکم حملے کا دیتا ہی جرجیر نے کہا ہان اور کیونکر مین تجھپر حکم نہ کرون آیا مین تجھپر سردار نہین ہون قناطر نے کہا کہ تو جھوٹا ہی تو ایک سردار ہی مین دو سردار ہون اور میرا مرتبہ تجھپر حکم زیادہ ہی اور تو مامور ہی میری اطاعت کا پس اختلاف کیا اُن دونون نے اور خشمناک ہوا جرجیر گفتگوے قناطر سے پس سخت حملہ کیا اُسنے مسلمانون پر اور تھا حملہ اُسکا کنانہ اور قیس اور خثعم اور جذام اور قضاعہ اور عاملہ اور غسان پر اور یہ لوگ اُس دن درمیان لشکر میسرہ اور قلب مسلمانونکے تھے اور دور کر دیا رومیون نے مسلمانونکو اُنکی جگہ سے یہان تک کہ دور ہو گیا لشکر میسرہ مسلمانون کا اپنی صفون کی جگہ سے اور تنہا رہ گئے اُنمین سے مگر مالک نشانونکے پس لڑے وہ اور جو اُنکے نزدیک تھے بہت سخت لڑائی اور پیچھا کیا رومیون نے اُن مسلمانون کا جنھون نے شکست اُٹھائی تھی یہان تک کہ داخل ہوئے اُنکے ساتھ اُنکے لشکر تک پس آگے آئین اُنکی عورتین ساتھ چوبہائے خیمونکے کہ اُنکی پشتون

فتح دریجان و قتل جرجیر

قناطر کا بھاگنا اور بکیر کا مارا جانا

گھوڑونکے منھوپنین اور چلاتی تھین اُنپر پھر دنکو اور پکار کر کہتی تھین اُنسے کہان تک شکست اُٹھاکر اور چھوڑ کر جاؤگے لوگ سلام کہان اور بہنون اور لڑکے اور لڑکیون کو آیا ارادہ اُنکے سپرد کرنے کا گبر دنکو رکھتے ہو تم منہال رومی نے بیان کیا ہی کہ مین بقسم کہتا ہون کہ آسمانیہ عورتین ہمپر سخت اور شدید تھین رومیونسے پس سخت پھرنا پھرے مسلمان ہزیمت سے اور پکارا بعضون نے بعض کو اور وصیت کی آپسمین یکدیگر ہبانی کرنے صبر کی اور پھرے وہ رومیون پر سخت پھرنا اور قثامہ بن الکنانی آگے مسلمانونکے تھے دران حالیکہ مارتے تھے وہ مشرکین کے منھ کو کبھی تلوار سے اور کبھی نیزے سے یہان تک کہ ٹوٹ گئے تین نیزے اُنکے اور وہ اشعار رجز پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پھر حملہ کیا قثامہ نے یہان تک کہ ٹوٹ گئین دو تلوارین اُنکی اور جب کوئی تلوار یا نیزہ ٹوٹ جاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ کون شخص بعاریت دیگا مجکو تلوار یا نیزہ اللہ کی راہ مین اور بدلا دنیا اُسکا اللہ کے اوپر ہی پھر پکار کر کہا اُنھون نے اے گروہ قیس کے لوگ حصہ اپنا ثواب اور مزدوری سے اور صبر دنیا مین بزرگی ہی اور آخرت مین رحمت اور فضیلت ہی فاصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون پس قبول کیا اُنکے کلام کو اُنکی قوم نے اور خوش ہوئے وہ اُنکی ہمراہی مین لڑنے کو قثامہ نے بیان کیا ہی کہ نہین دیکھا تھا مین نے مثل حملہ قثاطر اور اُسکی قوم کے کہ ملا دیا تھا اُنھون نے ہمارے بعض کو بعض سے اور پھرے خالد بن الولید اپنے حملے سے بجمعیت دہ ہزار کے اور دیکھا اُنھون نے ثلور کو رومیون پس مار ڈالا اُنکو بہت جلد اور رومیون مین بہت لوگ مارے گئے اور آئے خالد بن الولید اپنے حملے سے اور مسلمان کہتے تھے کہ جزا بخیر دے اللہ تعالے قثامہ بن اثیم الکنانی کو کہ ہمارے واسطے پھاٹک اُٹھایا اُنھون نے پس جب سنا خالد بن الولید نے یہ کلام آئے وہ قثامہ کے پاس اور بوسہ دیا اُنکی آنکھونکو اور سر کو اور کہا کہ اے قثامہ جزا بخیر دے اللہ تعالے تجکو اسلام کے واسطے اور مین ذریعہ ہوا تجھ سے اُسکے اور وہ قثامہ کہتی تھین کہ کیا کام کیا خالد نے یہان تک کہ آکھڑی ہوئین خالد بن الولید کے سامنے اور کہا کہ اے بیٹے ولید کے آیا تنے سکھایا ہی مسلمانونکو یہ لڑائی سے حالانکہ لوگ اپنے سردار کے تابع ہوتے ہین پس اگر ثابت قدمی کرتے ہین سردار تو ثابت قدمی کرتے ہین لوگ اُنکے ساتھ اور اگر شکست اُٹھاتے ہین سردار تو شکست اُٹھاتے ہین لوگ ساتھ اُنکے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہی خدا کی کہ مین شکست اُٹھانے والونمین نہین تھا اور نہین تھا وہ شخص جو ارتا تھا گرد غبار مین مگر پس کہا ذریعے نے کہ برا کرے اللہ اُسکا جسنے دیکھا اپنے سردار کو ثابت قدم اور بھاگنے والا وقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ دیکھا ہامان نے لشکر یمنیہ کی طرف کہ وہ مثل ریوڑ بانے چمڑے کے پس ترغیب دلا بھیجا اُسنے اُنکو لڑائی پر پس اُسی وقت نکلا ایک کالا گربہ رومی لشکر یمنیہ سے اور پورا تھا وہ ہتھیار دینمین گویا ایک ٹکڑا چار کا اور سوار تھا ایک شہری بڑے قد و قامت والے پر پس نکلکر آیا وہ دونون صفونکے بیچ مین اور گرداد دیا اُسنے اپنے شہری پر اور درخواست لڑائی کی پس نکلا اُسکے مقابلے کو ایک جوان قوم ازد سے پس نہین گرداد دیا اُسنے ساتھ اُسکے مگر اندک یہان تک کہ قتل کیا اُسنے اُسکو پھر طلب کیا اُسنے لڑنے والے کو پس ارادہ کیا اُسکی طرف نکلنے کا سعاد بن جبل رضی اللہ عنہ نے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اے سعاد درخواست کرتا ہون مین تجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس امر کی کہ ٹھہر وتم اپنی جگہ پر اور رہو اپنے نشانکو تمہارا اٹھنا اور رہنا نشانکا دوست تر ہی مجکو تمہارے نکلنے سے پس پھر گئے سعاد بن جبل سامنے نشانکے پھر پکارا اُنھون نے اے گروہ مسلمانونکے جو شخص چاہتا ہو گھوڑا یکبارگی سوار ہو کر لڑے پس پیر گھوڑا اور بھاگا سوجود ہین پس جو بولا اُنکو بیٹے عبد الرحمن نے اور کہا کہ مین اسکام کرونگا اے پیر باپ دادے عبد الرحمن نے جو اُن مین سے مسلح ہوا وہ دوڑا لیا گھوڑا اپنے باپ کا اور سوار ہوا اُسپر اور کہا کہ اے پیر باپ مین اس گبر کیطرف جاتا ہون پس اگر صبر کیا مین نے اُسکے مقابلے مین تو احسان مجھکا اللہ کا مجھپر اور اگر مارا گیا مین تو اللہ کا مجھکو پس تم پیر اسلام اور اگر تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی مطلب ہی پس وصیت کرو تم مجکو پس کہا سعاد رضی اللہ عنہ نے اے بیٹے میرے عرض کرو تم میرا طرف اُنکے

فا

فا

فا

حضور مین سلام کو اور عرض کرو کہ خراسے خیر دیوے اللہ تعالے اپکو سلامت کی طرف پھر کہا جاؤ تم اے بیٹے میرے توفیق دے اللہ ہمکو اور تمکو اس چیز کی جسکو دوست رکھتا ہے
اور پسند کرتا ہے پس روانہ ہوئے عبدالرحمن بن معاذ رضی اللہ عنہما بجانب گبر کے مثل شعلہ آگ کے اور حملہ کیا گبر پر اور مارا اسپر تلوار کو پس اچٹ گئی تلوار
اور نہ کارگر ہوئی اسپر اور سیل کیا اپنے گبر نے ساتھ دار پہونچنے والے کے اور تلوار ماری اسنے انکے سر پر پس کاٹ ڈالا تلوار نے عمامے کو اور زخمی کر دیا
سر کو کہ جاری ہو خون پس جب دیکھا گبر نے بجانب خونکے اور گمان کیا اسنے یہ کہ مار ڈالا اسنے انکو پھیر دیا اپنی پشت کی طرف تاکہ دیکھے وہ کیونکر
گرتے ہین عبدالرحمن گھوڑے سے زمین پر پس جب دیکھا عبدالرحمن نے گبر کو کہ پیچھے کو ہٹا ہی وہ پھرے بجانب مسلمانونکے پس کہا معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ نے اسنے کہ اے بیٹے تمہارا کیا حال ہی انھون نے کہا کہ گبر نے مجکو مار ڈالا ہی معاذ نے کہا کہ اے میرے بیٹے کس چیز کو چاہتے ہو
تم دنیا سے پھر باندھا انکے زخم کو اور اسی وقت وہ زخم اچھا ہو گیا پھر گبر نے براہ تکبر کے تین حملے کیے اور قوم ازد نے پھیر دیا اسکے حملونکو
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کون شخص تم مین سے اسکا مقابلہ کریگا پس نکلے اسکی طرف عامر بن طفیل الدوسی اور تھے
وہ اصحاب الرایات سے اور حاضر ہوے تھے خالد بن الولید کے ساتھ جنگ یمامہ مین اور بروز جنگ یمامہ کے انھون نے مسیلمہ کی لڑائی
مین یہ خواب دیکھا تھا کہ گویا ملاقی ہوے وہ ایک عورت سے پس کھول دیا اس عورت نے انکے واسطے اپنی فرج کو پس داخل ہوے وہ
اسمین اور دیکھا اسکی طرف انکے بیٹے نے پس جلدی دوڑے وہ تاکہ داخل ہو دین وہ اس جگہ مین جہان انکے باپ داخل ہوے ہین پھر
بیدار ہوے خواب سے اور بیان کیا خواب کو مسلمانونسے پس کسی شخص نے تعبیر نہین جانی پس کہا عامر بن طفیل نے کہ مین اسکی تعبیر جانتا ہون
مسلمانون نے کہا کہ کیا تعبیر ہی اے بیٹے طفیل کے انھون نے کہا کہ مین نے اسکی یہ تعبیر مقرر کی ہی کہ مین قتل کیا جاؤنگا اسواسطے کہ وہ عورت
جسنے داخل کر لیا تھا مجکو اپنی فرج مین وہ زمین ہی اور میرے بیٹے کو زخم پہونچیگا اور قریب ہی کہ وہ ملاقی ہو مجھے پس لڑے وہ جنگ یمامہ مین اور
مبتلا ہے امتحان نیک ہو اور سلامت رہے اور نہین لاحق ہوئی کوئی اذیت انکو پس جب دن لڑائی یرموک کا ہوا حاضر ہوے وہ اس لڑائی مین اور
نکلے واسطے لڑائی گبر کے اور حملہ کیا اسپر بعد از نیکا لٹ دیا انھون نے سینہ دم لونگے میسرہ پر پھر بھاگ پھیری بطریق مثل برق کے اور نیزہ مارا
اسکے اور نیزہ انکا وہ تھا جو موجود رہا تھا انکے ساتھ روز یرموک اور یمامہ کی لڑائی مین پس ٹوٹ گیا نیزہ پس ڈالدیا اسکو ہاتھ سے اور اعتماد کیا
اپنی تلوار پر اور جنبش دی اسکو اور مارا تلوار کو گبر کے شانے پر اور ملا دیا اسکی انتڑیون مین پس اوندھا ہو کر گرا گبر اپنے گھوڑے سے اور دوڑے اسکی طرف
عامر بن طفیل پس لیا اسکو اور لائے مسلمانونکے پاس اور سپرد کیا اسکو اپنے بیٹے کے اور پھرے بجانب دشمنونکے اور ایک حملہ کیا میمنہ پر اور
ایک حملہ کیا میسرہ پر اور ایک حملہ قلب پر کیا اور طلب کیا اپنے حملے مین عرب متنصرہ کو قوم غسان اور لخم اور جذام سے اور ہر اہیان
جبلہ بن ایہم الغسانی کو پس مار ڈالا عرب سے ایک سوار کو اور طلب کیا لڑنے والے کو پس نکلا انکی طرف جبلہ بن ایہم اور وہ ایک زرہ ریشمین طلائی کام
کی اور اسکے نیچے ایک زرہ تبابعہ کے زرہونسے پہنے تھا اور اسکے سر پر خود تھا کہ مثل شعاع آفتاب کے چمکتا تھا اور گھوڑا اسکی سواری کا
عاد کے گھوڑونکی نسل سے تھا پس نکلا جبلہ بجانب عامر بن الطفیل کے پس کہا اسنے کہ تم کس گروہ سے ہو عامر نے کہا کہ مین قوم دوس سے ہون
جبلہ نے کہا کہ تم اہل قرابت سے ہو پس باقی رکھو اپنی ذات کو اور پھر جاؤ اپنی قوم کی طرف اور دور کرو اور چھوڑو طمع کو اور عامر بن طفیل نے
کہا کہ مین نے تجھسے کہدیا کہ مین کون شخص اور کس قبیلے سے ہون پس تو کس گروہ عرب سے ہی اسنے کہا کہ مین غسان سے ہون اور مین ان سب کا سردار ہون اور

فی ذکر مسیرہ عامر بن طفیل الی رضی اللہ عنہ بالشام بعد فتح یرموک ۱۲

میرا نام جبلہ بن الایہم ہے اور مین نکلا ہون تمھاری طرف کو جسوقت کہ دیکھا مینے تمکو اور تحقیق مار ڈالا تمنے میرا بیٹا سخت کو اور وہ مثل
باہان اور جرجیر کے تھا شجاعت مین پس نکلا مین تمھاری طرف تاکہ مار ڈالونمین تمکو اور بہرہ مندی حاصل کرون مین بانہان اور بہر قتل کے
نزدیک تمھارے مار ڈالنے سے عامر بن طفیل نے کہا کہ جو تو نے شدت اور سختی قوم کی اور بڑے ہو نے دیل ڈول کا ذکر کیا پس اللہ تعالی شدید تر ہے
بازر کھنے مین اور ہلاک کرنے والا ظالمون کا ہے اور جو تو یہ کہتا ہے کہ میرے مار ڈالنے سے بہرہ مندی حاصل کریگا نزدیک مخلوق کے اور وہ مثل تم
کے ہے پس مین ارادہ رکھتا ہون کہ بہرہ مندی حاصل کرون بسبب اپنے جہاد کرنے کے نزدیک پروردگار عالمیان کے اور حملہ کیا عامر بن طفیل نے
جبلہ بن الایہم پر اور حملہ کیا جبلہ نے اوپر اور ماری ہو دونون ضربونے پس نکلا وا عامر بن طفیل کا بیکار اور بے جگہ اور نکلا وا جبلہ کا کارگر جگہ
پر پس کاٹ ڈالا انکے گیسو سے شانے تک پس گرے عامر بن طفیل شہید ہو کر رضی اللہ عنہ اور گھوما جبلہ عامر بن طفیل کی جگہ گرنے اوپر ٹھہر
اور تعجب کرتا تھا وہ اپنے دل مین اور اس چیز پر جو کیا تھا اسنے اور طلب کیا جبلہ نے لڑنے والے کو پس نکلے اسکی طرف جندب بن عامر بن
طفیل الدوسی اور انکے پاس نشان تھا پس آئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ اے سردار میرے باپ مار ڈالتے گئے ہین اور مین
چاہتا ہون کہ انکا بدلا لون یا جا ملون انمین اور دے دو تم اپنے نشان کو جو میرے پاس ہے جس شخص کو چاہو تم قوم دوس سے پس لیا
ابو عبیدہ بن الجراح نے نشان کو انکے ہاتھ سے اور دیدیا ایک شخص کو قوم دوس سے پس اٹھا لیا اسنے نشان کو اور نکلے جندب بن عامر
واسطے لڑائی جبلہ کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور نزدیک ہوا جبلہ بن الایہم سے اور چلا کر کہا اس سے کہ ٹھہر تو اے قاتل میرے باپ
کہ مین انکے عوض تجکو مار ڈالونگا جبلہ نے کہا کہ تم کون ہو عامر کے انھون نے کہا کہ مین انکا بیٹا ہون جبلہ نے کہا کہ کس چیز نے برانگیختہ کیا
تمکو اپنے اور اپنی اولاد کے ہلاک کرنے پر اور قتل نفوس کا برا اور حرام ہے پس کہا جندب نے کہ قتل نفس اللہ کی راہ مین نیک اور برتر ہے
سبب سے بڑا مرتبہ ملتا ہے جبلہ نے کہا کہ مین تمھارا مار ڈالنا نہین چاہتا ہون حالانکہ تم جوان کم سن ہو پس پلٹ جاؤ تم یہان تک کہ
نکلے میرے مقابلے کو اور کوئی سوائے تمھارے جندب نے کہا کہ مین کیونکر پھر جا سکتا ہون حالانکہ غمدیدہ ہون بسبب موت اپنے باپ کے
قسم ہے خدا کی نہ پھرونگا مین یا انکا بدلا لونگا مین یا اسنے جا ملونگا پھر حملہ کیا اوپر جبلہ کے اور حملہ کیا انھون نے جبلہ پر اور برابر ایک دوسرے پر
در آتے تھے اور کھلی ہوئی تھین انکمین لوگونکی دونون کی طرف اور دیکھا جبلہ نے جندب کی طرف اور اس چیز کو جو ظاہر ہوئی انکی
شجاعت سے پس جانا اسنے کہ وہ بڑے سخت اور شدید ہین لڑائی مین پس اختیار کیا اسنے احتیاط کو اور قوم غسان دیکھتی تھی اپنے سردار
جبلہ کو پس جب دیکھا انھون نے جندب کو کہ غالب ہو گئے ہین وہ لڑائی مین پس پکار کر کہا بعض نے انمین سے بعض کو کہ یہ جوان جو نکلے ہین
تمھارے سردار کے مقابلے کو جوان شریف اور بزرگ ہین پس اگر دیکھو تم انکو کہ غالب ہو گئے ہین وہ تمھارے سردار پر پس کمک کرو تم اپنے سردار کی اور
نہ چھوڑو انکو مار ڈالین اسکو پس آمادہ ہوئے شہسوار ان غسان واسطے حملے کے جانب اپنے سردار کے تاکہ بچا دین اسکو اگر لاحق ہو جائے اسکو کوئی
ہر سخت اور دیکھا مسلمانون نے اپنے ساتھی جندب بن عامر بن طفیل کی طرف اور انکی شدت اور شجاعت کو پس خوش ہوئے وہ اس سے اور دیکھا
سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے انکو اور انکے کامونکو پس روئے وہ اور کہا کہ ایسے ہی ہوتے ہین وہ لوگ جو خرچ کرتے ہین اپنی جانونکو اللہ کی
راہ مین سے اللہ نہ فراموش کرے تو انکے واسطے انکے کامونکو جابر بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا ہے کہ موجود تھا مین یرموک کے دن پس

ذکر لڑائی جندب بن
طفیل الدوسی کا
بمقام یرموک کے ۱۲
۲
سابق بھی ایک لڑائی
قریب یرموک کے ذکر
مین ابی جان کو پیش
اسواسطے کہ مین
ایدہ المفتون بہ فتون
چاہتا ہون نفع اسکو
پروردگار بخشنے والے
وہاب ہے تو نعوذ
لیثی در مار ذوالیمین

کرنے والے کے ۱۲

میں سے کسی جوان کو شریف اور بہادر پاتے تو دیتے اور وہ جندب بن عامر بن طفیل تھے کہ جب لڑتے تھے وہ جبلہ بن ایہم غسانی کو لے آتے کہ جس وقت جانی
موت تو ہمیں نفع دیتی شدت لڑائی میں اور نہ کثرت ہتھیار دینے کی وہ صورت یہ ہوئی کہ جبلہ نے حملہ کیا جبلہ پر اور مارا اسکے ایک ایسا وار کہ اسکا
جس سے سست کر دیا اسکو اور مار ڈالا جبلہ نے ایک وار پس قتل کیا اسکو اور جلدی سے گیا اللہ تعالیٰ اسکی روح کو بجانب بہشت کے اور راست کیا
اللہ تعالیٰ نے خواب عامر بن الطفیل کا اور گرد کھوما جبلہ اسکی لاش پر پس چلا کر کہا اسکی قوم نے کہ پھیر لوائے سردار اپنی جگہ پر کہ تحقیق جاری کر چکا
تو اس چیز کو جو تجھ پر واجب تھی پس پلٹ گیا جبلہ اور وہ غرور کرنے والا تھا اپنے کام پر یہاں تک کہ ٹھہرا وہ اپنی صلیب کے نیچے اور
بامان نے اسکا شکر یہ کہا بھیجا اور اندوہگین ہوئے مسلمان بسبب عامر بن الطفیل اور اسکے بیٹے کے پس اسی وقت آپہنچا پکارنے کی آواز
قوم دوس نے بجمعا بجنحہ جدو اشیار شید کم عامر و بلدہ من عذر اللہ پس نکلی قوم دوس بجانب لڑائی کے اور قوت دی انکو قوم ازد
اور دوس نے اور وہ انکے ہم سوگند تھے اور حملہ کیا انھوں نے قوم غسان اور لخم اور جذام پر اور پکارا انھوں نے ساتھ الفاظ اپنی پہچان کے
پس اسی وقت آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں کو اور کہا کہ اے لوگو جلدی دوڑو تم بجانب مغفرت اپنے پروردگار
اور بلاقات حوران بہشتی کے بہشت میں پس نہیں ہے کوئی جگہ دوست تر اللہ کے نزدیک ان جگہ سے آگاہ ہو کہ صابرین کو بزرگی
دی ہے اللہ نے ان لوگوں پر جو نہیں حاضر ہوئے ہیں انکے حاضر ہونے کی جگہوں میں پس جب سنا قوم ازد نے اس کلام کو حملہ کیا انھوں
نے ساتھ دوس کے مشرکین پر بڑا سخت حملہ اور پکارتے تھے وہ اپنے الفاظ سے جنکو الجنۃ الجنۃ واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ اسناد
بیان کیا ہے کہ بروز جنگ یرموک شعار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا یہ تھا امت امت اور شعار قوم عباس کا یہ تھا یا آل
عباس یا آل عباس اور شعار اہل یمن کا جمیعن ہر قسم کے لوگ تھے یہ تھا یا انصار اللہ یا انصار اللہ اور شعار خالد بن ولید اور انکے
ہمراہیوں کا یہ تھا یا ضرب اللہ یا ضرب اللہ اور شعار قوم دوس کا یہ تھا یا آل اللہ یا آل اللہ اور شعار قوم حمیر کا یہ تھا الفتح الفتح
اور شعار قوم لخم اور جذام کا یہ تھا الصبر الصبر اور شعار بنی مراد کا یہ تھا یا نصر اللہ نزل یا نصر اللہ نزل پس یہ سب شعار مسلمانوں کے
تھے یرموک کی لڑائی میں پس جب حملہ کیا قوم دوس نے اور شعیت کی انکی قوم ازد نے قصد کیا انھوں نے عوف منصور کا اور طلب کیا جگہ انکی صلیب کو
اور پھاڑا انکی جماعت کو سخت پھاڑنا یہاں تک کہ پہونچے وہ صلیب تک پس نیزہ مارا ایک مسلمان نے اٹھانے والے اس صلیب کو جو قوم
غسان کے واسطے تھی پس گرا دیا اسکو گھوڑے سے اور گری صلیب اسکے ہاتھ سے اوندھی ہو کر اور حملہ کیا غسان نے بارہ ہزار لیتے صلیب کے
پس لڑے وہ صلیب کے نزدیک یہاں تک کہ بہت لوگ انکے مارے گئے اور مارے گئے کچھ لوگ قوم ازد اور دوس کے مگر یہ کہ وہ غسان کے ہیچ میں
مثل سپیدی تل کے ہیچ پوست شتر سیاہ کے تھے پھر نکلے وہ غسان کے بیچ سے واقدی رحمہ اللہ نے ہشام بن عمار اور انھوں نے ابن جویریہ اور
انھوں نے نافع بن جبیر اور انھوں نے عبداللہ بن عدی سے روایت کی ہے کہا عبداللہ نے کہ وجود تھا میں یرموک میں پس تعداد مسلمانوں کی
پچیس ہزار تھی پس خشمناک ہوا ابن جویریہ اور کہا انھوں نے کہ جھوٹ کہا جسنے تم سے یہ تعداد بیان کی اور بہ تحقیق مسلمان یرموک کے دن
اکتالیس ہزار تھے اور میں نے اس امر کو ثقہ راویوں سے سنا ہے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یہ قول ٹھیک ہے اسواسطے کہ مسلمان
بروز جنگ اجنادین کے بتیس ہزار تھے پھر آئی کمک بعد اسکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب حملہ کیا قوم ازد اور دوس نے

بروز جنگ یرموک کے مشرکین پر فتح لاشرکین کو بجز قہر و ذلت کے اور کچھ نہیں ملا اور قہر مین ڈالنے والا تمام کیا مشرکین نے پس دور ہوئے
اور چھوڑ دیا مسلمانون نے جگہ کو اور تھے صاحب نشان مسلمانونکے بروز یرموک کے عیاض بن غنم الاشعری پس شکست اٹھائی انھون نے
اور دیکھا مسلمانون نے بجانب عیاض بن غنم الاشعری کے کہ پیچھے ہیں انھون کے اور نشان انکے ہاتھ مین ہی پس چلا کر کہا انھون نے مسلمانون نے
کہ ثابت قدمی قوم اور لڑنے والون کی مین ہوتی ہی مگر بسبب انکے نشان کے پس دوڑے واسطے لینے نشانکے عمر بن العاص اور خالد بن الولید
رضی اللہ عنہما اور ان حالیکہ سبقت کرتے تھے وہ دونون نشانکی طرف پس سبقت کی عمرو بن العاص نے نشانکے لینے مین اور برابر لڑتے رہے وہ
یہان تک کہ شکست اٹھائی رومیون نے اور فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانونکے ہاتھ اور تیسرا دن یرموک کا بہت سخت تھا کہ تین مرتبہ شکست اٹھائی
مشہور ان مسلمین نے کہ پھیرتی تھین انکو عورتین ساتھ پتھرون اور چوبون خیمہ کے اور ظاہر کرتی تھین انکے سامنے لڑکونکو پس پھر مسلمان
بجانب لڑائی کے راوی نے بیان کیا ہی کہ آئی رات ساتھ اپنی تاریکی کے اور لوگ لڑتے تھے اور شرکین کے بہت لوگ مارے گئے اور مسلمانون مین
تھوڑے شہید ہوے مگر تیرونسے انمین بہت زخمی ہوگئے تھے پس جب آئی انپر رات ساتھ اپنی تاریکی کے روانہ ہوے رومی اپنی جگہون پر اور رات
گذرانی انھون نے بحالت سلاح بندی کے اور یہی حال مسلمانونکا تھا اور نہین تھا انکے واسطے کوئی ارادہ مگر نماز اور بعد اسکے باندھا
انھون نے زخمونکو اور نماز پڑھائین انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے دو نمازین ایک ہی ساتھ پھر کہا کہ اے لوگو رحمت کرے اللہ تم پر جو وقت
سخت اور دشوار ہو بلا پس منتظر رہو کشود کار کے کہ آتی ہی وہ اللہ تعالے کے نزدیک سے اور روشن کرو تم آگ کو اور نگہبانی کرو تم
اور ظاہر کرو تم تہلیل اور تکبیر کو اور اٹھکھڑے ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور ان حالیکہ وہ چلتے پھرتے تھے مسلمانونکے
بیچ مین اور وہ پکارتے تھے ساتھ خالد بن الولید کا اور پرسش حال کرتے تھے مسلمانونکی اور باندھتے تھے زخمونکو اپنے ہاتھ سے
اور کہتے تھے کہ اے لوگو دشمن بھی تمھارے زخمی ہوگئے ہین جیسا کہ تم زخمی ہوگئے ہو اور امید رکھتے ہو تم اللہ تعالے سے اس چیز کی جسکی وہ امید
نہین رکھتے ہین اور پھر آگے ابو عبیدہ بن الجراح مع خالد بن الولید کے اور وہ آتے تھے مسلمانونکے خیمونمین تمام رات صبح تک اور
قطع کی رومیون نے راہ کو بجانب یرموک کے ساتھ بانان کے اور جھڑکا اور خشناک ہوا وہ انپر اور کہا اسنے کہ مین جانتا تھا کہ تمھارا
یہی حال ہوتا ہی بسبب اس چیز کے جو دیکھا تھا مین نے تم مین خوف اور بددلی اور بےصبری سے دو چند اہل عرب سے پس عدی
انھون نے اس سے اور کہا کہ کل ہم آگے لڑینگے واسطے اسکے کہ ہم مین بہادر اور شجاع لوگ ہین جو ابتک نہین لڑے ہین اور کل ارنست یاری
کرینگے ہم آگے لڑائی مین اور غالب ہوجائینگے ہم انپر پس سکوت کیا بانان نے اپنی جھڑکی سے انپر اور حکم کیا انکو کہ اپنے سلاح
اور ہتھیارونکی اصلاح اور درستی کرین پس ایسا ہی کیا انھون نے اور رات گذرانی دونون فریق نے دران حالیکہ نگہبانی کرتے تھے
وہ اپنے لشکرونکی اور ڈر گئے تھے رومیونکے دل بسبب اسکے جو دیکھا تھا انھون نے لوگونکے انمین اور مسلمان لوگ قوی تھے اپنے دین مین اور درست
تھین نیتین انکی پس جب صبح ہوئی نماز خوف کی پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ مسلمانونکے اور اسی وقت دیکھا صلیبونکو کہ ظاہر ہوے مین دہ
برمقابلہ مسلمانونکے اور نشان رومیونکے بلند ہوے مثل شمار شوک درختونکے گویا کہ نہین مارنی ہوے تھے وہ کسی دشمن سے اور نہین
لڑے تھے پس ٹھہرے وہ اپنی صفون کی جگہ مین اور رکھا گیا بانان کا تخت اس ٹیلے پر جہان وہ بیٹھا تھا غرض دیکھے حال دونون

ذکر لڑائی عمرو بن العاص کا بمقام یرموک کی اور شکست کرنی مشرکین کی

ف در ہر دو نسخہ ہمچنین

ف در ہر دو نسخہ ہمچنین

لشکر دنکے اور حکم کیا انسے رومیونکو کہ درست اور مرتب کرین وہ صفونکو اور نہ لڑین مسلمان انسے
پس صف بندی کی انھونے اور لازم پکڑا اپنی جگھون کو پس جب دیکھا سرداران مسلمین نے بجانب جلدی کرنے رومیون کے
واسطے قتال کے پکارا ہر سردار نے اپنے لوگونکو اور ترغیب دی انکو لڑائی کی پس پھیرے وہ لوگ رنا سے بطرف گھوڑونکے اور سوار ہوے
اور سلح ہو گئے اور پھرا ہر سردار اپنی جگہ پر درحالیکہ نصیحت کرتا تھا وہ اپنے ہمراہیون کو اور وعدہ کرتا تھا انسے شامل ہونے
مدد خدا کا اور گئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ صفونکے بیچ مین پس بیان کرتے تھے انسے بزرگی اور فضائل جہاد کے اور
اس چیز کو جو مہیا کیا ہے اللہ تعالی نے مجاہدین صابرین کے واسطے اور مقرر کیا عورتون اور اولاد اور مال اور اسباب غنیمت پیغمبر
سعید بن عمیر الانصاری کو اور امور کیا پیدل لوگون پر سعید بن زید بن عمرو بن نفیل بعد میں کو اور سوار کیا تیر چلانے والونکو قوم مزینہ و انصار اور مقرر کیا
اٹھتیس پانچ سو کو میمنہ مین اور پانچ سو کو میسرہ مین اور پانچ سو کو قلب مین اور گھومتے ورے ابو عبیدہ بن الجراح انکے پاس اور کہا اے گروہ
والے تیر دنکے لازم پکڑو تم اپنی جگھونکو پس اگر دیکھو تم قوم روم کو کہ پھیرے وہ ہماری طرف کو پس سب پس تیر اندازی کرو تم انپر اور یاد کرو نام
اللہ غالب اور بزرگ کا اور نہ چلاؤ تیر دنکو جدا جدا بلکہ کلمین تیر تمھاری کمانونسے ایک ہی ساتھ اسطرح کہ گویا وہ ایک تیر ہے کمانے تیر مین
اور اگر حملہ کرین وہ ہماری طرف پس ٹھہرو تم اپنی جگہ پر یہان تک کہ پہونچے تمھارے پاس حکم میرا پس کیا انھونے وہ کام جو حکم دیا تھا انکو امیر
ابو عبیدہ بن الجراح نے اور آگے ابو سفیان اپنے بیٹے یزید کے پاس اور نشان انکے ہاتھ مین تھا اور انکے ہمراہی انکے ساتھ تھے اور ارادہ کیا
انھونے حملہ اور جہاد کا اور کہا انھون نے کہ اے میرے بیٹے نیک کام کیا تمنے نیکی کر اے اللہ تعالی تمھارے ساتھ لازم پکڑو تم پرہیزگاری اور خوف
خدا نے غالب اور بزرگ کو اور صبر کرو تم اسواسطے کہ نہین ہے کوئی شخص اس وادی یعنی یرموک مین مگر وہ اوٹھنے والا ہے اور صبر کا ہے پس پرہیزگاری
کرو اور ڈرو تم اللہ سے جیسا کہ چاہیے اور مدد دو اللہ کے دین اور شرع اسکے نبی کو اور احتیاط کرو بے صبری اور خوف سے جو چیز اللہ تعالی نے
مقرر کی ہے اسکو وہ ضرور جاری کریگا اور صبر کرو مع اپنے ساتھیونکے مثل صبر صاحب ارادہ لوگونکے اور ڈرو تم اس امر سے کہ پھیکے اللہ تعالی
تمکو شکست اٹھاتے ہوے پس رجوع کرو تم بجانب غضب اللہ غالب اور بزرگ کے بیشک کہا کہ قریب تر ہے کہ ذلیل ہون بقدر اپنی کوشش اور
طاقت کے اور اللہ تعالی سے سوال کرتا ہون مین اعانت اور مدد گار اور آواز دی یزید بن ابی سفیان نے اپنے لوگونکو اور جنبش دی اپنے نشان
اور پکارا انکو واسطے لڑائی کے اور حملہ کیا تمام ان دشمنون پر جو انکے نزدیک تھے اور قوم یزید کی انکے ساتھ تھی پس لڑے وہ ایسی سخت اور
بڑی لڑائی کہ تعجب کیا لوگون نے اس سے اور برابر لڑتے رہے وہ اسی طرح یہان تک کہ بڑا قتل اور جرح کیا انھون نے دشمنون مین اور
مبتلا ہوے وہ آزمایش نیک مین اور لڑائی انکی نشانے کے قلب کی جانب سے تھی اور یزید بن ابی سفیان اسی حال مین پھرتے تھے کامون اور جو انکو
مین مصروف تھے یہان تک کہ نکلا انکی طرف ایک بطریق بطارقہ سے جو بھاری دل کا اور شدید اور سخت تھا اور اسکے ہاتھ مین
ایک نیزہ تھا جسمین صلیب سونے کی جڑی تھی اور گرد اسکے دس ہزار سوار رومی تھے پس پھیرین انھون نے مسلمانونکے لشکر میمنہ پر اور میمنہ مین
عمرو بن العاص تھے پس چلے اور پھیرے بجانب اپنی پشت کے عمرو بن العاص اور ہمراہیونکے درحالیکہ وہ شکست اٹھانے والے تھے یہان تک کہ
داخل ہوے رومی دلیل لشکر مسلمانون مین قریب میمنہ کے اور عمرو بن العاص اور ساتھیونکے پھرتے تھے لوگون پر پس حملہ کرتے تھے پر اور پیچھے

فا
بیان کرنا یزید بن ابی سفیان کا بمقام یرموک
۱۲

یہان تک کہ غالب ہوگئے انپر رومی پس دور کردیا انکو انکی جگہ سے تا اینکہ مار دیا انھوں نے انکو اس ٹیلے پر جسپر عورتین تھین اور پھیر لیا رومیون نے
ٹیلے کو پس آواز دی ایک عورت انصاری نے کہ کہان ہین دین کے مدد کرنے والے کہان ہین اسلام کی حمایت کرنے والے راوی نے
بیان کیا ہی کہ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اپنی زوجہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ران جا رہا تھا
کرتے تھے وہ اپنی آنکھ کا اور انکو عارضہ آشوب چشم کا تھا کہ فجاۃً سنی انھوں نے آواز عورت کی جو پکارتی تھی کہان ہین مددگار دین کے پس کہا
انھوں نے اپنی زوجہ سے کہ اس عورت کا کیا حال ہی جو آواز دیتی ہی مددگاران دین کو پس خبر دی اسماء بنت عمیس نے اسما کہ اے ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم شکست اٹھائی ہی لشکر مسلمانون نے یہان تک کہ مار دیا ہی انکو ہم مین اور پہونچے اور مل گئے ہین کبر ہم مین اور یہ عورت
انصاریہ طلب مدد کرتی ہی مددگاران دین سے پس کہا زبیر بن العوام نے کہ مین قسم ہی خدا کی مددگاران دین سے ہون اور نہ دیکھیگا مجکو
اللہ پاک اس جگہ بیٹھے ہوئے پھر الدیا انھوں نے کپڑے کو آنکھ سے اور سوار ہوئے اپنے گھوڑے کی پشت پر لے لیا اپنے چھوٹے نیزے کو
اور پکارے اپنا نام لیکر اور کہا اپنے حملے مین کہ مین زبیر بن العوام ہون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھپھی کا بیٹا ہون اور
برابر انمین نیزہ بازی کرتے تھے یہان تک کہ پھیر دیا انھون نے انکی پشتونکی طرف اور گھوڑے انکے پھرتے تھے اپنی دمونکی جانب لیکن
جابر نے کہا ہی کہ واسطے اللہ کی قسم نیکو کاری زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی کہ بتحقیق پھیر انھون نے رومیونکو ایک ذات سے بعد
حملہ کیا تیز اور سوائے انکے کوئی شخص عرب سے انکے ساتھ نہ تھا یہان تک کہ پھیر دیا انکو انکے لشکر کی طرف اور پھیرے گروہ عمرو بن العاص کے
اور لوگ انکے اور زبیر بن العوام پکارتے تھے الرحیلہ الرحیلہ النجاۃ النجاۃ الحزم الحزم یا اہل الاسلام الصبر الصبر پھر حملہ کیا عمرو بن العاص اور
انکے ساتھیون نے اور دور کردیا رومیونکو بعد شکست اٹھانے کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جراح نے ساتھ جمعیت
تیس ہزار قوم ازمن کے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کیا پس خالی کردیا گیا پھر ابیان شرحبیل بن حسنہ
نے اور نہین ثابت قدم رہا واسطے انکے کوئی بواسطے لڑائی کے مع چند کس اپنی قوم کے سوائے پانچ سو آدمی کے پس حملہ کیا شرحبیل
بن حسنہ نے قوم ازمن پر اور پھیر دیا انکو انکی پشتونکی طرف پھیرنے کے وہ حملے سے اور وہ یہ پکار کرتے تھے یا اہل الاسلام اقرا من الموت الصبر
الصبر پس پھرے پھر اہی انکے اور حملہ کیا وقت انکے پھرنے کے قوم ازمن پر پس پھیر دیا انکو انکی پشتونکی طرف اور شمشیر زنی اور
نیزہ بازی اور تیر اندازی کی ہمراہیان شرحبیل بن حسنہ نے ازمن پر یہان تک کہ ایسی مصیبت پہونچائی انھون نے ازمن کو کہ نہین
پہونچائی تھی ازمن نے انکی ہزیمت کے وقت پھیر دالیں نے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر اور انکے ساتھی گرد انکے ہوگئے
پس درشتی کی شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے بیر ساتھ غصے کے اور وہ کہتے تھے اپنے ہمراہیونسے کہ کیا صدمہ پہونچا انکو جو شکست
اٹھائی تمھان عجمیون بے خبر بربریہ کافرونسے حالانکہ تم لوگ حمایت کرنے والے دین کے اور فرمانبردار اہل قرآن اور
بندگان رحمن ہوا نہین سنا ہی تمنے کہ اللہ تعالی اپنی کتاب مجید مین فرماتا ہی ومن یولہم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا
الی فیئۃ فقد باء بغضب من اللہ الایہ نہین سنا ہی تمنے کہ اللہ تعالے ارشاد کرتا ہی اپنی کتاب بزرگ مین ان الذین اشتروا
سن المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ الایہ موت سے تم لوگ بھاگتے ہو یا بہشت سے گریز کرتے ہو پس کہا انھون نے کہ اے صحابی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ لغزش بھی شیطان کی طرف سے مثل روز احد اور حنین کے اور اب ہم تمہارے ساتھ ہین پس حملہ کرو تم تا کہ
حملہ کرین ہم تمہارے ساتھ پس دعاے خیر دی انکو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور ٹھہرے وہ اپنی جگہ مین قریب سعید بن زید بن
عمرو بن نفیل العدوی کی اور لازم پکڑا انھون نے اپنی جگہ کو اور نہین متحرک ہوے وہ اپنی جگہ سے بغرض نگاہبانی کے اور دیکھا قیس بن ہبیرہ
رضی اللہ عنہ نے گروہ شرحبیل بن حسنہ کو کہ ٹھہرے وہ اپنی جگہ پر پس نکلے قیس مع اپنے ساتھیونکے اور حملہ کیا دشمن پر اور وہ پکارتے تھے
ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور سنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے انکے پکارنے کو پس نکلے خالد بن الولید پیچھے جماعت رومیونکے پس پکارا
انھون نے اور انکے ساتھیون نے ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور شعار انکا یہ تھا یا نصر اللہ انزل یا منصور امت امت اور یہی
شعار مسلمانون کا بر روز جنگ بدر اور احد کے تھا اور حملہ کیا خالد بن الولید نے رومیون پر میمنہ کی طرف سے اور حملہ کیا قیس بن
ہبیرہ نے میسرہ کی جانب سے پس بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور گرد اوے سخت دیے رومیون نے پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری
زبیر بن العوام اور ہاشم مرقال اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہم کی کہ حملہ سخت کیا انھون نے یہان تک کہ پانکے خیمے کے قریب پہونچ گئے
پس جب دیکھا باہان نے یہ حال بھاگا وہ اپنے تخت سے اتر کر اور آواز دی رومیونکو اور شدت اور سرزنش کی انپر پس پھیرے رومی واسطے
لڑائی کے اور آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے سعید بن زید کو پس حملہ کیا سعید نے مع اپنے ساتھیونکے اور وہ کہتے تھے
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا منصور امت امت یا نصر اللہ انزل اور سخت مارا انکو اور بہ تحقیق اتارا اللہ تعالے نے اپنی
مدد کو مسلمانون پر اور جلد جلد مارا انھون نے رومیونکو پس مسلمان اسی حال اپنے حملے مین تھے کہ دفعتہً سنا انھون نے ایک آواز
دینے والے کو کہ یہ کہتا تھا یا نصر اللہ انزل یا نصر اللہ اقرب یہا الناس الغبات عامر بن اسلم نے بیان کیا ہے کہ جب تامل کرکے
دیکھا ہمنے آواز دینے والے کو تو وہ ابو سفیان تھے اور وہ تخت نشان اپنے بیٹے یزید کے تھے اور شدت کی سب سرداران مسلمین نے ان رومیونپر جو انکے
قریب تھے اور بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور نہین تھا رومیون مین زیادہ ثابت قدم زنجیر والے لوگونسے کہ وہ ٹھہرے تھے اپنی جگہون مین اور باز
رکھتے تھے اس شخص کو جو انکی طرف آتا تھا اور تیر چلانے والے قوم ارمن کے قلب مین تھے رومیونکے لشکر سے اور وہ ایک لاکھ تیر انداز تھے کہ جس وقت تیر
چلاتے تھے عرب کی طرف چھپا دیتے تھے آفتاب کو تیرونسے پس اگر مدد اور اعانت اللہ کی شامل حال نہوتی تو مسلمان ہلاک ہوجاتے اور جلد ہی
مسلمان بحالت سرور اور خوشی کے اور مشرکین کے بہت لوگ ہلاک ہوے واقدی نے بیان کیا ہے کہ نکلا ایک گبر گبران روم سے گویا
وہ مثل بڑے بھاری درخت کے تھا اور وہ مہری زرہ پہنے تھا اور اسکے سر پر خود طلائی کلغ کا تھا جسمین صلیب جڑاؤ سونے کی لگی تھی اور
وہ سوار تھا ایک بڑے مہری پر اور اس مہری پر ایک زرہ لوہے کی پڑی تھی اور اسکے ہاتھ مین نیزہ تھا پس گرد اوا دیا گبر نے اور ظاہر کیا اپنے
کو اور طلب کیا لڑنے والے کو پس دیکھا مسلمانون نے اسکے بھاری اور مہیب ڈیل ڈول کو پس دیکھتے تھے وہ برابر اسکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے لوگو نہ خوفناک کرے تمکو وہ چیز جو دیکھتے ہو تم اسکی بڑائی قد و قامت سے کہ کتنے بھاری ڈیل ڈول کے ایسے ہوتے ہین جنکا دل
مضبوط نہین ہوتا ہے پس کون شخص نکلے گا تم مین سے اسکے مقابلے کو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالے سے پس نکلا ایک غلام اہل عرب کے
غلاسونے اور وہ سیاہ رنگ تھا اور اسکے ہاتھ مین ڈھال تلوار تھی اور وہ پیدل تھا پس جب ارادہ کیا اسنے گبر کے نزدیک جانے کا آواز دی اسکو

ف قیس بن ہبیرہ کے ساتھیونکے اور حملہ کیا دشمن پر اور وہ پکارتے تھے ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور سنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے انکے پکارنے کو پس نکلے خالد بن الولید پیچھے جماعت رومیونکے پس پکارا انھون نے اور انکے ساتھیون نے ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور شعار انکا یہ تھا یا نصر اللہ انزل یا منصور امت امت اور یہی شعار مسلمانون کا بر روز جنگ بدر اور احد کے تھا اور حملہ کیا خالد بن الولید نے رومیون پر میمنہ کی طرف سے اور حملہ کیا قیس بن ہبیرہ نے میسرہ کی جانب سے پس بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور گرد اوے سخت دیے رومیون نے پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری زبیر بن العوام اور ہاشم مرقال اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہم کی کہ حملہ سخت کیا انھون نے یہان تک کہ پانکے خیمے کے قریب پہونچ گئے پس جب دیکھا باہان نے یہ حال بھاگا وہ اپنے تخت سے اتر کر اور آواز دی رومیونکو اور شدت اور سرزنش کی انپر پس پھیرے رومی واسطے لڑائی کے اور آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے سعید بن زید کو پس حملہ کیا سعید نے مع اپنے ساتھیونکے اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا منصور امت امت یا نصر اللہ انزل اور سخت مارا انکو اور بہ تحقیق اتارا اللہ تعالے نے اپنی مدد کو مسلمانون پر اور جلد جلد مارا انھون نے رومیونکو پس مسلمان اسی حال اپنے حملے مین تھے کہ دفعتہً سنا انھون نے ایک آواز دینے والے کو کہ یہ کہتا تھا یا نصر اللہ انزل یا نصر اللہ اقرب یہا الناس الغبات عامر بن اسلم نے بیان کیا ہے کہ جب تامل کرکے دیکھا ہمنے آواز دینے والے کو تو وہ ابو سفیان تھے اور وہ تخت نشان اپنے بیٹے یزید کے تھے اور شدت کی سب سرداران مسلمین نے ان رومیونپر جو انکے قریب تھے اور بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور نہین تھا رومیون مین زیادہ ثابت قدم زنجیر والے لوگونسے کہ وہ ٹھہرے تھے اپنی جگہون مین اور باز رکھتے تھے اس شخص کو جو انکی طرف آتا تھا اور تیر چلانے والے قوم ارمن کے قلب مین تھے رومیونکے لشکر سے اور وہ ایک لاکھ تیر انداز تھے کہ جس وقت تیر چلاتے تھے عرب کی طرف چھپا دیتے تھے آفتاب کو تیرونسے پس اگر مدد اور اعانت اللہ کی شامل حال نہوتی تو مسلمان ہلاک ہوجاتے اور جلد ہی مسلمان بحالت سرور اور خوشی کے اور مشرکین کے بہت لوگ ہلاک ہوے واقدی نے بیان کیا ہے کہ نکلا ایک گبر گبران روم سے گویا وہ مثل بڑے بھاری درخت کے تھا اور وہ مہری زرہ پہنے تھا اور اسکے سر پر خود طلائی کلغ کا تھا جسمین صلیب جڑاؤ سونے کی لگی تھی اور وہ سوار تھا ایک بڑے مہری پر اور اس مہری پر ایک زرہ لوہے کی پڑی تھی اور اسکے ہاتھ مین نیزہ تھا پس گرد اوا دیا گبر نے اور ظاہر کیا اپنے کو اور طلب کیا لڑنے والے کو پس دیکھا مسلمانون نے اسکے بھاری اور مہیب ڈیل ڈول کو پس دیکھتے تھے وہ برابر اسکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے لوگو نہ خوفناک کرے تمکو وہ چیز جو دیکھتے ہو تم اسکی بڑائی قد و قامت سے کہ کتنے بھاری ڈیل ڈول کے ایسے ہوتے ہین جنکا دل مضبوط نہین ہوتا ہے پس کون شخص نکلے گا تم مین سے اسکے مقابلے کو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالے سے پس نکلا ایک غلام اہل عرب کے غلاسونے اور وہ سیاہ رنگ تھا اور اسکے ہاتھ مین ڈھال تلوار تھی اور وہ پیدل تھا پس جب ارادہ کیا اسنے گبر کے نزدیک جانے کا آواز دی اسکو

یہان تک کہ غالب ہوگئے اپر رومی پس دور کردیا انکو انکی جگہ سے تا اینکہ مار دیا انھوں نے انکو اس ٹیلے پر جسپر عورتین تھین اور گھیر لیا رومیون نے
ٹیلے کو پس آواز دی ایک عورت انصاری نے کہ کہان ہین دین کے مدد کرنے والے کہان ہین اسلام کی حمایت کرنے والے راوی نے
بیان کیا ہی کہ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اپنی زوجہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ران جا رہے تھے
کرتے تھے وہ اپنی آنکھ کا اور انکو عارضہ آشوب چشم کا تھا کہ فجاۃً سنی انھوں نے آواز عورت کی جو پکارتی تھی کہ کہان ہین مددگار دین کے پس کہا
انھون نے اپنی زوجہ سے کہ اس عورت کا کیا حال ہی جو آواز دیتی ہی مددگاران دین کو پس عفیرہ بنت غفار نے کہا کہ اے ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم شکست اٹھائی ہی لشکر میمنہ مسلمانون نے یہان تک کہ مار دیا ہی انکو ہم مین اور پہونچے اور مل گئے ہین گھر ہم مین اور عورت
انصاریہ طلب مدد کرتی ہی مددگاران دین سے پس کہا زبیر بن العوام نے کہ مین قسم ہی خدا کی مددگاران دین سے ہون اور نہ دیکھیگا مجکو
اللہ پاک اس جگہ بیٹھے ہوئے پھر الدیا انھون نے کپڑے کو آنکھ سے اور سوار ہوا وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر اور لے لیا اپنے چھوٹے نیزے کو
اور بڑے کو اپنا نام لیکر اور کہا اپنے حملے مین کہ مین زبیر بن العوام ہون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھپھی کا بیٹا ہون اور
برابر انھین نیزہ بازی کرتے تھے یہان تک کہ پھیر دیا انھون نے انکی پشتونکی طرف اور گھوڑے انکے پھرتے تھے اپنی دمونکی جانب لیث بن
جابر نے کہا ہی کہ واسطے اللہ کی سختی نیکو کاری زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی کہ بتحقیق پھیرا انھون نے رومیونکو ایک دفعہ سے جسوقت
حملہ کیا تیسرا اور سوائے انکے کوئی شخص عرب سے انکے ساتھ نہ تھا یہان تک کہ پھیر دیا انکو انکے لشکر کی طرف اور پھیرے گروہ عمرو بن العاص کے
اور لوگ انکے اور زبیر بن العوام پکارتے تھے الرحیلہ الرحیلہ النجاۃ النجاۃ الخزام الخزام یا اہل الاسلام الصبر الصبر پھر حملہ کیا عمرو بن العاص اور
انکے ساتھیون نے اور دور کردیا رومیونکو بعد شکست اٹھانے کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ارمنی نے ساتھ جمعیت
تیس ہزار قوم ارمن کے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کیا پس خالی کردیا گیا پھر اسپر شرحبیل بن حسنہ
نے اور نہین ثابت قدم رہا سوائے انکے کوئی واسطے لڑائی کے مع چند کس اپنی قوم کے سوائے پانچ سو آدمی کے پس حملہ کیا شرحبیل
بن حسنہ نے قوم ارمن پر اور پھیر دیا انکو انکی پشتونکی طرف پھر پلٹے وہ حملے سے اور وہ یہ پکار کرتے تھے یا اہل الاسلام الفرار من الموت الصبر
الصبر پس پھرے ہمراہی انکے اور حملہ کیا وقت انکے پھرنے کے قوم ارمن پر پس پھیر دیا انکو انکی پشتونکی طرف اور شمشیر زنی اور
نیزہ بازی اور تیراندازی کی ہمراہیان شرحبیل بن حسنہ نے ارمن پر یہان تک کہ ایسی مصیبت پہونچائی انھون نے ارمن کو کہ نہین
پہونچائی سختی ارمن نے انکی ہزیمت کے وقت پھر والیس آئے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر اور انکے ساتھی گرد انکے ہوگئے
پس درستی کی شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے نیزہ ساتھ غصے کے اور وہ کہتے تھے اپنے ہمراہیون سے کہ کیا صدمہ پہونچا تمکو جو شکست
اٹھائی تمنے ان عجمیون بے خصتہ بریدہ کافرونسے حالانکہ تم لوگ حمایت کرنے والے دین کے اور فرمان بردار اہل قرآن اور
بنی کان رحمن ہوا یہ نہین سنا ہی تمنے کہ اللہ تعالی اپنی کتاب مجید مین فرماتا ہی ومن یولہم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا
الی فیہ فقد باء بغضب من اللہ یا یہ نہین سنا ہی تمنے کہ اللہ تعالے ارشاد کرتا ہی اپنی کتاب بزرگ مین ان اللہ اشتری
من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ یا موت سے تم لوگ بھاگتے ہوئے یا بہشت سے گریز کرتے ہو پس کہا انھون نے کہ اے صحابی رسول اللہ

ذکر ارمانی شرحبیل بن حسنہ کا بمقام یرموک

ذکر ارمانی شرحبیل بن حسنہ کا بمقام یرموک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ نغرش بھی شیطان کی طرف سے مثل روز احد اور حنین کے اور اب ہم تمہارے ساتھ ہین پس حملہ کرو تم تلک
حملہ کرین ہم تمہارے ساتھ پس دعاے خیر دی انکو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور ٹھہرے وہ اپنی جگہ مین قریب سعید بن زید بن
عمرو بن نفیل العدوی کی اور لازم پکڑا انھون نے اپنی جگہ کو اور نہین متحرک ہوے وہ اپنی جگہ سے بغرض نگاہبانی کے اور دیکھا قیس بن ہبیرہ
رضی اللہ عنہ نے گروہ شرحبیل بن حسنہ کو کہ ٹھہرے وہ اپنی جگہ پر پس نکلے قیس مع اپنے ساتھیونکے اور حملہ کیا دشمن پر اور وہ پکارتے تھے
ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور سنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے انکے پکارنے کو پس نکلے خالد بن الولید پیچھے جماعت رومیونکے پس پکارا
انھون نے اور انکے ساتھیون نے ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور شعار انکا یہ تھا یا نصر اللہ انزل یا منصور امت امت اور یہی
شعار مسلمانون کا بر روز جنگ بدر اور احد کے تھا اور حملہ کیا خالد بن الولید نے رومیون پر میمنہ کی طرف سے اور حملہ کیا قیس بن
ہبیرہ نے میسرہ کی جانب سے پس بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور گرد اوے سخت دیے رومیون نے پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری
زبیر بن العوام اور ہاشم مرقال اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہم کی کہ حملہ سخت کیا انھون نے یہان تک کہ پانکے خیمے کے قریب پہونچ گئے
پس جب دیکھا باہان نے یہ حال بھاگا وہ اپنے تخت سے اتر کر اور آواز دی رومیونکو اور شدت اور سرزنش کی انپر پس پھیرے رومی واسطے
لڑائی کے اور آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے سعید بن زید کو پس حملہ کیا سعید نے مع اپنے ساتھیونکے اور وہ کہتے تھے
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا منصور امت امت یا نصر اللہ انزل اور سخت مارا انکو اور بہ تحقیق اتارا اللہ تعالے نے اپنی
مدد کو مسلمانون پر اور جلد جلد مارا انھون نے رومیونکو پس مسلمان اسی حال اپنے حملے مین تھے کہ دفعتہً سنا انھون نے ایک آواز
دینے والے کو کہ یہ کہتا تھا یا نصر اللہ انزل یا نصر اللہ اقرب یہا الناس الغبات عامر بن اسلم نے بیان کیا ہے کہ جب تامل کرکے
دیکھا ہمنے آواز دینے والے کو تو وہ ابو سفیان تھے اور وہ تخت نشان اپنے بیٹے یزید کے تھے اور شدت کی سب سرداران مسلمین نے ان رومیونپر جو انکے
قریب تھے اور بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور نہین تھا رومیون مین زیادہ ثابت قدم زنجیر والے لوگونسے کہ وہ ٹھہرے تھے اپنی جگہونمین اور باز
رکھتے تھے اس شخص کو جو انکی طرف آتا تھا اور تیر چلانے والے قوم ارمن کے قلب مین تھے رومیونکے لشکر سے اور وہ ایک لاکھ تیر انداز تھے کہ جس وقت تیر
چلاتے تھے عرب کی طرف چھپا دیتے تھے آفتاب کو تیرونسے پس اگر مدد اور اعانت اللہ کی شامل حال نہوتی تو مسلمان ہلاک ہوجاتے اور جدا ہو
مسلمان بحالت سرور اور خوشی کے اور مشرکین کے بہت لوگ ہلاک ہوے اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ نکلا ایک گبر گبران روم سے گویا
وہ مثل بڑے بھاری درخت کے تھا اور وہ مہری زرہ پہنے تھا اور اسکے سر پر خود طلائی کلغ کا تھا جسمین صلیب جڑاؤ سونے کی لگی تھی اور
وہ سوار تھا ایک بڑے مہری پر اور اس مہری پر ایک زرہ لوہے کی پڑی تھی اور اسکے ہاتھ مین نیزہ تھا پس گرد اوا دیا گبر نے اور ظاہر کیا اپنے
کو اور طلب کیا لڑنے والے کو پس دیکھا مسلمانون نے اسکے بھاری اور مہیب ڈیل ڈول کو پس دیکھتے تھے وہ برابر اسکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے لوگو نہ خوفناک کرے تمکو وہ چیز جو دیکھتے ہو تم اسکی بڑائی قد و قامت سے کہ کتنے بھاری ڈیل ڈول کے ایسے ہوتے ہین جنکا دل
مضبوط نہین ہوتا ہے پس کون شخص نکلے گا تم مین سے اسکے مقابلے کو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالے سے پس نکلا ایک غلام اہل عرب کے
غلاموں سے اور وہ سیاہ رنگ تھا اور اسکے ہاتھ مین ڈھال تلوار تھی اور وہ پیدل تھا پس جب ارادہ کیا اسنے گبر کے نزدیک جانے کا آواز دی اسکو

ذکر نکلنا ایک گبر کا شکر روم سے اور نکلنا اسکا مقابلے مین اسلام کے اور بلوانا اسکا ابو عبیدہ کو

اسکے مالک نے اور وہ ذوالکلاع الحمیری تھے پس جب واپس آیا غلام انکا نکلے وہ دوڑکر بجانب گبر کے اور سخت گرداد دیا انھونے اور تھے وہ ذوالکلاع
الحمیری اہل شجاعت سے پس گرد گھومے وہ ساتھ اپنے نیزے کے اور انکے گرد گھوما گبر اور وہ دونون نیزہ باز تھے پس قریب ہوکر سخت نیزہ بازی کی
دونون نے یہان تک کہ تھک گئے نیزہ بازی سے اور ایک ساعت جدا ہوگئے وہ دونون پس نکالا ان دونون نے تلوارونکو اور نزدیک ہوئے
پس مارا ذوالکلاع الحمیری نے تلوار کو گبر پر اور گبر نے بھی اُنپر تلوار ماری اور تلوار اسکی کاٹنے والی اور بازو اسکے قوی تھے پس کاٹ ڈالا
اسنے اپنی تلوار کے وار سے سپر اور زرہ اُسکے نیچے کے کپڑون کو اور پڑی تلوار ذوالکلاع الحمیری کے بازو پر سخت زخمی کردیا انکو
اور بوجھ ہوگیا ہاتھ انکا اُنپر پس جب دیکھا ذوالکلاع الحمیری نے اس امر کو جو لاحق ہوا انکو گبر سے پھیرا انھون نے سر اپنے
گھوڑے کا ارادہ لشکر مسلمانون کے اور دیکھا گبر نے انکو بھاگ پھیرتے ہوئے پس طمع کی اسنے انمین اور للکارا اپنے بزدون سوار کو
تاکہ ملجاوے انسے اور گھوڑا ذوالکلاع الحمیری کا تیز چلنے والا تھا پس نہین پایا انکو گبر نے یہان تک کہ ملگئے وہ مسلمانونمین پس
آئے وہ اپنی قوم کے نشان کی طرف اور خون جوش مارتا تھا انکے زخم سے مثل ٹونٹی کے اور پکارا ہوے انکے پاس شہسوران قوم
حمیر کے اور کہا انھون نے کہ کیا حال ہی تمھارا اے سردار پس کہا انھون نے کہ اے شہسوران حمیر ڈرو تم غرور سے اور نہ بھروسا
کرو تم لڑائی مین ہتھیارون اور انکی مضبوطی پر اور بھروسا کرو اللہ غالب اور بزرگ پر قوم حمیر نے کہا کہ اے سردار یہ بات کیونکر ہوئی
پس کہا انھون نے کہ مین نے باز رکھا تھا اپنے غلام کو لڑائی سے بہ نظر شفقت کے اسکے حال پر جسوقت کہ نہ تھی اسکے پاس
زرہ پس کیا اس بے خفتہ بریدہ نے میرے ساتھ وہ معاملہ جو تم دیکھتے ہو قسم ہی خدا کی کہ قبل اسکے کسی لڑائی مین مجکو ایسا زخم
نہین لگا تھا پس باندھا قوم حمیر نے انکے زخم کو اور ٹھہرے ذوالکلاع الحمیری اپنے نشان کے نیچے جسکو ایک شخص انکی قوم کا
اُٹھائے تھا پس پکارا ذوالکلاع الحمیری نے کہ اے لوگ حمیر کے اگر پھر آئے تمھارے سردار زخمی ہوکر پس آیا نہین ہی کوئی تم
مین سے ایسا جو انکا بدلا لیوے پس نکلا ایک سوار شہسوران حمیر سے اور اُسکے پاس پورے ہتھیار تھے یمن کے بنے ہوئے تلوارون
اور نیزے سے مثل شعلہ آگ کے اور دلیرانہ حملہ کیا اسنے بجانب گبر کے اور بڑا گرداد دیا اسنے اسکے ساتھ اور پھیرا حمیری نے اپنے
نیزے کو گبر پر کہ قائم کردیا اُسکے سینے مین اور مار ڈالا اسکو اور جلدی لے گیا اللہ تعالے اسکی روح کو بجانب دوزخ کے اور ارادہ
کیا حمیری نے اترنے کا اپنے گھوڑے سے واسطے لینے اسباب اور کپڑے گبر کے پس حملہ کیا اُسپر ایک گروہ نے روسیون نے پس دور کردیا
روسیون نے حمیری کو اُس مقتول کے پاس سے اور پھیر دیا حمیری نے انکو ذلیل اور خوار پھر واپس آئے حمیری گبر کی طرف پس لے لیا
اسباب اُسکا اور لائے وہ اسباب ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس دے دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے وہ اسباب انکو پس حوالہ کیا انھون نے
اسباب کو اپنی قوم کے اور پھیرے وہ اپنی جگہ لڑائی پر پس نکلا انکی طرف دوسرا گبر پس مار ڈالا انھون نے اسکو اور نکلا تیسرا گبر پس اسکو بھی مار ڈالا
پس نکلا چوتھا گبر پس قتل کیا اسنے حمیری کو اور ارادہ کیا گبر نے حمیری کے اسباب لینے کا پس تیر چلایا اُسپر ایک مرد نے تیر اندازون انصار سے
پس مارا تیر اُسکے سینہ پر اور زمین پر گرادیا اسکو بیہوش اور جلدی لے گیا اللہ تعالے اسکی روح کو طرف آگ دوزخ کے اور گرے
وہ دونون ایک ساتھ پس آواز دی بعض بطارقہ نے بعض کو اور ڈرے وہ مسلمانونکی جماعت سے اور یہ بطریق جو تیر سے

ما اگیا اُنکے نزدیک بڑے مرتبے والا تھا پس پکارا اُنکو بامان نے اور تسکین دی اُنکی گھبراہٹ کو اور نکلا واسطے لڑائی کے بادشاہ
لانکا جسکا نام مریوس تھا اور وہ شاہانہ زرہ پہنے تھا اور ظاہر کیے تھے اُسنے اپنے ریشمی کپڑے اور جواہر اُن کو اور اُسکی کمر مین جڑاؤ
پٹکہ تھا پس گرداد یا اُسنے دونون صفونکے بیچ مین اور ظاہر کیا اپنی تلوار کو اور ثنا سا کیا اپنی ذات کو اور کہا کہ مین بادشاہ
لان کا ہون پس نہ نکلے میرے مقابلے مین مگر سردار تمھارا پس نکلے اُسکی طرف شرحبیلؓ بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے ہاتھ مین نشان تھا اور دو زرہ پہنے اور اُسکے اوپر کمر بند چمڑے کا باندھے اور سنہرے گھوڑے پر سوار تھے پس
کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ یہ کون شخص اس گبر کے مقابلے کو نکلا ہی لوگون نے کہا کہ شرحبیلؓ بن حسنہ ہین پس
کہلا بھیجا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُنکے پاس کہ دے دو تم نشان جس کسی کو چاہو اور نکلو تم مقابلے کو بدون نشان کے پس جب
سنا اُنھون نے یہ پیغام اُس شخص سے جسکو ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا دے دیا نشان اُسکو اور کہا اُس سے کہ ٹھہر تو
اُسکو لیکر اپنی جگہ پر پس اگر اللہ تعالے نے میری نسبت قضا و قدر کا معاملہ کیا پس دے دینا نشان ابو عبیدہؓ بن الجراح کو تا
کہ سپرد کرینگے وہ جسکو چاہینگے اور اگر سلامت تو لے تو لگا نشان کو پس لیا اُس شخص نے نشان کو اور رکھا اُسکو اور نکلے شرحبیلؓ بن حسنہ
رضی اللہ عنہ بجانب گبر کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ثنا لانی نے شعر شرحبیلؓ بن حسنہ کا
پس نہین سمجھا وہ شعر کو اور وہ اندک زبان عربی جانتا تھا پس کہا اُسنے کہ اے عربی کیا کہا تُو نے شرحبیلؓ بن حسنہ نے کہا کہ مین
کلام کہتا ہون جو اہل عرب لڑائی کے وقت کہتے ہین کہ شجاعت حاصل ہوتی ہی اُسکے سبب سے اُنکے دلون کو اور اعتماد کرتے
ہین وہ اللہ تعالی کے اُن وعدون پر جسکا وعدہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی پس کہا اُسنے کہ تمھارے نبی
نے تمسے کیا وعدہ کیا تھا شرحبیلؓ بن حسنہ نے کہا کہ ہمسے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ فتح کریگا اللہ تعالے ہمارے واسطے شہرونکو طول
عرض مین اور مالک ہوجائینگے ہم شام و عراق اور خراسان کے اور ہم لڑینگے ترک و خزار و لان سے پس ہونگے ہم غالب و فتح مند اُنکے
بسبب مدد دہی اللہ تعالے کے اُسنے کہا کہ اللہ تعالے نہین مدد دیتا ہی اُس شخص کو جو ظلم کرے اور تم ظلم کرتے ہو ہمپر اور مانگتے ہو ہمسے
وہ چیز جسکے تم مستحق نہین ہو شرحبیلؓ بن حسنہ نے کہا کہ ہم وہ قوم ہین کہ حکم دیا ہی اللہ تعالے نے ہمکو اُس کام کرنے کا اور زمین کا
مالک اللہ تعالی ہی وارث کرتا ہی وہ زمین کا جس کسی کو چاہتا ہی اپنے بندون سے تو کوئی عاقبت کی واسطے پرہیزگارونکے ہی
اور تجکو سچا جاننے والا بعض لغت عرب کا دیکھتا ہون پس اگر چھوڑ دے تو عبادت صلیب کی اور داخل ہو تو دین اسلام مین
تو ہوجائیگا اہل بہشت سے اور نیکبخت ہوجاویگا تو پس کہا اُسنے کہ مین اپنے قول سے پھرنے والا نہین ہون اور نکالا اُسنے
ایک صلیب کو اپنی گردن سے پس بوسہ دیا اُسکو اور رکھا اپنی دونون آنکھون پر اور طلب مدد کی اُس سے پس خشمناک ہوئے شرحبیلؓ
بن حسنہ اُسکے کامون سے اور کہا اُس سے کہ سختی ہو تجھپر اور تیرے ساتھیون پر اور آیہ جسکا قول مثل تیرے قوم کے ہی پھر گرد گھومے
اُسکے اور آمادہ ہوئے دونون لڑائی پر اور برابر کر دادے دیے دونون نے اور برابر ایک گھڑی دونون گرداد دیتے رہے اور دیکھتی تھین اُنکو
آنکھین لوگونکی اور سلمان دعاے مدد اور اعانت کرتے تھے واسطے شرحبیلؓ بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا شرحبیلؓ بن

فتوح الشام
الا عارب فی الاسلام
سالم فی الاسلام
اولاد و شرف الدین
حسن
شرحبیل رضی اللہ عنہ
شرحبیل رضی اللہ عنہ
شرحبیل رضی اللہ عنہ

حسنہ نے مشرک کی شدت اور سختی اور تیزی کو پس وہ ہکو وہ اسکے سامنے سے مثل شکست اٹھانے والے کے پس جانا کہ کہ شکست اٹھائی انھون نے
پس تعاقب کیا انکا اور کمی کی شرحبیل بن حسنہ نے اپنے گھوڑے کے دوڑنے مین تا انیکہ جب وقت جانا انھون نے کہ گبر نزدیک پہونچ
گیا ہی انکے پھیری باگ کو اسکی طرف اور پھیرا نیزے کو اسپر بارادہ مارنے کے اسکے سینے پر پس خالی دیا مشرک نے نیزے کو
اور صحیح وسالم بچ رہا پھر کہا اسنے کہ اے گروہ عرب کے نہین چھوڑتے ہو تم فریب اور مکر کو پس کہا شرحبیل بن حسنہ نے کہ ٹھہر سختی اندیشہ
کر یا نہین جانا تو نے کہ لڑائی فریب اور حیلہ ہی اور مکر کرنا اصل اسکی ہی پس کہا گبر نے کہ کیا نفع دیا تمکو تمھارے مکر نے پھر متوجہ ہوئے
دونون بجانب حملے کے اور شمشیر زنی کی آپسمین یہان تک کہ ٹوٹ گئین دونون کی تلوارین اور بہت سخت لپٹ گئے آپسمین دونون پس تھا
مشرک مضبوط اور بھاری قد وقامت کا اور شرحبیل بن حسنہ خفیف اور لاغر تھے بسبب ہمیشہ روزہ رکھنے کے پس لیا اسنے ورے انکو دبایا
مشرک نے کہ سست کر دیا انکو اور قصد کیا اسنے انکے اٹھا لینے کا زین اسپ سے اور دونون گروہ دیکھتے تھے انکی طرف ضرار بن الازور نے
بیان کیا ہی کہ در آیا مجھ مین غصہ اور کہا مین نے اپنے دل مین کہ افسوس ہی تجھپر اے ضرار اس بات کا کہ یہ گبر قتل کریگا کاتب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو پس کس چیز نے باز رکھا ہی تجکو انکی مدد دہی سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ نکلے ضرار بن الازور انکی طرف دران حالیکہ وہ
پیدل تھے اور دوڑتے تھے اپنے قدیمونسے مثل ہرن باریک کر کے یہان تک کہ نزدیک ہوئے وہ ان دونونکے اور وہ دونون اس حال سے
بے علم تھے اور ضرار کے ہاتھ مین خنجر تھا پس مارا ضرار نے خنجر کو اسکی پشت سے پس نکلا خنجر اسکے دل کی طرف سے پس گرا گبر مردہ ہوکر اور چھوڑا
اللہ تعالے نے شرحبیل بن حسنہ کو اسکے فشار اور سختی سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب گرپڑا گبر اپنے گھوڑے کی پشت سے اترے اور گئے
شرحبیل بن حسنہ اور ضرار بن الازور گبر کی طرف اور لیا جو کچھ زرہ وغیرہ سامان لڑائی کا اسکے پاس تھا اور سوار ہوئے ضرار اسکے گھوڑے
اور پھیرے وہ اور شرحبیل بن حسنہ بجانب مسلمانونکے پس بشارت دی مسلمانون نے شرحبیل بن حسنہ کو انکی سلامتی پر اور شکریہ ادا کیا ضرار
بن الازور کے کامون کا پھر شرحبیل بن حسنہ نے لیا اسباب گبر کا پس جھگڑا کیا آپسمین ضرار بن الازور نے اور کہا کہ اسباب مجکو چاہیے
اسواسطے کہ مین نے گبر کو مارا ہی اور شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ مین نے اسکو مارا ہی اور منازعت کی اس بارہ مین انھون نے ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پاس پس خوف کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر کا کہ فیصلہ کرین وہ پس مقدمہ مین پس راضی ہون وہ دونون
انکے فیصلہ پر اور لکھا خط بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے یا امیر المومنین ان رجالا خرج الی البراز
و قاتل علجا من علوج الروم و بلغ سعه فی الحرب کل مبلغ و خرج آخر من المسلمین فاعان الرجل و قتل العلج فالسلب لمن هو
منها پس آیا جواب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے اس تفصیل سے کہ اسباب مقتول کا اسکے مار ڈالنے والے کو چاہیے پس لے لیا
اسباب کو ابو عبیدہ بن الجراح نے شرحبیل بن حسنہ سے اور دے دیا ضرار بن الازور کو پس کہا ایک مسلمان نے شرحبیل سے کیا دیکھا یا ضرار نے
اسباب کو پس کہا شرحبیل نے ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء راوی نے بیان کیا ہی کہ جب مار ڈالا ضرار بن الازور نے
بادشاہ لان کو خشمناک ہوئے رومی پس نکلا انمین سے ایک بہادر سوار دران حالیکہ طلب کرتا تھا وہ لڑنے والے کو پس نکلے
بن العوام رضی اللہ عنہ اور مار ڈالا اسکو اور لے لیا اسباب اسکا اور نکلا دوسرا سوار پس مار ڈالا زبیر نے اسکو اور لے لیا اسباب اسکا اور نکلا

فتح
مشرحبیل بن حسنہ
کا بمقام ربوک
ترجمہ
اسلام اور مسلمانون
کا بہ تحقیق ایک
آدمی نکلا میدان
جنگ کی طرف اور
لڑا وہ ایک گبر کے
ساتھ پس گبر ان
دونون کی تلوارین
ٹوٹ گئین اور
انکی لڑائی مین
کشتی کی نوبت
پہونچی اور
دونون سے
گھوڑون سے
گر پڑے
دونون
ایک
دوسرے
سے
لپٹ
گئے
اور
دونون
کے
گھوڑے
بھاگ
گئے
دونون
کے
ہاتھ
سے
دونون
کے
ہتھیار
گر
پڑے
اور
دونون
کے
گھوڑے
بھاگ
گئے
دونون
کے
ہاتھ
سے
دونون
کے
ہتھیار
گر
پڑے

اور چوتھا پس مارڈالا زبیر نے اُن دونوں کو اور لے لیا اسباب اُنکا پس کہا خالد بن ابو سعید نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ زبیر بن العوام نے کوشش کی ہے آج کے دن بمقابلے رومیوں کے اور خرچ کیا ہے اپنے نفس کو واسطے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مجکو خوف ہے اُنکے تھک جانے کا پس آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے زبیر بن العوام کو اور قسم دلائی اُنکو کہ نہ مقابلے کو نکلیں وہ پس پھیرے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اپنی جگہ کی طرف اور نکلا پانچوان آدمی پس نکلے اسکے مقابلے کو عبداللہ بن ابو سعید اور مارڈالا اُسکو اور تھا وہ ملک روسیہ اور دامادِ ملک لان کا پس برابر اور تحمینہ کیا گیا کپڑے اور ٹیکہ اور جلیسبند اور سر بند کل اسباب اُسکا ساتھ پندرہ ہزار کے راوی نے بیان کیا ہے کہ آگاہ کیا گیا باہان اس حال سے پس خشمناک ہوا وہ اور کہا اُسنے کہ یہ دو بادشاہ ہم میں سے مارے گئے اور میں جانتا ہوں کہ مسیح ہماری مدد نہ کرینگے پھر حکم کیا اُسنے تیراندازوں کو برابر ایک ہی ساتھ تیر چلانے کو پس چلایا اُنھوں نے اپنے تیروں کو اور چھوڑا اُنھوں نے بجانب مسلمانوں کے ایک لاکھ تیر ایک ہی ساتھ پس پڑتے تھے مسلمانوں کے لشکر میں مثل گرنے برف کے آسمان سے اور بکثرت واقع ہوا قتل اور جرح مسلمانوں میں اور سات سو مسلمان کم چشم ہوگئے پس اُس دن کا یوم السعویز نام رکھا گیا اور منجملہ اُن لوگوں کے جنپر تیر پہونچے یہ تھے نعیرہ بن شعبہ اور سعید بن زید بن نفیل اور بکیر بن عبداللہ التیمی اور ابو سفیان صخر بن حرب اور راشد بن سعید اور ابو درداس سانحہ کے ایک مرد دوسرے مرد سے ملاقات کرتا تھا اور کہتا تھا کہ کیا مصیبت تمھاری آنکھ کو پہونچی پس کہتا تھا دوسرا کہ اس معاملے کو مصیبت نہ کہو بلکہ کہو اسکو کہ آزمائش اور محبت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے راوی نے بیان کیا ہے کہ سخت اور بڑا ہوا معاملہ تیروں کے پڑنے کا مسلمانوں کے لشکر میں یہاں تک کہ نہیں سنی جاتی تھی مگر یہ آواز واعیاہ واصراہ واحدقتاہ اور اضطراب شدید واقع ہوا مسلمانوں میں اور پھیرے عرب نے اپنے گھوڑوں کی باگوں کو درآنحالیکہ پھیرنے والے تھے وہ اپنی پشتوں کی طرف اور دیکھا باہان ملعون نے مسلمانوں کے لشکر کی گھبراہٹ کو پس ترغیب دی اُسنے تیراندازوں اور رومیوں کو اور آواز دی اپنے لوگوں کو اور چلے اور روانہ ہوئے بخیر والے لوگ بجانب لشکر مسلمانوں اور حملہ کیا جبیرا اور قناطر اور قوریرنا اور کہا اُنسے باہان نے کہ ٹھہرو تم حملے سے اور چلاؤ اور بھگاؤ تم مسلمانوں کو یہانتک کہ سوائے اُسکے کوئی تدبیر اُنکے واسطے نہیں ہے پس زیادتی کی تیراندازوں نے تیر چلانے میں اور روانہ ہوئے بخیر والے لوگ تم اپنے لوہے کے اور تلواریں چمکتی تھیں لوگوں کے ہاتھوں میں مثل پارہ ہائے آتش کے اور لڑائی قائم تھی پھیرے بھل اور اختیار کیا مسلمانوں نے اپنی جانوں پر مہربانی کو بسبب اُس چیز کے جو پہونچا تھا اُنکو نکل پڑنے پتلی آنکھ سے عبادبن عامر نے بیان کیا ہے کہ دیکھا میں نے مسلمانوں کے لشکر کو اپنی طرف آتے ہوئے ذلیل اور شہسوار مسلمین پھیرنے والے اور گھوڑے اُنکے پیچھے کو چھوڑنے والے پس کہا میں نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اللھم انزل علینا نصرک الذی نصرتنا بہ فی المواطن کلھا پھر پکار کر کہا میں نے حمیر کے لوگو نسے کہ اے گروہ حمیر کے بھاگتے ہو تم بہشت سے دور جنکی طرف اے لوگ قرآن مجید کے یہ کیسا تمھارا بھاگنا ہے کیا نہیں ڈرتے ہو تم عار اور ننگ کو کیا نہیں ہو تم سنتے اللہ تعالیٰ جبار کا یہ کہتا ہے وہ جاننے والا احوال پوشیدہ کا آیا ڈر گئے تم کفار کی لڑائی سے پس نہیں جواب دیا مجکو کسی نے گویا وہ بہرے تھے اور کچھ نہیں سنتے تھے پس کہا میں نے کہ اے حمیر قبیلے کے

ف ۱
زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا کہ جب اُنکے گھوڑے کی زین ڈھیلی ہوگئی تو اُنھوں نے اپنے غلام کو حکم کیا کہ زین کو درست کرے اُسنے کہا کہ آج کے دن کی لڑائی میں آپ کے ساتھ کوئی نہیں ہے اور آپ کو ضرورت ہے کہ اپنے ساتھ کسی کو رکھیں اُنھوں نے کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ہے کہ کسی کو اپنے ساتھ نہ رکھوں گا اُسنے کہا کہ اچھا میں آپ کے ساتھ رہونگا اُنھوں نے کہا کہ اچھا تو زین کو درست کر پس اُسنے زین کو درست کیا اور اُنھوں نے اُسکو اپنے ساتھ رکھا اور اُسکے ساتھ مل کر لڑے اور اُسکو بھی اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی اُسکی تفصیل بھی بعض روایتوں میں ہے ۱۲

لوگ حمیر یا کت ہین جواب دینے سے پس پکارتا تھا مین ہر قبیلہ عرب کو اور ہر قبیلہ یا زرتھا بسبب اپنے معاملہ ذات کے مجکو جواب دیتے
پس بہت پڑھا مین نے کلام لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کو پس تھوڑا عرصہ ہین گذرا تھا کہ نازل ہوئی مدد آسمانی
اور معاملہ یہ گذرا کہ مسلمان لوگ پھرے بجانب ٹیلہ عورتونکے اور نہین ثابت قدمی کی اُنکے ساتھ کسی نے سوائے صاحب
نشانون کے عبداللہ بن قرط ازدی نے بیان کیا ہے کہ موجود تھا مین شام کی سب لڑائیون مین پس نہین موجود ہوا اور
نہین دیکھا مین نے زیادہ سخت کسی لڑائی کو مسلمانون پر یرموک کے دنسے اور نہین موجود تھا اور نہین دیکھا مین نے یرموک مین زیادہ
سخت لڑائی یوم التعویر سے اور چلتے تھے گھوڑے مسلمانونکے اپنی رسون کی طرف اور لڑتے تھے سردار بذات خود اور نشان اُنکے
ہاتھو مین تھے یہان تک کہ ابو عبیدہ بن الجراح اور یزید بن ابی سفیان اور عمرو بن العاص جان دینے کی لڑائی لڑتے تھے اور دیکھا مین نے سہیل
بن حسنہ اور ضرار بن الازور اور ہاشم مرقال اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم کو
کہ بہت بڑی لڑائی لڑتے تھے پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ کتنی مدت یہ لوگ لڑ سکتے ہین حالانکہ وہ چند کس ہین تا اینکہ ساعدت کی اللہ
تعالے نے ہمارے ساتھ اُن عورتون کے جو حاضر ہوئی تھین لڑائیون مین ہمراہ رکاب سعادت انتساب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے معمر بن راشد زہری نے بیان کیا ہے کہ عورتین حاضر ہوئی تھین لڑائی مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس وہ علاج زخمون کے
کرتی تھین اور پانی پلاتی تھین اور میدان جنگ مین لڑنے کو نکلتی تھین پس نہین دیکھا مین نے کسی عورت کو عورات قریش سے لڑتین تھین وہ ساتھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نہ جنگ یمامہ مین بمعرکہ ہی خالد بن ولید کے مثل اُسکے کہ لڑین عورتین قریش کی یرموک کے دن جبوقت کہ
کہ سخت ہوا مسلمانون پر قتل اور ملکے رومی مسلمانونمین پس بڑی شمشیر زنی کی عورتونے اور یہ بات زمانہ خلافت حضرت عمر رضی اللہ
عنہ مین واقع ہوئی اور بھاگی تھین عورات مہاجرین کی ساتھ مسلمان عورتون لخم و جذام کے اور قائم تھی لڑائی پر کے بجل اور ظاہر تھین
نشانیان اُنکی پس بیان کرتی تھین عورتین اپنی قومیت اور نام اپنی ماؤن اور اپنے بیٹونکو اور جان دینے کی لڑائی لڑتی تھین اور مارتی تھین
گھوڑونکو منہ مین چوبون کو اور ظاہر کرتی تھین اولادون کو اور بعض اُنمین کی لڑتی تھین بشرکین ہے اور بعض لڑتی تھین مسلمانون سے
یہان تک کہ پھیرا مسلمان یکجانب لڑائی کے اور حمایت کی اور بچایا اُنھون نے لوگون کو تا اینکہ شکست اُٹھائی مسلمان عورتون
لخم اور جذام اور غسان نے پس نکلین اُنکی طرف خولہ بنت الازور بن طارق اور ام حکیم بنت الحرث اور لبنی بنت سالم اور سلمی
بنت لوی بن عاصم الیربوعی اور مارتی تھین وہ اُنکے منہ اور سرون پر جوپونکو اور کہتی تھین کہ نکل جاؤ تم ہمارے پیچھے سے
کہ تمنے سست کر دیا ہماری جماعت کو پس پھیرین عورتین لخم و جذام کی اور وہ جان دینے کی لڑائی لڑین اور لڑتین نام حکیم
بنت اعوث تلوار سے آگے لشکر کے اور پھیرتی تھین وہ مشرکین کو واقدی بن ابی عون نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے
ہند بنت عتبہ کو کہ اُنکے ہاتھ مین ہندی تلوار تھی اور وہ شمشیر زنی کرتی تھین مشرکین مین اور پکار کر کہتی تھین اپنی بلند آواز سے
کہ اے گروہ عرب کے کاٹ ڈالو تم گردن بے ختنہ بریدہ کو ساتھ تلوارونکے اور اُسوقت سنے آواز ابو سفیان نے اور کسی کی آواز نہین سنی جاتی
اور وہ نصیحت کرتے تھے اپنی بلند آواز سے اور کہتے تھے کہ اے گروہ مسلمانونکے یہ ایکدن ہے اللہ تعالے کے دنونسے پس ثابت قدم رہو تم

اللہ کے کام مین اور اسمارنبت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا کا یہ حال تھا کہ مارد یا تھا انھون نے اپنی ماں کو ساتھ باگ اپنے شوہر زبیر بن العوام کے پاس پہنچا تے تھے زبیر بن العوام کو ئی وار تلوار کا نگر یہ کہ مارتی تھین اسمار مثل اُسکے اور پھیر مسلمان بجانب لڑائی جسوقت دیکھا اُنھون نے عورتون کو کہ جان دینے کی لڑائی لڑتی ہین اور کہتے تھے مرد اپنے نزدیک والے سے کہ اگر نہ لڑینگے ہم تو عورتون سے زیادہ مستحق ہین ہم پردہ نشینی کے پس واسطے اللہ کے تھی نیکو کاری عورتون کی یرموک کے دن واقدی رحمہ اللہ سلسلہ راویونکے بیان کیا ہے کہ لڑائی یرموک کی رجب کے مہینے سن پندرہ ہجری مین ہوئی تھی بن عامر نے بیان کیا کہ حملہ کیا خولہ بنت الازور اخت ضرار نے ایک گیر رومی پر جسنے حملہ کیا تھا ہمپر پس سامنا کیا خولہ نے اُسکا اور سبقت کرتی تھین وہ اُسپر ساتھ تلوار کے یہان تک کہ اُڑ گئی تلوار اُنکے ہاتھ سے اور مارا گیر نے اپنی تلوار کو اُنکے سر پر پس جاری ہوا خون اور گر پڑین وہ زمین پر پس آئی وہ دی عفیرہ بنت غفار نے جسوقت دیکھا اُنکے گرنے کو اور پکار کر کہا کہ اندوہگین ہو تم خدا کی قسم ذلیل کیا ہمکو اپنی بہن کے پھر حملہ کیا عفیرہ نے گیر پر اور مارا اُسپر ایسا وار تلوار کا کہ جدا کر دیا اُسکے سر کو اور آئین عفیرہ خولہ بنت الازور کے پاس اور اُٹھایا اُنکے سر کو اور خولہ نے رنگین کر دیا اُنکے بالون کو مثل سرخ پھول الا کے پس کہا عفیرہ نے کہ تھا کیا حال ہے پس کہا خولہ نے کہ تیز ہون ولیکن میرا گمان یہ ہے کہ مین ضرور مر جاونگی پس آیا تکو میرے بھائی ضرار کا حال معلوم ہے پس کہا عفیرہ نے کہ ہان تو اُنکو مین دیکھا ہے پس کہا خولہ نے اللھم اجعلنی فداہ لاخی ولا انفع بالاسلام عفیرہ نے بیان کیا ہے کہ کوشش کی مین نے اُنکے اٹھانے اور کھڑے کرنے مین پس نہ کھڑی ہوئین وہ پس ہین ہوئی تھی رات تا اینکہ دیکھا مین نے اُنکو کہ گھومتی تھین وہ اور پانی پلاتی تھین لوگون کو اور گویا اُنکو کوئی اذیت نہ تھی پس دیکھا اُنکو اُنکے بھائی نے اور زخم اُنکے سر مین تھا پس کہا بھائی نے اُنکو کیا ہوا ہے تکو اُنھون نے کہا کہ یہ ہم بسبب ایک گیر کے ہوا ہے جسکو عفیرہ نے مار ڈالا اُنھون نے کہا اے بہن خوش ہو تم کہ بہ تحقیق ایک زخم کے عوض مین بہت لوگ لیے ہین اور مار ڈالا مین نے اُنکے بیشمار لوگون کو اور برابر قائم تھی لڑائی آغاز روز سے اور جب رات قریب آئی لڑائی زیادہ اور شعلہ زن ہوئی گرمی لڑائی کی اور ابو عبیدہ بن الجراح لڑتے تھے اپنا نشان لیے ہوا اور سردار ان مسلمان مثل اُنکے لڑتے تھے اور ارادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح بجانب مسلمانون کے اور اُنکے ساتھ ہاشم بن قال اور ذی حمیر اور لخم اور جذام تھے اور مارے گئے یوم الیرموک کو تیس ہزار رومی یا کچھ زیادہ اس سے اور خالد بن الولید کے ہاتھ سے نوتا وین اُس دن ٹوٹ گئین اور اُس لڑائی دیکھنے والون نے خالد بن الولید کے لڑنے مثل ایک سپاہ شہسوار جوانون کی لڑائی کے روایت کیا ہے جارم بن معن نے بیان کیا ہے کہ نکلے ہم کہ تین سو پچ لڑائی مین اشعری تیر والے لوگ سبز اور ابلق گھورون پر گویا وہ مثل پہاڑون قائم اور مضبوط کے تھے پس جب نکلے وہ درمیانے لڑائی مین اور ایکدی ساتھ حملہ کیا اُنھون نے اور بلند کی اُنھون نے اپنے بیچ مین ایک بڑی صلیب جوہر کی اور حملہ کیا اُنکے میسرہ نے ہمارے میسرہ پر اور اُنکے میمنہ نے ہمارے میمنہ پر پس قرار کیا ہمنے اُنکے سامنے سے گویا ہم مثل جاردونکے تھے جنگل مین اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب مسلمانون کے کہ بھاگے وہ عورتون کی طرف اور عورتین اُنکے منھ مین مارتی ہین پس وہ آواز دیکر یہ کہتے تھے اللہ اللہ لا تسلموا الاسلام بہزیمتکم واتقوا اللہ ربکم اور تھے ابو عبیدہ بن الجراح کے سامنے ایک شخص قوم بنی محارب سے جنکا نام نجم بن مفرج تھا

وردوہ بر معاصر جواب اور خوش بیان اور فصیح ترین عرب اور بلند آواز تھے نبی محارب میں ایسے مشہور تھے کہ آتے تھے فصحاے عرب انکے
پاس واسطے سماعت انکی نثر اور نظم کے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ ایوب انکے صفوان بن راشد سے روایت کی ہے کہ نہیں پھیرا
لوگونکو ہزیمت و شکست سے بعد حکم اور مدد اللہ تعالے کے یرموک کی لڑائی میں مگر کلام ایک مرد کا نبی محارب سے جسکا نام مفرح تھا
اور کوئی کلام انکا خالی از سجع اور قافیہ نہیں ہوتا تھا کہ وہ جمع کرتے تھے اس کلام کو نبی حسن ترتیب سے اور یاد کیا ہے انکے کلام کو
ہزیمت یرموک کے دن جسکا ذکر کرینگے ہم اور فصحاے متاخرین اصمعی اور ابو عبیدہ معمر انھیں کے طرز کی پیروی کرتے تھے اور وعظ انکا نہایت
مسلمانو تمکے بروز جنگ یرموک یہ ہے ایہا الناس ہذا الیوم لہ ما بعدہ وقد دنا منکم قربہ وبعدہ ولن تنالوا الجنۃ الا بالصبر علی المکارہ باللہ
مایدخلہا من ہوی الجہاد کارہ ۔ وللہ فی عرض السموات جنۃ محفوفۃ بالکارۃ واعلی الدرجات درجۃ الشہادۃ ۔ فارضوا عالم الغیب الشہادۃ بنفاد
جہاد قد قام علی ساقہ ۔ وبادر الشفاق فی اسواقہ ۔ واخشی نفاقہ فی انفاقہ ۔ انا نتم اصحاب نبی العصر افالیتم من الثبات والنصر بشروح ا
بنیانکم ۔ وقد موا الغرم لصغار نیاتکم ۔ وایاکم تولون الادبار ۔ فتستوجب غضب الجبار ۔ اما واللذی قدر الاقدار ۔ واجری الفلک الدوا
وکل شی عندہ بمقدار ۔ لقد زینت لکم حور العین ۔ بایدین اباریق وکاس من معین ۔ فمن طلب فالبقار ۔ فان علیہ الیوم ما یلقا
فتحوا طلبکم ۔ تنالوا ربکم ۔ وحققوا املکم ۔ تنالوا بغیتکم ۔ واطعنوا الصدور ۔ تنالوا الاجر والنشور ۔ واعمدوا علی النصر
یکتب لکم الاجر ۔ ابشروا المومنین بحسن عملکم ۔ وایاکم ان تصادوا عن سبیلکم لا توا فقوا الکفار فی جہلہم واعدلوا عن طریق قولہم ۔ وانقوا
من سبق من اسلافکم فی فعلہم ۔ واسمعوا ما نزل فی القرآن من اجلہم وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض
کما استخلف الذین من قبلہم ثم قال مبینا ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا تم من یعلم السر المکنون
فقال لیعبدونی ولا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون ۔ سیروا فقد سبق المسدون اجتہدوا فقد
فاز المجتہدون یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون اور حملہ کیا خالد بن الولید نے اور وہ سر بسر بند باند
تھے اور ڈراتے تھے رومیوں کو اپنے نام سے اور کہتے تھے کہ میں خالد بن الولید ہوں اور نکلا آگے مقابلے میں ایک بطریق جسکا نام نسطور اور وہ
رئیس کبیر سے بیٹے تھا اور آیا وہ دران حالیکہ طلب کرتا تھا خالد بن الولید کو بجانب میدان لڑائی کے اور وہ تولا این کرتا تھا اپنی زبان میں اور
ملاقی ہوے دونوں اور بڑی سخت لڑائی لڑے جیسا کہ چاہیے پس وہ نہایت لڑائی کی تیزی میں تھے کہ دفعۃً منہ کے بھل گرا گھوڑا خالد بن الولید
کا اور جھکے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اسکے سر کی طرف اور دیکھا مسلمانوں نے انکی جانب کہ وہ جھکے ہیں پس کہا مسلمانوں نے لا حول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم اور خالد بن الولید کہتے تھے ہی ہی اور بلند کیا بطریق نے اپنی تلوار کو خالد بن الولید کی پشت پر پس سست کر دیا انکی

اُنکی پشت کو اور کچھ کام نہین کیا اُسنے بسبب تلوار کے اور اُٹھا گھوڑا خالدؓ بن الولید کا اپنی لغزش قدم سے اور گر پڑا تاج خالدؓ بن
الولید کا اُنکے سر سے پس پکار کر کہا اُنھون نے کہ او میرے تاج کو پس لیا تاج کو ایک شخص نے بنی مخزوم سے پس کہہ لیا خالدؓ بن الولید نے
اُسکو اپنے سر پر پس کہا اُس شخص نے کہ ای ابا سلیمان تم اس حال لڑائی مین ہو اور تم تاج طلب کرتے ہو پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ بتحقیق رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس وقت منڈایا تھا اپنے سر مبارک کے بالون کو حجۃ الوداع مین لے لیا تھا مین نے کچھ سے مبارک اُنکے پیشانی کی پس فرمایا تھا
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم ان بالون کو کیا کروگے مین نے عرض کی تھی کہ بطور تبرک کے رکھونگا مین ای رسول اللہ کے اور اعانت طلب
کرونگا مین اُسے اپنے دشمنون کی لڑائی مین پس فرمایا تھا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہمیشہ تم فتحیاب رہوگے جب تک کہ یہ بال تمھارے
پاس رہینگے پس رکھ لیا تھا مین نے اُن بالون کو آگے کی طرف اپنے تاج مین پس نہین لاقی ہوا مین کسی جماعت کو کبھی حالانکہ وہ کلاہ سر پر تھا مگر یہ کہ
شکست دی مین نے اُس جماعت کو اور یہ سب برکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ خالدؓ بن الولید نے مضبوط
باندھا تاج کو اپنے سر پر ساتھ سر بند سرخ کے اور حملہ کیا بسطور طریق پر اور بلند کیا اپنی تلوار کو اُسکے شانے پر پس کاٹ ڈالا دوسرے
شانے تک اور ارادہ دوسرے وار کا اُسپر کیا پس حملہ کیا اُسکے ساتھیون نے اور کھینچ لے گئے اُسکو اپنی طرف پس ہلاک ہوا وہ اُنکے بیچ مین اور
ٹوٹ گئین سر مین اُن لوگون کی جو باقی تھے اُنکے ملک سے اور بڑا جانا اُنھون نے پیش قدمی کو اور بعد اس معاملہ کے خالدؓ بن الولید
بلاتے تھے اُنکو بجانب میدان جنگ کے پس نہین نکلتا تھا کوئی اُنمین سے اور برابر خالدؓ بن الولید شمشیر زنی کرتے تھے روبرو اُنمین یہانتک
کہ تھک گئے بازو اُنکے پس مہربانی کی اُنپر حرث بن ہشام مخزومی نے اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ ای سردار خالدؓ بن الولید نے
کیا جو کچھ اُنپر واجب تھا اور ادا کیا حق تلوار کا یہانتک کہ سست ہو گئے بازو اُنکے پس اگر تم اُنکو حکم استراحت کا دو تو بہتر ہی پس چلے ابو عبیدہ
بن الجراح اُنکی طرف اور قسم دلاتے تھے اُنکو کہ نہ پیشقدمی کرین وہ اور کہتے تھے اُنسے کہ باز رکھو تم اُنکو اپنی ذات سے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ ای سردار مین ہر طرح سے شہادت کو طلب کرتا ہون پس اگر خطا کرون مین تو اللہ تعالیٰ جانتا ہی میری نیت کو اور حملہ کیا اُنھون نے پس
نہین پھیرے وہ اپنے حملے سے یہانتک کہ ظاہر اور پورا کیا حملے کو اور مسلمانون نے قوت دی خالدؓ بن الولید کو اُنکے حملے مین اور پھیر دیے مسلمان
جانب لڑائی کے بعد اُٹھانے ہر میت کے اور عورتین مردون کے آگے تھین اور برابر دونون مین لڑائی ہوتی رہی یہانتک کہ پھیرے وہ
اپنی پشتون کی طرف اور مارے گئے اُنمین سے ہزارون گنتی مین اور بیخبر والے روسیون کا یہ حال ہوا کہ شکست دی اکثرون نے اُنمین سے اور
بے سپر کیا اُنکو گھوڑون نے اپنے سمون سے اور برابر اُنمین لڑائی ہوتی رہی یہانتک کہ میل کیا آفتاب نے بجانب مغرب کے اور جدا ہوئے بعض
اُنکے بعض سے اور بہ نکلا خون اُنکے بیچ مین اور فرش ہو گئی زمین ساتھ مقتولین کے اور زخم ظاہر تھے دونون لشکرون مین مگر رومیون مین کثرت
تھی زخمیون کی اور پھرا ہر قوم بجانب اصلاح اپنے حال اور معالجہ زخمون کے اور عورتین مقرر تھین واسطے درستی کھانے اور بندش خستگیون اور
علاج زخمیون کے اور جس چیز کی مردون کو ضرورت ہوتی عورتون نے اسکی درستی کی اور منین کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کسی ایک کو صاحب
نشانون سے واسطے نگہبانی مسلمانون کے بلکہ نگہبانی کو اپنے ذمہ لیا ساتھ مہاجرین کے پس اسی حال مین کہ ابو عبیدہؓ بن الجراح گشت
کرتے تھے کہ دفعۃً دیکھا اُنھون نے دو سوارون کو کہ ملاقی ہوئے اُن سے اور وہ دونون سوار گشت کرتے تھے اُنکی گشت کے ساتھ پس کہا

ابو عبیدہ بن الجراح نے لا الہ الا اللہ کہا اُن دونوں سواروں نے محمد رسول اللہ پس شریک ہوئے اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح اور دیکھا تو ایک
اُنمین کے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اور دوسری زوجہ اُنکی اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین پس سلام کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے اُنپر اور کہا کہ اے زبیر بن عمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کس چیز نے تمکو نکالا ہی اُنھون نے کہا کہ مین نگاہبانی
مسلمانون کی کرتا ہون اور سبب اُسکا یہ ہی کہ میری زوجہ اسماء نے مجھسے کہا کہ اے ابن عمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریب ہی
کہ مسلمان باز رہینگے اس رات مین نگاہبانی سے پس آیا ہو سکتا ہی تجھسے کہ مساعدت اور قوت دہی کرو تم میری مسلمانونکی نگاہبانی
پر پس منظور کیا مین نے اُنکی بات کو پس اے شکر یہ کیا اُنکا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور قسم دلائی اُنکو پھر جانے کی اپنے گھر بار کی طرف
پس نہین کیا اُنھون نے ایسا اور زبیر بن العوام اور زوجہ اُنکی تمام اس رات مین گشت کرتے رہے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ روایت
کے بیان کیا ہی کہ رومیون کے لشکر مین ایک شخص حمص کا تھا جسکو لوگ ابو الجعید کہتے تھے اور وہ رساے حمص سے تھا جب یکجا ہو
رومی اور روانہ ہوے وہ مسلمانون کی طرف بجانب تدمور کے تو اُترے وہ کھیتون مین اور ابو الجعید نے اپنا مسکن اس جگہ مقرر کیا تھا
بسبب خوبی ہونے آب ہوا کے اور قرب حمص سے اور اُترا لشکر روم کا کھیتون مین اور وہان درخت ابو الجعید کے تھے اور اُسکی زوجہ نگاہبانی
کرتی تھی اُنکی پس ابو الجعید نے رومیونکو اپنا مہمان کیا اور بزرگ داشت کی اُنکی اور کھانا کھلایا اُنکو اور پانی پلایا یہانتک فارغ ہوا اُنکے سبب
کاموں سے رومیون نے اُس سے کہا کہ لا تو اپنی عورت کو ہمارے پاس پس اُنکار کیا اُسنے اس امر سے اور گالیان دین اُنکو وہ لوگ نہین جانتے تھے
مگر اُسکی ہم بستری کو پس جب نجل کیا ابو الجعید نے اُنپر اس کام مین قصد کیا اُنھون نے ہم بستری کا پس لیا اس عورت کو اور تمام رات مصروف بازی
رہے اُسکے ساتھ پس رویا ابو الجعید اور شور کیا اُسنے اور دعاے بد کی اُنپر پس ڈالا اُنھون نے اُسکے بیٹے کو پس ذبح کی اُسکی ان اور لیا اُسنے سر اپنے
بیٹے کا اپنے دوپٹے مین اور لائی اُسکو بجانب پیشرو اُس لشکر کے اور شکایت کی اپنے حال کی اُس سے اور کہا اُس سے کہ دیکھ تو تیرے ساتھیون نے
میرے بیٹے کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہی پس حق رسانی کر تو میری پس نہین متوجہ ہوا وہ اُن دونون کے کلام پر اور عوض اُسکے بیٹے کا نہ لیا پس کہا
اُس لڑکے کی ماں نے کہ قسم ہی خدا کی ہرآینہ ہمیشہ غالب بنینگے عرب تمپر اور پھر گئی وہ اور دعاے بد کرتی تھی اُنپر پس تھوڑا عرصہ نہین گذرا تھا کہ
اللہ تعالی نے مسلمانون کے ہاتھ سے اُنکو ہلاک کیا پس جب آیا دن یرموک کا بعد اسکے کہ مارڈالا خالد بن الولید نے لشکر بطریق کو آیا ابو الجعید مسلمانون
کے لشکر مین اور کہا کہ یہ لشکر جو تمھارے سامنے اُترا ہی لشکر روم کا ہی اور اگر حوالہ کرینگے وہ اپنے تئین تمکو واسطے قتل کرنے کے تو ہرآینہ فراغت
نہ پاؤگے تم اُنکے مار ڈالنے سے مدت کثیر مین پس اگر مکر و فریب کرون مین اُنکے ساتھ اس رات مین ایسا فریب کہ فیحاب ہو جاوے تم اُنپر تو
سہل ہے ساتھ کیا کروگے اور کیا مجکو دوگے مسلمانون نے کہا کہ ہم یہ کچھ دینگے اور ہو موقوف اور دور کر دینگے تجھسے یہ چیزین اور کبھی ہم خیانت
نہ لینگے تجھسے نہ تیری اولاد سے اور اس بات پر ایک عہدنامہ ہم تجکو لکھ دینگے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب عہد لے لیا اور
مضبوطی حاصل کی اُسنے مسلمانون سے گیا وہ رومیون کی طرف وہ لوگ نہین آگاہ تھے یاقوصہ سے اور یاقوصہ ایک بستی ہی پس اُتارا
ابو الجعید نے اُنکو اُسکے مہمان اور کہا اُنسے کہ اس جگہ سے نہ دور ہو تم پس مین قریب نزدیک کرونگا تمھارے واسطے ساتھ عرب کے کہ اُسکے سبب سے وہ
ہلاک ہو جاوینگے اور کیا اُسنے یاقوصہ کو اُنکے اور عرب کے بیچ مین اور وہ لوگ نہین جانتے تھے کہ اُنکی بستی کس قدر ہی پس بعد یوم المستور یہ کیا ابو الجعید

ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پہنچا یا انکو اس حال مین کہ گشت کرتے تھے وہ اس رات مین مع جماعت مہاجرین کے پس کہا ابو الجعید نے کہ یہ توقف اور بیٹھ رہنا تمہارا کیا اور کس وجہ سے ہے انھون نے کہا کہ کیا کام کرین ہم اسنے کہا کہ جب کل کی رات آوے کثرت سے آگ روشن کرو تم پھر پلٹ گیا وہ رومیون کی طرف تاکہ خبر پہونچاوے وہ اپنے پس جب دوسری رات آئی روشن کیا مسلمانون نے دس ہزار سے زیادہ جگہون مین آگ کو پس جب روشن ہوئی آگ آیا ابو الجعید انکے پاس پس کہا انھون نے کہ تجھے بہت کھنے نیرے کے آگ روشن کی ہے پس بعد اسکے کیا تدبیر ہے اسنے کہا کہ مین پانچ سو آدمی تمہارے دلیر اور بہادرون سے چاہتا ہون تاکہ مشورہ دون مین انکو اس چیز کا جو وہ کرینگے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اختیار کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے پانچ سو مردون کو کہ سرخیل انکے عباس بن عمرو بن طارق العلائی اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور فرار بن الازور اور عبد اللہ بن قرط اور عبد اللہ بن یاسر اور عبد اللہ بن اوس اور عبد اللہ بن عمر بن الخطاب اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور غانم بن عبد اللہ اللیثی اور سوے انکے اور لوگ مثل ان رئیسون کے تھے پس جب یکجا ہوئے یہ لوگ چلا ابو الجعید انکو لیکر غیر راہ مین اور قصد کیا اسنے ساتھ انکے لشکر روم کا پس جب نزدیک ہوئے وہ اور قریب تھا کہ ملجاوین وہ رومیون مین لیا ابو الجعید نے کچھ لوگون کو ان مین سے اور راہ بتلائی انکو ندی کے گھاٹ پر اور سوے اسکے اور سکنہ یرموک کے اور کوئی گھاٹ کو نہین جانتا تھا اور کہا انسے کہ ڈالو تم اپنے لڑائی کو پھر شکست اٹھاؤ تم اور چھوڑ دہ مجکو اور انکو پس ایسا ہی کیا ان لوگون نے اور شور و حملہ کیا اور جاری ہوئی لڑائی انکے اور رومیون کے بیچ مین پھر شکست اٹھائی پانچ سو مسلمانون نے اور گئے گھاٹ کی طرف پس اسی وقت شور کیا ابو الجعید نے اپنی آواز بلند سے اور کہا کہ اے گروہ روم کے لوٹو تم انکو غبون نے شکست اٹھائی ہے پس ان مسلمانون نے روشن کیا ہے اپنی آگ کو واسطے تمہارے فریب ہی کے اور حیل کیا ہے انھون نے بھاگ جانے کا پس چلے رومی بحالت جلدی کے درآن حالیکہ وہ اس امر کو نہ جانتے تھے پس سوار ہوے بعض انمین تنگی میچھ گھوڑون پر اور بعض پیدل تھے اور چلے وہ شکست اٹھانے والون کی طلب مین اور ابو الجعید جانتا تھا انکے سامنے یہانتک کہ ٹھہرا وہ یا اسنے انکو ندی پر اور کہا کہ یہ گھاٹ ہے لوٹو تم اسکو پس لوٹے وہ درآنحالیکہ اتے تھے پانی مین اور گرتے تھے مثل گرنے ٹیڑیون کے یہانتک کہ مر گئی انمین سے ایک جماعت کثیر کہ جسکا احاطہ ادراک زبان اوروں سے نہین ہو سکتا ہے پس اہل عرب نے اس ندی کا نام یا قوصہ کہا راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ سرگذشت رومیون کی ہے اور نہین جانا آگے آنے والے نے کہ پیچھے والے پر کیا گذرا یہانتک کہ جب صبح کی انھون نے سنا انھون نے اس امر کو کہ مسلمان بدستور اپنے لشکر مین ہین پس جانا انھون نے کہ مسلمانون نے سخت مصیبت ڈالی اوپر رات کے وقت اور گھٹ گئی تعداد انکے لشکر کی پس کہا بعضون نے بعض سے کہ وہ کون شخص تھا جو رات کو شور کرتا تھا پس کہا بعضون نے کہ وہ شور کرنے والا مرد ہے جسکی زوجہ کے ساتھ تمنے ہم بستری اور بازی کی تھی اور مار ڈالا تمنے اسکے بیٹے کو اور بتحقیق لے لیا اسنے اپنا عوض تمسے راوی نے بیان کیا ہے کہ صبح کو سنا ہامان نے حال ہلاکت نازلہ کا اپنے ساتھیون پر پس جانا اسنے کہ بیشک وہ ہلاک ہوگا اور عرب اسپر فتحیاب ہونگے پس کہلا بھیجا اسنے فوراً سے کہ کس کام کرنے کا مشورہ دیتا ہے تو مجکو پس بتحقیق غالب ہو گئے ہین عرب ہمپر اگر وہ ایک ہی ساتھ حملہ کرینگے ہمپر تو ہم مین سے کوئی شخص نہ بچیگا پس آیا مناسب ہے تیرے نزدیک یہ کہ درخواست کرین ہم اسسے اس امر کی کہ توقف اور تاخیر کرین وہ لڑائی مین یہانتک کہ کریں ہم کوئی فکر اور حیلہ اپنی جانون کے بچانے کا پس کہا قدریق نے کہ تو اس کام کہ کر پس بلایا ہامان نے ایک شخص کو قوم لخم سے اور بھیجا اسکو مسلمانون کی طرف

اور یہ پیام دیا کہ لڑائی مثل دو دل کے ہے اور دنیا گھومنے والی ہے اور تحقیق فریب کیا تمنے ہمارے ساتھ پس ظلم اور بغاوت کرو تم کہ ظلم کرنے والا ظالم اور رات کے دن تو قف میں ڈالو تم لڑائی کو یہاں تک کہ کل ہوگی تو ہمارے تمہارے فیصلہ ہو جائیگا پس آیا نجمی ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور ادا کیے پیام کیا اسنے پس قصد کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اسکی درخواست کی منظوری کا پس منع کیا اُنکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس سے اور کہا کہ ای سردار ایسا نہ کرو تم کہ بعد اسکے قوم کے واسطے اچھائی نہیں ہے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے نجمی سے کہ جا تو اپنے ساتھی کے پاس اور کہدے تو اُس سے کہ ہم لڑائی میں تاخیر نہ کرینگے اور رکھو اپنے کام میں جلدی ہے پس پھیرا ایلچی ہامان کے پاس اور آگاہ کیا اسکو ابو عبیدہ بن الجراح کے جواب سے پس بڑا اور دشوار گذار اُسپر یہ امر اور سراسیمہ ہوا وہ اور کہا اُسنے کہ نہیں عرب سے اس امر میں چشمداشت صلح کی رکھتا تھا پس قسم ہے حق صلیب کی کہ نہ نکلیگا اُنکے مقابلہ کو سوائے میرے دوسرا کوئی شخص پھر آوازدی اسنے رومیوں اور ارکان تخت بادشاہ اور اُن لوگوں کو جنپر بھروسا کرتا تھا وہ سختیوں میں اور حکم دیا اُسنے کہ درست کریں وہ سامان کو واسطے لڑائی کے راوی نے بیان کیا ہے کہ مستعد ہوئے وہ لوگ اور نکلا ہامان آگے لشکر کے اور صلیب اُسکے آگے تھی اور اُسی وقت مسلمانوں نے لیا اپنی جگہوں کو واسطے لڑائی کے اور صورت اُسکی یہ ہوئی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے نماز صبح کی پڑھائی مسلمانوں کو اور حکم کیا اُنکو جلدی کرنے کا لڑائی کے اور لیا اُنھوں نے اپنی جگہوں کو واسطے لڑائی کے اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اُس لشکر میں جو مشہور لشکر زحف تھا اور نکلا آفتاب پس اُسی وقت نکلا جریر جو بعض ملوک رومیوں سے تھا اور طلب کیا اُسنے لڑنے والے کو اور کہا اُسنے کہ نہ نکلے میرے مقابلہ کو مگر سردار لشکر کا پس جب سُنا کلام اُسکا ابو عبیدہ بن الجراح نے حوالہ کیا اُنھوں نے نشان کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے اور کہا تم اسکے مستحق ہو پس اگر پھیر دینگا میں اس طریق کی لڑائی سے پس نشان میرا ہی اور اگر مار ڈالیگا وہ مجھ کو پس تم متکفل سرداری کے رہنا تبھی تک کہ تجویز کرینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ موافق اپنی رائے کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ میں اسکے مقابلہ کو جاؤنگا سوائے تمہارے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ میں ایسا نہ کرونگا اور ضرور میں اُسکی طرف جاؤنگا اور اجر میں تم میرے شریک ہو پھر نکلے ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمان اس امر کو زیادہ جانتا تھا اور مسلمان اُنسے درخواست بازرہنے کی کرتے تھے پس بالغہ کیا اُنھوں نے نکلنے میں اور چھوڑ دیا مسلمانوں نے اُنکی رائے پر جب نزدیک ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح جریر سے اور دیکھا اُنکو اُسنے کہا کہ تمھیں اس لشکر کے سردار ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہاں میں سردار ہوں اور میں نے منظور کیا میری درخواست کو واسطے لڑائی کے پس تو ہو اور میدان لڑائی کا ہی پس نہیں باقی ہے کوئی امر تمھاری شکست میں مگر یہ کہ مار ڈالوں میں تجکو اور بعد اسکے ہامان کو جریر نے کہا کہ ہمت صلیب کی تمپر غالب ہو جائیگی پھر حملہ کیا جریر نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ پر اور حملہ کیا اُنھوں نے جریر پر اور طول ہوئی اُن دونوں کے بیچ میں لڑائی اور خالد بن الولید اور مسلمان لوگ دیکھتے تھے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے اور دعاے سلامتی اور مدد کی اُنکے واسطے کرتے تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ دوری اختیار کی جریر نے ابو عبیدہ بن الجراح کے سامنے اور چلا سامنے لشکر کے اور طلب کیا اُسنے اپنے اس دوری میں میمنہ لشکر میں کو اور چھپا کیا اُسکا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور باندھ رہے مدد و سہائی کے نزدیک تھے اور چلے ابو عبیدہ بن الجراح اُسکے پیچھے پس اُسی وقت پھرا جریر جیسے بجلی کے اور ملاقی ہوئے دونوں ساتھ دو ضربت شمشیر کے پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے سبقت کی اپنے داہنے پس ماری ضرب اُسکی جریر کے کندھے پر کہ جا نکلی اُسکے دوسرے شانہ سے پس تکبیر کہی اُسی وقت ابو عبیدہ بن الجراح نے اور تکبیر کہی مسلمانوں نے اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اُسکی لاش پر اور تعجب کرتے تھے اُسکے بھاری ڈیل ڈول سے اور نہیں لی اُنھوں نے کوئی چیز اُسکے اسباب سے پس بلایا اُنکو خالد بن الولید

لہ الرب بحال یعنی دنیا مثل دل کے ہے اور دونوں کثیر الحرکت ہیں کبھی اوپر کبھی نیچے ہوتا ہے اسی طرح دنیا کبھی ایک کی ہے کبھی دوسرے کی

ف ذکر لڑائی ابو عبیدہ بن الجراح کا ساتھ جریر

رضی اللہ عنہ نے کہ واسطے اللہ کے ہی نیکوکاری تمہاری اسی سردار پھر و تم اپنے نشان کی طرف کہ یقین کر چکے تم جو تمہیں واجب تھا پس پھیرا ابو عبیدہ
بن الجراح نے قسم دلائی مسلمانوں نے انکو انکی جگہ پر پھرنے کی پس پھرے وہ اور لیا اپنے نشان کو خالد بن ولید سے اور دیکھا باہان نے
بجانب جبرجیر کے کہ مارڈالا گیا ہی پس دشوار گذرا اسپر یہ امر کہ جبرجیر ایک کن تھا اسکے ارکان سے اور قصد کیا اسنے بھاگنے کا پھر کہا اسنے
اپنے دل میں کہ نہیں لیے جاتا ہوں میں کسی عذر کو نزدیک ہرقل بادشاہ کے اور نکلوں میں واسطے لڑائی کے پس اگر مارڈالا گیا میں تو راحت پاؤنگا
میں عار تنگ سے اور اگر صحیح و سالم رہا میں تو ہوگا میرے تئیں بادشاہ کے نزدیک نیک عذر بھاگنے اور پیٹھ پھیرنے سے پس آگاہ کیا اسنے
لوگوں کو کہ وہ بذات خود ارادہ لڑائی کا رکھتا ہی پھر لیا اسنے اپنا سامان جنگ اور پہنا اسنے اپنا لباس پر تکلف اپنا اور نکلا گویا وہ بالکل رکھتا ہوا
سونا تھا پس بلکا کیا اسنے اپنے پاس بطارقہ اور قسیس اور راہبوں کو اور کہا انسے کہ ہرقل بادشاہ تم لوگوں سے زیادہ اس حال کا دانا تھا پس ارادہ کیا اسنے
قوم مسلمانوں سے صلح کا پس مخالفت کی تمنے اسکی اور آگاہ ہوتم کہ میں بذات خود لڑنے کو جاتا ہوں پس آگے آیا اسکے ایک بطریق بطارقہ تخت بادشاہ سے
اور اسمیں ایک طریقہ عبادت اور دین کا تھا اور وہ کنائس اور راہبوں کی تعظیم کرتا تھا اور تبعیت کرتا تھا اس چیز کی جو اللہ تعالیٰ نے فرض
کی تھی اوپر انجیل میں اور نسب میں جبرجیر سے قریب تھا پس جب جانا اسنے حال جبرجیر کے مارے جانے کا دشوار گذرا اسپر یہ امر اور کہا اسنے کہ قسم ہی
حق صلیب کی کہ میں لڑنے کو نکلونگا بجانب مسلمانوں کے اور عوض لونگا پس جاملونگا جبرجیر میں یا مارڈالونگا اسکے مارنے والے کو پھر کہا اسنے باہان
سے کہ مقرر ہوگیا مجھپر جہاد اور یہ کہ اوا کروں میں فرض مسیح کو اور مجکو ضرور کرنا ہی پس چھوڑا اسکو باہان نے اسکی رائے پر پس نکلا وہ اور نام اسکا
سرجس تھا اور وہ زرہ پہنے تھا اور زرہ پر لوہا تھا اور لوہے کے بازو پہنے تھا اور حمائل کر لیا تھا اسنے تلوار کو اور لٹکایا تھا اسنے بچھوے کو اور پناہ
مانگی اسکے واسطے قسوں نے اور کنیسوں کی دھونی اسکو دی اور آیا اسکے سامنے ہر ایک عمودیہ کا اور دی اسکو ایک صلیب جو اسکے گردن میں تھی اور کہا
کہ یہ صلیب مسیح کے زمانے سے راہبوں کی وراثت میں چلی آتی ہی اور ہر سب لوگ مس کرتے ہیں اسکو اور چومتے ہیں پس لے تو اسکو کہ یہ مدد دیگی تجکو پس لیا اسکو
سرجس نے اور نکلا وہ اور پکارا اسنے لڑنے والے کو ساتھ کلام عربی فصیح کے تا انیکہ گمان کیا لوگوں نے کہ وہ عرب منفرہ سے ہی پس نکلے اسکی طرف ضرار
بن الازور مثل شعلہ آگ کے پس جب نزدیک گئے اور دیکھا اسکے بھاری ڈیل دل کو خوفناک اور نادم ہوئے وہ اپنے نکلنے پر اسکے مقابلہ میں پھر کہا
کہ قریب ہی کہ نہ بے نیاز کریگا یہ لباس اگر آگئی ہی موت پھر پلٹے ضرار پیچھے کو پس جانا مسلمانوں نے کہ ڈر گئے ہیں پس کہا ایک شخص نے کہنے والوں سے
کہ ضرار نے شکست اٹھائی کبھی سے حالانکہ ہمنے انکو ایسا کبھی نہیں دیکھا تھا اور نہیں کلام کیا ضرار نے کسی سے یہانتک کہ گئے وہ اپنے خیمہ میں
اور نکالا اپنے کپڑوں کو بدن سے اور باقی رکھا صرف ازار کو اور لیا اپنے ساتھ کمان کو اور حمائل کر لیا تلوار اور ڈھال کو پھر پلٹے بجانب لڑائی کے
بقصد قتال بطریق کے پس پایا انھوں نے مالک نخعی کو کہ سبقت کی تھی انھوں نے بجانب بطریق کے اور تھا مالک دراز قامت کہ جب وقت
سوار ہوتے تھے تو کھینچتے تھے اپنے دونوں پیروں کو زمین پر پس دیکھا ضرار نے کہ مالک نخعی پکارتے ہیں گبر کو ان الفاظ سے تقدم یا عباد الصلیب
الی الرجل الخبیث ناصر محمد الحبیب پس نہ جواب دیا اسکو گبر نے بسبب لاحق ہونے خوف کے پس گرد گھومے اسکے مالک نخعی اور ارادہ کیا
اوسپر نیزہ مارنے کا اور آگے کیا اسکی طرف اپنے نیزے کو پس دیکھا اسکے بدن میں کوئی جگہ نیزہ مارنے کی بسبب زرہ وغیرہ کے جو اوسپر تھی پس
قصد کیا اسکے گھوڑے کا اور نیزہ مارا اسکے چوتڑ میں کہ نکلی نوک نیزے کی دوسری جانب سے پس چلا گھوڑا بسبب گرمی ضرب نیزے کے اور مارا تھا

اپنے ہاتھ پیرون کو زمین پر اور ارادہ کیا مالک نے نیزے کے نکالنے کا پس نہ نکال سکے اسواسطے کہ نیزہ در آیا تھا گھوڑے کی پسلیون
مین پس ٹوٹ گیا نیزہ اور گر پڑا گھوڑا سمع بطریق کے اور وہ اُسکی پشت پر تھا اور نہین قادر ہو چکا بطریق گھوڑے کی پشت سے اُترنے پر
اسواسطے کہ وہ ساتھ زنجیرون کے بندھا تھا اپنے زمین مین پس دیکھا مسلمانون نے بجانب ضرار بن الازور کے کہ وہ دوڑے بطریق کی طرف
مثل آہو باریک کمر کے یہانتک کہ پہونچے گبر تک پس مارا اپنی تلوار کو اُسکے سر پر پس دو ٹکڑے کر دیا اُسکے سر کو اور پھرے اور لے لیا اُسکے اسباب
کو پس آئے اُنکے سامنے مالک نخعی اور کہا یہ کیا بات ہی اے ضرار کہ شریک ہوتے ہو تم میرے شکار مین ضرار بن الازور نے کہا مین تمہارا شریک نہین
بلکہ مین اُسکا مالک ہون پس کہا مالک نخعی نے کہ تم نہین مالک ہو سکتے ہو مین نے مارا ہی اُسکے گھوڑے کو ضرار کے کہا رب صناع لقاعدالکل غیر حامد پس ہنسے
مالک نخعی اور کہا کہ لو تم اپنے شکار کو گوارا کرے اللہ اُسکو تمہارے تئین ضرار بن الازور نے کہا کہ مین نے یہ کلام نہین کیا تھا مگر بطور مزاح کے
لو تم اس اسباب کو پس قسم ہی خدا کی نہ لونگا مین اُسمین سے کسی چیز کو اور وہ حق تمہارا ہی اور تم مجھسے زیادہ مستحق ہو پس اُٹھا لیا ضرار نے
اُس اسباب کو اپنے کاندھے پر اور نہین قریب تھا یہ امر کہ اُٹھاوین وہ اسباب کو بسبب گران باری کے اور پسینا ٹپکتا تھا اُنکے بدن سے
بسبب بار کے زبیر بن عامر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین ضرار کو کہ اُسوقت وہ پیدل چلتے تھے اور مالک نخعی سوار تھے یہانتک کہ پہونچا یا
اور ڈالدیا ضرار نے اُس اسباب کو مالک نخعی کی فرودگاہ مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھکر کہ قسم ہی خدا کی کہ یہ وہ
قوم ہین جنھون نے ہبہ کر دیا ہی اپنی جانون کو واسطے اللہ کے اور نہین چاہتے ہین وہ دنیا کو راوی نے بیان کیا ہی کہ جب مارا گیا جبر
بطریق ٹوٹ گئے بازو باہان کے پس آواز دی اُسنے اپنی قوم کو اور یکجا کیا اُنکو اپنے پاس اور کہا اُنسے کہ سنو تم اے ہمراہیان بادشاہ کے
اور پہونچاؤ تم اُسکو میرا پیام کہ مین نے نہین اُٹھا رکھا کسی طرح کی کوشش کو اس دین کی مدد دہی مین اور حمایت کی مین نے بادشاہ کی اور
لڑا مین اُسکی نعمتون کے سبب سے اور مین نہین قوت اور طاقت رکھتا ہون غالب جانے کی آسمان کے پروردگار پر اسواسطے کہ اُسنے راہ بتلا دی
ہی عرب کو ہمپر اور مالک کر دیا ہی اُنکو ہمارے شہرون کا اور اب مین کیا منھ لیکر بادشاہ کے پاس جاؤنگا یہانتک کہ نکلونگا مین واسطے لڑائی کے اور جاؤنگا
مین نیزہ بازی اور تمہشیر زنی کی جگہ مین اور مین نے ارادہ کیا ہی کہ سپرد کرون مین صلیب کو تم مین سے کسی کو اور نکلون مین واسطے لڑائی مسلمانون کے پس اگر
مار ڈالا جاؤنگا مین تو راحت پاؤنگا مین عار اور ننگ اور بادشاہ کی سرزنش سے اور اگر نصیب ہوا غلبہ اور عوض لونگا مین مسلمانون سے اور پھرونگا
مین صحیح اور سالم تو جانیگا بادشاہ اس امر کو کہ نہین کمی کی مین نے اُسکی مدد دہی سے پس کہا اُن لوگون نے کہ اے بادشاہ نہ جا تو بجانب میدان
جنگ کے یہانتک کہ جاوینگے ہم لوگ بجانب لڑائی کے تیرے پیشتر پس اگر مار ڈالے جائینگے ہم لوگ تو غنیمت ہی تجکو اُس کام کے کرنے کا جو تجکو منظور
ہو گا پس قسم کھائی باہان نے چار دن تک اُنکی اس امر پر کہ اُسکے پیشتر کوئی لڑنے کو نہ جاوے پس جب قسم کھائی باہان نے باز رہے وہ لوگ
اُسکے پھیرنے سے پس بلایا باہان نے اپنے بیٹے کو جو اُسکے ساتھ تھا پس دے دی صلیب اُسکو اور کہا اُس سے کہ ٹھہر تو میری جگہ مین اور سامنے
لایا گیا باہان کے سامان جنگ پس پہن لیا اُسنے اُسکو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ وہ سامان جنگ جسکو باہان پہنکر لڑنے کو
نکلا تھا ساتھ ہزار کے برابر تخمینہ کیا گیا کہ وہ سب جڑاؤ تھا موتی اور یاقوت سے اور جب قصد کیا اُسنے بجانب میدان کے نکلنے کا آیا اُسکے
سامنے ایک راہب عمدہ یہ کا پس کہا اُسنے اے بادشاہ مین نہین دیکھتا ہون تیرے واسطے کوئی راہ میدان جنگ مین جانے کی اور نہین دوست

رکھتا ہون مین اس بات کو تیرے واسطے باہان نے کہا کس وجہ سے تو کہتا ہی اُسنے کہا کہ مین نے تیری نسبت ایک خواب دیکھا ہی پھر تو اس سے
سے اور چھوڑ تو دوسرے کو سوائے اپنے واسطے نکلنے میدان جنگ کے باہان نے کہا کہ مین توبہ نہ کرونگا اور مرجانا مجکو دوست تر ہی عار
سے پس جھوٹی دی راہبون نے اُسکو اور پناہ اور دعا مانگی اُسکے واسطے اور نکلا باہان بجانب لڑائی کے اور گویا وہ ایک چمکتا ہوا پہاڑ
سونے کا تھا پس آیا یہانتک کہ ٹھہرا وہ دونون لشکرون کے بیچ مین اور طلب کیا اُسنے لڑنے والے کو اور ڈرایا اپنے نام سے پس جسنے
پہلے اُسکو پہچانا وہ خالد بن الولید تھے پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ باہان سردار قوم کا ہی اور قسم ہی خدا کی کہ وہ نہین نکلا ہی مگر یہ کہ اُسکے
نزدیک کوئی بات ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ باہان خوف دلاتا تھا اپنے نام سے پس نکلا اُسکے مقابلہ کو ایک جوان قوم روس سے اور کہا
اُس جوان نے کہ مین مشتاق بہشت کا ہون اور باہان کے ہاتھ مین ایک عمود سونے کا تھا پس مارا اُسنے عمود اپنی شدت سے جوان روسی
کو قتل کیا اُسکو اور جلدی لے گیا اللہ تعالی اُسکی روح کو بجانب بہشت کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے اُن روسی کو
کہ جس وقت کہ وہ گھوڑے سے گرا وہ اشارہ کرتا تھا اپنی انگلی سے بجانب آسمان کے اور نہین ڈر آیا تھا اُسکو اُس چیز سے جو لاحق ہوئی تھی
پس جانا مین نے کہ یہ امر بسبب خوشی اور سرور کے ہی دیکھنے حوران بہشتی سے اور گھوما باہان اُسکے گرد اور قوی ہوا دل اُسکا بسبب ڈرانے اُس
روسی کے اور طلب کیا اُسنے لڑنے والے کو پس دوڑے اُسکی طرف مسلمان اور آئی جماعت کہ وہ ستر ہزار مانگتے ہین اللہم اجز قتلہ علی ہدی پس اُسکے
پہلے مالک نخعی نکلے اور برابری کی اُسکے میدان مین اور مبادرت کی باہان سے ساتھ کلام کے اور کہا کہ ای گبر غرور کر تو اشخص کے
مارڈالنے پر ہوا واسطے کہ وہ ساتھی ہمارا مشتاق ملاقات اپنے پروردگار کا تھا اور نہین ہی کوئی ہم مین مگر یہ کہ وہ مشتاق ہی بہشت کا پس گر
چاہتا ہی تو ہمسائگی ہماری بہشت مین پس کہہ تو کلمہ شہادت کو پس اگر نہین منظور ہی یا تو جزیہ دے ورنہ تو بیشک ہلاک ہوگا پس کہا باہان نے
کہ آیا تم سیرے ساتھی خالد بن الولید ہو پس کہا اُنھون نے کہ نہ بلکہ مین مالک نخعی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون پس کہا باہان نے
ضرور ہی لڑائی پھر حملہ کیا اُسنے مالک نخعی پر اور تھا وہ ملحون اہل شجاعت سے اور پھر وسا کیا اُسنے اپنے عمود پر اور مارا مالک نخعی کے خود پر پس ڈرایا
خود انکی پیشانی مین پس پھر گئی ہڈی اُنکی آنکھ کے اوپر کی پس اُس دن سے تمام اُنکا مالک اشتر رہگیا اور ارادہ کیا مالک اشتر نخعی نے بسبب صدمہ
ضرب باہان کے پھر نیکا پھرنا مالک کا اپنے ارادہ فرار مین پس نہ رکھا اُنھون نے اپنے نفس کو اور جانا اُنھون نے یہ امر کہ اللہ تعالی مدد کرنے والا ہی انکا اور خون
جاری تھا اُنکے زخم سے اور دشمن خدا جانتا تھا کہ مین نے مارڈالا ہی مالک اشتر کو پس وہ منتظر تھا اس امر کا کہ گرے وہ اپنے گھوڑے سے گرتے
ہین اور اسی وقت حملہ کیا مالک اشتر نے اُسپر اور پہونچین اُنکو آوازین مسلمانون کی اس کلام سے کہ ای مالک اللہ تعالی سے اعانت طلب کرو تم
کہ وہ اعانت کریگا تمھاری تمھارے نزدیکی پر مالک اشتر نے بیان کیا ہی کہ اعانت طلب کی مین نے اللہ تعالی سے اور درود بھیجا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس ارادہ کیا مین نے اُسکے ایک بڑا وار پہنچانے کا اُسپر تلوار نے لیکن وہ برسست کرنے والی نہ تھی پس جانا مین نے
کہ موت مثل شہر پناہ کے ہی پس جب جانا اور پایا باہان نے فوار زخم کا پھیرا اُسنے اپنے منہ کو اور داخل ہوا وہ اپنے لشکر مین واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ جب بھاگا باہان مالک اشتر کے سامنے سے شکست اُٹھا کر پکار کر کہا خالد بن الولید نے مسلمانون کو کہ ای اہل مدد ہی اور سختی کے
حملہ کرو تم قوم پر جب تک کہ وہ خوف مین ہین پھر حملہ کیا خالد بن الولید اور اُنکے ہمراہی لشکر نے اور حملہ کیا ہر سردار نے ساتھ اپنے ہمراہیون کے

بقام [illegible] اثر [illegible] بام [illegible]

اور تعجب کی اُنکی مسلمانون کی جماعت نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے پس کچھ تھوڑا صبر کیا رومیون نے اُنکے مقابلے مین یہانتک کہ غائب ہوا آفتاب اور تاریک ہوگیا کنارہ آسمان کا چھوڑ دیا رومیون نے اپنی جگہ کو دران حالیکہ وہ شکست اُٹھانے والے اور بھاگنے والے تھے اور تعاقب کیا اُنکا مسلمانون نے دران حالیکہ قتل کرتے تھے اور گرفتار کرتے تھے اُنکو پس مارے گئے اُنمین سے قریب ایک لاکھ کے اور گرفتار ہوئے چالیس ہزار اور دو بھرے ہوئے مٹی مین ایک جماعت کثیر جنکا شمار نہین ہوسکتا ہی اور ہلاک ہوئے بعض اُنمین کے پہاڑون اور جنگلون مین اور گروہ مسلمانون کے اُنکے پیچھے تھے کہ لاتے تھے اُنکو پہاڑون سے گرفتار کرکے اور برابر مسلمان اُنکو قتل اور قید کرتے تھے یہانتک کہ گذری کچھ تھوڑی رات پس کہلا بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کے پاس یہ کہ چھوڑو تم اُنکو صبح تک پس مسلمان لوگ پھرتے تھے اپنے لشکر کی طرف اور ہاتھ اُنکے پُر تھے غنائم اور اسباب اوقات اور سونے چاندی کے برتنون اور زرہون اور نمارق اور لباس سے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لوگون کو واسطے یکجا کرنے غنائم کے اور رات گذرانی مسلمانون نے دران حالیکہ وہ خوشی اور سرور مین تھے بسبب شامل ہونے مدد اللہ تعالی کے اُنپر یہانتک کہ جب وقت صبح کی اُنھون نے پس نہ معلوم ہوئی رومیون کی کوئی چیز اور جا پڑے اکثر رومی برموک کے فارون اور گڑھون مین راوی نے بیان کیا ہی کہ ارادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے شمار کرنے تعداد مقتولین مشرکین کا اگر قادر ہوسکے وہ اُسکے شمار پر مگر ساتھ لکڑی کے پس حکم کیا اُنھون نے کاٹنے لکڑی کا جنگل سے اور رکھتے تھے شمار کرنے والے ہر مقتول پر ایک لکڑی کو پس شمار کیا لکڑیون کو تو معلوم ہوا کہ تعداد مقتولین کی ایک لاکھ پانچہزار ہی اور قیدی چالیس ہزار تھے اور مارے گئے مسلمانون سے چار ہزار کچھ زیادہ اور پایا ابو عبیدہ بن الجراح نے کچھ سرون کو برموک سے پس بہیجے جاتے تھے کہ آیا وہ سر مقتولین کے ہین یا مسلمانون کے پس حکم کیا اُنکے غسل دینے کا پھر نماز پڑھی اُنپر اور اُن لوگون پر جو مارے گئے تھے اور حکم کیا اُنکے دفن کرنے کا اور جدا ہوئے گروہ مسلمانون کے تلاش رومیون کے پہاڑون اور جنگلون مین اور اسی وقت دیکھا اُنھون نے ایک چرواہہ کو کہ سامنے آیا اُنکے پس کہا اُنھون نے اُس سے کہ یا گذرا ہی تیری طرف ہوکر کوئی شخص رومیون سے پس اُسنے کہا ہان گیا ہی میری طرف ہوکر ایک بطریق اور اُسکے ساتھ قریب چالیس ہزار آدمی کے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یہ بطریق جسکا حال چرواہے نے بیان کیا ہان ملعون تھا پس بھیجا اُنکا خالد بن ابو الولید نے اور ڈھونڈھنے جانے وہ اُنکے نشان قدمون کو اور اُنکے ساتھ لشکر خفت کا تھا پس پایا اُنکو دمشق مین پس جب نزدیک ہوئے اُسنے تکبیر کہی مسلمانون نے اور حملہ کیا خالد بن ابو الولید نے اور رکھا ماروا کو اُنمین پس مار ڈالا اُنمین سے بہتون کو اور ہان پیادہ ہوگیا تھا اپنے گھوڑے سے اور یہ کام اُسنے اپنی جان بچانے کے واسطے کیا تھا پس سامنے آیا ایک شخص مسلمانون سے پس حمایت کی ہان نے اپنی جان کی پس مار ڈالا اُسکو اُس شخص نے اور قاتل ہان کے نعمان بن زعوی یا عاصم بن خول البلوی تھے اور اختلاف کیا ہی راویون نے اس باب مین کہ اُن دونون سے کس شخص نے ہان کو قتل کیا ہی اور اللہ تعالی بہتر جاننے والا ہی واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نکلے اہل دمشق اور آئے وہ خالد بن ابو الولید کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ آیا ہم اپنے اُسی عہد پر ہین جو ہمارے تمہارے بیچ مین ہوا ہی کہا خالد بن ابو الولید نے کہ تم اپنے اُسی عہد پر ہو پھر چلے خالد بن ابو الولید تلاش قوم مین پس مار ڈالا اُنکو جہان کہین پایا یہانتک کہ پہونچے وہ ثنیۃ العقاب تک پس اقامت کی وہان ایکدن پھر واپس آئے اپنی راہ مین بجانب حمص کے پس ٹھہرے وہان اور پہونچی خبر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس روانہ ہوئے وہ یہانتک کہ آملے وہ خالد بن ابو الولید رضی اللہ عنہ سے پس اے ہمراہی مسلمانون کے راوی نے بیان کیا ہی کہ سردار ان مسلمین تلاش رومیون کے ہر طرف ملک شام کے گئے تھے پس جب بکہا ہوئے وہ سب بجانب دمشق کے معلوم ہوا سب کو

ف ذکر الجنس اور مراد رومیون کا بمقام برموک ۱۲ منہ

ف یعنی زوال الیمنی ۱۲ منہ

ف یعنی رومیون ۱۲ منہ

ف یعنی سر مقتولین کے ۱۲ منہ

ف یعنی بجانب دمشق کے ۱۲ منہ

اور یہ کہا کیا ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے غنائم اور نکالا اُسمین سے پانچوان حصہ اور لکھا خط بشارت اور فتح کا بنام حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلوۃ علی نبیہ المصطفے ورسولہ المجتبی من ابی عبیدۃ عامر بن الجراح فانی احمد اللہ
الذی لا الہ الا ہو واشکرہ یلیا علی ما اولی علی من نعمتہ وخصنا بہ من کرمہ برکۃ نبی الرحمۃ وشفیع الامۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وا علمک انی نزلت الیرموک ونزل باہان بالقرب منا ولم یر المسلمون اکثر منہ جمعا ولا عددا فنفس اللہ
تلک الجموع ونصرنا علیہم بمنہ وفضلہ فقتلنا منہم زہاء علی مائۃ الف وخمسۃ آلاف واسرنا اربعین الفا وقتل المسلمون
اربعۃ الاف ختم اللہ لہم بالشہادۃ ووجدت رؤسا قطعت لم اعرف صحابہا فصلیت علیہا ودفنتہا وقتل باہان علی
دمشق قتلہ عاصم بن خول الیزدی مکان قتل الوقعۃ منصب علیہم رجل منہم یقال لہ ابو الجعید من اہل حمص فلقیہم فی موضع
من الیرموک یقال لہ ماقوصۃ فغرق منہم ما لا احصیہم الا اللہ تعالی واما من قتل فی الادویۃ والجبال من المنہزمین وغیرہم فاخذت
سبعون الفا وقد ملکنا اللہ اموالہم واخوالہم وحصونہم وبلادہم وکتبنا الیک فی ہذا العدد الفتح من دمشق وقد جمعت الغنائم
وخمستہا وانا منتظر امرک فی المغنم والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلی جمیع مسلمین اور لپیٹا خط کو ابو عبیدہ بن الجراح نے
اور مہر کی اُسپر اپنی اور بلایا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کو اور دیا خط اُنکو اور ساتھ کئے اُنکے دس مسلمان مہاجرین
اور انصار سے اور کہا حذیفہ سے کہ روانہ ہو تم ساتھ خط فتح اور بشارت کے بجانب امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے اور مزدور ہی تمہاری
اللہ تعالے پر ہے پس لیا حذیفہ نے خط کو اور روانہ ہوئے وہ اُسی وقت اور اُسی ساعت مین اور وہ دس مسلمان اُنکے
ساتھ تھے دران حالیکہ وہ کوشش کرتے تھے چلنے مین دن اور رات کو تا اینکہ پہونچے مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مین **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جب شکست دی اللہ تعالی نے رومیونکو یرموک کے دن اور ہوا معائنہ
مطابق اُسکے جو اللہ تعالی نے مقدر کیا تھا دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شب ہر سہ روم کو یہ خواب کہ گویا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے روضہ مقدس مین ہین اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اُنکے ساتھ ہین اور عمر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا
اور کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا دل مسلمانون سے متعلق ہے اور ہنمین مین جانتا ہون کہ اللہ تعالی نے اُنکے
ساتھ کیا کیا اُنکے دشمنون کے مقابلہ مین اور مین نے سنا ہے کہ ادمی آٹھ لاکھ ہین پس ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ اے عمر خوش ہو تم کہ تحقیق فتح دی اللہ تعالی نے مسلمانون کو اور شکست دی اُنکے دشمنون کو اس قدر اُنمین سے
مارے گئے پھر پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض
ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین **واقدی** نے بیان کیا ہے کہ جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگون کو
اور آگاہ کیا مسلمانون کو اپنے خواب سے پس خوش ہوئے مسلمان اُسکے سبب سے اور جانا اُنھون نے کہ شیطان خواب مین صورت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہین بن سکتا ہے

راوی نے بیان کیا ہے کہ جب آئے حذیفہ بن الیمان اور دس مسلمان مع خط ابو عبیدہ بن الجراح کے شہر فتح شام کے پس تھا مضمون
اس خط کا مطابق ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس سجدہ شکر ادا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور پڑھکر سنایا خط لوگون کو
کہ بلند ہوئین آواز سے یہ امانون کی ساتھ شکر اور تعریف پروردگار عالم کے پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حذیفہ سے کہ آیا تقسیم کر دیا
ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم کو انھون نے کہا نہین یا امیر المومنین بلکہ انھون نے جدا کیا پانچوین حصہ کو اور وہ منتظر تمھارے حکم کے
ہین رہینگا یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قلم دوات کو اور لکھا خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ
عمر بن الخطاب الی عامر بالشام سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد فرحت بما فتح اللہ علی المسلمین
من بلاد الشرک وانزلہم مدنہم فاذا وصل الیک کتابی ہذا فاقسم الغنائم علی المسلمین وفضل اہل السیف واعط کل شی حق حقہ واحفظ المسلمین
واکلمہم واشکر لہم صبرہم افعالہم واقم لموضعک حتی یاتیک امری والسلام علیک وعلی من معک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر لپیٹا خط
اور دیا حذیفہ بن الیمان کو پس لیا حذیفہ نے خط کو اور روانہ ہوے وہ تا انیکہ پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس پایا
انکو درمیان شہر کے پس سلام کیا انھون نے اور دیا خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس جب پڑھکر سنایا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے خدا مسلمانون کو حکم کیا لانے غنائم کا پس لائے گئے غنائم انکے سامنے پس تقسیم کیا اسکو مسلمانون پر پس پہونچا
ہر سوار کے حصہ مین چودہ ہزار مثقال سرخ سونا اور ہر پیدل کے حصہ مین آٹھ ہزار اور اسی طرح پابندی بھی تقسیم ہوئی اور ذمار مین تھین
ایک سہم اور فرس عتیق کو دو سہم اور ملا دیا بزادین کو عرب مین پس جب فارغ سے تقسیم کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا
اصحاب المجن نے کہ ملا دو تم ہمکو ساتھ عرب کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین نے تقسیم کیا ہی غنائم کو تمپر جیسا کہ تقسیم فرمایا تھا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اپنے صحابہ کے غنیمت کو پس مانا انھون نے اسکے قول کو اور لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کو حال اختلاف لوگون کا بیچ خیل اور ہمین اور عرب کے پس لکھا انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط جواب سے اما بعد فانک
فعلت سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولم معد حکم فاعط الفرس العربی سہمین والہجین سہما واعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعرب العربی
وہجن المجن فجعل للہجین سہما وللعربی سہمین پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور پڑھکر سنایا مسلمانون کو
انھون نے کہا کہ قسم بخدا کی نہین ارادہ کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ناپسند کرنے کسی مرد کا تم مین سے ولیکن تبعیت کی تھی
سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب تقسیم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم کو
مسلمانون پر کہا اسنے خالد بن ابو لبید نے کہ ایک شخص مسلمانون سے خواہش کرتا ہی میرے واسطے سے اس امر کی کہ ملا دو تم اسکے ہمیں گھوڑے
کو عربی گھوڑے مین اور دو تم اسکو دو سہم پس انکار کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا کہ چھانا نامی کا مجکو دوست تر ہی اس سے غنم بن ہبیرہ نے
روایت کی ہی کہ موجود تھے میرے جد زبیر بن العوام یرموک کی لڑائی مین اور انکے پاس دو گھوڑے تھے کہ ایکدن ایک پر سوار ہوتے تھے
اور ایکدن دوسرے پر پس جب آیا وقت تقسیم غنائم کا دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکو تین سہم اور انکے گھوڑے کو دو سہم پس کہا زبیر بن العوام
نے کہ آیا تم میرے ساتھ اس طرح سے نکروگے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروز حنین کے میرے ساتھ کیا تھا اور میرے ساتھ دو

گھوڑے تھے پس دیا تمھارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو پانچ سہم اور میرے گھوڑے کو چار سہم مجکو ایک سہم مقداد بن عمرو نے کہا کہ تھا میں
اور تم بدر کی لڑائی میں اور میرے ساتھ دو گھوڑے تھے پس دیا تمھارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو ایک ایک حصہ واسطے میرے دونوں گھوڑوں
کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم سچے ہو ای مقداد اب میں کام کرونگا مثل کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کیا تھا انھوں نے
بدر حنین کے دن میں اور گواہی دی جابر بن عبد اللہ انصاری پس گواہی دی انھوں نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر بن العوام کو حنین کے دن پانچ سہم عطا فرمائے تھے پس دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے پانچ سہم زبیر بن العوام کو پس جب
ایسا کیا انھوں نے تو آئے عرب کے لوگ جنکے پاس چار چار گھوڑے اور پانچ گھوڑے تھے پس کہا انھوں نے کہ ملاؤ تم ہمکو ساتھ زبیر بن العوام کے
پس اجازت طلب کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے عباس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پس جواب لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ
سچے ہیں زبیر بن العوام بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن انکو پانچ سہم عطا فرمائے تھے پس دو تم اور کسی کو سوائے اسکے راوی نے
بیان کیا ہے کہ جب شکست دی اللہ تعالی نے رومیوں کو یرموک کی لڑائی میں مسلمانوں کے ہاتھ پر پہونچی خبر ہزیمت لشکر اور قتل یاران کی ہرقل
اُسنے کہا کہ میں جانتا تھا کہ معاملہ ایسا ہی ہوگا پھر توقف کیا اُسنے باانتظار دیکھنے اس امر کے کہ اب مسلمان لوگ کیا کام کرینگے واقدی رحمہ اللہ
نے بیان کیا ہے کہ مسلمانوں کا حال یہ گذرا کہ اقامت اختیار کی اُنھوں نے ایک مہینا برابر دمشق میں اور یکجا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے
مسلمانوں کو اپنے پاس اور کہا اُنسے کہ مشورہ دو تم مجکو اس امر کا کہ میں کون کام کروں اور کس طرف جاؤں سوائے اسکے کہ میری رائے تو اس امر پر قرار
پائی ہے کہ یا بجانب قیساریہ کے کوچ کروں یا بطرف بیت المقدس کے پس تم لوگوں کی کیا رائے ہے پس کہا مسلمانوں نے کہ تم مرد امین ہو اور تم جہاں
کہیں جاؤگے ہم تمھاری بیعت کرینگے پس کہا معاذ بن جبل نے کہ اے ابو عبد اللہ تم امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کو پس وہ جہاں کہیں جانے کا حکم تمکو دیویں پس
طلب اعانت کرو تم اللہ سے اور روانہ ہو تم اس طرف کو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تمھاری رائے صائب ہے توفیق خیر دے اللہ تعالی تمکو اور تمکو پھر
لکھا انھوں نے خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس مضمون سے کہ میں ارادہ قیساریہ یا بیت المقدس کا رکھتا ہوں اور تمھارے حکم کا منتظر ہوں اور بھیجا خط
عرفجہ بن ناصح نخعی کے اور حکم روانگی کا اُنکو کیا پس روانہ ہوئے وہ یہانتک کہ پہونچے مدینہ طیبہ میں اور دیا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس پڑھا حضرت عمر نے
خط کو اور مشورہ کیا اس امر میں مسلمانوں سے پس کہا حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے کہ ای امیر المومنین حکم کرو تم ابو عبیدہ بن الجراح کو یہ کہ جا اُترے وہ
بجمعیت لشکر مسلمانوں کے بیت المقدس پر پس گھیر لیوے اس کو اور لڑے وہاں کے لوگوں سے کہ یہ بہتر اور مبارک رائے ہے پس جس وقت فتح کریگا اللہ تعالے
بیت المقدس کو پھیرے وہ اپنے لشکر کو بجانب قیساریہ کے کہ وہ ایسا ہی فتح ہو جاویگی اگر چاہا اللہ تعالی نے ایسی ہی خبر دی تھی مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرت عمر نے کہا کہ سچ فرمایا تھا مصطفے صلوات اللہ علیہ نے اور سچے ہو تم ای ابا الحسن پھر منگایا دوات کاغذ اور لکھا خط اس عبارت سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المومنین الی عامل بالشام ابی عبیدۃ فانی حمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ وقد دعانی کتابک تشیر فیہ الی

ای ناحیۃ توجہ وقد اشار ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالمسیر الی بیت المقدس فان اللہ تعالی فاتح لک وعلی من معک
من المسلمین رحمۃ اللہ وبرکاتہ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل پھر لپیٹا خط اور دیا عرفجہ بن ناصح نخعی کو اور حکم کیا حکومت روانگی کا پس روانہ ہوئے عرفجہ تا انکہ پہونچے
ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس پایا اُنکو جابیہ میں اور دیا خط انکو پس پڑھکر سنایا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط مسلمانوں کو پس خوش ہوئے وہ بسبب اسی

عزیمت کے بجانب بیت المقدس کے پس نکلا یا آسی وقت ابو عبیدہ بن الجراح نے یزید بن ابی سفیان کو اور بنایا انکے واسطے ایک نشان سرخ اور دیا
انکو وہ نشان اور ساتھ کیے انکے پانچہزار سوار مسلمانوں سے اور روانہ کیا انکو اور کہا کہ ای بیٹے ابی سفیان کے میں نہیں جانتا ہوں تجکو
مگر خیر خواہ دین کا پس جب قریب ہو تم شہر ایلیا کے پس بلند کرو تم اپنی آوازوں کو ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور سوال کرتا ہوں میں
اللہ سے بوسطہ مرتبہ اسکے نبی اور صالحین سکنائے بیت المقدس کے اس امر کا کہ آسان کرے اللہ تعالی اسکی فتح کو مسلمانوں
پر پس لیا یزید نے نشان کو اور روانہ ہوئے وہ بارادہ بیت المقدس کے پھر بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے شرحبیل بن حسنہ کاتب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور بنایا انکے واسطے ایک نشان سیاہ اور سپرد کیا انکے اور ہمراہ کیے انکے پانچہزار سوار اہل یمن
حضرموت اور کہلان اور ھمدان اور خولان اور سنبس و ازدی اور کہا روانہ ہو تم یہانتک کہ پہونچو تم بیت المقدس کو پس اترو تم مع اپنے
لشکر کے اور نہ ملاؤ تم اپنے ساتھیوں کو یزید بن ابی سفیان کے ساتھیوں میں پھر بنایا تیسرا نشان اور وہ نشان سفید تھا اور سپرد کیا
مرثد ابن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کو اور ساتھ کیے انکے پانچہزار سوار عرب قوم سفر وغیرہ سے اور روانہ کیا انکو پیچھے شرحبیل بن حسنہ کے
اور کہا کہ اترو تم بیت المقدس کی شہر پناہ پر اور ہو جگہ تمہاری اترنے کی دور تمہارے دونوں ساتھیوں سے اور بنایا چوتھا نشان اور
سپرد کیا مسیب بن نجبۃ الفزاری کو اور کہا اسسے کہ جاؤ اپنے بھائیوں میں اور ساتھ کیے انکے پانچہزار سوار قوم بنی اشجع اور جشم اور غطفان
اور قزارہ سے اور بنایا پانچوان نشان اور سپرد کیا قیس بن ہبیرۃ المرادی کے اور ساتھ کیے انکے پانچہزار سوار کو انکی قوم سے اور بنایا
چھٹوان نشان اور سپرد کیا عروہ مطہل بن زید الخیل کے اور ساتھ کیے انکے پانچہزار سوار انکی قوم سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان
کیا ہے کہ تمام وہ لشکر جو روانہ کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بجانب بیت المقدس کے تیس ہزار تھا اور روانہ ہوے سردار ان
لشکر چھ دن میں اس طرح سے کہ ہر سردار ایک دن میں روانہ ہوا تاکہ دراوین وہ دشمنان خدا کو ہر روز نصیب ہو پہنچنے ایک سردار اسکے
لشکر کے اور جو پہلے ظاہر ہوا آپ یزید بن ابی سفیان تھے پس جب قریب ہوے انسے تکبیر کہی انھوں نے اور انکے ساتھیوں نے اور سنا اہل بیت المقدس
نے مشورہ انکی آوازوں کا پس ہل گئے دل انکے اور چڑھے وہ شہر پناہ کے اوپر پس جب دیکھا انھوں نے بجانب قبلہ ہمراہیان یزید بن ابی سفیان
کے ناچیز جانا انکو اور سمجھے کہ یہ کل تعداد لشکر مسلمانوں کی ہے پس اترے یزید بن ابی سفیان مع اپنے ہمراہیوں کے قریب باب اریحا کے اور آئے
دوسرے دن شرحبیل بن حسنہ اور تیسرے دن مرثد ابن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص پس اترے وہ بباب عمرو پر اور آئے چوتھے دن مسیب بن
نجبۃ الفزاری پس اترے اسطرف بیت المقدس کے اور آئے بعد انکے قیس بن ہبیرۃ المرادی پس اترے ساتھ اسکے اور عروہ بن مطہل بن
یزید الخیل پس اترے وہ قریب راہ رملہ سامنے محراب داؤد علیہ السلام کے عبد اللہ بن علہ ربیعۃ الغطفانی نے بیان کیا ہے کہ نہیں آیا اور اترا کوئی شخص
مسلمانوں سے بیت المقدس پر مگر یہ کہ اترکر نماز پڑھی اسنے بیت المقدس کے سامنے اور تکبیر کہی اور دعاے مدد اور فتح کی دشمنوں پر
مانگی اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اور باقی لوگ اور اولاد اور عورتیں اور جانور اور جو چیز بن اللہ تعالی نے
جانوروں اور مال سے وہی تھیں اور نہیں جدا ہوے اپنی جگہ سے اور ٹھہرے اور توقف کیا مسلمانوں نے تین دن اور اترے بیت المقدس
پر اور نہ تھا کوئی سنبھالنے والا تھا اپنے لڑائی کو اور راہ دیکھتے تھے انکی طرف کے ایلچی کی پس نہیں کلام کیا مسلمانوں سے کسی نے وہاں کے لوگوں سے

مکہ کہ مضبوط کیں انھون نے دیوارین شہرپناہ کی ساتھ ڈھلوانیون اور تلوارون اور سپرون اور جوشن اور ساتھ بڑے تکلفات کے
مسیب بن نجبۃ الفزاری نے بیان کیا ہی کہ نہین تھا کوئی شہر بلاد شام سے جہان ہم نہین اترے پس نہین دیکھا ہمنے زیادہ تر
بےتکلف اور باسامان کسی شہر کو بیت المقدس سے اور نہین اترے ہم کسی قوم پر مگر یہ کہ قوی تنا و عاجزی کی انھون نے ہمارے مقابلے مین اور
داخل ہوا انمین رنج اور خوف گرد اہل المیا کے کہ ہم اترے انکے مقابلے مین تین دن پس کچھ بات چیت انھون نے ہمسے نہین کی پس جب چوتھا دن
ہوا کہا ایک مرد بدوی نے شرحبیل بن حسنہ سے کہ ای سردار آیا یہ قوم بہرے ہین جو نہین سنتے ہین یا گونگے ہین جو کلام نہین کرتے ہین یا
اندھے ہین جو نہین دیکھتے ہین چلو تم ہمکو لیکر انکی طرف اور ناگہان در آؤ تم انپر پس جب ہوا چوتھا دن اور نماز صبح کی پڑھی مسلمانون نے
پہلے جو شخص سوار ہوا سردارون سے واسطے لڑائی بیت المقدس کے یزید بن ابی سفیان تھے اور ظاہر کیا انھون نے اپنے ہتھیارون کو اور زرہ پوش
ہوئے وہ انکے شہرپناہ کے سامنے اور تحقیق لیا تھا انھون نے اپنے ہمراہ ایک مترجم کو کہ بیان کرتا تھا انسے جو کچھ وہ لوگ کہتے تھے پس ٹھہرے
یزید بن ابی سفیان سامنے شہرپناہ کے اس حیثیت سے کہ سنتے تھے وہ کلام انکا اور وہ خاموش تھے پس کہا یزید نے اپنے ترجمان سے کہ کہہ تو
انسے کہ سردار عرب کے تمسے کہتے ہین کہ کیا کہتے ہو تم قبول کرنے دعوت حق اور کلمہ صدق لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ مین تاکہ بخشے ہمارا پروردگار
تمھارے گذرے ہوے گناہون کو اور بچاؤ تم اپنے خونون کو پس اگر انکار کرتے ہو تم اسکے کہنے سے اور نہین قبول کرتے ہو دعوت
اسلام کو پس تمھارے شہر کے واسطے صلح ہوسکتی ہی جیسا کہ صلح کی تمھاری غیرون نے جو سامانی اور قوت مین تمسے بڑے ہین پس اگر ایسا
کروگے ان دونون باتون سے پس آویگی تمپر بلا کی اور ہوگی بازگشت تمھاری بجانب آتش دوزخ کے پس پڑھا مترجم نے انکی طرف اور کہا کہ
کون شخص مخاطب ہوتا ہی تم مین سے پس کلام کیا اس سے ایک قس نے جو بالون کا بنا ہوا کپڑا پہنے تھا اور کہا اسنے کہ مین مخاطب ہون انکی طرف سے
پس تم لوگ کیا چاہتے ہو پس کہا مترجم نے کہ یہ سردار ایسی ایسی باتین تمسے کہتے ہین اور بلاتے ہین تمکو بجانب دین اسلام کے پس اگر
انکار کرتے ہو تم قبول کرنے دین اسلام سے پس مصالحہ کرلو اپنے شہر اور جانون کے واسطے ساتھ ادائے جزیہ کے ورنہ ہمارے تمھارے
بیچ مین لڑائی ہی پس پہونچا قس نے اہل بیت المقدس کو لقمہ مترجم کی پس شور کیا انھون نے ساتھ اپنے کلمہ کفر کے اور کہا ہم اپنے دین سے
نہ پھرینگے اور مرجانا ہمکو آسان تر ہی پھر جانے دین سے پس آگاہ کیا مترجم نے یزید بن ابی سفیان کو انکی لقمگو سے پس آئے یزید بن ابی سفیان
سردارون کے پاس اور آگاہ کیا انکو جواب قوم سے اور کہا کہ کس امر کے تم منتظر ہو انکے معاملہ مین انھون نے کہا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے
ہمکو انسے لڑنے کا حکم نہین دیا ہی بلکہ اترنے کا حکم دیا ہی مگر ہم لکھتے ہین امین الامۃ کو پس اگر وہ حکم دینگے ہمکو لڑنے کا قوم سے تو ویسا ہی
کرینگے ہم پس لکھا یزید بن ابی سفیان نے ابو عبیدہ بن الجراح کو کیفیت جواب اہل بیت المقدس کی اور رائے طلب کی انسے پس لکھا ابو عبیدہ
بن الجراح نے انکو حکم لڑائی کا قوم سے اور یہ کہ مین بھی خط کے پیچھے تمھارے پاس روانہ ہوتا ہون اور بھیجا خط ساتھ عبسرہ بن ناصح کے
پس جب پڑھا مسلمانون نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا خوش ہوے وہ اور رات گذرانی بانتظار صبح کے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی
کہ مجکو روایت پہونچی ہی کہ مسلمانون نے اس شب کو ایسی خوشی مین گذرانا کہ گویا وہ منتظر کسی آنے والے کے اپنے پاس ہین بسبب لڑائی
اہل بیت المقدس کے اور ہر سردار اپنے ہاتھ پر فتح بیت المقدس کی چاہتا تھا پس جب روشن ہوئی صبح اذانین کہین مسلمانون نے اور نماز صبح کی

پڑھی مسلمانون نے پیچھے یزید بن ابی سفیان نے ساتھ اپنے ہمراہیون کے یہ آیت یا قوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم
آخر تک پس روایت کی گئی ہے کہ ہر سردار نے اپنے ہمراہیون کے ساتھ یہی آیت نماز مین پڑھی گویا وہ ایک وقت پر تھے پس جب
فارغ ہوئے وہ نماز سے پکارا انھون نے کہ چلو تم مخلوق خدا کی پس پہلے سب کے بنو حمیر اور یمن کے لوگ نکلے واسطے لڑائی کے اور نکلے مسلمان
مثل شیر جرار آوے کے اور دیکھا اہل بیت المقدس نے مسلمانون کو اور ظاہر ہوے وہ واسطے لڑائی مسلمانون کے اور چڑھایا انھون نے اپنی کمانون کو
اور چلایا مسلمانون پر اپنے تیرون کو اور تھے وہ تیر مثل پھیلی ہوئی ٹڈی کے پس بچاتے تھے مسلمان تیرون کو ساتھ سپرون کے اور صبح سے
غروب آفتاب تک ابر انمین سخت لڑائی ہوتی رہی اور یہ ظاہر کرتے تھے وہ مسلمان کی طرف سے کسی طرح خوف اور دہشت کو اور نہ
امید وار کرتے تھے مسلمانون کو اپنے شہر مین پس جب غروب ہوا آفتاب پھرے مسلمان اپنے لشکر کی طرف اور نماز پڑھی انھون نے اور
اصلاح دادہ شبینہ کیا پس جب فارغ ہوے وہ اس سے کثرت سے روشن کیا آگ کو کہ لکڑیان انکو بکثرت اور موجود تھین پس بعض قوم نماز
پڑھتے تھے اور بعض قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے اور بعض جناب باری کی درگاہ مین دعا اور زاری کرتے تھے اور بعض سوتے تھے بسبب
پہونچنے مشقت لڑائی کے پس جب صبح ہوئی چلے مسلمان انکی طرف اور آمادہ ہوے واسطے انکی لڑائی کے اور بکثرت ذکر اور توصیف اللہ تعالی
کی کی اور درود بھیجا انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آگے بڑھے چلانے والے تیرون کے اور وہ تیر چلاتے تھے اور
ذکر اللہ تعالی کا اور تسبیح اسکی کرتے تھے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مسلمان دس دن لڑائی اہل بیت المقدس مین مصروف رہے
اور اہل بیت المقدس ظاہر کرتے تھے سرور کو اور انکے دلون مین مسلمانون کیطرف سے کچھ جنبش اور گھبراہٹ نہ تھی پس جب ہوا گیارھوان دن
ظاہر ہوا انپر نشان ابو عبیدہ بن الجراح کا حبکو غالبہ بن سالم لیے تھے اور نشان کے پیچھے شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین گرد ابو عبیدہ رض
بن الجراح کے تھے اور خالد بن الولید انکی دائین جانب اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما انکے بائین جانب تھے اور آئمہ عسکر مین اور
رجال پس برانگیختہ کیا مسلمانون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے پس جواب دیا انکو تمام قبائل نے اور واقع ہوا رعب اہل بیت المقدس کے دلون مین اور
رجوع کیا انکے بیسیون اور بطارقہ نے بجانب اس کنیسہ کے جو انکے نزدیک معزز اور نام اسکا قمامہ تھا پس جب ٹھہرے وہ اپنے بطارقہ کے
سامنے سلام اور سجدہ تعظیمی کیا اسکو پس کہا اسنے کہ یہ کیا شور ہے جو مین سنتا ہون پس کہا انھون نے بتحقیق آئے ہین سردار قوم کے
ہماری طرف اور نزدیک ہوے ہین ساتھ باقی مسلمانون کے ہمسے پس یہ شور انکے سبب سے ہے پس جب سنا بطریق نے یہ کلام اسکے رنگ
بدل گیا اور متغیر ہو گیا چہرہ اسکا اور کہا اسنے ہی ہے پس کہا انھون نے کہ یہ کیا بات ہے اسنے کہا کہ قسم ہے حق انجیل کی کہ اگر ہین وہ سردار انکے
پس نزدیک ہوئی ہلاکی تمھاری انھون نے کہا کہ یہ کیونکر ہے بطریق نے کہا کہ جو علم ہمکو متقدمین سے بطور وراثت کے چلا آتا ہے اس سے ہمکو
معلوم ہوا ہے کہ جو شخص فتح کریگا زمین کو طول اور عرض مین وہ سرخ رنگ صحابی انکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے پس اگر
وہی آئے ہین تو کوئی راہ تمھارے واسطے انکی لڑائی اور تمکو طاقت مقابلے انکے کا نہین ہے اور ضرور ہے کہ قریب ہون مین گنے
اور دیکھو انکی صفت کو پس اگر وہی ہین تو مین آپسے مصالحہ کرونگا اور قبول کرونگا حکم امر کا وہ ارادہ کرینگے اور اگر انکے سوا
کوئی اور ہین پس سپرد کرونگا مین شہر کو کبھی اس واسطے کہ ہمارا شہر فتح ہوگا اگر اس شخص کے ہاتھ سے حسبکا ذکر مین نے تمسے کیا ہے

پھر اُٹھ کھڑا ہوا قس اور راہب اور شماسہ اسکے گرد تھے اور بابند کی تھین صلبان اُسکے سر پر اور کھولا تھا انجیل کو سامنے اُسکے اور گھیرے تھے بطارقہ گرد اُسکے اور چڑھے وہ شہر پناہ کی دیوار پر یہانتک کہ آئے وہ اس استہ کے نزدیک جس راہ سے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آئے تھے پس دیکھا بطریق نے مسلمانون کی طرف اور مسلمان دیکھتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح کو اور سلام کرتے تھے اُنپر اور تعظیم کرتے تھے اُنکی پھر رجوع کی اُنھون نے بجانب لڑائی کے گویا کہ وہ شیر خمآر تھے پس پکارا مسلمانون کو ایک شخص رومی نے جو بطریق کے ساتھ چلتا تھا یہ جب حکم بطریق کے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ مسلمانون کے باز رہو تم لڑائی سے یہانتک کہ سوال کریں ہم سلاح خبر کی کریں ہم تجھ سے پس توقف کیا مسلمانون نے لڑائی مین پس پکار کر کہا اُنھے اُس شخص رومی نے زبان عربی مین کہ جان لو تم اس امر کو کہ صفت اس شخص کی جو فتح کریگا ہمارے اس شہر اور سب شہرون اور زمین کو ہمارے پاس سے جو داد ہم کو معلوم ہے اگر وہی تمھارے سردار ہین تو ہم تم سے نہ لڑینگے بلکہ سپرد کر دینگے ہم شہر تمکو اور اگر وہ نہین ہین پس باز رہینگے ہم تم سے اور نہ سپرد کرینگے ہم شہر تمکو کبھی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب سنا مسلمانون نے کلام اُنکے مترجم کا آئے کچھ لوگ اُنمین سے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور آگاہ کیا اُنکو اس گفتگو سے جو اُنھون نے سنی تھی پس نکلے اور چلے اُنکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح یہانتک کہ اُنکے سامنے آ ٹھہرے اور دیکھا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور تحقیق کیا اُنکی صورت کو پس کہا بطریق نے اہل بیت المقدس سے کہ یہ وہ شخص نہین ہین خوش ہو تم اور لڑو اپنے دین کے واسطے پس جب سنا اُنھون نے اُسکے کلام کو بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازون کو اور آشکارا کیا اپنے کفر کو اور متوجہ ہوئے وہ بجانب لڑائی کے درانحالیکہ لڑتے تھے وہ سخت لڑائی اور چلا گیا بطریق بجانب کنیسہ قمامہ کے اور کچھ کلام نہین کیا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح سے بلکہ حکم کیا اُسنے اپنی قوم کو لڑائی کا اور پھرے اُسی وقت ابو عبیدہ بن الجراح بجانب اپنے ہمراہیون کے پس کہا خالد بن ابو لید نے کہ کیا حال گذرا تمھارا اے سردار ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا نہین کچھ نہین جانتا ہون سوا اسکے کہ مین گیا تھا اُنکی طرف جیسا کہ تمنے دیکھا ہے اور قریب ہوا اور دکھائی دیا مجھکو ایک شیطان اُنکے شیاطین سے جو اُنکو گمراہ کرتے ہین پس نہین تھا وہ مگر یہ کہ دیکھا اُسنے میری طرف یہانتک کہ ایکبی ساتھ اُن سبھون نے شور کیا پھر چلا گیا وہ اُنکے پاس اور کچھ کلام نہین کیا اُسنے مجھسے پس کہا خالد بن ابو لید نے کہ قریب ہے کہ اس بات مین اُنکے نزدیک کوئی تجویز اور رائے ہو کہ وقت ہونگے ہم اسکے بعد اسکے اور جانینگے ہم خبر اسکی بعد اسکے پھر پکارا خالد بن ابو لید اور ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کو اور حکم کیا اُنکو لڑنے کا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ آنا اور اُترنا مسلمانون کا بیت المقدس ایام جاڑون اور سردی مین تھا اور جاتا تھا اور میتون نے کہ مسلمان طاقت کھینچکے پھرنے کی راوی نے بیان کیا ہے کہ چلے مسلمان اُنکی طرف اور حملہ کیا اُنپر اور نکلے تیر انداز لوگ اہل یمن سے اور تھین کمانین اُنکی درختان کو ہی کی جسکا تیر بہت پلا کرتا تھا اور لیٹ نہین وہ درانحالیکہ کھینچنے والے کمانون کے تھے بیٹھے کے بھل اور چلایا اُنپر تیرون کو اور رومی کو جیتا کرنے والے تھے تیرون سے بسبب اپنی بے پروائی کے تیرون سے یہانتک کہ دیکھا مسلمانون نے تیرون کو کہ اوندھا کر دیتے تھے اُنکو سرون کے بھل اور نکلتے تھے اُنکی پشتون سے عون بن مہلیل نے بیان کیا ہے کہ وہ طے اللہ کے تھی نیکوکاری عرب یمن کی پس تحقیق دیکھا مین نے اُنکو کہ وہ تیر چلاتے تھے اور رومی نیچے گرتے تھے شہر پناہ کی دیوار سے مثل بارش قطرات پانی کے پس جب دیکھا عفو نے تیرون کے کارگر ہونے کو جنابت کی تیرون سے اور مضبوط کیا اُنھون نے واسطے تیرون کے شہر پناہ کو ساتھ دھاون اور چھرون اور نیزے جو باز رکھتے تھے تیرون کو اور

بیت المقدس

دیکھا میں نے ضرار بن الازور کو کہ آئے بجانب بڑے دروازے شہر پناہ کے اور اسپر ایک بڑا بطریق تھا جسکے سر پر سونے کی صلیب تھی اور گرد اسکے غلام کرتے پہنے ہوئے اور انکے ہاتھوں میں عمود اور کمانیں چڑھی ہوئی تھیں اور بطریق لوگوں کو لڑائی پر ترغیب دیتا تھا پس دیکھا میں نے ضرار کو کہ قصد کیا اسکی طرف اور وہ چھپتے تھے اپنی ڈھال کے نیچے یہانتک کہ وہ نزدیک پہونچے اس برج کے جسپر وہ بطریق تھا پھر چلایا انھوں نے اپنے تیر کو بطریق پر پس دیکھا میں نے تیر کو کہ نکلا اور برج اونچا تھا پس کہا میں نے کہ کیا کام کریگا یہ تیر تا بمقام پہونچنے کے اس دیوار تک اور کیا کارگر ہوگا اس گنبد پر حالانکہ اسپر زرہ وغیرہ سامان جنگ ہے پس یکایک میں نے کہ پڑا تیر اسپر پس پھیر دیا اسکو بجانب اسفل انکی شہر پناہ کے پس سنا میں نے واسطے قوم کے ایک بڑی آواز ڈرانے والی کو پس جانا میں نے کہ مارڈالا ضرار نے اس بطریق کو اپنے تیر سے اور برابر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ لڑتے رہے اہل بیت المقدس سے چار مہینے کامل اور کوئی دن ایسا نہ تھا جسمیں سخت لڑائی نہیں ہوتی تھی اور مسلمان صبر کرنے والے تھے سردی اور پانی اور برف پر پس جب دیکھا اہل بیت المقدس نے شدت محاصرہ اور اس چیز کو جو نازل ہوئی اوپر مسلمانوں کے گئے وہ لوگ بجانب قمامہ کے اور ٹھہرے وہ سامنے اپنے بطریق کے اور سجدہ تعظیمی کیا اسکے سامنے اور کہا کہ ای ہمارے سردار ہمی ہوگیا ہمپر محاصرہ ان عرب کا اور ہم امید کرتے تھے کہ آویگی ہمارے پاس کمک بادشاہ کی اور بتحقیق بازہا بادشاہ ہمسے بیشک بذات خود بشکیت اٹھانے اپنے لشکر کے اور کوئی دن ہمپر ایسا نہیں گذرتا ہی جسمیں سے لوگ ہمارے مارے نہیں جاتے ہیں اور انکے بھی لوگ مارے جاتے ہیں مگر یہ کہ وہ لوگ زیادہ تر خواہش مند لڑائی کے ہمسے ہیچ زندگانی کے اور جن دنوں سے کہ وہ ہمپر اترے ہیں کوئی ایک کلام بھی ہمنے انسے نہیں کیا ہی اور نہ انکے کلام کا جواب باہی بسبب نا چیز جاننے کے انکو اور اب بتحقیق دوبھر ہوا ہی چھپانا حال کا اور سخت دشوار ہوگیا کام ہمارا اور ہم چاہتے ہیں تمھسے کہ چل تو قریب قوم مسلمانوں کے اور دیکھ اور دریافت کر تو کہ وہ ہمسے کس امر کے خواہاں ہیں پس اگر ہوگا امر دشوار تو کھولدینگے ہم دروازوں کو اور نکلینگے ہم انکے مقابلے کو پس سب کے سب ہم مارڈالے جائینگے یا شکست دیونگے ہم انکو پس منظور کیا بطریق نے انکی درخواست کو اور ظاہر کیا اسنے اپنے لباس کو اور چڑھا وہ شہر پناہ کی دیوار پر اور اٹھائی گئی صلیب اسکے سامنے اور کھجا ہوئے قس اور رہبان لوگ گرد اسکے جنکے ہاتھوں میں انجیلیں کھلی ہوئیں اور انگیٹھیاں دھونی کی تھیں اور آیا بطریق اس جگہ پر جہاں ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اترے تھے اور پکار کر کہا انمیں سے ایک مرد فصیح زبان نے ساتھ زبان عربی کے کہ ای گروہ عرب کے عمدہ شخص دین نصرانیت اور خلص شریعت اس دین کا آیا ہی تمسے گفتگو کرنے کو نزدیک ہمارے آوے سردار تمھارا پس آگاہ کیے گئے ابو عبیدہ بن الجراح انکے کلام سے پس پھر آئے وہ چلتے ہوئے اسکی طرف اور ایک جماعت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گرد انکے تھی اور مترجم انکا انکے ساتھ تھا پس جب آکر ٹھہرے وہ سامنے انکے کہا ابو عبیدہ بن الجراح کے مترجم نے کہ کیا چاہتے ہو تم اور کیا مانگتے ہو تم یہ سردار عرب کے ہیں جو تمھاری طرف آئے ہیں بطریق نے مترجم سے کہا کہ تو انسے کہ ہمسے تم کیا چاہتے ہو پس یہ شہر ارض مقدس ہی اور جسنے اسکا ارادہ کیا قریب ہی کہ اللہ تعالی اسپر غضب اور اسکو ہلاک کریگا پس آگاہ کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس گفتگو سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مترجم سے کہ کہ تو انسے کہ ہم جانتے ہیں اس امر کو کہ یہ شہر بزرگ ہی اور اسی شہر سے تشریف لے گئے تھے مسیح کو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ دین کہ ہوئے تھے اپنے پروردگار سے پس قریب ہوئے تھے وہ بقدر دو گوشہ کمان کے بلکہ کمتر اس سے اور یہ شہر معدن انبیا اور انکی قبریں یہاں ہیں اور ہمکو یہ نسبت تمھارے اس شہر کے ساتھ زیادہ استحقاق ہی اور ہم برابر اترے رہینگے یا مالک کردیگا اللہ تعالی ہمکو اس شہر کا جیسا کہ مالک کردیا ہی اسنے ہمکو

ذکر دیگر واقعہ جنگ اہل بیت المقدس کا

نیز اس شہر کا بطریق نے کہا کیا چیز تم سے چاہتے ہو تو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جو ہم چاہتے ہیں وہ ایک بات ہے تین باتون سے پہلے اسمین کی یہ ہے کہ کہو تم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس اگر قبول کروگے تم اس کلمہ کو تو ہمارا تمھارا حال یکسان ہو جائیگا بطریق نے کہا کہ یہ کلمہ تو ہم قائل ہین اسکے مگر یہ کہ تمھارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم مقر نہین کہ وہ رسول اللہ کے ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جھوٹا ہے تو اور دشمن خدا اور تو کبھی اللہ کی وحدانیت کا قائل نہین ہے حالانکہ خبر دی ہے تجکو اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین اس امر کی کہ تم یہ کہتے ہو ان المسیح ابن اللہ الا اللہ سبحانہ وتعالی عما یقولون الظالمون علوا کبیرا بطریق نے کہا کہ ان باتون کو ہم کبھی منظور نہ کرینگے پس دوسری بات کیا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ دوسری بات یہ ہے کہ مصالحہ کرلو تم اپنے شہر کے واسطے اور دو ہمکو جزیہ درانحالیکہ تم حقیر و ذلیل ہوانے والے ہو ہمیشہ کہ تمھارے سوا اور تمام کے سب لوگون نے ہمکو جزیہ دیا ہے بطریق نے کہا کہ یہ بات پہلی بات سے زیادہ بری اور شدید ہے ہمپر اور کبھی ذلت اور حقارت گوارا نہ کرینگے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا پس نہ جاؤ ہونگے ہم تمھاری لڑائی سے یا فتحیاب کریگا اللہ تعالی ہمکو تم پر تمھاری عورتون کو لونڈی غلام بناوینگے ہم تمھاری عورتون اور اولاد کو اور مار ڈالینگے ہم تم مین سے اس شخص کو جو مخالفت کریگا کلمہ حق سے اور قیام کریگا کلمہ کفر پر بطریق نے کہا کہ ہم اپنا شہر سپرد کرینگے باہم سبکے سب ہلاک ہو جائینگے اور کیونکر ہم سپرد کرینگے اپنے شہر کو حالانکہ اسمین ہمارا کیا ہے جسمے سامان حصار کا اور ہمارا اچھا سامان اور سخت اور شدید لوگ ہین اور سنہین ہین مثل ان لوگون کے جنکو ملاقی ہو تم اہل شہرون سے اور نہون نے اقرار ادائے جزیہ کا تمسے کرلیا کہ اس قوم پر مسیح نے غضب کیا ہے پس اخل ہو گئے وہ تمھاری اتی عت مین اور ہم اپنے شہر مین جس وقت سوال اور دعا کرتے ہین مسیح سے قبول کرتے ہین وہ ہماری دعا کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تو جھوٹا ہے اور دشمن خدا کے ہے مسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقۃ کانا یاکلان الطعام خلقہ اللہ من تراب ثم قال کن فیکون پس کہا بطریق نے کہ ہم اپنے دین اور اعتقاد سے نہ پھرینگے پس کہا اس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین بطریق نے کہا کہ مین قسم مسیح کی کھاکر کہتا ہون کہ اگر تم تین سن برابر رہوگے تو کبھی ہمارے شہر کو نہ فتح کرپاؤگے اور نہ فتح کریگا ہمارے شہر کو گر ایک مرد جسکی توصیف ہم اپنی کتابون مین پاتے ہین اور وہ صفات تم مین نہین ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیا صفت ہے اسکی جو تمھارا شہر فتح کریگا بطریق نے کہا ہم اسکی صفت کو تمسے نہ بیان کرینگے مگر ہم پاتے ہین اسکو اپنی کتاب اور علم مین اس طرح سے کہ جو شخص فتح کریگا اس شہر کو وہ صحابی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نام اسکا عمر بن الخطاب اور وہ مشہور بہ فاروق اور وہ بڑے سخت مرد ہونگے کہ نہ ڈراویگی انکے اوپر اللہ کے کامون مین ملامت کسی ملامت کرنے والے کی اور ہم انکی صفت تم مین نہین دیکھتے ہین پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس بات کو بطریق کی گفتگو سے ہنسے وہ اور کہا انھون نے فتحنا البیدور ب الکعبۃ پھر کہا بطریق سے کہ اگر انکو دیکھے تو پہچان سکتا ہے اسنے کہا ہان اور کیونکر مین انکو پہچانونگا حالانکہ صفت انکی اور شمار انکے نسب کے اور نشانیان انکی ہمکو معلوم ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہے خدا کی وہی ہمارے خلیفہ اور صحابی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین بطریق نے کہا کہ جب یہ بات ہے اور تمکو معلوم ہو گئی صداقت ہمارے قول کی پس بچاؤ تم خونریزی کو اور کہلا بھیجو اپنے خلیفہ کو کہ وہ یہان آوین پس جس وقت ہم انکو دیکھینگے اور ثابت اور متحقق ہو جاویگی ہمکو پہچان اور صفت انکی کہ وہ لے ہمکو ہمارے دروازہ شہر کو اور جزیہ دینگے ہم انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مین قریب انکے پاس ہین آنے کے واسطے کہلا بھیجونگا

آیا تم دوست رکھتے ہو لڑائی کو اپنے ساتھ یا باز رہنے کو تمسے بطریق نے کہا کہ ای گروہ عرب کے تم نہین چھوڑتے ہو اپنے ظلم اور جبر کو کہ ہمنے سچی بات تمسے کہدی دا سلے بچانے خونون کے اور تم لڑائی کے خواہان ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ لڑائی مرغوب تر ہی ہمارے دلون کو زندگانی سے امید رکھتے ہین ہم لڑائی کے سبب سے بڑے مرتبہ اور بخشش کی اپنے پروردگار کی طرف سے پھر مدت کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور حکم کیا انھون نے مسلمانون کو باز رہنے کا لڑائی سے پھر پکارا اور آگاہ کیا انکو بطریق کی گفتگو سے اور بلند کیا مسلمانون نے اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور کہا انھون نے کہ ای سردار تم ایسا ہی کرو اور لکھو تم امیر المومنین کو یہ حال پس شاید وہ روانہ ہون ہماری طرف کو اور فتح کرے اس شہر کو اللہ ہمیشہ پس اسی وقت لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب من عاملہ علی الشام ابی عبیدہ عامر بن الجراح اما بعد سلام اللہ علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو وصلی علی نبیہ و اعلم یا امیر المومنین انا منازلون اہل مدینۃ البلیا تقاتلنا کل یوم ویقاتلونا ولقد بقی المسلمون منقطعۃ علیہ من البرود الا مطارا الا انہم صابرون علی ذلک یرجون رحمۃ اللہ عز وجل بذلک فلما کان فی الیوم الذی کتبت الیک انہ اشرف علی بطریقہم الذی یعظمونہ قال انہ یجد فی کتبہم لا یفتح بلدہم الا صاحب امرنا وانہ یعرفہ بصفتہ وقد سالنا حقن الدماء وان تیسر البناء وتجتنا بنفسک فلعل اللہ ان یفتح ہذہ البلدۃ علی ایدیک والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلی جمیع المسلمین پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کون شخص لیجائیگا میرے خط کو بجانب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور مزدوری اسکی اللہ پر ہی پس جلدی کی جواب مین مسیرہ بن مسروق العبسی نے اور کہا انھون نے کہ ای سردار مین ایلچی ہونگا اور واپس آونگا ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کے اگر چاہا اللہ تعالی نے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ لو تم خط کو برکت دیوے اللہ تعالی تم مین پس لیا خط کو مسیرہ بن مسروق نے اور سوار ہوئے وہ اپنی اونٹنی پر اور برابر کوشش کرتے رہے چلنے مین یہانتک کہ آئے مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس داخل ہوئے وہ رات کے وقت اور آئے مسجد شریف مین اور سلام کیا قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر پھر آئے وہ ایک جگہ مسجد مین اور سو رہے حالانکہ کئی راتین انکو گذری تھین کہ وہ نہین سوئے تھے پس لگ گئین آنکھین انکی پس نہین بیدار ہوئے وہ مگر حضرت عمر کی اذان سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اعلان کرتے تھے اذان مین پس جب اذان کہی انھون نے داخل ہوئے وہ مسجد مین اور وہ یہ کہتے تھے الصلوۃ رحمکم اللہ مسیرہ نے بیان کیا ہی کہ اٹھ کھڑا ہوا مین اور وضو کیا مین نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز صبح کی پڑھی مین نے پس جب پھرے وہ نماز سے کھڑا ہوا مین انکے سامنے اور سلام کیا مین نے انکو پس جب دیکھا انھون نے مجھکو معانقہ کیا مجھسے اور خوش ہوئے اور کہا انھون نے کہ مسیرہ مین قسم پروردگار کعبہ کی اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہی ای بیٹے مسروق کے مین نے کہا کہ ای امیر المومنین بہتری اور سلامتی ہی پھر تو یا مین نے آپکو خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا پس لوٹا دیا انھون نے خط کو اور پڑھکر سنایا مسلمانون کو پس خوش ہوئے مسلمان اسکے مضمون سے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کیا رائے دیتے ہو تم رحمت کرے اللہ تمپر اس بارہ مین جو مجکو امین الامۃ نے لکھا ہی پس سب سے پہلے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کلام کیا اور کہا انھون نے کہ ای امیر المومنین اللہ تعالی نے ذلیل کیا رومیون کو اور نکالا انکو ملک شام سے اور مدد و خلیدہ یا مسلمانون کو انپر اور محاصرہ کیا ہی ہمارے ساتھیون نے ایلیا کا اور تنگی مین ڈالا ہی انکو اور ہر روز انکی ذلت اور سستی اور رہنت بڑھتی جاتی ہی پس اگر ٹھہرے ہوئے

تم یہان اور بچاؤ گے تم انکی طرف جائینگے وہ کہ تمسے انکے کام کو خفیف اور سبک جانا ہی پس ٹھہرینگے وہ مگر اندک مدت یہانتک کہ اختیار کرینگے وہ ذلت اور حقارت کو اور ادا کرینگے جزیہ کو پس جب سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکے کلام کو دعاے جزاے خیر دی انکو اور کہا مسلمانون سے کہ آیا اس راے کے سوا اور کوئی راے بھی تم لوگون کے نزدیک ہے پس کہا حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے کہ ہان میری راے اس راے کے خلاف ہے اور مین ظاہر کرتا ہون اسکو رحمت کرے اللہ تم پر پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یا ابا الحسن وہ کیا راے ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قوم نے درخواست کی ہے تمھارے آنے کی اور انکی درخواست مین ذلت ہے اور شامکہ مسلمانون واسطے موجب فتح کی ہو اور بتحقیق اٹھایا ہے مسلمانون نے بڑی سختی کو سردی اور لڑائی اور طول مقام سے اور میری راے یہ ہے کہ اگر تم روانہ ہوکے انکی طرف کو تو فتح کریگا اللہ تعالی شہر کو تمھارے ہاتھون پر اور ہوگا تمھارے چلنے مین بڑا اجر ہر پیاس اور بھوکھ مین اور ہر جنگل کے کانٹے اور پہاڑ کے چڑھنے مین یہانتک کہ پہونچوگے تم انپر پس جس وقت نہ پہونچوگے تم انپر ہوگی تمھارے اور مسلمانون کے واسطے اطمینان اور آرام اور بہتری اور فتح اور مین بعید نہین ہون اس امر سے کہ اگر مایوس ہوجائینگے وہ لوگ تمھارے آنے اور قبول کرنے صلح سے تو چل مارینگے اور پکڑینگے وہ تمھارے شہرون کو اور آویگی مدد انکی لہارقہ اور طاغیہ کے پاس سے پس آویگی اسوجہ سے مسلمانون پر سختی اور بلا اسواسطے کہ بیت المقدس انکے نزدیک بزرگ اور معظم ہے اسکی کہ وہ حج کرتے ہین اور نہین پھرتے ہین وہ اس سے اور بہتر یہی ہے کہ تم روانہ ہو انکی جانب کو پس خوش ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورے سے اور کہا انھون نے کہ نظر کی عثمان رضی اللہ عنہ نے بجانب مکہ کے واسطے دشمن کے اور نظر کی علی رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کے حال مین اور دعاے جزاے خیر دی انکو اور کہا انھون نے کہ نہ اختیار کرونگا مین مگر علی رضی اللہ عنہ کے مشورے کو کہ نہین بکیا مین نے انکو مگر بیک مشورہ اور مبارک صورت پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم کیا لوگون کو واسطے درستی سامان روانگی کے اپنے ساتھ پس خوش ہوے مسلمان اس سبب سے اور درستی سامان کی کی مسلمانون نے اور آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد شریف مین پس چار رکعت نماز کی پڑھی انمین پھر آئے بجانب قبر سوا اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور چھوڑا اپنی طرف سے مدینہ طیبہ مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اور اٹھی وقت وہ چلے وہ مدینہ منورہ سے اور لوگ انکی شایعت کرتے تھے اور رخصت کرتے تھے انکو اور سوار تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے سرخ اونٹ پر جسپر تلتے تھے ایک مین تو دوسرے مین چھوارے بھرے تھے اور انکے سامنے ایک مشک بھری ہوئی پانی کی تھی اور پشت پر انکے ایک برا کا نسہ کھانے کا تھا اور نکلی انکے ساتھ ایک جماعت صحابہ کی بجہز موک کی لڑائی مین حاضر ہوئی تھی پھر پلٹ گئے تھے بجانب مدینہ منورہ کے اور منجملہ انکے ہبیر بن العوام اور عبادہ بن صامت تھے اور روانہ ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بجانب بیت المقدس کے اور وہ جب کسی منزل مین پہونچتے تھے تو نہین کوچ کرتے تھے وہان سے مگر بعد نماز صبح کے پس جب فارغ ہوتے تھے نماز سے متوجہ ہوتے تھے بجانب مسلمانون کے اور حمد و ثنا اللہ کی بیان کرتے تھے ان کلمات سے الحمد للہ الذی اعزنا بالاسلام وخصنا بنبیہ علیہ السلام وہذا مالنا الصلاۃ وجمعنا من بعد الشتات علی کلمۃ التقوی والف بین قلوبنا وبعضنا علی عدوہ ولکن لبانی ملاوہ وجعلنا اخوانا متحابین فاحمد اللہ عبادہ اللہ علی ہذہ النعمۃ واسالوہ المزید منہا واستکثروا علیہا وعلی ما ہم متقلبون فیہ من النعمۃ السابغۃ والمنن الظاہرۃ فان اللہ یزید المتزیدین والراغبین فیما لدیہ ویتم نعمتہ علی الشاکرین پھر لیتے تھے حضرت عمر کانسے کو اور بھرتے تھے اسکو ستو سے اور پھانکتے تھے گرد اسکے خرمون کو اور کہتے تھے مسلمانون سے کہ کھاؤ تم گوارا ہو رحمت کرے اللہ تم پر اور کھاتے تھے خود اور

کھاتے تھے مسلمان ساتھ انکے پھر کوچ کرتے تھے پس برابر اسی طرح سے وہ کوچ کرتے تھے عمرو بن مالک عبسی بیان کیا ہی کہ تھا میں ہمراہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کے جس وقت کہ وہ روانہ ہوتے تھے بجانب ملک شام کے پس گذرے اثنائے راہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک پانی پر جسکی
مالک قوم جذام تھی اور اسپر ایک گروہ جذام کا اترا تھا اور جگہ پانی کی ذات المنار کے نام سے پکاری جاتی تھی پس اترے مسلمان بھی پاس
پس اسی حال میں کہ تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ آئے تھے کہ آئی انکے پاس ایک قوم جذام کی
پس کہا انھوں نے کہ ای عمر ہمارے نزدیک ایک مرد ہی جسکی دو زوجہ ہیں اور وہ دونوں بہنیں ہیں ایک ماں باپ سے پس خشمناک ہوئے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کہا کہ لاؤ تم اس مرد کو پس کہا حضرت عمر نے کہ یہ دونوں عورتیں کون ہیں اسنے کہا میری زوجہ ہیں حضرت نے کہا کیا ان
دونوں میں کوئی قرابت ہی اسنے کہا ہاں وہ دونوں حقیقی بہنیں ایک ماں باپ سے ہیں پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ دین تیرا کیا ہی آیا تو مسلمان
نہیں ہی اسنے کہا کہ میں مسلمان ہوں حضرت عمر نے کہا آیا نہیں جانا تو نے کہ یہ صورت حرام ہی تحقیق آیا نہیں فرمایا ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں وان
تجمعوا بین الاختین الا ما قد سلف اس مرد نے کہا کہ قسم ہی خدا کی میں اس امر کو نہیں جانتا ہوں کہ وہ دونوں مجھپر حرام ہیں پس خشمناک ہوئے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ اور کہا تو جھوٹا ہی قسم ہی خدا کی کہ وہ تجھپر حرام ہیں ہر آئینہ چھوڑ دی راہ ایک کی ان دونوں سے ورنہ میں تیری گردن مارونگا
اس مرد نے کہا کہ آیا آغاز کار تمھارا مجھی پر ہی میری زوجہ کے مقدمہ میں یہ ایسا دین ہی کہ نہیں پہونچا میں اسمیں کسی بہتری کو ہر آئینہ تھا میں
بے نیاز اسمیں داخل ہونے سے پس کہا حضرت عمر نے اس سے کہ نزدیک آ تو میرے پس نزدیک ہوا وہ اسسے پس مارے حضرت عمر نے چند ذرے کے
سر پر اور کہا آیا گالی دیتا ہی اور برا کہتا ہی تو اسلام کو ای دشمن خدا کے اور دشمن اپنی جان کے حالانکہ یہ وہ دین ہی جسکو پسند کیا ہی اللہ تعالے نے
اپنے فرشتون اور پیغمبرون اور بہترین لوگون کے واسطے چھوڑ دے تو تنہی ہو تجھپر راہ ایک کی ان دونون سے ورنہ میں حد اقرا کی تجھپر جاری
کرونگا اس مرد نے کہا کہ میں کیا کرون حالانکہ میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہون مگر قرعہ ڈالو تم دونوں کے بیچ میں پس جسپر قرعہ پڑے وہ
میری ہی اور میں اسکا ہون اگرچہ میں دونوں کا دوست رکھنے والا ہون پس قرعہ ڈالا حضرت عمر نے ان دونوں عورتون پر اور پڑا قرعہ تین مرتبہ ایک پر
ان دونوں سے پس کہا اس مرد نے ایک کو اور چھوڑ دو سرے کو پھر آئے حضرت عمر اسکے سامنے اور کہا کہ ای مرد دور نگاہ رکھ اس امر کو جو میں تجھسے
کہتا ہون کہ یہ شخص داخل ہوا ہمارے دین میں پھر رجوع کی اسنے دین سے تو ہم اسکو مار ڈالتے ہیں اور دور تو جا ہوئے اسلام اور اس امر سے کہ خبر پہونچی
مجکو تیری بارہ میں یہ کہ شب گذرانی تو نے ساتھ بہن اپنی زوجہ کے پس اگر تو ایسا کریگا تو میں تجکو سنگسار کرونگا راوی نے بیان کیا ہی
کہ روانہ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس مقام سے یہانتک کہ پہونچے ایک قبیلہ پر بنی مرہ سے پس اسی وقت دیکھا انھون نے ایک قوم کو
کہ کھڑے کیے گئے ہیں وہ آفتاب میں دیر تک پس کہا کیا یہ سختی کیجاتی ہی انپر حضرت عمر نے کہا کہ ان قوم کا کیا حال ہی جو انپر سختی کیجاتی ہی لوگون نے کہا
کہ انکے ذمہ خراج ہی پس اسی کے مطالبہ میں انپر سختی کیجاتی ہی پھر حکم کیا حضرت عمر نے انکے چھوڑ دینے کا اور کہا کہ وہ لوگ کیا کہتے ہیں لوگون نے
کہا کہ وہ لوگ عذر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نہیں پاتے ہیں کہ جو ادا کریں ہم خراج کو حضرت عمر نے کہا کہ چھوڑ دو انکو اور نہ تکلیف دو انکو
اس چیز کی کہ جسکی وہ طاقت نہیں رکھتے ہیں پس بیشک میں نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے لا تعذبوا الناس فان الذین
یعذبون الناس فی الدنیا یعذبھم اللہ یوم القیامۃ پھر روانہ ہوئے حضرت عمر یہانتک کہ جب آئے وہ وادی القری میں آگاہ کیا لوگون نے

انکو اس حال سے کہ یہان ایک پیر مرد ہی اور اُسکی ایک زوجہ ہی اور اُس بوڑھے کا ایک شخص دوست ہی پس کہا اُس بوڑھے سے اُسکے دوست نے کہ آیا ہو سکتا ہی تجھسے یہ مر کہ مقرر کرے تو اپنی زوجہ مین میرے واسطے حصہ کو اور مین تیرے اونٹون کو چراؤنگا اور پانی پلاؤنگا اور اُنکی نگہبانی کرونگا اور زوجہ تیری ایک رات میرے حصہ مین ہیگی اور ایک رات تیرے حصہ مین پس کہا اُس بوڑھے نے کہ منظور کیا مین نے اس امر کو پس جب ہو گئی اس حال سے حضرت عمرؓ کو حکم دیا حضرت عمرؓ نے اُنکے حاضر کرنے کا پس حاضر کیے گئے وہ دونون پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ سختی ہو تم دونون پر تمھارا دین کیا ہی اُنھون نے کہا کہ ہم مسلمان ہین پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ یہ کیا بات ہی تم دونون کی جو مین سنتا ہون اُنھون نے کہا کہ وہ کون بات ہی پس حضرت عمرؓ نے جو سنا تھا اُس سے اُنکو آگاہ کیا پس کہا بوڑھے نے کہ سچ ہی حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آیا نہین جانتا تو نے کہ یہ امر حرام ہی دین اسلام مین افسوس ہی تجھپر اور اُس چیز پر جسنے اس امر قبیح کی طرف تجکو بلایا ہی پس کہا اُسنے کہ مین مرد بوڑھا سن ہون اور ضعیف ہو گیا ہون اور میرے کوئی اولاد نہین ہی پس اغنما دا اور بھیڑ بکریون اور کہا مین نے کہ یہ شخص کفایت کریگا میرے اونٹون کے چرانے اور پانی پلانے کو اور اعانت کریگا میری بر جا ماندگی مین اور مقرر کرونگا مین اُسکے واسطے حصہ اپنی زوجہ سے اور اب کہ مین واقف ہو گیا ہون اس امر کے حرام ہونے سے پس اسیا نکرونگا مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لے تو ہاتھ اپنی زوجہ کا نہین ہی کسی کو تجھپر کوئی راہ اس باب مین پھر کہا حضرت عمرؓ نے اس حال سے کہ ڈر تو اس عورت کے نزدیک جانے سے پس اگر خبر پہونچیگی مجکو اس امر کی تو مین تیری گردن مارونگا پھر کوچ کیا حضرت عمر نے بارادہ بیت المقدس کے یہانتک کہ قریب ہوئے

آغاز ملک شام سے اسلم بن برقان جو حضرت عمر کے غلام تھے بیان کیا ہی کہ جب پہونچے ہم شام مین دفعۃً دیکھا ہمنے ایک چھوٹی جماعت کو مسلمانون سے پس کہا حضرت عمرؓ نے زبیر سے کہ ای عبداللہ جلد جاؤ تم اور دیکھو کہ یہ گروہ کیسا ہی پس جلد گئے زبیر اس گروہ کی طرف پس جب نزدیک گئے تو دیکھا اُس گروہ کو کہ وہ اہل یمن ہین فخکو ابو عبیدہ بن الجراح نے واسطے دریافت خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بھیجا تھا زبیر نے بیان کیا ہی کہ سلام کیا اُن لوگون نے مجکو اور کہا اُنھون نے کہ ای جوان تم کہان سے آتے ہو مین نے کہا کہ مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آتا ہون اُنھون نے کہا کیونکر چھوڑا ہی تمنے وہان کے لوگون کو مین نے کہا ساتھ نیکی اور بہتری کے اُنھون نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کیا کام کیا آنے مین وہ ہماری طرف کو یا نہین مین نے کہا کہ تم کون لوگ ہو اُنھون نے کہا کہ ہم قوم عرب ہین اور بھیجا ہی ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے تاکہ دریافت کرین اور پہونچا دین ہمانکو خبر حضرت عمرؓ کی راوی نے بیان کیا ہی کہ پھر زبیر بعد اس گفتگو کے بجانب حضرت عمرؓ کے اور بیان کیا اُنسے پس کہا حضرت عمر نے کہ خاموش ہو ای عبداللہ اور آئے بعد اُنکے اُنکے پیچھے والے لوگ پس سلام کیا اُنھون نے ہمپر اور پوچھا حال حضرت عمرؓ کا پس کہا ہمنے اُنسے کہ یہ حضرت عمر ہین پس کیا تم جانتے ہو اُنھون نے کہا کہ ای امیر المومنین تحقیق بیدار ہو مین آنکھین اور بلند ہو مین گردن بسبب طول مدت کے بجانب تمھارے آنے کے پس شاید کہ اللہ فتح کرے ہمپر بیت المقدس کو راوی نے بیان کیا ہی کہ پھر پلٹے وہ لوگ اپنی پشتون کی طرف یہانتک کہ پہونچے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے لشکر مین اور پکار کر کہا بلند آوازون سے کہ خوش ہو ای گروہ مسلمانون کے حضرت عمر کے آنے سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جنبت مین آئے لوگ اور قصد کیا سبھون نے سوار ہونے کا واسطے استقبال حضرت عمر کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم ہی میری طرف سے ہر مرد کو کہ نہ نکلے کوئی اپنی جگہ سے پھر چلے ابو عبیدہ بن الجراح ساتھ تھوڑے لوگون کے یہانتک کہ ملحق ہوئے وہ اور انصار سے یہانتک کہ پہونچے وہ اور ہمراہی اُنکے قریب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور دیکھا حضرت عمرؓ نے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے کہ

وہ سوار تھے ایک ناقہ شتر جوان پر جو لپیٹی گئی تھی کلیم فطوانی سے اور باگ اُسکی بالون کی تھی اور ابو عبیدہ بن الجراح پیدل تھے ہتھیارون سے مسلح تھے پس
جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے حضرت عمر کو بٹھایا اُنھون نے اُونٹنی کو اور بٹھایا حضرت عمر نے اپنے اونٹ کو اور سلام کیا بعض نے بعض پر اور سامنے آئے
مسلمانون کے انحالیکہ سلام کرتے تھے حضرت عمر کو پھر سوار ہوئے حضرت عمر اور ابو عبیدہ بن الجراح اور روانہ ہوئے آگے لوگون کے اور آمین آمین کرتے
تھے اور اسی طرح چلے جاتے تھے یہانتک کہ آئے وہ دونون اور نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کو پھر بہت اچھا خطبہ
سنایا مسلمانون کو ان الفاظ سے الحمد للہ الحمید القوی المجید الفعال لما یرید بعد اسکے کہا ان اللہ تعالی اکرمنا بمحمد علیہ السلام فاز عنا الضلالۃ و جمعنا
بعد الفرقۃ و الف بین قلوبنا من بعد التغاضن فاحمدہ علی ہذہ النعم تستوجبون منہ المزید لان اللہ عز و جل قال لئن شکرتم لازیدنکم پھر پڑھا اس آیت
کو من یہدی اللہ فہو المہتد و من یضلل فلن تجد لہ ولیا مرشدا پس جب پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو اُٹھ کھڑا ہوا ایک قس نصرانی
جو اُنکے سامنے بیٹھا تھا اور کہا اُسنے کہ اللہ تعالی تو کسی کو گمراہ نہین کرتا ہی پس جب مکرر کہا اُسنے اس کلام کو کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
مسلمانون سے کہ دیکھتے رہو تم لوگ اگر پھر کہے یہ شخص اسی کلام کو تم گردن مارو اُسکی اور جان لیا قس نے جو حضرت عمر نے کہا تھا پس بیٹھ گیا وہ
اور خاموش ہو رہا اور پڑھنا شروع کیا حضرت عمر نے اپنے خطبہ کو ان الفاظ سے اما بعد فانی اوصیکم بتقوی اللہ عز و جل بما ہی لفتی تاسواہ الذی
ینفع بطاعتہ اولیاءہ و یعصبہ تنشفی اعداءہ ایہا الناس اوذاکوۃ اموالکم طیبۃ بہا نفوسکم لا تریدون بہا جزاء من فوقکم و لا شکرا فمہما یکن عندکم
بہ فان الکیس من اخر دونہ و ان السعید من وعظ بغیرہ الا و ان شر الامور مبتدعاتہا و علیکم بالسنۃ سنۃ نبیکم و الزموہا فان الاقتصاد فی السنۃ خیر
من الاجتہاد فی البدعۃ و انزموا القرآن فانکم تجدون فیہ التبصار و الفوز ایہا الناس انہ قد قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کقیامی فیکم و
قال الزموا سنۃ اصحابی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم لیظہر الکذب حتی یشہد من لا یستشہد و یحلف من لا یستحلف فمن اراد بحبوحۃ الجنۃ فلیلزم
الجماعۃ و ان الغرقۃ من الشیطان و لا یخلوا احدکم بامراۃ فانہن جیاد الشیطان و من سرتہ حسنتہ و ساءتہ سیئتہ فہو مومن و الصلوۃ ثم الصلوۃ پس جب
فارغ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ سے بیٹھے وہ اور ابو عبیدہ بن الجراح بیان کرتے تھے اُنسے سب کیفیات رومیون کی لڑائی کی اور حضرت
عمر خاموش تھے پس کبھی وہ روتے تھے اور کبھی سکون مین آتے تھے یہانتک کہ آیا وقت نماز ظہر کا پس کہا لوگون نے کہ یا امیر المومنین درخواست
کرو تم ہمارے واسطے بلال مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ وہ اذان کہین اور بلال رضی اللہ عنہ ملک شام مین مقیم تھے پس جب سنا اُنھون نے
کہ مسلمان اُترے ہین بیت المقدس آئے وہ مسلمانون کے پاس اور حاضر ہوئے لڑائی مین اور لڑے تھے اُنکی معیت مین پس جس وقت سنا اُنھون نے
کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس آئے ہین بلال اور سلام کیا حضرت عمر کو اور تعظیم کی اُنکی بزرگی مرتبہ کی پس جب آیا وقت ظہر کا
سوال کیا مسلمانون نے حضرت عمر سے کہ درخواست کرین وہ بلال سے اذان کہنے کی پس بلایا اُنکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور کہا کہ اے بلال
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تمسے درخواست رکھتے ہین کہ اذان کہو اُنکے واسطے اور یاد دلاؤ تم اُنکو اوقات اُنکے نبی کے بلال رضی اللہ عنہ
نے کہا ہان مین اذان کہونگا پس جب کہا اُنھون نے اللہ اکبر اللہ اکبر عاجزی کی مسلمانون نے اور کپنے لگے بدن اُنکے پس جب کہا بلال نے

اشہدان لاالہ الا اللہ واشہدان محمدا رسول اللہ بہت شدت سے روئے مسلمان یہانتک کہ قریب پھٹ جانے کے ہوئے دل
مسلمانون کے وقت ذکر اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قریب تھا کہ بلال قطع کردیوین اذان کو بسبب لاحق ہونے خوف اور
درد اور رونے کے مسلمانون کو اور ذکر مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب فارغ ہوئے بلال رضی اللہ عنہ اذان سے نماز پڑھائی
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کو پس جب فارغ ہوے حضرت عمر نماز سے اور بیٹھے کہا بلال نے کہ یا امیر المومنین سرداران لشکر شام کے
کھاتے ہین تازہ گوشت چربیون اور صاف روغنی کو اور وہ چیزین جو ضعیف مسلمانون کو نہین ملتی ہین اور نہین پہونچتے ہین ضعیفون کے ہاتھ
ان چیزون تک پس پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیفیت اس امر کی پس کہا یزید بن ابی سفیان نے کہ نرخ ہمارے اس ملک کا ارزان ہے اور ہم
پہونچتے ہین اس چیز کو جو کہا ہے بلال نے بہان جیسا کہ ہم کھاتے تھے اور قوت دیتے تھے اپنی جانون کو حجاز مین پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
کہ اگر یہی بات ہے تو کھاؤ گوارا ہو تمکو اور مین نہ جدا ہونگا اپنی اس جگہ سے یہانتک کہ یکجا کرو تم میرے پاس اون لوگون کو جو اپنی جگہون مین
ہین یعنی لکھو تم محتاج مسلمانون کو جو شہرون مین اور گانون مین ہین پس مقرر کرون مین واسطے ہر ایک گھر بار والے کے وہ چیز جو کفایت
کرے انکو گیہون اور جو اور شہد اور زیت اور عدس اور سرکہ اور سوائے اسکے اور جو کچھ انکو ضرور ہو پھر کہا حضرت عمر نے صنعاے
مسلمین سے کہ یہ چیزین تمھارے واسطے تمھارے سردارون سے ملینگی اور سوائے اسکے جو دونگا مین تمکو بیت المال سے پس اگر موقوف اور
منقطع کردیوین یہ چیزین تمسے سردار تمھارے آگاہ کرو تم مجکو یہانتک کہ معزول کرونگا مین انکو پھر حکم دیا حضرت عمر نے مسلمانون کو
کوچ کرنیکا پس جب ارادہ کیا حضرت عمر نے اپنے اونٹ پر سوار ہونے کا اور جو لباس بکری کے بالون کا بنا ہوا وہ پہنے تھے وہ کپڑون
سے تہ بتہ سیا ہوا تھا اور جو آسمین چودہ پیوند اور بعض پیوند چمڑے کے تھے پس کہا مسلمانون نے کہ یا امیر المومنین اگر سوار ہوتم عمدہ
اپنے اونٹ کے کسی گھوڑے پر اور پہن لو تم کپڑون کو یہ باعث بڑی ہیبت کا ہوگا تمھارے دشمنون کے دل مین پس آوے
مسلمان آگے انکے درانحالیکہ درخواست کرتے تھے اور نرمی کرتے تھے انکے ساتھ یہانتک کہ منظور کیا حضرت عمر نے انکی درخواست
کو اور نکال ڈالا اپنے لباس کو اور پہنا سفید کپڑون کو زبیر نے بیان کیا ہے کہ مین جانتا ہون کہ وہ کپڑے سرکے تھے اور قیمت
اسکی پندرہ درہم تھی اور ڈال لیا تھا انھون نے اپنے شانہ پر ایک دستار کو کہ نہ وہ نئی تھی اور نہ بہت پرانی اور دیا تھا انکو ابو عبیدہ
بن الجراح نے اور لایا گیا انکے سامنے ایک بزدون سبزہ رنگ نزدیک روم سے پس جب سوار ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسکی
پشت پر خوش رفتاری کی بزدون نے انکی سواری مین پس جب دیکھا حضرت عمر نے اسکی چال ڈھال کو جلد اترے اسکی سواری
سے اور کہا کہ چھوڑ دو تم میری لغزش کو بروز قیامت کے قریب تھا کہ بھائی تمھارا ہلاک ہوجاوے
بسبب اسکے کہ داخل ہوا میرے دل مین کبر اور مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے لایدخل الجنۃ من
کان فی قلبہ وزن مثقال حبۃ من خردل من کبر ولا یدخل النار من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان اور قریب تھا کہ ہلاک کرے
مجکو سبب پیدا کرنے تمھارا اور بزدون خوشرفتار تمھارا پھر نکالڈالا حضرت عمر نے ان کپڑون کو اور پہن لیا اپنے پہلے لباس کو راوی نے
بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے بارادہ گھاٹی پہاڑ اور اسکے چڑھنے کے بیت المقدس کی راہ مین پس ملاقی ہوئے انسے ایک

قوم مسلمانون کی جو کپڑے دیباج کے پہنے تھے جیکو انھون نے یرموک سے پایا تھا پس حکم کیا حضرت عمر نے مٹی ڈالنے کا انکے منھون پر اور پھاڑ ڈالنے کا انکے کپڑون کو اور پر برا چلتے تھے وہ گھاٹی پہاڑ پر یہانتک کہ قریب بیت المقدس کے پہونچے پس جب دیکھا بیت المقدس کو کہا انھون نے اللہ اکبر اللہ اکبر اللھم افتح لنا فتحا کبیرا و اجعل لنا من لدنک سلطانا نصیرا اور استقبال انکا کیا گروہ مسلمانون اور سردار نشانون نے اور چلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہانتک کہ پہونچے وہ اس جگہ مین جہان ابوعبیدہ بن الجراح اترے تھے پس کھڑا کیا گیا انکے واسطے ایک خیمہ برا ہوا بالون کا پس بیٹھے اسکے کنارے کی جانب مین سٹی پر پھر اٹھ کھڑے ہوے اور چار رکعت نماز کی پڑھی انھون نے خدا وندی نے بیان کیا ہو کہ بلند ہوا واسطے مسلمانون کے ایک بڑا شور جنبش دینے والا ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور سنا اہل بیت المقدس نے شور کو بدون لڑائی کے پس چڑھ گئے وہ شہر پناہ پر پس کہا انسے ایک بطریق نے کہ سختی ہو تمپر دیکھو تم کہ عرب کا کیا حال ہو جو بلند ہوے ہین آواز مین انکی بدون لڑائی کے پس قریب ہوا ایک مرد عرب متنصرہ سے اور کہا اسنے کہ ای گروہ عرب کے آگاہ کرو تم ہمکو کہ تمھارا قصہ کیا ہو مسلمانون نے کہا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ آئے ہین ہمارے پاس مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پس یہ شور مسلمانون کی خوشی کا بسبب انکے آنے کے پس پھرا وہ متنصرہ اور آگاہ کیا اسنے بطریق کو مسلمانون کے کلام سے پس چپ ہو رہا وہ اور کچھ کلام نہین کیا اسنے پس جب صبح ہوئی اور نماز صبح کی پڑھ چکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کو کہا انھون نے کہ ای عمر جاؤ تم قوم کی طرف اور آگاہ کرو انکو اس سے کہ ہین آیا ہوا پس گئے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور پکارا انکو اور کہا انسے کہ ای لوگ اس شہر کے ہمارے سردار امیر المومنین عمر بن الخطاب آئے ہین پس کیا کروگے تم اس امر مین جو تمنے کہا تھا پس آگاہ کیا لوگون نے بطریق کو پس نکلا وہ اپنے لشکر سے اور وہ پاس بنا ہوا بالون کا اپنے تھا اور گرد اسکے راہب اور قس اور اساقفہ تھے اور اٹھائی گئی تھی اسکے سامنے بڑی صلیب جسکو وہ نہین نکالتا تھا اہل شہر کے واسطے مگر انکی عید مین اور چلا اسکے ساتھ بطریق جو حاکم بیت المقدس کا تھا اور وہ کہتا تھا بطریق سے کہ اگر تو انکی صفت کو پہچانتا ہی تو خبر والا نہ کھولین گے ہم انکے واسطے دروازے کو اور چھوڑ دے تو ہمکو اور عادات ان عرب کو پس مٹا دینگے وہ ہمکو یا مٹا دینگے ہم انکو بطریق نے کہا کہ مین ایسا ہی کرونگا اور بلند ہوا وہ شہر پناہ پر اور سامنے آیا ابوعبیدہ بن الجراح کے کہ کہو تم جو تمکو منظور ہوا ای شیخ نیک و خوب سیرت ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ امیر المومنین جنکے اوپر کوئی سردار نہین ہی ابھی آئے ہین پس نکلو تم انکی طرف اور لو تم انسے امان اور ذمہ داری مقرر کرو تم انکے واسطے جزیہ کو بطریق نے کہا کہ ای مرد اگر سردار تمھارے آئے ہین اور وہ ایسے ہین جیسے کوئی سردار نہین ہی پس کہو تم انسے کہ قریب اور سامنے ہون وہ ہمکو پس پہچانین ہم انکی صفت اور نعت سے اور جدا کرو تم آنکو اپنے بیچ سے اور ٹھہرین وہ سامنے شہر پناہ کے تاکہ دیکھین ہم انکو پس اگر ہونگے وہ ساتھی ہمارے جنکی صفت ہم انجیل مین پاتے ہین اتر نیگے ہم انکی طرف اور منعقد کرینگے ہم انسے امان اور ذمہ داری کو اور اقرار کرینگے ہم انکے واسطے جزیہ دینے کا اور اگر وہ سوا اس شخص کے ہین جنکی صفت اور نعت ہمکو معلوم ہی پس نہین ہی تمھارے واسطے ہماری طرف سے سوا لڑائی کے پس پھرے ابوعبیدہ بن الجراح بجانب حضرت عمر کے اور آگاہ کیا انکو بطریق کے مقولہ سے پس قصد کیا حضرت عمر نے کھڑے ہونے اور چلنے کا پس کہا انسے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ یا امیر المومنین جانتے ہو تم انکی طرف تنہا اور نہین ہی تمھارے پاس

کوئی ساز و سامان لڑائی کا سوائے اُس مُرقع کے پس ہم ڈرتے ہین تمھارے واسطے اس امر کو کہ وہ تمھارے ساتھ بیوفائی کرین پس ہیو
اور پاجاوین وہ تمکو پس کہا اور پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ہو مولانا و علی اللہ فلیتوکل المومنون
پھر طلب کیا انھون نے اپنے اونٹ کو پس لایا گیا اونٹ اُنکے پاس پس سوار ہوئے وہ اسپر اور لباس اُنکا وہی مرقع تھا اور سوائے اُسکے اور کچھ نہ تھا
اور تھا اُنکے سر پر ایک عمامہ قطوانی کا جس سے باندھا تھا اپنے سر کو اور سوائے ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کوئی اُنکے ساتھ نہ تھا کہ چلتے تھے
ابو عبیدہ سامنے اُنکے یہانتک کہ نزدیک ہوئے وہ شہر پناہ سے اور ٹھہرے سامنے اُسکے طریق اور باطلیق کے اور کلام کیا اور کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہ ای لوگو یہ امیر المومنین آئے ہین پس پڑھا بطریق نے اپنی نگاہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف پس شور کیا اور کہا اُسنے
اپنی بلند آواز سے کہ ہی قسم ہی خدا کی وہ شخص ہین جنکی صفت اور نعت ہم اپنی کتابون مین پاتے ہین اور یہی وہ شخص ہین کہ ہوگی فتح ہماری
شہر کی اُنکے ہاتھون پر اور ضرور یہ بات ہوگی پھر کہا اُسنے اہل بیت المقدس سے کہ سختی ہو تمپر اترو اور جاؤ تم اُنکے پاس اور منعقد کرو تم اُنسے
امان اور ذمہ داری کو پس یہی قسم ہی خدا کی صحابی محمد بن عبد اللہ ہینگے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس جب سنا رومیون نے کلام بطریق کا
چلے وہ اور اُترے جلد حالانکہ جان اُنکی ضیق مین تھی رنج محاصرہ سے اور کھولدیا اُنھون نے دروازے کو اور آئے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ کے پاس انحالیکہ درخواست کرتے تھے اُنسے عہد اور ذمہ کی اور اقرار کرتے تھے جزیہ دینے کو پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے اُنکو اس حال مین عاجزی کی اُنھون نے واسطے اللہ تعالی کے اور گر پڑے سجدے مین اونٹ کے پالان پر سامنے آئے رومیون کے اور کہا
اُنسے کہ پھرجاؤ تم اپنے شہر کی طرف اور تمھارے واسطے ذمہ اور عہد ہوگا اگر درخواست کروگے تم ہمسے اور اقرار کروگے ہمارے واسطے جزیہ
دینے کو راوی نے بیان کیا ہی کہ مراجعت کی قوم نے اپنے شہر کی طرف اور نہین بند کیا اُنھون نے دروازے کو اور پھرے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ اپنے قیامگاہ اور لشکر کی طرف اور رات گذرانی وہان پس جب دوسرا دن ہوا اُٹھ کھڑے ہوئے وہ پس داخل ہوئے بیت المقدس
مین اور تھا داخل ہونا اُنکا دوشنبہ کے روز اور ٹھہرے وہان جمعہ تک اور ایک نشان محراب کا بنایا اُنھون اور وہ جگہ مسجد کی ہی اور آئے
پس نماز جمعہ کی پڑھائی اپنے ہمراہیون کو پس قصد کیا رومیون نے اُنکے ساتھ بیوفائی کا اور تھا ابو الجعید جسنے رنج اور بلا مین ڈالا تھا
رومیون کو یرموک مین اہل بیت المقدس کے نزدیک بسبب اپنے لڑکے بالون اور مال کے پس کہا اُن لوگون نے ابو الجعید سے
کہ کیا رائے تیری ہی ہمارے عذر اور بیوفائی کرنے مین ان عرب کے ساتھ جس وقت کہ مشغول ہون وہ اپنی نماز مین اور سجدہ کرین وہ
اور نہین ہین اُنکے پاس ہتھیار لڑائی کے پس کہا اُنسے اُنکے ساتھی ابو الجعید نے کہ ای قوم نہ کرو ایسا کام اور نہ بیوفائی کرو تم اُنکے ساتھ اگر
تم ایسا کروگے تو مغلوب کیے جاؤگے تم وقت بیوفائی اور عذر کے ولیکن ظاہر کرو تم اُنکے واسطے زینت دنیا کو اور چھوڑو اُنکو تم پس اگر وہ
اہل دنیا ہین اور اُسکے خواہان ہین سوائے عالم آخرت کے تو مین مشورہ دونگا اُس کام کا جو تم اُنکے ساتھ کرنا چاہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم کون
کام کرین اے ابو الجعید نے کہا کہ ظاہر کرو تم واسطے عرب کے اس چیز کو کہ تمھارے پاس ہنت اور متاع دنیا اور دنیا کی اُس چیز سے ہی جس سے ساتھی دنیا کا
صبر نہین کر سکتا ہی پس اگر طلب کیا اُنھون نے اُسکو اور قصد بیوفائی کا کیا پس تمکو اختیار ہی اس کام کے کرنے کا جسکا تم ارادہ رکھتے ہو راوی نے
بیان کیا ہی کہ آئی قوم اُن چیزون پر جسکی وہ قدرت رکھتے تھے اچھے مال و متاع سے پس ظاہر کیا اُسکو اور آراستہ کر دیا اُسکو

مسلمانون کی راہ مین پس مسلمان اسکو دیکھتے تھے ہنگام آنے بیت المقدس کے اور تعجب کرتے تھے اور یہ کہتے تھے الحمد للہ الذی اورثنا دیار قوم لم

نشل بذا من الدنیا ولو شوبت الدنیا عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی الکافر منہا شربۃ ماء عوان بن سلام نے بیان کیا ہو کہ قسم ہے خدا کی نہین تھا
کوئی مسلمان ایسا جسنے ہاتھ لگایا ہو کسی چیز پر انکی متاع سے اور ابو الجعید نے اُسسے کہا کہ یہ وہی قوم ہین جنکی تعریف اللہ تعالے نے توریت اور انجیل مین
بیان کی ہو اور وہ ہمیشہ حق پر ہین اور کوئی شخص اُنکی رائی مین نہ ٹھہر سکا جبتک وہ قایم رہینگے اُس چیز پر جسپر وہ قایم ہین واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جس دن بیت المقدس مین قیام کیا شہر بن حوشب نے روایت کی ہو کہ کعب بن احبار کہتے تھے
کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جس وقت مصالحہ کیا اہل بیت المقدس سے اور داخل ہوئے وہ وہان تو اقامت کی اُنھون نے وہان تین دن اور آیا
اُنکے پاس اور کہا مین ایک گاؤن مین رہتا تھا فلسطین سے پس آیا مین اُنکے پاس تاکہ اسلام اختیار کرون مین اُنکے ہاتھون پر اور سبب آیا تھا کہ
میرے باپ مرے جانتے والے تھے اُس چیز کے جو نازل کی تھی اللہ تعالی نے موسی بن عمران علیہ السلام پر اور مجکو بہت دوست رکھتے تھے اور مجھ
بہت شفقت کرتے تھے اور کوئی چیز اُنھون نے مجھسے نہین چھپائی تھی مگر یہ تعلیم اور آگاہ کر دیا تھا مجکو اُس چیز سے پس جب اُنکی موت کا
وقت آیا بلایا اُنھون نے مجکو اپنے پاس اور کہا کہ اے میرے بیٹے تم جانتے ہو کہ مین نے تمھین جمع کیا اور نہین اُبھارا تمھاری کسی چیز کو جسکو مین جانتا
مگر ڈرتا ہون تمھارے واسطے اُس امر کو کہ خروج کرین بعض جھوٹے لوگ پس تبعیت کرو تم اُنکی اور مین کھتا ہون اُن دو ورقون کو اُس مکان کے روزن مین جسکو
تم دیکھتے ہو پس نہ مستعرض ہونا اور نہ دیکھنا اُنکو مگر اُسوقت کہ سنو تم خبر نبی کی جو آخر زمانہ مین مبعوث ہونگے اور نام اُنکا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا پس اگر
چاہیگا اللہ تعالے تمھارے ساتھ نیکی اور بہتری کو پس متبعیت کرو گے تم اُنکی پھر مرگئے میرے باپ بعد اس وصیت کرنے کے مجکو پس دفن کیا مین نے اُسکو پس
نہین تھی کوئی چیز دوست تر مجکو اُس امر سے کہ گذر جاوین ایام تعرب کے تاکہ دیکھون مین کہ اُن دو ورقون مین کیا ہی پس جب گذر گئے دن تعرب کے
آیا مین روزن کی طرف پس کھولا مین نے اُسکو اور نکالا مین نے اُن دو تون ورقون کو اور پھیلایا مین نے اُنکو اور نظر کی مین نے بجانب اُس چیز کے جو تھی
اور دیکھا مین نے اُسمین یہ لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین لا نبی بعدہ مولدہ بمکۃ ودار ہجرتہ طیبۃ الطیبۃ الانیقۃ لیس

الفظ ولا غلیظ ولا صخاب بالاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ بل یعفو ویصفح امتہ الحامدون الذین یحمدون اللہ علی کل حال المستحمۃ بالتکبیر والتہلیل وہو منصور علی کل من ناواہ
من اعدائہ اجمعین یقاتلون فروجہم ویستردون اوساطہم اناجیلہم فی صدورہم وتراجمتہم تراحم الانبیاء بین الامم وہم اول من یدخل
الجنۃ یوم القیامۃ بین الامم السابقون المقربون الشافعون المشفع لہم کعب نے بیان کیا ہو کہ جب پڑھا مین نے اسکو کہا مین نے
دل مین کہ آیا کوئی چیز ہی میرے باپ نے مجکو تعلیم کی ہو جو اس سے بہتر ہو پھر توقف کیا مین نے بعد موت اپنے باپ کے جبتک کہ اللہ تعالے نے
چاہا تا اینکہ سنا مین نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوئے ہین مکہ معظمہ مین اور وہ مکر ظاہر کرتے ہین اپنے کام کو پس کہا مین نے
اپنے دل مین کہ یہ وہی ہین لا محالہ قسم ہے خدا کی اور برابر مین ذکر اور گفتگو کرتا تھا اُنکے حال اور کام سے یہانتک کہ بیان کیا لوگون نے
مجھسے کہ وہ مکہ کو چھوڑ کر قریب مدینہ کے اترے ہین پس نگاہ رکھتا مین اُنکے معاملہ کی یہانتک کہ جہاد کیا اُنھون نے اور لڑے وہ لڑائیان اپنی اور غالب
ہوے اپنے دشمنون پر پس قصد اور سامان کیا مین نے اُنکے پاس جانے کا پس سنا مین نے کہ اُنھون نے اس عالم سے انتقال فرمایا پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ
یہ وہ نہین تھے جنکا مین انتظار کرتا تھا تا اینکہ دیکھا مین نے اپنے خواب مین کہ گویا دروازے آسمان کے کھولے گئے ہین اور فرشتے گروہ در گروہ اُترتے ہین

اور کہنے والا یہ کہتا ہی کہ انتقال فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور موقوف ہوئی وحی اہل زمین سے پس بعد اس خبر کے
پھر امین بجانب مین اپنی قوم کے اور پہونچی مجکو یہ خبر کہ بعد اُنکے ایک خلیفہ ہوئے ہین اُنکی اُمت سے جنکا نام ابوبکر صدیق ہی پس کہا مین نے
اپنے دل مین کہ جاؤنگا مین اُنکے پاس پس نہین دیر ہوئی تھی کہ آیا ہماری طرف لشکر اُنکا ملک شام مین پھر آئی میرے پاس خبر اُنکی وفات کی
پھر سُنا مین نے کہ اُنکے بعد ایک شخص خلیفہ ہوئے ہین جنکا نام عمرؓ ہی پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ داخل ہونگا مین اس دین مین جبتک کہ معلوم
کرونگا مین حقیقت اُسکی اور برابر مین اُمید رکھتا تھا یہانتک کہ آئے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیت المقدس مین اور مصالحہ کیا اُنھون نے
وہان کے لوگون سے اور دیکھا مین نے وفاے عہد اور اُس چیز کو جو اللہ تعالی نے اُنکے دشمنون کے ساتھ کی تھی پس جانا مین نے کہ یہی دین
نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور ارادہ اور گفتگو کیا مین نے اپنے دل مین اُنکے دین مین داخل ہونے پر اور مین پس پیش کرتا تھا اس امر مین
پس قسم ہی خدا کی کہ ایک رات مین کھڑا تھا اپنے کوٹھے کی چھت پر اور اُسی وقت ایک مرد مسلمان یہ آیت پڑھتے تھے یا ایہا الذین اوتوا الکتاب
آمنوا بما نزلنا مصدقا لما معکم من قبل ان نطمس وجوہا فنردہا علی ادبارہا او نلعنہم کما لعنا اصحاب السبت وکان امر اللہ مفعولا پس جب سنا مین نے
اس آیت کو ڈرا مین قسم ہی خدا کی اس امر کو کہ نہ صبح کرونگا مین تا اینکہ پھر جائیگا منہ میرا پس کوئی بات مجکو صبح کے پھرنے سے زیادہ دوست
نہ تھی پس جب صبح کی مین نے چلا مین اپنے گھر سے اور پوچھا مین نے حال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس کہا گیا مجھسے کہ وہ بیت المقدس
مین مقیم ہین پس قصد کیا مین نے اُنکی طرف اور وہ اُسی وقت نماز صبح کی پڑھ چکے تھے سو اپنے ساتھیون کے آگے سامنے آیا مین اُنکے اور سلام کیا
مین نے اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے اور کہا کہ تم کون ہو پس کہا مین نے کہ مین کعب احبار ہون اور مین آیا ہون بارادہ داخل ہونے کے
دین اسلام مین اسواسطے کہ مین نے دیکھا اور پایا ہی صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکی اُمت کی لکھی ہوئی کتابون مین بتحقیق اللہ تعالے نے وحی
کی تھی بجانب موسی علیہ السلام کے اپنی بعض کتاب مین اور یہ فرمایا ہی یا موسی انی اخلقت خلقا اکرم علی من محمد لولاہ لما خلقت جنۃ
ولا نارا ولا شمسا ولا قمرا ولا ارضا امتہ خیر الامم ودینہ خیر الادیان العثہ فی اخر الزمان امتہ مرحومۃ وہو نبی الرحمۃ النبی الامی التہامی القرشی
الرحیم بالمومنین الشدید علی الکافرین سیرتہ مثل علانیتہ وقولہ لا یخالف فعلہ القریب منہ والبعید عندہ سواء متواصلون متراحمون
پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ آیا سچ ہی جو تم کہتے ہو اے کعب کہا کعب نے کہ ہان قسم ہی اُسکی جو سُنتا ہی میرے اس کہنے کو اور جانتا ہی
اُس چیز کو جو پوشیدہ ہی سینون مین پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے الحمد للہ الذی اعزنا واکرمنا وشرفنا ورحمنا برحمتہ التی وسعت
کل شئ وہدانا بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آیا ہو سکتا ہی تمسے اے کعب کہ داخل ہو ہمارے دین مین پس کہا کعب نے کہ یا امیر المومنین آیا
تمھاری کتاب مین جو تمیز نازل ہوئی ہی ذکر تمھارے نبی کا ہی حضرت عمرؓ نے کہا ہان پھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو ووصی الجر سمیہ
یعقوب یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون ام کنتم شہداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی قالوا

۲۹۱ فتوح الشام

نعبد الک وال اباک ابراہیم الایہ پھر پڑھی حضرت عمرؓ نے آیت ما کان ابراہیم یہودیا ولا نصرانیا الایہ پھر پڑھی یہ آیت ومن یبتغ غیر الاسلام
دینا فلن یقبل منہ پھر پڑھی یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا پھر پڑھی یہ آیت وما جعل علیکم
فی الدین من حرج ملۃ ابیکم ابراہیم وسماکم المسلمین من قبل کعب احبار نے بیان کیا ہی کہ جب سنا مین نے یہ کہا کہ یا امیر المومنین
انا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ پس خوش ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بسبب مسلمان ہونے کعب کے پھر کہا انھون نے
کعب سے کہ آیا ہو سکتا ہی تمسے کہ چلو تم میرے ساتھ مدینہ طیبہ کو پس زیارت کرو تم قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور فایدہ حاصل کرو تم
تیر شریف کی زیارت سے پس کہا مین نے کہ ہان یا امیر المومنین مین ایسا ہی کرونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ کوچ کیا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے بعد ازینکہ لکھدیا اہل بیت المقدس کو عہد نامہ اور ساکن کر دیا انکو انکے شہر مین ادا سے جزیہ پر
اور روانہ ہوے مع اپنے لشکر کے بجانب جابیہ کے پس ٹھہرے وہان اور ترتیب دیا دفتر کو اور لیا خمس واسطے اللہ
تعالیٰ اور بزرگ کے اُس چیز سے جو دی اور پوری کی تھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانون پر پھر تقسیم کیا ملک شام کو دو قسمون پر
دیا ابو عبیدہؓ بن الجراح کو حوران سے حلب تک اور جو اُسکے قریب تھا اور حکم کیا انکو کہ روانگی حلب اور وہان کے
لوگون سے لڑنے کا یہانتک کہ فتح کرے اللہ تعالیٰ حلب کو انکے ہاتھون پر اور دیا ارض فلسطین اور ارض القدس
اور ساحل یزید بن ابی سفیان کو اور مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو حاکم انپر اور حکم کیا اُنکو کہ لڑین وہ ساکنان
قیساریہ سے تا اینکہ فتح کرے اللہ اُسکو انکے ہاتھون پر اور دیا اکثر ملک اجنادین کا ابو عبیدہ بن الجراح کو مع خالد
بن الولید کے اور روانہ کیا عمروؓ بن العاص کو بجانب مصر کے اور مقرر کیا عمدۂ قضاے حمص پر عمرو بن سعید الانصاری
کو پھر روانہ ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بجانب مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کعب کو اپنے ساتھ لیا
اور مدینہ منورہ کے لوگ گمان کرتے تھے اِس امر کا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اقامت کرینگے ملک شام مین بسبب
دیکھنے کثرت بہتری اور پاکی اور ارزانی نرخون ملک شام کے اور اُسی وجہ سے کہ اُس ملک کو بلاد الانبیا کہتے ہین
اور وہ ارض مقدس ہی اور اُس سے محشر ہوگا پس ڈھونڈھتے تھے اُنکی خبر کو اور نکلتے تھے شہر کے باہر ہر روز انتظار
اُنکے یہانتک کہ آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور جنبش مین آیا مدینہ طیبہ اُنکے آنے کے دن مین اور خوش ہوے صحابہؓ اُنکے
آنے سے اور سلام کیا انپر اور مرحبا کہا اور سہار کیا دی اُنکو اُس چیز پر جو فتح کیا اللہ تعالیٰ نے اُنکے ہاتھون پر پس پہلے سب کے آئے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ اور چند رکعتین نماز کی پڑھین اُسمین اور بلایا کعبؓ احبار کو اور کہا اُنسے بیان کرو تم مسلمانون سے جو کہ دیکھا تھا
تمنے دو دورقون مین پس بیان کیا کعبؓ نے پس زیادہ کیا لوگون نے ایمان کو رضی اللہ عنہم اجمعین ؛

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ قسم ہے اُس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے اور وہ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہے کہ مین
اعتماد کیا مین نے فتوح ملک شام کی خبر مین مگر صدق اور راستی کو اور نہین بیان کیا مین نے اُس خبر کو مگر طریقہ راستی سے تاکہ ثابت کرون
مین اسمین بزرگی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور خاک مین ملاؤن مین اُسکے سبب سے تارکین اہل فضل اور منکرین سنت اور
فرض کی ہوا سطے کہ اگر نہوتے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ خواہش اور ارادہ اللہ تعالیٰ اور بزرگ کے تو نہوتے فتح شام وغیرہ
مسلمانون کی ملکیت اور قبضہ مین اور نہ ظاہر اور بلند ہوتا نشان اس دین کا پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری اُنکی کہ بتحقیق کوشش اور
جہاد کیا اُنھون نے اور صبر دلایا اور ثابت قدمی کی اُنھون نے واسطے مقابلہ دشمن کے اور خرچ کیا اُنھون نے اپنی کوشش کو
اور نہین کمی کی اُنھون نے یہانتک کہ دور کر دیا اُنھون نے کفر کو اُسکے تخت سے اور آمادہ ہو گیا کفر اپنے چلے جانے پر اور ذلیل اور
خوار کیا اُنھون نے کسرے اور قیصر اور جلند کر کی کو تا اینکہ برتر اور ظاہر ہو گیا اسلام اور ذلیل اور خوار ہوا کفر اور پیچھے کو پھیرا
اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے اُنکے حق مین یہ ارشاد فرمایا ستدعون الی قوم اولی بأس شدید تقاتلونھم او یسلمون رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے
واقدی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا اور بھیجا سرداران شام کو تو بھیجا اُنھون نے ابو عبیدہ بن عامر الجراح رضی اللہ
عنہ کو بجانب حلب اور انطاکیہ اور سمیرہ اور اُن قلعون کے جو اِن مقامات کے نزدیک تھے اور بھیجا عمرو بن العاص کو
بجانب مصر کے اور بھیجا یزید بن ابی سفیان کو بجانب کرانہ ہائے دریائے شام کے پس پہونچے اور اُترے یزید بن ابی سفیان
وہان اور قیساریہ مین لوگ بکثرت کردہ و گروہ تھے اور حاکم وہان کا قسطنطین ہرقل بادشاہ کا بیٹا تھا اور اُسکے ساتھ اسّی ہزار
فوج تھی رومیون اور عرب اور مستعربہ اور قوم دومیہ سے پس جب دیکھا قسطنطین نے بجانب مسلمانون کے کمک طلب کی اُسنے ہرقل سے اور بھیجا

فائدہ اس لفظ سے وہ
بدگمان روافض کا اپنی
مذہب کو اور اُن لوگون نے جو
جو نظر کتاب ۱۲ فقیر
ذکر اُنکی قبیحہ اور خط
لکھنا نہیں چاہتا سیعلم
الذین ظلموا ای منقلب
عنہ ۱۲

ہرقل نے حاکم مرعش لاون بن نجال کو ساتھ تین ہزار دلیران قوم روسیہ کے اور بھیجدیں اُسکے واسطے کشتیاں غلے اور کھانے کی پس جب دیکھا یزید بن ابی سفیان نے یہ حال اور رجا کی اُنھوں نے کہ نہیں قدرت ہی اُنکو قیساریہ خط لکھا اُنھوں نے بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من یزید بن ابی سفیان عاملہ علی بعض الشام الی امیر المومنین عمر بن الخطاب سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما بعد یا امیر المومنین انی نزلت قیساریہ وہی مدینۃ الہلہا باخلق کثیرۃ الجند ولیس لہا سور وان قسطنطین ابن الملک ہرقل قد اشخص بابہ وقد ابجدہ بقصد مرعش وہو لاون بن نجال فی عشرین الف من الروسیۃ والمراکب ترد علیہ فی کل یوم بالعلوفۃ والطعام والرجال فاکتب الینا وانت فی سلام اور جب یہ خط کو جانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سالم بن جعید النخعی کے پس جب پہونچے سالم مدینہ طیبہ میں سیدھا گیا خدمت حضرت عمر کی اور سلام کیا آنحضرت نے پس کہا حضرت عمر نے کہ یہ خط کہاں سے ہی سالم نے کہا کہ تمہارے عامل یزید بن ابی سفیان کی طرف سے ہی پس لیا حضرت عمر نے خط کو اور کھولا اور پڑھا اُسکو پس جب پہونچے اسکی انتہا کو فکر کی یزید بن ابی سفیان کے کام اور انکی درخواست میں اور اسی وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے پس اُٹھ کھڑے ہوئے حضرت عمر اور معانقہ کیا اُنسے اور سلام کیا ایک نے دوسرے کو پھر بیٹھ گئے وہ دونوں صحابی پس کہا حضرت علی نے کہ یا امیر المومنین کیوں فکر ہی حال تمہارا پس کہا حضرت عمر نے کہ امین اللہ کی طرف سے ساتھ نیکی اور بہتری کے ہوں اور میں اُس سے درخواست عافیت کی کرتا ہوں اُس کام میں جو اُسنے مجھکو سپرد کیا ہی قسم ہی خدا کی کہ اگر ضائع اور ایکان جاوے کی کوئی بکری کہ ایسے دریا سے فرات کے تو اخوذ ہونگے اُسکے سبب سے عمر اور یہ خط یزید بن ابی سفیان کا جو قیساریہ شام میں ہی طلب کیا تھا کے صحیح آیا ہی پس کہا حضرت علی نے کہ تم مسلمانوں پر کچھ رحم اور شفقت نہ کرو اور نہ بے خبری کرو تم سو واسطے کہ اللہ تعالی قریب اُسکو فتح کرنیکا تمہارے ملک خاک میں ملانے اور شکست کرنیکے پس کمک کرو تم یزید بن ابی سفیان کی جس قدر تم قدرت رکھتے ہو پس خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بحکم کمک کرنے اور مدد دینے یزید بن ابی سفیان کے اور روانہ کیا اُنکے پاس خط کو واقدی رحمۃ اللہ بیان کیا ہی کہ تعداد لشکر کی ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے بیس ہزار اور ساتھ یزید بن ابی سفیان کے چھ ہزار اور ساتھ عمرو بن العاص کے دس ہزار تھی پس جب پہونچا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجا اُنھوں نے یزید بن ابی سفیان کے پاس تین ہزار سواروں کو ہمراہ عرب بن عدی کے اور باقی رہے ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ سترہ ہزار کہ اکثر انمین اہل حمص سے تھے اور معاملہ یہ گذرا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے صلح کی تھی اہل قنسرین اور حاضر کے ساتھ بحالت خواری اُن لوگوں کے پانچہزار دقیہ سونے اور اسی قدر چاندی سپید اور دو ہزار کپڑوں اقسام دیباج اور پانسو بار شتر زیتون اور انگور پر پس جب تمام ہوئی صلح اُنکی اور مسطور اور حاضر کی اُنھوں نے وہ چیز جسکے ذمہ دار ہوئے تھے وہ بنیے شہر سے لکھدی ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو دستاویز صلح کی اور مقرر کیں اُنمیں شرطیں اُنکے واسطے اور داخل ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اور چند سردار مسلمان شہر میں پس کھینچا اُنھوں نے شہر میں خط مسجد کا اور مسکن اہل حلب نے حال صلح قنسرین اور روانگی عرب کا اپنی جانب کو پس بہت گھبرائے اور وہ تھے اہل حلب پر دو شخص رئیل اور وہ دونوں حقیقی بھائی ایکان باپ سے تھے اور وہ رہتے تھے شہر میں اور اسوقت کہ شہر قلعہ میں داخل نہ تھا بلکہ قلعہ سے جدا تھا اور ایک بطریق کا نام بوقنا تھا اور دوسرے کا

نام یوحنا تھا اور باپ اُن دونوں کا مالک ہو گیا تھا شہر حلب اور اُسکے اطراف و جوانب کا احد بھائی پہاڑوں اور معدنیات سکے اور برجوں حلب کا وہ مالک ہا کسی نے اُس سے جھگڑا نہیں کیا اور ہرقل بادشاہ روم نے حلب کو اُسکے واسطے بطور جاگیر کے جدا کر دیا تھا بسبب دُور نے اُسکی بُرائی اور اوسکے بڑے مکر اور فریب کے اور بلوک روم کے اُس سے ڈرتے تھے اور اُسکی تعظیم کرتے تھے اور اُس سے نہیں لڑتے تھے بوجہ دست رکھنے اپنی حکومت اور حمیت کے اور اس وجہ سے کہ وہ جنیش میں لایا تھا لوگوں کو اپنے قصد سے اور ارادہ سے کہ وہ جوان کم سن تھا اور اس خیال سے کہ وہ مالک ہو جاوے کل سلطنت کا بسبب اپنی قوت اور تدبیروں کے اور کثرت اور شدت اپنے بھائی بندوں کے پس جب دریا وہ عوام میں خاص کر لیا اُسنے قلعہ حلب کو واسطے رہائی اور حفاظت اپنے نفس کے اور بنایا اُسکو اوشیانہ سے استوار کیا اُسکو اور فراخ دستی کی اُسنے شہروں میں پس جب ہلاک ہوا وہ مالک ہوا جد اُسکے بڑا بیٹا اُسکا یوقنا اور وہ بڑا تھا اور دلیر جمع کرنے والا مال کا اور آگے آنے والا لڑائی میں تھا کہ نہیں ڈرتا تھا اُسکی آگ سے اور بھائی اُسکا یوحنا نرم طبیعت تھا اور چھوڑ دیا تھا اُسنے ملک کو اپنے ہاتھ سے اور راہب ہو گیا تھا اور وہ اپنے زمانہ کا بڑا عالم تھا اور جب سنا اُسنے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قصد اُنکے طرف کا کیا ہی کہا اُسنے اپنے بھائی یوقنا سے کہ کس چیز کی طرف میل کیا ہی تو نے اُسنے کہا کہ عرب کی لڑائی اور نہ چھوڑ دینگے میں اُنکو کہ وہ میری زمین اور شہر کے نزدیک آویں اور دکھا دونگا میں عرب کو یہ کہ میں اُن کیلئے قتل و غیرہ سے متین ہوں جنکا سامنا اہل عرب نے کیا ہی اور یوحنا پڑھا تھا انجیل اور فقیر ہو گیا تھا اور نہیں تھا اُسکا کام مگر آباد کرنا کنائس اور بنانا دیروں اور مضبوط کرنا صومعوں اور لباس اور کپڑے دنیا سے اور قسیسوں اور راہبوں کا اور متکفل ہونا اُنکے کاموں پر پس جب پہونچی ان دونوں بھائیوں کو خبر فتح حاضرا اور قنسرین کی بزور خالد اور قصد اردن کے صلح کے اور یہ کہ عرب اس مقام میں اترے ہیں اور لشکر انکا مسرات اور عوام اور لقاع سے حدود فرات تک مارو مار کرتا ہی پس آیا یوحنا اپنے بڑے بھائی یوقنا کے پاس اور کہا اُس سے کہ میں چاہتا ہوں اس امر کو کہ خلوت کروں تیرے ساتھ ایک رات اور مشورہ کروں تجھسے اور آگاہ کروں تجھکو اپنی رائے سے اور اطلاع حاصل کروں میری رائے پر پس منظور کیا یوقنا نے اسکی درخواست کو پس جب کہ ہوئے وہ دونوں اور جمع پایا انکو رات نے اکٹھا ہوئے وہ دونوں اپنے باپ کے ایک گھر میں جو قلعہ میں تھا پس جب بیٹھے وہ واسطے مشورہ کے سامنے آیا یوقنا اپنے بھائی کے اور کہا اُسنے کہ او میرے بھائی کیا نہیں کیا تو نے اُس چیز کو جو آئی اور آتی ہی بادشاہوں پر ان عرب بھوکے اور ننگوں سے اور اُس چیز کو جو آئی اہل شام پر اُنکے ہاتھوں سے مارا اُنہوں نے اور لوٹ لیئے اور زبردستی نے لیئے اور نہیں اترتے ہیں وہ کسی شہر پر شام کے شہروں سے کہ فتح کر لیتے ہیں اُسکو اور مالک ہو جاتے ہیں اُس کے لوگوں پس اُنکے ساتھ کیا کرنے کا تو مجھکو مشورہ دیتا ہی کہ گویا میں اُنکے سامنے ہوں اور پہونچ گئے ہیں وہ میرے پاس یہ کہا یوحنا نے کہ او میرے بھائی تحقیق تو نے مشورہ طلب کیا مجھسے اپنے کام میں پس میں تجھکو نصیحت خالص کرونگا اگر قبول کرے تو میری نصیحت کو گو میں ہوں تجھسے چھوٹا اور رائی کے کاموں کو تجھسے کم جانتا ہوں پس قسم ہی حق مسیح کی کہ اگر قبول کریگا تو میرے مشورے کو تو بالا رہیگا بر تیری اور درست اور سلامت رہیگا حال تیری جان تیری پس کہا یوقنا نے کہ میں تجھکو خیر خواہ جانتا ہوں پس تیری کیا رائے ہی کہا یوحنا نے کہ میری رائے یہ ہی کہ بھیجے تو ایک ایلچی کو بسوئے اُنکے پاس اور اگر تجھکو منظور ہو تو میں خود تیری طرف سے ایلچی ہو کر اُنکے پاس جاؤں پس جب کہ آوے وہ تو تجھکو کسی قدر مال اور درخواست کر

تو اُسسے صلح کی درمیان کرکے تو تُنکے واسطے ایک مقدار مال کو کہ دیا کرے تو اُنکو ہر سال مین جب تک اُنکے واسطے غلبہ ہے پس جب سُنا یوقنا نے
یہ کلام اپنے بھائی کا خشمناک ہوا اسپر اور کہا مسیح تیرا بُرا کرین کیا بُری اور عاجز رائے ہی تیری اور تیری مان نے تجکو راہب اور قسیس پیدا کیا
اور تجکو بادشاہ اور لڑنے والا نہین پیدا کیا ہی اور راہبون کے دل نہین ہوتے ہین اسواسطے کہ غذا اُنکی مسور اور زیت اور ترکاری ہی
اور وہ گوشت نہین کھاتے ہین اور نعمتون کو نہین پہچانتے ہین اور اُنکو لڑائی مین اُنس اور لگی ہی اور نہ لوگون سے پھرا جاتے ہین اور مین تو
بادشاہ اور بادشاہ کا بیٹا ہون اور میرے اُنکے بیچ مین سوائے لڑائی کے اور کچھ نہین اور منسوب کر تو بادشاہون کو جانب عجز کے سختی ہو تجھپر اور کیونکر
ہوسکتا ہی کہ سپرد کر دیوین ہم اپنا ملک عرب کو اور دیدیوین ہم سی اپنی جانون کی اُنکے ہاتھ مین بدون لڑائی بھڑے پس جب سُنا یوحنا نے یہ کلام
اپنے بھائی کا ہنسا اُسکے کلام سے مثل ہنسنے متعجب کے اور کہا اُس سے کہ اے میرے بھائی قسم ہی حق مسیح کی کہ مین جانتا ہون اس امر کو کہ تیری موت نزدیک
آئی ہی اسواسطے کہ تو ستمگار اور باغی ہی کہ دوست رکھتا ہی تو خونریزی اور ہلاکی جانون کو اور مین تیری جماعت کو ہرقل کی اُس جماعت سے زیادہ
نہین جانتا ہون جسکو اُسنے بھیجا روم مین یا اُنکے ساتھ کیجا کیا تھا اور اس قوم کو ہمپر غلبہ دیا گیا ہی پس دُور تو الدسے اور نہ اعانت کر تو اپنی
ہلاکی پر پس جب سُنا یوقنا نے کلام اپنے بھائی کا غضبناک ہوا وہ اور کہا اُسنے یوحنا سے کہ تو نے بہت بات چیت کی اور بڑی تعریف کی تو نے
اہل عرب کی اور مین مثل اُس جماعت کے نہین ہون جسکا ذکر تو نے کیا ہی اور نہین نہین ہلایا جاسکتا ہون علاوہ برین مین تو ایک کو بھی
اُن لوگون سے جنکا تو نے اہل شہرون وغیرہ سے ذکر کیا ہی نہین جانتا ہون کہ اُسنے اپنے شہر کو از روے غلبہ اور قہر مسلمانون کے پیش از لڑائی کے
سپرد مسلمانون کے کر دیا ہو اور مین نے مال اسی واسطے یکجا کیا ہی کہ اُسکے سبب سے اپنی ذلت کو دفع کرون اور مین نے اہل عرب کی لڑائی پر اتفاق
کر لیا ہی پس اگر فتحیاب کریگی صلیب مجکو اُنپر اور غلبہ دیویگے مجکو مسیح مسلمانون پر تو تلاش اور طلب کرونگا مین عرب کو یہانتک کہ جاؤنگا
مین اُنکے پیچھے حجاز مین اور سیاہی لگا دونگا سب بادشاہون پر اور پھیر دونگا مین ملک شام مین بادشاہ ہوکر اور ہرقل مجھسے مقابلے
اور جھگڑے کی قدرت نہ رکھیگا اور اگر شکست دیویگے مجکو عرب تو آؤنگا مین اپنے اس قلعہ مین اور نہ چھوڑونگا اسکو اسواسطے کہ مین نے جمع کیا ہی
اسمین توشہ اور کھانا جو مجکو مدت تک کافی ہوگا اور رہونگا مین اسمین گرامی اور معزز تا وقت موت کے اور نہ ڈالونگا مین اپنے ہاتھ کو عرب
کی طرف اور نہ خرچ کرونگا مین اپنے مال کو بدون سبب کے اور نہ حد سے تجاوز کر تو میرے ساتھ بیچ کسی معاملہ عرب کے ساتھ ایسے کلام کے کہ جسمین تو
بلاتا ہی مجکو صلح کی طرف مگر یہ کہ سخت گیری کرونگا مین تجھپر پیشتر اسکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ بتحقیق گھیر لیا تھا شیطان
نے یوقنا کے دل کو اور وسوسہ کرکے دکھایا تھا اسکو بُرے کام کو پس جب سنا یوحنا نے کلام اپنے بھائی یوقنا کا کہا اُسنے کہ تجکو مجھسے بات
چیت کرنا ہرگز کے واسطے حرام ہی تا اینکہ رجوع کرے تو میری رائے اور مشورے کی طرف اور ہووے انتہاے کار تیرا میرے کلام کی جانب
پس اُٹھ کھڑا ہوا یوحنا بحالت خشمناکی کے پس جب دوسرا دن آیا یکجا کیا یوقنا نے سب اپنے لشکر کو قوم مین اذرعات وغیرہ سے اور اپنے پاس
بلایا اُنکو پس جسکسی نے بھیجا یا اُنکا اُسکو بھیجا دیا اور تقسیم کیا مال کو اُنمین اور سہل اور آسان ظاہر کیا تھا اُنپر معاملہ عرب کا اور کہتا تھا اُنسے
کہ وہ لوگ تھوڑے ہین بہت نہین ہین اسواسطے کہ جماعت اُنکی جدا اور متفرق ہوگئی ہے بعض اُنمین سے بجانب قیساریہ شام کے رہنے والے ہین
اور بعض مصر کی طرف گئے ہین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یہ ارادہ کیا یوقنا نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی لڑائی پر قبل اسکے

کرا دین اور پہونچین وہ اسکے شہر کی طرف پھر متوجہ ہوا وہ ایک بطریق کی طرف اپنے بطارقہ سے جسکا نام کرکر ین یا کرا کلس تھا اور ساتھ کیے
اُسکے اکیہزار سپاہی بہیجدیے اور مقرر کیا اُسکو واسطے نگہبانی اپنے شہر کے اور اسلیے کہ بجا دے وہ شہر کو تاخت اور تاراج ہونے سے اور روانہ ہوا
یوقنا مع اپنے ساتھیون کے بقصد بھڑنے لشکر ابوعبیدہ بن الجراح اور مسلمانون کے اور مسلمان اُسدن بارہ ہزار مسلح تھے سوے اُنکے جو بیٹھا رہے
تھے اور ظاہر کیے گئے اُسکے آگے نشان اور وہ صلیب جسکی وہ تعظیم کرتا تھا اور وہ صلیب جواہر کی بنی تھی اور اُسکے گرد اکیہزار نشان تھے صہیب بن سعلبہ کندی
نے بیان کیا ہی کہ اقامت کی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قنسرین مین بعد اُسکے کہ فتح کیا تھا اُسکو ساتھ صلح کے یہانتک کہ آیا اُنکے پاس قاصد
مع خط امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جسمین حکم کیا تھا اُنھون نے کہ یہ روانہ کرین وہ کسی قدر لشکر اپنی ہمراہی کا پاس بدین ابی سفیان
کے لیں بھیجا ابوعبیدہ بن الجراح نے تین ہزار سوارون کو اور میل کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے روانگی جلد کا پس بلایا اُنھون نے ایک مرد کو بنی ضمرہ سے
جنکا نام کعب بن ضمرہ الضمری تھا اور وہ بڑے دلیر اور سخت لڑنے والے تھے اور جس وقت قایم ہو جاتے تھے وہ زمین پر واسطے لڑائی کے تو
نہین دُرتے تھے لشکرون سے تھوڑے ہون یا بہت اور ساتھ کیا اُنکا اکیہزار سوار اور روانہ کیا آگے اپنے لشکر کے اور کہا اُسسے کہ اے کعب لڑنا تم
ایسے لشکر سے جسکے مقابلہ کی طاقت تمہین نہو اور احتیاط کرنا اس گھبرسے اور درفت یا کرنا اُسکے حال کو اور تمھارے پیچھے مین بھی کوچ کرونگا پس
روانہ ہوے کعب بن ضمرہ بارادہ حلب کے اور یوقنا نے اپنے لشکر کے آگے خبر رسانی کے واسطے جاسوس مقرر کیے تھے پس خبر دی اُسکی جاسوسون
نے یہ کہ مسلمانون کا لشکر بارادہ اُسکے شہر اور اُسکی لڑائی کے آتا ہی پس کہا اُسنے کہ کسقدر عرب ہین اس لشکر مین جاسوسون نے کہا کہ اکیہزار سوار ہین اور وہ
اُترے ہین چھ میل کے فاصلہ پر تیرے شہر سے پس پوشیدہ بطور گھبرے کے بھیجا یوقنا نے آدھے لشکر کو پھر روانہ ہوا وہ ساتھ آدھے لشکر کے
یہانتک پہونچا وہ سامنے مسلمانون کے اور مسلمان اُترے تھے اپنی جگہ مین ایک پانی کی نہر پر اور انکا لیکہ پانی پلاتے تھے وہ اپنے گھوڑون کو
پورا وضو کرتے تھے پس وہ اسی حال مین تھا کہ دفعتہ یوقنا مع اپنے لشکر اور بطارقہ کے اُنکے سامنے آیا پس جسوقت سامنے آیا اُنکے یوقنا اور صلیب اُسکے آگے تھی
پکارا بعض مسلمانون نے بعض کو اور سوار ہوے وہ اپنے گھوڑون پر اور سوار ہوے کعب بن ضمرہ اپنے گھوڑے پر اور وہ آگے اپنی قوم کے
تھے اور سامنے ہوے لشکر یوقنا کے پس اندازہ کیا اور دیکھا اُنھون نے اُسکے لشکر کو پانچہزار کی تعداد مین اور یوقنا نے اپنے لشکر کے دو حصے
کیے تھے نصف اُسکے ساتھ اور نصف گاڑے مین تھا جب دیکھا کعب بن ضمرہ نے یوقنا اور اُسکے لشکر کو پھرے وہ اپنے ساتھیون کی طرف اور کہا
اُنسے کہ اے مددگاران دین خدا مین نے دیکھا اور اندازہ کیا دشمنون کے لشکر کا اور وہ پانچہزار ہین اور وہ تمھارے واسطے بجا مال غنیمت کے
ہین آیا نہین مقابلہ کرینگا ایک تم مین کا اُنکے پانچ نفر سے مسلمانون نے کہا ہان قسم ہی خدا کی ایسا ہی ہوگا اور شجاعت دلاتے تھے بعض مسلمان بعض کو
اور نزدیک ہوا ایک گروہ ساتھ ایک گروہ کے اور پکارا یوقنا نے اپنے لوگون اور غلامون اور بطارقہ کو اور حکم کیا اُنکو حملہ کا مسلمانون پر
پس اُن بھون نے بہت سخت حملہ کیا اور حملہ کیا مسلمانون نے اُنپر اور مل گئین دونون جماعتین اور درائی لڑائی اور لڑے اہل بیعت کی لڑائی اور
یقین کیا تھا اُنھون نے غنیمت اور فتحیابی کا کہ دفعتہ ظاہر ہوا اُنپر لشکر گاڑیکا اور وہ پانچہزار تھے مسلمانون کے پیچھے سے اور حملہ کیا اُنھون نے
مسلمانون پر سعود بن عون الحجبی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین اُس لشکر مین جسکو ابوعبیدہ بن الجراح نے بطور مقدمۃ الجیش کے کعب بن ضمرہ کے ساتھ
بھیجا تھا اور موجود تھا مین اُسدن جس دن بھڑ گئے دونون لشکر اور نکلا ہماری طرف لشکر گاڑے کا اور ہم لڑ رہے تھے اور ہم نہین جانتے تھے کہ نکلا

لشکر گاہ مین جو پس کھائی دیا وہ لشکر ہماری پشتون کی طرف سے اور دفعتہً آواز ین گھوڑون کے سمون کی بلند تھین پس نہین آگاہ ہوئے ہم مگر اسوقت
کہ آپڑا وہ لشکر ہم پر پس یقین کیا ہمنے اپنی ہلاکی کا بعد اسکے کہ یقین کھتے تھے ہم حصول غنیمت کا اور ہوگئے ہم گیرون کے بیچ مین پس ضرور ہوا ہمکو لڑنا
پس جدا ہوگئے مسلمان تین گروہ مین ایک گروہ نے شکست اٹھائی اور ایک گروہ نے واسطے لڑائی لشکر گاہ کے قصد کیا اور ایک گروہ کعب
بن ضمرہ کے ساتھ رہا اور وہ کوشش کرتا تھا یوقنا اور اسکے ساتھی پر ستش کرنے والون صلیب کی لڑائی مین مسعود بن عون نے بیان کیا ہے کہ واسطے
اللہ کے تھی نیکوکاری قوم کندہ کی کہ وہ بہت سخت لڑائی لڑے اور آزمائش کیے گئے وہ بلاے نیک مین اور بہہ کر دیا تھا انھون نے اپنی جانون کو
واسطے اللہ تعالی کے یہانتک کہ مارے گئے انمین سے اسدن ایک سو آدمی ایک جگہ پر اور بڑا سخت کام کیا گاڑے والے لشکر نے اور کعب بن ضمرہ
بے آرام تھے مسلمانون کے حال پر اور لڑتے تھے منکرین سے اور وہ گرداوتے تھے ساتھ نشان کے اور پکارتے تھے ان کلمات سے یا محمد یا محمد یا نصر اللہ انزل یا
معاشر المسلمین اثبتوا نحن فانا ہی ساعۃ وانتم الاعلون اور مسلمان آتے تھے انکے پاس یہانتک کہ یکجا ہوگئے وہ گرد انکے پس دیکھا کعب بن ضمرہ نے انکو اور
زخم ظاہر تھے انمین اور مارے گئے مسلمانون سے ایک سو ستر آدمی پس لوگ رئیس انمین سے یہ لوگ تھے عبادہ بن عاصم نجیبی اور زمر بن عامر البیامی اور حازم بن شہاب
اور سہیل بن شلیم البجلی اور رفاعہ بن محصن النظری اور عامر بن ذر الضری اور قیس بن طالب الضری اور نجبہ بن دارم الضری اور عیان بن سیف الضری
اور لجام بن ضمرۃ الضری اور محکوم بن ماجد العنیکوی اور سنان بن عودہ اور سعید بن مفلح اور جو لڑائی یوم السلاسل اور غزوہ تبوک مین ہمنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جنگ یمامہ مین ہمراہ خالد بن ابولید کے حاضر تھے مسعود بن عون نے کہا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ افسوس
کیا ہمنے سعید بن مفلح کے قتل پر اور انمین چالیس زخم دیکھے ہمنے کہ وہ سب انکے سینے مین تھے اور کوئی زخم انکی پشت مین نہ تھا پس چودہ رئیس تھے مگر
یہ کہ کوئی شخص نہین مارا گیا یہانتک کہ مارڈالا اسنے بہتون کو مشرکین سے اور ظاہر ہوئی بددلی مشرکین مین جس وقت کہ دیکھا انھون نے ثابت
مسلمانون کو انکی تھوڑی تعداد پر اور مارا جانا اپنے ہمراہی لوگون کا پس قصد کیا انھون نے شکست اٹھانے کا پس ثابت قدم کیا انکو یوقنا اور کہا اسنے
کہ شرم ہو تمپر نہین ہین عرب مگر مثل کمینون کے کہ اگر ہٹائے اور پھیرے جاتے ہین تو پھر جاتے ہین اور اگر اپنے حال پر چھوڑے جاتے ہین تو امید اور طمع کرتے ہین
اور جب دیکھا کعب بن ضمرہ نے ان لوگون کو جو انکے نشان کے نیچے مارے گئے بہت ملول و اندوہگین ہوے وہ پس اترے وہ اپنے گھوڑے سے اور ٹھہرا
زرہ کو زرہ پر اور مضبوط باندھا اپنی کمر کو پٹکے سے اور ہاتھ پیر اپنے گھوڑے کے منھ پر اور اسکے نتھنون پر اور وہ گھوڑا انکے پاس اکثر لڑائیون مین موجود
رہا تھا اور جہاد کیا تھا انھون نے اسکی سواری مین سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اسکا نام مہلال رکھا تھا پھر سوار ہوے اسپر اور نظر کی
آگے مسلمانون کے اور دیکھتے تھے مقتولین کی طرف اور وہ اندیشہ مند تھے اپنے کام مین اور نشان انکے ہاتھ مین تھا اور راہ دیکھتے تھے
ابوعبیدہ بن الجراح کی طرف سے کسی لشکر یا کسی طلیعہ کی جو آوے انکی جانب کو پس کوئی اثر اور نشان اسکا انھون نے نہین دیکھا اور سبب یہ ہوا کہ ابوعبیدہ
بن الجراح کو بازرکھا تھا انکی طرف کی روانگی سے اہل حلب کا اور صورت اسکی یہ ہوئی کہ جب ولنہ ہوا یوقنا واسطے لڑائی مسلمانون کے
یکجا ہوے رئیس اور بوڑھے آدمی حلب بعض انکے بعض کے پاس اور کہا کہا اے قوم تم خوب جانتے ہو کہ اہل دین صلیب نے ان عرب کی اطاعت
قبول کی ہے اور انکی ذمہ داری مین داخل ہوے ہین اور بعض نے انمین سے انکے دین کی طرف رجوع کیا ہے اور جو شخص انسے لڑا وہ زیانکار ہوا
پس آیا ہو سکتا ہے تمسے کہ چلو تم سردار عرب کے پاس اور طلب کرو انسے صلح کو اپنے واسطے اور مصالحہ کرین ہم سب اپنے شہر کے واسطے اور دین انکو

وہ چیز جو بہت اچھی ہو اپنے اوپر سے پس اگر مقابلہ ہونگے مسلمان یوقنا کے طریق پر تو ہونگے ہم بخوف بسبب سبقت صلح کے اور اگر غالب ہوگا یوقنا اور ہم
وہ بحالت سلامتی کے تو نہ آگاہ کرینگے ہم اسکو اپنی صلح سے اور متفق ہوئی اُن سبکی رائے اس امر پر اور نکلے تیس آدمی اُنکے رئیسوں سے اور روانہ ہوئے
وہ سوائے اُس راہ کے جس راہ سے یوقنا گیا تھا یہانتک کہ قریب لشکر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پہونچے اور وہ قنسرین میں اُترے تھے
اور ارادہ کوچ کا بجانب حلب کے رکھتے تھے پیچھے کعب بن ضمرہ کے پس جب قریب پہونچے وہ لوگ پکار کر کہا اُنھوں نے لعون لعون اور عرب کو اس
معلوم تھا کہ اس کلمہ کے معنی امان ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہونچی تھی اور لکھ بھیجا تھا اُنھوں نے اپنے عمال کو جو ملک شام میں تھے یہ کہ
لعون کے معنی رومی لغت میں امان کے ہیں پس جس کسی کو تم یہ کہتے سنو اُسپر تم جلدی نہ کرو ساتھ قتل کے کہ مطالبہ کریگا تمسے اللہ تعالی اُسکے خون
کا قیامت کے دن اور عمر اُس سے بری ہونگے پس عرب پہچانتے تھے اس کلمہ کو پس جب سنا مسلمانوں نے اُنکے پکارنے کو دوڑے اُنکی طرف اور لاکر ٹھہرایا اُنکو
سامنے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قریب ہے کہ یہ لوگ طلب کرینگے صلح اور امان کو اپنی جانوں کے واسطے اور یہ
اہل عرب ہیں ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میں اللہ سے یہی امید رکھتا ہوں اگر چاہا اللہ تعالی نے اور اگر یہ مصالحہ کرینگے مجھسے تو مصالحہ کرونگا
میں اُنسے راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ لوگ جانتے تھے حال اپنے ساتھیوں کا جو یوقنا کے ہمراہ تھے اور آئے تھے وہ لوگ رات کے وقت اور
آگ روشن تھی ابوعبیدہ بن الجراح کے سامنے اور بعض مسلمان نماز میں کھڑے اور قرآن شریف پڑھتے تھے پس کہا بعض اہل حلب نے بعض سے کہ ایسے ہی
کاموں سے مدد اور غلبہ لے گئے ہیں یہ لوگ ہمپر پس جب سنا ترجمان نے اُنکی گفتگو کو آگاہ کیا اُسنے ابوعبیدہ بن الجراح کو اُنکی گفتگو سے پس کہا ابوعبیدہ
بن الجراح نے کہ ہم وہ قوم ہیں کہ سبقت کی ہے عنایت ہمارے خالق نے ہمارے لیے واسطے اُن کاموں کے اور ہم وہ لوگ ہیں کہ نہیں پڑتے ہیں
ہم اللہ اور رسول اللہ کے دین کو اور نہیں بیصبری کرتے ہیں ہم مارڈالنے دشمنوں سے پس آگاہ کیا مترجم نے اُنکو اس کلام سے اور کہا اُنسے کہ تم
کون لوگ ہو پس کہا اُنھوں نے کہ ہم حلب کے رہنے والے ہیں اور وہاں کے تاجر اور رئیس ہیں اور ہم آئے ہیں بطلب صلح کے تمسے پس کہا ابوعبیدہ
بن الجراح نے کہ کیونکر ہم تمسے مصالحہ کریں حالانکہ ہمنے سُنا ہے کہ تمہارے بطریق نے ہمسے لڑنیکا ارادہ مصمم کیا ہے اور مضبوط کیا ہے اُسنے اپنے قلعہ کو اور
رکھی ہے اُسمیں وہ چیز جو برسوں کے کھانے کو اُسکو کافی ہو گی اور بہت لشکر یکجا کیا ہے اور تمہارے واسطے ہمارے نزدیک صلح نہیں ہے پس کہا
اُنھوں نے کہ ای سردار ہمارا سردار یوقنا نکلا ہی ہمارے پاس سے بارادہ تمہاری لڑائی کے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ کب نکلا ہے اُنھوں نے کہا کہ
آج صبح کو اور ہم بعد اسکے روانہ ہوئے ہیں اور اُسکی راہ کے سوا ہم دوسری راہ سے آئے ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہ بیشک ہلاک ہوگا اسواسطے
کہ وہ تیزی کرنے والا ہے بتعاوت میں اور نہیں راضی ہوا وہ ساتھ صلح کے اور اطاعت کی ہے اُسنے اپنی خواہش نفس کی اور جسنے ایسا کیا وہ نا بھیجا
کیا جاتا ہے پس جب سنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حال اُنکی بطریق کا ڈرے وہ اپنی فوج طلیعہ پر جسکو کعب بن ضمرہ کے ساتھ
بھیجا تھا اور کہا اُنھوں نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہلک والد کعب من سمع انا للہ وانا الیہ راجعون پس جھکایا سر کو زمین کی
طرف اور خاموش ہو رہا اور کہا اہل حلب نے مترجم سے کہ گفتگو کر تو ہمارے واسطے سردار سے ارباب صلح کے پس گفتگو کی مترجم نے پس کہا ابوعبیدہ
بن الجراح نے ساتھ اپنی بلند آوازی کے کہ ہمارے نزدیک اُنکے واسطے صلح نہیں ہے پس ڈرے اہل حلب اپنی جانوں پر اور کہا اُنھوں نے کہ تحقیق
یکجا ہوئے ہیں ہمارے پاس بہت لوگ گانوں اور زمینوں کے پس اگر مصالحہ کروگے تم ہمسے تو آباد کرینگے ہم تمہارے واسطے زمینوں کو اور

حلب سے ۱۲ منہ
قنسرین سے ۱۲ منہ
لعون لغت رومی میں امان ۱۲

ہونگے ہم مددگار تمہارے اُسکی آبادی پر اور زندگانی کرینگے ہم تمہارے ساتھ عدالت مین اور اگر تم صلح سے انکار کروگے پس بھاگینگے لوگ تمسے
اور چلے جائینگے وہ انتہائے اپنی شہرون کو اور مشہور ہوجاویگی یہ خبر کہ تم مصالحہ نہین کرتے ہو پس باقی رہیگا کوئی شخص گرد تمہارے پس آگاہ
کیا سترجم نے ابوعبیدہ بن الجراح کو اُنکی گفتگو سے پس دیکھتے تھے ابوعبیدہ بن الجراح اُنکی طرف اور اُسی وقت نکلا اُنمین سے
ایک مرد پستہ قد سرخ رنگ اور وہ حکماے روم سے اور فصیح ثقافیان عرب مین پس کہا اُسنے کہ ای سردار سنو تم جو بیان کرتا ہون مین تمسے
اس علم کو جو اللہ تعالی نے صحیفون مین اپنے انبیا پر نازل کیا ہی پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ تو ہم سنتے ہین پس اگر وہ حکم حق ہوگا
عمل کرینگے ہم اُسپر اور اگر حق نہوگا نہ سُنینگے ہم اُسکو پس کہا اُسنے کہ ای سردار اللہ پاک نے نازل کیا ہی اپنے انبیاء پر انا الرب الرحیم خلقت الرحم
وشققتہا فاوصل من وصلہا واقطع من قطعہا من لا یرحم من احسن احسنت الیہ ومن تجاوز تجاوزت عنہ ومن عفا عفوت عنہ ومن طلبنی وجدنی
ومن اخاف ملہوفا امنتہ یوم القیمۃ وسہلت لہ فی رزقہ وبارکت لہ فی عمرہ وکثرت لہ اہلہ ونصرتہ علی عدوہ ومن شکر المحسن علی احسانہ
فقد شکرنی اور ہم آئے ہین تمہارے پاس بحالت لندوہ اور خوف کے پس قبول کرو تم ہماری لغزشون کو اور امن دو تم
ہمارے خوف کو اور احسان اور نیکی کرو ہمارے ساتھ پس رویے ابوعبیدہ بن الجراح اُسکے کلام سے اور پڑھا اُنھون نے اس آیت کو ان اللہ
یحب المحسنین پھر کہا اُنھون نے صلی اللہ علی محمد وعلی جمیع الانبیاء فہذا واللہ ارسل نبینا الی جمیع الخلق فالحمد للہ علی ہدایۃ لنا بہ
متوجہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح مسلمانون کی طرف اور وہ لوگ گرد اُنکے تھے اور اُنمین رؤساے مہاجرین اور انصار تھے
اور کہا اُنسے یہ لوگ بازاری اور تاجر ہین اور یہ دادخواہ ہین اور میری راے یہ ہی کہ نیکی اور مصالحہ کرو نمین اُنکے ساتھ اور خوش
کرو اُنکے دلون کو اسواسطے کہ جب شہر ہمارے قبضہ مین ہوگا اور بازاری لوگ ہمارے ساتھ ہونگے تو وہ اعانت کرینگے ہمارے
ساتھ رسد اور کھانے کی اور آگاہ کرینگے ہمکو ہمارے دشمن کی عزیمت اور ارادے سے اور ہونگے وہ جاسوس ہمارے پس کہا ایک مرد نے مسلمانون سے
کہ نیک چال رکھے تمکو اللہ تعالی ای سردار ان لوگون کا شہر قلعہ سے نزدیک ہی اور ہم نہین مطمئن اور بیدار ہین اس قوم سے اس امر پر کہ راہ بتاوین
یہ دشمن کو ہمارے پوشیدہ کارون پر اور آگاہ کرین دشمنون کو ہمارے حال سے اور نہین آئے ہین قوم مگر بہ ارادہ مکر اور فریب کے آیا نہین
دیکھتے ہو تم اس امر کو کہ بطریق انکا نکلا ہی بارادہ ہماری لڑائی کے پس کیونکر یہ لوگ ہمسے صلح چاہتے ہین اور کچھ شک نہین ہی اس امر مین کہ اُنھون نے
کعب بن ضمرہ اور اُنکے ہمراہیون کے ساتھ فریب کیا ہی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای مرد نیک گمان کر تو ساتھ اللہ تعالی کے اور اعتماد
کر تو اللہ تعالی پر اسواسطے کہ اللہ تعالی ہمکو خوار اور ذلیل نہ کریگا اور ہمارے دشمن کو ہمپر غلبہ دیگا پس رحم کرے اللہ تعالی اُس شخص پر جسنے نیک اور بہتر
بات کہی یا سکوت کیا اور مین اُنسے صلح مین بشرط خیر خواہی مسلمانون کی کرونگا پھر متوجہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح بجانب قوم حلب کے اور کہا
اُنسے کہ مین چاہتا ہون کہ تم اپنی صلح مین اسقدر مجکو دو جسقدر اہل قنسرین نے دیا ہی اُنھون نے کہا کہ ای سردار شہر قنسرین کا ہمارے شہر سے
پہلے ہی اور لوگ اُسمین بہت ہین اور ہمارا شہر مختلف ہی لوگون سے بسبب ظلم ہمارے سردار کے ہمپر اسواسطے کہ اُسنے لیا ہی ہمارے
مال اور لڑکون کو اور سب کو لیکر قلعہ پر چڑھ گیا ہی اور باقی رہ گئے ہین ہمارے نزدیک ضعیف اور وہ لوگ جنکے پاس مال نہین ہی اور ہم سوال
کرتے ہین تمسے اس امر کا کہ نرمی کرو تم ہم مین اور نیکی کرو ہم سے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تم کسقدر مال کو اپنی صلح مین دیتے ہو اُنھون نے کہا کہ جسقدر اہل قنسرین

دیا ہی اُنکا نصف ہم تمکو دینگے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ ہمنے منظور کیا تمھارے اس کہنے کو اس شرط پر کہ جسوقت ہم آوین تمھاری سرزمین پر تو اعانت کرو تم ہماری ساتھ رسد کے اور خرید فروخت کرو تم ہمارے لشکر مین اور نہ چھپاؤ تم کسی چیز کو جو معلوم ہو تمکو ہمارے دشمنون سے اور نہ چھپاؤ تم ہمپر کسی جاسوس کو جو تجسس اور تلاش کرے ہماری خبرون کو اور اگر پھر جاوے بطریق تمھارا شکست اُٹھاکر تو بازر کھو تم اُسکو قلعہ پر چڑھ جانے سے انھون نے کہا کہ ای سردار یہ امر کہ بازر کھین ہم بطریق کو قلعہ پر چڑھ جانے سے پس اُسکی تو کوئی راہ ہمارے واسطے نہین ہی اور ہم تمسے اس امر کا اقرار نہ کرینگے جسکو ہم نہ کرسکین بسوا سطے کہ اس امر مین ہمکو طاقت نہین ہی اور نہ اُسکے لشکر اور مددگارون کے ساتھ ہم ایسا کرسکتے ہین ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا اگر تمھارے امکان مین نہین ہی تو نہ بازر کھنا تم اُسکو قلعہ پر چڑھنے سے اور میثاق اللہ تعالے کا عہد اور قسمین ہین اس امر کی کہ کہو تم اس بات کو دل سے اور پورے کرو تم ہمارے ساتھ سب شرائط کو پھر وہ قسمین دلائین اُنکو جسکو وہ جانتے تھے پس قسم کھائی اُن لوگون نے اپنے مردون اور اولاد اور عورتون اور غلامون اور سب گھر والون کی طرف سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے کہ تمنے قسم کھائین اور ہمنے تمھاری قسمون کو منظور کیا پس اگر کوئی تم مین سے ہمارے ساتھ خلاف کریگا یا جانے گا وہ کسی حال کو بطریق سے اور نہ آگاہ کریگا ہمکو اُس سے پس واجب ہوگا اُسپر قتل اور حلال ہوگا ہمکو لے لینا اُسکے مال اور اولاد کا کہ نہ مطالبہ کریگا اللہ تعالے اُسکی ذمہ داری کا اور جسوقت توڑوگے تم کسی ہماری شرط کو جو ہمنے تمپر مقرر کی ہی پس باقی نہ رہیگا عہد اور ذمہ تمھارے واسطے اور ہم لگلے سال سے تمسے جزیہ لیا کرینگے سعید بن عامر التنوخی نے بیان کیا ہی کہ راضی ہوئے اہل حلب ابو عبیدہؓ بن الجراح کی شرائط پر اور لے لیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے عہد اُنسے اور لکھ لیے نام اُنکے اور ارادہ کیا قوم نے پھر جانیکا اپنے شہر کی طرف پس کہا اُنسے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ ٹھہرو تم تاکہ مقرر کرون مین تمھارے ساتھ اُس شخص کو تمھارے ساتھ جاوے تمھاری جائے پناہ تک کہ وہ جب ہوئی ہمپر نگہبانی تمھاری اُسوقت تک کہ پھر جاؤ تم بحالت سلامتی کے اپنے شہر کی طرف پس کہا اس مرد پست قد نے کہ ای سردار ہم اُسی راہ سے چلے جائینگے جس راہ سے ہم آئے ہین اور ہم کسی کو اپنی ہمراہی کے واسطے نہین چاہتے ہین پس چھوڑا اُنکو عبیدہؓ بن الجراح نے اُنکے حال پر اور رات کاٹی بحالت بے آرامی کے کعب بن ضمرہ اور اُنکے ساتھیون کے واسطے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پھرے اہل حلب اُسی رات کو شہر کی طرف پس ہوگئی صبح اور نہین پہونچے وہ شہر مین پس جب پہونچے وہ قریب شہر کے دیکھا اُنکو بعض نگہبانون نے بطریق کے کہ وہ پھرے آتے ہین اور آیا وہ گبر اُنکے سامنے اور پوچھا اُنسے کہ تم کہان سے آتے ہو اور کیا کام کیا ہی تمنے پس سمجھے وہ لوگ اُس گبر کو اہل حلب سے آگاہ کیا اُسکو کیفیت صلح سے ساتھ ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پس چھوڑا گبر نے اُنکو اور چلا گیا اور اہل حلب نے استقبال کیا اُس گروہ کا اور حال پوچھا اُنسے پس آگاہ کیا اُنھون نے اہل حلب کو حال صلح سے پس خوش ہوئے وہ لوگ اس امر سے اور روانہ ہوا وہ گبر تا انیکہ آیا یوقنا کے پاس اور وہ صاحب رسول اللہ صلعم سے لڑ رہا تھا اور گھیر لیا تھا اُنکو اور وہ جانتا تھا کہ ہین مسلمانون پر قابض ہوگیا ہون اور منتظر فتح کا تھا کہ اُسی وقت وہ گبر آیا پس کہا اُس گبر نے کہ ای بطریق تو غافل ہی اُس بلا اور سختی سے جو تجھپر آئی ہی اور گویا تو مسلمانون کے سامنے ہی اور گویا مالک ہوگئے ہین وہ قلعہ کے اور لے لیا ہی انھون نے مال اور مار ڈالا ہی عورتون کو پس جب سنا یوقنا نے اُس خبر کو جو گبر نے بیان کی ڈرا وہ اپنے قلعہ کے واسطے کہ مالک اُسکے ہوجاوینگے مسلمان اُسکی غیبت مین پس توڑ دی اُسنے اپنے اُوپر اُس امید فتحیابی کو جو کعب بن ضمرہ اور اُنکے ساتھیون پر رکھتا تھا اور دو سو مسلمانون سے کچھ زیادہ مارے گئے تھے اور کعب بن ضمرہ نے ٹھان لیا تھا اپنے دل مین لڑائی کو اور جانتے تھے وہ

کہ مسلمان بیشک ہلاک ہونگے کعب بن ضمرہ نے بیان کیا ہی کہ مین اُسدن بذات خود ڈرتا تھا اور باز رکھتا تھا مشرکین کو مسلمانون سے اور نگاہ رکھتا تھا
مین اُنکو ساتھ اپنی جان کے پس جب باز رکھا اور ملول کیا مجھکو لڑائی نے پناہ لی مین نے طرف اپنے ساتھیون کے اور باوصف اسبات کے مین اللہ تعالی سے
امید کشود کار کی رکھتا تھا اور دیکھتا تھا راہ آنے نشان ابوعبیدہ بن الجراح کی پس دیر کی اس امر نے ہمپر اور برابر لڑائی جاری رہی ایکدن
اور رات دوسری صبح تک پس قسم کھاتا ہون مین اللہ کی اس امر پر کہ نہ کسی کو نماز میسر ہوئی اور نہ کوئی کھانے پانی تک پہنچا اور ہم درمیان
یاس اور امید کے تھے اور مین امید رکھتا تھا راہ قسمت پر اس امر کی کہ ظاہر ہو نشان اسلام کا اُس راہ سے اور نہین دیکھا مین نے کوئی اثر اور نشان کا کہ
دفعۃً دشمن کے لشکر نے جنبش کی اپنے کنارون سے اور ایک بڑا شور و غل اُنکا بلند ہوا پس کہا مین نے کہ نہین ہی یہ مگر کمک آن ملی ہی اسکے شہر یا بادشاہ
کے پاس سے پس پناہ لی مین نے ساتھ اس کلمہ کے جو حالت رنج اور سختی مین کہا جاتا ہی یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پس قسم ہی عیش رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہین کہہ چکا تھا مین اس کلمہ کو تا اینکہ دیکھا مین نے دشمن کے لشکر کو کہ چھوڑ دیا اُسنے اپنی جگہ کو اور پھرا اپنی پشت کی طرف
پس کہا مین نے الحمد للہ حامدین شاکرین اور مین گمان کرتا تھا کہ کسی آواز دینے والے نے آواز دی ہی اُنکو آسمان سے پس بھگا دیا اُن سب کو یا ملائکہ نازل ہوے ہین
اُنپر مثل طریق بدر کے پس نہین دیکھا مین نے کوئی اثر اور نشان دشمنون کا اور ارادہ کیا مین نے اُنکے تعاقب کا پس پکار کر کہا مسلمانون نے کہ کہان جاتے ہو
اے کعب پھر وتم ہماری طرف آیا نہین کافی ہی تمکو یہ امر جسمین ہین ہم چلو تم ہمارے ساتھ اور رحمت دو ہمکو مشقت اور سختی سے اور نگاہ رکھو ہمارے واسطے
فرض کو اور آرام دو ہمارے گھوڑون کو کہ نہین پھیرا ہی اللہ تعالی نے دشمنون کو ہمسے مگر اپنے ارادے اور قدرت سے پس اُترے کعب بن ضمرہ اور آرام کیا
مسلمانون نے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ دیر کی خبر کعب بن ضمرہ نے ابوعبیدہؓ بن الجراح پر پس جب نماز پڑھی اُنھون نے
صبح کی پھرے وہ نماز سے اور متوجہ ہوے مسلمانون کی طرف اور خطاب کیا خالد بن الولید سے اور کہا کہ اے ابا سلیمان تمھارے بھائی ابوعبیدہؓ
نہین سوئے رات کو بسبب رنج کے اگرچہ وہ جیسا ہی ہمپر شکر کرنا اُس چیز پر جو فتح کی ہی اللہ تعالی نے ہمپر اور دل میرا مجھسے یہ کہتا ہی کہ وہ لوگ جو
کعب بن ضمرہ کے ساتھ ہین ہلاک ہوے اور مارے گئے بسبب یان کرنے اُس گروہ کے جسنے کہ ہمسے درخواست صلح اور ذمہ داری کی تھی اس امر کو کہ
اُنکا حاکم یوقنا روانہ ہوا ہی مسلمانون کی طرف اور مین کوئی اثر اور نشان اُنکا نہین دیکھتا ہون اور گمان کرتا ہون اس امر کا کہ اُسنے دیکھا ہمارے
سالمقیون کو پس لڑا اُسنے اور مار ڈالا اُن سب کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین بھی تمھاری طرح قسم ہی خدا کی نہین سویا بسبب رنج کے مسلمانون
مین کیا کام کرنے کا تھا ارادہ ہی ابوعبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ مین کوچ کا قصد رکھتا ہون پھر حکم دیا لوگون کو درستی سامان سفر کا پس کوچ کیا
مسلمانون نے اور روانہ ہوے بارادہ حلب کے اور آگے لشکر کے خالد بن الولید اور پیچھے ابوعبیدہؓ بن الجراح تھے پس تھوڑا عرصہ نہین گذرا تھا تا اینکہ آئے خالد بن الولید
مسلمانون پر اور وہ لوگ سوتے تھے اور مقرر کیا تھا اُنھون نے اپنے واسطے دیدبان کو تا کہ نگہبانی کرین پس جب اُنکے قریب آئے خالد بن الولید اور نشان فوج کا
اُنکے ہاتھ مین تھا پکارے مسلمانون کو ان کلمات سے النفیر النفیر یا انصار الدین پس اُٹھ کھڑے ہوے مسلمان اپنی خوابگاہون سے مثل شیرون
ڈکارنے والون کے اور سوار ہوے اپنے گھوڑون پر اور استقبال کیا صاحب نشان کا اور پہچانا اُنکو پس پکار کر کہا بعض نے بعض سے
کہ خوش ہو تم کہ یہ نشان مسلمانون کا ہی جسکو خالد بن الولید اُٹھائے ہین اور ملگئے لوگ اُنمین اور آئے ابوعبیدہ بن الجراح پس
جب دیکھا اُنھون نے کہ کعب بن ضمرہ صحیح اور سالم ہین حمد اور شکر اللہ کا ادا کیا اور دیکھا لڑائی کی جگہ کو اور مقتولین کی لاشون کو اور

فی ذکر کعب بن ضمرہ وابوعبیدہ رضی اللہ عنہ
فی الجراح رضی اللہ عنہ کا
بابر علیہ ۱۲
دیدبان نگہبان
الشکر کے تین جو اوپر کی جگہ
ہے
بھیجا اور دیکھنے کے لئے
بھیجا
سالمقیون

مسلمانون نے نہین چھپایا تھا مقتولین کومیں مین پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال بدل گئی خوشی اُنکی ساتھ رنج کے اور کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور بلایا کعب بن ضمرہ کو اور کہا کہ اے کعب کیونکر مارے گئے ساتھی تمھارے اور کون شخص لڑا ٹھہرا تمسے پس کہا کعب بن ضمرہ نے کہ یوقنا اور مین اور مسلمان ہمراہی میرے قریب ہلاکت کے پہونچے تھے کہ نہین باقی تھی اُنمین جنبش پس ہم اسی حال مین تھے کہ پھیرے اور پلٹے وہ ہماری طرف بدون لڑائی کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ پاک ہے اللہ تنہا کرنے والا اسباب کا کاش ابو عبیدہ مارے جاتے اُنکے آگے اور وہ مارے جاتے تحت نشان ابو عبیدہ کے پھر حکم کیا مسلمانون کو کہ کھودین اُنکے واسطے گڑھون کو زمین مین پھر بھجوا کیا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور ایک ہی نماز سب پر پڑھی اور دفن کیے گئے وہ اپنے کپڑون خون آلودہ مین پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ وہ فرماتے تھے یحشر اللہ تعالی الشہداء الذین قتلوا فی سبیل اللہ یوم القیامۃ ودماؤہم علی الجروحہم اللون لون الدم والریح ریح المسک والنور علیہم نبلا لا رفید حلہم الجنۃ بغیر حساب پس جب چھپایا لاشہاے مقتولین کو مٹی مین کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید سے کہ اگر دشمن خدا پھر گیا ہے اور جائیگا وہ کفیف صلح قوم کی پس ڈالی جائیگی قوم اُسکی طرف سے بڑی مشقت مین پس چلو نگا مین اُنمین کہ دیکھیں ہی ہمیشہ یہ امر کہ دفع کرین اور باز رکھین ہم اُنسے اسواسطے کہ وہ داخل ہین ہماری ذمہ داری مین اور اسی وقت کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بارادہ حلب کے پس جب پہونچا لشکر یوقنا کا حلب مین گھیر لیا اُنسے اہل حلب کو اور یوقنا چاہتا تھا اُنکے مار ڈالنے کو اور کہا اُسنے اہل حلب سے کہ سختی ہو تمپر مصالحہ کیا تمنے عرب سے اپنے واسطے اور ہو گئے تم مددگار اُنکے ہمپر اُنھون نے کہا کہ بیشک ہمنے ایسا ہی کیا ہے اسواسطے کہ ہم جانتے ہین کہ وہ غلبہ دیے گئے ہین یوقنا نے کہا کہ سختی ہو تمپر بتحقیق نہ رہی ہونگے مسیح تمھارے کاموں سے بس قسم ہے حق مسیح کی کہ مین تم سب کو مار ڈالونگا یا نکلو اور چلو تم میرے ساتھ اہل عرب کی لڑائی پر اور توڑ دو تم اپنے اور اُنکے بیچ کے عہد اور پیمان کو اور لاؤ تم میرے سامنے اُس شخص کو جسنے اس کام مین شروع کی ہے تاکہ آغاز قتل کرون مین اُسی سے پس مانا اُنھون نے اس امر کو پس کہا یوقنا نے اپنے غلامون سے کہ جاؤ اور لاؤ تم میرے پاس اُنکو تاکہ مار ڈالون مین اُنکو پس بتحقیق خبر دی ہے مجھکو فلان بطریق نے اُنکے حالات سے کہ وہ بطریق ملاقی ہوا تھا اُنسے اور شناسا کر دیا تھا اُنسے مجھکو اُنسے پس گمان کر آئے غلام یوقنا کے اہل حلب اور مارتے اور ہلاک کرتے تھے اُنکو اُنکے فرشتون اور گھرون کے دروازون پر اور سنایا خبر اُنسے شور و غل اور وہ قلعہ مین تھا پس آیا وہ اپنے بھائی کے پاس اور دیکھا اُسکو کہ قتل کرتا ہے وہ اہل شہر کو اور تین سو مرد شہر کے مار ڈالے گئے ہین پس چلا کر کہا اُسنے اپنے بھائی سے کہ ٹھہر تو اپنے دوش نرم پر اور ایسا نہ کر اسواسطے کہ مسیح خشمناک ہونگے تجھپر اور مسیح دشمن کے مارنے سے ممانعت کی ہے پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ جو لوگ ہمارے دین مین ہین وہی مار ڈالے جاوین پس کہا یوقنا نے اپنے بھائی سے کہ اُنھون نے مصالحہ کیا ہے عرب سے شہر کے واسطے اور ہو گئے ہین وہ مددگار عرب کے ہمپر پس یوحنا نے کہا کہ اس امر مین اُنپر کوئی باز پرس نہین ہے اُنھون نے اپنی بہتری کا ارادہ کیا ہے اسواسطے کہ وہ لڑائی کے لوگ نہین ہین پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہے حق صلیب کی کہ مین ایک کو اُنمین سے باقی نہ چھوڑونگا اور معلوم ہوتا ہے کہ تونے اُنکو صلح پر بگیختہ کیا ہے اور مین پہلے تجھپر حملہ اور سخت گیری کرونگا پھر متوجہ ہوا یوقنا اپنے بھائی کی طرف اور قابض ہو گیا اُسپر اور نکالا اپنی تلوار کو تاکہ قتل کرے اُسکو پس جب دیکھا یوحنا نے اپنے بھائی کی طرف کہ نکالا ہے اُسنے اپنی تلوار کو جانا اُسنے کہ مین ہلاک ہونگا پس بلند کیا اُسنے اپنے سر کو آسمان کی طرف اور کہا اللھم اشہد علی انی مسلم الیک مخالف الدین یہ ولاء القوم اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ وان المسیح نبی پھر کہا اپنے

بھائی سے کہ کر تو اب جو کچھ تجھکو کرنا ہو پس اگر ہو تو قاتل میرا تو مین جاتا ہون بجانب بہشت کے پس بہت گران گذرا یوقنا بطریق پر اسلام اپنے بھائی کا اور مصالحہ
اہل شہر کا اور خوف مسلمانون کا پس انجنہ کیا غصے نے اُسکو اس امر پر کہ جدا کرکے ڈالدیا اُسنے سر اپنے بھائی کا اُسکے بدن سے رحمت کرے اللہ اوپر یوحنا کے
بعد اسکے آمادہ ہوا وہ واسطے مار ڈالنے اہل شہر کے اور وہ لوگ داد چاہتے تھے پس نہین دادرسی کرتا تھا اور سوال کرتے تھے اُسے پس نہین
جواب دیتا تھا اُنکو اور نہین باز رہتا تھا اُنسے پس زیادہ ہوئی اُنمین آواز چلانے کی اور بلند ہوا شور و غل اُنکا اور گھیر لیا تھا یوحنا کے لشکر نے
شہر کو ہر طرف سے اور مایوس ہو گئے تھے اہل حلب اپنی جانون سے اور اسی وقت آئی اُنپر کشود کار اور پہونچی اُنکو اعانت کہ دفعتہً دکھائی دیے
اُنکو نشان اسلام کے اور گروہ نشانون کے بہادر اور دلیر موحدین کلمۂ توحید کہتے ہوئے اور خالد بن الولید اُنکے آگے اور ایک جانب اُنکے
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اہل حلب اور اُنکے شور و غل اور رونے کو کہا ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ہی مارے
گئے اور ہلاک ہوئے قسم ہے خدا کی تمھاری صلح اور ذمہ داری کے لوگ جیسا کہ تمنے مذکور کیا تھا پھر للکارا خالد بن الولید نے اپنے گھوڑے کو اور حملہ کیا اور
نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور اُٹھایا اپنے حملہ مین قوم مشرکین کو اور کہا کہ دور رہو تم اے گروہ گبروں کے ہمارے اہل صلح کے پاس سے پھر جھپٹی طرح سے
رکھا اُنمین تیزے کو اور حملہ کیا اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور خروج کیا اُنھون نے تلوارون کو گبرون مین پس جب دیکھا
یوقنا نے اس حال کو بھاگا وہ اپنے قلعہ کی جانب مع اپنی سب بطارقہ کے محصن بن عمرو العدوانی نے بیان کیا ہو کہ کشایش دی اور
دور کیا اللہ تعالی نے رنج ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے دل سے جیسا کہ دور کیا اُسنے رنج کو ہمارے دلون سے بسبب مارے جانے گبرون کے
حلب کی لڑائی کے دن پس جدا ہوئے رومی اہل حلب سے دو گروہ ایک گروہ نے اُنمین سے پناہ لی بجانب قلعہ کے اور ایک گروہ نے جنگل کی
راہ لی پس جسنے کہ پناہ لی طرف قلعہ کے وہ بچ رہا اور جو جنگل کی طرف بھاگا وہ مارا گیا اور کل تعداد ہمارے اہل صلح کی جنکو یوقنا نے مار ڈالا تھا
تین سو مرد تھے اور رہنے یوقنا کے تین ہزار ہرابیون کو مار ڈالا پس ایک عجیب واقعہ تھا کہ خوش ہوئے مسلمان اُسکے سبب سے پس جب مار ڈالے گئے
وہ لوگ جھاڑ والے گئے اور دور کیا اللہ تعالی نے اہل حلب سے اس امر کو جسکو پایا تھا اُنھون نے بیان کیا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے سبب
حال پناہ اور کیفیت مار ڈالنے یوقنا کی اپنے بھائی کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جب بھگا یوقنا مسلمانون کی تلوارون سے اور داخل ہوا
وہ اپنے قلعہ مین درست کیا اُسنے سامان قلعہ کا اور قائم کیا اُسنے دھلوہیون اور عمارات کو اور ظاہر کیا ہتھیارون کو قلعہ کی دیوارون پر اور بنایا
اُسنے سامان قلعداری کا اور اہل حلب لائے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس چالیس قیدی بطارقہ سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے
کہ کہ تو اُنسے کہ کس واسطے تمنے اُنکو قید کیا ہو اُن لوگون نے کہا کہ یہ لوگ یوقنا کے ساتھی ہین جو ہمارے پاس بھاگ آئے ہین پس نہین مناسب جانا ہمنے
اُنکا چھپا رکھنا تمسے اسواسطے کہ وہ ہماری صلح مین داخل نہین ہین پس عرض کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اوپر اسلام کو پس منجملہ اُنکے
سات آدمیون نے دین اسلام قبول کیا اور باقی نے انکار کیا پس مار ڈالی گئین گردنین اُنکی بموجب حکم ابو عبیدہ بن الجراح کے پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے
اہل حلب سے کہ بتحقیق تمنے خیر خواہی کی اپنی صلح مین اور قریب ہے دیکھو گے تم ہمسے وہ امر جو باعث تمھاری خوشی کا ہوگا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور ہم اپنا اور تمھارا حال کیسا ہی
جانتے ہین اور راستہ تمھارے بطریق نے پناہ لی ہو ہمسے اس قلعہ مین پس آیا جانتے ہو تم لوگ کوئی پوشیدہ راہ کہ بتلاؤ تم ہمکو تاکہ لڑین ہم اس راہ سے پس
اگر فتح کریگا اللہ تعالی اُسکو ہمپر تو ہوگا تمھارے لیے حصہ ہمارے ساتھ اس مال غنیمت سے جو لوٹینگے ہم تمھاری قوم سے بعوض تمھارے اچھے

قولہ ذکر ہوا پہلے پرانا نسخہ
ابو عبیدہ بن الجراح کا
حلب مین اور بچا نا اہل
حلب کو قتل سے اور
جب جا بہ یوقنا سے
قلعہ مین اور
تدبیر کرنا بخیل

کام کے ہمارے ساتھ پس کہا انھون نے کہ اے سردار تم ہو خدا کی قسم کوئی پوشیدہ راہ ہمکو نہین جانتے ہین ہم واسطے کہ یونانے بند کر لیا ہی قلعہ کی راہون کو
اور دشوار گذار کر دیا ہی انکو اور اُن راہون کو ہم نہین جانتے ہین پس اُسی وقت اُٹھ کھڑا ہوا سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے ایک دو مسلمانون سے اور
کہا اُسنے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو دیکھو تم اس قوم کو کہ اگر وہ داخل ہو گئے ہین ہمارے گروہ مین تو وہ ہماری خیر خواہی کرینگے اور راہ
پوشیدہ قوم کی ہمکو بتلا دینگے پس کہا اہل حلب نے اُس شخص سے کہ قسم ہی خدا کی ہم تمھارے گروہ مین داخل ہین اور قسم ہی خدا کی کہ ہم اُسکی کوئی
پوشیدہ راہ نہین جانتے ہین اور ہم تمھارے ساتھ بیوفائی نہ کرینگے اور نہ چھپائینگے ہم تمسے کوئی بات تمھارے دشمن کی جسکو ہم جانینگے پس پاک اور
خوش رکھو تم اپنے دلون کو ہمپر پس قسم ہی خدا کی ہم کبھی عذر اور بیوفائی نہ کرینگے پس اُسی وقت متوجہ ہوا ابو عبیدہ بن الجراح خالد بن ولید اور
مسلمانون کی طرف اور کہا کہ مشورہ دو تم مجھکو رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس سامنے آیا اُنکے وہی مرد مسلمان جسکا نام یونس بن عمر غسانی تھا
اور وہ واقف تھا شام کے ملک اور اُسکے شہرون سے اور تمام زمین شام مین چلا پھرا تھا اور کوئی راہ آسان اور دشوار شام کی
اُس سے پوشیدہ نہ تھی پس کہا اُسنے دعا دیکر کہ اے سردار مین ان شہرون کا حال جانتا ہون اور اپنی رائے بیان کرتا ہون پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہ بیان کر تو اے بندے عمر غسانی کے کہ تو میرے نزدیک خیر خواہ مسلمانون کا ہی پس کہا اُسنے کہ اے سردار جانو تم اس امر کو
کہ اللہ غالب ربزرگ نے فتح کیا ہی ہمارے ہاتھون پر شام کے شہرون کو اور ہلاک کیا اُسنے کافران گمراہ اور اُنکے حامیون کو اور باقی لشکر اُنکا
گھاٹیون کے پیچھے ہوا اور درون مین پہاڑ اور تنگ ہین اور دشوار گذار اور ویران ہین اور قوم روم کے دل خوفناک ہین بسبب اُسکے کہ بھگا دیا
اللہ تعالی نے اُنکو پس نہین باقی ہین اُنمین ایسے دل کہ لڑین وہ بقوت اُنکے مسلمانون سے پس گھیرو اور محاصرہ کرو تم اِس قلعہ کو اور پراگندہ کرو تم
گردہون کو اور تاخت تاراج کرو اطراف اور نواح کو کہ اُنکے پاس توشہ نہین ہی جو کافی ہوگا اُنکو پس ہنسے خالد بن الولید غسانی کے کلام سے اور کہا کہ
قسم ہی خدا کی سچ کہا ہی اور مین تمکو دونون مشورہ دیتا ہون وہ یہ ہی کہ حملہ کرو اور چلو تم ہمکو لیکر بجانب اِس قلعہ کے پس شاید کہ اللہ تعالی اُسکو بھی فتح کرے
اسواسطے کہ مجھکو خوف اِس امر کا ہی کہ اگر بڑھاوینگے مدت ہمارے قیام کی تو دوبارہ بھیجیگا ہرقل لشکر روم کا پس حائل ہو جائینگے رومی ہمارے اور
قلعہ کے بیچ مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اباسلیمان تمنے مشورہ نیک دیا ہی اور بات سچی کہی ہی پھر حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے
حملہ کرنے اور چلنے کا بجانب قلعہ کے پس پاپیادہ ہوے سوار اپنے گھوڑون سے اور ہلکے ہو گئے وہ اپنے کپڑون سے اور مل گئے غلام اور سادات
سب ایک مین اور بڑائی اور نسب اپنا ظاہر کیا ہر قبیلہ اور گروہ نے اور جواب دیا ایک نے دوسرے کو ساتھ ہتھیار کے مسروق بن مالک البلوی نے
بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی نہین دیکھا تھا مین نے شام کے قلعون کی لڑائی مین کوئی سخت اور بڑا دن اِس دن سے اور ہم تشبیہ دیتے تھے
لڑائی کی گردش کو ساتھ گردش چکی کے کہ پیس ڈالتی ہی اُس چیز کو جسپر وہ گھومتی ہی اور نکلے ہم اُنکی طرف اشد لڑائی مین اور پکارتے تھے
دلیران مین اور رئیسان ربیعہ اور مضر بعض اُنمین کے بعض کو اور طلب کرتے تھے وہ لوگ قلعہ کو ایسی جانب سے جسطرف راہ نہ تھی پس
جب پہنچے وہ قلعہ کی طرف لیا اُنکو پتھرون نے ہر طرف سے اور چلایا اہل قلعہ نے اُنپر ڈھلوا سیان اور عراوات کو اور مین اور ساتھی میرے بہت نزدیک نہین کے تھے
پس جلدی پھیرے ہم پشتون کی طرف اور دفع کرتے تھے بعض ہم مین کے بعض کو نہین جانتے تھے ہم کہ بچیگا کوئی شخص ہم مین کا اور واقع ہوئی
خواری واسطے مسلمانون کے اور تو ڈالا پتھرون نے ایک جماعت کثیر کو پس مار ڈالا بعض ہمارے لوگون کو اور سر توڑ ڈالے

بعض کے پس جو لوگ رہ گئے تھے پتھروں سے بروز محاصرہ قلعہ حلب کے نام انکے یہ ہین عامر بن الاسلع الربعی اور مروان بن عبید الربعی اور مالک
بن جزء علی الربعی اور حسان بن حنظلۃ الربعی اور سلیمان بن سفاع العامری اور عطاء بن سالم الکلابی اور سراقۃ بن مسلم بن عوف العدوی
اور عاصم بن فاذح العدوی اور مرہ بن سفیان العدوی اور یزید بن سیف العدوی اور سواد بن مالک العدوی اور سب وہ لوگ جو
اس دن مارے گئے تھے چار آدمی بنی ربیعہ سے اور ایک شخص اولاد عامر سے اور ایک بنی کلاب سے اور سات آدمی بنی عدی سے تھے مسروق
بن مالک نے بیان کیا ہے کہ قسم خدا کی بعد اس سانحہ کے برسون ہم ایک جماعت کو لنگڑا اور لولا دیکھتے تھے کوئی شخص پیر سے لنگڑا تھا اور کوئی
شخص ہاتھ سے لنجا تھا اور پہچانتے تھے ہم انکو حلب کی لڑائی مین پس اُسی وقت کھڑا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے نشان کو باہر
شہر کے اور پکار کر کہا مسلمانون سے کہ یکجا ہو تم میرے پاس رحمت کرے اللہ تم پر تا انیکہ یکجا ہوے مسلمان گرد انکے اور کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہ اے لوگو لڑے تم اُنسے آج کے دن بحالت غفلت اور ناآزمودگی کے پس دفن کرو تم شہیدون کو اور باندھو تم خستگی
اُن گون کو جو زخمی ہوے ہین پس دوڑے مسلمان درانحالیکہ دفن کرتے تھے وہ شہدا کو اور خوش ہوے رومی بسبب شکست اُٹھانے مسلمانون کے
اور نازل ہوئی سختی کے اُنپر پس کہا رومیون سے یوقنا نے کہ نہ پھرینگے مسلمان بجانب قلعہ کے اسکے بعد کبھی اور قسم ہے حق مسیح کی کہ
مکر اور فریب کرونگا مین اُنکے ساتھ پھر اُترونگا مین اُنکے لشکر کی طرف واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ چن لیا
یوقنا نے دو ہزار کو اپنے لوگون سے اور ایک رات کو حکم کیا اُنکو اُترنے کا پس اُترے وہ قلعہ سے اور دیکھا اُس جماعت کے پیشرو نے بجانب لشکر
مسلمان کے اور آگ روشن تھی لشکر کے کنارون مین پس گھومتا تھا گرد لشکر مسلمانون کے تا انیکہ دیکھا اُسنے ایک کنارہ اُنکے لشکر کو کہ
ٹھنڈی ہو گئی ہے آگ اُنکی اور اُس طرف مسلمان بادیہ نشین کے مثل مراد اور بنی کعب اور عک کے تھے عبد اللہ بن صفوان العکی نے بیان کیا ہے کہ ہم
اُس رات مین ہتھیارون سے برہنہ اور مطمئن اور بیخبر تھے اپنے دشمن کی طرف سے بسبب اپنی کثرت کے اور غافل تھے نگہبان ہمارے پس نہین خبردار ہوے ہم
مگر رومیون کی آپس کی بول چال سے اور تحقیق ناگہان در آئے وہ ہمپر اور وہ پکارتے تھے اپنی زبان مین اور ظاہر کیا تھا اُنھون نے گرد اور غبار کو
اپنے بیچ مین اور ہم نہین سمجھتے تھے کہ وہ کیا کہتے ہین اور رکھا تھا اُنھون نے ہم مین تلوار کو پس تھا مرد گرامی ہم مین وہی شخص جو سوار ہوا
اپنے گھوڑے پر اور طلب کیا اُسنے نجات کو اپنی ذات کے واسطے اور وہ نہین جانتا تھا کہ کیونکر اور کہان سے سختی مین ڈالا گیا ہے اور کیونکر رہائی پاویگا
اور کس سمت کو متوجہ ہوگا اور واقع ہوا تھا حملہ مسلمانون کے لشکر مین اور لوگ پکارتے تھے النفیر النفیر دھنیا ورب الکعبۃ اور وہ دوڑتے تھے
بجانب خیمہ ابو عبیدہ بن الجراح کے اور پکار کر کہتے تھے کہ اے سردار آپڑا ہمپر یوقنا مع اپنے لشکر اور ہمراہیون کے پس اُسی وقت سوار ہوے
ابو عبیدہ بن الجراح مع لوگون کے اور گھومتے تھے وہ گرد لشکر کے اور جانا سردار رومی نے کہ عرب پہنچے اور ملگئے اُسمین پس آواز دی
اور کہا اُسنے اپنے ساتھیون سے کہ جس کسی نے کوئی چیز لی ہو پس چھوڑ دیوے اُسکو اور طلب کرے نجات اپنی جان کے واسطے کہ عرب ہم تک
پہونچ گئے ہین عبد اللہ بن صفوان نے بیان کیا ہے کہ لیا اُنھون نے ہمارے لوگون سے ایک جماعت کثیر کو قریب پچاس آدمیون کے سوا اُنکے جو معرکہ کی
جگہ مین مارے گئے اور وہ ساٹھ آدمی تھے مین سے اور اکثر اُنمین قوم حمیر سے تھے اور رومی حمایت کرتے تھے بعض اُنکے بعضون کی اور طلب کرتے تھے
قلعہ کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اس حال کو حملہ کیا ساتھ اپنے گروہ کے پس لیا اُس جماعت سے قریب لشکر سو مرد کو اور رکھا اُنمین تلوار کو

اور مار ڈالا انکو پس جب پہنچے ہرقل کے قلعہ مین کھولدیا اُسنے دروازہ قلعہ کا اور داخل کرلیا انکو پس جب ظاہر ہوئی صبح اور بلند ہوا
آفتاب بلایا یوقنا نے اُن پاس تو میون کو جو گرفتار ہوگئے تھے مسلمانون سے اور مشکین اُنکی بندھی تھین پس نزدیک گیا انکو ایسی جگہ سے کہ دیکھتے تھے اُنکی
طرف مسلمان اور سنتے تھے آواز ین اُنکی اور وہ کہتے تھے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہانتک کہ سب مار ڈالے گئے رضی اللہ عنہم پس جب دیکھا
ابو عبیدہؓ بن الجراح نے حال منادی کرائی اپنے لشکر مین کہ قسم ہی اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سردار ابو عبیدہؓ کی طرف سے
ہر مرد پر لازم ہوا کہ کرے اپنی نگہبانی کو دوسرے پر اور ہو ہر مسلمان نگہبان اپنی جان کا اور نہ بھروسا کرے ایک دوسرے پر پس اختیار کیا قوم نے احتیاط کو
رومیون سے اور آمادہ ہوئے اُنکی لڑائی پر اور متوجہ ہوا یوقنا دے سکر و فریب کی تدبیر مین واسطے مسلمانون کے جبوقت جانا اُسنے کہ مسلمان اُسکا مقابلہ کرنے والے ہین
علاوہ بریں جاسوس اُسکے دن رات اُسکو خبرین پہونچاتے تھے اور بہت سے جاسوس اُسکے عرب متنصر تھے پس اُس حال مین کہ ایک دن یوقنا اپنے قلعہ مین تھا
اور گرد اُسکے بطارقہ اور رجالقہ اُسکے تھے اور تنگی اور سختی مین مبتلا تھا اُنکو محصور ہونے اور دشوار گذرتا تھا اُسپر یہ امر کہ شہر کے لوگ جس کسی
ایک کو اُسکے ہمراہیون سے دیکھتے اور پہچانتے تھے اُسکو پکڑ کر مسلمانون کے سپرد کرتے تھے پس یوقنا مشورہ کررہا تھا اپنے ساتھیون سے اپنے کام اور اس
امر مین کہ دوبارہ کیونکر اور کیا فریب کرے مسلمانون کے ساتھ کرنا چاہیے کہ دفعتہً آیا اُسکے پاس ایک جاسوس اُسکا پس کہا اُسنے کہ اے بطریق اگر تجھکو
عرب کے ساتھ مکر و فریب کرنا منظور ہی تو اسوقت ممکن ہی پس کہا یوقنا نے کہ یہ بات کیونکر ہی اور تجھکو کیا حال معلوم ہی اُسنے کہا کہ اہل عرب
کے واسطے رسد کے پہونچانے والے لوگ ہین کہ نکلے اور گئے ہین عرب بجانب جنگل کے اور مصالحہ کیا ہی دہان کے لوگون سے اور رسد اور دلنچاہا
عرب کا اُنھین لوگون سے متعلق ہی اور دیکھا ہی مین نے اُنکے بار بردار دن اور خچرون اور جانورون کو اور اُنکے ساتھ ایک گروہ عرب کا ہی جو پرانی
پوستین پہنتے ہین اور اُنکے ہاتھون مین برچھے اور نیزے ہین اور وہ گئے ہین بجانب جنگل کے بطلب رسد کے اور وہ تھوڑے آدمی ہین
پس جبکہ سنا یوقنا نے حال اپنے جاسوس سے مقرر کیا اُسنے انکہزار سوار کو اپنے رؤسائے قوم سے اور کہا اُسنے کہ درستکرو تم اپنے سامان کو
پس قسم ہی حق مسیح علیہ السلام کی کہ تنگی مین ڈالونگا اور بند کردونگا مین عرب کی راہون کو پس جب آئی تاریکی رات کی کھولا اُنکے واسطے
پوشیدہ دروازے کو اور روانہ کیا اور جاسوس اُنکے آگے تھا یہانتک کہ آئے وہ راہ پر اور چلے جاتے تھے رات کی تاریکی مین پس وہ اسی
حال مین تھے کہ ملا اُنکو ایک چرواہا اور اُسکے ساتھ ایک گلہ گائے بیل کا تھا جسکو وہ کسی شہر مین بعجلت لیے جاتا تھا پس جب دیکھا اُنھون نے
چرواہے کو جلدی کیگئے اُسکی طرف اور کہا اُس سے کہ آیا تجھکو کسی عرب کا حال معلوم ہی اُسنے کہا ہان عرب گئے ہین اسوقت کہ آفتاب زرد ہوا تھا اور وہ
قریب ایک سو کے ہین تیز رو گھوڑون پر اور اُنکے ساتھ اونٹ اور خچر اور جانور ہین بہ ارادہ لانے رسد کے اس جنگل سے پس کہا اُس سے
کہ تو مع ان جانورون کے کیونکر اُنکے ہاتھ سے بچ رہا اُسنے کہا کہ اس جنگل کے لوگ عرب کی صلح مین داخل ہین پس اسی وجہ سے ہمکو اُسنے
نہین ڈرائے ہین پس کہا اُس شخص نے جو پیشرو اُن انکہزار سوار کا تھا کہ جانا ہمنے حال صلح اس جنگل کے لوگون کا جب سے ہم بخبر تھے پس
حکم کرینگے مسیح تمھارے اس معاملہ رسد رسانی اور قوت وہی عرب ہین پس آگاہ کر تو مجھکو کہ کس راہ سے عرب گئے ہین اُسنے ہاتھ کے اشارے سے
بتلایا اور کہا کہ اس راہ سے یورب کو گئے ہین پس روانہ ہوا وہ بطریق مع اپنے ساتھیون کے اور نہین متعرض ہوئے وہ چرواہے سے یہانتک کہ
صبح کے قریب پہونچ گئے مسلمانون کے نزدیک اور مسلمانون پر ایک شخص سردار تھے جنکا نام نمادش بن ضمالک الطائی تھا پس جب دیکھا منادش نے

یوقنا کا مکر و فریب کرنا مسلمانون کے ساتھ اور رسد کو روکنا اُنکے راستے سے اور مار ڈالنا اُنکا اور اُنکے ساتھیون کو ۱۲

گروہ رومیون کو اپنی طرف آتے ہوے متوجہ ہوے وہ بجانب مسلمانون کے اور کہا انکے کہ اے اولاد زنان عربیہ کیا طریق بطارقہ روم ہے
ہمارے سامنے آیا ہو پس لو تم جہاد کو اور صبر کرو سختی پر تاکہ پہونچو تم بہشت کو پھر حملہ کیا مسلمانون نے رومیون پر پس رایا انپر شدت ساتھ اپنے گروہ اور
لوگون کے پس شدت کی مسلمانون نے انپر اور بہت سخت لڑائی لڑے اور مارے گئے مناوش بن ضحاک اور غیلان بن السور اور عطیف بن ثابت اور
ربیع بن عاصم اور کہلان بن مرہ اور مطر بن حمید اور یاسر بن خوف اور بشیر بن سراقہ اور شبیب بن الاشلع اور سہال بن العشکر اور نجام بن عقیل
اور مسیب بن نافع اور حنظلہ بن ماجد اور مناوش بن ثبیط اور ربیعہ بن فارع اور مرہ بن ماہر اور نوفل بن عدی اور عطاء بن یاسر اور
عقال بن ماہر اور سالم بن خفاف اور فضل بن ثابت اور اقرع بن فارع اور معبد بن عامر اور ربیعہ قوم طرسے تھے اور منجملہ ایک سو سے تیس آدمی
مارے گئے اور مانگ گئے رومی جانورون اور اونٹون کے جو مسلمانون کے ساتھ تھے اور پھرے مسلمان بجانب شکستہ اٹھانے کے پس اسی وقت
متوجہ ہوا بطریق اپنے ہراہیون کی طرف اور کہا انسے کہ گرا دو تم بوجھون کو اونٹون سے اور مار ڈالو انکو تیرون کی نوکون سے اور لے لو ان
جانورون کو جبکہ رسد ہی اور چلو پہاڑ پر اور پوشیدہ ہو کر ٹھہرو پہاڑ مین عرب کی آنکھون سے ورنہ اسی وقت آوینگے تیر گروہ عرب کے مثل ہونے
پس سختی ڈالینگے تیر تا انکہ جب تاریکی رات کی ہو گی چلینگے ہم قافلہ کو اور بیخبر رہو جاوینگے پس اسی وقت قصد کیا رومیون نے اونٹون کی طرف
اور گرا دیا اس چیز کو جو انکے پشتون پر تھی اور نیزے مارے انکے سینون پر اور لیا ان جانورون کو جبکہ رسد تھی اور پھرے بجانب پہاڑ کے ایک
گھاٹون مین جو پہاڑ پر تھا پس ٹھہرے وہ تمام دن رات کا لیکن اسید کہتے تھے رات کی تا کہ پھر جاوین بجانب قافلہ کے اور مقرر کیا اپنے واسطے گاہبانون کو
کہ نگاہبانی کرتے تھے انکی عرب سے یعقوب بن صباح الطائی نے بیان کیا ہی کہ ہمن مسلمانون کے گروہ مین تھا جبکہ مارے گئے مناوش چچا میرے
اور ہم لوگ تھوڑے تھے اور آپڑے اور سختی مین ڈالا ہمکو گروہ رومیون نے جن کو دیکھا ہمنے انکی کثرت اور شدت لڑائی کو ساتھ قلت اپنی تعداد کے
پھر ہم لوگ اپنے پیچھے کو پھرے مین مسلمانون کے لشکر مین اور گروہ ساتھی ہمارے پیچھے پیچھے پس وے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا کہ
تمھارے پیچھے کیا حال ہی ہمنے کہا کہ ہمارے پیچھے لڑائی متوسط ہی مارے گئے قسم ہی خدا کی مناوش اور مارے گئے انکے ساتھ بہت لوگ شہوار اور طرح
اور زبید سے اور لیا گیا ہمارے ساتھ کا غلہ اور جانور ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کس شخص نے تمھیں سختی ڈالی ہی حالانکہ محاصرہ مین ڈالا ہی
اللہ تعالے نے رومیون کو پس کوئی انمین کا قدرت نکلنے کی نہین رکھتا ہی مسلمانون نے کہا کہ ہم نہین جانتے ہین سوے اسکے کہ دیکھا ہمنے ایک
بڑے لشکر کو کہ آیا وہ ہمارے سامنے اچھے سامان اور لشکر کثیر مستعد پیکار سے کہ نہین جانتے ہم تعداد انکی اور نہین جانتے ہم کہ وہ کہان سے آئے
پس ناگہان در آئے وہ ہمپر اور ہم چلے جاتے تھے پس مارے گئے سردار ہمارے اور مار ڈالا انھون نے ہمارے لوگون کو اور لے لیا انھون نے جو کچھ ہمارے ساتھ
جانورون اور غلہ سے تھا پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال کہا یا خالد بن الولید کو اور کہا ان سے کہ اے ابا سلیمان تمھین سے کام ہوگا
اور تمھین بامان ہوا ایسے کاموں کے واسطے اور مین اعتماد رکھتا ہون اللہ تعالے پر اور تمپر اے امیر مین طلب بہتری کی کرتا ہون اللہ تعالے سے
سر کاہون مین تو تم اپنے ساتھ مسلمانون کے لو جسقدر چاہو اور روانہ ہو تا کہ پہونچو تم سانحہ کی جگہ پر پیچھا کرو تم نشان قدم ان لوگون کا جنھون نے مار ڈالا ہی
ہمارے لوگون کو اور طلب و تلاش کرو تم انکو جہان کہین وہ ہون پس شاید کہ جاوے تو تم ہمارے اور لیلو بدلا مسلمانون کا اور جانو تم اس امر کو کہ مین نے مصالحہ کیا ہی پس
جنگل کے لوگون سے اور مین نہین تو رہتا ہون کسی عہد کا اور نہین کھولتا ہون کسی گرہ کو مگر یہ کہ قوم نے فریب کیا ہو پس باندھا مین بجانب انکے قتل کی راہ کو پس ہمیشہ کرو

اور دعا کرو تم اللہ تعالیٰ سے اُنکے مقابلہ مین روانہ ہو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تم پر پس چلدیے خالد بن الولید بجانب اپنے میمنہ کے اور مسلح ہوے اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور تنہا قصد کیا رو انکی کا پس کہا اُنسے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ کہان جاتے ہو تم اے ابا سلیمان کہا اُنھون نے کہ بلاتا ہون مین اُس کام کی طرف جسکا تمنے حکم کیا ہے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ لے لو تم اپنے ساتھ مسلمانون سے جنکو تم چاہو خالدؓ بن الولید نے کہا کہ مین اکیلا جاؤنگا اور نہین چاہتا ہون مین اپنے ساتھ کسی کو پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ تم کیونکر جاؤگے حالانکہ تمھارے دشمن کی تعداد بہت ہے خالدؓ بن الولید نے کہا کہ وہ کسقدر ہونگے اور اگر ہونگے وہ ایکہزار پس مین اکیلا اُنکا مقابلہ کرونگا ساتھ اعانت اللہ تعالےٰ کے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ بات یہی ہے لیکن لے لو تم اپنے ساتھ کچھ لوگ قوم طے سے جسمین ضرار بن الازور اور ربیعہؓ بن عامر ہون پس ایسا ہی کیا خالدؓ بن الولید نے اور روانہ ہوے وہ مع اپنے ساتھیون کے تا اینکہ پہونچے معرکہ کی جگہون مین پس دیکھا اُنھون نے مردون کو کہ پڑے ہوے ہین اور گرد اُنکے جنگل کے لوگ ہین اور وہ روتے ہین بخوف اپنی جانون اور اولاد کے اور بخیال مطالبہ کرنے اہل عرب کے اُنسے پس جب آئے خالد بن الولید اُنکے پاس شور اور فریاد کی قوم نے اُنکے سامنے اور ڈالا اپنے تئین خالدؓ بن الولید کے سامنے خالد بن الولید نے اپنے مترجم سے جو اُنکے ساتھ تھا کہا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین مترجم نے کہا کہ یہ لوگ کہتے ہین کہ ہم تمھارے ساتھیون کے خون بری ہین اور ہم تمھاری صلح مین ہین پس قسم طلب کی خالدؓ بن الولید نے اُنسے بعلمی قتل مسلمین پر پس قسم کھائی اُنھون نے اُس امر پر خالدؓ بن الولید نے کہا پس وہ کون شخص تھا جو آیا تمھارے ساتھیون پر اُنھون نے کہا کہ ایک طریق ہمراہی یوقنا نے جسکے ساتھ ایکہزار مرد سخت ترین قوم یوقنا سے تھے یہ امر کیا ہے اور یوقنا کے جاسوس تمھارے لشکر مین مقرر ہین پہونچاتے ہین اُسکو خبر تمھاری خالد بن الولید نے کہا کہ وہ کس راہ سے گئے ہین اُنھون نے کہا کہ یہی اونچی راہ اور دیکھا ہمنے اُنکو کہ طلب کرتے تھے پہاڑ کو پس کہا خالدؓ بن الولید نے اپنے ہمراہیون سے کہ قوم نے جانا ہے اِس امر کو کہ ہمارا لشکر ضرور اُنکو تلاش کریگا پس تجاوز کیا ہے اُنھون نے ہماری رہے تا کہ دور آجائے اُنپر رات پس پھر جاوین وہ بجانب اپنے قلعہ کے پھر کہا کہ چلدو تم باگون کو پس ایسا ہی کیا اُنکے ہمراہیون نے اور خالدؓ بن الولید اُنکے آگے تھے اور لے لیا ساتھ ایک دلکو معاہدین سے کہ راہ بتلاتا تھا وہ اور مسلمان اُسکے پیچھے جاتے تھے پس جب آئے راہ پر کہا خالدؓ بن الولید نے اُس مرد معاہد سے کہ آیا ہے اِس راہ کے اور کوئی راہ بھی اُنکے قلعہ مین جانے کی ہے اُسنے کہا نہین پوشیدہ ہو کر ٹھہرو تم پس بتحقیق فتیا ہوگے تم اُنپر پس اُترے خالدؓ بن الولید اور ہمراہی اُنکے جنگل مین اور وہ امید رکھتے اور راہ دیکھتے تھے بطریق کی پس جسوقت گذری تھوڑی رات تو اُسی وقت دریافت کیا مسلمانون نے آواز گھوڑون کی سمون کی نالکی مین اور بطریق آگے تھا اور لشکر اُسکے پیچھے تھا اور وہ چلا جاتا تھا اور دلیر کرتا تھا اور برانگیختہ کرتا تھا اُنکو چلنے مین پس اُسی وقت نکلے خالدؓ بن الولید گھاٹے سے اور ایک بڑی آواز دی مثل شیر کے اور نکلے اُنپر اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمراہ خالد بن الولید کے پس نہین تھی خالد بن الولید کو خونریزی سوے اُنکے بطریق مشیوخ کی اور جانا خالد بن الولید نے کہ وہ یوقنا ہے اور رسانا کیا اُسکا اور مارا اُسپر ایک ایسا وار تلوار کا کہ ڈالدیا اُسکو دو ٹکڑے کرکے اور رکھا مسلمانون نے اُنمین تلوار کو اور ڈھونڈھتے اور تلاش کرتے تھے اُنکو اور وہ بھاگتے تھے پس نہین نجات پائی اُنمین سے کسی نے اور لے لیے جانور اُنکے اور پھرے بجانب ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور وہ نکل کر راہ دیکھتے تھے مسلمانون کے آنے کی پس جب قریب آئے خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے اور تھے اُنکے ساتھ قیدی اور بہت کپڑے اور اسباب مقتولین کا پس کہا لوگون نے تکبیر کہی اُنھون نے اور جواب دیا اُنکو ابو عبیدہؓ

بن الجراح نے اور سب مسلمانون نے ساتھ تکبیر کے اور گئے خالد بن الولید اور انکے ساتھ زیادہ تین سو سے قیدی اور جات سو سے یا
کچھ کم مقولین کے تھے پس عرض کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انپر اسلام کو پس انکار کیا انھون نے اور کہا کہ ہم تمکو اپنے عوض مین مال دینگے پس کہا خالد
بن الولید نے کہ بہتر ہے گردنین انکی مارنا سامنے اہل قلعہ کے کہ ایسا کرنے مین دشمن خدا اور دشمن مسلمانون کو ضعف اور سستی ہوگی پس جب سنا ابو عبیدہ
بن الجراح نے یہ کلام خالد بن الولید کا حکم دیا انھون نے سب قیدیون کی گردنین مارنے کا پس ماری گئین گردنین انکی اور یہ قضا اور سامنے اسکے اس امر کو
دیکھتے تھے پس جب ماری گئین گردنین انکی کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ہم جانتے تھے کہ ہم قوم کو محاصرہ کیے ہین اور آپ
وہ لوگ خلاف اسکے ہین کہ وہ امیدوار رہتے ہین ہماری غفلت کے اور انتظار کرتے ہین ہماری ناآزمودگی کی اور لیتے ہین ہمارے
اونٹون اور جانورون کو اور بہتر یہ ہو کہ ہم حکم کرین اپنے لوگون کو یا سامان اور ہوشیار اور بیدار رہنے کا اور نگہبانی کرو تم مشرکین پر ہر راہ سے کہ
نہ ممکن ہو انکو نکلنا انکے قلعہ سے اور تنگی مین ڈالو انکو جہانتک ہو سکے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ جزاے خیر دے تمکو اللہ تعالی اے ابا سلیمان
تمھارے مشورے مین پس جب ہوا دوسرا دن نماز صبح کی پڑھائی ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کو اور متوجہ ہوے وہ نماز سے اپنے
ہمراہیون کی طرف اور بلایا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور مزار بن الازور اور سعید بن عمرو بن طفیل العدوی اور قیس بن ہبیرہ اور مسیر بن مسروق کو
پس متفرق کر دیا انکو گرد قلعہ کے اور حکم کیا انکو اپنے اور ضیق مین ڈالنے راہبون کا یہ قتا پر پس ایسا ہی کیا انھون نے اور شدت کی انھون نے اسکے اور تنگ کیا انکو
تا اینکہ اگر اڑتی انکی طرف کوئی چڑیا تو شکار کر لیتے اسکو اور اقامت کی قوم مسلمانون نے محاصرہ قلعہ پر پس جب طول ہوا زمانہ انکے گھیر لینے کا راہبون کو
اور سیر ہو رہے ابو عبیدہ بن الجراح بسبب طول مقام کے حکم کیا لوگون کو کوچ کرنے کا اور ارادہ کیا دور پڑنے کا انسے اور قلعہ سے تا اینکہ یاد دین
انسے کسی غفلت کو کہ غنیمت جانین وہ اسکو یا موقع ایسی حبت کرنے کو کہ پہونچین بجانب قلعہ کے پس دور ہو گئے وہ قلعہ سے کئی میل اور وہ چاہتے تھے
کسی کنارہ مغرب کو کہ پہونچین اسکے سبب سے قلعہ تک اور یہ قتا نہین اترتا تھا قلعہ سے اور نہین کھولتا تھا اسکے دروازے کو اور ابو عبیدہ
بن الجراح کو یہ امر بہت ناگوار اور زبون معلوم ہوا اور آئے وہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا انسے کہ اے ابا سلیمان مین گمان کرتا ہون اس امر کا کہ
جاسوس دشمن خدا کے پہونچاتے ہین خبر اسکو اور ڈراتے ہین اسکو ہمسے اور مین تمکو قسم دیتا ہون اے ابا سلیمان اس امر کی کہ کہو تم ہمارے لشکر مین
اور آزمایش کرو تم لوگون کے کام کی پس شاید دراوے تم دشمنان خدا کے جاسوسون پر پس سوار ہوے خالد بن الولید اور حکم کیا لوگون کو گشت
کرنے کا لشکر مین اور وہ بذات خود انکے ساتھ تھے اور حکم کیا انکو اس امر کا کہ قبضہ کر لیوین وہ ہر اس شخص پر جسکو وہ پہچانتے ہون
پس اسی حال مین کہ خالد بن الولید گشت کر رہے تھے کہ دفعتہ دیکھا انھون نے ایک مرد کو عرب سے اور اسکے سامنے ایک قسم کا کمل تھا جسکو وہ
اوڑھا پہنا تھا پس خالد بن الولید اسکو دیکھتے تھے اور انکار کرتے تھے اسکی شناسائی مین پس متوجہ ہوے اسکی طرف اور سلام کیا اسپر اور کہا
اسنے کہ اے برادر عربی تو کس عرب سے ہو اسنے کہا کہ مین ایک مرد ہون بنی اسد سے خالد بن الولید نے کہا کہ تو کس قبیلے سے ہے پس ارادہ کیا تھا اسنے بیان
کرنے کا اپنے کو غیر قبیلہ اپنے سے پس جاری کیا اللہ تعالی نے امر حق کو اسکی زبان پر اور کہا اسنے کہ مین قوم غسان سے ہون پس جب سنا خالد بن الولید نے کلام اسکا
قبضہ کر لیا اسپر اور کہا اسنے کہ اے دشمن خدا تو عرب بتصرف سے ہے اور تو دشمن کا جاسوس ہے اسنے کہا کہ مین نصرانی نہین ہون مین مسلمانون مین پس متعجب ہوے
خالد بن الولید اسکو لیکر بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کہا انسے کہ اے سردار تحقیق متعجب کیا مجھکو اس شخص کے کام نے ہو اسلئے کہ مین نے اسکو

سو آج اس دن سے اور کبھی نہیں دیکھا ہو اور یہ کہتا ہو کہ میں قوم غسان سے ہوں اور بیشک وہ عبادت کنندگان صلیب سے ہیں ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ
ای ابا سلیمان آزمایش کرو تم اس شخص کی خالدؓ بن الولید نے کہا کہ میں کیونکر اسکی آزمایش کروں ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ آزمایش کرو اسکی
ساتھ قرآن اور نماز کے پس اگر جواب صحیح دیوے تو سچا ہو ورنہ عرب متنصرہ سے ہو خالدؓ بن الولید نے اس سے کہا کہ ای برادر عربی اٹھ کھڑا ہو اور
دو رکعت نماز کی پڑھ اور تمہیں قرآن شریف کو بآواز بلند پس جانا اس شخص نے کہ کیونکر اور کیا پڑھے پس کہا خالد بن الولید نے اس سے کہ تو
قسم ہو خدا کی جاسوس ہے ہمیں پوچھا اسکے حال کو پس اقرار کیا اور کہا اسنے کہ میں جاسوس ہوں تمہیں پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ تو اکیلا ہو اسنے
کہا نہیں بلکہ ہم تین شخص ہیں کہ میں ایک انہیں کا ہوں اور دو شخص بھر گئے ہیں بجانب قلعہ کے تاکہ تمہاری خبر پہونچا دیں وہ یوقنا کو اور میں
ٹھہر گیا تھا واسطے دیکھنے اس امر کے جو ان دونوں کے پیچھے تم میں واقع ہوا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ آگاہ کر تو
مجھکو کہ دو کا معاف کر دیا جانے یا اسلام قبول کرنے سے کونسا کام مجھکو دوست تر ہے کہ سوائے اسکے تیسرا کام تیرے واسطے نہیں ہے غسانی نے کہا کہ
میں مسلمان ہوتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں اس امر کی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس رجوع کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے بجانب حلب کے اور برابر
چار یا پانچ مہینے گھیرے رہے وہ قلعہ کو اس حال سے کہ نہیں گذرتا تھا انپر کوئی دن مگر یہ کہ گرفتار ہوتے تھے مسلمان رنج اور شدت میں اور دیر کی
ابو عبیدہؓ بن الجراح نے خطہ لکھنے میں امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پس لکھا حضرت عمرؓ نے ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے
اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر الی عاملہ بالشام ابی عبیدۃ سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو و اصلی علی نبیہ صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم یا ابا عبیدہؓ لو علمت ما یصیبنی بالطاعۃ کتابک عنی و انقطاع خبرک بکرۃ متعلقی و ضنی جدی علی اخوانی المسلمین و جالی لیل و لا نہار الا و قلبی
عندکم و معکم فاقام بایتکم خیولا رسول فان عقلی طائر و فکری و کانک لا تکتب الی بالفتح و الغنیمۃ و اعلم یا ابا عبیدۃ و نحن نبایعکم فانی داع لکم قلق
علیکم قلق المراۃ الجنتہ علی ولدہا فاذا قرات کتابی ہذا فکن للاسلام و المسلمین عضداً و السلام علیک و علی من معک من المسلمین و رحمۃ اللہ
و برکاتہ اور روانہ کیا خط کو بجانب ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پس جب پہونچا خط انکے پاس پڑھا اسکو آہستہ پھر پڑھکر سنایا مسلمانوں کو
بلند آواز سے پھر کہا کہ ای گروہ مسلمانوں کے ہر گاہ امیر المومنینؓ تمہارے واسطے دعا کرتے ہیں اور تمہارے کاموں سے راضی ہیں پس تحقیق التماس
اور بزرگ مدد کریگا تمہاری تمہارے دشمنوں پر پھر لکھا جواب خط کا اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب
من عاملہ بالشام ابی عبیدۃ سلام علیک فانی احمد اللہ الذی الا الہ الا ہو و اصلی علی نبیہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا
و اعلم یا امیر المومنین ان اللہ عز و جل و لہ الحمد قد فتح علی ایدینا قنسرین و قد شنینا الغارۃ علی العواصم و قد فتح العدد مدینۃ حلب صلحا و قد
عفی عن فی فلکتہا و ہم خلق کثیر مع بطارقتہم یوقنا و قد کاد نامرادا و قتل منا رجالا رزقہم اللہ الشہادۃ علی یدہ پھر لکھا نام مقتولین کا
اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے و اللہ من ورائہ بالمرصاد و قد ارت الرحیل عن محاصرۃ الی البلاد التی بابین
الظاکیۃ و حلب و انا منتظر جوابک و السلام علیک و علی من معک من المسلمین رحمۃ اللہ و برکاتہ اور لپیٹا خط اور مہر کی اوپر اور بھیجا اسکو دو
شخصوں کے ساتھ اپنے ساتھیوں سے ایک انہیں سے عبد اللہ بن قرط الیمانی اور دوسرے جعید بن حیران العسکری تھے پس
روانہ ہوئے وہ دونوں درانحالیکہ جلد چلتے تھے دن اور رات کو اور لی انہوں نے راہ عتیقہ کی اور کوشش کی انہوں نے

پیچھے گھاٹ میں ہمارے تحقیق میں نے ارادہ کیا ہو کوچ کرنے کا انکے محاصرہ سے بجانب ان شہروں کے جو درمیان انطاکیہ اور حلب کے ہیں اور میں منتظر تمہارے جواب کا ہوں اور سلامتی ہو تجھ پر اور تمہارے
ساتھیوں پر اور رحمت اللہ کی ۱۲

چلنے مین یہانتک کہ قطع کیا انھون نے ارض حوران کو صکا صکہ تک اور یہ مقامات قلعہ عرب کے تھے نزدیک بتا کے پس جب پہونچے وہ دونون وہان سامنے آیا انکے ایک سوار گھوڑے پر اور وہ زرہ پہنے تھا اور خود اسکا چمکتا تھا آفتاب کی روشنی مین لٹکائے ہوئے تھا رکاب مین اپنے نیزے کو گویا وہ نکلا تھا اپنے دشمن کے مقابلہ مین یا جاتا تھا کسی لڑائی پر پس جب دیکھا اسنے ان دونون کو قصد کیا انکی طرف کا پس کہا عبداللہ بن قرظ نے جعد بن جبیران سے کہ سختی ہو تمھارے دشمن پر آیا نہین دیکھتے ہو تم اس سوار کو کہ سامنا کیا ہے اسنے ہمارا ایسی جگہ اور ایسے حال مین جعدہ بن جبیران نے کہا کہ شہسواران عرب اور انکے لوگون کو ڈرانا چاہیے اور نہین ہے اس شہر مین کوئی ایسا شخص جو صاحب خیمہ اور خرگاہ ہو مگر یہ کہ وہ ہمارے ساتھ ہے شریعت محمد بن عبداللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس جب قریب ہوا وہ سوار ان دونون سے سلام کیا اسنے انپر اور کہا کہ تم دونون کون شخص ہو اور کہان سے آتے ہو اور کہان جاتے ہو اُن دونون نے کہا کہ ہم بھیجے ہوئے سردار ابو عبیدہ بن الجراح کے ہین بجانب امیرالمومنین عمر بن الخطاب کے پس تم کون شخص ہو سوار نے کہا کہ مین ہلال بن زید الطائی ہون پس کہا دونون نے کہ کیا سبب ہے جو ہم تمیر سازوسامان لڑائی کا دیکھتے ہین ہلال نے کہا کہ مین جاتا ہون ساتھ ایک گروہ اپنی قوم اور ایک جماعت اپنے ہمراہیون کے بجانب شام کے واسطے جہاد کے بسبب آنے خط امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمارے نام پر پس جب دیکھا مین نے تم دونون کو جنگل کے بیچ سے آیا مین تمھاری طرف کو تاکہ دریافت کرون مین کہ تم کون ہو اور تمھارا ارادہ کیا ہے اور میرے ساتھی میرے پیچھے آتے ہین پھر سلام کیا اور روان کیا اُن دونون نے اپنے اونٹون کو اور روانہ ہوئے اور اسی وقت دکھائی دیے گروہ اونٹ آئے ہوئے اور چلے ہلال بن زید اور جا ملے اپنے ساتھیون مین اور آگاہ کیا انکو حال دونون صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس خوش ہوئی قوم اس حال سے اور روانہ ہوئے بارادہ شام کے اور عبداللہ بن قرط اور جعدہ بن جبیران پہونچے مدینہ طیبہ مین اور داخل ہوئے مسجد شریف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور سلام کیا حضرت عمر اور مسلمانون پر اور دیا خط حضرت عمر کو پس جب پڑھا انھون نے خط کو خوش ہوئے اور بلند کیا دونون ہاتھون کو طرف آسمان کے اور اللھم اکفف المسلمین شرہ وشر کل ذی شر پھر حکم کیا منادی کو کہ پکار دیوے لوگون مین الصلوٰۃ جامعۃ پس جب یکجا ہوئے لوگ پڑھ کر سنایا انکو حضرت عمر نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا پس نہین پڑھ چکے تھے خط کو تا انکہ آئے انکے پاس کچھ لوگ حضرموت اور کچھ لوگ یمن کے رہان اور سبا اور مارب سے اور انخالیکہ درخواست کرتے تھے وہ حضرت عمر سے اپنے روانہ کرنے کی بجانب شام کے حضرت عمر نے پوچھا کہ تم کتنے آدمی ہو برکت دیوے اللہ تعالیٰ تم مین انھون نے کہا کہ ہم سب قریب چار سو سوار کے ہین اور تین سو اونٹنیان ہین کہ انپر دو دو آدمی سوار ہین اور کچھ لوگ ہمارے ساتھ پیدل ہین جنکے پاس سواری نہین ہے پس اگر منگا دیوے امیرالمومنین سواریون کو تو سوار کر لیوین ہم اپنے لوگون کو تاکہ پہونچ جاوین ہم اپنے دشمنون تک پس کہا اسنے حضرت عمر نے کہ وہ کتنے لوگ ہین انھون نے کہا کہ ایک سو چالیس ہین حضرت عمر نے پوچھا کہ عرب ہین یا غلام انھون نے کہا کہ عرب ہین اور غلام بھی ہین جنکے مالکون نے اجازت دی ہے انکو جہاد اور روانگی مین بجانب دشمن کے پس اسی وقت بلایا حضرت عمر نے عبداللہ اپنے بیٹے کو اور کہا اسنے کہ جاؤ مال صدقات کی طرف پس لاؤ تم قوم کے واسطے ستر سواریان تاکہ ایک کے پیچھے

ایک سوار ہووین اُنپر اور لادیوین اپنا سامان توشہ اور کھانے کا اُنکی پشتون پر پس جلدی کی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اور لائے اُنکو اور
اور سپرد کیا اُن لوگون کو اور کہا اُنسے کہ لوٹو راہ کو رحمت کرے اللہ تعالے تمپر بجانب اپنے بھائیون کے اور جلدی کرو تم بطرف لڑائی اپنے دشمن کے
پھر لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط بنام ابو عبیدہ رضی بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فقد ورد علی کتابک مع رسلک فسرنی
ما سمعت من الفتح والنصر علی اعدائکم ومن قتله الله من الشهداء وانا ما ذکرت من الضر فانک الی اصلاد الی ما بین حلب والقنسرین فکاد القلعة تؤخذ
فیها فانها ایرانی اترک رجلا قد اخذت دیاره وملکت ارضه ثم ترحل عنه فیتبع المخبر الخبر جمیع النواحی فیکثر لم تقدر علیه ولا وصلت الیه فیضعف
ذکرک ویعلو ذکره بالطمع ویطمع فیک من کم یطمع ویجری علیک اجناد الروم وجمیع من فی الشام فاصبر هم وعاسرهم وسر حی الیک جیوشا کثیرة
یکفیانی امرک فانا یک ان تبرح حتی یحکم الله وهو خیر الحاکمین فلما ایصل الخیل فی السهل والسعة واقفها فی المضائق والجبال وبین المعرات
الی حدود الفرات ومن جهاتک سهم فاقبل صلحه ومن سالمک سالمه والسلام علیکم علیک وعلی جمیع المسلمین وقد نفذت کتابی هذا واهل الشام والیمن
حتی وهب لقتاله الله تعالے ورغبه فی الجهاد فی سبیل الله منهم عرب ومرالی وفرسا ورجالة والمدد یاتیک متواترا ان شاء الله تعالی
پھر لپیٹا خط اور مہر کی اُسپر اور دیا عبداللہ بن قرط کو اور اُنکے ساتھ جعدہ بن حیران تھے اور قوم مسلمان کوشش کرتے تھے
اپنے چلنے مین اور سواے اسکے پوچھتے تھے وہ لوگ عبداللہ بن قرط اور اُنکے ساتھی سے حال بلاد شام اور فتح ہونے شہرون اور لڑائی
رومیون کا تا اینکہ پوچھا اُنھون نے حال قیام گاہ مسلمانون کا اور یہ کہ لشکر اُنکا کہان ہی پس کہا اُنسے عبداللہ بن قرط نے کہ سب مسلمان
مع سردار اُنکے قلعہ حلب کو گھیرے ہوے ہین اور اُسمین ایک شخص مغزین روم سے ہی اور اُسکے ساتھ گبران حمراہی اُسکے ہین
کہ پناہ لی ہی اُسنے اپنے اصل قلعہ مین مسلمانون نے کہا کہ ابن قرط کیا سبب ہی کہ وہ مسلمانون کے ساتھ مصالحہ نہین کرتے ہین جیسا کہ
اُنکے اور ساتھیون نے مصالحہ کیا ہی پس کہا عبداللہ بن قرط نے اُنسے کہ اگر گروہ عرب کے ہمنے نہین دیکھا ہی بعد لڑائی یرموک کے
کسی مرد کو بڑا بہادر اس شخص سے پس بتحقیق مار ڈالا اُسنے لوگون کو اور زمین پر گرا دیا دلیرون کو اور وہ آپڑتا ہی مسلمانون کے
اطراف لشکر پر وقت غفلت مسلمانون کے پس مار ڈالتا ہی اُنکے لوگون کو اور لوٹ لیتا ہی اُنکے اسباب کو اور پھر جاتا ہی اپنے قلعہ
کی طرف اور وہ کبھی اندھیری رات مین بطلب تلاش رسد لانے والون کے جاتا ہی پس جا پڑتا ہی اُنپر اور گرفتار کر لیتا ہی اُنکو اور
لے لیتا ہی سب جانور اور رسد اور توشہ اُنکا پھر پلٹ جاتا ہی اپنے قلعہ کو اور ہم لوگ نہین آگاہ ہوتے ہین اُسکے آنے جانے سے اور
سبب اُسکا یہ ہی کہ مسلمان اُسکے قلعہ کا محاصرہ کیے ہین اور اُس سے ڈرتے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ منجملہ اُن لوگون کے
جو سُنتے تھے کلام عبداللہ بن قرط کا اور سمجھتے تھے گفتگو اُنکی ایک شخص غلامان بنی طریف ملوک کندہ سے تھا جنکا نام واسع تھا اور
کنیت اُنکی ابو الہول تھی اور وہ مشہور اپنے نام اور کنیت سے تھے اور تھے وہ بہت سیاہ رنگ پست گردن گویا شتر موٹے
درخت کے تھے اور جسوقت سوار ہوتے تھے اونچے گھوڑے پر خط کھینچتے تھے اپنے پیرون سے زمین پر اور وہ
بڑے شہسوار اور شجاع تھے کہ مشہور ہو گیا تھا ذکر اُنکا اور بڑھ گیا تھا اور بلند ہو گیا تھا کام اور مرتبہ اُنکا بلا کندہ اور
حضرموت اور حمیل مہرہ اور ارض شجر مین اور ڈر گیا تھا اُنھون نے جنگل والون کو اور لوٹ لیا تھا مال آباد گاؤن کا اور

باانہمہ نہین پاتے تھے انکو ذلیل گھوڑے اور اہل عرب جسوقت انکا ذکر اپنی مجلسون مین کرتے تھے تو تعجب کرتے تھے انکے دبدبہ اور شجاعت سے پس جب سنا اس ابوالہول نے ذکر یوقنا اور اسکے کامون کا مسلمانون کے ساتھ قریب تھا کہ پارہ پارہ ہوجاوین وہ غصہ اور خشم سے اور کہا انھون نے عبداللہ بن قرطہ سے کہ خوش ہو اے برادر عربی پس قسم ہے خدا کی کہ ہر آئینہ ایسی کوشش کرونگا مین کہ خوار اور ذلیل کرینگا اللہ تعالی اسکو میرے ہاتھون پر پس جب سنا عبداللہ بن قرطہ نے کلام ابوالہول کا دیکھا انکی طرف گوشہ چشم سے براہ غصہ اور تکبر کے اور کہا کہ اے بیٹے عورت سیاہ رنگ کے ہر آئینہ خواہش کی ہے تمھارے نفس نے ایسی امید کی کہ نہ پہونچوگے تم اسکو اور ایسی چیز کی نہ پاؤگے اسکو افسوس ہے تمپر آیا نہین سنا ہے تمنے کہ شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین سب کے سب اسکو گھیرے ہین اور اسکے ساتھیون سے لڑتے ہین وہ بانہمہ کوئی کچھ اسکا نہین کرسکتا ہے بتحقیق کر اور فریب کیا ہے اسنے لوگون سے اور غالب ہوگیا ہے زبردستون پر پس جب سنا اس ابوالہول نے یہ کلام عبداللہ بن قرطہ کا خشمناک ہوئے وہ اور کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ اگر نہوتی وہ چیز جو لازم ہے مجھپر تمھارے واسطے اخوت اسلام سے تو ہر آئینہ ابتدا کرتا مین تمھین سے پیشتر اسکے پس احتیاط کرو تم لوگون کے حقیر جاننے سے پس اگر تم دوست رکھتے ہو میرے پہچاننے کو پس پوچھو تم میرے حال کو ان لوگون سے جو موجود ہین میرے گھر والون سے اور اس چیز کو جو گذر گئی ہے میرے کامون سے جنکے بیان کرنے سے حیران ہوتی ہین عقلین اور دنگ ہوتے ہین سننے کنندے لشکرون کے اور اسنے توڑ دی ہین اور کتنی جماعت کو متفرق کردیا ہے مینے اور کتنے گروہون کو ہلاک کردیا ہے مینے اور کتنی جگہ تاخت و تاراج کی ہے مینے اور ڈرانے والی جگہون مین رہا ہون مین اور بہت لوگون کو مار ڈالا ہے مینے اور بہت مالون کو لوٹ لیا ہے مینے اور بہت جنگلون کو قطع کیا ہے مینے اور کسی نے مجھسے عوض نہین پایا اور نہین بھاگا کسی نے میرے نشان قدم کا اور نہین ستم کیا مجھپر کسی ہمسایہ نے اور نہین لاحق ہوئی مجھکو کوئی ننگ و عار اللہ کی عنایت سے کسی حملہ کرنے والے بہادر کی پھر چھوڑا عبداللہ بن قرطہ نے ابوالہول کو حالت خشم اور غصہ مین اور روانہ ہوئے وہ آگے لوگون کے اور بعض قوم عرب نے عبداللہ بن قرطہ سے کہا کہ اے برادر عربی نرم کرو تم اپنے نفس کو بسواسطے کہ تم قسم ہے خدا کی ایسے مرد سے کلام کرنے والے ہو کہ دور اس سے نزدیک اور امر سخت اسپر آسان ہوجاتا ہے اور بتحقیق وہ شخص مضبوط ہے کہ نہین ڈراتے ہین اسکو لوگ اور نہین خوفناک کرتے ہین اسکو دلیر اگر وہ لڑائی مین ہوتا ہے ابتدائے لڑائی کو پہونچتا ہے جس جگہ کو طلب کرتا ہے اور نہین چھوڑتا ہے اسکو جو بھاگتا ہے پس کہا عبداللہ بن قرطہ نے کہ تم لوگون نے بہت طول دیا ہے تعریف اور وصف کو اور مین امید رکھتا ہون اس امر کی کہ کرے اللہ تعالی اپنے نزدیک بہتری کو اور کشود کار واسطے مسلمانون کے پھر کوشش کی قوم نے چلنے مین تا اینکہ آئے وہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور وہ اترے تھے اہل قلعہ پر گھیرے ہوئے تھے یوقنا کو اور گھیر لیا تھا مسلمانون نے قلعہ کو ہر طرف سے پس جب قریب پہونچے سب قوم مسلمان آراستہ ہوگئے وہ اور نکال لیا انھون نے اپنی تلوارون کو اور ظاہر کیا اپنے ہتھیارون کو اور بلند کیا اپنے نشانون کو اور تکبیر کہی سبھون نے اور درود بھیجا اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور جواب دیا لشکر نے ساتھ کلمہ اور تکبیر کے ہر طرف اور ہر جگہ سے اور استقبال کیا انکا ابوعبیدہ بن الجراح نے اور سلام کیا انپر اور سلام کیا انھون نے ابوعبیدہ بن الجراح پر اور اترے ہر قوم اپنے پڑاؤن اور گروہ مین اور یوقنا کا حال یہ تھا کہ باانہمہ وہ خبر کو بھیجتا تھا مسلمانون کی طرف اپنے لوگون کو اور ڈالتا تھا انپر لڑائی کو اور سیتا تھا کہ نہین اتا تھا وہ مسلمانون سے دن کو اور نہین نکلتا تھا

اپنے قلعہ سے نکلتا اور اکثر نکلتا اسکا حالت غفلت مسلمانون مین واقع ہوتا تھا پس جب دیکھا آنے والے مسلمانون نے اس رات مین تو دیکھا
انھون نے قوم طوا وہنس اور ہنبان اور کندہ اور حضرموت کو شدت نگہبانی اور آواز تکبیر اور پوری احتیاط مین اور متوجہ ہوے واس بنی طرف کی
طرف خیمے پاس وہ اترے تھے اور کہا انسے کہ تم قسم ہو خدا کی بالضرور محاصرہ کرنے والے سے ہو انھون نے کہا کہ یہ مرکیونکر ہو واس نے کہا کہ
دشمن تمھارا قلعہ کی چوٹی پر ہو اور تم زمین کشادہ اور فراخ مین ہو اطمینان سے کہ نہ دشمن ہو جو ڈاوے تمکو اور نہ لشکر مقابلے سامنے
جو خوفناک کرے تمکو پس یہ خوف تمھارا کس وجہ سے ہو اور یہ کیا تمھاری بے آرامی ہو انھون نے کہا کہ اے ابو الھول مالک اس قلعہ کا کبر سنی سے
بدفال ہو کہ امیدوار رہتا ہو ہماری غفلت اور ناآزمودگی کا اور آپڑتا ہو ہمارے کناروں پر پس مارڈالتا ہو وہ ہمارے لوگون کو اور
آتا ہو ہماری امن کی جگہون مین پس اس حالت مین کہ واس بات پر حیرت کرتے تھے اپنی قوم سے کہ اسی وقت ایک شور واقع ہوا
اور اس لشکر مسلمانون مین پس اٹھ کھڑے ہوے واس رات کہ نکال لیا تھا انھون نے اپنی تلوار کو اور کاندھے پر ڈال لیا اپنی سپر کو اور
طلب کیا اس جانب کو جس طرف آواز سنی تھی تا اینکہ پہونچے وہان پس پایا وقتا کہ جمعیت پانسو سوار دلیر اور گرامی کے اور پایا تھا اسنے
غفلت کو مسلمانون سے پس جب دیکھا واس نے رومیون کو جا پڑے انکے دلیرون کے بیچ مین اور وہ شعار رجز کے پڑھتے تھے اور مارتے تھے انکے انھون
اپنی تلوار کو اور انکے ساتھ ایک گروہ بہادران اور شہسواران بنی طریف سے تھا پس جب دیکھا یوقنا نے اس چیز کو جو اتری اسپر
فورا بھاگا وہ اپنے پیچھے کو اور دو سو آدمی اسکے لوگون سے مارے گئے اور وہ اس حملہ کرتے تھے اوپر اور پیچھا کیا انکا اصل قلعہ تک اور قوم کندہ
انکے پیچھے تھی پس پکارا انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم ہو میری طرف سے تمپر کہ نہ پیچھا کرے انکا کوئی مین سے کوئی تاریکی رات مین پس کہا
لوگون نے کہ اے ابو الھول سو ہم قسم دیتے ہین تمپر اور ہمپر پھرنے کی پس پھرو تم رحمت کرے اللہ تعالے تمپر پس پھرے واس اپنے قیامگاہ کی طرف
اور پھری قوم اپنے اسباب اور قیامگاہون کی جانب اور قوم کندہ مبتلا آزمایش نیک ہوئی تھی اور لوگ خوش ہوے
رومیون کی بلا کی اور مارے جانے انکی جماعت کثیر سے پس جب صبح کی انھون نے کیا ہوے واسطے نماز کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پس جب ہو چکی نماز متفرق ہوے لوگ اور نہین باقی رہے ابو عبیدہ بن الجراح کے سامنے مگر چند مسلمان اور
رئیس انکے پس ذکر کرتے تھے آپس مین رات کے سانحہ کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالے سردار کو تحقیق دیکھا
مین نے رات کے وقت قوم کندہ کو کہ مبتلا ے آزمایش نیک ہوے تھے اور پیشی اور ثابت قدمی کی تھی انکے دلیر لوگون سے اور
دور کیا انھون نے ہمسے دشمن کی بدی کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچ کہتے ہو تم قسم ہو خدا کی اے ابا سلیمان تحقیق یاری
اور مدد دی لوگون کو قوم کندہ نے اپنی ثابت قدمی اور جرأت سے اور مین نے سنا تھا انکو کہ کہتے تھے وہ لوگ کہ اچھی اور نیک
کوشش کی واس ابو الھول نے اور نہین دیکھا مین نے اس مرد کو جسکی طرف وہ اشارہ کرتے تھے پس اٹھ کھڑے ہوے ایک شخص سادات قوم
کندہ سے سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے جسکا نام سراقہ بن مرداس بن مرثد الکندی تھا پس کہا انھون نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالے سردار کو
واس ابو الھول غلام بنی طریف کے ہین وہ ساتھ اس گروہ کے جو کل ہمارے لشکر مین آیا ہو اور وہ اس ایسے شخص ہین کہ عاجز کرتے ہین لوگون کو
اور ڈراتے ہین دلیرون کو اور رسوا کرتے ہین بہادرون کو اور ذلیل کرتے ہین اپنے حریفون کو نہین ڈراتی ہو انکو جماعت اور نہین

وسوار گذرتا ہے اُنپر تاخت و تاراج کرنا ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہا کہ آیا سنا تمنے کلام سراقہ بن مرداس کا اُنکے غلام اُسکے
باب مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ نیک حال رکھے اللہ سردار کو تحقیق مین نے سنا ہے ذکر اُنکا اور آگاہ کیا گیا ہون مین
اُنکی شجاعت سے اور آگاہ کیا ہے مجھکو ایک مرد نے خبکا نام عمرو بن عنبر الہری ہے اس امر سے کہ وہ اُس نے تاخت کی تھی اُنپر تنہا اور وہ کنارے دریا کے
اور وہ اُس نے ایسا کام اور قریب کیا تھا قوم مہرہ پر کہ بیشتر مین لٹائے تھے وہ اُنکو اُس کرسے تا اینکہ تنہا لے لیا تھا تمام حملہ کو اور جو کچھ اُنمین تھا
اور حملہ مین ستر آدمی قوم مہرہ سے تھے اور وہ اُس مرد پر طلب کرتے تھے واسطے اپنے عوض لینے کے جو قوم پر تھا اور قوم ڈرتی تھی اُنسے اور اُنکی
برائیون اور سختی سے اور وہ چلے گئے تھے مع اپنے مال اور اولاد اور جانورون کے بجانب شہرون اور کنارون دریا کے بخوف اُنکے کرنے کے اور وہ اُس
پوچھتے تھے اُنکے حال اور اخبار کو پس جب صحیح اور درست معلوم ہوا اُنکو اُترنا قوم کا کنارے دریا پر پکارا اُس نے اپنی قوم کو واسطے تاخت کرنے کے
قوم مہرہ پر پس گرانی کی قوم نے اُنپر اور نکلا اُنمین سے کوئی شخص واسکے ساتھ اور حال یہ تھا کہ وہ اُس آگاہ تھے شہرون کی زمین ہموار اور پہاڑون
اور جنگل اور دریاؤن سے پس جب مایوس ہوے واسکے اپنی قوم سے آئے وہ اپنے خیمہ کی طرف اور اُٹھا لیا اپنے پیشتوارہ کو اپنے شانہ پر پس جب دیکھا
قوم کے لوگون نے غلامون وغیرہ سے واسکی اس حیثیت سے کہ نکلے ہین اپنے خیمہ سے اور پیشتوارہ اُنکے سر پر ہے آئے کچھ لوگ قوم کے اُنکے پاس اور
کہا اُنسے کہان تک جاؤگے اے ابو الہول اور یہ کیا چیز ہے جسکو ہم تمھارے ساتھ دیکھتے ہین پس کہا ابا الہول نے اُنسے کہ مین ارادہ رکھتا ہون
تاخت کا بنی شعرا پر اور لینے عوض کا اور دور کرونگا مین اپنے سے عار و ننگ کو پس کہا اُنسے گروہ کے بڈھے لوگون نے کہ نہین دیکھا ہے ہمنے
زیادہ تر تعجب مین ڈالنے والی تمھاری رائے سے اور تم جانتے ہو اس امر کو کہ بنی شعرا ستر مرد ہین پس وہ شخص کہ ارادہ کرے تاخت کا اُنپر ہووے
وہ اپنے ساتھ کچھ لشکرون کو نہین سنا ہے ہمنے اس امر کو مگر تمنے اسوقت اور ہم جانتے ہین کہ تم جوذار کے پاس جاتے ہو اور جوذار لوندی تھی
حسامل کے حضار مہ سے اور حضر موت کے ایک گانون مین رہتی تھی جسکا نام سفلہ تھا اور وہ اُسکو دست رکھتے تھے اور جو کچھ پاتے تھے مال
اور اونٹ اور گھوڑے وغیرہ سے اُسکو دیتے تھے کہ نہین بڑھ جاتے تھے اُس مال کثیر کو اور اُسکے واسطے تھوڑے پر راضی نہین ہوتے تھے
اور نہ سیر ہوتے تھے اُسکو ہبت دینے سے پس گمان کیا قوم نے کہ وہ جوذار کے پاس جاتے ہین پس کہا اُنسے وہ نے کہ قسم ہے خدا کی جو تم گمان
کرتے ہو اور وہ جھوٹھ ہے اور قریب تر جانوگے تم کہ مین نہین کہتا ہون مگر امر حق کو اور قریب تر واقف ہو جاؤگے تم اس معاملہ سے
پس پھری قوم اور چھوڑا تنہا اُنکو اور روانہ ہوے وہ یہانتک کہ آئے جراگاہ قوم پر پس لی ایک اونٹنی اُنکے اونٹون سے اور
کوچ کیا اُسپر اور رکھ لیا اپنی تلوار اور ڈھال کو اپنے سامنے اور لپیٹ کر رکھ لیا اپنے نیچے پیشتوارہ کو پالان اونٹنی پر اور چلے وہ ایکدن
اور رات تا اینکہ جسوقت ہوئی پچھلی رات پھیرا سواری کو بجانب بعض جنگل کے اور اُترے وہان سے اور باندھا اسباب کو اور باندھدی
اُسکی باگ اُنمین پھر چھوڑ دیا اُسکو اور وہ بندھی ہوئی چرتی تھی پھر چھپگیا وہ درمیان پتھرون کے اور تھے قریب قوم سے اور وہ
ڈرتے تھے اس امر کو کہ دوڑے اُنپر کوئی شخص پس جب گذر گیا اُنپر دن اُٹھا اور آئی رات آگے وہ اپنی اونٹنی کے پاس پس
بٹھایا اُسکو اور رکھا اُسپر پالان وغیرہ کو اور سوار ہوے اور چلے تا اینکہ جسوقت گذری کچھ تھوڑی رات دیکھا قوم کی
آگ روشن کو پس پھیرا اپنی اونٹنی کو یہانتک کہ بلند ہوئی اونچی زمین پر جو بلند تھی قوم پر اور اُس زمین مین درخت طلح

اور کنارے کے تھے پس بٹھایا اپنی اونٹنی کو اور مضبوط باندھ دیا اُن درختوں میں تاکہ نہ چرے وہ پس نہیں قوم آواز اُسکے چرنے اور
کف نکالنے کی جب باندھ دیا اُسکو گئے وہ بجانب اپنے پیشتوارہ کے پس کھولا اُسکو اور نکالا اُنمیں سے ازار دن کو اور بے لیا درختوں کی شاخوں کو
اور لیتے تھے ہر لکڑی کو بقدر اپنے قد کے اور لاتے تھے لکڑی کو پس کھڑی کرتے تھے اُسکو اور مضبوط کرتے تھے اُسکو ساتھ پتھروں کے پھر ڈالتے تھے پھر
ازار کو اور ایسا ہی کرتے تھے تا اینکہ کھڑی کیں جا پس لکڑیاں اور کی اُنکی ایک صف سامنے گھروں کے دروازوں اور خیموں کے پھر لگایا اُنھوں نے اپنی
تلوار اور ڈھال کو اور پہن لیا ایک ازار سرخ ارجوان کو پھر اُترے وہ بلندی سے جسمیں متفرق کر دیا تھا کثیرون کو لکڑیون پر اور قصد کیا
گروہ کا اور گھیرے کر لئے اُنکے خیموں کے اور فکر کی اُنکے کام میں کہ کیونکر مکر اور حیلہ کریں اور رات بہت گئی تھی پھر دیر کی اور مہلت دی اُنکو آفتاب کے
نکلنے تک پھر روانہ ہوئے بجانب ساحل کے اور تلوار اُنکی برہنہ اور سپر اُنکے ہاتھ میں تھی پس جب نزدیک ہوئے اُنسے آواز دی اُنکو کہ نزدیک ہو
ہلاکی تمھاری میں ابوالہول ہوں پس بتحقیق صبح کی تمنے ساتھ سختی کے اور ہے گئے تم خشکی اور دریا کی طرف سے پھر پکارتے تھے اُسی طرف سے
اے آل کندہ پس جب پڑی آواز اُنکی قوم کے کانون میں بھول گئے اپنے تئیں مرد اُنکے اور چلا اُٹھیں عورتیں اُنکی اور نکل بھاگی قوم اُنکے
سامنے سے ہو کر گھروں سے بجانب پہاڑ کے اور دس اُنکے پیچھے تھے پس جب تنہا دیکھا قوم نے اُنکو شجاعت دلائی بعض نے بعض کو اور پھرے
اُنکی طرف درانحالیکہ وہ لڑتے تھے دس سے اور امید کی تھی اُنمیں بسبب اسکے کہ دس کو تنہا دیکھا تھا اور اُنکے پیچھے اور کسی کو نہیں دیکھا پس دریے طلب اُنکے
ہوئے پس دس حملہ کرتے تھے اُنپر اور پیچھے پھرتے تھے اُنسے اور مار ڈالتے تھے ایک مرد کو بعد ایک مرد کے پس جب دیکھا قوم نے اُنکی شدت اور جوانمردی
اور سختی کو چاہا اُنھوں نے کہ سبقت کر جاویں وہ دس پر بجانب بلند زمین کے تاکہ دراویں اُنپر اُنکے پیچھے سے پس جب دیکھا دس نے اُنکی طرف کہ نزدیک
ہوئے ہیں وہ اُن لکڑیون سے جنپر شلواریں اور کپڑے تھے دیکھے اس امر کو کہ دیکھیگی قوم اُنکی طرف پس امید کرینگے اُنمیں اور وقف ہو جاوینگے
دس کے مکر اور فریب پر پس پھرے ساتھ کوشش کے اُنکے سامنے تاکہ سبقت لیجاویں اُنپر پس کوشش کی تا اینکہ سبقت لیگئے اور ہو گئے آگے اُنکے
پھر آئے وہ لکڑیون کی طرف درانحالیکہ کلام کرتے تھے اُنسے گویا کہ وہ کلام کرتے تھے لوگون سے اور وہ کہتے تھے اے آل طریف اے آل کندہ
آگئی ہے تمپر قوم قصد کیا ہے تمھارا لوگون نے پس حملہ کرو تم اُنپر پس پھرا یا قوم نے اپنی نگاہون کو وقت آواز دینے دس کے اور نیچی زمین
کی طرف پس دیکھا ان لکڑیون کو جنپر کپڑے تھے اور نہیں شک کی اُنھوں نے اس امر میں کہ وہ مرد ہیں پس شکست اُٹھائی اُنھوں نے درانحالیکہ
پھرنے والے تھے بجانب دریا کے پس پکارتے تھے دس کہ اے قوم قسم دیتا ہوں میں ہر مرد پر تمسے اس امر کی کہ نہ جدا ہو دے اپنی جگہ سے اور نہ
اُترے اپنے مقام سے پس میں کفایت کرونگا تمھارے واسطے مشقت قوم کو پس پھری قوم مہرہ اپنی پیشتون کی طرف دوڑتی ہوئی کسی نے
اپنے پیچھے سوار کر لیا تھا اپنی زوجہ کو اور کسی نے لے لیا تھا اپنے بیٹے کو اور کسی نے لے لیا تھا اسقدر اسباب اپنے گھر کا جسپر وہ قادر ہو سکا اور پھرے
ابوالہول بجانب گروہ کے پس نہیں پایا اُنمیں مگر غلامون اور لڑکون اور مردان زنان پیر کو پس حکم کیا دس نے غلامون کو نزدیک جانے
اور لینے اونٹون کا پس ایسا ہی کیا اُنھوں نے اور رکھا اسباب کو اونٹون کی پشت پر پھر مشکیں باندھیں غلامون کی اور اُٹھا لیا جو کچھ
گروہ میں تھا اور روانہ ہوئے ارادہ اپنی قوم کے پس جب آئے وہ راہ پر توقف کیا اور پھرے اُن لوگون سے اور کہنے لگے اے مشیخت
اور لے لیا شلوارون اور کپڑون کو پھر آئے لوگون میں اور روانہ ہوئے یہانتک کہ پہنچے اپنی قوم کے گروہ میں پس تعجب کیا عرب نے اُنسے اور

اور انکے کاموں سے پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال دامس کا خالد بن الولید سے متوجہ ہوئے سراقہ بن مرداس الکندی کی
طرف اور کہا اُسنے کہ لاؤ تم میرے پاس اپنے غلام کو تاکہ دیکھوں مین اُنکو اور سنون مین کلام اُنکا پس کچھ دیر نہین ہوئی تھی کہ سراقہ لائے اُنکو پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم دامس ہو اُنھون نے کہا ہان نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین نے عجیب اور
غریب تمھارے حالات سُنے ہین اور تم قسم ہو خدا کی کہ لائق ان کاموں کے ہو سوا اسطے کہ تم سخت ہو لوگون سے اور جان تو تم اس امر کو کہ تم اور
تمھاری قوم لڑتی تھی زمین کے ہم مین نہین پہچانتے تھے تم پہاڑون اور قلعون کو اور تحقیق آئے تھے اور ڈالی تھی تمنے رات کو دشمن خدا پر
بڑی سختی کو پس نرمی کرو تم اپنے نفس کے ساتھ اور احتیاط رکھو اس بطریق یوقنا سے پس کہا دامس نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو مین نے
تاخت کی ہے قوم مہرہ پر اور کئی مرتبہ لیا ہے مین نے اُنکے مالون کو اور پہاڑ اُنکے بلند اور ڈھیلے اور پتھر والے ہین اور یہ پہاڑ نہین
مضبوط اور باز رکھنے والا ہے اُن پہاڑون سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین تمکو گرامی دیکھتا ہون پس آیا کہتا ہے تمھارا دل
تمنے اس قلعے کے باب مین کسی امر کو پس کہا اُسنے دامس نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو جانو تم اس امر کو کہ جب مین آیا تھا تمھارے پاس
ساتھ گروہ کے دیکھا تھا مین نے اشعار راہ مین ایک خط اب کو کہ دلالت کرتا ہے معبری پر اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہ کیا خواب تمنے دیکھا ہے پس کہا دامس نے کہا کہ دیکھا مین نے کہ گویا مین چلتا ہون اور دلاہون بیچ نشان قدم کے زمین پر درانحالیکہ مین کوشش کرنے والا ہون
بطلب اپنی قوم کے اور گویا مین جدا ہو گیا ہون اُنسے اور سبقت کر گئے ہین وہ مجھپر بجانب ایک تاخت کے جسکا ارادہ کیا ہے اُنھون نے
ایک قوم پر پس اُس حال مین کہ مین کوشش کرتا تھا اپنے چلنے مین پہونچ گیا مین اُنکے پاس پس پایا مین نے قوم کو ٹھہرے ہوئے اور وہ
متحیر ہین نہ آگے بڑھتے ہین نہ پیچھے پھرتے ہین پس پکارا مین نے اُنکو اے قوم تمھارا کیا حال ہے اور کس چیز نے باز رکھا ہے تمکو چلنے سے
پس کہا اُنھون نے کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم اس پہاڑ کو کہ کیونکر سامنے آگیا ہے ہمارے آخر اس راہ مین کہ نہین ہے ہمارے واسطے اُسمین کوئی جگہ
گذرنے اور نکلنے کی پس کہا مین نے کہ رہو تم اپنی روش نرم پر آیا نہین دیکھتے ہو تم اس تنگاف کو اس پہاڑ مین پس کہا اُنھون نے
افسوس ہے کہ نہین راہ ہے اُسمین پس کہا مین نے کہ یہ کیونکر ہے اُنھون نے کہا کہ اُسمین ایک بڑا اژدہا ہے کہ نہین گذرتا ہے اُسپر کوئی
مگر یہ کہ ہلاک کرتا ہے وہ اُسی کو اور بہت مردون اور دلیرون کو اُسنے مار ڈالا اور گرا دیا ہے پس کہا مین نے کہ اے قوم کیون
تم سب اُسپر ناگہان نہین دوڑتے ہو پس کہا اُنھون نے کہ ہم نہین قدرت رکھتے ہین اس امر کی سوا اسطے کہ آگ نکلتی ہے اُسکے سانس اور
دم لینے سے اور کوئی راہ ہمارے واسطے اُسپر نہین ہے پس کہا مین نے اُسنے کہ اے قوم تلاش کرو تم کسی راہ کو اُسکی پشت کے
پیچھے سے پس کہا اُنھون نے کہ ہم نہین قدرت رکھتے ہین اس امر کی بسبب بڑائی اُسکے ڈیل کے پس چھوڑا مین نے اُنکو اور
تلاش کیا مین نے اپنے واسطے کسی جگہ کو پس نہ پایا مین نے مگر ایک جگہ دشوار گذار اور تنگ کو پس دریافت کیا مین اُسمین پس نہین
مالک ہوا مین اُسکا مگر بعد مشقت کے پس برابر مین نرمی کرتا تھا اپنے کام مین تا انیکہ آیا مین بجانب اژدہے کے اُسکے
پیچھے سے پس مار ڈالا مین نے اُسکو پس قریب ہوئی مجھ سے قوم میری اور تعجب کیا اُنھون نے میرے نشان قدم کی پس نہین
پہونچے مجھ تک مگر بعد کوشش اور مشقت کے پس جب پہونچے وہ میرے پاس اور دیکھا اُنھون نے اژدہے کو مارا ہوا پس چڑھے وہ پہاڑ پر اور دیکھا

ابو عبیدہ بن الجراح نے
بعض اصحاب سے
دامس کے اصحاب کو
بعض اصحاب سے
فتح الشام کا

بے ڈر رہے اپنے دشمن سے پھر بیدار ہوا مین ڈرا تخالیکہ مین خوش تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بہتر دیکھا تمنے اور بہتر ہوگا اسی واسطے اگر چاہا اللہ تعالی نے تعبیر تمھارے خواب کی خوشی ہو واسطے مسلمانون کے اور زبان کاری ہو واسطے دشمنون کے پس کہا اس نے کہ اے سردار یہ کیونکر ہے پھر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کھڑے ہوے اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ و نصر دھیانا بالنظفر آگاہ ہو کہ شخص دور ہے پس نزدیک آوے وہ تاکہ سنے وہ اور جو شخص نزدیک ہے پس سنے وہ واسطے کہ پہنچا بیان خواب اس کے عوت ہو اسکو جو اعتبار کرے اور نصیحت ہو اسکو جو نصیحت قبول کرے پس آئے مسلمان دوڑتے ہوے انکی طرف بحالت خوشی کے اور سننے والے تھے انکے کلام کے پس جب یکجا ہوے مسلمان اور آئے انکے پاس اٹھ کھڑے ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اور حمد و تعریف کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اور درود بھیجا پھر کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے بتحقیق اللہ پاک و برتر نے کہ اسی کے واسطے خاص تعریف ہو وعدہ فرمایا ہے اپنی کتاب مین غلبہ کا ہمارے دشمنون پر اور فتحیابی کا ہمارے مطلب ہمارے اپنے نبی کی زبان سے اور اللہ تعالی اپنے وعدہ کو اپنے انبیاؤن سے خلاف نہین کرتا ہے اور مین نے نذر کی ہے کہ اگر فتح کریگا اللہ تعالی اس قلعہ کو میرے ہاتھ پر تو نیکی اور احسان کرونگا مین لوگون کے ساتھ جسقدر کہ استطاعت ہوگی مجھکو اور اب گذرا ہے میرے دل مین اور در آیا ہے یہ امر کہ بتحقیق ہم فتحیاب ہونگے اس قلعہ اور غیر جو ہمین ہے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور سب قوت اللہ برتر اور بزرگ کے سبب سے ہے راہ بتائی ہے مجھکو اس امر پر تعبیر خواب اس غلام نے پھر لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے ہاتھ سے کتا ہاتھ اس کا اور کہا اسنے رحمت کرے اللہ تعالے تم پر بیان کرو تم اپنے بھائیون سے جو دیکھا ہے تمنے خواب مین پس اٹھ کھڑے ہوے واسع ابو الہول اور کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ مین نے یہ باتین دیکھی ہین اور بیان کیا اسنے تمام خواب دل سے آخر تک پس جب فارغ ہوا وہ خواب کے بیان سے متوجہ ہوے مسلمان ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور کہا انھون نے کہ اے سردار بتحقیق سنا ہمنے قول اس کا پس تعبیر اسکی کیا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تعالی تم پر اس امر کو کہ وہ پہاڑ جسکا انھون نے ذکر کیا ہے کہ دیکھا اسکو بلند اور دشوار گذار پس وہ بیشک دین اور سنت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہے اور وہ اژدہا جسکو دیکھا انھون نے اور نا گہان در آئے وہ اسپر پس کوئی امر ہے کہ دوست رکھتا ہے اللہ تعالے اسکے ہونے کو انکے دونون ہاتھون پر کہ خوش ہونگے مسلمان اسکے سبب سے راوی نے بیان کیا ہے کہ خوش ہوے لوگ ساتھ تعبیر دینے ابو عبیدہ بن الجراح کے پھر کہا انھون نے کہ اے سردار پس تم کس چیز کا حکم دیتے ہو انھون نے کہا کہ مین حکم دیتا ہون تمکو اللہ غالب اور بزرگ سے ڈرنے کا ہر حال پوشیدہ اور ظاہر مین پھر اٹھانے سختی کا واسطے دشمنان خدا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے از روے رغبت اور صبر کے جاؤ تم اپنے اپنے مکانون کی طرف نگاہبانی مین رکھے تمکو اللہ اور درست کرو تم اپنے سامان اور ہتھیار لڑائی کو کہ مین روانہ کرونگا تمکو کل صبح کو بجانب تمھارے دشمنون کے مگر یہ کہ پیدا ہو جاوے میرے واسطے کوئی امر سوے اس تجویز کے سو واسطے اس کے کہ مین نہین چھوڑتا ہون کوشش کرنے کو رہ آزمائی اور مشورہ کرنے مین ان لوگون سے جنپر اعتماد رکھتا ہون اپنے گروہ سے پس کہا مسلمانون نے کہ توفیق بہتری کی دیوے اللہ تعالے تمھارے رہبر کو اے سردار اور فتحیاب کرے تمکو تمھارے دشمنون پر وہ سننے والا دعا کا ہے پھر متفرق ہوے وہ سب لوگ اپنے اپنے قیامگاہون کی طرف اور مصروف ہوے

کام مین پس کوئی پیچھے رہتا تھا اپنی تلوار کو اور کوئی درست کرتا تھا اپنی کمان کو اور کوئی دیکھ بھال کرتا تھا اپنی زرہ کی اور تیاری کرتا تھا اپنے گھوڑے کی اور وہ باقی دن اور رات تمام برابر اسی کام مین وہ لوگ مصروف رہے پس جب صبح کی انھون نے بلایا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے وہس کو اور کہا اُسنے کہ ای بندۂ خدا کوشش کرنے والے اس قلعہ کے باب مین تمھاری کیا رائے ہی اور کون حیلہ اور فریب تمھارے نزدیک کارآمد ہی پس کہا وہس نے کہ یہ قلعہ ایسا بلند اور استوار ہی کہ عاجز کرتا ہی گروہون کو اور باز رکھتا ہی آنے والے اور طلب کرنے والے کو نہ فائدہ کریگا اُسکے لوگون مین محاصرہ کرنا انکا اور نہ تنگی مین کرینگے سینے انکے لڑائی سے سوائے اُسکے کہ مین نے ایک حیلہ اور فریب تجویز کیا ہی جسکو مین کرونگا اور مین امید اُسکے پورے ہونے کی اوپر رکھتا ہون پس ہوگی اُس حیلہ مین ہلاکی اُنکی اور ملکیت مین آجاوینگے اللہ کے حکم سے زمین اور گھر اُنکے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای وہس کیا حیلہ اور فریب ہی پس کہا اُنھون نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالے سردار کو تم جانتے ہو اس امر کو کہ بھید اور پوشیدہ بات کے مشہور اور رایگان کرنے مین بُرائی ہی اور جو شخص چھپاتا ہی اپنے بھید کو ہوتی ہی بہتری اور نکوئی اُسکے ہاتھ مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم کس امر کا مشورہ دیتے ہو اور وہ کیا چیز ہی جسپر تمکو اپنے کام مین اعتماد ہوگا وہس نے کہا کہ میری رائے یہ ہی کہ چلیم مع اپنے لشکر اور سب طیلون کے اور اُتریں ہم سامنے قلعہ کے تاکہ ظاہر ہو اُنپر تمھاری طرف سے ہیبت اور خواہش لڑائی کی اور مین اُس حیلہ اور مکر کو کرونگا اور مین امید اُسکے پورے کرنے کی اللہ غالب اور بزرگ سے رکھتا ہون اگر چاہا اللہ تعالے نے اور نہین ہوتی ہی قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے اور حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے منادی کو کہ پکار دیوے وہ لشکر مین حکم کوچ کا پس کوچ کیا مسلمانون نے اور اُترے وہ قلعہ کے نیچے اور کلمہ اور تکبیر کہا اُنھون نے اور ظاہر کیا اپنے ہتھیارون کو اور ڈرایا دشمنان خدا کو پس بلند ہوئی اُنپر ایک جماعت روم کی اور دیکھا اُنھون نے مسلمانون کی جماعت کو پس خوفناک کیا اُنکو اُس امر نے اور ڈالدیا اللہ تعالی نے دہشت کو اُنکے دلون مین یہانتک کہ گھبرائے اور مضطر ہوے وہ اپنے قلعہ مین اور گئے بعض اُنمین کے بعض کے پاس اور مشورہ کرتے تھے آپس مین بعض قوم نے کہا کہ ہم اُنسے لڑینگے اور بعض نے کہا کہ ہم بیٹھ رہینگے اپنے قلعہ مین اور بیٹھے رہینگے پس وہ لوگ نہ قدرت پاوینگے ہمپر پس متفق ہوئی سب اُنکی لڑائی پر قلعہ کے اوپر سے پس چڑھ گئے وہ بُرجون پر اور راستے تھے مسلمانون پر پتھرا اور تیرون کو اور ایک دن اور رات اسی طرح کرتے رہے پھر چھوڑ دیا لڑائی کو اور اقامت کی مسلمانون نے سامنے قلعہ کے سترا دن اور اٹھارہ دن اور بالہول سب لوگ اور فریب اُنکے ساتھ کرتے تھے مگر کچھ بُرائی اُنکو نہین پہونچائی پس بعد ستایسویں دن کے آئے وہس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا اُسنے کہ ای سردار مین نے کوشش اور فکر کی ہر تدبیر اور فریب کرنے مین دشمنان خدا پس نہین پائی مین نے کوئی راہ فریب کی اور اب ایک امر مین سوچا ہون اور امید رکھتا ہون بسبب اُسکے اللہ سے فتحیابی اور غلبہ کی اپنے دشمنون پر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تمنے کیا تجویز کی ہی وہس نے کہا کہ ساتھ کرو تم میرے اپنے رؤساء قوم سے تیس مردون کو اور حکم دو تم میری اطاعت اور چھوڑ دینے میرے خلاف اور اعتراض کرنے کا میرے حکم پر اور میرے کام اور میری رائے پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ فریب تو ایسا ہی کرونگا مین پھر ساتھ کیا اُنکے تیس مردون کو شہسوار مسلمین سے کہا اُنکو جب حاضر ہوے وہ لوگ متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اور کہا اُسنے کہ ای گروہ مسلمانون کے مین نے سردار مقرر کیا ہی اُس کو تمپر اور حکم دیتا ہون مین تمکو اُنکی اطاعت کرنے اور منظور کرنے اُنکے

کم کا اور جانو تم رحمت کرے اللہ تعالی تم پر کہ مین نے اسوجہ سے انکو تم پر سردار نہین کیا ہی کہ وہ بہتر ہین تم سے سب لوگون سے اور نہ وہ بڑے سوار کار اور سخت لڑنے والے اور خصومت کرنے والے ہین اور کوئی شخص تم مین کا اپنے دل مین یہ بات نہ کہے کہ مین نے سردار کیا ہے تم پر ایک غلام کو اور بے پایہ جانے کے اور مین تقسیم خدا کہتا ہون کہ اگر کار دہا اس لشکر کا میرے سپرد ہوتا تو مین سب کے پہلے ساتھ تمھاری جماعت مین جاتا اور مین اللہ تعالی سے امید اس امر کی رکھتا ہون کہ فتح کرے وہ تمھارے ہاتھون پر اس متوجہ ہوئے وہ سب ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور کہا انھون نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو ہم لوگ کچھ شک اور شبہہ نہین رکھتے ہین تمھاری نسبت اپنی تعظیم کرنے اور پہچاننے مرتبون کے تمھارا کلام پہلے ہی ہمارے دلون مین اثر کر گیا تھا اور اب ہم تمھارے مطیع اور تمھارے سامنے ہین اگر سردار کرو تم ہمپر کسی گرے ختنہ بریدہ کو تو ہم تمھاری رائے اور تجویز سے باہر نہین ہونگے جبکہ جان لیا ہمنے کہ تم نہین چاہتے ہو مگر خیر خواہی مسلمانون کی اور نگاہبانی مسلمانون کی اور ہم مطیع حکم ہین اللہ کے پھر تمھارے اور اس شخص کے جسکو تم سردار مقرر کرو ہمپر کسی طرح کے لوگون سے وہ ہو پس خوش ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح انکی گفتگو سے اور اعتماد کیا انکے کلام پر اور دعا بجزاے خیر کی دی انکو اور شکر یہ بیان کیا انکا اور کہا انسے کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تعالی تم پر کہ میرا دل مجھسے یہ کہتا ہی کہ اللہ تعالی فتح کریگا اس قلعہ کو اس شخص کے ہاتھ پر اسواسطے کہ یہ شخص باریک بین اور برا مبصر ہی پس روا نہ ہو تم انکے ساتھ اور بھروسا اور اعتماد کرو تم اللہ تعالی پر اور تم لوگ جانتے ہو اس امر کو کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سردار مقرر فرمایا تھا اپنے غلام کو رد سارے عرب مسلمین اور اشراف لوگون پر انکے قبیلہ سے پھر متوجہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اس کی طرف اور کہا انسے کہ اے دحیہ اسکے سوا اب تم کس امر کو دوست رکھتے ہو پس کہا دحیہ نے کہ اسی وقت کوچ کرجاؤ تم مع اپنے لشکر کے اور ہو جاؤ ہمسے ایک فرسخ کے فاصلہ پر پس اتروتم مع اپنے ساتھیون کے وہان اور حکم دو اپنے ہمراہیون کو کم چلنے پھرنے اور چھپے رہنے کا جہانتک انسے ہو سکے اور مقرر رہین تمھاری طرف سے ایسے دو مرد جنکی عادت نیک اور رہو نے خیر خواہ مسلمانون پر اعتماد رکھتے ہو دا نخالیکہ تلاش کرتے رہین وہ ہمارے حالات اور نشانون کو بدون اسکے کہ کوئی انسے آگاہ ہووے اور رہون دونون بدون ہتھیار کے مگر خنجر انکے پاس ہون پس جسوقت دیکھین وہ دونون ہمارے غلبہ کو ہمارے دشمنون پر تو مین انسے یہ چاہتا ہون کہ جاملین وہ تم مین اور خوشخبری پہونچا دین تمکو تا کہ آملو تم ہم مین اگر چاہا اللہ تعالی نے اور رہین وہ دونون شخص جدا جدا اور نہ ٹھہرین وہ ایک جگہ مین کہ یہی بات انکے واسطے موجب بہتری اور سلامتی کی ہوگی اور اللہ تعالی اعانت طلب کیا گیا ہی ہر حال مین پھر دحیہ متوجہ ہوئے ان لوگون کی طرف جو انکے ساتھ تھے اور خبیرہ سردار تھے پس کہا انسے چلو تم میرے ساتھ رحمت کرے اللہ تعالی تم پر تا کہ چھپ رہین ہم بعض جگہ اس پہاڑ مین جبتک کہ لوگ پھیلنے والے ہون واسطے کوچ کے اور سامنے ہون اور دیکھین رومی انکے کوچ کرنے کو سو اسطے کہ نہو سکیگا ہمسے تلاش کرنا کسی جگہ پوشیدہ ہونے کا جسوقت بلند ہونگے اور دیکھینگے رومی اپنے قلعہ سے اور ہر شخص کے پاس سوائے تلوار اور ڈھال کے نیزہ اور کمان ساتھ نہو پس ایسا ہی کیا لوگون نے جیسا پورے اور مسلح ہو گئے وہ لوگ دحیہ کے سامنے اٹھ کھڑے ہوئے دحیہ اور رہا اپنی بہ کو اور کالیا اپنے خنجر کو کپڑون کے نیچے اور لے لیا اپنے توشہ دان کو اور چلے انکو ساتھ لیکر تا انیکہ جب چھپ رہے انھون نے لشکر کو جیسا کہ کہا تھا اپنے تئین اور چلے تھے یہانتک کہ آئے وہ ایک غار کے بیچ مین پس حکم کیا انکو داخل ہونے کا غار مین پس داخل ہوئے وہ لوگ اور بیٹھے دحیہ اسکے دروازہ پر واقدی

فتح کرے اللہ تعالی اس قلعہ کو اس شخص کے ہاتھ پر

حسب کے پہلے

رحمہ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حکم کوچ کا دیا لوگوں کو بعد اسکے کہ آراستہ کیا لوگوں کو جیسا کہ بیان کیا
اُسنے اور کوچ کیا مسلمانوں نے اور بلند ہوا اُسے ایک بڑا شور اور غل ڈرانے والا پر بلند ہوئے اُسپر اہل قلعہ اور دیکھا اُنکو کوچ
کرتے ہوئے پس خوش ہوئے وہ اس حال سے اور اپنی زبان میں باتیں کیں آپس میں اور بہت خوش ہوئے اور کہا اُنھوں نے کہ عرب کوچ کر گئے اور
شور و غل کیا مسلمانوں نے ہر سمت اور ہر جگہ سے کوچ کرنے میں تا اینکہ نہیں باقی رہا مسلمانوں میں سے کوئی شخص اور رہا ابو عبیدہؓ
بن الجراح مع اپنے ساتھیوں کے یہانتک کہ پوشیدہ اور دور ہو گئے وہ حلب سے اور بہت خوش ہوئے رومی اس معاملہ سے اور آئے وہ اپنے
مطریق کے پاس اور کہا اُنھوں نے کہ اسے سردار کہ دے تو ہمارے واسطے دروازے کو تا کہ نکلیں ہم بجانب عرب جنھوں نے کوچ کیا ہے
پیشتر اسکہ ہم مار ڈالیں اور گرفتار کر لیویں بعض کو اُنمیں سے پس منع کیا اور باز رکھا مطریق نے اُنکو اس ارادہ سے اور رہے حال میں رہے
وہ باقی دن تک تا اینکہ ہوا وقت نماز عشا کا اسی وقت متوجہ ہوا دمس اور کہا اپنے ساتھیوں سے کہ کون شخص جائیگا بجانب قلعہ کے پس شاید کہ وہ لائے
ہمارے واسطے کوئی خبر قلعہ کی یا قدرت پاوے کسی مرد کے گرفتار کرنے پر پس لاوے اُسکو ہمارے پاس تا کہ دریافت کریں ہم اُس سے
کسی خبر کو پس نہیں جواب دیا دمس کو کسی نے قوم سے پھر دوبارہ کہا اسی کلام کو دمس نے پس نہیں جواب دیا کسی نے اُنکو پس کہا دمس نے
اُنسے کہ میں جانتا ہوں کہ نہیں ہے جماعت میں کوئی شخص مگر یہ کہ وہ بخیل ہے اپنی جان پر اور ڈرا جانتا ہے موت کو اور میں تمھارے
عوض میں ہوں پس دیکھتا ہوں میں کہ تم لوگ کس حال پر ہوتے ہو پھر چھوڑا اُنکو دمس نے اور روانہ ہوا پس غائب رہے ایک ساعت اور
اُسی وقت آئے وہ اور اُنکے ساتھ ایک گبر تھا پس کہا دمس نے مسلمانوں سے کہ اے جوان مردو تم اسکو اور سوال کرو اُس سے پس کلام کیا
مسلمانوں نے اُس سے پس وہ باتیں کرتا تھا مسلمانوں سے اور مسلمان نہیں سمجھتے تھے پس کہا دمس نے مسلمانوں سے کہ رہو تم اپنی زمین
بزم پر پھر غائب ہوا دمس یہانتک کہ لائے وہ دوسرے گبر کو پس وہ بھی مثل اپنے ساتھی کے کلام کرتا تھا اور مسلمان نہیں جانتے تھے کہ وہ
کیا کہتا ہے پس کہا دمس نے کہ رہو تم اپنی روش زمین پر پھر غائب رہے وہ تھوڑی دیر تک اور واپس آئے اور اُنکے ساتھ چار گبر اور تھے
پس سوال کیا اُنسے مسلمانوں نے پس نہیں سمجھے کہ وہ کیا کہتے ہیں پھر چھوڑا دمس نے اُنکو اور تین گبر اور لائے پس نہیں تھا اُنمیں
کوئی شخص جو سمجھے لغت عرب کو پس کہا دمس نے کہ لعنت کرے اللہ تعالیٰ اُسپر کیا وحشی ہے لعنت اُنکی اور زیادہ ہوا تو لاین گبروں کا پس چھوڑا
دمس نے اُنکو اور روانہ ہوئے پس غائب رہے وہ تا اینکہ آدھی رات گذر گئی اور وہ واپس نہ آئے پس سخت بیقرار ہوئے اُنکے ساتھی اُنپر اور رنج کیا
اُنھوں نے دمس کے غائب ہونے پر اور کہا بعضوں نے بعض سے کہ ہم گمان کرتے ہیں کہ دمس سے لوگ گاہ ہو گئے پس مارے گئے دمس یا
یا گرفتار ہو گئے اور نہیں جاری ہوا یہ معاملہ بیچ مشقت کے اور ارادہ کیا قوم نے پھر جانے کا بجانب اپنے لشکر کے پس وہ اسی کی حالت میں تھے
کہ اسی وقت آئے اُنکے پاس دمس اور دو گبر لیے ہوئے آتے تھے ایک دو کو رومی سے پس اُٹھکر دوڑے مسلمان اُنکی طرف اور بوسہ لیا اُنکا
اور پوچھا اُنسے سبب دیر کرنے کا اور کہا اُنھوں نے کہ اے دمس تحقیق برسی باتیں کیں ہمارے دلوں نے ہمسے تمھارے باب میں اور سخت گذرا ہم پر
دیر کرنا تمھارا پس جس چیز نے روکے رکھا تمکو ہمسے پس کہا دمس نے کہ جاؤ تم حمیت کرے اللہ تعالیٰ تمپر کہ میں جسوقت جدا ہوا تھا تمسے تو روانہ
ہوا میں یہانتک کہ نزدیک ہو گیا میں شہر نیاد قوم سے اور پھر گیا میں پس لوگ نکلے اور گذرتے تھے اور تولاین کرتے تھے اپنی لغت میں اور میں نہیں تعرض کرتا تھا قوم سے

قوم سے یہ سب اسواسطے تھا کہ میں پوچھوں اس شخص سے تھا جو زبان عرب مین کلام کرتا ہو پس نہین دیکھا مین نے کسی کو تا اینکہ نا امید ہوا اور قصد کیا مین نے پھرآنے کا کہ اسی وقت سنا مین نے ایک آواز سخت کو جو واقع ہوئی تھی شہر پناہ کے اوپر سے پس دوڑا مین اسکی طرف تا کہ دیکھون مین کہ وہ کیا ہے پس اسی وقت مین اس مرد کے پاس تھا اور تحقیق گرا دیا تھا اسنے اپنے تئین اس قلعہ سے نیچے شہر پناہ کے پس گرفتار کر لیا مین نے اور لایا مین تمھارے پاس اسکو پس دیکھو تم کہ وہ کون ہے پس نزدیک ہوے مسلمان اس سے اور کلام کیا پس نہین کلام کیا اسنے مگر اپنی نعت مین اور دیکھا اسکو تو پیر اسکا اکھڑ گیا تھا اور اسکی پیشانی پر بڑا زخم آیا تھا پس کہا مسلمانون نے اس سے کہ اب شخص کے واسطے کوئی امر ہے اور تم مین کوئی ایسا نہین ہے جو اسکے کلام کو سمجھے پس رہو تم اپنی روش پر کہ مین لاؤنگا تمھارے لیے اس شخص کو جو زبان عربی مین کلام کرتا ہو اور جلد روانہ ہوے واسطے اسکے پاس سے اور تھوڑی دیر مین پھر آئے اور انکے ساتھ ایک مرد تھا کہ چھوڑ دیا تھا اس نے اپنے عمامہ کو اسکی گردن مین اور اسکو کھینچتے تھے تا اینکہ لائے اسکو سامنے اپنے ساتھیون کے پس کہا مسلمانون نے اس سے کہ تو شہر کا رہنے والا ہے یا قلعہ کا اسنے کہا کہ مین اہل قلعہ سے ہون پس کہا واسطے اس سے کہ تو روی ہے اسنے کہا کہ نہین بلکہ مین عرب متنصرہ سے ہون پس کہا اس سے کہ اے شخص ہو سکتا ہے تجھسے کہ آگاہ کرے تو ہمکو کسی پوشیدہ راہ اس قلعہ سے اور ہم چھوڑ دیوین تیرے واسطے راہ کو اور نہ پیش آوے تیرے ساتھ کوئی شخص ہم مین کا ساتھ برائی کے اسنے کہا کہ مین اس قلعہ کی کوئی پوشیدہ راہ نہین جانتا ہون اور اگر جانتا مین تو نہ سمجھتا میرے دین مین یہ بات کہ راہ بتا دیتا مین تمکو ایسا نہوگا قسم ہے میرے پیشوا مسیح کی پس خشمگین ہوے واسطے اس سے اور کہا اس سے کہ سوال کر تو ان قیدیون سے کہ آیا ہے کوئی شخص انمین شہر کے لوگون سے واسطے کہ ہمارے انکے بیچ مین صلح ہے پس سوال کیا اس شخص نے زبان روی مین پھر کہا اسنے واسطے اس سے کہ ان قیدیون مین شہر کا کوئی آدمی نہین ہے بلکہ وہ قلعہ کے لوگ ہین اور مین انکو پہچانتا ہون واسطے اسنے کہا کہ تو سوال اور دریافت کر ہمارے واسطے اس مرد سے کہ کس وجہ سے اسنے اپنے تئین شہر پناہ کے اوپر سے گرا دیا تھا اور کیا چیز باعث اس امر کی ہوئی پس سوال کیا اس سے اور متوجہ ہوا واسطے اس کی طرف اور کہا کہ وہ بیان کرتا ہے کہ ملک یونان خشمگین ہوا تھا شہر والون پر بسبب انکی صلح کرنے کے تمسے اور انکو دھمکاتا تھا پس جب پھر گئے عرب اترا یونان قلعہ کے اوپر سے پس جمع کیا اسنے ہمارے رئیسون کو اور چڑھایا اسنے ہمکو قلعہ کی طرف اور طلب کیا اسنے استدلال کو جسکی قدرت ہم نہین رکھتے تھے پس جب دیکھا مین نے اس امر کو جو نازل ہوا تھا مجھپر بھاگا مین اور گرا دیا مین نے اپنے تئین قلعہ سے طلب کشود کار اور نجات پانے کے قلعہ اور سختی سے پس نہین خبردار ہوا مین مگر اسوقت کہ تم قابض ہو گئے مجھپر اور مین اہل شہر سے ہون پس اگر تم لوگ عرب ہو تو مین تمھاری ذمہ داری اور امان مین ہون پس نہ پھرو اور نہ بیوفائی کرو تم اور اگر سوا مسلمانون کے اور لوگ ہو پس نہ تم مجھسے جسقدر تمکو منظور ہو مین عوض دیکر چھڑا لونگا اپنی جان کو تمسے پس کہا واسطے اس نے اسکے عرب متنصرہ سے کہ کہدے تو اس شخص سے کہ ہم اہل عرب ہین اور تیرے واسطے کوئی سختی اور ڈر نہین ہے اور ہمسے تجکو کوئی برائی نہ پہونچیگی اور ارادہ کیا واسطے اس امر کا کہ وہ اس شہر والے کو وہ چیز دیکر کرینگے اسکے دشمنون کے ساتھ پس نکالا رومی اور متنصرہ کو اور بارین گردنین انکی اور نہ نہین چھڑا سوا اسکے اس شہری کے پھیر رہا کر دیا اسکو اور متوجہ ہوے واسطے اپنے توشہ دان کی طرف اور نکالی اسمین سے ایک کتل بکری کی

پس ڈالدیا اُسکو اپنے بدن پر اور نکالا قرشدان سے ایک خشک روٹی کو اور کہا اپنے ساتھیون سے بسم اللہ کرو اور اعانت طلب کرو تم
اللہ تعالی سے اور بھروسا کرو اُسپر اور چھپاؤ اپنے کام کو اور آگے کرو تم نیکیون کو اپنے کامون مین اسواسطے کہ مین ارادہ اور میل
کرنے والا ہون اس قلعہ کی فتح پر اِس رات مین اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا لوگون نے کہ ہم اس چلینگے تم ہمکو ساتھ لیکر اور نہین ہوتی ہے
قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر اُٹھ کھڑی ہوئی قوم درانحالیکہ وہ جلدی کرنے والے تھے اور وہ اس آگے آگے تھے اور بھیجا دو
شخصون کو اپنے ساتھیون سے کہ آگاہ کرین وہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اُنکے حال سے اور کہین اُنسے کہ بھیجو تم ہمارے واسطے
لشکر کو وقت نکلنے آفتاب کے پس روانہ ہوے وہ دونون شخص اور چلے وہ اس مع اپنے ساتھیون کے درانحالیکہ وہ چھپاتے تھے اپنے کام کو نیچے
تاریکی رات کے اور وہ اس اُنکے آگے تھے اور تجسس کرتے تھے اُنکے واسطے اخبار کو اور چلتے تھے چارون ہاتھ پیر کے بھل اور بکال بکری کی پشت
پر تھی پس جب کوئی چاپ اور آہٹ پاتے تھے توڑتے تھے روئی کو جیسے کہ ٹاہی کو توڑتا ہی اور مسلمان اُنکے پیچھے تھے کبھی چھپتے تھے
اور کبھی چلتے تھے اور چھپتے تھے پتھرون کی آڑ مین پس برابر وہ لوگ اسی طرح سے چلتے تھے تا اینکہ نزدیک ہوے وہ قلعہ سے پس سُنی
اُنھون نے آواز نگہبانون اور لوگون کی قلعہ کے اوپر سے اور نگہبانی سخت ہو رہی تھی پس اس مع اپنے ساتھیون کے گرد قلعہ کے
گھومتے تھے تا اینکہ آئے وہ بعض برجون کی طرف اور چوکیدار برج کا سوتا تھا اور دیوار قلعہ مین کوئی برج اُس برج سے چھوٹا نہ تھا پس
کہا اس نے مسلمانون سے آیا دیکھتے ہو تم اس قلعہ کی بلندی اور مضبوطی کو اور نہین ہو سکتا ہی کوئی حیلہ اور فریب اس قلعہ مین بسبب شدت
نگہبانی اور بیداری رومیون کے پس کس کام کرنے کی راے رکھتے ہو تم مجکو اور کیا تدبیر ہو تمھارے نزدیک قلعہ پر چڑھ جانے کی تا کہ پہونچ جاوین ہم
قلعہ کے بیچ مین پس کہا اُنسے قوم نے کہ اے وہ جس کو ہمارے سردار نے حاکم مقرر کیا ہی تمکو ہمپر اور تم بڑے مضبوط ہو دل کے اور ہم تمھارے تابع حکم اور
تمھارے سامنے ہین پس جس امر مین تم بہتری مسلمانون کی دیکھو گے پس نہ پچھڑ رہینگے ہم اُس سے اور قسم ہی خدا کی کہ مارا جانا ہمارا آسان تر ہی ہمپر
پلٹ جانے بلا فائدے سے پس تمھارا کام حکم کرنا اور ہمارا کام مان لینا اور اطاعت کرنا ہی پس نہین ہی ہم مین کوئی ایسا کہ پچھڑ رہیگا وہ اور نہ
مرینگے ہم مگر نیچے سایہ تلوارون کے اللہ کی اطاعت اور اپنے مسلمان بھائیون کی رضامندی مین پس کہا اس نے کہ مشکور کرے اللہ تعالی تمھارے
کامون کو اور مدد دیوے وہ تمکو تمھارے دشمنون پر پس جب خواہش اور آرزو تمھاری یہ ہی پس طلب کرو تم دیوار قلعہ کو اور لازم پکڑو اُس کام کو اس نے
بیان کیا ہی کہ ہم سب اٹھائیس آدمی تھے پس جب گئے ہم نزدیک دیوار قلعہ کے اور مل گئے اُس سے رات مین کہا اس نے کیا ہی کوئی تم مین ایسا جو قدرت
رکھتا ہو چڑھ جانے کی اس قلعہ پر پس کہا اُنھون نے کہ اے ابو الہول کیونکہ ہم اوپر چڑھ سکتے ہین اور کس چیز کے واسطے سے اُسکی بلندی پر پہونچینگے
پس کہا اس نے کہ ٹھہرو تم اپنی روش نرم پر پھر اختیار کیا اور لیا اس نے اُنمین سے سات شخصون کو جو مثل شیرون جیت کرنے والے کے تھے
کہ تحقیق مشقت اختیار کی اُنھون نے اٹھا لینے اُس برج کی اپنے شانہ پر بسبب سختی اور بڑے ہونے اس کام کے اوپر لیا اور اس نے
ایک شخص کو اُنمین سے اپنے شانہ پر اور وہ شخص ہیٹھا تھا شانہ پر اور حکم کیا اُسکو اس امر کا کہ پکڑ لیوے وہ دیوار کو اپنے ہاتھ سے اور ڈالے اپنے
بھائی اور قوت کو اس پر پس حکم کیا دوسرے شخص کو کہ چڑھ جاوے وہ اپنے ساتھی کے شانہ پر اور بیٹھ جاوے مثل بیٹھنے پہلے شخص کے پھر حکم کیا اور شخص کو کہ بھی
ایسا ہی کرے پس برابر بیٹھ گیا ہر شخص اپنے ساتھی کے شانہ پر یہانتک کہ جب گیا اس نے اس امر کو کہ ساتون آدمی ایک دوسرے کے شانہ پر بیٹھ چکے ہین حکم کیا

اُس شخص کو جو سب کے اوپر تھا کھڑے ہو جانے کا اپنے ساتھی کے شانہ پر پھر کھڑا ہو گیا وہ شخص اور پکڑ لیا اُسنے قلعہ کی دیوار کو پس جب کھڑا ہوا پہلا
شخص کھڑا ہوا دوسرا پھر کھڑا ہوا تیسرا پھر کھڑا ہوا چوتھا پھر کھڑا ہوا پانچوان پھر کھڑا ہوا چھٹوان پس ہر شخص نے آمنین سے سہارا دیوار کا لیا تھا
پھر کھڑے ہوے دامس سب کے پیچھے اور اُسی وقت پہونچ گیا اوپر والا شخص دیوار کے کنگروں تک اور پکڑ لیا اُسنے کنگروں کو پھر جست کی اُس
شخص نے پس پہونچ گیا وہ دیوار پر اندر کی طرف اور دیکھا اُس بُرج کے چوکیدار کو بحالت خواب کے اور بیہوش تھا وہ شراب سے پس لے لیا
مرد مسلمان نے اُسکے ایک ہاتھ اور دونوں پانوں کو اور پھینکدیا اُسکو بُرج کے اوپر سے نیچے کو پس جب نیچے گرا وہ کاٹ ڈالا اُسکو مسلمانوں نے
ٹکڑے ٹکڑے اور ملے اُس مرد مسلمان کو دو ساتھی اُس چوکیدار کے درآنحالیکہ وہ دونوں بیہوش تھے شراب سے پس قبض کر ڈالا مرد مسلمان نے
اُن دونوں کو اپنے خنجر سے اور ڈال دیا اُنکو اپنے ساتھیوں کی طرف پھر لٹکایا اُس مسلمان نے اپنے عمامہ کو اپنے ساتھی کی طرف جسکے سونڈھوں پر
وہ کھڑا ہوا تھا پس پکڑ لیا اُسنے عمامہ کو اور کھینچ لیا اُس مسلمان نے اُسکو اپنی طرف پس پہونچ گیا وہ دیوار کے اوپر اور یہ دونوں ایسا ہی کرتے رہے
اپنے ہمراہیوں کے ساتھ تا اینکہ پہونچے دامس تک پس لٹکایا مسلمانوں نے اپنے عمامون کو اور ہمدیگر نے اعانت کی اُنکے چڑھانے مین تا اینکہ پہونچ گئے
دامس اُنکے ساتھ دیوار پر پس کہا دامس نے کہ دیکھو اور دریافت کرو تم گذرگاہ دیوار کو اور کوئی شخص تم مین سے حرکت اور خبش نہ کرے
تا اینکہ دریافت کرون مین تمھارے لیے خبر قوم کی پھر متوجہ ہوے دامس بلندی وسط قلعہ پر پس دیکھا اُنھون نے سرداران اور رئیسان
قوم کو ایک مجلس مین اور اُنکے سامنے تپلیان سونے اور چاندی کی تھین اور یوقنا اُنکے بیچ مین دیباج سُرخ سُنہری کے فرش پر بیٹھا تھا
اور وہ موتی آبدار پہنے اور سر بند جڑاؤ جواہرات کا باندھے تھا اور قوم کھاتی پیتی تھی اور مشک اُنپر چھڑکا جاتا تھا پس آئے دامس اپنے ساتھیون کے
پاس اور کہا کہ جان لو تم اس امر کو کہ قوم ایک جماعت کثیر ہین لڑنے والون سے اور اگر ہم ناگہان در آوینگے اُنپر نہ بیدار ہونگے ہم اُنکے غلبہ سے
بسبب اُنکی کثرت کے ولیکن ہم چھوڑتے ہین اُنکو کھانے پینے مین پس جب آدیگا وقت صبح کا ناگہان در آوینگے ہم اُنپر ساتھ اپنی تلوارون کے
پس اگر فتحیاب ہونگے ہم اُنپر اور ذلیل اور خوار کریگا اللہ تعالی اُنکو ہمارے ہاتھون پر پس یہ بات ہماری خواہش کی ہے اور اگر سوائے اسکے
دوسرا امر واقع ہوا تو ہونگے ہم نزدیک صبح سے اور بیشک اُن دو مردون نے آگاہ کیا ہوگا سردار ابو عبیدہ بن الجراح کو ہمارے کام سے پس
بھیجینگے وہ ہمارے واسطے لشکر اور مردون کو پس کہا مسلمانون نے دامس سے کہ ہم کسی بات مین تمھارے خلاف اور نافرمانی نہ کرینگے اور بتحقیق
در آئے ہین ہم گھبرون کے قلعہ مین اور نہ نجات دیگی ہمکو قسم ہے خدا کی مگر بشدت ارادے اور ہوشیاری کے پس جب سُنا دامس نے یہ کلام اُنکا کہا اُنسے کہ
رہو تم اپنی رہش نرم پر پس شاید کہ مین ماروں دروازے کے نگہبانون کو اور کھول دون تمھارے واسطے دروازے کو راوی نے بیان کیا ہے کہ قلعہ
مین دو دروازے تھے اور اُن دونون کے بیچ مین دالیز تھی بند کرتے تھے نگہبان لوگ دونون دروازون کو اندر کی طرف سے اور لوگ وہان باسامان
ہتھیار بند تھے ہر رات کو تین آدمی باری باری نگہبانی پر رہتے تھے پس جب آئے دامس طرف دروازے کے پایا اُسکو بند اندر کی طرف سے پس
دشوار گذرا اُنپر یہ امر پھر قصد کیا اُنھون نے بجانب ستون دروازے کے پس کھودا اور نکال لیا اُسمین سے ایک بڑے پتھر کو اور داخل ہوے دروازے کے
اندر پتھر کی جگہ سے پس پایا اُنھون نے قوم کو سوتے ہوئے پس اُسی وقت کھینچ لیا دامس نے اپنے خنجر کو پس مارا اور حلال کر ڈالا اُنکو پھر کھول دیا
اُن نے دونون دروازون کو جو ایک اُنمین کا باہر کی طرف قلعہ کے اور دوسرا اُسکے اندر کی طرف تھا پھر چھوڑا دونون دروازون کو بھرے ہوئے

اور واپس آئے اپنے ساتھیوں کے پاس اور رہ گئی صبح پھر کہا انھوں نے کہ اے جوانمردان عرب آگاہ ہو تم کہ بتحقیق میں نے کھولدیا تمہارے واسطے
دروازوں کو اور مار ڈالا میں نے لوگوں کو جو وہاں تھے پس لو تم دروازے کو اور سبقت کرو اسکی طرف اور نگاہ رکھو اور احتیاط کرو تم اسپر پس بتحقیق قوم
کاٹی ہوئی تلواروں کی اور لقمہ تمہارے خنجروں کے ہیں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس اٹھ کھڑی ہوئی قوم اور نکال لیا انھوں نے اپنی تلواروں کو
میان سے اور لٹکا لیا ڈھالوں کو اور چھپاتے تھے وہ اپنے تئیں اور اپنے کام کو پس جب پہونچے وہ سب قلعہ کے دروازے پر ٹھہرا ہر ایک
انمیں کا اپنی جگہ پر پس دوڑے رومی انکی طرف اور قصد کیا انکا دلیروں نے اور آگے آئے انپر سردار لوگ پس چلا کے رومی اور کہا انپی
لغت میں کہ اے مصیبت کیونکر پیدا ہوا یہ مکر اور فریب ہم پر اور بعض رومیوں نے کہا کہ خشمناک ہوئے مسیح اور صلیب اکبر اور بعض نے اسکے
سوا اور کچھ کہا اور زیادہ ہوئی گفتگو انمیں اور چلایا انکا بطریق یوقنا اور ہمراہی شہسوار اسکے اور حملہ کیا دونوں گروہ نے اور ظاہر کیا
انھوں نے مسامات عجیب کو اپنی لڑائی سے اور بلند ہوا شور اور رخنہ دار ہو گئے نیزے اور کام کیا اسوقت تلواروں نے اور
جاری ہوئے خون بہنے والے اور کاٹے گئے ہاتھ اور شانے اور دور آئیں رومیوں پر مصیبتیں اور بلند ہوئی آواز تکبیر مسلمانوں کی ابن
اوس النقر یشی نے بیان کیا ہے کہ لڑا تھا میں لوگوں سے اور خصوصت کی تھی میں نے بہتیروں سے پس نہیں دیکھا میں نے کسی کو شدید اور سخت
لڑنے والے کو داماس سے اور تحقیق شمار کیا تھا میں نے انکے بدن میں بہت جراحتوں نے اپنے کے لڑائی سے تہتر زخموں کو اور تھے ہم لوگ شدت
لڑائی اور بڑے رنج میں اور زخمی ہوئے تھے لوگ ہمارے اور ہم قریب بہ ہلاک پہونچ گئے تھے اور بچا تا تھا بعض ہم میں کا بعض کو اور یقین
ہو گیا تھا ہمکو اپنی سب کی موت کا ایک ہی ساتھ اور ہم لوگ سات اٹھائیس آدمی تھے پس مار ڈالے گئے ہم میں سے اوس بن عامر الجرمی اور
ابو حاتم بن سراقۃ الحمیری اور قارع بن اسید التمیمی اور مزاحم بن شداد العنوی اور ربیع بن جابر العبدی قوم بنی عبد دارسی اور ہلال
بن یعرب النخعی اور امیہ بن قادح الدارمی اور اسود بن ملاعب بن مقدام بن عروۃ الحضرمی رحمت کرے اللہ تعالیٰ اپنے واقدی
رحمۃ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے عویم بن خارج سے جو داماس کے ساتھ حلب کے قلعہ میں تھے روایت کی ہے کہا عویم نے کہ جب مار ڈالے
گئے آٹھ آدمی ہمارے ساتھیوں سے اور باقی رہے ہم میں سے بیس آدمی اور غلبہ کیا رومیوں نے ہم پر بجماعت زیادہ چار ہزار ہتھیار بند
کے اور مایوس ہو گئے تھے ہم لوگ اپنی جانوں سے کہ اسی وقت پہونچے ہمارے پاس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بجمعیت ایکہزار
سوار کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور معاملہ یہ گذرا کہ سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اندھیں اور بے آرام تھے
ہم لوگوں پر اور دریافت کرتے تھے ہماری خبروں کے تھے اور خالد بن الولید ملے تھے قریب جگہ میں ہمسے پس پہلے انھیں سے ملاقی ہوئے وہ دونوں
ہمراہی ہمارے جنکو داماس نے خبر رسانی کو بھیجا تھا پس آگاہ کیا ان دونوں نے خالد بن الولید کو ہم لوگوں کے چڑھ جانے سے قلعہ پر پس
متوجہ ہوئے خالد بن الولید ہماری طرف بحالت جلدی کے اور پایا انھوں نے ہمکو سخت اور شدید لڑائی میں پس جب بلند ہوا
شور خالد بن الولید کے آنے کا شور کیا آپس میں رومیوں نے اور چھوڑا انھوں نے ہمکو اور چڑھ گئے وہ قلعہ کی دیواروں پر اور دیکھا
انھوں نے اس لشکر کو جسمیں خالد بن الولید تھے اوس نے بیان کیا ہے کہ جب سنی ہمنے آواز تکبیر مسلمانوں کی مضبوط ہو گئے
دل ہمارے اور بڑھ گئی شدت ہماری دشمن کی لڑائی پر اور مارا ہمنے انپر ضربات رنج دہندہ اور سخت لڑائی لڑے ہم اور

فتوح الشام ذکر ابو الاعور اور اسکے ساتھیوں کا حلب میں قلعہ میں ۱۲ منہ

فتوح الشام ذکر پھر پہنچنا خالد کا اور اسکا ساتھیوں کا حلب کے قلعہ میں ۱۲ منہ

گرفتار کرلیا ہمنے بہت لوگون کو انمین سے پس چڑھ آئی قلعہ پر ہمارے پاس ایک جماعت کثیر مسلمانون سے پس جب دیکھا رومیون نے
اس حال کو جانا انھون نے کہ انکو طاقت مقابلہ کی ہمارے ساتھ نہین ہے پس ڈالدیا انھون نے اپنے ہتھیارون کو اور چلائے وہ اس کلام سے
لفون لغون پھر بچایا انھون نے اپنی جانون کو پس باز رہے مسلمان انکے قتل سے اور وہ اسی حال مین تھے کہ پہونچے اسی وقت ابو عبیدہ
بن الجراح ساتھ جماعت شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین انصار اور مہاجرین رضی اللہ عنہم اجمعین کے پس آگاہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح
کو ایک جماعت نے اس امر سے کہ رومی امان طلب کرتے ہین اور مسلمانون نے اٹھالیا ہے تلوار کو اوپر سے اور موقوف کیا ہے اون سے لڑائی کو
باانتظار تمہارے آنے اور تمہارے حکم دینے کے اپنی رائے سے انکے مقدمہ مین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ توقیف دیے گئے اور راہ راست
پر لائے گئے مسلمان پھر حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے واسطے حاضر لانے مردان اور زنان رومیون کے اور عرض کیا اوپر اسلام کو
پس سب سے پہلے جسنے اسلام قبول کیا وہ بطریق انکا یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ اور نسبت کی یوقنا کے اسلام قبول کرنے مین ایک جماعت
اسکے سرداران و رئیسان و بطارقہ سے پس پھیر دیا انکو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے انکے مال و زر کے بالون کو پھر باقی رہے
انمین سے لوگ نواحی قلعہ کے اور کاشتکار لوگ پس منت اور احسان کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اوپر اور معاف کر دیا انکے جرائم کو اور لیا
انسے عہد اور اقرار اس مرکا کہ [illegible] آوین گے کسی مسلمان کے ساتھ مگر ساتھ نیکی کے پھر چھوڑ دیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے انکے
بڑھے مردون اور بڈھی عورتون کو پس چلے گئے وہ لوگ بجانب گھاٹی پہاڑون کے اور نکالا مسلمانون نے قلعہ سے سونا اور چاندی اور
ظروف سونے اور چاندی کے کہ شمار نہین ہو سکتا ہے پس تھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا امین سے پانچوین حصہ کو واسطے
بیت المال کے اور تقسیم کر دیا باقی کو مسلمانون کے لشکر پر اور ذکر کیا مسلمانون نے قصہ راس ابو الہول اور انکے مکر اور فریب کرنے کا اور
علاج کیا انھون نے واسطے انکے اور اسمین کہ [illegible] مسلمانون نے وہان تا ایکہ اچھے ہو گئے وہ اس اور ساتھی لوگ انکے جو زخمی ہوے تھے پھر
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بلایا مسلمانون کو اپنے پاس اور مشورہ کیا اسکے کام مین پس کہا انھون نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے
اور اسی کے واسطے تعریف ہے فتح کیا اس قلعہ کو جسکے اخیر پر [illegible] مین باقی رہی ہے ہمارے واسطے کوئی جگہ جہان ہم ارادہ کرین مگر
انطاکیہ کہ وہ دار السلطنت رومیون کی اور کرسی انکی عزت کی ہے اور کچھ مین باقی نہین لوگ انکے ہمراہ ہرقل بادشاہ کے ہین پس کیا رائے نیک
اندیش تم لوگون کی ہے پس متوجہ ہوا ابو عبیدہ کی جانب صاحب تھا ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور کہا اسنے کھلی ہوئی زبان عربی مین
کہ جانو تم اے سردار اس مرکو کہ اللہ تعالیٰ اور بزرگ نے تائید کی تمہاری اور مدد دی تمکو اور منتخب کیا تمکو تمہارے دشمنون پر اور یہ امر نہین
ہو مگر اسوجہ سے کہ تمہارا دین مضبوط اور راہ راست ہے اور [illegible] ضرور دی ہین جنکا ذکر توریت اور انجیل مین ہے اور وہی ہین
جنکی بشارت عیسی بن مریم علیہما السلام نے دی ہے آیتین کوئی شک اور شبہ نہین ہے اور تحقیق ذکر کی ہے اللہ تعالیٰ نے صفت انکی اپنی
انجیل مین عیسی علیہ السلام سے کہ وہ خاتم الانبیا ہین [illegible] جدا کرنے والے حق اور باطل کے ہونگے اور وہ نبی متمم ہونگے جنکے مان لانے کا حکم
اور انکے دادا اور حمایا انکی کا غالب کرنیگے دین کو یاد رکھو ہو اے امرا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا ہان ہی ہمارے نبی ہین اور تم اسی یوقنا کل کے لڑتے تھے اور آپڑتے تھے ہمارے لشکر پر اور کاٹتے تھے ہماری راہ کو ہماری ہر سمت سے لوگو پھر آج تم ایسی باتین کرتے ہو اور مین نے سنا تھا کہ تم

عربی نہین جانتے پس یہ گفتگو اور زبان تمکو کہان سے حاصل ہوئی پس کہا یوقنا نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آیا تعجب کرتے ہو تم اسی
سردار اس حال سے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا ہان یوقنا نے کہا کہ مین شب گذشتہ کو فکر اور اندیشہ کرتا تھا تمھارے کام مین کہ کیونکر مدد اور غلبہ دیے
گئے تم لوگ ہم پر حالانکہ کوئی گروہ تمسے زیادہ ضعیف ہمارے نزدیک نہ تھا پس جب دل مین ڈالا مین نے تمھارے معاملہ کو تو سو گیا مین پس دیکھا
مین نے ایک شخص کو روشن تر چاند سے پس پوچھی مین نے کیفیت اُنکی پس کہا گیا مجھسے کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پس گیا مین سمجھ حال کرتا ہوا ان
کہ اگر یہ نبی صادق ہین تو درخواست کرین اپنے پروردگار سے کہ آگاہ اور تعلیم کردیوے مجکو پروردگار ساتھ زبان عربی کے پس گویا اشارہ فرماتے ہین وہ
میری طرف اور درخواست کی اپنے پروردگار سے اس امر کی پس بیدار ہوگیا مین اور مین زبان عربی مین کلام کرتا تھا پس آٹھ کھڑا ہوا اور گیا مین
اپنے بھائی یوحنا کے گھر کی طرف پھر کھولا مین نے خزانہ اُنکی کتابون کا پس پڑھا مین نے کتابون کو اور پایا مین نے بعض کتاب مین صفت محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اُنکے حالات کو جو واقع ہونگے اور اس امر کو کہ زیادہ تر دشمن اُنکے لوگون سے یہود ہونگے آیا یہ امر واقع ہوا ہی
ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ سچ ہی قوم یہود بشدت اُنکی طلب اور تلاش مین رہی یہانتک کہ مدد اور غلبہ دیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اپنے اور اپنے قلعے اور شہر بنا ہین اُنکی اور مار ڈالا اُنکے دلیر دن کو یوقنا نے کہا کہ مین نے اُنکی صفت کتاب مین یہ پائی ہی کہ اللہ
تعالیٰ وصیت کریگا اُنکو اُنکے اصحاب اور تبعیت کرنے والون کے واسطے اور اعانت کرینگے وہ یتیم اور مسکین کی آیا واقع ہوا ہی
یہ امر ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا ہان حال وصیت کرنے اللہ تعالیٰ کا اُنکو واسطے اُنکے اصحاب کے یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی
واخفض جناحک لمن اتبعک من المومنین اور یتیم اور مسکینون کے حق مین فرمایا ہی الم یجدک یتیما فاوی و وجدک ضالا فھدی و وجدک
عائلا فاغنی فاما الیتیم فلا تقھر و اما السائل فلا تنھر یوقنا نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکی نسبت صفت ضلالت کی کیون بیان کی حالانکہ
وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے مرتبے والے تھے پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے معاذ اللہ یہ معنی اُسکے نہین ہین بلکہ معنی یہ ہین
ووجدک ضالا فی تیہ مجنبا فھدیناک الی شاھدنا و ایضا سھل لک الوصول الی منازل المکاشفۃ و وقفک للوقوف فی مقام المشاہدۃ و
ایضا وجدک ضالا فی بحار الطلب علی مراکب التطلب فاوراک الی سواحل الحق و قربک الی ظل حقائق الصدق و ایضا انکرت تقلبک علی
بعید الاعتبار و تھت فی قیعان الاستحیار طامحا بالعیون لاستمتاعہ بالمساعات الوصول و التلاق ولکن لیس لک مناخیر و لا معک
سناء اثر حتے الحسنا لک لوایح الرضے و کشفنا عن واضح الغضا اما علمت یا عبد اللہ انہ لا کثر عند المومن او فی من العلم و لا مال
اریح من الحلم و لا حسب انفع من التغضب و لا قرین ازین من العقل و لا رفیق اشر من الجہل و لا شرف اعز من التقے
و لا کرم او قر من ترک الھوے و لا عمل افضل من الفکر و لا حسنۃ اعلے من الصبر و لا سیئۃ اخزے من الکبر و لا دولۃ

للمین من الرفق ولا ادار اوجع من الخوف ولا رسول حاذل من الحق ولا دلیل اقبح من الکذب ولا فقر اذل من الطمع ولا غنا اسنی
من الجمع ولا حیوٰۃ اطیب من الصحۃ ولا عیشۃ انہنا من العفۃ ولا عبادۃ احسن من الخشوع ولا زہد خیر من القنوع ولا عمار من حفظ من الصمت
ولا غائب اقرب من الموت پس جب سنا بوقنا نے یہ کلام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے چمکنے لگا چہرہ اُنکا خوشی سے اور کہا کہ
ایسا ہی پڑھا تھا مین نے شب گذشتہ کو اپنے بھائی یوحنا کی کتاب مین اور یوحنا نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہی کہ پایا اُسنے اس مضمون
کو توریت کے حاشیہ مین اور اب مضبوطی پکڑی تمھارے دین نے میرے دل مین اور جان لیا مین نے کہ یہی دین حق ہی اور قریب
لڑونگا مین تمھارے دشمنون سے اور دور کرونگا اپنی خطا ہاے گذشتہ کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے یوحنا سے کہ اے عبد اللہ
مشورہ دو اور راہ بتاؤ تم ہمکو اس امر کی کہ کسطرف کا ہم قصد کرین پس کہا یوحنا نے کہ جانو تم اے سردار اس امر کو کہ قلعہ اعزاز کا مضبوط
ہی اور قوت دیا گیا ہی ساتھ لوگون اور سامان اور توشہ کے اور حاکم وہانکا میرے چچا کا بیٹا ہی جسکا نام وادرس ہی اور سخت اور مضبوط ہی
اور لڑائی اور شمشیر زنی مین اور اگر تم ہمکو چھوڑ دوگے اور جاؤگے نواحی انطاکیہ کو تاخت و تاراج کریگا وہ حلب اور قنسرین اور ارض العواصم کو
اور برائی پہونچاویگا وہان کے لوگون کو اور کبھی گرفتار کریگا اُنکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کیا حیلہ اور تدبیر اُسپر کرنا چاہیے
پس کہا یوحنا نے کہ اے سردار مین نے تجویز کیا ہی ایک مکر اور فریب کو امید رکھتا ہون مین اللہ تعالیٰ سے کہ اُسکو پورا کرے پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہ کہو تم گویا کرے اللہ تعالیٰ تمھاری زبان کو ساتھ راستی اور بہتری کے پس کہا اُنھون نے کہ جانو تم اے سردار اس امر کو کہ مین نے یہ تجویز
کی ہی کہ سوار ہونگے مین اپنے گھوڑے پر اور میرے ساتھ کرو تم ایک سو سوارون کو مسلمانون سے اور وہ لباس رومیون کا پہنے ہون اور مین اُنکو ساتھ
لیکر آگے روانہ ہون پھر روانہ ہو ایک کوئی سردار سردارون عرب سے پیچھے میرے جسکے ساتھ ایک ہزار سوار تیز رو گھوڑون پر ہون اور مین
آگے لشکر کے بمسافت ایک سو سوار کے ایک فرسنج کے فاصلہ پر ہون اس صورت سے کہ گویا مین تمسے بھاگنے والا ہون اور وہ ہزار
آدمی درپی طلب میرے ہین پس جب قریب اعزاز کے ہم پہونچینگے تو پکارونگا اور شور کرونگا مین اور ساتھی میرے پس جب دیکھیگا
ہمکو وادرس حاکم وہانکا بالضرور آویگا وہ ہمارے پاس درلجاویگا ہم مین پس جب سوال کریگا وہ میرے حال سے تو آگاہ کرونگا
مین اُسکو اور کہونگا یہ امر کہ مین مسلمان ہوا تھا براہ مکر کے پھر بھاگا اور نکل آیا مین اور عرب درپی طلب میرے ہین اور جب
وہ یہ حال مجھسے سُنیگا تو چڑھ جاویگا ساتھ لیکر ہمکو قلعہ پر اور پوشیدہ ٹھہرینگے تمھارے سردار نزدیک ایک جگہ مین ہمسے ایک
گاؤن مین جسکا نام بیرہ ہی پس جب ہوگی آدھی رات اُترینگے ہم بیچ قلعہ مین اور مار نیگے اور رکھینگے تلوارون کو اپنے دشمنو پر
پس جب ہوگا وقت نماز صبح کا ملجاوینگے تمھارے سردار ہم مین مع اپنے ہمراہیون کے پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح نے

ف ۱ اور وہم زنی کہ حضرت ۲ والی خفت خدا ست اورد کوئی بجاوی نیاده ۳ ذکری زیاده ۴ اور دست اورد ۵ ذکری زیاده ۶ اور دست ۷ زیاده ۸ ذکری ۹ اور دست ۱۰ ذکری ۱۱ اور دست ۱۲ ذکری ۱۳ اور دست ۱۴ ذکری ۱۵ اور دست ۱۶ ذکری ۱۷ اور دست ۱۸ ذکری ۱۹ اور دست ۲۰ ذکری ۲۱ اور دست ۲۲ ذکری ۲۳ اور دست

یہ کلام پورا کیا تھا انھوں نے خالد بن الولید اور مسافر بن جبل رضی اللہ عنہما سے اس معاملہ میں پس کہا ان دونوں صحابی نے
کہ ہے امین الامت یہ مضبوط طرا سے اور تجویز ہے بشرطیکہ یہ شخص غدر اور بیوفائی نہ کرے اور اپنے دین کی طرف نہ پھر جاوے پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ان ربکما بالمرصاد پس کہا یوقنا نے آیا نہیں ہے یہ امر قسم ہے خدا کی نہیں پھرا میں اپنے دین سے تمہارے
دین کی طرف مگر یہ کہ نیگیا اور دور کر دیا اللہ تعالی نے میرے دل سے اس چیز کو جسکی میں تعظیم کرتا تھا تصویروں اور صلیبوں سے
اور نہیں باقی رہی میرے دل میں سوائے محبت اللہ غالب اور بزرگ کے جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محبت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنکو میں نے خواب میں دیکھا اور معجزات انکے معائنہ کیے پس اگر تم لوگ میرے ساتھ گمان بد رکھتے ہو پس
چھوڑ دو اور نہ مقرر کرو تم مجکو اس کام میں جو میں نے بیان کیا ہے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے عبد اللہ اگر تم خود ہی
کرو گے مسلمانوں کی اور غدر اور بیوفائی نہ کرو گے پس اللہ تعالی تمہارا معین ہوگا ہر کام میں جسکا تم ارادہ کرو گے پس تبعیت کرو تم
راستی کی تاکہ نجات حاصل کرو تم اسکے سبب سے کہ بقائے ہمارے دین کی راستی اور تبعیت طریقہ تمہارے ساتھی مسلمین پر ہے تحقیق
مومن صادق کی غذا وہ ہے جو میسر ہو اور لباس اسکا اسقدر ہے جو چھپانے چھپانے کی جگہ کو اور گھر اسکا وہ ہے جہاں وہ ہو پس نہ
ہول اور نہ اندوہگین کرے تمکو وہ چیز جو چھوڑا ہے تم نے اپنے ملک و زینت اور حکم اور سرداری سے اسواسطے کہ جو کچھ تمنے چھوڑا ہے وہ
نیست ہونے والا ہے اور جسکے تم درپے طلب ہو وہ باقی اور پایدار ہے کہ نعمت دنیا جاتی رہتی ہے اور عالم آخرت نیک و باقی ہے اور جانو تم
اس امر کو کہ آج کے دن تم بری اور مبرا ہو گناہوں سے مثل اس دن کے کہ نکلے تھے تم اپنی ماں کے پیٹ سے اور جانو تم اس امر کو
الدنیا سجن المومن والقبر مضجعہ والخلوۃ مثلبہ والاعتبار فکرہ والقرآن حدیثہ واللہ انیسہ والذکر رفیقہ والزہد قرینہ والحزن شانہ
والجیوۃ شعارہ والجوع ادبہ والحکمۃ کلامہ والتراب فراشہ والتقوی زادہ والصمت تغمیمہ والصبر معتمدہ والتوکل جبہ والعقل قبلہ
والعبادۃ حرفہ والجنۃ دارہ اور جانو تم اے یرقنا کہ مسیح علیہ السلام نے کہا ہے بحبت ثلثۃ عاقل لبیب معقول عنہ وموتل الدنیا
والموت یطلبہ وباقی قصور والقبر مسکنہ اور تحقیق فرمایا ہے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من اعطی اربعا واعطی
اربعا تفسیر ذلک فی کتاب اللہ عزوجل من اعطی الذکر ذکرہ اللہ بقولہ تعالی اذکرونی اذکرکم ومن اعطی الدعاء اعطی الاجابۃ لان
اللہ عزوجل یقول ادعونی استجب لکم ومن اعطی الشکر اعطی الزیادۃ لان اللہ تعالی یقول لئن شکرتم لازیدنکم ومن اعطی
الاستغفار اعطی المغفرۃ لان اللہ عزوجل یقول واستغفروا ربکم انہ کان غفارا واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے
عامر بن اوس سے روایت کی ہے کہا عامر نے کہ موجود تھا میں فتح قنسرین اور حلب میں ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے اور اکثر میں ان رومیوں سے محبت رکھتا تھا جو داخل ہوئے تھے ہمارے دین میں پس نہیں دیکھا میں نے انمیں

کوئی بڑا سخت کوشش کرنے والا اور خالص نیت والا اور پورا جہاد کرنے والا اور جاننے والا طریقہ لڑائی رومیون کا یوقنا سے قسم ہے خدا کی
کہ خیر خواہی کی تھی اُسنے مسلمانون کی اور جہاد کیا تھا مشرکین مین اور راضی کیا تھا پروردگار عالمین کو اور وہ کام رومیون مین کیا تھا جو کسی اُنکے
ابنائے جنس نے نہین کیا تھا رضی اللہ عنہ واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب نصیحت کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یوقنا کو اور
فارغ ہوے وہ نصیحت سے ساتھ کیا یوقنا کے ایک سو سوارون کو مسلمانون سے اور پہنائین اُنکو زرہین اور کپڑے رومیون کے اور
ہر دس آدمی اُنمین ایک قبیلہ سے تھے اور قبائل یہ تھے لخم اور جذام اور خزاعہ اور سنبس اور نمیر اور خضارمہ اور عمیر اور باہلہ اور مرادا
تمیم اور مقرر کیا ہر دس آدمی پر ایک نقیب کو پس نقیب بنی لخم کے جزعل بن عاصم اور جذام پر مرہ بن مراحم اور خزاعہ پر سالم بن عدی اور
سنبس پر مسروق بن بہان اور نمیر پر ذوالکلاع اور باہلہ پر سیف بن رفاع اور تمیم پر سعید بن جبیر اور مراد پر مالک بن قناص تھے پس مرتب کیا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس ترتیب کو کہا اُنھون نے مسلمانون سے کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تم پر مین بھیجنے والا ہون تمکو ساتھ اس بندۂ
خدا کے جنسے ہبہ کیا ہی اپنی جان کو اللہ اور رسول کے واسطے اور تمھارے ہر گروہ پر ایک نقیب ہی جسکو مین نے سردار کیا ہی تم پر پس طاعت
کرو تم اس شخص کی جب تک وہ اللہ تعالی کی رضامندی مین قائم رہے پس کہا مسلمانون نے کہ سنا اور منظور کیا ہمنے اطاعت کو راوی
نے بیان کیا ہی کہ لباس پہنا اور سوار ہوے اور روانہ ہوے یوقنا آگے اُنکے بارادۂ حاکم اعزاز کے اور یوقنا اپنا لباس پہنے تھے پس جب دور ہوے
اور پہونچے وہ ایک فرسخ تک مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے مالک بن الحرث الاشتر النخعی کو اور ساتھ کیا اُنکے ایکہزار سوار کو اُنکی قوم سے
پس کہا اُنسے کہ اے ابن الحرث روانہ ہو تم پیچھے اس بندۂ خدا کے اور دیکھو تم کہ کس چیز کی طرف رجوع کرتا ہی کام اُسکا پس جب پہونچو تم
قریب اعزاز کے پوشیدہ رہو تم صبح کے وقت تک پھر ظاہر ہو تم اپنے بھائیون کے واسطے توفیق دیوے تمکو اللہ تعالی اور راہ راست پر
رکھے تمکو پس روانہ ہوے مالک اشتر آگے اکیہزار سوار کے اور چلے وہ باقی تمام اُسدن اور آئی تاریکی رات کی اور وہ پہونچے میر گانون
مین پس پایا اُسکو خالی رہنے والون سے پس پوشیدہ ہوے وہان اور یوقنا کا حال یہ تھا کہ لیا اُنھون نے شاہراہ کو اور چلے وہ بطلب اعزاز کے
واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے جزعل بن عاصم سے روایت کی ہی کہا جزاعل نے کہ تھا مین گروہ یوقنا مین جبکہ بھیجا تھا اُسکو
ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ اُنکے پس جب ہم قریب اعزاز کے پہونچے متوجہ ہوے یوقنا ہماری طرف اور کہا کہ اے جوانمردان عرب ہم
پہونچ گئے ہین دشمن کے شہر مین پس احتیاط کرو تم اس امر کی کہ کوئی شخص تم مین کا کچھ کلام کرے اسواسطے کہ تمھارے لغت ہمپر
پوشیدہ نہین ہین اور مین مترجم تمھارا ہون اور ہوشیار ہو تم اپنے کام مین پس جب دیکھو تم مجکو کہ حملہ اور سختی کی مین نے اعزاز پر
پس تیزی اور جلدی کرو تم اللہ تعالی کا نام لیکر پھر روانہ ہوے یوقنا حالانکہ اُنکو مسالۂ تقدیر سے کچھ خبر نہ تھی واقدی رحمۃ اللہ نے
بسلسلۂ راویون کے اکوع مازنی سے روایت کی ہی کہا اکوع نے کہ تھا مین ساتھ مالک اشتر نخعی کے اُنکے ایکہزار لشکر مین جسوقت
روانہ ہوے تھے ہم پیچھے بطریق حلب کے تا اینکہ پوشیدہ ہوکر ٹھہرے ہم میر گانون مین باانتظار صبح ہونے کے اور اُسی وقت دیکھا ہمنے اپنے
پیچھے ایک لشکر کو اور مالک اشتر پوچھتے تھے حال اُس لشکر کا پھر پس ارادہ کیا اُنھون نے لشکر کا پس کہا دیر وہ ہمسے غائب ہے اور واپس
آئے اور اُنکے ساتھ ایک شخص عرب کا تھا پس جب لائے اُسکو گاڑے کی جگہ مین کہا مالک اشتر نے کہ اے جوانمردان عرب سنو تم اُس چیز کو

فتوح الشام ۱۲ ذکر طارق بن سنان کا بمقام اعزاز

جو یہ شخص کہتا ہو پس کہا مسلمانون نے کہ وہ کیا کہتا ہی مالک اشتر نے کہا کہ تم اس سے پوچھو وہ تمکو آگاہ کریگا اور پوچھا مسلمانون نے اس سے اور کہا کہ تو کون ہی گون ہے
ہی اسنے کہا کہ مین غسان بنی قوم جبلہ بن الایہم الغسانی سے ہون پس کہا مالک اشتر نے کہ تیرا نام کیا ہی اسنے کہا کہ میرا نام طارق بن منان ہی پس کہا مالک
اشتر نے کہ قسم ہی تجکو داخل ہونے کی قوم عرب مین کہ نہ پوشیدہ کرتو ہمسے کسی حال کو جو تو ہمارے دشمنون سے جانتا ہو اسنے کہا قسم ہی خدا کی کہ نہ
چھپاؤنگا مین تمسے جس حال کو مین جانتا ہونگا دلیکن احتیاط کرو تم اپنی جانون پر قبل آنے اپنے دشمن کے مالک اشتر نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہی پس کہا
طارق نے کہ تم بارادہ مکر اور فریب کے ساتھ اپنے دشمن کے آئے ہو حالانکہ تمھارے دشمن نے تمھارے ساتھ فریب کیا ہی پس کہا مالک اشتر نے
کہ یہ کیا بات ہی طارق نے کہا کہ رات کو آیا تھا اور یہان کا جاسوس تمھارے پاس سے اور نام اسکا عصمۃ بن عروۃ التمیمی ہی اور وہ سنتا تھا تمھارے
اس مشورہ کو جو کہ اور فریب یونا نے حاکم اعزاز کے ساتھ تجویز کیا تھا پس جب سنا جاسوس نے اس تجویز کو لکھا اسنے اسی وقت ایک رقعہ اور
باندھدیا رقعہ کو ایک کبوتر کی دم مین جو اسکے پاس تھا رے ظاہر لشکر مین تھا اور چھوڑدیا کبوتر کو بجانب حاکم اعزاز کے اسی دن قبل
تمھارے نماز ظہر کے پس جب پڑھا حاکم نے اس رقعہ کو بھیجا اسنے مجکو بجانب حاکم راوندان کے جسکا نام یوقانین شامس ہی بطلب کرنے کے
تمھارے اوپر اور پوچھا یانین نے یوقا کو پیام اسکا اور یہ وہ ہی کہ آتا ہی بجماعت پانسو سوارون کے دلیران روم سے پس گویا تم اسکے
سامنے ہو پس احتیاط کرو تم اور سچا جانو تم مجکو میرے کلام مین اور آمادہ ہو تم واسطے اسکے مقابلے کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا
ہی کہ یہ تو حال مالک اشتر کا اس مقام پر تھا اور یوقا کا حال یہ ہوا کہ وہ روانہ ہوے یہانتک کہ پہونچے اعزاز کے قلعہ تک
پس پایا انھون نے حاکم اعزاز کو اس حال مین کہ احتیاط کی تھی اسنے اپنی جان پر اور مضبوط کیا تھا اپنے قلعہ کو اور احتیاط کی
تھی اپنے لشکر مین اور صف بندی کی تھی انکی باہر قلعہ کے اور وہ لوگون سوار ہوا تھا بجماعت تین ہزار رومی اور ایک ہزار عرب
متنصرہ قوم غسان اور لخم اور جذام سے سوائے ان لوگون کے جنھون نے اطراف اسکے شہر سے اسکے پاس پناہ لی تھی پس جب آئے
یوقا تو نہین وہم دلایا اسنے یوقا کو اپنی کسی چیز سے بلکہ استقبال کیا یوقا کا اور پیدل ہو گیا اپنے گھوڑے سے اور آیا یوقا
کی طرف دوڑتا ہوا گویا بوسہ دیگا انکی رکاب کو اور تھی اسکے ہاتھ مین ایک چھوٹی چھری جو قضا سے زیادہ روان تھی اور جب
نزدیک ہوا وہ یوقا سے جسکا وہ یوقا کی رکاب پر تاکہ کھینچ لیوے رکاب کو پس کاٹ ڈالا اچھری سے زین کے تنگ کو اور پکڑلیا اسنے
یوقا کی رکاب کو پس اسی وقت پراگندہ ہوے یوقا اور گرے وہ سر کے بل اور آپڑے چار ہزار سوار اور پیدل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اور نہین مہلت دی انکو یہانتک کہ قابض ہو گئے اسپر اور باندھ لیا انکو پس جب ہوے یوقا اور دسیون کی قید مین
تھوک مارا ادریس ملعون نے یوقا کے منہ پر اور کہا یوقا سے کہ بہ تحقیق غضب کیا تجھپر صلیب نے جسوقت چھوڑدیا تو نے دین اسکا
اور رجوع کیا تو نے اسکے دشمنون کی طرف پس قسم ہی حق مسیح کی کہ مین ضرور تجکو ملک جیم کے پاس بھیجونگا پس سمع لی دیگا وہ تجکو وہ
انطاکیہ کے دروازے پر بعد اسکے کہ ماریگا وہ گردنین ان عرب کی پھر چڑھ گیا ادریس انکو ساتھ لیکر اپنے قلعہ پر واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ ایک امر پیدا کرنے کام مسلمانون کا اللہ تعالی کی طرف سے یہ تھا کہ جاسوس نے اپنے رقعہ مین حال روانگی مالک اشتر نخعی کا بجمعیت
ایک ہزار سوار کے حاکم اعزاز کو نہین لکھا تھا اور مالک اشتر کا حال یہ گذرا کہ جب سنا انھون نے کلام طارق متنصرہ کا

احتیاط کی انھون نے اور اُنکے ساتھیون نے اپنی جانون پر اور مضبوط باندھا متنصرہ کو اور پھرے وہ بہ انتظار حاکم رافدان کے پس تب تھوڑی
رات گذری تھی انھون نے آواز لگانے کی اور آواز گھوڑون کی ساتھ ہتیاردن کے پس نہین کلام کیا اُنسے مالک اشتر نے یہانتک کہ بیچ گاڑے
مین آگیا لشکر اور اُسی وقت درآئے اُنپر مالک اشتر ساتھ دلیران مسلمین اور شہسواران موحدین کے اور گھومے گرداگرد اُنکے مثل گھومنے چکی کے اور گھیر لیا
مسلمانون نے اُنکو مثل گھیرنے سپیدی آنکھ کے اُنکی سیاہی کو اور حملہ کیا دو دو مسلمانون نے ایک ایک مردی پر پس پکڑ لیا اُنکو پھر مضبوط باندھا
اُنکو اور لیے کپڑے اور لباس اُنکے پس پہن لیا اُن کپڑون کو اور بلند کیا اُنکے نشانون اور صلیبون کو جیسے کہ وہ تھے اور متوجہ ہوے مالک
اشتر اُس متنصرہ کی طرف اور کہا اُس سے کہ آیا ہو سکتا ہی تجھسے کہ پھرے تو بجانب دین اللہ غالب اور بزرگ اور دین اللہ کے نبی کے
اور دور کیجاوین تجھسے وہ باتین کفر کی جو گذری ہین بسبب ایمان کے اور صبح کریگا تو ہمارے ساتھ منجملہ برادران ایمان کے پس کہا طارق نے
کہ بخدا دل پھیرا تمھارے پاس اور تمھارے دین مین ہی اور مین پہلے مسلمان ہوا تھا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہمراہ اپنے
بادشاہ جبلہ بن الایہم کے اور مین نے سُنا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص بدل ڈالے اپنے دین کو پس قتل کرو تم اُسکو پس کہا
مالک اشتر نے کہ تو سچ کہتا ہی ولیکن منسوخ ہو گیا ہی یہ حکم اللہ تعالی کے قول سے جو فرماتا ہی الا من تاب ہین وہ عمل صالح کیا اور تحقیق قبول
فرمائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توبہ وحشی غلام جبیر کی حالانکہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کو
قتل کیا تھا اور اُسکے حق مین آیات قرآنی نازل ہوئین تھی پس جب سُنا غسانی نے یہ کلام کہا اُسنے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان
محمدا رسول اللہ مالک اشتر نے کہا کہ قبول کرے اللہ تعالی توبہ تیری اور ثابت رکھے تیرے ایمان کو پھر کہا اُس سے کہ اے عبد اللہ
مین چاہتا ہون کہ جاوے تو بجانب حاکم اعزاز کے اور بشارت دیوے اُسکو ساتھ آنے حاکم رافدان کے اُسکی مدد دہی کو پس کہا
غسانی نے کہ مجکو بخوشی منظور ہی اور مین اِس کام کو کرونگا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور اگر تمکو میرے معاملہ مین کچھ شک ہی پس بیحد و تم
میرے ساتھ ایک مرد کو جسپر تمکو اعتماد ہو اور جانتا ہو وہ شخص جو مین کہونگا اسواسطے رات آدھی آچکی ہی اور نگہبانی اور چوکیداری
مین شدت ہی اور دروازے قلعہ کے بند ہین پس مین کلام کرونگا رومیون سے کنارہ خندق کے پس ساتھ کیا اُسکے مالک اشتر نے
اپنے چچیرے بھائی راشد بن قیس کو اور وصیت کی اُنکو ہوشیار رہنے کی اپنے کام مین اور روانہ ہوے وہ دونون بجانب
اعزاز کے پس پایا اُنھون نے نگہبانی کو شدت مین اور چوکیدار بیدار اور ہوشیار تھے اپنی دیوارون پر اور رومی نرسنگھے اور قرنا بجاتے
تھے اور آواز بلند تھی وسط قلعہ مین پس کہا طارق نے راشد سے کہ قسم ہی حق اپنے پروردگار کی کہ نہین ہی یہ مگر آثار لڑائی کے
پھر خاموش ہو رہے وہ دونون اور کان رکھے آواز پر تو معلوم ہوا کہ معاملہ وہی ہی جو طارق بن سندن نے کہا ہی واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اصل معاملہ اُس آواز کا یہ تھا کہ والی اعزاز کا اکثر اوقات بھیجتا تھا اپنے بیٹے لاون کو ساتھ تحفہ
اور ہدایا کے پاس یوقنا کے اور لاون یوقنا کے پاس قلعہ مین مہینا دو مہینے مقیم رہتا تھا اور آیا تھا لاون پاس یوقنا کے
ایک مرتبہ عید صلیب مین جو اُسکے کنیسہ واقع قلعہ مین واقع ہوئی تھی اور گیا تھا یوقنا کی زوجہ کے پاس پس دیکھا تھا اُسنے
یوقنا کی بیٹی کو ساتھ اُسکے لونڈیون اور پیش خدمتون کے اور وہ آراستہ تھی لباس اور زیور اور جواہرات سے اور

سنسار سے بیزار عزت نشان
سرنیچے ہاتھ مالک اشتر کے
سرنیچے ہاتھ لاندان اور
سرنیچے ہاتھ رومیون کے
سرنیچے ہاتھ لاون کے
سرنیچے ہاتھ زوجہ
سرنیچے ہاتھ بیٹی
سرنیچے ہاتھ اعزاز

اور ایمان لایا اور اسلام
نیک کیا ہو راست
فرقہ لاون پسر والی
حاکم اعزاز کا ۱۲

صورت اُسکی مثل روشن چاند کے تھی پس مدہ آئی محبت شدید اُسکی لاون کے دل کے مین اور چھپایا اُسنے اس امر کو تا اینکہ
واپس آیا بجانب اعزاز کے اور شکایت کی اُسنے اپنی ماں سے پس کہا اُسکی ماں نے کہ اے میرے بیٹے ٹھنڈی رکھ تو اپنی آنکھ
کو کہ مین تیرے باپ سے اس امر مین گفتگو کرونگی اور کہونگی اُس سے کہ پیام بھیجیگا حاکم حلب کے پاس پس بیاہ کردیگا وہ تیرا اپنی
بیٹی کے ساتھ پس خوش ہو گیا دل اُسکا جب سُنا اُسنے کلام اپنی ماں کا اور اُنھین دنون مین آئے عرب اور محاصرہ کیا اُنھون نے
قلعہ حلب کو پس مشغول ہو گئے دل اُنکے پس جب آئے یوقنا اعزاز مین اور ہوا معاملہ اُنکا جو ہوا اور قابض ہو گیا داد پر بیٹا اُنکے
چچا کا اُنپر اور ایک سو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس رکھا داد پر اُن سبکو اپنے بیٹے لاون کے گھر مین اور نگہبان مقرر
کیا اُنکو اُنپر اور لاون نے کہا کہ قسم ہے اپنے دین کی کہ یہ بطریق یوقنا میرے باپ سے زیادہ جانتے ہین علوم دین کو اور اگر وہ حق کو اُن
عرب کے ساتھ نہ دیکھتے تو اُنکی تبعیت نہ کرتے سوائے اسکے بادشاہ لوگ اُنکا مقابلہ نہ کر سکے اور اللہ تعالیٰ نے مدد دی ہے اور غالب کر دیا ہے
اُنکو باوصف اُنکے ضعیف ہونے کے اور میرے دل کو تعلق ہے یوقنا کی بیٹی سے اور مین راستی کی راے اور ستودہ امر پر دیکھتا ہون کہ چھوڑ
دون اس قوم کو تیسے اور رجوع کرون مین اُنکے دین کی طرف کہ حق وہی ہے اور پہونچونگا مین اُسکے سبب سے نور عظیم کو ملک کریم کی طرف سے
اور بیاہ کرونگا مین یوقنا کی بیٹی سے اور تسکین دونگا مین اپنی دلی محبت کو اُسکے سبب سے پس جب کہی اُسکے دل نے اُس سے یہ بات متوجہ ہوا
وہ یوقنا کی طرف اور بیٹھا اُنکے سامنے اور کہا کہ اے چچا مین نے ارادہ اور میل کیا ہے تمھارے چھوڑ دینے کا تیسے اور چھوڑ دینے تمھارے ساتھیون
کا اور مین نے برگزیدہ اور اختیار کیا ہے تمکو اپنے باپ اور بادشاہ پر اور تم جانتے ہو کہ جدائی گھر بار اور یگانون کی امر دشوار ہے ولیکن ایمان
زیادہ توفیق دینے والا ہے کفر سے اور مین نے جان لیا ہے اس امر کو کہ اس قوم کا دین صحیح اور عقل اُنکی غالب ہے اور ذکر اُنکا تہلیل اور تسبیح ہے اور
مین چاہتا ہون تمھارے اور تمھارے ساتھیون کے رہا کرنے کو اس شرط پر کہ تم میرا بیاہ اپنی بیٹی کے ساتھ کر دو اور مہر اُسکا جو تم لوگے میرے
نزدیک یہی تمھارا اور تمھارے ساتھیون کا چھوڑ دینا ہے یوقنا نے کہا کہ اے میرے بیٹے اگر تیرا ارادہ اور میل بجانب اسلام کے ہے پس چاہیے
یہ امر بسبب کسی غرض دنیا کے نہو بلکہ خالص واسطے اللہ تعالیٰ کے ہو سو واسطے کہ اللہ تعالیٰ قائم اور غالب رکھیگا تجکو اس کام پر جو تو کریگا
اور مین انشاء اللہ تعالیٰ تجکو تیری مراد کو پہونچاؤنگا اور حاصل ہو گی تجکو نصرت دنیا اور آخرت کی پس کہا لاون نے اشہد ان لا الہ الا اللہ
و اشہد ان محمد عبدہ و رسولہ پھر چھوڑ دیا اُسنے یوقنا اور اُنکے ساتھیونکو اور دیدیے اُنکو ہتھیار اُنکے اور کہا اُنسے کہ چلو اور تبرکی کرو تم اللہ تعالیٰ کا
نام لیکر اور آگاہ ہو کہ مین جاتا ہون اپنے باپ کے پاس اسواسطے کہ وہ سوتا ہے اور بیہوش ہے شراب سے پس مارڈالونگا مین اُسکو
اللہ غالب اور بزرگ کی رضامندی مین پھر جلدی گئے لاون اپنے باپ کے گھر کی طرف پس پایا اُسنے اپنے باپ کو بدون
مرد کے اور پایا اپنی ماں اور بہنون کو اُسکے پاس پس کہا لاون نے کہ کسنے میرے باپ کے ساتھ یہ امر کیا ہے پس کہا
اُن عورتون نے کہ ہمنے کیا ہے پس کہا لاون نے کہ تمنے کسواسطے یہ امر کیا ہے پس کہا عورتون نے کہ ارادہ کیا ہمنے اس
کام سے رضامندی اور دیدار خدا کا اور تحقیق سُنا تھا ہمنے تیری بات چیت کو یوقنا اور اُنکے ساتھیون سے پس خوف
کیا ہمنے تیری جان پر اس امر کا کہ نہ پیدا ہو سکے گا تیرے لیے وہ امر کہ جو تو چاہتا ہے اور غلبہ کریگی قوم مسلمانون پر

جماعت رومیون کی اور پہونچیگی تیری خبر تیرے باپ تک پس مار ڈالیگا وہ تجکو پس حملہ کیا ہنسے اور ہنسی گیری کی اُسپر مشتیر تجسے بسبب
دیکھنے تیری تیرہی عقل اور فہم کے پس خوش ہوے لاون اس حال سے اور پھر گئے وہ بجانب یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے اور آگاہ کیا
اُنکو حقیقت حال سے اور بلند کیا انھون نے آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا انھون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اور مارا اور رکھا تلوارون کو رومیون مین پس جنبش مین آیا قلعہ اُنکی تکبیرون سے اور جنبش کی اور نکل پڑے
رومی اپنی جگہون سے اور وہ حیران اور بھول گئے تھے آپس مین ایک دوسرے کو اور واقع ہوا شور قلعہ مین اور دوڑ پڑے ردمی پس
لڑے یوقنا اور ساتھی اُنکے رومیون سے اور اسی وقت آئے طارق بن سنان اور مالک اشتر کے چچا کے بیٹے پس جب چپ ہوا اور کان
لگایا انھون نے آواز پر اور جانا انھون نے حال لڑائی کو پھر بھیجے وہ دونون بجانب مالک اشتر کے اور بیان کیا اُنسے جو کچھ کہ سنا تھا دونون نے
اعزاز مین پس کہا مالک اشتر نے اپنے ساتھیون سے کہ دوڑاؤ تم گھوڑون کو رات کی تاریکی مین اور نہین ہوتی ہے قوت مگر بسبب قدیم
اور بزرگ کے پس اسی وقت چھوڑدین مسلمانون نے باگین گھوڑون کی اور راست کر لیا نیزون کو تا اینکہ پہونچے وہ اعزاز کے دروازے
پر اور پائی آہٹ اُنکی لاون بن وادرس نے پس حکم کیا اُسنے اپنے غلامون کو کھولدینے پوشیدہ دروازے کا پس ایسا ہی کیا غلامون نے
بعد اسکے کہ کہا تھا لاون نے اُنسے کہ حاکم راوندان ہماری مدد ہی کو آیا ہے پس جب آیا مالک اشتر اور ہمراہی اُنکے اعزاز مین یا علان کیسا
اُنھون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجے بشیر اور نذیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور دیکھا اہل اعزاز نے اُس معاملہ کو جو در آیا اُنپر اور
جانا اُنھون نے کہ ہم ہلاک ہونگے پس پھینک دیا اُنھون نے ہتھیارون کو اور چلائے وہ اس کلمہ سے لفون لفون پس اُٹھا لیا مالک
اشتر نے تلوار کو اُنکے اوپر سے اور لیلیا جو کچھ اُس قلعہ مین تھا مال اور لوگون اور لڑکیان اور لڑکون اور قیدیون سے اور شکر یہ ادا کیا
یوقنا اور اُنکے ساتھیون کا پس کہا یوقنا نے کہ شکر یہ ادا کرو تم اللہ تعالی کا اور پس لڑکے کا پھر بیان کیا سب حال اُسکا پس کہا مالک
اشتر نے اذا اراد اللہ امرا اتہیا اسبابہ واقدی رحمہ اللہ نے عبدالرحمن بن جبیر سے روایت کی ہے کہا جبیر نے کہ پوچھا مین نے ابولبابہ بن المنذر
سے جو شام کی سب لڑائیون مین ابتدا سے انتہا تک حاضر تھے کہ سبب قتل وادرس کا کیا تھا کہ میرا دل انکار کرتا ہے اس حال سے اور
مین صحبت اسکی چاہتا ہون پس کہا ابولبابہ نے کہ جب رکھدیا اہل عرب نے اپنے بوجھ اور ہتھیارون کو اور دیکھا کیا مالک اشتر نے قیدی اور
مال اور کپڑے اور ظروف اور سونے اور چاندی کو اور حکم کیا اُنھون نے اس سبکے نکالنے کا باہر اعزاز کے اور مقرر کیا اُسپر قیس بن سعید
اور قیس بن سعید حاضر ہوے تھے یرموک کی لڑائی مین اور پہونچا تھا اُنپر ایک تیر پس یک چشم کر دیا تھا اُسنے اُنکو اور یہی حال ابولبابہ
بن المنذر کا ہوا تھا اور یہ دونون صحابی حاضر ہوے تھے جنگ بدر مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب نہ باقی رہا
کوئی اعزاز مین اٹھ کھڑے ہوے مالک اشتر درآنحالیکہ چلتے اور پھرتے تھے وہ قلعہ مین اور اُسکو دیکھتے بھالتے تھے پس مقتول دیکھا انھون نے
وادرس کو اور کہا انھون نے کہ کسنے قتل کیا ہے اس ملعون کو پس کہا لاون نے کہ میرے بھائی لوقا نے اُسکو قتل کیا ہے اور وہ مجھسے بڑا ہے
بڑا ہے اور عقل مین مجھسے زیادہ اور پورا ہے پس طلب کیا اُسکو مالک اشتر نے اور کہا اُس سے کہ تو نے کیون اسکو قتل کیا ہے حالانکہ وہ
تیرا باپ تھا اور نہین سنا ہے کہ قوم رومیون مین کسی بیٹے نے اپنے باپ کو مار ڈالا ہو سوا تیرے لوقا نے کہا اٹھایا

فتوح الشام کے ترجمہ کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ یہ وہ ہیں کام کرنے والے سامان کو ۱۲

اور برانگیختہ کیا مجکو اس کام مین تمھارے دین کی محبت نے اور سبب اسکا یہ ہوا کہ اس قلعہ کے کنیسہ مین ایک قس زاہد من کا ہمراہ ہمارے اس سے انجیل پڑھتے تھے اور وہ تعلیم کرتا تھا ہمکو مسائل حلال اور حرام کے اور لکھدیتا تھا ہمکو رومی خط سے اور مین ایک دن اسکے نزدیک بیٹھا تھا اور سوائے میرے اسکے پاس اور کوئی نہ تھا پس در آئی میرے دل مین یہ بات کہ سوال کرون مین اس سے کچھ چیزون اور حلال حکا پس کہا مینے اس سے کہ اے باپ ہمارے آیا دیکھتا ہی تو کہ ملک شام پر کیونکر عرب غالب ہوگئے ہین اور بہت ملک شام کے وہ مالک ہوگئے ہین باوجود شکست دی ہوئی انھون نے ہرقل بادشاہ کے لشکرون کو اور شمار یا ہی فوجون کو اور ہم اس امر کا نہین گمان کرتے تھے کہ عرب اس امر پر قدرت حاصل کرینگے اسواسطے کہ کوئی گروہ انسے زیادہ ضعیف نہ تھا اور اللہ تعالی نے مدد دی اور غالب کردیا انکو باوصف انکے ضعیف ہونے کے پس آیا پڑھا ہی تو نے اس حال کو کتب قدیم اور انکے علماء مین یا نہین پس کہا قس نے کہ اے میرے بیٹے ہان مین نے اس حال کو پڑھا ہی اور بتحقیق آگاہ کیا تھا ہمکو ہرقل بادشاہ نے قبل واقع ہونے اس حال کے اور قبل آنے عرب کے بجانب شام کے اس امر سے کہ عرب بالفرض مالک ہوجاوینگے اسکے تخت گاہ تک اور ہمنے سنا ہی کہ اس قوم کے نبی نے یہ فرمایا تھا زویت لی الارض فرایت مشارقہا ومغاربہا وسیبلغ ملک امتی ما زوی لی منہا پس کہا مینے تجھسے کہ اے باپ ہمارے تو کیا کہتا ہی مسلمانون کے نبی کے باب مین پس کہا اسنے کہ اے بیٹے میرے ہماری کتابون مین یہ لکھا ہی کہ اللہ تعالی بھیجیگا ایک نبی کو حجاز سے اور بتحقیق بشارت دی ہی انکی مسیح نے اور مین نہین جانتا ہون کہ یہ وہی ہین یا نہین پس جب یا مینے اس امر کو کہ وہ قس چھپاتا ہی حال کو بخوف ظاہر اور پراگندہ ہونے اس خبر کے اس سے پس چھپایا مینے اس حال کو شب گذشتہ تک پس جب دیکھا مینے یوقنا اور انکے ساتھی قیدیون کو کہا مینے کہ یہی یوقنا ہین کہ جنھون نے مار ڈالا اپنے بھائی کو اور سختی کی عرب پر اور لڑے انسے پھر رجوع کیا انکے دین کی طرف اور یہ امر نہین ہوا مگر اسوجہ سے کہ جانا انھون نے حق کو ساتھ ان عرب کے پس کہا مینے اپنے دل مین کہ مار ڈالون مین اپنے باپ کو اور چھوڑ دون یوقنا اور انکے ساتھیون کو اور پھیرون مین بجانب دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ وہی دین حق ہی اسمین کچھ شک نہین ہی پس جب سو گیا باپ میرا اور وہ بیہوش تھا شراب سے پس مار ڈالا مینے اسکو اور آیا مین واسطے چھڑانے یوقنا کے پایا مینے اپنے بھائی لاون کو کہ پیچی کی تھی اسنے مجھپر اس کام مین پس کہا اس سے مالک اشتر نے کہ اے لڑکے کسواسطے تو نے یہ کام کیا لوقا نے کہا کہ بسبب محبت تمھارے دین اور تمھارے نبی کے اور مین گواہی دیتا ہون اس امر کی کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس کہا اس سے مالک اشتر نے کہ قبول کیا تجکو اللہ تعالی نے اور توفیق دی تجکو پھر باہر نکلے مالک اشتر قلعہ سے اور محاصرہ کیا قلعہ کا سعید بن عمرو العنوی کو اور چھوڑا انکے ساتھ ایک سو مسلمانون کو جنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے یوقنا کے ساتھ بھیجا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ اعزاز کی فتح اسی صورت سے واقع ہوئی اور جو یہ بیان کیا گیا ہی کہ داود بن سین کی زوجہ اور اسکی لڑکیون نے اسکو مارا صحیح نہین ہی پھر مالک اشتر نے بعد مقرر کرنے سعید بن عمرو العنوی کی نصرت اعزاز پر ارادہ کوچ کا بجانب حلب کے کیا مع قیدیون اور مال اور غنایم کے پھر شمار کیا انھون نے قیدیان اعزاز کا پس تھے وہ ایک ہزار مرد جوان سو میون سے اور دو سو بیالیس مرد بڈھے اور راہب تھے اور اکہزار عورتین اور لڑکیان کنواری وغیرہ تھین اور ایک سو آٹھ بڑھیان تھین اور دیکھا مالک اشتر

فصل ذکر کلام قس کا بمقام اعزاز کے سنہ ۱۲ پہلی گئی ہجری واسطے زمین پس دیکھا مین نے پادریون

نے ایک بڈھے راہب کو جو خوشنا پیری میں اور صاحب وقار تھا پس کہا انھوں نے کہ اگر سچا ہے گمان میرا پس راہب وہی ہے جسکا حال تو غازیوں
لاوں نے مجھسے بیان کیا تھا پھر بلایا مالک اشتر نے لوقا کو اور کہا کہ آیا یہ وہی ہے جسکا حال تمنے مجھسے بیان کیا تھا لوقا نے کہا ہاں پس کہا
مالک اشتر نے اسکو ڈھے سے کہ ہرگاہ ہے تو علماء اپنے دین سے پس کیوں چھپاتا ہے تو امر حق کو تسنے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ نہیں چھپاتا میں نے
اسکو اسکے مستحق سے ولیکن ڈرتا تھا میں دشمنوں سے اس امر کو کہ وہ مجکو مار ڈالینگے اسواسطے کہ امر حق بھاری اور بوجھ ہوتا ہے پس کہا
اس سے مالک اشتر نے کہ آیا پھر لگا تو ہمارے دین کی طرف قس نے کہا کہ پھر ونگا میں تمھارے دین کی طرف مگر یہ کہ میں سوال کرتا ہوں تجھسے
چند مسائل کا جنکو پایا ہے میں نے لوقا کی انجیل میں پس کہا مالک اشتر نے کہ بیان کر تو مسائل اپنے تاکہ میں سنوں اسکو پس جب چاہا قس نے
کلام کرنا ساتھ ان مسائل کے واقع ہوئی آواز اور قلق کے پس متوجہ ہوے مسلمان اسکی طرف اور جلدی کی مالک اشتر نے اونکال لیا
انھوں نے اپنی تلوار کو میان سے تاکہ دیکھیں وہ کہ مسلمانوں کا کیا حال ہے اور گمان کیا انھوں نے کہ رومیوں نے مسلمانوں کے ساتھ غدر اور
بیوفائی کی ہے پس اسی وقت دیکھا ایک جماعت مسلمانوں کو کہ شور کرتے ہیں وہ اور کہتے ہیں کہ احتیاط کرو تم اپنی جانوں پر اور ہوشیار ہو جاو
اسواسطے کہ ہم دیکھتے ہیں ایک گرد کو مینھ اور برابر کی راہ پر اور ہم نہیں جانتے ہیں کہ اس گرد کے نیچے کیا ہے پس سوار ہوے مالک بن اشتر
اور ولیران مسلمین ہمراہی آگے اور متوجہ ہوے اس گرد کی طرف تاکہ دیکھیں وہ کہ کون سخت معاملہ پیش آیا ہے اور اسی وقت دور ہوئی گرد
اور دکھائی دیے اسکے نیچے سے عربی گھوڑے اور سمہ سے نیزے اور عادی خود اور ہندی تلواریں اور لوگ عرب کے اور آگے آگے قیدی
اور نال اور بندھے ہوے لوگ ہیں پس جب دیکھا مالک نے اس لشکر کی طرف تو وہ ایکہزار سوار اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہیں کہ ہر ایک انمیں کے ولیر نیزہ باز اور شیر بیشہ جنگ ہیں اور وہ لوہے میں ڈوبے ہوے ہیں اور پیشرو انکے فضل بن عباس بن
عبدالمطلب بن ہاشم ابن عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور بھیجا تھا انکو ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ اس لشکر کے
تاکہ تاخت تاراج کریں وہ مینھ اور اسکے پل اور براعہ اور اسکے سواد اور دہات کو پس واقع ہوئی تکبیر دونوں گروہ سے اور سلام کیا مالک اشتر
نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اور سلام کیا بعض مسلمانوں نے بعض پر اور پوچھا فضل بن عباس نے مالک اشتر سے حال انکا پس
بیان کیا انھوں نے کہ بتحقیق اللہ تعالی نے فتح کیا اعزاز کو اور ذلیل اور خوار کیا ہر شخص کو جو اسمیں تھا اور بیان کیا سب حال مسلمانوں اور
یوحنا کا اور کہا اسسے کہ نہیں باز رکھا مجکو کوچ کرنے سے بجانب حلب مگر اس قس اور اسکے سوال کرنے نے پس کہا فضل بن عباس نے
اس قس سے کہ کہہ تو جو تجکو کہنا ہے پس کہا اسنے اخبرنی ای شیء خلق اللہ من مخلوقاته قبل السموات والارض قال اول ما خلق اللہ اللوح
والقلم ویقال العرش والکرسی ویقال الوقت والزمان ویقال العدد والحساب ویقال خلق اللہ اولا جوہرا فصیر منہ ما شاء مما علی منہ
العرش لقوله فی کتابه وکان عرشه علی الماء ویقال خلق اللہ اولا العقل لانه اراد ان ینتفع به الخلق وقیل اول ما خلق اللہ نورا
وظلمة ثم دعاہما الی الاقرار بربوبیته فانکر الظلمة واقر النور فخلق الجنة من النور لوضائه عنه والنار من الظلمة لسخطه علیهما و
خلق ارواح السعداء من النور وارواح الاشقیاء من الظلمة لاجل ذلک یرجع کلواحد منهم الی مستقره

ویقال اول ما خلق اللہ نقطۃ فنظر الیہا بالہیبۃ فتقفعت وہالت فصیرہا الفا فجعلہا مبتدا الکتابۃ فسبحان من الف کتابہ من نقطۃ وخلق خلقہ من نطفۃ ثم یمیتہم بقبضۃ ثم یحییہم بنفخۃ پس جب مناقس اغزانے یہ کلام فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا کہا اُسنے اشہد ان ہذا العلم الذی انہا تو بہ الانبیاء وانا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ و رسولہ پس جب دیکھا اہل اغزاز نے اپنے قس کی طرف کہ مسلمان ہوگیا وہ اسلام اختیار کیا سبھون نے مگر تھوڑے لوگ اپنے دین پر رہے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب اہل اغزانے بوجہ مسلمان ہوجانے قس کے اسلام قبول کیا میل کیا کوچ کا فضل بن عباس اور مالک اشتر اور اُنکے ہمراہی مسلمانون نے بجانب حلب کے پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہی خدا کی مین تو مسلمانون کو منہ نہ دکھاؤنگا اسواسطے کہ مین نے ایک بات کہی تھی اور ایک حیلہ تجویز کیا تھا پس نہین پورا ہوا وہ دشمنان خدا پر اور مین ارادہ اور میل رکھتا ہون انطاکیہ کے جانے کا شاید کہ اللہ تعالے میری مدد کرے اور دشمنون پر مجکو فتحیاب فرماوے پس کہا اُسنے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ اللہ تعالے نے ہمارے نبی سے یہ ارشاد فرمایا ہی لیس لک من الامر شی پس تم اس امر کا اپنے دل مین بار نہ اٹھاؤ پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہی اُس خدا کی جسکے دین پر مین ہون کہ نہ پھر جاؤنگا مین مگر ساتھ ایسے کام کے کہ روشن اور سپید کریگا اللہ تعالے اُسکے سبب سے میرے مُنھ کو نزدیک مسلمانون کے پھر دیکھا یوقنا نے کہ فضل بن عباس کے ساتھ دو سو آدمی یوقنا کے یک جدی اور قرابتی اور گھر والے ہین جنکے دلون مین امان نے جگہہ پکڑی تھی اور وہ لوگ رئیس حلب کے ہین اور اُنکے لڑکے بالے حلب مین ہین پس لیا اُنکو یوقنا رحمہ اللہ نے اور روانہ ہوے وہ انکو ساتھ لیکر بارادہ انطاکیہ کے اور پھرے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بجانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب رات ہوئی روانہ ہوے یوقنا اور کچھ تھوڑی رات گذری منتخب کرلیا اُنمین سے چار یا چالیس شخصون کو اپنے نگاہون سے اور باقی لوگون سے کہا کہ لوتم راہ عام اور اراضی کی اسطرح سے کہ گویا تم بھاگنے والے اہل عرب سے اور مین اور یہ چار شخص اس راہ سے روانہ ہوتے ہین اور وہ راہ حارم کی ہی اور یکجا ہونگے ہم تم سب انطاکیہ مین اگر چاہا اللہ تعالے نے پس ایسا ہی کیا قوم نے اور یوقنا برابر چلے جاتے تھے یہانتک کہ اُترے وہ دیر سمعان پر جو قریب تھا بحر اسود سے پس پایا یوقنا نے اُس مقام مین ایک گروہ کو کہ وہ حفاظت راہون کی کرتے تھے پس جب دیکھا اُنھون نے یوقنا اور چار شخص اُنکے ساتھیون کو دوڑے اُنکی طرف اور پوچھا حال اُنکا پس کہا یوقنا نے کہ مین حلب کا سردار ہون اور بھاگا ہون اہل عرب سے اور آیا ہون مین ہرقل بادشاہ کے پاس اُن لوگون نے کہا کہ یہ ہمراہی تمہارے ساتھ کون ہین یوقنا نے کہا کہ میرے قرابتی اور قبیلے کے لوگ ہین پس سچا جانا اُنھون نے کلام یوقنا کا اور مقرر کیا یوقنا کے ساتھ مالک اُس جماعت محافظین راہ نے چند سوارون کو اپنے ہمراہیون سے اور کہا اُنسے کہ لیجاؤ تم اُنکو سامنے بادشاہ کے پس لائے وہ لوگ یوقنا اور اُنکے ساتھیون کو بادشاہ کے پاس پس پایا اُنھون نے بادشاہ کو اُسکے کنیسہ مین اور وہ نماز پڑھتا تھا

پس ٹھہرے وہ یہانتک کہ فراغت پائی اُسنے اپنی نماز سے اور ٹھہرایا اُن سواروں نے یوقنا اور اُنکے ہمراہیوں کو بادشاہ کے پاس
اور سجدہ تعظیمی کیا اُسکا اور کہا اُس سے کہ بطریق سردار محافظ راہ نے جو دریہان کے نزدیک ہے تیرے پاس بھیجا ہے اِن لوگوں
کو اور یہ شخص کہتا ہے کہ میں سردار جلب کا ہوں پس متوجہ ہوا بجانب یوقنا کے اور کہا کہ تم یوقنا ہو
پس کہا اُنھوں نے ہاں میں یوقنا ہوں بادشاہ نے کہا کس وجہ سے تم یہاں آئے ہو حالانکہ میں نے تو نہیں سنا ہے کہ تم عیسائی ہو
بجانب دین عرب کے پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ تو نے حق بات سُنی ہے لیکن میں نہیں مسلمان ہوا تھا مگر اِس سے کہ قریب
اور نکر کر دنیمیں اُنکے ساتھ اور رہائی پاؤں اُنکی بُرائیوں اور اُنکی زبوں سے اور اُنکی بو باس سے اور میں نے اُسے کہا تھا کہ میں
سیر و کر دونگا تمکو اعزاز کو اور مار ڈالونگا وہاں کے حاکم کو اور لیا تھا میں نے عزیز اُن کے سردار کے ٹیسوں سے اور روانہ ہوا تھا میں اُنکو
لیکر اور کہا تھا میں نے مسلمانوں کے سردار سے کہ بھیجدیں مجھ میرے پاس لشکر عرب کو تاکہ جسدن پہونچینگے وہ اعزاز میں سنجھی اور مار ڈالونگا میں
اُنپر یہانتک کہ اُنکو ساتھ لیکر چڑھ جاؤنگا میں قلعہ میں پس جب پہنچ جاوینگے وہ اعزاز میں قبضہ کرلونگا میں اُنپر اور بھیجونگا میں اُنکے تیرے
پاس پس جلدی کی میرے ساتھ دار یوس نے اور نہ آگاہ ہوا وہ اُس امر سے جو میرے دل میں تھا اور اعتماد کیا اُسنے اپنے جاسوس پر اور
نہ متہم جانا اُسنے مجھکو اور گرفتار کرلیا مجھکو اور جب جا پہونچے عرب اعزاز کے قلعہ میں مارا اور رکھا اُنھوں نے تلوار وں تلے وہاں کے لوگوں میں سے
یوقنا نے مار ڈالا اپنے باپ کو اور داخل ہوئے عرب اور چھڑایا اُنھوں نے پس جب ہم سبکو قید سے مشغول ہوئے وہ لڑائی اور لوٹ میں پھیل گئے میں
اور یہ چاشخص جو ہمارے دین میں ہیں تیری طرف کو اور اگر نکلو اپنے دین کے ساتھ محبت دوستی تو میں اپنے بھائی یوحنا کو نہ مار ڈالتا اور
نہ صبر کرتا میں عرب کی لڑائی اور اُنکے محاصرہ کرنے پر اپنے تئیں ایکسال تک پس جب یوقنا نے بادشاہ کے سامنے یہ کلام کیا مساعدت اور
اعانت کی یوقنا کی بطارقہ اور ملوک نے اور کہا اُنھوں نے ہرقل بادشاہ سے کہ یوقنا سچے ہیں ہم میں کوئی شخص مثل یوقنا کے اخلاص قلبی
اور راستی اور عبادت اور دیانت میں نہیں ہے یوقنا نے کہا کہ ای بادشاہ قریب تر ظاہر ہو جاوینگے کوشش اور کام میرے اور دیکھیگا جو مسلمانوں
کے ساتھ میں کرونگا اور یہ کہ کیونکر صرف کرونگا میں کوشش کو اُنمیں پس جب سُنا ہرقل بادشاہ نے یہ کلام یوقنا کا خوش ہوا وہ اور خلعت دیا
اُسنے یوقنا کو وہ لباس بادشاہی جو پہنے تھا اور تاج اور مُکٹ دیا اُنکو اور کہا کہ اگر حلب سے لیا گیا ہے تو میں تجکو انطاکیہ کا سردار کرونگا کہ تم انطاکیہ
سکندریہ اور دستق یعنی دمشق اور والی ہمارے ہو گئے پس تعظیم کی اور دعا دی اُسکو یوقنا نے اور ٹھہرے اُسکی خدمت میں پس وہ اس حال میں تھے
کہ اُسی وقت محافظ کوہی کے پل کا آیا ہرقل کے پاس اور کہا کہ ای بادشاہ آئے ہیں ہمارے پاس دو سو بطریق شہسواران حلب سے کہ وہ اپنے تئیں ایک ہی
خاندان دو دیسے بیان کرتے ہیں اور وہ قرابتی اور یگانے یوقنا کے ہیں اور وہ بھاگے ہیں عرب سے پس جب سُنا بادشاہ نے یہ حال کہا یوقنا سے
کہ سوار ہو تو ای سکندر دستق اور جا تو اُس قوم پر پس اگر وہ تیرے قرابتی ہیں پس پہنچ گئے تم اپنے یگانوں میں اور دیں اُنکو تم ملک دیونگا
اور وہ تمہارے ساتھ رہینگے اور اگر وہ تمہارے قرابتی نہیں ہیں پس لاؤ تم اُنکو میرے پاس تاکہ میں اُنکے باب میں رائے زنی کرلوں
اور احتیاط کرو تم اس امر سے کہ وہ بھیجے ہوئے عرب کے اور اُن لوگوں سے ہوں جنھوں نے رجوع کی ہے اُنکے دین کی طرف اہل شیزر اور حماۃ اور
رستن اور بعلبک اور دمشق اور حورا سے پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ میں ایسا ہی کرونگا پھر اُسی وقت سوار ہوئے یوقنا اور سوار ہوئے اُنکے ساتھ ہرقلیہ

اور سر دیدیا اور پوچھے لوہے کے پل تک پہنچے وہ وہان اور حکم کیا انھوں نے اُنی دسو کے سامنے لانے کا پس جب دیکھا یوقنا نے انکو انکار کی انکی شناسائی
سے گویا کہ انھوں نے قبل اسکے انکو نہین دیکھا تھا پھر پوچھا یوقنا نے حال انکا پس کہا انھوں نے اس امر سے کہ ہلوک بھیجے ہوے ہین اہل عرب سے
آئے ہین بادشاہ کے شہر مین تاکہ اقامت اختیار کرین انمین پس مرحبا کہا یوقنا نے پس جب دیکھا اُن لوگون نے حشمت اور خلعت بادشاہ کو
یوقنا پر اور پیادہ ہوگئے وہ یوقنا کے سامنے اور بوسہ دیا اُنکی رکاب کا پس کہا یوقنا نے اُنسے کہ کیونکر رہائی پائی تمنے اہل عرب کے ہاتھ سے
پس کہا انھون نے کہ ہم لوگ نکلے تھے انکے ہمراہ کے ساتھ بارادہ سے مسیح اور براہ کے پس جب پہنچے ہم بارادے حلب کے لیا ہمنے اپنی راہ کو بیچ
اعزاز کے پس پایا ہمنے اعزاز کو ملکیت اہل عرب مین پس جب رات ہوئی بھاگے ہم اور طلب کیا ہمنے بادشاہ کے شہرون کو راوی نے
بیان کیا کہ بادشاہ کے مصاحب اس گفتگو کو سنتے تھے پس حکم کیا انکو یوقنا نے سوار ہونے کا پس سوار ہوئے وہ اور روانہ ہوے
[illegible] بیان کیا بادشاہ سے اُسکے مصاحبون نے جو سنا تھا پس خلعت دیے بادشاہ نے انکو اور اتارا انکو ساتھ بزرگی اور بخشش نیک کے
اور دیا یوقنا کو ایک گھر اپنے قصر کے سامنے پس کہا یوقنا نے کہ اے بادشاہ تو جانتا ہے کہ اس دنیا کی نعمتین ہمیشہ نہین باقی رہتی ہین اور مسیح نے
دنیا کو ساتھ مردار کے تشبیہ دی ہے اور اُسکے طالب کو بمنزلہ کتون کے بیان کیا ہے کہ کھینچتے ہین اپنی طرف اُسکو جیسا روایت کی گئی ہے کہ
تحقیق دیکھا مسیح نے ایک پلید کو کہ بہت خوش وضع تھی اور بیچ اُسکے بہت اچھے رنگ برنگ کے تھے پس دور کیا مسیح نے اُسکے پوست کو
پس دیکھا اُسکو بہت بری صورت سے پس کہا مسیح نے کہ تو کون ہے پس کہا اُسنے کہ مین دنیا ہون ظاہر میرا اچھا ہے اور باطن میرا برا ہے اور مین نے
یہ مثل تجھسے اسواسطے بیان کی ہے کہ کوئی مرد تجھسے خالی نہین ہے پس جب متوجہ ہوتی ہے اور آتی ہے دنیا کسی کے پاس تو بہت ہوجاتے ہین اُسکے
اور مین ڈرتا ہون تیرے واسطے سے کہ کہین تو بھی اس امر کو کہ کلام کرے جاے تیرے باب مین اور دور کرین تجھکو ایسے کاموں کے انظار سے جو
تجھسے نہین پس اگر تیرا دل تجھسے نفرت کرتا ہے پس تو کر تو تجھسے اس کام کو جسپر تو نے مقرر کیا ہے اور مین تیری ہمراہی سے بعد انہونگا پھر قبل نے کہا
کہ اے رفیق مین نے تمکو اس کام پر مقرر کیا تمکو اس کام پر مگر یہ کہ میرے دل کو تمپر اعتماد ہے اور جو شخص تمھارے باب مین کچھ کلام کریگا مین اُسکو تمھارے سپرد کرونگا
کہ تا کام اُسکے باب مین جو تمکو منظور ہوگا پس بوسہ دیا یوقنا نے زمین کو بادشاہ کے سامنے اور ارادہ کیا نکلنے کا اپنے اُس کام پر جسپر بادشاہ نے
انکو مقرر کیا تھا اور اُسی وقت ایک گروہ قاصدون کا ہرقل کے پاس رمعش سے آیا اور بیان کیا انھون نے کہ ہمارے بادشاہ کی بیٹی زیتون کے بھیجے ہوے ہین
اور درخواست کرتا ہے اہل عرب سے اور وہ چاہتی ہے تیرے پاس آنے کو تا کہ دیکھے وہ کہ تیرا معاملہ مسلمانون سے کیا ہوتا ہے اور طلب کیا ہے اُسنے ایک
لشکر تجھسے تا کہ بیڈہ ہوجاوے دل اُسکا پس جب سنا اس حال کو بادشاہ نے کہا اُسنے کہ اے رفیق یوقنا سوا تمھارے اور کوئی اس کام کا اہل نہین ہے
پس بوسہ دیا یوقنا نے بادشاہ کے ہاتھ کو اور کہا کہ تیرا حکم بخوشی و اطاعت منظور ہے اور ساتھ اُنکے بادشاہ نے دو ہزار سوار کو تجہیز اور رقیاطرہ سے
مقرر کیا پس روانہ ہوے یوقنا ساتھ دو ہزار سوار اور اپنے ہمراہیون کے اور بلند کی گئی تھی صلیب اُنکے سر پر اور ہمراہ تھے اُنکے کوتل گھوڑے
اور پیدل لوگ جو آراستہ تھے ساتھ زیورون اور لباس حریر اور دیباج اور موتی کی لڑیون سے گندھے ہوے سنہرے تارون سے
اور روانہ ہوے وہ ساتھ کوشش اور جلدی کے تا اینکہ پہونچے وہ مرعش مین اور لیا اُنھون نے زیتون دختر ہرقل کو جو اُسکی
چھوٹی بیٹی تھی اور ہرقل نے اُسکو اُس زمین اور رعافل کا حاکم اور اُسکا بیاہ نسطورس کے ساتھ کردیا تھا اور

نسطورس کو لوگ سیف النصرانیہ کہتے تھے بسبب اُنکی شجاعت کے اور وہ مرگیا تھا یرموک کی لڑائی مین بسبب زخمی ہونے کے واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب لیا یوقنا نے ہرقل کی ہزیمت کو اور پھرے وہ بطلب انطاکیہ کے پس لیا اُنھون نے بڑی شاہراہ کو اس خیال
سے کہ شاید ملے اُنکو کوئی جاسوس مسلمانون کا یا کوئی شخص معاہدین سے پس بھیجین وہ خبر اپنی بجانب ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کے اس شرح سے کہ بحکومت قرار پکڑا ہی اُنھون نے انطاکیہ مین پس پہونچے وہ ایک رات مین بمقام مرج الدیباج کے اور وہ وقت
آدھی رات کا تھا اور اُسی وقت چوکتے ہوے گھوڑے رومیون کے اور وہ گروہ جو بطور طلایہ کے تھا مثل برق کے پیچھے کو پھر الپس
کہا یوقنا نے اُنسے کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہی پس کہا اُنھون نے کہ ای دمشق ہم قریب پہونچے مرج کے پس دیکھا ہمنے ایک لشکر
ہوے لشکر کو پس جاسوسی کی ہمنے اُنپر تو معلوم ہوا کہ وہ عرب ہین اور سوتے ہین اور جانور اپنا دانہ چارہ کھاتے ہین اور وہ بیشک
مسلمان ہین پس جب سُنا یوقنا نے اس حال کو خوش ہوے وہ اپنے دل مین اور کہا اپنے ساتھیون سے کہ احتیاط کرو تم اپنی جانون
پر اور ہوشیار کرو تم اپنے دلون کو اور آگاہ کردو تم اپنے بھائیون کو اور کوشش کرو اور لڑو اپنے دشمنون سے اور لڑو بادشاہ کی آبرو کے واسطے
اور نہ سپرد کرو تم اسکو اپنے دشمنون کے اور ہوجاؤ تم بہترین گروہ کے اور لڑو تم اپنے مالک کی نصرت کی طرف سے پس جب درآوے لڑائی
ہمارے اور اُنکی بیچ مین پس قصد کرو تم اُنکے گرفتار کر لینے کا اور احتیاط کرو مار ڈالنے سے اور جان لو تم اس مرکو کہ اہل عرب مع اپنے سردار
کے کل ضرور بادشاہ کا مقابلہ کرینگے پس اگر گرفتار ہوجاویگا کوئی شخص ہم مین سے تو جسکو قیدیون سے معاوضہ کی گنجایش ہوگی اور بعض
کتب حکما مین یہ بات لکھی ہی کہ جو انجام کار مین نظر کریگا وہ امان مین رہیگا اور جو چھوڑیگا اپنے کام کو اپنے حال پہ تنگی مین پڑیگی جان
اُسکی اور جو عذر اور بیوفائی کریگا اور آویگا اُسپر مکر اور فریب دسترکا چاہو تم ساتھ برکت اور اعانت مسیح کے پس بلند کیا اُن لوگون نے نیزون کو
اور ڈھیلا کردیا باگون کو اور قصد کیا اُن لوگون کا جو مرج الدیباج مین تھے پس جب آہٹ پائی رومیون کی نگاہبانان لشکر نے جگایا اُنھون
نے اپنے ساتھیون کو اور کہا اُنسے کہ ہم آواز لگامون اور گھوڑون کی سنتے ہین اور ہم نہین جانتے ہین کہ وہ کون قوم ہین پس بیدار اور سوار ہوئی
قوم اور استقبال کیا اُنھون نے یوقنا کا اور پکارا اُنھون نے کہ ہم لوگ تابع مریم اور صلیب اور مسیح کے ہین پس تم کون ہو دور ہوجاؤ تم قبل اسکے
کہ حکم کرین تلوارین تمھارے سرون پر پس جب سُنا یوقنا نے کلام اُنکا کہا اُنھون نے کہ تم کون ہو اُنھون نے کہا کہ ہم ہرقل بادشاہ کے ہمراہی ہین
اور ہم تابع بادشاہ حرب ابیہم بن جبلہ الغسانی کے ہین اور پیش رو ہمارا اُسکا بیٹا ابیہم ہی پس جب سُنا یوقنا نے یہ کلام پاپیادہ ہوگئے وہ واسطے
تعظیم پسر جبلہ کے اور پاپیادہ ہوگئے وہ سب دو ہزار اور دو سو ہمراہی یوقنا کے ایک ہی ساتھ اور سلام کیا اُسپر اور سلام کیا رومیون
نے مقدمہ پر اور کہا ابیہم بن جبلہ نے یوقنا سے کہ تم کہان سے آتے ہو یوقنا نے کہا مین مرعش سے ہمراہ دختر بادشاہ کے آیا ہون پس تو کہان
سے آتا ہی اُسنے کہا کہ مین بیرہ اور عمہ سے آتا ہون لیا تھا مین نے رسد کو وہان کے لوگون سے پس جب پھرا مین بہ ارادے بادشاہ کے گذر
کیا مین نے مرج دابق مین پس باقی ہوا مین ایک گروہ سوارون سے اور وہ قریب دو سو کے تھے اور نہین ظاہر ہوتی تھی اُنسے سوائے غبلی آنکھ کے
پس جب ہم قریب پہونچے اُنکے دوڑے وہ ہماری طرف بقصد لڑائی شدید کے اور پیشرو اُنکا نہین جلتا تھا لڑائی کی آگ سے اسواسطے
کہ وہ سوار حملہ کنندہ اور لیدڑانے والا اور شیر ڈکارنے والا تھا پس بتحقیق ہلاک کیا اُسنے ہمارے مردون کو اور زمین پر گرپڑا

دلیروں کے اور ہیں بجماعت ایک ہزار سوار دلیر نیزہ باز اور شیر خصومت کرنے والوں کے تھا پس تہیں تھا وہ شخص ہم میں گرستل آگے لڑنے
والے ہم میں پس برابر ہم اوپر حملہ کرتے تھے اور وہ ہم پر حملہ کرتے تھے یہانتک کہ گرفتار کر لیا ہمنے اُن سبکو بعد اسکے کہ مار ڈالا انھوں نے ہم میں سے اپنے دو چند کو اور
کوئی سوار انکا نہیں بچا جاتا تھا مگر یہ کہ مار ڈالتا تھا وہ ہم میں سے دو تین سواروں کو اور باقی رہا سو وہ اُنکا سب کے پیچھے پس نہیں قدرت ہوئی ہمکو اوپر اور
نہیں پہونچا ہم میں کا کوئی اُن تک پس قصد کیا ہمنے اُنکے گھوڑے کا ساتھ تیروں کے اور مار ڈالا ہمنے گھوڑے کو پس جب گر پڑا وہ شخص اپنے گھوڑے
سے ناگہان درآئے ہم اُسپر اور گرفتار کر لیا ہمنے اسکو اور جب پوچھا ہمنے نسب اُنکا تو معلوم ہوا کہ وہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پیشرو اُس گروہ کے
حضار بن لاذر بن طارق ہیں اور وہ سب ہمارے ساتھ قید اور بندھے ہوئے ہیں لئے جاتے ہیں ہم اُنکو بجانب بادشاہ کے پس جب سُنا یوقنا نے کلام
ایہم بن جبلہ غسانی کا بیقرار ہوا اور دھڑکنے لگا دل اُنکا لیکن صبر دلایا اُنھوں نے اپنے دل کو اور مضبوط کیا خوشی اور سرور کو اور کہا قسم ہے اُسکے
دین کی کہ ہرآئینہ پہونچا تو ساتھ بڑی بزرگی اور عزت کے بسبب گرفتار کرنے اس جوان یعنے فرار کے اور میں نے سُنا ہی جو کچھ لیا ہی اُنھوں
نے ساتھ دلیران شام اور شہسواران روم کے پھر روانہ ہوئی قوم بارادہ ہرقل بادشاہ کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب
فتح کیا مسلمانوں نے اعزاز کو اور چھوڑا وہان مالک اشتر نے سعید بن عمرو العنوی کو اور ملافی ہوے وہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما
سے اور پھرے مسلمان ساتھ مال غنیمت کے بجانب حلب کے اور خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بسبب سلامتی
لوگوں اور فتح اعزاز کے اور پوچھا حال یوقنا کا پس بیان کیا مالک اشتر نے بر سبیل اخفا کے حال اُنکا اور یہ کہ روانہ ہوے ہیں بسبب
انطاکیہ کے تاکہ سختی اور بلا ڈالیں وہ ساتھ ہی پر اسوجہ سے وہ تمہارے پاس پھر نہیں آئے کہ اُنھوں نے تجویز کیا تھا ایک حیلے
اور فریب کو اور نہیں پورا ہوا مطلب اُنکا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اللہ تعالیٰ اُنکو مدد دیگا اور فتحیاب کریگا اُنکے دشمنوں
پر اور نگاہ رکھیگا اُنکو پھر لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک خط بنام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من ابی عبیدۃ عامر ابن الجراح عاملہ بالشام الی امیر المومنین عمر بن الخطاب سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی
علی نبیہ اما بعد فان اللہ علینا منۃ یستوجب بہا الشکر والحمد من جمیع المسلمین اذ فتح علینا ما استصعب من قلاع الکفار وبلاد الاشرار
اھل لنا ملوکہم واورثنا رضہم ودیارہم واموالہم وان اللہ عزوجل قد فتح علینا قلعۃ حلب اراد فیہا باعزازہ وان بطریق یوقنا اسلم وحسن
اسلامہ فدعا عونا المسلمین الی الکافرین فکتبت ہذا الکتاب ونحن معولون علی المسیر الی انطاکیہ لنقصد طاغیۃ الروم فما بقی سورۃ
عضنا لاعدائنا ونحن طامعون باخذ سریرہ وکنوزہ لما وعدنا نبینا صلوات اللہ وسلامہ علیہ فزدونا بالدعاء فانہ سلاح المومن ودمتم
الکافرو والسلام علیکم وعلی من معکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر نکالا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے پانچوں حصہ کو مال غنیمت
سے اور سپرد کیا اسکو رباح بن غانم الیشکری کے اور ساتھ اُنکے ایک سو سوار مہاجرین اور انصار سے جسمیں قتادہ بن النعمان اور سلمہ
بن الاکوع اور عدی بن یسار اور جابر بن عبد اللہ اور مثل اُن لوگوں کے تھے پس کہا اُنھوں نے مال خمس کو اور روانہ ہوے پھر بلایا ابو عبیدہ

بن الجراح نے ضرار کو اور ساتھ کیا اُنکے دو سو سواروں کو اور حکم اُنکو کیا اس امر کا کہ قصد کریں وہ بجانب اُتر شام کے اور تاخت تاراج کریں پس سوار ہوئے ضرار بن الازور اور دو سو ہمراہی اُنکے اور روانہ ہوئے ساتھ اُنکے سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ابوبکر چلے جاتے تھے ضرار بن الازور اور ساتھی اُنکے اور آگے اُنکے ایک مرد معاد تھا جو اُنکو راہ بتلاتا تھا پس جب پہونچے وہ مرج راہط تک کہا معاد نے اُنسے کہ دانہ چارہ دو تم اپنے گھوڑوں کو اور آرام کرو تم ایک ساعت پس جب جمع ہوگی تصدیق کرنا تم اللہ تعالی کی قوت اور اطاعت سے پس آسیے وہ لوگ وہان اور دانہ اور چارہ دیا اپنے گھوڑوں کو اور سو رہے پس نہیں آگاہ اور خبردار ہوئے وہ مگر اُسوقت کہ ابہم بن جبلہ ناگہان آپہنچا اُنپر پس جب واقع ہوئی آواز سوار ہوئے ضرار بن الازور اپنے گھوڑے پر اور ایکسو ہمراہی اُنکے اُنسے نزدیک تھے اور ایکسو باقی ماندہ نہیں بیدار ہوئے مگر اسوقت کہ چھپا لیا اُنکو گھوڑوں نے اپنی ٹاپوں سے اور بھاگ گئے گھوڑے اُنکے شور و غل سے پس لوٹے وہ پیدل ہو کر اونہیں پہونچے اُن تک دشمن اُنکے تا اینکہ مار ڈالا ہر ایک نے انمیں سے اپنے خصم کو اور ضرار بن الازور کا حال یہ تھا کہ پکارا اُنھوں نے اپنے ساتھیوں کو اور کہا کہ ای جوانمردان عرب یہ دشمن تمہارے ہیں کہ ناگہان در آئے ہیں تمپر بوقت تمہاری غفلت کے اور وہ عرب ہیں مثل تمہارے اور یہ اچھا وقت ہی اللہ تعالی کے نزدیک پس آگے کرو تم اپنے ارادوں کو اور نہ بددلی کرو واسطے کہ تم جانتے ہو کہ یہ تحقیق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی الجنۃ تحت ظلال السیوف اور اللہ تعالی نے فرمایا ہی کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین ہمرہ بن عامر نے جو مرج راہط میں ضرار بن الازور کے ساتھ تھے بیان کیا ہی کہ ربیعہ بن عمیر بن ابی عون ہمارے ساتھ تھے اور تھے وہ فصحاء عرب سے اور نہیں کلام کرتے تھے وہ مگر ساتھ خوش اسلوبی اور وزن اور قافیہ کے اور جب وہ بدیہہ کلام کرتے تھے تو سننے والے متحیر ہوتے تھے اُنکی خوش کلامی سے اور ہم اُنکے کلام مسجع کو سنتے تھے اور اُسکو یاد کر لیتے تھے پس جب سنا اُنھوں نے ضرار بن الازور کو کہ وہ ترغیب دیتے ہیں لڑائی پر اور گشت کرتے ہیں ہمارے بیچ میں کہا ربیعہ نے باقیان ربیعۃ و مضر ہذا یوم لہ ما بعدہ وقد علمتم قریہ وبعدہ دلتنا لوا الجنۃ الا بالصبر علی المکارہ وللتقی عرض السموات جنۃ محفوفۃ بالمکارہ واعلی الدرجات درجۃ الشہادہ فارضوا اعالم بنیب الشہادہ فہذا الجہاد قد قام علی ساقہ وبدا النفاق فی اسواقہ واختفی نفاقہ فی اسواقہ اما انہم اصحاب نبی العصر فاثبتوا بالثبات والنصر لشیر وارواح المصطفی بینکم وقد موا العزم بصفا بنانکم وایاکم ان تحولوا الادبار فتستوجبوا غضب الجبار واعلموا ان الصبر والثبات جندان منصوران فمن طلب دارا بقا ہان علیہ بملتقی الصبر اطلبکم تنالوا ترکم وحققوا حملتکم تنالوا بغیتکم واطعنوا الصدور ترتنالوا الحور وشرعوا الاسنۃ تنالوا الجنۃ و اعتمدوا النصر تنالوا النصر وایاکم ان تواقفوا الاضارب جلیلہم واحملوا اعطی لوتعلمہم فیعلمہم قال اللہ تعالی وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ثم قال ولنمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا ثم بین من یعلم السر

المکتوبون قال یعبد وثنی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولیک ہم الفاسقون سیروا فقد سبق المعدودون فاجتہدوا

یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون ابن عامر نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ بتحقیق کھل گئے دل ہمارے انکے کلام سے اور حملہ کیا ہمنے مقصرہ پر اور ضرار بن الازور ہمارے آگے تھے اور وہ یہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے پھر حملہ کیا ضرار بن الازور نے اور ہم انکے پیچھے تھے اور خرچ کیا ہمنے اپنے نیزوں اور تلواروں کو مقصرہ میں اور پیش آئی ہمکو ایسی لڑائی جو بیان نہیں ہو سکتا ہے اور ضرار بن الازور مثل آگ کے لکڑی میں تھے اور ابہم بن جبیر تعجب کرتا تھا بوق لڑائی اور حملوں اور شمشیر زنی سے پس حکم کیا اسنے اپنی قوم سے اس امر کا کہ قصد کریں انکے گھوڑے کا اپنے تیروں اور نیزوں سے پس ایسا ہی کیا انھوں نے پس گر پڑا گھوڑا اور گر پڑے ضرار بن الازور اسکی پشت سے اور ہجوم کیا انپر مقصرہ نے پس لیا انکو اور مشکیں باندھیں اور باقی انکے ہمراہیوں کو بھی قید کر لیا اور روانہ ہوے بارادہ وطاکیہ کے پس ملاقی ہوا وہ یوقنا اور بادشاہ کی بیٹی سے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ضرار بن الازور کے ساتھ موجود تھے جسوقت وہ قید کیے گئے تھے پس جب رات ہوئی چلے اور بھاگے سفینہ بامید پہونچنے کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس سامنے آیا انکے ایک بڑا شیر اثنائے راہ میں پس کہا انھوں نے کہ اے ابا الحارث میں سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوں اور یہ میرا حال ہے پس متوجہ ہوا شیر درانحالیکہ ہلاتا تھا وہ اپنی دم کو یہانتک کہ کھڑا ہوا سفینہ کے پہلو میں اور ڈکارا اسنے سفینہ نے بیان کیا ہے کہ چلا میں اور وہ شیر میرے پہلو میں تھا تا اینکہ آیا میں اپنی صلح کی جگہ میں پھر چھوڑا انکو اور چلا گیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پہونچے سفینہ صرف اپنی ذات سے لشکر میں اور آگاہ کیا انھوں نے مسلمانوں کو حال قید ہونے ضرار بن الازور اور انکے ہمراہیوں کے پس سخت و دشوار گذرا یہ امر مسلمانوں پر اور روئے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما ضرار بن الازور کے قید ہونے پر اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور پہونچی خبر ضرار کی بہن خولہ کو پس انھوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون یا ابن ام لیت شعری فی السلاسل اوثقوک ام بالحدید قیدوک پھر وہ بیان کرتی تھیں رنج واندوہ اپنا اشعار میں واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ کہا ہوگیں وہ عورتیں عربیہ خولہ کے گھر میں جنکے بیٹے قید ہوئے تھے ضرار بن الازور کے ساتھ قید ہوے تھے پس وہ روتی تھیں اپنی اولاد پر اور منجملہ انکے مرزوعہ بنت عملوق حمیریہ تھیں اور وہ بڑی فصیح تھیں اپنے زمانہ میں لوگوں سے اور وہ روتی تھیں اپنے بیٹے صابر بن اوس پر جو قید ہو گئے تھے پس پکارتی تھیں اپنے بیٹے کا نام لیکر

اور وہ اشعار مصیبت کے پڑھتی تھین پس جب فراغت پائی انھون نے گریہ اور بکا اور اشعار سے کہا اُنسے سلمہ بنت سعید نے
جو بڑی زاہدہ اور عابدہ تھین کہ آیا اسی کام کا تمکو اللہ تعالی نے حکم دیا ہی نہین حکم دیا ہی اُسنے مگر صبر کرنے کا اور صبر پر وعدہ اجر کا تمسے
کیا ہی آیا نہین سنا ہی تمنے جو اللہ تعالی نے فرمایا ہی وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیہم
صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون اور تم جانتی ہو کہ اللہ تعالی کے ثواب مین عوض ہی تمھاری مصیبتون کا اور جو بات
دنیا کی گذر جانے سے تمھارے نزدیک ٹھہری ہوئی ہی اُسمین یہ معاملہ تمھارے رنج اور اندوہ کا بیداد و نصیحت ہی پس خاموش
ہوئین عورتین اور تعزیت کی آپس مین ایک نے دوسری کی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچا مال خمس کا اور
خط ابو عبیدہ بن الجراح کا پاس امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رباح بن غانم الیشکری کے پس جب آئے وہ
مدینہ طیبہ مین واقع ہوا شور اُنکے آنے کا پس بکجا ہوے لوگ مسجد شریف مین تا کہ سنین وہ حال حلب اور ماجر اوہان کے محاصرے اور
فتح کا پس جب آئے رباح سلام کیا اُنھون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور بوسہ دیا اُنکے ہاتھون کا اور دو رکعت نماز
کی پڑہی روضہ مقدس مین اور سلام کیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھر سامنے کیا مال خمس کو حضرت عمر کے اور سپرد کیا خط اُنکو پس
جب پڑھکر سُنایا خط حضرت عمر نے مسلمانون کو شور کیا اُنھون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا اُنھون نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور لکھا حضرت عمر نے ابو عبیدہ بن الجراح کو یہ کہ جاؤ تم انطاکیہ کو اور نہ باز رکھے تمکو کوئی چیز دن کے
جانے سے اور روانہ کیا جواب ساتھ رباح بن غانم کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچا جواب خط کا پاس
ابو عبیدہ بن الجراح کے روانہ ہوے وہ اسی دن لطلب انطاکیہ کے اور حال یوقنا رحمہ اللہ اور ایہم بن جبلہ اور اُنکے ساتھیون کا
یہ گذرا کہ روانہ ہوے وہ بجانب انطاکیہ کے اور پیشتر روانہ ہوا خوشخبری دینے والا پاس ہرقل بادشاہ کے ساتھ آنے اُسکی بیٹی اور
ایہم بن جبلہ اور یوقنا اور دوسو قیدی کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس حکم کیا ہرقل نے کنیسہ کے آراستہ کرنے اور
اُسمین فرش بچھانے کا اور دی خیرات اور خلعتین غرباے روم کو اور نکلا لشکر بادشاہ کا واسطے اُنکی ملاقات کے ہمراہ اُسکے بھتیجے
نوبین کے اور داخل ہوئی قوم اپنے لباس اور زینت مین اور پیادہ ہوگئے بادشاہ کے لوگ سامنے دختر بادشاہ کے اور نکلے سب بنہ
وائے انطاکیہ کے اور تھا وہ دن مجمع عام کا اور تمکے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ بندھے ہوے تھے اور رومی گالیان
دیتے تھے اُنکو اور گرد تھے اُنکے لوگ ایہم بن جبلہ کے اور گئی بادشاہ کی بیٹی اپنے باپ کے قصر مین اور داخل ہوے لوگ بادشاہ کے پاس اور
جبکہ وہ بجانب مدینہ کے بادشاہ کے سامنے واسطے تعظیم کے پس خلعت دی اُسنے ایہم بن جبلہ اور یوقنا اور بڑے لوگون کو اور بلایا

---

۱ یہ اشعار باقی ہین اور کیا ہی اُنسے ۲ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے ۳ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے
۴ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے ۵ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے ۶ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے
۷ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے ۸ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے ۹ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے
۱۰ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے ۱۱ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے ۱۲ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے
۱۳ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے ۱۴ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے ۱۵ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے
۱۶ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے ۱۷ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے ۱۸ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے
۱۹ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے ۲۰ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے ۲۱ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے
۲۲ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے ۲۳ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے ۲۴ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے
۲۵ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے ۲۶ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے ۲۷ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے
۲۸ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے ۲۹ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے ۳۰ یہ اشعار بھی ہین اور کیا ہی اُنسے

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سامنے اپنے اور وہ رسیون مین بندھے تھے پس جب ٹھہرے وہ لوگ سامنے اُسکے چلاکر
کہا اُسنے مصاحبون اور خادمون سے کہ زمین بوسی کرین وہ واسطے بادشاہ کے پس نہین التفات کیا صحابہ نے اُنکی طرف کو اور نہین آمادہ ہوے
اُنکے کلام مین پس کہا اُسنے سرورندنے جو بڑا مصاحب بادشاہ کا تھا کہ کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس امر سے کہ نہین تعظیم کرتے ہو تم
بادشاہ کے فرش کی ساتھ سجدے کے اُسکے سامنے پس کہا ضرار بن الازور نے کہ ہم مخلوق کا سجدہ روا نہین رکھتے ہین اور ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے منع فرمایا ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ٹھہرے اصحاب رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے ہرقل کے گفتگو کی اُسنے صحابہ سے بدون واسطہ مترجم کے اور ارادہ کیا اُسنے اس گفتگو بلا واسطہ
سے اس امر کا کہ بطارقہ اور مصاحب نے اُسکی نہین سنین نہین وہ باتین جو بیان کی تھین اُسنے بطارقہ سے جب فرمان بھیجا تھا محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اُسکے پاس اور حال یہ گذرا تھا کہ ہرقل نے یکجا کیا تھا اپنے بطارقہ اور مصاحبین کو اور کہا تھا کہ یہ وہی نبی مبعوث ہین جنکی
بشارت ہمکو مسیح نے دی ہی اور وہ حاکم وقت کے ہونگے اور امت اُنکی بہترین امتون کی ہوگی کہ باقی رہیگی اس زمانہ مین اور آگاہ ہو کہ دین اُنکا بدلا نجائیگا
اور ضرور دین اُنکا ظاہر ہوگا یہانتک کہ بھر لیگا پورب اور پچھم کو پھر کہا تھا اُسنے ہرقل نے واسطے ادائے جزیہ کے پس جب سُنا اُنھون نے
اس کلام کو گھبرائے اُسکے قول سے اور ارادہ کیا تھا اُسکے مار ڈالنے کا پس چاہا اُسنے اُسدن اس امر کو کہ ظاہر کرے اُنکے واسطے حقیقت
اپنے کلام سابق کی اور اُسنے اس امر سے سوا اصلاح اور بہتری اُنکے حالون کے اور کچھ نہین چاہا تھا پس کہا اُسنے صحابہ سے کہ کون شخص جواب
دیگا تم مین سے میرے سوالات عظیم کا پس اشارہ کیا صحابہ نے بجانب قیس بن عامر الانصاری کے اور وہ بڑے مسن اور واقف کل حالات اور معجزات
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے پس جب اشارہ کیا صحابہ نے بطرف قیس بن عامر کے پس کہا اُنھون نے بادشاہ سے کہ جو تجکو کہنا
ہو پس کہا ہرقل نے کہ کیونکر نازل ہوئی تھی اُنپر وحی ابتدا کار مین پس کہا قیس بن عامر نے کہ پوچھا تھا اس سوال کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے ایک مرد نے اہل مکہ سے جنکا نام حارث بن ہاشم تھا اور وہ اُسوقت حاضر تھا پس کہا حارث نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیونکر آپ پر وحی آتی ہی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کبھی آتی ہی مجھپر وحی مثل نرم آواز شہد کی مکھیون کے اور اُسکی گرانی مجھپر معلوم
ہوتی ہی پھر منقطع ہو جاتی ہی وہ آواز مجھسے اور بتحقیق مین یاد کر لیتا ہون جو کچھ وہ آواز کہتی ہی اور کبھی آدمی کی صورت پر فرشتہ میرے
پاس آتا ہی اور مجھسے کلام کرتا ہی پس یاد کر لیتا ہون مین جو وہ کہتا ہی اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہی کہ اُترتی تھی وحی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر جاڑے کے دن مین پس منقطع ہوتی تھی وحی اُنسے اور اُنکی پیشانی مبارک سے پسینا جاری ہوتا تھا پھر قیس بن عامر نے کہا
کہ ابتدا ے وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتھ اچھے خوابون کے تھی اور نہین دیکھتے تھے آپ کسی خواب کو مگر یہ کہ وہ ظاہر ہوتی تھی مثل سپیدی
صبح کے پھر دوست رکھتے تھے آپ اپنی تنہائی کو پس تنہا جاتے تھے آپ غار مین متواتر راتین جہان گذارتے تھے پس وہ برابر اسی حالت مین تھے تا اینکہ
آیا امر حق اور وہ غار حرا مین تشریف رکھتے تھے پس آیا اُنکے پاس ایک فرشتہ اور کہا اُسنے کہ پڑھو تم پس فرمایا آپ نے کہ مین پڑھنے والا نہین ہون
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ لے لیا اُس فرشتہ نے مجھکو دوبارہ یہانتک کہ مجھکو محنت اُسکی معلوم ہوئی پھر
چھوڑ دیا اُسنے مجھکو اور کہا کہ پڑھو تم مین نے کہا کہ مین نہین پڑھنے والا ہون پس لے لیا اُسنے سہ بارہ مجھکو اور ڈھانپ لیا مجھکو پھر چھوڑ دیا

ذکر سوال ہرقل کا قیس بن عامر رضی اللہ عنہ سے

اور کہا اقرا باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرا وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم پس پھرے وہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درانحالیکہ جنبش کرتا تھا گوشت میان کتف اور گردن مبارک کا پس داخل ہوے خدیجہ بنت خویلد کے پاس اور فرمایا کہ کپڑا اڑھاؤ مجھے پس کپڑا اڑھایا لوگوں نے آپ پر تا اینکہ جاتا رہا خوف آپ سے پس آگاہ فرمایا آپ نے خدیجہ کو حال سے اور کہا مجکو اپنی جان کا بڑا خوف ہی پس خدیجہ نے کہا قسم ہی خدا کی کہ اللہ تعالی آپ کو کبھی اندوہگین نہ کریگا اسواسطے کہ آپ پاس یگانگت کا کرتے ہین اور بار اٹھاتے ہین یتیم کا اور تیمارداری کرتے ہین محتاج کی اور مہمانی کرتے ہین مہمان کی اور بیان کیا قیس نے تمام اس حدیث کو اور کہا کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اسی حال مین کہ مین چلا جاتا تھا شنا مین نے ایک آواز کو آسمان سے پس بلند کیا مین نے اپنی نگاہ کو پس تھا وہ ایک فرشتہ جو آیا تھا میرے پاس غار حرا مین اور وہ بیٹھا تھا ایک کرسی پر آسمان اور زمین کے بیچ مین پس خوفناک ہوا مین اس سے اور واپس آیا مین اور کہا مین نے کہ کپڑا اڑھاؤ مجھکو کپڑا پس نازل فرمایا اللہ غالب و بزرگ نے اس آیت کو یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطہر والرجز فاہجر پس آئی وحی اور پے در پے آنے لگی اور کہا قیس بن عامر نے بادشاہ روم سے کہ تھا مین ایک روز ہمراہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسجد شریف مین کہ اسی وقت آیا آپ کے پاس ایک مرد شریر پس بجھایا اس نے ثمہ کو صحن مسجد مین اور بستی مین باندھدیا اسکو پھر کہا اس نے کہ تم لوگون مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون شخص ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکیہ دیے بیٹھے تھے پس کہا ہمنے کہ یہ مرد سفید اور سپید رنگ تکیہ دینے والے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پس کہا اس مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یا ابن عبد المطلب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین نے منظور کیا تیرے جواب دینے کو پس کہا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ مین آپ سے سوال کرونگا اور بار گران ہونگا آپ پر مسائل مین پس نہ بے نیاز کرین آپ میرے اوپر اپنی ذات مبارک کو پس فرمایا آپ نے سوال کر تو اس چیز سے جو ظاہر ہوئی ہی تجکو پس کہا اس مرد نے کہ سوال کرتا ہون مین بہ قسم آپ کے پروردگار اور پروردگار رسا بقبلین کے کہ آیا اللہ تعالی نے آپ کو سب آدمیون پر بھیجا اور نبی کیا ہی آپ نے فرمایا کہ ہان پھر اس نے کہا کہ قسم دلاتا ہون مین آپ کو خدا کی کہ آیا اللہ تعالی نے تجھکو نماز پڑھنے کا آپ کو حکم دیا ہی حضرت نے ارشاد فرمایا ہان اس نے کہا کہ سوال کرتا ہون مین آپ سے بقسم آپ کے پروردگار کے کہ آیا اللہ تعالی نے حکم ایک مہینے کے روزہ کا تمام سال مین یا ہی آپ نے ارشاد فرمایا ہان کہا اس نے کہ سوال کرتا ہون مین آپ سے بقسم آپکے پروردگار کے کہ آیا اللہ تعالی نے حکم اس امر کا آپ کو دیا ہی کہ لیوین آپ صدقے کو ہمارے دولتمندون سے پس تقسیم کرین آپ اسکو محتاجون پر آپ نے فرمایا ہان اس مرد نے کہا کہ ایمان لایا مین ساتھ اس چیز کے جسکو آپ لائے ہین اور مین ایلچی ہون اور میرے پیچھے ایک قوم ہی اور مین ضمام بن ثعلبہ ہون ایک شخص قوم بنی سعد بن بکر سے ہرقل نے قیس بن عامر سے کہا کہ قسم ہی تجکو اپنے دین کی کہ کیا معجزات تھے انکے دیکھے ہین قیس نے کہا کہ تھا مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر مین پس آیا ایک اعرابی اور نزدیک ہوا اس سے پس فرمایا اس سے مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اس اعرابی نے کہا کہ کون شخص اس کلام کا گواہ ہی آپ نے فرمایا یہ درخت پس بلایا اس درخت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ کنارے میدان مین تھا پس آیا وہ درخت درانحالیکہ چھاڑتا تھا زمین کو تا اینکہ ٹھہرا سامنے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس طلب گواہی کی آپنے اُس سے پس کہا اُسنے انت محمد رسول اللہ پھر واپس گیا وہ اپنی جگہ پر پس
کہا قیس سے ہرقل نے کہ ہم پاتے ہین اپنے علم اور کتابون مین اس امر کو کہ ایک مرد اُنکی اُمت سے جسوقت ایک گناہ کریگا تو لکھا جاویگا
اُسپر ایک ہی گناہ اور جسوقت وہ ایک نیکی کریگا لکھی جاوینگی اُسکے واسطے دس نیکیان پس کہا اُس سے قیس بن عامر نے کہ یہی صفت
اُمت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اسواسطے کہ ہمارے قرآن مین مذکور ہی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا ومن جاء بالسیئۃ
فلا یجزی الا مثلہا پس کہا ہرقل بادشاہ نے کہ جانو تم اس امر کو کہ وہ نبی جنکی بشارت عیسی مسیح نے دی ہی وہ گواہ ہونگے دنیا مین اور
گواہ ہونگے لوگون پر قیامت کے دن قیس بن عامر نے کہا کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہی کہ وہ گواہ ہین دنیا مین جیسا کہ اللہ تعالی نے
فرمایا ہی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ سراجا منیرا اور گواہی اُنکی عالم آخرت مین پس کہا ہی ہمارے پروردگار
نے اپنی کتاب بزرگ مین وجعلناک علی ہولاء شہیدا اور گواہی اُنکی اُمت کی پس اللہ تعالی نے فرمایا لتکونوا شہداء علی الناس پس
کہا ہرقل نے کہ وہ شخص جنکا تمنے وصف بیان کیا ہی آیا حکم کیا ہی اللہ تعالی نے بندون کو اس امر کا کہ جاوین وہ اُنکی حیات مین اُنکی طرف
اور درود بھیجین اُنکی حیات مین اور بعد اُنکی موت کے اُنپر پس کہا قیس نے ہان اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی ان اللہ وملائکتہ یصلون
علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ہرقل نے کہا کہ وہ نبی جنکا وصف عیسی مسیح نے بیان کیا ہی جاوینگے آسمان
پر اور کلام کریگا اُنسے پروردگار اُنکا پس کہا قیس نے کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہی اللہ غالب اور بزرگ نے کہا ہی سبحان الذی اسری بعبدہ
لیلا قیس بن عامر نے بیان کیا ہی کہ بادشاہ کا ایک بطریق تھا اور وہ سنتا تھا ہمارے کلام کو اور وہ اصل تھا اُنکے دین مین
پس کہا اُس بطریق نے کہ ای بادشاہ جن نبی کا تونے ذکر کیا وہ بعد ازین مبعوث ہونگے ضرار بن الازور نے کہا کہ جھوٹی ہی یہ
داڑھی ناپاک تیری ای کتے روم کے اور وہی نبی عربی مبعوث اور مشہور توراۃ اور انجیل اور زبور اور فرقان مین ہین اور وہ ہمارے
نبی ہین مگر پردہ کفر نے باز رکھا ہی تمکو اُنکے پہچاننے سے پس کہا ہرقل نے کہ تمنے بے ادبی کی جبکا کہ ناسنے کلام کو ہمارے دین مین
پس تم کون ہو قیس بن عامر نے کہا کہ یہ ضرار بن الازور بن طارق الحجازی صاحب سعد کہ ہے مشہور ہین پس کہا بادشاہ نے کہ یہ
وہی ہین جنکا حال مین نے یون سنا ہی کہ وہ کبھی پیدل لڑتے ہین اور کبھی سوار ہوکر لڑتے ہین اور کبھی برہنہ تن بغیر زرہ کے لڑتے ہین قیس نے
کہا ہان وہی ہین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ مجاہد روایت اس امر کی پہونچی ہی کہ جب سنا بطریق نے قطع کرنا ضرار کا اُسکے
کلام کو سامنے بادشاہ اور مصاحبین اور بطارقہ کے چھپایا اُسنے غصے اور خشم کو اور اُٹھ کھڑا ہوا وہ بادشاہ کے سامنے سے پس
خشمناک ہوے بطارقہ اور مصاحبین بسبب خشم بطریق کے پس جب دیکھا ہرقل نے اُن لوگون کے خشم اور غضب کو ڈرا وہ اپنی جانپر اُن
لوگون سے پس کہا اُسنے کہ کاٹ ڈالو تم ضرار کو اپنی تلوارون سے پس لیا ضرار کو تلوارون نے ہر طرف سے اور پہونچے اُنپر تلوار کشون کے پس
مارا اُنھون نے اُنپر وہ وار تلوار کے مگر وہ کارگر نہین ہوے تھے بسبب اُسکے کہ چاہا اللہ تعالی نے نجات ضرار کی پس جب دیکھا بطریق نے
یہ حال بیٹھا وہ اور کہا اُسنے کہ کاٹ ڈالو تم اُنکی زبان کو پس جب سنا یہ قعقاع رحمہ اللہ نے یہ کلام کہا اُنھون نے اپنے بیٹے سے جو ایک سو کی جماعت
مین بیٹھے کہ قسم ہی خدا کی نہ پھیرونگا مین اس لعین کو کہ جگہ پکڑے وہ کسی مرد پر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس آگے

بڑھے یوقنا اور یوسف یا زبین کو اور کہا کہ ای بادشاہ یہ بات چھپی نہیں ہے تجھ سے مناسب چھوڑ دینا اس جوان کا اسکے حال پر ہی پس اگر
زندہ رہیگا جوان کل کی صبح تک تو تنکا لینگے ہم اسکو تہر کے دروازے پر اور اسکی گردن مارینگے ہم روبرو لوگوں کے پس آرام حاصل کرینگے
اس امر سے دل رعیت کے اسواسطے کہ انکے دلوں پر وہ امر ہے جو پنہاں نہیں ہو سکتا ہے بسبب بڑھنے اس جوان کے انکے پاس اور پھیلنے
کو علاوہ برین پہونچیگی خبر عرب کو پس بڑی سستی مین ڈالینگے ہم لوگوں کو اس معاملہ سے اور نہین چاہتا تھا یوقنا نے اس کلام سے مگر نجات
حضار بن الازور کی اس وقت مین اور کہا تھا یوقنا نے کہ جب گذریگی یہ بات تو ثابت جائیگا غصہ قوم کا اسپر راوی نے بیان کیا ہے کہ
پھر جانا بادشاہ نے یوقنا کی رائے کو اور کہا اسنے یوقنا اور اسکے بیٹے سے کہ لیجاؤ تم دونون اس شخص کو اپنے پاس اور نگاہ رکھو تم رات بھر اسکو
پس لیا یوقنا اور اسکے بیٹے نے ضرار بن الازور کو اور لائے وہ دونون اسکو اپنے گھر مین پس بیٹھا کیا اسکے بدن کو اور دیکھا نشان زخم تلوار کے کو کہ نہین
کھاتا تھا کسی رگ اور پٹھے کو بسبب لطف اور مہربانی اللہ تعالی کے اسکے حال پر پس ناکے لگا سکے یوقنا اور اسکے بیٹے نے [illegible]
دارو کو اور کھانا کھلایا اور پانی پلایا اسکو پھر احضار کیا اسکی آنکھون کو اور نہین جانتے تھے یوقنا نے بڑائی اور بلاوالی اور رومیون پر
بلکہ وہ جانتے تھے کہ یوقنا مرتد ہو گئے ہین پس کہا ضرار نے اسکو کہ اگر تم دونون کافر ہو پس بیشک اللہ تعالی نے فرمانبردار کیا ہے تمکو میرے واسطے
تا اینکہ علاج کیا تمنے اس چیز کا جو رنج دیتی تھی مجھ کو اور اگر تم دونون مسلمان ہو پس خوشحالی اور مبارکی ہو تمکو اور شاید کہ اللہ تعالی جمع
کرے میری پریشانی کو ساتھ ایک ضعیفہ نرگ کے جو حجاز مین کے بادیہ ہوتی تھی اسنے آواز نالہ اور رونے کی اور دعا کرتی تھیں وہ دونون بات
حالانکہ وہ جانتی تھی میرے انداز اور پیش آنے کے معاملات کو اسواسطے کہ مین ایک باقی ماندگان انکے دوستون سے ہون اور میری ایک بہن ہے
لشکر مین بیشک پوشیدہ ہے حال میرا اگر پس آئے ممکن ہو تمسے تو پہونچاؤ تم میری بہن کو سلام اور آگاہ کرو تم اسکو میری جگہ اور حال سے اور کیونکر
ہو سکتا ہے کفار سے کلام میرا پس جب میری آگاہ کرینگی میری ماں کو اور لکھینگی وہ حال میرا اسکو اور کہا کہ لکھو تم میری طرف
سے میری بہن کو پھر لکھایا اسکو اور پڑھے اسنون نے یہ اشعار اشعار

الا ایہا الشخصان باللہ بلغا	سلامی الی اتلال مکۃ والحجر
آگاہ ہو اے دو شخص واسطے اللہ کے پہونچاؤ تم دونون	میرا سلام کو بجانب آثار اور تودہ ہائے کہ اور حجر کے
وقیتما اعتمانی الف نعمۃ	یعز واقبال یدوم مع النصر
اور رہو تم دونون جبتک زندہ رہو تم ہزار نعمت کو	ساتھ بزرگی اور اقبال کے ہمیشہ رہے وہ اقبال اسکا مدد اور نصرت
ولا ضاع عند اللہ ما تصنعانہ	فقد خف عنی ما وجدت من الالم
اور نہین رائگان ہوا نزدیک اللہ کے جو کچھ کیا ہے تم دونون نے نیکی سے	پس تحقیق سبک ہو گئی اور جاتی رہی مجھسے وہ چیز جو پایا تھا مین نے سختی اور رنج سے
نصیبا لی نلت خیرا ورحمۃ	کذالک فعل الخیر بین الوری یجری
بسبب نیکی کرنے تم دونون کے میرے ساتھ پہونچا مین بہتری بعد آرام اور مہربانی کو	اسی طرح کا نیک میان خلایق کے جاری اور یادگار رہتا ہے
وبالی وبیت اللہ موتی دائما	ترکت عجوزا فی المہامۃ والقفر
مدد و خواہش اور آرزو جو تمکو ہو بیت اللہ مین میرا ہے دشمن ہر وہ آرزو مگر سوے	اکیلی چھوڑا تھا مین نے ایک ضعیفہ کو بیچ بیابان اور زمین بے آب و گیاہ کے

ضعيفة حيل ليس فيها جلادة
سست اور ضعیف ہیں وہ تدبیر کی نہیں ہے اُنمین مضبوطی

على الشيح والقيصوم والعشب والزهر
اور پر شیح اور قیصوم اور عشب اور زہر کے

واطعمها من صيد كفي ارانبا
اور کھلاتا تھا مین اُنکو اپنے ہاتھ کے شکار سے خرگوش

مع البقر الوحش والمعيجات في البر
ساتھ گاو دشتی اور رہنے والے دشت کے

واني اردت الله لا شيئ غيره
اور مین نے چاہا تھا اللہ کو نہ کسی چیز کو سوائے اُسکے

لعلي انال الفوز في موقف الحشر
شاید کہ پہنچون مین سے رستگاری کی قیامت کے میدان محشر مین

كذلك اخي جاهدت كل كافر
اسی طرح میرے بھائی مین نے جہاد کیا ہر کافر پر

الا يا اخي مالي على البين من صبر
آگاہ ہو اے میرے بھائی نہین ہے مجکو جدائی پر صبر

اذا سافر الانسان من ارض اهله
جب سفر کرتا ہے آدمی اپنے گھر کی زمین سے

وقولا غريب مات في قبضة الكفر
اور کہو تم غریب بیکس مر گیا ہے اختیار کافرون کے

الا يا حمامات الاراك تمثلي
آگاہ ہو اے کبوتران سبزہ شورہ کے اٹھاؤ اور پیغام تم

الى عسكر الاسلام والسادة الغر
طرف لشکر اسلام اور رئیسان بزرگ کے

على نائبات الحادثات التي تجري
اور مصیبتون اور فجایع کے جو آئی اور جاری ہوتی ہین

وكنت لها ركنا اروم رضاءها
اور تھا مین اُنکے واسطے خادم اور کارکن چاہتا تھا مین اُنکی

من الوحش مالي بربوع والصف العقر
دشتی اور وحوش صحرائی اور سوسمار اور گوشت خشک کیا ہوا

واحمي حماها ان تقام فلم يزل
اور نگاہ رکھتا تھا مین اُنکی نگاہ رکھنے کی جیسے کہ اگر کھڑی

وجاهدت في جيش الملاعين بالسمر
اور جہاد اور کوشش کیا مین نے بیچ لشکر ملعونون کے ساتھ

فمن خاف يوم الحشر ارضى الاله
پس جو شخص ڈریگا قیامت کے دن کو راضی کریگا وہ اپنے پروردگار کو

وما برحت في الطعن في الكر والفر
اور نہین جدا ہوئین مین نیزہ بازی مین بیچ حملے اور دوبدو کے

الا يا اخي هذا الفراق فمن لنا
آگاہ ہو اے بھائی میرے اس جدائی کو پس کون شخص ہے واسطے

فما هلاك اوجوع الى الدهر
پس یا ہلاکی ہوتی ہے یا پھرنا بجانب موافقت زمانہ کے

جريح طريح بالسيوف مقطع
خستہ اور افتادہ ساتھ تلوار کے کاٹا گیا

رسالة صب لا يضيق من السكر
پیام ایسے عاشق کا جو نہین آتا ہے تنگ مے نوشی سے

وقولي ضرار في القيود مكبل
اور کہو کہ ضرار بیچ بیڑیون کے

قيدي هين

معودة سئے القفار رقيقة
عادت رکھنے والی ہین وہ سکونت زمین سے آب و گیاہ کی

واكرمها جهدي وان سني فقري
اور نیز گذاشت کرتا تھا مین بقدر اپنی کوشش کے اگرچہ کہ

مع الظبي والعزلان والنبق بعده
تھی مجکو تنگی

ساتھ ہوا دیگان آہو اور نبق بعد اسکے

لها ناصري في موقف الشر دائما
تھا مین اُنکا یار جگہ ٹھہرنے بدی اور تنگی کے

وارضيت خير الخلق اعني محمدا
اور راضی کیا مین نے بہترین خلایق یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

وقاتل ابنا الصليب فوهي الكفر
اور قتل کریگا ابنائے صلیب کافرون کو

تقول وقد حان الفراق بحينه
کہتی تھیں وہ کہ بتحقیق نزدیک ہوئی جدائی اپنے وقت سے

بحسن رجوع قادم منك بالبشر
اچھے پھرنے کے ساتھ آنے والے تھا تیرے پاس سے ساتھ خوشخبری کے

الا بلغا عني اخيها تحيتي
آگاہ ہو پہونچاؤ تم دونون اُنکے بھائی کی طرف سے دعا کو

على نصرة الاسلام والطاهر الطهر
اوپر مدد دہی اسلام اور پاک سب پاکون کے

حمائم نجد بلغي قول شائق
اے کبوترزمین نجد کے پہونچا تو پیام آرزومند کا

بعيد عن الاوطان في بلد نحه
دور ہین وطن سے بیچ جگہ دشوار کے

حمائم بخدا سمی قول مفرد — غریب کئیب فی ذلة الاسر — وان سالت عنی الاحبة فاخبری

ای کبوتر زمین بلند کے سن تو پیام تنہا اور غریب کا — دور از وطن ایسا کہ نزدیک ہو پہنچ خواری قید کے — اور اگر پوچھیں میرے حال کو تجھسے دوست تو کہدیں گا کہ

بان موعی کالسحاب وکالمطر — حمائم بخد عزوی عند موطنی — وقولی ضرار قد یحن الی الوکر

اسطور پر کہ آنسو میرے جاری ہیں مانند باران ابر مطر کے — ای کبوتر زمین بلند کے خوش آواز کی تعد اچھی لی ہو — اور کہہ تو ضرار اور دنگ کرتا ہو پنجہ تنہائی قید کے

حمائم بخدان اتیت خیامنا — فقولی کذاک الدہر عسر علی یسر — وقولی لهم ان الاسیر بحسرة

ای کبوتر زمین بلند کے اگر آوے تو ہمارے خیمون مین — پس کہ تو اسی طرح رہیگا زمانہ دشواری کی لو پر ساتھی — اور کہہ تو اُنسے کہ بتحقیق قیدی پنجہ گری بیقراری کی ہے

لعلة بین الجوانح والصدر — کہ من عداد العمر عشر وسبعة — وذا حدة عن الحساب بلا فکر

اسکو بیماری ہو درمیان استخوانہائے پہلو اور سینہ کے — واسطے اُسکے شمار عمر کی اٹھارہ برس ہیں — وقت حساب کرنے کے بدون فکر کے

وفی خده خال محته مدامع — علی فقد اوطان وکسر بلا جبر — سقی سائر ایبغی الجهاد تبرعا

اور اُسکے رخسار پر یک تل تھا جسکو مٹا دیا آنکھون کے — اوپر جدائی اور دوری گھر وطن اور خستگی اور تباہی قید کی — روان ہوا تھا خواہش جہاد مین واسطے نیکو کاری کے

فوافاة ابناء اللئام علی غدر — الا فادفنانی بارک الله فیکما — الا وکتبا هذا الغریب علی قبری

پس پہونچکے اُسپر لوگ نا کس اوپر بیوفائی کے — آگاہ ہو پس چھپا دو مجھ دونون بیکو کہ مین بیکسی حالت مین برکت دیدے — اور لکھ دو دونون یہ مسافر اوپر میری قبر کے

الا یا حمامات الحطیم وزمزم — الا فاخبری امی وبلی علی امری — عسی تسمح الایام عنها بزورة

آگاہ ہو ای کبوتر حطیم اور زمزم کے — خبر دے تو میرے ماں کو اور مطلع کر تو میرے حال پر — شاید کہ موافقت کرے زمانہ اُنکو ساتھ ایکبار زیارت کے

بقبر غریب لا یزار من الدنکر — واسطے قبر بیکس کے کہ نہیں زیارت کیجاتی ہرگز برائی اور بدی کے

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب لکھا یوقنا نے ضرار کے اشعار کو ختم کیا اُنھون نے خط کو اور سپرد کیا خط ایک شخص کو معاہدین سے جسپر وہ اعتماد رکھتے تھے پہونچا دینے خط کو بجانب مسلمانون کے واقدی رحمہ اللہ نے جابر بن عمران الدوسی سے اور اُنھون نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہی کہا ابی ہریرہ نے کہ تھا مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر مین اور ہم لوگ اُس زمین مین تھے جسکا نام بلاط تھا کہ اُسی وقت آئے معین بن اوس قبیلہ مخزوم سے اور چھوڑا اور مقرر کیا تھا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے مقدمہ لشکر پر پس لائے وہ ایک مرد رومی کو اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ لو تم اُس شخص کو کہ وہ اپنے تئین ایلچی بیان کرتا ہی پس پوچھا اُس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے پس کہا اُسنے کہ مین ایلچی ہون میرے پاس ایک خط ہی تمھارے نام کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کسکی طرف سے ہی اُسنے کہا کہ تمھارے ایک قیدی کی طرف سے ہی جو انطاکیہ مین ہین اور نام اُنکا ضرار بن الازور ہی پس لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط اور پڑھکر سُنایا مسلمانون کو پس رہے مسلمان اور پہونچی خبر ضرار کی بن خولہ کو پس آئین وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا اُسنے کہ یا امین الامة سُنا و تم مجکو شعرین میرے بھائی کی پس سُنایا پڑھکر خولہ کو بعض اشعار اور نہین تمام کیا اُسکو پس اُنا متدبر چھا خولہ نے اور کہا لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم واللہ لا خذن ثارہ واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یاد کر لیا لوگون نے اشعار ضرار کے اور دست بدست پھرایا ان اشعار

کو لوگون مین اور سب سے زیادہ غمگین اُنپر خالد رضی اللہ عنہ تھے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا
ہی کہ اہل حازم اور رافدان اور عمر اور ارتاح اور سواے اُنکے اور مقامات کے قلعون کو مسلمانون نے از روے صلح
فتح کیا اور برابر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چلتے تھے مع مسلمانون کے تا اینکہ پہونچے اُنکو یکر یوبہ کے پل
تک اور پہونچی خبر ہرقل کو پس قرار پکڑا خوف نے ہرقل کے دل مین اور حکم کیا اُسنے اپنے بطارقہ کو واسطے آمادگی
لڑائی عرب کے اور کھڑے کرنے اپنے خیمے کے قریب پل یوبہ کے اور کھڑا کیا ملوک نے اپنے خیمون کو اور کھولدیا
دیا بادشاہ نے خزانہ ہتھیارون کا اور تقسیم کیا ہتھیارون کو اپنے لوگون اور لشکرون پر اور خلعت دیا یوقنا
کو اور کہا اُسنے کہ ای دمستق حاکم کیا مین نے تجکو اپنے اس سب لشکر پر پس بندوبست کر تو تم اُسکا پھر سپرد کی اُسنے یوقنا
کو ایک صلیب کہ جو قسون کے کنیسہ مین تھی اور وہ نہین ظاہر کرتے تھے اُسکو مگر بڑے دن مین اور کہا اُسنے کہ ای دمستق
اپنے آگے کر یو تم اس صلیب کو اور اعتماد کرو تم اُسپر پس وہ مدد دیگی تجکو پس لیا اُسکو یوقنا نے اور سپرد کیا اپنے بیٹے کو اور
حکم کیا اُسکے اُٹھانے کا سامنے اپنے پھر ہرقل نے جب خلعت دیا یوقنا کو سوار ہوا وہ اُسی وقت بجانب کنیسہ قسطسین کے
اور سوار ہوے اُسکے ساتھ ملوک اور بطارقہ اور حجاب اور راہب تا اینکہ پڑھی اُنھون نے نماز مدد کی پس جب پڑھ چکے
وہ نماز اور بیٹھا بادشاہ اور گرد ہوے اُسکے حجاب حکم کیا اُسنے اپنے سامنے لانے کا اُنکے بیانے مقیدین اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تا کہ قربانی اُنکی کرے پس بوسہ دیا یوقنا نے اُسکے ہاتھ کو اور کہا کہ ای بادشاہ نہین حکومت اور
تصرف دیا تجکو اللہ تعالی نے بندون اور رشمرون پر مگر اس وجہ سے کہ معلوم کیا اللہ تعالی نے اُن امر کو کہ حلم اور بردباری تیری اُٹھا دیگی
اس بوجھ کو اور حکیم و مشیر قوم نے کہا ہی کہ عقل پایہ زبان بزرگ ہی اور جسکا عقل آگاہ اور بزرگ ہوتا ہی اسواسطے کہ عقل عزت ہی
جسمون کی اور چراغ ہی خلایق کی اور جان تحی ای بادشاہ اس امر کو کہ عرب نے قصد کیا ہی ہمارا ساتھ اپنے لشکر اور سامان کے اور فرد تجکو
اُنسے رشا ہی اور ہم نہین جانتے ہین کہ غلبہ کسکے لیے ہوگا پس اگر مار ڈالیگا تو ان عرب کو اور پھر جاویگا کوئی شخص ہم مین کا عرب کے ہاتھون
مین تو وہ نہ باقی رکھینگے اُسکو اور نہ ہی چھوڑ دینگے اُنکے حال پر یہانتک کہ دیکھین کہ کس جانب کو رجوع کرتا ہی کام ہمارا پس اگر گرفتار
ہو جاویگا کوئی شخص ہم مین کا پہنچا دینگے ہم اُسے ارباب اور اسکے کہ ای بادشاہ چاہی یہ دمستق اپنے قول مین پس کلام
کیا اور کہا ایک بطریق نے کہ ای بادشاہ حکم کر تو قیدیون کے لانے کا اس کنیسہ مین اسواسطے کہ یہ کنیسہ سب کنیسون سے اچھا ہی اور بھرا ہی عورتون
اور لڑکیون سے اور پیش کرتو اُنسے سوال نصرانی ہونے کا اسواسطے کہ جب وہ دیکھینگے ہماری عورتون اور لڑکیون کی خوبصورتی اور اُنکی بو
خوش شاید کہ جھکین دل اُنکے بجانب دنیا اور اُسکی زینت اور آسایش کے اور پھرین وہ ہمارے دین کی طرف اور ہووے یہ امر
باعث ضعف اور سستی مسلمانون کا پس حکم کیا بادشاہ نے اُنکے لانے کا پس جب لائے گئے وہ کنیسہ مین بلند کیا قسون نے آواز دن
کو ساتھ پڑھنے انجیل کے اور دھونی کی خوشبودار چیزون کی اور ظاہر کیا اپنے تکلفات اور آرایش کو پس بلند کیا مسلمانون نے
اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر اور نذیر پر اور کہا اُنھون نے کذب العادلون باللہ وضلوا ضلالا بعیدا

وخسرو اخسرانا مبینا ما اتخذ اللہ من ولد وما کان معہ من الہ اور تھے صحابہ مین ایک مرد فصحاے یمن اور انکے علما سے جو جاتے تھے
کتب حمیریہ کو اور آگاہ تھے گذری ہوئی کتابون سے اور نام انکا رفاعہ بن ہبیرہ تھا کہتے تھے وہ شعر کو اور آراستہ کرتے تھے کلام کو اور انھون
نے جب دیکھا کنیسہ اور اُسکے کافرون کو اور دیکھا انکو کہ زبرگذاشت کرتے ہین وہ صلبان کی اور سجدہ کرتے ہین تصویرون کا
کہا انھون نے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کذب حزب الشیطان ولا آلہ الا الرحمن الذی
لیس فی عدد محسوب وانہ فرد لا الی شیٔ منسوب لیس لہ ضد ولا ند ولا قدد لا حد او جد الموجودات وصور المصنوعات
وخلق للمخلوقات وتبرا مما لکائنات اول لا ابتداء لوجودہ وآخر لا عدم لشہودہ لا یموت ولا یفنی ولا یزول ولا یبلی لا شریک
لہ ولا وزیر ولا صاحبۃ ولا مشیر لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع البصیر راوی نے بیان کیا ہی کہ جنبش مین آیا کنیسہ اُنکے قول
سے اور جھکے راہب لوگ ساتھ اپنے عصاؤن کے اُنکی طرف پس اشارہ کیا بادشاہ کے دربانون نے راہبون
کی طرف کہ چھوڑدو اُس شخص کو اُسکے حال پر پس جدا ہوئے راہب اُنسے پس کہا ہرقل نے رفاعہ بن ہبیرہ سے کہ اے برادر
عربی تمھارا کیا نام ہی رفاعہ نے کہا کہ اے بادشاہ تو میرے نام سے کیا چاہتا ہی حالانکہ مین تمھاری جنس سے نہین ہون
جو مجھسے تم پوچھوگے پس کہا بطریق نے کہ اے بادشاہ یہ شخص سچ کہتا ہی کہ یہ تمھاری جنس سے نہین ہی اور نہ وہ علم و مسائل حکمت
سے آگاہ ہی کہ پوچھین ہم اُس سے بلکہ وہ بدوی ہی کہ نہین جانتا ہی مگر سکونت جنگلون اور صحبت بدوون کی اور حکمت ہمارے
شہرون مین ظاہر اور ہمارے حکما مین مشہور ہوئی ہی جو نش مار احکمت نے یونانیین سے اور سیکھ لیا ہی اُسکو سریانیین کے
سینون نے پس کہا ان ہی اہل عرب مین حکمت اور علوم جو پہونچا دین اور پڑھین اُسکو اُنمین اس واسطے کہ بزرگ گیا ان سب
ہمارے عالمون مین ہین اور عدالت ہمارے بادشاہون مین ہی ہماری قوم سے اسکندر اور بطلیموس اور ارسطو
اور جرجس اور ارسطاطالیس اور فیثاغورس تو چندی جنسے انطاکیہ کو بنایا تھا اور ارسیون جو نبی اور بادشاہ
تھے اور طاطغورس اور اُسنے بنایا تھا رہا اور مینج کو اور اساطینس اور یہ شخص کاہن تھا اور خبر دی تھی اُسنے بادشاہ
عہد کو کہ پیدا کیا جاویگا اُسکے واسطے ایک لڑکا جو کلام کریگا اپنے پروردگار سے اور اُسکے واسطے ایک حال اور مرتبہ
بزرگ ہوگا اور ہلاک کیا جاویگا اُسکے ہاتھون پر فیلاطون یعنے فرعون اور منافیطش حکیم اور معنی اس لفظ کے
دریاے علوم ہین اور ہماری قوم سے ارمینوتھا جسنے بنایا تھا رومہ کبری اور اُسی کے نام پر اُسکا نام رکھا گیا اور ہمین لوگون سے
تھا سیطانوس اور وہی بنانے والا اُس پہلی کتاب کا ہی جسمین صورتین زمین کی مع اُسکے پہاڑون اور دریاؤن اور درختون اور
جانورون کے ہین اور بیان کیا ہی اُسی نے ہر اقلیم کا حال مع اُنکی رنگتون کے اور بیان کیا ہی اُسی نے ہر اقلیم کی
معدنیات سونا اور چاندی اور جواہرات کو اور شمار کیا ہی اُسی نے سب نہرین کی نہرون کو اُنکے نامون سے اور اسی طرح
بیان کیا ہی اُسنے زمین کے پہاڑون اور جنگلون اور گھاٹیون اور آبادیون اور اُسکے عجائبات کو واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ نہین کہا بطریق نے اس کلام کو سامنے ہرقل بادشاہ کے مگر بطور طعن اور سخریہ کے عرب پر تاکہ سنے حبلہ بن الایہم اس کلام کو اور

اُس مقام مین موجود تھا اور سبب عداوت کا اُس بطریق اور جبلہ کے بیچ مین یہ تھا کہ بطریق نے ایک بُرا دیر بنایا تھا اور ہر سال مین اُسکے واسطے ایک میلہ مقرر کیا تھا کہ آتے تھے رومی ہر جگہ سے ساتھ نذرون اور مالون اور جانورون اور موم کے اور یہ بسبب رسم بطریق کے تھا پس جس ہرقل نے وہ زمین جبلہ کو پس غالب ہوگیا جبلہ دیر پر اور بنایا اُسنے گرد اُسکے ایک شہر اور اپنے نام پر اُسکا نام رکھا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا راوی نے قول بطریق کا سُننے وہ اُسکے کلام سے اور کہا کہ اے تیرک بے تحقیق تعریف کی تو نے ایسی قوم کی کہ اُنکے واسطے کوئی راہ بزرگی کی نہین ہی اور نہ کوئی اُنمین فاضل اور بزرگ ہی اور نہ کوئی اُنمین سے ایسا اللہ بزرگ کی توحید کا قائل ہوا ہی جسکا مثل اور مانند نہین ہی اور نہین ہی بزرگی مگر واسطے ولد اسمعیل بن خلیل کے جنکے واسطے بیت الحرام اور زمزم اور مقام اور مشعر الحرام ہی اور اُنھین سے بنا یعرب اور اقیال اور حماۃ اور النسال ہین جو مالک ہوے زمین کے طول اور عرض مین اُنھین سے ملک الصعب ذو مراثد اسکندر اول تھے جو مالک ہوے تھے دنیا کے اور گئے تھے ظلمات مین اور داخل ہوے تھے اُنکی اطاعت مین زمین کے لوگ اور پہونچے تھے جہان طلوع اور غروب آفتاب تک اور ذلیل اور خوار کیا تھا اُنھون نے زمین کے ملوک کو اور کیا تھا اپنے واسطے اُنکو مددگار اور لشکر اللہ تعالی نے اُنکا نام ذوالقرنین رکھا تھا اور اُنھین سے شداد بن عاد اور شدید بن عاد اوذ العماد اور لقمان بن عاد اور ہداد اور عمرو ذوالادغار اور مرثد بن سعد کامل اور ہازیل بن عمان اور یہ شخص کلام حکمت کا کہتے تھے اور ہم مین سے سبا بن یشجب اور وہ پہلے پہننے والے تاج کے ہم مین تھے پھر والی ہوے بعد اُنکے حمیر بیٹے اُنکے پھر بعد اُنکے تبع ہوئے اور وہ بھی پہننے والے تاج کے تھے پھر مالک بن حمیر بعد حمیر ہوے پھر ہم مین سے نبی اللہ حنظلہ بن صفوان نبی اہل الرس ہوے پھر ہم مین سے نفیلہ بن عبد المزان بن مشرم بالنسور برس زندہ رہے اور اُنھین نے بنایا تھا قلعہا نے مضبوط اور نکالا تھا اُنھون نے خزانون کو اور تابع کیا تھا لشکرون کو اور وارث کیا تھا اللہ تعالی نے اُنکو نبی حنظلہ بن صفوان کے علم کا اور ختم کیا اللہ نے ہماری بزرگی کو اور بلند کیا ہمارا مرتبہ جسوقت کہ کیا اُسنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم مین سے پیر ہم لوگ رئیس ہین اور تم غلام ہو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مجکو روایت پہونچی ہی کہ یہ شخص عامر بن زبیر بن زیاد بن عبیدہ بن سریۃ الجرہمی جاننے والے تھے عرب کے نسبون اور اُنکے حالات اور اُنکے بادشاہون کو اور پڑھا تھا اُنھون نے کتب ہود اور صالح اور حنظلہ علیہم السلام کو پس جب کلام کیا اُنھون نے سامنے فلیطنس یعنے ہرقل بادشاہ کے ان کلمات سے ارادہ کیا تیرک نے اس امر کا کہ عاجز کرے اُنکو کسی سوال مین پس کہا تیرک نے کہ ساتھ ہمت بلند اور طبایع پاک کے پہونچتے ہین دل بجانب ہوا ے خوش اور نرم اس عقل رحمانی کے اور پہونچتی ہین بجانب ترقی مقام ملکوت روشنی اُن صورتون کی جو آنکھون سے پوشیدہ ہین وہ آنکھین جو گھیرنے والی ہین جمادون کی اور پہونچتے ہین بجانب ترقی ایسی باضات عقلیہ کے جو صاف ہین پلیدی اور نجاست سے اور بجانب انکار اور خیالات باطلیہ کے بسبب صفا اور روشن ہوجانے اُن عادات کے جو محیط بافکار ہین صور تہاے جسمانیہ سے پس بحالت وصل ہونے روشنی اور صفائی اور جدا ہونے تیرگی کے ایسی زندگانی ابدی ارواح کو حاصل ہوتی ہی جسمین کوئی نقصان اور نیستی نہین لاحق ہوتی ہی پس سوقت

ملجا تا ہی ایک عنصر دوسرے سے اور لے لیتی ہی روشنی روشنی کو اور نیچے بیٹھ جاتی ہی تیرگی اور ملجا تی ہی تیرگی مین پس رفاعہ بن زہیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای قس نہین ہو اب کو پہونچا تو اپنے اس کلام مین قس نے کہا کیونکر ہی یہ بات رفاعہ نے کہا کہ کیونکر میل کریگے دل ہی جانب علام الغیوب کے درآنحالیکہ چھپائی گئی ہی اُنسے راہ پہونچانے والی اور کیونکر رہائی پاوینگی اور جدا ہوگی روشنی تاریکی سے بدون پاک ہونے کے کفر سے اور کیونکر پاوینگے انکار مشکل بھیدون پوشیدہ کو درآنحالیکہ وہ انکار پر ہو غفلت مین ہین جبکہ پہونچتی ہین خواہشین اپنے پہونچنے کی جگہون تک اور نزدیک ہوتی ہین ہمتین اپنے مقرار اور مسکن تک اور پھرتی ہو فکر اپنے عناصر تک اور چھرتی ہین چیزین جنبش دینے والی زیر کی اور دانائی کی اپنے مسکنون تک اور پہونچتے ہین اُدہان بلند اپنی جگہون تک اور جدا ہوتے ہین اشکال اشکال سے بسبب تاثیر خواہش کے اُنمین اور اوندھی کرتی ہین اپنی صورتون پر گرنا اپنے عناصر سے پھر کہا رفاعہ نے کہ ای تبرک یہ کلام اُن عرب کا ہی کہ کہان کیا تھا تو نے کہ حکمت اُنکے اخلاق سے نہین ہی اور اُنکی بازارون مین نہین بیچی جاتی ہی اور تھا ایک بادشاہ ملوک یمن سے جسکا نام سیف بن ذی یزن تھا کہ اُسنے خوشخبری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دی تھی سات سو برس قبل اُنکے ظہور کے اور وہ کلام کرتا تھا ساتھ مشکلات علوم کے اور اچھی طرح سے شعر اور نظم کو قافیہ دار کرتا تھا کلام کیا ہی اُسنے اپنی زبان پر ساتھ حکمت اور شکر نعمت کے اور منجملہ اُسکے جو کچھ کہا ہی ایک فصیح نے ہمارے فصحا سے جسکا نام قس بن ساعدۃ الایادی تھا اُنکے اشعار ہین واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے عبد اللہ بن ربیعہ سے روایت کی ہی کہا عبد اللہ نے کہ کہا مین نے رفاعہ بن زہیر سے جب چھوٹے وہ روم کی قید سے کہ ہی چچا کیونکر سمجھا تھا ترک تمہارے قول کو اور تم اُسکے کلام کو رفاعہ نے کہا کہ ای میرے بیٹے نہین دیکھا مین نے زیادہ فصیح ملعون سے کلام عربی مین اور پوچھا تھا مین نے اس حال کو یوقنا سے پس کہا یوقنا نے کہ آیا نہین جانتے ہو تم کہ ملک بادشاہان روم اور بطارقہ کا نہین قائم اور پائدار رہتا ہی مگر اُس حال مین کہ کلام کرین وہ ساتھ زبان عرب کے اسواسطے کہ وہ قریب ہین عرب سے حجاز مین راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بیان کی رفاعہ نے مسلمانون سے کیفیت اپنے مناظرے کی ترک سے تو کھڑا ہوا تھا اُسکو اکثر لوگون نے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ رفاعہ بن زہیر کے ایک بیٹے تھے جو اُنکے ساتھ ساتھ گئے تھے اور دل اُنکا میل کرتا تھا بجانب کفر کے اور باپ اُنکے دعا کرتے تھے اُنکے واسطے اور جب داخل ہوے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قسون کے کنیسہ مین اور مشغول ہوے رفاعہ ساتھ ترک کے مناظرے مین متوجہ ہوے بیٹے اُنکے عام درآنحالیکہ وہ تیز نظر سے دیکھتے تھے بجانب کنیسہ اور اُسکی آرائش اور تکلفات اور تصویرون اور صلبان کے اور بتامل دیکھتے تھے وہ رومیون کی عورتون اور اُنکے لباس اور خوبصورتی کو پس اُسی وقت فریب کیا اُنکے ساتھ شیطان نے پس دوڑے وہ بجانب بوسہ دہی صلبان اور تصویرون کے اور اختیار کیا شرک کو ساتھ اللہ پاک کے پس جب دیکھا اُنکی طرف اُنکے باپ رفاعہ نے رو دیے وہ اور کہا کہ سختی ہو تجھپر آیا کافر ہو گیا تو بعد ایمان کے سختی ہو تجھپر دور کیا گیا تو درد آرزو رحمان سے سختی ہو تجھپر آیا کفر کیا تو نے ساتھ بادشاہ عوض لینے والے کے اُنہ راندے گئے قدرت کے ای دور کئے گئے حضوری کے ای سختی ہو تجھپر کیونکر ناپاسی کی تو نے ساتھ صاحب قدرت کے قسم ہی خدا کی کہ غمگین ہونگا مین تجھپر تیری جدائی سے دنیا مین کہ دنیا کا چھوٹنا

ضرور ہوا اور ہوگا غم یہ اتیری جدائی سے مگر عالم آخرت مین جبکہ چلیگا تو ایک راہ مین اور مین ایک راہ مین جبکہ تو جائیگا شیطان
کے گھر کی طرف اور اٹھایا جائیگا تو ان راہبون اور قسون کے ساتھ اور ہوگا تو چھٹوین طبقے آگ مین اور مین جاؤنگا ساتھ امت
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے گھر مین جسمین ازواج اور نعمتین باقی ہونگی اے بیٹے نہ طلب کر تو زندگانی دنیا کو اے بیٹے نہ
اختیار کر عالم آخرت پر خواہش نفس کو جو نیست ہونے والی ہے افسوس ہوگا مجھپر میری ندامت کا تیرے کام نہ آویگی جبکہ
ٹھہریگا تو سامنے ذات بزرگ و مالک کے اے بیٹے میرے بتحقیق تو نے رسوا کیا اپنے باپ کے بڑھاپے کو جبکہ کفر کیا تو نے ساتھ
جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے اے بیٹے میرے بتحقیق زیان کار ہوئی امید میری تیرے باب مین اے بیٹے میرے کیونکر خوش ہوا دل تیرا
دوری محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور وہ ایسے ہین کہ کل کے روز لوگ آئینگے شفاعت طلب کرینگے پھر پڑھے انھون نے
اشعار پند و نصیحت کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ رفاعہ کے بیٹے نے آئسے کہا کہ بتحقیق اے باپ ڈالا گیا ہے پردہ اور
بند کیا گیا ہے دروازہ راوی نے بیان کیا ہے کہ حکم کیا بطریق نے چھوڑ دینے رفاعہ کے بیٹے کا قید سے اور آنکے نہلانے کا مارمسودیہ سے
اور گرد ہوے قس اور شماسہ اور رہبان اور پہنائی گئین آنکو خلعتین ابطارقہ اور ملوک کی طرف سے اور نصرانی کیا آنکو اور دیا بادشاہ
نے ایک گھوڑا خاص اپنی سواری کا اور دی ایک عورت جوان آنکو اور کر دیا آنکو ہمراہ یسان جبلہ بن الایہم الغسانی مین یہ
کہا بطریق نے صحابہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اے عرب کس چیز نے باز رکھا ہے تمکو اس امر سے کہ پھرو تم
ہمارے دین کی طرف جیسا کہ تمہارے ساتھی نے کیا ہے درحالیکہ حاصل کروگے تم تمنا ہے دنیا اور رضامندی ہرقل بادشاہ
کو پس کہا صحابہ نے کہ باز رکھا ہے ہمکو اس امر سے صحت اور حقیقت ہمارے دین اور پایداری ہمارے یقین نے اور ہم
لوگان لوگون مین نہین ہین کہ ایمان کو کفر سے بدل ڈالین اگرچہ مار ڈالے جاوین ہم تلوارون سے بحالت صبر کے پس کہا بطریق
نے کہ دور کیا ہے تمکو مسیح نے اپنے دروازے اور درگاہ سے پس کہا رفاعہ بن ہبیرہ نے کہ اللہ تعالی اس امر کو خوب جانتا ہے کہ
ہم مین اور تم مین سے کون راندا گیا ہے اور تم ہے خدا کی کہ مسیح علیہ السلام بری ہین تجھسے اور تم انکے دشمن اور اسپر جھوٹی تہمت
کرتے ہو اور وہ دشمن ہونگے تمہارے میدان قیامت مین سامنے اللہ غالب اور بزرگ کے اسواسطے کہ مسیح بزرگ اور جوانمرد
بندے مین اور بھیجا تھا اللہ تعالی نے آنکو تمہارے پاس پس مخالفت کی تمنے آنکی اور بدل ڈالا تمنے آنکی شریعت کو اور نہین
سمجھے تم اس چیز کو جو وہ تمہارے پاس لے کر آئے تھے اور ہمارے نزدیک تم گمراہ ہو بسبب اپنے جہل کے اور ظلم کرتے ہو تم مسیح پر بسبب
کہتے تمہارے امر خلاف واقع کے پس اسواسطے کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے والکافرون ہم الظالمون پس کہا ہرقل نے رفاعہ سے کہ کم
کرو تم بات چیت کو ای شیخ اسواسطے کہ اللہ تعالی خوب آگاہ اور دانا ہے اپنے بندون کے حال سے اور کلام بہت ہے اور نہین دوست
رکھتے ہم تمکو اور نہ تم ہمکو پھر کہا ہرقل نے کہ ہمکو یہ خبر پہونچی ہے کہ تمہارے خلیفہ اور سردار کا لباس مرقع ہے حالانکہ پہونچا ہے
آنکے پاس ہمارا مال اور خزانہ اس قدر جسکا بیان نہین ہو سکتا ہے پس کس چیز نے باز رکھا ہے آنکو اس امر سے کہ وہ ساتھ
تکلفات اور لباس شاہانہ کے رہین رفاعہ بن ہبیرہ نے کہا کہ باز رکھا ہے آنکو اس امر سے خوف خدا اور عالم آخرت نے پس کہا ہرقل نے

کرنے کے دارالامارۃ کا حال کیا ہے رفاعہ نے کہا کہ وہ پتھر سے بنایا گیا ہے ہرقل نے کہا کہ اُنکے مصاحب اور دربان کون ہیں رفاعہ نے کہا کہ دربان اُنکے محتاج اور غریب مسلمان ہیں ہرقل نے کہا کہ فرش اُنکا کیا ہے رفاعہ نے کہا کہ فرش اُنکا عدالت کرنا اور یقین ہے ہرقل نے کہا کہ تخت اُنکا کیا ہے رفاعہ نے کہا کہ تخت اُنکا پاکدامنی اور یقین ہے ہرقل نے کہا کہ خزانہ اُنکا کیا ہے رفاعہ نے کہا کہ خزانہ اُنکا اللہ کا رکھنا ساتھ پروردگار عالم کے ہے ہرقل نے کہا کہ لشکر اُنکا کون ہے رفاعہ نے کہا کہ لشکر اُنکا دلیران موحدین اور شہسواران مسلمین ہیں ہرقل نے کہا تو نے اس بادشاہ کو ایک جماعت نے اُسے کہا تھا کہ یا عمر تحقیق مالک ہو گئے تم خزانہ سلاطین روم کے اور ذلیل اور خوار کیا تم نے بطارقہ اور لاکھ کو پس تم کیوں لباس اچھا نہیں پہنتے ہو پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تم لوگ آرائش اور تکلفات دنیا کو چاہتے ہو اور میں ضامندی پروردگار دنیا و آخرت کی چاہتا ہوں اسی وجہ سے جب اُنھوں نے ظاہر کیا اس کام کو تو اشارہ کیا اس کلام کی طرف پکارنے والے مالک اندازے ہر چیز نے الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ و امروا بالمعروف و نھوا عن المنکر راوی نے بیان کیا ہے کہ حکم کیا بادشاہ نے مسلمانوں کے قید خانے میں لیجانے کا پھر نکالا وہ کنیسہ سے اپنے لشکر کی طرف تاکہ آوے خیموں میں پس دیکھا اُسنے کہ خیمے بطارقہ کے کھڑے کئے گئے ہیں اور سامنے ہر خیمے کے کنیسے لکڑی کے تھے جنپر سونے کا کام بنایا گیا تھا اور گھنٹے اُنکے دروازوں پر تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ کنیسے لکڑی کے جنمیں وہ ڈھو نکتے تھے اور اُنپر فخر کرتے تھے اُنکی جنسی ساختہ کار رہتے تھے ساتھ اُنکے سفروں میں اور لشکروں میں پس گشت کی ہرقل نے اپنے تمام لشکر میں اور قصد کیا انطاکیہ کے جانے کا کہ اُسی وقت چند سوار گھوڑے دوڑاتے ہوئے اُسکے پاس آئے پس کہا بادشاہ کے دربان نے تمھارے پیچھے کیا حال ہے کہا اُنھوں نے کہ آگئے عرب لوبیہ کے پل پر اور مالک ہو گئے اُسکے راوی نے بیان کیا ہے کہ اس کلام کے سننے سے یقین ہوا ہرقل کو اپنے ملک کے زوال کا اور کہا اُسنے کہ کیونکر رہے لیا عرب نے دونوں برجوں کو حالانکہ اُسمیں تین سو مرد لڑنے والے ہیں سواروں نے کہا کہ اے بادشاہ جو اُن تین سو کا پیشرو ہے اُسی نے سر کیا دونوں برج کو مسلمانوں کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اچھا کام اللہ غالب و بزرگ کا مسلمانوں کے ساتھ یہ تھا کہ دربان بادشاہ کا ہر روز اپنے لشکر میں جاتا تھا پل تک تاکید اور وصیت کرتا تھا اُن لوگوں کو جو دونوں برجوں میں تھے حفاظت اور نگہبانی کی اور گیا تھا وہ ایک دن وہاں موافق اپنی عادت کے پس پایا اُن لوگوں کو حالت شراب خواری میں اور اُن لوگوں میں احتیاط اور ہوشیاری نہ تھی پس مار ڈالنے ہر ایک کے انمیں سے پچاس کوڑے اور قصد کیا اُنکے پیشرو کے مار ڈالنے کا پھر باز رہا اُس سے از روے احتیاط اور خوف کے خشم بادشاہ سے پھر جیتا رکھا اُنکو اور پھر آیا بادشاہ کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اس حال سے اور در آیا کہ اُن لوگوں کے دلوں میں پس جب آئے ابوعبیدہ بن الجراح اور مسلمان دونوں برجوں تک کے لیا اُن لوگوں نے ابوعبیدہ بن الجراح سے اپنے واسطے امان کو اور کھول دیا اُنکے واسطے دروازے کو پس داخل ہوا لشکر مسلمانوں کا برجوں میں پس داخل ہوا ہرقل بادشاہ اپنے خیمے میں اور حکم کیا اُسنے اپنے ہمراہیوں کو مسلح اور آمادہ ہونے کا واسطے لڑائی کے پس ایسا ہی کیا اُنھوں نے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب دانہ ہوئے مسلمان بنجات ارض انطاکیہ کے کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہ اے ابا سلیمان تحقیق چلتے ہیں ہم کلب روم کے شہر میں اور ابھی پہونچے تم اُنکے

۱۲ وہ ایک جماعت اور جنکا ذکر ہے یہ ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ملک شام کو فتح کیا تو ہرقل نے اپنے ملک کے بڑے بڑے سرداروں کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ اے گروہ روم کے تم کو معلوم ہے کہ ہم نے ہمیشہ عربوں پر فتح پائی ہے اور ہمیشہ ان کو شکست دی ہے اب یہ عرب ہمارے ملک پر چڑھ آئے ہیں اور ہمارے ملک کو برباد کر رہے ہیں اب تم کیا صلاح دیتے ہو سرداروں نے کہا کہ ہم صلاح دیتے ہیں کہ تم ان کو ملک شام سے نکال دو ہرقل نے کہا کہ اچھا میں ایک حیلہ کرتا ہوں تم اس کو بجا لاؤ پھر ہرقل نے ایک شخص کو بلایا جو عرب کی زبان جانتا تھا اور اس کو بہت سا مال دیا اور کہا کہ تو عرب کے لشکر میں جا اور ان کے سردار سے کہہ کہ میں تجھ کو بہت سا مال دوں گا اور تیرے ساتھ سلوک کروں گا اگر تو ہرقل کو قتل کر ڈالے اور اس شخص نے ایسا ہی کیا اور ہرقل کو قتل کر ڈالا اور ہرقل کا بیٹا قسطنطین تخت پر بیٹھا اور ہرقل کے مرنے کے بعد ملک شام کو چھوڑ کر اپنے ملک کو چلے گئے اور مسلمان ملک شام پر قابض ہو گئے ۱۲

فسأشير عليك برأي هي فقال له خالد بن الوليد نے کہا اے امین الامۃ جانتے ہو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے واعدوا لهم
ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون به عدو الله وعدوكم اور اب حکم کرو تم اپنے ساتھیوں کو اس امر کا کہ آمادہ اور باسامان ہو جاویں
وہ اوٹ ہر کریں نیت یا یا مراد اور قوت ایمان کو اور روانہ کرو تم ہر سردار کو ساتھ اسکے لشکر کے اور ایک لشکر ایک کے پیچھے ہو اور
باید کریں وہ اپنے نشانوں کو اور ظاہر کریں اپنے ہتھیاروں کو پس ایسا ہی کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور سب کے
پہلے بنایا ایک نشان واسطے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے اور وہ ایک شخص ہیں منجملہ ان دس کے جنکے اللہ تعالیٰ نے اپنی
رضامندی ارشاد فرمائی تھی اور ساتھ گئے انکے تین ہزار سوار مہاجرین اور انصار سے اور روانہ کیا انکو آگے اپنے لشکر کے پھر بنایا
دوسرا نشان اور سپرد کیا واقع بن عمیرۃ الطائی کے اور ساتھ گئے انکے دو ہزار سوار قوم طی وغیرہ سے اور بھیجا انکو پیچھے سعید بن
زید کے پھر بنایا تیسرا نشان اور سپرد کیا میسرہ بن مسروق کے اور ساتھ گئے انکے تین ہزار سوار ہیں سے اور بھیجا انکو پیچھے رافع بن عمیرۃ الطائی کے پھر
بنایا چوتھا نشان اور سپرد کیا مالک بن اشتر نخعی کے اور ساتھ گئے انکے تین ہزار سوار قوم نخع وغیرہ سے پھر بھیجا انکو پیچھے میسرہ بن مسروق عبسی
کے پھر بنایا پانچوان نشان اور سپرد کیا اسکو خالد بن الولید کے اور وہ نشان عقاب تھا جسکو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے
ہاتھ سے بنایا تھا جبکہ بھیجا تھا انکو بجانب لیلہ کے اور روانہ ہوئے خالد بن الولید اپنے لشکر کے جو مشہور ہے بہ جیش الرجف
تھا پیچھے مالک اشتر کے پس جب کچھ دور جا چکے خالد بن الولید کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ باقی لشکر
کے اور ان باقیماندہ میں عمرو بن معدیکرب الزبیدی اور ذوالکلاع الحمیری اور عبد الرحمن بن ابوبکر الصدیق اور عبد اللہ بن عمر الخطاب اور
ابان بن عثمان بن عفان اور فضل بن عباس اور ابوسفیان صخر بن حرب اور اشد بن سعید اور رافع بن سہیل اور زید بن عامر
اور عبد اللہ بن طفیل اور عبید بن اوس اور ابولبابہ بن المنذر اور عوف بن ساعدہ اور عباس بن قیس اور عابد بن ہلیہ اور واقع
بن عنجدہ اور عبد اللہ بن ترجا الازدی اور واجد بن ابی العون اور مہاجر بن اوس اور کعب بن ضمرہ اور مسعود بن عوف اور شمل
ان سب کے تھے رضی اللہ عنہم اور پیچھے انکے دو عورتیں تھیں جنکے ساتھ قید میں تھے اور انمیں خولہ بنت الازور اور عفیرہ بنت
عفار اور زوجہ بنت عملوق الحمیریہ اور ام ابان بنت عتبہ تھیں واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ان سب عورتوں میں
خولہ بنت الازور سے زیادہ کوئی غمناک اور اندوہگین نہ تھا اور انھوں نے اپنے بھائی کی قید کے باب میں اشعار کہے تھے راوی
نے بیان کیا ہے کہ روانہ ہوئے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مع اپنے لشکر کے جیسا کہ بیان کیا ہے ہم نے پس اسی حال
میں کہ رومی اپنے پڑاؤ خیموں میں تھے کہ دفعتہً واقع ہوا شور عرب کے آنے کا پس سوار ہوئے رومی اپنے گھوڑوں پر اور آراستہ کیا انھوں نے
اپنی صفوں کو پس جو سب کے پہلے دکھائی دیا اور بلند ہوئے رومیوں پر سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی تھے مع اپنے
نشان کے پھر پیچھے انکے رافع بن عمیرۃ الطائی پھر بعد انکے میسرہ بن مسروق العبسی تھے بعدہ مالک اشتر بعد انکے
خالد بن الولید پھر بعد انکے ابو عبیدہ بن الجراح مع اپنے لشکر کے تھے پس اترا ہر سردار ساتھ اپنی قوم کے اپنی جگہ پر پس
جب دیکھا ہرقل بادشاہ نے مسلمانوں کے لشکر کو کہ اترے وہ گرد انکے چھوڑا انہوں نے اپنے لشکر کی حفاظت کے واسطے

اپنے بڑے مصاحب بطارس کو اور وہ بہادر اور دلیر لڑائی کا تھا پھر داخل ہوا ہرقل کنیسہ قسطنطین میں اور دیکھا کیا اُسنے
ملوک اور بطارقہ اور حجاب کو اپنے پاس اور کھڑا ہوا اُنکے بیچ میں بحالت خطبہ پڑھنے کے اور کہا کہ ای اہل دین نصرانیہ اور بنی معمودیہ
کے بہ تحقیق نزدیک ہوا وہ امر جو بیان کیا تھا میں نے تمسے درباب زوال تمہارے ملک اور جانے تمہاری عزت اور بزرگی
کے زمین سوریہ سے اور ڈرایا تھا میں نے تمکو اس معاملہ سے پس نہ مانا تمنے میرے کہنے کو اور قصد کیا تھا تمنے میرے مارڈالنے
کا اور یہ قوم بہ تحقیق درآئے ہیں تمہارے ملک اور تمہارے تاج بزرگی کے گھر میں پس لوٹو تم اُنسے واسطے اپنے گھر بار اور مال
اور جانوں کے اور احتیاط کرو تم خوف اور بزدلی سے اور نہ لاحق ہو تمکو لڑائی میں سستی اور کاہلی پس بہ تحقیق بہت کوشش کی میں نے
تمہارے واسطے اور تلف کیا میں نے مال اور خزانہ اور لوگوں کو تمہارے دین اور ملک کے واسطے پس نہ مساعدت اور یاری
کی میری نیک بختی نے اور نہ پہونچا میں اس قوم سے کسی ارادے کو پس اگر بددلی کروگے تم اور پھروگے اپنی جگہوں پر اور نہ قصد کروگے
تم واسطے اپنے ملک کے اور نہ کوشش کروگے اب عرب کے واسطے تلوار ارادے سے تو ہوگی تنگ اور عار پیر اور پہونچیگی
اذیت تمکو کہ مان ہیں باپ تمہارے اور گذرے ہوئے لوگ کہ مرگئے وہ بحالت بزرگی اور جوانمردی کے اور وہ ناکس نہ تھے
اور سکونت کی اُنکے گھروں میں عرب نے پس اُنکے کنیسوں کی مسجدیں بنائیں اُنھوں نے اور ویران کردیا اور کھود
ڈالا اُنکے دیروں کو اور ذلیل اور خوار کیا تمہارے بادشاہوں کو اور لونڈی غلام بنایا تمہاری عورتوں اور لڑکوں کو مالک
ہوگئے وہ تمہاری پناہ کی جگہوں کے اور غالب ہوگئے وہ تمہارے قلعوں اور شہروں پر اور بہ تحقیق گذرا جو گذرا پس اب
سر نو سے احتیاط کرو تم کام میں اور ڈرو تم پس مت گروہ ہلاک ہونے میں مشیر تمہارے اپنے ملک اور حکومت کی حمایت اور اپنے گھر بار کی غیرت
پر اور میری دانائی کا نتیجہ تمہارے واسطے یہ تھا کہ معاملہ کرلو تم اپنے اور ان عرب کے بیچ میں پس انکار کیا تمنے اس امر سے اسواسطے کہ تاریکی
تمہاری جہل نے نہیں قبول کیا روشنی حکمت اور دانائی کو آیا نہیں جانا اور سنا تمنے اس امر کو کہ پایا گیا تھا ایک تختہ سبز پتھر کا صامت کی قبر
پر جسمیں کلمات حکمت کے اس مضمون سے لکھے تھے جسنے کھودیا عالم اعلی کے چڑھنے کی سیڑھی کو پس بہ تحقیق کھودیا اُسنے مرتبہ قرب اور
نزدیکی کو اپنے پیدا کرنے والے سے حکمت اور دانائی زندگانی ہے عقل کی اور دولت ہے ذہنوں کی اور دور رکھنے والی ہے جانوں کو پلیدی
سے اور روشنی عقلوں کی ہے جو شخص حکیم اور دانا نہیں ہے وہ ہمیشہ بیمار اور بدحال رہتا ہے جو کوئی انجام کار سوچیگا وہ دیکھیگا اور جو دیکھیگا
پہچانیگا وہ اپنے خالق کو اور جو پہچانیگا وہ عمل نیک کریگا اور جو عمل نیک کریگا تیز ہوجاویگی بوجھ اور عقل اُسکی اور جو شخص آراستہ
اور پاک ہوجاویگی عقل اُسکی صاف اور روشن ہوجاویگی روح اُسکی پس اُٹھ کھڑا ہوا جبلہ بن ایہم اور کہا اُسنے کہ ای عظیم روم نہیں
ہے لڑائی اس قوم کی مگر بسبب ہونے اُنکے خلیفہ عمر کے مدینہ منورہ میں پس اگر اجازت دے تو مجھکو تو بھیجوں میں ایک شخص کو
قوم غسان سے کہ جاکر ناگہاں ڈالے اُنکو پس جب سنینگے یہ لوگ حال اُنکے مارے جانے کا پیٹھ پھیرینگے ہمسے اور ہوگا یہ امر سبب
اُنکے سٹجانے اور نکلجانے ملکوں شام کا جسکے وہ مالک ہوگئے ہیں اُنکے ہاتھوں سے پس کہا ہرقل نے کہ یہ ایک خواہش اور آرزو ہے کہ
نہیں صحیح ہے امید اُسکی اور نہ گھٹیگا کسی سے وقت اُنکا اسواسطے کہ اوقات مقرر اور اندازہ کئے گئے ہیں اور جان اور دم معین ہیں

مگر یہ ایک بات ہو کہ خوش کرتی ہو دلون کو سننے کے وقت پس کر تو جس امر کا تو نے ارادہ کیا ہو پس مقرر کیا جبلہ نے ایک شخص کو
اپنی قوم سے جسکا نام وائق بن مسافر غسانی تھا اور وہ بہادر اور پیش قدمی کرنے والا تھا لڑائی مین پس کہا اُس جبلہ نے کہ جاتو
یثرب کو پس شاید کہ تو فریب اور مکر کرے ساتھ عمر کے اور قتل کرے تو اُنکو پس اگر تو ایسا کریگا تو دونگا مین اسقدر مال اور اس سے زیادہ
ملک تجکو پس چلا وائق بن مسافر بجانب مدینہ طیبہ کے اور پہونچا وہان بوقت شام کے پس جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھی حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے ساتھ لوگون کے اور دعا مانگی اور پڑھی اُس قدر جسکی اُنکو اجازت تھی پھر نکلے وہ باہر مدینہ منورہ سے تاکہ دیکھین
لشکر مین وہ خبر مجاہدین شام کی پس سبقت کر گیا اُنپر باہر جانے مین وہ منتصر اور بیٹھا وہ اُنکے واسطے ایک درخت پر جو اُنکی راہ
مین سامنے باغ ابی الدحداح انصاری کے تھا اور چھپایا اُسنے اپنے تئین درخت کی شاخون اور پتون سے اور حضرت عمر رضی اللہ
عنہ ٹھہرے باہر مدینہ طیبہ کے یہانتک کہ گرم ہونے لگی زمین آفتاب کی حرارت سے پھر عاودت کی اُنھون نے تنہا اور نزدیک ہوئے
اُس درخت سے اور سوے باغ ابی الدحداح کے باغ مین پس جب سوے وہ قصد کیا منتصر نے درخت سے اُترنے کا اُنکی طرف
اور نکال لیا اُسنے اپنے خنجر کو کہ اُسی وقت ایک شیر آیا اُسنے جنگل سے اور وہ چلتا تھا جھومتا ہوا نگرانی کرتا تھا اپنے گرد پیش
کی اور نالہ کرتا تھا وہ مثل آرزومند کے اور زیادہ کرتا تھا اپنی لایعقلی کو تا اینکہ آیا اور گھوما گرد حضرت عمر کے اور چاٹے اُسنے اپنی پاؤن
سے دونون قدم حضرت عمر کے اور نگاہبانی کرتا رہا یہان تک کہ بیدار ہوے حضرت عمر پھر چھوڑا اُس شیر نے نگاہبانی کو اور چلا گیا
پس اُترا منتصر درخت سے اور دوسرا دیا اُنکے ہاتھ کا اور کہا اُسنے یا عمر عدلت وامنت فنمت وامنت بالہی وقد سن الکائنات تحفظ
والسباع تحرسہ والملائکۃ تکنفہ والجن تعرفہ پھر بیان کیا اُس منتصر نے سب حال اپنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور مسلمان
ہو گیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جب نصیحت کی ہرقل نے اپنی قوم کو قسطون کے کنیسے مین اور قسم طلب کی اُنسے
اس امر کی کہ نہ شکست اُٹھاوین وہ یا مر جاوین سب کے سب پس قسم کھائی اُنھون نے پس آیا ہرقل اپنے لشکر مین اور بلند ہوئین
صلیبان اور بڑھنے لگے قس اور رہبان اور بلند ہوا شور غل اہل کفر و طغیان سے اور چلے اور آمادہ ہوے وہ واسطے
لڑائی کے پس اُسی وقت سوار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور ٹھہرا ہر سردار مسلمانون کا اپنی جگہ پر اور
ظاہر کیا نشانہاے اسلام کو اور بلند کیا مسلمانون نے اپنی آوازون کو ساتھ ذکر بادشاہ علام الغیوب کے اور کثرت سے پڑھتے
تھے وہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے لشکر مین اُس صورت اور وضع سے جس وضع
سے پہلے دن آئے تھے اور اشارہ کیا اُنھون نے ربیعہ بن عمرو کو اور یہ ابو عمرو بن ربیعہ شاعر اور فصیح اور زبان دان تھے کہ نہین
بات کرتے تھے مگر ساتھ کلام آراستہ کے جیسا کہ ہمنے پیشتر ذکر کیا ہو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ بلند کرو تم تیر اپنی وعظ
اور نصیحت کو بجانب لہاے مسلمین کے اور رغبت دلاؤ تم مجاہدین کو جہاد دشمنان خدا و مشرکین پر پس پڑھے اور آگے ربیعہ کے
صفون کے اور تھے وہ بلند آواز کہ سنتے تھے اُنکی آواز کو نزدیک اور دور کے لوگ پس کہا اُنھون نے ایہا الناس الی متی ہذہ

الہملۃ فتاہبوا للمحلۃ فہذہ طیور الارواح قد عولت علی افراق اقفاض الاشباح وقد ارتاحت الی بارئہا واجابت

صوت لمعت منادیہا وہا ہی مخاطبنا بصوت اشار تہا عن نطق عبادتہا ماہذا التوقف عن بذل انفسکم وقد اشتراہا موید کم انا خلدتم
الی الخیر وانفانیۃ الانفس الغانیۃ وہذا وقانکم بالنصر سعیدہ وحتمکم عن طلب رتبۃ الدنیا متحدۃ والمواعظ الصادقۃ تکلام الحق
مقیدہ ایمانکو نوایدرکم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ وبذا طوالع سعودنا بالاقبال طالعۃ وشجرا النا بالتائید بانعۃ
فلما رہم لقدر ظہرت نجوم المجتنی افلاک اسادتہم وبلج فجر الغسق فی سماء شوقہم واشرقت شموس المعرفۃ من مشارق عشقہم فلما
سمعوا بالحمایۃ وحققوا وقد سواہم النفوس الی رضاء القدوس واستبقوا وزرحم بعصم لعضادم یرفقوا فنودوا من صفاء سرائرہم من
المومنین رجال صدقوا واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے صابر ابن اوس سے بیان کیا ہی کہا صابر بن اوس نے
کہ میں موجود تھا ابو عبیدہ بن الجراح کی لڑائی اور صف بندی میں انطاکیہ پر جسوقت کہ وعظ اور نصیحت کی تھی ربیعہ بن معمر نے
پس سبکے پہلے جو نکلا واسطے مقابلے کے رومیون سے بہادر روسیون کا بسطورس بن رمند اور گویا وہ مثل ایک برج لوہے کے تھا
پس جب آیا وہ میدان میں طلب کیا اسنے لڑنے والے کو پس نکلے اسکے مقابلہ کو وامس ابو الہول غلام بنی ظریف کے جنھون نے
قلعہ حلب کو فتح کیا تھا اور وہ آج کے دن گھوڑے پر سوار نتھے پس حملہ کیا ایک نے دوسرے پر پس جب روشن ہوئی آگ
لڑائی کی دونون کے بیچ میں اڑ کھڑایا اور ٹھوکر لی وامس کے گھوڑے نے پس گر پڑے وامس اسکی پشت سے پس جھپٹا انکی
طرف بسطورس اور گرفتار کر لیا اسکو اور کھینچتا ہوا لے گیا اسکو بحالت حقارت کے اپنے خیمے تک اور سپرد کیا اپنے بعض
ہمراہیون کے پھر واپس آیا بسطورس اور طلب کیا لڑنے والے کو پس نکلے اسکے مقابلے کو ضحاک بن حسان الطائی اور
ضحاک مشابہ خالد بن الولید کے تھے سوار کاری اور رسالات اور دراز قد اور صورت میں پس جب نکلے وہ کہا ایک شخص نے
رومیون سے جسنے دیکھا تھا خالد بن الولید کو لڑائیون میں اور پہچانتا تھا انکو یہ کہ وہ شہسوار مسلمانون کے ہین جنھون نے فتح کیا ہی ہمارے
شہرون کو اور مالک ہو گئے ہین ہمارے قلعون کے اور مار ڈالا ہی ہمارے بطارقہ کو اور گرفتار کر لیا ہی ہمارے حامیون کو پس بڑھا ہر شخص لشکر
انطاکیہ کا درانحالیکہ دیکھتا تھا لڑائی کو اور وہ ضحاک بن حسان کو خالد بن الولید سمجھے تھے پس پھیر گئی لوگون نے اور ٹوٹ گئین رسیان
خیمون کی اور منجملہ ان خیمون کے جنکی رسیان ٹوٹ گئین تھین خیمہ بسطورس کا تھا پس گر پڑا خیمہ اسکے تخت پر پس ڈرے فراش لوگ اس
سے کہ اگر بسطورس واپس آویگا اور دیکھیگا اپنے خیمے کو اس حال سے مار ڈالیگا انکو اور نہ پایا انھون نے کسی کو جو اعانت کرے انکے
خیمے کی بلند کرنے مین اسواسطے کہ ہر شخص لشکر کا مشغول تھا بسطورس اور اسکے خصم کی لڑائی دیکھنے مین پس متفق ہوئی
بچو نیزہ فراشون کی جو تین آدمی تھے وامس کے کھول دینے پر قید سے اور کہا انھون نے وامس سے کھول دینگے تمکو تمھاری قید سے
اس شرط پر کہ ہماری اعانت کرو تم اس خیمے کی چوب اٹھانے پر اور پھیر دینگے ہم تمکو بجانب قید کے جیسے کہ تم تھے اور جسوقت بطریق
آویگا ہم درخواست کرینگے اس سے تمھارے باب مین پس چھوڑ دیگا وہ تمھاری راہ کو پس کہا وامس نے کہ ہان مجکو یہ شرط منظور ہی
پس کھول دیا فراشون نے انکو قید سے پس جب پایا وامس نے آرام اور رہائی قید سے ناگہان در آئے وہ دو فراشون پر
اور لیا ایک کو دائین ہاتھ اور دوسرے کو بائین سے اور در آیا تیسرا فراش بسبب اُن دونون کے پس غالب ہو گئے وامس

بسطورس کا لشکر انطاکیہ سے نکلا ۱۲ منہ

اُسپر اور گر پڑا وہ شدت صدمہ سے اور مارا وامس نے ایک فراش کو دوسرے پر پس مار ڈالا اُسکو اور قصد کیا تیسرے کا
پس مار ڈالا اُسکو پھر کھولا اُنھون نے ایک صندوق کو صندوقون سے اور دیکھا تو اُسمین بسطورس کے کپڑے تھے پس پہن لیا اُنھون نے
اُن کپڑون کو اور سوار ہوے وہ ایک تیز رو گھوڑے پر اُسکے گھوڑون سے اور بدل دیا اپنی وضع کو اور قصد کیا لشکر متنصرہ کا اور ٹھہرے
سامنے حازم بن عبد الغیوث الغسانی کے اور پیشرو کیا تھا جبلہ نے حازم کو اپنے لشکر متنصرہ پر اور جبلہ ٹھہرا تھا مع اپنے بیٹے
ایہم بن جبلہ اور اپنے مرتبے والے یگانون کے بائین جانب لشکر بادشاہ کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ برابر ہوتی رہی لڑائی
بسطورس اور ضحاک بن جسان کے بیچ مین تا اینکہ تھک گئے دونون گھوڑے حملے اور پھرنے پھرانے سے پس نہ قدرت پائی کسی نے
اُنمین سے اپنے دشمن پر پس جدا ہوئے وہ دونون اور پھرا بسطورس لطلب اپنے خیمے کے تاکہ آرام حاصل کرے اُسمین اُس مشقت
اور محنت سے جو کہ لاحق ہوئی تھی اُسکو پس پایا اُسنے خیمے کو پڑا ہوا نہین پر اور فراشون کو مردہ دیکھا اور نہ پایا وامس کو پس
جانا اُسنے کہ یہ مصیبت اُنھین کے ہاتھ سے ہی پس گیا اور آگاہ کیا اُسنے بادشاہ کو اس حال سے اور کہا کہ قسم ہی مجکو اپنے دین کی کہ نہین
ہین یہ عرب مگر شیطان اور جنبش مین آیا لشکر ابوالہول کے کام سے اور کہا اُنھون نے کہ نہین گئے ہین وہ مگر متنصرہ کے لشکر مین اسواسطے
کہ وہ اُنکے ہمجنس ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ دیکھا وامس نے لشکر اور اُسکی جنبش کو پس جانا اُنھون نے کہ یہ امر اُنکے سبب سے
ہی اور نکال لیا اُنھون نے اپنی تلوار کو میان سے بسبیل غفلت کے اور لیا تھا اُنھون نے اُس تلوار کو بسطورس کے خیمے سے
اور وہ تلوار روان تھی اور مارا اُس سے حازم بن عبد الغیوث کو پس جدا کر دیا اُسکے سر کو اُسکے دھڑ سے راوی نے بیان کیا
ہی کہ گھبرا گئے متنصرہ وامس کے کامون سے اور روکا اور باز رکھا اللہ تعالی نے غسان کے ہاتھون کو وامس سے پس بحالت خوف
اور دہشت قوم غسان کے چھوڑی اور ڈھیلی کر دی وامس نے باگ اپنے گھوڑے کی اور طلب کیا مسلمانون کے لشکر کو پس جب
دیکھا مسلمانون نے اُنکو بلند کیا آواز تہلیل اور تکبیر کو اور ٹھہرے وامس آگے ابو عبیدہ بن الجراح کے اور سلام کیا اُنکو پس جب
بیان کیا اُنھون نے اپنے حال کو ساتھ قوم کے کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے بطور دعا کے کہ نہ تھکین تمھارے ہاتھ راوی نے بیان
کیا ہی کہ سنا ہرقل بادشاہ اور جبلہ نے حال مارے جانے اپنے بھتیجے حازم بن عبد الغیوث کا پس خشمناک اور متوجہ ہوا جبلہ طرف
بادشاہ کے اور زمین بوسی کی اُسکے واسطے اور کہا کہ ای عظیم الروم مین نہین طاقت رکھتا ہون صبر کی اور ضرور ہی ہمکو حملہ کرنا ان عرب
پر کہ تجاوز کیا اُنھون نے اپنی حد اور طریق سے اور بھول گئے ہین وہ اپنے مرتبے کو پس ارادہ کیا بادشاہ نے اس امر کا کہ حکم کرے اپنے
بطارقہ اور حجاب کو حملہ کرنے مسلمانون پر کہ دفعۃً آیا ایک گروہ گھوڑے دوڑاتا ہوا اُسکے پاس پس کہا بادشاہ کے کہ تمھارے پیچھے
کیا خبر ہی اُنھون نے کہا کہ ای بادشاہ تیری کمک کو نطیلانوس حاکم رومۃ الکبری کا آیا ہی اور اس شہر کا نام نطیلانوس کے دادا کے
نام پر رکھا گیا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ بنایا گیا تھا رومۃ الکبری مین ایک مکان ترسایان کا جسکا نام ابو سوفیا رکھا گیا تھا
اور بنائی گئی تھی ایک تصویر تانبے کی جسپر سونے چاندی کا کام تھا اور اُس مکان کے سات دروازے سونے کے تھے اور ہر دروازے
پر ایک بت تھا جسکے سر پر گھومتا تھا ایک مرد اور اُس مرد کے ہاتھ مین سات تختیان سونے کی تھین کہ ہر سال مین بند کرتا تھا

سنہ ۱۲ ذکر حال [illegible] الکبری اور [illegible]

وہ مرد ایک تختی کو اُس بنا پر جانب آفتاب کے پس رکھتا تھا وہ ہر چیز کو جو اُس بنا سے ثابت ہوتی تھی اُس تختی مین پس معلوم کرتا تھا وہ اُس چیز کو جو واقع ہوتی تھی اُس اقلیم مین جو خاص اور متعلق تھی اُس تختی سے اور یہی حال ہر بنا کا تھا اُن سے پس معلوم کر لیتے تھے رومۃ الکبریٰ کے لوگ اُس چیز کو جو واقع ہوتی تھی عالم مین بسبب علم اپنے اگلے حکیمون کے اور اُن مکانون کے بیچ مین ایک گنبد ہشت پہل تانبے کے ستونون پر تھا جسپر سونے کا کام تھا اور اسکو ایک دیوار گھیرے تھی پھراتا تھا اُس دیوار کو اُس قبہ پر بڑا فسان اُسکا جسکے سر پر ایک صورت پتھر کی تھی کہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ وہ کیا ہی یا کیا وہ ایک پتھر سیاہ تھا یہ بند کیا ہوا ساتھ سبقدمی کے پس ہوتا تھا سو سم اعتدال اور بہار زیتون کا پورب اور پچھم کی زمین مین ہوتے تھے لوگ اُس فسان سے ایک آواز ڈرانے والی کو کہ قریب تھا کہ عقلین جاتی رہین اُس آواز کے صدمے سے پس جب ہوتا تھا دوسرا دن آتی تھین اُس فسان کی طرف زرّاز پرچکی چونچون اور پانون مین زیتون ہوتا تھا پس ڈالتی تھین وہ چڑیان اُن زیتون کو اُس شخص کے سر پر پس وہ برابر ڈالتی جاتی تھین تا اینکہ پُر ہو جاتا تھا وہ فسان عظیم جو پھراتا تھا اُس دیوار کو پس بچوڑ لیتے تھے لوگ زیتون سے اُسکے روغن کو اُس قدر کہ کفایت کرتا تھا اُنکو اُس سال سے دوسرے سال تک اور تھا اندر اُس مکان بلند کے ایک قفل کہ نہین کھولا گیا تھا وہ جب کہ شہر رومۃ الکبریٰ بنایا گیا تھا اور جب قصد کیا تھا فلیطانوس بادشاہ نے کوچ کا واسطے مدد دینے کے بقل کے مشورت ہوئی تھی اُسکو اُس کی تالا کھلائے وہ اپنے لشکر کو پس آیا وہ اُس بند گھر کی طرف اور قصد کیا اُسکے کھولنے کا پس کہا اُس سے عطاردس نے جو اُس مکان بلند اور نیسے کا مہتمم اور برپا رکھنے والا تھا کہ اے بادشاہ اس گھر مین جسپر قفل لگایا گیا ہی اُسکو سات سو سال گذرے ہین ایک سو ستر برس پیشتر ظہور مسیح عیسیٰ سے اور نہین تھا کوئی ایسا شخص جو قریب ہوتا تھا اہتمام اس مکان سے مگر یہ کہ وصیت کرتا تھا اُس گھر پر اس امر کی کہ نہ کھولا جاوے وہ اور نہ دور کی جاوے وہ دانائی اور حکمت کہ روشن اور بلند کیا تھا اُسکو ان لوگون نے جو تجھ سے پیشتر تھے حکما اور بادشاہون سے اور بنایا تھا اس شہر کو اور مضبوط کیا تھا ان مکانون کو تیرے دادا رسولے اور باقی رہا وہ اپنے ملک اور سلطنت مین تین سو سال اور وصیت کرتا تھا وہ اس گھر کے نہ کھولنے کی پھر حکومت کی یقطانیوس تیرے باپ نے تین سو ستر سال اور وصیت کی تھی اُسنے مثل وصیت اپنے باپ کے اور اسی طرح سو برس سے تو اس ملک مین حاکم ہی پس نہ دور کر تو اُس حکمت اور طلسمون کو جسکو اُن لوگون نے بنایا تھا پس اصرار کیا فلیطانوس نے اُسکے کھولنے مین پس جب کھولا اُس گھر کو نہ پایا اُس گھر مین کسی چیز کو مگر یہ کہ پایا ایک گھر کو جسمین تصویرین بنی تھین پس دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُس گھر مین صورت بیت المقدس اور بلاد شام اور صفت اور شمار ملک شام کی ہی اور آخر مین صورت ہرقل کی ہی اور گویا وہ دیکھتا ہی ایک تختے مین جو اُسکے سامنے ہی اور اُسمین بزبان یونانی یہ مضمون لکھا ہی کہ اے ڈھونڈھنے والے علم کے تجھ لازم ہی بہت پڑھنا علم کا اسواسطے کہ جب بار بار ہوگا گذرنا اچھی اور باریک باتون کا کانون مین اور سنینگے کان اُن باتون کو تو ہوگا یہ امر سخت کرنے والا واسطے قوت علم کے اور بڑا حکم کرنے والا واسطے درست اندازی علم کے اس واسطے کہ سب معلوم نکالے اور باہر لائے گئے ہین عقل سے اور اندازہ کرنا نہین ہوتا ہی مگر بسبب کثرت محبت اور کوشش کے علم مین اور علم ربی کی اور دانائی پایان کار دیکھنے کی ہی اور پایان کار دیکھنا جگہ اور محل علم کا ہی اور علم جگہ عقل کی ہی

اور عقل پوری کرنے والی صورتون علم کی ہی اور بتحقیق ہمنے دیکھا ہی حکمت اور اسرار پوشیدہ مین یہ امر کہ ابر کوری اور سایہ گمراہی کا
جسوقت چھا جائیگا صفحہ زمین پر تو ظاہر ہوگا اور نکلیگا چراغ ہدایت کا زمین تمامہ سے پس لیجائیگا اور دور کریگا وہ چراغ
تاریکی نادانستگی کو جو تاریک کرنے والی حس اور ادراک کی ہی اور بلاوینگے وہ صاحب چراغ ہدایت کے لوگون کو اپنے دین کی طرف
واسطے توحید خالق کے اور وہ صاحب شتر کبود چشم کے ہونگے پس دور کرینگے وہ دینون اور ملک کو اور اطاعت کریگی انکی زمین نرم
اور پہاڑ پس جب بلند ہوگی پاکی انکے نور کی ہر ہوئی اور زبون چیز پر اور جائیگی روح انکی جانب عالم روحانی کے تو حکومت کرینگے
بعد انکے ایک مرد لاغر جسم کہ دل انکا روشن ہوگا ساتھ نور راستی کے مضبوط کرینگے یہ شخص انکے دین اور شریعت کو
سختی ہوگی شام پر جب در آویگی وہ سختی اسپر ایک مرد سیاہ دور کرنے والے ملک قیصر سے سخت اور زبردست ہوگا دیدبہ
اور حملہ اس مرد کا کشادہ اور فراخ ہوگی صورت انکی عدالت کرنا صفت انکی ہوگی اور پابندی حق کی ہنر انکا ہوگا آرائش
دیویگی انکو گدڑی انکی اور تلوار انکی دورہ انکا ہوگا انکے زمانے مین دور کیجاوینگی دولتین اور بدل جائینگی اور نیست ہوجائینگے
اکاسرہ اور دور کئے جائینگے وہ اور وقت اس معاملے کا وہی ہوگا کہ جب کھولا جائیگا یہ گھر جسمین تصویرین حکمت کی گھیرنے والی
نعمت کی ہین پس پاکی اور خوشی ہو جیو اس شخص کو جسکے دل مین حکمت نے یہ مضبوطی قیام کیا ہی اور روشن ہوے ہین چراغ
حکمت کے اسکی خالص عقل مین اور پیروی کی ہی اسنے حق کی اور پہچانا ہی اسکو اور کنارہ اور خلاف کیا ہی اسنے باطل سے راوی
نے بیان کیا ہی کہ جب پڑھا فلیطانوس نے اس چیز کو جو تختی مین تھا لاحق ہوا اسکو تعجب اور کہا اسنے علماء مس سے جو مہتمم اس
مکان کا تھا کہ اے پدر مہربان تو اس حکمت کے باب مین کیا کہتا ہی اسنے کہا کہ اے بادشاہ نہین قریب ہی یہ امر کلام کرون مین
اس حکمت مین جسکو علما اور حکما نے بنایا اور کہا ہی اور نہین پہونچتے ہین علوم مشکلہ مگر اس ادراک تک جو قائم کی گئی ہی ساتھ
روشنی عقل کے اور بتحقیق مین جانتا اور دیکھتا ہون اس امر کو کہ دولت ہرقل کی گذر گئی اور ستون اسکی عزت کے گر پڑے
اور کھودڈالا گیا قبہ اسکے ملک کا زمین سوریہ سے اور گیا ملک روم کا اس زمین سے بجانب قسطنطنیہ یعنی قسطنطنیہ کے اور اسی حال سے
آگاہ اور خبر دی ہی مہرابس حکیم نے اپنی تصنیف کی ہوئی کتاب مین جسکا نام اسنے اسطاروس یعنے جوہر الحکمۃ رکھا تھا اور بعض
اسکے کلمات حکمت کا مضمون یہ ہی کہ جب ظاہر ہوگا نور یتیم کا جو پاک اور صاف ہوگا قاران کے پہاڑون سے اور روشن ہونگے اوہاں تاریک
اس نور کی حکمت سے اور روشن ہوگی تاریکی جمنے والی آسمان نادانستگی کی بسبب قوت عزم اور ارادے صاحب اس نور کے اور
بلاوینگے وہ لوگون کو اللہ تعالی کی طرف ساتھ اچھے اور نرم بلانے کے اور کھینچینگے انکو اپنی طرف ساتھ مہارون نیکی اور نرمی کے
اور بلند ہونگے اور جائینگے وہ آسمانون پر سختی ہوگی زمین ایلیا پر دیدبہ انکے صحابی اور ساتھی سے جو آراستہ ہونگے ساتھ جمال ہیبت کے
اور تاج دینے والے ہونگے ساتھ بزرگی کے مالک فتوحات زمین کے اور ذلیل کرنے والے اسکے سلاطین کے ہونگے عدل ترازو انکا ہوگا
اور مرقعہ لباس انکا ہوگا انکے زمانے مین اوندھی ہوجائینگی عمارتین اور ویران ہوجاوینگی تصویرین اور گھر نرسایان کے اور ناپدید
ہوجائینگی جگہین قربانی کی اور خوار اور ذلیل ہونگے لوگ بار معبود یہ کے پس نہ نجات ہوگی انکے حملے اور دیدبہ سے مگر ساتھ

پیروی کرنے شریعت اُسکے مالک اور سردار کے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سنا فلیطانوس نے یہ مال منہم مکانات باہیما سے پوشیدہ کیا اُسنے مال کو اپنے دل مین اور کہا کہ ضرور ہے مجکو دیکھنا عرب کا اور جانا واسطے مدد دہی ہرقل بادشاہ کے اور بتحقیق پہونچا ہے مجکو خط بطریق اسطولس جو قائم اور پابند رکھنے والا شریعت مسیح کا ہے اور اُسنے بلایا ہے مجکو بجانب دومہ دین کے پس اگر توقف کرونگا مین اور پھر جاؤنگا مین نا امید کریگا وہ مجکو پھر اختیار کیا اُسنے لشکر رومہ سے تیس ہزار کو اور وہ قوم کراجیتھی اور حاکم مقرر کیا اپنی جگہ پر اپنے بیٹے اسقیلوس کو اور نکالا اُسنے بیت الحکمت سے نشان اسکندر یونانی کو جو زینت دیا گیا تھا ساتھ سونے اور چاندی اور موتیون کے اور وہ نشان وہ تھا جسکو ظاہر اور بلند کیا تھا اسکندر نے بروز فتح راحات کے ارض بالیوس سے اور وہ نہین ظاہر کیا جاتا تھا مگر دو دن سال مین بیچ کنیسہ اباسوفیا کے اور وہ ایک دن عید صلیب اور ایک دن عید شعانین کا تھا اور جب بلند کیا گیا وہ نشان فلیطانوس کے سر پر روانہ ہوا یہانتک کہ پہونچا انطاکیہ مین اور اترا باب دادرس پر یعنی اس لفظ کے باب فارس ہین پس جب حاکم ہوگئے عرب قتیل جانا انھون نے اس کلمہ کو اور پوچھے یعنی اُسکے پس کہا گیا کہ فارس ہین پس انھون نے دروازے کا نام باب فارس رکھا راوی نے بیان کیا ہے کہ سوا ہوا ہرقل واسطے ملاقات فلیطانوس کے اور کھڑا کیا گیا خیمہ اُسکا سامنے خیمے بادشاہ کے اور خوش ہوے رومی اور شگون نیک جانا انھون نے واسطے مدد کے اور بجائے گئے گھنٹے اور پھونکے گئے ناقوس اور واقع ہوا شور بادشاہ کے لشکرون مین اور بلند ہوئین آوازین رومیون کی انطاکیہ مین اور متحیر ہوے مسلمان وقت سننے آوازون رومیون کے اور اُسی وقت جاسوس ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے جو معاہدی لوگ تھے آئے اُنکے پاس رومیون کے لشکر سے اور آگاہ کیا اُنکو فلیطانوس ملک روم اور اُسکے ہمراہیون کے آنے سے جس بلند کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے دونون ہاتھون کو اور کہا اللھم شتت شملھم وفرق کلمتھم ودمر جیوشھم وزلزل اقدامھم واجعل کلمتنا العلیا وکلمتھم السفلی وانصرنا النصر ک لنبیک یوم الاحزاب اللھم ردکیدھم فی نحورھم وانصرنا علیھم اور آمین کہا مسلمانون نے اُنکی دعا پر واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ جب آیا فلیطانوس مع اپنے لشکر کے تو خوفناک ہوے مسلمان مگر اللہ تعالیٰ نے ثابت قدم رکھا اُنکو اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا اور بھیجا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اور اُنکے ساتھ تین ہزار سوار قوم طی وغیرہ سے تھے اور کہا اُنسے کہ اے صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتحقیق رومی یکجا ہوتے ہین کنارے دریا شام سے واسطے مدد دہی اپنے دین کے پس کوچ کرو تم اور تاخت و تاراج کرو شہرہا واقع کنارہ دریا کو اور نگاہ رکھو اور حفاظت کرو تم مسلمانون کی اور نہ لائے جاوین لوگ تمہارے سامنے سے راوی نے بیان کیا ہے کہ روانہ ہوے معاذ رضی اللہ عنہ جبلہ اور لاذقیہ پر پس گھیر لیا انھون نے اُسکے قلعون کو اور لیا اُسکے غنائم کو اور پایا انھون نے باب جبلہ پر اُسکے حاکم عنان بن جرہم الغسانی بن عم جبلہ بن الایہم کو اور اُسکے ساتھ ایک ہزار جانور بارگیون اور جو کے تھے واسطے لشکر بادشاہ کے اور یکجا کیا تھا اُسنے غلہ کو طرابلس اور عکہ اور صور اور بلاد قیساریہ سے اور بھیجا تھا اُسکو قسطنطین بن ہرقل نے ساتھ اپنے صاحب کے بجانب ہرقل کے پس جب پہونچا وہ صاحب شہر جبلہ تک سپرد کیا اُسنے وہ غلہ متصرف کو اور واپس گیا پس جا پڑے اُسپر معاذ بن جبل اور وہ غلہ

شہر کے دروازے پر تھا اور وہ لوگ راہ دیکھتے تھے بادشاہ کے لشکر کی تا کہ روانہ کریں اُسکو بجانب انطاکیہ کے پس لے لیا اُس
غلہ کو معاذ بن جبل نے اور پھیرے وہ بجانب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مع مال اور خچروں اور غلے کے پس بلند ہوا
شور مسلمانوں کا ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور سنا بادشاہ نے شور موحدین کا پس بھیجا اُسنے اپنے جاسوسوں کو واسطے لانے
خبر کے پس غائب رہے جاسوس کچھ دیر اور لائے اُسکے پاس خبر کو پس دشوار گذرا بادشاہ پر لینا مسلمانوں کا اُس سد کو جسپر اسکو
اپنے لشکر کے واسطے اعتماد تھا اور کہا اُسنے اپنے بطارقہ سے کہ نہیں باقی رہی ہمارے اس قوم کے بیچ میں گنجائی اور دیگا اللہ
تعالیٰ مدد اور یاری جسکو وہ چاہیگا پس حکم بھیجا اُسنے سرداران صاحب نشان اور بطارقہ اور ہر قلیہ اور قیاصرہ اور ارمن کو ساتگی
اور آمادگی کا اور سوار ہوا ہرقل اور آئے اُسکی طرف فلیطانوس حاکم رومہ اور حاکم مرعش اور حاکم ملطیہ اُنکیا برس اور حاکم طرسوس
اور مصیصہ اور انطاکیہ اور دراسن اور مابیہ اور اقصر اور انتہائے قیساریہ اور فاغیہ اور بارجہ کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان
کیا ہی کہ آئے یوقنا در آنحالیکہ مرتب اور آراستہ کرتے تھے وہ صفوں کو بطور آراستگی لڑائی کے پس جب ٹھہرا ہرقل بادشاہ
ساتھ اپنے لشکر کے اور ہر بطریق مع اپنے ہراہیوں کے اور قصد کیا اُنھوں نے حملے اور لڑائی کا واسطے مسلمانوں کے
پس ارادہ کیا فلیطانوس ملک رومہ نے نزدیکی اور تقرب حاصل کرنے کا ہرقل سے بسبب اپنے ڈرنے کے عرب سے پس
جھکا وہ اپنے کو ہر زمین پر واسطے تعظیم بادشاہ کے اور کہا اُسنے کہ ای بادشاہ نہیں چھوڑا ہی میں نے اپنی سلطنت کو اور آیا
ہوں تیری خدمت میں دو سو فرسخ سے مگر بوجہ تیری تعظیم اور رضا جوئی مسیح کے اور جو حجاب اور بطارقہ وغیرہ تیرے سامنے
ہیں وہ سب لڑ چکے اور کوشش کر چکے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ لڑنے کو نکلوں میں آج کے دن بجانب ان عرب کے اور تسکین
دوں میں اپنے دل کو اُنسے پس ارادہ کیا بادشاہ نے اس امر کا کہ خوش کرے اُسکے دل کو اور کہا اُسنے کہ ٹھہر تو اور لازم پکڑ اپنی
جگہ کو اور نہ پھاڑ تو دبدبہ ملوک کو اسواسطے کہ تو مقدم ہی مجھسے سلطنت میں اور چھوڑ تو اپنے سوا دوسرے کو اس کام کے واسطے
کہ نہیں پہونچا ہی حال اور مرتبہ عرب کا یہانتک کہ تو بدات خود اُنکے مقابلے کو نکلے فلیطانوس نے کہا کہ کون دبدبہ ہمارے
واسطے باقی رہا ہی ساتھ ان عرب کے حالانکہ بیکار اور مہمل کر دیا ہی اُنھوں نے ہمارے کام کو اور ذلیل اور خوار کیا ہی اُنھوں نے
ہمارے بزرگان دین کو اور جہاد سب چھوٹے بڑے پر فرض ہی اور بادشاہ اور بازاری اس میں برابر ہیں آیا نہیں جانا تو نے
ای بادشاہ اس بات کو کہ جو شخص دیکھیگا طرف دنیا کے محبت کی آنکھ سے کھینچیگا اُسکو قصد خواہشہائے جسمانی کا بجانب تعلق محبت
دنیا اور آمادگی اُسکی آرایش کے پس جب وہ ایسا کریگا درآویگی بدلی گندگی اور زیادتی جہل کی اُسکے کنارہ سینہ پر پس باز رکھیگا یہ امر
طلب آخرت سے اور جو شخص دوڑیگا بجانب طاعت اور بندگی اپنے پروردگار کے ساتھ چھوڑ دینے تلاش خواہشہائے جسمانی کے ترقی
اور بلندی حاصل کریگا وہ طرف گھر دائرے پاک کے بیچ جگہ محبت کے اور جب جانیگا قدیم ازلی میلان تمہارے دلوں
کا جو چھپے ہوئے پردہ ہائے غفلت سے ہیں بجانب طلب اُن چیزوں کے جو نیست اور معدوم ہوتی ہیں مسلط اور غالب
آویگا تم پر ضعیف ترین گروہ کو پس دور کر دینگا وہ تمکو تمہارے ملکوں اور گھروں سے اور نہیں ہی یہ امر گر بسبب ہمیشہ رہنے

تمھارے کے بجانب خواہشون کھینچنے والی کے طرف غار ہلاکی کے اسواسطے کہ تمنے حکم کیا خلاف حق کے اور ظلم کیا تمنے
رعیت پر بیچ لینے اُنکے مالون اور تباہ کرنے اُنکی جانون کے اور کثرت نساء اور تبعیت بیہودگیون کے پس اسی سبب سے نہ دے
دیے گئے تم اور ہوا احاطہ رائی کا تمپر پس کلام کیا بادشاہ کے بڑے حاجب نے اور چلایا وہ فلیطانوس پر اور کہا کہ اے سردار زبارذا
تو بادشاہ کے دل پر سخت اور مشقت کا اُسقدر کہ وہ نہین طاقت رکھتا ہی کہ تجھسے زیادہ لوگون نے اُسکو نصیحت کی تھی پس نہین صحیا
اُسنے قول ناصح کا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سخت اور دشوار گذرا فلیطانوس پر چلانا حاجب کا اُسپر اُسوقت مین
سامنے بادشاہ کے اور برا معلوم ہوا اُسکو یہ امر جبکہ نہ باز رکھا بادشاہ نے اُس حاجب کو اُس کلام سے اور چھپایا فلیطانوس
نے معاملے کو رات تک پس جب گذری تھوڑی سی رات بلایا اُسنے اپنے ساتھیون اور خاص لوگون کو اپنی قوم سے جو مرتے تھے اُسکے مرنے
مین اور جیتے تھے اُسکے جینے مین اور کہا کہ اپسند کرتے ہو تم اس امر کو کہ ڈالے مجکو حاجب ہرقل کا اور جھڑکے مجکو اور کم کرے میرے مرتبے
کو بادشاہون کے بیچ مین اور تم لوگ جانتے ہو اس امر کو کہ میرا گھر اور نسب سے گھر اور نسب سے بڑا ہی اور میرا ملک اُسکے ملک سے قدیم ہی اور بتحقیق
کہا ہی اسلیس حکیم نے کہ نہ بڑھاتو اپنے قدم کو واسطے اُس شخص کے جو دیکھے تجکو کم اور پست اپنے سے پس ہو جاویگا تو حقیر اور کم نزدیک اُسکے
اور عزیز کر تو اپنے نفس کو بمقابلے بڑائی اُسکے غرور کے اسواسطے کہ عزت نفوس کی مقابلہ کرتی ہی مرتبہ بادشاہون کو اور نہ کرتو کوئی نیکی
ساتھ غیر مستحق نیکی کے اسواسطے کہ کھینچیگی وہ تجھسے بڑائی کو اُسکی طرف سے کسواسطے کہ احسان بہتر ہوتا ہی نزدیک بڑے مرتبے والون
کے اور چھپ جاتا ہی نزدیک احمقون خرد مایہ کے اور نہ وصف کرتو اپنے دوست ناکس کا اسواسطے کہ تو طلب کرتا ہی اُسکی منفعت کو اور وہ
چاہتا ہی خواہش اپنے نفس کو ساتھ تیری اذیت دینے کے اور بتحقیق آئے ہین ہم دو سو فرسنج بلکہ زیادہ اس سمت سے ایک مرد کے کہ دکھلایا ہمکو
ہمارے قصد نے دار السلطنت اور تاج عزت اُسکا اور ہم منجملہ اُسکے توابع کے ہین پس بتحقیق نور عقل کا جو پائدار کیا گیا ہی ساتھ جوہر
ادراک کے بازر کھتا ہی مجکو تبعیت جبل تاریک کرنے والی حواس سے اور میرا دل انکار کرتا ہی اس امر سے اسواسطے کہ بزرگی کی جگہ بڑی ہی اور
مقام اُسکا بزرگ ہی اور ذلت اور خواری گران اور ناگوار ہی اور صاحب ثبات کا حقیر ہی اور بتحقیق مین نے قصد اور میل کیا ہی اس امر پر کہ
جاؤن مین ان عرب کی طرف اور مدد دون مین اُنکے دین کو پس بتحقیق در آیا ہی میرے دل مین یہ امر کہ دین اُنکا صحیح اور درست اور شریعت
اُنکی مضبوط اور ثابت ہی ساتھ حق کے تائید کی گئی ہی ساتھ راستی کے پس جو شخص ہوگا اُس شریعت پر بخوف ہو جائیگا وہ اپنی جا
بازگشت مین بڑے ڈر اور دہشت سے پس تم لوگ اس بات مین کیا کہتے ہو انھون نے کہا کہ اے بادشاہ کیونکر پاک اور خوش کریگا
تو اپنے دل کو ساتھ چھوڑ دینے اپنے دین اور ملک کے اور تبعیت کریگا تو ایسی قوم کی جنکے واسطے بزرگی نہین ہی اور نہ اُنمین حکمت
ہی کہ بلند کرے انکی قدر کو فلیطانوس نے کہا کہ حکمت کامل کا ٹھکانا اُنھین کے نزدیک ہی اور اُنھین کے دلون مین اُسکا گھر ہی
اسواسطے کہ نور اُنکے توحید کا بسبب صفائی اُنکے ذہنون کے ہی اور نور اُنکے ایمان کا ببرکت اُنکے سردار کے ہی جو نام رکھے گئے ہین
ساتھ علام الغیوب کے اسواسطے کہ مقناطیس اُنکی حکمت ربانیہ نے کھینچ لیا قوم کے جوہر عقلون کو بجانب اپنی تبعیت اور پیروی اپنی شریعت
کے اور جو شخص ارادہ کریگا ترقی کا بجانب اعلی علیین کے پس نہ بیٹھیگا وہ کنارے زمین جہل پر آیا نہین جانا تمنے اس امر کو کہ نور روشن کرنے والا

فلیطانوس کا مشورہ کرنا اپنی قوم سے
فلیطانوس کا انکار کرنا تبعیت سے
فلیطانوس کا واقف ہونا نبی کی قوم کا واسطے فلیطانوس کے

تاریکی کا ہی اور مرجانا انتہاے زندگانی ہی پس جب سُنا اُنھون نے کلام اُسکا کہا کہ ای بادشاہ ہمین تبعیت کی ہی ہمنے تیری اس غرض سے
کہ طلب کرین ہم اُس بزرگی کو جسکا انجام اور نہایت کا رذلت اور غلبہ ہی پس اگر تلاش کرتا ہی تو ایسی راہ کو جو پہونچا دیگی بجانب بقا کے اور دور
کریگی بدبختی کو پس سزاوار ہی تبعیت کرنا امر حق اور درست کا اور ہم لوگ تیرے تابع ہین اور تیرے سامنے ہین پس کہا فلیطانوس نے اُنسے کہ
نہین برگزیدہ اور اختیار کیا ہی مین نے تمھارے واسطے مگر اُس چیز کو کہ اختیار کیا ہی مین نے اُسکو اپنی ذات کے واسطے اور وہ امر حق ہی اور اگر
نہ موافقت کروگے تم میری اس امر پر چلا جاونگا مین تنہا اسواسطے کہ مین نے جان لیا ہی اس امر کو کہ وہی راہ سلامتی اور بہتری کی دنیا اور آخرت مین
ہی پس راضی یا خوش ہوتے ہین دل تمھارے اس کلام پر پس کہا اُنھون نے کہ ہان فلیطانوس نے کہا پس ہوشیار رہو جاؤ تم پر جب ہوگی رات سو رہونگے
ہم سب اسطرح کہ گویا ہم گھومتے ہین گرد لشکر کے اور نگاہبانی کرتے ہین ہم اُسکی اور طلب کرتے ہین لشکر عرب کو قوم نے کہا کہ ہم ایسا ہی کرینگے
اور متفرق اور جدا ہوگئے وہ لوگ اور لیا فلیطانوس نے اپنے مال اور اسباب غیرہ کو اور قصد کیا اُسنے اس امر کا جو ہمنے بیان کیا ہی
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ارادہ کیا فلیطانوس نے جانے کا بجانب لشکر عرب کے آئے یوقنا بھیجے ہوے ہرقل بادشاہ کے پس جب
ادا کیا اُنھون نے پیام کو اور ارادہ کیا کھڑے ہونے کا کہا اُنسے فلیطانوس نے کہ تم کون ہو جواب بادشاہ سے اُنھون نے کہا کہ مین یوقنا حاکم حلب
کا ہون فلیطانوس نے کہا کہ کیونکر چھوڑ دیا ہی تمنے اپنے ملک کو اور غالب ہوگئے عرب پس پس بیان کیا یوقنا نے سب سرگذشت اپنے قلعے
اور محصور ہونے کی اور نہین آگاہ کیا اُسکو اپنے سلام سے پس کہا فلیطانوس نے اُنسے کہ مجکو خبر پہونچی تھی کہ حاکم قلعہ حلب کا پھر گیا ہی دین
عرب کی طرف پس کہا اُس سے یوقنا نے کہ پہلے ایسا ہی ہوا تھا پھر رجوع کی مین نے بجانب بادشاہ اور اُسکے دین کے پس کہا فلیطانوس نے کہ کیا
حال ظاہر ہوا تھا تمکو اس قوم سے یوقنا نے کہا کہ ای بادشاہ مین پھرا تھا اُنکے دین کی طرف جبکہ آگہی حاصل کی مین نے اُنکے حال پر اور ظاہر
ہوگیا تھا مجکو امر پوشیدہ اُنکا اور دیکھا تھا مین نے اُنکو کہ نہین تبعیت کرتے ہین وہ باطل کی اور نہین بیہودہ اور کنارہ کرتے ہین وہ حق سے اور
نہین سوتے ہین وہ رات کو بسبب مجاہدہ اور ریاضت کے اور نہین کلام کرتے ہین بدون یاد کرنے اپنے پروردگار کے اور دلاتے ہین مظلوم کی ظالم سے اور ہاتھ
اور غمخواری کرتے ہین وہ محتمند اُنکے ساتھ اُنکے محتاجون کے سردار اُنکے بلباس عز بار رہتے ہین اور بزرگ کم مرتبہ اُنکے نزدیک امر حق مین برابر ہو پس کہا
اُنسے فلیطانوس نے کہ ہرگاہ تم اُنکے بھید پر واقف ہوگئے تھے اور دیکھی تھی تمنے بزرگی اُنکی پس کس چیز نے باز رکھا تمکو اس سکہ مقیم ہو تم اُنکے بیچ مین یوقنا
نے کہا کہ باز رکھا مجکو اس امر سے محبت میرے دین اور محبت میری قوم نے اسواسطے مین نے نہ چاہی جدائی اُنکی فلیطانوس نے کہا کہ بتحقیق نفوس
پاک اور عقلین احتیاط کرنے والی جسوقت دیکھتی ہین امر حق کو کھینچتے ہین اُنکو یقین بجانب تلاش خالص نجات اور رہائی کے بڑی زندگانی سے تا ابد کہ
ترقی کرتے ہین وہ نفوس اور عقول اعلی علیین کو راوی نے بیان کیا ہی کہ نکلے یوقنا فلیطانوس کے پاس سے اور تحقیق در آیا اور مضبوط ہوگیا تھا
اُنکے دل پر قول فلیطانوس اور کہا اُنھون نے کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین کہی اُسنے کوئی بات مگر یہ کہ لکھی گئی ہی وہ بات کنارہ اُسکے سینے پر اور کلام
اُسکا گویا ہی دنیا ہی ساتھ قبول کرنے اُسکی عقل کے صحت دین اسلام کو اور گذرانا یوقنا نے بحالت بے آرامی کے اُس امر سے تا اینکہ آئی تاریکی
رات کی پھر کوئی سبب گردانا اُنھون نے بحالت پوشیدگی کے اور آئے وہ فلیطانوس کے پاس پس پایا اُسکو بہ ہیئت سوار ہی کے جیسا کہ ہمنے
بیان کیا ہی پس جب ٹھہرے یوقنا سامنے اُسکے کہا اُنسے فلیطانوس نے کہ ای یوقنا دیکھتے ہو تم کہ کس پردے نے ڈھانپ

ذکر کلام فلیطانوس

ڈھانپ لیا ہی مگر انہونکو بیعت کرنے مسلمانون سے اور حق ظاہر ہوتا ہی اُس شخص پر جو تلاش اور طلب کرتا ہی اُسکو اور باطل کھیر لیتا ہی
اُس شخص کو جو اُسکی پیروی کرتا ہی پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ کیا معنی اس کلام کے ہین جو تو نے مجھسے کہا فلیطانوس سے کہا کہ اگر
دیکھتے تم اُس چیز کو جو دیکھا مین نے ساتھ آنکھ دلیل اور حجت کے نہ پھرتے تم اُنکے طریقے اور شریعت سے اور نہ طلب کرتے تم عوض کو
اُنکے غیر سے اور نہین طلب کیا تمنے مگر اُس نعمت کو جسکی بازگشت بجانب زوال کے ہی اور پہونچاتی ہی وہ اپنے صاحب کو طرف عذاب
کے راوی نے بیان کیا ہی کہ سکوت کیا یوقنا نے اور نکلے وہ فلیطانوس کے پاس سے اور دریافت کرتے رہے وہ حال فلیطانوس کا
اور ٹھہرے اُسکے انتظار مین مسلمانون کی راہ مین پس جب سوار ہوا فلیطانوس اور نکلا وہ اپنے خیمے سے پایا اُسنے اپنے یگانون کو
کہ ہا ساز اور سامان ہوگئے تھے وہ لوگ اور وہ چار ہزار آدمی تھے یگانے اور یکبارگی قوم فلیطانوس سے آدر آگے کیا اُنھون نے اپنے قصد کو اور
چلے وہ سب کے سب دراینحالیکہ طلب اور تلاش کرتے تھے سو صدین کے لشکر کو اور بہ تحقیق چھوڑ دیا تھا اپنے ملک اور عزت کو پس جب
نزدیک ہوئے وہ مسلمانون کے لشکر سے ظاہر ہوئے اُنکو یوحنا اور اُنکے ہمراہ دو سو آدمی تھے اُنکے یگانون سے پس کہا یوقنا نے کہ ای
بادشاہ قصد کیا ہی تو نے اس امر کا کہ آپڑے تو مسلمانون کے لشکر پر فلیطانوس نے کہا نہین قسم ہی ذات بزرگ کی اور نہین چلتا ہون مین اُنکی طرف
مگر اس غرض سے کہ داخل ہون مین اُنکے دین مین اور ہوجاؤن مین اُنکے زمرے سے اسواسطے کہ جو شخص دیکھیگا بجانب دنیا کے ساتھ آنکھ نیست
اور معدوم ہونے کے کام کریگا وہ آخرت کا پس کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس امر سے کہ موافقت کرو تم ہمارے اُس کلام پر جسکا ہمنے قصد کیا
ہی پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ بتحقیق کھینچ لیا ہی تجکو کھینچنے والے حق نے گمراہی کی راہ سے پھر بیان کیا اُس سے یوقنا نے اپنا سب حال
اور یہ کہ وہ قصد غدر اور فریب کا رومیون کے ساتھ رکھتے ہین پس کہا فلیطانوس نے کہ تم کیونکر اس امر پر قدرت پاؤگے اور مین نہین دیکھتا تم لوگون
تمھارے ساتھ مگر چند لوگون کو تمھاری قوم سے پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ بتحقیق شہر کے اندر دو سو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہین کہ وہ بیس ہزار کا مقابلہ رومیون کے لشکر سے کرسکتے ہین اور نہین یہ امر مناسب دیکھتا ہون مین اپنی قوم کے پھر جانا
اپنی جگہ پر اور نہ جلدی کرتو اور بھیجینگے ہم ایک مرد کو سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس کہ آگاہ کریگا وہ شخص اُنکو اس امر سے
جسکا ہم قصد رکھتے ہین پس جب ہوویگا کل کا دن ٹھہرنا تو مع اپنے لشکر کے گرد ہر قل کے اور داخل ہونگا مین شہر مین اور چھوڑ دونگا مین شہر
سے دو سو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور دیدونگا مین اُنکو اُنکے ہتھیارون کو اور حملہ کریگا سب لشکر عرب کا اور حملہ کرنا تو مع
اپنے لشکر کے ہرقل کے لشکر پر اور قصد کرنا تو بذات خود ہرقل کا اور قابض ہوجانا اُسپر پس ہوگا تو ایسا کہ گویا تو نے جہاد کیا اُسپر اور جستہ
کرونگا مین اور ہرگاہ نے میرے اور دو صحابی اندر شہر کے پس مالک ہوجائینگے ہم اُسکے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور اگر چاہتا ہی تو اس امر کو کہ پھر جاوے
تو بجانب اپنی دار السلطنت کے اور معاملہ تیرا پوشیدہ رہے رومیون سے پس سپرد کر تو کام اپنے لشکر کا اُس شخص کو جسپر تو اعتماد رکھتا ہی
اپنی قوم سے فلیطانوس نے کہا کہ نہین کیا ہی مین نے اس کام کو اس حال مین کہ میری نیت ہو دنیا کی حکومت مین اور جبکہ گذر جائیگا یہ معاملہ اور
مدد دونگا مین اسلام اور اُسکے لوگون کو تو جاؤنگا مین بیت المقدس کو اور مقیم رہونگا مین وہان یہانتک کہ مرونگا پس کون شخص
جائیگا بجانب عرب کے ساتھ ہمارے پیام کے اور آگاہ کریگا اُنکو ہمارے عزم سے پس کہا یوقنا نے کہ جان تو اس امر کو کہ عرب کے

جاسوس ہیں ہمارے نزدیک اہل حلب سے جو داخل ہیں تمہاری میں اور ہیں آگاہ کرینگے انکو ساتھ اس حال کے اور خبر دینگے وہ ابو عبیدہ بن الجراح
کو اس حال سے راوی نے بیان کیا ہے کہ اسی حال میں کہ یوحنا اور خلیطانوس اور انکے ہمراہی اسی گفتگو میں تھے رات کے پچھلے میں کہ اسی
وقت قصد کیا ایک مرد پیر نے انکی طرف سے جب نزدیک آئے وہ مرد پیر دیکھا انکو یوحنا نے اور وہ عمرو بن امیہ الضمیری ہے ساعی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے پس سلام کیا انھوں نے یوحنا اور انکے ہمراہیوں پر اور کہا کہ سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جزاے
خیر دے اللہ تعالیٰ تمکو تمھارے دین کی طرف سے اور انھوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا انسے حال حاکم روم اور اسکی بات چیت کا اپنی قوم سے اور اسکے قصد اور ارادے کا اور
خوشخبری دی ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر کی کہ کل فتح ہو جاویگا شہر انطاکیہ کا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور دور ہو جاوینگے رومی اس سے
واحدی رحمۃ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے بیان کیا ہے کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے دیکھا تھا شب فتح انطاکیہ میں کہ گویا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کرتے ہیں انپر اور فرماتے ہیں یا ابا عبیدۃ ابشر برضوان اللہ ورحمۃ غدا تفتح المدینۃ صلحا علی یدیک
وان صاحبہ رومۃ الکبیر یقدم علیک غدا او بعد غد فیسلم الیکم بالقرب من حینک فنفذ الیہم بانجاز الامر راوی نے بیان
کیا ہے کہ بیدار ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور بیان کیا انھوں نے اپنے خواب کو خالد بن الولید سے اور جیسا عمرو بن امیہ الضمیری نے
جیسا کہ بیان کیا تھا پس جب سنا خالد نے حال کا پہنچنے اور ٹھہرنے لشکر کا بدن انکا اور کہا انھوں نے کہ گواہی دیتا ہوں
میں اس امر کی کہ یہی دین پاکدار اور راہ راست ہے پھر بھیجا دونوں کی انھوں نے اور کھوئے وہ گرد لشکر بادشاہ کے گویا وہ ہنگامہ
کرتے تھے لشکر کی پس اسی حال میں کہ یوحنا جدا ہوئے تھے مع اپنے ساتھیوں کے خلیطانوس سے اور مضبوط کیا تھا انھوں
نے اپنے ارادے کو جیسا کہ پہلے بیان کیا ہے کہ اسی وقت حاجب بادشاہ کا آیا سامنے انکے اور مشغلین اسکے سامنے تھین
اور نکلا تھا وہ انطاکیہ سے اور آگے اسکے عزار بن الازور اور رفاعہ بن ہبیرہ اور دو سو قیدی تھے اور میل کیا تھا بادشاہ نے
انکے قتل پر اس رات میں پس جب دیکھا انکو یوحنا نے کہا انھوں نے حاجب سے کہ کیا کام کرنے کا ارادہ کیا ہے بادشاہ نے انکے
ساتھ حاجب نے کہا کہ میل کیا ہے اسنے انکے قتل کا اور ڈالیگا کل انکے سروں کو بجانب مسلمانوں کے پس جب سنا یوحنا نے یہ
حال اندھا ہو گیا دن انکی آنکھوں میں اور کہا انھوں نے کہ اے حاجب کیا تو جانتا ہے اس امر کو کہ کل لڑائی واقع ہونے والی ہے ہمارے اور
عرب کے بیچ میں پس جب مارڈالوگے تم ان لوگوں کو اور پھینکو گے انکے سروں کو عرب کی طرف پس نہ پاوینگے وہ ہم میں سے کسی کو مگر یہ کہ ماریں گے
وہ اسکو پس مڑ تو اللہ کو اور نہ جلدی کر تو اور پھر تو بادشاہ کو انکے معاملے میں اور چھوڑ دے تو انکو میرے پاس یہانتک کہ دیکھے تو کہ
کس چیز کی طرف بازگشت ہوتی ہے ہمارے اور انکے معاملے کی پس چھوڑ دیا حاجب نے قیدیوں کو نزدیک یوحنا کے اور گیا وہ بادشاہ
پاس تنہا اور بات چیت کی اسکے ساتھ انکے متعلق میں بادشاہ نے کہا کہ چھوڑ دو تو انکو مستحق کے ہاتھ میں پس پھرا حاجب یوحنا کے
پاس ساتھ پیام بادشاہ کے اور کہا کہ تم نگاہ رکھو انکو کہ تمھیں متہم ہو انکی حفاظت کے پس لیا انکو یوحنا نے اور گئے انکو اپنے خیمے میں اور مشغول
گذرا انپر نکالنا انکا انطاکیہ سے اسواسطے کہ یوحنا نے قصد کیا تھا انکے سبب سے مالک ہو جانے شہر کا پس جب آئے وہ یوحنا کے تو دیکھا

رہا کردیا انکو قید سے اور دے دیئے انکے ہتھیار اور بیان کیا انسے مال قصد خلیطانوس کا بادشاہ پر قابض ہو جانے کے باب
مین پس کہا حضار رب العالمین نے کہ قسم ہی خدا کی ہر آئینہ راضی کرینگے ہم پروردگار کو کل وقت اپنے جہاد کرنے کے اسکی راہ مین اور نہین
رکھا اور چھوڑا یونانے انکو اپنے خیمے مین بلکہ متفرق اور جدا کردیا انکو اپنے یگانون کے پاس اور ہر مرد کے پاس انمین سے ایک کو بھیجدیا
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جسنے حکم دیا انکا لنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قید خانہ انطاکیہ سے وہ ہرقل نہ تھا
اور ہرقل نے لیا تھا انکو اور روانہ کیا تھا انکو اپنے قید خانہ مین اور نہین جانا تھا یونانے کہ بعد اسکے بادشاہ نے انکے ساتھ کیا سلوک
کیا اور نہین حکم کیا تھا انکے نکالنے کا قید خانے سے واسطے قتل کے مگر بالیس بن بیوس غلام بادشاہ نے اور دیکھا تھا اس مین بادشاہ نے
اپنے خواب مین یہ کہ گویا ایک شخص اترا ہی آسمان سے اور پلٹ دیا اس شخص نے اسکو تخت سے اور گویا تاج اسکا اڑگیا اسکے سر سے اور گویا ایک
شخص کہتا ہی کہ نزدیک ہوا زوال تیرے ملک کا سو تیرے اور بتحقیق دیکھی تھی رات کو بھی اور دوسری دفعہ کی اور کہا یونانی نے مذہب اہل
اتفاق کو اور گویا اس شخص نے بھونکا اسکے لشکر مین پس روشن کردیا اسنے آگ کر پس بیدار ہوا ہرقل بحالت خوفناک سے اور تعبیر بیان کی
اسنے اس خواب کی ساتھ مثال اپنے ملک کے اور دیکھا کہ اسنے خزانے اور اسباب اور ان چیزون کو جسپر وہ اعتماد رکھتا تھا اور ڈالتا تھا اس
بسکوکشتیون مین قبل اسکے کہ مسلمانون کے اسکی طرف اور ہتھیار جمع کیا تھا کھانے اور سامان اور آلات لڑائی کو پس جب دیکھا اسنے اس حالت مین
وہ معاملہ جو دیکھا اسنے خواب مین بھیجا اسنے اپنی بیٹی اور سب عورتون کو بجانب قسطنطنیہ کے بحالت پوشیدگی کے اپنے ارباب دولت سے اور
بلایا اسنے اپنے گھر والون کو اور آگاہ کیا انکو معاملے خواب سے اور بیان کیا انسے قصد اپنے فرار کا اور حکم کیا انکو اپنے ساتھ نکلنے کا پھر بلایا اسنے
اپنے خاص غلام بالیس کو اور وہ بہت مشابہ تھا ساتھ ہرقل کے صورت مین اور پہنایا اسکو لباس اور چمکہ اور تاج اپنا اور کہا اس سے کہ تو کل میری
جگہ پر ٹھہرنا اسواسطے کہ یہ ارادہ کیا ہی عرب کے ساتھ رکھتا ہون اور بطور گاڑے کے بیٹھونگا مین پیچھے انکے پھر سوار ہوا ہرقل
اور نکلا وہ مع اپنے گھر والون کے بعد اسکے کہ پہنایا تھا اپنے غلام کو لباس اپنا چمکہ اور تاج اپنا اور چلا بجانب دریا کے اور سوار ہوا کشتی
مین اور روانہ ہوگیا پس اسی وقت حکم دیا تھا بالیس نے ساتھ نکلنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور باقی ہو رہے تھے انسے
یونانی اور ہوا معاملہ انکا وہ جو بیان کیا ہی واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ نہین نکلا ہرقل انطاکیہ سے
مگر یہ کہ وہ مسلمان ہوگیا تھا اور سبب اسکا یہ ہوا تھا کہ اسنے لکھا تھا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بجانب پوشیدگی کے
اپنی قوم سے یہ امر کہ میرے سر مین درد رہتا ہی نہین سکون ہوتا ہی اسمین پس روانہ کرو تم میرے واسطے کسی دوا کو پس روانہ کی تھی حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کلاہ پس جب رکھا ہرقل نے اسکو اپنے سر پر ٹھہر گیا درد اسکا اور جب اتار لیا اسنے کلاہ کو پھر لاحق ہوا وہ درد
پس تعجب کیا اسنے اس حال سے اور حکم کیا اسکے رد کرنے کا اور دیکھا تو اسمین یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اپس کہا اسنے کہ کیا اچھا اور
بزرگ ہی یہ دین کہ شفا دیتا ہی اللہ تعالی نے مجکو ایک آیت سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ہوا وہ سرداون سوار ہوا لشکر مسلمانون کا اور
لشکر بڑھے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع لشکر زحف کے اور سوار ہوا سب لشکر کافرون کا اور گروہ لشکر خلیطانوس کا اور سوار ہوئے
یونانی اور انکے ساتھ انکے عزیز اور یگانے اور دو سو صحابی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیما کثیرا مبارکہ نیزہ اور وہ چھپائے

ہوسکے تھے اپنے تئین نیچے ہتھیاروں کے ایک جداگانہ جماعت مین کہ سوا اُنکے اور کوئی ساتھ نہ تھا پس سبکے پہلے حملہ کیا خالد بن الولید نے ساتھ لشکر زحف کے اور بیعت کی اُنکی سعید بن یزید بن عمرو بن نفیل العدوی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ربیعہ بن قیس بن مسروق العبسی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ذو الکلاع الحمیری نے اور حملہ کیا بعد اُنکے فضل بن عباس بن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور حملہ کیا بعد اُنکے اشتر نخعی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے عمرو بن معدیکرب الزبیدی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ باقی لشکر کے رضی اللہ عنہم اجمعین اور ڈھانپ لیا لوگون نے بسبب کثرت کے بعض کو پس جب لگی پڑنے حملہ کیا یوقنا اور اُنکے عزیز دیگانون نے اور حملہ کیا ضرار بن الازور اور اُنکے ساتھیون نے پس واسطے اللہ کے تھے یہ نیکوکاری ضرار بن الازور کی کہ دیا تھا اُنھون نے ماورا کو حق اُسکا اور لیا تھا اپنے عوض کو رومیون سے اور جب مارڈالتے تھے وہ کسی رومی کو پکارتے تھے و آثارات ضرار اور تھا قصد اُنکا واسطے لشکر عرب نمنصرہ کے اور مسلمان ہمراہی اُنکے نہین جدا ہوتے تھے اُنسے اور رفاعہ بن زہیر الجہنی نصیحت کرتے تھے اور شجاعت دلاتے تھے اُنکو اور کہتے تھے احماۃ اذا لقیتم ان افضلوا علموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف قصورہا واشرفت حورہا وہج ولدانہا

ونجلی دیانا پھر پکارا اُنھون نے یا فتیان العرب ایکم یرغب فی ترویح الحور ویجعل نبذل نفسہ المہور من یرید عروسا فی الجنان من یجب ان یقوم عند الدان من یرغب فیما قال الریان متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان ایکم یرید ان یفوق بہتہ من شہد بدرا وحنین پس اسی حال مین کہ ضرار بن الازور حملہ کرتے تھے دشمنون مین اور چکھاتے تھے اُنکو شمشیر بنا ہی کی کہ دفعۃً ملاقی ہوے وہ ایک سوار سے جانتا تھا اور پہچانتا تھا لشکریون کو اور وہ چلایا کرتا تھا وآثارات ضرار پس بہ تامل نظر دیکھا ضرار نے اُس سوار کو تو وہ اُنکی بہن خولہ تھی پس پکارا اُسنے کو واسطے اللہ کے ہی نیکوکاری تمھاری اے پیاری از در کی مین قسم ہی خدا کی تمھارا بھائی ضرار ہون پس متوجہ ہوئی خولہ اور سلام کیا اُسپر اور کہا ہم تو ڈھونڈھتے تھے تمکو پس کہا ضرار نے اُنسے کہ الگ رہو تم مجھسے اسواسطے کہ مار ڈالنا ان کافرون کا بہتر اور سہل ہی ہر بات سے ہے اے بہن میری مان کی ملا دو تم اپنی باگ کو میری باگ سے اور اپنے نیزہ کو میرے نیزے سے اور جہاد اور کوشش کرو تم واسطے اللہ تعالی کی راہ مین پس اگر جیتا رہیگا ایک ہم مین سے تو ملیگا اُسکو دوسرا قیامت کے دن نزدیک حوض سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راوی نے بیان کیا ہی کہ اُسی حال مین کہ ضرار بن الازور کلام کرتے تھے اپنی بہن سے کہ دفعۃً لشکر رومیون کا اپنے پیچھے کو پھرا اور گروہ اُنکے بھاگ نکلے اور باعث اسکے فلیطانوس حاکم رومہ ہے اسواسطے کہ جب دیکھا اُنھون نے لڑائی کو کہ بھڑکا یا ہی اُسنے آگ کو اور اونچی ہوئی ہین چنگاریان اُسکی حملہ کیا اُنھون نے مع اپنے ساتھیون کے اور قابض ہوگئے بالیس پر اور وہ اُسکو ہرقل بادشاہ جانتے تھے اور پکار کر کہا پکارنے والے نے کہ پکڑ لیا ہرقل کو اُسکے دشمن حاکم رومہ نے پس بیٹھ پھیری رومیون نے اور سہل کیا اُنھون نے بجانب فرار کے اور قتل عظیم کیا مسلمانون نے اُنمین کہ نہین مارے گئے تھے رومی اُس قدر مگر اجنادین اور یرموک مین اور مارے گئے متنصرہ سے قریب بارہ ہزار کے اور تلاش کیا مسلمانون نے جبلہ بن الایہم اور اُسکے بیٹے ایہم کو پس نہ دیکھا کوئی اثر و نشان اُنکا اور نہ پائی کچھ خبر اُنکی راوی نے بیان کیا ہی کہ بھاگ گئے وہ دونون اور پھرے لوگ اُنکی قوم کے بجانب دریا کے اور سوار ہوے ہرقل بادشاہ کی کشتیون پر اور منجملہ اُن متنصرہ کے جو جبلہ

جو جبلہ اور اسکے بیٹے کے ساتھ بھاگ گئے تھے پانسو آدمی اور رئیس اسکی قوم کے تھے کہ منجملہ انکے عرفطہ بن عصمہ اور عروہ بن عاتق
اور مرہف بن اقدار ہجام بن سالم اور سوائے انکے اور لوگ تھے اور انھین کی نسل سے ارنبج ہین اور رہے یہ مسلمانون نے
خیمون اور گھوڑون اور ساز و سامان کو جسکی شمار اللہ تعالی کو معلوم ہے اور بیس ہزار آدمی رومیون سے گرفتار ہوئے اور ستر ہزار
مارے گئے اور بھاگی رومی و متفرقہ پس بعض انمین گئے بجانب انطاکیہ نے اور بعض نے طلب کیا قیساریہ کو بجانب قسطنطین پسر ہرقل کے اور
بعض انمین سے جانے کنارے دریا کی طرف پس جب کھا اہل عرب نے اپنے ہتھیارون کو اور ٹھنڈی ہوئی آگ لڑائی کی یکجا کیا گیا
مال اور اسباب اور قیدی سامنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب دیکھا انھون نے اسکو سجدہ شکر ادا کیا واسطے
اللہ تعالی کے اور بشارت دی بعض مسلمانون نے بعض کو اور آئے ضرار بن الازور اور ساتھی انکے اور یوحنا اور بگانے انکے
پس سلام کیا مسلمانون نے انپر اور خوش ہوئے انکی رہائی پر انکے دشمنون کے ہاتھ سے اور آئے فلیطانوس اور ہراہی انکے بجانب
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس استقبال کیا انکا ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ فروگذاشت کے اور اٹھکر کھڑے
ہوئے مسلمان واسطے انکی ملاقات کے اور آگے بڑھے واسطے انکی صاحب سلامت کے بڑے بڑے صحابی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا فلیطانوس نے انکی تواضع اور صفات پسندیدہ کو پس کہا انھون نے کہ قسم ہے خدا کی یہ وہ قوم
ہین جنکی بشارت مسیح نے دی تھی پھر مسلمان ہوئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے ہاتھ پر اور مسلمان ہوئے ساتھی فلیطانوس کے
راوی نے بیان کیا ہے کہ لائے فلیطانوس سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے بالیس کو پس پیش کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اسپر
اسلام کو اور انکار کیا اسنے اور ماری گئی گردن اسکی راوی نے بیان کیا ہے کہ دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب مضبوطی
انطاکیہ اور ان لوگون کے جو محصور تھے پس یہ دعا مانگی انھون نے اللھم اجعل لنا الیھم سبیلا و افتح لنا فتحا مبینا واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ انطاکیہ مین بادشاہ کی طرف سے ایک حاکم تھا جسکا نام صلیب بن قسطش تھا اور وہ جاہل تھا اپنی قوم مین پس ارادہ
کیا اسنے لڑائی کا شہر پناہ کی دیوار کے اوپر سے پس یکجا ہوئے رئیس لوگ ات کو بطریق کے پاس اور کہا انھون نے کہ جاتو طرف ان عرب کے
اور مصالحہ کر تو ہمارے اور انکے بیچ مین جسقدر پر تجھسے ہوسکے پس نکلا بطریق طرف ابو عبیدہ بن الجراح کے اور بات چیت کی اسنے صلح کی
پس قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے صلح کو اور مقدار اسکی جسپر اہل انطاکیہ نے صلح کی تھی تین لاکھ دینار تھے پس جب قرار پائی صلح
کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم کھا تو ہمارے واسطے اس امر کی کہ نہ غدر اور بیوفائی کرو تم لوگ ہمارے ساتھ اسواسطے کہ شہ تمھارا مضبوط
اور بازار رکھنے والا اور بہت پہاڑون اور ٹیلون والا ہے اسنے کہا ہان ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کون شخص قسم دیگا اسکو پس کہا تو
نکال پھر رکھا یوحنا نے اپنے ہاتھ کو بطریق کے ہاتھ پر پس کہا اسنے کہ تو واللہ واللہ چالیس مرتبہ ورنہ کاٹ ڈالون مین اپنے ہاتھ کو اور تو
ڈالون مین اپنی صلیب کو اور لعنت کرین مجھپر شماسہ اور دیرے لوگ اور مخالفت کرون مین دین نصرانیہ کی اور ذبح کرون مین اونٹ کو یا اسکے سوا
مین اور نجس کرون مین اسکو ساتھ پیشاب لڑکے کے اور مار ڈالون مین ہر سامنے آنے والے کو ورنہ پھاڑ ڈالون مین کپڑے مریم کے اور
سر بند اسکا بانوئے مریم ذبح کرون مین قسون کو اور رنگون انکے خون سے دلھن کے کپڑون کو ورنہ رکھون مین نہ ذبح مین نہ عفران کو اور نہ کنیسہ کرون مین

مضمون کی تحصیل کی ورنہ جانون مین مسیح کو ایسا مُردہ کہ نہ اُٹھ کھڑا ہو ورنہ جانون مین قربم کو زنا کرنے والی ورنہ رکھون مین
نوج مین خون حیض ہو دیہ کو ورنہ بجھا دون مین قندیلون کینیٹہ سر جس کو ورنہ بیاہ کرون مین ساتھ ہو دیہ حائضہ کے یہان تک کہ نہ پاک
ہون مین کبھی ورنہ دھو دون مین اپنے کپڑون کو جمعہ کی صبح کو ورنہ کھو دُ الون مین کنائس اور دیرون کو اور قبول کرون مین عیدون اور
جماعت کو ورنہ عبادت کرون مین لاہوت کی اور انکار کرون مین ناموس کا ورنہ کھاؤن مین اونٹ کے گوشت کو عبد شعانین مین ورنہ روزہ
رکھون مین رمضان کا بحالت پیاس کے ورنہ کھاؤن مین اونٹ کے گوشت کو بحالت پکڑنے کے دانت سے ورنہ نماز پڑھون مین یہود کے
کپڑون مین اور رکھون مین کہ عیسیٰ بنانے والے چمڑون کے تھے اگر غدر اور بیوفائی کرون مین تمھارے اور تمھارے ہمراہیون کے ساتھ اور واقع ہوا داخل
ہونا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا انطاکیہ مین اور اُنکے سامنے وہ نشان تھا جو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکے واسطے بنایا تھا
اور دائین جانب اُنکے خالد بن الولید اور بائین جانب میسرہ بن مسروق تھے اور قاری پڑھتا تھا سورۂ فتح کو اُنکے سامنے اور برابر چلے جاتے
تھے تا اینکہ پہونچے وہ باب الحنان تک پس آئے وہان اور بنایا اُسکی جگہ پر ایک مسجد کو کہ اب تک دیکھی اور پہچانی جاتی ہے اور لیا اور رسولی
پر چڑھایا وہان کے حاکم کو پس وہان کے والی نے صلیب کو پس مار ڈالا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسکو میسرہ بن مسروق بن عمرو النخزاعی نے
بیان کیا ہے کہ دیکھا ہمنے بجانب شہر کے پاک اور صاف اور بہت پانی اور اچھی چیزون کے پس نہین تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ خوش اور پاک
معلوم ہوا شہر اُسکو اور دوست رکھا ہمنے اس امر کو کہ اگر ٹھہرے ہم اُسمین ایک مہینہ تو آرام حاصل کرتے ہم اپنی مشقتون سے پس نہین چھوڑا
ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے وہان ٹھہرنے کو مگر تین دن پھر لکھا اُنھون نے ایک خط فتح کا بنام حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس عبارت
سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی عبیدہ عامر بن الجراح سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو علی ما رزقنا من الفتح والغنیمۃ والنصر
اعلمک یا امیر المومنین ان اللہ قد فتح علی المسلمین کرسی النصرانیۃ ومدینۃ الطاغیۃ العظمیٰ انطاکیۃ وقتلت ملیہا وکسرت عساکرہم ونصرنا
اللہ علیہم وہرب ہرقل فی البحر بمراکبہ وانی کلما تم بھا لطیبہا وانی خشیت علی المسلمین ان یوافقہم حسن ہوا ہا وان یغلب حب الدنیا علی
قلوبہم فیقطعہم ذلک عن طاعتہ وہم وانی معول علی المسیر الی حلب وانا منتظر امرک فان امرتنی ان اسیر الی آخر الدروب فعلت وان امرتنی بالمقام
اقمت واعلم یا امیر المومنین ان العرب الطغام قد نظروا الی نساء الروم وبناتہم فدعتہم انفسہم الی التزویج فمنعتہم من ذلک وانی
اخشی علیہم الفتنۃ الا من عصمہ اللہ وشرح صدرہ فعجل امرک والسلام علیک وعلی المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر لپیٹا خط اُنھون نے
اور مہر کی اُسپر اور کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے کون شخص تم مین کا لیجاویگا اس خط کو پاس امیر المومنین کے پس جلدی کی ساتھ
منظوری کے زید بن وہب غلام عمرو بن سعید نے اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار مین پہونچاؤنگا اسکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس
کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای زید تم مختار اپنے کام کے نہین ہو بلکہ تم مملوک ہو پس ہرگاہ تمھارا ارادہ جانے کا ہی تو پوچھ
تم اپنے مالک عمرو سے کر اجازت دیوین وہ تمکو اس امر کی پس جلد گئے زید اپنے مالک عمرو کے پاس اور جھکے اُنکے سر پر اور
بوسہ لیا سر کا پس بازر کھا اُنکو اس کام سے عمرو نے اور سبب اسکا یہ تھا کہ عمرو مرد پرہیزگار تھے اور نہین مالک تھے
وہ دنیا کی چیزون سے مگر ایک تلوار اور ایک نیزہ اور ایک اونٹ اور ایک گھوڑا اور ایک توشہ دان

اور ایک کاسہ اور ایک مصحف کے اور جب پاتے تھے وہ اپنے حصے کو مال غنیمت سے نہین جمع کرتے تھے اُسمین سے کسی
چیز کو اور نہین لیتے تھے اُسمین سے مگر بقدر کھانے کے اور دیدیتے تھے اپنے گھر والون کو اور بھیجتے تھے باقی کو بجانب عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیتے تھے غرباے مہاجرین اور انصار کو پس جب آئے زید بن وہب پاس عمر بن سعید
کے تاکہ بوسہ لیوین اُنکے سر کا باز رکھا اُنھون نے زید کو اس امر سے اور کہا کہ تم کیا چاہتے ہو زید نے کہا کہ اے میرے مالک اجازت
دو تم مجکو اس امر کی کہ ہون مین قاصد مسلمانون کا ساتھ خوشخبری کے بجانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پس کہا عمرو بن سعید نے
آیا چاہتے ہو تم اس امر کو کہ ہو تم خوشخبری پہونچانے والے مسلمانون کے اوپر مین باز رکھون تمکو اس امر سے تو مین اس حال مین کہ اور
بخیل ہونگا جاؤ تم جسطرح سے چاہو کہ تم آزاد ہو واسطے خوشنودی اللہ تعالی کے اور مین اُمید رکھتا ہون بسبب تمھارے آزاد کرنے کے
اس امر کی کہ حرام کرے مجکو میرا پروردگار آتش دوزخ پر پس خوش ہوے زید بن وہب اور لیا اُنھون نے خط کو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ کے ہاتھ سے بعد اسکے کہ بیان کیا اُنھون نے حال اجازت دینے اپنے مالک کا پھر سوار ہوے وہ اپنی اونٹنی پر جو دی تھی اُنکو ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے شتر ہاے یمن سے اور وہ تیز رو اونٹنی تھی اور زید چلے جاتے تھے اور طلب کرتے تھے راہ نزدیک کو زید بن وہب نے
بیان کیا ہی کہ آیا مین مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور باقی تھے ذیقعدہ کے مہینے مین پانچون اور دیکھا مین نے
مدینہ منورہ مین انقلاب اور وہان کے لوگون مین ایک شور عظیم اور وہ لوگ دوڑتے تھے بجانب دروازے بقیع کے پس کہا
مین نے اپنے دل مین کہ اُنکے واسطے کوئی معاملہ درپیش ہی پس تیبت کی مین نے اُنکی تاکہ دیکھون مین کہ اُنکا حال کیا ہی اور مین کہتا
تھا کہ وہ کسی لڑائی کا ارادہ رکھتے ہین پس سلام کیا مین نے ایک مرد مسلمان پر تاکہ حال پوچھون مین اُس سے پس جواب
دیا اُسنے مجکو سلام کا اور جب دیکھا اُنھون نے میری طرف پہچانا مجکو اور کہا کہ تم زید بن وہب ہو مین نے کہا ہان اُس مرد نے
کہا اللہ اکبر اے زید تمھارے پیچھے کیا خبرین ہین پس کہا مین نے بشارت اور فتح اور غنیمت ہی پس کیا کام کیا امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اُس مرد نے کہا کہ امیر المومنین باہر مدینہ منورہ کے ہین ارادہ رکھتے ہین حج بیت اللہ الحرام کا اور
نکلے ہین وہ ساتھ ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تاکہ حج کرین اُنکے ساتھ اور لوگ اُنکو رخصت کرتے ہین زید بن وہب نے
بیان کیا ہی کہ اُترا مین اونٹنی سے اور باندھ دیا مین نے اُسکو ساتھ بڑھی ہوئی اُسکی مہار کے اور گیا مین دوڑتا ہوا تا اینکہ
ٹھہرا مین سامنے امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور وہ جاتے تھے پیادہ اور پیچھے اُنکے غلام اُنکے برقی چلاتے
تھے اُنکے اونٹ کو اور بتحقیق اُسکو آراستہ کیا تھا ساتھ گلیم ملمع انیہ کے اور توشہ اور کاسہ اُنکا اُسی پر تھا اور ہودج جو تھا
کہ اُنکے سامنے چلنے والے تھے اور دائین جانب اُنکے حضرت علی اور بائین جانب حضرت عباس تھے اور پیچھے اُنکے ایک جماعت
مہاجرین تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ وصیت کرتے تھے اُنکو واسطے حفاظت مدینہ منورہ کے پس جب ٹھہرا مین سامنے
اُنکے پکار کر کہا مین نے السلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت عمر نے کہا وعلیک السلام تم کون ہو اور کہان سے
آئے ہو پس کہا مین نے کہ یا امیر المومنین ہون زید بن وہب مولی عمرو بن سعید کا ہون آیا ہون خوشخبری دینے حضرت

عمر نے کہا خوش رکھے اللہ تمکو ساتھ نیکی کے کیا خوشخبری ہے تمہارے پاس کہا میں نے کہ یہ خط تمہارے عامل ابو عبیدہ کا ہے
خبر دیتے ہیں وہ تمکو اس امر کی کہ اللہ تعالیٰ نے فتح کیا انپر انطاکیہ کو پس جب سنا حضرت عمر نے ذکر انطاکیہ کا اور اسکی فتح کا گر پڑے وہ
واسطے اللہ کے بحالت سجدے کے در انحالیکہ رگڑتے تھے اپنے منہ کو مٹی میں پھر اٹھایا انھوں نے اپنے سر کو اور خاک آلودہ ہو گیا تھا منھ
انکا اور داڑھی انکی اور وہ کہتے تھے اللھم لک الحمد والشکر علی نعمتک السابغۃ پھر کہا انھوں نے کہ لاؤ تم خط کو رحمت کرے اللہ
تعالیٰ تم پر پس سپرد کیا میں نے خط انکو پس جب پڑھا انھوں نے مضمون خط کو رو دئے پس کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ کس
چیز سے ہے رونا تمہارا حضرت عمر نے کہا اس چیز سے جو کیا ابو عبیدہ نے ساتھ مسلمانوں کے بتحقیق بنفس بڑا حکم کرنے والا ہے برائی
کا پھر دیا خط حضرت علی کو پس پڑھا انھوں نے اسکو انتہا تک زید بن وہب نے بیان کیا ہے کہ پھر دیکھا میں نے حضرت عمر کو بعد اسکے کہ سکون
ہوا انکا رونے سے کہ زیادہ ہوئی خوشی انکی پھر متوجہ ہوئے وہ میری طرف اور کہا کہ اے زید اگر پھر جاؤ تم اور نفع حاصل کرو تم
روغن زیتون اور انجیر اور انگور انطاکیہ کے کھانے سے پس شکر کرو تم اللہ تعالیٰ کا پس کہا میں نے کہ یا امیر المومنین یہ ایام میوہ جات کے نہیں ہیں
پھر بیٹھے حضرت عمر زمین پر اور منگایا دوات اور کاغذ کو اور خط لکھا ابو عبیدہ بن الجراح کو اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عبد اللہ عمر الی عاملہ بالشام سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ واشکرہ علی ما وہب من النصر للمسلمین
وجعل العاقبۃ للمتقین فلم یزل معینا لطیفا واما قولک انک لم تقتم بانطاکیۃ لطیبہا فان اللہ عز وجل لم یحرم الطیبات علی
المتقین الذین یعملون الصالحات وقال فی کتابہ یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم فکان یجب علیک
ان تریح المسلمین من بغیہم تدعہم یغدون فی مطعمہم ویریحون الابدان بما قد نصبت فی قتال من کفر باللہ واما قولک انک
منتظر امری الذی امرک ان تدخل الدروب خلف العدو فانک شاہد وانا غائب وقد یری الشاہد مالا یری الغائب
وانت بحضرۃ عدوک وعیونک یاتیک بالاخبار فی کل وقت فان رایت ان وجہک الی الدروب بالمسلمین صواب
فابعث الیہم السرایا داخل معہم الی بلادہم وضیق علیہم المسالک وابعث مع السرایا من یدل بہم علی الطریق ممن
تثق بہ من المتنصرۃ وان طلبوا امنک الصلح فصالحہم واوف بالتقدم واما قولک ان العرب ابصرت نساء الروم وبناتہم فرغبت
فی التزوج بہن فاذا جاءک من ذلک قدعہ ان لم یکن لہ اہل بالحجاز ومن اراد ان یشتری الامارۃ فدعہ فذلک امرؤ وجہہ والسلام
علیک وعلی من معک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا خط کو اور ثبت کیا اسپر مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور
دیدیا زید بن وہب کو اور کہا انکے کہ روانہ ہو تم اسکو لیکر رحمت کرے اللہ تمپر اور شریک کرو تم عمر کو اپنے ثواب میں
پس لیا زید بن وہب نے خط کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اور قصد کیا انھوں نے چلنے کا پس متوجہ
ہوئے انکی طرف حضرت عمر اور کہا کہ ٹھہرو تم اپنی روش نرم پر اے زید تا اینکہ توشہ دیں تمکو عمر اپنے کھانے سے پھر حضرت
عمر نے بٹھایا اپنے اونٹ کو اور نکالا انھوں نے زید کے واسطے ایک صاع خرمے اور ایک صاع ستو کا اور کہا انسے
کہ لو تم اسکو اور بعد ازاں عمر کو اسواسطے کہ اسی قدر انکے امکان میں تھا پھر بوسہ لیا حضرت عمر نے زید کے سر کا

پس روئے زید اور کہا کہ یا امیر المومنین نہین ہو پہنچا مین اس حد کو کہ بوسہ لوں تم میرے سر کا حالانکہ تم سردار مسلمانون کے ہو اور ساتھی اور مقرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہو اور تمھین پر چشم کیا تھا اللہ تعالی نے اربعین کو پس روئے عمرؓ اور کہا امید رکھتا ہون مین یہ کہ بخشے اللہ عمرؓ کو بسبب تمھاری گواہی دینے کے واسطے عمرؓ کے زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور قصد کیا مین نے چلنے کا پس سنا مین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہ یہ کہتے تھے اللھم احملہ علیہما واطوله البعید وسہل له القریب انک علی کل شئی قدیر پس خوش ہوا مین حضرت عمرؓ کی دعا سے اسواسطے کہ اللہ تعالی نہین رد کرتا تھا حضرت عمرؓ کی دعا کو اور چلتا تھا مین اور زمین لپیٹی جاتی تھی نیچے قدمون میری اونٹنی کے اور تھا مین تیرھوین دن نزدیک ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور کوچ کیا تھا انھون نے انطاکیہ سے اور اترے تھے وہ حازم مین پس جب آیا مین مسلمانون کے پاس پایا مین نے انمین ایک بڑا شور جو ہوتا تھا وانمین جانب لشکر سے اور پوچھا مین نے انسے کہ کیا سبب اس شور کا ہی پس کہا گیا مجھسے کہ یہ شور بسبب خوشی اور سرور اس چیز کے ہی جو فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانون پر اور حال اسکا یہ ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ گئے تھے بجانب کنارہاے دریاے فرات کے اور تاخت کی تھی انھون نے اپنے گزرہ اور لوگون سے منبج اور براعہ اور تابلس پر اور لے لیا تھا انھون نے مال اور غنائم وہانکا اور مصالحہ کیا تھا انلوگون نے خالد بن الولید سے اس امر اور اقرار پر کہ پھیر دیوین خالد بن الولید انکے مال اور غنائم اور لوگون کو اور تحقیق پھیر دیا یہ سب خالد بن الولید نے انکو اور فتح کیا خالد بن الولید نے ان مقامات کو از روے صلح کے اور واقع ہوئی فتح منبج اور براعہ اور تابلس اور قلعہ نجم کی اور وہ ایک پل تھا منبج کا بیچ کے عشرہ ماہ محرم سنہ اثنا عشرہ ہجری مین مصالحہ کیا تھا وہان سے لوگون نے بعد اسکے کہ پھیر دیا تھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے انکے مالون کو ڈیڑھ لاکھ دینار پر اور چھوڑ دیا تھا خالد بن الولید نے وہان کے حاکم جرفاش کو کہ چلا جاوے وہ مع اپنے مال اور اسباب اور لونڈی غلام اور گروہ کے بجانب شہرہاے روم کے اور حاکم کیا تھا خالد بن الولید نے منبج پر عبادہ بن رافع بنی کو اور پل پر نجم بن سفرج الفہری کو اور نام اس پل کا انھین کے نام سے رکھا گیا اور حاکم کیا براعہ پر اوس بن خالد ربعی کو اور تابلس پر یاد ابن عون الحمیری کو اور بنایا انکے واسطے ایک قلعہ اور انھین کے نام پر اسکا نام رکھا گیا اور پھرے تھے خالد بن الولید مع مالون کے برفد آنے زید بن وہب کے مدینہ طیبہ سے زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ آیا مین بجانب خیمے ابو عبیدہ بن الجراح کے اور وہ بیٹھے تھے اور انکے پہلو مین خالد بن الولید تھے اور آگے لایا گیا تھا انکے واسطے مال صلح کا پس بٹھایا مین نے ناقے کو اور آیا مین ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور سلام کیا مین نے انپر اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما پر اور دیدیا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح کو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا اور آگاہ کیا مین نے انکو حضرت عمرؓ کے کلام سے پس توڑا اور کھولا انھون نے خط کو اور پڑھا اپنے دل مین پھر اعادہ کیا مسلمانون پر اسکے پڑھنے کا اور آگے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بذات خود مسلمانون پر اور کہا کہ اے گروہ

مسلمانون کے بتحقیق امیر المومنین نے چھوڑ دیا ہی معاملہ داخل ہونے ان پہاڑون کے درون مین بھیجا اور کہا ہی انھون نے کہ تم حاضر اور دیکھنے والے ہو اور مین پوشیدہ اور دور ہون اور مین نہین کرتا ہون کسی چیز کو مگر تمھاری راے سے پس کیا مشورہ دیتے ہو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس چپ رہے مسلمان اور کچھ جواب نہین دیا انکو پس اعادہ کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اپنے کلام کو اور کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے اس شام کا اللہ تعالی نے تمکو مالک کر دیا اور باہر کر دیا تمھارے دشمنون کو اس سے ساتھ ذلت اور خواری کے اور وارث کر دیا تمکو اللہ تعالی نے انکی زمین اور گھرون اور مالون کا جیسا کہ وعدہ فرمایا تھا تمسے اللہ اور اسکے رسول نے پس کیا مشورہ دیتے ہو تم اس امر مین آیا داخل ہو گئے تم ان درون مین بجانب اپنے دشمن کے پس سکوت کیا لوگون نے اور کچھ جواب نہین دیا پھر اعادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے کلام کو تیسری مرتبہ اور کہا کہ یہ کیا خاموشی ہی آیا عجز ولی لاحق ہوئی ہی تمکو بعد شجاعت کے یا کاہلی ہی بعد خوشی کے یا اکتفا کیا ہی تمنے کارہاے نیک سے آیا نہین باقی رہین تمپر رائیان اور نیکیان تمھاری بہت ہین اور نہین ہی تمپر کوئی گناہ اور برائی پس خواہش اللہ غالب اور بزرگ کی تو ہی پس خواہش کرو تم اسکی طرف اور سوال کرو تم اس سے اس امر کا کہ اعانت کرے وہ تمھاری جہاد پر کہ یہ امر بہتر ہی تمھارے واسطے دنیا اور اس چیز سے جو دنیا مین ہی پس سبکے پہلے جواب دیا انکو میسرہ بن مسروق العبسی نے اور کہا کہ ای سردار ہم نہین چپ رہے بسبب کسی خوف کے جو لاحق ہو ہمکو یا بسبب کسی بے خبری کے چھپا لیا ہو ہمکو بلکہ بعض ہم مین دیکھتے تھے بعض کو اور جانتے تم ای سردار اس امر کو کہ ہمارے واسطے کوئی سوداگری نہین ہی اور نہ کوئی کام ہی سوا جہاد کے واسطے دشمنان خدا کے اور طلب کرنے اس چیز کے جو اللہ کے نزدیک ہی اور ہم تمھارے سامنے ہین پس جس کام کا تم حکم کرو گے ہم اسکو کرینگے پس تمھارا کام حکم دینا ہی اور ہمارا کام اطاعت کرنا واسطے اللہ تعالی اور واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور واسطے سردار کے ہی آیا نہین ہی یہ امر کہ مین نہین مالک ہون مگر اپنی جان کا پس متوجہ کرو تم مجکو جہان کہین چاہو کہ پاؤ گے تم فرمان بردار کرنے والا جلدی کرنے والا پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ ای گروہ مسلمانون کے جس کسی کی کوئی راے ہو اور موجود ہو اسکے پاس کوئی مشورہ پس بیان کرے وہ اسکو اور ظاہر کرے اس امر کو جو اسکے نزدیک ہو پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ قسم ہی خدا کی کہ پھر جانا ہمارا طلب اور تلاش قوم سے سستی اور عاجزی ہی ہمپر اور سرزنش ہی ہمارے دین پر اور طلب اور تلاش کرنا دشمنون کا مال غنیمت اور تائید ہی اور جس امر کا مین تمکو مشورہ دیتا ہون ای مرد امین وہ یہ ہی کہ بھیجو تم لشکر کو ہر گھاٹی اور درے کی طرف ان درون کے پس یہ امر باعث ضعف اور سستی دشمن کے دل کا ہوگا اور ٹھنڈی بھی ہونگی اسکے سبب سے آنکھین مسلمانون کی پس دعاے خیر دی انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا انھون نے کہ یا ابا سلیمان مین یہ مناسب نہین دیکھتا ہون کہ بناؤن مین ایک نشان واسطے میسرہ بن مسروق العبسی کے اور روانہ کرون مین انکو اور جنکے ساتھ مین کے لوگ ہون سوا واسطے کہ پہلے انھین نے جلدی کی ہی اس راے مین اور منظور کیا اور مشورہ دیا ہی انھون نے اسکا پس درآویں وہ درون مین اور غارت اور تاخت کرین وہ ان مقامون پر جو نزدیک ہین دشمن کے شہرون سے اور پھر آویں ہمارے پاس اگر چاہا اللہ تعالی نے ساتھ آگہی حال شہرون کے پس عمل کرینگے ہم موافق اسکے خالد بن الولید نے کہا کہ پہونچے تم اچھی راے کو رحم کرے اللہ تعالی تمپر پس لیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے ایک پورے نیزے کو اور بنایا اسکے سر پر ایک نشان کو مثل نشان

فصل
ذکر مشورہ کرنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا مسلمانون سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برنگ سیاہ کہ لکھا تھا اُسپر سفیدی سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور جنبش دی نشان کو
اپنے ہاتھ میں اور سپرد کیا اُسکو میسرہ بن مسروق العبسی کے اور کہا کہ ای میسرہ تھے تم پہلے مشورہ دینے والے مسلمانوں پر ساتھ روانگی کے
بجانب شہر روم اور اور آئے ورد کے اُنکی طرف پس لو تم اس نشان کو اور ہو تم انجام دینے والے اس کام کے اور ایسی فتح کرو تم اُسمیں کہ ہو اُس فتح
میں نام اور ذکر تمہارا دنیا میں اور ذخیرہ اور اندوختہ عالم آخرت میں اور منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے گروہ میں اور وہاں کے دلیروں سے تین ہزار
مرد کو اور ایکہزار غلام کو پس جو قبائل میں کے تھے وہ کندہ اور کہلان اور حمی اور بنی سلمان اور سلیح اور ازد اور مذحج اور ذبیان اور خمس اور خولان
اور عک اور ہمدان اور لخم اور جذام سے تھے اور اُسمیں رئیس اور بزرگ لوگ تھے اور پہنا تھا اُنھوں نے اپنے پورے ہتھیاروں کو اور ظاہر کیا
تھا اُنھوں نے اپنے اُس لباس کو جو قبائل میں مشہور تھا اپنے جلادین اور حمی اور عمامے عدنی تھے اور کمر بند جسمیں بند چمڑے کے تھے اور جو غلام تھے
پس پہنا اُنھوں نے سرخ رنگ کپڑے کو اور اُنکے سر و پر زرد عمامے تھے حمائل کیے تھے دو تلواروں کو اور اُنکے ہاتھوں میں حربے اور
تازیانے چمکنے والے تھے اور ہر غلام اُنمیں کہتا تھا اپنے دل میں کہ وہ ایک لشکر پر حملہ کریگا اور مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
وامس ابو الہول کو مقدم اور سردار غلاموں پر اور کیا ابو الہول کو تحت نشان میسرہ بن مسروق کے اور کہا کہ ای ابو الہول ہو تم
آگے اِن غلاموں کے کہ وہ تحت اطاعت تمہارے ہیں اور تم تحت نشان میسرہ بن مسروق کے اور نہ مخالفت کرو تم اُنکی جسمیں وہ تمکو
مشورہ دیویں اسواسطے کہ وہ اچھے ہیں مشورہ دینے میں وہ بزرگ ہیں اور وہ راستی پر ہیں کام میں وامس نے کہا کہ مجکو بر عبت اور اطاعت
پر منظور ہی اور یکسو ہوے ابو الہول اور ساتھ اُنکے غلام تھے اور قبول کیا گروہ عرب نے قول ابو عبیدہ بن الجراح کو لیکن کچھ لوگ
قوم طی نے ناپسند کیا روانگی کو تحت نشان میسرہ بن مسروق کے پس کہا بعض اُن لوگوں نے بعض سے کہ کیونکر بنایا ابو عبیدہ بن الجراح
نے نشان کو واسطے ایک مرد کے قوم عیس سے اور چھوڑ دیا اُنھوں نے رئیسوں اور بادشاہوں میں کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان
کیا ہی پہونچی خبر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس لایا اُنھوں نے اُنکو اور کہا کہ ای آل طی کے تم تعریف کیے گئے ہو نزدیک مسلمانوں
کے اور برا نہ تمہارا نہیں ہی مگر مسلمانوں کی طرف سے پس ورنہ آوے تمہارے دلوں میں برائی اور بزرگی پس ہلاک ہو تم اُسکے سبب سے
اور جانلو تم اس امر کو کہ نہیں بدولہ ہوتا ہی بسبب کثرت شمار کے اور نہ بسبب شدت مضبوطی کے بلکہ نہیں عاجز اور مغلوب ہوتے ہیں
دشمنان خدا مگر ساتھ مدد دہی اللہ تعالی کے فرمایا ہی اللہ تعالی نے اِن ینصرکم اللہ فلا غالب لکم اور بزرگ ہم میں کا اللہ تعالی کے نزدیک بڑا
پرہیزگار ہی اور ڈرنے والا ہم میں کا بخدا کی قسم ہی خدا کی کہ میسرہ مقدم ہیں تمسے ازروے سبقت کے بجانب اسلام اور ہجرت طرف دار الاسلام اور صحبت رسول
علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کے پس جب ہو رہی قوم طی وقت سنے اس کلام کے اور جلدی کی اُنھوں نے قبول کرنے میں تا اینکہ ٹھہرے وہ تحت
نشان میسرہ بن مسروق کے پس جب پورے اور آمادہ ہوئے وہ سب چلنے پر آئے میسرہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا اُنھوں نے کہ ای سردار میں
نہیں جانتا ہوں راہ کو اور اس ملک میں نا واقف ہوں اور نہیں جانتا ہوں کہ میں کہاں داخل ہوں اور کہاں کو متوجہ ہوں اور زمین ہلاک کرنے والی
ہی اُس شخص کو جو نہیں جانتا ہی اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حکم کیا ہی تمکو اپنے خط میں اس امر کا کہ مقرر کرو اور بھیجو تم ہمارے ساتھ
راہبروں کو اور ضرور ہی ہمکو راہبر سے کہ راہ بتاوے اور کردیوے وہ ہمکو ایسی راہ پر کہ چلیں ہم اُسپر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہر آئینہ یا دولایا تمنے

نوٹ ۱۲

بجگہ وہ امر جو ہمین بھولا تھا اور ضرور ہی تھا کہ ہمارا پیر پس سامنے کیا انکے ابو عبیدہ بن الجراح نے ہر جگہ کے عاملین کو جو داخل فوج تھے اور جانتے تھے اچھائی اور برائی کو انکی ورغیر خواہی انکی واسطے مسلمانونکی پس انتخاب کیا میسرہ فی العین سے چار شخص کو اور نہ ذمہ داری کی انکی واسطے نزد کی اور دور کر دیا ونسبت یہ کو اور مشورہ کیا اوسکی کس وری مین ہوگا داخل ہونا مسلمانونکا بلیا اور تلاش دشمن کے پس شخصون نے مشورہ دیا اونکو کہ در کنا شہر فوص سے اور کہا ہر ایک نے کہ اسی سردابہ شہر مثل ان شہرونکے نہین ہین جسکو تم فتح کیا ہے اور وہ شہر بہت بڑے تھرون والا اور سخت جانے والا ہے اور وہ راہین تنگ اور گھاٹیان و غار اور جنگل ہین پس کما اہل ہونے راہبر سے کہ چل تو آگے ہمارے پس تحقیق تو دیکھیگا ہمسے کارہا عجب انگیز کو پس اوسی وقت جنیش دی میسرہ بن مسروق نے نشان کو اپنے ہاتھ مین اور چلا وہ نشان لیکر آگے اپنی قوم کے بعد اسکے کہ سلام کیا انھون نے ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون پر اور وہ لوگ شور کرتے تھے ساتھ تہلیل اور تکبیر اور قرآن مجید پڑھنے کے عطار بن جعدۃ الغسانی نے بیان کیا ہے کہ چلے ہم وہ رات کیا کہ ہم کوشش کرتے تھے چلنے مین اور راہبر ہمارے آگے تھا تا نزدیک آئے ہم بقعہ جنبدار اس کے پس چلے ہم یہانتک کہ مجبور کیا ہمنے نہر ساور کو اور متوجہ ہوے ہم طرف قوص کے پس اترے ہم وہان اور رات گذاری ہمنے پس جب فتح کی ہے اور روانہ ہوے ہم بجانب دشت کے اور برابر ہم چلتے تھے بیچ راہون گھیرنے والی شوار گذار اور درختون باہم ودائے ہوے اور پانیون بہتے ہوے اور تنگ گھاٹیون کے کہ نہین تھی اوسمین سوار کو مجال پھرنے کی پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ اگر راز ہوا ہمپر حاصل ان جنگلون کا تو ڈرا ہوان ہین مسلمانون پر اس امر سے کہ متحیاب ہو جاوے اونپر دشمن انکا اور پہلے راہبر لوگ آگے مسلمانون نے اور رہ گئے وہ مسلمانون کو اونچے لانبے پہاڑ و نیز پس شوار گذار مسلمانون کے گھوڑے و نیز پیدھنا پہاڑون کا پس نہین باقی تھا کوئی شخص مگر یہ کہ پیادہ ہو گیا وہ اپنے گھوڑے سے اور کھینچتا اوسکو اپنے پیچھے سے عبد الرحمن بن عبید نے بیان کیا ہے کہ تھا مین ہمراہ میسرہ بن مسروق کے اونکے سر پر مین اور تحقیق وہ آئے اور پہاڑ اتھا انھون نے ہمارے ساتھ دردن کو پس دیکھا مین نے اونچے اور سوکھے پہاڑون اور باہم ودائے ہوے درختون کو اور پیر پاس سوکھے تھے پس کے چمڑے سے پس جب اترا مین گھوڑے سے پہن لیا مین نے اوسکو اور روانہ ہوا پس قسم ہے خدا کی کہ تھوڑے عرصہ مین تلے اوسکے اڑ گئے اور باقی رہے پاؤن میرے اور انکا کہ پہاڑ تھے وہ خون کو سواری راہ اور اوسکی سمت سے اور برابر راہبر لوگ چلتے تھے ہمارے ساتھ اور ہم اونکے پیچھے تھے نہین ان تک راہ نہین تھا کوئی ایسا جس کو چلتے تھے ہم اوس مین مگر راہبر کہتا تھا مسلمانون کو کہ ہوشیار ہو اور احتیاط رکھو تم اپنے دشمن سے واسطے کہ اگر لیوے گا دشمن تمپر جگہ گذرنے والی کو تو ہلاک ہو جاؤ گے پس جب ہوا چوتھا دن نکلے ہم ایک بلندی کشادہ کی طرف اور تھا داخل ہونا ہمارا دردن مین آغاز گرمی مین اور نہین تھا کوئی شخص مسلمانون سے مگر یہ کہ نکال ڈالا تھا اوسنے اپنے پوستین کو اپنے بدن سے پس جب نکلے ہم اوس مین کی طرف بھرا ہر مرد مسلمانون سے در انحالیکہ پہنا تھا اوسنے اوس لباس کو جو پہنتا تھا وہ جاڑون مین اور طلب کرتا تھا گرمی کو اور ہم دیکھتے تھے برف کو کہ چمکتی تھی وہ ہمارے دائین اور بائین جانب سے اور واسی ابو الصول داخل ہوے تھے ہمارے ساتھ اور تھی اونپر زرہ لڑائی کی اور نہین لیا تھا انھون نے اپنے ساتھ مگر خفتان اور دو جادر اور اونی کو پس جب داخل ہوے وہ زمین بلند پر پس کیا انکو شدت جاڑے نے اور پہونچی انکو سردی اور نہین تھی انکے ساتھ وہ چیز جو کفایت کرے انکو واسطے گرم ہونے کی پس کہا انھون نے کہ برا کرے اللہ ان کافرون کے فتنہ پرداز کا ہرگاہ اسقدر سردی انکے شہر مین گرمی کے موسم مین

پس کیونکر ہوگی وہ جاڑے مین یا نہین ہی کہ مار ڈالے انکو اللہ تعالی اس برف اور جاڑے سخت سے پھر دیکھتے تھے اور کانپتے تھے وہ پس دیکھا انکی طرف ایک مرد نے مسلمانون سے پس کہا اسنے کہ ای ابوالہول کیا ہوا ہی تمکو کہ روتے تھے تمھارے بدن کے کھڑے ہوتے ہین اور مسنے کہا کہ لاحق ہوئی ہی مجکو سردی مسلمانون نے کہا کہ کیا سبب ہی کہ نہین گرمی ماتے ہو تم اور مسنے کہا کہ سوائے اسکے جو پہنے ہون میرے پاس اور کچھ نہین ہی اور یہ مجکو کفایت نہین کرتا ہی پس آگاہ کیا اُس مرد نے میسرہ بن مسروق کو اس حال سے پس دیا میسرہ نے واسکو ایک پوستین جو وہ پہنے ہوئے تھے پس جب پہنا اُسکو ابوالہول نے اور گرم ہوا بدن اُنکا کہا اُنھون نے کہ ای میسرہ پہناوے اللہ تعالی تمکو ایک لطیفہ قطیفہا[1] سے پس کہا اُسنے میسرہ بن مسروق نے کہ یا ابا الہول بخل کیا تُسنے مجھ سے ساتھ حلم کے حالانکہ اچھا ہوتا ہی لطیفہ سے اور چلا راہبر لوگون کو ساتھ لیکر اور مسلمان اُسکے نشان قدم پر چلتے تھے اور برابر وہ لوگ چلتے رہے شہر ہائے روم مین تا اینکہ پہونچے وہ زمین پاک بہت پانی تھوڑے درختون والی مین پس حکم کیا میسرہ نے لشکر کو اُترنے کا اور سبب یہ ہوا کہ ہمنے نہین دیکھا کسی کو رومیون سے اپنی راہ مین پس اُترے لوگ اُس مقام مین تا اینکہ پورا ہوا لشکر پس جب پورا دیکھا ہوگیے لوگ کوچ کیا انکو لیکر میسرہ بن مسروق نے اور چلے وہ آگے لشکر کے اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور ہم نہین دیکھتے تھے کسی کو راہ مین اسواسطے کہ رومیون نے اختیار کیا تھا احتیاط اور خوف کو ہمسے سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین دیکھا ہمنے کسی کو رومیون سے پس جب ہوا پانچوان دن اور ہم چلے جاتے تھے کہ دفعۃً ظاہر ہوئی مسلمانون کو ایک سیاہی بیچ شگاف جبل پہاڑ کے پس جلدی کی گروہ مسلمانون نے بجانب سیاہی کے پس جب نزدیک ہوئے وہ اُس سے دیکھا کہ ایک گانون ہی دہات رومیون سے پہاڑ کی جڑ کی شگاف مین خالی ہی لوگون سے نہین ہی اُسمین کوئی مگر یہ کہ کسی مسلمانون نے بانگ مرغون اور آواز بکریون کی اور نہین تھا کوئی اُسمین دور کرنے والا اور نہ باز رکھنے والا پس جب دیکھا ہمنے یہ حال جانا ہمنے کہ وہ لوگ بھاگ گئے ہین ہمسے پس پکارا ہمکو میسرہ نے اور کہا اُنھون نے کہ ہوشیار رہو جاؤ اور احتیاط کرو تم اسواسطے کہ مین گمان کرتا ہون کہ قوم نے جانا ہی ہماری جگہ کو پس وہ بھاگ گئے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ دوڑے لوگ بجانب گانون کے پس لیا اُنھون نے جو کچھ اُسمین تھا غلہ اور اسباب وغیرہ کو سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے ابوالہول کو کہ وہ اُٹھائے ہوئے تھے اپنے کاندھے پر تین کمل اور دو چادرون کو پس کہا مین نے اُنسے کہ یا ابوالہول یہ کیا تمھارے پاس ہی اُنھون نے کہا کہ ای سعید یہ واسطے جاڑے اس شہر کے ہی پس کہا مین نے اُنسے آیا نہ کفایت کریگا تمکو پس کہا اُنھون نے کہ باز رہو تم مجھسے پس تحقیق ہلاک کیا ہی مجکو اس شہر کے جاڑے نے کہ مین اُسکو کبھی نہ بھولونگا اے بیٹے عامر کے راوی نے بیان کیا ہی کہ لے لیا مسلمانون نے جو کچھ اُس گانون مین غلہ وغیرہ تھا پھر روانہ ہوئے میسرہ اور مسلمان اُنکے ساتھ تھے تا اینکہ پہونچا یا ہمکو راہبر نے ایک مرج مین جسکو مرج القبائل[2] کہتے تھے اور وہ مقام دُرانے والا اور بہت لانبا اور دراز تھا پس جب پہونچے ہم مرج پر پھیل گئے گھوڑے مسلمانون کے اُسمین دائین اور بائین کو پس اُترے میسرہ اُس مقام مین اور وہ مشورہ کرتے تھے اپنے دل مین پھرنے کا بجانب ابوعبیدہ بن الجراح کے اور سبب اُسکا یہ تھا کہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حکم کیا تھا اُنکو اس امر کا کہ نہ دور ہون وہ اُنسے اور نہ ناگہان در آوین کسی شہر مین اور ہوشیار اور احتیاط کرنے والے رہین پس وہ اُس حالت مین تھے اور گھوڑے پھیلے ہوئے اور لوگ بیدار تھے ایسے دشمن سے کہ در آوے اور ہجوم کرے اُنپر کہ دفعۃً آئے ایک مرد مسلمانون سے اور اُنکے ساتھ ایک گبر تھا جسکو چلاتے تھے وہ اپنے پیچھے سے شل چوپائے

[1] لطیفہ یعنی پارچہ جس پر سر رکھتے ہین میسرہ

[2] مرج القبائل یعنی جہان قبیلے قبیلے جدا جدا اترے ہون

تا اینکہ ٹھہرایا اُسکو سامنے میسرہ کے پس کہا اُنسے میسرہ نے کہ اس گبر کا کیا حال ہی اور کہان سے تم اسکو لائے ہو پس کہا اُنھون نے کہ ای سردار
مین نے سبقت کی تھی اپنے ساتھیون پر چلنے مین پس دیکھا مین نے ایک شخص کو کہ ظاہر ہوتا تھا وہ کبھی اور چھپ جاتا تھا کبھی پس جلدی کیا مین اُسکی
طرف پس وہ یہی شخص تھا پس لیا مین نے اُسکو پس لایا میسرہ بن مسروق نے ایک مرد کو معاہدین سے جو اُنکے ساتھ تھے پس جب آیا وہ معاہدی کہا میسرہ نے
کہ سوال کر تو اس گبر سے کہ کیا خبر ہی اُسکے نزدیک خبر رومیون سے پس متوجہ ہوا معاہدی کی طرف اور کیا یہ سوال کرتا تھا وہ رومی سے اور زیادہ کیا معاہدی نے
اُسکے ساتھ کلام کو اور لوگ چپ تھے پس جب چلوں یا معاہدی نے گفتگو کو ساتھ رومی کے کہا اُس سے میسرہ بن مسروق نے کہ منتہی ہو تجھپر یہ گبر کیا کہتا ہی
معاہدی نے کہا کہ ای سردار یہ کہتا ہی کہ جب بادشاہ روم آیا اور سوار ہوا دریا مین قصد کیا اُسنے قسطنطینیہ کا مع اپنے گھر والون کے اور قصد کیا
اُسکے پاس کے بھاگے ہوے رومی اور سوائے اُنکے اور رومن نے ہر جگہ سے اور خبر ہوئی بادشاہ کو یہ کہ انطاکیہ فتح ہو گئی از روے صلح کے اور
مار آگیا حاکم اُسکا سول پس دشوار گذرا بادشاہ پر یہ امر اور رویا اور کہا اُسنے السلام علیک یا ارض سوریہ الی یوم القیامۃ پھر پکارا
کیا اُسنے اپنے بطارقہ اور حجاب کو اور کہا کہ مین ڈرتا ہون عرب سے اس امر کو کہ داخل ہوویں وہ ہماری تلاش کو بجانب رومن کے پھر تیار اور
آمادہ کیا بادشاہ نے ایک لشکر تیس ہزار کا ہمراہی مین بطریق کے کہ حفاظت کرتے ہین وہ اُسکی واسطے رومن کے پس کہا میسرہ نے
معاہدی سے کہ ہمارے اُنکے بیچ مین کسقدر فاصلہ ہی معاہدی نے کہا کہ یہ رومی بیان کرتا ہی کہ تمھارے اُنکے بیچ مین دو فرسخ ہین
راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا میسرہ نے یہ حال جھکا لیا اُنھون نے سر کو بجانب مین کے در آنحالیکہ نہین پھیرتے تھے
وہ کسی جواب کو اور نہین آغاز کرتے تھے بات چیت کو پس کہا اُنسے ایک مرد نے قوم سہم سے جنکا نام عبد اللہ بن حذافہ سہمی تھا اور
وہ دلیران مسلمین سے تھے اور اُنکے پاس ایک عمود لوہے کا تھا کہ اُس سے لڑتے تھے لڑائی مین نہین اُٹھاتے تھے وہ سوا اُسکے
اور تھے وہ نرم اور مہربان لوگون مین پس کہا اُنھون نے میسرہ سے کہ کیا ہوا ہی مجکو کہ مین دیکھتا ہون تمکو ای سردار سر جھکائے
ہوئے بجانب زمین کے مثل سر جھکائے گھوڑے کے آواز لگام سے حالانکہ ایک مرد ہم مین کا لڑیگا ایک ہزار رومی سے پس
کہا ای میسرہ نے کہ قسم ہی خدا کی یا عبد اللہ کہ نہین سر جھکایا مین نے از روے خوف اور بیصبری کے ولیکن ڈرتا ہون مین مسلمانون پر
اس امر کو کہ مبتلا ہے بلا اور مصیبت ہو وین میرے نشان کے نیچے اور وہ پہلا نشان ہی کہ داخل ہوا ہی دروازہ مین پس ملامت اور سرزنش
کرینگے مجھپر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور جو چرواہا ہی پوچھا گیا ہی وہ اپنی رعیت سے پس کہا مسلمانون نے کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین پروا
کرتے ہین ہم موت کی اور نہین اندیشہ کرتے ہین ہم درگذرنے مین اسواسطے کہ ہنسے بیچ ڈالا ہی اپنی جانون کو اللہ تعالی کے ہاتھ مین اور جو
شخص جانتا ہی اس امر کو کہ وہ جانے والا ہی اس دنیا کے گھر سے بجانب گھر آخرت کے پس نہین پروا کریگا وہ اُس چیز کی جو پہونچیگی
اُسکی طرف کافرون سے پھر کہا میسرہ نے کہ ای لوگو آیا مناسب دیکھتے ہو تم اس امر کو کہ ہم ملاقی ہون اور بھڑین اُنسے اپنی اسی
جگہ پر یا چلین ہم بجانب اُنکے پس کہا مسلمانون نے کہ پوچھو تم اس گبر سے کہ اگر ہووے یہ جگہ ہمارے لیئے زیادہ کشادہ
قوم کی جگہ سے تو ٹھہرین ہم پس پوچھا معاہدی نے گبر سے پس کہا اُسنے کہ نہین ہی بعد عمومیہ کے کوئی جگہ زیادہ کشادہ
اس مرج سے پس اگر قصد کیا ہی تمنے لشکر کی لڑائی کا پس ٹھہرو تم اور اگر پھر جاؤ گے تم اپنے پیچھے کو تو یہ بہتر ہوگا

تمھارے واسطے پیش از یکہ آوے تیرو شمن تمھارا پس عرض کیا میسرہ بن مسروق نے اس گھر پر اسلام کو پس انکار کیا اُسنے
پس حکم کیا میسرہ نے اُسکی گردن مارنے کا اور ماری گئی گردن اُسکی پس لوگ اس حال مین تھے کہ دفعتہ بلند ہوے اور دکھائی دیئے
نشان اور صلبان رومیون کے پس اُترے وہ لوگ نزدیک جگہ مین مسلمانون کے اور تھے وہ مثل پھیلی ہوئی ٹیڈی کے پس شمار کیا مسلمانون نے
اپنی آگون کو رات مین پس جب دوسرا دن آیا نماز صبح کی پڑھی میسرہ بن مسروق نے ساتھ لوگون کے پس جب فارغ ہوے مسلمان نماز سے
کھڑے ہوے انمین میسرہ بن مسروق سجالت خطبہ پڑھنے کے اور کہا اُنھون نے ایہا الناس ہذا الیوم لکم ما بعدہ لاحد فانکم بذا دار ایہا
رایۃ وقلت الدروب واعلموا ان جیش اخوانکم سنطاول فبعلکم ولعلموا ان الدنیا وراءکم والآخرۃ دار مستقر واسمعوا اما قال نبینا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم الجنۃ تحت ظلال السیوف فلا ینظروا الی قلتکم وکثرۃ اعدائکم فقال عز وجل کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ
واللہ مع الصابرین پس کہا مسلمانون نے کہ ای میسرہ سوار ہو تم ہمکو کیا ہے جواب اُنکے کہنے کے پس بتحقیق ہم امید رکھتے ہین
مدد اور غلبے کی اُنپر اگر چاہا اللہ تعالی نے پس خوش ہوے میسرہ اُنکے کلام سے اور اُسی وقت وہ سوار ہوے اور اُنکے سوار ہونے
سے سب لشکر سوار ہوا اور جدا ہوے غلام عرب سے اور ٹھہرے وہ نیچے نشان ابوالہول کے اور اکٹھے ہوے مسلمان نیچے
نشان میسرہ بن مسروق کے اور ہوشیار ہو گئے وہ اپنی جانون پر واسطے لڑائی اپنے دشمنون کے اور طلب مدد کی اُنھون
نے اللہ تعالی سے جو بہترین مالکون اور بہترین مدد کرنے والون کا ہے اور کہا میسرہ بن مسروق نے اللہ تعالی سے جو بہترین مالکون
اور بہترین مدد کرنے والون کا ہے اور کہا میسرہ بن مسروق نے قبل اپنے حملہ کرنے کے بطور وصیت کے یا ایہا الناس انی
اوصیکم بتقوی اللہ وحدہ لا شریک لہ لونوا اکتم اشد علی الموت منکم یحمی انفسہ مہما یلاحت لہم الجنۃ تحت ابراہیم ہا وانظروا الی
ما اعد اللہ لہم فیہا فاحبوا السہر عۃ للہ تحوا الیہا وہذہ الجنۃ امامکم وانتم الیوم جیش الاسلام پھر آراستہ کیا میسرہ نے اُنکو میمنہ اور
میسرہ اور قلب اور دونون بازو مین پس مقرر کیا اُنھون نے میمنہ پر عبد اللہ بن حذافہ السہمی اور میسرہ پر سعید بن الحنفی کو اور
آگے کیا غلامون کو اور وہ ایک ہزار غلام تھے ساتھ لباس رنگین سرخ کے اور اُنکے ہاتھون مین حربے اور تلوارین
تھین اور ٹھہرایا اُنکو آگے فوج قلب کے اور نشان ابوالہول کے ہاتھ مین تھا اور رکان لگائے تھے میسرہ ابوالہول پر
پس نہین سُنا گیا ابوالہول سے کوئی کلمہ بلکہ خاموش تھے اور کچھ نہین بولتے تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ سوار ہوا لشکر
رومیون کا اور بڑھایا اُنھون نے اپنی صفون کو تین صف مین کی ہر صف مین دس ہزار تھے اور آگے اُنکے صلبان اور اُن لوگون کا لباس ریشمی تھا
اور اچھے سامان سے تھے پس جب برابر ہوئین صفین اُنکی نکلا ایک مرد رومیون کے لشکر سے جو سمجھتا تھا کلام کو زبان عربی مین
اور تھا وہ متنصرہ عرب غسان سے پس نزدیک ہوا وہ مسلمانون کے لشکر سے اور کہا اُسنے کہ ظالم کو اُسکا ظلم ہمیشہ پھیر تا
اور روکتا ہی آیا نہین کفایت کی تمکو اُس چیز نے جسکے مالک ہو گئے تم بڑے ملک شام سے تا انیکہ در آئے اُن رومون
اور بلند پہاڑون مین ہماری طرف کو نہین لائے ہین تمکو مگر موتین تمھاری در یہ تیس ہزار باگین اُن لوگون سے ہین
جسنے قسم کھائی ہی صلیب کی اس امر پر کہ نہ شکست اُٹھاوینگے وہ کبھی یا مارے جاوینگے پس اگر چاہتے ہو تم باقی رکھین ہم تمکو پس گرون

رکھو اور منظور کرو تم قید ہو جانے کو تاکہ لیجاویں ہم تمکو بجانب ہرقل بادشاہ کے پس حکم کرے وہ تمہارے بارے میں جس حکم کا وہ ارادہ کرے
پس نکلے بجانب اُس متعہد کے ابو الہول اور اُسکے ہاتھ میں نشان تھا کہ جنبش دیتے تھے اُسکو اور کہا اُنھوں نے کہ سچا ہے تو اپنے کلام میں کہ ظالم
کہ ہمیشہ رہتا ہے ظلم اُسکا اور یہ تیرا کہنا کہ ڈالیں ہم لوگ اپنے ہاتھوں کو تمہاری طرف تاکہ باقی رکھو تم ہمکو پس اُسوقت میں تو ہی ظالم ہے بسبب
اپنے کلام کے جبکہ کلام کیا تو نے بدون ہمارے آزمانے کے اپنی طرف سے اور میں ایک غلام ہوں غلامان عرب کے کہ میرے واسطے رہنے والوں کے
نزدیک کوئی مرتبہ نہیں ہے پس نزدیک ہو تو مجھسے تاکہ ڈالدوں میں تجھکو زمین پر بحالت بیہوشی کے تیرے خون میں پھر واپس آگئے گیا اپنے نیزے کو
اور نشان اُنکے ہاتھ میں تھا اور نیزہ مارا اُسکے پس گرا دیا اُسکے گھوڑے سے بحالت مُردگی کے پس جب گرا وہ مُردہ ہو کر خوش ہوئے ابو الہول
اپنی نیکوکاری سے اور جنبش دی اُنھوں نے اپنے نیزے کو اور کہا اُنھوں نے اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ و نصر بھیجکر اور دیا اُنھوں نے ساتھ اپنے چھوٹے
نیزے کے اور ظاہر کیا اور چمکایا اپنے نشان کو پس دیکھا رومیوں نے بجانب ابو الہول کے کہ مار ڈالا ہے اُنھوں نے اُنکے ساتھی کو اور خوش ہوئے
ہوئے وہ اس حال سے پس نکلا بجانب ابو الہول کے دوسرا شخص گھبرا کر وہ سے پس نہیں چھوڑا وامس ابو الہول نے اُسکو کہ نزدیک آوے
وہ تا اینکہ نیزہ مارا اُسکے سینے میں پس مار ڈالا اُسکو پس ڈرایا رومیوں کو ابو الہول کے کام نے اور دیکھا اُنھوں نے ابو الہول کو اور
کہا اُنھوں نے کہ یہ شخص ایک غلام ہے غلامان عرب کے کہ کمی ہے اُسنے ہمارے ساتھ وہ چیز جو تم دیکھتے ہو پس کیونکر ہوگا حال ہمارا ساتھ
اُنکے رئیسوں اور بہادروں کے پس نہیں دلیری کی کسی رومی نے وامس کے مقابلہ میں نکلنے کی پس اُسی وقت حملہ کیا اُنپر ابو الہول نے ساتھ نشان
کے اور تھے وہ پیادہ پس مار ڈالا اُنھوں نے ایک کو فوج قلب سے اور پھرے وہ پس اُسی وقت سر زنش کی بعض رومیوں نے بعض کو اور
قصد کیا اُنھوں نے حملہ کا مسلمانوں پر اور مسلمانوں نے بھی تعجب کیا وامس کے کام سے پس اُسی حال میں کہ وامس گھوڑا دوڑا دیتے تھے
دونوں صفوں کے بیچ میں اور پکارتے تھے لڑنے والے کو اور ڈراتے تھے وہ مثل شیر کے کہ دفعۃً حملہ کیا اُنپر ایک صلیب والے نے رومیوں سے
جسکے نیچے دس ہزار رومی تھے اور ناگہان ہجوم کیا اُنھوں نے وامس پر ساتھ لشکر کے اور دیکھا مسلمانوں نے بجانب عسکر کے کہ حملہ کیا
اُنھوں نے اُنکے ساتھی پر پس پکارا میسرہ بن مسروق نے مسلمانوں کو اور کہا الحملۃ الحملۃ پس حملہ کیا مسلمانوں نے عسکر کفر پر اور
ملگئے قوم میں میسرہ بن مسروق نے بیان کیا ہے کہ واسطے اللہ تعالیٰ کے تھی نیکوکاری غلاموں کی کہ سخت لڑائی لڑے وہ اور چھوڑ دیا
اُنھوں نے وامس ابو الہول کو عین ہلاکی سے اور ساتھ لیا اُنھوں نے وامس کو بحالت لڑائی مشرکین کے اور کہتے تھے نحن عبید اللہ و ضربنا
مثل الحریق فی اللہ تقتل من کفر باللہ راوی نے بیان کیا ہے کہ برابر جاری رہی اُنمیں لڑائی دن اُنکے لڑنے کے بلا فصل کہ نہیں جدا
ہوا بعض اُنمیں کا بعض سے تا اینکہ ٹھہرا آفتاب درمیان آسمان میں بہت گرم اور تیز ہوئی لڑائی اور سخت ہوئی مار دھاڑ اور بے چینی مسلمان
یقین رکھنے والے تھے ساتھ تائید خدا کے اور کافر یقین کھونے والے تھے ساتھ خرابی اور خواری کے اور جدا ہوئے دونوں لشکر ماندگی
سخت اور لڑائی سے اور رہ گئے مشرکین سے بہت لوگ اور گرفتار ہوئے مسلمانوں سے دس آدمی اور وہ عامر بن طفیل اور اسد بن ہبیرہ اور مالک
بن حاتم اور سالم بن فرج اور وارم بن صابر اور عون بن قارب اور شعیب بن حسان اور مفرج بن عاصم اور نبہان بن مروان اور عدی بن شہاب تھے
اور مارے گئے پچاس مرد منجملہ اُنکے حرث بن یربوع اور سہم بن جابر اور عبد اللہ بن صاعد اور حریر بن صالح اور عبد بن ہارون اور نعمان بن

فصل ذکر لڑائی
دن امس ابو الہول کے
مقام
اقرار کیا
کہ
کو

زید بن ارقم اور ضرار بن حاتم اور وصاب بن سہل اور مثل اُن رئیسوں کے تھے اور پکڑ لیے گئے رومیوں سے تو ستر آدمی اور مارے گئے انمیں سے قریب گیارہ سو کے پس جب جدا ہوے دونوں لشکر تلاش کیا مسلمانوں نے واسکو پس نہ دیکھا انکو اپنے بیچ میں پس ٹھہرا رہے کیا مسلمانوں نے آخیر اور بے آرام ہوئے لوگ بسبب اُنکی پوشیدگی کے پھر تلاش کیا انکو مقتولوں میں اپنے نہ دیکھا انکو پس پہچانا جانا مسلمانوں نے اس امر کو اور کہا میسرہ بن مسروق نے کہ اگر ابو الہول مارے گئے پس تحقیق مبتلا ہوے رنج اور مصیبت کے گئے مسلمان اُنکے سبب سے اور اللہ تعالیٰ سے شکایت کرتے ہیں ہم اُس چیز کی جو پہنچی ہمکو گم ہونے ابو الہول اور اس پر پکارا مسلمانوں نے پھر کہا میسرہ بن مسروق نے کہ کون شخص تم میں سے چلیگا اور طلب کریگا وہ ہمارے واسطے خبر ابو الہول اور اُنکے ہمراہی مسلمانوں کی جو گرفتار ہوگئے ہیں پس نہیں جواب دیا اُنکو کسی نے اس امر میں راوی نے بیان کیا ہے کہ پھر حملہ کیا رومیوں نے مسلمانوں پر اور سخت لڑائی لڑے وہ تا اینکہ ایک مرد مسلمان سے اور ایک سو رومی تک جمع ہوتے تھے پس ڈالتے تھے اُسکو یا گرفتار کر لیتے تھے اور تھے میسرہ بن مسروق ہر جماعت چار ہزار عرب کے غلاموں کے اور رومی بیس ہزار تھے پس تحقیق جہاد اور کوشش کی مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جیسا کہ چاہیئے تھا اور میسرہ بن مسروق رضی اللہ عنہ پکارتے تھے اس درمیان میں اور کہتے تھے ایہا الناس اذکروا الآخرۃ

واعلموا انہا اقرب الی احدکم من حبل الورید ایہا الناس تقبلوا الآخرۃ استقبال الوالدۃ لولدہا ولا تدبروا عنہا وتولوا الحانو فی المقدمین

فرار الاسد فان اصحاب القوم منہ حمیت ان یکون ذلک منہا فناداہم عاصم علینا بھم یکرارہ فنعم علینا بھم یکرارہ فنادی میسرہ نے بلند آواز سے حطموا جفون سیوفکم واصلتوہا علی اعدائکم یا ایہا الناس فذالک طریق النجاۃ زید بن سہل نے بیان کیا ہے کہ نہیں باقی تھا کوئی شخص مسلمانوں سے جبکہ سنا اُسنے کلام اپنے سردار کا مگر یہ کہ ڈال دیا تھا اُسنے میان اپنی تلوار کا پس نام رکھا گیا اُس لڑائی کا ساتھ دو ناموں کے ایک نام وقعۃ مرج الصباح اور دوسرا نام وقعۃ الخطمۃ بسبب اُسکے کہ توڑ ڈالا تھا مسلمانوں نے میان اپنی تلواروں کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ لڑے مسلمان تلواروں سے یہانتک کہ جانا اُنھوں نے کہ وہ نہ لوٹینگے اور مسلمان بھروسا رکھتے تھے اللہ غالب اور بزرگ پر اور روحیں چلاتے تھے اپنے کافر کفر سے اور یہ کہتے تھے کہ غالب ہوئی صلیب اور مسلمان طلب کرتے تھے کشود کار کو آپس اور غلام لوگ موت کی لڑائی کرتے تھے اور مسلمانوں کا شعار اس دن انصر النصر اور غلام کا شعار یا محمد یا محمد تھا عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ لاحق ہوا مجکو مسلمانوں پر اندوہ اور ہمارے رنج اور سختی میں تھے کہ دفعۃً سنی میں نے واسطے رومیوں کے ایک آواز ڈرانے والی پس متوجہ ہوا میں تو وہ ایک غبار تھا پس تامل نظر دیکھا میں نے اُس غبار کو تو وقعۃ دور اور پراگندہ ہوگیا وہ غبار اور ہوا وہ غبار پیچھے لشکر رومیوں کے پس کہا میں نے کہ یہ کوئی لشکر ہے کہ اُنکی طرف آیا ہے پس چھوڑ دی میں نے باگ اپنے گھوڑے کی اور دریا میں غبار میں تاکہ دریافت کروں میں کہ وہ کیا ہے اور تھے وہ رومی بڑی لڑائی میں ساتھ ایک گروہ کے مسلمانوں سے اور مسلمان انکے بیچ میں تھے اور شور انکا بلند تھا اور سنا میں نے ایک کہنے والے کو کہ وہ کہتا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس کہا میں نے کہ یہ آواز ان فرشتوں کی ہے پس متحیت کی میں نے آواز انکی تو وہ آواز واسط ابو الہول کی تھی اور وہ ٹھہرے تھے پیچھے اپنی سپر کے اور گرد انکے دس مسلمان تھے کہ بیٹھے تھے وہ اپنی زانوں کے بھل اور رومیوں نے ہجوم کیا تھا اُنپر اور نہیں سستی کرتے تھے وہ مسلمانوں کی لڑائی میں اور ابو الہول

لہ ترجمہ اس عبارت کا یہ ہے کہ ڈالدیا ہے ہر ایک نے تلوار اپنی کو اوپر اپنے دشمنوں کے اے ہمارے لوگو پس ہمکو چاہیئے کہ ہم بھی ڈالدیں تلواروں کو اوپر دشمنوں کے اے لوگو پس ہمکو چاہیئے کہ ہم بھی ڈالدیں تلواروں کو اوپر دشمنوں کے

لہ ترجمہ اس عبارت کا یہ ہے کہ ہمارے لوگو ثابت رہو اوپر دشمنوں کے اے لوگو پس ہمکو چاہیئے کہ ثابت رہیں اوپر دشمنوں کے

لہ ترجمہ اس عبارت کا یہ ہے کہ اے لوگو ہمکو چاہیئے کہ ثابت رہیں اوپر دشمنوں کے اور ڈالدیں تلواروں کو اوپر دشمنوں کے

جہاد اور کوشش کرتے تھے اپنے تئیں تنہا اور باز رکھتے تھے اپنے ساتھیوں سے جبکہ حملہ کرتا تھا مسلمانوں پر کوئی گروہ مارتے تھے
ابوالہول ایک ارتلبار کا انہیں اور آزمائش کرتے تھے آپ اور سنا دیں نے انکو کہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے پس پکارا میں نے کہ اے وامس
تمہارے پیچھے کیا ہے اور تم کہاں تھے کہ بتحقیق رنج آلیں ہوئے ہیں لوگ اور سردار میسرہ بن مسروق تمہارے سبب سے پس کہا انھوں نے
کہ اے بھائی نہیں تھا مگر سخت لڑائی میں اور گرفتار ہو گیا اور ناامید ہو گیا تھا میں اپنی جان سے یہانتک کہ چھڑایا مجکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اور یہ وقت پوچھنے کا نہیں ہے عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ دور ائیں کیا ابن سردار میسرہ بن مسروق کے اور انھوں نے رنگین
کر دیا تھا نشان کو کفار کے خون سے پس پکارا میں نے انکو کہ اے سردار تو شجری ہو تب انھوں نے کہا کیا خوشجری ہے تمہاری رحمت کرے اللہ تم پر
آیا آئی ہے مجکو مدد اور کمک تمہارے ساتھیوں کے پاس سے پس کہا میں نے کہ نہیں ولیکن آئی ہے مجکو مدد اور یاری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس سے اور بتحقیق رہائی پائی وامس ابوالہول اور انکے ساتھی مسلمانوں نے قید سے عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ اسی حال میں
کہ میں بات چیت کرتا تھا میسرہ بن مسروق سے کہ اسی وقت آئے ابوالہول اور ساتھی انکے اور وہ گویا در آئے اور تیرے تھے خون کے درپے
میں عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ جدا ہوئے دونوں لشکر پس قسم ہے خدا کی کہ نہیں مارے گئے ہم میں سے زیادہ پچاس مرد سے یا دو کم
پچاس سے اور مارے گئے تھے مشرکین سے تین ہزار اور کچھ زیادہ سوا انکے کہ مارا گیا تھا ابوالہول اور انکے ساتھیوں نے اس لشکر سے
جنھوں نے گھیر لیا تھا انکو پس جب دیکھا ابوالہول کی طرف میسرہ بن مسروق نے قصد کیا انھوں نے پاپیادہ ہونے کا اپنے گھوڑے
سے تاکہ سلام کریں ابوالہول پر پس قسم دلائی انکو ابوالہول نے اس امر کی کہ نہ کریں وہ ایسا اور آئے میسرہ انکی طرف اور معانقہ کیا اور
بوسہ لیا انکے ہاتھ کا اور کہا کہ اے وامس کیونکر تھا حال تمہارا وامس نے کہا کہ اے سردار جانو تم اس امر کو کہ رومیوں نے مجکو گرفتار کیا تھا اور
دلائے تھے وہ ہمکو بیڑیوں میں اور ایسا ہی کیا تھا انھوں نے میرے ہمراہیوں کے ساتھ اور ناامید ہو گئے تھے ہم اپنی جانوں سے پس جب چھپایا رات
نے سو گیا میں پس دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور گویا آپ یہ ارشاد فرماتے ہیں لایا ہیں علیک یا وامس واعلم ان منزلتی عند اللہ
عظیما پھر کھینچ لیا آپنے اپنے بزرگ ہاتھ سے بیڑیوں کو پس کھل گئیں وہ اور طوقوں کو پس دور ہوئے وہ اور ایسا ہی کیا آپنے پیر ہمراہیوں کے ساتھ
اور فرمایا ابشروا نصر اللہ فانا محمد رسول اللہ پھر پوشیدہ ہو گئے آپ ہم سے پس لیا ہم نے اپنی تلواروں کو اور کھینچ لیا ہم نے انکو قوم سے کہ
سے اور حملہ کیا ہم نے قوم پر پس مدد دی ہمکو اللہ نے اوپر اور رسول اللہ نے اور یہ حال اور بیان ہمارا ہی پس شروع کیا مسلمانوں نے ساتھ قتل
اور تکبیر کے اور درود بھیجا بشیر اور نذیر پر واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ بطریق قوم نے جسکا نام جارس تھا جب دیکھا اس چیز کو جو
در آئی تھی انکے ساتھیوں پر پکارا کیا اسنے انکو اپنے پاس اور کہا کہ قسم ہے حق مسیح کی بتحقیق زیان کار ہوا بادشاہ اور تو اسکی حمایت کرنے
والے ہو اور اگر نہ کرو گے تم ساتھ سختی قصد اور ارادہ کے ہر آئینہ ارادہ کرینگے میں تمکو پیشتر اسکے اور آگاہ کرونگا میں بادشاہ کو تمہارے
حال سے پس قسم کھائی آپس میں قوم نے اس امر کی کہ نہ شکست اٹھاوینگے وہ کبھی یا مار ڈالے جاوینگے پس جب عہد لے لیا اسنے انکے حکم کیا
اسنے آگ کے روشن کرنے کا پس روشن کی آگ رات کو پہاڑوں اور جا دیدبانوں پر اور بھیجکر بلایا اسنے تمام ان شہروں کے لوگوں کو اور روانہ ہوتے تھے
ہر طرف اور ہر جگہ سے مثل پھیلی ہوئی ٹیڈی کے پس نہیں گذرے تھے اس امر کو دو دن تا اینکہ آئے رومی اور ارمن سے تیس ہزار اور مسلمانوں نے نہیں

پروا کی انکی پس جب ہوا دوسرا دن نماز خوف کی پڑھی میسرہ نے ساتھ مسلمانون کے اور وہ پہلے اُن لوگون کے ہین جنھون نے نماز خوف
پڑھی تھی اندرونون کے اور پہلا نشان جو داخل ہوا تھا دون مین وہ نشان میسرہ بن مسروق کا تھا پس جب فارغ ہوے میسرہ اپنی نماز
سے کھڑے ہوئے وہ لوگون مین بحالت خطبہ خوانی کے اور کہا ایہا الناس اصبروا فانما النصر مع الصابرین وان الصبر عند نزول المصائب بادرة
من اللہ لنا او نحن فی حمد وراللاعداء وقد دار بنا جیش عظیم نحن الا تقاتلکم الا ینصر اللہ وان الامیر ابا عبیدة کان عاہد الی ان لا ابعد عنکم
وبیننا وبین الجیش سبعة ایام وما کان ظن الامیر اتانا تلاقی مثل ہذا الجیش العرمرم پس کہا اُنسے سعید بن یربوع بن عامر بن نفیل العدوی نے لے ای
میسرہ کس چیز کو تم چاہتے ہو اس کلام سے اگر تم رغبت رکھتے ہو بکواڑائی پر پس ہم زیادہ مشتاق ہین بجانب لینے اللہ تعالی کے ساتھ
پیاس سے کھڑے ایکھا پینے پانی کے پس کہا میسرہ نے کہ نہین ارادہ کیا مین نے اپنے اس کلام سے مگر یہ تمھارے مشورے کا
مین مناسب دیکھتا ہون اس امر کو کہ روانہ کرون مین کسی کو بجانب امین الامة کے شاید کہ مدد اور یاری کرین وہ ہماری پس کہا اُنسے
بن یربوع نے کہ ہان یہی امر ہی چوکہا اور مناسب دیکھا تمنے پس بلایا میسرہ نے ایک مرد کو اہل ذمہ سے اور وعدہ کیا اُس سے بڑے
کی نیکی کا اور کہا کہ روانہ ہو بجانب سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے شاید کہ وہ ہماری مدد اور یاری کرین اور آگاہ کرین
اُنکو کہ گروہ دشمن کے آملے ہین ہم مین فلون اور زمینون اور سب اُنکے شہرون سے اور اترے ہین وہ ہمارے مقابلے مین اور بیان کرے وہ حال ہمارا
راوی نے بیان کیا ہی کہ پہنا معاہد نے لباس رومیون کا اور جدا ہوا مسلمانون کے لشکر سے بوقت غفلت کے اور چلا بقصد
لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کوشش کی اُسنے اپنی جان سے چلنے مین زمین پھرا تھا وہ جاتے کسی مقام سے تا اینکہ پہونچا لشکر
مین اور اترے ہوے تھے ابو عبیدہ بن الجراح جاب مین پس قصد کیا اُسنے سردار کے خیمے کا اور نہین پاتا کہا اُنکو کسی نے
تا اینکہ ٹھہرا وہ سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے مثل بیوقوف کے سبب اُسکے کہ پہونچی تھی اُسکو ماندگی اور سختی چلنے کی پس جب دیکھا اُسکو
ابو عبیدہ بن الجراح نے اس حال مین جانا اُنھون نے کہ اُسکے واسطے کوئی معاملہ ہی پس منگایا اُسکے واسطے کھانے اور پانی کو پس کھایا
اور پیا اُسنے پس جب راحت حاصل کی اُسنے کہا اُنھون نے اُس سے کہ تیرے پیچھے کیا حال ہی ای برادر رومی یا ہلاک ہوا لشکر اُسنے کہا نہین
قسم ہی خدا کی ای سردار لیکن روانہ کیا اُنپر دشمن نے ہر قبیلے اور شہر سے لوگون کو اور گھیر لیا اُنکا لشکرون نے ہر طرف سے پھر آگاہ کیا اُسنے
اُنکو اُس حال سے جو گذرا تھا اُنکے واسطے معاملہ لڑائی کا اور توڑ ڈالنا اُنکا تلوارون کے میانون سے اور گرفتار ہونا ابو الہول کا اور
کھل جانا اُنکے اور اُنکے ساتھیون کی قید کا اور ہونا اُنکا شدت اور سختی مین پس بے آرام ہوے ابو عبیدہ بن الجراح وقت سے حال کے
معاہد کے اور اُٹھ کھڑے ہوے وہ بحالت جلدی کے تا اینکہ آئے وہ خالد بن ابو لید رضی اللہ عنہ کے خیمے مین پس پایا اُنکو اُس حال مین
کہ درست کرتے اور دیکھتے بھالتے تھے وہ اپنی زرہ کو پس جب دیکھا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اُٹھ کھڑے ہوے وہ واسطے
اُنکی تعظیم کے اور سلام کیا اُنپر اور مرحبا کہا اُنکو اور کہا خیر تو ہی ای [illegible] پس لے لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے ہاتھ اُنکا اور
لے گئے اُنکو اپنے قیام گاہ کی طرف اور کہا معاہدی سے کہ اُٹھ کھڑا ہو اور بیان کر اُنسے جو کچھ تو نے دیکھا ہی پس
کھڑا ہوا معاہدی اور بیان کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے تا اینکہ تمام کیا اُسنے اپنے کلام کو پس کہا خالد بن ابو لید

رضی اللہ عنہ نے ان اللہ سبحانہ ما نصرہ ولم تجد لنا فلہ الحمد علی ذالک وقد امرنا بالصبر علی الشدائد فقال یا ایہا الذین امنوا
اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون ۵ بعد اسکے فرمایا اللہ تعالی نے ان اللہ مع الصابرین ۵ اور میں نے بتحقیق قیام کیا
ہے اپنے نفس کو اللہ کی راہ اور نہ بخل کرونگا میں ساتھ اپنی جان کے اللہ غالب اور بزرگ اور اسکے رسول پر پس شاید کہ وہ دیوے
میرے تئیں اپنی بہشت کو اور شاید کہ روزی کرے مجھکو شہادت اپنی راہ میں پھر چلدی گئے وہ جانب اپنے خیمے کے اور پہن لیا
اپنی زرہ کو اور ڈال لیا کلاہ مبارک کو اپنے سر پر اور گردن میں لٹکایا اپنی تلوار کو سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور کر لیا اپنے
نیزے کو رکاب میں اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے پاس لشکر کو اور واقع ہوئی آواز مسلمانوں میں اور متوجہ ہوئے وہ بجانب
جلدی کے دوڑے تھے ہر سمت اور جگہ سے واسطے اللہ اور رسول اللہ کے پس اگر نہ بار رکھتے انکو ابو عبیدہ بن الجراح تو ہر
آئینہ جاتے وہ سب کے سب پس منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انمیں سے تین ہزار سوار کو اور پیچھے انکے مقرر کیا عیاض
بن غانم کو ساتھ ایک ہزار سوار کے واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے بیان کیا ہے کہ جب چلے خالد بن الولید
بجانب مدد دہی میسرہ بن مسروق العبسی کے کہا انھوں نے اللھم اجعل لنا الیہم سبیلا واطو لنا البعید والتساط علینا
من لا برحمنا ولا تحملنا الا طاقۃ لنا بہ ۵ اور در آئے وہ دروں میں اور حال میسرہ رضی اللہ عنہ کا یہ تھا کہ گھیر لیا تھا انکو
رومیوں نے ہر طرف سے اور وہ ہر روز لڑتے تھے پس نہیں جدا ہوتے تھے وہ رات تک مگر اتنا کہ آجاتی تھی تاریکی پس جب حائل ہو جاتی تھی تاریکی
دونوں لشکروں کے بیچ میں جدا ہوتے تھے وہ لڑائی سے اور ہر روز بعد اور رومیوں کی بڑھتی جاتی تھی حالانکہ قبل ازیں واقع ہوا تھا گویا وہ قوم
تھی کہ بازرکھی گئی تھی انسے موت واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب آیا ہوگا خالد بن الولید تا کہ ملاوے وہ میسرہ سے ہمدردی ملوانی کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے اور کہا انھوں نے اللھم انی اسالک بحق نبیک محمد صلعم وعرفتہ فصلہ الا نبیناک ورسلک الا طوبت لہم البعید وسہلت علیہم الصعب
الشدید واللھم اصحابنا یا الہ العالمین ۵ راوی نے بیان کیا ہے کہ میسرہ اور ہمراہی انکے منتظر تھے کسی کشود کار کے کہ آوے انکے واسطے
یا کسی مدد کے کہ آوے انپر عبد اللہ بن الولید الانصاری نے ثابت بن عجلان اور انھوں نے سلیمان بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا
سلیمان نے کہ تھا میں ساتھ میسرہ بن مسروق کے مرج الصفائح کی لڑائی میں اور اسدن کہ تھے تو ڈالا تھا تلواروں کے میدانوں کو
اور رومی آتے تھے ہر طرف سے بجانب مسلمانوں کے اور ہم صبح کو اٹھتے تھے اور شام کو راحت اور آسائش حاصل کرتے تھے
پس نکلا ایک دن بجانب لڑائی کے ایک بطریق بطارقہ سے اور پہنے تھا وہ دو زرہیں اور اسکی دونوں آستینوں پر دو بازو لوہے کے تھے
اور اسکے سر پر ایک خود تھا کہ وہ چمکتا ہوا سونا تھا اور اسکے صلیب جوہر کی تھی اور اسکے ہاتھ میں ایک عمود لوہے کا تھا گویا وہ
اونٹ کا ہاتھ پس گرد وادیا اسنے دونوں لشکروں کے بیچ میں اور بلایا اسنے بجانب نکلنے کے واسطے لڑائی کے اپنی رومی زبان میں اور یہ بطریق ان
بطارقہ سے تھا جنکو ہرقل نے رومیوں کے ساتھ بھیجا تھا پس گرد وادیا اسنے اپنے گھوڑے کو اور بلایا تھا ہمکو واسطے
لڑائی کے اور تو تلا پن کرتا تھا اپنے کلام میں میسرہ بن مسروق سے مترجم نے کہا کہ یہ گبر ملعون کیا کہتا ہے مترجم نے کہا کہ وہ اپنی
بڑائی بیان کرتا ہے اور بلاتا ہے واسطے لڑائی کے اور کہتا ہے کہ نکلیں تیرے مقابلے کو بہادر اور دلیر لوگ تمہارے پس کہا میسرہ بن مسروق نے

اے گروہ مسلمانون کے کون شخص جائیگا بجانب اُسکی لڑائی کے اور کفایت کریگا اُسکی بدی کو پس جلدی کی قبول کرنے مین ایک مرد مسلمان نے
قبیلہ نخع سے جو زرہ اور کپڑے سوسون کے پہنے تھے پس جب نکلے وہ مرد مسلمان بطریق کی طرف جانا اُسکے کہ وہ بعض متعصب عرب سے ہین ان سے مقہور کیا ہو
اسلام کو اور مسلمان ہوگئے اور بھلے مین باوجود لڑائی کے پس کلام کرتا تھا گبر سے رومی زبان مین کہ وہ جانتا تھا کہ وہ اُسکے کلام کو سمجھتے ہین پس جب
دیکھا اُسنے کہ وہ نہین سمجھتے ہین اس کلام کو جو وہ کہتا ہو حملہ کیا اُسپر بجہالت درشتی اور مارا اُسپر ایک ضربہ کا جو اُسکے ہاتھ مین تھا پس اُسنے پیچھے کو پھیرا
اور گرایا گھوڑا اپنے پیچھے کو پس پڑا وہ گھوڑے کے سر پر اور گرپڑا گھوڑا اُسکے سبب سے اور جست کی نخعی نے اپنے پر اوپر اُسکے بھل اور قصد کیا اس امر کا
کہ دے دین وہ گبر پر ساتھ ایک ضرب تلوار کے پس مہربانی کی عبیدہ بن سرق نے اور کہا کہ اے میرے بھائی نخعی چھوڑ تم اپنے پیچھے کو اور نہ ڈالو تم اپنے ہاتھ کو
بجانب ہلاکی کے پس فوراً پھیرے نخعی اپنے پیچھے کو اور تعاقب کیا اُسکا گبر نے بہ آسانی مارنے کے اور نخعی پیدل تھے اور گبر سوار تھا پس جب قصد کیا
گبر نے اُسکے مارنے کا دوسرے اُسکی طرف عبداللہ بن حذافہ سہمی اور چلایا اُسپر کہ اُسکو پس متحیر ہوگیا وہ اُسکے سبب سے اور متوجہ ہوا بجانب حذافہ کے
اور سلامت رہے نخعی اور داخل ہوے وہ مسلمانون کے لشکر مین اور حملہ کیا عبداللہ بن حذافہ نے بطریق پر اور حملہ کیا بطریق نے اُسپر لڑائی
کے میدان مین اور سخت ہوا اُن دونون کے بیچ مین قتال اور عبداللہ بن حذافہ جسوقت مارتے تھے بطریق پر کچھ نہین کام کرتی تھی تلوار اُنکی
گبر مین بسبب کثرت اُسکے ہتیارون کے اور گبر جب مارتا تھا عبداللہ بن حذافہ پر لیتے تھے وار کو اپنی ڈھال پر تا اینکہ سست کردیا
اُسکو بوجھ ہو ہے اور گرانی نے اُسکے بازو نے اور بڑھ گئی اُن دونون کے بیچ مین لڑائی اور ملاقی ہوے وہ دونون واروں سے کہ جلدی
کی اُسپر عبداللہ بن حذافہ نے ساتھ وار کے پس پڑی تلوار اُسکی ڈاڑھی کے نیچے اور طلب کیا اُسنے پھیلنے کو اور پھٹ گئی اُسکی بنی ہوئی
چھوٹی زرہ مین اور پہونچی اُسکی گردن تک پس اُڑ گیا سر اُسکا اُسکے بدن سے اور قصد کیا گھوڑے لے نکلجانے کا اُسکے نیچے سے
اور پھر جانے کا اُسکے ساتھیون کی طرف پس دوڑے اُسکی طرف عبداللہ بن حذافہ پس لے لیا اُسکو اور اُترے وہ بجانب کافرکے
اور لے لیا اسباب اُسکا اور پھرے بجانب مسلمانون کے پس شوار گذرا یہ امر رومیون پر عبداللہ بن حذافہ نے بیان کیا ہو کہ انگلین
کیا رومیون کو مارے جانے کے بطریق کے اور اُس بطریق کا مرتبہ بادشاہ کے نزدیک بڑا تھا راوی نے بیان کیا ہو کہ لڑنے کو نکلا دوسرا بطریق
اور کہا اُسنے کہ ساتھی بادشاہ کا مارڈالا گیا اور ضرور ہو مجکو اُسکا بدلا لینا اور اب مین جاتا ہون اُس شخص کی طرف جسنے مارڈالا ہو بطریق کو پس
گرفتار کرونگا اُس شخص کو اور لیجاؤنگا مین اُسکو ہرقل بادشاہ کے پاس اور کہونگا مین اُس سے کہ یہی مارنے والا تیرے بطریق کا ہو پس
کرو تو اُسکے ساتھ جو تو چاہتا ہی پھر وہ مسلح ہوا اور زرہ پہنی اور نکلا ایک بڑے ڈیل کے شہری پر اور آیا وہ تا اینکہ ٹھہرا وہ بطریق مقتول
کی جگہ گرنے پر حالانکہ لے لیا عبداللہ بن حذافہ نے اسباب اُسکا اور سر اُسکا جدا تھا اُسکے بدن سے پس دیا بطریق پر بنظر مہربانی کے
اُسکے واسطے اور قسم کھائی اُسنے مسیح اور صلیب اور انجیل کی اس امر پر کہ ضرور ہو مجکو اُسکا بدلا لینا اور چلتا تھا وہ یہان تک
کہ نزدیک ہوا مسلمانون کے لشکر سے اور کہا اُسنے زبان عربی فصیح مین کہ اے گروہ مسلمانون کے قریب ہو کہ اللہ غالب اور بزرگ
ہلاک کریگا تمکو بسبب تمہارے ظلم اور زیادتی کرنے کے بہ اور بوجہ تمہارے گناہون کے ہمارے ساتھ پس نکلے میرے مقابلہ کو مارنے والا اُس بطریق
کا تاکہ لون مین اُس سے جو اُس کو اور مجھ لازم ہو یہ امر کہ نہ باقی رکھون مین کسی کو بعد اُسکے اُسکے ساتھیون سے پس جب سنا سہمی عبداللہ بن حذافہ

سنے کلام اسکا قصد کیا انھوں نے نکلنے کا اسکی طرف پس منع کیا انکو میسرہ بن مسروق نے نکلنے سے واسطے لڑائی کے بسبب مہربانی کے
انکے حال پر اسواسطے کہ انھوں نے ماندگی اور مشقت اٹھائی تھی پہلے بطریق کی لڑائی سے اور قصد کیا میسرہ بن مسروق نے اس امر کا کہ
نکلیں وہ اسکی طرف اور نگاہ رکھیں وہ عبداللہ کو بسبب اپنی ذات کے پس کہا عبداللہ بن خداف نے کہ ای سردار وہ ہرگاہ بلاتا ہی مجکو
سیر انام لیکر اوپر بچھر طعانوں میں نکلنے سے تو میں ہونگا اس حال میں ناتوان نہ مضبوطی کرنے والا میسرہ بن مسروق نے کہا کہ میں مہربانی کرتا ہوں
تمپر بسبب تمھاری مشقت اٹھانے کے عبداللہ بن خداف نے کہا کہ آیا مہربانی کرتے ہو تم مجھپر مشقت اٹھانے سے دنیا میں اور
نہیں مہربانی کرتے ہو مجھپر آگ سے عالم آخرت میں اور جلتی ہوئی آگ دوزخ سے قسم ہے عیش سول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ لڑنے کو
نکلیگا اسکی طرف کوئی شخص واسطے میرے پھر نکلے عبداللہ بن خداف اور انکی سواری میں گھوڑا البطریق کا تھا جسکو انھوں نے مار ڈالا تھا
اور نہیں بدلا تھا انھوں نے اپنے سامان لڑائی سے کسی چیز کو اور انکے ہاتھ میں تلوار اور ڈھال تھی پس جب نکلے وہ بجانب البطریق کے
اور دیکھا البطریق نے اپنے ساتھی کے گھوڑے کو پہچانا اسنے کہ عبداللہ بن خداف ہی قاتل ہیں اسکے ساتھی کے پس نہیں مہلت دی
اسنے عبداللہ کو اس امر کی کہ وہ گرد اوادیوں تا اینکہ جست کی اسنے ساتھ اپنے گھوڑے کے بجانب عبداللہ کے اور حملہ کیا اپنے گویا وہ پہاڑ
تھا کہ ٹوٹ پڑا تھا اوپر سے اور چنگل مارا اوپر اور کھینچی انکو اپنی طرف اور جدا کر لیا انکو انکے زین سے اور گرفتار کر لیا اور لایا انکو اپنی
قوم کے پاس اور سپرد کیا انکے اور بلایا کچھ لوگوں کو اپنی قوم سے اور کہا انسے کہ مضبوط کرو تم انکو ساتھ لوہے کے اور لاد لیجاؤ تم
انکو طرف قسطنطنیہ کے اور ٹھہراؤ انکو بادشاہ کے سامنے اور آگاہ کرو اسکو کہ یہی قاتل قیص بن جریج کے ہیں راوی نے بیان کیا
اگر کہ قید کیے گئے عبداللہ ساتھ لوہے کے اور روانہ کیے گئے وہ ڈاکیا گھوڑے پر بجانب قسطنطنیہ کے اور پھرا وہ البطریق اپنی
لڑائی کی جگہ میں اور وہ نماز کرتا تھا اپنے کام پر اور پھرا وہ بجانب لڑائی کے پس نکلے اسکی طرف تین شخص مسلمانوں سے پس کہا میسرہ
بن مسروق نے اپنے دل سے کہ ای بیٹے مسروق کے کہ آیا نہیں شرماتے ہو تم اللہ تعالیٰ سے اس امر کو کہ ٹھہرو تم ساتھ نشان مسلمانوں
کے اور تم کشادہ ہو کر دیکھو انکو حالانکہ گرفتار ہو گئے عبداللہ بن خداف اور نکلے ہیں اس ملعون کی طرف تین شخص مسلمانوں سے اور تم بچھے
ہو لڑائی سے پس کیا عذر ہوگا تمھارا نزدیک اللہ غالب اور بزرگ کے بروز حساب اور پرسش کے پھر بلایا انھوں نے سعید بن زید
بن عمرو بن نفیل العدوی رضی اللہ عنہ کو اور سپرد کیا انکو وہ نشان جو بنایا تھا انکے واسطے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
اور کہا سعید سے کہ لیے ہو تم اس نشان کو تاکہ جاؤں میں طرف اس ملعون کے پس اگر مار ڈالیگا وہ مجکو پس اور میرا اللہ غالب اور بزرگ پر ہی اور
اگر مار ڈالونگا میں اسکو ہوگا وہ عوض واسطے عبداللہ بن خداف کے پس لے لیا سعید نے نشان کو اور نکلے میسرہ بن مسروق رضی اللہ عنہ
بجانب البطریق کے گویا وہ شیر ڈکارنے والے تھے پس گرد اوادیا انھوں نے البطریق پر اور اشعار رزمیہ کے پڑھتے تھے اور حملہ کیا
انھوں نے البطریق پر اور حملہ کیا البطریق نے انپر اور گرد اوے دیے دونوں نے دیر تک اور بڑھ گیا اور دشوار ہو گیا کام ان
دونوں کے بیچ میں پھر نزدیک ہوئے دونوں آپس میں اور جست کی ایکنے دوسرے پر اور چھپ گئے دونوں نیچے گرد کے
اور ہر گروہ لشکر کا گردن اٹھائے ہوئے دیکھتا تھا ان دونوں ساتھیوں کی طرف اور دعا کرتا تھا اپنے ساتھی کے واسطے

ذکر لڑائی میسرہ بن مسروق کی ایک البطریق سے اور مارا جانا البطریق کا بدست میسرہ بن مسروق اور مارا جانا میسرہ بن مسروق کا بدست البطریق

مدد کی تا انیکہ ظاہر ہوئے وہ دونون غبار کے نیچے سے حالانکہ وہ دونون واسطے جدا ہونے کے آپس مین نزدیک تھے پس کہا کر نے میسرہ بن مسروق سے کہ ای مسلم قسم ہے تمکو تمہارے دین کی کہ آگاہ کرو تم مجکو کہ یہ کیا نشان ہے جو نکلا ہے ہمارے لشکر کے پیچھے سے پس نہین التفات کیا میسرہ بن مسروق نے اسکے کلام پر اور کہا انھون نے وما ذالک علی اللہ بعزیز پس کہا گبر نے کہ قسم ہے تجکو میرے دین کی کہ نہین کہا ہے مین نے تجسے مگر سچی بات پس متوجہ ہوے میسرہ بن مسروق بسبب آرزومند ہونے اپنے کے اس امر پر کہ لاوے اللہ تعالی مسلمانون پر کشودگار کو طرف دیکھنے حقیقت اُس امر کے جو بطریق نے اُنسے کہا تھا پس جو کیا بطریق نے اپنے اوپر اور ٹھہرایا اپنے ہاتھ کو اوپر تا کہ جب اکر لیوے اُنکو جگہ سے کہ دفعتہً ظاہر ہوا نشان اور دیکھتا تھا خالد بن الولید المخزومی کے ہاتھ مین پس جب دیکھا اُسکی طرف مسلمانون نے تکبیر کہی سبھون نے پس بسبب بزرگی اور دبدبہ اُنکی تکبیر کے ڈھیلا ہو گیا ہاتھ بطریق کا میسرہ بن مسروق سے اور متوجہ ہوا وہ دائنی لیکر دیکھتا تھا وہ کہ کیا حال مسلمانون کا ہے پس ہاتھ مارا صحابی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور قصد کیا انھون نے اُسکے جدا کر لینے کا اُسکے زین سے پس نہین پائی انھون نے کوئی راہ اس امر کی اس واسطے کہ وہ جکڑا ہوا تھا لوہے مین پس کھینچتے تھے وہ اپنے ہاتھ کو بقصد اُسکے گرا دینے کے اور دیکھا گبر نے نشان خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو کہ نزدیک ہوا ہے اُس سے اور وہ ارادہ رکھتے ہین اُسکی طرف کا پس جانا اُسکے کہ وہ بالضرور ہلاک ہونے والا ہے پس بلند کیا اُسنے تلوار کو بارادے مارنے میسرہ بن مسروق کے پس چھوڑا اُسنے تلوار کو اپنے ہاتھ سے پس اُتری اُسپر تلوار اور پڑی اُسکے بائین ہاتھ پر اور کاٹ ڈالا اُسکو اور پھر سہ میسرہ اپنے زین کی طرف اور پھر بطریق بجانب اپنے ساتھیون کے حالانکہ ہاتھ اُسکا کٹا ہوا تھا اور وہ سخت نالہ کرتا تھا بسبب پہونچنے درد اور درد کے پس لے اُسکو غلام اور مصاحب اُسکے اور لا دیا اُسکو اپنی گردنون پر اور لائے اُسکے خیمے مین اور داغ دیا انھون نے اُسکے ہاتھ کو اور خالد بن الولید ملاقی ہوئے میسرہ بن مسروق سے اور سلام کیا بعضے بعضے پر اور بیان کیا اُسنے میسرہ بن مسروق نے جو گذرا تھا اُنپر رومیون سے اور حال گرفتار ہو جانے عبد اللہ بن حذافہ کا پس ہاتھ پر ہاتھ مارا خالد بن الولید نے اور کہا کہ گرفتار ہو گئے مثل عبد اللہ بن حذافہ سے شخص قسم ہے خدا کی کہ نہ جدا ہونگے اُنسے خالد یا چھوڑا دینگے عبد اللہ بن حذافہ کو اگر چاہا اللہ تعالی نے اور توقف کیا خالد بن الولید نے باقی دن پس جب دوسرا دن ہوا دیکھا اُنھون نے ایک بوڑھا مرد کہ نکلا وہ رومیون کے لشکر سے اور وہ لباس سر مال کا بنا ہوا پہنے تھا پس آیا وہ تا انیکہ ٹھہرا سامنے خالد بن الولید کے اور اشارہ کیا سجدہ کرنے کا طرف خالد بن الولید کے پس باز رکھا اُسکو خالد بن الولید نے اس امر سے اور کہا اُنھون نے کہ تو کیا چاہتا ہے اُسنے کہا کہ بطریق لشکر کا قصد کہتا ہے واسطے اطاعت کے اور اُسنے جب کہ دیکھا ہے اس لشکر کو جو آیا ہے تمھاری طرف کو جانا ہے اُسنے اس امر کو کہ نہین طاقت ہے اُسکو تمھارے مقابلے اور لڑائی کی اور وہ کہتا ہے کہ آیا منظور ہے تمکو صلح کرنا اور چھوڑ دینا ہم تمھارے قیدی کو اور دیدین ہم تمکو اسقدر مال جو تم چاہو اور پھر جاؤ تم ہمارے شہرون اور ہمارے لڑائی سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ پھر جانا ہمارا تجسے پس جدا ہونگے ہم تجسے مگر تین باتون کے فیصلے پر اور مقدمہ قیدی کا پس اگر چھوڑ دو تم قیدی کو ہمارے واسطے اطاعت اور فرمانبرداری کے تو بہتر ہے ورنہ چھوڑینگے ہم قیدی کو اور دینگے تمھارے واسطے اور نا پسندیدگی کے پس کہا اُس نے کہ آیا تم سردار عرب کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان پس کہا اُسنے کہ اگر مناسب دیکھو تم اس امر کو کہ توقف کرو تم

اور رات پس کرو تم اس کام کو تا کہ فکر کریں ہم رات میں پس آئیں ہم اور آرام پاؤ سے بطریق اپنے ہاتھ سے درد سے اور آدھا تمہارے پاس پس منظور کریگا اس چیز کو جو تم چاہو گے خالد بن ابی الولید نے کہا ہمنے منظور کیا تمہاری اس درخواست کو پس پھر گیا وہ بوڑھا اپنی قوم کی طرف اور کہا بطریق سے کہ انھوں نے منظور کیا اور رکھدیا لڑنے والوں نے اپنے ہتھیاروں کو اور اترے خالد بن ابی الولید رضی اللہ عنہ پس جب رات ہوئی حکم کیا بطریق نے اپنے ساتھیوں کو روشن کرنے آگ کا خیموں کے دروازوں پر اور زیادتی کرنیکا اسکے روشن کرنے میں پس ایسا ہی کیا قوم نے اور کھولڈالا انھوں نے اپنے بوجھ اور اسباب کو اور چھوڑ دیا خیموں کو انکی حالت پر اور آگ شعلہ زن تھی خیموں کے دروازوں پر اور روانہ ہوئے وہ ابتدائے شب سے پس جب صبح ہوئی کوئی خبر اور نشان انکا نہ تھا پس جب دوسرا دن ہوا سوار ہوئے خالد بن ابی الولید اور مسلمان اور انتظار کیا انھوں نے اس امر کا کہ نکلے انکی طرف کوئی شخص رومیوں سے پس نہ دیکھا انھوں نے کسی کو پس جانا مسلمانوں نے کہ رومی بھاگ گئے پس کہا خالد بن ابی الولید رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیوں کو غصے سے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی انھوں نے انکے نا گہان نکلجانے پر اپنے ہاتھوں سے اور قصد کیا چلنے کا انکی جستجو میں پس باز رکھا انکو میسرہ بن مسروق نے اس ارادے سے اور کہا انھوں نے کہ یہ شہر دشوار گذار اور دور ہیں مسافت میں اور بہتر یہ ہے کہ پھر چلو تم بجانب لشکر مسلمانوں کے پس لیا مسلمانوں نے خیموں اور باقی اسباب قوم کو اور پھر لشکر مسلمانوں کا بحالت فتحمندی کے اور لوگ غمگین تھے عبد اللہ بن حذافہ پر تا انیکہ پہونچے وہ سب ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس ملاقات کی ابو عبیدہ بن الجراح نے آنسے اور خوش ہوئے انکی سلامتی پر اور سامنے آئے میسرہ بن مسروق اور سلام کیا انھوں نے امین الامۃ پر پس معانقہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے آنسے اور مرحبا کہی انکو اور بیان کیا میسرہ نے حال اپنا اور جو کچھ گذرا تھا رومیوں سے اور جسقدر مارے گئے تھے رومی اور تین مارے گئے تھے مسلمانوں سے مگر پچاس آدمی پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حال گرفتار ہونے عبد اللہ بن حذافہ کا دشوار گذرا انپر یہ امر اور کہا اللھم اجعل لہ من امرہ فرجا و مخرجا پھر لکھا انھوں نے خط امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کو مشتمل حال پہونچنے لشکر کا بجانب دروں اور سرگذشت مسلمانوں اور حال گرفتار ہونے عبد اللہ بن حذافہ کے پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجراح کا بجانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور پڑھا انھوں نے خط کو خوش ہوئے وہ بسبب سلامتی حال مسلمانوں اور آنکے غالب ہونے کے انکے دشمنوں پر گرانیدہ ناک ہوئے وہ بسبب گرفتار ہو جانے عبد اللہ بن حذافہ کے پس کہا انھوں نے کہ قسم ہے خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی بیعت کی کہ لکھونگا میں خط ہرقل کو تا انیکہ روانہ کرے میرے پاس عبد اللہ بن حذافہ کو اور نہ بھیجوں گا میں اسکی طرف لشکروں اور جوانوں کو پھر لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط بنام ہرقل اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم والحمد للہ رب العالمین الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا وصلی اللہ علی نبینہ ورسولہ محمد علیہ السلام ہذا الکتاب من عمر بن الخطاب امیر المومنین اما بعد فاوصل الیک کتابی ہذا فابعث الی بالاسیر الذی فی اسرک ہو عبد اللہ بن حذافہ خان فعلت ذالک رجوت لک الہدایۃ وان ابیت لبعثت الیک رجالا لا تہمہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ والسلام علی من اتبع الہدی اور بھیجا خط کو اور بھیجا اسکو ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور حکم کیا انکو اسکے روانہ کرنے کا بجانب ہرقل بادشاہ

روم کے پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس بلایا اُنھون نے ایک مرد کو صحابہ مین سے اور ذمہ دار ہونے اُسکے
واسطے مزدوری کے اور آیا اُسکو خط اور روانہ ہوا صحابی خط کو لیکر بجانب قسطنطنیہ کے پس جب پہونچا وہ مرد اطلاع دی گئی اُسکے
حال سے بادشاہ کو اور کہا گیا کہ وہ ایلچی عرب کا ہی پس کہا ہرقل نے کہ وہ گذاشت کرو تم اُسکی پھر بلایا ہرقل نے عبداللہ بن حذافہ
کو اپنے پاس عبداللہ بن حذافہ نے بیان کیا ہی کہ داخل ہوا مین ہرقل کے پاس اور تاج اُسکے سر پر تھا اور بطارقہ اُسکے گرد تھے پس جب
ٹھہرا مین سامنے اُسکے کہا اُسنے مجھسے کہ تم کون ہو مین نے کہا کہ مین ایک مرد ہون قبیلۂ قریش سے پس کہا اُسنے کہ تم اپنے نبی کے گھرانے
سے ہو مین نے کہا کہ نہین بلکہ مین اُنکے نبی عم سے ہون اُسنے کہا کہ آیا ہو سکتا ہی تمسے کہ تبعیت کرو تم ہمارے دین کی اور بیاہ دون مین
تمھارے ساتھ بیٹی ایک بطریق کی اپنے بطارقہ سے اور کردون مین تمکو اپنے بڑے مصاحبون سے پس کہا مین نے کہ مین نہین چھوڑنے
والا اور جدا ہونے والا ہون دین اسلام سے اور اُس چیز سے جسکو لائے ہین محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پس کہا بادشاہ نے کہ قبول کرو
تم میرے دین کو تاکہ دون مین تمکو اسقدر مال سے اور تمکو ایا اُسنے ایک جامہ دان جواہرات کا اور کہا کہ اگر داخل ہوگے تم میرے
دین مین تو دیدونگا مین یہ جواہرات تمکو پس کہا مین نے کہ قسم ہی خدا کی مین کبھی جدا نہونگا اپنے دین اسلام اور اہل اسلام سے اگرچہ تو
دیوے تو مجھکو سب وہ چیز جسکا تو مالک ہی کہا اُسنے کہ اگر نہ پھروگے تم بجانب میرے دین کے ہر آئینہ مار ڈالونگا مین تمکو بری طرح سے پس
کہا مین نے کہ مین کبھی ایسا نہ کرونگا پس کر تو جس امر کا کرنے والا ہی پس خشمناک ہوا وہ میرے کلام سے اور کہا اُسنے کہ ایک سجدہ کرو تم صلیب
کے واسطے اور چھوڑ دونگا مین تمکو پس کہا مین نے کہ مین نہ کرونگا پس کہا اُسنے کہ کھا لو تم گوشت سور کا اور چھوڑ دونگا مین تمکو پس کہا مین نے کہ قسم ہی
خدا کی مین کہ اُنمین نہین ہون کہ یہ کام کرون اُسنے کہا پی لو تم ایک کاسہ شراب کا اور چھوڑ دونگا مین تمکو پس کہا مین نے کہ قسم ہی خدا کی مین ایسا
کبھی نہ کرونگا پس کہا اُسنے قسم ہی اپنے دین کی ہر آئینہ کھاؤگے تم اس گوشت کو اور پیوگے تم اس شراب کو پھر کہا اُسنے اپنے غلاموں سے کہ کرو
اُنکو ایک گھر مین اور کرو اُنکے نزدیک گوشت سور کا اور شراب اسواسطے کہ جب تنگی مین ڈالیگی اُنکو بھوک تو کھائینگے اُسکو اور جب پیاسے ہونگے پینگے وہ شراب کو
راوی نے بیان کیا ہی کہ وہی امر کیا غلامون نے جو بادشاہ نے حکم کیا تھا اور اکیلا کر دیا اُنھون نے عبداللہ بن حذافہ کو ایک گھر مین اور اُنکے ساتھ
گوشت خنزیر اور شراب تھی اور بند کر لیا اُنھون نے دروازہ کو اور چھوڑ دیا اُنکو **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ ہرقل
مر گیا تھا بعد بھاگنے کے انطاکیہ سے بسبب پکنے کے پھوڑے کے جو در آیا تھا اُسکے دل پر جدائی مین سوریہ سے اور روایت کیا گیا ہی یہ امر کہ وہ سلمان
مرا اور جسنے یہ معاملہ عبداللہ بن حذافہ کے ساتھ کیا تھا وہ ہرقل کا بیٹا قسطنطین تھا اور بجائے اُسکے باپ کے لقب اُسکا ہرقل مقرر کیا گیا تھا
پس جب ہوا چوتھا دن کہا ہرقل نے کہ کیا کام کیا قیدی نے لوگون نے کہا کہ اے بادشاہ یہ مرد بزرگ ہی اپنی قوم مین اور نہ اختیار
کریگا ذلت کو اور جو کچھ ہم کرینگے قیدی کے ساتھ مسلمان ہی کرینگے ساتھ اُس شخص کے جسکو گرفتار کرینگے اگر بڑھ جاویگا
اُنکے ہاتھون مین ہم مین کا پس بلایا اُسنے عبداللہ بن حذافہ کو اور کہا کہ کیا کیا شراب اور گوشت کو لوگون نے کہا کہ اے بادشاہ
وہ اپنے حال پر ہی بادشاہ نے کہا کہ کس چیز نے باز رکھا تمکو اُسکے کھانے سے عبداللہ بن حذافہ نے کہا کہ بخوف نافرمانی خدا
اور اُسکے رسول کے حالانکہ منع کیا ہی اللہ تعالیٰ نے ہمکو اُس سے اور حرام کیا ہی اُسکو ہمپر علاوہ برین وہ حلال ہو گیا ہمپر بعد

تین دن کے ولیکن چھوڑ دیا میں نے اُسکو تاکہ مورد طعن مسلمانوں کا نہو راوی نے بیان کیا ہی کہ جب آیا ہرقل کے پاس خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پڑھا اُسنے خط کو پس دیا اُسنے عبد اللہ بن حذافہ کو بہت مال اور کپڑے اور چھوڑ دیا اُسنے اُنکی راہ کو اور دیا اُنکو ایک بڑا موتی بطور ہدیہ کے واسطے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور بھیجا اُسنے ایک گروہ کو ساتھ عبد اللہ بن حذافہ کے پہاڑوں کے درون تک اور پھر آئے وہ لوگ اُنکی ہمراہی سے اور پہونچے عبد اللہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پس خوش ہوئے وہ اُنکے آنے سے اور بھیجا اُنکو مدینہ طیبہ میں جب آئے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور دیکھا حضرت عمر نے اُنکو سجدہ شکر کیا واسطے اللہ تعالیٰ کے اور مبارکباد دی سلامتی کی عبد اللہ کو اور دیا عبد اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو موتی پس جب دیکھا حضرت عمر نے موتی کو بہت سی کیا اُسکو سودا گران مدینہ طیبہ پر پس نہیں جانا اُنھوں نے اُسکی قیمت کو اور کہا اُنھوں نے کہ ہمنے ایسا موتی نہیں دیکھا ہی پھر کہا اُنھوں نے کہ یا امیر المؤمنین بتحقیق اللہ تعالیٰ نے دیا ہی تمکو پس لو تم اُسکو برکت دے اللہ تعالیٰ تمکو اُسمیں حکم کیا پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے یکجا ہونے کا اپنے پاس پس جمع ہوئے وہ تا اینکہ بھر گئی مسجد لوگوں سے پھر چڑھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بحالت خطبہ خوانی کے اور کہا اُنھوں نے یا ایہا الناس ان کلب الروم قد وجہ الی بنا اللؤلؤ ہدیۃ وقد جعلنا المسلمین منہا فی حل فما تقولون مسلمانوں نے کہا کہ برکت دیوے اللہ تعالیٰ تمکو اُسمیں اے سردار مسلمانوں کے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ان اللہ قد جعلہا فی حل فکیف اصنع بمن غاب من المسلمین ومن فی البطون والاصلاب من الاولاد والمہاجرین والانصار والمجاہدین فی سبیل اللہ واللہ لا طاقۃ لعمر بہا لبتہم یوم القیمۃ پھر بیچ ڈالا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکو اور کر دیا اُسکی قیمت کو مسلمانوں کے بیت المال میں عمرو بن سالم نے روایت کی ہی کہ جب فتح کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انطاکیہ کو از روے صلح کے اور ہوا معاملہ میسرہ بن مسروق کا جیسا کہ بیان کیا ہی ہمنے اقامت کی اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح حلب میں بہ انتظار اسکے کہ معاملہ عمرو بن العاص کا قیساریہ میں کیا ہوتا ہی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مجکو ثقات سے روایت اس امر کی پہونچی ہی کہ اہل معرات اور کفرطات اور قامیہ اور دو جبل ابی قبیس جو شام میں ہی اور اُسکے نزدیک کے قلعوں اور شہروں کو فتح کیا تھا مسلمانوں نے از روے صلح کے اور تمام وہ دیگ جو روانہ ہوئے تھے عمرو بن العاص کے ساتھ بجانب قیساریہ کے پانچ ہزار مسلمان تھے جنمیں عبادہ بن صامت اور عمرو بن ربیعہ اور بلال بن حمامہ اور ربیعہ بن عامر تھے سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہی کہ تھا میں ہمراہ عمرو بن العاص کے پس دیکھا میں نے انگور کے ایک درخت کو ایک گھر میں مہات کے گھروں سے اور اُسمیں خوشے انگور کے لٹکتے اور بڑی قسم کے تھے پس لیا میں نے اُسمیں سے ایک انگور اور کھایا میں نے اُسکو پس سردی کی اُسنے اور لاحق ہوا سخت جاڑا مجکو پس کہا میں نے برا کرے اللہ تعالیٰ ان بے عقلہ بربریہ کافروں کا شہر اُنکا سردی ہی اور اُنکے انگور سردی اور پانی اُنکا سرد ہی اور ہم ڈرتے ہیں ہلاک ہو جانے کو بسبب شدت سردی اُنکے شہروں کے پس سنا ایک مرد نے نصاری ملک شام سے میرے کلام کو اور متوجہ ہوا وہ میری طرف کو بہ ارادے نزدیکی حاصل کرنے کے مجھسے اپنے کلام سے تاکہ باقی رکھوں میں اور نہ مارڈالوں میں اُسکو پس کہا اُسنے کہ اے برادر عربی اگر یہاں کے انگور میں تمکو سردی معلوم ہوئی ہی پس پی لو تم پانی یہاں کا پس راہ بتلائی اُسنے مجکو ایک بڑی مشہور چشمہ میں پانی تھا پس پیا میں نے اور ایک جماعت نے عرب سے پانی کو اور آئے ہم اپنے لشکر میں درانحالیکہ جھکتے تھے ہم نشے

سے اپنے چچا ابو جندل عمرو بن العاص نے ہماری خبر کو اور لکھ بھیجا اُنھون نے حال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس خط لکھا
ابو عبیدہ نے اُنکا اِس عبارت سے اما بعد[1] بیشک شراب فحشہ علیہا واقم حدود اللہ تعالی کما امر واللہ لا تخش فی اللہ لومۃ لائم پس جب
پہونچا خط عمرو بن العاص کے پاس بُلایا اُنھون نے سبیع بن حمزہ اور اُنکے ساتھیون کو جنھون نے شراب پی تھی پس تازیانے سے اُنکو
مارے عمرو بن العاص نے اور سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہی کہ جب تازیانے لگانے لگے میرے عمرو بن العاص نے اور درد آگین
کیا اُنھون نے مجکو کہا مین نے کہ قسم ہی خدا کی ہر آئینہ مارڈالونگا مین اُس گبر کو جسنے راہ تبلائی تھی مجکو شراب پر یہانتک کہ
پیا مین نے اُسمین سے اور لیا مین نے اپنی تلوار کو اور گیا مین اُس گانون مین اور تلاش کیا مین نے گبر کو اور پایا مین نے اُسکو پس جب
پڑی نگاہ میری اُسپر نکال لیا مین نے تلوار کو اور قصد کیا مین نے اُسکے مارڈالنے کا پس بیٹھ پھیرا اُسنے مجھسے بحالت بھاگنے کے اور پوچھا
کیا مین نے اُسکا اور وہ کہتا تھا کہ مین نے تمھارا کیا گناہ کیا ہی پس کہا مین نے کہ سختی ہو تجھپر اِسواسطے کہ تو نے راہ تبلائی مجکو
اُس چیز پر جسپر پروردگار خشمناک ہوتا ہی پس کہا اُسنے کہ قسم ہی خدا کی کہ مین نے نہین جانا تھا اِس امر کو کہ وہ تمپر حرام ہی سبیع بن حمزہ
نے بیان کیا ہی کہ پکارا مجکو عبادہ بن صامت نے اور کہا کہ امتیاز کر تم اُسکے مارڈالنے مین کہ وہ داخل ذمہ داری مین ہی پس چھوڑ دیا
مین نے اُسکو پس گیا وہ اور لایا میرے واسطے انجیر اور جوز کو اور کہا اُسنے کہ کھاؤ تم اُسکے ساتھ کہ وہ گرم کریگا تمکو پس کھایا مین
نے اُسکو اور پایا مین نے اُسمین پاکی اور خوشبو کو پس کہا مین نے اُس سے کہ بُرا کرے تیرا اللہ تعالی کہان تھا تو ان چیزون سے
ابتدائے حال مین پیشتر اِسکے کہ مارا جاؤن مین تازیانون سے سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہی کہ عمرو بن العاص نے کوچ کیا ہمکو لیکر
تا اینکہ اُترے ہم ایک گانون مین جسکا نام نخل تھا اور پہونچی خبر قسطنطین بن ہرقل کو اور پناہ لی تھی اُسکے پاس اُن لوگون نے جو
بھاگے تھے اُسکے باپ کے لشکر سے اور تمام رومیون اور بطارقہ نے اور پورا ہوا تھا لشکر اُسکا اسّی ہزار کی تعداد مین اور بلایا[2] اُسنے
ایک مرد متنفرہ کو پس کہا اُس سے کہ جا تو اور دریافت کر خبر عرب کی اور تعداد اُنکے لشکر کی کہ کسقدر ہی اور لا تو میرے پاس خبر کو پس
چلا وہ جاسوس تا اینکہ داخل ہوا وہ عرب کے لشکر مین اور دیکھا اُسنے اول اور آخر سب لشکر کو تا اینکہ گذرا وہ ایک قوم مین پر اور وہ آگ کے
گرد تھے پس رجوع کی اُسنے اُنکی طرف اور بیٹھا اُنکے بیچ مین اور سُنا خبر کو اینکہ سُنتا تھا وہ اُنکی باتون کو پس جب ارادہ کیا اُسنے اُٹھنے اور
کھڑے ہونے کا لڑکھڑایا وہ اپنے دامن کے سبب سے اور کہا اُسنے صلیب کے نام سے ایک کلمہ کہ لڑکھڑایا اُسکی زبان پر
پس جب سُنا اہل یمن نے اُسکے قول کو جانا اُنھون نے کہ وہ متنفرہ اور جاسوس روم کا ہی پس جست کی اُن لوگون نے اُسکی طرف اور
مارڈالا اُسکو اور واقع ہوا شور لشکر مین تا اینکہ سُنا عمرو بن العاص نے ایک شور مارڈالنے والے کو پس پوچھا اُنھون نے کہ کیا
حال ہی پس بیان کیا لوگون نے اُنسے حال جاسوس اور اُسکے مارے جانے کا پس خشمناک ہوے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اِس معاملے
سے اور بُلایا اُنھون نے اہل یمن کو اپنے پاس اور کہا کہ اے لوگو کس چیز نے اُٹھایا تمکو جاسوس کے مارنے پر کسواسطے نہ لائے تم
اُسکو میرے پاس کہ خبر پوچھتا مین اُس سے پس کتنے ہین جاسوس ہمیں اور پھرتے ہین وہ واسطے ہمارے اِسواسطے کہ دل لوگون کے
اللہ تعالی کے اختیار مین ہین پھیر دیتا ہی اُنکو جسطرح چاہتا ہی پھر پکار دیا عمرو بن العاص نے اپنے لشکر مین کہ جو شخص مارے

[1] بعد حمد و صلوٰۃ کے بعد
[2] بلایا اُسنے اُسکو

کسی غریب یا جاسوس کو بھیجو اسکو میرے پاس لاوے راوی نے بیان کیا ہی جب دیر کی جاسوس کی خبر نے قسطنطین پر جانا
اُسنے کہ وہ مارڈالا گیا پس روانہ کیا اُسنے دوسرے کو تاکہ خبر لاوے اُسکے واسطے پس آیا جاسوس گانوں میں اور دیکھا اُسنے
مسلمانوں کے لشکر کو اور نگاہ اور اندازہ کیا اُسکا اور پھر گیا وہ بادشاہ کے پاس اور کہا کہ ای بادشاہ قریب اور بلند ہوا میں
مسلمانوں کے لشکر پر اور اندازہ کیا میں نے اُنکا تو وہ پانچ ہزار سوار ہیں وہ شیر دلیر اور گرگس سیر اور بزرگ ہیں کہ چاہتے اور دیکھتے ہیں وہ موت
کو جیسے مال غنیمت کے اور زندگی کو تاوان پس جب سُنا قسطنطین نے یہ حال کہا اُسنے کہ قسم ہی مسیح اور صلیبان اور انجیل اور قربان کی
ہر آئینہ خرچ کرونگا میں اُنکی لڑائی میں اپنی کوشش کو اور لڑونگا میں اُنسے سخت لڑنے سے پس یا پہونچونگا میں مطلب کو یا مرجاؤنگا میں بحالت صبر
کے پھر بھیجا اُسنے اپنے بطارقہ اور اراجہ اور بندیجو کو اور اختیار کیا اُنمیں سے دس ہزار سوار کو کہ وہ سب ہتھیار بند تھے اور بنایا ایک
نشان چاندی کے نیزے پر اور اُسکے سر پر ایک صلیب سرخ سونے کی تھی اور سپرد کیا اُس نشان کو ایک بطریق کے جسکا نام
مسکال ذکر تھا اور وہ فخر اُسکے لشکر کا تھا اور کہا کہ بتحقیق حاکم اور سردار کیا میں نے تجکو ان لوگوں پر پس روانہ ہو تو اُنکے ساتھ اور تو طلیعہ
ہمارے لشکر کا پس لیا بطریق نے نشان کو اور نکلا وہ ساتھ دس ہزار سوار کے اور اُسی وقت روانہ ہوا وہ پھر قسطنطین نے بنائی
دوسری صلیب اور سپرد کیا اُسکو لشکر کے دستہ کے اور نام اُسکا حریسہ تھا اور ساتھ کیا اُسکے دس ہزار کو اور حکم کیا اُسکو ملجانے کا
پہلے بطریق سے پس جب ہوا دوسرا دن نکلا قسطنطین ساتھ باقی لشکر کے اور چھوڑا اُسنے قیسار یہ کی حفاظت پر اپنے چچا کے بیٹے
نسطاویل کو اور چھوڑا اُسکے نزدیک بیس ہزار فوج کو یسار بن عون نے بیان کیا ہی کہ اُسی حال میں کہ ہم نخل گانوں میں تھے کہ دفعۃً
قریب اور بلند ہوا ہمپر پہلا بطریق ساتھ دس ہزار سوار کے پس نزدیک ہوا وہ ہمسے اور دیکھا ہمنے لشکر کو اور نگاہ اور اندازہ کیا ہمنے
اُسکا تو وہ دس ہزار تھے پس خوش ہوے ہم اور کہا ہمنے کہ ہم پانچہزار سوار ہیں اور دشمن ہمارے دس ہزار ہیں اور ہر مرد ہم میں کا
لڑیگا اور دو میوں سے پس ہم اُسی حال اور خوشی میں تھے کہ دفعۃً ظاہر ہوا وہ سر البطریق اور اُسکے ساتھ دس ہزار سوار تھے پس
کہا عمرو بن العاص نے اعلموا انہ من ارادات تعالی والبوم الآخر فلا یرتاع من کثرۃ العدو ولا من تزاید المدد فان الجھاد فی سبیل اللہ
فوز اعلی عمن یقتل فی صفوف الکفار ویکون حیا ابدا یرتع فی مروج الجنۃ وینال من اللہ سائغ نعمتہ قال اللہ عز وجل ولا
تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون ولوان الجاسوس الذی قتلتموہ لم تعجلوا علیہ لکان قد
اخبرنا بسرعۃ الجیوش وکثرتھا الینا ولکنا قد اخذنا علی انفسنا بالاحوط ولاکن امر اللہ عز وجل لا یغلب پھر بھیجا کیا عمرو بن
العاص نے اپنے پاس دلیروں کو اور کہا اُنھوں نے کہ بتحقیق مناسب دیکھتا ہوں میں اس امر کو کہ بھیجوں میں
امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس کہ مدد کریں وہ ہمارے ساتھ لشکر کے اسواسطے کہ یہ بڑا لشکر ہی اور کہا اُنھوں نے کہ ای لوگو
کون شخص سوار ہوگا اور جائیگا بجانب امین الامۃ کے اور آگاہ کریگا اُنکو اُس چیز سے جسمیں ہم واقع ہوئے ہیں شاید کہ وہ ہماری مدد
اور یاری کریں جیسا کہ مدد دی اُنھوں نے ہمکو ساتھ یزید بن ابی سفیان کے اور وہ تنسرین کے حاکم ہیں اور احرا جہ اُسکا اللہ غالب ہم
بزرگ پر ہی کہا ربیعہ بن عامر نے کہ ای عمرو ملاقی ہو اور بھروتم ہمکو لیکر دشمن سے اور بھرو ساکر و تم اللہ غالب اور بزرگ پر اسواسطے

کہ جسنے مدد دی تھی ہمکو بہت جگہون مین حالانکہ ہم تھوڑے تھے وہ قدرت رکھنے والا اسکا ہی کہ مدد دیوے اور غالب کرے ہمکو
باقی کافرون پر راوی نے بیان کیا ہی کہ نفع حاصل کیا عمرو بن العاص نے ربیعہ بن عامر کی وصیت سے اور کہا اُنھون نے کہ قسم ہی خدا کی سچ کہا تمنے
پھر حکم کیا اُنھون نے لوگون کو آمادہ ہونے کا واسطے ملاقی ہونے دشمن کے پس سوار ہوے مسلمان اور بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ
تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجی بشیر اور نذیر پر پس قبول کیا اور جواب دیا اُنکی تہلیل اور تکبیر کا پہاڑون اور ریگون اور ڈھیلیون اور درختون نے
اور سکناے اس زمین کی آبادیون سے اور خوفناک ہوے مشرکین وقت سننے آواز مسلمانون کے اور گویا زمین ہلنے والی اور
چلنے والی تھی ساتھ اپنے لوگون کے اور دیکھا قسطنطین نے مسلمانون کے لشکر کو پس زیادہ معلوم ہوا اُسکی آنکھ مین اور کہا اُسنے
کہ قسم ہی اپنے دین کی جب آیا اور بلند ہوا تھا مین اس لشکر پر تو نہین تھے وہ زیادہ پانچہزار سے اور اب بڑھ گئی ہی تعداد اُنکی اور زیادہ
ہوئی مدد اُنکی اور نہین شک ہی کہ اللہ تعالی نے مدد دی ہی اُنکو ساتھ فرشتون کے اور باپ میرا دانا اور بینا تھا ان عرب کے
حال کا اور نہین ہی میرا لشکر زیادہ باہان ارمنی کے لشکر سے جبکہ ملاقی ہوا تھا وہ اُنسے یرموک مین دس لاکھ سے اور بہ تحقیق ندامت
حاصل کی مین نے اپنے نکلنے پر اُنکے مقابلے کو اور مین قریب تر فکر کرونگا کسی مکر اور فریب کا ان عرب پر پھر بلایا اُسنے ایک بڑے مرتبے
والے کو اپنے نزدیک اور وہ شخص قیساریہ کا قس اور عالم تھا اور کہا اس سے کہ سوار ہو کر جا تو اس قوم کی طرف اور اچھی بات چیت
کر تو اور کہو تو اُنسے کہ بادشاہ چاہتا ہی تمسے اس امر کو کہ روانہ کرو تم بادشاہ کے پاس ایک شخص کو جو بڑا فصیح زبان کا اور بڑا مضبوط
دل کا ہو اور نہ ہو وہ شخص فرومایگان عرب سے پس سوار ہوا وہ قس اور پہنے دیباج سیاہ کے اور ایک کلاہ بالون کی پہنے تھا اور سوار
ہوا سر مے استر پر اور لی اُسنے اپنے ہاتھ مین ایک صلیب جواہر کی اور چلا تا انیکہ پہونچا قریب لشکر مسلمانون کے پس ٹھہرا وہ اب
حیثیت سے کہ سنتے تھے مسلمان کلام اُسکا اور کہا اُسنے کہ ای گروہ عرب کے مین بھیجا گیا ہون تمھارے پاس بادشاہ رحیم
قسطنطین پسر ہرقل کی طرف سے اور وہ چاہتا ہی تمسے صلح کرنے کو اور نہین خوش ہوتا ہی تمھاری لڑائی کی اسواسطے کہ وہ عالم ہی اپنے
دین کا اور وہ دانا بینا ہی اپنے کام مین اور نہین دوست رکھتا ہی خونریزی اور تباہ کرنے صورتون کو پس نہ ظلم اور زیادتی کرو تم میرا سواسطے کہ عالم مغلوب
کیا جاتا ہی اور مظلوم مدد دیا جاتا ہی اور مسیح نے ہمارے واسطے یہ کہا ہی کہ نہ لڑو تم مگر اُس شخص سے جو ظلم اور زیادتی کرے اور بادشاہ تمسے
یہ چاہتا ہی کہ بھیجو تم اُسکے پاس ایک مرد کو جو بڑا فصیح زبان اور مضبوط دل ہو اور نہو وہ شخص فرومایگان عرب سے پھر سکوت کیا
اس قس نے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا عمرو بن العاص نے کلام اُسکا کہا اُنھون نے کہ ای لوگو بتحقیق سنا تمنے جو کچھ کہا اس بے
ختنہ بریدہ نے پس کون شخص تم مین سے دوڑیگا بجانب خامندی اور پسندیدگی اللہ اور رسول کے اور دیکھے اور دریافت کریگا اُس
چیز کو جو سگ دمی بیان کریگا پس کہا بلال بن حمامہ موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور تھے وہ جوان سیاہ رنگ اور
دراز قد لوگون مین مثل درخت بلند کے چمکتی تھی سیاہی اُنکے رنگ کی اور دونون آنکھین اُنکی سرخ تھین مثل خون بستہ کے اور وہ بلند
آواز تھے پس کہا اُنھون نے کہ ای عمرو مین اُسکے پاس جاؤنگا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ ای بلال بتحقیق شکستہ حال کر دیا ہی تمکو تمھارے
رنج نے مفارقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علاوہ برین تم جنس حبش سے ہو اہل عرب سے نہین ہو اور اہل عرب کے کلام بزرگ

اور تصحیح اور مسجع اور مقفی ہین پس کہا بلال رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہی تمکو حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس امر پر کہ چھوڑ دو تم مجکو کہ جاؤن مین اسکی طرف کو پس کہا عمرو بن العاص نے کہ تجھے بڑی اور بزرگ قسم مجکو دلائی جاؤ تم اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالی سے اور نہ دو تم اس سے کلام کرنے مین اور فصاحت بیانی کرو تم جواب مین اور بڑائی اور بزرگی ظاہر کرو تم شریعت اسلام کی بلال نے کہا کہ تریب ترپاؤگے تم مجکو اگر چاہا اللہ تعالی نے جیسا کہ تم دوست رکھتے ہو پس نکلے بلال رضی اللہ عنہ اور رہتے وہ مثل درخت بلند کے چوڑے تھے دونون شانے اُنکے گویا وہ قوم شنوہ کے لوگ سے تھے اور اُنکے ڈیل ڈول کی بڑائی سے دیکھنے والے ڈرتے تھے اور اُنکے بدن پر وہ قمیص کہ جسمین سام کا پہنے تھے اور سر پر اُنکے عمامہ صوف کا تھا لٹکا کے ہوئے تھے اپنی تلوار اور توشہ دان کو اپنے شانے پر اور عصا اُنکا اُنکے ہاتھ مین تھا پس جب نکلے وہ مسلمانون کے لشکر سے اور دیکھا اُنکی طرف قسس نے زشت اور زبون جانا اُسنے اُنکو اور کہا اُسنے کہ مسلمانون کی آنکھون مین تبہ ہمارا سست اور ضعیف دیکھائی دیا ہی پس جب بلایا ہمنے اُنکو کہ آئیں مین بات چیت کرین تو بھیجا اُنھون نے ہمارے پاس ایک غلام کو اپنے غلامون سے بسبب ہمارے دبلے اور حقیر ہونے کے اُنکی آنکھون مین پس کہا اُسنے کہ اے غلام پھر جا تو اور کہدے اپنے مالک کہ بادشاہ ہمارا چاہتا ہی کسی سردار کو تم مین سے تاکہ کلام کرے وہ جوارد کرتا ہی پس کہا اس سے بلال نے کہ اے مرد مین بلال بن حمامہ موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون اور نہین ہون عاجز تمہارے سردارون کی جواب دہی سے پس کہا اُسنے بلال سے کہ ٹھہر و تم اپنی جگہ پر تاکہ آگاہ کرون مین بادشاہ کو تمہارے حال سے پھر واپس گیا وہ اور ٹھہرا رہا مین قسطنطنیہ کے اور کہا کہ اے بادشاہ قوم نے بھیجا ہی میرے پاس ایک غلام کو اپنے غلامون سے تاکہ بات چیت کرین وہ مجھ سے اور نہین ہی یہ امر مگر اسوجہ سے کہ ضعیف اور سست معلوم ہوئے ہین ہم اُنکی آنکھون مین اور وہ غلام سیاہ رنگ از قامت بھاری موٹی ڈیل ڈول کے ہین اور ربیان کی اُسنے صفت بلال بن حمامہ کی تا انیکہ در آیا اُسمین خوف بلال کے حال اور صفت سے پس کہا قسطنطین نے اُسے کہ پھر جا تو اُنکی طرف اور کہہ تو اُنسے کہ بھیجا تھا بادشاہ نصرانیہ کے بیٹے نے تمہارے پاس بارادہ طلب بعض تمہارے سردارون کے جس سے وہ بات چیت کرے اور تم بھیجتے ہو اُسکے پاس ایک غلام کو اپنے غلامون سے پس پھر آیا ترجمان بلال کے پاس اور کہا کہ بادشاہ تمسے کہتا ہی کہ ہم غلام سے بات چیت کرنا نہین چاہتے ہین بلکہ ہم چاہتے ہین کہ تمہارے لشکر کے مالک اور تمہارے سردار سے ہم بات چیت کرین پس پھیرے بلال نے انحالیکہ وہ شکستہ دل تھے اور آگاہ کیا اُنھون نے عمرو بن العاص کو اس حال سے پس کہا عمرو بن العاص نے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ مین اُسکے پاس جاتا ہون پس کہا اُسنے شرحبیل بن حسنہ نے کہ اے ابا عبد اللہ ہرگز نہ کرو کہ تم خود جاؤ گے پس کسی شخص پر بھیجو گے تم مسلمانون کو عمرو بن العاص نے کہا کہ اللہ تعالی مہربان ہی اپنے بندون پر اور وہ بڑا مہربانی کرنے والا ہی اپنی خلقت پر مگر تو ہم نشان کیا اور بطور سیر خلیفہ کے ٹھہر تم میری جگہ پر پس اگر قوم عہد اور بیوفائی کریگی پس اللہ تعالی مالک ہی علیہ پس ٹھہرے شرحبیل بن حسنہ عمرو بن العاص کی جگہ پر اور لیا نشان کو اور نکلے عمرو بن العاص اور چلے بجانب قوم کے اور وہ زرہ کے اور پر صوف کا پہنے تھے اور سر پر اُنکے زرد رنگ عمامہ مین تھا کہ بھیر لیا تھا اُسکو اپنے سر پر بطور پیچ کے اور رکھا تھا اُسکی چوٹی کو اور کمر مین اُنکے تلوار دوا[illegible]

ذکر بلال رضی اللہ عنہ اور جانا عمرو بن العاص [illegible] قسطنطنیہ [illegible]

تھا اور لگا لیا تھا انھوں نے اپنی تلوار کو اور رکاب میں لگایا تھا اپنے نیزے کو پس برابر وہ چلے گئے تا اینکہ تمھرے وہ سامنے اُس
ترجمان کے جسکو قسطنطین نے بھیجا تھا پس جب دیکھا اُنکو ترجمان نے ہنسا وہ پس کہا اُسنے عمرو بن العاص نے کہ پس چیز ہے تو ہنستا ہوا ای
برادر نصرانی اُسنے کہا کہ تمھارے لباس اور تمھارے اٹھانے اور رکھنے سے ان ہتھیاروں کو کیا کام کروگے تم اِنسے اور کیا
ارادہ کروگے تم کرنے کا عمرو بن العاص نے کہا کہ اٹھانا اور لینا ہتھیاروں کو لباس اہل عرب کا اور وہی بچھونا اُنکا اور اوڑھنا اُنکا
ہے اور نہیں لیا ہے ہتھیاروں کو ساتھ اپنے مگر واسطے طلب کرنے کے اپنے دشمن پر اور شاید کہ ڈالا جاؤں میں تمھارے نزدیک اور تم
میں پس ہوجائے ہتھیار ہمارے پاس تیرے واسطے تیرے دشمن سے اور بچاؤنگا میں تجھکو اُنکے سبب سے اپنی جان کو کہا ترجمان نے یہاں سے ہم لوگ اہل صلح اور
اور بکر سے نہیں ہیں تم دل کو مطمئن رکھو پھر ترجمان بجانب قسطنطین کے جبکہ سنا اُسنے مقولہ عمرو بن العاص کا اور کہا کہ ای بادشاہ
سردار بیشک تیرے پاس آئے ہیں اور وہ ایسا ایسا لباس پہنے ہیں ہنسا بادشاہ قیس کے کلام سے اور کہا اُس سے کہ تو اُنسے کہ آویں تیرے پاس اور
داخل ہوں جیسے ہیں اپنے لباس میں پس بلایا بادشاہ نے سامنگی کو سب آئے عمرو بن العاص کے اُسکے پاس اور راستہ کیا اُسنے اپنے ملک کو اور ٹھہرایا
بطارقہ اور بڑے بڑے کو دائیں بائیں اور حجاب کو پھر اپنے اور ترجمان نزدیک عمرو بن العاص کے اور کہا اُسنے کہ ای سردار عرب پوچھو تم بادشاہ نے احتیاج دریافت
تمکو پس واپس ہوا عمرو بن العاص اپنے گھوڑے پر لشکر فلسطینیا کا تعجب کرتا تھا اُنکے لباس سے تا اینکہ ٹھہرے وہ بادشاہ کے دروازہ پر پھر پیادہ ہوئے وہ اور چلے
بطارقہ اور حجاب اُنکے اینکہ نزدیک آنکھ اُنکی قسطنطین پر پس سلام کیا انھوں نے ساتھ دعا عزت کے پس نزدیک بلایا اُنکو بادشاہ نے
اور مرحبا کہی اور تازہ روئی کی اُنسے اور کہا کہ مرحبا ای سردار اپنے قوم کے اور حکم کیا اُنکو تخت پر بیٹھنے کا پس انکار کیا عمرو بن العاص نے
اس امر سے اور کہا اُنھوں نے کہ فرش اللہ تعالیٰ کا پاک ہے تیرے فرش سے سوا واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے زمین کو اور کیا اُسکو بچھونا ہمارا
اور مباح کیا اُسنے ہمارے واسطے اُسکو پس ہم سب میں برابر ہیں اور میں نہیں چاہتا ہوں بیٹھنے کو مگر اُس چیز پر جو مباح کیا ہے اللہ تعالیٰ
نے ہمارے واسطے پھر بیٹھے عمرو بن العاص زمین پر بحالت چار زانو کے اور رکھا اپنے نیزے کو آگے اپنے اور پوچھا اُن سے اور کہا قسطنطین
سے کہ تو جو چاہتا ہے اے عظیم روم اور سوال کر تو جس چیز سے تجکو منظور ہے پس کہا اُسنے قسطنطین پس پوچھا تو نے کہ تمہارا نام کیا اُنھوں نے
کہا کہ میرا نام عمرو ہے میں عرب سے بزرگ اور ارباب بیت الحرام سے ہوں جسکی قوم تعظیم کرتے ہیں قسطنطین نے کہا کہ تم جوان بزرگ ہو عرب سے بزرگ ہے
اور اگر تم عرب سے ہو تو ہم روم سے ہیں اور ہمارے تمھارے بیچ میں نسبت اور قرابت اور یگانگیت نزدیک ہے اور ہم تم نسب میں ملتے ہوئے ہیں پس جو لوگ کہ
میں متصل ہوں نہیں چاہتے اُنکو کہ خونریزی کریں بیچ اُنکے بعض کی عمرو بن العاص نے کہا کہ ہمارا نسب ملتے ہیں ہمارا باپ دونوں کا ہے اور بڑا نسب ہمارا
دین اسلام کا ہے اور جب بھائی بھائی کے ساتھ ہو اور وہ دونوں جدا ہوئے ہیں میں پس حلال ہے بھائی کو کہ مارڈالے اپنے بھائی کو کہا قسطنطین
منقطع ہوگیا نسب اُن دونوں کے بیچ میں اور جو تو نے کہا کہ تیرا نسب ہم سے ملتا ہے پس کیونکر ہمارا تمہارا نسب ایک ہو سکتا ہے حالانکہ تم
قریش بزرگ روم سے ہو اُسنے کہا کہ ای عمرو آیا نہیں ہیں باپ ہمارے آدم پھر نوح پھر ابراہیم اور عرب نسل اسمٰعیل سے ہیں اور روم اسحاق
بن العیص بن اسحاق ہوا وہ دونوں اولاد ابراہیم کے ہیں اور نہیں ہوسکتا ہے بھائی اس امر کو کہ زیادتی کرے اپنے بھائی پر اور نہیں
پیرس ہم تمہارا ہے دعوی ہے اُنکے اور اُنکے بیچ میں عمرو بن العاص نے کہا کہ تو سچا ہے اے اسحاق

ہیں بعد اسمعیل چچا عیص کے ہیں اور ہم ایک باپ کی اولاد ہیں اور باپ ہمارے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور اگرچہ نوح نے
تقسیم کر دیا تھا زمین کو اپنی اولاد میں لیکن انھوں نے تقسیم کیا تھا اسکو بحالت درگذر کرنے کے جیسی جبکہ خشمناک ہوئے تھے وہ اپنے
بیٹے حام پر اور جان تو اس امر کو کہ اولاد نوح کی نہیں راضی ہوئی تھی اس تقسیم پر بت تک اور غالب ہو گئے بعض انکی بعض پر اور یہ زمین جسمیں تم ہو تمھاری
نہیں ہے بلکہ خالق کی ہے جو تمھارے پیشتر تھے اسواسطے کہ نوح نے تقسیم کیا تھا زمین کو اپنے تینوں بیٹوں سام اور حام اور یافث پر پس یافث
انھوں نے اپنے بیٹے سام کو شام کا ملک اور جو گرد اسکے ہے یمن اور حضرموت سے عمان بحرین تک اور سب عرب اولاد سام سے ہیں اور وہ قحطان
اور طسم اور جدیس اور عملاق ابو العمالیق جہاں کہیں تھے شہروں میں اور بدو ہی جزیرہ میں جو شام میں تھے پس یہ عرب خالص ہیں اور دی تھی نوح نے
حام کو زمین عرب بجز سواحل کی اور اترے تھے یافث اس میں پیچھے میں بوب اور پچھم کے تھی اور زمین خالص ملکیت اللہ تعالیٰ کی ہے وارث
کرتا ہے جسکو چاہتا ہے وہ اپنے بندوں سے اور نکو ئی عاقبت کی واسطے پرہیزگاروں کے ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ پھیر دیوے تو اس تقسیم کو اور کرے تو
اسکو تقسیم برابری کی پس لہذا ہم اس چیز کو جو تمھارے ہاتھوں میں ہے شہروں اور محلوں مضبوط اور پانی جاری اور زمین فراخ سے اور لو تم اس
چیز کو جو ہمارے ہاتھوں میں ہے درخت خاردار اور پتھروں اور ملک خالی شہروں اور آبادی سے پس جب سنا قسطنطین نے کلام عمرو بن العاص کا جانا
اسنے کہ وہ مرد بزرگ ہے پس کہا اسنے کہ سچ کہتے ہو تم اے عمرو اپنے کلام میں مگر یہ تقسیم تو جاری ہو چکی اور اگر نہ راضی ہو گے تم اسپر تو ہو گے تم
ظالم کرنے والے ہم پر اور ہم جانتے ہیں اس امر کو کہ نہیں برانگیختہ کیا اور اٹھایا ہے تمکو اس امر پر اور نکالا ہے تمکو تمھارے شہروں سے مگر بڑی کوشش نے پس کہا
اسسے عمرو بن العاص نے کہ اے بادشاہ یہ جو تو نے گمان کیا ہے کہ کوشش نے نکالا ہے ہمکو ہمارے شہروں سے پس ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے بیان کیا ہے اسسے
کہ ہم کھاتے تھے روٹی چنے اور جو کی پس جب دیکھا ہمنے تمھارے کھانے کو اور کھایا ہمنے اسکو اچھا جانا ہمنے اسکو پس نہ جدا ہونگے ہم تمسے
یہانتک کہ چھین لینگے ہم شہروں کو تمھارے ہاتھوں سے اور بنا دینگے ہم تمکو غلام اپنا اور سایہ تلے کرینگے ہم ہیچ اس درخت بلند اور شاخوں سبز پتوں
اور اچھے پھلوں والے کے پس اگر باز رکھو گے تم اس چیز سے جو چکھی ہے تمنے تمھارے شہروں میں چیزیں وہ دیتے ہیں زندگانی سے پس عیش
آویگے اور لے لینگے تمکو مگر وہ مرد کہ دوست رکھتے ہیں موت اور طلب آخرت کو اور زیادہ مشتاق ہیں تمھاری لڑائی کے تمھارے دوست رکھنے سے
دنیا کی زندگی کو اسواسطے کہ وہ دوست رکھتے ہیں لڑائی کو جیسا کہ تم دوست رکھتے ہو زندگانی کو پس پیدا ہوا اور بارہ وہ انکے جواب
سے اور بلند کیا اسنے اپنے سر کو اپنی قوم کی طرف اور کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ یہ عربی سچے ہیں اپنے قول میں قسم ہے حق کتاب ارمیاء اور قربان
اور سبیہ اور صلبان کی کہ ہمارے واسطے انکے مقابلے میں ستواری اور پایداری نہیں ہے عمرو بن العاص نے بیان کیا ہے کہ پائی ہیں نے راہ انکی بالصحت
کرنے کی اور کہا ہیں نے کہ جانو تم اس امر کو اے گروہ روم کے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے نزدیک کر دیا ہے تمپر اس چیز کو جسکو تم طلب کرتے ہو
پس اگر چاہتے ہو تم اپنے شہروں کو داخل ہو تم ہمارے دین میں اور تصدیق کرو تم ہمارے قول کی ساتھ مقولات ہمارے نبی محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسواسطے کہ دین اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے پس کہو تم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد عبدہ
ورسولہ قسطنطین نے کہا کہ اے عمرو ہم نہ جدا ہونگے اپنے دین سے حالانکہ اسی پر مر گئے ہیں باپ دادے ہمارے عمرو بن العاص نے کہا
کہ اگر نہ بولا جاتا ہے تو اسلام کو پس دے تو ہمکو جزیہ اپنے اور اپنی قوم کی طرف سے بچاتے کہ تم حقیر ہو قسطنطین نے کہا کہ نہیں

منظور کرسکتا ہون مین تمھارے واسطے اس امر کو اسواسطے کہ رومی ادائے جزیہ پر میرے اطاعت نہ کرینگے حالانکہ میرے باپ نے اُنسے
جزیہ کے واسطے پیشتر کہا تھا پس ارادہ کیا تھا اُنھون نے اُسکے مار ڈالنے کا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ جو کچھ میرے پاس تھا عذر خواہی
اور ڈرانے سے اور بہ تحقیق ڈرایا مین نے تم لوگون کو جہانتک ممکن ہوا اور نہین باقی ہی مگر تلوار ہمارے تمھارے بیچ مین حکم کرنے والی
اور اللہ تعالی جانتا ہی اس امر کو کہ مین نے بلایا تھا تمکو ایسے کام کی طرف جسمین تمھاری نجات تھی پس نافرمانی کی تمنے اُس سے جیسا کہ
نافرمانی کی تھی تمھارے باپ عیص نے اپنی ماں کی پس نکل گیا قرابت سے آگے اپنے بھائی یعقوب کی اور تم جانتے ہو اس امر کو کہ تم لوگ نزدیک تر
ہو نسب مین اور ہم بیزاری ظاہر کرتے ہین طرف اللہ غالب بزرگ کے تم سے اور تمھاری قرابت سے جس حال مین کہ تم ناسپاسی اور کفر کرتے ہو
ساتھ اللہ صریحا کے اور تم اولاد عیص بن اسحاق سے ہو اور ہم اولاد اسمعیل علیہ السلام سے ہین اور اللہ غالب بزرگ نے اختیار اور
برگزیدہ کیا ہمارے نبی کے واسطے نسلون کو پشت آدم سے تا انیکہ نکلے وہ اپنے باپ عبد اللہ کے پشت سے پس کیا اُسنے بہترین لوگون کا
اولاد اسمعیل کو اور سکھلایا اُسنے اسمعیل کو عربی مین کلام کرنے کو اور چھوڑا اُسنے اسحاق کو اُنکے باپ کی زبان پر پس اولاد اسمعیل کی عرب
ہین پھر کیا اللہ تعالی نے بہترین عرب کا کنانہ کو پھر بہترین کنانہ کا قریش کو پھر بہترین قریش کا بنی ہاشم کو پھر بہترین بنی ہاشم کا
بنی عبد المطلب کو پھر بہترین بنی عبد المطلب کا ہمارے نبی کو صلوات اللہ وسلامہ علیہ پس بھیجا اُنکو رسول اور کیا اُنکو نبی اور اُترے اُنپر جبریل
ساتھ وحی کے اور کہا جبرئیل نے کہ پھرا مین پورب اور پچھم مین پس نہین پایا مین نے بزرگتر یا زیادہ تم سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن العاص نے
بیان کیا ہی کہ کھڑے ہوے رونگٹے اُنکے بدن کے اور فروتنی کی اُنکے اعضای بدن نے جسوقت کہ ذکر کیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا اور جنبش مین آئے دل اُنکے اور داخل ہوا خوف قسطنطین کے دل مین اور کہا اُسنے عمرو بن العاص سے کہ تم سچے ہو اپنے کلام مین اسی طرح
انبیا بھیجے جاتے ہین بزرگ خاندان اپنی قوم سے پس آگاہ کرو تم مجکو اس امر سے کہ آیا تمھارے ان ساتھیون مین کوئی مثل تمھارے ہی کہ جلد جواب
دے وہ جسوقت کہ مخاطب کیا جاوے مثل تمھارے جواب دینے کے کہ جب سوال کیا گیا جواب پایا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ سب ہی میرے
ایک ہی زبان پر ہین اور اُنمین ایسے لوگ ہین کہ اگر کلام اور سوال کریگا تو جانیگا اس امر کو کہ مین نہین اندازہ کیا جاتا ہون اُنکے ساتھ
مقابلے مین پس کہا بادشاہ نے کہ محال ہی یہ امر کہ ہون مین تمھارے ساتھیون مین مثل تمھارے اور نہ تمام عرب مین عمرو بن العاص نے کہا
ہان قسم ہی خدا کی اور اگر دست رکھیگا بادشاہ اس امر کو تو لاؤنگا مین اُنکو تا کہ واقف ہو جاویگا بادشاہ میرے صحت کلام پر پھر کہا
عمرو بن العاص نے اور چلے اپنے گھوڑے کی طرف اور سوار ہوے اور آئے اپنے لشکر مین پس شکر کیا اللہ تعالی کا مسلمانون نے اُنکی سلامتی پر
اور رات گذرانی اُنھون نے بحالت نگاہبانی کے پس جب صبح کی اُنھون نے نماز صبح کی پڑھی عمرو بن العاص نے ساتھ مسلمانون کے اور
حکم کیا اُنکو سوار ہونے کا واسطے لڑائی اُنکے دشمن کے پس جلد تر کی مسلمانون نے اس امر مین اور سوار ہوے وہ اپنے گھوڑون کی پشتون
پر اور صف بستہ ہو گئے واسطے لڑائی کے واقدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کیا ہی کہ جب لڑائی کا دن ہوا قسطنطین نے اپنے لشکر کی تین
صفین کین اور آگے کیا اُسنے تیراندازون کو اور آراستہ کیا میمنہ و میسرہ کو اور ریلنہ کی گئی صلیب آگے اُسکے اور پیش قدمی کی اُسنے ساتھ
اپنے لشکر کے اور دیکھا عمرو بن العاص نے بجانب قسطنطین کے حالانکہ اُسنے مرتب کیا تھا اپنے لشکر کو اور قصد کیا تھا لڑائی کا

ف ذکر ورین نسب
اور آرام ہونا دونون
لشکرون کا واسطے لڑائی کے
۱۲

پس آراستہ کیا انھون نے مسلمانون کو اور ایک ٹکڑی کی اُنکی اوپر مقرر کیا میمنہ مین حامیان دین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
اور اُنکے ساتھ شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صابر بن حنانۃ اللیثی اُنکے بائین جانب تھے اور صابر بن
حنانۃ شہسواران مسلمین مین فرد تھے پھر اُسی حال مین کہ تقسیم کیا عمرو بن العاص نے لوگون کو اس حیثیت سے کہ فوج نکلا ایک سوار
مشرکین سے اور وہ کپڑے ریشمین اور زرد اور جوشن پہنے ہوئے اور اُسکے گلے مین ایک صلیب سونے کی تھی پس حملہ کیا اُسنے تا اینکہ خط کھینچدیا
اُسنے زمین پر اپنے نیزے سے میمنہ سے میسرہ تک اور میسرہ سے میمنہ تک پھر قلب تک نہ ٹھہرا وہ بمقابلہ لشکر مسلمانون کے اور گاڑ دیا اُسنے اپنے
نیزے کو سامنے اپنے اور لیا کمان کو اپنے ہاتھ مین اور ربط کیا اور چڑھایا اُسنے اُسمین تیر کو اور چلایا تیر کو ایک مرد پر میمنہ مین پس لگا تیر اُسپر اور قتل
کیا اُسکو اور چلایا اُسنے دوسرا تیر میسرہ مین اور مار ڈالا ایک کو پس دیکھا اُسکو اور اُسکے کاسون کو عمرو بن العاص نے پکار کر کہا اُنھون نے
مسلمانون سے کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم اس گبر ملعون اور اُسکے کام کو جو اُسنے اپنی کمان سے کیا ہی پس کون شخص کفایت کریگا ہمکو اُسکے کام مین
اور پھیریگا مسلمانون سے اُسکی بدی اور برائی کو پس نکلے اُسکی طرف ایک مرد قوم ثقیف سے اور وہ میلی پوستین اور پرانا عمامہ پہنے تھے اور
اُنکے ہاتھ مین ایک کمان عربی تھی کہ چڑھایا تھا اُنھون نے اُسمین ایک تیر کو اور نکلے وہ بارادے گبر کے پس دیکھا گبر نے ثقفی کو اس حال مین
کہ نہین ہے اُنکے جسم پر کوئی چیز لوہے کی جو چھپاوے جسم کو مگر ایک پوستین میلی اور نہین ہے کوئی ہتھیار مگر ایک کمان پس حقیر جانا گبر نے
اُنکو اور اُنکے تیر کو اور چھوڑا اُنکی طرف ایک تیر اپنی کمان سے پس پڑا تیر اُسکا ثقفی کے سینے مین اور در آیا تیر پوستین مین اور کارگر نہوا اور وہ
ملعون بڑا تیر انداز اپنے زمانے کا تھا نہین چلایا تھا اُسنے تیر کو کسی چیز پر مگر یہ کہ در آیا تھا تیر اُسکا اُسمین اور پہونچ گیا تھا اُسپر
پس خشمناک ہوا وہ اپنے تیر کے نہ کارگر ہونے سے اور قصد کیا اُسنے دوسرے تیر کے چلانے کا پس کھینچا ثقفی نے تیر کو اور چلایا
اُسکو بجانب گبر کے اور نہین دیکھا گبر نے تیر کو بسبب اُسکی چھپائی اور پوشیدہ ہونے جگہ اُسکی رکھنے کے پس در آیا وہ تیر گبر کے
حلق مین اور نکلا اُسکی گردن کے پیچھے سے پس قدرت اور طاقت پائی مشرک نے بیہوشی ہوکر گر پڑنے سے پس دوڑے ثقفی اُسکے
گھوڑے کی طرف اور لے لیا اُسکو اور سوار ہوے اُسکی پشت پر اور رکھ لیا اُنھون نے مشرک کے خود کو اپنے سر پر اور کھینچتے ہوے
لائے اُسکو بجانب مسلمانون کے پس استقبال کیا ثقفی کا اُنکے چچا کے بیٹے نے اور کلام کیا اُنسے پس نہین جواب دیا ثقفی نے
اُنکو بسبب خوشی اور سرور کے اپنے کام سے پس کہا اُنکے چچا کے بیٹے نے کہ اے بھائی میرے مین تمسے کلام کرتا ہون اور تم مجکو جواب
نہین دیتے ہو گویا تم اولاد قیصر سے ہو پس آئے ثقفی مع ہتھیار گبر کے پاس عمرو بن العاص کے اور دیدیا ہتھیار اُنکو اور دیکھا لشکریون نے
ثقفی کا کام پس خشمناک ہوے اُنکو اس امر سے اور نہین جانا اُنھون نے کہ کیونکر مار ڈالا ثقفی نے گبر کو پس اشارہ کرتے تھے وہ بجانب
آسمان کے پس جانا مسلمانون نے اس امر کو کہ وہ کہتے ہین کہ ملائکہ نے مار ڈالا اُنکے ساتھی کو اور دیکھا قسطنطین نے اس حال کو
پس خشمناک ہوا وہ اور سخت گذرا یہ امر اُسپر اور کہا اُسنے بعض بطارقہ سے کہ نکل تو ان عرب کے مقابلے کو اور حمایت کر تو صلیب کی پس نکلا
ایک بطریق اور وہ دیباج سرخ پہنے تھا اور اُسکے نیچے زرہ منبوط اور زرہ کے نیچے جوشن استوار تھے اور اُسکی گردن مین
صلیب جڑاؤ تھی اور اُسکے ساتھ ایک غلام اور اُسکے پیچھے ایک گھوڑا کوتل تھا اور اُسکے پاس ڈھال تلوار تھی پس نکلا

وہ بطریق تا اینکہ ٹھہرا وہ دونون مفون کے بیچ مین اور درخواست کرتا تھا ذابی کی پس جب دیکھا مسلمانون نے اُسکی طرف متوجہ ہوے وہ درانحالیکہ دیکھتے تھے وہ اُسکے گرداگرد سے اور حملہ اور سوار کاری کو پس کوئی اُسکے مقابلے کو نہ نکلا پس کہا ابو العاص نے کہ کون شخص نکلیگا اُسکے مقابلے کو اور کفایت کریگا لوگون کے واسطے اُسکی برائی کو اور نذر کریگا اپنی جان کو واسطے اللہ تعالے کے اور پرزگ کے پس نکلا اُسکے مقابلے کو ایک مرد عرب سے اور وہ یہ کہتا تھا کہ ہے کوئی مرد مسلمان کہ نکلے پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اللہ تعالی تم مین اور تمھارے ارادے مین برکت دیوے اور اُسی وقت تاکید کی اُس مرد مسلمان نے بطریق کی طرف بحالت مضبوطی اور پیشی کی اُسکی جانب بطریق نے اور ایک ساعت دونون گرداگرد پھرتے رہے اور شمشیر زنی کرتے رہے تا اینکہ راست ہوے اُن دونون کے وار پس سبقت کیا مرد مسلمان پر بطریق نے اپنی تلوار کے وار سے اور بڑی تلوار ڈھال پر اور پھاڑ ڈالا اور کر دیے اُسکے ٹکڑے اور تھی وہ ڈھال چمڑے کی بغیر استر اور دو سرتی تھی اور نہین پہونچا کوئی اثر تلوار کا مرد مسلمان پر اور مارا مرد مسلمان نے ایک تلوار کا وار پیچھے اُسکے پس کاٹا اور پھاڑ ڈالا خود کو پس اپنے پیچھے کو پھر بطریق اور نہین پہونچا اُسپر اثر تلوار کا پس جب بطریق کی جان مین جان آئی اور سکون اور آرام حاصل کیا اُسنے اُس چیز سے جو لاحق ہوئی تھی اُسکو حملہ کیا اُسنے مرد مسلمان پر اور مارا اُسنے مرد مسلمان پر ایک ایسا وار کہ زخمی کیا اُنکو زخم نمایان سے پس پھیرے وہ مرد مسلمان بجانب مسلمانون کے پس آواز دی اُنکو ایک مرد عرب نے اُنکی قوم سے اور کہا مرد مسلمان سے کہ افسوس ہے تیرپر جو شخص ہیہ کرتا ہے اپنی جان کو واسطے اللہ تعالے کے وہ پھرتا ہے اپنے دشمن کے سامنے سے پس کہا مرد مسلمان نے کہ آیا نہین کافی ہے تمکو وہ چیز جو دیکھی ہے تم نے اس تلوار کے وار سے تا اینکہ سرزنش کرتے ہو مجھپر بہ تحقیق اللہ تعالی نے نہین حکم دیا ہے مجکو اس امر کا ڈالون مین اپنے ہاتھون کو بجانب ہلاکی کے پھر باندھا اُنھون نے اپنے زخم کو واسطے اصلاح کی زخم کے جگہ کو اور پھرے وہ طرف لڑائی کے اور دشوار گذرا تھا اُنپر جو اُنکے چچا کے بیٹے نے کہا تھا پس جب نکلے وہ واسطے لڑائی کے کہا اُنسے اُنکے چچا کے بیٹے نے جنھون نے پہلے گفتگو کی تھی کہ پھر آؤ اور لے لو تم اس خود کو اور سکہ کو اور سکو اپنے سر پر واسطے حفاظت اور نگہبانی کے اور لیلو تم اس سپر کو پس کہا مرد مسلمان نے کہ چپ رہو تم اعتماد اور بھروسا سارا اللہ تعالی کے بڑا ہی میرے بھروسے سے تمھارے لوہے پر پھر دونگا وہ مرد مسلمان بجانب بطریق کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ دعا کی مسلمانون نے اُنکے واسطے مدد اور غلبے کی اور کہا اُنھون نے اللھم اعطہ ما تمنی اور حملہ کیا اُنھون نے مشرکین پر اور مار ڈالا لوگون کو اور برابر ایسا ہی کرتے رہے تا اینکہ مارے گئے وہ رحمت کرے اللہ تعالی اُنپر عمرو بن العاص نے کہا ہذا رجل اشتری الجنۃ من اللہ تعالی بنفسہ اللھم اعطہ ما تمنی واقدی رحمہ اللہ تعالی نے بیان کیا ہے کہ ہرقل نے جب اپنے بیٹے قسطنطین کو بجانب قیساریہ کے روانہ کیا تھا تو بھیجا تھا اُسنے اُسکے ساتھ ایک بطریق کو بطارقہ سے جسکا نام قیدسون تھا اور وہ شہسواران روم سے تھا اور بادشاہ کا ماسون تھا اور وہ لڑا تھا لشکر فارس اور ترک اور جرامقہ سے اور وہ ملعون تمام تعنتین یاد رکھتا تھا پس کہا اُسنے قسطنطین سے کہ ضرور ہے مجکو لڑنا ان عرب سے اسواسطے کہ جہاد مجھپر فرض کیا گیا پس قادر ہوا قسطنطین اُسکے باز رکھنے پر پس پہنی قیدسون نے زرہ اپنی لڑائی کی اور نکلا وہ دوڑتا ہوا پس جب دیکھا

اُسکو مسلمانون نے کہ نکلا ہے وہ مثل پہاڑ کے اور جو چیز اُسکے جسم پر تھی وہ چمکتی تھی روشنی جواہر سے شور کیا مسلمانون نے درانحالیکہ وہ کہتے تھے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس جب ٹھہرا وہ میدان مین پیش آیا وہ درانحالیکہ تولا پن کرتا تھا اپنی زبان مین اور طلب کرتا تھا لڑنے والے کو پس متوجہ ہوے شہسواران عرب درآنحالیکہ دوڑتے تھے اُسکی جانب ہر طرف سے ہر شخص چاہتا تھا اُسکے مارڈالنے کو بسبب اُس لباس اور اسباب کے جو اُسکے جسم پر تھا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اللہ تعالیٰ کا ثواب بہتر ہے تمھارے واسطے اُس چیز سے جو اُسکے جسم پر ہے پس نہ نکلے کوئی شخص مدانحالیکہ طلب کرتا ہو اُسکے اسباب کو پس ہوگا نکلنا اُسکا اسباب کے سبب سے پس اگر مارڈالا جاویگا وہ شخص تو مارا جاویگا اُس چیز کی راہ مین جسکی طلب مین وہ نکلا ہے اور

بہ تحقیق سُنا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے من کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ

من کانت ہجرتہ الی الدنیا یصیبہا او امرأۃ ینزوجہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ راوی نے بیان کیا ہے کہ نکلا تھا ایک جوان یمن سے اور اُسکی مان اور بہن اُسکے ہمراہ تھین درانحالیکہ وہ سب ارادہ رکھتے تھے ملک شام کا اور بہن اُسکی اُس سے کہتی تھی کہ اے بھائی کوشش کرو تم ہمارے ساتھ چلنے مین تاکہ پہونچین ہم بجانب شہر ہاے فراخ حال کے اور کہا ہمنے ہم اچھی چیز پاوینگے شام کی بسبب اچھے ہونے اُسکے اور اُسکی نعمتون کے پس کہا تھا اُس سے اُسکے بھائی نے کہ نہین جاتا ہون مین مگر اس سبب سے کہ لڑون مین واسطے رضامندی اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کے [illegible] اور کوشش کرون مین اُسکی راہ مین شاید کہ پاؤن مین شہادت کو

اور بہ تحقیق سُنا ہے مین نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو کہ کہتے تھے ان الشہداء احیاء عند ربہم یرزقون پس کہا اُسکی بہن نے کہ کیونکر روزی پاتے ہین وہ حالانکہ وہ مرگئے ہین اُسکے کہا سُنا ہے مین نے صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی بھائی جبل کو کہ وہ کہتے تھے کہ سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ان اللہ تعالیٰ یجعل ارواحہم فی

حواصل طیر خضر من طیور الجنۃ فتاکل من ثمار الجنۃ وتشرب من انہارہا فتقر وتاوی الی قنادیل من ذہب معلقۃ بالعرش فلما وجدوا طیب مأکلہم ومشربہم وحسن منقلبہم قالوا من یبلغ اخواننا عنا انا احیاء فی الجنۃ نرزق لئلا یزہدوا فی الجہاد ولا ینکلوا عند الحرب فقال اللہ تعالیٰ انا ابلغہم عنکم فانزل اللہ تعالیٰ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون فہو الرزق الذی جعل اللہ لہم پس جب ہوا دن لڑائی لشکر مسلمین کا قیساریہ مین نکلا وہ جوان واسطے لڑائی کے بعد از نیکہ رخصت کیا اُسنے اپنی مان اور بہن کو مثل رخصت موت کے اور کہا اُسنے کہ یک جائی ہماری تمھاری ترین یک حوض مصطفےٰ صلوات اللہ علیہ وسلامہ کے ہوگی اور نکلا وہ طرف لڑائی کے اور اُسکے ہاتھ مین ایک نیزہ جو ڑا بلو گر ہو کا تھا اور اُسکی سواری مین گھوڑا کم اصل تھا پس جب نکلا وہ جوان حملہ کیا اُسنے بطریق پر اور نیزہ مارا اُسکے پس درآئی نوک نیزے کی بطریق کی زرہ مین پس قادر ہو سکا وہ جوان اُسکے نکالنے پر بطریق کی زرہ سے تلوار ماری بطریق نے جوان کے نیزے پر اور کاٹ ڈالا اُسکو اور حملہ کیا جوان پر اور ماری تلوار اُسکے سر پر پس دو ٹکڑے کر دیا سر کو اور گر پڑا وہ جوان مُردہ ہو کر رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُسپر اور گرداوا دیا قیدیون نے اُسکے گرنے کی جگہ پر پھر طلب کیا اُسنے والے کو پس نکلے اُسکے مقابلے کو ابن قشم پس مارڈالا بطریق نے اُنکو پس جب دیکھا اس حال کو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے خشم کرتے تھے وہ اپنے نفس پر اور کہا اُنھون نے کہ اے نفس تو کشایش اور سیر کرتا ہے مسلمانون کے

شق پر پھر نکلے وہ اور اُنکے ہاتھ مین وہ نشان تھا جسکو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکے واسطے بروز روانگی کے
بجانب شام کے بنایا تھا پس جب دیکھا اُنکو عمرو بن العاص نے کہ میل کیا ہی اُنھون نے نکلنے کا کہا عمرو بن العاص نے کہ اے عبد اللہ گاہ
تم نشان کو تاکہ نہ مشغول کرے وہ تمکو پس گاڑ دیا اُسکو شرحبیل بن حسنہ نے پس ٹھہرا وہ نشان مثل درخت کے اور دیا پتھر مین
گویا وہ اُسی سے نکلا تھا پس شگون لیا اُنھون نے اس امر سے مدد اور غلبے کا اور نکلے وہ بجانب بھمر نے قیدیون کے اور مسلمان
دعا کرتے تھے اُنکے واسطے مدد اور غلبے کی اُنکے دشمن پر پس جب دیکھا اُنکو بطریق نے ہنسا وہ اُنکے لباس سے اور اُس
ملعون کی آواز مثل رعد تند کے تھی اور وہ موٹا تھا لوگون سے اور شرحبیل بن حسنہ لاغر جسم تھے بسبب کثرت روزہ رکھنے اور
شب بیداری کے پس جب برابر ہوا بطریق میدان مین حملہ کیا ہر ایک نے اُن دونون سے اپنے ساتھی پر اور سبقت کی دونون
نے دو وار تلوارون سے اور پہلا وار شرحبیل بن حسنہ کا تھا پس کچھ کارگر نہوئی اُنکی تلوار دشمن خدا کی زرہ پر اور اُچھل آئی تلوار
اپنے پڑنے کی جگہ سے اور بڑی تلوار قیدیون کی شرحبیل بن حسنہ پر پس توڑا اُسنے اُنکے سر کو پھر پاپیادہ ہو گئے وہ دونون
گھوڑون سے سعید بن روح نے بیان کیا ہی کہ وہ دن بہت بدلی اور جاڑے کا تھا پس اُسی حال مین کہ وہ دونون لڑ رہے تھے
کہ دفعۃً نازل ہوا پانی مثل مُنھون مشکون کے اور اُترے وہ دونون گھوڑون سے اور کشتی کرتے تھے دلدل اور مٹی مین اُنکے سوائے
اُسکے کہ دشمن خدا نے حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ پر پس مارا اُسنے اپنے ہاتھ کو اُنکے پیٹ کی نرم جگہ پر پس اُٹھا لیا اُنکو زمین سے اور
ڈال دیا اُنکو مٹھ کے بھل پھر در آیا وہ اُنکے سینے پر اور قصد کیا اُنکے ہلاک کرنے کا پس پکارا اور کہا شرحبیل بن حسنہ نے
یا غیاث المستغیثین پس نہین تمام کیا تھا اُنھون نے اپنے کلام کو تا اینکہ نکلا ایک سوار رومیون کے لشکر سے اور وہ سنہری
زرہ پہنے تھا اور اُسکی سواری مین اصیل گھوڑا تھا پس قصد کیا سوار نے بطریق کے جگہ کا اور شرحبیل بن حسنہ نے گمان کیا تھا
کافر کے اس امر کا کہ نہین نکلا ہی وہ سوار مگر واسطے دینے گھوڑے کے بطریق کو اور اُسکی اعانت کریگا قتل شرحبیل بن حسنہ پر پس جب
نزدیک ہوا وہ اُن دونون سے پاپیادہ ہو گیا وہ اپنے گھوڑے سے اور جھکا طرف بطریق کے اور کھینچ لیا اُسکو اپنے پیرے شرحبیل
کے سینے سے اور کہا اُسنے کہ اے بندۂ خدا اُٹھ کھڑے ہو تم پس بہ تحقیق آئی تمکو مدد فریاد رس فریاد کرنے والے کے پاس سے پس دیکھتے تھے
شرحبیل بن حسنہ اُسکی طرف در آنحالیکہ وہ تعجب کرنے والے تھے اُس سے اور اُسکے کلام اور اُسکے کام سے اور دیکھا تو ایک مرد دھاڑی باندھے تھا
اور نکال لیا مجھ اپنی تلوار کو اور مارا بطریق پر ایک وار پس کاٹ ڈالا اُسکے سر کو اور کہا شرحبیل بن حسنہ سے کہ اے بندۂ خدا لیلو تم اُسکے اب سے
پس کہا اُس سے شرحبیل بن حسنہ نے کہ قسم ہی خدا کی نہین دیکھا مین نے زیادہ تر تعجب انگیز معاملہ تیرے کام سے اور دیکھا مین نے تجھکو
کہ آیا تو مشرکین کے لشکر سے پس تو کون شخص ہی اُسنے کہا کہ مین وہ بدبخت راندہ گیا طلیحہ بن خویلد الاسدی ہون کہ دعوی کیا تھا
مین نے نبوت کا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جھوٹ باندھا تھا مین نے اللہ تعالی پر اور گمان کیا تھا مین نے اس بات کا
کہ میرا اوپر آسمان سے وحی اُترتی ہی پس کہا مین نے اُس سے کہ اے میرے بھائی اللہ تعالی کی رحمت فراخ اور کشادہ ہی ہر چیز پر اور جو شخص توبہ
کرتا ہی اور باز رہتا ہی گناہ سے اور رجوع کرتا ہی قبول کرتا ہی اللہ تعالی اُسکی توبہ کو اور بخش دیتا ہی اُسکے گناہ کو اور نبی صلوۃ اللہ علیہ نے

ارشاد کیا ہی التوبۃ[1] تمحو ما قبلها آیا نہین جانا تونے ای بیٹے خویلد کے کہ اللہ پاک اور برتر نے جب اُتارا اپنے نبی اور رسول پر
اس آیت کو[2] ورحمتی وسعت کل شئ ایسکی ہر شخص نے یہان تک کہ ابلیس نے پس جب اُتری یہ آیت فسأکتبها للذین یتقون و
یؤتون الزکوۃ کہا یہود اور نصاری نے کہ ہم صدقہ اور زکوۃ دیتے ہین اور جب اُتری یہ آیت والذین هم بآیاتنا یؤمنون
کہا یہود اور نصاری نے کہ ہم ایمان لاتے ہین اُس چیز کا جو اُتارا ہی اللہ تعالی نے صحف اور توراۃ اور انجیل مین پس جانا
اللہ تعالی نے اس امر کو کہ آگاہ کر دیوے وہ یہود اور نصاری کو کہ یہ امر خاص امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے واسطے ہی اس کلام سے[3] الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونه مکتوبا عندهم فی التوراۃ والانجیل یامرهم
بالمعروف وینهاهم عن المنکر آخر تک طلیحہ نے کہا قسم ہی خدا کی کہ میرے واسطے ایسا سہل نہین ہی کہ رجوع کرون مین
بجانب اسلام کے اور قصد کیا اُسنے چلنے کا اپنی طرف کو پس باز رکھا اُسکو شر جبیل بن حسنہ نے اور کہا کہ ای طلیحہ مین
نہ چھوڑونگا تجکو کہ چل تو میرے ساتھ بجانب لشکر مسلمانون کے پس کہا اُسنے کہ نہین باز رکھا ہی مجکو تمھارے ساتھ چلنے
سے مگر وہ بدخواہ اور سخت دل یعنی خالد بن الولید نے اور مین ڈرتا ہون کہ وہ مجکو مار ڈالینگے پس کہا مین نے اُس سے
کہ ای میرے بھائی وہ ہمارے ساتھ نہین ہین اور یہ لشکر عمرو بن العاص کا ہی شر جبیل بن حسنہ نے بیان کیا ہی
کہ چلا وہ اور رجوع کیا میرے ساتھ پس جب ہم دونون نزدیک ہوئے مسلمانون کے دوڑے لوگ ہماری طرف کو
اور کہا اُنھون نے کہ ای عبد اللہ یہ کون شخص تمھارے ساتھ ہی کہ بتحقیق اُسنے تمھارے ساتھ نیک کام کیا ہی شر جبیل
بن حسنہ نے بیان کیا ہی کہ نہین پہچانا مسلمانون نے اُسکو اسواسطے کہ وہ ڈھاٹا باندھے تھا اپنے بڑے ہونے عمامہ سے
پس کہا مین نے کہ یہ طلیحہ بن خویلد الاسدی ہی مسلمانون نے کہا کہ آیا توبہ اور رجوع کی ہی اُسنے بجانب اللہ تعالی
کے پس کہا اُسنے کہ مین توبہ کرنے والا ہون طرف اللہ تعالی کے اُس چیز سے جو مجھ سے واقع ہوئی ہی شر جبیل بن حسنہ
نے بیان کیا ہی کہ گیا مین بجانب عمرو بن العاص کے پس سلام کیا اُنھون نے اُسپر اور مرحبا کہی واقدی رحمہ اللہ
نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ روایت پہونچی ہی مجکو کہ جب طلیحہ نے دعوی نبوت کا کیا تھا اور واقع ہوئی تھیز
اُس سے لڑائیان ساتھ خالد بن الولید کے اور سُنا تھا اُسنے اُس حال کو کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ
کذاب اور سجاح کو جنھون نے دعوی نبوت کیا تھا مار ڈالا اور اسود عنسی کو بھی مار ڈالا کہ اُسنے اپنے کو نبی کہا تھا پس ڈرا
طلیحہ اپنی جان پر اور بھاگا رات کو مع اپنی زوجہ کے بجانب شام کے اور طلب ہمسائگی کی اُسنے ایک شخص قوم کلب سے
اور وہ شخص مسلمان تھا پس ہمسائگی مین لیا اُس مسلمان نے اور بٹھالیا اُسکے نزدیک تا اینکہ پوچھا اُسکے حال کو پس بیان کیا
اُس سے طلیحہ نے سب حال اپنا اور کیفیت لڑائیون کی ساتھ خالد بن الولید کے اور دعوی کرنے نبوت کا پس خشمناک
ہوا وہ مرد کلبی کلام اُسکے سے اور کہا اُسنے کہ قسم ہی خدا کی نہین کیا تونے اس امر کو مگر بسبب بخل کے اپنے مال پر پس دور کر دیا اللہ تعالی
نے تجھ سے اُس مال کو ولیکن واجب ہی دولتمندون پر یہ امر کہ مواسات کرین اُس چیز سے جو اُنکے پاس ہی ساتھ فقرا کے کہ یہ امر نزدیک ہی اخلاق سے ہم

[1] ترجمہ توبہ کرنا
[2] ترجمہ میری رحمت شامل ہی ہر چیز کی
[3] ترجمہ جو رسول نبی امی کی پاتے ہین لکھا ہوا اپنے پاس توراۃ اور انجیل مین

پھیر دو کر دیا اُس سلمان نے طلیحہ کو اپنی ہمسائگی سے پس اقامت کی طلیحہ نے شام مین اور توبہ کی اُسنے اپنے کام سے پس جب سنا
اُسنے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا کہا اُسنے کہ گئے وہ شخص جنپر مین نے تلوار کو برہنہ کیا تھا پس کوئی شخص کار فرما
ہوئے ہین بعد اِنکے لوگون نے کہا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اُسنے کہا کہ یہ بڑے بد خو اور سنگدل ہین اور ڈرا وہ حضرت
عمرؓ سے اس امر کو روانہ کرین وہ کسی کو اُسکی طرف اور ڈرا خالد بن الولید سے کہ دیکھینگے اُسکو شام مین اور مار ڈالینگے اُسکو پس
ارادہ کیا اُسنے قیساریہ کا کہ سوار ہووے وہ کشتی مین اور ڈالے اپنے تئین بعض جزائر دریا مین پس جب دیکھا اُسنے قسطنطین
کے لشکر کو کہ نکلا ہی وہ بجانب لڑائی مسلمانون کے کہا اُسنے کہ جاؤنگا مین ساتھ اس لشکر کے پس شاید کہ ڈالون مین اس لشکر کو
کسی رنج مین اور دھو ڈالون مین اسکے سبب سے کسی قدر اپنے گناہ کو اور حاصل ہووے مجکو قرب بجانب اللہ تعالے اور
مسلمانون کے پس جب دیکھا اُسنے شرحبیل بن حسنہ کو معرض ہلاکت مین کہا اُسنے کہ نہین صبر ہی مجکو اس حال مین اور نکلا
اُنکی طرف اور چھوڑا یا اُنکو جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہی پس جب ٹھہرا وہ سامنے عمرو بن العاص کے شکر گذاری کی اُنھون نے اُسکے
کام کی اور بشارت دی اُسکو توبہ کی پس کہا اُسنے کہ اے عمرو مین ڈرتا ہون خالد بن الولید سے اس امر کو کہ دیکھینگے وہ مجکو
پس مار ڈالینگے وہ میرے تئین عمرو بن العاص نے کہا کہ مین تجکو اک چیز کا مشورہ دیتا ہون کہ کر تو اُسکو اور بے ڈر ہو جا تو اپنی
ذات پر دنیا و آخرت مین اُسنے کہا کہ وہ کیا چیز ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ لکھدونگا مین تجکو ایک دستاویز مشعر اُس کام کی
جو تو نے کیا ہی اور اسمین گواہی مسلمانون کی ہوگی اور لیجا تو اُسکو بجانب عمر بن الخطاب کے اور دیدے اُنکو اور ظاہر کر
تو اُنسے توبہ کو پس وہ قبول کرینگے تجھ سے توبہ کو اور قریب تر مقرر کرینگے اور بھیجینگے وہ تجکو بجانب مشرکین کے پس ہٹ جائینگے
اُسکے سبب سے گذرے ہوئے گناہ تیرے پس منظور کیا اس امر کو طلیحہ نے اور لکھدیا اُسکو عمرو بن العاص نے ایک خط بنام
امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مشعر اُس کام کے جو اُسنے کیا تھا اور لی اُسکے واسطے گواہی مسلمانون کی پس خط کو
لیا طلیحہ نے اور روانہ ہوا اُسکو لیکر بجانب مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس نہین پایا اُسنے حضرت عمر کو مدینہ منورہ
مین اور کہا گیا اُس سے کہ وہ مکہ معظمہ مین ہین پس روانہ ہوا طلیحہ تا اینکہ پہونچا مکہ مین پس پایا اُسنے حضرت عمر کو اس حال مین
کہ پکڑے ہوئے تھے وہ پوشش اور پردہ ہاے کعبہ کو پس پکڑا اُسنے پوشش کو اور کہا کہ یا امیر المومنین مین توبہ کرنیوالا ہون بجانب اللہ تعالے
اور بزرگ پروردگار اس مکان کے اُس چیز سے جو واقع ہوئی مجھ سے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تو کون شخص ہی اُسنے کہا کہ
مین طلیحہ بن خویلد الاسدی ہون پس ہٹے اُس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کہا کہ سختی ہو تجھپر مین تو معاف کرونگا تجھے پس کیونکر اور
کیا کام کرونگا مین کلمہ کے دن سامنے اللہ غالب اور بزرگ کے بمقدار خون عکاشہ محصن الاسدی کے طلیحہ نے کہا کہ اے امیر المومنین عکاشہ
ایک مرد تھے کہ نیکبخت کیا اُنکو اللہ تعالی نے میرے ہاتھون پر اور بدبخت ہوا مین اُنکے سبب سے اور مین امید رکھتا ہون اللہ تعالی سے اس امر
کہ وہ بخشدیوے میرے کل گناہ کو بسبب اُس کام کے جو کیا ہی مین نے پس نکالکر دیا اُسنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط عمرو بن العاص کا پس
جب پڑھا اُسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور سمجھے اُسکے مطلب کو خوش ہوئے اُسکے سبب سے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ خوشی ہو تجکو واسطے اُسکے کہ اللہ تعالے

بڑا بخشنے والا اور مہربانی کرنیوالا ہی اور حکم کیا حضرت عمرؓ نے اُسکو اپنے ساتھ رہنے کا مکہ مین تا مراجعت بجانب مدینہ منورہ کی پس ٹھہرا وہ
حضرت عمرؓ کے ساتھ چند روز پس جب پھر آئے مدینہ طیبہ مین بھیجا اُسکو بجانب لڑائی ملک فارس کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان
کیا ہی کہ رجوع کرتے ہین ہم بجانب پہلے بیان کے یعنی جب مارا گیا قیدیون بطریق طلیحہ بن خویلد کے ہاتھ سے اور نجات پائی شرحبیل
بن حسنہ نے اُس چیز سے جو لاحق ہوئی تھی اُنکو پھرے وہ دونون بجانب عمرو بن العاص کے اور تھا سخت پانی اور بڑا جاڑا کہ باز رکھتا تھا
لوگون کو لڑائی سے اور مسلمانون کو اُسکے سبب سے اذیت لاحق ہوئی اسواسطے کہ اکثرون کے پاس خیمہ و خرگاہ نہ تھے پس پناہ لی اُنھون نے
طرف جابیہ کے اور چھپے وہ اُسکی دیوارون کی آڑ مین اور ہوا رحمت اللہ تعالی سے مسلمانون کے واسطے یہ امر کہ واقع ہوئی وہ شدت
اور کاہلی اور سستی قسطنطین کے دل مین بسبب مارے جانے قیدیون کے اور تھا وہ باعث اُسکی قوت کا پس مشورہ کیا اُسنے اپنے
ساتھیون سے در باب پھرنے کے بجانب قیساریہ کے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ روسیون کے تحقیق جانتے ہو اس امر کو کہ لشکر یہ ہوک نے نہیں
ثابت قدمی کی اس قوم کے مقابلے مین اور میرے باپ نے مُنھ پھیرا بجانب قسطنطنیہ کے اُنکے اس خوف سے کہ سختی مین ڈالا جاویگا
وہ اُنکے آگے سے اور بتحقیق مالک ہوگئے وہ تمام ملک شام کے اور نہین باقی رہا اُنکے واسطے سوائے اس ساحل کے اور مین ڈرتا ہون
اس امر کو کہ سختی اور دشواری آوے اُنکے آگے سے اور مالک ہو جاوین وہ قیساریہ کے اور کوچ کرنا مناسب ہے موافق تر ہی بیان کے
مقام سے پس منظور کیا اُنھون نے اس امر کو پس جب رات ہوئی کوچ کیا قوم نے اور پانی برستا تھا سعید بن جابر اوسی نے بیان کیا ہی
کہ بسبب اللہ غالب اور بزرگ کی مہربانی تھی ہمارے حال پر پس جب چوتھا دن ہوا اور رہا پانی اور ظاہر ہوا آفتاب پس نکلے ہم لوگ
جابیہ سے بطلب لڑائی کے رومیون سے پس نہ دیکھا ہمنے کوئی اثر اور نشان اُنکا پس قسم ہی خدا کی کہ خوشی ہماری آفتاب کے نکلنے پر زیادہ تھی
قوم کے کوچ کر جانے سے پس لکھا عمرو بن العاص نے خط اس حال کا بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالی عنہ کے بجانب حلب کے اس
مضمون اور عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو بن العاص السہمی الی امیر جیوش المسلمین بالشام ابی عبیدۃ عامر بن الجراح
سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واشکرہ علی ما منحنا من نصرہ اما بعد یا صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فان قسطنطین بن ہرقل خرج الی لقائنا فی ثمانین الفا وکان لقاؤنا معہم علی تل اسر شرحبیل بن حسنہ وکان الذی اسر قیدہ
ثم خلصہ اللہ علی ید طلیحہ بن خویلد الاسدی وقتل قیدہ وقد وجہتہ بکتابی الی امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد
انفذہم عبد اللہ قسطنطین وانا منتظر جوابک والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین اور بھیجا خط ہمراہ جابر بن سعید الحضرمی کے پس
جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط کو خوش ہوئے وہ بسبب سلامتی مسلمانون اور شکست اُٹھانے دشمن کے مسلمانون سے
اور لکھا عمر بن العاص کو اما بعد فقد وصلنی کتابک وقد حمدت اللہ علی سلامۃ المسلمین فاذا زارت الکتاب فانزل علی قیساریۃ
آمانی اثر الکتاب معجل بالمسیر الی صور وعکۃ وطرابلس والسلام پھر سپرد کیا خط جابر بن سعید کو اور حکم کیا اُنکو پھر جانے کا اور قصد اور
میل کیا ابو عبیدۃ بن الجراح رضی نے کوچ کرنے کا بجانب ساحل کے پس گئے اُنکے پاس عبد اللہ یوقنا رحمہ اللہ اور کہا اُنھون نے کہ آگئی
جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی نے ہلاک کیا مشرکین کو اور بلند کیا نشان موحدین کو اور مین چاہتا ہون اپنے جانا کو قبل تمہارے بجانب ساحل کے

پس شاید کہ یہ بچون مین قوم سے ساتھ کسی نیکی کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے عبد اللہ اگر تم ایسا کوئی کام کرو گے کہ وہ نزدیک کریگا تم کو اللہ تعالیٰ سے پس تحقیق یاد کرے تم کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ پس اٹھ کھڑے ہوئے یہ دونون اور لیا انھون نے اپنے ہمراہ ہون کو اور ملا لیا انھون نے اپنے ساتھ ان شخصون کو جو اگر خدمت کرتے تھے [illegible] سردار جاتے تھے اور ان سے بھون نے رجوع کیا بجانب اسلام کے اور وہ لڑتے تھے ساتھ ہمت اور قوت کے [illegible] اور تھے مسلمانون کے [illegible] ہو مسلمان ہوتے تھے زیادہ نہین [illegible] واقدی کی [illegible] بیان کیا ہے کہ جب شکست کھا کر قسطنطین پسر ہرقل بجانب قسطنطنیہ [illegible] آئے آنکہ کہا [illegible] کے پاس اہل طرابلس نے کہ روانہ کرے وہ انکے پاس ایسی فوج کو کہ غلبہ حاصل کرین وہ مسلمانون پر [illegible] پس روانہ کیا قسطنطین نے انکے پاس تین ہزار سوار بطارقہ باسامان اور شجیع آنکا جرجاس کو مقرر کیا اور روانہ ہوا جرجاس [illegible] ساتھ انکے پس نزدیک ہوا وہ طرابلس سے اور اترا وہ ایک چراگاہ مین تاکہ وانہ چارہ دیوے اپنے گھوڑون کو اور حکم کیا اس نے اپنے لوگون کو مسلح ہونے کا تاکہ ظاہر کرین وہ اپنی آرائش کو واسطے اہل طرابلس کے پس وہ لوگ اسی حال مین تھے کہ اسی وقت پہونچے اور مایہ ہوئے یوقنا اور ہمراہی انکے رومیون پر اور یوقنا کے ساتھ فایطانوس حاکم روما الکبری اور آنکے ہمراہی بہت سی کہ ارادہ اور میل کیا تھا انھون نے زیارت بیت المقدس اور ٹھہرنے کا اس مقام مین پس جب [illegible] لوگ چراگاہ پر جا کر [illegible] پس [illegible] جرجاس سے لشکر کو اور جب دیکھا انکی طرف جرجاس نے بھیجا اس نے [illegible] وہ بدات خود تاکہ دریافت کرے وہ انکے حال کو پس جب قریب ہوا جرجاس انسے سلام کیا اوپر اور مرحبا کہی انکو اور پوچھا کہ تم کون ہو پس کہا یوقنا نے کہ ہم وہ لوگ ہیں کہ [illegible] بجانب ان عربون کے اور طلب کفایت کی تھی ہمنے انکی بہادری سے اور گمان کیا تھا ہمنے کہ وہ کچھ ہین اور دیکھا تو وہ لوگ کچھ نہین ہین کہ نہین دین ہین ہر انکے نزدیک پس بھاگے اپنے دین کی طرف ہم لوگ اور اصحاب تفسیر ہین اور حلب اور اعزاز اور اعمر اور تاج اور انطاکیہ کے اور ہم جاتے ہین بادشاہ قسطنطنیہ کے پاس تاکہ ہو جاوین ہم اسکے بازو کے سایہ مین پس جب جرجاس نے یہ حال قوم سے اس حاصل کیا [illegible] اور مرحبا کہی انکو اور کہا اسنے کہ اترو تم ہمارے پاس تاکہ آرام حاصل کرو ایک مدت سے کہ [illegible] کرتے رات دن چلے اور ڈرے ہین دل تمہارے عربون سے پس کہا یوقنا نے کہ تم لوگ کہان جاتے ہو اسنے کہا کہ بھیجا ہے ہمکو مظفر بادشاہ نے بطور کمک کے بجانب اہل طرابلس کے پس کہا یوقنا نے کہ تم لوگ اچھی طرح سے ہوشیار رہو واسطے کہ وہ سردار عرب کے جنکا نام ابو عبیدہ کہا جاتا ہے چھوڑا ہے ہمنے انکو پیچھے ارادہ آنے کے بجانب ساحل کے پس کہا جرجاس نے کہ کیا چیز نفع دیگی ہمارے احتیاط کرنے کو حالانکہ دولت ہماری معدوم ہو گئی اور زمانہ ہمارا جاتا رہا اور نہین دیکھتا ہون مین حلیمیہ کو کہ بے پروا کرے وہ اپنے لوگون کو کسی چیز سے اور رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اترے یوقنا اور ساتھی انکے رومیون کے نزدیک ایک مدت اور پیش کیا رومیون نے انکے واسطے اپنی زاد راہ کو پس کھایا انھون نے پھر چھوڑا انھون نے رومیون کو اور سوار ہوئے وہ اور قصد کیا جرجاس اور اسکے ساتھیون نے سوار ہونے کا بسبب انکے سوار ہونے کے پس کہا یوقنا رحمۃ اللہ نے کہ مشغول رہو تو اپنے ساتھیون مین اور نہیا تو انکو اچھا لباس اور آراستہ کرانکو واسطے اس کے کہ یہ امر دلیل گاہ دہشت اور خوف کو تمہارے دشمنون کے دلون مین واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ نہین داخل ہوئے تھے یوقنا

کنارہ دریا مین تا اینکہ مضبوط کر لیا تھا انھون نے مکر اور فریب کو وہان یہ گذرا کیا تھا انھون نے ارادہ کو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور وہ مسلمانون کے مجمع مین داخل تھا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ [illegible] کہ بچاتے تھے وہ اپنے آدمیون کو اور وہ دشمن مرد تھے اہل ہو [illegible] اور مکین باندھ لین انکی اور انکو لیکر پہونچے بلاد ساحل مین ایسا اتفاق ہوئی تاریکی رات کی کہ انھون نے [illegible] اس حال مین کر کیا تھا انکو اپنے پاس پوشیدگی مین کہ نہ گمان کرے تم اس امر کا کہ مین پھر گیا ہون دین اسلام سے اور نہین کیا ہون مین نے تمھارے ساتھ اس امر کو مگر واسطے اسکے کہ سکین رومی اور ساحل کے لوگ یہ بات کہ مین نے فریب اور مکر کیا عرب پر اور [illegible] پس مطمئن ہوئے مسلمان یوقنا کے کلام سے اور کہا انھون نے کہ اگر تم ارادہ اور قصد قائم کرنے دین خدا کا رکھتے ہو پس خدا مدد کریگا تمھاری دشمنون پر اور فتحیاب کریگا تمکو راوی نے بیان کیا ہے کہ مقرر کیا یوقنا نے لوگون کو کہ چلائین [illegible] اور نہین مطمئن ہوا تھا جرجاس امر سے تک اسکے یوقنا پر مگر جبکہ دیکھا تھا انھون نے یوقنا کے ساتھ قیدیون کو عرب سے اور اونٹون اور بکریون کو پس جب سوار ہوئے یوقنا اور ہمراہی اُنکے دیکھا انھون نے رومیون کو کہ وہ طلب کرتے ہین [illegible] کہ انھون نے راہ طرابلس اور عرقہ کو اور چھپ رہے وہ رات کو قوم کی راہ مین اور جرجاس نے [illegible] اور بانٹ دیا تھا [illegible] اپنے ساتھیون پر ٹھہرا وہان تک کہ آئی تاریکی رات کی اور کھایا گھوڑون [illegible] جب برابر ہوئے وہ راہ پر پس جب برابر ہوئے وہ گاڑی کی جگہ مین آپہنچے اُنپر یوقنا اور ساتھی اُنکے اور [illegible] اور گھیر لیا انکو اور [illegible] وہی انکو لوٹنے کی اور لے لیا انکو از روے تعدی اور پکڑ لینے کے ہاتھ مین اور [illegible] کہ نہ نکلے کوئی شخص [illegible] پس جب لے رومی انکے قیدی اور پختہ مضبوطی انکی قید کے ارادہ کیا [illegible] حارثہ بن سلیم اور اُنکے ساتھیون کا حارثہ نے کہا کہ مین تمھارے واسطے یہ مناسب نہین سمجھتا ہون کہ چھوڑ دو تم ہمکو ہمارے حال پر واسطے اللہ تعالیٰ کا نیک اور بہتر ہے اور صحیح تر کہ تم ہمکو لیکر دشمن کے شہرون مین پس بتحقیق تم نہ پہونچوگے کسی شہر مین شہر کا کنارہ دریا سے مگر فتح کریگا اللہ تعالیٰ تمھارے واسطے یوقنا نے کہا کہ اچھی رائے ہے وہی جسنے راوی نے بیان کیا کہ حکم دیا یوقنا نے اپنے ساتھیون کو کہ مضبوط باندھین قیدیون کو پس جرجاس اور اسکے ساتھیون کو اور پوشیدہ کر رکھا یوقنا نے دو ہزار کو اپنے اور فلیطانوس کے ساتھیون کے ہمراہ قیدیون کے اور وہ تین ہزار تھے اور اُنسے کہ جب آوے تمھارے پاس پیام میرا پس آؤ تم پھر پہنا یوقنا کے ہمراہیون نے لباس ان اہل قیدیار یہ کا جنکو گرفتار کر لیا تھا انھون نے اور روانہ ہوئے بجانب طرابلس کے پس جب پہونچے وہ طرابلس مین نکلا ہر شخص شہر کا اُنکی ملاقات اور دیدار کو اور پہنچا خط قسطنطین کا اُنکے پاس اس مضمون سے کہ اُسنے روانہ کیا اُنکی طرف کو تین ہزار سوار ہمراہ جرجاس بن صلبان کے اور داخل ہوئے یوقنا مع اپنے ہمراہیون کے تا اینکہ ٹھہرے وہ دار الامارۃ مین اور وہ لوگ منتظر تھے آنے لشکر کے آراستہ ہونیوالے واسطے لشکر کے اپنے لشکر سے اور نہین شک کی انھون نے اس امر مین کہ وہ لشکر بادشاہ کا ہے پس نہین باز رکھا انکو کسی نے پس آئے یوقنا کے پاس بوڑھے لوگ طرابلس کے اور بطارقہ اور دولتمند لوگ اُنمین سے پس جب ٹھہرے وہ یوقنا کے پاس حکم کیا انھون نے

اپنے ساتھیون کو پس قبضہ کر لیا یونانیون کے ہرقل سے اسپر اور کہا انھون نے کہ اہل طرابلس کے بیشک اللہ تعالیٰ نے مدد دی اسلام
اور اہل اسلام کو اور سرنگون کیا اسنے اپنے دین کو اور غالب کیا اسکو سب دینون پر اور بیشک تھے ہم لوگ پہلے پھرتے تھے شب
کو ہی تاریک کنوان مین سجدہ کرتے تھے ہم صلبان کا اور تعظیم کرتے تھے ہم تصویرون اور قربان کی اور گرداتے تھے ہم واسطے
اللہ تعالیٰ کے زوجہ اور بیٹے کو تا اینکہ مقرر کیا اور بھیجا اللہ تعالیٰ نے ہمارے واسطے اس قوم کو پس ہدایت کی اللہ تعالیٰ نے اسکے سبب سے
اور ملا دیا ہمکو اسکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین مین اور وہ نبی امی بھیجے گئے ہین جنکا ذکر انجیل مین ہی اور بشارت دی ہی
انکی مسیح بن مریم نے اور بیشک دین اسلام حق ہی اور قول اہل اسلام کا سچا ہی امر کرتے ہین وہ ساتھ معروف کے اور باز رکھتے ہین
منکر زشت سے اور پڑھتے ہین نماز اور دیتے ہین زکوٰۃ اور عبادت کرتے ہین راستی کی اور توحید کرتے ہین اللہ غالب اور بزرگ کی
اور پڑھا اسکی بیان کرتے ہین زبان ہمنشین اولاد سے اور کوشش اور جہاد کرتے ہین وہ اللہ کی راہ مین اپنے مال اور جانون سے
اور یہ وہ ہین جو کہا اللہ تعالیٰ نے ساتھ اسکے اپنے انبیا اور رسولون کو پس یا پھر و تم بجانب دین اسلام کے یا ادا کرو جزیہ کو
ورنہ بھیجدونگا مین تمکو غلام بنا کر واسطے عرب کے اور میرے پاس تو یہی ہر واسلام راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا قوم نے قول یونا
کا یہ انھون نے کہ یونا نے سچ کہا اور نکر کیا اسپر اور لے لیا انھون نے ہرقل بادشاہ کو راہ مین پس کہا ان لوگون نے کہ اے سردار
ہم ایسا ہی کرینگے جیسا کہ تمنے حکم دیا ہی پس بعض انمین سے مسلمان ہو گئے اور بعض راضی ہوئے ادا کے جزیہ پر اور پھرے یونا اور کملہ جیسا انھون نے
اپنے ہرقل پاس پہنچا یہ خبر سنکر ملاحون کے پاس پس آئے وہ لوگ ساتھ مالون اور قیدیون کے پس عرض کیا یونا نے اپنے اسلام کو پس انکار کیا
انھون نے پس حکم کیا یونا کے مارڈالنے کا اور انکی مقدم کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مشورہ خیر اور سرگذشت کے اور بھیجا خط
حارث بن سلیم کے ہاتھ جسکو دادی بن الاحمر سے لیا تھا اور کہا کہ ہو تم واسطے سردار کے خوشخبری پہونچانے والے ساتھ اس فتح کے
ورشد دینگے کہ ایسا ہی کرونگا مین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور روانہ ہوئے وہ ساتھ خط کے تا اینکہ پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح
کے پاس اور دیا خط انکو پس جب پڑھا انھون نے خط کو اور جانا اسکے مطلب کو بہت خوش ہوئے اور کہا انھون نے حارث بن سلیم
کو یا مین اجازت دی تھی مین نے تمکو اور تمھارے چچی اعمام کو جانے کی بجانب وادی بن الاحمر کے انھون نے کہا ہان ابو عبیدہ بن الجراح
نے کہا پس کیسے پہونچا یا تمکو طرابلس مین حارث نے کہا کہ پہونچایا مجکو حکم خدا نے اور حال یہ گذرا کہ یونا نے تاخت کیا ہمپر اور گرفتار کر لیا
ہمکو پھر سب حال مفصل بیان کیا پس متعجب ہوئے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح اور کہا انھون نے اللھم ثبتہ وایدہ منصرف واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ جب فارغ ہوئے عساکر اسلام جب کھل گیا پانی کوچ کیا انھون نے جانب سے اور اترے وہ قیساریہ کے دروازہ پر اور یونا رحمہ اللہ کا حال اور
قصہ ہی کہ جب بھاگ گیا کملہ اللہ پاک اور پیرو اسکے طرابلس کا اور حادی ہو گئے وہ اسپر اور مضبوط کر لیا اسکے دروازون اور شہر پناہ کو
اور چھوڑا انھون نے اپنے ہمراہیون کو دروازون پر اور کہا اسنے کہ نہ چھوڑو تم کسی کو کہ نکل جاوے وہ شہر سے اور آئی تعین
مقام کے ساتھ مین بہت کشتیان پس لے لیا انکو یونا نے اور چڑھائی اور رکھی اوپر ہر چیز احتیاج کی اسباب سفر دریا سے
بحالت پوشیدگی کے اہل شہر سے تا کہ نہ جاوے کوئی اہل ساحل سے اس کام کو جو کیا انھون نے واقدی رحمہ اللہ

بیان کیا ہے کہ پھر اس بعد چند ایام کے بہت کشتیاں قریب پچاس کے پس بھیجدیا انکو یوقنا نے یہاں تک کہ اترین اکثر انمین طرف شہر کے
اور حکم کیا یوقنا نے انکی نسبت پس لائی گئیں وہ سامنے یوقنا کے اور پوچھا یوقنا نے انکے حال کو اور کہا کہ تم کہاں سے آئے ہو انھوں نے
کہا کہ ہم جزیرہ قبرس اور جزیرہ قرطیش بن لاوان سے آئے ہیں یوقنا نے کہا کہ تمہارے ساتھ کیا چیز ہے انھوں نے کہا ہمارے ساتھ
لوگ اور سلاح اور ہتھیار ہیں بھیجا ہے ہمکو شاہ قسطنطین پسر ہرقل کے پس ظاہر کی یوقنا نے انکے واسطے خوشی اور نادہ روٹی کو اور خلعت دیا
اور کہا انسے کہ میں چاہتا ہوں چلنے کو تمہارے ساتھ اسکی خدمت میں پھر حکم کیا انکو مہمان خانے میں اترنے کا اور مقرر کیا انپر
لوگون کو اپنے ساتھیون سے اور بھیجا ان لوگون کے پاس جو کشتیون میں تھے پس اتارا انکو ساتھ رفیقون کے اور اترا انکے واسطے
کھانا رنگا رنگ اور بہت قسمون کا پس کھایا [illegible]
ساتھ توشہ اور دانے چارے اور سامان ہتھیارون کے [illegible] لیکن چاہتا ہون میں تجھ سے بھیجدینا [illegible]
تین دن تک پس کہا انھوں نے کہ ہم [illegible] ہمارے کام میں [illegible] بادشاہ کی مرضی اور [illegible]
اپنے واسطے اور ہم اس امر پر قدرت نہیں رکھتے ہیں [illegible] یہاں [illegible] اور خدمت کرتے رہے
یہانتک کہ منظور کیا انھوں نے اس امر کو اور اقرار کیا یوقنا نے [illegible] اس امر کو کہ تم اپنا کام
رات میں اور میں چاہتا ہون کہ خوش کرو تم میرے دل کو اور [illegible] اور آتا رہو تم بادبان
اور مستولون کو اور رہو تم میرے نزدیک شہر میں تا اینکہ زمان کردن میں اپنی [illegible] اس امر کو
اور بلا دیا انھوں نے کشتیون کو شہر پناہ کی دیوار سے اور اتر شخص جو کشتیون میں تھا اور نہیں باقی رہنے پر کشتی میں سوائے تین مرد کے
جو نگہبانی کرتے تھے اسکی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب سست ہو گئی رات تہائی قبضہ کیا یوقنا نے ان سب پر جب [illegible]
ہوئی سپرد کیا طرابلس نے بنی عم حارث بن سلیم اور فلیطانوس کے اور پھر کشتیون میں اپنے اسباب کو اور قصد کیا چلنے کا اس پر
حال میں کہ وہ کشتیون کے پیچھے کی نسبت میں تھے وقت پہنچنے آفتاب کے اسی وقت آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ لشکر کے
سوار لشکر زحف کے پس جب دیکھا انکو یوقنا نے سجدہ شکر خدا کا ادا کیا اور سلام کیا خالد بن الولید پر اور سپرد کیا لشکر کو انکے اور بہت کیا
کیا ماجرا اور وہ حال جسپر قصد اور میل کیا تھا انھوں نے پس جسکا کہا خالد بن الولید نے کہ اللہ تعالیٰ مدد اور نامی کریگا تمہاری بھیجے
یوقنا سوار ہوئے اسی رات میں اور روانہ ہوئے وہ اور رہبر انکے بجانب شہر صور کے اور تھا شہر صور میں ایک لشکر بہت بڑا سے پیشتر واسطے لشکر
قسطنطین کا جسکا نام ازمویل بن قسطر تھا اور اسکے ساتھ چار ہزار سوار تھے پس آئیں خبر کی یوقنا نے کہ جو لشکر تھے وہ
صور کے مینار پر پس حکم کیا نرسنگھون کا پھونکے جانے کا پس پھونکے گئے وہ اور حکم کیا نشانون کا پس [illegible] اور
اور چڑھ گئے شہر پناہ پر عوام الناس شہر کے پس بھیجا دستہ کے لشکر کسی کو واسطے دریافت کرنے انکی خبر کے پس پھر آیا وہ شخص انکے پاس
اور کہا انسے کہ یہ لوگ اہل قبرس اور جزیرہ قرطیش بن لاوان کے ہیں وہ بجانب بادشاہ کے ساتھ لوگون کے اور دانہ چارہ اور غلہ کے
قصد رکھتے ہیں قیساریہ کا طرف خدمت ملک قسطنطین کے پس خوش ہوئے اہل صور اس حال سے پھر حکم کیا انکو دستہ لشکر نے اترنے کا پس اترے

ہوا اپنے ساتھیون اور اُن لوگون کے جنکو خاص کر لیا تھا اپنی ذات کے واسطے پس بنایا اور تیار کیا دستوق نے اُنکے واسطے بڑا کھانا
اور بچھایا دسترخوان مختلف الوان کا اور دیا اُنکے سردارون کو خلعت اور بزرگداشت کی انکی اور یہ قضا زیادہ دیکھتے تھے رات اور اُنکی
تاریکی کو تا کہ تیزی اور حملہ کرین وہ مع اپنے ساتھیون کے اور وہ سب جو اُتہ تھے یوقنا کے ساتھ تو سوتے اور چھوڑا تمام اُنھون نے باقی لوگون کو
اور کہا تمام پیشتر اُترنے کشتی سے اگر نہ پورا ہو تو قوم پر کہ اور قریب یا جب کہ ہم چاہتے ہین اور نہ قرار اور قدر [illegible]
اپنی کشتیون سے اور روانہ کرو تم کسی کو سردار خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس اور آگاہ کرو ہم کو [illegible]
بیان کیا ہے کہ تمین شبانہ روز وہ ترتیب گزارین قصد کرنے کے جب سے یہ تھا اور تو سو ہمراہی اُنکے شہر سورین اور کھایا اُنھون نے
دستوق کا اور خلعت دیا گیا اُنکے بڑے لوگون کو تا یا اہل صور کے پاس حالت پوشیدگی مین ایک مرد دینی [illegible] سے جسکا نام [illegible]
ہو گئی تھی ارگھر لیا نما الفرنج اُنکے جسر کے مالک کو اور سبقت کیا نما اُسکو واسطے ہرقل کے اُنکے بنانے والے کی طرف سے کہا اُسنے
کہ اسی دستوق مین ہی ہم یوقنا کا ہون جنکی تعظیم اور بزرگداشت کی تو نے اُٹھایا اُنکو اپنے دسترخوان پر اور اپنے نزدیک کیا تو نے اُنکو
پس تم میل کرو اُنکی طرف اور نہ قریب مین آو اُنکی بات پار در قریب تر ظاہر ہوگی تجکو وہ چیز جسکا اُنھون نے ارادہ کیا ہے اور
جان تو اس امر کو کہ نہین آئے ہین وہ مگر اسواسطے کہ مار ڈالینگے وہ تجکو اور مالک ہو جاوین وہ صور کے پس بیان کیا اُسنے حال
یوقنا کا اور وہ امر جسکا قصد کیا تھا اُنھون نے مکر فریب سے اور آگاہ کیا اُسنے دستوق کو کہ یوقنا مسلمان ہین اور وہ عرب کے ہمراہی ہین
بادشاہ کے ساتھ لڑے ہین اور اُنھون نے فتح کیا طرابلس کو اور گرفتار کیا ہے بطریق جرفاس بن قصیر صاحب بادشاہ
اور اُسکے ساتھیون کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب سنا دستوق نے یہ حال اُس مرد سے نہین چھوٹتا تھا اُسسے کسی چیز کو
سوائے اسکے کہ سوار ہوا اور ساتھ اپنے ہمراہیون کے اور قابض ہو گیا یوقنا اور اُنکے نو سو ہمراہیون پر اور بلند ہوئین آوازین اور
ہوا شور پس سنا اُسکو ہمراہیان یوقنا نے جو کشتیون پر تھے اور جانا اُنھون نے کہ یہ شور آواز کا بسبب اُنکے ہمراہیون کے ہے پس بہت تعجیل ہوئے
وہ لوگ اس حال سے اور ڈرے وہ اپنی جانون پر دشمن سے کہ آوے وہ اُنکی طرف کو راوی نے بیان کیا ہے کہ جب مضبوطی سے قید کر لیا
اُنکو دستوق از سویل بن قسطہ نے لگا ہبان مقرر کیا اُنپر ایک ہزار سوار کو اور کہا اُسنے کہ لیجاؤ تم اُنکو یہانتک بادشاہ کے تا کہ کہے
اُنکے ساتھ جو کچھ اُسکو منظور اور بہتر معلوم ہو پھر تھہرا رہا وہ لوگ درانحالیکہ سرزنش کرتے تھے یوقنا پر اور کہتے تھے اُسنے کہ کیا چیز دیکھی تو نے
عرب کے دین مین تا اینکہ تمنا کی اُنکی اور چھوڑ دیا تو نے اپنے اور اپنے باپون کے دین کو یہ تحقیق راندا تجکو مسیح نے اپنی درگاہ سے اور
دور کر دیا تجکو اپنی درگاہ سے اور چھپایا تجکو اپنے پردے سے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب قصد کیا اُنھون نے اُنکو لیکر چلنے کا واقع ہوا
شور شہر کے دروازے سے اور چلے اور بھاگے گانون والے لوگ جو نزدیک تھے صور کے بسبب خوف عرب کے پس سوال کیا اہل صور نے اُنسے پس کہا اُنھون نے کہ
ہجوم کیا اور سختی ڈالی اور آگئے عرب تم پر واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب اُترے تھے عمرو بن العاص قیساریہ پر تو بھیجا معاویہ
بن ابی سفیان کو ساتھ دو ہزار سوار کے بجانب صور کے تا کہ محاصرہ کرین وہ اُسکا پس جب سنا دستوق نے یہ حال بند کر لیے اُسنے شہر کے دروازون
کو اور حکم کیا اُسنے اپنے لوگون کو کہ چڑھ جاوین شہر پناہ کی دیوار پر پس چڑھ گئے لوگ دروازون پر اور برجون مین اور کھڑا ہونا کیا اُنھون نے

۱۲ [illegible]
۱۲ [illegible]
۱۲ [illegible]

ڈھیلو اسیون اونٹ عروات کو اور حکم کیا دستق نے بہ نسبت یوقنا اور اُنکے نوسو ہمراہیون کے اس امر کا کہ لیجاوین اُنکو صور کے قصر مین اور
سخت بندی سے قید کرین اُنکو تاکہ پوری ہووے اُسپر اُنکے ہاتھون سے وہ چیز جسکو وہ زبون جانتا تھا اور رات گذرانی قوم نے درانحالیکہ وہ
نگہبانی کرتے تھے اور روشن کیا تھا اُنھون نے آگ کو شہر پناہ کی دیوار پر تپتے تھے شراب اور ناچتے تھے باجون کی آوازون پر تمام رات
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب دوسرا دن ہوا بلند اور ظاہر ہوا انپر دستق پس دیکھا اُسنے لشکر یزید بن ابی سفیان کو پس ملک
اور خفیف جانا اُنکو اور امید کی اُسنے اور کہا کہ قسم ہے حق مسیح کی ضرور ہے مجکو نکلنا اُنکے مقابلے مین اور نہین یہ گروہ اندک اور ناچیز
پھر پہنا یا دستق نے اپنے لوگون کو اچھا لباس اور تلوارین اور زرہین اور حکم کیا اُنکو نکلنے کا اور چھوڑا اُسنے یوقنا اور اُنکے ساتھیون
کی حفاظت پر اپنے چچا کے بیٹے باسیل بن بنجامیل رحمہ اللہ کو اور تھے یہ اسیل کہ پڑھا تھا اُنھون نے کتب گذشتہ اور اخبار ماضیہ کے اور دیکھا تھا
اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بحیرا راہب کے دیر مین جبکہ نکلا تھا بحیرا اُنکی طرف درانحالیکہ زیارت کرتا تھا وہ اُنکی اور اتفاق یہ ہوا تھا
کہ قافلہ قریش کا آیا تھا اور اونٹ خدیجہ بنت خویلد کے قافلے کے ساتھ تھے اور اُس قافلہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور
دیکھا اُسنے ابر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر کہ سایہ کرتا تھا اُنپر آفتاب کی گرمی سے اور ڈھیلے اور تھپر سجدہ کرتے تھے
اُنکا پس جب ظاہر ہوا اُسکو یہ حال کہا اُسنے کہ یہی قسم ہے خدا کی صفت اُن نبی کی ہے جو مبعوث ہونگے تھا سے پھر دیکھا اُسنے
کہ قافلہ اُترا ہے اور اُترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلے نزدیک ایک درخت خشک کے اور تکیہ دیا اُسپر پس پھوٹ آئی کونپل
اُسکی اور جھک پڑین شاخین اُسکی اور پختہ ہوگئے پھل اُسکے اور بحیرا راہب دیکھتا تھا اُنکو اور باسیل زیارت کرنے والا دیکھتا تھا
اور امید رکھتا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب دیکھا یہ حال بحیرا راہب نے طیار کیا اُسنے قریش کے واسطے کھانے کو
اور بلایا اُنکو واسطے کھانے کے پس داخل ہوئے وہ لوگ زیر مین اور باقی رہے سب الوجود اور وہی جو مقصر تھے ساتھ اونٹون کے
درانحالیکہ چراتے تھے اُنکو پس جب دیکھا بحیرا نے ابر کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر تھا کہ وہ اپنے حال پر ہی
سایہ کرتا ہے اُنپر آفتاب سے باقی ہے ساتھ اُنکے جانا اُسنے کہ وہ نہین آئے ہین پس کہا اُسنے قوم قریش سے برسبیل سرزنش کے کہ ای گروہ
قریش کے آیا باقی ہے کوئی شخص تم مین سے اُنھون نے کہا ہان ایک جوان ہم مین سے باقی ہین جو بچھے رہے ہین واسطے نگہبانی قافلہ
اور چرانے اپنے اونٹون کے بحیرا نے کہا کہ اُنکا نام کیا ہے لوگون نے کہا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیرا نے کہا آیا مان باپ
اُنکے مر گئے ہین لوگون نے کہا ہان بحیرا نے کہا آیا کفالت اور پرورش کی ہے اُنکی دادا اور چچا نے لوگون نے کہا ہان پس کہا بحیرا نے کہ ای
قریش ہرگز کرامت اور تعظیم کرو تم اُنکی واسطے کہ بہ تحقیق قسم ہے خدا کی کہ وہ سردار تمھارے ہین اور اُنکے سبب سے زیادہ ہوگی دنیا مین بزرگی تمھاری
اُنھون نے کہا کہ کہان سے جانا تو نے اس امر کو بحیرا نے کہا کہ جب تم ظاہر ہوئے تھے مجھ پر سیدان سے نہین باقی تھا کوئی درخت اور پتھر نہ ڈھیلا مگر یہ کہ سجدہ کے
بھل گرا تھا وہ اُنکے واسطے سجدہ مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ باقی رہا باسیل سو بحیرا اپنے معاملہ مین اُس چیز سے جو دیکھا تھا اُسنے اور
اُس چیز سے جو آگاہ کیا تھا اُسکو بحیرا نے اور جانا تھا اُسنے کہ بحیرا نہین کہتا ہے مگر کلام حق اور راست کو پس چھپایا اُسنے اپنے معاملہ کو تا اینکہ گرفتار ہوے
یوقنا اور ہمراہی اُنکے اور مقرر کیا باسیل کو دستق نے اُنکی نگہبانی پر کہا اُنھون نے کہ قسم ہے خدا کی کہ دین اسلام دین مضبوط اور راہ راست ہے

وہی دین ہی جسکی بشارت عیسی علیہ السلام نے دی ہی اور شاید کہ اللہ تعالی بخش دیوے مجکو جبکہ چھوڑ دون مین اس دین استوار کے لوگونکو
واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اچھی اور عمدہ تدبیر اللہ غالب نے بزرگ کی اپنے مسلمان بندون کے واسطے یہ تھی کہ جب نکلا تھا
دستق واسطے لڑائی کے یزید بن ابی سفیان سے نہین چھوڑا تھا اُسنے کسی جوان شہر کو مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیا تھا اُسنے اور باقی رہے تھے
عوام اور بوڑھے اور ضعیف لوگ شہر پناہ کی دیوار پر دراتحالیکہ دیکھتے تھے وہ اس امر کو انجام کار کیا ہوتا ہے اُنکے اور سردار مسلمانون کا اور دیکھا
باسیل بن بنجامین نے شہر اور اُسکے خالی ہونے کو لوگون سے اور مشغول ہونے شہر کے لوگون کے اُس چیز مین جو نازل ہوئی تھی اُنپر اور شہر فحور
خالی ہی آدمیون سے جمع کیا اُنھون نے اپنی رائے کو یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے چھوڑ دینے پر پس آئے باسیل اُنکے پاس رات کو پھر متوجہ ہوا یوقنا کی
طرف اور کہا اُسنے کہ اے بطریق بزرگ مرتبہ کیونکر چھوڑ دیا تمنے اپنے باپ دادے کے دین کو جو پشتہا تمھارے تھے اور تم پر بجانب دین ان عرب کے
اور وہ کیا چیز ہی جو دیکھی تمنے اُنکے نزدیک حق سے تا اینکہ تعجیل تمنے اُنکی کی حالانکہ رومی اور سلاطین اُنکے تمکو اپنی قوت پشت پناہ
گردانتے تھے پس کہا یوقنا نے کہ اے باسیل ظاہر ہوئی میرے واسطے امر حق سے وہ چیز جو ظاہر ہوئی پس پہچانا تمنے اُسکو اور پکار کر کہتا تھا مجھسے غیب کا
پکارنے والا کہ بتحقیق اللہ تعالی نے ہدایت کی ہی باسیل کو بجانب دین اسلام کے اور سبب تعجیل ہدایت ہونے کا واسطے اُس اللہ جسنے ہدایت کی
تمکو اور ہمکو اور چھوڑا اُسنے ہمکو راستے ہلاکی سے اور کیا اُسنے ہمکو اپنے دین کے لوگون سے اور آسان کیا اُسنے ہماری رہائی کو تمھارے ہاتھون سے
راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سنا باسیل نے قول یوقنا کا زیادہ ہوا یقین اُنکا اور راست اور درست ہوا ایمان اُنکا اور مضبوط ہوئی تصدیق اُنکی
پھر کہا اُنھون نے کہ قسم ہی خدا کی اے یوقنا بتحقیق جاری کیا اللہ تعالی نے تمھاری زبان پر حق کو اور گویا کیا اُسنے تمکو ساتھ کلام راست کے
اور اللہ تعالی نے اور اُسی کے واسطے تعریف اور شکر ہی دور کر دیا تھا پردہ غفلت کا میرے دل سے جبکہ دیکھا تھا مین نے ان عرب کے بنی کو بحیرا راہب کے
دیر مین اور وہ مکہ کے قافلے مین تھے اور دیکھا تھا مین نے ابر کو اُنکے سر پر کہ سایہ کرتا تھا اُنپر آفتاب سے اور اُنھون نے تکیہ دیا تھا ایک درخت
خشک پر پس وہ سبز ہو گیا تھا اور پھل لایا تھا اور پختہ ہو گئے تھے پھل اُسکے اور خبر دی تھی مجھکو بحیرا راہب نے اس امر کی کہ اُسنے پڑھا
اور پایا تھا علم سابق اور کتاب سابق مین اس امر کو کہ ایک جماعت نے انبیا سے تکیہ دیا تھا اس درخت پر اور بیٹھے تھے وہ اُسکے نیچے پس جب
تکیہ بنایا تھا اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور تیار ہو گئی تھین شاخین اُسکی اور پختہ اور رسیدہ ہو گئے تھے پھل اُسکے
تعجب کیا تھا مین نے اس امر سے اور سنا تھا مین نے بحیرا سے درانحالیکہ وہ کہتا تھا کہ یہ قسم ہی خدا کی وہی نبی صلعم ہین جنکی بشارت
یسوع نے دی ہی پس پاکی اور خوشی ہو اُس شخص کو بتعیت کریگا اُنکی اور ایمان لاویگا اُنکا اور تصدیق کریگا اُنکی واقدی
رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پھر آگاہ کیا باسیل نے یوقنا کو اس امر سے کہ نہین باز رکھا تھا اُنکو رسول اللہ صلی اللہ و
آلہ وسلم سے مگر اس امر نے کہ جب پھرے وہ زیارت بحیرا راہب سے سفر کیا اُنھون نے بجانب قسطنطنیہ کے اور در آئے
دریا مین واسطے تجارت کے بجانب شہر روم کے اور کہا باسیل نے کہ ٹھہرا مین جب تک چاہا اللہ تعالی نے
پھر واپس آیا قیساریہ مین اور دیکھا مین نے رومیون کو آشوب اور فتنہ مین پس پوچھا مین نے اُنکے حال کو پس
کہا گیا مجھسے کہ بتحقیق ظاہر ہوئے ہین نبی حجاز مین جنکا نام محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہی اور نکالا ہی اُنکو اُنکی قوم نے مکہ سے

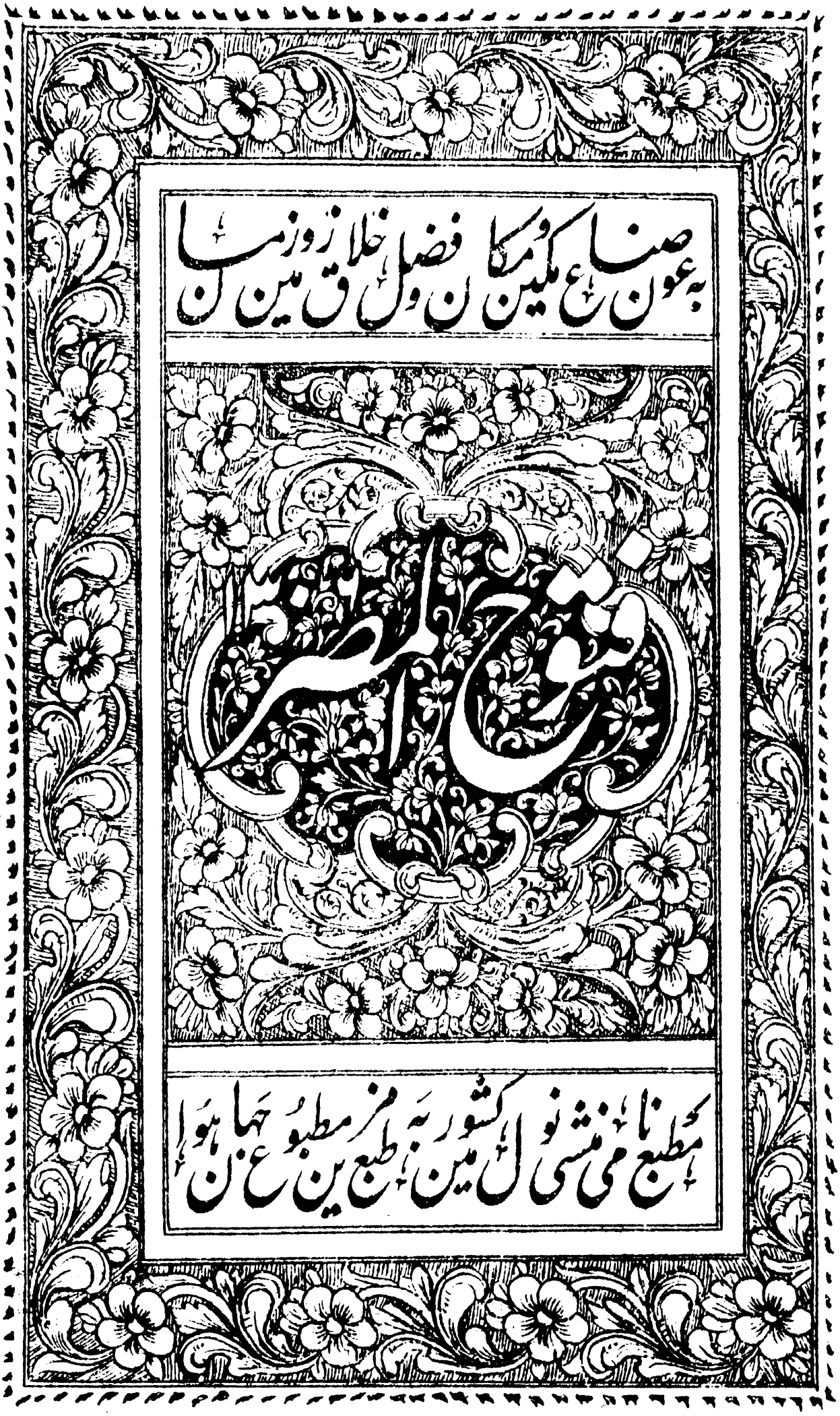
اور ہجرت کی انھوں نے بجانب مدینہ کے جسکو تبع نے بنایا تھا اور بتحقیق غالب ہوئے وہ اپنی قوم پر اور شکست دی ہے انکو اور انکی مدد کی ہے
اللہ تعالیٰ نے قوم پر پس برابر ہیں پوچھتا رہا انکے حال اور اخبارات کو اور وہ اخبار سے پر زیادہ ہوتے تھے اور پڑھتے تھے تا اینکہ بلایا اللہ تعالیٰ
نے انکو اپنی طرف اور اختیار کیا اللہ تعالیٰ نے انکے واسطے اس چیز کو جو اللہ کے نزدیک ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر متوفی ہوا وہ رہے
انکے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پس رہا کیا انھوں نے اپنے لشکر کو بجانب شام کے پس نہیں ٹھہرے وہ مگر تھوڑی مدت تک
اور انتقال کیا انھوں نے اس عالم سے پھر متوفی ہوئے بعد انکے یہ مرد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پس فتح کیا انھوں نے ہمارے
شہروں کو اور ذلیل کیا ہمارے بادشاہوں کو اور شکست دی ہمارے لشکروں کو اور میں باین ہمہ امید رکھتا تھا انکے آنے
کی اس ساحل کی طرف تا اینکہ لایا اللہ تعالیٰ انکو پس کہا انسنے یوقنا نے کہ کس امر کا تمنے ارادہ کیا ہے پس کہا باسیل نے کہ قصد کیا ہے
میں نے قسم ہے خدا کی اس امر پر کہ چھوڑ دونگا میں اپنے باپ دادے کے دین کو اور تبعیت کرونگا میں تمھاری اسواسطے کہ حق ظاہر ہے
پھر کہدیا باسیل نے یوقنا اور اُنکے ساتھیوں کو اور سپرد کیا انکو انکے سامان اور ہتھیار کو اور کہا یوقنا سے کہ جاؤ تم اس امر کو کہ کنجیاں
شہر کی میرے پاس ہیں اور لشکر سب شہر کے باہر ہے اور مشغول ہے عرب کی لڑائی میں اور نہیں ہے شہر میں کوئی ایسا شخص جسکو ڈریں ہم
پس چلے تم اللہ تعالیٰ کا نام لیکر پس کہا انسنے یوقنا نے کہ خیر اے خیر دیوے اللہ تعالیٰ تمکو اے باسیل بتحقیق ہدایت کی تمکو اللہ تعالیٰ نے
بجانب دین اسلام کے اور چلایا انسنے تمکو راہ نجات پر اور ختم کیا تمھارے واسطے نیکی کو اور واجب ہوا تم پر اب اور ہم پر یہ کہ قوی ہو جاویں
ہم اپنی جانوں پر اور بھیجیں ہم کسی کو ان لوگوں کی طرف جو کشتیوں میں ہیں تا کہ لاویں وہ ہمارے پاس پس ہو جاویں ہم
اور وہ ایک قوت اور جماعت باسیل نے کہا کہ میں ایسا ہی کرونگا پھر نکلا باسیل بحالت پوشیدگی کے اور کھولا انھوں نے باب البحر کو
اور تھا اس دروازے پر ایک مرد بنی عم یوقنا سے پس بیان کیا باسیل نے انسنے حال کو اور سوار ہوئے انکے ساتھ ایک چھوٹی کشتی پر اور
جا پہنچے وہ دونوں بجانب کشتیوں کے اور بیان کیا اہل کشتیوں سے حال کو پس متوجہ ہوئی ہر کشتی بجانب گھاٹ کے اور اترے
وہ کشتیوں سے بدون پراگندگی کے اور در آئے وہ سب شہر میں شہر پناہ کے اندر سے اور اندھی کر دیا اللہ تعالیٰ نے ظالمین کی
آنکھوں کو انسنے پس جب قصد کیا باسیل نے حملہ کا اور حکم کیا انکو تیزی اور حملہ کرین وہ لوگ شہر میں کہا یوقنا نے کہ یہ امر میری رائے
کے موافق نہیں ہے اور میں چاہتا ہوں تمسے ایسے شخص کو کہ ہبہ کر دے وہ اپنی جان کو واسطے اللہ تعالیٰ کے اور چھپاوے اپنے
کام کو اور نکلے وہ باب مینا سے اور جاوے بجانب لشکر مسلمانوں کے اور پہونچے سردار یزید بن ابی سفیان کے پاس اور آگاہ کرے
انکو ہمارے حال سے پس ہو جاویں ہم اپنے ساز اور آمادگی پر پس جب سنینگے مسلمان ہماری آواز کو نہ خوفناک کریگا یہ امر انکو پس
کہا ایک مرد نے قوم سے کہ اس کام کو میں کرونگا پھر نکلا وہ بحالت تبدیل وضع کے اور بند کر لیا باسیل نے اس مرد کے پیچھے شہر کے
دروازے کو پس پہنچا وہ مرد یزید بن ابی سفیان تک اور بیان کیا انسنے حال یوقنا اور باسیل کا اور آگاہ کیا انکو اس چیز سے جو عزم کیا تھا
ان دونوں نے پس سجدہ شکر کیا یزید بن ابی سفیان نے اور روانہ کیا اسی وقت بجانب مسلمانوں کے ایک خط کو تا کہ ہوشیار رہو جاویں وہ اپنی جان تو
پر واسطے گمان آنے کے قوم پر پس ایسا ہی کیا انھوں نے اور یوقنا رحمۃ اللہ نے جب جانا اس امر کو کہ پہونچ گئی ہے خبر مسلمانوں کو کہا انھوں نے اپنے

ساتھیون سے کہ چڑھ جاوے اُنمین سے ایک جماعت شہر پناہ کی دیوار پر پس شروع کرین وہ اُن لوگون سے جو اُسپر ہین کہا باسیل نے
اُسنے یہ میری رائے نہین ہی اسواسطے کہ وہ قوم جو دیوار شہر پناہ پر ہین اُنکا اعتبار نہین ہی اور شاید کہ اللہ تعالی ہدایت کردیوے
اُنکو بجانب اسلام کے ولیکن حکم کرو تم اپنے ساتھیون کو اس امر کا کہ لازم پکڑین وہ جگہ اُترنے اور آنے شہر پناہ کو نا کہ اُترے تمپر کوئی
شخص اُنمین سے یا یہ کہ وہ امان طلب کرے پس بہتر جانا یوقنا نے اُنکی رائے کو اور مقرر کیا تھا اُنھون نے لوگون کو شہر پناہ
کے آنے کی جگہ پر پھر شور کیا یوقنا نے فتنہ دینے والا شور ساتھ قول لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اللہ اکبر کے پس جب ظاہر کیا
اُنھون نے کلمہ توحید کو سُنا اُسنے جو شخص شہر مین تھا اور دیوار پر تھا پس جانا اُنھون نے کہ یوقنا اور اُنکے ہمراہیون نے رہائی پائی
قید سے اور تیزی اور حملہ کیا اُنھون نے شہر مین پس متحیر ہوئین عقلین اُنکی اور فتنہ مین آئے دل اُنکے اپنے مال و اولاد اور گھر بار پر اور
ٹھہرے وہ حیرت مین پس جو شخص تھا اپنے گھر مین نہین قدرت پائی اُسنے نکلنے کی پھر یزید بن ابی سفیان نے جب سنا شور کو شہر مین
جانا اُنھون نے اس امر کو کہ مسلمان ٹھہرے اور راست ہوئے شہر مین پس تکبیر اور تہلیل کہی یزید بن ابی سفیان اور مسلمان موحدین نے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سنا مستق نے شور کو شہر سے پس جانا اُسنے کہ یوقنا اور ہمراہی اُنکے چھوٹ گئے قید سے
اُنھین لوگون نے یا مر کیا ہی پس واقع ہوا خوف مشرکین کے دلون مین اور دیکھا اُنھون نے کہ آگ شعلہ زن ہی مسلمانون کے لشکر مین اور
وہ آمادہ ہوئے ہین حملہ کرنے کو پس باقی رہا اُنمین صبر اسواسطے کہ دل اُنکے متعلق تھے اپنے مال و اولاد اور گھر بار پر شہر کے
اندر اور شہر قیسارید محصور تھا اور نہ تھی اُنکے واسطے یاری اور مددگاری قسطنطین پسر ہرقل کی طرف سے پس پھیرا اُنھون نے
پیٹھون کو اور میل کیا بجانب فرار کے اوپر جا کہ مسلمانون نے اُنکا اور ہلاک کیا اُن سب کو اور مالک ہوگئے وہ غنیمون کے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب صبح کی اللہ تعالی نے کھولدیا یوقنا نے مسلمانون کے واسطے دروازہ شہر کا پس داخل ہوئے
یزید بن ابی سفیان اور ہراہی مسلمان اُنکے شہر مین اور گھیر لیا اُنھون نے غنیمون کے مالون کو اور پکارا اُن لوگون نے جو دیوار پر تھے لعون لعون
یعنی مان امان پس امان دی اُنکو مسلمانون نے اُترے وہ دیوار سے پس کہا اُنسے یزید بن ابی سفیان نے کہ جانو تم اس امر کو کہ تحقیق اللہ تعالے
نے اور اُسکی کے واسطے تعریف ہی فتح کیا ہمپر اس تمہارے شہر کو از روے قہر اور غلبہ کے ساتھ تلوار کے اور تم لوگ اب ہمارے
غلام ہو پس جیسا ہم چاہین تمہارے ساتھ اور تمپر حکم کرین ولیکن ہم وہ قوم ہین کہ جب عہد کرتے ہین تو اُسکو پورا کرتے ہین اور
جب ہم بات کہتے ہین تو سچی بات کہتے ہین اور تحقیق دی ہمنے تمکو امان اور ذمہ داری جانون کی و لیکن لے لینگے
ہم جزیہ اُس شخص سے جو نہ داخل ہوگا ہمارے دین مین ہر سال مین اور جو تم مین سے مسلمان ہوگا پس ہمارا اُسکا
حال یکسان ہوگا پس منظور کیا اُن لوگون نے اس امر کو اور مسلمان ہوئے اکثر اُنمین سے اور پہونچی خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اس
امر کی کہ شہر صور لے لیا گیا اور داخل ہوگئے مسلمان اُسمین پس جانا اُسنے کہ وہ نہین برابری کرسکتا ہی عرب کی پس نگاہ کی
اُسنے فرصت کو اور لے لیا اُسنے اپنے خزانے اور مال اور گھر والون اور مصاحبون کو اور سوار کرایا اُنکو رات مین
اور چلا وہ بارادہ ملجانے کے اپنے باپ سے بجانب قسطنطنیہ کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی جب دیکھا اہل قیسارید نے

۴۷ ہرقل کا قیسارید سے اور شہر عسقلان سے اور شہر یافا سے اور شہر رملہ سے اور شہر لد سے اور شہر نابلس سے اور شہر بیسان سے اور شہر طبریہ سے اور شہر عمان سے اور شہر بلقا سے اور شہر دمشق سے اور شہر بعلبک سے اور شہر حمص سے اور شہر تدمر سے اور شہر حماۃ سے اور شہر حلب سے اور شہر منبج سے اور شہر قنسرین سے اور شہر انطاکیہ سے اور شہر بیت المقدس سے اور شہر عسقلان سے اور شہر یافا سے اور شہر رملہ سے اور شہر لد سے اور شہر نابلس سے اور شہر بیسان سے اور شہر طبریہ سے اور شہر عمان سے اور شہر بلقا سے اور شہر دمشق سے اور شہر بعلبک سے اور شہر حمص سے اور شہر تدمر سے اور شہر حماۃ سے اور شہر حلب سے اور شہر منبج سے اور شہر قنسرین سے اور شہر انطاکیہ سے اور شہر بیت المقدس سے

شہر مین امان طلب کرنا شہر والون کا اُنسے اور ۱۲ سنہ ۱۳ ذکر اُن قبیلہ اور عورتون کا جو قسطنطین کا دامان سے اون ہونا اہل قیسارید کا عزون العاص سے ۱۷ سنہ

اس کام کو جو قسطنطین پسر ہرقل نے کیا تھا نکلے وہ لوگ بجانب عمرو بن العاص کے اور مصالحہ کیا انھون نے عمرو بن العاص سے شہر قیساریہ کے سپرد کر دینے پر پس مضبوط ہوئی صلح انکے بیچ مین دو لاکھ درم اور تمام اس چیز پر جو چھوڑا تھا قسطنطین پسر ہرقل نے مال و اسباب اور کپڑے اور جانور اپنے اس لشکر کے جو اسکے ساتھ تھے کشتیون مین سوار ہو گئے تھے پس منظور کیا ان لوگون نے اس امر کو اور لکھ دی دست آویز صلح کی پس جب تمام ہوئی صلح داخل ہو لئے عمرو بن العاص اور مسلمان قیساریہ مین اور لین انھون نے وہ چیزین کہ عاجز ہو اتھا بادشاہ اسکے اٹھانے سے کشتی مین پھر مقرر کیا عمرو بن العاص نے انپر جزیہ کو آیندہ سال سے ہر مرد پر چار دینار اور اسی امر کی وصیت کی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر بھیجا عمرو بن العاص نے بجانب شہر صور کے ایک حاکم کو اسپر جسکا نام یاسیل بن حون ابن سلمہ تھا اور وہ مرد بڈھے سن صالح تھے حاضر ہوئے تھے ہمراہ رکاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوہ حنین اور نضیر مین اور مارے گئے بھائی انکے عین کے دن اور بھائی انکے سخت لڑے تھے پس مارا تھا انکو مالک ابن حون النضیری نے پس بھیجا انکو عمرو بن العاص نے بجانب صور کے اور انکے ساتھ ایکسو سوار اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھے اور حکم کیا تھا عمرو بن العاص نے انکو عدالت کرنے کا ان لوگون مین اور ڈرنے کا اللہ پاک اور برتر سے ہر حال پوشیدہ اور ظاہر مین **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا عمرو بن العاص نے قیساریہ کو از روے صلح کے دو لاکھ درہم اور اس چیز پر جو چھوڑا تھا بادشاہ کے بیٹے قسطنطین نے اپنے مال اور اسباب سے داخل ہوئے وہ قیساریہ مین بدہ کے دن عشرہ اوسط شہر رجب مین اور یہ امر سنہ انیس مین ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے چار سال اور چھ مہینے زمانہ خلافت مین واقع ہوا تھا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پہونچی خبر اہل رملہ اور رینہ دعکہ اور یافا اور عسقلان اور غزہ اور نابلس اور لبریہ مین پس داخل ہوئے ان مقامات کے لوگ تحت ذمے کے اور مصالحہ کیا انھون نے مسلمانون سے اور اسی طرح اہل جبلہ اور بیروت اور لاذقیہ نے اور مالک کر دیا اللہ غالب اور بزرگ نے مسلمانون کو کل ملک شام کا ببرکت رسول اللہ کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شرف و کرم و رضی اللہ عن اصحابہ الاخیار و آلہ الابرار و ازواجہ الاطہار و ہذا ما اتی الینا من فتوح الشام علے التمام و الکمال و نعوذ باللہ من الزیادۃ و النقصان


به عون صناع مکین و مکان فضل خلاق مین زمان
نسخه نشر
مطبع نامی منشی نول کشور به طبع مزین مطبوع جهان هوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنا من المسلمین ونصر الانصار والمہاجرین علی اعدا الدین وفضلنا علی امم السابقین بان آمنا بخاتم النبیین والصلوۃ والسلام علی رسولہ وحبیبہ محمد سید المرسلین وشفیع المذنبین وآلہ الذین ہم سفینۃ النجاۃ عن تلاطم امواج الابتلا فی الدنیا والدین واصحابہ الذین بذلوا جہدہم فی ترویج احکام الشرع المبین اما بعد مخفی نہ رہے کہ یہ فاقد الادراک والتمیز اضعف عباد اللہ رب المشرقین سید مہدی حسن المتقوے المدراسی السید نیوری ابن منشی محمد حسین صانہ اللہ عن کل شین خدمت ارباب صدق وصفا مین التماس کرتا ہی کہ اس خاکسار کو بسا اوقات یہ امر جاگزین خاطر تھا کہ کوئی ایسی کتاب خاص زبان عربی کی دیکھنا چاہیئے جس سے فی الجملہ استعداد اور مناسبت ترجمہ وعلم لغات ومحاورات عرب حاصل ہو بالفعل کہ حسن اتفاق سے کتاب فتوح الشام عن مرویات علامۂ واقدی علیہ الرحمۃ مع فتوح المصر مطبوعہ کاکتہ جناب عم معظم قبلہ گاہی منشی ستی عنایت حسین صاحب مدظلہ تعالی تک پہونچی اس حقیر نے جناب ممدوح کی خدمت مین گزارش کیا کہ اگر ترجمہ اسکا عربی سے بزبان اردو ہو جاوے تو ہر کم سواد قلیل الاستعداد اسکے مضامین کثیر النفع سے حظ وافر اٹھاوے نظر بران جناب موصوف نے باوجود ضیق فرصت بوجہ مشاغل دنیاوی کے ترجمہ فتوح الشام کا بزبان اردو تحریر فرمایا اور ترجمہ فتوح مصر کا اس احقر کی تحریر پر محول فرمایا چنانچہ حقیر نے امتثالاً للامر ترجمہ فتوح مصر کا بطرز روش ترجمہ فتوح الشام کے لکھکر جناب موصوف کی خدمت مین گذرانا اور جناب معظم الیہ نے اسکو پسند فرمایا اب ناظرین انصاف پسند کی خدمات مین عرض یہ ہی کہ اگر کسی مقام مین کوئی سقم اور غلطی پاوین تو عیب جوئی سے اغماض فرماوین کہ احقر واقع کم استعداد ہی اور غرض خاص اس ترجمے سے نفع عام پیش نہاد ہی والآن اشرع فی البیان راجیا برحمۃ اللہ المنان وعلیہ التکلان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے یحیی بن شاکر المدنی سے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا اللہ غالب اور بزرگ نے سواحلِ شام کو عمرو بن العاص اور اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھون پر لکھا عمرو بن العاص نے ایک خط بنام امین الامۃ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو بن العاص بن وائل السہمی الی امین الامۃ اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ الذی اخبرنا الامیر ان اللہ جل وعلا فتح علینا ما کان بقی من الساحل وفتحنا قیساریۃ صلحا وہرب منہا قسطنطین بن الملک الرقل باموالہ وذخائرہ وحریمہ رکب البراکب وسار فی البحر ونحن بقیساریۃ منتظرا مرک والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور روانہ کیا خط کو راوی نے بیان کیا ہی کہ لکھا یزید بن ابی سفیان نے بھی ایک خط بنام ابوعبیدہ بن الجراح کے مشعر بر فتح صور کے اپنے اور بندہ نیک یوقنا کے ہاتھون پر اور لکھا اس خط مین حال یوقنا کا اور رہائی دینا اللہ تعالی کا انکو قید سے باسیل بن میخائیل کے ہاتھ سے اور سلمان ہونا باسیل کا اور روانہ کیا اس خط کو بجانب ابوعبیدہ بن الجراح کے پس پہونچے وہ دونون خط انکے پاس اس حالت مین کہ کوچ کیا تھا انھون نے حلب سے بارادہ طرابلس کے اور ملے انکو خطرا ہ مین جبکہ اترے تھے وہ زراعہ مین پس جب پڑھا انھون نے خطون کو روشن ہوگیا چہرہ انکا بسبب خوشی کے اور شور کیا مسلمانون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور اسی وقت لکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے ایک خط بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب کے درانحالیکہ بشارت دیتے تھے انکو اس چیز کی جسکو فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانونکے ہاتھ پر اور لکھا اسمین حال یوقنا کا اور روانہ کیا خط کو ساتھ عرفجہ بن مازن کے پس سوار ہوکر عرفجہ اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوئے وہ بارادہ مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور چلتے رہے رات دن تا اینکہ پہونچے مدینہ منورہ عرفجہ نے بیان کیا ہی کہ داخل ہوا مین مدینہ منورہ مین اور میرے پاس ایک کپڑا ریشمی تھا کہ فخر کرتا تھا مین اسکے سبب اور میرے سر پر ایک چادر ریشمی بہت اچھی بنی ہوئی تھی تارون کی اور حضرت عمر نکلے تھے مدینہ منورہ سے بارادہ خود کے

۱ ذکر فتح قیساریہ

۲ ذکر لکھنا یزید ابن ابی سفیان کا ایک خط بنام ابن الامۃ کے

پس جب بغور دیکھا مین نے انکو پہچانا مین نے انکو اور اپنی اونٹنی کو چارزانو بیٹھا کر باندھ کر دیا مین نے اسکو اور جلدی سے آیا مین اسکے
اور سلام کیا مینے اوپر پس جب اب سلام دیا انھون نے مجکو اور دیکھا میری طرف پس نہین پہچانا مجکو اور کہا کہ کون شخص ہی مین نے کہا کہ مین عمر فجہ
بن مازن ہون پس کہا انھون نے کہ ای بیٹے مازن کے آیا نہین تھی تمکو اچھی پیروی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور
بتحقیق یہ کپڑا ریشمی حرام ہی ہم مردون پر کس واسطے کہ اس کپڑے کی صلاحیت اور زیبائش سوائے عورتون کے اور کسی کو نہین ہی اور
تمھارے پاس ہی اسکو تصدق کردو تم فقرائے مدینہ طیبہ پر آگاہ ہو قسم ہی کہ داخل ہوا تھا مین ایک روز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
حضور مین اُس حالت مین کہ آپ آرام فرماتے تھے ایسے تخت پر جو بنا گیا تھا خرمے کے پوست سے اور نہین تھی درمیان بدن مبارک
اور اُس تخت کے کوئی چیز اور نشان بنگیا تھا بسبب اسکے آپ کی جلد نرم اور نازک ہین پس رویا مین بحال دیکھکر آپ نے فرمایا کہ ای عمر
کس چیز نے رولایا تجھ کو مین نے کہا کہ قسم ہی خدا کی یا رسول اللہ بیشک مین جانتا ہون اس امر کو کہ آپ بزرگ ہین نزدیک اللہ کے
کسری اور قیصر سے اور وہ دونون عیش کرتے ہین مملکت دنیا مین اور آپ اللہ کے رسول ہو کر اس حالت مین ہین پس فرمایا آپ نے
کہ ای عمر کیا نہین راضی ہو تم اس امر سے کہ دنیا اُن لوگون کے واسطے ہو اور آخرت ہمارے لیے عرض کیا مینے بیان کیا ہی کہ دیا مینے خطاب عمر
رضی اللہ عنہ کو پس اُنھون نے کھول کر پڑھا اُسکو پس جب پڑھ چکے خط چمکنے لگا چہرہ اُنکا اور بہت خوش ہو کر حمد اور شکر اللہ کا
بجا لائے پھر گیا مین اپنی خالہ کے گھر مین جنکا نام عفیرہ بنت ابی ایوب الانصاری تھا پس شب گذرانی مینے وہان اور جب صبح ہوئی
پھر جانا مینے اس امر کو کہ جاؤن مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس حالت سے لیے وہ کپڑا ریشمی پہنے ہوئے پس دیدیا مینے
وہ کپڑا اور عمامہ اپنی خالہ کو اور حکم کیا مینے انکو کہ اُسکو بیچکر تصدق کردین فقرائے مدینہ طیبہ پر اور نکلا مین بارادہ جانے کے حضرت عمر
کے پاس پس جب آیا مین اُنکے پاس سلام کیا مینے اوپر پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے مجکو اور دیکھ کر ہنسے اور کہا کہ ای بیٹے مازن کے وہ
ریشمی کپڑا کیا کیا تم نے مینے کہا کہ یا امیر المومنین دیدیا مینے اپنی خالہ کو اور حکم کیا مینے واسطے بیچنے اور تصدق کرنے اُسکے فقرا اور مساکین
مدینہ طیبہ پر پس پڑھا حضرت عمر نے یہ آیت وما تفعلوا من خیر فان اللہ بہ علیم بعد اُسکے حکم کیا مجکو بیٹھنے کا پس بیٹھ گیا مین اور سمنگایا
اُنھون نے قلم اور دوات اور کاغذ اور لکھا ایک خط بنام ابو عبیدہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم والعاقبۃ للمتقین من عبد اللہ
امیر المومنین الی ابی عبیدۃ عامر بن الجراح اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ ومحمد فرحت بما فتح اللہ علی
المسلمین مما وعدنا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنوز قیصر سیفتح علینا کنوز کسری ان شاء اللہ تعالی وقد بلغنی ان
بادیۃ الاعراب قد استندوا الی الدنیا وزینتہا وتمسکوا بذیل غرورہا ونسوا الجنۃ وقصورہا ورفلوفی اثیاب الدیباج واکلوا
الحلوا وخبز الحنطۃ والماہم ذلک عن الآخرۃ حتی تہاونوا بالصلوۃ ونسوا المغفرۃ فجر لہم عتاق الہم واغلظ علیہم لانکم
لہم حامد افیہ طعمہ افیک ومن اخل بشی مما افترضہ اللہ علیہ فاقم فیہ حدود اللہ عز وجل واعلم انک راع وکل راع مسئول عن رعیتہ
وکونوا من الذین ذکرہم اللہ عز وجل فی کتابہ العزیز اذ یقول الذین ان مکنا ہم فی الارض اقاموا الصلوۃ و
اتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف ونہوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور وقد قال فیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابو عبیدۃ امین ہذہ الامۃ فاعط الامانۃ حقہا ومن ترک صلوۃ فاضربہ علیہا ولقد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسیر بنا بتحدثہ فاذا حضرت الصلوۃ فکانہ لم یعرفنا ولم نعرفہ اشتغالا بعظمۃ اللہ تعالیٰ وعنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان اللہ تعالیٰ یقول ان بیوتی فی الارض المساجد وان زواری عمارہا فطوبیٰ لعبد تطہر فی بیتہ ثم زارنی محق علی المزور ان یکرم زائرہ وقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتقوا اللہ واعلموا ان اللہ عزوجل افترض جمیع المفترضات علی فی الارض والصلوۃ فان اللہ عزوجل افترضہا علی السماء واقرات کتابی ہذا فعامر عمرو بن العاص ان یتوجہ ابی سعد بعسکرہ وامعہ عامر بن ربیعۃ العامری ومشائخ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعتصد بہم عند مشورتہ وابعث من یعتمد علیہ الی الارض ربیعۃ وزیارا الحارث بن مصالح واللہ اسالہ ان یکون لکم عونا ومعینا والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علی جمیع المسلمین راوی نے بیان کیا ہے کہ لپیٹا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط کو اور بھر کے عرفجہ بن مازن کے حوالے کیا اور حکم کیا اُنکو روانگی کا بعد اُسکے کہ حکم کیا اُنکو واسطے دینے زاد راہ کے بیت المال سے عرفجہ نے بیان کیا کہ لیا میں نے خط کو اور سوار ہوا میں اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوا میں تمار کی راہ سے پس ملی مجکو نزدیک ابار لخم کے ایک قوم اہل وادی القریٰ سے پس پوچھا میں نے اُنسے حال ابو عبیدہ بن الجراح کا اُنھوں نے کہا کہ ٹھہرے ہیں وہ غباغب میں بارادہ روانگی طبریہ کے پس چلا اور گذرا میں ابار لخم سے بطلب غویر اور جولان کے اور قصد کیا میں نے طبریہ کا پس ملاقی ہوا میں بعد چند دن کے ابو عبیدہ بن الجراح سے اردن میں اور سامنے آکر سلام کیا میں نے اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھوں نے مجکو پھر دیا بلکہ سنے اُنکو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس کھول کر پڑھا اُسکو بآواز خفی اور جب پڑھ چکے سب مسلمانوں کو جمع کیا اور پڑھا اُنکے سامنے خط کو بآواز بلند پس جب فارغ ہوئے اُسکے پڑھنے سے کہا کہ اے گروہ مسلمانو جب مجکو یہ ہوگا کہ چھوڑا ہے کسی شخص نے نماز کو یا چھوڑا ہے اُسنے اُس چیز کو جسکو فرض کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اُسپر تو ڈرے لگاؤں گا میں اُسکے پس جب ہوا دوسرا دن پہونچے خط سے آگے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے اپنے لشکر کے طبریہ میں ہے پس اُنکو بھی پڑھکر سنا دیا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح نے خط امیر المومنین کا پھر روانہ کیا اُس خط کو پاس عمرو بن العاص کے اور وہ اُس دن قیساریہ میں تھے پس جب پہونچا اُنکو خط کھول کر پڑھا اُنھوں نے اُسکو اور جب اطلاع ہوئے وہ اُس امر سے جو اُسمیں لکھا تھا حکم روانگی کا بجانب مصر کے احتیاط کی اُنھوں نے اپنی جان پر اور آمادہ بروانگی ہوئے واقدی رحمہ اللہ نے ثقات سے روایت کی ہے کہ جب پہونچا خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا عمرو بن العاص کے پاس بحکم روانگی مصر کے احتیاط کی اُنھوں نے اپنی جان پر اور آمادہ بروانگی ہو کر چلے وہ مع اپنے لشکر کے اور ہمراہ اُنکے یزید بن ابی سفیان اور عامر بن ربیعۃ العامری اور ایک جماعت صحابہ کبار کی تھی اور عبد اللہ یوقنا بھی بجمعیت چار ہزار سوار کے اپنے صحابہ اور بنی عم سے اُنکے ہمراہ تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ یوقنا اور اُنکے ساتھیوں نے نہیں کوچ کیا تھا ساتھ عمرو بن العاص کے طرف شہر فیا بون کے

بلکہ اپنے دائین جانب چھوڑ دیا انھون نے جبل اور قلعجات رفح اور عریش اور عداد اور بکارہ اور فرسہ کو جو مصر کی راہ
مین تھے اور روانہ ہوئے وہ پچھم کو گویا وہ حجاز کا ارادہ رکھتے تھے اور عنقریب ذکر کرینگے ہم کیفیت فتح ہونے اُن قلعجات
کی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس جب دور نکل گئے یوقنا تا انیکہ پہونچے وہ اُس موضع مین جسکو ما ر غویر اور عقبہ
ایلا کہتے تھے سیل کیا انھون نے یہ طلب زمین مصر کے اور تھی زمین مصر کی حدود نوبہ سے ساحل بحر اسکندریہ اور
حقبہ کبیرہ اور کنالیس اور دیر زجاج تک اور یہ تمام مواضع بادشاہت قبط مین تھے اور اس زمانے مین بادشاہ قبطیون کا
مقوقس بن راعیل تھا اور یہ بادشاہ صاحب عقل اور برزگی اور تدبیر اور شگرد حکیم تاذہون کا تھا اور حکیم تاذہون
وہ شخص ہی جس نے بنایا تھا ایک جھانجھ اس ضرورت سے کہ غالب ہو گئے تھے سانپ مصر کی زمین مین اور خراب کر دیا تھا
اُسکو پس بنایا اُس حکیم نے ایک جھانجھ کہ جب حرکت دیتا تھا اُسکو تو سُنی جاتی آواز اُسکی بفاصلہ ایک
پرتاب تیر کے پس نکلتے تھے سانپ سوراخون سے اور جو بھاگ جاتا تھا وہ بچ جاتا تھا اور جو ٹھہر جاتا تھا مر جاتا تھا
اور مقوقس اپنے زمانے کا بڑا عالم تھا اور اُسکی سلطنت مین قبطی لوگ عیش پسندیدہ اور مراتب بلند مین تھے اور
مقوقس متوقع ظہور رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رہتا تھا اور اُسکے عہد مین شہر مصر مین ایک حکیم تھا جسکا نام عطاوس تھا
اور اُسنے بنایا تھا چرخ اور چکی ہوا کی بہت مدت مین اور پہونچ گیا تھا وہ حکمت کے بھیدون پر اور جانتا تھا وہ
خواص سونے اور چاندی کے اور آگاہ تھا اُن حرکات سے جو جنبش دیتے ہین ہوا کے چلنے کو اور جانتا تھا اقسام ہوا کو اور
آگاہ ہوا تھا اُن علوم کے پڑھنے سے جو کتب گذشتہ مین تھے اس امر پر کہ اللہ غالب اور بزرگ سبوث کریگا ایک نبی عربی کو
زمین تہامہ سے جو بلا دینگے لوگون کو بجانب اقرار وحدانیت اللہ تعالیٰ اور اُسکی عبادت کے اور ظاہر کرینگے کلمہ توحید
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو اور پھیل جائیگا دین اُنکا روے زمین پر اور بلند ہوگا کلمہ اُنکا اور مالک ہو جائینگے اصحاب اُنکے شہرون کے
پچھم سے پورب تک اور بنایا تھا حکیم عطاوس نے بزور اپنی حکمت کے زائچہ راعیل بن قطماوس بن مقوقس مین ایک بڑا خطیرہ تانبے
کے ستونون پر موضع عین شمس مین اور بنائی تھین اُس خطیرے پر کئی تصویرین خول ارادر رکھے تھے منھ ان تصویرون کے
بجانب مصر کے اور لکھی تھی اُسپر زبان اور خط قبطی مین یہ عبارت اذا دارت ہذہ الاشخاص وجوہہا حمایلی الجحار فقد قرب
ملک العرب راوی نے بیان کیا ہے اُسی حال مین کہ مقوقس بعض ایام مین سوار ہوا تھا بارادہ شکار کے اور یہ سوار ہونا اُسکا
زمانہ ہجرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تھا پس جب پہونچا مقوقس موضع مین عین شمس تک بلند ہوئین آوازین اُن
تصویرون سے اور پھر گئے منھ اُنکے بجانب حجاز کے پس یقین کیا بادشاہ نے اپنی عزت و ملک کے زوال کا پس پھیرا وہ گھوڑے
سے اور باز رہا شکار سے اور داخل ہوا اپنے محل مین اور تخت پر جلوس کر کے جمع کیا قسون اور راہبون اور اکابر قبط کو اور کہا
اُنسے کہ اے لوگو دین نصرانیہ کے آگاہ ہو تم کہ زمانہ تمہارا گذر گیا اور بادشاہت تمہاری جاتی رہی اور یہ زمانہ اُن نبی کا ہے جو مبعوث
ہونگے آخر زمانے مین اور اُنکے بعد کوئی نبی نہوگا اور وہ مبعوث ہونگے ساتھ تلوار اور فدانے کے اور ضرور ایک شخص اُنکے اصحاب سے مالک

ہو جائیگا شہرون کا اور ذلیل کریگا بندون کو اور معمور کریگا بادشاہون کو اور مالک ہو جائیگا سیرے پائے تخت تک پس
نگاہ کرو تم اپنے کام مین اور صلح رکھو آپسمین اور مہربانی کرو اپنی رعیت پر اور ظلم نہ کرو تم اپنے احکام مین پیروی ظلم سے پس تحقیق
ظلم گران اور ناگوار ہی مظلوم پر اور چراگاہ اُسکی زیان کاری ہی اور دو تم حق اپنے ذمہ کا اور نہ دست درازی کرے قوی تمھارا
تمھارے ضعیف پر اور جانو تم اس بات کو کہ دنیا ہمیشہ نہین رہی ہی کسی کے پاس قبل تمھارے تاکہ ہمیشگی کرے وہ تمھارے
ساتھ اور جسطرح کہ تمنے ملکیت دنیا حاصل کیا ہی اُن لوگون سے جو تمھارے قبل تھے اسی طرح ملکیت اُسکی حاصل کرینگے
اور قوم جو تمھارے بعد ہونگے پس نیک اور درست رکھو تم اپنی نیتون کو اُن امور مین جو تمھارے اور تمھارے پیدا کرنے والے
کے بیچ مین ہین پس اگر تم ایسا کروگے تو امید رکھونگا مین تمھارے واسطے فتح کی تمھارے دشمنون اور اُن لوگون پر جو تم سے
لڑنے کا ارادہ کرینگے اور تابع ہوگے تم خواہش نفسانی کے تو ظاہر ہوگی تمھارے لیے ہلاکی تمھاری واقدی رحمہ اللہ نے
بسلسلہ راویون کے حمید بن طویل سے اور اُنھون نے ابن اسحاق راوی غزوات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کی ہی کہ جب ہجرت فرمائی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ معظمہ سے بجانب مدینہ طیبہ کے اور بیعت کی آپ سے
قبیلہ اوس اور خزرج نے لکھا آپنے خطوط تمام بادشاہان زمین کے نام اور لکھا آپنے بشمول اُن خطوط کے ایک خط
بنام مقوقس بن راعیل حاکم اور بادشاہ مصر اور اسکندریہ کے اور کاتب اُس خط کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے
اور وہ خط اس عبارت سے تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی صاحب مصر والاسکندریۃ اما بعد
فان اللہ تعالے ارسلنے رسولہ وانزل علی قرانا مبینا وامرنی بالانذار والانذار ومقاتلۃ الکفار حتی یدینوا
الناس بدینی ویدخلوا فی ملتی وقد دعونک الی الاقرار بوحدانیۃ اللہ تعالی فان فعلت سعدت وان
ابیت شقیت والسلام پھر لپیٹا اپنے خط کو اور ثبت کیا اُسپر مہر اپنی پھر پہن لیا اُسکو اپنی انگشت مبارک
مین اور تھی وہ مہر چاندی کی اور اُسپر تین سطرین تھین پہلی سطر مین لفظ محمد اور دوسری مین لفظ رسول
اور تیسری سطر مین لفظ اللہ تھی پس نہین کندہ ہو سکتی ہی یہ عبارت کسی شخص کی انگوٹھی پر عمرو بن عوف نے
بیان کیا ہی کہ پوچھا مین نے حمید بن طویل سے کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی مین نگ
تھا یا نہین اُنھون نے کہا مجکو نہین معلوم اور پوچھا ایک شخص نے جابر بن عبد اللہ الانصاری سے کہ کس ہاتھ مین
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگوٹھی پہنتے تھے اُنھون نے کہا کہ دائین ہاتھ مین ابن عباسؓ نے بیان کیا ہی
کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انگوٹھی پہنے ہوئے دائین ہاتھ مین اور فرماتے تھے کہ دایان ہاتھ زیادہ
مستحق ہی واسطے زینت کے باین ہاتھ سے اور پہن لی آپنے انگوٹھی دائین ہاتھ مین پھر پھیر لیا اُسکو آپنے باین ہاتھ مین انس بن
مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ پہنتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگوٹھی کو باین ہاتھ مین اور جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے
روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور حسنؓ اور حسینؓ رضی اللہ عنہم پہنتے تھے انگوٹھی کو

ہم مسلمانون مین اور داخل ہونون ہمارے مذہب مین اور بیعت ہونون ہمارے ہاتھ پر بلا تامل ہمون مین بنی نجائز اقرار رضا مندی اللہ عزوجل کے پس اگر قبول کریگا تو وہ اپنے حق مین بہتر ہوگا اور اگر انکار کریگا تو بہ لحن ہوگا اور سلام ۱۲

بائین ہاتھ مین راوی نے بیان کیا جب چھپا یا آپنے خط کو اپنی مٹھی سے فرمایا کہ ای لوگو کون شخص تم مین کا جائیگا یہ خط میرا لیکر بجانب حاکم مصر کے اور مغفرت اُسکی اللہ تعالی کے ذمہ ہوگی پس جلد اُٹھ کھڑے ہوے آپکے حضور مین حاطب بن ابی بلتعہ القریشی اور کہا انھون نے کہ مین جاؤنگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا آپنے کہ برکت دیوے اللہ تجھ مین حاطب[1] نے بیان کیا ہی کہ لیا مین نے خط کو اور روانہ ہوا مین بجانب اپنے گھر کے اور کسا مین نے اپنی سواری کو اور رخصت کیا مین نے اپنے اہل و عیال کو اور سوار ہوکر اپنی اُنٹنی پر چلا مین مصر کی راہ پر پس جب دور ہوا مین مدینہ منورہ سے تین دن کی راہ پر پہونچا مین ایک چشمہ پانی پر قوم بدر سے پس چاہا مین نے دراتنا اپنی اُنٹنی کا پانی مین کہ ناگہان دکھائی دیے مجکو تین شخص دو شتر سوار اور ایک تیسرا جو ایلق گھوڑے پر سوار تھا پس جب دیکھا مین نے اُنکو ٹھہر گیا مین واسطے اُنکے دریافت حال کے کہ اُسی وقت وہ اسپ سوار نزدیک ہوا مجھسے اور کہا کہ ای شخص تو کہان سے آتا ہی اور کہان کا ارادہ رکھتا ہی پس کہا مین نے کہ ای شخص سوال کر تو مجھسے اُس چیز سے جس سے پڑے تو رنج مین اور مین ایک مرد مسافر اور چلنیوالا راہ کا ہون پس کہا سوار نے کہ تو خوف نکر ہمنے تیری طرف کا قصد نہین کیا ہی بلکہ ہم ایک قوم مین کہ جاتے ہین محمد بن عبد اللہ کے واسطے لینے اپنے عوض کے اور حلف کی ہی ہمنے آپسمین اس بات کی کہ داخل ہووین ہم شہر یثرب مین وقت غفلت کے اور ناگہان وارد ہوین ہم اُنپر پس شاید کہ پاوین ہم اُنمین غفلت مین اور مار ڈالین ہم اُنکو پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ قسم ہی خدا کی کہ اگر قدرت دیتا مجکو خدا تعالی اُن لوگون پر تو جہاد کرتا مین اُنمین اگرچہ بیکر ہوتا کس واسطے کہ سُنا تھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے الحرب خدعۃ[2] پس مین اُس سوار سے باتین کر ہی رہا تھا کہ ناگاہ دو شتر سوار میری طرف متوجہ ہوے اور سختی اور ترشروئی سے کہا مجھسے کہ افسوس ہی تجپر تم اصحاب محمد سے ہو مین نے کہا کہ قریب تھا کہ بھٹک جاتے تم دونون راہ راست سے حالانکہ مین ایک مرد ہون مثل تمھارے اور چاہتا ہون مین بھی اُس چیز کو کہ جسکو تم طلب کرتے ہو اور قصد شہر یثرب کا رکھتا ہون اور بتحقیق خواہش کی ہی مین نے تم دونون کی صحبت کی تاکہ ساتھ رہون مین تمھارے لیکن مین نے بھی اس راہ مین سُنا ہی سنہ شخص سے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہی ایک ایلچی کو اپنے صحابہ سے بجانب حاکم مصر کے مع اپنے خط کے اور مین راہ اُسکی دیکھتا ہون کہ شاید کہ دیکھ پاؤن مین اُسکو اور میرے گمان مین وہ شخص اس جنگل مین پوشیدہ ہی حاطب نے بیان کیا ہی کہ اشارہ کیا مین نے بجانب ایک جنگل کے جو مجھسے نزدیک تھا جسکو وادی الاوراک کہتے تھے اور اکثر مین اُسمین ٹھہرتا تھا پس کہا مین نے کہ بھیجو تم میرے ساتھ کسی کو جو بڑا مضبوط دل تم مین کا اور بڑا تیز ہو نیزہ بازی مین تاکہ کھولین اور ڈھونڈین ہم اس جنگل مین پس جاپڑین ہم اُسپر تو مار ڈالین اُسکو پس کہا اسپ سوار نے مجھسے کہ مین تمھارے ساتھ چلونگا پھر آگے ہوا وہ میرے اور چھوڑا اپنے دونون ساتھیون کو بحالت سواری کے اپنی اونٹنیون پر اور آیا مین اور وہ سوار اُس جنگل مین اور چھپ گئے ہم اُسمین پس جب دور ہوگیا مین اُسکو اُسکے دونون ساتھیون سے سامنے آیا مین اُسکے اور کہا مین نے اُس سے کہ تیرا کیا نام ہی اُسنے کہا کہ میرا نام سلاب بن عاصم الہدانی ہی پس کہا مین نے اُس سے کہ آگاہ ہو تو اس امر سے کہ نہین قدرت رکھتا ہی داخل ہونے کی شہر یثرب مین مکروہ شخص جو

[1] ذکر جلد خط اصل اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس صاحب کے پاس تاکہ وہ قوم کو اس راہ مین ملتا مین کا دون

[2] سکا اور مار ڈالین تمھارے ان لوگون

مضبوط اور قوی دل ہو سلاب نے کہا کیا بات کیونکر ہے میں نے کہا اس سبب سے کہ وہان سردار روے زمین اور جوانمرد ان عرب کے
مین مثل عمر اور علی اور فلان فلان کے مگر تلوار تیری کیسی ہے اُسنے کہا کہ تلوار میری تیز اور روان ہے مین نے کہا کہ دیکھا تو مجکو
پس کھینچ لیا اُسنے تلوار کو میان سے اور حوالے کیا مجکو پس لیا مین نے تلوار کو اُسکے ہاتھ سے اور جنبش دی مین نے اُسکو اور کہا مین نے
کہ اے سلاب یہ تلوار روان ہے پھر پڑھا مین نے اس شعر کو ؎ سیوف حداد یا لوی بن غالب + حداد والکن مین بایمت
ضارب + اُسنے پوچھا کہ اسکے کیا معنی ہین مین نے کہا کہ اے بیٹے عاصم کے تلوار تیری بنائی ہوئی قوم عاد کی ہے اور نہین پائی ہے عرب نے
کسی تلوار کو زیادہ روان مثل اس تلوار کے لیکن واجب ہے خبر پر نگی تیری اور مین چاہتا ہون تجھسے تو دیکھی کو سبب ایک کسی
چیلے کے کہ آگاہ کرون مین تجکو اس سے کہ اگر قتل کرے تو سبب بنکے اپنے دشمن کو اُسنے کہا قسم ہے تمکو ذمہ داری عرب کی کہ ایسا ہی کرو تم
مجھے کو جسوقت ہو تو لڑائی کی جگہ مین اور لڑے تو اپنے دشمن سے اور چاہتا ہو اُسکے قتل کو پس جنبش دے تو اس تلوار کو تا کہ چمکنے
لگے یا ڈھال اُسکی اور تو اُسکے کنارے سے اپنے دشمن کو کہ وہ جلد کارگر ہوگی واسطے مارنے اور کاٹ ڈالنے دشمن کے پھر پکارا حاطب نے اُسکو
اور کہا کہ اے سلاب دیکھتا ہے تو اُس سوار کو جو آتا ہے ہماری طرف جنگل کے سرے سے کہ میرے گمان مین وہ ہمارے دشمنون سے ہے پس متوجہ ہوا
سلاب درانحالیکہ تامل نظر دیکھتا تھا بجانب جنگل کے پس مارا حاطب نے تلوار کو اُسکی گردن پر اور اُسی وقت سر اُسکا اُڑ گیا اُسکے
بدن سے اور مردہ ہوکر گر پڑا وہ دشمن خدا زمین پر حاطب کہتے ہین کہ دوڑا مین بجانب اُسکے گھوڑے کے اور لیکر باندھ دیا مین نے اُسکو
ایک دست مین تا کہ نہ بھاگ جاوے وہ اُسکے ساتھیون کے پاس پھر جھپٹا مین نے اُسکو بندھا ہوا اور چلا آیا مین بجانب اُن دونون سلاب کے
سلاب کے اور وہ دونون دیکھتے تھے پس جب دیکھا اُنھون نے مجکو آیا میرے نزدیک ایک شخص اُن دونون نے کہا کہ کیا حال ہے تمہارے
پیچھے اور سلاب کہان ہے پس کہا مین نے اُن دونون سے کہ بشارت ہو تمکو بسبب عوض لینے اور دور ہو جانے ننگ و عار کے
آگاہ ہو تم دونون کہ تحقیق پایا ہے مینے دو شخصون کو اصحاب کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور دونون ستے ہین اور بھیجا ہے مجکو تمھارے
ساتھی یعنی سلاب نے تمھارے پاس تا کہ چلے ایک شخص تم مین کا میرے ساتھ کہ قوت اور قدرت حاصل کرین ہم اُن دونون
پر اور ٹھہرے ایک شخص تم دونون کا یہان کس واسطے کہ یہ جنگل اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خالی نہین ہے پس کہا اُن دونون
نے کہ کیا اچھی رائے ہے یہ اور چلا دوسرا شخص ساتھ میرے اور جلدی کی مین نے اُسکے ساتھ چلنے مین اور پھر گیا مین راہ معتول یعنی سلاب
اور لیا پیچھے اُسکے ساتھ جنگل کی راہ کو پھر سامنے آیا مین اُسکے اور کہا مینے اُس سے کہ تیرا نام کیا ہے اُسنے کہا کہ عبد اللات مین نے اُس سے کہا کہ
تو پیادہ اور احتیاط کر خوف سے پس جسوقت ناگہان درآوین ہم اُن دونون شخصون پر پس تو ہوشیار رکھنا اپنے دلکو پھر بیٹھ گیا مین اپنے دائین
بائین دیکھنے لگا پس کہا اُسنے کہ کیا ہوا ہے تمکو مین نے کہا کہ مین غبار دیکھتا ہون اور بیشک اُسمین قوم ہین جنھون نے میل کیا ہے بجانب
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس تامل نظر دیکھنے لگا وہ بجانب غبار کے مثل بجو داور حیران کے پس ماری مین نے اُسکو ایک ضرب تلوار کی بجالت
غفلت کے اور ڈالدیا مین نے سر اُسکا جدا کر کے اُسکے بدن سے پس گر پڑا وہ زمین پر مردہ ہوکر اور پھرا مین تیسرے شخص کی طرف پس جب
اُسنے اکیلا دیکھا مجھکو یقین کیا اُسنے ساتھ بزدلی کے اور ساتھ آیا میرے پس مار کوٹ کی اُسنے مجھپر اور مین نے اُسپر اور صدمہ پہونچایا اُسنے مجکو

اور میں نے اُسکو مگر یہ کہ خدا تعالی نے اعمال میری اور غالب کر دیا مجکو اسپر پس مارا ڈالا میں نے اُسکو اور لیا میں نے دونوں اونٹوں اور گھوڑے کو
اور چھوڑا میں نے گرد اسباب کو نزدیک ایک شخص کے عبد الشمس سے اور وہ میرا پرادوست تھا زمانہ جاہلیت میں اور سوار ہوا میں اپنے اونٹ
پر اور متوجہ ہوا میں بجانب مصر کے اور شب و روز چلا جاتا تھا میں تا اینکہ پہونچا میں مصر میں پس جب دیکھا قبطیوں نے مجکو متوجہ ہوے
بجانب میرے اور کہا مجھسے کہ کہاں سے آیا ہی میں نے کہا کہ میں بطور ایلچی کے آیا ہوں تمہارے حاکم کے پاس اُنھوں نے کہا کہ تو کسکا ایلچی ہی
میں نے کہا کہ میں ایلچی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوں پس جب سنی اُنھوں نے یہ بات مجھسے گھیر لیا مجکو ہر طرف سے اور چلے مجکو
ساتھ لیکر تا اینکہ لائے وہ مجکو بادشاہ کے محل تک اور مجکو دروازے پر ٹھہرا کر اجازت طلب کی اُن لوگوں نے مقوقس سے پس
حکم کیا اسنے میرے حاضر لانیکا پس جب گیا میں سامنے اُسکے تو دیکھا میں نے اُسکو بیٹھے ہوے اپنے تخت پر جو مرصع بجواہر تھا اور یاقوت
کے نگینے اُسکے دیوار و در میں چمکتے تھے اور حجاب اُسکے سامنے کھڑے تھے پس ٹھہرا میں سامنے اُسکے متوجہ ہوا میں بجانب اُسکے
ساتھ دعاے اسلام کے پس کہا ایک حاجب نے اُسکے حجاب سے کہ ای برادر عرب کہاں ہی خط تمہارے سردار کا پس دیا میں نے
خط اپنے ہاتھ سے بادشاہ کے ہاتھ میں اور لیا اُسکو بادشاہ نے مجھسے ساتھ توجہ کے اور پوسہ دیکر رکھا اُسکو اپنی آنکھوں پر اور کہا
کہ فراخی اور مبارکی ہو خط بنی عربی کو پھر دیا اُسنے وہ خط اپنے وزیر کو جسکا نام بالکلین تھا اور کہا اسنے کہ پڑھ مکر سنا تو مجکو پس
پڑھا وزیر نے خط کو آخر تک پس کہا بادشاہ نے اپنے غلام سے کہ لا تو اُس جامہ دان کو جو میں نے تجکو سپرد کیا ہی پس لے آیا اُسکو
غلام اور رکھا اُسکو سامنے بادشاہ کے پس کھولا اُسکو بادشاہ نے اور نکالا اُسمیں ایک جامہ نگارین کو جسمیں تصویر اور
تعریف آدم اور تمام انبیا علیہم السلام کی تھی اور سب کے اخیر میں تعریف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
تھی پس کہا بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہ کہ تو اس عربی سے کہ بیان کرے وہ ہمسے تعریف اپنے نبی کی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم اس طور سے کہ گویا میں اُنکو دیکھتا ہوں پس کہا وزیر نے حاطب سے کہ ای برادر عربی بادشاہ تمسے کہتا ہی کہ
تعریف کرو تم مجھسے اپنے سردار کی حاطب نے کہا کہ کس شخص کی طاقت ہی تعریف کرنے ایک عضو کی اعضاے
مبارک ہمارے سردار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس کہا وزیر نے کہ ضرور ہی تمکو جواب دینا سوال کا حاطب
نے بیان کیا ہی کہ کھڑا ہوا میں قدموں کے بل اور بیان کیا میں نے ان صاحبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وسیم قسیم سعد القامۃ بعید الہامۃ بین کتفیہ شامۃ وہی علامۃ کالقمر اذا بزغ صاحب خشوع ودیانۃ
وعفۃ وصیانۃ صادق اللہجۃ واضح البہجۃ اشم العرنین واضح الجبین سہل الخدین رقیق الشفتین
براق الثنایا بعینہ دعج وبحاجبہ زج وبیاسنانہ فلج وانف غیر ذی عوج وصدر غیر حدج وبطن کطی
الثوب المدرج ولسان فصیح ونسب صریح صلی اللہ علیہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ راوی نے
بیان کیا ہی کہ جب سنی بادشاہ نے تعریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہا اُسنے کہ سچے ہو
تم ای عربی اُس امر میں جسکو تم نے بیان کیا ایسی ہی تعریف اور حلیہ اُنکا ہمارے پاس ہی راوی کہتا ہی کہ اُسی

ولدان مبارک میں کہ گئے تھے ہوتی ہے کہ آپکی مبارک کے پاس سے کوئی شخص نہیں گذرتا مگر یہ کہ خوشبو سے معطر ہو جاتا ہی اور ہر شخص کہ ہو
اور دیکھے اُسکو مہابت کرتا ہی اُسکو اور ہر شخص کہ ہو اور دیکھے اُسکو محبت کرتا ہی اُسکو اور ہر شخص کہ ہو اور دیکھے اُسکو
اور ہر شخص کہ ہو اور دیکھے اُسکو

حالت مین کہ حاطب تھے بادشاہ سے مخاطب اور بادشاہ اُن سے کہ بچھایا گیا دسترخوان اور لایا گیا کھانا حاطب کہتے ہین کہ حکم کیا مجھکو بادشاہ نے آگے آنیکا واسطے کھانا کھانے کے پس باز رہا مین اُس سے تب ہنسا بادشاہ اور کہا اُسنے کہ اے برادر عربی مین جانتا ہون اُس چیز کو جو تمپر حلال اور جو حرام ہی اور حکم کیا ہی مین نے کہ لایا جاوے تمھارے سامنے گوشت چڑیا کا پس کہا مین نے کہ اے بادشاہ ہم ان چاندی اور سونے کے برتنون مین نہین کھاتے ہین کس واسطے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے وعدہ کیا ہی ہمسے ان برتنون مین بہشت مین کھانے کا پس اُسی وقت حکم کیا بادشاہ نے رکھنے کھانے کا میرے واسطے سٹی کے برتنون مین تب آگے بڑھا اور کھانے لگا مین پس پوچھا مجھسے بادشاہ نے کہ اے برادر عربی کون کھانا دوست رکھتے ہین سردار تمھارے مین نے کہا کہ دوست رکھتے ہین آپ کدو کو پس جب آتے تھے ہم کھانے پر اور ہمارے سامنے کدو ہوتا تھا تو ہم اُسکو آپ کے نزدیک کر دیتے تھے اور ایکبار تشریف لے گئے تھے آپ ایک گھر مین اپنی قوم کے پس سامنے لایا گیا آپ کے ایک بڑا کاسہ جسمین ثرید تھا اور اُسکے اوپر کدو رکھا تھا پس آپ نے اُسکے ساتھ کھایا کدو پس ہمیشہ دوست رکھتا ہون مین کدو کو اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکو دوست رکھتے تھے بادشاہ نے کہا کہ اے برادر عربی کس چیز مین آپ پانی پیتے ہین مین نے کہا کہ پانی پیتے ہین آپ ایک پیالے مین جو لکڑی کا ہی اُسنے کہا کہ آیا قبول کرتے ہین آپ ہدیے کو مین نے کہا کہ ہان اور فرماتے تھے آپ لو مُرِعْتُ اِلَی کُرَاعٍ لَاَجَبْتُہٗ وَلَوْ اُہْدِیَ اِلَیَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُہٗ بادشاہ نے کہا کہ قبول کرتی ہین آپ صدقے کو مین نے کہا نہین بلکہ قبول کرتے ہین آپ ہدیے کو اور سُنا ہی مین نے آپکو کہ فرماتے تھے لو سَلَّمَ النَّاسَ لَنَہَدُوا مِنْ غَیْرِ جُوْعٍ اور یہ تحقیق دیکھا ہی مین نے آپ کو جسوقت کہ آتا ہی آپ کے پاس ہدیہ اقسام کھانے سے تو نہین کھاتے ہین آپ اُسکو جبتک کہ آپ کے اصحابؓ نہین کھاتے ہین متوقس نے کہا کہ آیا سُرمہ لگاتے ہین آپ مین نے کہا ہان سُرمہ لگاتے ہین آپ دائین آنکھ مین تین بار اور بائین آنکھ مین دو بار اور فرمایا آپ نے کہ جو شخص چاہے سُرمہ لگانا زیادہ لگاوے اُس سے یا کم اور سُرمہ آپکا سنگ اثمد کا ہی اور دیکھتے ہین آپ آئینے کو اور برابر کرتے ہین اور لٹکاتے ہین موہاے مبارک کو کنگھی سے اور نہین جدا ہوتی ہین آپ سے یہ چند چیزین آئینہ اور سرمہ دان اور کنگھی اور مسواک سفر مین نہ حضر مین اور دیکھا مین نے آپ کو کہ زینت اور آراستگی کرتے ہین آپ واسطے ملاقات اپنے ساتھیون کے سوائے زینت اور آراستگی کے واسطے اپنی اہل کے اور کہا ایک دن آپ سے آپ کی زوجہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اُس حالت مین کہ دیکھا تھا آپ نے بیچ ایک رکابی کے جسمین پانی تھا اور برابر کیا آپ نے بالون کو کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں اور باپ آپ پر تصدق ہون پانی مین دیکھ کر برابر کرتے ہین آپ بالون کو حالانکہ آپ بہترین مخلوقات خدا کے اور اُسکے رسول ہین آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ یہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی ہر چیز مین

۱۲ منہ

واسطے جسوقت نکلے اپنے بھائیون کی طرف اُس امر کو کہ زینت کرے وہ واسطے اُن لوگون کے مقوقس نے کہا کہ جسوقت
سوار ہوتے ہین آپ ساتھ کسی لشکر کے تو کون چیز اُٹھائی جاتی ہی آپکے سر پر مین نے کہا کہ سیاہ و سفید نشان جسمین یہ لکھا ہی
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ مقوقس نے کہا کہ آپکے پاس کوئی تخت ہی جسپر آپ جلوس فرماتے ہین یا بسہ جسمین بیٹھا کرتے ہین آپ
مین نے کہا ہان ایک تخت ہی کہ پائے اُسکے لوہے کے ہین اور دیکھا ہی مین نے آپکے پاس ایک قبہ مدور چمڑے کا جسمین قریب
چالیس آدمی کے بیٹھ سکتے ہین مقوقس نے کہا کہ گھوڑون مین سے کس قسم کے گھوڑے کو آپ دوست رکھتے ہین مین نے
کہا کہ دوست رکھتے ہین آپ اُس گھوڑے کو جسکے اوپر کے لب مین سفیدی ہو اور ہاتھ پیر اُسکے سفید ہون اور ایال اور دُم
اُسکی سُرخ اور آگے دوڑنے والا ہو چھوڑا ہی مین نے آپکے پاس ایک گھوڑا جسکا نام مرعع ہی پس جب سُنا مقوقس نے کلام
حاطبؓ کا منتخب کیا اُسنے اپنے گھوڑون سے ایک گھوڑا جو بہت اچھا اور مشہور تھا اُسکے گھوڑون مین جسکا نام ماعون تھا اور
ترین پوش اور لگام سے درست کرکے آپکے واسطے نامزد کیا اور ایک خچر جسکا نام عفیر تھا اور استر موسوم بہ دُلدل
اور ایک لڑکی سیاہ رنگ کی جسکا نام بریرہ تھا اور ایک لڑکی خوبصورت سفید رنگ کی قبط کی لڑکیون سے جنکا نام ماریہ
تھا اور ایک غلام موسوم بہ مجبور اور مشک اور عود اور چیزین خوشبو کی اور عمامے قبطی سفید باریک کتان کے جو مصر
مین بُنے جاتے تھے اور حکم کیا اپنے وزیر کو لکھنے جواب خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس عبارت سے بسمک اللھم
من المقوقس الی محمد اما بعد فقد بکتبی کتابک وقرأتہ وفہمت ما فیہ وذکرت ان اللہ تعالیٰ ارسلک رسولا وقضائک
تقضیا وانزل علیک قرانا مبینا وقد کشفنا یا محمد الی علمنا عن خبرک فوجدناک اقرب داع الی اللہ واصدق ممن تکلم بالصدق
ولولا انی ماکث ملکا عظیما کنت اول من سار الیک بعلمی انک خاتم الانبیاء وسید المرسلین فی امام المتقین والسلام و
رحمۃ اللہ وبرکاتہ الی یوم الدین حاطبؓ نے بیان کیا ہی کہ دیا بادشاہ نے خط مجھکو مع ہدیے کے اور بوسہ دیا درمیان میری
دونون آنکھون کے اور کہا کہ قسم ہی اللہ کی تمکو اے حاطبؓ اسی طرح بوسہ دینا تم درمیان دونون آنکھون
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میری طرف سے بعد اُسکے حکم کیا اُسنے ایک گروہ کو اپنے ہمراہیون سے چلنے کا ساتھ
میرے پس روانہ ہوا مین اور رات دن چلتا تھا مین اور قبطی لوگ میرے ساتھ تھے تا انیکہ داخل ہوا مین
عرب کے شہرون مین اور پایا مین نے ایک قافلے کو شام سے آتے ہوے بارادے مدینہ طیبہ کے پس
پھیر دیا مین نے ہمراہیان بادشاہ کو اور روانہ ہوا مین ساتھ قافلے کے تا انیکہ پہونچا مین مدینہ منورہ رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس متوجہ ہوا مین بجانب مسجد شریف کے اور بیٹھا کر اپنی اُنٹنی کو باندھ دیا مین نے
اور ہدیے کو مسجد کے دروازے پر رکھ کر اندر مسجد کے داخل ہوا اور آیا مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے حضور مین اور سلام کیا مین نے آپ کو اور اُن لوگون کو جو سامنے آپ کے تھے اصحابؓ سے
اور ٹھہرا مین دونون قدمون کے بل اور پڑھنا شروع کیا مین نے ان اشعار کو اشعار

أنعم صباحا وسيلة أمته ... ترجو النجاة عداته يوم الموقف ... أني عصيت أسي الذي أرسلني

ساتھ تازو نعمت و بہتری کے صبح کرین آپ ... امید رکھتی ہی امت نجات کی کل دن قیامت کو ۱۲ ... تحقیق کیا مین اسکی طرف جہان کو بھیجا تھا مجھکو ۱۲

أطوي الهمامة كالجهد النقف ... حتى رأيت بمصر صاحب ملكها ... فبدا لي مثل قول المنصف

لپیٹنے والا تھا مین بیابان کو مثل کوشش ... تا نیکہ دیکھا مین نے مصر مین وہان کے سردار کو ... پس آغاز کلام کیا اسنے میرے ساتھ مثل کلام

کرنے والے سخت کے ۱۲ ... پس آغاز کلام کیا اسنے میرے ساتھ مثل کلام منصف انصاف کنندہ کے ۱۲

فقرأ كتابك حين فكت خاتمه ... فاظل يرعد كالسليم الموجف ... قال البطارقة الذين تجمعوا

پس جب پڑھا اسنے آپ کے خط کو جب کہ توڑا ... پس ہو گیا وہ رانجا لیکر کہتا تھا مثل جنبش ... کہا ان افسرون نے جو کہ جمع ہوئے تھے ۱۲

اور جدا کیا اسنے اسکی مہر کو ... تلوار خنک اور بارید کے ۱۲

ماذا يريك من كتاب مشرف ... قال اسكنوا يا دنيكم وتيقنوا ... هذا كتاب لا لا من مصحف

کس چیز نے تازہ کیا مجھکو اس خط بزرگ کے ... کہا اسنے کہ چپ ہو تم برا ہو تمھارا اور سچ جانو تم ... کہ یہ خط ہے روشن مجمع خط اور کتابون سے

قالوا وهمت فقال ليست لوا هم ... لكن قرأت بيان خط الأخرف ... في كل سطر من كتاب محمد

کہا انھون نے کہ غلط سمجھا ہی تو پس کہا ... لیکن پڑھا اور بیان مین نے فقاخط لکھے ہوے ... بیچ ہر سطر کے نامہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

اسنے کہ نہین ہون مین غلط سمجھنے والا ۱۲ ... کو ۱۲

خط يلوح لناظر متوقف ... هذا الكتاب كتابه لك جامعا ... يا خير مبعوثا بفضلك نكتفي

خط روشن اور چمکنے والا ہی واسطے دیکھنے ... یہ خط خط اسکا ہی تجکو نام درانحالیکہ جامع ... اے بہتر بھیجے گئے ساتھ تیری بزرگی کے اکتفا کرتے

والے امید رکھنے والے کے ۱۲ ... ہی آپ کے فضائل ۱۲ ... ہین ہم ۱۲

پھر دیا مین نے خط مقوقس کا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس دیا آپنے وہ خط امام برحق علی کرم اللہ وجہہ کو اور فرمایا کہ یا علی

پڑھو تم اسکو پس جب پڑھ چکے حضرت علیؓ فرمایا آپ نے کہ برکت دیوے اللہ قبطیون کو انکی دنیا مین پس بہ تحقیق پہچانا اُن نے

امر را مست کو اور ظاہر کیا خطاب کو پھر حکم کیا آپنے لانے ہدیے کا پس لایا گیا سامنے آپ کے وہ ہدیہ سب تب آپنے فرمایا کہ

ہر فری روح خاص ہی میرے واسطے پس خاص کیا آپنے ماریہ قبطیہ کو اپنے واسطے اور مقرر کیا مہر اُنکا آزادی اور پیدا ہوے

اسنے ایک بیٹے جنکا نام ابراہیم تھا علیہ السلام الی یوم القیام اور زندہ رہے وہ دو سال تک خواہ کم اس سے

پھر وفات پائی پس جب وفات پائی اُنھون نے گہن لگا سورج مین پس کہا مسلمانون نے کہ یا رسول اللہ یہ گہن لگنا

آفتاب کا نہین ہی مگر بسبب وفات آپکے بیٹے ابراہیم کے آپنے فرمایا کہ نہین گہن لگتا ہی چاند اور سورج مین بسبب وفات کسی

شخص کے سوا واسطے کہ یہ نشانیان ہین اللہ تعالے کی نشانیون سے پس جب گہن لگے اندزون مین رجوع کرو تم بجانب نماز کے پھر لیا آپنے اُس سانولا رنگ

لڑکی اور غلام اور استر اور گھوڑے اور حمار کو اور باقی ہدیے کو برابر تقسیم کر دیا آپنے اپنے اصحاب کرام کو صلی اللہ علیہ وآلہ

قدر حسنہ وحمارہ واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ جب جدا ہوے عمرو بن العاص سلسل شام سے

تو چلے وہ بارادہ مصر کے پس پہونچے وہ ایک موضع مین جسکو فرح کہتے تھے جدا ہو یوقنا مع اپنے لشکر کے اہل عرب سے اور کہا اُنھون نے

عمرو بن العاص سے کہ تم ارادہ اس امر کا رکھتے ہو کہ گمان اور آؤ تم زمین مصر مین مع اپنے لشکر کے شاید کہ لیلو تم اُسکو بجبر

اور سختی سے اور مالک ہو جاؤ اُسکے بر سبیل غفلت کے اور مین یہ چاہتا ہون کہ تمسے علیحدہ اور اکیلا ہو کر تمھارے پیشتر جاؤن شاید کہ

پہونچ جاؤن مین اپنے مقصد کو جسکا ارادہ کیا ہی مینے اور ملکیت حاصل کرون مین اُسکی تمھارے واسطے ساتھ فریب اور
مکر کے عمرو بن العاص نے کہا کہ روانہ ہو اور جاؤ تم توفیق دے اللہ تعالیٰ تمکو اور اعانت و حفاظت کرے تمھاری پس چلا وہ
اپنے لشکر کے رفم سے وقت شب کے اور نہین متعرض ہوے وہ عریش اور وارد اور بلقارہ سے اور یہ تینون مقام شہر بناۂ مضبوط
اور آباد تھے اور رہنے والے یہانکے ایک قوم عرب متنصر وسے تھے جو خراجگزار مقوقس بن اعیل کے تھے اور جلد ذکر کرینگے ہم کیفیت
فتح اُن قلعجات کی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے راوی نے بیان کیا ہی کہ یوقنا دنرات چلے جاتے تھے تا اینکہ پہونچے وہ فرسین اور
وہان ایک حاکم مقوقس کی طرف سے تھا جسکا نام دیندان تھا اور فرسہ کنارے دریاے تیس کے بسمت مشرق اُسکے
واقع تھا پس جب آئے اُسپر یوقنا مع اپنے لشکر کے دیکھا اُنھون نے بڑے خیمون کو کھڑے ہوے پس جب قریب ہوے یوقنا مع اپنے
لشکر کے واقع ہوا شور اور سوار ہوا حاکم وہان کا مع لشکر بادشاہ کے راوی نے بیان کیا ہی کہ اخبار ملک شام کے اور وہ کام
جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان کرتے تھے ہر روز اُنکو وہان پہونچتے تھے پس جب مالک ہوگئے اصحاب رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواحل شام اور قیساریہ کے اور بھاگا وہان سے قسطنطین بن ہرقل پہونچی یہ خبر بھی اہل مصر کو
اور بہت غمگین ہوے وہ لوگ اس باعث سے اور سبب اِس رنج کا یہ تھا کہ قسطنطین بن ہرقل نے نکاح کیا تھا مقوقس کی
بیٹی ارمانوسہ کے ساتھ اور مقوقس نے ارمانوسہ کو مع مال واسباب اور لونڈیون کے آراستہ کرکے روانہ کیا تھا بجانب بلبیس کے
تاکہ وہ اپنے شوہر قسطنطین کے پاس جاوے پس جب پہونچے وہ فاقوس تک خبر پہونچی اُسکو اس امر کی کہ عرب لوگ آکر اُترے
ہین شام کے سواحل پر اور مالک ہوگئے ہین وہان کے شہرون اور قلعجات کے اور بادشاہ وہان کا قسطنطین پسر ہرقل
مع لونڈیون اور اہل وعیال اور خزانے کے کشتیون مین سوار ہوکر بارادہ قسطنطنیہ کے روانہ ہوا ہی پس جب پہونچی اُسکو یہ خبر
پھرے وہ بجانب بلبیس کے اور بھیجا اُسنے ایک اپنے حاجب کو جسکا نام شیلا تھا مع دو ہزار سوار کے واسطے نگاہبانی قرمہ کے
اور حکم کیا اُسکو وہان کی حفاظت کا اہل عرب کے خوف سے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویونکے ایک مرد قبطی سے جو داخل
اسلام اور رہنے والا بادشاہ کے لشکر کا تھا روایت کی ہی کہ پوچھا مین نے اُس سے کہ کیا حال تھا تمھارا جسوقت پہونچی تھی
تمکو یہ خبر کہ عرب مالک ہوگئے شام اور شہرون اور قلعونکے اور مار ڈالا اُنھون نے وہان کے جوانمردان اور ابطارقہ کو اور بھگایا
اور شکست دی وہان کے بادشاہون کو اُسنے کہا کہ جب پہونچی یہ خبر مقوقس کو بھیجا اُسنے اپنے قاصدون کو بطرف اُن شہرون
کے جو قریب ہین شام سے پاس اپنے عاملون کے واسطے اس امر کے کہ نہ اُترنے اور داخل ہونے دین وہ کسی رومی اور نہ کسی
کو شام سے زمین مصر اور شہرہاے ملک مقوقس مین اور یہ سب باتین اس خوف سے تھین کہ بیان کرینگے وہ لوگ
معاملات عرب کو ساتھ لشکر شام کے اور کیفیات اُنکی جنگ اور قتال کی پس داخل ہوگا خوف عرب کا قبطیون کے دلون مین اور
سست اور ڈھیلے ہوجائینگے وہ بسبب خوف کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب متوجہ ہوے یوقنا بجانب زمین مصر کے اور
پہونچے وہ عریش تک آئے لوگ وہان کے اور کہا کہ ای بطریق آگاہ کرو تم ہمکو اپنے حال سے کہ کیا باعث ہی تمھارے آنے کا یوقنا نے کہا کہ ہم قوم

روم اور لشکر ہرقل بادشاہ سے ہین اور عرب لوگ مالک ہوگئے ہین ہمارے شہرون کے اور برباد کردیا ہی انھون نے تمام بادشاہون
کو اور نکال دیا انکو انکے شہرون سے اور قلعون سے اور سکونت اختیار کی ہی انکے ملکون مین اور ہم ایک قوم ہین کہ آتے ہین بارادہ مصر
اور رہینگے ہم ہمراہ اور تحت رکاب بادشاہ کے اور زندگی بسر کرینگے ہم اسکی نعمتون سے ان لوگون نے پوچھا کہ قسطنطین پسر ہرقل
حاکم قیساریہ نے کیا کام کیا یوقنا نے کہا اسکے حال پوچھنے سے تمہارا کیا مطلب ہی انھون نے کہا کہ کس چیز نے باز رکھا ہی اسکو اپنی
زوجہ ارمانوسہ بیٹی جرقس بادشاہ سے حالانکہ جرقس اسکے باپ نے اسکو مع مال اور اسباب انکرون اور لونڈیون وغیرہ کے آراستہ
کیا ہی تاکہ بھیجے اسکو بجانب قسطنطین کے یوقنا نے کہا کہ اسکا علم مجھکو نہین ہی راوی کہتا ہی کہ جب یوقنا نے اس بات کو سنا
ہوگیا دل انکا اور مضبوط ہوگیا ارادہ انکا بسبب اس چیز کے جو سنی انھون نے اور تجویز کیا ایک تدبیر کو اپنے دل مین اور روانہ
ہوے وہ اس حالت مین کہ کامل گئے تھے انکے واسطے دروازے مکرا اور فریب کے پس جب پہونچے تھے وہ کسی قلعہ پر اپنی راہ مین تو
وہان کے پوچھتے تھے حال انکا اور سبب انکے آنے کا تو کہتے تھے وہ انسے حال اپنا اور جواب دیتے تھے بمقتضاے انکے اور تھے
یوقنا مرد عاقل پہچاننے والے ہر چیز کے واقف تھے لڑائی کے کامون اور اسکے واقعات سے پس جب پہونچے وہ مکرا اور فریب کے
پس جب ان قلعجات کو طے کرکے قرسہ مین پہونچے تو دیکھا وہان خیمون کو نصب کیے ہوے پس واقع ہوا شور بسبب انکے آنے کے اور
والی قرسہ کا مع اپنے جتھے کل لشکر کے جو وہان تھا سوار ہوکر آیا پاس یوقنا کے اور پوچھا حال انکا یوقنا نے کہا کہ
سردار جان تو اس بات کو کہ بادشاہ قسطنطین نے بھیجا ہی مجھکو واسطے لیجانے ملکہ ارمانوسہ کے تاکہ اسکا بیاہ ہو اسکے ساتھ اور
جاملون مین بادشاہ سے قسطنطنیہ مین پس جب سنا حاجب نے کلام انکا اور دیکھا بجانب جسمت اور بدے اور کثرت انکے لشکر کے
پہچانا انکو اور ڈرا اور چل گیا اسپر مکرا اور فریب یوقنا کا اور کہا اسنے کہ ملکہ ارمانوسہ کو اسکے باپ نے آراستہ کرکے مع مال اور اسباب
کے بھیجنا چاہا تھا لیکن نہین باز رکھا اسکو روانگی سے مگر خوف اہل حرب نے اور معلوم ہوا ہی اسکو بھی کوچ کرنا اپنے تو سر پر تیسرے
بجانب قسطنطنیہ کے آیا تمکو اسکی روانگی کا علم ہی یوقنا نے کہا کہ مین روانہ ہوا تھا اسکے پاس اس حال مین کہ وہ نیست روانگی سوار ہونے
کی رکھتا تھا اور حکم کیا تھا اسنے مجھکو آنے اپنی زوجہ کا تاکہ اسکو لیکر روانہ ہون مین براہ دریا کے اور جا ملیان اس سے قسطنطنیہ
پس جب سنا حاجب نے کلام یوقنا کا کہا اسنے کہ ٹھہرو تم یہان مع اپنے لشکر تا اینکہ جاؤن مین ملکہ ارمانوسہ کے پاس اور آگاہ کرون
اسکو تمہارے حال سے پھر تاکید کی اسنے وہان کے حاکم کو درباره یوقنا کے اور مضبوط کیا تاکید کو اور روانہ ہوا تا اینکہ پہونچا
ملکہ کے پاس اور زمین مین جھکا واسطے اسکی تعظیم کے بعدہ بیان کیا اسنے حال یوقنا اور انکی گفتگو کا ملکہ نے کہا کہ لاؤ اسکو
میرے پاس پس سوار ہوا شمیلاطوس اور یوقنا کے پاس آکر حکم کیا انکو سوار ہوکر چلنے کا پاس ملکہ کے پس سوار ہوا یوقنا
مع اپنے لشکر کے اور پہونچے وہ ارمانوسہ کے لشکر مین اور تھا وہ بڑا لشکر زیادہ دس ہزار سوار سے پس پیادہ ہوگئے
یوقنا اور ساتھی انکے اور جاکر ٹھہرے خیمے کے دروازے پر تا اینکہ اجازت طلب کی انکے واسطے حاجب نے پس حکم کیا ملکہ نے
انکے آنے کا پس جب گئے یوقنا سامنے اسکے جھکے زمین مین واسطے تعظیم کے پس حکم کیا ملکہ نے انکے واسطے ایک کرسی لانے کا

پس لائی گئی کرسی لوہے کی اور حکم کیا اُنکو بیٹھنے کا پس بیٹھے وہ اور بیٹھے حجاب سامنے ملکہ کے اور نوکر چاکر دائین بائین کلام کیا
ملکہ نے بلا واسطہ کسی ترجمہ کے اور تھی زبان قبط کی غیر شابہ زبان رومی لیکن بادشاہ لوگ یاد کرتے تھے اکثر زبانونکو واسطے
استعمال وقت حاجت کے پس کہا ملکہ نے رومی زبان مین کہ کتنی مدت ہوئی تمکو بادشاہ سے جدا ہوئے اُنھون نے کہا کہ ایک مہینا گذرا
ملکہ نے کہا کہ بادشاہ کشتیون مین سوار ہوا تھا یا نہین یوحنا نے کہا نہین بلکہ جب ہوا مین اس سے سوقت کہ بھیجا اُسنے مجھکو ملکہ کی خدمت
مین پس چلا مین اور وہ ارادہ سوار ہونے کا دریا مین رکھتا تھا پس جب پہونچا مین مقام غزہ مین تو معلوم ہوا مجھکو یہ امر کہ بادشاہ
کشتیون مین سوار ہوکر روانہ ہوا بارادہ قسطنطنیہ کے اور اُسنے بیان کی بھی مجھسے تخلیے مین یہ بات کہ نہین طاقت ہی مجھکو عرب سے لڑنے
کی اور باپ میرا بھاگ گیا افریقہ کے نزدیک عرب کے اور جانو تم اے یوحنا کہ باپ میرا لڑا عرب سے مع اپنے لشکر کے اور مدد طلب کی اُسنے اُن لوگون
پر ہر بندہ مصایب پہنچے والے پر شہر پاسے اپنے سے اور بھیجا اُسنے بابان ارمنی کو چھتیس ہزار سوار سے عرب مستعرہ کے بجانب یہ ملک کے
پس شکست دی عرب نے باپ کے لشکر کو اور قتل کیا اُن لوگون نے میرے باپ کے سردارون اور بابان کو اور مین نے قصد کیا ہی اس امر کا
کہ اپنے اہل وعیال اور خزانہ اور نوکر چاکر لیکر جاملون مین اپنے باپ سے اور رہون مین قسطنطنیہ مین پناہ سے اپنی جان اور اہل وعیال
اور مال پر اور بعد اس گفتگو کے بھیجا ہی مجھکو بادشاہ قسطنطین تیرے پاس کہ تجھکو لیکر روانہ ہون مین کشتیون مین اور جاملون
ہمنا اُس سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا ارمانوسہ نے کلام یوحنا کا سر جھکا لیا اُسنے پھر سر اُٹھا کر کہا کہ مجھکو کسی کام کرنے کی
طاقت بغیر حکم بادشاہ کے نہین ہی اور بہت جلد لکھکر آگاہ کرتی ہون مین اُسکو اس حال سے پھر حکم کیا ارمانوسہ نے یوحنا کے پلٹ
جانے کا پس زمین چوم کر باہر آیا یوحنا اُسکے سامنے سے پس پایا اُنھون نے اپنے لوگون کو کہ کھڑے کیا تھا اُنھون نے اپنے اور یوحنا کے
خیمون کو پس اُترا یوحنا اپنے خیمے مین اور آئین اُنکے لیے ضیافتین ملک کی طرف سے اور دانہ چارہ اُنکے گھوڑون کے لیے ابن
اسحاق نے روایت کی ہی کہ پہونچی ہی مجھکو یہ روایت کہ جب آئی تاریکی رات کی اُسی دن پہونچا جاسوس ارمانوسہ
کے اُسکے پاس اور بیان کیا اُسنے کیفیت فتح قیساریہ اور بلاد شام اور روانگی عمرو بن العاص بجانب مصر اور گفتگو یوحنا
کی اور جدا ہونا اُنکا عمرو بن العاص کے پاس سے یہ قصد فریب کے اور ڈرایا جاسوس نے ارمانوسہ کو یوحنا سے اور کہا کہ یوحنا حاکم حلب کا آیا
اور وہ داخل ہوا ہی عرب کے دین مین اور وہ ایسا شخص ہی کہ فتح کیا ہی اُسنے طرابلس اور صور کو مکر سے پس جب سنی ارمانوسہ نے
یہ بات اپنے جاسوس سے در آیا خوف اُسکے دلمین اور یقین کیا اُسنے اس امر کا کہ کہنا اُنکا صحیح ہی اور بیشک یوحنا ارادہ فریب کا
رکھتے ہین پس بلایا اُسنے اپنے حاجب کو اور بیان کی اُس سے تمام گفتگو جاسوس کی اور حکم کیا اُسکو آراستگی لشکر اور پہنچے بھیجنے کی
اور ہوشیار رہنے کا اور کہا اپنے غلامون اور نوکرون چاکرون سے کہ جسوقت آوے یہ رومی اور مصاحب اُسکے پس قبضہ کرلو تم
اُن سب پر اور جب مالک اور قابض ہوجائینگے ہم اُنپر تو ذلیل اور خوار ہوجائینگے ساتھی اُنکے پس جب درست کیا ملکہ نے اس
ترتیب کو بھیجا اُسنے ایک خادم کو یوحنا کے پاس خادم نے آکر کہا کہ ای بطریق کبیر ملکہ ارمانوسہ بلاتی ہی تمکو کہ بات چیت کرے تم سے
اُس معاملے مین جو کہلا بھیجا اپنے باپ کے پاس یوحنا نے کہا کہ پھر جا تو اُسکے پاس اور کہہ اُسے کہ یہ خوشی منظور ہی مجھکو مین سوار ہونیوالا ہون مع اپنے

رصاحبون کے اور چلتا ہون اُسکے پاس پھر جمع کیا یوقنا نے اپنے اکابر اصحاب کو اور کہا اُن سے کہ اے اولاد کے پیر جنا کی آگاہ ہو تم اس امر سے
کہ اس قوم کی ملکہ نے بھیجا ہی ہمارے پاس ایک شخص کو اور بلایا ہی مجھکو اور نہین بھیجا اُسنے میرے پاس اُسوقت مگر یہ کہ جان لیا ہی
اُسنے ہمارے کام اور آمادے کو اور جان لو تم اس امر کو کہ اگر پڑ جائینگے ہم اُنکے ہاتھون مین تو پکڑ کر مار ڈالینگے وہ ہمکو اور کرینگے ہمکو ذلیل
اُن مسلمانون کے واسطے وہ جو بعد ہمارے آوینگے پس مرو تم حالت برزگی مین اور نہ پڑو تم اپنے ہاتھون سے قتل مین اور مرین ہم مذلت ہی
اس زمین مین کیونکہ ہم ہمیشہ زندہ رہینگے اور نہین قریب ہے یہ بات کہ اسید بہتری کی رکھین ہم اس دنیا سے فریب ہندے
جسکا حال یہ ہی کہ نہین صاف اور خالص کیا اُسنے اپنی دوستی کو ساتھ کسی کے مگر یہ کہ بدل ڈالا اُسکو ساتھ کدورت اور رنج
کے اور یہ تحقیق دیکھا ہی اُن چیزون کو جسپر تھے تم امر اور نہی سے پھر جاتی رہی وہ بات تمسے پس بناؤ تم اب آخرت کے
گھر کو جہاد کرو قوم پر شاید کہ راضی کرو تم بسبب اپنے جہاد کرنے کے اپنے پروردگار کو اور بناؤ اور تم اُن چیزون کو جو گندگی
تمھارے کفر سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بنا قوم نے اپنے سردار یوقنا سے وعظ کو کھل گئین آنکھین اُنکی اور قوی ہوا
ایمان اُنکا اور عزم مصمم کیا اُنھون نے اپنے دشمنون سے جہاد کرنے پر اور لیا اُنھون نے ہتھیارون اور سامان لڑائی کو اور تیار
کیا اُنھون نے سب کامون مین اپنے پروردگار پر راوی کہتا ہی کہ جب پھر گیا خادم ملکہ ارمانوسا کا اور آگاہ کیا اُسکو
یوقنا کے جواب سے انتظار کی اُسنے اُنکی اور اُنکے ساتھیون کے آنے کی اور آمادہ ہوئی اُنکے پکڑ لینے پر لیکن یوقنا اُسکے پاس نہین آئے
پس جب دیر ہوئی اُنکے آنے مین بھیجا اُسنے ایک اور خادم کو دوسری بار جو بہ انگیختہ کرتا تھا اُنکو آنے پر پاس ملکہ کے پس کہا
یوقنا نے ملکہ سے پھر جاتو اور کہ ملکہ سے کہ نہین جاری ہی عادت بادشاہون کی اس بات مین کہ برانگیختہ کرین اور بلاوین وہ
ایلچیون کو مگر واسطے کسی نئے کام کے اور ون کو تو مین اُسکے پاس تھا پس کیا پاتی ہے تو مجھسے آدمی راست کو پس پھر گیا خادم
بجانب ملکہ کے اور آگاہ کیا اُسکو یوقنا کی گفتگو سے پس اُسی وقت ظاہر ہوئی اُسکو پچھائی اپنے جاسوسون کی اور غایت
ہوئی اُسکو یہ بات کہ نہین آئے ہین یوقنا مگر بارادہ بلا ڈالنے کے اُسپر اور گرفتار کرنے اور قابض ہو جانے کے اُسکے باپ اور
اُسکے ملک پر پس سوار ہوئی ملکہ اُسی وقت مع اپنے لشکر کے اور گھیر لیا یوقنا اور اُنکے ساتھیون کو تا اینکہ دور ہوئی
تاریکی رات کی اور روشن ہوا دن پس اُسی وقت آیا ایک حاجب ملکہ کا پاس یوقنا کے اور کہا کہ ملکہ نے بطریق کبیر کس
چیز نے برانگیختہ کیا تمکو اور تمھاری قوم کو چھوڑ دینے دین مسیح اور اُس چیز پر جسپر تمھارے باپ دادا تھے اور چھوڑ دیا تم نے
مسیح اور اُنکی ماں کو اور آئے تم اُس حالت مین کہ حیلا اور فریب کرتے ہو ہم پر مگر یہ کہ مسیح برہم ہوئے تم پر اور مسلط کیا
ہمکو تم پر پس نہ باقی رکھینگے ہم تم مین سے کسی کو یوقنا نے کہا کہ مسیح بندے اللہ کے ہین نہین طاقت اور قدرت
رکھتے ہین وہ کسی چیز پر بدون حکم اللہ تعالے کے اس واسطے کہ وہ بندہ محکوم اور مکلف ہین اور یہ تحقیق گویا
کیا تھا اُنکو اللہ نے اس کلام سے گہوارے مین اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ
وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا وَّبَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا وَالسَّلَامُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ

ہون اور سوگ
والا اپنی ماں کے اور
نہین بنایا مجھکو زبردست
بدبخت اور سلام ہو
مجھپر جس دن مین پیدا
ہوا ۱۲

ویوم اموت ویوم ابعث حیا اور جسکو حکم کیا جاتا ہی نماز اور زکوۃ کا اور جو مرجاتا ہی وہ خدا نہین ہی اور نہین ہی وہ
مگر بندہ مکلف واسطے عبادت کے مثل ایک شخص کے ہم مین سے اور بیشک اللہ تعالی نہین مشابہ کسی مخلوق
سے اسواسطے کہ وہ ایسا خالق ہی کہ پیدا کیا ہی اُسنے تمام دنیا کو اور شیطان نے بھٹکایا ہی تمکو اور پولس نے گمراہ کیا ہی
اور باز رکھا ہی تمکو راہ حق سے اسبب کہنے کے مسیح پر غیر حق کو اور ہم بھی مثل تمہارے تھے کہ پوجتے تھے ہم صلیبون
کو اور بزرگ جانتے تھے ہم تصویرون اور قربانی کرنے کو اور مسیح کو خدا کا بیٹا جانتے تھے اور گردانتے تھے ہم ساتھ
اللہ کے دوسرا خدا تا اینکہ ظاہر اور معلوم ہوا ہمکو حق اور جانا ہمنے کہ دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہی دین ہی
جسپر قبل اُسکے انبیا علیہم السلام تھے پس ہدایت کی ہمکو اللہ تعالی نے بجانب اس دین حق کے اور آگاہ ہوے
ہم اس بات سے کہ عیسی مسیح بیٹے مریم کے اور روح اللہ کے اور کلمہ اُسکے اور نبی اُسکے اور رسول اُسکے بجانب خلق
کے ہین اور اسی طرح پر قول اللہ تعالی کا اُسکی کتاب مین جسکو اُتارا ہی اُسنے بنبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر بطور خبر کے واقع ہی مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَاُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَاْكُلَانِ الطَّعَامَ اور ہم
بھی کہتے تھے کہ ابراہیم اور اسمٰعیل یہ دونون نصرانی تھے پس جھٹلایا ہمکو اللہ تعالی نے اپنی کتاب بزرگ مین
اس عبارت سے اور بزرگ ہی کہنے والا اُسکا مَا كَانَ اِبْرٰهِيمُ يَهُودِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور بھی فرمایا ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب بزرگ مین واسطے ثبوت دین
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِينَ
اور اب ہم آئے ہین تاکہ جہاد کرین تم پر مگر یہ کہ کہو تم لوگ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ راوی کہتا ہی کہ
جب سُنا حاجب نے کلام یوقنا کا کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ لو تم اِن شخصون کو جو آئے ہین بارادے
تمہارے قتل اور مالک ہوجانے تمہارے شہرون اور لوٹنے تمہارے مال اور لونڈی غلام بنانے
تمہاری عورتون اور لڑکون کے پس حملہ کیا قبطیون نے یوقنا اور اُنکے ساتھیون پر اور شور کرکے
گھیر لیا اُنکو پس لڑے یوقنا اور ساتھی اُنکے اور بلند کیا اپنی آوازون کو ساتھ قول لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ
کے اور لڑے وہ سخت لڑائی لیکن قبطی دس ہزار تھے اور یوقنا اور ساتھی اُنکے چار ہزار سوار تھے اور
مبتلا ہوے یوقنا ایسی آزمایش مین جسکی اُن کو طاقت نہ تھی اور ایک جماعت اُنکے ساتھیونسے
شہید ہوئی اور بہت لوگ زخمی ہوے لیکن قبطی بہت مارے گئے اور صبر کیا یوقنا نے مثل صبر
کرنے بزرگ لوگون کے اور اسی طرح وہ سخت لڑائی لڑ رہے تھے کہ دور ہوئی روشنی دن کی اور آئی
تاریکی رات کی پس متفرق ہوگئے وہ دونون لشکر اور پھر گئی ملکہ ارمانوسہ بجانب اپنے خیمے کے درانحالیکہ
خوفناک ہوگئی تھی وہ بسبب دیکھنے ثابت قدمی یوقنا اور شدت اور سختی اُنکے ساتھیون کی لڑائی مین

واقدی رح نے بسلسلۂ راویون کے عبداللہ بن حفص سے روایت کی ہی کہ جب خبر دی تھی جاسوسون نے
ملکہ کو حال یوقنا اور روانگی عمرو بن العاص سے بجانب مصر کے تو لکھا تھا ملکہ نے اُسی وقت ایک خط بنام اپنے
باپ مقوقس کے اور لکھا تھا اُسمین قصہ یوقنا اور روانگی عمرو بن العاص کا مع لشکر کے بجانب مصر کے اور قصد اپنا اُنکی
لڑائی پر اور طلب کی تھی کمک اور لکھا تھا کہ مین منتظر جواب اور کمک کی ہون اور بھیجا تھا خط اور کہا تھا قاصد سے کہ جلد
جانا اور جواب لیکر جلد آنا پس روانہ ہوا وہ قاصد اور جب پہونچا وہ بادشاہ کے پاس براہ اطاعت کے سلام کرکے دیا وہ
خط بادشاہ کو اور بادشاہ نے کھول کر پڑھا اُسکو پس جب پڑھ چکا اور مطلع ہوا وہ اُسکے مضمون پر بُلایا اُسنے اپنے ارباب
دولت کو اور کہا اُنسے کہ کام تمام ہوگیا اس سطرح پر پس تمہارا مشورہ کیا ہی اُن سبھون نے کہا کہ اے بادشاہ کمک کے
اور بھیج تو ملکہ کے پاس ایک لشکر کو بعد اُسکے روانہ کر خط کو اطراف بلاد مین اپنے ایلچیون کے ہاتھ اور طلب کر اُنسے
کمک کو پس وہ روانہ کرینگے لشکر کو کہ اُنمین سے حاکم بجاۃ اور حاکم برابر کے ہین اور بھیج تو کسی کو بجانب اپنے نائب کے
جو اسکندریہ مین ہی تاکہ وہ روانہ کرے تیرے واسطے اُن لوگون کو جو اُسکے پاس ہین لشکر سے اور اسی طرح پر بجانب
اپنے نائب کے جو صعید الاعلی پر ہی کہ مدد کرے وہ تیری پس جس وقت یہ لشکر جمع ہو جاوے تو پیش آ اور جا پڑ تو اُن
عرب پر ساتھ اُس لشکر کے اور نہ چھوڑ اُنکو اُنکے حال پر تاکہ سختی کرین وہ تجھپر اور طمع کرین تیرے ملک مین جسطرح کہ
سختی کی اُنھون نے تیرے غیر پر اور مالک ہوگئے اُنکے شہرون کے اور بھگا دیا وہان کے بادشاہون کو مقوقس نے
کہا کہ اے لوگ دین نصرانیہ اور بنی مارسمودیہ کے جانو تم اس بات کو کہ بادشاہ محتاج ہوتا ہی بطرف سیاست کے اور جو
شخص غالب ہوگیا اپنی عقل پر غالب ہوگیا وہ اپنی تجویز کام مین اور جو شخص غالب ہوا اپنی تجویز پر بے ڈر ہوگیا وہ
مگر وہات زمانے سے اور نہین ہوتا ہی غلبہ بسبب کثرت کے بلکہ بسبب خوبی اور حسن تدبیر کے ہوتا ہی اور قسم ہی خدا کی
کہ ہرقل بادشاہ روم کا بہت بڑا تھا مجھسے لشکر مین اور وسیع تھا شہرون مین اور بزرگ تھا سامان مین اور جمع کیا
اُسنے بادشاہان روم کو ایوتان سے بلاد جیود اور اندلس تک اور مدد طلب کی تھی اُسنے ہم لوگون اور غیر ہم لوگون سے
پس نہین نفع کیا اُسکو اُسکی کثرت نے کسی چیز سے اور نہ قادر ہوسکا وہ اس امر پر کہ پھیر دے قضا و قدر کو اور
جانو تم سب اس بات کو کہ عقل جڑ اور بنیاد آدمی کی ہی جو مامور بہ اطاعت اور بزرگی دیا گیا ہی بسبب عقل کے
تمام مخلوقات زمین پر پس جو شخص مالک اور غالب ہوگا اپنی عقل پر مالک ہوگا وہ اپنے کام کا اور جو شخص
نہ پہونچیگا اپنے کام کو تو اپنی جہل پر بہت راضی رہیگا اور جانو تم اس امر کو کہ نہین پہونچتا ہی کوئی شخص حکمت کو مگر بسبب
عقل کے اور حکیم ماسیوس نے کہا ہی کہ حکمت کی سیڑھی بزرگ ہی اور خواہشمند اُسکا ہوشیار اور چھوڑنے والا اُسکا خوار ہی
کسواسطے کہ حکمت بزرگی جانون اور قوت دلون کی ہی اور جانو تم اس بات کو کہ مین نہین کلام کرتا ہون ساتھ
کسی خواہش نفسانی کے لیکن مجھکو لائق ہی کہ سچ کہون مین اور صدق کے ساتھ بات کرون مین اور تم جانتے ہو اس امر کو

کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم کے نبی نے بھیجا تھا میرے پاس تا بنا دراسمانیکہ بلاتے تھے وہ مجکو بجانب اپنے دین کے
پس طلب راہ کی مین نے اُنکے قول کی سچائی پر بسبب اُنکے خط کے اور اُس چیز پر جو ظاہر ہوئی لوگون کو اُنکے معجزات سے
اور تحقیق سُنی ہی مین نے یہ بات کہ جب وہ مبعوث ہوے تھے تو نہین سُنا تھا کسی شخص نے ذکر اُنکا مگر یہ کہ ڈر گیا تھا اُنسے اور قبول
کیا تھا اُنکی دعوت کو اور معلوم ہوئی ہی مجکو اُنکے بعض معجزات سے یہ بات کہ ماہتاب ٹکڑے ہوا تھا اُنکے واسطے اور قبول
کیا تھا اُسنے اُنکے بلانے کو اور سلام کیا تھا اُنپر اور ایک معجزہ اُنکا یہ ہی کہ گوشت دست زہردار بکری نے بات کی اور کہا
اُسنے کہ یا رسول اللہ مجکو آپ نہ کھائین کہ مین زہردار ہون اور منجملہ اُنکے معجزات کے یہ ہی کہ کلام کیا ہی اُنسے سو سمار نے
اور پتھر نے اور سجدہ کیا اُسکا درخت نے اور گواہی دی اُنکی رسالت کی اور گئے تھے وہ آسمان پر اور در آئے اور داخل ہوے
تھے پانی کی موج پر اور پھیلا تھا اُنھین کی قوم نے اُنسے دشمنی کی تھی اور اُنکے یگانے اُنسے لڑے تھے اور انکار کی تھی اُنکے کلام
اور احکام دین کی اور وہ یہی لوگ ہین جنھون نے فتح کیا ہی ملک شام کو پس جب جانا لوگون نے کہ وہ آئے ہین ساتھ حق کے اور کلام
اُنکا سچا ہی ایمان اُنکا لائے وہ لوگ اور مدد دی اُنکو اور جہاد کیا ساتھ اُنکے اور اب یہ وہی لوگ ہین کہ نکال دیا ہی رومیون
کو اُنکے ملک سے اور مالک ہو گئے ہین اُنکے شہرون اور قلعون کے اور بیشک آئے ہین وہ ہماری طرف بارادے کرنے اُس کام
کے جو کیا ہی اُنھون نے ہمارے غیر کے ساتھ اور اب جو تم انکار کرتے ہو اور زبون جانتے ہو اُنکے کام کو تو نہین ہین وہ لوگ
مگر یہ کہ حکم کرتے ہین اچھے کامون کا اور منع کرتے ہین بُرے کامون سے اور قائم رکھتے ہین اُن احکام خدا کو جنکا حکم اُنکو ہوا
اور نہین ہی اُنکی کتاب مین کوئی حکم یا کوئی چیز مگر یہ کہ انجیل مین بھی مثل اُسکے ہی اور بیشک گمراہ کیا ہی تمکو پولس نے اور
بھٹکایا ہی تمکو بسبب کہنے اپنے کے کلام نا راست کو اور فریفتہ کیا ہی تمکو اور بدل ڈالا ہی اُسنے تمھاری شریعت کو ساتھ ایسے
نام کے جو نہین لائق ہی اور یکسو کیا ہی تمکو راہ سے اور حلال کیا ہی تمپر اُن سب چیزون کو جو حرام کیا اللہ تعالی نے
تمپر تمھاری اُس کتاب مین جسکو اُتارا تھا تمھارے نبی پر اور یہ بات عین محال اور اندھے پن کی خواہش ہی کہ تابع ہو
تم پولس کے کہنے کے اور چھوڑ دو تم اُس چیز کو جو کہا ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین جسکو اُتارا تھا اُسنے تمھارے نبی پر اور
کیونکر لائق ہی عیسی بن مریم کو یہ کہ حکم کرین وہ تمکو خلاف اُس چیز کے جسپر اُنکو اللہ تعالی نے تمھاری طرف بھیجا ادھر
نہین لائق ہی یہ امر کہ پولس تمسے یہ کہے کہ مسیح نے مجھسے خواب مین کہا ہی کہ حلال کیا ہی اُنھون نے تمھارے لیے گوشت سُور کا اور وہ حکم
کرتے ہین تمکو گناہ ظاہری اور باطنی کرنے کا پس اطاعت کی تمنے اُسکی اور سچا جانا تمنے قول اُسکا حاشا کہ مسیح اسطرح کرتے
ہون یا بات بھی کی ہو پولس سے اور تمام نبی اُسی طریقے پر تھے جسپر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوے ہین اور نہین
تھا کوئی حکما سے سابقین مین مگر یہ کہ کلام کرتا تھا وہ ساتھ وحدانیت اللہ غالب اور بزرگ کے اور تحقیق کیا ہی حکیم سوبیا
اور وہ ایسا شخص تھا کہ بنایا تھا اُسنے دیر ترا حمیم کو اور گرداتا تھا اُسکو مثل واسطے اُستون آیندہ کے اُسوقت
سے آخر زمانے تک اور بنایا تھا اُسنے تصویرین حکما کی اور ایک تصویر بنائی تھی جسکے سر پر چار سطرین زبان

یونانی مین لکھی تھین پہلی سطر یہ تھی مَنْ خَافَ الْوَعِیْدَ سَلَامٌ عَمَّا یَرِیْدُ اور دوسری سطر یہ تھی مَنْ خَافَ
مِمَّا یَبِیْدُ یَہْ صَارَ مَا فِیْ یَدَیْہِ اور تیسری سطر یہ تھی اِنْ کُنْتَ تَطْلُبُ الْخَیْرَ نَیْلَ فَلَا تَہُمَّ وَلَا تَقِلْ اور چوتھی سطر
یہ تھی بَادِرْ قَبْلَ نُزُوْلِ مَا تَحَاذَرْ پس جن لوگون کا ایسا کلام ہو وہ کیونکر خلاف اسکے کرینگے اور یہ کلام
ایک فریضہ ہی فرائض مذہب محمدیہ سے پس جھکا لیا قوم نے اپنے سرون کو زمین کی طرف بادشاہ مقوقس پر
برہم ہوکر بسبب کہنے مقوقس کے ایسے کلام کو راوی نے بیان کیا ہی کہ نہین یہ کلام کیا تھا مقوقس نے تا اینکہ
عہد لے لیا تھا اُسنے اپنے نوکرون اور حجاب سے اور ٹھہرا لیا تھا اُسنے ایک ہزار ہتھیار بند غلامون کو
اپنے سر پر اسواسطے کہ پہونچی تھی اُسکو خبر ماجرائے ہرقل کی وقت وعظ اور نصیحت کرنے اُسکے اپنے ابطارقہ کو اور
یہ کہ ہرقل کے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا اُن لوگون نے پس اسی سبب سے عہد لے لیا تھا مقوقس نے اپنے ساتھیون سے
تا اینکہ ایسی گفتگو کی تھی اُسنے پھر متوجہ ہوا مقوقس بجانب اپنے وزیر کے اور کہا اُس سے کہ لکھ دے تو میری طرف
ایک خط اِس مضمون سے کہ مہربانی کرے قوم کے ساتھ اور اُنکو امان دیوے اور روانہ کر اُنکو میری طرف کو تاکہ
آرام پاوین دل اُنکے اور خلعت دون مین اُنکو اور رہینگے لوگ ساتھ ہمارے اور لڑینگے ہمارے دشمنون سے اور اُس سے
جو ہمارے ملک کا قصد کریگا اور نہین تھا قصد بادشاہ کا اِس مضمون سے مگر رہائی یوقنا اور اُنکے ساتھیون کی قبطیون کے
ہاتھ سے اِسواسطے کہ بادشاہ جانتا تھا کہ مسلمان لوگ حق پر ہین پس لکھا وزیر نے خط بنام ملکہ کے اور روانہ
کیا اُسکو اور قاصد سے کہا کہ جلد جا تو پس روانہ ہوا قاصد مع خط کے اور بہت جلد چلتا تھا تا اینکہ پہونچا وہ ملکہ
ارمانوسہ کے پاس اُس حالت مین کہ دن گذر گیا تھا اور لوگ لڑائی سے باز رہے تھے اور قبطی لوگ اپنے خیمون مین
پھر گئے تھے اور یوقنا بھی مع اپنے ساتھیون کے اپنے خیمون مین آئے تھے پس جب پہونچا قاصد مع خط کے ملکہ ارمانوسہ
کے پاس براہ اطاعت سلام کیا اُسنے اور خط دیا ملکہ کو پس لیکر دیا ملکہ نے وہ خط اپنے حاجب کو اور پڑھا اُسنے ملکہ کے
سامنے پس جب سُنا ملکہ نے مضمون خط کا لے لیا خط اُسکے ہاتھ سے اور لپیٹ کر سپرد کیا اپنے خادم کو اور حکم کیا اُسکو
لیجانے خط کا پاس یوقنا کے پس روانہ ہوا خادم خط لیکر اور آیا پاس یوقنا کے اور دیا خط اُنکو اور کھول کر پڑھا اُسکو
یوقنا نے پس جب آگاہ ہوا وہ اُسکے مضمون سے متوجہ ہوا بجانب خادم کے اور کہا اُس سے کہ پھر جا تو بجانب ملکہ کے اور کہہ اُس سے
کہ بہتر ہی مگر مشورہ کرلین ہم اپنے دلون سے خط کے مطلب مین پس جب لوٹ گیا قاصد متوجہ ہوا یوقنا بجانب
اکابر اپنی قوم کے اور کہا اُنسے کہ قسم ہی اللہ کی بیشک دور کیا اللہ تعالی نے پردۂ غفلت اُس بادشاہ کے
دل سے اور ظاہر ہوئی اُسکو وہ چیز جو ظاہر ہوئی تھی ہم پر حق سے پس کیا رائے تم لوگون کی ہی اُن لوگون نے کہا
کہ ہم سوائے تمھارے قول کے اور کسی کی بات نہین سنتے ہین یعنی جو تم کہتے ہو وہ ہمکو منظور ہی یوقنا نے کہا کہ مہلت دو تم
مجھکو تاکہ رائے زنی کرون مین پس چھوڑا اُنھون نے یوقنا کو بموجب اُسکے ارادے کے پس جب رات ہوئی

اور خوش ہوگیا تھا دل اُنکا اور بے ڈر ہوگئے تھے ساتھی اُنکے اپنی جانون پر بسبب پھر جانے قبطیون کے اُنکی لڑائی سے
تو کھڑے ہوے یوقنا واسطے ادا ے اُس نماز کے جو فوت ہوگئی تھی اُنسے پس اُسی حال مین کہ وہ نماز پڑھتے تھے کہ دفعتہً
آیا اُنکے پاس ایک شخص اور جب آگاہ ہوے یوقنا اُس شخص سے اور دیکھا اُسکو کھڑے ہوے اپنے پاس مختصر کیا اُنھون نے
اپنی نماز کو پس جب فارغ ہوے وہ نماز سے سلام کیا اُنکو اُس شخص نے پس جواب سلام کا دیا یوقنا نے اور پہچانا اُنکو تو وہ
عمرو بن امیہ الضمیری تھے اور دیکھا تھا اُنکو یوقنا نے انطاکیہ کی لڑائی مین اُسوقت کہ آئے تھے بطور ایلچی کے ابو عبیدہ بن
بن الجراح کے پاس سے پس جب پہچانا اُنکو یوقنا نے خوش ہوا اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا چیز ہے ای مرد بزرگ اُنھون نے
کہا کہ ای یوقنا سردار عمرو بن العاص نے بھیجا ہے مجکو تمھارے پاس کہ دریافت کرون مین خبر تمھاری اور لوٹ جاؤن مین اُنکے
پاس یوقنا نے کہا کہان چھوڑا ہے تمنے اُنکو اُنھون نے کہا کہ نزدیک ہین وہ تمسے تمھارے اُنکے بیچ مین تین کوس یا کم اس سے
فاصلہ ہے پس بیان کیا یوقنا نے حال اپنا اور کیفیت اپنی ساتھ ملاکہ ارمانوسہ کے اور کہا کہ ای عمرو پھر جاؤ تم بجانب سردار کے
اور کہو اُنسے کہ جلد آؤ تم ہماری طرف کو پس پھرے عمرو بن امیہ الضمیری بجانب سردار عمرو ابن العاص کے حالانکہ تیزی
مین اور آگاہ کیا اُنکو یوقنا کے قصے سے پس چھوڑا عمرو بن العاص نے کل اسباب اور باربرداری اور غنائم وغیرہ کو جو
اُنکے ساتھ تھی غنیمت روم اور ساحل سے اور نگہبان چھوڑا اُن سب پر ربیعۃ العامری کو بجمعیت ایک ہزار سوار کے
اور خود روانہ ہوے اپنے لشکر کے ساتھ کوس پس تھے وہ قریب طلوع فجر کے نزدیک یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے اور آفتاب نہین
طلوع ہوا تھا کہ گھیر لیا اُنھون نے قبطیون کو اور بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تکبیر و تہلیل کے اور آپڑے
قوم پر اور گرد ہوگئے قبطیون کے اور رکھا اُنھین تلوار کو پس نہین بلند ہوا تھا آفتاب تا اینکہ مار ڈالا اُنھون نے قبطیون سے
پس کچھ زیادہ ایک ہزار سوار کو اور قید کر لیا ایک بڑی جماعت کو اور پیٹھ پھیری باقی لوگون نے بمالت بھاگنے کے بارادہ مصر
کے اور مالک ہوگئے مسلمان خیمون وغیرہ کے اور قابض ہوگئے بادشاہ کی بیٹی ملکہ ارمانوسہ پر اور لے لیا تمام مال اور
لونڈی اور اسباب اُسکا پھر آئے عمرو بن العاص یوقنا کے پاس اور سلام کرکے سپرد کیا دونی اُنکو بسبب اُنکی سلامتی کے پس ٹھہرے
وہان سب مسلمان اُس حال مین کہ بہت بڑی غنیمت حاصل کی تھی اُنھون نے اور آملے عمرو بن ربیعۃ العامری بھی
مع ہودج سواری زنان اور اموال غنائم کے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب مالک ہوگئے مسلمان ملکہ ارمانوسہ اور اُسکے مال
اسباب اور لونڈی اور غلام کے اور قرار پکڑا اپنے اپنے خیمون مین حکم کیا عمرو بن العاص نے اکابر صحابہ کو اپنے پاس جمع ہونے کا پس جب
آکر بیٹھے وہ لوگ سامنے اُنکے کہا اُنھون نے کہ ای اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانو تم اس بات کو کہ بیشک
اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے کہ ہل جزاء الاحسان الا الاحسان راوی کہتا ہے کہ وہ اکابر
اصحاب جو جمع ہوے تھے عمرو بن العاص کے پاس یہ تھے یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید الطائی اور
قعقاع بن عمرو التیمی اور خالد بن سعید السہمی اور عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہم اجمعین

پس کہا اُن لوگون نے کہ اس کہنے سے تمہارا کیا مطلب ہی عمرؓو بن العاص نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ کشایش اور خوشی
دی تھی اللہ تعالیٰ نے اُس بادشاہ کو کہ لکھا تھا اُسنے خط ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور بھیجا تھا آپکے واسطے
تحفجات اور ہم زیادہ مستحق ہین معاونے کے اپنے نبی کی طرف سے اور میرے نزدیک یہ بات مناسب معلوم ہوتی ہی کہ بھیجون
مین بادشاہ کے پاس اُسکی بیٹی کو مع تمام مال اور اسباب اور لونڈی اور غلام کے جو ہمنے لیا ہی اور ہم ایسی قوم ہین کہ بعیت
کرتے ہین سُنت اپنے نبی کی جبکہ فرماتے تھے آپ ارحموا عزیز قوم ذل وغنی قوم افتقر پس اچھی اور بہتر جانی سب لوگون نے رائے
عمرو بن العاص کی اور کہا کہ بہتر ہی جو حکم تمہارا ہو پس روانہ کیا عمرؓو بن العاص نے ملکہ ارمانوسہ کو بجانب اُسکے باپ مقوقس کے
بحالت تعظیم کے مع مال اور اسباب کے ہمراہ قیسؓ بن سعید کے راوی کہتا ہی کہ یہ حال تو سردار عمرؓو بن العاص کا تھا لیکن قبطی
لوگ پس جب بھاگ کر پہونچے وہ مصر مین اور آئے بادشاہ کے پاس بڑے لوگ قوم کے اور بیان کیا حال تمام پہونچے لشکر اور قتل لین
اور اسیر ہین اور قید ہو جانے اُسکی بیٹی کا تنگی مین پڑا سینہ اُسکا بسبب اس سانحے کے اور تفکر ہوا وہ اپنے کام مین کہ کیا
تدبیر کرے حالانکہ عرب سے لڑنے کو اُسکی نیت نہ تھی پس وہ اسی حال مین تھا کہ آیا اُسکے پاس خوشخبری دینے والا ساتھ
آنے اُسکی بیٹی کے مع مال و اسباب وغیرہ کے پس خوش ہوا وہ اور دور ہو گیا کسی قدر ملال اور رنج اُسکا اور جانا اُسنے اس
بات کو کہ قوم مسلمان فتح پاوینگے پس جب داخل ہوئی ارمانوسہ اپنے باپ کے محل مین حکم کیا بادشاہ نے حاضر لانے قیسؓ
بن سعید کا پس جب آئے وہ سامنے بادشاہ کے بزرگداشت اور تعظیم کی اُسنے اُنکی اور اکابر دولت اور حجاب آئے تھے
اُسکے پاس واسطے سُبارکباد سلامتی اور آنے اُسکی بیٹی کے پس اُسی وقت متوجہ ہوا بجانب قیسؓ کے اور سوال کیا اُنسے
چند چیزون کا تاکہ سُنین ارباب دولت اُسکے اور نادم ہو جاوین دل اُنکے اور وہ لوگ دیکھتے اور تعجب کرتے تھے قیسؓ کے
لباس سے بادشاہ نے کہا کہ اے برادر عربی تمہارا کیا نام ہی اُنھون نے کہا قیسؓ اُسنے پوچھا کہ تم لوگ اصحابؓ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور اُن لوگون سے ہو جنھون نے جہاد کیا تھا اُنکے قیسؓ نے کہا ہان بادشاہ نے کہا کہ بیان کرو تم مجھسے حال اپنے سردار
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ کس گھوڑے پر سوار ہوتے تھے قیسؓ نے کہا کہ سوار ہوتے تھے آپ اُس گھوڑے پر جو سُرخ اور سپید تھا اور
پیشانی اُسکی سپید تھی اور چارون ہاتھ پانون اُسکے سفید تھے اور اُن اوصاف کا ایک گھوڑا تھا آپکے پاس جسکا نام مرتجل تھا
اُسنے کہا کہ اے برادر عربی معلوم ہوتی ہی مجکو یہ بات کہ آپ صرف حمار اور اُونٹ پر سوار ہوتے تھے اور ارادہ کیا بادشاہ نے اس کلام سے
ثبوت عاجزی اور انکساری کا قیسؓ پر اسواسطے کہ حمار اُن لوگون کے نزدیک بجاے کینے کے تھا قیسؓ نے کہا کہ بیشک اللہ نے
برزگی دی ہی اُونٹ کو جبکہ کہا اُس سے کہ ہو جا پس ہو گیا وہ اور نکالا اور پیدا کیا اُونٹنی کو سنگہاے بزرگ سے اور خاص کیا اُسکو
عرب کے لیے سواے اورون کے اور آپ اُسپر اس جہت سے سوار ہوتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکا پسند کیا کہ قناعت کرتا ہی وہ اُسپر
پر کہ پاتا ہی اور صبر کرتا ہی کوشش اور اُٹھانے بوجھ اور سختی چلنے پر اور صبر کرتا ہی پانی پر اور ذکر کیا ہی ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب
مین وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق اور فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے والبدن جعلناہا لکم من شعائر اللہ اور پہلی لڑائی جو

ترجمہ
اور سوار ہوکر
قبطیون پر
اونٹون پر
بیشمار تھے
اونٹون کے
۱۲

دشمنان دین کے ساتھ لڑے وہ لڑائی دین کی تھی پس تھے آپکے ساتھ ایکسو اونٹ آبکش اور دو گھوڑے کہ سوار تھے ایک پر سعد ابن اسود الکندی
اور دوسرے پر مصعب بن عمر و یعتمری اور تھے ہم لوگ قریب سے بادجود کثرت اور بسامانی اُن لوگوں کے پس بھگا دیا اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو بسبب
برکت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقوقس نے کہا آیا حمار پر آپ نہین سوار ہوتے تھے قیس نے کہا کہ آپ اُس حمار پر سوار ہوتے تھے
جسکو تونے آپکے واسطے بطور ہدیہ بھیجا تھا اور پیچھے بٹھاتے تھے آپ اپنے یار کو جنکا نام معاذ بن جبل ہے اور تھا اُس حمار پر ایک چارجامہ
پوست خرمے کا اور لگام پوست خرمے کی اور آپکے عادت شریفہ تھی کہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے سوا دن عید اور بقرعید کے اور پیوند لگاتے تھے قمیص مبارک مین اور
فرماتے تھے آپ من رغب عن سنتی فلیس منی اور آپکے پاس ایک قمیص سوتی دار تھا جسکا طول کم تھا اور آستین بھی کم تھین اور
آستین رکھنا گریبان کی نہ تھی ہدیہ بھیجا تھا آپکے واسطے دحیہ نے اور ایک حلہ اور تھا جو مول لیا گیا تھا آپکے واسطے بعوض تینتیس
اونٹون کے اور ایک ہی بار آپنے اسکو پہنا تھا اور ایک جبہ شام کا بطور ہدیے کے آیا تھا آپکے واسطے پس پہنا آپنے اُسکو تا اینکہ پھٹ
گیا وہ اور دو سوزنے تھے آپنے اُنکو پیا تنک پہنا کہ وہ دونون پھٹ گئے اور ایک چادر تھی جسکا طول چار گز اور عرض ڈھائی گز تھا
کہ اُسکو آپ اوڑھتے تھے اور ایک کپڑا تھا جسکو پہنتے تھے آپ وقت آنے وفود کے اور تھے آپ شیرین ترین آدمیون کے وقت کلام
کرنے کے اور جب کرتے تھے آپ سلام کسی قلعے کے تو تین بار اُسکو فرماتے تھے اور جب گذرتے تھے کسی قوم پر تو سلام کرتے تھے اُنپر اور جب
بات کرتے تھے تو تبسم کرتے تھے اور جب بیٹھے ہوئے ہوتے تھے آپ کسی جماعت مین اور ارادہ اُٹھنے کا کرتے تھے تو فرماتے تھے آپ
سُبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کلمات
آپکی عادات ہوگئے ہین آپنے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے اِنھین کلمات سے میری زیارت کی ہے اور جان تو اے بادشاہ
کہ جب انتقال فرمایا آپنے تو نکالا تھا آپکی زوجہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک چادر اور ایک ازار پرانی اور کہا کہ اسی مین
انتقال فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقوقس نے کہا کہ قسم ہے خدا کی یہی اخلاق انبیا کے ہین پس خوشی اور کشائش ہو
اُسکو جسنے تعبیت کی آپکی اور بیشک اُمت اُنکی وہی اُمت ہے جسکا وصف انجیل مین ہے پس بول اُٹھا ایک قس کہ بشارت ہو
تجھکو اے بادشاہ کہ جو امت اللہ کے نزدیک افضل ہے وہ امت ہم ہین پس برہم ہوا بادشاہ اور کہا کہ کس چیز سے تم لوگ افضل ہو
اللہ کے آیا بسبب طعام کھانے کے اور گناہ کرنے کے اور کرنے کاسون بد کے اور دور ہونے کے نیکیون سے اور رعیت پر ظلم کرنے سے اور
خواہش کرنے بجانب بے بنائے دینے کے اور کہا ان ہو تم اُن قوم سے کہ گذرا تھا اُنپر اسکندر پس دیکھا اُنکو کہ نہ کوئی انمین حاکم ہے کہ کوئی
قاضی ہے اور نہ کوئی امیر ہے ساتھ امارت کے نہ اور کوئی ایسا شخص ہے کہ خاص ہو ساتھ مالداری کے اپنے دوسرے بھائی سے اور نہ کوئی
محتاج ہے محتاجگی کے جو رسوا کرے اُسکو برابر ہین وہ لوگ ہر چیز مین کھانا پینا اُن لوگون کا ایک ہے نہ ایک نے سر کی نفی کرتا ہے اور نہ قصد
کرتا ہے بلکہ آپسمین اُنسیت اور دوستی رکھتے ہین پس تعجب کیا اسکندر نے اُس مرد سے جو دیکھا اور پوچھا اُنکے عقلمند سے حال اُنکا پس کہا اُنھون نے
کہ اے بادشاہ ہم لوگون نے پایا تھا ایک کاسہ سر کا جسپر لکھا تھا یا بن آدم الیک ایلک حتی ما کانک خال من عالک ایلک

وتحقیقت ان یکون لک الی الدنیا مرجع ترجع سن الی الھاک وتقلع فلم ترجع فطوبی للکیس العاقل الذی لیس بوان وویل لمن

تزود الی مالیس کہ تصیر الیہا ویکاک علی التقصیر ویا ورای الخیر قبل الفوت واغتنم حیاتک قبل الموت فکانک

بالحی قد ملک وفارق کلما ملک پس عبرت حاصل کی ہمنے اسی بادشاہ ان نصیحتون کامل اور پہونچنے والی پر اور پہنا ہمنے

اُسکے پورے اور ٹھیک لباس کو اسکندر نے پوچھا کہ کیا حال ہی تمھاری مسجدون کا کہ متفرق اور دور ہین اور قبرین

تم لوگون کی نزدیک اور قریب ہین اُن لوگون نے کہا کہ مسجدین ہماری پراگندہ اور دور اسواسطے ہین کہ بہت اجر ہو

بسبب چلنے کے اُنکی طرف اور قبور ہماری اسواسطے نزدیک ہین کہ یاد رکھین ہم موت کو تاکہ باز رہین ہم گناہون سے

اسکندر نے پوچھا کہ کیا ہی تجکو کہ دیکھتا ہون مین تمھارے دروازون کو بغیر زنجیرون کے اُن لوگون نے کہا اسواسطے کہ ہم مین

کوئی چور نہین ہی اسکندر نے کہا کہ کیا ہی تجکو کہ نہین دیکھتا ہون مین تم مین کوئی امیر اور نہ حاکم اُنھون نے کہا اسواسطے

کہ نہین پاتے ہین ہم اپنے مین کسی زبردست اور ظالم کو اسکندر نے کہا کیا ہی تجکو کہ نہین دیکھتا ہون مین تم مین کوئی فقیر

اور غریب اُنھون نے کہا اسواسطے کہ روزی اللہ کی ہم لوگون مین برابر ہی سب چھوٹے بڑے کو بعد اُسکے نکالے اُن لوگون نے

اسکندر کے لیے دو ٹکڑے پرانے کاسے سر کے اور کہا کہ ان دونون مین سے تو کسکو چاہتا ہی ایک کاسہ سر مرد ظالم کا ہی اور

ایک سر مرد عادل کا ہی اور یہ دونون اسی بازگشت کی طرف گئے ہین اور نہین بے پروا کیا ان دونون کو بڑی جماعت نے

لیکن عادل خوش ہی اور ظالم شرمسار اور حیران ہی پہونچیگا مطلب کو پرہیزگار اور محروم رہا بدکار پس طلب آگہی کی کر تو اُس

چیز سے جو تو دیکھتا ہی تو قبل خبردار ہونے کے کہ تو پوچھے ان دونون کا سہ سرون کے ہی مالک ہوا تو اسی بادشاہ پیشانیون کا

اور جاری ہوا حکم تیرا پست اور بلند پر اور خلیفہ کیا تجکو اللہ تعالی نے زمین پر اور حکم کیا تجکو استعمال عقل اور فرض کا پس یاد کر

تو اپنی جا بازگشت اور قبر کی مٹی کو اور عمل کر تو واسطے اپنی ذات کے اور جان تو یہ کہ نہ نفع دیگا تجکو لشکر تیرا قبضہ کر روح تیری

قبض کیجاویگی اور پکڑیگی تجکو زمین پس چھوڑ دے تو احکام اور خواہش شیطان کو اور رے تو حکم رحمان کو اور پرہیز کر اُسکی نہیات

سے اور نہ فریفتہ کرے تجکو شیطان مرد و دپس پھرے تو ساتھ گناہ عظیم کے اور یاد کر تو اسی بادشاہ اُس چیز کو جو کیا تھا شیطان

نے تیرے باپ آدم کے ساتھ جبوقت کہ مقرر کیا تھا اُنپر اپنے مکر کو اور گھیر لیا تھا اُنکو ساتھ اپنے حیلے کے اور مقرر کیا تھا اُنکے لیے

خرخراہٹ عداوت کو اور فریفتہ کیا تھا اُنکو ساتھ دوستی ایک دانے گندم کے پس کہا قیس رض نے کہ اسی بادشاہ آیا جانتا ہی

تو کہ وہ لوگ کون تھے تو قوس نے کہا نہین قیس نے کہا کہ وہ لوگ ایک قوم ہوسن تھے قوم موسی بن عمران علیہ السلام سے اور بیشک

خبر دی ہی اللہ تعالی نے قرآن مجید مین اُنھین لوگون کی اس عبارت مین وسن قوم موسی امۃ یہدون بالحق وبہ یعدلون اور دیکھا

اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس رات مین کہ گئے تھے آپ آسمان پر پس جب پھر آپ تحقیق گذرے اُنپر اور آگاہ کیا ہمکو اُنکے اس حال سے

پس عرض کیا ہم نے کہ یا رسول اللہ آیا یہ قوم ایمان لائے ہین ساتھ نیکی کے آپنے فرمایا ہان اور ارادہ کیا اللہ تعالی نے اس بات کا کہ آگاہ کرے

اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات سے کہ وہ لوگ افضل ہین قوم موسی سے پس کہا اللہ تعالی نے اُنکے حق مین ومن خلقنا امۃ یہدون

ترجمہ اور موسی کی قوم مین ایک جماعت ہی کہ راہ بتلاتے ہین حق کی اور اسی پر انصاف کرتے ہین

بالحق وبہ یعدلون پس کہا مقوقس نے قیس سے کہ اے برادر عرب لوٹ جاؤ تم اپنے ساتھیون کی طرف اور آگاہ کرو انکو اُس چیز سے جو سنا
تم نے اور دیکھو تم اُس چیز کو جو قرار پاوے ہمارے اور تمھارے بیچ مین قیس نے کہا کہ جان تو اے بادشاہ اس بات کو کہ ضرور ہے ہمکو مقابلہ کرنا تم سے اور
نہ نجات دیگی کوئی چیز ہمکو مگر مسلمان ہونا یا جزیہ دینا یا لڑائی مقوقس نے کہا کہ عنقریب بیان کرونگا مین اپنی قوم وہ چیز
جو بیان کی تھی اور مین جانتا ہون کہ وہ لوگ اس بات کو منظور نکرینگے اسواسطے کہ دل اُنکے سخت ہوگئے ہین بسبب کھانے
حرام کے محمد بن اسحاق الاموی نے بسلسلہ راویون کے سلیمان بن یحیی سے روایت کی ہے کہ مقوقس بادشاہ مصر اور اسکندریہ
مقرر کیا تھا اپنے واسطے ایک اچھے طریقے کو رمضان کے مہینے مین پس جب دیکھا جاتا تھا چاند ماہ رمضان کا اکیلا وہ ہوتا تھا
اپنی رعیت سے بطلب تنہائی کے ایک مکان مین جسکو بنایا تھا اُسنے اس رسم کے واسطے پس نہین ظاہر ہوتا تھا وہ کسی پر
اپنے ارباب دولت سے اور نہین جاتا تھا کوئی اُسکے پاس سوائے اُن لوگون کے جو کھانا کھلاتے تھے اور پلاتے تھے اُسکو اور خدمت پر مقرر تھے
پس جب گذر جاتا تھا مہینہ رمضان کا نکلتا تھا وہ اور بیٹھتا تھا تخت بادشاہت پر اور یہ گفتگو مقوقس اور قیس بن سعید آخر ماہ
شعبان مین واقع ہوئی تھی پس روانہ ہوا قیس بادشاہ کے پاس سے بجانب عمرو بن العاص کے اور آگاہ کیا اُنکو بادشاہ کی
گفتگو سے راوی نے بیان کیا ہے کہ آیا مہینہ رمضان کا اور داخل ہوا بادشاہ اپنے اُس گھر خلوت مین جسکو مقرر کیا تھا
رمضان کے مہینہ مین اور تھا میل اُسکا بجانب اسلام کے اور نہین منظور تھا اُسکو عرب سے اور بیٹھا بیٹا اُسکا ارسطولیس تخت پر اسواسطے کہ ولیعہد
وہی تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب بیٹھا ارسطولیس تخت پر اور تھا وہ سخت اور باطل کوش اور جب سنی تھی اُسنے گفتگو باپ
کی ساتھ قیس بن سعید کے جاتا تھا اُسکے کہ میل اُسکے باپ کا بجانب اسلام کے ہے اور وہ عرب سے نہ لڑیگا اور قریب ہے کہ
کر دیوے ملک اپنا اُنکو پس اُسی وقت حج کیا اُسنے اپنے ارباب دولت اور رؤسا قبطیون کو اور کہا اُنسے کہ جانو تم اس بات کو کہ باقی ہے
تم پر اس ملک کے بعد غرق یعنی طوفان نوح کے اور باپ میرا ارادہ رکھتا ہے سپرد کرنے ملک کا عرب کو اور یہ بات ارسطو پر بھاری
گذرتی ہے یعنی کلام اُسکا اور وہ جو گفتگو کی اُسنے پس جانا مین نے کہ گفتگو اُسکی نزدیک ہے اس امر سے اُن لوگون نے کہا کہ اے بادشاہ
جان تو اس بات کو کہ حکومت تیرے اختیار مین ہے اور تو ہی ولیعہد اُسکا اور حاکم ہے بعد اُسکے پس کر تو وہ امر جو بہتر ہو تیرے
اور ہمارے اور رعیت کے حق مین بعد اُسکے رخصت ہوئے وہ سب لوگ اور بادشاہ کے بیٹے نے عزم مصمم کیا اپنے باپ کے مار ڈالنے کا پس آیا وہ پاس
اُس شخص کے جو پانی پلاتا تھا اُسکے باپ کو اور دیا اُسکو ایک ہزار دینار اور مقرر کی اُسکے واسطے کچھ زمین بطور جاگیر کے اور قسم لی اُسنے اُس
سے کہ پانی دیوے زہر اُسکے باپ کو پس قبول کیا اُس شخص نے اور ملا دیا زہر کو پانی مین اور پلا دیا اُسکو پس جس وقت مر گیا وہ پھر آیا ارسطولیس کے پاس اور آگاہ
کیا اُسکو باپ کی موت سے پس گیا ارسطولیس اپنے باپ کی نعش پر اور بہت رویا بعد اُسکے حکم کیا اُسکے خادمون کو دفن کرنے کا اُسکے لباس شاہی
مین جو پہنے تھا اور قتل کیا اُن لوگونکو بھی جنھون نے زہر پلایا تھا اور بیٹھا ارسطولیس تخت سلطنت پر مثل اپنی معمول عادت کے جبکہ باپ اُسکا
پوشیدہ ہوتا تھا اپنی رعیت سے اور کسی شخص کو یہ نہ معلوم ہوا کہ بادشاہ مر گیا راوی کہتا ہے کہ یہ حال ارسطولیس اور اُس امر کا تھا جسکو اُسنے اپنے
ساتھ کیا لیکن حال عمرو بن العاص کا پس گئے قیس بن سعید کے پاس اور آگاہ کیا اُنکو بادشاہ کے ارادے اور گفتگو سے تو قصد کیا اُنھون نے لڑائی اور محاصرہ

مصر کا بشرط نہ جواب دینے بادشاہ کے حسب خواہش مسلمانوں کے سلام لانے یا جزیہ دینے سے پس کوچ کیا انھوں نے مع تمام لشکر کے اور اترے وہ ایک موضع مین جو شہر بہ قلیوب تھا اور وہان ٹھہر کر بھیجا انھون نے قاصدون کو بجانب بیابانی لوگون کے اور ان لوگون کے دلون کو مطمئین کر کے کہ ملا بھیجا کہ تم لوگ خوف نکرو اور ہماری طرف سے تمکو امان ہو اور ہم شناخت کرینگے آپ ہی پر جو بھیجوگے ہمارے پاس اپنے غلے سے پس منظور کیا ان لوگون نے اس بات کو اور کوچ کیا عمرو بن العاص نے قلیوب سے تا اینکہ پہونچے اترے وہ مقام عین الحصا مین جو خاص مصر سے تھا پس جنبش مین آیا شہر مصر بسبب اترنے عرب کے وہان کے لوگون پر اور واقع ہوئی تشویش انمین اور بلند ہوا شور اور بند کر لیا ان لوگون نے دوکانون کو اور چلے گئے بہت لوگ دروازون مین اور قیام کیا ہر دروازے والے نے اپنے دروازے مین مع اپنے ساتھیون کے مسلح ہو کر واسطے بچانے مال اور اسباب اور لڑکے بالون کے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب اترے عمرو بن العاص مع اپنے لشکر کے مقام عین الحصا مین حکم کیا اپنے ساتھیون کو کھودنے خندق کا گرد لشکر کے پس ایک خندق کھودی گئی اور آئین انکے واسطے اچھی چیزین اور خورش جانورون کی وبیات سے اور مضبوط ہو گیا ٹھہرنا عمرو بن العاص کا مقام مین پس ٹھہرے رہے وہ برابر وہان اور نہ دیکھا وہان کے بادشاہ کی طرف سے کوئی ایلچی اور نہ کچھ خبر پس قصد کیا عمرو بن العاص نے بھیجنے ایلچی کا پاس مقوقس بادشاہ مصر کے اور تھا انکے پاس ایک غلام جو مقام رملہ مین انکو ہاتھ لگا تھا اور وہ زبان قبطی جانتا تھا پس متوجہ ہوئے عمرو بن العاص اسکی طرف اور کہا اسنے کہ اے مرد ان تو ایسا شخص ہے کہ جانتا ہے زبان قبطیون کی اور مین ارادہ رکھتا ہون کہ بھیجون تجکو بادشاہ مصر کے پاس بطور ایلچی کے پس مرد ان نے کہا کہ اے مولا میرے مین تابع تمھارے حکم کا ہون اور کسی بات مین خلاف تمھارے کہنے کے نکرونگا راوی نے بیان کیا ہے کہ عمرو بن العاص چاہتے تھے کہ بھیجین ایک خط ارسطولیس بادشاہ مصر کے نام مرد ان کے ہاتھ کہ اسی وقت ایک شخص قبطی کنارے خندق پر کھڑا ہوا بزبان عربی فصیح یہ کہتا تھا یا معاشر العرب ان ولی عہد

الملک ولده ارسطولیس یرید منکم ان تبعثوا الیه رسولا من عندکم لیخاطبه بما فی نفسه لعل الله تعالی ان یصلح الامر بینکم وبینه پس جلدی گیا ایک مرد اہل عرب سے عمرو بن العاص کے پاس اور آگاہ کیا انکو اس بات سے پس کہا عمرو بن العاص نے یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید الطائی اور عبد اللہ بن جعفر طیار اور اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو انکے نزدیک موجود تھے کہ مین جانتا ہون بات چیت ملوک روم کی اور اپنے سوا اور کسی کو نہین دیکھتا ہون جو جاوے بجانب قبطیون کے اور مین چاہتا ہون کہ دیکھون انکے حاکم اور بات چیت کرون اس سے جس انداز سے کہ وہ بات چیت کرے اور معلوم کرون مین انکی تجویز اور ارادے کو شاید کہ نہ چھپی رہے کوئی بات انکی مجھپر سب نے کہا کہ اے سردار مضبوط اور قوی کرے اللہ تعالی تمھارے ارادے کو اور رکشا دہ کرے تمھاری راہ کو ہم لوگون نے نہین دیکھا تم سے کوئی بات سوائے خیر خواہی مسلمانون کے اور فکر انکے حال مین ساتھ ایسی خیر کے جو انکے لیے آسان ہون پس اگر دیکھو تم کہ تمھارے جانے مین بجانب اس قوم کے نیکی اور بہتری ہے تمھاری اور مسلمانون کے واسطے پس قصد کرو تم اللہ تعالی توفیق دینے والا ہے اور دیکھو تم اس چیز کو جو دیکھا ہے تمکو اللہ تعالی پس بلایا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے شرحبیل بن حسنہ کاتب نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور عہدہ دار کیا انکو مسلمانون کے کام کا اور وصیت کی

ف ۱ وہ بالفتح نام ایک شہر کا جو مصر سے ملا ہوا ہے

ف ۲ کلان بالضم بڑا

ف ۳ عین الحصا نام ایک مقام کا مصر کے قریب

ف ۴ عرب کے بیابانون مین رہنے والے

ف ۵ یہ ایک شخص کا نام ہے

ف ۶ یعنی ایک شخص قبطی

ف ۷ یعنی اسکی زبان سے

ف ۸ کہا راوی نے بیان کیا ہے

ف ۹ یعنی دل کی بات کو شاید کہ اللہ تعالی بہتری کے کام مین اترا دے اور تمھارے ۱۲ منہ

اُنکو حفاظت لشکر کی اور کہا کہ لازم پکڑو تم میری جگہ کو تا اینکہ جاؤن مین بجانب اُس بادشاہ کے اور معلوم کرون مین
اُس چیز کو جو اُسکے پاس ہی اور لاؤن مین خبر مین وہان کی شرحبیل نے کہا کہ جاؤ تم اللہ راہ نمائی کرے اور مضبوط رکھے
تمکو راوی نے بیان کیا ہی کہ پہنا عمرو بن العاص نے ایک کپڑے کو پار چہاے شام سے اور نیچے اُسکے ایک جبہ بنا ہوا بالون کا تھا اور
اپنی تلوار کو اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور روانہ ہوے وہ اور غلام اُنکا وردان آگے آگے تھا بارادے مصر کے اور گرد شہر کے نہ کوئی دیوار
تھی اور نہ کوئی خندق جو مانع ہوتی لیکن مضبوط کیا گیا تھا وردان سے پس پایا ہر دروازے پر سوارون اور پیدلون کو پس وردان آگے
بڑھکر گفتگو کی اُنکی زبان مین اور کہا کہ ای قوم یہ شخص ایلچی عرب کا آیا ہی بجانب تمھارے پس کشادہ کردو تم اُسکے لیے راہ کو اُن
لوگون نے کہا کہ ہم کسی کو بغیر حکم بادشاہ کے نہ آنے دینگے پس یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ آیا ایلچی ارسطولیس کا اور وہ وہی شخص تھا
جو پہلے عمرو بن العاص کے پاس آیا تھا پس حکم کیا اُسنے مالک دیون کو کھولنے راہ کا اُنکے واسطے اور کہا کہ نہ منع کرے کوئی
شخص اُنکو آنے سے پس کشادہ کر دیا اُن لوگون نے عمرو بن العاص اور اُنکے غلام کے لیے راہ کو اور چلے وہ مع اپنے غلام اور
ایلچی بادشاہ کے بجانب قصر شمع کے تو دیکھا اُنھون نے کہ چیدہ اور منتخب لشکر اور حجاب اور اکابر دولت نے ظاہر کیا تھا اپنے کو ساتھ اچھے
لباس اور زرہون اور جوشنون اور بنی ہوئی زرہون کے اور ہاتھون مین اُنکے چڑھی ہوئی کمانین تھین اور ظاہر کیا تھا لشکر نے
جو کچھ ممکن ہوا اُنکو حشمت اور ہتھیار اور آراستگی سے پس جب پہونچے عمرو بن العاص محل کے دروازے تک اجازت طلب کی اُنکے
واسطے حاجب نے ارسطولیس سے پس اجازت دی اُسنے آنے کی اور حجاب باہر آئے اور حکم کیا عمرو بن العاص کو گھوڑے سے اُترنے کا
سو اُتر پڑے اور جب چلے وہ تو حجاب نے چاہا کہ نکال لین وہ تلوار کو اُنکی گردن سے پس کہا اُنھون نے کہ نہ جاؤنگا مین بغیر اپنی
تلوار کے اور اگر چاہتا ہی بادشاہ تمھارا اس بات کو کہ نکلوالے تلوار کو میری گردن سے تو پھر جاؤنگا مین جس حیثیت سے کہ آیا ہون
اسواسطے کہ ہم ایک ایسی قوم ہین کہ عزت دی ہی اللہ تعالی نے ہمکو ساتھ اسلام کے اور مدد دی ہمکو ساتھ ایمان کے اور تائید کی
ہماری بسبب تلوار کے اور اسی تلوار کے سبب سے ذلیل کیا ہی نے مشرکین کو اور اسوقت تمھین نے ہمکو بلایا ہی اور ہی تمھاری
خواہش کی پس آگاہ کیا حجاب نے بادشاہ کو عمرو بن العاص کی گفتگو سے اُسنے کہا کہ چھوڑ دو تم اُنکو آوین وہ جسطرح سے
چاہین پس اُسی وقت داخل ہوے عمرو بن العاص اور غلام اُنکا وردان اور آگے سامنے ارسطولیس بادشاہ کے اُس حالت مین کہ وہ بیٹھا تھا
تخت بادشاہت پر اور حجاب سامنے اُسکے اور غلام اُسکے دائین بائین کھڑے تھے اور ہاتھ اُنکے تلوارون کے قبضون پر تھے اور وہ
قبائین ریشمین رنگین پہنے تھے اور اُنکی کمرون مین پٹکے پڑے ہوے ہر قسم کے نگینون سے اور اُنکے ہاتھون مین سونے کے کنگن تھے
پس جب دیکھا عمرو بن العاص نے ان چیزون کو ہنسے وہ اور پڑھی یہ آیت کم ترکوا من جنت وعیون وزروع ومقام کریم ونعمۃ کانوا فیہا فکہین کذلک
وتیم سن شی فمتاع الحیوۃ الدنیا وعند اللہ خیر وابقی للذین امنوا وعلی ربہم یتوکلون راوی نے بیان کیا ہی کہ اس محل کو بنایا تھا اولاد بادشاہ ریان بن الولید نے
ارسلادس جسنے خلیفہ کیا تھا حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو مصر پر بعد عزیز کے پھر ویران ہو گیا تھا اور
پانچ سو برس تک ویران پڑا رہا تا اینکہ کوئی نشان اُسکے نہین باقی رہا اور مالک ہوا بعد اُسکے فرعون بادشاہ مصر کا اور دعوی کیا اُسنے

جو دعوی کیا اور بنایا اُسنے اُس محل کو اُسطرح پر جیسا کہ تھا وہ اور مبعوث کیا اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو اور ہلاک کیا
فرعون کو اُنکے ہاتھون پر پھر ویران ہوگیا وہ محل تا اینکہ مبعوث کیا اللہ تعالی نے عیسی علیہ السلام کو اور پھیلی دعوت
اُنکی اور ہوا اُنکا کام جو ہوا اور اُٹھا لیا اُنکو اللہ تعالی نے آسمان پر اور پراگندہ ہوگئی امت اُنکی کئی فرقون پر اور دعوی
کیا اُن لوگون نے جو دعوی کیا جھوٹی باتون سے اور مالک ہوا ملک مصر کا بادشاہ ارجالیس بن مرقالیس اور بنایا اُسنے
اُس محل کو اور کیا اُسکو اچھا جیسا کہ تھا اور نام رکھا اُسکا قصر شمع اسواسطے کہ شمع سے وہ خالی نہین رہتا تھا جب
بنا چکا وہ بلایا اُسنے اُن حکما کو جو شہر اخمیم مین تھے اور سب سے بڑا انمین حکیم فریانس تھا ارجالیس نے سب سے کہا کہ جانو تم اس بات کو
پڑھا ہے مین نے بہت کتابون کو جو آسمان سے اُتری ہین انبیا علیہم السلام پر پس پایا مین نے اُنمین یہ امر کہ اللہ غالب اور بزرگ
آخر زمانے مین مبعوث کریگا ایک نبی کو عرب سے کہ کلام انکا صحیح اور دین اُنکا حق ہوگا اور اخلاق اُنکے پاک اور شریعت
اُنکی ظاہر اور روشن ہوگی اور مسیح علیہ السلام نے بھی خوشخبری دی تھی اس بات کی پس اب حکما کیا کہتے ہو تم اس امر مین
جسکا ذکر مین نے تمسے کیا فریانس حکیم نے کہا کہ جو کچھ تو نے پڑھا اور کہا تو نے وہ سب صحیح ہے کبھی نہ بدلیگا بادشاہ نے کہا کہ ضرور
یہ بات ہوئی ہے اور پیچھے کوئی مخالفت کرے حکما نے کہا ہان ایسا ہی ہوگا اور پیچھے کوئی مخالفت کرے پس کہا حکیم فریانس نے
کہ اے بادشاہ مین چاہتا ہون کہ ایک تصویر بنا کر رکھون مین تیرے محل کے اوپر اور بناؤن مین اسمین بروز حکمت کے ایک
اور رکھون مین اُسکے منہ کو قریب اور طرف تیری کنیسہ مریالیس کے اور وہ کنیسہ بنایا گیا تھا بادشاہ کے اور نام اسکا دیر بالیس رکھا
گیا تھا یعنی بیت العبادۃ اور بناؤن مین ایک دوسری تصویر اور رکھون مین اُسکو اُس پہلی تصویر کے مقابلے مین اور ہو منہ اُسکا
قریب اُس تصویر کے جو تیرے محل کے اوپر ہوگی پس جب ہوگا وقت بعثت اُن نبی عربی کا تو پھیر یگی ہر تصویر اپنے منہ کو اپنے مقابل کی طرف سے
اور جب مبعوث ہونگے یہ نبی تو گر پڑیگی اپنے منہ کے بل وہ تصویر جو کنیسے کے اوپر ہوگی اور جان تو اے بادشاہ کہ یہ مقام جگہ عبادت اُن
قوم کا ہوگا جو تابعیت اُن نبی کی کرینگے اور انمین کے سبب سے قیام اُنکی شرع کا ہوگا پس انعام دیا اُنکو بادشاہ اور شروع کیا اُنھون نے
بنانا تصویرون کا جیسا کہ ہمنے بیان کیا پس جب مبعوث ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھیر گیا ہر تصویر نے اپنے منہ کو اپنے مقابل سے اور
گر پڑی وہ تصویر بھی جو کنیسے کے اوپر تھی اپنے منہ کے بل اور اب بجائے اُس کنیسے کے جامع مسجد ہے اور وہ تصویر جو محل کے اوپر تھی پس پھر گیا
منہ اُسکا اُسکی جانب مقابل کی طرف سے اور ہمیشہ قائم رہی اپنی جگہ پر تا اینکہ داخل ہوئے عمرو بن العاص قصر شمع مین پس سنا لوگون نے
اُس تصویر سے ایک بڑی آواز دہشت ناک کو پھر گر پڑی وہ اپنے منہ کے بل پس جنبش مین آگیا بادشاہ اور ارباب دولت اُسکے اور اڑ گئے
دل سب کے تب کہا اُن لوگون نے زبان قبطی مین کہ نہین گر پڑی یہ تصویر مگر داخل ہوئے ہین اس مرد کے مگر بسبب کسی بڑے کام کے اور نیک
یہی شخص کھو دیگا جڑ ہماری دولت کی اور مالک ہو جائیگا ہمارے شہرون کا راوی نے بیان کیا کہ جسوقت داخل
ہوئے عمرو بن العاص بادشاہ کے میدان اور دیکھا بجانب اُسکی حشمت اور ارباب دولت کے جسمین وہ لوگ تھے زینت
ظاہری سے تحیت ادا کی اُنھون نے بادشاہ کی اور بیٹھ گئے سامنے اُسکے اور رکھ لیا تلوار کو اپنے زانو پر اور دیکھا بجانب محل کے

کرآراستہ تھا چاندی سونے سے اور جڑا تھا رنگا رنگ نگینون سے تمام محل اُسکا پس پڑھا اُنھون نے کلام اللہ تعالیٰ کا ولولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ لجعلنا لمن یکفر بالرحمن لبیوتھم سقفا من فضۃ ومعارج علیھا یظھرون لبیوتھم ابوابا وسررا علیھا تیکون وزخرفا وان کل ذلک لما متاع الحیوۃ الدنیا والآخرۃ عند ربک للمتقین پھر کہا اُنھون نے کہ اٹھا جاوگے تم ننگے بدن ننگے پانون پھر پڑھی یہ آیت کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین قسم ہی خدا کی ہر آئمہ ہر آئمہ پوچھے جاوگے قیامت کے دن اُس چیز سے جو تم کرتے ہو پس ڈرو تم اللہ سے جسکی طرف تمھاری بازگشت ہی اور جانو تم اس بات کو کہ دنیا گھر زوال اور فنا کا ہی اور آخرت گھر بقا کا ہی آیا نہین سُنا تھا اُس چیز کو جسے تھے تمھارے نبی عیسیٰ علیہ السلام پرہیزگاری سے لباس اُنکا بالون کا تھا اور بچھونا اُنکا پٹھہ کا تھا چراغ اُنکا ماہتاب تھا اور غذا ہی ہمنے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے آپ کہ اللہ غالب اور بزرگ نے وحی کی بجانب اپنے نبی عیسیٰ کے یا عیسیٰ نح علی نفسک فی اللیلۃ وعانبھا فی الفلوات وسارع الی الصلوۃ استغل الحسنات وجنب السیات وایک علی نفسک بکا رمن دموع الاھل والاولاد واصح وحیدا فی البلاد ولکن یقظانا اذا نامت العیون خوفا من امر مبدان یکون پس جبکہ عیسیٰ جو روح اللہ اور اُسکے کلمے تھے ڈرائے گئے اس دھمکی سے تو بندہ مکلف اور ضعیف کی کیا حقیقت ہی اور جانو تم اس بات کو کہ اُنھون نے گہوارے مین بات کی اور کہا کہ مین اللہ کا بندہ ہون پس جبکہ عیسیٰ نے اپنی عبدیت کا اقرار کیا تو تم لوگ کیونکر اعتقاد رکھتے ہو اُنکی نسبت ربوبیت کا اور بیشک اللہ غالب اور بزرگ پاک ہی شرکت سے اور منتہا ہی ساتھ وحدانیت کے اور بزرگ ہی ساتھ الوہیت کے اور کیا بزرگ ہی وہ شخص جسنے یہ کلام کیا ہی ما اتخذ اللہ من ولد ولا یشرک فی حکمہ احد پاک ہی وہ دوستون اولاد سے اور شرکت اور اضداد سے نہ اُسکے کوئی ہمنشین ہی نہ کوئی اُسکا بیٹا ہی نہ کوئی اُسکا شریک ہی اور نہ کوئی وزیر ہی نہ اُسکے پہلے ہونے کی انتہا ہی اور نہ اسکے پچھلے ہونے کی انتہا ہی کوئی جگہ اور مکان اُسکو نہین گھیرے ہی لیکن وہ ہر جگہ اور مکان مین بغیر حلول کے موجود ہی نہ اُسکے جسم ہی جو مس کیا جاے اور نہ جوہر ہی جو مس کیا جاے کوئی شخص اُسکی تعریف سے عاجز ہی اور سکون اور نفع اور نقصان کے نہین کرنا ہی بعد اسکے پڑھی اُنھون نے یہ آیت شریف ان کل من فی السموات والارض الا آتی الرحمن عبدا لقد احصاھم وعدھم عدا وکلھم آتیہ یوم القیمۃ فردا پس بعد اس گفتگو کے ارسطولیس بادشاہ نے کہا کہ یہ بات تمھارے نزدیک بھی صحیح ہو چکی کہ مسیح نے گہوارے مین بات کی تھی عمرو بن العاص نے کہا ہان بادشاہ نے کہا کہ یہ ایک فضیلت تھی مخصوص عیسیٰ علیہ السلام کو جمیع انبیا پر عمرو بن العاص نے کہا کہ اُنکے سوا اور دن نے بھی کلام کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ سوا اُنکے اور کسنے کلام کیا ہی اُنھون نے کہا کہ ساتھی جریج اور ساتھی اُخدود نے کلام کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ بنی اسرائیل مین جریج نام ایک شخص تھا ایک دن وہ اپنے صومعے مین نماز پڑھتا تھا کہ آئی ماں اُسکی اور بلانے لگی اُسکو اپنے پاس اُسنے کہا کہ اے پروردگار مین نماز

پڑھتا ہون اور مان بلاتی ہی پھر مشغول رہا وہ اپنی نماز مین اور کچھ جواب نہ دیا اُسکو تب اُسکی مان چلی گئی پس جب دوسرا
دن ہوا پھر آئی مان اُسکی اور اُسنے بھی وہی حال گذرا تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا تب اُسکی مان نے کہا کہ ای اللہ میرے
نہ موت دے اُسکو تا اینکہ دیکھے وہ چہرہ اے منحوس کو راوی کہتا ہی کہ نبی اسرائیل مین جریج کی عبادت کا تذکرہ ہونے
لگا اور اُس زمانے مین بنی اسرائیل مین ایک عورت زانیہ فاحشہ تھی جسکے حسن کا شہرہ متالون مین زبان زد تھا اُسنے لوگون سے
کہا کہ اگر تم چاہو تو مین اس شخص کی آزمایش کرون پس گئی وہ عورت پاس جریج کے اور پیش کیا اپنے تئین اُسکی سامنے مگر
اُسنے کچھ التفات نکیا وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جریج کے صومعے کے نیچے رہتا تھا اور اُس سے مرتکب فعل شنیعہ کا ہو کر
حاملہ ہوئی پس جب جنی وہ بیان کیا اُسنے کہ یہ لڑکا جریج کا ہی پس آئے وہ لوگ جریج کے پاس اور اُتارا اُسکو اُسکے صومعے سے
مارتے ہوئے جریج نے کہا کہ تم لوگون کا کیا حال ہی اُنھون نے کہا کہ تو نے اس عورت فاحشہ کے ساتھ زنا کی ہو کہ اُسکے ایک
لڑکا تجھسے پیدا ہوا اُسنے کہا کہ تم اُس لڑکے کو میرے پاس لے آؤ پس لے آئے وہ لوگ لڑکے کو جریج نے کہا کہ ٹھہرو اُسکو
تا اینکہ نماز پڑھ لون مین پس ٹھہرا یا لوگون نے اُسکو تب جریج نے نماز پڑھکر دعا مانگی پس جب نماز اور دعا سے فارغ ہوا
لڑکے کے سامنے آکر اپنے ہاتھ کو اُسکے پیٹ مین چبویا اور کہا کہ ای لڑکے کون شخص تیرا باپ ہی لڑکے نے کہا کہ فلان چرواہا
میرا باپ ہی تب بنی اسرائیل نے جریج کی بہت تعظیم کی اور مبارکباد دینا اُسکو اور کہا کہ ہم تیرے صومعے کو سونے چاندی سے بنا دینگے
کہا نہین بلکہ مٹی سے اُسکو بنا دو جیسا کہ وہ تھا پہلے ایسا ہی کیا اُنھون نے پھر عمرو بن العاص نے کہا کہ دوسرا قصہ یہ ہی کہ بنی اسرائیل مین
ایک عورت بیٹھی تھی اور اُسکی گود مین ایک لڑکا دودھ پی رہا تھا کہ اُسی وقت ایک مرد سوار خوبصورت ووارا دھر ہو کر
نکلا لڑکے کی مان نے کہا کہ ای اللہ میرے لڑکے کو تو مثل اُسکے کر دے پس چھوڑ دیا لڑکے نے چھاتیان اپنی مان کی اور
کہا کہ ای میرے اللہ نکرنا تو مجکو مثل اُسکے یہ کہکر دودھ پینے مین مشغول ہوا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اوی اس حدیث
کے بعد روایت حدیث کے کہتے تھے کہ گویا مین اسوقت دیکھتا ہون بجانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اپنی انگلی
آپ بیان فرماتے ہین کیفیت دودھ پینے اُس لڑکے کی اپنے کلمے کی انگلی کو کان مبارک مین رکھکر اور چوسنے مین اُسکو
صلی اللہ علیہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ پھر عمرو بن العاص نے کہا کہ نکلی اُس لڑکے کی مان کی طرف ایک لڑکی اور اُسکے ساتھ
بہت سے آدمی اُسکو مارتے تھے اور کہتے تھے کہ زنا اور چوری کی تو نے اور وہ لڑکی کہتی تھی حسبی اللہ ونعم الوکیل جب
دیکھا لڑکے کی مان نے کہا کہ ای اللہ تو میرے لڑکے کو مثل اُسکے نکرنا تب لڑکے نے اپنی مان کی چھاتیان چھوڑ دین
اور کہا کہ ای اللہ تو مجکو مثل اُسکے کرنا پس اُسوقت لڑکے کی مان نے اُس سے کہا کہ نکلا ایک خوبصورت مرد پس
دعا مانگی مین نے کہ ای اللہ میرے بیٹے کو مثل اُسکے کرنا پس تو کہتا ہی کہ ای اللہ مجکو تو مثل اُسکے نکرنا بعد اُسکے نکلی
ایک لڑکی اس حالت سے کہ لوگ اُسکو مارتے ہین اور کہتے ہین کہ چوری اور زنا کی تو نے مین نے دعا کی کہ ای اللہ میرے
بیٹے کو مثل اُسکے نکرنا پس کہا تو نے کہ ای اللہ تو مجکو مثل اُسکے کرنا لڑکے نے کہا ہان سچ ہی وہ مرد ظالم اور سرکش تھا

مین نے کہا کہ ای اللہ مجکو مثل اسکے نکرنا اور اس لڑکی نے نہ زنا کی تھی اور نہ چوری مین نے کہا کہ ای اللہ مجکو مثل اسکے کرنا
انتہی تب ارسطولیس نے کہا کہ ای برادر عربی آیا اللہ تعالی نے تمھارے نبی کو سوا زبان عربی کے ساتھ اور زبان کے بھی
گویا کیا تھا عمرو بن العاص نے کہا نہین اور خبر دی ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب بزرگ مین اسطرح وما ارسلنا من رسول
الا بلسان قومہ لیبین لہم فیضل اللہ من یشاء ویہدی من یشاء ارسطولیس نے کہا کہ آیا بھیجا اللہ تعالی نے کوئی اور
نبی عربی سوائے تمھارے نبی کے عمرو بن العاص نے کہا ہان ہو اور صالح اور شعیب اور محمد علیہم الصلوٰۃ
والسلام کو بادشاہ کے وزیر نے عمرو بن العاص سے کہا کہ کیا کہتے ہو تم ستارون اور انکی تاثیر کے بارے مین
اور وہ وزیر حکیم اور نام اسکا قبطس تھا جسکے معنی بحر العلوم ہین اور وہ راہب دیر مدرس کا تھا پس ارسطولیس
تخت پر بیٹھا تھا بجاے مقوقس کے طلب کیا تھا اسکو دیر سے اور مقرر کیا تھا وزیر اپنا اور تھا وہ بڑا جاننے
علم حکمت اور نجوم کا عمرو بن العاص نے کہا کہ ستارون کے واسطے نہ کوئی تاثیر ہی اور نہ کوئی حکم ہی اسواسطے کہ
محکوم ہین ان سے خدمت لی جاتی ہی کوئی حکم اور اختیار انکو نہ اپنے اور نہ غیر کے امور مین ہی ولیکن ضرور ہی ہمکو شناخت
اور معرفت منازل کی اسواسطے کہ ضرور ہی ماہتاب کے واسطے کوئی ایسی جگہ اور منزل جسکی طرف وہ جاتا ہی اور تحقیق
خبر دی ہی ہمکو اللہ تعالی نے اس بات کی اپنی کتاب بزرگ مین والقمر قدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم
اور منزلین وہی بارہ برج ہین حمل اور ثور اور جوزا اور سرطان اور اسد اور سنبلہ اور میزان اور عقرب
اور قوس اور جدی اور دلو اور حوت اور ستارے سات ہین زحل اور مشتری اور مریخ اور قمر اور شمس اور زہرہ
اور عطارد پس جو شخص کہ قائل ہوا ساتھ قطع اور زائیرات کے پس نکل گیا وہ ہماری ملت سے اور معنی
قطع اور زائیر کے یہ ہین کہ ستارہ جسوقت قطع کریگا ساتھ تاثیر کے تو ضرور پانی برسیگا پس ہوگی گرانی اور ارزانی
اور یہ علم ایسا ہی کہ نہین خاص کیا اسکے ساتھ اللہ تعالی نے کسی کو اپنی خلق سے مگر یہ کہ ستارہ جسوقت نزدیک
دوسرے ستارے کے ہوگا تو یہ امر باعث احتراق اور انعکاس کا ہوگا پس صاحب اس ستارے کو انعکاس
پہونچیگا اور یہ بات ہوتی ہی اور نہین بھی ہوتی ہی اور اسی واسطے فرمایا ہی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
من صدق کاہنا او منجما فقد کفر بما جاء بہ ابو القاسم محمد اور بھی فرمایا ہی اذا اشارت شامیہ یعنی سحابہ تلک خدیقا اور اسی طرح
برق بھی ہی جسوقت چمکی بجانب یمن کے تو کہتے ہین بذا برق خلب یعنی پانی نہ برسیگا اور اسواسطے فرمایا ہی ہمارے نبی
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصبح من الناس مومن وکافر فمن قال برحمۃ اللہ مطرنا فہو مومن باللہ کافر بالکوکب
ومن قال بالکوکب الفلانی مطرنا فہو کافر باللہ مومن بالکوکب بعد اسکے پڑھی عمرو بن العاص نے یہ آیت ان اللہ عندہ علم الساعۃ
وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان
اللہ علیم خبیر پس جب سنا قبطس وزیر نے کلام عمرو بن العاص کا اور دیکھا انکی فصاحت بیانی کو کہا

زبان قبطی مین بادشاہ سے کہ ای بادشاہ بتحقیق یہ بددی فصیح زبان ہی اور مضبوط ہی دل کا اور میری
دانست مین یہی شخص پیشرو عرب کا اور مالک اُس لشکر کا ہی جو ہمارے یہان آیا پس اگر قبضہ کرلیوین ہم اُسپر
تو بھاگ جائینگے ساتھی اُسکے اور چلے جائینگے وہ لوگ ہمارے یہان سے راوی کہتا ہی کہ وردان غلام
عمرو بن العاص کا سُنتا تھا گفتگو وزیر کی بادشاہ سے پس کہا بادشاہ نے وزیر سے کہ نہین جائز اور سزاوار ہی ہمکو
کہ عذر کرین ہم ایلچی کے ساتھ خصوصًا اُس حالت مین کہ جب ہمنے خود بُلایا ہو پس اُسی وقت وردان نے عمرو
بن العاص سے کہا کہ کیا ہی مجکو جو مین تمکو دہشت ناک دیکھتا ہون آیا گمان کرتے ہو تم کہ ارسطولیس بادشاہ تمپر
قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہی حالانکہ تم اُسکی امان مین ہو وہ ایسا نکریگا پس جب سُنا عمرو بن العاص نے کلام
وردان کا جان لیا اُنھون نے مطلب اُسکے مشورے کا اور پہچانا گیے کہ وہ ڈراتا ہی اُنکو تب بیدار اور ہوشیار کیا
اُنھون نے اپنے دل کو پس کہا ارسطولیس بادشاہ نے کہ ای برادر عربی کیا چیز چاہتے ہو تم لوگ ہمسے تا اینکہ ہمارے یہان
اگر اُترے ہو تم ہماری زمین مین اور ہم قوت اور طاقت اور دبدبے کے لوگ ہین اور نہین قصد کیا ہماری طرف کسی
بادشاہون سے مگر یہ کہ پھرا وہ ساتھ زیانکاری کے اور نوبت اور سپاہ کا لشکر ہماری کمک کریگا اور مین نے اُنکو
بُلایا ہی گویا کہ تم اُنکے سامنے ہو اور وہ متوجہ ہوے ہین میری طرف کو عمرو بن العاص نے کہا کہ ہم ایسی قوم ہین کہ نہین
ڈرتے ہین لشکرون کو اگرچہ وہ بہت ہون پس ڈراؤ تم لوگ ہمکو اسواسطے کہ اللہ پاک اور برتر نے وعدہ کیا ہی
ہمسے مدد کا زبان مبارک ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور یہی مضمون نازل کیا ہی اپنی کتاب بزرگ مین اور فرمایا ہی
ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون ۵ اور ہم بُلاتے ہین تمکو بجانب اس بات کے
کہ کہو تم لوگ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس اگر انکار کروگے تم لوگ اس بات سے
اور غالب ہوگی تمپر بندگی پس ادا کرنا ہوگا تمکو جزیہ درانحالیکہ تم ذلیل ہوگے اور اگر اس سے بھی انکار کروگے تو
حکم کرو تم لڑائی کا اللہ سے پس جب سُنی بادشاہ نے یہ بات عمرو بن العاص کی کہا اُسنے کہ ای برادر عربی جانو تم اس
بات کو کہ نہین ممکن ہی ہمسے یہ امر کہ کرین ہم کوئی کام بغیر صلاح اور مشورے بادشاہ مقوقس کے اور وہ خلوت خانہ عزت
جو مقرر کیا ہی اُسنے اپنے واسطے رمضان کے مہینے مین لیکن جب گذریگا مہینا رمضان کا اور بادشاہ نکلیگا تو کلام کریگا وہ
اپنی راے سے لیکن ای برادر عربی میرے گمان مین تمہارے ساتھیون مین کوئی شخص مثل تمہارے تیز زبان اور
مستقل اور مضبوط دل کا نہین ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ مین گونگا ہون بمنزلت اپنے ساتھیون کے اور بعض اُنمین
ایسے ہین کہ اگر کلام کرے تو ای بادشاہ اُسسے تو جانے کہ قیاس میرا اُنپر نہین ہوسکتا ہی بادشاہ نے کہا کہ یہ بات
بحالات سے ہی کہ تمہارے ساتھیون مین مثل تمہارا ہو عمرو بن العاص نے کہا ہان ای بادشاہ اور اگر تو چاہتا
تو بلاؤن مین تیرے سامنے دس آدمیون کو اُنمین سے تا کہ جانے تو صحت میرے کلام کی بادشاہ نے کہا کہ تم اس

کام کو پھر اُسنے اپنے وزیر سے زبان قبطی مین کہا کہ جسوقت تم مطمئن رہو اہمکو کہ اس شخص کو قید کرلین توقف کرنا دس
شخصون کا بہتر ہی پھر عمرو بن العاص سے کہا کہ بھیجو تم اُنکے پاس کسی کو تاکہ لے آوے اُنکو اُنھون نے کہا کہ اے بادشاہ
لوگ قاصد کے بُلانے سے نہ آوینگے پس اگر تو چاہتا ہی تو خود مین جاؤن اور لے آؤن اُنکو بادشاہ نے کہا کہ ایسا ہی
کرو پس اُٹھ کھڑے ہوے عمرو بن العاص اور نکل کر جلدی سے سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اُس حالت مین کہ اُنکو اپنے
پیچھے کا یقین نہ تھا اور چلے اور غلام اُنکا وردان آگے آگے تھا تا آنیکہ نکل کر باہر ہوے مصر سے اور جب چلے گئے عمرو بن العاص
اور غلام اُنکا بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہا کہ قسم ہی مجکو اپنے دین کی اگر لے آئیگا یہ شخص اپنے ساتھیون کو تو سب کو مین
قتل کرونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب نکلے عمرو بن العاص مع اپنے غلام کے آگاہ کیا اُنکو وردان نے اُس
بات سے جو سُنی تھی اُسنے وزیر سے کہ وہ کہتا تھا بادشاہ سے اُنکے قید کرنے کو عمرو بن العاص نے کہا کہ قسم ہی اللہ کی
مین نہ پھرونگا ایسی بات کی طرف قسم ہی خدا کی اے وردان مین تیرے ساتھ اُسکے عوض مین نیکی کرونگا کہ عوض نیکی کا نیکی ہی
اور روا نہ ہوے وہ تا آنیکہ پہونچے اپنے لشکر مین پس جب دیکھا اُنکو مسلمانون نے کہ آتے ہین جلد چلے سب لوگ واسطے
اُنکی ملاقات کے اور سلام کرکے مبارکباد دی اُنکو اُنکی سلامتی کی اور کہا کہ اے سردار تحقیق بُری ہوے گمان سب لوگون کے
بہ نسبت تمہارے اسلیے کہ دیر کی تمنے تب عمرو بن العاص نے بیان کیا سبھون سے وہ امر جو گذرا تھا اُنپر بادشاہ کی طرف سے
کہ کیونکر ارادہ کیا تھا اُنکے قید کرنے کا اور آگاہ کرنا وردان کا اُنکو اِس حال سے اور بیان کی یہ بات کہ نجات پاتے وہ
اگر نہ ذمہ دار ہوتے بادشاہ سے وہ لانے ذلیل آدمیون کے اپنے ساتھیون سے پس متعجب ہوے لوگ اور شکر کیا اللہ تعالی کا
اُنکی سلامتی اور رہائی پر قبطیون کے ہاتھ سے اور رکائی اُنھون نے وہ رات پھر جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی عمرو بن العاص
مسلمانون کو اور جب نماز سے فارغ ہوے حکم کیا مسلمانون کو دینے سامان اور ہتھیارون اور سوار ہونے کا لڑائی پر کہ اُسی وقت اِلچی
ارسطولیس بادشاہ کا کھڑا تھا کنارہ خندق پر اور کہتا تھا کہ اے گروہ عرب کے ارسطولیس بادشاہ منتظر ہی تمہارا اِلچی کا مع اصحاب کے دس
ساتھیون کے پس خبر دی لوگون نے عمرو بن العاص کو اِس بات کی اُنھون نے سامنے اُنکے کہا کہ اے شخص بیشک عذر اور فریب ہلاک کرتا ہی اُسکو جو
کرتا ہی اور باغی پر گمونے مین دائرہ ہمیشہ کے بُرا ہو تیرا طلب کیا تیرے مالک نے اِلچی کو پس جب گیا مین اُسکے پاس چاہا اُسنے
مجکو قید کرنا اور ایسا ایسا کچھ کہا بُرا ہو تیرا کون شخص بچا سکتا ہی تجکو جسوقت کہ ارادہ کرین ہم تیرے مار ڈالنے کا
ولیکن ہم ایسا نہ کرینگے اسواسطے کہ ہم لوگ وفا کرتے ہین وعدے کو اور نہین توڑتے ہین ہم عہد و پیمان کو لوٹ جا تو اپنے مالک کے
پاس اور کہہ اُس سے کہ سُنا مین نے جو کلام کیا اُسنے اپنے وزیر سے دربارہ میرے قید کرنے کے اور بیشک نجات دی مجکو اللہ تعالی نے
اُسکے مکر سے اور اب کبھی نہ مین اُسکے پاس جاؤنگا راوی نے بیان کیا ہی کہ اسطرح تھا ماجرا عمرو بن العاص کا ساتھ ارسطولیس کے
بادشاہ مصر کے اور بعد اِس معاملے کے جب پیش آتا کوئی عمرو بن العاص کو اور چاہتے تھے وہ حلف کرنے کو تو کہتے تھے کہ قسم ہی
اُسکی جسنے نجات دی مجکو قبطیون کے بادشاہ سے راوی کہتا ہی کہ پھر گیا قاصد بجانب ارسطولیس کے

اور بیان کیا اُس سے متعلق عمرو بن العاص کا پس جانا اُسنے کہ جان گئے وہ اُس راے کو جبکہ بیان کیا تھا
وزیر نے اُس سے پھر کہا اُسنے وزیر سے کہ کہان سے جانتا ہی یہ شخص ہماری زبان کو حالانکہ وہ بدوی ہی وزیر نے
کہا کہ گمان کرتا ہون مین کہ جو شخص ساتھ اُنکے تھا وہ جانتا تھا ہماری زبان کو پس ڈرایا اُسنے اپنے ساتھی کو ہم سے
بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ کیا راے ہی تیری ان عرب کے بارے مین اور بیشک یہ قوم ہشیار اور بیدار ہین اپنی جانون پر
پس کوئی شخص مکر اور فریب سے اُن تک نہ پہونچیگا وزیر نے کہا کہ معلوم ہوا ہی مجکو یہ امر کہ قوم کے واسطے ایک ایسا
دن ہی کہ تعظیم کرتے ہین وہ اُسکی اور وہ دن جمعے کا ہی جسطرح کہ تعظیم کرتے ہین ہم لوگ اتوار کی اور میری راے یہ ہی
کہ گاڑا بٹھلاؤن اُنکے واسطے قریب جبل مقطم کے پس جب شروع کرین قوم اپنی نماز کو نکلے گا راُنپر اور کہی تلوارون کو اُنپر
پس نہ بچیگا کوئی شخص اُنمین کا پس بہتر جانا بادشاہ نے اُسکی راے کو اور توقف کیا بانتظار آنے دن جمعے کے تاکہ بٹھلاوے
اُنکے واسطے گاڑے کو جسطرح سے کہ وزیر نے بیان کیا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ہائی پائی سردار عمرو بن
العاص نے بادشاہ قبطیون کے ہاتھ سے اُسدن تو دوسرے دن اُسکے بلایا اُنھون نے عبد اللہ یوقنا کو اور کہا اُنسے
کہ اے عبد اللہ جانو تم اس بات کو کہ اس قوم نے تاخیر کی ہی لڑائی مین اور ہم مقیم اور منتظر اُنکی لڑائی کے ہین اور اب ہمارے
پاس نہ کھانا رہا ہی مگر دانہ چارہ جو ہمکو اور ہمارے جانورون کو کفایت کرے پس جاؤ تم مع اپنے لشکر اور نبی عم کے
بجانب جوف یہات کے اور مول لو تم توشے اور دانے چارے کو جو کافی ہو ہمارے اور ہمارے جانورون کے واسطے اِن ایام مین
یوقنا نے کہا کہ بخوشی اور اطاعت مجکو منظور ہی پھر سوار ہوے یوقنا مع اپنے نبی عم اور لشکر کے اور اُسدن وہ چار ہزار سوار تھے
اور ساتھ لیا اُنھون نے نوکرون اور غلامون اور خچرون کو اور روانہ ہوے وہ سب ایک ہی ساتھ بطلب جوف کے
راوی نے بیان کیا ہی کہ مل گئے تھے مسلمانون مین کچھ لوگ جاسوس قبط کے اور سن لیا اُنھون نے اُس مشورے کو
جو مسلمانون نے آپسمین کیا تھا در باب اپنے جانے کے بجانب جوف کے واسطے لانے رسد کے پس گئے وہ لوگ
بجانب ارسطولیس کے اور آگاہ کیا اُسکو اِس بات سے پس خوش ہوا وہ اور توقف کیا اُسنے بانتظار آنے دن جمعے کے اور
جب ہوا دن پنجشنبے کا بلایا ارسطولیس نے اپنے چچازاد بھائی کو جسکا نام ماسیوس اور وہ کل لشکر کا سردار تھا پس
چار ہزار سوار کو لشکر مصر سے منتخب کرکے اُسکے ساتھ کیا مطابق شمار ہمراہیان یوقنا کے اور حکم کیا اُسکو ساتھ لینے
جانورون اور خچرون کا خبیر پوجھہ اور رسد اور دانہ چارہ اُنکے گھوڑون کا بھی ہوتا کہ نہ شبہہ کرے کوئی شخص اِس امر کا
کہ یہ وہ مسلمان نہین ہین جو رسد لینے کو گئے تھے اور کہا کہ جاتو رات کو اور گاڑے مین بٹھلاوے لوگون کو پیچھے جبل مقطم کے
اور کچھ لوگ بطور نگاہبانی کے مقرر کرتا کہ دیکھتے رہین وہ بجانب مسلمانون کے پس جب مشغول ہون وہ لوگ نماز مین
آگاہ کرین وہ لوگ تمکو اُنکے حال سے پس نکلو تم مسلمانون پر اور جانور اور خچر وغیرہ تمھارے ساتھ ہون اسلیے کہ مسلمان
دیکھکر شبہہ مین نہ پڑین تمھاری نسبت جبکہ نکلو تم اور متوجہ ہوا اُنکی طرف راوی کہتا ہی کہ روانہ ہوا ماسیوس رات کو

مع اپنے لشکر کے بجانب پشت جبل مقطم کے اور چھپ رہا وہان اور بندوبست کیا اُسنے اپنے کام کا جیسا کہ حکم کیا تھا اُسکو بادشاہ نے اور مقرر کیا نگاہبانون کو بجانب غار سودان کے راوی نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ اسطرح پر بندوبست کیا بادشاہ قبط ارسطولیس نے مسلمانون کے واسطے اور بٹھلایا اُسنے گارڑے کو ناحیہ حراسے ٹیلہ نور تک اور اب وہان مسجد موسیٰ ہی اور باقی رہے کہ لوگ پہاڑ مقطم کی پشت پر اور درمیان پہاڑ اور مقام مجر الحصا کے نصف میل سے کم مسافت تھی اور رات گذرانی قوم نے گارڑے مین اور مسلمانون کو کچھ اس امر کی خبر نہ تھی پس جب صبح ہوئی اور ہوا دن جمعہ کا اور آفتاب بلند ہوا اور قریب ہوا وقت نماز کا اور جمع کیا مسلمانون نے چارجامے اور شلیطے جانورون اور اونٹون کے اور تلے اوپر رکھا اُنکو واسطے خطبہ پڑھنے کے اور جمع ہوے سب لوگ واسطے نماز کے اور وہ مکر اور فریب اپنے دشمن سے بیخبر تھے اور عمرو بن العاص باتین کرتے تھے مسلمانون سے لڑائی کی اور ترغیب دیتے تھے سبکو جہاد کی تا اینکہ اذان کہی مسلمانون کے سو دنون نے پس جب اذان سے فراغت ہوئی چڑھ گئے عمرو بن العاص اُن شلیطون پر اور اچھا خطبہ پڑھا اور بیان کیں اسمین برزگیان جہاد کی اور وہ چیز جو مقرر کی ہی اللہ تعالیٰ نے واسطے مجاہدین کے اجر اور ثواب سے اور پڑھی اخیر مین یہ آیت یا ایہا الذین اٰمنوا ہل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم ۵ تومنون باللہ ورسولہ وتجاہدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ۶ پھر بیان کیں برزگیان جہاد اور ماہ رمضان کی راوی نے بسلسلۂ راویون کے شداد ابن اوس سے بیان کیا ہی کہا شداد نے کہ ہم لوگ جمع تھے واسطے نماز کے جمعے کے دن اور عمرو بن العاص بیان کرتے تھے ہم لوگون سے معاملہ لڑائی کو ہمارے دشمن سے اور ذکر کرتے تھے برزگیان جہاد کی اور ترغیب دیتے تھے ہمکو اُسپر ہم لوگون نے کہا کہ اے سردار کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو ہمارے دشمن کی لڑائی سے انھون نے کہا کہ قسم ہی اللہ کی نہین باز رہا ہون مین لڑائی سے بسبب بے صبری اور خوف کے ولیکن جانتے ہو تم لوگ قصہ اس بادشاہ مقوقس اور اُسکی دانشمندی کا اور وہ مقر ہی رسالت ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور اب وہ اپنے اُس خلوت خانے مین ہی جو بنایا ہی اُسنے اپنے واسطے مہینے رمضان مین اور اس مہینے کے پانچ دن باقی رہ گئے ہین پھر نکلیگا وہ اور اپنے تخت بادشاہت پر جلوس کریگا تب بھیجینگے ہم اُسکے پاس ایک ایلچی اپنا اور دیکھینگے ہم کہ وہ کیا جواب دیگا صلح اور لڑائی سے شداد بن اوس کہتے ہین کہ ہم سب سُن رہے تھے باتین عمرو بن العاص کی کہ اسی وقت آیا ایلچی ارسطولیس یعنی کا اور خندق کے کنارے پر ٹھہر کر اجازت آنے کی مانگی پس عمرو بن العاص نے اجازت دی اُسکو اور چکر کھا کر آیا وہ زمین ہموار کی طرف سے اسواسطے کہ تھی خندق گرد مصر اور اُسکے درون کے قریب جبل مقطم کے پس جب آیا وہ سامنے عمرو بن العاص کے سلام کیا اُنکو اور کہا کہ سردار عرب کے بادشاہ کے ولیعہد نے تمکو سلام کہا ہی اور یہ پیام دیا ہی کہ مین طاقت اور قدرت نہین رکھتا ہون کسی کام کرنے کی صلح اور لڑائی سے بغیر حکم بادشاہ کے اور اُسکو جاتے ہو تم کہ خلوت مین ہی اور باقی رہے ہین اُسکے نکلنے کو پانچ دن بعد اُسکے بیٹھیگا وہ اپنے تخت بادشاہت پر اور بندوبست

ترجمہ
اے ایمان والو مین بتاؤن تم کو ایک سوداگری کہ بچاوے تمکو

کریگا اپنی رعیت کا جیسا وہ چاہیگا عمرو بن العاص نے کہا کہ منظور کیا ہمنے اس بات کو اگر نہوتا بادشاہ اس حالت
مین اور وہ امر جو معلوم ہی ہمکو اسکے یقین سے نسبت اقرار نبوت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو نہ چھوڑتے اور
نہ مہلت دیتے ہم تمکو ایک دم کی والسلام تب ایلچی چلا گیا راوی کہتا ہی کہ نہین بھیجا تھا ارطولیس ابلیس نے قاصد کو
اسوقت مگر اس غرض سے کہ خوش اور مطمئن ہوجائین مسلمانون کے تاکہ جارہی کرے اللہ تعالی اس کام کو جو ہونے والا تھا
پس بعد چلے جانے قاصد کے اذان کہی مؤذن نے اور خطبہ پڑھا عمرو بن العاص نے اور ڈرایا لوگون کو دوزخ کی آگ سے اور
ترغیب دی بجانب جہاد کے اور اشتیاق دلایا جنت کا پس جب فارغ ہوے وہ خطبے سے کھڑے ہوے واسطے نماز کے اور مسلمانون نے
حکم کیا تھا غلامون کو اس بات کا کہ دیکھتے رہین وہ بجانب شہر مصر کے بخوف دشمن کے اس بات سے کہ ناگہان آپڑین وہ
حالت نماز مین شداد کہتے ہین کہ ہمنے نہین دیکھا تھا کسی کو اہل مصر سے جو ظاہر اور معلوم ہوتا نہ کوئی سوار نہ کوئی پیدل
پس درست کیا ہمنے صفون کو اور برابر ہوے ہم پیچھے عمرو بن العاص کے واسطے نماز کے اور ہمکو کوئی دشمن نہین نظر آیا
جس سے ہم ڈرتے پس جب پیش امام ہوے عمرو بن العاص ہمارے اور سمجھون نے انکے پیچھے نیت باندھی اور پہلی رکعت
پڑھکر عمرو بن العاص نے رکوع کیا اور رکوع مین گئے ہم سب انکے ساتھ اور بعد رکوع کے قصد سجدے کا کیا کہ اسی وقت ظاہر ہوے
اونٹ اور خچر بوجھ کے لدے ہوے اور لشکر انکے پیچھے تھا اور وہ سب ہی لوگ تھے جنکو گاڑے مین بٹھلایا تھا دشمن خدا ارطولیس
نے اور وہ ہم عدد ہمراہیان یوقنا کے یعنی چار ہزار سوار تھے پس جب دیکھا انکی طرف ہمارے غلامون نے گمان کیا
انھون نے کہ یہ لوگ ہمارے ساتھیون مین سے ہین کہ رسد لیے آتے ہین پس خوش ہوے وہ اور کہا کہ آئے یوقنا اور
ساتھی انکے اور اسی طرح چلے آتے تھے وہ تا اینکہ قریب ہوے ہمسے بطرف زمین ہموار کے اور آملے ہم مین اس حالت مین کہ
ہم نماز مین تھے اور رکھا انھون نے تلوار کو ہم مین جبکہ ہم سجدہ کرتے تھے دوسری رکعت مین سامنے اللہ تعالی کے
اور تلوار برابر کاٹتی تھی مسلمانون کے گوشتون کو اور کوئی مسلمان سجدے سے نہ اٹھا اور نہ نماز کو چھوڑا اور تھا یہ حملہ
اخیر صف مین اور اس صف پر جو انکے قریب تھے اور انمین قوم یمن اور بجیلہ کے اور کچھ لوگ وادی القری اور طائف
اور وادی نخلہ کے تھے عباد بن صعصعہ نے بیان کیا ہی کہ شہید ہوے لوگ دونون صفون کے قبطیون کی تلوار سے اور
ہمنے بھی ہلاکی کا یقین کیا اسلیے کہ ہم مین کوئی ایسا نہ تھا جسنے نماز سے سر پھیرا ہو کہ دفعۃً آئے عبد اللہ یوقنا اور ساتھی انکے
مع رسد کے پس ہم دیکھا انھون نے ہماری طرف کو کہ تلوارین چمکتی ہین پس زبون جانا یوقنا نے ہمارے معاملے کو اور پھینک دیا
اس چیز کو جو انکے سر پر تھی اور چلائے اپنے ساتھیون اور بنی عم مین اور کہا قسم ہی اللہ کی مصیبت سخت مین پڑے ساتھی
ہمارے آگاہ ہو کہ جو شخص باز رہیگا تم مین سے دشمن کے جہاد سے اور نہ خرچ کریگا وہ اپنی جان کو خدا کی راہ مین تو مواخذہ
کیا جائیگا اس سے دن قیامت کے آگاہ ہو کہ بیشک دشمن خدا نے فریب کیا ہمارے یارون کے ساتھ کہ گھیر لیا انکو اور تنگ
پکڑا اور رکھا تلوار کو انمین اور احتیاط کرو تم لوگ اس بات کی کہ رہائی پاوے انمین سے کوئی پھر حملہ کیا یوقنا اور

فتح مصر کے بعد قبطیون کی سرکشی اور مسلمانون کا مجبور ہونا ان کے دبانے کے لیے اور اسی وقت یوقنا کا پہونچنا یوقنا کا مع اپنے ساتھیون کے اور واقع ہونا لڑائی کا اور ہلاک اور قتل ہونا ان سب قبطیون کا ۱۲

ساتھیون نے دشمنان خدا پر اور گھیر لیا اُنکو پس جب دیکھا قبطیون نے تاگہان در آنے مسلمانون کو اُٹھا لیا اُنھون نے
تلوار کو نمازیون سے اور متوجہ ہوے وہ بجانب یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے راوی نے بیان کیا ہی کہ فارغ ہوے
عمرو بن العاص نماز سے اور بہت جلد اپنے گھوڑے پر سوار ہوے اور سب مسلمان بھی اپنے گھوڑون پر سوار ہوے اور بہت سخت حملہ
کیا اُنھون نے دشمنان خدا پر اور گھیر لیا اُنکو اور حائل ہوگئے اُنکے اور مصر کے بیچ مین اور رکھا اُنمین تلوار کو پس قسم ہی اللہ کی
کہ نہین نجات پائی اُنمین سے کسی نے گویا وہ چڑیان تھین کہ صیاد کے جال مین پھنسین تھین پس چھوڑا اُن سب کو
مردہ زمین پر اور کسی مخبر نے بھی نجات نہین پائی اور مارا گیا ماسیوس چچازاد بھائی بادشاہ ارسطولیس کا اور جب لڑائی ختم
ہوچکی سبار کیا وہی بعض مسلمانون نے بعضون کو بسبب سلامتی کے اور شکر کیا اُنھون نے اللہ تعالی کا اُس چیز پر جو عطا کیا مسلمانون
کو فتح سے اور تعریف کی یوقنا اور اُنکے ساتھیون کی اور لے لیا قبطیون کے گھوڑون اور اُنکے ہتھیارون اور جانورون وغیرہ کو مع اُس مال
کے جو بار کرلائے تھے اور ایک بڑی غنیمت ہاتھ لگی اور تعداد شہیدون کی چار سو چھتیس شمار کی گئی خاتمہ کیا اُنکا اللہ تعالی نے شہادت
پر پس خاص لوگ اُنمین سے یہ تھے حمزہ بن سالم الیشکری اور ربیعہ بن صابر السہمی اور مسیب بن خویلد الیشکری اور نسیب بن غالب الیشکری
اور نصر الیشکری اور سابق بن مزید العجلی اور مزید بن سعید الیشکری اور ہزام بن عمرو العجلی اور قیس بن ماجد التنوخی اور طلحہ بن
ثابت المخزومی اور نصر بن الاخیل مولی اغیاص بن غانم الطائی اور تھے یہ بڑے چڑھنے والے گھوڑے پر اور نصر عبد سناۃ الیسلمی
چچازاد بھائی ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور کامل بن سعد بن خازم النجیبی اور مقدام بن سارۃ النجیبی اور سعید بن مرشد الخضرمی
اور رفاعہ بن مسروق اللعبی اور جعفر بن مانیہ جو اپنی ماں کی انسبیت سے مشہور تھے اور ایک شخص قوم بنی عامر بن صعصعہ سے تھے
اور عروہ بن شامل الثقفی اور عمر بن طاغن الزبیدی العامری اور عائش بن سمرۃ العامری اور رافع بن سہیل العامری اور عبد اللہ
بن قاہر الکلابی اور مالک بن نقیط العامری اور بکر بن غالب العامری اور تمیم بن خلیفہ الداری اور ماجد بن مرۃ الخزرجی اور زیاد
بن عوض بن مسلم العجلی اور طارق بن سعلن السلمی اور لبانہ بن طاغن العبسی اور ہیاج بن عمرو التمیمی اور سلیم بن مفرح التمیمی اور احوص
بن یربوع التمیمی اور ریاسر بن مفرح البنہانی اور ہلال بن خویلد الغطفانی اور ہجام بن عتبہ الغطفانی اور طوق بن حبیب الکلبی کل
ساٹھ آدمی برگزیدہ قوم کے تھے کہ خاتمہ کیا اُنکا اللہ تعالی نے شہادت پر اور نماز پڑھی اُنپر عمرو بن العاص نے ساتھ جماعت
مسلمانون کے اور دفن کیا سب کو وہین بجانب پورب محجر الحصا کے اور قبر ہین اُنکی اُس جگہ مشہور ہین اور رہینگی دن
قیامت تک راوی نے بیان کیا ہی کہ پہونچی ارسطولیس کو خبر مارے جانے اُسکے چچازاد بھائی اور چار ہزار سوار کی
پس سخت گذرا یہ معاملہ اُسپر اور یقین کیا اُسنے اپنی زوال سلطنت کا اور بلایا اُسنے اپنے بطارقہ اور ارباب دولت کو اور مشورہ
کیا اُنسے اس امر مین اُن لوگون نے کہا کہ ای بادشاہ جانتا ہی تو اس بات کو کہ دنیا ہمیشہ نہین رہی ہی کسی کے ساتھ قبل تیرے
تاکہ ہمیشہ رہے تیرے ساتھ اور اسی طرح ہمیشہ بادشاہ لوٹتے اور شکست کھاتے ہین پھر عود کرتے ہین اور تو اول اُن
لوگون کا نہین ہی جنھون نے ہزیمت پائی ہی بادشاہون زمین سے اور سنا ہی ہمنے اس بات کو کہ دارنیوس بن اردیس بن

ہرمز بن کیتبیان بن یزدجرد فارسی کو سکندر نے ستر بار ہزیمت دی اب تجکو چاہیے کہ نکل تو ہم لوگون کو ساتھ لیکر
واسطے لڑائی اُس قوم کے اور شروع کر تو اُنکے ساتھ لڑائی کو اور نہ نا امید ہو تو فتح سے کہ مسیح تیری مدد کرینگے اور یہ قس اور
راہب اور شماسہ اور مطران تیرے واسطے دعاے مدد کرینگے پس قبول کیا بادشاہ نے مشورہ اپنے ساتھیون اور اکابر دولت
اور حجاب کا اور اپنے باپ کا خزانہ کھول کر کھانا دیا لشکر کو اور بتہیار تقسیم کیے اور حکم کیا اُنکو نکلنے کا واسطے پیش آنے
اور لڑائی کے عرب سے پس نکلے وہ اور خیمے اُنکے نصب کیے گئے اور آراستہ ہوے سب لوگ واسطے لڑائی دشمن کے اور لکھا ارسطولیس نے
خطوط اور روانہ کیا بجانب حاکم نوبہ اور حاکم بجاۃ کے بطلب کمک کے اور توقف کیا اُسنے بانتظار آنے کمک کے محمد بن
اسحاق نے بسلسلۂ راویون کے عبدالرحمن بن حبیب سے اور اُنھون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جب ہوا کام
مسلمانون کا وہ جو بیان کیا ہمنے مقدرات سے ناگہان در آئے دشمن سے اُنپر تو لکھا عمرو بن العاص نے ایک خط بنام امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم والعاقبۃ للمتقین من عمرو بن العاص بن وائل السہمی
الی امیر المومنین عمر بن الخطاب سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ اما بعد
فانی وصلت الی مصر سالما وجری لنا علی بلد بلبیس مع ابنۃ الملک المقوقس کذا وکذا ونصرت علیہم ودخلت
منہا الی مصر ونزلت بجزیرۃ الحصا وخندقنا حولنا خندقا وصالحت اہل القری والاطراف وہی ارض یقال لہا
الجوف لیعینونا ویسیرونا بالزاد والعلوفۃ ویجلبوا الناس من خیرات بلادہم واتانا عورنا شاس المؤنۃ والعلوفۃ
فبعثنا یوقنا ونبی عمۃ وجندہ الی تلک القری الیشتروا لنا منہم طعاما وسرت انا رسولا بنفسی الی ملک القبط
ارسطولیس بن المقوقس فکلمنی وجاوبتہ وہم بالقبض علی فنجانی اللہ تعالی ولکن لنا کمیننا واشغلنا برسول
اتی سنہ مکرا وخدیعۃ فلما کان یوم الجمعۃ واصطفینا للصلوۃ واخذنا فی صلاتنا ورکعنا وسجدنا فلم نشعر الا والخیل
کبستنا ونحن فی السجود وبادروا فینا القبط السیوف ونحن مقبلون علی ربنا فی صلاتنا فقتلوا منا اربع مائۃ
رجل وستۃ وثلاثین رجلا وما فینا من الوای عن صلاتہ ولان اللہ عز وجل انجدنا بفضل منہ فی تلک الساعۃ
بیوقنا وجندہ فاقبلوا علینا والسیوف تعمل فینا فصاح یوقنا فی جندہ وحمل علی القبط واحاط بہم فرفعوا السیف
عنا واشغلوا بیوقنا فبدل فیہم السیف فقتل القبط جمیعا فلم ینج منہم احد من سیفہ وسیوف جندہ وقتل مقدم القوم
ماسیوس وہو ابن عم الملک ارسطولیس وغنمنا اللہ تعالی خیلہم وسلاحہم واسلابہم وما کان معہم من مال ودواب ویقال

وکحن الان یا امیر المومنین فی بحر تیلاطم امواجہ من کثرۃ العدو فانجدنا یا امیر المومنین وادرکنا بعسکر
من المسلمین لیعیننا علی قتال المشرکین والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا خط کو اور
مہر کرکے سپرد کیا عبداللہ بن قرط الازدی کو اور حکم کیا اُنکو روانگی کا بجانب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
پس سوار ہوے عبداللہ بن قرط اپنی اُنٹنی پر اور روانہ ہوے درانحالیکہ کوشش کرتے تھے وہ چلنے مین رات اور دن تا انکہ
وارد ہوے مدینہ منورہ مین اور اُنٹنی کو دروازہ مسجد پر باندھ دیا اور داخل ہوے مسجد نبوی مین اور دو رکعت نماز
پڑھی پھر متوجہ ہوے بجانب قبر مطہر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سلام کے اور امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ نزدیک قبر شریف کے بیٹھے تھے عبداللہ نے روایت کی ہے کہ سلام کیا مین نے قبر شریف رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بعد اُسکے متوجہ ہوا مین بجانب عمر رضی اللہ عنہ کے اور سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب
سلام کا دیا اُنھون نے اور دیر تک میری طرف دیکھا کیے اور جب پہچانا مجکو کہا کہ عبداللہ ہین مین نے کہا ہان
یا امیر المومنین فرمایا شاباش ہو تمکو پس بوسہ دیا مین نے اُنکے ہاتھ کو اور دیا خط تب فرمایا کہ تم کہان سے آتے ہو اے عبداللہ
مین نے کہا کہ یا امیر المومنین مصر سے آپکے عامل عمرو بن العاص کے پاس سے آیا ہون مین فرمایا مرحبا ہو تمکو اے
بیٹے قرط کے بعد اُسکے کھول کر پڑھا خط کو پس جب پہونچے اخیر تک کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کہا
سن ترک الحزم وراء ظهره تباعدت عنه فسيحات منه الحظا قسم ہے اللہ کی نہین جانتا ہون مین عمرو بن العاص
کو مگر ہوشیار عقل مین اور اچھا تدبیر مین ضابط اپنے کام مین اچھا سیاست مین لیکن جب آتا ہے
حکم پروردگار کا تو آنکھین اندھی ہو جاتی ہین بعد اُسکے لکھا اُسی وقت ایک خط بنام سردار لشکر
مسلمانون کے ملک شام مین یعنی ابو عبیدہ بن الجراح کو اور لکھا اُسمین ماجرا عمرو بن العاص کا
اور حکم کیا اُنکو بھیجنے بہت لشکر کا پاس عمرو بن العاص کے اور روانہ کیا خط کو ہاتھ سالم مولی ابو عبیدہ
بن الجراح کے عبداللہ بن قرط نے بیان کیا ہے کہ توقف کیا مین نے مدینہ منورہ مین دو دن
پھر اجازت چاہی مین نے عمر رضی اللہ عنہ سے روانگی کی پس زاد راہ دیا اُنھون نے مجکو
بیت المال سے اور لکھا ایک خط بنام عمرو بن العاص کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عمر بن الخطاب الی عمرو بن العاص سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ
وقد وصلنی کتابک وقراتہ وعلمت ما جری علیکم من عدوکم وعذرہ لکم فذلک لما سبق فی ام الکتاب
وکان یجب علیک یا ابن العاص الاطمئنان الی عدوک ولا تسمع لہ کلاما ولا اعرفک یا ابن العاص
الا حسن الرای والتدبیر ولکن لیقضی اللہ امرا کان مفعولا فاستعمل النشاط فی امرک ولا تتوان فی مصالح المسلمین
واعلم ان کل راع مسئول عن رعیتہ فدبر امرک ولا تامن عدوک واستعمل الحذر فان امانک اللہ

مابات الاعلی خذر ولا کذب خبرا واللہ یعیننا وایاک علی طاعتہ وقد نفذت الی امین الامۃ ابی عبیدۃ عامر بن الجراح
لیسیر الیک جیشا والسلام علیک وعلی من معک المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور خط لپیٹ کر کے مہر کی اسپر اور
حوالے کیا عبداللہ بن قرط کے اور حکم کیا اُنکو روانگی کا عبداللہ کہتے ہین کہ خط کو لیکر سوار ہوا مین اپنی اُنٹنی پر
اور روانہ ہوا اور انحالیکہ کوشش کرتا تھا مین روانگی مین رات اور دن پس پہونچا مین مصر مین بعد دس دنکے
اور آیا پاس سردار عمرو بن العاص کے اور سلام کر کے دیا مین نے اُنکو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا پس کھول کر
پڑھا آہستہ اسکو اور خوش ہوے پھر پڑھا اسکو باواز بلند مسلمانون مین پس بہت خوش ہوے سب مسلمان مضمون خط سے
اسلیے کہ اُسمین کمک کا ذکر تھا اور توقف کیا عمرو بن العاص نے بانتظار آنے کمک کے ابو عبیدہ بن الجراح کے
پاس سے راوی کہتا ہی کہ جب اوپر پڑی ماری لشکر ارسطولیس نے مسلمانون پر اُس حالت مین کہ وہ نماز مین تھے
دن جمعہ کے اور پھیرا دائرہ بڑائی کا کافرون پر اور مارا گیا ماسیوس چچازاد بھائی ارسطولیس کا مع چار ہزار سوار اپنے
لشکر کے اور نہین نجات پائی اُنمین سے کسی نے تو پر سم ہوا بادشاہ اور قسم کہائی اُسنے معتقدات اپنے دین کی کہ ضرور بدلا
لونگا مین اس کا مسلمانون سے پس حکم کیا حجاب کو اس امر کا کہ جمع کرین وہ امرا اور اکابر دولت اور عظماء بطارقہ کو کنیسہ معلقہ مین
جو قصر شمع مین تھا حجاب نے ایسا ہی کیا اور رکھی واسطے بادشاہ کے ایک کرسی پس بیٹھا وہ اوپر بعد اسکے کھڑا ہوا وہ بجالت
خطبہ پڑھنے کے اور کہا کہ اے لوگون نصرانیہ اور بنی مارمعودیہ کے ایک جانو تم بات کو کہ ملک تمھارا عظیم ہے اور شہر تمھارا اعظم ہے
اور دفتر فراعنہ کا ہی اور دار السلطنت تھا واسطے اُن بادشاہون کے جو قبل تمھارے تھے آل حمیر سے مثل نسبغان
اور بیسق اور جابجان جو بنانے والے ان اہرام کا ہی اور مرثد بن عنیان اور شداد بن عاد اور لقمان بن عاد اور شدید بن عاد اور ذوالقرنین
جو بادشاہ مالک شمشیر تھا اور جاتا رہا ملک اُن سبکا اُنسے اور گذر گیا زمانہ اُنکا اور پھیر البطرف غیر کے ملک سبا اور بلاد یمن اور حضرموت
اور قصر عمران وغیرہ سے بعد اسکے مالک ہوے ہوئی اُس سرزمین کی قوم قبطی آباواجداد تمھارے اسطلیس اور بلیوس اور ریان بن ولید
جسنے خلیفہ کیا تھا یوسف علیہ السلام کو بعد اُسکے دوسرا ولید اور قابیس تھا جسکی کنیت فرعون تھی کہ ہلاک کیا اسکو اللہ تعالی
موسی ابن عمران علیہ السلام کے ہاتھ پر بعد اُسکے طیماوس بعد اُسکے دادامیر اطاعیل بعد اُسکے باپ میرا مقوقس اور نہین مالک ہوا کوئی
کسی زمین کا مگر یہ حسد کیا اُسنے ہماری سلطنت پر ملک مصر مین اور یہ عرب طماع ہین کہ امید کی ہی ہم مین اور آئے ہین ہمارے
یہان بارادہ مالک ہوجانے ہمارے شہرون کے اور نکال دینے ہمارے یکے ہمارے ملک سے جسطرح کہ طمع کی انھون نے ملک
شام مین اور لے لیا اُسکو قیاصرہ کے ہاتھونسے اور مار ڈالا اُنکے بہادرون کو اور لوٹ لیا اُنکے مالونکو اور لونڈی غلام بنایا اُنکی عورتون
اور لڑکونکو پس اگر تم بھی باز رہوگے اُنکی لڑائی سے تو امید کرینگے وہ تم مین اور قبول کرینگے تمھارے بہادرون کو لوٹ لینگے
مال تمھارا اور لونڈی اور غلام بنا دینگے تمھاری عورات اور لڑکونکو اور سکونت اختیار کرینگے تمھارے مکانون اور ملکونمین
اور تمھارے معبد گاہون کو اپنی مسجد بنا دینگے اور اب بادشاہ مقوقس نے حکم کیا ہی مجکو لڑائی کا ان عرب سے اور نہ لگے گا

وہ اپنے خلوت کے گھر سے جبتک کہ دیکھ لیگا وہ امر جو ہوگا تمھارے اور ان عرب کے بیچ مین پس کیا کہتے ہو تم اور کس بات پر
متفق ہو رائے تم لوگون کی اُنھون نے کہا کہ ای بادشاہ آیا نہین ہین ہم لوگ غلام اس دولت کے اسواسطے کہ اس دولت نے
اپنا مطیع کرلیا ہی ہمکو اپنی بزرگی کے سبب سے اور نعمتین اسکی ہمیشہ ہین اور اب ہم لڑینگے اُسکے بسبب اپنی محبت کے
اس دولت سے پس شاید کہ مسیح ہماری مدد کرین بامر خدا دین ہم سب ایک ہی تلوار پر پس شکر ادا کیا بادشاہ نے اُنکی باتون پر
اور خلعت دیے اُن کو اور کہا کہ نکلو تم سب اور نصب کرو اپنے خیمونکو باہر شہر کے اور طول دو لڑائی کو قوم سے تا اینکہ
بلاؤن مین کمک حاکم نوبہ اور بجاۃ کے پاس سے پس ان سبھون نے کہا کہ بہتر ہی جو بادشاہ کہتا ہی بعد اُسکے نکلے وہ سب لوگ
بادشاہ کے پاس سے اور حکم کیا اپنے غلامون کو خیمونکے نکالنے اور نصب کرنے کا قریب ٹیلہ نوادرصد کے پس ایسا ہی کیا
اُن لوگون نے محمد بن اسحاق الاموی نے بیان کیا ہی کہ اُسی دن کہ باہر نکلے وہ لوگ آئے وہ ایلچی جنکو بھیجا تھا
ارسطولیس نے بجانب حاکم نوبہ اور بجاہ کے بطلب کمک کے اور بیان کیا اُنھون نے کہ واقع ہوئی لڑائی درمیان
حاکم نوبہ اور بجاۃ کے اور پھر گئے وہ آپس سے اور کوئی اُن دونون سے ارسطولیس کی کمک نہ کریگا پس دشوار گذرا یہ معاملہ بادشاہ پر
اور کھڑا کیا قبطیون نے اپنے اپنے خیمون کو گرد خیمون بادشاہ کے پس جب دیکھا مسلمانون نے کہ قبطیون نکل نے نکل کر نئے
نصب کیے ہین احتیاط کی اُنھون نے اپنی جانون پر اور آمادہ ہوے وہ واسطے لڑائی دشمن کے اور باری باری نگہبان
مقرر کیے اپنے واسطے بسبب خوف مکر اور بیوفائی قوم کے تاکہ نہ پورا ہو اُنپر کوئی امر کہ جسطرح کہ واقع ہوا تھا پہلے مرتبہ
ناگہان آپڑنے سے پس پہلے جو مقرر ہوا واسطے نگہبانی کے سردار عمر بن العاص تھے پہلی رات کو بذات خود ساتھ ایک جماعت مسلمانون کے
اور گھومتے رہے وہ گرد لشکر کے آخر رات تک غرض کہ اسی طرح کرتے رہے مسلمان بحالت خوف اور پرہیز کے اور نور چمکتا تھا
اُنکے لشکر پر اور آواز ین اُنکی بلند تھین ساتھ تہلیل اور تکبیر اور درود اور پیر و مذہب کے رات اور دن باری باری راوی کہتا ہی
کہ یہ تھا حال قبطیون اور مسلمانونکے لشکر کا پھر راوی نے بیان کیا ہی کہ پہونچا خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا
ابو عبیدہ عامر بن الجراح کو پس کھول کر پڑھا اُنھون نے اسکو اور مطلع ہوے اُسکے مضمون سے اور اسی وقت آئے
ابو عبیدہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ ای ابا سلیمان کیا رائے ہی تمھاری یہ خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا ہی
حکم کیا ہی اُنھون نے مجکو بھیجنے لشکر کثیر کا عمرو بن العاص کے پاس خالد نے کہا کہ جب امیر المومنین حکم کرتے ہین تمکو بھیجنے کمک کا
پس کمک اور مدد کرو تم عمرو بن العاص کی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ای ابا سلیمان جانو تم اس بات کو کہ راہ مصر کی
سخت اور دور اور پیاس لانے والی ہی پس اگر بھیجون مین بڑے لشکر کو توڑ تا ہون مین اُنکی ہلاکت کو خالد نے کہا
کہ کتنے لوگون کے بھیجنے کا قصد کیا ہی تمنے ابو عبیدہ نے کہا کہ بھیجونگا مین ہزار سوار خالد نے کہا کہ اگر یہی ارادہ
تمھارا ہی پس بھیجو تم چار شخصون کو مسلمانون سے کہ وہ بڑا ہر چار ہزار کے ہون ابو عبیدہ نے کہا کہ وہ
کون چار شخص ہین خالد نے کہا کہ ایک اُنمین کا مین ہون اور دوسرے مقداد بن اسود الکندی اور تیسرے عامر بن

یاسر الکندی اور چوتھے مالک بن اشتر النخعی پس جب سُنی ابو عبیدہؓ نے خالد سے یہ بات روشن ہو گیا چہرہ اُنکا
خوشی سے اور کہا کہ ای ابا سلیمان کر دو تم جو تمھاری راے ہو کہ بیشک راے تمھاری مبارک ہے پس بُلایا اُن لوگونکو خالد نے
اور مطلع کیا اُنکو اپنے قصد سے اُن لوگون نے کہا کہ منظور ہے ہمکو بخوشی اور اطاعت واسطے اللہ اور اُسکے رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خالدؓ نے کہا کہ آمادہ اور مستعد رہو تم لوگ واسطے روانگی کے پس جب گذر گیا دن
اور ہوئی رات اور نماز پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح نے مغرب کی مسلمانون کے ساتھ آئے تینون شخص خالدؓ کے پاس
اُس حالت مین کہ درست کیا تھا اُنھون نے سامان اپنا اور ٹھہرے تھے وہ اپنے خیمے کے دروازے پر پس
سوار ہوے خالد اور روانہ ہوے وہ سب بطرف خیمہ ابو عبیدہ بن الجراح کے اور جب خیمے کے قریب پہونچے تو نکلے
ابو عبیدہؓ بن الجراح اُنکی طرف اور سلام کر کے رخصت کیا چار دن شخصون کو اور ہمراہ کیا اُنکے ایک راہبر کو
جو راہ بتاتا تھا اُنکو شونک اور وادی موسیٰؑ کی پس روانہ ہوے وہ بارادہ مصر کے اور ہمیشہ کوشش کرتے تھے
چلنے مین تا اینکہ نزدیک ہوے عقبۂ ایلا کے کہ اُسوقت وہان گھوڑے اور اونٹ زیادہ ایک ہزار
اسپ سوار اور شتر سوار سے نظر پڑے پس خالدؓ اور اُنکے رفیقون نے اُنکی طرف جلد جاکر سلام کیا پس
جواب سلام کا دیا اُنھون نے تب خالدؓ نے پوچھا کہ تم کہان سے آتے ہو اور کہان جاؤگے اُنھون نے کہا
کہ ہم قبیلۂ ثقیف اور طی اور مرد اس سے ہین بھیجا ہے ہمکو امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب نے بطرف مصر کے
ہمراہ رفاعہؓ بن قیس اور بشارؓ بن عوف کے واسطے کمک عمروؓ بن العاص کے پس خوش ہوے خالد اُنکے
آنے سے اور تسکر ادا کیا اُنکے کامون کا اور وہ لوگ بھی بسبب خالدؓ اور اُنکے رفیقون کے خوش ہوے اور سب
ایک ساتھ ہو کر روانہ ہوے اور خالدؓ نے بھی بیان کیا اُنسے کہ جاتے ہین وہ واسطے کمک عمرو بن العاص کے
پس بزرگداشت کی عرب نے خالدؓ کی اور مبارک جانا اُنکو اپنی راہ مین راوی نے بسلسلۂ راویونکے نضرؓ
بن ثابت سے بیان کیا ہے کہا نضرؓ نے کہ تھا مین ہمراہ اُس گروہ کے جسکو بھیجا تھا امیر المومنین عمرؓ
بن الخطاب نے ہمراہ رفاعہؓ بن قیس اور بشارؓ بن عوف کے پس ملے ہم خالد اور اُنکے ساتھیون سے قریب
عقبۂ ایلا کے اور وہان سے ایک ہی ساتھ بارادۂ مصر کے روانہ ہوے پس جب قریب پہونچے ہم مصر کے اور باقی رہا
ہمارے اور مصر کے بیچ مین راستہ دو دن کا پس اُسی حالت مین کہ ہم لوگ چلے جاتے تھے ایک رات کو اور رات اندھیری
تھی کسی کو مجال نہ تھی کہ اپنی ہتھیلی تک دیکھ سکے اور نہ اپنے ساتھی کو دیکھ سکتا تھا بسبب زیادتی اندھیرے کے
کہ دفعۃً سُنی ہمنے ایک آہٹ دور سے پس توقف کیا ہمنے واسطے سُننے اُس آہٹ کے نضرؓ بن ثابت کہتے ہین کہ سوا
تھا مین اپنی اُونٹنی پر پس اُترا مین اُسکی پشت سے زمین پر اور اُسکو اپنے ساتھی کے حوالے کر کے پیادہ چلا مین
بجانب اُس آہٹ کے اور چھپایا مین نے اپنے تئین تا اینکہ نزدیک ہوا مین اُس آہٹ سے تو دیکھتا ہون مین

کہ وہ ایک بڑا لشکر ہی گھوڑون اور اونٹونکا پس چھپ کر بیٹھ گیا مین زمین مین اور دریافت کیا مین نے قوم کو تو وہ لشکر عرب متنصرہ کا تھا زیادہ تین ہزار سوار ہے اور سنتا تھا مین کہ کیا کہتے ہین وہ لوگ تا کہ ثابت ہو جاے مجکو کام اُنکا پس نہین چلا مین ساتھ اُنکے مگر تھوڑی دیر تا اینکہ سنا مین نے کہ کہتے تھے وہ یہ کہ ذلیل کرے اللہ ہمارے دشمنون کو اسی قوم کہ پہونچے اور ملے ہم سختی اور کوشش کو جسدن سے کہ نکلے ہین ہم مدین سے اور نہین پایا ہمنے کسی کو اپنی راہ مین اب مصر قریب ہی ہمسے پس اُترو تم لوگ تا کہ چندے آرام کرین ہم اور گھوڑے ہمارے اور دانہ چارہ دیوین اپنے گھوڑون اور اونٹون کو اسواسطے کہ بیشک ماندے ہو گئے ہین وہ چلنے اور بھوک سے پس کہا ایک مرد نے اُنمین سے جو سردار قوم کا تھا کہ قسم ہی حق مسیح کی نہین رنج پہونچایا ہمنے اپنی جانون پر مگر واسطے آرام اور حصول مال کے بادشاہ ارسطولیس سے لیکن جب قصد کیا تمنے آرام کا پس اُترو تم اور سو رہو رات بھر اور صبح کے وقت کوچ کرو تم پس اُتری قوم ایک چشمے پر جسکو غویر کہتے تھے اور متوجہ ہوے وہ واسطے جمع کرنے گھاس وغیرہ کے تا کہ طیار کرین اپنے واسطے کھانے کو اور دانہ چارہ دین گھوڑون کو اور چھوڑ دیا اونٹونکو واسطے چرنے کے نضر بن ثابت کہتے ہین کہ جب جانا مین نے اُنکے کام کو اور آگاہ ہوا مین اُنکی خبر سے کہ وہ عرب متنصرہ ہین قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے تو پھرا مین طرف اپنے ساتھیون کے اور آگاہ کیا مین نے خالدؓ کو اُنکے ارادے اور اُس چیز سے جو سُنی مین نے اُنکی باتون سے پس بہت خوش ہوے خالدؓ اور تعریف و شکر اللہ تعالی کا بجالاے راوی نے بیان کیا ہی کہ آیے رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف خالدؓ بن الولید کے پاس اور کہا کہ اے سردار ہمارے ہی رائے یہ ہی کہ چھوڑ دو تم قوم کو تا اینکہ سو رہین وہ لوگ اور آرام لیوین واسطے اپنی جانون کے تب جا پڑین ہم اُنپر وقت غفلت کے اور شبخون ماریں اُنپر لیں نہ نجات پاوے کوئی اُنمین سے کوئی خالدؓ نے اُنکی راے کو بہتر جانا اور کہا کہ بہتر ہو جو تم کہتے ہو پس اُسی وقت آیے بشار بن عوف اور رفاعہؓ بن قیس اپنے ساتھیون پاس اور حکم کیا اُنکو درستی سامان اور پہننے ہتھیارون اور سوار ہونے کا اُن لوگون نے ایسا ہی کیا اور حکم کیا اپنے غلامون کو تگاہبانی اونٹون اور اسباب وغیرہ کا اور توقف کیا مسلمانون نے ناگہان آپڑنے مین اُنپر بانتظار سمجھنے آگ مشرکین اور سو جانے اُنکے اور تاکید کی بعضون نے بعضون کو اس بات کی کہ ہوشیار رہین وہ اس امر سے کہ نہ نجات پاوے اُنمین کا کوئی تا کہ پہونچے وہ بجانب ارسطولیس کے اور آگاہ کرے اُسکو مسلمانون کے حال سے پس ہوشیار ہو جاوے وہ مسلمانون سے راوی کہتا ہی کہ توقف کیا مسلمانون نے اپنے مشورے کے سبب سے تا اینکہ بجھ گئی آگ قوم کی اور سو رہے وہ لوگ اور موقوف ہو گئی آہٹ اُنکی پس جان گئے مسلمان یہان اُنکا اور پوشیدہ نکل کر چلے اُنکی طرف مثل قطار جانور کے تا اینکہ پہونچے اُنکے مقابلہ مین اور کچھ حس و حرکت

انہین نہ پائی پس اُسی وقت ناگہان اُنپر آکر گھیر لیا اُنکو مسلمانون نے مثل گھیرنے سپیدی کے آنکھ کی
سیاہی کو اور رکھا تلوارون کو اُنہین پس جھپٹی قوم اپنے سونے کی جگہونسے اُس حالت مین کہ سستی نیند کی اُنکی
آنکھون مین بھری تھی اور حیران ہوگئے تھے دل اُنکے اور عقلین اُنکی دہشت مین پڑی تھین اور نکال لیا تھا
اپنی تلوارونکو اور مارتا تھا بعض اُنمین کا بعض کو اندھیری رات مین اور توقف کیا رفاعہ بن قیس اور بشار
بن عوف اور خالد بن الولید نے ساتھ ایک جماعت کے اپنے ساتھیونسے راہ پر پس جو بھاگتا تھا اُنمین سے
بارادے جان بچانے کے تو قبضہ کرتے اور گرفتار کرلیتے اور رسّی مین باندھ لیتے تھے اُسکو نضر بن ثابت کہتے ہین کہ برابر
کام کرتی تھی تلوار اُنمین تا اینکہ صبح ہوئی اور تھی قوم درمیان مقتولین اور اسیرن کے اور مین نے مقتولونکا شمار کیا تھا
تو وہ ایک ہزار تھے اور باقی قیدی قریب دو ہزار کے پس قبضہ کرلیا خالد نے اکابر قوم پر اور مار ڈالا سب قیدیونکو
بعد اُسکے متوجہ ہوے خالد بطرف اُن اکابر کے جن پر قبضہ کرلیا تھا اور کہا اُنسے کہ آگاہ کردو تم مجکو اپنی خبر سے کہان تک
تمھارا قصد تھا اُنھون نے کہا کہ ہم قوم عرب متنصرہ سے ہین چچازاد بھائی جبلہ بن الایہم کے خالد نے کہا کہ کہان تک
جانے کا ارادہ رکھتے تھے تم اُنھون نے کہا کہ ہم شام مین تھے پس جب مالک ہوے تم شہرون کے اور بھگا دیا تمنے
ہرقل کو اور وہ مع اپنی اولاد اور خزانے کے قسطنطنیہ کو روانہ ہوا اور جبلہ بن الایہم بھی اپنے بنی عم اور اکابر قوم کے
ساتھ بھاگا اور وہ سب براہ دریا کشتیون مین سوار ہوکر روانہ ہوے جزائر مین تو ارادہ کیا ہمنے سر زمین مین کا
تمھارے خوف سے اور وہان پہونچ کر لکھا ہمنے بادشاہ مقوقس حاکم مصر کو تاکہ ہووین ہم اُسکے لشکر سے اور مدد
دیوین اُسکو اُسکے دشمن پر اور اجازت چاہی ہمنے اپنی روانگی کی پاس اُسکے پس انکار کیا اُسنے تب بھیجا ہمنے تحفہ جات
اور گھوڑے وغیرہ بجانب اُسکے ولیعہد ارسطولیس کے اور لکھا ہمنے اُسکو دوست رکھتے ہین ہم کہ ہووین تمھارے
ساتھیون اور لشکر سے اور زندگی گذرانین ہم زیر سائے تمھارے پس جب پہونچے اُسکے پاس وہ تحفہ جات مرسلہ ہمارے
اور پڑھا اُسنے ہمارے خط کو بھیجا اُسنے خلعت وغیرہ ہمارے پاس اور حکم کیا ہمکو روانگی کا اپنی طرف کو پس روانہ ہوے
تھے ہم بارادہ مصر کے کہ آپڑے تم لوگ ہمپر اور حکم کیا تمھاری تلوارون نے ہم مین پس سنسے خالد بن ولید اُسکے کلام سے اور کہا کہ
سن حضرت ابو سلیمان ہمارا اللہ فیہ قریبا بعد اُسکے عرض کیا اُنپر اسلام کو مگر سبھون نے انکار کیا پس ماری گئی مین
گردنین اُنکی نضر کہتے ہین کہ لیکر جمع کیا ہم لوگون نے اُنکے گھوڑون اور اونٹون اور ہتھیارون اور کپڑون وغیرہ کو جو اقسام مال
و اثاثہ و توشہ وغیرہ سے تھا اور لے لیا ہمنے اُن خلعتون کو جنکو ارسطولیس نے بھیجا تھا واسطے بڑے سردار اُنکے لشکر کے اور خالد
اُن خلعتون کو لیکر رفاعہ بن قیس کو دیدیا تب روانہ ہوے ہم بارادہ مصر کے اُسی دن قریب وقت عصر کے کہ ناگہان ہمکو سامنے
ایک دیر نظر پڑا جو مشہور بہ دیر مرقس تھا اور وہ دیر راہبونکی جہت سے آباد تھا پس قصد کیا ہمنے اُسکا اور اُسکے گرد اگرد
اُترے ہم پس لوگ وہان کے ہمارے پاس آئے اور کہا کہ تم لوگ عرب سے کون قوم ہو ہمنے کہا کہ ہم لوگ ہم راہیا بادشاہ برقا

۴۷

جگون گھوڑا ۲
واسطے اپنے سوار کے
جنکو ارسطولیس نے بھیجا تھا
واسطے بڑے سردار اُنکے لشکر کے

قوم عرب ساکنان شام سے ہمرا ہیان جبلہ بن الایہم غسانی سے ہین آتے ہین ہم بارادہ مدد دہی ارسطولیس
تمہارے حاکم کے اسواسطے کہ بھیجا تھا اُسنے ہمارے پاس قاصد کو ساتھ خلعتون اور اموال کے اور حکم کیا ہمکو آنے کا
اپنے یہان تاکہ مدد دین ہمکو اُسکو ان عرب محمدیون پر تب وہ لوگ بہت خوش ہوے اور دعوت کی ہماری اور دیکھا ہمکو انکے بڑے
بطرک نے جو شام کے قسونسے بڑا قس عالم اور دانا اور پہچاننے والا ال غسان کا تھا لوگون مین اسلیے کہ وہ شام کے قسون سے تھا
اور پرورش پائی تھی اُسنے ملک شام مین اور ہرقل بادشاہ نے جُدا کر دیا تھا کچھ زمین کو ایہم بن جبلہ کیواسطے پس مالک کر دیا تھا ایہم نے
اِس قس بولیس بن لوقا کو اس زمین کے خراج لینے پر پس جب فتح کیا مسلمانون نے بعلبک اور حمص کو بھاگا یہ قس بولیس
بجانب طرابلس کے مصر تک اور جب مصر مین پہونچا تو پہونچی خبر اُسکی مقوقس بادشاہ کو پس طلب کیا بادشاہ نے اُسکو اور جب
سامنے آیا وہ حال اُسکا پوچھا بادشاہ نے پس اُسنے سب حال اپنا بیان کیا اور مقوقس بادشاہ نے اُسکو خلعت دیا اور
ٹھہرایا اُسکو کنیسہ معلقہ مین جو قصر شمع مین تھا پس ٹھہرا وہ وہان اور رہو گیا بجاے بابیوس کے بسبب کثرت علم اور
دانائی کے اور بابیوس مصریون کے نزدیک وہی بطرک کبیر تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب روانہ ہوے مسلمان بجانب
مصر کے بارادے اُسکے مالک ہو جانے اور لڑنے وہان کے بادشاہ سے قبل ماہ رمضان کے پس جب اُترے وہ لوگ
وہان اور ہوا اُنکے کام سے جو ذکر کیا ہمنے اور آیا مہینا رمضان کا اور داخل ہوا بادشاہ مقوقس اپنے اُس خلوت کے
گھر مین جسکو اُسنے اپنے لیے بنایا تھا اور بیٹھا بیٹا اُسکا تخت بادشاہت پر اسواسطے کہ وہی ولیعہد اُسکا تھا
بعد اُسکے پس محتاج ہوا وہ بجانب اُس شخص کے جو مشورہ دیوے اُسکو پس اُسی وقت بھیجا اُسنے قاصد کو
بطرف دیر مرقش کے اور بُلایا وہان کے بطرک کبیر کو جو موسوم بہ بابیوس تھا پس جب آیا وہ سامنے متوجہ ہوا
ارسطولیس اُسکی طرف اور مشورہ چاہا اُس سے اُن کامون مین جو بیان کیا اُس سے اور مشورہ دیا اُن لوگون نے
اُس کنیسہ معلقہ مین جو قصر شمع مین تھا اور بھیجا اُس قس ملعون بولیس بن لوقا کو بجانب دیر مرقش کے پس رہا وہ وہان
تا اینکہ آئے اور اُترے عرب مسلمان گرد دیر کے نصر بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ جب اُترے ہم دیر مین آیا اور دیکھا
اُسنے ہمکو اور تھا وہ بڑا پہچاننے والا خالد بن الولید کا کہ دیکھا تھا اُسنے اُنکو بہت جگہون مین ملک شام مین اور رہا پس
حاکم حمص نے بھی بھیجا تھا اُسکو بطور ایلچی کے پاس ابو عبیدہؓ بن الجراح کے جبکہ اُترے تھے مسلمان پہلی مرتبہ قبل اُسکی فتح کے
پس وہ ملعون تمیز کرتا تھا ہمارے چہرون کی اور دیکھتا تھا ہمارے لباس کو اور کہا اُسنے کہ کن عرب سے تملوگ ہو
اور تھا وہ بڑا فصیح زبان عربی مین پس کہا ہمنے کہ ہم لوگ عرب متنصرہ شام کے اصحاب ہرقل سے ہین کہ آئے ہین واسطے
کمک تمہارے سردار کے لڑینگے ہم اُسکے دشمنون سے اور بہ تحقیق بھیجا تھا اُسنے اپنے ایلچی کو ہمارے پاس ساتھ
خلعتون اور بخششون کے اور کمک چاہی اُسنے ہمسے پس کہا اُسنے کہ قسم ہی حق مسیح کی نہین ہو تم غسان اور
نہ عرب متنصرہ سے بلکہ تم عرب حجازی ہو اور نہین نکلے ہو تم اپنے شہرون سے مگر اسی مرتبہ اور نہین حاضر تھے

تم ملک شام اور نہ وہان کی لڑائی مین اور کہتا تھا وہ ملعون ہمراہیان رفاعہ بن قیس سے کہ کیونکر مشابہ ہو سکتا ہی یہ لباس تمھارا غسان کے لباس سے حالانکہ تھے غسان ملوک شام کے اور شراکت کی انھون نے رومیون کی انکے لباس مین اور پہنے انھون نے کپڑے اطلس اور ریشم کے اور سوار ہوے جڑاؤ زین پوش والے گھوڑون پر اور کوتل رکھے سپید رو گھوڑے اور بلند کرتے تھے اپنے سرون پر صلبان سونے اور چاندی کی اور بیشک تم عرب مجذمی ہو کہ آئے ہو تم ساتھ اپنے قریب کے تاکہ بلا ڈالو تم ارسطولیس بادشاہ پر اور ہلاک ہو جاؤ اُسکے شہرون کے جیسا کہ کیا تمنے ملوک شام کے ساتھ اور چھین لیا تمنے ملک انکا انکے ہاتھون سے اور مار ڈالا تمنے بطارقہ اور ہر قلیہ کو اور نہین دیکھتا ہون تمھارے بیچ مین اُس شخص کو جسنے فتح کیا ملک شام کو اور ہلاک کیا وہان کے لوگون کو اور مار ڈالا بطارقہ اور بہادرون کو اور بھگا دیا بادشاہون کو اور عنقریب لکھونگا مین بادشاہ کو اور آگاہ کرونگا مین اُسکو تمھارے حال سے تاکہ قبضہ کر لیوے گا وہ تم پر عامر بن ہبار نے روایت کی ہی کہ کہا ہمنے اُس سے کہ ہمکو اس حال سے جو تو کہتا ہی کچھ خبر نہین ہی اور یہ تیرا خیال خام ہی آیا نہین جانا تو نے اس امر کو کہ مسلمانون نے سب کچھ سامان ہمارا جو تو بیان کرتا ہی لوٹ لیا اور صبح کی ہمنے بعد عزت کے ذلت مین اور بعد تونگری کے فقیری مین اور لکھ بھیجی بھی ہمنے ارسطولیس بادشاہ کو یہ بات کہ آوین ہم اُسکے پاس اور ہووین ہم اُسکے لشکر سے اور لڑین اُسکے دشمن سے اور بھیجا اُسنے ہمارے پاس خلعتون کو اور خوش کیا ہمارے دلون کو عامر کہتے ہین کہ ہنسا وہ ملعون میرے کلام سے اور کہا کہ اکثر لوگ غسان کے زبان روم کو جانتے ہین پس کون شخص تم مین ہی جو کلام کرے میرے ساتھ اُس زبان مین پس کہا ہمنے کہ ہم لوگ سوائے اپنی زبان کے اور زبان نہین جانتے ہین پس کہا ملعون نے کہ قسم ہی میرے دین کی کہ تم قوم غسان سے نہین ہو اور اب ٹھیک ہوا کلام میرا تمھارے باب مین اور تم اصحاب محمد سے ہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا ہمنے کہ برا ہو تیرا اگر ہوتے ہم اُن لوگون سے جنکو تو کہتا ہی تو نہ طاقت ہوتی ہمکو اس امر کی کہ ظاہر ہوتے ہم دن کو بلکہ چھپتے ہم دن کو اور چلتے ہم رات کو ولیکن طلب مغفرت کی کر تو مسیح سے اس بات پر کہ آنکی امت کو تو نے اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ٹھہرایا اور یہ بڑا گناہ ہی پھر چھوڑا اُسنے ہمکو اور نہین کلام کیا ہمسے پس کہا اُس سے راہبان دیر نے کہ ای باپ ہمارے اگر قوم انمین سے ہوتی جنکا تو نے ذکر کیا تو نہ آتے وہ مصر کو دن کی روشنی مین اور نہ اُترتے آبادیون مین پس کہا اُسنے کہ قسم ہی اپنے دین کی مجکو کہ مین بڑا پہچاننے والا انکا ہون اور یہ قوم اصحاب محمد سے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس باز رہو تم آنسے اور نہ نکالو تم کھانا وغیرہ آنکے واسطے اور قریب ترین بھیجونگا بادشاہ کو خبر انکی اور آگاہ کرونگا مین اُسکو آنکے حال سے تاکہ ہوشیار رہین وہ لوگ آنسے عامر بن ہبار نے بیان کیا ہی کہ تمھارہ بانی اور کرم اللہ تعالے سے ہمارے ساتھ یہ امر کہ جب متصل راہبون نے بولیس سے یہ حال کہا بعضون نے بعض سے اگر اچھی طرح سے پہچان لیا ہی

قس نے انکو پس ضرور ہی ہمکو یہ امر کہ صلح کرلیوین ہم اپنے واسطے اُسسے پس ہونگے ہم امن مین اُنکے فریب سے اپنے دیر مین
پس کہا ایک راہب نے اُنمین سے جو بڑا دانا اور عالم اور عاقل تھا کہ اگر تم ایسا کروگے تو اچھا کروگے ولیکن نہین
جانتے ہین ہم یہ امر کہ کسکے واسطے ہو دائرہ لڑائی کا اور فریقین سے کون شخص فتح پاوے ہمارے سردار کے واسطے
تو ڈرتے ہین ہم اُس قس لعین سے اُس امر کو کہ آگاہ کردیگا بادشاہ کو ہمارے حال سے پس مار ڈالیگا وہ ہمکو اور
یہ ملعون ہمارے غیر مذہب پر ہے اور ہر روز کفر کرتا ہے ہمارے ساتھ اسواسطے کہ وہ نسطوری ہے اور ہم یعاقبہ ہین
پس اگر قصد کیا ہے تمنے اس قوم سے مصالحہ کرنے کا اور چاہتے ہو اپنے لیے اُنسے امان کو پس قید کرلو تم اُس ملعون کو
اور سپرد کردو تم اُسکو مسلمانون کے کہ ہین وہ اُسکے ساتھ جو وہ چاہین اور مصالحہ کرو تم قوم سے پس اگر ہوگی فتح
اُنکے واسطے تو یہی مطلب تمھارا ہے اور اگر ہوگی فتح واسطے ہمارے سردار کے پس بچ جاوینگے ہم اُس سے اور بادشاہ
ہمارا حال نہ جانیگا پس اچھی جانی اُن لوگون نے رائے راہب کی اور اتفاق کیا قس کے قید کرلینے پر اُس حال مین
کہ وہ نہین جانتا تھا پھر متوجہ ہوے وہ لوگ اُسکی طرف اور پکڑ لیا اُسکو اور مشکین باندھین اُسکی اور آئے
صومعہ کے پاس اور کہا کہ قسم ہے تمکو اُسکی جسکے تم معتقد ہو اور جسکی طرف تم اشارہ کرتے ہو آیا تم اصحاب محمدؐ سے ہو
یا نہین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس بہ تحقیق ہمنے قبضہ کرلیا ہے قس پر اور ہم چاہتے ہین کہ سپرد کرین اُسکو تمھارے
اور صلح کرین ہم تمسے اور لے لیوین ہم اپنے لیے تمسے عہد اور امان کو اسواسطے کہ ہم ایسی قوم ہین جو نہین جانتے ہین
لڑائی کو اور نہین پیدا کیے گئے ہم واسطے لڑائی کے پس کہا مالک بن اشتر نخعی نے کہ جب ارادہ کیا تمنے ہماری صلح کا
پس نہین ہین ہم اُن لوگون سے جو چھپاوین اپنے حال کو تمسے اور نہین پسند کرتے ہین ہم جھوٹ بولنے کو کہ ہمارے نزدیک
جھوٹ بہت بُری چیز ہے خصوصاً اسلام نے باز رکھا ہے ہمکو اُسکے استعمال اور تجربت سے اگر ہووے تلوار کسی ایک کے
سر پر ہم لوگون سے اور سوال کیا جاوے وہ اپنے دین سے تو اُس حالت مین مباح ہے اور ہم لوگ اصحاب محمد رسول اللہ ہین
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمھارے واسطے امان ہے امان اللہ اور اُسکے رسول کی پس جب سُنی راہبون نے مالک اشتر نخعی سے
یہ بات اُترے وہ اور کھول دیا اُنھون نے دروازہ دیر کا اور نکالا بولیس قس کو اور سپرد کیا اُسکو مسلمانون کے
پس کہا خالد نے اُس سے کہ اے دشمن خدا ارادہ کیا تھا تو نے ہمارے ساتھ ایک کام کا اور چاہا اللہ غالب نے بزرگ نے
سوائے اُسکے پھر عرض کیا اُسپر اسلام کو پس انکار کی اُسنے اور کہا کہ بھاگا مین غسان سے مصر مین پھر ڈال دیا مجھکو مسیح نے
تمھارے ہاتھون مین نہین شک کرتا ہون مین اس بات مین کہ مسیح مسلم ہین اور مین کافر ہون تمھارے دین کے ساتھ
پس ماری خالد نے گردن اُسکی عامر بن ہبار نے بیان کیا ہے کہ لے آئے راہب لوگ کھانا اور دانہ چارہ اپنے دیر سے
پس کھایا ہمنے اور کھلایا اپنے گھوڑون کو اور ٹھہرے ہم وہان رات بھر پس کہا اُس راہب کبیر نے جسنے مشورہ دیا تھا
راہبون کو قید کرنے بولیس کا خالد بن الولید سے کہ اے سردار جانتا اور دیکھتا ہون مین تم مین شجاعت کو تم کون ہو

اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انھون نے کہا کہ مین خالد بن الولید المخزومی ہون پس کہا راہب نے کہ قسم ہے
اپنے دین کی کہ تم وہی ہو جسنے فتح کیا شام کو اور ذلیل کیا بادشاہون اور لبطارقہ کو اور تعریف اور صفت تمھاری
میرے نزدیک موجود ہے پھر گیا وہ اپنے دیر مین اور غائب رہا تھوڑی دیر اور پھر آیا تو ساتھ اسکے ایک جزدان تھا
پس کھولا اسکو اور نکالی اُسمین سے ایک بڑی کتاب تو درمیان اوراق کتاب کے صفت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
اور صورت اُنکی اور لباس اُنکا اور صورت ابو عبیدہ اور صورت خالد کی اور تلوار برہنہ اُنکے ہاتھ مین تھی پھر کہا
اُسنے خالد سے کہ ای سردار ہمیشہ امیدوار رہا مین تم لوگون کا اور سُنتا تھا مین خبرین تمھاری تا اینکہ داخل ہوے تم ملک
شام مین اور فتح کیا تمنے شام کے بعض شہرون کو اُس حال مین کہ تم سردار تھے پس جب معزول کیا تمکو عمر بن الخطاب نے
رضی اللہ عنہ اور حاکم کیا سوا ے تمھارے دوسرے کو متعجب ہوا مین اس حال سے اور حال تمھارا ہمارے نزدیک اسطرح پر لکھا ہے کہ
کہ فتح کرنے والے شہرون کے تمھیں ہو گے پس کیا سبب ہے اسکا خالد نے کہا کہ ای راہب جان تو اس امر کو کہ عمر رضی اللہ بن الخطاب امام اور خلیفہ ہین
اور جب جس کام کا حکم وہ ہمکو کرتے ہین تو ہم بجا لاتے ہین اسکو اور حکم اُنکا اطاعت کیا گیا ہے ہم لوگون مین پس ہرگز نہین پھیرتے ہیں
ہم اُس سے اور اسی بات کا حکم کیا ہے ہمکو اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب بزرگ مین جس جگہ کہ فرمایا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا
اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم پس اطاعت اُنکی ہم پر فرض ہے اور وہ حکم کرتے ہین ساتھ عدل اور اچھے کامون کے
اور منع کرتے ہین بُرے کامون سے اور وہی مالک ہین بلاد مفتوحہ اور اُس چیز کے جو یکبا کیا ہمنے اُنکے واسطے مالون سے
اور ہمیشہ حکم اُنکا تعریف کیا گیا ہے اور ہمیشہ وہ طریقہ بے خواہش دنیا پر ہین بحالت انکسار اور خاک نشینی اور لباس اُنکا
گدڑی ہے اور پیدل چلتے پھرتے ہین وہ بازارون مین بسبب عاجزی کے واسطے اللہ تعالی کے لباس اُنکا تقوی ہے
اور بنیاد اُنکی ذکر خدا ہے اور شعار اُنکا عدل ہے رعیت کے حق مین مہربانی کرتے ہین وہ یتیم پر اور نرمی کرتے ہین بیوہ عورتون
اور مسکینون پر اور اعانت کرتے ہین مسافرون کی سخت ہین وہ اللہ کے دین مین اور درشت ہین اُس شخص پر جسنے
کفر کیا ساتھ اللہ تعالی کے قائم کرنے والے احکام اللہ کے ہین نہین شرم کرتے ہین وہ امر حق سے اور نہین چرب زبانی
کرتے ہین خلق مین راہب نے کہا کہ آیا یہی ہیبت اُنکی تمھارے نبی کے زمانے مین بھی تھی خالد نے کہا ہان شنیدہ ہے
مین نے سعد بن ابی وقاص کو کہتے تھے وہ کہ اجازت حضوری طلب کی ایک دن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور اُسوقت آپکی حضوری مین قریش کی عورتین تھین جو کلام اور شکایت کرتی تھین آپ سے اپنے حال کی ساتھ
آواز بلند کے پس جب اذن دیا آپ نے عمر کو حضوری کا دوڑین وہ عورتین واسطے پردے کے پس ہنسے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا عمر نے بطور دعا کے ہنستا رکھے اللہ تعالے آپکے دندان مبارک کو ای رسول اللہ کیا
آپ نے ارشاد کیا کہ ای عمر تعجب کیا تمنے ان عورتون سے جو بیٹھ رہی تھین واسطے پردے کے تمھارے خوف سے عمر نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ زیادہ مستحق ہین اس بات کے کہ ڈرین وہ آپ سے پھر کہا اُن عورتون سے عمر نے کہ ای دشمن اپنی جانون کی

ڈرتی ہو تم مجھسے اور نہین ڈرتی ہو تم اللہ کے رسول سے انھون نے کہا ہان تم بہت درشت اور سخت ہو پس فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قسم ہے مجکو اُسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے ای عمرو نہ ملیگا تمکو شیطان کسی دن
چلتا ہوا راہ مین مگر یہ کہ چلا جاویگا وہ دوسری راہ کو راوی کہتا ہے کہ جب سُنی راہب نے یہ بات کہا اُسنے کہ حرمت
اور برکت اور رسالت تمھاری نبی کی پھر آئی تمھارے امام اور تم لوگون پر پس کہا خالدؓ نے کہ کس چیز نے باز رکھا ہے
تجکو داخل ہونے سے ہمارے دین مین اُسنے کہا کہ جب چاہیگا پروردگار آسمانون اور زمین کا خالدؓ نے کہا کہ چاہتا ہون مین
تجھسے یہ امر کہ نکال دے تو ہمکو صلبان اپنے دیر کی اور زنار بھی پس نکال لایا وہ صلیب تدیج کو کہ وہ بڑی صلیب چاندی کی تھی
اور اور صلبان بھی چھوٹی چھوٹی اور زنار بھی پس خالدؓ نے اُنکو لیکر رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف کے سپرد کیا پس لیا
مسلمانون نے اُنکو اور آراستہ ہوے وہ ساتھ لباس عرب متنصرہ کے جنکو راستے مین مار ڈالا تھا اور سوئے رات بھر
دیر مین پس جب صبح ہوئی کوچ کیا خالدؓ نے مع ساتھیون کے بعد ازین کہ ٹھہرایا دیر مین دس آدمیون کو راوی کہتا ہے
تاکہ نہ نکلے انمین سے کوئی اور جا کر آگاہ کرے بادشاہ کو اُنکے حال سے اور کوچ کیا خالدؓ نے دیر سے مع اپنے ہمراہیون کے
بلباس متنصرہ کے اور مضبوط کر لیا زنارون کو اپنی اپنی کمر مین اور بلند کیا صلبانون کو اپنے سرون پر اور روانہ ہوے
بارادہ مصر کے اور اُنکے اور مصر کے بیچ مین وہی دن تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ متوجہ ہوے خالدؓ بن الولید نصر بن ثابت
کی طرف اور کہا اُنسے کہ ای نصر جاؤ تم بادشاہ کے پاس اور خوشخبری دو اُسکو ہمارے آنے کی اور کہو اُس سے کہ عرب متنصرہ آئے ہین
تیری مدد ہی کے واسطے پس جلد گئے نصر بن ثابت تا اینکہ قریب ہوے وہ قبطیون کے لشکر سے نصر کہتے ہین کہ جب
قریب اور سامنے ہوا مین لشکر قبط کے دوڑے لوگ میری طرف اور کہا کہ تم کون ہو مین نے کہا کہ مین ایلچی عرب متنصرہ کا ہون
آیا ہون خوشخبری دینے بادشاہ کو بسبب نے عرب متنصرہ کے اُسکے پاس راوی نے بیان کیا ہے کہ لیا لوگون نے نصر کو اور لیگئے اُنکو
ارسطولیس کے سامنے اور اجازت چاہی اُس سے پس اذن دیا اُسنے اور جب داخل ہوے نصرؓ بادشاہ کے پاس اُنکا اُنکو مجاب نے
واسطے اس بات کے کہ تعظیم کرین وہ مجلس بادشاہ کی سجدہ کرنے سے نصرؓ کہتے ہین کہ قسم ہے اللہ کی نہین التفات کیا مین نے
بجانب اُنکی آوازون کے اور ارادہ کیا مین نے یہ کہ سجدہ نہ کرون لیکن ڈرا مین اس امر سے کہ نفرت کرینگے دل قوم کے مجھسے
اور نہ پورا ہوگا ارادہ ہمارا اور یہ بات اُن لوگون کو ٹھیک معلوم ہو چکی تھی کہ جو شخص ہوگا اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے وہ سجدہ نکریگا کسی بادشاہ روے زمین کو جو کفر کرتا ہے ساتھ اللہ کے پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ نیت کرتا ہون مین
واسطے اللہ کے اور سجدہ کرتا ہون رب العالمین کے واسطے اور ساتھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے
آپ انما الاعمال بالنیات ۔ ولکل امرء ما نوی پس سجدہ کیا مین نے پروردگار عالم کا اور جب اُٹھایا مین نے اپنے سر کو سجدہ سے
سے کہا مجھسے بادشاہ کے وزیر نے کہ ای برادر عربی پہنچ گئے ساتھی تمھارے مین نے کہا ہان اب وہ قریب جبل مقطم کے ہین
راوی کہتا ہے کہ جب سُنی وزیر نے یہ بات حکم کیا اُسنے جلانے اور اکابر دولت کو ملنے کا واسطے ملاقات عرب کے پس سوار ہوے

قبطی ساتھ آراستگی کے اور کوتل رکھا غلامون نے گھوڑون کو آگے ساتھ تبری زینت کے اور زین پوشون جڑاؤ ساتھ نگینون جواہرات اور لگامون طلا کی ہوئی ساتھ مروارید اور دیبے بندھے ہوے ساتھ موتیون کے اور سوار ہوا اُنکے ساتھ ارسلانوس قبطی سردار لشکر کا اور خلعت دیا بادشاہ نے نضر بن ثابت کو جبکہ آئے تھے وہ ساتھ خوشخبری کے اور روانہ ہوئی قوم واسطے ملاقات عرب کے درانحالیکہ گمان کرتے تھے کہ وہ عرب متنصرہ ہین اور نہین جانتے تھے معاملہ تقدیر کو یہ تو حال نضر بن ثابت اور نکلنے قبطیون کا واسطے ملاقات عرب کے تھا لیکن حال خالد بن الولید کا اس روانہ ہوے وہ تا اینکہ پہونچے جبل قطم تک ابن اسحاق رح نے بسلسلہ راویون کے نعیم بن مرہ سے روایت کی ہے کہا نعیم نے کہ تھا میں منجملہ اُن لوگون کے جنکو عمر بن الخطاب نے بھیجا تھا اہل وادی القری اور وادی نخلہ سے اور خالد بن الولید دوست رکھتے تھے مجکو اسواسطے کہ میرے باپ شریک تھے عاصم رض وائل السہمی کے اور سفر کیا تھا انکے واسطے مالون کے بصرہ کی بازار تک پس جب جانا خالد بن الولید نے اس بات کو کہ قبطی اصحاب بادشاہ ارسلانوس کے انکے استقبال کے واسطے نکلے ہین دور سے وہ اس امر پر کہ تشویش مین پڑینگے دل مسلمانون کے اس حال سے جبکہ دیکھینگے مسلمان انکی طرف اور دور سے عمرو بن العاص رض بھی اس بات سے کہ سستی مین پڑینگے وہ پس آئے میرے پاس اور کہا مجھسے کہ اے ابن مرہ مین چاہتا ہون تمسے ایک بات کہنا پس سمجھ لو تم اسکو مجھسے مین نے کہا کہ اے آیا سلیمان وہ کیا بات ہے انھون نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ عمرو بن العاص رض ساتھی نکلے جب دیکھینگے مجکو کہ آئے ہین ہم ساتھ لباس متنصرہ کے اور صلبان ہمارے سرون پر ہین اور قبطی لوگ سوار ہوے ہین ہمارے استقبال کے واسطے تو تشویش مین پڑینگے دل اُنکے ہمارے حال سے ولیکن مین چاہتا ہون تمسے اس امر کو کہ اترو تم اپنے گھوڑے سے اور سپرد کرو تم اسکو اپنے غلام کے اور چھپ رہو تم اس تصرف آڑ مین پس جب دور چلے جاوین ہم لوگ تمسے اور تنہا رہو تم نکلو اور قصد کرو لشکر مسلمانون کا اور جاؤ تم عمرو بن العاص رض کے پاس اور بیان کرو اُنسے حال ہمارا کہ قصد کیا ہے ہمنے فریب اور مکر کا ساتھ قوم کے تاکہ مطمئن ہو جاوے دل اُنکا اور بیسان رہین وہ اپنے کام مین اسواسطے کہ وہ سوائے تمھارے اور کسی پر مطمئن نہونگے کہ پہچانتے ہین وہ تمکو اور کہو تم میری طرف سے اُنکو سلام اور یہ بات کہ بیسان رہین وہ اور لشکر انکا اپنے کام مین پس جب سنین وہ تکبیر ہماری قبطیون کے لشکر مین بلند کرین وہ اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور حملہ کرین وہ قوم پر پس کہا مین نے خالد رض سے کہ بخوشی منظور ہے مجکو پھر اترا مین اپنے گھوڑے سے اور سپرد کیا مین نے اپنے غلام وارم کے اور چلا مین طرف پہاڑ کے اور چھپ رہا مین پیچھے ایک بڑے پتھر کے اور چلے خالد بن الولید مع اپنے ساتھیون کے درانحالیکہ آراستہ تھے وہ ساتھ لباس عرب متنصرہ اور اُن خلعتون کے جنکو بادشاہ نے متنصرہ کے واسطے بھیجا تھا اور نہین رخائہ بن قیس اور بشار بن عوف نے وہ دونون خلعتین جو بادشاہ نے بطریق پیشوائی کے بھیجا تھا اور بلند کیا صلبانون کو اپنے سرون پر اور کھولدیا نشان متنصرہ کے اور بلند کیا صلبان سونے اور چاندی کی جو دیر رہبان سے لیا تھا اور بدل دیا خالد رض نے بھی اپنے لباس کو اوسی طرح

مقداد اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر نخعی نے بھی تبدیل لباس کیا تھا پس اسی حال میں کہ وہ چلے جاتے تھے کہ سامنے ہوا اُنکے
لشکر قبطیون کا اور سردار لشکر کا ارسلاؤس اور حجاب بادشاہ کے پس متوجہ ہوے رفاعہؓ بن قیس اور بشار بن عوف اپنے
ساتھیون کی طرف اور کہا اُنسے کہ پھیل ہو جاؤ اور مجھکو تم سامنے اُنکے کہ نہین ہی اس امر سے تم پیروی اور بدی عاقبت کی
اور قسم کھاؤ مسیح اور سیدہ کی اور نہ غلطی کرے کوئی تم مین کا کہ یاد کرے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس
آگاہ ہو جاوین قوم ہمارے حال سے اور کرو تم اپنی ہمتون کو اپنی آنکھون کے آگے اور بھروسا کرو تم اللہ تعالی پر اپنے کامون مین پس
ویسا ہی کیا قوم مسلمانون نے جو حکم کیا اُنکے سردارون نے اور پھیل ہوے اور مجھکے وہ واسطے تعظیم حجاب اور سردار لشکر ارسلاؤس کے اور
دعا مین دین اُنکو پس متوجہ ہوے حجاب اُنکی طرف اور برگزاشت کی اُنکی اور حکم کیا اُنکو سوار ہونے کا پس سوار ہو کر روانہ ہوے
وہ تا آنکہ پہونچے سراپردے تک اور حکم کیا اُنکو حجاب نے اترنے کا پس اترے وہ اپنے گھوڑون سے اور ٹھہرے سراپردے کے دروازے پر
اور اجازت طلب کی بادشاہ سے پس اذن دیا اُسنے آنے سرداران لشکر اور ارکان کا پس داخل ہوے رفاعہؓ بن قیس اور بشار بن عوف اور
نہین داخل ہوا کوئی سوا اُنکے اور ٹھہرے خالدؓ اور مقداد اور عمار اور مالک اور باقی عرب ہمراہی رفاعہؓ اور بشار کے دروازے پر پس جب
داخل ہوے رفاعہ ابن قیس اور بشار بن عوف سراپردے مین مبارکباد دی اور مجھکے وہ واسطے تعظیم کے سامنے بادشاہ کے پس متوجہ ہوا بادشاہ
اُنکی طرف اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے بتحقیق جان لیا تمنے محبت ہماری اپنے ساتھ اور قرب ہمارا اپنے واسطے اور بلایا ہمنے تمکو اسلیے
کہ رہو تم ساتھ ہمارے اور لڑو ہمارے دشمنون سے اور ہو دین ہم تم ایک ہی ساتھ ان عرب محمدیون پر پس اگر تم خیر خواہی کرو گے
ہماری اور لڑو گے ہمارے دشمنون سے اور حمایت کرو گے ہماری دولت کی تو ہونگے ہم موافق تمہارے حکم کے اور تقسیم کرینگے ہم تمکو ملک
اپنا اور مالک کرینگے ہم تمکو اپنی نعمتون کا رفاعہؓ نے کہا کہ بشارت ہو تمکو ای بادشاہ قریب دیکھیگا تو وہ چیز جو خوش کریگی تمکو اور خرچ کرینگے ہم
تیرے سامنے اپنی کوشش کو اپنے دشمن کی لڑائی مین پس شکر یہ ادا کیا اُنکا بادشاہ نے اور بہت اچھی دو خلعتین دین رفاعہؓ بن
قیس اور بشار بن عوف کو اور پہنا اُنھون نے اُن دونون خلعتون کو اُن خلعتون پر جو پہلے سے پہنے تھے کہ اُنھین کو پہنکر وہ
بادشاہ کے سامنے گئے تھے پس اسی وجہ سے مطمئن ہو گیا تمادل بادشاہ کا کہ اُسی نے وہ خلعتین اُنکے واسطے بھیجی تھین اور
اس سبب سے یقین کیا کہ وہ عرب متنصر ہین راوی نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ جب آئے خالد بن الولید اور
اور مقداد اور عمار بن یاسر اور مالکؓ اشتر اور رفاعہؓ بن قیس اور بشار بن عوف اور وہ لشکر جسکو امیر المومنین عمرؓ
بن الخطاب نے اہل وادی القری اور طائف اور وادی نخلہ سے بھیجا تھا اور ہوا معاملہ اُنکا اسطرح پر جیسا کہ بیان
کیا تھا ہمنے اور متوجہ ہوے وہ بجانب لشکر بادشاہ ارسطولیس کے اور رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف خلعتین
پہنے تھے اور نشان اور صلبان اُنکے سرون پر تھے پس دیکھتے تھے مسلمان لشکر عمرو بن العاص کے اُنکی طرف اور
تعجب کرتے تھے اُنکے حال سے پس کہا معاذ بن جبل نے عمرو بن العاص سے کہ قسم ہی خدا کی ای عمروؓ یہ لوگ عرب متنصر
نہین ہین اور میرا جی نہین مانتا ہی اس بات کو اور بیشک وہ ہمارے ساتھیون سے ہین اور مین نے

ایک ایک کو انمین سے دیکھا پس دیکھا مین نے انمین لباس وادی نخلہ اور طائف اور وادی القریٰ کے شرحبیل بن حسنہ نے کہا
کہ مین اس سے زیادہ تر تعجب کی بات تمسے کہتا ہون کہ مین نے اُن سبعون کے بیچ مین خالد ابن الولید کو دیکھا ہی اور ظاہر ہوا
مجکو عمامہ اور وہ کپڑے اُنکے جو پہنکر طرابلس مین داخل ہوے تھے یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ مین نے قسم ہی خدا کی
مالک اشتر نخعی کو دیکھا ہی اور پہچانا مین نے اُنکو بسبب اُنکی درازی قد اور رکاب کے اور وہ گھوڑے کی زین پر مثل
بھوج کے ہین عمرو بن العاص نے کہا کہ قریب تر تمکو حال معلوم ہو جاویگا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے راوی کہتا ہی کہ گذر گیا دن
اور آئی رات ساتھ تاریکی کے کہ اُسی وقت آئے نعیم بن مرہ پہاڑ کی طرف سے بارادہ لشکر مسلمانون کے اور اس رات مین سعید
بن زید بن نفیل واسطے نگہبانی کے مقرر تھے پس جب دیکھا اُنھون نے بجانب ذات نعیم بن مرہ کے کہ آتے ہین وہ اُنکے لشکر کی طرف
جلد متوجہ ہوے مسلمان اُنکی طرف اور کہا کہ تم کون ہو مختصر کہو حال اپنا پس کہا اُنھون نے کہ مین نعیم بن مرہ ہون پھر سلام کیا
نعیم نے مسلمانون کو پس جب پہچانا مسلمانون نے اُنکو مرحبا کہی اُنکو اور پوچھا کہ تم کہان سے آئے ہو پس آگاہ کیا نعیم نے
اُنکو سرگذشت سے پس لیگئے مسلمان اُنکو عمرو بن العاص کے پاس نعیم کہتے ہین کہ جب پہونچا مین عمرو بن العاص کے
خیمے مین سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے مجکو اور کہا کہ کون شخص ہی مین نے کہا کہ مین نعیم ہون
اُنھون نے کہا کہ مرحبا ای نعیم تمھارے پیچھے کیا حال ہی آگاہ کرو تم مجکو اپنی خبر سے ای بیٹے میرے بھائی کے بیٹھ جاؤ تم
پس بیٹھ گیا مین اُنکے سامنے اور سب حال اول سے آخر تک بیان کیا مین نے اُنسے پس بہت خوش ہوے وہ اور
بشارت حاصل کی ساتھ مدد اور غلبے کے اور سجدۂ شکر اللہ تعالیٰ کا بجا لائے اور اسی وقت بلایا اُنھون نے معاذ بن
جبل اور شرحبیل بن حسنہ کو پس جب آئے وہ لوگ اور بیٹھے سامنے اُنکے متوجہ ہوے عمرو بن العاص اُنکی طرف اور کہا کہ
ای اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نعیم بن مرہ خبر لیکر میرے پاس آئے ہین اور ایسا ایسا کچھ مجھسے بیان کرتے ہین
پھر کہا نعیم سے کہ ای بیٹے میرے بھائی کے بیان کرو تم ان لوگون سے وہ چیز جو بیان کی تمنے مجھسے پس نعیم نے ابتدا سے
انتہا تک اُنسے بیان کیا پس بہت خوش ہوے وہ لوگ اور کہا کہ ہم اللہ غالب اور بزرگ سے امید اس بات کی رکھتے ہین
کہ یہ معاملہ سبب ہووے ہمارے غلبے کا ہمارے دشمنون پر پھر نعیم نے عمرو بن العاص سے کہا کہ ای سردار سوار ہو تم
اور حکم کرو سواران مسلمین اور لشکر کو سوار ہونے کا اور آمادہ اور باسامان رہو تم اپنے کام مین پس جب سنو تم
تکبیر کو قبطیون کے لشکر سے کہ بلند ہوئی ہی تو بلند کرو تم بھی اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور حملہ کرو تم دشمن
لشکر پہ ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی خلق کے کام مین نگرانی انجام کار کی ہی اور معاملہ اُسکا
یون ہی کہ جب رات ہوئی تو جمع کیا ارسطولیس نے حجاب اور سردارون کو اور کہا اُنسے کہ تنگی مین پڑا ہی سینہ میرا ان
عرب کے سبب اور اُنکے قیام سے ہمارے یہان اور نرخ غلے کا ہمارے یہان گران ہو گیا ہی کہ حاکم ہو گئے ہین
وہ لوگ دیہاتون اور زمین والون پر اور بازار رکھا ہی اُنھون نے اور شہر والون کو اس امر سے کہ پہونچا دین

وہ ہمارے پاس کسی چیز کو بیدار شہروں سے اور اُنکے گروہ بھی جاتے ہین رفیف اور صعید تک اِس جانب سے اور اہل نوبۃ اور بجاۃ کسی نے بھی ہماری کمک نہین کی اور اُنکے آپسمین فساد اور جھگڑا پڑ گیا ہی سو میری راے تو یہ ہی کہ شروع کرون ہین لڑائی کو ان عرب سے اور مدد اور غلبہ دیوین مسیح جسکو چاہین پس کہا حجاب اور سردارون نے کہ اے بادشاہ کرتو جو چاہتا ہی کہ ہم لوگ کسی امر مین تیرے خلاف نکرینگے پس کہا ارسطولیس نے کہ نکلو اور چلو تم لوگ اِسی وقت اور آگاہ کردو لشکر کو کہ کل لڑائی ہوگی اور حکم دو اُنکو کہ پہنین وہ لباس حرب کا اور آمادہ ہون واسطے لڑائی کے اور آفتاب نکلنے پاوے کہ وہ لوگ پہاڑ پر پہونچ جاوین کہ شاید دفعتہً در آوین ہم عرب پر بیوقت غفلت کے پس نکلے حجاب بموجب حکم بادشاہ کے اور نہ تھی بادشاہ کو آگہی اُس معاملے سے جو پورا ہو چکا تھا قصر شمع مین اور تھی اچھی تدبیر اللہ تعالی کی اپنے مسلمان بندون کے واسطے یہ کہ مقوقس کا ایک حقیقی بھائی تھا جسکا نام ارجانوس تھا اور مقوقس اُسکو بہت دوست رکھتا تھا اور کوئی کام بدون اُسکے مشورے کے نہین کرتا تھا اور دونون ساتھی سوار ہوتے تھے اور ساتھی اُترتے تھے اور نہین جدا ہوتے تھے آپس سے بسبب محبت ایک کی دوسرے سے موافق اپنی عادت کے اور مقوقس داخل ہو چکا تھا اپنے خلوت کے گھر مین رمضان کے مہینے مین جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین اور بھائی اُسکا نکلنے کی راہ دیکھا تھا جسوقت کہ تمام ہوا مہینا پس جب پورا ہو گیا مہینا رمضان معظم کا اور مقوقس بادشاہ نہ نکلا تو سخت گذرا اُسپر یہ حال اور برا جانا اُسکے معاملے کو اور آیا وہ اپنے بھائی کے خلوت خانے کی طرف درانحالیکہ پوچھتا تھا اُن لوگون کو جو اُسکی خدمت مین مقرر تھے پس دیکھا اُنمین سے کسی کو تا کہ پوچھے حال اپنے بھائی کا اور یہ کہ کیا سبب اُسکے دیر کرنے کا نکلنے سے پس نہ پایا اُنمین سے کسی کو اور شک کی کام مین اور آیا بجانب ارسطولیس پیچھے اور ولی عہد اپنے بھائی کے پس پایا اُسکو بیٹھا ہوا تخت پر اور حکم اُسکا جاری تھا ملک مین پس نہایت برا جانا اُسکے معاملے کو اور متوجہ ہوا ارسطولیس کی طرف اور پوچھا اُس سے حال اُسکے باپ کے سبب اُسکے دیر کرنے کا پس کہا ارسطولیس نے کہ بادشاہ نے اپنے طالع کو بمقابلہ ان عرب کے ضعیف دیکھا اور حکم کیا مجھکو ٹھہرنے کا اپنی جگہ پر اور بندوبست کرنے حاملے کا اُسکے اور عرب کے بیچ مین مصالحہ کرلون ہین اُنسے یا لڑون ہین اُنسے پس جب سنی ارجانوس نے یہ بات ارسطولیس سے چپ ہو رہا اور کچھ جواب اُسکو نہین دیا اور چھپایا معاملے کو اپنے دل مین اور جان گیا اِس امر کو کہ ارسطولیس نے اپنے باپ کو مار ڈالا راوی کہتا ہی کہ ارجانوس بھائی مقوقس کا بھی اعتقاد رکھتا تھا ثبوت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور جانتا تھا کہ دعوت اُنکی پھیلیگی زمین مشرق اور مغرب تک اور بادشاہ لوگ سست ہو جائینگے اُنکے صحابہ کے زمانے مین اور وہ لوگ غالب ہو جائینگے شہرون پر پس نکلا وہ اپنے بھتیجے ارسطولیس کے پاس سے اور نہین ظاہر کیا اُسنے کسی سے وہ امر جو اُسکے دل مین تھا اور ارسطولیس نے ارادہ لڑائی کا عرب سے کل کے روز پر رکھا تھا پس نکلا ارجانوس اُسکے پاس سے رات کے وقت اور گیا قصر شمع مین اور یکجا کیا اُسنے اُن لوگون کو جنکو اُسکے بھتیجے نے اکابر دولت سے اُنمین چھوڑا تھا اور اُن لوگون کو جنپر اُسکو اعتماد تھا اپنے کام

اور اپنی حفاظت مین بس جب داخل ہوا ارجانوس اُنکے پاس کہا اُسنے اُنسے کہ جانو تم لوگ اس امر کو کہ عقل سبب پائداری بنی آدم کی ہی اسواسطے کہ اللہ تعالی نے خاص کیا بنی آدمؑ کو ساتھہ عقل کے سواے اپنے اور سب مخلوقات کے اور مقوقس کو اُسکے بیٹے نے ضرور مارڈالا ہی بسبب خواہش دنیا کے اور تھا مقوقس مہربان تم لوگون پر اور مطیع تھا تمھارا اور جانو تم اس امر کو کہ یہ عرب وہ ہین کہ پیش آنے والا اُنکا وہ تھا جسکا ملک تمھارے ملک سے بڑا تھا اور لشکر اُسکا تمھارے لشکر سے زیادہ تھا پس نہ ٹھہر سکے وہ لوگ عرب کے سامنے اور نہین ہی زمانہ جاتے رہنے اور سست ہوجانے تمھاری دولت کا مگر اسقدر کہ بھڑین اور مقابل ہوان دونون لشکر پس اگر فتح پاوینگے تمپر عرب تو مارڈالینگے وہ تمکو اور لوٹ لینگے وہ تمھارے مال کو اور لونڈی غلام بناوینگے تمھارے عورات اور لڑکون کو اور رہینگے تمھارے گھرون مین جطرح کہ کیا اُنھون نے تمھارے غیر کے ساتھہ اُن لوگون نے کہا کہ ای سردار کیا راے ہی اس معاملہ مین اُسنے کہا کہ راے یہ ہی کہ ہوشیار ہوجاؤ تم اپنی جانون پر اور بند کرلو تم دروازہ اپنے قصر کا اور نہ آنے دو اُسمین کسی کو بادشاہ کے لشکر سے اور نہ اُسکو اسواسطے کہ اُسکو قوت تمھاری لڑائی کی نہوگی اس حال مین کہ عرب اُسکے پیچھے ہونگے اور وہ عبور کریگا بجانب غربی کے اور چلا جاویگا اسکندریہ کو اور مین بعد اُسکے صلح کرلونگا اپنے اور تمھارے واسطے لن عرب سے اور بےڈر ہوجاوینگے ہم اپنی جانون اور مالون اور اولاد پر اور بعد اُسکے جو ارادہ کریگا بیعت کا اُنکے دین پر تو اُسکے واسطے کوئی مانع نہوگا اور جو کوئی اپنے دین پر استقامت کریگا وہ اُنکو جزیہ دیگا اور محفوظ رہیگا خون اُسکا اور مال اُسکا اور لڑکے بالے اُسکے راوی کہتا ہی کہ جب سُنی اُن لوگون نے یہ بات اُسکی بہتر جانا اُسکی راے کو اور سمجھے وہ کہ حق اُسی کے ساتھہ ہی پھر راوی نے بیان کیا ہی کہ ارجانوس سوار ہوتا تھا ساتھہ ایک ہزار سوار کے اپنے غلامون سے پس گھیر لیا ارجانوس نے قصر شمع اور اُس چیز کو جو اُسمین تھی خزانے اور مال اور اسباب اور غلے وغیرہ سے اور بند کرلیا اُسنے دروازے کو اور چڑھ گیا مع اپنے لوگون کے اوپر کے مکان پر اور بادشاہ اسطولیس کو اس حال سے کچھہ خبر تھی راوی کہتا ہی کہ آئے بعض غلام اسطولیس کے جو واقف ہوگئے تھے اس معاملہ سے اور آگاہ کیا اُسکو اُسکے چچا ارجانوس کے حال سے پس جب سُنا اسطولیس نے یہ حال یقین کیا اُسنے اپنے زوال ملک اور اُسکے نکالجانے کا اپنے ہاتھ سے اور حیران رہگیا اپنے کام مین اور قصد کیا اُسنے داخل ہونے قصر کا رات کو کہ اُسی وقت بلند ہوئی آواز تہلیل اور تکبیر کی اُسکے وسط لشکر سے اور عرب نے حملہ کیا راوی کہتا ہی کہ جب سُنی عمرو بن العاص نے آواز تکبیر کی کہ بلند ہوئی ہی قبطیون کے لشکر مین اور سوار ہوچکے تھے وہ اور سب لشکر اُنکا پس اُسی وقت تکبیر کہی عمرو بن العاص اور مسلمانون نے اور حملہ کیا اُنھون نے قبط کے لشکر پر اور عمل کیا تلوار نے اُنمین پس جب دیکھا اسطولیس نے بجانب اُس چیز کے جو نازل ہوئی اُسپر اُترنے عرب سے اور ثابت ہوگیا اُسکو یہ امر کہ وہ عرب جو آتے تھے بطور کک کے لباس متنکرہ مین اُنھون نے حملہ کیا اُسکے لشکر پر پس جانا اُسنے کہ یہ بات قریب عرب سے تھی اور یہ کہ اُسکو طاقت اُنکے مقابلے کی نہین ہی اور سوار ہوا وہ اُسی وقت اور سوار ہوے مجالد و بطارقہ اور امرا اور غلام اُسکے اور اُٹھا لیا خزانے اور مال اور اسباب کو اور اُس سب کو اُن لوگون نے اپنے آگے کرلیا اور روانہ ہوئے وہ رات کو اور در آئے وہ اور قطع کی مسافت

فتح کرنا عمرو بن العاص کا فیوم اور بنی سویف کا اور بہنسا کا اور اشمونین کا اور اسیوط کا اور منفلوط کا اور اخمیم کا اور سوہاج کا اور قفط کا اور اسوان کا اور عیذاب کا بطور صلح کے اور ارجانوس اور مقوقس کا اور رامان دینا مسلمانون کا ارجانوس اور سکنا سے مصر کو اور دخل ہونا مسلمانون کا شہر مصر مین ۱۲

شہر مصر کی تا اینکہ پہونچے پہلے پل پر اور اُسپر سے عبور کرکے چلے بجانب مربوط کے پس چھوڑا مرد مان حبانی کو وہان مع تین ہزار
سوار کے اور روانہ ہوے وہ سب بارادہ اسکندریہ کے راوی کہتا ہی کہ پکارا پکارنے والے نے کہ ارسطولیس بادشاہ
بھاگ گیا پس نہ ٹھہر سکا کوئی شخص اُسکے لشکر کا اور منہ پھیر کر بھاگے وہ سب اور تلوار کام کرتی تھی اُنمین اور مدد اور غلبہ دیا
اللہ غالب اور بزرگ نے اصحاب اپنے نبی کو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن اسحاق نے ثقات سے روایت کی ہی کہ مارے گئے
اُس رات مین لشکر قبطیون سے پانچ ہزار سوار اور غنیمت مین پایا مسلمانون نے اُنکے خیمون اور اُس چیز کو جو اُسمین تھی مال
اور اسباب سے پس جب صبح ہوئی آئے خالد اور عمار اور مقداد اور مالک پاس عمرو بن العاص کے اور سلام کیا اُنکو اور اُنکے ساتھیون کو
اور سلام کیا بعض مسلمانون نے بعض کو اور آئے رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف طرف عمرو بن العاص کے اور سلام کیا اُنکو پس متوجہ ہوے
عمرو بن العاص اُن سب کی طرف اور سلام کیا اُنکو اور مرحبا کہی اور دعا دی اُنکو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کامون کا اور بیان کیا
خالد بن الولید نے عمرو بن العاص سے تمام ماجرا جو گذرا تھا ساتھ عرب متنصرہ کے اور ہلاک کرنا اُن سب کا اور مالک ہو جانا
اُس چیز پر جو ساتھ اُنکے تھی گھوڑون اور اونٹون اور ہتھیار اور لباس وغیرہ سے اور گفتگو اہل و برادر اُنکے رہبان کی اور
مارا جانا قس کبیر کا اور لینا اُن لوگون سے صلبان اور زناروں کا اور داخل ہونا ارسطولیس کے یہان ساتھ مکر اور فریب کے پس
خوش ہوے عمرو بن العاص اُنکی باتون سے اور شکر ادا کیا اللہ تعالی کا اس معاملے پر اور دعا دی خالد اور سب مسلمانون کو اور کوچ کیا
مقام مجر الحصا سے مع اپنے لشکر کے اور روانہ ہوے تا اینکہ آئے مصر مین اور مالک ہو گئے اُسکے دروں کے اور اُترے خالد
اور عمار اور مقداد اور مالک اشتر قصر شمع پر پس ظاہر ہوا اُنپر ارجانوس بن راعیل بھائی مقوقس کا اور کہا اُنسے عربی زبان مین کہ اے
جوانمردان عرب جانو تم اس امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے مدد کی تمھاری ساتھ غلبے کے اور مالک ہوے تم شہرون کے
اور جانو تم اس بات کو کہ مین نے تمھارے حق مین نیکو خواہی سے ایسا ایسا کچھ کیا ہی اور اگر نہ فریب کرتا مین ساتھ بیٹے اپنے
بھائی کے تو نہ شکست کھاتا وہ تمسے اور اب ہم صلح کرتے ہین تمسے اور سپرد کرتے ہین تمکو یہ قصر اس شرط پر کہ نہ تعرض کرو تم ہمارے
کسی چیز سے اور نہ دراز کرو تم اپنے ہاتھون کو ہماری طرف ساتھ کسی برائی کے اور جو شخص ہم مین کا چاہے کہ داخل ہو تمھارے
دین مین پس کوئی اُسکو مانع نہوگا اور جو باقی رہیگا اپنے دین پر پس نہ تعرض کرو تم اُس سے اور دیا کریگا وہ جزیہ پس کلام کیا اُس سے
اُس سے معاذ ابن جبل نے اور کہا کہ جان تو اس امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے غلبہ دیا ہمکو کافرون پر بسبب صدق ہماری نیتون
اور اچھائی ہمارے کامون اور تبعیت کرنے ہمارے حق کی اور ہم لوگ نہین کہتے ہین کوئی بات مگر سچ اور نہین عہد و اقرار
کرتے ہین ہم کسی بات کا مگر یہ کہ پورا کرتے ہین ہم اپنے عہد کو اور نہین عمل مین لاتے ہین ہم بیوفائی اور فریب کو اور تمھارے
واسطے امان ہی تمھاری جانون اور مالون اور اولاد پر اور جو شخص مسلمان ہوگا تم مین سے اور داخل ہوگا ہمارے دین مین
تو قبول کرینگے ہم اُسکو اور جو کوئی باقی رہیگا اپنے دین پر پس نہ تعرض اور برائی کرینگے ہم اُس سے اور اکتفا کرینگے ہم
اُس سے جزیہ پر پس جب سنا ارجانوس اور مشائخ مصر اور اُسکے سردارون نے یہ کلام خوش ہوے دل اُنکے اور اُترا

ارجانوس اور کھول دیا اُسنے دروازہ قصر کا اور لیکر آیا اُنکے پاس کنجیان اور سپرد کیا اُنکو پس لیا خالدؓ اور اُنکے ساتھیون نے
ارجانوس اور مشائخ مصر اور وہان کے رئیسون کو ساتھ اپنے اور لیکر آئے پاس عمروؓ بن العاص کے اور ٹھہرایا اُن لوگون نے
کو سامنے اُنکے اور بیان کیا اُنسے خالدؓ نے حال صلح اور اُس چیز کا جسپر وہ لوگ متفق ہوے تھے پس خوش ہوے عمروؓ
بن العاص اس حال سے اور متوجہ ہوے اُنکی طرف اور کہا کہ ای قوم جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی نے غالب کیا ہمکو تمپر
اور شکست دی اور بھگا دیا ہمنے تمھارے بادشاہ کو اور اب تم لوگ ہمارے قبضے مین ہو اور ہو گئے تم غلام ہمارے
اسواسطے کہ فتح کیا ہمنے تمھارے شہر کو بزور تلوار کے اور اب تم ہمارے مغلوب ہو پس کہا ارجانوس نے کہ ای سردار آیا نہین ہے
یہ بات جو تم نے ہمنے تمسے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے ٹھہرایا مہربانی کو تمھارے دلون مین اور تم لوگ عاف کر دیتے ہو اُسکو
جو تمپر ظلم کرتا ہے اور نیکی کرتے ہو تم اُسکے ساتھ جسنے تمسے برائی کی اور تم جانتے ہو کہ ہم لوگ رعایا اور محکوم ہین اور اگر ہوتا حکم
ہمارے اختیار مین تو بیعت کرتے ہم تمھاری پس نرمی کرو تم اب ہمارے ساتھ اور دیکھو ہمارے حال کو پس کہا عمروؓ بن العاص نے
صحابہؓ سے کہ کیا کرون مین ان لوگون کے حق مین شرجیلؓ بن حسنہ نے کہا کہ ای سردار کرو تم اُنکے ساتھ وہ امر جسکا حکم کیا ہے
اللہ غالب اور بزرگ نے عدل سے اور نیکی کرو تم اُنکے ساتھ اور خوش کرو تم اُنکے دلون کو کہ مالک ہو جاؤ گے تم اور شہرون کے بھی
ایسا کرنے سے بسبب اسکے کہ سُنینگے لوگ اور خبر ہو پہنچیگی شہر والون کو اُسکی پس سپرد کر دینگے وہ شہرون کو بغیر لڑائی جھگڑے کے اور
گفتگو کی معاذ بن جبل اور اکابر صحابہؓ نے اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار بات وہی ہے جو شرجیلؓ بن حسنہ نے کہی پس کہا عمروؓ بن العاص نے
کہ ای لوگ مصر کے تحقیق امان دی ہمنے تمکو تمھاری جانون اور مالون اور گھر بار اور اولاد پر بسبب اپنے احسان کے تمپر اور معاف کیا
مین نے تمکو جزیہ اس سال کا اور سال آیندہ مین لیونگا ہم تمسے جزیہ کو ہر شخص بالغ سے چار دینار اور جو شخص مسلمان ہوگا
تم مین سے تو قبول کرینگے ہم اُسکو پس جب سُنا ارجانوس نے کلام عمروؓ بن العاص کا کہا اُسنے کہ عدالت کی تمنے قسم ہے خدا کی اسی وجہ سے
مدد اور غلبہ دیے گئے تم اور پڑ گئی میرے دل مین اب صحت تمھارے دین کی اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ اور ان محمدا عبدہ و رسولہ اور جو کچھ چھوڑا ہے میرے بھائی کے بیٹے نے قصر شمع مین خزانے اور مالون اور ہتھیار
اور اسباب وغیرہ سے وہ سب ہدیہ ہے میری طرف سے تمکو بعوض اُسکے جو تمنے میرے شہر والون کے ساتھ کیا راوی کہتا ہے کہ جب دیکھا
اہل مصر نے بطرف اپنے سردار ارجانوس کے کہ ایمان لایا اور مسلمان ہوا وہ داخل ہوے بہت لوگ اُنکے دین اسلام مین راوی نے
بیان کیا ہے کہ قصد کیا اور گئے عمروؓ بن العاص بجانب اُنکے کنیسے کے پس بنایا اُسکو جامع مسجد اور اسی سبب سے مشہور ہے وہ آج تک
بنام جامع عمروؓ بن العاص کے اور یکجا کیا عمروؓ بن العاص نے اُس مال کو جو لیا تھا اُنھون نے قبطیون کے خیمون سے جو بھاگ گئے تھے اور
نکالا اُنمین سے پانچوان حصہ واسطے امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب کے اور تقسیم کر دیا باقی کو مسلمانون پر اور دیا ہر ذی حق کو حق اُسکا
پھر لکھا ایک خط بنام خلیفہ عمرؓ بن الخطاب کے مشتمل فتح مصر کے اور حال وہان کا اور روانہ کیا خط اور خمس کو ساتھ علقمہؓ بن سارہ کے
اور ساتھ کیا اُنکے ایک سو سوار کو اور حکم کیا اُنکو روانگی کا بجانب مدینہ منورہ کے پس روانہ ہوے وہ اور انحالیکہ کوشش

کرتے تھے چلنے مین رات دن تا اینکہ پہونچے وہ مدینۂ طیبہ مین اور داخل ہوے علم بن ساریہ امیر المومنین عمر بن الخطاب کے پاس اور سلام کرکے دیا خط اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنکو حضرت عمرؓ نے اور لے لیا خط کو اور کہا کہ تم کہان سے آئے ہو علم بن ساریہ نے کہا کہ مصر سے عمروؓ بن العاص کے پاس سے حضرت عمرؓ نے کہا کہ تمھارا کیا نام ہے اُنھون نے کہا کہ یا امیر المومنین مین علم بن ساریہ ہون حضرت عمرؓ نے کہا کہ شاباش ہو تمکو اے علم پھر کھولا خط اور پڑھا اُسکو آہستہ تا اینکہ پہونچے آخر تک پس سجدہ شکر اللہ کا ادا کیا پھر اُٹھایا اپنے سر کو اور پڑھا خط کو باواز بلند مسلمانون پر پس خوش ہوے وہ لوگ اس معاملے سے اور بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود اور پر بشیر و نذیر کے پھر حکم کیا حضرت عمرؓ نے بیجانے مال خمس کا مسلمانون کے بیت المال مین راوی نے بیان کیا ہے کہ پہونچی ہے مجکو یہ روایت لوگون سے کہ آئے علم بن ساریہ امیر المومنین عمر بن الخطاب کے پاس اور کہا کہ یا امیر المومنین عمروؓ بن العاص نے سلام کہا ہے آپ کو اور کہا ہے کہ کفارون نے دریاے نیل مین ہر سال ایک طریق مقرر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب دیر کرتی ہے روانی دریاے نیل کی اُن لوگون پر تو لیتے ہین وہ لوگ ایک لڑکی کو اور آراستہ کرتے ہین اُسکو ساتھ اچھی زینت کے اور ڈالتے ہین اُسکو دریاے نیل مین پس آجاتا ہے پانی پس جب سُنی یہ بات عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب الی عمرو بن العاص سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو و اصلی علی نبیہ فاذا صلک کتابی ہذا فاطلب اعداء اللہ حیث کانوا من البلاد و ایاک ان تلین جانبک لہم و انظر فی احوال الرعیۃ و اعدل فیہم ما استطعت و اطلب العفو من اللہ بالعفو من الناس و اجر المسلمین علی قوانینہم و قررلہم و اجبانی دوانیتہم و امی الرسوم العافیہ بالعدل فی الرعیۃ فانما ہی ایام تمضی و مدۃ تنقضی فاما ذکر جمیل و اما خزی طویل و السلام پھر لکھا دوسرا خط بنام نیل مصر کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المومنین الی نیل مصر اما بعد فانک مخلوق لا تملک ضرا و لا نفعا فان کنت تجری بحولک و قوتک فانقطع فلا حاجۃ لنا فیک و ان کنت تجری بحول اللہ و قوتہ فاجر کما کنت تجری و السلام پھر لپیٹا دونون خطون کو اور سپرد کیا علمؓ ابن ساریہ کے اور کہا اُنسے کہ سلام کہنا تم عمرو بن العاص کو اور کہنا اُنسے کہ ڈال دو تم اس خط کو دریاے نیل مین بعد اُسکے حکم کیا اُنکو روانگی کا علمؓ بن ساریہ نے بیان کیا ہے کہ لیا مین نے دونون خطون کو اور سوار ہوا مین اپنی اُونٹنی پر اور سوار ہوے وہ ایک سو سوار بھی جو آئے تھے ساتھ میرے ہمراہ مال خمس کے اور روانہ ہوے ہم بارادۂ مصر کے اور کوشش کی ہمنے روانگی مین رات اور دن تا اینکہ پہونچے ہم مصر مین اور آئے ہم پاس عمروؓ بن العاص کے اور سلام کرکے دیا مین نے دونون خط اُنکو پس کھول کر پڑھا آہستہ اُسکو اور مطلع ہوے اُسکے مطلب سے جو حکم کیا تھا اُنکو امیر المومنین عمر بن الخطاب نے ولیکن وہ خط جو دریاے نیل کے نام تھا پس ڈال دیا اُسکو عمرو بن العاص نے نیل مین حالانکہ ناامید ہو گئے تھے لوگ گمتی سے اُس سال مین پس قسم ہے اللہ کی کہ نہین صبح ہونے پائی تھی اُس رات کی کہ بڑھا دریاے نیل مثل دریاے زور و شور

کرنے والے کے جسکی موئین تھیٹر بارقی تھین راوی نے بسلسلۂ راویون کے یحیی بن عوف سے روایت کی ہو کہا یحیی نے
کہ مجکو روایت پہونچی ہو اس امر کی کہ جب فتح کیا عمرو بن العاص نے مصر کو آئے وہ بجانب اسکے بڑے کنیسے کے
پس پایا انھون نے اسمین ایک گھر مقفل اور کھولا اسکو تو اسمین ایک صورت چاندی کی تھی اور آگے اس صورت
کے دوسری تصویر تھی جسکے ہاتھ مین بت تھے اور یہ صورت اور وہ تصویر مثل اس صورت اور تصویر کے تھی جسکو محمد صلے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبے مین پایا تھا ہنگام فتح مکہ معظمہ کے پس فرمایا تھا آپ نے کہ یہ صفت ابراہیم
علیہ السلام اور صفت آنکے باپ آزر کی ہو راوی کہتا ہو کہ سنے عمرو بن العاص اور پڑھی انھون نے آیت
ما کان ابراہیم یہودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما وما کان من المشرکین ۵ معاذ بن جبل نے کہ
کہ جب آیا تھا مین یمن سے سنا تھا مین نے ابا ہریرہ کو کہتے تھے وہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے یلقی ابراہیم ابوہ آزر یوم القیمۃ وعلی وجہ قترۃ وغبرۃ فیقول لہ ابراہیم الم اقل لک ولا تعص
فیقول لہ ابوہ الیوم لا اعصیک فیقول ابراہیم یارب انک وعدتنی انک لا تخزینی یوم یبعثون فای خزی
اخزی من ہذا فیقول اللہ عزوجل انی حرمت الجنۃ علی الکافرین ثم یقول یا ابراہیم انظر ما تحت قدمیک
فینظر فاذا ہو بالریح ملتطم فیوخذ تواثم آزر فیلقی فی النار ۔ راوی نے بیان کیا ہو کہ اسی وقت
حکم کیا عمرو بن العاص نے اُن دونون کے توڑنے کا پس توڑی گئین وہ دونون پھر حکم کیا عمرو بن العاص نے
لشکر مسلمانون کو عبور کرنے کا بجانب غربی کے پیچھے دشمن کے پس عبور کیا لشکر نے اور آگے اُس
لشکر کے خالد بن الولید اور رفاعہ بن قیس اور مقداد بن اسود الکندی اور عمار بن یاسر اور مالک
اشتر نخعی اور عبد اللہ یوقنا اور قوم اور لشکر آنکے تھے اور چلے وہ سب باراوہ و مریوط کے پس
جب عبور کیا انھون نے بجانب غربی کے بھیجا خالد نے یوقنا کو بطور ایلچی کے بطرف مرد بان ساقی کے
اور آنکے ساتھ بیس سوار تھے آنکے نبی عم اور لشکر سے پس روانہ ہوے یوقنا آنکو لیکر تا انیکہ آئے وہ
مریوط مین اور ٹھہرے سامنے شہر کے پس دیکھا آنکو شہر والون نے آئے وہ مرد بان ساقی کے پاس اور
آگاہ کیا اسکو آنکے حال سے پس بھیجا اسنے آنکے پاس اپنے غلامون کو بغرض پوچھنے آنکے حال کے پس
جب پوچھا غلامون نے کہا یوقنا نے کہ مین ایلچی ہوکر آیا ہون تمھارے پاس سردار عرب کی جانب سے
پس پھر گئے غلام اپنے سردار مرد بان کے پاس اور آگاہ کیا اسکو اس حال سے پس حکم کیا اسنے غلامون کو
آنکے لانے کا اپنے پاس پس آئے غلام آنکے پاس اور کھولدیا آنکے واسطے دروازے کو اور داخل ہوے آنکو لیکر
پاس مرد بان کے پس جب ٹھہرے یوقنا اور ساتھی آنکے سامنے اسکے کہا اسنے کہ کون چیز تمکو ہمارے پاس لے آئی ہو
یوقنا نے کہا کہ مسلمانون کے سردار نے بھیجا ہو مجکو تیرے پاس بطور ایلچی کے اور وہ اختیار دیتے ہین

تجکو اس امر کا کہ عمل کرے تو اپنے اور اپنے تو البعین قوم کی جان بچانے پر اور مین تجکو نیک مشورہ دیتا ہون کہ سپر کردے
تو یہ شہر تجکو اور تیرے واسطے امان ہوگی تیری جان اور مال اور اولاد پر اور تجکو یہان کے قیام مین اختیار ہوگا کہ اگر منظور ہوگا
تجکو رہنا تحت حکومت اسلام کے پس کوئی تجکو مانع نہ ہوگا اور اگر چاہیگا تو چلے جانے کو مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور قوم کے
پس چلا جا تو جسطرح تجکو منظور ہو اور جس گانون کو تو جانا چاہے کہ ہم تجکو پہونچا دینگے والسلام پس جب شمامرو بان نے
یہ کلام سنا وہ قہقہہ مار کر اور کہا کہ قسم ہے مجکو اپنے دین کی کہ بیوفائی عادت تمھاری ہے اور مکر لباس تمھارا ہے اور نہین فلاح پائی
اُسنے جسنے پناہ لی تمھاری طرف اور نہ وہ جو داخل ہوا تمھارے دین مین اور مین اُن لوگون سے نہین ہون کہ سوا کرون
بادشاہ کو اور سپرد کردون شہر اُسکا اور مین اور وہ ایک ہی جگہ مین ہون اور قریب تر بھیجونگا مین خط بادشاہ کو اور آگاہ کرونگا اُسکو
تمھارے حال سے اور قریب تر جانوگے تم اس امر کو کہ کس شخص پر دائرہ لڑائی کا پھرتا ہے اور آخر کون شخص نقصان دیدہ ہوتا ہے پھر
حکم کیا اُسنے اُن لوگون کے گرفتار کر لینے کا اور کہا اُسنے یوقنا اور اُنکے ساتھیون سے کہ اے گروہ روم کے کفر کیا تمنے ساتھ مسیح کے
اور انکار کی تمنے بیبی مریم کی اور باہر گئے تم طریقہ حواریین سے اور داخل ہوئے تم ان مرتبھوں کے دین مین پس
قسم ہے حق مسیح کی ہر آئینہ بھیجونگا مین تجکو بادشاہ اسطولیس کے پاس کہ مار ڈالیگا وہ تجکو اور مقابلہ کریگا تمھارا بسبب
تمھارے کفر کے پھر حکم کیا اُسنے اُنکو قید خانے مین لیجانے کا بعد لے لینے اُنکے ہتھیارون کے اور لے گئے لوگ اُنکو ایک گھر مین
جو دار الامارۃ مین تھا اور مضبوط کیا اُنکو ساتھ لوہے کے اور ارادہ کیا اُنکے بھیجنے کا بجانب اسکندریہ کے اور توقف کیا انتظار غفلت کے
تاکہ روانہ کرے اُنکو پھر مقرر کیا اُسنے اوپر ایک لونڈی کو اپنی لونڈیون سے جسکا نام دینا تھا بعد اسکے کہ آمار اُنکو ایک تاریک گھر مین
جو دار الامارۃ مین تھا اور حکم کیا اُس لونڈی کو اُنکی حفاظت کا اور سپرد کی اُسکو کنجی اُس گھر کی اور کہا اُس سے کہ جایا کر اُنکے پاس
ساتھ اُس چیز کے جو سبب بقاے بدن اُنکا ہو کھانے اور پینے سے پس بجا لائی وہ حکم اُسکا راوی نے بیان کیا ہے کہ مشغول ہوا
دشمن خدا مرزبان کھانے پینے مین تا اینکہ بیہوش ہو گیا وہ نشہ شراب سے اور غلام اُسکے بھی پس جب دیکھا دینا لونڈی نے مرزبان ساقی کو
کہ بیہوش ہے وہ اور غلام اُسکے بے خبر ہو گئی وہ اپنی جان پر اور آئی اُس گھر کی طرف اور کھولا اُسکو اور داخل ہوئی یوقنا اور اُنکے
ہمراہیون کے پاس اور کہا اُسنے کہ تمھارے لیے کچھ خوف نہین ہے اور جانو تم اس امر کو کہ اللہ نے ڈال دیا مہربانی کرنے کو تمھارے ساتھ
میرے دل مین اور مین ہون اُس قبطیہ کی ہون جنکو متوقس بادشاہ نے تمھارے نبی کے واسطے ہدیہ بھیجا تھا اور جب مین باکرہ ون تم لوگون کو
تو مین نے یہ چاہتی ہون کہ تم مجکو لیجاؤ نبی کے مدینے تاکہ پہونچا دو کہ شاید دیکھون مین اپنی بہن کو اور مین نے قصد کیا ہے اس امر کا کہ چھوڑ دون
تم لوگون کو تمھاری قید سے اور سپرد کردون تمکو سامان تمھاری لڑائی کا یوقنا نے کہا کہ ہم ایسا ہی کرینگے اگر چاہا اللہ تعالی نے مگر یہ کہ
ڈرتا ہون مین تجھپر دشمن خدا سے کہ آگاہ ہو جاوے وہ تیرے حال سے پس نہ پہونچ سکے تو اپنے قصد و ارادے کو اور مار ڈالے تجکو اور مجکو پس کہا
دینا نے کہ مین نہین آئی ہون تمھارے پاس مگر ایسے حال مین کہ دشمن خدا اور غلام اُسکے بیہوش ہو گئے ہین پس کہا یوقنا نے کہ ماقل کو ضرور ہے
کہ ڈرتا رہے خوف کی جگہ سے پس گاہ کرتو تجکو کہ کیونکر ہوگا نکلنا ہمارا حالانکہ دروازہ شہر کا بند ہے اُسنے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ بیشک خدا

تمہارا اسوائے دروازہ شہر سے اور ہوگا نکلنا تمہارا اوسوا دارالامارۃ سے باہر شہر کے اس راہ سے جو نکلی ہے زمین کے نیچے ہو کر طرف مقابر کے ایک قبے تک جو آٹھ کھنبوں پر بنا ہے اور دروازہ نکلنے کا قبے کے نیچے ہو جاتا ہے اسمین جانے والا اور نکلتا ہے اسمین سے نکلنے والا اور وہ دروازہ مثل قبر کے ہے پس جو کوئی دیکھیگا اسکو گمان کریگا وہ کہ کسی بادشاہ کی قبر ہے اور جانو تم یہ بات کہ جسنے اس کو بنایا تھا وہ ایک عورت تھی عادین کی مان جسکا نام قمقامات بنت عاد تھا اور اسنے یہ مقابر بنائے تھے جبکہ تم بصورت مضبوط محلون کے دیکھتے ہو پس کہا یوقنا نے کہ کرتو جو تجکو منظور ہو بہتری سے اور وہ چیز جو نزدیک کرے تجکو اللہ برتر سے اور شاید کہ نکالے تو ہمکو اس راہ سے اور نہ آگاہ ہو کوئی ہمارے حال سے اور پہونچیں ہم اپنے لشکر تک اور آگاہ کرین ہم انکو اس کیفیت سے شاید کہ داخل ہو جاوین وہ شہر مین اس راہ سے اور مالک ہو جاوین شہر کے جب تک کہ مرزبان اور ہمراہی اور غلام اسکے بیہوش ہین رنیا نے کہا کہ قریب تر ایسا ہی کرونگی مین پھر نکلی وہ اور آئی طرف مرزبان کے اور قریب ہوئی اور دیکھا اسکو اور اسکے غلامون کو کہ بیہوش ہین وہ شراب سے پڑے سوتے ہین پس چلی پھری وہ طرف دروازے تہ خانے کے تاکہ کھولے اسکو کہ ناگاہ پشت دروازے سے ایک آہٹ پائی تہ خانے مین پس ڈری وہ اور ٹھہر گئی دران حالیکہ سنتی تھی وہ آہٹ کو راوی نے بسلسلہ رادیون کے اوس بن ماجد سے روایت کی ہے اور تھے وہ اُن لوگون سے جو موجود تھے فتوح مصر اور اسکندریہ مین اور تھے یاد رکھنے والے حالات لڑائی مسلمانون کے اوس بن ماجد کہتے ہین کہ تھا مین ہمراہیان خالد بن الولید مین جبکہ بھیجا تھا انکو عمرو بن العاص نے بجانب اسکندریہ کے اور جب اترے ہم دمریوط پر مع اپنے لشکر کے اور بھیجا خالد نے یوقنا کو بطور ایلچی کے بجانب مرزبان ساقی کے اور یوقنا کے ساتھ بیس سوار تھے اُنکے بنی عم اور قوم سے اور پکڑ لیا اُنکو مرزبان ساقی نے اور ٹھہرے خالد رضہ منتظر انکی واپسی کے پس دیر کی اُن لوگون نے آنے مین اور گذر گیا دن اور آئی رات ساتھ تاریکی کے اور نہ پھرے وہ جانا خالد نے کہ شہر والون نے گرفتار کر لیا اُنکو پس ہے وہ رنج مین بسبب یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے اور تھے خالد بڑے صاحب ارادہ اور ہمت والے کہ نہین سوتے تھے وہ رات کو بسبب خوف کے مسلمانون پر اور ساتھ رہتے تھے جاسوس انکے ہر شہر کے جبکہ وہ مالک ہوتے تھے اور احسان کرتا تھا انسے جزیہ کو اور دیتے تھے انکو پوری مزدوری تاکہ لاوین وہ انکے واسطے خبر مین مسلمانون کے لشکرون کی پس اس حال مین کہ خالد اس رات کو جسمین یوقنا اور ساتھی اُنکے قید ہو گئے بے چین اور رنج مین تھے بسبب اُنکے دیر کرنے کے اور دل اُنکا اُنسے طرح طرح باتین کرتا تھا کہ اسی وقت آئے جاسوس انکے پس خبر دی اُنھون نے خالد کو اس امر کی کہ بیشمار مرزبان ساقی کا آیا ہے یا بادشاہ ارسطولیس کے پاس سے ساتھ خلعتون اور تحفون کے بہ جمعیت پانچ سو سوار کے بابادہ و مریوط کے پس پہونچی اُسکو خبر تمہارے اترنے کی شہر پس نکلا وہ تمہاری طرف سے اور اترا ہی ساتھ لشکر کے خاصلے پر شہر سے اور نکلا ہے وہ پیادہ تنہا مع دو نوکرون کے اور چلا ہے پوشیدہ بجانب شہر کے اور ہم نہین جانتے ہین کہ اُسنے کیا کام کرنے کا ارادہ کیا ہے پس جب سنا خالد نے یہ حال اپنے جاسوسون سے جلد اُٹھ کھڑے ہوئے وہ اور ساتھ لیا اپنے غلام ہمام اور چار شخصون کو بنی مخزوم اور چار کو لشکر مسلمانون سے اور روانہ ہوئے وہ تا انیکہ نزدیک مقابر کے پہونچے اور بیٹھے وہ سب ایک ہی ساتھ پہاڑ کی جڑ مین اور لیٹ رہے وہ زمین پر مدت راہ سے اور کر لیا راہ کو سامنے اپنے کہ اسی وقت میں مرزبان کا

اور دو خادم اسکے آئے اور برابر چلے جاتے تھے وہ تا اینکہ آئے وہ اس قبے تک جو وہان تھا اور در آئے اسمین پس نکلے خالد اور
ساتھی اُنکے اور ہمام اور متفرق ہو گئے وہ گرد قبے کے اور آپڑے اُس قبے مین اُسوقت کہ وہ لوگ مٹی کو ہٹاتے تھے پس جب
نا گہان در آئے خالدؓ اور ساتھی اُنکے اُن لوگون پر ڈرے وہ لوگ اور مرزبان کا بیٹا اور خادم کہتے تھے خوف سے پس کہا اُنسے خالد نے
کہ تمھارا حال کیا ہے نہ ڈرو تم پس اگر آگاہ کرو گے تم مجکو اپنے حال سے اور سچ کہہ دوگے مجھسے تو تمکو امان ہے اور اگر جھوٹ بولوگے
تو مین پھینک دونگا کاٹ کر سر تمھارے پس کہا لڑکے نے کہ مین بیٹا مرزبان ساقی کا ہون اور مین ارسطولیس بادشاہ کے
پاس تھا اور بتحقیق روانہ کیا اُسنے میرے ساتھ پانچ سو سوار بطور کمک کے اسلئے حفاظت اس شہر کے پس جب تھا مین راہ مین ملے مجکو جاسوس مرے
اور خبر دی اُنھون نے مجکو تمھارے اُترنے کی اس شہر پر پس حکم کیا مین نے لشکر کو اُترنے کا پھر چھوڑا مین نے اُنکو اور آیا مین ساتھ اُن دونون خدمتگارون کے
اس قبے تک خالد نے کہا کہ تم اس قبے سے کیا چاہتے ہو آیا تمھارے واسطے یہان کچھ مال ہے یا ہتھیار ہین اُسنے کہا نہین خالد نے کہا سچ کہہ تو
مجھسے ورنہ مین تیرا سر اُڑا دونگا لڑکے نے کہا کہ اے سردار اگر امان دو تم مجکو تو بیان کرون مین تمسے خالد نے کہا کہ تیرے واسطے امان ہے
اگر سچ بولیگا تو پس بوسہ دیا لڑکے نے خالد کے ہاتھ کو اور کہا کہ اے سردار چاہتا ہون تمسے امان اپنے لیے اور اپنے باپ اور اُسکے واسطے
جو اُسکے ساتھ پناہ لیوے خالد نے کہا کہ تمھارے سب کے واسطے امان ہے لڑکے نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ اس قبے مین ہے دروازہ
تہ خانے کا ہے اور تہ خانہ پہونچا ہے میرے باپ کے دار الامارۃ تک اور دار الامارۃ بیچ شہر مین ہے پس جب سنا خالدؓ نے یہ حال لڑکے سے
روشن ہو گیا چہرہ اُنکا خوشی سے اور گرفتار کر لیا خالد نے اُس لڑکے اور دونون خدمتگارون کو اور حکم کیا اپنے بعض ساتھیون کو کہ اُنکی
نگہبانی کا اور متوجہ ہوے خالد اور ہمام واسطے کھولنے قبر کے اور دور کرتے تھے وہ اُس مٹی کو تا اینکہ ظاہر ہوا اُنکو تہ خانہ اور وہ بند تھا
پس داخل کیا خالد نے اُسمین کسی چھوٹی چیز کو تو پایا ایک بند دروازے کو پس دھکا دیا اُسکو خالد نے تا اینکہ کھولا اُسکو پس اُسی وقت متوجہ ہوے
خالدؓ اپنے غلام ہمام کی طرف اور کہا اُسسے کہ جلد جا تو لشکر مین اور طلب کر تو دلیران اور اکابر کو بحالت اخفا کے اور لا تو اُنکو میرے پاس بوشیدہ نہ خبر
شود اور آہٹ کے پس چلا گیا ہمام اور بلا یا دلیران مسلمین اور بہادران موحدین کو مثل عمار بن یاسر اور یزید بن ابی سفیان اور شرحبیل بن حسنہ
اور مالک اشتر اور ربیعہ بن عامر اور عطریف اور ظاعن بن زید اور کہلان بن عمرو اور خزعیہ ابن سلم اور معمر بن سعاف اور جابر بن سراقا اور سعید بن
زید اور مثل اِن سردارون کے اور برابر ہمام بلاتے تھے لوگون اور دلیرون کو تا اینکہ پورا کیا اُنکو تعداد مین تین سو مرد دلیران مسلمین سے اور لیکا لیا
اُنھون نے اپنی تلوارون اور ڈھالون کو اور چلا روانہ ہوے وہ در حالیکہ چھپایا تھا اُنھون نے اپنی آہٹ کو اور لیا تھا ساتھ اپنے
مشعلین جو اُنکے سامنے روشن تھین بمقابل ترک اور تمھا درمیان قبے اور شہر کے ایک بڑا اور بلند ٹیلا پس جب چڑھتا تھا کوئی شخص اوپر اُس شہر پناہ پر
تو نہین دیکھتا تھا وہ اُس شخص کو جو بیٹھا ہے ٹیلے پر جو پس جب پہونچے مسلمان قبے مین حکم کیا اُنکو خالد نے ٹھہرنے کا تہ خانے کے دروازے پر
اور داخل ہوے خالد اور بسیر مرزبان اور خدمتگار اُسکے تہ خانے مین تا اینکہ پہونچے وہ دروازہ جو اُنکی تک پس تھا پہونچا اُنکا اُس دروازے
پاس اُس حال مین کہ رینا خوابدیدہ کی قصد اُسکے کھولنے کا رکھتی تھی پس جب سنا رینا نے آہٹ کو کہا اُسنے کہ تم کون ہو پس کہا خالدؓ نے لڑکے
سے کہ جواب دے تو اس کلام کرنے والے کو اور کہہ اُس سے کہ کھول دیوے دروازے کو اور نہ آگاہ کرے تیرے باپ مرزبان کو پس کہا لڑکے نے

کہ کون شخص ہے تو اس دروازے کے پیچھے لونڈی نے کہا اس حال مین کہ پہچان گئی تھی وہ اوسکے کلام کو کہا کہ مین تیرے باپ کی لونڈی ہی رہنیا ہون لڑکے نے اوس سے کہا کہ کھول دے تو دروازے کو اور نہ آگاہ کر میرے باپ کو راوی کہتا ہی کہ باقی رہا ہاتھ اوسکا اختیار مین کہ کھولے دروازے کو بسبب خوف کے پھر کھول دیا اوسنے دروازے کو اور داخل ہوے خالد اور لشکر مردمان اور خدمتگار اور گرفتار کر لیا خالد نے لونڈی کو راوی کہتا ہی کہ داخل ہوے مسلمان تخانے مین ایک بعد دوسرے کے تا اینکہ داخل ہوے تین سو مرد راوی نے بیان کیا ہی کہ جب گرفتار کر لیا خالد نے رنیا لونڈی کو اور تھی وہ فصیح زبان عجمی مین پس کہا اوسنے خالد اور مسلمانون سے کہ نہ گرفتار کرو تم مجکو حالانکہ تھی مین کوشش کرنے والی تمھارے ساتھیون کی رہائی مین اور کھولتی تھی مین اوسکے واسطے اس دروازے کو اور چھوڑ دیتی مین اونکو کہ چلے جاتے وہ تمھارے پاس اور پھر آتے وہ تمکو ساتھ لیکر مجھ تک تا اینکہ مالک ہو جاتے تم اس شہر کے اور مین رنیا خواہر ماریہ قبطیہ زوجہ تمھارے نبی کی ہون جنکو مقوس بادشاہ نے اونکے واسطے ہدیہ بھیجا تھا پس جب سنا خالد نے یہ کلام اوس سے خوش ہوے اور کہا کہ ہمارے ساتھی کہان ہین پس کہا اوسنے وہ خالد اور اونکے ہمراہیون کو اس گھر مین جہان یوقنا اور اونکے ساتھی تھے پس داخل ہوے خالد اور اکابر صحابہ اونکے پاس پس سلام کیا اونکو اور مبارکی دی اونکو ساتھ سلامتی کے اور دور کیا اوسنے زنجیرون کو اور نکالا اونکو اور آگے خالد کے اپنے ہمراہیون کے بطرف دار الامارۃ کے پس پایا مردمان اور اونکے ساتھیون کو بیہوش شراب سے مثل مردے کے پس مقرر کیا اوپر اونکے خالد نے ایک جماعت کو مسلمانون سے اور بھیجا ایک جماعت مسلمانون سے بطرف شہر پناہ کے پس قبضہ کر لیا اونھون نے اون لوگون پر جو تھے وہان منجنیقون اور پیدل لوگون سے اور اترے شہر کے دروازے پر تو امین دروازے تھے پس توڑ ڈالا اونھون نے مقتولون کو اور دور کر دیا زنجیرون کو اور کھولا دونون دروازون کو اور بھیجا خالد نے ہاشم کو لشکر مین اور حکم کیا اوسنے سب لشکر کا پس جلد گئے ہاشم بجانب لشکر کے اور حکم کیا اونکو سوار ہونے اور چلنے کا طرف شہر کے پس سوار ہوے وہ سب اور جلد چلے بجانب شہر کے اور داخل ہوے شہر مین رات کو اور مالک ہو گئے اوسکے اور ٹھہرے خالد شہر مین تا اینکہ صبح ہوئی پس بیدار ہوا مردمان اپنے خواب سے اور ہوش مین آیا وہ نشہ شراب سے پس اوسی وقت حکم کیا خالد بن الولید نے مسلمانون کو بلند کرنے آوازون کا ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر اور نذیر پر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس جب سنین مردمان اور اوسکے ہمراہیون نے آوازین مسلمانون کی شہر مین کہ بلند ہوئی ہین ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اٹھ کھڑا ہوا مردمان اور غلام اوسکے وقت سننے آواز مسلمانون کے شہر مین دران حالیکہ خوفناک ہو گئی تھین عقلین اونکی اور دھڑکنے لگے تھے دل اونکے اور بند ہو گئی تھی زبان مردمان کی اور ارادہ کیا اوسنے نکلنے کا دار الامارۃ سے تا کہ دیکھے وہ کہ حال کیا ہی کہ یکایک دیکھا اوسنے مسلمانون کو جو مقرر تھے دروازے پر پس کپنے لگا دل اوسکا اور ہل گئے جوڑ جوڑ اوسکے پس متوجہ ہوے اوسکی طرف خالد اور کہا کہ اے دشمن خدا کے اگر نہ دے چکا ہوتا مین امان تیرے بیٹے کو تو مار ڈالتا مین تجکو بری طرح سے ولیکن لے تو اپنے لڑکے بالے اور مال کو اور چلا جا تو جس طرح سے تجکو منظور ہو کہ ہم لوگ وہ قوم ہین کہ جو کہتے ہین سو سچ کہتے ہین اور مجب عہد کرتے ہین ہم تو پورا کرتے ہین اونکو پس اوسی وقت جا نا مردمان ساقی نے امر کہ جو مصیبت پہونچی اوسکو وہ بسبب اوسکے بیٹے کے ہی پس نکلا دشمن خدا مع اپنے لڑکے بالے اور مال کے اور چھوڑ رہا اوس سے بیٹا اوسکا اور کہا اوسنے خالد سے کہ اے سردار میرے مجکو یقین اس امر کا ہی

کہ اگر مین اپنے باپ کے ساتھ جاؤنگا تو مارڈالیگا وہ اور اسطولیس بادشاہ مجھکو اور مین نہین چاہتا ہون کسی کو سوائے تمھارے اور
مین گواہی دیتا ہون اس امر کی لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس کہا خالدؓ نے کہ ہرگاہ مسلمان ہوگیا تو پس تیرے واسطے ہر محل تیرے
باپکا اور وہ چیز جو چھوڑ گیا ہے وہ تیرے اور عرض کیا خالدؓ نے اسلام کو اہل مربوط پر پس مسلمان ہوے اکثر لوگ انمین سے پھر آئے خالد
عبداللہ یوحنا کے پاس اور کہا کہ اے عبداللہ بشارت ہو تمکو ساتھ رضامندی اللہ اور اسکے ثواب اور مغفرت کے کہ پہونچ گئے تم اس چیز کو
جو چاہی تمنے اللہ غالب اور بزرگ سے بسبب اپنے صبر کرنے کے سختیون پر اور تمھارے صبر کے سبب سے فتح کیا اللہ تعالی نے ہمپر اس شہر کو
یوحنا نے کہا قسم ہے خدا کی بلکہ ہوئی فتح ساتھ مہربانی اللہ اور برکت اسکے رسول کی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم راوی نے بیان کیا
کہ بزرگداشت کی خالدؓ نے رئیسا خواہر ماریہ کی اور شکریہ ادا کیا انکے کامون کا اور اچھی تعریف کی انکی اور مسلمان ہوئین وہ
ساتھ ان لوگون کے جو مسلمان ہوے اور وعدہ کیا انسے خالدؓ نے ہر طرح کی نیکی کا اور شامل کرلیا انکو مسلمانون کی عہد توڑنے
اور لکھا خالدؓ نے بجانب عمرو بن العاصؓ کے خط فتح و مربوط کا اور عمرو بن العاصؓ مقیم تھے اسوقت تک مصر مین اور لکھا خالدؓ نے
یہ بھی کہ مین ارادہ اسکندریہ کا رکھتا ہون ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ توقف کیا خالدؓ نے مربوط مین بضرورت
علاج ذوالکلاع الحمیری کے کہ انکو سخت بیماری لاحق ہوگئی تھی پس ٹھہرے وہان ایک مہینہ کامل اور نہ قدرت پائی خالدؓ نے
انسے جدا ہونے کی اور وہ منتظر صحت ذوالکلاع الحمیری کے تھے پس مرگئے وہ اپنی موت سے بحکم خدا کے اور سخت اندوہگین ہوے
خالد اور مسلمان انکے مرنے سے اور تھے ذوالکلاع الحمیری بادشاہ حمیر کے اور قبل مسلمان ہونے کے سوار ہوتے تھے انکی سواری مین
بارہ ہزار غلام حبشی جنکو انھون نے اپنے مال سے مول لیا تھا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ دیکھا تھا مین نے ذوالکلاع الحمیری
کو بعد اس حشمت کے جبکہ داخل ہوے تھے وہ اسلام مین کہ چلتے پھرتے تھے وہ بازارون مین اور انکی پشت پر ایک کھال بکرے کی تھی اور
یہ اسوقت تھا جبکہ آئے تھے وہ زمانہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین بارادہ جہاد کے اور جب مرگئے ذوالکلاع الحمیری تو لیگئے انکی
لاش کو انکے بھتیجے حجدان بن یعفر الحمیری بجانب مصر کے اور قصد کیا لاش کے لیجانے کا مین کو راوی نے بسلسلہ راویون کے معمر بن راشد بن مازنی
سے روایت کی ہے کہا معمر نے کہ جب فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانون پر مصر مربوط کو گذرا معاملہ موت ذوالکلاع الحمیری کا جو گذرا کوچ کیا خالدؓ نے
مع لشکر مسلمانون کے بارادہ اسکندریہ کے پس اترے وہ مع ہم لوگون کے ایک گانون مین جو مشہور بنام شجرہ تھا اور جب فتح کیا
مسلمانون نے مربوط کو پہونچین خبرین انکی فتح کی ارسطولیس بادشاہ کو اور وہ اسکندریہ مین تھا ساتھ ایک قوم کے اپنے جواسیس سے پس
تنگی مین پڑا سینہ اسکا اس سبب سے پھر تھوڑے دنون مین پہونچا اسکے پاس مرزبان ساقی مع اپنے مال اور لڑکے بالون کے اور آگاہ کیا
اسکو ساتھ عبور مسلمانون کے طرف جانب غزنی کے اور بیان کیا انسے سب حال اپنا اول سے آخر تک اور کیفیت گرفتار کرلینے یوحنا اور انکے
ساتھیون کی وقت آنے انکے بطور ایلچی کے اور فتح کرنا مسلمانون کا شہر کو اسکے بیٹے کے ہاتھ پر اور داخل ہونا مسلمانون کا شہر مین تنخانے کی
راہ سے بدون لڑائی جھگڑے اور کشت خون کے پس جب سنا یہ حال بادشاہ نے مرزبان ساقی سے سخت برہم ہوا وہ اور کہا انسے کہ قسم ہے
حق مسیح کی ہر آئینہ تنگی کرونگا مین عرب پر ہر تدبیر سے کہ قدرت اسکی رکھتا ہون اور چھپایا انسے اپنے دل مین وہ امر جسکے کرنے کا ارادہ رکھتا تھا

راوی ۷

راوی نے بیان کیا ہے کہ شہر اسکندریہ آباد نہ تھا اور نہ کبھی آبادی مگر شہر اسلاروس میں اور یہ شہر بھرا تھا لوگوں سے اور یہی شہر موسوم بہ مربوط تھا اور سبب اس نام کے رکھنے کا یہ تھا کہ اسمیں ایک حکیم تھا حکما سے قبط سے اور وہ بڑا دانا اور عالم اور نام اسکا بوط تھا اور لوگ مشورہ لیتے تھے اس سے اور فائدہ مند ہوتے تھے اسکے علم سے اور معتقد جانتے تھے اسکے قول کو اور کہا تھا اسنے شہر والوں سے کہ ضرور ظاہر ہونگے حجاز سے ایک ایسے نبی کہ تمام کریگا اللہ تعالی اپنے نبوت اور رسالت کو اور پھیلیگی دعوت انکی پورب اور پچھم میں پس جب مبعوث ہوے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہجرت فرمائی آپنے بجانب مدینہ طیبہ کے اور وفات پائی اور بالا تفاق سے خلافت کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بھیجا انھوں نے اپنی فوجوں کو بجانب شام کے اور پہونچی خبر حکیم اسلاروس یعنی بوط کو پس لیا حکیم نے تین چڑیوں سے کبوتر کے اور توڑا اور گرا دیا ایک کے بازو کو تاکہ سنا رسکے وہ اور نوچ ڈالے پر دوسرے کے اور چھوڑا تیسرے کو مع پر و بال اسکے حال پر تاکہ حاصل رہے اسکو قوت اڑنے کی پھر بند کر دیا اسنے دروازہ اپنا اور کوچ کر گیا وہ بحالت غفلت کے اہل شہر سے بطلب عرب کے پس جب دو دن گذرے ڈھونڈھا لوگوں نے اسکو مگر نہ پایا اسکو تب ڈر آئے وہ اسکے گھر میں پس دیکھا انھوں نے تین چڑیاں قسم کبوتر کی کہ ایک کے بازو ٹوٹے ہیں اور دوسرے کے پر نچے ہیں اور تیسری پر دار ہے کہ ارادہ اڑنے کا رکھتی ہے پس کہا انکے عالموں نے کہ اسنے مثال دی ہے تمھارے واسطے اور کہہ گیا ہے اپنی زبان اشارے سے یہ کہ جو شخص طاقت رکھتا ہو تم میں سے کوچ کر جانے کی اس شہر سے پس ایسا ہی کرے وہ کہ حاصل کریگا وہ سلامتی کو مثل اس چڑیا پر دار کے جو اڑ سکتی ہے اور جو شخص ہو بار دار بسبب لڑکے بالوں کے پس چلا جاوے وہ آہستہ آہستہ مثل اس چڑیا بازو ٹوٹی ہوئی کے اور جو شخص کہ ہو محتاج مال سے اور بار دار اہل و عیال سے پس وہ مثل چڑیا کے ہے جسکے پر نہیں ہیں پس اگر ٹھہریگا وہ تو ہلاک ہو جاویگا اور نہ طاقت ہوگی اسکو کوچ کرنے کی پھر باہر نکلے وہ لوگ اسکے گھر سے درآنحالیکہ وہ کہتے تھے دمربوط پس پھر گیا نام اس شہر کا اسلاروس سے طرف دمربوط کے اور چلے گئے اکثر باشندے اسکے اسکندریہ کو اور آباد ہو گیا اسی وقت سے شہر اسکندریہ اور بہت ہو گئے باشندے اسکے اب ہم رجوع کرتے ہیں بطرف بیان اصل حال کے کہ جب پہونچی خبر فتح دمربوط کی ارسطولیس بادشاہ کو بیدون لڑائی اور کشت خون کے سخت برہم ہوا وہ اور کہا اسنے کہ قسم ہے مسیح کی ہر آئینہ ننگ پکڑونگا میں عرب کو جہاں تک مجکو قدرت ہوگی پھر بھیجا اسنے بیس کشتیوں کو دریا میں اور چنکر بھیجا اسنے اسمیں جوانمردان اور دلیران اپنے لشکر کو زیادہ چار ہزار مرد سے اور حکم کیا انکو رواں کا بجانب ساحل یافا کے اور کہا کشتیوں کے سردار سے کہ جب پہونچے تو ساحل تک تو نہ اتر خشکی میں جب تک کہ نہ بھیجے تو جاسوسوں کو کہ لے آویں تیرے واسطے خبر پڑاؤ عرب کی پس جہاں کہیں انکے اترنے کی خبر دیویں تجکو پس چھوڑ دے تو انکو رات ہونے تک اور ملاوے تو کشتیوں کو خشکی میں رات کو اور اتر تو انکی طرف اور ناگہاں جا پڑ تو انپر اور کوشش کر اس امر میں کہ حتی الامکان کسی کو انمیں سے قتل نہ کر اور لا تو انکو میرے پاس قید کر کے سردار نے کہا کہ بخوشی و اطاعت مجکو یہ امر منظور ہے قریب تر ایسا ہی کرونگا میں جیسا کہ حکم کیا ہے تو نے مجکو پھر کوچ کیا انھوں نے اسی دن اور کھول دیے بادبان کشتیوں کے اور چلے وہ دریا میں دن رات پس لگیں انکو ہوا ساحل شام پر اس موضع میں جو مشہور ہے یافا تھا پس گذر گئے وہ ساحل یافا سے کسو واسطے کہ نہیں دیکھا انھوں نے وہاں کسی پڑاؤ کو اور روانہ ہوے وہ تا اینکہ نزدیک ہوے ساحل رملہ سے تو وہاں پڑاؤ عرب کے تھے پس جب ظاہر ہوے انکو وہ پڑاؤ ملا دیا انھوں نے اپنی کشتیوں کو خشکی میں اور احتیاط کی اپنی جانوں پر تا اینکہ آئی رات ساتھ تاریکی کے

بیس کشتیوں کا اسطولیس کے ساحل رملہ پر اور ابو اعور بن ابو سفیان کا مقابلہ کرنا

اور عرب نے روشن کیا تھا اپنی آگ کو پس اترے وہ لوگ اپنی کشتیوں سے اور قصد کیا انھوں نے آگ کی طرف راوی کہتا ہے کہ تھا وہ پڑاؤ جسکا قصد کیا
انھوں نے دوس بنی عم ابی ہریرہؓ کا اور ضرار بن الازور بھی اس جماعت میں تھے اور وہ بیمار تھے اور بہن انکی انکا علاج کرتی تھیں اور خبرگیری
کرتی تھیں انکے حال کی اور ابی عبیدہؓ بن الجراح نے حکم کیا تھا ان لوگوں کو اس جگہ میں اترنے کا اور وہ لوگ مقیم تھے اس میں اور
بے ڈر تھے کسی دشمن سے جو در آوے اوپر رات کو اسواسطے کہ دولت روم کی گھٹ گئی اور ایام انکے برگشتہ ہو گئے تھے پس خود اہل روم
وہ لوگ مگر اس حال میں کہ قبطی اوپر سے اوپر پس مار ڈالا قبطیوں نے بعض کو انمیں سے جسنے باز رکھا انکو اپنی ذات سے اور گرفتار
کر لیا انھوں نے سب ان لوگوں کو جو پڑاؤ میں تھے اور ضرار اور انکی بہن بھی انمیں تھیں اور لگے وہ سب کو کشتیوں میں مردوں اور عورتوں
اور غلاموں اور لونڈیوں کو پس کل تعداد قیدیوں کی ایکہزار ایکسو تھی اور کوچ کیا انھوں نے انکو لیکر اسی رات کو دریا میں اور چلے
وہ بارادہ اسکندریہ کے ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ ابو عبیدہؓ بن الجراح نے سکونت اختیار کی طریہ میں اور اچھی معلوم
ہوئی تھی وہ جگہ انکو پس رہتے تھے وہاں بوجہ کثرت اسکی اچھی چیزوں اور اعتدال اسکی ہوا کے اور نزدیکی ہونے اسکے اردن اور دمشق
اور بلاد سواحل سے پس جب پہونچی خبر ہماری ضرار کی ابا عبیدہؓ کو تنگی میں پڑا سینہ انکا انکے بیمار ہونے سے کہ وہ ضرار کو بہت چاہتے تھے
بسبب انکی دینداری اور کوشش کرنے کے جہاد میں اور اسی طرح سب مسلمان انکو دوست رکھتے تھے پس کہا ابو عبیدہؓ نے ابو ہریرہؓ سے
کہ ضرارؓ بیمار ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو انکے پاس بھیجوں تاکہ لاوے وہ شخص خبر انکی میرے واسطے پس کہا ابو ہریرہؓ نے
کہ وہ شخص میں ہونگا اور ابو ہریرہؓ نے اس ضمن میں زیارت اپنی قوم کی بھی چاہی پس روانہ ہوئے ابو ہریرہؓ اور چلے انکے ساتھ
ایک اور شخص ہم عہد انکے قوم بجیلہ سے جسکا نام ضرار بن ظاعن تھا پس چلے وہ دونوں تا اینکہ پہونچے پڑاؤ کی جگہ تک پس پایا انھوں نے
گھروں کو گرے ہوئے اور آدمیوں کو قتل کیے ہوئے اور زخمی پایا کچھ لوگوں کو پڑاؤ والوں سے اور تھا آنا ابو ہریرہؓ اور انکے ہم عہد کا
اوپر پڑی کے صبح کو پس پوچھا انھوں نے زخمیوں سے کہ کیسے مصیبت اور سختی والی تم پر اور کیا کچھ تمھارے ساتھ کیا پس کہا انھوں نے کہ ہمکو
علم نہیں ہے ان قوم کا جو آپڑے ہم پر کہ وہ کون تھے اور کہاں سے آئے تھے اور نہیں خبردار ہوئے ہم مگر اسوقت کہ تلواروں نے ہمکو لے لیا اور لے لیا
انھوں نے گروہ اور اس چیز کو جو وہاں تھی پس کہا ابو ہریرہؓ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اشہد ان اللہ علی کل شئی قدیر
پھر روانہ ہوئے ابو ہریرہ اور ہم عہد انکے تا اینکہ آگئے وہ کنارہ دریائی پر اور نگاہ کی انھوں نے پس نہ دیکھا کسی چیز کو پس جب قصد کیا انھوں نے
پھرنے کا تو دیکھا اسی وقت ایک تختے کو کہ بہا چلا آتا ہے اور موجیں اسکو اچھالتی ہیں اور اس تختے پر ایک شخص ظاہر ہوا پس ٹھہر گئے وہ ایک ساعت
تا اینکہ نزدیک ہوا وہ تختہ کنارے سے اور مل گیا خشکی میں اور اٹھکر چلا وہ شخص تختے سے بجانب خشکی کے پس متوجہ ہوئے ابو ہریرہؓ اور عہد
انکے بجانب مرد کے تو وہ سردار قوم دوس لحیان بن غنون چچازاد بھائی ابو ہریرہؓ کے تھے پس جب دیکھا اور پہچانا انکو ابو ہریرہؓ نے پیادہ
ہو گئے ابو ہریرہ اور معانقہ کر کے سلام کیا انکو اور کہا کہ اے بیٹے چچا کے تمھارا کیا حال ہے انھوں نے کہا کہ اے صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
بتحقیق دشمن ناگہان در آئے ہم پر رات کو اور گرفتار کر لیا اور وہ لیگئے ہمکو کشتیوں میں اور چلے وہ ہمکو لیکر دریا میں پس جب بیچ دریا میں پہونچے ہم بھیجا اللہ غالب اور
بزرگ نے ایک تند ہوا کو کشتیوں پر پس غرق ہو گئیں وہ کشتیاں مع ان لوگوں کے جو انمیں تھے قیدیوں سے سوائے میرے اور غرق ہو گئے

مشرکین اور وہ ایک جماعت کثیر تھی پس غرق ہو گئے وہ سب اور نہین نجات پائی وہ کشتیون کے سوارون سے کسی نے سوائے میرے
اور آسان کیا اللہ تعالیٰ نے مجھپر بسبب اُس تختے کے کہ چاہا اُسنے میری نجات کو پس در آیا اور سوار ہو بیٹھا مین اُسپر جیسا کہ دیکھتے ہو
تم تا اینکہ پہونچا مین اس جگہ تک پس شکر ہو میرے پروردگار کا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ اے بیٹے چچا کے وہ دشمن کون تھا اُنھون نے کہا
کہ وہ مصر کے قبطی تھے اور سنا تھا مین نے اُنمین سے بعض کو جو جانتے تھے نعت عرب کو کہ وہ بیان کرتے تھے حال اسکندریہ کا راوی
کہتا ہے کہ چھوڑا ابو ہریرہؓ نے اپنے چچازاد بھائی اور اپنے ہم عہد کو نزدیک خیمون کے اور حکم کیا اُنکو یکجا کرنے خیمون اور مال و متاع اور اسباب
کہ بار کرین اونٹون اور گھوڑون اور جانورون پر اور اُٹھا دین زخمیون کو اور کوچ کرین بجانب رملہ کے اور پھر ابو ہریرہؓ بحالت
جلدی کے تا اینکہ پہونچے ابی عبیدہؓ کے پاس اور سامنے آئے اُنکے دران حالیکہ وہ روتے تھے اور بیان کیا اُنسے وہ حال کہ جو گذرا تھا پر اُونپر
آگاہ کیا اُن لوگون کے حال سے جو مارے گئے اور زخمی ہوے پس استرجاع کی ابو عبیدہؓ نے اور کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم انا للہ
وانا الیہ راجعون اعوذ باللہ من الآفات الردیہ قسم ہے اللہ کی اگر پہونچ گئے وہ لوگ اسکندریہ تک تو نہ باقی رکھیگا اُنکو حاکم وہان کا بعد حشر دن
بھی اور مرجا مینگے ضرارؓ اور روان ہو گا خون اُنکا بحالت مباح ہونے کے پھر لکھا اُسی وقت ابو عبیدہؓ نے ایک خط عمروؓ بن العاص کو
دران حالیکہ آگاہ کرتے تھے اُنکو اُس چیز سے جو گذری مسلمانون پر جا کم اسکندریہ کے ہاتھون سے اور یہ کہ گرفتار ہو گئی ایک جماعت مسلمانون کی
قوم دوس اور بجیلہ سے اور تھے ضرار بن الازور مہمان اُنکے بسبب بیماری کے اور ہین اُنکی اُنکے ہمراہ تھین پس جب پہونچے تمکو یہ خط میرا تو
کوشش کرو تم اُنکی رہائی مین اور اگر پڑ جاوے تمھارے ہاتھ مین قبطیون سے کوئی ایسا شخص جو اُنکے نزدیک عزت دار ہو تو معاوضہ کرین ہم
اُس سے اپنے قیدیون کا اور بھیجا خط کو مع زید الخیل ابیض الرکبان کے پس لیا اُنھون نے خط کو اور روانہ ہوے وہ بارادہ مصر کے اور تھے
زید بھجانے والے راہون کے اور اکثر گئے تھے اُن راہون مین زمانہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مین پس چلے وہ اُس راہ سے جنکو وہ جانتے تھے
اور جلدی کی اپنے چلنے مین تا اینکہ داخل ہوے مصر مین اور آئے عمرو بن العاص کے پاس اور سلام کیا اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے
پھر دیا اُنکو خط ابو عبیدہؓ کا پس لیا اُسکو عمرو بن العاص نے اور کھولا اور پڑھا اُسکو پس جب جانا اُسکے مضمون کو سخت گذرا اُنپر وہ امر جو
گذرا تھا اور وہ ضرار کو بہت دوست رکھتے تھے پس رو دئے وہ اور استرجاع کی اور لکھا ایک خط خالدؓ بن الولید کو اور لکھا اُسمین حال
قیدیان اور ضرار بن الازور اور خولہ اُنکی بہن کا اور بیتابی ظاہر کرتے تھے اُنکو رونے کی بجانب اسکندریہ کے اور یہ کہ کوشش کرین قیدیون کی رہائی
مین راوی کہتا ہے کہ چلا قاصد عمروؓ بن العاص کا مع اُنکے خط کے پاس خالدؓ کے پس بلایا اُنکو اس حال مین کہ کوچ کیا تھا اُنھون نے و مرج راط سے
اور اُترے تھے وہ قریہ شجرہ مین جیسا کہ بیان کر چکے ہم پیشتر اسکے پس آیا قاصد عمرو بن العاص کا خالدؓ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور دیا
خط عمرو بن العاص کا پس کھولا اُسکو خالدؓ نے اور پڑھا پس جب آگاہ ہوے وہ اُسکے مضمون سے سخت گذرا اُنپر وہ معاملہ اور تنگی مین
پڑا سننے اُنکا بسبب قید ہو جانے مسلمین اور ضرارؓ اور اُنکی بہن کے اور رو دئے وہ اور کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم راوی نے بسلسلہ
راویون کے روایت کی ہے کہ جب پکڑی گئی قوم دوس اور بجیلہ اور ضرارؓ اور بہن اُنکی اور ڈوب گئین وہ کشتیان مع دشمنان خدا کے اور رہے پیچھے
باقی اسکندریہ مین اور آگاہ کیا لوگون نے بادشاہ اسطولیس کو اس حال سے بہت خوش ہوا وہ اور حکم کیا اُسنے اُنکے حاضر لانے کا

پس لائے گئے وہ سامنے اسکے اور قصد کیا بادشاہ نے انکے مارڈالنے کا پس کہا اسکے اکابر دولت نے کہ نہ جلدی کر تو اپنے اور جان تو اس امر کو کہ عرب متوجہ ہین تیری طرف کو اور ضرور ہی ہمکو انسے لڑنا پس اگر قید ہو جائیگا ہم مین سے کوئی شخص جسکو ہم بزرگ جانتے ہونگے تو معاوضہ کر لینگے ہم اسکا ان قیدیون سے اور شاید کہ صلح کر لیوین ہم عرب سے انکے سبب سے پس بہتر جانا بادشاہ نے رائے اُن لوگون کی اور روانہ کیا قیدیون کو بجانب اُس دیر کے جو بنام دیر جاج مشہور تھا اور روانہ کیا انکے ہمراہ دو ہزار سوار کہ پہنچاوین انکو دیر تک راوی نے بیان کیا ہی کہ مقرر کیا تھا خالد بن الولید نے جاسوسون کو معاہرین سے جو لاتے تھے خبرین ہر شہر کی اور آگے انکے چلتے تھے اور پھرتے تھے ساتھ خبرون کے انکے پاس اور ایک جماعت آنمین کی مشیر جا چکی تھی شہر اسکندریہ کو پس جب دیکھا انھون نے بادشاہ کو کہ حکم کیا ہی اُسنے انکے جانے کا بجانب دیر جاج کے بچلے وہ اسکندریہ سے بحالت جلدی کے چلے جاتے تھے وہ خالد بن الولید کو تا کہ آگاہ کرین انکو اس حال سے پس ملے وہ خالد کو راہ مین اور خالد جاتے تھے اسکندریہ کو پس آگاہ کیا انھون نے خالد کو قیدیون کے حال سے اور کہا کہ بادشاہ نے روانہ کیا ہی انکو بجانب دیر جاج کے پس جب جانا خالد نے حقیقت حال کو بہت خوش ہوے وہ اور کہا امید رکھتا ہون مین اللہ تعالی سے اس امر کی کہ ہووے رہائی انکی میرے ہاتھون پر پھر کہا انھون نے اپنے لشکر سے کہ چلو تم میرے ساتھ اور جلدی کرو شاید کہ ہم پہنچ جاوین دیر تک قبل پہونچنے قبطیون کے مع قیدیون کے اور یہ امر اس وجہ سے تھا کہ خالد نزدیک تھے دیر سے بہ نسبت اسکندریہ کے اُس سے پس روانہ ہوے وہ بحالت کوشش کے تا انکہ قریب دیر کے پہنچے پس جب پہونچے دیر تک اور ٹھہرے گرد اُسکے سامنے آیا انکے ایک راہب بوڑھا خوبصورت بوڑھاپے کا جسکا نام سلاح تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ راہب بحیرہ کا شاگرد تھا پس جب آیا وہ نزدیک خالد کے کہا اُس سے خالد نے کہ اے راہب کیونکر اور کس حال پر تو دیکھتا ہی دنیا کو اُسنے کہا کہ دنیا لاغر کرتی ہی بدن کو اور کاٹتی ہی امید کو اور نزدیک کرتی ہی موت کو اور کاٹتی ہی آسایش کو خالد نے کہا کہ اُسکے لوگون کا کیا حال ہی اُسنے کہا کہ جو شخص پہونچ گیا اُسمین سے کسی چیز کو تو نہین آسودہ اور سیراب ہوتا ہی وہ اور جس سے کہ کم ہو گئی کوئی چیز اُسکی تو حسرت ہوتی ہی اُسکو خالد نے کہا کہ کیا ہی اچھائی لوگون کی دنیا مین اُسنے کہا کہ عمل نیک اور پرہیزگاری خالد نے کہا کہ کیا ہی برائی لوگون کی دنیا مین اُسنے کہا کہ پیروی نفس اور خواہش کی خالد نے کہا کہ سچ فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الحکمۃ ضالۃ المومن یا خذہا حیث وجدہا خالد نے کہا کیونکر اچھی معلوم ہوتی ہی تنہائی تجکو اُسنے کہا کہ دوست رکھتا ہون مین اسکو خالد نے کہا کہ آیا پہونچا تو اُسمین کسی فائدے کو اُسنے کہا ہان پہونچا مین راحت کو بسبب تواضع آدمیون کے خالد نے کہا کہ کیا خوب ہوتا اگر ہوتا یہ امر دین اسلام اور توحید مین اُسنے کہا کہ مین نہین جانتا مون سوا اسکے اور کسی چیز کو خالد نے کہا کہ کیا کہتا ہی تو محمد بن عبد اللہ کے دین مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہب نے کہا کہ وہ سردار رسولون کے اور پورے کرنے والے نبیاون کے اور برگزیدہ برگزیدگان اور حجۃ اللہ ہین کفار پر خالد نے کہا پس کیون نہین رہتا ہی تو شہر ہمارے اسلام مین کہ بہتر ہوگا تیرے واسطے اس مقام سے راہب نے کہا میرا دل آلودہ ہی دنیا کی محبت مین اور پڑھے اُسنے اشعار اس مضمون کے خالد نے کہا کہ اے راہب آیا تجکو کچھ حال اُن عربی قیدیون کا معلوم ہی جنکو ارسطولیس بادشاہ نے تیرے پاس روانہ کیا ہی اُسنے کہا کہ نہین قسم ہی اللہ کی ولیکن آیا تھا میرے پاس رات کو ایک بطریق اور ایک اسقف اور پانی پیا اُنھون نے میرے اس کنوین سے اور پوچھا تھا مین نے اُن دونون سے یہ کہ تم دونون کہان سے آتے ہو پس کہا اُنھون نے کہ وہ آئے تھے بطور ایلچی کے ارجانب ملک کیاوش حاکم زمین برقا کے ارسطولیس بادشاہ کے پاس اس خواہش سے کہ بھیجے ارسطولیس اُسکے

پاس ایک مرد کو قیدیان عرب سے تاکہ دیکھے وہ انکی وضع اور لباس کو اور پوچھے انسے حال انکے دین کا اور اسطرح پس نے منظور کیا اس امر کو
اور روانہ کیا بھیجنے دو قیدیوں کا اور پھیرے تھے وہ دونوں شخص یہ جواب لیکر اپنے حاکم کے پاس اور پانی پیا انھوں نے میرے
اس کنوئیں سے اور چلے گئے اور اسکے سوا اور کسی بات کی انھوں نے مجکو خبر نہیں دی پھر کہا راہب نے خالد سے کہ شاید تم ان مسلمانوں سے ہو
جنھوں نے فتح کیا ملک شام کو خالد نے کہا ہاں ہم وہی لوگ ہیں پس کہا راہب نے کہ ہر روز کی خبریں تمھاری میرے پاس موجود ہیں
اور دیکھا تمھارے نبی کو ایک دن تمھارے نبی کو اس حال میں کہ میں بحیرا راہب کے دیر میں تھا اور آئے تھے نبی تمھارے ایک
قافلہ قریش سے بارادہ شام کے اور دیکھے میں نے معجزات انکے جو دیکھے پھر بیان کیا انسے حال اس درخت کا کہ بیٹھے تھے رسول اللہ
اسکے نیچے اور سرسبز اور ہرا ہو گیا تھا وہ اسی وقت بعد اسکے کہ خشک تھا وہ پھر جب مر گیا بحیرا یا میں اس دیر میں اور جانو تم اس
امر کو کہ نہیں باقی رہا ارض الکنائس اور نہ ارض عقبہ اور نہ ارض بادیہ میں کوئی قس اور راہب مگر یہ کہ آیا میری زیارت کو
اور پوچھا انسے حال تمھارے نبی کا اور کہا انھوں نے کہ تھا تو انکی راہ پر بحیرا کے دیر میں اور دیکھا تو نے انکو پس بیان کر تو ہمسے
حال انکا اور صفت انکی پس بیان کیا میں نے انسے حال تمھارے دین کا اور آگاہ کیا میں نے انکو تمھارے نبی کے معجزات سے
جو میں نے دیکھے تھے اور واقع ہوا میرے انکے بیچ میں جھگڑا اور گفتگو اور بھی واقع ہوا میرے اور مسار راہب کے بیچ میں جو تجھسے نہ دیکھا
رہتا ہو ایک بنا ظاہر اور کہا انسے مجھسے کہ وہ نبی جنکی بشارت عیسیٰ بن مریم نے دی ہو وہ حجاز سے ظاہر ہونگے اور جائینگے وہ آسمان پر
اور کلام کریگا انسے پروردگار انکا اور نہیں سنتی ہمنے یہ بات کہ یہ شخص آسمان پر بھی گئے پس کہا خالد بن الولید نے کہ ہاں قسم ہو اللہ کی
چڑھائے گئے تھے وہ آسمان پر اور کلام کیا انسے انکے پروردگار نے اور خبر دی ہو اسکی اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب
بزرگ میں جس جگہ کہ فرمایا ہو سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ آخر آیت تک
اور کہا خالد نے کہ سنا ہو میں نے ابا ذر کو کہتے تھے وہ کہ سنا ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے آپ لما اسری
بی الی المسجد الاقصی وعرج بی الی السماء وبلغ بی الی اسماء الدنیا فاستفتح فقال الملک الموکل بہ من ہذا قال جبریل قال
ومن معک قال محمد قال ارسلت الیہ قال نعم ففتح لنا فلما دخل بی الی السماء نظرت واذا رجل جالس وعن یمینہ اسود
وعن یسارہ اسود فاذا نظر عن یمینہ ضحک واذا نظر عن شمالہ بکی ثم قال الرجل بجبریل من ہذا معک قال جبریل ہذا
محمد قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح فقلت یا جبریل من ہذا قال ابوک آدم تقدم وسلم علیہ فتقدمت وسلمت علیہ فرد
علی السلام ورحبا بی واعطانی اللہ من الکرامۃ فقلت یا جبریل فما ہذا الاسود الذی عن یمینہ قال ہم السعداء من ولدہ الاسود الذی
عن شمالہ الاشقیاء من ولدہ فالسعداء الی الجنۃ ہو الاشقیاء الی النار ثم عرج بی الی السماء الثانیۃ ولم یزل کذلک یعرج بی من سماء الی سماء الی
ان بلغت الی السماء السابعۃ ثم انطلق بی الی سدرۃ المنتہی عند ہا جنۃ المأوی فغشیتہا وایت ما اعد اللہ فیہا من النعیم لاہلہا راوی کہتا ہی
کہ بیان کیا خالد نے راہب سے حدیث معراج اور ان چیزوں کو جو دیکھا انمیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عجائبات سے پس تعجب کیا
راہب نے خالد اور انکے کلام سے اور جانا انسے کہ وہ سچے ہیں اور جو کچھ کہا سو سچ کہا پس متوجہ ہوا انکی طرف اور کہا کہ اے برادر

عربی تمھارا نام کیا ہی انھون نے کہا کہ میرا نام خالد ہی اُسنے کہا کہ ای خالد جانو تم اِس امر کو کہ اِس پہاڑ کے اوپر ایک دیر ہی موسوم بہ دیر مسیح اور اُسمین ایک بطریق بطارقہ قبطہ سے رہتا ہی اور وہ بڑا ظالم اور سخت ہی اور اُسکے نزدیک ایک مرد مسلمان ہی عرب سے کہ قید کر رکھا ہی اُسنے اُس مرد کو مدت سے اور مجکو معلوم ہی یہ امر کہ وہ شخص اصحاب تمھارے نبی سے ہی اور آیا تھا وہ واسطے تجارت کے مصر مین مقوقس بادشاہ کے زمانے مین پس بھاؤ اُسنے مال اپنا اور خرید کیا اور مال اور گیا مصر سے اسکندریہ کو پس وہان بھی مال بیچا اور دوسرا مال مول لیا اور روانہ ہوا ارض برقا کو ہمراہ ایک بڑے قافلے کے پس جب آئے وہ نزدیک اِس پہاڑ کے نکلا اور آیا یہ بطریق مع اپنے غلامون کے قافلے پر اور لوٹ لیا مال اُنکا اور بار برداری اُنکی اور چھوڑ دیا مالون کو پس جب دیکھا اُسنے تمھارے یار کو اور دیکھا اُنپر لباس عرب کا طمع کی اُنمین اور گرفتار کر لیا اُنکو اور لایا وہ اُسکے نزدیک بندھے ہین ایک درخت مین نزدیک دیر کے اور بہ تحقیق اُگی ہی گھاس اُنکے آنسوؤن سے اور بطریق کسی دن نہین کھاتا پیتا ہی جبتک نہین مار لیتا ہی اُنکو اور کہتا ہی اُنسے کہ نہین ہی تمکو میرے ہاتھ سے رہائی مگر یہ کہ پھر جاؤ تم اپنے دین سے اور رجوع کرو میرے دین کی طرف اور قائل ہو تثلیث کے اور ہو گئے ہین وہ مثل خلال کے اور بطریق نہین باز رہتا ہی اُنکے مارنے سے اور نہین کمی کرتا ہی اُنپر عذاب کرنے سے اور وہ شخص کہتے ہین اپنی مناجات مین یا اللہ قد بذلت جسمی من اجلک فابذل رحمتک پس جب باز رہتا ہی بطریق اُنکے مارنے سے تو لاتا ہی وہ بعد اُسکے ایک تصویر تانبے کی جسکے سر پر عمامہ سیاہ اور اُسکے سینے پر یہ لکھا ہو ہذا النبی العربی محمد پھر پیتا ہی وہ شراب کو اور ڈالتا ہی فضلہ کا اُسکے تصویر پر اور کہتا ہی اُنسے کہ تمھارے نبی ہین سوال کرو تم اُنسے اپنے چھوٹنے کا یہ قید سے اور وہ مسلمان پناہ مانگتے ہین اللہ تعالی سے بسبب کفر اِس بطریق کے **راوی** کہتا ہی کہ جب سنا خالد نے یہ حال شوار گذرا اُنپر اور سخت برہم ہوے پھر منتخب کر لیا اُنھون نے اپنے ساتھیون سے شرحبیل بن حسنہ اور معاذ بن ربیعہ اور یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن عتبہ اور مقداد اور رفاعہ بن قیس اور تین اور مردون کو جنکے نام پر مجکو آگہی نہین ہوئی اور چھوڑا لشکر کو نزدیک دیر کے اور تاکید کی اُنکو ہوشیار رہنے کی تا واپسی اپنے اور روانہ ہوے خالد مع دس آدمیون کے اور چڑھ گئے پہاڑ پر پس جب پہونچے وہ پہاڑ کی پشت پر ظاہر ہوا اُنکو وہ دیر اور درخت **راوی** کہتا ہی کہ بطریق نکلا تھا اُس دن واسطے شکار کے پس ہانکا وہ ایک جنگلی بیل پر اور شکار کیا اُسکو اور لایا اُسکو وہ دیر مین پس اُترا وہ اُس درخت کے نیچے جو دیر کے دروازے پر تھا اور حکم کیا اُسنے اپنے غلامون کو دور کرنے کمال اُس جانور کا پس جب دور کیا غلامون نے اُسکی کھال کو حکم کیا اُنکو آگ جلانے کا پس روشن کی گئی آگ اور کاٹا تھا وہ ٹکڑے گوشت اُس جانور کے اور بھونکر کھاتا تھا پھر منگائی اُسنے شراب پس لائے غلام اُسکے شراب کو سامنے اُسکے پس پیتا رہا وہ تا اینکہ خوب مدہوش ہو پھر چلایا وہ اپنے غلامون پر اور کہا کہ لاؤ تم اُس محمدی کو پس لیگئے اُن مسلمان کو غلام اُسکے اور درآئی تھی اُنپر خواری اور اُنکی گردن مین ایک زنجیر لوہے کی تھی پس کہا اُنسے بطریق نے کہ غالب ہو گیا تو میرا دین مسلم بسبب اپنے محمد کے صلی اللہ علیہ وسلم پس قسم ہی مجکو اپنے دین کی کہ نہ اُٹھاؤنگا مین تیرے اوپر سے عذاب کو تا اینکہ پھرے تو میرے دین کی طرف اور قائل ہو تثلیث کا اور نہین تو مین تیرا قاتل ہون پس کہا اُس مرد مسلمان نے کہ کرتو جو تیرے اختیار مین ہی اسواسطے کہ مین خوب جانتا ہون اِس امر کو کہ تمام چیزین موقوف خدا کی خواہش اور ارادے پر اور بندے اُسکے اختیار مین نہین اور آسمان بلند کیے گئے ہین اُسکی قدرت سے اور زمین بچھائی گئی ہی اُسکی حکمت سے اور بخشش اُسکی اُسکی خلق مین

اُسکے علم مین ہی اور علم اُسکا کل اشیا پر محیط ہی اُسکے واسطے اُسکی خلق مین نظیر ہی انجام کار پر اُسکا کوئی مثل نہین ہی اُسکے واسطے ملک ہی
اُسکا کوئی وزیر نہین ہی پس سب سُنا بطریق نے کلام مسلمان کا اور توحید اور تعظیم اُنکی واسطے اللہ تعالی کے بہت برہم ہوا وہ اور
لیا اپنی تلوار کو اور قصد کیا نکالنے تلوار کا میان سے اور اُسکے مارنے کا مرد مسلم پر کہ اُسی وقت آئے اور پہونچے خالد اور دس ساتھی
اُنکے اُسپر دوان حالیکہ وہ قابض تھا اپنی تلوار پر پس چلائے خالد بن الولید اور روکا اُسکو اور کہا کہ باز رہ تو اے دشمن خدا اللہ کے اور
اور تکبیر کہی اُنھون نے ان الفاظ سے اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ ونصر حیانا یا انظفر وکان سیوفنا من رقاب من کفر اور ناگہان دوڑ آئے
خالد بطریق پر پس جب دیکھا بطریق نے اُنکے ناگہان دوڑ آنے کو اُٹھ کھڑا ہوا وہ اپنے پیرون کے بل اور نکال لیا اپنی
تلوار کو اور قصد حملے کا کیا خالد پر پس پیش آئے اُسپر خالد ساتھ اپنے چھوٹے نیزے کے اور مارا اُسکے سینے مین ایک نیزہ کہ
پار ہوکر چمکنے لگا وہ اُسکی پشت سے اور حملہ کیا صحابہ نے بطریق کے خلامون پر پس مار ڈالا اُن سب کو اور اُترے خالد اور
ساتھی اُنکے کنوین پر بارادہ محاصرۂ دیر کے پس آئے سامنے اُنکے راہب لوگ اور کہا اُنھون نے کہ ہم قوم راہب ہین ہم لڑائی کے
لوگ نہین ہین جو تمسے لڑین اور تمھارے نبی نے منع کیا ہی تمکو قتل رہبان سے پس کہا خالد نے کہ دے دو ہمکو جو کچھ اس بطریق
کا تمھارے پاس ہو مال اور اسباب وغیرہ سے اور تم لوگ ہماری طرف سے اللہ کی امان مین ہوگے اور ہم تعرض نہ کرینگے تمسے اُنھون نے
کہا کہ ہم بخوشی واطاعت یہ امر کرینگے پھر نکالا اُنھون نے مال بطریق کا اور اسباب اور لڑکے بالے اُسکے پس لے لیا خالد نے اُس سب کو اور آئے
وہ طرف قیدی کے اور کھولی زنجیر اُنکی اور پوچھا کہ تم کس عرب سے ہو اُنھون نے کہا کہ ہین ہمید بن حاتم طائی ہون قید ہوا ہین آخر زمانہ خلافت
ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ مین اور صورت یہ ہوئی کہ ہم پنجابین اسکندریہ مین پس بیچا مین نے مال اپنا اور خریدا دوسرا مال اور چلا مین
اسکندریہ سے مع اپنے مال کے ارض برقا کو ساتھ ایک جماعت سوداگرون کے پس نکلا ہمپر یہ بطریق اور لوٹ لیا ہمارے مالون کو اور چھوڑ دیا
تاجران قافلے کو اور نہین قید کیا کسی کو سوا امیر کے سو واسطے کہ اُنمین سے امیر کے کوئی عربی نہ تھا اور تھا حکم اللہ کا ہونے والا پس مبارکباد
دی اُنکو مسلمانون نے ساتھ تلاشی کے اور بشارت دی اُنکو باللہ غالب اور بزرگ کی طرف سے ساتھ بزرگی کے اور پھرے خالد اور ساتھی اُنکے
بارادہ دیر راہبون کے اور مال و اسباب بطریق کا اور لڑکے بالے اُسکے گھوڑون پر اُنکے آگے تھے اور برابر چلتے رہے وہ تا اینکہ اُترے پہاڑ سے اور قریب
دیر کے پہونچے پس دیکھا جب مسلمانون نے خالد کو کہ آتے ہین اُنکی طرف مع اپنے ساتھیون کے اور مال بطریق کا اور لڑکے بالے اُسکے اُنکے سامنے ہین خوش ہوئے
مسلمان اُنکی سلامتی سے اور بلند کیین آوازین اپنی ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر و نذیر پر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور استقبال کیا
اُنھون نے خالد اور اُنکے ساتھیون کا اور سلام کیا اُنکو اور مبارکباد دی قیدی کو بسبب سلامتی اور رہائی کے اور بہت خوش ہوا راہب بسبب رہائی
اسیر اور ہلاک بطریق کے راوی نے بیان کیا ہی کہ خالد بیان کرتے تھے راہب سے باجر البطریق کا اور بطریق سنتا تھا اُنکے کلام کو کہ اُسی وقت آواز مین
گھوڑون اور کھڑکھڑاہٹ لگامون کی اور چلانا اور رونا عورتون اور لڑکون کا اور آوازین نالہ مردون کی معلوم ہوئین اور قطبی چلاتے تھے اُنپر پیچھے اُنکے
سے اور گفتگو سوارون کی اور چمکنا نشانون اور صلیبون کی سُنی اور دیکھی گئی اور کنواری عورتین قید تھین ساتھ ذلت اور عاجزی کے اور خولہ بنت الازور
اُنکے قیدیون مین بھائی اُنکے سامنے اُنکے چلے جاتے تھے قید مین اور رو رہی تھین اور یہ اشعار بطور بین مصیبت کے پڑھتی تھین اشعار

فتوح الشام کے اور جلادی ہماری تلوارون کو ہاتھون کی گردنون پر ۱۲

جل المصاب فعم الويل والحرب | والعين باكية والدمع منسكب | وزادت الارض مما قد رميت به
بڑھ گئی مصیبت پس لے لیا سختی اور لڑائی نے | اور آنکھیں روتی ہیں اور آنسو جاری ہیں | اور تر ہو گئی زمین بسبب اس چیز کے جو ڈالی گئی اوپر اسکے
حتی توهمت ان الارض تنقلب | یا رب یا القبط فینا عند غفلتنا | واستحكموا القبط لما ذلت العرب
یہانتک گمان کیا میں نے اہل مرکا کہ زمین بدل جائیگی | ظلم کیا قبطیوں کے ہاتھ نے ہم میں وقت ہماری غفلت کے | اور مضبوطی کی قبطیوں نے اپنے کام میں جبکہ ذلیل ہوئے عرب
لعفو علی بطل قد كان عدتنا | فيه العفاف وفيه الدين والادب | قد كان ناصرنا في وقت شدتنا
رحم اور افسوس ہے ایک دلیر پر جو تھا سازوسامان ہمارا | تھی اسمیں پرہیزگاری اور دینداری پاس رکھا شتہ چیز کے | تھا وہ مدد کرنے والا ہمارا ہماری سختی کے وقت میں
اعني فرارا الذي للحرب نتدب | فيه الحمية والاحسان عادته | فيه التعصب والاحسان والحسب
یعنی فرار کہ وہ واسطے لڑائی کے تحریک کیے جاتے تھے | تھی اُنمیں غیرت اور نیکی کرنا عادت اُنکی | تھی اُنمیں سختی اور نیکوکاری اور بزرگی
فكان يقدر ان يرقا مركبه | كان العدو بنار الحرب يلتهب | او كان خالد افينا حاضرا لشفا
اگر قدرت رکھتے وہ سوار ہونے کی اپنی سواریوں پر | تو جلایا گیا ہوتا دشمن ساتھ آگ لڑائی کے | یا موجود ہوتے ہمارے ساتھ خالد تو ہر آئینہ تمام ہوتی

اور دور ہوتی ہمسے وہ چیز جسکی شکایت کرتے ہیں ہم اور جسکے | یا سنتے وہ میری آواز کو تو پکارتے وہ جلد اور کہتے | کہ ٹھہرو تحقیق جاتی ہے ابھی دور ہوئی اُسسے سختی اور ہلاکی

راوی کہتا ہے کہ نہیں فارغ ہوئی تھیں جو کہ نبت الازور اپنے اشعار سے مگر یہ کہ خالدؓ نے سُنا شعر پڑھنا اور پکارنا اُنکا پس جواب دیا اُنکو خالدؓ نے
ان الفاظ سے لبیک لبیک قد جاء ک الفرج وذهب عنك البوس والحرج ہانا خالد بن الولید اور تکبیر کہی اور حملہ کیا خالدؓ اور
مسلمانوں نے قبطیوں پر اور جھکے اُنپر ساتھ تلوار روشن اور نیزوں چمکنے والوں کے اور شور کیا عربی گھوڑوں نے پس پریشان
ہو گئیں عقلیں قبطیوں کی اور کانپنے لگے دل اُنکے اور پکڑ لیا اُنکو لرزے نے اور ڈھکے کیا اُنکے سروں کو ضربا بابرار کی تلواروں نے
پس تھوڑی دیر میں مسلمانوں نے سات سو مرد کو قبطیوں سے مار ڈالا اور گرفتار کر لیا تیرہ سو مرد کو اور لے لیا مسلمانوں نے گھوڑے اور ہتھیار
اور کپڑے اُنکے اور رہائی پائی مسلمان قیدیوں نے اور سلام کیا بعض نے بعض کو اور مبارکباد دی اُنکو بسبب سلامتی اور رہائی کے اور
مبارکباد دی فرار کو بسبب اُنکی رہائی کے اور آئے فرار خالدؓ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کام کا پس مرحبا کہی اُنکو خالدؓ نے
اور بزرگداشت کی اُنکی اور مبارکباد دی اُنکو بسبب سلامتی اور رہائی کے اور دیا خالدؓ نے ہر مرد کو مسلمان قیدیوں سے ایک گھوڑا
قبطیوں کے گھوڑوں سے اور ہتھیار ایک مرد کے اور باقی گھوڑوں پر سوار کر لیا عورتوں اور لڑکوں کو اور مار کر لیا اسباب کو اور غنیمت کیا
خالد نے راہب کو بعد اسکے کہ لکھدی اُسکو ایک دست آویز واسطے ہر چیز کے جو احتیاج کھانے اور پینے اور کپڑے سے اُسکو اور اُس
شخص کو جو ہے اُسکے پاس اُسکے دیر میں اور یہ کہ پہونچیگی اُسکو سب چیزیں اسکندریہ سے جب تک زمانہ رہیگا اور روانہ ہوئے خالدؓ مع اپنے
لشکر اور قبطیوں کے دن حالیکہ وہ بندھے ہوئے تھے سامنے اُنکے رسّیوں میں تا اینکہ پہونچے اسکندریہ میں اور اترے اُسپر مع اپنے
لشکر کے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب اترے خالدؓ مع اپنے لشکر کے اسکندریہ پر تنگی میں پڑا سپنار سطولیس بادشاہ کا اس سبب سے

اور حکم کیا اُسنے اپنے حجاب کو اس امر کا کہ بچارین وہ اپنے لشکر مین واسطے درستی سامان لڑائی اور سوار ہونے اور نکلنے کے باب اسکندریہ کی
طرف بمقابلہ عرب کے اور واقع ہوا شور شہر مین عرب کے آنے اور اُنکے اُترنے کا شہر پلیس کانپنے لگے دل وہان کے لوگون کے اور آئے
سرداران قبط اور حجاب اسطولیس بادشاہ کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ ای بادشاہ کیا رائے ہے تیری ان عرب کے معاملے مین اُسنے کہا کہ نہین
قریب ہے یہ کہ تجویز کرون مین کوئی رائے اور بندوبست کرون حالانکہ در آیا ہے خوف تم لوگون مین اور جگہ پکڑی ہے اُنکے ڈرنے تمھارے
دلون مین اور طمع کی ہے اُنھون نے تمھارے ملک مین بسبب کمی تمھاری کوشش کے اور ذلیل جانا ہے اُنھون نے تمکو اور جان لیا ہے اُنھون نے یہ امر کہ
نہین حمایت کرتے ہو تم اپنے شہرون کی اور نہین لڑتے ہو تم اپنے اہل و عیال کی طرف سے اور اگر لڑتے ہو تو ہوتی ہین خواہشین تمھاری جدا اور
رائین تمھاری غیر متفق لہذا ان لوگون نے ہلاک کیا تمھارے حامیون کو اور مار ڈالا تمھارے دلیرون کو اور نہین تم نے تمسے لڑنے کو اور اب وہ
اُترے ہین تمھارے میدان مین اور شہر پر اور وہ قصد تمھاری لڑائی کا رکھتے ہین اور نہین ہے کوئی باز رکھنے والا اُنکا اور اگر میرے نزدیک
ہوتے وہ ساتھی اُنکے جنکو قید کیا اور بھیجدیا مین نے بجانب یزرجاج کے تو مصالحہ کر لیتا عرب سے بسبب اُنکے اور دور کرتا مین عرب کو اپنے یہان سے
اور تجاوز کیا مین نے حد سے اُن دو ہزار کے بارے مین جنکو مین نے قیدیون کے ساتھ بھیجا پس اگر ہوتے وہ لوگ میرے پاس تو البتہ مین اُنکو لیکر
عرب سے حسب طاقت اپنے پس کہا اُسکے وزیر نے کہ ای بادشاہ آیا ہو سکتا ہے تجسے یہ امر کہ بھیجے تو عرب کے پاس کسی ایلچی کو کہ گفتگو کرے اُنسے صلح کے
باب مین اس شرط پر کہ ہم سپرد کر دینگے اُنکے قیدیون کو جو ہمارے قبضے مین ہین پس کہا بادشاہ نے کہ یہ عرب نہین باقی رہے ہین اس حال پر
کہ بے ڈر ہو وین ہمسے اور نہین قبول کرتے ہین وہ ہماری طرف سے ایلچی کو جیسے کہ آپڑے تھے ہم اُنپر اور وہ اُترے تھے بمقام مجر الصفا کے
وزیر نے کہا کہ کیا ضرر ہے تجکو ایلچی کے بھیجنے مین اُنکے پاس پس قصد کیا بادشاہ نے ایلچی کے بھیجنے کا اور وہ مشورہ کرتا تھا اس بارے مین
اپنے دل سے کہ اُسی وقت آئے اُسکے پاس نگہبان دریا کے جو گھاٹ پر مقرر تھے اور خبر دی اُسکو اس امر کی کہ ایک کشتی ظاہر ہوئی ہے
پچھم کی طرف سے اور ہم نہین جانتے ہین کہ اُسکا حال کیا ہے اور وہ کہان سے آئی ہے پس جب سُنا بادشاہ نے یہ حال نگہبانون سے ملتوی کیا
اُسنے روانگی ایلچی کو اور آمادہ ہوا واسطے آنے اُس کشتی کے اور گمان کیا اُسنے اپنے دل مین کہ وہ کشتی حاکم برقا بادشاہ کی ہے
کی ہے پس نہین گذرا تھا تھوڑا عرصہ تا اینکہ لنگر انداز ہوئی وہ کشتی گھاٹ مین اور اُترا اُسپر سے ایک بوڑھا قس خوبصورت رو دار
سیاہ ریشمی کپڑے پہنے اور سر پر سرخ عمامہ رکھے ہوے اور اُترے اُسکے ساتھ دس آدمی قسون اور راہبون سے پس جب اُترے وہ کشتی سے
آئے اُنکے واسطے گھوڑے بادشاہ کے پاس سے آراستہ ساتھ زین پوشون کامدار کے جنمین نگینے جواہر کے جڑے تھے اور رکابین اُنکی سونے کی تھین
پس سوار ہوے وہ اور نکلے اُنکی ملاقات کے واسطے امرا اور حجاب اور آئے اُنکے پاس اور تعظیم کی اُنکے مرتبون کی اور بزرگداشت کی اُنکی اور چلے
سامنے اُنکے بادشاہ کے محل تک پس اُترے وہ اور ٹھہرے ایکدن اور رات اور آئین اُنکے واسطے دعوتین اور اچھی چیزین بادشاہ کے پاس سے
اور رات گذرانی اُنھون نے اچھے حال سے پس جب صبح ہوئی دوسرے دن کی سوار ہوے وہ اور نکلے طرف لشکر کے اور آئے بجانب سرادقہ اسطولیس
بادشاہ کے اور اُترے وہ گھوڑون سے اور داخل ہوے بادشاہ کے پاس پس اُٹھ کھڑا ہوا بادشاہ اُنکے واسطے اور تعظیم کی اُنکی اور بٹھلایا اُنکو
اپنے ساتھ تخت پر محمد بن اسحاق راوی نے بیان کیا ہے کہ روایت پہونچی ہے مجکو ثقات سے اس امر کی کہ اسطولیس بن مقوقس نے

بھیجے سمے بہت اچھے تحفے واسطے کیاؤس بادشاہ کے جو حاکم سرزمین برقا کا تھا حد دو فرطجانہ تک اور یہ سب جزائر بیچ سمندر میں اور کیاؤس ان
سب کا بادشاہ تھا اور تھا وہ بڑا بادشاہ بڑے لشکر والا اور مالک کر دیا تھا اُسنے اپنے بیٹے افلاغورس کو فرطجانہ کے خزائن پر اور تھا
لشکر اُسکا دو لاکھ آدمی قوم روم سے پس جب بھیجا اسطولیس نے اُن دونوں باپ بیٹوں کے واسطے تحفہ تو بھیجا اُنکو خط بھی جسمیں دُر آتا تھا اُنکو عرب سے
اور خط کا مضمون یہ تھا کہ اے بادشاہ دنیا گھر زوال اور کوچ کرنے کا ہے اور نہیں دی دنیا نے کوئی چیز مگر یہ کہ پھیر لیا اُسکو اور نہیں خوش کیا اُسنے کسی کو
مگر یہ کہ زیان کار کیا اُسکو پس مغرور وہ ہے جسنے چنگل مارا اُسکے دامن غرور میں اور مطمئن ہوا اُسپر اور شکیبت وہ ہے جسنے پہنا لباس خوف کا اور کام کیا
واسطے گھر آخرت اور پائدار کے آیا نہیں دیکھا تو نے اے بادشاہ بزرگ فلیطس یعنی ہرقل کو جو حاکم شام اور زمین سوریہ کا تھا بلاد قسطنطنیہ تک
کیونکر جا بار ہا ملک اُسکا اور خالی ہو گئے اُس سے شہر اُسکے اور پوشیدہ اور دور ہو گئے اُس سے غلام اُسکے اور لشکر اُسکا اور میلہ اُس وقت ہوا کہ جب
ڈالا اُسکو دنیا نے اپنے مصائب میں اور تیر اندازی کی اُسپر ساتھ تیروں اپنے رنج رسانی کے بعد اسکے کہ تھی دنیا اُسکے چہرے پر شادمان اور چلنے والی اور راستی
کی دنیا نے اُسکے ساتھ تا اینکہ روند ڈالا اُسکو دشمنوں نے اور اُتری اُسپر حاجتمندی اور ہلاکی بعد ایسی بڑائی کے کہ زندہ تھی اُسکے سبب سے بزرگی اور جوانمردی
اور بعد ایسے دبدبے کے کہ آراستہ تھیں سپاہ اُسکے خوبیوں کی خصلتیں تحقیق پلتی تھی زمین اُسکے قدموں کے نیچے اور ہوتے تھے آسمان مطیع اُسکے پس
جب دیکھا زمین نے تازہ روئی اور شادمانی اُسکی گیاہناک ہوئی وہ اور اگر دیکھا اُسنے جفا اور ستم اُس سے خشک بے گیاہ ہو گئی وہ ہر آئینہ تھے ارادے
اور اوہام لشکر اُسکے اور رات دن مددگار اُسکے تھے پس کون ہے ایسا کہ دور کرے حکم اُس ذات کا جسنے آراستہ کیا برجوں کو اپنے بندوں کے واسطے
اور موجود کیا اُسنے ستاروں کو واسطے اپنی ایسی ہئت کے کہ اگر چاہے وہ تو باندھ دیوے ہوا کو اور سخت کر دیوے پانی کو اور جدا کر دیوے ترکیب
آسمان کو اور الفت دے دیوے آگ پانی میں باز رکھے روشنی کو سورج اور چاند سے اور باز رکھے اُن دونوں کو چلنے اور سفر سے اور اگر چاہے تو
بند کر دیوے وہ جگہ بہنے اور چلنے ہوا اور آندھیوں کو اور کھول دیوے سیلان برقوں چمکنے والی کے اور اُگا دیوے ترگھاس کو دریاؤں پر اور
پہنا دیوے رات کو روشنی دن کی اور جان تو اے بادشاہ اس امر کو کہ نہیں یہ مثالیں دین میں نے تیرے واسطے مگر بسبب اپنے حکم کے اس بات پر کہ
دنیا کی بازگشت طرف زوال کے ہوا اور یہ محمدی لوگ غالب ہو گئے ہیں شہروں پر اور ذلیل کیا ہے اُنھوں نے اپنی تلواروں کے سبب سے بندوں کو اور
شکستہ دی اُنھوں نے لشکروں کو فوجوں کو اور برپا کیا اُنھوں نے اپنے دین کو ساتھ تلواروں تیز کے اور مالک ہو گئے اور لے لیا اُنھوں نے شام کو قیام سے
اور آیا ہے ایک گروہ اُنکا میری طرف کو اور مالک ہو گئے ہیں وہ بعض ہمارے شہروں کے اور حکومت حاصل کی ہے انہوں نے اور جھگڑتے ہیں وہ ہمسے باقی ہمارے ملک میں اور
کوشش کرتے ہیں ہمارے نکالنے میں اُس ملک سے پس جس وقت فراغت پاوینگے وہ ہمسے تو نہ بے پروائی ہوگی اُنکو تمسے اور بہتر یہ ہے کہ آمادہ ہو تو اُنکے واسطے ہمتوں کے
پانوں سے اور مدد دے تو ہمکو اپنے لوگوں سے اُنپر جنھوں نے سرکشی اور ظلم کیا ہے اور کمک کر تو ہماری کہ ہم تیرے ہمسایہ ہیں اور ہم سب تیرے لشکر اور تیرے
مددگار ہیں راوی نے بیان کیا ہے کہ جب پہنچا ہدیہ خط بادشاہ کیاؤس کے پاس تو شاد ہوا اُسنے اور بلایا اُسنے اپنے ارباب دولت کو اور کہا اُنسے کہ کیا کہتے ہو تم لوگ
اس میں جو سنا تمنے اسطولیس نے خطاب میں اور کیا رائے ہے تمھاری پس کہا اُنھوں نے کہ اے بادشاہ سلاطین ہمیشہ مدد طلب کرتے ہیں بادشاہوں سے اور
جو بات حاکم اسکندریہ نے لکھی ہے وہ بہتر ہے اور جان تو اس امر کو کہ عرب جسوقت مالک ہو جاوینگے ملک قبط کے تو ضرور متوجہ ہونگے وہ ہمارے شہروں
کی طرف پس بھیج تو قبطیوں کے واسطے کمک ہم لوگوں کی تاکہ قوت دے وہ کمک اُنکو اُنکے دشمنوں پر اور سیم مدد دیونگے ہمکو پس جب سنا ملک

کیاوش نے کلام اپنے سرداروں کا بتحائی اُنسے راستی اور خلعت دیا اپنے بھائی اسطفانوس کو اور منتخب کیا اُسکے ساتھ چار ہزار سوار کو اور حکم کیا اُسکو روانگی کا واسطے قوت بی حاکم اسکندریہ کے پھر بھیجا کیاوش نے اپنے خادم کو پاس بطرک کے جو عالم اُنکے دین کا اور برپا رکھنے والا اُنکی شرع کا اور نام اُسکا سیطس تھا اور تھا مقام اُسکا ایک دیر میں جو مشہور بہ دیر کنا لیس تھا اور اس بطرک کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی اور تھا وہ شاگرد زیرو شا کا اور زیرو شا شاگرد مرقس کا اور مرقس شاگرد یحنا کا اور یحنا دیلمی بھائی حواری مسیح عیسی بن مریم کا تھا اور بطرک سے جلیس پڑھا تھا علموں کے اور مطالعہ کیا تھا کتابوں کو اور وہ ایمان رکھتا تھا ساتھ اللہ تعالی کے اور جانتا تھا صفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور امید رکھتا آپکے ظہور کی اور سنتا تھا آپکے اخبار کو اور امیدوار تھا آپکے زمانہ بعثت کا پوچھتا تھا آپ کی نشانیوں اور معجزات کو پس جب پہونچی اُسکو خبر مبعوث ہونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ظاہر ہوئیں نشانیاں اور معجزات آپکے تو ایمان لایا وہ آپکا اور قصد رکھتا تھا آپ کی حضوری کا پس نہیں مدت گذری مگر اندک تا اینکہ پہونچی اُسکو خبر وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس رہا وہ آپ کی وفات سے اور اختیار کیا گوشہ نشینی کو اور نہیں ظاہر ہوا وہ کسی کے واسطے اپنی قوم سے ایک سال کامل اور اگر نہ ہوتا وہ مشغول عبادت میں تو نہ نکلتا اور نظاہر ہوتا وہ پھر بنایا اُسنے اپنے واسطے ایک صومعہ راہ پر پس جب آتا تھا کوئی قافلہ اُسکی طرف تو پوچھتا وہ اُس سے حال لشکر مسلمانوں کا اور یہ کہ وہ کس سرزمین میں ہیں اور پوچھتا تھا کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کون خلیفہ ہوا پس کہا گیا اُس سے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے پس جب وفات پائی ابوبکر صدیق نے پہونچی اُسکو خبر اُنکی وفات اور خلافت عمر رضی اللہ عنہ کی بعد اُنکے پھر پہونچی اُسکو خبر فتوح شام اور روانگی صحابہ کی بجانب مصر کے پس جب ہوئی یہ نوبت تو بھیجا اُسکو بادشاہ کیاوش حاکم ارض برقانی بسواری کشتی کے بادشاہ اسطولیس کے پاس اسطے بشارت دہی آنے کمک کے مع اسطفانوس بھائی بادشاہ کیاوش کے بجمعیت چار ہزار سوار کے اور قریب تر پہونچے اُنکے نزدیک اسطولیس کے پس جب حاضر ہوا اسطیس سامنے بادشاہ اسطولیس کے اور آگاہ کیا اُسکو اس حال سے تو خوش ہوا بادشاہ اور کہا اُس سے کہ ای باب ہمارے میں چاہتا ہوں تیری بخشش اور احسان سے یہ بات کہ جاتو ان عرب کے پاس اسطے رسالتی کے میری طرف سے اور دریافت کر تو میرے لیے خبر اُنکی اور دیکھ تو اُس چیز کو جو اُنکے نزدیک ہے اور اُس چیز کو جسکا وہ عزم رکھتے ہیں اور یہ کہ غرض اُنکی لڑائی ہے یا صلح پس اگر ہے غرض اُنکی صلح کرنا تو میرے پاس اُنکے قیدی ہیں اور وہ ایک بڑی جماعت ہیں کہ بعید نہیں ہے میں نے اُنکو بجانب دیر حجاج پس کس مصالحہ کریں ہم سے تو میں پھیر دونگا قیدیوں کو اُنکے اور روانگا میں اُنکو کسی بقدر اپنے مال سے اور باندھ لونگا میں اُنکے ساتھ عہد اس بات کا کہ نہ پھریں وہ ہماری طرف کو اور نہ تعرض کریں ہمسے پس کہا بطرک نے کہ جو حکم تیرا ہے اُسکو میں کرونگا ولیکن ای بادشاہ جان تو اس امر کو کہ تیرے نزدیک ہے اور اُسکو جو تیرا عزم ہے اُسکو ظاہر کر اور نہ چھپا اُسکو ہم سے پس کہا اُسنے کہ میں نے پڑھی ہیں کتابیں میں اخبار گذشتہ سے یہ بات کہ اللہ تعالی نے اور بزرگ بھیجے ہیں آخر زمانے میں ایک نبی عربی کو زمین تہامہ سے اور پیش کیے اور دکھائے جائینگے اُنکو تمام زمین کے خزانے پس توجہ کرینگے وہ خزانوں کی طرف اور اختیار کرینگے فقر کو اور دولتمندی پر اور اصحاب اُنکے بھی تابعیت کرینگے اُنکی راہ کی اور قائم رکھینگے اُنکی سنت کو اور میں چاہتا ہوں ای بادشاہ کہ امتحان کروں میں اُنکے حال کا پیشتر اسکے جائے گے اُنکی طرف بادشاہ کے پس کہا اُسنے بادشاہ کہ کس چیز سے آزمائش کریگا تو اُنکی اُسنے کہا کہ ای بادشاہ حکم کر تو کسی ایک غلام کو اپنے غلاموں سے کہ زین پوش باندھے وہ ایک اچھے خچر پر تیرے سوار ہونے کے ساتھ اچھے زین پوش اور سامان کے اور گلے میں اُسکے ہیں انواع جواہرات اور یاقوتوں کی اور چھوڑ دے اُسکو مسلمانوں کے

لشکر کی طرف پس اگر لے لیوینگے وہ اُسکو تو جان لینا تو اس امر کو کہ وہ دنیا کے طالب ہین اور لڑائی اُنکی دنیا کے واسطے ہی اور نہین چاہتے ہین وہ آخرت کو
اور اگر وہ پھیر دیوینگے اُسکو تمھاری طرف کو پس جان لینا یہ بات کہ وہ طالب آخرت اور اس چیز کے ہین جو اللہ غالب اور بزرگ کے نزدیک ہی
پس حکم کیا بادشاہ نے اپنے سائیسون کو اس امر کا کہ درست اور آراستہ کرین وہ ایک خچر کو اُسکی اچھی سواریون سے ساتھ زین پوش
سُنہری جڑاؤ جواہرات کے اور سنہری لگام لگا دین اُسپر اور لٹکا دین اُسکے گلے مین مہلبن موتیون کی اور چھوڑ دین اُسکو بجانب لشکر
مسلمانون کے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے راوی کہتا ہی کہ تھے مسلمانون کی نگہبانی پر اُس دن شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب نزدیک ہوا وہ خچر مسلمانون کے لشکر سے اور دیکھا اُسکو اور اُسکی زینت اور جواہرات کو شرحبیل بن
حسنہ نے ہنسے وہ اور کہا کہ دشمنان خدا چاہتے ہین اُسکے سبب سے ہماری آزمایش کو اس بات پر کہ ہم لوگ طالب دنیا کے ہین یا آخرت کے قسم ہی اللہ کی
نہین ہی ہم مین کوئی شخص ایسا جو مجھکے اُس چیز کی طرف کہ نیست ہونے والی ہی اور نہین ہی خواہش ہماری مگر اُس چیز مین جو باقی اور پایدار ہی
پھر پڑھی اُنھون نے یہ آیت اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب و لہو و زینۃ و تفاخر بینکم و تکاثر فی الاموال والاولاد آخر آیت تک پھر پکڑ لی باگ
خچر کی اور لائے اُسکو بطلیوس کے لشکر کی طرف پھر چھوڑ دیا اُسکو راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا بادشاہ نے اس حال کو سخت ہو گیا چہرہ اُسکا
اور کہا قسم ہی اللہ کی اس سبب سے غلبہ دیے گئے وہ لوگ اور خوار و ذلیل کیے گئے ہم اور باپ میرا دانا اور آگاہ تھا اُنکے حال سے پھر حکم کیا اُسنے
بطرک سطلیس کو جانے کا مسلمانون کی طرف پس چلا بطرک پاپیادہ بجانب لشکر مسلمانون کے پس جب نزدیک ہوا اُنسے متوجہ ہوئے شرحبیل
بن حسنہ اُسکی طرف اور پوچھا اُسکے حال سے پس کہا اُسنے کہ مین ایلچی ہون ارسطوطیس بادشاہ کا بجانب سردار عرب کے پس لیا اُسکو شرحبیل نے
اور لے گئے اُسکو لشکر مین بارادہ خیمہ خالد بن الولید کے پس جب داخل ہوا بطرک سطلیس مع شرحبیل بن حسنہ کے مسلمانون کے لشکر مین دیکھا تھا
وہ عرب کی طرف اور وہ لوگ بیٹھے تھے پس دیکھا اُسنے ایک قوم کو کہ چھوڑ دیا ہی اُنھون نے دنیا کو بعض اُنمین سے قرآن شریف پڑھتے ہین اور
بعض اُنمین سے ذکر خدا مین مشغول ہین اور بعض نماز مین مصروف ہین اور دیکھا اُنمین آرام و سکون کو اور نور روشن ریلنے ہی اُنپر پس جب
پہونچا وہ خالد بن الولید کے خیمے تک اجازت چاہی اُسکے واسطے شرحبیل بن حسنہ نے پس اجازت دی اُسکو خالد نے داخل ہونے کی پس جب داخل ہوا
وہ خالد کے پاس اُنکے خیمے مین پایا اُنکو بیٹھے ہوئے زمین پر اور نہ تھا اُنکے واسطے کوئی حاجب دربان اور رسالے اُنکے ایک جماعت صحابہ کی تھی پس
سلام کیا اُنکو سطلیس نے اور کہا کہ کون تم مین کا سردار ہی پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے اور اشارہ کیا خالد کی طرف پس کہا بطرک نے کہ آیا تم سردار
اس قوم کے ہو خالد نے کہا کہ ایسا ہی سمجھتے ہین یہ لوگ مجکو کہ مین اُنکا سردار ہون جبتک ہون مین حق پر اور ترجیح کرون مین عدل کی حکم اور
انصاف مین اور ڈرون مین اللہ تعالی سے نیکی کرنے والا ہون مین اُسکے نیک کے اُنمین سے اور سختی کرنے والا ہون مین اُنپر جبکہ بگڑ جاؤن مین ان چیزون سے تو
نہین ہی ذمہ داری ہی مجکو اُنپر پس کہا بطرک نے کہ تم قسم ہی اللہ کی وہ قوم ہو کہ بشارت دی ہی تمھارے نبی کی تمھارے پیغمبر مسیح نے اور حق تمھارے ساتھ ہی ظاہر ہوگا
تمسے راوی کہتا ہی کہ حکم کیا اُسکو خالد نے بیٹھنے کا پس بیٹھا وہ اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے آگاہ کرو تم مجکو اپنے نبی کے حال اور اُنکے حسب و نسب سے خالد نے کہا
اللہ غالب اور بزرگ نے برگزیدہ کیا اولاد آدم سے عرب کو اور برگزیدہ کیا عرب سے مضر کو اور مضر سے کنانہ کو اور کنانہ سے قریش کو اور قریش سے ہاشم کو
اور ہاشم سے عبد المطلب کو اور عبد المطلب سے عبد اللہ کو اور عبد اللہ سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پھر کہا خالد نے کہ

ترجمہ
جان رکھو کہ دنیا کا
چونا ہی ہے کھیل اور
تماشا اور زینت اور
اور بڑھ جانا کی
آپسمین اور
بہت سے مال اور اولاد کی

سوال کیے گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نبوت سے پس فرمایا آپنے کنت نبیا وآدم بین الماء والطین اور فرمایا آپنے
لما خلق اللہ تعالی العرش کتب علی ساق العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فلما وقع آدم فی الزلۃ واخرج من الجنۃ رای مکتوبا علی
ساق العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فقال آدم یا رب من ہذا محمد قال ولدک یا آدم الذی لولاہ لما خلقتک قال آدم بحرمۃ
ابنک ارحم الوالد قال اللہ عزوجل یا آدم کو شفعت الینا بمحمد فی اہل السموات والارضین لشفعناک پھر اللہ غالب بزرگ نے
کیا آپ کے نام کو نزدیک اپنے نام سے اور ذکر کیا آپ کا ساتھ اپنے ذکر کے اور نام رکھا آپکا مثل اپنے نام کے پس فرمایا اللہ تعالی
نے ان اللہ بالناس لرؤف رحیم اور فرمایا آپ کے حق میں بالمومنین رؤف رحیم اور فرمایا اللہ تعالی نے من یطع الرسول
فقد اطاع اللہ اور فرمایا اللہ تعالی نے آپ کے حق میں یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک اور اللہ غالب اور
بزرگ نے بلند کیا ذکر آپ کا اور بڑائی کی آپ کے فخر کی اور بزرگ کیا آپ کے کام کو پس فرمایا اللہ بزرگ اور برتر نے و
رفعنا لک ذکرک اور یہ امر انتہا سے بزرگی اور تعظیم اور تکریم ہے اور فرمایا اللہ بزرگ نے یا محمد لا اذکر اوتذکر ولا اعرف وتعرف
ومن سبک فقد سبنی ومن مجدک فقد مجدنی ومن انکر نبوتک فما عرفنی وانا اقسم بنبوتک ان مجدت مخالفوک علیہا
اور فرمایا ہے اللہ نے ویقول الذین کفروا لست مرسلا قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم اور فرمایا ہے اللہ تعالی نے وکفی باللہ
شہیدا محمد رسول اللہ راوی کہتا ہے کہ جب سنا بطرک نے یہ حال خالد سے خوش ہوا وہ اور کہا اسنے قسم ہے اللہ کی بتحقیق
نجات پائی اسنے جسنے متابعت کی انکی اور زیانکار رہا وہ جو جدا ہوا انسے پھر تجدید کی بطرک نے اپنے اسلام کی خالد کے
ہاتھ پر اور بیان کیا انسے حال اپنا ابتدا سے انتہا تک کہ کیونکر ایمان لایا وہ ساتھ اللہ کے اور تصدیق کی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس خوش ہوے خالد اور مسلمان اسکے اسلام سے اور کہا خالد نے کہ کس واسطے آیا ہے تو ارسطولیس بادشاہ کے
پاس سے پس بیان کیا اسنے خالد سے کل حال بادشاہ ارسطولیس کا اور یہ کہ ہدیہ اور خط بھیجا تھا اسنے سردار برقک کے پاس بطلب
کرنے کے تمہارے خون سے اور بھیجا اسکے واسطے ملک کیاؤس نے اپنے بھائی اصطفانوس کو جمعیت چار ہزار سوار کے بطور کمک کے اور
میں نے سبقت کی آنے میں بادشاہ ارسطولیس کی طرف تاکہ خبر دوں میں اسکو اس حال سے اور بھیجا مجکو ارسطولیس نے تمہارے پاس بطور
ایلچی کے پاتا ہوں صلح کرنا تمسے اور نہیں خواہش رکھتا ہے تمسے لڑنے کی اور کہا ہے اسنے کہ صلح کرو تم اس سے اس امر پر کہ دیگا وہ تمکو
کسی قدر اپنے مال سے اور سپرد کردیگا تمہاری ایک قوم کو عرب سے جنکو گرفتار کیا ہے اسنے ساحل بحر شام سے پس کہا خالد نے کہ ساتھ
پس چھوڑ دیا اللہ تعالی نے انکی قید کو اور یکجا کردیا ہمکو اور انکو اور غالب کیا ہمکو قبط ہم ابیان بادشاہ پر پس مار ڈالا ہمنے انمیں سے
سات سو سوار کو اور قید کر لیا ہمنے تیرہ سو مرد کو پھر حکم کیا خالد نے سامنے بطرک کے لانے کا ان قیدیوں کو پس لائے اسکے لائے گئے وہ
پھر عرض کیا اوپر خالد نے اسلام کو پس انکار کی اکثر دن نے اور جسنے اسلام قبول کیا چھوڑ دیا خالد نے اسکو اور نیکی کی ساتھ اسکے اور جسنے انکار کی
اسلام سے حکم کیا خالد نے اسکی گردن مارنے کا راوی کہتا ہے کہ بطرک نے سلام کیا خالد اور مسلمانوں کو اور پھیرا وہ بطرف ارسطولیس بادشاہ کے
اور کہا کہ جان تو ہی بادشاہ کہ یہ قوم ہیں کہ نہیں مملوک ہو سکتی ہے برگزیدہ گی انکی اور وہ ہوشیار اور احتیاط کرنے والے ہیں پھر

آگاہ کیا اسکو حال اسکے ساتھیوں اور رہائی اُن مسلمان قیدیوں سے جنکو بھیجا تھا اُسنے بجانب دیرز جاج کے پس جب سنا بادشاہ نے یہ حال
بطرک سے گر پڑی وہ چیز جو اسکے ہاتھ میں تھی اور یقین ہوگیا اُسکو زوال اپنے ملک کا اور کہا اُسنے اپنے ارباب دولت سے کہ ہوشیار
ہوجاؤ تم اپنی جانوں پر واسطے پیش آنے اور ٹھہرنے ان عرب کے پس کو یا اُنکے ملک کیا ہوئی حاکم برقا کا آگیا ہے تمہارے پاس پس لڑو تم ساتھ
دلوں مضبوط اور اسرار پاک اور لطیف کے اور مسیح مدد دینگے تمکو راوی کہتا ہے کہ وہ رات کاٹی بادشاہ نے بہ نیت لڑائی کے اور قصد کیا
اُسنے لڑائی اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ بادشاہ ارسطولیس نے کاٹی باقی اپنی رات درآنحالیکہ
وہ غمگین تھا پس جب غرق ہوا وہ دریا خواب میں اور بند ہوئیں آنکھیں اسکی دیکھا اُسنے اپنے خواب میں کہ سامنے آیا اُسکے ایک شخص سرخ و سپید
خوبصورت سینے کا چوڑا اور اُسکے ساتھ ایک شخص اور ہے ظاہر خوبی اور پاکیزگی کا بہت نور والا نکیں صورت نیک پیدائش نورانی صاحب ہیبت
و بزرگی پس کہا اُس مرد سرخ و سپید نے ارسطولیس سے کہ اے بادشاہ میں مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا ہوں اور یہ جو میرے پہلو میں ہیں وہی نبی عربی ہیں جنکی
بشارت دی تھی میں نے قبل اُنکے مبعوث ہونے کے محمد عربی سردار پیغمبروں کے اور پورے کرنے والے نبیاؤں کے ہیں پس جو ایمان لاویگا
اُنکا ہدایت پاویگا اور جو انکار کریگا اُنکی نبوت کی وہ گمراہ ہوگا اور بھٹکتا پھریگا اور بتحقیق آئے ہیں ہم واسطے مدد دینے اُنکے اصحاب کے اور
مقام ہمارا اُس قبہ میں ہے جو برج پر ہے راوی کہتا ہے کہ تھا وہ قبہ ایک بلند برج پر قریب دروازہ خضر کے پس اگر ہو تو میری امت سے
تو ایمان لاتو اُنکا اور اُنکی نبوت کا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب بنایا تھا اسکندریہ کو تو نام اُسکا اپنے نام پر رکھا تھا پس جب بنایا اُسنے
اس برج کو تو رکھا تھا اُسپر اس قبے کو پس رہتے تھے اُسمیں خضر اور بنایا تھا اسکندر نے دروازے کو اور نام رکھا تھا اُسکا باب الخضر
جیسا کہ تھا وہ اصل برج میں اور خضر رہتے تھے وہاں اور یہ دروازہ مشہور رہیگا قیامت تک راوی کہتا ہے کہ جب کہا عیسیٰ نے بادشاہ سے
یہ حال تو چلے گئے وہ دونوں شخص ایک ہی ساتھ اور جگا بادشاہ اپنی خواب سے درآنحالیکہ وہ خوفناک تھا خواب سے پس جب صبح کی بادشاہ
نے متوجہ ہوا وہ اپنے اُمرا اور حجاب اور اکابر دولت کی طرف اور بیان کیا اُنسے جو حال دیکھا تھا اُسنے خواب میں پس کہا اُن لوگوں نے کہ اے
بادشاہ یہ خواب شوریدہ اور پریشان ہیں اور نہیں ہوسکتے ہیں مسیح اُن لوگوں سے جو چلیں ساتھ نبی عربی کے حالانکہ وہ نبی دشمن
مسیح کے ہیں پس سن لیا بادشاہ نے اُنکی باتوں کو اور سوار ہوا وہ اور بجائے گئے نقارے اُسکے اور شور کیا قزاقوں نے اور بلند کیے گئے
نشان اُسکے اور سوار ہوا لشکر اُسکا اور آراستہ ہوئے دو صفوں میں پس جب دیکھا مسلمانوں نے لشکر قبط کو کہ سوار ہوا ہے وہ اور صف بندی
کی ہے لیا اُنھوں نے اپنے سامان لڑائی کو اور وہ بھی سوار ہوئے اور آراستہ ہوئے صفوں میں اور خالد پھرتے تھے اُنمیں اور آراستہ کرتے تھے لشکروں کو
نصیحت کرتے تھے اور برانگیختہ کرتے تھے اُنکو جہاد پر اور تھیں صفیں اُنکی قریب دروازہ خضر اور دریا کے اور ٹھہرا ارسطولیس بادشاہ اپنی صف سے جسنے
دیکھا تھا وہ قبہ کو اور روشن ظاہر اور روشن تھا قبے پر پس ڈرآیا دہم بادشاہ کے دل میں اُس چیز سے جو اُسنے دیکھا تھا اور کہا اُسنے
قسم ہے اُسکی جو میں نے اپنے خواب میں دیکھا ہے وہ سچ ہے اُسمیں شک نہیں ہے محمد بن اسحاق راوی نے بسلسلہ اوپر کے اور کہا اُسکی ہے کہ کہا خالد نے
کہ تھا میں خالد بن الولید کے لشکر میں بروز لڑائی اسکندریہ کے پس جب تھہرے ہم لڑائی کی جگہ میں برابر ہوئیں صفیں دونوں لشکروں کی اور ہم نے عزم کیا تھا
حملے کا کہ اُسی وقت نکلا ہماری طرف کو لشکر قبط سے ایک بطریق بڑے ڈیل کا اور اُسکے بدن پر ایک زرہ سونے کے کام کی تھی جسمیں طرح طرح کے

جو اوپر جڑے تھے سوار تھا وہ اچھے عربی لکھوڑے پر پورا تھا ہتھیاروں میں اچھا ٹھہرا وہ دربان نوں مغوں کے پکارا اُنسے ساتھ زبان مصیح
عربی کے اور کہا اُنسے کہ اگر گروہ عرب کے پھر جاؤ تم ہماری طرف سے کسواسطے کہ ہم تمسے لڑنا نہیں چاہتے ہیں پس بہ تحقیق مالک ہو گئے تم ہمارے
ملک سے مصر اور سعید اور اکثر مقامات زلیف کے اور باقی رہا ہمارے پاس تھوڑا ہمارے ملک سے اور مالک ہو گئے تم اکثر اُسکے اور ہم نہ
جھگڑا کرینگے تمسے اُس چیز میں جو لے لی ہے تمنے ہمسے اور ہم تبعیت کرینگے تمھاری باقی ملک میں پس اگر مصالحہ کروگے تم ہمسے تو مصالحہ کرینگے
ہم تمسے ایسا مصالحہ کہ رجوع کریگی بہتری اُسکی ہمپر اور تمپر اور عدل کرو تم ہمارے ساتھ اور نہ ظلم کرو تم ہمپر صلح میں پس اگر انکار کروگے تم
اس امر سے تو پیش آوینگے ہم تمسے ساتھ بھیجدون پاکار دلون بھیجوں کے اور پھیر دیونگے ہم تمکو تمھاری پشتون کی طرف درحالیکہ شکست اُٹھانے والے
ہو گے تم اور بیچ دامنون کو اپنی ذلت کے بھاگنے والے ہو گے اسواسطے کہ نہیں دشمنی کی کسی نے اس دین کے لوگون سے مگر یہ کہ ذلیل ہوا وہ
اور شکست اُٹھائی اُسنے کیونکہ ہم ایسی قوم ہیں جنکے واسطے کنیسے اور صومعے اور قسیس اور رہبان اور انجیلی اور تذہیج اور صلبان ہیں پس تمھارے
پاس اسکا کیا جواب ہے راوی کہتا ہے کہ گفتگو کرنے والا بادشاہ اسطولیس پس پر مقوقس کا تھا پس نہیں فارغ ہوا تھا وہ اپنے کلام سے تا اینکہ نکلے
اُسکی طرف شرجیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جواب دیا شرجیل نے اور کہا کہ سختی ہو تجھپر اظہار بڑائی کا کیا تو نے
ساتھ ایسی چیز کے جو پھیریگی تجکو طرف ہلاکی کے اور عذاب میں ڈالیگی تجکو بڑے گھر میں سختی ہو تجھپر آیا بڑائی کرتا ہے تو ہمپر ساتھ کفر
اور نافرمانی اور عبادت صلبان اور شرک ساتھ رحمان کے اور ہم لوگ صاحب پرہیزگاری اور ایمان اور راستگاری اور خوشنودی خدا اور
قبلہ قرآن اور حج اور احرام اور نماز اور روزہ ہیں دین ہمارا بہتر اور بزرگ دینون کا ہے اور نبی ہمارے مبعوث ہوئے ساتھ معجزات اور
بیان اور آیات اور برہان کے ایسے تحقیق وہ پیغمبر قرآن اُترا جسنے تبعیت کی اُنکی پہونچا وہ بخشش کو اور جو پھر اُنکی بحث اور دلیل سے پھیرا وہ ساتھ
غضب کے ایسے پاداش دینے والے سے کہ ہے وہ اور نہیں ہے مکان اُسکے واسطے اور نہ دہر و زمان ہے اُسکے واسطے گواہی دی اُسنے اپنی
ذات پر اپنی ربوبیت کی اور ازلیت اپنی صفات کی اور احدیت اپنی ذات کی اور ہمیشگی اپنے ملک کی غلبہ اُسکا ظاہر ہے اور تدبیر اُسکی
استوار ہے اور حکم اُسکا مضبوط ہے عرش اُسکا بلند ہے صفت اُسکی نادر ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اُسکی ذات کے واسطے کوئی
حد مقرر ہے اور نہ اُسکی بقا کے واسطے کوئی وقت شمار کیا گیا ہے فروتنی کرتی ہیں گردنیں واسطے اُسکی بزرگی کے اور ذلیل ہیں قوی لوگ
بمقابلہ اُسکی قوت کے نہیں گھیرا جا سکتا ہے کمال اُسکا اور نہیں نیست ہوتی ہے بخشش اور عطا اُسکی اور نہیں کم ہوتی ہے بزرگی اُسکی سختی ہے
تیز کیونکر خوش اور اچھا معلوم ہوا تم لوگون کو کفر ساتھ اُسکی معبودیت کے اور شرک ساتھ اُسکی ربوبیت کے اور یہ کہ مقرر کرو تم واسطے اللہ کے
بیٹے کو اُسکی دوستی میں پھر پڑھی اُنھون نے یہ آیت یوم یحفر اللہ الی النار فہم یوزعون پھر کہا شرجیل بن حسنہ نے کہ اللہ کے ایسے ہی بندے ہیں
کہ حسبت قسم دلادیں وہ اُسپر اس امر کی کہ ریزہ ریزہ کر دیوے اللہ اُنکے واسطے اس دیوار شہر پناہ کو تو ایسا ہی کریگا وہ اور اشارہ کیا شرجیل
نے ہاتھ سے شہر پناہ کی دیوار کی طرف پس گر پڑی وہ دیوار زمین پر اور ظاہر ہوئے اور دکھائی دیئے گھر اور عمارتیں شہر کی راوی کہتا ہے کہ
کہنے لگے اعفا بادشاہ کو وقت دیکھنے اس حال کے بڑائی قدرت سے پھیر لیا اُسنے سر اپنے گھوڑے کا بجانب اپنے لشکر کے اور مارنے لگے دل
قبطیون کے اس حال کے دیکھنے سے اور ڈر گئے قبطی بڑائی اس معاملے سے جو دیکھا اُنھون نے اور متحیر ہوئے وہ اور پھیرے بجانب اپنے نیمون کے

اور نہ ارادہ کیا انھوں نے لڑائی کا اور اسی طرح پر مسلمان بھی پھر گئے اپنے خیموں کی طرف گذر گیا دن پس جب رات ہوئی لیا بادشاہ نے خزانہ اور وہ چیز جو عزیز تھی اسکو اور اہل و عیال اور لونڈیان اپنی اور سوار ہوا کشتیوں میں اور روانہ ہوا اسی رات سے بارلہ جزیرہ افرطیس کے پس جب صبح ہوئی واقع ہوا شور شہر میں بادشاہ کے بھاگ جانے کا اور رہے جا ہوئے رئیس لوگ قبطیوں کے بعض انمیں سے بعض کے پاس گئے کہا انھوں نے کہ بادشاہ نے پیٹھ پھیری اور چلا گیا ہمارے یہاں سے اور آج ہمارے لیے کوئی ایسا نہیں ہے جو ہماری حفاظت کرے ہمارے امور کی بتحقیق باز رہے ہیں قوم مسلمان ہمسے اور اگر چاہتے وہ داخل ہونا کو ہماری طرف تو داخل ہو جاتے لیکن وہ ایسی قوم ہیں کہ ٹھہرایا ہے اللہ تعالی نے رحمت اور مہربانی کو انکے دلوں میں پس چلو تم لوگ اب ہمارے ساتھ انکے پاس تاکہ نہیں ہم اپنے لیے انسے عہد اور ذمہ داری کو اور مصالحہ کر لیں ہم انسے اپنے شہر کے واسطے اور بچاویں ہم اپنے لڑکے بالوں کو اس چیز سے جسپر ہمارے اور انکے اتفاق واقع ہو راوی کہتا ہے کہ متفق ہوئی رائے اکابر کی اس امر پر اور نکلے وہ بجانب لشکر مسلمانوں کے اور جا ہی انھوں نے حضوری سامنے سردار خالد بن الولید کے اور آئے انکے پاس بعد اجازت کے پس جب ٹھہرے انکے سامنے سلام کیا انکو جو شخص جانتا تھا زبان عربی کو پس جواب سلام کا دیا انکو خالد نے اور پوچھا سبب انکے آنے کا اور کہا کہ تم کیا چاہتے ہو پس کہا بڑھے اکابر سے وہ لوگ جو زبان عربی جانتے تھے اور کہا انھوں نے کہ اے سردار اللہ تعالی نے غلبہ دیا تمکو ہمپر بسبب سچائی اور صفائی تمہارے دلوں اور نیتوں کے اسواسطے کہ تم ایسی قوم ہو کہ ٹھہرایا ہے اللہ تم نے رحمت کو تمہارے دلوں میں اور ہم چاہتے ہیں تمسے اس امر کو کہ معاملہ کرو تم ہمسے ساتھ نصفت کے اور دیکھو ہماری طرف کو مہربانی کی آنکھ سے اور حکم کرو ہم میں ساتھ عدالت کے ان لوگوں کے طریقہ پر جو پیشتر تمہارے تھے ہمارے ساتھ قوم روم سے پس کہا خالد نے ہاں ہم وہ قوم ہیں کہ ٹھہرایا ہے اللہ تعالی نے رحمت کو ہمارے دلوں میں اور غلبہ دیا ہمکو ساتھ نشانیوں ہمارے دین کے اور مدد دی ہمکو ہمارے دشمنوں پر اور ہم کرینگے تمہارے ساتھ وہ معاملہ جیسا کہ جاری ہوئی ہے عادت ہماری ساتھ تمام اُن لوگوں کے جنکے شہر ہمنے فتح کیے اور اگر ہم چاہیں داخل ہونے کو تمہارے شہر میں بزور تلوار کے تو ایسا کر سکتے ہیں اور آسان ہے ہمپر یہ امر ولیکن ہم تبرا دیمیوں کا وہ ہے جسنے قدرت پائی اور معاف کر دیا اور اب ہم چاہتے ہیں تمسے تمہاری صلح پر ایک لاکھ دینار تمہارے اچھے اور بہتر اونٹوں سے اوپر صلح کے تمہاری جانوں اور اہل و عیال پر اور بعد اسکے بلاوینگے ہم تمکو طرف اسلام اور توحید اللہ تعالی اور تصدیق شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جو کوئی تم میں کا قبول کریگا اس امر کو تو ہمارا اسکا حال یکساں ہوگا اور جو انکار کریگا اسلام سے تو لینگے ہم اُس سے جزیہ سال آنیوالے سے کہ کس قدر ہیں اور لڑکے بالغ سے چار دینار اور پیش کرینگے ہم تمپر کچھ شرطیں کہ قبول کرو گے تم انکو اور وہ شرطیں یہ ہونگی کہ نہ سوار ہو کسی جانور پر اور نہ بلند اور اونچے کرو تم اپنے گھروں کو مسلمانوں کے گھروں پر اور نہ بلند کرو تم اپنی آوازوں کو مسلمانوں پر اور نہ بناؤ تم اسلام میں کوئی کنیسہ اور نہ کوئی دیر اور نہ تازہ کراؤ اس چیز کو جو پرانے ہو گئے رسومات تمہارے دین اور شریعت سے اور ملاقات کرو مسلمانوں سے ساتھ مہمانی اور فروتنی کے اور جلدی کرو تم واسطے اجرا انکی حاجتوں اور اس چیز کے جو چاہیں وہ اپنی بہتری حال کے واسطے اور تعظیم کرو تم اسلام اور اسکے لوگوں کی اور جو کوئی گناہ کریگا تم میں سے تو حد جاری کرینگے ہم اوپر اور جو پھر جائیگا ہمارے عہد اور قول سے تو مار ڈالینگے ہم اسکو اور باندھو تم زناروں کو اپنی کمروں میں واسطے اظہار اپنے دین کے اور شناخت اپنی عبادت کے اور نہ بجاؤ تم اور نہ بلند کرو صلیب کو اور نہ قوت اور غلبہ چاہو درمیان مسلمانوں کے ساتھ کسی چیز کے اپنے دین میں اور کفر کی باتوں سے اور جب نماز پڑھو تم اپنے کنیسوں میں تو نہ بلند کرو تم اپنی آوازوں کو اپنی انجیل کے پڑھنے میں پس کہا اُن لوگوں نے کہ اے سردار دشوار ہے ہمپر چھوڑنا اپنے دین اور اس چیز کا جسپر ہمارے باپ دادا تھے ہمسے پیشتر سے پس ہنسے خالد انکی باتوں سے اور پڑھی انھوں نے یہ آیت ۵ واذا قیل لہم

اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما وجدنا علیہ اٰباءنا اولو کان الشیطان یدعوھم الی عذاب السعیر پس کہا انھون نے کہ ہی سردار بہ تحقیق منظور کیا ہمنے
جو کچھ تمنے کہا اور ہم چاہتے ہین تمسے اس امر کو کہ حاکم مقرر کرو تم ہمپر ایک مرد کو اپنے ہمراہیون سے تا انیکہ یکجا ہو جاوے وہ مال
جو تم ہمسے مانگتے ہو پس کہا خالد نے کہ ہم نہین جانتے ہین حال تمھارے ساتھیون کا اور ہمکو نہین معلوم کہ انمین سے صاحب مقدور
کون ہی اور ضعیف و غریب کون ہی پس دیکھو اور تجویز کرو تم اپنے رئیسون سے ایسے شخص کو جسکو تم لوگ یکجا کرنے مال کا مختار کر سکتے ہو پس حاکم مقرر
کرو تم اسکو اُن لوگون پر اور اُسکے ساتھ ایک شخص ہمارے ہمراہیون سے بھی رہیگا کہ قوت دیگا وہ اُسکو اس کام پر اُن لوگون نے کہا کہ
اچھا پھر اشارہ کیا اُن لوگون نے بجانب ایک مرد رئیس کے اپنے اکابر سے جسکا نام شیعا بن شامس اور وہ رئیس اور پیشوا تھا قبطیون مین پس
حاکم مقرر کیا اُسکو اُن لوگون پر بحکم خالد کے اور مقرر کیا خالد نے ساتھ اُسکے ایک مرد کو اپنے ساتھیون سے جسکا نام قیس بن سعد تھا
اور حکم کیا اُن دونون کو یکجا کرنے مال کا اور کہا اُنسے کہ جو کوئی تنگ حال اور ضعیف ہو اُسکو چھوڑ دو اور لو تم ہر مرد سے اُسقدر جسکا
وہ متحمل ہو اور نیکی کرو تم کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی نیکی کرنے والون کو اور نہ ظلم کرو تم کسی محتاج اور راندہ اور یتیم پر راوی کہتا ہی
کہ داخل ہوے وہ شہر مین اور مستعد ہوے مال کے یکجا کرنے مین اور لیتے تھے وہ ہر مرد سے اتنا جسکا وہ متحمل ہوتا تھا اور جو تنگ حال اور ضعیف تھا
اُسکو چھوڑ دیتے تھے قیس بن سعد بموجب حکم خالد کے راوی نے بسلسلہ راویون کے ماذن بن شیث سے بیان کیا ہی کہا شیث نے کہ بوجھ
تھا مین جبکہ داخل ہوے شیعا بن شامس اور قیس بن سعد شہر مین تا کہ تحصیل کرین وہ مال کو اور یکجا ہوے وہ قصر مقوقس مین قریب باب الشمس کے
اور مقرر کیا اور بھیجا شیعا بن شامس نے اپنے غلامون کو دراین حال کہ یکجا کرتے تھے وہ مال کو اور مین انکے پاس موجود تھا اور حصے کر دیے تھے انھون نے
مال کے شہر والون پر پس جو بڑا دولتمند اور بہت مالدار انمین کا تھا اُسکا حصہ برابر دس قیراط کے ہوتا تھا اور اوسط مالدار کا حصہ قیراط کہ اُسی وقت
آئے وہ ایک مرد کے پاس اپنے ساتھیون سے جسکا نام یونس بن مقوقس تھا نہین جانتا تھا کوئی کہ وہ کس قدر مال و نعمتون اور ملک کا مالک ہی اور تھا وہ
بڑا بخیل اپنے وقت کے لوگون مین پس کہا اُس سے رئیس قوم شیعا بن شامس نے جو خراج یکجا کرنے پر مامور تھے کہ بہ تحقیق واجب ہوا تجھپر اس حصہ سے
ایک دینار اُسنے کہا قسم ہی حق مسیح کی کہ مین ہرگز اُسکو ادا نہ کرونگا اگرچہ مرجاؤن مین صدقہ دینا میرا کنیسے پر بہت اچھا ہی میرے دینے سے
عرب کو پس کہا اُس سے قیس بن سعد نے کہ بُرا ہو تیرا جو کچھ لیتے ہین ہم تجھسے حلال ہی نہ حرام ہی بُرا ہو تیرا جان تو کہ بہ تحقیق داخل ہوے ہین ہم لوگ تمھارے
شہر مین بزور تلوار کے آیا نہ مارا جاتا تو اور تیرا مال پہلے لوٹا جاتا پس کہا شیعا بن شامس نے اُس بطریق سے کہ زیانکار ہے تجکو اللہ تعالی اور لعنت کرے
تجھپر سب لوگ اسکندریہ کے جانتے ہین کہ تو ایسا محتاج تھا کہ نہین قدرت رکھتا تھا دینا کی کسی چیز پر اور دیا تجکو اللہ تعالی نے اپنی مہربانی سے
اور کشایش دیا تجھپر اپنی روزی کو پس کہا ملعون نے کہ آیا نہین ہی یہ بات کہ وارث ہوا مین مال کا باپ دادا سے تجھپر اللہ تعالی کی کوئی بزرگی اور مہربانی
نہین ہی پس ہم ہوے قیس بن سعد اُسکے کلام سے اور اُٹھ کھڑے ہوے اُسکی طرف اور ماری اُسکو ایک لکڑی جو اُنکے ہاتھ مین تھی اور کہا کہ تجھسا
کوا دشمن خدا اور دشمن اُسکے رسول کا بلکہ بزرگی اور احسان خاص ہی واسطے اللہ کے اسواسطے کہ روزی دیتا ہی وہ تجکو اپنی مہربانی اور احسان سے اور پوری
اور فراخ کیا اُسنے ہمپر اپنی نعمتون کو اور اگر شمار کرو تم سب لوگ اللہ کی نعمتون کو تو نہ مگیر سکو گے اُسکو شمار مین پھر کہا قیس نے اللھم انہ مجد
نعمتک و کفر بہا فانہ لما عنہ راوی کہتا ہی کہ قسم ہی خدا کی نہین گذرا تھا وہ دن انکا تا انیکہ آئی خبر کہ املاک اُنکی گرفتار ہوئی و بکربار اُنکی گئین

اور باقی مانات اسکے سوکھ گئے اور سب مال اسکا جاتا رہا پس کہا قیس بن سعد نے کہ اللہ اکبر یہ بات اسی طرح کی ہوئی تھی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور ابوہریرہ میرے پہلو میں بیٹھے تھے پس فرمایا تھا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے ایک کوڑھی جسکا بدن سفید تھا دوسرا گنجا تیسرا اندھا پس چاہا اللہ تعالیٰ نے کہ آزمائش کرے انکی بھیجا انکے پاس ایک فرشتے کو اور آیا وہ فرشتہ کوڑھی کے پاس اور کہا اس سے کہ کون چیز بہت پیاری ہے تجکو اسنے کہا کہ اچھی جلد بدن کی پس مس کیا فرشتے نے اسکے بدن کو پس جاتا رہا وہ مرض اسکا اور اچھی کردی جلد اسکے بدن کی پھر کہا فرشتے نے کہ کون مال زیادہ دوست ہے تجکو اسنے کہا کہ اونٹ پس دی اسکو ایک اونٹنی دس مہینے کی بارداد اور کہا فرشتے نے کہ برکت دیوے اللہ تجکو اسمیں پھر آیا وہ فرشتہ گنجے کے پاس پس کہا کہ کون چیز زیادہ دوست ہے تجکو اسنے کہا کہ اچھے بال پس مس کیا فرشتے نے اسکو اور جاتا رہا مرض اسکا اور اچھا کردیا اسکے بالوں کو پھر کہا کہ کس مال کو تو بہت دوست رکھتا ہے اسنے کہا مادہ گاؤ پس دی اسکو مادہ گاؤ حاملہ پھر کہا اس سے کہ برکت دیوے اللہ تجکو اسمیں پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس پس کہا اس سے کہ کون چیز تجکو بہت پیاری ہے اسنے کہا کہ پھیر دیوے اللہ تعالیٰ میری بصارت کو تاکہ دیکھوں میں اسکے سبب سے لوگوں کو پس مس کیا اسکو فرشتے نے اور پھیر دی اللہ تعالیٰ نے بصارت اسکی پس کہا فرشتے نے کہ کون مال تجکو بہت دوست ہے اسنے کہا بکری پس دی اسکو فرشتے نے ایک بکری بچے دینے والی اور کہا کہ برکت دیوے اللہ تجکو اسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اسکے بال ہل گئے وہ تینوں آسمیں اور بچے دیے کوڑھی کی اونٹنی اور گنجے کی گائے اور اندھے کی بکری نے پس آیا وہ فرشتہ پاس کوڑھی کے بصورت ولباس فقیر کے اور کہا کہ میں آدمی راہ کا ہوں آیا ہوں تجھسے سوال کرتا ہوں ای شخص بواسطہ اسکے جسنے دیا تجکو اچھی جلد اور اچھا رنگ اور مال ایک اونٹ کا کہ پہونچ جاؤں میں اپنے سفر میں پس کہا اسنے کہ مجھپر حقوق بہت ہیں فرشتے نے کہا کہ گویا میں تجکو پہچانتا ہوں آیا نہ تھا تو کوڑھی کہ بلپید اور نجس جانتے تھے لوگ تجکو اور محتاج تھا تو پس بخشش کی تجھپر اللہ تعالیٰ نے پس کہا اسنے کہ نہیں وارث ہوا میں اس مال کا مگر اپنے بزرگوں اور باپ دادے سے فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہے تو کریگا اللہ تعالیٰ تجکو جیسا کہ تو تھا پس پھیر دیا اللہ تعالیٰ نے اسکو طرف اس چیز کے جیسا کہ وہ تھا اور آیا وہ فرشتہ گنجے کے پاس بہ لباس فقیری کے پس کہا اس سے جیسا کہ کوڑھی سے کہا تھا پس اسنے ویسا ہی جواب دیا اسنے جیسا کہ کوڑھی نے جواب دیا تھا پس کہا فرشتے نے کہ اگر یہ جھوٹا ہے تو کردے اسکو جیسا کہ وہ تھا پس پھیر گنجا بطرف اس چیز کے جسپر وہ تھا اور آیا وہ فرشتہ اندھے کے پاس بلباس فقیری کے اور کہا کہ میں مرد غریب اور مسافر ہوں قطع کیا ہے میں نے پہاڑ کو اپنے سفر میں پس نہیں ہے اب کوئی چیز میری پہونچانے والی مگر ساتھ اللہ کے پھر تجھسے سوال کرتا ہوں میں بواسطہ اسکے جسنے پھیر دیا تجھپر تیری بینائی کو اور دیا تجکو مال سوال کرتا ہوں میں تجھسے ایک بکری کا کہ پہونچ جاؤں میں اسکے سبب سے اپنے سفر کو اسنے کہا کہ تھا میں اندھا پس پھیر دی اللہ تعالیٰ نے مجھپر بصارت میری اور عطا کیا اسنے مال پس لے تو جو چیز تجکو منظور ہو قسم ہے خدا کی نہ انکار کرونگا میں تجھسے آج کے دن کسی چیز کا جسکو تو اللہ کی راہ میں لیوے گا پس کہا فرشتے نے کہ رکھ تو اپنے پاس مال اپنا کہ نہیں ہیں تو مگر آزمائش کیے گئے ہو البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ تجھسے اور خشمگین ہوا تیرے دونوں ساتھیوں پر راوی بیان کیا ہے کہ بکیا ہوا مال اور نکلے اور آگئے وہ لوگ ساتھ مال کے پاس خالد بن الولید کے پس لیا خالد نے مال کو اور داخل ہوئے وہ شہر میں اور لے لیا انکے بڑے کنیسے کو پس بنایا اسکو جامع مسجد اور چھوڑا انکے واسطے چار کنیسوں کو واسطے ادائے رسوم انکے دین کے اور لکھا عمرو بن العاص کو خط مشعر فتح کے پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص کو

اور پڑھا انھون نے اسکو بہت خوش ہوے وہ اس حال سے اور حاکم مقرر کیا مصر مین ابا ذر غفاری کو ساتھ ایک جماعت
مسلمانون کے اور کوچ کیا عمرو بن العاص نے بجانب اسکندریہ کے اور داخل ہوے وہان اور بنا کی اُسمین ایک مسجد بیچ مین اور
وہ مسجد اب تک بنام جامع عمرو بن العاص مشہور ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ بعد تھوڑے دن کے آئے لوگ رشید اور قوۃ اور
محلہ اور دمیرہ اور سمنود اور بصیرہ کے واسطے صلح کے اور صلح کیا اُنسے عمرو بن العاص نے اُس چیز پر کہ اتفاق کیا اُنھون نے اُسپر
پھر بھیجا عمرو بن العاص نے مقداد بن اسود الکندی اور ضرار بن الازور اور رفیع بن عمیرۃ الطائی اور شاکر بن مرزوع اور نوفل
بن طامن اور راجح بن عیاض اور عاصم بن عبد اللہ اور قدار بن سمر اور عطیہ بن ماجد اور وخیم بن عاطل اور صعصعہ بن عدی
اور عمیر الحبشی اور کعب بن مالک اور سعید بن عبادہ اور یزید بن خطاب اور عطیہ بن ماجد اور وخیم بن عاطل اور صعصعہ بن خرمان
اور ہشام بن سعید اور جبلہ بن الشرید اور فروع بن ثابت اور یاسر بن الاشرس اور مجمع بن سعید اور بکر بن راشد اور مرہ بن الحکم
اور زاہر بن قیس اور حنظلہ بن کامل اور عبیدہ بن اوس اور رافع بن اسید اور مرداس بن طامن اور اسود بن یحیی اور غانم بن
الاحوص اور عبد اللہ بن جابر اور حازم بن ناصر اور حامد بن خرام کو پس یہ سب جنکے نام ہمنے ذکر کیا چھتیس آدمی تھے اور چار شخص اور تھے
جنکے ناموں پر ہمکو واقفیت نہین ہوئی پس یہ سب چالیس مرد تھے بزرگ صحابہ سے اور سردار کیا اُنپر عمرو بن العاص نے مقداد بن اسود
الکندی کو اور حکم کیا اُنکو روانگی کا بجانب دمیاط کے راوی نے بیان کیا ہی کہ تھا حاکم دمیاط کا ہامرک ماموں مقوقس کا اور وہ
سوار ہوتا تھا ساتھ بارہ بیٹون کے اور تھے ہر بیٹے کے قبضے اور اختیار مین پانچ سو سوار دلیران قبط سے اور مضبوط کیا تھا اُسنے دمیاط کو ساتھ
لوگون اور غلات وغیرہ کے پس جب پہونچے وہان مقداد مع اپنے چالیس مردون کے اور دیکھا ہامرک نے بجانب اُنکی قلت کے ہنسا وہ اور کہا
اُسنے کہ قوم نے بھیجا ہی ہماری طرف چالیس مردون کو تاکہ مالک ہوجاوین وہ ہمارے شہر کے ہرآئینہ وہ لوگ سست رای اور اندک ہین بعقل مین
راوی کہتا ہی کہ بڑا بیٹا ہامرک کا شہسوار مشہور تھا نیل کے شہرون مین اور اُسکا نام نہر بر تھا اور باپ اُسکا اعتماد رکھتا تھا اُسکی شجاعت اور
دانشمندی پر اور اُسکی نگاہ مین کوئی شہسوار نہین جنچتا تھا پس جب دیکھا اُسنے صحابہ اور اُنکی قلت کو امید کی اُسنے اُنکی لڑائی مین اور پہنے
ہتھیار اپنے اور پورا ہوا ساتھ اپنے سامان کے اور سوار ہوا اور نکلا مع اپنے بیٹون اور لشکر کے اور متوجہ ہوا بجانب میدان لڑائی کے اور
صف بندی کی اپنے ساتھیون کی راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا مسلمانون نے بجانب لشکر دمیاط کے کہ نکلا ہی واسطے لڑائی مسلمانون کے اور صف بندی
کی ہی سوار ہوے مسلمان بھی اور ٹھہرے اُنکے مقابلے مین پس نکلا قبطیون کی صف سے نہر بر بڑا بیٹا ہامرک کا اور گرداوا دیا اُسنے اپنے
گھوڑے کو اور طلب کیا لڑنے والے کو پس نکلے اُسکی طرف ضرار بن الازور اور حملہ کیا اُسپر اور نیزہ مارا اُسکے سینے مین کہ نکلا نیزہ چمکتا ہوا اُسکی
پشت سے پس گر پڑا وہ مردہ ہوکر زمین پر اپنے گھوڑے کی پشت سے اور لوٹنے لگا اپنے خون مین اور حملہ کیا ضرار نے ہامرک کے لشکر پر اور پھیر دیا
اُسکو شہر پناہ تک پس پناہ مانگی ہامرک نے ضرار اور اُنکے حملون سے اور در آیا خوف اُسکے لشکر اور لوگون کے دلون مین اور تنگی مین پڑا سینہ اُسکا بسبب
بیٹے کے اور افسوس کیا اُسپر اور رویا اور پھرا بجانب شہر کے مع اپنی اولاد اور لشکر کے اور بند کر لیا شہر کے دروازون کو اور آیا ہامرک اپنے قصر مین اور
بلکا کیا اُسنے اپنے پاس کا بردولت کو اور بہ تحقیق سخت اور دشوار گذرا اُنپر وہ امر جو نازل ہوا اُنپر صحابہ کی طرف سے پس کہا بادشاہ نے اپنے

ساتھیون سے کہ کیا رائے ہی تم لوگون کی اس قوم کے بارہ مین جو آئے ہین ہماری طرف اور آرے ہین ہمارے شہر پر ارادہ ہماری لڑائی اور لینے ہمارے شہر کے پس کہا انھون نے کہ اے بادشاہ رائے وہی درست ہی جو تجکو مناسب معلوم ہو بادشاہ نے کہا ضرور ہی ہمکو رائے اور تدبیر سے راوی کہتا ہی کہ تھا واسطے قوم کے شہر مین ایک حکیم کہ اعتماد رکھتے تھے وہ لوگ اسپر رائے اور مشورہ مین اور وہ حکیم صاحب عقل اور مشورہ اور شناسا امور کا تھا پس حکم کیا بادشاہ نے اسکے حاضر لانے کا اور حاضر ہوا وہ سامنے بادشاہ کے پس دیکھا بادشاہ نے اسکی طرف اور کہا کہ اے حکیم دانا کیا مشورہ دیتا ہی تو ہمکو ان عرب کے مقدمہ مین حکیم نے کہا کہ جان تو اے بادشاہ اس امر کو کہ جوہر عقل کی قیمت نہین ہی اور جسنے روشنی حاصل کی اس سے پہونچالے اسکو بجانب راہ اسکی نجات کے اور کفایت کرتی ہی اسکو طرف نشانیون اسکی بہتری کے اور اس قوم کو کوئی رائے ذلیل نہین کرتی ہی اور نہین پہونچتا ہی انسے کوئی مطلب کو اور بتحقیق فتح کیا ہی انھون نے شہرون کو اور ذلیل کیا ہی بندون کو اور مشہور ہو گیا ہی کام انکا اور بلند ہو گیا ہی ذکر انکا اور پھیل گئی ہی خبر انکی اور بلند ہوا ہی کلمہ انکا اور بھر لیا ہی انکی طلب اور دعوت نے زمین کو پس کوئی انپر قادر نہین ہو سکتا ہی اور ان تک نہین پہونچ سکتا ہی اور نہین زیادہ سخت ہین ہم شام کی فوجون سے مضبوطی مین اور نہ بہت شمار مین اور نہ مضبوطی شہرون اور قوم تائید کی گئی ہی ساتھ فتح اور غلبے کے اور غالب ہوے ہین سلطنت دباؤ کے اور مہربانی انکے دلون مین ہی اور نہین کوئی ایسا عہد کیا انھون نے جسمین خیانت کی ہو اور نہین کوئی قسم کھائی انھون نے جسکے خلاف کیا ہو اور بہ تحقیق معلوم ہو چکا ہی تجکو وہ امر جسپر وہ ہین دین اور نگہبانی اور راستی اور امانت داری سے اور میری رائے تو یہ ہی کہ صلح کرے تو انسے واسطے ہم لوگون کے پس پہونچیگا تو اسکے سبب سے بے خوفی اور رہائی خونریزی اور حفاظت لڑکے بالون کو اور صلح کرینگے ہم قوم سے اور دیوینگے ہم انکو کسی قدر اپنے مالون سے کہ باز رکھینگے ہم انکو بسبب اسکے اپنے سے راوی کہتا ہی کہ جب سنا ہامرک نے یہ کلام حکیم کا کہا اسنے کہ برا ہو تیرا میرا بیٹا مارا گیا اور تو مشورہ دیتا ہی مجکو سپرد کر دینے میرے شہر کا پھر حکم کیا اسنے

حکیم کی گردن مارنے کا پس جب دیکھا حکیم نے موت کو کہ ڈھانپ لیا ہی اسکو کہا اسنے اللھم انی بری مما یشرکون لا شریک لک ولا صاحبۃ لک ولا ولد لک اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ راوی کہتا ہی کہ جب سنا ہامرک نے یہ کلام اس سے جست کر کے کھڑا ہو گیا اور کھینچ لیا اپنی تلوار کو اور مارا اسکی گردن پر اور کاٹ کر پھینک دیا اسکے سر کو اسکے بدن سے پس جب دیکھا اسکے ساتھیون اور ارباب دولت نے اسکے کام کو ساتھ حکیم کے نہین جرأت کی کسی نے انمین سے کوئی مشورہ دینے کی اور بازرہے وہ لوگ گفتگو سے پس اسی وقت متوجہ ہوا ہامرک انکی طرف اور حکم کیا انکو درستی سامان لڑائی اور سوار ہونے کا پس لیا قوم نے اپنے سامان کو اور سوار ہوے وہ اور نکلے باہر شہر کے اور کھڑے کیے خیمے اپنے اور قصد کیا لڑائی کا صحابہ سے راوی نے بیان کیا ہی کہ گذر گیا وہ دن اور نہوئی لڑائی اور سوئے وہ لوگ رات کو اور تھا حکیم ریرخان کا ایک بیٹا عاقل اور دانا اور وارث ہوا تھا وہ اپنے باپ کی بزرگیون کا اور صاحب عقل اور تدبیر تھا پس جب مار ڈالا بادشاہ ہامرک نے اسکے باپ کو ظاہر کیا اسنے خوشی اور دعا کو واسطے بادشاہ کے اور کہا کہ آرام دی مجکو بادشاہ نے اس سے اور اسکی برائی سے ہوا سطے کہ ذلیل کرتا تھا اور مارتا تھا وہ مجکو راوی کہتا ہی کہ پہونچی خبر کلام پسر حکیم کی بادشاہ کو پس بلایا اسکو

اور خوش کیا اُسکے دل کو اور خلعت دیا اُسکو پس جب رات ہوئی کہا حکیم کے بیٹے نے کہ قسم ہی خدا کی ہر آئینہ لونگا مین عوض
اپنے باپ کا اور تھا مگر حکیم کا ملا ہوا شہر پناہ سے پس کہودا حکیم کے بیٹے نے ایک کشادہ سوراخ اور نکلا اُسمین سے اور نہین آگاہ
ہوا اُس حال سے کوئی شخص اور قصد کیا اُسنے بجانب صحابہ کے پس جب آہٹ پائی اُنکی لوگون نے آئے اُسکے پاس اور
کہا اُس سے کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ جان لو تم اِس امر کو کہ باپ میرا مارڈالا گیا تم لوگون کے سبب سے اور ایک کشادہ
سوراخ کھودا مین نے شہر پناہ مین اور نکلا مین اُسمین سے اور آیا تمھارے پاس تاکہ در آؤ تم شہر مین پس اُٹھ کھڑے ہوئے تم
اللہ کی برکت اور مدد پر تاکہ داخل اور مالک ہو جاؤ تم شہر کے پس کہا اُس سے فرار نے کہ بُرا ہو تیرا جنے کہ تجکو اِس کام پر بھیجا
ہی اُسنے تیرا مارڈالنا چاہا ہی آیا نہین جانتا تو نے کہ احتیاط عادت ہماری ہی اور ہوشیار رہنا خاصہ ہمارا ہی راوی کہتا ہی کہ قصد
کیا اُنکا فرار نے پس کہا اُنسے مقداد نے کہ اے فرار جلدی نہ کرو تم کہ دیکھا ہی مین نے اِس رات مین جبکہ میری آنکھ لگ گئی تھی
خواب مین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہین میرے پاس اور آپ ہمکو بشارت دیتے ہین اور یہ
لڑکا ہمارے سامنے کھڑا ہوا یہی کلام کر رہا ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دست بزرگ سے اشارہ فرماتے ہین اُسکی
طرف پس بہ تامل دیکھا مین نے اُسکو اے فرار پس پایا تھا مین نے اُسکو خواب مین اِس حالت پر جو اِس وقت ہی اور
دیکھا تھا مین نے اُسکی کمر مین ایک کمربند چمڑے کا جسمین کرتیان چاندی کی تھین پھر کہا مقداد نے کہ اے لڑکے کھول تو اپنی کمر کو
پس اُٹھایا اُسنے اپنے کپڑے کو تو کمربند اُسکی کمر مین تھا پھر کہا لڑکے نے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ پس سامنے آئے
مقداد اور فرار اُس لڑکے کے اور مصافحہ کیا اُس سے اور بہت خوش ہوئے صحابہ اِس حال سے اور سوار ہوئے مقداد اور فرار اور
چالیسون مرد اپنے گھوڑون پر بدون جلدی اور گھبراہٹ کے اور چلے وہ تاریکی مین اور لڑکا اُنکے آگے تھا تا اینکہ آئے وہ اُس
شہر پناہ تک جسمین لڑکے نے سوراخ کیا تھا پس کشادہ کیا اُس سوراخ کو صحابہ نے اور داخل ہوئے اُسمین مع اپنے گھوڑون کے پھر
بند کر دیا اُنھون نے سوراخ کو پتھرون اور مٹی سے پس تحقیق لے لیا تھا اللہ تعالی نے اُنکے دشمنون کی بینائی کو پس نہین دیکھا
اُنکو کسی نے شہر والون سے اور داخل ہوئے صحابہ حکیم کے گھر مین اور چھپ رہے اُسمین **ابن اسحاق** نے روایت کی ہی کہ خبر
پہونچی ہی مجکو اِس امر کی کہ حکیم کے بیٹے کے چچازاد بھائی اور یگانے اُسکے باپ کے اتنی مرتبے پس گیا لڑکا اُن لوگون کے پاس
رات کو اور آگاہ کیا اُنکو اپنے کام سے اور وہ لوگ بھی خشم آگین تھے بسبب مارے جانے حکیم کے پس آئے وہ لوگ اُسکے ساتھ
گھر کی طرف اور داخل ہوئے صحابہ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور رات کافی اُنکے نزدیک پس جب صبح ہوئی کھولا گیا دروازہ شہر کا
اور نکلے لوگ دمیاط کے واسطے قوت دہی اور ملک بادشاہ کے عرب کی لڑائی پر اور نہین ٹھہرا شہر مین کوئی سوائے عورتون اور لڑکون
کے اور سوار ہوا عامر مع اپنے لشکر کے اور طلب کیا اُن لوگون نے صحابہ کو پس نہ پایا اُنکو اور نہ معلوم ہوئی اُنکو خبر
اُنکی پس واقع ہوا شور اِس امر کا کہ عرب بھاگ گئے پس اُسی وقت جلد گیا بیٹا حکیم کا اور اُسی ہمرو یگانے اُسکے
بجانب دروازۂ دمیاط کے پس بند کر لیا اُنھون نے دروازے کو اور ٹھہری اُنمین سے ایک جماعت واسطے

گھبانی دروازے کے اور حملہ کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہر مین ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور مالک ہوگئے
وہ شہر کے اور سپرد کیا اُسکو حکیم کے بیٹے اور اُسکے یگانون کے اور نکلے صحابہؓ اُس دروازے سے جسکو باب الترا خیم یعنی باب الجہاد
کہتے تھے اور اُسی نام سے وہ اتبک مشہور ہے راوی کہتا ہے کہ جب دیکھا ہامرک نے صحابہؓ کو کہ نکلے ہین وہ شہر سے جانا اُسنے کہ
شہر قبضے مین آگیا اُنکے اور نہین باقی رہا اُسکو پہونچنا شہر مین اور نکل گیا شہر اُسکے ہاتھ سے دشوار گذر اُسپر یہ امر اور ڈرے لوگ
ہمراہی اُسکے اپنے لڑکے بالون پر اور حیران ہوے وہ اپنے کام مین راوی کہتا ہے کہ جب نکلے صحابہؓ دروازے سے آراستہ
ہوے وہ واسطے لڑائی کے اور ارادہ کیا اُنھون نے لڑائی کا ہامرک اور اُسکے ساتھیون سے اور ہامرک نے اپنے ہمراہیون کو
لڑائی کے واسطے مرتب کیا پس جب فارغ ہوا وہ ترتیب سے ٹھہرا آگے اپنے لشکر کے نیچے اپنی صلیب کے اور ٹھہرا شطا بیٹا
اُسکا دائین جانب اُسکے اسواسطے کہ ہامرک اُسکو بہت دوست رکھتا تھا سوائے اور بھائیون کے بسبب اُسکی عقل اور
اُسکے اجتہاد کے اپنے دین مین کہ تھا وہ عالم اور عاقل بہت ہوشیار بڑا ادب والا تبعیت کرتا تھا راہبون کی اور محبت رکھتا
تھا اپنے دین کے عالمون سے اور پیدائش اور ایام طفولیت سے نہین کھایا تھا اُسنے گوشت سور کا اور نہین پی تھی شراب
اور نہین سجدہ کیا تھا کسی تصویر کا اور نہین بوسہ دیا تھا کسی صلیب کو اور نہین مرتکب ہوا تھا حرام کا اور چاہا تھا اُسنے یہ
کہ بنا دے اپنے لیے ایک صومعہ اور اکیلا ہو کر رہے اُسمین پس نہین چھوڑا اُسکے باپ نے اور باز رکھا اُسکو اس ارادے سے
بسبب زیادتی محبت کے اُسکے ساتھ راوی کہتا ہے کہ یہ لڑکا شطا گفتگو کرتا تھا حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
پس جب پہونچے صحابہؓ اُنکے شہر مین اور ہوا معاملہ اُنکا جیسا کہ بیان کیا ہے اور نکلے صحابہ شہر سے بعد ازینکہ مالک ہوگئے اُسکے اور
ٹھہرے ایک صف مین اور مرتب کیا ہامرک نے اپنے لشکر کو قبطیون مین اور ٹھہرا بیٹا اُسکا دائین جانب اُسکے اور دیکھتا تھا
شطا صحابہؓ کی طرف پس کھول دیا اللہ تعالی نے اُسکی بینائی کو بسبب اُسکے کہ چاہا اُسکی راہنمائی کو پس دیکھا اُسنے جو دیکھا
کہ چمکتا ہے اُوپر پس اُسی وقت اُٹھایا اُسنے اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف پس کھول دیا گیا معاملہ اُسپر اور دیکھا اُسنے جو دیکھا پس
چلایا وہ شور کرکے اور جھکا اپنے گھوڑے پر سے اور رکھا اپنے منھ کو کوہہ زمین پر بحالت غشی کے پس میل کیا ساتھ شوق اور
حرص کے باپ اُسکے نے اُس حال سے اور آیا اُسکے پاس اور رو رکا اُسکو بخوف اُسکے گر پڑنے کے زمین پر پس جب ہوش مین آیا
وہ کہا اُسکے باپ نے کہ اے میرے بیٹے کیا ہوا اور کس چیز نے صدمہ پہونچایا تجکو اُسنے کہا کہ اے باپ ظاہر ہوا مجکو قسم ہے خدا کی امر حق
اور جان لیا مین نے حقیقت ایمان کو اور دیکھا مین نے ان عرب پر ایک بڑے نور کو اور دیکھا مین نے اُنکے ساتھ کچھ لوگون کو سبز کپڑے پہنے ہوے
اور اُنکے ہاتھون مین زرد نشان جو چمکتے تھے ساتھ نور کے اور وہ لوگ ابلق گھوڑون پر سوار تھے پھر دیکھا مین نے زمین آسمان کے بیچ
پس دیکھے مین نے گنبد لٹکتے ہوے بدون کسی لگاوے کے اُنکے اوپر سے اور بدون ستونون کے اُنکے نیچے سے اور اُسمین کچھ مرد ہین
کہ نہین دیکھا مین نے بہت اچھا کسی کو اُنسے اور نور چمکتا تھا اُنکے چہرون سے پس کہا مین نے کہ یہ لوگ کون ہین پس اُسی وقت کہا
ایک کہنے والے نے کہ یہ وہ شہید لوگ ہین جو مارے گئے اللہ کی راہ مین پھر دیکھا مین نے ایک بڑے گنبد چمکنے والے کو پس دیکھتا تھا

مین اُسکی طرف اور دیکھا مین نے اُسمین ایک حور کو جو بہت نور والی تھی کہ اگر ظاہر ہو جاوے وہ کسی اہل دنیا پر تو مر جاوین
وہ اُسکے شوق مین اور یہان تو اسی باپ میرے کہ بتحقیق اللہ غالب اور بزرگ نے نہین کھول دیا میری آنکھ کو اور دیکھا مین نے
جو دیکھا مگر واسطے میری ہدایت کے اور چاہا اُسنے میری بہتری کو اور نہین ہو سکتا ہے یہ اِس خواب کے کہ رہون مین مگر اِسی پر اور تبعیت کرون
اُسکی جسنے کفر کیا ساتھ اللہ کے اور مین گواہی دیتا ہون اِس بات کی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر خبر بخش دی اُسنے اپنے گھوڑے کو اور کہا اپنے
غلامون اور لوگون سے کہ جو کوئی دوست رکھتا ہے مجھکو تبعیت کرے میری پس تبعیت کی اُسکی قوم سے ایکہزار مردنے اور جا ملے صحابہ مین
راوی کہتا ہے کہ جب متوجہ ہوا شطا اور ساتھی اُسکے بجانب صحابہ کے پھینک دیا اُنھون نے اپنے ہتھیارون کو اور ظاہر کیا کلمہ توحید کو
اور توحید بیان کی اللہ غالب اور بزرگ کی پس متوجہ ہوے صحابہ اُنکی طرف اور بہت خوش ہوے اور مبارکباد دی اُنکو ساتھ سلامتی کے
اور خوش خبری دی اُنکو اللہ غالب اور بزرگ کی طرف سے ساتھ بزرگی اور قبولیت کے پس جب دیکھا ہامرگ نے اپنے بیٹے شطا اور اُسکے
ایمان لانے کو ساتھ اللہ غالب اور بزرگ کے اور اُسکے جا ملنے کو صحابہ مین کہا اُسنے کہ نہین ایمان لایا بیٹا میرا مگر یہ کہ دیکھ لیا اُسنے حق کو اور مین
نہین شک رکھتا ہون اُسکی عقل اور اچھائی رائے مین پس ظاہر کیا ہامرگ نے کلمہ شہادت کو اور جا ملا ساتھ اپنے بیٹے شطا کے راوی کہتا ہے
جب دیکھا اُسکی اولاد اور سرداران اور اکابر دولت نے بادشاہ کو کہ مسلمان ہو گیا وہ اور مل گیا اپنے بیٹے شطا کے ساتھ کہا اُنھون نے اگر نہ ظاہر
ہوتا اُنکو حق تو نہ مسلمان ہوتے پس مسلمان ہو گئے وہ سب اور جا ملے اپنے بادشاہ ہامرگ سے پس خوش ہوے صحابہ اِس معاملے سے اور
متوجہ ہوے اور آئے ہامرگ کے پاس اور بلند کیا اُسکے اور اُسکی اولاد اور اُسکے اُمرا کے مرتبون کو اور شکر یہ ادا کیا اُنکے کامون کا اور تجدید کی
اُن سبھون نے اپنے اسلام کی صحابہ کے ہاتھون پر اور کھول دیے گئے دروازے شہر کے اور داخل ہوے صحابہ اور بادشاہ اور اولاد اور لشکر اُسکے
شہر مین پس جو ایمان لایا پورا رہا اپنے اسلام پر اور جسنے انکار کی اسلام کی اور ارادہ کیا ٹھہرنے کا اپنے دین پر چھوڑ دیا صحابہ نے اُسکو
اور نہین جبر کیا اُسپر اور نکال دیا اُسکو دیہات اور جزائر کی طرف راوی کہتا ہے کہ کھولا مقداد نے اُس گھر کو جسمین سے داخل
ہوے تھے شہر مین اور حکم کیا اُسکے نہانے کا پس بنایا گیا ایک دروازہ اور نام اُسکا باب النعیم رکھا اور وہ بیٹا حکیم کا تھا راوی
کہتا ہے کہ چھوڑا اُنکے پاس مقداد نے ایک مرد کو صحابہ سے جنکا نام یزید بن عامر تھا تا کہ سکھاوین وہ اُنکو مسائل دین اسلام کے اور
روانہ ہوے مقداد دمیاط سے بجانب اسکندریہ کے اور بیان کیا عمرو بن العاص سے کیفیت فتح دمیاط اور مسلمان ہونے ہامرگ
اور اُسکی اولاد اور اُسکے لشکر اور شہر والون کی پس خوش ہوے عمرو بن العاص اِس حال سے اور لکھا اُنھون نے ایک خط
حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو مشتمل بر بشارت فتح اسکندریہ اور رشید اور فوہ اور دمنہور اور بحیرہ اور دمیاط کے اور بھیجا
خط کو مع عامر بن لوحی راوی نے بسلسلۂ راویون کے نصر بن مسروق سے روایت کی ہے کہا نصر نے کہ جب فتح کیا دمیاط اور ہوا
معاملہ اُسکا جو ہوا کہا ہامرگ نے اپنے بیٹے شطا سے کہ اے میرے بیٹے بتحقیق اللہ پاک اور برتر نے چھوڑا یا ہمکو دوزخ کی آگ سے اور ہدایت
کی ہمکو بجانب راہ راست اور بہشت کے اور یہ بزرگی اور شرافت کی ہے کہ پیشتر لکھ گئی تھی ہمارے واسطے اور یہ مقام تنیس نزدیک ہے ہمسے
اور وہ جزیرہ ہے کہ نہین پہونچ سکتا ہے کوئی وہان مگر کشتیون مین اور پہنچا ہے کہ ہم لکھین وہان کے حاکم اباثوب کو اور بلا دین اُسکو

فتح تنیس

بجانب اللہ تعالی اور دین ہمارے نبی کے پس اگر قبول کیا اُسنے تو بہتر ہی ورنہ چلیں ہم اُسکی طرف اور لڑیں اُس سے اور اللہ تعالی مدد دیگا پس کہا شطا نے کہ یہ اچھی تجویز ہی اور مین بذات خود اپلچی ہوکر جاؤنگا اُسکی طرف پس کہا بادشاہ نے کہ اے میرے بیٹے قصد کر تو اللہ کی برکت اور اُسکی مدد پر راوی کہتا ہی کہ سوار ہوا شطا اور چار مرد اُسکے غلامون سے پس کہا یزید بن عامر نے شطا سے کہ مین تمہارے ساتھ چلونگا بجانب حاکم تنیس کے اسواسطے کہ اگر وہ پوچھیگا تجھسے کوئی بات ہمارے دین کی تو تم سوال کے جواب سے آگاہ نہوگے اور ہم خدا کے فضل سے مسائل اپنے دین کے جانتے ہین اور جواب سوال کا دے سکتے ہین اور ہم مین کوئی شخص ایسا نہین ہی جو غرور اور بڑائی ظاہر کرے کس واسطے کہ خواہش ہماری عالم آخرت اور کام ہمارا وہ ہی خوش دیکھ کر دیوے ہمکو اللہ غالب اور بزرگ سے شطا نے کہا چلو تم میرے ساتھ راوی کہتا ہی کہ روانہ ہوا شطا اور چار غلام اُسکے اور یزید بن عامر اور برابر وہ چلتے رہے تا اینکہ آئے وہ دریاے تنیس پر تو وہان کشتبان وہان کے حاکم کی طرف سے مقرر تھے پس جب دیکھا کشتی کے لوگون نے شطا اور اُسکے چارون غلام اور اُنکے ساتھ ایک مرد کو عرب سے کہا اُنھون نے کہ تم کون ہو شطا نے کہا کہ مین شطا بیٹا بادشاہ بادرگ سردار دسیاط کا ہون اور میرے ساتھ بیمرد اصحاب رسول اللہ سے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپلچی ہوکر ہم تمہارے پاس آئے ہین پس بھیجا قوم نے ایک مرد کو ابی ثوب حاکم جزیرہ تنیس کے نزدیک واسطے خبر رسانی اور طلب اجازت عبور دریا اور اُسکے پاس آنے کے پس اجازت دی ابی ثوب نے اُنکے واسطے پس پھر آیا وہ مرد اُنکے پاس ساتھ اجازت کے اور پیش کیا اُن لوگون نے واسطے شطا اور اُسکے غلامون اور یزید بن عامر کے ایک چھوٹی کشتی کو پس سوار ہوئے وہ لوگ اُسمین اور لیکر چلے وہ لوگ اُنکو تا اینکہ آئے جزیرہ کے گھاٹ پر اور اُسی وقت بادشاہ ابوثوب نے بھیجے تھے گھوڑے برسم سواری کے پس آئے وہ کشتی سے اور چاہا شطا نے یہ کہ سوار ہون یزید اُنکے ساتھ گھوڑون پر پس انکار کی یزید نے سوار ہونے سے پس موافقت کی اُسکی شطا اور اُسکے غلامون نے اس امر مین اور پاپیادہ چلے وہ تا اینکہ پہونچے قریب محل ابی ثوب کے اور اجازت طلب کی اُس سے پس اجازت دی اُسنے اُنکو داخل ہونے کی پس جب پہنچے محل مین آئے وہ پایا اُنھون نے ابا ثوب کو بڑے دبدبہ اور دولت اور رعیت مین اور حجاب اُسکے سامنے تھے اور وہ اپنے رتبے کی جگہ مین تھا اور غلام اُسکے سامنے خدمت گزاری مین کھڑے تھے پس جب داخل ہوے یہ لوگ اور ٹھہرے سامنے اُسکے تو جلدی کی ابوثوب نے اُنپر سلام کرنے مین پس کہا یزید بن عامر نے السلام علی من اتبع الھدی انا قد اوحی الینا ان العذاب علی من کذب وتولی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ ابوثوب اُن عرب سے تھا جو زمین عریش مین رہتے تھے اور تھا وہ عرب تنصرہ غسان اور جبلہ بن الایہم کے بگانون سے اور تھا وہ صاحب مال اور حال کا اور جب مالک ہوگئے مسلمان ملک شام کے اور ذلیل کیا اُنھون نے رومیون کو اور شکست اُٹھا کر بھاگا ہرقل بجانب قسطنطنیہ کے اور بھاگا جبلہ بن ایہم بھی مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور اکابر قوم کے اور سوار ہوے وہ دریا مین اور طلب کیا اُنھون نے جزائر کو بھاگا یہ ابوثوب مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور اپنے بھائی بندون کے بجانب زمین حفار کے اور اترا وہ خشکی مین درمیان عریش اور رفح کے اور قابو مین کیا اُس زمین کو اور اقامت کی وہان راوی کہتا ہی کہ بادشاہ مقوقس

ترجمہ

نکلا تھا اکیدن مع اپنے امرا اور اکابر دولت کے بقصد شکار کے پس پہونچا وہ اپنے شکار مین زمین عرش تک پس بھاگی اسکے
سامنے ہو کر ایک ہرنی اور چھپا کیا اُسکا بادشاہ نے اپنے گھوڑے پر تا اینکہ بھگایا اُسکو فرودگاہ ابی ثوب بن کامل بن مصعب تک
پس ماندا ہو گیا گھوڑا بادشاہ کا اور بچ گئی ہرنی اور ابی ثوب بیٹھا تھا اپنے خیمے مین پس جب دیکھا اُسنے مقوقس بادشاہ کو کہ
متوجہ ہوا ہی اُسکے خیمے کی طرف جلد اُٹھ کر چلا بادشاہ کی طرف اور نہین پہچانا اُسکو بلکہ دیکھا اُسکی حشمت اور لباس شاہانہ کو
پس جانا اُسنے یہ بادشاہ ہی پس جب پہونچا اُس تک بزرگداشت کی اُسکی اور تعظیم کی اُسکے مرتبے کی اور پکڑا اُسکی رکاب کو
اور اتارا اُسکو اور حکم کیا اپنے غلامون کو بادشاہ کے گھوڑے کے لینے اور اُسکے ٹہلانے اور آرام دینے کا اور داخل ہوا بادشاہ
کو لیکر خیمے مین اور بٹھایا اُسکو اور حکم دیا غلامون اور لونڈیون کو بکریان ذبح کرنے اور کھانا پکانے کا راوی کہتا ہی کہ اسی وقت
لشکر اور غلام بادشاہ کے بھی اُسکے پیچھے آ پہونچے پس اُتارا اُنکو ابو ثوب نے اور جب طیار ہوا کھانا تو لائے گئے
بڑے کانسے بھرے ہوے گوشت اور ہر طرح کے کھانون سے راوی کہتا ہی کہ بادشاہ اور اُسکے لوگون نے
تین دن ابو ثوب کے نزدیک توقف کیا پس جب چوتھا دن ہوا سوار ہوا بادشاہ مع اپنے ہمراہیون کے بارادہ
مصر کے پس سوار ہوا ابو ثوب بھی اُسکے ساتھ اور برابر بادشاہ کے ساتھ تھا تا اینکہ قسم دلائی اور پھیر دیا اُسکو بادشاہ
بعد اُسکے کہ اچھی تعریف کی اُسکی اور وعدہ کیا ہر طرح کی نیکی کا اُسکے ساتھ اور چلا مقوقس بادشاہ تا اینکہ داخل
ہوا مصر مین اور بیٹھا تخت سلطنت پر پس اُسی وقت حکم کیا اُسنے اپنے وزیر کو کہ بھیجدے ابی ثوب کو ولایت
تنیس اور اُسکے متعلقات کی اور روانہ کیا اُسکے واسطے ساتھ فرمان کے خلعتون اور غلامون کو پس جب پہونچا فرمان
بادشاہ کا اور خلعتین اور غلام ابی ثوب کو خوش ہوا اور قبول کیا اُسنے اُس زمین کو اور روانہ ہوا مع اپنے لڑکے بالون
اور یگانون کے بجانب قرمہ کے اور سوار ہوا وہان سے کشتیون مین اور گیا تنیس کو پس جب قرار پکڑا اُسنے اپنی ولایت
مین بھیجا اُسنے لوگون کو واسطے لانے اپنے بھائیون اور باقی قوم کے اور آئے وہ لوگ اُسکے پاس پس حاکم کیا اُسنے اپنے
بھائی ابا مینا کو جزیرہ صدف پر اور حاکم کیا اُسنے دوسرے بھائی ابو شفا کو جزیرہ طیر پر اور حاکم کیا اپنے بیٹے مصافص کو ترنوط پر
اور حاکم کیا اپنے غلام فینا کو ابالاہج پر راوی کہتا ہی کہ قرار پکڑا حکومت پر ابو ثوب نے اور بھنک گیا اور معزز ہو گیا
وہ اور گذری مدت اس حال مین تا اینکہ آئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصر مین اور ہوا احوال
بادشاہ کا اُس طرح پر جیسا کہ بیان کیا ہمنے مارا جانا اُسکا اُسکے بیٹے ارسطولیس کے ہاتھ سے اور کیفیت اُسکے ہلاک
ہونے کی پس جب پہونچی یہ خبر ابو ثوب کو رو کا اُسنے اُس محصول کو جو مقوقس کے بیٹے ارسطولیس کے پاس بھیجتا تھا
اور دیکھا اُسنے اپنے کو ایک ایسے جزیرہ مین کہ بازر کھتا تھا اُسکو جو پہونچے اُس تک آدمیون سے اور سپاہ مین
رکھتا اپنے تئین اسی جزیرے مین پس جب مالک ہو گئے مسلمان مصر اور اسکندریہ اور اُسکے اطراف کے شہرون اور رباط
اور مسلمان ہو گیا ہرمز اور اولاد اور فوج اُسکی روانہ ہوے شطا اور غلام اُسکے اور یزید بن عامر بطور ایلچی کے بجانب ابو ثوب کے

پس جب داخل ہوے وہ لوگ وہان اور ٹھہرے اُسکے سامنے اور دیکھا اُنکو ابو ثوب نے تو ظاہر کیا اُسنے غرور اور تکبر کو اور نہین اُٹھایا اُسنے اپنے سر کو اُنکی طرف اور کسی کو اُسکے جواب سے جرات اِس امر کی سوائی کہ اُن لوگون کو اجازت بیٹھنے کی دیوے پس جب دیکھا یزید بن عامر نے یہ حال پڑھا اُنھون نے یہ کلام اللہ تعالی کا اِن الارض للہ یورثہا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین پھر بیٹھ گئے وہ اور بیٹھے اُنکے پہلو مین شطا اور دیکھا یزید نے تخت ابی ثوب کو تو وہ سونے کا تھا اور اُسمین تصویر ایک درخت خرمے کی اور اُس درخت کے نیچے تصویر مریم کی نمی اور مسیح عیسی اُنکی گود مین تھے پس پڑھا یزید رضی اللہ عنہ نے کلام اللہ تعالی کا فنادٰہا من تحتہا الا تحزنی قد جعل ربک تحتک سریا وہزی الیک بجذع النخلۃ تساقط علیک رطبا جنیا فکلی واشربی وقری عینا اور برابر پڑھتے رہے یزید ان آیات کو اس آیت تک انی عبد اللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت واوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ مادمت حیا وبرا بوالدتی ولم یجعلنی جبارا شقیا والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا پس جب سنا ابو ثوب نے یزید بن عامر کو یہ آیات پڑھتے ہوے بدل گیا رنگ اُسکا اور بہت برہم ہوا پس جب فارغ ہوے یزید پڑھنے آیات سے متوجہ ہوا ابو ثوب اُنکی طرف اور کہا اُنسے غضب اور غصے سے کہ یہ کیا کلام ہے جو تمنے کہا یزید نے کہا کہ یہ کلام اللہ غالب اور بزرگ کا ہے کہ اُتارا ہے اُسنے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہین مٹینگے عجائبات اُسکے اور نہ بدلینگے کلمات اُسکے اور نہ مثل ہوگا اُسکی آیات کا ابو ثوب نے کہا کہ جو تمنے ذکر کیا اُسکے کیا معنی ہین یزید نے کہا کہ معنی اُسکے یہ ہین کہ جو خبر دی ہے اللہ غالب اور بزرگ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ معلوم کیا عیسی نے حق کو اور حق کلام کیا اُنھون نے اپنی ذات پر اِس طرح سے کہ وہ بندہ اللہ کے ہین نہین ہین بیٹے اللہ واحد اور پاک کے اور جو اُنھون نے یہ کہا کہ اوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ تو اور مطلب اُنکا یہ ہے کہ مجھ کو حکم کیا گیا ہون ساتھ بندگی اللہ اور اُسکی فرمانبرداری کے مثل ہم لوگون کے اور نماز پڑھتا ہون مین اِسطے اپنے پروردگار کے اور یہ کہ ہم میرے مال مین حق اللہ تعالی کا اور معنی اُنکے اِس کلام کے والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا یہ ہین کہ عیسی نے آگاہ کیا لوگون کو اِس امر سے کہ وہ پیدا کیے گئے ہین نہین استحقاق رکھتے ہین جمود ہونے کا اور جو کوئی مرینگا اُسکے واسطے کوئی بزرگی اور بڑائی نہین ہے اور معنی اِس قول کے ابعث حیا یہ ہین کہ آگاہ کرتے ہین عیسی لوگون کو اِس امر سے کہ عیسی اور وہ سب اُٹھائے جائینگے روز قیامت کے جو دن افسوس اور پشیمانی کا ہوگا اور اگر ہوتے وہ دونون معبود تو نہین ہوتے مین اُن دونون کے واسطے خواہشمند اور پڑھا تا خلاف دونون کے بیچ مین ولیکن دیکھ اور فکر کر تو اے مرد اِس امر مین کہ دیکھتا ہے تو حکمت کو کہ نہین بگڑتی ہے اور وہ اللہ کی وحدانیت پر گواہ ہے پس جب سنا ابو ثوب نے کلام یزید بن عامر کا متوجہ ہوا اُنکی طرف اور کہا کہ بتحقیق تمنے بیگل مارا اور بھروسا کیا ساتھ جھوٹی باتون کے اور ڈوبے ہو تم لوگ دریاے گمراہی مین پس کہا یزید بن عامر نے کہ اللہ خوب جانتا ہے اُسکو جو سرگردان ہے بیگل مارا اور برائی مین شریک کرنے والا ہے ساتھ بادشاہ برتر کے اللہ ایسا قدرت رکھنے والا ہے کہ نہ آسمان اُسپر سایہ کر سکتا ہے اور نہ زمین اُسکا بوجھ اُٹھا سکتی ہے اور نہ رات اُسکو تاریک کر سکتی ہے اور نہ دن اُسکو چھپا سکتا ہے

اُنجیل ۱۸ زمین ہے الرتی اُسکا وارث کہ جسکو چاہتا ہے اپنے بندون مین اور آخر بھلائی ڈرنے والون کا ۱۲ ۵۳ ترجمہ پھر اُواز دی اُسکو اُسکے پیچھے سے کہ غم نہ کر دیا ترے صاحب نے نیچے تیرے ایک چشمہ اور ہلا اپنی طرف کھجور کی جڑ اُس سے گریگی تجھ پر کھجور تر پس کھا اور پی اور آنکھ ۱۲ ۵۳

اور نہ کوئی روشنی اسپر غالب ہوسکتی ہی اور نہ کوئی تاریکی اُسکو چھپا سکتی ہی اور کوئی بادشاہ اُسکو مغلوب نہین کرسکتا ہی
اور کوئی زمانہ اُسکو بدل نہین سکتا ہی اور ہر ساعت اُسکو ایک دھندا ہی آیا نہین ہی تمکو سوجھ آیا نہین ہی تم مین کوئی
ایسا جو دیکھے اور عبرت حاصل کرے اور فکر کرے بادشاہ قہار کی قدرت مین آیا نہین ہی کوئی تم مین ایسا کہ نصیحت
کرے اپنے نفس کو بسبب جاننے دن روشن اور آنے رات تاریک کے آیا نہین ہوسکتا ہی تمسے کہ واحد جانو تم اللہ کو
اور عبادت کرو اُسکی اور پاک جانو اُسکو شرکت سے اور اقرار کرو اُسکی یکتائی کا آیا نہین سُنا تمنے کلام اُس شخص کا جسکی تم
لوگ عبادت کرتے ہو اور اشارہ کرتے ہو اُسکی طرف اور تعظیم کرتے ہو اُسکی یعنی کلام عیسیٰ بن مریم کا کہ اقرار کیا اُنھون نے
اللہ کی وحدانیت اور معبودیت کا اور کہا کہ مین بندہ اللہ کا ہون اور بشارت دی عیسیٰ نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی قبل آپ کے مبعوث ہونے کے اور آگاہ کیا لوگون کو ساتھ بزرگی ہمارے نبی اور نزدیکی اُنکی اللہ برتر سے آیا نہین سُنا
تمنے آپ کے معجزات کو اور وہ جو کچھ ظاہر کیا اپنے حق کو اپنے معجزات اور نشانیون اور دلیلون سے آیا نہین دو ٹکڑے ہوا چاند اُنکے
واسطے آیا نہین بات کی اُنسے سوسمار اور بچھو نے آیا نہین مخاطب ہوا اُنسے اونٹ اور درخت آیا نہین ہین وہ اچھے گھر والے
قبیلۂ مضر مین راوی کہتا ہی کہ چپ رہگیا ابو ثوب جواب دینے سے اور نہ رہی اُسکے واسطے کوئی چیز جسکے سبب سے وہ حجت
اور دلیل کو اُٹھاوے مگر یہ کہ کہا اُسنے یزید بن عامر سے کہ پہنچے ہین ہمکو وہ سب کلام جو تمھارے نبی نے کہا تھا لیکن تمھارا
جادو قدیم سے چلا آتا اور اگر یہ گفتگو تمھاری سچ ہی پس دعا کرو تم اللہ سے اور وسیلہ گردانو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس
بات پر کہ برساوے اللہ ہمپر پانی پس اگر برسیگا پانی تو جانینگے ہم کہ کلام تمھارا حق ہی اُسمین کوئی شک نہین ہی اور ایمان لاوینگے
ہم ساتھ اللہ برتر کے اور تصدیق کرینگے ہم رسالت محمد کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یزید بن عامر نے کہا کہ اللہ غالب اور بزرگ
قادر ہی اس بات پر جو تو نے کہی وان اللہ علی کل شئی قدیر اور بندہ نیک خالص جب دعا کرتا ہی اللہ تعالی سے تو اللہ
قبول کرتا ہی اُسکی دعا کو اور اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی پھر اُٹھ کھڑے ہوے یزید بن عامر اور نکلے ابی ثوب کی مجلس سے پس کہا اُنسے
ابو ثوب نے کہ کہان تک جاوگے اے یزید اُنھون نے کہا کہ دعا کرونگا مین اللہ سے ایسا اللہ کہ اگر چاہے تو اُتارے تمھارے
اوپر عذاب کو آسمان سے پھر پڑھا اُنھون نے کلام اللہ تعالی کا بل اتبع الذین ظلموا اھواءھم بغیر علم فمن یھدی من
اضل اللہ وما لھم من ناصرین راوی نے بسلسلۂ راویون کے وقاص بن جبیر سے روایت کی ہی کہ نہین
طلب کیا ابو ثوب نے پانی کو اور اسی قدر پر کفایت کی مگر اس وجہ سے کہ اُسکی ایک زراعت تھی فاصلے پر
دریاے نیل سے پس نہین قدرت رکھتا تھا وہ اُسکے سینچنے کی اور نہین پہونچ سکتا تھا وہان تک پانی اور نہین
سینچی جاتی تھی وہ مگر آسمان کے پانی سے اسواسطے کہ ابو ثوب نے اُس کھیتی کے واسطے گڈھے اور تالاب بنائے تھے کہ
یکجا ہوتا تھا اُنمین پانی باران کا اُسقدر کہ کفایت کرتا تھا اُس زراعت کو ایک سال سے دوسرے سال تک پس جب
موقوف ہوجاتا تھا برسنا پانی کا گرمیون کے دنون مین تو سینچتا تھا وہ اُس زراعت کو اُن تالابون سے اور اُس سے کھیتی کو

قوت ہوتی تھی اور لگائے تھے اُسنے اُسمین درخت سب پھلون کے اور اِس سال مین کہ آئے تھے یزید بن عامر ابو ثوب کے پاس
روکا تھا اللہ تعالی نے پانی کو جاڑے دن کے دنون مین اور چھپ گیا تھا وہ پانی جو تالابون مین بھرا تھا اور پیاسی ہوئی تھی کھیتی اور
قریب بہ خشکی پہونچی تھی گرمیون مین اور ابو ثوب بہت محتاج تھا پانی کا اُسوقت مین کہ یزید بن عامر اُسکے پاس آئے تھے اور
گذرا حال اُن دونون کا وہ جو بیان کیا ہے اور طلب کیا ابو ثوب نے یزید سے پانی برسنے کو حالانکہ وہ زمانہ برسات کا نہ تھا
پس کہا یزید نے کہ اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی پھر نکلے یزید اور قصد کیا دریا کا اور وضو کیا اور دو رکعت
نماز پڑھی پھر بلند کیا اپنے سر کو آسمان کی طرف اور کشادہ کر دیا دونون ہتھیلیون کو اور دعا مانگی ان الفاظ سے اللھم انک قد
امرتنا بالدعاء وعدتنا بالاجابۃ انت اصدق القائلین اذ تقول واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع
اذا دعان وقد دعوتک کما امرتنی فاستجب کما وعدت یا ذا المعروف الذی لا ینقضی ابدا ولا یحصیہ غیرک احدا
استغنا نمشیک بحق محمد ن المصطفے وآلہ الشرفا واصحابہ اہل الوقار انک علی کل شئی قدیر وقاص بن جبیر نے
بیان کیا ہی کہ مجکو ثقات سے یہ حال معلوم ہوا ہی کہ یزید بن عامر دعا کرتے تھے کہ اُسی وقت اونچی ہوئی بدلی زمین
آسمان کے بیچ مین اور ٹھہری وہ مثل ٹھہرنے شخص عاجزی اور فروتنی کرنے والے کے اور بلند ہوئی مثل بازو چلنے
والے تیز کے اور پھیل گئی اور آپسمین ملگئی اور رعد حملہ کرتا تھا اُسپر مثل حملے شخص غضبناک کے اور رعد
اُسکو ساتھ آواز برق کے مارتا تھا اور ڈپٹتا تھا مثل ڈپٹنے غضبناک کے اور وہ اُسکو ساتھ آواز برق کے
مارتا اور چلاتا تھا اور طرح طرح کی آواز کرتا تھا اُسپر اور بدلی اللہ کی آسمان قدرت پر بحالت فرمانبرداری کے
چلتی تھی اور اللہ قادر نے مقرر کیا تھا بدلی پر فرشتگان رحمت کو دران حالیکہ باندھے تھے وہ کمرون مین
پٹکے خدمتگاری کے چلاتے تھے وہ بدلی کو ساتھ خزانون رحمت اللہ کے کھینچتے تھے اُسکو مہار قدرت سے
ساتھ ہاتھون اُسکے دبدبے اور حملے کے اور بدلی رکھے ہوئے تھی باز و اطاعت کے موافق منطوق تسبیح
الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ اور بدلی چلتی تھی مثل چلنے تیز دوڑ کے اور جلدی کرتی تھی مثل جلدی ڈرنے
والے کے اور رعد تسبیح کرتا تھا مثل تسبیح اُس شخص کے جو سجدہ کرتا ہی واسطے بزرگی اللہ کے وتری الودق
یخرج من خلالہ پس جب سیراب اور پوری ہوئی وہ اور بار دار ہوئی ساتھ پانی کے اور کشادہ ہوئی
زمین آسمان کے بیچ مین اور پھیل گئی اور رعد چلاتا تھا اُسکو اور برق مارتی تھی اُسکو ساتھ آواز اپنی چمک کے
اور چمکتی تھی اُسکے درمیان سے چلی بدلی پر ہوا سے قدرت اللہ کی دران حالیکہ پھیلی تھی وہ ہوا درمیان ہاتھون
اُسکی رحمت کے تو اُس وقت کھل گئے پٹ اُسکے دروازون کے اور اُٹھ گیا پردہ اُسکے پانی کا پس دی وہ ساتھ
آنسو اپنے پانی کے جدائی اپنے خزانہ پر اور پے در پے روان کیا زمین پر صاف پانی اپنے آنسوؤن کا پس خوش ہوئی زمین و قبول
کرنے اُسکے پانی کے اور آراستہ کیا پانی نے لڑی پھولون کی بیچ گردن اُسکے وجود کے پس نکالا زمین نے اپنی پونجی

جمع کی ہوئی سبزے کی زردے خوشی اور بشارت کے ساتھ رحمت اپنے پروردگار کے اور پکارا پکارنے والے
قدرت نے یہ انظر الی آثار رحمۃ اللہ کیف یحیی الارض بعد موتہا راوی نے بیان کیا ہی کہ برسا پانی دران جایکہ
برسا رہا وہ باقی دن اور تمام رات تک تا اینکہ سیراب ہوگئی زمین اُنکی اور بھر گئے تالاب اُنکے پس جب ہوا دوسرا
دن آئے یزید بن عامر ابی ثوب کی مجلس مین اور کہا اُس سے کہ کیونکر دیکھی تو نے صنعت اللہ صانع کی جو دمہ دار ہی بندونکی
روزی کا پس ہنسا ابو ثوب اور کہا اُسنے کہ یہ جادو تمہارا عظیم ہی اور مکر تمہارا بڑا ہی اور جادو اس سے زیادہ کام کرتا ہی پس کہا
اُس سے یزید نے کہ رحمت نہین ہوتی ہی مگر اللہ تعالی کی طرف سے کہ وہ نیکوکار اور قبول کرنے والا توبہ کا ہی اور تم دلائی مین نے اُسکو
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس قبول کی اُسنے دعا میری پس جب رہگیا ابو ثوب پھیرنے جواب سے جبکہ دیکھی اُسنے قدرت اللہ غالب
اور بزرگ کی برسنے پانی اور ظاہر ہونے برکت صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا اُسنے کہ اب ظاہر ہوا مجکو حق
اور ثابت ہوگئی مجکو یہ بات کہ دین تمہارا حق اور کلام تمہارا راست ہی اور مین ایمان لاتا ہون ساتھ اللہ کے تصدیق کرتا ہون
رسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر کہا ابو ثوب نے کہ مین چاہتا ہون کہ عرض کرون مین اسلام کو اپنے جزیرے
کے لوگون اور اپنے اہل وعیال اور اپنے ساتھیون پر اور کھود ڈالون مین کنیسون کو اور بناؤن مین مسجدون کو اور حکم کرون
مین نیک کامون کا اور منع کرون مین بد کامون سے پس کہا یزید بن عامر نے کہ اگر تو ایسا کریگا تو راہ نیک پر ہوگا اور اگر نفاق اور
خلاف کریگا تو اللہ تیری گھات مین ہی پھر نکلے یزید اور شطا اور غلام اُسکے ابو ثوب کے پاس سے اور پھر آئے ہامرگ حاکم دمیاط کے
پاس اور بیان کیا حال ابو ثوب کا پس کہا ہامرگ نے کہ قسم ہی خدا کی مکر اور فریب کیا اُسنے تمہارے ساتھ اور چلایا تم پر اپنے
مکر کا پس کہا یزید نے ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین راوی نے بیان کیا ہی کہ تھوڑے دن نہین گذرے تھے کہ پہونچی
مسلمانون کو یہ خبر کہ ابو ثوب نے یکجا کیا ہی لشکرون کو تمام جزیرون سمینہ اور ابی مینا اور ابی سلوس سے اور وہ بعد چند روز کے
مسلمانون کے پاس ہوگا پس جب سُنا ہامرگ نے یہ حال کہا اُسنے یزید بن عامر سے کہ مدد طلب کرتے ہین ہم اللہ سے اور بھروسا
کرتے ہین ہم اُسپر اور جو کوئی لڑیگا ہمسے لڑینگے ہم اُس سے اور بھیجا ہامرگ نے اپنے بیٹے شطا کو بجانب برلس اور دمیرہ اور اشمون
اور اُن شہرون کے جو اُسکے قبضے مین تھے دران حالیکہ بلاتا تھا اُنکو طرف جہاد کے پس آئی قوم اُسکے پاس ہر جگہ سے مع اپنے لوگون
اور سامان کے اور کھڑے کیے اُنھون نے خیمے اپنے قریب پورب اور قبلہ رُخ دمیاط کے اور لکھا مسلمانون نے کل
حال عمر بن العاص کو اور یہ کہ ابو ثوب نے یکجا کیا ہی جماعتون کو اور وہ ارادہ ہماری طرف کا رکھتا ہی پس کمک
کرو تم ہماری ساتھ لوگون کے دلیران مسلمین سے پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص کو اور پڑھا اُسکو روانہ کیا
اُنھون نے ہلال بن اوس اور صفوان بن ربیعہ کو مع ایکہزار سوار کے بادیہ اعراب اور وادی القری سے اور
حکم کیا اُنکو روانگی دمیاط کا راوی نے بیان کیا ہی کہ حال ابو ثوب کا یہ ہوا کہ جب یکجا ہوئین اُسکے پاس جماعتین
تو جائزہ لیا اُنکا باہر تنیس کے اور وہ بیس ہزار پیدل اور پانچ سو سوار قبط اور عرب تنیسرہ سے تھے اور نکلا اُنکو ساتھ لیکر

کشتیون مین اور چلے وہ تا اینکہ نزدیک دمیاط کے پہونچے اور اُترے مسلمانون کے مقابلے مین اور صف بندی کرکے
ارادہ کیا لڑائی کا اور مقابل ہوے دونون لشکر پس پہلے جو نکلا مسلمانون کے لشکر سے وہ شطانبن ہامرگ تھے پس نکلے وہ
اپنے گھوڑے پر اور حملہ کیا دشمنون پر پس مار ڈالا لوگون کو اور زمین پر گرا دیا دلیرون کو اسواسطے کہ اُنھون نے مول لیا تھا
ایمان کو بعوض اپنی جان کے اور کھل گیا تھا واسطے اسلام کے سینہ اُنکا اور مشتاق تھے وہ گھر سلامتی یعنی بہشت کے اور
یہ امر اُسوقت تھا کہ ظاہر ہوے اُنکو یہ انوار اور کھولے گئے اُنکے واسطے دروازے اُنکے دل کے ساتھ معرفت کے اور برابر اُنکے
رہے وہ باقی دن تک تا اینکہ آئی تاریکی رات کی اور پھرے وہ قبطیون کی لڑائی سے طرف نماز اور شب بیداری ساتھ کھڑے
رہنے کے پس بہت رات تک کھڑے رہے قدمون کے بل بیچ خدمت بادشاہ جاننے والے پوشیدگیون کے بحالت خوف اور
شرمندگی کے سر جھکائے ہوے محالت مین پروردگار غالب اور بزرگ سے پس جب آدھی رات ہوئی اور سہیل ستارے
نے طلوع کیا سو گئے وہ پہلو کے بل پس جب ہوا وقت تاریکی کا اور نزدیک ہوئی صبح اور پراگندہ ہوئی روشنی صبح کی
بیدار ہوے شطا در انحالیکہ وہ روتے تھے پس کہا اُنسے اُنکے باپ نے کہ اے میرے بیٹے کس چیز نے رُلایا ہی تمکو اُنھون نے کہا
کہ دیکھی مین نے خواب مین وہ چیز جو کبھی نہین دیکھی اور سُنی مین نے وہ چیز جو کبھی نہین سُنی تھی اور دنیا مجھے چھوٹتی ہی
پس کہا اُنسے اُنکے باپ نے کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے اس کلام سے اور شاید کہ یہ خواب پریشان ہی پس کہا شطا نے
کہ قسم ہی خدا کی یہ خواب پریشان نہین ہی ولیکن یہ قرب اور نزدیکی ہی بادشاہ علام الغیوب سے جسنے کہ جاری کیا
قلمون کو اور پیدا کیا روشنی اور تاریکی کو اور بھیجا محمد سید الانام کو بجانب خلائق کے ساتھ راہ و روش اسلام کے اور مین نے
دیکھا ہی خواب مین کہ گویا دروازے آسمان کے کھولے گئے اور روشنی ہدایت کی بلند ہوئی اور چمکتی ہی پس دیکھا مین نے
فرشتگان آسمان دنیا کو اس حال مین کہ بعض اُنمین کے سجدہ مین ہین کہ نہین کھڑے ہوتے اور بعض رکوع مین
ہین کہ نہین سیدھے ہوتے اور بعض اُنمین کے کھڑے ہین کہ نہین بیٹھتے اور وہ سب اللہ کے خوف سے رونے ہین
کہ نہین خشک ہوتی ہین آنکھین اُنکی اور اسی طرح پر دیکھا مین نے ایک آسمان کو بعد ایک کے ساتوین
آسمان تک پھر دیکھا مین نے ساتوین آسمان مین ایک گنبد زمرد سبز کا جسمین قندیلین سفید موتی کی ہین کہ وہ چمکتی ہین
ساتھ روشنی کے اور روشن ہین بدون آگ کے اور اُس گنبد مین چالیس حورین ہین جو ایسی پوشاک پہنے ہین
کہ نہین دیکھا مین نے مثل اُسکے اور نہ مثل اُنکی شکلون کے اور چہرے اُنکے مثل انسان کے چہرون کے ہین لیکن
نور اُنکا مانند کرتا ہی سورج کے نور کو اور اُنکے پانوُن مین یاقوت سُرخ کی نعلین ہین کہ لپٹتی اور جلتی ہین وہ اُسکو پہنے ہوے فرش
رشمین اور نگارین اور رنگین پر اور پھرتی ہین سرور کے تختون پر پس پکارا مجھکو ایک نے اُنمین سے اور وہ یہ کہتی تھی یا مفتون

بدار الغرور امالک ان تذکر ناوترغیب فی قربنا اما علمت ان من اجلک خلقنا ربنا وجعل مهرنا منک الجهاد فاهذا البعد

البعاد الفت الجنان فما هکذا صنع اهل الوفاء والآن فقد نفدت المیقات وانقضت الساعات فهیت فقط

من المنام و یادر الی الرحیل و اقصد دار السلام وارفع راسک ترمی اما اعد اللہ تعالی القوام اللیل وصیام
النہار والمجاہدین الابرار پس بلند کیا مین نے اپنے سر کو تو دیکھا مین نے بہت گنبدون کو لٹکے ہوے جنکی نہایت نہین
موافق شمار تارون اور قطرات باران کے ہر گنبد مین حورین ہین مثل اُنکے جو مین نے پہلے گنبد مین دیکھا تھا اور وہ
اچھی پوشاک اور زیور پہنے ہین اور نور اُنکا چمکتا ہی پس ظاہر اور سامنے سے ہوئی ایک حور انمین سے کہ اگر ظاہر ہو
وہ اہل دنیا پر تو بے نیاز ہو جاوین اہل دنیا بسبب اُسکی روشنی سورج اور چاند سے اور وہ یہ اشعار پڑھتی تھی اشعا

انت یا مفتون باترح فی بحر المنام	قدع السہو و بادر مثل فعل المستہام	واشفح الدمع علی ما اسفلت
تو اے مبتلا و فریفتہ ترک کوشش کر چھوڑ دے خواب غفلت مین	پس چھوڑ تو آرام و راحت کو اور جلدی کر تو کام مین مانند کام کرنے والے	اور بہا تو آنسو اُسپر جو گذرا تو نے پہلے
وابل ولا تکو علی عدل الملام	ایہا اللائم دعنی لست اصغی للملام	انتی اطلب منکا نیلہ صعب المرام
اور مینہ برسا اور نہ ہو پشیمان کھا ہوا بار ملامت سے	اور کہ تو کہ اے ملامت کنندہ چھوڑ مجکو نہ سنونگا مین ملامت کو	سو اسلئے کہ مین خواہش رکھتا ہون ایسے ملک کی کہ پہنچنا
فی جنان الخلد والفردوس فی دار السلام	وعروسا فاقت الشمس سنا بدر التمام	طرفہا یشرق بالحظ مضیا بالسہام
وہ ملک ہی بیچ باغ بہشت کے اور خواہش رکھتا ہون مین ن خواستہ یعنی خوبرو عورت کی	اور خواہش رکھتا ہون مین ن خواستہ یعنی خوبرو عورت کی	آنکھ اُسکی روشن ہی ساتھ ایسے خط شعاع کے کہ روشن اور ظاہر
ولہا صدع علی اخد کنون تحت لام	احسن الاتراب قدا فی اعتدال وقوام	مہرہا من قام لیلا دہو یکبی فی الظلام
اور موے پیچان ہین اُسکے رخسارے پر مثل الف کے حرف نون کے	بہت اچھی ہم سنون مین از روے قد کے اعتدال اور قامت کے	مہر اُسکا وہ ہی جو شب بیداری کرے اور روے زاری مین صبح کرے
یا امانی ورجائی ومرادی ومرام	فاستمع منی کلامی وفکر فی النظام	وغدا بادر الی الحرب واضرب بالحسام
اے آرزو میری کا اور امید میری اور مراد میری اور مقصد میرے	سن تو میری بات کو اور سوچ اور اندیشہ کر تو	اور کل جلدی کر تو طرف لڑائی کے اور شمشیر زنی کر تو
قانت یا سیدی تجدنی بعد رجال الظلام		

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا ہرمز نے وہ امر جو بیان کیا اُس سے
اُسکے بیٹے شطانے کیفیت خواب سے کہا اُسنے کہ اے میرے بیٹے جان تو کہ بعض
خواب سچے ہوتے ہین اور بعض خواب پریشان ہوتے ہین پس نہ مشغول کر تو اپنے دل کو اُس چیز مین جو دیکھا تو نے
خواب سے شطانے کہا کہ نہ قسم ہی خدا کی اے باپ میرے یہ خواب پریشان نہین ہین بلکہ یہ بزرگان ہین بادشاہ
غیب دان کی اور نہین باقی رہی مجکو اے میرے باپ کوئی امید دنیا مین غرض کہ اسی طرح برابر روتے رہے شطانات
بھر اور عاجزی کرتے رہے اور کھڑے رہے نرمی اور فروتنی کے قدمون کے بل اور آنسو اُنکے جاری تھے پروردگار کے
خوف سے تا اینکہ صبح ہوئی اور ظاہر ہوئی روشنی صبح کی اور سوار ہوے لوگ واسطے لڑائی کے اور چھوڑا شطانے
اپنے باپ اور گھر والون کو اور لیا اُنھون نے اپنا سامان لڑائی کا اور پہنا اپنے ہتھیارون کو اور سوار ہوے اپنے
گھوڑے پر پس لپٹ گئے اُنسے باپ اُنکے اور کہا کہ اے میرے بیٹے قسم ہی تجکو میرے حق کی کہ نہ مبتلا کر تو مجکو اپنی جدائی
مین پس کہا شطانے کہ چھوڑ دہ تم غصے کو کہ نزدیک آگیا زمانہ ملاقات دوستون کا پس اُسی وقت برپا ہوا ماتم اور

جاری ہوے آنسو اور روان ہوا ایک چشمہ ہر آنکھ سے اور رخصت کیا ہامرگ نے اپنے بیٹے کو اور کہا کہ اے میرے بیٹے اگر تجھکو
ہو خواب تیرا اور کھڑا کرے تو اپنے خیمے کو بہشت مین پس یاد کر تو ہمکو اچھے طریقہ وفا سے اور عرض کر سلام میرا محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو راوی کہتا ہی کہ نکلے شطا بجانب میدان لڑائی اور جانے نیزہ بازی اور شمشیر زنی کے اور گرداد دیا اپنے گھوڑے کو اور
طلب کیا لڑنے والون کو پس نکلا آنکی طرف ایک سوار ابی ثوب کے لشکر سے پس مار ڈالا اسکو شطا نے اور نکلا دوسرا اور تیسرا پس مار ڈالا
اُن دونون کو اور چوتھے اور پانچوین کو بھی قتل کیا اور برابر وہ جہاد اور کوشش کرتے رہے تا انیکہ مار ڈالا انھون نے بارہ سوارون
کو ابی ثوب کے لشکر سے پس جب دیکھا ابی ثوب نے اس معاملے کو جو شطا نے اُسکے سوارون کے ساتھ کیا نہ طاقت رہی اُسکو صبر کی
غیر از نیکہ نکلا وہ بذات خود اور تھا وہ جوانمردان مشہور اور دلیران نامی سے پس جب برابر ہوا شطا کی لڑائی کے میدان مین
کہا اُسنے کہ اے لڑکے کیونکر چھوڑ دیا تو نے دین راست کو اور بتبعیت کی تو نے ان عرب کی اور داخل ہوا تو اُنکے ساتھ دین اسلام مین
بتحقیق کام کر گیا تجھ مین جادو قوم کا اور سزاوار خشم اور ملامت کا ہوا پھر کو بجانب دین صحیح ہمارے سید مسیح کے پس جب سنا شطا نے
کلام ابی ثوب کا خشمناک ہوے وہ اُسپر اور کہا کہ اے مردود حکم کرتا ہی تو مجکو چھوڑ دینے اپنے دین راست کا جس دین پر ابراہیم اور
موسی تھے اور بتحقیق ظاہر ہوئی مجکو وہ چیز جو مہیا کی ہی اللہ تعالی نے میرے واسطے بڑی نیکی اور بہتری سے پس جب سنا ابو ثوب
نے کلام اُنکا غصے مین آیا وہ اور حملہ کیا اُنپر اور بڑھایا اپنے نیزے کو اُنکی طرف پس پیش آئے شطا اُسکے سامنے ساتھ دل مضبوط
اور قصد روشن اور تلوار چمکنے والی کے اور سخت لڑائی لڑے وہ دونو اور مقابلہ کیا آپسمین دونون نے اپنے گھوڑون پر اور برابر
مشغول رہے مار دھاڑ سخت مین تین گھڑی تک تا انیکہ بلند ہوا دن اور اوپر آگیا اُن دونون کے غبار اور تیزی پر ہوا آفتاب کی
رنج دیا شطا کو پیاس نے اور جان لیا پروردگار نے یہ حال اُنکا پس چاہا اللہ تعالی نے کہ خوش کرے دل اپنے بندے شطا کا اور
دکھاوے اُنکو وہ چیزین کہ جو مہیا کین تھین اُنکے واسطے بزرگیون سے پس کھول دیا اُنکی بینائی کو پس دیکھا شطا نے اُس گنبد کو
جسکو خواب مین دیکھا تھا اور اُس حور کو جسنے اشعار پڑھے تھے اور اُسکے ہاتھ مین ایک کاسہ جواہر کا بھرا آب کوثر سے تھا اور وہ یہ
کہتی تھی یا شطا ہذا شراب من شربہ ما یسقے ولا یہرم ولا یسقم ولا یموت ولا یبلی والساعۃ تصل الینا پس جب دیکھا شطا نے
اس حال کو چلائے وہ اور کہا اللہ اکبر یہ وہی چیز ہی جسکا وعدہ کیا تھا مجسے میرے پروردگار نے اور دکھلایا تھا مجکو میرے خواب
مین اور رونے شطا اور جاری ہوے آنسو اُنکے اللہ غالب اور بزرگ کے خوف سے پس کہا ابی ثوب نے کہ کس سبب سے ہے رونا
تمھارا شطا نے کہا کہ مین نے ایسا ایسا کچھ دیکھا ہی پس ہنسا ابو ثوب اُنکے کلام سے اور حملہ کیا اُنپر اور لڑے وہ دونون بڑی
لڑائی پہلے مرنے سے مگر یہ کہ ابو ثوب نے سبقت کی شطا پر اور حملہ کیا اُنپر اور مارا اُسنے اپنے چھوٹے نیزے کو اُنکے سینے مین
کو نکلا نیزہ چمکتا ہوا اُنکی پشت سے پس گر پڑے وہ زمین پر مردہ ہو کر اور جلدی لے گیا اللہ اُنکی روح کو طرف بہشت کے راوی
کہتا ہی کہ جب دیکھا ہامرگ نے اپنے بیٹے کو مردہ نہ رہا اُنکو صبر سوائے اسکے کہ حملہ کیا اُنھون نے اور اُنکے ہمراہیون
نے ابو ثوب پر درانحالیکہ لڑنے لگین جانبین آپس مین اور بلند ہوا شور تا انیکہ ہو گیا دن مثل

تاریکی کے کثرت گرد و غبار سے اور واقع ہوئی ہزیمت ہامرگ کے لشکر پر پس چلے وہ بجانب شہر بیاہ و سیاط کے اور سید کی
امین دشمن خدا ابو ثوب نے اور گمان کیا اُسنے کہ مسلمان اُسکے قبضے مین ہین کہ اُسی وقت آئی مسلمانون کے واسطے کشایش
اور آئے اُنکی طرف نشان مسلمین کے اور اُنکے پیچھے دلیران موحدین اور مشیر و اُنکے ہلال بن اوس اور صفوان بن رہیعہ تھے اور
بلند کیا تھا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود بشیر اور نذیر پر راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا
ہامرگ نے کہ آئے مسلمان تو ہی ہو گیا دل اُنکا اور اُنکے ساتھیون کا اور زیادہ ہوئی خوشی اُنکی اور بڑا حملہ کیا اُنھون نے
ابو ثوب اور اُسکے ہمراہیون پر اور کہا اُنھون نے کہ اے دشمنان خدا کے آپہونچے تمھارے لیے راستی اور ایمان کے
لوگ اور در آئی ہلاکی تم مین اے بندگان صلیبون کے راوی کہتا ہی کہ حملہ کیا ہلال بن اوس اور صفوان بن رہیعہ نے
مع اپنے ہمراہیون کے کافرون پر اور مارا اُنمین شمشیر ہاے بران کو پس جب دیکھا ابو ثوب نے کہ ناگہان
در آئے اُسپر عرب بانیک متحیر ہو گیا وہ پس اُسی حال مین کہ وہ اپنی حیرانی اور گمراہی مین تھا کہ ملے اُسکو یزید بن
عامر پس کہا یزید نے اُس سے کہ اے دشمن خدا اور دشمن اپنی جان کے آیا نہین نصیحت کی تھی مین نے تجکو ساتھ
آیات اللہ کے آیا نہین ظاہر ہوئی تھی تجکو حقیقت اللہ کے دین کی اور دیکھین تھین تو نے نشانیان اُسکی اور سنی
تھی تو نے وہ چیز جو لائے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حق ہے اور یہ معجزات اُنکے ہین پھر جا پڑے یزید اُسپر ساتھ
اپنے حملے کے اور قبضہ کر لیا اُسکی زرہ کے گردن بند پر اور کھینچا اور جدا کر لیا اُسکو گھوڑے سے اور گرفتار کر لیا اور
پیچھے اُسکو حالت ذلت مین اور پڑ گیا شور اِس امر کا کہ ابا ثوب گرفتار ہو گیا پس گردن رکھی اُسکی قوم نے
واسطے قضاء قدر کے پس بعض اُنمین سے لڑے تا اینکہ مارے گئے اور بعض اُنمین کے گرفتار ہو گئے اور کچھ بھاگ گئے
شکست اُٹھا کر اور گرفتار ہو گیا حاکم ابو مینا اور ابو شفا اور حاکم درنا اور سمینا کا اور غلبہ اور مدد دیا اللہ غالب اور
بزرگ نے مسلمانون کو اور خوار کیا مشرکین کو اور آئے مسلمان ہامرگ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور مبارکباد دی بسبب
سلامتی اور فتح کے اور نعمت کی اُنکے بیٹے شطا کی پس کہا ہامرگ نے کہ امید مزدوری اور ثواب کی رکھتا ہون مین
اُسکے واسطے نزدیک اللہ غالب اور بزرگ کے اور صبر کیا مین نے ساتھ حکم اللہ برتر کے پس کہا اُنسے یزید بن عامر نے
کہ بہ تحقیق بہشت مین کچھ ایسے درجے ہین کہ نہین پہونچ سکتے ہین اُن تک مگر صبر کرنے والے اور یہ قول اللہ برتر کا
اُسکی کتاب بزرگ مین ہی وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک
علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون راوی نے بیان کیا ہی کہ دفن کیا لوگون نے شطا کو
اُنھین کپڑون مین جنکو وہ پہنے تھے اور اُن مسلمانون کو بھی دفن کیا جو شہید ہوے تھے اور اترے مسلمان
اپنے خیمون مین باقی دن تک اور رات کاٹی اُنھون نے پس جب صبح ہوئی آئے ہامرگ یزید بن عامر کے پاس اور
اور کہا کہ اے صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دیکھا مین نے رات کے وقت اپنے بیٹے کو خواب مین کہ وہ اُس گنبد مین

انھون نے خواب مین دیکھا تھا اور ایک حور آنکے سامنے ہے پس کہا مین نے کہ اے میرے بیٹے اللہ تعالی نے تمھارے ساتھ
کیا معاملہ کیا انھون نے کہا قبول کیا مجکو اللہ تعالی نے اچھی طرح سے اور بخشش کی مجھپر ساتھ بشارت اور عطیہ بے مثل کے
اور اختیار امجکو جوار رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین راوی نے بیان کیا کہ شہید ہوے شب نصف شعبان کو
پس کیا اللہ تعالی نے اس رات کو بطور موسم کے پس نہین باقی رہا کوئی مسلمان اس رات مین مگر یہ کہ زیارت کی آنکی قبر کی
راوی کہتا ہے کہ سامنے اپنے بلایا ہلال بن اوس نے اباثوب کو اور عرض کیا اسپر اسلام کو پس مسلمان ہوگیا وہ اور اسی طرح
سب قیدیون کو بلاکر اسلام عرض کیا اپنے پس جسنے اسلام قبول کیا برزگداشت کی اسکی اور دعا دی اسکو اور جسنے انکار کی مسلمان
ہونے سے ٹھہرایا اسکو ادای جزیہ پر سال آیندہ سے پس داخل ہوے سب لوگ بہ سواری کشتیون کے تنیس مین اور جامع مسجد
بنایا آنکے کنیسون کی اور سب جزیرون مین ایسا ہی کچھ کیا اور نکالا ابوثوب نے اپنے اور اپنے قوم کے مال سے خمس کو اور بھیجا اسکو
بتحائف سردار مسلمین عمرو بن العاص کے مع مال اُن لوگون کے جو مارے گئے حالت کفر مین راوی کہتا ہے کہ اترے ہلال بن اوس ایک
سرخ ٹیلے پر جو باہر جزیرۂ تنیس کے تھا بعد اسکے کہ فراغت پائی انھون نے اور جزیرون اور وہان کے لوگون سے پس جب اترے ہلال بن
اوس مع اپنے لشکر کے سرخ ٹیلے پر ہامرگ نے کہا کہ اے سردار بے ڈر ہو گئے ہم طرف سے لیکن ایک جگہ سے ہمکو خوف باقی رہا ہے پس کہا
ہلال بن اوس نے کہ مین نہین جانتا ہون کہ باقی رہا ہے تمھارے واسطے کوئی دشمن جسکی طرف سے تم لوگ ڈرتے ہو لوگون نے کہا سچ ہے
وہ لوگ قلعہ مدینہ کے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ تھا آنکے قریب مین گذرگاہ تنیس پر قریب یورب اسکے ایک قلعہ اور حاکم وہان کا صامت
بن مرہ تھا آل مرداس سے پس جب ہلال بن اوس نے یہ حال سنا روانہ ہوے اسکی طرف بہ جمعیت تمام عرب ہمراہی اپنے اور لوگ اس
سرزمین کے اور قصد کیا قلعہ کے محاصرہ کا پس قریب اور سامنے آکر دیکھا صامت بن مرہ نے مسلمانون کو کہ اترے ہین وہ قلعہ پر اور ارادہ اسکے
محاصرے کا رکھتے ہین پس متوجہ ہوا وہ اپنے ساتھیون کی طرف اور حکم کیا انکو تیر چلانے کا مسلمانون پر اور اس قلعہ مین ایک ہزار
تیرانداز تھے پس چلایا انھون نے ایک ہزار تیر ایک ہی ساتھ پس نام رکھا عرب نے اس قلعہ کا الف رمی اور ٹھہرے رہے ہلال بن اوس
اسپر بحالت محاصرے کے بیس دن تک مگر نہ قادر ہو سکے اسپر پس کہلا بھیجا انھون نے عمرو بن العاص کے پاس اور کمک طلب کی اسسے پس
روانہ کیا عمرو بن العاص نے انکی طرف مقداد بن اسود الکندی کو بہ جمعیت پانچ سو سوار عرب اور تین ہزار آن قبطیون کے جو مسلمان ہو گئے تھے
پس جب آئی کمک ساتھ مقداد کے اور اترے وہ قلعہ پر اور ارادہ کیا انھون نے محاصرہ قلعہ اور لڑائی کا وہان کے لوگون سے اور دیکھا صامت بن مرہ نے
ان لوگون کے اترنے اور انکی کوشش کو جانا اسنے کہ اب کوئی مددگار اور کمک کرنے والا اسکا باقی نہین ہے پس اس حال مین مصالحہ کیا اسنے
مقداد سے چار ہزار دینار اور چار سو اونٹنی اور ایکہزار بکری اور اس بات پر کہ مہلت دیوین اسکو سال کے پورے ہونے تک پس اگر چاہے
وہ تو اسلام قبول کرے ورنہ کوچ کر جاوے مع اپنے لڑکے بالون اور مال کے اور سپرد کر دیوے قلعہ کو پس منظور کیا اسکو مقداد نے اور مصالحہ کیا اس سے
اور لیا اس سے وہ چیز جسپر مصالحہ کیا اسنے اور بھیجا مقداد نے مال کو پاس عمرو بن العاص کے اور کوچ کیا مقداد اور ہلال بن اوس نے ساتھ
لشکر کے اور اترے وہ بلعاذر اور تھا وہان ایک شخص عرب تنوخہ سے جسکا نام باقرین تھا پس مسلمان ہوا وہ مع آن لوگون کے

سلہ موسم اوز معین مثل عید حج وغیرہ ۱۲

سلہ

جو اسکے نزدیک تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ کوچ کیا مسلمانون نے بجانب قصر شمہ کے اور اسکو بھی صلح سے
فتح کیا اور کوچ کیا انھون نے طرف واردہ کے اور اترے اسپر پس مصالحہ کیا وہان کے لوگون نے جس
چیز پر کہ متفق ہوے وہ سب اور کوچ کیا مسلمانون نے بجانب عریش کے پس اسکو بھی صلح سے فتح کیا
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب فتح کیا اللہ تعالی نے بلاد شام کو ابو عبیدہؓ بن الجراح اور خالدؓ بن الولید
اور تمام صحابہؓ کے ہاتھون پر اور فتح کیا اللہ تعالے نے بلاد مصر اور اسکندریہ اور دمیاط اور اُن دونون کے شہرون
اور جزائر کو عمروؓ بن العاص اور خالدؓ بن الولید اور عبداللہ یوقنا اور اُنکے یگانون اور ہمراہیون کے ہاتھون پر
اور یہ معاملہ آخر سنہ سولہ ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں واقع ہوا اور خلافت حضرت عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ میں ساڑھے چار برس گذرے تھے تو لکھا عمرو بن العاص نے امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب کو ایک خط
مشتمل بر خوشخبری فتح اور اُس چیز کے جو پوری کی اللہ تعالے نے مسلمانون پر مدد اور مال اور فتح سے اور روانہ کیا خط کو
پس جب پہونچا خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اور پڑھا انھون نے اسکو بہت حمد اور ثنا کی اللہ برتر کی اور
شکر کیا اسکا غالب ہونے مسلمانون اور ہلاکی مشرکین پر پھر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح کو حکم
بھیجنے فوجون کا بجانب ارض ربیعۃ الفرس اور دیار بکر کے پس جب پہونچا خط ابو عبیدہؓ کو کھولا اور پڑھا انھون نے خط کو
اور جب سمجھے وہ اُسکے مطلب کو فرمان برداری کی انھون نے حکم امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی اور روانہ کیا
لشکرون کو بجانب ارض ربیعۃ الفرس اور دیار بکر کے

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علے احسانہ کہ ترجمہ کتاب صداقت قباب جامع غزوات صحابہ کرام فتوح الشام عن مرویات علامہ
واقدی علیہ الرحمہ مترجمہ عالم نبیل فاضل جلیل الحبر الاعظم والشہیر المعظم مولوی سید عنایت حسین ابن
مولوی نوازش احمد ابن مولوی عبد الجامع سیدپوری ۔ و ترجمہ فتوح المصر مترجمہ واقف اسرار فروع و اصول
آئینہ حقیقت نما منقول و معقول مولوی سید مہدی حسین النقوی المدارسی السیدپوری ابن منشی محمد حسین
برادر سید عنایت حسین صاحب موصوف بہ اصرار شائقین و استبداد مسلمین سابق ازین تین مرتبہ مطبع
اودھ اخبار واقع لکھنو مملوکہ و مقبوضہ عالیجناب منشی نول کشور صاحب سی آئی ای دام اقبالہ این
حلیہ طبع سے آراستہ ہوا اب خواہش شائقین سے شاخ مطبع موصوف واقع کانپور ماہ اگست ۱۸۷۶ء ابن بہلی مرتبہ چھپی

اعلان

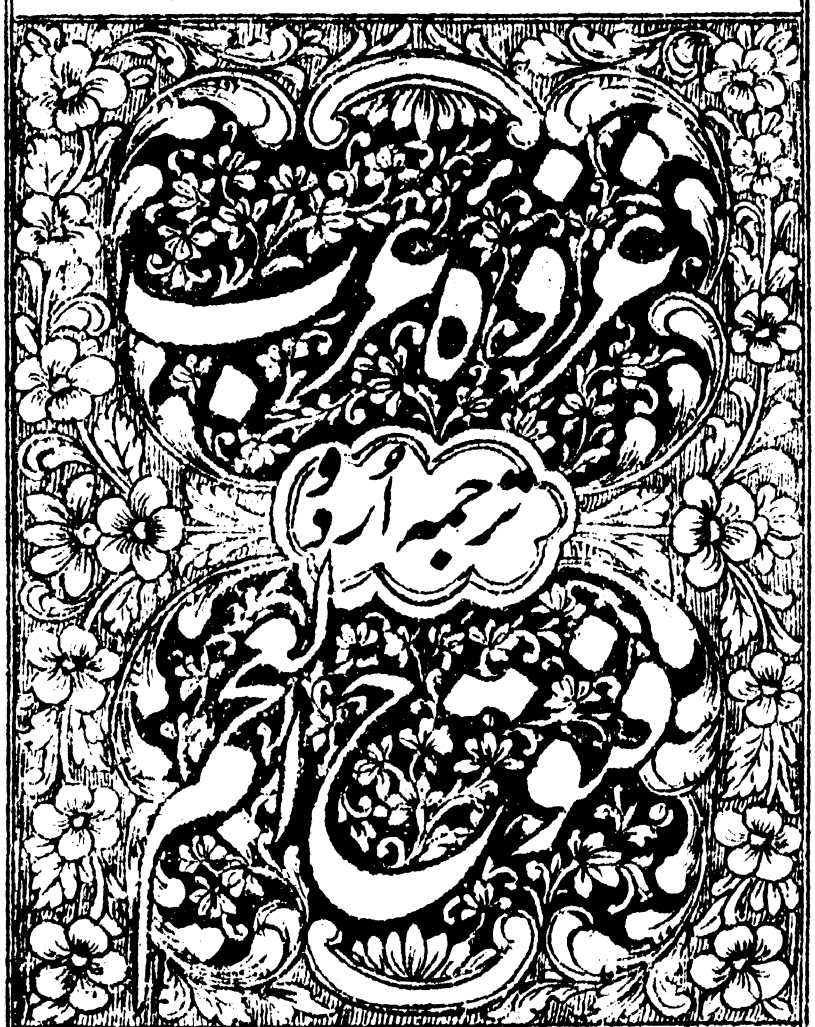
حق ترجمہ کا پی رائٹ ہر دو نسخہ فتوح الشام و فتوح المصر کا بحق مطبع اودھ اخبار محدود محفوظ ہے۔

فہرست کتاب غزوۂ عرب ترجمۂ فتوح عجم

خلاصۂ مطالب	صفحہ
ذکر دیار بکر وارض ربیعہ۔	۳
ذکر فتح قرقیسا۔	۱۷
ذکر فتح ماکسین وشمسانیہ وغیرہ۔	۳۲
ذکر فتوح قلعۂ ماردین۔	۳۳
ذکر فتوح رہا وحزان۔	۴۹
ذکر فتوح قلعہ راس العین۔	۵۲
ذکر فتح دارا وبیرحا ویاعما۔	۸۴
ذکر فتح میافارقین وآمد۔	۸۶
بقیۂ ذکر بلد آمد۔	۹۸
ذکر فتوح یمانیہ وجبل جودی۔	۱۰۱
ذکر فتح حصن لغوب۔	۱۰۶
ذکر فتح طنز ومہرود وسعرد	۱۱۲
ذکر فتوح بدلیس وارزن ومضافات۔	۱۱۴
ذکر فتح ارمینیہ واخلاط وقف وانظر۔	۱۱۷
ذکر فتح ارزن وسعرد وجبل ماردن۔	۱۲۶
ذکر فتوح اسماعیلیات۔	۱۲۷
ذکر فتوح العراق۔	۱۲۹
ذکر فتوح خورنق وقتل نعمان بن المنذر	۱۳۱

خلاصۂ مطالب	صفحہ
وفتح حیرہ وقادسیہ۔	
ذکر فتح نہمشیر۔	۱۴۵
ذکر فتح ایوان کسریٰ اور درآنا مسلمانوں کا	۱۵۲
درون دجلہ اور فتح کرنا شہر سیانیر جو اوس پار دجلہ کے تھا۔	
ذکر فتح شہر نشاور کہ یہ اخیر فتوح عجم وعراق ہے	۱۶۸
ذکر فتوح بلاد بھنسا واہناس اور اوسکے اعمال	۱۷۴
ومضافات کا اور فضائل اوسکے جہات	
یعنے صحرا اور عرصات کے۔	
ذکر نکلنا عیسےٰ علیہ السلام کا مصر سے اور	۱۷۷
اقامت پذیر ہونا زمین بھنسا میں۔	
ذکر فتح بھنسا اور اوسکے فضائل کا اور بیان	۱۸۲
ہے اون واقعات کا جو وہاں صحابہ رضی اللہ	
عنہم کے نسبت پیش آئے۔	
ذکر فتوح قلعہ بھنسا اور اوسپر نزول صحابہ کا	۲۵۹
اور قتل کرنا بطریق کو۔	
خاتمۂ کتاب از طرف مترجم۔	۳۱۴
خاتمۃ الطبع۔	۳۱۶

بعون صناع مکین ومکان وفضل خلاق زمین وزمان



مطبع نامی منشی نول کشور میں طبع ہوکر مزین مطبوع جہان ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس وثنائے خداوند عالم اگر ذرات بحر وبر کو بنجوم ہفت آسمان سے ضرب دیجیے تو حاصل ضرب سے بمراتب
فزون ہی اور نعت ومدح سرور انبیا اگر دوات بحر قلزم سے بقلم اشجار کوہ وہامون کے املا کیجیے تو بمدارج زیادہ تر ہوگی
اسی طرح زبان قاصر ہی اوصاف مین آل مصطفے واصحاب باصفا کے جنھون نے بھالون کی سوکھی لکڑیون سے
پھل کھائے اور کھلائے اور اُنکے کلک خشک تیر مین ایسے تیز پر جمے اور لگے تھے کہ شاہین پروازی سے
مرغ دل کا شکار کرتے تھے اپنی تیغ آبدار کے وہ جوہر دکھائے کہ بڑے بڑے شناوران بحر شجاعت کو تلوار کے
گھاٹ اُتار کر اقلیم روم وعجم قبضے مین لائے خم شمشیر چشمک ابروے ہلال دور سپہر رشک بدر جمال نکی کمان تیر سے انگشت نما
بسوے توس سپہر اور لب سوفار سے گویا ہے قدرت خالق بر وبحر سَلَامٌ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اِلٰی یَوْمِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اما بعد
راقم ساکن شہر خاموشان بشار تعلیخان بن علی مردان خان بن مردان علیخان اسکنہم اللہ وایانا بجنان الثمار
کرتا ہی بعالی خدمات ارباب عزوشان کے کہ بعد ختم کتاب مغازی الصادقہ ترجمۂ مغازی الرسول کے حسب الارشاد
عالیجناب معلی القاب منشی نولکشور صاحب مالک مطبع اودھ اخبار خورشید اشتہار دامت حشمتہ ما اتصل اللیل والنہار
ترجمہ فتوح عجم کا متن عربی سے بنام نہاد غزوۂ عرب کے کیا کہ اعداد حروف مسمی سے تاریخ تالیف کی سال یکہزار
ودویست ونود نکلتی ہی صاحبان سیر خوش سیر سے دادخواہ ہون کہ سادہ بیانی اور محاورہ زبانی کو بچشم انصاف
ملاحظہ فرماوین اور ازراہ قدردانی کے خطاے انسانی سے معاف رکھین اور واضح رہے کہ تمام وفاتر تواریخ مین سے

جو لطف سیر اس دفتر مین ہی وہ کسی کتاب مین نہین خصوص واقعات اقالیم فارس مین کیسے کیسے نوازل ممالک روم پر گذرے اور کیا کیا زوال ملک عجم پر آیا جو نہایت عبرت آگین وہم بصیرت افروز و حسرت گزین ہین جیسا کہ اُسکے حسب حال شاعر نے کہا ہی بیت از نقش ونگار در و دیوار شکستہ + آثار پدید ست صناویدِ عجم را اب مین آغاز کرتا ہون وقایع بدائع روزگار بتوفیق خداوند کردگار

ذکر فتوح دیار بکر و ارض ربیعہ

طریق عدنان بن یحیی الحارثی سے روایت ہی معز الجونی سے اور دوسرے طریق سے مروی ہی ابن عمیر التمیمی سے وہ ناقل ہی مہلب اور طلحہ سے یہ سب بالاتفاق بیان کرتے ہین کہ جب حق سبحانہ وتعالی نے ملک شام پر فتح دی ہاتھ سے ابو عبیدہؓ عامر بن الجراح اور ہاتھ سے خالد بن الولید کے اور ملک مصر پر فیروزی بخشی نام سے عمرو بن العاص ابن وائل السہمی کے تو اُسوقت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ کو اس مضمون سے نامہ لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر امیر المؤمنین علی عامر بن الجراح سلام علیک فانی احمد اللہ الیک الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد الخ یعنے بندۂ خدا امیر المومنین عمرؓ کی جانب سے عامر بن الجراح پر سلام اور تم آگاہ ہو کہ مین حمد وثنا اُس خداوند کی کرتا ہون جسکے سوائے کوئی معبود لایق بندگی کے نہین ہی اور درود بھیجتا ہون اُسکے نبی پر کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین وبعد ازان واضح ہو کہ تمنے قتل کفار مین تہ دل سے کوشش کی اور اپنی جان لڑائی اور رضاے خدا مین بڑی سرگرمی وعرق ریزی کی ہی تمنے پیش خدا اپنے ایسے اچھے کامون کو پیشکش بھیجا ہی کہ روز پسی تمھارے یعنے قیامت مین وہ تمھارے پیش آوینگے اور ہمنے کسی جنگ مین کسی روز کسی پیش آنے والے مرد مبارز کو نہین دیکھا کہ وہ تمھارے ادائے فرض سے تمسے زیادہ ہو یعنے جو تپر فرض تھا جیسا تمنے اُسکو ادا کیا ہمنے تمسے زیادہ کسی جنگ آور کو کسی معرکہ مین نہین دیکھا اور تمنے اپنے نبی کی سنت کو خوب قائم کیا اور راہ خدا مین جو حق جہاد و کوشش چاہیے تم اُسکو بخوبی بجا لائے حق سبحانہ وتعالی ہمسے اور تمسے ان کامون کو قبول کرے اور ہماری تمھاری مغفرت وآمرزش فرماوے غرض کہ جسوقت یہ نامہ ہمارا تمھارے مطالعہ مین در آوے تو فورًا سامان جنگ کا واسطے عیاض بن غنم الاشعری کے مہیا کردو اور لشکر اُسکے ہمراہ کرکے طرف سرزمین ربیعہ اور دیار بکر کے روانہ کرو تو مجکو حق تعالی سے امید ہی کہ وہ اُن بلاد پر اُسکے ہاتھ سے فتح وظفر پاوے گا اور اُسکو خوب فہمایش کردو کہ امور ناشایستہ مین خوف خدا رکھے اور جہاد و کوشش باطاعت خدا بجا لاوے اور امور جہاد مین کچھ تاخیر و تساہل نکرے اور سیرت مومنین مجاہدین کی تبعیت کرے اور حق تعالی نے سید المرسلین صلعم کو جس کام کا مامور کیا ہی اور اُسپر نازل کیا ہی کہ یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین یعنے اے نبی تو جہاد و قتال کر کفار اور منافقین سے تو اُس امر کی اتباع کرے یعنے اس بات کو ملحوظ خاطر رکھے

باقی سلام تیسرا اور جمیع مسلمین پر اور رحمۃ اللہ اور برکات خدا تم سب پر وبعد ازان ایک دوسرا نامہ بطور سند نام
عیاض بن غنم کے لکھا کہ ہمنے تمکو ولایت یعنے حکومت وسرداری دی تم ارض ربیعہ فارس اور دیار بکر کو روانہ ہو راوی
کہتا ہی کہ یہ نامہ بدست ساعدۃ بن قیس المرادی کے ابلاغ کیا اور سامان اُسکے زاد وراحلہ کا بیت المال سے کردیا اور حکم کیا کہ
جلد جا پھر وہ روانہ ہوا تا آنکہ مقام طبریہ مین ابو عبیدہ کے پاس پہونچا اور نامہ امیر المومنین عمرؓ کا پیش کیا اور دوسرا نامہ عیاض
بن غنم الاشعری کو حوالہ کیا جب ابو عبیدہ نے نامہ پڑھا تو کہا اطاعت خدا وامتثال امر امیر المومنین بسر وچشم قبول ہی اور
عیاض کو جہاد پر جانے کی مبارکبادی دی اور آٹھ ہزار آدمی کی جمعیت اُنکی ہمراہی کے لیے تیار کردی اُنمین دو ہزار صحابی تھے
ازانجملہ خالد بن الولید تھے اور نعمان بن المنذر وضرار بن الازور اور ابن سابق اور ضمرہ بن شعصل اور عمرو بن ربیعہ وذوالاذنا
بن قیس اور حکم بن ہشام اور یسع بن مخلف اور طلحہ اور عامر بن بہرام اور مقداد بن الاسود اور عمار بن یاسر اور عبد اللہ بن
یوقنا اور یہ لوگ سب پاس ابو عبیدہ کے بعد فتح مصر شہر شوال سنہ بست وششم ہجری مین آئے تھے چنانچہ عیاض بن غنم
مقام طبریہ سے بجمعیت آٹھ ہزار مردم طرف جزیرہ کے روانہ ہوے اور مقدمۃ الجیش یعنے سرخیل سہیل بن عدی تھے
پس یہ لوگ برابر چلے گئے یہانتک کہ مقام بالس مین جا اُترے اور یہ وہ مقام ہی کہ خالد نے اُسکو بصلح فتح کیا تھا وہان
لشکر کا تو مقام ہوا اور سہیل بن عدی طرف رقہ کے روانہ ہوئے جب وہان پہونچے تو اُسکے قلعہ کے قریب خیمہ کے اور اُس قلعہ کا
مالک ایک بطریق یعنے رئیس نصاری تھا اور اُسکا نام بوحنا تھا اور وہ صاحب راس العین[1] کا تھا یعنے بادشاہ نصاری کی
طرف سے وہان کا حاکم تھا وہ آمادہ ومستعد بجنگ ہوا اور سامان قلعہ جمع کرنے لگا پھر جب اہل رقہ نے دیکھا کہ حاکم اُنکا تیاری
اسباب جنگ وفراہمی سامان قلعہ مین مصروف ہی تو اُسوقت ایک دوسرے کے پاس مشورہ کے واسطے گئے اور پھر سب
جمع ہوکر بطریق کے پاس حاضر ہوے اور کہنے لگے آپکا کیا ارادہ ہی یعنے یہ ارادہ خوب نہین ہی کہ تم درمیان اہل شام
اور اہل عراق کے ہو یعنے یہ سب تابع اسلام ہین ان قوم کے مقابلے مین تم مقام ومقاومت نکرسکوگے یعنے انکے سامنے
ٹھہر نسکوگے راوی کہتا ہی پھر یہ سب اہل رقہ باہم مشورہ کرکے پاس عیاض بن غنم مالک جیش کے بمقام بالس
روانہ ہوے اور صلح کی درخواست کی تب عیاض نے اُنسے مصالحہ قبول کرکے سہیل بن عدی کو حکم بھیجا کہ اُنسے
جس امر پر اتفاق ہو مصالحہ کرلو وبعد ازان خود عیاض نے بھی مقام بالس سے طرف رقہ البیضا کے کوچ کیا اور آئے
چنانچہ اسی باب مین سہیل بن عدی نے یہ اشعار پڑھے وَصَادَفْنَا الْفُرَاةَ غَدَاةَ سِرْنَا ۞ بِجُودِ الْخَيْلِ وَالْأَسَلِ الطِّوَالِ
أَخَذْنَا الرَّقَّةَ الْبَيْضَاءَ لَمَّا ۞ رَأَيْنَا الشَّمْسَ لَوَّحَ بِالزَّلَالِ ۞ وَإِذْ عَجَتِ الْجَزِيرَةُ بَعْدَ خَفْضٍ ۞ وَقَدْ كَانَتْ تَخَوَّفُ بِالزَّوَالِ
سَنَقْصِدُ رَأْسَ عَيْنٍ أَوْ تَرَاهَا ۞ غَدَاةَ أَحَلَّتِي مَعَ جَيْشِ الضَّلَالِ ۞ وَقَصَدَ سُهَيْلٌ إِمَامَ جَيْشِ الصَّدَقِ ۞ وَتَقْتُلُ فِي الْبَطَارِقِ لَا أُبَالِي
فَنَحْنُ أُولُو الْبَقِيَّةِ وَالْمَعَالِي ۞ وَنَحْنُ الصَّابِرُونَ لِكُلِّ حَالٍ ۞ صَحَابَةُ أَحْمَدَ خَيْرُ الْمَوَالِي ۞ رُقِيَّ الْعُلْيَا وَالرُّتَبِ الْعَوَالِي
إِلَى رَبِّ السَّمَاءِ دَنَا عُلُوًّا ۞ وَخَاطَبَهُ شِفَاهًا بِالْمَقَالِ ۞ یعنے ہم فراۃ کو پہونچے جس روز ہمنے کوچ کیا اور ہمارے ہمراہ

[1] راس العین نام شہر اور دوم اقلیم ہی اُس شہر اور اقلیم مین ایک چشمہ بہت بڑا ہی جسکا پانی بہت شیرین ہی اور اُس چشمہ سے بہت سی نہریں نکلی ہین اسلئے اُسکا نام راس العین ہوا

جید اور تیز رو گھوڑے ہین اور نیزہ ہاے دراز و بلند پھر ہمنے رقۃ البیضا کو جا لیا جسوقت ہمنے تارون کو چمکتے ہوے
ٹیلون پر دیکھا تھا یعنے ہنگام شام اُسوقت تنگی و ضغطہ مین پڑ گیا جزیرہ باوجود وسعت عیش کے اور حال یہ کہ وہ جزیرہ
خوف زوال و تباہی کا رکھتا تھا قریب تھا کہ ہم قصد راس العین کا کرتے اسلیے کہ کل صبح کو اُسنے یعنے اُسکے بطریق نے
ہمراہ اپنی فوج گمراہ کے ہمپر ارادہ حملے کا کیا تھا اور سہیل جو پیشوا لشکر راست رو کا ہمارا ارادہ رکھتا تھا کہ سردار ان نصاریٰ
کو بیدریغ تہ تیغ کرے اور ہم لوگ اہل فضائل آبائی اور صاحب درجات عالیہ ہین اور ہم لوگ ہر حال مین صابر و شاکر
ہین اصحاب محمدؐ بہترین یاران و دوستداران و بلند ہونے والے مدارج برتری اور مراتب بزرگی کے ہین اور وہ محمدؐ
وہ ہین جو علو مرتبت سے مقرب ہی پروردگار ارض و سما کا اور حق تعالیٰ نے اُس سے خطاب کرکے زبانی کلام کیا اور واقدی
رحمۃ اللہ نے کہا جب رقۃ البیضا بطریق صلح کے فتح ہوا تب عیاض بن غنم نے وہان سے بقصد راس العین کے
کوچ کی تیاری کی اور اُن روزون مالک جزیرہ کا بادشاہان روم مین سے ایک بادشاہ تھا جسکا نام شہریاض
بن فرینون تھا اور جمعیت اُسکے لشکر کی لاکھ آدمی کی تھی اور اُسکی عملداری مین تحت حکومت اُسکے نصاراے عرب سے
ہمراہ سلطان بن سارتیہ الثعلبی و ہبیرہ کے تیس ہزار جوان تھے چنانچہ جسوقت جزیرہ والون کو اخبار فتح رقہ کی پہونچی
اور یہ بھی خبر اُنکو پہونچی کہ اہل اسلام ہمراہ عیاض بن غنم اور خالد اور مقداد کے اُنپر قصد آنے کا رکھتے ہین تو وہ لوگ
شہریاض بادشاہ کے پاس راس العین مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے اے بادشاہ ہوشیار ہو بتحقیق کہ اصحاب محمدؐ ہمارے
دیار مین آگئے ہین اور ہماری طرف اُنکا قصد ہی اور مطلب اُس قوم کا یہ ہی کہ ہم کو اُنکے دین مین داخل ہون پس بارے
اے بادشاہ کہ آپ اپنے خیمے باہر نکالیے یعنے کوچ کیجیے اور فوج کشی کیجیے اور اُنسے بمقاتلہ پیش آیئے اُسمین ہمکو
نفع ہو خواہ ضرر غرضکہ بادشاہ نے اس امر کو قبول کیا اور کہا مجکو سواے اس بات کے کوئی اندیشہ نہین ہی کہ تم کو
بھاگ جاؤ گے تب اُنھون نے اپنے عیال خواہ خدم و اموال کو رہاین مین یعنے گرو مین دیا یعنے اوّل دیا آخر بادشاہ نے
اُنسے عہد و اثق لیکر اسباب قلعہ درست کرنا شروع کیا اور خزانہ و مال خزانہ سے نکالکر تنخواہ سپاہ کی تقسیم کی اور قلعہ مین
محفوظ رکھا اور قلعہ کی دیوارون پر نگہبان اور دیدبان مقرر کیے اور قلعہ کی خندقون کو گہرا اور چوڑا کھدوایا اور
حکمنامے بطلب کمک بطرف بلاد جلیقین و کفرتوتا و دارا و ماردین و رہا و تل مزرت و سن و موزر کے ابلاغ کیے
و بانتظار عیاض بن غنم کے بجاے خود قائم و قیام پذیر رہے عبد اللہ بن اسلم نے بواسطہ عاصم بن اللہ و اسحاق
ابن اموی و یزید بن ابی حبیب کے راشد مولی یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہی کہ جسوقت عیاض بن غنم نے
بقصد راس العین براے جنگ شہریاض بادشاہ کے عزم کوچ کا کیا تو قبل از روانگی کے شعث بن عویلم اور عبد اللہ
بن غسان کو طرف دو قلعون کے جو بنام زبا و زلوبیا کے مشہور ہین روانہ کرنے لگے اُسوقت عبد اللہ یوقنا نے عیاض
بن غنم سے کہا کہ مین اے امیر یہ دونون قلعے جنکا تونے ذکر کیا یہ دونون قلعے بہت بلند و استوار ہین ایک بطرف شرق

واقع ہی اور دوسرا بسمت غرب اور یہ دونون ایک زمانے مین یعنے جب مین اسلام سے مشرف نہ تھا میرے تحت حکومت
تھے اور اُسکا حاکم میری جانب سے میرے چچا کا ایک بیٹا تھا جسکا نام اشفکیاص بن ماریہ ہی اور ماریہ اُسکی مان کا نام ہی
وہ اُن قلعون پر قابض و متصرف تھا پھر مین نے اپنی دختر سے اُسکا عقد ازدواج کردیا تھا چنانچہ اُس دختر نے قلعہ شرقی
کو جو جانب فرات ہی اپنے مہر مین لے لیا ہی پس میری راے مین یہ آتا ہی کہ تم مجکو حکم کرو تا ان دونون قلعون پر پہلے
مین جاؤن یہانتک کہ قلعہ غربیہ مین داخل ہون اگر اُسکو مین فتح کرونگا تو دوسرا بھی میرے قبضے مین آجاویگا عیاض نے
کہا ای عبدالمسیح تیری راے بہت نیک و صائب ہی تو اسلام اور اہل اسلام کا خیرخواہ ہی حق تعالی تجکو جزاے خیر عطا
کرے بہتر اُن جزاؤن سے کہ اپنے اولیا و دوستدارون کو دیتا ہی تو ہی روانہ ہو خدا تجکو برکت بخشے اور تیری مدد کرے
پھر جبکہ وہان تجکو تین دن کا توقف ہوگا تو مین تیرے پاس شعث اور عبداللہ اور اُنکے ہمراہیون مسلمانون کو کمک روانہ
کرونگا کہ بعد فتح انشاء اللہ تم سب میرے پاس حاضر آؤ گے تب یوقنا نے کہا ہم خدا ہی سے طلب مدد کرتے ہین اور اُسی پر
توکل و تکیہ رکھتے ہین بعد ازان اُسنے اپنی جماعت کے صنادید سردارون مین سے سو سردار اپنے ہمراہ لیے اور سوائے
اسکے کہ گھوڑون مین سے ایک گھوڑا کوتل ہمراہ لیا اور کچھ سامان گرانبار اپنے ساتھ نہین رکھا اور عیاض بن غنم کو
بالس مین چھوڑا اول شب سے کوچ کیا تمام رات چلے گئے اور قبل فجر جب سحر تھا تو خانوقہ کی چڑھائی پر بلند ہوئے وہان
قوم ارمن سے ایک ہزار آدمی نظر آئے کہ وہ وہان تمامی اپنے ساز و سامان سے مقام رکھتے تھے پھر جب یوقنا اور اُسکے
ہمراہی اُس قوم کے سامنے آئے اور آپس مین بزبان رومی باتین کرنے لگے تو اُس قوم یعنے ارمنیون کو انسے انس ہوا
اور اُنکے احوال پرسی کی تب یوقنا کے ہمراہیون نے جواب دیا کہ یہ بطریق معظم یعنے یہ اعظم رئیس نصاری یوقنا ہی صاحب
و حاکم حلب کا کہ عرب سے گریز کرکے برا ے نصرت طلب اس قلعہ کے آیا ہی جب قوم ارمن نے یہ خبر سنی تو بہت
خوش ہوئے اور وہ سب یوقنا کے آگے جھکے اور اُنمین جو افسر تھا اُسنے ایک چالاک سوار کو روانہ کیا اور اُسکو حکم کیا
کہ بہت جلد پہونچکر اشفکیاص کو خوشخبری دے کہ یوقنا عرب سے گریز کرکے تیرے پاس آیا ہی اور اذن ملاقات کی
طلب کرتا ہی چنانچہ وہ سوار گیا اور اشفکیاص کو خبر کی اشفکیاص نے اس فکر مین سر جھکایا و بعد از تامل اپنے وزیر سے
کلام کیا کہ قسم ہی مسیح و انجیل کی آنا اس شخص کا خالی اس سے نہین ہی کہ کوئی مفسدہ ہمپر برپا کرے اور ان دونون قلعون کو
ہمسے انتزاع کرے جیسا کہ اسنے طرابلس اور صور کے باب مین کیا ہی اور مین اس سے امین و مطمئن نہین ہون پس ای وزیر
اس امر مین تیری کیا راے ہی اور راوی ابن اسحق نے کہا مجکو یہ روایت پہونچی ہی کہ یہ وزیر اہل قراءۃ مین سے
تھا یعنے منجملہ قاریان توریت و انجیل کے تھا اور دانا ے فن ادب اور مرد عاقل وزیرک تھا اور اُن لوگون مین سے تھا
جو ناظرین کتب سابقہ یعنے صحف انبیا کے اور ماہرین اخبار ماضیہ یعنے تواریخ پیشینیہ کے تھے اور ملاحم دانیال یعنے فتن
و وقایع جنگ دانیال پیغامبر اُسکی نظر سے گذرے تھے اور زمان بعثت نبی صلعم سے وہ ساکن دیر مرتھیا کا تھا

جو مابین اشر و حلب کے واقع ہی پس اُس دیر مین مدت دراز سے مشغول بعبادت تھا یہانتک کہ ذکر اُسکا درمیان
اہل دین نصرانیہ کے مشتہر ہوا بعد ازان روم کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ اس شخص کے پاس از جملہ حواضر حا مسیح یعنے تمہارے
خر عیسیٰ علیہ السلام سے ایک حافر یعنے ایک سم ہی تو اہل روم اُسکے لیے نذرین اور صدقات لانے لگے اور اس بات کا چرچا پھیلا
اور وہ دیر بنام دیر حافر مشہور ہوا اور ایسا ہوا کہ وہ دیرانی یعنے یہی وزیر اُنھین دنون مین ایک روز اپنے دیر سے نکلا
اپنے مزرعہ کے نکلا اور مزرعہ دہین قریب تھا ناگاہ ایک شخص جانب بیابان سے طی مراحل کرتا ہوا نظر آیا کہ وہ اپنی
ناقہ پر سوار تھا اور اُسوقت گرمی اور دھوپ کی شدت تھی تو وہ شخص دیوار دیر کے سایہ مین ٹھہر گیا اور اپنی
ناقہ کو بٹھا کر اُتر پڑا اور ناقہ کو عقال کیا یعنے چھانہ دیا اور خود اُسی سایہ مین سو رہا اور راہب یعنے وہ ویرانی
اُسکو دیکھ رہا تھا پھر جبکہ وہ شخص اپنے خواب مین غرق یعنے اپنی نیند مین خوب غافل ہو گیا تو اُس راہب کے کھیت سے
ایک سانپ نکلا اور اُسکے منھ مین ایک گلدستہ شگوفہ نرگس سے تھا چنانچہ وہ سانپ اُس شخص کے پاس آکر وہ گلدستہ
شگوفہ اُسکو سونگھانے لگا تا آنکہ وہ شخص بیدار ہوا اور راہب یہ حال دیکھ رہا تھا آخر جب وہ شخص ہوش مین آیا تو
اُسکے قریب گیا اور پوچھا تو کس قوم مین سے ہی اُسنے کہا مین عرب سے ہون تب راہب نے کہا خیر یہ تو مجکو معلوم
ہوا پر مین تجھسے یہ سوال کرتا ہون کہ تو کس دین پر ہی اُسنے کہا دین میرا اسلام ہی جو دین سارے انبیا علیہم السلام
کا تھا اور وہ سب اسی دین اسلام پر تھے راہب نے کہا شاید تو اُس شخص کے دین پر ہی جو بالفعل زمین حجاز مین ظاہر
ہوا ہی اُسنے کہا ہان اُسیکے دین پر ہون راوی ابن اسحٰق نے کہا وہ شخص بدوی ورقہ بن الصامت النزلی خواہرزادہ
رواحۃ الانصاری کا تھا اور صحابی رسول خدا صلعم کا تھا اور غزوۂ تبوک اور غزوۂ سلاسل مین حاضر تھا اور صاحب فن
ادب اور دانشمند و مرد شاعر تھا اُسکا کلام اُسکا بدون سجع کے ہوتا تھا یعنے ہر کلام اُسکا مسجع و موزون ہوتا تھا اور ابو عبیدہ نے
جسوقت لوگ حصار قلعۂ حلب مین تھے تو ورقہ بن الصامت کی طرف صاحب رقۃ البیضاء کے روانہ کیا تھا کہ وہ اُسکو
دعوت اسلام یعنے قبول اسلام پر اُسکو طلب کرے چنانچہ وہ راہب کہ نام اُسکا شوجون بن کرپان تھا کہنے لگا میرے
سنا ہی کہ تم لوگ کہتے ہو کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے کسی مخلوق کو معظم تر و مکرم تر و رحیم تر محمدؐ سے خلق نہین کیا ہی اور در اے
اُنکے تمنے آدمؑ و نوحؑ و ابراہیمؑ و اسحٰقؑ و یعقوبؑ و اسباطؑ یعنے آل یعقوبؑ و موسیٰؑ و داؤدؑ و سلیمانؑ و عیسیٰؑ سارے نبیون کو
ترک کر دیا تو مین چاہتا ہون کہ حقیقت اور وجہ اس امر کی مجھسے تو بیان کر ورقہ بن صامت نے کہا جو کچھ مین کہتا ہون
اُسکو سُن اور فضول باتون کے درپے نہو کیا تجکو معلوم نہین کہ جب عالم ملائکہ طرف موقف بیت المعمور کے گئے
اور جمع ہوئے تو وہان درمیان اُنکے تصرفات امور مین جدال و قیل و قال واقع ہوئی چنانچہ کروبیین نے روحانیین پر
اور مسبحین نے مقربین پر تفاخر کیا اور ابلیس نے بھی اپنی سپر عبادت سے مزاحمت و مقابلہ کیا یعنے اپنی کثرت عبادت کو
پیش کیا اور بناے استوار ریاضات سے سبقت لے گیا اور کہنے لگا کہ مین شعلہ آتش سے پیدا ہون جو عبادت

عزیز الجبار مین کامل العیار ہی اور تم لوگ میرے طول قیام کو جو مین قدمون ہمہ پر ہزار برس تک کھڑا رہا ہون اور کثیر
وفور تعبد یعنے خدا پرستی کو جو مین نے آسمانون کے اطراف وجوانب اور اسکے فصیلون اور سطحون پر اور زمین کے کنارون
اور پہاڑون مین کیا ہی کہان پہونچ سکتے ہو تب جبرئیل علیہ السلام اس سے باعتراض پیش آئے اور معرفت حقائق
مین اسکا امتحان کیا اور اسکے علم کو آزمایا تا آنکہ اسکی دلیل افتخار اور دعوے سے اسکو پھیر دیا اور آزمایش مین یہ کہا
کہ تو اس افتخار کرنے سے فروترین پستی جہل مین از پا افتادہ ہی تو نہین جانتا کہ خدا کے عالم ملکوت مین خدا کا ایک بندہ
پردہ نشین خلوت گزین ہی و ہر آئینہ اشتیاق ہمارا اسکی طرف بمرتبۂ کمال بڑھا ہوا ہی و ہر گاہ ورود ہمارا امور خیر مین
یعنے صدور خیر ہمسے حسب ارادۂ حق تعالی ہی تو اسنے غایت عبادت اپنی و نہایت عبودیت ہماری یہ مقرر کی ہی کہ اس
حجلہ نشین نہان خانۂ قدس پر درود وصلوۃ بھیجا کرین پس تو ترائی کی چڑھائی سے نیچے اتر یعنے اترانے سے باز آ
اور تو نے جو آفتاب دعاوی بلند کیا ہی اسکو غروب مین لا یہ سنکے ابلیس بولا یارب آمین مگر اسکی طاقات کی آیا کوئی سبیل
بھی ہی اور اس تک پہونچنے کی کوئی دلیل ہی جبرئیل نے کہا مسافت اپنی امید کی طی کر اور عزربوبیت کے دریاے
اعتراف واقرار مین غوطہ لگا اور ریسمان توکل خدا کو مضبوط تھام تو عالم تکوین سے ایک ٹکڑہ نور کا تو دیکھیگا کہ
اسپر قلم تکوین سے لکھا ہوگا انا سلم المرسلین یعنے تو معشر انبیاے مرسلین سے ہی غرضکہ عزازیل نے لباس عمل اپنا
اتار رکھا یعنی بندگی سے باز رہا اور بازوے آرزو سے پرواز مین آیا اور طوق دعاوی گردن سے نکال ڈالا اور کلاہ تکبر کو
سر سے اتار پھینکا و بقوت شہپر طلب مستعد پرواز ہوا اور قول جبرئیل سے اسکے دلمین نہایت مرتبہ کا تعجب سمایا تھا اور اپنے
درست عزم کو سبب حصول مقصود کا قرار دیا اور بد انقلابی سے ڈرا یعنے ایسا نہو کہ طاعات اسکے منقلب بسیئات ہو جاوین
اور کہنے لگا یا للہ العجب یعنے خدا سے مجھے تعجب ہی کہ باوجود میری صدق نیت کے عمل مین اور راستی انابت و درستی
خلوص دلی میری کے طلب زیادہ مین کوئی مثل میرے ہو یا میرے درجۂ کردار نیک کو پہونچے اور ایسا کیونکر ہوگا کیونکہ
جب مین تسبیح مین اپنا سر بلند کرتا ہون تو جو کچھ گرداگرد عرش واقع ہی مین مشاہدہ کرتا ہون اور جب مین نظر بعظمت حق تعالی
سجدہ کرتا ہون تو جو کچھ زیر عرش تا فرش موجودات سے ہی معائنہ کرتا ہون چنانچہ پیشگاہ خداوند عزوجل سے خطاب آیا
کہ اگر تو اپنی مزید طاعت سے اور وفور اسباب اپنی بضاعت عبادت سے ہمپر اظہار افتخار کرتا ہی وہان آنکہ ہمنے تجکو توفیق
اپنی طاعت اور طاقت عمل نیک کرنے کی دی ہی اور ہمنے تجکو توانائی و رسائی تمام اپنے روے زمین اور افق آسمانون مین
پھرنے کی قوت عطا کی ہی بھلا کسنے تجکو ہماری عبادت پر قدرت بخشی ہی اور کسنے تجکو ہمارے ملائکہ کا معلم کیا ہی قسم ہی مجکو
اپنے عزت وجلال کی اگر احمد نہوتا تو مین خلق نہ کرتا ملک کو اور حرکت مین نہ لاتا فلک کو اور تابان نہ کرتا ماہتاب کو اور
درخشان نہ کرتا آفتاب کو اور جاری نہ کرتا قضا نہ قدر اور نہ قرار دیتا عرش اور نہ بچھاتا زمین کا فرش اور نہ پیدا کرتا بہشت و
نہ دوزخ اور نہ روان کرتا نہرین نہ دریا اور طلوع و غروب مین نہ لاتا تارون کو اور مقرر نہ کرتا دنیا کے مشارق اور نہ مغارب

یعنے اُسکے جہات کو پس اپنے جناح استعجال سے طلب آثار مین تو پرواز کرتا زمانیکہ خدا تجکو موت دے میان بہشت و دوزخ
کے یعنے جنت مین بیجاوے تجکو خواہ جہنم مین آخر وہ فلک تجرید یعنے عالم تجرد مین مراکب تفرید یعنے بے تعلقی کی سواریون پر
روانہ ہوا یہانتک کہ اُسنے درمیان عرش و کرسی کے گذر کی اور حال سے ہر ایک جنس جن و نوع انس کے خبردار ہوا اور
جب وہ جملہ اطراف مین سے ایک طرف گذرا تو منجملہ معانی و اسرار کے ایک سر معنی پر مطلع ہوا اور کیفیت اُسکی یہ ہی
کہ اُسنے قسم قسم ملائکہ کو دیکھا کہ وہ کوشش امور مامورہ مین اور طاعات و اعمال موفورہ مین مختلف الاحوال ہین اور جنت
پرستندگان اُنمین کے جو بندگان شکرگزار ہین وہ اُس عالم معانی مین متوقف یعنے منتظر ہین اور پرظہور خلقت سرور دنیا
و آخرت کے پھر جبکہ عزازیل اُنکے معنی و سر عبودیت سے خوب آگاہ ہوا اور آثار اُنکے ارادت کے مترتب و متحقق ہوئے
تو اُسکو نسبت اُنکے نہایت تعجب ہوا اور موجودگی یعنے صورت پذیر ہونا اس معنی کا عالم تراب یعنے عالم خاکی مین
امر عظیم معلوم ہوا تب عزازیل نے عرض کی ای میرے پروردگار کیونکر مین اسکو پا سکتا ہون اور کسطرح ہمنشین اسکا
ہو سکتا ہون اور کیا سبیل ہی کہ اسکی صحبت مین رسائی ہو فرمایا نہر سلسبیل پر جا تو وہان تجکو سبیل اُسکے مشاہدہ کی
ملیگی پس وہ زیر قبۂ مشیت تقدیری کے در آیا تا آنکہ اُس نہر پر پہونچا تو دیکھا ایک شعلہ نور ہی کہ درخشان ہی
اور اسرار اُسکا اپنی صفات سے مشک فشان ہی اور تمام گرد بگرد اُسکے مقربین و روحانیین و مسبحین و صافون
و راکعین و ساجدین طواف کرتے ہین اور قطب اُنکے عبادات کا اُنکے استغفار پر دور کرتا ہی اسلیے کہ استغفار سرمایہ افتخار ہی
اور جب وہ تسبیح اور سجدہ اور استغفار از برای بندگان نیکوکار کرتے ہین تو اُس سے کہا گیا کہ تو بھی اس زمرہ مین داخل ہو
اور اُنکی راہ روش اختیار کر یعنے شامل ان ملائکہ کے ہو جا جو واسطے اہل ایمان کے استغفار کرتے ہین تاکہ تو بھی منجملہ اُنمین
حضار یعنے قیام کنندگان مقام حسنات کے فائز بمشاہدات ہو جاوے تبناگاہ اُسنے نور احمد مشاہدہ کیا کہ اوج علا پر منور
و ساطع ہی اور اپنے سراپردۂ قصر معلی سے جلوہ گر و طالع ہی یہ لمعان دیکھکر ملائکہ نے معنی عظمت سے سجدۂ تعظیمی کیا
اور کہا اِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِیمٍ یعنے تیرا خلق عظیم ہی اور تو خلق عظیم ہی پھر جبکہ اُسنے دیکھا کہ اُس صاحب خلق عظیم پر
نور پر نور وارد ہوتے ہین اور انوار نے اُسکو سراپا ڈھانپ لیا ہی اور وہ بزبان بدنی ساتھ مستفاد جسمانی
اپنے کے گویا ہی کہ وہ کون ہی جسنے کون و مکان کو اپنی عبادت سے پر کر دیا اور وہ کون ہی جسنے خلوص در ریاضت
نفسی و تعب بدنی سے ملائکہ پر افتخار کیا یہ سنکے اُسکو یارا ے جواب نہ رہا ناگاہ اُسوقت ایک ندا آئی کہ ای گروہ
ملائکہ تم اپنی نظرون کو دیکھنے عانی یعنے رنج دہندہ و مغلوب نفسانی سے باز رکھو اور حق الیقین سے بسوے فضائل اور
اسرار معانی کے نگاہ کرو پس ملائکہ نے اپنی نظرون سے گرد اُس قصر معلی کے احاطہ کیا یعنے اُسطرف بغور دیکھا تو اُس
قصر کے جہات و جوانب مین چار چشمے دیکھے تب ملائکہ نے عرض کی ای رب العزت ہمنے اُس عانی کی طرف نظر کرنے سے
تو قطع نظر کی مگر حقیقت اسرار اس معنی کی کیا ہی فرمایا یہ عیون اُسی معنی کی نہرون کے چشمے ہین اور تلوارین ہین

اُسکے انصار کی اور اُنکی سنت کے نشان ہین بلند آثار دروازے ہین اُسکے علم کے اور جاے قرار ہین اُسکے حکم کے زینت
ہین اُسکے دین کی اور علم ہین اُسکے یقین کے اور اول عین یعنے پہلا چشمہ عین التصدیق ہی اور عین ثانی عین تحقیق ہی
اور عین ثالث عین نور وحیا د توفیق ہی اور عین رابع عین العلم اور تشریق ہی یعنے شمس الضحی ہی پس عین التصدیق
صدیق و یار غار اُس سرمعنی صاحب قصر دار القرار کا ہی اور عین العدل اُسکے فاروق کا ہی اور عین الحیا اُسکے داماد
یعنے ۱۲ میر ۱۲ ورفیق کا ہی اور عین العلم اُسکے برادر شقیق کا ہی (شقیق نیمہ حصہ طول سے یعنے ایک نور کے دو نصف ہوے نصف محمد
نصف علی علیہما السلام یعنے علی پس لازم ہی اے ملائکہ کہ تم انکو بچشم بزرگی نظر کرو اور وقار کرنے کی نگاہ سے دیکھو اور انکے لیے
دعا مین اکثار اور استغفار کرو کیونکہ مین نے انکے حق مین کہا ہی اَلصَّابِرُوْنَ وَالصَّادِقُوْنَ وَالْقَانِتُوْنَ وَالْمُسْتَغْفِرُوْنَ
بِالْاَسْحَارِ یعنے یہ لوگ صبر و استقامت کرنے والے ہین اور صدق گفتار ہین اور فرمانبردار اور نماز مین باادب قیام کرنے والے
اور استغفار بجالانے والے ہین اوقات سحر مین یعنے قبل از صباح الغرض جب شرجون کلام ورقہ بن الصامت سے آگاہ
ہوا تو اُس سے کچھ ردّ و انکار نہین کیا اور بعد معرفت حق سواے تسلیم کے معترض نہین ہوا اور ان باتونکو اپنے دل مین
پوشیدہ رکھا اور اپنے دیر مین بدستور مقیم رہا یہانتک کہ اہل اسلام حلب پر فتحیاب ہوے اُسی عرصہ مین شرجون پاس
اشفکیاص کے گیا اور اُسکا وزیر ہوا پس یہ حکایت تھی اُس دیر کی راوی کہتا ہی کہ پھر جب اشفکیاص نے دربارۂ یوقنا کے
وزیر سے مشورہ لیا تو اُسنے جواب دیا کہ سُن اے بادشاہ ہر آئینہ یوقنا سلاطین اور اولاد سلاطین مین سے ہی اور اُسنے
اگلی کتابون کی خوب سیر کی ہی اور اُسکا بھائی اپنے دین مین اُس سے افضل تھا اور یوقنا ان عربون کی صحبت مین بہت رہا
اور اُنکے راز و اسرار پر بخوبی مطلع ہوا ہی اور اُنکے دین سے خوب ماہر ہی اور جب اُسکے نزدیک از روے امعان نظر کے خوب
ثابت ہوا کہ دین مسیح دین اہل عرب سے بہتر ہی تو اُنکے پاس سے گریزان ہو کر آپ پاس آیا ہی اب ملاحظہ کرنا چاہیے کہ
اگر یہ شخص بغیر بار انبار کے آیا ہی تو معلوم کیجیے کہ بے شبہ اُس قوم کے نزدیک سے آپ پاس بھاگ آیا ہی درینصورت
آپ پر لازم ہی کہ بپاس اُسکے عظم و شان و بلندی مکان کے اُسکی ملاقات کے لیے استقبال کیجیے چنانچہ جب
اشفکیاص نے یہ کلام سنا اور پسند کیا تو واسطے ملاقات یوقنا کے لشکر اپنا ہمراہ لیکر باہر نکلا اور قلعہ مین صرف وزیر
باقی رہ گیا اور جب دخت یوقنا نے سنا کہ یوقنا اُسکا باپ آیا ہی فَنَزَلَتْ تَسْبَحُ فِیْ سَرَبَالِهَا تَحْتَ الْاَرْضِ یعنے
پس وہ بھی دامن کشان ہمراہ خادمان و کنیزان کے روانہ ہوئی اور قصد دوسرے قلعہ کا کیا یعنے قصد قلعہ غزبکا
جہان وزیر مقیم تھا پس وہان جاکر دیکھا کہ اشفکیاص تو یوقنا اُسکے باپ کے استقبال کو گیا ہی اور وزیر اپنے مقام
وزارت پر مستقر ہی چنانچہ وزیر دختر یوقنا کے پاس گیا اور اُسکے آگے سر جھکایا اور آداب خدمت بجالایا تب وہ
دختر بیٹھی اور وزیر سے باتین کرنے لگی اُسوقت شرجون وزیر نے اُس دختر سے کہا تو اپنی ذات خاص کے لیے حذر
وحفظ اختیار کر کیونکہ بادشاہ اُسکی ملاقات کو جو نکلا ہی تو مین ڈرتا ہون کہ یہ ملعون تیرے باپ پر حملہ و غلبہ کریگا

اور توقعین کر تیرے باپ نے اتباع اور پیروی اہل عرب کی یون نہین کی ہی مگر یہ کہ اُسکے نزدیک خوب ثابت و متحقق ہوگیا ہی کہ بتحقیق دین اُنکا حق ہی اور قول اُنکا صدق ہی یہ سنکے اُس لڑکی نے کہا بھلا تو دربارہ دین اُس قوم کے کیا کہتا ہی یعنے تیری کیا رائے ہی شمعون نے کہا واللہ وہ برحق اور دین صدق ہی اور مین اس راز کو اپنے دلمین مخفی رکھتا تھا پس جب اُس لڑکی نے یہ بات سنی تو ہنسی اور کہنے لگی والله جس امر مین میرے باپ کی رضا ہی مین بھی بدل وجان اُسیکی راضی ہون ولیکن تو میری جانب سے بھی اس بات کو مخفی رکھ **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ بالجملہ اشفکیاص نے استقبال کرکے عبداللہ یوقنا سے ملاقات کی و باہم یکدیگر سلام علیک ہوئی و ترجل کل منہما لصاحبہ یعنے ہر ایک اُن دونون مین سے بپاس تعظیم و تکریم یکدیگر کے سواریون سے اُترکر پیادہ پا دونون جانب سے چلکر باہم ملاقی ہوئے اور جسقدر عالم اشتیاق مین متلاطم ہوئے تھے ہر ایک نے اُسکی شکایت پیش کی یعنے فرط شوق اپنا اپنا ظاہر کیا بعدازان دونون سوار ہوئے اور جانب قلعہ راہی ہوئے چنانچہ یوقنا اور اُسکے سب ہمراہی اُس قلعہ مین اُترے اور زن اشفکیاص یوقنا اپنے باپ پاس آئی اور آداب سلام بجا لائی پھر رونے لگی تو یوقنا بھی رونے لگا گر اشفکیاص اس گھات مین اگا تھا کہ کوئی حیلہ پاکر یوقنا کو گرفتار کرلیوے چنانچہ اُسنے یوقنا سے کہا اے بادشاہ عربون کے دین کا کیا حال ہی اور اُنکے ملک مین اُنکی عدالت اور سیاست کی کیا کیفیت ہی یوقنا نے جواب دیا کہ وہ قوم اپنے زعم مین ارادہ ملک دنیا کا نہین رکھتے ہین بلکہ خواہش ملک آخرت کی کرتے ہین و باوجود اُسکے وہ لوگ مالک و متسلط ملک شام و ملک مصر پر ہوگئے ہین مگر اُنکے طبائع اور نفوس دنیہ کو ابتک کچھ تغیر نہین ہوا اور اول و آخر امر اُنکا یہ ہی کہ وہ بمکر و حیلہ پیش آتے ہین یہانتک کہ اکثر بلاد کو اپنے قبضہ اور تصرف مین لائے پس جب اسرار اُنکا مجھپر منکشف ہوا اور اُنکے اخبار و آثار سے مین ماہر ہوا اور بیان اُنکا جسپر اُنکا اعتقاد ہی مین نے خوب سنا تو اُنکے پاس سے مین بھاگا اور اُنسے دور ہوگیا بعدازان کہ مین نے گمان کیا تھا یعنے پہلے مین جانتا تھا کہ وہ لوگ حق پر ہین تو مین نے اُنکی خیر خواہی کی تھی اور حدود اطلس و صور و انطاکیہ پر اُنکو قابض و دخیل کردیا تھا پس مجکو اب اس بات کا یقین ہی کہ مجھپر مسیح کا غضب ہی اسلئے کہ مین نے اُسکے دین کو چھوڑ دیا تھا اور جو کچھ اُسنے حکم کیا تھا یا جو وصیت بواسطہ مریحا دربارہ اصطباغ کے کی تھی اُس سے بھی دست بردار ہوا سو مجکو اب یقین نہین ہی کہ مین پلیدی گناہون اور زشتی عیبون سے پاک ہونگا پھر بعد اس بیان کے یوقنا نے اظہار گریہ و زاری اور ہائے وائے اور گلہ گزاری شروع کی اور اشفکیاص نے جب حال اُسکا ایسا دیکھا اور کلام اُسکا سنا تو اُسکی تیمارداری کرنے لگا اور کہا اے ملک ہرگاہ آپ اپنی زشتی اعمال پر نادم و پشیمان ہوئے اور تہ دل سے طرف دین صحیح کے رجوع کی تو قبول توبہ اور زوال گناہون سے خوشی کیجیے اور یقین رکھیے اس بات پر کہ باب توبہ کا کھلا ہوا ہی اور علم قبول کا اہل ندامت کے واسطے بلند ہی اور عید صلیب بھی عنقریب ہی کہ اُسکے بیس دن باقی ہین اور یہ قربا قوقس راہب اس زمانہ کا دیر سکرہ مین موجود ہی اور وہ بزرگترین اہل دین

عید صلیب جس روز مسیح کو دار پر کھینچا تھا اور اُنکے گناہون کا کفارہ ہوا تھا ف ۱۲

نصرانیہ کا ہی اُسکے پاس جائیے کہ وہ آپکو آب اصطباغ مین غوطہ دیگا تو لوث گناہون سے پاک صاف ہوکر نکلوگے یوقنا نے کہا مین یون ہی کرونگا ولیکن تا زمان عید صلیب کون ضامن زندگانی ہی اور اُسوقت دختر یوقنا اُٹھ کھڑی ہوئی اور سر عجز جھکا کر کہنے لگی ای والد بزرگوار واللہ مین نہ چھوڑون گی کہ چلے جاؤ جب تک نگاہ بھر کر اور سیر ہوکر نہ دیکھ لون گی یہ کلام یوقنا سے کرکے ہاتھ پر اشفکیاص اپنے شوہر کے بوسہ دیکر یعنے دست بوسی کرکے بولی ای میرے والی مین چاہتی ہون میرے باپ کو اذن دو کہ وہ میرے ساتھ میرے قلعہ کو چلین اشفکیاص نے کہا وہ آج کی شب تو میرے ضیف ہین اور کل کی رات تمھارے یہان مہمان ہونگے یہ سُنکے یوقنا کو اضطراب ہوا اور معلوم کیا کہ ناگزیر اُسکے ساتھ کھانا کھانا پڑیگا اور ضرور اُسکی میز پر گوشت خوک ہوگا اور شراب بھی خواہ نخواہ ہوگی تب یوقنا نے کہا ای سردار مین جہان رہونگا تمھاری ہی نعمت مین متنعم ہون اور تمھاری ہی خیر و برکت سے متمتع ہونگا اس بات کو شرجون وزیر سمجھا اور اشفکیاص سے عرض کی ای ملک ہر آئینہ ملک یوقنا اپنی دختر کے لیے بہت مشتاق دیدار ہین کیونکہ زمانہ دراز سے نہ اُنھون نے اِنکو پایا نہ اِنھون نے اُنکو دیکھا اور آپ پر یہ بات خوب روشن ہی پس از روے صوابدید کے مناسب یہ ہی کہ امشب اپنی صاحبزادی کے مہمان ہون پھر شب فردا آپکے یہان فایز بضیافت ہونگے آخر اس بات کو اشفکیاص نے قبول کیا اور کہا اچھا یون ہی کرو تب اُس لڑکی نے یوقنا اپنے باپ کا ہاتھ پکڑا اور قلعہ شرقیہ کی راہ لی اور اصحاب یوقنا بھی ہمرکاب چلے پھر جب وقت شب ہوا تو اُس لڑکی نے یوقنا سے کہا ای والد بزرگوار بعد ازانکہ آپ نے اہل عرب کی صحبت اُٹھائی اور اُنکے دین کی خیر خواہی کی پھر کیونکر اُنکو چھوڑا گیا وہ لوگ باطل پر ہین اور آپ کا پہلا دین حق اُس سے افضل تھا کہ پھر آپ نے اُسی کی طرف رجوع کی یوقنا نے کہا ای پیاری بیٹی مین جو تیرے پاس آیا ہون تو اسلیے کہ ہرگاہ شفقت میری تجھپر فزون تر ہی اور باوجود اسکے مین نے دنیا مین تجھسے مفارقت کی ہی تو مین ڈرتا ہون کہ آخرت مین کہین تجھسے جدائی نہ ہوجائے یعنے اس صورت مین کہ مین مسلم ہون اور تو نصرانیت مین رہے کہ موجب فراق اخروی کا ہو اور مین یقین جانتا ہون کہ یہ دونون قلعے نصب العین پیش نظر مسلمانون کے ہین یعنے اُنکی نگاہون مین چڑھے ہین اور تو خوب جانتی ہی کہ یہ قلعہ ہمارا کچھ شام کے قلعون سے محکم تر و مشید تر نہین ہی کہ اُن سبکو عرب نے فتح کرلیا اور اُنکے ملوک کو اُنکے ملک و بلاد سے نکال دیا پس ای میری بیٹی تو اپنے حق مین خدا سے خوف کر اور وہ کام کر کہ تیری ذات کو نجات ملے شعلۂ آتش دوزخ سے جو نہایت سوزندہ و گداز زندہ ہی اور تاکہ تو مخلصی پاوے ہمیشہ رہنے سے جہنم مین پس چاہیے کہ تو عنقریب تر رجوع بخدا کر اور دین صلیب سے درگذر کہ واللہ ہرگز کوئی دین بہتر دین اسلام سے نہین ہی اور مسیح بھی اور سارے انبیاے علیہم السلام اسی دین اسلام پر قائم تھے اور سواے اسکے نہین ہی کہ نصاری کو جسنے ورغلانا اور طریق حق سے پھرایا ہی وہ شخص تھا جو خود رائی مین اُنکا وحید و منفرد تھا جسکا نام پولص تھا اور وہ قوم یہود سے تھا پس اُسنے نصاری کو راہ راست سے اغوا کرکے

گراہی قدیم پر رہنما ہوا یہانتک کہ اُن لوگون نے طریقہ اور سنت ابراہیم خلیل اللہ کو ترک کر دیا اور یہ اہل عرب اُسی امر کی اتباع اور پیروی کرتے ہین جسکا حکم کیا ہی خدا ے عزوجل اور اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قول راجح اور فضل صالح اُنھین کے نزدیک اُنھین کے پاس ہی یعنے قول اُنکا غالب اور فضل وکمال اُنکا اصلح ہی اسلیے کہ انھون نے دنیا کو تین طلاق دیے اور باجماع دنیا کے اُس سے افتراق کیا پس جب امر کو تیرے باپ نے اپنے لیے اختیار کیا ہی تو بھی اُسی کو اپنے واسطے اختیار کر یہ سکے اُس لڑکی نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا والد مین بھی اس بات کو خوب جانتی ہون پس جو کچھ آپ نے اپنے لیے قبول کیا ہی وہی مجھے بھی اپنے حق مین قبول و منظور ہی وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتی ہون کہ سوا ے اللہ کے کوئی معبود بحق نہین ہی اور مین گواہی دیتی ہون کہ ہر آئینہ آقا ہمارا محمد رسول ہی خدا کا چنانچہ یوقنا اُس لڑکی کے اسلام لانے سے بہت مسرور ہوا پھر اُس سے بطریق مشورہ یہ کہا اے میری پیاری بیٹی اب ہم اِس امین فاجر کے بارہ مین کیا فکر کرین اُسنے کہا والد کہ شرجون وزیر مجھسے پہلے کہہ چکا ہی کہ اُس لعون کو آپ کی گرفتاری اور اسیری مین کمال اصرار ہی اسلیے کہ وہ آپ کی نسبت گمان کرتا ہی کہ آپ اُسپر ارادہ غلبہ کرنے کا رکھتے ہین اور اُسکا استیصال چاہتے ہین یوقنا نے کہا ہرگاہ یہ بات ہی کہ وہ اپنے اس گمان سے میری گرفتاری کی فکر مین ہی تو اُسکے لیے سامان ضیافت کی تیاری کر اور اُسکے پاس جاکر اُسکے تئین اور اُسکے خواص اصحاب کو مدعو کر اور مین بھی اپنے اصحاب کو حکم کرتا ہون کہ جب وہ سب آکر جمع ہون اور کھانے پینے مین مشغول ہون تو اُسکو اور اُن خواص لوگون کو یکبارگی مقبوض و محبوس کر لیوین پھر جب ہم ایسا کرینگے تو دونون قلعے ہمارے قبضے مین آجاوینگے اور ہم ان اسیرون کو پاس اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کرکے لوگون پر ظاہر کرینگے یعنے مشہور کرینگے کہ ہم اُن اسیرون سے عرب کے پاس سے بھاگے ہین یہانتک کہ اس حیلہ سے قلعہ قرقیسیا مین داخل ہوجاوینگے کیا عجب ہی کہ حق تعالے اُسکو بھی ہمارے ہاتھون فتح کرے پس بہرکیف یہ راے مستحسن ہی واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا جب وہ شب تمام ہوئی یعنے جس شب کو یوقنا اپنی دختر کا مہمان تھا اور مشورہ کرتا تھا تو صبح کو اُس دختر نے اپنے خدام کے تئین واسطے تیاری اقسام طعام و انواع حلویات وغیرہ کے مامور کیا پھر جب خادمون نے وہ سب کچھ تیار کیا اور میز لگاکر دسترخوان بچھایا اور اُسپر ہر طرح کے کھانے گرم و سرد چن دیے تو دختر یوقنا اشفلیاص اپنے شوہر پاس اُسکے قلعہ مین گئی اور سر جھکا کر مؤدب سامنے کھڑی ہوئی اور اُدھر اشفلیاص بھی اُسکی تعظیم کے لیے کھڑا ہوا بعد ازان احوال پرسی کی کہ یوقنا بادشاہ بخیر ہین اور اُنکا کیا حال ہی اُسنے جواب دیا اے بادشاہ وہ تو ساری رات نہین سوئے اور تمام شب ہول قیامت و خوف عذاب دوزخ مین متفکر رہے اور آج بھی ارادۂ روانگی طرف شہر قرقیسیا کے کیا اور قصد جانے کا پاس راہب معظم قریا قوس کے ہوا تب مین نے اُنکو روک رکھا اسلیے کہ آپ اُنکی ضیافت کرین اور آپ اُنکو اپنے ہمراہ لیکر پاس جرجیس نبی کے جاوین

ل طلاق کی وہ صورت جو رکیب نے دی طلاق رکیب وطلاق کی نسبت کیا حکم ہی طلاق دینے والے کو کیا سزا دینی چاہیے طلاق کے بعد عورت کو کیا حکم ہی طلاق کے بعد عورت کو کیا حکم ہی طلاق کے بعد عورت کو کیا حکم ہی

تاکہ وہ اپنے دین کی طرف رجوع کرین اور مین آپ کے پاس اسوقت اسلیے آئی ہون کہ آپ مع جملہ اپنے خواص اصحاب
کے میری میزبانی وضیافت مین تشریف لیچلیے اور جو کچھ اقسام طعام سے حاضر ہی تناول فرمائیے اور انواع مشروبات
سے مثل بادۂ گلگون وغیرہ جو کچھ مہیا ہی نوش کیجیے کہ یہ سب آپ ہی کے فضلہ خوان کرم واحسان سے ہی اور قبول فرمانا
آپ کا میری دعوت کو موجب سرور میری خاطر کا ہی چنانچہ اشفکیاص نے اس بات سے انکار کیا کیونکہ اُسکے دلمین یوقنا
کی طرف سے ملال آیا اسلیئے کہ وہ اول شب اُسکے پاس شب باش نہین ہوا کہ وہ یوقنا کو حسب مراد اپنے گرفتار کرلیتا تب
شرجون وزیر نے کہا اے بادشاہ یہ بات میری راے کے خلاف ہی کیونکہ آپ کے انکار کرنے اور تشریف نہ لیجانے سے یوقنا کے
دلکو آپ سے نفرت وگریز ہوجاویگی اے بادشاہ آپ سے کس نے کچھ خبر بیان کی ہی وحال آنکہ ملک یوقنا اپنے کردار گذشتہ پر ندامت
نادم وشرمسار ہین اور اپنے گناہ وخطا کا اقرار کرتے ہین اور آپ جسوقت اُنکی دعوت کی ضیافت نوش فرماوینگے اور پھر آپ
بھی اپنے خوان نعمت پر اُن سب کو مدعو کرینگے تو بعد ازان آپ جو چاہتے ہین بخوبی کرسکتے ہین راوی نے کہا یہ کلام شرجون کا
اشفکیاص سے درپردہ وپوشیدہ تھا دختر یوقنا سے پس جب اشفکیاص نے یہ باتین شرجون وزیر سے سنین اُسی وقت اُٹھا اور
متوجہ ضیافت ہوا اور وزیر سے کہا تا وقت معاودت میرے تو بجاے میرے حفاظت ونگرانی کر راوی کہتا ہی اشفکیاص کے کوئی
اولاد سے نہ تھا کہ وارث اُسکے ملک کا ہو پس اُسنے اپنے صنادید قوم اور حجاب نگہبانان اور بنی اعمام یعنے عم زادگان کو اپنے ہمراہ لیا
اور چلا اور زوجہ اُسکی اُن لوگون کے آگے آگے چلی اور غلامان وکنیزان شمع افروز سامنے اُنکے مشعل فانوس روشن کیے ہوئے چلے
وتحقیق کہ وزیر خوب جانتا تھا کہ بعد اسکے اُنمین سے کوئی ایسا باقی نہ رہیگا کہ اُسکے پاس پھر کر آوے آخر جب اشفکیاص
قلعہ زلوبیا مین داخل ہوا تو یوقنا مع اپنے اصحاب کے ملاقات کی خاطر بطریق استقبال کے دوڑا اور حال یہ کہ یوقنا اپنے
اصحاب کو پیشتر سے فہمایش وتاکید کرچکا تھا کہ وہ لوگ اشفکیاص کے بارہ مین ایسا ایسا کرین پھر جب طرفین سے نگاہین
چار ہوئین اور آنکھون سے آنکھین لڑین تو یوقنا اُسکے معانقہ کے واسطے پیش آیا آخر اُسکو اپنی آغوش مین لپیٹا کر دبوچ لیا
جسطرح شیر اپنے شکار کو دبا بیٹھتا ہی اور اصحاب یوقنا نے بھی مثل یوقنا کے وہی چالاکی کی کہ ہمراہیان اشفکیاص سے
ایک ایک کو پکڑ لیا اور اُسی حال مین اُنکو قتل کیا وَلَمْ تَنْشَطْ فِيهَا شَاتَانِ یعنے اس مقدمہ مین دو بکریان بھی سیلگو نے
باہم نہ لڑین یہ کنایہ ہی عدم وقوع شر وفتنہ سے کہ برابر آویزش دو گوسپند کے بھی خطرہ وخرخشہ سرزد نہوا اور کسی نے
نہ جانا اور نہ سنا کہ ان لوگون نے کیا کیا وبعد ازان فورًا طرف قلعۂ زلوبیا کے راہی ہوئے وہان شرجون سے ملاقات کی
کہ وہ ان لوگون کا منتظر تھا جب اُسنے سب کو دیکھا تو فرط خوشی سے ہنسا اور کلمۂ توحید بالاعلان زبان پر لایا اور کہنے لگا اے
عبداللہ یوقنا حق تعالی تمکو جزاے خیر عطا کرے جیسا کہ اُسنے تمھارے سینے کو واسطے اسلام کے کشادہ کیا ہی اور تو نے اپنے
پروردگار کو رضامند وخوشنود کیا تب یوقنا نے بھی اُسکو جزاے خیر کی دعا دی اور اُسکو مالک قلعہ اشفکیاص کا کیا
اور اُس نواح کی رعایا وبرایا کو طلب کرکے اُنپر عرض اسلام کیا پھر جسنے قبول اسلام کیا جسنے انکار کیا سب کو رہا فرمودیا

کی حفاظت کی ضامن ہوئے ہیں سے لی تاکوئی انمین سے بھاگ کر صاحب و مالک قرقیسیا کے پاس نہ جاوے اور اسکو کردار یوقنا کی خبر نہ کرے پھر بعد کئی روز کے ان لوگون کے پاس عبد اللہ بن غستان و سہیل بن عدی بھی دو ہزار سوارون سے آپہنچے جیسا کہ عیاض بن غنم نے یوقنا سے ان لوگون کے بھیجنے کا وعدہ کر دیا تھا پس یوقنا نے از راہ تورید و حیلہ کے ان لوگون سے مضایقہ و معارضہ کیا و بظاہر پانچ روز تک انسے مصروف بمقابلہ رہا و حال آنکہ وہ لوگ خوب جانتے تھے کہ یہ یوقنا کی جنگ زرگری و بہانہ سازی ہی کیونکہ رات کو اُنسے خفیہ کہلا بھیجا تھا کہ یہ دونون قلعے میرے قبضہ مین ہین رات کو ہم خالی کر دینگے اور تمھارے سپرد کے ہم نکل جاوینگے اور اپنا اُکل بھاگنا طرف قرقیسیا کے ظاہر کرینگے کیا عجب ہی کہ حق تعالے اُسکو بھی میرے ہاتھ پر فتح کر دیوے پھر جب رات ہوئی تو یوقنا نے شرحون کو حکم کیا کہ ان دونون قلعونکو بدست عبد اللہ بن غسان و سہیل بن عدی تفویض کر دو یعنے گویا کہ عبد اللہ اور سہیل وغیرہ مسلمانون کا تسلط ہو گیا چنانچہ مسلمانون کی صدائے تہلیل و تکبیر ہر طرف آشکار ہوئی اور ہر سمت منادی کی پکار تھی اور جدھر دیکھتے اُدھری چمک دمک تلوار کی اور ایسا ہوا تھا کہ اُسی روز قبل از وقوع اس واقعہ کے صاحب قرقیسیا نے تحف و ہدایا طرف یوقنا کے بھیجے تھے اور مبارکباد سلامتی اور خلاصی کی عرب سے اور شاباشی رجوع کرنے کی طرف دین اپنے کے کہلا بھیجی چنانچہ یوقنا نے ہدیہ قبول کیا اور رسولونکو (جمع تحفہ و ہدیہ ۱۲) یعنے ہدیہ لانے والون کو اپنے اصحاب کے خیمون مین اُتارا تھا کہ خیمے اُنکے جانب قلعہ شرقی کے ایستادہ تھے پھر جسوقت مسلمانان اصحاب عبد اللہ و سہیل قلعہ زبا مین داخل ہوئے تو یوقنا نے اظہار فریاد و خروش کا کیا اور کہنے لگا قسم اپنے دین کی یہ عرب کے لوگ شیاطین ہین بعد ازان مسلمانون نے مصلحۃً کچھ اسباب دختر یوقنا کا لوٹ لیا اور شباشب قرقیسیا کو جا لیا اور بنا بر اس واقعہ کے طریف بن احدب ربیعہ بن مالک نے یہ اشعار پڑھے اور وہ سائر و امیر مسلمین صحابہ رضی اللہ عنہم تھا

أَتَيْنَا إِلَى أَرْضِ الْفُرَاتِ مَعَ الرُّبَا	وَنَحْنُ نَؤُمُّ الرُّومَ مِنْ كُلِّ فَاجِرٍ	وَقَدْ مَنَّا لَيْثُ الْحُرُوبِ وَسُمُّهَا	هُمَامٌ شُجَاعٌ فِي الذِّرَاعَيْنِ قَاصِرٌ
وَأَعْنِي بِيُوقَنَّا عَلَيْهِ تَحِيَّةٌ	يُنَاصِبُ لِلْأَعْدَا بِخَيْلٍ غَادِرٍ	وَقَاتِلُ أَبْنَاءِ الصَّلِيبِ وَخَتْرِهِمْ	بِحَدِّ حُسَامٍ مَاضِي الْقَطْعِ بَاتِرٍ
وَصَاحَ عَلَى الْمَلْعُونِ صَاحِبِ زُبَّا	فَأَوْرَدَهُ فِي الْحَالِ سَكْنَى الْمَقَابِرِ	وَمَلَّكَنَا الْقَلْعَتَيْنِ كِلَاهُمَا	سَعْدٌ وَإِقْبَالٌ وَنُصْرَةُ قَادِرٍ
يُسَخِّطُ غُدَّا بَاْبُعْثِ يَوْمَ مَعَادِهِ	بِرُوحٍ وَرَيْحَانٍ وَحُورٍ قَوَاصِرٍ		

یعنے ہم لوگ طرف سرزمین فرات کے قلعہ زبا مین آئے اور ہم جستجو مین روم کے ہر ایک فاجر بدکار کے ہین پیشرو ہمارا شیر جنگ ہی اور رو دیتر ہی پیکار کا بزرگ ہی شجاع ہی باوجود کوتاہی بازو کے (یعنے باعتبار خلقت کے انسان ست بنیان قاصر الذراعین ہی) اور مراد میری ان اوصاف سے یوقنا ہی اُسپر ہدیۂ سلام کہ وہ جنگ کرتا ہی دشمنون سے ساتھ حیلہ و خدع کے اور قتال کی اُسنے اولاد صلیب اور اُنکے لشکر سے ساتھ تیزی شمشیر قاطع و بُرّان کے اور اُسنے نعرہ مارا اوپر اُس ملعون صاحب زوبیا یعنے مشہیر کے پھر اُسکو داخل کر دیا فی الفور سکونت کرنے کے لیے قبر مین اور دونون قلعون کا ہمکو مالک کر دیا وقت سعد اور اقبال اور نصرت خدا داد نے قریب ہی کہ وہ یوقنا بہرہ مند ہوگا کل کے روز وقت بعث و نشر اور حشر کے ساتھ

آسایش وتنعم اور حوران بہشتی کے روایت کی ہی سیف بن عمر واسمیٰ نے بواسطہ اپنے رواۃ کے محمد بن ابی لیلیٰ
ابن میسور سے اُسنے کہا جب ایسا امر میان یوقنا اور اشفکیاص کے واقع ہوا جیسا کچھ ہمنے ابھی ذکر کیا اور یوقنا نے اپنی فکر
خاطر سے حیلہ گریز کا کرکے اپنی دختر اور اپنے اصحاب خاص اور اُن ایلچیون کو جو ہدیہ لائے تھے ہمراہ لیکر قیسیا کو چلا
گویا کہ یہ سب شکست پاکر بھاگے جاتے تھے چنانچہ شام کو قرقیسیا مین پہونچے اور اُن ایلچیون نے یوقنا کو پاس شہر یاض بادشاہ کے
داخل کیا اور خبر دی کہ مسلمانون نے قلعہ زبا اور زنوبیا دونون کو لے لیا اور اُن عربون نے یوقنا اور اُسکے اصحاب کے ساتھ
ایسا کچھ کیا یہ سنکے شہر یاض کو اپنی ہلاکت کا اندیشہ ہوا تب یوقنا نے کہا اے میرے آقا آپ اندیشہ نہ کیجیے ہم آپکے سامنے
مقاتلہ کرتے ہین یہانتک کہ ہم اپنی جان نثار کرینگے اگر عرب لوگ ہمپر اُتر آوینگے اور ارادہ ہمارے حصار کا کرینگے تو ہم آپکو
تماشا اپنی قتال کا اُنسے لڑکر دکھلاوینگے اور وہ ہرگز آپ کو کسی طرح کی برائی نہین پہونچا سکتے ہین یہ کلام یوقنا کا سنکے
ملک شہر یاض کو وثوق واعتماد ہوا اور بطیب خاطر اُسکو خلعت دیا اور اُسکے لیے جاے خالی کردی اور اُسکو ایک مکان مین
قریب اپنے اُتارا اور اُسی رات کو شہر یاض نے رسول اپنا پاس اپنے خال یعنے ماموں کے روانہ کیا کہ وہ اُس زمانے
مین سرزمین ربیعہ کا بادشاہ تھا راس العین کے مقام مین پس کہلا بھیجا اور لکھ بھیجا کہ عرب لوگون پر ہماری نصرت کرو اور اُسکو
اس بات کی خبر دی کہ عربون نے ہمارا قلعۂ زباز نوبیا لے لیا ہی اور یہ شخص معظم شاہ حلب کا چند روز اُنکے یہان رہکر
اُنسے بھاگ آیا ہی اور ہمارے پاس موجود ہی اور وہ مرد الجی طرف دیر مربع کے نکلا پھر وہان سے جانب مجدل
طرف مقام راس العین کے گیا وہان اُس بادشاہ کو ایک قلعہ منیع ومشید مین پایا کہ وہ تہیۂ آلات حصار مین مصروف
تھا اور قلعہ کی خندقون کو پہنا اور عمیق کراتا تھا اور خیمون کو اور پالون کو قلعے کے پچھم طرف اوپر راہ نقب سُرنگ کے برپا کیا تھا وانخا
آمد عیاض بن غنم اور اُسکے اصحاب کے آمادۂ ملاقات تھا اور تمام مردم عرب جزیرۂ بنی تغلب وغیرہ سے اُسکے پاس
جمع تھے اور اُنکے لیے خوانہاے ضیافت تیار کرایا تھا اور اُن عربون کے امرا سب مدعو تھے مثل نوفل بن مازن اور زید
بن تغلب بن عاصم اور اشجع بن وائل ومسیرۃ بن وائل ومسیرۃ بن عاصم وخرام بن عبداللہ وقارب بن الاصم
یہ سب جمع تھے اور اُن لوگون سے وہ بادشاہ یہ کہتا تھا کہ اے جوانان عرب ہمیشہ سے تمھارے صغیر وکبیر اور حر وعبید
چیرواہی کرتے ہو اور ہمنے اپنی زمین کو تمھارے لیے مباح ومجاز کردیا ہی کہ تم اُسکے حزن وسہل مین یعنے سخت ونرم
چڑھائی اور ترائی صحرا کو ہمسار مین اپنے مواشی چراتے ہو اور ہم تمسے رضامند ہین کہ تم ہمارا محصول قسم اوبار پشم وغیرہ
ادا کرتے ہو اور تم سب ہمارے امن وامان مین ہو پس یہ لوگ تمھارے بنی اعمام یعنے تمھارے چچازادے تمام ملک شام کے
مالک ہوگئے ہین اور اُسکے قلعے اور سرزمین مصر اور جو حدود اُس سے متعلق ہین سب اپنے قبضے مین کرلیا ہی اور پھر اسپر
اکتفا نہین کرتے یہانتک کہ ہماری طرف آئے ہین اور ارادہ رکھتے ہین کہ ہمسے ہمارے ملک پر دراست کرین اور
ہمکو ہماری سرحدون سے نکال دیوین اور تم لوگ خوب جانتے ہو کہ اگر وہ لوگ تمپر ظفر یاب ہونگے تو وہ نہ تمھاری جان

باقی رکھینگے نہ تمھارا مال اور وہ تمسے رضامند نہونگے مگر اُس صورت مین کہ تم اُنکے دین مین داخل ہو اور وہ تمکو نہ چھوڑینگے
یہانتک کہ اپنے دین کے واسطے اور اپنے اہل و عیال کے لیے اُنسے مقاتلہ کرو پس لازم ہی کہ تم سب یکدست و یکدل
ہوجاؤ کہ تم مین سے کوئی کسی بات سے باہر نہو اور نہ کوئی بات تم مین سے نکلنے پاوے جیسا کہ حال جبلہ بن الایہم اور آل
غسان کا تھا رفاقت مین ہرقل بادشاہ کے پس اگر ہم اس قوم پر ظفریاب ہونگے تو ملک و زمین مین حصہ ہمارا تمھارا برابر ہی
اور اگر امر دگرگون ہوا تو ہم تم دین واحد پر مرینگے اور ذکر و چرچا ہمارا ہمیشہ باقی رہیگا یہ کلام اُس بادشاہ کا سنکر
جزیرہ کے قبائل عرب نے اتفاق امر کیا اور باہم تحالف و تعاہد کیا یعنے آپسمین قول و قسم سے یہ بات مقرر ہوئی کہ
ایک ہی تلوار سے سب مرین یعنے اس جنگ مین سب ملکر جانبازی کرین بعد ازان بادشاہ نے اُنکو مال و زر و سلاح
بہت سا عطا کیا کہ وہ سب ہمراہ بادشاہ کے ہو لیے بعد ازان اُسی عالم مین ایلچی صاحب قرقیسیا کا بادشاہ کے حضور مین
حاضر ہوا اور نامہ اُسکے خواہرزادے شہریاض کا اُسکو حوالہ کیا جب اُسنے نامہ پڑھا اور اُسکے مضمون سے مطلع ہوا
کہ اُسنے اُسمین بطلب مردم مبارز کے لکھا تھا اور یہ ریک ارمنی کو طلب کیا تھا اور وہ شخص وہ ہی جسنے بناے
تل موزر یعنے تودہ ہاے مور و دسن و تل عرب و عابدین و سواُمہ کا کہ یہ سب گڑھیان بلندی تودون پر واقع ہین
تیار کی تھین چنانچہ شاہ ربیعہ نے اُس ارمنی کو چار ہزار فوج کے ساتھ روانہ کیا پھر جبکہ وہ ارمنی چار ہزار جمعیت سوار کے
ساتھ قرقیسیا مین پہونچا اور حال یہ ہی کہ یہان شہریاض بادشاہ نے پل قرقیسیا کا جو خابور پر بنا تھا تڑوا دیا تھا اُس
پل مین آہنی ستون قائم تھے اور اُسپر بھاری بھاری زنجیرین تھین اور اُن زنجیرون پر تختیان جڑی تھین اور
اسی طرح جانب فرات سے بھی پل شکست کرا دیا تھا اور اپنے شہرون اور بستیون کے گرداگرد خندقین عمیق و پہناور کھودوا دی
تھین اور اپنے شہرون اور قریون کو مانند قلعون کے مستحکم و استوار کر لیا تھا اور اُسمین اقامت رکھتے تھے اور انتظار لشکر اسلام کا کرتے تھے

ذکر فتح قرقیسیا

جب شرجون وزیر نے قلعہ غربی زلوبیا کو بامر یوقنا سپرد عبداللہ بن غسان کر دیا اور عبداللہ اُسپر متسلط ہوا اور یوقنا
عربون کو چھوڑکر قرقیسیا کی طرف بھاگا اُسوقت شرجون مسلمانون کو طرف قلعہ شرقیہ کے لے گیا اور اُسپر قابض و دخیل
کر دیا اور اُسمین جو کچھ مال و متاع اشفکیاص کا تھا اُسکو قبضے مین لائے اور کسی کو پاس عیاض بن غنم کے خفیہ روانہ کیا
اور جو جو کارنمایان یوقنا نے کیے تھے وہ پوشیدہ کہلا بھیجا چنانچہ عیاض اور سارے مسلمانون نے ملکر یوقنا کے حق مین
دعاے خیر کی اور اُسکی شکرگزاری مین زبان کھولی اور عبداللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کو اس مضمون سے
لکھ بھیجا کہ جو کچھ قلعہ شرقیہ مین ہی تم دونون اُسکی حفاظت کرو اور اُسمین سے بقدر ایک درہم کے بھی نہ لیا جاوے یہانتک
کہ یوقنا وہ سب کچھ اپنی دختر کو تفویض کرے اور کسی معتمد کو اُس قلعہ کی حفاظت کے لیے چھوڑکر تم دونون بطلب قرقیسیا
روانہ ہوا اُسپر درود و سلام چنانچہ جسوقت یہ نوشتہ پاس عبداللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کے پہونچا تو

جو کچھ عیاض نے اُسمین اُنکو حکم کیا تھا اُسکی تعمیل بجا لائے کہ قلعۂ غربیہ پر اخوص بن عامر کو متولی کیا اور اُسکی ہمراہی مین سو سوار مقرر کیے اور قلعۂ شرقیہ پر زیاد بن الاسود کو حاکم کرکے ایک سو سوار اُسکے ساتھ بھی تعنات کردیے پھر بعد اسکے اس امر کے عبد اللہ اور سہیل طرف قرقیسیا کے روانہ ہوئے تا آنکہ درمیان اُنکے اور قرقیسیا کے فرات حائل ہوئی تب اُس سرزمین کے بعض باشندگان نے ان لوگون کو مقام مخاضہ کی طرف راہبری کی اور یہ لوگ وہان رات بھر ٹھہرے رہے علی الصباح روانہ ہوئے اور اُس سرحد مین پہونچے جہان وہ سب دشمنان خدا جمع تھے اور مسلمانون نے ایلچیون کو طرف ماجن و محولہ و بدیل کے روانہ کیا اور اُنکے لیے امان بھیجی پھر اُنکے گھرون مین جا اُترے اور اُنکے مہمان ہوئے پھر اُنسے یہ کلام کیے کہ اگر ہماری فتح ہوگی تو ہم تمھارے ساتھ احسان ونکوئی کرینگے اور اگر شکست ہوئی تو ہم تمھارے یہان سے پھر جاوینگے اور تم لوگ ہماری عدالت سے جو درمیان تمھارے مرعی ہوئی مشکور و ممنون رہوگے چنانچہ باشندگان ماجن وغیرہ نے اس بات کو منظور کیا اور اُنکے ہاتھون غلبہ پایا راوی کہتا ہے مجھسے حدیث بیان کی ہلال بن عاصم نے یحیی بن جبیر سے اُنھون نے سوار بن یزید سے کہ جب عبد اللہ بن غسان نے طرف اہل قریات ماجن وغیرہ کے ایلچی بھیجکر اُنکو رضامند اور اُنسے ساز کرلیا تو بعد کئی روز کے سہیل بن اسماء التمیمی کو جو صحابۂ اولین مین سے تھے سو آدمی مسلمین مین سے اُنکے ہمراہ کرکے واسطے رسد رسانی کے مقرر کیا تاکہ ناحیۂ ماسکین سے غلہ وغیرہ لدوالاوین تا آنکہ سہیل مع اپنے ہمراہیون کے روانہ ہوئے جب سمسانیہ مین پہونچے تو اُسکو تاخت و تاراج کیا اور اُسکے باشندون کا مال لوٹ لیا ناگاہ نوفل بن مازن جو سرداران لشکر شہرباض بادشاہ سے تھا پانچ سو سوارون سے آپہونچا پس جو کچھ مسلمانون نے لیا تھا اُنسے وہ سب چھین لیا پھر درمیان اُنکے قتال واقع ہوئی چنانچہ مسلمانون نے بخوشدلی تمام وصفائی طینت ونکوئی نیت سے حملہ کرنا شروع کیا اور اُس حالت مین قلب اُنکے منزہ تھے شک وریب سے بسبب وفور ایمان کے اور زبانین اُنکی ناطق تھین بذکر رحمن مین پس وہ سب برابر مشغول قتال رہے یہانتک کہ منجانب اُن مسلمانون کے بیس مرد شہید ہوئے اور سینتالیس نفر منہزم ہوئے اور ستائیس آدمی اسیر ہوئے اور اُن اسیرون مین سہل بن اسماء بن عدی بھی تھے پس جو کچھ نصاری کے ہاتھون سے ان مسلمان پر گذرا تھا اُن مفرورون نے جاکر اپنے اصحاب سے بیان کیا اُنکو سخت صدمہ پہونچا اور یہ امر اُنپر عظیم واقع ہوا راوی کہتا ہے مجھسے حدیث بیان کی نوفل بن عامر نے سالف بن عاصم سے اُسنے سالم بن دوسی سے اُسنے کہا مین ہمراہ سہل بن اسماء کے حاضر تھا تو جسوقت ہمنے سمسانیہ پر غزوہ کیا ناگاہ نوفل بن مازن ہمپر آپڑا اُسوقت واللہ ہمنے ایسی قتال شدید کی کہ مثل اسکے مین کسی معرکہ مین حاضر نہوا تھا یہانتک کہ ہوگیا اہل ہزیمت سے جو ہوگیا یعنے بھاگا جو بھاگا سالم بن عبد اللہ نے کہا کہ جب نوفل بن مازن نے لوگونکو اسیر کیا تو اُنکو رسیون مین جکڑ کر باندھا اور بعضون کو بعض سے ملا کر کس دیا اور اُنکے پانون کی رسیان اپنے گھوڑون سے باندھ دین اور اُنکو بطرف راس العین کے لے چلا پھر لوگون نے نوفل کو

خبر دی کہ شہر یاض بادشاہ مقام مرج الطیر مین طرف مشقب کے ہی تب نوفل اُسی طرف چلا اور اُسکے ساتھ اُسکے
چچا کی اولاد سے چالیس بھائی تھے چنانچہ اُن قیدیون اصحاب نبی صلعم کو پاس شہر یاض کے لے گیا اور روبرو اُسکے
لیجاکر کھڑا کیا اور اُنکے احوال سے اُسکو خبر دی پس اُسنے ان سب کے قتل کا حکم کیا آخر وہ سب شہید کیے گیے اور اُن مقتولون کے
اخیر مین سہل بن اساف باقی رہ گئے تھے اور وہ نہایت مرد وجیہ و صاحب حسن و جمال تھے تو ایک بطریق یعنے رئیس
نصاری نے اُنکی جان بخشی کے لیے سفارش کی شہر یاض نے سہل کے تئین اُس بطریق کے حوالہ کیا اور اُسکو ہبہ کردیا
اور اُس بطریق کا نام توتا این یورک تھا اور وہ حاکم کفر توتا کا تھا چنانچہ توتا نے سہل کو اپنے ہمراہ لیا اور بمقام کفر توتا
اپنے قصر مین لایا اتفاقاً دختر توتا نے سہل کو دیکھا تو اُنکو اپنے باپ سے طلب کیا توتا نے کہا ای بیٹی ہر آئینہ مسیح نے
اس جوان کی مہر و محبت میرے دلمین ایسی ڈال دی کہ مین نے بادشاہ سے اُسکی سفارش کی اور جان بخشی کرائی تو
بادشاہ نے اسکو میرے حوالہ کیا تو مجھسے اسکو لے چنانچہ اُسنے جب سہل کو مانگ لیا تو اُنکو اپنی بستان تخلسرائے مین داخل کیا
پھر کئی دن کے بعد جب وہ لڑکی اُس بستان مین گئی اور سہل بن اساف پر نظر اُسکی پڑی تو بہت مسرور ہوئی اتفاقاً
سہل اُسوقت تلاوت اس آیہ کی کر رہے تھے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ
رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ یعنے محمد رسول ہی اللہ کا اور
جو لوگ ساتھ والے ہین وہ کافرون پر سخت تر ہین اور آپسمین نرم و رحیم تر ہین تو اُنکو دیکھتا ہی کہ وہ رکوع و
سجود مین مشغول رہتے ہین اور فضل و رضا کے طلبگار ہین پیشانیان اُنکی نشان سجود سے اُنکے چہرون پر نور افشان
ہین آخر اُس لڑکی نے جب قرات سہل کی سُنی تو اُسکے دلکو تاثیر کر گئی وہ بولی کیا ہی یہ کلام فصیح و پاکیزہ اور آسان
تر ہی واسطے فہم کے سہل نے یہ کلام ملک علام کا ہی کہ اُسنے اسکو ہمارے سید انام پر نازل کیا ہی تب اُس
لڑکی نے کہا اس کلام مین جو کہ ذکر محمد ہی پس وہ تو لامحالہ تمھارا نبی ہی مگر یہ کون لوگ ہین جنکی شان مین وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ
واقع ہی سہل نے کہا وہ اُس نبی کا مصاحب اور وزیر ابوبکر الصدیق ہی رضی اللہ عنہ اور اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ وہ صاحب
ان فتوح کا اور بھیجنے والا لشکر اسلام کا عمر بن الخطاب ہی رضی اللہ عنہ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ وہ اُس نبی کا کاتب وحی اور
اُسکا داماد عثمان بن عفان ہی رضی اللہ عنہ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا وہ برادر محمد اور اُسکا پسر عم اور مالک اُسکی تیغ کا علی
بن ابی طالب ہی رضی اللہ عنہ یہ سنکے وہ لڑکی اُنسے کلام کرنے لگی اور نام اُسکا ابریتا تھا اور وہ خط توریۃ و انجیل کتابت
کرتی تھی اور زبان عرب مین کلام کرتی تھی اور اکثر وہ علماے یہود و نصاری سے حال رسول اللہ صلعم کا استفسار
کیا کرتی تھی مگر کوئی اُنمین اُسکو مفصل خبر نہ دیتا تھا یہانتک کہ سہل بن اساف اُسکے ہاتھ لگے پھر اُسنے پوچھا
کہ جسکا ذکر تو نے کیا ہی یہ کون ہین سہل نے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ جب کچھ کلام کرتے ہین تو سچ بولتے ہین اور
جب جہاد کرتے ہین تو ثابت قدم رہتے ہین اور جب اسپ پیشرو اور سریع السیر پر سوار ہوتے ہین تو توفیق سبقت

پاتے ہین اور جب وادی طلب مین چلتے ہین تو پرواے رفیق نہین رکھتے ہین اور جب علم افضال یعنے نشان خبر دہندان
کارزار کی جھلک دیکھتے ہین تو ہمہ تن اُسکے مشتاق ہوتے ہین اور اُنکے سینون مین ندا دی گئی اور دلونمین اُنکے یہ الہام کیا گیا کہ
رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ الخ یعنے یہ وہ لوگ ہین کہ جس بات پر خدا سے عہد کیا اُسکو سچ کیا یعنے وفا کیا بعد ازان یہ اشعار پڑھے

رِجَالٌ مِنَ الْاَحْبَابِ هَابَتْ نُفُوسُهُمْ	يُنَادُونَهُ خَوْفًا وَيَدْعُونَهُ قَصْدَا	وَقَامُوا بِلَيْلٍ وَالظَّلَامُ مُعَسْعِسٌ
اِلٰى مَنْزِلِ الْاَحْبَابِ فَاسْتَعْمَلُوا الْكَدَّا	يَحِنُّونَ حَنَّ الشَّوْقِ نَحْوَ مَلِيكِهِمْ	وَقَصْدُهُمُ الْفِرْدَوْسُ مِنْ جَنَّتِ الْخُلْدَا
اُولٰئِكَ قَوْمٌ فِي الْعِبَادَةِ اَخْلَصُوا	فَتَاهُوا بِهِ شَوْقًا وَمَاتُوا بِهِ وَجْدَا	

بیعنے یہ اشخاص وہ احباب ہین کہ نفوس انکے شوریدہ و سرگردان ہین شوق الٰہی مین یا یہ کہ دل انکے ہیبت زدہ و ترسان ہین خوف معاصی سے کہ اپنے
پروردگار کو پکارتے ہین خائف ہوکر اور اُس سے دعا مانگتے ہین ارادت دلی سے کھڑے ہوتے ہین یعنے جاگتے ہین تمام
تاریکی شب ناخوش کرنے والی مین طرف منزل احباب یعنے عبادت گاہونکے جو محبوب ہی پس عمل کرتے ہین بکوشش
تمام یا یہ کہ عمل بکوشش کرتے ہین اور آمادہ ہوتے ہین برانگیختگی شوق سے بطرف اپنے مالک کے اور قصد اُنکا فردوس
کا ہوتا ہی جو جنت الخلد یعنے باغ بہشت ہمیشگی کا ہی یہ وہ قوم ہین کہ طرف عبادت کے خلوص و میل رکھتے ہین پس
سرگشتہ رہتے ہین شوق مین اور مرتے ہین حالت وجد مین پھر برتیا نے سہل سے کہا مین نے نیسا راہب و برقما سے
سنا ہی کہ ہر آئینہ حق تعالے تمھارے نبی کی دعوت یعنے اُسکی دعوت اسلام کو شرق سے تا غرب نشر و نافذ کریگا اور
مغرب و مشرق تمام اُسکے قبضۂ اقتدار مین دیگا اور اہل اسلام اُسکے تعین اپنے پدر و مادر اور برادر و خواہر سے افضل
جانینگے اور ان سب سے زیادہ تر اُسکو عزیز رکھینگے اور بعد وفات کے اُسکے مزار پر زیارت کو آوینگے اور جب
اُنکے روبرو اُسکا ذکر ہوگا تو اُسکے اوپر بانکثار تمام درود و صلوۃ بھیجینگے تب سہل نے اُس سے کہا کیا تجکو یہ معلوم ہی
کہ وہ اپنی ایام حیات مین اپنے اصحاب کے حق مین دعا کرتا تھا اور اُنکے لیے اور جو کوئی اُسکے گھر مین داخل ہوکر اُسکا
اقرار اور تصدیق اُسکی کرتا تھا اُن سب کے واسطے استغفار کرتا تھا چنانچہ عائشہ زوجہ نبی صلعم نے روایت کی ہی کہ جس
شب کو رسول خدا صلعم کے تشریف لانے کی میرے پاس باری تھی جب ثلث اول یعنے پہلی تہائی رات کی گذری کہ فلک
تارونکے ساتھ دور کرتا تھا اور آسمان ستارون سے چمکتا تھا اور شیاطین پر شہاب ثاقب کی مار پڑتی تھی اور سراپردہ انوار
الٰہی کے بازو کشادہ تھے اور ظلمت نے سیاہی اپنی برطرف کی تھی پس اس ہنگام مین کہ مین سوتی تھی اور میرے پہلو مین
افضل مرسلین و اکرم مخلصین و متوسلین تھے ناگاہ اُنکے کلام شریف نے مجھے بیدار کردیا اور اُسوقت وہ فرماتے تھے
کہ اے چشم سرمگین بسرمہ ثبات تو غافل ہی واردات ہبات سے بیدار ہو اپنے خواب سے اور مشغول ہو بعمل خیر و تواب
از براے روز حمام یعنے قیامت کے کہ اُسوقت اُولُو الْاَلْبَاب اُٹھتے ہین اور اپنے رخسارون کو آستان عجز پر اور خاک
نیاز مین ملتے ہین عائشہ رض نے کہا پھر مین نماز کے لیے اُٹھی اور مجھے حضرت نے کھڑا کیا اور آپ شفاعت امت کرتے تھے

یہانتک کہ روشنی صبح کی نمودار ہوئی اور شکوفہ فجر کا شگفتہ ہوا تو حضرت نے بخشے فرمایا اُٹھو واسطے نماز و استغفار
کے حاضر ہوا اور پروردگار سے طلب عفو کرو چنانچہ میں حضرت کی خدمت میں حسب ارادہ اُنکے کھڑی ہوئی اور
مقصد و مراد کو پہونچی یعنے فائز بسعادت ہوئی پھر جسوقت حضرت تسبیح سے فارغ ہوئے اور جسم اطہر سے خوشبو
ہر طرف پھیل گئی اور مہکنے لگی تو اُسوقت میں نے یہ دیکھا کہ حضرت دم سرد بھرتے ہیں یعنے ٹھنڈی ٹھنڈی سانس
لیتے ہیں اور انگشت سبابہ سے جو ہر دندان ملتے ہیں یعنے اُنگلی کو دانتوں پر مارتے ہیں تو میں نے عرض کی ای
سید موجودات و وجود ای بہترین از روے آباء و اجداد تحقیق کہ انگشت بدندان زدن عادت اہل عرب کی
اُس حالت میں ہی جب کوئی امر اہم اُنکو پیش آتا ہی یا کسی حال میں وہ متالم ہوتے ہیں اسکے جواب میں فرمایا
کہ اُسوقت میں نے حال عاصیان اپنی امت کا یاد کیا اور مجکو خیال مخلصین اپنی محبت کا آیا اسلیے کہ مجھے قول پروردگار
یاد آگیا ہی لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ یعنے حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ البتہ جہنم کو میں جنون اور آدمیوں سے
بھر دونگا تب میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا حق تعالیٰ نے آپ پر یہ نازل نہیں کیا ہی لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ یعنے تاکہ حق تعالیٰ تیرے گناہان گذشتہ و آیندہ بخش دیوے درینصورت البتہ کہ حق تعالیٰ بموجب قول
خود بالضرور آپ اور آپ کی امت سے عفو کریگا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى یعنے عنقریب پروردگار تیرا تجکو وہ کرامت
و منصب شفاعت عطا کریگا کہ تو رضامند و خرسند ہو جائیگا اور ہر آئینہ آپ وہ ہیں جسکے نور سے حق تعالے نے آسمانون
اور زمینون اور عرش و کرسی کو خلق کیا اور آپ وہ ہیں جسکے دروازے پر براق تقرب کا حاضر کیا گیا اور آپ وہ ہیں
جسپر عالم ملکوت منکشف ہوا اور جو بسمت بارگاہ قرب و جبروت بلند کیا گیا اور آپ وہ ہیں جسکو لیلۃ القدر دی گئی آپ
صاحب بطحا و مالک حرم ہیں آپ کے آگے پتھر موم ہیں یعنے آپ کے سامنے رفق و نرمی کرتے ہیں اور درخت
آپ پر سلام کرتے ہیں اور آپ کے لیے شق قمر ہوا لبشب ابرار اور آپ پر نازل ہوا یٰاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ یعنے
ای نبی جہاد کر کفار سے اور آپ مالک عرفات و منی ہیں اور آپ مخصوص ہیں ساتھ شکر و ثنا کے یعنے خدا
بجالانا اور شکر اُسکا ادا کرنا آپ ہی کا کام ہی اور قریب ہی کہ حق تعالیٰ آپ کو دربارۂ امت کے منصب منت و
احسان پر پہونچا دیگا کیا حق سبحانہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ مقام محمود کا نہیں کیا ہی اور آپ کے لیے لوائے محکم
یعنے لوائے حمد تیار نہیں کیا ہی اور کیا آپ سے عہد حوض مورود یعنے حوض کوثر کا ساتھ کرم وجود کے نہیں کیا ہی
اور کیا انوار سعادات کو آپ کی امت پر تابدار اور ابرہاے توفیق کو اُنپر رحمت بار نہیں کیا ہی اور کیا آپ کے
علم طفر شیم کو جو ہاتھ میں آپ کے اصحاب کے ہی بجواہر قبول آراستہ نہیں کیا ہی اور اُسکے پھریرے پر یہ نہیں
لکھا ہی عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قریب تر ہی کہ تیرا پروردگار تجکو مقام محمود یعنے مقام کرامت و
شفاعت پر تا آخر کریگا پس آپ اپنی امت پر نزول عذاب کا کیون خوف کرتے ہیں وحال آنکہ حق تعالیٰ نے بقول خود

اُنکو سائر الناس پر فضیلت دی ہی کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاس یعنے تم لوگ بہتر ہو اُس امت مین جو واسطے ہدایت عوام الناس کے مقرر کی گئی ہی اے میرے آقا آپ خوب جانتے ہین کہ آپ کے باپ آدمؑ نے بواسطہ آپ کے پروردگار سے خواستگاری شفاعت کی تو حق تعالیٰ اُنپر متوجہ و مہربان ہوا اور نوحؑ نے آپ کے وسیلے غرق سے امان مانگی تو حق تعالیٰ نے اُنکو نجات دی اور ابراہیمؑ کو باوصف اُس علو قدر کے آپ کے ذریعہ سے حق تعالیٰ نے آگ سے محفوظ رکھا اور موسیٰ نے باوجود اُس تقرب و مرتبہ کے آپ کے وسیلے سے سوال شرح صدر اور تیسیر امر کا کیا راوی کہتا ہی کہ غرض سہل بن اساف کی ذکر اس مناقب سے یہ بھی تا وہ لڑکی طرف دین اسلام کے رجوع کرے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب اُس لڑکی نے کلام سہل سنا تو بولی کہ تمھارے نبیؐ کے دین مین جو کوئی داخل ہوا اور اُسکے قول کا قائل ہو تو اُسکے لیے کیا جزا ہی سہل نے کہا وہ اپنے گناہون سے مثل اُس روز کے پاک ہوجاوے جسدن اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور اُسکے سارے سیئات محو ہوجاوینگے اور جزا اُسکی رضوان اور جنان ہی بعد ازان یہ آیت پڑھی مَن یَعمَل سُوءً اَو یَظلِم نَفسَہٗ ثُمَّ یَستَغفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُورًا رَّحِیمًا یعنے جو کوئی عمل بد کرتا ہی یا اپنے نفس پر ظلم یعنے گناہ کرتا ہی اور بعد ازان حق تعالیٰ سے طلب مغفرت کرتا ہی تو حق تعالیٰ کو آمرزگار اور مہربان پاتا ہی پھر جب برتیا لڑکی نے یہ کلام سہل کا سنا تو اُسکے دل پر اثر کر گیا اور عقل و رائے اُسکی اس کلام اور دین اسلام کی طرف مائل ہوئی تو اُسنے کہا اَشہَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَاَشہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ کہ مین ادائے شہادت کرتی ہون اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود لائق عبادت نہین کہ وہ فرد یکتا ہی کوئی اُسکا ہمسر و شریک نہین اور گواہی دیتی ہون اس امر کی کہ بے شبہ محمدؐ بندۂ خدا اور رسول خدا ہی صلے اللہ علیہ وسلم چنانچہ سہل اُسکے اسلام لانے سے نہایت فرحت و مسرت اندوز ہوئے بعد ازان برتیا نے سہل سے کہا کہ اس راز کو رات تک مخفی و مکتوم رکھ یہانتک کہ پردۂ شب مین مین تیرے پاس آؤن اور تیرے ہمراہ لشکر اسلام مین چلی جاؤن راوی کہتا ہی کہ مجھسے روایت کی صاعد بن عدی النمیری نے اور اُنھون نے اپنے باپ سے سُنا کہ وہ مہینے مین لوگون سے بیان کرتے تھے اُس زمانے مین کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے تمام مال راس العین کا اور خزانہ شہر یاض بادشاہ کا پیش کیا گیا تھا تو اسوقت راوی نے بقیہ روایت مذکورۂ بالا اسطرح ذکر کیا کہ آخر وہ لڑکی یعنے برتیا سہل کے پاس سے اپنے محلات مین چلی گئی اور وہان اپنے گھوڑون کو طلب کیا اور اپنے باپ کے مال سے ایک ہزار دینار زاد راہ لیا پس جسوقت شب تاریک ہوئی تو بعد تجسس و تفحص احوال نگہبانون کے وہ دروازہ کھولا جو باب السرور راز تھا چنانچہ برتیا نے یہ دیکھا کہ گرد قصر کے جتنے پاسبان ہین خواب مین ہین تو طرفۃ العین مین پاس سہل کے آئی اور نظربندی سے اُنکو وارستہ کر دیا اور اُسنے کہا بسم اللہ اٹھ برکات نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور راہی ہو پس سہل اٹھکر دروازے پر آئے

تب برتیا نے اُنکو ایک زرہ پہننے کو دی اور آپ بھی ویسی ایک زرہ پہن لی اور یہ دونون اُسی دروازے سے نکلے تو
وہان دو گھوڑے تیار رکھے پھر وہ دونون سوار ہو کر چلے جب کفر توتا سے مسافت بمقدار دو فرسخ کے طے کر چکے ناگاہ
اُن دونون نے اپنے پیچھے حس وصدا گھوڑون کے ٹاپون کی سُنی اُسوقت برتیا نے سہل سے کہا اگر یہ لوگ رومی ہین
تو ہین انسے مکالمہ ومخاطبہ کرونگی اور اگر وہ عرب منتصرہ ہین یعنے جنھون نے تنصّر اختیار کیا ہی تو چاہیے کہ تو اُنسے
گفت وشنود کرچنانچہ تھوڑی سی دیر گذری تھی کہ ناگاہ ایک جماعت نمودار ہوئی کہ وہ تعداد مین تیئیس سوار تھے اور وہ
لوگ سبز لباس پہنے تھے اور وہ سب اشہب یعنے خنگ گھوڑون پر سوار تھے آخر جب سہل نے اُنکو بتامل دیکھا تو پہچانا
کہ یہ سب تو اُسی کے اصحاب ہین جنکو شہر ریاض بادشاہ نے شہید کیا تھا پس سہل اُنکے قریب گئے اور اُن پر سلام کیا
اور کہا سبحان اللہ کیا مین وقت قتل تمھارے حاضر نہ تھا یعنے کیا تم شہید نہین کیے گئے ہو اُنھون نے کہا ہان ہم
شہید ہوئے ہین پر کیا تو نہین جانتا ہی کہ ہر آئنہ شہدا زندہ ہین وہ مرتے نہین ہین بلکہ یہ مرگ یعنے قتل ہونا
اُنکا نقل ہی ایک مکان سے طرف دوسرے مکان کے وبتحقیق کہ حق سبحانہ تعالے آج کی شب شہدا کی ارواحو
بنابر زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجتا ہی اور وہ شب شب نیمۂ شعبان تھی تب سہل نے
اُن شہیدون سے کہا مین بھی چاہتا ہون کہ تمھارے ساتھ چلون اور تمھاری صحبت مین رہون اُنھون نے
جواب دیا یہ بات تیرے امکان مین نہین ہی کیونکہ ابھی تیری عمر مین اکتالیس دن باقی ہین کہ بعد ازان تو بھی
ہمسے آملیگا اور اس لڑکی کے لیے حق تعالی نے جنت مین وہ چیزین مہیا رکھی ہین جو اور اپنے مخلصین کے واسطے
تیار کی ہین اور اسکے لیے ایک قصر جواہر و یاقوت سرخ سے کنارے نہر کوثر کے بنا کیا گیا ہی سراپردے اُسکے
آویزان ہین اور انوار تجلیات سے روشن ہین اور قبے یعنے گنبد اُسکے منقش ہین مرمر یعنے تخت اُسکے زرنگار ہین
اور فرش اُسکے ذکل وگداز زمین سے اُونچے اونچے بچھے ہین اور لب نہر کو وہ ہاے خوشنما چنے ہین اور گوشہ ہاے
قصر اشیاے نفیسہ سے پر ہین اُسمین ملبوسات دوختہ اندوختہ ہین اور خدام اُسکے بحسن وفاے تمام آراستہ وپیراستہ
ہین اور اُسکے دروازے پر قلم ستر مکنون یعنے راز در پردہ سے لکھا ہوا اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ یعنے داخل ہو اس
جنت مین بعوض اپنے حسن اعمال کے پھر جب اُس لڑکی نے شہیدون سے یہ بات سُنی تو بولی کہ مین کسوجہ سے مستوجب
وسزاوار ان نعمتون کی ہوئی شہیدون نے کہا اس سبب سے کہ تو نے توحید اپنے پروردگار کی توثیق اور نبی
ذی وقار کی تصدیق کی ہی یہ سن کے اُس لڑکی نے ایک نعرہ کیا اور جان بحق تسلیم کی چنانچہ سہل اپنے گھوڑے سے
اُترے اور اُسکو دفن کیا اور وہ سب شہید نظر سے غائب ہو گئے سہل کہتے ہین کہ پھر مین مسلمانونکے پاس پہونچا اور
عبداللہ ابن غسان وسہیل بن عدی سے یہ کیفیت بیان کی تو سارے مسلمین کا یقین اس امر عجیب سے زیادہ ہوا اور بعد
اس واقعہ کے اکتالیس روز سہل بن اساف زندہ رہ کے مر گئے رحمہ اللہ صفوان بن عامر نے روایت کی ہی

خویلد بن ماجد سے انھون نے عبد الرحمن بن النعمان سے انھون نے سنا اس شخص سے جسنے اُنسے فتوح شام وارض ربیعہ فارس کا ذکر کیا اور کہا کہ جب لشکر مسلمین قرقیسیا پر جا پہونچا اور عبد اللہ وسہل ساتھ تھے اُسوقت مسلمانون نے اپنی حفاظت کے لیے ایک خندق عمیق کھودی اور اُسمین ایک مقام محفوظ مقرر کیا کہ اُسی مین آمد و شد رکھتے تھے راوی کہتا ہی کہ ایاض بن غنم اُسوقت بطرف رقۃ البیضا کے تھے اُنکو خبرین متصل پہونچتی تھین اور وہ اس تردد مین تھے کہ ابتدا ے جنگ کس سے کیجاوے شہر یاض کے ساتھ یا اہل حران وہلہ کے ساتھ تب اُنسے خالد بن الولید نے کہا کہ جو لشکر روبرو موجود ہی اور لڑنے آمادۂ قتال ہی اُسکو چھوڑکر اور پر قصد کرتے ہو میری رائے یہ ہی کہ پہلے اس دشمن یعنے شہر یاض سے مقابلہ کرو پھر جسوقت اسکو شکست دوگے تو تمھاری ہیبت ہر طرف غالب ہو جاویگی بعد ازان جس بلد پر چاہنا قصد کرنا کہ انشاء اللہ تعالی وہ جلد فتح ہو جائیگا یہ سنکے عیاض تھوڑی دیر فکر مین متامل رہے بناگاہ خبر داروں اور جاسوسون نے آنکر اُنکو اس بات کی خبر دی کہ ہرآئنہ لڑنے کو شہر یاض بادشاہ اور بہت سے صاحبان قلعہ مستعد و آمادہ ہین مثل نوفل و طریاطس صاحب دارولوزرد و صاحب جلیین دارنوس صاحب تل سماوی و آرجو صاحب بارعیہ و شہر یاض صاحب ماردین وروموس صاحب حران وربا اور لشکر اُنکا دو لاکھ سوار سے جمع ہی اور اُنھون نے بادشاہ سے تمھارے مقاتلے و مقابلے کا ذمہ اور عہد کیا ہی اور وہ کہتے ہین کہ ہم جنگ کرینگے دشمن سے باتفاق اپنے اہالی و اولاد کے اور ساتھ اپنے مال و موالی کے یہانتک کہ ہم مین سے کوئی گریز نہ کریگا اور ازروے ترتیب لشکر کے پہلے تمھارے مقابلے کو قوم ارمن مقدم ہوئے ہین اور بعد اُنکے روم ہین اور وہ سب فرات کے ادھر آپہونچے ہین جب عیاض نے یہ خبر سُنی تو ولید بن عقبہ کو اُنکی طرف روانہ کیا اور اُسکو اپنا مطلب سمجھا دیا چنانچہ ولید نے پاس عرب بنی ثعلب کے جاکر اُنکے رئیسون کو جمع کیا اور وہ سب نوفل بن مازن و ہاشم واشجع و میسرہ وخرام وغارب وغیرہ تھے تب ولید نے اُنسے کہا اے جوانان عرب آگاہ ہو کہ انجام کار پر نظر کرنا موجب امان کا ہوتا ہی ہلاکت سے کچھ تم لوگ بڑے تیز دندان اور بڑے قوی دل اور بڑے جری اور بڑے مردمیدان زیادہ بنی غسان سے نہین ہو اور تم مین سے کوئی مشابہ و ہمسر جبلہ بن الایہم کا نہین ہی کہ وہ شصت ہزار مردم سے پیش آیا تھا تو اُسوقت حق تعالے نے ہمین کو اُنپر نصرت و فتح دی اور ہمنے اُنکے بڑے بڑے سردارون کو قتل کیا پس ازروے صوابدید کے بہتر یہی ہی کہ تم لوگ ہماری طرف چلے آؤ اور ہمارے لشکر مین شامل ہو جاؤ چنانچہ اُن سب نے تو اس بات کو قبول کیا مگر ایک گروہ اباذ الشمط کا کہ وہ لوگ بلاد روم کی طرف کوچ کر گئے اور باقی سب عرب بنی ثعلب جو مسلم تھے کافر شریک لشکر عیاض بن غنم ہو گئے اس بات سے سارے اہل اسلام خوشدل ہوئے اور کہنے لگے اے گروہ عرب بتحقیق کہ حق سبحانہ تعالی نے تمھارے حق مین بڑی خیر کی اور اُسنے چاہا ہی کہ تمکو برکت بخشے اس سبب سے کہ تم ہمسے آملے اور صلیب پرستون کو چھوڑ دیا حق تعالی تمکو عنقریب اعزاز دینے

اور شرف اپنے نبی کا دکھلاویگا کیونکہ حق تعالی نے اپنے نبی سے ہمارے لیے وعدہ کیا ہی اور وعدہ اُسکا برحق ہی کہ وہ
ہمکو ملک کسری و قیصر پر فیروزمند کریگا اور دونون کا خزانہ ہمکو دلاویگا اور نبی اُسکا مخبر صادق ہی جسکی شان مین
حق تعالی نے فرمایا ہی مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی کہ منطوق کلام اُسکا خواہش نفس سے نہین (یعنے کل انسان ناطق ہین کہ
وہ اپنی ہوائے خاطر سے نطق کرتے ہین مگر نبی وہ ناطق ہی کہ بدون وحی الہی من تلقائے نفس اپنے کچھ نطق نہین کرتا)
پس منطوق کلام اُسکا تمام تر وحی والہام ہی اور کہا کہ ہمارے حق مین خدائے عزوجل نے یہ فرمایا ہی وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ
مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ یعنے ہمنے کتاب زبور مین بعد ذکر اوصاف بندگان نیکوکار کے
لکھا ہی یعنے یہ مقرر کیا ہی کہ وارث و والی روے زمین کے ہمارے بندگان صالحین ہونگے یہ سن کے اُن عرب
بنی تغلب مین جو کافر تھے وہ بھی مسلمان ہوگئے آخر وہ سب کے سب فائز بشرف اسلام ہوئے روایت ہی
خالد بن سعید سے کہ عیاض بن غنم کو جب بھاگ جانا باذا الشمطا کا طرف بلاد روم کے معلوم ہوا تو یہ خبر حضرت
عمر بن الخطاب رض کو لکھ بھیجی تب اُن حضرت نے ہرقل بادشاہ روم اور اُسکے پسر قسطنطین کو نامہ لکھا اور کہلا بھیجا کہ
اگر تم باذا الشمطا کو جو بنی تغلب عرب سے ہی اپنی سرحد سے ہماری طرف نہ پھیر دوگے تو ہم سارے نصرانیون کو جو
ہماری عملداری مین ہین فنا کر دینگے واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ جب پیغام عمر رضی اللہ عنہ کا ہرقل بادشاہ اور اُسکے
پسر کو پہونچا تو اُنھون نے باذا الشمطا کو اسطرف بھیجدیا راوی نے کہا کہ بعد انان عیاض بن غنم نے قصد قتال اور
ملک شہر یاض کے کیا اور اُدھر شہر یاض صاحب قرقیسیا نے یہ بندوبست کیا کہ اُسنے رئیسان نصاری کو جمع کرکے
اُنسے کہنے لگا آگاہ ہو اگلے بادشاہونکی سیرت سے مجھے یہ بات پہونچی ہی کہ وہ لوگ جب لشکر کشی کرتے تھے
تو حیلہ سازی سے وہ غافل نہ رہتے تھے چنانچہ مین بھی ارادہ رکھتا ہون کہ کل صبحی مین بعزم ملاقات عرب کے نکلونگا
پھر جب صفون سے مین باہر نکلون تو تم لوگ مجھے میرے گھوڑے سے اُتار کر پیدل کردو اور مجھپر اپنی تلوارون کو
اُٹھاؤ گویا کہ تم مجکو قتل کیا چاہتے ہو اُسوقت مجھسے مین کہونگا کہ مین عذرخواہ ہون اور وہ سوا اسکے نہین ہی
کہ مین نے تمھاری آزمائش کی تھی کہ تمھاری حمیت تمھارے دین مین کتنی ہی اور مجکو گمان غالب ہوا کہ تم لوگ
ان عربون سے خوف زدہ ہوگئے ہو پھر جب یہ باتین مجھسے تم سنا تو پھر تم میرا اجلال و اعظام بجالانا بعد ازان تم
عرب سے حرب شروع کردیجیو اُسوقت پھر تمھارے پاس سے مین عربون کی طرف بھاگ جاؤنگا اور اُنسے کہونگا مین نے
ارادہ کیا تھا کہ تمھارے تئین تفویض بلد کردون اس بات سے قوم نے مجھپر یورش کی جیسا کہ تمنے خود دیکھا ہی اور
اُنھون نے میرے قتل کا ارادہ کیا تھا تو مین از روے اعتذار کے آگیا اب مین تمھارے پاس آیا ہون کہ مجکو تمھاری
صحبت سے بڑی رغبت ہی پھر جسوقت مجھے امان دیونگے اور مجھسے غافل ہوجاوینگے تو رات کو مین اُنکے امیر کو
قتل کرونگا اور مین خوب جانتا ہون کہ وہ قوم بعد قتل اپنے امیر کے اپنے امر مین سست ہوجاوینگے بعد ازان مین

وہانسے بھاگ آوینگا یہ بات سنکے اُسکے وزیر ارمنی نے کہا آپ کیونکر اپنی جان پر یہ تعب اُٹھاوینگے اور اپنے تئین کیون ایسے تنگ گذرگاہ مین ڈالین گے اور ایسا آپ کرینگے تو جانب عرب سے ہم آپ پر امین نہین ہین اور آپ کے حال یعنے مامون آپ کے ہمپر عتاب کرینگے اور کہین گے تمنے اُنکو کیون چھوڑا اور عرب کی طرف کیون جانے دیا تو ہم کیا جواب دینگے بعد ازان عبد اللہ یوقنا نے بھی کہا کہ ہر آئینہ یہ سردار اپنے قول مین سچا ہی اور کیونکر ہو سکتا ہی کہ ہم آپکو چھوڑ دینگے اور آپ اُس طرف چلے جاوین بلکہ دربارہ اس قوم کے مین آپ کو ایک تدبیر بتاتا ہون کہ وہ اس سے قریب تر اور آسان تر ہی تب شہریاض بادشاہ اور وزیر ارمنی نے کہا اے ملک وہ کیا تدبیر ہی یوقنا نے کہا کہ کل صبح کو ہم اپنی جمعیت مردم ہمراہ لیکر نکلین اور اُنسے مقابلہ کرین اور آپ ہماری کوشش و جانفشانی ملاحظہ کیجیے جیسا کہ ہم بحسب اپنی طاقت کے مقاتلہ کرینگے بعد ازان ہم مصلحۃً شہر کے اندر بھاگ جاوین اور دروازے شہر کے خوب مضبوط بند کرکے دیوار شہر پناہ پر چڑھ جاوین پھر وہ ہمارے قریب آوینگے اور ہم اُنسے بدستور قتال کرتے رہینگے پھر جب ہم ایسا کرینگے تو عرب کو ہمسے طمع ہو گی اور ہمارے قریب تر آجاوینگے اور تم خوب جانتے ہو کہ اُنکے لشکر مین رومیون کی ایک جماعت ہی جو بیدین ہو کر اُنکے دین مین آگئے ہین تو جب وہ ہمارے قریب آوینگے اور ہمپر ارادہ کرینگے تو ہم اُنکو ایک نامہ لکھکر اُنکے دونکو خوش کرینگے پھر ہم اُنکے پاس ایلچی بھیجکر طلب صلح کرینگے اور ہم کہلا بھیجینگے کہ تم اپنے عقلا مین سے صاحبان قول فیصل کو ہمارے یہان بھیجو تا ہم دیکھین کہ وہ ہمسے کیا ارادہ رکھتے ہین اور کیا عجب ہی کہ ہم تمھاری صلح کو قبول کرلیوین آخر جب وہ لوگ ایسا کرینگے اور ہمارے پاس ہمارے قابو مین آجاوینگے تو ہم اُنکو گرفتار کرلیوینگے اور اُنکے سرون پر اپنی تیغین علم کرکے اُنسے کہین گے کہ یا تو تم ہمارے ملک سے کوچ کرجاؤ والا ہم تمکو قتل کرتے ہین پس وہ قوم جب ہمسے ایسی جدوکد یعنے یہ حملہ دیکھینگے تو اپنے اصحاب سے درخواست ہماری صلح کی کرینگے اور ہمارے یہانسے کوچ کرجاوینگے اور حال یہ ہی کہ عرب جب کچھ قول کرتے ہین تو اُسکو وفا کرتے ہین پھر اگر وہ لوگ شہریاض بادشاہ کو شکست دیوینگے اور بادشاہ کے شہرون پر متسلط ہو جاوینگے تو بعد اپنے اس کردار کے ہم اُنکی اطاعت مین داخل ہو کر پھر اُنکے نزدیک سے طرف بلاد روم کے بھاگ جاوینگے راوی کہتا ہی سوا اسکے نہین ہی کہ یوقنا نے اپنے اس کلام سے دو امر کا ارادہ کیا ایک تو یہ کہ اُنکے نزدیک تہمت و اشتباہ سے بری ہو جاوے یہانتک کہ وہ لوگ اُس سے مطمئن خاطر ہو جاوین اور دوسرے یہ کہ تا اصحاب نبی مین سے ایک جماعت قلعہ مین داخل کردیوے اور حیلہ کرے کہ مسلمان میرے قابو مین ہین اور حال آنکہ باتفاق اُنکے اپنا دخل کرے اور شہر مین اُنکا قبضہ کرادیوے یہ سنکے وزیر ارمنی بولا کہ اس صورت مین اگر عرب اپنے صعالیک کو جو درویش بے خانمان ہین اور اپنے نماد مونکو جنکا جینا اور مارا جانا یکسان ہی ہماری طرف بھیجین اور بالفرض کہ تو اُنکو گرفتار کرلیوے اور تو اُنسے وعدہ قتل کرے یعنے قتل سے اُنکو ڈراوے اور وہ کچھ اُسکی پروا نکرین اور اُنسے کوشش و اہتمام تمام ہمارے قتال مین واقع ہو اور وہ ہمارے یہانسے

کوچ کرجاوین تو پھر ہم کیا کرینگے یہ سنکے یوقنا نے اپنے تئین آنکو خشمناک دکھلایا اور کنارہ کشی ظاہر کی یعنے تاوہ سمجھین کہ
ان باتون سے غصہ ہوا اور کنارہ کیا پھر یوقنا نے کہا قسم ہی مسیح کی تمھارے دلون مین اُس قوم کی ہیبت سماگئی اور تم اُنکے
رعب مین آگئے بعد اسکے اب تم کبھی رستگاری نپاؤگے اور قسم ہی مجکو اس امر کی جسکا مجکو اعتقاد ہی کہ ہر آئینہ مین نے
اپنے قلعۂ حلب مین اُنسے قتال کیا اور لشکر اُنکے سوارون کا حلب کے سائر بلدان مین سال بھر پھرا کیے اور سرگردان رہے
اگر یہ بات نہوتی کہ ایک غلام حبشی نے اُنکے غلامون مین سے جسکا نام دامس الہول تھا اور اُسکے ساتھ اور بیس آدمی تھے
کہ اُنھون نے میرے ساتھ حیلہ کرکے میرے قلعہ پر مسلط ہوئے تو کبھی وہ اُس قلعہ پر قادر نہو سکتے یعنے اگر یہ امر نہوتا کہ وہ
غلام مجھپر حیلہ گری کرتا تو ہرگز وہ مجھپر قدرت نہ پاتا پس حیلہ بازی ایسی کارگر ہوئی ہی اور ایسا ہوا تھا کہ وہ اپنے جمیع
لشکرون جرار اور اپنے تمام دلاورون ذی الاقتدار کے مجھپر آپڑے تھے پس تمھاری یہ کیا کیفیت ہی وحال آنکہ تم پر نہین
آئے ہین مگر ایک گروہ چند آدمیون کا اور تمھارا شہر و شہرپناہ بھی مثل قلعہ محکم کے استوار ہی اور اُسپر قتال بھی دشوار ہی سوائے
دو مقام کے ایک طرف جبل دوسرا جانب غرب سے اور تمھارے تئین کوئی عذر بھی مانع نہین ہی اور جو کوئی ارادہ رضامندی
مسیح کا رکھتا ہو اور طالب اجر کا ہو تو چاہیے کہ اپنے دین کے لیے قتال کرے اور اپنے اہل اور خاندان کو ان عربون سے بچاوے
اور اگر تم اس امر کا خوف کرتے ہو کہ وہ لوگ ہماری طرف اپنے غلامون کو بھیجین گے یا ایسونکو جنکی کچھ وقعت و قدر اُنکے نزدیک
نہین ہی تو مین سارے آدمیون مین اُنکا بڑا شناسا ہون کہ تمام اُنکے شہسوارون اور دلاورون کو اور اُنکے خادمون کو اور اُنکے
خاص اصحاب کو خوب پہچانتا ہون پس تم اپنے ایلچیون کے ساتھ اُس قوم کے نام بنام نامہ بھیجو کہ وہ سب نامی و گرامی ہین انمین سے
مقداد ہین اور نعمان و شرحبیل بن کعب و قوقل و عبدالرحمن بن مالک و اسود بن قیس و خالد بن جعفر و ابن قیس و ہمام بن الحارث
و مالک بن نوبۃ و سلامۃ بن عامر یہ لوگ اشراف و اعیان قوم ہین یہ سنکے وزیر ارمنی ہنسا اور کہا قسم ہی مجکو اپنے دین کی عرب
لوگ ان اشخاص کے سبب ہرگز اپنے کامون مین سستی نکرینگے یعنے اپنے ارادے سے باز نہینگے مگر یہ کہ وہ تمسے رہائن یعنے گروی
وعوضی جسکو اول وبندی کہتے ہین طلب کرینگے تب یوقنا نے کہا رائے تمھاری سُست ہوگئی اور دل تمھارے بودے
ہوگئے تم اُنکے پاس ایلچی کے ہاتھ نامہ بھیجو اگر اُنھون نے قبول کرلیا تو اس بات کو ہمارے سید مسیح کی برکات و مغفرت سے
سمجھنا اور اگر وہ رہائن طلب کرینگے تو ہم اہل شہر سے اپنے ضعفا یعنے کمترین مردم کو اور اُنکی اولاد کو لباس فاخرہ پہناکر
اُنکے یہان بھیجدینگے اور کہلا بھیجین گے کہ یہ لوگ ہمارے بزرگان اور رئیسان شہر ہین تب شہر یاض بادشاہ نے کہا قسم ہی
قربان کی یعنے قربانی مسیح کی سوائے اُس بات کے جو کچھ تو نے ہمکو حکم کیا ہین اور کچھ نکرونگا بعد ازان بادشاہ نے اپنے
سردارون اور اپنے اہل کارون کو حکم کیا کہ وہ لوگون کو واسطے تیاری جنگ کے امر کرین چنانچہ اُن امرا نے یون ہی حکم کیا پھر اُن
لوگون نے اپنے ہتھیار لگائے اور آمادۂ قتال ہوئے اور ادھر سالار لشکر اسلام نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سوار ہون چنانچہ
خیل عرب سوار ہوئے اور درۂ خندق سے باہر نکلے اور لشکر اعدا بلندی وادی سے ان لوگون کے سامنے آیا اسوقت اہل اسلام

یہ دعا پڑھنے لگے اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا عَلَیْھِمْ کَنَصْرِ نَبِیِّکَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ یعنے اے ہمارے پروردگار تو ہمکو اُنپر نصرت دے جیسے تو نے نصرت دی تھی اپنے نبی کو روز مقابلہ لشکر کفار مکہ کے پھر اِن لوگون نے اپنی صفین باندھین اور اُس افسر نے لوگونکو وعظ کیا اور آخر وعظ یہ تھا کہ دیکھو اب ہم جانب طاغیہ روم کے حملہ کرتے ہین اور اُسکے صلیب پرستون پر چڑھائی کرتے ہین پس آؤ ہماری پیروی کرو اگر حق تعالیٰ تقبل اُس طاغی اور صلیبیون کے ہمکو فتحیاب کریگا تو اُس قوم کے قدم پر جا پڑینگے اُن لوگون نے جواب دیا اے امیر تو نے ہمکو ایسے امر کی طرف دعوت کی یعنے بلایا ہی کہ وہ خود ہمکو نہایت محبوب ہی اور مرغوب تر ہی اُن باتون سے جو تو نے ذکر کیا پس حملہ کر ہم حملہ کرتے ہین چنانچہ محمد بن مسلمہ نے روایت کی کہ آخر امیر لشکر اسلام اور اُسکے ہمراہیون نے لشکر قرقیسیا پر حملہ کیا اور امیر مسلمانونکے عبداللہ بن غسان اور سہیل بن عدی تھے پس تحقیق کہ اُن لوگون نے بقتال شدید مقاتلہ کیا اور راہ خدا مین وہ جہاد کیا جیسا حق جہاد کرنے کا ہی اور دشمنان خدا کو بھاگے مارے اور تلوارین مارین اور اُسی معرکہ مین عبداللہ بن مالک اُشتر نے وزیر ارمنی کو جالیا اور جب اُسکی ہیئت اور شان کو دیکھا تو جانا کہ یہ کوئی اُنکے ملوک وسلاطین مین سے ہی آخر عبداللہ بن مالک نے اُسکے سینے مین بھالا مارا کہ انی اُسکی اُسکی پشت سے پار نکل آئی اور نعمان بن المنذر شہر یاض بادشاہ پر جا پڑا اُسوقت جماعت مردم اُسکے گرد سے متفرق ہوگئے تو نعمان نے شہر یاض پر وار کیا مگر وہ یہ نہین جانتا تھا کہ یہ صاحب و مالک بلد ہی بلکہ یہ سمجھا کہ کوئی منجملہ ملوک کے ہی آخر اُسپر حملہ کیا اور اُسوقت یہ اشعار پڑھتا تھا اشعار

وَاَنَا لِقَوْمٍ فِی الْحُرُبِ لُیُوثُھَا	وَتَفْرَقُ مِنَّا فِی الْوَغَا اُسْوُدُھَا
وَنَزْعَمُ اُنُوفَ الْعِدَا اَوْ نَزُورُھَا	لَنَا الْفَخْرُ فِی کُلِّ الْمَوَاطِنِ کُلِّھَا
مَلَکْنَا بِلَادَ الشَّامِ ثُمَّ مُلُوکَھَا	اِلٰی اَنْ بَدَلْنَا بِالنِّکَالِ عَدِیْدَھَا
اِلٰی شَہْرِیَاضِ الْکَلْبِ ذَاکَ شَدِیْدُھَا	وَتِلْکَ دَارًا ثُمَّ جَلْمِیْنَ بَعْدَھَا
وَنَمْضِی اِلٰی حَرَّانِ ثُمَّ سُرُوجَھَا	کَذَاکَ الرَّھَا فَالْمُسْلِمِیْنَ نُعِیْدُھَا
اَبِیْدُ لُیُوثُ الْحَرْبِ ثُمَّ اُسُودُھَا	وَاِنِّیْ اَنَا النُّعْمَانُ ذَاکَ بْنُ مُنْذِرٍ

نُحَامِیْ عَنْ شَرْعِ الْھُدٰی وَنَصُونُہٗ	یعنے مین حق مین اس قوم کے وقت جنگ کے شیر جنگ ہون بھاگتے
بِاَحْمَدَ اَلْھَادِیْ فَذَاکَ سَعِیْدُھَا	
سُوفَ نُقُودُ الْخَیْلَ جَرْدَا سُوَابِقَا	
کَذَا رَاسِ عَیْنٍ وَالْجُیُوشِ نُقُودُھَا	
وَاِنِّیْ اَنَا النُّعْمَانُ ذَاکَ بْنُ مُنْذِرٍ	

ہین مجھسے وقت وغا کے شیران کارزار شرع ہادی کی طرف ہم حمایت کرتے ہین اور اُسکی صیانت واعانت کرتے ہین اور دشمنون کی ناکین گھسیتے ہین اور ہم اُنکے تئین دفع کرتے ہین ہمارے لیے ہر مقام مین فخر تمامتر ہی بطفیل احمد ہادی کے کہ یہی فخر اُس کل مواطن کی سعادت ہی ہم تمام بلاد شام اور ملوک ملک شام پر غالب ہوئے یہانتک کہ ہمنے اُسکے عدید یعنے جماعات کو ساتھ نکال یعنے ہلاکت کے بدل دیا اور قریب ہی کہ ہم گھوڑے دوڑاوین گھوڑے تیز رو طرف شہر یاض کے کہ یہ سخت تر ہی کتون مین اور ہم مالک ہونگے اُسکے بعد ازان جلمین کے اور اسی طرح مالک ہونگے راس العین کے اور اُسکے لشکر کو ہنکاتے ہین وبعد ازان ہم گذر کرینگے طرف حران کے بعد ازان طرف اُنکے سروج کے

(سروج نام بلد عجم ہی) اسی طرح طرف رہا کے کہان سب کو واسطے مسلمین کے ہم پھیر نگے اور مین وہ نعمان ہون جو بن
منذر ہی ہلاک کرونگا مین ہزبران ہزردآزما کو پھر شیران جنگ کو غرضکہ نعمان بن المنذر شہر یاض بادشاہ پر جا پڑا اور دفعۃً
اسکو نیزہ مار کر زمین پر ڈالدیا پھر جب لشکر قرقیسیا نے یہ دیکھا کہ اُنکا بادشاہ مارا گیا تو وہ سب اپنے شہر کو پھر پڑے
اور اپنے شہر کو اپنا قلعہ کیا اور اُسکو بند وبست سے مستحکم کیا چنانچہ ارمانوسہ ملکہ شہر یاض نہایت خوف زدہ ہوئی اور
اُسکے دل مین رعب سمایا تب اُسنے عبد صالح یوقنا سے کہا اے عبد المسیح سوا تیرے اب ایسا کوئی ہمارا باقی نہین رہا
کہ وہ بجز تیرے سیاست ہمارے ملک کی اور تدبیر ہمارے امور کی کرے یوقنا نے کہا اے ملکہ مین آپ کے حضور مین
خدمتگزاری کو حاضر ہون بعد ازان ملکہ نے اپنے کامون کو یوقنا اور اُسکے اصحاب پر محول کیا اور یہ بات کہی تم آگاہ
اور خبردار ہو کہ یہ شہر اور ملکہ تمھارے ہی طرف ہی یعنے تمھارے بھروسے ہی یوقنا نے کہا ہمپر واجب ہی کہ ہم ملکہ کے
حق خدمت پر قائم رہین اور اُسکی طرف سے قتال کرین بعد ازان یوقنا نے اپنے ہمراہیون کو سور بلد یعنے شہر پناہ پر چڑھا یا
کہ وہ مسلمین سے قریب ہو گئے اور حال یہ تھا کہ مسلمین کی جو فوج پیدل تھی وہ فلاخن سے سنگ اندازی کرتی تھی
کہ پتھر اُنکا کبھی نشانے سے خطا نکرتا تھا اور افسر پیدل لشکر پر اور گروہ موالی پر منذر بن العاصم تھے کہ تمام حجاز مین
مین کوئی شخص منذر سے زیادہ تر فلاخن انداز نہ تھا اور اُنکے قوۃ بازو کا حال یہ تھا کہ جب وہ فلاخن سے سنگ اندا
ہوتے تھے تو وہ پتھر برج اعظم سے بالاتر گذر جاتا تھا پس وہ برابر اسی طرح ہر روز سنگ اندازی کرتے تھے کہ وہ پتھر ایک
دو آدمی کا سر توڑ دیتا تھا چنانچہ عرب نے نام عاصم کا برج المنذر رکھا تھا غرضکہ ان لوگون نے اہل قرقیسیا پر نہایت
سختی وتنگی کی تب ارمانوسہ ملکہ نے یوقنا سے کہا وہ تیری تدبیرین در بارہ ان عربون کے کہان ہین جسکا وعدہ تو
ملک شہر یاض سے کیا کرتا تھا یوقنا نے کہا مین اس امر مین خود متفکر ہون اور اس فکر سے مین غافل نہین ہون بعد ازان
یوقنا شہر پناہ پر جو مسلمین سے متصل تھا چڑھ گیا اور پکار کر کہا اے معاشر عرب درمیان ہمارے تمھارے یہ امر طول ہوا کیا
تمنے ملک شہر یاض کو شکست نہین دی اور کیا تم راس العین پر مالک وغالب نہین ہوئے اور بعد اسکے ہر بھی تمھارے
ہین اور تم ہمسے مال طلب کرتے ہو آخر تمھارا ارادہ کیا ہی اور ہم خوب جانتے ہین کہ جو تم کہتے ہو وہ کرتے ہو اور وفا کرتے ہو آخر
جب یوقنا کو عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی نے اور سب صحابہ نے دیکھا اور معلوم کیا کہ اہل قرقیسیا پر اُسکا ارادہ
جنگ کا ہو تب سہل بن عدی نے یوقنا سے خطاب کر کے کہا اے دشمن اپنی جان کے تو نے ہمسے فریب کیا اور منصوبہ تیرا
جو ہمپر تھا وہ تمام وپورا ہوا کہ تو ہمارے دین مین داخل ہوا جب ہم تجھسے مطمئن ہوئے تو تو نے فریب کیا کہ اپنے پہلے
دین کی طرف پھر گیا آخر تو ہمسے اب کہان بھاگ کر جائیگا اور ہمسے کدھر روپوش ہو جائیگا اور ہم تیری طلب وتلاش
مین ہین اور قریب ہی کہ ہم اُس شہر پر بزور شمشیر غالب ہوتے ہین اور تیری گردن مارتے ہین (یہ کلام مسلمین کا
ساتھ یوقنا کے مصلحۃً بطریق جنگ زرگری تھا) تب یوقنا نے جواب دیا اے جماعت عرق بتحقیق کہ مین نے تمھاری خیر خواہیان

اور تمھاری خدمتین کین اور تمسے بھی مین نے سوائے خیر کے اور کچھ نہین دیکھا ولیکن میرے دلکو اپنا دین بھایا اور ایسا خوش آیا کہ آخر پھر مین نے اسطرف کو میل کیا خیر اب جو کچھ ہوا سو ہوا آیندہ اس شہر مین پہونچنا تمھارا غیر ممکن ہی اور تم اسپر غالب وقادر نہین ہو سکتے اسلیے کہ وہ نہایت مشید و مستحکم ہی اور اسمین بڑے بڑے مردان کار زار ہین اور رسد غلہ وغیرہ بھی ہمارے پاس وافر ہی ولیکن تم اپنی جماعت مین سے دس آدمی کو جو تمھارے معزز اصحاب ہون اور ہم بھی اُنپر وثوق و اعتماد رکھتے ہون ہمارے پاس روانہ کر دو کہ وہ ہمسے قول و قسم کرین اور ہم اُنسے قول و قسم کرین یہانتک کہ جب تم راس العین فتح پاؤ گے تو یہ شہر بھی ہم تمکو سپرد کر دینگے اور بالفعل درمیان ہمارے تمھارے بقیہ سال حال صلح رہے اور اس سال مین کل چار مہینے باقی ہین کہ اول ان مہینون کا رمضان ہی یعنے ابتداے رمضان سے چار مہینے باقی ہین یہ سنکے عبداللہ بن غسان نے کہا کہ ہمنے یہ معاہدہ تیرا قبول کیا مگر وہ دسون آدمی کون ہین جنکو تو چاہتا ہی کہ ہم اُنکو تیرے پاس بھیجین یوقنا نے کہا ارادہ میرا ان لوگون سے ہی مقداد بن الاسود و اسود مولاے قیس و خالد بن جعفر و ہبیرہ بن قیس و ہمام بن الحارث و سلامۃ بن عامر و ابن نعیم پس مین ان لوگونکو چاہتا ہون کہ میرے پاس آوین اسلیے کہ بدون آنے انکے امر صلح متعسر ہی آخر عبداللہ نے اشخاص مذکور کو روانہ کیا اور یوقنا نے انکے لیے پھاٹک کھول دیا مگر عبداللہ نے یوقنا سے یہ کہا کہ ہم بدون رہاین کے دربارۂ اپنے اصحاب کے سستی و غفلت نکرینگے یعنے بغیر اسکے ہمکو اپنے اصحاب کے حق مین اطمینان نہین ہی یہ سنکے یوقنا پاس ارمانوسہ ملکہ کے گیا اور اُسکو خبر دی کہ وہ قوم رہاین طلب کرتے ہین ملکہ نے کہا ہمنے اُنکی لڑکونکو بھیجدیا یوقنا نے کہا اے ملکہ حرب مین مکر و حیلہ کرنا عرب کے یہانسے نکلا ہی اور بادشاہون کی شان کا یہ مقتضا ہی کہ جو کہین وفا کرین و حال آنکہ قول حکیم فارس کا ہی کہ جب غدر کرنا طبیعت اور عادت قوم کی ہو تو وثوق و اعتماد ساتھ ہر کسی کے بہت دشوار ہی یعنے ہر گاہ عادت عرب کی مکر و حیلہ ہی اور بادشاہون کی شان کا یہ کرنا لازم پڑا ہی تو البتہ ادھر ایک کے مکر متعذر ہی و بہرکیف آپ جو ارادہ بھیجنے اطفال اہل سوق کا کرتے ہین تو یہ بھی خالی از تردد نہین اسواسطے کہ آپکے اہل بلد مین رؤسا و ملوک ہین کہ وہ بعد بادشاہ آپکے شوہر کے اگرچہ آپکی شان کو عظیم جانتے ہین لیکن وہ آپکو بچشم تانیث دیکھتے ہین یعنے آپکی طرف اُس نظر سے نگاہ کرتے ہین جسطرح نسوان کو بعین استضعاف دیکھا کرتے ہین اور اُنکا کچھ رعب نہین مانتے ہین اور میری طرف بعین غربت نظر کرتے ہین کہ مجھے مسافر اور بیرونی سمجھکر اپنے نزدیک میری جانب سے کچھ ہیبت نہین رکھتے ہین اور حال ہمارا صلح کا عرب کے ساتھ سنتے ہین تو ہمکو اس بات کا مالک و مختار نہین جانتے ہین در صورت ارادہ ہمارا اور آپکا پورا نہوگا اور جب اہل بازار بھیجے جاوینگے تو وہ لوگ ہمپر جرات و جسارت کرینگے و تعرض و تحریص اُنپر مثل اسکے کہ جسطرح ساتھ ملک موصل اور صاحب ہنکاریہ کے معاملہ ہوا تھا اسی طرح یہ امر بھی دشوار ہو جاوے گا تب ملکہ نے کہا پھر اس باب مین تیری کیا راے ہی یوقنا نے کہا میری راے یہ ہی کہ ہم انھین رئیسون کو پاس

عرب کے رہائن بھیجین راوی نے کہا یہ فعل یوقنا نے اسلیے کیا کہ جب ان معزز لوگون کو حوالہ عرب کے کر دیوے تو شہر مین
کوئی رئیس رؤسا بن سے ایسا باقی نرہیگا جو درمیان شہر کے عربون سے مزاحم و متعرض ہوگا غرضکہ ملکہ نے یوقنا کی رائے
کو قبول کیا اور رؤساے بلد کو طرف عبد اللہ بن غسان کے بطریق رہائن روانہ کیا پھر جب یہ سب وہان پہونچے تو وہ
دسون اصحاب نبی صلعم یعنے مقداد وغیرہ جنکو طلب کیا تھا آن کر داخل شہر ہوے اُنکو یوقنا نے حکم کیا کہ برج کبیر مین
جا اُترین اور وہ برج معروف بہ برج المنذر تھا اور یہ تدبیر یوقنا نے اسواسطے کی تا جو لوگ ملکہ کی طرف سے اُس
برج مین مامور تھے وہ نافرمانی و سرتابی نکر سکین کیونکہ اُس برج مین اموال اہل بلد کا سب جمع تھا آخر جب وہ دسون
اصحاب اُس برج مین مسلط ہو گئے اُسوقت یوقنا پاس ارمانوسہ ملکہ کے گیا اور کہا کہ اُن اشخاص عشرہ کو مین نے
برج مین ٹھہرایا ہی اسلیے کہ کل صبح کو اُن سب کو بالاے برج یعنے اُسکے سطحے پر کھڑا کرونگا اور اُنکی قوم عرب کو
دکھلا کر اُنسے خطاب کرونگا کہ یا تو تم ہمارے مہانسے کوچ کر جاؤ نہین تو ہم ان سب کو قتل کرتے ہین تب ملکہ نے کہا
پھر ہم اپنے اصحاب رہائن کو کیا کرینگے اور اُنکی رہائی کیونکر ہوگی کیونکہ اگر ہم اُنکے اصحاب کے ساتھ ایسا کرینگے جیسا
کہ تو نے ذکر کیا تو لامحالہ وہ بھی ہمارے اصحاب کے ساتھ ایسا ہی کچھ کرینگے اُسوقت یوقنا نے جواب دیا کہ ہرگاہ آپ
اپنے اہل بلد کے لیے گھبراتی ہین تو اُس قوم سے مصالحہ در پیش کیجیے ملکہ نے کہا تو اپنی حسن راے سے جو مناسب ہو
وہ تدبیر کر یوقنا نے کہا سمعًا وطاعۃً یعنے بسر و چشم تعمیل حکم کرونگا اب مین ان دسون اصحاب پاس جاتا ہون اسلیے
کہ اُنکے امیر نے اُنکو کس امر کا مامور کیا ہی اور ہم دیکھین کہ وہ ہمسے کس بات کے طلبگار ہین بعد ازان یوقنا اُن اصحاب
عشرہ کے پاس گیا اور جس بات پر تفویض بلد سے اُسکا عزم تھا وہ اُنسے بیان کیا اور کہا جب تم لوگ شور و غل سنو گے
تو اُن لوگونکو جو اس برج مین ہین تم سمجھ لیجیو یہ کہکے یوقنا اپنے اصحاب خاص پاس گیا اور اُنکو دیوار شہر پناہ پر چڑھا دیا
اور اُنکے ساتھ اہل بلد مین سے کیسکو نچھوڑا آخر جسوقت تاریکی شب ہوئی تو عبد اللہ یوقنا اپنے اصحاب کے پاس کہ وہ
دوسو آدمی تھے گیا پھر اُن سب نے صداے تہلیل و تکبیر بلند کی اور دروازۂ شہر پر پہونچکر پھاٹک کھول دیا اور فورًا عبد اللہ
ابن غسان سے کہلا بھیجا کہ جلد اپنا لشکر لاوے تا آنکہ وہ لوگ اندرون شہر آپہونچے اور اہل بلد سے تلوار چلی پس اہل
قرقیسیا تھوڑی دیر نہ ٹھہرے تھے کہ اہل اسلام اُنسے بزور شمشیر تیز غالب آئے تب اُن لوگون نے قصد برج اعظم کا
کیا تو وہان ان لوگون پر اُن دسون اصحاب نے غلبہ و حملہ کیا بالآخر ارمانوسہ ملکہ کو معلوم ہوا کہ یہ سب حیلہ سازی و مکاری
یوقنا کی تھی کہ ملکہ پر تمام ہوئی یعنے اُسپر چل گئی اور اُسوقت وہ صداے الغیاث و شوار و فریاد اہل بلد سے سنتی تھی
یہانتک کہ عبد اللہ بن غسان نے اُن سب کو امان دی اور جو کچھ شہر مین تھا سب پر قبضہ کیا پھر مال و متاع سب
جو کچھ اُسمین تھا اور جو ذخیرہ و خزانہ برج اعظم مین تھا لے لیا پھر اُسمین سے خمس نکال کر باقی سب مسلمین پر تقسیم
کر دیا مگر پہلے اُنپر عرض اسلام کیا پھر جو کوئی اُنمین سے اسلام لایا اُسکو اُسکا اہل و مال پھیر دیا اور جسنے اسلام قبول کیا

اُسپر جزیہ یعنے محصول باندھا گیا و بعد ازان وہ سب جو مسلمان ہوئے تھے جمع ہو کر سرداران لشکر اسلام کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہم تمھارے دین مین داخل ہوئے تو چاہیے کہ ہمارے انگور کے باغات اور بستان میوہ جات ہمکو حوالہ کرو تب عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی نے اُنکو جواب دیا کہ یہ چیزین موقوف ہین بحکم امام یعنے حکم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پر منحصر ہی کہ وہ جسکو چاہیگا اُسمین آباد کرے گا اور جسکے قبضے مین یہ املاک وضیاع ہونگے اُس سے خراج مقرر کریگا اسلیے کہ حکم خراج وخمس وجزیہ بامر امام ہوتا ہی کہ وہ اُسمین سے بقدر حاجت اپنے لیتا ہی اور باقی مصالح امور مسلمین مین صرف کرتا ہی راوی نے کہا کہ پھر ارمانوسہ ملکہ اسلام لائی اور سارے وابستگان ومنتسبان اُسکے مشرف باسلام ہوئے تا انکہ عبد اللہ بن غسان نے اُنکے ساتھ بخوبی احسان کیا اور اُنکے لیے تجدید امان کی اور اُنکو اُنکے اماکن ومساکن مین آباد ان کیا چنانچہ یہ تمام اخبار اہل بلاد کو پہونچے یہانتک کہ وہ سب داخل اسلام ہوئے ابن عطیہ جسنے ادراک ولفحص اس واقعہ کا کیا وہ کہتا ہی کہ فتح قرقیسیا اول شب یعنے پہلی تاریخ رمضان کو ہوئی اور سنہ ۲۲ بائیسوان تھا ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اُس قوم نے جو کنیسہ بنایا تھا کہ وہ بیعہ یعنے مسجد جرجیس بنی کی تھی اُسکو مسلمانون نے جامع مسجد قرار دی اور جب تک اُسمین نماز ادا نہ کی تھی وہانسے کوچ نکیا اور ملکہ کے اصحاب رہائن کو رہا کردیا اور اُسکی ولایت وسلطنت کو تفویض شرجیل بن کعب کے کیا اور شرجیل کی ہمراہی مین ایک سو پچاس مردان کارآزمودہ مقرر کیے وبعد ازان عزم روانگی طرف ماکسین کے کیا اُسوقت عبد اللہ بن غسان نے عبد اللہ یوقنا سے کہا کہ تم اپنی دختر کو حکم کرو کہ وہ اپنے قلعے کو پھر جاوے کہ ہمارے پاس اس بارہ مین حکمنامہ امیر عیاض بن غنم کا صادر ہوا ہی آخر دختر یوقنا نے وہان سے اپنے قلعے کی طرف معاودت کی وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

ذکر فتح ماکسین وشمسانیہ وغیرہ

روایت ہی زہمان بن رقیم سے اُسنے روایت کی ہی صلت بن مخالد سے اُسنے قبیل بن میسور سے کہ جب عبد اللہ بن غسان مع لشکر قرقیسیا سے روانہ ہوئے اور مقام ماکسین پر آپہونچے تو فتح اُسکی بصلح ہوئی اور چار ہزار درہم اُنکے حصہ بلاد سے مقرر کیا اور نقد کے ساتھ ایک ہزار کون گندم وجو کے بھی ٹھہرائی چنانچہ یہ خراج سنگین اُنپر بار گران ہوا تب اُنکے لیے نصف چھوڑ دیا اور اسی طرح معاملہ ساتھ اہل شمسانیہ کے ہوا بعد ازان ابن غسان نے قصد عربان کا کیا جب وہان پہونچے تو اہل عربان بھی اُنکے پاس حاضر ہوئے اور مصالحہ کیا جس امر پر اہل ماکسین نے صلح کی تھی بعد ازان مجدل کی طرف کوچ کیا پس اُسپر بھی مسلط ہوئے پھر وہان قیام کیا اور منتظر رہے کہ اُنکے امیر عیاض بن غنم کی پیشگاہ سے کیا خبر اور کیا حکم اُنپر وارد ہوتا ہی اور اُس عرصہ مین عیاض بن غنم نہر بلخ پر نازل تھے چنانچہ عبد اللہ نے اُنکو نامہ لکھا اور اُسمین وقائع تسخیر بلاد جس جسکی فتح خداوند اُسکے

ہاتھ پر ہوئی تھی مندرج کیے جب یہ فتحنامہ عیاض کے پاس پہونچا تو اُنھون نے بجواب مین عبداللہ کو لکھا کہ جب تک ہمارا حکم تمکو پہونچے تم اپنے اُسی مقام پر مقیم رہو والسلام سہل بن مجاہد بن سعید نے بیان کیا کہ جب حق تعالیٰ نے دست عبداللہ بن غسان پر فتح ارض وخابور کی بصلح کرادی اور عبداللہ نے مقام مجدل مین قیام کیا اُس زمانے مین قیس بن حازم البجلی نے یہ ابیات کہے اور پڑھے

اَقَمْنَا مَنَارَ الدِّیْنِ فِیْ کُلِّ جَانِبٍ	وَصُلْنَا عَلٰی اَعْدَائِنَا بِالْقَوَاضِبِ
بِفِتْیَانِ صِدْقٍ مِنْ کِرَامِ الْعَرَائِبِ	بَزَزْنَاہُمْ لَمَّا الْتَقَیْنَا بِسَارِحٍ
وَکُلٌّ ہُمَامٍ فِی الْحُرُوْبِ تُحَالَہٗ	یَکُرُّ وَیَحْمِلُ فِیْ صُدُوْرِ الْکَتَائِبِ
تَرَکْنَاہُمُوْ فِی الْقَاعِ تُہْنَا لِنَاہِبٍ	وَمَا زَالَ نَصْرُ اللّٰہِ یَکْنِفُ جَمْعَنَا
فَلِلّٰہِ اَلْحَمْدُ فِی الْمَسَاءِ وَبُکْرَۃً	کَمَا لَاحَ نَجْمٌ فِیْ سَدُوْلِ الْغَیَاہِبِ

یعنے منارے دین کے ہمنے ہر طرف قائم کیے اور اپنے دشمنون پر ہمنے تیغہاے تیز و بُرّان سے حملہ کیا اور شہر خابور مع اپنے کل باشندگان کے ہمارا مطیع ہوا اور جب ہمنے اعدا سے بشمشیر قاطع مقابلہ کیا تو باتفاق جوانان صدق شعار وادی جملہ مکرمین یگانۂ روزگار کے اُنکو بھگا دیا اور اُسوقت گرد و خاک مثل ابر کے اُڑتی تھی اور ہر ایک مرد باہمت وقت جنگ کے منتخب زمانہ تھے کہ وہ بار بار حملہ کرتے تھے درمیان لشکرون کے اور جدل و زینک وبعدہ شہر یاض سب کو ہمنے میدان مین کشتہ افتادہ چھوڑ دیا واسطے لوٹنے لوٹنے والونکے اور ہمیشہ نصرت خدا ہماری جماعت کی حامی ہوا اور جمیع آفات وبلا سے ہماری حفاظت کرتی ہو پس حمد ہو خدا کی صبح وشام جبتک منارے روشن ہین سراپردہ تاریکی مین

ذکر فتوح قلعۂ ماردین

روایت ہی سواد بن کثیر سے اُسنے روایت کی ہی یوسف بن عبدالرزاق اُسنے کامل اُسنے مثنی بن عامر اُسنے اپنے جد سے کہ جب مدائن خابور پر بطریق صلح کے فتح ہوئی اور خبر قتل شہر یاض ملک کی صاحب ارض بیع وعین وروہ وراس العین کو پہونچی تو اُسپر سناٹہ عظیم گذرا اور اسکو بہت بڑا صدمہ ہوا تب اُسنے اپنے ارکان دولت اور ارباب سلطنت کو جمع کیا اور وہ اُس عرصے مین درمیان ارض الطیر کے وارد تھا چنانچہ اُن سب عمائد سے کہنے لگا کہ ہمارے بلاد سے یہی تین مدائن ہین جنکا مین مالک ہون اور یہ دونون قلعے ہین اور حال یہ ہی کہ سارے عرب منتصرہ یعنے نونصرانی ہمارے یہان سے چلے گئے ہین یعنے جمعیت ہماری شکست ہوگئی ہی اس حالت مین تمھاری کیا راے ہی یہ سنکے بطریق توما نے جواب عرض کیا کہ اے ملک بتحقیق کہ لڑائی عرب کی ہمسے لابد ہی اور لامحالہ ہمکو بھی اُنسے لڑنا پر ضرور ہی اور نصرت وظفر بدست خدا ہی جسکو چاہے عطا کریگا پر سوا اسکے اور کچھ میری راے مین نہین آتا ہی کہ آپ اپنے فرزند عمود کا عقد ازدواج ملکہ ماریہ دختر آرسوس بن ہارس

صاحب ماردمن و مرون یعنے قلعۃ المراۃ سے کر دیجیے راوی نے کہا کہ سبب بنا ہونے ان دونون قلعون مذکور کا
یہ تھا کہ یہ شخص آرموص بن جارس اہل طیرزند سے تھا اور بڑا شجاع بہادر و مدافع دلاور تھا اور اول جس شخص نے
بنائے مملکت ملک ارمنیۃ مین یعنے بنائے بادشاہت ارمنیہ کی ڈالی وہ یہی شخص ہو اور شہر طیرزند مین یہ شخص رہتا تھا
اور ہمیشہ جب چاہتا تھا تو بلاد روم مین غارت گری و ڈاکہ زنی کیا کرتا تھا یہانتک کہ باشندگان ان بلاد نے حضور
مین بادشاہ اعظم کے عرضی لکھی اسمین اسکے ہاتھ سے استغاثہ کرتے تھے تب ہرقل بادشاہ نے ایک شخص کو انطاکیہ
سے طرف ربیعہ کے اسکے پاس بھیجا اسنے اس سے کہا کہ تو اپنے لیے ایک گڑھی بنالے اسمین رہا کر پھر جبکہ
وہ درمیان زمین جبل اردین کے گیا اور نیچے اترا تو ناگاہ ایک ٹیکرا پہاڑی کا نظر آیا وہان آتش فارسیون کی
روشن تھی اور فارس کے عابدون مین سے اس مقام مین ایک عابد رہتا تھا اور وہ کثرت عبادت مین درمیان فارسیون کے
مشہور تھا اور اقصاے بلاد خراسان و عراق سے عمدہ چیزین اور نذرین اسکے لیے کرتی تھین اور اسکا نام دین تھا
چنانچہ ارسوس اسکے پاس جا اترا اور اسکا منتظر وقت ہوا اور اسکے پاس تحفے اور ہدیے لیجانے لگا اور وہ عابد اس سے
پوشیدہ اور جدا نہ رہتا تھا بلکہ ہمیشہ اسکے ساتھ صحبت رکھتا تھا یہانتک کہ ایک روز ارسوس نے اسکو تنہا پاکر قتل
کرڈالا اور زمین مین خفیہ گاڑدیا جب باشندگان اس دیار نے اس عابد کو نپایا تو گمان کیا کہ دین عابد کہین جاکر
مرگیا بعد ازان ارسوس نے اس جگہ ایک بڑا آتشخانہ بنام بیت النار تیار کیا اسکو اپنا حصن قرار دیا اور اسکی ایک
دختر تھی اسکا نام ماریہ تھا جب اس دختر نے دیکھا کہ اسکے باپ نے اپنے لیے ایک مکان بنایا اور اسکو اپنی گڑھی
مقرر کی ہے اور اسمین بیت النار بھی ہے تو اس لڑکی نے بھی اس مکان کے مقابل ایک دوسرا مکان بنوایا اور
اسکو اپنا قلعہ ٹھہرایا اور اسمین اپنا سارا مال خزانہ اور تمام ذخیرہ جمع کیا اور حال اسکا یہ تھا کہ جب کوئی شخص اسکا خطبہ
یعنے خواستگاری شادی کی اس سے کرتا تھا تو وہ اسکو اپنے سے ادنی و کمتر سمجھکر انکار کرتی تھی اسلیے کہ وہ خاندان
مملکت سے تھی اور ایسا ہوا کہ اسکے قلعہ سے قریب سطح جبل پر ایک دیر تھا اور اسمین ایک راہب ویرانی تھا اور
وہ مجرد و تنہا اس دیر مین رہا کرتا تھا اور وہ صورت و شکل مین حسین ترین مردم تھا اور اسکا نام فرما تھا چنانچہ ایک
روز وہ دختر اس دیرانی یعنے فرما عابد کی زیارت کو آئی جب اسکو دیکھا تو اسکی عاشق ہوگئی آخر اسکے پاس ہمیشہ جانے
آنے لگی اور اسپر جسارت و دلیری کرتی تھی یعنے بے تکلفی سے پیش آتی تھی یہانتک کہ درمیان ان دونون کے
صحبت گرم جوشی کی ہونے لگی پھر وہ دختر اسکے ہم بستر ہونے پر راضی ہوئی آخر اس سے حاملہ ہوگئی اور
جب حمل کے پورے دن ہوئے تو خفیہ ولد نرینہ یعنے بیٹا جنی اور اسکو چھپا کر اپنی دایہ محرم راز کے سپرد کیا اور
اس سے کہا تو اس لڑکے کے ساتھ کیا کریگی یعنے کیونکر اسکی پرورش کریگی اور مین اگرچہ اسکو چاہتی نہین ہون مگر اسکا
قتل بھی نہین چاہتی ہون اسواسطے کہ اگر میرا باپ یہ ماجرا میرا جانے گا تو مجکو اور اسکو دونون کو قتل کرے گا

بالآخر اُسکے لیے مال گران بہا قسم جواہر نفیسہ نکالا اور اُسکے گہوارے مین رکھدیا اور اُسپر یہ لکھدیا کہ جو کوئی اس لڑکے کو لیوے تو یہ مال اُسکی پرورش مین خرچ کرے بعد ازان اُسنے اُس طفل کے بدن کا تفحص کیا تا کوئی علامت اُسکی شناخت کر رکھے ناگاہ اُسکے رخسارے پر ایک داغ سیاہ بقدر بہین ناخن کے پایا اور اُسکا دہنا کان دیکھا تو وہ کچھ بڑھا ہوا تھا چنانچہ دایہ نے اُس طفل کو اُٹھا لیا اور رات کے اندھیرے مین اُس قلعہ سے اُتری اور اُسکے ہمراہ ایک غلام تھا کہ وہ اسرار ملکہ سے ماہر تھا تب وہ دایہ اُس طفل کو اُس قلعے کے نیچے لائی اور شارع عام پر چلی جاتے جاتے ایک پتھر کا عمود یعنے ستون ملا کہ نصف سے زیادہ زمین مین دھنسا تھا اور وہ راست ایستادہ تھا اور بالاے سر عمود ایک قاعدہ یعنے ایک سطح بطور عرشہ کے اُسپر تعبیہ تھا آخر دایہ نے اُس قاعدہ پر گہوارہ طفل کا رکھدیا کیونکہ زمین پر رکھنے مین خوف درندون کا رکھتی تھی کہ اُسکو کھا جاوینگے بعد ازان وہ دایہ اور وہ غلام اُس طفل کو وہان چھوڑکر بطرف قلعہ چلے گئے راوی لکھتا ہی کہ پھر بمقتضاے قضا و قدر الٰہی کے ایسا ہوا کہ صاحب موصل ملک انطاق شہریاض بادشاہ کی طرف سے برسم رسالت طرف ارسوس بن جارس کے بھیجا گیا جب وہ ہنگام سحر اُس راستے سے گذرا جدھر وہ عمود تھا تو اُسنے صداے گریۂ طفل سنی پھر اُسکے نزدیک گیا اور اپنے گھوڑے پر سوار تھا تو ایک آدمی بچہ زرین پارچہ پیچیدہ دیکھکر اُٹھا لیا اور ایک کنیز کو جو ہمراہ سفر تھی حوالہ کیا اور اُس سے حکم کیا کہ اس بچے کی خوب حفاظت کر شک نہین کہ اسکے لیے کوئی شان ہی اور اسمین کچھ اسرار نہان ہی بعد ازان وہ روانہ ہوا یہانتک کہ اُسنے طرف صاحب ماردین کے تبلیغ رسالت کی پھر وہانسے طرف راس العین کے کوچ کر کے پاس شہریاض کے مع جواب معاودت کے اور خدا نے اُسکی زبان پر جاری کر دیا کہ اُسنے شہریاض بادشاہ سے قصہ اُس طفل کا اور پانا اُسکا قاعدۂ عمود پر بیان کیا یہ سنکے شہریاض نے کہا وہ لڑکا مجھے دے کہ میرے کوئی اولاد نہین ہی جو میرے ملک کا وارث اور میرا جانشین ہو تا آنکہ اُس شخص نے لڑکے کو حاضر کیا اور بادشاہ نے اُس سے لیکر خواصون اور دایون کے حوالہ کیا اُن سب نے اُسکی پرورش و خدمتگزاری کی یہانتک کہ نشو و نما پاکر جوانی پر آیا اور گھوڑے پر خوب بیٹھنے لگا اور بادشاہ نے اُسکا نام بھی عمود رکھا اور وجہ تسمیہ وہی تھی کہ وہ بالاے عمود سے دستیاب ہوا تھا اور سائر مردم اُسکا نام ولد الملک لیتے تھے چنانچہ وہ بڑے ناز و نعم مین پلا اور طریقہ و داب شاہی کا سکھلایا گیا اور جو کچھ بادشاہون کو ضرور ہی مثل شہسواری و تیراندازی اور گرفت و آویزش سے دشمن کو خمیدہ کرنا اور اسلوب جنگ اور پیچ و بند سے خصم کو زمین پر ڈالنا ان سب فنون کو تعلیم پایا یہانتک کہ ذکر اُسکا مشہور ہوا اور لوگون مین فخر اُسکا مذکور ہوتا تھا اور وہ درمیان بلد عین دردہ کے اپنے مکان مین کمتر قیام کرتا تھا بلکہ اکثر صید و شکار مین مصروف رہتا تھا اور اُسنے اپنے لیے راس المنارہ پر ایک قصر بنایا تھا اور وہان رہنے لگا تھا اور اُس قصر کا نام اپنے نام سے عمود رکھتا تھا یعنے قصر عمود

اور اُدھر ماریہ اُسکی مادر کا حال یہ تھا کہ اُسکو کچھ خبر نہ تھی اس بات کی کہ اُسکے فرزند کے ساتھ زمانے نے کیا کیا اور اس بات کو ایک زمانہ گذر گیا اور کئی برس ہو گئے تھے یہانتک کہ لشکر اسلام بارادہ فتح جزیرہ کے وارد ہوا پھر جسوقت بادشاہ نے اپنے اعیان دولت سے بامر عرب مشورہ کیا تب توتا نے اُسکو مشورہ یہ دیا کہ آپ ازدواج عمود اپنے ولد کا ملکہ ماریہ سے کرا دیجیے کہ وہ اسی پسر کے لیے صلاحیت رکھتی ہی اور ابھی وہ باکرہ ہی اگرچہ عمر اُسکی بتیس برس کی ہی وحال آنکہ اکثر شاہون وشاہزادون نے اُسکی خواستگاری کی مگر وہ کسی سے راضی نہوئی اسلیے کہ وہ اُنکو اپنے سے کمتر سمجھتی رہی اور جسوقت آپ اُسکو اپنے ولد کے واسطے طلب کرینگے تو اُسکا باپ اس امر سے امتناع نکریگا بلکہ وہ آپ سے سمدھیانہ ہونے کی بہت شادمانی کریگا آخر بادشاہ نے اس بات کو قبول کیا اور طرف ارسوس بن جارس کے ہدیہ عظیم ہمراہ توتا کے روانہ کیا اور توتا سے کہا کہ تو ہی اس بات مین واسطہ ہو چنانچہ توتا چلا اور ارسوس کے پاس پہونچکر باریاب سلام ہوا اور ہدیہ گذرانا ارسوس نے وہ ہدیہ قبول کیا اور توتا سے باتین کرنے لگا اس درمیان مین اُسنے اصل مطلب بیان کیا ارسوس نے یہ بات قبول کی مگر اُسکے مہر مین یہ چار چیزین طلب کین ایک لاکھ دینار اور دو قلعے بارعیہ وجملین اور بیس آدمی امرائے عرب سے تاکہ شب زفاف اپنی دختر کے اُن امرائے عرب کو واسطے نذر مسیح کے قربانی کرے توتا نے منظور کیا بعد ازان ارسوس طرف قلعہ اپنی دختر کے چلا اور اُسکے پاس پہونچکر اُس بات سے اُسکو خبر دی وہ بھی راضی ہوئی تب ارسوس اپنی دختر کے پاس سے نکلا اور راہبون اور فارسیون کو جمع کرکے عقد تزویج اپنی دختر کا ساتھ عمود کے کر دیا اور اُنکے تئین احکام تقدیری سے کچھ خبر نہ تھی راوی کہتا ہی پھر توتا وہانسے خدمت مین شہریاض بادشاہ کی پھر آیا اور ابرام واستحکام امر سے اُسکو مطلع کیا اور جو شرطین ارسوس نے دربارۂ طلب قلعتین بارعیہ وجملین ولاکھ دینار اور بیس امیر امرائے عرب سے واسطے قربانی اُنکے بشب زفاف اپنی دختر کے کی تھین بیان کین ملک شہریاض اس بات سے خوش ہوا اور زر نقد تو بھیجدیا اور درباب قلعتین یہ وعدہ کیا کہ جب زفاف واقع ہوگی تو دونون قلعے پدر عروس کو تفویض کر دونگا وبعد ازان اُسنے عمود کو اپنے پاس بلایا اور اُسکو خبر دی کہ مین نے عقد تزویج تیرا دختر ارسوس بن جارس سے کر دیا ہی اور تو آگاہ ہی اے فرزند کہ منجملۂ صداق کے بیس آدمی بھی ہین رؤسائے عرب سے پس تو تیاری کر اور لشکر ہمراہ لے اور قصد عرب کا کر اور اُسکی ہمراہی کے لیے توتا وزیر اور رودوس حاکم حران کو بھی حکم کیا اور اُنسے تاکید کی کہ اگر قابو پاؤ کہ عرب کو گرفتار کر لو تو جہانتک ہو سکے اس امر مین کوشش کرو آخر وہ سب روانہ ہوئے اور ہمراہ اُنکے جمعیت لشکر بیس ہزار مرد جرار تھے راوی نے کہا کہ یہان عیاض بن غنم سے خبرداروں نے آکر جو کہ وہان کا ماجرا تھا بیان کیا اور کہا وہ لوگ آپ کی طرف روانہ ہو چکے ہین اور وہ لوگ رودوس حاکم حران وتوتا صاحب کنز ہین اور عامر بن الملک دس ہزار آدمی کی جمعیت سے ہی اور اُن سب کا یہ ارادہ ہی کہ ہنگام شب آکر تمکو گرفتار کر لیوین

پس چاہیے کہ تم لوگ اپنی حفاظت کے لیے بیدار و ہشیار رہو یہ سنکے عیاض بن غنم نے اعیان صحابہ کو طلب کرکے
استشارہ کیا تب خالد بن الولید نے مشورہ دیا کہ آپ اسی وقت عبداللہ بن عثمان اور سہیل بن عدی کو لکھ بھیجیے کہ
وہ فوراً ہمارے پاس پہونچین اور ہم اُنکو خبردار کردین کہ دشمنون نے ایسا کچھ قصد کیا ہی تاکہ وہ لوگ بھی اُنسے ہوشیار
رہین اور اُنکو فہمائش کیجاوے کہ جب وہ لشکر اعدا سے قریب ہون تو کمین گاہ مین پنہان رہین تاکہ اُنکو گرفتار کرلیوین
اور ہمارے اصحاب اُنکی کمک کو پیچھے رہین اور ہم لوگ بھی اُنکے داہنی بائین کمین گاہ مین گھات پر بیٹھین تادفعۃً دشمنپر
جا پڑین چنانچہ جمہور صحابہ نے اس مشورہ کو پسند کیا اور بالاتفاق بولے کہ یہ رائے باصواب ہی بالآخر خالد دو ہزار مردم
جرار سے نکلا اور اُسی وقت عبداللہ بن عثمان اور سہیل بن عدی کو لکھا گیا کہ لشکر خالد سے آکر لاحق ہوجاوین اور
جو کام اُنسے متعلق کرنا منظور تھا وہ اُس نوشتے مین درج کیا اور وہ حکمنامہ بدست سراقۃ بن دارم روانہ کیا وہ اُسی روز
اپنے ناقے پر سوار اُن دونون مکتوب الیہما کے پاس پہونچا اور نامہ پہونچایا اُنھون نے نامہ پڑھکر اُسی ساعت کوچ کردیا اور
ادھر صحابہ بھی اُنکی روانگی سے مطلع ہوکر سوار ہوئے اور چلے اور اپنے عیون یعنے سراغ رسانون کو واسطے تجسس
خبر اعدا کے روانہ کیا راوی نے کہا آما خالد پس وہ عیاض کی خدمت سے ساتھ دو ہزار اہل کارزار کے روانہ ہوے
اور اپنے ہمراہیون کو ایک ہی راستے پر نہین لے گئے بلکہ ایک ہزار کو طریق یمین پر بھیجا اور اُنپر سعد کو سالار کیا اور ایک ہزار
طریق یسار پر خالد نے اپنے ہمراہ رکھا اور سعد کو فہمایش کردی تھی کہ اُس طریق سے دور نہو جیو اور اپنے خبر رسانون کو روانہ کیا
واقدی رحمہ اللہ نے کہا جب عمود باتفاق تو تا ورودس وبجمعیت بیس ہزار سوار روانہ ہوا اور برابر چلے گیے یہانتک کہ
درمیان اُنکے اور لشکر عیاض بن غنم کے فاصلہ دس فرسخ کا باقی رہگیا تو ایک مکان پر مقام کیا وہان استراحت و آرام کرنے لگے اور
اپنے گھوڑون کو دانہ چارہ دیا اور اپنی اپنی زرہ و اسباب حرب آراستہ و درست کرتے تھے واقدی نے کہا اُسی
عرصے مین حبیش عبداللہ بن عثمان کا تو اُنکے پیچھے سے آیا اور خالد بن الولید اپنے لشکر کو لیکر اُنکے داہنے پر چلا اور جماعت
نجیبہ بن سعد بائین طرف سے آپہونچی اور رومیون کو اصلا اسکی خبر نہ تھی پھر جب خالد کو معلوم ہوا کہ لشکر اسلام نے
اُس قوم کو ہر طرف سے گھیر لیا ہی تو مسلمین مین سے مردم واقف کار کو ایک سمت روانہ کیا کہ وہ لوگ وقوع شور و صیاح
آمادہ رہین وہ سب استماع آواز پر مستعد رہے بعد ازان خالد بن ولید نے مسلمانون مین سے پانسو مردان دلاور کو
اپنے ہمراہ لیا اور پانسو مردمان بہادر ساتھ عدی بن سالم الہلالی کے کردیے اور اُس سے کہدیا کہ جب تو آتش جنگ کو
مشتعل اور شرارے اُسکے اُڑتے دیکھیو تو اپنے کمین گاہ سے برجستہ نکل پڑیو بعد ازان خالد نے قصد جیش عدو کا کیا اور آگے
سامنے آیا اُسوقت سارے مسلمان باواز بلند تہلیل و تکبیر کرنے لگے راوی کہتا ہی جب رومیون نے اُنکی آواز سُنی
تو اپنے اپنے ہتھیار سنبھالے اور اُنمین سے سوائے ورودس اور اُسکے اصحاب کے اور کوئی سوار نہوا اور وہ سب
پانچ ہزار تھے کیونکہ اُسوقت اُنمین سوائے ورودس کے اور کوئی بیدار و خبردار نہ تھا اور توتا عمود کے ساتھ مصروف تھا

راوی کہتا ہی کہ اور صاحب حران بمقابلہ خالد کے آیا مگر اُسنے خالد کو جب جماعت قلیلہ کے ساتھ دیکھا تو حقیر سمجھا اور اُسکو اُسکے ساتھ طمع ہوئی یعنے گمان اُسکے لوٹ مار لینے کا کیا اور اُسوقت اہل روم خالد اور اُسکی جمعیت کو دیکھ رہے تھے اور رودس نے کہا کہ ہم اُنکے امر کو کافی ہین پس جسوقت وہ لوگ لشکر خالد کو دیکھتے تھے کہ خالد نے اُس دشمن خدا رودس پر نعرہ مارا اور مثل ابر کے اُسکو چھالیا اور برق کی طرح اُسپر آپڑا اور یہ ابیات زبان پر لایا اشعار

وَاِنَّا لَقَوْمٌ لَا نَكِلُّ سُيُوفُنَا	مِنَ الضَّرْبِ فِي اَعْنَاقِ مُعْتَقِ الْكَتَبِ	سُيُوفٌ ذَخَرْنَاهَا لِقَتْلِ عُدَاتِنَا
وَاِعْزَازِ دِيْنِ اللّٰهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ	قَتَلْنَا بِهَا كُلَّ الْبَطَارِقِ عُنْوَةً	وَاَجْلَاءِ مُلْكِ الْمُلْكِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ
اِلَى اَنْ مَلَكْنَا الشَّامَ قَهْرًا وَغَلْبَةً	وَصُلْنَا عَلَى اَعْدَائِنَا بِالْقَوَاضِبِ	اَنَا خَالِدُ الْمِقْدَامُ لَيْثُ عَشِيْرَتِي
اِذَا هَمَمْتُ اَسَدٌ اَنُوْغُ فِي الْمَخَالِبِ		

یعنے ہر آئینہ ہم وہ قوم ہین کہ نہین کند ہوتی ہین تلوارین ہماری مارنے گردنین سرداران لشکرون کی اور ہتھیارون کو ہمنے برائے قتل اپنے دشمنون کے ذخیرہ جمع کیا ہی و نیز جمع کرنا اسلحہ کا واسطے اعزاز و ترقی دین خدا کے ہی ہر جانب سے اور ہمنے کل رئیسان نصاری کو قتل کیا غلبہ کرکے اور واسطے نکال دینے ارکان مُلک و مُلک کے ہر طرف سے یہانتک کہ ہم مالک ملک شام ہوئے از روے قہر و غلبہ کے اور ہم مسلط ہوئے اپنے دشمنون پر بزور شمشیر ہاے تیز کے اور مین خالد ہون مقدمۃ الجیش اور مین اپنی قوم کا وہ شیر ہون جو شیران جنگ جنگاہ مین گوبختے ہین آخر خالد نے رودس کو نیزہ مار کر زمین پر گرادیا پھر اُسکے تئین ہمام غلام خالد نے باندھ لیا و بعد ازان خالد اور اُسکے اصحاب نے ہجوم اہیان رودس پر حملہ کیا اور اسی اثنا مین کہ وہ سرگرم کارزار تھے ناگاہ نجیبہ بن سعد و عدی بن سالم مع اپنی جماعت کے نکل آئے و بعد ازان عبد اللہ بن غسان بھی اپنا لشکر لیکر سامنے سے نمودار ہوا یہانتک کہ تمام وہ سرزمین صداے مہیب و بانگ بزن سے پر ہو گئی اور اُس دشت مین ہر طرف تہلکہ پڑ گیا اور اعدا کو عربی گھوڑون کے آگے دھر لیا و بنام خداوند ارض و سما ہر سمت سے غلغلہ بلند ہوا اور ہر جانب سے دشمنون کو چھاپ لیا کیونکہ اُسوقت توفیق الٰہی صحابہ کی مصاحب و ہمدم تھی پس اہل روم کو اتنی مہلت و قدرت بہم نہ پہونچی کہ وہ اپنے گھوڑون پر سوار ہوتے مگر یہ کہ تلوار اُنکا کام تمام کر رہی تھی تا آنکہ کتنون کو قتل و پامال کیا اور کتنون کو بھگا دیا اور بہتون کو اُسمین سے اسیر کر لیا اور عمودو توتا کو بھی پکڑ لیا چنانچہ چار ہزار آدمی بندی تھے اور ایک ہزار سات سو چھیاسٹھ آدمی قتل ہوئے اور باقی مردم بھاگ کر شہر یاض بادشاہ کے پاس پہونچے اور اُسکو اس واقعات کی خبر سنائی فَضَاقَتْ عَلَيْهِ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ یعنے روے زمین باوصف اس کشادگی کے اُسپر تنگ ہو گئی اور اُسکو یقین ہو گیا کہ عہد دولت اُسکا منقطع ہو گیا اور ایام سلطنت مضمحل اور آخر ہو گئے پس جو لوگ اُسکے ارباب دولت سے باقی رہ گئے تھے اُنکو جمع کرکے استشارہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے اُن سب نے بالاتفاق ظاہر کیا کہ اے ملک اب ٹھہرنا ہمارا اس العین مین نادانی ہی کیونکہ درمیان ہمارے اور حران و رہا و سروج کے بھی دوری ہو گئی تو اس

صوبجین عرب ہمارے اور بلاد مین طمع کرینگے بلکہ قرین راے صواب اندیش یہ ہی کہ ہم یہان سے کوچ کرچلین اور اپنے بلاد
اوساط و درمیان مین ہو رہین جہانسے ہمارے قلعے بھی قریب پڑین اور ہر طرف سے رسد غلہ وغیرہ بھی ہمارے پاس
پہونچ سکے و نیصورت اگر ہماری فتح اور عرب کی شکست ہوئی تو پھر ہم اُنسے اپنے سارے مقامات چھین لینگے اور اگر ہمارے
لیے شکست ہوئی تو ہم اپنے قلعون کی طرف بھاگ جاوینگے مثل ماردین و قلعۂ مازن و کفرتوتا اور سمت جلین و تل توتا و
بارعیہ و تل سماو تل قرع و صور و دجلۃ الجبل وغیرہ کے قصد کرینگے اور اپنے اوپر امین ہو جاوینگے اس مشورہ کو بادشاہ نے
پسند و قبول کیا اور برج طیر سے کوچ کرکے پہلے قصد راس العین کا کیا اور وہان آلات و سامان حصار مہیا کیا اور دس ہزار
فوج سے مرتد وس کو شہر مین چھوڑا اور وہ مشاہیر شہسوارون مین سے تھا اور دختر ملک شہریاض اُس سے منسوب
تھی پھر جبکہ بادشاہ یہ بندوبست وہان کا کرچکا تو مرج رغبان کو کوچ کرگیا **روایت** ہی **ابو یعلی** سے
اُسنے روایت کی ہی طاہر المطوعی سے اُسنے ابو طالب بن ملیحہ سے اُسنے وہبان بن بشر بن ہزاورد سے
اُسنے کہا مین نے وقائع فتوح اول سے تا آخر احمد بن عامر الحوفی کے سامنے پڑھا اُنھون نے سعدان بن حاصب سے
اُنھون نے یحیی بن سعیدان المروزی سے اُنھون نے ابی عبد اللہ بن محمد الواقدی سے کہ وہ اُن روزون بجانب
غربی قاضی تھے اُنھون نے بیان کیا کہ جب ملک شہریاض اپنے لشکر کو مرج رغبان مین لایا تو اُسی عرصے مین
غیاض بن غنم نے بھی شہریاض کے پیچھے کوچ کردیا یعنے تعاقب کیا اور قبل از کوچ نامہا پنا مشتمل بر اخبار جنگ و حصول
فتح قلعۂ زباد قلعہ زلوبیا و فیروزی ملک خابور بحضور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے روانہ کردیا تھا اور
التماس دعا لکھی تھی اور مکتوب کے ساتھ خمس وغیرہ جو کچھ عمدہ چیزین قلعون سے دستیاب ہوئین تھین حبیب بن مسلمان
کے ہاتھ ارسال کین اور حبیب کے ہمراہ سو سوار کردیے چنانچہ حبیب تو وہ سب اشیا لیکر روانہ مدینہ ہوا اور عیاض بن غنم
مع لشکر مسلمین تعاقب شہریاض کا کیا یہانتک کہ لشکر اسلام بھی طابق النعل بالنعل اُن اعدا کے مرج رغبان پر جا پہنچی
اور اُنکے مقابلے مین اُترا **راوی** نے کہا ہی کہ جب یہ خبرین ارسوس بن جارس صاحب ماردین کو گذرین اور خبر اسیر
ہونے عمود کی بھی پہونچی تو اُسنے اپنی دختر ماریہ کو اپنے پاس بلایا اور کہا اے بیٹی آگاہ ہو کہ شوہر تیرا اسیر ہوگیا اور وہ پسر
ملک ہی اور مین ننگ و عار کرتا ہون اس بات کی کہ لوگ کہینگے دختر ارسوس کی ابن ملک عمود کو راس نہ آئی کہ جب وہ
اُسکی ترویج مین آئی تو وہ قید ہوگیا اور حال یہ ہی کہ یہ امر مجکو سخت و دشوار ہوگیا یہ سنکے ماریہ نے جواب دیا اے پدر گرامی
قسم ہی مسیح کی آپ نے حق کہا اور کلمہ صدق فرمایا پس آپ کے نزدیک اس بات مین کیا راے ہی ارسوس نے کہا
تو ہی بتا کہ تیری کیا راے ہی اُسنے کہا مین نے یہ حیلہ تجویز کیا ہی کہ مین اپنے تئین اجنبی بناؤن یعنے بھیس بدلون یہانتک
کہ لشکر مسلمین مین داخل ہو کر اُنکے امیر کے پاس جاؤن اور اُس سے کہون کہ مین تیرے ہاتھ پر اسلام لانے کو آئی ہون
اسلیے کہ مین نے اپنے خواب مین مسیح کو دیکھا اور اُنکے ہمراہ حواریین ہین تو گویا کہ جو کچھ تم لوگون کے ہاتھ سے ہمپر وارد ہوئی

ہی مسیح سے مین شکایت کیے تھی اور کہا کہ مسیح مجھسے فرماتے ہین کہ تو اسلام قبول کرکہ وہ قوم حق پر ہین وگویا کہ اُسی خواب
مین تمھارے پاس مین اسلام لانے کو گئی اور گویا کہ مین نے تمکو اپنے باپ کے قلعے کا مالک کردیا ہی اور تمنے مجکو میرے قلعے مین
چھوڑ دیا ہی پھر جسوقت امیر اُنکا مجھسے کہیگا تو تمکو اپنے باپ کے قلعے کا کیونکر مالک کردیگی کیونکہ وہ جمیع حصون سے
بلند و استوار تر ہی اور سائر قلعون مین محکم و پائدار تر ہی تو مین اُس سے کہونگی کہ تم اپنے صنادید و عمائد سے سو سوار
میرے ہمراہ کردو کہ اُنکو مین اپنے قلعے مین لیجاؤن پھر اُنکو صندوق مین بند کرکے اپنے باپ کے قلعے مین بھیجدون
اور مین بھی اُنکے ہمراہ پاس متولی قلعہ کے جاکر اُس سے کہون کہ ان صندوقون مین میرا بہت سا مال ہی اُسکو تو میرے
باپ کے خزانہ مین داخل کرلے پھر جبکہ وہ قوم میرے قابو مین آجاوینگے تو مین اُنکو نہانخانہ یعنے تہ خانے مین
ڈال دونگی اُسوقت مین اُن لوگون سے کہونگی کہ مین تمکو نہ چھوڑونگی جبتک تم اپنے امیر سے کہلا بھیجو کہ وہ میرے
شوہر کو میرے پاس بھیجدیوے یہ سنکے پدر ماریہ نے کہا کیا تو چاہتی ہی کہ اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالے کیون کہ
عرب پر کسی کا حیلہ نہین چلتا بلکہ وہ خود صاحبان خدعہ وحیلہ ہین یہ تیرا مکر اُنکے آگے پیش رفت نہ جائیگا پھر ماریہ نے
کہا اور اگر وہ لوگ مجھسے رہائی یعنے گرو ضمانت طلب کرینگے تو جسوقت جو کچھ فدیہ و معاوضہ اُنکے اصحاب کا قرار
پاوے گا اُسوقت اُسکے عوض مین رہائی اپنے شوہر کی طلب کرونگی آخرار سوس نے اُس سے کہا خیر وہی تدبیر کر جو
تو ارادہ کرتی ہی کیا عجب ہی کہ اسی مین کوئی مصلحت درست ہو غرضکہ ماریہ اپنے گھر سے رات کو نکلی اور قصد مرج
رعبان کا کیا اور اُسکے ہمراہ ایک خادم تھا اور چار غلام تھے جو اُسکے بغلون یعنے اشترون کو ہانکتے تھے اور اُنپر
اشیاے پیشکش اور عمدہ خرد و بار تھے پھر جبکہ روانہ ہوئی تو ناگاہ اثناے راہ مین اپنے باپ کے غلامون اور طلایہ سے
ملاقات کی کہ اُنکی حراست مین چالیس قیدی مسلمین کے تھے اُنمین عبد اللہ بن غسان تھے اور مثل اُنکے راوی نے
سبب اِس واقعہ کا یہ ہوا کہ جب عیاض بن غنم نے مع اِن سب سرداروں کے بقصد تسخیر راس العین کے کوچ کیا تو بسبب
عادت کے عبد اللہ ابن غسان کو با جمعیت مناسب طرف حران و سروج روانہ کیا تاکہ رسد غلہ وغیرہ واسطے لشکر کے لاوین
چنانچہ عبد اللہ روانہ ہوئے جب بلاد روم کے وسط و درمیان مین پہونچے تو یکایک سائس بن نقولا و جرجیس بن
شمعون نے آکر اُنسے ملاقات کی کہ وہ بھی رسد غلہ وافرہ برائے لشکر ملک شہریاض کے لیے جاتے تھے اور اُنکے ساتھ
تین ہزار آدمی تھے جو غرق بآہن تھے یعنے زرہ و خود وغیرہ ساز حرب مین ڈوبے تھے جب ان لوگون نے
قلت جماعت مسلمین کی دیکھی تو اُنمین اُنکو طمع ہوئی آخر وہ سب پہم ہر جانب سے اُنپر آپڑے اور پکڑ لیا اور اُن
سب مسلمانون کو اسیر کرکے پاس ملک شہریاض کے حاضر کیا شہریاض اُنکے قتل پر مستعد ہوا اُسوقت اُسکے وزیر نے
کہا اے بادشاہ یہ میری راے نہین ہی اسلیے کہ عمود پسر آپکا اور رودس حاکم حران و توتا صاحب انجاب دشمنون کے
ہاتھ مین گرفتار ہین پس اگر آپ ان اسیرون کو قتل کرینگے تو وہ بھی آپکے اصحاب اور عمود و ولد کو مار ڈالینگے بہتر یہ ہی

کہ آپ ان قیدیون کو قلعہ ماردین یعنے قلعۃ المراۃ مین بھیجدیجیے اور ملکہ ماریہ کے سپرد کردیجیے کہ یہ سب اُنکے پاس محبوس رہینگے پھر جسوقت عرب ان لوگونکو آپ سے طلب کرین تو آپ اُنسے کہیے کہ وہ لوگ تو قلعہ ماردین مین ہین ہماری بندی مین نہین ہین اور جنکے پاس وہ قیدی ہین ہمکو اُنسے کچھ کام نہین پس اگر آپ ایسا کرینگے تو آپکی وقعت اور ہیبت اُنپر بہت غالب ہوگی آخر بادشاہ نے اِس راے کو پسند کرکے اُن بندیون کو پاس ماریہ کے ہمراہ ملازمان ارسوس پدر ماریہ کے روانہ کیا تھا چنانچہ یہ لوگ اُن اسیرون کو لیے جاتے تھے کہ خود ماریہ سے باثنائے راہ مقام دنیس مین ملاقات ہوگئی جیساکہ پہلے ابھی مذکور ہوا ہی تب ماریہ نے یہ ماجرا سنکے ملازمون کو حکم کیا کہ بندیون کو ہمارے قلعے مین لیجاؤ اور خود بدستور جدھر جاتی تھی راہی ہوئی یہانتک کہ لشکر مسلمین مین کچھ رات گئے پہونچی اور اُسوقت سُہیل بن عدی اور نجیبۃ بن سعد مع ایک جماعت کے لشکر اسلام مین بطریق طلایہ وگہبانی کے پھر رہے تھے جب سہیل وغیرہ نے ماریہ کو دیکھا تو اُسکے پاس آئے اور پوچھا تو کون ہی اور تیرا کیا کام ہی ماریہ نے کہا مین امیر کے پاس جایا چاہتی ہون تب وہ لوگ اُسکو عیاض بن غنم کے پاس لے گئے جب سامنے گئی تو ہدایا پیشکش کیا اور ارادہ کیا کہ حضور مین امیر کے سجدہ کرے اُنھون نے اُسکو اس بات سے منع کیا اور کہا حق تعالی نے ہمکو عزت دی اور ہدایت کی ہی بسبب اسلام کے اور ہمکو گمراہی سے نکالا ہی بطفیل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ہمارے دلون سے کینہ وحسد کو زائل کیا ہی اور ہمکو شرف وبزرگی بخشی ہی ساتھ تحیت کے یعنے ساتھ سلام کے اور ہمکو منزہ اور دور رکھا اِس بات سے کہ کوئی ہم مین سے ایک دوسرے کو سجدہ کرے کیونکہ اِس بات مین رغبت نہین ہی مگر جبابرہ و متکبرین ملوک کو اور حق تعالی نے فرمایا ہی کہ اَلْعَظَمَۃُ رِدَائِیْ وَالْکِبْرِیَاءُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ فِیْہِمَا قَصَمْتُہٗ وَلَا اُبَالِیْ یعنے عظمت وجلالت میری چادر ہی اور کبریائی وبڑائی میرا پیراہن ہی پس جو کوئی ان دونون چیزون مین مجھسے نزاع کرے گا تو مین اُسکی گردن توڑونگا اور کچھ پروا نکرونگا چنانچہ وہ کلام جو عیاض بیان کرتے تھے ماریہ سمجھتی تھی جب کلام تمام ہوا تو ماریہ نے کہا اے امیر حق تعالی نے تمکو انھین سیرتون کے سبب اُمپر غالب کیا تب عیاض نے اُس سے پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا مین ماریہ دختر ارسوس صاحب ماردین کی ہون اور وہ شخص جو تمھارے پاس اسیر ہی وہ میرا شوہر ہی مجکو اُسپر صبر نہین ہی اور وہ شخص وہ ہی جسکا نام عمود ہی جسوقت مجھپر فکر نے ہجوم کیا اور شوق میرا اُسکی خاطر از حد فزون ہوا تو مین نے اپنے خواب مین مسیح اور حواریین کو دیکھا اور مسیح نے مجکو تمھاری اتباع وپیروی کا حکم کیا پس مین تمھارے پاس اِس نیت سے آئی ہون کہ تمھارے دین کی تبعیت کرون اور قلعہ اپنا اور اپنے باپ کا قلعہ دونون قلعون کو تمھارے سپرد کرون بشرطیکہ میرا قلعہ میرے لیے باقی چھوڑدو اور میرے امور مین کچھ تغیر وتبدل نکرو تا آنکہ مین مع اپنے شوہر کے اُسمین مقیم رہون اور مین بذات خود اپنے شہر پر حاکم رہون چنانچہ اُسکی اِن باتون سے عیاض بن غنم نے تبسم کیا اور کہا اے ماریہ آگاہ ہو تو ہمارے پاس نہین آئی ہو مگر اسلیے

تا اپنے شوہر کے بارہ مین تو ہمکو رنج واندوہ مین مبتلا کرے اور یہ شخص تیرا شوہر کیونکر بلکہ تیرا پسر ہی اور قصہ اُسکا ایسا
ایسا ہی جب ماریہ نے یہ حکایت عیاض بن غنم سے سُنی تو رنگ اُسکا اُڑ گیا اور چہرہ متغیر ہو گیا اور کہنے لگی اے
میرے سید و آقا آپکو یہ حال کیونکر معلوم ہوا اور آپ پر کسطرح ثابت ہوا کہ عمود میرا پسر ہی و حال آنکہ وہ پسر ملک
شہریاض ہی تب عیاض نے کہا مین نے آج کی شب خواب مین حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی
اور حضرت نے یہ ساری حکایت مجھسے بیان فرمائی ماریہ نے کہا مین چاہتی ہون کہ اُسکو دیکھون اگر وہ میرا پسر ہی تو میرے
اُسمین کچھ علامت و شناخت ہی کہ اُس سے مین اُسکو پہچان لونگی پس عیاض نے اُسکے احضار کا حکم کیا تو سعید بن زید نے
اُسکو حاضر کیا جب ماریہ نے اُسکو دیکھا اور نگاہ اُسکی اُسپر پڑی اور داغ اُسکے رخسارے کا اور اُسکا ایک کان کچھ بڑھا ہوا
نظر آیا اور اپنے پارچۂ عصابہ کو جسمین جواہر بندھا تھا معائنہ کیا تو بصدائے عظیم ایک نعرہ مارا کہ حضار مجلس حیران و
ازخود رفتہ ہو گئے اور ماریہ نے اپنے تئین عمود اپنے پسر پر ڈالدیا اور اُسکو لپٹ گئی اور کہنے لگی اسمین کچھ شک نہین کہ
یہ میرا فرزند ہی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کلام مین صادق ہین اور اُس لڑکے نے بھی اپنی ماں کی طرف
نظر کی اور اُسکے خون نے جوش کیا تو شدت گریہ سے بیہوش ہو گیا جب ہوش آیا تو وہ اور اُسکی ماں پھر باہم دونون
ملکر خوب روئے آخر جب وہ دونون خاموش ہوئے تو عیاض نے اُنسے کہا کہ تم دونون پر واجب و لازم ہی کہ جسطرح
حق تعالیٰ نے تم دونون پر اپنا فضل و کرم کیا ہی تو اس نعمت کی شکر گزاری مین تم خدائے وحدہ لاشریک کی توحید پر ایمان لاؤ کیونکہ
حق تعالیٰ شکر گزارون کے لیے اپنی نعمت و کرامت زیادہ کرتا ہی اور رحمت اُسکی نیکوکارون سے بہت قریب ہی اور
عذاب اُسکا مجرمون منکرون سے دور نہین ہی اور آگاہ ہو کہ حق تعالیٰ کے لیے نہ کوئی حد و انتہا ہی اور نہ
اُسکے واسطے قد و بالا ہی اور نہ اُسکے لیے قبل ہی کہ اُس سے کوئی شی پہلے ہو اور نہ اُسکے واسطے بعد ہی کہ
وہ نہو تو اُسکے پیچھے کوئی چیز رہ جاوے وہی اول ہی کہ ہستی عالم کی اُسی پر معول و موقوف ہی اور وہی آخر ہی
کہ وہی شایان مفاخر ہی چنانچہ جسوقت عمود نے یہ مقولہ عیاض کا سنا تو بولا واللہ تیرے قول مین کچھ زور و ریب
نہین ہی وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ یعنے مین گواہی
دیتا ہون اس بات کی کہ سوائے اُس خدا کے جو یکتا ہی جسکا کوئی ہمسر نہین دوسرا کوئی آلہ لایق پرستش کے
نہین ہی و تحقیق کہ محمد صلعم بندہ اُسکا ہی اور رسول اُسکا ہی راوی کہتا ہی جب ماریہ نے عمود اپنے پسر کو دیکھا کہ
مشرف باسلام ہوا تو اُسنے بھی اُسی وقت اُسکی موافقت کی اور طریق بدی سے باز رہی و بالآخر وحدانیت حق تعالیٰ
کی شہادت ادا کی اور رسالت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقر ہوئی پس عیاض بن غنم اور جماعت مسلمین
حاضرین مجلس نے کہا حق تعالیٰ اسلام تم دونونکا قبول کرے اور حق تعالیٰ تم دونون کو توفیق علم و عمل کی دیوے اور ہر آئینہ حق تعالیٰ
نے اب تمھاری دلون کو قوی کیا اور تمھارے گناہون کو بخش دیا پس چاہیے کہ تم سر نو سے اعمال کرو لیکن یہ تو بتاؤ کہ اس

قلعۂ منیعہ پر ظفر یابی اور وہان پہونچنے کی کیا سبیل ہی ماریہ نے کہا تمکو فرد ہو کہ جب تمھارے اصحاب قریب حران اسیر ہوئے
تو ملک شہریاض نے اُن اسیرون کو میرے پاس روانہ کیا تاکہ مین اُنسے اُن لوگونکے فداو سر بہا مین اس طفل عمود کو طلب
کرون چنانچہ مین نے اُنکو اپنے قلعہ کی طرف روانہ کر دیا تھا اور اب مین اُن لوگونکے پاس جاتی ہون اور اُنکو اپنے باپ کے
قلعے مین بھیجتی ہون پھر اُنکو قید سے رہا کر کے قلعے کا مالک کرتی ہون انشا اللہ تعالی یہ سنکے عیاض نے اُس سے کہا حقتعالے
نے تجھے ہر حال مین توفیق بخشی اور تجکو بدیون سے نجات دی اور البتہ اسیری ہمارے اصحاب کی نہایت مجھپر صعب
اور اس صدمہ سے مجکو سخت تعب ہی اور اب تیری اس فکر صائب سے میرے دلکو تسلی ہوئی پس چاہیے کہ تو اپنے فرزند کو
ہمارے پاس چھوڑ کر اپنے باپ کے پاس جا جب تجھسے ملاقات ہو تو اُس سے ظاہر کر کہ مین نے اپنے سارے کر و حیلے
عرب پر تمام کیے مگر کوئی تدبیر دربارۂ رہائی عمود کے پیش رفت نگئی اور بعد اظہار اس بات کے پھر جسوقت تو ہمارے
اصحاب کے پاس جائیو تو اُسوقت جو بصلاح وصواب دید تیرے بہتر ہو وہ عمل مین لائیو اُسنے کہا سمعًا وطاعۃً یعنے
بگوش دل مین نے سُنا بسر وچشم بجا لاؤنگی بعد ازان ماریہ اپنے زوج یعنے اپنے پسر کو مسلمانون کے پاس چھوڑ کر
اُسی شب کو طرف ماردین کے روانہ ہوئی جب وہان پہونچی تو معلوم ہوا کہ ارسوس پدر اُسکا خدمت ملک مین بمقام
مرج رغبان گیا ہی مگر اُس حاجب سے ملاقات ہوئی جسکے ہمراہ اُسارے اہل اسلام تھے اور اُسنے اُن اسیرون کو قلعہ ارموس
مین پہونچا دیا اور اُسکے قبضے مین سپرد کر دیا تھا اور حال اس حاجب کا یہ ہی کہ وہ عاقل ترین مردم اور توریت وانجیل
وزبور پڑھا ہوا تھا اور مقام میدی امراۃ کا راہب تھا اور اُسکا وہان ایک صومعہ یعنے معبد تھا کہ وہ لمبے لمبے پتھر کے
ستونون پر ایک سقف مسطح تھا اُسپر قبہ بنا تھا چنانچہ اُس بالاخانے پر زینے سے چڑھ جاتا تھا اور زینہ ریسمان ابریشم سے
بنا تھا اور اُس قبے مین لٹکا دیا تھا اور اُس زینے مین دو لنگر آہنی زمین پر لگے تھے جب وہ قبے پر چڑھتا تھا تو زینے
کو اوپر کھینچ لیتا تھا اور یہ خبر اُسکی مشہور تھی اور چرچا اُسکی عبادت ورہبانیت کا ہر ایک کی زبان پر مذکور تھا
پھر جب لشکر اسلام طرف اُن بلاد کے متوجہ ہوا اور ملک خابور بطریق صلح کے فتح ہوا اُسوقت گرد اُس قبے کے
اجتماع خلائق ہوا اور کہنے لگے اے باپ ہمارے یعنے اے بزرگوار ہمارے آپ ہمارے حق مین کیا مشورہ دیتے ہین
کہ ہر آئینہ عرب نے ہلدی جانب رخ کیا ہی وحال یہ ہی کہ وہ لوگ فتح ملک شام اور اکثر عراق کر چکے ہین اور ہماری
سرحد وسرزمین مین پہونچے ہین درینصورت ہم کیا تدبیر کرین یہ سنکے وہ راہب اپنے قبے سے جھانکنے لگا اور بولا اے
گروہ نصرانی ہمیشہ نعمتین وبرکات خدا کی ظاہر وباطن تمپر نازل ہین کہ تم لوگ اپنے بلاد مین باطمینان تمام متمکن ہو
اور گردنین خلائق کی تمھارے آگے جھکی ہین یعنے تمھاری مطیع ہین اور مسیح نے تمکو سارا عالم بنصرت بخشی ہی اور ساری
امتون کا منھ تمسے پھیر دیا ہی اور تمھارے لیے زمین کو طول وعرض مین وسیع کیا ہی یعنے تمھارے ملک کو بڑی وسعت دی
ہی جبتک تم اچھے کامونکا حکم کرتے تھے اور بُرے کامون سے منع کرتے رہے اور ظالمون کو سزا اور مظلومونکی داد دیتے تھے

اور حکم بجا کرتے تھے اور اپنی شریعت کی پیروی کرتے تھے اور اپنے نفوس کو حرامخواری و زناکاری سے بزجر و منع باز رکھتے رہے پھر جبکہ تمنے ان سب باتونکو بدل ڈالا خدا نے اپنی برکتون کو بھی تمسے بدل دیا چنانچہ انجیل یحیی و انجیل مرقس میں لکھا ہی کہ جو کوئی احکام حق کی پیروی کرتا ہی اور اپنی زبان کو راست گوئی پر لگاتا ہی اور اپنے پروردگار کے حکمون پر عمل کرتا ہی اور ان اعمال کی اعانت اور اُسکی غایت کو اپنے نفس پر لازم کرتا ہی اور کسی کی امانت مین خیانت نہین کرتا ہی اور اپنی نماز و عبادت کو بطریق دوام بجالاتا ہی اور موافق اپنی شریعت کے عمل کرتا ہی اور اپنی خواہش و نفسانیت کی پیروی نہین کرتا ہی تب زُہد اُسکا اُسکی تمنا کو پہونچتا اور پہونچاتا ہی اور جسنے جور و جفا کی اور ظلم و جبر روا رکھا اور جو کوئی طریق حق سے منحرف ہوا وہ بہت جلد فنا ہوگا اور اپنے ہاتھ سے اپنا قاتل ہوگا اور وہ خانہ خراب ہوگا اور انکار باعث اُسکی خواری کا ہوگا اور خوف اُسکا پیراہن ہوگا یعنے وہ ہمیشہ خوف و خطر مین رہیگا اور جہنم اُسکا دثار یعنے اُسکی ردا ہی کہ اُسکو ڈھانپ لیگا اور توریت مین مرقوم ہی کہ ظلم نکرو خدا ظالم کو دوست نہین رکھتا یعنے اُسپر مہربانی نہین کرتا اور مین نے سنا ہی کہ قرآن مین بھی یہ مذکور ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ فَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ یعنے حق تعالے مفسدون کے کامون کی اصلاح بخیر نہین کرتا پس چاہیے کہ تم اپنے کامونکو بصلاحیت بجالاؤ انتہی اور خوف خدا ہمیشہ پیش نظر رکھو اور اپنے اہل اور خاندان کی حمایت کے لیے قتال کرو اور اپنے نبی کی شریعت کی اتباع کرو اور اپنے دشمنون سے جہاد کرنے کو باہر نکلو اسلیے کہ جہاد آج افضل ہی جمیع عبادات مامور بہا سے یعنے جن عبادات کی بجاآوری کے تم مامور ہو تو جہاد اُن سب سے بہتر ہی اور جو کوئی اعدائے دین سے جہاد کریگا تو جائیگاہ اُسکی بہشت ہی اے قوم آگاہ ہو کہ مین اپنے اس مقام سے اُترتا ہون پس چاہیے کہ کوئی تم مین سے میری ہمراہی سے پیچھے نرہجاوے یہ کہکے اُسنے وہ زینۂ ریشمی نیچے لٹکا دیا اور اُترآیا جب لوگون نے اُسکو نیچے اُترے ہوئے دیکھا تو باداب سلام پیش آئے اور اُسکے دست و پا پر بوسہ دیا اور وہ راہب اُن سب کو طرف کنیسۂ دائرہ کنیسہ باذا کے لیگیا اور اُنکو وہان نماز پڑھائی اور دعا کی پھر اُنکو جہاد کو حکم کیا اور قصد دیر ملوح کا کیا اور وہ قبلہ تھا باشندگان وادی روم کا اُسکے اندر ایک راہب رہا کرتا تھا چنانچہ اُس راہب نے اس راہب دیر ملوح کو اُسکا نام لیکر پکارا اور کہا یہ وقت عبادت کا نہین ہی یہ سنکے وہ راہب بھی اپنے دیر سے نکلا اور ہمراہ ہو لیا پھر وہ راہب اول جو جمعیت مردم ہمراہ لایا تھا مع اس راہب ثانی کے نصیبین کی طرف روانہ ہوا اور اُسکی آمد سنکر ملک قرقیاقس استقبال کو نکلا اور وقت ملاقات اُسکے سامنے پیدل ہو کر گیا اور مصافحہ کیا اور اُسکے ہمراہ بیعہ یعنے مسجد نصاری تک گیا وہان دیر یعقوب کی زیارت کی اور اہل نصیبین دوڑکر اُسکے پاس مجتمع ہوئے اُسوقت اُسنے اُنکو وعظ و پند سنایا اور امر بجہاد کیا و بعد اُترنے ان عازم راس العین ہوا اور اُسکی خبر پاس ارسوس بن جارس کے پہونچی چنانچہ جسوقت عبدالصمد بن غسان اور اصحاب اُنکے اسیر ہوئے تو وہ سب اُسی راہب کے ہمراہ کہ اُسکا نام یتیا بن عبدالمسیح تھا

بھیجے گئے تھے اور اُس سے اثنائے راہ مین ماریہ نے ملاقات کی تھی جیسا کہ بالا مذکور ہوا اور اُسی کو ماریہ نے حکم کیا تھا کہ
اِن قیدیون کو ہمارے قلعہ مین لیجا اور جب میتا بن عبدالمسیح اُن قیدیون کو لیکر ماریہ سے جُدا ہوا اور دو رہو پہونچا اتفاقاً
پدر ماریہ بھی کہ اُس نواحی مین اپنے لشکر کے ساتھ تھا اُس راہب سے ملاقات کو آیا تو اُس سے استفسار حال کیا
کہ کہان سے آتا ہی اور کہان لیجاتا ہی اُسنے بیان کیا کہ ملک شہریاض نے اِن اسیرون کو میرے ساتھ بھیجا ہی تب
ارسوس نے پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا مین میتا بن عبدالمسیح ہون جب ارسوس نے یہ باتین سُنین تو بہت مسرور
ہوا اور کہا قسم ہی مجکو اپنے دین کی کہ مین ایک زمانۂ دراز سے تمھارا منتظر و مشتاق تھا اور تمھاری رائے اور صوابدید کا
متمنی تھا بالفعل تم اِن لوگون کو میرے قلعہ مین لیجاکر پہونچاؤ اور تمھین بدولت خود اِن قیدیون کی حفاظت پر متوکل رہو
یہانتک کہ کوئی حکم ہمارا تمھارے پاس صادر ہو اور ہمارا یہ خاتم تم لو چنانچہ میتا راہب نے بندیون کو لیجاکر قلعہ مین پہنچایا
اور مجلس مین قید رکھا اور خود اُنکی حراست مین مستعد ہوا اور اکثر اوقات اُنکے حسن عبادت پر نظر کیا کرتا تھا اور اُنکی تجوید تلاوت
یعنے خوشخوانی و لہجۂ لسانی سُنا کرتا تھا تا آنکہ ایک روز اُنکی طرف متوجہ و مخاطب ہوکر پوچھا کہ تم لوگون کے یہان روزہ شب مین
کیا کیا اور کتنے فرض ہین عبداللہ بن غسان نے جواب دیا نماز پنجگانہ ہمپر واجب ہی پھر جو شخص اُسکو بجالاوے اور
اُسکے رکوع و سجود کو خوب ادا کرے تو وہ دوزخ مین نہیں جائیگا حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی
حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰةِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ یعنے محافظت کرو اپنی نمازون کی ضائع و قضا ہونے سے
خصوص حفاظت نماز درمیان والی یعنے عصر کی کہ وہ مابین صبح و ظہر کے ہی اور بعض روایت مین مُراد ہی نماز صبح سے
کہ وہ مابین دو نماز رات و دو نمازدن کے ہی اور بعض روایت مین مُراد ظہر سے ہی جو مابین صبح و عصر کے ہی اور
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی الصلوٰۃ صلۃ بین العبد و ربہ فیہا اجابۃ الدعا و قبول الاعمال و برکۃ
فی الرزق و راحۃ فی الابدان و ستر بینہ و بین النار و ثقل فی المیزان و جواز علی الصراط و مفتاح الجنۃ
یعنے نماز ایک علاقہ ہی درمیان بندگان اور یزدان کے اُسی نماز مین دعا قبول ہوتی ہی اور اعمال مقبول
ہوتے ہین اور برکت و وسعت رزق ہوتی ہی اور بدنونکو راحت و صحت حاصل ہوتی ہی اور وہی نماز درمیان
نمازی اور دوزخ کے سد و حائل ہوتی ہی اور وزن میزان مین بہت بھاری ہی اور صراط پر تیزی سے لے گذرنے والی ہی
اور کنجی جنت کی ہی پس یہ نماز فرض و واجب تھی ساری امتون پر مگر اُن لوگون نے اُس فرض کو ادا نکیا بلکہ اُسمین
تقصیر و کمی کی یہانتک کہ اس نماز کو حق تعالیٰ نے ہمپر فرض کیا سو ہمنے ادا کیا اور یہ نماز جامع و مجموعہ جمیع طاعات و عبادات
کی ہی پس اِن عبادات کے ایک جہاد ہی تو نمازی گویا کہ جہاد کرنے والا ہی ساتھ دو دشمن کے ایک نفس امّارہ دوسرا
شیطان مرند اور نمازہی سے متعلق ہی روزہ تو ہر آئینہ نمازی نہ کھاتا ہی نہ پیتا ہی اور روزے سے زیادہ یعنے سوائے
روزے کے اسی نماز مین تمسک بمناجات پروردگار ہی یعنے نمازی اپنے پروردگار کی مناجات سے دست بدامان ہوتا ہی

اور اُس نماز سے حج کو بھی علاقہ ہی اور حج کیا ہی کہ قصد و عزم کرنا ہی طرف بیت حرام کعبہ کے پس نمازی عازم ہوتا ہی
طرف رب البیت کے اور حج پر زیادہ یعنے علاوہ حج کے نمازی اپنے پروردگار کے ملکوت سے تقرب پاتا ہی چنانچہ
حق تعالیٰ فرماتا ہی وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ یعنے سجدہ کرکے تقرب حاصل کر اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تمام مفترضات کو حق تعالیٰ نے زمین مین واجب کیا ہی سوائے نماز کے کہ اُسکو آسمان مین بھی فرض کیا ہی
اور مین جسوقت خدا کے قرب حضور مین حاضر تھا یعنے معراج مین تو فرمایا اے محمدؐ اس نماز کو ہمنے جمیع انبیا پر فرض کیا تھا
سو ہمنے اسکو تیری امت کے سپرد کیا اور اس نماز کو جمیع طاعات و عبادات کا جامع کیا اور فرمایا ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور مجھسے کہا اے محمدؐ کھڑے ہو اور جسطرح مین کرون آپ بھی ویسا ہی
کیجیے سو جبرئیلؑ نے آگے بڑھکے دو رکعت نماز پڑھی اور مجھسے کہا یہ نماز صبح ہی پس اوّل نماز ہی کہ حضرتؐ نے
اُسکو ادا کی اسی وجہ سے اسکا نام صلوٰۃ الاولیٰ ہوا بعد ازان جبرئیلؑ نے دوسری بار نماز پڑھی جسوقت کہ ہر شی کا
سایہ اُسکے مثل و برابر آیا اور مجھسے بیان کیا یہ نماز ظہر ہی بعد ازان اول وقت نماز عصر پڑھی اور کہا یہ نماز عصر ہی
بعد ازان پھر وہی نماز پڑھی یعنے مکرر جسوقت کہ آفتاب مائل بزردی ہوا یعنے جب دھوپ زرد ہوگئی بعد ازان پھر
جسوقت آفتاب غروب ہوا تو نماز پڑھی اور کہا یہ نماز مغرب ہی بعد ازان وقت ذہاب حمرۂ مغربیہ یعنے جسوقت
شفق مغربی غائب ہوئی تو پھر نماز پڑھی اور کہا یہ نماز عشا ثانی ہی بعد ازان پانچون مرتبہ نماز پڑھی اور اُسوقت
فجر نمودار ہوئی تھی تو کہا یہ نماز صبح ہی و بعد ازان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازین فرض ہوئین تھین دو
رکعت پھر زیادہ ہوئین حضر مین پھر نماز سفر مین چھوڑی گئی اپنی حالت پر یعنے وہ جو حضر مین زیادہ کی گئی تھی سفر مین قصر
کی گئی یہ سُنکے میناے عبداللہ بن غسان سے پھر سوال کیا اے اخ العرب اے برادر عرب تم جو اپنی نمازون مین تکبیر کے
ساتھ رفع یدین کرتے ہو یعنے ہر تکبیر پر دونون ہاتھ اُٹھاتے ہو اسکا باعث کیا ہی اور اسکے کیا معنی ہین عبداللہؓ نے
کہا تو نہین دیکھتا ہی کہ ڈوبنے والا جب کوئی چیز پاتا ہی تو اپنے ہاتھون کو اُسطرف بڑھاتا ہی اور اُٹھاتا ہی تاکہ
اُس سے لٹک جاوے اور ڈوبنے سے نجات پاوے اور اسی طرح بندہ نماز مین اپنے تئین غریق دریاے خطا و
گناہ سمجھکر اپنے دونون ہاتھون کو اُٹھاتا ہی اور کہتا ہی اے میرے پروردگار میری دستگیری کر کہ مین خطاؤن اور
گناہون کے دریا مین ڈوبتا ہون اور تجھسے بھاگ کر پھر تیری طرف رجوع کرتا ہون و اما معنی قرأت و تلاوت
نماز مین یہ ہی کہ وہ خطاب یعنے ہمکلامی و ہمزبانی ہی درمیان بندہ اور اُسکے پروردگار کے و اما معنی
رکوع کے یہ ہین کہ مین تیرا بندہ ہون مین نے اپنے پہلوون کو تیری طرف جھکایا ہی و اما سر اُٹھانا رکوع سے اور کہنا
بندے کا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ یعنے اے میرے پروردگار خاص تیرے ہی لیے تمام حمد سزاوار ہین اس سے مراد یہ ہی
کہ مین تیرا حمد کرتا ہون اپنی گلو خلاصی پر گناہون سے چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ گویا کہ فرماتا ہی اَذْ نَبَّتَکَ کیا تو نے گناہ کیا

تو بندہ کہتا ہی اَنَا عَبْدُکَ مین تیرا بندہ ہون پس حق تعالیٰ فرماتا ہی قَدْ اَعْتَقْتُکَ مِنَ الذُّنُوْبِ کہ مین نے تیری گلو غلامی
کی گناہون سے واما معنی سجدۂ اولی کے اور زمین پر پیشانی رکھنے سے مراد بندے کی یہ ہی کہ اسی زمین سے تو نے مجکو
پیدا کیا اور زمین سے سر اُٹھانے کے معنی یہ ہین کہ تو نے مجکو اس سے نکالا ہی اور سجدۂ ثانیہ سے یہ غرض ہی کہ پھر تو
مجکو اسی زمین مین پھیریگا یعنے پھر اسی خاک مین ملاویگا اور سر اُٹھانا دوسری بار غایت اُس سے یہ کہ پھر تو دوسری بار
مجکو اسی زمین سے نکالیگا اور سلام داہنی جانب سے مراد یہ ہی کہ اے پروردگار میرے تو میرا نامۂ اعمال میرے
داہنے ہاتھ مین دے اور میرے بائین ہاتھ مین نہ دے (یہ اسلیے کہ اہل جہنم کا اعمال نامہ بائین ہاتھ مین دیا جائیگا)
اور جب کتاب اعمال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پیش ہوتی ہی تو فرماتے ہین جو شخص محافظت نماز پنجگانہ
کی کرتا ہی اُسکی مثال یہ ہی کہ ایک نہر شیرین ہی تو جو کوئی تم مین سے اُسمین ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے کیا پھر
اُسکی کسافت سے کچھ باقی رہ جاتا ہی پس یہی حال نماز پنجگانہ کا ہی کہ بندے پر کوئی گناہ باقی نہین چھوڑتی ہی
غرض کہ جب میتا راہب نے کلام عبد اللہ کا سنا تو کہنے لگا مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک تم لوگ حق پر ہو اور شک نہین
کہ دین تمہارا حق ہی اور قول تمہارا صدق ہی و بعد ازان وہ اسلام لایا اور بعد تھوڑے عرصہ کے ماریہ بھی پہونچی
کیونکہ اُسکو معلوم ہوا کہ صحابہ اُسکے باپ کے قلعے مین محبوس ہین پھر جبکہ بالاے قلعہ پہونچی تو اپنے باپ کے مکانون مین
اُتری اور ساری رات صحابہ کے قلق مین بسر کی جب صبح ہوئی تو میتا اُسکے پاس آیا اور اداب سلام بجالایا ماریہ نے
اُس سے کہا اے میتا عرب کے ساتھ تو نے کیا معاملہ کیا اُسنے کہا مین نے اُنکو حراست استوار مین رکھا ہی جبتک کہ اُنکے
بارہ مین جو راے ملک کی ہو ماریہ نے کہا واللہ تو نے کچھ کوتاہی اور کمی نہین کی لیکن تو اُنکو ہمارے بیعہ یعنے مسجد مین
ہمارے ساتھ کردے تاکہ وہ ہمارے حسن عبادت کو دیکھین اور ہمارا پڑھنا انجیل کا سنین تو کیا عجب ہی کہ وہ ہمارے
دین مین داخل ہون میتا نے کہا سمعاً وطاعۃً یعنے مین نے حکم آپکا بگوش جان مسا و بدل بجا لایا یعنے بسر و چشم بجالاتا ہون
بعد ازان وہ اُن صحابہ کو بیعہ مین لے گیا جب رات ہوئی تو ماریہ بیعہ مین آئی اور اصحاب نبی صلعم کو دیکھا کہ وہ سب
یا بزنجیر ہین اور اُس جگہ سواے میتا کے اور کوئی غیر نہین ہی تب ماریہ نے کہا اے میتا تو ہمارے علماے دین مین ہی اور
تجھسے امر حق پوشیدہ نہین ہی اور تو ان لوگون کے دین پر بھی مطلع ہوا ہی پس تو بیان کر کہ حق ہمارے ساتھ ہی یا اُنکے
ساتھ یعنے حق پر ہم ہین یا یہ لوگ حق پر ہین میتا نے کہا اے ملکہ حق پر کچھ پردہ نہین ہی یعنے حق پوشیدہ نہین ہی
البتہ حق نہین عرب کے ساتھ ہی اور جس مقدمہ مین تو آئی ہی اور جو عہد تو لائی ہی اُسکو وفا کر پیش از آنکہ تو اُسکو
طلب کرے اور تجھسپر تجکو دسترس نہو یعنے پیش از فوت وقت اُس کام کو کرے اور حال یہ ہی کہ تو اس قوم کا صدق
بیان اور صدق دین دیکھ چکی ہی کہ حق تعالیٰ نے درمیان تیرے اور ولد تیرے عہود کے جمع کر دیا یعنے تجکو اُس سے
ملا دیا پھر جسوقت ماریہ نے یہ باتین راز کی میتا سے سنین تو حیرت مین مبہوت ہوگئی اور اُس سے کہنے لگی کہ تجکو یہ اسرار

کہان سے معلوم ہوئے دیتا نے کہا مین نے یہ کیفیت اپنے خواب مین دیکھی ہی اور اُس سے تمام وہ احوال بیان کیا کہ وہ
خود وہان اُسوقت حاضر تھا تب ماریہ نے سجدۂ شکر کیا پھر جسوقت اُسنے سجدے سے سر اُٹھایا تو برجستہ اُٹھکر اصحاب کو
زنجیرون سے کھول دیا اور اُنکے تئین ہتھیار دیا اور دیتا کو حکم کیا کہ تو ان لوگون کا اکرام کر اور مین اس امر کی فکر و تدبیر
کرتی ہون کہ والی قلعہ کو کیونکر گرفتار کر لیون اور قلعہ پر کسطرح متسلط ہو جاؤن بعد ازان ماریہ اپنے قلعہ کو گئی اور اُس
قلعہ کا ایسے شخص کو والی کیا جس سے اُسکو طمانیت تھی فکر و اندیشہ سے اور قلعہ سے اُن لوگون کو جنسے خوف و اندیشہ
رکھتی تھی نکال دیا اور اُس قلعہ کو بندوبست سے مستحکم کیا اور ادھر دیتا نے صحابہ کو بیعہ بیت المدیج مین متمکن کیا اور اُنسے
کہدیا کہ کل جسوقت صبح ہووے اور والی قلعہ نماز کے لیے آوے تو اُن حاضران بیعہ پر دفعۃً نکل پڑو حق تعالیٰ تمکو
اُنپر نصرت دیگا راوی نے کہا پھر جب صبح ہوئی اور والی قلعہ اپنے خواص کے ساتھ نماز کے لیے بیعہ کی طرف نکلا
اور اجتماع مردم کے واسطے ناقوس پھونکنے لگے تب قس یعنے قسیس سردار ترسایان جو مالک بیت المدیج کا تھا آیا تاکہ
دروازہ مدیج کا کھولے اور قربانگاہ کے قریب جاوے پھر جسوقت اُسنے دروازہ مدیج کا کھولا یک بیک عبداللہ بن
غسان مع اپنے چالیسون اصحاب کے نکل پڑے اور یکبارگی سبنے پکار کر تکبیر کی کہ قلعہ مین اور لوگون مین جو وہان تھے
زلزلہ پڑ گیا اور مسلمانون نے اُنمین خوب تیغ زنی کی کہ اُن سب کو قتل کیا اور قلعہ پر اور جو کچھ اُسمین تھا سب پر قبضہ کیا
چنانچہ رعایا نے یہ شور تکبیر سنکر یقین کیا کہ اہل اسلام قلعہ پر مسلط ہو گئے تو وہ سب اپنے سامنے بھاگے اور راوی کہتا ہی
جب ماریہ نے شور تکبیر اور غلغلۂ آدمیون کا سُنا تو یقین کیا کہ قلعہ اُسکے باپ کا مسلمانون کے قبضے مین آ گیا تب اپنے قلعہ کا دروازہ
بند کر لیا اور شخص معتمد کو پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا اور اپنے حسن تدابیر سے اُنکو آگاہ کیا انھون نے حق تعالیٰ کی نعمتون کا
شکر ادا کیا اور اکثر مردم مفرور پاس ملک شہر یاض کے پہونچے اور اُسکو اس واقعہ سے خبر دی کہ قلعۂ ماردین پر مسلمانون نے
عمل کر لیا اُسپر سخت صدمہ اور قلق ہوا اور اپنے زوال ملک کا یقین ہو گیا اور اُسکے دل مین رعب سما گیا اور اُسکے لشکر پر
ہیبت طاری ہو گئی اور ارسوس کو بھی خبر پہونچی کہ اُسکا قلعہ چھن گیا اور خزانہ اُسکا لُٹ گیا چنانچہ اُسنے اس امر کو تا شب
مخفی رکھا اور جن لوگون پر اُسکو وثوق و اعتماد تھا اُنکو ہمراہ لیکر بطلب و تسخیر حران روانہ ہوا پس دوسری شب کو وہان
پہونچا جب قریب پھاٹک کے آیا تو اُنکے روکنے کو نگہبانون نے سامنا کیا اُسوقت اصحاب ارسوس نے ان لوگون پر
شور کیا اور کہا دروازہ کھول دو اور دیکھو کہ یہ بطریق رودس ہی اور غرض اس سے یہ تھی کہ یہ اُنکا پہلا بطریق ہی
یعنے رودس قید عرب سے چھوٹکر آیا ہی تب نگہبانون دربانون نے دروازہ کھول دیا بناگاہ ارسوس داخل ہوا
اور مالک شہر ہو گیا اور یہ اخبار تمام اس بلاد مین فاش ہو گئی کہ ارسوس صاحب ماردین اپنے حیلہ اور حکمت عملی سے
حران کا مالک ہو گیا پھر اُسکے پاس وہ سائر مردم دوڑ پڑے جو طالب دیوان تھے یعنے طالب ایسے شخص کے تھے
جو لوگون کو جمع کرے پس اُن سب کے اجتماع سے ارسوس کے پاس ایک لشکر عظیم جمع ہو گیا

ذکر فتوح رہا و حران

راوی نے کہا کہ رودس صاحب حران کا ایک پسر تھا اُسکو رودس نے قید و بند مین رکھا تھا کیونکہ اُس سے خائف تھا کہ وہ بڑا شجاع تھا اُسکا نام ارغوک تھا پس اُسکو گرفتار کرکے مقام عمق مین محبوس رکھتا تھا اور ارغوک کی مادر کا نام بنت العسکر تھا وہ مالک و حاکم سمیساط کی تھی اور وہ اپنے اہل و اقربا کی ملاقات کو گئی تھی اور باعث مقید ہونے اپنے پسر کے خشمگین و غضب رہتی تھی پھر جبکہ اُسکو یہ خبر پہونچی کہ ارسوس نے حران پر تسلط کیا ہی تو اُسپر سخت قلق و صدمہ گذرا چنانچہ وہ سمیساط سے عمق مین آئی اور اپنا اختلال خاطر اپنے بیٹے سے ظاہر کیا اور اُسکو خبر دی کہ ارسوس حران پر مسلط ہو گیا ہی پھر اُسکو حبس سے نکال کر اموال کثیر اُسکے حوالہ کیا اور کہنے لگی کہ شہسواروں اور بہادروں سے اتفاق اور لشکر کو جمع کر اور اُس شخص پر جا جسنے ایسا کام کیا ہی یعنے حران پر قبضہ کیا ہی چنانچہ ارغوک نے وہ مال خرچ کیا پس مردم کثیر اُسکے پاس حاضر ہوئے کہ ایک جیش عظیم ہو گیا پھر اُسنے بقصد حران طرف فرات کے کوچ کیا اور یہ خبر ارسوس کو پہونچی تو وہ بھی اُسکے مقابلے کو نکلا اور دونون جماعت باہم مقابل ہوئی اور ارغوک کے لشکر کا بشیر ایک مرد ارمنی تھا اُسکا نام ارجوک اور وہ بڑا دلاور تھا اُسکے ہمراہ تین ہزار آدمی کی جمعیت تھی مگر ارمنی کو شکست ہوئی

روایت ہی عبداللہ بن اُسید سے اُسنے کہا مجھسے روایت کی سالم بن ربیعہ نے دو مرد عادل تمیمی سے اور اُن دونون نے محمد بن عمر الواقدی سے کہ جب یہ خبر عیاض بن غنم کو پہونچین کہ ارجوک ارمنی نے طرف ارسوس کے کوچ کیا ہی تو عیاض نے رودس صاحب حران کو اپنے پاس بلا کر جو اخبار ارسوس کے اُنکو پہونچے تھے اُس سے ظاہر کیا اور کیفیت متسلط ہونے ارسوس کی حران پر بیان کی اور یہ کہا کہ اب ارغوک تیرے پسر نے ارادہ مقابلہ ارسوس کا کیا ہی اور مین قصد تیرے قتل کا رکھتا ہون لیکن اگر تو ہمارے دین مین داخل ہو جاوے تو قتل سے تجھے امان ہی رودس نے کہا اگر تو مجکو چھوڑ دیوے تو جو جو قلعے میرے تحت مین ہین مین تمھارے سپرد کر دون اور کیا عجب ہی کہ مین حران مین بھی پہونچون کیونکہ وہان کے لوگ مجکو بہت دوست رکھتے ہین اسلیے کہ مین اُنکے حق مین احسان کرتا تھا اور میرا قول یہ ہی کہ جسوقت وہ لوگ مجکو دیکھینگے تو فوراً اُس بلد کو میرے سپرد کرینگے اور مین تمھارے تئین حوالہ کرونگا اِس شرط پر کہ تم مقام سویدا خواہ نصیبین الصغرا مجکو دو اور مین تمکو اُسکا جزیہ یعنے محصول ہر سال دیا کرونگا چنانچہ ابن غنم نے ان باتون کو اور شرطون کو منظور کیا اور عبداللہ یوقنا کو حکم کیا کہ اُس سے حلف لیوین اُنھون نے حلف لیا اور بعد اخذ و قبول حلف کے اُسکو رہا کیا اور اُسکے ہمراہ یوقنا کو بھی مع جماعت اُسکے روانہ کیا اور رودس کے خیام اور اسباب تمام اُسکا پھیر دیا اور اُسکی جماعت کو بھی اُسکے ساتھ کر دیا پھر وہ آخر شب مقام جرح رغبان سے بقصد حران راہی ہوئے جب قریب حران پہونچے تو جاسوسون کو بھیجا اُن لوگون نے

واپس آکر خبر کردی کہ لشکر ارسوس کا بیرون حران نازل ہی اور لشکر ارغوک پسر رودس کا اُسکے مقابلے پر ہی اور سوا
اس امر کے کہ ارجوک اسیر ہوگیا ہی کہ اُسکو ارسوس نے گرفتار کرلیا ہی باقی لشکر ارجوک کا بدستور اپنے حال پر ہی
مگر ارسوس نے اپنا ایلچی طرف لشکر ارجوک کے بھیجا ہی اور اُنکو اپنی طرف طلب کیا ہی کہ تم ہمارے شریک ہو جاؤ
ہم تمپر انعام کرینگے اور یہ اسلیے تا اُنکو اور اپنے لشکر کو لیکر رہا پر چڑھائی کرے اور اُسپر بھی متسلط ہووے کہ وہ بھی
اُسکے تحت تصرف مین آجاوے اور اُن لوگون نے جواب دیا تھا کہ ہم پیش خود ہا اس باب مین مشورہ کرتے ہین
راوی نے کہا جب رودس اور یوقنا دونون وہان گئے اور دونون نے لشکر کی جانب نگاہ کی اور دیکھا کہ آگ روشن ہی
تو رودس نے یوقنا سے کہا کہ یہ آگ جو قریب روشن ہی شک نہین کہ میرے پسر کے لشکر کی آگ ہی پس ایک
شخص کو وہان بھیجا تاکہ خبر لاوے تب اُس شخص نے جاکر معلوم کیا کہ وہ لوگ کون ہین اور واپس آکر خبر دی کہ وہ قوم یعنے عرب
ارمن آمادہ ہین اس بات پر کہ ارسوس اُن سے عہد و حلف کرے تو وہ اُسکے لشکر ہو جاوین یعنے شامل اُسکے لشکر کے
ہو جاوین اور یہ بات مقرر ہوئی ہی کہ کل جب صبح ہووے تو ارسوس اپنے اصحاب سے سو سوارون کو ہمراہ لیکر طرف دیر
فرحا کے جو درمیان رہا و حران کے واقع ہی واسطے حلف کے جاوے اور لشکر ارغوک تیرے پسر سے پچاس مردم اکابر
بھی اُس دیر مین جاکر وہین باہم معاہدہ کرین یہ سنکے چہرہ یوقنا کا فرط سرور فرح سے روشن ہو گیا اور رودس سے
کہا خوش ہو کہ وہ قوم اب ہمارے قبضے مین آئی بعد ازان وہان سے اُس دیر کو چلے اور قریب اُس دیر کے کمین گاہ
کیا بعد ازان یوقنا کا ایک غلام تھا قوم شریف سے اُسکو اُنھون نے پالا تھا وہ اُنکے ہمراہ حاضر تھا اُسکا نام شامس تھا
اور وہ بڑا دانشمند تھا سو یوقنا نے اُسکو بھیجا اور اُس سے کہا اے شامس تو پاس صاحب رہا کے جسکا نام کیلوک ہی
جاکر اُس سے کہیو کہ اصحاب ارجوک مین جو لوگ مقدم ہین اُنھون نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہی اسلیے کہ وہ تیرے
لوگون مین سے ہو جاوین کیونکہ تو بھی اُنھین مین سے اور اُنکا طرفدار ہی اور ارسوس اہل روم سے ہی اور وہ ہمارے
لوگ دیر فرحا مین آتے ہین اور ارسوس اُنکے ساتھ ہی اسواسطے کہ اُن سے حلف و عہد کرے اور اُن سے بھی حلف و عہد
لیوے مگر ارسوس تجھسے ارادہ درخواست رکھتا ہی کہ تو دو سو آدمیون سے نکل کر قرب دیر سے ہمارے لیے کمین گاہ مین
بیٹھے تاکہ جب ہم لوگ مردم ارجوک وہان پہونچین تو اُسوقت تو نکلکر ہمپر حملہ مارے چنانچہ شامس روانہ ہوا اور پاس
صاحب رہا کے پہونچا اور جو کچھ اُسکے صاحب یوقنا نے اُس سے کہدیا تھا اُس سے بیان کیا غرضکہ قضا و قدر
الٰہی سے وہ حیلہ جسکی فکر و تدبیر یوقنا نے کرکے صاحب رہا سے کہلا بھیجی تھی اور اکابر حبش ارجوک کی جانب سے پیغام
بھیجا تھا ایسا ہوا کہ جب شامس یوقنا کے پاس سے صاحب رہا کے پاس پہونچا اور اُس سے وہ باتین جو ابھی مذکور
ہوئین بیان کین اور اس عہد کو اُس سے استوار کیا پس صاحب رہا چار سو آدمی اپنی قوم سے ہمراہ لیکر اور سلاح و سامان
حرب سے مضبوط ہو کر نکلا و بقصد دیر فرحا روانہ ہوا اور یوقنا بھی مع اصحاب اپنے اُن سے قریب قریب کمین گاہ مین بیٹھے

کہ شماس بھی اُن سے فرصت پاکر علیحدہ ہوگیا اور یوقنا کے پاس آکر خبر دی کہ صاحب رہا فلان مقام مین تمسے قریب کمین بیٹھا ہے
اور ادھر حال ارسوس کا یہ تھا کہ جب اُسنے اپنا ایلچی طرف ارمن لشکر جوک کے بھیجا تھا تو رودس ارمن کے پاس آیا اور اُنکو
فہمائش کی کہ ارسوس تمسے حلف وعہد کرے اور تم اُس سے حلف کرو اس بات کا کہ تم اُسپر حملہ نکرینگے دوسرے گروہ
کے ساتھ آمیزش نکرو اور اتفاق اس امر پر ہوا تھا کہ حلف دیر فرحاین واقع ہو پھر آخر شب ہوئی تو لشکر ارسوس اور جماعت
ارمن از یکدیگر علیحدہ علیحدہ روانہ ہوئے اس خوف سے کہ کسی کی جانب سے غدر وعہد شکنی واقع نہو اور صاحب رہا سے
جو کچھ قرارداد ہوا تھا تو اُسکی طرف سے ان لوگون کی خاطر مطمئن تھی وبعدازان گروہ ارمن نے قبل اپنے خروج اور کوچ کے
اپنی جمعیت مین سے ہزار مرد شجیان کو بلباس اہل رہا کے آراستہ کیا اور اُنکو فہمائش کردی کہ خفیہ لشکر سے پیش روی
کرکے لشکر رہا مین جا ملین اسطور سے کہ گویا مددگار صاحب رہا کے ہین اور کہدیا تھا کہ کچھ کلام نکیجیو جب تک دیکھو کہ صاحب رہا
اپنی کمین گاہ سے باہر نکلا پھر جسوقت وہ برآمد ہوئے اور تم اُسکے سامنے سے آؤ تو بآواز بلند باخود ہا اظہار خوشی وخوشخبری کا
کیجیو گویا کہ تم اُسکے ہمراہیون مین سے ہو یہانتک کہ وہ تمسے مطمئن خاطر رہین ورنیصورت شاید کہ تم اُسپر قدرت ودسترس پاؤ
کہ اُسکو گرفتار کرلو یہانتک کہ ہمارا امیر ارجوک بھی آپہونچے غرضکہ یہ کیتبہ ہزار ارمن کا بطریق پیش روی کے دل شب سے
روانہ ہوچکا تھا اور کسیکو ان کی روانگی کی خبر نتھی راوی نے کہا کہ جب ارسوس حوالی دیر مین جا پہونچا تو دفعتہً دو
شہسوار اصحاب نبی صلعم سے کمین گاہ سے نکلکر اُسپر آپڑے اور اُنکا افسر عمرو بن معدی کرب زبیدی تھا اور سبب
یکایک خروج کرنے اصحاب کا یہ تھا کہ جسوقت عیاض بن غنم نے رودس کو بھیجا اور یوقنا کو بھی مع اصحاب اُسکے
اُسکے ساتھ کردیا تھا تو رودس کے طرف سے بدگمانی ہوئی اور کہا مین نے بہت جلدی کی کہ ولی اللہ کو عدو اللہ کے ساتھ
کردیا ہی تب خالد نے کہا اے امیر تو اپنی خاطر کو رودس کے طرف سے مشتغل بفکر نکر اسلیے کہ ملوک روم جو قول کرتے
ہین اُسے وفا کرتے ہین اور وہ لوگ اس بات مین عار رکھتے ہین کہ اُنمین سے کوئی کچھ قول کرے اور اُسکو وفا نکرے
عیاض نے کہا اے ابو سلیمان بہرحال ہمکو لازم نہین ہی کہ ہم اپنے اصحاب اور اُنکے ساتھ والون سے غافل
رہین بعدازان اُنھون نے عمرو بن معدی کرب زبیدی کو دوسو سوارون سے روانہ کیا تھا اور یہ لوگ حران کو
جاتے تھے کہ اثنائے راہ مین ارسوس مل گیا کہ وہ دیر فرحا کو جاتا تھا آخرالامر اُسکو اور اُسکے ہمراہیون کو ان لوگون نے
گرفتار کرلیا اور اُدھر یوقنا نے کیلوک صاحب رہا کو پکڑ لیا اور بقیتہ روز کمین مین پوشیدہ رہے رات کو طرف رہا کے
متوجہ ہوے جب قریب رہا کے پہونچے تو یوقنا نے اُس طرح کا لباس پہنا جسطرح کا لباس صاحب رہا پہنے تھا
اور اصحاب یوقنا نے بھی ایسے لباس پہنے جیسے جماعت صاحب رہا پہنے تھے پھر جب رہا سے نزدیک ہوئے اور
مشعلین روشن کیئے ہوئے تھے تو دربانون نے پھاٹک کھول دیا پس یہ لوگ رہا مین گھس پڑے اور
جب اندر داخل ہوگئے تو ان لوگون نے بصدا تہلیل وتکبیر وثنائے رب قدیر کے اپنی آوازون کو بلند کیا

پس عوام الناس مین سے کسیکو جسارت نہوئی کہ کچھ کلام کرسکے پھر رہا مین جسقدر ذخیرہ اور اشیاے تحفہ اور خزانہ و مال کیلوک کا تھا اُس سب کو یوقنا نے قبضے مین کیا اور رؤساے رہا مین جنسے کچھ اندیشہ و خطرہ تھا اُنکو بھی گرفتار کرلیا ومن بعد ایک شخص کو اپنے اصحاب مین سے جسپر وثوق و اعتماد تھا رہا پر حاکم مقرر کیا اور ایسا ہوا کہ کیلوک کے برادر عمزاد نے جب امان مانگی تھی تو عیاض نے اُسکو امان دی تب اُسنے تمام اُن اشیا و خزائن پر جسقدر کیلوک کا تھا رہبری کی بعد ازان عیاض بن غنم نے ابن عم کیلوک کو اپنے ہمراہ آگے کرلیا اور بقصد حران روانہ ہوے جب وہان پہونچے تو یہ دیکھا کہ رودس نے حران کو فتح کرلیا تھا اور یہ اسطرح ہوا کہ جب عمرو بن معدی کرب زبیدی نے ارسوس کو گرفتار کرلیا تھا تو رودس مع بقیۂ لشکر مسلمین وہان سے روانہ ہوا تا آنکہ حران مین پہونچا اور جو لوگ شہر پناہ کی دیوارون پر حارس و نگہبان تھے اُنکو ندا دی جب اُنھون نے رودس کو پہچانا تو فوراً دروازہ کھول دیا اور اُسکے روبرو تعظیم کو جھکے اور اُسکے دارالامارۃ مین اُسکو لے گئے پھر جب رودس حران کا مالک ہوا اور رئیسان بلد اُسکی خدمت مین حاضر ہوئے اور اُسکی سلامتی کی مبارکبادی دینے لگے تو رودس اُس مجمع مین خطبہ بیان کرنے کو کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے قوم آگاہ ہو بتحقیق کہ حقتعالی نے مجھے آفتون سے نکالا اور ہلاکت سے نجات دی اور ماجرا اپنا ایسا ایسا گذرا اور مین نے امیر قوم مسلمین سے عہد کیا ہی کہ اس شہر کو مین اُنکے سپرد کرون اور وہ مجکو والی نصیبین صغری و رسویدا کرینگے اور مین نے امیر سے اِس عہد پر حلف کیا ہی بے شبہ مین اپنا عہد وفا کرونگا اور مین تمھارے سامنے گواہی دیتا ہون اِس بات کی کہ جو جو دین خلاف دین اسلام ہین وہ سب باطل ہین وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ سواے اللہ کے کوئی معبود نہین ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ ہر آئنہ محمد رسول فرستادہ خدا ہی جب اہل حران نے یہ کلام رودس کا سنا تو کہنے لگے کہ حق تعالی نے آپ کے ساتھ ارادۂ خیر کیا پس ہم بھی آپ کے ساتھ آپ کے اسلام پر موافقت کرتے ہین چنانچہ وہ لوگ بھی اسلام لائے مگر کچھ لوگ اُنمین سے اسلام سے محروم رہے

ذکر فتوح قلعۂ راس العین

روایت ہی ربیعہ بن ہیثم سے اُسنے روایت کی ہی عبداللہ تنوخی سے اُسنے عبدان بن عطیہ سے اُسنے کہا کہ اہل جزیرہ اسلام نہین لائے تھے مگر باعث اہل حران کے یعنے بسبب اسلام لانے اہل حران کے اہل جزیرہ ایمان لائے تھے پھر جب اصحاب نبی صلعم نے دیکھا کہ وہ سب داخل اسلام ہوئے تو اصحاب نے دعا کی اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُمْ عَلٰى دِيْنِكَ وَلَا تُمَكِّنْ مِنْ بَلَدِهِمْ عَدُوًّا یعنے اے پروردگار ان لوگون کو تو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ اور اُنکے بلد سے کسی شے پر اُنکے دشمنون کو تمکنت و قدرت نہ دے پھر اُن لوگون نے اُن شہرون کے کنیسون اور دیرون کو مسجدین اور جامع مسجد کرڈالین اور جو کچھ حوالی و نواحی حران و رہا کے مضافات سے تھا وہ سب اُنھون نے تفویض اصحاب کردیا

وبعدازان عبداللہ یوقنا رہا سے حران مین آئے اور اصحاب بنی صلعم کو مجتمع کرکے دربارۂ رہا مشورہ کیا کہ اُسکا حکم کیونکر
ہو تب سعید بن زید نے کہا کہ تمھین نے اس شہر کو اپنے حیلون اور اپنی تدبیرون سے لیا ہی و ہرامنہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اَلْحَرْبُ خُدْعَۃٌ یعنے جنگ حیلہ سازی ہی اور البتہ یہ حیلہ پورا ہو گیا اور جو لوگ
اس بلد مین ہین وہ سب بندگان و کنیزان مسلمین ہین اور اُنکا سارا مال بھی مال مسلمین ہی تب یوقنا نے کہا تم خوب
جانتے ہو کہ جزیرے مین سے اکثر تمھارے قبضے مین ابھی نہین آئے ہین اور وہان ابتک بڑے بڑے قلعہ مانع مداخلت
ہین پس صواب دید یہ ہی کہ ایسے خیر و خوبی کے کام کرو جس سے ذکر تمھارا بلند آوازہ رہے اور فخر تمھارا زیادہ ہو تب
سعید نے کہا ہرگاہ ایسا امر ہی اور یہ ارادہ ہی جیسا تمنے ذکر کیا تو یہان کے لوگون کو اُنکے حال پر چھوڑو یہانتک کہ
ہم چلکر دیکھین کہ اُنکے بارہ مین امیر عیاض بن غنم کی کیا راے ہی چنانچہ یہی امر قرار پایا و بعدازان یہ خبر بن شاہ شہر یاض کو
متصل پہونچین کہ بلاد حران و رہا و سروج و سخن و اکساس و عمق ان سب پر دخل عرب کا ہو گیا پس اُسکو اپنے
ملک کے زوال کا یقین ہوا تب وہ اور اُسکے معتمدین موثقین مقام راس العین مین داخل ہوئے اور بیعہ نسطوریا
مین جو آج جامع مسجد ہی اُنھون نے نماز پڑھی جب اپنی نماز سے فراغت پائی تو شہر یاض ملک نے کہا ای معاشر
روم آگاہ ہو کہ ہرآئینہ اہل عرب ہمارے بلاد مین شریک ہو گئے ہین اور یہ سارے بلاد اُنکے معاقل و دامن ہین اُنمین
وہ لوگ مجتمع ہوتے ہین اور وہان اُنکے یار و معاون ہین اُن لوگون سے انکو رسد غلہ و علوفہ پہونچتا ہی اور شہرون سے
اُنکے پاس مالہاے خطیر آیا کرتے ہین اور ملک خابور تمام اُنکا ہی اور اُنھین کے حکم مین ہی اور اب درمیان ہمارے
اور اُنکے سواے جنگ اس مرتبہ کے جو درپیش ہی اور کچھ باقی نہین ہی اگر ہماری فتح ہوئی تو مقام و قیام عرب کا
ہمارے درمیان نرہیگا اور اگر عرب کی فتح ہوئی تو یہ ہمارے سارے بلاد اُنکے ہین چنانچہ میری راے مین ایک بات
آئی ہی کہ وہ صائب و باصواب ہی لوگون نے پوچھا وہ کون سی راے ہی ملک نے کہا میری راے یہ ہی کہ جنگ سے
اُنکو دیر و دور تک مین رکھین یعنے جنگ مین ایام گذارمی کرین اور اس عرصے مین دونون شاہان بزرگ سفرو زغفرو کو
نامہ لکھین کیا عجب ہی کہ یہ دونون اپنے اپنے لشکر سے ہماری کمک کرین اور ملک حرقناس بن فارس کو اور ملک اذفات
توجو نینوی و بلاد نینوی کا مالک ہی نامے لکھین اور جبر بن صالح النکاریہ کو بھی لکھین کہ یہ سب ہمکو مدد دیوین پھر جسوقت
یہ ملوک ہمارے پاس اپنے لشکرون کو بھیجین تو ہم باستعانت مسیح کے مسلمانون سے مقابلہ کرین کہ حقتعالی نصرت اپنی
جسکو چاہے عطا کرے چنانچہ وہ سب بالاتفاق یکزبان ہوکر بولے یہ راے بہت خوب ہی پس وہ نامے لکھے گئے اور
ایلچیون کے ہاتھون ملوک مذکورین کے پاس مرسل ہوئے و بعدازان شہر یاض اپنے لشکر مین واپس آیا واقدی علیہ الرحمہ
نے کہا کہ عیاض بن غنم جو کہ اُسوقت جنگ قوم سے باز رہے تو اسلیے کہ اُنکی راے مین فتح بلاد اُنکے اصحاب کے
ہاتھ سے بدون قتال متصور تھی اسوجہ سے اُنھون نے جنگ کرنے مین تعجیل نکی اور اسلیے کہ وہ قوی پشت تھے

باعث اُن بلاد کے جنکی فتح ہوگئی تھی و نیز عیاض بن غنم نے عبیدۃ بن الجراح کو بطلب خبر لکھ بھیجا کہ جو خبر قوم کی تمھارے پاس آوے اُس سے ہمکو مطلع کرو اور راوی نے کہا کہ جب نامے ملک شہر یاض کے صاحبان اقالیم کو پہونچے تو اُنھون نے اُسکی نصرت کے لیئے لشکر معین کیے اور نامہ شہر یاض کا والی اخلاط کو پہونچا اُسکی ایک دختر تھی نہایت صاحب حسن و جمال اور وہ از روے قوت کے منجملہ مردان شجاع کے تھی اُسکا نام طاریون تھا اور محل استقرار یعنے قرارگاہ اُسکا ایک جبل تھا جو بہنام اُس دختر کا تھا یعنے جبل طاریون اور حال یہ تھا کہ جو کوئی اُس سے خطبہ و خواستگاری کرتا تھا وہ راضی نہوتی تھی مگر بشرطیکہ میدان مین اُسکا مقابلہ کرتی تھی اسلیے کہ اگر صاحب خطبہ اُس دختر پر غالب آوے تو وہ اُسکا شوہر ہو چنانچہ وہ تمام اہل خطبہ پر غالب آئی تھی و منجملہ خواستگارون کے ایک لڑکا تھا سوسی نام پسر ملک سلنطور والی جبل السنانسہ کا اور وہ اپنے پدر کی طرف سے ہدیہ واسطے پدر طاریون کے لیکر اخلاط مین آیا تھا اور خواستگاری کی تھی چنانچہ اُس دختر نے کہا میری وہی شرط ہی جو معروف ہی پس اُسنے میدان مین اُس جوان سے مبارز طلبی کی آخر اُسپر غالب آئی اور اُسکی پیشانی کے بال کاٹ لیے اس بات کو چند روز و شب گذر گئے تھے پھر جبکہ ملک شہر یاض نے ملوک کو بنابر استمداد نامے لکھے اور والی اخلاط کو بھی بطلب مدد نامہ لکھا تو والی اخلاط نے شہر یاض کی طرف چار ہزار سوار روانہ کیے اور اس جماعت کی اپنی دختر طاریون کو افسر کیا اور اُس سے کہا ای میری دختر بہر آئینہ مین نے تجکو لشکر پر مقدمۃ الجیش کیا ہی اور مین یہ چاہتا ہون کہ تو عرب پر ایسا غلبہ و حملہ کر جیسا کہ تو شہسوارون پر حملہ و غلبہ کرتی ہی یہانتک کہ تو نزدیک امت مسیح کے مشکور رہو اور راوی نے کہا کہ ملک سنانسہ نے بھی ایک جماعت مردان کارزار کو ہمراہ لشکر طاریون کے کر دیا اور افسر اُس جماعت کا سوسی اپنے پسر کو کیا تھا چنانچہ وہ لڑکا مصاحبت و ہمراہی مین طاریون کے چلتا تھا اور یہ لڑکا یعنے سوسی کمال شاندار و طرحدار اور جمال مین بغایت وجیہ و حسن دار تھا ہلال ابرو اُسکا بدرنما تھا اور وصف خوبروئی مین وہ خوبان زمان سے یکتا و بیہمتا تھا آخر جب نظر طاریون کی اُسکے چہرہ جمیل پر پڑی تو اُسکو بچشم محبت و رغبت دیکھنے لگی اور دل اُسکا اُسکے دام عشق مین پھنس گیا پھر اُسنے اپنے لوگون کو حکم کیا کہ اُسکی جماعت کے ساتھ ساتھ چلین واقدی رح نے کہا اس واقعات فتوح مین بہترین وقائع یہ ہی کہ اس لڑکی یعنے طاریون کا ایک برادر عمزاد تھا اُسکا نام یرغون تھا وہ بھی طاریون کے عاشقون مین تھا اور اُسکو بہت چاہتا تھا مگر یہ استطاعت نرکھتا تھا کہ اُسکو اپنا احوال سناوے اور یرغون بھی مرد شجاع و سخت گیر تھا اور اُسکے قبضے مین معاقل و مامن بہت تھے مثل حران و معدن و ابرون و قف و انطرو بدلیس و ارزن اور وہ بھی واسطے نصرت شہر یاض کے اپنی تین ہزار فوج سے چلا تھا پھر جسوقت لشکر اُسکی عمزادی طاریون کا بدلیس مین پہونچا تو اُسنے اُس لڑکی کے لیے بڑا اہتمام اور اُسکا بڑا اعزاز و اکرام کیا اور تحف و ہدایا سے وافر اُسکے پیشکش کیے اور اُسکے ہمراہ کوچ کیا یہانتک کہ یہ سب فوجین قلعہ لیفا مین پہونچین پھر وہان سے طرف موزر کے اپنا راستہ لیا اور ایک قلعہ پر جو معروف بالبتا اور راہ نہر پر واقع ہی جا اُترے

اور یرغون برادر عزاد طاریون نے اپنے جاسوس و بہرکارے مقرر کیے تھے کہ وہ اُسکو احوال دشمن سے مطلع کرتے
رہتے تھے پھر جب طاریون مقام نہر پر اُتری تو اُس جوان سوسی کے پاس ایک آدمی بھیجکر کہلا بھیجا آگاہ ہو کہ محبت
صادقہ نہین ہوتی مگر بعد افراط عداوت کے یعنے بعد فرط عداوت کے اگر محبت ہو جاتی ہی تو پھر محبت صادقہ ہو جاتی ہی
اور مین پشیمان ہوئی امر گذشتہ و از دست رفتہ پر کہ مجھسے جو کچھ تیرے ساتھ ہوا یعنے ردِ خطبہ بعد غلبہ بر میدان کے
اور مجکو معرفت اس بات کی حاصل ہوئی کہ جب ہم قتال اعدا سے مراجعت کرینگے اُسوقت تو اپنا ایلچی میری خواستگاری مین
میرے باپ پاس بھیجیو اور بالفعل مین چاہتی ہون کہ وقت شب تو میرے ابن عم یرغون سے چھپ کر میری ملاقات کر
تا درمیان میرے اور تیرے عہد و میثاق ہو جاوے کہ تو مجھسے حلف کرے میری خواستگاری کا میرے باپ سے
اور مین تجھسے حلف کرون کہ سوا تیرے اور کسیکو مین قبول نکرون اور جب یہ پیغام اپنے ایک خادم کی زبانی کہلا بھیجا
تو اُسکے ساتھ کچھ قسم حلویات وغیرہ سے ہدیہ بھی بھیجا اور مثل اسکے کچھ شیرینی وغیرہ اپنے ابن عم یرغون کے لیے
اور اسی طرح سارے امرائے ندما کے لیے بھی بھیجا تا کوئی اُسکے راز کو نجانے یعنے اسواسطے کہ بوجہ ہدیۂ عام کے ہدیۂ سوسی
کی خصوصیت پہچانی نجاوے راوی نے کہا کہ یہ خادم جو ہدیہ و پیغام لیگیا اور اس کیفیت سے آگاہ ہو گیا وہ پروردہ
اُسکے ابن عم یرغون کا تھا کہ اُسنے اُسکو اپنی گود مین پالا تھا اور اُس سے محبت شدید رکھتا تھا چنانچہ اُس خادم نے
وہ سب باتین طاریون کی جو نسبت سوسی بن سلنطور کے واقع ہوئین تھین یرغون سے بیان کین اور کہا کہ طاریون
آج کی شب ارادہ اُسکی ملاقات کا رکھتی ہی تا اُس سے قول و قسم اس بات مین محکم کرے کہ مین تیرے سوا کسی غیر کو
قبول نکرون گی یہ سنکے یرغون نے اس بات کو اور اپنے ارادے کو اپنے دل مین مخفی رکھا پھر جسوقت تاریکی شب نمودار ہوئی
تو اُسنے اپنے لشکر کے امیرون اور افسرون کو طلب کیا اور اُن سے کہنے لگا تم لوگ آگاہ ہو مین تمیرو والی و حاکم اس جگہ کے
ہوا ہون کہ مسیح کے علم مین میری عقل و دانشمندی تمھارے عقول سے بہت زیادہ ہی اُن لوگون نے کہا ای جناب
ہمارے آپکا جو ارادہ ہو ارشاد کیجیے تا ہم آپکا فرمانا بجا لاوین اور امتثال آپکے امر کی کرین یرغون نے کہا ای قوم تم جانتے
اس بات کو کہ ہم لڑائی پر جاتے ہین اور حال یہ ہی کہ تم تھوڑے عرصے مین دیکھو گے کہ گھوڑے ہمکو پاسینگے
اور روند ڈالینگے اور نیزے ہمکو گھیر لینگے اور چھید ڈالینگے تب اُن لوگون نے کہا یہ بات کیونکر ہی یرغون نے
کہا کہ عرب نہ خواب غفلت مین ہین اور نہ کچھ دور ہین اور البتہ نصرت ان کی جانب عائد ہی اور تم خوب جانتے ہو کہ
ملک شہر یاض از روے وفور ہمت اور از روے کثرت لشکر کے ہر قل بادشاہ اور دیگر ملوک روے زمین سے بزرگتر
و زیادہ تر ہین ہی اور حال یہ ہی کہ عرب انکی دولت و سلطنت پر متسلط ہو گئے اور اُنکے عاقل و ناسن کو نیلیا
اور وہان کے ملوک کو گرفتار کر لیا یا دور کر دیا اور مجکو یقین ہی کہ ملک شہر یاض کو روز جنگ عرب کے مقابلہ مین
ثبات و قرار نہو گا کیونکہ اُسکے بلاد پر وہ لوگ مالک ہو گئے ہین کہ شہر ہاے حران و [illegible]

تو قلعہ ماردین یعنے قلعۃ المراۃ کو تسخیر کر لیا اور ارسوس کو اسیر کر لیا اور اُسکی دختر ماریہ کو بھی لے لیا اور گویا کہ تم بھی عرب کے
امکان مین ہو کہ وہ مالک دیار شہر پاحش کے ہو کر تمھاری طرف پھر پڑینگے تو تمھارے دیار پر بھی غالب آوینگے اور تمھارے
حریم یعنے اہل وعیال کو بندی کرینگے اور خوب جان لو کہ وہی لوگ حق پر ہین اور سیرت اُنکی یہ ہی کہ جب وہ جو بات
کہتے ہین تو اُسکو پورا کرتے ہین اور وہ اپنے قول وقرار کو وفا کرتے ہین اور جو کوئی اُنکا مطیع ہو جاتا ہی وہ اپنی جان کی
امان پاتا ہی اور اپنے اہل وعیال ومال سے ایمن ہو جاتا ہی چاہے وہ اُنکے دین مین آوے خواہ اپنے دین پر رہے
الغرض تم آگاہ ہو کہ اس لڑکی طاریون کی طرف سے میرے دل مین آگ بھڑکتی ہی اور مین نے اُسکو پیغام
بھیجا تھا تاکہ وہ میری زوجیت مین آوے اور مین اُسکا شوہر ہون مگر اُسنے اِس بات سے انکار کیا اور اب وہ ابن ملک
سناسنہ کو چاہتی ہی پس اگر اس لڑکی نے عقد تزوج اپنا اُس سے کیا تو یہ سب یکدست ویکدل ہو کر ہمارے معاقل
ومامن کو لے لینگے اور ہمارے قلعون کے مالک ہو جاوینگے پھر ہمکو اُنکے ساتھ یارائے مقاومت نہ رہیگا فلہذا میری رائے
یہ ہی کہ مین آج کی رات طاریون کو گرفتار کرلون بعد ازان یرغون نے وہ سب باتین جو خادم نے کہی تھین اُن
ندیمون سے بیان کین تب اُن لوگون نے جواب دیا کہ ای ملک جب آپ اُسکو گرفتار کر لینگے تو کون سی زمین آپکی جاے پناہ
ہوگی اور کونسا قلعہ آپکا حامی ہوگا یرغون نے کہا مین ارادہ لشکر عرب کا رکھتا ہون کہ ہم اُن سے امان حاصل کرینگے اُنھون نے
کہا ہرگاہ آپ اس امر پر آمادہ ہین تو عزم کیجیے یرغون نے کہا تم اپنی تیاری کرو اور کوچ پر مستعد رہو پس اُنھون نے
یون ہی کیا واقدی رح نے کہا پھر جب تاریکی شب ہوئی تو پیش ازانکہ سوسی پوشیدہ ہو کر آوے یرغون خود بجاے
سوسی چھپ کر گیا اور سراپردہ طاریون مین پہونچا جب دختر نے اُسکو دیکھا تو سوسی سمجھکر برجستہ اُسکے سامنے اُٹھ کھڑی ہوئی
اور احسن سلام کیا اور تعظیم کے لیے اُسکے آگے جھکی اور طاریون نے یہ کیا تھا کہ پہلے سے نگہبانون اور غلامون اور دربانون کو
اپنے پاس سے دور کر دیا تھا تاکوئی اسکے اسرار سے مطلع نہو وبعد ازان کہ طاریون کو ثابت ہوا کہ وہ اُسکا برادر عمزاد یرغون ہی
تو شرمندہ وترسندہ ہوئی اور اُس سے سواے اسکے اور کچھ بن نہ آئی کہ نہایت الحاح والتجا سے اُسکی مدارات کرنے لگی
یرغون نے کہا ای طاریون تجھے یہ گمان تھا کہ مین تیرے راز درپردہ پر واقف نہو سکون گا اور تیرے امر کا تفحص نکرون گا
واے تجھپر بھلا کیا مناسبت ہی درمیان روم وارمن کے تا آنکہ تو طرف ابن ملک سناسنہ کے مائل وراغب ہوئی
اور مجھ ایسے کو ترک کیا بعد ازان یرغون اُسپر بغضب متوجہ ہوا اور اُسکو گرفتار کر لیا اور اُسکے مُنھ کو کسی گندی چیز سے
بند کر دیا یعنے کپڑا وغیرہ مثل لقمہ کے مُنھ مین بھر دیا اور اُسکے دونون بازو باندھ کر اپنے لشکر مین لے گیا اور اپنے اصحاب کو
دیکھا کہ وہ اپنا رخت وسلاح آراستہ کیے ہوئے گھوڑون پر سوار ہین اور خیمے اُکھڑوا چکے اور اسباب لدوا چکے ہین
پس یرغون نے وہان پہونچکر طاریون کو استر پر سوار کر لیا اور فوراً وہان سے کوچ کر دیا اور اصحاب سوسی کو چ کرنا
یرغون کا دیکھکر اپنے لشکریون سے کہنے لگے کہ تم لوگ کوچ کرنے مین توقف کرو جبتک کہ صبح روشن ہو جاوے اسلیے کہ

راستہ تنگ ہی اُسمین گھوڑون اور اُشترون کا ازدحام ہو جاویگا چنانچہ اُن لوگون نے ویسا ہی کیا کہ ٹھہرے رہے
اور یرغون نے راہ روی مین شتابی کی یہانتک کہ اُسکو صبح نہوئی مگر مقام سور پر پہونچکر پس وہان اُتر پڑا و اما
وہ لڑکا یعنے سوسی پس اُس شب کو طاریون کے پاس نگیا اور نہ اُس سے کچھ سوال کیا اور اس خوف سے اُسکے
پاس نگیا کہ ایسا نہو اُسنے کچھ مکر و فریب اُسکی گرفتاری کا کیا ہو لیکن جب صبح ہوئی تو اُسنے اپنے خادمون اور ملازمون کو
حکم کوچ کا دیا اور خود سوار ہوکر طاریون کے سراپردے کے قریب آیا اور اُسکے لوگون کو دیکھا تو وہ منتظر تھے کہ طاریون
اپنے سراپردے سے برآمد ہو جب دیر ہوئی تو ایک خادم طاریون کا اندر خیمے کے گیا اور باہر نکلکر کہنے لگا کہ ملکہ اپنے
خیمے مین نہین ہی امر اُسکا کچھ معلوم نہین ہوتا اور نہ اُسکے غائب ہو جانے کا کوئی سبب معلوم ہوتا ہی یہ سنکے
اُسکے سب اصحاب مضطرب و حیران ہوئے اور ارادہ بازگشت کا کیا اُسوقت ملکہ کے ایک مصاحب و رفیق نے کہا
اگر ہم پھر چلین گے تو ہم ملک سلنطور سے ایمن نہین ہین اس بات مین کہ وہ ہماری گردنین مارےگا اور کہیگا تم لوگون نے
یہ کیسی غفلت کی کہ میری دختر کو تمھارے درمیان سے کوئی پکڑ لے گیا پس تمھارے حق مین خیر نہین ہی اور ملکہ کو
سوائے یرغون اُسکے ابن عم کے اور کوئی نہین لیگیا ہی اُسلیے کہ اُسکے دل مین اُسکی طرف سے بہت کچھ خیال تھا
بعدازان وہ سب سوار ہوئے اور اُسکی طلب و تلاش مین کوشش کرنے لگے راوی کہتا ہی کہ یرغون جب
مرج سور مین اُترا تھا تو وہان آرام کیا اور آمادۂ کوچ تھے کہ ناگاہ وہ قوم یعنے اصحاب طاریون اُنکے سرون پر
جا پہونچے اور شور و غوغا کرنے لگے کہ اے یرغون تو ہلاک ہو ملکہ کو اپنی قید سے چھوڑ دے اور قبل از حصول اُنکی خواہش و منشا
وقوع اپنی مرگ کے اُسکو بند سے رہا کر مگر یہ کہ یرغون نے اُس جماعت اور اپنے بنی اعمام یعنے عمزادون کو اور اُسکے اعزہ و اقربا کو
جو ہمراہ اُس لشکر کے تھے حقیر و خوار سمجھا پس اُس حالت مین اپنے بنی اعمام سے خطاب کرکے کہنے لگا تم خوب جان لو اس
بات کو کہ اہل عرب اپنے اعدا پر فیروزمند نہین ہوتے مگر بسبب صدق اپنے دین کے اور اسوجہ سے کہ قتال کرتا اُنکا واسطے
دین خدا کے ہوتا ہی اور آگاہ ہو کہ یہ قوم جنکی طلب مین ہم چلے ہین وہ لوگ ایسے نہین ہین کہ اپنے امور مین غافل ہون
خصوص جبکہ اُنکو معلوم ہو جاوے کہ ہم لوگ اُنپر قصد رکھتے ہین اور اُنکا ارادہ کرتے ہین اور وہ قابو مین نہ آوینگے
مگر طریق عقل و تدبیر کامل سے اور آئینہ دین اُنکا ہمارے دین سے برتر ہی اسلیئے کہ وہ خدائے یکتا کی وحدانیت کا
اعتقاد رکھتے ہین اور ہم لوگ صلیب اور صورتون کو سجدہ کرتے ہین اور ہم لوگ قائل اس بات کے ہین کہ خدا کے لیے
زوجہ اور پسر ہی و حال آنکہ وہ یکتا فرد اور مستغنی عن الغیر ہی اور مجکو قول اُنکا معلوم ہی جس بات کے وہ قائل ہین
کہ مقتول اُنمین کا جنتی ہی اور مقتول ہم مین کا جہنمی ہی کیونکہ ہم لوگ اُنکے نزدیک کافرون مین ہین غرضکہ اگر تم لوگ
اپنے اعدا پر ظفر چاہتے ہو تو خدا کی وحدانیت کا اقرار کرو اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہو آخر اُنھون نے
کلمۂ توحید بالاعلان زبان پر جاری کیا کہ اُنکے شور و صدا سے پہاڑون اور ٹیلون اور رنگ تودون پر اور درختون

اوتھرون مین غافلہ پڑگیا پھر جب دشمنان خدا نے آنکی آوازین سنین اور اُنکے کلمات سے آگاہ ہوئے تو معلوم کیا کہ جماعت یرغون دین اسلام مین داخل ہوگئی بعد ازان سوسی نے باتفاق اپنی جماعت کے یرغون کو گھیر لیا اور کہنے لگا اے یرغون تجھپر ویل وہلاکی ہو کیا تجھکو یہ بات کفایت نہین کرتی کہ تو لوگون کے درمیان نماز اور دین نصرانی مین کافر ہوگیا کیا تجھکو گمان ہی کہ تو نے جو اُنکے دین مین رجوع کی ہی تو وہ ہمپر تیری نصرت و مدد کرینگے اور عرب کہان ہین جو تیری صدائے استغاثہ اُن تک پہونچے گی اور عنقریب ہم تجھسے فراغ کرتے ہین اور بُرے حال سے تم سب کو قتل کرتے ہین اب تم محمدؐ کو پکارو کہ وہ تمھاری مدد کرین و بعد ازان ان لوگون نے یرغون اور اُسکے اصحاب پر حملہ کیا پس ان لوگون نے بھی آگے بڑھکے بصدق نیت و بتوفیق ارادت مقابلہ کیا اور اظہار کلمۂ حق کا اور اعلان ورود کا سید خلق پر کیا اور اپنی تلوارون کو خون اعدا سے رنگین کیا اور اُنکو آب دم شمشیر سے سیراب کیا اور اُن سے جہاد کرنے مین منازل جنت کے طالب ہوئے اور دنیا کو طلاق ثلاثہ یعنے طلاق بائن[1] دیا تا آنکہ اُنکے صدق شوق کی آگ بھڑکی تو زراعت کفر جلادی اور اُسکو ہوا اڑا لے گئی پھر جب شمعین اُنکے افکار کی پر تو فگن اور مشعلین اُنکے انوار کی روشن ہوئین تو اُنھون نے سوائے اُس پروردگار واحد یکتا کے اور کسی شی کو ایسا نپایا کہ اُسکی طرف اشارہ بوحدانیت یا صفت اُسکی الوہیت یا نعت اُسکی بازلیت کرین پس اُنھون نے نوسن عبودیت کو میدان عذر خواہی مین جولان کیا اور بزبان افقار پکارنے لگے کہ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ یعنے ہم ایمان لائے ساتھ اُس پروردگار کے جو کل عالم پر غالب ہی اور کہنے لگے اُسکے سوا ہمنے غیر کی عبادت کیونکر کی وحال آنکہ بجز اُسکے کوئی ہمارا معبود نہین ہی پس وہ بجملہ ندامت جب ہم روبرو اُسکے کھڑے ہونگے اُس روز سامنے اُسکے جب سب پیش کئے جائینگے درصورت ہم کس بضاعت اور سرمایہ سے اُسکی رضا و خشنودی کی خواہش کرینگے چنانچہ منادی قرآن اُنھین کی طرف اشارہ کرتا ہی وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِھِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْھِمْ یعنے اور دوسرے وہ لوگ جو اپنے گناہون کا اعتراف و اقرار کرتے ہین وہ ہین جنھون نے اعمال صالحہ اور افعال قبیحہ کو باہم مخلوط کر ڈالا قریب ہی اور یہ بعید نہین کہ حقتعالی اُنکی توبہ قبول کرے پھر جب اُنکو ہول قیامت سے خوف ہوا تو اُنھون نے لشکر طاعات آراستہ کیا اور پاہاے امید رکاب اقبال مین رکھے اور اپنے لشکر عز و جلال کے ساتھ جولان گر ہوئے اور آفتاب اُنکے اسلام کا فلک اطاعت و انقیاد پر درخشان ہوا اور منادی جہاد اُنکو ندا دینے لگا کہ اے اخیار نیکو کار ہمپر سلام کہ بسبب تمھارے صبر و استقامت کے تمھارا کیا خوب گھر آخرت کا ہی راوی کہتا ہی کہ آخر اُن ناکسون نے یرغون اور اُسکی جماعت کو گھیر لیا اور وہ اشرار اُنپر چڑھ آئے یہانتک کہ یرغون اور اصحاب اُسکے جسوقت معرض ہلاکت مین پہونچے یکبارگی دروازہ سور کا کھلا اور اُسمین سے مثل سوار مانند شیران غضبناک کے نکل آئے و با واز بلند تہلیل و تکبیر کرتے ہوئے پکار کر کہنے لگے کہ اے کلمۂ توحید کے کہنے والو نصرت و تائید سے خوشدل ہو دیکھو ہم آپہونچے اور

[1] طلاق بائن یہ ہی کہ جسمین رجعی ہی کہ شوہر عورت کو رجوع کرسکتا ہی

تمھاری پکار پر ہم حاضر ہوئے اور تمھاری مدد کو ہم نکلے ہین عنقریب تمکو امر ہولناک سے ہم چھوڑاتے ہین ہم لوگ اصحاب نبی ہین
صلے اللہ علیہ وسلم واقدس رح نے کہا اور یہ سوجسکے اندر تھے یہ ستو سوار نکلے تھے قلعون مین سے وہ قلعہ تھا جسکو میناتے
سپرد اصحاب رسول علیہ السلام کے کیا تھا اور وہ سوار وہ تھے کہ عیاض بن غنم نے عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق کو وہ سو
سوار ہمراہ کرکے واسطے رسد غلہ لانے کے بھیجا تھا اور اُنمین مقداد بن الاسود وضرار بن الازور وسعد بن غنم
الاسدی ومعمر بن ماجد التغلبی وباری بن مرۃ الحنفوی وہلال بن عامر الانصاری وعینیۃ بن رافع الجہنی ومحضر بن العشیر
الفزاری اور مثل انھین بزرگوارون کے تھے رضی اللہ عنہم اجمعین پھر جب یہ سب اصحاب قلعۂ سور مین پہونچے تھے
تو طالوت والی حصن سور نے اُن سے ملاقات کی اور اُنکو باکرام تمام اپنے یہان مہمان کیا اور ان کی ضیافتین کین
چنانچہ یہ لوگ وہان تین روز سے طالوت کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے کہ یرغون اُس نواحی مین وارد ہوا
اور اُسکو وہ امر پیش آیا جو مذکور ہوا پھر جسوقت ان اصحاب نے صداے تکبیر اُن سے سُنی تو باخود کہنے لگے یہ لوگ ایسے
معلوم ہوتے ہین کہ ہمارے دین مین داخل ہوئے ہین پس ہمپر اُنکی نصرت واجب ہی تا آنکہ وہ سب دوڑ پڑے
جیساکہ ذکر کیا گیا اور اُن دشمنان خدا پر حملہ کیا اور یرغون اور اُسکے ہمراہیون کی مدد کی اور وہ سب اشرار شکست
پاکر رات کو طرف مرج رغبان کے بھاگ کر پاس ملک شہر باض کے پہونچے اور جو کچھ اُنپر گذرا تھا ملک سے بیان
کیا یہ سُنکے اُسکو زوال ملک اپنے کا یقین ہوگیا چنانچہ صبح ہوئی تو یرغون پاس اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
گیا اور اُنکے روبرو شکر وسپاس خداے عزوجل بیان کرنے لگا کیونکہ حقتعالی نے اُسکو اور اُسکے ہمراہیون کو
دشمنون کے ہاتھ سے اُن اصحاب مستطاب کے ہاتھ پر نجات دی اور یرغون اور اُسکے اصحاب کا ایمان واعتقاد
زیادہ ہوا اور اصحاب سے اپنی ساری حکایت نقل کی اور اُنکے ساتھ عیاض بن غنم کی خدمت مین روانہ ہوا
پھر جب یہ سب بلدون مین پہونچے تو اِن لوگونکے پاس میناتے بھی حاضر ہوا اور وہ سارا ماجرا اِن لوگون کا سُن چکا
تھا پس اُسنے اگر اپنپر سلام کیا اور اُنکی سلامتی کی مبارکباد دی اور اُسوقت میناتے نے یرغون اور اُسکے اصحاب سے
یہ بات کہی کہ اگر تمھارا ارادہ ثواب جزیل کا ہو خداوند جلیل سے تو تم اپنے اسلام کو باتمام پہونچاؤ اُس کام سے جو
مین تمپر حالی کرون یرغون نے کہا وہ کونسا کام ہی میناتے نے کہا تم اور تمھارے اصحاب یہین ٹھہرے رہو جبتک مین
تو بعنایات وبرکات خداے عزوجل کفر تونا کا قصد کرون پھر جب وہان رات کو پہونچو تو وہان کے باشندون سے ظاہر کرو
کہ ملک نے ہمین تمھارے پاس از براے حفاظت شہر کے بھیجا ہی پھر جسوقت اندر شہر کے داخل ہوجاؤ تو بنام
خدا وبرکت رسول خدا سے اُسمین دخل عمل کرو چنانچہ یرغون نے ایسا ہی کیا کہ وہان متوقف رہا جب اندھیری
رات ہوئی تو اپنا لشکر اور اسباب ضروری ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور اصحاب نبی کو وہین چھوڑا کہ وہ لوگ رسد غلہ
لیکر اپنے لشکر کو راہی ہوئے اور یرغون جب کفر تونا مین پہونچا اُسوقت شب تمام ہوگئی تھی اور فجر کا ظہور تھا

تب یرغون نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ وہان کی بول چال مین اپنی آوازون کو بلند کرین یعنے اُنکی شناخت وشعار کی بولیان بولین تا وہ قوم نا آشنا دانا شناسا سمجھکر وحشت نکرین اور انکا اسباب بھی خچرون پر لدا ہوا وہان پہونچ گیا پھر جب اہل کفر توتا نے شور لشکر سنا تو بالاے سور شہر پناہ پر چڑھکر اُنپر مشرف ہوئے اور جھانکنے اور پوچھنے لگے کہ تم لوگ کون ہو اُن لوگون نے کہا ہم ملک شہر یاض کے لشکر سے بھیجے ہوئے تمھاری مدد کو آئے ہین اور واقدی رح نے کہا اس قصے مین عجب تر وطرفہ تر یہ امر ہی کہ پیش ازین ملک شہر یاض نے اپنا شتر سوار اہل کفر توتا کے پاس بھیجکر کہلا بھیجا تھا کہ ہم تمھارے لیے ایک لشکر ہمراہ حاجب کے روانہ کرتے ہین جسوقت وہ پہونچین تو تم اُنکے لیئے دروازہ کھول دینا کیونکہ عرب اُنکے آثار قدم پر آوینگے چنانچہ جب یرغون اور اصحاب اُسکے وہان پہونچے اور اہل کفر توتا سے کہا کہ ہم لشکر ملک سے آئے ہین تو ان لوگون نے بے تامل دروازہ کھول دیا اور یہ سب اندر شہر کے داخل ہوگئے اور یرغون نے کچھ کلام نکیا یہانتک کہ دار الامارۃ یعنے مکان حاکم نشین مین جا اُترا اور مستقر بجلوس ہوا اور پھاٹک شہر اور جو جو دروازے تھے سب مضبوطی سے بند کروائے اور اپنے لوگون کو دیوار ہاے شہر پناہ پر چڑھا دیا اُسوقت اہل بلد کو حکم کیا کہ اب تم لوگ اپنے اپنے گھرون مین جاکر آرام کرو کیونکہ ملک نے ہمکو واسطے نگہبانی بلد کے تعنات کیا ہی تب اُن لوگون نے بھی کہا ای سردار ہر آمینہ حکمنامہ بھی ملک کا ہمارے پاس آیا تھا اُسمین یہی لکھا تھا جو تم کہتے ہو کہ حاجب کو ہم متولی حفاظت بلد کا کرکے بھیجتے ہین پھر جب یرغون نے اُنکا کلام سُنا تو معلوم کیا کہ بے شبہ ارادہ ملک کا یہان لشکر بھیجنے کا ہی تب یرغون نے اُن سے کہا تم اپنے گھرون کو پھر جاؤ اور خبردار ہرگز کوئی تم مین سے رات کو گھر سے باہر نہ نکلے کیونکہ اگر کوئی تم مین شب کو ہمارے سامنے پڑجاویگا تو مارا جاویگا آخر وہ سب اپنے اپنے مکانون کو چلے گئے یہانتک کہ سواے والی بلد کے جو توتا کی جانب سے تھا اور سواے اُسکے غلامان وخدام کے اور کوئی اہل بلد سے پاس یرغون کے باقی نرہا پھر جب ایسا موقع ہوا تو یرغون نے والی بلد اور اُسکے غلمان کو گرفتار کرلیا اور اُنکو قتل کرکے اُن برجون مین جو خالی پڑے تھے ڈلوا دیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا خوب ہوشیار اور بہت خبردار رہو اسلیے کہ ملک شہر یاض اپنا لشکر اس شہر مین بھیجنے والا ہی پھر جسوقت تم اُنکو دیکھو کہ وہ آپہونچے تو فی الفور اُترکر دروازہ کھول دو لیکن ایک پٹ پھاٹک کا بند رکھو اور ایک کھلا پھر جو جو سوار آوے تو اُسکو دروازے کے باہر رکھو تا آنکہ وہ گھوڑے سے اُتر پڑے تب اُسکے ہتھیار لے لو اور اُسکو باندھکر برج مین ڈال دو راوی کہتا ہی اُسی حالت مین کہ یرغون اپنے اصحاب کو یہ باتین تعلیم کر رہا تھا ناگاہ لشکر آپہونچا اور وہ ہزار سوار تھے اور افسر اُنپر ایک بڑا ندیم ومصاحب بادشاہ کا تھا تب اُنھون نے پکارکر کہا دروازہ واسطے لشکر بادشاہ کے کھول دو اُسوقت اصحاب یرغون مبادرت کرکے آئے اور پھاٹک کا ایک پٹ کھول دیا اور دوسرا پٹ بند رکھا اور کہنے لگے کہ ہم آتے نہ دینگے مگر ایک ایک کو اسلیے کہ ہمکو خوف یونا اور اُسکے اصحاب کا ہی ایسا نہو کہ وہ تمھارے شمول مین گھس آوین پھر جو جو سوار آتا تھا اُسکو بیرون دروازے سے گھوڑے سے اوتار لیتے تھے اور جب وہ اندر پہونچتا تھا تو

اُسکا تمھارے لیتے تھے اور اُسکو باندھ لیتے تھے یہانتک کہ دو ہزار سوار اور بعد اُنکے وہ حاجت سردار سب یون ہی داخل ہوئے اور باندھ لیے گئے پھر جب ان سب سے فراغ کر چکے تو باواز بلند اللہ اکبر اللہ اکبر پکارنے لگے اور کہنے لگے حقتعالے نے ہمکو فتح و نصرت عطا کی اور ہمکو فیروزمند کیا چنانچہ اس صدا سے کفر ٹوٹا مین زلزلہ پڑ گیا اُسکے باشندون کے دلون مین اضطراب و رعب سما گیا اور اُنکو معلوم ہوا کہ یہ لوگ یعنے اہل اسلام اُنکے شہر پر مسلط ہو گئے پھر کسی کو اُنمین سے جسارت نہوئی کہ شہر مین گھر سے باہر نکلے اور جو نکلا وہ قتل ہوا آخر جب صبح ہوئی تو یرغون نے اکابر و مشایخ شہر کو اور بطارقہ ملد یعنے راہبان شہر کو طلب کیا جب وہ سب حاضر ہوے تو اُنکو گرفتار کر کے پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا اور جو جو کچھ کیا تھا اور جیسا گذرا تھا لکھ بھیجا پھر جسوقت یہ نامہ عیاض کے پاس پہونچا تو وہ سجدات شکر بجا لائے یا اور پیشتر ایسا ہوا تھا کہ جب عبد الرحمن بن ابو بکر اور اُنکے ہمراہی رسد غلہ لیکر اپنے لشکر مین پہونچے تھے تو اُنھون نے عیاض بن غنم اور مسلمین سے ماجرا یرغون کا اور جانا اُسکا طرف کفر ٹوٹنا کے بیان کیا تھا تو سارے مسلمین منتظر تھے کہ اُسکے پاس سے کیا خبر آتی ہی آخر جب اُنکو خبر فتح پہونچی تو حمد و سپاس خدا سے عزوجل بجا لائے اور فتح و نصرت کی فال مبارک سے شادمان ہوئے اور واقدی رح نے کہا پھر عیاض بن غنم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ چلو سوار ہو اور قوم کو ہمراہ لو وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یعنی توانائی و قوۃ حاصل نہین ہوتی مگر باعانت و عنایت خداوند برتر و بزرگ کے اور خالد بن الولید کو حکم کیا کہ اپنے اصحاب کو لیکر میمنہ قوم پر رہے عمرو بن سالم سے فرمایا کہ وہ اپنی جماعت کے ساتھ میسرہ قوم پر رہے اور حکم دیا کہ تم پہلے خروج نکیجیو جب تک کہ آتش جنگ مشتعل نہووے اور برق سنان و شمشیر نہ چمکے اُسوقت حملہ کیجیو اور تلوارون سے لڑیو کہ یہ قریب تر بمرگ ہی اور چاہیے کہ شعار تمھارا یعنے علامت شناخت درمیان تمھارے تہلیل و تکبیر رہے اور اپنی مدت عمر کو آخر اور امید زندگانی فانی کو منقطع سمجھیو اور حیات ابدی باقی سے رغبت رکھیو اور دور بھاگو اس دار ناپائدار سے کہ مقام رنج و محن و محل حوادث و ہلاکت ہی پس تم فریب دنیا مین نہ پڑو کہ وہ تمکو خدا سے غفلت و بے پروائی مین ڈالیگی پس ہمت کرو استقامت اور ثابت قدمی پر مثل وقوف و ثبات اُن لوگون کے جو حلاوت وصال الٰہی مین مبتلاے بلا ہوئے مگر مصئون و محفوظ ہے اور یہ کہ حق تعالیٰ نے اُنکو امر کیا کہ ہمارے طاعت پر قایم رہو پس اُن لوگون نے سر تسلیم خم کیا اور جمیع علائق سے مجرد ہو کر راتون کو اُسکی عبادت مین قیام کیا اور ہر گاہ وہ لوگ محبت الٰہی مین ایسے شوریدہ سر و از خود بیخبر ہو گئے تو حق سبحانہ تعالیٰ نے اُنکی مدح و ثنا فرمائی اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا یعنے یہ وہ لوگ ہین جنھون نے اعتقاد کیا کہ اللہ جل شانہ ہمارا پروردگار ہی پھر اسی عقیدے پر قائم و مستقل رہے راوی کہتا ہی پھر وہ اصحاب مستطاب اُن جناب مقررہ پر جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا یعنے میمنہ و میسرہ پر جا کر مستعد ہوئے اور موحدون نے صفین جنگ کی مرتب و آراستہ کین اور پھریرے نشانون کے اُڑنے لگے اور شقے علمون کے کھل گئے

اور باہم وعدے ملاقات روز موعود کے کرنے لگے اور کہتے تھے اللّٰھُمَّ مَا لَنَا سِوَاکَ مِنْ نَصِیْرٍ فَاَنْتَ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ یعنے ای خداوند ہمارے تیرے سوائے کوئی ہمارا یار نہین ہی اور تو ہی کیا خوب مولی ہی اور کیا ہی اچھا مددگار ہی راوی کہتا ہی اور لشکر روم مین پکار پڑی کہ مسلمانون نے اپنی صفین درست کین اور برہ آئے ہین آخر وہ بھی مستعد بجنگ ہوئے اور زرہ وغیرہ لباس حرب سے چست و درست ہو گئے اور آخرت سے گریز کر کے طرف صلیب کے تضرع و زاری کرنے لگے اور جب نشانون کو اٹھایا تو انکے قسیسین و رہبان اونچے تلاوت انجیل کرنے لگے اور باعث انکے شرک کے دروازے دوزخ کے اونچے کھل گئے اور انکے لشکر پر بسبب کفر مانند دخان کے تیرگی سی چھا گئی اور پیشرو انکے لشکر کا شیطان تھا اور اون لوگون مین شور بلند تھا اور وہ اضطراب مین پڑے تھے پھر جسوقت اہل اسلام نے انکی کثرت جمعیت کو دیکھا کہ تمام قوم انکی مجتمع تھی تو انھون نے حکم قضا و قدر تسلیم کیا اور کہنے لگے ہم راضی بقضا و قدر ہین اسوقت غیب سے آواز آئی یعنے الہام ہوا کہ ہمنے تمھاری جانون کو مول لیا اور تمسے قبول کیا تمکو چاہیے کہ حکم خداوند عزوجل پر صبر و استقامت کرو اور منھ نہ پھیرو اور بیطیر نہ دو کیونکہ حکم سابق ہو چکا اور قلم لوح پر جاری ہو گیا اور اسنے بامر خداوند تقدیر کے یہ لکھا اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی یعنے خداوند عالم نے مول لیا پس وہ بولے جسکے لیے منت شایان ہی اور سراسر اسکا احسان ہی وہ ہمسے کیا چیز ہی جو مول لیگا تب ہاتف غیب نے جواب دیا کہ تمھاری جانون کو مول کیا اور تمھارے اموال کو قبول کیا عوض مین جنت کے کہ تمھارے لیے بدلا ہی جنت سے انھون نے کہا بہرحال ہمنے تسلیم و رضا اختیار کی تاکہ ہم عشرت کدۂ بہشت مین فائز ہون پھر انپر القا ہوا کہ تم بطرف بازار خرید و فروخت آخرت کے کوچ کرو کہ وہان تمھارے لیے ہمنے مژدہ ہاے بہا مہیا کیے ہین اور تمھاری قبض ارواح کے واسطے خداوند عزوجل جلوہ گر ہی پس یہ مژدہ پاکر ان سب مشتاقون نے خداوند عالم کی تسبیح کی اور سجدے کیے اور آوازین اپنی ساتھ توحید و تمجید کے بلند کین پھر جب انکو یقین وصال ہوا تو سہیل حال یعنے کوکب نیروے بال طالع ہوا اور اشجار انکے احوال کے شگوفہ دار ہوئے اور رقیبان ملاء اعلی سپہر برین پر انکو من جانب رب العالمین ندا دیتے تھے کہ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ یعنے مین تمھارے اعمال خیر سے خبردار ہون پھر انھون نے جب سنا کہ منادی خاطر انکو شام و سحر بشوق تقاضا کرتا ہی تو انھون نے اپنی جانون کو نثار کیا اور اپنے کردگار کو راضی کیا اور جہاد مین کمال جہد کی اور حملہ کرنے مین شتابی کی اور حوض شہادت پر وارد ہو کر سیراب ہوئے اور جنگ دشمن سے پس پا نہوئے اور برابر پیکار کفار مین مشغول رہے یہانتک کہ جب دن تمام ہوا اور شام ہوئی تو مجاہدین اسلام کہتے تھے کہ کاش ہمارے لیے برابر دن رہتا اور تاریکی رات کا غلبہ ہمپر نہوتا راوی نے کہا جب تیرگی شب گذر گئی اور روشنی صبح کی ہر طرف پھیل گئی تو مسلمانون نے مبادرت کی طرف حرب و ضرب کے اور مہلت ندی بعض نے بعض کو بیش ازانکہ واقع ہو حملہ مشرکین کا مسلمین پر پس انکے لشکر میمنہ کو شکست ہوئی پھر

انکے لشکر میسرہ نے شکست پائی اور اصحاب رسول امین گھس گئے اور تمام روز قتال کرتے رہے پھر جب شب ہوئی
تو ازہد گیر جدا جدا ہو گئے اور جب تیسرا روز ہوا تو لشکر اسلام مین خالد بن الولید متولی و مہتمم جنگ ہوے اور اُسنے لشکر کو
بترتیب شایستہ آراستہ کیا میمنہ پر قبیلہ باہلہ اور طی کو مقرر کیا اور میسرہ پر بنی عدی و نمیر و فزارہ کو نامزد کیا اور
مقابلہ احد اپر اپنے چپ و راست قوم کندہ و عاملہ و مرۃ کو قائم کیا اور قلب لشکر مین دلیران انصاری کو جو صاحبان
کارزار اور اہل انتصار تھے برپا رکھا اور علم میمنہ بدست عامر بن سراقہ و لوائے میسرہ بدست ضرار بن الازور دیا اور
نشان لشکر اپنے ایمن و ایسر کا عبدالرحمن بن الاشتر کو سپرد کیا اور رایت قلب لشکر کا حوالہ عبدالرحمن بن ابوبکر کے
کیا پھر جب اس اسلوب سے ترتیب لشکر ہو چکی تو خالد نے لوگون سے خطاب کیا کہ ڈرتے رہو اُس خدا سے جسکی طرف
تمھاری بازگشت ہی اور خوب جان لو اس بات کو کہ حق تعالیٰ تمھاری تائید اور نصرت کا متکفل و ضامن ہی
اور تم خبردار ہو اس بات سے کہ اہل اسلام تمھارے سامنے سے قتل کئے جاوین اور تم جنگ مین پیروی اُن لوگون کی کرو
جنھون نے تمسے پہلے ملک شام کی فتح کی اور جو کوئی تم مین منھ پھیریگا اور پیٹھ دیگا اُسکا ٹھکانا جہنم ہی اور اُسپر غضب خدا
متوجہ ہوگا اور خوب جان لو اس بات کو کہ حقتعالی نے جہاد کو اور قتل عناد کو تمپر فرض و واجب کیا اور یقین کرو اس بات کا
کہ محبوب ترین خدا وند عزوجل دو قطرے ہین ایک تو قطرۂ خون جو راہ خدا مین ٹپکا اور دوسرا قطرہ اشک چشم خوف خدا مین
بہے اور آج وہ روز ہی جسکے اجر و جزا کا کچھ شمار نہین اور اے بندگان خدا اختیار تقوی کرو واسطے خداوند عزوجل کے
اور ایسے مقام پر ثابت قدم رہو جیسا کہ تم بڑے بڑے مقامون مین برجا رہے ہو اور دور رہو بودے ہو جانے سے کہ
تمھاری ہیبت جاتی رہیگی اور اپنے نبی کی شریعت کو برپا رکھو اور یقین رکھو اس امر کا کہ حق تعالیٰ صابرون کے ساتھ ہی
اور وہ اجر نیکوکارون کا ضایع نہین کرتا ہی اور اب مین تمھارے بھائیون مین سے ایک جماعت لیکر ہمراہ لیکر طرف
صلیب کے جاتا ہون اور مین پھرنے والا نہین ہون مگر کر دو صلیب سے ساتھ شکست دینے کے کافرون اور
مشرکون کو چنانچہ خداوند جل ذکرہٗ نے فرمایا ہی وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ یعنے نصرت کرنی مومنین کی
ہمپر لازم ہی پھر جسوقت تم دیکھو کہ صلیب قوم مائل بطرف زمین ہو تو فوراً حملہ کرنا اور درنگ نکرنا اور نہ مہلت
دینا پھر جب خالد اُنکو وعظ کر چکے تو ہر ایک علمدار و نشان بردار کو اپنی اپنی جا پر بترتیب قائم کیا اور دلاوران اہل
اسلام مین سے جسکو انتخاب کرنا تھا منتخب کر لیا اور پھر لوگون سے تاکید کی کہ جسوقت تم دیکھو کہ صلیب زمین پر گرانی گئی تو حملہ کرنا جو
حق تعالیٰ تمکو نصرت دیگا یہ کہکے خالد اور اُسکے اصحاب نے حملہ کیا اور طرف لوائے ملک شہریاض کے اُسکے صاحب بزرگ نے
قصد کرکے جا بڑے اور کثرت لشکرون کی اُنکو حملہ کرنے سے روک نسکے واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھے روایت پہونچی ہی
اُس شخص سے جسپر مجکو وثوق حاصل ہی کہ جب خالد اور اُسکے ہمراہیون نے حملہ کیا تو کفار کے لشکرون کو
پراگندہ کر دیا اور اُنکے مبارزون کو ہلا دیا اور اُنکے دلیرونکو اُنکے مقامون سے ہٹا دیا اور سرداران نصرانیہ کو اُنکے مراتب سے

۵ مجلد ازدی بنی پیلیا

اُتار دیا اور اُنکو سوائے اپنی تلوارون کے اور کسی پر اعتماد و تکیہ نہ تھا اور اُنھون نے صفوف اعدا کو اپنی تلوارون کے آگے دھر لیا
تھا جب ملک شہر یاض نے شجاعت اصحاب رسول اللہ صلعم کی اس مرتبہ کو دیکھی تو تاج سر اپنے سر سے پھینک دیا اور
رئیسان نصاری و خوانین و سلاطین وغیرہ سب خوفناک ہوئے اور کہنے لگے ای معشر روم بنی اصفر خوب یقین کرلو اس امر کو
کہ درمیان زوال دولت و سلطنت تمھارے یہی آج کا روز ہی پس چاہیے کہ تم مقاتلہ کرو اپنے دین کے لیئے
اور واسطے اپنے خاندان اور ملک اور اپنے اہل و اولاد کے اور خبردار کہ تم پیٹھ پھیرو پھر جو شخص منھ پھیریگا اُسپر غضب
مسیح کا ہوگا کہ مسیح اُسکو داخل جہنم کریگا اور راوی کہتا ہی مجکو روایت پہونچی ہی کہ اُسے روز مبترک بزرگ
اُسکا جس سے اُنکے دین مین مشورہ کیا جاتا تھا وہ بھی وہان آپہونچا اور اُسکے ساتھ تمام قسیسین و شماس
و رہبان ارض جزیرہ کے آئے تھے تاکہ اہل روم کو قتال پر آمادہ و مستعد کرین اور اُس بترک کا نام روم مین دین الدیر تھا
اور وہ دیر مین رہا کرتا تھا اور اُس دیر کو دیر فرتوت کہتے تھے اور یہ لوگ قبل حملہ کرنے مسلمین کے پہونچے تھے اور وہ
دین الدیر درمیان صفوف لشکرون کے کھڑا ہوکر وعظ کرتا تھا کہ جو کوئی تم مین سے اپنی حرمت کو شکست دیگا یعنے اپنے
خاندان کو فرار کرنے سے رسوا کریگا تو اُسکو مسیح کبھی قبول نکریگا بعد ازان کہ وہ وعظ کرچکا تو اُس قوم سے مع اپنے
ہمراہیون کے جدا ہوا اور ایک روایت پر شناخت کی علامت و نشانی باندھی اور قوم مین ملبد کیا اور صلیبون کو اُونچا اور انجیلون کو
وا کیا اور خدائے یکتا کے ساتھ شرک کرنے والے ہوئے واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی
عبداللہ بن مالک نے اُسنے موسیٰ بن ابی النعام سے اُسنے اشعث سے اُسنے یحیی سے اُسنے کہا مجھسے روایت بیان کی
بشیر بن عامر نے کہ وہ اُن لوگون مین سے تھا جو جنگ مرج رغبان مین حاضر تھے اور یہ روز یعنے جو یہان مذکور ہوا ہی
جنگ روز سہ شنبہ تیسری شہر صفر سنہ سترہ ہجری کو تھا اور ایسا میدان ہوا کہ ملک شہر یاض نے شہر راس العین اور اپنے
تمام شہرون مین سوارون کو بھیجکر وہان کے اہل و اولاد اور لشکریون کے عیال و اطفال کو اور تمام بزرگان نصاری اور اُنکے
زنان و فرزندان کو بلوالیا اور روز جنگ اُن سب کو دروازۂ خیام پر کھڑا کیا اور اُنکو حکم کیا کہ ہر ایک ایک عورت
اپنے بچے کو ہاتھون پر اُٹھاوے اور اپنے شوہر اور اپنے برادر کا نام لیکر شور مچاوے اور یہ اسواسطے کیا تاکہ وہ لوگ
قتال مین ثابت قدم رہین چنانچہ صدائے شور و غوغا ہر طرف سے بلند ہوئی اور تلوارین چلنے لگین اور اہل روم
بسبب اپنی زنان و فرزندان و بپاس ترک یعنے دین الدیر کے بہ ثبات عظیم ثابت رہے اور اُنکے مقابلے مین
مردان یمن کھڑے ہوئے اور پیکان پہناور سے اُنکو تیر مارتے تھے اور خالد بن الولید نے باتفاق اپنے اصحاب کے جبکہ وقت
حملہ کیا اور قصد صلیب کا رکھتا تھا اُسوقت عیاض بن غنم سے لوگون نے سُنا کہ وہ یہ اشعار پڑھتے تھے اشعار

سَنَحْمِلُ فِي جَمْعِ اللِّئَامِ الْكَوَاذِبَ	وَنَفْرِي رُؤُوسًا مِنْهُمْ بِالْقَوَاضِبِ	وَنَصْرُ دِينِ اللهِ فِي كُلِّ مَشْهَدٍ
بِفِتْيَانِ صِدْقٍ مِنْ كِرَامِ الْأَعَارِبِ	فَيَا مَعْشَرَ الْأَصْحَابِ جِدُّوا وَجُنْدُوا	وَكَرُّوا عَلَى خَيْلٍ كِرَامِ الْمَنَاسِبِ

قدموا قصد الصایب وبادروا ۔ نسر حتی الہ الخلق معطی المواہب ۔ یعنے قریب ہو کہ ہم حملہ کرین اُس جماعت
مین جو لئیم وکاذب ہین اور کافرین ہم سر اُنکے تلوارون سے اور نصرت کرین ہم دین خدا کی ہر جگہ جو ہمارے حاضر ہونے کی
ہی یعنے جہان ہم حاضر وموجود ہون اور نصرت کرنا ہمارا باتفاق اُن جوانون کے جو صادق الوفا ہین بزرگان عرب سے
پس اے گروہ اصحاب کوشش کرو اور اعدا کو منگسار کرو اور بار بار حملہ کرو سوار ہو کر اسپان بزرگ تر اور برا ور
باز نر ہو قصد صلیب سے بلکہ مبادرت کرو اس قصد مین تا ہم رضامند کرین خداوند خلق کو جو بخشنے والا مواہب عطایا کا ہے
راوی کہتا ہی کہ بعد ازان خالد نے باتفاق ہمراہیان اپنے بقصد صلیب حملہ کیا اور حال یہ تھا
کہ ملک شہریاض نے جب اپنے لشکر کی صفین مرتب کی تھین تو گرد صلیب اعظم کے بارہ ہزار سوار زرہ پوش
کھڑے کیے تھے اور اُنکے آگے خارہاے آہنی بکھیر دیے تھے تاکوئی اُن تک نہ پہونچے پھر جب خالد اور اُنکے
اصحاب نے حملہ کیا اور صلیب کے قریب پہونچے اور اُنکے گھوڑون کی ٹاپین اُن لوہے کے گوکھروؤن پر پڑین تو
وہ گھوڑے منھ کے بل گر پڑے اور پشت زین سے سوار بھی گرے اور اہل روم بھی بسبب شدت غیظ وخشم سے اُن سوارون کے
آگرے اور بہ شدائد تمام اُنکو پکڑ لیا اسلیے کہ سواران خالد بسبب خار آہنی کے جو کہ گھوڑون سے زمین پر گر پڑے تھے تو
رومیون نے یکبارگی جمع ہو کر اُنکو گرفتار کر لیا اور ہر جانب سے شورش وصداے دار وگیر بلند ہوئی اور دار تلوارون کا
کرنے لگے پھر جسوقت امیر عیاض بن غنم نے سُنا کہ خالد اور اصحاب اُنکے ایسی آفت مین پھنس گئے اور اس مصیبت مین پڑ گئے
تو اُسپر یہ بہت شاق ودشوار گذرا اور اپنے دل سے کہنے لگا اے ابن غنم پیش خدا تیرا کیا عذر ہوگا کہ تیرے نشان کے تلے
ان بزرگوارون پر کیا گذری تب عیاض نے باواز بلند شور کیا اے گروہ مسلمین حملہ کرو اور دیر نکرو اور اپنی ہمتون کو بلند کرو
اور تعجیل کرو کہ ان سردارون سربازون کو دشمنون کی قید سے مخلصی دو اور حق تعالی سے طلب نصرت کرو راوی کہتا ہی
جسوقت عیاض درمیان مسلمین کے صیحہ کر رہے تھے اور رومیون نے خالد اور اُنکے اصحاب کو اپنی صفون کے سامنے کھڑا کیا تھا
اُسوقت وضاح بن مجید بن فافور بن عمرو بن سالم بن التابغۃ الدیبانی نہایت غمناک واندوہگین ہوا اور وہ فصیحترین
مردم تھا از روے کلام کے اور جوان مردترین از روے اکرام کے اور تیز تر تھا زبان مین اور بلیغ ترین بیان مین اور
وہ حلیف خالد بن الولید کا تھا اور اُسی روز مرج رغبان سے آیا تھا چنانچہ اُسنے مسلمین سے خطاب کیا اور کہا
اے گروہ مومنین بتحقیق کہ صبر وثبات یہ دونون دوستکر ہین تو ایسا نہو کہ یہ دونون تمپر غالب آوین کہ تم بے صبر وثبات
ہو جاؤ آج کا روز سخت روز مصیبت ہی کیا ہوا وہ تمھارا فخر اور کیا ہوئی تمھاری مروت اور کہان ہی دین تمھارا
کہ تم اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنون کے ہاتھون مین چھوڑتے ہو پس تمکو لازم ہی کہ اُنکو اس آفت وبلا سے
نکالو اور ڈرو اُس خدا سے کہ اُسی کی طرف تمھاری بازگشت ہی اور خوب جان لو کہ ترک کرنا اشیاے نفیسہ کا اور
اختیار کرنا کالاے خبیثہ کا لایق نہین ہی کیا تمکو تحقق نہین ہوا کہ دنیا مائل بزوال وفنا ہی اور آخرت عشرت کدۂ بقا ہی

اور کیا تمکو معلوم نہین ہی کہ اُولوالعزمی روحانیہ اور کالبد جسمانیہ یہ سب سرائے دنیا سے طرف دار آخرت کے انتقال کرتے ہین پس دنیا سے کوچ کرنا لابد ہی اسواسطے کہ بقا دنیا کی بہت قلیل ہی پس زاد لیسلوا ی معاشر ارواح کیونکہ رواح قریب ہی یعنے وقت مراجمعت آخر روز کا نزدیک ہی اور قصد تمھارا مین جانتا ہون اور مراد تمھاری مین سمجھتا ہون اور حال یہ ہی کہ یہ سفر تمھارا سفر شاق ہی اسمین احتیاج زاد وراحلہ کی ہی لوگون نے کہا وہ کون سی زاد ہی جو ہم لیوین اور اُس سے کونا ہی نکر ہین تو کہا زاد وافی وہ ہی جسکو حقتعالی فرماتا ہی کہ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی یعنے زاد سفر لیسلو کہ بہتر ہین زاد تقوی و پرہیزگاری ہی تب اُن لوگون نے کہا یہ تو وہ زاد ہی کہ ہم مین سے بعضے اُسپر قادر ہین اور بعضے وہ ہین جو اُسپر قادر نہین ہین تو کہا گیا دور رہو اس بات سے کہ باز رہو اس سفر سے بغیر اعمال کے پس چاہیے کہ عمل اُس روز کا کرو کہ جسمین نہ بیع ہی نہ دوستی پھر جسوقت اُن لوگون نے زاد اخلاص اپنا درست کیا اور مردار دنیا سے کنارے ہوگئے تو اُنکو خلعت فضل و انعام کا پہنایا گیا اور تاج عزّ و اکرام کا اُنکے سر پر رکھا گیا اور فردوس اُنکا مقام مقرر کیا گیا چنانچہ حقتعالی اُنکے حق مین فرماتا ہی کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا یعنے اُنکے لیے باغہاے فردوس مہمانخانہ ہی اور کہا گیا کہ سنو جو کچھ حقتعالی نے اُنکے بارہ مین فرمایا ہی فَمِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ یعنے بعضے اُنمین وہ ہین جنھون نے اپنی مدت زندگی تمام کی اور بعضے اُنمین سے منتظر ہین راوی کہتا ہی کہ یہ کلام وضاح کا سنکے مسلمانون نے اپنی خاطر جانی اور ہمت دانی سے رومیون پر حملہ کیا اور اُنکے سینون مین نیزہاے کہ اُنکے سرون پر طائر اجل پر مارتے لگا اور اُنکے لشکر مین گھسکر ایسی تیغ زنی کی کہ اُنپر وہ دن شامت کا ہوگیا راوی کہتا ہی کہ درمیان اُنکے بقیۂ روز سے تا شب ہنگامۂ کارزار گرم رہا شبانگاہ لشکر طرفین قتال سے کنارے ہوئے اور اہل اسلام حال پر خالد و اصحاب کے متاسف اور اُنکی اسیری پر غمگین پھرے پھر جسوقت خالد اور اُسکے اصحاب اسیر ہوگئے اور شام کو دونون لشکر از یکدیگر جدا ہوئے تو ملک شہریاض نے اُن قیدیون کو ہمراہ اپنے حاجب نقیطا بن عبدوس کے طرف شہر راس العین کے روانہ کیا اور اُسکے ہمراہ ہزار سوار کردیئے اور حکم دیا کہ اُنکو شبا شب لیجاؤ اور راہ طی کرنے مین بہت تعجیل کرو اور اُنکو لیجا کر والی راس العین کے سپرد کرو چنانچہ وہ لوگ اُن قیدیون کو لیکر روانہ ہوئے اور ہنگام فجر نے طلوع نکیا تھا کہ راس العین مین پہونچ گئے اور ملک شہریاض نے ایک ایسے شخص کو بھیجا تھا جو والی راس العین کو اس قصے سے آگاہ کرے پس والی مذکور اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر ان لوگون کی ملاقات کی خاطر باہر تک آیا اور شہر راس العین ان لوگون کی آمد کا شور و غل پڑ گیا اور کوئی ایسا نتھا کہ پیچھے رہ گیا ہو بلکہ وہ روز اُنکا روز مشہود تھا کہ تمامی مردم شہر حاضر و مجتمع ہوئے آخر والی راس العین نے اُن سب قیدیون کو بڑے کنیسہ مین جو کہ اب مسجد جامع ہی ڈال دیا اور طوق و زنجیر مین جکڑ دیا راوی کہتا ہی مجھسے روایت بیان کی فاہم الیشکری نے بشار بن عدی سے اُسنے مراقۃ بن زہیر سے اُسنے خزیمہ بن عازم سے اُسنے اپنے جد عبداللہ بن عامر سے اُسنے کہا

ایسا اتفاق واقع ہوا کہ جب رہا و حران و سروج کی فتح ہوئی تھی تو یوقنا نے رؤس اور اُسکے اصحاب کو مجتمع کیا اور اُن سے کہا تم لوگ آگاہ ہو اس بات سے کہ ہر آئینہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے ان بلاد یعنے رہا و حران و سروج وغیرہ کو تو ہمیں فتح کر دیا باقی رہا راس العین سو وہ شہر عظیم ہی اور حال یہ ہی کہ اہل راس العین نے بہت سے آلات حصار و سامان پیکار مہیا کیے ہین یہانتک کہ امر اُسکا صعب و سخت تر ہو گیا اور فتح اُسکی مسلمانون کے ہاتھ سے دشوار و متعسر ہو گئی اور میں بے شبہ آمادہ ہون اس بات پر کہ اپنی جان کو راہ خدا مین فدا کرون اور اپنے اصحاب کو لیکر وہان جاؤن کیا عیب ہی کہ اندرون راس العین داخل ہون اور امید ہی کہ حق تعالیٰ میرے ہاتھ پر اُسکو فتح کر دیوے یہ سنکے سعد بن زید نے اُس سے کہا حقتعالیٰ تیرے عزم کو استوار کرے اور تیرے امر کو پایدار کرے راوی نے کہا کہ یوقنا اُسی شب کو روانگی پر آمادہ ہوا اتفاقاً جاسوسان و مخبران مسلمین حران کی طرف سے آپہونچے اور یوقنا کو خبر دی کہ عاصم بن رواحہ متنصر یعنے جو نصرانی ہو گیا تھا وہ پانسو سوار اپنی قوم کے اباذ الشمطا کی جانب سے لیکر آیا ہی کیونکہ اباذ الشمطا ہنگام فتح حران وغیرہ (نام رئیس قوم) کے اپنی قوم کو لیکر طرف قسطنطنیہ کے گیا تھا اور اس باب مین نامہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پاس ہرقل بادشاہ کے اس مضمون سے پہونچا تھا کہ اُسکو اپنے ملک سے نکال دو چنانچہ بادشاہ نے اُسکو نکال دیا تھا اور وہ ساری قوم ہر طرف متفرق ہو گئی تھی پس اُنھین مین سے عاصم بن رواحہ پانسو سوارون سے ملک شہر یاض کے پاس آیا تھا اور ملک اُسکو بہت دوست رکھتا تھا پھر جب عاصم مقام بیرہ مین پہونچا تو وہان سے ملک شہر یاض کو نامہ لکھا اور اُسمین یہ لکھا کہ مین بلاد قسطنطنیہ سے نکلکر آپ کے بلاد مین آپکی خدمت گزاری کے لیے حاضر ہوا ہون اور اُس نامہ کو بدست ایک شخص کے اپنے عمزادون مین سے بھیجا اور نام اُس شخص کا رفاعہ بن ماجد تھا چنانچہ یہ شخص پاس ملک کے پہونچا اور نامہ سپرد کیا ملک عاصم کے آنے کی خبر سنکر نہایت خوش ہوا اور اُس سے امر کیا کہ بہت جلد عاصم کو حاضر لاوے اور ملک نے کسیکو بطرف والی راس العین کے بھیجا اور حکم بھیجا کہ شہر مین ایک مکان واسطے عاصم اور اُسکے ہمراہیون کے خالی کر دو کہ جسوقت وہ پہونچین تو اُسی مکان مین اُترین پھر جسوقت یوقنا نے جاسوسون خبر رسانون سے یہ خبر سُنی نہایت شادمان ہوا اور پوچھا کہ تم کس راہ سے آتے ہو اُنھون نے کہا راہ سروج سے ہم آتے ہین اور درمیان تمھارے اور اُنکے ایک رات کی راہ باقی ہی یہ سنکے یوقنا کو نہایت خوشی حاصل ہوئی اور اُسکے ہمراہی اور مصاحب اُسکے مثل عمرو بن معدیکرب و سعید بن زید اور جو لوگ اُنکے ساتھ تھے سب بہت خوش ہوئے پھر سب ایک مقام مین کمین اور گھات مین بیٹھے اسلیے کہ اُنکو معلوم ہوا کہ عاصم مع اپنے ہمراہیون کے اسی طرف سے گذر کریگا پھر جسوقت شب نے اپنے خیام ظلمت کے زمین پر برپا کیے اور خافقین مین اپنے اعلام سیاہ قائم کیے ناگاہ سواران عاصم سامنے آپہونچے اور کمین نشینان یوقنا نے ٹاپون کی آہٹ سُنی اور جمجمہ گھوڑون کا سنکر متوقف ہے یہانتک کہ وہ لوگ ہر طرف سے وسط اور درمیان مین آگئے پھر جب اُنھون نے اُنکو بیچ مین کر لیا تو ہر ایک اپنی کمینگاہ سے

یکبارگی نکل پڑا اور مجموع سب نے اُن سواروں کو ہر سمت سے گھیر کر پکڑ لیا اور اُنمین سے ایک بھی بھاگنے نپایا اور اُنکے اسباب و شتران پر بار کو قبضے مین کر لیا اور اپنے کمینگاہ کی طرف پھر آئے اور اپنے گھوڑون سے اُترے تب سعید بن زید نے اُن اسیرون سے کہا تم مین امیر کون ہی کہ جس سے ہم کلام و خطاب کرین اُنھون نے بطرف عاصم بن رواحہ کے اشارہ کیا تب سعید بن زید نے کہا اے ابن رواحہ تم مین اور روم مین کیا مناسبت ہی کہ تو نے اُن سے آمیزش کی اور اُنکی طرف مائل ہوا اور عرب العربا کو جو خاص عرب ہین چھوڑ دیا اسلیے کہ تو ہم مین سے ہی اور ہماری طرف کا ہی اور حسب و نسب تیرا وہی حسب و نسب ہمارا ہی اسواسطے کہ قبیلہ انمار و ایاد ربیعہ و مضران سب کی رجوع و نسبت اور علاقہ واسطہ سب کا طرف انذار بن معد بن عدنان کے ہی اور حقتعالی نے ان سب کی سکونت کے واسطے اپنا حرم یعنے مکہ مقرر کیا ہی اور اپنے خانۂ کعبہ کے جوار مین تم سب کا مسکن پسند کیا ہی اور حال یہ ہی کہ ہم سب بُت پرستی کرتے تھے اور عمل بقسمت[۵] ازلام کرتے تھے اور حرام راہون کی پیروی کرتے تھے یہانتک کہ حق سبحانہ وتعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور ہماری طرف بھیجا اور اُسپر یہ وحی نازل کی وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ یعنے اے محمد تو اپنے عزیز و اقربا کو خدا سے ڈرا اور اُس نبی کو حکم کیا کہ بمقام دار الخیزران[۵۱] اقامت کر پھر اُس نبی نے لوگون کو طرف خدا پرستی و خدا شناسی کے طلب کیا اور اُسنے سب کو فہمایش کی کہ تم لوگ اولاد اسمعیل بن ابراہیم خلیل سے ہو وتحقیق کہ خداوند عزّ وجلّ نے تمکو اپنی خلق پر فضیلت دی اور تمکو اپنے بلد حرام محترم اور بیت معظم اور مقام اور زمزم مین آباد کیا اور پھر مین تمکو دیکھتا ہون کہ بتون کی پرستش پر متوجہ ہوا اور عمل بالازلام کے قائل ہوا اور ثبات کفر پر مائل ہو کیا تمھارے تئین عقل نہین ہی کہ تمکو باز رکھے اور کیا تمھارے تئین بینائی نہین ہی کہ تمکو روک لیوے کیا تم صاحب حکمت بالغہ نہین ہو کیا تم اہل رائے بلند نہین ہو کیا اسواسطے تمکو خدا نے پیدا کیا ہی کیا اسی کام کا تمکو خدا نے حکم کیا ہی کہ تم پتھرون سے بتون کو تراشتے ہو اور فسق و فجور کی راہون پر چلتے ہو اور ایسے واحد جلیل جبار کے ساتھ کفر کرتے ہو جسنے نہرون اور چشمون کو جاری کیا اور فلک دوار کو حرکت مین لایا اور لیل و نہار کو خلق کیا کیا تم اُس صانع کارساز کی شکرگزاری نہین کرتے جسنے نجوم و کواکب کو طلوع کیا اور اُسی کے طرف کل عالم کی رجوع ہی اور جب بت پرستون نے کہا تھا اے محمد تجکو کسنے حکم کیا ہی کہ تو ہمارے خدا معبودون کو بد کہتا ہی اور ہمارے احلام و عقلا کو احمق سمجھتا ہی تو اُسنے جواب دیا تھا کہ علم الٰہی نے مجکو حکم کیا اور عقل خدا آگاہی نے مجھے سوجھایا ہی کیا تم نہین جانتے ہو کہ جو شخص مصنوعات مین نظر و فکر کرتا ہی وہ خوب جانتا ہی کہ مصنوعات کے لیے کوئی صانع ضرور ہی کہ اُسکو کسی طرح کا تغیر و زوال نہین ہی پس مخلوقات مین نظر کرنی حکمت ہی اور خدا کی صنعت مین فکر کرنا مصلحت ہی اور اقرار بوحدانیت خدا نعمت ہی اور ایمان بخدا رحمت ہی تب اُن لوگون نے کہا کہ آخر تو کسکی پرستش کرتا ہی فرمایا مین اُسکی عبادت کرتا ہون جسنے مجھے پیدا کیا اور جو مجھے وجود مین لایا اور اپنے عرفان کے لیے میرے دل کو کشادہ کیا

[۵] قسمت بالازلام یہ ہی کہ تیروں پر بعض چیزین لکھکر ان تیروں کو ایک ترکش مین رکھتے تھے اور جب کسی کام کا قصد کرتے تھے تو ایک تیر نکالتے تھے اگر اُس تیر پر لکھا ہوا ہوتا تھا کہ کر تو اُس کام کو کرتے تھے اور اگر لکھا ہوا ہوتا تھا کہ نہ کر تو اُس کام کو نہ کرتے تھے

[۵۱] دار الخیزران یہ ہی کہ کوہ صفا کے نیچے ایک مکان تھا جسکو ارقم بن ابی ارقم نے آنحضرت صلعم کو دیا تھا اور آنحضرت صلعم اُس مکان مین تین برس تک مخفی رہے تھے اور اُس مکان مین لوگون کو دعوت اسلام کرتے تھے

اور میری آنکھون کو بنیا کیا اور سائر مخلوقات کو خلق کیا اور تمام موجودات کو مقدر کیا اور کل مصنوعات مین صنعت اپنی
ظاہر کی اور ساتھ قضا و قدر کے اقسام رزق نازل کیا اور ہر ایک کے لیے روزی مناسب اُتاری اُسکی مشیت مین چون و چرا کو
گنجایش نہین ہی اور اُسکی قضا و رضا مین مجال دخل نہین ہی وہ کلام کرتا ہی مگر نہ بالفاظ زبان و دہان اور وہ ارادہ رکھتا ہی
پر ارادہ اُسکا ظاہر نہین ہوتا اور وہ سنتا ہی اور دیکھتا ہی مگر نہ بگوش و چشم سر اور وہ برتر ہی احاطۂ مکان و قید زبان سے اور منزہ ہی
مشابہت و مبانیت سے اور اُسنے فرمایا ہی لَا تَتَّخِذُوا إِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ یعنے دو خدا کا اعتقاد نکرو کیونکہ خدا واحد ہی و بس
اسی بن رواحہ کیا تو جانتا نہین ہی کہ جو کچھ مین نے بیان کیا وہی حق ہی اور قول میرا صدق ہی اور حق تعالی نے کسی نبی کو مبعوث
نہین کیا مگر یہ کہ اُسکی امت کو واسطے پیروی دین اسلام کے حکم کیا چنانچہ قرآن مین فرمایا ہی کہ مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا
وَلٰكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ یعنے ابراہیم نہ یہودی تھا اور نہ نصرانی ولیکن وہ حقانی اور مسلم تھا
اور نتھا مشرکین مین سے اور فرمایا خداوند عزوجل نے اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ
دِينًا یعنے آج مین نے تمھارا دین کامل کیا اور نعمت اپنی تمپر تمام کی اور تمھارے اسلام سے جو دین تمھارا ہی مین راضی ہوا اور
فرمایا وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ یعنے حق تعالی نے تمپر تمھارے
دین مین کوئی عسر و حرج نہین ڈالا ہی سو تم ملت و طریقہ اپنے باپ ابراہیم کا اختیار کرو کہ اُسنے تمھارا نام مسلم رکھا ہی پہلے سے
پس اے عاصم تو خوب جانتا ہی کہ اسوقت تم لوگ ہمارے قبضۂ اختیار مین ہو کیونکہ تم سب ہماری بندی ہو اگر تم ساتھ
خدائے عزوجل کے ایمان لاؤگے اور تصدیق رسالت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ کی کروگے تو جو کچھ ہمارے لیے ہی وہی
تمھارے لیے ہوگا اور جو کچھ ہمپر گذرے گا تمپر بھی گذرے گا اور اگر تم انکار کروگے تو ہم تم سب کو قتل کرینگے راوی کہتا ہی
کہ جب یہ کلام سعید بن زید کا عاصم بن رواحہ نے سنا تو کہنے لگا کہ اگر ہم تمھارے قول کے طرف رجوع اور تمھارے
دین کی پیروی کرین تو کیا ایسا ہو سکتا ہی کہ جو کچھ ہمنے حقتعالی کی ربوبیت و وحدانیت مین شرک کیا ہی اور غیر خدا کو
سجدہ کیا ہی اس صورت مین وہ ہماری مغفرت کریگا سعید نے کہا البتہ وہ آمرزش کریگا اسلیے کہ اسلام جو کچھ قبل اسلام
عمل مین آیا اُسکو واگذار کرتا ہی اور قبل اسلام جو کچھ تسے فروگذاشت ہوا حقتعالی اُسکا مطالبہ نہین کرتا ہی اور تم اپنے
گناہون سے ایسے صاف و پاک ہو جاؤگے جسطرح ماں کے پیٹ سے نکلتے ہو بعد ازان وضاح نے یہ آیت پڑھی
قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ
یعنے حق تعالی نے اپنے نبی سے فرمایا کہ تو میری جانب سے میرے بندون سے بیان کر کہ اے میرے
بندو وہ بندے جنھون نے اپنی جان پر اسراف و ظلم کیا یعنے گناہ گاری و نافرمانی کی ہی تو وہ رحمت خدا سے ناامید ہون
بتحقیق کہ حق تعالی سارے گناہون کو بخش دیتا ہی کہ وہ آمرزگار و رحم کنندہ ہی پھر جب عاصم نے یہ کلام سعید کا سنا
تو کہا اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ

سوائے اللہ کے کوئی معبود بحق نہین ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہ محمد رسول و فرستادۂ خدا ہی پھر جسوقت ہمراہیان
عاصم نے یہ دیکھا کہ عاصم اسلام لایا تو وہ بھی سب کے اسلام لائے چنانچہ اہل اسلام اس بات سے نہایت مسرور ہوئے
اور کہنے لگے البتہ اب ہمپر واجب ہی کہ ہم ان لوگون کے دلون کو محظوظ کرین بعد ازان وہ سب وہان سے کوچ کرکے حران کو
گئے اور عاصم وغیرہ نومسلمانون کو وہان اُتارا اور حران کو اُنپر چھوڑ دیا یعنے حران کو اُنکے حوالہ کیا اُسوقت یوقنا نے
کہا قسم ہی رب کعبہ کی اب ہم فتح راس العین کرینگے تب سعید نے کہا اے عبداللہ تو کیونکر فتح کریگا یوقنا نے کہا کہ عنقریب
اس بیان کی خبر مین تجھے دونگا اور تجکو دکھلا دونگا بعد ازان یوقنا نے عاصم بن رواحہ سے درمیان اپنے اور اُسکے
تخلیہ کرکے راز درپردہ بیان کیا اور کہا مین تجھسے یہ چاہتا ہون کہ تو مجکو اور میرے چالیس اصحاب کو مشکین باندھکر بھیجدے
شتران بار بردار کے شبا شب راس العین مین لیجا اور والی راس العین سے ظاہر کر کہ جب ہمنے فرات سے عبور کیا تو یہ لوگ ہمپر
تاخت آپڑے مگر ہمکو مسیح نے اُن پر غالب کیا اور فتح دی سو ہمنے بعضون کو قتل کیا اور باقی ان سب کو اسیر کرلیا ہی اور انکو
تمھارے پاس لائے ہین مگر خبردار اُسکو ایسی قدرت اور ایسا اختیار ہمپر نہ بجھو کہ وہ ہم مین سے کسیکو قتل کرسکے اور اگر وہ
ارادہ قتل کا کرے تو اُس سے کہیو کہ درمیان ملک شہر باض اور عرب کے جنگ بپا ہی تو کیا جانتا ہی کہ کون ہمارے
لوگون مین سے اُنکے یہان گرفتار ہو جاوے تو ہمارے پاس اُسکا یہی فدیہ ہوگا یعنے اُنمین مین سے عوض سر بہا کلو کرکے اپنا
قیدی چھوڑا لینگے تب عاصم نے کہا بھلا ہم سارے اپنے اصحاب کو کیون نلیجاوین یوقنا نے کہا ابھی اسلام قوم کے دلون مین
جاگزین نہین ہوا ہی ہم اندیشہ کرتے ہین کہ کوئی اُنمین سے اشارہ و غمازی کرے تو حال ہمارا زبون و فاسد کردیوے
اور اعتماد و وثوق ہر ایک کے ساتھ متعذر ہی تب عاصم نے کہا واللہ تحقیق قول تیرا درست ہی پھر عاصم نے
حران مین اُن پانچسو سوارون کو اپنے بنی عم کے یہان اُتار دیا اور یہ بات جو یوقنا نے کی تو اس تدبیر سے تھی تاکہ وہ سب بطریق
رہاین یعنے بطور اول کے رہین راوی کہتا ہی آخر عاصم اور اُسکے رازدارون نے بازو یوقنا اور اُسکے چالیسون اصحاب کا
باندھکر اور اُنکو اباذ اشمطا کی حراست و قبضے مین کرکے حران سے رات کو نکلے اور راہی بطرف راس العین ہوئے پھر جب
ایک مقام پر جو معروف بعلوی تھا پہونچے تو ناگاہ صدائے سم اسپان گوش زد ہوئی مگر اُن سے اپنا امر مخفی رکھا یہانتک
کہ جب اُنکے نزدیک گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ وہ چارسو پچاس غلام حبشی کہ وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے اور بعضے اُنمین
تسبیح کررہے تھے تب اُنکو دیکھکر سعید بن زید اور ہمراہی اُسکے آگے بڑھے اور مثل اُنکے یہ بھی تکبیر کرنے لگے اور اُن سے قریب
ہوئے تو دیکھا اور پہچانا کہ وہ سب موالی اصحاب رسول خدا کے ہین اور افسر اُنپر دامس ابوالہول ہی اور سبب ان لوگون
کے اسطرف آنے کا یہ ہوا کہ عیاض بن غنم نے نامہ اپنا بطلب کمک بنام ابوعبیدہ کے لکھا تھا اور کیفیت اجتماع قوم کفار سے
اطلاع دی تھی کہ یہ سب بمقام مرج رغبان جمع ہین سو جسوقت ابوعبیدہ نے نامہ پڑھا تو دامس کو واسطے نصرت اسلام
کے حکمنامہ بھیجا اور یہ دامس اور اُسکے اصحاب ملک سمساط اور اُسکے شہرون مین رہتے تھے اور جب سے سمساط فتح ہوا تھا

یہ سب اُسی دیار مین بود باش رکھتے تھے چنانچہ جسوقت نوشتہ ابو عبیدہ کا وامس کو پہونچا تو اُسنے سمسیاط مین کسی اپنے معتمد کو جسپر وثوق رکھتا تھا مقرر کرکے اُس جمعیت غلامان حبشی کو جسکا ابھی مذکور ہوا ہمراہ لیکر اسطرف آیا تھا غرض جب سعید بن زید نے اُن سے ملاقات کی اور باہم بسلام علیکم تعارف ہوا تو باعث اجتماع و اتفاق اپنی جماعت کے خوش ہوئے اور وامس نے شتران باردار کو دیکھا کہ اُسپر یوقنا اور اُسکے اصحاب سوار ہین تو کہنے لگا کیا تمنے ان اُونٹون کو مع اسباب راہ لوٹا ہی تب سعید نے کہا یہ یوقنا عبد اللہ ہی اور باقی سب اُسکے اصحاب ہین کہ ان لوگون نے خدا کے واسطے جان نثاری کی ہی اور احوال سے اُسکو مطلع کیا پھر جب ابو الہول نے کلام سعید کا سنا تو اپنے گھوڑے کے قربوس پر سجدۂ شکر کیا اور عبد اللہ یوقنا کے پاس آکر سلام کیا اور کہنے لگا مرحبا و شاباش ہی اُس قوم کے لیے جنھون نے دنیا کو زہد و پرہیز گاری سے چھوڑ دیا اور مرضیات حق تعالیٰ کو طلب کیا بعد ازان ابو الہول نے سعید سے کہا ای صاحب رسول اللہ اس حیلہ و تدبیر مین ہمکو بھی اپنے ساتھ شریک کروگے سعید نے کہا ہان تم بھی شریک رہو مگر ان شتران باردار کو بطور سارہانون کے کھینچتے چلو اور اپنی زرہین و ساز حرب چھپا لو اور اُسپر کمند کس لو اور آگے آگے اونٹون کو ہانکتے چلو گویا کہ تم لوگ ہمارے عبید و خدام ہو اس صورت مین جو لوگ تمکو دیکھینگے تو نہ پہچانینگے چنانچہ ان لوگون نے یون ہی کیا جسطرح سعید نے فہمایش کردی تھی کہ اُنھون نے اپنے ہتھیارون کو حمالون کے بیچمین چھپا دیا اور اونٹون کو کھینچتے چلے جب زلیخہ تک پہونچے تو وہان اُتر پڑے اور زرہین وغیرہ ساز حرب کو پہن لیا اور پھریرے نشانون کے اور ان صلیبون کے جو اباذ الشمطا کے ہمراہ تھے کھول دئے اور یوقنا اور اُسکے اصحاب کو گھیر لیا اور بطور اسیرون کے انکو بیچمین کرلیا اور لیچلے یہانتک کہ جب راس العین سے قریب ہوئے تو سعید نے ایک شخص کو پاس والی راس العین کے بھیجا اور وہ شخص عاصم بن رواحہ کے ہمراہیون مین سے تھا جو اسلام لایا تھا اور وہ اہل راس العین کا حلیف بھی تھا اور اُسکو پیشتر اسلیے بھیجا تا کہ وہ والی راس العین کو آمد عاصم بن رواحہ اور اباذ الشمطا کی خوشخبری دیوے پھر جب وہ فرستادہ پاس والی کے پہونچا تو وہ اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر واسطے ملاقات و پیشوائی کے نکلا اور اُس فرستادہ نے اس بات کی بھی خبر دی تھی کہ یوقنا اور اُسکے چالیس اصحاب بھی بندی مین آتے ہین چنانچہ اس خبر کو منادی نے راس العین مین پکار دیا تھا تو کوئی باقی نرہا مگر یہ کہ وہ ہمراہ والی راس العین کے حاضر ہوا آخر سب نے ملاقات اُن صحابہ کی کی جو قبضے مین اباذ الشمطا کے اسیر تھے بعد ازان گرد بگرد عاصم بن رواحہ کے آئے اور والی راس العین عاصم کو دوست رکھتا تھا اور اُسکو پہچانتا تھا جب اُسنے عاصم کو دیکھا تو اپنے گھوڑے سے اُتر پڑا اور عاصم بھی اپنے گھوڑے سے اُترا اور دونون نے آگے بڑھکر باہم معانقہ کیا اور دونون طرف کی جماعتون مین بھی باخود ہا صاحب سلامت ہونے لگی اور حاکم راس العین نے عاصم سے پوچھا کہ تو نے ان لوگون کو اور اس طارق یعنے یوقنا کو کیونکر گرفتار کرلیا ہی عاصم نے کہا جب ہم فرات پر پہونچے اور وہان سے عبور کیا تو یوقنا اپنی جماعت کو لیکر ہمپر آیا پھر ہمنے اُس سے مقاتلہ کیا آخر ہمکو مسیح نے اُنپر فیروزمند کیا کہ ہمنے اُنمین سے پچاس آدمیون کو قتل کیا اور ان لوگون کو گرفتار کرلیا

۱۵ اس طارق الرغب عن الدین یعنی ان دونون کو ہمارے دین سے نکل گیا ہو ۱۲

اور باقی بھاگ گئے یہ سنکے حاکم راس العین بہت مسرور ہوا و بعد ازان طرف یوقنا کے متوجہ و مخاطب ہو کر بزجر و درشتی کلام کرنے لگا مگر یوقنا نے کچھ جواب نہ دیا اور اہل روم یوقنا کو بشماتت گالیان دینے لگے پر یوقنا اُنکی طرف نظر نکرتا تھا اور نہ اُن سے کلام کرتا تھا یہانتک کہ وہ داخل راس العین ہوئے پس حاکم نے اُنکو حکم کیا کہ ان اسیرون کو پاس اُن اسیرون کے کہ دو جو بیعہ میں مسطور یا مین بند ہین اور اُنکی خوب محافظت رکھو اور ہم ملک شہر یاض کو لکھتے ہین کہ ان لوگون کے باب مین اُسکی کیا رائے آخر ان سب کو نزدیک خالد اور اُسکے اصحاب کے پہونچا دیا و بعد ازان عاصم نے حاکم سے کہا تو خوب جانتا ہی کہ درمیان ہمارے اور اہل عرب کے عداوت ہی اور یہ عرب یعنے قیدی مقدار جمعیت مین مثل ہمارے ہین اور تو جو کسیکو روم یا ارمن سے اُنکی حفاظت کے لیے مقرر کرتا ہی اور یہ لوگ اُن سے باتین کرینگے تو مین اُن عرب کے اطلاق اور طلاقت لسانی سے اندیشہ کرتا ہون ایسا نہو کہ وہ اُنکو ہموار اور سازگار کرکے ملک کو اور تمکو ضرر پہونچا دین لہذا صواب دید یہ ہی کہ ہم مین سے بعضون کو اندر بیعہ کے مقرر کردو اور بعضون کو بیرون بیعہ متعین رکھو کیونکہ جو کوئی جہاد و جہد کرتا ہی وہ مائل براحت نہین ہوتا اور جو شخص دنیا مین اندک بھی تعب و رنج اُٹھاتا ہی وہ آخرت مین بہت چین و آرام پاتا ہی چنانچہ والی راس العین نے عاصم کی راے صائب کو پسند و قبول کیا اور اُسکو مع اُن اصحاب رسول خدا صلعم کے جو بہ بتدیل ہیئت اُسکے ہمراہ تھے بیعہ مین اُتار دیا اور یوقنا وغیرہ کو خالد کے شمول مین کر دیا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ اب اس صورت مین جمعیت مسلمانون کی چھ سو سوارون سے ہوگئی پھر جب یہ لوگ بیعہ مین مستقر و مستقل ہوگئے اور رات تاریک ہوئی اُسوقت سعید نے خالد کے پاس جاکر سلام کیا اور کشود کار کی خوشخبری دی تب خالد نے کہا اے ابن زید مجکو یہ خوشخبری اُسی وقت سے معلوم ہوئی ہی جب یہان کے لوگ ذکر کرتے تھے کہ یوقنا اور اُسکے چالیس اصحاب بندی مین آئے ہین تب مین نے نور ایمان کو روشن دیکھکر اس امر کو صحیح معلوم کیا پھر سعید نے کہا کہ والی راس العین نے ملک شہر یاض کو خوشخبری گرفتاری یوقنا اور اُسکے چالیس اصحاب کی اور بشارت آمد عاصم اور اُسکے ہمراہیون یا نسو اصحاب کی لکھی ہی **راوی** کہتا ہی کہ جب ملک شہر یاض کو یہ خبر پہونچی تو اُسنے حکم کیا کہ بوقات یعنے نرسنگے اور قرنا پھونکے جاوین پھر اس بات کو مسلمانون نے سنا تو آپسمین کہنے لگے کہ قرنا بجانا اور نرسنگا پھونکنا نہین ہوتا مگر بسبب امر مہم کے اور جب عباد بن بشیر عیاض بن غنم کے پاس گیا ہی تو عیاض اُسکے لیے کھڑے ہوگئے اور اُسپر سلام کیا اور کہا اے ابن بشیر کس بات کی بشارت تو لایا ہی خدا تیری آنکھون کو ٹھنڈا کرے مگر عباد نے کچھ جواب نہ دیا یہانتک کہ اُسکے ساتھ تخلیہ کیا اور سارا ماجرا اُس سے بیان کیا پھر جو وقت عیاض نے بشارت عباد بن بشیر کی سنی تو سجدۂ شکر خدا ادا کیا پھر عباد نے کہا اے امیر سعید بن زید اور اُسکے اصحاب نے آپکو اور آپکے اصحاب کو سلام کہا ہی اور کہدیا ہی کہ تیاری جنگ کی کرو امید ہی کہ حقتعالی تمہارے ہاتھون پر فتح کردیوے اسلیے کہ درمیان تمہارے اور فتح راس العین کے کچھ باقی نہین مگر اسقدر کہ وہ قوم شکست پاکر فرار کرین اور تم فتح کرلو عیاض نے کہا مجھے توکل ہی خدا عزوجل پر

۵۲ بعد یہ بیعہ کے دیہ فرض ہوئی بموجب فرمان نبوی صلعم اور یہ لوگ اطراف شام کے اور یہ خالد ابن الولید اور اصحاب اُسکے قبیلہ بنی سلیم کے ان حدیث جب حرف سے حاکم راس العین کے حرف راس العین تک بیعہ یا ض

پھر جسوقت رات تاریک ہوئی تو عیاض نے ہمارے صاحبان نشان کو جمع کیا اور اُن سے باتین کین اور اُنکو تاکید کی کہ کسی سے کسی امر کو بیان نکرو کیونکہ خوف جاسوسان روم کا ہی اور ایسا نہونے پاوے کہ صبح نمایان ہوجاوے مگر یہ کہ تم ساز و سامان حرب سے درست رہو راوی کہتا ہی کہ ہنوز صبح روشن نہوئی تھی کہ مسلمان اپنے اسباب حرب سے آراستہ ہوگئے پھر جسوقت آفتاب برآمد ہوا اور زمین پر دھوپ پھیلی تو خود اپنے اور بارگیر اپنے اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور آتش حرب افروختہ ہوئی اور شرارے اُسکے اُڑنے لگے اور قبائل از یکدیگر متفرق ہوگئے اور آتش جنگ مشتعل ہونے لگی اور شیرون دلیرون نے حملہ کرنا شروع کیا اور اپنے رخسارون کو خاک پر وقت دعا کے ملتے تھے اور اپنے شدائد احوال پر صبر و شکیب رکھتے تھے اور مدتہای عمر آخر ہوچکی تھی اور اجل قریب آپہونچی تھی پس وہ یعنے اہل اسلام جنگ مین وفاداری اور پورا کام کرتے تھے اور دشمنون کے لشکر سے قریب ہوتے جاتے تھے اور جنگاہ مین بحالت اضطراب آمد و رفت کرتے تھے اور گرد نبرد کے بگولے بلند تھے اور دُخان جنگ تمام جنگ گاہ مین چھایا تھا ہر طرف غل پڑا اور ہر سو شور مچا تھا اور ہر سمت خون کے فوارے بہتے تھے اور لہو کی بوچھار تھی اور اسباب جابجا لوٹ کے لیے پڑے تھے اور گوشت مقتولون کے واسطے طائرون اور درندون کے رزق و خوراک تھے خروش ابر سے کانون کو خراش تھی اور تابش آفتاب سے بدنون اور جانون کو بیتابی و بے آرامی تھی حرب نے لوگون کی مدتہای عمر قطع کردی تھی اور زندگی سے دامن برزدہ اور مرگ پر کمر باندھے تھے تنور کارزار ہر جانب گرم و فروزان تھے اور چشمہ ہای پیکار ہر سمت جاری و روان تھے صفین ملگئی تھین یورش کا ہیجان تھا تمام لشکر غبار کے بادل مین نہان تھا ہر ایک بمقدم سے جیش اُسکا بخبر اور جیش صافی اُسکا مکدر تھا اور گھوڑے بار بار رو مین جاتے تھے اور ہر بار پھر آتے تھے تلوارون سے خود و سپر چوگان ہوتے تھے اور دم شدت غیظ مین خفقان کرتے تھے اور غبار بدنون پر ایسے جمے تھے گویا تن پر زرہین سیاہ بجی تھین اور غارون مین اسطرح اُڑ اُڑکر پڑی تھی گویا چادرین بجھی تھین طائرون کا ہجوم تھا اور قیامت کی دھوم تھی چنانچہ اس مصاف بزرگ اور ستیز سترگ مین مسلمانون نے استقبال کیا تو حسن معاد مین جن چیزون کی رغبت رکھتے تھے اپنی تمنا کو فائز ہوئے اور اہل روم کہ اُنھون نے اپنی جانون کو خواری مین ڈالا تو انپر غضب و عقاب آیا کہ وہ سخت عذاب کو پہونچے

واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ ناگاہ عبداللہ بن عیاض بن وائل اور عبداللہ بن قرظہ دونون ملک شہریاض پر جا پڑے اور حال یہ تھا کہ ملک عزم گریز کرچکا تھا کیونکہ اُسکے لشکر والے اپنی اپنی نفسی نفسی مین ایسے مشتغل تھے کہ نصرت ملک سے غافل تھے اور ملک کے پاس سوائے اُسکے دس غلامون کے کوئی نرہا تھا چنانچہ عبداللہ بن قرظہ اور عبداللہ بن عیاض نے ملک کو گھیر لیا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجکو معلوم نہین ہوا کہ اُن دونون مین سے پہلے کسنے بھالا مارنے مین سبقت کی آخر اُسنے شہریاض کے سینے مین نیزہ مارا کہ اُسکی پشت سے انی پار نکل گئی اور اُسکے غلامون نے جب اپنے ملک کو کشتہ دیکھا تو پشت پھیر کر بھاگے اور عبداللہ نے گھوڑے سے اُتر کر شہریاض کا سر کاٹ لیا اور اپنے نیزے پر بلند کیا اور گھوڑے پر

صاحبان نشان جین جسکے جامہ مین نشان لگا ہوا ہو

سوار ہوکر باواز بلند پکارنے لگا کہ ای مسلمانو اور ای رومیو دیکھو بتحقیق کہ مین نے ملک کو قتل کیا ہی پھر اب جسکو تم مین سے قائم رکھنا جنگ کا منظور ہو تو قائم رکھے وبعد ازان مسلمانون نے اعدا اللہ پر حملہ کیا اور اُنکے درمیان تیغ زنی کرنے لگے یہانتک کہ قتل ہوا جو قتل ہوا اور اُنمین سے گرفتار ہوا جو گرفتار ہوا اور باقی بھاگ گئے اور سارا اسباب و مال و خیمے وغیرہ سب جنبہا چھوڑ گئے تا آنکہ اُسپر مسلمانون نے قبضہ کیا حدید بن ناشب الضمیری نے کہا مین بڑا حریص تھا اس بات کا کہ جسوقت ہنگامۂ جنگ موقوف ہو جاوے تو مین شمار مقتولان روم کا کرون تا آنکہ مین نے ایک تو بڑہ یعنے تھیلا اپنے دوش پر لٹکایا اور اپنی آغوش مین سنگریزے بھر لیے پھر جسوقت جس مقتول پر گذر کرتا تھا تو ایک کنکری اُس تھیلے مین ڈال دیتا تھا بعد ازان مین نے اُن سنگریزون کا شمار جو کیا تو وہ اسّی ہزار سات سو پچاس تھے مگر قیدیون کا شمار نہین کیا گیا پھر جب ہنگامۂ جنگ برطرف ہوا تو عیاض بن غنم نے حکم کیا کہ سارا اسباب اور سب اسیر کفر تو ہمارے روانہ کیے جاوین اور یہ سب ساتھ صلب بن مازن کے بھیجا گیا اور اُسکے ہمراہ ہزار سوار کیے گئے اور اُنکو حکم کیا وہان سے تجاوز نکرین تا وقتیکہ راس العین فتح ہو وبعد ازان عیاض بن غنم نے تمام شب تلاوت قرآن کی اور صبح کو اِس جنگ سے پیچھے لگے ہوئے طرف راس العین کے یکبارگی کوچ کر دیا اور وہ رومی جو جنگ سے شکست باکر بھاگے تھے وہ سب بحال تباہ راس العین مین جا پہونچے اور شہر مین ہر سمت شکست لشکر اور قتل شہریاض کی پکار پڑ گئی اہل بلد پر سانحہ عظیم گذرا اور مرسیوس والی راس العین نے شہر اور دیوار شہر پناہ کی بڑی مضبوطی کی اور قصد اِس بات کا کیا کہ کل کی صبح کو قیدیون کو قتل کرے اور روم کا دستور یہ تھا کہ جب کوئی بادشاہ اُنکا مارا جاتا تھا تو بالعوض اُسکے اپنے دشمنون کے اسیرون مین سے سو آدمی کو قتل کرتے تھے آخر جب دوسرے دن صبح ہوئی تو وہ دشمن خدا سوار ہوا اور وسط شہر مین آیا اور حکم احضار قیدیون کا کیا اور وہ قیدی خالد وغیرہ اور جو خالد کے ہمراہی تھے تاکہ ان سب کو قتل کرے ناگاہ جب اُسکے ملازمون نے ارادہ کیا کہ اسیرون کو حاضر کرین تو دفعۃً صبح ہوتے ہی عیاض بن غنم مع لشکر وہان جا پہنچے پس وہ لوگ اسطرف مشغول ہو گئے اور قیدیون کے امر سے ذہول ہو گیا اور عیاض با لشکر مسلمین باب اسطاون پر جا کر اُترے اور وہ باب شرقی تھا راس العین کا اور اُس باب پر ایک خیمہ کپڑے کا واسطے مرسیوس عدو اللہ کے ایستادہ تھا اور قریب خیمہ ایک منجنیق بزرگ بپا تھا اُسکی رسن کشی اور اُسکے اہتمام مین چالیس آدمی مقرر تھے اور مالک و مہتمم اُسکا برادر عمزاد ملک کا تھا جسکا نام متر قیس بن اشفکیاص تھا کہ اُسی کا باپ قبل شہریاض کے بادشاہ تھا اور یہی متر قیس صاحب و مالک دنیا رہاے اشفکیاضیہ کا تھا چنانچہ جسوقت عیاض بن غنم مسلمین کو لیکر واسطے قتال کے پیش آئے تو وہ اعدا اللہ قتل خالد وغیرہ سے باز رہے بلکہ مصروف بقتال ہوئے پس فلاخن سے سنگ اندازی اور کمانون سے تیر اندازی کرنے لگے اور حسن اتفاق سے ایسا ہوا کہ ایک نوجوان اہل شہر راس العین سے جسکا نام جمیل بن سعد الداری تھا عیاض سے آملا اور وہ تیر اندازی مین فائق ترین مردم تھا اور یون ہوا کہ اُسکی مادر ضعیفہ بھی

منجنیق فلاخن

اُس سے آگر بلی تو جمیل نے کہا ای مادر مین ارادہ رکھتا ہون کہ آج راہ خدا مین فی جہاد کرون جیسا حق جہاد کرنے کا ہی تو مجکو
امید ہی کہ مین اُن بھائیون اور اپنے جد سے ملاقات کرون جو سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہوئے یہ کہکے
جمیل نے اپنی مادر کو وداع کیا اور چلا تب اُسکی مان نے کہا ای میرے فرزند سدھار حقتعالی تیری نصرت و تائید کرے
غرضکہ وہ آگے بڑھا اور آڑ پکڑ کر کھڑا ہوا اور یہ ذکر اُسکا درمیان عرب کے مشہور و شائع تھا کہ جب وہ طائر کو ہوا مین
دیکھتا تھا تو کہتا تھا مین قدرت رکھتا ہون اس بات کی کہ اس طائر کو حالت طیران مین جس جگہ اور جہان کہو تیر مارون
چنانچہ وہ اُسی حالت مین اُسے مارتا تھا کہ وہ زمین پر گر پڑتا تھا اور تیر اُسی مقام پر لگا ہوتا تھا جہان وہ کہکے مارتا تھا
پھر جب قتال شروع ہوئی تو جمیل آگے بڑھا اور سرداران نصاریٰ کو جو بالاے دیوار شہر بناہ کے دیدبان تھے تیر مارنے
لگا تو کوئی تیر اُسکا خالی نہین جاتا تھا مگر یا تو سینے مین لگتا تھا یا آنکھ پر پڑتا تھا یہانتک کہ اُنمین سے تیس بطریق کو
قتل کیا اُن مقتولون مین سے اور اُس دیوار پر سے کوئی بطرف شہر اندرون شہر گرتا تھا اور کوئی بیرون طرف خندق مین
گر پڑتا تھا یہانتک کہ وہ برج جسپر وہ سب دیدبان تھے خالی ہوگیا راوی کہتا ہی کہ وہ عدو اللہ مرسیوس والی راس العین
صاحب منجنیق جسکا ذکر ابھی اوپر گذر گیا ہی وہ بھی فلاخن اندازون مین بڑا سنگ انداز تھا پس وہ بھی سنگ اندازی کرنے
لگا تب لوگون نے جمیل بن سعد سے کہا ای نوجوان دور کھڑا ہو تاکہ اُسکا سنگ فلاخن تجھپر نہ پہونچے کیونکہ ہمکو اُس سے
تیرے لیے بڑا اندیشہ ہی تب جمیل نے جواب دیا ای قوم مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی وہ کتاب خدا مین
بیان کرتے تھے اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ یعنے تم جہان کہین ہوگے
موت تمکو لیگی اگرچہ تم بڑے مستحکم و استوار برجون مین متمکن ہوگے پس ضرور ہی کہ مین اُنکے سبب فائز ثواب ہون بعد ازان
جمیل نے اُن لوگون مین سے جو رسن فلاخن کھینچتے تھے ایک کو تیر مار کر قتل کیا پھر دوسرے کو پھر تیسرے کو بھی قتل کیا
آخر وہ سب بطارقہ رسن کش وہان سے بھاگے اور کہنے لگے کہ اس نوجوان کے مارے ہمکو اس جگہ ٹھہرنے کی طاقت نہین ہم
تب مرسیوس نے حکم کیا کہ تم لوگ زرہین پہن لو اور آڑ پکڑ کر ٹھہرو چنانچہ اُنھون نے ویسا ہی کیا کہ رسن کشی فلاخن پر
مستعد ہوئے اور مرسیوس نے فلاخن سے ایک ایسا پتھر مارا کہ ایک شخص کو جو قبیلہ بجیلہ سے تھا بڑے زور کا پتھر لگا
کہ وہ شہید ہوا پھر برابر وہ اُسی طرح سنگ اندازی مین مصروف رہا یہانتک کہ اُسنے مسلمانون مین سے چھ آدمیون کو
قتل کیا اور راوی کہتا ہی کہ جمیل بن سعد جو تیر چلاتا تھا وہ خطا نکرتا تھا اور کہتا تھا وَاشَوْقَاہُ اِلَی الشَّہَادَةِ
یعنے مجکو کمال شوق شہادت ہی اور مجکو بڑی آرزو ہی اس بات کی کہ مین دار العلم اور مقام شہادت کو پہونچون بس
اُسکے باطن سے ندا آئی اور الہام ہوا کہ اگر تیرا ایسا ارادہ ہی تو اِس امر کے طرف مستعد و آمادہ ہو جا اور دل مین کچھ
خوف نلا اور عنان توسن عزم کو میدان طلب مین ہاتھ سے چھوڑ دے اور خبردار کہ ہمارے دروازے سے تخلف
کرے اور دور رہجاوے کیونکہ جو کوئی ہماری طرف ارادہ کرتا ہی ہم بھی اُسکی طرف ارادہ کرتے ہین اور جو شخص ہمکو

دوست رکھتا ہی ہم بھی اُسکو دوست رکھتے ہین تب جمیل نے اپنے دل سے جواب دیا کہ مین اسی دم اِس امر مین اقدام کرتا ہون کیونکہ درحقیقت میرے دل کو کسیطرح کا کچھ تأمل و توہم نہین ہی و تحقیق کہ مین نے اپنی جان تیرے ہاتھ فروخت کی تو اُسکی خرید کے لیے متوجہ ہو پس قریب ہی کہ مین جنت مین داخل ہون اور اُس شی مبیعہ کو وہان دیکھون چنانچہ اُسکے قلب پر القا ہوا کہ ہمنے تیری جان کو قبول کیا پس شاد کام و شادمان ہو اور ہمارے شکر مین رطب اللسان ہو کیونکہ جو کوئی اپنی جان ہمارے ہاتھ بیچے گا اُسکو نقصان نہوگا اور سُن اُس کلام کو جو ہمنے کتاب مکنون مین لکھا ہی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ یعنے جو لوگ راہ خدا مین قتل ہوئے اُنکو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ لوگ زندہ ہین اور اپنے پروردگار کے قرب بارگاہ مین روزی پاتے ہین راوی نے کہا اور اسی کیفیت مین کہ جمیل مشغول بعالم وجدانی تھا ناگاہ اُس عدو اللہ مرسیوس نے فلاخن سے جمیل کو پتھر مارا اور اُسی دم جمیل نے بھی قصد کیا کہ اُسکو تیر مارے مگر وہ پتھر جمیل کے سینہ پر ایسا جا پڑا کہ پشت تک توڑ گیا پس جمیل نے کہ چلے سے تیر جوڑ چکا تھا جب دیکھا کہ پتھر کام تمام کر گیا تو معلوم کیا کہ اب مین مر چکا اُسوقت طرف اپنے برادر عمزاد کے جسکا نام رافع بن خالد تھا نظر کی اور کہا کہ میری مادر ضعیفہ کو میرا اسلام پہونچا دیجیو اور اُسکے سامنے یہ اشعار پڑھکر سُنائیو چنانچہ جمیل یہ ابیات کہکر فائز بدرجۂ شہادت و داخل جنت ہوا اشعار ایا رافعا الاحملت رسالتی

مُخبرا انی لقیت حمامے	وان جئت اُمّی واخوتی وعترتی	فخصصهم عنی بکل سلامے
وان سالت عن العجوز فقل لها	قتیل حجارة لا قتیل سهامی	طریحا بباب الحصن لما تطایرت
من الحجر الصلد الاصم عظامی	وألست ابالی ان قتلت لانني	ارجو بقتلی فی الجنان مقامے

یعنے ای رافع تو کیون نہین میرے پیام کا حامل ہوتا ہی کہ خبر دینے والا ہو اِس امر کا کہ ہر آئینہ مین نے مرگ سے ملاقات کی اور اگر تو میری بہنون عزیزون کے پاس جاوے تو میری جانب سے اُنمین ہر ایک کو میرے سلام سے مخصوص کر اور اگر تجھسے میری مادر ضعیفہ میرا حال پوچھے تو اُس سے کہیو جمیل کشتۂ سنگ ہی نہ کشتۂ تیر اور دروازۂ قلعہ پر اس حال سے پڑا ہی کہ سنگ سخت خاموش سے استخوان کے پرزے اُڑ گئے ہین راوی نے کہا جب عیاض کو حال جمیل سے آگاہی ہوئی تو اُسکی مادر کے احوال پر رحم کر کے بہت بکا کی اور بعد نماز جنازہ کے اُسے دفن کرا دیا بعد ازان یہ خبر مادر جمیل کو پہونچی تو اُسنے صبر کیا جیسا کہ مردان کرام و عظام صبر کرتے ہین پھر اُس پیر ضعیفہ نے کہا یا بُنَیَّ عِشْتَ سَعِیدًا وَمِتَّ شَهِیدًا وَسَلَكْتَ سَبِیلَ آبَائِكَ فَرَحِمَكَ اللَّهُ وَآنَسَ غُرْبَتَكَ وَلَقَّنَنِي بِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنے ای میرے فرزند تو زندہ تھا تو سعید تھا اور مرا تو شہید ہوا اور تو اپنے باپ دادا کی راہ پر گیا حقتعالی تجھپر رحم کرے اور اس مسافرت آخرت مین وہ تیرا انیس ہو اور مجکو بھی تیری شہادت سے روز قیامت نفع بخشے پھر اُس ضعیفہ نے یہ آیت پڑھی الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ یعنے وہ لوگ جو صابرین

جب اسپر مصیبت پڑتی ہی تو وہ کلمۂ استرجاع زبان پر جاری کرتے ہین کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یعنے ہم خدا ہی کے ہین اور اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہین راوی نے کہا مجھسے روایت بیان کی ہی سعد بن ابجون البنہانی نے جسکا جد سراقہ اُن لوگون مین تھا جو فتح راس العین مین حاضر تھے اُسنے بیان کیا جب جمیل بن سعد شہید ہوا تو اہل روم بہت خوش ہوئے اور اُس عدو اللہ مرسیوس نے جو بعد شہر یاض مالک امر تھا جب دیکھا کہ اہل اسلام قلعہ پر قصد کرنے والے ہین تو رات کو بیعہ لنسطوریا مین گیا اور وہان نماز پڑھی اور قربانگاہ کے قریب گیا دیر گاہ بغض و کینہ اُسکا مسلمانون سے اس مرتبہ بڑھا تھا کہ اُسنے دروازہ بیعہ پر کسی شخص عرب کی تصویر کھنچوائی تھی اور اُسپر لکھا تھا ھٰذَا نَبِیُّ الْعَرَبِ کہ یہ شخص عربون کا نبی ہی چنانچہ جو کوئی اُس بیعہ مین داخل ہوتا تھا وہ اُس تصویر پر تھوکتا جاتا تھا اور اندر بیعہ کے شبیہ عرصۂ قیامت و میزان و صراط و جنت و نار کی بنوائی تھی اور اُسی مرقعہ مین پیر عیسیٰ بھی کھینچی تھی اس ہیئت سے کہ اُنکے ہاتھ مین صلیب تھا اور زیر لوا اُنکی مادر مریم صدیقہ تھین راوی کہتا ہی کہ جب وہ عدو اللہ مرسیوس اپنی نماز سے فارغ ہوا تو اُسنے عاصم بن رواحہ رسول سے کہا کہ اس شب مین میرا ارادہ ہی کہ ان قیدیان عرب مین سے دس نفر کو مقام نذبح مین ذبح کرکے تقرب بجدا حاصل کرون یہ سُنکے عاصم نے اُسکو جواب دیا ای ملک یہ میری راے نہین ہی کیونکہ آپ دیکھتے ہین جو کچھ امور عرب درپیش ہین اور یہ امر تو آپ کے قبضۂ اختیار مین ہی یہ سُنکے وہ خاموش رہا اور وہان سے باہر نکلا اور عاصم نے رومیون مین سے کسیکو اندر بیعہ کے رہنے ندیا سب کو وہان سے باہر نکال دیا اور دروازہ بیعہ کا باستحکام تمام بند کردیا پھر جسوقت اُس بیعہ مین کوئی رومی باقی نرہا اور دروازہ اُسکا مستحکم ہوگیا تو وہ صحابہ جو اسیر تھے اس بیعہ کے اندر اندر بیت النذبح مین داخل ہوئے کیونکہ نذبح متصل و ملحق تھا بیعہ سے تو وہان دیکھا کہ بہت ہتھیار مجتمع ہین کیونکہ اہل روم جسقدر قسم سلاح بطریق نذر اس بیعہ و نذبح مین لاتے تھے اور چڑھا جاتے تھے وہ سب وہین بطور سلاح خانہ جمع رہتا تھا چنانچہ اُن صحابہ نے وہ اسلحہ اُٹھا لیے اور قصد کیا کہ کل صبح کو جسوقت اہل شہر مشتغل بقتال ہونگے تو ہلوگ اندرون شہر نرغہ کردینگے راوی نے کہا پھر جسوقت رات ہوئی تو وہ صحابہ اُٹھے اور نماز اور قیام اللیل یعنے نماز شب اور ذکر اللہ مین مشغول ہوئے اور اُن تصویرون اور شبیہ عرصۂ قیامت اور صراط و میزان اور نار و جنت کو دیکھتے تھے اُسوقت عاصم بن رواحہ نے سعید بن زید سے کہا کہ دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑنا کیا ایمان کو زیادہ کرتا ہی تب سعید نے کہا ہان البتہ پیروی دین خدا و رسول کی موجب مزید یقین ہی کیونکہ جب روز قیامت آویگا اور دن حسرت و ندامت کا ہوگا اور ہواے تند و باد صرصر قیامت کی چلے گی اور ساری خلق خدا محشور ہوگی اور جہنم سامنے ہوگا اُس شخص کے جو اُسکا سزاوار ہوگا اور جب صفین کھڑی ہونگی پرہیزگارونکی اور ہڈیان بوسیدہ زندہ کیجاوینگی متقین و نمازگزارون کی اور جب رایات اہل حق کے گڑنے لگینگے اور پھریرے نشانون اہل صدق کے اُڑنے لگینگے اور جب منبرہاے انبیا و مرسلین نصب کیے جائینگے اور وسادہ ہاے ابرار و صدیقین حسب مراتب مرتب ہونگے

بیعہ لنسطوریا = بیعہ جو نسطوریون کی عبادتگاہ ہی

نذبح = وہ جگہ جہان زبان کے قیدی ذبح کیے جاتے ہین

بوسیدہ = بوسیدن سے بمعنی گلنا سڑنا

اور جب روحین موحدین کی شادمان ہونگی اور کافرون کی جانین تنگی و نقصان مین پڑینگی اور تباہی اور خواری پڑیگی اوپر
مشرکین کے اور دمشکار و للکار ہوگی واسطے ظالمین کے اور جب ذلیل و خوار ہونگے ملوک و حکام جور و ستم اور
سرنگون و رسوا ہونگے شاہان روم و عجم اور جب مسرور و مستبشر ہونگے ابرار و دیندار اور محزون و متحسر ہونگے فجار و
بدکار اور جب ندا دیگا ملکِ جبار یعنے بادشاہِ قالب کردگار لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ یعنے جسکے لیے آج بادشاہت
ہو وہ یکتا و زبردست ہی یعنے پروردگار اور اُسکے ساتھ یہ فرمائے گا کیا ہمنے تمکو عذابِ دوزخ سے نہین ڈرایا تھا
کیا تمھارے پاس کوئی ڈرانے والا نہین آیا تھا کیا تمنے نہین سنا ہی کہ پروردگار نے سید مختار صلی اللہ علیہ
وآلہ الاطہار پر کیا نازل کیا ہی قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِیْرَکُمْ اِلَی النَّارِ یعنے ای سید ابرار تو اوپر قوم کفار کے تبلیغ
حکم کردے کہ بہرہ مند ہولو دُنیا مین آخر کو ٹھکانا تمھارا جہنم ہی ہذَا یَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنَاکُمْ وَالْاَوَّلِیْنَ یعنے وہ روز
فیصل ہی کہ تمکو اور پہلے والون کو ہم جمع کرینگے غرضکہ وہ روز عرضہ ہی کہ اعمال سب کے پیش کیے جائینگے
وہ روزِ وفا ہی کہ حق تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کریگا اور لوگ بدلا اپنا پورا پاوینگے وہ دن جزا کا ہی حسنات سے
اور دن سزا کا ہی سیئات سے وہ روز تمام کون و مکان کو زلزلے مین لانے والا ہی وہ روز قریب آنیوالا ہی
وہ دن فصل و داوری کا ہی وہ دن عدل و دادگری کا ہی اُسوقت ہر موقف اپنی جا پر کھڑے ہونے والون کو
پراگندہ کریگا اور ہر جاہل بُعد رلاعلمی سرافگندہ ہوگا حسرت سے لوگ اپنے ہاتھون کو دانتون سے کاٹینگے اور دل
اُنکے شدت خوف سے کانپینگے اور منادی ہاتف پکاریگا کہ کنارے ہوجاؤ ای قوم بدکار تحقیق کہ فرمان بردار
رستگار ہوگئے کیا تمنے کتاب مکنون مین نہین سُنا ہی وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّہَا الْمُجْرِمُوْنَ یعنے ای منکرو آج جدا اور ردہ ہوجاؤ
مومنون کے نزدیک سے چنانچہ اُس حالت مین تشنگی اُنکو بیتاب کردیگی اور دہشت اُنکو اضطراب مین لاویگی بڑی تنگی مین
پہنسینگے سخت خستگی مین پڑینگے اپنے عرق مین غرق ہونگے مُنادی ملائک ندا دینگے اور یہ سب سُنینگے وَقِفُوْہُمْ اِنَّہُمْ
مَسْئُوْلُوْنَ یعنے انکو کھڑا رکھو کہ اُن سے باز پرس ہی اور کہیگا انکو ٹھہرا رکھو یہانتک کہ ہماری ہیبت اور ہماری مملکت کو
دیکھین انکو ٹھہرا رکھو کہ ہماری سلطنت و عظمت پر نظر کرین انکو ٹھہرا رکھو یہانتک کہ یہ پیش کیے جاوین ہماری جناب مین
انکو کھڑا رہنے دو یہانتک کہ اِن سے مُناقشہ کرین ہم حساب مین کہان ہین وہ لوگ جنھون نے انکار و نافرمانی کی کہان ہین وہ
جنھون نے اصرار و طغیانی کی مین بہت بڑا جبار و غالب ہون پر کسی پر ظلم نہین کرتا مین بڑا رحیم ہون مگر بیرحمون پر
رحم نہین کرتا کہان ہین اُمت نوح جو صبح و شام مُرتکب تھے بامور قبیح کدھر ہین قوم ہُود کہان گئے آل ثمود کدھر ہین
اُمت شعیب کہان گئے اہل شک و ریب کہان ہین اہل توحید کہان ہین اہل صلوٰۃ و تمجید کہان ہین اُمتِ قرآن
کہان ہین اُمت سوار بُراق یکران کہ یہ سب واسطے جائزہ کے حاضر ہون کہ رب الارباب حاضر و ناظر ہی لَاظُلْمَ الْیَوْمَ
اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ یعنے آج کسی پر ظلم نہین ہی اسلیے کہ حق سُبحانہٗ تعالیٰ برسرِ حساب ہی اور اُسوقت

مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم باجماعت خدم وخیل حشم وبا دبدبۂ حشمت وفروزنیت ہونگے اور اُنکے سر پر تاج رضائے
خدا ہوگا اُسپر بقلم امضا لکھا ہوگا وَلَسَوْفَ یُعْطِیکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی یعنے قریب ہی کہ پروردگار تیرا ایسا کچھ دیگا کہ تو
رضامند ہوگا اور اُنکے ہاتھ مین لواے حمد ہوگا اور داہنے اُنکے انبیا اور بائین اولیا ہونگے اور ملائکہ سامنے
کھڑے ہونگے اور اہل موقف حضرت کی طرف دیکھتے ہونگے اور اُمت اُنکی اُنپر درود پڑھتی ہوگی اور چہرے
اُن لوگون کے فرح وسرور سے درخشان ہونگے جامۂ اسلام اُنکا زیب تن اور ہاتھون مین اُنکے اُسکا دامن ہوگا پکارتے
ہونگے اپنے پروردگار کو بکلماتِ تمجید اور شور کرتے ہونگے اہل موقف باقرار توحید کے نور ایمان اُنکا تابان ہوگا اور
جائزہ اُنکا پیش خداوند جہان ہوگا گواہ کرینگے ہم اُنکو ساری اُمتون پر اور قبول کرینگے ہم اُنکی شہادتون کو اُن پر
مارے رنج وبلا کے ان سے غائب ہوجاوینگے اور ہول قیامت سے امن پاوینگے مُنادی ملک اُنکو ندا کریگا کُنتُم خَیرَ
اُمَّۃٍ اُخرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنے تم بہترین اُمت ہو کہ واسطے ہدایت اور اُمتون کے انتخاب کیے گئے تھے اہل موقف اُنکے
جمال پر بحیرت نظر کرینگے اور اُنکے فرِجلال پر مُتحیر ہونگے اور کہینگے کہ رستگار وُہی ہین جنھون نے اِنکی ملت کی پیروی کی
اور اِنکی شریعت کی تصدیق مین پیشدوی کی چنانچہ فرمایا ہی رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِینَ کَفَرُوا لَوْ کَانُوا مُسْلِمِینَ یعنے سارے کفار
بیشتر یہی آرزو کرینگے کہ کاش اہل اسلام مین ہوتے غرضکہ ایسے ہنگام مین مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے مقام محمود مین وارد ہونگے اور وہان طول قیام کرینگے اور آرزومندی سے ہاتھون کو پھیلاوینگے اور نیازمندی
سے طلب وسوال مین بلبلاوینگے اور عرض کرینگے اے میرے پروردگار مین تجھسے سوال کرتا ہون کہ میری اُمت
گنہگار کے حق مین میری شفاعت قبول کر بنا گاہ بارگاہ الٰہی سے ندا آویگی کہ قسم ہی مجکو اپنی عزت وجلالت کی مین تجھسے
خلف وعدہ نہ کرونگا اور اپنے عہد کو جو تجھسے کیا ہی نہ توڑون گا یہانتک کہ اہل موقف کو تیرا علوشان اور تیرا مرتبہ
شایان دکھلاؤن گا اور وہ مرتبہ تجکو عطا کرونگا کہ تو راضی ہوگا وَلَسَوْفَ یُعْطِیکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی یعنے قریب ہی
کہ پروردگار تیرا وہ نعمت وکرامت تجکو عطا کریگا جہانتک کہ تو راضی ہو راوی کہتا ہی کہ جب ان کلمات
ہدایت آیات کو عاصم نے سعید سے سنا تو اُسکے ایمان کو ترقی ہوئی پھر جسوقت ہنگام سحر ہوا تو وہ صحابہ اقدام حرب پر
مستعد ہوکر اہل شہر پر برجستہ نکل پڑے اور استعانت بخدا کرکے کہنے لگے اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا کَنَصْرِ نَبِیِّکَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ
یعنے ای ہمارے پروردگار ہماری ویسی مدد کر جیسی تونے اپنے نبی کی امداد کی تھی روز جنگ بدر وغیرہ کے
اُسوقت خالد نے کہا خبردار تم لوگ از یکدیگر متفرق نہونا کہ تمھاری ہیبت جاتی رہیگی اور خوف رکھو اُس
پروردگار سے جسکی طرف تمھاری بازگشت ہی اور اس بات کو خوب سمجھ لو کہ یہ سب دشمنان خدا تمپر ہجوم
کرینگے اسطرح کہ مرد اُنکے تمسے مقاتلہ کرینگے اور عورتین اُنکی تمپر پتھر ماریگی اُسوقت تم دور رہو اس بات سے کہ
درمیان جنگ کے کسی مرد وعورت کی طمع ویرواکرو بلکہ حرب وضرب مین ثابت قدم وباتکید گیر ہمدم رہو کیونکہ

صبر مردون کا ظاہر نہین ہوتا مگر ہنگام ملاقات ہول اضطرار کے اور ہم لوگ گھبرانے والون مین نہین ہین سبب ہجوم مرگ
وضرر کے اسلیے کہ ہمپر خوب ثابت وتحقق ہی کہ ہمارے ہر ایک کے لیے مدت اجل معین ہی کہ اُس سے تجاوز نہین کرتا
درنصورت جو کوئی اپنے تئین خطرۂ عظیم مین ڈالیگا وہ امر عظیم کو پہونچیگا اور حال یہ ہی کہ اس شہر کا بڑا نام ہی
اور انمین کثرت وجمعیت مردم بہت ہی اور یہ شہر دیار بیعہ کا قصر و پایگاہ ہی اور ہم لوگ اس قوم کے بیچمین
اور اس شہر کے وسط مین ہوگئے ہین درنصورت اگر تم غالب ظفر ہو تو صبر واستقامت رکھو اور عجلت نکرو اسلیے کہ
صبر قرین حصول مرام ہی اور تعجیل موجب لغزش اقدام ہی اور استقامت نصرت انجام ہی اور خوب جان لو کہ یہ بیعہ
اُنکا بہت بڑا بیعۂ معظمہ ہی اور ضرور ہی کہ وہ لوگ نماز کے لیے وہان آتے ہین پھر جسوقت سالار اُنکے لشکر کا مع ہمراہیان
وہان داخل ہو تو دفعۃً ہر طرف سے ہم اُنپر جا پڑین اور گھیر لیوین اور قتل کرنا شروع کرین پھر جسوقت ملوک اُنکے
اور امرای نصاریٰ مارے جاوینگے تو پھر کسیکو جرات وجسارت ہاتھ اُٹھانے کی ہمپر نہوگی اور باقی عوام کا کچھ اعتبار
نہین ہی یہ سنکے عاصم بن روحہ نے کہا ای امیر خدا تیری نیکوئی کو زیادہ کرے امور حرب مین کیا خوب تب کو خبر
آگاہی ہی کلام تیرا صواب ہی اور خطاب تیرا مستحسن ولاجواب ہی پھر سعید نے کہا تمکو لازم ہی کہ ہر ایک تم مین سے
اپنے اپنے مقام پر ٹھہرا رہے اور ہتھیار اپنے اپنی عباؤن مین چھپائے رکھے پھر جسوقت وہ قوم اپنی نماز مین مشتغل ہو تم یکبارگی
اُنپر حملہ کرین اور اُنپر خوب فراخ دستی کرین پس سب نے اس راے کو پسند کیا اور وہ سب صحابہ ایک بڑے مکان مین
جو متعلق بیعہ سے تھا مقیم تھے اور اُس مکان مین مال ومتاع نذر اس کثرت سے جمع تھا جو شمار وحساب سے افزون تھا
راوی نے کہا مجھسے روایت بیان کی عبداللہ بن یانس نے اپنے جد فیاض بن زید سے کہ وہ منجملہ اُن صحابہ کے تھا جو فتح راس العین
مین حاضر تھے اُسنے کہا قصہ ہمارا اسطرح ہوا کہ پہلے ہمنے جو تدبیر کی تھی پھر اُس سے باز رہے چنانچہ امر مقدر آگہی ہے جس روز
ہمنے وہ تدبیر کی تھی کہ ہم ہتھیار عباؤن مین چھپائین اور جسوقت کہ وہ لوگ مشتغل بحرب ہون تو ہم لوگ یکبارگی اُنپر جا پڑین
اتفاقاً اُس روز لشکر راس العین مین سے کسی نے اقبال نکی اور اُسکا سبب یہ ہی جو ہم ذکر کرتے ہین راوی نے کہا چنانچہ قضاے
آگہی سبب یون ہوا کہ والی راس العین کا ایک بھائی تھا کہ وہ براز یرک ودانشمند تھا اور تدبیر وراے اُسکی صائب تھی اور وہ
عارف اُس حکمت کا تھا جسکی وصیت فہرابس نے اُسکو کی تھی اور فہرابس منجملہ حکماے یونانیین کے تھا وہ عالم تواریخ
اور رازدار شہر یاض کا تھا کہ شہر یاض بے مشورہ اُسکے کچھ نکرتا تھا چنانچہ اُسنے برادر حاکم راس العین کو قتال عرب
سے منع کیا تھا اور اُسکو فہمائش کی تھی کہ عرب سے قتال کرنے مین تیرے حق مین خیر نہین دیکھتا ہون تو اس
امر کو اپنے لیے اپنے نفس پر لازم کر پھر جبکہ ملک شہر یاض کا وہ حال ہوا اور لشکر اُسکا مارا گیا اور بھاگا اور بعد
شہر یاض کے مرسیوس مالک ہوا تو اُس سے اُسکے بھائی نے فہمائش کی اور نام اُسکا ارسالوس تھا
اور معنی ارسالوس کے زبان یونان مین حکیم زمانے کا پس وہ کہنے لگا ای برادر معلوم کر کہ مرد عاقل ومرد کامل کی لیے

سزاوار نہین ہی کہ وہ اپنے نفس کو غیر موقع مین ڈالے اور زمام خواہش نفسی کا رام ہوجاوے یعنے نفس امارہ کے
اختیار مین ہوجاوے اور جو کوئی اطاعت نفس کی کرتا ہی وہ ذلت مین پڑتا ہی اور منسوب بجہالت ہوتا ہی اسلیے کہ
خواہش دنیا خواری ہی اور پیروی نفس کی بیماری ہی اور طلب لذات سبب مہلکات ہی کیونکہ اُس لذت مین کیا
مزہ ہی جو منجر بفنا ہی اور صاحب لذت کے حق مین موروث بیخ و عنا ہی شہوات نفسانی ہلاکت و شماتت ہی اور آرزو
دنیا زعیب و سفاہت ہی تمتع دام ہی اور حب دنیا دام ہی عاقل پشیمان نہین ہوتا اور جاہل مرد میدان نہین ہوتا جلد باز
کو تامل نہین اور مضطر کی راے مستقل نہین خائن نیکو کار نہین ہوتا اور دروغ گو راست گفتار نہین ہوتا حقیر شریف
نہین ہوتا اور شریف خسیس نہین ہوتا جس کسی نے فائدہ پہونچانے مین پہلوتہی کی وہ عبودیت کو نہ پہونچا اور جو کوئی
تعلقات دنیا مین مسرور رہا وہ آخرت سے محروم رہا مرد ستمگار رستگار نہین ہوتا اہل رشد محروم نہین رہتے اور نادم ہونے والے
مذموم نہین ہوتے توبہ کرنے والے کے لیے خوف نہین ہی اور رجوع کرنے والے کو روک نہین ہی جسنے پیروی
کی راہ صواب کی اُسنے نجات پائی ذلت عذاب سے اسی برادر خوب جان لو کہ قیام ریاست کا سیاست سے ہوتا ہی
اور دوام دولت کا عدالت سے رہتا ہی تقوی خیر ہی واسطے اصحاب اخیار کے اور رہوا و ہوس شر ہی حق مین برادران
دیندار کے جو کوئی موافق اپنی حیثیت کے میانہ روی رکھیگا اُسکو ذلت نہوگی اور جو کوئی اپنی حقیقت کو بھول جاویگا
اُسکی کچھ رفعت نہوگی تعلق رکھنا آمال و تمنیات سے موجب تضییع اعمال و اوقات ہی حسن اخلاق کیا خوب سبب
وفاق ہی اتفاق اہل خلت کا سبب نجات ہی ہلاکت سے سریع الزوال کو جلد طلب کرنا پیام اجل کا آنا ارتکاب عصیان کا
نشان ہی خذلان کا علامت توفیق کی آسانی ہی طریق کی جو کوئی انجام کار دیکھتا ہی وہ ہلاکت سے امن پاتا ہی
جسنے دنیا کو بچشم فنا دیکھا اُسنے آخرت مین اپنی تمنا کو حاصل کیا آگاہ ہو اے برادر کہ جملہ اخبار سے جو ہمارے
سامنے مذکور ہوا ہی ایک یہ ہی کہ عیسیٰ بن مریم نے ایک طائر کو دیکھا کہ وہ بہت خوبصورت اور خوشنمائی پرون سے
کامل زینت تھی تب مسیح نے اُس طایر سے پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا مین دنیا ہون کہ ظاہر میرا ملیح ہی اور باطن
میرا قبیح ہی حضرت مسیح نے کہا مجکو عجب آتا ہی اُس غافل سے کہ وہ امید تمام کرے کسی شی کی رکھتا ہی وحال آنکہ
مرگ اُس کو بلاتا ہی پس مین نے اس بات کو تجھسے بطریق تمثیل بیان کیا ہی تاکہ تو وعظ سمجھے اس مثال کو اور اس
زوال کو جو ملک شہریاض پر واقع ہوا کہ کل سماط پر موجود تھا اور آج صراط پر حاضر ہی کل وہ اپنی سلطنت مملکت پر
فخر و ناز کرتا تھا آج قبر مین با سوز و گداز پڑا ہی کثرت لشکر کام نہ آئی دو فوز خزانہ و بسیاری سامان جنگ سے کچھ منفعت
نہوئی واللہ وہ ذلیل ہوگیا و باوجود کثرت کے قلیل ہوگیا جو کوئی اپنے افعال پر نازان ہی وہ اپنے اعمال مین مرتہن
و پشیمان ہی تو اپنے زعم مین راہ خدا پر چلتا ہی وحال آنکہ تو پیروی اُن لوگون کی کرتا ہی جنکو خدا نے ہلاک کیا ہی
پس کوئی فعل تجکو نافع نہین ہی اور کوئی عمل تیرے تابع نہین ہی تجکو لازم ہی کہ اپنی جان کے لیے اور اپنے اہل ملت

واہل بلد کے واسطے خدا سے خوف کر اور اپنے لیے انجام بخیر طلب کر ان عربون سے از روے صلح کے اور جو کچھ مین نے تجھسے
از راہ نصیحت کے کہا ہی وہ قبول کر خونریزی سے درگذر عورتون پر رحم کر لوگون کو بچا کہ تو بھی بچا رہیگا اور یہ قوم جو بات
کہتے ہین وہ کرتے ہین کیونکہ صدق انکا دین ہی اور ایمان انکا یقین ہی وہ لوگ طالبان ملک مین سے نہین ہین
کہ ملک پر نزاع کرین اور اسکی طرف مائل ہون بلکہ وہ طالب آخرت ہین اور کچھ انکے لیے پیش خدا
مہیا ہی اسی کے وہ خواہان ہین اور دیکھو گل رودس صاحب حران کے ساتھ کیا وفا کی کہ وہ اپنے دین سے
نکل کر انکے دین مین داخل ہوا اور اسی طرح ملکہ ماریہ نیت ارسوس اور بڑے ملوک روم مثل یوقنا و یرغون
وعمود و یتا جو کہ ہمارے دین مین وہ ہمسے بڑا عالم تھا یہ سب انکے دین مین داخل ہو گئے وحال آنکہ یہ لوگ مالک
ایسے ایسے بڑے ملکون کے تھے جو طول وعرض مین بہت وسیع وفراخ تھے اور حال یہ ہی کہ محاصرہ حصار داری
وہی شخص کر سکتا ہی جسکے پاس غلہ رسد وافر وکثرت لشکر و سامان وسلاح بتوافر ہو اور حفاظت بلد پر قادر ہو
وحال آنکہ یہ شہر عظیم ہی اور جو کچھ سامان اسمین موجود ہی وہ ایک سال بلکہ کمتر سال کے لیے بھی مردمان شہر کو
وفا نہین کر سکتا پس اگر تو اسلام نلاویگا تو اہل شہر لامحالہ اسلام لاوینگے اور تیری گردن باندھ کر مسلمانون کے
حوالے کر دینگے اور تو انکے عظیم شان پر خیال کر کہ انکے قبضے مین حران ہی اور کفر تو تا ورہا و سروج و بجستان
وماردین وصور وخابور ا در فرات سے تا بشام اور زمین مصر تک یہ سب انکا ہی اور انکے لشکرون سے سارا ملک
عراق گھرا ہوا ہی اور تمام آفاق پر ہی اور مجھے خبر پہونچی ہی کہ ملک کسری نے طرف مقام محاق کے چڑھائی
کی ہی تو چاہیے کہ امیر اہل عرب کے پاس اپنا ایلچی بھیجکر اعانت طلب کرتا کہ تجکو کسری پر فیروزمندی حاصل ہو
اور وہ تیری ایسی امداد کریگا کہ تو اپنی جان اور اپنے مال وعیال سے خوش رہیگا اور اس قوم کے ظل حمایت مین
تو خوشی سے زندگانی بسر کر خواہ تو انکے دین مین داخل ہو خواہ اپنے دین پر راہ وہ کسی حال مین تجھسے بغض وعداوت
نہ رکھینگے راوی نے کہا مرسیوس نے جب یہ کلام اپنے برادر حکیم ارسالوس کا سنا تو اسپر غضب ہوا اور اسوقت
اسکے ہاتھ مین کوڑا تھا تو اسنے ارسالوس کو کوڑا مارا اور کہنے لگا تو وہ ہی کہ مسیح نے تجکو پیدا نہین کیا مگر
ذلیل وخوار تجکو کیا ہوا ہی جو مجھے تو یہ مشورہ دیتا ہی کہ مین اپنا ملک عربون کے حوالے کر دون لامحالہ تو میری ہلاکت کا
باعث ہوتا ہی تو ہلاک ہو میرے پاس سے دور ہو اگر پھر میری نگاہ تجھپر پڑیگی تو مین تجکو قتل کرونگا راوی کہتا ہی
کہ آخر ارسالوس وہان سے غضبناک چلا گیا مگر مرسیوس یعنی نے اپنے ارکان دولت کو حکم کیا کہ وہ سب کنیسہ بیعہ نسطوریا
مین جمع ہون تا کہ اُن سب سے حلف لیوے چنانچہ چاؤش ونقیب اُسکے گئے اور اہل شہر ومشایخ بلد اور وہان کے
جمیع اکابر ورؤسا کو جمع کیا اور علما وعبّاد نصاری کو اُس کنیسہ مین حاضر لائے اور پادریون اور دیر کے مجاورون کو
بھی بُلا لائے تا کہ اہل شہر سے حلف لیوین پھر جب یہ سب بیعہ مین داخل ہوئے تو اُسکا پھاٹک سند کر دیا تا کوئی

عوام مین سے اندر نہ آوے چنانچہ یہ سب مجتمع تھے اور ملک مرسیوس اور مقربان دیر بیٹھے ہوئے لوگون سے حلف عہد
لیتے تھے اور وہ سب کے سب خطرات سے مطمئن و ایمن تھے ناگاہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیغ بکف نکل پڑے
و باواز بلند تہلیل و تکبیر پکارتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم امت تنزیل اور اصحاب نبی جلیل ہین ہم حاملان قرآن اور
صاحبان صیام رمضان ہین حقتعالی نے تمھاری گناہ گاری کے سبب تمھاری جاے امن کو تمسے لے لیا اور تمھارا
پردہ فاش کیا اور غم و الم کو تمپر مسلط کیا اب وہ تمھارے صلیب و صلیب پرست کہان ہین اور وہ صور و پیکر جنکی
تم پرستش کرتے ہو کدھر ہین اور تقرب تمھارا قربان گاہ سے کیا ہوا اور تدبیرین تمھاری شبانگاہ کی کیا ہوئین اب
تم اپنے ارباب و خداؤن کو بلاؤ کہ تمھاری مدد کرین واللہ کہ باطل تمھارا جاتا رہا اور جاہل تمھارا باعث شرک کے
ہلاک ہوا تمھارے ایام سست و مضمحل ہو گئے دولت تمھاری زائل ہو گئی یہ کہکے اصحاب نے انکو تلوارون کے آگے دھر لیا
اور مرگ نے انکو جلد پکڑ لیا چنانچہ بطارقہ رئیسان نصاری کو بہ نیت صادقہ قتل کیا پھر جسوقت روم نے انکی خرابیونکو دیکھا
تو باخود ہا شور و فریاد کرنے لگے اسوقت خالد نے مسلمانون سے خطاب کیا ای اولیاء اللہ خوب تلوارین مارو
اعداء اللہ کو اور مشرکون کا خون بہاؤ پھر جب بڑے افسر مارے گئے اور اونچے اونچے اہل کروفر تہ تیغ ہو گئے
تو یہ حال دیکھکر اور یہ خبر سنکر عوام خلائق شہر بیناہ کی دیوارون پر بھاگ گئے اور آگاہ ہو گئے کہ انکی قوم جہنم واصل
ہوئی اور بلا اپنے نازل ہوئی اسوقت وامس نے جاکر پھاٹک شہر کھول دیا کہ تمام لشکر اسلام تہلیل و تکبیر کرتے ہوئے
داخل ہوئے اور قتل عام راس العین مین ہونے لگا یہانتک کہ وہ موارد ہلاکت کو پہونچے جمعیت مشرکین کی پراگندہ
ہو گئی شریعت سید المرسلین کی مسلمانون کی موید ہوئی راوی نے کہا کہ فتح راس العین شہر ربیع الاول سنہ اثنتہ عشرہ مین
ہوئی تھی چنانچہ تمام مال وہان کا جمع کیا گیا اور سب آدمی شہر کے فراہم کیے گئے اور یہ لوگ بیس ہزار آدمی تھے اور
ایمن سے دس ہزار مرد محارب و کارزار تھے غرض کہ اس قوم سے اکثر آدمی اسلام لائے اور حکیم ارسالوس بھی مع
اپنے ہمراہیون کے ایمان لایا واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ دیار بکر مین سے سواے راس العین کے اور کوئی ملک
تلوار سے نہین لیا گیا یعنے اس اقلیم مین جملہ بلاد بصلح و تدبیر ہاتھ آئے مگر راس العین بزور شمشیر قبضے مین آیا و بعد ازان
میر لشکر اسلام عیاض بن غنم نے کل مال سے خمس نکالکر خدمت مین امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
ارسال کیا اور ایک نامہ اس مضمون کا لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم عیاض بن غنم الاشعری کیجانب سے بخدمت
امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بعد سلام عرض یہ ہے کہ مین حمد کرتا ہون اس خدا کا جسکے سوا کوئی
معبود بحق نہین ہے اور مین درود پڑھتا ہون اسکے نبی پر بعد ازان واضح ہو کہ جو امر دشوار تھا حق تعالی نے
اسکی فتح بآسانی کرادی ہمارے نوجوانون کے شعاع انوار نے مثل برق خاطف کے آنکھون مین چکاچوند ڈالدی
پھر جسوقت اس قوم نے ہمپر عرصہ مقابل تنگ کر دیا اور ہمپر ازدحام کیا اسوقت ہمنے ایک لشکر عظیم کو دیکھا

کہ وہ ہمارے سامنے سد بلند ہوگئے اور فوج فوج پیش آئے اور موج موج پیہم آپڑے ہر جانب سے نصرت اُنکی عیان ہوئی اور وہ ہر قسم کے ساز حرب مین نمایان ہوئے اور تابش آہن کی مانند شعلہ کے تھی تلوارون کی کہ چین اُڑتی تھیں اور برچھیون کے پرخچے ہوتے تھے چنانچہ خصومت اُسوقت برطرف ہوئی اور آتش جنگ جیسی بجھی اور خت حرب تنون سے جیسا اُترے کہ مسلمانون نے طاغیون اور فاسقون کو قتل کر لیا اور حقتعالی نے نصرت کافی بخشی اور سرکشون کو ذلت قرار واقعی دی دشمنون نے پیٹھ پھیری اُنکی مضرت سے نجات ملی سارے شہر اُنکے کفر سے پاک ہوئے رئیس اُنکے اندوہناک ہوئے پادشاہ اُنکا ادل مخذول ہوا اور بدترین حال سے مقتول ہوا وبعد ازان حقتعالی نے ہمکو فتح راس العین کی عنایت کی اور بعد اسکے ہم عازم دیار بکر کے ہوئے ہین حقتعالی معین ہی اور اُسی سے استعانت کرتے ہین وبس اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور ہماری طرف سے تحیہ سلام عرض کیجیے قبر سید المرسلین پر صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین بعد ازان ابن غنم نے اِس نامہ پر مہر ثبت کی اور لفافہ کرکے مع مال خمس حوالے عبداللہ بن جعفر طیار کے کیا اور اُنکے ہمراہ سو سوار مہاجرین وانصارین سے کردیے چنانچہ عبداللہ مع ہمراہیان اپنے روانہ ہوگئے اور مسلمانون نے راس العین مین ایک مہینا مقام کیا اور بیعہ نسطوریا کو مسجد جامع بنایا اور اسمین نماز ادا کی اور سارے کنیسون کو مسجدین بناڈالین پھر عیاض نے عرفجہ بن مازن العامری کو وہان کا والی مقرر کردیا اور اُسکے ہمراہ سو سوار تعنات کردیئے وبعد ازان مال رہا وکفر تونا سے بھی خمس نکال کر بعد عبداللہ بن جعفر کے سلامہ بن الاحوص کے ساتھ روانہ کیا اور اُسکے ہمراہ پچاس سوارون کو بھیجا

ذکر فتح دارا و بیرحا دیار مضر

راوی نے کہا جب عیاض بن غنم راس العین سے کوچ کرکے کفر تونا مین وارد ہوئے تو وہان اُنکی خدمت مین وہ لڑکا یرغون حاضر ہوا اُسکو مرحبا کہا اور کفر تونا کا اُسکو والی کیا اور اُس لڑکی طاریون کے روبرو اسلام پیش کیا وہ بھی اسلام لائی اُسکا عقد تزویج یرغون اُسکے عم زاد سے کردیا اور بیعہ کو جامع بنایا پھر وہان سے طرف دارا کے کوچ کیا جب وہان پہونچکر خیمے کیے تو اہل دارا سب حاضر ہوئے اور صلح کی درخواست کی اور جس مقدار محصول پر اہل دارا نے صلح کی وہ بیس ہزار مثقال سونا تھا یعنے اشرفی تھی اور تیس ہزار چاندی یعنے درم اور اپنے ہتھیار دے دیوین اخر اُنھون نے یہ سب کچھ منظور کرلیا بعد ازان اُنکے کنیسون کو جامع بنایا اور اُنمین سے بہت تھوڑے آدمی اسلام لائے اور باقی مردم نے اقرار ادائے جزیہ کا کیا بعد ازان عیاض رض دارا سے کوچ کرکے بیرحا کو گئے وہان والون نے بھی صلح کی اور مصالحہ اہل بیرحا کا مقدار محصول اہل دارا کے چہارم پر ہوا ولیکن ہرگاہ بنی اسرائیل بیرحا کی تعظیم بہت رکھتے تھے اور وہان نذرین لاتے تھے

اور بانی ببر جاکا خرقیا بن توزخ بن بازیا تھے اور خرقیا انبیاے بنی اسرائیل مین سے تو لوگ وہان کے پاس عیاض بن غنم کے پھر حاضر ہوئے اور مصالحہ اسقدر پر چاہا جس مقدار پر معاملہ ساتھ اہل دارا کے ہوا تھا مگر اس شرط سے کہ اُنکے مقدم نے یہ درخواست کی کہ مین مادام حیات اپنے مالک اس بلد کا رہون یہانتک کہ مرگ سے ملاقات کرون پھر اہل بلد مین سے جو کوئی ارادہ کریگا کہ تمھارے دین مین داخل ہو تو اُسکو کوئی مانع نہوگا یہ سنکے عیاض نے کہا تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا میرا نام طریاطس ہی تب عیاض نے کہا ای طریاطس ہم تمکو عدل پر حکم کرتے ہین اسلیے کہ خدا نے ہمکو فتح جو دی ہی تو محض بسبب پیروی امر حق اور راہ روی طریق صدق اور باعث عدل و داوری درمیان خلق کے اور ہم جور و ظلم سے اجتناب رکھتے ہین پس اسی وجہ سے جو ہم قصد کرتے ہین تو اپنے مقصود کو پہونچتے ہین اور تم دیکھتے ہو کہ جیسے تم لوگ ہمارے پاس آئے تو ہم تمھارے سوالات برابر قبول کرتے ہین اور ہم سے وہ معاملہ کرتے ہین جسطور سے اہل دارا کے ساتھ تھے مصالحہ کیا ہی پھر طریاطس نے کہا کہ اہل نصیبین سے ای طرح مصالحہ کرو جیسا اہل ببر جاکے ساتھ کیا ہی چنانچہ عیاض نے اُسکو بھی منظور کیا و بعد ازان یا عما اور دیر پر وارد ہوئے وہان بھی حسب درخواہ طریاطس و موافق اُسکی راے کے معاملہ کیا اور عیاض نے جو ہر ایک امر مین طریاطس کا کہنا مانا تو اسلیے کہ تا اُسکی طبیعت کو ملائم کرے اور تا کہ تالیف قلوب کرے سو ایسا ہی ہوا کہ جب یہ خبر اہل دیار بکر کو پہونچین تو وہ لوگ جوق جوق بطیب خاطر آنے لگے اور بلا منازعت تسلیم اطاعت کرنے لگے و حال آنکہ عیاض کو خبر معلوم ہوئی تھی کہ بلاد اُنکے بہت مستحکم ہین اور قلعہ اُنکے نہایت استوار و دشوار گذار ہین راوی کہتا ہی کہ پھر طریاطس نے مال کثیر و زر خطیر اپنے خزانے سے نکالا اور اہل بلد سے کچھ نہین لیا اور وہ سب حوالہ عیاض کر دیا اور عیاض نے قبول کیا پھر جب اہل نصیبین نے بھی خبر حسن سیاست اور شہرت عدالت مسلمین کی سُنی اور جودت و خوبی احکام اسلام معلوم ہوئی تو اکثر اُنمین سے اسلام لائے و منجملہ اُنکے جو مشرف باسلام ہوئے اصحاب دیر المندور تھے کہ اُنھون نے دیر مندور کو مٹا کر اُسکا جامع بنایا اور عیاض نے نصیبین مین ایک ماہ قیام کیا پھر جسوقت وہان سے ارادہ کوچ کا کیا تو طریاطس پاس عیاض کے آیا اور کہنے لگا کہ تم لوگ ہماری نگاہون مین عظیم تر نظر آئے اسلیے کہ تمھاری صلوۃ و عبادات کو بہترین طاعات دیکھتے ہین آخر طریاطس اسلام لایا اور اسلام اُسکا بہت خوب و درست ہوا پھر وہ بدستور ہمیشہ ملک و مالک اُس دیار کا رہا یہانتک کہ بعہد خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اُسنے وفات پائی اور اُسی عرصے مین اسامۃ بن عامر الکندی مع اپنے دس نفر برادر عمزاد سے مسجد کندہ مین آ ترے تھے اور عیاض نے دیار یا عما وغیرہ سے فارغ ہو کر کوچ کیا اور زیر قلعۃ المرأۃ کے جا اُترے اُس قلعہ مین ماریہ تھی اور اُسکا بیٹا عمود بھی تھا یہ لوگ عیاض کے پاس مہمانی لائے اور لوازم ضیافت سے پیش آئے بعد ازان عیاض نے وہان سے کوچ کیا اور ساتوین شہر جمادی الاولی کو شہر آمد پر داخل ہوئے

ذکر فتوح میافارقین و آمد

مروی ہی کہ بلد آمد مین دو برادر تھے صاحب صولت وفر ایک کا نام پطرس تھا اور دوسرے کا نام یوحنا تھا اور پطرس اُس بلد کے جانب مشرق رہتا تھا اور یوحنا سمت مغرب سکونت رکھتا تھا اور یوحنا کی ایک لڑکی تھی اُسکا نام رغورۃ تھا اور پطرس کی بھی ایک بیٹی تھی بنام صفورا اور وہ دونون پطرس و یوحنا اُس بلد مین مشغول رہتے تھے چنانچہ یوحنا نے ارادہ اپنے عقد تزویج کا کیا اور پاس مرطاؤس صاحب دارا کے پیغام بھیجکر اُسکی دختر مریم نام سے عقد کیا اور مریم کو اُسکے باپ کے شہر سے اپنے پاس بلا لیا اور یہ عورت بڑی پرمکر و حیلہ گر تھی جب بلد آمد مین داخل ہوئی تو دیکھا کہ اُس شہر مین مال و متاع بکثرت اور نعمتین فراخ ہین اور باشندے وہان کے متحصن و مطمئن ہین اسلیے کہ دیوار شہر پناہ بہت مستحکم و بلند ہی اور باغات اُسکے تمام سرسبز ہین یہ دیکھکر وہ اپنی دایہ سے تخلیہ مین کہنے لگی کہ ای دایہ مین نے اس شہر سے بہتر کوئی شہر محکم و بلند تر نہین دیکھا کیا تو نہین دیکھتی ہی کہ وسط شہر مین نہرین جاری ہین اور دائرہ پہاڑ کی ہر طرف سے پایداری ہی اور مراد اُسکی پہاڑ سے دیوار سیاہ شہر پناہ کی تھی پھر اُسنے دایہ سے پوچھا کہ اصل بانی اس شہر کا کون تھا دایہ نے کہا آگاہ ہو کہ مالک تمام بلاد روم کا اول بلاد یونان سے آخر بلاد عمودیہ تک وہ بادشاہ تھا جسکا نام طیاؤس تھا وہ بیٹا ارساؤس بن میطاط بن مکلاؤکن بن الاصغر بن العیص بن اسحاق کا تھا اور یہ اول وہ شخص ہی جسنے بیت حکمت اپنے بلد رومیۂ کبری مین بنا کیا کہ اُس سے اُسکے بہت سے مطالب حاصل ہوتے تھے اور عجائب امور روے زمین کے اُسپر منکشف ہوتے تھے اور اُسنے اس فن کو اپنی طبیعت سے ایجاد کیا تھا اور اس حکمت کو بصرف زر کثیر ممالک روے زمین مین جاری کیا اور اُسکی منفعت سے متمتع ہوا اور اُسکا ایک بیٹا تھا اصطنبول نام سو اُس لڑکے نے اپنے باپ طیاؤس سے کہا کہ مین اپنے نام سے یہان ایک شہر بسیا یا چاہتا ہون جس سے میرا شہرہ رہے بادشاہ نے کہا ای فرزند یہ شغل بہتر ہی تم اپنے نام پر شہر آباد کرو پھر بادشاہ نے سامان اُسکا مال و زر و مردمان مہتم و کاریگر سے مہیا کر دیا چنانچہ اصطنبول نے دیوار شہر پناہ کی چھ فرسخ مین کھنچوا کر شہر آباد کیا اور اسکا نام اپنے نام سے اصطنبول رکھا اور بعد اُسکے وہ چار برس زندہ رہا اور ایک بیٹا اپنا چھوڑ کر مر گیا اُسکا نام قسطنطین تھا تب اُس شاہزادے نے بقیہ بنا شہر کی تمام کی اسلیے یہ شہر دونون نام سے مشتہر ہوا اصطنبول تو باپ کے نام پر اور قسطنطینیہ بیٹے کے نام پر مشہور رہوا اور ایسا اتفاق ہوا تھا کہ پدر اُسکا یعنے طیاؤس بادشاہ جب تسخیر بلاد کرتا ہوا یہانتک پہونچا تو یہان کے چشمہ سارا اور دجلہ کو دیکھکر اس سرزمین کو بہت پسند کیا اور اپنے ارکان دولت و ارباب سلطنت کو طلب کیا کہ وہ سب بہتر شخص باسم ملک موسوم تھے یعنے وہ سب ملک کہلاتے تھے چنانچہ اُنسے مشورہ کیا کہ مین یہان ایک شہر بنا یا چاہتا ہون اور وہ شہر ایسا ہو کہ روے زمین پر

مثل اُسکا محکم تر و بلند تر نہو ولیکن وہ اس طور پر بنے کہ ہر ایک تم مین سے اپنی اپنی ذات سے ایک ایک شہر اور ایک ایک
برج تیار کرے کہ مجموعہ ایک شہر عجیب و عظیم آباد ان ہو جاوے یہ سنکے اُن سب نے قبول کیا اور کہا ہی بادشاہ
ہم حکم آپکا بجا لاتے ہین پھر وہ سب سوار ہوئے اور اپنے اپنے حدود شہر کا خط کھنچوایا اور بنوانا شروع کیا اور اطراف
بلاد و اقصاے ممالک سے معمار و کاریگرون کو بلوا کر ہر ایک ملک نے بطور خاص اپنا اپنا شہر و برج و حمام و کنیسہ
تیار کرایا جب بنا اُن شہرون کی تمام ہو چکی تو ناگاہ وہ بادشاہ مر گیا تو اس شہر کا نام آمدر رکھا گیا اسوجہ سے کہ جب
مدت بناے شہر اختتام کو پہونچی تو مدت عمر بادشاہ کی بھی تمام ہوئی پھر وہ سب ملوک اور ملوک زادے ہمیشہ
وہان کے وارث رہے یہانتک کہ وراثت منتہی ہوئی طرف ان دونون برادر پطرس دیوحنا کے یہ سنکے مریم کو دایہ کے
بیان سے تعجب ہوا اور اس راز کو مخفی رکھا اور پطرس کا ایک بیٹا تھا لاون نام چنانچہ پطرس نے اپنے بیٹے کے
لیے اپنے بھائی یوحنا سے اُسکی بیٹی صفورا کی خواستگاری کی اور اُس سے یہ شرط کی کہ تو اپنی بیٹی کا عقد تزویج
میرے بیٹے سے کردے تو مین اپنی بیٹی کا عقد تیرے بیٹے سے کردون مگر یوحنا نے منظور نکیا اسلیے درمیان اُن
دونون کے شر و فتنۂ عظیم برپا ہوا اور اُس شہر کے وسط مین دیوار حد کھنچی ہوئی تھی اور اُسمین دروازے تھے
سو وہ سب دروازے بند کیے گئے اور ہر ایک اپنی اپنی سرحد مین مشغول بکار خود ہوا پھر جب مریم نے یہ ماجرا دیکھا
تو درمیان اُنکے بنا بر صلح و اصلاح کے در آئی اور کہنے لگی کہ یہ بات تم دونون کے لیے جائز نہین ہے کیونکہ تم دونون
بھائی ہو اگر باہم ایسی تنازع برپا رکھو گے تو ملوک دیار بکر بطمع ملک تمپر عزم کرینگے غرض کہ مریم سوار ہوئی اور درمیان
اُن دونون بھائیون کے صلح کرادی اور دروازے حد اندرونی کے کھلوا دیے اور طعام ضیافت بسامان عظیم
تیار کرا کے پطرس اور اُسکے بیٹے لاون اور اُسکی بیٹی صفورا کی بڑی دھوم سے دعوت کی تا آنکہ اُن سب نے طعام
ضیافت تناول کیا بعد ازان اُنکے لیے شراب منگوائی اُسمین زہر ملا ہوا تھا جب اُنکو وہ شراب پلائی تو وہ سب کے
سب مر گئے اور اسی طرح اُسنے یوحنا اپنے شوہر اور اُسکے بیٹے کو بھی وہی شراب زہر آمیز پلا کر مار ڈالا پھر خود مالک
و ملکہ اُس ملک و شہر کی ہوئی اور ایک ایسا بیعہ بنوایا کہ تمام بلاد روم مین ویسا بیعہ کہین پایا نگیا اُسکے اندر و باہر
صحن مین نگینے جڑوائے اور سنگ رنگ برنگ کے نصب کرائے اور اُسکی دیوارون کو لاجوردی کار سے مرصع نگار
کر دیا اور اُسمین پردے دیباج زرنار لٹکوا دیے اور شہر شہر کے مردمان مشاہیر کو طلب کیا اور اہل بلد سے جو کچھ
اُنپر حیف و قلق تھا دور کر دیا اور اُنمین ایسی عدالت گستری کی کہ تمام اہل بلد اُس سے راضی ہوئے اور اُسکے
حسن سیرت کی شکرگزاری کرنے لگے اور اُن لوگون کو اعلی خدمات پر مامور کیا اور اُنکو مزید انعام و اکرام سے مشکور کیا
پھر شہرہ اُسکی داوری و دادگری کا سنکر ہر طرف و ہر جگہ سے خلائق آنکر مجتمع ہوئی غرضکہ ملکہ مریم کی سلطنت کو
بلد و آمد مین بارہ برس گذرے تھے کہ بعد ازان اُسپر نزول عیاض بن غنم اور ورود اُنکے اصحاب کا ہوا ان سب نے

آکر مدینہ آمد کو تصغیر لیا واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھے یہ روایت پہونچی ہی کہ عیاض بن غنم نے سعید بن زید کو
باب الروم پر مامور کیا اور معاذ کو باب الجبل پر مقرر کیا اور خالد کو باب المار پر تعنات کیا جب ملکہ مریم نے یہ دیکھا
اور معلوم کیا کہ صحابہ حصار کی چڑھائی پر مستعد ہین تو خود سوار ہوکر اپنے کنیسے مین آئی اور اپنے ارباب دولت کو جمع
کرکے اُن سے کہنے لگی کہ تم سب اس بات کو خوب یقین کرو کہ یہ عرب تمھارے شہر مین آپہونچے اور تمھارے گھرون مین
داخل ہوگئے ہین اور اُنکے دلون مین اس شہر کے لینے کی طمع ہی اور تم خوب جانتے ہو کہ یہ شہر دیار بکر کا قفل ہی
جب اسکو انھون نے کھول لیا اور فتح کیا تو تمام دیار بکر میرے باپ کے قبضے سے چھین لینگے اسصورت مین دین مسیح
بالکل مضمحل و سست ہوجاویگا پھر ان شہرون مین مطلق ذکر اُسکا باقی نرہیگا اور مین خوب جانتی ہون کہ جو ملوک
دین نصرانیہ مین مشار الیہم و نامور ہین وہ سب منتظر ہین کہ ہماری جانب سے کیا تدارک ہوتا ہی اور تم یہ بھی خوب جانتے ہو
کہ یہ شہر تمھارا ایسا متحصن و مستحکم ہی کہ اگر عرب سو برس مقاومت و محاصرہ کرینگے تو اسپر قادر نہونگے اور قابو نپاوینگے
لاجرم لازم ہی کہ اپنے حریم و خاندان و مال و متاع کے لیے قتال کرو اور بالاے دیوار شہر پناہ پر چڑھ جاؤ اور ان عربون سے
مقاتلہ کرو و بعد ازان ملکہ نے قسیسین و رہبان و اکابر و بزرگان نصاریٰ کو طلب کرکے اُنکو حکم کیا کہ اہل بلد اور
مردم لشکر سے حلف و عہد اس امر کا لیوین کہ یہ سب بالاتفاق یکدل و یکدست ہوجاوین روپوشی نہ کرین اور گھرون مین
چھپ نرہین چنانچہ اُن سے ان باتون پر حلف و عہد لیا گیا آخر وہ لوگ دیوار ہاے شہر پناہ پر چڑھ گئے اور ہتھیار
لگاے اور اسباب حرب و آلات ضرب تمام تر درست کیے اور صلیب و رایات برپا کیے اور الگ الگ گروہ کو واسطے
حفاظت برجون کے متولی کیا راوی نے کہا جب عیاض بن غنم نے یہ دیکھا کہ وہ لوگ بالاے دیوار شہر پناہ سے
آمادہ قتال ہوگئے تو اپنے لشکر کے سردارون کو جمع کرکے اُن سے فرمایا کہ یہ مدینہ حصینہ جو دیار بکر کا سر ہی جسوقت
حقتعالیٰ نے اسکو ہمپر فتح کردیا تو ہم مالک سارے دیار بکر کے ہوجاوینگے پھر تم لوگون کی کیا راے اور کیا صلاح ہی
اسلوب جنگ کسطور پر کیا جاویگا اور حال یہ ہی کہ ان اعداء اللہ نے اس قلعۂ بلند کی بڑی مضبوطی کی ہی
تب خالد نے جوابدیا ای امیر ہم لوگ جو مالک بلاد ہوئے ہین تو محض بعنایت خداوند بقوت و کثرت خود ہا اور نہ
بسبب اسباب و سامان کے بلکہ حقتعالیٰ نے ہمارے لیے آسان کردیا اور ہم امید رکھتے ہین کہ حق تعالیٰ برکت اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسکو بھی فتح کردیگا کیونکہ اُسنے اپنے نبی سے وعدۂ فتح اسلام کیا ہی اگر یہ قوم اپنے شہر کے
ہر چہار طرف واسطے قتال کے پھیل گئے ہین تو ہمکو امید ہی کہ یہ امر ہمارے لیے زیادہ تر سہل ہی اور اگر وہ اجتماع پر
اقامت کرینگے تو تم صبر و استقامت رکھو کہ انجام صبر کا نصر ہی اور چاہیے کہ اس عورت کو ایک نامہ لکھو جو
مشتمل ہو اُپر خوف و رجا کے یعنے اُسکو ڈراؤ بیم ہلاکت سے اور مژدہ دو امید کرامت سے تو کیا عجب ہی کہ
حق تعالیٰ اُسکے دل کو ایمان کے لیے ملائم کرے یا وہ ملک اپنا بطریق صلح کے ہمارے تسلیم کرے چنانچہ عیاض نے

قلم دوات و کاغذ منگوا کر اس عورت کو یہ نامہ لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم و صلوٰتہ علی سیدنا محمد و آلہ من عیاض بن غنم امیر جیوش المسلمین بارض بیعہ و دیار بکر الی مریم صاحبۃ دیار بیعہ بعد الخ یعنے بنام خداوند رحمن و رحیم اور بعد صلوٰۃ کے اوپر ہمارے سید و آقا کے کہ وہ محمد ہین اور اوپر انکی آل کے یہ نامہ ہی جانب عیاض بن غنم کے کہ وہ امیر اُن لشکرون مسلمین کا ہی جو حدود دیار بیعہ و دیار بکر مین وارد ہین لکھا جاتا ہی طرف مریم صاحبہ دیار بیعہ کے واضح ہو کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ہمکو نصرت امداد کی ہی اور تمام قوم کفار پر ہمکو فیروزمندی بخشی ہی اور ملوک کفار پر قابض و قادر ہونے مین ہماری تائید فرمائی ہی ہم جس جس بلد پر نازل ہوئے اُسکے مالک ہوئے اور جو جو لشکر ہمارے مقابلہ مین آیا اُسکو ہمنے شکست دی کیونکہ غلبہ و تسلط مخصوص واسطے حق تعالیٰ کے ہی اور واسطے اُسکے رسول اور واسطے مومنین کے اور قلعہ تیرا کچھ بہت بلند اور بڑا محکم قلعہ تدمر سے نہین ہی کہ وہ قلعہ منیعہ بنایا ہوا سلیمان بن داؤد کا ہی اسپر اہل اسلام نازل ہوئے اور اُسکو فتح کر لیا اور اسیطرح قلعہ بعلبک و حلب و انطاکیہ پر جو دار الملک ہرقل بادشاہ کا ہی متسلط ہو گئے اور ہمارے تئین کوئی ایسی مشکل پیش نہین آئی مگر یہ کہ حق تعالیٰ نے ہمپر آسان کر دی اور اسی امر کا حق تعالیٰ نے اپنی کتاب مین ہمسے وعدہ کیا ہی وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنے نصرت مومنین کی ہمپر واجب و لازم ہی پس جسوقت ہمارا یہ نامہ تجکو پہونچے تو بیدرنگ ہمارے امر کو تسلیم کر کہ اسصورت مین تو بسلامت رہیگی اور پرہیز کر ہماری مخالفت سے والا ندامت اُٹھاویگی اور جسوقت ہمنے ارادہ کیا فوراً ہم تیرے یہان پہونچینگے اور ہم وہ نہین ہین کہ تیرے دین پر تا تیرے کسی اہل بلد کے دین پر زبردستی کرین کیونکہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ یعنے امر دین مین اجبار کرنا جائز نہین ہی اور اگر تو باعث اپنی خودداری کے ہم سے بے اعتنائی کرے گی تو نتیجہ اسکا تجکو عنقریب معلوم ہوگا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا یعنے قریب ہی کہ تم جانوگے کون عاجز تر ہی اس بات مین کہ اُسکا کوئی ناصر و یاور نہین ہی اور کون کمتر ہی کثرت انصار و سامان کارزار مین اور سلام ہی اوپر بندگان خاصگان خدا کے و بعد ازان نامہ لپیٹا اور لفافہ تہ بہ تہ کر کے ایک شخص کے حوالہ کیا جو معاہدین مین سے تھا اور اسکو حکم کیا کہ قریب اس قلعہ کے جا اور وہان کے لوگون کو نامہ حوالہ کر کے بانتظار جواب توقف کر چنانچہ وہ شخص اُس قلعہ پہونچا اور اُنکو اُنکی زبان مین پکارا اور نامہ دکھلایا اور اشارہ کیا تب لوگون نے اوپر سے رسی لٹکا دی اس شخص نے وہ نامہ اُس رسی مین باندھ دیا اُنھون نے کھینچ لیا اور نامہ بر نیچے منتظر ٹھہرا رہا اور لوگون نے وہ نامہ ملکہ مریم کے پاس پہونچایا اور پڑھا گیا پھر جب مریم نے اُسکا مضمون سمجھا تو اپنے اعیان دولت کو جمع کر کے مشورہ کیا اور فرمایا جو کچھ امیر لشکر عرب نے ہمکو لکھا ہی اس باب مین تم کیا کہتے ہو اُن لوگون نے جواب دیا اے ملکہ جو رائے آپکی ہو وہی بہتر ہی اور ہمارے تئین آپ جو حکم کیجئے ہم وہ بجا لاوینگے تب مریم نے کہا اے قوم تم خوب جانتے ہو کہ نا کوا راہی نہ عار اور جبکہ ہم ان عربون کا امر

تسلیم کرینگے تو اہل روم سے ننگ و عار کھینگے اور کہینگے کہ تمنے کیونکر اپنا بلد و قلعہ حوالہ کر دیا کہ محاصرہ تمہارا نہ سال بھر کا ہوا
نہ ایک مہینا نہ دس دن کا و حال آنکہ یہ بلد تمہارا دیگر بلاد روم سے محکم تر ہی اور جب تمکو حاجت ہوتی تو تمہارے لئے
اندرون حصار کے زراعت بھی کرتے اور تمہارے پاس پانی بھی موجود تھا اور تمام چیزین جسکی تمکو احتیاج ہوتی
وہ سب قلعہ مین مہیا تھین اور علاوہ میرے پاس ملوک دیار بکر نے نامے لکھے ہین اور مجھسے وعدے کیے ہین کہ وہ
اپنے اپنے یہان سے لشکر میری نصرت کو بھیجینگے یہ سنکے اہل مشورہ نے عرض کی اے ملکہ یہ رائے آپکی بہترین رائے ہر
چاہیے کہ آپ اُس قوم کو ایک نامہ ایسے مضمون کا لکھیے تا وہ ہمسے قطع طمع کرین چنانچہ نامہ لکھا گیا اسمین یہ درج کیا کہ
تمہارا نامہ پہونچا مطلب تمہارا معلوم ہوا تمنے جو کہ اپنے حق مین ذکر نصرت خدا کا تو کیا تم نہین جانتے ہو کہ مسیح نے
تمکو مہلت دی ہی اور تمکو مہمل و مطلق العنان نہین چھوڑا ہی اور بالفعل تمسے درگذر نہین کیا ہی مگر اسلیے کہ بعد اسکے وہ
تمسے مواخذہ کریگا اور گویا کہ تمسے سر دست ملوک اور ملوک زادون پر قبضہ و تسلط کیا ہی تو ہر آینہ مین تمپر اُن لوگون کو بھیجتی
ہون جو نہایت سخت باز و ہین اور تلوارین اُنکی تیز ہین اور دوانہ کرتی ہون لشکر پہ لشکر اور کمک پر کمک کہ وہ تمسے
بدلا لینگے اور بندگان مسیح سے عقدۂ عار وا کرینگے یعنے اُنکو جو تمسے مغلوب ہونے کا ننگ و عار ہی تو وہ اُسکا
تدارک کرینگے اور مین وہ نہین ہون کہ اپنا قلعہ کبھی تمہارے حوالہ کرون پس تم چاہو یہان مقام رکھو چاہو کوچ
کر جاؤ والسلام پھر اُس نامے کو ایک دُور مین باندہ کر اُس معاہدی نامہ بر کے آگے لٹکا دیا اُسنے کھول لیا اور اُسکو
خدمت مین عیاض بن غنم کی پہونچا دیا پھر اُنھون نے جب وہ نامہ پڑھا اور اُسکا مضمون سمجھ لیا تو فرمایا ہمنے توکل کیا
خداوند عزوجل پر اور اپنے امر کو اُسی کے تئین سپرد کیا اور یہ آیہ پڑھا وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهِ
قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا یعنے جو کوئی خدا ہی پر توکل و تکیہ کرتا ہی تو حقتعالی اُسکے لئے کافی ہی یعنے اُسکے قضاے
حوائج کے واسطے بس ہی کیونکہ حق تعالی بالضرور اپنے امر کو بالغ و کامل کرنے والا ہی و ہر آینہ اللہ نے ہر شی کے
لئے ایک مقدار معین کی ہی راوی کہتا ہی کہ پھر عیاض بن غنم آمادہ اس بات پر ہوئے کہ شہر آمد پر اقامت
کرین اور دستہ سوارون کا واسطے تاخت و تاراج کے اور شہرہاے ہتاج و میافارقین وغیرہ بلاد کے بھیجا جاوے
راوی نے کہا اسی عرصے مین ناگاہ صداے ناقوس گوش زد ہوئی تو عیاض نے لوگون سے کہا تم جانتے
ہو یہ ناقوس کیا کہتا ہی لوگون نے کہا وہ کیا کہتا ہی عیاض نے کہا یہ کہتا ہی کہ جسوقت رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے اپنے برادر عمر او علی کو بھیجا تھا ایک جماعت مسلمین کو اُنکے ہمراہ کر دیا تھا تاکہ اطراف و جوانب بتوک پہ تاخت
و تاراج کرین اسوقت گذر اُنکا ایک راہب کے دیر مین ہوا تھا سو وہ راہب اپنا ناقوس بجا تکتا تھا تو علی نے اپنے
ہمراہیون سے کہا تم جانتے ہو یہ ناقوس کیا کہتا ہی اُن لوگون نے جواب دیا اللہ اور رسول بہتر جانتے ہین اور یا علی
یا تم جانتے ہو علی نے کہا ناقوس یہ کہتا ہی رُوَيْدًا رُوَيْدًا مَهْلًا مَهْلًا اِنَّ الدُّنْيَا قَدْ اَعْوَنَتْنَا وَاسْتَعْوَنَتْ وَسَتَغْلِبُنَا

غدا ترمی ما ترمی اما من یوم یقضی علینا الا لنا او علینا یا بنی الدنیا جمعا یا بنی الدنیا شرطا شرطا ما من یوم یمضی علینا
الا اثقل ظهرا منا ما من یوم یمضی علینا الا اصار منا جملا قد ضیعنا دارا تبقی واستوطنا دارا تفنی یعنے اے دنیا زاد
واے دنیا دار و جلدی نکرو سمجھ بوجھ کے تامل کام کرو کیونکہ دنیا ہمکو اغوا کرتی ہی اور فریب مین ڈالتی ہی اور ہمکو اپنی
امور مین مشغول کرتی ہی کل ہم دیکھینگے جو کچھ دیکھینگے یعنے قیامت مین جو کچھ دیکھنا ہی دیکھینگے کوئی دن ہمسے یعنے
ہمپر سے نہین گذرتا ہی مگر یہ کہ وہ ہماری بھلائی کا ہوتا ہی یا ہماری برائی کا اے دنیا کے بچو اپنے امور کو جمع رکھو اے
دنیا والو اپنے کامون مین مستعد و آمادہ رہو جو جو روز ہمپر گذرتا ہی وہ ہماری پیٹھ کو بار گناہون سے بوجھل کرتا جاتا ہی
اور کوئی زمانہ ہمپر نہین گذرتا ہی مگر یہ کہ وہ ہماری غفلت و نادانی مین بسر ہوتا ہی یہانتک کہ ہم دار بقا کو ضائع کرتے ہین
اور دار فنا کو اپنا وطن سمجھتے ہین یہ سنکے اصحاب علیؑ نے کہا اے فرزند عم رسول اللہ کیا یہ باتین نصرانی جانتے ہین
اور سمجھتے ہین علی نے کہا ان باتون کو سوائے نبی اور صدیقین کے اور کوئی نہین جانتا راوی نے کہا مجھسے یہ روایت
بیان کی ربیع ابو سلیمان نے موسیٰ بن عامر سے اسنے اپنے جد سے کہ اُسکے جد نے اُسپر یہ روایت پڑھی تھی مقام
حضارمین جو مضافات عسقلان سے ہی کہ آخر عیاض بن غنم نے شہر آمد پر چار مہینے قیام کیا بعد ازان حکم بن ہشام نے
لشکر کے پرے سے باہر نکلکر عیاض سے طلب اذن کیا کہ میا فارقین پر یورش کرے اور دور مارے چنانچہ عیاض
نے اُسکو اجازت دی تو اُسنے مہاجرین و انصار مین سے سو صحابہ کو اپنے ساتھ لیا اور وہ لوگ بعد نماز ظہر کے روانہ
ہوئے تا آنکہ دجلہ کے پار اُترے اور چلے تو اُنکے لیے طی الارض ہوا یعنے زمین سمٹتی جاتی تھی یہانتک کہ وہ لوگ
تھوڑی ہی سی رات گذرے تھوڑی دور چلے تھے کہ میا فارقین مین پہونچ گئے اور اسکو گھیر لیا تا بحدیکہ اس برج
تک پہونچے جو معروف بہ معروج شاۃ تھا اسوقت حکم بن ہشام نے کہا مین حق تعالی سے آرزو رکھتا ہون کاش یہ
شہر میرے ہاتھ سے بالقتال فتح ہوجاوے راوی نے کہا ہنوز یہ کلام حکم بن ہشام کا پورا نہوا تھا کہ دفعتہ ایک
برج کے حاطے کا ایک دروازہ اُنکے لیے خود بخود کھل گیا ناگاہ یہ سب اندر دھس پڑے اور اُسوقت اہل شہر وسط
شہر سے اپنے پڑے کنیسے تک جو معروف بہ بیعۂ ماریہ تھا راستہ صاف کرتے تھے اسلیے کہ اُس شب کو نصاری
کے یہان عید تھی پھر جب وہ لوگ نماز کے واسطے متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ باب بیعہ پر اہل اسلام نازل ہین
تب وہ شور و غوغا کرنے لگے اور لوگون نے اُنکا غلغلہ سُنا تا انکہ صاحب بلد جسکا نام اسلاعورس تھا وہ یہ
خبر سنکر آیا اور عربون کو دیکھکر بولا تم لوگ کون ہو حکم نے کہا ہم ہین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
اسنے کہا تم کہان سے آتے ہو حکم نے کہا ہم اپنے لشکر سے آتے ہین اُسنے کہا تم اپنے لشکر سے کب چلے کہا
بعد نماز ظہر کے اُسنے کہا ہمارے شہر کا پھاٹک کسنے تمہارے لیے کھول دیا حکم نے کہا ہمارے واسطے
اس شخص نے دروازہ کھول دیا ہی جسکے ہاتھ مین جمیع امور کی کنجیان ہین اُس نے کہا تمنے ہمارا کچھ باب

کیا حکم نے کہا تجکو کیا خوف ہی مخلوق سے کہ نہ وہ ضرر پہونچا سکتے ہین نہ نفع بلکہ وہ زیر فرمان حکم الہی کے ہین و
ہر آئینہ حق تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ یعنے اے ایمان والو تم کافرون
سے نہ ڈرو اگر تم مومن ہو تو بس مجھی سے ڈرتے رہو تب اسلاعورس نے کہا کہ تمہارا دین حادث و جدید ہی
اور ہمارا دین قدیم و مدید ہی اور حال یہ ہی کہ قدیم کو محدث پر فضیلت ہی حکم نے کہا اگر تیرا یہ قول حق ہی تو تفضیل
ابلیس کی آدم پر لازم آتی ہی اسلیے کہ ابلیس مقدم تر ہی آدم سے کیا تجکو معلوم نہین ہوا کہ طینت آدم یعنے مادہ آدم
کا بصورت مشکوۃ تھا چنانچہ حق تعالی نے فرمایا اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ یعنے حق تعالی جسکا
قلب واسطے اسلام کے کشادہ کرتا ہی وہ اپنے پروردگار کے نور کرامت سے منور ہی چنانچہ اندر اُس مشکوہ کے وقت
جلوہ گری یعنے ہنگام نفخ روح کے نور اسکے قلب کا روشن ہوا اور مرتبہ اتقا پر استعلا و عروج کیا جب ابلیس نے
اُسکو دیکھا تو وہ چونکہ اپنے پیراہن عبودیت و بندگی کو ضوء توحید سے سفید جانتا تھا ناگاہ کیا دیکھتا ہی کہ وہ اسکو
شرک سے سیاہ نظر آیا پس صف اصلی و قدیمی اُسکی بصفت وقت و بصورت حال نمودار ہوئی لقولہ تعالی
وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ یعنے ابلیس اپنی اصل خلقت مین زمرۂ کافرین سے تھا یعنے درحقیقت وہ سالک
طریق شرک اور زیر سایہ جہل نا عاقبت اندیش کے تھا اور قطع منازل عبادات بعجب و ریا کرتا تھا اور واقع
مین وہ مشاہدۂ جمال جلال سے عالم نابینائی مین تھا پس جسوقت وہ نور الٰہی مشکوۃ ابدیت سے منور ہوا تو اُسنے
اپنا منہ آگ سے بھرا پایا یعنے اُسنے اُس نور سے طلب نار کی اور اس سے اخذ آتش کیا اُسکا مفاد یہ مفہوم ہوا
وَاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ یعنے ہر آئینہ تجھپر میری لعنت اور میری رحمت سے تیرے لیے دوری ہی اور اصل آدم کی یہ ہی
کہ جب اُسنے جو طلب مین آسیانہ و پایہ گاہ بشریت سے بپرواز ہمت و قصد کے پرواز کر کے حیطہ انسانیت
سے تجاوز کیا یہان تک کہ نار محن و آتش آلام سے قریب ہوا تو انوار الٰہیہ نے اُس سے مفارقت کی اور بازو
اُسکی اصطفائیت و برگزیدگی کا ٹوٹ گیا اور طائر اُسکی بلند پروازی و ترقی کا شست پر ہو گیا تو دام مین
وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ کے گرفتار ہوا یعنے آدم نے اپنے پروردگار کا عصیان کیا پھر جب وہ وادی محبت مین سرگردان ہوا
اور ابرہاے محنت و اندوہ نے پے در پے اسپر ہجوم کیا اور برق اِهْبِطَا کا تازیانہ لگا اِهْبِطَا یعنے اے آدم اور اے
حوا تم دونون باغ جنت سے اُتر کر دنیا مین جاؤ پھر جب آدم علیہ السلام صحراے کربات مین آنکلے تو یکایک
آیت بشارت دینے والی اُنکی برگزیدگی کی اُنسے آکر لپٹ گئی یعنے آملی کہ پھر پروردگار نے اُنکو اپنا برگزیدہ
کیا فَتَابَ عَلَيْهِ یعنے حق تعالی اُسپر متوجہ ہوا اور توبہ و انابت اُنکی قبول کی غرض کہ اسلاعورس نے اُن صحابہ کو
حکم کیا کہ اندر بیعہ کے داخل ہون اسوقت حکم بن ہشام نے کہا کہ ہم تمہاری بیعہ مین جا کر کیا کرین اُسنے کہا اُسکے
اندر جا کر تم اپنے پروردگار کا ذکر کرو یعنے نمازین پڑھو حکم نے کہا ہم لوگ ایسے نہین ہین کہ واسطے ذکر اپنے پروردگار کے

بلائے جاوین تو پھر اس سے تاخیر کرین آخر صحابہؓ نے اپنے گھوڑے باندھ دیے اور اندرون بیعہ داخل ہوئے اور اسلاعورس کا ارادہ صحابہ کے اندرون بیعہ جانے سے یہ تھا کہ آرایش بیعہ کی نمایش کرادے اسلئے کہ اُسکے اندر ملمع وزرنگاری کی بڑی تیاری کی تھی اور اُسمین شبیہ بیت المقدس کھنچوائی تھی اور اُسمین صخرہ اور سلسلہ بیت المقدس کا بطور تبرک کے رکھا تھا اور اُسمین محراب داؤد اور گہوارہ عیسیٰ کا بنایا تھا اور اسمین تصویر مسیح و مریم علیہما السلام کی لکھی تھی پھر جسوقت اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اندرون بیعہ داخل ہوئے اور اسمین یہ تماشا دیکھا تو حکم بن ہشام اس آیت کی تلاوت کرنے لگے وَاِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ یعنے حق تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ پسر مریم کیا لوگون سے تو نے کہدیا ہی کہ تم لوگ مجھکو اور میری مادر کو سوائے خدائے واحد کے دوسرے اور دو خدا سمجھو چنانچہ اس آیت کو باآواز بلند پڑھا اور کہا واللہ یہ سب کوئی چیز نہین بلکہ قول ہمارا سوائے اسکے نہین ہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ راوی کہتا ہی انکی اس صدا سے بیعہ زلزلہ مین آیا اور اس قوم کو گھبرا دیا اور قندیلین ایک دوسرے سے ٹکرائین اور اُسکا مجاور ایک شیخ تھا کہ وہ سب دینون اور شریعتون کا عالم تھا اور اسکا نام عبد المسیح تھا جب اُسنے یہ خرابیان بیعہ اور قندیلون کی دیکھین تو اسکے چہرے پر عبرت اور اس ساری قوم پر جو اُسکے اندر تھے ہیبت غالب ہوئی تو ان سب نے اپنے ملک و مالک سے کہا کہ تو نے ہماری ہلاکت کا ارادہ کیا اسوجہ سے کہ تو نے عرب کو اندرون بیعہ کے ہمپر داخل کیا ہی آیا تو نہین دیکھتا ہی کہ ان لوگون کا یمان آنا گویا عصب مسیح کا ہمپر ہوا ہی تب اُس بطریق یعنے اس رئیس نصاری نے کہا قسم ہی مسیح کی جو تم سمجھتے ہو ایسا نہین ہی بلکہ کلام انکا توحید خدا اور ذکر اپنے نبی کا ہی چنانچہ معجزہ اُنکے نبی کا تمپر خوب ظاہر ہوا اور تمنے اُسکو دیکھ لیا واے ہو تمپر ہرگاہ پھاٹک شہر خود بخود اُنکے لئے کھل گیا اور وہ ہمپر آپہونچے پھر جبکہ وہ داخل بیعہ ہوئے تو کیونکر بیعہ جنبش و لغزش مین نہ آوے اور قندیلین آپس مین کیون نہ ٹکراجاوین اور جو کچھ مینے باتین کہین تو پہلے مین شک مین تھا اور اب مین مژدہ دیتا ہون اس شخص کو جو اُنکے دین پر ہو واقدی رحمۃ اللہ نے کہا کہ یہ شخص خادم بیت المقدس کا تھا اور جس سال بیت المقدس ہاتھ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فتح ہوا ہی تو یہ خادم بیت المقدس مین موجود تھا اور اس نے اُن تبرکات سے جو اندرون قدس کے تھے یہ آواز سنی کہ یہ یعنے عمر رضی اللہ عنہ وہ شخص ہی کہ طول و عرض زمین مین فتح کریگا اور محمد وہ شخص ہی جسکی بشارت مسیح بن مریم نے دی ہی اور اسی زمانے مین ایک شخص نے اُس خادم سے سوال کیا تھا کہ جبسے مسلمانون کو دیکھا ہی وہ صخرۂ بیت المقدس کی بڑی تعظیم کرتے ہین اور اُسپر جو یعنی کا قدم بنا ہی تو اُسکو بوسے دیتے ہین پس مسلمانون کو دیکھتے ہین کہ وہ قدم مسیح کو چومتے ہین تب اس خادم نے کہا اے فرزند ہم لوگ کہتے ہین کہ وہ قدم مسیح ہی درحال آنکہ وہ قدم اُنہین کے نبی محمد بن عبد اللہ کا ہی جب کہ اُسنے

واسطے معراج کے بطرف آسمان عروج کیا تھا تب لوگون نے کہا کیسا ہوا تھا اور وہ اس عروج کو پہونچا ہی اسنے کہا
ہان سچ ہی مکہ سے بیت المقدس تک اسکو سیر کرائی گئی اور وہان آسنے سب نبیون کو نماز پڑھائی پھر وہان سے
اُسنے طرف آسمان کے سیر فرمائی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا اور کیفیت اس سیر کی حکم نے اسطرح سُنائی
کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت وہی سے نفوس مردم مشتبشر ہوئے اور خبر رسالت مشتہر ہوئی اور
کمالات اُنکے مشہور آفاق ہوئے اور انوار جمال عالم کو منور کیا اور ارادہ باری تعالی یہ ہوا کہ آنحضرت صلعم کو قربت
قاب قوسین سے تمام اہل کونین پر اشرف و افضل کرے پس تمام عالم ملکوت مین ندا دی گئی کہ اب تم درستی اپنے
احوال و اعمال کی کرو اور تہذیب آداب سے آراستہ ہو جاؤ کیونکہ یہ شب قرب حضوری کی ہی یہ شب آزادی
کی ہی جہنم سے یہ شب مشاہافی و سرور کی ہی یہ شب ابتہاج ہی یہ سب معراج ہی اے فرشتو زبان پیغام بری کا
لگاؤ اور گرد باد کریوہ ہاے ماکہ کو ہموار کردو اور پائگاہ آداب پر مواجب کھڑے ہو رہو اے جبریل امینون کو
آراستہ کرو حورون کو اور غلمانون کو تہذیب و زینت جلوہ دے اے جبرئیل آقمان کے گھر مین نازل ہو ہمارے
حبیب کو بیدار کر اور براق پر سوار کر تاکہ ہم اپنی آیات و نشانیان اُسکو مشاہدہ کرادین چنانچہ جبرئیل نے وہ مرکب
اپنے ہمراہ لیا جسکی خلقت عجیب اور صفت اُسکی غریب تھی اور اسکی لگام جبالہ تقرب سے تھی اور زین اُسکا
ساز بست سے تھا کہ جبرئیل نے اُس براق کو میدان کون و مکان مین نکالا اور تلاوت اس آیہ کے زاد دیتے
تھے سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ یعنے سزاوار تسبیح وہ خدا ہی جو اپنے بندے کو سیر و مشاہدہ اپنی آیات
کا کراتا ہی چنانچہ جبرئیل اُس مرکب کو لیکر دروازے پر اس شہسوار عرصۂ رسالت کے کھڑے ہوئے و بعد رفع
حجاب اسرار کے جبرئیل نے حضرت کو دیکھا کہ وہ اپنی عبادات و تذلل مین بسوے معبود مائل ہین اور سجادہ نشین
اپنے وسادۂ عمل کے ہین اور اشتیاق نے نحیف و زار کر دیا ہی اور آرزومندی سے دردمند ہین پس جبرئیل انوار
سعادات سے اُنپر نورافشان ہوئے اور وفاے وعدہ سے مژدہ رسان ہوئے اور کہا یا اَیُّہَا الْمُدَّثِّرُ یعنے اے
چادر پیچیدہ اے گلیم پوش اپنے قدم ہمت پر کھڑا ہو اور کمر عزم کو چست کر اور سوار ہو اور طرف آسمان کے صعود کر
اور معراج قرب اور اوج ترقی پر عروج کر یہ سنکے سید عالم بشتابی تمام اُٹھ کھڑے ہوئے اور مرکب تخت و سلام پر
سوار ہوئے اور جبرئیل نے بالاے ابر چڑھا لیا اور خانہ کعبہ سے لیچلے اُسوقت ذکر خدا جلیس تھا اور یاد خدا انیس تھی اور
شوق اُسکا راہبر تھا اور جبرئیل خلیل تھے جب دائرہ قدس مین داخل ہوئے اور زیر مسجد اقصی پہونچے تو وہان ارواح
انبیا بلباس انوار حاضر ہوئے اور بسلام و تحیت پیش آئے اور روبرو جلوہ گر ہوئے اور بصلاۃ و درود ثناخوانی
کرنے لگے اور ہر ایک نے وصف اپنی اپنی منزلت و ذکر اپنی اپنی فضیلت کا شروع کیا چنانچہ پہلے آدم علیہ
السلام نے بیان کیا کہ حمد ہی اُس خدا کا جسنے مجھے اپنے دست قدرت سے خلق کیا اور مجھ مین روح اپنا

دسیدہ کیا اور ملائکہ کو میرے لیے سجدہ کا حکم کیا اور دار کرامت مین مجھے ساکن کیا اور ادریس نے کہا حمد کرتا ہون مین اُس
خداوند کا جسنے میرے تئین مکان برتر پر مرتفع کیا اور مقام نورانی مین مجھے جگہ دی اور نوح نے کہا مین شکر گذار
ہون اُس پروردگار کا جسنے مجھے قوم ظالمین سے نجات بخشی اور میرے تئین مومنون کا باپ اور اُنکا امین مقرر
کیا اور ابراہیم نے کہا مین حمد کرتا ہون اُس کردگار کا جسنے مجکو اپنا خلیل فرمایا اور اُسنے مجھپر نار کو خنک و گوارا کیا
یعنے کہ آتش کو گلزار کر دیا اور میری زوجہ جو بانجھ تھی اوسکی اصلاح کی اور موسی نے کہا سپاس ہی اُس خالق کا جسنے
مجھے تو آیات بینات یعنے نشانیان روشن عطا کین اور میرے لیے لوحون مین ہر چیز کو وعظ و پند لکھا اور ہر شی
کو بتفصیل بیان کیا اور فرعون میرے دشمن کو ہلاک کیا اور میری قوم کو اُسکے ہاتھ سے بچایا اور میرے لیے
دریا کو شگافتہ کیا اور مجھسے بطور تکلم کلام کیا اور سلیمان بن داؤد نے کہا مین شکر کرتا ہون اُس خداوند کا جسنے
تمام انس و جن کو میرا مطیع اور طیور و ہوا کو میرا مسخر کیا اور میرے تئین طایرونکی گویائی اور اُنکی زبان سکھلائی
اور مجھے وہ ملک و سلطنت بخشی جو بعد میرے ویسی کسی کے لیے شایان نہوئی اور عیسیٰ نے کہا ستایش ہی اُس خداوند
کی جسنے مجھے گندگی نطفے سے پیدا نہین کیا اور اُسنے میرے لیے مردے کو زندہ کیا یعنے مجھے مردے کو زندہ
کرایا اور میرے واسطے کور مادرزاد اور سفید برص کو اچھا کیا یعنے ان عوارض و امراض کو میرے ہاتھ سے اچھا کرایا پھر
جسوقت ان جملہ انبیا نے اپنی اپنی کرامتون کا فخر کیا اُسوقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ حمد ہی حمد اُس
عزوجل کا کہ اُسنے مجکو اپنے لب لباب انوار سے پیدا کیا اور میری قدر و منزلت کو زمین و آسمان مین بلند کیا اور میرے
نام کو اپنے ساق عرش پر لکھا اور میرے نام کو اپنے نام سے مقرون کیا اور میرے ذکر کو عالم و مقام قدس مین مصطفی
کیا اور میرے سینے کو کشادہ کیا اور میرے امر کو مجھپر آسان کر دیا اور میری قدر افزائی کی اور میرے گناہان گذشتہ
و آیندہ کی آمرزش فرمائی اور کفار پر مجکو مؤید کیا اور مجھے ساتھ رعب و دبدبہ کے مبعوث کیا اور دین حنیف کا مجھے
رسول کیا اور مجھے منصور و مظفر کیا اور میری امت کو بہترین امت کیا اور میری اطاعت تمام عرب و عجم پر فرض
کی اور تمام روے زمین میرے لیے مسجد قرار دی اور خاک کو میرے واسطے مطہر پاک کرنے والی کر دیا اور مجکو روز
قیامت میری امت کا شفیع بنایا اور میری شریعت سے تمام شرائع سابقہ کو منسوخ کر ڈالا اور ساری امت سابقہ کو
میری شفاعت مین داخل کیا اور کعبہ کو میرا قبلہ گردانا اور میرے بعد مجکو میری امت کی صلوۃ کا شنوا کیا یعنے مین اُنکی صلوۃ
کو سنا کرون گا تا کہ روز قیامت مین اُنکی شہادت ادا کرون اور حق تعالی نے مجکو شاہد کل کا گردانا اور میری امت کو شاہد
اور پرہیزگارون و ظالمین کے کیا ہی میرے نام کو سارا فلاک پر لکھا ہی اور حق جل و علا نے فرمایا ہی اِنَّا اَرْسَلْنَاکَ
شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا یعنے ہمنے تجکو تمام خلق پر شاہد مبعوث کیا ہی اور مژدہ دینے والا اور ڈرنے والا بھیجا
ہی و واقدی رح نے کہا پھر جسوقت بطریق میافارقین یعنے اسلاعورس حاکم میافارقین نے حکم

بن ہشام سے یہ سارا کلام سنا تو کہنے لگا واللہ تمہارے دین مین کچھ شک نہین ہی بے شبہ تم حق پر ہو وہر آئینہ
مین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیت المقدس مین اسلام لایا تھا و بعد ازان مین اس شہر مین آیا اور اُسکا
جو والی تھا وہ مرگیا تو بعد اُسکے مین والی ولایت ہوا اور پھر اپنے دین اول کی طرف مینے رجوع کی اور اب مینے توبہ
کی اور تمہارے دین مین آیا تو آیا ہو سکتا ہی کہ حق تعالی مجھسے قبول کریگا باوجودیکہ مینے ارتکاب گناہونکا کیا تب
حکم نے جواب دیا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی ایک روز اپنے اصحاب سے فرماتے تھے
کہ آدمی کس چیز سے بہت خوش ہوتا ہی لوگون نے عرض کی کہ اپنے اہل سے یہ سنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم اندکے خاموش رہے اور اصحاب بھی چپ رہے پھر فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ نہین آدم زاد اس بات
سے بہت شادمان نہین ہوتا بلکہ جسوقت وہ کسی بیگذر مین ہو اور اُسکے پاس اُسکا شتر سواری کا بھی ہو اور اُسپر
اُسکا زاد راہ اور پانی اور اسکے نفع و آرام کی چیزین بار ہون پھر جسوقت کسی ایسی راہ پر اُسکا گذر ہو کہ اُسوقت اُسپر
شدت تمازت آفتاب کی بہت ہو اور وہ کہین سایہ مین جاکر اپنے ناقے سے اُتر پڑے اور اپنے بازو کا تکیہ لگا کر سو رہے
بعد ازان وہ بیدار ہوا اور دیکھے کہ ناقہ اُسکا جاتا رہا اور گم ہوگیا اور اُسپر اُسکا کھانا پانی اور صرف سفر تھا اور اُسکے
فائدے کی چیزین نہین آخر اسکی طلب و تلاش مین نکلا اور چپ و راست ڈھونڈھتا پھرا مگر دستیاب نہوا تب
وہ اُسی مقام پر جہان سے شتر مفقود ہوا تھا پھر پھرا اور اپنی موت کا اُسکو یقین ہوگیا پھر وہان جب سو رہا و بعد
ازان جب بیدار ہوا ناگاہ اُسنے وہین اپنے ناقے کو مع مال بجسہ پایا اور اُسکی مہار تھام لی و بعد ازان رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس شخص کو اپنا زاد و راحلہ پانے سے جیسی خوشی ہوئی اس سے زیادہ
حق تعالی خوش ہوتا ہی بندہ مومن کے توبہ کرنے سے راوی کہتا ہی جب اسلاعوس نے یہ کلام
حکم بن ہشام کا سنا تو اُسکی آنکھون سے اشک جاری ہوے پھر اُن سب صحابہ کو اپنے دارالامارۃ مین لیگیا
اور کہنے لگا واللہ حق ثابت ہوا اور صدق ظاہر ہوگیا غرضکہ وہ اسلام لایا اور اسلام اُسکا بہت خوب و پسندیدہ
ہوا پھر اُسنے اپنی جماعت کو طلب کیا آخر وہ سب بھی اسلام لائے بعد ازان اُسنے اکابر وصنادید بلد کو طلب کیا
اور اپنے اسلام سے اُنکو خبر دی اور کہا کہ جو کچھ مین اپنی ذات خاص کے لیے پسند کرتا ہون وہی تمھارے لیے
بھی چاہتا ہون وہر آئینہ دین ان لوگون کا برتر ہی اُسپر کوئی دین غالب نہین ہی پس جو جو تم مین سے اسلام
لاویگا وہ دنیا و آخرت دونون جگہ امن و امان پاویگا اور یہ لوگ ہرگاہ بلد آمد مین نازل ہوئے تو کچھ شک
نہین کہ تمام دیار بکر اُنہین کا ہو در نیصورت جو کوئی اُنکی مخالفت و نافرمانی کریگا بالضرور وہ اُسکا شہر
لوٹ لینگے اور اُسکے اہل و اطفال کو بندی کر لیوینگے اور بندگی مین لینگے پھر اگر تم لوگ اسلام لاؤ تو تم اپنی جان
و مال و بلاد سے ایمن رہوگے تب اُن سب نے جواب دیا اے صاحب و مالک ہمارے

ہمکو تین دن کی مہلت دیجئے تاہم فکر و مشورہ کرین کہ ہمارے حق مین کیا مناسب و مصلحت ہی چنانچہ اسلا عورس نے اُنکو رخصت کیا وہ سب اُسکے پاس سے واپس آئے پھر جب رات ہوئی تو وہ سب مجتمع ہوئے اور آپسمین اُنھون نے حلف و عہد کیا کہ ہم دین عرب کا قبول نکرین اگرچہ وہ ہم سبکو مار ڈالین پس چاہیے کہ قتال پر صبر و ثبات کرو پھر جب تین روز گذر گئے تو اسلا عورس نے اُنکو طلب کیا تو اُنمین سے تھوڑے سے لوگ آئے اور باقی نہین آئے اور خبرداروں نے اسلا عورس کو اُس قوم کے عزم و ارادے سے خبر دی آخر اہل بلد مسلح ہوکر اُس سے لڑنے کو آئے تب اسلا عورس بھی اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر اُنسے لڑنے نکلا اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُسکے ساتھ تھے تا آنکہ جنگ شدید واقع ہوا جب رات ہوئی تو اسلا عورس نے صحابہ سے کہا کسی کو اپنے امیر کے پاس بہت بلد روانہ کرو کہ وہ ہم لوگون کے لیے کمک و مدد بھیجے آخر اُن صحابہ مین سے ایک کو روانہ کیا وہ ہنوز بلد سے تھوڑی دور نہین گیا تھا کہ ناگاہ صدائے سُم اسپان سنکر متحیر ہوا پھر جب اُنکا تفحص کیا تو وہ سب لشکر اسلام سے تھے اور وہ پانسو سوار تھے اور افسر اُنپر قُطبہ بن عدی تھے اور سبب ان سواروں کے آنیکا یہ تھا کہ عیاض بن غنم نے اپنے خواب مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا کہ آپ نے قصعہ میافارقین اور ماجر اہل بلد کا ارشاد کیا اور بنا بریں روانگی لشکر کے حکم فرمایا جب عیاض خواب سے بیدار ہوئے تو قُطبہ بن عدی کو پانسو سوار کے ساتھ روانہ کیا اور حکم خداوند عزوجل سے ملک الارض ہوا یعنے زمین ایسی سمٹ گئی کہ وہ لوگ اُسی رات کو میافارقین مین پہونچ گئے تب وہ صحابی جو بطلب مدد جاتا تھا ان سب سواروں کو خفیہ دروازے کی طرف سے لایا اور اُس دروازے پر کچھ لوگ بنا بر محافظت کے تعنات تھے تب اُس صحابی نے اُن محافظون کو آواز دی تو انھون نے دروازہ کھول دیا اور سب سواروں کو اندر داخل کر لیا پھر سواروں نے سوال کیا کہ ہمارے آنے کی تمکو کس نے خبر دی تب صاحب بلد اسلا عورس نے جواب دیا کہ تمہاری خبر مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہی کہ ہرگاہ قتل اہل بلد سے میرا دل تنگ ہوا اور مین سویا تو مینے حضرت کے وجود باجود کو خواب مین دیکھا وہ تمہارے آنے کی خوش خبری مجھسے فرماتے تھے غرضکہ جب یہ سب پہونچ گئے اور قتال اہل بلد کے واسطے آمادہ ہوئے تو مسلمانون نے اہل بلد کو پکارا اور کہا اے دشمنان خدا تحقیق کہ بلا کی تمہپر اُتر چکی ہی کہ تمکو اصحاب مستطاب نے گھیر لیا ہی اور تمکو تلوارون کے آگے دھر لیا ہی یہ سنکے وہ لوگ اپنے گھرون کو بھاگے اور اپنے مکانون مین جا گھسے اور دروازے خوب مضبوط بند کر لیے اسلیے کہ اُنکو یقین ہو گیا نزول اُس بلا کا جسکی تاب تحمل انھین نتھی یہان تک کہ الغیاث و فریاد پکارنے لگے اور امان مانگنے لگے اُسوقت اسلا عورس نے کہا جو کوئی ہمارے پاس چلا آویگا وہ امان پاویگا آخر وہ سب حاضر ہوئے تب اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تحقیق کہ ہمنے تمکو امان دی تمہاری جان و مال پر مگر یہ کہ تم اپنے ہتھیار

حوالہ کردیا پس اُنھون نے اپنے سارے ہتھیار جو اُنکے پاس تھے حوالہ کردیے پھر جبکہ اُس قوم نے صدق قول صحابہ کا دیکھ لیا تو وہ اسلام لائے مگر کچھ لوگ اُنمین سے محروم رہے وبعد ازان اُس بیعکسرہ کا جامع مسجد بنایا اور یہان صحابہ نے تین روز مقام کیا اور اُس قوم مین حکم بن ہشام کو چھوڑا اور اُسکے ساتھ دس صحابی مقرر کردیے تاکہ وہان والونکو شرائع دین تعلیم کرین اور ضبتہ بن عدی اپنا لشکر لیکر عیاض بن غنم کے پاس آیا اور اُنسے سارا ماجرا بیان کیا یہ سنکے عیاض بہت خوش ہوے

بقیہ ذکر بلد آمد

جبکہ اہل آمد نے دروازہ شہر کا نہ کھولا اور نہ مقابلہ کیا تو اس بات سے عیاض بن غنم اور جملہ اصحاب تنگ ہوئے واقدی رح نے کہا کہ صحابہ پانچ مہینے تک بلد آمد کو گھیرے رہے چنانچہ خالد بن ابولید جیسا کہ مذکور ہوا باب الماء پر مامور تھے ہر روز سوار ہوتے تھے اور اپنا لشکر لیکر گرد شہر آمد کے پھرتے تھے جب رات آتی تھی تو اپنے مقام پر پھر آتے تھے اور ہمام اُنکا غلام ہر شب کو ایک روٹی جو کی پکا کر حجرہ مین رکھدیتا تھا کہ بعد مراجعت بعد تمار مغرب اُسی روٹی کو کھالیا کرتے تھے پھر ایسا اتفاق ہوا کہ تین دن رات برابر گذرے کچھ نہ ملا جس سے افطار کرتے تب خالد نے ہمام اپنے غلام سے کہا اے فرزند کیا تیرے پاس کچھ نہین ہی کہ تو مجھے افطار کرادے یہ تیسری رات ہی کہ تو نے میرے لیے کچھ نہین پکایا اُسنے کہا اے میرے آقا واللہ مین بدستور ہر شب روٹی پکاکر آپکے لیے حجرے مین رکھدیا کرتا ہون مجھے معلوم نہین کہ وہ کیا ہو جاتی ہی بلکہ مجھکو تو یہی یقین تھا کہ آپ نوش کرتے ہین چنانچہ جب چوتھی رات آئی تو ہمام نے موافق عادت کے روٹیان پکاکر حجرے مین رکھدین اور وہ آپ چھپ کر بیٹھا تاکہ دیکھے کون وہ روٹیان نکال لیجاتا ہی ناگاہ ہمام نے دیکھا کہ ایک کتہ شہر کے جانب سے آیا اور اندر حجرے کے گھسا اور وہ روٹیان لے بھاگا تب ہمام اُسکے پیچھے لگا کہ کہان لیجاتا ہی تاآنکہ وہ کتا اس تالاب سے جسپر خالد مامور تھے نکلکر طرف دیوار شہر پناہ کے گیا آخر ہمام اُسکو چھوڑکر پھرا آیا جب خالد نماز سے فارغ ہوئے تو افطار طلب کیا اُسوقت ہمام نے کہا اے میرے آقا ایسا ایسا امر واقع ہوا خالد نے کہا اے ہمام تو مجھے وہ مقام جہان کتا روٹی لے گیا ہی دکھادے تب ہمام خالد کے آگے آگے ہولیا اور لیجاکر وہ مقام جسمین کتا روٹی لیکر گھس گیا تھا دکھادیا جب خالد نے یہ دیکھا تو کہا اللہ اکبر ہر آئینہ حق تعالیٰ نے اب ہمکو فتح و نصرت بخشی پھر وہانسے پھر آئے اور اپنے اصحاب کو بلاکر یہ قصہ اُنسے بیان کیا اور اُنسے کہا مین قصد رکھتا ہون کہ اس تالاب مین ایک منفذ ہی مین اُسمین سے اندرون شہر کے داخل ہونگا اور مین چاہتا ہون کہ تم مین سے سو آدمی اپنی جانون کو خدا کے لیے نذر کرین اور تم خوب جانتے ہو کہ دُنیا مقام صدق ہی اُسکے لیے ہو اُسکو بصدق بسر کرے اور دُنیا مقام وفا ہی یعنے پورا پانے کی جگہ ہی جو چاہے اُس سے اخذ کرے اور دُنیا اُمیدگاہ ہی جو کچھ چاہے اُس سے زاد آخرت لے لیوے اور دُنیا دار نجات ہی جو چاہے اُس سے حاصل کرے اور دنیا جاے نزول وحی خدا ہی

اور مصلی یعنے جاے نماز ملائکہ کی ہے اور مسجد یعنے سجدہ گاہ ہے احبا و دوستداران خدا کی پس تم اس دنیا کو اپنی
کھیتی سمجھو حق تعالی ہم اور تم پر رحم کرے گا چنانچہ ہمارے اور تمہارے لیے یہ بات ہے کہ جو کوئی اس دنیاے فانی سے
زاد آخرت کا چاہتا ہو تو چاہیے کہ وہ تجارت سود مند کو اختیار کرے اور طول مدت کے فریب مین نہ پڑے
یہان تک کہ تقصیر عمل مین مطمئن و بے پرواہو جاوے آگاہ ہو کہ بیشہ تو اپنی جان کو خدا کے لیے بیچا اور اسکے
مول لیا بعد ازان خالد نے یہ آیت تلاوت کی ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم و اموالھم بان لھم
الجنۃ یعنے حق تعالی نے مومنون سے انکی جانون کو مول لیا ہے اور انکے مالون کو قبول کیا ہے بعوض اس
بہاکے کہ انکے لیے جنت ہے پس جو کوئی اپنے تئین بیچنا ہو وہ چاہیے کہ دلیری و دلاوری کرے اور جس
چیز سے وہ ڈرایا جاوے اس سے ہرگز نہ گھبراوے کیونکہ ہمارے تمہارے درمیان مین وعدہ گاہ عرصہ
قیامت ہے اور وہ موقف حسرت و ندامت ہے لہذا تمکو لازم ہے کہ اپنے اسلاف کرام اور دین اسلام
کی پیروی کرو اور خدا کی برکت اور اسکی اعانت پر تکیہ کرکے مستعد ہو جاو بعد ازان خالد نے اپنے اصحاب
مین سے سو جوانون کو انتخاب کر لیا اور انکو حکم کیا کہ اپنے اپنے ہتھیار لگا لیں بعد ازان سوار ہو کر
پاس عیاض بن غنم کے گئے اور اپنے عزم پر انکو آگاہ کیا کہ منفذ چشمہ سے مین اندرون شہر داخل ہونے والا ہون
اور تم اپنے سازو سامان سے تیار اور گوش برادر رہو صدا ے تکبیر و تہلیل پر انھون نے کہا جسکو ہم
بحمد اللہ مین تیار رہونگا تم جاؤ حق تعالی تمہاری اعانت و نصرت کرے اور چاہیے کہ عدل و برکت خدا پر توکل
کرکے روانہ ہو چنانچہ خالد نے عیاض کو وداع کیا اور اپنے اصحاب پاس پھر آئے تو انکو مستعد و تیار پایا پھر
آنکے آگے آگے راہی ہوئے اور سب پیادہ پا تھے تا انکہ در چشمہ پر پہونچے اور اسوقت آدھی رات تھی پس
حق تعالی نے حارسان و دیدبانان دیوار شہر نیاہ پر غفلت و بیخبری مستولی کر دی کیونکہ حق تعالی جب کسی امر کا ارادہ
کرتا ہے تو اسکے تئین انجام کو پہونچاتا ہے اور اسکے اسباب مہیا کر دیتا ہے راوی نے کہا اول جو شخص اس چشمے کے
اندر سے داخل بلد ہوا وہ خالد تھے اور انکے پیچھے لگے ہوئے عامر بن الاخوص اور خدیفہ بن ثابت و عمران بن بشیر تھے
اور اسیطرح وہ سب ایک منفذ و سوراخ مین جو اندر چشمے کے ہو گیا تھا داخل ہو گئے مگر جو جو انمین سے جسیم
و فربہ اندام تھے وہ گھسنے سے عاجز رہے اور اپنے حرمان شہادت پر تاسف کرتے ہوئے واپس آئے چنانچہ جتنے
لوگ اندر شہر کے اس منفذ سے پہونچ گئے وہ اسی آدمی تھے اور سواے ان لوگون کے جو منفذ چشمہ سے داخل ہوئے
اور کوئی انکی معیت مین نہ پہونچ سکا ولیکن بعد جانے ان لوگون کے ایک شخص ان لوگون مین سے جو باعث
جسامت کے دخول منفذ سے قاصر رہا تھا اسنے بھی اس سوراخ کے فراخ کرنے کی تدبیر کی کہ اسکو کھود کر کشادہ کیا آخر
وہ بقیہ مردم بھی اندر داخل ہو گئے اور اپنے یارون کو جا لیا اور وہ سب وسط شہر مین پہونچ چکے تھے تا انکہ انکے پاؤن کی

آہٹ سے سوتے ہوئے جاگ اُٹھے اور بیٹھے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے تب خالدؓ نے قصد اُن لوگوں کا کیا جو
دیوار شہر پر دیدبان تھے تا آنکہ اُنکو پتھروں کی مار سے نیچے اُترنے نہ دیا پھر خالد نے اپنے اصحاب میں سے دس
آدمی کو باب شہر پر بھیجا کہ انھوں نے قفلوں کو توڑ کر دروازے کھول دیے اور ادھر عیاض بن غنم سوار ہو کر لوگوں کو
بیدار و ہوشیار و آمادہ کارزار کر رہے تھے تا آنکہ جسوقت خالد اور اُنکے اصحاب نے بآواز بلند تکبیر کی تو فوراً عیاض رضؓ
مع لشکر باب شہر پر جا پہونچے اُسکو کھلا ہوا پا کر اندرون شہر دھنس پڑے اور اہل شہر طرف دیوار و برج شہر پناہ کے
بھاگے تا کہ اُسپر پناہ لیویں اور رات بہت تاریک تھی کہ اندھیرے نے اُنکو ڈھانپ لیا تھا چنانچہ کوئی ایسا نہ تھا جو
اپنی خواب گاہ سے اُٹھا ہو مگر یہ کہ تلوار اُسکے سر کو اُسکے تن سے اُتار لیتی تھی اور جو کوئی اپنے فرزندان دلبند
کے پاس سے باہر نکلا شمشیر نے اُسکا جگر چاک اور بند بند جدا کیا اور خالد باتفاق اپنے اصحاب کے برابر پکار پکار
تکبیر کہتے تھے اور اہل آمد کے لیے عالم اسباب قطع ہو گیا تھا اور اُنکو عذاب نے گھیر لیا تھا راوی نے کہا
پھر اسیطرح برابر جنگ برپا رہی اور لاش پر لاش گرتی تھی اور مسلمین کے دلوں کو شگفتگی و کشادگی ہوتی تھی اور شاغل
اُنکے منقطع ہو گئے تھے اور شجاعان عرب سر ہاے کفار عجم ٹکرتے تھے اور تلوارون پر تلواریں پڑتی تھیں اور ناکین
اشرار کی کٹتی تھیں اور نابکارون کے دل دہلتے تھے اور نامردوں کے بدن تھراتے تھے آنکھوں سے اشک
بہتے تھے فریاد کرنے والے کا شور کوئی نہیں سنتا تھا اور کوئی کسی کی شفاعت و سفارش نہیں کرتا تھا کوئی منع
کرنے والا نہ تھا جو کسیکو باز رکھتا اور کوئی کسی سے دفع بلا نہیں کرتا تھا اور کسی کا دل اُنپر ترس نہیں کھاتا تھا یہانتک
کہ رات سنسان پڑ گئی اور گریہ کر گئی اور صبح آمادہ طلوع ہوئی اور خالد بصد اے بس بس شور کرتے تھے تا آنکہ رات نے
اپنی چادر تیرہ و سیاہ کو تہ کیا اور آثار ضیا کے نمودار ہوئے اُسوقت اہل بلد نے اپنی خواریون اور خرابیون کو دیکھکر
طرف دار الامارۃ قصر شاہی کے رجوع کی اور ملکہ مریم کو ڈھونڈھنے لگے تو اسکو نہ پایا اور نہ اُسکا کچھ پتا ملا اور سبب
اسکا یعنے اُسکے غائب ہو جانے کا یہ ہوا کہ جسوقت اُسنے داخلہ صحابہ کا اندرون شہر کے سُنا تو اُسکو یقین
ہو گیا کہ اُنکے ہاتھ سے مخلصی نہ ملیگی تب اُسنے اپنے تیئں اور اپنے رفیقوں کو مخفی کیا اسطور پر کہ جسقدر قسم زر
و جواہر سے لے سکی لے لیا اور اُسکے دار الامارۃ میں ایک نقب تھی چنانچہ اُس سرنگ سے نکلکر دامن کوہ میں
اُتر گئی اور بلاد روم کی راہ لی واقدی نے کہا جب اہل شہر کو یقین ہوا کہ ملکہ اُنکی بھاگ گئی تو اغیاث واماناں
پکارنے لگے اسوقت صحابہ نے تلواروں کو روک لیا اور ہاتھوں کو کھینچ لیا اور اُن سب کو میدان شہر میں بروے
عیاض بن غنم کے جمع و مجتمع کیا تب عیاض رضؓ نے اُنسے خطاب کیا اور بعد حمد خداوند عزّ و جلّ و نعت سید رُسل کے
یہ بیان کیا کہ ہر آئینہ حق تعالی نے ہمکو تمپر فتح و نصرت دی اور ظفر یاب کامیاب کیا اگر حق سبحانہ و تعالی ہمارے
نبی کو نبی الرحمۃ مبعوث نکرتا اور مومنوں کے دلوں میں رحم نہ ڈالتا تو بالضرور ہماری تلوار تم میں سے کسیکو نہ چھوڑتی

ولیکن ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب مین ہمکو واسطے ضبط غصہ اور عفو کرنے کے حکم کیا ہی چنانچہ فرمایا وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ یعنے جو لوگ گھونٹ جانے والے غصے کے ہین یعنے جو ضبط خشم کرتے ہین اور لوگون سے بعفو درگذرتے ہین حق تعالی ایسے نیکوکارون کو دوست رکھتا ہی بعد ازان عیاض نے اُنکے حق مین یہ تجویز کیا کہ جو کوئی انمین سے اسلام لایا اُسکا اسلام قبول کیا اور جو اسلام نہ لایا اُسپر جزیہ یعنے محصول سالیانہ اوسی حال سے مقرر کیا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ فتح آمد مین درمیان اُس جماعت کے زیدین حالوک یہودی بھی حاضر تھا اور وہ دین یہود یہ و نصرانیہ کا بڑا عالم تھا اور وہ بنا بر اپنے گمان کے اولاد داؤد علیہ السلام سے تھا اسلئے بنی اسرائیل اسکی شان مین بڑی تعظیم و تکریم کرتے تھے اور اسکے لیے ہدیے اور تحفے نذر لایا کرتے تھے چنانچہ عیاض بن غنم جب آمد بظہر باب ہوے اور اہل آمد میدان مین جمع کیے گئے اور موافق گفتار اُس قوم کے اُنکے شیخ نے کلام کیا اُسوقت وہ عالم یہودی درمیان اپنی قوم کے اُٹھ کھڑا ہوا اور نام اُسکا یامین حیتا تھا اور اہل اسلام بھی اُسکے رتبے سے آگاہ تھے کہ وہ پیشوائے بنی اسرائیل اور اولاد داؤد علیہ السلام سے ہی پس وہ کہنے لگا کہ تم اصحاب نبی الرحمہ ہو و بتحقیق کہ حق تعالی نے رحمت کو پیدا کیا اور اُسکو تمہارے دلون مین جگہ دی و ہر آئینہ حق سبحانہ تعالی نے سارے اُمم پر تمکو افضل کیا اور صحف ابراہیم و موسی مین اسطرح نازل کیا ہی کہ آخر زمانے مین مین ایک نبی امی مبعوث کرونگا اور اُسکی امت کو ساری اُمتون پر فضیلت و برتری دونگا اور رحمت کو اُنکے دلون مین متمکن کرونگا اور اُنکے سبب سے اپنے ملائکہ پر مین فخر و مباہات کرونگا اور روز حشر آثار ضیا و انوار بہا سے اُنکو غرا محجلین اُٹھاونگا یعنے پر تو برکات وضوء سے اُنکے چہرے درخشان اور دست و پا تابان ہونگے اور جب داؤد علیہ السلام مبتلاے گناہ ہوے اور وحشیان صحرا اُنسے بھاگنے لگے تو وہ اُس سرزمین کے ایک صحرا کی طرف باہر نکلے اور مناجات کرنے لگے الٰہی بحق اُس نبی عربی کے جسکو تو آخر زمانے مین مبعوث کریگا میرے گناہون کو بخش دے چنانچہ حق تعالی نے اُنکی دعا قبول فرمائی یہ سُنکے عیاض نے کہا ہر آئینہ حق تعالی عفو کو دوست رکھتا ہی تو تحقیق کہ ہمنے تمسے عفو کیا تب اہل شہر نے جواب دیا کہ ہرگاہ تمنے ہمسے عفو کیا تو اب ہم تمہارے دین کی طرف رجوع کرتے ہین آخر انمین سے اکثر اسلام لائے اور بعضے جو انمین اسلام نہین لائے تو اُنپر سال آیندہ سے جزیہ باندھا اسطرح پر کہ ہر ایک بالغ سے چار مثقال طلا یعنے فی بالغ چار چار دینار سالانہ مقرر کیا اور اُنکے ہتھیار لے لئے اور اُنکے اموال مین سے کچھ مال بھی اُنکو حوالہ کر دیا اور باقی لے لیا اور بیعہ کو مسجد بنا یا جو بالفعل معروف بہ جامع ہی پھر وہان بارہ روز تک مقام کیا اور صنصعۃ العبدی کو وہان کا والی و حاکم کیا اور بالتعاقب اُسی کے بنی اعمام سے اُسکے پاس تعینات کر دے

ذکر فتوح یمامہ و جبل جودی

راوی نے کہا کہ بعد فتح بلد آمد کے عیاض بن غنم نے پھر طرف اوزلعون کے کوچ کیا اور وہ قلعے بڑے بڑے سر کش

سے تھے چنانچہ وہان کے باشندون کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ سب اسلام لائے و بعد ازان نعمان بن بعرف کو طرف اہل انکل کے بھیجا تو وہ سب بھی اسلام لائے اور نام انکل کا یمانیہ کہا گیا اسلیے کہ فتح اُسکی ہاتھ پر خدیفہ بن الیمان کے ہوئی تھی و بعد ازان عیاض رض نے بجانب جابیہ عزم کیا پس وہ بھی بصلح فتح ہوا بعد ازان رخ کیا طرف کوہ جودی و بطرف سیوان و ذوالغرض کے آخر ان مقامات کے باشندون نے بھی صلح کی اور جس امر کو درمیان مین قرار دیا اسپر عہد لیا بعد ازان مسلمانون نے ہتاج پر عزم کیا مگر اہل ہتاج نے اقبال اسلام و قبول اطاعت سے رد و انکار کیا اور آمادہ قتال ہوکر ساز و سامان جنگ مرتب و فلاخن بزرگ نصب کیا یہ دیکھکر عیاض بن غنم پر گران گذرا اور کہا یہ قلعہ مانع اور منیع ہی اگر اسکو ہم چھوڑ دینگے اور اس سے درگذر کر چلے جاوینگے تو یہ لوگ ہمارے بلاد کے لوگون کو آزار پہونچا دینگے اور اُنپر تاخت و تاراج کرینگے و حال آنکہ جو لوگ اسلام لائے ہین یا جنھون نے صلح کی ہی وہ سب ہمسے متعلق ہین اور ہمکو اُنسے تعلق ہی و نیز ضرورت ہم اس قلعہ سے درگذر نکرینگے یہانتک کہ اسکو فتح کرین انشاء اللہ تعالیٰ تب خالد نے کہا اس قلعے پر ہمارے ساتھ چلو کیا عجب ہی کہ کار دشوار آسان ہوجاوے واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ حاکم ہتاج ایک بڑا شیطان و سخت سرکش تھا اُسکا نام یانس بن کلیوس تھا اور اُسنے عقد تزویج کیا تھا میرونہ بنت پریونہ سے جو دختر پریول بن کالوس کی تھی اور یہ پریول صاحب لشکر اور مالک قلعہ استوار کا تھا چنانچہ میرونہ کہ ہنوز نوعروس تھی شوہر کے پاس سال بھر رہ کر اپنے باپ و نان کی ملاقات کو گئی تھی اور ایک مہینہ اپنے میکے مین مقیم رہی پھر جب باپ مان سے رخصت ہوکر طرف ہتاج کے اپنے شوہر پاس چلی تو نیمہ راہ مین پہونچکر یہ خبر سنی کہ اہل اسلام قلعہ ہتاج پر وارد و نازل ہین یہ سُنکے اُسنے وہین اُسی منزل پر مقام کر دیا اور وہانسے سیطرف تجاوز نکیا اور حال یہ تھا کہ وہ دشمن خدا شوہر اُسکا اُسکو بہت چاہتا تھا اور بغیر اُسکے اُسکو صبر و قرار نتھا پھر جب اسنے دیکھا کہ اہل اسلام اُسپر نازل اور وارد ہین تو اُسکو یقین ہوا کہ وہ اپنی زوجہ کی ملاقات پر قادر نہین ہوسکتا کیونکہ نہ وہ ادھر آسکتی ہی نہ یہ اُدھر جاسکتا ہی تب اسکی رائے نے یہ فکر کی اور ایسا مکر اندیشہ کیا کہ بحیلہ و خدع مسلمانون سے پیام صلح کرے تا زود اسکی پاس اُسکے آجاوے پھر عہد شکنی کرکے اطاعت سے انحراف و سرتابی کرے چنانچہ یانس بن کلیوس نے اپنا ایلچی پاس عیاض غنم کے روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ اگر تم اپنی بقیہ عمر یہان اقامت کروگے اور محاصرہ رکھوگے تو بھی ہمپر قادر نہوگے ولیکن تم ایک سال شمسی کا مل ہمسے مصالحہ رکھو اگر اس مدت مین تمنے فتح کرلی تو دیار بکر مین سے پھر کچھ باقی نہ رہیگا اور اسوقت ہم تمہاری اطاعت پذیرا کرینگے اور اگر تم فتح بلاد پر قادر نہوئے تو اطاعت تمہاری ہمپر لازم نہ آویگی زیادہ والسلام چنانچہ یانس نے وہ نامہ پاس عیاض بن غنم کے ایک مرد عرب متنصرہ کے ہاتھ روانہ کیا یعنے اصل اُس نامہ بر کی عرب تھی مگر ایک دو پشت سے نصرانی ہوگا اور وہ ملک بیعہ الفرس کے باشندون مین سے تھا اور یہ شخص مدبر و منتظم شہر ہتاج کا تھا اور اُسکے برادران عمزاد انتظام بلد مین اُسکے شریک و اعوان تھے اور نام اُسکا مرہف بن واقد تھا اور میل و رغبت اُسکی جانب عرب کے روم سے بہت زیادہ تھی پس جب

اُسنے نامہ خدمت مین عیاض کی پہونچایا اور عیاض نے صلح کو قبول کیا تاکہ اقامت اس مقام کی طول نہو تو سرجیس نے قصد
مراجعت کا کیا مگر وقت روانگی کے اُسنے عیاض سے کہا آگاہ ہوائے امیر مین وہ نہین ہون کہ خیر خواہی عرب سے باز رہون
اور خیر خواہی بیدین کی کرون حال یہ ہی کہ اس گروہ نے ایسی ایسی فکر کی ہی اسصورت مین اگر تم لوگ یہان سے کوچ کرکے
کہین کمین گاہ مین اسکی زوجہ کی گھات پر رہو اور اُسکو مع اسکے ہمراہیون کے گرفتار کرلو تو جسطرح اور جو اطاعت
یانس سے چاہوگے وہ فی الفور و بے تامل تسلیم کریگا اور اپنا شہر بھی حوالہ کردیگا پس چاہیے کہ جو مین کہتا ہون وہ کرو یہ
سنکے عیاض رضؓ نے جواب دیا ہم ایسے نہین کہ قول کرکے وفا نکرین اور امید ہی کہ حق تعالی ہماری صدق نیت پر نظر کرکے ہمکو
فتحیاب و فیروزمند کرے راوی کہتا ہی مجھسے روایت کی مالک بن بشر بن عامر نے اور وہ اُن لوگون مین تھا جو فتوح
شام و دیار بکر و دیار ربیعہ مین حاضر تھا چنانچہ اُسنے کہا جسوقت مرہف وہ باتین عیاض رضؓ سے کررہا تھا ناگاہ سامنے سے گرد
اوڑتی ہوئی نمودار ہوئی یہ دیکھکر عیاض نے میسرہ بن مسروق سے کہا سوار ہوکر جا دیکھ تو یہ کیسی گرد ہی تب میسرہ اور ایک
جماعت صحابہ مین سے سوار ہوکر گئے تا آنکہ میسرہ فورا پھر آیا اور کہنے لگا اے امیر آپ کو مژدہ اور فتح مبارک ہو عیاض
نے پوچھا اے ابن بشر وہ کیا خبر ہی اُسنے کہا یہ لشکر ابن ہبیرۃ المازنی کا ہی کہ بہت سے بلاد کفار کو تاراج کرتا ہوا
آیا ہی اور مال کثیر اور آدمیون کو اسیر کرلایا ہی یہ خوشخبری سنکے چہرہ عیاض کا روشن ہوگیا اور واسطے پیشوائی
ابن ہبیرۃ المازنی کے آگے بڑھے یہان تک کہ مازنی داخل ہوا اور عیاض و جماعت مسلمین پر سلام کیا و متاع
و غنائم سامنے عیاض کے رکھا اسوقت مرہف بن ذی قد تامل دیکھ رہا تھا یہان تک کہ ایک لڑکی رومیہ بھی پیش
کی گئی کہ اُسکے جمال و تجمل سے خورشید خجل تھا اور اُسپر شاہان عجم کی اعیان تھی یہ دیکھکر مسلمانون نے طرف زمین
کے اپنی نگاہین پست کین اور اداب الٰہی موافق اُسکے ارشاد کے بجالائے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ یعنے
اے نبی تو مومنون سے کہدے کہ اپنی نگاہین نیچی رکھین پھر جسوقت مرہف نے اُس لڑکی یعنے میرونہ کو دیکھا تو بے اختیار
کہنے لگا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ بیشک اے مسلمانو دین تمہارا حق ہی اور قول تمہارا صدق ہی
تب عیاض رضؓ نے کہا اے شخص تیرا کیا حال ہی اور تجھپر کونسا امر منکشف ہوا جو تو نے اقرار شہادتین کا کیا اُسنے کہا یہی
لڑکی زوجہ یانس مالک ہتاج کی ہی جسکا ذکر ابھی مین تمسے کرتا تھا حق تعالی نے اُسکو تمہارے ہاتھ لگا دیا یہ سنکے
عیاض نے سجدۂ شکر پروردگار ادا کیا پھر جب سجدے سے سر اُٹھایا تو کہا جو کوئی تقوی کرتا ہی اور خدا سے ڈرتا ہی
حق تعالی اُسکو رستگار کرتا ہی اور اُسے روزی دیتا ہی جدھر سے اُسکا گمان ہی اور اُدھر سے جو اُسکے گمان سے باہر
ہی واقدی رحمہ نے کہا کہ جب میرونہ اپنے میکے سے چلی اور اُسکے ہمراہ بہت سی لڑکیان اعیان نصاریٰ
کی تھین اتفاقا اُسی سرزمین پر جس راستے قافلہ میرونہ کا جاتا تھا گذر قیس بن ہبیرۃ المازنی کا مع لشکر ہوا تو مازنی
نے میرونہ اور اسکے ہمراہیون کو گرفتار کرلیا اور عیاض بن غنم رضؓ کے حضور مین حاضر لایا اُسوقت عیاض رضؓ نے

مرہف سے کہا تو یانس کے پاس پھر جا اور اپنے اسلام کو مخفی رکھ اور جو کچھ تو نے یہان دیکھا اور سنا ہو اس سے
بیان کر اور اہل اسلام کی خیر خواہی کر اور اُس سے کہدے کہ اگر وہ اپنے اہل کا ارادہ رکھتا ہو یعنے اگر اسکو اپنی زوجہ کی خواہش
و طلب ہو تو وہ اپنا قلعہ ہمارے تئین تفویض کرے اور جو امر ہم اُس سے چاہین وہ قبول کرے چنانچہ مرہف نے یہان سے
مراجعت کی اور یانس کے پاس گیا اور سارا ماجرا بیان کیا تو یہ امر اُسپر بہت شاق و صدمہ عظیم ہوا تب مرہف نے مشورہ
کیا کہ اب تیری کیا راے ہے اُسنے کہا آپ یقین جانیے کہ یہ قوم عرب جو قول کرتے ہین اُسکو وفا کرتے ہین اور اسی سبب سے
یہ لوگ ہمپر ظفر یاب ہوئے ہین پس میرے نزدیک مصلحت اور خیر اسی مین ہے کہ آپ قلعہ انکو تسلیم کر دیجیے تو وہ آپ کو زوجہ
آپکی اور جمارہ جو کچھ آپکا ہے دیونگے اور مین اس بات کی ضمانت کرتا ہون یانس نے کہا اے مرہف تو اُنکے پاس جا اور انمین
سے دس مرد معتمد طلب کر کہ وہ ہمارے پاس آکر ہمارے الفاے مطلوب پر حلف کرین پس اگر وہ اس بات مین عہد وفا
کرینگے تو اُنکے لیے مین قلعہ خالی کر دونگا اور ہمارے پاس ایسے شخص کو لانا جسکا قول مقبول عند الجمہور اور فعل اُسکا
مشکور رہے تاکہ یہ ہی خاطر کو اُنسے وثوق ہو اور چاہیے کہ وہ شخص ایسا ہو جسکا ذکر شجاعت مشہور رہے اور فتح کرنے مین
بلاد شام کے وہ معروف ہو اور قیود ایسے اوصاف سے مراد اُسکی بطلب خالد بن الولید تھی اور یہ تجویز اُس ملعون کی
اس ارادے سے تھی کہ اُن لوگون کو اس حیلے و مکر سے طلب کر کے گرفتار کر لیوے اور اُنکے بدلے مین اپنی زوجہ کی
خلاصی کر لوے چنانچہ مرہف پاس عیاض رض کے آیا اور جو کچھ یانس نے کہدیا تھا وہ بیان کیا تب عیاض رض نے کہا
اے مرہف اس معدود کا ارادہ یہ ہے کہ وہ ہمسے خدع و فریب کرے اور ہم اپنے پروردگار سے امید رکھتے ہین کہ مکر اُسکا
اسی کی طرف عائد ہوگا اور یہ آیہ پڑھا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ یعنے خداے تعالی مفسدون کے کام درست
نہین کرتا اور انجام کار اُنکا بخیر نہین ہوتا یہ سنکے خالد نے عیاض رض سے کہا اے امیر مجھے جانے دو مین اس قلعہ پر چڑھ جاؤنگا
حق تعالی راہ راست کا موفق ہے عیاض نے کہا بہتر ہے برکات و عنایات خدا پر تکیہ کر کے عزم کرو وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
یعنے قدرت و قوت خدا ہی سے ہوا کرتی ہے چنانچہ خالد و مقداد و عمار و سعید بن زید و عمرو بن معدیکرب و مسیب بن نجبیہ
و قیس بن ہبیرہ و ضرار بن الازور و عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم اجمعین یہ سب بہادر روانہ ہوئے اور انکے آگے
آگے مرہف تھا یہان تک کہ باب قلعہ پر پہونچے اور اُس دشمن خدا نے یہ تدبیر کر رکھی تھی کہ غلامون خادمون کو دکانات
و دروۂ قلعہ مین بٹھا کر حکم دیا تھا کہ جب وہ لوگ داخل ہون تو اُنکے ہتھیار رکھ لیوین چنانچہ اُن غلامون نے ایسا ہی
کیا کہ سب کے ہتھیار لے لئے مگر خالد و عبد الرحمن و ضرار ان تینون نے ہتھیار نہین دیے اور کہنے لگے ہم وہ نہین ہین جو اپنے
ہتھیار غیرون کے حوالے کرین اگر اُسکو منظور ہو تو ہم اسکے پاس مسلح جاوینگے اور نہین تو ہم جدھر سے آئے ہین اُدھر ہی
پھرے جاتے ہین تب مرہف پاس یانس کے گیا اور کہا سب نے ہتھیار حوالے کیے مگر تین آدمی نے ہتھیار نہین کھولے
پروہ کیا قدرت رکھتے ہین اور کیا کر سکتے ہین انکو اُنکے حال پر چھوڑ دیجیے جسطرح چاہین چلے آوین بالفرض اگر وہ آگ بھی ہونگے

تو بھی ہمکو کچھ گزند نہین پہونچا سکتے ہین پس چاہیے کہ تو جنگ و جدل اس کو اپنر ثابت ہونے نہ دے تا انکو طمع و حوصلہ ہو یہ
یانس نے کہا قسم ہے حق مسیح کی بے شبہ تو سچ کہتا ہے کہدے اُنسے کہ وہ سب ہتھیار باندھے ہوئے آوین تا ان سب
پر ثابت ہو کہ ہم اُنسے کچھ خوف نہین کرتے ہین اور سوائے اِسکے اِس صورت مین اُنکے دلون مین ہمسے وحشت بھی
نہ رہیگی غرض کہ مرہف گیا اور غلامون کو حکم کیا کہ جس جس کا ہتھیار لیا گیا ہے واپس کردو پھر اُنکو ہتھیار دیکر ہمراہ لیچلا
جب وسط قلعہ مین پہونچے تو یکایک یانس سے ملاقات ہوئی کہ وہ وہان منتظر کھڑا تھا پھر جسوقت اُسکی آنکھین
صحابہ سے دوچار ہوئین تو اُسکے دل مین رعب چھا گیا اور ہیبت سما گئی اسوجہ سے کہ کوئی خدا سے خوف
رکھتا ہے اُس سے ہر شی ڈرتی ہے چنانچہ یانس تھرانے لگا اور گرا پڑتا تھا و حال آنکہ اُنسے پہلے سے اپنے خواص اصحاب
کو فہمائش اِس بات کی کردی تھی کہ جب مجکو دیکھو مین اُنسے قریب ہوا ہون اور اُنسے مصافحہ کرتا ہون تو یکبارگی تم اُنکو گرفتار
کرلیجیو پھر جب خالدؓ نے اُن لوگون کے لشکر کی طرف نگاہ کی تو اُنکے مافی الضمیر کو بتفرس دریافت کرکے یانس سے
خطاب کیا کہ اے بطریق برجاے خود باش تو نہین جانتا ہم وہ قوم ہین کہ ہم مکر و کید نہین کرتے ہین ہر آئینہ ہمنے بہت سے
ملوک کو مقہور و ہلاک کیا اور اُنکے بلاد لے لیے یہ کہکے اپنی تلوار ہلانے اور چمکانے لگا اور یانس کو خوف مین لایا اور اُسکو دہشت
مین ڈالا یہانتک کہ یانس کے خیال مین یہ سمایا کہ جتنے لوگ قلعہ مین تھے سب اُنھین مین سے اُسکو نظر آنے لگے آخر خالد آگے بڑہا اور
یانس کی رگ گردن پر ایسی ضرب شمشیر لگائی کہ اُسکے سینے تک اُتر گئی اور دیگر صحابہ نے یکبارگی اہل قلعہ پر ہجوم و یورش کرکے
تلوارین مارنے لگے اور کشتون کے پشتے کردیے اور حال یہ تھا کہ دیہات ہتاج سے باشندگان فسطاس و فرساط کو واسطے
قتال مسلمین کے یانس نے جمع کرکھا تھا چنانچہ جسوقت یانس کو خالد نے قتل کیا اور اہل فسطاس و فرساط نے صحابہ کی
استقامت و ثابت قدمی قتال اہل قلعہ پر اِس شدومد سے دیکھی تو وہ لوگ آپسمین کہنے لگے تم خوب جانتے ہو کہ اہل عرب اپنے اصحاب
و ہمراہیون سے غافل و بے پروا نہین رہتے ہین بلکہ اُنکے معاون و مددگار رہتے ہین و تحقیق کہ اُنھون نے ہرگاہ بلد آمد اور دیگر بلاد
کو فتح کرلیا ہے تو شہر ہتاج وغیرہ کب اُنکو مانع ہو سکتے ہین پس چاہیے کہ ہم لوگ اپنے لیے مسلمین کے نزدیک سوخ اختیار کرین
اور اُنکے ہمراہ ہوکر اہل قلعہ سے لڑین چنانچہ ایسا ہی کیا کہ اُنھون نے بھی تلوارین میان سے لین اور مسلمین کے ساتھ ہوکر قلعہ
والون کو قتل کرنا شروع کیا اور ادہر لشکر اسلام مین جو بیرون قلعہ گوش بر آواز تھے سو جسوقت عیاض بن غنم نے اندرون قلعہ
سے شور و غوغا سنا تو کہنے لگے آگاہ ہو اے مسلمانو کہ ہر آئینہ یانس نے ساتھ خالد اور اسکے ہمراہیون کے عذر و عہد شکنی کی پس
اے مجاہدین لازم ہے کہ اپنے تئین اُن تک بہت جلد پہونچاؤ یہ سنتے ہی ابوالہول مع چار سو اپنے اصحاب کے فوراً نکل
پڑا اور وہ سب پیدل تھے چنانچہ یہ سب پہاڑی پر چڑہ کر قلعے کی طرف اُتر پڑے پھر جو جو اہل قلعہ مین سے بھاگے جاتے
تھے اُنکو تہ تیغ کیا یہان تک کہ اُنمین سے کوئی بھاگ نہ بچا اور ہنوز ابوالہول اور اصحاب اُسکے داخل قلعہ نہوئے تھے کہ خالد
نے قلعہ فتح کرلیا تھا اور اسپر تسلط بخوبی کرچکا تھا و بعد ازان عیاضؓ اور سائر مسلمین قلعہ مین در آئے اور جو کچھ اس قلعہ

مین تھا سب پر قبضہ کیا اور عیاض نے سالم اپنے مولا یعنے غلام آزاد کردہ کو اُس قلعہ پر والی و حاکم کیا اور اسکے ہمراہ سو آدمی تعنات کیے اور اہل فسطاس و فرسلط کے لئے اور واسطے بقیہ مردم قلعہ کے ایک نوشتہ لکھا اس باب مین کہ وہ لوگ کبھی کسی عورت سے زناکاری نکرین اور اس بات پر شاہد کیے گئے خالدؓ و مقدادؓ و عمارؓ و معاذؓ و شرحبیلؓ و عبدالرحمن بن ابی بکرؓ و ضرارؓ اور عیاض نے اُن اسیرون کو بھی رہا کیا جنکو قیس بن ہبیرہ گرفتار کیا یا تھا و بعد ازان عیاضؓ نے بطلب میافارقین کوچ کیا تا آنکہ اثنائے راہ مین باشندگان کوہ میافارقین اور اہل الجزیرہ اور مردمان قلب دیار تغلب حرب الکلاب نام مقام نے پیشوری کرکے پیہم پاس عیاض بن غنمؓ کے حاضر ہوگئے سو عیاضؓ نے انکو امان دی اور اُنپر جزیہ مقرر کرلیا نام مقام ۱۲ اور اُن مسجدون کو اُنکے شہرون کو رخصت کردیا اور اکابر میافارقین کے عیاضؓ کی ملاقات کو آئے اور اُنکے حسن سیرت اور طیب عدالت پر شکرگذاری کی اور واسطے عیاضؓ اور مسلمین کے سامان ضیافات مہیا کیا اور عیاضؓ نے دامن کوہ مین بطرف میدان خیمہ گاہ کیا اور دس روز وہان مقام رکھا بعد ازان سائر اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جمع کرکے اُنسے مشورہ طلب کیا اور کہا میرا ارادہ کوچ کا طرف دیار ارمنیہ اور طرف ارض روم کے ہی تو چاہیے کہ تم لوگ رحمکم اللہ مجکو مشورہ دو کہ کس راستے پر اور کدھر سے ہم اُدھر کو چلین تب ایک شخص نے معاہدین مین سے جو سبھون سے زیادہ اُن بلاد کا عارف تھا عرض کی کہ اے امیر اگر مجکو اجازت ہو تو مین عرض کرون عیاضؓ نے کہا جسکے پاس کوئی رائے اور تدبیر ہو چاہیئے کہ وہ بیان کرے تب اُسنے عرض کی آپ خوب یقین کیجیے کہ اگر آپ ابھی قصد ارمینیہ کا کرینگے تو آپ کو وہان ایک زمانہ طویل گذریگا لہذا بالفعل بہتر یہ ہی کہ یہان سے قریب ایک قلعہ بلند و محکم واقع ہی اُسکا نام حصن لغوب ہی اور نام والی قلعہ کا بطالقون بن کنعان بن عبد یوس ہی اور وہ صاحب جیش عرمرم یعنے خداوند لشکر اعظم ہی اُسپر عزم کیجیے نصر من اللہ و فتح قریب

ذکر فتح حصن لغوب

بعد ازان اُس شخص نے کہا اے امیر جاننا چاہیئے کہ بہت سی گرد دیہان اور اکثر قلعے بطالقون کے تحت حکومت اور زیر دست ہین اور بارہا وہ یہان سے سوار ہوکر بطمع تاراج باشندگان اُن شہرون کے جاتا ہی اور غارتگری کرتا ہی لہذا رائے یہ ہی کہ اگر آپ اسپر لشکر کشی کیجیے تو امید ہی کہ حق تعالی آپکی فتح کرے کیونکہ اگر آپ اس قلعہ کو فتح کرلیوینگے تو جہان کہین کا آپ ارادہ کرینگے وہان جا سکینگے و نیز موجب خوشدلی و طمانینت قلبی اُس شخص کی ہوگی جسکو آپ اپنے اصحاب مین سے اپنی طرف سے یہان کا خلیفہ مقرر کرجاوینگے یہ سنکے عیاضؓ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جو کچھ اس شخص نے کلام کیا تمنے سنا اسمین تمہاری کیا رائے ہی تب خالدؓ نے کہا کہ کلام اس شخص کا حق اور نطق اسکا صدق ہی آپ عزم کیجیے اور حق تعالی پر تکیہ و توکل رکھیے بعد ازان وہ لوگ عیاضؓ کے پاس سے اپنے اپنے مقامون پر

آئے اور تمام شب اس فکر مین بسر کی کہ کس شخص کو طرف اس قلعے کے بھیجنا چاہیے آخر ہر ایک نے بالاتفاق یوقنا کو اختیار
کیا اور یوقنا کو پاس عیاضؓ کے بلوایا تب عیاضؓ نے یوقنا سے کہا اے عبد اللہ یوقنا جمیع اصحاب کی راے نے
تجھپر اتفاق کیا ہی کہ تو ہی اس قلعے مین جا اس امر مین تیری کیا راے ہی یوقنا نے کہا حق تعالی امیر کے امور کی اصلاح
کرے مینے سنا ہی کہ یہ قلعہ سخت دشوار گذار ہی اور جب وہان مین پہونچون تو احتمال طول امر ہی مباد اکہ یہ وقت فوت ہو جاے
اور معلوم نہین کہ انجام اسکا کیا ہو لیکن مین بہرحال اپنی جان خدا اور رسول کے واسطے نثار کرتا ہون چنانچہ مین اپنے
برادران عمزاد سے ایک سو مرد کو لیجا کر کسی کوشے مین فلاحین کے لباس مین آتار دیتا ہون اور اپنی عورتون اور اولاد کو
مقام بقر مین چھوڑتا ہون اور مین باشندگان فلاحین مین جا ملتا ہون اس تدبیر سے اگر شمول اُن باشندون کے اس قلعے
مین میرا گذر ہو گیا تو انشا اللہ تعالی تسخیر قلعہ کرتے ہین عیاضؓ نے کہا اے عبد اللہ تیرا امر اور تیری حیلہ گری ہمارے
نصرانیون مین مشتہر ہی مین ڈرتا ہون کہ تو اسطرح وہان جاکر اپنے تئین اور اپنے ہمراہیون کو مہلکے مین ڈالیگا کہ وہ تم سب کو
گرفتار کر لیوینگے اور حق تعالی نے فرمایا ہی لَا تُلْقُوا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ یعنے اپنے تئین از خود ہلاکت مین نہ ڈالو تب
یوقنا نے کہا پھر اگر یہ منظور نہین ہی تو مجکو اذن دیجیے کہ انکے بلاد پر بطریق تاخت و تاراج کے جاؤن عیاضؓ نے کہا ہان
اجازت ہی اسوقت یوقنا اپنے ہمراہیون کو ساتھ لیکر نکلا اور وہ سب ہزار مرد اسکی قوم سے تھے اور اُن سمجھون نے
شہرہاے اَرزَن و سَرد و سَعرد و یاساو حیران و معدن پر عزم بالجزم کیا واقدی رح نے کہا ناگاہ قضا و قدر
الہی سے ایسا ہوا کہ مالک شہرہاے سعرد و حیران و معدن و میہر و طراجرو سلو اس کو جسکا نام حرسلو تھا ساتھ
بطالیقون کے عناد تھی اور درمیان ان دونون کے جنگ رہا کرتی تھی اور ایک دوسرے کے درپے تخریب رہتا تھا
پھر جب خبر آمد صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منتشر ہوئی اور یہ سب صحابہ میافارقین مین تھے اسوقت باشندگان
بلاد مذکورہ کے صاحب سعرد کو مشورہ بجرب دینے لگے مگر اُسنے اپنے مین طاقت محاربہ ساتھ عرب کے نپائی تو
اسنے ہدایاے نفیسہ ہمراہ لیکر خود پاس بطالقون کے چلا تا اس سے بعد مصالحہ فیمابین کے صلاح و مشورت
کرے کہ قتال مسلمین پر یکدست و یکدل ہو جاوین چنانچہ اس عرصے مین کہ وہ ہدایا اپنے ہمراہ لیے ہوئے جاتا تھا
کہ ایک قریہ مین جسکا نام امرغیر تھا جا اُترا اور گھوڑون کو واسطے رفع ماندگی اور چرنے کے چھوڑ دیا اور اس انتظار مین
روانگی پر آمادہ بیٹھا تھا و اتفاقاً اُسی حوالی مین یوقنا بھی گھات و تاک مین لگے تھے کہ ناگاہ انھون نے اُس
قریہ کو گھیر لیا اور جو لوگ اسمین موجود تھے اُنکو گرفتار کر لیا چنانچہ شمول اُن لوگون کے وہ بطریق یعنے حرسلو ادائی خراج
بھی مع ہمراہیان اپنے اسیر ہو گیا پس وہ شب تو داروگیر مین گذری جب صبح ہوئی اور قیدی پیش کیے گئے تو یوقنا نے
اُنسے خطاب کیا کہ دیکھو حق تعالی نے کیسا مجکو تم پر منصور و مظفر کیا اور آگاہ ہو کہ مین بھی بلوک روم سے ہون کہ مالک بلاد
تھا اور لشکر کشی اور فرمان روائی کرتا تھا اور صلیب پرستی بھی کی اور قربان گاہ سے تقرب رکھتا تھا جب حق تعالی نے اس

قوم کو یہان بھیجا تو مینے انکے حالات کی پڑہتش و آزمائش کی اور انکے کامون پر نظر کی تو مجکو خوب ثابت ہوا کہ حق بجانب
انکے ہی تہا مینے انکے قول و فعل کی پیروی کی وحال آنکہ ہم ملک شام مین ایسی قدرت رکھتے تھے کہ سائر ملوک عجم خصوص
کسریٰ بن ہرمز اور سائر ترک و دیلم ہمسے عاجز و ہراسان تھے اور تمام مزرعات روے زمین ہمارے لیے تھی اور ہم کچھ پروا
عرب نکرتے تھے یہانتک کہ باینہمہ مکنت و قدرت کے جب عرب نے ہمپر خروج کیا تو اُنکے رعب و صولت سے ذائقہ ہمارا
تلخ ہوگیا اور ساری شجاعت و جسارت ہماری جاتی رہی تاآنکہ وہ ہمارے تمام قلعون اور حصنون کے مالک ہوگئے اور
ہماری جملہ املاک پر قابض و متصرف ہوئے اور پروردگار نے اُنکو ہمپر نصرت و فیروزمندی بخشی اسلیے کہ وحدانیت و توحید
خداوند مجید کا اشارہ انہین کی طرف کیا جاتا ہی یعنے خلق اللہ مین انہین لوگون کی طرف اشارہ ہی کہ یہی لوگ موحدین خالص
ہین الحاصل اگر تم لوگ بھی خداے واحد پر ایمان لاؤ تو دنیا و آخرت مین تمہارے لیے آسائش و فراخی حاصل ہو اور مین
تمکو مطلق العنان کردون اور اگر تم انکار کروگے تو مین تمکو آخر تک یعنے تم سب کو قتل کرونگا یہ سنکے اُن لوگون نے کہا
آج کے روز و شب ہمکو مہلت دو کہ ہم بجاے خود باہم فکر و تدبیر کرین تب یوقنا نے اُن سبکو مہلت دی صرحرسلوا البطریق
کے تئین تخلیہ مین بلا کر پوشیدہ اس سے باتین کین اور اُس سے کہا تو اُس بات پر عمل کر جسکے سبب جہنم سے تیری گلو خلاصی
ہو اور اسلام قبول کر اور تو اپنے تئین مودی و آمادہ کر یہانتک کہ جو باتین ہمنے سُنی ہین کہ وہ درمیان تیرے اور صاحب
اس قلعہ یعنے یطالقون کے واقع ہی تجکو اسپہ دسترس ہو جاوے تب اُس البطریق یعنے حرسلوا نے کہا تم سچ کہتے
ہو مگر تمکو اس راز در پردہ کی کسنے خبر دی یوقنا نے کہا مجھے خدا و رسول نے اس امر پر مطلع کیا مگر تو یہ بیان کر کہ باعث
عداوت درمیان تیرے اور اُسکے کیا ہی ہرسلوا نے کہا سبب عداوت یہ ہی کہ یطالقون نے اپنے عقد تزویج کے لیے
خواستگاری میری دختر سے کی تھی اور میرے پاس ہدایا اور پیام بھیجا تھا مینے پھیر دیا اور انکار کیا تھا یہ وجہ میرے اور اسکے
عداوت کی ہوئی ہی یہانتک کہ وہ میرے بلاد پر تاخت و تاراج لاتا ہی اور مین اُسکے شہرون پر غارتگری کرتا ہون اور اب
مین اُسکے پاس ہدیہ و نذر لیکر ملنے جاتا تھا تاکہ ہم اور وہ یکدست و یکدل ہو جاوین ناگاہ تم آپڑے اور مجھے گرفتار
کر لیا یوقنا نے جواب دیا کہ جو امر خیر مین اپنے لیے چاہتا ہون وہی تیرے حق مین بھی ارادہ رکھتا ہون اور مین تجھپر جبر
و زبردستی بھی نہین کرتا ہون کہ تو اپنا دین چھوڑ دے ولیکن مجھسے معاہدہ کر اس امر پر کہ تو ہمسے خلاف و انحراف نکرے
اور مین تجھے رہا کرتا ہون چاہیے کہ تو والی قلعہ کے پاس جاکر اُسکے سامنے انکساری و فروتنی ظاہر کر اور اظہار اپنی
ندامت و پشیمانی کا کر کہ مین دربارۂ تزویج اپنی دختر سے تمہارے پیام کو رد کرکے بہت شرمسار ہوا ہون آخر اب مینے
اُسکو اپنے ہمراہ لیا اور بزینت و آرائش تمام آراستہ کیا اور مال کثیر بطریق جہیز اُسکے ساتھ کیا اس ارادے سے کہ مین
اُسکو تمہارے لیے ہدیہ پیشکش کرون پھر جب مین اُسکو ہمراہ لیکر روانہ ہوا یہان تک کہ جسوقت فلان قریہ مین پہونچا تو
یکایک قوم عرب برجستہ مجھپر آپڑے اور تمام مال و اسباب ہمارا لوٹ لیا اور ہمارے آدمیون کو گرفتار کر لیا

اور مین اُنسے اپنے تئین بچاکر تمھارے پاس بھاگ آیا ہون تاکہ تم میری دستگیری کرو اور یہ ہی خبر کوقیہ عرب سے
غرض کہ جب وہ یہ بیان سُنیگا تو طمع اُسکو دامنگیر ہوگی اور شوق دلی کی کشش سے وہ ہماری طرف نکل پڑیگا اُسوقت امید قوی
کہ حق تعالیٰ ہمکو فیروزمند و فتحیاب کریگا پھر انشاء اللہ جب ہم اِس قلعے پر متسلط و مالک ہونگے تو البتہ تو اپنے بلاد پر بدستور
باقی رہیگا اور امان و اطمینان سے گذران کریگا اور تو خوب جان لے کہ فعل میرا وہی فعل عرب ہے جو کچھ مین کرونگا اُسکو تمام
عرب پذیرا و امضا کرینگے اور برابر جاری رکھینگے چنانچہ جب اُس بطریق نے یہ کلام یوقنا کا سُنا تو کہنے لگا مین یون ہی کرونگا لیکن
مین ڈرتا ہون کہ مسیح کا مجھپر غضب ہوگا اِس بات سے کہ مین اپنے اہل دین پر غدر و خدع کرتا ہون یوقنا نے کہا کہ اگر تیرے
زعم مین یہ گناہ ہی تو یہ تیرا بار مین اپنے اُوپر لیتا ہون یعنے تیرا گناہ میرے ذمے ہی تو مجھے چھوڑ دے کہ عیسیٰ بن مریم روز قیامت
مجھسے اِسکا مطالبہ و مواخذہ کرین بطریق نے کہا اگر ایسا ہی جیسا تم کہتے ہو تو مین اِس کام کو کرتا ہون اور یہ میرے نزدیک کوئی
امر دشوار نہین ہی ولیکن مجکو یہ اندیشہ ہی کہ جو کچھ تم کہتے ہو ہرگاہ مین اُسکو بجا لایا اور شاید کہ وہ اپنے قلعے سے نہ نکلا بلکہ اُسنے
اپنے اصحاب مین سے کسی کو باجمعیت میری اعانت و نصرت کے لیے میرے ساتھ کردیا تو تمھارے دشمن سے
تمکو کچھ فائدہ حاصل نہوگا تب یوقنا نے کہا پھر کیا تدبیر کرنی چاہیے حرسلو البطریق نے کہا میری رائے مین اِسکے سوائے
دوسری صورت ہی یوقنا نے پوچھا وہ کیا ہی اُسنے کہا تم اپنے اصحاب کو اسپان سوار ہمراہ لیکر چلو اور مین بھی تمھارے
ہمرکاب ہون اور صبح ہونے پاوے کہ قلعہ تک جا پہونچین پھر جب وہ مشرف و زیر نظر ہو جاوے تو میرا گھوڑا اور میرا
ہتھیار مجکو دو کہ مین گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا ہوا بہت جلد وہان جا پہونچون اور جسوقت لیطالقون کو ہمراہ اُسکے
ارباب دولت کے دیکھون اور میری اُسکی چار آنکھین ہون تو مین اپنے سر پر خاک ڈالکر شور و فریاد کرون اے ملک
عربون نے میرے اصحاب اور میرے غلامون کو پکڑ لیا اور جو کچھ آپ کے لیے ہدیہ و نذر میرے ہمراہ تھا لوٹ لیا پھر
جب وہ کہیگا کہ عرب کہان ہین تو مین کہونگا کہ قلعہ سے ایک فرسخ پر نازل ہین پھر جسوقت وہ یہ بات سُنیگا
تو ممکن نہین کہ وہ میری نصرت سے تاخیر کرے اور سوائے اِسکے اُسکو کچھ چارہ نہوگا کہ فوراً تمھاری طرف عزم کرے
اور حال یہ ہی کہ اکثر لشکر اُسکا متفرق ہی کہ جا بجا اُنکو قلعون پر تعینات کردیا ہی اور اُسکے پاس ہمکی ہزار سوار یا کچھ کم ہونگے
پھر جبکہ یوقنا نے یہ کلام حرسلو کا سُنا تو اُسکی باتون پر یقین اور وثوق ہوا اور اپنے پاس سے اسیرون کو پاس
عیاض بن غنم کے بھیجدیا چنانچہ وہ اسیر جب عیاض کے پاس پہونچے تو اُن قیدیون سے فرمایا ہم تمکو رہا کرتے ہین
اِس شرط پر کہ تم لوگون مین جاکر ہمارے احسانات بیان کرو اُنھون نے کہا ہان البتہ ہم آپکا ذکر خیر مشتہر کرینگے اور
کیونکر نکرینگے کہ آپ ہماری جان بخشی اور رہائی کرتے ہین تب عیاض نے اُن بندیون کو چھوڑدیا جب وہ لوگ ہر طرف
منتشر ہوگئے اور باشندگان بلاد نے حسن سیرت و طیب عدالت امیر اسلام کی سُنی تو اطاعت و فرمانبرداری مین سب
حاضر ہوگئے اور اِدھر یوقنا اُسی رات کو اپنی جمعیت لیکر طرف قلعہ لیطالقون کے روانہ ہوگیا ہنوز سپیدۂ صبح نمودار نہوا

تھا کہ سامنے قلعے کے جا پہونچے اُسوقت یوقنا نے حرسلو البطریق کو رخصت کیا اور اُس سے عہد واثق لیا اور اُسکا گھوڑا اور سلاح دیدیا
اور وہ اُنکے پاس سے یون چلا جیسے کوئی اپنے تئین کسی سے چھوڑا کر بھاگتا ہی اور وہ چند قدم جانب قلعہ گیا تھا کہ اُسنے ملک بطالقون
کو سامنے طرف قلعہ شور کے جاتے دیکھا اور اُسکے ساتھ ہزار سوار اور ہزار پیادے تھے اور اُسوقت سبب اُسکے خروج کا یہ ہوا تھا کہ
کچھ لوگ اُسکے اصحاب مین سے جو کنیسہ قدیم مین رہتے تھے اُنھون نے اگرچہ کچھ ہمراہیان یوقنا کے ہاتھ سے اذیت پائی تھی وہ بطریق بطالقون
سے بطریق استغاثہ بیان کیا تھا پس یہ اُسی ارادے سے چلا تھا کہ اُن مستغیثون کو دست یوقنا سے نجات دے تا آنکہ اُسی ہنگام
مین جبوقت بطریق حرسلو اور بردیطالقون کے پہونچا تو پیدل ہو کر بالجاح وزار رہی پیش آیا اور حال اپنا بیان کیا اُسکو نرم دل کیا اُسنے پوچھا آخر تو کیونکر
مخلصی پائی اُسنے کہا مین اپنے ہاتھ بندھے ہوئے چھوڑا کر اِس گھوڑے پر سوار ہو بھاگا پھر جب اُنھون نے مجھے بھاگتے دیکھا
تو وہ بھی اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور میرا تعاقب کیا اور میرے پیچھے لگے ہوئے یہین قریب آگئے ہین جب بطالقون نے
یہ احوال سُنا تو اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سوار ہو چنانچہ اُسیوقت بطلب یوقنا روانہ ہوا اور کہنے لگا یہ وہی شخص ہی جسکا ارادہ
کرکے مین چلا تھا سو خدا نے خود اُسکو ہمتک پہونچا دیا تو چاہیے کہ اُنپر یورش کرو اور کوئی اُنمین سے بچنے نپاوے یہانتک
کہ اُنکو نیزون سے چھید لو اور یوقنا نے بحلم وتحمل تمام تامل کیا اور ہر طرف سے شور مچا اور رنج و بلا نے ہاتھ پھیلایا
اسوقت یوقنا اور اُسکے اصحاب خداوند عزوجل سے طلب اعانت و امداد کرتے تھے چنانچہ اُسوقت کہ یہ لوگ قریب بہ ہلاکت
تھے کہ ناگاہ ایک جانب بلندی سے کنوتیان گھوڑون کی دور سے نظر آنے لگین اور کیونکہ وہ بطریق تسانقط لوٹے پر تے
ہین آخر جب وہ اور قریب ہوئے اور یوقنا نے اُنکو بنظر غور دیکھا تو اتفاقاً وہ سب اصحاب رسول خدا تھے صلی اللہ علیہ
وسلم اور وہ سب تین ہزار تھے اور افسر اُنکا خالد بن الولید تھا اور باعث اس لشکر کے آنیکا یہ ہوا کہ جب یوقنا اپنے
بنی اعمام کو ہمراہ لیکر عیاض سے رخصت ہو کر بقصد قلعہ بغوب روانہ ہوا تھا تو عیاض نے اُسکے حق مین اندیشہ کرکے
لشکر سوارون کا بسرکردگی خالد کے روانہ کر دیا تھا چنانچہ خالد کو جسوقت اِس لواحی مین احوال یوقنا معلوم ہوا تو گھوڑون
کی باگین چھوڑ دین اور بگ ٹٹ آپہونچے اور پکار کر کہا ای اہل ایمان اے حاملان قرآن گھیرلو ان صلیب پرستون کو اور
ذکر اللہ مین اپنی آوازون کو بلند کرو راوی نے کہا جب یوقنا نے یہ دیکھا کہ نصرت خدا آپہونچی تو شان اپنی عظیم سمجھکر
صاحب قلعہ سے مقابل ہوئے اور اُسکی شان عظمت سے اُسکو پہچانا اور اُس سے تیغ زنی و نیزہ بازی ہونے لگی آخر یوقنا
نے نیزہ مار کر زمین پر اُسکو گرا دیا اور خالد نے اور اُسکے اصحاب نے لشکر بطالقون کے ساتھ وہ کام کیے جو آگ لکڑی سے
کرتی ہی آخر جب یوقنا نے صاحب قلعہ یعنے بطالقون کو قتل کیا تو اُسکا سر کاٹکر نیزے پر بلند کیا اور اُسکے لشکر سے پکار کر
کہا کہ تم کسکے لیے قتال کرتے ہو جنہنے تو تمہارے صاحب و مالک کو قتل کر ڈالا پھر جب اُنھون نے سر بطالقون بالا ے
سنان دیکھا تو منہ موڑا اور پیچہ پھیر کر بھاگے اُنمین سے اکثر مکھپ گئے اور باقی پہاڑ پر چڑھ گئے اور اُن قلعون مین جو بطالقون
سے متعلق تھے غل پڑ گیا کہ بطالقون مارا گیا آخر وہان کے لوگ نکل بھاگے واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ بطالقون کی

ایک زوجہ بڑی عاقل وزیرک اور پرفکر و تدبر تھی جب اُسنے اپنے شوہر کا حال ایسا کچھ دیکھا اور معلوم کیا کہ اہل قلعہ و اہل بلد اکثر مارے گئے اور باقی منتشر و متفرق ہوگئے تو اُسکو یقین ہوگیا کہ اب اُسکے ملک کو زوال آیا اور اُسکا خانہ خراب اور خانمان تباہ ہوگیا تب اُسنے اپنے ارکان دولت کے اکابر و مشائخ کو طلب کیا اور کہنے لگی اے گروہ آگاہ ہو کہ ہرآئینہ صاحب تمہارا مارا گیا اور جو جمعیت اُسکے ہمراہ تھی پریشان ہوگئی اور عربون کے ہاتھونسے تمپر ایسی واردات گذرین اور ملوک دین نصرانیہ پر کیسی کیسی مصیبتین پڑین اور دیکھو وہ لوگ کسطرح مالک ملک شام ہوگئے اور سرزمین بیعہ اور دیار بکر اور بلاد مصر پر کیونکر متسلط ہوگئے صالح امور اُنسے قریب ہین شریعت اُنکی جاری ہی اور ذکر اُنکا ہر جا ساری ہی اکثر ملوک و بطارقہ اُنکے دین مین داخل ہوگئے اور وہ لوگ جس قلعہ پر جاتے ہین فتح کرتے ہین اور جس لشکر سے مقابل ہوتے ہین اُسکو شکست دیتے ہین یہانتک کہ وہ تمہاری سرزمین مین وارد ہوے اور تمہارے گھرون مین نازل ہوگئے اب تم اپنی رائے رشید سے کیا مشورہ دیتے ہو اُن لوگون نے جواب دیا اے ملکہ جو کچھ آپ نے کلام کیا ہم خوب جانتے ہین مگر یہ امر آپ کے امر پر موقوف اور آپ کی رائے عالی سے متعلق ہی ملکہ نے کہا صواب دید یہ ہی کہ تم سب اپنا خون بچاؤ اور اپنے خانمان اور اپنے مال و متاع کی حفاظت کرو اور جسطرح اور اہل بلاد نے معاملہ کیا ہی وہی تم بھی کرو کہ گر اُنسے مصالحہ کرلوگے تو حال و مال ننگ و ناموس سے ایمن و مطمئن رہوگے اور اونکے سایہ پناہ مین زندگانی بخوشی بسر کروگے یہ سنکے اُن لوگون نے جواب دیا کہ تجویز آپکی عین صواب ہی ملکہ نے کہا پھر تم مین سے کچھ لوگ ان عربون کے پاس جاوین اور ہمارے لیے اُنسے التماس صلح کرین راوی کہتا ہی پھر بعد مشورے کے وہ سب ملکہ پاس سے رخصت ہوے پھر اُنمین سے نیس آدمی جو بڑے اخیار و ابرار قوم تھے نہر قلعہ سے عبور کرکے جانب لشکر خالد روانہ ہوے جسدم خالد اور جملہ مسلمانون نے اُنکو اپنی طرف آتے دیکھا اور معلوم کیا کہ یہ سب ساکنان قلعہ ہین تو مسلمانون نے اُنکا استقبال کیا اور اُنپر سلام کیا اور اُنکو مرحبا کہا اور اُنکے ہمراہ ہوکر خیمہ خالد پر لیگئے اُسوقت خالد فرش خاک پر یعنے زمین بے فرش پر بیٹھے تھے اور خاص اصحاب اُنکے گرد تھے اور وہ سب ہمہ تن بحضور دل و جان ذکر اللہ مین مشغول تھے اور اُنکے پاس نہ کوئی پردہ دار تھا نہ کوئی دربان چنانچہ ان لوگون نے جاکر خالد اور اصحاب خالد پر سلام کیا تب خالد نے اپنی جماعت سے خطاب کیا کہ جواب سلام بمزید تحیت مؤدی کرو اور یہ آیت پڑھی وَاِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا یعنے جب کوئی تمھارے تئین کوئی ہدیہ سلام و دعا اور کوئی عطیہ نذل و عطا سے پیشکش کرے تو تم بہتر اُس سے پیش کرو مثلاً جواب سلام علیکم کا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہو یا بمثل اُسکے ادا کرو مثلاً سلام علیکم کا جواب علیکم السلام دو پس اُس قوم مین جو اکابر تھے اور اُنکے دین کے علما تھے وہ آگے بڑھکر کہنے لگے تم مین کون امیر ہی جس سے ہم کچھ خطاب و کلام کرین اُن مسلمانون نے جواب دیا کہ ہم مین نہ تو کوئی امیر ہی اور نہ کوئی ایسا ہی کہ اپنے برادر ایمانی کو بچشم حقارت دیکھے کیونکہ اسلام نے سب کو برابر و یکسان کردیا اور دین نے ہمارے وضیع و شریف کو ایک حال پر جمع کردیا ہم سب عباد اللہ ہین پھر جب اُس قوم نے یہ باتین سنین تو وہ سب کہنے

لگے کہ واللہ تم لوگون کو حق تعالی نے ہمپر نصرت نہین دی مگر اسلیے کہ تم اپنے نبی کی اتباع و پیروی مین صادق ہو اور قول تمھارا
اپنے دین مین بحق ناطق ہی درینصورت ہم تمسے یہ درخواست کرتے ہین کہ تم اپنے قول پر ہمارا بھی تحمل و قرارداد کرو اور جسطور
پر تمنے سارا اہالی بلاد کا معاملہ کیا ہی ہمکو بھی اُسمین شریک کرو تب خالد نے کہا آخر تم لوگ ہمارے لیے کسقدر بذل مال کروگے
یعنے کتنا جزیہ محصول دوگے اُنھون نے کہا جسقدر تم ارادہ رکھتے ہو ہم قبول کرینگے مسلمانون نے کہا ہم نہین چاہتے
ہین مگر اُسیقدر جسپر مردم ذمی شہر والے راضی ہون تاکہ وہ خوش دل رہین اور حال یہ ہی کہ جو شخص رحم نہین کھاتا ہی اُسپر بھی کوئی رحم
نہین کرتا ہی و بتحقیق ہمنے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی وہ فرماتے تھے کہ شقی کے قلب سے رحمت نکال لی جاتی ہی راوی
نے کہا پھر جب اُس قوم نے یہ کلمے سُنے تو چہرے اُنکے فرط شادمانی سے روشن ہوگئے اور کہنے لگے بتحقیق حق تعالی نے تمکو بسبب
حق کے نصرت دی ہی یعنے تمکو نصرت دینی حق ہی کیونکہ تم مستحق نصرت ہو اور ہم تمھارے دین مین سوائے حق کے اور کچھ نہین
دیکھتے ہین بالآخر وہ سب کے سب اسلام لائے اور اپنی قوم کی طرف پھر آئے اور اُن سب کو اُنکے کنیسون مین جابجا مجمع کرکے
جو جو حسن سیرت و مکارم اخلاق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا اور جو کچھ اُنکے کلمات طیبات سے سنا تھا بیان
کیا یہ سُنکے اہل شہر نے جواب دیا ہم ایسے نہین ہین کہ تمسے بذات خود کنارہ کشی کرین اور تمھارے کہنے سے باہر ہون کیونکہ تم اہل دانش
و دین ہو پس لابد ہی کہ جس امر مین تم اپنے لیے راضی ہو اُسی مین ہماری بھی رضا ہی چنانچہ اکثر وہ اسلام لائے مگر بعضے اُنمین مجوس رہے
و اما ملکہ نے جسوقت یہ باتین سنین تو دل اُسکا کشادہ و شادمان ہوا اور سامان ضیافت و ہدایا پاس خالد کے بھیجکر کہلا بھیجا کہ اپنی جماعت
سے نہر اُتر کر ہمارے قلعے مین آؤ پھر اُنکے لیے نہر پر پل بندھوا دیا کہ خالد نے مع اپنے ہمراہیون کے اُس پل سے عبور کرکے بیعہ مین آ
اُترے اور اس جا پر ملکہ اپنے محل سے مشرف و نگران تھی اور اُنکی طرف نظر رکھتی تھی آخر اُسنے یہ دیکھا اور معلوم کیا کہ یہ قوم محض تارک دنیا
و طالب آخرت ہین رضی اللہ عنہم اور اُسپر خوب ثابت ہوا کہ یہ لوگ غارت گردن مین نہین ہین اور یہ لوگ سفیہ و بے عقل نہین ہین
اور انمین کوئی مخالف اپنے برادر ایمانی کا نہین ہی اور یہ سب مشتمل بذکر اور مشتمل بصبر ہین بالآخر جب ملکہ انکے محاسن عبادات کو خوب
دیکھ چکی تو اپنے قصر سے اُترکر ان لوگون کے پاس آئی اور مشرف باسلام ہوئی اُسوقت خالد نے کہا حق تعالی تیرے اسلام کو تجھسے
قبول کرے اور تجھسے راضی ہو اب تو اپنے قلعے مین جا اور اپنے محل مین آباد ہو تجھپر کسی کے لیے سبیل و دست برد نہین ہی و بعد ازان
نظر یوقنا کی ملکہ پر پڑی اور وہ اُنکے تئین بہت خوش آئی اور زوجیت اُسکی منظور ہوئی تو خالد کو برائے مشورت ملکہ کے پاس بھیجا
اُسنے قبول کیا تب خالد نے اس بات کو عیاض بن غنم کے پاس کہلا بھیجا اور اُنسے استشارہ و استخارہ کیا اُنھون نے جواب بھیجا
کہ عقد نکاح یوقنا کا ملکہ سے کردو اور جتنے بلاد اُس قلعے سے متعلق ہین اُنمین جو بلاد اور جو مکان ملکہ کو منظور ہو وہان اقامت کرے

ذکر فتح طنزہ و بہرد و شنرد

راوی نے کہا کہ بعد ازان خالد نے عزم جانب سروج کیا تو وہان یکایک اہالی قلعہ طنزہ پاس خالد کے حاضر

آئے اور صلح کی درخواست کی اسطور پر کہ مطیع اسلام رہین تب خالد نے جواب دیا کہ جو کوئی تم مین سے اسلام لاویگا تو اسکا ہم قبول کرینگے ورنہ صورت جو ہمارے لیے حلال ہوگا اور جو کچھ ہمپر حرام ہوگا اُسپر بھی حرام ہوگا اور جو کوئی اپنے دین پر باقی رہیگا تو سال آئندہ سے اُسپر جزیہ یعنے محصول مقرر ہوگا چنانچہ اس حکم کو اہل طرسوس نے قبول کیا پھر اُنکے لیے ایک عہدنامہ لکھا گیا بعد ازان طرف ہیرہ و سودہ و سعدان ازدن کے کوچ ہوا بالآخر وہاں کے لوگون سے بھی صلح قرار پائی اور وہ سب بھی اسی حکم پر راضی ہوئے کہ جو چاہے اسلام لاوے تو حال اُسکا حال اہل اسلام سے ہوگا اور جو چاہے اپنے دین پر رہے تو اُسپر جزیہ ہو وازان بعد جب ایام عدۃ ملکہ قلعہ کے تمام ہوئے جو زوجہ ملک یطانقون کی تھی اور نام اُسکا حانوسہ تھا اُسوقت یوحنا نے اُس سے عقد تزویج کیا و بعد ازان خالد نے وہان سے کوچ کرکے بمقام سوقاریا عیاض بن غنم سے ملاقات کی اور سوقاریا شہر جالوت کا تھا پھر جب خالد مع اصحاب عیاض سے جاملے اور فیما بین مسلمین کے طرفین سے سلام و کلام مشوق تمام سودی ہوئے تو وہان پانچ شبانہ روز مقام کرکے عزم طرف یدلیس و اخلاط کے کیا بناگاہ یہ خبر پہونچی کہ طاریون ملک رومی زوجہ یرغون کی و یرغون جسنے فتح کفرتوتا کیا تھا اور اس ملکہ کا اعوال مذکور ہوچکا ہے سو وہ اپنے باپ پاس بھاگ گئی اور اپنے دین نصرانیت پر پھر گئی اس بات مسلمین پر بہت شاق ہوئی واقدی نے کہا مجھسے روایت بیان کی محمد بن یونس نے اُسنے کہا مجھسے روایت کی ہے اسمٰعیل نے قیس سے اُنھون نے کہا تحقیق کہ طاریون نے ہرگز نصرانیت اختیار نہین کی اور نہ دین اسلام سے منحرف ہوئی بلکہ وہ اپنے باپ پاس جو چلی گئی تو محض اسلیے تا اُسپر کوئی حیلہ تزویر کرے اور بلاد و قلعہ اپنے باپ کا مسلمانون کو دلوادیوے اسواسطے اُسنے یہ ارادہ کیا کہ جسطرح یرغون اُسکے شوہر نے کفر توتا مین کیا تھا اسیطرح وہ خود بھی اپنے باپ کے طلعے سے کرے اور اس باب مین رائے اُسکی اور رائے اُسکے شوہر کی متفق ہوئی مگر یرغون نے کہا مین تیرے ہمراہ نجاؤنگا کیونکہ البتہ مجکو تیرے باپ سے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے گرفتار کریگا طاریون نے کہا اگر ایسا اندیشہ ہے تو اپنی جا پر تو استقامت رکھ بعد ازان طاریون نے ساز و رخت حرب مردانہ وار اپنے تن پر آراستہ کرکے آمادہ روانگی اور چلنے پر تیار ہوئی اور اُسوقت اپنے غلمان و خدام کو محلسرائے خاوت مین طلب کرکے اُنسے کہنے لگی تم آگاہ ہو کہ مین نے ایک امر پر عزم کیا ہے چاہتی ہون کہ اُسکو بالفعل اور اُس بات کو تمسے بھی ظاہر کرون اُن لوگون نے جواب دیا اے ملکہ غلامون کو سوائے اطاعت آقا کے کوئی عذر نہین ہے ہم تیرے امر کی پیروی کرینگے تب طاریون نے اُنسے بیان کیا کہ یقین کرو بے شبہ میرے تئیں اقامت درمیان ان عربون کے بہت ناگوار ہے اور مجکو اشتیاق اپنے وطن کا بھی بہت ہے چنانچہ مین نے تجویز کیا ہے کہ از روے حیلے کے تمکو ہمراہ لیکے یہانتک طرف شکار کو نکلون پھر جب رات ہو تو اپنے ملک کی راہ لون یہ کلام اُسکا سُنکر وہ غلمان و خدام بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے اے ملکہ یہ رائے بہت خوب و مناسب ہے پھر طاریون نے کہا مگر مین تم مین سے کسی پر جبر و زبردستی نہین کرتی ہون بلکہ جس شخص کا دل چاہتا ہو کہ وہ یہان رہ جاوے اور وہ اُس دین پر مائل ہو تو وہ ٹھہر جاوے اسکی نسبت کچھ ملامت نہین ہے اور جو کوئی ارادہ وطن کا رکھتا ہو وہ میرے ساتھ عزم کرے کہ بالضرور مین آج کی شب جانے والی ہون و قسم ہے مجکو اُس سحر کی جو مینے ظاہر کیا ہے اگر مجھے خبر

پہونچی کہ تم مین سے کسی نے یہ خون میرے شوہر خواہ اور لوگون مین کسی سے میرا ارادہ فاش کیا تو بالیقین مین اسکی گردن مارونگی
غرض کہ جس کسیکو میرے ہمراہ چلنا منظور ہو وہ میرے ساتھ روانہ ہو چنانچہ اُن لوگون نے اس امر کو قبول و منظور کیا پھر جب
شب تاریک ہوئی تو طاریون اپنے شوہر سے رخصت ہوکر روانہ ہوئی اور اُسکے ہمراہ ایسے بارہ نفر نکلے تھے جو اسلام
سے ارادت نہ رکھتے تھے اور طاریون کے اور بھی بارہ غلام کفر و تامین ایسے تھے جنکے دلون مین اعتقاد اسلام راسخ تھا
اور وہ سب مسلمین سے محبت رکھتے تھے بالآخر طاریون نے پہاڑ کا رخ کیا اور جاتے جاتے اُس مقام تک پہونچی کہ قافلہ ارزن
کو اپنے پس پشت چھوڑ کر شہر یدلیس پر مشرف ہوئی اُسوقت صاحب مالک یدلیس اُسکی پیشوائی کو آیا اور اُسکے لیے مہمانی و ضیافت
بھجوائی اور طاریون اسدن بقیہ روز وہین مقیم رہی

ذکر فتوح یدلیس و ارزن و مصافات

راوی نے کہا کہ باقتضائے قضا و قدر ایسے اسباب بہم پہونچے اور ایسا موقع ہوا کہ جب عیاض بن غنم سوقاریا پر
نازل ہوئے اور خالد مع اپنے اصحاب آکر اُنکے شریک و لاحق ہوئے اور یوقنا بھی وہین آملے اُسوقت اہل اسلام اپنے احوال سلامت
پر بہت شادمان ہوئے اور یوقنا اور خالد نے اپنی اپنی سرگذشت اور فیروزمندی بیان کی اور عیاض سجدات شکر نعمت پروردگار
بجالائے بعد ازان عیاض نے یوقنا کو پاس والی یدلیس کے ایلچی بھیجا اور یدلیس و ارزن اور قف اور انطرہ وغیرہ یہ سب قلعے ایک
بطریق کے تھے جسکا نام سروند بن بولص تھا اور ملکہ طاریون بھی وہین اتری تھی اور اسوقت صرف بلکہ طاریون ہی کے پاس
موجود تھا بناگاہ جسوقت سروند کو خبر ورود وایلچی یوقنا کی معلوم ہوئی تو وہ اُنکی پیشوائی کے لیے سوار ہوا اور اُنکو اپنا مہمان کیا
و بعد ازان طاریون نے یوقنا کے ساتھ تخلیہ کیا اور کہا اے میرے عم تم ہرگز یہ گمان نکرو کہ مین بھاگ آئی ہون اور روم کی
طالب ہون بلکہ مین نے ارادہ کیا ہے کہ خالصاً لوجہ اللہ کچھ تو خیر خواہی رسول خدا اور مسلمانون کی کرون اور مین چاہتی ہون کہ اپنے باپ
کو بطریق حیلہ و عذر قتل کرکے اُسکا قلعہ تسلیم اہل اسلام کردون لیکن اے میرے عم تم مجھکو مشورہ دو اور تدبیر بتاؤ کہ کس طور پر
اس کام کو کرون اور تم خوب جانتے ہو کہ یہ بار یدلیس اور اخماط جسپر قلعہ قف و انطرہ واقع ہین اُس قسم کے مقامات سے ہین کہ جب
عرب یہان ارادۂ عبور کرینگے تو قادر نہو سکینگے اس باب مین جو رائے تمھاری ہو اور مجھکو بڑا اندیشہ یہ ہے کہ جب مین اپنے باپ پاس پہونچونگی
تو پھر مجھکو قدرت واپسی طرف اپنے شوہر اور بجانب اہل اسلام کے ممکن نہوگی یوقنا نے کہا تو خوب یقین کر کہ ہرگاہ تو اس نیت
خالص سے عزم کریگی تو حق تعالی بالضرور تجھپر دروازے خیر و برکات کے کھولیگا پس تو اپنے اُسی ارادے پر روانہ ہو اور مین بھی
لامحالہ رسالت امیر عیاض کی لیکر تیرے باپ پاس آتا ہون اور عنقریب پیام پہونچاتا ہون اور مین صبح کو کوچ کرونگا پھر جسوقت
وہان پہونچونگا تو جو کچھ مشیت و تقدیر الٰہی ہوگی ویسی تدبیر عمل مین آویگی اور جس امر کا ہم ارادہ رکھتے ہین انشاء اللہ تو بھی اُس تک پہونچیگی
بعد ازان جو جو اُسکو کرنا چاہیے وہ سب اُسے تعلیم کردیا پھر طاریون یوقنا کو وداع کرکے اُسکے پاس سے اپنے فرودگاہ کو چلی اور اپنے